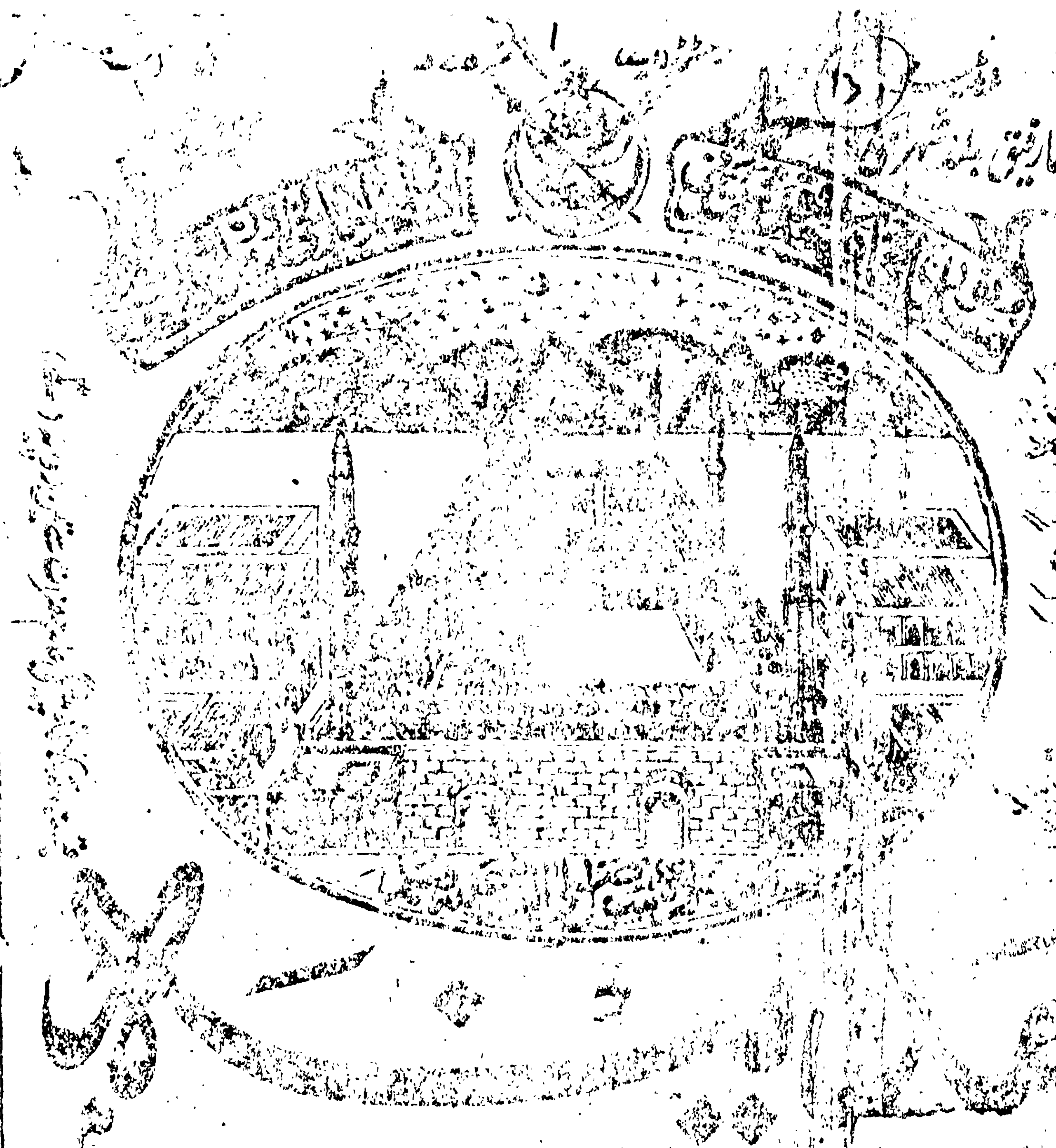


ن کے سفید داغ ... کی اکسیر فقیری جڑی

رے خریدارو۔ میں تعریف کرنا نہیں ... لگر ایک
نکے تین بار کے لیپ سے سفید داغ ... آرام نہو۔ تو
گونہ قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس ... دن کا جس
ع چاہین بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ ... لیویں قیمت
ذ یہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ ... نہیں۔ وانہ
گی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہیے۔
... بید راج پنڈت مہابیر ... ب دربھنگہ

ح زمردین خوشخطی سیکھنے ... کی
بے نظیر کتاب۔ قیمت ... صرف ...

لاط العوام اسلام میں جو غلط ... مشہور ہیں اونکی ... تنقیح ... بل
... رسالہ ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ...
یہ دونوں کتابیں مینجر اخبار مدینہ ... سکتی ہیں

کلپاک اصلی خالص ترکی کی ٹوپی



سمورو استرخان سیاہ سبز کاہی خاکی ہر سائز

ملایم بغیر استر وچھپائی استردار ہر رنگ وہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ ہرکہ" استنبول۔ وفبریقہ
نیشنل۔ ایجپشین۔ قاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود ہین۔
جنگ کی وجہ سے اور مال آنے کی امید نہیں۔ اسلئے انہیں
بہت جلد تبرکاً ہی خریدیئے۔ آڈر آج ہی بھیجدین۔

پتہ

ایس۔ ایف۔ چشتی اینڈ کمپنی۔ دہلی

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا
ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی
ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو نین یا کشتہ سے ہوجاتی ہو اور
قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودہ ... ویتا نہیں
رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت ...
کو دل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازین یہ شربت
جملہ بخار۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔
تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہو ... مرض قلبی کو بہر
اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون
کیلئے ایسا مسکن ہے کہ تھوڑی ... ہین رہتی اور
بچون کو راحت سے نیند آجاتی ...
فائدہ رسان ہے باکثرت تیار ...
(عام) خورد شیشی ... اونس ۶ ...
حکیم محمد ...

... مدینہ کی متعلق تمام خط وکتابت وترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک ومہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور ...

کاسمو ریویو یورپ

علاقہ قاف میں لڑائی

پیٹروگراڈ۔ ۲۵۔ دسمبر۔ ایک سرکاری اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ کوہستان قاف کے علاقہ اٹنسک میں لڑائی آگے بڑھ رہی ہے ہماری (روسی) فوجوں نے سرکاش کے علاقہ میں جارحانہ کارروائی اختیار کی اور ترکوں کے ہراولی گارڈز کو سارے خط اتصادم پر شکست دی۔ دشمن (ترکوں) حوالی وان میں جان توڑ کر مدافعت کرنے کے بعد شدید نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا ہے۔

مصر میں نو آبادیوں کی فوج

قاہرہ ۔ ۲۵۔ دسمبر۔ آسٹریلیا و نیوزیلینڈ کا رسالہ و توپخانہ و پیادہ فوج آج قاہرہ کی سڑکوں میں سے کوچ کرتی ہوئی گذری۔ سپاہی اور گھوڑے عمدہ حالت میں تھے۔ انبوہ خلایق نے انگریزی مقبوضات سے آنے والے سپاہیوں کا دل بڑھانیوالا خیر مقدم کیا۔ جنرل میکسویل کمانیر انگریزی سپاہ مقیم مصر نے سلامی لی۔

مصر کے لئے اسپتالی ٹرین

لندن ۲۵۔ دسمبر۔ ایک اسپتالی ٹرین انجمن ہلال احمر برطانیہ کیطرف سے فوجی حکام مصر کو سپرد کی گئی ہے اور انجمن مذکور نے ۲۶ سو پونڈ اس غرض کے لئے دئے ہیں۔

البانیہ میں اندرونی شورش

لندن ۲۵۔ دسمبر۔ روما (دارالسلطنت اٹلی) میں بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ میں اسد پاشا کے برخلاف ایک شدید انقلابی تحریک موجود ہے۔ اسد پاشا کے محل واقع نزانا و جائیر واقع کو ڈرانت اٹرک کو لوٹ لیا گیا۔ اور جلا ڈالا گیا۔ مقام البشان میں عام لوگوں نے قیدیوں کو [illegible] دیا۔ اور اسد پاشا کے کثیر التعداد رفقا کو قتل کر [illegible]۔ اطالوی [illegible] سپاہیوں نے ویلونا پر بغیر لڑائی جنگ [illegible] کے قبضہ [illegible]۔

جاپان کی فوج

ٹوکیو۔ ۲۶۔ دسمبر۔ جاپانی پارلیمنٹ نے فوج میں مجوزہ ا[illegible] مسترد کردیا ہے۔ اور وہ پارلیمنٹ برخاست کر دی گئی ہے۔

نہر سویز تک ریل کی تعمیر

لندن۔ ۲۴۔ دسمبر۔ [illegible] ہیگن۔ برلن کا ایک تار ظاہر کرتا ہے کہ ترکو[illegible] کی زیر نگرانی بحیرۂ قلزم کے جنو[illegible] ایک فوجی ریل نہر سویز تک تعمیر [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] ادلے الا [illegible] ور [illegible] میں لوگ بڑے شوق سے [illegible] گ کو جانے کے لئے

روسیوں کے موافق حالات

لندن ۲۶۔ دسمبر۔ اپنے جوابی حملوں میں روسیوں نے علاقہ بزورا میں دشمنوں کو معقول نقصانات پہونچائے ہیں اور جنوب کی طرف کی لڑائیوں میں اگرچہ آسٹروی جانبازی سے مقابلہ کررہے ہیں لیکن وہ ایسے حالات کے ماتحت ہورہی ہیں جو روسیوں کے موافق ہیں۔

بزورا پر جرمن حملے موقوف

ایمسٹرڈم۔ ۲۶۔ دسمبر۔ آج رات کی سرکاری اطلاع برلن میں پبلیسِٹی کیا گیا ہے۔ جو ایک وقیع بات ہے کہ "ہم نے اپنے حملے بزورا پر موقوف کردئے ہیں"۔ دوسرا فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ روسی زمین حاصل کر رہے ہیں۔

جان توڑ لڑائیاں

پیٹروگراڈ۔ ۲۶۔ دسمبر۔ ایک سرکاری اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ ویچولا کے بائیں کنارہ اور پلٹزا پر عام پوزیشن کم جانبازانہ ہے۔ سوائے پلٹزا کے متصل علاقہ کے جہاں شدید لڑائی روز و شب جاری رہی ہے آسٹرویوں کیسا تھ زیرین نیڈا پر جو لڑائی ہوئی اس میں بھی دہی جانبازانہ رنگ موجود تھا۔ ہم (روسیوں) نے ۲۰۰ افسر اور چار ہزار سپاہی مجروح کو گرفتار کئے۔ گلیشیا کے سارے محاذ میں لڑائی روسی فوجوں کے موافق حال رہی۔

جرمن آبادی کی گپتیاں

پیٹروگراڈ۔ ۲۶۔ دسمبر۔ روسیوں کے سپاہی مشرقی پرشیا میں سے گذرتے ہوئے نامعلوم طریقہ سے قتل و زخمی ہوئے انہوں نے اب دریافت کیا ہے کہ جرمن باشندوں کو ایسی گپتیاں دیدی گئی تھیں جن میں بندوقیں لگی ہوئی تھیں۔

شہنشاہ روس میدان کارزار میں

پیٹروگراڈ۔ ۲۶۔ دسمبر۔ شہنشاہ روس میدان کارزار میں پہنچ گئے ہیں۔

کراسملسو پر روسی اور درہ لیسوک پر آسٹروی قبضہ

ایمسٹرڈم۔ ۲۶۔ دسمبر۔ ایک آسٹروی سرکاری اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ "روسیوں نے گلیشیا میں جو حملہ آوری حال میں شروع کی تھی وہ جاری رکھی ہے اور زیادہ تعداد فوجوں کی لاکر مقام کراسملسو کو پھر تسخیر کرلیا ہے۔ آسٹرویوں نے درہ لیسوک پر چار دن کی لڑائی کے بعد پھر تسخیر کرلیا ہے۔ بلقان میں حالت پرسکون ہے۔

جزیرہ سکھالین کی حوالگی جاپان کو

واشنگٹن۔ ۲۶۔ دسمبر۔ جاپانی سفارتخانہ کو سرکاری اطلاعیں ملی ہیں کہ روس نے جاپان کو اپنا نصف جزیرہ سکھالین (جو جاپان کے شمال میں واقع ہے) بھاری توپوں کے معاوضہ میں حوالہ کردیا ہے۔ اس کا دوسرا نصف حصہ جاپان کو جنگ روس وجاپان کے خاتمہ پر حوالہ کیا گیا تھا۔

پیٹروگراڈ۔ ۲۷ دسمبر۔ اس رپورٹ کی کہ روس نے نصف جزیرہ سکھالین جاپان کے حوالہ کردیا ہے۔ یہاں سرکاری طور پر تردید کی جاتی ہے۔

جرمنی کے ارادے آسٹریا کی نسبت

پیرس ۲۶۔ دسمبر۔ علاقہ ورودن میں گرفتار ہونے والے (جرمن) قیدیوں نے جرمنی کا ایک بالکل تبدیل شدہ رویہ تصفیہ جنگ کی نسبت ظاہر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جرمنی کا منتقل فرانس بلجیم یا روس نہیں بلکہ آسٹریا سے وابستہ ہے جس کی فوج خود کو شکست دلوائے جارہی ہے۔ قیدی زور کے ساتھ اسبات کا آسٹرویوں کو الزام دیتے ہیں کہ جرمن فوجیں اختتام دسمبر پر آگے بڑھے ہوئے مواقع پر نہیں ہیں۔ بقول ان کے آخر میں آسٹریا کو جنگ کا بار اٹھانا پڑے گا وہ کہتے ہیں کہ ہم (اہل جرمنی) اس (آسٹریا) سے اس کی جرمن آبادی کو لے لینگے۔ ہماری سلطنت ایڈریاٹک پھیل جائے گی اور ہمارے جہاز بحیرہ روم میں نظر آئیں گے۔ برطانیہ متنبہ رہے۔

ولونا میں اطالوی فوجیں

روما ۲۸۔ دسمبر۔ اطالوی بحری سپاہیوں کی جگہ لینے کے لئے ولون میں کل برسا گلیری کی ایک رجمنٹ اتاری جائیگی۔

حوالی قسطنطنیہ میں مورچہ بندی

صوفیہ ۲۶۔ دسمبر۔ ایک سرگرمی سے سان سٹیفانو اور قسطنطنیہ کے باہر والے دیگر مواضع نیز جزیرہ پرنکیو کو مورچہ بند کررہے ہیں بظاہر وہ نہیں (انگریزی و فرانسیسی) متحدہ بیڑہ کے پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ترکوں کو یکایک اس کا خوف پیدا ہونے لگا ہے کہ وہ دردانیال اب ممکن الفتح نہیں رہا ہے اور وہ بحیرۂ مارمورا کے سواضع کو بھی جرمنوں کے مشورہ سے مورچہ بند کررہے ہیں یہانتک کہ اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی خزانہ قونیہ میں پہونچا دیا گیا ہے۔ دیدی آغاچ میں غیر معمولی سرگرمی نمایاں ہے اور دردانیال کی بندش کے بعد سے بہت سے جہازوں کی آمد و رفت ہو رہی ہے۔ ائتلاف کی طاقتوں (برطانیہ۔ فرانس۔ روس۔ بلجیم۔ سرویا) نے اپنے قنصل وہاں مقرر کردئے ہیں۔

جرمنی کی [illegible] میں

لندن ۲۵۔ دسمبر۔ کل شام کی ایک سرکاری اطلاع ظاہر کرتی تھی کہ لائس کے [illegible] میں دشمن (جرمنوں) نے بیرتس و کامینزکی کی سڑک اور مقام اشرے مارک سے آنے والی سڑکوں کے ناکوں پر گولے برسائے مگر کوئی حملہ نہیں کیا۔ ہمارے سپاہیوں نے لاپوآزیل کے محاذ پر الیسرٹ کے شمال مشرق میں خفیف ترقی کی۔ کل رات کو ایک جرمن حملہ ٹریسی لاوال کے مشرق میں پسپا کیا گیا ہم ان دمدموں کو اور مستحکم بنارہے ہیں جو جنگل کو بوسابین کے قریب لے گئے تھے۔ علاقہ ساپت میں لا فورنے کے قریب سین دائی کے شمال میں ہندین حاصل کی گئی ہے۔ وہ قبضہ میں رکھی جارہی ہے۔ اور زیادہ مضبوط کی جارہی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ

بجنور

جنگی افواہوں کے متعلق احتیاط کی تنبیہ

ہمیں یہ دیکھکر مسرت ہوئی ہے کہ مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے اپنے اپنے حلقہ کے ایڈیٹروں کو بلاکر جنگ کی خبروں کے متعلق محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسی عظیم الشان جنگ کے زمانہ میں گرفتار جنگ قوم میں اپنے مقبوضات میں اگر اس قسم کی احتیاط سے کام نہ لیں اور غلط افواہوں اور بے سروپا خبروں کی اشاعت کو نہ روکیں تو مخالف و بدسر پیکار قوموں کو بہت سے موقعے انتشار پیدا کرنے کے ملجاتے ہیں ہم کلکٹران ضلع اور کمشنران قسمت کے اس طریقہ مشاورت کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر اردو اخبارات کے ایڈیٹر جنگ کے متعلق کسی معاملہ میں صاحب ضلع سے مشاورت کرنا چاہیں تو نہایت آزادی سے مشورہ کر سکتے ہیں کلکٹران ضلع کی اس عنایت و مہربانی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے اور امید باقی ہے کہ اگر حکام برطانیہ کی نظر عنایت اردو اخبارات کے حال پر اسی طرح مبذول رہے گی اور وہ آیندہ بھی ان کی لغزش پر تنبیہ اور معاملات میں مشاورت [illegible] فرماتے رہیں گے تو اردو پریس سے آیندہ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں یہ عرض کر دینا اور مناسب سمجھا کرتے ہیں کہ اگر وہ انگریزی پریس کی نگرانی کی طرف مزید توجہ فرمائے اور اوس کو کسی ایسی خبر کے شیوع کی اجازت نہ دے جو دور از قیاس ہو تو اردو پریس سے کبھی کوئی وجہ شکایت پیدا نہو کیونکہ اردو پریس کا ذریعہ معلومات انگریزی اخبارات ہی ہوتے ہیں اور اکثر حصہ [illegible] ات کے مضامین و اخبار کا بیشتر حصہ انگریزی [illegible] ات کا اقتباس ہوتا ہے۔

ایک موقع پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ انگریزی اخبارات کے تراجم میں بھی سخت احتیاط کی ضرورت ہے اسوجہ سے کہ انگریزی اخبارات کے ناظر فہمیدہ دل و دماغ رکھتے ہیں اور اون پر غلط افواہوں یا دور از قیاس خبروں کا اثر نہیں پڑسکتا لیکن اردو اخبارات کے دیکھنے والے عموماً متوسط و ادنی درجہ رکھتے اور امتیاز صدق وکذب سے خالی ہوتے ہیں ہم ایک حد تک اس کلیہ کو تسلیم کر لینے میں پس و پیش نہ کرتے لیکن ہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ حقیقت اس کے خلاف ہے اور انگریزی اخبارات کے پڑھنے والے سب کے سب فہمیدہ دل و دماغ نہیں رکھتے اور نہ وہ غلط و صحیح خبروں میں امتیاز کی قوت کے جامع ہوتے ہیں بلکہ بجائے اس کے اردو اخبارات کا ایک اچھا حصہ اس صفت سے بہمہ وجوہ موصوف ہوتا اور فہمیدہ دل و دماغ رکھنے کے علاوہ امتیاز صدق وکذب کی پوری قوت اپنے اندر رکھتا ہے۔

ہماری رائے میں انگریزی و اردو اخبارات کے پڑھنے والوں کی سمجھ و قوت اوراک پر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور ضرورت ہے کہ انگریزی پریس کی بھی پوری نگرانی کیجائے ورنہ غلط خبروں کی اشاعت کا انسداد کما حقہ ناممکن قطعی ہے۔

کچھ مدینہ کی نسبت

تجربات اس امر کے شاہد ہیں کہ خداوند تعالےٰ کو جب کسی شخصیت سے کام لینا مقصود ہوتا ہے تو اوس کے لئے قدرتی اسباب بہم پہونچ جاتے ہیں اور شخصی قوت قدرتی اسباب کی بدولت وہ کام کر جاتی ہے جو ظاہر بین نظروں میں دشوار بلکہ دشوار تر سمجھا جاتا ہے۔

مدینہ کا اجرا اور اوس کی ترقی و کامیابی بھی خدائے عزوجل کا ایک فیضان ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کیا ہماری ہستی تھی اور کیا ہمارے ارادوں کی وسعت ہو سکتی تھی۔

مدینہ جس حالت میں نکلا جن دشوار گذار مرحلوں سے اوسے گذرنا اور جو مشکلات اوس کی راہ میں درپیش ہوئیں وہ ایسی نہ تھیں کہ ایک مجھ جیسا کمزور و بے نوا انسان اون پر پوری طرح غلبہ حاصل کر سکتا لیکن ہزار شکر کے قابل ہے وہ بے مثل ذات جسنے اون تمام مشکلات کو مٹانے اور دشواریوں پر غلبہ پانے کیلئے جو میرے کام میں سخت حارج ہوئی تھیں میری اعانت کیلئے فرشتہ خصلت انسانوں کو بھیجا اور اون کی قوت سے مدینہ نہایت اعتدال و متانت کے ساتھ اپنی ابتدائی منزل طے کرنے میں کامیاب ہوا۔

اب جبکہ موجودہ جنگ یورپ نے ہر قسم کے کاروبار تجارت کو نقصان شدید پہونچایا ہے جس سے اخبار مدینہ کا دفتر بھی محفوظ نہ رہ سکا ہے ان مجبوریوں کی وجہ سے مدینہ کے اشاعت میں کمی کیگئی اور اخبار کا حجم بھی کم کیا گیا جس سے بجائے فائدہ ہونے کے نقصان [illegible] اوٹھانا پڑا اور مدینہ کی حالت کمزور ہوگئی۔ معاونین مدینہ کی عدم توجہی بقایا خریداران کی غفلت اور وقت پر روپیہ کی عدم وصولیابی نے حالت کمزور کر دی ہے یہی وجہ ہے کہ ۱۹۱۴ء کی چند آخری اشاعتوں میں توقف ہوا ایسی حالت میں اگر ہم اپنے معزز معاونین سے یہ التماس کریں تو کیا کریں کہ وہ براہ کرم مدینہ کی طرف نظر کرم سے ملاحظہ فرمائیں توسیع اشاعت میں حصہ لیں اور بقایا ادا فرماکر کارخانہ کی اعانت کریں۔

مدینہ ایک قومی پرچہ ہے اور اس وقت تک وہ جس قدر قومی فوائد پر بحث کرتا رہا ہے اوس سے قوم کو اوس کی خالص قومی و مذہبی خدمات کا کافی اندازہ ہو گیا ہوگا اسلئے بہت افسوس ہوگا اگر [illegible] جائے کہ آپ ایسے قومی خادم کی اعانت سے [illegible] ہیں جو بغیر خیال لومۃ لائم اپنے فرائض [illegible] ہے۔ معزز معاونین براہ کرم توجہ [illegible] ت آپکی نظر کرم کی بے حد محتاج ہے کم از کم ایک ایک خریدار اور [illegible] ہے کہ مدینہ اپنی حالت کو بہتر سے بہتر [illegible] گا۔ اور اوس کا مستقبل آپ کی توجہ سے بہت کچھ شاندار ہوگا۔

آج کی اشاعت سے حجم کی کمی کی شکایت دور کر دی گئی ہے تاخیر اشاعت کا نقص بھی جلد دور ہو جائیگا۔ اور انشاء اللہ مزید کمزوریاں بھی یکے بعد دیگرے جاتی رہینگی۔ لیکن سب سے بڑی ضرورت اسوقت یہ ہے کہ توسیع اشاعت کے فرض کو جلد سے جلد ادا کیا جائے تاکہ ہمارے ارادہ میں ضعف پیدا نہو۔

نیازمند۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

ترکی فوج کی نقل و حرکت

معزز معاصر ہمدرد ولایتی ڈاک کے اقتباسات کے تحت میں بحوالہ "مانچسٹر گارڈین" حسب ذیل رقمطراز ہے۔

پیٹروگراڈ۔ ۳۰۔ نومبر۔ ایک سرکاری بے تار کا پیام جو برلن سے کل دیا گیا ہے بیان کرتا ہے کہ قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی فوج باطوم سے ۶ میل کے رقبہ کے اندر ہے اور روسیوں کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے کہ ترک ارض روم سے واپس آرہے ہیں۔ ترک نہر سویز کی طرف بڑھتے ہوئے بتائے جاتے ہیں۔

ایمسٹرڈم۔ ۲۸۔ نومبر۔ برلن کے ایک تار سے جو برلن سے ٹیلیگراف کے نام موصول ہوا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ قاہرہ سے خبر ملی ہے کہ انگریزی فوج نے [illegible] فیوم سے جزائر جانے والی سڑک کو بڑی لمبی خندقوں اور توپخانوں کے مورچوں سے روک لیا ہے۔ ایک تار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۷۶ ہر جا [illegible] ترکی فوج نہر سویز پر زیر کمان عزت پاشا دھاوا کر رہی ہے اس [illegible] میں دس ہزار بدوی شامل ہیں [illegible] پاس [illegible] پانسو اونٹ ہیں۔ ترکوں نے ایک میدانی ریل نخلستان التحیل میں بنائی ہے۔

۲۱۔ دسمبر کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ کاکیشیا [illegible]

تاریخ اسلام

(۲۸)

حضرت آمنہ اور عبد المطلب کا انتقال

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انبیاء و علماء و ابتداء خلقت ہی سے سخت امتحانات میں مبتلا رہتے ہیں اور ان امتحانات میں کامیابی ہی اون کی صداقت کا ... حضرت محمد مصطفےٰ صلعم بچپن ہی سے ... میں پرورش پائی تعلیم و تربیت ... کی حالت میں وجہانیت کو پہیلانی ... پیشا تعلیم یافتہ اور فلسفی اشخاص ... ہیں ... کا اہم ... ہے ...

خدا کی قدرت ... جب آپ کی عمر قریب چہہ سال کے ہوئی تو آپ کے سر سے ماں اور دادا کا سایہ بہی اوٹھ گیا اور آپ بے یار و مددگار رہ گئے۔ آخر خداوند تعالیٰ نے آپ کی پرورش پران لوگوں کو لگایا جو اسلام کے بہی خواہ نہ تھے۔ جنہیں کفر کی تعلیم نے موت تک اسلام کی روشنی سے فائدہ نہ اوٹھانے دیا اور موت بہی کفر پر واقع ہوئی تھی۔

حضرت آمنہ اور عبد المطلب کی وفات کا واقعہ مورخین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر چہہ سال کی ہوئی تو حضرت آمنہ نے عبد المطلب سے خواہش ظاہر کی کہ وہ چند روز کے لئے اپنے میکہ یعنی قبیلہ بنی نجار میں جانا چاہتی ہوں۔ جو اوس وقت مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھا عبد المطلب نے اپنے پیارے بیٹے عبد اللہ کی بہو کی اس خواہش کو قبول کیا اور میکہ جانے کی اجازت دے دی۔ لیکن اونہیں یہ معلوم نہ تہا کہ حضرت آمنہ کا یہ سفر آخرت کا سفر ہے۔ اور سرور عالم و عالمیان کے سر سے اس سفر میں ماں کا سایہ اوٹھ جانے والا ہے۔

حضرت آمنہ مدینہ منورہ تشریف لے گئیں اور ایک ماہ کے قیام کے بعد خیریت کے ساتھ مکہ کے ارادہ سے اپنے میکے سے رخصت ہوئیں کہ یکایک موضع ذودان کے قریب مقام ابوا میں آپ بیمار ہوگئیں اور وہیں انتقال فرمایا۔

عبد المطلب اول تو اپنے پیارے بیٹے عبد اللہ کی وفات ہی سے دل شکستہ ہو چکے تہے کہ آمنہ خاتون کی وفات نے ان کو ضعیفی میں اور ایک ایسا صدمہ دیا کہ اون کے رہے سہے حواس جاتے رہے اور قوت بالکل جاتی رہی۔ آمنہ خاتون کی وفات نے عبد المطلب کو کمر شکستہ بنا دیا اور اون کی حالت دن بدن خراب ہو ... اس غم والم اور دل شکستگی کے عالم میں عبد المطلب نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہی کو اپنا سہارا اور اپنے پیارے بیٹے عبد اللہ کا جانشین سمجھا۔ اور آپ سے دل بہلانے لگے۔ عبد المطلب کو آمنہ خاتون کی وفات کے بعد جناب سرور کائنات سے بہت زیادہ محبت ہو گئی تھی۔ لیکن عبد المطلب کی اس محبت والفت کا لطف حضور سرور عالم زیادہ دن تک نہ اوٹھا سکے کہ عبد المطلب کی زندگی بہی آخر ہوئی۔ آمنہ خاتون کی وفات کے دو سال دو مہینہ بعد

اکیسویں (۲۰) سال کی عمر میں عبد المطلب سخت بیمار ہوئے۔ علاج و معالجہ ہوا لیکن افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی جب عبد المطلب کو اپنی زندگی سے قطعی مایوسی ہو گئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ابو طالب کو آپ نے بلایا جب وہ حاضر ہوئے تو عبد المطلب نے حضرت سرور عالم صلعم کو اپنی گود میں لیکر باچشم نم پیار کیا اور ابو طالب سے کہا کہ یہ در یتیم ماں باپ کی شفقت سے واقف نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ میں زیادہ دنوں تک اس یتیم کی پرورش کی سعادت حاصل نہ کر سکا اور اپنی زندگی سے نا امید ہو کر اس گوہر گران مایہ کو تمہارے سپرد کرتا ہوں تم کو چاہئے کہ اس کی خدمت اولاد سے زیادہ کرنا اور اس سے ایسا برتاؤ کرنا کہ یہ مجھے بہول جائے۔

عبد المطلب کی زبان سے آخری لفظ ادا نہیں ہوئی تہی کہ ایک دردناک آہ زبان سے نکلی اور ساتھ ہی حسرت بہری نگاہوں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو دیکہا کہ روح قالب سے پرواز میں آگئی۔ داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور اپنے پیارے پوتے سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔

شذرات

موجودہ جنگ یورپ کے متعلق دلچسپ مقدمہ

جنگ کے زمانہ میں بے سرو پا خبروں کی اشاعت تو ایک معمولی بات ہے لیکن آگرہ کے ایک تازہ واقعہ سے یہ ایک نئی بات معلوم ہوئی ہے کہ افواہوں کی اشاعت کے اتہام سے کسی شخص کی پوزیشن بہی خراب کیجا سکتی ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ آگرہ کے محکمہ کمسریٹ کے نعلبند محمد بخش نامی نے شہر کے دولت مند مسلمان سوداگر شیخ عبد الجلیل پر یہ الزام لگایا ہے کہ شیخ صاحب نے کلکٹر ضلع اور دیگر حکام سے بوجہ دشمنی کے میری یہ جہوٹی شکایت کی ہے کہ محمد بخش کا رویہ موجودہ جنگ میں گورنمنٹ کے خلاف ہے اور وہ جنگ کے متعلق ایسی افواہیں اور جہوٹی باتیں لوگوں میں پہیلاتا رہتا ہے کہ اون سے برٹش گورنمنٹ کے خلاف اثر پیدا ہوتا ہے اس اطلاع پر مسٹر ولیمس صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس نے محمد بخش کو بلا کر پوچہا کہ تم باغی ہو اور جرمنوں کی بہت تعریف کرتے ہو۔ محمد بخش نے جواب میں کہا کہ حضور سے کس نے کہا ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کہا کہ عبد الجلیل نے ہم سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد صاحب موصوف نے باقاعدہ تحقیقات کی اور محمد بخش کے متعلق جو شکایات عبد الجلیل نے کی تہیں وہ جہوٹی ثابت ہوئیں اس بنا پر محمد بخش نے شیخ عبد الجلیل پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کیا ہے مقدمہ مسٹر رٹلیج صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اکثر دولت مند خوشامدی حکام ضلع کو شہر کے متعلق غلط اطلاعات دیتے ہیں اور بعض حصول خوشنودی کے لئے وہ دنا ... ہیں جو اونہیں نہیں کرنا چاہئے اسلئے حکام اور رعایا کا فرض یہ ہونا چاہئے کہ وہ اس قسم کے خوشامدی دولتمندوں کی

مسٹر امیر علی تقسیم قسطنطنیہ پر

یہ تو ہم پہلے ظاہر کر چکے ہیں کہ جنگ میں ٹرکی کی شرکت کسی طرح اچہی نظر سے نہیں دیکہی جا سکتی اور خیال کیا جاتا ہے کہ ٹرکی اس شرکت سے نقصان کثیر اوٹہائیگی بہر حال جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا لیکن اس وقت سوال یہ پیدا ہورہا ہے کہ قسطنطنیہ بعد جنگ کسکو دیا جائے چنانچہ اس کے متعلق انگلستان میں ایک جلسہ ہوا ہے جس کی کیفیت تاروں میں موصول ہوئی ہے۔

حرکات سے بچے تاکہ غلط فہمی کی بدولت برے نتایج پیدا ہوں۔

اس جلسہ میں آنریبل مسٹر امیر علی ممبر پریوی کونسل کا نام بہی ہے جنہوں نے اس مسئلہ کے جواب میں کہ قسطنطنیہ یونان کو دیدیا جائے اپنے خیالات حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کئے ہیں۔

بجائے اس کے کہ قسطنطنیہ یونان کو دیا جائے میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے کہ اسکو صاف صاف اور علانیہ طور پر روس کو دیدیا جائے تاکہ روز روز کی سازشوں سے نجات ملے اور روس کی ریشہ دوانیوں اور اوسکی کوششوں کا جواب دینے سے ہمیشہ کے لئے فراغت ہو جائے۔

معزز معاصر عصر جدید نے مسٹر امیر علی کے اس مشورہ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ان حالات میں سید صاحب نے صاف اور براہ راست طریقہ کو جس مایوسانہ انداز میں ترجیح دی ہے اوس کے بہتر ہونے میں کسی شخص کو بہی کلام نہیں ہوگا۔ کیونکہ یونان جیسی کمزور حکومت یقیناً روس کی ماتحتی میں رہے گی یا وہ دو سلطنتوں کے ماتحت ہو کر اون میں ایک خوفناک رقابت پیدا کر دے گی جس سے آیندہ کے لئے پہلے ہی سے خونریز جنگوں کی بنیاد قایم ہو جائیگی لہذا یونان کو دینے سے تو یہی بہتر ہے کہ سنگ آمد و سخت آمد پر عمل کر کے قسطنطنیہ روس کو دیدیا جائے اس تقسیم سے مصر اور ہندوستان کا خطرہ قوی ہو جائے تو کیا مضائقہ ہے کیونکہ اب روس انگلستان کا دوست ہے اور اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ کسی آیندہ وقت میں دوستی سے منحرف ہو جائیگا تو اس کا انتظام بہر حال کسی آیندہ وزیر خارجہ کو کرنا پڑیگا کیونکہ یہ واقعہ غالباً سر ایڈورڈ گرے کی وزارت کے زمانہ میں پیش نہ آئیگا اسلئے موجودہ آرام کو آیندہ ... اندیشوں پر فنا کرنا سر ایڈورڈ گرے کیوں پسند کرین ... وہ تو نہ سید امیر علی صاحب کی مایوسانہ صدا کی تائید کریں ... دل سے خیر مقدم کریں۔

عصر جدید نے جو رائے ظاہر کی ہے اوسکی صحت و عمدگی سے انکار نہیں کیا جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ جب مسٹر امیر علی جیسے لائق جن کی حب قومی اور قومی رہنمائی ضرب المثل ہے اس قسم کی مایوسانہ صدا لگائیں اور اپنے جذبات اسلامیہ کے ظاہر کرنے پر مجبور ہوں تو ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کا فیصلہ بہتر طریقہ پر خدا ہی کر سکتا ہے کہ ممالک اسلامیہ عموماً اور قسطنطنیہ خصوصاً کس کے ہاتہ میں دینے زیادہ مناسب ہیں۔

سود خواری کے قانون میں ترمیم کی تائید

آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے قانون سود خواری کے متعلق جو تحریک کی تہی وہ اگرچہ افسوس ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے مسترد کر دی لیکن ... گورنمنٹ کی جانب سے اس قانون کی ترمیم

ہیں مسئلہ پیش ہے چنانچہ پچھلے دنوں گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق رائے طلب کی تھی حال میں بنگال چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں چٹھی بھیجکر تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں عدالتوں کو سود در سود کا آلہ بنایا جاتا ہے اور مقروضوں کی خوب حجامت ہوتی ہے چیمبر آف کامرس نے اپنی چٹھی بنام گورنمنٹ ہند میں سودخواروں کے ایکٹ کے حوالہ سے بتایا ہے کہ ترمیم میں کن کن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ ان مشورات میں نہایت مفید پابندیاں تجویز کی گئی ہیں جن کے متعلق ظاہر ہے کہ آیندہ قرضخواہوں کی جعلسازی اور ناجائز گیری کی گنجائش باقی نہیں رہ سکیگی۔

ہمیں قوی امید ہے کہ ترمیم قانون سودخواری کے متعلق لوکل گورنمنٹوں کی رائے ایسی ہی ہوگی اور ہندوؤں کی رائے پر غور فرمائے گی تو اس کی نہایت ضرورت تسلیم ہو جائے گی۔ ہمیں خدا سے دعا ہے کہ گورنمنٹ ہند مظلوم مقروض باشندگان ہند کے لئے ایسا رحم آمیز قانون پاس کر دے جس سے ان کو مصائب سے نجات پاسکے اور قرضخواہوں کی ظلم سے امان ملے۔

جنگ کی وجہ سے مرغیوں پر آفت

معزز معاصر ہیرالسٹ رقمطراز ہے کہ مصر میں مرغیوں وغیرہ کی تعداد پچاس فی صدی رہ گئی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ہندوستانی فوج کے پہنچنے سے پہلے یہ مشہور تھا کہ ہندوستانی سپاہی معمولی گوشت نہیں کھاتے بلکہ مرغیاں وغیرہ کھاتے ہیں اس لئے گورنمنٹ (ہندوستانی) فوج کے لئے تمام مرغیاں وغیرہ لینے والی ہے۔ دیہاتیوں پر اس افواہ کا یہ اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً اپنی مرغیاں وغیرہ کاٹ کاٹ کر کھانا شروع کر دیں تاکہ جسقدر ہوسکے کم اپنی ملکیت میں ہوں تاکہ ان کے کام آئے اور گورنمنٹ کے ایجنٹ ان کو نہ لیجا سکیں۔

مصری گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسی وجہ سے اب انڈے بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا پرلطف قصہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر کا آسانی سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ غلط خبروں کی اشاعت سے پبلک پر کیسا برا اثر پڑتا ہے اور اس کے نتائج کس قدر تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

ٹرکی کے معاہدوں کا انفساخ

معزز معاصر ہمدرد بحوالہ المقطم ۲ دسمبر رقمطراز ہے کہ یہ بات کچھ پوشیدہ نہیں ہے کہ برطانیہ اور ٹرکی میں جنگ چھڑ جانے سے بہت سے عظیم الشان نتائج اس سرزمین میں پیدا ہونے والے ہیں۔ نیز بہت سے ایسے نتائج بھی پیدا ہونے والے ہیں جن کا اظہار کما حقہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ خدیو نے ان تمام معاہدات کو منقطع کر دیا ہے جو ٹرکی کے ساتھ کئے گئے ہیں اور جن کا ایفاء ہونا ضروری تھا اسی طرح جنگ کا اثر دول غیر کے حقوق پر بھی پڑا ہے جو انہیں سرزمین مصر میں حاصل تھے۔ چونکہ ٹرکی برطانیہ کے علاوہ فرانس اور روس سے بھی برسر پیکار ہے اس لئے جرمن اور آسٹروی رعایا کو جو حقوق اس سرزمین میں حاصل تھے وہ ضبط کر لئے گئے۔ اور بجز اطالوی اور یونانی رعایا کے جو ہزاروں کی تعداد میں یہاں موجود ہیں اور کسی کے حقوق باقی نہیں رکھے گئے ہیں۔ یونانی اور اطالوی رعایا کے حقوق میں کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی گئی۔

یہ ضروری ہے کہ موجودہ صورت میں یہاں بھی وہی کارروائی کی جائے جو فرانس نے ٹیونس اور مغرب اقصیٰ میں کی ہے جبکہ اسے دیگر دول کی رعایا کے حقوق سے اندیشہ تھا نیز طرابلس الغرب میں اطالیہ نے بھی اس قسم کی کارروائی کی ہے۔ مگر ٹرکی معاہدات کے ٹوٹنے کے اثر سے ان لوگوں کے حقوق مستثنیٰ ہیں۔ جنہوں نے حکومت عثمانیہ کو مصری باج کی کفایت پر قرضہ جات دئے ہیں۔ ان لوگوں کے حقوق تا ادائے قرضہ بالکل اسی طرح محفوظ رہیں گے۔ جس طرح پہلے تھے۔ سردست اسی پر اکتفا کرکے رعایائے دول غیر کے حقوق کی بابت ہم عنقریب پوری تفصیل سے بحث کریں گے۔

میدان جنگ سے کلکتہ کے ایک سرجن کی چٹھی

۲۱ دسمبر کے ہمعصر روزانہ پیسہ میں ذیل چٹھی شائع ہوئی ہے۔

(کلکتہ ۲۱ دسمبر) ایک سرجن میدان جنگ سے کلکتہ میں اپنے دوست کو لکھتا ہے کہ چونکہ آلات پرواز سے خیموں میں اکثر آتش زدگی کا احتمال ہے اس لئے تمام ہسپتال مکانوں کے اندر ہیں۔ ہندوستانی سپاہ حسب توقع پہنچ گئی۔ لیکن موسم نہایت سخت اور کہر سے تر رہتا ہے۔ بعض مقامات میں فریقین کی خندقیں اس قدر ایک دوسرے سے قریب ہیں کہ ایک مرتبہ جرمنوں نے ہماری ایک خندق سرنگ لگاکر اڑا دی۔ اور اس میں جو سپاہی تھے عالم بالا کو اڑ گئے۔ آنکھوں سے دیکھے بغیر یقین ہونا مشکل ہے کہ سپاہی کس طرح ان خندقوں میں سخت پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ بعض مقامات کی خندقیں دشمن کی خندقوں سے بلکہ اس سے بھی کم مسافت پر ہیں۔ جرمن بہادر ہیں مگر یہ کشت وخون سخت قابل نفرت ہے جو ایک صدی کے لئے تہذیب کی گھڑی کی سوئی کو پیچھے کر دے گا اور شرح پیدائش کو گھٹا دیگا۔ ہماری طرف بیماروں زخمیوں کے لانے لیجانے کا نہایت عمدہ انتظام ہے جس سے مجھے بنہایت حیرت ہوئی۔ بڑی بڑی موٹر امبولینس گاڑیاں دن بھر بیماروں کے لانے لیجانے میں مصروف رہتی ہیں۔ یہ تمام موٹریں صیب اٹمرکی ہیں جس سے ہمیں بدرجہ کمال فوائد پہنچ رہے ہیں ڈرائیوران گاڑیوں کے مالک اور صاحب لوگ ہیں موٹران ہر کاروں میں کلکتہ کے بھی لوگ ہیں خیر! ہمیں فخر کرنا چاہئے یہ شاندار کام انجام دیتے ہیں اور وقت آنے پر ...

کی ضرور قدر کی جائے گی۔ اچھے برے موسم میں شب غرضکہ ہر وقت ڈیوٹی پر ہیں اور انہیں بہت سے خطرات کا مقابلہ کرنا اور فائروں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ دشمن اور ہماری لائن میں جرمن جاسوس بارہا ان کا صفایا کر دیتے ہیں۔ گو یہ عجیب امر معلوم ہو۔ مگر اس میں شک نہیں کہ دشمن انہیں نشانہ بندوق بناتا ہے اور خود ہماری لائن میں جرمن جاسوس ان کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جرمنوں کا سسٹم جاسوسی کس قدر مکمل ہے حتیٰ کہ ہماری لائنیں بھی ان سے مبرا نہیں۔ رجمنٹوں میں غذا کا انتظام حیرت انگیز طور پر اچھا ہے۔ کوئی شکایت سننے میں نہیں آتی۔ ہر شخص کیسا خوش باش ہے۔ اخبار ایک بڑی نعمت متصور ہوتی ہے۔ چونکہ ہم آجکل بیٹھے ہوئے اور منتشر ہیں۔ اس لئے اخبار کی صورت شاذونادر نظر آتی ہے۔ ہماری ہموطن مزید فوج کی ضرورت کیا محسوس کرتے ہوں گے۔ ہمارا ہسپتال خونریز ترین میدان۔ میدان جنگ سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جنگ مذکور میں حال میں جانوں کا سخت نقصان ہوا ہے۔ خبروں کا بڑا اشتیاق رہتا ہے۔ خفیف زخمیوں کے پہنچنے پر شوق سے ہر ایک اپنا جداگانہ جغرافیہ بناتا ہے اور صحیح خبریں کئی دن کے بعد معلوم ہوتی ہیں۔

جنگ کب ختم ہوگی

ایک امریکن اخبار نویس "مسٹر اردن کوب" نے لارڈ کچنر سے ملاقات کی اور آپ کی گفتگو کا خلاصہ نیویارک کے اخبارات میں شائع کیا ہے۔ لارڈ کچنر نے فرمایا کہ میں تین سال سے کم عرصہ میں ختم نہ ہوگی۔ اور صرف اسی صورت میں ختم ہوگی جبکہ جرمن کو کامل شکست ہو جائے گی۔ مسٹر کوب نے دریافت کیا کہ جرمن برٹش سپاہیوں کو کیا خیال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ انگریز سب سے زیادہ جنگجو ہیں اور وہ خاص کر سکاچ سپاہیوں کے مداح ہیں۔ ورلڈ دریافت کیا کہ مغربی رزمگاہ میں جرمن حملے ناکام رہے ہیں۔ جب کوئی حملہ آور فوج پیش قدمی چھوڑ دے اور خندقوں میں چھپ کر صرف دور سے فیر کرتی رہے تو وہ صرف اپنے تئیں برباد کرنے کے سوا اور کیا کر سکتی ہے۔ شہروں پر بم پھینکنا جنگ نہیں ہے بلکہ ایک تماشا ہے خواہ جرمن کو فتح ہو جائے یا انگلستان پر چڑھائی ہو جائے لیکن لڑائی اسی حال میں ختم ہوگی جبکہ جرمنی کو شکست فاش ہو جائے گی۔

اہل لندن کو انتباہ

دریائے ٹیمز اور ٹروسے کی حفاظت گاہوں کے کمانڈنگ افسر نے ذیل کا نوٹس جاری کیا ہے عوام الناس کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر دشمن کے ہوائی جہاز حفاظت گاہوں کے قرب وجوار میں نمودار ہوں تو آتش بار اشیاء کے گرانے والے ٹکڑوں خود ان آتش بار اشیا یا ان لوگوں سے جو ہوائی جہاز پر سے گرائے جائیں اس علاقہ کے باشندوں کو کسی قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اسلئے اگر خبردار ہونے کی آواز سنائی دے تو لوگوں کو چاہئے کہ فوراً محفوظ مقامات میں پناہ لیں۔ اس غرض کے لئے سب سے زیادہ محفوظ مقامات کے

حالات یورپ

سرکاری اطلاعات

۱۰۰

الہ آباد ۱۹۔ دسمبر

ٹرکی یہہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹرکی کی شرکت سے جو حالت جنگ مابین پیدا ہوئی ہے۔ اوسکو مدنظر رکہکر مصر آمین و تنسیخ پر تمیں پر دگلموریٹ انگریز دونسنے زیر حفاظت اسقدر ہوکہ اس طرح ٹرکی کی حکومت کی ولایت کا خاتمہ ہوگیا۔ گورنمنٹ برطانیہ مصر کی حفاظت اور اوس کے باشندون کی حفاظت کے لئے کل ضروری تدابیر عمل میں لائیگی۔

روس ۱۷۔ دسمبر کا ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ ملاوہ کے سامنے روسی شکست یافتہ جرمن کا بڑی سرعت سے تعاقب کر رہے ہیں اور جرمن کا کثیر حصہ مشرق پروشیہ کی سرحد کو پھر پار کر گیا ہے مغربی گلیشیا میں یا دریائے دیچوا کے بائیں کنارے پر ۱۶۔ دسمبر کو کوئی نمایان جنگ نہیں ہوئی گذشتہ ہفتہ میں پریزیشل کے قلعہ کی فوج بیشتر کئی ایک حملے سخت نقصان کے ساتہہ کل پسپا کر دئے گئے۔

۱۰۱

الہ آباد ۲۱۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

پولینڈ میں دریائے بزورا کے برابر جو کہ وارسا سے جانب مغرب ۳۰ میل کے فاصلہ پر دریائے وسچولا سے ملتی ہے سخت جنگ ہو رہی ہے۔

آسٹریا کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ کراکو کی جانب مشرق قریب ۴۰ میل کے فاصلہ پر دریائے ڈونا جیک پر سخت جنگ ترقی پر ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے گو بہت صاف الفاظ میں نہیں کہ روسیوں نے دریا کو پھر عبور کر لیا ہے۔

مصر یہہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ خدیو کے چچا شاہزادہ حسین سلطان کے خطاب سے موصوف کے جانشین مقرر کئے گئے ہیں۔ پرنس حسین کو بروقت تخت نشینی آرڈر آف باتہ کا گرینڈ کراس عطا کیا گیا ہے۔

۲۰۔ دسمبر کو بمقام اسکندریہ و بندر گاہ سعید اور زنا ہر ۱۰۱ توپوں کی سلامی ہوئی اور بمقام قاہرہ برٹش ایجنسی پر یونین جیک (برطانوی جہنڈا) نصب کیا گیا۔

لفٹنٹ آنریبل ای سی ہارڈنج کی وفات

انڈین نیوز ایجنسی کے ذریعہ بندرہ ہزار کے لفٹنٹ آنریبل ای۔ سی ہارڈنج ہز اکسلنسی حضور وایسرائے کے صاحبزادہ کی افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے یاد ہوگا کہ مرحوم جنگ کے شروع ہی میں لڑائی میں مجروح ہوئے تھے۔

مسلمان حاجیوں کی محافظت کی تدابیر

حجاز سے موصول شدہ خبرون کو مدنظر رکہکر کہ سمندر سے اشیا خوردنی کی رسد بند ہو جانے کی وجہ سے باشندگان جدہ و دیگر سخت تکلیف برداشت کر رہے ہیں حضور وایسرائے کی تحریک پر ملک معظم کی گورنمنٹ نے منظور کیا ہے کہ باوجود اس امر کے کہ جدہ غنیم بندرگاہ میں ہے اس بندرگاہ اور غنیم کے دیگر بندرگاہوں میں تفریق کی جائے گی اور جدہ اور دیگر متبرک مقامات کے حاجیوں اور باشندوں کے فوائد کے لئے جہازوں کو اجازت دی جائے گی کہ اون کی ضرورت کے لئے اشیاء خوردنی کی کافی رسد لیکر وہاں روانہ ہوں۔

۱۰۲

الہ آباد ۲۴۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

برطانوی فوج خبر موصول ہوئی ہے کہ وزیر مال نے دوران ملاقات میں یہ فرمایا کہ انگلستان ۴۰ ملین پونڈ ماہوار جنگ میں صرف کر رہا ہے انگلستان کے پاس دو ملین مسلح سپاہی اور ملاح ہیں اور تہوڑے ہی عرصہ میں قوم کے چیدہ امیر و غریب ۱۲ ملین سپاہی اور تیار ہو جائیں گے۔ موسم بہار کے قبل نصف ملین شاندار تعلیم یافتہ سپاہیوں سے میدان کارزار کی برطانوی فوج میں اضافہ کیا جائے گا۔

۱۰۳

الہ آباد ۲۴۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

زخم۔ ضرب اور خاندانی پنشن انڈین نیوز ایجنسی اعلان کرتا ہے کہ ذریعہ تار خبر موصول ہوئی ہے کہ وزیر ہند نے ہندوستانی فوج کے جملہ عہدہ داران نیز سپاہیوں کے لئے زخم۔ ضرب اور خاندانی پنشن کی بابت جدید قواعد منظور کئے ہیں۔ قریب قریب کل عہدوں کی شرح میں بہت زیادہ اضافہ کیا گیا ہے۔ تفصیل بہت جلد شائع کی جائے گی۔

۱۰۴

الہ آباد ۲۸۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

روس پولینڈ میں جنگی کارروائیاں بحیثیت مجموعی روسیوں کے موافق رہیں ۲۲۔ دسمبر کو جرمن بہت کثیر تعداد میں جمع ہوئے اور راوکا اور بزورا دریاؤں کو زبردستی عبور کرنے نیز اسکیرنیوس کے ریلوے جنکشن تک پہونچنے کی کوشش کی بڑے نقصان کے ساتہہ وہ اپنے اصلی مقام پر پیچھے ہٹا دئے گئے۔ ۲۴۔ دسمبر کو جرمن دریائے بزورا کو بمقام زیرلیف عبور کرنے میں کامیاب ہوئے رات کے وقت اور دوسرے روز اونہوں نے سوشا زیلو اور بولی ماؤ کے قریب حملے کئے لیکن پسپا کر دئے گئے۔

گلیشیا میں اور دریائے لوزنیڈا پر سخت جنگ ہوئی۔

ایک روسی تار مظہر ہے کہ روس میں ۲۳۔ دسمبر کو قیدیوں کی تعداد حسب ذیل تہی۔

جرمن	۱۱۴۰ افسر ۱۲۱۷۳۲ آدمی
آسٹرین	۳۱۸۸ افسر اور ۲۲۱۴۴۴ آدمی

ایک روسی تار مظہر ہے کہ پانچ جرمن ہوائی جہازوں نے وارسا کے جانب مغرب ۳۰ میل کے فاصلہ پر دریائے بزورا کے داہنے کنارے پر قصبہ سوشا زیلو پر بم کے گولے گرائے ہیں بازار آگ سے تباہ ہو گیا اور شہر کے ۹ آدمی مقتول اور ۲۶ مجروح ہوئے۔

ووکنگ (انگلستان) کا خط

برادر ان سلمہ تعالے۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں نے اس سے پیشتر ایک عریضہ میں لکہا تہا کہ مسلمان سپاہیوں اور افسروں کی وفات پر آخری ہمدردی جو میں کر سکتا ہوں۔ اوس کے بجالانے کے سامان مہیا کرنے کے متعلق سعی بلیغ کی گئی ہے۔ گورنمنٹ نے ووکنگ میں قبرستان بنانا ضروری سمجہا ہے۔ تاکہ اہل اسلام کو اس امر کے متعلق تشویش نہو کہ اون کے بہادر وں کی لاشوں کا کیا حشر ہوتا ہے وہ چٹہی جس میں کونسل محکمہ جنگ نے میری ہدایات وصول کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ اس سے پیشتر احباب الاہی خدمت میں روانہ کر چکا ہوں ایک اور مراسلہ جو قدر رسالت رکہتا ہے موصول ہوا ہے اور اوس کیساتہہ ایک نقشہ ووکنگ کا ہے جس میں اس زمین پر نشان لگایا گیا ہے جو میں نے لی ہے اس میں شک نہیں کہ ہسپتال یہاں سے جنوبی ساحل پر ہے۔ اور دور ہے تاہم گورنمنٹ نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے موٹر کار پر ان سپاہیوں کے جنازے مسجد ووکنگ میں پہنچائے جائیں جو ان ہسپتالوں میں جان بحق ہوں۔ چنانچہ اسوقت تک جنازے یہاں پہونچ چکے ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑہے جانے کے ساتہہ دعا کر کے اون کو اپنے ہاتہہ سے دفن کر دیا گیا ہے۔ ان تمام امور سے علیحدہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کو مفت بہیجتے ہیں اگر وہ مناسب سمجہیں گے تو جو ہم ان کے نام دیدیں گے جہانتک میری طاقت ہے میں ان سپاہیوں کی تجہیز و تکفین کو نہایت عزت و اکرام کے ساتہہ کئے جانے کی ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ یہ جنازے صندوقوں میں ایک بڑے موٹر ہرس پر یہاں بہیجے جاتے ہیں اس روغنی صندوق پر ایک آبنوس کی تختی ہوتی ہے جس پر سنہری حروف میں اوس کا نام و نمبر و عمر درج ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ میں ممنون ہوں اس کرنل کا جنکا کیمپ ووکنگ سے دو میل ہے جس وقت میں اون کو اطلاع دیتا ہوں وہ اپنی فوج کا دستہ اور بگل بجانے والے سپاہی بہیج دیتے ہیں اون سے سلامی ادا کی جاتی ہے اور جسوقت جنازہ لحد قبر میں رکہا جاتا ہے تو گولیوں کی تین باڑیں چہوڑی جاتی ہیں۔ اس کے بعد بگل بجایا جاتا ہے۔ اسی طرح سے میں شہر ووکنگ کے مسلمانوں کا ممنون ہوں کہ وہ جنازہ کے ساتہہ ہوتے ہیں مسلم سب ایک صف میں کہڑے ہوکر مرحوم کے لئے دعا مغفرت اور مسلم اور غیر مسلم خواتین پہولوں سے قبر کو سجا دیتی ہیں۔

اس وقت تک پانچ ہزار ہندوستانی سپاہی اور افسر انگلینڈ کے ہسپتال پہنچ چکا ہے۔ اللہم ارحمنا واغفر لنا والسلام خاکسار صدر الدین بقلم بلال نور احمد

۵۔ نومبر ۱۹۱۴ء

برطانیہ میں تقریبا ۶۰ لاکھ پونڈ یعنی ۹۰ کروڑ روپیہ کا سامان تجارت آتا تہا۔ اور برطانیہ سے ٹرکی کو ۶ کروڑ پونڈ یعنی ایک ارب ۲۹ کروڑ کا سامان

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

عنوان بالا سے معزز معاصر روزانہ ہمدرد دہلی جو ایک ہفتہ کے بعد ضمانت داخل کرکے ۲۹-دسمبر ۱۹۱۴ء کو قیصرہ برقی پریس دہلی سے چھپکر شائع ہوا ہے۔ ذیل کے اقتباسات ولایتی ڈاک کے اخبارات سے شائع کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ ولایتی اخبارات خود بھی ان خبروں کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری نہیں لیتے کیونکہ ان میں سے بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے آئی ہیں۔ لہٰذا معزز ہمدرد خود بھی ان تمام خبروں اور افواہوں کی صحت و عدم صحت کا ذمہ دار نہیں۔ وہ اقتباسات بجنسہٖ درج ذیل ہیں۔

ارادہ سلطانی

ایمسٹرڈیم - ۱۴- نومبر ۱۹۱۴ء انور پاشا عثمانی وزیر جنگ نے حسب ذیل اعلان ترکی فوج کے نام شائع کیا ہے۔

برادران مجھے خلیفہ کے "ارادہ" (فرمان) کا اعلان کرنے کی عزت بخشی گئی ہے۔ ہماری افواج خدا اور اس کے رسول کی مدد اور سلطان المعظم کی مخلصانہ دعاؤں کے طفیل دشمنوں پر مظفر و منصور ہوں گی (اس کے آگے کی عبارت برطانیہ کے محکمہ احتساب اخبارات نے اڑادی ہے) فتح مند کی طرف بڑھو فتح اور جنت ہمارے آگے ہے اور موت اور ذلت ہماری پیٹھ کے پیچھے ہے۔ خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے۔ (ڈیلی کرانیکل)

مصر

قاہرہ ۱۷- نومبر۔ مصر کے تمام علماء اور سربرآوردہ مسلمانوں کی ایک کمیٹی نے مصر میں ایک اعلان شائع کرایا ہے جس میں مصری مسلمانوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ نہایت پرامن رویہ اختیار کریں۔ خدا اور اس کے رسول سے مدد مانگیں کہ بعد جنہوں نے انسان کو امن سے محبت کرنے اور فتنہ و فساد سے منافرت کرنے کا حکم دیا ہے۔ علماء نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ خدا نے مصر کو موجودہ جنگ کی اس خطرناک آگ سے محفوظ رکھا ہے جو ایک سلطنت سے دوسری سلطنت تک پہونچ رہی ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خاموش رہے اور بہت عقلمندی سے کام کرے۔ ایسے مضمون سے پرہیز کرے جس میں برے اور سخت الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ سازشوں سے کنارہ کرے اور اور ان لوگوں سے علیحدہ رہے جو بدامنی پیدا کرتے ہوں۔ اور کبھی ان لوگوں کے مشوروں پر بھروسہ نہ کرے۔ جو یا تو واقعات سے ناواقف ہوں یا اون سے خاص تعلق رکھتے ہوں کیونکہ ان کی ذات سے کسی فلاح کی امید نہیں ہوسکتی۔ اس اعلان پر ۲۷ عالموں کے دستخط ہیں جن میں مصر کے شیخ الاسلام جو جامع ازہر کے اعلیٰ افسر اور مفتی مصر جو جامع ازہر کے نائب افسر اعلیٰ ہیں شامل ہیں سوڈان کے شیوخ نے بہت زور کے ساتھ گورنر جنرل کو تمام آبادی کی طرف سے وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ اس اعلان میں زیادہ تر ان فوائد کا ذکر کیا گیا ہے جو برطانوی حکومت سے اہل مصر کو حاصل ہیں اور خاصکر اس ہمدردی کا جو اون کے مذہب کے لئے ظاہر کی جاتی ہے اور اس میں برطانوی گورنمنٹ کے انصاف کا جو اون کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تعلیم کے حقوق کا جو ان کی اولاد کو دیئے جاتے ہیں اور اس امداد کا جو حاجیوں کے لئے بہم پہنچائی جاتی ہے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ وہ اپنے کو ٹرکی کی اس طرز عمل سے خلاف بتاتے ہیں کہ اس نے برطانیہ اور اتحادیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا بلکہ وہ اس کارروائی کو اسلام کے مفاد کے خلاف تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ٹرکی نے جرمنی کی جھوٹی باتوں میں آکر ملک کو تباہی میں ڈال دیا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو مسلمانان دنیا کی ہمدردیوں سے محروم کر لیا ہے۔ (مانچسٹر گارڈین)

جرمن تحریک سے ارادہ سلطانی کی اشاعت

صوفیہ ۱۲- نومبر۔ قسطنطنیہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ ماہ حال کو سلطان المعظم اور انور پاشا کا سلطنت عثمانیہ کی بحری و بری فوج کے نام ایک اعلان شائع ہوا ہے جو بہت فخر و ناز کے الفاظ سے لبریز ہے۔ ارادہ سلطانی میں فرانس روس اور انگلستان کو اس تمام مشکلات کا ڈالنے والا بیان کیا ہے جو ٹرکی پر نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ اس عظیم الشان جنگ میں جو ہم نے اب اختیار کی ہے ہم خدا کی مدد سے ان تمام منصوبوں کو جو ہماری سلطنت کی حقوق اور احترام خلافت کے برخلاف باندھے جارہے ہیں خاتمہ کردیں گے۔ اس اعلان میں سپاہیوں کو بتایا گیا ہے وہ نہایت بے جگری سے شیروں کی طرح دشمن پر حملہ آور ہوں کیونکہ صرف ہمارے ملک ہی کی نہیں بلکہ ۳۰۰۰۰۰۰۰ مسلمانوں کی آیندہ بقا ہماری فتح پر منحصر ہے۔ انور پاشا منجملہ دیگر الفاظ کے اعلان میں کہتے ہیں کہ ہماری بحری اور بری فوج نے جو کچھ بہادری کا ثبوت دیا ہے وہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ غنیم کی افواج بالکل تباہ ہوجائیں گی۔ ۳۰ کروڑ مسلمان اور ہمارے سابق ہموطن ہماری فتح کے لئے دعا کررہے ہیں آگے بڑھو اور ہمیشہ آگے بڑھو خیال کیا جاتا ہے کہ ان اعلانات میں جرمن فوجی جوش کا رنگ جھلکتا ہے۔ (رائٹر ڈرایونگ نیوز)

بلقان میں جدید انتظامات

ونیس ۲۱- نومبر۔ وانا کا اخبار نیوفری پریس ٹرکی آسٹریا اور جرمنی کے درمیان کا ایک معاہدہ کی تکمیل ہونے اور نئے میدان جنگ کے بحیرۂ اسود سے مصر تک پھیل جانے پر بہت خوشی کا اظہار کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ اون میں سے ایک سلطنت کے ساتھ جو کچھ بھی ہوگا اس کا اثر دوسری دونوں سلطنتوں پر بھی پڑے گا۔

آج ایک ارادہ سلطانی شائع ہوا ہے جس کی رو سے ٹرکی کی تمام سرکاری مدارس میں جرمن زبان لازمی قرار دیگئی ہے۔ وانا کے اخبارات میں بوڈا پیسٹ سے قسطنطنیہ تک ریل کے ایک جدید ماسٹہ کے جاری ہونے کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ جنرل فاسنف گیبو کیٹو۔ رشچک اور ایڈریانوپل سے ہوتا ہوا جائے گا۔ سرویہ کی اور تمیل ریلوے لائن جنگ کی وجہ سے بند ہوگئی ہے۔

(ذیل کی خبریں سرکاری طور پر جرمنی میں شائع کی ہیں جنکو ہم معاصر ہمدرد سے درج ذیل کرتے ہیں۔)

برلن ۲۴- نومبر۔ یہ افواہیں پھیلائی جارہی ہیں کہ میدان کارزار کی دونوں سمت کی فوجیں خلیج کی طرف زیادہ مائل ہیں جہانتک جرمنی کا اس امر سے تعلق ہے ان خبروں کی ذرہ بھر بھی اصلیت نہیں ہے۔

جرمن کی فوجی کارروائیاں دونوں میدانوں میں حسب ضرورت تاخیروں کے ساتھ اپنے مقاصد میں کامیاب ہورہی ہیں اور دوسری طرف انگلستان پر حملہ کئے جانے کا خوف ترقی کررہا ہے اور انگلستان کا ہر جواب تمک بکا تا ایڈا ایان لڑرہا ہے۔

مراکو کی بغاوت

مراکو بغاوت جنوبی جزیرہ تک پھیل رہی ہے اور باغیوں نے فرانسیسی مورچہ بند کیمپ آگیز پر قبضہ کرلیا ہے۔ خیال ہے کہ باغیوں کے ساتھ چند اور قبیلے بھی مل جائیں گے اور پھر وہ شمال کی طرف رہیں گے۔

نہر سوئز

برلن ۲۵- نومبر۔ روم۔ نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ٹرکی نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ نہر سوئز کو جہازوں کی آمد و رفت کیلئے کھلا رکھے گی۔

ٹرکی و ایران

قسطنطنیہ سے خبر ملی ہے کہ ایک عرصہ سے عثمانی گورنمنٹ ایرانی سفیر سے گفت و شنید کررہی ہے تاکہ ایک ترکی ایرانی معاہدہ مرتب ہوجائے۔ بوشہر کا گورنر جو بہت زیادہ انگریزوں کیطرف جھکا ہوا ہے انقلابیوں کو نکال رہا ہے۔ اور ایک کمیٹی اس غرض سے بنائی گئی ہے کہ وہ طہران کے مقام پر زور ڈالے کہ وہ مقدس (مذہبی) جنگ میں شریک ہونے سے احتراز کریں۔ ایک انگریزی جہاز فرانسیسی و انگریزی باشندوں کی حفاظت کرنے کی غرض سے بندر عباس پہونچ گیا ہے۔

روس و ٹرکی

ترکی افواج نے کومنیگ کی طرف مزید کامیابی حاصل کی ہے ایک کردوں کا رسالہ اور روسی فوج میں جو قرقی کلیسا کے جنوب مغرب کی طرف بڑھنے کی کوشش کررہی تھی لڑائی ہوئی۔

اٹلی

روم (اٹلی) سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی اطالیہ میں دھات کے کام کرنے والوں میں تانبا وسیسہ پر قبضہ کرلینے کیوجہ سے انگلستان کی مخالفت کا بہت اظہار کیا جاتا ہے۔ برطانیہ سے جو مال آتا ہے اس میں اکتوبر کے مہینہ میں گذشتہ سال کے اسی مہینہ کے مقابلہ میں چالیس فیصدی کی کمی ہے اور جو مال برطانیہ کو جاتا ہے اوس میں ۶۰ فی صدی کی۔

خدیو مصر

(بیان کیا جاتا ہے کہ خدیو مصر ترکی کا ساتھ دیرہے ہیں)

جب سے ٹرکی سے جنگ چھڑی ہے اسوقت سے خدیو مصر کی حالت اور اون کے ارادوں کے متعلق بہت کچھ عدم یقین پیدا ہوگیا ہے۔ ان کا قسطنطنیہ میں ہونا اور سلطان المعظم سے ملاقات کرنا بیان کیا جاتا ہے جو اون سے بہت اتفاق کے ساتھ ملتے ہیں۔ اگر اون کی اس ملاقات کے حالات بالکل درست ہیں جو فرنیکفرٹر زیتنگ کے نامہ نگار قسطنطنیہ کو ملے ہیں تو اون کا انگلستان سے مخالفت کے تعلق کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا ہے ممکن ہے کہ کوئی یہ کہے کہ قسطنطنیہ سے ہمیشہ بالکل صحیح خبریں نہیں ہوتیں بہرحال بیان کیا جاتا ہے کہ خدیو نے حسب ذیل تقریر کی ہے۔

میں حالات کو بہت اطمینان اور اعتماد کی نظر سے دیکھتا ہوں جبکہ جرمنی وجہ اور انصاف کے خلاف برطانیہ نے مجھے اپنے ملک میں جانے سے روکا اب میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے یہ میرے پاک ترین فرایض مجھے قسطنطنیہ میں سلطان المعظم کے پاس رہنے پر مجبور کرتے ہیں خشکی زیر سیادت مصر ہے۔ ٹرکی میں ایک بہت طاقتور مہم مصر کے لئے تیار کی جارہی ہے تاکہ وہ مصر پر سے برطانیہ کا عارضی دخل اٹھا دے اور مصر کو پھر اس حالت میں لے آئے جیسا کہ وہ ۱۸۸۲ء سے پہلے تھا۔ میں اس مہم کی کامیابی کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں کرسکتا بلکہ مجھے اس پر جوش استقبال کا بھی یقین ہے۔ جس کی ترکی امپیریل فوج کو ..... کی آبادی کے ہر طبقہ سے امید رکھنی چاہئے

میں اور میری رعایا بہت مضبوطی کے ساتھ مذہبی اصولوں پر کاربند ہے۔ ہم ان فرایض کو جانتے ہیں جو ہم پر سلطان المعظم کے ہیں۔ جو ایمان والوں کے سردار ہیں۔ میں اب اس ٹرکی فوج کے ساتھ جانے کی تیاری کررہا ہوں جو مصر جارہی ہے۔ میں خدا کی مدد سے اپنی تجاویز کی پوری کامیابی کا یقین رکھتا ہوں۔

میں ان افواہوں کا یقین نہیں کرتا جو پرنس حسین کمال کے برطانیہ کی طرف سے مقرر ہونے کے متعلق ہیں۔ میرے چچا اپنے ملک اپنے مذہب اور اپنے خاندان کے خلاف ایسے بڑے جرم کے مرتکب نہیں ہوسکتے۔ اس کے علاوہ ان کا تقرر ناجائز ہوگا۔ (مانچسٹر گارڈین ۲۰ نومبر)

مراکو کی بغاوت

میڈرڈ (اسپین) کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مراکو میں فرانسیسیوں کو کنیفرا کے قریب شکست ملی ہے جس میں ۳۳ افسر اور ۶۰۰ آدمی کام آئے۔

جرمنی کے پاس رنگروٹ

بمعصر اسٹیٹسمین کلکتہ کا خاص نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ ٹائمز کا ایک فوجی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے کہ ابھی تک جرمنی کے پاس ۱۲ لاکھ رنگروٹ موجود ہیں جو موسم بہار میں ایک دفعہ بہت سخت کوشش کریں گے۔ دول متحدہ کو اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ دنیا کے خرمن امن میں جو آگ

اسوقت لگی ہوئی ہے اس سے نصف آبادی عالم سے زیادہ کے ہر فرد کو کچھ نہ کچھ نقصان پہنچ رہا ہے ہر شخص کی یہ دعا ہونی چاہیئے کہ یہ آگ جلد بجھ جائے۔ مگر آثار لوگوں کی اس دعا اور امید کے برخلاف نظر آتے ہیں وقنا ربنا عذاب النار۔ (ہمدرد)

مسلمان اسیروں کو آستانہ بھیجنے کیلئے قیصر کا حکم

ہمعصر المقطم اپنی ۲ دسمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ کہا جاتا ہے شاہ جرمنی نے حکم صادر کیا ہے کہ اتحادیوں کی جانب کی لڑنے والی سپاہ میں سے جب کبھی مسلمان بطور اسیر کے ہاتھ آئے تو اوسے قسطنطنیہ بھیج دیا جایا کرے تاکہ برلن اور آستانہ کے تعلقات میں مزید استحکام پیدا ہو۔

اطالیہ اور شام

روما کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اٹالیہ کی حکومت عنقریب ایک جنگی جہاز سواحل شام کی طرف بھیجنے والی ہے اور دوسری جگہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حکومت مذکور عنقریب ایک چھوٹا بیڑہ شام کے بندرگاہوں کے جانب بھیجنے والی ہے۔ (المقطم ۲۰ نومبر)

امپیریل ریلیف فنڈ

۵ دسمبر شملہ۔ فی الحال امپیریل انڈین ریلیف فنڈ میں مبلغ ساٹھ لاکھ بارہ ہزار پانسو روپیہ کی رقم فراہم ہوچکی ہے۔

نظم

بہت دنیا میں غافل اور بہت بے خبر دیکھے
تمہیں ہیں محو حیرت دیکھکر سب دیکھنے والے
مسلمانوں کے اک اک گزشتہ البرز زمان تھا
نشان کچھ بھی ملیگا قرن اول کی شجاعت کا
بہا کرتا تھا گنگس جن کی تلواروں کے سایہ میں

نہ ایسے بے خبر غافل کہیں ہم نے مگر دیکھے
کوئی دیکھے تو کیا دیکھے کسے دیکھے کدھر دیکھے
پدر وہ تھے کوئی آکر یہ اب ان کے پسر دیکھے
کوئی ہسپانیہ جائے کوئی جبرالٹر دیکھے
مراقش میں کوئی اون کا ذرا حال پتر دیکھے

گئے وہ دن کہ رازی تم میں اور کوئی غزالی تھا
تمہارا مرتبہ گردون گرداں سے بھی عالی تھا

تمہارے نام سے لرزاں کبھی فغفور و قیصر تھے
حکومت گورے کالوں پہ تمہیں کرتے تو یہ کٹلے
تمہارے ہی بہادروں نے کھنگالا بحر کاہل کو
پلٹ جاتی تھی صف کی صف تمہارا اک اشارہ تھا
غلاموں میں تمہارے ناصر الدین و شہاب الدین
تمہیں میں سہروردی اور معین الدین چشتی تھے

تمہیں وہ ہو کہ خالد اور تم میں ابن ازور تھے
تمہیں وہ ہو کہ قبضہ میں تمہارے بحر اور بر تھے
تمہاری حکمرانی میں کبھی ساتوں سمندر تھے
تمہاری حق گفتاری کے چرچے کیسے گھر گھر تھے
تمہارے نوکروں میں طغرل و موسیٰ و سنجر تھے
تمہیں میں شیخ جیلانی تمہیں میں شیخ اکبر تھے

تمہیں کچھ شرم آنی چاہئے اس اپنی حالت پر
نظر ڈالو جھکا کر سر کو اپنے عقد ہمت پر

دلوں میں زندگی ہے اور نہ وہ سوز نہانی ہے
زوال سے نہیں بچتے گرے جاتے ہیں پستی میں
زباں سے بات وہ کہتی کہ فتنے جس سے برپا ہوں
جو بیٹھے تو ہے روٹھے جو آئے تو خفا او بیٹھے
دلوں پر کیا اثر ہوگا بھلا اون سننے والوں کو
کہ دیتے ہیں ہم سب سے جیسے سنا ہو وہ سخن

تعجب ہے تاسف ہے کہ یہ کیا زندگانی ہے
ذرا معلوم تو ہو دل میں کیا اب تم نے ٹھانی ہے
لگا دو تم نہ جس میں آگ وہ بھی کوئی پانی ہے
کمالات نہانی کی تمہارے یہ نشانی ہے
ہمارا درد دل جن کے لئے قصہ کہانی ہے
تمہارا آپ کی مانند یہ عہد جوانی ہے

جو کل کرنا ہے اب کر لو کہ مہلت پھر نہیں باقی
نہ کل یہ آسمان ہوگا نہ ہوگی یہ زمیں باقی

تمہاری سب کی غفلت ہی ہے یہ سب لت خواری
شجاعت مومنوں کی سی تو اب تم میں نہیں باقی
خداوند دو عالم کی عبادت میں تو ہو کاہل
پیاسا ہے برادر تم میں اب خون برادر کا
نہیں عہد وفا کی قدر و قیمت تم میں اب باقی
مسلمانوں کو دعوی ہے کہ پیارے ہم ہی ذرا دیکھیں

جہالت ہی تمہاری کر گئی شیخی ہوئی ساری
گدا کے چند چیزے ہیں درندوں کی سی خونخواری
مگر شام و سحر ہے مال و دولت کی پرستاری
نظر آتی نہیں احباب میں رسم وفاداری
نہ یاروں میں رہی یاری نہ غمخوار میں غمخواری
کہاں ہے وہ سب اسلامی اداہ شان دینداری

نہ دیکھے طول آلیشاد خاں اب قصہ غم کو
سنیں گے پھر اگر فرصت میسر ہوگئی ہم کو

جنگ کی دلچسپ باتین

باسفورس سے مچھلی کی تجارت میں ٹرکی کو تقریباً ۲ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ یعنی ۴۰ کروڑ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ حاصل ہوتا ہے۔ بحیرۂ احمر سے بہترین سیپ اور خلیج فارس سے بیش قیمت موتی کی تجارت میں سلطنت عثمانیہ کو بہت منافع ہوتا ہے۔

یپرس جہان ۲ لاکھ جرمن اتحادیون کو ہٹا کر ساحل تک پہونچنے کی کوشش کر رہے ہیں نہایت پرانا شہر ہے وہاں یورپ کی بعض مشہور لڑائیاں ہوئی ہیں اور وہ ان لڑائیون میں اکثر محصور رہ چکا ہے۔ پہلے یپرس ایک بڑا تجارتی شہر تھا لیکن اب اوس کی آبادی ۲ لاکھ سے گھٹ کر صرف ۱۶ ہزار رہ گئی ہے۔

کیلے اور ڈنکرک بھی بہت پرانے شہر ہیں لیکن یپرس کے برخلاف اون کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ ڈنکرک شمالی فرانس کا ساحلی مقام ہے اور اوس کی بندرگاہون کو ۴ لاکھ پونڈ صرف کرکے اعلے پیمانہ پر تیار کیا گیا ہے۔ یہ بندرگاہ فرانس کی محفوظ ترین بندرگاہون میں گنی جاتی ہے۔ اس پیر فرانس کی جنگ کے زمانہ میں کرامول نے ۶۰۰۰ فوج سے فرانس کی مدد کی تھی اور اوس کے صلہ میں جب ڈنکرک اسپین کے قبضہ سے نکلکر فرانس کے پاس آیا تو اوس نے یہ شہر انگلستان کو دیدیا۔ لیکن چار ہی سال بعد انگلستان نے اسکو فرانس کے ہاتھ ۵ لاکھ فرانک میں فروخت کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب انگلستان و فرانس میں جنگ ہوئی تو ڈنکرک کے سپاہیون نے انگریزی جہازون کی آمد و رفت روک دی۔ آبنائے ڈوور اور کیلے میں صرف ۲۱ میل کا فاصلہ ہے یہ دونون مقام تار برقی کے ذریعہ متصل ہوئے ہین جو ۱۸۵۱ء میں قایم کی گئی تھی کیلے کی بندرگاہ کے تیار کرنے میں ۲۰ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ خرچ ہوئے ہین۔

اسکاٹلینڈ کے رگبی فٹ بال کلبون کی کل ۱۸۷۰ ممبرون میں سے ۲۴۸۶ فوج میں شامل ہو گئے ہین۔

برسلز اب سلطنت جرمنی کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے شہر میں جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں اون کو جرمنی رعایا کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔

شاہ جرمنی نے ایک حکم شائع کیا ہے کہ جو سپاہی دشمن کی توپون پر قبضہ کرین گے اون کو فی توپ ۷۵۰ مارک یعنی ۳۷ پونڈ ۱۰ شلنگ انعام دیا جائے گا۔

لندن میں تحریک ہو رہی ہے کہ یہودیون کی ایک پلٹن تیار کی جائے۔ ۴۰۰۰ ہزار یہودی جو برطانوی رعایا آجکل برطانوی نوجون میں موجود ہیں

کوئینس پارک فٹ بال کلب نے اپنے ممبرون میں سے ۴۰ آدمی فوج کے لئے بھیجے ہیں۔

اب کام کرنیوالی سرنگین سب سے پہلے محاصرہ انٹورپ کے موقع پر ۱۸۳۲ء میں الینڈ والون نے اسپین کے خلاف استعمال کی تھین۔

انگلستان کے مشرقی ساحل پر تجارت کی غرض سے مچھلی کا شکار کیا جاتا تھا۔ جنگ کی وجہ سے اس دفعہ معمول سے چار کروڑ مچھلی کم پکڑی گئی ہے گذشتہ سال ایک ارب ۶ ۴ کروڑ مچھلی پکڑی گئی تھی۔

جنوبی مشرقی لندن میں تجارتی ملازمت کے لئے لڑکے نہیں ملتے۔ اس لئے کہ بہت بڑی تعداد ولوچ کے شاہی اسلحہ خانون میں بھرتی کر لی گئی ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ۴ ہزار لڑکے جنہون نے حال ہی میں اسکول چھوڑا ہے اسلحہ خانہ میں نوکر رکھ لئے گئے ہین۔

مانچسٹر گارڈین میں قسطنطنیہ کی ایک تحریک کا اقتباس درج ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ دردانیال پر جرمنون کے چند محاصرہ کی توپیں موجود ہیں۔ (ہمدرد)

جنگ کے حیرت انگیز مصارف

ایک سال کا خرچ پونے سات ارب روپیہ

انگلستان کے سابق وزراء نے سخت ضرورت اور جنگ کے موقع پر صرف بیسیوں ملین پونڈ کی رقم بغرض منظوری پارلیمنٹ میں پیش کی تھی وہان موجودہ وزیر خزانہ مسٹر لائیڈ جارج نے سینکڑون ملین پونڈ کی رقم کی منظوری پارلیمنٹ سے اخراجات جنگ کے لئے حاصل کی ہے۔ چنانچہ جو تقریر وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں کی۔ اس میں یہ بھی بیان کیا کہ موجودہ جنگ میں اول سال برطانیہ کو ۴۵ کروڑ پونڈ یعنی ۶ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔ صرف اس رقم سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صرف برطانیہ کو اس جنگ میں جسے وہ تین سال جاری رکھنے کا ارادہ کر چکا ہے کس قدر روپیہ خرچ کرنا ہوگا۔

دنیا کے جنگی مصارف یہ تو ہے برطانیہ کے اخراجات جنگ کا حال لیکن فرانس۔ جاپان۔ روس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ سرویہ۔ مانٹی نیگرو۔ ٹرکی اور بلجیم کو جو کچھ کرنا ہوگا۔ اسکی مقدار کئی کھرب روپیہ ہو جائے گی۔ گویا موجودہ جنگ جہاں اور باتون کے لحاظ سے سب سے بڑی اور سب سے عجیب جنگ ہے وہان روپیہ کے خرچ کے اعتبار سے بھی وہ سب سے عجیب اور سب سے بڑی جنگ ہوگی۔ اس میں کلام نہیں کہ وہ یورپ کے مالی بہبود کو کم از کم ایک نسل کے لئے کچل ڈالے گی جس سے دنیا کی مالی حالت پر برا اثر پڑے گا۔

جنگ کیلئے برطانیہ میں نئے ٹیکس کی پیدائش وزیر خزانہ کی تقریر سے عیان ہوتا ہے کہ اس نے سب سے اول ایک معمولی ٹیکس لوگون کی آمدنی پر لگانے کی تجویز کی تھی تاکہ مصارف جنگ کو پورا کرنے میں مشکل کا سامنا ہو۔ لیکن چونکہ یہ ٹیکس پر دلعزیز نہ ہوتا اور اس کا ادا کرنا لوگون کو ناگوار گزرتا۔ اس لئے اسکی جگہ بیر شراب اور چاء پر ٹیکس بڑھایا گیا۔ سال رواں میں بیر پر ٹیکس فی پونڈ آمدنی پر بڑھا کر ۹ پنس کی جگہ ایک شلنگ کر دیا گیا۔ لیکن آئندہ سال وہ دو چند کر دیا جائے گا اوس کے معنے یہ ہیں کہ سال رواں میں آمدنی کا بیسوان حصہ اور آئندہ سال ۲ سوا حصہ بطور ٹیکس حاصل کیا جائے گا یہ ٹیکس علاوہ اور ٹیکسون کے ہوگا۔ اسی طرح جو لوگ پرہیزگار ہیں اور کسی قسم کا نشہ نہیں استعمال کرتے اون سے چائے کے ٹیکس کی صورت میں ٹیکس وصول کیا جائے گا کیونکہ برطانیہ میں ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے جو چائے نہ پیتا ہو۔

مصارف جنگ کے لئے قرضہ نئے ٹیکسون کی بدولت سال رواں میں برطانیہ کو ۶۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم مل جائے گی ایک اور ذریعہ سے وزیر خزانہ نے ۴۷۵۰۰۰۰ پونڈ کی آمدنی نکالی ہے تاہم اس سال اخراجات جنگ کے پورا کرنے کے لئے ابھی ۳۲۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی کمی رہتی ہے جو دوسرے ذرائع سے پوری کی جائے گی۔ اسلئے وزیر خزانہ نے ۳۵۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ قرضہ لینا تجویز کیا اس سے بیشتر اس قدر بھاری قرضہ گورنمنٹ کو کبھی لینا نہیں پڑا تھا جو لوگ اس قرضہ کے دینے میں حصہ لیں گے ان کو اپنے روپیہ پر چار فی صدی آمدنی ہوگی یہ قرضہ جو وصول ہو چکا ہے اس کے متعلق اس قدر تعداد میں درخواستیں موصول ہوئیں جو ضرورت سے بہت زیادہ تھیں اس سے ظاہر ہے کہ برطانیہ میں روپیہ کی کمی نہیں ہے۔

اخراجات جنگ ملک کے روپیہ سے پورے کئے جائیں گے۔ جو تجاویز وزیر خزانہ نے پیش کی ہیں یا قرضہ کے متعلق جو بیشمار درخواستیں موصول ہوئی ہیں اون سے ظاہر ہے کہ جب تک جنگ جاری رہے گی اس کا خرچ برطانیہ سے ہی مل جائے گا اس کے لئے ایک پیسہ بھی باہر سے طلب نہیں کرنا ہوگا۔ (وکیل)

فلینڈرز میں شدید جنگ

(لندن ۲۸۔ دسمبر) ایک عینی شاہد بیان کرتا ہے کہ ۲۱ دسمبر کو جنگ بہت استقلال کے ساتھ ہوتی رہی۔ جرمن رفتہ رفتہ پیچھے ہٹا دئے گئے مگر انہون نے سہ پہر کو ایک تازہ کوشش کی۔ ہمارے سپاہی تین طرف کی شدید آتش باری کی وجہ سے اسی گاؤن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے جس پر وہ قابض تھے۔ انگریزون نے کمک ملتے ہی گاؤن پر حملہ کر دیا اور مضبوطی کے ساتھ اپنے آپ کو خندقون میں قایم کر لیا۔ فرانسیسی افواج بھی ساتھ تھین اور اونہون نے بہت مفید امداد پہونچائی۔ دوسرے دن رات بھر کی جنگ کے بعد ہم نے جرمنون کے خندقون پر قبضہ کر لیا چونکہ وہ جگہ حملے کے لئے کھلی ہوئی تھی اس لئے ہم نے اوسے چھوڑ دیا اور اصلی لائن پر چلے گئے۔ اور گاؤن پر مضبوطی کے ساتھ قابض ہو گئے۔ ۲۲ تاریخ کو یہ ظاہر ہو گیا کہ دشمن کے حملون کی طاقت صرف ہو چکی ہے اور یہ کہ اس نے شدید نقصانات برداشت

حوادث و اخبار

حاجیوں کی واپسی

بمبئی ۲۴ دسمبر (خدام کعبہ بمبئی کا تار برائے ہمدردی) جہاز جیلنگا سے ۹۶۹ حاجی یہاں پہنچے۔ بارہ حاجی راستہ میں وفات پاگئے۔ ہم حاجیوں کی لاشیں یہاں آگئیں دو حاجی مرض چیچک میں مبتلا تھے جدا اسپتال بھیجے گئے ہیں۔ شرح کرایہ ۵۰ سے ۷۵ روپے تک ہے۔ بیماری شرح کرایہ سے حاجیوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے کل ۸۰۹۴ حاجی ابتک واپس آئے ہیں۔ تین اور جہاز آنے والے ہیں بخاری سندھی۔ بنگالی اور کچھ پنجابی اور بالائے ہند کے لوگ آئے ہیں۔ مدینہ سے آنیوالے حاجی ابتک نہیں پہنچے بیمار اور مفلوک الحال حاجیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔

جدہ کو جانیوالا جہاز

بمبئی ۲۸ دسمبر منجانب خدام کعبہ بمبئی کا خاص تار برائے ہمدردی لادا جہاز بمبئی سے ۴ جنوری کو جدہ روانہ ہوگا۔ جو اشخاص جدہ جانا چاہتے ہیں ان کو جلدی بمبئی پہنچنا چاہئے۔

مقدمہ سازش دہلی کی اپیل

لاہور ۲۴ دسمبر دہلی کی مقدمہ سازش کی اپیل کی سماعت چیف کورٹ لاہور میں ۴ جنوری کو شروع ہوگی سماعت کے دوران میں عدالت میں داخلہ کی اجازت صرف ٹکٹوں کے ذریعہ سے ہوگی جو سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی پنجاب سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

سر جیمس میسٹن کا دورہ

الہ آباد ۲۴ دسمبر ہز آنر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ یکشنبہ کو الہ آباد سے جہانسی روانہ ہوئے جہاں آپ کا پبلک طور پر استقبال ہوا میونسپلٹی نے ایڈریس میں مقامی ضروریات اور بہترین آب رسانی کے انتظام کی حاجت کا اظہار کیا ہز آنر نے ہمدردانہ جواب دیا۔ سہ پہر کو سر جیمس و لیڈی میسٹن نے مہاراجہ دتیا سے ملاقات کی۔

ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور

خورد سال ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور جو چند سال سے ولایت میں تعلیم پا رہے ہیں۔ دربار سالگرہ منانے کی غرض سے مسٹر و مسز سی ہکنس۔ ڈاکٹر شیخ محمد دین اور مولوی غلام حسین اتالیق کے ساتھ گذشتہ ہفتہ بخیر و عافیت مراجعت فرمائے بہاولپور ہوئے۔ پریزیڈنٹ و ممبران کونسل آف ریجنسی و اہلکاران و دیگر شرفائے ریاست نے گرمجوشی سے سٹیشن پر استقبال کیا۔ شب کو بہاولپور اور احمدپور میں ہز ہائینس کی آمد کی مسرت میں روشنی و چراغانہ ہوا سادہ رعایا برایا نے بڑی خوشی ظاہر کی۔

لیکچر دینے سے روکے گئے

لالہ بانکا دیال صاحب ایڈیٹر جنگ سیال کے ایک اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۴ دسمبر کو بانات میں وہ تلج اور مالکر و لیکچر سنسر کے متعلق دینا چاہتے تھے صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے پولیس کی معرفت ان سے لیکچر کے روکنے کے متعلق حکم امتناعی بھیجدیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے نہایت دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ بانکا دیال صاحب اپنے اخبار میں دو ہفتہ سے اپنے اسقدر شستہ خیالات ظاہر کر چکے ہیں کہ اب ان کے کسی پبلک لیکچر کے کسی پبلک مقام میں ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

ہندی کانفرنس اور انجمن ترقی اردو

بمبئی آل انڈیا ہندی کانفرنس کی تفصیلی روداد میں جو ان دنوں شائع ہوئی ہے یہ واقعہ خاص طور پر قابل غور ہے کہ کانفرنس نے اس بات کے لئے حلف اٹھائے ہیں کہ آئندہ تمام بہی کھاتے اور دستاویزیں ہندی میں لکھی جائیں یہ ایک نہایت سبق آموز واقعہ ہے اور اب کہ راولپنڈی میں اجلاس کانفرنس کے ساتھ انجمن ترقی اردو کا سالانہ جلسہ بھی منعقد ہونے والا ہے۔ ہم منتظر ہیں کہ ہماری یہ انجمن اس واقعہ سے کیا سبق لیتی ہے۔ یہ ایک ایسی چھوٹی بات ہے جس پر تیز الفاظ میں تنقید کرنا کسی اخبار کی شان کے شایان نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کی تمدنی اور مادی ترقی کے لئے یہ کوئی فال نیک نہیں ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو ہندوستان میں جس قومیت کا خواب ہم دیکھ رہے ہیں۔ اوس کی تعبیر بہت ہی غیر خوشگوار ہوگی اس وقت اردو اور ہندی کی بحث چھیڑنے کا وقت نہیں ہے بلکہ اون ذرایع کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جو ہندوستان کی دو بڑی قوتوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی بجائے ایک دوسری سے زیادہ متصل کردیں

انگلستان میں جرمنی و آسٹریا کی شکر

تازہ ترین اعداد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان میں جرمنی و آسٹریا کی شکر بڑی مقدار میں آتی تھی اور اب تحریک کی جارہی ہے کہ گورنمنٹ خود اپنا کارخانہ شکرسازی جاری کرے ۱۹۱۲ء میں کل ۱۹۶۹۸۸۴ ٹن شکر باہر سے انگلستان میں آئی اس میں سے ۱۲۹۰۷۶ ٹن شکر جرمنی و آسٹریا سے ملک میں آکر صرف ہوئی۔

جدہ کو جہازکی روانگی

(بمبئی ۲۵ دسمبر مرسلہ ظفر حسن صاحب علوی) لادا سٹیمر ۲۹ دسمبر کو بمبئی سے جدہ روانہ ہونے والا ہے۔

حجاج کی مراجعت

(بمبئی ۲۶ دسمبر۔ مرسلہ ایضاً منجانب خدام کعبہ) سٹیمر جیلنگا ۹۶۹ حجاج کے ساتھ بمبئی پہنچا ۱۲ حجاج سفر کے دوران میں مرگئے۔ چار کی لاشیں یہاں پہنچیں۔ دو حاجی جن کو چیچک نکل آئی تھی ہسپتال بھیجے گئے۔ جدہ سے بمبئی کا کرایہ جہاز ۵۰ سے ۷۵ روپے تک تھا۔ جو بہت زیادہ ہے۔ اب تک ۸۰۹۴ حجاج واپس آچکے ہیں تین اور سٹیمر بھی جدہ سے حجاج کو لانے والے ہیں۔ مدینہ کے حجاج ہنوز واپس نہیں آئے بیمار و غریب حاجیوں کی بمبئی کے مسافرخانوں میں کثرت ہوتی جاتی ہے۔

رامپور حضور نواب صاحب بہادر ۱۵ دسمبر یوم سہ شنبہ کو بغرض تبدیل آب و ہوا شب کے گیارہ بجے بذریعہ اسپشل ٹرین مختصر خدم و حشم کے ساتھ کلکتہ تشریف لے گئے ہیں ۱۷ دسمبر کو بخیر و عافیت کلکتہ داخل ہوگئے۔

سر آغا خان مصر میں۔ رپورٹ سعید ۱۹ دسمبر ہز ہائنس سر آغا خاں یہاں پہنچکر قاہرہ روانہ ہوئے جہاں وہ سلطان مصر کے مراسم مسند نشینی میں مدعو رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کی کلام میں زبردست اثر

دم بھر میں اٹھتی جوانی کا مزا اور زور دکھانیوالی

مقناطیسی فقیرانی انگشتری

دنیا میں پہلی اور آخری ایجاد ہے لوگو اب دوا فروشوں کے زمین و آسمان جیسی تعریف والے اشتہار دیں سب دہوکہ ہی ہوکر آہ بیہدہ دوں کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکھکر ہمنے یہ تحفہ انگشتری جسکو ہمارے بزرگوں نے انتھک کوششوں کے بعد ایک خدا رسیدہ بزرگ کے ذریعہ تیار کیا ہو کہ قریبا تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ فیض گنجینہ سے ہمارے تک پہنچا دوستو اب وہ دن آ گئے کہ دنیا بھر میں کوئی فرد بشر نامرد نہیں رہیگا ہمارا اس تحریر کے پڑھنے والو اگر دنیا بھر کے حکیموں اور ڈاکٹروں دارالشفاؤں وغیرہ کی خاک چھاننے کے بعد بھی آپ ابھی تک بیچیدہ دنیا کی بات اپنے معشوق تو کو شربت وصل پلانے سے عاجز اور بیکار ہو پہلے مہنوز آزوات کے فیض سے محروم ہیں تو فیض حاصل کیجئے پھر دیکھئے کہ اللہ والوں کی کلام میں کیا معنی اثر ہاتھ میں ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتھ میں پہنکر کسی شیر طاقت عورت یا معشوقہ مہ جبیں کے پاس چلے جائے اور دیکھیئے کہ مہ جبین ایک دفعہ اور دعوی تین دفعہ منزل ہو جاتا تو دگنی قیمت واپس کنندہ بہترین بر سونکی تلمیری بیماریاں اور کثرت احتلام کا قلع قمع کر دینے والا زبردست کمال وہ بیچیدہ فقیرانہ تحفہ ہے اس انگشتری کا ایجاد ہونا کیا تھا کہ اشتہاری طبیبونکو جان کے لالے پڑ گئے آزمایش شرط ہے نقیروں کے لنگر میں دہوکہ نہیں عوام سے ہدیہ صرف ۲ء امرا سے بطور نذرانہ عہ

پتہ خواجگان منزل لاہور سے طلب فرمائیں

پشمینہ کی چادریں و دُھسّے

دو شالے کامدار فرد مستورات صوفیانہ رنگ خالص مال دیرپا خوبصورت واپسی کی شرط ایجنٹوں کی ضرورت ہے طول ۲ گز ۶ گرہ ۔ عرض ایک گز ۹ گرہ ۔

قسم مال	الف	ب	ج	د
چادریں	عہ	۱۲	۱۵	۲۴
دھسّے وایرے	۱۳	۱۵	۲۰	۲۲
دوشالے کامدار	۱۵	[illegible]	۲۱	۲۶

مستورات کی فرد طول ۲ گز اور عرض ۱ گز فی العرصہ بیبیر عہ فی تک حساب سے ہمرہ آڈر پیشگی آنی چاہیئے جو نسا رنگ مطلوب ہو لکھنا چاہیئے مفصل فہرست درخواست پر مفت بیوپاری صاحبان خط وکتابت کریں۔

ملنے کا پتہ

راج برادرس سوداگران شال و دلال

پشمینہ جلالپور جٹاں گجرات (پنجاب)

ہر ایک کے فائدہ کی بات

ماہ جنوری ۱۹۱۵ء سے نوجیون پاک اصلی قیمت ہے کے بجائے عہ میں اس شرط پر فروخت کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ ہمارے لکھے مطابق نا نہ ہو نکلیگا تو ہم قیمت واپس کر دینگے۔ ابتک کئی ہزار پیکیٹ فروخت ہو چکے ہیں مگر آجتک کسی ایک شخص نے بھی قیمت واپس نہیں منگائی۔ ہم اپنی شرط پر قایم ہیں جن اصحاب کو ہمارے لکھے موافق فائدہ نہ ہوا ہو تو قیمت واپس منگالیں ورنہ سارٹیفکٹ بھیجکر مشکور فرمائیں۔ ہمارا دعوی ہے کہ اگر ہمارے دوا خانہ کی کوئی چیز ہمارے لکھے مطابق اثر نہ دکھلائیگی۔ تو ہم قیمت واپس کر دینگے۔

نوجیون پاک (معجون حیات)

ہر ملک ہر موسم اور ہر عمر میں قابل استعمال اور یکسان فائدہ مند ہے جسم میں چستی چالاکی پھرتی پیدا کرتا اور دماغی کام کرنیکی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ کے استعمال سے بچپن کی غلط کاریوں کثرت جماع کی خرابیوں۔ اور بوڑھاپے کی قدرتی کمزوریوں کا دفعیہ ہو کر نوجوان کا امنگیں اور عین شباب کی ترنگیں اٹھنے لگجاتی ہیں۔ صرف ایک ہی پیکیٹ کے استعمال سے جریان پر خواب ہونا منی کا پیشاب کے ساتھ جانا پیشاب زیادہ ہونا۔ سرعت انزال ضعف باہ وغیرہ دور ہو کر رطوبات بڑھتی اور مثل سیماب گاڑہی ہو جاتی ہے۔ اس میں بڑی بھاری خوبی یہ ہے کہ قبض نہیں کرتا۔ بلکہ معدہ اور ہاضمی قوت بحال کر کے بھوک بڑھاتا اور بدن میں خون زیادہ پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے چہرے پر سرخی نمودار ہو کر نور برسنے لگتا ہے۔ کمزوری دماغ۔ درد سر۔ درد کمر کہنہ نزلہ زکام دائمی۔ درد گھنٹیا وغیرہ کی بیخکنی کیواسطے نہایت ہی اکسیر ہے۔ غرضیکہ نوجیون پاک ایک مرتبہ انسان کی اگلی ساری شکایتوں کو جو کہ بچپنے میں بدپرہیزی یا چھوٹی عمر میں شادی ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں جڑ سے دور کر کے نئی زندگی اور نوجوانی کا لطف دکھلا دیتا ہے۔ بڑی بات اپنے منہ سے کہنا تکبر ہے۔ مگر ہم یہ ضرور کہینگے کہ بہت سے استعمال کرنیوالوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دنیا بھر کی تمام مشہور مقوی دوائیاں۔ نوجیون پاک کے مقابلہ میں ناچیز ہیں۔ استعمال کرنے پر ہماری صداقت کا تجربہ ہو سکتا قیمت فی پیکٹ صرف آخیر جون ۱۹۱۵ء تک دو روپیہ چار آنہ (عہ) علاوہ محصول چار پیکیٹ ایکساتھ خریدنے پر ایک پیکیٹ مفت

کیشن کرشنا خضاب	کامیشور تیل	اکسیر سوزاک نمبر ۱
یہ ایک شیشی کا خضاب ہی اسکو دو بار لگانے سے سفید بال قدرتی جیسے بہورنگ مانند سیاہ کالے ملایم اور چمکدار ہو جاتے ہیں اور ایک مدت تک بالکل سیاہ کالے ہی بنے رہتے ہیں خوبی یہ ہے کہ بار بار لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی نہایت ہی خوشبودار اور عام پسند ہے۔ قیمت فی بکس تین شیشی جو ایک مدت کو کافی ہوگا ایکروپیہ علاوہ محصول	عضو تناسل کی کمزوری سستی کجی۔ لاغری کوتاہی وغیرہ کو دور کر کے تمام رگ و پٹھوں کو مانند فولاد سخت طاقتور۔ اور مضبوط بناتا اور درازی و فربہی بخشتا ہے۔ چھالا وغیرہ نہیں پڑتا کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی نہایت ہی موثر اور مجرب ہے۔ جو ہرگز خطا نہیں کر سکتا۔ قیمت فی شیشی جو ایک شخص کو کافی ہے۔ ایک روپیہ علاوہ محصول۔	سوزاک کی حکمی اور شرطیہ دوا ہے سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکی ہے درد و سوزش پیشاب کو کھانے ہی فائدہ پہونچاتی اور مواد گرنے کو فورا بند کر دینا ہے کیسا ہی قدیم و بیہودہ مرض کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے بہت جلد اور ضرور ہی اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی جو ایک مریض کو کافی ہے [illegible] علاوہ محصول

ایک ہزار روپیہ انعام

ہم ان اصحاب کو دینگے جو ہمارے مفصلہ ذیل سارٹیفکٹوں میں سے کسی ایک کو بھی جھوٹا یا فرضی ثابت کر دینگے۔

نوٹ جو صاحب کسی دوا کے متعلق زیادہ سارٹیفکٹ دیکھنا چاہیں۔ وہ طلب فرما دیں۔

بابو رام رکھا صاحب ٹھیکہ دار مقام لاشیو۔ جناب منیجر صاحب نمستے۔ بیشک آپکا نوجیون پاک ایک لاثانی دوا ہے میں نے بیسیوں اشتہاری دوائیں منگوائیں مگر اسکی صداقت کو کوئی نہیں پہنچی اس پاک کی جیسی تعریف آپنے تحریر فرمائی ہے ویسا ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے درحقیقت آپکا آریہ ورتی میڈیکل ہال اسم بامسمّٰی ہے۔	سردار فتح سنگھ صاحب جمعدار کیرٹ مورن ایند کو ششن روڈ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب تسلیم۔ بندہ نے آپکے دوا خانہ سے ایک شیشی اکسیر سوزاک منگوائی تھی جسکے استعمال سے مرض کو آرام ہو گیا مہربانی فرما کر ایک عدد پیکیٹ جوہر آتشک بذریعہ وی پی بھیجکر مشکور فرمائیے عین عنایت ہوگی۔	لالہ مردار[illegible] صاحب [illegible] ڈاکخانہ [illegible] ضلع [illegible] لکھتے ہیں جناب منیجر صاحب [illegible] ایک شیشی کا مشہور تیل [illegible] استعمال سے [illegible] بہت فائدہ ہوا ہے مہربانی [illegible] بذریعہ وی پی بھیجئے

المشتہر
حکیم منشی پرشاد ایس۔ ٹی۔ آر گپتا مالک آریہ ورتی میڈیکل ہال علی گڈھ

کتاب سنت ازدہر

جو انسان اپنی [illegible] تندرستی جو آدمی کے ساتھ [illegible] چاہتا ہے اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی [illegible] جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے [illegible] ترقی کی کامل امید ہوان سے آپ [illegible] ہمیشہ تندرست و نوجوان رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی [illegible] مرہٹی - تیلگو - بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں بھی موجود ہے [illegible] کا محصول بھی ہم ادا کرینگے - [illegible] ذیل میں درج ہے -

غیبی امداد آتشک گرہ گولیاں

مریض آیندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے - اون کے مقصد میں کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک گرہ گولیاں غیبی امداد اون کے حق میں ہیں - گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اون کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں - ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے - نباتی اجزاء سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں - قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا

طلاء واجی کرن تیل - خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے - قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تیل - پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائے گا -

البم مذہبی تصاویر ۲۳ - اہل ہنود کلان

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے ۵۰ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا - بحیثیت مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی فی البم ۸؍
محصول معاف - خرچ وی پی ایک آنہ

اور ہر کی چار اشیاء ملنے کا پتہ

ویدشاستر منی شنکر جام نگر - کاٹھیاواڑ

ایجنٹ بجھی نرائن جنرل مرچنٹ - نجیب آباد ضلع بجنور

سرمایہ عمر چودھری بیبی پرشاد بلگرامی

اگر چند احباب [illegible] جاری مجرب دوا [illegible] روپیہ کی خرید فرمائیں تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش نظر کرتے رہینگے

[illegible] نقرئی نامی معمول پر دو بیہوش ہو جاتے ہیں [illegible]

مسک [illegible] طوبیٰ اندام نہانی - [illegible] بد کیفیت اعضا شکنی [illegible] کے استعمال سے نیوں رفع ہو جاتے ہیں [illegible]

طلا مرجہ سوئی زمین درست کرے [illegible] کر دیتا ہے - فی شیشی (عہ) **عرق النساء** یہ ایک [illegible] کی گولی ہے اندر پیٹ کے گئی اور درد رفع ہوا فی گولی ۴؍ **مختصر ملذ ذ شاہی** جس سے کہ معقول متانہ زائل ہو جاوے اور خواہش [illegible] شیشی کلان (عہ) خورد (۱۲؍)

روغن گٹھیا کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی (۸؍) - **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کر رہے ہیں شیشی کلان (عہ؍) شیشی خورد (عہ) **روغن گنج** مصر شیشی کلان ۸؍ خورد (۹؍) **روغن حنا زیر** شیشی کلان ۸؍ خورد (۶؍) **کراماتی ڈلی** - اگر معدہ پر لگا بیں تو نے ناف پر لگانے سے اسہال - [illegible] پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈلی (۸؍) **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلا ۱؍ **روغن عرق النسا** جسکی مالش سے مفاصلت ہوتی ہے شیشی (۸؍) **مرہم آنت** فوطہ پر لگانے سے رہتہ بند ہو کر آنت اپنی جگہ قایم ہو جاتی ہے ڈبی کلان (عہ) خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا مارا پھولی رفع ہوتا ہے فی تولہ (عہ)

آب حیات - واسطے بخار - اعضا شکنی - بدہضمی - سینہ - درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۴؍)

روغن خضاب - دماغ کو طاقت دے - سرخی - نزلہ چشم دوران درد سر کو رفع کرے فی شیشی (۸؍)

روغن جہابجن کیسا ہی کہنہ تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں رفع ہوتا ہے -

روغن داد - فی شیشی (۴؍)

احقر العباد

چودھری پرشاد بلگرامی وارد حال

شہر لکھنؤ محلہ برہانا

مکان نمبر ۱۱۴

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا اٹھائیں - یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈہا اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے - آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈہے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۲۴ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے - فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے [illegible] خوبی پر قیمت فی بکس عہ [illegible] بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ ۵؍

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ دوا ولایتی مشہور پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بہت جلد مانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے - سیتلا ماتا کے داغ جھائیں - چھیپ جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے - تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی بڑی سفید کر لیتی ہیں - قیمت فی بوتل عہ - تین بوتل ایک ساتھ لینے سے پارسل خرچ معاف -

روشن چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں - ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے - رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانے والا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے - ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے - فی بکس ایک روپیہ -
محصولڈاک بذمہ خریدار - وی پی طلب فرمائے -

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب - پوسٹ ماندوی بمبئی نمبر ۳

"مدینہ پریس" بجنور میں باہتمام منشی محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا -

ایڈیٹر — آغا رفیق بلند شہری
رجسٹرڈ اے ۱۷ — نمبر ۵۷۵ — ۱۶
مالک و مہتمم — محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانان ہند کا قومی، مذہبی، ادبی، اخلاقی، تاریخی اور پولیٹکل ہفتہ وار اخبار



بجنور یوم پنجشنبہ [illegible] فروری ۱۹۱۵ء مطابق [illegible] ۱۳۳۳ھ
قیمت سالانہ پیشگی عام حضرات سے تین روپیہ (سے)

مدینہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

کارزار یورپ

لاباسی کی شدید جنگ

لندن ۳۰ دسمبر۔ [illegible] کی جنگ کے بعد لاباسی کی جنگی کارروائیاں نہایت یادگار رہیں گی۔ اس گاؤں پر جرمنوں کا اور ہمارا بہت دفعہ قبضہ ہوا ہے۔ جرمن بظاہر اس کے قبضہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ سب سے آخری کوشش بہت کثیر فوج کیساتھ کی گئی۔ جس نے انگریزوں کو لاباسی کے قریبی مورچوں سے ہٹا دیا۔ اگرچہ وہ نہایت شاندار غیرت سے بزور سنگین پھر واپس آگئے۔ انگریز تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے نقصانات شدید [illegible] جرمن اپنی عادات کے مطابق بڑھا کر بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ ان کی فوج کے لاشوں [illegible] بالکل [illegible] تباہ و برباد [illegible]

بلجیم کی مصیبت

برطانوی سوسائٹی [illegible] کی انتظامی کمیٹی نے مسٹر اسکوئتھ کو خط لکھا ہے اور ان کو اس امر پر توجہ دلائی ہے کہ بلجیم میں لاکھوں آدمی فاقہ کشی کر رہے ہیں اور آئندہ حالت نہایت سخت معلوم ہوتی ہے۔ اس نے اصرار کیا ہے کہ فوراً جرمن گورنمنٹ کو توجہ دلا کر سامان خورد و نوش تقسیم کرایا جائے۔ خواہ وہ کسی ذریعہ سے حاصل ہو۔ اگر جرمنی انکار کرے تو اتحادیوں کو جائز ہوگا کہ وہ تمام غیر جنبہ دار قوموں سے اپیل کریں۔

جرمن ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۳۰ دسمبر۔ سات جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر آدھ گھنٹہ تک بم گرائے ہر طرف عمارات منہدم ہو گئیں پندرہ آدمی مقتول اور ۳۲ زخمی ہوئے ہیں۔ افواج نے ہوائی جہازوں پر گولہ باری کی۔

کوہ قاف

پیٹروگراڈ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی فوج کے خلاف معرکہ ساری کماش برابر جاری ہے۔ ہمارے توپخانہ نے ایک طاقتور ترکی دستہ فوج کو متفرق کر دیا جو اپنے نصف سپاہیوں کا نقصان اٹھا کر بھاگ گیا۔ ترکی فوج کا ایک حصہ اولانزا اور جماک کے وادی کے قریب پہنچ گیا ہے اور اردہان پر بڑھ رہا ہے۔

انگلش چینل میں سخت طوفان

پیر کے دن گاڈون کے جہوٹ میں جو بحری منارہ روشنی تھا طوفان میں مسمار ہو گیا اور سویڈن کا جہاز ازما ہالینڈ کے ساحل پر تباہ ہو گیا۔ جس میں ۱۹ جانیں ضائع ہوئیں۔

جرمنوں کے شب خون

لندن۔ یکم جنوری۔ پیرس کے اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ ساحل سمندر سے لیکر ریمس تک خصوصیت سے توپخانہ کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن نے سینٹ جارج اور نیوپورٹ کے دامنہ کے خطوط مدافعت پر جو ڈکسموڈ کے جنوب میں بلجین فوج نے قائم کئے تھے [illegible] گولہ باری کی لا بیسی اور گیرنسی کے درمیان اور نیر آلبرٹ اور رائے کے درمیان جو ضلع ورنیل بکنس آہلا برادر

کرا ڈنل میں ہے گولہ باری کا نتیجہ ہمارے حق میں مفید رہا آخر الذکر مقام پر ہم نے جرمن استحکامات کو مسمار کر دیا پرتھیس اور بوسیجور پر ہم نے اپنے حاصل کئے ہوئے فوائد کو قایم رکھا۔ دشمن نے بوائیس ڈی لاگروری میں تمام خط مدافعت پر نہایت سخت حملہ کیا۔ بعض مقامات پر انہوں نے [illegible] لئے گئے مگر فوراً ان پر جوابی حملہ کیا گیا۔ وردان پر بھی توپخانہ کی سخت لڑائی ہوئی ہے۔ سندرے کے شمال و مغرب میں دشمن نے سخت شب خون مارا اور از دست رفتہ خندقوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ ہماری فوج نے شاندار طریقہ پر ان کو پسپا کیا۔

میٹز اور فریڈبرگ کے ریلوے اسٹیشنوں پر ہمارے ہوا بازوں نے تہنیتی گولے پھینکے۔ اسٹینبچ پر ہم ایک ایک فٹ ترقی کر رہے ہیں۔ صبح کو دشمن نے توپخانہ سے بہت گولہ باری کی مگر ہمارے توپخانہ نے سہ پہر کو زیادہ فائدہ حاصل کر لیا۔ اتحادی سلطنتوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی ہے۔

کوہ قاف میں لڑائی

پیٹروگراڈ۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کوہ قاف میں روسیوں نے [illegible] کوئی نامی گانوں پر جو سرکامیش کے قریب ہے گولہ باری کی ترکوں نے سخت مدافعت کی لیکن ان کے بہت سے سپاہی جن میں ایک جنرل بھی تھا مارے گئے اور ۳۲ قیدی روسیوں نے پکڑ لئے۔

اردہان پر لڑائی جاری ہے۔

جہازوں کے متعلق امریکہ کی شکایت

واشنگٹن۔ یکم جنوری۔ گورنمنٹ نے برطانیہ کے نام ایک طویل نوٹ میں اس امر پر اصرار کیا ہے کہ برٹش بیڑہ امریکن تجارتی جہازوں کے ساتھ اپنے رویہ کو بہت جلد بہتر کردے۔

ترکوں سے جنگ ہو رہی ہے

(لندن ۲ جنوری) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ سرکامش میں روسیوں اور ترکوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اردہان کی حالت میں فرق نہیں آیا ہم نے اولٹی کی سمت میں ترکی جارحانہ حملوں کو روک دیا ہے۔

نامہ نگار ٹائمز کا بیان

وارسا سے ٹائمز کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جرمن حملوں کے یکایک رک جانے کی نسبت حکام کا خیال ہے کہ ہنوز اور چندروز تک جرمن حملہ نہ کریں گے۔ اور تب تک سکون کا عالم طاری رہے گا اس اثنا میں دشمن صرف شدہ گولہ بارود و سامان جنگ کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بعدہ پھر اس کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ غالباً جرمن سابقہ لائنوں پر پیشقدمی نہ کریں گے جو ہر جگہ عملاً روک دی گئی ہے بلکہ عام طور پر جنگ کسی نئے پہلو پر منتقل ہو جائے گی کیونکہ یہ قرین قیاس نہیں کہ فریقین میں سے کوئی بھی سابقہ ابتدائی لائن پر طرح جنگ ڈالنے پر آمادہ ہو۔

پولینڈ کا موسم غیر معمولی طور پر معتدل ہے۔ کھیتوں میں کیچڑ و دلدل توپ خانہ کی نقل و حرکت کو عملاً ناممکن بنا رہی ہے۔

وارسا میں حالت کو امید افزا تصور کیا جاتا ہے۔ بہت سے اعلیٰ اردی عہدہ داروں کے کنبے جو اکتوبر میں یہاں سے چلے گئے تھے اب وارسا واپس آرہے ہیں۔

جرمن نو آبادی پر قبضہ

آسٹریلیا میں سپاہ نے جرمن نو آبادی بوگین ویلی پر قبضہ کر لیا جو جزائر سلیمان میں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔

خلیج پر برٹش تصرف

خلیج ولفش جو جنوب مغرب افریقہ میں ہے برٹش تصرف میں آگئی۔

سفرائے دول کی باریابی

(لندن ۲ جنوری) پریزیڈنٹ پوانکاری نے پیرس میں سفرائے دول کو شرف باریابی بخشا۔

پاپائے روم کا اپیل قیصر

لندن ۳ جنوری۔ پاپائے روم نے قیصر ولیم کو تار دیا ہے اور ان کی مسیحی فیاضی کے جذبات سے اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس تباہی خیز جنگ کا خاتمہ کیجئے اور نئے سال کے آغاز میں شاہی فیاضی سے کام لیکر اس تجویز کو قبول فرمائیے کہ متحاربین کے ایسے قیدی جو جنگی خدمت کے قابل نہوں ایک دوسرے کو واپس دیدئے جائیں۔

قیصر نے اس کے جواب میں پاپائے روم کو یقین دلایا ہے کہ اس تجویز کے ساتھ مجھے کامل ہمدردی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مسیحی فیاضی کے جذبات جو آپ کی اس تجویز کے محرک ہوئے ہیں میرے یقین اور خواہش کے ساتھ عین مطابقت رکھتے ہیں۔

مقامی حالات

موسم سردی شباب پر ہے۔ پالے سے زراعت کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ بارش کی سخت ضرورت ہے کئی روز تک ابر رہنے سے بارش کی توقع ہو گئی تھی۔ لیکن ۳ جنوری سے مطلع بالکل صاف ہو گیا جس سے نرخ غلہ اور بھی گران ہو گیا۔ مخلوق خدا سخت پریشان ہے۔ ہماری رعایا پرور گورنمنٹ نے اس موجودہ گرانی کو دور کرنے کی غرض سے جو وقتی قانون نافذ فرمایا ہے اوس سے امید کی جاتی تھی کہ یہ شکایت گرانی جلد دور ہو جائے گی۔ لیکن تعجب ہے کہ ہنوز غلہ کے نرخ میں کوئی صریح ارزانی پیدا نہیں ہوئی بلکہ روز بروز گرانی بڑھتی جاتی ہے گیہوں ۸ سیر سے ۷ سیر ہو گیا اور باجرہ ۹ سیر کب رہا ہے۔ مقامی حکام مجاز کو اس معاملہ میں عملی کوشش سے کام لینا چاہئے تاکہ یہ پریشانی جلد دور ہو سکے۔ اور ایک یہ بھی سبب ہے کہ غلہ ہندوستان سے باہر جا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی روانگی کا احتمال ہو۔ بہرحال غلہ پر تمام ممالک کے حقوق یکساں ہیں۔ اسلئے کہ آدمی غلہ سے پرورش پاتا ہے۔ یہ نہایت برکت افزا امر ہے کہ دوسرے ممالک کی رعایا بھوکوں نہ مرے۔ مگر اسی قدر روانگی ہونی چاہئے جو ہندوستان کی ضرورت سے زیادہ ہو۔ اصول تجارت کا بھی لحاظ رہے۔

۷ تاریخ کی درمیانی رات میں خفیف ترشح کے بعد مطلع پھر صاف ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مدینہ
بجنور

اہمیۃ الاسلام

عرصہ ہوا معزز عربی معاصر المؤید میں جرمن کے ماہوار رسالہ "دی بالیف" سے اہمیۃ الاسلام کے عنوان پر ایک جرمن مدبر کا لکھا ہوا مضمون نقل کیا گیا تھا۔ مضمون مذکور کا سلسلہ چونکہ نہایت مفید ہے اسلئے معاصر مذکور سے ذیل میں ہم اوسکا ترجمہ درج کرتے ہیں۔

بعض یورپین مذہب الرائے اشخاص کے ذہن میں سمایا ہوا ہے کہ کچھ دنوں بعد اسلام پر ایک ایسا نازک وقت پڑنے والا ہے کہ اوس کا ایک بھی مددگار نظر نہ آئیگا اور اوس کے متبعین مر اعتبار سے ضعیف و کمزور ہو جائیں گے۔ فاضل مضمون نگار لکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کی رائے ہے کہ جب (خدانخواستہ) اسلام پر ایسا نازک وقت آجائے تو یورپین حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اوس سے فائدہ اٹھا کر عیسائیت کی تبلیغ و ترقی میں انتہائی کوشش سے کام لیں اور بالخصوص مشرقی خطہ میں اہتمام سے اس خدمت کو انجام دیں۔

فاضل مضمون نگار ان الفاظ کے بعد لکھتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے توہمات یا خیالات بیجا اور ناقابل التفات ہیں اس وجہ سے کہ دنیا میں متبعین اسلام کی تعداد مسیحی آبادی سے بہت زیادہ ہے علاوہ ازیں مسلمانوں میں اشاعت اسلام کی حرکت مسیحی مشنریوں کی بے نتیجہ حرکت سے بہت زیادہ قابل اطمینان ہے۔

مضمون نگار اسلام کی اہمیت سیاسی کے متعلق اپنے خیالات اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ مذہب اسلام کے اصول چونکہ فطرت الٰہیہ کے موافق ہیں اس لئے ممکن ہے کہ اسلام میں ایک ایسا سیاسی شخص ہر عصر میں پیدا ہوتا رہے جو اسلامی آبادی میں جوش اور غیرت پیدا کرنے میں کمال رکھتا ہو۔

میں جس امر پر اسوقت غور کر رہا ہوں وہ اسلام کی اہمیت کے صرف ایک ایسے حصہ سے مراد ہے جو اسوقت لوگوں کے خیالات و ذہن سے محو ہو گیا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ ایک نہایت مفید شے ہے۔ اور مدبرین و محققین یورپ کی نگاہوں میں اوس کی بڑی وقعت ہونی چاہیے۔

اسلام اور مسلمانوں میں جو بات سب سے زیادہ اہم اور قابل وقعت ہے وہ مذہبی زندگی رکھنے والے اشخاص کی وہ آواز ہے جو اپنی کشش سے نہ صرف اسلامی آبادی کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہے بلکہ اسلام کے معمورات کو بھی زلزلہ کی طرح حرکت میں لے آتی ہے یہ آواز سکون کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ جوش پیدا ہو جاتا ہے اور افسردہ زندگی جوش حیات بخش سے معمور ہو جاتی ہے۔

یہ وہ حرکت ہے جو آج دنیا کی مذہبی قوموں میں کسی کے پاس نہیں اور اگر کسی قدر موجود ہے تو وہ اسقدر موثر مستحکم اور دیرپا نہیں جتنی کہ اسلام میں ہے اسلام کا اصل اصول قرآن مجید اس خصوص میں تمام آسمانی صحائف سے ممتاز ہے اور یہ امتیاز نہ صرف اس خصوصیت میں ہے بلکہ جس قدر اصول مذہب ہیں اون سب میں نہایت اہم و مستحکم اور ناقابل تغیر ہیں جسقدر دوسری کتب سماویہ خالی ہیں۔

اگر ہم قرآن شریف کی تعلیمات پر غور کریں اور اون کی اہمیت پر امعان نظر سے نگاہ ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ اسلام کی ہر ایک تعلیم میں ایک مصلحت ہے ان امور کو دیکھتے ہوئے دعوے سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر دنیا کے مشرقی حصے میں (جو یورپ کا بندرگاہ اعظم ہے) اسلام نہ ہوتا تو آج یورپ اون خطرات میں مبتلا ہوتا جو اوس کے خواب و خیال میں بھی کبھی نہ آئے تھے اور جو موجودہ خطرات سے بدرجہا نقصان رساں اور موجب ترددہ ہوتے۔

میں نہایت اعتماد اور اطمینان کے ساتھ کہتا ہوں کہ اسلام کو کمزور و ناتوان بنانے کی کوشش کرنا یا اوسکو دشنام تیر اندازی بنانا ایک سخت غلطی ہے اور ایسی حرکت بمنزلہ اوس درخت کے کاٹنے کے ہے جس پر انسان تکیہ لگا کر بیٹھتا اور اوس سے آرام و نفع حاصل کرتا ہے۔

اس کے بعد فاضل مضمون نگار اسلام کی تعلیم دینی پر بحث کرنے سے قبل لکھتا ہے کہ مجھے اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ (اپنے مضمون کو مکمل بنانے کے لئے) میں اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی کچھ خوبیاں دکھاؤں تاکہ اسلام کی اہمیت کا نظارہ اچھی طرح ہو سکے۔

مضمون نگار نے اس بحث کو نمبروار اس طرح لکھا ہے

(۱) اسلام میں واجبات وضو کی تعلیم جسم کا پاک کرنا (پاک رکھنا) اور اسکے لئے جاری پانی کا استعمال شرط قرار دینا جس قدر بہترین تعلیم ہے اور جو فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں وہ سب پر ظاہر ہیں۔ اس سے بہتر نظافت اور صحت کی کوئی تعلیم نہیں ہو سکتی۔

(۲) حضرت محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کے طریقہ پر خنزیر (سور) کو حرام فرمایا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لحم خنزیر میں خطرناک امراض ہیں اس کے استعمال سے خطرناک بخار۔ ہیضہ۔ اور بہت سے دوسری قسم کے وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں۔

(۳) حیوانات کا ذبح کرنا بہترین تعلیم ہے خصوصاً مشرقی آبادی کے لئے اسوجہ سے کہ مشرقی ممالک میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور امراض حیوانی و جراثیم خطرناک صورت پیدا کر دیتے ہیں خون خراب ہو جاتا ہے اور زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ ذبح کی حالت میں یہ تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں کیونکہ حیوانی جراثیم خون بہا دینے سے مر جاتے ہیں اور اون کا خطرہ بالکل دور ہو جاتا ہے۔

(۴) نماز کی ادائگی میں جو حرکات جسمیہ پیدا ہوتی ہیں وہ صحت انسانی کی بقا کے لئے نہایت ضروری ہیں یہ ایک ایسی ریاضت و عبادت ہے جس میں نہ زیادہ مشقت ہے نہ تکلیف بلکہ انسان کو مستعد و چست بنا دیتی ہے۔

(۵) نماز میں سجدہ کرنا اور دونوں بازوں کو کھلا رکھنا مشرقی ممالک کی زندگی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اس سے ضرر رساں اور ناگوار مٹاپا جسم پر نہیں چڑھتا اور انسانی جسم مناسب و چست رہتا ہے۔

(۶) تعدد ازدواج کا مسئلہ بھی اسلام میں نہایت عمدہ شے ہے اور حفاظت نسل و کمی کے دور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اس میں سے سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ امراض تناسلیہ سے انسان محفوظ رہتا ہے جو مشرقی بلاد کی حالت کو دیکھتے ہوئے بیشتر پیدا ہونے والا مرض ہے اور اسیوجہ سے (کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا مسئلہ جاری ہے) مسلمان عورتیں تشنج عصبی کے مرض سے محفوظ رہتی ہیں خواہ وہ کسی عمر کی ہوں۔

(۷) شراب کی حرمت اسلام کی تمدنی تعلیم کا بہترین جزو ہے اور اسلام کی عمدگی کی ایک بڑی دلیل افسوس ہے یورپ کی حالت پر کہ باوجود مدعی تمدن و تہذیب کے شراب کے استعمال کو انسانی زندگی کے لئے ضروری قرار دیتا ہے۔ اس خصوص میں ہم کو چاہیے کہ ہم اسلام پر رشک کریں۔

(۸) حیات النبی کا مسئلہ خداوند جل وعلا کے وجود کے یقین کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس سے صرف یہی مقصود نہیں ہے کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات خاص محفوظ ہے بلکہ اس سے بڑی غرض ذات باری تعالےٰ کے یقین کی زیادتی ہے جس کا منشا یہ ہے کہ بنا اسلام مستحکم رہے۔ اور اسلام کسی زمانہ میں بھی ضعف و اغلاط اختیار نہ کرے۔

فاضل مضمون نگار نے اس بحث کے بعد اس امر پر نظر ڈالی ہے کہ اس وقت تک اسلام اپنی بزرگی و علو مرتبت کے اظہار میں کیوں قاصر رہا ہے اور یورپ کے تمدن و تہذیب کے اعتبار سے ترقی حاصل کرنے میں کیوں پیچھے رہ گیا ہے چنانچہ اس کے متعلق وہ لکھتا ہے کہ

اس کے چند خاص اسباب ہیں اور سب سے بڑا سبب اس کا یہ ہے کہ اسلام میں ہر قسم کے لوگوں اور جنسوں کا میل پایا جاتا ہے اور ان میں سے بمشتر اجناس ایسی ہیں جو ضعیف العلاقہ ہونے کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہونچانے کا باعث ہوئی ہیں۔

اسلام کا اپنے جامع عربیہ میں اجنبی عناصر کا داخل کر لینا اور سلسلۂ ازدواج کو اقطائے عالم کی عورتوں سے جائز سمجھکر تحقیق و تنقیح کئے بغیر نکاح میں لے آنا اسلام کی کمزوری کا بڑا سبب ہوا ہے اگر اسلام میں اس قسم کے تعلق کو جائز قرار نہ دیا جاتا اور عربی نسلیں پاک اور اختلاط سے محفوظ رہیں جو حصول کمال اور ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے تو اسلام میں کسی قسم کی بھی کمزوری پیدا نہ ہوتی۔

مذکورہ بالا رائے ہماری ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ

یونکہ اکثر مدیر کے خیال پر مبنی ہے ہمارا ذاتی خیال اس کے متعلق یہ ہے کہ اسلام کو بحیثیت مجموعی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ دنیا کو اسلام سے بے حد فوائد پہنچے ہیں اور اختلاط اجناس بھی ایک حیثیت سے اسلام کو مفید ثابت ہوا ہے اگر متبعین اسلام غیر قوموں اور جنسوں سے اختلاط پیدا نہ کرتے تو آج دنیا میں یہ تمدن و تہذیب نظر نہ آتا جس پر یورپ فخر کر رہا ہے اور نہ ہم کو درجہ پر پہنچتے جس پر آج ہیں یہ صرف اسلام کے مذہب ہی کا اثر ہے کہ ہم ایک ترقی یافتہ قوم بنے ہوئے ہیں۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے علوم و معارف اسلام کے علوم و معارف سے منتخب و مقتبس ہیں یہ امر ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے کہ ارسطو کا فلسفہ یونانی زبان میں تو عربی علما و حکما کی بدولت ہم تک پہنچا کیونکہ ہم اوسوقت تک لاطینی زبان سے ناواقف تھے اور عربی علما و حکما نے اوسکو اپنی زبان میں ترجمہ کرکے ہم تک پہونچایا تھا۔

اسلام کے قرون وسطیٰ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اندلس میں علوم و فنون اور معارف کا کس قدر شوق و چرچا تھا جس کی نظیر کسی دوسرے قرن میں نہیں مل سکتی، قرون وسطیٰ کی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو ایک سیاست پسند شخص کو حیرت میں ڈالدیتی ہیں اور باسانی اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ سیاست اسلامیہ بھی ایک اہم شئے ہے۔

ہم نے اسلام کی سیاست اور علوم و معارف سے ابتک بیحد فائدہ اٹھایا ہے اور اس وقت تک اس سے منافع حاصل کر رہے ہیں اور جبتک ہم زندہ رہیں گے برابر معارف اسلامیہ اور سیاست اسلامیہ سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

یہ امر ہرگز تائید کے قابل نہیں ہے کہ ہم اسلام کو نقصان پہونچانیوالی جماعت کو صحیح الرائے کہیں یا اوسکی کوششوں کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے اوس میں حصہ لینے کی ناروا کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والی جماعت اوسوقت تک ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسلام مذہبی حیثیت رکھتا اور کشش غیر محسوس سے زبردست سے خالی نہیں ہوتا ہے۔ جرمنی مدیر کے مذکورۂ بالا خیالات کا بیشتر حصہ قابل ہمدردی و تائید ہے۔ لیکن اوس نے اسلامی تعلیم کے بعد حصص پر جس نوعیت سے نظر ڈالی ہے وہ لایق تائید نہیں جس پر بحث کرنا اسوقت موجب طوالت ہوگا۔ البتہ اگر ممکن ہوا تو ہم کسی دوسرے وقت اس کے متعلق کسی مفصل بحث کے لکھنے کی کوشش کرین گے۔

جرمن مدیر نے اسلام کی تعلیم پر جس نقطۂ خیال سے بحث کی ہے وہ اگرچہ مذہبی نقطۂ خیال سے بعید ہے لیکن ظاہری اسباب بنی ایک غیر مذہب مدیر کے قلم سے کچھ کم قابل ہمدردی نہیں۔ اس لئے امید ہے کہ مضمون نگار کی قومیت اور مذہبی حالت پر نظر رکھتے ہوئے یہ مضمون کچھ کم قابل توجہ نہ ہوگا۔

تاریخ اسلام

(۲۹)

ابوطالب کی کفالت

عبدالمطلب کی وفات کے بعد ابوطالب نے حسب وصیت عبدالمطلب حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی کفالت کی اور آپ کو نہایت آرام و آسایش سے اپنے ساتھ رکھا۔ اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور اپنے بچوں سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

ابوطالب نے اپنے والد عبدالمطلب کی وصیت کو ہر وقت پیش نظر رکھا اور ایک لمحہ بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو اپنی آنکھوں سے اوجھل ہونا گوارا نہ کیا۔ اپنے پاس سلاتے اور ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے اور آپ کی دلچسپ میٹھی میٹھی باتوں سے خوش رہتے تھے اس میں شک نہیں کہ ابوطالب نے حضرت محمد صلعم کے ساتھ جو بہترین سلوک کیا اوس نے عبدالمطلب کی وصیت بہترین طریقہ پر پوری ہوئی اور آپ جس طرح اپنے دادا کی خدمت میں رہتے اوسی طرح چچا کے پاس آرام و راحت سے بسر کی۔

شذرات

ایران کی غیر جانبداری اور کردوں کی لڑائی

روس و ٹرکی سے جو لڑائی ہو رہی ہے اس باہمی قتل و غارت میں ایران کو غیر جانب دار باضابطہ تسلیم کیا جاتا ہے مگر ایرانی رعایا میں سے کرد قبایل اور پہاڑی باشندے روس پر حملہ آور ہیں۔ یہ عجیب قصہ ہے کہ بادشاہ غیر جانبدار ہے اور رعایا جوش کے ساتھ مصروف پیکار ہے۔

اس خبر کے متعلق معزز معاصر حبل المتین کا تبریزی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ۔ عبدالصمد خان شجاع الدولہ کی معزولی کے بعد خیال تھا کہ آذربائیجان کے دن اچھے آئے مگر اس عظیم جنگ یورپ نے وہاں اور زیادہ تکلیفات پیدا کر دین۔ شروع جنگ سے ہی ہم غیر جانبدار تھے مگر ہمکو تجارت میں قرار واقعی نقصان پہنچا۔ ہمنے غیر جانبداری کا اعلان کیا مگر روس اور ٹرکی نے ہمکو چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ ایرانی حکومت نے ترکوں اور روسیوں سے درخواست کی کہ وہ اپنی افواج کو آذربائیجان سے ہٹالیں مگر دونوں نے ایسا نہیں کیا اور آسے اپنی لڑائیوں کا مرکز بنا لیا جب ایران نے آذربائیجان کے متعلق تمام ذمہ داری روس اور ٹرکی پر عاید کرنی چاہی تو دونوں نے ذمہ داری کو ایک دوسرے پر ڈالنا چاہا ہماری گورنمنٹ کو سب سے بڑی مشکل اسمیں پیش آئی کہ وہ اپنی غیر جانب داری کو قایم رکھنا چاہتی تھی۔ عثمانی عیدو میاں پر آگئے اور کردون نے ان کو وہاں سے نکالنے کی کوشش کی۔ وہ یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ جرمنی مسلمان ہو گیا اس لئے روس جرمنی سے لڑ رہا ہے مگر روس کو شکستیں ہو رہی ہیں وہ جرمنی کو مدد پہونچانے کے خیال سے روسیون سے لڑنا چاہتے ہیں ترکی افسر جو کردون کے ساتھ ہیں اس طرح بھیس بدلے ہوئے ہیں کہ روسی اون کو پہچان نہ سکیں، کردون اور کاسکوں کی لڑائیاں ہو رہی ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ شیخ تہرا جو پہلے ترکوں کا دشمن تھا اب ان کا ساتھ دینے کو تیار ہے۔ کردون کے پاس جرمنی کی تین توپیں ہیں۔ بہت سے فدائی ایک شخص عبدالمالک کی لیڈری میں جاہل کردوں میں جوش پھیلا رہے ہیں تاکہ وہ روسیون کو بالکل آذربائیجان سے نکال دین۔ ایرانی گورنمنٹ اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ اگر روسی اور ترک اپنی فوجون کو آذربائیجان سے ہٹالین تو وہ اس بات کی ذمہ دار ہے کہ کرد بڑھنے نہیں پائیں گے۔

ترکوں کی تربیت یافتہ شجاعت

معزز معاصر ہمدرد رقمطراز ہے پیٹروگراڈ کی خبریں مظہر ہیں کوہ قاف میں ترکی فوج جیسا کہ اشتات کے بیانات سے پایا جاتا ہے باوجود سخت نقصانات کے نہایت بہادری کے ساتھ لڑ رہی ہے۔

ٹیمز کا ایک نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ ترک سپاہیوں کی جو بہترین سپاہی ہیں خداداد قابلیتیں جرمن افسرون کی تربیت اور ڈسپلن کے تحت میں آکر فوج کے لئے بہترین قسم کے لڑنے والے مہیا کرتی ہیں اب ترکی فوج وہ نہیں ہے جس کا روسیون کو ۱۸۷۷ء اور ۱۸۷۸ء میں مقابلہ کرنا پڑا تھا۔ صحیح معنوں میں یہ اب پوری تربیت یافتہ فرمانبردار متحمل اور کمال استقلال سے لڑنے والی فوج ہے جس کے پاس بہترین آلات حرب ہیں اور جس کو اچھی طرح ان آلات کا استعمال بتایا گیا ہے۔

جنگ اور پاپائے روما

اس جنگ سے چونکہ تمام دنیا کے خرمن امن میں آگ لگ رہی ہے اور کوئی فرد بھی اس جنگ سے کم و بیش نقصان اٹھائے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اور خدا جانے آئندہ اور کسقدر نقصانات پیش آئیں۔ اس لئے سب کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا بہت جلد اپنے فضل و کرم سے اس آتش جنگ کو موقوف فرمائے۔

پوپ کہتے ہیں کہ تمام ایمان والون کا باپ جنگ پر روتا ہے وہ جنگ کو روکنے کے ناقابل ہے اس لئے وہ اس جنگ کے نتایج کو بدنصیب قیدیون اور تباہ حال خاندانون کے لئے ہلکا کرنے کے اپنی تمام امکانی کوششیں کر رہا ہے اسوقت وہ مسیح یعنی شاہزادہ امن سے دعا کرتا ہے کہ وہ فریقین میں وہ مسیحی فیاضی پیدا کر دے جو آخر کار اس خوفناک جنگ کو ختم کر دے کی جو بنی نوع انسان کو تباہ کئے دیتی ہے ہر ملک کے اخبارات کو اس امن کے پاک مشن کی تائید کرنی چاہئے۔

معزز معاصر ہمدرد نے اپنی ۶ جنوری کی تازہ اشاعت میں حسب ذیل خبریں شائع کی ہیں جو ولایتی ڈاک کا اقتباس ہیں ان میں سے چونکہ اکثر خبریں جرمن ذرائع سے موصول ہوتی ہیں اسلئے ان کی صحت و عدم پر کوئی کامل یقین نہیں کیا جاسکتا تاہم بغرض دلچسپی ناظرین بجنسہ درج کی جاتی ہیں۔

اٹلی میں برطانیہ کو مدد دینے کا خیال

روما ۴۰-دسمبر- اخبار "ایڈیپنڈنسیا" اس بیان کی تردید کرتا ہے کہ برطانیہ کلاں نے ان اطالوی خواہشات کی تائید نہیں کی جنکا مطلب یہ ہے کہ آسٹریا کے ماتحت اطالوی علاقوں کو اٹلی کے ساتھ ملحق کر دیا جائے [illegible] اٹلی ان احساسات کو عملی صورت [illegible] [illegible] اور غیر مشروط مدد حاصل [illegible] برطانیہ [illegible] اپنا اقتدار [illegible] کی پالیسی [illegible] [illegible] اٹلی کی امداد کا طالب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] یورپ میں اٹلی کی فوجی قوت میں کوئی فرق نہیں آسکے گا۔

[illegible] ترکوں کا قبضہ

[illegible] ۹-دسمبر [illegible] کی سرکاری خبر [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں [illegible] پر جو باطوم کے مشرق میں ۱۲ میل [illegible] ترکوں نے قبضہ کر لیا [illegible] باطوم [illegible] بجلی کے کارخانہ کو تباہ کر دیا۔

ترکی میں اہل بلجیم

کوپن ہیگن [illegible] دسمبر برلن کے ایک پیراموسیٹ [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ماتحت ترکی میں یہ اعلان کیا کیا ہے کہ بلجیم کی رعایا کے ساتھ ترکی میں وہ سلوک نہ کیا جائے جو روسی برطانوی اور فرانسیسی رعایا کے ساتھ کیا جاتا ہے بلکہ بلجیم پر جرمن قبضہ ہو جانے کے خیال کو مد نظر رکھکر ان کے ساتھ ویسا سلوک ہونا چاہئے جیسا جرمن رعایا کے ساتھ ہوتا ہے۔

طرابلس میں باغی

روما ۲-دسمبر- کرنل [illegible] شہر طرابلس سے تار دیتا ہے کہ میں کچھہ فوج لیکر باغیوں کی سرزنش کرنے نکلا اور میں نے ان کو زیلاف کی طرف بھگا دیا اس کے بعد اطالوی بارک میں واپس آگئے۔

۲۸-نومبر کی رات کو باغیوں نے گاراسیہ پر حملہ کیا جہاں تھوڑی سی فوج موجود تھی پہرہ کے سپاہی جو [illegible] کے عسکری ہیں اور جو ابھی رنگروٹوں میں بھرتی ہوکر آئے ہیں- باغیوں سے مل گئے ہیں اور انہوں نے فوج کو خطرہ سے آگاہ نہیں کیا- اور اس طرح باغی آسانی سے گاراسیہ پر قابض ہو گئے۔

قلعہ کی فوج نے (جس میں یورپین سپاہی اور ایرٹیمنس [illegible]) بہت بہادری سے مدافعت کی اور باغیوں کو بہت [illegible] نقصان پہونچانے کے بعد نہایت باقاعدہ طور پر بارک کی طرف مرکزی فوج سے ملنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے اطالویوں کے نقصانات چار افسر اور ۶ سپاہی تھی۔

انتخاب فہرست خطابات سال نو

نواب - ملک محمد مبارز خان- ٹوانہ- شاہ پور- پنجاب-

شمس العلماء - مولوی شاہ بدرالدین صاحب سجادہ نشین پھلواری شریف- پٹنہ-

سردار بہادر - سردار [illegible] سنگہ- [illegible]- انبالہ-

بابو [illegible] سنگہ- [illegible]- لدھیانہ-

خانبہادر - منشی [illegible] حسین- میر منشی گورنمنٹ صوبجات متحدہ

منشی [illegible] سپرنٹنڈنٹ پولیس- کانپور-

شیخ ممتاز الدین صاحب- زمیندار- شیخوپورہ

خانصاحب [illegible] چودہری کریم حاجی- گوجرانوالہ-

خانصاحب [illegible] خان- صوبہ سرحدی-

خانصاحب [illegible] خان- تحصیلدار- [illegible]

منشی اصغر علی- [illegible]

رائے بہادر - [illegible] انسپکٹر پولیس الہ آباد-

منشی [illegible] لال- ڈپٹی کلکٹر صوبجات متحدہ-

بابو [illegible] چودہری [illegible] عدالت خفیفہ الہ آباد-

چودہری [illegible] [illegible]

[illegible] سول اسسٹنٹ سرجن صوبجات متحدہ-

[illegible] رام [illegible] ڈسٹرکٹ [illegible] بہت-

رائے صاحب [illegible] داس- سول سرجن- پنجاب-

راؤ بہادر - منشی عبدالرحمن خان- زمیندار- رائے پور ضلع [illegible] بجنور-

خانصاحب - قاضی شوکت حسین خان- مرادآباد

منشی محمد فاروق- انسپکٹر پولیس- بریلی-

حافظ نظام الدین- ٹھیکہ دار- الہ آباد-

مولوی سید رضی الدین صاحب اسسٹنٹ کمشنر آبکاری بریلی

شیخ کفایت اللہ- ہیلا- ضلع پرتاب گڈہ-

خلیفہ امام الدین- محکمہ تعلیمات- پنجاب-

چودہری رحمت اللہ خان صاحب- سارگودہا-

منشی عنایت اللہ خان- انسپکٹر پولیس پنجاب-

چودہری نواب خان- انسپکٹر پولیس پنجاب-

محسن علی- ریٹائرڈ صوبہ دار "

مولوی عبدالغنی کرنال "

اردہان پر روسیوں یا ترکوں کا قبضہ

لندن ۵-جنوری- پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ روسیوں کو اردہان واقع قفقاز (روس) میں قابل ذکر کامیابی ہوئی اور ترکوں نے کامل شکست کہائی- ترکوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہمنے خونریز جنگ کے بعد اردہان پر قبضہ کر لیا ہے۔

بقیہ مقامی حالت

الحمدللہ ۶ جنوری کی آیندہ شب میں حسب ضرورت بارش ہو گئی یقین ہے بارش ضلع بجنور کے علاوہ اور جگہ بھی ہوئی ہوگی

ووکنگ (لندن) کی ایک پر لطف چٹھی

آجکی تازہ ولایتی ڈاک کے جبکہ یہ پرچہ بالکل تیاری کے قریب تہا تین چٹھیاں موصول ہوئیں اگرچہ سب چٹھیاں قابل دید ہیں- لیکن ان میں سے حسب ذیل چٹھی زیادہ پر لطف معلوم ہوتی ہے اسلئے ہم اسکو اسی اشاعت میں بغرض دلچسپی ناظرین درج کرتے ہیں- وہو ہذا-

برادران سلمہ تعالی- السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ-

علاوہ معمولی جمعہ اور اتوار کے لکچروں کے دو اور لکچروں کے دینے کا موقع ہوا ایک تو خاص لندن میں اخلاق اسلامی پر تہا اس انجمن کے ممبران نے جسمیں مرد اور خواتین شامل ہیں مسجد میں آنے کا وعدہ کیا ہے اور بہت دلچسپی ظاہر کی ہے- بیشتر اس کے کہ وہ سارے ممبر آئیں ان میں سے بعض فرداً فرداً ہی آویں گے۔

دوسرا لکچر ووکنگ کی ایک انجمن خواتین میں ہوا- اسمیں تمام سفر جیٹ عورتیں ہیں- میرے انگریز دوست جسوقت میں لکچر دینے کو جا رہا تہا میرے ساتھہ مذاق کر رہے تھے کہ اللہ خیر کرے آج آپکا پالا اس طبقہ سے ہے جس سے خیر کی توقع نہیں- فی امان اللہ جاسیے- وہ ہی امر پر لکچر ہوا کہ اسلام نے عورتوں کے لئے کیا کیا اور کون حقوق کا مالک انکو قرار دیا ہے- اور آپ سمجھہ سکتی ہیں اسلام ہی تو صرف ایک مذہب ہے جس نے عورتوں کو [illegible] عطا کئے ہیں اور اسلامی مقدس کتاب کے سوا کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے حقوق اور انسے سلوک کے احکام جاری نہیں کئے۔ قرآن شریف میں تو ایک سورة شریف کا نام ہی النساء رکہا ہے انہوں نے اس لکچر میں بڑی دلچسپی ظاہر کی انکا انتظام پر ایک بوڑہا انگریز جو انکی مشترکہ تہا نکا سکرٹری ہے صرف ایک ہی مرد ممبر اس انجمن خواتین کا ہے- اسنے کہڑی ہوکر اسلام پر سخت نکتہ چینی کی میں نے پریزیڈنٹ عورت سے جواب دینے کی اجازت چاہی انہوں نے بڑی خوشی سے اجازت دی- جہہ سے جتنی معقول رنگ میں سختی ہوسکتی تہی میں نے نصف گھنٹہ تک برتی اور دکہایا کہ کس طرح سے انگلستان میں پادریوں کی کتابوں نے زہرآلود خبریں شائع کی ہیں اور انگریزوں کا علم اسلام کے متعلق کسقدر ناقص ہے کبہی کہتے ہیں کہ اسلام کہتا ہے کہ عورت میں روح نہیں کبہی کہتے ہیں کہ عورت ایک غلام کی حیثیت رکہتی ہے کبہی کہتے ہیں کہ مسلم لوگ محمد رسول اللہ کی پرستش کرتے ہیں کبہی کہتے ہیں کہ ہم مکہ معظمہ کی زیارت کیلئے اسلئے جاتے ہیں کہ وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار شریف ہے کبہی کہتے ہیں کہ ہندوستان میں عورتیں نہایت غریب بیکس مصیبت زدہ ہیں الغرض ازیں قبیل خیالات فاسد دے بنیاد پہیلا رکہے ہیں- اور میں نے بیان کیا کہ عورتوں کی جو حالت انگلستان میں ہے اوس سے میں خوب واقف ہوں- اسکو بیان کیا- اس پیر کہن کے اعتراضات آخرش موجب برکت ہوئے۔

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما درآں باشد

میری تقریر کے اختتام پر تمام عورتیں میرے گرد جمع ہوگئیں اور بغیر انٹروڈوس کے ہر ایک مصافحہ کرنے لگی اور کہنے لگیں کہ مسٹر ارٹ نے نہایت لغو حرکت کی ہے لیکن آپ نے جو اسکی خبر لی ہے ہم اس سے بہت خوش ہیں کل انکا دوسرا مجمع تہا- میری غیر حاضری میں ان میں سے ایک خاتون نے پچہلے ہفتہ کی کارروائی پر ریویو کیا اور مسٹر ارٹ کے متعلق اظہار نفرت کیا اور ووٹ پاس کرایا کہ راقم (مولوی صاحب) کو معافی کا خط مسٹر ہارٹ سے لکھوایا جاوے- اسوقت وہ خاتون میرے پاس ہمارے گہر میں تشریف لائی ہوئی ہے جبکہ میں یہ عریضہ لکہہ رہا ہوں ان خواتین میں جو اب اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا ہوگئی ہے خدا کرے کہ اس کا نتیجہ ہماری خوشی کا موجب ہو یہ خاتون کومیں نے اسلام کی تبلیغ کی ہے بڑی معقول اور بڑی اچہی اور

محاربات یورپ

سرکاری اطلاعات

۱۰۵

الہ آباد ۔ ۲۹ ۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگی کارروائی ۲۷ ۔ دسمبر کی شام کا ایک سرکاری تار مظہر ہے کہ جرمن نے [illegible] مقام [illegible] متحدہ فوج کے مقامات پر تمام شب بھاری توپخانہ اور پیدل فوج کی گولہ باری کے بھاری [illegible] کامیاب [illegible] متحدہ فوج نے [illegible] کے قریب ان خندقوں پر جن پر قبضہ کیا گیا مضبوطی سے قائم ہے اور دریائے میوز کے نزدیک اونچی زمین پر جو کہ جنوبی [illegible] میں فتح کی گئی ہے اپنے مقامات کو مستحکم کر رہا ہے۔

ہندوستانی مجروحین ۲۷ ۔ دسمبر کو خاص [illegible] [illegible] سے جو انگلستان میں ۔ بمبئی پہونچا اوس پر ۳۰ مجروح اور مریض ہندوستانی سپاہی تھے جن میں سے کچھ ہسپتال اور بقیہ شمالی حصہ ملک میں روانہ کر دئے گئے۔

۱۰۶

الہ آباد ۔ ۳۰ ۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

فرانس اور بلجیم میں جنگی کارروائی ۲۸ ۔ دسمبر کا پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ متحدہ فوج کی پیشقدمی لومبارٹزائڈ کی جانب مغرب جاری رہی اور اوس بالو کی پہاڑی پر پہونچی جس پر جرمن نے مقابلہ کے لئے ایک مضبوط لائن تیار کر رکھی تھی ایپوس کے جانب جنوب ۳ میل کے فاصلہ پر بولیبک کے قریب خندقوں کا ایک حصہ متحدہ فوج کے قبضہ سے نکل گیا ۔ کارینسی کے قریب آراس اور لابیسی کے درمیان اونہوں نے کئی جرمن خندقوں پر قبضہ کر لیا ۔ ریمس اور ارگین کے اضلاع میں جن مقامات پر حال ہی میں قبضہ کیا گیا تھا جرمن نے سخت گولہ باری کی ۔ دریائے میوز کے قریب کچھہ ترقی کی گئی ۔

۱۰۷

الہ آباد ۔ ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۱۵ء

۲۹ ۔ دسمبر کے تار مظہر ہیں کہ متحدہ فوج نے دھاوا کر کے سینٹ جارج کے موضع کو لے لیا اور اپنے کو وہان مستحکم کر لیا بجز اریمانٹ کے جہاں متحدہ فوج نے تین مقابلانہ حملوں کے بعد خندقوں کی ایک لین پر پھر قبضہ کر لیا اور دریائے میوز کی بلندی پر جہاں جرمن نے مقابلانہ حملے پسپا کر دئے بقیہ سامنے کے حصہ پر مقابلہ پیشتر کے خاموشی رہی۔

نمبر ۱ ۔ جلد ۲

الہ آباد ۔ ۲ ۔ جنوری ۱۹۱۵ء

روس ۔ ۳۱ ۔ دسمبر کا ایک روسی تار مظہر ہے کہ

۲۲ ۔ دسمبر کو زرزلیک کی جنگ دریائے بزورا پر جرمن کے حملوں کو روکنے میں قطعی جزو ثابت ہوئی ۔ جرمن نے دریا کو عبور کیا اور رات کے وقت روسیون کو اون کی خندقوں سے بھگا دینے میں کامیاب ہوئے ۔ بہرکیف دوسرے روز روسیوں کو اون کی خندقوں سے جرمن کے دونوں بازوں پر بلیز لوٹز کے جانب شمال اور زرریمنٹس کے جانب جنوب حملہ کرنے کا موقعہ ملا ۔ دو گھنٹہ میں اونہوں نے جرمن کو خندقوں سے باہر بھگا دیا اور اون کو دریا عبور کر کے پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور کیا ۔ نیز ۹ افسر اور ۳۰۵ آدمیوں کو گرفتار کر لیا ۔ بولیماف اور [illegible] کے علاقون میں جنگ ۔ [illegible] ہوئی جرمن نے کئی سخت حملے کئے جو [illegible] کر دئے گئے ۔ جرمن کا ایک اخبار کا تار تسلیم کرتا ہے کہ روسیون کا بایان بازو جرمن کے مقابلہ میں [illegible] ثابت کر رہا ہے

ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ کاکیشیا میں روسیون نے سرکمیش کے قریب موضع وکہولی پر یکایک حملہ کیا ترکون نے سخت مقابلہ کیا لیکن بہت سے ہلاک ہوئے جن میں ایک جنرل بھی تھا ۔ روسیون نے ۱۲۳۰ آدمی گرفتار کئے ۔ روسی علاقہ میں [illegible] وہان سخت جنگ ہو رہی ہے ۔

جہاز کی تباہی لندن کا سرکاری محکمہ خبر رسانی اعلان کرتا ہے کہ برطانوی جنگی جہاز فارمیڈیبل انگریزی چینل میں غرق آب کر دیا گیا ہے ۔

فارمیڈیبل ۱۵۰۰۰ ہزار ٹن کا ایک جہاز تھا جو ۱۸۹۸ء میں تعمیر ہوا تھا اوس پر ۷۵۰ ملاح تھے اور وہ ۱۲ ۔ انچ کی ۴ اور ۶ ۔ انچ کی ۱۲ توپوں سے مسلح تھا ۔

ہندوستانی مجروحین انڈین نیوز ایجنسی خبر دیتی ہے کہ اول دستہ ہندوستانی مجروحین کا جن کی تعداد ۶۰ تھی اور پلٹن نمبر ۱۵ لودیانہ سکھہ و ۵۷ ۔ وائلڈس رائفلس کے تھے جمعرات کی صبح کو یورپ سے لاہور پہونچ گئے ۔ وہ بڑے جوش میں تھے اور انگلستان کے ہسپتال میں جو سلوک اون سے کیا گیا نیز ہندوستان میں اپنی واپسی کے وقت استقبال سے بہت خوش وہ ہندوستانی اور برطانوی فوج کی دلیری اور جنگ میں اپنے تجربہ کی بابت بہت سے دلچسپ قصے بیان کرتے ہیں ۔

جنوبی افریقہ کے باغیوں کی سرگرمی

لندن ۲۸ ۔ دسمبر ۔ پریٹوریا کا ایک تار مظہر ہے کہ ۸۰۰ باغی سپاہیوں کی ایک مضبوط فوج نے جنرل ماٹز اور کیمپ کے ماتحت ۲۲ ۔ دسمبر کو کاماس کے قریب ۱۸۰ وفادار سپاہیون پر حملہ کیا ۔ ایک سرسری جنگ وقوع میں آئی ۔ اور باغی جو مسلسل ہار رہے ہیں بازدکوا لٹنے کی کوشش کر رہے تھے بالکل پیچھے ہٹ گئے ۔

جنگ کی دلچسپ باتیں

ایک جرمن سپاہی کی پوری وردی پر ۲۷ پونڈ یعنی چارسو پانچ روپیہ صرف ہوتے ہیں ۔

آسٹریلیا کی سپاہ کی تعداد ۵۵ ہزار کے قریب ہے ۔

پھٹنے والا گولہ جسے شارپنل کہتے ہیں گویا ایک اوڑنے والی توپ ہے جو اوڑتے ہوئے نشانہ مارتی ہے یا کسی دوسری چیز سے رگڑ لگنے سے پھٹ جاتی ہے اس کی رفتار ۵۰۰۰ فٹ فی سکنڈ ہے ۔

برطانوی پیدل سپاہی کے پاس اس کے کپڑون کے علاوہ قریب ۶۲ پونڈ پونے پانچ اونس کا وزن ہوتا ہے جو اسکو اپنے ساتھ رکھنا پڑتا ہے ۔ گولہ بارود ۹ پونڈ اوزار ۲ پونڈ سوا نو اونس لوازمات ۸ پونڈ پونے پانچ اونس ۔ باندھنے کا سامان ۱۰ پونڈ پون اونس ۔ کھانا اور پانی ۵ پونڈ ساڑھے تیرہ اونس ۔ ایک بندوق اور کارتوس دس پونڈ اور ½۸ اونس کے ہوتے ہیں یہ سب ملا کر ۶۴ پونڈ کے ہوتے ہیں یعنی قریب سوا اکتیس سیر وزن ہر پیدل سپاہی کو اپنے ساتھ لاد کر لیجانا پڑتا ہے ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو قیصر جرمنی نے اپنی تمام انگریزی وردیان قصر بکنگھم میں حضور ملک معظم کو بھیجدین ۔

جرمن کے افسر اپنی تلوار دن کے دستون میں زہر رکھتے ہیں تاکہ اگر اتنے زخمی ہوجائیں کہ بچنے کی کوئی امید نہ ہو تو وہ اسے کام میں لاسکیں ۔

ہرادکول جو بہت مشہور جنگ کی تصویریں پینٹ کرنے والا ہے اسے قیصر جرمنی نے مغربی رزم گاہ میں جنگ کی نقشا و بر بنانے بھیجدیا ہے یہ مشہور مصور اسی غرض سے چینیوں اور جاپانیون کی اور ترکوں یونانیون کی لڑائی میں بھی گیا تھا ۔

یہودی ترکی رعایا بننا چاہتے ہین

ایمسٹرڈم ۲۰ ۔ نومبر ۔ قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی حکومت نے یہودیون کے اعلیٰ ربی (مذہبی پیشوا) کی درخواست پر غیر ملکی اور بالخصوص روسی یہودیون کو جو ترکی میں آباد ہین اس شرط پر ترکی رعایا بنانا منظور کر لیا ہے کہ جنگ کے بعد وہ اپنی قومیت نہ چھوڑین گے ۔ یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سوڈانی باشندے مصر پر حملہ آور ہونے کے ارادہ سے بڑھ رہے ہین ۔ (ہمدرد)

ووکنگ (انگلستان) کا خط

برادران مسلم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -
میں نے اس سے پیشتر کسی چٹھی میں عرض کیا تھا کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ ووکنگ میں مسجد کے قریب مسلمان وفات یافتہ سپاہیوں کے لئے قبرستان بنایا جاوے اگرچہ یہ فرض خوش آیند نہیں ہے۔ لیکن زخمی سپاہیوں کے لئے یہ بہت تسلی و تسکین کا موجب ہے کہ اون کی تجہیز و تکفین اسلامی احکام کے مطابق ہو جاوے۔ چنانچہ اسوقت تک تین جنازے جو یہاں پہونچے ہیں انہوں نے ہمارے بہادروں کے دلوں میں ایک خاص تسکین و تسلی بھی پیدا کردی ہے کہ اون کا جنازہ اور دفن میرے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ اسوقت تک یہ تینوں جنازے مسجد ووکنگ سے ۵ میل کے فاصلہ پر ایک بہت بڑے قبرستان میں دفن کئے گئے ہیں جس میں مسلمانوں کے لئے ایک ٹکڑا جدا آتا ہے وہاں جانے سے دو تین گھنٹے صرف ہوجاتے ہیں اور میری [illegible] اکثر متحمل نہیں ہو سکتی۔ اسلئے میں نے محکمہ جنگ کو اسبات پر زور دے رکھا تھا کہ ووکنگ میں قبرستان کا ہونا ضروری ہے -

گورنمنٹ کو اس سے بڑا فائدہ ہے کیونکہ اہل اسلام کے قلوب پر یہ خبر نہایت عمدہ اثر کرے گی کہ اون کے شہدا مسجد کے زیر سایہ مدفون ہیں آخرش یہ امر قطعی طور پر قرار پا گیا ہے کہ ووکنگ میں قبرستان ہو اور جو زمین نہر کے کنارے میں نے پسند کی تھی اس کے خریدے جانے کا حکم صادر ہو گیا ہے افسران محکمہ جنگ نے مجھ سے پوچھا ہے اگر سہولت ہو تو جمعہ کے دن میں اس زمین پر نشان لگا دوں انشاء اللہ اطراف کا لحاظ رکھکر اور مکہ معظمہ کی سمت کو بذریعہ عمدہ قطب نما قایم کر کے چہار دیواری کی بنیادیں کھودنے کا حکم دونگا۔

دوسری خدمت جو میں نے اپنے ہندوستانی بھائیوں کی کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک ہسپتال میں جو مجھے اپنے بھائیوں کو تسلی دینے کے لئے جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں پر سکھ احبابیں مجھے دیکھکر میرے پاس اپنی تکالیف اور شکایات کا اظہار کیا میں نے ذمہ دار کرنیل صاحب پر ان امور کو روشن کیا اور ان سکھ بھائیوں کے سامنے اردو زبان میں مفصل گفتگو کی لیکن کرنیل صاحب نے اس امر کو تسلیم کر کے کہ اون کی شکایات صحیح ہیں اپنی معذوری بیان کی کہ اس سے زیادہ خرچ کرنے کا میں مجاز نہیں ہوں۔ ہمارے بھائیوں کو تو میری اتنی کوشش سے ہی تسلی ہو گئی لیکن میرے دل میں ایسی بے قراری پیدا ہوئی کہ میں نے لندن جا کر انڈیا آفس میں اس امر کی تحریک کی کہ ہندوستانیوں کی تکالیف کو فوراً دور کرنا چاہئے۔ الحمد للہ کہ تحریری احکام جاری کئے گئے ہیں کہ کھانے پینے کی تکالیف فوراً رفع کی جائیں۔

ہمارے لارڈ صاحب یعنی لارڈ ہیڈلے سیف الرحمان شیخ رحمت اللہ قادری نے بھی اس خبر کو سنکر رنج کا اظہار کیا اور اپنے رنگ میں کوشش کی ایک ہماری مسلم خاتون جو آنریبل لیڈی ہیں یہ خبر سنکر نہایت پریشان خاطر ہوئیں۔ انہوں نے یہاں تک ہمت کی کہ ایک دوست کے ذریعہ خاص بادشاہ کے حضور اس معاملہ کو پہونچایا اور آج انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ فلان دوست کے ذریعہ معاملہ کو بادشاہ معظم کے حضور پہونچایا ہے اور بادشاہ قیصر ہند نے اسی افسر کو حکم خاص دیا ہے کہ زخمی ہندوستانیوں کیلئے آرام کے اسباب خوب مہیا کرو۔ والحمد للہ رب العالمین

ایک امر تبلیغ کے متعلق بھی عرض کرتا ہوں۔ ویڈ ملیٹ ابوبکر کا نام آپ تک پہونچ چکا ہے۔ انہوں نے لندن میں اپنے مکان کا ایک حصہ مخصوص کیا ہے جسمیں نماز جمعہ ادا ہوا کرے۔ اور اس مکان کو اگر ہم چاہیں تو ہفتہ استعمال کریں۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر اس طرح سے فائدہ اوٹھانا چاہا ہے کہ برادر مکرم چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کو مستقل طور پر وہاں مقیم کر دوں تاکہ ہفتہ بھر لوگوں کو بلائیں اور تبلیغ کریں۔ اگر چودھری صاحب کو کوئی امر انکے مانع نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغ کا بڑا اچھا نتیجہ نکل آئیگا۔ اللہ تعالیٰ اونکو توفیق عطا فرمائے اور مدد کرے۔ آمین۔ جتنے بھی مبلغ یہاں کام کریں کم ہیں۔ کام کرنیکے لئے یہاں بڑا میدان ہے۔

والسلام۔ دستخط خاکسار صدرالدین امام مسجد [illegible]
از ووکنگ - انگلینڈ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۴ء

مراد آباد مسلم ہیوٹ اسکول

کے اولڈ بوائز نے اپنی ایسوسی ایشن قایم کی ہے۔ لہذا یہ اطلاع اس غرض سے اخبار میں شائع کیجاتی ہے کہ اولڈ بوائز اسکول مذکور براہ مہربانی اس میں شامل ہوں اور اپنے پتہ سے مطلع فرمادیں تاکہ اون کا اسم گرامی ممبران میں درج کیا جائے۔

مفصل حالات کے لئے خط و کتابت سیکرٹری ایسوسی ایشن مذکور سے معرفت ہیوٹ مسلم ہائی اسکول مراد آباد کرنی چاہئے

آپ کا نیازمند

فضل حسن جائنٹ سیکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن - ہیوٹ مسلم اسکول مراد آباد - مورخہ ۲ - جنوری ۱۹۱۵ء

کوّوں نے روسی پرچم کو پھاڑ ڈالا

معزز معاصر حبل المتین لکھتا ہے کہ ۱۸ دسمبر کو مشہد مقدس میں ایک حیرت انگیز واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ یعنی گوہر شاہ کی مسجد کے گنبد پر جو حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ کے گنبد مزار کے پاس ہی واقع ہے بہت سے کوّے جمع ہوگئے اس قدرتی لشکر کے اجتماع کا سلسلہ صبح سے تیسرے پہر تک برابر جاری رہا لوگ اس غیر معمولی جمعیت کو تعجب کے ساتھ دیکھ رہے تھے کہ اون سب نے دفعتاً روسی قنصل خانہ کے پرچم پر جو بشکل عقاب تھا حملہ کیا اور اوسے اپنی منقاروں سے پارہ پارہ کرکے زمین پر پھینکدیا۔ مزید استعجاب کی وجہ یہ تھی کہ ایران انگلستان اور دوسری تمام دول کے پرچم بھی اسی کے قریب لہرا رہے تھے مگر اون کوّوں نے روسی پرچم کے سوا کسی کی طرف رخ نہیں کیا۔

غالباً ایرانی احساسات نے اس اتفاقی واقعہ سے یہ نتیجہ نکالا ہوگا کہ یہ سلطنت روس کے اس گستاخانہ حملہ کا قدرت کی طرف سے جواب دیا گیا ہے جو اس نے حضرت امام کے روضۂ مقدس پر کچھ مدت پہلے کیا تھا اور اس واقعہ سے روس کے حق میں بدشگونی مراد لی گئی ہے۔ (وکیل)

قیصر ہند کے طلائی تمغات

ڈبلیو ڈی سینٹ لیگر ایسکوائر۔ [illegible] سینٹ جارج مدراس۔

ریورنڈ اے - ایم نیبارڈ - بنگلور۔

لفٹننٹ کرنیل - سی - ایچ میر یچرڈ - پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ سابق پولیٹیکل ایجنٹ بندھیلکھنڈ۔

حکیم محمد اجمل خان - حاذق الملک - پریزیڈنٹ انجمن طبیہ دہلی۔

ای - اے فیلیس - ایسکوائر - مجسٹریٹ و کلکٹر ممالک متحدہ۔

رائے بہادر مہابیر پرشاد شاہ - چھپرا - بہار اڑیسہ۔

میجر بٹ نر ہینڈ - ایم - بی - ایف آر سی - ایس - پی - انڈین میڈیکل سروس - سول سرجن صوبہ شمال مغربی سرحدی۔

ڈاکٹر سی - اے - بینٹلی - ایم - بی - ڈی - پی - ایچ - کمشنر حفظان صحت بنگال۔

خان بہادر قاضی خلیل الدین احمد - دیوان ریاست پنہ۔

پیرس میں بزم نشاط

چونکہ اب گورنمنٹ فرانس بورڈیو سے پیرس کو منتقل ہوآئی ہے اسلئے اس قدیم پایۂ تخت میں پھر پرانی زندہ دلی کی محفل گرم ہونی چاہئے - افسران شاہی نے اجازت دیدی ہے کہ اب پیرس میں تھیٹر کھول دیئے جائیں - پیرس کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ آغاز جنگ کے وقت حکم ہو گیا تھا کہ پیرس کے کل تھیٹر بند کر دئے جائیں - اسکی وجہ سے سخت بے چینی پھیل گئی تھی کیونکہ ۲۵۰۰۰ آدمیوں کی روزی تھیٹر سے وابستہ ہے - شاید اسوقت جب غنیم پیرس پر حملہ کرنیکے لئے بڑھ رہا تھا - ان تھیٹروں کا بند کرنا مناسب سمجھا گیا ہو - مگر میرے خیال میں اس مشغلہ بہجت کے بند کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوا - خدا خدا کرکے اب گورنمنٹ نے ان سخت ضوابط سے نجات دی ہے اور یہ اجازت دی ہے کہ جمعہ اور یکشنبہ کو تھیٹر کے جلسے ہوسکتے ہیں - تھیٹر کے پروگرام فوجی حکام کے سامنے پیش ہونگے - (الضیاء)

متحدہ افواج کے نقصانات

برلن ۲۷ - نومبر - آج کی تاریخ تک متحدہ افواج کے نقصانات کی تفصیل حسب ذیل ہے

روس گیارہ لاکھ - فرانس ۷ لاکھ - برٹش ۹ لاکھ

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات جو معزز معاصر ہمدرد سے درج کیئے جاتے ہیں ان کی نسبت ہمعصر موصوف لکھتا ہے کہ ولایتی اخبارات جنہوں نے ان خبروں کو شائع کیا ہے وہ بھی ان کی صحت و عدم صحت کی کوئی ذمہ داری نہیں لیتے کیونکہ ان میں بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے موصول ہوئی ہیں لہذا ہم بھی ان کی صحت و عدم صحت پر کوئی رائے قایم نہیں کر سکتے۔ جو کچھ ہے بجنسہ حاضر ہے۔

نہر سوئیز

انگریز بہت عجلت [illegible] نہر سوئیز کی مدافعت کرنے کی تیاری کر رہے ہیں جو ترکوں کے اثر میں آ چکی ہے۔

ترکوں کا طرز عمل دشمن کی رعایا کیساتھ

قسطنطنیہ ۲۴ نومبر۔ ترکی حکومت کی ان کارروائیوں میں جو انہوں نے دشمنوں کی رعایا کے لئے اختیار کی ہیں کچھ تخفیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ ابھی اعلان کیا گیا ہے کہ جس قدر بیکار جنگجوؤں کی رعایا کو ان مقامات سے باہر بھیجا جاتا ہے جہاں وہ رہتے ہیں اور تمام ان لوگوں کو ملک بدر کر دیا جائیگا جن پر شبہ ہوگا۔ خارجی ممالک کی لین دین کی متعلقہ کمپنیوں کو گورنمنٹ کی حفاظت میں رکھا گیا ہے۔ سونے کے باہر جانے کی سخت ممانعت ہے۔ خارجی ممالک کے بنکوں کے روپیہ رکھنے کے بکسوں کی کنجیاں ترکی حکام کو دے دی گئی ہیں۔ جیسا کہ خیال تھا۔ اس مینار کو بھی جو برکاس میں روس اور ٹرکی کے عہدنامہ کی یادگار میں بنایا گیا تھا۔ کل نتوسے کے پڑھے جانے کے بعد اسکولوں کے لڑکوں نے گرا دیا۔ خبر ملی ہے کہ باسفورس کے کنارہ پر ایک یونانی کے مکان میں بے تار کی تار برقی کا سامان پایا گیا مکان کے رہنے والے بھاگ گئے۔ (مانچسٹر گارڈین)

روسیوں پر فتح کا دعوے

ٹرکی کی سرکاری خبریں روسیوں اور انگریزوں پر فتحیابی کا دعوے کرتی ہیں اور یہ کہ روسیوں کو کوہ قاف کی سرحد تک ہٹا دیا گیا ہے۔ روسیوں کا لیس کے قرب و جوار میں بھی سخت نقصان ہوا بتایا جاتا ہے۔ جہاں ان کو دریائے جروچک کے پرے تک دھکیل دیا گیا ہے۔ ایران کے پہاڑی قبیلے بھی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور روسی سرحد میں گھس کر دشمنوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے (ٹائمز)

ترکوں کو فتح ملنے کا دعوی

حسب ذیل جرمنی کی جنگی خبریں جرمنی میں بے تار کی پیام رسانی کے ذریعہ مشتہر کی گئی ہیں اور وہ مارکونی کمپنی کو بھی موصول ہوئی ہیں۔

صدر مقام سے آئی ہوئی اطلاع ظاہر کرتی ہے کہ روسیوں نے محاصرہ کو توڑ کر حملہ کرنے کی کارروائی کو ترکی فوج نے وادی میوم میں جو دریا کے دہانہ کے قریب ہے پسپا کر دیا۔ باطوم کے قلعہ کی توپوں نے جنگ میں حصہ لیا گو انہوں نے کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ ہماری فوجیں ۱۰ کیلومیٹر (تقریباً ۶ میل) تک باطوم کے جنوب مشرق میں ڈیسچار کے ضلع میں گھس گئی ہیں۔ روسیوں نے اپنی رپورٹ میں جو بیان کیا ہے کہ ہماری فوجیں مفتوح ہوگئیں اور ارض روم سے واپس جا رہی ہیں۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہماری فوجیں [illegible] دشمن کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں جبکہ دشمن [illegible] اپنے مورچوں کے باہر [illegible] بھی نہیں کی ہے [illegible] ہماری فتحمند فوج [illegible] سپاہیوں میں ایک لڑائی لڑنے کے بعد تمام [illegible] دم بخود ہو گیا۔ (ٹائمز)

[illegible] کی شوخی

سلطان [illegible] کے حکم سے ایک جہاز بنانے والی کمپنی عثمان کے اجارہ کو منسوخ کیا گیا ہے جو انگریزی کمپنی آرمسٹرانگ کمپنی کی شاخ ہے۔ (ٹائمز)

سلطان المعظم کے شاہ [illegible] جرمن جرنیل

برلن کی [illegible] معلوم ہوا ہے [illegible] بلجیم کے گورنر جنرل [illegible] کے اختیار [illegible] سلطان المعظم کے [illegible] مقرر کر دیئے گئے ہیں اور وہ ترکی ہیڈکوارٹرس میں داخل ہو گئے۔ [illegible] ان کے قایم مقام جنرل [illegible] ہونگے انور پاشا اور وزیر بحریہ جمال [illegible] قسطنطنیہ سے مصر کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ترکی اخبارات اس حالت پر [illegible] جو ترکوں کی نقل و حرکت نے [illegible] میں پیدا کر دی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ٹرکی مصر کو آزادی دلادے تو ترکوں میں جو باہم سیاسی مخالفت ہے وہ باقی نہ رہیگی (ٹائمز)

مانٹی نگرو کی بری حالت

پیٹروگراڈ ۷ دسمبر۔ شاہ مانٹی نگرو نے اخبار یورش [illegible] کے نام ایک تار میں بیان کیا کہ مانٹی نگرو کی ایک تہائی فوج میدان جنگ میں آ چکی ہے اور اون کی چھوٹی سی مملکت کے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ اس لئے روپیہ اور سامان کی امداد شکر گذاری کے ساتھ منظور کی جائیگی۔ (مانچسٹر گارڈین)

جرمنی کی شرائط صلح

ہرڈنبرگ کا بیان

نیویارک ۲ دسمبر۔ قیصر کے مالی ایجنٹ متعینہ امریکہ ہرڈنبرگ نے جرمنی کی شرائط صلح مرتب کی ہیں۔ اخبار "انڈیپنڈنٹ" نے یہ شرائط شائع کی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) جرمنی یورپین علاقہ پر قبضہ کرنا قرین دانشمندی نہیں خیال کرتا۔ لیکن جنگی مقاصد کے لحاظ سے سرحدوں میں اس طرح سے کچھ اصلاح کرے گا کہ اوس سرحدی علاقہ کو اپنے قبضہ میں کرے جہاں اس کا ماسبق مدافعت کمزور تھا۔

(۲) جغرافی لحاظ سے بلجیم جرمن سلطنت کا حصہ ہے اس لئے کہ وہ سب سے بڑے جرمن دریا کے دہانہ پر واقع ہے۔ اینٹورپ بھی اصلی طور پر جرمن شہر ہے۔ یہ بات کہ اینٹورپ جرمنی کے قبضہ میں نہیں رہنا چاہئے۔ ایسی ہی بے ضابطہ بات ہوگی جیسے کہ نیو آرلینز اور دریائے مسی سپی سے گھری ہوئی مثلث زمین (ڈیلٹا) کو یونائٹیڈ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ یا جیسے کہ خود مختاری کی جنگ کے بعد سے نیویارک انگریزوں کے قبضہ میں رہتا۔ مزید براں بلجیم کی [illegible] خود اس کا اپنا قصور تھا۔ وہ انگلستان اور فرانس کا [illegible] تھا [illegible] اگرچہ غالباً بلجیم کو سلطنت جرمنی میں [illegible] کی طرح شامل کرنے کی کوشش نہ کی جائیگی۔ [illegible] اس میں جرمن [illegible] کی آبادی نہ ہوگی تاہم [illegible]

(۳) [illegible] غیر جانبداری [illegible]

[illegible]

(۴) [illegible] کو بند کر کے کہا ہے اس لئے [illegible] قایم کر دیا جاتا ہے۔ انگلستان کا یہ کہنا کہ سمندر اس کی سرحد ہے اور یہ کہ دوسری طاقتوں کی حدود سے تین میل اندر تک اس کا علاقہ ہے کبھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے انگلستان۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس کے وہ ساحل جو آبنائے انگلستان میں واقع ہیں۔ نیوٹرل بنا دینے چاہیں اور جنگ کی حالت میں بھی وہ یورپ (غیر جانبدار) رہینگے۔ اور جرمن قوم کا یہ اصول کہ جس طرح سے کہ پرائیویٹ [illegible] خشکی پر نہیں گرفتار کیا جا سکتا۔ اسی طرح اس اصول پر سمندر میں بھی عمل کیا جائے۔ ہرڈنبرگ نے [illegible] امریکہ کے نام ایک اپیل بھیجی ہے اور بتایا ہے کہ برطانیہ جرمنی کے ساتھ ایک تجارتی جنگ کر رہا ہے۔

(۵) تمام تار غیر جانب دار بنا دینے چاہیئں۔

(۶) جرمنی کی تمام نوآبادیاں واپس کر دی جائیں۔ چونکہ جرمنی کی آبادی بڑھ رہی ہے اس لئے اسے ایسی نوآبادی بالضرور حاصل کرنی ہے جہاں سفید باشندے رہ سکیں۔ مانرو کا اصول ہمیں امریکہ لینے سے روکتا ہے اسلئے اسے مراکو لینا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ اس مقصد کے لئے ٹھیک ہو۔

(۷) جرمنی کو ٹرکی کے ساتھ بغیر کسی بیرونی روک کے صنعتی اور تجارتی تعلقات میں نشو و نما پیدا کرنے کا اختیار ہونا چاہئے۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ خلیج فارس سے لیکر دردانیال تک کا علاقہ مسلم طور پر جرمنی کے زیر اثر سمجھا جائے۔

(۸) [illegible] میں جاپان کا اور زیادہ [illegible] چاہئے۔

(۹) تمام چھوٹی اقوام مثلاً فنلینڈ۔ پولینڈ۔ اور جنوبی افریقہ کے بوئروں کو بشرطیکہ وہ جرمنی کی تائید کریں۔ آپ اپنی قسمت کا فیصلہ کرنیکا اختیار و حق حاصل ہونا چاہیئے۔ اور مصر بھی اگر چاہے تو ٹرکی کے حوالہ کیا جاسکتا ہے۔

ہر ڈنبرگ لکھتے ہیں کہ یہ شرائط ان صلح جویانہ ارادہ کو پورا کردینگی۔ جو گذشتہ ۴۴ سال سے جرمن کے پیش نظر ہیں۔ ان کی رائے میں یہ شرائط یہ ظاہر کرتی ہیں کہ جرمنی کو دنیا میں یا یورپ میں غلبہ حاصل کرنے کی کوئی ایسی آرزو نہیں ہے۔ جو ۱۲۲ ملین جرمن اور آسٹروی باشندوں کے حقوق کے منافی ہو۔ ایڈیٹر

جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس

وزیر اعظم جرمنی کا الزام برطانیہ عظمیٰ پر

ایمسٹرڈم ۲ دسمبر برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ امپیریل چانسلر نے آج جرمن پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی۔ چانسلر موصوف فوجی وردی میں تھے اور بہت سے ممبر وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ جن پر آہنی صلیبیں آویزاں تھیں برشائے وزرا اور دیگر ریاستوں کے سکرٹری بھی موجود تھے۔ اور گیلریاں بالکل بھری تھیں۔ پریزیڈنٹ نے جلسہ کا افتتاح ایک اسپیچ سے کیا جسمیں انہوں نے جرمن قوم کے اتحاد پر بحث کی اور کہا کہ مجھے فتح کا پورا بھروسہ ہے اور ملک کی جنگی قوت اور اقتصادی حالت پر کامل اعتماد ہے جس سے تمام مشکلات مغلوب ہو جائیں گی۔

چانسلر کی تقریر کے بعد جب پر بہت زور شور سے چیرز دیئے گئے تھے جرمن پارلیمنٹ نے ۲۵ کروڑ پونڈ کے جدید قرضہ کی منظوری دی۔ صرف ایک سوشلسٹ ڈاکٹر لیبک نیسٹ نے اس کی مخالفت میں آواز بلند کی۔

قیصر کا پیغام

امپیریل چانسلر نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا شہنشاہ نے جو فوج کے ساتھ گئے ہوئے ہیں مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کی نیک خواہشات اور تبریک آمیز مبارکباد جرمن پارلیمنٹ تک پہونچاؤں جس کے ساتھ وہ وطن کی بہتری کی خاطر ہر خطرہ کے زمانہ میں مرتے دم تک متحد و متفق رہیں گے ہمارا پہلا خیال قیصر کی طرف اور فوج اور بیڑے اور سپاہیوں کی جانب منعطف ہونا چاہیئے جو سلطنت کی عزت و عظمت کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ فخر اور غیر متزلزل اعتماد کے ساتھ ہم آن کی طرف اور اپنے مسلح حلیف آسٹریا ہنگری کے سپاہیوں کیطرف دیکھ رہے ہیں جو مضبوطی کے ساتھ اور بڑی شان سے بڑی بڑی لڑائیاں لڑنے کے لیے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

ہمارا جدید حلیف

ہمارا جدید حلیف جو ہمارے ساتھ شامل ہونیکے لئے مجبور ہو رہا ہے سلطنت عثمانیہ ہے۔ جسے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ جرمن سلطنت کی تباہی کے ساتھ ہی وہ خود اپنی قسمت کی نگرانی کرنے کے قومی حق کو کھو بیٹھیگا۔ چونکہ ہمارے دشمنوں نے ہمارے برخلاف ایک طاقتور اتحاد کر لیا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ انہیں معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے بہادر اتحادیوں کا ہاتھ ان کی دنیاوی پوزیشن کے کمزور نقطہ تک پہونچ جائے گا۔

۴۔ اگست کو ریشتاک (جرمن پارلیمنٹ) نے اس جرمنی کے اس مضبوط ارادہ کا اظہار کیا تھا کہ قوم چونکہ جنگ کرنے کے لئے مجبور کی گئی ہے اسلئے وہ اپنے ملک کی خود مختاری کی حفاظت کے قیام کی خاطر اس میں اپنے آپ کو لڑانے کے لیے تیار ہے اس وقت سے لیکر اب تک بڑے بڑے کار نمایاں ہو چکے ہیں۔ ہماری افواج کی ناقابل مقابلہ شجاعت کی بدولت جنگ ہمارے دشمن کے ملک میں ہو رہی ہے۔ وہاں ہم ابھی تک مضبوطی کیساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور مستقبل کی طرف اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ہم ابھی تک اپنی قربانیوں کے انجام تک نہیں آئے۔ قوم ان قربانیوں کی تائید کرنے کے لئے ہمیشہ اسی بہادری کے ساتھ تیار رہے گی۔ اسلئے کہ ہمیں سچائی اور آزادی کی خاطر یہ مدافعانہ جنگ آخر وقت تک لڑنی چاہیئے۔ اسوقت ہمیں معلوم ہوگا کہ دشمن کے ملک میں ہمارے بے پناہ ساتھیوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا ہے جو تمام شائستگی کے لئے باعث ذلت ہے۔ دنیا میں یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی شخص بھی اس خیال سے جرمن رعایا کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ کہ اسے بعد میں اپنے کئے کی سزا نہ ملے گی۔

رنگ زمانہ

ہائے کیسی ہوگئی دنیا کی انداز و تراش	دیکھکر رنگ زمانہ دل ہی میرا پاش پاش
خلق و اکرام و تواضع بار خاطر ہو گئے	کینہ و بغض و حسد داخل ہوا یا انتعاش
نام کو باقی نہیں کچھ امتیاز نیک و بد	کیا دماغوں میں خلل ہے ہوگیا پیدا رعاش
زندگی کرتے ہیں پرستش حق پرستی چھوڑ کر	تمیں گذریں کہ ہمیں دین کی مذہب کی لاش
انقلاب دہر لے شوق تو غمگیں نہ ہو	ہر زمانہ کی یہی صورت ہے اے مضطر تراش
جستجو الماس کی ہے قعر دریا میں تجھے	قلۂ کوہ گراں پر موتیوں کی ہے تلاش
کیا نظر آئی گی صحرا میں بہار نخل گل	آنکھ اپنی بند کر اے رہرو راہ خراش
کھول بیٹھا دفتر تقویم پارینہ کہاں	اے خلل انداز مجلس چل ہٹا سی دور باش
کرنے بیٹھا دعوت مستان در زندان خزر	ساغر بادہ میں لایا ڈالنی کیچھ ارتعاش
مال و زر ہی آجکل انساں کی شرط زندگی	تجھ جیسو ہو سکے دنیا میں پیدا کر معاش
ہو اگر مفلس ہے تو مجمع حسن عمل	ہے ہمیں بس دنفرت سکی ہر وضع و تراش
اہل زر با نوح نجانیں سراپا معصیت	دیدہ و دل میں ہے ان کی کچھ بودو باش
اغنیا کی تو گوئی مورد صد آفرین	مفلسوں کی بذلہ سنجی طعنہ و دلخراش
بزدلوں کو شیر دل کر دی ہے دولت کا نشہ	مفلسی سے رستم دوران ہوئے صاحب فراش
بس زبان کو بند کر اے شاعر نازک خیال	آگیا اظہار حسرت سے بہت تکرار کاش
پاس گر پیسہ ہے تیری خوشی کچھ پروا نکر	ہو شرابی یا کہ زانی چور ہو یا بدمعاش

خوک باش و خرس باش و یا سگ مردار باش
ہر چہ باشی باش لیکن اندکے زردار باش (نقاد)

کلام اقبال

جھلک تیری عیاں بجلی میں آتش میں شرارے میں
چمک تیری ہویدا چاند میں سورج میں تارے میں
بلندی آسمانوں میں زمینوں میں تیری پستی
روانی بحر میں افتادگی تیری کناروں میں
شریعت کیوں گریباں گیر ہو ذوق تکلم کی
چھپا جاتا ہوں اپنے دل کا مطلب استعاروں میں
مجھے پھونکا ہے سوز قطرۂ اشک محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں
مرے پہلو میں دل ہے یا کوئی آئینہ جادو کا
تری صورت نظر آئی مجھے اپنے نظارے میں
اتارا میں نے زنجیر رسوم اہل ظاہر کو
ملا وہ لطف آزادی مجھے تیرے سہارے میں
صدائے لن ترانی سن کے اے اقبال میں چپ ہوں
تقاضوں کی کہاں طاقت ہے مجھ فرقت کے مارے میں

کلام شبلی

شمس العلماء مولانا شبلی مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ تازہ قطعہ جو آپنے آخری قیام لکھنو کے زمانہ میں طلباء ندوہ کو مخاطب کرکے (جب تمام طالب علم مولانا کے سامنے موجود تھے) پڑھا تھا۔

کئے تھے تمنے کبھی کچھ کام جو کچھ ہمسے بن آئے
یہ قصہ جب کا ہے باقی تھا جب عہد شباب اپنا
اور اب تو ہیچ یہ ہیں جو کچھ امیدیں ہیں وہ تمسے ہیں
جوان ہو تم لب بام آچکا ہے آفتاب اپنا

ذیل کی نظم بھی علامہ مرحوم کی آخری نظم ہے جو آپ کی وفات کے بعد آپکے کاغذات میں سے ملی ہے۔ تازہ واقعات کے متعلق نہایت دلچسپ نظم ہے۔ وہو ہذا۔

اک جرمنی نے مجھ سے کہا ازرہ غرور
آساں نہیں ہے فتح تو دشوار بھی نہیں
برطانیہ کی فوج ہے دس لاکھ سے بھی کم
اور اس پہ لطف یہ ہے کہ تیار بھی نہیں
باقی رہا فرانس تو وہ رند لم یزل
آئین شناس شیوۂ پیکار بھی نہیں
میں نے کہا غلط ہے ترا دعوئے غرور
دیوانہ تو نہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں
ہم لوگ اہل ہند ہیں جرمن سے دس گنے
تم کو تمیز اندک و بسیار بھی نہیں
سنتا رہا وہ غور سے میرا کلام اور
پھر وہ کہا کہ لائق اظہار بھی نہیں
اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

حوادث و اخبار

ہیروں کی مانگ بالکل نہیں ہے

کمبرلی میں ڈی بیرز کمپنی کے سالانہ جلسہ میں چیرمین نے اعلان کیا کہ جنگ کی وجہ سے ہیروں کی فروختگی میں کا بشمار سامان فیشن میں سے بند ہو گئی اگر اور زیادہ ہیرے نکالے گئے تو دنیا کرنے سے کمپنی کی مالی حالت پر خراب اثر پڑے گا اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ کان کنی بند کردی جائے اور کچھ عرصہ تک پھر کان کنی جاری کرنے کی بہت کم امید ہے ہیرون کا ایک بڑا ذخیرہ ابتک فروختگی کیلئے موجود ہے چیرمین کا خیال ہے کہ اتحادیوں کی فتح کے بعد پھر ہیروں کی تجارت جاری ہوجائیگی۔ اس لئے کہ آیندہ اسلحہ جنگی پر جسقدر کم روپیہ صرف ہوگا اسی قدر صنعت وحرفت پر زیادہ خرچ ہونے لگے گا۔

ترکی اسیران جنگ

کراچی۔ ۳ جنوری ایک جہاز بصرہ سے ترکی قیدیوں کو لیکر کراچی سے گذرا جہاز میں ۶۰ افسر اور ایک ہزار سپاہی ہیں جنہیں حالی کی جنگ کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔

ایک انگریز کا قبول اسلام

ایک انگریز جن کا نام مسٹر ایس۔ بی کنگ ہے۔ جو ۲ سال سے نواب عماد الملک سید حسن بلگرامی حیدرآباد دکن میں اسلام کی تحقیقات میں مصروف تھے۔ انہوں نے یکم جنوری ۱۹۱۵ء کو دہلی کی جامع مسجد میں اسلام قبول کیا۔ اسی تاریخ میں جامع مسجد میں ایک ہندو خاتون نے بھی اسلام قبول کیا۔

لکھنؤ کی عدالت ججی میں ایک ناخوشگوار نظارہ

معزز معصر ہندوستانی رقمطراز ہے کہ ۲۱ دسمبر کو مسٹر دارشن صاحب جج لکھنؤ نے بابو سالگ رام وکیل کو جب وہ کسی مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے نہایت سخت لہجہ میں ناراض ہوکر کہا کہ تم اجلاس سے باہر چلے جاؤ۔ اس پر لکھنؤ کے بار ایسوسی ایشن نے یہ رزولیوشن پاس کیا کہ جب تک جج صاحب اجلاس پر معافی مانگیں تب تک کوئی وکیل اون کی عدالت میں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے نہ جائے۔ ایک شکایتی میموریل ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

الہلال کی فراہمی ضمانت۔ معزز معصر الہلال بہی امید ہے کہ عنقریب دوبارہ جاری ہوسکے گا الہلال کی ضمانت چندہ سے فراہم نہیں کی گئی ہمدردی اسلام کی حیثیت شاید شرکت قبول

حضور وایسرائے کا ہمدردانہ کام

یہ خبر عام طور پر مسلمانان ہند میں نہایت احسان مندی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ ہز اکسلنسی وایسرائے ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے جس سے ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کو بھی اتفاق ہے کہ جدہ اور مکہ کے باشندوں کے لئے غذا کے ذخائر مہیا کئے جائیں جو بحری تجارت بند ہوجانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

انگلستان کی تیاری

مسٹر لائڈ جارج نے بیان کیا ہے کہ انگلستان جنگ کے اخراجات میں ۴۵ ملین ماہوار صرف کر رہا ہے۔ اس وقت انگلستان کے پاس بیس لاکھ سے زائد مسلح سپاہی اور ملاح موجود ہیں۔ اور چند روز میں ۲۵ لاکھ اور جمع ہوجائینگے جس میں امیر وغریب ہر طبقہ کے لوگ شریک ہونگے۔ اور موسم بہار سے پہلے پانچ لاکھ تربیت یافتہ فوج ہمارے فرانسیسی حلیف تیار کرسکیں گے۔ چونکہ ابھی تک جنگ کے ختم ہونے کے کوئی آثار نہیں ہیں اسلئے جنگی تیاریوں کا جاری رہنا لازمی نتیجہ ہے۔

انگلستان کی فتح ونصرت کی دعا

(کلکتہ ۴ جنوری) کل گرجوں، منادر ومساجد میں برٹش اور متحدہ سپاہ کی فتح ونصرت کی خاص دعا مانگی گئی۔ یہ نہایت موثر اور مقدس نظارہ تھا۔

جرمن پیشقدمی کا مدعا

ایک جرمن بے تار کا پیغام مظہر ہے کہ جنگ کا مزید شمال میں تصفیہ ہوگا لیکن اس خیال میں ہنوز فرق نہیں آیا کہ دشمن کی پیشقدمی کا مدعا یہ ہے کہ کراکو کے محاصرہ اور سلیشیہ پر حملے کو معرض تعویق میں ڈالدیا جائے۔

ملاوا کے مکرر تسلط پر خیالات

جب سے جرمنوں کا مکرر تسلط ہوا ہے۔ وہاں سے کوئی خبر نہیں آئی۔ ٹائمز کا فوجی نامہ نگار مظہر ہے کہ ممکن ہے کہ یہ مکرر تسلط مزید پیشقدمی کی تجویز کا ایک حصہ ہو یا دوران واپسی میں جرمن بائیں بازو کو محفوظ ومصؤن کرنا مدنظر ہو۔

ہندوستانی کو مالی کمشنر کا عہدہ

گورنمنٹ برطانیہ نے آنریبل میر عباس علی بیگ ممبر انڈیا کونسل کو بطور قایم مقام مالی کمشنر مصر عارضی طور پر مقرر کیا ہے۔ کیونکہ مصر کے جدید مالی کمشنر سر آرتھر ہیکمان جب تک قاہرہ میں وارد ہون گے اوسوقت تک مرزا عباس علی بیگ صاحب مالی کمشنری کی خدمات انجام دینگے۔

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام سے بسر کرنا چاہتا ہے اگر تندرستی نہین تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کی کامل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست و جوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی گجراتی تامل۔ مرہٹی۔ تلوگو۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیان

مریض آئندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ مین جلنے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اور اپنے مقصد مین کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیان غیبی امداد دینے کے حق میں ہین۔ گولیان ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اون کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہین۔ ایک مرتبہ امتحانا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہوسکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہین فوراً اثر دکھاتی ہین۔ قیمت ۳۲ گولیون کی روپیہ ایک۔ فی پیکٹ (عہ)

ایسے ہی ہمارے

طلاء واجی کرن تیل۔ خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک۔ روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔

البم مذہبی تصاویر ۲۳۔ اہل ہنود کلان

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہتماؤں کے وہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ گھر مکان میں رکھنے سے برکت آئے گی فی البم ۱ عہ
محصول معاف خرچ وی پی ۴ آنہ
ویرک جارنیا ملنے کا پتہ
ویدشاستر منی شنکر جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد

اگر چند اصحاب ملکر ہماری مجرب دوا دس روپیہ کی خرید فرما دیں گے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ ایک سال تک اپنے خرچ سے جس نظر کرتے میں گے

لیپ فندق فاعل مغوب ہر دو بیہوش ہو جاویں فی درجن (۱۲)

مسک حیض و رطوبت اندام نہانی۔ درجن (۳) تکلیف اعضا شکنی۔ دست کے استعمال افیون رفع ہوتا ہے درجن (۱۲)

طلاء جو سوفی رگین درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی (عہ)

عرق النساء یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اس پیٹ کے گئی درد رفع ہوا فی گولی (۱۲)

عطر لذ ذشاہی جس سے کہ معقول منا منزل ہو جاوے اور خواہان ادویکی رہے شیشی کلان (عہ) خورد (۱۲)

روغن گنٹھیا کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی (۸) **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہو جیے شیشی کلان عہ ۱۲ شیشی خورد (عہ) **روغن گنج سر** شیشی کلان ۸ خورد (۲) **روغن خنازیر** شیشی کلان ۸ خورد (۶)

کراماتی ڈبی۔ اگر معدہ پر لگاوین قے۔ ناف پر لگانے سے اسہال۔ پیر پر لگاویں ادرار۔ پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی (۸)

فتیلہ جادو جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ (۶)

روغن عرق النساء جسکی مالش سے شفا صحت ہوتی ہے شیشی (۸) **مرہم آنت** فوتہ پر لگانے سے رستہ بند ہوکر آنت اپنی جگہ قایم ہو جاتی ہے ڈبی کلان (عہ) خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا مارا پھولی رفع ہوتا ہے فی تولہ (عہ)

آب حیات۔ واسطے بخار۔ اعضا شکنی۔ بدہضمی ہیضہ۔ درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۱۲)

روغن خضاب دماغ کو طاقت دے۔ سرخی نزلہ چشم درد سر کو بہت فائدہ کرے۔ فی شیشی (۸)

روغن جہا بخن کیسا ہی کہنہ تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں رفع ہوتا ہے۔

روغن داد۔ فی شیشی (۴)

احقر العباد
چودھری پرشاد بلگرامی ودہ خان
شہر لکھنؤ محلہ بزازہ
مکان نمبر ۱۱۴

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائین لطف جوانی کا تماشا ہے۔ یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس عہ تین بکس یک ساتھ لینے پر چار روپیہ ۵ر

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا۔ یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بناکر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے۔ سیتلا ماتا کے داغ چھائیں۔ چھیپ جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہین ہے جسے بازاری عورتین لگا کر گھڑی دو گھڑی چمڑی سفید کرلیتی ہین قیمت فی بوتل عہ۔ تین بوتل ایک ساتھ لینے سے پارسل خرچہ معاف۔
رومیش چندر راینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

خضاب لاجواب

دلپسند خاص وعام

یہہ ایک مشہور خضاب ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا بند چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور دیا دلگداز والا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ۔
محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے۔

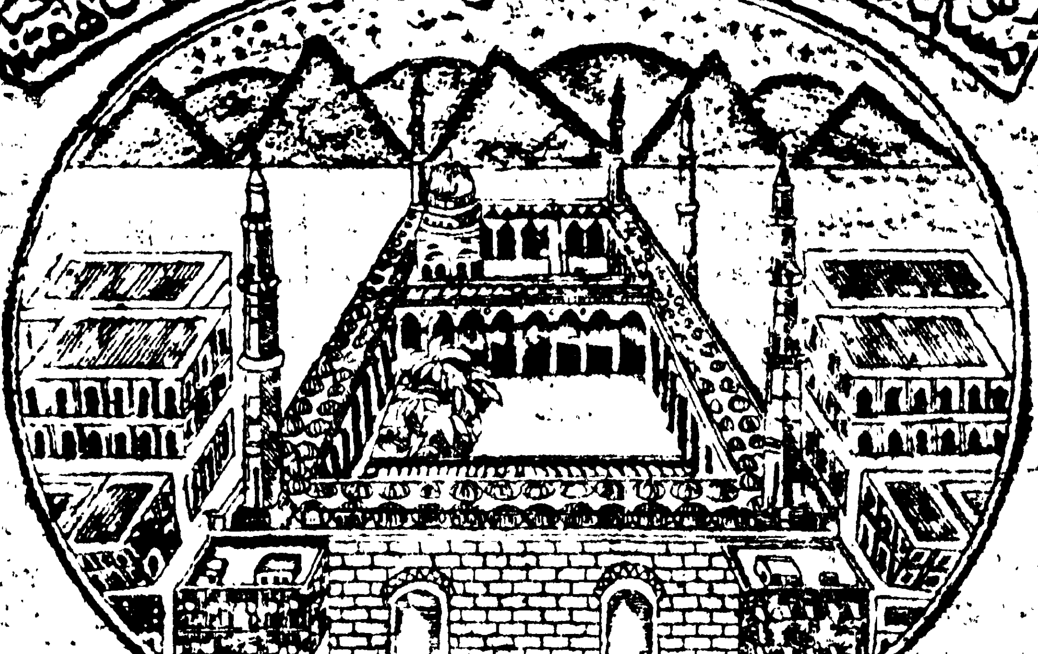
ملنے کا پتہ
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی نمبر ۳

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام منشی محمد مجید حسن پروپرائٹر و مجید پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

نمبر ۵۶۵

مالک مہتمم و ایڈیٹر محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانان ہند کا واحد قومی مذہبی ادبی اخلاقی تاریخی سیاسی و اور ہفتہ وار اخبار



مدینہ

قیمت سالانہ ... مع

مورخہ ۲۲-۱۵-۲۰

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور، و بیلکسنڈ ا ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

گرجاؤں میں دعا [illegible] سے [illegible] گرجاؤں میں اتحادیوں کی فتح کے لئے دعا [illegible]

جرمنی کا [illegible] جرمنی نے ایک [illegible] دفاعات میں [illegible] جرمنی [illegible] سے لئے نکلیگا انہیں یقین تھا کہ جرمنی [illegible] پبلک کے [illegible] سے مجبور ہو کر برضم نکلے [illegible]

جرمنی کے نقصانات - بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کے ۹ لاکھ سپاہی تین ہفتہ کے [illegible] ہیں۔ اور ۹ لاکھ صرف [illegible] پر ضائع ہوئے جن میں [illegible] اس کی بہترین افواج [illegible] کیا [illegible] اندازہ کیا جاتا ہے کہ اتحادیوں کے پاس اس وقت [illegible] اسیران جنگ ہیں۔

اسیران جنگ کا تبادلہ [illegible] اسیران جنگ کو سمجھنے کے لئے [illegible] مقام جنیوا تجویز ہوا ہے۔ اور یہ کام بہت جلد شروع ہو گا۔

جرمنی میں غلہ جمع کیا جا رہا ہے - [illegible] بیان کرتا ہے کہ گورنمنٹ نے [illegible] کہ بڑے سرمایہ [illegible] کمپنی قائم کی جائے جو غلہ کا ایک بڑا ذخیرہ [illegible] آئندہ مئی تک اس کو جمع رکھے اس سے [illegible] وخت نہ کیا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ [illegible] کے ساتھ ضروریات کو [illegible] سے پہلے چند ماہ بہت سخت ہونگے۔ اس کمپنی کے بورڈ میں سلطنت کے قائم مقام اور تجارت و صنعت کے ممتاز لوگ شریک ہیں۔

امریکن تجارت - واشنگٹن ۹ جنوری۔ پریزیڈنٹ ولسن نے امریکن جہازوں کے ایجنٹوں کے نام ایک سرکلر شائع کیا ہے جس میں اس امر کی ضرورت پر زور دیا ہے کہ تاخیر رفع کرنے کے ارادے سے روانہ ہونے والے مال کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کر لیا کریں کیونکہ اس قسم کی رپورٹیں پہنچی ہیں کہ ایک قسم کے مال میں دوسری قسم کا مال چھپا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے امریکہ کی تمام بحری تجارت شبہ کی نظر سے دیکھی جانے لگی ہے۔ پریزیڈنٹ نے کہا ہے کہ جہاں کہیں ضرورت ہوگی۔ وہ جنگی افسروں کو مال بار کراتے وقت نگران مقرر کر سکتے تھا۔

برطانیہ کی تجارت میں کمی - لندن - ۹ جنوری ماہ دسمبر میں مال درآمد میں ۱۳ و ۵۵ لاکھ پونڈ کی اور مال برآمد میں ۹۹۲ و ۱۷ کروڑ پونڈ کی کمی ہوئی سال بھر میں مال درآمد کی کمی کی میزان ۲۰۹ء ۱۷ کروڑ پونڈ تک پہنچتی ہے اور مال برآمد کی میزان [illegible] کروڑ پونڈ تک۔ اخبار شراب - تمباکو کی درآمد میں ماہ دسمبر [illegible] لاکھ

پونڈ کی بیشی ہو گئی۔ اور برطانیہ کی برآمد میں ۵۰ لاکھ پونڈ کی اور ان کی درآمد میں ۱۳۴۶۸ و ۵ کی کمی ہوئی ہے ساختہ مال کی برآمد میں ۵۰ لاکھ پونڈ کی تعداد دو مال میں ۱۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ کی کمی ہوئی۔

جرمن ہندوستانیوں کا خیال

۲۸ دسمبر کے ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار قاہرہ لکھتا ہے کہ جرمن ہندوستانیوں نے مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال جاگزین کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس عالمگیر جنگ سے جرمنوں کا منتہا صرف یہ ہے کہ دنیا پر صرف دو تاجداروں کی حکومت ہونی چاہئے یعنی دنیائے اسلام پر سلطان المعظم کی۔ اور دنیائے عیسائیت پر قیصر جرمنی کی - انہوں نے اپنا کوشش کو یہاں تک وسعت دی ہے کہ لوگوں کو حاجی محمد ولیم کا ایک فوٹو دکھایا جس کے سر پر بجائے جرمن ٹوپی کے ترکی فیض تھی - اس سازش نے عام باشندوں پر تو کچھ اثر نہیں ڈالا۔ لیکن اس سے بعض مقتدر افراد ضرور متاثر ہوئے ہیں۔ جن سے بہتر نظیر قائم کرنے کی توقع ہو سکتی تھی (رو کیل)

ترکی کونسل کے احکام

ترکی کونسل نے حکم کے ذریعہ ترکی کی یونانی - آرمینی اور شامی رعایا کو اس حکم سے خارج کر دیا جو غیر ملکیوں کے محدود مقام پر رکھے جانے کے متعلق تھا اسی طرح ایک اور حکم میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کے بنک یا تجارتی فرم کی کسی شاخ سے تجارت کرنے کے یہ معنی ہونگے کہ دشمن سے تجارت کی جا رہی ہے

بانکی پور میں آرڈیننس نمبر ۵ کا نفاذ

ایک کارسپانڈنٹ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ مسٹر حمید محمود صاحب سابق طالب علم علی گڈہ کالج جو امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے ۲۵ دسمبر کو بانکی پور وارد ہوئے - چونکہ وہ دوسرے ملک سے آ رہے تھے۔ انسپکٹر پولیس نے کلکٹر صاحب بہادر سے ملنے کی ہدایت کی۔ کلکٹر صاحب بہادر نے ۲۸ دسمبر کو بموجب دفعہ آرڈیننس نمبر ۳ و نمبر ۵ ان کو گرفتار کر لیا" یہ آرڈیننس وہی ہے جس کے بموجب ظفر علی خانصاحب کرم آباد میں رہنے پر مجبور کئے گئے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ذمہ دار حکام موجودہ حالت میں آرڈیننس مذکور کو غیر ضروری سختی کے ساتھ نافذ نہ کرینگے۔ (ہمدرد)

میجر سید حسین بلگرامی

میجر صاحب موصوف چند روز کے لئے دہلی آئے ہیں -

تعلیمی ممبر

آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر ممبر تعلیم گورنمنٹ ہند اور مسٹر شارپ جائنٹ سکرٹری ۱۳ جنوری کو بعض تعلیمی مسائل پر بحث کرنے کی غرض سے دہلی سے کلکتہ جائینگے۔

ریلوی آمدنی میں کمی

یکم اپریل سے ۲۶ - دسمبر ۱۹۱۴ء تک سرکاری و کارخانجات ریلوے لائنوں کی آمدنی سال ما سبق کے اسی قدر عرصہ کے مقابلہ میں بقدر ۲۰۰۳۳ [illegible] روپیہ کم تھی -

دشمن کی تجارت کو کم کرنے کیلئے کمیٹی

کراچی کے چیمبر آف کامرس نے دوران جنگ میں دشمن کی تجارت کو کم کرنے اور انگریزی تجارت کو مدد دینے کے لئے ایک جنگی سب کمیٹی قائم کی ہے جو معاملات تجارت کے متعلق گورنمنٹ کو مشورہ دیا کرے گی۔

مجوزہ ہندو یونیورسٹی اور سر ہارکورٹ بٹلر

مجوزہ ہندو یونیورسٹی کے متعلق خط و کتابت شائع ہوئی ہے جس کے آخر میں سر ہارکورٹ بٹلر ممبر تعلیم کا ہز ہائنس مہاراجہ دربھنگہ کے نام ایک خط ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یونیورسٹی اپنا چانسلر خود منتخب کرے گی۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے پیٹرن ہونگے اور صوبہ کے لفٹنٹ گورنر غیر سرکاری وزیٹر ہونگے جن کے اختیارات معمولی ہونگے۔ سخت ضرورت کے فوری اختیارات گورنمنٹ آف انڈیا کو عطا کئے جائیں گے سر ہارکورٹ بٹلر نے تجویز کیا ہے کہ ہندو یونیورسٹی کی ایک چھوٹی سی کمیٹی ان سے اور مسٹر شارپ سے ضروری تفصیلات کے لئے ان سے ملاقات کرے -

قیدیوں کا تبادلہ

روما کا ۱۰ جنوری کا ایک تار مظہر ہے کہ فریقین جنگ کے درمیان قائم مقاموں کے تقرر پر نامہ و پیام جاری ہے تاکہ وہ یورپ کی گورنمنٹ سے قیدیوں کے تبادلہ پر گفتگو کریں۔ یہ تبادلہ بوڑھوں - بچوں عورتوں اور ایسے قیدیوں کے متعلق عمل میں آئیگا جو لڑائی میں حصہ لینے کے ناقابل ہیں۔ اور ان کی معاودت وطن سے کسی فریق کی جنگی طاقت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا ہے

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ امر ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بحکم مسٹر محمد محسن علیخان صاحب منصف

بعدالت قصبہ بجنور مقام بجنور ضلع مراد آباد

مقدمہ نمبر ۴۵۴ بابت ۱۹۱۴ء

لالہ گھاسی رام ولد شب لال قوم ویش ساکن قصبہ منڈاور مدعی مع وکیل بابو پرشاد وکیل

بنام

رام سروپ بالغ و چھوٹے و ننھے نابالغان پسران پس ماندگان لالہ متونی بولایت مسماۃ دہنا زوجہ لالہ جہلا قوم زرگر ساکنان موضع کیٹری کلاں پرگنہ گوردہن پور متعلقہ منصفی دیوبند مدعا علیہ

بنام

چھوٹے و ننھے نابالغان پسران پس ماندگان لالہ متونی قوم زرگر ساکنان موضع کیٹری کلاں پرگنہ گوردہن پور متعلقہ منصفی دیوبند مدعا علیہم نابالغ و مسماۃ دہنا زوجہ لالہ قوم زرگر ساکن موضع کیٹری کلاں پرگنہ گوردہن پور متعلقہ منصفی دیوبند ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور -

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا تم چھوٹے و ننھے نابالغ کو اور تم مسماۃ دہنا ولی کو بھی روبکا اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم بتاریخ اطلاع عامہ ہذا سے۔ الیوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت تقرر خود یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔ تاریخ پیشی مقدمہ ۱۸ جنوری ۱۹۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ بجنور

خاتمہ جنگ پر مُدبّرین سیاست کی رائیں

موجودہ جنگ جب سے دنیا میں بدرجہ عظیم پھیل ہوئی ہے ہر فرد اس کے ناقابل تلافی نقصانات کو محسوس کر رہا ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کے منحوس اثرات نے رعایا کو پریشان کر رکھا ہے اور کل رعایا دست بدعا ہے کہ خدا بہت جلد اس جنگ کا خاتمہ فرمائے۔

لیکن پولیٹکل مدبرین کی رائیں جو ایک دوسرے کی متضاد ثابت ہوتی ہیں اُن پر غور کرنے سے عقل سلیم بھی چکر میں ہے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہو رہا ہے۔ انگلستان کے بعض فوجی مبصرین موجودہ جنگ کے متعلق تین سال طوالت اختیار کرنیکا امکان بھی ظاہر کر چکے ہیں۔

(۱) اخبار اسٹیٹسمین کا خاص تار جو اس کو ۸- جنوری کو لندن سے موصول ہوا ہے ظاہر کرتا ہے کہ اخبار مارننگ پوسٹ کے خاص نامہ نگار پیرس کو پتہ لگا ہے کہ جرمن کی تدبیر جنگ میں زیادہ سے زیادہ عرصہ کارزار کے لیے صرف ۸-۱۰ ماہ کی گنجائش تھی۔ نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حساب میں غلطی ہو جانے کے اثرات ابھی سے جرمنی میں اُن دھاتوں کی کمی پڑ جانے سے جو سامان جنگ کے بنانے میں استعمال کئے جاتے ہیں اور سامان خوراک کی بہم رسانی ناکافی ہونے سے عیاں ہیں۔ پیرس کے باخبر حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنی پر جو بار پڑ رہا ہے اس کی وجہ سے جنگ اکتوبر آئندہ تک ضرور ختم ہو جائیگی۔

(۲) قیصر جرمنی نے اپنی فوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا نوجوانو! سنو! موسم خزاں کے ختم ہونے تک اور موسم سرما کے افتتاح میں ہم لوگ اپنے پیارے وطن کو لوٹ آئیں گے قیصر کی بات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ جلد ہی ختم ہو جائیگی لیکن دوراندیش ماہران جنگ کا بیان ہے کہ اتنی جلدی تو نہیں۔ ہاں کچھ عرصہ بعد لڑائی ختم ہو جائیگی۔

(۳) مسٹر چرچل کا بیان ہے کہ لارڈ کچنر جس وقت رنگروٹوں کی بھرتی بند کر دینگے اس وقت جنگ کی حالت کی جلد کیفیت معلوم ہوگی۔ بعض انگریزی فوجی افسروں کا خیال تھا کہ لڑائی زیادہ سے زیادہ ٹرسے برن تک چلیگی۔ آنریبل فری مین فرماتے ہیں کہ جنگ کے خاتمہ کے متعلق میں رائے دینا سوا تہر سمجھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی میرا اندازہ ہے کہ موجودہ وقت میں راستوں کی بندش، جنگی اسلحہ اور دنیا بھر کے لوگوں کے میدان جنگ میں جمع ہونے کے باعث لڑائی زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکتی۔ میں نے تو پہلے ہی اندازہ لگایا تھا کہ لڑائی ایک شش ماہی تک جاری رہیگی اور اب بھی میں ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر دوستدار سلاطین جرمن کی طاقت ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں تو جنگ آئندہ ماہ جون ۱۹۱۵ء تک جاری رہیگی۔

(۴) لارڈ کرزن سابق وائسرائے ہند کا قول ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ایک ہوں جو جنگ کے جلد ختم ہونیکا یقین نہیں رکھتے۔ جب میں اخباروں میں پڑھتا ہوں کہ چند شخصوں کی رائے ہے کہ جنگ کا چند روز میں خاتمہ ہو جائیگا اور انگریزی فوج واپس چلی آئیگی اسوقت مجھے بہت رنج ہوتا ہے۔ میری رائے میں ایک بڑا دن چھوڑ کر دوسرا بڑا دن بھی میدان جنگ میں ہی آئیگا۔ (گویا ایک سال سے زیادہ لڑائی جاری رہیگی) ہم ایسے دشمن سے لڑ رہے ہیں جو نہایت خطرناک، بہادر، باہمت اور ویسا ہی طاقتور ہے جیسا کہ ہم ہیں۔ ان کے جنگی سامان ہوائی جہاز اور دیگر جنگی اسلحہ ایسے عجیب و غریب ہیں کہ جنکا ذکر کبھی خواب و خیال میں بھی نہیں سنا تھا۔ جرمن رعایا اس زہریلی شراب سے بدمست ہو گئی ہے جو جرمن کے فلاسفروں نے ان کو پلائی ہے۔ ہمیں یہ سمجھ کر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ قیصر جرمنی اور ان کی رعایا میں اختلاف رائے ہو کر وہاں متعدد پارٹیاں ہو جائینگی۔ یاد رکھو کہ جرمن یکجہتی اور اتحاد کی لڑی میں منسلک ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کے اتحاد کو توڑ دیں۔ ہمیں اس کے تمام ملک سے لڑنا ہے۔

(۵) جنرل میجر جے۔ سی۔ الفرڈ ٹرز کا بیان ہے کہ موجودہ وقت میں اس بات سے غور کرنا اور رائے دینا کہ کب لڑائی ختم ہوگی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ سب سے اول تو یہ دیکھنا ہے کہ جب تک جرمنی کی آنکھیں خودبخود نہ کھل جائینگی اس وقت تک جنگ کے خاتمہ کی بابت پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ جس وقت جرمنی اپنے آدمیوں کی قربانی دینا بند کریگی اُسی وقت جنگ کی بابت کچھ اندازہ لگایا جائیگا۔

(۶) مسٹر نارمن اینگل ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو لڑائی جھگڑوں کا فیصلہ پنچایتی طریقہ سے طے کر لینا پسند کرتے ہیں۔ آپ نے موجودہ جنگ کی بابت کہا ہے کہ میں دیگر لوگوں کی مانند پیشگوئی کرنا نہیں جانتا۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ لڑائی کب ختم ہوگی۔ کیونکہ اس کی پیچیدگی کو دیکھ کر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا ہوں۔

(۷) اگر جنگ کے جلدی اور قابل اطمینان فیصلہ کی نسبت ملک معظم کا مبارکباد سال نو کا تار پریسیڈنٹ جمہوریہ فرانس کا جواب پیش کیا جا سکتا ہے جس میں ملک معظم نے اُمید دلائی ہے کہ جنگ کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا اور اکثر مدبرین کی یہی رائے ہے کہ یہ جنگ نقصان اور سامان کی قلت سے ختم ہوگی۔ اور فریقین پر اس کا اثر پڑیگا۔ لیکن جرمنی آخرکار بوجہ بحری بلاکیڈ کے سامان بہم پہنچانے سے عاجز آجائیگی اس لئے جنگ ختم کرنے پر مجبور ہوگی مگر جرمنی کی غیر معمولی تیاریوں کو دیکھ کر اندیشہ ہوتا ہے کہ اس کا سامان بھی کافی دیر تک کے لئے کافی ہوگا۔

تاریخ اسلام

۳۰

حضور سرور عالم صلعم کا پہلا سفر

ابو طالب چونکہ خانہ کعبہ کے متولی اور خاندان قریش کے سردار تھے اس لئے عرب میں آپ کی عزت اور وقعت بہت زیادہ تھی۔ آپ کے ہاں تجارت کا کاروبار بھی اچھے پیمانہ پر تھا آپ اپنے جدامجد ہاشم کے جاری کئے ہوئے اُس قافلہ تجارت کے بھی معاون و سرپرست تھے جو ملک شام سے یمن کیجانب جایا کرتا تھا۔ تجارتی کاروبار اور قافلہ تجارت کی اعانت و سرپرستی کے سبب ابو طالب کو کبھی کبھی سفر کرنا پڑتا تھا چنانچہ جب حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلعم کی عمر تیرہ برس کی تھی۔ تو آپ کو سفر شام کا اتفاق پیش آیا۔ اور آپنے قصد سفر کرتے ہوئے قرار دیا کہ حضرت محمد صلعم کو اپنے بچوں میں چھوڑ جائیں تاکہ ساتھ رکھنے میں آپ کو زحمت سفر اُٹھانی نہ پڑے۔ چنانچہ جب آپ سفر کے قصد سے اونٹ پر سوار ہوئے تو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم آپ کے زانو سے لپٹ گئے۔ اور فرمانے لگے کہ چچا جان یہاں آپ مجھ کو کس پر چھوڑے جاتے ہیں۔ ابو طالب کو چونکہ آپ سے بیحد محبت تھی آپ کے الفاظ سے دل بھر آیا۔ اور آپ کو اپنے ساتھ اونٹ پر سوار کر کے سفر کو روانہ ہوئے۔

ہرچند کہ اُس زمانہ کا سفر نہایت تکلیف دہ اور سخت تھا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو اس سے بہت کچھ تکلیف پہنچنے کا خیال تھا لیکن ابو طالب کو اپنے پیارے بھتیجے کی جدائی اور یاس آفریں حالت گوارا نہوئی۔ اور ہرچہ بادا باد کہکر آپ کو اس سفر میں ساتھ لے لیا۔

دوران سفر میں جب ابو طالب کا قافلہ سرحد شام پر بصرہ کے قریب ٹھہرا تو ابو طالب اپنے دوست بحیرا راہب سے جو مسیحیت کا ایک زبردست عالم تھا ملے آپ کی ملاقات سے پہلے بحیرا راہب قافلہ کے اترتے وقت دیکھ چکا تھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر ابر سایہ کئے ہوئے ہے اور درختوں کی ٹہنیاں جھکی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد بحیرا راہب سے ابو طالب کی ملاقات ہوئی۔ اور اس نے ابو طالب سے دریافت کیا کہ آپ کے ساتھ یہ کون ہیں۔ ابو طالب نے بیان کیا کہ میرا بھتیجا ہے۔ بحیرا راہب نے تمام قافلہ کی دعوت کی

اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو اپنی گود میں بٹھا کر پشت پر ہاتھ پھیرا اور دیکھا اور ابوطالب سے آپکے بچپن کے تمام حالات دریافت کئے۔

آپ کے حالات دریافت کرکے بحیرا نے جو کچھ پیشنگوئی اور علامات و حالات کو انجیل کی بشارت کے مطابق پایا اور موافق پاکر ابوطالب سے کہا کہ آپ کا بھتیجہ نبی آخر الزمان ہے اس کے بعد بحیرا نے ابوطالب کو نصیحت کی کہ حضرت (محمد صلعم) کو ہرگز ملک شام کی طرف نہ لے جانا کیونکہ وہاں آپ کے دشمن یہودی آپکو تکلیف دینگے اور بری طرح پیش آئینگے۔ اسکے بعد کہا کہ اے ابوطالب اس لڑکے کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا یہ نبی آخر الزمان ہے یہ اپنے ملک کو آزاد کریگا اور باطل رسموں کو مٹا کر خدا کے نور سے دنیا کو معمور کر دیگا

ابوطالب نے بحیرا راہب کے کہنے سے شام کے سفر کا قصد ملتوی کر دیا اور اموال تجارت کو مناسب فائدہ سے بصرہ ہی میں فروخت کر دیا کہ بصرہ بھی اوس زمانہ میں تجارت کا ایک مشہور بندرگاہ تھا اور مال کی فروختگی کے بعد ابوطالب حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو لیکر خیر و عافیت کے ساتھ مکہ کو واپس آئے

شذرات

سابق خدیو مصر حلب میں

معزز معاصر ہمدرد بحوالہ مصری نامہ نگار پانیر ناقل ہے کہ یہاں کہا جاتا ہے کہ خدیو البیو (حلب) میں ہیں جہاں اون کے قیام کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں سے وہ بہت جلد مصری سرحد کی طرف جائیں گے تاکہ حملہ آور فوج کی کمان کریں اور مصر اور اپنے تخت کو پھر فتح کرلیں۔ یہ تجویز کہ وہ فوجوں کو خود لڑائیں قسطنطنیہ میں انجمن اتحاد و ترقی کے ایک جلسہ میں پیش ہوئی تھی جس میں حملہ مصر کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی تھی اور طے ہوا کہ حملہ کیا جائے یہ خیال خوشنما ہے جو دوسری حالتوں میں غالباً عام محسوسات کو بھی اپیل کرتا اور شیخ عبدالعزیز شاویش کے قابل اور ہمہ گیر دماغ کے قابل ہے جو اس خیال کے محرک ہیں لیکن اس بات سے اندیشہ کرنے کی ضرورت نہیں کہ عباس دوم ہی حملہ آور فوج کے ساتھ ہوں گے اسلئے کہ اول تو کمیٹی اتحاد و ترقی اون پر بھروسہ نہیں کرتی اور اوس کو اندیشہ رہے گا کہ کہیں وہ ان کو دھوکہ دیکر برطانیہ کے قبضہ میں نہ پہونچا دیں۔ دوسرے یہ کہ جو لوگ ان سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان میں اتنی جرات نہیں کہ وہ ایسا خطرناک عہدہ قبول کریں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ سابق خدیو لڑائی کے موقع سے اگر بہت ہی قریب نہیں تو زیادہ سے زیادہ فوجی مرکز سے اتنے پیچھے رہیں گے کہ پوری طرح محفوظ رہیں۔ نامہ نگار مذکور کے اس بیان سے کم ازکم اونچ ولایتی ڈاک کے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ سابق خدیو جو مصر پر حملہ کرنے والی فوج کے ساتھ جا رہے ہیں۔

مصر پر ترکوں کی چڑھائی

معزز معاصر ستارہ بحوالہ ٹائمز لندن لکھتا ہے کہ یہ خبر بالکل ٹھیک ہے کہ ٹرکی کے وزیر بحر جمال پاشا اس ترکی سپاہ کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں جو مصر پر حملہ کرنے کے لئے آرہی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد مصر پر ترکوں نے صرف مظاہرہ نہیں کیا ہے بلکہ وہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ مصر پر آرہے ہیں جمال پاشا انجمن اتحاد و ترقی کے ایک رکن رکین ہیں یہ پہلے اڈانا کے گورنر تھے اور اس کے بعد کونیا کے دستہ کے کمانڈر مقرر ہوئے بعد ازاں محاربہ بلقان میں اونہوں نے ایک پوری فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی سیاسی معاملات میں ان کو خاص دخل ہے ان کی جنگی قابلیت کا اندازہ نہیں ہوا ہے لیکن یہ مسلم امر ہے کہ وہ ایک جوشیلے لیڈر اور ملک و ملت کے دلدادہ ہیں جب جرمن سفیر نے ان کو قسطنطنیہ میں اطلاع دی کہ گورنمنٹ برطانیہ نے الحاق مصر کا تہیہ کر لیا ہے تو آپ نے تجویز پیش کی کہ مصر پر فوراً ایک سپاہ روانہ کی جائے اور آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ اب ہم انگلستان سے اپنے ان دو جہازوں کا جو اوس نے روک رکھے ہیں پورا بدلہ لے سکتے ہیں۔

جرمنی و روس کی کشاکش

معزز معاصر ہمدرد اپنی ۱۴ جنوری کی اشاعت میں بعنوان اقتباسات ولایتی ڈاک بحوالہ ٹائمس لندن رقمطراز ہے کہ [illegible]

معلوم ہوتا ہے۔ ۱۰ جنوری کے جرمن اخبارات جرمنی کی اس فوج کے بھاگ آنے کو جو لوڈز کے شمال میں روسیوں کے بیچ میں گھری ہوئی تھی ایک بڑی فتح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ جرمن کا سرکاری بلیٹن بھی اس معرکہ کو ایک بہترین کامیابی کہتا ہے اور کولون گزٹ اس کو تاریخ کا ایک بہترین صفحہ بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ کئی روز کی سخت لڑائی کے بعد جرمنوں نے اس حلقہ کو توڑ ڈالا جو ان کے گرد بنا لیا گیا تھا اور وہاں سے صرف اپنے تمام زخمیوں کو ہی اپنے ساتھ نہیں لے آئے بلکہ ۱۲ ہزار روسیوں کو قید کر لائے اور ان کی ۲۵ توپیں اپنے ساتھ لے آئے۔ اور اپنی کوئی توپ وہاں نہیں چھوڑی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی جنگ کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ یہ کارروائی افسران کی بہترین سرگرمی اور فوجوں کی تنظیم اور انسان بہادری کی دلیل ہے۔ ہماری فوج کے متعلق جو یہ بیان کیا جاتا ہے کہ افسروں پر پورا اعتماد نہ رکھنے اور کافی طاقتور نہ ہونے کی وجہ سے اس نے ہتیار ڈالدیئے۔ یہ غلط ہے بلکہ وہ ایک زبردست طاقت ہے کہ جس نے اسکو اپنے خاص دستہ سے علیحدہ کرکے چاروں طرف گھیر لیا تھا حصار کو توڑ کر نکل گئی۔

اس قسم کے واقعہ کی مثال میں اخبار مذکور انگریزی فوج کے ۱۸۴۲ء کے معرکہ جلال آباد کا ذکر کرتا ہے اور جنگ فرانس (برشیا میں) ۷ دسمبر ۱۸۷۰ء کی پرشین رجمنٹ کی ایک کارگذاری کو پیش کرتا اور لکھتا ہے کہ ان اسپرٹ کا خیال کیجئے اور فوج اور اوس کے کمانڈروں کی ان کارگذاریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے کامل اعتماد کیا جاسکتا ہے اور جرمنی کو ضرور فتح ہونی چاہئے۔

ترکی افواج کے تیرہ لشکروں کی آراستگی اور اون کی تعداد

معزز معاصر ستارہ رقمطراز ہے عام طور پر لوگوں کا خیال ہے کہ ترکوں نے تیرہ لشکر آراستہ کئے ہیں اور ان کے ہیڈ کوارٹر یہ ہیں۔ قسطنطنیہ۔ ایڈریانوپل۔ روڈسٹو۔ سمرنا۔ قونیہ۔ حلب۔ یمن۔ دمشق۔ ارض روم۔ آذربائیجان۔ وان۔ موصل اور بغداد۔ نئی ترتیب فوج کے لحاظ سے تین تین ڈویژن ہر لشکر میں شامل کی گئی ہیں اور ہر ڈویژن میں تین رجمنٹیں ہیں اور ہر رجمنٹ تین بٹالین کی بنائی گئی ہے۔ ہر رجمنٹ کیساتھ مشین توپوں کی ایک کمپنی ہے اور ڈو توپخانے ہیں۔ اور ہر آرمی کار میں ایک سو دو تک رسالہ کی رجمنٹیں ہیں اسوقت ترکی فوجوں کی تعداد کا جو اندازہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے ۲۴ ہزار افسر ۶ لاکھ سپاہی ۸۰ ہزار سوار ایک ہزار ۴۸ توپیں اور ۱۰۴۴ مشین گنیں ہیں۔ یہ کل فوج تو یورپ میں رکھی گئی ہے۔ باقی ۶ ہزار افسر ۴ لاکھ سپاہ پچاس ہزار سوار پانچ ہزار توپیں اور نو سو مشین گنیں ایشیا میں موجود ہیں مگر اس سے پہلے پانیر کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے لکھا تھا کہ ترکوں نے صرف ۱۱۴ لاکھ فوج شام میں جمع کی ہے معلوم نہیں کہ اصلی تعداد فوجوں کی کتنی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہر سلطنت کا یہ ایک خاص راز ہے جسے دوسری سلطنت کے آدمی مشکل سے جان سکتے ہیں کاغذ پر کچھ ہوتا ہے اور عمل کچھ ہوتا ہے۔ بقول سول ملٹری گزٹ جب سے ترکوں کے پاس بغداد کی فوجیں آگئی ہیں وہ اور بھی سرحدات پر حملہ کر رہے ہیں۔

کاسکوں پر ترکوں کو فتح

ایمسٹرڈم ۱۶- دسمبر۔ ٹرکی کے ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ ترکوں کے ایک دستہ نے ایران میں آذربائیجان کے قریب شہر سلماس کی طرف پیشقدمی کی ہے جھیل ارمیا کے جنوبی کنارہ پر سیلڈوس کے قریب ترکی ایرانی رسالہ نے کاسکوں کی ایک رجمنٹ کو شکست دی جن کے ۹۰ زخمی اور بہت سے مقتول ہوئے۔ اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ یورمیا کی طرف روسیوں کا پیچھا کیا گیا۔ ارومیا پر ایک روسی جہاز اور سامان رسد قبضہ میں کر لیا گیا۔ اور تباہ کر دیا گیا۔ اعلان میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایران ترکوں کے ساتھ اپنے قدیم دشمن کے خلاف لڑرہا ہے۔

(پانچسر گارڈین ۱۷ دسمبر در ہمدرد ۱۲ جنوری)

بلگیریا کا ٹرکی سے اتفاق اور کابل و ایران کی حمایت

معزز ہمعصر ستارہ بحوالہ پانیر مورخہ یکم جنوری رقمطراز ہے کہ نووی رابوٹشی نامی اخبار کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ ترکی سفیر متعینہ صوفیہ حال ہی میں قسطنطنیہ واپس آئے ہیں آپنے ایک ممبر اخبار سے دوران تقریر میں بیان کیا کہ اہالیان بلگیریا اب اس امر کو بخوبی سمجھ گئی ہیں کہ ٹرکی کیساتھ متحد رہنے میں انکا سراسر فائدہ ہے ان دونوں سلطنتوں کی

[illegible]

انڈین نیشنل کانگرس کے ریزولیوشن

امسال انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ جلسہ منعقدہ مدراس میں جو ریزولیوشن پیش ہوکر پاس ہوئے ہیں ان میں سے چند ضروری ریزولیوشن درج ذیل کیے جاتے ہیں۔

صنائع کی ترقی کے لئے سرکاری امداد

آنریبل مسٹر کرشنا راؤ نے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستان میں صنائع کی ترقی کے لئے سرکار کو مالی امداد دینا چاہیئے کیونکہ اس کے بغیر صنائع کو ہندوستان میں ترقی ہونا محال ہے۔ محرک نے ریزولیوشن کی تائید میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ انگلستان میں صنعتی ترقی کی کمیٹی نے صنائع کو سرکاری امداد دینے کے ذریعہ سے ترقی دی تھی۔ اور اگرچہ انگلستان صنعتی ترقی کے میدان میں بڑھا ہوا ہے لیکن اب بھی مزید صنعتی ترقی کے لئے وہاں گورنمنٹ مالی امداد دے رہی ہے۔ گورنمنٹ مدراس نے المونیم اور چمڑا کی رنگائی کی صنعتوں کی ترقی کے لئے راستہ صاف کیا اور مدد دی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ ہند کو صنائع کی ترقی کے لئے مالی امداد دینی چاہیئے۔ اور صنعتی تعلیم کے انسٹیٹیوٹ کھولے جائیں۔ ہندوستان کو محصولات کے معاملات میں خود مختاری حاصل ہونی چاہیئے تاکہ وہ محصولات کی ترمیم و ترتیب کر سکے اگر یہ بات حاصل نہ ہوسکی تو ہندوستان کی صنعتی ترقی ہو ہی نہیں سکتی۔ پروفیسر کالے نے تائید میں زور دیا کہ مثل دوسرے ممالک کے ہندوستان کی گورنمنٹ کو بھی صنعتی ترقی کے لئے مدد دینی چاہیئے۔

ہندوستان کے صوبوں کے لئے خود مختاری

بابو سریندر ناتھ بنرجی نے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستانیوں کے خلاف دوسرے ممالک میں جو بندشیں عاید کی گئی ہیں گورنمنٹ کو ان کو دور کرانا چاہیئے۔ اور ۲۵ اگست ۱۹۱۱ء کے گورنمنٹ ہند کے مراسلہ میں جو وعدے کیے گئے ہیں ان کو پورا کرنے اور ہندوستان کے صوبوں کو خود مختاری عطا کرنا چاہیئے۔ محرک نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ ریزولیوشن گورنمنٹ کو پریشان کرنے کے لئے نہیں پیش کیا گیا۔ ہندوستان پولیٹیکل اصلاحوں کے لئے اب تیار ہوچکا ہے اور کانگریس کا یہ فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ کو جتائے کہ یہ اصلاحیں کن اصولوں پر ہونگی۔ ہندوستان کی حکومت خود اختیاری کے متعلق یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہندوستان موجودہ نازک حالت سے مستفید ہونا چاہتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ہندوستان کے فائدہ کا اس موقع جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ جنگ شروع ہونے سے پیشتر ہی ہندوستان کا ایک حق تھا اور جنگ کے بعد بھی وہ حق جاری اور قائم رہیگا۔ ۱۸۵۸ء میں شاہی فرمان میں تسلیم کیا گیا تھا۔ لارڈ ہارڈنگ نے جو سلطنت برطانیہ کے ہندوستان میں نائب ہیں۔ اپنی ایک تقریر میں اس حق کو تسلیم کر لیا ہے مجھے امید ہے کہ انگلستان کے جمہوریت پسند لوگ اس حق کے دینے کے متعلق گریز یا انکار نہیں کرینگے۔ انگلستان جو انسانوں کا بچانے والا ہے وہ ہندوستان کو بھی بچالیگا۔ مسز اینی بسنٹ نے تائید میں کہا کہ ہندوستان کا حصول سیلف گورنمنٹ کا دعویٰ جنگ سے پیدا نہیں ہوا ہے۔ بلکہ لوگوں کو حکومت خود اختیاری دلانے کی کوشش سب سے اہم سوال ہے۔ جب بوئر جیسی قوم جس نے برطانیہ سے جنگ کی تھی آزادی اور سوراجیہ کے مستحق قرار دئے گئے ہیں تو ہندوستانی جن کی تہذیب اعلیٰ ہے اور جو برطانیہ کے لئے جنگ کر رہے ہیں ان کو کیوں نہ سوراجیہ دیا جاوے۔ سوراجیہ انسانوں کا حق ہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اس آئینی حق سے محروم نہیں کر سکتی۔ مجھے امید ہے کہ ہندوستان کی وفاداری کو اب حقیقی درجہ دیا جائیگا۔

وزیر ہند کی کونسل کی اصلاح

آنریبل مسٹر کرشنا راؤ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا وہ وزیر ہند کی کونسل کو توڑ دیا جائے اور اگر اسے نہ توڑا جائے تو اس میں حسب ذیل اصلاحیں کی جائیں کہ وزیر ہند کی تنخواہ خزانہ انگلستان سے دیجائے۔ کونسل وزیر ہند کے ممبروں کو کچھ تو بذریعہ انتخاب لیا جائے اور کچھ بذریعہ نامزدگی۔ ان کے ایک تہائی ممبر ہندوستانی ہوں جنکو غیر سرکاری ہندوستانی ممبر مقرر کریں نہ کہ ان کو کونسلوں کے ممبروں کی ایک مجلس سے منتخب کرایا جائے۔ جیسا کہ لارڈ کریو کے پیش کردہ مسودہ کا منشا تھا۔ باقی ممبروں میں سے نصف ایسے پبلک آدمی ہوں جنکا ہندوستان کے نظم و نسق سے کوئی تعلق نہ ہو۔ محرک نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانگرس آج سے دس سال پہلے سے اس امر کے حصول کے لئے کوشش کرتی رہی ہے۔ وزیر ہند کی کونسل میں اصلاح کرنیکا وقت آچکا ہے۔ وزیر ہند کا پایہ نوآبادیوں کے وزیر کے برابر ہونا چاہیئے۔

نوآبادیوں میں ہندوستانیوں کے ساتھ سلوک

مسٹر نیٹسن نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ:- ہندوستانیوں کے ساتھ نوآبادیوں میں سلوک کے متعلق کوئی ایسی قرارداد پسندیدہ نہیں ہوسکتی جن میں ہندوستانیوں کیساتھ مساوات کا سلوک نہ کیا جائے۔ محرک نے اپنی تقریر میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی شکایات کی تلافی میں مدد دینے کے لئے وائسرائے ہند ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ، مسٹر گاندھی مسٹر گوکھلے کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس مطالبہ کا عنقریب قابل اطمینان فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔

لارڈ ہارڈنگ کی میعاد میں توسیع

صدر کانگرس بابو بھوپندر ناتھ باسو نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ وائسرائے ہند نے ہندوستان کی جو خدمات انجام دی ہیں یہ کانگرس ان کو نہایت پسندیدہ نظر سے دیکھتی اور امید کرتی ہے کہ ان کی میعاد میں اس قدر توسیع کیجائے جو جنگ کے بعد ان اعلیٰ اور اہم باتوں کی مناسب تکمیل کے لئے ضروری ہو جو ہندوستان کے بحیثیت برٹش سلطنت کے ایک جزو مشترک کے ہندوستان کی آئندہ حالت سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس ریزولیوشن کا کانگرس میں بڑی سرگرمی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔

ہندوستانی سپاہ کو مبارکباد

ہندوستانی سپاہ نے میدان جنگ میں بہادری کے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان پر یہ کانگرس دلی خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔ کیونکہ اس عظیم الشان جنگ میں ان بہادرانہ کاموں کے باعث وہ اپنے ملک کے لئے تمام مہذب دنیا کیطرف سے عزت حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کانگرس نے قرار دیا ہے کہ ہندوستانی سپاہ کو اور ان کی رفیق سپاہ کو دلی مبارکباد روانہ کی جائے۔ اور ان کی بہبودی اور فتح کے لئے دعا کی جائے۔ یہ ریزولیوشن صدر کانگرس نے پیش کیا اور اتفاق رائے سے پاس ہوکر اس کے فوجی حکام کیخدمت میں بذریعہ تار روانہ کرنے اور میدان جنگ کے سپاہیوں تک پہنچانیکا فیصلہ کیا گیا۔

کانگرس کا آئندہ اجلاس بمبئی میں

سر دنشا ایدلجی واچھا نے اس مطلب کا ریزولیوشن پیش کیا کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس بمبئی میں منعقد کیا جائے جو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

ترکی اور ایران

اخبار آسنٹ سے ہمعصر مسلمان کلکتہ ناقل ہے کہ ایران کے موجودہ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران ہر طرح اپنے ملک میں روس کے تعلق سے آزاد ہونا چاہتا ہے۔ آئندہ سے حکومت ایران روسیوں کو مشہد میں قدم رکھنے نہ دیگی اور حکومت کو اندرونی مشکلات کیطرف مائل کرنیمیں اس کی مددگار ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسی معاملہ پر دولت ایران نے روس کو جو یادداشت روانہ کی ہے وہ بالکل صاف ہے۔ ایران کا مقصد یہ ہے کہ روس کو ملک سے باہر کرے اور اس کے جائز مستحقین اس کے مالک رہیں روس کی موجودگی سے ایران کی ترقی میں رکاوٹ پڑ رہی ہے لوگوں کے قومی و مذہبی جذبات کو بہت کچھ صدمہ پہنچ چکا ہے اور وہ قومی معاملات میں اجنبیوں کی مداخلت سے آزردہ ہوتے ہیں۔ ایرانی سمجھتے ہیں کہ ایسی مداخلت ان کے ملک کی خودمختاری کے لئے بلائے بد ہے۔ اور کسی شخص کو شبہ نہیں ہے کہ ایک نہ ایک دن ملک کے حصے ہو جائینگے اس وجہ سے حقیقی ہمدرد قوم اپنے ملک کو بچانیکا موقعہ ڈھونڈ رہے ہیں۔

سلطنت عثمانی اور ایران کے درمیان مذہبی وحدت کی مطابقت ہے کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ خودمختار ایران جسمیں کسی اجنبی کا تصرف ہو دونوں سلطنتوں کو فائدہ ہے۔ ایران میں اجنبی لوگوں کی مداخلت سے ترکوں کا نقصان۔ مذہبی و سیاسی اسباب پر ضرور ہے کہ ترکی و ایران ایک دوسرے کی حمایت کریں۔ (الضیاء)

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات جو ہمیں معلوم ہوئے درج کئے جاتے ہیں ان کی نسبت ہم بجز موصوف لکھتا ہے کہ ولایتی اخبارات جنہوں نے ان خبروں کو شائع کیا ہے وہ بھی ان کی صحت و عدم صحت کی کوئی ذمہ داری نہیں لیتے۔ کیونکہ ان میں بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے موصول ہوئی ہیں۔ لہذا ہم بھی ان کی صحت و عدم صحت پر کوئی رائے قائم نہیں کر سکتے جو کچھ ہے بجنسہٖ حاضر ہے۔

ترک نہر سویز تک ریل تعمیر کر رہے ہیں

کوپن ہیگن۔ ۴۔ دسمبر۔ برلن کا ایک پرائیوٹ تار مظہر ہے کہ ترک جرمن انجینیروں کی زیر ہدایت معان سے نہر سویز تک ریل کی ایک فوجی سڑک تیار کر رہے ہیں۔ سنوسیوں کا لشکر نہر سویز سے ۱۵ دن کے فاصلہ پر رہ گیا ہے۔

طرابلس کی اسلامی بغاوت کو روکنے کی کوشش

برلن کے ایک پیغام میں تسلیم کیا گیا ہے کہ طرابلس میں سنوسیوں کے درمیان اطالویوں کے خلاف سخت تحریک جاری ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ طرابلس میں ہر قسم کی اسلامی بغاوت کو روکنے کی غرض سے قسطنطنیہ میں کوشش کی جا رہی ہے۔ توقع ہے کہ یہ کوششیں بار آور ثابت ہونگی۔ (معان دمشق سے مدینہ والی ریلوے پر سویز کے قریب سب سے قریب مقام ہے۔) سنٹرل نیوز ایجنسی۔ مانچسٹر گارڈین ۵۔ دسمبر

سر ایڈون پیرز کی گرفتاری

صوفیہ ۴۔ دسمبر۔ دیدی آغاچ میں قسطنطنیہ سے آنے والے معتبر مسافروں سے معلوم ہوا ہے کہ سر ایڈون پیرز کو جو شکی دار الحکومت میں یورپین بیرسٹروں کے مشہور لیڈر تھے ترکی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اور تین گھنٹے تک اپنی تحویل میں رکھا اس اثناء میں ان کے مکان کی تلاشی لی گئی۔ اور بہت سے کاغذات لے لئے گئے۔ سر ایڈون کو نوٹس مل گیا ہے کہ ۱۵ دن کے اندر ملک سے باہر نکل جائیں (رہ ۷ دسمبر)

صوفیہ ۷۔ دسمبر۔ بیان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر زنگ کو جو قسطنطنیہ میں ایک مشہور بیرسٹر تھے لیونٹ ہیرالڈ کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں آج صبح کو جگا لیا گیا اور انھیں دفتر جنگ پہنچا دیا گیا اس کے دوسرے دن بکونیا میں جلاوطن کر دیا گیا اور یہاں وہ نظر بند رہینگے۔ (رہ ۸ دسمبر)

اٹلی کے خلاف جہاد نہیں ہے

روما ۷۔ دسمبر۔ اخبار کارسپانڈنٹ نبرا بیان کرتا ہے کہ شاہ اٹلی نے آج ترکی سفیر کو باریاب کیا جنھوں نے ظاہر کیا کہ باب عالی نے اٹلی کی اس درخواست کو بنظر اطمینان دیکھا ہے کہ شیخ الاسلام کو ایک اعلان نافذ کر دینا چاہیے کہ اٹلی کے خلاف کسی قسم کا جہاد نہیں ہے۔

وادی دجلہ و فرات کی جنگ

برلن کا ایک تار ہے کہ پیام منظر ہے کہ قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دریائے دجلہ اور ہنر ویلا کے درمیان ہفتہ کے دن انگریزی فوج اتری اور اس نے ترکی مورچہ پر حملہ کیا۔ لیکن اسے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ ترکوں نے کلدار توپیں اور سامان حرب گرفتار کر لیا۔

ترکوں کی کامیابی

ایمسٹرڈم ۸۔ دسمبر۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اڈجارا کے علاقہ میں ترکی افواج نے مزید کامیابی کے ساتھ روسیوں کے خلاف جنگ کی ترکوں نے توپیں چھٹنے والے گولے، اسلحہ اور سامان حرب کی کثیر مقدار گرفتار کی۔ جنھیں دان کے مشرق میں روسی حملے بیکار ثابت ہوئے۔ مگر ترکی فوجیں سرحد سے پرے نشر کیلو میٹر (تقریباً ۸ ہزار گز) تک بڑھ گئیں اور آغند یا آبادی (شمال مغربی ایران) کے صوبہ میں روسیوں کے ایک اہم جنگی مقام پر قبضہ کر لیا۔ (مانچسٹر گارڈین ۹ دسمبر)

فلسطین میں ترکوں کی جنگی طیاری

۵۔ دسمبر کے مانچسٹر گارڈین میں مسٹر ڈبلیو تی ما سے لکھتے ہیں کہ: ” اعلی پوزیشن کے ایک شخص نے جو مجھے خبر دی ہے وہ یہ ہے کہ چار جرمن افسر بنغازی میں ہتھیاروں اور توپوں کے ساتھ موجود ہیں۔ طرابلس کے عرب کبھی تک اطالوی افواج کو پریشان کر رہے ہیں۔ اور اگر جرمن افسر انھیں اطالوی فوج پر حملہ کرنے کے لئے ابھارتے رہینگے یا اگر وہ بنغازی میں ترکوں اور عربوں کو مصری سرحد پر بڑھنے کے لئے اکساتے رہینگے۔ تو وہ اس صورت میں اٹلی کی غیر جانبداری کی خلاف ورزی کرینگے۔ جس کا روما میں سخت نوٹس لیا جائیگا۔ جرمنوں کی ریشہ دوانی کی کوئی انتہا نہیں فلسطین میں ترکوں کا طرز عمل نہایت سخت ہے۔ یافہ میں اتحادی سلطنتوں کی رعایا پر ہر ایک قسم کا ظلم کیا جا رہا ہے اور یہودیوں کا تمام مال و متاع چھینا جا رہا ہے۔ دشمن (ترک) فلسطین میں تمام مقامات کو مستحکم کر رہا ہے۔ کوہ لبنان کے گرد اگرد استحکامات بنانے کے لئے ۲۵۰ ترکی سپاہی بھیجے گئے ہیں اسی طرح صوبہ کے دوسرے حصص میں بھی فوج بھیجی گئی ہے۔ تاکہ کسی حملہ آور فوج کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے دمدمے اور فوجی استحکامات تعمیر کریں“

خدیو المعظم اور قیصر جرمنی

برلن کے ایک تار کے مطابق جرمن اخبار ”دوئش ٹرننگ“ کے ایک نامہ نگار نے خدیو المعظم (سابق خدیو مصر) سے ملاقات کی۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ:۔

”خدیو المعظم پورے وثوق کے ساتھ واقعات کے نشو و نما پانے کا انتظار کر رہے ہیں اور انھیں کامیابی حاصل کرنے کا بالکل شبہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ مصر میں انگریزوں کے خلاف حملہ کرنے کی تدابیر نہایت احتیاط کے ساتھ عمل میں لائی گئی ہیں۔ خدیو المعظم نے ایسی باتیں بیان کیں جن سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ انگریز مصر پر بیجا تشدد کر رہے ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا کہ اقتصادی دنیا میں اس تشدد کا کیا اثر ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ اس تشدد کی وجہ سے مصر میں سوائے برٹش مال کے اور کسی مال کی درآمد ناممکن ہو گئی تھی۔ سیاسی دباؤ کے اٹھ جانے سے اقتصادی دباؤ بھی جاتا رہیگا۔ اور جرمنی بھی مصری منڈی میں اپنی جگہ حاصل کرنے کیلئے آسکیگا۔“

خدیو المعظم قیصر ولیم کی شخصیت اور سیاسی کوششوں کے متعلق بہت تپاک کے ساتھ ذکر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں ان کی اسلام سے ہمدردی رکھنے کے باعث ہمیشہ سے ان کا احترام کرتا رہا ہوں۔ (رہ ۱۱۔ دسمبر)

برلن میں ترکی مشن

ایمسٹرڈم ۱۰۔ دسمبر۔ ”ٹلغراف“ کو برلن سے معلوم ہوا ہے کہ دو سربرآوردہ ترک جن کے نام سیل شرنیت اور محمد عاکف بے ہیں قسطنطنیہ سے ایک خاص مشن لیکر برلن پہنچے ہیں۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی چیمبر کے صدر نے جرمن پارلیمنٹ کے پریزیڈنٹ کے برقی پیغام ہمدردی کا جواب دیتے ہوئے چیمبر کے نام سے یہ ظاہر کیا ہے کہ مسلمان اس وقت تک لڑتے رہینگے جبتک کہ انھیں دائمی امن نصیب ہو جائے۔ اور آئندہ تکلیف دہ حملے سے محفوظ نہ ہو جائیں (ریوٹر ۱۱۔ دسمبر)

ترکوں نے پسپا کر دیا

انگریزی فوج کے ایک دستہ نے دریائے دجلہ اور نہر سوایک کے درمیان کے ترکی مورچوں پر ہفتہ کے دن حملہ کیا مگر ترکوں نے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ ترکوں نے توپوں اور سامان رسد پر قبضہ کر لیا۔ انھوں نے ۳۰۰ روسی قیدیوں کو بھی گرفتار کیا جو اس پل پر قبضہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ جو ہمارے قبضہ میں تھا۔ جو کچھ آدمی بچے رہ چھپ رہے مگر ہم نے ان کو زبردستی نکال لیا۔

ترکوں نے روسیوں کی توپیں وغیرہ چھین لیں

برلن ۹۔ دسمبر قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اڈجارا کے نشانات میں حال میں ایک جدید لڑائی ہوئی ہے جسمیں ہماری افواج کو کامیابی ہوئی۔ ہم نے روسیوں سے بہت سی توپیں۔ بم اور سامان چھین لیا۔ روسیوں کا حملہ جھیل وان کے مشرق میں ترکی سرحد پر کامیاب ہوا۔

آسٹروی اور جرمن آبادی مصر سے نکالدی گئی۔

قاہرہ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ جرمن اور آسٹروی آبادی کو مصر سے نکال دیا گیا ہے اور پندرہ ہزار آدمی سائپرس بھیجے گئے ہیں۔

گونیا پر روسی فوج اتارنے کی کوشش

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ روسیوں نے گونیا پر باطوم کے جنوب میں ایک پارٹی کو جہازوں کی توپوں

کی حفاظت میں آتارنا چاہا۔ مگر حملہ آور فوج کو پسپا کیا گیا۔ ہم نے ریحہ ٹیپ پر دو توپیں گرفتار کیں۔ سنوسیوں نے حملے پسپا کئے گئے۔

سنوسیوں کے متعلق شیخ سنوسی اور ترکوں کا مشورہ

عنقریب ایک جلسہ منعقد ہونے والا ہے جس میں شیخ سنوسی اور ترکوں کے نمائندے کانفرنس کر کے سنوسیوں کے طرز عمل کے متعلق مشورہ کرینگے۔

فان ڈر گولٹز کی آمد قسطنطنیہ میں

صوفیہ ۱۰ دسمبر۔ فیلڈ مارشل فان ڈر گولٹز جرمن کے بیٹے یہاں جنگی ناہی ہیں قسطنطنیہ جاتے ہوئے آج یہاں ٹھہرے ہیں۔ جہاں انھوں نے بیان کیا کہ وہ قصر سلطانی کے ایک کمرے میں رہینگے اور وائسرائے کے فرائض ادا کرینگے۔ انور پاشا کے بھائی نوری بے ان کے نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ ترکی اخبارات فیلڈ مارشل کی جنگی اور ملکی خدمات کی پر زور لہجہ میں تعریف کرتے ہوئے ان کا گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کر رہے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ ترک اپنی سابقہ امید کو پورا کرینگے اور جنگ بلقان کی شکستوں کی تلافی کرینگے۔ (یہ ایک جرمن جنرل ہے)

طرابلس میں جرمن سازش

میلان ۱۰ دسمبر۔ طرابلس سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جو مظہر ہے کہ صورت حالات بہت خراب ہوتی جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ ضروری ہوگیا ہے کہ مدافعت مشکل آسان کرنے کی غرض سے اطالوی افواج کے دستوں کو واپس بلا لیا جائے۔ طرابلس کے عربوں میں اس تبدیلی کی ترقی کو جرمنوں کی طرف سے منسوب کیا جا رہا ہے۔ جو اطالیوں کے خلاف جوش پھیلا رہے ہیں۔ اس سازش میں جرمن سفیر بھی شریک ہے۔ جو پہلے جرمن اسٹاف کا ایک افسر رہ چکا ہے۔ (ریوٹر ایجنسی ٹائمز ۸ دسمبر)

طرابلس میں بے چینی

میلان ۹ دسمبر۔ گورنمنٹ نے لوگوں کے خوف زدہ ہونے کے خیال سے سائرینیکا کی خبروں کی اشاعت بند کر دی ہے۔ لیکن پرائیوٹ خبریں مظہر ہیں کہ وہاں کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے۔ آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن ایجنٹ اس تشویش کو پھیلا رہے ہیں۔

کیا چاؤ چین کے حوالہ نہیں کیا جائیگا

ٹوکیو ۹ دسمبر۔ جاپانی پارلیمنٹ (ڈائٹ) کے پہلے اجلاس میں کیا چاؤ کے چین کو دوبارہ دینے کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ فریق مخالف نے دریافت کیا کہ آیا ممالک کے آخری فیصلہ کے وقت کیا چاؤ چین یا دیگر کسی سلطنت کو دوبارہ واپس کیا جائیگا؟ اور آیا جاپان کے الٹی میٹم بنام جرمنی میں کیا چاؤ کے چین کو دیئے جانیکا جو ذکر تھا اس کی وجہ سے جاپان ایسی کاروائی کرنیکا پابند تو نہیں ہے۔

وزیر خارجہ بیرن کیٹو نے جواب دیا کہ کیا چاؤ کے مستقبل کے متعلق جو سوال کیا گیا ہے اس کا فی الحال جواب نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن یہ صراحت کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے کہ جاپان نے اس مسئلہ پر کسی اجنبی سلطنت سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ الٹی میٹم کا مقصد یہ تھا کہ کیا چاؤ جرمنی سے واپس لیا جائے اور اس طرح مشرق بعید میں امن قائم رکھا جائے۔ جنگ کے بعد کیا چاؤ کو دوبارہ چین کے حوالہ کرنیکا خیال تک بھی نہ تھا۔ اور نہ الٹی میٹم میں اس کا ذکر تھا۔ (ریوٹر ٹائمز ۱۰ دسمبر)

حقائق حاضرہ

(۱)

پرشیا جرمنی کے وزیر تعلیم نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے قومی مدارس کے نصاب میں جنگ کے بڑے بڑے واقعات شامل کئے جائینگے۔ وزیر موصوف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر مدرسہ کو حتی الامکان اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کمسن طالبعلموں کے دلوں میں زمانہ کے اہم واقعات کا نقش بٹھائے۔ وزیر تعلیم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جو میدان جنگ میں نہیں جا سکتا ان لوگوں کی شکرگذاری کے فرض سے سبکدوش ہو سکتا ہے جو ملک کے لئے اپنا خون بہا رہے ہیں۔ اور وہ فرض یہ ہے کہ ابنائے وطن میں ان لوگوں کے بہادرانہ کارناموں کے قصوں کی اشاعت کی جائے۔ سکول کے ہر بچہ کا سب سے اعلیٰ اور شریف ترین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے دل میں حب وطن کا بیج بوئے جو آئندہ زمانہ میں بارآور ہوگا۔ اگرچہ تعلیم کے عمولی نصاب میں جنگ کے اسباق سے کسی قدر ہرج ہونیکا احتمال ہے لیکن جو فوائد ان سے حاصل ہونگے وہ اس کمی کی پوری تلافی کر دینگے۔

(۲)

یہی سپرٹ انگلستان کے مدبرین اپنی قوم کے ہر فرد میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ لارڈ رابرٹس آنجہانی نے تین چار سال ہوئے سلطنت کے تحفظ کے لئے اس بات کو ضروری قرار دیا تھا کہ برطانیہ کے ہر باشندہ پر فوجی خدمت لازمی کر دیجائے۔

(۳)

اب جبکہ گورنمنٹ کو ہندوستانیوں کی وفاداری پر پورا بھروسہ ہو گیا ہے اور وہ گرمی سے کرمی آزمائش میں پورے اترے ہیں ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ گورنمنٹ اس مسئلہ کی اہمیت پر غور کریگی۔ کہ ہندوستانیوں کو والنیٹر بنایا جائے۔ ہم ہمعصر بنگالی کے اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں کہ سلطنت کے حفاظت کے معاملہ میں ہندوستانیوں کو اپنے فرائض کی بجا آوری کا پورا موقعہ دینا چاہیئے۔ اگر آج سے دس سال پہلے بھی والنیٹر مسئلہ جاری ہوتا تو ہندوستان اس وقت کم سے کم ۲۵ لاکھ والنیٹر میدان جنگ کیطرف بھیج سکتا۔ یہ تعداد دشمن کے جنگی جوش کو پورے طور پر ٹھنڈا کر سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فرزندان ہند نے اپنی وفادارانہ روش اور مالی امداد سے گورنمنٹ کے ایک بڑے بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے۔ لیکن ہر انسان ہر خاندان ہر قوم اور ہر سلطنت کو اپنی زندگی میں اگر سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مرتبہ ضرور ایسے ناگوار اور غیر مترقبہ واقعات پیش آتے ہیں جن کی بلا سوائے قوت بازو کے کسیطرح نہیں ٹل سکتی۔ جو قومیں حقیقی معنوں میں زندہ رہنا چاہتی ہیں انھیں مختلف صورتوں میں اس قوت کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہم میں یہ طاقت پیدا کرے جو ضرورت کے وقت خود اسی کے کام آئیگی۔

دشمن کے ممالک سے خط و کتابت

ذیل کا اعلان شائع ہوا ہے:-

دشمن کے ممالک کو پرائیوٹ خطوط غیر جنبہ دار ملکوں کے راستہ سے محکمہ احتساب کے معمولی شرائط کے ساتھ بھیجے جا سکتے ہیں۔ اتحادی اور غیر جنبہ دار ملکوں کے برطانوی رعایا میں سے جو شخص اپنے ان دوستوں سے خط و کتابت کرنا چاہے جو دشمن کے ملک میں ہوں اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنے خطوط غیر جنبہ دار ملک میں جو دوست ہوں ان کے یا کسی ایجنسی کے ذریعہ سے بھیجے۔ اور جو لوگ کسی ایجنسی کے ذریعہ سے خطوط بھیجنا چاہیں وہ خود اپنے لئے کوئی ایجنسی پسند کر لیں۔

اس قسم کے جو خطوط دشمن کے ملک کو بھیجے جائیں وہ جہاں تک ممکن ہو مختصر ہوں۔ اور ان میں سوائے ذاتی معاملات کے اور کوئی ذکر نہو۔ علاوہ بریں وہ صاف انگریزی۔ فرانسیسی یا جرمن زبان میں لکھے ہوئے ہوں۔ جو شخص کسی غیر جنبہ دار ملک کے راستہ سے دشمن کے ملک کو خط بھیجیں ان کے لئے خط کے آخر میں اپنا پورا نام و پتہ لکھنا لازمی ہے۔ ان کو اپنے خط براہ راست کسی ایجنسی کے ذریعہ سے محکمہ احتساب کو بھیجنے چاہئیں۔ ہر حالت میں لفافہ کھلا ہونا چاہیئے۔ اس قسم کے خطوط پوسٹل سنسر جو بمبئی کلکتہ۔ مدراس کراچی اور رنگون میں متعین ہے روانہ کرنے کے لئے لے لیگا۔

اس قسم کے جس خط کو محکمہ احتساب بھیجنا پسند کریگا اس پر مہر کر کے روانہ کر دیگا۔ اور جس خط کو روانگی کے قابل نہ سمجھیگا اس کو بھیجنے والے کے پاس واپس کر دیگا۔

سرحدی معرکہ

دہلی ۱۰ جنوری افغانستان کی خوست وال رعایا یعنی تبائل زدران تانی۔ گوربز کیزدے بوبینہ ذول جو خوست میں جمع ہو رہے تھے وادی ٹوچی میں شمالی وزیرستان کی ملیشیا چوکی سپینا خیسورا پر ۷ جنوری کی صبح کو حملہ کیا ملیشیا کی کمک پہنچ جانے پر سرکاری فوج نے فی الفور حملہ کر کے سرحدیوں کو مزدک کے بالائی ڈھلوانوں کیطرف بھگا دیا۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ صرف قتل ہی اسی ہوئے۔ ہماری طرف ایک افسر کپتان جو ٹھم اور پانچ سوار ہلاک اور ایک سپاہی زخمی ہوا میرانشاہ پر حملہ کرنیکے جرم میں پچھلے دنوں خوست والوں کو جو سزا دیگئی تھی یہ حملہ غالباً اسی کے انتقام میں ہوا سرحدی جماعت منتشر ہو گئی۔

ووکنگ (لندن) میں ایک صاحب کشف خاتون کا مسلمان ہونا

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو مبارک ہو اور بہت بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ و تبارک نے خود اپنے کرم سے اسلام کی تبلیغ اپنے ہاتھ سے شروع کی ہے۔ ایک خاتون نے تھوڑے عرصے خط و کتابت ہو رہی تھی اور انکو رسالہ اور دیگر کتب بھیجی جاتی تھیں وہ ۶ سال سے ہو کر یہی ہیں اور اپنے اسلام کا ذریعہ ہمارے وعظ وغیرہ نہیں بتاتے ہیں بلکہ ذیل کا کشف اور انکشافات ربانی اسکی وجہ بتلاتے ہیں جنکی بنا پر انہوں نے اسلام اختیار کیا۔ وہ کہتی ہیں کہ کئی سال ہوئے میں نے دیکھا کہ گھمنڈ بادل میں ایک آسمان میں ہے ہلال نہایت شان سے نکلا ہے۔ میں نے دیکھا اسوقت مجھے اسلام کا علم نہ تھا لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہلال کیا تھا اسلام تھا جو باطل کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے نمودار ہوا۔ اور مجھے اسوقت الہام ہوا کہ تیری تمام کلفت اور تکلیف اس سے دور ہو جاویگی۔ ازاں بعد وقتاً فوقتاً تکلیف کے وقت مجھے یہی ہلال دکھائی دیتا رہا ہے۔ اب میں نے پھر ہلال کی زیارت کی اور محسوس کرتی ہوں کہ اسلام میرے سینے میں امن اور آرام دے رہا ہے فالحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرتی ہوں۔ دل میں ایک جوش ہے کہ کبھی دن مسجد میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ عبادت الٰہی کا موقعہ مل جائے۔ اسلام نے میرے تمام رنج و محن کو دور کر دیا ہے۔ قلب میں طمانیت اور تسکین پیدا ہو گئی ہے میں غم و الم کا شکار تھی اب اس وقت راحت ہے کہ میں خود اس تبدیلی پر حیران ہوں۔ دیر ہوئی مجھے الہام ہوا تھا اگر تم وفادار رہیں تو تمھیں نور کی طرف ہدایت کیجاویگی۔ مجھے بتایا گیا کہ تم ہمیشہ بیدار رہو اور دعا مانگتی رہو ایک شخص ملیگا جو موجب ہدایت کا ہوگا۔ ملاقات پر میں آپ کو تفصیلاً بتاؤنگی کہ کیا کیا نظارے دیکھے اور کیا کیا القا ہوئے کہ مجھ پر عجب حالت طاری ہوتی ہے اور علم کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اکثر ہلال کی زیارت ہوتی ہے۔ ایک دفعہ میں اسلام کے متعلق غور کر رہی تھی تو حالت طاری ہوئی اور حکم ہوا کہ یہی وہ نور موعود ہے اسکو قبول کر لو۔ آگے بڑھو پیچھے مت دیکھو۔ ایک شام میں نے اپنے آپ کو مسجد کے باہر دیکھا جو سفید پتھر کی بنی ہوئی تھی اور ایک نرالی شان سے چمک رہی تھی۔ میں بس کوشش کر رہی تھی کہ مسجد کے اندر جاؤں یا نہ تو اسوقت ایک برقعہ پوش عورت نمودار ہوئی اور آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد کے اندر لے گئی اور کہا کہ یہ دروازہ ہے اور یہ راستہ ہے۔ پھر ایک دفعہ میں نے اس عورت کو دیکھا کہتی تھی کہ تم ایمان لے آؤ اور اخلاص سے ایمان لے آؤ۔ اس وقت اس عورت کے ہاتھ میں قرآن کریم تھا اور میں گویا عالم بیداری میں اسے دیکھ رہی تھی اس نے کہا کہ میرا نام نور ہے اور تمھیں نور دکھلانے کے لئے مامور ہوں میں ایک دن میں تمہارے ساتھ چلکر راستہ دکھلاؤنگی۔

الحمد للہ رب العٰلمین ثم الحمد للہ رب العٰلمین والسلام

خاکسار صدر الدین امام مسجد۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۱۴ء

ووکنگ میں قبرستان

بحمد اللہ وہ زمین جو قبرستان کے لئے راقم نے پسند کی تھی اس میں سے چار ایکڑ سے کچھ زائد ٹکڑا خریدا جا چکا ہے اب اس کی چار دیواری کے قائم کرنے اور اس زمین کو باغ کی صورت دینے کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اس سے آپ لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ گورنمنٹ نے امکان بھر یہاں تمام مراعات اسلامی کو ملحوظ رکھا ہے۔ جزاہم اللہ جزاءً وافراً۔ اس سے دو فائدہ ہیں ایک تو سلطنت برطانیہ کی محبت مسلمانان ہند میں بڑھیگی دوسرا ووکنگ اسلامی سنٹر مستقل کر دیا جائیگا۔ ابھی سے انگریز مرد و خاتونوں کے خط آنے شروع ہو گئے ہیں جن سے انہوں نے آمادگی ظاہر کی ہے کہ ہم قبرستان کو خوبصورت بنانے میں اسطرح مدد دینے کو طیار رہیں۔ ایک خاتون نے ایک ضخیم کتاب بھیجی ہے جس میں اس نے ہندوستان کے شاہی قبرستان اور باغوں کے نقشہ جات اور تعداد درج کی ہے اور اس نے تاج محل کے باغات وغیرہ کا ذاتی تجربہ بیان کیا ہے اور اس نے ایک باقاعدہ خط لکھا ہے کہ جس وقت قبرستان ووکنگ کو باغ کی شکل دینے اور مزین کرنے کی ضرورت ہو میں خود کام کرنے کے لئے طیار رہونگی۔ خاکسار صدر الدین

تجارب یورپ

سرکاری اطلاعات

۲

الہ آباد۔ ۴۔ جنوری ۱۹۱۵ء

روس ۲۔ جنوری کا ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسی بزورا اور راوکا دریاؤں پر جرمن خندقوں سے نکال دیئے گئے جنہیں انھوں نے حال ہی میں قبضہ کر لیا تھا۔ اور جو مابین دو سیزہا متصل دریائے پلیکا و کیلس واقع دریائے نیڈا ہیں۔ زرہ اور دکے پر روسیوں نے چند آسٹرین مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ بمقام بوکو دینا آسٹرین پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

۳

الہ آباد۔ ۵۔ جنوری ۱۹۱۵ء

روس تاریخ ۴ جنوری کو یہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا کہ ۲۔ جنوری کے علی الصبح کئی جرمن فوجیں دریائے بزورا کو عبور کرتی ہوئی پائی گئیں۔ روسیوں نے انپر حملہ کیا اور قریب قریب ہلاک کر ڈالا یکم جنوری کی رات کو دریا کے جانب شمال و مشرق جنگ نا شروع ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ جرمن کو چند خندقیں جنپر انھوں نے قبضہ کر لیا تھا خالی کرنا پڑا۔ دسچولا کے جانب جنوب داوین کے قریب اور بمقام بولیمان جرمن کے حملے پسپا کر دیئے گئے۔ مجموعی طور پر پولینڈ میں جنگ کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے۔

ٹرکی ۴۔ جنوری کا ایک روسی تار مظہر ہے کہ روسیوں نے کاکیشیا میں بمقام سرکمیش ۷۰۰ سپاہی اور ۴۰ افسروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ انھوں نے کئی ٹرکی مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور کئی پہاڑی توپیں چھین لی ہیں۔

ہندوستانی سپاہیوں کے لئے عطیہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب ریوان نے یہ معلوم کر کے کہ یورپ میں ہندوستانی سپاہی پالے کی سردی کی وجہ سے جسم پھٹ جانے سے تکلیف اٹھا رہے ہیں ویسلین خریدنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ عطا کیا ہے۔ حضور وائسرائے نے اس عطیہ کو بہت شکرگذاری کے ساتھ قبول فرمایا ہے۔

۴

الہ آباد۔ ۶۔ جنوری ۱۹۱۵ء

مغربی میدان جنگ ۴۔ جنوری کا پیرس کا ایک سرکاری تار مظہر ہے کہ سرنی کے علاقہ میں بالائی حصہ آلسیک میں جنگ فاش ہوئی ۳۔ جنوری کی رات کو بمقام اسٹینبیک گرجا کے قریب دھاویں فرانسیسیوں سے کچھ حصہ نکل گیا۔ لیکن انھوں نے اس نکلے ہوئے حصہ کو پھر لے لیا۔ اور صبح کو تمام موقع پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔ سرنی کی لڑائی اسی طرز کی تھی کہ خندقوں کے قبضہ میں تین مرتبہ تغیر و تبدل واقع ہوا۔ اور آخر میں فرانسیسیوں کے قبضہ میں رہیں۔

روس ایک روسی سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۳ جنوری کو تمام دن دریائے وسچولا کے بائیں جانب کوئی اہم تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ۲۔ جنوری کی رات کو بمقام بولیماف سخت لڑائی ہوئی۔ جہاں جرمن ایک روسی خندق میں داخل ہو گئے۔ لیکن فوراً ہی نکال دیئے گئے۔ جرمن نے چھ توپیں چھوڑ دیں اور بہت سے قیدی قبضہ سے نکل گئے۔ روسیوں نے گلیشیا میں مزید کامیابی حاصل کی۔ اور ایک ہزار قیدی گرفتار کئے گئے۔

بحری ۱۵۔ دسمبر کو ایک برطانوی جنگی جہاز اور ایک کروزر نے مشرقی افریقہ میں جرمن کے بندرگاہ دار السلام پر گولہ باری کی اور سخت نقصانات پہنچائے۔ بندرگاہ میں جو جرمن جہاز موجود تھے بالکل بیکار کر دیئے گئے۔ اور چھ یورپین اور بارہ وہاں کے باشندے گرفتار کئے گئے۔ انگریزوں کا ایک مقتول ہوا۔ اور بارہ مجروح ہوئے۔ خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمن کا مسلح تجارتی جہاز کرونپرنز ولہلم نے ایک برطانوی اور تین فرانسیسی تجارتی جہازوں کو بحر اٹلانٹک میں غرق آب کر دیا ہے۔

۵

الہ آباد ۷۔ جنوری ۱۹۱۵ء

مغربی یورپ میں جنگی کارروائی ۵۔ جنوری کی رات کا

ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ وہ جرمنوں کے تسلیل کے عہدہ جو کہ سینٹ مہیل کو جاتی ہیں تہمو فوجوں نے ایک کان اور چند خندقوں پر قبضہ کر لیا۔ شمال سینٹ مہیل پر غض سے جانب جنوب و مشرق قریب ۲ میل کے فاصلہ پر علاقہ ہے کہ ہم پر ستی بیخرات ... اور یارش ... سے ...

... ۹ جنوری ۱۹۱۵ء

مغربی یورپ میں جنگی کارروائی

۷ جنوری کو پیرس کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ پیرس کے جانب جنوب و مشرق ... تنزیب تو پخانہ کی سخت لڑائی ہوئی اور علاقہ السپیر ... انگلش کے قریب ... جنگل میں متحدہ فوج نے خفیف ترقی کی ہے۔

... ۹ جنوری ۱۹۱۵ء

مغربی یورپ میں جنگ

پیرس کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۷ جنوری ... سے پہلے لیپر کے ... تو پخانہ کی لڑائی ہوئی متحدہ فوج کے تو پخانہ نے چند جرمن ہوائی جہازوں کو جو فرانسیسی ساحل پر ڈنکرک کی جانب اڑے جا رہے تھے بھگا دیا۔ ... کے قریب جرمن کا ایک سخت حملہ پسپا کر دیا گیا۔ جرمن نے متحدہ فوج کی ایک خندق کو لے لیا لیکن ایک شاندار حملہ کر کے اس پر پھر قبضہ کر لیا گیا۔ اور جرمن کے مورچوں کا کچھ حصہ تباہ کر دیا گیا۔ ... کے جانب شمالی جرمن سرحد کے قریب ... متحدہ فوج نے جرمن کی اصلی لائن کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا۔ جرمن علاقہ میں فرانسیسی بمقام ... اپنے مقامات پر مستحکم ہیں۔ ... کے قریب جرمن کے چند حملوں کو بآسانی پسپا کر دیا گیا۔ انہوں نے ... السکر کے قریب بھی کچھ ترقی کی ہے ... کے مغرب جانب قریب ۲ میل کے فاصلہ پر جنگلوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۷ جنوری کو علاقہ گون میں بمقام ... نیز ضلع ... اور اس پہاڑی پر جہاں سے ... بمقابلہ ... جرمن نے سخت حملے کئے وہ سب ہر ایک مقام پر پسپا کر دئے گئے۔

روس — ایک روسی تار مظہر ہے کہ مشرقی پروشیا کے جنوبی سرحد پر ملاوا کے قریب بمقام ... روسیوں نے یکایک ایک حملہ کر کے ایک جرمن فوج کو ترتیب و ترتیب ہلاک کر ڈالا ... مقام کو دینا پڑے ... جا قبضوں پر قبضہ کر لیا جن میں سے دو صوبے ٹرانسلوینیا کے خاص ... پر واقع ہیں ...

... ۱۱ جنوری ۱۹۱۵ء

روس — ۹ جنوری کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ... اور موگیلیے کے ... قریب دریائے ... کے بائیں کنارے پر جنگ واقع ہوئی۔ روسی اپنے چند آگے کی خندقوں سے ہٹا دئے گئے تھے جس پر انہوں نے بعد کو سنگینوں سے حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔

کارزار یورپ

ترکوں کی سخت شکست

لنڈن۔ اخبارات روسی فتح کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ تازہ ترین روسی اعلان ترکی شکست کی پوری تصدیق کرتا ہے۔ روسیوں نے بہت سی توپیں اور گولہ بارود حاصل کیا۔ ترکوں کے مقتول اور مجروح سپاہیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

پیٹرو گراڈ۔ ساری کمیش پر ترکوں کو جو شکست ہوئی ہے اس کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اپنی واپسی کا راستہ محفوظ رکھنا چاہا مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ کارس اور ساری کمیش کے درمیان حصہ ریلوے جو منہدم ہو گیا تھا پھر درست ہو گیا۔ اور رسد و رسائل پھر جاری ہو گیا ہے۔

پیٹرو گراڈ۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی ڈویژنل کمانڈر جو کوہ قاف میں گرفتار ہیں ستر ہویں و اٹھارویں و انیسویں ڈویژنل سے تعلق رکھتے تھے جو سپہ سالار کے ساتھ متعین تھیں۔

بلغاریہ اور رومانیہ کا اتحاد

یہ امید کی جاتی ہے کہ ماورائے کوہ قاف میں ترکوں کی شکست بلقان کی موجودہ قومی حالت پر بہت جلد یقینی اثر کریگی۔ اب بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہمی تنازعات کو رفع کرنیکی ایک عام خواہش ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریہ اور رومانیہ اپنے موجودہ جھگڑوں کو طے کرنے کی کامیابی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔ بلغاریہ اور رومانیہ کے بادشاہوں کی ملاقات کی تجویز بھی ہے۔

البانیہ میں بے چینی

روما۔ البانیہ کی شورش ترقی کر رہی ہے۔

اردہان اور ساری کمیش پر خوفناک جنگ

پیٹرو گراڈ۔ کمک پہنچنے پر روسیوں نے ترکوں پر حملہ کیا جو اردہان میں جمع ہو رہے تھے اور انہیں کامل شکست دی اور آٹھویں رجمنٹ کا جھنڈا گرفتار کیا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ترکی فوج نے ساری کمیش پر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ ہماری فوجوں کا یہ کام تھا کہ ... کے محاذ پر دشمن کی بڑی قوت کو آنے سے روکیں اور ایسی مضبوط روک قائم کردیں جو ساری کمیش میں ترکوں کی نویں اور دسویں جیش کو شکست دے سکے۔ باوجود سخت جاڑے اور برف کے ہماری فوجوں نے شاندار کام کیا۔ ترکوں کے بے انتہا اور پر جوش اور حملوں کو پسپا کرنے کے بعد انہوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا اور ان کے تقریباً سالم جیشوں کو تباہ کر دیا۔ اور باقیوں کو گرفتار کر لیا اور سامان حرب اور کثیر التعداد توپیں گرفتار کیں۔ ان کا تعاقب جاری ہے۔

ہوائی جہازوں کی سرگرمی

۳ جنوری۔ کل ہوائی جہاز فرانس کے مختلف مقامات پر جن میں ... بھی شامل ہے گذرے لیکن وہ بھگا دئے گئے۔

آسٹریا کی شرائط صلح سرویا کیلئے

لنڈن ۹ جنوری۔ اخبار ... کا خاص تار اخبار مارننگ پوسٹ کے خاص نامہ نگار روما کو معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا ہنگری کی طرف سے حال میں جو شرائط صلح سرویہ کو پیش کی گئی تھیں ان میں دو بڑی شرطیں یہ شامل تھیں (۱) آسٹریا ہنگری سرحدی علاقہ کی حالت موجودہ کے جیسی کہ وہ اس جنگ کے آغاز میں تھی برقرار رہنے پر رضامند تھا۔ (۲) شہنشاہ فرانسس جوزف کی گورنمنٹ سرویا کو ساحل اڈریاٹک تک پہنچنے کا اطمینان دلانیکا ذمہ لیتی تھی جسکو حاصل کرنا اہل سرویا کے بطور نتیجہ جنگ بلقان منشا و خاطر تھا۔ ساحل (اڈریاٹک) کا جو حصہ آسٹریا ہنگری نے اس آخرالذکر شرط میں سرویا کو پیش کیا تھا وہ ڈرزو سے سرحد ... تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ یاد دلانا مناسب ہوگا کہ آسٹریا ہنگری کی مداخلت ہی سرویا کو اس ساحلی علاقہ تک رسائی نہ دینے کے متعلق تھی۔ جس نے اتحاد بلقان میں رخنہ ڈالا۔ اور اس کی وجہ سے دوسری جنگ بلقان واقع ہوئی۔ آسٹریوں کی یہ کارروائی ہی سربیوں میں آسٹریا ہنگری کی نفرت اس قدر بڑھانے کی ذمہ دار تھی جس کی وجہ سے یورپ میں موجودہ جنگ کی آگ مشتعل ہوئی۔

کارڈینل مرسیئر کی گرفتاری

روما۔ ۹ جنوری۔ جرمنی نے حکومت خانہ پوپ کو کارڈینل مرسیئر کے متعلق کا ایک تشریحی بیان دیا ہے اس امر کی تردید کی گئی ہے کہ کارڈینل گرفتار کئے گئے یا اپنے محل میں روکے رکھے گئے۔ اور لکھا ہے کہ جرمن حکام کو امن و انتظام برقرار رکھنے کا نازک انتظام سپرد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کارڈینل مرسیئر سے ایک نہایت مؤدبانہ طریق میں یہ چاہا کہ وہ ایک ایسے رویہ سے محترز رہیں جو (ان کے قیام امن) کے کام کو نازک بنا دیتا ہے اور جس سے آبادی کو خطرہ پیش آنے اور خونریزی تک نوبت پہنچنے کا احتمال ہے۔

برطانیہ میں لازمی فوجی خدمت کا خیال

لنڈن ۹ جنوری۔ دارالامرا میں لارڈ ہالڈین نے ایک موثر تقریر میں یہ امر ذہنشین کیا کہ برطانیہ کے فوجی دفتری انتظامات ایسے رکھے گئے ہیں کہ وہ حسب ضرورت وسعت حاصل کر لینے کے قابل ہیں۔ یہ توسیع کا کام اب لارڈ کچنر انجام دے رہے ہیں اور ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ وہ کامیابی کا یقین پیدا کرنے کے لئے دہی ہر ایک چیز لڑے میں ڈالدے۔ لارڈ ہالڈین نے رنگروٹوں کی بھرتی کے رضاکارانہ طریق کی عظیم الشان کامیابی کو سراہا اور یہ یقین ظاہر کیا کہ رضاکارانہ بھرتی کا طریقہ تمام ضروریات کو پورا کریگا۔ تاہم اگر لازمی قومی خدمت کی ضرورت پڑی تو ہم اس کو اختیار کر لینگے۔ انہوں نے مشرق و مغرب میں اتحاد ...

ٹرکی کیوں شریک جنگ ہوا؟

لندن ۹ جنوری۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص نامہ نگار شملہ سے اطلاع دیتا ہے کہ ایک بلدتی آرنج بک شائع ہوئی ہے جس میں وہ تمام خط و کتابت شائع کی گئی ہے جو ٹرکی شریک جنگ ہونے سے پیشتر کی گئی تھی۔ ۱۰ ستمبر کو ایمر دی گیرز نے یہ اطلاع دی کہ انور پاشا کو جرمنی سفیر کے پاس سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ٹرکی جرمنی کے حلیف کی حیثیت میں مصر پر حملہ کردے اور اوڈیسہ میں بھی فوجیں اتار دے۔ اسکے جرمن سفیر کا انور پاشا اور طلعت بے (وزیر داخلیہ) کی گفتگو ہوئی اور ایک معاہدہ پر دستخط کئے گئے جسکی رو سے ٹرکی کی طرف سے یہ اقرار کیا گیا کہ جو نہیں روپیہ کی امداد جرمنی سے وصول ہو جائیگی ٹرکی جارحانہ کارروائی شروع کردے گا۔ روپیہ کی موعودہ امداد ۲۱ اکتوبر کو پہنچ گئی۔

ترکوں کی سرگرمی ایشیائے کوچک میں

لندن ۱۱ جنوری۔ پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دسویں آرمی کور کے باقی ماندہ حصے کی نیوناک حالت میں تبدیلی پیدا کرنے کی غرض سے ترکوں نے سخت جارحانہ کارروائی شروع کی ہے۔

سخت بارش سے فریقین کو تکلیف

لندن ۱۱ جنوری۔ فوجی صدر مقام کا عینی شاہد لکھتا ہے کہ موسم ہنوز گرم ہے۔ لیکن مینہ بہت کثرت سے برستا رہا ہے پانی کا مسئلہ فریقین کو تکلیف دے رہا ہے اور دمدموں سے برابر پمپوں کے ذریعہ سے پانی نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے کیچڑ کو پمپ سے نکالنا بہت مشکل ہے لیکن اس مشکل پر اب غالب آتے جاتے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمن مقام لیٹل سے آنیوالی بجلی کی مدد سے پانی نکال رہے ہیں وہ اس کوشش میں ناکام رہے کہ اپنے دمدموں میں سے پانی نکالکر ہمارے دمدموں میں ڈالدیں۔ ہوابازخبر دیتے ہیں کہ جنوب بلجیم میں پورے پورے علاقے زیر آب ہیں اور نیلا تاب و لالس خوب چڑھے ہوئے ہیں۔

۶۰ ہزار جرمن سراجیوہ کی مدافعت کو

لندن ۹ جنوری۔ اٹلی میں یہ خبریں آ رہی ہیں کہ ساٹھ ہزار جرمن سراجیوہ کی مدافعت میں مدد دینے کے لئے بوسنیا میں منتقل کئے گئے ہیں روسیوں کی گذشتہ تین دن کی رپورٹ میں ظاہر ہوتا ہے کہ گلیشیا میں کوئی مادی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ وائنا میں بیان کیا گیا ہے کہ کارپیتھین کے چند دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ اور ہر قسم کی کارروائی ناممکن ہوگئی ہے۔

ترکوں اور روسیوں کا سخت مقابلہ

لندن ۱۴ جنوری۔ پیٹروگراڈ میں کل بذریعہ ایک اعلان کے بیان کیا گیا ہے کہ قفقاز میں مقام اولتی پر فوجیں ترکی مقدمہ کے ساتھ سخت جنگ کر رہی ہیں۔ کاراگان کے مقام پر سخت مقابلہ ہوا ہے جس کا نتیجہ ہمارے موافق نکل رہا ہے روسیوں نے ایک ترکی پلٹن کو گرفتار کر لیا ہے اور دوسرے کو تقریباً نیست و نابود کر دیا ہے۔ روسیوں نے ایک ترکی توپ بھی معہ توپخانہ کے سامان کے گرفتار کی ہے

سواسون کے گرجا پر گولہ باری

پیرس ۱۴ جنوری۔ سواسون کے گرد و نواح میں برابر گرجوں کا وٹین پیش آرہی ہیں ان کے انتقام میں وہ شہر پر غضہ کے ساتھ گولہ باری کر رہے ہیں چنانچہ کلیسا پر ۲۴ گولے لگ چکے ہیں۔

پولینڈ میں شدید لڑائی

لندن ۱۲ جنوری۔ پیٹروگراڈ سے موصول ہونے والا پیغام ظاہر کرتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی جارحانہ کارروائی پولینڈ میں وارسا سے تیس میل بجانب مغرب ایک تنگ علاقہ میں مجتمع کر رکھی ہے جو صرف دس میل چوڑا ہے یہاں دو لشکر بہت بھاری توپوں سمیت جنگی کارروائیاں کر رہے ہیں جرمن لائن عملاً دریائے روکا کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ ہے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ لڑائی بوخوف کے بن کی بابت ہو رہی ہے جس پر قبضہ جمانے کے لئے جرمن اپنی تمام تر کوشش خرچ کر رہے ہیں مگر بہت سخت لڑائی بہت بھاری نقصانات اور تقریباً مسلسل گولہ باری کے باوجود جرمنوں نے کوئی بڑی ترقی نہیں کی ہے ایک رات کو (جرمنوں کے) تیرہ پیہم حملے پسپا کئے گئے دشمن جو گنجان ترتیب میں آگے بڑھ رہے تھے بالکل بھون ڈالے گئے اور پیہم دھویں حملے کے بعد لاشوں کا اتنا اونچا ڈھیر لگ گیا کہ اون سے روسیوں کا دکھاؤ رک گیا اور مجبوراً انہوں نے لاشوں کو ایسے طریق سے چنا کہ وہ کاندار نولوں کے لئے ٹیلوں کا کام دینے لگیں۔

مولانا کی صاف گوئی پر جلسہ عام میں انصاف پسند صاحب کلکٹر بہادر کا انعام

ہمعصر سیارہ نے لکھا ہے کہ سہارنپور میں صاحب مجسٹریٹ ضلع بہادر کے زیر صدارت متعلق جنگ ٹرکی جو مسلمانوں کا جلسہ ہوا تھا اوس کی تقریروں میں کہا گیا تھا کہ ہم کو ترکوں سے کچھ ہمدردی نہیں نہ وہ خادم حرمین شریفین نہ خلیفۃ المسلمین ہیں مگر سب سے آخر میں مولانا حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند نے فرمایا کہ ان مقررین کا ظاہر و باطن ایک سا نہیں معلوم ہوتا مگر خیر میں اپنی دلی کیفیت ظاہر کرنے کو بلایا گیا ہوں مجھے بچند وجوہ ترکوں سے دلی ہمدردی ہے اون کی تکلیف مسلمانوں کو تکلیف وہ اور اون کی خوشی سے مسلمانوں کو خوشی ہوتی ہے وہ خادم حرمین شریفین ہیں خلیفۃ المسلمین ہیں دینی بھائی ہیں میں اون کی امداد کے لئے ہر طرح تیار ہوں مگر ہمارے شرع میں چونکہ غدر و بدعہدی سخت ممنوع ہے اس لئے مجبور ہوں۔ اس صاف گوئی کے صلہ میں صاحب ضلع بہادر نے ایک کارتوسی بندوق قیمتی مالیتی ۱۵۰ اور سو کارتوس اور لہسنس بھی عنایت فرمایا۔

بیت المقدس ڈیلی نیوز کے حوالہ سے قومی رپورٹ لکھتا ہے کہ بیت المقدس میں تمام انگریزوں اور فرانسیسیوں اور روسیوں کو قید میں رکھا گیا ہے اور ان کے ساتھ سخت سلوک کیا جا رہا ہے ترکی سپاہ کو ان کے مکانات پر لوٹ مار مچانے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اٹلی کے سفیر مقیم اورشلیم (بیت المقدس) نے وزارت خارجہ اٹلی سے درخواست کی کہ جافہ پر جنگی جہازات روانہ کرے کیونکہ مسیحیوں کے قتل و خونریزی کا ہنگامہ واقع ہونیکا اندیشہ ہے۔ ترکی حکام نے شورش کو دبانے میں سستی ظاہر کی ہے مگر غیر طرفدار ممالک کے سفیروں نے زور دیا ہے کہ دو سپاہیوں کو جنہوں نے یونانی گرجا کو لوٹا اور ایک پادری کو قتل کیا ہے۔ عبرت انگیز سزا دینی چاہئے ان سپاہیوں کو پھانسی دیدی گئی۔ (انصاری)

فیصلہ مقدمہ ضبطی کامریڈ

مالکان ہمدرد نے دس ہزار روپیہ کی مزید ضمانت

ہنوز اس خیال سے داخل نہیں کی تھی کہ مولانا (ابو الکلام) آزاد ایڈیٹر الہلال کی طرف سے کامریڈ مطبوعہ ۲۶ ستمبر کی ضبطی کے برخلاف عدالت العالیہ کلکتہ میں جو درخواست پیش کی گئی ہے اور جس کی سماعت ۱۱ جنوری ۱۹۱۵ء کو عدالت مذکور کے سپیشل بنچ میں ہوگی جس سے توقع تھی کہ موجودہ مشکلات کے حل میں آسانی ہوگی اور اس درخواست کے فیصلہ پر "کامریڈ و ہمدرد پریس کی ضبطی ضمانت" و عدم جواز کا بھی تصفیہ ہو جائے گا اور مزید ضمانت داخل کرنے کے علاوہ ضبط شدہ ضمانت بھی غالباً واپس ہو جائے گی۔ لیکن یہ امید برعکس ثابت ہوئی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۱ جنوری کو کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک اسپیشل بنچ کے روبرو مقدمہ ہذا میں لوکل گورنمنٹ دہلی کی طرف سے ایڈوکیٹ جنرل پیش ہوئے جنہوں نے کہا کہ ضبطی کے بارہ میں گورنمنٹ بنگال نے کوئی حکم صادر نہیں کیا۔ اور اس قسم کے معاملات میں کلکتہ ہائی کورٹ مداخلت کا اختیار نہیں رکھتا بنا بریں ضبطی کے خلاف ایڈیٹر الہلال کی درخواست نامنظور ہوئی۔

ترکی افواج کی نقل و حرکت

ایتھنز ۱۰ دسمبر۔ ۴۴ ترکی آبدوز کشتیاں دہانہ باسفورس کے قریب سمندر میں پھر رہی ہیں سامان حرب اور ذخائر کی ایک کثیر مقدار اڈریانوپل بھیجی گئی ہے۔ پرانے قلعوں کی سرگرمی سے مرمت ہو رہی ہے اور جدید قلعے تیار ہو رہے ہیں ایک ترکی جیش دمشق سے روانہ ہو گیا ہے۔ اسکندرونہ میں چند دن پیشتر ۴۰ ہزار ترکی سپاہیوں کے آنے کی توقع تھی اور تین سو جرمن افسر جمعہ کے دن وہاں سے گذرے بھی تھے۔ تمام غیر جانبدار سلطنتوں کے سفراء اسکندرونہ سے چلے گئے ہیں۔ باوثوق ذرائع پر بیان کیا جاتا ہے کہ پانچویں اور چھٹے ترکی جیش مصری سرحد پر جا رہے ہیں۔ تمام مذکورہ بالا اطلاع معتبر ذرائع سے ملی ہے۔

(مانچسٹر گارڈین ۱۲ دسمبر) (از ہمدرد ۱۴ جنوری)

مقامی حالات

ہفتہ گذشتہ کی بارش سے زراعت کی حالت قابل اطمینان ہوگئی ہے

نرخ غلہ بدستور ہے۔ مخلوق پریشان ہے۔ خدا رحم فرمائے۔

اطلاع جن خریداران مدینہ کی خدمات عالیات میں بابت کے لئے اطلاعی خطوط یا وی پی حاضر ہوں وہ جلد تر توجہ فرماکر مشکور فرمائیں۔

ہر ایک کے فائدے کی بات

ماہ جنوری ۱۹۱۵ء … نوجیون پاک۔ اصل قیمت سے کم کے بجائے … میں اس شرط پر فروخت کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ … کے مطابق فائدہ نہ پہونچا سکا تو ہم قیمت واپس کر دینگے۔ آجتک کئی ہزار پیکٹ فروخت ہو چکے ہیں مگر آجتک کسی ایک شخص نے بھی قیمت واپس نہیں منگائی ہم اپنی شرط پر قائم ہیں جن اصحاب کو ہمارے … فائدہ نہ ہوا ہو تو قیمت واپس منگالیں ورنہ سارٹیفکٹ بھیجکر مشکور فرمائیں ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر ہمارے دواخانہ کی کوئی چیز … مطابق اثر نہ دکہلاویگی۔ تو ہم قیمت واپس کر دینگے۔

نوجیون پاک (رجسٹری شدہ)

ہر ملک ہر موسم اور ہر عمر میں قابل استعمال اور یکساں فائدہ مند ہے جسم میں چستی چالاکی پھرتی پیدا کرنا اور دماغی کام کرنے کی طاقت کو بڑہانا اس کے استعمال سے بچپن کی غلط کاریوں کثرت جماع کی خرابیوں اور بوڑہاپے کی قدرتی کمزوریوں کا دفعیہ ہوکر نوجوانوں کا دل امنگین اور عین شباب کی ترنگین اٹھنے لگجاتی ہیں۔ صرف ایک ہی پیکٹ کے استعمال سے بریان پرخواب ہونا منی کا پیشاب کے ساتھ جانا پیشاب زیادہ ہونا سرعت انزال ضعف باہ وغیرہ دور ہوکر رطوبات بڑہتی اور مثل سیماب گاڑہی ہو جاتی ہے۔ اس میں بڑی بھاری خوبی یہ ہے کہ قبض نہیں کرتا۔ بلکہ معدہ اور جگر کی قوت بحال کرکے بھوک بڑہاتا اور بدن میں خون زیادہ پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے چہرے پر سرخی نمودار ہوکر نور برسنے لگتا ہے۔ کمزوری دماغ درد سر درد کمر کہانسی نزلہ۔ زکام دائمی۔ درد کمر … وغیرہ بیماریوں کیواسطے نہایت ہی اکسیر ہے۔ غرضیکہ نوجیون پاک ایک مرتبہ انسان کی ان بیماریوں کو جو کہ بڑہاپے یا کثرت جماع یا چہوٹی عمر میں شادی ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جڑ سے دور کرکے نئی زندگی اور نوجوانی کا آنند دکہلا دیتا ہے بڑی بات اپنے منہ سے کہنا ٹہیک نہیں ہے مگر ہم یہ ضرور کہینگے کہ بہت استعمال کرنیوالوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دنیا بھر کی تمام مشہور مقوی دوائیاں۔ نوجیون پاک۔ کے مقابلہ میں ناچیز ہیں۔ استعمال کرنے پر ہماری صداقت کا تجربہ ہو سکتا ہے قیمت فی پیکٹ صرف آخر جون ۱۹۱۵ء تک دو روپیہ ہم … علاوہ محصول چار پیکٹ ایک ساتھ خریدنے پر ایک پیکٹ مفت۔

کیش کرشنا خضاب

یہ ایک شیشی کا خضاب ہی اسکو دو بار لگانے سے سفید بال قدرتی جیسے ہو رہے کے مانند سیاہ کالے ملائم اور چکدار ہو جاتے ہیں اور ایک مدت تک بالکل سیاہ کالے ہی بنے رہتے ہیں خوبی یہ ہے کہ باندہنے کی ضرورت نہیں پڑتی نہایت ہی خوشبودار اور عام پسند ہے قیمت فی بکس تین شیشی جو ایک مدت کو کافی ہوگا ایک روپیہ ۸ علاوہ محصول

کامیشور تیل

عضو تناسل کی کمزوری سستی کجی۔ لاغری ٹیڑہا پن وغیرہ کو دور کرکے تمام رگ و پٹہوں کو مانند فولاد سخت طاقتور اور مضبوط بنا تا اور درازی و فربہی بخشتا ہے۔ چہالا۔ وغیرہ نہیں پڑتا کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی نہایت ہی موثر اور مجرب ہے۔ جو ہرگز خطا نہیں کر سکتا قیمت فی شیشی جو ایک شخص کو کافی ہے۔ ایک روپیہ علاوہ محصول

اکسیر سوزاک نمبر (۱)

سوزاک کی کمی اور شرطیہ … دیں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے۔ درد اور سوزش پیشاب کو کہاتے ہی فائدہ پہونچاتی اور مواد گرنے کو فوراً بند کر دیتی ہے کیسا ہی قدیم اور جدید بگڑا ہوا سوزاک کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے بہت جلد اور ضرور ہی اچہا ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی جو ایک مریض کو کافی ہے عہ دو روپیہ علاوہ محصول

ایکہزار روپیہ انعام

ہم ان اصحاب کو دینگے۔ جو ہمارے مفصل ذیل سارٹیفکٹوں سے کسی ایک کو بہی جہوٹا یا فرضی ثابت کر دینگے

نوٹ۔ جو صاحب کسی دوا کے متعلق زیادہ سارٹیفکٹ دیکہنا چاہیں۔ وہ طلب فرماویں۔

بابو رام رکہا صاحب … مقام … جناب منیجر صاحب نمستے بیشک آپکا نوجیون پاک ایک لاثانی دوا ہے میں نے بیسیوں دوائیں … مگر اسکی صداقت کو نہیں پہنچیں اس پاک کی جیسی تعریف آپنے تحریر فرمائی ہے ویسا ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے درحقیقت آپ کا آریہ ورتی میڈیکل ہال اسم بامسمیٰ ہے

سردار فتح سنگھ صاحب جمعدار گیرٹ … اینڈ کوشن روڈ کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب تسلیم بندہ نے آپ کے دوا خانہ سے ایک شیشی اکسیر سوزاک منگوائی تھی جس کے استعمال سے مرض کو آرام ہوگیا مہربانی فرماکر ایک عدد پیکٹ حبوب آتشک بذریعہ وی۔ پی بہیجکر مشکور فرمائیے عین عنایت ہوگی۔

لالہ سرداری مل صاحب مقام … ڈاکخانہ … ضلع گوجرانوالہ سے لکہتے ہیں جناب منیجر صاحب نمستے میں نے ایک مرتبہ آپکے دوا خانہ سے ایک شیشی کامیشور تیل منگایا تہا جس کے استعمال سے مجھے … بہت فائدہ ہوا مہربانی کرکے دو شیشی اور بہی بذریعہ وی پی بہیجدیجئے۔

المشتہر للتشی پرشاد ایس ٹی آرگپتا مالک آریہ ورتی میڈیکل ہال علیگڈہ شہر

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سند لکہائی ہے۔ اور چہپائی بہی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت و محصول بہیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکہنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکہے پڑہے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکہ بہیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہونچیگی

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل نقشہ یورپ و ایشیا متعلقہ جنگ

مع افریقہ و دیگر تصاویر شاہان یورپ و ایشیا وغیرہ جس میں ہر ایک سلطنت کی دوسری سلطنتوں سے ملحقہ سرحدات ہر ایک سلطنت کا رقبہ و آبادی مشہور اور جنگی مقامات دارالخلافے بندرگاہ ریلوے اور جہازی راستے وغیرہ صاف دکہانے کے علاوہ نقشے۔ جزائر برطانیہ بلجیم۔ فرانس۔ جرمنی روس … ترکی مع … علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے دکہائے گئے ہیں۔ سائز ۴۶×۲۹ انچ۔ کاغذ و چہپائی عمدہ مقامات جنگ دیکہئے۔ یادگار جنگ اور کمروں کی زینت کے لیے اس سے بہتر اور کوئی نقشہ نہیں ملسکتا۔ قیمت سادہ فی … رنگدار … رنگدار روغنی مع … محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

وی منیجر مسلم آرٹس ورکس لاہور

کتاب مفت منگواؤ

[illegible]

کام شاستر

[illegible]

غیبی امداد اتانک نگرہ گولیاں

[illegible]

علاوہ ازیں ... اکسیر ...

الہم مذہبی تصاویر ۲۳ ... کلان

[illegible]

ویدشاستری تھنکر جام نگر - کاٹھیاواڑ

سرمایہ عمر چودھری ببی

[illegible]

مسکن خیمہ ... طوبت ... [illegible]

عرق النساء ... [illegible]

روغن گنٹھیا کیس ... [illegible]

روغن اکسیر ... [illegible]

روغن ... [illegible]

آب حیات - واسطے بخار ... [illegible]

روغن خشخاش ... [illegible]

روغن ... [illegible]

چودھری پرشاد بلگرامی وابنجمان

شہر لکھنؤ محلہ ...

مکان نمبر ۲۱۱

من موہنی

[illegible]

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا ... [illegible]

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

[illegible]

ملنے کا پتہ

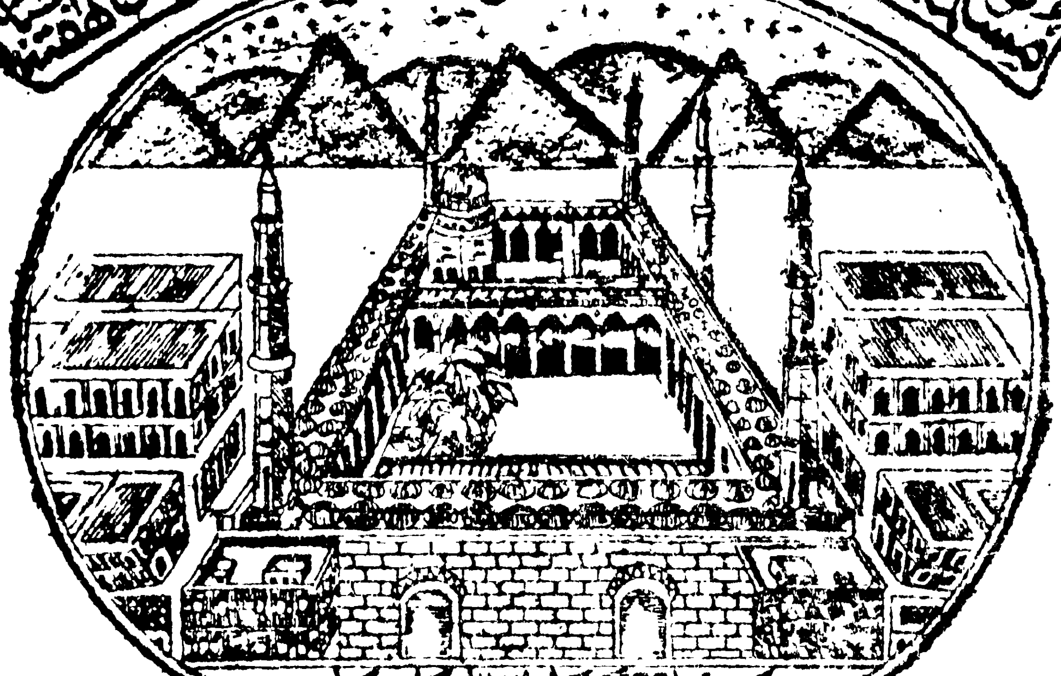
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ... کارخانہ خضاب لاجواب ... نمبر ۲

مدینہ پریس بجنور ... باہتمام ... محمد مجید حسن ... شائع ہوا

جلد [illegible] نمبر ۵۷۵ (۲۶)

مالک مہتمم و ایڈیٹر محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانانِ ہند کا واحد قومی، مذہبی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، سیاسی و ہفتہ وار اخبار



مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ

قیمت سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] فی پرچہ [illegible]

یوم [illegible] مورخہ ۲۲-۱۵-۱۰ [illegible]

دفتر مدینہ کی متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور روہیلکھنڈ ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

حرمین شریفین کی امداد ہندوستان سے غلہ جدہ کو جائیگا

ملک حجاز سے اس امر کی اطلاع آئی ہے کہ مکہ معظمہ اور جدہ کے باشندے بوجہ عدم جمعیت و عدم امنیت سخت مصیبت برداشت کر رہے ہیں کہ وہاں جہازوں کی آمد جنگ کی وجہ سے بند ہے اور غلہ اور دیگر اشیاء خوردنی کی جانب سے ... حضور وائسرائے کو بہت رنج ہوا انہوں نے ... برٹش گورنمنٹ سے پرزور سفارش کی۔ چنانچہ ہز اکسیلنسی کی سفارش منظور کر کے برٹش گورنمنٹ نے اس بات کی اجازت دیدی کہ اگرچہ جدہ دشمن سلطنت کا بندرگاہ ہے تاہم اس بندرگاہ میں اور دشمن کے دیگر بندرگاہوں میں فرق ملحوظ رکھا جائے اور ان مقدس مقامات اور جدہ کے باشندوں اور حاجیوں کی ضروریات کے موافق سامان ذخیرہ اور غلہ کے جہازوں کو جدہ جانے کی اجازت دیدی جاتی ہے۔ (حمایت)

برآمد گندم کی ممانعت

گندم کی برآمد کے بارہ میں گورنمنٹ عالیہ نے جو حکم شائع کیا ہے اس کے متعلق ہمعصر ... رقمطراز ہے کہ یہ معلوم کرنا دلچسپی کا باعث ہے کہ گذشتہ موسم سرما میں دسمبر سے مارچ تک کے چار مہینوں میں ہندوستان سے جس قدر گیہوں ہندوستان سے باہر بھیجے گئے ان کی مجموعی تعداد صرف ۸۵۰۸۵ ٹن تھی اور یہ مقدار ایک لاکھ ٹن سے کم ہے جس کی گورنمنٹ ہند نے حال میں ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء سے مارچ ۱۹۱۵ء کے آخیر تک باہر بھیجنے کی اجازت دی ہے۔ ۱۴۹۱۵ ٹن کم

نواب صاحب ڈہاکہ کا انتقال پرملال

کلکتہ ۱۶ جنوری) نواب صاحب بہادر ڈہاکہ جو کلکتہ میں ٹہرے ہوئے تھے اور چہارشنبہ کو وہاں سے ڈہاکہ روانہ ہونے والے تھے شب سہ شنبہ کو انہیں دفعتہ بخار ہو گیا۔ کرنل ڈیری ڈاکٹر برابر ہیجاری علاج کرتے رہے۔ کل صبح بخار اتر گیا، مگر تیسرے پہر چار بجے عارضہ بول میں مبتلا ہو گئے جس میں بول کا زہریلا مادہ خون میں سرایت کرکے خطرناک اثر پیدا کرتا ہے۔ ڈاکٹر ڈیری، ڈاکٹر کلورشا اور ڈاکٹر ... طلب کئے گئے۔ گو چھ بجے حالت بہتر ہو گئی۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر طبیعت بگڑ گئی اور اڑہائی بجے نواب صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آنریبل مسٹر ... آنریبل نواب سید شمس الہدیٰ اور دیگر سربرآوردہ مسلمان نواب صاحب کے سرہانے آخر تک موجود رہے۔ اس حادثہ جانگزا کا تمام مسلمانوں کو نہایت سخت صدمہ ہوا ہے جو اسوقت محزون و سوگوار ہیں۔ نواب صاحب مرحوم ان کے مسلم لیڈر تھے اور بنگال میں خود اپنی نظیر تھے۔ یہ گورنمنٹ اور پبلک دونوں کے اعتماد سے مشرف تھے۔ ان کی وفات سے جو نقصان ہوا ہے کہ وہ اس درجہ ترقی قابل تلافی ہے کہ ان کی جگہ کو پر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

مسلم یونیورسٹی کے حسابات

ہمعصر المشیر لکھتا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے حسابات کی ایک یادداشت شائع ہوئی ہے کہ ۲۷ لاکھ ۵ ہزار ... سو روپے کا وعدہ ہوا تھا جس میں سے ۱۳ لاکھ روپیہ وصول نہیں ہوا اور تعجب یہ ہے کہ سرکردہ صاحب کو ابھی تک یہ امید ہے کہ موعودہ چندہ جلد تر وصول ہو جاوے گا۔ لیکن ہمارے نزدیک اب اس رقم کے وصول ہونے کی امید رکھنا بالکل خود غلطی ہے۔ قوم کی ... جبکہ بہت سے ٹرسٹیوں نے اپنے موعودہ چندہ میں ایک حبہ نہیں دیا۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ بہت سے پراونشل کمیٹیوں نے اور لوکل کمیٹیوں نے اپنا جو روپیہ وصول کیا تھا یونیورسٹی کے لئے ابھی تک اوس روپیہ کو ادا نہیں کیا جو اون کی تحویل میں ہے۔ اسی طرح بعض بعض دوسرے اصحاب کی تحویل میں بھی روپیہ موجود ہے جو روپیہ کہ اس قسم کا لوگوں کی تحویل میں موجود ہے اوسکو جس طرح ممکن ہو ضرور وصول کرنا چاہئے خواہ عدالت کا دروازہ کیوں نہ کھٹکھٹانے کی ضرورت ہو۔

بم اندازی

لندن ۱۲ جنوری۔ پولیس نے پیرس میں روشنی کم کرنے کی ہدایت کی ہے تاکہ آلات ہوائی کو بم اندازی کا موقع نہ ملے۔

جنگ کی مدت

لارڈ کچنر کی ہمشیرہ مسز پارکر نے لندن میں سپاہیوں کی بیویوں کی ایک کلب کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ وقتاً فوقتاً بات چیت ہونے میں جو کچھ وہ اپنے بھائی سے معلوم کر سکی ہیں اس کے بموجب ان کا خیال ہے کہ لڑائی زیادہ مدت تک جاری رہے گی اور مزید جوان درکار ہوں گے۔

سر آغا خان کا عزم ہندوستان

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ ہز ہائینس سر آغا خان قاہرہ سے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔

اٹلی کا زلزلہ

روما۔ شاہ وکٹر عمانوئل جنہوں نے زلزلوں سے تباہ شدہ مقامات کا معائنہ کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ تمام زلزلوں سے حتیٰ کہ واقعہ مسینا سے بھی بڑا ہوا تھا۔ اس لئے کہ آویزانو کی صرف ۲ فیصدی آبادی زندہ ہے۔ حالانکہ مسینا میں ۲۰ فیصدی زندہ رہ گئے تھے زلزلہ کی شدت کی کوئی اور ایسی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔

جن خریداران مدینہ کی خدمت میں بابت زر قیمت دفتر سے اطلاعی خطوط یا وی پی جاری ہو رہے ہیں وہ براہ کرم جواب اور اپنی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا وی۔ پی وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ وی پی کا واپس کرنا ...

(منیجر مدینہ)

مقامی حالات

سردی شباب پر ہے۔ بارش اس ہفتہ بھی خوب ہو گئی جس سے بفضل ربی حسب ضرورت فائدہ ہو گیا ... کے لئے اطمینان کی صورت ہو گئی۔ لیکن اسوقت غلہ کی گرانی سے مخلوق خدا بدستور پریشان ہے۔ گندم ۵ سیر ... ۱۱ سیر، باجرہ ۸ سیر تک رہا ہے۔

ہفتہ گذشتہ سے شہر میں کئی واردات نقب زنی اور چوری کی ہو گئی ہیں جن میں سے بعض سر بازار ہوئیں موجودہ گرانی نے بھوکے بدمعاشوں کی ہمت و جرأت کو اس قدر بلند کر دیا ہے کہ وہ سر بازار بھی نہیں چوکتے اور نہ ہماری محافظ پولیس کا کچھ خوف کیا۔ اور میونسپلٹی کی عام روشنی اور گیس کے خاص ہنڈوں کی پرواکی ہے۔ بقول شخصے

چاندنی میں چور پھرتے ہیں بڑا اندھیر ہے

ہم کو امید اور یقین ہے کہ ہماری ہوشیار پولیس ان بدمعاشوں کا جلد سراغ لگا کر ان کا قلع قمع کر دے گی جس سے آیندہ شہر کی رعایا کے قلوب میں سکون و اطمینان پیدا ہو جائے گا۔

اگرچہ بدمعاشوں نے ہماری میونسپلٹی کی روشنی کو لاشے تصور کیا یا اون کو نظر نہیں آئی تاہم روشنی ایک ایسی شے ہے جس میں موذیات کو سامنے آنے کی ہمت ہی کم جرأت ہوتی ہے اگر شہر میں روشنی کا انتظام ہو تو پولیس بھی رعایا کی نگرانی اور حفاظت میں سہولت سے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اسلئے ہم اپنی میونسپلٹی کو محلہ مردھگان میں صرف تین لالٹینوں کے اضافہ کی جانب توجہ دلاتے ہیں جہاں اندھیری راتوں میں چلنے پھرنے والوں کو صرف تکلیف ہی نہیں ہوتی بلکہ رات کو چوروں کا بھی اندیشہ لگا رہتا ہے۔ اگر چور اون مواقع سے کوئی واردات کرکے بھاگیں تو اندھیرے میں اون کا تعاقب بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے سکرٹری صاحب جلد تر اس جانب توجہ فرما کر اور وہ مواقع دیکھکر لالٹینیں نصب کرادیں۔ اور اگر خزانہ میونسپلٹی میں کچھ گنجایش ہو تو اس محلہ کے خام راستوں کی پختگی کی جانب بھی توجہ فرمائیں۔

توسیع اشاعت "مدینہ"

جن معاونین کرام نے مدینہ کو اس ماہ میں نئے خریدار عنایت فرمائے ہیں ہم اون کے تہ دل سے مشکور ہیں اور کسی آیندہ اشاعت میں اون کے نام نامی بصیغہ مدینہ درج کرکے مزید شکریہ ادا کریں گے۔ کاش دیگر حضرات نے اب تک کسی وجہ سے مدینہ کی توسیع اشاعت کی جانب توجہ نہیں فرمائی وہ بھی ایک ایک دو دو نئے خریدار پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ انشاء اللہ جلد مدینہ کے حجم میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ - منیجر مدینہ بجنور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ
بجنور

موجودہ جنگ کی خبریں اس کثرت سے آرہی ہیں کہ ... ناظرین ... تمام خبریں ... مدینہ کی خدمت میں بھیجا ... اہم ... مضامین وغیرہ ... رہ جاتی ہیں۔ اسلئے آج ہم ... ناظرین کی ... تازہ خبریں درج ذیل کرتے ہیں۔

شام اور فلسطین کی خبریں

یہ خبریں معتبر ... اطالوی جہاز ... بعض معتبر مسافروں کی ملاقات سے حاصل کی ہیں جو بہت سے تارک وطن اور تاجر وغیرہ ملک شام سے لیکر اسکندریہ پہونچا ہے۔

توپخانوں کو لیجانیکے لئے مکانات کی بربادی

حیفا کا فوجی مرکز بعض جرمن ہاؤٹزر توپوں کا منتظر ہے جو آستانہ سے براہ دمشق وہاں آنے والی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ توپیں کوہ حیفا کی ... کے لئے نصب کی جائیں گی جس پر اتحادیوں کے حملہ کرنے کا احتمال ہے۔ چونکہ حجاز ریلوے اسٹیشن سے آنے والی سڑک نہایت تنگ ہے جس کے سبب توپوں وغیرہ کا لیجانا بہت دشوار ہے اس لئے فوجی مرکز نے پانچ میٹر تک ... سے وسیع کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ اور راوس کے دونوں طرف کے مکانات مسمار کئے جا رہے ہیں۔ بہت سے کاریگر اور مزدور جبراً حیفا اور اوس کے اطراف سے پکڑ کر اس سڑک کی درستی پر لگائے گئے ہیں۔

فوج دمشق

بہت سی ترکی سپاہ دمشق میں چھاونی ڈالے پڑی ہے۔ اس ہفتہ کے شروع سے یہ سپاہ ان جرمن ہاؤٹزر توپوں کا انتظار کر رہی ہے جو آستانہ سے اس کے استعمال کے لئے براہ خشکی روانہ ہو چکی ہیں۔ جب یہ توپیں آجائینگی تو یہ سپاہ ان کو لیکر جنوب طرف کوچ کرے گی اور سب سے پہلے یہ سپاہ سبلہ پہونچے گی۔ سبلہ ولایت نابلس میں حجاز ریلوے کا اسٹیشن ہے۔

کشتیوں اور جہازوں کا سمندر سے اخراج

فوجی مرکز سے حکم شائع ہوا ہے کہ تمام تجارتی جہاز اور کشتیاں جو بندرگاہ حیفا اور فلسطین کے بندرگاہوں میں سمندر سے نکالی جائیں۔ اور جب کبھی اتحادی ان بندرگاہوں پر حملہ آور ہوں تو انہیں بیکار کر دیا جائے تاکہ بصورت کامیابی وہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔

جیفا اور یافہ میں فوجی طاقت نہیں ہے

جیفا اور یافا اور فلسطین کے تمام بندرگاہوں میں کوئی فوجی قوت نہیں ہے جو ان کی حفاظت کر سکے۔ البتہ کوہ کارمل پر کچھ تھوڑی سی فوج اتحادیوں کے جہازات اور فوجی قوت کے اختیار ... کے لئے مقیم ہے تاکہ جب سمندر کی جانب سے وہ ادہر کا رخ کریں تو ان کی اطلاع فوجی مرکز کو دیجائے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اون کے ... دور بینیں ہیں جن سے وہ اتحادیوں کے جہازات وغیرہ کو دور سے دیکھتے ہیں اگرچہ ... اون کے اختیار کی ... معلوم ... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت نے بعض چھوٹی توپیں کوہ کارمل کے عمدہ مقامات پر جیفا کی مدافعت کے لئے ... دی ہیں۔

عکہ کی فوجی قوت

عکہ اور اوس کے اطراف میں ... ہزار ہزار سپاہیوں کا ایک ایک دستہ رکھا گیا۔ اور یہ خبر بالکل غلط ہے کہ وہاں ہزاروں کی تعداد میں فوج پڑی ہے۔

معان اور بئر سبع میں شفاخانے

فوجی طاقت نے تمام ... کی عمارتی لکڑی فراہم کر کے شفاخانے اور چھاونیاں بنانے کے لئے معان اور بئر سبع کی طرف روانہ کر دی ہے۔

دیگر رعایا کو عثمانی بنایا جانا

حکومت نے سختی سے اتحادیوں کی رعایا کی گرانی کی ہے اور ان کو اس قدر مجبور کیا گیا ہے کہ بعض ان میں سے عثمانی رعایا بن گئے ہیں اور انہیں عثمانی حیثیت میں ملا لیا گیا ہے۔ (ہمدرد)

وزیر ہند کی مرسلہ خبریں

ہز ایکسلنسی وایسرائے کو جو خبریں ۱۶ جنوری کو موصول ہوئی ہیں اون کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے کہ کشناف ہارس نے پیرس کے اخبار "کرے سوشیل" میں اس الزام کا جواب دیا ہے کہ فرانس پر جنگ کا کل بار ڈال دیا گیا ہے وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا چھ فوجیں جن میں سے ہر ایک ... کورکی ہے کچھ نہیں ہیں۔ آدمیوں کو بھرتی کرنا اور اون کی تربیت چنداں اہم نہیں ہے لیکن افسروں اور سامانوں کا مہیا کرنا جنرل فرنچ کی فوج کو اسلحہ پہونچاتے رہنا بلجیمی فوج کے لئے کام کرنا جس نے تمام سامان ضائع کر دیا ہے اور فرانسیسی فوج کے لئے سامان مہیا کرتے رہنا جسکے ہاتھ سے خاص صنعتی اضلاع نکل گئے ہیں۔ یہ سب اہم کام ہیں جنہیں انگلستان ہی کر سکتا ہے۔

ترکوں کا ہوگل پر قبضہ

ذیل خبریں ہم مصر ... ہوئی ہیں جو اوس نے ولایتی ڈاک سے اقتباس کی ہیں۔

در قسطنطنیہ سے خبریں آئی ہیں کہ کئی مقامات لے لئے گئے ہیں اور ہوگل ترکی فوجوں کے قبضہ میں ہے۔

(مانچسٹر گارڈین ۱۹ دسمبر)

ترکی پیشقدمی مصر میں

بوڈاپیسٹ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ "پیسٹی ہرسٹ" کے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے جنرل لیمان فان ساندرز نے بیان کیا کہ اب تک مصر میں ترکوں کی صرف ہراول فوج پہونچی ہے اور یہ معلوم کرنا بہت خوشگوار ہے کہ وہاں انہوں نے بہت کامیابی حاصل کی ہے اور اون کے ہراول کی چوکیاں نہر سویز تک پہونچ گئی ہیں۔ آگے چلکر جنرل مذکور نے بیان کیا ہے کہ مصر کی حالت جلدی اثر پذیر ہونے والی نہیں ہے۔ کیونکہ انگریز نہ صرف سپاہیوں سے لڑ رہے ہیں بلکہ وہ رشوتوں اور جاسوسوں سے بھی کام لے رہے ہیں وہ ہر وقت بے تار کی پیام رسانی کے ذریعہ سے گفت و شنید کرتے رہتے ہیں۔ انہیں ہر ایک نقل و حرکت کا حال فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ جو ترک کرتے ہیں۔ بہرحال تمام مشکلات کو مدنظر رکھکر جو ہمارے راستہ میں ہیں ہم جلد مصر کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

(ڈیلی سٹیزن ۱۴ - دسمبر)

تاریخ اسلام

(۱۳)

ابو طالب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی نبوت و رسالت کا علم آپکی بعثت سے بہت پیشتر ہو چکا تھا۔ چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم ابوطالب کی کفالت میں آئے اوس وقت مکہ معظمہ میں قحط پڑا ہوا تھا قبیلہ قریش کے لوگ قحط کی تکالیف و مصائب سے تنگ آکر ابوطالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قحط سے ملک و قوم بہت مصیبت میں ہے آپ استسقاء کے لئے باہر نکلئے اور خدا سے رحم و کرم کی التجا کیجئے۔ چنانچہ آپ مخلوق کیساتھ باہر نکلے۔ لڑکوں کا ایک گروہ آپکے ساتھ تھا جن میں آپ کے پیارے بھتیجے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم بھی تھے ابوطالب نے دیکھا کہ آپ کا چہرہ آفتاب کی طرح درخشاں ہے ابوطالب نے آپکو گود میں اٹھا لیا اور خانہ کعبہ کی دیوار سے آپکی پشت مبارک لگا کر کھڑا کر دیا اور آپنے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حالانکہ اوس وقت آسمان بالکل صاف تھا اور کسی قسم کا غبار تک نہ تھا لیکن آپکے اشارہ فرماتے ہی آسمان پر ابر نمودار ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں تمام آسمان پر محیط ہو کر برسنے لگا اور اسقدر بارش ہوئی کہ نہریں اور نالیاں جاری ہو گئیں ابوطالب نے حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلعم کی تعریف میں جو قصیدہ لکھا ہے اوس میں اس واقعہ کے متعلق بھی ایک شعر لکھا ہے جو یہ ہے:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ــ ثمال الیتامی عصمة للارامل

محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ ابوطالب نے آپکی تعریف میں یہ قصیدہ اوس وقت کہا تھا جب کہ قریش کے لوگ آپکی تبلیغ رسالت سے چڑ کر آپ سے نفرت کرتے ہوئے ابوطالب کی خدمت میں التجا حاضر ہوئے تھے کہ وہ آپکو تبلیغ سے روکیں ابوطالب نے اس قصیدہ میں قریش کی ہجو اور مذمت کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی تعریف کی ہے۔

شذرات

ہندوستان میں جدید ٹیکس کی تجویز

معصر [illegible] جہاز سے کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی آمدنی میں جو کمی ہوئی ہے اوسکو ٹیکس کے ذریعہ پورا کیا جانا ضروری ہے۔ اس کمی کی تعداد جو مختلف صیغوں میں ہوئی ہے ترتیب دی گئی [illegible] ہے۔ امسال کے بجٹ کے موقعہ پر اس کی تلافی کے لئے کمی ٹیکس تجویز ہوں گے ان کے متعلق مختلف رائیں ہیں۔ اینگلو انڈین اخبارات محصول نمک بڑہائے جانے کے حق میں ہیں۔ بعض لوگ انکم ٹیکس دوچند کرنے کی رائے پیش کرتے ہیں ایک تجویز تمباکو پر ٹیکس رکھا جانے کی ہے۔ ہندوستان میں تمباکو یا سگریٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد پانچ کروڑ ہوگی۔ ہر شخص بحساب اوسط ۴ر ماہوار کا تمباکو استعمال کرتا ہے اس سے پندرہ کروڑ روپیہ کی قیمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر تمباکو کی درآمد اور پیداوار پر ۱۰ فیصدی ٹیکس لگا دیا جائے تو ڈیڑہ کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی ہوسکتی ہے جس سے فی کس چار یا پانچ پائی کا خرچ بڑہ جائیگا اور نمک پر محصول بڑہا دینے سے فی کس ایک پائی یا دو پائی ماہوار کا خرچ اضافہ ہوگا۔ انکم ٹیکس کا اضافہ ۵۰۰ ہزار سالانہ سے کم آمدنی والوں کے لئے ناگوار ثابت ہوگا۔ جس قدر مارچ کا مہینہ نزدیک آرہا ہے اور جنگ کے جلد بند ہونے کی امید کم ہوتی جاتی ہے اوسی قدر اضافہ ٹیکس کا سوال زیادہ سنجیدہ ہوتا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ گرانی نے ہندوستانیوں کو کسی ٹیکس کی برداشت کے قابل نہیں رکھا۔

ایران کا رویہ موجودہ جنگ میں

معاصر ہمدرد بحوالہ حبل المتین لکھتا ہے کہ۔ جنگ شروع ہونے کے وقت گورنمنٹ نے غیر سرکاری طور پر متخاصمین سلطنتوں کے سفراء کو اپنی غیر جانبدارانہ روش سے مطلع کردیا تھا۔ جب عثمانیہ سلطنت ایران کی سرحد پر اجتماع افواج کررہی تھی تو ایرانی گورنمنٹ نے بھی اس کی تقلید کرکے ایسا ہی کیا۔ ایران کی غیر جانبداری کی تائید کرنیوالی طاقتیں صرف فرانس اور انگلستان ہیں۔ روس ایران کو غیر جانبدار دیکھنا چاہتا ہے۔ مگر غیر جانبداری کی شرائط کی پابندی نہیں کرتا اور نہ وہ آذربائیجان سے اپنی فوجیں ہٹاتا ہے۔ ایران اور ٹرکی کے خفیہ معاہدہ کی ایران میں سرکاری طور پر تردید کردی گئی ہے۔

ایرانی حکومت نے سرکاری طور پر روس اور ٹرکی کو سرحد سے اپنی افواج ہٹانے کے لئے کہا تاکہ آذربائیجان آیندہ جنگ کا مرکز نہ بن جائے۔ ٹرکی نے فوراً اس سے اتفاق ظاہر کیا اور کہا کہ وہ ایران کی غیر جانبداری کے لحاظ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ لیکن روس نے اپنے پرانے طریقہ کے مطابق یہ جواب دیا کہ غیر ملکیوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے اس نے وہاں فوجیں کھڑی کی ہیں۔ ایران نے جواب دیا کہ جب انقلاب کے دوران میں غیر ملکیوں کی جانیں محفوظ رہیں تو وہ اب بھی رہ سکتی ہیں اور اگر روس اپنی تمام افواج ایران سے ہٹا لے تو گورنمنٹ غیر ملکیوں کی حفاظت اور سرحدی لوگوں کو روکنے کی حفاظت کرے گی۔ اس کے بعد ایرانی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا کہ اگر روس اور ٹرکی ایران میں کسی قسم کی گڑبڑ کریں گے تو وہ جان و مال کے نقصانات کے ذمہ وار ہوں گے۔ لیکن ان تمام باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور اس سے پیشتر کہ ان میں باضابطہ جنگ چھڑے اونہوں نے ایرانیوں میں ایک دوسرے پر حملے کرنے شروع کردیئے تھے۔ اور اب تمام آذربائیجان مرکز جنگ بن گیا ہے اور ایرانی رعایا مال و اسباب کا نقصان برداشت کررہی ہے۔

اگر ایرانی حکومت سرحد پر اپنی افواج بھیجدیتی تو وہ نہ صرف اپنی مدافعت کرسکتی بلکہ غیر ملکیوں کا بھی بال بیکا نہ ہونے دیتی۔ اب ایران بڑی مصائب میں مبتلا ہے۔ اسلئے کہ وہ نہ صرف اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کی کوشش کررہا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی وہ اپنی رعایا کے احساسات کو دبانے کا بھی فکرمند ہے۔

نہر کیل

نہر کیل کا نام قیصر ولہلم کنال ہے ابتداءً اس کی تعمیر میں ۸۰ لاکھ پونڈ صرف ہوئے تھے اور دوبارہ تعمیر کرنے میں ایک کروڑ پونڈ خرچ ہوئے۔ شروع میں اس کا عمق ۲۹½ فٹ تھا لیکن بعد میں اس کی وسعت اور گہرائی کو اور زیادہ ترقی دی گئی۔ اب ایک بہت بڑا ڈریڈ ناٹ بآسانی اس نہر میں نقل و حرکت کرسکتا ہے۔ بحر بالٹک میں اسکے کنارے ۶۲ء۱۰ فٹ لمبے اور ۱۴۶ فٹ چوڑے ہیں۔

ریاضی کا ایک مشکل سوال

ہمعصر ہمدرد "پانیر" کا خیال اس طرح لکھتا ہے کہ:- "ساری کمیشن اور آردہان پر سخت شکست کھانے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ترک اپنی بقیہ فوج کو وادی کرارگان میں جو آرمینیا میں روسی اور ترکی سرحد پر واقع ہے جمع کرسکے ہیں اور اب کمک کے پہونچ جانے سے اون کے پاس ایک لاکھ فوج ہوگئی ہے جس سے وہ ارض روم کی طرف روسیوں کو جانے سے روکیں گے۔ ابتدائی تاروں سے معلوم ہوا تھا۔ کہ تارتس کے قریب ترکوں کو سخت شکست ہوئی جس میں اون کی ۹۰ ہزار فوج کام آئی اور گرفتار ہوگئی۔ اور ساتھ ہی میں یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ اس موقع پر ترکوں کے دو جیش تھے جن کی تعداد مجموعی تعداد ۷۲ ہزار ہوسکتی ہے کیونکہ ایک ترکی جیش میں ۳۶ ہزار سپاہی ہوتے ہیں اس ۷۲ ہزار میں سے ۸۰ ہزار کا نقصان اٹھانے کے بعد یہ خبر دی تھی کہ ابھی کچھ فوج باقی ہے جس کا تعاقب کیا جارہا ہے اور اب بقول پانیر کے وہی بقیہ فوج وادی کرارگان میں موجود ہے جسکو اب کمک مل گئی ہے۔ اور اوس کی تعداد اب ایک لاکھ ہوگئی ہے لہذا ریاضی کا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک ترکی جیش ۳۶ ہزار کا ہوتا ہے تو دو جیش ۷۲ ہزار کے ہوتے ہیں جب ۲ جیش ۷۲ ہزار کے ہوتے ہیں تو جواب ریاضی بتاؤ کہ اس میں سے ۸۰ ہزار نکل جانے کے بعد کتنے بچے۔ یہ ایک ایسا عجیب سوال ہے جس کو صرف وہی لوگ حل کرسکتے ہیں۔ جنہوں نے کسی روسی خبر رساں ایجنسی کے دفتر میں ریاضی کی مشق کی ہو۔

ہندوستانیوں کی جانبازی

ٹائمز ہندوستانی فوج کی ۲۰ تاریخ کی لاباسی پر کارزاری کے متعلق ایک مضمون شائع کرتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستانیوں نے بہت جانبازی سے جرمن کی خندقوں پر حملہ کیا اور اون کو اپنے قبضہ میں کرلیا مگر خندقوں کے نیچے سرنگیں تھیں جسکی وجہ سے بیچارے ہندوستانیوں کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ دشمن نے اپنی مزید کمک لاکر حملہ کیا۔ ہندوستانیوں کی ایک پارٹی بالکل محصور ہوگئی اور اسکو نکل جانے کی کوئی امید باقی نہ رہنے کیوجہ سے اطاعت قبول کرنی پڑی۔ ۲۰۔ جرمنوں نے جو ہندوستانیوں پر گولیاں چلا رہے تھے انگریزی فوج کی طرف متوجہ ہوگئے اور دو آدمیوں کو مار ڈالا۔ اسکے بعد فرانسیسیوں و انگریزوں نے متحد ہوکر جرمنوں پر حملہ کیا اور بعض خندقوں کو بھی لے لیا اور ہندوستانیوں کو بھی حاصل کرلیا۔

ترکوں کا مجوزہ حملہ مصر

ہزاکسلنسی وائسرائے کو ۱۸ جنوری کے لندنی تار سے صاحب وزیر ہند نے جو کوائف جنگ ارسال کئے ہیں اون میں مذکور ہے کہ قاہرہ سے شام والے پناہ گزینوں کی روایت کی بنا پر خبر دی گئی ہے کہ ترکی سپاہ جو حملہ مصر کے لئے الگ کی گئی ہے وہ غالباً بہادری دنا قابلیت۔ استقلال و ناقص انتظام دونوں ظاہر کرے گی بہت سے سپاہی واجبی انتظامات نہ ہونیکے باعث فائے کر رہے ہیں۔ اگرچہ سامان خوراک افراط سے موجود ہے۔ جرمن اور ترکی افسروں کے درمیان بدمزگی پہیلی ہوئی ہونے کی خبر دیگئی ہے اور جرمن ڈرتے ہیں کہ اگر کامیابی سے نہر سوئز کو عبور نکرسکے تو ترک انہیں پر پلٹ پڑیں گے۔

انور پاشا کی کمان

ہمدرد بسلسلہ اقتباسات ولایتی ڈاک لکھتا ہے کہ انور پاشا کو قفقاز کی افواج کی کمان اپنے ہاتھ میں لی ہے ترک برابر روسی بیڑہ کی طرف سے کسی قسم کی مزاحمت ہوئے بغیر بحیرہ اسود میں سے اپنی فوجیں باطوم کے قریب اتار رہے ہیں ترکوں کے پاس جدید قسم کے اسلحہ ہیں جو ڈیوٹ سیٹر کا روفٹ وہ موٹر بائیکوں سمیت ہیں ملز۔ ا نمبر ۲۴ دسمبر

اٹلی میں شدید زلزلہ سے بارہ ہزار جانوں کا نقصان

(روما ۱۳ جنوری-۱۲ بجکر ۴۰ منٹ دوپہر کا ایک منظر ہے مگر ایک تیسیز بھر نچال انگلستان میں ... تک واقع ہوا ہے - بہت سے مقامات میں نصف درجن سی ایک کوڑی آدمی تک ہلاک اور اوس سے زیادہ مجروح ہوئی ہیں - اسکی خبر آئی ہے کہ اودیزانو تباہ ہوگیا ہے اور ہزارہا آدمی مارے گئے ہیں سینٹ جان لٹیران واقع روما کی چھت پر سینٹ پال (پولوس حواری) کی جو ۱۰ فٹ کی مورت تھی وہ دو کانوں پر گر پڑی اور ٹکرا کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی -

(روما ۱۴ جنوری ۱/۲ ۲ بجے دوپہر) مقام اودیزانو بالکل تباہ اور گرد و نواح کا علاقہ ویران ہوگیا ہے - صرف ... آدمی بچ سکے ہیں - بہت سے لوگوں کے پرخچے اڑ گئے ہیں

لندن ۱۴ جنوری ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ شام - زلزلہ سے روما میں سخت گھبراہٹ پھیل گئی ہے - کسی شخص کے چوٹ نہیں آئی لیکن مختلف عمارات قدیمہ کو صدمہ پہونچا ہے ٹیلیفون پر کام کرنے والی لڑکیاں جو مرکزی دفتر تارولہ میں کام کرتی تھیں بھاگ گئیں - اور ٹیلیفون کے سلسلہ میں خلل پڑ گیا ... مقام اودیزانو کا ایک شخص جو زلزلہ میں صحیح سلامت رہا ہے بیان کرتا ہے کہ وہ گلی میں تھا جبکہ جھٹکا معلوم ہوا اور ہر ایک چیز ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور خاک کے بڑے بڑے بادل کھنڈروں میں سے آٹھے - مقتولین میں عملہ محکمہ پولیس کا سارا عملہ اعلیٰ عدالت کے اور سرکاری دفاتر کے تمام ارکین میونسپل کونسل سپاہ متعینہ کے سو سپاہیوں میں سے ۹۵ سپاہی - تمام قرابین والے سپاہی اور نوبیں سے آٹھ بر قنداز شامل ہیں - جو عمارتیں تباہ ہوئی ہیں ان میں فالونیا کی مشہور گھڑی بھی شامل ہے - چند سو آدمی جو بچ گئے ہیں وہ بڑے بڑے چوکوں میں پڑے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت ان کے حواس جاتے رہے ہیں - اور وہ بات چیت بھی نہیں کر سکتے -

روما ۱۴ جنوری - زلزلہ کی تباہی میں اودیزانو کے نقصان کی تعداد آٹھ ہزار مقتولین اور ایک ہزار مجروحین بتائی جاتی ہے - پوپ کے محل کو بھی قدرے صدمہ پہونچا ہے - کلیسائے سینٹ پیٹر کی بہت سی کھڑکیاں اور اونچے دروازے ٹوٹ گئے ہیں - لیکن عمارت کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہے - صوبہ میں اموات کی تعداد برابر زیادہ دریافت ہوتی جاتی ہے -

مصارف جنگ

بقول معزز معاصر ہمدرد جنگ کے روزانہ مصارف کے متعلق بہت سے تخمینے مختلف اخبارات نے مختلف ذرائع سے حاصل کر کے پیش کئے ہیں لیکن جنگ جس قدر طول پکڑتی جاتی ہے اسی قدر وہ تخمینے غلط ہوتے جاتے ہیں سب سے آخر تخمینہ جو حال میں پیش کیا گیا ہے وہ ایک جرمن اخبار نے کیا ہے اور متخاصمین کا روزانہ خرچ ۹۰ لاکھ پونڈ روزانہ قرار دیتا ہے یہی اخبار تجارت اور صنعت و حرفت کے بند اور کم ہو جانیکی وجہ سے جو نقصان ہو رہا ہے اس کا اندازہ بقدر ۴ - ارب پونڈ کے کرتا ہے -

چین اور برطانیہ

معزز معاصر ہمدرد لکھتا ہے کہ ہمیں دس ہفتہ سے کے ولایتی اخبارات سے یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ چین میں اخبارات کا لہجہ برطانوی گورنمنٹ کے خلاف ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی جرمنی کی سازش کا شکار ہوگئے ہیں -

لندن ٹائمز کا نامہ نگار پیکنگ سے لکھتا ہے کہ:- پیکنگ کے چینی اخبارات گذشتہ چند سال سے برطانیہ کے خلاف جذبات رکھتے ہیں وہ لوگ جن کا پیشہ ہی شورش پیدا کرنا ہے انہوں نے تبت کے معاملات اور انگلستان و جاپان کے اتحاد سے مخالفت کے لہجہ کو ترقی دے رہے ہیں: برطانیہ کی نیت خیر پر حملہ کرنے کے بہت کم موقعہ ہاتھ سے دئے جاتے ہیں اور ذمہ دار اخبار نویس برطانیہ کے فرضی زوال پر بہت کچھ اظہار مسرت کرتے ہیں" ہمیں نامہ نگار مذکور کے ان الفاظ سے اتفاق ہے :- اس امر میں شبہ کرنا ناممکن ہے کہ اس شورش کو جرمنی کے روپیہ سے مدد کی جا رہی ہے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے پیکنگ کے اخبارات جرمنی کی سرکاری خبروں کو بہت نمایاں طریق پر شایع کرتے ہیں - اور ایسے مضامین کا ترجمہ کرتے ہیں جن میں نئی فوج کا مذاق اڑایا گیا ہو چینی اخبارات کا یہ رویہ نہایت قابل افسوس اور حیرت انگیز ہے اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ چینی قوم اس شورش سے کیا نفع حاصل کر سکتی ہے ٹائمز کے نامہ نگار نے سونتا اخبار پیکنگ "ڈیلی نیوز" کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی بغرض اشاعت بھیجا ہے جسکو ہم بخوف طوالت تمام و کمال درج نہیں کر سکتے مگر بعض فقروں کو نقل کر کے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ بغیر کسی اشتعال کے چینی اخبارات کس طرح برطانیہ کے خلاف آمادہ شورش ہیں اور ان کا لہجہ کسقدر افسوسناک ہے اخبار مذکور سنگٹاؤ پر گولہ باری کا ذکر کرتے ہوئے برطانیہ سے مخاطب ہو کر لکھتا ہے کہ "کیا برطانیہ ہم کو جنگ کی مصیبت میں مبتلا کرنے کی تفصیلی وجہ بتا سکتا ہے - سنگٹاؤ پر حملہ کرنے کا بہانہ جاپان نے یہ نکالا ہے کہ ہم برطانیہ کے اتحاد کی وجہ سے مجبور ہیں - جاپان فخر کے ساتھ اپنے آپ کو ایشیا کا انگلینڈ سمجھتا ہے - برطانوی فوجیں جاپانیوں کے ساتھ سنگٹاؤ پر حملہ کرنے کے لئے بڑھ رہی ہیں - اگر جاپانی غارتگری کریں گے تو برطانیہ اسکا ذمہ دار ہوگا ......" اس سلسلہ میں اخبار مذکور ضمناً اس امر کا بھی اعتراف کرتا ہے کہ برطانیہ چین کا دشمن نہیں ہے مگر شکایت کرتا ہے کہ اس کی غیر جنبہ داری کو صدمہ پہونچایا گیا - بجائے اس کے کہ چین اسوقت برطانیہ کے ساتھ ہو کر حق کی حمایت کرتا ہمیں حیرت ہے کہ اس کے اخبارات برطانیہ کے خلاف نہایت کریہ لہجہ اختیار کئے ہوئے ہیں - یہ امر بہت قرین قیاس ہے کہ یہ تمام کارروائی جرمنی کی ہے اور چینی اخبارات کی یہ شورش بھی اس عالمگیر سازش کا ایک جزو ہے جس کا اہتمام جنگ سے بہت پہلے جرمنی کر رہا تھا اور جس پر اسکی امیدوں کو بہت کچھ انحصار تھا - اس میں شک نہیں کہ چین عملاً برطانیہ کی کوئی مخالفت نہیں کر سکتا - اور کرے بھی تو اوس کی مخالفت برطانیہ پر کوئی اثر نہیں رکھہ سکتی - سوائے اس کے کہ شاید جاپانیوں کو کچھہ زیادہ دردسری کرنی پڑے -

نہر سوئیز

دار الامرا میں تقریر کرتے ہوئے نہر سوئز کے متعلق لارڈ کچنر نے فرمایا کہ ہوا بازون نے چند ترکی دستوں کو جنگی کمان جرمن افسر کر رہے تھے - نہر سوئز کے قریب ملک میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا مگر کوئی بڑی فوج ظاہر نہیں ہوتی تھی اور ابھی تک نہر سوئز کی حفاظت کرنے والی برٹش فوج اور ترکون کے درمیان مشکل سے اب تک کوئی معرکہ ہوا ہے - ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوئز کی طرف ترکون کی نقل و حرکت جاری ہے گوکہ سوئز اب تک اون کے حملے سے محفوظ ہے -

ولایتی ڈاک میں جرمن ذرائع سے آئی ہوئی جو خبرین موصول ہوئی ہیں اون سے بھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ ترکی فوج کہان تک پہونچ چکی ہے علاوہ برین ان خبرون پر اعتماد بھی نہیں کیا جا سکتا - اس تاریکی کی حالت میں اگر کچھہ زیادہ تفصیل کے ساتھ سوئز کی حالت کے متعلق سرکاری طور پر اعلان کیا جاتا تو ایک گونہ اطمینان بخش ہوتا -

ہز ہائینس سر آغا خان

ہز ہائینس سر آغا خان محمڈن کالج کو دس ہزار روپیہ سالانہ امداد دیا کرتے تھے جو بغیر طلب ہر سال آجاتی تھی - ہمعصر البشیر لکھتا ہے کہ اب دو سال سے یہ امداد بند ہے نہ روپیہ آتا ہے اور نہ خطوط کا جواب - یہ بھی معلوم نہیں کہ جو امداد بند کی گئی ہے وہ کسی ناراضی کا نتیجہ ہے یا کوئی دوسری وجہ ہے - لیکن قیاس یہ ہے کہ ہز ہائینس ناراض ہوگئے ہیں ناراضی کی وجہ باضابطہ طور سے سکرٹری صاحب نے قوم کے سامنے پیش نہیں کی - اسوجہ سے ہم اسکے متعلق اپنی معلومات کی بنیاد پر کچھہ لکھنا نہیں چاہتے لیکن ہمیں اس امداد کے بند ہونے سے کسی قسم کا رنج نہیں ہوا - بلکہ ایک گونہ خوشی ہے کیونکہ موقعہ اور بے موقعہ جس طرح ہز ہائینس نے اس امداد کے بند کرنے کی دھمکیاں دی ہیں - وہ ہمیں معلوم ہیں اور قومی اتحاد کا جو شیرازہ منتشر ہوا ہے اوس کی وجہ بھی زیادہ تر ہز ہائینس سر آغا خان کی دھمکیاں ہوتی ہیں - خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہز ہائینس کے دس ہزار روپیہ کی وجہ سے قوم جو ہز ہائینس کے ہاتھہ فروخت ہوچکی تھی اوس سے نجات ملی -

الہلال

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اڈیٹر الہلال ضمانت کے لئے قوم سے چندہ جمع کرنا پسند نہیں کرتے - بلکہ وہ الہلال کی ضمانت کا روپیہ اپنی ذات سے ادا کر کے دوبارہ جاری کرینگے - اور مولانا کا یہ بھی خیال ہے کہ وہ آیندہ الہلال میں پالٹکس پر بحث نہ کیا کرینگے - بلکہ جو

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

(انصوذ از بجنور)

ترکی افواج کا اجتماع تھریس میں

رئیوٹر ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ سلطان المعظم نے اپنی تقریر اجلاس مجلس (۱۴ جنوری) پارلیمنٹ کے روبرو (بیان) ترکی اور بلغاریہ کے درمیان خاص طور پر دوستانہ تعلقات ہونے کے متعلق جو زور دیا ہے اس کا غلطی پہلو یہ ہے کہ تھریس میں اپنی فوجی پوزیشن کو کمزور کرنے کی بجائے تمام فوج بہیج کی ... کا زمانہ ہے۔ یہاں تک کہ وہاں اب افواج ہے ... غلطی اور روس کے برخلاف لڑائی میں مصروف ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر ترکی ان فوجوں کو استعمال کرنا چاہتا ہے تو بلغاریہ اپنی جغرافیائی پوزیشن کے واسطے سب سے بیشتر نقصان محسوس کرے گا۔ یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ یہ فوجیں کہاں بہیجی جا رہی ہیں کیا انہیں بلغاریہ کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔ یا جارحانہ کاروائی کرنے کی غرض سے انہیں کہیں اور بہیجا جائے گا؟ اگر آخری خیال صحیح ہے تو ترکی فوجوں کو بلغاری علاقہ میں سے ہو کر گذرنا پڑے گا اور بلغاریہ کی طرف سے غیر جانبداری کے جو پختہ وعدے کئے گئے ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے وہ خود دیکھ سکتا ہے کہ ایسی کارروائی (یعنی ترکی فوج کا بلغاری علاقہ میں سے گذرنا) سراسر اس کے مخالف ہے۔

(ٹائمز ۱۶ - دسمبر)

سنوسیوں کا حملہ مصر پر

برلن ۱۶ - دسمبر۔ سنوسی عربوں نے مصر پر حملہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

(ٹائمز ۱۷ - دسمبر)

کوہ کارپیتھین میں آسٹروی پیشقدمی

برلن ۱۶ - دسمبر۔ علاقہ کارپیتھین میں آسٹری پیشقدمی کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ۹ ہزار روسی قید اور ۱۰ کلدار توپیں گرفتار ہوئی ہیں۔ ہیضہ پھیل جانے کی وجہ سے چند روسی رجمنٹیں ہٹالی گئی ہیں (ٹائمز ۱۷ دسمبر)

بلجیموں کے نقصانات کا اندازہ

برلن ۱۶ - دسمبر پیرس کا اخبار نگار لکھتا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ۲۵ ہزار بلجین مقتول اور ۵۲ ہزار مجروح ہو چکے ہیں ۳۵ ہزار بلجین جرمنی میں اور ۲۴ ہزار ہالینڈ میں روک لئے گئے ہیں۔

(ٹائمز ۱۷ - دسمبر)

بلقانی بادشاہوں کے نام قیصر کے پیغامات

کوپن ہیگن ۱۲ دسمبر۔ برلن کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز کو کل شاہ فرڈیننڈ والی بلغاریہ نے اپنے حضور میں باریاب کیا۔ اور بہت دیر تک گفتگو فرمائی۔ مارشل موصوف قیصر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک دستی چٹھی سلطان المعظم کی خدمت میں پیش کرتے کے لئے قسطنطنیہ

ترکوں کے ارادے

شائع کئے۔ (سٹریٹس ٹائمز)

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ ترکوں اور عربوں کی بہت سی اس خط و کتابت میں جو اپنے اصل مکتوب الیہم کی بجائے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں پڑ گئی ایک خط ہے جو اس عرب کی طرف سے اس کے ایک دوست کے نام تھا جس کے ذریعہ سے ترکی گورنمنٹ عربی امراء اور شیوخ سے گفت و شنید کرتی تہی۔ یہ خط قسطنطنیہ سے ترکوں اور اتحادیوں کے تعلقات کشیدہ ہونے سے تہوڑے عرصہ قبل لکھا گیا تہا۔ اور اس میں حسب ذیل سے توجہ کی قابل ہیں۔ " فوجی انتظامات کی طرف اس قدر توجہ جو آجکل کی جا رہی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ لڑائی چہڑنے والی ہے۔ چند ترکی مدبر بلغاریہ کی امداد و رومانیہ کی غیر جانبداری کے خیال پر یونان سے جنگ آزمائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ ایسا کرنے سے فوج کی اخلاقی حالت درست ہو جائے گی۔ مگر ساتھ ہی ان کو خدشہ ہے کہ اگر روس سے لڑائی چہڑ گئی۔ تو سلطنت کا وجود خطرہ میں پڑ جائے گا۔ مگر جرمنی روسیوں سے لڑائی کا خواہشمند ہے وہ ہمارے جیتنے یا ہارنے کی بہت کم پروا کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہر علاقہ میں اپنے دشمنوں کے لئے مشکلات پیدا کرے۔ میں نے تمہارے جواب کے آنے پر انور پاشا سے کہا کہ تمہاری یہ رائے ہے کہ ہمیں (ترکی کو) بہت مضبوط غیر جانبداری رکہنی چاہئے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اب تک ہم غیر جانبدار ہیں مگر یہ موقع (؟) ہے۔ (یعنی کمیٹی کے لیڈروں میں سے) بہت سے روس کے خلاف جنگ کرنے کے مؤید ہیں۔ کیونکہ وہ اسکو خفیف کرنے کے بہت خواہشمند ہیں۔ میرے نزدیک ہم کو کسی دوسری طاقت کی تلوار سے اس کا زوال ہوتا دیکھنے تک انتظار کرنا چاہئے۔ مگر ترکی اخبارات کا رویہ اور عوام کی رائے جرمنوں کی طرفداری میں ہے۔ استنبول کے اخبارات جرمنوں سے بہی زیادہ جرمنی کی طرف ہیں اور ہر ترک نوجوان ہو یا پرانی روش کا برطانیہ کے سخت خلاف ہے خصوصاً دونوں جہازوں کو لے لینے کی وجہ سے مختصر یہ کہ جرمنی انگلستان اور اس کے مقبوضات کو پریشان کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک ترکی کو کوئی کارروائی کرنے کی ترغیب دیکر شامل نہ کرے۔ سازش کی کوئی انتہا نہیں ہے کیونکہ دنیا کی ان بڑی طاقتوں کی طرف سے جو ایک دوسرے کو پامال کرنے کے لئے تلی ہوئی ہیں ان پر کوئی دباؤ نہیں پڑتا۔ میں جس کام کے لئے قسطنطنیہ آیا تہا وہ کچھ ان کے فائدہ کا ہے۔ کیونکہ اب وہ کریمیا۔ توران (ترکستان) باطوم۔ رومیلیا۔ اور سالونیکا پر دوبارہ قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں اور انگریزوں کو مصر سے بے دخل کرنے اور ہندوستان کو نوآبادی بنانے کی فکر میں ہیں۔ ان اخبارات کے اقتباسات کو پڑھکر جو میں آپ کو بہیج رہا ہوں آپ کو معلوم ہوگا کہ کس طرح بے سوچے سمجھے یہ لوگ اتفاق ثلاثہ کے خلاف جنگ

پولینڈ میں روسی نقصانات

برآمد ہوئے ہیں۔

برلن ۱۲ دسمبر۔ گذشتہ جنگوں کی طرح ہم فصاحت کے ساتھ روسی نقصانات کا اندازہ کرنے کے قابل ہیں۔ اب تک جو لڑائیاں پولینڈ میں ہو چکی ہیں اور جن میں ۸۰۰۰۰ ہزار قیدی بھی شامل ہیں جو ہم نے گرفتار کئے ہیں۔ ان کے نقصانات کا اندازہ کم سے کم ڈیڑھ لاکھ ہے۔ لوڈز سے آنے والی آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ روسی طاقت مقابلہ میں ابہی تک نہیں دبی مرد کا ... ان کی جدید پوزیشن لوڈز سے بارہ تیرہ میل بجانب مشرق منقطع کر دی گئی ہی۔ اور اس سے یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ روسی قوت کو پورے طور پر شکستہ سمجھنے سے قبل ابہی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ان حالات لوڈز کی مضافات کی لڑائیاں خاص اہمیت رکہتی ہیں۔ اگر جرمن اس لائن کو توڑنے میں کامیاب ہو گئے تو روسی پوزیشن بالکل کمزور ہو جائے گی۔ (ٹائمز ۱۴ دسمبر)

امام یحیٰ اور ترکی

امام یحیٰ (یمن) نے جو پہلے ترکی کے سخت دشمن تھے۔ اب (بحمایت ترکی) انگریزوں کے خلاف لڑنے کی آمادگی ظاہر کر دی ہے (" ")

گلیشیا میں آسٹروی کامیابی

وائنا میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ مغربی گلیشیا کی جنگ میں جواب تک ہو رہی ہے دس ہزار سے زیادہ روسی گرفتار ہوئے۔ آسٹریا کی فوجیں برنزلا کے جنوب میں جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں انہوں نے ۲۰ کلدار توپیں گرفتار کی ہیں اور بہت سے قیدی پکڑے ہیں۔ سرویا والے سخت مقابلہ کر رہے ہیں" (")

دردانیال پر حملہ

(" ") برٹش اور فرانسیسی بیڑہ نے بغیر کامیابی کے حملہ کیا (")

آئرلینڈ کی بدلگامی

(" ") انگلستان کے خلاف آئرلینڈ میں سخت جوش پہیلا ہوا ہے اور کہا جاتا ہے آئرش برٹش فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔

ترکوں کی کامیابی

قسطنطنیہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق میں دلاجنوآن میں گذشتہ چند روز سے جو لڑائیاں ہو رہی تہیں۔ ان کا ہمارے موافق نتیجہ نکلا ہے۔ سرائے کے مورچوں کو گہیرنے کے بعد ان پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ دشمن (روسی) قسطور کیطرف پسپا ہو رہا ہے۔ (" ")

مصر کی شمولیت ممالک محروسۂ انگلشیہ میں

پائنیر کو اپنے نامہ نگار متعینہ قاہرہ کی جو چٹھی تازہ ڈاک میں موصول ہوئی ہے اس میں ان انتظامات کا ذکر کیا گیا ہے جو مصر کو ممالک محروسۂ برطانیہ میں داخل کرنے کے متعلق عمل میں آئے ہیں چٹھی چونکہ بہت طول طویل ہے اسلئے ہم بوجہ گنجائش اس کے اندراج سے معذور ہیں البتہ چند سطور ضروری خیال کرکے درج ذیل کی جاتی ہیں۔

معزول خدیو۔ استنبول سے بالواسطہ ایسی اطلاعیں موصول

تازہ ترین خبرین

مسقط پر سرکش باشندون کا حملہ

مندرجہ ذیل سرکاری اطلاع بذریعہ پریس ۱۶-جنوری کو دار السلطنت دہلی سے شائع ہوئی ہے "ایک سال سے زیادہ عرصہ سے عمان کے بعض عرب قبائل سلطان کی دار السلطنت مسقط کو دہمکی دے رہے ہیں۔ یہ حملہ جسکی بہت دنوں سے امید تھی ۔ ۱۱-جنوری کو ۱ بجے شب کے کیا گیا جبکہ اہل قبائل نے پوزیشن کی اس لائن کے برخلاف بڑہے جن کے ذریعہ سے مسقط کی حفاظت ہوتی ہے لڑائی ایک بجے سے لیکر دوپہر تک جاری رہتی جب کہ دشمن واپس چلا گیا اور اپنی جمعیت میں سے جسے تین ہزار تک تخمینہ لگایا جاتا ہے بہت زیادہ مقتول و مجروح کا نقصان اٹھایا ۔ سرکش اقوام کو عیسیٰ ابن صالح نے لڑایا تھا۔ جو خود ساختہ "امام" ہونے کی حیثیت سے بڑے طرفدار ہیں یہ "امامت" کا دعویدار موجودہ سلطان کو عمان کی دینی و دنیوی سرداری سے اکھاڑنا چاہتا ہے۔ عیسیٰ ابن صالح کے زخمی ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ بلکوں کی لائن پر ۹۵ بسیلیہ الفوزی اور ۱۰۲ گرینیڈ سیرز قابض تھی تین حفاظتی مورچوں پر ہمارے سپاہیوں نے سنگینوں سے کام لیا ہمارے نقصانات ایک انگریزی افسر کپتان گوٹس متعلق ۱۰۲ گرینیڈ سیرز مجروح۔ ہندوستانی سپاہی مقتول اور ۱۴ مجروح ہوئے۔

ایک برطانوی تانبہ کی کان پر ترکوں کا قبضہ

مانچسٹر گارڈین مطبوعہ ۱۹-دسمبر سے معلوم ہوا ہے کہ پہلے خبر دیتا ہے کہ پریس ایسوسی ایشن کو ترکوں کے برطانوی تانبہ کی کان پر قابض ہو جانے کی تفصیلات آج وصول ہوئی ہیں جسکو ترکوں کی ایک فوج نے باطوم کے قریب حملہ آور ہو کر لے لیا ہے۔ دفتر خارجہ میں آج اس مضمون کا تار وصول ہوا ہے کہ روسی گورنمنٹ اسکو دوبارہ حاصل کرنے اور ضلع کے انتظام کے متعلق سخت کارروائی کر رہی ہے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ روسی حکومت اس حصہ ملک کو عثمانی جرگوں سے صاف کر رہی ہے اور کانوں کو محفوظ کرنے کی ضروری تدابیر عمل میں لائے گی۔ اس واقعہ کی مجمل خبر ریوٹر ایجنسی نے ہفتہ کو دی تھی نقصان کا اندازہ ۲ ہزار سے پانچ ہزار تک کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ترکوں کے پاس سرچ لائٹ (روشنی جس سے عکس ڈالکر دور کی چیز کو دیکھا جاتا ہے) اور بغیر دہوین کی بارود وغیرہ موجود تھی۔ یہ کمپنی روس کی تمام تانبہ کی کمپنیوں میں سب سے بڑی تھی یہ ۱۲ ہزار ٹن کچا تانبا ایک مہینہ میں برآمد کرتی تھی اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دشمن کے پاس تانبہ کی کمی بیان کی جاتی ہے اس کان پر جلد سے جلد پھر قبضہ کر لینے اور کام کو جاری کر دینے کی ضرورت کا پورا اعتراف کیا جاتا ہے۔ کوہ قاف کا گورنر اس علاقہ پر دوبارہ قابض ہو جانے کے لئے بہت زیادہ سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ کان "جو" "کاکیس مائن کمپنی" کی ملکیت ہے ان پر صرف ڈیڑھ ہزار آدمی ملازم تھے جن میں پچاس کے قریب برطانوی اور امریکہ کے رہنے والے بھی شامل ہیں بیان کیا جاتا تھا کہ افسران کو اطلاع کر دی گئی تھی کہ وہ کان کو خالی کر دیں چنانچہ کام کرنے والوں میں سے بہت سے لوگ وہاں سے چلے آئے۔ اب سنا جاتا ہے کہ جرمن منیجر کے زخم لگا ہے اور ۲ افسر گرفتار ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک امریکن کو رہائی ہو گئی ہے ایک برطانوی جو حساب کتاب کا کام کرتا تھا۔ ابھی تک ترکوں کی قید میں ہے اور اس کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی کہ اس کمپنی کی جائداد ترکوں کی سرحد سے چند ہی میل کے فاصلہ پر وادی مرغول میں واقع ہے وادی مرغول باطوم سے کوئی ۴۰ میل کے فاصلہ پر اونچے اونچے پہاڑوں میں واقع ہے۔ کمپنی کے ملازم اسی جگہ ایک گاؤں میں رہتے ہیں جو کمپنی ہی نے بسایا ہے آخری خبروں سے اس امر کی اطلاع ملی ہے کہ جب بھاگنے والے مزدوروں کا آخری گروہ بھاگا جا رہا تھا تو اون لوگوں نے دیکھا کہ پس پشت تمام گاؤں آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا ہے " ہندوستان میں اتبک کوئی ایسی خبر نہیں آئی جس سے اس واقعہ کی تصدیق ہوتی۔

انور پاشا اور ولیعہد جرمنی

ذیل کی خبریں معہ الضیاء بحوالہ شمس الاخبار مدراس لکھتا ہے "انور پاشا نائب سپہ سالار عام جیوش عثمانیہ و وزیر جنگ ترکی نے ایک تار ولیعہد شہنشاہ جرمنی کے نام روانہ کیا ہے اس میں لکھا ہے۔

سلطنت عظمی کے سپاہی حضور عالی اور بہادر لشکر جرمنی کا اس پر درانہ سلام پر بیحد شکر ادا کرتے ہیں۔ جو اس لشکر نے آپکے ذریعہ روانہ کیا تھا۔ اور پورا پورا بھروسا رکھتے ہیں کہ وہ بالضرور آپکو ان بہادر لشکروں کی مدد سے جو آپکی زیر کمان ہیں اپنے تمام دشمنوں کو پیس کر رکھدین گے۔

انور پاشا کے جاسوس طرابلس الغرب مین

بنی غازی کے واقعات اور خاصۃً سلیمان پاشا الباروني طرفدار انور پاشا کی کارروائیوں سے جو ادھر ہو رہی ہیں۔ گورنمنٹ اطالیہ پریشان سی ہو رہی ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان پاشا اندرونی علاقہ جات طرابلس میں اس غرض سے گیا ہے کہ عربوں کو بکثرت اطالیہ کی اطاعت سے دور اور اسی کے خلاف ان کو حملہ آور کرکے پھر لڑائی کا سلسلہ چھیڑ دے۔ لشکرگاہ ودنہ نیل کا صدر مقام بن رہا ہے یہاں دو ہزار عرب مجاہدین اور تین ہزار ترکی سپاہی موجود ہیں۔ ان سپاہیوں کے نزدیک چار توپیں ایسی ہیں جن کے دہانوں کے قطر ۸ ملیمیٹر کے ہیں۔ یہ حالت دیکھکر اہل اطالیہ طرابلس کو بہت سی فوج روانہ کر رہے ہیں۔

(منقول از آزاد پنچ)

توپون کی امّان جان

روز ازل سے آجتک بڑے بڑے فیلسوف اس معمہ کے چکر میں رہے کہ انڈے سے مرغی یا مرغی سے انڈا مگر ما بدولت ایک اور معمہ زمانہ موجودہ کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ اس عقدہ لاینحل کے راز سے اگر کسی کی کھوپری شریف "مکر" کھا جائے تو تین ہل اوس کی نذر لئے جائیں گے۔ وہ یہ ہے کہ :- اماں سے بیٹیاں یا بیٹیوں سے اماں۔ سب یہی کہیں گے کہ اماں سے بیٹی کا ظہور ہوتا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جو بات ہمیشہ سے ہوتی چلی آتی ہے یہ کیا ضرور ہے کہ اب ویسا ہی ہو آخر انقلاب کہتے کس کو ہیں۔ اگر اس کا ثبوت کوئی چاہے تو ہم پیش کر سکتے ہیں وہ یہ کہ جرمنی کی ایک ایسی توپ نے میدان جنگ میں قدم رنجہ فرمایا ہے جو بلا مبالغہ توپون کی امّان جان کہلانے کی مستحق ہے۔ جرمنی پر خدا کا غضب ٹوٹے اور اوس کی تربت پر خدا کا قہر۔ ظالم نے توپ بنائی ہے یا کسی پہاڑ کو کھوکھلا کر کے آہنی رنگ و روغن چڑہا کر میدان جنگ میں لے آیا ہے۔ اس توپ کا دہن دہانۂ ملک الموت ہے۔ پہاڑ کے منہ سے تشبیہ دینا تو اوس کا منہ چڑانا ہے۔ کیونکہ پہاڑ کو تو وہ ایسا نگل جائے۔ جیسے گھڑیال کچھوے کو نگل جاتا ہے۔ جو منہ کہ ۱۷ انچ میٹر ہو اوسے تو دوزخ کا منہ کہنا چاہئے آپ کی منہ بھرائی ۲ من پونے اکیس من کے گولے سے ہوتی ہے۔ یہ گولہ جیسی قیامت برپا کرتا ہوگا اوسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔

جرمن کی بوکھلاہٹ کا راز

قیصر جرمن نے جو بغیر کسی تجربہ کار کے مشورہ کے اور بغیر فال کہولے اور بغیر مراقبہ کے یکایک ہڑبڑا اٹھا۔ اور بغیر کہے سنے دنادن شروع کر دی اس ناعاقبت اندیشی کا راز اب معلوم ہوا ہے کہ قیصر اندھا دھند فیر کے لئے مجبور تھا اگر وہ ذرا بھی توقف کرتا تو اوس کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا۔ کیونکہ جرمن اور برٹش میں جنگی ہتھیاروں کی لاگ ڈانٹ ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ آدھر مسٹر کریپ نے کئی برسوں میں کوئی نئے فیشن کا جنگی اوزار تیار کیا کہ اس کے برآمد ہوتے ہی انگلستان کے ... چند ہفتوں کے عوض میں اوس کا جواب اوس سے بڑھکر تیار کر ڈالا۔ اسلئے قیصر جرمن نے چپکے ہی چپکے ایک ایسی توپ کا خمیر ڈالا کہ جسکی خبری تک نہ اوٹھائی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اوس کی بھنک انگلستان کے ... اوس کے ہاتھ کہیں سے آگئی۔ اوس میں اوس نے ایک دمڑی ہزار ڈیڑھ ہزار من توپ کا قوام الٹ دیا اور جھٹ اوس کی آگ پھونکنے کی ٹکنیکی نکال لی۔ اس کا نام توپ رکھکر جھٹ پٹ جنگ شروع کر دی تاکہ برطانیہ توپوں کی امّان جان کی بجائے توپوں کی دادی جان نہ تیار کرے اس لئے فوراً سے پیشتر برطانیہ کو جنگ میں الجھا لیا۔

مسجد ووکنگ انگلینڈ

ایک گم شدہ بھیڑ کا دستیاب ہونا اور ایک سعید خاتون کا مشرف باسلام ہونا

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کا کام باوجود اس دہشت ناک جنگ کے خاطر خواہ جاری رہا۔ اس ہفتہ دو خوش خبریاں آپ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو ایک ایرانی کا ایک خط ہے جو جنوری ۱۹۱۵ء کے اسلامک ریویو میں انشاء اللہ شائع ہوگا۔ یہ مخلص نوجوان ۱۹۰۶ء میں مسلمان ہوئے لیکن کہتے ہیں کہ اس عرصہ میں مسلمانوں کی جمعیت کے نہ ہونے کے باعث نہ روحانی غذا ملی اور نہ ہی قوت ایمانیہ کا موجود تھا علاوہ ازیں اون کے مسلمان ہونے کا اظہار بھی خالی از خطرہ نہ تھا۔ لیکن جب سے کہ اسلامی تحریک کا عام چرچا انگلینڈ میں شروع ہوگیا ہے اور اسلامی حمیت اخوت دن بدن بڑھتی نظر آتی ہے تو میرے ٹھہرے ہوئے قلب میں بھی نور ایمان کا دورہ شروع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو مسجد ووکنگ میں دو دفعہ آنے کی توفیق بخشی اور لنڈسی ہال میں بھی چند مرتبہ آیا۔ اب علانیت کے ساتھ جماعت اسلامیہ میں داخل ہوا۔ اللہ تعالیٰ انکا حامی و ناصر ہو بڑے کام کا نوجوان ہے۔

علاوہ ازیں ایک قابل نوجوان خاتون مسلمان ہوئی ہیں اس ملک میں اگرچہ تمام عورتیں لکھی پڑھی ہوتی ہیں لیکن علمی مذاق کا طبقہ اس ملک میں بھی ممیز طور پر علیحدہ نظر آتا ہے۔ یہ خاتون بحمد اللہ اوس طبقہ سے ہے۔ ان کا مطالعہ اچھا وسیع ہے۔ تحریر و تقریر کی قابلیت رکھتی ہیں۔ اگر ہوسکا تو بذریعہ اسلامک ریویو مسلم انڈیا انکا مضمون ہدیہ ناظرین ہوگا۔

اس ہفتہ میں اور لارڈ ہیڈلے بالقابہم نٹلے کے ہسپتال میں ہندوستانی زخمی سپاہیوں کی دلجوئی و تسلی کے لئے گئے یہ ہسپتال انگلینڈ کے جنوبی کنارہ پر واقع ہے۔ اس ہسپتال تو مجھے اچھی طرح جانتے ہی تھے۔ میں نے اون کو اطلاع دی رکھی تھی کہ لارڈ صاحب موصوف بھی اس دفعہ تشریف لاتے ہیں اور اسی طرح ہندوستانی بھائیوں کو بھی لکھا ہوا تھا کہ مسلمان لارڈ صاحب آپکے ملنے کیلئے آتے ہیں۔ ہر کمرہ میں قریبا ہر ہندو سکھ اور مسلمان سے لارڈ صاحب نے گفتگو کی اور اون کو تسلی و تشفی دی مسلمانوں کی خوشی کا تو کیا ذکر ہندو اور سکھ بھی اون کی زیارت سے خوش ہوئے اور اون کے مسلمان ہونے کی خبر اور لارڈ صاحب کا خود اپنے اسلام کا وہاں اظہار کرنا اون کے لئے نہایت درجہ مسرت کا موجب ہوا۔ اور اگر مسرت صحت افزا ہے اور یقیناً ہے تو پھر آپ سمجھ سکتے ہیں اس ملاقات سے بیمار سپاہیوں کو کسقدر فائدہ ہوا ہوگا۔ اس سے پیشتر بھی میں اپنے ساتھ مسٹر خالد اور مبارکہ ایک اور خاتون کو جو ابھی اسلام میں داخل نہیں ہوئیں۔ لیکن اسلام سے محبت رکھتی ہیں ہمراہ لے گیا تھا۔ تاکہ ہمارے ہندوستانی بھائی اپنے انگریزی نژاد بہن بھائیوں سے ملاقات کرکے خوش ہوں۔ یہ ایک خاص قسم کی خوشی ہے جو صرف محسوس کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ بیان سے باہر ہے۔

لارڈ صاحب نے پہل وغیرہ جو ہمراہ لے گئے تھے اون میں تقسیم کیا اور تمام ہندوستانیوں نے ملکر خوش ہوئے مسلمانوں نے ملاقات کرکے خاص حظ اٹھایا۔ لارڈ صاحب موصوف میں محبت اور ادب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اپنے اخلاق اور ارادت سے گرویدہ کر لیتے ہیں۔ اس دفعہ سکھ بھائیوں کی کوئی شکایت نہ تھی سب خوش تھے کہ انتظام اچھا ہے ضروریات سب پوری ہوتی ہیں۔ دن وہاں گذار کر شام کی گاڑی میں ہم واپس آگئے۔ والسلام

دستخط خاکسار صدر الدین بقلم لال نور احمد۔

برٹش مسلم سوسائٹی کا مسجد ووکنگ

سیف الرحمن شیخ رحمت اللہ فاروق

لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا لکچر

ایک انگریز کا مسلمان ہونا

الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالیٰ و تبارک کی حمد و ستایش سے دل معمور ہو جاتا ہے کہ کس طرح اپنی قدرت نمائی کر رہا ہے۔ اس اتوار کو گویا تیسری عید تھی جو مسجد ووکنگ میں منائی گئی۔ نو مسلموں کی انجمن کا انعقاد تھا۔ لارڈ ہیڈلے بالقابہم کا لکچر تھا نومسلم مرد اور خواتین جمع تھیں۔ اخبارات کے ایڈیٹر موجود تھے۔ اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اس جلسہ کا اعلان کر رکھا تھا۔ اس لئے لندن اور ووکنگ سے غیر مسلم مرد و زن تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد لبریز ہوگئی۔ یہ رنگ اور کیفیت دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قلب میں فرحت اور انبساط کا تموج پیدا ہو جاتا ہے۔ تسبیح تقدیس الٰہی سے دل بھر جاتا ہے کہ اوس نے اس سرزمین میں اسلام کا جھنڈا کس مضبوطی کے ساتھ گاڑ دیا ہے کہ نومسلموں کو ایک رشتہ اخوت میں منسلک کر دیا ہے اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعا کا رنگ عملی رنگ میں ان کی انجمن میں پیدا ہوگیا ہے اور ارکان اسلام کی پابندی شروع ہوگئی ہے مسجد میں مجمع کا باجماعت نماز ادا کرنا جہاں ہمارے لئے بہت راحت اور مسرت پیدا کرتا ہے وہاں ان لوگوں کے قلوب میں جوش نہ پشانہ ن کیا صف آرا کھڑے ہوتے ہیں رسوم اخوت و محبت کو مضبوط کرتا ہے اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوتا ہے اور بعض دلوں میں عملی جامہ پہننے کی بڑی زبردست تحریک پیدا کرتا ہے فالحمد للہ رب العالمین کاش کہ ہمارے مسلمان ہر جگہ پر اس عظیم الشان اسلامی نظام سے فائدہ اٹھانے والے بنتے۔ دنیا کی کسی قوم اور مذہب نے اپنے افراد کو ہر روز پانچ وقت جلسہ کرنے کا موقعہ نہیں دیا۔ اس روزانہ پنجگانہ جلسوں کے فوائد بہت ہیں لیکن ایک فائدہ جو عامل بنانے کا مجرب نسخہ ہے یہ ہے کہ کھڑے ہوئے دل میں ایمانی تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کمزوری قوت عمل میں مبدل ہو جاتی ہے وہ جاہل فلسفی جو کہتا ہے کہ خدا گھر کی نماز کو بھی قبول کر لیتا ہے وہ انسانی قلب اس راز سے ناواقف ہے کہ اس میں حرکت و قوت اوس وقت پیدا ہوتی ہے جب دوسرے سے ملکر کام کرے اور دیکھے۔ دوسرے کے کارنامے پڑھنے سے ہی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن جلد مر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ غرض آہستہ آہستہ یہاں پوری ہو رہی ہے۔ بالخصوص اہل ووکنگ میں نماز باجماعت کا رنگ پیدا ہوا ہے اور قرآن کریم کے سیکھنے کی طرف توجہ ہو رہی ہے اس کے متعلق شاید پھر کبھی خوش کن خبر سناؤں۔

نماز ظہر سے پیشتر ایک انگریز نے جو قریبا چار ماہ سے یہاں وقتاً فوقتاً آتا رہا ہے اسلام اختیار کیا۔ جماعت مسلمین کیلئے بڑی خوشی کا موجب ہوا۔ نماز ظہر کے ادا کرنے کے بعد پروفیسر ہارون مصطفےٰ نے ہمارے نومسلم دوست کو نصائح کیں اور اسلامی اصول کی تشریح کی اور اوس کا نام یحییٰ رکھا بعد ازاں کھانے پر بیٹھے وہ نظارہ ان حاضرین کے لئے جو مسلمان نہیں ہیں ایک خاص عملی وعظ تھا جو شاید ہمارے ہندوستان کے بزرگوں کے خیال میں کم آسکتا ہے۔ یہاں پر یہ ممکن نہیں کہ سپاہی اور کپتان ایک میز پر بیٹھکر کھانا کھائیں یا پادری صاحب کے ساتھ ایک اوسط درجہ کا آدمی ایک میز پر کھانا تناول کرے۔ یا ایک عامی کو ایک لارڈ کے ساتھ بیٹھنے کا فخر حاصل ہو۔ لیکن اسلامی دسترخوان پر یہ ساری حالتیں موجود تھیں۔ لارڈ ہیڈلے بالقابہ اسی میز پر بھائیوں کی طرح ملکر کھانا کھا رہے تھے۔ جس پر عام لوگ بیٹھے ہوئے تھے کپتان عبد الرحمان سٹیلے سگریڈ اسی میز پر کھانا کھاتے تھے جہاں اون کے پہلو بہ پہلو ایک نومسلم لشکری مسٹر محمد ایڈورڈ بیٹھا ہوا تھا اور اسلامی مشنری کے ساتھ ہی اس میز پر عام لوگ ملکر کھانا کھا رہے تھے۔ اس رنگ پر اکثر حاضرین نے چند ریمارک کئے اور ایک نوجوان اس کا شکار بھی ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اوسکا اسلام قبول کرنا آپ تک پہنچ جاوے گا۔

سوا تین بجے جلسہ شروع ہوا۔ لارڈ ہیڈلے بالقابہ کا لکچر بہت موثر ثابت ہوا۔ انشاء اللہ اسکو آپ جنوری نمبر مسلم انڈیا میں پڑھیں گے یحییٰ پارکن سن جو سکاٹ لینڈ میں ہیں اور نہایت قابل اور سرگرم مخلص مسلمان ہیں اون کی چٹھی جو مختصر تھی اور اچھے مضمون پر مشتمل تھی پڑھی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر امدین مصطفےٰ ایم-اے پی ایچ ڈی ایل-ایل ڈی کا بڑاہی دلچسپ لکچر ہوا۔ فصاحت و بلاغت تو اون کی زرخرید لونڈی ہے اون کا علم اون کا تجربہ اون کی عمر اور اون کا اسلامی علم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات سے واقف ہونا عیاں نظر آتا تہا۔ مجمع کو اونہوں نے مسحور کردیا اور ہر دل پہ اثر ہیکر یہ شخص عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اسلام حقیقت میں اپنے اندر بے نظیر دلربائی رکہتا ہے۔ کاش کہ ہمارے پاس اتنا خزانہ ہوکہ پروفیسر موصوف کو تہوڑا سا گزارہ دیکر اسلامی واعظ مقرر کردیں۔ اگرچہ اسوقت اون کو معقول تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن امید وہ بخوشی گذارہ لیکر یہ کام اختیار کرلیں کیونکہ موجودہ ملازمت میں وہ اسلامی کام نہیں کرسکتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بعد کپتان عبدالرحمان سٹیلے نے اپنے فوجی لباس میں اونہے اور اونہوں نے بتایا اسلام اختیار کرنے کی وجوہ بیان کیں اونہوں نے کہا کہ جب کبہی میں نے اپنے پادریوں سے تثلیث اور ابنیت اور کفارہ کے متعلق سوال کئے اونہوں نے مجہہ ایسے سوالات پوچہنے سے منع کیا اور نصیحت کی کہ ایمانیات میں سوالات نہیں کرنے چاہئیں۔ اسلام پر جب کتابیں پڑہیں تو اوسکو معقول پایا اور بڑی مفید تعلیمات کا مجموعہ دیکہا۔ اون کے بعد مسٹر ولیمس احمد نے مکرمی و معظمی اخی خواجہ کمال الدین صاحب کا تذکرہ کیا کہ آج وہ اس موقع پر اگر تشریف رکہتے تو اون کو بڑی بہاری خوشی ہوتی۔ اون کے بعد راقم الحروف نے چند خوبیان اسلام کی بیان کیں اور مسٹر احمد ولیمس اور دیگر احباب کو یقین دلایا کہ ہمارے خواجہ صاحب کا وجود اگرچہ ہندوستان میں ہے لیکن اون کا دل یہیں پر بستا ہے اور وہ ان واقعات کو سنکر نہایت خوش ہوں گے۔ اسپر جلسہ ختم ہوا اور احباب پہر چائے کیواسطے مکان پر تشریف لے آئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ والسلام

دستخط خاکسار صدر الدین بقلم بلال نور احمد۔

مفت راجہ لغت

اردو علم ادب کا شہرہ آفاق ماہواری رسالہ "نظام" جس میں علمی ادبی۔ تواریخی شعر وسخن کے چہرکتے ہوئے اشعار۔ عاشقانہ مضامین کے تذکرے حسن وعشق کے رشحے شاہیر عالم صوفیائے کرام کے حالات پر مضامین درج کئے جاتے ہیں ملک کے نامی گرامی اہل قلم و شعرا نامدار اس کے قلمی معاون ہیں تمام ملک میں ہز ہائینس یمین السلطنۃ سرکار عالی دکن کی سرپرستی میں فخر کرتا ہوا بصد آب وتاب ماہوار شائع ہورہا ہے جس سے ناظرین خود اسکی شہرت اور مقبولیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ رسالہ کا چندہ آجکل بجائے ۱۲ کے صرف ایک روپیہ مقرر ہے اور نمونہ ۲ کے ٹکٹ بہیجنے پر مل سکتا ہے۔ پچیس ۲۵ روپیہ کا نقد اُس خریدار کو انعام دیا جائیگا جس کا نام بعد منظوریت رسالہ انعامی نمبر پر ٹہہرے گا یا درہے کہ انعامی نمبر ایکسو نمبروں کے اندر ہے پس جلد درخواستیں رعایتی قیمت پر بہیجدیں۔ رعایتی قیمت کے ساتہ قسمت آزمائی کا بہی نادر موقع ہے۔ انعام پانے والے خریدار کا نام بذریعہ اخبار مشتہر کردیا جائے گا۔

المشتہر۔ منیجر رسالہ نظام لودیانہ

کارزار یورپ

فرانسیسیوں نے تسخیر شدہ مواقع کہودیئے

پیرس ۱۵-جنوری۔ سواسون کے شمال کی سمت والی لڑائی کے بارے میں محض واقعات کا بیان قدرے غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ کیونکہ جنگی کارروائیوں نے درحقیقت پوزیشن کو عملاً ایسا ہی چہوڑا ہے۔ جیسی وہ دو ہفتے پیشتر تہی۔ جو مواقع فرانسیسیوں نے کہوئے ہیں وہ وہ مواقع ہیں جو ۸-۹ جنوری کو تسخیر کئے گئے تہے۔ متحدہ افواج کی لائن توڑنے کا کوئی سوال نہیں ہے فرانسیسی سپاہی سارے دریا کے اوپر نوئن کے سرے پر قابض ہیں۔

ترکوں کا جواب ایران کو

طہران ۱۵-جنوری۔ ترکی سفیر نے ایرانی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ ترک آذربائیجان سے واپس آنے کو تیار ہیں۔ جبکہ وہ روسیوں کی طرف سے قطعی طور پر خالی کردیا جائیگا اور ولیعہد ایران وہان پہونچ جائینگے ولیعہد موصوف عنقریب طہران سے ادہر روانہ ہونے والے ہیں۔

جرمنوں کی بیرحمی

لندن ۱۵-جنوری۔ روسی دفتر خارجیہ نے جرمنی میں رہنے والی روسی رعایا کے ساتہہ جو سلوک جنگ شروع ہونے پر کیا گیا۔ اس کے مضمون پر ایک دل ہلانے والی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک روسی ممبر سینٹ کو سارے کپڑے اتار کر ننگا کردیا گیا۔ اور مجرموں کے ساتہہ زندان میں ڈال گیا۔ روسی سیاحوں کو ناصاف مویشی گاڑیوں۔ اصطبلوں اور سوروں کے رہنے کی کوٹہڑیوں میں بہردیا گیا۔ عورتوں اور بچوں کو جو اکثر حالتوں میں بیمار تہے گلیوں کے اندر سے بڑی تیزی کے ساتہہ بہیجا گیا اور بہت سے سانس ہونٹنے کی وجہ سے گر پڑے روسیوں کو اکثر اوقات کئی کئی روز تک خوراک اور پانی نہیں دیا گیا۔

ایک موقع پر ساٹہہ روسیوں کو جن میں ۲۴ عورتیں بہی شامل تہیں۔ ۸ گہنٹے اسطرف ایک دخویل گاڑیوں میں اترنے دیا گیا۔ ایسی بدسلوکیوں کے باعث کتنی ہی اموات واقع ہوئیں اور بہت سے لوگوں کی دماغی حالت بگڑ گئی۔

کراکو کے محاصرہ کا احتمال

لندن ۱۵-جنوری۔ کراکو کے فنون لطیفہ کے ذخائر نے (یعنی اعلیٰ درجہ کی تصاویر وبت وغیرہ) ایک محاصرہ کا احتمال ہونے کے باعث ڈریسڈن میں منتقل کئے جاتے ہیں۔

دو ایرانی گورنروں کو ترکوں نے گولیاں ماردیں

طہران-۱۶ جنوری۔ اسکی خبر دی گئی ہے کہ ترکوں نے سنجلاق اور مراغہ واقعہ صوبہ آذربائیجان کے گورنروں کو گولیاں ماردی ہیں اور اسی طرح ایک ارمنی اور دو روسی رعایا کو آگ میں جلاکر ہلاک کرڈالا ہے۔

یونان کا میلان بجانب انگلستان

لندن ۱۶ جنوری۔ یونانی وکیل متعینہ لندن نے یونان کے رویہ بجانب جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یونان پورے طور سے انگلستان کے مقصد کا حامی ہے اور پورا یقین رکہتا ہے کہ اس مقصد کو دنیا کی بہلائی کو ترقی دینے اور چہوٹی چہوٹی قوموں کی آزادی کو قائم رکہنے کی خواہش سے تحریک ہوئی ہے۔

ترکوں کی ہزیمت

پیرس ۱۶-جنوری۔ پیٹروگراڈ سے موصول ہونے والا ایک پیام ظاہر کرتا ہے کہ روسیوں نے گیارہویں ترکی جیش کو شکست کردیا ہے۔ روسی بیڑے نے بحیرۂ اسود میں بادبانی ترکی جہازوں کو جو ترکی سپاہ متعینہ اناطولیا کے واسطے کمک لے جارہے تہے ڈبو دیا ہے نیز روسی ترکوں کو چوروک سے پرے کے علاقہ میں سے نکال دینے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

جرمنی میں مٹی کے تیل کی کمی

لندن ۱۶ جنوری۔ جرمنی میں مٹی کے تیل کی کمی بہت سخت ہے اور اس کی وجہ سے وزارت تجارت کو ایک اعلان شائع کرنے کی ضرورت پڑی ہے جسمیں آبادی سے التجا کیگئی ہے کہ اگر روشنی کی دوسری چیزیں ملسکتی ہوں تو

ابراہیم ادہم

حضرتِ ابراہیم ادہم سورہے تہے ایک شب
دیکہتے کیا ہیں کہ نورافشان ہے مادرِ ضیا
لکہہ رہا ہے کچہہ کتاب زر میں وہ قدسی صفات
"بولے ادہم آپ کیا لکہتے ہیں یہ ہے کیا کتاب"
"عاشقانِ حق کے ناموں کی یہ ہے فہرستِ عام"
"آپ کا اسمِ گرامی تو جناب اس میں نہیں"
"عاشقِ یزداں اگر بننے کے میں لایق نہیں"
"آپ انسانوں کے ہمدردوں میں لکہہ لیں میرا نام"
حسب استدعا فرشتہ نام لکہکر چل دیا
اور اک فہرست ابراہیم کے ہاتہوں میں دی
دیکہتے ہی حضرتِ ادہم کی باچہیں کہل گئیں
خواب سے چونکے تو منظر کچہہ نظر آیا عجب
اور مثلِ گُل شگفتہ اک فرشتہ ہے کہڑا
ہمت افزا دیکہکر اس کی نگاہِ التفات
مسکرا کر یوں لطافت سے دیا اوس نے جواب
پوچہا ادہم نے کہ "اسمیں ہے کہیں میرا بہی نام"
سُن کے یہ کہنے لگے ادہم باوازِ حسن
"اسکے بندہ سے تو ہے مجہکو محبت بالیقین"
"خدمتِ خلقِ خدا میرا ہے اک مرغوب کام"
دوسری شب پہر بڑی اک شان سے نازل ہوا
جانتا ہے خود خدا جنکو یہ اون لوگوں کی تہی
کیونکہ اس میں تہا انہیں کا نام نامِ اولیں

جرمنوں کا جنگی بیڑہ ہیلیگولینڈ سے نکل آیا

لندن ۱۳ جنوری [illegible] ایجنٹ [illegible] کا [illegible] مارننگ پوسٹ کا بحری نامہ نگار لکھتا ہے کہ جرمنوں کا جنگی بیڑہ ہیلیگولینڈ سے نکل آیا ہے اور گلسٹبیرن اور وحیلمسہیون پر جمع ہو رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحیرہ بالٹک کا روسی بیڑہ اب تک جرمن بیڑے کی توجہ کو مصروف کئے ہوئے تھا۔ اور یا یہ کہ روسی بیڑہ کو جرمنوں نے [illegible] یا کر خلیج فنلینڈ میں بند کر دیا ہے [illegible] برطانوی ساحل سمندر کے ذریعہ محفوظ [illegible] جرمن بیڑہ ۳۴ بھاری جہازوں اور [illegible] ٹارپیڈو بوٹوں پر مشتمل ہے نامہ نگار کا خیال ہے کہ جرمن [illegible] برطانیہ پر حملہ کرنا چاہتا ہے کہ یا تو ایسا [illegible] کی [illegible] نتیجہ حاصل ہوں اور اگر [illegible] شکست ہوئی تو برطانیہ کو بہت کم سخت نقصان پہنچے۔

اٹلی میں زلزلہ

[illegible] ۱۵ جنوری پوپ نے سینٹا میرٹا کے اسپتال کا [illegible] جہاں وہ لوگ پڑے ہوئے ہیں جو زلزلہ کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ [illegible] کے بعد سے یہ پہلا موقع ہے کہ پاپائے اعظم اپنے محل سے نکلے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں جنگ

پریٹوریا۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کمانڈنٹ [illegible] نے دریائے آرنج کے ایک پل پر قبضہ کر لیا ہے جو جرمن علاقہ میں ہے۔ جرمنوں کو پہاڑیوں سے ہٹا دیا گیا جرمن [illegible] تین آدمیوں کے نقصان کے بعد پسپا ہو گئے۔ انگریزوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ترک تبریز میں

لندن ۱۵ جنوری طہران۔ ترکی سفیر نے گورنمنٹ ایران کو مطلع کیا ہے کہ ترک سر دست آذربائجان ہی میں رہیں گے جب کہ روسی سپاہ یہاں سے قطعاً خارج ہو جائے گی اور ولی عہد ایران تبریز میں پہنچ جائے گا موخر الذکر عنقریب طہران سے روانہ ہونے والا ہے۔

وحدہ لاشریک پر اعتبار کرو

بیان از دیا ذیل ہے۔ خدا گواہ ہے۔ بغرض فائدہ عام فنہ مدینہ ناظرین ہے۔ اس بصورت فائدہ نہ ہونے کے اپنی قیمت واپس منگا لیں۔ اگر قیمت نہ دیا وے تو آپ بذریعہ عدالت وصول کر سکتے ہیں۔ ناظرین مدینہ نے دو دو چار چار دفعہ طلب کیں۔ ناظرین خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے معلوم کر سکتے ہیں کہ اس سے زیادہ اور کیا شہادت پیش کی جاوے۔

سفوف عیش ایک [illegible] دوا ہے جس کے استعمال سے چہرہ بارونق رنگت سرخ و سپید ہو۔ اعضا [illegible] [illegible] کمزوری [illegible] نامردی کے تمام نقص [illegible] ایسی [illegible] طاقت اس قدر کہ برداشت کرنا مشکل ہو [illegible] حضرات کیلئے جو [illegible] کی غلط کاری کے باعث زندہ درگور ہو گئے ہیں سفوف عیش ان کے لئے ایک آخری دوا ہے۔

[illegible] ہو سکتی ہے۔ سفوف عیش بوڑھوں کی ماں جوان [illegible] نامرد اور شوقین مزاجوں کے لئے بیش بہا خزانہ ہے قیمت ۲ روپیہ۔

امساک حیرت

بوقت ضرورت استعمال کریں منٹوں کی بجائے گھنٹوں چٹکارا اشکل قیمت ۸ [illegible]

(خوشخبری) فرزند ارجمند پیدا ہونے کی خوشی میں جو حضرات نقد قیمت پیشگی ارسال کریں گے ان سے مذکورہ بالا ہر دو ادویات کی قیمت تین روپیہ لی جائے گی۔ مگر یہ رعایت صرف ۱۰ فروری تک بذریعہ نقد قیمت بھیجنے والوں سے ہے۔

المشتہر

خواجہ غلام احمد کمیشن ایجنٹ کمپنی باغ لودیانہ

حسب خواہش ہو چکا مدت لگا دیتی ہیں

بال اڑانیکا خوشبودار ہمیشہ صابون

ریشمی بالوں [illegible] بغیر کسی تکلیف کے بالوں کو اڑا کر صاف اور نرم اور ایسا چمکدار کر دیتا ہے گویا یہاں بال کبھی تھے ہی نہیں قیمت فی ٹکیہ معہ خوبصورت بکس (۱۰) [illegible] وی پی (۱۲) لیکن جو صاحب چار ٹکیاں قیمتی (۱۲) یکمشت خرید کریں گے ان کو ایک میز پر رکھنے کی نہایت مضبوط پائدار فیشن ایبل گھڑی مفت نذر کریں گے وی پی خرچہ (۱۰)

رشید موپ فیکٹری نمبر ۱۵ اسوامی کہا منڈی امرتسر

ہیوٹ انجنیرنگ اسکول لکھنؤ

(زیر سرپرستی لوکل گورنمنٹ)

چونکہ انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ و محکمہ بندوبست میں نقشہ و پیمائش جاننے والوں کی ضرورت رہتی ہے۔ لہذا اس اسکول میں انجنیری کے متعلق سب اوورسیری نقشہ نویسی اور امانت [illegible] درجوں کی تعلیم دیجاتی ہے۔ زمانہ تعلیم پندرہ ماہ۔ مگر صیغہ امانت کے لئے صرف ۹ ماہ۔ طلبا انگریزی دان ہوں۔ یا اردو مڈل پاس۔ اگر مڈل پاس نہ ہوں تو ریاضی اور مساحت اچھی طرح سے جانتے ہوں۔ لوکل گورنمنٹ نے اس اسکول کی نمایاں ترقی دیکھکر اپنی خوشنودی۔ اور سرپرستی منظور فرمایا۔ اور تمام گورنمنٹ توجہ دلائی کہ اس اسکول کے پاس شدہ طلبا کو سرکاری ملازمت میں امداد فرمائیں اور ۱۹۱۴ء سے اس اسکول کا الحاق منیوسپل ہیلتھ سینیٹری انجنیرنگ کالج لندن سے بھی ہو گیا ہے اور بجائے ۲۴ ماہ کے ۱۸ ماہ اس اسکول کے پاس شدہ انگریزی دان طلبا کو لندن [illegible] تعلیم دی جاوے گی۔ اور لندن کالج نے ۶ ماہ کی رعایت طلباء کے ساتھ منظور کی ہے۔ اردو انگریزی کے مفصل قواعد مع نقول لوکل گورنمنٹ آرڈر سارٹیفکٹ حکام و معائنہ جات حکام وغیرہ آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر

مینیجر ہیوٹ انجنیرنگ اسکول لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کی کلام میں زبردست اثر

دم بھر میں کھوئی جوانی کا مردانہ زور دکھا دیوے گی۔

مقناطیسی خیرانی انگشتری

دنیا میں [illegible] پیدا [illegible] لوگ اب دوا فروشوں کے زمین و آسمان [illegible] تعریف والے اشتہاروں کے دھوکے سے بچو۔ آہ بیہودوں کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکھ کر ہم نے یہ تحفہ انگشتری [illegible] ہمارے بزرگوں نے انتہائی کوششوں کے بعد ایک خدا رسیدہ بزرگ سے امر ستہ تیار کرایا ہو کہ قریباً تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ بسینہ فیض کی نعمت سے ہمارے تک پہنچا ورنہ تو اب وہ دن آگئے کہ دنیا بھر میں کوئی فرد بشر نامرد نہیں بھلا [illegible] [illegible] اور قدر مردوں کے دور النسن [illegible] کہ [illegible] [illegible] ایک تجربہ کاروں کی طرح [illegible] عاجز اور بیکار ہو چکے ہو تو اب سادہ تبرک فیض بغیر [illegible] سے فیض حاصل کیجئے پھر دیکھئے کہ اللہ والوں کی کلام میں برقی اثر باقی ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتھ میں پہنکر کسی شیر طاقت عورت یا معشوقہ مہ جبین کے پاس پہلے ہی [illegible] دیکھئے کہ صرف ایک دفعہ اور سوائے تین دفعہ منزل نہ ہو جائے تو [illegible] قیمت واپس [illegible] سوائے نامردی جریان اور کثرت احتلام کا قلع قمع کر دینے والا زبردست [illegible] تحفہ ہے اس انگشتری کا ایجاد ہو نا کیا تھا کہ شہرت [illegible] آزمایش بڑھ رہی ہے فقیروں کے انگشتری [illegible] ہم سے صرف مع امرا سے بطور نذرانہ [illegible]

پتہ خواجگان منزل لاہور طلب فرمائیں

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ

غالباً آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مدرسۃ العلوم علیگڈہ اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آرگن ہونے کی وجہ سے معزز ترین ہندوستانی اصحاب کے ہاتھوں میں پہنچنے کی عزت رکھتا ہے اس لئے ہر ہفتہ اس کی ایک معتدبہ تعداد ہر ہفتہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور بیرونی ملک ممالک کو جاتی ہے یہ اخبار اپنی تعداد اشاعت کی روز افزوں ترقی کے ساتھ مشتہرین میں بھی برابر زیادہ ہر دل عزیزی حاصل کرتا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے معاونین اپنی مسلمہ روشن خیالی کی وجہ سے ملکی تجارت کو بھی ہر ممکن ذریعہ سے ترقی دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر آپ بھی اپنا اشتہار اس اخبار میں درج کرائیں تو یقین ہے کہ آپ کو معقول نفع ہو گا۔ قابل اعتراض اور غیر مہذب اشتہارات اس اخبار میں مطلق درج نہیں ہو سکتے۔ المشتہر محمد مقتدی خان شروانی

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سند لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ستھری ہے جنتری بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر مندرجہ ذیل دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام و پورا پتہ لکھ بھیجئے تو واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں بھیج دینگے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل نقشہ یورپ و ایشیا متعلقہ جنگ

مع افریقہ و تبصیل بتصاویر شاہان یورپ و ایشیا وغیرہ جس میں ہر ایک سلطنت کی دوسری سلطنتوں سے ملحقہ سرحدات ہر ایک سلطنت کی رقبہ دار بڑی مشہور اور جنگی مقامات و قلعہ جات بندرگاہ ریلوے اور جہازی راستے وغیرہ صاف دکھائے گئے علاوہ نقشے جزائر برطانیہ بلجیم فرانس جرمنی سرویا روس ٹرکی مع دردانیال کے علیحدہ علیحدہ نہایت وضاحت سے دکھائے گئے ہیں۔ سائز تقریباً ۲۵×۲۰ انچ۔ کاغذ و چھپائی عمدہ مقامات جنگ دیکھنے یادگار جنگ اور کمروں کی زینت کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نقشہ نہیں ملسکتا۔ قیمت سادہ فی عدد ۸ رنگدار ۱۲ رنگدار روغنی مع رول چڑھی کپڑا ۱۴ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

وی منیجر مسلم آرٹس ورکس لاہور

ہر ایک کے فائدے کی بات

ماہ سپتمبر ۱۹۱۴ء سے نوجیون پاک۔ اصل قیمت ہ کے بجائے ۴ میں اس شرط پر فروخت کیا جارہا ہے کہ اگر یہ تیار کئے مطابق نسخہ مجرب نہ ہو تو قیمت واپس کر دینگے۔ تبتک کئی ہزار پیکٹ فروخت ہو چکے ہیں مگر آجتک کسی ایک شخص نے بھی قیمت واپس نہیں منگائی ہم اپنی شرط پر قدیم ہیں جن احباب کو ہمارے کہنے کے مطابق فائدہ نہ ہوا ہو تو قیمت واپس منگالیں ورنہ سارٹیفکٹ بھیجکر مشکور فرمائیں ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر ہمارے دوا خانہ کی چیز ہمارے کہنے کے مطابق اثر نہ دکھلائیگی۔ تو ہم قیمت واپس کر دینگے

نوجیون پاک (معجون جیات)

ہر ملک ہر موسم اور ہر عمر میں قابل استعمال اور یکساں فائدہ مند ہے جسم میں چستی چالاکی پھرتی پیدا کرتا اور دماغی کام کرنے کی طاقت کو بڑھاتا اور ان سے بچپن کی غلط کاریوں کثرت جماع کی خرابیوں اور بڑھاپے کی قدرتی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ نوجوان کا اور نوجوانوں کا اور عین شباب کی ترنگیں اور امنگیں پیدا ہو جاتی ہیں صرف ایک ہی پیکٹ کے استعمال سے بجریان پیشاب خراب ہو نا منی کا پتلا ہو جانا۔ سانس پھولنا پیشاب زیادہ ہونا نزلہ زکام۔ نزال ضعف باہ وغیرہ دور ہو کر دماغ بڑھتی اور شکل سیاب کا ہر ایک ہوجاتا ہے۔ اس میں بڑی بھاری خوبی یہ ہے کہ قبض نہیں کرتا۔ بلکہ معدہ اور جگر کی قوت بحال کرکے بھوک بڑھاتا اور بدن میں خون زیادہ پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے چہرے پر سرخی نمودار ہو کر نور برسنے لگتا ہے۔ کمزوری دماغ درد سر دردکمر اعصابی نزلہ زکام درد کلیجا وغیرہ بخشش کیواسطے نہایت ہی اکسیر ہے۔ غرضکہ نوجیون پاک ایک مرتبہ انسان کی ان ساری شکایتوں کو جو کہ بڑاپے تک نہ جانیوالی ہوں رفع کر دیتا اور نئی زندگی اور نوجوانی کا آنند دکھلا دیتا ہے بڑی بات اپنے منہ سے کہنا کو ٹھیک نہیں مگر ہم یہ فخر کرینگے کہ بہت سے استعمال کرنیوالوں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دنیا بھر کی تمام مشہور مقوی دوائیاں۔ نوجیون پاک۔ کے مقابلہ میں ناچیز ہیں استعمال کرنے پر ہماری صداقت کا تجربہ ہو سکتا ہے قیمت فی پیکٹ صرف آخر جون ۱۹۱۵ء تک دو روپیہ۔ ۲ آنہ علاوہ محصول چار پیکٹ ایک ساتھ خرید نے پر ایک پیکٹ مفت

اکسیر سوزاک نمبر (۱)	کامیشور تیل	کیش کرشنا خضاب
سوزاک کی تکالیف اور شرطیہ دوا سیکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے۔ درد اور سوزش پیشاب کو کہاتے ہی فائدہ پہنچاتی اور مواد گرنے کو فوراً بند کر دیتی ہے کیسا ہی قدیم اور جدید بگڑا ہوا سوزاک کیوں نہ ہو۔ استعمال سے بہت جلد اور ضرور ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کو کافی ہے دو روپیہ علاوہ محصول	عضو تناسل کی کمزوری سستی کجی۔ لاغری۔ کوتاہی وغیرہ کو دور کرکے تمام رگ و پٹھوں کو مانند فولاد سخت طاقتور۔ اور مضبوط بناتا اور دراز و فربہی بخشتا ہے۔ چھالا۔ وغیرہ نہیں پڑتا کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی نہایت ہی موثر اور مجرب ہے۔ جو ہرگز خطا نہیں کر سکتا قیمت فی شیشی جو ایک شخص کو کافی ہے۔ ایک روپیہ علاوہ محصول	یہ ایک شیشی کا خضاب ہی سکو دو بار لگانے سے سفید بال قدرتی جیسے ہوتے ہیں کے مانند سیاہ کالے ملایم اور چمکدار ہو جاتے ہیں اور ایک مدت تک بالکل سیاہ کالے ہی بنے رہتے ہیں خوبی یہ ہے کہ باندھنے کی ضرورت نہیں پڑتی نہایت خوشبو اور دام پسند ہے قیمت فی بکس تین شیشی جو ایک ۔ سال کو کافی ہو گا ایک روپیہ ۸ علاوہ محصول

ایکہزار روپیہ انعام

ہم ان احباب کو دینگے۔ جو ہمارے مفصل ذیل سارٹیفکٹوں سے کسی ایک کو بھی جھوٹا یا فرضی ثابت کر دینگے۔

نوٹ۔ جو صاحب کسی دوا کے متعلق زیادہ سارٹیفکٹ دیکھنا چاہیں۔ وہ طلب فرمادیں۔

لالہ سردار ی مل صاحب مقام چک غازی ڈاکخانہ ونکی ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں جناب منیجر صاحب تسلیم میں نے ایک مرتبہ آپکے دوا خانہ دو شیشی کامیشور تیل منگایا تھا جس کے استعمال سے مجھے اور میرے دوستوں کو بہت فائدہ ہوا مہربانی کرکے دو شیشی اور روانہ فرماکر ممنون بذریعہ وی پی بھیجدیجئے	سردار فتح سنگھ صاحب جمعدار گیرٹ مورن اینڈ کومشن ہاؤس کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب تسلیم بندہ نے آپ کے دوا خانہ سے ایک شیشی اکسیر سوزاک منگوائی تھی جسکے استعمال سے مرض کو آرام ہو گیا مہربانی فرماکر ایک عدد پیکٹ حبوب آتشک بذریعہ وی پی بھیجکر مشکور فرمائیے عین عنایت ہو گی۔	بابو رام رتہا صاحب ٹھیکیدار مقام لاشیو جناب منیجر صاحب نستے بیشک آپکا نوجیون پاک ایک لاثانی دوا ہے میں نے دو منگوائیں مگر اس کی صداقت کوئی نہیں پہنچی اس پاک کی جیسی تعریف آپنے تحریر فرمائی ہے ویسا ہی فائدہ مند ثابت ہوا ہے درحقیقت آپ کا آریہ مدیک میڈیکل ہال اسم بامسمیٰ ہے

المشتہر پلشی بنسیم ایس ڈی گپتا مالک آریہ ویدک میڈیکل ہال علیگڑھ شہر

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و ... ہنسی خوشی بسر کرنا چاہتا ہے اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ لیکن اگر تندرستی کا کامل بھید دن سے آپ واقف و ... تندرست ... جوان رہنا چاہتے ہیں تو ہماری کتاب

کام شاستر

مفت بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی۔ گجراتی تامل۔ مرہٹی۔ تیلگو۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول ہی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض ایندہ دیدہ و دانستہ مرض کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اوس کے مقصد میں کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اوس کے حق میں ہیں۔ گولیاں مرد کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اون کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحانا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزاء سے مرکب ہیں فورًا اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ...

طلاء واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ہاتھ تیل۔ ... کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائے گا

البم مذہبی تصاویر ۲۳۔ اہل ہنود کلان

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ نیز مکان میں رکھنے سے برکت ہوگی۔ فی البم ۸ر محصول ... وی پی ایک آنہ

اور ہر قسم کی چیزیں تیار ملنے کا پتہ

ویدشاستری منی شنکر جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ بھیمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد۔ ضلع بجنور

سرمایہ عمر چودھری ویدپی پرشاد

اگر چند اصحاب ملکر ہماری مجرب دوا دس تولہ سے زیادہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے تمام خاندان کو مفت ایک سال تک ... جیسی نذر کرتے رہینگے

لیپ قند نامی معمول ... بیہوشی ہو جاوے خیر رہتی ہے

مسک حیض و رطوبت اندام نہانی ... درجن ... تکلیف اعضا شکنی۔ ... استعمال ... دفع ... درجن ...

طلا ... سست کیلئے نہایت ... قوت کرتا ہے۔ فی شیشی (عہ) **سوق النساء** یعنی ... کی گولی ... ہوائی گولی ۴ر

عطر ملذ ... جس سے کہ معمول ... منزل ہو جاتی اور خواتین ... کلان (عہ) خورد (۱۲)

روغن گٹھیا کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی (۸ر)۔ **روغن امساک** ... کو لگا کر بعد تین گھنٹے مشغول ... شیشی کلان (عہ) شیشی خورد (عہ) **روغن گنج سر** شیشی کلان ۸ خورد (۶ر) **روغن حنا زیرہ** شیشی کلان ۸ر خورد ۴ر

کرامات دلی۔ اگر معدہ پر لگا دیں تے۔ ناف پر لگانے سے ... ہیر پر لگا دیں ادرار۔ پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے فی ڈبی (۸ر)

فتیلہ جادو ... سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۷ر **روغن عرق النساء** ... سے مقاصت ہوتی ہے شیشی (۸ر) **مرہم آنت** ... پر لگانے سے رستہ بند ہو کر آنت اپنی جگہ قایم ہو جاتی ہے ڈبی کلان (عہ) خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا ماڑا پھولی رفع ہوتا ہے فی تولہ (عہ)

آب حیات۔ واسطے بخار۔ اعضا شکنی۔ بدہضمی ہیضہ۔ درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۴ر)

روغن خضاب۔ دماغ کو طاقت دے۔ مرگی۔ نزلہ چشم دور ... رفع کرے فی شیشی (۸ر)

روغن چھاجن کیسا ہی کہنہ تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں رفع ہوتا ہے۔

روغن داد۔ فی شیشی (۴ر)

احقر العباد

چودھری پرشاد بلگرامی وارد حال

شہر لکھنؤ محلہ بزازا

مکان نمبر ۲۱۱

من موہنی

شوقین مزاج تو یہ فرمائیں لطف جوانی کا اٹھاتیں۔ یہ وہ ... ہے جس کی تاثیر ... اور جوان رات دن گے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بہتر ہے چند روز کے ... بدن کو نو دیتا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی ضعیف و سست ... کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ ... آدھ گھنٹہ بعد وطاقت پیدا ہوتی ہے کہ ... رات کرین ایک بکس ایکسا آدمی کو ... مرتبہ ... آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام ... کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس ... تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ ...

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا۔ یہ دوا ... خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بناکر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے۔ سیتلا کے داغ جہائیں۔ چھیپ جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوردہ اور بے رونق ہو جاتا ہے اون کو مٹاکر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چہرہ سفید کر لیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل ... تین بوتل ایک ساتھ لینے سے پارسل خرچہ معاف۔

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ ... والا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس جو ۵ ... چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

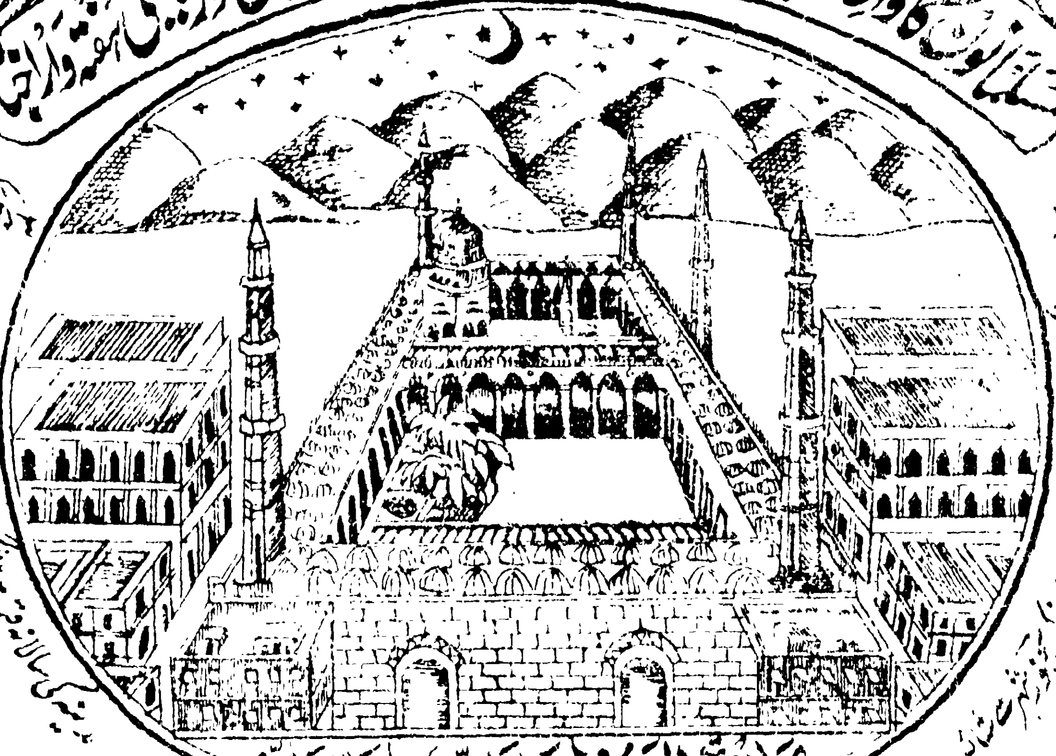
جناب مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی بمبئی نمبر۳

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام منشی محمد مجید حسن پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ (ا۔ ے) نمبر ۵۷۵
۹۹

مالک مہتمم وایڈیٹر
محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

بجنور

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورے اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نوشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روساء اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام سے ساتھہ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔ طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمیں کمی ناممکن ہے۔

تعداد	ایکسال	چھہ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۱۱	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	[illegible]
½ صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵	[illegible]
½ کالم	۲۵	۱۵	۸	۵	۳	[illegible]

راقم۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

بدلنا سفید داغ و برص کی اکسیر قیمتی دوا

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو۔ تو دوگونہ قیمت حسبی تحریر اسکے پر واپس کردونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھالیویں۔ قیمت فی ڈبہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بیدراج پنڈت مہابیر پٹا گنگ رہنگہ

لوح زمردین جو شخص سیکھنے اور سکھانیکی بے نظیر کتاب قیمت مع محصول وی پی ۱۰ دفتر مدینہ بجنور سے طلب کریں

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (ضلع بجنور) ہونی چاہئے

حوادث واخبار

ڈنمرک پر فضائی حملہ - صیغہ بحریہ نے ڈنمرک پر جرمنی حملے کی تصدیق کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ایک گولہ امریکن قونصل خانہ کی بیرونی جانب آکر گرا۔ عمارت مذکور کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اندر فرنیچر کو سخت نقصان پہونچا۔

ترکی سپاہ میں بغاوت - اڈیسا میں خبر موصول ہوئی ہے کہ ترکی فوج میں شورش پیدا ہوگئی ہے اور پاشا نے حکم دیا ہے کہ ۱۷ افسروں کو گولی ماردی جائے۔ (دیکھئے یہ خبر کہاں تک صحیح ہے)

[illegible] اور جرمن - [illegible] افسر کا بیان ہے کہ اگر جرمنوں کو [illegible] خالی کرنا پڑا تو انہوں نے زمین دوز سرنگیں بچھادی ہیں وہ فوراً شہر کو اڑادیں گے۔

ہمدردی - اٹلی میں زلزلہ کی تباہی پر قیصر اور شہنشاہ جرمنی آسٹریا نے تعزیت کی تاربرقیں نہیں بھیجی ہیں اس پر اٹلی کے اخبارات طعنہ زنی کررہے ہیں۔

لندن پر تخت برفباری - کل لندن میں [illegible] شدت سے برف پڑی برسوں سے ایسی برف نہ پڑی تھی آمد ورفت اور تجارت میں فرق پڑگیا۔ لندن کے قریب ہی کے اضلاع میں اٹھارہ اٹھارہ انچ گہرائی میں برف پڑی۔

فساد باہمی - ترکوں اور جرمنوں - ترکوں اور عرب فوجی افسروں میں باہم فساد ہوگیا۔ لہذا ۲۷ عرب افسر یروشلم میں قید کردئے گئے۔

مصر میں کلب بند - قاہرہ میں فوجی حکام نے اپنے اختیارات سے کام لیکر گورنمنٹ ہائی اسکول کے کلب موقوف کردئے ہیں۔ یہ کلب دراصل گورنمنٹ اسکولوں کے سنٹرل طالب علموں کے عام مباحثات کیلئے قائم کئے گئے تھے مگر اب وہ سازش اور بغاوت کا مرکز ثابت ہورہے تھے۔

رومانیا کی تیاری - سی۔ ایم گزٹ کا خاص نامہ برن کے نامہ نگار ہانگ پوسٹ کے حوالے سے لکھتا ہے کہ سوئیس یونیورسٹیوں میں رومانیا کے جو طالب علم تعلیم پارہے تھے وہ بذریعہ تار کے اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔

حضور نظام بمبئی میں - ہز ہائینس حضور نظام آجکل بمبئی میں ملابار ہل پرائیویٹ بنگلے میں رونق افروز ہیں۔

حضور والیسرائے بمبئی میں - لندن ۲۳ جنوری۔ حضور والیسرائے مع اپنے اسٹاف کے آج صبح کو ساڑھے ۸ بجے وارد بمبئی ہوئے۔ لارڈ ولنگڈن تمام ممبران اگزیکیٹو کانسل اور سکرٹری صاحبان نے اور بمبئی بریگیڈ کے کمانڈر اور دوسرے سربرآوردہ سول وملٹری حکام نے استقبال کیا۔ اسٹیشن کے باہر حضور والیسرائے کو دیکھنے کے لئے بڑا مجمع تھا آپ بسواری موٹر گورنمنٹ ہاؤس کو تشریف لے گئے۔ آج شام کو ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ کے جنگی اسپتال کا معائنہ فرمائیں گے۔

ایک رجمنٹ میں مشکلات - دہلی ۲۳ جنوری۔ غالباً ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نومبر میں میجر اینڈرسن

متعلق ۱۳۰ ڈنگ جارجز اون بلوچیز کو ایک محمود سپاہی نے جبکہ رجمنٹ مذکور میدان جنگ کو بھیجے جانے کے لئے بمبئی میں جہاز پر سوار کی جارہی تھی ہلاک کردیا تھا۔ اس حادثہ کی کامل تحقیقات کی ضرورت تھی۔ بہت سے لوگوں کے شریک سازش ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا اس لئے رجمنٹ مذکور رنگون میں بھیجدی گئی۔ جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو سزا دینے کی تجویز کی گئی ہے۔ ۲۰ جنوری کو آزاد سرحد کے بعض پٹھان مصدر شورش ہوئے جنکی وجہ زیر تحقیقات ہے۔ مقامی فوجی حکام ان کی تادیب کے وسائل اختیار کررہے ہیں۔ بقیہ رجمنٹ ۲۲ جنوری کو میدان جنگ کو جانے والی ہے۔

گرانی غلہ کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹن [illegible] مقرر ہوئی تھی اس نے بعد تحقیقات کے یہ فیصلہ کیا کہ آخر مارچ ۱۹۱۵ء تک ہندوستان کے تمام بندرگاہوں سے صرف ۸ لاکھ ٹن غلہ اور آٹا بھیجا جاوے۔ اس سے زیادہ غلہ ہندوستان سے باہر نہ جانے پائیگا۔ اپریل سے جدید غلہ پیدا ہوجاوے گا۔

آگرہ میں دربار - ہز آنر سر جیمس مسٹن ۹ فروری کو آگرہ میں دربار منعقد فرمائیں گے۔

مال غنیمت - (لندن ۲۳ جنوری) سے آغاز جنگ سے اب تک مندرجہ ذیل سامان جنگ واسیر کیمپ میں لائے گئے ہیں توپیں ۵۷۵ کل کی توپیں [illegible] گولا بارود کے چھکڑے ۶۵۰ رائفلیں ۲۲۰۰۰ آلات پرواز ۹ سپہ سالار ۱۹۔ افسر ۵۳۰۔ سپاہی ۱۹۴۶۸۱

مراجعت - تیصر ہند ہاسپٹل کی ڈاک کا جہاز ۲۳ جنوری کی صبح کو بمبئی پہونچا جس میں ہز اکسلنسی والیسرائے کے دوسرے صاحبزادہ آنریبل اے ہارڈنگ سردلشاکر [illegible] جنرل سر جی روس کیپل۔ مہاراجہ ومہارانی بھرتپور مسٹر ومسز رتن ٹاٹا تھے حماوت کی بندرگاہ میں استقبال کرنے والوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔

ریلوے عہدہ دار میدان جنگ کو - مسٹر ای کیمرن۔ اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو فوج میں کمیشن عطا ہوا ہے۔ جس پر انہوں نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے عہدہ سے استعفاء دیدیا ہے اور وہ منظور ہوگیا ہے۔

نہر سوئز کے استحکامات - قاہرہ مصر کے افسران اس امر سے مطمئن ہیں کہ نہر سوئز کے مدافعانہ استحکامات ناقابل تسخیر ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اس فوج کے لئے جو ایک بڑے صحرا کو عبور کرکے آرہی ہو اور اس کے پاس بھاری توپخانہ ہو۔

ترکی مالیات - قسطنطنیہ کے ایک تار سے جو "برلینیر بیج بلات" کو وصول ہوا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے ۹۰۰۰۰۰ ۲ قرضہ کے لئے رائیں پاس کردی ہیں اور گورنمنٹ کو اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ وہ ۵۰ لاکھ پونڈ کی وصولیابی کے لئے کارروائی کرے۔

امریکہ کی روئی جرمنی کو - ونگٹن۔ خطرات جنگ کے بیمہ کرنے والے محکمہ نے محکمہ خزانہ سے مشورہ کرنیکے بعد جہاز "ڈیشیا" پر بار کی ہوئی روئی کا بیمہ کرلیا ہے لیکن جہاز کا بیمہ نہیں کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت نے جہاز مذکور کی روانگی کی صلاح نہیں دی۔ اور جہاز مالکوں کی ذمہ داری پر فیصلہ کو چھوڑ دیا ہے۔

انگلستان کی عورتیں اور ہندوستان کے مرد

انگلستان میں اب عورتوں کے رسالے بھرتی کئے جارہے ہیں اور رضا کار عورتیں فوجی اشارات۔ تار کا کام۔ گھوڑے کی سواری اور فوجی تیمارداری سیکھ رہی ہیں بہت تیزی کے ساتھ عورتیں اس رسالہ میں شریک ہورہی ہیں اور نہایت سرگرمی کا اظہار کررہی ہیں۔ فی الحقیقت انگلستان کی عورتیں بھی ہم سے زیادہ خوش قسمت ہیں کہ وہ باوجود صنف نازک ہونے کے ہندوستان کے مردوں سے زیادہ سلطنت کی عملی خدمات انجام دے سکتی ہیں۔ ہم کہ سوائے [illegible] امداد کے اور کسی مصرف ہی کے نہیں ہیں ان عورتوں کی حالت پر رشک کریں تو بیجا نہیں جو رضا کار بنکر میدان جنگ میں جاسکتی ہیں۔ لیکن اگر ہم کو سلطنت کی خدمت کرنے کے یہ موقعے حاصل نہیں تو کیا یہ ہمارا ہی قصور ہے؟

جنوبی افریقہ کی بغاوت - کیپ ٹاؤن ۲۶ جنوری مقام اپنگٹن پر باغیوں نے [illegible] جنوری کو جو حملہ کیا تھا اسکی موصول شدہ تفصیلات ظاہر کرتی ہیں کہ آپ کی حال کی کامیابی سے پھولکر مارٹز اور کیمپ نے علی الصباح قصبہ پر یکایک حملہ کرکے لے لینا چاہا۔ اور مکیم و بنارہ پی توپوں ایک یوم سے آتشباری شروع کی۔ لیکن کیپ کالونی کے توپخانہ سے ایک گولہ جو اتفاقاً ٹھیک نشانہ پر پڑا ان کو بھگا دیا۔ [illegible] نے فوراً ہی ان کو پسپا کردیا۔ لڑائی تین گھنٹے تک ہوتی رہی جس کے اختتام پر باغی پیچھے ہٹ گئے۔ پچاس آدمی اپنی بڑی جمعیت سے الگ کردئے گئے اور گرفتار کرلئے گئے۔

بنگال کی مشترکہ سوسائٹیوں کی [illegible] ۲۰ فروری سے ۲۳ فروری تک جاری رہیگی جس کا افتتاح لارڈ کارمائیکل فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مدینہ
بجنور

خلافت مذہب اسلام
اور
سیاسی محاربات

دنیا میں مختلف مذاہب ان میں فرق تو یہی ہے کہ ہر مذہب کا اصول جدا ہے۔ اور عمل جدا کہیں تو مذہب غالب ہے۔ اور کہیں مذہب یورپ میں احساسات قومی کے تحت حکومت مذہبی اصول پامال ہونے کے قریب پہنچ گئے ہیں اگر یوں کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ اصول سیاست کے تابع خود مذہب ہو گیا ہے۔ اس حیثیت سے مذہب مغلوب اور قومیت اغلب سیاسیات کے ساتھ وابستہ ہے۔ مسلمانوں میں قومیت پر مذہب غالب رہا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں از حیثیت نسبت ہائے اربعہ متباین ہیں کسی ملک میں عام خاص مطلق کی نسبت رکھتے ہیں اور کہیں عام خاص من وجہ کی کیفیت ان باتوں پر نظر کر کے مذہبی خلافت کے مسئلہ کو چھیڑنا زمانہ حال میں باعتبار سیاسی پہلو کے بہتر نہیں مسلمانوں کی خیر خواہی اور گورنمنٹ کی خیر اندیشی اس پر منحصر ہے کہ اس قسم کے احساسات پر توجہ نہ کیجائے کہ یہ سرد ہستاں یاد دہانیدن کا مصداق ہے۔ اگر یہ مسئلہ کماحقہ چھڑ گیا تو مختلف رائیں قائم ہو جائینگی۔ اور کثرت مشکلات کا سامنا ہوگا۔ ایمان اور روحانیت ایک طرف حل من مبارزہ کی صدا بلند کریگی جسبت اور مادیت جو بدن انسانی اور روح حیوانی سے متعلق ہیں وہ وفاکیشی کیطرف کھینچیگی۔ آج دنیا میں ایسے ایمان فروش موجود ہیں جن کے نزدیک عاقبت کوئی چیز نہیں اور گورنمنٹ کو دھوکا دینا اُن کا نصب العین ہے

جسوقت مسلمانوں کی قوم سے کسیکا مقابلہ پڑتا ہے فوراً مذہبی سلسلے طیار ہو جاتے ہیں جن میں اپنی ضروریات کو ڈھال لیا جاتا ہے۔ جاہ طلبی حکومت کی اغراض آگے قدم بڑھا دیتی ہے

گورنمنٹ کے نادان دوست ہندوستانی ہوں یا یورپین۔ اس مسئلہ کو چھیڑ کر نفع نہ اٹھائینگے۔ مذہب بجائے خود الگ چیز ہے اور سیاسیات بالکل جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں مسلمانوں کو بدامنی میں مبتلا کرنے کے واسطے اور گورنمنٹ کو مصیبت میں پھنسانے کے لئے یہ صدائے بے ہنگام مذہب

اسلام کی خلافت علمی کے متعلق بلند ہوئی۔ مسئلہ خلافت صرف اسقدر اہمیت رکھتا ہے کہ اُس سے مسلمانوں کے دینی جذبات ہی متعلق ہیں نہ دنیاوی مصالح ہاں دنیاوی مشترک اغراض جو دین و دنیا سے وابستہ ہیں خلافت کے مسئلہ میں مضمر سمجھی جائیں تو مضائقہ نہیں۔ علمی تحقیق کی رو سے یہ مسئلہ اس قدر باریک اور دقیق ہے کہ مخالف اور موافق ہر قسم کی تفسیر اس پر کر سکتے ہیں۔ اور اس کا وجود احادیث و قرآن سے نہایت اہم ہے۔ اس کی کئی شقیں ہیں اول خلفاء راشدین کی خلافت راشدہ۔ دوسرے اثنا عشرہ خلفاء کا وجود۔ تیسرے ائمہ اثنا عشر کی امامت کا وجدان خلافت حقہ چند درجہ پر مبنی ہے۔ اول وہ ہے جس کی شان میں علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین المهدیین لازم پکڑو تم میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو۔ نیز الخلافة بعدی ثلاثون سنة ثم ملکا عضوضا۔ ترجمہ۔ خلافت میرے بعد تیس سال تک رہیگی اور اس کے بعد ملک بادشاہان عضوض کا ہے + [1]

[1] کاٹ کھانیوالے

تیس سال ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت امام حسن کی ذات مبارک تک یہ خلافت ختم ہو چکی لیکن دوسری بارہ خلفاء کی حدیث ہے اُس کا یہ مضمون ہے کہ امر دین جب تک زائل نہ ہوگا جب تک قریش میں سے کل بارہ خلیفہ نہ ہو چکینگے

تیسرے خلافت راشدہ کی ابتدا سے تا بہ مہدی موعود متفرق طور پر خلفاء ہونگے۔ چوتھے خلفاء بنی امیہ کے زمانہ رسالت تک بالاتصال خلافت اثنا عشرہ تمام ہوئی

پانچویں مہدی موعود سے اُس کی ابتدا ہوگی اور خلفاء مابعد پر جو بارہ ہونگے اُس جناب کے بعد انتہا ہوگی۔ چھٹے خلافت عام جس کی ضرورت ہمیشہ مسلمانوں کو رہتی ہے اور رہیگی۔ اسی کے متعلق یہ موجودہ مسئلہ زمانہ حال میں زیر بحث ہے۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ خلیفہ اعظم وہ ہے جو حرمین شریفین اور دیگر اماکن مقدسہ کا خادم اور ذمہ دار ہو اور اُن کی حفاظت کرے اور لفظ خادم کو اپنے واسطے فخر سمجھے۔ امیر المومنین اصلی یہی ہے۔ ساتویں ہر ملک میں چھوٹے چھوٹے خلیفہ ہو سکتے ہیں باعتبار مرتبہ کے۔ موجودہ خلیفہ اعظم سے درجات میں کم ہونگے۔ اب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور قسطنطنیہ اور بغداد اور دمشق اور مصر اور مراکو اور ٹونس اور دیگر ممالک اسلامیہ علی ہذا القیاس ان خلافتوں کے مستقر ہو سکتے ہیں لیکن خلیفہ اعظم کے حقیقی درجہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ اس امر کی کوشش کرنا بیسود ہے کہ حرمین شریفین اور قسطنطنیہ کا درجہ کسی اور مرکز کو مل سکے اسواسطے کہ مکہ معظمہ مولد رسول اور مقام کعبہ ہے اور مدینہ منورہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خلافت اور صدر رسالت ہے قسطنطنیہ وہ شہر ہے جس کے اول غزا کرنیوالوں کے واسطے

مغفرت واجب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اول وہ لشکر جو مدینہ قیصر پر جہاد کریگا سب کا سب مغفور ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری کو اُسی مقام سے) جس میں ابوایوب انصاری وغیرہم شہید ہوئے۔ اور قسطنطنیہ کا فاتح اول سلطان محمد خاں فاتح کی شان میں بھی حدیثیں آئی ہیں جو عالم الغیب کے محبوب کی پیشگوئیوں پر مبنی ہیں اسواسطے اس فاتح اول کے حق میں بھی وجوب جنت ہے۔ دیگر احادیث کے نقل کرنے سے اس مضمون کو طول ہو جائیگا۔ مگر اُن فاتحین اول ترکوں کی شان میں یہ حدیث کے لفظ لکھدینے کافی ہیں لنعم الامیر امیرھم ولنعم الجیوش جیشھم۔ ترجمہ (اچھا امیر امیر اُن کا ہے اور لشکروں میں اچھا لشکر اُن کا ہے۔) جسکو رسول خدا اچھا لکھے اُس کے مرتبہ کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے اور اُن لوگوں کی شان میں بھی احادیث وارد ہیں جن کے ہاتھ سے شہر قسطنطنیہ نکلنے والا ہوگا۔ اس بحث کو اسواسطے نظر انداز کیا جاتا ہے کہ وہ زمانہ بعید بلکہ ابعد ہے۔ غور کرنیکا موقع ہے کہ خلافت کا مستحق وہ گروہ ہے جن کی شان میں یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں یا اُنکا غیر

موجودہ جنگ میں اس مسئلہ کا چھیڑنا مسلمانان عالم کے احساسات مذہبی کو ابھارنا ہے۔ جب یہ امر متیقن ہے کہ وہ وقت ابھی نہیں آیا تو اس مسئلہ کو مابہ النزاع ٹھہرا کر پولٹیکل سلسلے میں کیوں ڈھالا جاتا ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس مسئلہ خلافت سے قبل از وقت متاثر نہ ہوں ایمان اور روحانیت کو اپنی جگہ قائم رکھیں اور جان و جسمیت کو مادی وفاداری کی شان پر اگر ماں باپ میں لڑائی واقع ہو تو کس کی طرفداری کیجائے۔ اسی طرح ہمارے دینی جذبات خلیفۃ اللہ امام المسلمین کیساتھ وابستہ ہیں اور دنیاوی سیاسی احساسات کا مرکز گورنمنٹ برطانیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آبرو اور جان اور مال اور ایمان اور روحانی اسلامی جذبات جانبین کی وفاکیشی کے ساتھ قائم رہیں ع

گنج دارد مرید ساقی دہر

تاریخ اسلام
(۳۲)

نزول ملائکہ اور ابوطالب کا تردد

رسول اکرم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب تقریباً بیس سال کی ہوئی تو آپ پر ملائکہ کا نزول شروع ہوا اکثر مرتبہ آپ نے دیکھا کہ فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور باہم ایک دوسرے سے آپ کا تعارف کراتے ہیں چنانچہ احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ آنحضور صلعم نے شب کے وقت دیکھا کہ تین شخص آپ کے پاس آئے اور آپکی طرف اچھی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں اور آپسمیں یہ گفتگو ہو رہی ہے کہ یہی وہ شخص ہے (جو نبی آخر الزمان ہوگا)

لیکن ابھی اس کے ظہور کا وقت نہیں آیا ہے۔ اسی طرح ایک بار آپ نے دیکھا کہ تین شخص آپ پر ظاہر ہوئے اور انہوں نے آپ پر حملہ کیا اور اپنے ہاتھ آپ کے شکم مبارک پر لگائے جس سے آپ کو بجائے کسی قسم کی تکلیف کے راحت وخوشی حاصل ہوئی آنحضور نے ان حالات کو اپنے چچا ابوطالب سے بیان فرمایا۔ ابوطالب ان حالات کو سنکر متردد ہوئے اور خیال ہوا کہ اسرار شیاطین یا جنون کا اثر ہو گیا ہے اسی تردد میں ابوطالب نے ایک کاہن کی طرف رجوع کیا جو طبابت کا پیشہ کرتے تھے اور اون سے کہا کہ تم حضرت صلعم کے سینہ میں [illegible] کرو کہ ان پر شیاطین وخبیث ارواح کا اثر پایا جاتا ہے کاہن نے آنحضور صلعم کے سینہ مبارک کو دیکھا [illegible] اور بین [illegible] علامات کو دیکھا [illegible] ابوطالب سے کہا کہ آپ کے [illegible] کا شیطانی اثر نہیں ہے۔ آپ ہر قسم کے امراض وشیطانی اثرات سے پاک ہیں اور [illegible] آپ کو آئندہ کوئی [illegible] ہوگا سب [illegible] روحانی پیدا ہوں [illegible] ابوطالب سے [illegible] ہمارے نیک علامات پائی ہیں۔ اور جو واقعات آپ کے سامنے پیش آئے ہیں اون کو شیطانی اثرات سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے بلکہ فرشتگان خدا کا اثر ہے۔ کہ وہ آپ کے پاس آکر آپ کے قلب کی تفتیش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں یہ قلب نبوت کے لئے ہے۔

حضرت رسول اللہ صلعم سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اونہیں ایام میں ایک شخص آیا اور اپنے ہاتھ کو [illegible] میرے کندھے پر رکھا اور پھر میرے سینہ کے اندر ہاتھ داخل کر کے میرے قلب کو باہر نکال لیا اور کہا کہ پاک دل پاک بدن کے اندر ہے اس کے بعد دل کو پورا اسکی جگہ رکھ دیا۔

کاہن کے اطمینان دلانے سے ابوطالب کو اطمینان ہو گیا اوس روز سے ابوطالب کے لیں آنحضور صلعم کی بہت زیادہ [illegible] ہوگئی اور آپکی بہت زیادہ احتیاط کی جانے لگی تاکہ آپ کو آپ کے دشمنوں سے کسی قسم کا گزند نہ پہنچ سکے۔

کاہن کی تسکین دہی کے بعد ابوطالب نے حضرت سے کہا کہ تم اطمینان رکھو۔ کوئی گھبرانے اور پریشان ہونے کی بات نہیں ہے۔

موزہ فیکٹری شیرکوٹ ضلع بجنور

اس فیکٹری کا مال سودیشی ساخت کا ہم نے بھی استعمال کیا۔ ہر قسم کے موزے اور کمر بند۔ مفلر۔ گلوبند اونی۔ ریشمی۔ سوتی۔ نہایت مضبوط اور خوبصورت ہوتے ہیں ولایتی مال کے مقابلہ میں اون کی ساخت بالکل مساوات کا درجہ رکھتی ہے قیمت بھی ہر حیثیت سے نہایت مناسب عام سوداگروں اور شائقین خریداروں کو اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کا موقع ہے۔

تازہ تار اور جنگی خبریں

خلیج فارس کی جنگ

لندن ۲۷ جنوری۔ ایک جزی بے تار برقی کا پیغام قسطنطنیہ سے مظہر ہے کہ ایک برطانوی فوجی دستہ میں شیتون پر سوار ہو کر ۱۹ جنوری قرناج کے متصل [illegible] اور ترکی سپاہ پر حملہ آور ہوا لیکن ترکوں نے سخت نقصان کے ساتھ [illegible] آور ہونے والوں کو پسپا کر دیا۔ پریس بیورو نامہ ہے کہ حقیقت حال یہ ہے کہ ۲۰ جنوری کو [illegible] نوٹ بڑھے [illegible] دشمنوں کا سراغ لگا [illegible] ہوئے [illegible] دشمنوں کے مقدمہ الجیش [illegible] باز [illegible] میل [illegible] سخت نقصان [illegible] [illegible] اور عدم [illegible] کہا گیا کہ عثمانی قوت ۱۰ ہزار ہے [illegible] اس کے پاس [illegible] ہماری توپ [illegible] صرف پچاس آدمی کام آئے ہماری بازگشت میں ترکوں نے کوئی [illegible] نہیں کی پریس بیورو لکھتا ہے کہ ترکوں نے لڑائی کا بیان اسی رنگ میں لکھا ہے جس رنگ میں جرمنوں نے بحر شمالی کی نبردآزمائی کا حال لکھا تھا۔

سرحدی شورش

دہلی ۲۸ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بنوں میں قبائل شمالی [illegible] اور تہامیں نے موضع شاہ ابن علی خان پر حملہ کیا حملہ آوروں کی تعداد تقریباً پچاس تھی۔ گاؤں والوں نے چار حملہ آوروں کو جان سے ہلاک کیا۔ اور ایک [illegible] کو گرفتار کر لیا اور گاؤں کے صرف دو آدمی مجروح ہوئے۔

مصر پر چڑھائی

ایتھنس کا تار ناقل ہے کہ سابق وزیر بحر جمال پاشا مقرر [illegible] مصر [illegible] کی سپاہ کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں تین ترکی بیشتر مصر پر یلغار کئے ہوئے بڑھ رہے ہیں۔

(جمال پاشا کے وفات کی خبر موصول ہوئی تھی یہاں مصری مہم کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں۔ شاید عالم ارواح سے ترکی فوج نے [illegible] الموت کی خوشامد کر کے بلا یا ہے۔)

(ایک ترکی جیش میں علاوہ فوج محفوظ کے ۳۶ ہزار آدمی ہوتے ہیں۔

جرمنی مظالم

پیٹرز گریڈ سے رپوٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ لمبرگ کے مقام پر تندرست اندھے روسی سپاہیوں کا نظارہ نہایت حسرت [illegible] جرمنوں نے اون کی آنکھوں میں ڈرائل چبھو کر [illegible] اندھا بنا دیا ہے۔ یہ سپاہی ایک قطار میں رسی تھامے [illegible] چلتے ہیں۔ ایک شخص ان کا راہنما ہوتا ہے۔

ایک اخبار کا بیان ہے کہ نو دز کے جرمن کمانڈنٹ میجر جنٹن کیمپری نے ۱۰ و ۱۱ اور ۱۲ برس کے لڑکوں کو بھی سلامت نہیں چھوڑا [illegible] کہ بعد میں تک میں کوئی آدمی زندہ نہیں پایا۔

اس جرم پر [illegible] کردہ جرمنوں کی مخبری کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔

آسٹریا کا پروٹسٹ

ملان کا تار مظہر ہے کہ البانیا میں دلونا پر اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔ آسٹریا نے نہایت زور سے اس فعل پر اظہار ناراضمندی کیا ہے۔ اٹلی نے بھی نہایت سخت الفاظ میں اس کا جواب دیا ہے۔

البانیہ کی بغاوت

اخبار جیارنیل ڈی اٹالیا رقمطراز ہے کہ البانیہ میں شورش پھیلی ہوئی ہے۔ سینٹ جیوونی میں باوجود فوجی دباؤ کے مسلمانوں نے علم بغاوت کھڑا کر دیا ہے۔

جینیفہ کے اسقف اعظم کی موت

[illegible] کا تار ناقل ہے کہ [illegible] نے جینیفہ کے اسقف اعظم کو [illegible] ہو [illegible] کیونکہ وہ [illegible] کا [illegible] لکھتا تھا اور لوگوں کو اکساتا تھا۔

اٹلی سے لڑائی

آسٹریا اور جرمنی کی [illegible] اپنی سفارتوں کے [illegible] روم [illegible] اٹلی سے جرمنی اور آسٹریا [illegible] یہ اعلان جنگ ہونے کی علامت ہے)

افریقہ میں ملا کی مستعدی

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ساحل صومالی کی بیرون سے [illegible] ہوتا ہے کہ ملا نے اب ایک بڑی سپاہ بھیج کو بھیجی ہے۔ اور اسے ہدایت کی ہے۔ کہ شمیرس اور بیرونی [illegible] کو مسخر کر کے برابر پیشقدمی کرے اور کہتے ہیں کہ ملا کے دو ہزار آدمی شمیرس پر قابض ہوگئے ہیں اور قلعہ جات کو از سر نو بنانے میں سرگرمی سے مصروف ہیں خبر آئی ہے کہ کرنل کربٹ نے دشمن کی تعداد معلوم کرنے کی غرض سے ایک جماعت بطور گرد اوری روانہ کی تھی مگر کہتے ہیں کہ اسے ملا کے آدمیوں نے گرفتار کر لیا ہے نیز رپورٹ ہوئی ہے کہ ملا نے تین ہزار سے زیادہ سپاہ وارسنگلیوں کے خلاف روانہ کی ہے جس نے سلطان وارسنگلی کے لڑکے محمد علی کے قلعہ شائیر پر حملہ کیا ایک اور خبر ہے کہ ملا کے آدمیوں اور وارسنگلیوں کے مابین لڑائی ہوئی جس میں ملا کے ایک سو اور موخر الذکر کے دو سو آدمی مقتول ومجروح ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ملا کے ساتھیوں نے شائیر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وارسنگلیوں کے بہت سے مواشی اور اونٹ اونہوں نے چھین لئے ہیں۔ اور گلوراڈا کوراڈا اور اڈاڈ لو کو جو لس کوری سے ڈیڑھ روز کی مسافت پر ہیں ملا کے اہالیوں نے جلا دیا ہے اور یہ کہ محمد علی خلف سلطان وارسنگل تنیا کو بھاگ گیا ہے جو ساحل بحر پر واقع ہے۔

۲۵ میل کا قبرستان

مسٹر ویبر نامہ نگار یونائٹڈ پریس امریکہ لکھتے ہیں کہ ۲۵ مربع میل علاقہ سربیہ کے میں نے ایسے دیکھے ہیں کہ اون میں جتنے زمین دوز مورچے تھے سب لاشوں سے پٹے پڑے تھے اور اکثر لاشوں کے ہاتھ پاؤں ندارد تھے۔ ظالم آسٹریوں نے در ودیوار [illegible]

قسطنطنیہ کے تغیرات

پیغام صلح لکھتا ہے کہ
آج سے سوا دو ہزار سال پہلے جب
شہر نیر نطیم کی جس کا موجودہ نام قسطنطنیہ
ہے - بنیاد ڈالی گئی تھی تو ایک مشہور خدا رسیدہ شخص نے
یہ بات کہی تھی کہ تمام قومیں اس شہر کے لئے جد و جہد کریں گی. مگر وہ کسی کے ہاتھ نہ آئیگا " اس وقت سے لیکر آجتک اس شہر نے جو جو انقلاب دیکھے ہیں وہ یقیناً کسی تاریخی بصیرت سے پوشیدہ نہ ہونگے - مگر اب لیڈیز ریلم میں ایک فاضل ماہر علم الارض کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے دوران میں اس نے ظاہر کیا ہے کہ یہ پیشگوئی لفظ بہ لفظ پوری ہونے والی ہے کیونکہ ۱۹ - اگست کے عظیم زلزلہ کے بعد سے لیکر اسوقت تک قسطنطنیہ بدستور زمین کے اندر دبتا چلا جا رہا ہے صاحب مضمون کا خیال ہے کہ سوال صرف وقت کا ہے اگر کسی زلزلہ نے اس شہر کا خاتمہ نہ کیا تو دھنستے چلے جانے کا عمل اس کا خاتمہ کر دیگا - ممکن ہے اس کے لئے ایک سال یا ایک ہزار سال درکار ہوں مگر ہر صورت یہ امر یقینی ہے کہ آیندہ ایکہزار سال کے بعد قسطنطنیہ اور محلات باسفورس سمندر کی تہ میں بیٹھ چکے ہوں -

مدینہ :- ایک سال سے ایکہزار سال کی نسبت عجیب ہے فرق صفر ون کا ہے - علم الارض کے فاضل صاحب کی قابلیت اسی سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک سے ہزار کو امتیاز نہیں کر سکتے - یہہ کہنا کہ یہہ شہر کسی کے ہاتھ نہ آئیگا - بنی امیہ نے اس کو مسخر کیا سلطان محمد خاں فاتح نے اسکو فتح کیا - نصاریٰ قریب زمانہ مہدی موعود اسکو تسخیر کرینگے - مہدی موعود اسکے فاتح ہونگے عیسیٰ علیہ السلام اسپر حکومت کرینگے - جب یہ پانچ تغیر تسلیم ہیں اور چھٹا ابتدائی ہے تو کیا ونس جانے والے شہر پر کسی کا تسلط تحت الثریٰ میں ہوگا اور یہ موجودہ جد و جہد اس کے متعلق کیوں کیجاتی ہے اگر اسلامی عقائد والے تین تغیر نہ مانے جائیں تو اس سے پہلے آبادی سے ابتک تین کایا پلٹ ہو چکی ہیں - لہذا یہ پیشگوئی غلط ہے پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب مثیل المسیح کے پیرو کار ہیں - لہذا اون کی رائے اس بارہ میں ماننے کے قابل نہیں - کہ اونہوں نے تغیرات سابقہ پر نظر نہیں کی اور صلی مسیح کے مخالف ہیں اور مہدی موعود کے خلاف -

ڈکیتیوں کی کثرت

رہزنی اور ڈاکہ اور نقب زنی یہ سب علامتیں و نتایج گرانی غلہ سے ملک میں پھیلتے ہیں جس قدر گرانی بڑھے گی بدامنی کو ترقی ہوگی - ایک ڈاکہ کی خبر آئی تھی اور بعد کو مسلسل ایک شب میں چند واقعات کی خبریں اور آئیں - اگر یہی واداتیں رہیں تو اہل ملک بدامنی کے شکار ہو جائینگے -

(۱) ڈائمنڈ ہاربر کی سب ڈویژن میں ڈاکہ کی ایک درد انگیز واردات وقوع پذیر ہوئی ہے جس میں چند بنیا ہی مسلمانوں کی شرکت تبلائی جاتی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو خطرناک ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک کچہری میں گھس گئے اور حاضرین کو قابو کر کے ۱۷ ہزار روپیہ نقد لیکر چلتے بنے یہ روپیہ کلکتہ کے کسی زمیندار کا تھا - بنگال کا محکمہ تفتیش جرائم اسکی تحقیقات کر رہا ہے -

ایک شب میں تین ڈکیتیاں

(کلکتہ ۲۶ - جنوری) علی پور پولیس صاحب کو اطلاع پہنچی ہے کہ شب شنبہ کو بارہ ست میں تین دلیرانہ ڈکیتیاں وقوع میں آئیں - چالیس آدمی جو بہانوں - ڈاؤ اور لاٹھیوں سے مسلح تھے جن کچھیر بنو منڈل کے مکان پر آپڑے اونہوں نے اسے اور اس کی بیوی کو رسی سے باندھکر زد و کوب سے نیم مردہ کر دیا اور ایک ہزار روپیہ کا مال و زر لے گئے - اسی وقت ڈاکوؤں کی ایک اور مسلح جماعت نے جو اغلباً بیس ڈاکوؤں پر مشتمل تھی چترمالے اشکوئی موند کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور پانچسو روپیہ کا زر و زیور لے گئے - تیسرا ڈاکہ بارہ نگر میں ایک سوداگر مواشی سونا تن کے مکان پر پڑا گھر کے لوگوں کو اونہوں نے زد و کوب کیا اور آٹھ سو روپیہ کا مال لے کر چلتے بنے - ان ڈاکوؤں کی تعداد تقریباً بیس تھی - اور تلواروں و بہالوں سے مسلح تھے -

جرمنی کے مزید چالیس لاکھ سپاہیوں کی تیاری

ٹائمز مورخہ ۲۳ دسمبر کا بیان بذریعہ تار انہی دنوں موصول ہوگیا تھا - اب مفصل مضمون پہونچ گیا ہے - اس کا ماحصل یہ ہے :- چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی - جرمنی نے اپنی تمام ذکور آبادی کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی ساز و سامان اور اسلحہ کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے جرمن نظام فوج اول اول ریزرو جب اپنے مدعا میں ناکام رہے تو دوم ریزرو لینڈ وہر اور لینڈ سٹرم اقسام کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے - اون کی بدولت جرمنی حملے سے تو محفوظ ہوگئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پائیگی - متحدہ فوجیں ٹس سے مس نہ ہوئیں بدستور سامنے موجود ہیں - اور ادہر ملک میں اب نا تربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہ گیا تھا - پس جس طرح اور ہر ملک کرتا - جرمنی ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوگئی - یہہ گودام ایسا بے حیثیت نہیں کہ ہم اوس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں - جرمنی نے ۴۹ لاکھ سے محاربہ شروع کیا - تفصیل یہہ ہے - ۸ لاکھ ۲۷ ہزار باقاعدہ فوج ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار اول ریزرو - ۹ لاکھ ۷۰ ہزار لینڈ وہر قسم اول - ۱۰ لاکھ لینڈ وہر قسم دوم جسمیں ۳۹ ½ سال عمر تک کے آدمی ہیں اور ۸ لاکھ ۵۷ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۳۹ ½ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں -

ان میں سے ۴۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں و ۱۰ لاکھ مشرقی میں - اول درجہ ۱۰ لاکھ بیکار ہو چکا ہے اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں - اب رہا نیا ذخیرہ جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے اکثر کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی - چنانچہ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں ۱۲ لاکھ ۱۷ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے - پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائیگا - اسی طرح لینڈ سٹرم اور لینڈ وہر افواج میں کبھی نئے مردوں کو نہ لیا جاتا رہا جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ۷۰ ہزار رہی یعنی ۲۵ سال میں ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنیٰ رکھے گئے - ان میں سے موت اور ضعیفی کے نقصانات ۳۰ فیصدی شمار کر لئے تو بھی ۳۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں - یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے - تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو ۱۰ لاکھ سے کم نہیں تینوں کی مجموعی تعداد پچاس لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ پہلے ہی فوج میں لئے جا چکے ہیں - بہر حال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کر دی گئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن فوجی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات پر غالب آجاتا ہے - جرمنی کے حال میں ۱۲ لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں - اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اون کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں پیرا ب صرف کروپ اور ارہارٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنا رہے - بلکہ ہر کارخانہ جو دہات کا کام کرتا ہے دن رات اس کام میں مشغول ہے - ہمیں کثرت تعداد کا خوف نہیں کیونکہ اتحادیوں کی آبادی دشمن سے دگنی ہے مگر فتح صرف کثرت پر موقوف نہیں - وہ زیادہ تر مناسب تدابیر اور انتظام اور متحدہ کارروائیوں پر منحصر ہے اور لازم ہے کہ متحدہ فوجیں تمام میدان ہائے جنگ میں بعزم جزم تباہ کن جارحانہ کارروائی ایک ساتھ شروع کر دیں - ہم نے مغرب میں فی الجملہ جرمن جارحانہ پہلو کو روک دیا اور جرمنی کو سخت نرغہ میں ڈال رکھا ہے - مگر جنگ کو کامیابی ختم کرنے کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت ہے - جبتک متحدہ فوجیں دور تک جرمنی میں نہ گھس جائیں - جرمن صلح کا خیال تک دل میں نہ لائینگے - (وطن)

اٹھارہ شہروں کا صفایا

مسٹر ولیم سیپرڈ کہتے ہیں کہ ہم نے علاقہ سرویا کی ڈیڑھ سو میل کی مسافت طے کی - آن میں ۱۸ شہر ایسے دیکھے جن کی بابت یہ خیال ہوا کہ یہ اچھے شہر ہونگے اسوقت تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اون پر جہاڑو پھیر گیا ہے - ہر شہر میں ہم نے دو دو تین تین دیواریں ایسی دیکھیں جن پر پہانسیاں لٹکی ہوئی تھیں جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے - آبادی کا نام و نشان نہ تھا - ہر طرف ہو کا میدان نظر آتا تھا جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے ایسے برباد شدہ مقامات دیکھ کے نامہ نگار مذکور نے اندازہ لگایا ہے کہ جرمن نے بلجیم کو اتنا برباد نہیں کیا جتنا آسٹریا نے سرویا کو تباہ کر دیا ہے - (آ ...)

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

(از ہمدرد)

سابق خدیو ترکی پارلیمنٹ میں

(ایسٹرڈم ۱۵۔ دسمبر) قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس شاندار مراسم کے ساتھ کل شروع ہوا ٹھیک ایک بجے سلطان، ولیعہد یوسف عزالدین اور دیگر شہزادگان اور سابق خدیو کے ہمراہ پہنچے سلطان نے اپنی نشست پر بیٹھنے سے بیشتر بہت دیر تک سابق خدیو عباس حلمی پاشا سے گفتگو کی گولٹز پاشا (جرمن فیلڈ مارشل) بھی ... ہمراہ تھے۔ اس کے بعد تخت کی طرف سے تقریر کی۔

سیاسی جماعت کی جانب سے ... جلاس ... سابق پریزیڈنٹ خلیل بے ... منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا کہ ٹرکی کو کس طرح جنگ میں شامل ہونے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کسی ایک ... کے تصفیہ کے لئے یا ہمارے کھوئے ہوئے قومی وقار کے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے نہیں کی گئی۔ اور نہ کسی صوبہ کی حفاظت کے لئے کی گئی ہے۔ بلکہ زندہ رہنے کے لئے کشمکش ہے۔ اور اس لئے ہمیں اسوقت تک مقابلہ کرنا چاہئے جب تک کہ کامل امن و امان حاصل نہ ہو جائے (رائٹر ورلڈ ٹائمز ۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۴ء)

ترک استحکامات بنا رہے ہیں

صوفیہ ۱۵۔ دسمبر قسطنطنیہ کی آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک جرمنوں کی ہدایت کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ اپنے توپخانہ سان سٹیفانو تکری کوئی۔ اور چلیجہ کے مواضع پر لگا رہے ہیں۔ اور وہاں مورچہ بندی کر رہے ہیں۔ چند توپیں ایڈریانوپل سے اس مقصد کے لئے منگائی گئی ہیں کسی مسافر کو سان سٹیفانو سے آگے جانے کی اجازت نہیں ہے کہ مبادا استحکامات اور مورچہ بندی کے متعلق کوئی بات معلوم ہو جائے جو زیر تعمیر ہے۔ ترک جزائر پرنکو ... پر بھی استحکامات بنا رہے ہیں۔ جو بحیرۂ مارمورا میں واقع ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک اتحادیوں کے بیڑے کے عنقریب قسطنطنیہ کے سامنے پہنچنے کے منتظر ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے خزانہ بھی قونیہ منتقل کر دیا گیا

قسطنطنیہ کے گردونواح میں استحکامات

روما ۱۶۔ دسمبر "ٹریبیونا" کا نامہ نگار ایتھنز سے اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے ایڈریانوپل سے بہت سے بھاری توپخانے ... بحیرہ مارمورا اور قسطنطنیہ کے مقامات میں قائم کئے ہیں ٹرکی کو ڈر ہے کہ اتحادیوں کا بیڑہ آبنائے دردانیال ...

میں زبردستی نہ گھس آئے۔ (مانچسٹر گارڈین ۲۸ دسمبر)

ترکوں کے ہاتھ قیدی و سامان جنگ

برلن کا ایک سرکاری اعلان جو کل شائع ہوا ہے کہ ٹرکی کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ قاف میں روسیوں کے تعاقب کی کارروائی جاری ہے۔ ترکوں نے بہت سے قیدی اور سامان جنگ گرفتار کیا ہے۔ برطانیہ نے عقبہ پر اپنی فوج اتارنی چاہی مگر ناکام رہا۔ ترکوں نے جھیل وان کے شمال میں دریائے ... پر مزید کامیابی حاصل کی ہے۔ یہاں بھی انہوں نے بہت سا سامان جنگ اور قیدی گرفتار کئے ہیں۔ (مانچسٹر گارڈین ۲۰ دسمبر)

موجودہ سلطان مصر باغی قرار دیئے گئے

روما ۲۰ دسمبر قسطنطنیہ کی ایک سرکاری خبر میں بیان کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم نے حسین کامل سلطان مصر کے خلاف ایک فتویٰ (فرمان) شائع کیا ہے جس میں حسین کامل پر ٹرکی کے خلاف بغاوت کا جرم عائد کیا گیا ہے۔ حسین کامل تمام ترکی اعزازات سے محروم کر دیئے گئے ہیں اور فتوے میں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ جو فوج جیش جو مصر پر بڑھ رہا ہے اوس کا کورٹ مارشل ان کے مقدر ... کرے گا۔

سنٹرل نیوز (... دسمبر)

ترکی کی تیاریاں

... لندن کے سیاسی حلقوں میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اپنی فوجوں کا بڑا حصہ تھریس کی سرحد سے ایشیائے کوچک میں روس کے خلاف استعمال کرنے کے لئے ... ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ والاہیں اور خصوصاً اس وقت سے جب سے ایک برطانوی آبدوز کشتی درہ دانیال میں پہنچی ترکوں نے اپنی تمام بڑی توپیں ایڈریانوپل اور چتالجہ سے درہ دانیال کے قلعوں اور گیلی پولی اور خلیج سراس کے استحکامات کو محفوظ کرنے کے لئے منگالی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ترک گیلی پولی میں زیادہ فوج رکھیں گے کیونکہ قسطنطنیہ میں ہمیشہ اس امر کا اندیشہ محسوس کیا گیا ہے کہ خشکی کی طرف سے درہ دانیال پر حملہ ہو جائے تھریس میں ترکی فوج تازہ ترین خبروں کے بموجب تقریباً تین لاکھ ہے جس میں عثمانی فوج کے بہترین سپاہی شامل ہیں

مانچسٹر گارڈین ۳۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء

حملہ مصر پر جنرل فان ڈر گولٹز کے خیالات

(ایمسٹرڈم۔ سہ شنبہ۔) برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ ... لوکال انزیجر جرمن جنرل فان ڈر گولٹز سے ملاقات کا حال شائع کرتا ہے۔

جنرل مذکور نے کہا۔ مصر پر ترکوں کا کامیاب حملہ انگلستان کے قلب پر صدمہ پہونچے گا۔ جتنی فوج کہ ٹرکی نے اس کام کے لئے میدان جنگ میں پہونچائی ہے وہ گویا اسکی اتحاد کی پوری قیمت ہے۔ جو اس نے بخوبی ادا کر دی ہے۔ اور اسکو اب یقین رکھنا چاہئے کہ اگر فتح ہوئی تو اسکو اس کا پورا حصہ ملیگا یہ کام بہی درحقیقت نفعا ترک کے حملہ سے جہاں بارش اور خراب سڑکیں سخت مشکلات پیدا کرتی ہیں کم مشکل نہیں ہے۔ لیکن حملہ کی ابتدا ابھی ہوئی ہے اور ... گورنمنٹ اور سپاہیوں کی کوشش ہے ہم امید کرتے ہیں کہ جو ذرائع ان کو حاصل ہیں اون سے وہ پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ ترکی سپاہی کی غیر معمولی بردباری اور خوش مزاجی سب سے زیادہ تھکا دینے والے حملہ میں بھی آسانیاں پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے ابھی بہت سی ترکی فوجیں نہیں دیکھی ہیں۔ لیکن جتنی دیکھی ہیں انکا اثر مجھ پر بہت اچھا ہوا ہے۔

(مانچسٹر گارڈین ۳۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء)

برطانوی قونصل متعینہ حدیدہ کی گرفتاری

رائٹر ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ اب تک برطانوی اور اطالوی گورنمنٹ کو برطانوی قونصل متعینہ حدیدہ کی رہائی کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے جسکو ترکی افسروں نے اطالوی قونصل خانہ سے ۱۵ دن ہوئے گرفتار کیا تھا اور جس کی وجہ سے ترکی گورنمنٹ کو یادداشتیں بھیجی گئی تھیں (مانچسٹر گارڈین ۲۰۔ دسمبر)

سلطان صلاح الدین کے مزار کیلئے قیصر جرمنی کا عطیہ

قیصر جرمنی نے ایک نہایت بیش بہا لیمپ جو آجکل ترکی میں تیار ہو رہا ہے۔ سلطان صلاح الدین کے مزار واقع دمشق کے لئے بطور یادگار پیش کیا ہے مڈل ٹیمپل ... (۲۱ دسمبر)

انگریزی توپخانہ کی ہولناک غلطی

۱۰۔ دسمبر۔ شمال مشرقی فرانس و مغربی رزمگاہ میں ایک جگہ ایک انگریزی توپخانہ کو بریگیڈ کے کمانڈر نے حکم دیا تھا کہ ایک مقررہ بلندی سے کچھ اوپر اگر کچھ لوگ چلتے پھرتے دکھائی دیں تو ان پر گولے برسانے لگے کچھ دیر بعد ... قدرے فاصلہ پر توپخانہ والوں کو کئی سو آدمی دکھائی دیئے اور انہوں نے ان پر گولہ باری شروع کی فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگ کچھ شناخت نہ کر سکتے تھے۔ گولہ باری جاری رہی اور توپخانہ کے میجر نے دوربین سے دیکھا اور کچھ شبہ میں پڑ گیا۔ اس نے لفٹنٹ سے دریافت کیا کہ کیا تم کو یقین ہے کہ یہ جرمنی ہی ہیں! اگر یہ جرمنی ہی ہیں تو بہت اچھا ہے اور اگر نہیں ہیں تو خدا ان کی مدد کرے کیونکہ میں نے ان کو تباہ کر دیا ہے۔ لفٹنٹ نے دیکھا اور وہ بھی کسی قدر سوچ میں پڑ گیا اور اوس نے اس واقعہ کا ذکر کیا کہ وہ سب لوگ خاکی لباس کی وردی نہیں پہنے ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ شبہ زور پکڑتا گیا اور میجر نے گولہ باری بند کرا دی جبکہ ان کے تباہ کرنے کا کام آدھا ہی ختم ہونے پایا تھا۔ اس کے بعد خبر آئی کہ وہ لوگ جن پر اتنی زور شور سے گولہ باری کی گئی تھی وہ اپنے ہی آدمی تھے در اصل توپخانہ کو یہ اطلاع دینے کے لئے ایک قاصد روانہ کیا گیا تھا کہ انگریزی پیادہ فوج عنقریب اس بلندی کو طے کرکے لینا چاہتی ہے مگر وہ قاصد راستہ ہی میں مارا گیا

وہ یہ پیام توپخانہ تک نہ پہنچ سکا واقعہ یہ تہا کہ اس پیدل فوج کے لوگوں نے بارش سے بچنے کے لئے برساتیاں اوڑھ رکہی تہیں جو کہ نیلے اودہ کوٹوں سے مشابہ نظر آتی تہیں - جو جرمنی فوج استعمال کرتی ہے - یہ سخت افسوسناک غلطی تہی - مگر اس کا الزام کسی شخص پر نہیں لگایا - بعد میں بریگیڈ جنرل کے پاس اطلاع آئی کہ بریگیڈ کا کمانڈر مارا گیا -

مصری نیشلسٹ پارٹی اور اٹلی

برلن ۱۹ - دسمبر - مصری نیشلسٹ پارٹی کے مختلف قایم مقاموں نے اطالوی گورنمنٹ سے کہا ہے کہ مصری اطالوی طرابلس کے وفادار رہیں گے اور برطانیہ کی نسبت اٹلی کے لئے زیادہ اچہے پڑوسی ثابت ہونگے - (ٹائمز ۲۱ - دسمبر)

روسی جنرل مقتول

برلن ۱۹ - دسمبر - روسی جنرل ولسیمو کوجس نے پورٹ آرتہر میں بہت شہرت حاصل کی تہی لوڈز کے قریب مارا گیا -

(مانچسٹر گارڈین ۲۱ - دسمبر)

ترکی افواج نہر سویز سے پندرہ میل کے فاصلہ پر

بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی فوجیں نہر سویز سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں - (ٹائمز ۲۱ - دسمبر)

روسیوں کی پسپائی

روسیوں نے موکجہ مشین گنوں کے سوتزی کی طرف جو دریائے تیمورک کے بائیں کنارے پر ہے بڑہنا چاہا مگر وہ پانچ گہنٹہ کی جنگ کے بعد پسپا کر دیئے گئے - ترکوں کے رسالہ نے قطور کے مغرب میں کوئی دس میل کے فاصلہ پر دشمن کی پیدل فوج پہنچنے سے قبل حملہ کیا - اور روسیوں کو لازمی قطور کی جانب پسپا ہونا پڑا - (ٹائمز ۲۱ دسمبر)

یونانی جزائر اور انگریزی رنگروٹ

" انگریزوں نے یونانی جزائر کریٹ اور کینڈیا میں رنگروٹ بھرتی کرنے کے مرکز قایم کئے ہیں جہاں ۴۵ برس سے زیادہ عمر کے والنٹیر بھرتی کئے جاتے ہیں - (ٹائمز ۲۱ دسمبر)

عقبہ کی انگریزی فوج واپس

ترکی فوجی مرکز کا اعلان ظاہر کرتا ہے کہ انگریزوں نے جو فوج عقبہ پر اتاری تہی - اس پر ترکوں نے حملہ کیا اور اسے پھر جہاز پر واپس جانا پڑا - (ٹائمز ۲۱ دسمبر)

دو انگریزی جہاز سرنگ سے ٹکرا گئے

" الکاہرہ کے قریب ۱۹ - دسمبر کو دو برطانوی جہاز ایک سرنگ سے ٹکرا کر پھٹ گئے - (ٹائمز ۲۱ دسمبر)

انگلستان پر جرمنوں کا ہوائی حملہ

ڈیلی کرنیکل اور مانچسٹر گارڈین اور لندن کے دیگر اخبارات نے ہوائی تاختوں کو جو - اب یا اس سے پہلے ہوئی ہیں فریقین کی جانب سے خطرناک الفاظ میں بیان کیا ہے - جان کا ہوائی حملہ سخت جواب کے قابل ہے - یہ حملہ جب کیا گیا دشمن کو عجیب موقع ملا - اندھیری رات تہی اور سواحل انگلستان پر ہر طرف خاموشی طاری تہی لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہوائی جہاز کے انجنوں کی آواز سنی لیکن اب تک کوئی نہیں بتا سکتا کہ یہ ہوا پر سوار حملہ آور جنہوں نے ایک طرف یارمتہ اور دوسری طرف کرومر سانڈرنگہم اور کنگسلن پر آدہی رات کے بعد ایکایک بم برسائے معمولی ہوائی جہاز تہا - جنکو ایروپلین کہا جاتا ہے یا زیپلن جنکی لوگ کہتے ہیں کہ اون پر سرچ لائٹ (روشنی جو تاریکی میں بہت دور تک کام کرتی ہے) بہی موجود تہی اور اگر یہ بیان صحیح ہے تو یقین کرنا چاہئے کہ یہ حملہ آور ایروپلین نہ تہے - بلکہ زیپلن تہے - کیونکہ معمولی ایروپلین میں سرچ لائٹ نہیں ہوتی - بہرحال جو کچھ بہی تہا اوس سے کسی کو انکار نہیں کہ ۲۰ جنوری کو صبح ۲ بجے دشمن کے ہوا باز رنگہم - کنگسلن یارمتہ اور کرومر پر نمودار ہوئے - مختلف مقامات پر اونہوں نے بم پہینکے اور شب کی تاریکی میں خدا جانے کس طرف چلے گئے -

ابتدائی تاروں میں نقصان بہت ہی خفیف بتایا جاتا تہا - لیکن مقتولین و مجروحین کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے - اور بعد کی خبریں دشمن کے بزدلانہ حملہ کے نتائج کو کچھ تفصیل کے ساتہ بتا رہی ہیں مزید تفصیل کی توقع رکہنی چاہئے کہ بغیر اس کے اس ہوائی حملہ کی اصلی اہمیت کا اندازہ ہونا ممکن نہین بہرحال اب تک جو واقعات شائع ہو چکے ہیں - ان کو ناظرین کے سامنے رکھ دینا ہمارا کام ہے اور بس -

لندن سے ۲۰ - جنوری کا تار مظہر ہے کہ ۱ بجے شب کو ایک زیپلن ڈرنگہم کے اوپر سے ہو کر گذرا - اور سانڈرنگہم (شاہی) محل سے نصف میل کے قریب ہوا میں آ رہا تہا - قریب ترین مقام جہاں بم پہینکا گیا ہنسٹائن کے قریب ایک گلی میں تہا - کنگسلن میں بم پہینکا گیا جہاں کئی ایک مکان گر گئے - یہ خبر کہ ہنسٹائن میں ایک زیپلن گرا لیا گیا - غیر مصدق ہے ملک معظم اور ملکہ معظمہ سانڈرنگہم سے ہوائی جہازوں کے نمودار ہونے سے کئی گہنٹہ پہلے لندن واپس آ چکے تہے - اس تار میں یہ بہی بتایا گیا ہے کنگسلن مین دو مکانات منہدم ہو گئے اور ایک کو نقصان پہنچا ایک لڑکا مقتول ہوا اور تین آدمی زخمی - سانڈرنگہم کے نقصانات کی فہرست نامعلوم ہے بعد کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہوائی جہاز سواحل انگلستان پر پہونچے - اور یارمتہ سے چند شمال کی طرف اور چند جنوب کی طرف چل دیئے - پہر معلوم ہوتا ہے یارمتہ پر بہی بم پہینکے گئے وہان بہی تہوڑا سا نقصان ہوا جس کی تفصیل شاید تدریج آئندہ خبروں سے معلوم ہو سکے گی لیکن تازہ تاروں سے اتنا تو معلوم ہو سکا یارمتہ میں کئی بم پہینکے گئے اور مکانات کو بہی نقصان پہنچا جان کا بہی تہوڑا سا نقصان ہوا ایک شخص کا سر بم سے اڑ گیا - دس منٹ تک بم گرتے رہے جن کی تعداد پانچ بتائی جاتی ہے - ایمسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ ۱۹ کی سہ پہر کو جزیرہ ایمی لینڈ کے قریب تین جرمن جہاز مغرب کی طرف جاتے ہوئے نظر آئے تہے - جرمن محکمہ بحری اعلان کرتا ہے کہ جرمن ہوائی جہازوں نے انگریزی مستحکم مقامات پر بم پہینکے - ان پر فیر بہی ہوئے - مگر وہ بخیریت واپس آ گئے - ان تمام خبروں کا ملخص وزیر ہند کے اوس تار میں بہی موجود ہے جو ہز اکسلنسی وائسرائے کو وصول ہوا ہے - اور جس مین بتایا گیا ہے کہ جرمنوں کے بارہ بم پہینکے - لیکن کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا - صرف چار آدمی مارے گئے

جرمنوں نے کلیسا شکنی کے لئے ایک لازوال شہرت حاصل کر لی ہے اور ان کے کارنامے ہمیشہ اس شہرت میں اضافہ کرتے رہتے ہیں - چنانچہ اس حملہ کے ذیل میں بہی معلوم ہوا ہے - چند غیر محفوظ مقامات پر دشمن کے ہوا بازوں نے بم پہینکے - اور ان سے گرجاؤں کو نقصان پہونچا - لوگ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کلیسا شکنی کب تک!

اون تمام سرکاری و غیر سرکاری خبروں کو دیکھنے والا بے اختیار چند سوالات کرے گا - اور جہاں تک واقعات سے نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں - ہم ان سوالات کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں جو سوال پیدا ہو سکتے ہیں وہ چند ہیں اور مختصر یعنی حملہ آور ہوا باز کدھر سے آئے - اون کا مقصد کیا تہا برطانوی مدبرین کو اس حملہ سے کیا سبق لینا چاہئے - در آئندہ حفظ ماتقدم کے لئے کن تدبیرات کی ضرورت ہے -

جیسا کہ نقشہ سے معلوم ہو گا یارمتہ پر دو طرف سے دشمنوں کا ہوائی حملہ ممکن تہا یا تو بلجیم سے جرمن ہوا باز سواحل انگلستان تک آ سکتے تہے اور یہ قریب کا شاید آسان راستہ ہے یا براہ راست سواحل جرمنی سے ہوائی جہاز بحر شمالی کو طے کرکے یارمتہ تک آ سکتے ہیں لیکن یہ صورت دشوار اور فاصلہ کئی سو میل کا ہے - لیکن جہاں تک خبروں سے پتہ چلتا ہے - سہل ترین قیاس یہی ہے کہ غالباً جرمن ہوا باز براہ راست جرمنی سے بحر شمالی کو طے کرکے سواحل انگلستان تک پہونچے - ایمسٹرڈم کا تار صاف ظاہر کرتا ہے کہ حملہ سے چند گہنٹہ پہلے ۳ جرمن ہوائی جہاز جزیرہ ایمی لینڈ کے قریب جانب غرب جاتے ہوئے دیکھے گئے تہے - ایمی لینڈ ہالینڈ کے سواحل کے قریب واقع ہے اور اگر ایمسٹرڈم کا یہ تار صحیح ہے - تو

ماننا پڑیگا کہ حملہ آور براہ راست ساحل جرمنی سے اڑ کر انگلستان تک آئے تھے۔ اگر اس امر کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ سواحل جرمنی سے یارمتھ تک تقریباً پانچ میل کا فاصلہ ہے تو ہم جرمن ہوابازوں کی اس جسارت پر متحیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اور پھر ہماری حیرت اور بھی زیادہ ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ شریر بیچارے عورتوں اور معصوم بچوں کا خون بہا کر بخیر و عافیت بچکر نکل جاتے ہیں اور کوئی شخص نہیں بتا سکتا کہ وہ کہاں گئے۔ برطانوی ہوابازوں نے بھی ہوائی حملہ کیا ہے اور اسٹینڈ پر بم برسا کر دشمن سے انتقام لیا ہے۔ اسٹینڈ سواحل انگلستان سے زیادہ دور نہیں ہے اور میدان جنگ سے تو ہوابازوں کے لئے بہت ہی قریب ہے۔ ایسی حالت میں ہم اس حملہ کی خبر سنکر متحیر نہیں ہوئے کیونکہ یہ بالکل فطرتی امر تھا کہ برطانوی ہواباز ... انتقام کا اظہار کرتے۔ کاکسہوں پر بھی جو خاص سواحل جرمنی پر واقع ہے برطانوی ہواباز حملہ کر چکے ہیں اور ہمیں امید کرنی چاہئے کہ یارمتھ کے حملہ کا جواب اس سے بہتر ... دشمن ... جیسا کر دیا جائیگا۔ جبکہ تمیز بھی وہاں موجود ...

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس حملہ سے دشمنوں کا اصلی مقصد کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ کنگسلن وغیرہ میں فوجی ... اور قلعے موجود ہیں اور ان کو نقصان پہونچانے کی غرض سے دشمن کے ہوائی جہازوں نے اتنا پرخطر اور لمبا سفر اختیار کیا ہو لیکن اول تو خود وہ قلعے اس قدر اہم نہ تھے کہ ان کے لئے تین یا جیسا کہ کہا جاتا ہے چھ ہوائی جہاز بحر شمالی کے خطرات کا سامنا کر کے یارمتھ تک آتے۔ دوسرے یہ کہ خود واقعات صاف بتا رہے ہیں کہ سانڈرنگھم کے قصر شاہی میں ملک معظم کی موجودگی کی اطلاع پاکر یہ ہواباز روانہ ہوئے تھے۔ لیکن شاید ان کو ساحل پر آکر معلوم ہوگیا کہ ہز میجسٹی سانڈرنگھم سے تشریف لے جا چکے ہیں اور اس لئے باوجودیکہ ان کے ہوائی جہاز مقام مذکور سے ادھ میل کے فاصلہ پر اڑتے نظر آئے لیکن کوئی ... حملہ نہیں کیا گیا۔ اور بجائے سانڈرنگھم کے کنگسلن وغیرہ کے استحکامات کے اوپر بم پھینکنے پر اکتفا کیا گیا لہذا بہت ممکن ہے کہ اس ہوائی حملہ کا قصد محض ملک معظم پر حملہ کرنا تھا جو خوش قسمتی سے حاصل نہ ہوسکا۔

لیکن اگر فی الواقع یہی مقصد تھا تو تیسرا سوال یہ ہے کہ برطانوی اصحاب حل و عقد کو اس واقعہ سے کیا سبق لینا چاہئے۔ اگر یہ قیاسات صحیح ہیں تو یقیناً سواحل انگلستان پر اب تک ایسے جرمن جاسوس موجود ہیں جو دشمن کو برطانیہ کی خبریں پہونچاتے ہیں اور حتیٰ کہ حضور ملک معظم کی نقل و حرکت سے بھی جرمنوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو یقیناً ان جاسوسوں کے پاس بے تار کی تار برقی کے آلات موجود ہیں جن کو وہ استعمال کرتے ہیں اور جلد سے جلد اپنے ہوابازوں کو ہر ذری اطلاع دیتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ابھی ان خیالات کی حقیقت قیاسی ہے لیکن اس جنگ کے بہت سی عجیب باتوں میں سے یہ بات بھی باعث ... کے قابل ہے کہ اکثر افواہیں اور قیاسات واقعات کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ اور آج جس افواہ کو مسخرہ انگیز سمجھا جاتا ہے کل وہ کسی نہ کسی حد تک صحیح ثابت ہوتی ہے۔ بہرحال وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا تاہم برطانوی مدبرین کو اچھی طرح محسوس کر لینا چاہئے کہ جرمن جاسوسوں کا خطرہ معمولی خطرہ نہیں ہے اور جب تک اس خطرہ کو بیخ و بنیاد سے رفع نہ کر دیا جائیگا اس قسم کے واقعات کا ہمیشہ اندیشہ رہیگا۔ گوکہ اب بھی کوشش کی جاری ہے لیکن ضرورت ہے کہ اس سے زیادہ جاسوسی کی انسداد کی کوشش کی جائے تاکہ دشمن کے جاسوسوں کا ملک میں نام و نشان نہ رہے۔ ہوائی جہازوں کے حملہ کا اندیشہ بہت پہلے سے موجود تھا اور اسی وجہ سے خود لندن اور دیگر مقامات پر شب کو تیز روشنی ممنوع کر دی گئی تھی تاہم باوجود ان احتیاطوں کے ایک ایسے ہوائی حملہ کا ہونا جس کا مقصد بظاہر بہت ہی نفرت انگیز تھا ہمیں یہ دلاتا ہے کہ ہنوز مزید سخت احتیاطوں کی ضرورت باقی ہے اور عجب نہیں کہ جرمن کے جاسوس برطانوی رعایا میں ہوں وہ انگلش ہوں یا آئرش یا اسکاٹ لینڈ کے ... یا کسی اور مقام کے۔ احتیاط سے کوئی خفیہ تفتیش پتہ سراغ کر سکتی ہے۔

لندن اور فرانس میں ہوائی طوفان کی شرارت

اخبار انگلشمین کا نامہ نگار انگلستان سے لکھتا ہے کہ کچھ روز ہوئے انگلستان میں ایک سخت طوفان آیا۔ باد تند کے جھونکوں نے چند گھنٹوں کے عرصہ میں ملک کو عظیم نقصان پہونچایا۔ سمندر کی موجیں ساحل سے زور سے ٹکراتی تھیں۔ جہاز مانرو لہروں کے تھپیڑے کھا رہا تھا اہالیان جہاز کی بری حالت تھی افسران جہاز نے بڑی جوانمردی دکھائی ورنہ راکبان لائف سمندر میں غرق ہو جاتے۔ جان رونالی ایک شخص تختہ جہاز سے سمندر میں لہروں کے ساتھ بہہ گیا مگر چونکہ پیمانہ عمر لبریز نہیں ہوا تھا اس لئے بچ گیا۔ جہاز تانر کے بند ٹوٹ گئے اور وہ مشرق کی طرف بہہ گیا دو آدمی اس جہاز پر رہ گئے تھے۔ باقی راکبان لائف خشکی میں آ پڑے۔ لیکن خبر موصول ہوئی ہے کہ ڈیل کے مقام پر یہ دونوں آدمی جہاز سے اتار لئے گئے۔ ایک توپخانہ کا سپاہی ہوا کے زور میں ایک عمارت کی دیوار سے ٹکرا گیا جس کی وجہ سے اوس کا ایک بازو بیکار ہوگیا۔ ڈوور میں بہت سے مکانوں کے روشندان ٹوٹ گئے۔ چھتوں کو نقصان پہونچا۔ کھڑکے شکست ہوگئے۔ بندرگاہ اور مقام مارگیٹ کو سخت نقصان پہونچا تین بحری طوفان کی تباہی میں پھنسے تھے لائف بوٹ کے ذریعہ سے بحری کے ملاحوں کو تلاطم سے نکالا گیا۔ دو بحری ہوا کے جھونکوں سے اسقدر دور بہہ گئے کہ نگاہ سے اوجھل ہوگئے۔ بدنصیب اہالیان بیڑہ کا نہیں معلوم کیا حشر ہوا۔ تقریباً دس کشتیاں ساحل سے سر ٹکرا کر پاش پاش ہوگئیں۔ دوسرے بندرگاہوں سے بھی اسی قسم کے دہشتناک افسانے سننے میں آرہے ہیں۔ خشکی میں درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ مکانات مسمار ہوگئے۔ لندن میں ٹیلیگراف سسٹم پر آفت آگئی۔ تار شکستہ ہوگئے۔ محاذ حرب سے جنگ کی خبریں بہت دیر سے آئیں۔

فلینڈرس کا طوفان

جس طوفان نے انگلستان کے جنوبی حصہ پر یہ ستم ڈھایا تھا۔ اوس نے فلینڈرس میں بھی قیامت برپا کر دی بلجیم اور فرانس کے شمالی حصہ میں اوس نے تاخت و تاراج کیا اس طوفان کی وجہ سے جنگی جدوجہد بند ہوگئی اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ غروب آفتاب سے پیشتر بیرومیٹر اور دوسرے آلات سے طوفان کی آمد کا پتہ چل گیا تھا۔ اسلئے جنگی جہازوں نے اپنی کد و کاوش موقوف کر دی تھی۔ ہوا کے تند جھونکے اپنے ساتھ ریگ لاتے تھے اور بالو کے تھپیڑے گولوں سے کچھ کم نہ تھے ایک بلجیم رجمنٹ جو لڑنے کے لئے محاذ حرب کو جا رہی تھی ہوا میں اڑ گئی۔ بھاری موٹر کار اور باربرداری کی گاڑیاں ہوا کے سخت جھونکوں سے ... گذر رہی تھیں۔ سمندر کا طوفان تلاطم خیز تھا۔ صبح کو خبر موصول ہوئی کہ بہت سے جرمنی سپاہیوں نے رات کو شب خون کا ارادہ کیا تھا اور طوفان کے زور و شور سے وہ غرق بحر فنا ہوگئے۔

اس ہوائی طوفان نے قوم عاد کا طوفان پھر یاد دلا دیا۔ اٹلی میں زلزلہ کا طوفان فرانس فلینڈرس بلجیم انگلستان میں یہ ہوائی مصیبت سخت قابل افسوس ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

کرشمہ سازی جرمن غضب ہے ... زمانہ کو کیا بد ظن غضب ہے
مٹایا امن کا گلشن غضب ہے ... ہر گھر گھر آج یہ شیون غضب ہے
کرپ کی توپ سے تیغ جفا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

کہاں جرمن کہاں برٹش ممات ... مثل سچ ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات
بنائی ہیں جو دو اک نیز آلات ... تو یہ دعویٰ کہ ہوں اہل کرامات
بہت غافل ہے چرخ کینہ زا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

کیا ترکوں کو بھی آمادۂ جنگ ... بنایا آسٹریوں کو بھی ہم رنگ
بڑے عیار ہیں یہ جور آہنگ ... مظالم سے ہے دنیا تنگ۔ دل تنگ
فلک کے جور سے ان کی دغا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

مشاکر بلجیم کو ہے بہت ناز ... بہت سر چڑھ گیا جرمن ہوا باز
کہاں تک ضبط آہ شعلہ انداز ... کہاں تک تاب صبر قلب ناساز
پڑا ہے سامنا اہل ریا سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

وہاں ہر سمت ہے جنگ آزمائی ... یہاں ہے خشک سالی کی چڑھائی
غضب میں شمس ہے ساری خدائی ... حضور جارج پنجم کی دہائی
فغان دل سے آہ نارسا سے
(شمس لکھنوی) خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے (ستارہ)

قطعہ

تو بھلا ہو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق ... ہے برا وہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے
اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے ... کیوں برا کہنے سے تو اس کو برا مانتا ہے

کارزار یورپ

بحری مقابلہ کا جرمن بیان

لندن ۔ ۲۵ جنوری ۔ ایک جرمن سرکاری بحری اعلان کرتا ہے کہ بحیرہ شمالی میں سیڈلٹز ۔ ڈرفلنگر ۔ مولٹکے اور بلوشر کے [illegible] کے ساتھ چار چھوٹے کروزر اور دو بیڑے تباہ کن کشتیوں کے بھی تھے ایک برطانوی بیڑے نے ہمارا مقابلہ کیا جس میں پانچ جنگی کروزر بہت سے چھوٹے کروزر اور [illegible] تھے ۔ تین گھنٹے کی جنگ کے بعد انگریزی بیڑہ جزیرہ ہیلی گولینڈ سے ۷۰ میل بجانب مغرب و شمال مغرب [illegible] ہو کر واپس چلا گیا ۔ موصولہ [illegible] انگریزی جنگی کروزر [illegible] ہماری جانب سے بلوشر ڈوب گیا بقیہ جرمن جہاز بندرگاہ کو واپس آ گئے ۔

انگریزی کروزر محفوظ ہیں

لندن ۲۵ جنوری ۔ جرمنوں کا بیان قابل اعتبار نہیں [illegible] انگریزی [illegible] اعلان کرتا ہے کہ تمام انگریزی جنگی کروزر محفوظ ہیں ۔ رپورٹر کو معلوم ہوا ہے کہ نیوزی لینڈ کے ہائی کمشنر نے نیوزی لینڈ نامی جنگی جہاز کو مبارکباد کا تار دیا ہے ۔

آسٹریوں کی سرگرمی

پیٹروگراڈ ۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ مشرقی کارپیتھین کے دروں میں آسٹریوں نے کس قدر سرگرمی کا اظہار کیا ہے ۔ اس کے علاوہ کوئی اہم بات وقوع میں نہیں آئی ۔ جرمنوں نے ہمارے دمدموں میں سے ایک پر قبضہ کر لیا لیکن ہم نے بھی ان کی ایک خندق لے لی جس میں کلدار توپیں تھیں اور ہم نے ایک جرمن مسلح موٹر کو تباہ کر دیا ۔

ایک زیپلین کی تباہی

لندن ۳۰ جنوری ۔ محکمہ خبر رسانی اطلاع دیتا ہے کہ ایک زیپلین لیباؤ (واقع روس) کے اوپر کل نظر آیا اور شہر کے غیر محفوظ حصہ پر بم پھینکے ۔ قلعوں سے گولے مارے گئے جن کی وجہ سے زیپلین سمندر میں گر پڑا اس کے بعد ایک تباہ کن نے ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا اور اس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا ۔

ایک جرمن کروزر کا بیان

کالمر (سویڈن) اطلاع ملی ہے کہ ایک آبدوز نے جرمن کروزر "گیلسیل" میں جزیرہ رودزین کے قریب تارپیڈو لگایا کروزر کے نقصان کا کوئی علم نہیں ہے ۔

آسٹروی افواج مغرب میں

لندن ۔ ۲۵ جنوری ۔ (پانیر کا خاص تار) اخبار جرنل "دی اٹالیہ" کا نامہ نگار روینا بیان کرتا ہے کہ آسٹروی افواج جو مغرب کو بھیجی گئی ہیں ان میں زیادہ تر وہ فوجیں ہیں جو سربیوں سے شکست پا چکی ہیں وہ فوج محفوظ کی طور پر استعمال کی جائینگی اور راستوں کی حفاظت پر لگائی جائینگی ۔

دشمن کی گولہ باری اور سخت حملہ

پیرس ۲۳ جنوری ۔ کل شب کی ایک سرکاری اطلاع ظاہر کرتی تھی کہ ناتری ویم ڈی لاریت کے شمال میں غنیم نے ہمارے مورچوں پر سخت گولہ باری کی اور اس کے بعد صبح کے ایک تازہ حملہ کیا جو فوراً روک دیا گیا ۔ علاقہ شامپین میں ہم نے بوزیجور کے قلعہ کے شمال میں دو چھوٹے چھوٹے بنوں پر قبضہ کر لیا ۔ دشمن کا جوابی حملہ ناکام رہا ۔ آرگون میں سینٹ ہوبرٹ کے قریب جرمنوں نے ہماری صف کی بلندی پر ایک سخت حملہ کی تدبیر کی ۔ ان کی شدید گولہ باری نے ہماری خندقوں کو تباہ کر دیا اس کے بعد جرمنوں نے دھاوا کیا ۔ لیکن ان کو [illegible] فوج اور توپخانوں کی آتشباری سے پسپا کر دیا گیا ۔ دیگر اطراف میں [illegible] جاری ہے ۔

ہندوستانی مسلمان شام میں

لندن ۔ ۲۱ جنوری ۔ اتحادی ممالک [illegible] انگلستان [illegible] ہندوستانی آدمیوں کو شام میں [illegible] روک لیا گیا ہے ۔ اس [illegible] طرف سے اچھا سلوک کیا جا رہا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برٹش انڈیا کے ۱۸ باشندے جو سب مسلمان ہیں گرفتار کئے گئے اور [illegible] میں نظر بند رکھے گئے ہیں ان کے روبرو یہ بات پیش کی گئی کہ اگر وہ عثمانی رعایا بن جائیں اور ترکی سپاہ میں بھرتی ہو جائیں تو انہیں آزاد کر دیا جائیگا مگر سب نے انکار کر دیا ۔

نیا جرمن وزیر جنگ

ایمسٹرڈم ۔ ۳۱ جنوری ۔ برلن کا ایک سرکاری پیام ظاہر کرتا ہے کہ جنرل وان فالکنہائن نے وزیر جنگ کے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے ۔ قیصر نے ان کا استعفا قبول کر لیا ہے اور انہیں پیادہ فوج کا ایک جرنیل مقرر کر دیا ہے ۔ جنرل وائلڈ فان ہوہنبورن لیفٹیننٹ جنرل اب وزیر جنگ (جرمنی) مقرر ہوئے ہیں ۔

ہنگری میں سرویا پر حملہ کی زبردست تیاریاں

"ٹائمز" کا نامہ نگار بخارسٹ سے لکھتا ہے کہ ہنگری میں سرویا پر چار لاکھ فوج سے حملہ کرنے کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں ۔ اور ان میں ۵۰ ہزار جرمن بھی ہیں ۔

فتح لوڈز

یکم دسمبر ۔ پیٹرسبرگ [illegible] شہر لوڈز پر جو روسی پولینڈ کے مشہور شہروں میں سے ہے جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے اور چند روز سے سخت خونریز معرکہ آرائیاں ہو رہی ہیں ۔ روس نے اپنے خط مدافعت کو جو میلوں تک پھیلا ہوا تھا بہت سے قلعہ جات اور فوجوں سے مستحکم کیا تھا ۔ جرمنوں نے بہت سی ترکیبوں کے بعد ایک سخت خونریز حملہ کر کے اس روسی خط مدافعت کو قلب سے توڑ کر روسی میسرہ کے واپسی خط کو خطرناک کر دیا ۔ اسی حالت میں ان کے میمنہ کو آسٹروی افواج نے دبایا اور اس طرح روسی فوجوں کا ایک کامل شکست سے سامنا ہوا ۔ اور انہوں نے نہایت بے ترتیبی کے ساتھ شکست فاش کھائی ۔ قریباً ۶۶ توپیں ۵۰۰۰ ہزار قیدی اور تمام سامان جنگ اور اسباب خورد و نوش وغیرہ مع شہر لوڈز اور اس کے بہت سے دیہات اور قصبوں کے جرمنوں کے ہاتھ آیا اس جنگ نے روسیوں کو بہت کچھ پریشان اور درہم برہم کر دیا ہے ۔

(سراج الاخبار)

شہر سوئز پر معرکہ آرائی

(لندن ۲۷ جنوری) کل قنطارہ کے مشرق میں لڑائی ہوئی ۔ انگریزی سپاہ کا ایک افسر اور چار سپاہی خفیف مجروح ہوئے بظاہر دشمن کا نقصان زیادہ معلوم ہوتا ہے ۔

عراق عرب میں برٹش گرد آوری

(لندن ۲۷ جنوری) مزرہ سے جو برٹش پارٹی دیکھ بھال کی غرض سے روانہ ہوئی تھی ۔ اس کے متعلق قسطنطنیہ کا ایک بے تار کا جرمن پیغام مظہر ہے کہ ایک برٹش دستہ نے جو تین گنبوٹوں پر تھا ۔ ۱۲ جنوری کو ترکوں پر کرنہ کے متصل حملہ کیا مگر سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہوا ۔ انگلستان کا صیغہ پریس آج اعلان کرتا ہے کہ اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۰ جنوری کو مزرہ سے بری و بحری دستہ مزرہ اور کرنہ کے متصل ترکوں کی تعداد کو معلوم کرنے کی غرض سے بھیجا گیا ہم نے ترکوں کی بیرونی چوکیوں کے سپاہیوں کو نہر روتہل کے پرے بھگا دیا اور انکو سخت نقصان پہنچایا نہر مذکور مزرہ کے شمال میں سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے ہم نے ترکی کشتیوں اور کیمپوں پر بھی گولہ باری کی اور دشمن کو سخت ابتری سے پسپا ہونا پڑا ۔ ان کی تعداد ۶ ہزار مع چھ توپ کے اندازہ کی جاتی ہے ۔ ہماری تقریباً پچاس جانوں کا نقصان ہوا ہماری فوج کی واپسی پر حملہ نہیں ہوا ۔ اور یہ کہ جرمن بیان ویسا ہی غلط ہے جیسا کہ اس نے بحر شمالی میں اپنی شکست کو فتح کی صورت میں ظاہر کیا ہے ۔

دو برٹش ہوا بازوں کی ہلاکت

(لندن ۲۴ جنوری) میجر ریلیہ اور کپتان روچ کی ہلاکت کی موصول شدہ کیفیت سے منکشف ہوتا ہے کہ ان دونوں نے دیبرگ پر گذشتہ شنبہ کو حملہ کیا تھا ۔ واپسی کے وقت [illegible] نے ان کو گھیر لیا ۔ اور کپتان روچ اوروں سے جدا ہو گئے ان کی لاش چہار شنبہ کو ڈنکرک میں دریا کے کنارے پر ملی میجر ریلیہ چہار شنبہ کو گرداوری کی غرض سے آبرداز پر اڑے ۔ مگر انہیں مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ۔ سخت مجروح ہو کر نرم ریت میں دھنس گئے جہاں سے انکو نکالا گیا ۔ مگر ہسپتال پہنچکر مر گئے ۔

فرانس میں زلزلہ

لندن ۲۰ جنوری ۔ ایک زلزلہ کا دھکا [illegible] میں دو شنبہ کی شب کو [illegible] محسوس ہوا مگر نقصان اس سے بہت خفیف پہنچا ۔

"ڈرواڈ" کی غرقابی

ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ سہ پہر کو [illegible] جہاز ڈرواڈ [illegible] نے دیکھا کہ ایک تحت البحر بہ سرعت تمام جہاز کی طرف آ رہی ہے ۔ دفعتاً آبدوز کشتی کے سوار جہاز کے تختوں پر آ گئے اور انہوں نے جہاز کو حکم دیا کہ فوراً کشتیوں پر سوار ہو جاؤ پانچ منٹ کے عرصہ میں لوگ کشتیوں پر سوار ہو گئے جرمنوں نے جہاز والوں کو اپنا اسباب اٹھانے نہیں دیا تین گولوں کی صدائیں آئیں اور بیس منٹ کے عرصہ میں جہاز ڈوب گیا

جنوبی افریقہ میں بغاوت

بیان کیا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی بغاوت ختم ہوگئی اور تمام سرغنہ گرفتار کر لئے گئے پچھلے چند ماہ میں جبکہ یہ آگ اچھی طرح بھڑک رہی تھی رائیوٹر کی خبروں سے کبھی یہ اندازہ صحیح نہ ہوسکا کہ درحقیقت یہ بغاوت کوئی عظیم الشان یا اہم بغاوت ہے۔ لیکن حال کی خبروں سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ فی الواقع یہ معمولی شورش ایک سخت بغاوت سے کم نہ تھی۔ اور گو ہم تک صحیح خبریں نہیں پہنچیں اور ہم ان واقعات کی اصلیت سے تمام و کمال واقف نہ تھے جو جنوبی افریقہ میں پیش آرہے تھے۔ لیکن اب بعد کی خبروں سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی بغاوت معمولی شورش سے زیادہ تھی۔ اب رائیوٹر اطلاع دیتا ہے کہ ۲۳۔ دسمبر کو پرٹوریا میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تھا کہ متحدہ ممالک جنوبی افریقہ کی فوج کو اس بغاوت کے رفع کرنے میں ۵۵۰ سپاہیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جن میں افسر بھی شامل تھے ان اعداد کے علاوہ رائیوٹر کا ریاندہ بیان کرتا ہے کہ ۴۳ سپاہی بیماری سے اور ۲۵ مختلف حادثات سے وقوع میں آئیں وہ کہتا ہے کہ باغیوں کے نقصانات کی صحیح تعداد تو معلوم نہیں۔ لیکن اندازہ کیا جاتا ہے کہ ۷۰ سے زیادہ مارے گئے اور مجروحین کی تعداد بھی ۳۰۰ سے زیادہ ہے ۵۰۰۰ سے زیادہ اسوقت تک گرفتار ہوچکے ہیں اور ۴۰۰ باغیوں نے اطاعت قبول کرلی تھی جواب ضمانت پر رہا ہیں۔ ان تمام اعداد پر نظر کرنے کے بعد اس امر کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ کی شورش معمولی شورش نہ تھی بلکہ بڑے پیمانہ پر بغاوت تھی۔ جو شکر ہے کہ اب تقریباً ختم ہوچکی ہے۔ لیکن بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ ایسے حالات میں رائیٹر کی مختصر گوئی عنت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

جرمن مظالم

لندن ۲۴۔ جنوری ایمسٹرڈم سے اطلاع ملی ہے کہ اس وقت لوین میں ان شہری باشندوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں جو جنگ کے زمانہ میں وان درویٹر کے مقبرے کے پاس مارے گئے تھے تو ایک ہولناک منظر دیکھنے میں آیا ہے۔ جرمنوں کا یہ بیان تھا کہ وہاں کوئی بھی دفن نہیں کیا گیا ہے میونسپلٹی نے تحقیقات کا حکم دیا اور ۵ لاشیں نہایت بھیانک طریقہ پر پڑی ہوئی پائی گئیں۔ جن میں ۴ سال سے ۷۰ سال تک کی عمر کی عورتیں اور بچے بھی تھے اب یہ لاشیں قبرستان میں دفن کرائی گئیں ہیں۔

بحیرہ شمالی میں بحری مقابلہ

محکمہ بحری کے اس بیان میں جو بحری مقابلہ کے متعلق شائع ہوا اعلان کیا گیا کہ کوئی انگریزی جہاز نہیں ضائع ہوا اور نقصان بھی خفیف ہوا ہے جہاز لائن بیجو سب

آگے تھا کوئی آدمی نہیں مارا گیا اور صرف گیارہ زخمی ہوئے۔ بلوکر کے ۸۸۵ آدمیوں میں سے ۱۲۳ بچائے جاسکے ممکن ہے کہ اس سے زیادہ بچ گئے ہوں۔ کسی تباہ کن یا ہلکے کروزر سے جنگ کی اطلاع نہیں ملی۔ اگرچہ جنگ ہوئی ضرور ہے

لندن ۲۵۔ جنوری ایمسٹرڈم کے ایک تار میں خبر دی گئی ہے کہ فریزلینڈ میں فرنیک کے مقام پر کل سخت توپوں کی آوازیں سننے میں آئیں بظاہر جزیرہ امی لینڈ کے شمال میں انگریزی اور جرمن بیڑوں کے مقابلے ہوئے ہیں۔

حملہ نارفک پر سویڈن والوں کے خیالات

سویڈن کے اخبارات نارفک پر جرمنوں کے ہوائی حملہ کے متعلق سختی کے ساتھ اعتراضات کررہے ہیں اور اسے محض ایک قاتلانہ فعل قرار دیتے ہیں

روس کی کامیابی

لندن ۲۴۔ جنوری۔ پیٹرو گراڈ۔ روسیوں نے ترکوں کے گیارہویں حصہ فوج کی ۳۲ ویں اور ۳۴ ویں ڈویژنوں کو چارہ مان کے قرب میں شکست دی اور ان کے نام بہادری کو تو نشانہ پر قبضہ کرلیا روسی اسوقت ترکی سرحد پر ساری کمیشن میں اس جگہ پر استحکام کیا تھا قانصر میں جہاں وہ جنگ سے پہلے قابض تھے۔

قفقاز میں تباہی

کرارگان کے ایک ارمنی پادری کا بیان ہے کہ سرحد کے قریب کے تمام گرجا منہدم کردیئے گئے ہیں۔ اور جلاکر خاک کردئے گئے ہیں۔ ہزاروں پناہ گزیں قابل رحم بے سروسامانی میں مبتلا ہیں نہ ان کے رہنے کے مکانات ہیں اور نہ ان کے پاس کھانے پینے کو کچھ ہے حلفا ہے ڈوما کے ایک ممبر نے تار دیا ہے کہ وہاں ۴۵ ہزار پناہ گزیں آئے ہوئے ہیں ان میں زیادہ تر عورتیں اور بچے ہیں موسم کی حالت اور سڑکوں کی خرابی اور کھانے کی کمی کی وجہ سے انھیں سخت مصیبتیں اٹھانی پڑی ہیں۔ قفقاز کے ارمنی ان کے ساتھ بے انتہا مہربانی کا اظہار کررہے ہیں۔ جب روسی فتوحات ترکی حیش کو بار بار کچل رہی ہیں اور ہر موقع پر روس کا غلبہ ہے تو یہ مظالم تعجب خیز ہیں یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ترکوں نے اپنے غلبہ سے روس کو افترا بندی پر مجبور کیا ہے۔ انگریزی اخبارات کے ریمارک روس اور جرمن دونوں کے مقابلہ میں قفقاز اور پولینڈ اور آذربائجان کے ہر موقع پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ روس کی خبریں ہمیشہ مبالغہ سے خالی نہیں ہوتیں ترکوں کے مظالم عیب ہوسکتے ہیں کہ جب وہ فاتح کی حیثیت سے روسی رعایا کو کچل ڈالیں۔

جنگ کے نئے اسلحہ

ایک افسر جنگ کے اسلحہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ ہم نے عجب پستولیں استعمال کیں جن میں سے آگ کی گیندیں نکلتی ہیں اور وہ زمین کو روشن کردیتی ہیں۔ ہمارے پاس ایک نئی قسم کے گولے ہیں جن میں سے ایک نے ۴ جرمنوں کو لما تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں کے پاس ایک بڑی تارپیڈو ہے

جو زمین کو کھود دیتی ہے۔

ہالینڈ کی غیر جانبداری پر حملہ

لندن۔ ۲۴ جنوری۔ نیدرلینڈ گورنمنٹ نے اپنے سفیر متعینہ برلن کو ہدایت کی ہے کہ وہ جرمن گورنمنٹ کی توجہ ہالینڈ کی غیر جانبداری کیطرف مبذول کرائے۔ جرمنی کے ہوائی جہاز نے قرب وجوار کے گاؤں میں بم گرائے جن سے ۱۲۔ آدمی زخمی ہوئے اور ایک مارا گیا اور اس کے علاوہ ایک گودام کو آگ لگادی جو مال سے بھرا ہوا تھا۔ برطانوی اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے اس کا تعاقب کیا اور اسے اتار لیا۔ اس کے دو آدمی بعد میں قید کر لئے گئے

مذاقی اشعار

قیصر جرمن نے فرمایا یہ اک دن پوپ سے
دعظ ہم بھی کہتے ہیں لیکن دہان توپ سے
اسکی تاثیرات مفتوحات سے دکھلائینگے
فتح کیسی صدقہ ڈھلائے کار بانک سوپ سے
جرمنی کی ہار جب ہوگی تو ہم دکھلائیں گے
جنگ کا ہر سین پورا ہم کو بائسکوپ سے
ٹوپیاں سب اڑ چکیں یورپ میں کچھ باقی نہیں
اب کریں جنگ آزمائی آکے میرے ٹوپ سے
ترک و آسٹریا و جرمن روس و انگلستان فرانس
دیکھتا ہے سب کی جانب سرویہ ٹیلسکوپ سے
بارڈی نے کھولا منصوبہ لڑائی کا تمام
کیا ہوا قتل سراجیوا کے خونی روپ سے
مطلع آخر ہے میرا زیب مطلع سے ذہین   لہ پردہ
ہے فرنچ اور جوفرے کو جیبی نسبت ہوپ سے

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو نین یا کشتہ سے ہوجاتی ہے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے۔ اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جب مریض کو دل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صبیزین اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش نزد خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ بایں ہمہ فی بوتل (عہ) خورد شیشی ۴ اونس ۶ / دو اونس ۳ / ایک اونس ۱ /

ملنے کا پتہ
حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

کتاب مفت نذر ہی

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید ون سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب۔

کام شاستر

ہمراہ بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجیے جو انگریزی گجراتی۔ تامل مرہٹی۔ تیلگو۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس محصول کا ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیان

مریض آئے دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اون کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُن کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اونکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہوسکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا طلا واجی کرن تیل۔ خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائے گا۔

البم مذہبی تصاویر ۲۳۔ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے دہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت ہوا کرے گی۔ فی البم ۸ر محصولڈاک معاف۔ خرچ وی۔پی ایکآنہ۔

اوپر کی چار اشیاء ملنے کا پتہ

ویدشاستری منی شنکر جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

کھیمی رام سنٹرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور



ENVER PASHA WEARING CALPACK

کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور و استرخان۔ سیاہ۔ سبز۔ کاہی۔ خاکی۔ ہر سائز — دائیم بیاض استرخان۔ رنگ دہر سائز۔

سلطنت عثمانی کا ارخانہ ترقیہ ترکیہ استنبول و فرقیہ میتل۔ ایجنٹیں قاہرہ مصر زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کیوجہ سے ادر مال آنے کی امید نہیں۔ اسر بہت نہیں بہت جلد ختم ہوجانے کا ہے۔ آج ہی بھیجدیں۔

ایس۔ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

من موہنی

شوقین مزاج نوجوانوں لطف جوانی کا اٹھانیں۔ یہ وہ شے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ ... سے بدن کو نوجوان بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی ... کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھاتے ... پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں۔ ایک گولی ... دفعہ اور ۴۳ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ ... دینے کی شرط ہے اس خوبی ہے قیمت فی ڈبیہ ... میں ایک ساتھ ... پانچ آنہ (۵ر)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا — یہ دوا ولایتی خوشبودار ہوتی ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی تیار کیا ہے۔ رات دن ... مکر نہانے سے پانی جلد بھی مانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید ململ کی مانند ملایم ہوجاتی ہے ... چہرہ خوردہ اور بے رونق ہوجاتا ہے اسکو ملا کرنے سے خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے ... دو گھڑی تک ... سفید کردیتی ہے قیمت فی تولہ ... صرف خرچہ معاف۔

روشن چند اینڈ کو سوداگران ... نمبر ۲

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

اگر چند اصحاب ملکر ہماری مجرب دواد س روپیہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش نظر کرتے رہیں گے۔

لیپ ملذذ۔ فاعل مفعول ہر دو بیہوش ہوجاویں قیمت ۴ر **مسک حیض** و رطوبت اندام نہانی۔ ... بلا تکلیف اعضا تنگی۔ دست کے استعمال افیون رفع ہوتا ہے ... **طلا** رجہ موٹی رگیں درست کرکے نہایت سخت کردیتا ہے فی شیشی ... **عرق النسا** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندر پیٹ کے کیسا ہی درد ہو رفع ہوا۔ فی گولی ۲ر **عطر ملذذ** شاہی جس سے کہ مفعول مثل منزل ہوجاوے اور خواہاں اوس کی رہے۔ اور خواہاں اوس کی رہے فی شیشی کلاں (عہ) خورد ۱۲ر **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے فی شیشی ۸ر **روغن امساک** ... کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہوجیئے فی شیشی کلاں (عہ) شیشی خورد ... **روغن گنج سر** شیشی کلاں ۸ر خورد (۶ر) **روغن حنا** زیرہ شیشی کلاں ۸ر خورد ۶ر **کراماتی ڈبی**۔ اگر حدہ پر لگاویں تے ناف پر لگانے سے اسہال ... لگاویں ادرار ... حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ر **فدیا جادو**۔ جسکی ... امساک ہوتا ہے فتیلہ ۶ر **روغن عرق النسا** جسکی مالش سے شفا صحت ہوتی ہے شیشی ۲ر **مرہم آمنت** ... بند ہوکر فوت اپنی جگہ قایم ہوجاتی ہے ڈبی کلاں ... خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا ... رفع ہوتا ہے۔ فی تولہ (عہ) **آب حیات داکٹر** ... درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۲ر **روغن خضاب**۔ دماغ کو طاقت دے ... درد سر کو رفع کرے فی شیشی ۸ر **روغن چہار مغز** ... تکلیف وہ کیوں نہو تین یوم میں رفع ہوتا ہے۔ روغن۔ فی شیشی (۴ر)

احقر العباد چودھری پرشاد بلگرامی وارد حال شہر لکھنؤ محلہ برانا مکان ۴۱۱

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین۔ مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اس سے کہ مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اُسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ کرم صلعم کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھ میں پہونچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں آپ اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرماتے ... معاونین مدینہ سے خریدار بہم پہونچاکر ... کو شکرگذاری کا موقع دیں۔ ... منیجر اخبار مدینہ بجنور

"مدینہ پریس" بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ (ا ۔ ے) نمبر ۵۷۵ ۔ ۱۱

مالک مہتمم و ایڈیٹر
محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانون کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

بجنور

خضاب لاجواب اول پسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ ماندوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والون کو مژدہ

یہہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہرگوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھہ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔ طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمیں کمی ناممکن ہے۔

تعداد	ایکسال	چھہ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	ما	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	عہ
نصف صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	للعہ
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵	۳
نصف کالم	۲۵	۱۰	۸	۵	۳	۲

راقم۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

بدن کے سفید داغ و برص کی اکسیر فقیری حجی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو۔ تو دگنی قیمت جسکی تحریر تمنے دی واپس کردونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھا لیویں۔ قیمت فی ڈبہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بیدراج پنڈت ٹھاجر بھایتک دہنگھ

لوح زمرد دین منجن سینے ادویات کی بیشیر ... قیمت مع محصول ... پتہ ...

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (ریلکھنڈ) ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

جنگ کی طوالت کے متعلق سابق گورنر کی رائے

کولمبو یکم فروری ۔ مسٹر ولیمٹ رجوے سابق گورنر سیلون جزیرہ بورینو کو جاتے ہوئے یہاں کولمبو میں ٹھہر گئے ہیں کیونکہ عدن سے روانہ ہو سکنے کے بعد انہیں کسی قدر بیماری کی شکایت ہو گئی تھی اور ڈاکٹروں نے انہیں فی الحال سفر ملتوی کرنے کا مشورہ دیا ۔

"ٹائمز آف سیلون" کے ایک نامہ نگار سے مسٹر ولیمٹ رجوے نے بیان کیا کہ میرے خیال میں جنگ بہت طول کھینچے گی جس کا زمانہ کم از کم دو تین سال سمجھنا چاہئے اور عام رائے اسی خیال کی موید ہے ۔ انگلستان کے کئی دیگر حلقوں کا خیال ہے کہ برطانوی نو آبادیاں غالباً توقع سے بیشتر قرض لینے کے لئے لندن کے ساہوکاروں کی طرف رجوع کریں گی ۔

انور پاشا کا اعلان

سلطنت عثمانیہ کے وزیر جنگ انور پاشا نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے ۔

" ہم خالق برتر و توانا کی تائید رسول اکرم کی اعانت اور سلطان کی پُر جوش دعاؤں کی برکت سے تمام اعدا کو شکست اور نابود کر دینگے پس اے غازیان دینداد بڑھو بائیں ۔ ۔ دونوں ادھر نامور یعنی ہمارے سامنے ہے اور موت اور پیچھے حرمین ہمارے پیچھے کیونکہ دنیا کے تیس کروڑ مسلمان ہماری فتح کی دعا کریں گے ۔ (لنڈن آبزرور)

بلجیم کی ریلوے

جرمنی اخبار برنیش ابینڈ بلیٹر رقم طراز ہے کہ یکم جنوری کو ملک بلجیم کی کل ریلوے حرکت میں آ گئیں جرمنوں نے بلجیم کے محکمہ ریلوے میں ۸۰۰۰ نئے آدمی مقرر کئے ہیں ۔ ایک ہزار ایک سو آدمی یورپ سے بلجیم میں کام کرنے کے لئے آئے ہیں ۔

میزرا پر ترکوں کا حملہ

(۳۰) پیرس کمیونک ناقل ہے کہ ۲۰ جنوری کی صبح کو تقریباً تین ترکوں نے میزرا میں برطانوی پوزیشن پر حملہ کیا یہ شہر دریائے دجلہ کے داہنے کنارے پر واقع ہے ۔ برٹش سپاہ نے غنیم کو سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا ۔ ۷ آدمی مقتول ۴۶ گرفتار ہوئے اسکے بعد برٹش ۔ ۔ نے دو احاطوں کو برباد کر دیا جنکی آڑ میں حملہ آوروں نے پناہ لی تھی ایک برطانوی افسر اور ۶ سپاہی مجروح ہوئے

دریائے این کے عبور کرنے کی کوشش

لندن ۳۰ ۔ جنوری ۔ گذشتہ شب کا پیرس کا کمیونک مظہر ہے کہ سوائسینس کے مشرق میں جرمنوں نے دو مرتبہ دریائے این کے عبور کرنے کی کوشش کی لیکن ہر مرتبہ ناکامیاب رہے ۔ ۲۸ ۔ جنوری کو بہت سے جرمنی غبارے نے ڈنکرک پر گولے گرائے کچھ لوگ مقتول اور مجروح ہوئے مالی نقصان بہت خفیف ہوا ۔ یہاں نیفپر اور سوئسنس میں دو فرانسیسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے فوجی قیام گاہ پر گولے گرائے ۔ آج مقام جرہیبیر کے مشرق میں ایک جرمنی ہوائی جہاز گولی کا نشانہ بنایا گیا ۔ جرمنی ہوا باز اسیر کر لئے گئے ۔

جرمنی نقصانات

ایمسٹرڈم کا تار ناقل ہے کہ جرمنی نقصانات کی ایک کیٹلاگ فہرست شائع ہوئی ہے ۱۰ ۔ جنوری تک صرف پروشیا کے ۶۸۰۰۰۰ ۔ ۹ ۔ آدمی مارے گئے ۔

مسلمان قیدیوں کی روانگی قسطنطنیہ

ایمسٹرڈم کا تار ناقل ہے کہ تقریباً ۲۰۰ مسلمان اسیروں کو جو فرانس اور بلجیم میں گرفتار ہوئے تھے جرمنوں نے برلن کے قریب مقام زوسن میں بھیجدیا تھا وہاں سے وہ دو ترکی مسلمان سپاہیوں کے ہمراہ قسطنطنیہ کو روانہ کئے جائیں گے

بلجیم کی دوشیزہ لڑکیاں اور جرمن

ایک بیوشیر این فوجی جشن کے روز پر ڈشین انسروں نے حکم دیا کہ بلجیم کے کسانوں کی لڑکیاں جرمنی سپاہیوں کے ساتھ ملکر مصروف رقص ہوں وہ بدنصیب دوشیزہ لڑکیاں برباد احاطوں میں سپاہیوں کے ساتھ ناچتی ہیں

جرائم کی قلت اور کثرت

جنگ کے چھڑتے ہی انگلستان کے جرائم میں کمی شروع ہو گئی لندن مشن کے ذریعہ جیریٹیا مسٹر آر ڈاکس نے بیان کیا کہ سال گذشتہ کی بہ نسبت انگلستان کے جرائم میں پچاس فیصدی کمی ہو گئی ہے ۔

ایک مسخرہ جرمن

اخبار کنٹری لائف میں ایک سپاہی نے حسب ذیل عجیب کہانی شائع کی ہے " کہ ہماری خندقوں کے سامنے کی خندق نولا میں ایک گنجا بوڑھا جرمن ۔ ۔ رہتا ہے جو اپنی گنجی ہیں مسخرے کا کام دیتا ہے ۔ ہمارے سپاہیوں کو دیکھنے کا بڑا شوق تھا چنانچہ انہوں نے اوپر تیر دکھلا کر اسے فوراً اوس نے گرانٹ سے سر نکالا اور ہماری طرف اشارہ کرکے منہ چڑایا ۔ ایک دفعہ رات کی تاریکی میں جرمن خندقوں میں کسی شخص کی نقل و حرکت کی آواز آئی ۔ چنانچہ ہر ایک نے اسکی طرف گولیاں چلانا شروع کر دیں ۔ اتنے میں ایک صاف آواز سنائی دی کہ گولی مت چلاؤ میں ہنس ہولڑ ہوں (یہ اس شخص کا نام ہے) اس پر گولیاں چلنی بند ہو گئیں کیونکہ اسے کوئی شخص کسی صورت میں بھی مارنا نہیں چاہتا ۔

مغربی رزمگاہ

لندن یکم فروری ۔ ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ شمالی فرانس میں دو دن کے عرصہ میں جرمنوں کو عظیم نقصان اٹھانا پڑا ۔ صرف سنیچر کے روز ۲۱ ۔ اسپتالی ٹرینیں مجروحین سے بھری ہوئی اکیز لاشیپل سے ہو کر گذری ہیں ۔

قسطنطنیہ میں اظہار مسرت

ریوٹر ایجنسی نے تو یہ خبر دی تھی کہ ترکوں کو قفقازیہ میں بہت سخت شکستیں ملیں ۔ مگر ترکی فوج قسطنطنیہ میں سرائے کیمش پر عظیم الشان فتح کا اعلان دیا گیا ۔ اور تمام قسطنطنیہ میں فتح کی خوشیاں خوب منائی گئیں اور یہ بیان کیا گیا کہ ہمیں سرائے کیمش پر کامل فتح حاصل ہوئی ۔ ترکی جلسہ وزرا کے پاس رو ڈوسیٹوف کی جو جنگ میں فوجوں کے ساتھ تھے تار برقیاں آئیں جن کا یہ مضمون تھا کہ ہم نے اردہان پر قبضہ کر لیا ۔ بس یہ تار برقی آتے ہی قسطنطنیہ پر جھنڈے اڑنے لگے ۔ اور ترکی اخبارات میں بڑے جوش و خروش کے مضامین طبع ہوئے ۔ کونٹ ریونٹلو نے ڈوشی تا نبر زٹینگ کے جلسہ میں بیان کیا کہ ترکی کی شاندار فتح سے جرمنی بھر میں بہت ہی خوشی ہوئی ۔ قفقازیہ میں ان کی اس شاندار فتح سے یہ بات درجہ یقین تک پہونچ گئی کہ مصر میں بھی انہیں اسی طرح فتح حاصل ہو گی ۔

(پائینیر ۴ فروری)

جاپان کی امداد کی ضرورت نہیں

فرانس کے سابق وزیر خارجہ موسیو پچن نے تجویز پیش کی تھی کہ جاپان سے جرمنی اور آسٹریا سے لڑنے کے لئے کہا جائے ۔ اس پر روسی اخباروں کی رائے جاپان کی جاپانی اخبار میں بذریعہ تار چھپی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ جاپان کیساتھ انگلینڈ کا جو عہدنامہ ہے اوس کے مطابق اوس نے جرمنی کو کیاؤچاؤ سے نکال دیا تھا ۔ روس سے اوس کا کوئی عہدنامہ نہیں ہے جس پر کچھ کہا جاوے ۔ ایسی حالت میں پھر جاپان کس طرح جرمنی اور آسٹریا سے لڑ سکتا ہے ۔ اسکے علاوہ جاپان سے یورپ کے میدان جنگ میں امداد لینے سے متحدہ طاقتوں کی بدنامی ہو گی ۔ لوگ کہیں گے کہ جب جاپان نے ان کو امداد دی تب ہی وہ جرمنی اور آسٹریا کو شکست دے سکے ۔ اگر جاپان مدد نہ کرتا تو متحدہ طاقتوں کو شکست ہوتی ۔ ہم نہیں چاہتے کہ لوگ ایسی باتیں کہیں علاوہ ازیں اگر ہم سمجھتے کہ جاپان کی امداد کے بغیر ہمارا کام نہیں ہو سکتا تو ایسا کرنا مناسب تھا مگر ہم جانتے ہیں کہ اکیلی برٹش امپائر ہی اگر اپنی کل پوری طاقت کا استعمال ہو ۔ جرمن کو چنے چبوا سکتی ہے ۔ اسی لئے یہ تجویز کسی طرح درست نہیں معلوم ہوتی ۔

ہندوستان

علیگڈھ کالج یونیورسٹی آفس سے چور لوہے کا صندوق کو اٹھا لے گئے ۔ چار سو نقد اور قیمتی دستاویزات کا نقصان ہو گیا ۔ چور لاپتہ ۔ (عام)

جالندھر میں ڈاکہ ۔ منی لال کھتری ساہوکار تلاولپور کے گھر پر ۵۰ ڈاکو جو تلواروں بھالوں چھریوں سے مسلح تھے آ پڑے منی لال مقابلہ میں مغلوب ہوا ڈاکو پانسو روپیہ نقد اور ۸ سو روپیہ کے پارچات لے گئے ۔

لودھیانہ میں دلیرانہ ڈاکہ ۔ سانڈہ ۔ ۔ ۔ گاؤں میں ڈاکو نامہ خوشی رام کو ہلاک کرکے بیوی کو نیم مردہ چھوڑ گئے ۔ اور ۔ ۔ ۔ گھر ۔ ۔ سے خوب ہاتھ صاف کیا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ

بجنور

موجودہ جنگ پر ایک سرسری نظر

سراجیوہ کا واقعہ کس قیامت کا خون تھا جس کو جرمنی اور آسٹریا نے باعث جنگ ٹھہرایا۔ پرنس آرچ ڈیوک اور انکی بیگم کے دو نفس کیا ایسی قیمتی جانیں تھیں جن پر کروڑہا آدمی فراسین کے قربان ہو رہے ہیں۔ میدان جنگ میں فریقین کی جماعتیں لوہے کی دیواریں بن گئی ہیں جو کسی طرح بے تحاشا حملوں سے بھی نہیں ملتیں ایک دنیا نے میدان مصاف کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ایشیا۔ افریقہ۔ یورپ ہر جگہ یہ آتش جنگ مشتعل ہے امریکہ۔ اٹلی۔ رومانیا۔ یونان۔ اسپین میدان حرب میں خم ٹھونک کر کودنے کو تیار ہیں۔ ترکی پہلوان خواہ مخواہ کے لئے آ دھمکا۔ مگر جنگ طرابلس اور بلقان کا نتیجہ عام پیشین بینوں کی نظر میں یہ عالمگیر جنگ ہے۔ انگلستان کے اخبارات نے پہلے ہی اس اندیشہ کو ظاہر کر دیا تھا۔ خدا جانے جنگ کس منحوس وقت چھڑی تھی کہ فریقین کی زبانوں سے هل من مبارز کی صدائیں بلند ہیں۔ ہر جنگ میں مہلتیں ہوا کرتی ہیں مگر اس میں کرسمس کے دن بھی سانس لینے کا موقع نہ ملا۔

ایران و ترکستان۔ شط العرب۔ آذر بائیجان۔ قفقاز۔ مصر۔ میں انگلش و روس۔ ترک باہم محارب ہیں۔ میدان فرانس میں انگلستان۔ فرانس۔ بلجیم جرمن کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔ انگلستان پر بحری حملے اور ہوائی تاخت بار بار ہو رہی ہیں۔ سرحد ہند پر ایمڈن نے ڈاکو کی طرح چھاپے مارے۔ ہندوستان کی سرحد بھی جنگی تلنگوں سے محفوظ نہ رہی۔ پولینڈ میں آسٹریا ہنگری۔ جرمن روس میں زور آزمائی ہو رہی ہے۔ سرویا مانٹی نگرو پر آسٹریا نے ایسی ظالمانہ دستبرد کی کہ چالیس میل تک آبادی برباد کر دی۔ اور اب اس کا پھر فوجی نیا جھول سرویا کی طرف عزم بالجزم رکھتا ہے۔ دیکھئے بلگریا اور یونان [illegible]

حبش ہوتا ہے۔ اٹلی نے البانیا میں ولونا پر فوجیں اتار دیں۔ اس تمام ملک میں بغاوت کا شور برپا ہے۔ اطالیہ کو خدائی جھٹکے نے اذا زلزلة الارض کا مزہ چکھا دیا۔ مسقط۔ بصرہ۔ محمرہ بھی اس جنگ کے اثر سے مامون نہ رہے۔ ٹرانسوال۔ فری اسٹیٹ جنوبی افریقہ کے مقامات اور شرقی افریقہ اور سمالی لینڈ میں بغاوت اور جنگی آفتیں فریقین کی طرف سے برپا ہیں۔ مراکو اور طرابلس میں پھر شعلے بھڑک [illegible] چین و جاپان انگلستان کا مقابلہ ہو رہا ہے [illegible] کرۂ زمین [illegible] جہنم بن گیا ہے [illegible] حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق سے شروع ہوگی جس کی [illegible] میں [illegible] والی ہے۔ شاید یہ وہی آخری [illegible] ہے۔ دوامی [illegible] کی علامت [illegible] کے [illegible] کا [illegible] بلقان میں بیگناہوں کا قتل اور [illegible] مسلمان جیسی ضعیف قوم کی بربادی جس کی [illegible]

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

ان متفرق واقعات کے نتائج نے وہ اثر دکھلایا کہ ایک دنیا میں آگ لگ رہی ہے۔ ہارڈی جرمنی کی [illegible] اور فرانس کی زرد کتاب۔ انگلستان کی سفید کتاب۔ سراجیوہ کے اتفاقی خونی سانحہ کو ایک حیلہ محض قرار دیتی ہیں۔ مگر خدا کے علم میں یہ اس عزم کا نتیجہ ہے جو یورپ میں ایک قوت کو اپنی ہستی پر بڑی بھاری اور [illegible] پر پیدا ہوا۔

خدائی قوت ایک بڑی قوت ہے

اور بڑی بے پروا ذات ہے اوسکو کسی کی پروا نہ کہ ماتم غرض جو چاہا کیا اور جو چاہے گا کرے گا۔

عروس زمیں اپنے پہلو و بر میں
سُلاتی ہے ہر شب جواں کیسے کیسے

آجتک جو واقعات جنگ اخباری سین میں آپ نے ملاحظہ فرمائے ہیں وہ ذہن نشین ہوں گے۔ اب ہم ہر میدان کے واقعات موجودہ کو جدا جدا مربوط کر کے اس تحریر کے آئینہ میں پیش کرتے ہیں جو اسوقت عالم دنیا میں جنگی میدانوں کے اندر ہو رہا ہے۔ وہ نہایت سخت سوانح کا مجموعہ ہے۔ فرانس میں پہلے سے شدید جنگ کی تیاری ہو رہی ہے اور مسلسل مقابلہ شدت کے ساتھ جاری ہیں۔ ۲۲ ½ لاکھ فوج جرمنی کی طرف سے فراہم ہونے کی خبر ہے اسوقت ۱۸ لاکھ میدان میں موجود ہے زمین سے سرنگیں اڑائی جاتی ہیں۔ زمین پر بندوقیں اور توپ آتشباری کر رہی ہیں آسمان سے زپلن اور ایروپلین آگ برسا رہے ہیں۔

اس زمانہ میں شجاعت اور تہور کی جنگ نہیں بلکہ علمی محاربات ہو رہے ہیں۔ دریا میں ہوا میں زمین میں آسمان میں فریقین جد و جہد کر رہے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کو شکست دینے۔ مشرقی رزمگاہ میں پولینڈ اور گلیشیا۔ پرشیا درہ ہائے کارپیتھین کے متعلق فریقین کی خبریں متضاد ہیں مگر شدید معرکے ہو رہے ہیں۔ روس و ترکی کا مقابلہ کمال بہادری کے ساتھ جاری ہے کہیں خبروں سے یہ آشکارہ ہوتا ہے کہ ۸۰ ہزار فوج ۸۰ جہازات بادبانی میں سوار ہوکر ترکی امداد کو جا رہی تھی وہ ڈبو دی گئی۔ اس زمانہ میں جبکہ بحر ظلمات بھی شمع سے محروم نہیں۔ بادبانی جہازوں میں فوج کا آنا تیرگیٔ عقل اور سوادِ ذہن کی [illegible] دنیا ہے کہیں بیان کیا گیا ہے۔ ترکی جہاز جو ۱۶ طیاروں کا حامل تھا غرق کر دیا گیا۔ روسی اپنے موافق ترکوں کو ہزیمت خوردہ بیان کرتے ہیں اور ترکی اخبار خود کو فاتح ظاہر کر رہے ہیں۔ مگر عجیب تر ہے کہ ترکی جیش کے حوالے گئے شکست دیکھی مظالم بھی ترکوں کے بیان ہوتے ہیں شکست خوردہ ہزیمت یافتہ کیا ظلم کر سکتے ہیں۔ اجتماع نقیضین روسی خبروں سے آشکار ہے۔ دوسرا التعجب ہے کہ ترک قفقاز سے ہزیمت پاکر صوبۂ آذر بائیجان میں کیونکر بڑھے۔ اور کردوں کی مدد سے تبریز پر کس طرح قابض ہوگئے۔ شجاع الدولہ اور آذر بائیجان کے دو گورنروں کو بندوق کا نشانہ کیونکر بنایا۔ ڈیلی کرانیکل کی تحریر کے موافق کشقند تک کس ترکیب سے پہونچے۔ رضا پاشا حسن پاشا۔ لوائے جرمنی نے میدان اور کوہستان میں ایشیائی ترکستان کی حد پر روس کے لشکر کو کیونکر شکست دی۔

مصر پر جمال پاشا کی چڑھائی کے متعلق اب تک خبریں آ رہی ہیں نہ معلوم کہ کیسی جد و جہد ہے کہ قنطرہ اور سوئز کے قریب تک پہونچ کر محاربات کرتے ہیں۔ یہ جنگل عقبہ اور تعبہ سے لیکر سوئز تک بے آب و دانہ ہونیکی وجہ سے دشوار گذار ہے کس طریقہ سے طے کیا گیا۔ وہ مقامات آپ نقشوں میں اور متفرق خبروں میں دیکھیں گے کہ ترک کس موقعہ پر ہیں اور انگریزی استحکامات سوئز پر کیسے مضبوط ہیں۔ عجب یہ ہے کہ لڑائی کی حالت میں نہر سوئز کیونکر کھلی رہے گی۔ اور ریتے کی بوریوں سے پاٹ کر ترک کس طرح سوئز کو عبور کریں گے۔

اس ریتیلے میدان میں ترکوں نے ریلوے لائن کا سامان کس آسانی سے کیا۔ دشواری اور آسانی متضاد ہیں۔ جرمن کی معیت میں یہ جنگ مقدس کیونکر جاری ہے۔ سرویا کا میدان جو دور تک ویران ہوگیا ہے پھر آسٹریا اسمیں کیوں فوج اتار رہا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس راستے آسٹریا کی چار لاکھ فوج سرویا مانٹی نگرو کو شکست دیکر ترکوں سے قفقاز میں جا ملے گی۔ یہ بالکل قرین قیاس نہیں۔ تاہم کی کان پر باوجود شکست پانے کے ترک کیونکر قابض ہوگئے اور کس راستہ سے ایشیائی ترکستان تک پہونچے۔ نقشہ دیکھنے سے یہ امر مشکلات کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ دو ہزار میل سے زیادہ مسافت اس جگر کے راستہ کو ہے

جو ایرانی غیر جانبداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترکستان تک پہونچے۔ ایران کیسا غیر جانبدار ہے کہ اوس کے ملک میں دونوں طرف آذربائیجان اور شط العرب میں متخاصم فریقوں کی فوجیں گذر رہی ہیں کیا اوس کی غیر جانبداری کا احترام نہیں کیا جاتا یا اوس کو کسی سے سازوباز ہے کہ اوسکی رعایا ترکوں کے ساتھ ہوکر روسیوں سے جنگ کر رہی ہے۔ بصرہ اور خلیج فارس سے ۹ فہرستیں مقتولوں اور زخمیوں کی آچکی ہیں۔ باوجودیکہ ہماری سلطنت کو غلبہ ہے۔ لیکن ترک تربیت یافتہ ابتک کیسا معنی خیز مقابلہ کر رہے ہیں۔ بصرہ میں آبادی کیوں مضطرب ہے۔ کیا اوسپر جہنیم کا اثر پڑا ہے۔ مسقط میں امام اور سلطان مسقط کے خلاف کیوں بغاوت ہو رہی ہے۔ کیا ہماری ظاہرہ قوت کا ان پر کچھ اثر کم ہوگیا۔

دیکھیں گے کہ برطانیہ مخالفین کی کیسی مدد کوئی کرتی ہے۔ ہز اکسلنسی وائسرائے ہند بہادر نے اسمبلی میں بیان دیا۔ فرمایا ہے کہ چین میں بھی ہماری فوج مقابلہ پر ہے کیا وہ جاپان اور گورنمنٹ برطانیہ کا مخالف ہوگیا امریکہ اور اٹلی میں آثار پائے جاتے ہیں کہ وہ لڑائی میں حصہ لینے کو تیار ہے۔ آسٹریا اور جرمن کے جہاز ممالک امریکہ میں سو سے زیادہ موجود ہیں جن کی پیچیدہ پالیسی کوئی گل کھلا کر رہے گی۔ مشرقی افریقہ اور صومالی لینڈ میں بھی مطلع زیادہ غبار آلود ہے۔ اور جنگی مقابلے ہو رہے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں کبھی بغاوت فرو ہونے کی خبر آتی ہے۔ اور کبھی کچھ مقابلے بیان کئے جاتے ہیں۔ سنسر کی وجہ سے ہم ان خبروں پر صحت اور غلطی کا کوئی موازنہ نہیں کر سکتے۔ امیر کابل کی غیر جانب داری ابتک سراہنے کے قابل ہے مگر یہ کیا حرکات بیجا ہیں کہ رعایا اور سرحدیوں کو چھاپے مارنے سے نہیں روکا جاتا۔ ہندوستان میں مکوڈتھ کی مصیبت سے ایسا دوچار ہونا پڑا ہے کہ تمام جنگی خبریں سننے کی تاب نہیں۔ یہاں کی رعایا مسلمان سے لیکر ہندو اور دوسری قوموں تک ہرگز اس امر کے لئے تیار نہیں کہ اس بھوک پیاس کیحالت میں بد امنی اور پولیٹیکل مقابلے دیکھیں۔ جن لوگوں نے غدر ۵۷ء دیکھا ہے وہ بد امنی کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ غدر ہندی کے بعد پیدا ہونیوالے عقلا بھی کسی انقلاب کو پسند نہیں کرتے۔ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہندوستان کی امن پسند رعایا فریقین جنگ کا رخ ہندوستان کی طرف دیکھے۔ سب سے زیادہ مصیبت اور اجتماع ضدین اس امر سے ہوگیا ہے کہ ترکی و برطانیہ میں جنگ چھڑ گئی ورنہ کہیں غلبہ ہو یا صلح ہندوستانی مسلمانوں کو امن اور بے غرضی کی زندگی بسر کرنی ایک دولت لازوال اور نعمت غیر مترقبہ ہے خدا کرے رحمت کی ایسی بارشیں ہوکہ یہ شعلۂ جنگ بکلی خسب عمدہ نتائج کے ساتھ آپ سے آپ جلد فرو ہوجائے۔

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظ مخروش

تاریخ اسلام

(۳۳)

آنحضور صلعم کی صداقت و دیانت اور خطاب امین

ابتدا عمر سے پچیس سال کی عمر تک اگرچہ آپنے کوئی کام رفاہ عام وغیرہ کے متعلق انجام نہیں دیا۔ لیکن پھر بھی آنحضور صلعم کا یہ زمانہ بھی ایسی خوبیوں سے معمور رہا ہے کہ اوس کی نظیر کسی دوسری ذات میں ملنی ناممکن ہے۔ آپکی صداقت و دیانت تمام ملک میں مشہور تھی آپ کی راستبازی کو دیکھکر تمام اقوام عرب حیرت زدہ تھیں۔ آپکی پاکیزہ خصیصہ راستبازی۔ صفائی قلب۔ صبر۔ تحمل۔ عمدہ برتاؤ۔ خلق۔ انکسار اور بڑے اعزہ کی فرمانبرداری بالخصوص اپنے چچا ابو طالب کی اطاعت یہ تمام باتیں ایسی تھیں کہ اقوام عرب کو آپکی طرف متوجہ کئے ہوئے تھیں چنانچہ اقوام عرب نے آپکی ان مقبول عادات و عادات کو پیش نظر رکھکر آپ کو الامین کا خطاب دیا جس سے آپ تمام عرب میں مشہور تھے۔

ملک شام کا دوسرا تجارتی سفر

ہر چند کہ خاندان قریش میں ابو طالب ایک ذی عزت بزرگ تھے لیکن مصارف کی زیادتی اور آمدنی کی کمی سے اب خاندان قریش کی وہ حالت جو عزت و وقعت کے علاوہ تمول کے لحاظ سے بھی اعلیٰ تھی اب باقی نہ رہی تھی۔ ابو طالب تجارت کرتے تھے لیکن کثرت اہل و عیال کے سبب اس آمدنی میں گذران دشوار تھی۔ اس وجہ سے آپ اکثر پریشان رہا کرتے تھے اور جب آپ بہت زیادہ پریشان ہوئے تو ایک روز آنحضور صلعم کو بلا کر کہنے لگے کہ

بیٹا میری مالی حالت قابل اطمینان نہیں ہے اگر اس وقت تم میری کچھ مدد کر سکو تو بہتر ہے تمہاری صداقت اور دیانت کا شہرہ عرب میں ہے اگر تم چاہو تو خدیجہ سے مال تجارت لیکر ملک شام کی طرف تجارت کی غرض سے جاسکتے ہو۔

آنحضور صلعم نے اس تجویز سے اتفاق فرمایا اودھر یہ تجویز ہو رہی تھی اور ادھر خدیجہ کو ایک ایسے امین شخص کی ضرورت تھی جو اون کا مال لیجاکر ملک شام میں فروخت کرے۔

ابو طالب نے آنحضور صلعم سے تلاش معاش کیلئے اس وجہ سے کہا تھا کہ اون کا اور کوئی مددگار ایسا دیانتدار اور صفائی معاملات میں مشہور نہ تھا جیسے کہ آپ تھے اس لئے ہر طرف سے مایوس ہوکر ابو طالب کو آپ سے کہنا پڑا اور آپ نے اسکو خوشی سے قبول فرمایا۔

خدیجہ بنت خویلد مکہ معظمہ میں ایک مشہور حسین و عاقل اور دولتمند عورت تھیں جن کے دو خاوند فوت ہوچکے تھے آپکے آخری شوہر نے جو ایک متمول تاجر اور خاندان قریش کے ذی عزت شخص تھے بہت سامال چھوڑا تھا اس لئے آپ کو اپنی تجارت کے جاری رکھنے اور کاروبار میں ترقی دینے کیلئے ہر وقت امین و دیانت دار اشخاص کی ضرورت رہا کرتی تھی تاکہ وہ خدیجہ سے مال لیجاکر ملک شام میں فروخت کریں اور باہمی منافع تقسیم کرکے فائدہ اٹھائیں۔

خدیجہ نے آنحضرت صلعم کے محاسن اچھی طرح سن لئے تھے اسلئے جب دونوں سے اون کی یہ خواہش تھی کہ آنحضور آپکے اموال تجارت کو لیجاکر ملک شام میں فروخت کیا کریں خوش قسمتی سے خدیجہ کو معلوم ہوا کہ ابو طالب اور آنحضور کا بھی یہ خیال ہے کہ وہ اموال تجارت ملک شام کیطرف لیجائیں تو ادھوں نے اس سے پہلے کہ آنحضور یا ابو طالب خود اس قسم کی کوئی خواہش خدیجہ پر ظاہر کریں خدیجہ نے اپنا آدمی آنحضور کی خدمت میں بہیجکر عرض کیا کہ اگر آنحضور تجارتی کاروبار میں مشغول ہونا پسند فرمائیں تو میں آپ کو بہ نسبت دوسروں کے دگنا منافع یا معاوضہ دونگی۔

بعض علماء سیر نے آنحضور کے اس سفر کے متعلق ایک اور روایت بیان کی ہے جس سے آپکے تدین اور صداقت و دیانتداری پر مزید روشنی پڑتی ہے اور وہ حسب ذیل ہے

ایکسال خدیجہ کی خواہش یہ ہوئی کہ اموال تجارت کو ملک شام میں معمول کے خلاف بہت زیادہ تعداد میں بھیجا جائے تاکہ منافع زیادہ ہو لیکن باوجود تلاش ایسا کوئی آدمی اونہیں نہیں ملتا تھا جو اپنی دیانت اور صداقت سے خدیجہ کی خواہش کے مطابق اس خدمت کو قابل اطمینان طریقہ پر انجام دے سکے حضرت محمد مصطفیٰ صلعم تمام عرب میں امین و دیانتدار مشہور تھے اور امین سے زیادہ عرب میں امین تر کوئی نہیں سمجھا جاتا تھا اسوجہ سے خدیجہ کی نظر آپ پر پڑتی تھی لیکن تامل یہ تھا کہ خدا جانے آپ اس کام کو قبول فرمائیں یا نہیں غرض۔ و تامل کے بعد خدیجہ نے استفسار مناسب سمجھا اور ایک آدمی آنحضور صلعم کی خدمت میں بہیجکر عرض کیا کہ میری خواہش یہ ہے کہ اب کی مرتبہ بہت سامال تجارت ملک شام کو روانہ کروں لیکن قریش میں اس کام کے لئے میں آپ سے زیادہ کسیکو دیانتدار اور قابل اعتماد خیال نہیں کرتی اگر آپ اس کام کو کرنا چاہیں تو میرا مال ملک شام کو لیجائیں اور جس قدر نفع ہو اوس میں سے جتنا آپ لینا پسند کریں آپ کو اختیار ہے۔ آنحضور نے اس تحریک کے متعلق اپنے چچا ابو طالب سے مشورہ فرمایا۔ ابو طالب نے کہا کہ یہ خدا کا رزق ہے اسکو قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ دونوں رائیوں کی بناء پر بعد قرارداد آنحضرت صلعم سفر کے لئے تیار ہوگئے اور خدیجہ کے

شذرات

جنرل وان برن ہارڈی کا پولٹیکل خفیہ سفر

یہ وہ جنرل ہے جس نے جرمن فرانس کا پروگرام ہنوز بی سے مرتب کیا ہے جو

اس وقت تک جرمنی کو رہنمائے جنگ ہے۔ اسکی کتاب کے طویل مضامین اکثر اخبارون میں شائع ہو چکے۔ یہہ مسلم ہے کہ انگلستیہ برطانیہ اعظم کی طاقت بحری عام سلاطین سے بظاہر بڑہ ہے سوائے اس کے تازہ ایجادات جرمنی بحری قوت میں پنہان ہوں۔ ہارڈی نے اس بحری معرکہ کے متعلق اس کتاب میں ہدایتین کی ہیں کہ بحری طاقت کو کس طرح استعمال کرنا چاہئے اور دشمن کو کمزور کرنے کا کیا طریقہ ہے اپنے بحری۔ بری۔ ہوائی۔ زمینی۔ سرنگوں کے تمام پروگرام لکہے ہیں۔ اس نے اپنی پولٹیکل سیاحت میں جابجا ہر ملک میں پھر کر جرمنی قوت کو بیدار اور مستعد کیا۔ اس جنگی دیوتا کے قالب میں اسی جنرل نے زبردست روح پھونکی ہے۔ اسی کی تدابیر سے ترکی کو اتحاد جرمنی کی لڑائی میں منسلک کیا ہے۔ چنانچہ اسٹیٹسمین یون مطلع ہے کہ جنرل وان برن ہارڈی براہ بحر الکاہل امریکہ آئے تھے انکی آمد کی شہرت نہیں ہوئی۔ وہ جرمن کونسل کے مہمان تھے اُن جرمنوں کے سامنے جنکو فرادا فراد کونسل نے مدعو کیا تھا وہ تقریر کرتے تھے اُن کا مشن یہ تھا کہ مختلف جرمنی مرکزوں میں جرمنیوں کو اسوقت کی موجودہ جنگ کے مقصد۔ اوسکی تجاویز اور اوس کے حق بجانب ہونے کو سمجہادین۔ اونہوں نے اوس کے آغاز سے ایک سال قبل اُس کا قصہ۔ اوس کا پروگرام بنا دیا تہا۔ ۲۳-نومبر کو ایڈیٹر گلوب نے ڈاکٹر ڈیوڈ اسٹار جارڈن (چانسلر لیلینڈ اسٹینفورڈ یونیورسٹی) سے ملاقات کی اور برن ہارڈی کے مشن کا ذکر آیا۔ ڈاکٹر جارڈن نے کہا کہ میں وان برن ہارڈی سے سین فرانسسکو میں ملا تہا اور جب میں یورپ جرمنی بلقان اور آسٹریلیا کو روانہ ہونیوالا تہا۔ میں نے ۲۶-مئی ۱۹۱۳ء کو انکو اڈریس دیتے ہوئے سنا تہا۔ سین فرانسسکو میں جرمن کونسل کی جانب سے بلایا تہا جلسہ میں تقریبا ۴۰۰ آدمی تھے گویا سارے جرمنی۔ صرف ایک امریکن تہا اور میں خود تہا۔ کونسل صدر نشین تہا جلسہ نیم سرکاری تہا لیکن پرائیویٹ تھا۔ جہانتک مجھے علم ہے کوئی رپورٹر موجود نہ تہا اور اوس کی کوئی رپورٹ شائع نہیں کی گئی۔ مجھے جبتک کہ پیری جنرل وان برن ہارڈی کی موجودگی امریکہ کا علم نہ ہوتا۔ صرف اوسی جلسہ کے سبب سے مجھے یہ حال معلوم ہوا۔ وہ اینکیس بہی اسی قسم کے جلسہ کے لئے گئے تھے۔ اوس کے بعد سینٹ لوئس اور جرمن آبادی کے مشرقی مرکزوں میں بہی گئے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ جاپان سے آئے ہیں۔ برن ہارڈی نے اپنا ایڈریس پڑھا جو ان کی کتاب کے دلائل پر مبنی تہا اوس میں جنگ کی تاریخ جسمانی اور حیوانی مادوں کے متعلق دلائل تھے۔ یہ ایڈریس اون جرمنیوں کے لئے تہا جو امریکہ میں مقیم تھے۔ اس کا صاف مقصد یہ تہا کہ اون اقوام کو جو ہماری آبادی میں شامل کئے جاتے ہیں۔ غیر جانبداری کی جانب مائل کریں بین الاقوامی امن کو مٹا دیں جرمنیوں کو آئندہ کی اوس جنگ کے لئے تیار کریں جس کے لئے اونہوں نے کہا کہ ابدا اور قریب الوقوع ہے (مطلب موجودہ جنگ سے ہے) یہ بھی یقین دلانا اون کا مقصد تہا کہ جرمنی کا خیال جنگ حق بجانب ہے اور یہ کہ اس خاص جنگ پر کامل غور کر لیا گیا ہے۔ اور اوس کی تجاویز مکمل کر لی گئی ہیں اور یہ جنگ جرمن امپائر (سلطنت) کی عظمت اور شان کے موافق تکمیل کو پہونچائی جائیگی بلجیم کے اندر سے مجوزہ طریقہ پر گذر نے اور پیرس کو فتح کر لینے کے متعلق اون کے بیانات نہایت صاف وصریح تھے۔ اخلاق بین الاقوامی قرار دادوں اور قومی حقوق کو اونہوں نے الگ کر دیا۔ اور کہا قانون فضول ہے۔ اصل میں طاقت سب کچھ ہے۔ قانون کمزوروں کے لئے ہے طاقت مضبوط آدمیوں اور مضبوط قوموں کے لئے ہے۔ شاید اون کی اصل غرض جرمنیوں کو بتانا تہی کہ فرانس نہیں بلکہ برطانیہ جرمنی کی راہ میں حائل ہے اور یہ کہ جرمن برطانیہ پر جنگ کے ذریعہ سے پہونچیں گے بلجیم پر حملہ اس غرض سے کیا جانیوالا تہا کہ "اینٹورپ" اور دیگر بحری مواقع لے لئے جائیں اور وہاں سے برطانیہ پر ضرب لگائی جائے"

ترکی جنگ کا لاینحل معمہ

ترکی فوج ابہی تک القنطرہ کی جانب نہر سویز سے ۱۰-۵ میل اسطرف ہے کیا وہ اسکندریہ

پہونچ گئی۔ "آزاد پنچ" نے اپنے ریمارک میں اوس پر روشنی ڈالی ہے۔ سویز سے اوس کا گذرنا نہایت عجب خیز اور ناقابل یقین ہے۔ یہہ عجیب معمہ ہے کہ نہر سے فوج گذر جائے اور نہر آمد و رفت کے لئے کہلی رہے۔ قلعہ اور استحکامات اور جہازات اوسکا کچھہ نہ بگاڑ سکیں اور اسکندریہ پہونچ جائے۔ غالباً ہمکو یہ خبر نہیں پہنچی یا غلط ہے تار کہیں اور کٹے ہوں گے۔ کجا اسکندریہ اور کہاں ترک۔

"جنگی معمے تو بڑے بڑے پیچیدہ ہم نے سمجہائے بلکہ عقل و فراست کی کہرل میں ڈالکر قیافہ شناسی کے موسل سے بالکل حل کر ڈالے مگر ترکی جنگ کے معموں سے ہماری عقل ایسی چکر کہا جاتی ہے کہ بعض وقت بحران کی نوبت آجاتی ہے۔ غضب یہ کہ انگریزی گجراتی اخبارات وہ معمے تو شائع کر دیتے ہیں مگر اون کی وضاحت کئی کئی ہفتہ تک نہیں کرتے جسکی وجہ سے ہمارا ناطقہ تنگ ہوتا ہے اور قیاسی گہوڑے دوڑانے والوں کو ہوا بندی کا موقع ملتا ہے۔ مگر آج کا معمہ تو بہت ہی پیچ در پیچ ہے کہ لال بجہکڑ تو کیا لال بجہکڑ کا قبلہ گاہ بہی حل کر سکتا۔ وہ معمہ یہ ہے۔

اخبار ڈیلی میل کو قاہرہ سے خبر ملی ہے کہ گذشتہ پنجشنبہ اور سہ شنبہ کو مزید برٹش لشکر اسکندریہ میں پہونچ گیا ہے اور اس شہر کے شمال اور جنوب کے تار کاٹ ڈالے مگر

ترکوں نے زیادہ مزاحمت نہیں کی

اس تار کے مقطع کا یہی بند ہے۔ اور وہی معمہ ہے جس کا حل سوائے دانایان فرنگ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ہماری سمجہہ میں نہیں آتا کہ ڈیلی میل کے نامہ نگار نے اسکندریہ کے آس پاس ترکوں کی پرچہائیں کیسے دیکہلی۔ اور بمبئی کے سماچار کے ایڈیٹر کو ترکوں کا خواب کیسے دکہائی دے گیا۔ اس معمہ کے متعلق ہم کو حیرت اس لئے ہے کہ نہر سویز کے ایسے مقام پر جہاں کئی مضبوط قلعے نہر سویز کی حفاظت کے لئے واقع ہیں۔ ترکی فوج کی روک تہام کے لئے

بڑی بڑی توپین لگادی گئی

ہیں۔ اس مورچہ کی بابت بڑے زور کے ساتہہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر ترکی فوج یہانتک آجائے۔ تو جنگی جہاز بہی بڑی شدت کے ساتہہ گولے برسائینگے۔ اور قلعوں سے بہی بڑی تیزی کے ساتہہ گولہ باری کی جائے گی۔ ہماری بڑی بڑی توپین جو حال میں چڑہائی گئی ہیں وہ ترکی فوج کی دہجیاں اڑا دینگی اور یہ بہی ضروری بات ہے کہ مورچہ بندی پہلے ہی جانچ پڑتال کر کے ایسے موقعہ پر کیگئی ہے کہ ادہر سے گذرے بغیر ترکی لشکر کو مفر نہ ہو اور اگر مصری حملہ کا خبط ابہی تک ترکی مدبرین کے دماغوں سے دور نہیں ہوگا تو ترکی لشکر اسی طرف کو بڑہا ہوگا اور جب وہ جنگی جہاز اور قلعہ کی توپوں کی زد میں آیا ہوگا تو حسب دعوے قلعہ کی توپوں نے تمام

ترکی فوج کے چیتہڑے

اُڑا دئے ہوں گے تو اب سوال یہ ہے کہ توپ کے گولے سے اگر کسی چیز کے چیتہڑے اُڑا دئے جائیں تو پیچہے کی طرف اُڑیں گے یا آگے آگے کو دوڑیں گے قاعدہ کے موافق تو وہیں گولے کے ساتہہ ساتہہ ادہر اُدہر کو جانا چاہئے کہ جدہر گولہ گیا اور توپ کی سمت ہوگا اسٹیل کی طرف نہ کہ اسکندریہ کی طرف۔ پہر سمجہہ میں نہیں آتا کہ ترکی فوج کے چیتہڑے اسکندریہ کی طرف کیسے جا پڑے اور یہ فوج کونسی تہی جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ برٹش فوج نے اطمینان کیساتہہ تار کاٹ دئے حریف نے زیادہ مزاحمت نہیں کی ہمیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر سرکاری طور پر شائع نہیں ہوئی ویسے ہی کسی نامہ نگار نے آنکہہ بند کر کے لڑہکا دی ہے۔

کوہ قاف کی پریاں

پرانے زمانہ میں مشہور تھا کہ کوہ قاف میں دیو پری کی آبادی ہے اب خبریں آئی ہیں کہ وہاں ترکوں نے حملہ کیا ہے اور انور بے اس فوج کے کمانڈر بن کر گئے ہیں، دیکھئے قاف کی سبز پری کو روس کا لال دیو آزاد کے پہلو میں دیکھ سکیگا یا نہیں

آسمان کے راجہ اندر کے دربار میں سبز پری لال پری گلفام اور گلفام کو پریوں کی بخشش میں مگر ہم نے کیا ہم تو ہندوستان کے رہنے والے دن رات سارنگیوں کے آس پاس کی پریاں نچانے میں یہ ڈراؤنے کام ان ہی خونیوں کو مبارک جن کا دیدہ پھٹا ہوا ہے۔ (خطیب)

عجب بام تشنگی

ایک بزرگ نے حضرت معروف کرخی کو خواب میں دیکھا کہ وہ عرش کے نیچے ایک کرسی پر بیٹھے ہیں اور خدا ان کو دیکھتا ہے پوچھا یہ رتبہ کیونکر ملا۔ کسی نے کہا انہوں نے عبادت بہشت کے لالچ اور دوزخ کے ڈر سے نہیں کی تھی۔ ان کا مقصود تھا۔ اس واسطے خدا تعالی نے یہ مقام دیدار عطا فرمایا۔ میں اگر شاہان بازاری کو کوٹھوں پر جھانکی دکھانے سے فرصت پاؤں تو عجب نہیں میں بھی اس نشہ تشنگی کے بام تک پہنچ جاؤں اگر کبھی تو مجھکو اپنے تو تمیز کمال کی منزل کا زیادہ خیال رہتا ہے۔ زندگی میں اس کو بنا ہوا دیکھوں آخرت کی خبر خدا جانے۔ کیا کروں دل تو کہتا ہے کہ زہد و عبادت میں بڑا ثواب ہے مگر طبیعت ان باتوں میں نہیں لگتی اور میرا دل کیونکر لگے جب میرے پیر صاحب کا بھی ناٹک سے دل بہلتا ہے۔ (ر)

تن لطیف نازک بدن ہے ستم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو آنحضرت ان کے دفن کے وقت فرماتے تھے یہ نازک بدن لڑکی ہے مجھے ڈر تھا کہ قبر اس کی تنگی سے مگر وہ اس سے فارغ ہوگئی۔ اے منو تمہی اپنے رسول کی نازک بدن لڑکی ہے بلا دلاد سے بڑا کر پیاری ہے اسواسطے اس کو قبر کی تنگی کے وقت ان کی شفاعت کا بھروسہ ہے خدا تعالی ہر ساہان کو اس کٹھن وقت میں اپنے رسول کی شفاعت نصیب کرتے

غفلت کی نیند

یہ زمانہ میرا اور انگریزوں کی ریلیں ذکر و کیونکہ وہ اپنا کام کر چکے ہیں ایمان کو زیادہ سونا زیب دیتا ہے۔ تم امیروں کی نیند کا ذکر دوان کو دولت نے بے فکر کر دیا ہے تم اگر تندرست ہو مضبوط ہو تو ڈاکٹروں کے قول پر نفرت کا دوٹ پاس کرو اور خوب جاگو ڈاکٹر تم سے کہتے ہیں کہ صحت سات گھنٹے کی نیند مانگتی ہے مگر بڑے بڑے کام کرنیوالے کبھی چار گھنٹے سے زیادہ نہیں سوئے۔

حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جس طالب العلم سے اللہ بالی تو بڑا بننا چاہے اسکو راتوں کو جاگنا چاہیئے پیغمبر زیادہ سونیکا دشمن تھا اسی لئے قدرت نے بڑائی اور نامورری کو ان کا دوست بنایا۔

سردی کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تمھارا جو پیشہ ہو اسکو رات کی بیداری میں ترقی دو۔ اول شب سو جاؤ پچھلی رات اٹھکر کام کرو یہ دنیا کام کرنے کے لئے ہے سونیکا دوسرا عالم ہے۔ عمر بھر سوتا رہیگا خاک کے سایہ تلے۔ مشہور قول ہے اول اول شب بیداری سے تکلیف ہوتی ہے لیکن جب عادت ہو جائے تو خوشی و شادمانی کا ٹھکانا نہیں رہتا ہر وقت انسان بشاش رہتا ہے کیونکہ فرض کی ادائیگی اور ترقی ہی بڑی شادمانی کا سبب ہے۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ منشی سجاد حسین صاحب ایڈیٹر اودھ پنچ لکھنؤ نے ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء کو اس جہان فانی سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ منشی صاحب بڑے زندہ دل آدمی تھے ... اخبار پہلے سے ... ختم ہو

انتقال پُر ملال

افسوس صد افسوس کہ لکھنؤ کے مشہور و معروف طبیب جناب حکیم محمد عبد الولی صاحب نے اتوار کو دس بجے دن کے وقت اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ مرحوم علاوہ ایک مشہور طبیب کے نہایت خلیق و منکسر المزاج آدمی تھے اور قومی امور میں خاص دلچسپی لیتے تھے۔ سچ یہ ہے کہ مولانا شبلی مولوی حالی ڈاکٹر عبد الرحمٰن جیسے مشاہیر قوم کے انتقال سے قوم کو جو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اس میں جناب حکیم صاحب موصوف کی موت سے ایک اور افسوسناک اضافہ ہوگیا۔ ہم مدینہ میں ... کیا چارہ ہے

ہر دم زمانہ داغ دگر ...

این داغ ... داغ دگر ...

ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تیسرا میدان حرب جبل

... کی موجودگی کے باعث جرمن سپاہ میں جوش پیدا ہوگیا ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ لوڈز کے مضافات میں جرمن کامیابی کی خبر سنی جاتی ہے۔ ہاون کی جنگ میں ... طرح شکست ہوئی۔ جرمن کہتے ہیں کہ ہماری فوج نے دشمن کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور ایک طرف سے حملہ کرتے ... توپخانہ نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔ ہماری پیدل فوج نے بھی سخت حملہ کیا جس سے روسیوں کو بھاگنا پڑا دشمن کے ایک ہزار مقتول اور مجروح ہوئے۔

ترکی جرنیل ... پاشا جرمن ہیڈ کوارٹر کو روانہ ہوئے ہیں جہاں وہ قیصر کے اے ڈی کانگ رہینگے۔ جنرل سیرو ون واں ... کے گورنر مقرر ہوئے جرمنوں کے ایک ... کا قول ہے کہ جرمنی کے تجارتی مقامات میں بیکاری کی کوئی شکایت نہیں ہے اور کام بہ طرح چل رہا ہے۔

سمرنا میں ترکوں کی طیاریاں

سمرنا ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سمرنا کے حالات میں میری گذشتہ تحریر کے بعد زیادہ تبدیلی نہیں ہوئی پہلے کی طرح سامان جنگ وصول کیا جا رہا ہے اور صرف وہی لوگ چند رہنے دیے جاتے ہیں جو ان قوموں سے جو ٹرکی سے برسرپیکار ہیں تعلق رکھتے ہیں یہ ممکن ہے کہ برطانوی لوگوں کو اوروں سے زیادہ بار اٹھانا پڑا ہو لیکن اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ برطانوی سوداگروں کے ہاتھ میں سمرنا کی تجارت کا بہت بڑا حصہ ہے نیز کہ ترک خاص طور پر ان سے ناراض ہیں ایدین ریلوے کمپنی کو اب بالکل گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جبانز ریلوے کے ڈائرکٹر مختار بے یہاں آگئے ہیں اور انھوں نے اس امر کا انتظام کر دیا ہے کہ تمام امور برطانوی افسروں کے ہاتھ سے نکال کر ترکی عہدہ داروں کے سپرد کر دئے جائیں۔ مسٹر بارفیلڈ جنرل منیجر جو اپنے مکان میں اسیر جنگ کی حیثیت سے مقید کئے گئے اور دیگر افسران جو جانا چاہتے تھے سب کو سمرنا چھوڑنے کی اجازت دیدی گئی ہے اور ان میں سے اکثر براہ یونان انگلستان جانے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ترکی افسران ریلوے جو برسوں تک فرانسیسی اور انگریزی ریلوں پر تجربہ کمال کر چکے ہیں اس ریلوے کا کام چلانے کے قابل ہیں۔

مانع ترقی پردہ

حجاب کیسا کہاں کا پردہ ہٹا دو جی اسمیں کیا دھرا ہے
پرانے زمانہ کا یہ ... ہے ... میں وقت
یہ پیاری پیاری تمہاری صورت ہے قید پردہ میں صرف وقت
اسے بگاڑو یہ وقف کر دو یہاں کے رکھنا بہت برا ہے
یہ پردہ ہے مانع ترقی حجاب ... ... کی
فضول اس رسم ... ہو زمانہ ... چاہتا ہے
مسوں سے سیکھو ... کرنا ... مردوں سے پیار کرنا
شکار بننا شکار کرنا یہ سیولزیشن کا تقاضا
ہو ... کا پارٹی ... نہ اپنے ... خانی
... کہ جا ... پر ... دنیا بھر ...
میں اگر کو دیوں ... ادھر یہاں کہاں روشنی ہے اتنی
کہ پردہ ہو تم کتاب کوئی ... میں ہوتا
اگر تمہیں علم کی طلب ہے تو ناٹکوں کے تماشے دیکھو
ہزاروں مال نصیحتوں سے ہر ایک ڈراما بھرا ہوا ہے
اگر ہوئی کمد ... تو ... کس ... تم پڑھ ہو
تمھارے خاوند باپ بھائی پڑھا ہوا نہیں کوئی
خوشنما بے کالجوں میں جاسے بغیر مردوں کے ساتھ بیٹھے
تمہاری تعلیم غیر ممکن ... ہو چکا ہے
مثالیں روشنی میں ہیں جو ایسی کہ پڑھ گئے ...
تو اسکا باعث یہ ہے کہ انکا و ... کی اور ... ہے

علاج طاعون

بعض اطبا کی رائے سے ٹنکچر آیوڈین جو علی العموم بطور ضماد استعمال ہوتا ہے اس کا استعمال بطور خوراک کے طاعون کا نہایت کامیاب علاج ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ اخبار الفیر لکھتا ہے کہ ایک جگہ پینتالیس مریضوں کا علاج مختلف ادویہ سے کیا گیا جن میں سے صرف پانچ جانبر ہوسکے اور چالیس مر گئے سینتیس آدمیوں کا علاج ٹنکچر آیوڈین سے کیا گیا جن میں سے تیس شفایاب ہوئے اور چھ جانبر نہ ہوسکے۔ غور کرو ٹنکچر آیوڈین کا استعمال دیگر ادویہ کے مقابلہ میں کیسا مفید علاج ہے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ ہر دو گھنٹہ کے بعد پانچ قطرے تک نصف چھٹانک پانی میں ملا کر پلانے رہیں۔ غذا نرم دودھ ساگودانہ وغیرہ دیا جائے اگر گلٹی نمودار ہو تو اس پر بھی ٹنکچر آیوڈین ہی کا پھاہا کیا جائے۔ نیز دو آب یا دو قطرے پانی میں ملا کر دیے جائیں۔ بخار کا شبہ ہوتے ہی اگر ٹنکچر آیوڈین کا استعمال بطریق مذکورہ بالا شروع کیا جائے تو یقین واثق ہے کہ بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہو اور مریض شفایاب ہو۔ لیکن مریض پر اس کا استعمال چنداں سودمند ثابت نہیں ہوا۔ ٹنکچر آیوڈین نادر و کمیاب اور گراں قیمت چیز نہیں ہے۔ بلکہ ہر انگریزی دوا فروش سے سستی مل سکتی ہے۔ اور بلا خراب بھی نہیں ہوتی۔ اطبا استعمال کریں تو فائدہ سے خالی نہیں +

ہندوستان میں بیس سال سے طاعون پھیلی ہوئی ہے اس اثنا میں اطبا نے مختلف ادویہ سے علاج میں جد و کد کی۔ ڈاکٹروں نے اس کے انسداد کی مختلف تدابیر کیں۔ مگر کوئی علاج سودمند ثابت ہوا اور نہ کوئی تدبیر کارگر ہوئی تمام تجارب و مشاہدات ان الظن لا یغنی من الحق شیئا کے مصداق ثابت ہوئے حقیقت یہ ہے کہ طاعون بیماری نہیں کیونکہ اگر بیماری ہوتی تو بقول اسے لکل داء دواء کوئی اس کی دوا بھی ہوتی۔ اصل میں طاعون عذاب الٰہی ہے۔ جو بندوں کے طغیان و عصیان کی پاداش میں نازل ہوا ہے۔ امم سابقہ پر بھی یہ عذاب نازل ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک قوم بنی اسرائیل کے کفر و ارتداد اور زندقہ و الحاد کی تعذیب طاعون سے ہی ہوئی تھی حضرت یوشع بن نون جو بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہوئے بنی اسرائیل کو فتح شام کے وعدے یاد دلا کر قوم عمالقہ سے جہاد کرنے پر آمادہ و مستعد کرتے رہتے تھے بالآخر بنی اسرائیل نے علاقہ کنعان کے چند شہر فتح بھی کرلئے مگر انھوں نے پھر بھی مذہبی شعار نہیں شروع کردیں ان کو حکم تھا کہ جب پہلا شہر فتح کر لو تو اس میں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا۔ انھوں نے اس حکم کی توہین کی اور شہر ریحا میں جب مظفر و منصور داخل ہوئے تو سجدہ کی جگہ بچوں کی طرح گھٹنیوں چلنے لگے۔ اور استغفار کے بجائے ان کو لفظ حطہ بتایا گیا مقاصد کے یہ معنی ہیں کہ گناہ دور ہوں۔ اس کے عوض میں حنطہ کہنے لگے جس کے معنی گیہوں کے ہیں۔ غرض انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ عزاسمہ کا استخفاف کیا جس کی پاداش میں ان پر طاعون کی وبا پھیلی دو پہر میں قریب ستر ہزار آدمی کے ہلاک ہوئے آیہ مندرجہ ذیل میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے

فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لھم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون (پ ۱ س البقرہ ع ۶)

تو جو لوگ ان میں شریر تھے دعائے استغفار جو ان کو بتائی گئی تھی اس کو بدل کر دوسری بات بولنے لگے تو ہم نے ان شریروں پر ان کی نافرمانی کی سزا میں آسمانی عذاب نازل کیا +

اب بھی اعمال [illegible] پذیر ہو رہے ہیں۔ احکام الٰہی کا استخفاف کیا جاتا ہے۔ پس عواقب و نتائج بھی اسی قسم کے مترتب ہونے لازمی ہیں۔ عذاب الٰہی کا علاج کیا ہے؟ استغفار۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون (پ ۹ س الانفال۔ ع ۴) اور اللّٰہ ایسا بے رحم نہیں ہے کہ لوگ گناہوں کی معافی مانگتے رہیں۔ اور وہ ان کو عذاب دے [illegible] یا اولی الالباب۔

(نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

ووکنگ (لندن) کی چٹھی

(ایک انگریز خاتون کا مسلمان ہونا)
(ایک اٹلی کے باشندہ کا قبول اسلام)

برادران! السلام علیکم۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ہفتہ ایک خاتون نے اسلام اختیار کیا امید ہے کہ انشاءاللہ اس مہینہ کے مسلم انڈیا میں ان کا خط متعلق اسلام جو لوگوں کی خوشی کا موجب ہوگا۔ اس خاتون کا اسلامی نام شاہ [illegible] رکھا گیا ہے اسی طرح ایک مصری شخص مسٹر [illegible] بال [illegible] میں خطبہ میں شریک ہوا جب نماز کے لئے صف بندی ہوئی تو وہاں وہ بھی شریک تھے۔ بڑی خوشی ہوئی [illegible] کرنے پر ہمارے مکرم بھائی جو [illegible] ہیں نے ان کو مسلمان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی محنت کو بار ور کرے۔ اور ان کے ذریعہ بہتوں کو دائرہ اسلام میں آئیں + آمین ثم آمین +

ایک اور بزرگ ہیں اور ان کی عمر اس وقت ۰ سال سے متجاوز کردہ ہے ان سے اسلام کے متعلق ذکر اذکار ہو رہا ہے ان کی تقریر سے تقریبا معلوم ہوتا ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ وہ جلد اسلام اختیار کرینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شرح صدر عطا فرماوے۔ آمین۔

اس ہفتہ تو یکم کو ہم ڈاکٹر امین [illegible] سنٹ آکسفورڈ سے تشریف لائے تین چار یوم ہمارے یہاں قیام فرمایا۔ پہلی جمعہ ہو کر اخلاص سے نمازوں میں شریک ہوتے رہے اور بار بار فرماتے رہے کہ اس سے پیشتر میں ایک ملاقاتی کی حیثیت میں آیا تھا اور اب ایک ادنیٰ خادم اسلام ہونے کی حالت میں آیا ہوں اور بڑی تڑپ اور جوش عشق سے آیا ہوں اس جگہ میں ذہب کو اطمینان ملتا ہے۔ اور اس گھر میں انسان کو حقیقی راحت بسر آتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو ایک اور ڈگری علاوہ فلسفہ کی ڈگری کے ملی ہے۔ جو آپ کی نظر سے اوراق مسلم انڈیا میں گذری قبرستان کی زمین پر جو مسجد سے ۵ منٹ کے فاصلہ پر واقع ہے اور جس کا طول و عرض قریبا سات سو فٹ اور ایک سو تیس فٹ علی الترتیب میں کام شروع ہونے والا ہے۔ ابھی میرے پاس محکمہ جنگ سے چٹھی آئی ہے جس میں انھوں نے قبرستان کی چار دیواری کے متعلق حکم جاری کیا ہے اور اس کے بعد آمیں مکانات بنوانے کے لئے تجویز بھیجونگا۔ انشاءاللہ۔ میرا ارادہ ہے کہ قبرستان کے بڑے دروازہ کی شکل شاہی مساجد کے دروازوں کی طرح ہو اور اس کے اندر کچھ مکانات ہوں جو شرقی طرز کے ہوں۔ اور دروازوں پر اور دیواروں پر اسلامی اصول اور اسلامی خوبیاں پختہ سیاہی سے لکھوا دی جاویں تاکہ شرقی طرز کے قبرستان کے زائرین اسلام سے بھی ساتھ ہی واقفیت حاصل کر سکیں۔ ایک اور بھی ارادہ ہے جو اگر پورا ہوا تو احباب و بزرگان امت کے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہوگا۔ [illegible] السلام۔ محتاج دعا صدر الدین امام مسجد

(۲)

مندرجہ بالا چٹھی سے پہلے ایک طویل مراسلہ ووکنگ (لندن) کی مسجد سے آیا تھا جسکو ہم بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کر سکے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآنی توجہ کی روشنی سے ایک یورپین خاتون مسلمان ہوئی اور اس نے بیان کیا کہ [illegible] زمین پر کسی عورت کے پاس نہیں آیا کہ [illegible] الرسالت منصب یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام [illegible] نہیں بلکہ پیغمبر ہیں اور اس خاتون کا نکاح ایک ہندوستانی مسلمان سے [illegible] ہے۔ اور اس کے [illegible] اور بچیاں بھی مسلمان ہونیکو طیار ہیں۔ لندن میں [illegible] [illegible] [illegible] یہ مبارک فال ہے۔ منصب التعاون [illegible] امید کرنی چاہئے کہ اسلام کی روشنی تمام عالم میں پھیل جائیگی۔ بزرگان قوم [illegible] علم [illegible] اشاعت اسلام [illegible] +

کافوری جنتری

ڈاکٹر ایس کے۔ برمن کی کافوری جنتری جس کے شروع میں تاریخ ہائے ستمین مختلفہ کا خاکہ بعد جداول لکھا گیا ہے۔ چھپائی کی حیثیت سے جنتری بہت ہی اچھی جنتری ہے ہر مرض کی ادویہ کے اشتہارات ہیں۔ سب سے زیادہ چھپائی قابل تعریف اور لائق دید ہے طلائی ستارے اخباروں کے ساتھ شائع ہوتی ہے۔

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

از معاصرین ہمدرد و ستارہ

ترکوں کی فتح

ترکی سپاہ واقع قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ کوہ قاف میں ترکی فوج فتح و ظفر کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اگرچہ اس کا ایک حصہ جو سرکیش میں تھا گیا تھا سرگرم نبرد ہوا اور اس نے غنیم پر ایک نمایاں فتح حاصل کی - ۵ - ۳ - دسمبر سے اس وقت تک دو ہزار روسی آٹھ توپیں اور بہت سی مشین گنیں اور بہت سے اسلحہ گرفتار کئے ہیں - ہمارے لشکر اور قارس کے درمیان بھی ہم نے دو بکھری ہوئی فوجی ٹولیوں کو گرفتار کیا ہے - اور ان دونوں مقامات کے درمیان میں ریلوے لائن کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے ہمارے سپاہ نے جو شمال کی طرف بڑھ رہی تھی دشمن پر فتح پائی ہے - ہمارے اس لشکر نے تاشکسہ پر بڑھ کر ایک بٹالین سے مقابلہ کیا اس جنگ میں ۳۰۰ روسی کام آئے اور ۲۰۰ گرفتار ہوئے - ایک سپاہ منتشر ہو گئی - ارضروم کا پیغام ناقل ہے کہ بہت سی گاڑیاں روسی قیدیوں سے بھری ہوئی شہر مذکور کو جا رہی ہیں اور ۲۰۰ قیدی شہر میں پہنچ چکے ہیں

(ویسٹ منسٹر گزٹ ۴ جنوری)

مضطرب رومانیا

ڈرانڈو کا تار مظہر ہے کہ البانیہ کی ابتدائی نبرد آزمائیں اسعد پاشا کی فوج منقلب ہوئی تھی ڈرانڈو میں مارشل لا جاری ہو گیا ہے - نیو یارک ہیرلڈ کا نامہ نگار ایتھنس سے لکھتا ہے کہ البانیہ کی حالت دن بدن نازک ہوتی جاتی ہے شورش کا پارہ انتہا کے درجہ پر ہے - انقلاب کی عجیب صورت ملک کو خوفزدہ بنا رہی ہے - تقریباً کل البانیہ اس وقت باغیوں کے زیر اثر ہے افواہ اڑ رہی ہے کہ پلسے تخت بھی باغیوں نے تسخیر کر لیا -

بعد کا تار مظہر ہے کہ البانیہ میں یہ شورش نوجوان ترکوں نے اٹھائی ہے کیونکہ ترک اس طریقہ سے آسٹریا کے برخلاف سرویا کی جنگی جد وجہد کو روکنا چاہتے ہیں "

بحری چھیڑ چھاڑ

قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ روسی کروزر نے آسکولڈ نے جافلہ کے متصل ترکی سپاہ کے اترنے میں خلل انداز ہونا چاہا ساحل کے محافظوں نے توپوں کا دہانہ کھول دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کروزر مذکور کو سخت نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا - غنیم کے بہت سے آدمی کام آئے "

عزت افزائی

ایمسٹرڈم کا تار ناقل ہے کہ وائنا کے اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ شہنشاہ آسٹریا نے پرنسس جان جارج نے لفٹنٹ ہم گیر پرج کیو پولڈ کے آرڈر کا تمغہ عطا فرمایا کیونکہ

لفٹنٹ ملکہ نے فرانس کے بحری جہاز سکوریٹ پر دو تارپیڈو دے پے در پے چھوڑے تھے اور غرق کر دیا

ڈیلی ٹیلی گراف

ڈیلی ٹیلی گراف نے اٹلی کو بہت سی موٹر کاریں کی فرمائش بھیجی ہے - جس کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے - اخبار پاپا لو ڈی اٹالیا امید ظاہر کرتا ہے کہ یہ موٹر کاریں ضبط کر لی جائیں گی ہیوینگ سٹینڈرڈ پیرس جس میں تر ذریع

اسپین میں تیاری اسلحہ

بیان کیا جاتا ہے کہ اسپین کے اسلحہ سازی کے کارخانوں نے نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں -

لقب سرخ بنی ہلالی تمغہ

ترکی سفیر متعینہ برلن کو گرینڈ کراس آف ریڈ کریسنٹ (لقب سرخ) عطا فرمایا گیا

آسٹریلیوں کی نامردی

پیٹرو گراڈ سے جنرل اسٹاف کی ایک مراسلت مظہر ہے کہ گلیشیا میں نواح گارلس زاکلانزن میں لڑائی جاری ہے - دریائے اسٹرک اور راستوں کے قریب ہم نے کامیابی کے ساتھ ترقی کی ہے اور دشمن کو پیچھے ہٹا دیا ہے - جو بڑی سرگرمی سے بھاگ رہے ہیں - ۳۰۰۰ قیدی معہ کلدار توپوں کے چھوڑ گئے - ان کمپنیوں نے ایک آدمی کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے - یہ عجیب ہے -

تسخیر اردھان

قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی فوجوں نے یکم جنوری کو اردھان پر قبضہ کر لیا - جنگ کی حسب ذیل کیفیت درج کی گئی ہے :-

ترکی فوجوں کے ایک دستہ نے نواح یورک میں ۲۹ دسمبر کو اردھان کے مغرب میں کاسکوں سے مقابلہ کیا کاسک پسپا کر دیئے گئے - اردھان کی محافظت پر ۲۰۰ سپاہی اور ایک ہزار کاسک متعین تھے - جن کے ساتھ ۲ میدانی توپیں اور دو میشن گنیں تھے - اور یہ جنرل ازکن کی کمان میں تھے "

ترکی دستے نے روسیوں کے قلعہ بند مقامات پر حملہ کرنے میں پس وپیش نہیں کیا اور نہ ان کی زیادتی کا کچھ خیال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دن بھر کی خونریز جنگ کے بعد شام کو روسی بھاگ نکلے روسیوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا لیکن ترکوں کا نقصان بہت کم ہوا - ترکوں نے دشمن کی بہت سی گاڑیاں اور سامان حرب کی بہت بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا - باشندگان شہر کو روسی شکنجہ سے نجات ملنے پر جو خوشی ہوئی ہے اس کا بیان نہیں ہو سکتا ترکی فوجوں کے ساتھ رہنے والے والنٹیروں کی بہادری قابل تعریف تھی -

جنگ میان دواب کی حقیقت

اسلامی جرگوں کی شرکت کے ساتھ ترکی فوجوں نے میان دوآب کے قریب ۳۰۰۰ روسیوں کو جن کے ساتھ ۱۰ توپیں تھیں منہزم کر دیا جس میں کے - دو قیدی مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے توپیں بہت سی بندوقیں اور دوسرے اسباب جنگ چھوڑ گئے -

گورنمنٹ ہند کے اعلان کا ترکی جواب

نیرالیسٹ کا نامہ نگار طہران رقمطراز ہے - ترکی سفارت خانہ نے حال ہی میں گورنمنٹ ہند کے ۲۹ نومبر کے اعلان کا جواب شائع کیا ہے اس جواب میں تمام ذمہ داری برطانیہ عظمیٰ پر عائد کی گئی ہے اور اسیر مسلمانوں کے خلاف ارادے رکھنے کا الزام رکھا گیا ہے - اس اعلان کو ایرانی اخبارات میں عام طور پر شائع کیا گیا ہے اور یہ اعلان صریحاً غلط و بے اصل ہے جو قابل توجہ ہے - ابتدائے جنگ میں ان ترک جہازوں کے لئے جانے پر جو برطانوی بندرگاہوں میں تیار ہو رہے تھے بہت کچھ شور مچایا گیا ہے اور برطانیہ کے اس عملدرآمد کو بہت غیر دوستانہ سمجھا گیا ہے -

واقعہ گیوبن کا ذکر کرتے ہوئے ترکی گورنمنٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ دردانیال اس وقت بند کیا گیا تھا جبکہ یہ اطلاع ملی کہ اتحادیوں کے بیڑے اگر گوبن کے جرمن ملاحوں کو برطرف نہ کیا گیا تو ان جہازوں پر گولہ باری کریں گے - ترک کہتے ہیں کہ جرمن صرف اسی غرض سے ملازمت میں رکھے گئے تھے کہ ملک کے اندرونی انتظامات کے لئے ان کی ضرورت تھی اور کبھی یہ ارادہ نہ تھا کہ وہ کسی دوسرے کام میں لائے جاتے

اس اعلان میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دستوریت کے ابتدا ہی سے گورنمنٹ ترکی کی یہ خواہش تھی کہ وہ غیر ملکی مشیر رکھے لیکن برطانوی اور روسی گورنمنٹ نے ہمیشہ ترکیا میں ترقی و اصلاح کے روکنے کی پوری کوششیں کی ہیں صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جس نے ترکی کی معاونت کرنے کی کوشش کی اور فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز جرمنی ہے جو اس بدنصیب ملک کی مشکلات سے واقف تھا اور جس نے لیمان پاشا کو ترکی فوج کی اصلاح کے لئے بھیجا - "

نیرالیسٹ ۸ - جنوری ۱۵ء

قسطنطنیہ میں جنگ کا اثر

نیرالیسٹ کا ایک نامہ نگار قسطنطنیہ کی کیفیت لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ

" برطانوی اور فرانسیسی ہسپتالوں کو امریکہ کی انجمن صلیب احمر نے لیا ہے اور ان پر اب امریکہ کا جھنڈا بلند ہے - انگریزی زنانہ ہائی اسکول اب ترکی اسکول تجارت و اور لڑکوں کا انگریزی ہائی اسکول ترکی اسکول ہو گیا ہے - فرانسیسی اسکول میں اب ترکی اسکول آثار قدیمہ قائم کر دیا گیا ہے امپیریل عثمانی بنک کے تمام وہ ملازم جو انگریز فرانسیسی اور روسی تھے برطرف کر دیئے گئے اور قسطنطنیہ سے چلے گئے

جاوا میں ترکون کیساتھ ہمدردی

بٹیویا ہاں کے اخبارات اس عام تحریک کو ردستہ کرنے کے لئے زور دے رہے ہیں جو یہاں کے باشندوں میں اسی غرض سے پھیل رہی ہے کہ اتحادیوں کے مقابلہ میں ترکوں کی مالی امداد کیجائے "

ترک قفقاز میں

برلن اور قسطنطنیہ کے کسی مراسلہ میں ترکوں کی شکست کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ بے تار کی تار برقی کے ذریعہ سے جو جرمن ذریعہ سے اطلاعیں ملی ہیں انہیں سلراکیشن اور آردہان کے معرکہ کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن جنوب میں فوجی نقل وحرکت کو نمایاں طور پر دکھایا گیا ہے۔

سماسی اور سیچر گو کی طرف ہماری فوجیں بڑھ رہی ہیں انہوں نے ارمیلہ پر قبضہ کر لیا جو ایک اہم سرحدی مقام ہے۔ معرکہ آذربائیجان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ترکی فوجوں نے ایرانیوں کی امداد سے میان دوآب کے روسی فوج پر حملہ کیا جس میں ... ۴ پیادہ فوج اور ... ۴ کا یک تھے۔ قریہ وجوار کے مواضعات لوٹ لئے گئے۔ روس کو پوری شکست ہوئی اور اس کے دو سو سپاہی مارے گئے۔ ترکوں اور ایرانیوں کے ۶ سپاہی مارے گئے۔ اور چند زخمی ہوئے۔ ارمیہ کے قریب اور موصل کے پاس ہوئے جس میں مقام سجرخان پر دشمن کی فوج کے چند حصوں کو گھیر کر گرفتار کر لیا گیا۔ سو روسی سوار مارے گئے۔ ان شکستوں کی وجہ سے روسیوں پر بہت برا اخلاقی اثر پڑا ہے۔

مہم مصر کی کامیابی اور ترکی فوجیں

ایمسٹرڈم ۲۹۔ دسمبر۔ فیلڈ مارشل وان ڈرگلوز کی ایک ملاقات کا حال ڈیلیگراف نے برلن کے اخبار لوکانیر بحر سے نقل کیا ہے جس میں فیلڈ مارشل مذکور نے بیان کیا ہے کہ۔

ترکوں کا مصر پر کامیاب حملہ انگریزوں کے قلب پر صدمہ ہوگا۔ جہانتک اپنے ساتھیوں کے ساتھ ملکر کام کرنے کا تعلق ہے ترکوں نے اس مقصد کے لئے فوج کی تیاری میں بہت کچھ کیا ہے۔ اور فتح کی حالت میں انکو یقین دلایا جا سکتا ہے کہ اس کو فائدہ میں پورا حصہ ملے گا۔

اس حملہ کو زیر عمل لانا قفقاز میں فوجوں کے بڑھانے کی نسبت آسان ہے۔ جہاں خراب موسم اور سڑکوں کی کمی نے فوجوں کی نقل وحرکت میں بہت دشواری پیدا کرتی ہے۔ مگر چونکہ شروعات اچھی تھی اور ترکی مدبرین اور سپاہیوں کی قابلیت سے اس امر کی امید کی جاتی ہے کہ کامیابی حاصل ہو جائے گی جس کا کسی طرح بھی امکان ہو۔ ترک سپاہی کا غیر معمولی اعتدال اور اسکی کبھی کم نہ ہونیوالی نیک نیتی ہر مشکل ہم کو بھی آسان کر دے گی۔ میں نے جب سے سرحد کو عبور کیا ہے ترکی سپاہیوں اور افسران نے میرا بہت اچھا استقبال کیا ہے۔ لوگوں نے میری آؤ بھگت ملک کے ایک وفادار دوست کی حیثیت سے کی ہے۔ اسٹیشنوں پر اعزازی گارڈوں نے مجھپر بہت اثر کیا ہے۔ وہ بہت سے تھے۔ بہت اچھے تربیت یافتہ اور نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ (ترجمہ از ۳۰۔ دسمبر)

تازہ برقیات

نہر سوئز پر جنگ

لندن ۳۔ فروری۔ ۸ بجکر ۲۰ منٹ شام۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ برطانوی سپاہ نے اسماعیلیہ کے نواح میں غنیم کا مقابلہ کیا۔ غنیم کی سرگرمی ریت کے ایک طوفان کی وجہ سے رک گئی۔ ترکوں کی پیدل سپاہ اور توپخانہ دونوں کی آتشباری خراب تھی۔ آخر وہ پسپا ہو گئے۔ برطانوی سپاہ کے چھ آدمی زخمی ہوئے۔

لندن ۴ فروری۔ ۱۲½ بجے شب۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ ترکوں نے منگل کی رات کو مقام طوسون کے قریب نہر سویز کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ ان کو پل ڈالنے کا سامان نہر کے کنارے تک بلا مزاحمت لانے کا موقع دیا گیا۔ اس کے بعد جب برطانوی سپاہ نے حملہ کیا تو وہ تمام سامان وہیں چھوڑ کر نہایت بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔ غنیم کے کئی آدمی نہر میں غرق ہو گئے۔

۲½ بجے شب۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ ترکوں نے قنطرہ کے محاذ پر بھی دن نکلے حملہ کیا مگر ۱۶ مقتولین ومجروحین کا نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے اور ان کے ۴۰ آدمی ہمارے ہاتھ آئے۔ برطانوی سپاہ کے ۳ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

(اسماعیلیہ اور طوسون نہر سویز کے تقریباً وسط میں مغربی کنارے پر ایک دوسرے سے چند میل کے فاصلہ سے واقع ہیں۔ اور جھیل تمسہ ان کے درمیان حائل ہے۔ اسمٰعیلیہ نہر کے مغربی کنارے سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور طوسون عین کنارہ پر واقع ہے۔)

امریکہ میں سرحد کنیڈا پر پل اڑا دیا گیا

نیویارک ۳۔ فروری۔ یہاں اس امر سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے کہ سرحدی صوبہ میں پر سیدھی ماونٹ لی اور سینٹ جان نیو برنزوک کو جانیوالی سڑک کے اوپر دریائے سینٹ کرواد کے ایک بڑے پل کو ڈائنامیٹ سے صدمہ پہنچایا گیا۔ پل کی ایک محراب کو حقیقت صدمہ پہنچی۔ ایک شخص جو جرمن افسر ہونے کا دعویدار ہے۔ امریکہ کی طرف سے شبہ میں پکڑا گیا ہے۔

نیویارک ۳۔ فروری۔ (بعد کی خبر) جو آدمی دریائے کرواکس کے پل کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی کوشش میں گرفتار کیا گیا ہے اوس کا جرمن افسر بنام فان ہورن ہونا پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ کنیڈا (جو برطانیہ اعظم کا ہے) اوس کے ملک (جرمنی) کا دشمن ہے۔ اور ایک سیاسی جرم کے لئے اوسکو دوسروں کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔

مقامی حالات

۲۔ فروری سے ابر محیط آسمان تھا۔ ۳۔۴ فروری کو شدت کے ساتھ بارش رہی۔ ۴ فروری کو شام کے وقت چھ بار اولے گرے۔ بجنور میں اگرچہ ژالہ باری کی شدت ہوئی مگر اولے چھوٹے تھے۔ تحصیل نجیب آباد سے خبر آئی ہے کہ اولوں کی بارش شدید تھی بکثرت اور بڑے اولے تھے۔ دیواروں کی جڑمیں ۴ فٹ تک چڑھ گئے۔ ژالہ باری کا اوسط ۲۔ انچہ تھا مقدار میں بیضہ مرغ کی برابر اور اوس سے کم تھے۔ فصل کو بہت نقصان پہونچا۔ گذشتہ فصل خریف اور ربیع میں بھی پیداوار کم تھی۔ ہمارا مقدر کمی کی طرف مائل ہے گرانی اور قحط کی حالت میں آمید آیندہ کا منقطع ہونا تباہی کا باعث ہے۔ علاقہ نجیب آباد سالہا سال سے بحیثیت پیداوار غلہ ونیشکر بربادی کی حالت میں ہے۔ کاشتکاروں اور زمینداروں کی کیفیت قابل رحم ہے گرانی سے مزدوری تنگ رہی ہے۔ ضلع بجنور میں نرخ گندم ۵ سیر ہے۔ ایسی گرانی کبھی یاد نہیں پڑتی۔ خدا رحم کرے۔ سرکاری توجہ کی احتیاج کاشتکاروں اور زمینداروں کی طرف خاص ہونے کی ضرورت ہے۔ زر مالگذاری کہیں قابل معافی اور کہیں قابل التوا ہے۔ زمانہ قحط کی شدت میں عام رعایا مبتلا ہے۔ تحصیل نجیب آباد کی صحیح رپورٹ پر صاحب ضلع بہادر توجہ فرمائیں۔

• **بجنور محلہ مردھگان** میں جابجا باوجود اتفاق میونسپلٹی اندھیرا رہتا ہے۔ ذیل کے موقعوں پر شب کو چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

مرزا صدیق بیگ اور دینداد خان کے مکان کے پاس۔ نامدار خان مرحوم کی سہ دری کے کونہ پر۔ اللہ نور خان کے مکان کے سامنے۔ ٹڈوموں اور رستوں کے مکانات کے متصل۔ نئی لالٹینیں نصب ہونے کی ضرورت ہے اور خام راستوں میں کھڑنجوں کی حاجت۔ میرٹھ کی جنگی سے جھنگیوں۔ بڑھیوں۔ سانیوں جاٹوں کی طرف جو راستہ گذر کر جوگی جھکڑی سے جاتا ہے وہ بہت رتیلا ہے۔ کھڑنجہ یا کنکر کی سڑک بننے کی ضرورت ہے۔ آخر وہاں کے باشندے بھی حدود میونسپلٹی میں شامل ہیں اور ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں۔ اون کو بھی آرام ملنا چاہئے۔

کرتپور میں جابجا پانی بہتا ہے۔ جہاں یہ بچے ہیں وہاں ہی رستہ گندہ رہتا ہے۔ بھنگی پانی نہیں نکالتے اور اکثر جگہ چہ بچوں کی ضرورت ہے۔ موقعے یہ ہیں۔ پیش مکان کنگران ورنگسازان۔ عقب مکان متصل ہماتیان۔ گوچہ بڑھئی لوہاران قریب لال مسجد دکن کی جانب۔ پیش مکان راسرو بیجناتھ ووجے نرائن کا سیتھ۔ رنڈی والوں کی گلی۔ قریب مکانات

کارزار یورپ

بصرہ کی طرف تار بھیجنے والوں کو اطلاع

سرکاری محکمہ تار نے اطلاع دی ہے کہ جو پرائیویٹ تار بصرہ کو بھیجے جائیں گے ان میں سخت تاخیر واقع ہونے کا احتمال ہے۔ لہذا عوام الناس مطلع رہیں۔

قیصر صلح پر آمادہ نہیں

لندن یکم فروری۔ ڈیلی میل کو کوپن ہیگن سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ آسٹریا ہنگری کے وزیر خارجہ بیرن بوریان نے دو [illegible] سیاحت جرمنی میں [illegible] ہو عہد کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا کہ آسٹریا کی حالت اندیشناک ہے اور یوڈاپسٹ کی [illegible] پیشقدمی کو روک تمام ضروری ہے اور ہنگری کو اس امر کی طرف [illegible] توجہ دلائی کہ کبھی نہ کبھی صورت میں صلح کر لینے کے امکان پر غور کیا جائے [illegible] موجودہ حالت [illegible] کی تبدیلی وغیرہ پیدا کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ جرمنی کے ارباب کار نے جواب دیا کہ [illegible] شکست سے بھی زیادہ تباہ کن ثابت ہوگی۔ کیونکہ اس صورت میں برطانیہ کی بحری طاقت کو تمام دنیا کو ڈرانے اور دھمکانے کا موقع مل جائیگا۔ آخر جب بیرن بوریان لڑائی جاری رکھنے پر رضامند ہو گئے تو جرمن [illegible] نے وعدہ کیا کہ موسم بہار تک دس لاکھ فوج ہنگری کی امداد کے لئے روانہ کی جائیگی اور اسکے علاوہ پندرہ لاکھ فوج فرانس کو روانہ کی جائے گی۔ جو حلیفوں کو کچلنے کی آخری کوشش کرے گی۔

تبریز میں روسیوں کا داخلہ

لندن یکم فروری۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ سوفیان کی لڑائی کے بعد جس میں ترکوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا عثمانی فوج نے تبریز کی طرف فرار کیا۔ روسیوں نے سنیچر کو دو پہر کے وقت شہر مذکور پر قبضہ کر لیا۔

[illegible] بقول معاصر تبریز خواہ ترکوں کا قبضہ ہو یا روسیوں کا۔ ایران کے سر آفت ہے۔

افواہ کی اصلیت

لندن ۲ فروری۔ ساحل کی بیٹریوں نے گولے پھینکے اور سرچ لائٹ کے ذریعہ سے طیارے دیکھے گئے۔ مگر دشمن کے کسی جہاز کا پتہ نہ لگا۔ لندن میں یہ خبر گرم تھی کہ جرمنی زپلن کا ایک بیڑا ملک پر حملہ کرنے کیلئے آرہا ہے حالانکہ یہ خبر بالکل بے بنیاد تھی اس خبر کے اختراع کا سبب یہ ہے کہ محافظت شہر کے لئے حکم دیدیا گیا تھا شہر میں معمول سے کم روشنی رہے۔

"ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ انگلستان میں بھی ایسی خبروں کے اڑانے والے حضرات موجود ہیں"

جرمنی کی حالت نازک ہے

لندن یکم فروری۔ جرمنی میں غلہ کی متعلق قواعد کا انضباط شروع ہو گیا ہے۔ کولن کی میونسپلٹی نے اس امر کا تہیہ کر لیا ہے کہ صرف بیماروں کی گیہوں کی روٹی کھا سکتے ہیں ورنہ سب کو باجرہ پر بسر کرنا چاہئے۔ گیہوں کی خریداری کے لئے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوگی اور بغیر سرٹیفکیٹ کے کوئی شخص آٹا نہیں مول لے سکتا۔ برلن کے اخبارات کہتے ہیں کہ حالت دن بدن نازک ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے قواعد کی اشد ضرورت ہے۔

افغانستان اور جنگ

اخبار نیر ایسٹ لندن رقمطراز ہے کہ جرمن اخبار [illegible] کی کامیابی کے متعلق [illegible] تار مضامین [illegible] قسطنطنیہ کے [illegible] جنگی خبروں کا مرکز [illegible] ایک مختصر تار میں مختلف خبروں کا پتہ دیتا ہے

(۱) عنقریب چندہی روز کے بعد افغانستان [illegible] میں شامل ہونے والا ہے۔

(۲) ہندوستان میں بھی ایک غدر برپا ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

(۳) سلطنت اور جنوبی سوڈان کے دیگر قرنوا میں تیز ایران میں ایک مذہبی جنگ کے آثار نمایاں ہیں۔ (دیگر قیاسات) ونیز امیر صاحب کے دوستانہ تعلقات اور [illegible] ایسے ہیں کہ انکی خیرخواہی اور [illegible] کا اظہار ہو [illegible] قائم ہے۔ علاوہ بریں مذکورہ بالا خبروں کے غلط ہونے کا بین ثبوت ہے۔ یہ خبریں جرمنوں کی تراشیدہ معلوم ہوتی ہیں۔)

معرکہ بحریہ برطانیہ و جرمانیہ

لندن ۸ فروری۔ محکمہ اخبارات نے حال کے بحری معرکہ کے متعلق سرایڈمرل بیٹی کی ایک ابتدائی رپورٹ شائع کی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

تباہ کن کشتیوں کا ایک دستہ سنیچر کی صبح کو ساڑھے سات بجے کے قریب پیٹرول کر رہا تھا۔ اس وقت اس نے غنیم کو دیکھا اور اس پر حملہ آور ہوا۔ اطلاعات موصولہ کی بناپر معلوم ہوا ہے کہ غنیم کا بحری دستہ ۴ جنگی کروزروں چھ ہلکے کروزروں اور متعدد تباہ کن کشتیوں پر مشتمل تھا۔ غنیم کے کروزر برطانوی بحری دستے کے جنوب مشرق کو تھے۔ برطانوی تباہ کن کشتیوں کے دستے کو غنیم کا تعاقب کرنے اور اسکی نقل و حرکت کی رپورٹ کرنے کا حکم دیا گیا کیونکہ بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ جرمن جنوب مشرق کی طرف واپس جارہے ہیں برطانوی جنگی کروزروں کو حکم دیا گیا کہ وہ بھی جنوب مشرق کا رخ کریں اور اگر ممکن ہو تو غنیم کے جہازوں کو ساحل تک نہ پہونچنے دیں۔ الغرض یہ حالت بتدریج بڑا پر جوش تعاقب کی صورت اختیار کر گئی۔ جہازوں کی رفتار ۲۸ یا ۲۹ بحری میل فی گھنٹہ تھی ہم رفتہ رفتہ غنیم کے قریب پہونچ رہے تھے چنانچہ اٹھارہ ہزار گز کے فاصلہ سے ہم نے گولہ باری شروع کر دی اور جب غنیم کا فاصلہ ۱۷ ہزار گز کا رہ گیا تو ہمارے گولے نشانہ پر لگنے لگے۔ اس وقت ہماری گولہ باری کا بھی جواب دیا گیا۔ "لائن" اور "ٹائگر" چونکہ سب سے آگے تھے اسی لئے کچھ عرصہ تک صرف وہی مصروف پیکار رہے اور غنیم نے انہیں کو آماجگاہ بنائے رکھا۔ جہاز لائن کو بالخصوص زیادہ نقصان پہونچا۔ جرمن تباہ کن کشتیوں کا دستہ جرمن جہازوں کے داہنی جانب تھا۔ اس کا بھی ایک حملہ پسپا کیا گیا۔

۱۱ بجے کے قریب ایک گولہ اتفاقیہ طور پر لائن کے پانی کے ذخیرہ کو لگا جس سے جہاز کا بائیں طرف کا انجن رک گیا۔ اسی وقت غنیم کی آبدوز کشتیاں داہنی طرف دکھائی دیں۔ چنانچہ ان کے حملے سے بچنے کیلئے جہاز کا رخ پھیر دیا گیا۔ [illegible] کی [illegible] گھٹ گئی تھی۔ [illegible] جواب آ گیا تھا کہ بلوچر کو کامل طور [illegible] باقی ماندہ دستہ [illegible] کو [illegible] لائن ایک [illegible] رہنے کے ساتھ شمال مغرب کو آہستہ انجن کے ذریعہ چلتا رہا۔ میں نے اپنا علم ایک تباہ کن کشتی پر منتقل کر دیا اور اس کے بعد پرنسس رائل پر منتقل کر دیا۔ لائن کے ذخیرہ آب کو ایک اتفاقیہ گولہ سے نقصان پہنچ جانے کے سبب ہم یقیناً ایک عظیم تر فتح سے محروم ہو گئے کیونکہ غنیم کی آبدوز کشتیوں کی موجودگی کے باعث ہم جنگ سے دست بردار ہونے پر مجبور ہو گئے۔

جنگ کا نتیجہ

اس معرکہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ بلوچر غرق کر دیا گیا اور دو جرمن جنگی کروزروں پر سخت آتش بھڑک اٹھی جرمن اسیر بیان کرتے ہیں کہ کولبرگ ہمارے دستہ کی باڑھ سے غرق ہوا تھا۔ اس کے بعد لائن کا دایاں انجن بھی اسی وجہ سے رک گیا۔ جس وجہ سے بایاں انجن رکا تھا اور "انڈومیٹیبل" اسے بندرگاہ تک کھینچ کر لایا۔ لائن اور "ٹائگر" کو زیادہ سخت نقصان نہیں پہونچا۔ اور بہت جلد ان کی مرمت ہو سکتی ہے۔ ہمارے دستے کے باقیماندہ حصہ کو گولے نہیں لگے۔ جانوں کا نقصان بھی بہت خفیف تھا۔ کپتان ٹیلر انجینیر کی موت کا سخت افسوس ہے اس نے بیش قیمت خدمات انجام دی ہیں افسروں اور ملاحوں کا رویہ ایسا عمدہ تھا جس کی توقع ہو سکتی ہے انجنوں کے چلانے والوں کی خدمات بھی بحری دستہ کی رفتار کے لحاظ سے بہت قابل تعریف ہیں۔

جرمنوں کے سخت حملے

پیٹروگراڈ ۲ فروری۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شنبہ گذشتہ کو جرمنوں کی طرف سے لیتوا اور یوبرین پر حملہ آوری اختیار کرنے کی کوشش کی گئی وہ دشمنوں کو بھاری نقصانات ہونے کے ساتھ پسپا کر دی گئی اور [illegible] سیکو کے خالی کرنے پر مجبور ہوئے اتوار کو جرمن نے توپخانہ بڑی جمعیت سوکاگرلو اور بولیماف کے علاقہ میں جمع کی اور بہت تعداد کثیر نجان ترتیب میں امداد کے ساتھ حملہ کیا علاقہ بولیماف میں ایک زبردست نے اتوار کو ہمیں دمدموں کے دوسرے خط پر ہٹ جانے کے لئے مجبور کر دیا

ترکی حملہ مصر پر - معاصر ہمدرد لکہتا ہے کہ ترکی ہراول نہر سوئز سے دس میل کے فاصلہ پر آگیا ہے۔ یہ ہراول یقیناً اس فوج کا ہے جو جمال پاشا کی ماتحتی میں مصر پر روانہ ہوئی تہی اور اس وقت گویا ایک تہائی ترکی فوج نہر سوئز کے محاذ میں پہونچ گئی۔ یہ تمام فوج تین راستوں سے گئی ہے جو شمالاً جنوباً ایک خط میں تین مقامات پر قابض ہے ان مقامات کا درمیانی فاصلہ نہر سے ۲۰ میل کے قریب ہے۔ جن مقامات کے نام بیان کئے گئے ہیں وہ غالباً تار میں غلط ہیں۔ مثلاً محی ... غالباً مغیرہ یا مغارہ ہے۔ اور بیر الملوک کی جگہ پر ... ہونا چاہئے۔

تار یہ ہے - (۱ جنوری) قاہرہ - ترک قطیہ پر قابض ہوگئے ہیں جو القنطرہ سے ۱۵ میل شمال و مشرق ... اور ان کے ہراول بانہ میل ... آگے بڑہکر بیرالد... تک پہونچ گئے ہیں۔ ایک اور ترکی دستہ محی قریب نہر ہے جو ... کی جہیلوں سے ۲۵ میل مشرق میں ہے اور ایک تیسرا دستہ بیر الملوک پر سوئز سے دس میل مشرق ہے ترکون کی ایک چہوٹی چوکی طور ... بہی ہے۔ منگل کی صبح کو ایک ترکی ہراول کا انگریزی چوکی سے القنطرہ کے مشرق میں مقابلہ ہوا۔ لیکن ترک پیچہے ہٹا دئیے گئے اور چار مقتول چہوڑ گئے ترک اپنے مجروحوں کو اوٹہا لے گئے۔ ایک ہندوستانی افسر اور ایک ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ پانچ گورکہے زخمی ہوئے غنیم نے مقام ... پر سوئز کے مشرق میں حملہ کیا۔ لیکن بہ آسانی ... کر دیا گیا۔

علاقہ ارگون میں شدید جنگ

پیرس (۱ جنوری) شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ بومبرٹ ... (بلجیم) کے شمال کی طرف بڑے ٹیلہ کے دامن میں جو لڑائی ہوئی اس میں ... کے قریب برطانوی سپاہ کے محاذ پر غنیم بہت سے لاشے چہوڑ گیا۔ جرمنوں نے مقامات ... وغیرہ ... پر خوب گولہ باری کی ہماری سپاہ ارگون کے علاقہ میں کسی قدر پسپا ہوئی اور ہم نے ۲۰۰ میٹر پسپا ہو کر مورچے قائم کئے جہان پر زور جد وجہد جاری ہے۔ دشمن کو نہایت شدید نقصان اوٹہانا پڑا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کی کلام میں زبردست اثر

دم بہر میں رفتہ جوانی کا مردانہ زور دکہانیوالی

مقناطیسی فقیرانی انگشتری

دنیا میں پہلی اور آخری ایجاد ہے لوگ اب دوا فروشوں کے ... جہوٹی تعریف والے اشتہاروں کے دہوکہ سے ... کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکہکر ہم نے یہ تحفہ ... کو ہمارے بزرگوں نے انتہک کوششوں کے ... خدا رسیدہ بزرگ کے امر سے تیار کیا جو کرتہ یا تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ فیض گنجینہ سے ہلدے تک پہنچا دوستو! اب وہ دن آگئے کہ دنیا بہر کوئی فرد بشر نامرد نہیں رہیگا اب اس تحریر کے پڑہنے والو اگر دنیا بہر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج شفاخانوں کی خاک چہاننے کے بعد بہی آپ ابہی تک ہیجڑوں کی طرح اپنے معشوقوں کو شربت وصل پلانے سے عاجز اور بیکار ہو چلے ہو تو آؤ اب سادات کے فیض ظاہری قدرت سے فیض حاصل کیجئے پہر دیکہئے کہ اللہ والوں کی کلام میں برقی اثر باقی ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتہ میں پہنکر کسی عورت یا معشوقہ مہربان کے پاس پہنچ جانے اور دیکہئے کہ مرد صرف ایک دفعہ اور عورت تین دفعہ منزل نہ ہو جائے تو دگنی قیمت واپس لو فقط بعد ... یہ ان کی نامردی جریان اور کثرت احتلام کا قلع قمع کر دینے والا زبردست عامل اور ... فقیرانہ ... اس انگشتری کا ایجاد دنیا کیا تہا کہ اشتہاری طبیبوں کو جان کے لالے پڑ گئے آزمائش شرط ہے فقیروں کے لنگر میں دہوکہ نہیں عوام سے ہدیہ صرف (عہ) امرا سے بطور نذر ...

ملنے کا پتہ

المشتہر خواجگان منزل لاہور سے

طلب فرمائیں

دواخانہ یونانی سیالکوٹ

قائم شدہ ۱۸۶۰ء

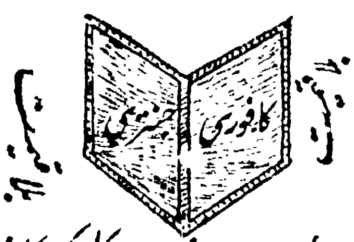
سرسے لیکر پاؤں تک ہر ایک مرض اور ہر ایک موسم کے مجربات تازہ اور صاف مستحضرات پورے اجزاء شامل کرکے باہر بیرونجات وطن کی خدمت میں بہیجے جاتے ہیں تعجب ہے کہ آپ ابتک ہم سے بیخبر ہیں جس مرکب کی آپ کو ضرورت ہو ہم سے طلب فرماؤ اور طب یونانی کا کرشمہ دیکہو۔ ان پر یاد رہے کہ مغربی پیٹنٹ ادویات کا اپنا طبقوں کو خوگر نہ بناؤ۔ اپنے جنت نشان ہندوستان میں ... کمالات پیدا کرو کہ یورپ اور امریکہ ... جن کے آپ محتاج ... تمہارے خوشہ چین بنیں۔

آؤ

فرالسحال ہماری تیار کردہ مقوی دوائی جوارش اکسیر آزمائو اور طب یونانی کا کرشمہ آپ پر ظاہر ہو جوارش اکسیر قیمتی اجزا جڑی بوٹیوں سے تیار ہوئی ہے۔ مقوی دماغ ہونیکے علاوہ مندرجہ ذیل بیماریوں کو اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ کمزوری ... درد شقیقہ۔ یرقان تشنج مالیخولیا مراق۔ نزلہ حار و بارد جریان احتلام ضعف۔ اعصاب ضعف بصارت گرمی جگر بچوں کے زرد پیلے رنگ کے دست۔ دوائی ہمارے روزمرہ کے معمولات میں سے ہے قیمت فی بکس ۵ تولہ (عہ) محصولڈاک ایک بکس سے چار تک (۴ر)

المشتہر میسرز حکیم شہاب الدین اینڈ سنز یونانی دواخانہ سیالکوٹ شہر

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جسکا چکنا کاغذ۔ خوشخط اور سندر لکہائی ہے اور چہپائی بہی صاف ہے یہ جنتری بلاقیمت و محصول بہیجی جاتی ہے اگر آپ دیکہنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکہے پڑہے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکہ بہیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپکی خدمت میں پہونچے گی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ (کلکتہ)

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کو دین یا کشتہ سے ہوجاتی ہے اوس کا قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودہ گہی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اوترتے ہی آنکہ کہل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچہا ہوگیا۔ علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں جہڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پہر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ باین ہمہ فی بوتل (عا) خورد شیشی اونس ۲ دو اونس مہ ایک اونس ار

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

کتاب منفعت نذری

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے مگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست و جوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب۔

کام شاستر

مفت بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجیے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیان

مریض آیندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اوس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اونکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحانا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا **طلا واجی کرن تیل** مخارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔

البم مذہبی تصاویر ۲۴ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے ۲۵ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی۔ فی البم ۸/
محصول ڈاک معاف۔ خرچ وی۔پی ایک آنہ۔
اوپر کی چار اشیاء ملنے کا پتہ
ویدشاستری منی شنکر جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

ایجنٹ
لچھمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور



کلپاک اصلی — خانشین کی ٹوپی

سمور و رسترخانی۔ یلہ — ملایم ہنیرا استردار ہر
سبز۔ کاپی۔ خاکی۔ ہر سایز — رنگ و ہر سائیز۔
ساخت شاہی کارخانہ قریقہ مرکہ استنبول و ترقیہ
نیتنز۔ ایجپشین۔ تاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود
ہیں۔ جنگ کیوجہ سے اور مال آنے کی امید نہیں۔ اس لئے
انہیں بہت جلد تہ منگا لیجئے۔ آرڈر آنی چاہییں۔

ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

مسن موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی کا اٹھائیں۔ یہ وہ شے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جوانی بخش کھا کر چند روز استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کرتے ہیں۔ ایک بکس ایک دی کو ۲۴ مرتبہ اور ۴۲ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دوچند دینے کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ پانچ آنے (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا — یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے انگریز ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بہ چاہئے۔ ساتھ دار چہرہ دربدان پر لگا کر نہانے سے جلد بھی مانند گلاب کے پھولوں کی مثل اور سپید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے سیتا ماتا کے داغ۔ جھائیں۔ پھنسی۔ چیچک کے نشان مہاسے وغیرہ سے چہرہ خورد ہ اور بے رونق ہوجاتا ہے اسکو لگاتے ہی ایسی آب آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوشبو۔ جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ یہ دوا پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چمڑی سفید کرلیتی ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ تین تولہ ایک ساتھ لینے سے محصول خرچہ معاف۔

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا نمبر ۹

سرمایہ عشرت چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

اگر چند اصحاب ملکر ہماری مجرب دواؤں سو روپیہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش کیا کرتے رہینگے۔

لبیب ملذذ۔ فاعل منول ہر چند بیہوش ہوجاے تقید حق ہو مسکہ جیض و رطوبت اندام نہانی۔ درجن ۲ پراکلیف اعضا تکنی۔ دست کے استعمال افیون رفع ہوتا ہے درجن ۲/ **طلا** جو مونی رگیں درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی ۵/ **عرق العنبر** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندر بیٹھ کے گئی درد رفع ہوا۔ فی ڈبی ۴/ **عکسر** ملذذ شاہی جس سے کہ معقول۔ کامنزل ہوجاوے اور خواہان اوس کی رہے۔ اور خواہان اپنے کی رہے شیشی کلاں (عہ) خورد ۱۲/ **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸/ **روغن امساک** کف پاکو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہوجئے شیشی کلاں عہ شیشی خورد عہ۔ **روغن گنج سر** شیشی کلاں ۸/ خورد (۴/) **روغن خنازیر** شیشی کلاں ۸/ خورد ۴/ **کراماتی ڈبی**۔ اگر معدہ پر لگا دیں تے ناف پر لگانے سے اسہال۔ پیر پر لگا دیں۔ ادرار۔ پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی (۸/) **فتیلہ جادو**۔ جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۶/ **روغن عرق النسا** جسکی مالش سے شفا کامل ہوتی ہے شیشی (۲/) **مرہم آنت** نزول کو لگانے سے راستہ بند ہوکر آنت اپنی جگہ قایم ہوجاتی ہے ڈبی کلاں ۸/ خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا غبار دور ہوا رفع ہوتا ہے۔ فی تولہ (عہ) **آب حیات ڈاکٹر** بخار اعضا شکنی۔ بدہضمی ہیضہ۔ درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۴/) **روغن خضاب**۔ دماغ کو طاقت دے سرخی نزلہ چشم۔ دوران درد سر کو رفع کرے فی شیشی ۸/ **روغن جہانجن** کیسا ہی کہنہ و تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں نفع ہوتا ہے۔ روغن۔ فی شیشی (۴/)

احقر العباد۔ چودہری پرشاد بلگرامی وارد حال شہر لکھنؤ محلہ برانا مکان ۱۱۱۴

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اس لئے کہ مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ نکرم صلعم کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھ میں پہونچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہونچاکر کارکنان مدینہ کو شکر گذاری کا موقع دیں۔ والسلام۔ نیاز مند مالک اخبار مدینہ بجنور۔

"مدینہ پریس" بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ (ا ۔ ے) نمبر ۵۷۵

مالک مہتمم وایڈیٹر محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

بجنور

ب ب خضاب لاجواب پسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورے اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا اور علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کر سکتا ہے شرح اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جیسں کمی ناممکن ہے۔

تعداد	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	[illegible]
½ صفحہ	۶۵	[illegible]	[illegible]	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	۲۵	۱۵	[illegible]	۵	[illegible]
½ کالم	۲۵	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]	[illegible]

راقم۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

بدن کے سفید داغ و برص کی اکسیر حیرتناک

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو۔ تو دو گونہ قیمت حلفی تحریر مفصلہ پر واپس کر دوں گا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ لکھا لیویں۔ قیمت فی ڈبہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بیدراج پنڈت مہابیر پرشاد ٹانک دی بنگلہ

لوح زمرد دین جو شخص رکھے اوسکی بے نظیر کتاب قیمت مع محصول وی پی ۵ منیجر مدینہ بجنور سے طلب کریں

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

برطانوی سپاہ

دفعتاً جنگ پر برطانیہ کی صرف ایک فوج تھی لیکن نئی بھرتی کیوجہ سے کئی ہی سے چند اضافہ ہوگیا اور فوج چھ حصوں میں منقسم ہوگئی ہر حصہ میں تین آدمی کورس ہیں اور ہر آرمی میں ۴۴ ہزار سپاہی رہتے ہیں۔ اس حساب سے کل فوج ۷ لاکھ ۴۸ ہزار ہے۔ پہلے دستہ کے کمانڈر سر ہیگ اور دوسرے دستہ کے سر ہوریس اسمتھ ڈورین ہیں جو دونوں مشہور کمانڈر تھا ذحرب پر فوج کو لڑا رہے ہیں تیسرا دستہ جنرل سر آرچی بالڈ ہنٹر اور چوتھا دستہ جنرل سر آئی ان ہملٹن کے زیر کمان ہے۔ پانچویں اور چھٹے دستوں کے کمانڈر جنرل سر لیسلی رنڈل اور جنرل ... ہملٹن ہیں۔

تمام اس فوج کا تمام ترتیب حرب ہمارے مشہور جنگی سپہ سالار لارڈ کچنر کی سرگرمی اور تجربہ کاری کا نتیجہ ہے محاذ پر جنگ کی عنان فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے ہاتھوں میں ہے۔

جاپان کی شرکت جنگ

... نیوز ٹوکیو کا ایک تار چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اسوقت یورپین میدان جنگ میں شامل ہوگا جب متحدہ طاقتیں جرمنی سے مغلوب ہوجائیں گی۔ اور اگر کوئی یورپین طاقت اور کے ملک پر حملہ آور ہوگی تو ایسی حالت میں بھی وہ اوس سے لڑنے کے لئے تیار ہوگا۔

اسکے پڑھنے کے بعد ہمارے وہ خیال کہ جاپان سے یورپین میدان جنگ میں فوج بھیجنے کو کہا جائے گا دور ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اس حالت میں جب اوس کا یہ عندیہ ہوا اوس سے امداد کی درخواست کرنا اپنی کمزوری ظاہر کرنا ہے۔

حضور وایسرائے کی واپسی

ہز اکسلنسی حضور وایسرائے بہادر بصرہ سے ۱۴ فروری کو دہلی واپس آگئے ہوں گے۔

دہلی میں بم

دہلی ۱۴ فروری۔ کل ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر شب کو دہلی کلب کے باغ میں ایک بم پھٹا جو اس سڑک کی طرف پھینکا گیا تھا جو احاطہ باغ سے ہوکر علی پور روڈ کی طرف ڈالے دروازہ کی طرف جاتی ہے۔ پھینکنے والا ایک ہندوستانی تھا جو کلب کی عمارت کے قریب ایک چھوٹے سے گھاس کے تختہ پر ایک گملے کے قریب کھڑا تھا۔ بم باغ کے احاطہ کرنے والے تار سے ٹکرا کر زمین پر گرا اور کچھ دیر سلگ کر پھٹ گیا جس وقت بم پھینکا گیا ہے تو ایک موٹر کار گذر رہی تھی اور یہ بم ایسے وقت پھینکا گیا تھا جبکہ ممبران کلب روانہ ہونے والے تھے۔ اکثر لیڈیاں اور مرد اسوقت کلب میں موجود تھے بم کی آواز دور تک سنائی دی لیکن کوئی زخمی نہیں ہوا۔ بم پھینکنے والا بھاگ کر اندھیرے میں گم ہوگیا۔

بم کے ٹکڑوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اوس سخت آتشگیر قسم کا نہیں تھا جو پہلے استعمال ہوئے ہیں بلکہ بالکل بھدا بنا ہوا تھا۔

نہر سویز پر جنگ

لندن ۷ فروری۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ پچھتر ویں ترکی رجمنٹ کے دو غیر کمیشن یافتہ افسروں کا بیان ہے کہ بیر السبا سے نہر سویز تک کے صحرائی سفر میں اکثر اشتیاں جو چھکڑوں پر لدی ہوئی تھیں رونہیں بیل اور بھینسے کھینچ لائے ہماری رجمنٹ کو طوسون پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا مگر نہر کے کنارے پر ہمیں شدید آتشباری کا نشانہ بننا پڑا۔ جسکی وجہ سے ہم نے بہت نقصان اٹھایا اوس کے بعد ہمارا محاصرہ کرکے ہمیں گرفتار کر لیا گیا۔

اس رجمنٹ کے ایک اول لفٹنٹ کا بیان ہے کہ ہم علی الصبح مصروف پیکار ہوئے۔ غنیم نے پہلی لین کی پیشقدمی روک دی۔ جب دوسری لائن اسکی مدد کو آگے بڑھی۔ جوں جوں ہم نہر کی طرف آگے بڑھتے رائفلوں کی آتشباری نہایت شدت اختیار کرتی گئی۔ ہم نے نصف کمپنی کی مدد سے ایک کشتی نہر میں اوتار دی مگر غنیم نے اوسے گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور ڈوب گئی۔ ہمارے لفٹنٹ اور ایک اور آدمی جو باقی بچ گئے تھے اونہوں نے ہندوستانیوں کے ساتھ ہتھیار ڈالدیئے۔

" ۹ فروری۔ مختلف اخبارات کو قاہرہ سے اس مضمون کا پیغام موصول ہوا ہے کہ غنیم کو نہر سویز کے حملے میں اوس سے زیادہ اٹھانا پڑا جسقدر کہ اب تک خیال تھا میدان جنگ کے وسیع رقبہ کی وجہ سے مقتولین کی تعداد کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اب تک ہم پانسو لاشیں دفن کرچکے ہیں۔ قیدیوں کی تعداد ۶۵۲ تھی جن میں سوز حنی بھی ہیں اور ابھی کئی آدمی بھاگ کر ہماری طرف آرہے ہیں۔ چار ترک جو نہر سویز کو عبور کرکے بھاگ گئے تھے انہوں نے بھی ہتھیار ڈالدیئے۔ ترکی فوج مشرق کی طرف پسپا ہوگئی ہے۔ اور نہر سے ۲۰ میل کے فاصلہ تک کوئی فوج دکھائی نہیں دیتی۔ اور اسقدر فاصلہ پر بھی عقبی سپاہ کے چھوٹے چھوٹے محافظ دستے پائے جاتے ہیں۔ جو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ترکوں کی پسپائی کی وجہ کچھ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ فوج شکست کھاکر بددل ہوگئی ہے اور کچھ یہ کہ سینا کے مغربی ساحل میں پانی دستیاب نہیں ہوسکتا۔

مصر کے نقصانات

فہرست نمبر ۳۔ مصر کی رزمگاہ سے مفصلہ ذیل افسروں کے نقصان کا اعلان کیا گیا ہے۔

کپتان۔ ایل۔ ایف۔ اے کوچرین (۲۷ پنجابیان) میدان جنگ میں کام آیا۔ اور لفٹنٹ آر۔ اے فٹز گبن (۱۲۸ پائنیرز) جو سابقہ فہرست میں مجروح دکھایا گیا تھا زخموں سے ہلاک ہوا۔

برسلا کی گولہ باری اور روسی بیڑہ

لندن ۹ فروری۔ پیٹروگراڈ۔ بر سٹاف ... روسی بیڑہ ... میں واقف ہے۔ گولہ باری کی ہے جس سے جہازوں کو نقصان پہنچا ہے کوئی شخص مقتول یا مجروح نہیں ہوا۔ روسی ... نے اس کے جواب میں ... کے ۹۔ انچہ والے توپخانہ سے گولہ باری کی جہاں دو اسٹیمر اور ایک چھوٹی کشتی غرق کر دی گئی۔ ان میں سے ایک اسٹیمر اسباب سے لدا ہوا تھا۔

سومالی لینڈ میں جنگ

لندن ۸ فروری۔ ۱۱۔ بجے شب گورنر سومالی لینڈ نے مسٹر ہارکورٹ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ ۹ ماہ نومبر کی جنگی کارروائی کے بعد درویش مقام شمبربیرس کو واپس چلے گئے اور اپنے قلعوں کی مرمت کرنے اور ہمارے دوستدار قبائل کو تاخت و تاراج کرنے میں مصروف ہوگئے۔ اس پر ہندوستانی شتر سواروں کا ایک دستہ ان کی گوشمالی کے لئے بھیجا گیا اور اس نے بدھ اور جمعرات کے روز مقام شمبربیرس پر حملہ کیا۔ سامنے کے قلعوں سے اور کھوؤں سے درویشوں نے نہایت جانبازی سے مقابلہ کیا مگر آخر میں شکست پائی اور صرف کھوؤں میں ۳۲ لاشیں پائی گئیں جن میں ہر دو سرداروں کی لاشیں بھی تھیں ہم نے ان کے تمام قلعوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا اس معرکہ میں کپتان لوری کوری اور ۲ یورپین مجروح ہوئے اور ایک سپاہی ہلاک ہوا۔

ملائے صومالی کا حملہ

ساحل سمالی لینڈ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ ملائے صومالی کی ایک جمعیت نے مقام شمبربیرس سے کوچ کرکے دو مقامات پر حملہ کیا جو بروا سے چند میل کے فاصلہ پر ہیں اور ہمارے دوستدار قبائل کے کئی مویشی اور اونٹ پکڑ لئے اور ان کے کئی آدمیوں کو ہلاک اور مجروح کیا۔ ان قبائل کے بہت سے آدمی ان کے تعاقب میں گئے ہیں مگر نتیجہ کا فی الحال پتہ نہیں لگا یہ بھی افواہ ہے کہ سمالی لینڈ کا شتری دستہ جو بروا میں مقیم ہے عنقریب شمبربیرس پر حملہ آور ہونیوالا ہے جو ہنوز ملائے سمالی کے قبضہ میں ہے۔ (سول ملٹری گزٹ)

رزمگاہ میں تپ محرقہ

لندن ۶ فروری۔ تعلیمی بورڈ کے پریزیڈنٹ مسٹر پینر نے کل بمقام ڈارلنگٹن تقریر کرتے ہوئے کہا کہ رزمگاہ فرانس کے اندر برطانوی سپاہ میں تپ محرقہ اسہالی کے صرف ۴۲۱ کیس ہوئے جن میں سے ۳۵ مہلک ثابت ہوئے آخر الذکر میں صرف ایک ایسا آدمی تھا جسے ٹیکا لگایا گیا ہے۔

مقامی حالات

موسم ۔ متواتر بارش اور ژالہ باری سے کئی دن سخت سردی رہی ۔ ۱۴ فروری سے موسم خوشگوار ہوتا جاتا ہے۔

طاعون ۔ شیرکوٹ میں طاعون کی شکایت ہے۔ چاندپور میں بھی بیماری کی خبر سنی جاتی ہے۔ بجنور میں امن و امان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مدینہ
بجنور

دربار آگرہ

۹- فروری ۱۹۱۵ء کو آگرہ کے میکڈانلڈ پارک میں ڈویژنل دربار منعقد ہوا جس میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر صوبجات متحدہ نے پہلے خطاب و تمغہ یافتگان کو اپنے ہاتھ سے تمغہ عطا فرمائے۔ اور اس کے بعد عطایا دیں۔ بعدہٗ ہز آنر کو نذریں دکھائیں بعدہٗ ہز آنر نے اُردو میں ایک تقریر فرمائی جس میں حدود قسمت آگرہ میں تبدیلی، رعایا کی شادمانی، رعایا کی وفاداری۔ اقسام وفاداری جنگ کی طوالت اور خبروں کی قلت پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی تھی۔ چنانچہ حدود قسمت آگرہ میں تبدیلی پر ہز آنر نے فرمایا کہ ۲ سال پہلے آگرہ میں جو دربار منعقد ہوا تھا اُس میں سر جان ہیوٹ صاحب بہادر نے قسمت آگرہ کے حدود میں رد و بدل کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی یعنی یہ ارادہ تھا کہ اضلاع اٹاوہ و فرخ آباد اس قسمت سے علیحدہ کر دئے جائیں اور ضلع علیگڈھ شامل کر دیا جاوے۔ چنانچہ یہ تبدیلی مسٹر ہوپ صاحب کے اہتمام سے عمل میں آئی

اقسام وفاداری کے ذیل میں آپ نے ایک مقام پر فرمایا کہ آپ میں سے بہت سے اصحاب کو صدہا سال سے تاج برطانیہ کی وفاداری کا فخر حاصل ہے اور یہ نہایت مناسب اور دانشمندی کا طریقہ ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ ہمارا دشمن کامیاب ہو جائے تو کیا آپ نے کبھی یہ خیال کیا ہے کہ ہندوستان کا کیا حشر ہوگا آپ برطانوی گورنمنٹ اور اس کے کام سے آگاہ ہیں۔ بسا اوقات اس سے غلطیاں ہوتی ہیں اور وہ اپنے نصب العین کے حصول میں کوتاہ رہتی ہے۔ لیکن آپ کو خوب معلوم ہے کہ اس کا پختہ مقصد یہ ہے کہ جو رعایا اس کی سپردگی میں دیگئی ہے اس کی شادمانی اور آسودہ حالی کی فکر کرے اگر خدانخواستہ ہماری سلطنت مٹجاوے اور ہندوستان ہمارے دشمنوں کے قبضہ میں منتقل ہو جاوے تو کیا یہ مقصد قائم رہ سکتا ہے۔ جرمنی کی تاریخ اور فلسفہ اور جرمن نو آبادیوں کی کیفیت سے اس سوال کا جواب ملسکتا ہے پس ہم سب کو متحد ہو کر دست بدعا ہونا چاہیے کہ موجودہ آزمائش انگلستان و ہندوستان کے مابین خیرسگالی کی گرہ کو مضبوط بنا دے اور موجودہ جنگ میں فتحیاب ہوں ٭ جنگ کی طوالت اور خبروں کی قلت کے متعلق فرمایا کہ ہم کو حیرت ہوتی ہے کہ موجودہ جنگ کو کیوں طوالت ہو رہی ہے اور کیوں خبروں کی قلت ہے۔ جس جنگ کا رقبہ نہایت وسیع ہوگا اور جس میں ۲ کروڑ آدمی برسر پیکار ہونگے اس میں طوالت ضرور ہوگی۔ اور علاوہ ازیں ممالک یورپ کے طویل و شدید موسم سرما کا خیال بھی کرنا چاہیے متحدہ افواج پر جن افسروں کا اقتدار ہے انھوں نے جان بوجھکر یہ پالیسی اختیار کی ہے کہ موجودہ جنگ کی غیر ضروری تفصیلی کیفیت اور دہشت پیدا کرنے والی خبریں روانہ نہ کی جائیں۔ پس ہر روز کے معمولی واقعات بیان نہ دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ احتیاط کی جاتی ہے کہ ان کے بیان کرنے میں نہ تو مبالغہ ہو اور نہ کوئی بات چھپائی جائے۔ ہز آنر نے درباریوں کو خطاب کر کے یقین دلایا کہ ہندوستان میں ہم کو جس قدر خبریں ملتی ہیں کسی دوسرے ملک کو نہیں ملتی ہیں ٭

بعدہٗ ہز آنر نے زمینداروں کو مخاطب فرما کر نصیحت فرمائی کہ آپ معزز زمیندار صاحبان کے خاص فرائض یہ ہیں کہ اپنے کاشتکاروں کی بہبودی میں اضافہ کریں اور قیام امن و امان میں مدد دیں۔ آجکل چونکہ غلہ گراں ہے اور احمقانہ افواہوں کے باعث لوگوں میں بے چینی و اضطراب ہے۔ پس یہ توقع ہو سکتی ہے کہ بدمعاش لوگ ڈاکہ زنی کی کوشش کرینگے آپ زمیندار صاحبان اس کے انسداد کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد ہز آنر نے زراعت کی ترقی اور مویشیوں کی افزائش نسل پر نہایت پر زور اپیل زمینداروں سے کیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ عمدہ قسم کے جدید تخم سے زراعت کو عمدہ بنایا جائے جس کے لئے گورنمنٹ ہر قسم کی مدد دیسکتی ہے۔ کاشتکاروں کی امداد اور تقاوی کے لئے زمینداروں سے اپیل کیا گیا۔ ہز آنر کی مذکورہ بالا تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ تقریر کے بقیہ حصے اور دربار کی مزید کیفیت ہم آئندہ اشاعت میں درج کرینگے ٭

تاریخ اسلام

(۳۴)

بصرہ میں نسطورا راہب سے ملاقات کا واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر بصرہ پہنچے۔ اُس وقت آن کی عمر شریف پچیس سال کی تھی۔ جس زمانہ میں آپ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ بصرہ تشریف لائے تھے اس زمانہ میں بصرہ کے صومعہ میں بحیرا راہب رہتا تھا۔ اس سفر کے زمانہ میں ایک دوسرا راہب اس صومعہ میں قیام پذیر تھا جسکا نام نسطورا تھا اور بحیرا فوت ہو چکا تھا۔ جس وقت آنحضور صلعم بصرہ پہنچے بعد قافلہ اُترنے لگا تو آپ اونٹ سے اُتر کر ایک ایسے درخت کے نیچے جو بالکل خشک تھا تشریف فرما ہوئے۔ نسطورا اسوقت اپنے صومعہ کی چھت پر تھا۔ جس وقت اس نے دیکھا کہ اس درخت کے نیچے بجز نبی کے کوئی اور نہیں بیٹھ سکتا اور ایک شخص اُس کے نیچے بیٹھا ہوا ہے جس سے وہ بالکل سرسبز اور تر و تازہ ہو گیا ہے تو وہ حیرت کے عالم میں باہر نکلا اور صومعہ کو کھلا ہوا چھوڑ کر آنحضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ امر تصدیق کرنے کے لئے کہ درحقیقت آپ نبی ہیں یا نہیں اُس نے آپ کو لات و عزیٰ بتوں کی جھوٹی قسم دیکر آپ کا نام دریافت کیا۔ آپ نے بتوں کا نام سنکر جواب میں فرمایا کہ دور ہو اے بدبخت مجھے ان ناموں سے سخت نفرت ہے۔ نسطورا آپ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا ایک کتاب اُس کے ہاتھ میں تھی۔ کبھی وہ آپکا چہرہ مبارک دیکھتا تھا اور کبھی کتاب تھوڑی دیر کے بعد نسطورا نے کہا کہ اُس خدا کی قسم جس نے انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی کہ یہی نبی آخر الزماں ہے۔

آنحضور صلعم نے بصرہ میں مال کو فروخت کیا اور اس میں دوسرے تاجروں کی نسبت آپکو دگنا منافع ہوا۔ مال فروخت فرما کر آپ مکہ کی جانب روانہ ہوئے عین وقت مکہ پہنچے گرمیوں کا اور دوپہر کا وقت تھا خدیجہؓ اپنے بالاخانہ پر بیٹھی تھیں۔ انھوں نے دیکھا کہ دو شخص اونٹوں پر سوار آ رہے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے سر پر دو چہ نور سایہ کئے ہوئے ہیں اور اُس کے حیرت و تعجب رہے۔ جب آپ قریب آ گئے تو خدیجہؓ نے آپ کو شناخت کیا نو من آنحضور خزیمہ اور میسرہ غلام مکہ میں داخل ہوئے خزیمہ نے خدیجہؓ سے وہ تمام خرق عادات واقعات بیان کئے جو آنحضور صلعم سے دوران سفر میں ظاہر ہوئے تھے ان واقعات کے سُننے سے خدیجہؓ کے دل میں آپ سے نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔ حضرت محمد صلعم کو اس سفر میں جسقدر منافع ہوا وہ آپ خدیجہؓ سے لیکر ابو طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام نقد آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ابو طالب اس سے بیحد خوش ہوئے ٭

آپ کی توجہ کے قابل

خدا کا شکر ہے کہ جنوری ۱۹۱۵ء سے مدینہ حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے اور یہ صرف خدا کا فضل و کرم اور معاونین کی توجہ فرمائی کا نتیجہ ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں مدینہ تقریباً دگنا شائع ہونے لگا ہے لیکن ضرورت ہے کہ اُس کی اشاعت کو مزید ترقی دیجائے تاکہ جن جدید معارف کو ہم نے اسوقت

اپنے ذمہ لیکر مدینہ کو اعلیٰ و عمدہ بنانے کی کوشش کی ہے وہ توسیع اشاعت سے پورے ہو سکتے ہیں اس لئے حضرات معاونین سے عرض ہے کہ وہ توجہ فرماکر جدید خریدار بہم پہنچائیں۔ مدینہ کی امداد فرمائیں اگر آپ حضرات کی توجہ سے مدینہ کی اشاعت کافی تعداد میں ہوگئی تو ہم جلد مدینہ کو ہفتہ میں دو بار کر دیں گے۔ ورنہ کم از کم اتنا ضرور کریں گے کہ مدینہ کی مقررہ اشاعتوں کے درمیان میں ایک غیر معمولی ضمیمہ شائع کر دیا کریں گے۔ جس میں تازہ جنگی واقعات اور تاریخی خبریں درج کی جائیں گی اگر معاونین کی توجہ سے یہ ارادہ استقلال پذیر ہوا۔ اور ضمیمہ جاری ہو گیا تو ناظرین مدینہ جنگ کی تازہ بتازہ خبریں تقریباً تیسرے روز پڑھ سکیں گے اس ضمیمہ کی قیمت مع محصول ڈاک سالانہ ۱۲ اور ششماہی ۴ اور ہوگی اسکندوں کو عہ سیکڑہ مع محصول دیا جائیگا۔ قیمت ہر حال میں پیشگی لیجائے گی۔

شذرات

کوہ قاف کا ہنگامہ

معاصر سیاست بحوالہ ٹائمز رقمطراز ہے پیٹرو گراڈ کا نامہ نگار ۱۲ جنوری کو تحریر کرتا ہے کہ قفقاز کے حرب و حزب کے تفصیلی حالات روسی جریدہ نوور یمیا میں شائع ہوئے ہیں اس کا ملخص یہ ہے کہ وس لڑائی میں ترکوں نے ایک زبردست چال چلی تھی۔ اگر روسی سوقت کی اہمیت دیکھکر بازگشت نہ کریں تو پھر ان کو شکست فاش نصیب ہو۔ ترکوں کی گیارہویں آرمی کورنے روسی سپاہ کا مقابلہ کیا اور جنگ کرتی ہوئی روسی جیش کو ایک وسیع میدان میں لے گئی۔ نویں اور دسویں دستوں نے شمال سے غنیم کی فوج کو گھیرنا چاہا چونکہ روسیوں نے اپنی حدود سے قدم باہر نہیں نکالا دونوں ترکی دستوں کی جد و جہد بیکار ہوگئی اور ترکارگن کے مقام پر گیارہویں آرمی کارروسیوں سے مصروف نبرد ہوئی۔ قبل منہزم ہونے کے نویں اور دسویں آرمی کورس چاخر اور الکتی سے سرائے قمیش کی طرف بڑھ رہی تھیں اور اون کا ارادہ تھا کہ گیارہویں دستہ سے متحد ہو جائیں۔ نویں آرمی کارس اس لڑائی میں بالکل برباد ہوگئی اور دسویں کورس نے بھی شکست کھائی۔ ترک اس ہنگامہ میں اس سطوت اور دلیری کے ساتھ لڑے ہیں کہ جس سے محاربہ پلونا کی یاد تازہ ہوگئی۔ دسویں آرمی کورس کے تعاقب میں روسی سپاہ سے گیارہویں ترکی دستے کا سامنا ہوگیا یہ لڑائی زور و شور سے جاری ہے۔

ترک ایران میں

معاصر ہمدرد بحوالہ ٹائمز ۱۶ جنوری رقمطراز ہے:-

پیٹرو گراڈ ۱۴ جنوری۔ ولیعہد ایران بہت جلد طہران روانہ ہوں گے تاکہ شاہانہ جلوس کے ساتھ تبریز میں داخل ہوں۔ ان کے ہمراہ سردار نظام الملک بھی آئیں گے اور جلوس میں ۴۰۰ ایرانی سپاہی اور ۲۵۰ کاسک ہوں گے۔ راستہ میں مختلف جرگے شامل ہونے جائیں گے تاکہ تبریز پہونچتے پہونچتے ولیعہد کے ہمراہ تین ہزار سپاہیوں کا لشکر ہو۔

(موجودہ ولیعہد ایران شاہ کے چھوٹے بھائی ہیں جن کی عمر ۲۰ سال ہے چونکہ ابھی تک نوجوان شاہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس لئے ان کے بعد تخت چھوٹے بھائی کو رسم ایران کے موجب ملنا چاہئے۔ لیکن اگر شاہ کی اولاد نرینہ ہوگی تو پھر موجودہ ولیعہد ولیعہد نہیں رہ سکتے)

انور پاشا اور جرمن اخبارات

معاصر ہمدرد بحوالہ ٹائمز مورخہ ۱۵ جنوری لکھتا ہے کہ:-

"ایک نیم سرکاری تار کے حوالہ سے جو قسطنطنیہ سے آیا ہے جرمن اخبارات دمشق کے فوجی کمانڈر کی ایک اسپیچ کو شائع کرتے ہیں۔ اس اسپیچ سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو یقین کرتے ہیں کہ جرمنی نے ترکوں کو جنگ میں شریک ہونے پر مجبور کیا ترکی مقرر نے حاضرین کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ یہ خیال غلط ہے اور یہ کہ در اصل فرانس انگلستان اور روس اس لئے ترکی کے خلاف ہیں کہ اپنے مقبوضات میں شورش روکنے کے لئے ان کی خواہش ہے کہ اپنی مسلمان رعایا اور خلافت کے تعلقات کو ختم کر دیں۔

اخبار دوئش ٹیگس زائٹنگ میں کونٹ ریونٹلو نے ان کوششوں کا جواب شائع کیا ہے جو یہ ثابت کرنے کے لئے کیجاتی ہیں کہ انور پاشا کی پالیسی ترکون کے مفاد کے خلاف ہے وہ لکھتا ہے۔

انور پاشا سلطنت عثمانیہ کی قومی آزادی کے اصول کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ ان کے خلاف جو سازشیں کی جاتی ہیں ان کو وہ اپنی عزت افزائی تصور کر سکتے ہیں۔ اور ان کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا جرمن حلیف ان کے کام اور ان کی کوششوں کو بہت زیادہ پسندیدگی اور ہمدردی سے دیکھتا ہے۔ مغربی دول اور روس کی ان کوششوں سے جو وہ نفاق پیدا کرنے کی کرتے ہیں ہمارے بہادر حلیف ترک سمجھ جائیں گے کہ یہ دول ان کے راستہ میں مشکلات پیدا کرنے کو کسقدر ضروری سمجھتی ہیں تاکہ ترک علی آزادی کے درجہ تک نہ پہونچ سکیں یہ وہ راستہ ہے جسپر ترک حفاظت خود اختیاری کی ضرورت سے پورے عزم اور ہمت کے ساتھ اپنے حلیف کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں۔

مصر میں کامیابی

معاصر ہمدرد بحوالہ ٹائمز مورخہ ۱۵ جنوری رقمطراز ہے

"بہت سے شتر سواروں نے جو مصر میں برطانوی دخل کی فوج میں شامل تھے۔ ترکی ہراول کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

ترکی افواج

(ماخوذ از ایوننگ نیوز ۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

"ایوننگ نیوز" کے نمائندہ نے غیر جانبدار ملک کے ایک باشندے سے جو قسطنطنیہ سے لندن پہونچا ہے۔ ملاقات کرکے ترکی افواج کے متعلق ذیل کی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

قسطنطنیہ میں (یعنی شاخ زریں سے لیکر میڈیا یا مگ بحیرہ اسود میں) .... ساٹھ ہزار
خطوط شکجہ اور علاقہ ملحقہ میں .... تیس ہزار
ادریانوپل اور ضلع ملحقہ میں .... ایک لاکھ ساٹھ ہزار
بحیرہ مارمورا کے یورپین ساحل اور دردانیال کے یورپین قلعوں میں .... ساٹھ ہزار
باسفورس کے ایشیائی ساحل پر .... ساٹھ ہزار
دردانیال کے ایشیائی ساحل پر .... ساٹھ ہزار
قسطنطنیہ سے مشرقی ایشیائے کوچک۔ قفقاز اور مصر کو روانہ ہونیوالی فوج دسمبر تک .... تین لاکھ

میزان کل سات لاکھ تین ہزار

یہ اعداد لازمی طور پر اندازاً بیان کئے گئے ہیں ان میں وہ عثمانی فوج شامل نہیں جو قبل جنگ شام اور جنوبی و مشرقی ایشیائے کوچک میں موجود تھی۔

ایران میں جرمنی سازش

معلوم ہوتا ہے کہ جرمن ترکی کی تاج ایران کو بھی شریک جنگ کرنے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ برطانیہ سے لڑنے کے لئے وہ امریکہ اور ایران کو اغوا کر رہے ہیں۔ پیٹرو گراڈ کے محکمہ خبر رسانی کو ایک نامہ نگار نے بخارسٹ سے اطلاع دی ہے کہ قسطنطنیہ کے نامہ نگار ناقل ہیں۔ انجمن اتحاد و ترقی کے ارکان نے جوانان ایران کے ساتھ کئی مرتبہ مجلس شوریٰ گرم کی ہے ان کانفرنسوں کے انعقاد کا یہ منشا تھا کہ گورنمنٹ ایران بھی جھٹ لنگوٹ باندھ کر جنگی اکھاڑے میں کود پڑے اور روس و برطانیہ کے خلاف اعلان جنگ دیدے جرمن نوجوان ترکوں پر اسبات کا زور ڈال رہے ہیں کہ وہ جس طرح ممکن ہو گورنمنٹ طہران کو اپنا حلیف بنالیں جرمنی بہت کچھ زر و مال مع سامان حرب کے دولت ایران کو اس غرض سے دینے کے لئے تیار ہے کہ جنگ کی تیاری میں کوئی خامی نہ رہ جائے۔

طرابلس میں عربوں کا حملہ

(طرابلس ۱۲ فروری) ایک ہزار عربوں نے جو رائفلوں سے مسلح تھے منگل کی صبح کو وادی بجیم کے قریب کرنل گیولوزی کے دستے کے اونٹوں پر حملہ کر دیا۔ جسپر فریقین میں شام تک لڑائی ہوتی رہی۔ آخر عرب شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔ تین اطالوی افسر ہلاک اور لبیا اور ارٹیریا کے ۷۸ سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

ایک امریکن جہاز کی گرفتاری

امریکہ نے جو [illegible]

ترکی شکست کی تردید

ہمعصر ہمدرد بحوالہ "ٹائمز" ۱۴۔جنوری رقمطراز ہے کہ ۔ "قسطنطنیہ کا ایک ۱۰جنوری کا تار جو برلن کے وسیلہ سے ہم تک پہنچا ہے سب سے پہلا ترکی اعلان ہے۔ جو سرّی قمیش کی شکست کے متعلق شائع ہوا ہے۔ تار کا مضمون یہ ہے:۔

ترکی جنگی صدر مقام روسی اخبارات کی ان خبروں کی تردید کرتا ہے جو روسیوں کا ترکی فوج کو شکست دینے کا اعلان کرتی ہیں۔ ۹۔جنوری کو قفقاز کی فوج کا کمانڈر پہلے دو ہفتہ کی فوجی نقل وحرکت کے متعلق حسب ذیل لکھتا ہے۔ اول صف جنگ میں ... فوجوں نے ... کے پار ... مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ... اور ... کے قریب فوجی نقل وحرکت میں سخت برفباری اور ... کی وجہ سے توقف ہو گیا ہے۔ روسیوں کا دعوےٰ کہ ہم نے ترکوں کے ایک کمانڈر کو گرفتار کر لیا ہے غلط ہے۔ روسیوں کے ایک دستہ نے ایک ... کے ... میں زخمیوں کو لیجانے والے ایک ترکی دستہ پر حملہ کیا۔ اور ایک ترکی بریگیڈ کے مختار زخمی کمانڈر کو گرفتار کر لیا۔ اور زخمیوں اور ... کو مار ڈالا۔

مصر میں عام رائے

معاصر ہمدرد لکھتا ہے کہ :۔ اپنی ۱۲ جنوری کی اشاعت میں ہمعصر نیر ایسٹ نے اپنے مصری کارسپانڈنٹ کا ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں کارسپانڈنٹ مذکور مصر کے اخبارات کی رائے نقل کر کے مصریوں کی عام رائے کا اندازہ کرتا ہے۔ جن اخبارات کے اقتباس درج کئے گئے ہیں اون کی فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) المقطم۔ (۲) المصر (۳) الوطن (۴) البصیر۔ (۵) المؤید (۶) الجریدہ (۷) المحروسہ (۸) الوادی نیل (۹) الاحرام ۔۔ ان نو اخباروں کی رایوں کو پیش کرکے نیر ایسٹ کا نامہ نگار مصر کی عام رائے کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں تعجب ہے کہ اوس نے جتنے اخبارات کا حوالہ دیا ہے اون میں ایک ہی دو اسلامی اخبارات ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ مصر کے مسلم اخبارات کی عام رائے کا صحیح اندازہ ہوتا۔ اور یہ معلوم ہوتا کہ مصر میں ہر طبقہ و ہر مذہب کے لوگ حکومت کے اس تغیر کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں سوائے المقطم کے کوئی مصری اخبار نہیں آتا۔ اسلئے ہم وہاں کی عام رائے سے بالکل بے خبر ہیں کیا اچھا ہوتا کہ نیر ایسٹ کا مصری نامہ نگار مسلمانان مصر کی عام رائے کا بھی ایسی تفصیل و تشریح کے ساتھ ذکر کرتا۔ جیسا کہ اس نے غیر مسلم مصریوں کے متعلق کیا ہے۔

تبریز میں کیا ہو رہا ہے؟

معاصر حبل المتین کے نامہ نگار نے تبریز سے ایک چٹھی اپنے اخبار کے نام بھیجی ہے جسمیں تبریز کی صحیح کیفیت دکھائی گئی ہے چٹھی کا دلچسپ اقتباس درج کیا جاتا ہے۔

تبریز پر ترکی قبضہ ہوجانیکے بعد ایران کے اوس مطالبہ پر کہ ترکی اور روس اوس کے مقبوضات کو کیوں میدان جنگ بنا رہے ہیں اور ترکوں نے تبریز پر کیوں قبضہ کر لیا ہے ۔ ترکوں نے جواب دیا تھا کہ ہمارا مقصد تبریز پر قبضہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ ایران سے روسی افواج کو نکالدیا جائے۔ ملک گیری ہماری خواہش نہیں ہے بنا بریں جسوقت ولیعہد ایران تبریز ہو پہنچیں گے ترک اوسکو تبریز سپرد کر کے چلے جائینگے۔ یہ تمام خبریں رائٹر ایجنسی کے ذریعہ ہم تک پہنچ چکی ہیں۔ نامہ نگار حبل المتین ... کے متعلق لکھتا ہے کہ ہنوز تبریز میں کوئی مستقل ... ہو سکی ... ابھی تک یہاں نہیں پہونچے ... التوا ... سبب یہ ہے کہ روسی گورنمنٹ نے ایرانی گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ چونکہ آذربائیجان روس و ترکی کی رزمگاہ بن رہا ہے ... مکن ہے کہ ... سلطنت کے اوس حصہ میں آپ کے معاملات زیادہ نازک ہوجائیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تہران کے کارپردازان حکومت نے روسی گورنمنٹ کی مرضی کے خلاف نہیں کیا۔

میں گذشتہ خط میں ذکر کیا ہے کہ ترکی باقاعدہ و بےقاعدہ فوجوں اور روسی فوج کے مابین آذربائیجان کی سرحد پر جنگ ... ہوئے اور باوجود اسکے کہ ایران نے متخاصمین کو ... کی یادداشت پیش کی کہ ہر طور پر دونوں سلطنتیں اپنے کو اون نقصانات کا ذمہ وار بناتی ہیں جو ایران کو برداشت کرنے پڑینگے لیکن ... توجہ نہیں کی گئی اور فریقین میں سے کسی نے ایران کی غیر جانبداری کو ملحوظ رکھنے کا میلان ظاہر نہیں کیا ترکوں نے ... کی جانب پیشقدمی کی ہے۔ اور اون تمام روسیوں کو منتشر کر دیا ہے جو وہاں تھے۔ اسیطرح ترکوں نے مقام ... میں جو آذربائیجان کی سرحد پر ... کے قریب واقع ہے روسی فوج پر حملہ کیا اور روسیوں کو آذربائیجان کے اندر بھگا دیا۔ خوئی۔ ارمیا۔ اور ساماس کے نواح میں ترکوں نے چہرکت تک معقول ترقی کی ہے۔ ترکوں کی پیشقدمی کچھ تو باقاعدہ فوج کیوجہ سے میسر ہوئی ہے بلکہ اون سرحدی کردوں کی مدد سے ہوئی ہے جنہوں نے ترکوں کی ماتحتی ... کا ساتھ دیا ہے۔

شہر کے باشندوں میں بہت زیادہ گھبراہٹ ہے واقعہ یہ پیدا ہوگیا ہے کہ روسی اور ارمنی ... مخالف ہو رہے ہیں کہ روسی اونکی عورتوں کو قفقاز میں بھیج رہے ہیں۔ بہت سے ارمنی خاندانوں نے شہر کو چھوڑ دیا ہے کہا جاتا ہے کہ ترکی کُرد کسی مذہب کا پاس و لحاظ نہیں کرتے جسکا سبب وہ حکم بیان کیا جاتا ہے جو قسطنطنیہ سے شائع ہوا ہے جسکی بابت اطلاع ملی ہے کہ کُردوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔

ایک قابل اعتماد عینی شاہد کا بیان ہے کہ جسوقت ترکی کُرد ارومیا میں آئے ہیں تو میں نے سات جرمن افسروں کو ترکی لباس میں دیکھا جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے اور اسی حیلہ سے ترکی کُردوں کی ہمدردی حاصل کرتے تھے ترکی کُرد اون کا بڑا ادب کرتے ہیں اس لئے کہ وہ نو مسلم ہیں سنا گیا ہے کہ ایک جرمن افسر جو ارومیا کی جنگ میں زخمی ہوا تھا کُردوں نے اوسکا جنازہ بڑی احترام کیساتھ اٹھایا اور اسلامی قبرستان میں اوسے دفن کیا۔

مصر میں خلیفۂ مجہول

معاصر ہمدرد لکھتا ہے کہ "جدید سلطان مصر کے عہد میں جو خطبہ پڑھا جایا کریگا اوس کے اصل الفاظ ہم پہلے درج کر چکے ہیں۔ نیر ایسٹ کا مصری نامہ نگار ۸۔دسمبر کو اپنے مراسلہ میں لکھتا ہے کہ نئے خطبہ میں سلطان ٹرکی کا نام نہ صریحاً نہ احیاناً شامل کیا گیا ہے۔ دعائیں تمام برکتیں نئے سلطان مصر کے لئے مانگی گئی ہیں۔ اور بغیر نام لئے خلیفہ اسلام کا بھی چلتے چلتے ذرا سا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جنکی نسبت دعا مانگی گئی ہے کہ "خدا کی حفاظت میں رہے"

آپ بتائے کہ ہم اُن لوگوں کی عقل پر خندہ زن ہوں جنھوں نے یہ خطبہ مرتب کیا ہوگا یا نیر ایسٹ کے مصری کارسپانڈنٹ کے عجیب وغریب طرز بیان کی داد دیں؟ جس خلیفۂ اسلام کا "بغیر نام لئے" مصری خطبہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ ایک عجیب قسم کا خلیفہ ہوگا جسکو سوائے خطبہ کا مسودہ کرنے والوں کے کوئی نہیں جانتا۔ ایسا تو نہیں کہ آئندہ خانہ پُری کے لئے نام کی جگہ خالی چھوڑی گئی ہو۔ تاکہ جب وقت آئے تو کوئی مناسب نام چسپاں کر دیا جائے ! یہ نامعلوم الاسم خلیفہ معلوم نہیں کہ ہنوز عالم خیال ہی میں ہے یا عالم وجود میں جلوہ گر ہو چکا ہے۔ لیکن ہنوز نقاب پوش ہے۔ ہم منتظر ہیں کہ کوئی اللہ کا بندہ اس نامعلوم الاسم خلیفہ کا پتہ بتائے۔

مصر کی فوجی طاقت

بقول معاصر ہمدرد کوئی نہیں بتا سکتا کہ اسوقت مصر کی فوجی طاقت کیا ہے اور کتنی ہے۔ اس لئے کہ افواج کی نقل وحرکت کا کوئی علم نہیں اور نہیں معلوم کہ دوران جنگ میں کس قدر فوج وہاں جمع کر دی گئی ہے۔ پہلے برطانوی دخل کے کل ۷۰۰۰ سپاہی مصر میں رہتے تھے۔ جن کے اخراجات کا بار مصر پر تھا۔ جسکے خزانہ سے ۱۵۰۰۰۰ پونڈ یعنی ساڑھے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ "دخل" کی فوج کے لئے دیا جاتا تھا۔ خاص مصر کی فوج اس کے علاوہ تھی۔ جسکی تعداد زیادہ سے زیادہ ستر ہزار کہی جاتی ہے۔ اس طرح گویا مصر کی مجموعی فوجی طاقت جو بیس پچیس ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن دوران جنگ میں کناڈا اور آسٹریلیا کی فوجیں بھی وہاں پہنچ چکی ہیں گوکہ اون کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہے۔ علاوہ بریں ہندوستانی فوج کا بھی ایک معقول حصہ وہاں موجود ہے بہرحال کوئی صحیح تخمینہ تو کیا ہی نہیں جا سکتا البتہ قیاساً اور اندازاً مصر کی فوجی طاقت اسوقت ۸۰ ہزار کے قریب ہوگی۔ لیکن یہ اندازہ قابل وثوق نہیں ہے۔

کیا کھویا اور کیا پایا

ٹائمز آف سیون کا لندنی نامہ نگار لکھتا ہے کہ چھ مہینہ کی جنگ کے بعد روسیوں نے آسٹریا کی ۳۰ ہزار مربع میل پر قبضہ کیا اور پروشیا جرمنی کی ... ہزار مربع میل زمین پر اس کا قبضہ ہے۔

فرانس بلجیم۔ اور لکسمبرگ میں جرمنی کے ... ہزار مربع میل زمین ہے اور پولینڈ میں آپ نے ... ہزار مربع ...

افغانستان کی غیر جنبہ داری

معزز معصر سراج الاخبار کابل اپنی تازہ اشاعت میں غیر جنبہ دار سلطنتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہم

اسوقت تین سلطنتیں غیر جنبہ دار ہیں۔ یعنی ایران اور افغانستان۔ ان تین غیر جنبہ دار سلطنتوں میں سے ایران نے اپنی بے طرفی کا اعلان کر دیا ہے لیکن چونکہ ترک۔ روس اور انگریز اوس کی سرحد کے بہت قریب جنگ کر رہے ہیں۔ اس لئے دولت ایران کی بے طرفی بہت زیادہ خطرہ میں ہے۔ بے طرفی کا قایم رکھنا اوسی وقت ممکن ہوتا ہے جبکہ ہاتھ میں قوت ہو اور سرحد کے استحکامات بدرجہ اکمل ہوں۔ لیکن اگر ... تو عثمانی فوجیں آذربائیجان کی راہ سے قفقاز پر۔ روسی فوجیں ایران کے راستہ سے عثمانی اناطولیہ پر۔ عثمانی فوجیں ہرات ... کے راستہ سے بلوچستان پر یا انگریزی راستہ سے عراق و عجم پر ہجوم کریں تو اون کو کس طرح روکا جائیگا۔

معصر مذکور اسی سلسلہ میں افغانستان کی غیر جنبہ داری کا ذکر کرتا ہے اور اوس کے الفاظ غور کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہیں وہ کہتا ہے کہ:۔

افغانستان سب طرف سے اور اپنی بے طرفی میں مداخلت کا کوئی خطرہ نہیں رکھتا۔ دائرہ میدان جنگ سے بھی بہت دور ہے۔ روس اور انگلستان نے چونکہ اب دوستی کر لی ہے اس لئے افغانستان دونوں طرف کی سرحدوں سے کمال مطمئن ہے لیکن اگر ایران جنگ میں شریک ہو گیا یا یہ کہ فریقین جنگ نے ایران کو اپنا جولانگاہ بنایا۔ اگر بالفرض والتقدیر دولت علیہ عثمانیہ قفقاز سے براہ مرو یا سواحل خلیج فارس سے بلوچستان کے قریب آ گئے تو البتہ حالات دوسرا رنگ اختیار کریں گے۔ کیونکہ پھر تو دائرہ جنگ افغانستان کی حدود سے نزدیک ہو جائیگا اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ جنگ عالمگیر یا آتش جہان سوز روز بروز بلحظہ بلحظہ اپنے دائرہ شعلہ افروزی کو وسعت دے رہی ہے اور ایک جنگل کی طرح جس کے ایک طرف آگ لگ کر ہر طرف جنگل میں سرایت کر جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ کسی طرف سے اس آگ کا کوئی خاموش کرنے والا نظر نہیں آتا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے"

سراج الاخبار کے یہ فقرات حقیقت میں نہایت اہم اور یاد رکھنے کے قابل ہیں کیونکہ ان الفاظ سے افغانستان کی غیر جنبہ داری پر زیادہ صاف روشنی پڑتی ہے۔ (ہمدرد)

حضور والیسرائے کی تشریف بری ایشیائی ٹرکی میں

ہز ایکسلنسی حضور والیسرائے اپنے اسٹاف (اہلکار) کے ہمراہ ۲ جنوری کو خلیج فارس کے سرے پر بمقام کویت رونق افروز ہوئے۔ دوسرے روز ملوف نے شیخ کویت کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عطا فرمایا اور شیخ بحرین کے صاحبزادہ کو سی۔ آئی۔ ای دی گئی۔

۴۔ فروری کو جزیرہ آبادان میں حضور والیسرائے نے اینگلو پرشین آئل کمپنی (انگریزی و ایرانی تیل کمپنی) کے منیجر کو حالات کی جنگی کارروائیوں کے دوران میں اُن کی خدمات کے صلہ میں ایک تمغہ عطا کی۔

۴۔ فروری کو حضور والیسرائے نے اپنا دورہ اون کشتیوں سے گذر کر ہوئے کہ جن کو ترکوں نے نہر کے راستہ کو ... روکنے کی غرض سے غرق آب کر دیا تھا دریا کے اوپر کی جانب جاری رکھا۔ ... روز شیخ محمرہ کو ... آئی کا خطاب عطا فرمایا۔ حضور والیسرائے بمقام بصرہ رونق افروز ہوئے۔ ... ہندوستانی بہادر ... آ... کی ... ملاقات انگریزی ... اور ... کا استقبال انڈیا پلیس نے کیا۔ حضور والیسرائے نے فرمایا کہ ہماری فوجوں نے بصرہ پر قبضہ کر لینے سے انتظام سے متعلق بہت سے سوالات پیدا ہوئے ہیں جن پر چند لوگوں ... جانے لیڈر ... ہے۔ مرصوف بذات خاص مقامی حالت کو بخوبی دریافت کرنے کی غرض سے آئے ہیں تاکہ ذاتی طور سے معلوم کر سکیں کہ باشندگان کی عام خوشحالی۔ اچھی گورنمنٹ اور حفاظت کے لئے کیا کیا تدابیر عمل میں لائی جانی چاہئیں۔ موصوف نے بیان کیا کہ برطانیہ اعظم بلا ان بڑی طاقتوں سے پورے طور پر صلاح و مشورہ کئے جو اوس کے حلیف ہیں آیندہ کے لئے تجویز نہیں پیش کر سکتی

حضور والیسرائے نے اس کے بعد انگریزی اور ہندوستانی ہسپتالوں کا معاینہ فرمایا اور بہت سے بیمار اور مجروحین سے گفتگو کی۔

سلطان المعظم کی تقریر پارلیمنٹ میں

سلطان المعظم حضرت محمد خامس نے پارلیمنٹ میں مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

"ہم اندرون ملک میں بہترین طرز پر اصلاحات میں ایک تازہ جان ڈالنے میں مصروف تھے کہ یکایک یہ نازک حالت پیدا ہوگئی۔ ہماری گورنمنٹ کا عزم مصمم تھا کہ شدت سے غیر جانبداری قایم رکھے۔ لیکن ہمارے بیڑے پر بحر اسود میں روسی بیڑہ نے حملہ کیا۔ اس کے بعد انگلستان اور فرانس نے ہماری سرحدوں پر افواج بھیجکر واقعی مخاصمت شروع کر دی۔ اس لئے میں نے اعلان جنگ کر دیا۔ ان دول نے ہمکو مجبور کیا کہ ہم اوس تباہ کن پالیسی کا مقابلہ مسلح طاقت سے کریں جسکو ہر وقت انگلستان روس اور فرانس نے عالم اسلامی کے خلاف اختیار کر رکھی تھی۔ اور جس نے مذہبی ایذارسانی کی حیثیت قبول کر لی تھی۔ بموجب فتوؤں کے میں نے تمام مسلمانوں کو ان دول اور ان سب کے خلاف جو انکی اعانت کریں جہاد کے لئے دعوت دی۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری بری اور بحری فوجیں ایشیا اور افریقہ میں ان فتوحات میں جو جرمنی اور آسٹریا ہنگری کو حاصل ہوئی ہیں۔ تازہ فتوحات کا اضافہ کریں گی۔ ان خاص مراعات سے جنہیں اب تک ہماری گورنمنٹ نے غیر حکومتوں کو عطا کر رکھا تھا۔ ایسی شکل اختیار کر لی تھی جو ہمارے اوسی حق شاہی کے لئے مہلک تھی جو ہمارے قرار دادوں میں مذکور تھا۔ میں اطمینان کیساتھ یہ بیان کر سکتا ہوں کہ اون دول کے ساتھ جنہوں نے عام جنگ میں شرکت نہیں کی ہے۔ بالخصوص ہمارے ہمسایہ بلغاریہ کے ساتھ ہمارے تعلقات مخلصانہ اور دوستانہ ہیں۔" (مارننگ پوسٹ)

انوکھا اعلان

لندن ۲ فروری۔ برلن کے اخبار "سینڈز برگ" میں ایک اعلان شائع ہوا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ برٹش اور آئرلینڈ کا سمندر ... کل ... کے ... ذیل کی باتوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(۱) ۱۸ فروری سے یہ دشمن کے تجارتی جہاز تلف کر دیئے جائیں گے۔ اور ... جہاز کی جانوں کا بھی بعض اوقات خیال نہ رکھا جائے گا۔

(۲) غیر جانبدار سلطنتوں کے جہازوں کو بھی اکثر صدمہ پہونچے گا کیونکہ جنگی جد وجہد میں اتفاقی حادثات سے ان جہازوں کو محفوظ رہنا مشکل ہے۔

(۳) شٹ لینڈ کے تمام جنوبی حصہ میں اور بحر شمالی کے مشرقی خطہ میں اور ہالینڈ کے ارد گرد ۳۰ میل تک تجارت کرنے کی اجازت ہے۔

واشنگٹن کا تار ناقل ہے کہ کاونٹ برنسٹارف سفیر جرمنی متعینہ امریکہ نے اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کو مطلع کیا ہے کہ امریکن جہازات کو ساحل فرانس سے حذر کرنا چاہئے۔

ڈچ اخبار "ہینڈلز بلاڈ" رقمطراز ہے کہ ہیگ میں ایک غیر معمولی مجلس کا بیٹھنا صرف اس غرض سے ہوا کہ جرمنی امیر البحر کے اعلان پر غور و خوض کیا جائے۔

نہر سوئیز کا حادثہ

میجر جنرل ڈبلیوڈگلاس جنرل آفیسر کمانڈنگ مشرقی لنکاشائر ٹیریٹوریل ڈویژن نے قاہرہ سے ایک مانچسٹر کے نامہ نگار کو لکھا ہے کہ میں نہایت افسوس سے اطلاع دیتا ہوں کہ لفٹننٹ ڈ ... ن کمیشنڈ افسر۔ اور ایک فیلڈ کمپنی آر۔ ای کے سپاہی ۱۰۔ دسمبر کو نہر سوئیز میں غرق ہو گئے۔ جس جہاز پر وہ سوار تھے۔ اس کا بوائلر پھٹ گیا۔ اسوقت یہ لوگ نہر کے مقامات مدافعت پر کام کر رہے تھے۔ دونوں فیلڈ کمپنیوں نے اس جگہ نہایت اعلیٰ طور پر کام کیا تھا۔ اور سر جان میکسول اور دیگر افسروں کی جنگی زیر نگاہ وہ کام کرتے تھے خوشنودی حاصل کی تھی۔ (یہ واضح نہیں ہوا کہ اس جہاز کا بوائلر کس صدمہ سے پھٹا)

مصری مہم

لندن کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار قاہرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ بدھ کے روز نہر پر ۱۲ گھنٹے نبرد آزمائی کے بعد ترکوں کو یہ بات معلوم ہو گئی ہو گی کہ ملک مصر پر عساکر عثمانیہ کی جد وجہد بالکل فضول اور لاحاصل ہے۔ پورے ۱۲ ہزار ترک تین مقامات پر مصروف نبرد تھے انکو تینوں مقاموں پر شکست ہوئی اور سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ نہر جہازوں کی آمد و رفت کر

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

(از ہمدرد)

ایران میں ترکوں اور روسیوں کی مڈھ بھیڑ

مہ صفر سراج الاخبار کابل مورخہ ۱۵ صفر ۱۳۳۳ھ اخبار "ارشاد" طہران سے نقل کرتا ہے کہ سفیر ٹرکی نے ۲ تشرین ثانی ۱۳۳۲ھ کو مشتہر کیا ہے کہ انگریزی فوج نے دوبارہ عقبہ میں لنگر اتارنا چاہا لیکن ترکی فوج نے مقامی قبائل کی مدد سے انگریزی فوج کو پسپا کر دیا۔ اور ایک افسر انگریزی سپاہ کا مقتول ہوا۔ ترکوں کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ۸ تشرین ثانی ۱۳۳۲ھ کو مشتہر کیا گیا ہے کہ جس وقت ٹرکی فوج حوالی کاغزمان (ناظر) میں جمع ہو گئی۔ تو اوس کے مقدمۃ الجیش نے روس کی فوری لائن پر حملہ کیا اور روسی ... بعد ... مغلوب و مجبور ہو کے پسپا ہو گئے اور ان کے استحکامات ترکوں کے قبضہ میں آ گئے۔

۹ تشرین ثانی۔ باوجودیکہ ... برف بہت تھی۔ مگر ترکی فوج قفقاز کی طرف بڑھی۔

بحیرہ اسود میں ترکوں اور روسیوں کا معرکہ

ایمسٹرڈم۔ تازہ ترین ترکی سرکاری رپورٹ سے اطلاع ملی ہے کہ بحیرہ اسود میں دو ترکی اور ۱۷ روسی جہازوں کا مقابلہ ہوا۔ تفصیل نہیں بتائی گئی۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ ترکی جہاز تعداد میں بہت کم تھے مگر دشمن ان کو نقصان پہونچانے میں کامیاب نہیں ہوا۔

قفقاز کے مسلمان ترکوں کی اعانت میں

برلن کے فوجی حلقوں میں ترکی کی حالت قفقاز میں بہت اچھی خیال کی جاتی ہے۔ قفقاز کے کثیر التعداد مسلمانوں کے ترکی فوج میں شریک ہونے کی وجہ سے ترک کامیاب ہو رہے ہیں۔ (ٹائمز ۶ جنوری)

البانیہ میں اٹلی کی طرز عمل پر آسٹروی اخبارات کا خیال

روم۔ وائنا کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار "زیٹ" نے ویلونا پر اطالوی فوجوں کے قبضہ پر ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ اٹلی کے خلاف دھمکانے والا لہجہ اختیار کرتا ہے "زیٹ" لکھتا ہے کہ ویلونا کا قبضہ عارضی ہے۔ جنگ کے بعد جرمنی اور آسٹریا البانیہ کے معاملہ کو اس طرح طے کر دیں گے کہ پھر عارضی انتظامات کی۔ ویلونا میں ضرورت رہے گی نہ کہیں اور۔ (مانچسٹر گارڈین ۷ جنوری)

قفقاز میں ترکوں اور روسیوں کا مقابلہ

ایمسٹرڈم۔ ترکی صدر مقام سے ایمسٹرڈم میں بذریعہ تار ایک طویل اور مفصل رپورٹ پہنچی ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہلدی فوج کے ۶ جنوری کو ارغان لے لیا۔ (ارغان روسی ملک میں قارص سے گوشۂ شمال و مغرب میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے) اس کے بعد ایک سخت معرکہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔ جس میں شام کے قریب روسی بھاگ نکلے۔ پریس ایسوسی ایشن کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس رپورٹ میں روسیوں کی بیرحمی کے لمبے چوڑے قصے بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ انہوں نے غیر مسلح مردوں اور عورتوں کے کرچیں بھونکیں۔ اور ارغان چھوڑنے سے پہلے ان کی آنکھیں نکال لیں۔ رپورٹ بیان کرتی ہے کہ ہماری فوج نے جس کے ساتھ ایرانی برگیڈ بھی تھے تبریز سے ۸۰ میل پر مقام میاں دو آب کے قریب چار ہزار روسیوں کو پوری شکست دی جن کے پاس دس سے زیادہ توپیں تھیں۔ روسیوں کے چار سو آدمی مارے گئے۔ اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ان کی چھ توپیں ضائع ہوئیں۔ (مانچسٹر گارڈین ۱۲ جنوری)

ترکوں کی فتح

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ سال نو کو سخت جنگ کے بعد ترکی فوجوں کو مقام ساری قامش (ساری کمیش) پر پوری فتح حاصل ہوئی۔ بڑے دن کے بعد سے ترکی طرف سے ۲۰۰۰ روسی معہ ۸ ... توپوں ۱۳ مشین گن اور سامان گولہ بارود وغیرہ کے گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ... سے ۵۰ کیلو میٹر گوشہ شمال و مشرق میں بلغاریوں سے جن کے ساتھ ایرانی شامل تھے اور روسیوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ روسیوں کے ۲۰۰ سپاہی مارے گئے اور ۶ توپیں چھین لی گئیں۔ روسیوں نے حافہ پر فوج اتارنی چاہی تھی۔ مگر گولہ باری سے روک دیا گیا۔

سرائے قمیش پر ترکوں کی فتح

ایمسٹرڈم ۴ جنوری قسطنطنیہ کا سرکاری اعلان بیان کرتا ہے کہ ترکی افواج نے سرائے قمیش پر بڑھی ہے۔ ... کے بعد فیصلہ کن فتح حاصل کی ہے۔ اور ۲۵ دسمبر سے اب تک ترکوں نے ۸ ہزار قیدی ۸ توپیں ۱۴ تیز کار توپیں اور بہت سامان جنگ اور آلات حرب گرفتار کئے ہیں۔ سرائے قمیش اور قارص کے درمیان ترکوں نے دو فوجی ٹرینیں گرفتار کر لیں۔ اور ریلوے کو برباد کر دیا۔

اون ترکی فوجوں نے جو زیادہ شمال کی سمت میں لڑ رہی ہیں۔ مزید کامیابی حاصل کی ہے۔ ترکی فوجوں نے روسی سرحد میں تاشکرت سے بڑھ کر روسیوں کی ایک بٹالین پر حملہ کیا۔ چار سو روسی زخمی ہوئے۔ دو سو مارے۔ اور باقی منتشر ہو گئے۔ (مانچسٹر گارڈین ۵ جنوری)

عبور صحرا کے انتظامات

ایتھنز ۸ جنوری۔ بیروت کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ غیر ملکی باشندے دمشق کو جلا وطن کر دئے گئے ہیں۔ اور دو انگریز جنہوں نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔ زنجیروں میں باندھکر پہنچائے گئے ہیں۔ آٹھواں ترکی جیش دمشق سے مصر کی سرحد کی جانب روانہ ہو گیا ہے۔ اس فوج میں ۱۲۰ جرمن افسر ہیں۔ صحرائے سینا کو عبور کرنے کے لئے چھ ہزار نئے اونٹ خرید لئے گئے ہیں۔ (ٹائمز ۱۱ جنوری)

سرویا پر جدید حملہ کی تیاریاں

وینس ۹ جنوری۔ بوڈاپسٹ کے تار بیان کرتے ہیں کہ سرویا پر جدید حملے کی تیاریاں نہایت سرعت کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ آرک ڈیوک ایوجن بذات خود انتظامات کر رہا ہے۔ اور فوج میں جا کر اون کی ہمتیں بڑھا رہا ہے۔ مشرقی رزمگاہ کی ناموافق خبروں سے وائنا میں مایوسی کی حالت پیدا ہو رہی ہے۔ (ریوٹر)

سرویا کا محکمہ خبر رسانی نیش سے اطلاع دیتا ہے کہ آسٹرویوں نے پانسو کے قریب مورچہ بندی شروع کر دی ہے اس غرض سے کہ مورچہ بندی میں خلل نہ واقع ہو غنیم سرویا کے قیدیوں سے کام لے رہا ہے اور انہیں سرولی توپوں کے سامنے رکھے ہوئے ہے۔ (ٹائمز ۱۱ جنوری)

البانیہ میں سخت بغاوت

نیویارک ہرلڈ کا نامہ نگار متعینہ ایتھنز بیان کرتا ہے کہ البانیا میں صورت حالات بہت خطرناک ہو گئی ہے اور انقلابی تحریک زبردست ہوتی جاتی ہے۔ البانیہ کا تقریباً تمام مشرقی حصہ باغیوں کے ہاتھ میں ہے۔ دورزو پر فی الحال اسد پاشا کا قبضہ ہے لیکن اس پر باغیوں کا قبضہ ہوا چاہتا ہے اور وہاں محاصرہ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ افواہ تو یہ ہے کہ مرات اور دورزو پر قبضہ ہو گیا۔ لیکن ابھی اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

انقلابی دیوندا پر جو سرویا کے ملک میں ہے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شورش نوجوان ترکوں کی تحریک سے شروع ہوئی ہے پہلے معرکہ میں جو گذشتہ اتوار کو ہوا اسد پاشا کی فوج نے باغیوں سے سخت شکست کھائی اور اس کو پسپا ہونا پڑا۔ اسد پاشا البانیا کے مسلمانوں کا لیڈر تھا اور آسٹریا رومن کیتھلک فرقہ کے لوگوں کا مدد و معاون تھا لیکن اب چونکہ اسد پاشا البانیا کو غیر جنبہ دار رکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے ٹرکی اور آسٹریا دونوں اس کے مخالف ہیں۔ یہ دونوں البانیہ کے مسلمانوں کو سرویا اور مانٹی نگرو کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔ باغیوں نے اسد پاشا کے مقرر کردہ افسروں کو برطرف کر دیا۔ اور کتا جا میں اس کے مکان کو آگ لگا دی۔ اٹلی جو اپنے آپ کو البانیا کا سرپرست سمجھتا ہے۔ اور کچھ دن ہوئے کہ اس نے اسد پاشا کے خلاف شورش رفع کرنے کے لئے اپنی فوجیں مقام ویلونا پر اوتار دی ہیں چونکہ البانیا کو جنگ سے علیحدہ رکھنے کی جو کوشش وہ کر رہا ہے۔ اس میں آسٹریا اور ٹرکی کی تحریک مداخلت کرتی ہے۔ اس لئے اٹلی کا طرز عمل جرمنی کے مقاصد کے خلاف ہے۔ البانیا کی مشکلات گو کہ بجائے خود غیر اہم ہیں لیکن اون سے بہت اہم نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اب دیکھنا ہے کہ اٹلی اس موقع پر کیا کرتا ہے۔

(ڈیلی نیوز ۵ جنوری)

جرمنی اور ٹرکی

قسطنطنیہ کی ایک خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ فیلڈ مارشل فان ڈر گولٹز نے ایک ملاقات میں بیان کیا کہ اس وقت سے جبکہ وہ پہلے قسطنطنیہ آئے تھے۔ اب ترکی فوج نے بہت ترقی کر لی ہے۔ لیکن اسکو ابھی اور ترقی کرنی چاہئے تاکہ وہ ٹرکی کی پوری خدمت کر سکے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جرمنوں

اور ترکوں کا اتحاد ٹرکی فوج کی اپنی پہلی طاقت اور شہرت حاصل کرنیکا باعث ہوگا۔ جرمنوں کے لئے سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ ترکوں کی دوستانہ خدمت کرنے کے قایل ہیں۔ وسط یورپ کی دول اور ٹرکی کے درمیان فوجی اتحاد قیام امن کا بہت بڑا ضامن ہے۔ آخر میں فیلڈ مارشل مذکور نے کہا کہ جرمنی کی فوج بہت طاقتور ہے اور جرمنی اسوقت اسوقت تلک شکست نہ مانے گا جب تک کہ اس کا آخری سپاہی باقی ہے۔

(ڈیلی شیبزن ۵۔جنوری)

مصر اور سلطنت عثمانیہ کی ڈاک

مصر سلطنت عثمانیہ اور بلاد عرب کے درمیان جو ڈاک کے تعلقات تھے وہ سب منقطع ہو گئے ہیں اور مصری محکمہ ڈاک نے کسی قسم کی تحریک کو جو گورنمنٹ ٹرکی کے نام ہو قبول نہ کرنیکا ... مصر سے ولایتی ڈاک پہلے بندرگاہ سعید کو جاتی ہے۔ اور پھر وہاں سے مالٹا اور مارسلز ہوتی ہوئی لندن پہونچتی ہے۔

بحر اسود میں جنگی جد و جہد

ایمسٹرڈم کا تار نافل ہے کہ ترکی سرکاری رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ بحر اسود میں دو ترکی اور دو روسی جہازوں کی مڈبھیڑ ہوئی وہاں جنگ کے تفصیلی حالات نہیں معلوم ہوئے مگر بیان کیا جاتا ہے کہ باوجود اس قلت اور کثرت کے روسی جہازات ترکی جہازوں کا بال نہ بیکا کرسکے۔

(مانچسٹر گارڈین ۷ جنوری)

سٹنجی پر ہوائی بم

سٹنجی۔ ۹۔جنوری۔ ایک آسٹروی ایروپلین آج سٹنجی کے اوپر اڑتا ہوا نظر آیا۔ اور اوس نے دو بم پھینکے۔ جن میں سے ایک نہیں پھٹا اور دوسرے نے ایک دوکان کو تباہ کر دیا۔ دونوں بم ہسپتال کے قریب گرے۔ جو اصلی نشانہ معلوم ہوتا تھا کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا (رویٹر)

مصری مہم کیلئے جرمن تیاریاں

پروفیسر جیخ نے جو حال ہیں قسطنطنیہ سے واپس آئے ہیں گذشتہ ہفتہ میں جرمن ایشیاٹک سوسائٹی کے سامنے ایک لکچر دیا اونہوں نے بیان کیا کہ جرمن اور ترک زندگی اور موت کے لئے متفق ہیں اس لئے کہ روسی اور برطانوی ارادوں کے مقابلہ میں ٹرکی صرف جرمنی کے ذریعہ سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ یہ مقابلہ اس کے جرمنی اسبات کو تسلیم کرتا ہے کہ قسطنطنیہ اگر روسیوں کے ہاتھ میں گیا تو اس کی ان تمام مفادی کوششوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ جو ان اصطلاحی الفاظ میں بیان کی جاسکتی ہیں۔ بحیرہ شمالی۔ بغداد اور بحر ہند یورپی صوبوں کے نکل جانے کی وجہ سے ٹرکی کو در اصل فائدہ پہونچا ہے۔ جو اپنی کوششوں کو اپنے لئے واقعی اور اہم مقاصد کے حاصل کرنے میں نہیں صرف کرسکتا تھا۔ فیصلہ کن جنگی کامیابی کی توقع فوراً نہیں کی جاسکتی

ہے۔ مصر اور نہر سویز کی مہم ابھی ابتدائی حالت میں ہے لیکن اسکی تکمیل پوری قوت کے ساتھ کی جائے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو جرمن فوجوں کی اعانت سے کیجائیگی

(ٹائمز ۱۴۔جنوری)

مصر کی جانب ترکی پیشقدمی

قاہرہ۔ ۱۲۔جنوری۔ محکمہ خبر رسانی حسب ذیل اطلاع ایک قابل وثوق ذریعہ سے شائع کرتا ہے:-

آخری خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن اور ترکی افسر جو ان فوجوں کی کمان کر رہے ہیں جو جنوبی شام میں مجتمع ہوئی ہیں ابتک مصر پر حملہ کرنے کی تدابیر کو عمل کر رہے ہیں۔ ترکی فوجوں کا اجتماع اگرچہ بالکل نہیں تو قریب قریب مکمل ہو گیا ہے۔ اور جو سامان ایشیائے شام کے بدقسمت لوگوں سے بغیر قیمت کے حاصل کیا گیا ہے مہم کے لئے کافی معلوم ہوتا ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ ترکی کمک نذر خائف ہو رہے ہیں اور قسطنطنیہ سے اور قواعد دان فوج طلب کر رہے ہیں۔ لیکن ترکی گورنمنٹ یورپ کے خطرات اور قفقاز کی مشکلات کی وجہ سے بمشکل ان فوجوں کو روانہ کرسکتی ہے۔ لیکن غالباً یہ خیال کہ ایک فیصلہ کن حملہ کرکے اپنی گذشتہ شہرت کو حاصل کرلیں۔ اور یہ سبب بھی کہ ایک ایسی مہم کو زیادہ عرصہ تک ملتوی رکھنا ناممکن ہے جس کے لئے اتنی وسیع اور گران قیمت تیاریاں کی گئی ہیں۔ زیادہ محتاط مشوروں پر غالب آئیگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جنوب کی طرف کسی قدر کمک روانہ بھی ہو چکی ہے اور شاید کوچ اس وقت تک ملتوی رہے۔ جبتک کہ کمک نہ پہونچ جائے۔ لیکن انگریزی فوجی حکام کی یہ رائے ہے کہ اگر حملہ ہوا تو زیادہ تعویق اس میں نہیں ہوگی۔

جو تعداد کہ جرمن مصر میں لا سکتے ہیں غالباً بڑی ہوگی اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر وہ نہر کے اندر آجائینگے تو وہ مستحکم طور پر گھسنے کی کوشش کرینگے۔ اگرچہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ترک جم کر لڑیں گے۔ لیکن عرب اور شام کی فوجیں جنکا تناسب فوج میں زیادہ ہے بد دل ہیں۔ اور شام سے ترکوں کو نکالدینے کے زیادہ خواہشمند ہیں۔ بمقابلہ اس کے کہ مصر پر ان کا قبضہ کرائیں۔

جرمن ماتحتی کی ایک مہم کا نتیجہ حال میں دو ترکی جیش کی بربادی ہو چکا ہے اور ان جیشوں میں وہ دو ڈویژن بھی شامل تھیں جنہوں نے تسلیہ میں امتیاز حاصل کیا تھا۔ ان منتخب اناطولوی فوج کے باقیماندہ لوگ اب منتشر پھر رہے ہیں اور قفقاز کے برف پوش مقامات میں روسی تعاقب سے بھاگنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن جرمن ترکوں کی مصیبت کی وجہ سے رکنا پسند نہیں کرتے ترکوں کے لئے فتوحات کا حاصل کرنا انکا مقصد نہیں ہے بلکہ بلجیم میں جرمنوں کی کمزور صف کی جانب سے انگریزوں کو دوسری طرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔

(ٹائمز ۱۴ جنوری)

جذباتِ اکبر

ہر قدم کہتا ہے تو آیا ہے جانے کے لئے
منزلِ ہستی نہیں ہے دل لگانے کے لئے

کیا مجھے خوش آئے یہ حیرت سرائے بے ثبات
ہوش اڑنے کے لئے ہے جان جانے کے لئے

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئے حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کے لئے

دل نے دیکھا ہے بساط قوت ادراک کو
کیا بڑھے اس بزم میں آنکھیں اٹھانے کے لئے

سانس کی ترکیب پر مٹی کو پیار آ ہی گیا
خود ہوئی قید اسکو سینہ سے لگانے کے لئے

دیدہ بازی وہ کہاں آنکھیں رہا کرتی ہیں بند
جان ہی باقی نہیں ہے دل لگانے کے لئے

جبر رخ بھی ظلم آزمائی پر ہے مائل اندنوں
ہم بھی یاں خاموش ہیں صبر آزمانے کے لئے

ذرہ ہائے جسم بیہم ہوتے رہتے ہیں فنا
لب ٹھہر سکتے ہیں یاں دل اٹھانے کے لئے

الحذر الحذر سوا آخر رہا کچھ بھی نہ یاد
جو کہا ہا یا دسب فنا ہوجانے کے لئے

سر کہاں کے ساز کیسا کیسی بزم سامعین؟
جوش دل کافی ہے اکبر تان اڑانے کے لئے

زمانہ میرے زخم دل کو ہرگز سی نہیں سکتا
ہوں شاید مگر آرام سے اب جی نہیں سکتا

حقیقت مجھ پہ جنت کی بھلا کیا منکشف ہوگی
کروں شاگردی غالب مگر مے پی نہیں سکتا

نہایت رحم کے قابل ہے حالت شیخ کی اکبر
حکومت ہاتھ آسکتی نہیں مے پی نہیں سکتا

خدا ہی سے باآخر کام پڑجاتا ہے اے اکبر
نہیں ہوتا کسی کا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا

(اکبر الہ آبادی)

بوڑھے شوہر والی جوان عورت کی زبانی

اس بوڑھے امیر سے فقیر اچھا ہے — اس نیک سرشت سے شریر اچھا ہے
ہے ایسے سہاگ سے رنڈاپا بہتر — پہلو میں مرے ہیرے سے تیر اچھا ہے

(امجد) (تاج)

نگاہ شوخ سے اچھا نہیں ہے چٹکیاں لینا
مرے بے چین دل سے آپ کیوں شرمول لیتے ہیں

پھڑکتی ہے رگ گردن تڑپتا ہے دل بسمل
سنا ہے عید سے وہ آج خنجر مول لیتے ہیں

زمیں گور غریباں کی پسند آئی ہے کیوں اتنی
کہ گز دو گز سب اپنی جان دیکر مول لیتے ہیں

کارزار یورپ

القنطرہ پر ترکوں کا حملہ

لندن ۲-فروری- برطانوی سپاہ نے نہر سویز کی لڑائی میں ۲۰۰ ترک ۳ کلدار توپیں اور ۱۹ اونٹ جنپر رسد اور گولی بارود کا سامان لدا ہوا تھا گرفتار کئے۔

مختلف موقعوں پر ۳۰۰ مقتولین کی لاشیں پائی گئیں غنیم کے نقصان کا اندازہ ۲۰۰۰ لگایا گیا ہے جسمیں قیدیوں کی تعداد شامل نہیں۔ مقتولین میں ایک جرمن افسر بھی تھا۔

ترکوں نے چوبی بیڑوں کے ذریعہ سے نہر کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر نقصان اٹھا کر پسپا ہوے۔ اور بہت سے مقتولین کے علاوہ ان کے ۸ افسر اور ۲۰۲ آدمی ہمارے ہاتھ آئے۔ ہمارے ۲ افسر اور ۱۳ آدمی ہلاک اور ۵۸ مجروح ہوے۔ ترکوں نے قنطرہ پر بھی حملہ کیا مگر پسپا کئے گئے اور ان کے ۲۱ ہلاک اور ۲۵ مجروح ہوے اور ۲۵ ہمارے ہاتھ آئے۔ ان کی جماعت ۱۱ ہزار تھی جن کے ساتھ ۶ باٹریاں بھی تھیں۔

نہر سویز پر جنگ

لندن ۵-فروری- کل علی الصباح غنیم نے طوسوم (طوسون) پر فوجکشی کرکے اس پر گولہ باری کی۔ ہمارے توپخانہ اور جنگی جہازوں نے اس کا جواب دیا ترکوں نے بیڑوں کے ذریعہ سے نہر کو عبور کرنے کی کوشش کی مگر آٹھ افسروں اور ۲۸۲ قیدیوں کا نقصان اٹھا کر پسپا ہوگئے۔ جن کے علاوہ ان کے بہت سے آدمی کام آئے۔ ہمارے دو افسر اور ۱۳ آدمی ہلاک اور ۵۸ آدمی مجروح ہوے۔ غنیم نے قنطرہ پر بھی حملہ کیا مگر اسے پسپا کیا گیا اور اس کے ۲۱ ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوے۔ اور ۲۵ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ غنیم کے پاس ۱۲ ہزار فوج اور ۶ باٹریاں تھیں۔

لندن ۴-فروری- سرجان میکسویل نے ہائی کمشنر نیوزیلینڈ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ نیوزیلینڈ کی پیدل سپاہ پر غنیم نے نہر سویز پر آتشباری کی اور اس معرکہ میں سپاہ مذکور نے سب سے خراج تحسین وصول کیا۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ ترک اب دیکھ بھال کے کام میں مصروف نہیں بلکہ خندقیں کھود کر مورچے بنا رہے ہیں اور اپنی محفوظ سپاہ آگے لا رہے ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل وان کریسنٹین ترکی سپاہ کی کمان کر رہے ہیں اونٹوں کے مرنے کی وجہ سے ترکوں کو باربرداری کے متعلق مشکلات پیش آرہی ہیں۔ نہر سویز کے ایک جہاز کا رہنما زخمی ہوا ہے۔

پیرس ۶-فروری- فرانس کا ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ۳ ماہ رواں کو نہر سویز پر غنیم کے حملہ کو پسپا کرنے میں فرانس کے دو جنگی جہازوں نے شرکت کی۔

ترکی سپاہ نہر سویز تک کسطرح پہنچی

لندن ۶-فروری- قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ قیدیوں کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ ترکی کمانڈر بھی زخمی ہوگیا تھا مگر وہ بچکر نکل گیا۔ ترکی سپاہ نے حجاز ریلوے سٹیشن سیلا سے کوچ کیا اور نہر سویز تک پہنچنے میں اسے ۲۵ روز لگے۔

سلطنت برطانیہ کی عظیم الشان فوج

لندن ۵-فروری- محاربہ جنگ کیطرف سے ایک سرکاری یادداشت میں مضمون شائع کیا گیا ہے کہ اسوقت برطانیہ اور اس کی نوآبادیوں کی فوج کی تعداد ۳۰ لاکھ تک پہنچ گئی ہے جسمیں ہندوستانی سپاہ شامل نہیں ہے۔

اٹلی کی غیر جانبداری کا معاوضہ

لندن ۵-فروری- اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک آرٹیکل جو نامہ نگار پرنس بلیاو کے خیالات کا اظہار کرتا ہے یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ گورنمنٹ جرمنی نے اٹلی کو اس امر کا وعدہ کیا ہے کہ وہ غیر جانبدارانہ رویہ کو قائم رکھیگا تو ٹرینٹینو کے متعلق اس کے حقوق پر غور کیجائیگی۔ اخبار مذکور کے خیال میں یہ امر نہیں آسکتا کہ اہل اٹلی کی فیاض جنسی ایک ایسے حلیف کی ضروریات سے ناجائز فائدہ اٹھائیگی جو اپنی ہستی کے لئے جنگ کر رہا ہے۔

حدیدہ کا واقعہ

روما ۷-فروری- حدیدہ کے معاملہ کا خاتمہ ہوگیا۔ کیونکہ ترکوں نے برطانوی قونصل کو اطالوی حکام کے حوالہ کردیا ہے۔ ترکوں نے اطالوی جھنڈے کی سلامی اتاری اور برطانوی قونصل ایک برطانوی کروزر پر سوار ہوکر روانہ ہوگیا۔

لاباسی پر جرمنوں کا حملہ

لندن ۷-فروری- ہیڈ کوارٹر کا چشم دید گواہ پرسوں لاباسی پر جرمنوں کے حملہ کی کیفیت اسطرح بیان کرتا ہے کہ جرمنوں نے علی الصباح ایک خندق پر حملہ کرنا شروع کیا جو نہر کے قریب واقع تھی یہاں ہماری کچھ پیش نہ گئی اور ہم نے دو جوابی حملے کئے مگر غنیم کو خندق میں سے باہر نہ نکال سکے مگر جب وہ نکلا تو ہمارے توپخانہ نے نہایت صحیح آتشباری سے جرمنوں کے پاؤں اکھاڑ دئے۔ اس کے بعد برطانوی سپاہ آگے بڑھی اور اس خندق سے بھی آگے نکل کر نہر کے کنارے کی ایک چوکی پر قبضہ کرلیا۔ دریں اثنا ہماری کمک کے سپاہیوں نے بزور سنگین ہمارے توپخانہ کی لائن سے آگے بڑھکر غنیم کی دوسری چوکی پر حملہ کیا اس سے جرمنوں کی جنوبی خندق گھیرے میں آگئی اور برطانوی سپاہ نے دستی گولے پھینکتے ہوئے شجاعت و مردانگی کی خوب داد دی۔ اور خندق کے بہت سے حصہ پر قبضہ کرلیا۔ اسطرح ہم اپنے مورچوں سے آگے بڑھکر نہر کے کنارے پر جاڈٹے۔ ہمارا نقصان خفیف شدید نہ تھا مگر غنیم کو ہمارے توپخانہ کی آتشباری سے شدید نقصان اٹھانا پڑا اس معرکہ میں ہمیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی- اور ہم نے اچھے وقفہ پر قبضہ کرلیا۔ اس صبح کو جرمنوں نے جنوب کیطرف فرانسیسی مورچوں پر تین حملے کئے تیسرے حملے میں گروہ فرانسیسی خندقوں تک پہنچ گئے مگر وہاں پہنچتے پہنچتے قریباً تمام جرمنوں کا صفایا ہوگیا۔ غنیم کی اس سرگرمی کی یہ وجہ تھی کہ ہم نے ان کے مورچوں پر خوب آتشباری کی تھی۔ مگر تمام رزمگاہ کی جنگی کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ برطانوی توپخانہ کو نہایت کامیابی حاصل ہوئی۔

پولینڈ میں خونریز جنگ

لندن ۶-فروری- وارسا کے محاذ پر ہنوز نہایت شدت کے ساتھ لڑائی جاری ہے اور اگرچہ ابتک کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا مگر یہ امر معنی خیز ہے کہ جارحانہ کارروائی صرف جرمنوں تک ہی محدود نہیں رہی روسیوں بھی امید افزا نتائج کے ساتھ رزمگاہ کے خصوصاً شمالی حصہ میں جارحانہ کارروائی کا آغاز کردیا ہے انھوں نے جرمن خندقوں کی متعدد لائنوں پر حملہ کیا اور بہت سی ڈھالیں جو جرمنی کی پیدل سپاہ کے پاس پائی گئی تھیں چھین لیں روسیوں نے ان خندقوں میں اپنے حسب منشا تغیر و تبدل کرلیا ہے۔ جرمن سپاہ کی تین کمپنیوں نے چوبی پیپوں کے پل سے دریا سے راوکا کو عبور کیا۔ مگر روسی توپخانہ نے اس پل کو تباہ کرکے ان کا عقب منقطع کردیا۔ اور کچھ جرمن بندوقوں کا نشانہ بنے کچھ سنگینوں کا شکار ہوے۔ اور کچھ غرق ہوگئے- فریقین ایک دوسرے کو پناہ دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ گومین میں جرمنوں کی پیدل سپاہ نے ۵ فٹ گہری برف میں نہایت جانبازی سے حملہ کیا مگر روسی آتشباری اس قدر شدید تھی کہ ان کا ایک آدمی بھی بچکر نہ آیا۔ ایک گرفتار شدہ جرمن افسر کا قول بیان کیا جاتا ہے کہ گومین ایک جہنم ہے جسمیں ہماری کشتی پاش پاش ہوگئی ہے۔ جرمنوں نے مسلح موٹر کاریں استعمال کرنے کی کوشش کی مگر بہت جلد پسپا کئے گئے- جرمنوں کے مقابلہ میں روسی توپخانہ نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جو بات دونوں طرف یکساں ہے وہ یہ کہ توپیں استعمال کی گئی تھیں مگر جرمن حال میں ۱۷ انچ دہانہ کی توپیں بھی اس رزمگاہ میں لے آئے ہیں۔

نہر سویز میں بڑی توپیں

لندن ۵-فروری- ٹائمز کا نامہ نگار مقیم قاہرہ اس رپورٹ کا ذکر کرتا ہے کہ نہر سویز کی لڑائی میں غنیم نے ایک بھاری توپ کا بھی استعمال کیا۔ فرانس کے محکمہ بحری کا بیان ہے کہ ان کے حفاظتی جنگی جہاز نے ترکوں کی بھاری توپوں کو خاموش کردیا۔

انگریزی فوج کا نقصان

لندن ۸-فروری آج دیوان عام میں مسٹر اسکوئتھ نے

حیرت انگیز فولادی کشتیاں

لندن ۱۰ فروری۔ برطانوی سپاہ نے مصر میں چند حیرت انگیز فولادی کشتیاں گرفتار کی ہیں جن کے ذریعہ سے ترک نہر سوئز سے اپنی فوج پار اتارنا چاہتے تھے یہ کشتیاں بہت ہلکی ہیں اور ان میں چالیس آدمی سوار ہو سکتے ہیں صحرا میں پانی کا ذخیرہ انہیں کشتیوں میں لادکر آیا تھا یہ کشتیاں پل بنانے کے بھی کام آ سکتی ہیں۔

لندن ۱۰ فروری۔ قاہرہ میں اور قیدی پہونچے ہیں جن میں سے چند مکہ کے حاجی تھے جنہیں ترکوں نے جبرا فوج میں بھرتی کر لیا تھا۔

روسی بیڑہ کی سرگرمی

لندن ۱۰ فروری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ بحر اسود میں روسی تباہ کن کشتیوں نے طرابزون کی تین باٹریوں پر گولہ باری کی اور پلاٹانہ اور تریبزنڈ کے تین پل تباہ کر دیئے اس کے علاوہ انہوں نے پچاس بادبانی جہاز غرق کر دیئے۔

ترکی فوج میں ناراضگی

لندن ۱۰ فروری۔ صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ قسطنطنیہ کے ایک پرائیویٹ مکان میں متعدد ترک افسر اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ جرمن افسروں کی نسبتاً بیشی قرار تنخواہوں سے متعلق شکایات مسودہ تیار کر رہے تھے۔

دردانیال پر گولہ باری

لندن ۱۱-فروری۔ ٹینیڈوس کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ چار تباہ کن کشتیوں نے دردانیال پر گولہ باری کی اور ۲۴ گولے پھینکے جن سے چار گودام جل گئے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع

لندن ۱۰-فروری۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ توپخانہ کی کسی قدر شدید لڑائیاں مختلف مقامات میں وقوع پذیر ہوئی ہیں۔ مقام وقین ویلر کے شمال مشرق میں پیدل سپاہ کا ایک معمولی معرکہ وقوع میں آیا ہمارے فوجی دستے نے دشت برمیام سے غنیم کی چوکیوں کو پیچھے ہٹا دیا۔

پیرس ۱۱ فروری۔ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے منگل کی رات کو لا باسل میں تین سرنگیں اڑائیں اور اس طرح جو گڑھے پڑ گئے تھے ان پر قبضہ کر لیا۔ دشمن نے جوابی حملہ کیا مگر ہم نے اسے بنوک سنگین پسپا کیا۔ ارگون کے علاقہ میں بالخصوص بگاٹل اور بولانٹ کے نواح میں طرفین سے گولہ باری ہوتی رہی اور ایک دوسرے کی خندقوں پر بم پھینکے گئے جرمنوں نے سیری تہرس کی خندقوں پر نہایت شدید حملہ کیا۔ مگر بے سود۔ لورین کے علاقہ میں دشت پیرائے کے شمالی جانب دشمن نے جو حملہ کیا تھا اسے ہماری بیرونی چوکیوں نے آسانی کے ساتھ پسپا کر دیا۔ مینن ویگر کے قریب جو معرکہ شروع ہوا تھا اسکے آخر میں ہماری سپاہ نے دشمن کا تعاقب کر کے اسے بھگا دیا۔ جرمنوں نے واسجیر کے علاقہ میں مقام انڈسل پر بھی حملہ کیا۔ مگر پسپا کئے گئے۔

ہندوستانی سپاہیوں کے لئے اخبار

لندن ۵ فروری۔ رزمگاہ فرانس کے ہندوستانی سپاہیوں کے لئے خواہ وہ مجروح ہوں یا کسی اور غرض سے انگلستان گئے ہوں اردو اور ہندی میں جنگ کی خبریں مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

شدید اور خونریز جنگ

لندن ۱۱ فروری۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ساحل سمندر سے لیکر سمیپن تک تمام محاذ پر توپوں کی لڑائیاں ہوتی رہیں ادھر ادھر سے ہی اپنی لائنوں سے نکلکر ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ منسل آئی ہبری کے جنگلوں میں جن پر ہم نے حال میں قبضہ کیا تھا ہم نے جرمن حملوں کو پسپا کیا۔ ارگون کے علاقہ میں میری یانتھ ہی سے قلعہ کے گرد لڑائی جاری ہے اگرچہ جرمنوں کی سپاہ ایک ڈویژن تھی۔ مگر ہم اپنی خندقوں پر بدستور قابض رہے۔ غنیم کو مات دیا۔ اور بعض شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ واسجیر کے علاقہ میں شدید کہر پڑی اور برف باری ہوئی۔ جرمنوں نے رات گذشتہ کی تاریکی میں بلیشولے سے لافانٹینا پر حملہ کیا جس میں پہلے کسی قدر زمین ہمارے ہاتھ سے نکل گئی مگر ہم نے جوابی حملہ سے اسے فوراً بعد میں واپس لے لیا۔

پولینڈ میں شدید جنگ

لندن ۱۱ فروری۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع میں کوزیوموکو کی شدید جنگ کے تفصیلی حالات شائع کئے گئے ہیں۔ جرمنوں نے ۷ ماہ ۵ کی رات کی شب کو وہاں اپنی سپاہ فراہم کر کے شروع کی اور علی الصبح نہایت شدت کے ساتھ حملہ شروع کر دیا۔ اگرچہ روسی سپاہ کی اگلی صفوں کا صفایا ہوتا گیا مگر عقب سے انہیں برابر کمک پہونچتی رہی اور روسی توپخانہ کی بھاری توپوں نے شدید آتشباری سے خوب مدد دی ایک موقع پر غنیم نے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر لیا مگر ہم نے اوسے سنگینوں کے حملہ سے پسپا کر دیا۔ اسی طرح جرمنوں کے حملے برابر جاری رہے اور شام کے قریب جرمنوں کی عظیم جمعیت نے ایک بلند مقام پر قبضہ کر لیا۔ جہاں سے نہایت خونریز لڑائی کے بعد صرف اوسوقت پسپا ہوئے جبکہ ہمارے جوابی حملہ کی بے سود مقاومت کے بعد ان کی طاقت بالکل طاق ہو گئی اور وہ ہماری سنگینوں کے حملے کی بالکل تاب نہ لاسکے۔ پہاڑ کا تمام ڈھلوان جرمنوں کی لاشوں سے پٹا پڑا تھا۔ صرف ایک روسی پلٹن کے محاذ پر ایک ہزار سے زیادہ لاشیں شمار کی گئیں۔

روسی سپاہ کی پسپائی

لندن ۱۱-فروری۔ پیٹروگراڈ کا سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پروشیا میں جرمنوں کو عظیم کمک پہونچ گئی ہے۔ اور خطہ دلکوریکی اور لک کی سمت میں انہوں نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ جرمنی کے دستی علاقہ سے بھی جدید سپاہ پولینڈ کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے اور روسی سپاہ ماسوری جھیلوں کی لائن سے سرحد کی طرف پسپا ہو رہی ہے مگر اس کیساتھ ہی اس نے غنیم کی پیشقدمی کو روک رکھا ہے۔ دریائے وسچولا کے مشرقی کنارے پر میستنرسے اوسٹرومنکا سرینا سکوار کے درمیان فریقین میں معرکہ آرائیاں ہوئیں مگر دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر صرف توپخانہ کی لڑائی ہوتی رہی۔ روسیوں نے کوہستان کارپیتھین میں سولا برز کے نوب میں سانوک کی جانب اور درہ ازوک کے مشرق میں غنیم کے حملوں کو پسپا کیا۔ اس کے علاوہ کوزیوموکرا کی گھاٹیوں پر جرمن حملوں کی مزاحمت کی روسیوں نے درہ لیکو کے مشرق میں جانبازانہ حملے کے بعد رابلی کے قریب گھاٹیوں پر قبضہ کر لیا۔

پانسا پلٹ گیا

لندن ۱۲-فروری۔ پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی پروشیا میں جرمنی کے چار نئے جیش والے نمودار ہوئے ہیں جن میں سے تو غربی رزمگاہ کے پروشوی سپاہی ہیں اور کچھ نئے رنگروٹ اور محفوظ سپاہ کے آدمی ہیں۔ رزمگاہ کی حالت بالکل بدل گئی ہے اور روسی سپاہ کو بدین غرض پیچھے ہٹ جانا پڑا ہے کہ وہ از سر نو مرتب کی جائے اور پہلے سے زیادہ جمعیت فراہم کی جائے اور یہ غرض روسی علاقہ میں اور روسی قلعوں کی پناہ میں ہی بہترین طور پر حاصل ہو سکتی ہے۔ سمر چیا ہیں عنقریب یہ طویل جنگی کارروائی سے سابقہ پڑنے والا ہے جو مشرقی پروشیا میں لڑائی کا آخری فیصلہ کر دے گی اسکے آئندہ کارروائیوں کے متعلق سرکاری اطلاعیں مختصر طور پر شائع کی جائیں گی کیونکہ رازداری کی سخت ضرورت ہے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ کوزیوموکا کی گھاٹیوں سے جبکہ جرمنوں نے ۲۲ ناکام حملوں کے بعد قبضہ کیا تھا جب انہیں نکال کر دیا گیا تو وہ چار سو مردے وہیں چھوڑ گئے۔ پرزمیسل کی قلعہ گیر فوج ناکام حملوں سے اپنی طاقت ضائع کر رہی ہے اور محاصرہ کرنے والی فوج پر اندھادھند فیر کر رہی ہے۔

جنگ میں روس کا خرچ

لندن ۱۱ فروری۔ ڈوما کے اجلاس میں سلطنت کی کونسل نے بجٹ کے متعلق رائے دی۔ دوران مباحثہ میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ جنگ میں روس کا ۱۲ لاکھ پونڈ روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ روسی تجارت قریباً بدستور جاری ہے۔

جرمنی و آسٹریا سے بلغاریہ کا معاہدہ

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۱۰ فروری۔ جنرل ڈی ڈیپا اس افواہ کا ذکر کرتے ہوئے کہ بلغاریہ اور جرمنی و آسٹریا کے مابین مالی معاہدہ ہو گیا ہے لکھتا ہے کہ اگر صحیح ہے تو جانتے ہیں کہ یہ کارروائی رومانیا کے لئے حوصلہ شکن ہو وہ اسکو اسوقت سے پہلے اتحاف ثلاثہ کیساتھ شریک ہو جانے پر آمادہ کرے گی جبکہ بلغاریہ اس پر حملہ کر سکے۔

فرانس کے بینکوں پر جرمن قبضہ

ہیور ۴ فروری کی فرانس میں جو جو مقام جرمنوں کے قبضہ میں ہیں وہان جس قدر نوٹ فرانس کے جرمنوں کے ہاتھ آئے وہ سب انہوں نے اپنے قبضہ میں کئے اور اون کے بجائے اپنے نوٹ بادستاویز وہان جاری کئے تانبہ اور بندوقین بنانے کے لئے جو چیز اون کے ہاتھ آتی ہے اوسے توڑ پھوڑ کر چورا کر ڈالتے ہیں۔

ریاستہائے متحدہ اور خرید جہازات کا مسودہ

لندن ۹ فروری۔ واشنگٹن کا تار ظاہر ہے کہ خرید جہاز کے مسودہ پر سینٹ میں سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ سینٹ کے ممبر اس خیال سے کمروں میں جاکر سو رہے کہ علی الصبح تازہ دم ہوکر مسودہ کے لئے ووٹ دینگے۔ جو ممبر غیر حاضر تھے ان کو گرفتار کرکے سینٹ میں لانے کا حکم دیا گیا۔

شرائط صلح کے متعلق مہمل تجویز

لندن ۱۱ فروری۔ آج دیوان عام میں مسٹر جو ویٹ نے سوال کیا کہ آیا گورنمنٹ بیان کر سکتی ہے کہ برطانیہ اور اس کے حلیف کن شرائط پر صلح کے متعلق گفتگو کرنے پر آمادہ ہیں تاکہ ہولناک نقصان جان کا خاتمہ ہو جائے۔ مسٹر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ حال میں جرمنی کے پبلک جلسوں میں جو تقریریں کی گئیں ان سے کسی طرح خیال میں نہیں آسکتا کہ مسٹر جو ویٹ کو جو مقصد مدنظر ہے وہ اس سوال کا جواب دینے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

نہر سویز پر ترکوں کے حملے

دہلی ۸ فروری۔ ہز ایکسلنسی والسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے جو تار کوائف جنگ کے متعلق موصول ہوا اس سے پایا جاتا ہے کہ

نہر سویز پر اور کوئی حملہ وقوع میں نہیں آیا۔ حال کے حملوں کو محض ابتدائی خیال کیا جاتا ہے۔ اصل حملہ ابھی ہونے والا ہے۔

نہر سویز پر جنگ

لندن ۸ فروری۔ محکمہ اخبارات کو قاہرہ سے کل اس مضمون کا پیغام وصول ہوا ہے کہ نہر سویز پر مزید جنگ وقوع میں نہیں آئی۔ ترکوں کے علاوہ کسی قدر اناطولی اور ترک سپاہی بھی اپنی فوج سے بھاگ کر ہمارے سامنے ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ۳ فروری کے حملہ کی ناکامی سے مایوس ہو رہے ہیں۔ بعض کا بیان ہے کہ ہم نے دوبارہ اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کی کوشش کی مگر جب ہم نے دیکھا کہ جرمن اور ترک افسر مفرورین کو گولی سے اڑا رہے ہیں تو ہم نے ہتھیار ڈالدینے ہی میں اپنی بہتری دیکھی۔

حال کی لڑائی مین غنیم کا کوئی آدمی نہر کے مغربی کنارے پر نہیں پہونچا۔ بجز اسیران جنگ اور چار سپاہیوں کے جو بھاگ کر نکل گئے۔ اسمٰعیلیہ کے کسی مکان کو نقصان نہیں پہونچا نہ کوئی گولہ شہر میں گرا۔ غنیم کے اکثر گولے جھیل طمسہ میں گرتے رہے۔

کیا روٹی مشکل ہے!

معلوم ہوتا ہے ابھی

ملفوظات حاجی بغلول

دفتر ہمدرد سے نہیں منگایا ہے ورنہ ہنسی ضبط نہ ہوتی۔ اگر ہنسنا اور دوستوں کو ہنسانا مقصود ہے تو اسی وقت لکھکر کارڈ ڈال دو چار آنہ میں ہنسی ہی ہنسی ملے گی

مینیجر ہمدرد دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ والوں کی کلام میں زبردست اثر

دم بھر میں کھوئی جوانی کا مردانہ زور دکہا دیتا ہے

مقناطیسی فقیرانی انگشتری

دنیا میں پہلی اور آخری ایجاد ہے لوگو بہت سے فروشوں کے زمین و آسمان جہوٹی تعریف والے اشتہاروں کے دہوکے سے بچو آہ بیدردوں کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکھکر ہمنے یہ تحفہ انگشتری جسکو ہمارے بزرگوں نے انتہک کوششوں کے بعد ایک خدا رسیدہ بزرگ سے اسرار سے تیار کیا جو کہ قریباً تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ فیض گنجینہ سے ہمارے تک پہنچا دوستو اب وہ دن آگئے کہ دنیا بھر میں کوئی فرد بشر نامرد نہیں رہے گا اے اس تحریر کے پڑھنے والو۔ اگر دنیا بھر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے دار الشفاؤں کی خاک چھاننے کے بعد بھی آپ ابھی تک ہیجڑوں کی طرح اپنے معشوقوں کو شربت وصل پلانے سے عاجز اور بیکار ہو چلے ہو تو آؤ اب سادات کے فیض بھرے گھرانے سے فیض حاصل کیجیے پھر دیکھئے کہ اللہ والوں کی کلام میں برقی اثر باقی ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتھ میں پہنکر کسی عورت یا معشوقہ مہجبین کے پاس چلے جائے اور دیکھئے کہ مرد صرف ایک دفعہ اور عورت تین دفعہ منزل نہو جائے تو دگنی قیمت واپس لحظ بھر میں برسوں کی نامردی جریان اور کثرت احتلام کا قلع قمع کر دینے والا زبردست مکمل اور بحیطا فقیرانہ تحفہ ہے اس انگشتری کا ایجاد ہونا کیا تھا کہ اشتہاری طبیبوں کو جان کے لالے پڑ گئے آزمائش شرط ہے فقیروں کے لنگر میں دہوکہ نہیں عوام سے ہدیہ صرف (ع۲) امراسے بطور نذر (ع۲)۔

پتہ خواجگان منزل لاہور سے طلب فرمائیں

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ہے یہ جنتری بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ سے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ بھیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپکی خدمت پہونچے گی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کونین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی جلتی سے اخیر ہی آنکھ کہل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار فساد خون۔ بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رسان ہے بکثرت تیار رہتا ہے۔ باین ہمہ فی بوتل (ع۲) خورد شششی ۱۴ اونس ۶، دو اونس ۳، ایک اونس ۲

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

کتاب مفت تذریح

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے - اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے - پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست و جوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو - بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے - اس محصول بھی ہم ادا کرینگے - پتہ ذیل میں درج ہے -

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیان

مریض آیندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اوس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں - گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے آپکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں - ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اوس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھلاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا طلا واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ ماشہ تیل - پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائے گا -

البم مذہبی تصاویر مع ۲۴ سادھو سنتوں کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں - بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا - بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی - فی البم عہ محصول ڈاک معاف - خرچ وی پی ایک آنہ -

اوپر کی جملہ اشیاء ملنے کا پتہ

ویدشاستری شنکر جامنگر - کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

لچھمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور



کلپاک اصلی — خالص ترکی ٹوپی

سمور واستر خاں - سیاہ سبز - کاہی - خاکی ہر سائز

ملایم بغیر استر دار - ہر رنگ و ہر سائز -

ساخت شاہی کارخانہ فیض فبریقہ ہر کہ استنبول و فبریقہ نیشنل - ایجپشین - قاہرہ مصر - زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کیوجہ سے اور مال آنے کی امید نہیں - اس لئے انہیں بہت جلد تبرکاً ہی خرید لے - آڈر آج ہی بھیجدیں -

ایس - ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں - لطف جوانی کا اٹھائیں - یہ وہ شے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے - آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں - ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۴۸ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے - فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ پانچ آنے (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے - سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی بمانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا ماتا کے داغ جاتے ہیں - چھیپ - چھریاں مہاسے وغیرہ کو جو چہرہ خوبصورت کو بدنما کرتے ہیں دور کر کے ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے - تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے - ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چہرہ سفید کر لیتی ہیں قیمت فی تولہ عہ تین تولہ کی [illegible]

[illegible] محصول خرچہ معاف -

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا - نمبر ۹

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد کی

اگر چند اصحاب ہماری مجرب دواؤں سو روپیہ کی خرید فرما دینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش نظر کرتے رہینگے -

لیپ ملذذ - فاعل مفعول ہر دو مدہوش ہو جاویں قیمت فی ۴ر - **ممسک حیض** در خوبت اندام نہانی سو دین ۳ - بلا تکلیف اعضاشکنی - دست کے استعمال افیون رفع ہوتا ہے وزن ۴ر - **طلا** - جو موٹی رگین دست کر کے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی صہ - **عرق النسا** ایک جادو کی گولی ہے - اندر پیٹ کے گئی درد رفع ہوا - فی گولی ۴ر - **عطر ملذذ** شاہی جس سے کہ مفعول مثل منزل ہو جاوے اور خواہاں اوس کی رہے - اور خواہان اوساکی رہے شیشی کلاں (عہ) خورد ۱۲ر - **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ر - **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہو جئے شیشی کلاں عہ شیشی خورد عہ - **روغن گنج سر** شیشی کلاں ۸ر خورد ۶ر - **روغن خناز** یر شیشی کلاں ۸ر خورد ۶ر - **کراماتی ڈبلی** - اگر معدہ پر لگا دیں قے - ناف پر لگانے سے اسہال - بیر پر لگا دیں - ادرار پیشاب وحیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبلی (۸ر) **فتیلہ جادو** - جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۲ر - **روغن عرق النسا** جسکی مالش سے صحت ہوتی ہے شیشی (۷ر) **مرہم آنت** فوطہ پر لگانے سے راستہ بند ہو کر آنت اپنی جگہ قایم ہو جاتی ہے ڈبی کلاں عہ - خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا مارا پھولا رفع ہوتا ہے - فی تولہ (عہ) **آب حیات** واسطے بخار اعضاشکنی - بدہضمی ہیضہ - درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۴ر) **روغن خضاب** - دماغ کو طاقت دے - سرخی سبز لاحشم - دوران درد سر کو رفع کرے فی شیشی ۸ر **روغن جہانجن** کیسا ہی کہنہ تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں رفع ہوتا ہے - روغن - فی شیشی (۴ر)

احقر العباد - چودھری پرشاد بلگرامی وارد حال شہر لکھنؤ محلہ پرانا مکان ۱۱۷

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے - اس لئے کہ مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا - سرور عالم والی مدینہ مکرم صلعم کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھ میں پہونچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہونچا کر کارکنان مدینہ کو شکر گذاری کا موقع دیں - والسلام - نیازمند مالک اخبار مدینہ بجنور

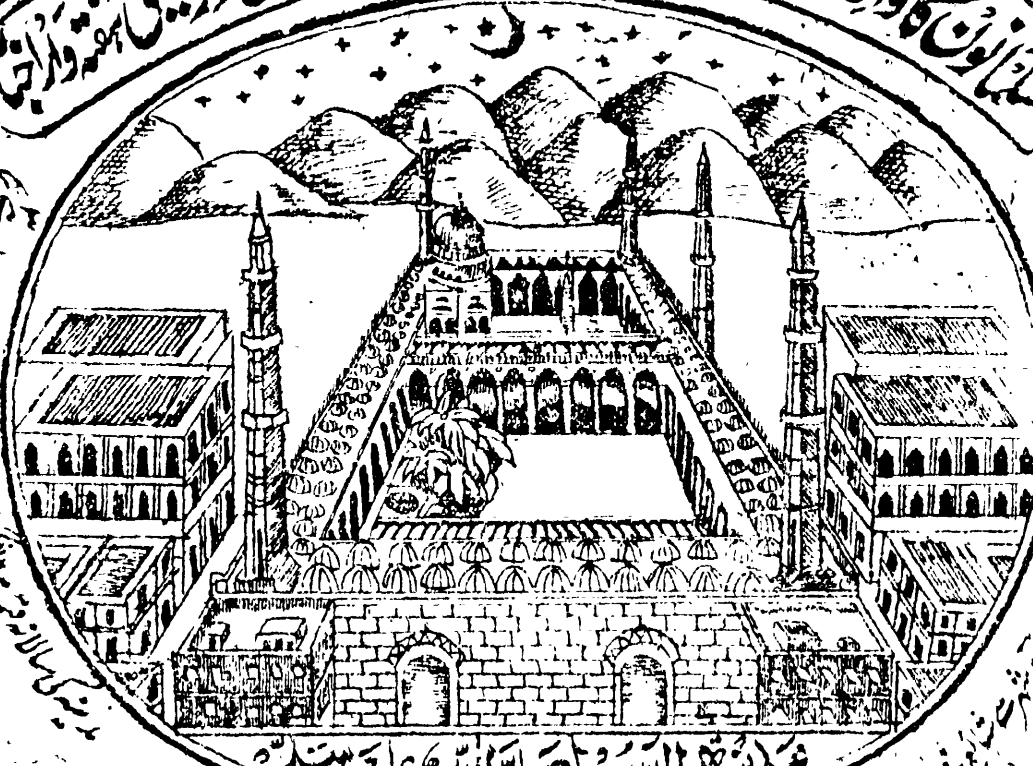
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و ایڈیٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا -

مالک و مہتمم
محمد مجید حسن بجنوری

رجسٹرڈ (اے) نمبر (۵۷۵) 85

ایڈیٹر
آغا رفیق بلند شہری

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے کھنو اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصا جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا اور علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھہ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کر سکتا ہے۔ طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمیں کمی نا ممکن ہے۔

تعداد	ایکسال	چھہ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	[illegible]
½ صفحہ	۶۰	۴۰	۲۵	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵	[illegible]
½ کالم	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

راقم۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

بدن کے سفید داغ و برص کی اکسیر تیر بہدف حکمی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو۔ تو دوگنا قیمت جسکی تحریر آنے پر واپس کر دونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ لکہا لیویں۔ قیمت فی ڈبہ تین روپیہ۔ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بید راج پنڈت مہابیر پرشاد نمبر ۱ دربہنگہ

لوح زمرد دین بہت عمدہ ...کیلئے اسکا ہونا نہایت ضروری ہے قیمت ۱۲ محصول ڈاک ۵ منیجر مدینہ بجنور سے طلب کریں

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (روہلکھنڈ) ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

اسٹیٹ منیجر کا قتل دہلی میں مسٹر توسٹر اسسٹنٹ منیجر ناگا موتی کی اسٹیٹ دیا غیچہ بازی واقع ضلع نو دا نگ کے قتل کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل تاحال نہیں آئی۔

نہر لوئر باری دو آب پر سرکاری اراضی کا مزید نیلام گورنمنٹ پنجاب نے منٹگمری میں ۲۲-۲۳ ماہ حال کو ۱۰ ہزار ایکڑ اراضی واقعہ نہر لوئر باری دو آب کے نیلام کا اعلان کیا ہے۔

بنگال میں ڈکیتی کی مزید وارداتیں کلکتہ سے ۱۲ تاریخ کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنگال میں دو مقامات پر ڈکیتی کی مزید وارداتیں ظہور میں آئی ہیں۔ ایک ڈاکہ موضع باگ اٹری میں پڑا جس میں چند انگریزی دان نوجوان بندوقوں۔ پستولوں اور تلواروں سے مسلح ہو کر بابو گیرش چندر رائے چودہری زمیندار کے مکان پر جا پڑے۔ اور بارہ ہزار روپیہ لیکر چلے گئے۔

دوسرا ڈاکہ جلپائے گوری میں ۵۰ مسلح ڈاکوؤں نے ڈالا۔ ڈاکوؤں نے پہلے تو ایک دربان کو مار مار کر بیہوش کر دیا۔ اس کے بعد ایک زمیندار بہراب چندر دت کے مکان میں گھس گئے اور اوس سے جبراً آہنی صندوق کی چابی لیکر پانچ ہزار کی نقدی علاوہ زیور کے لوٹ کر لے گئے۔

انگلستان اور اٹلی کا معاہدہ سرکاری اطلاع جو بہ مضمون شائع کی گئی ہے کہ انگلستان اور اٹلی کے تجارتی بحری معاہدہ ۱۸۸۳ء کو آئندہ ہندوستان کے لئے بھی نافذ العمل قرار دیا گیا ہے۔

بمبئی میں ہوائی جہازوں کی مشق بمبئی سے خبر آئی ہے کہ ایک ہوائی آبی جہاز بندرگاہ کے اردگرد پرواز کی مشق کر رہا ہے۔ اس قسم کے دو ہوائی جہاز گذشتہ ولایتی ڈاک کے جہاز میں انگلستان سے بمبئی میں پہونچے ہیں۔

گرانی غلہ کا انسداد ہم کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سر مائیکل اڈوائر اور ان کے ماتحت افسر اس تکلیف کو رفع کرنے کی تجویز سوچ رہے ہیں جو غریب لوگوں کو بوجہ گرانی غلہ پہونچ رہی ہے اور امید واثق ہے کہ بہت جلد اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے ایسی عمدہ تدبیر کا اعلان ہوگا جس سے غریبوں کی یہ مصیبت بالکل نابود ہو جائیگی۔

دہلی کلب بم کے متعلق گرفتاری معلوم ہوا ہے کہ دہلی کلب میں جو بم حال میں پھینکا گیا تھا۔ اس کے متعلق ایک ہندو کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

اِنّا لِلّٰہ گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت نے اطلاع دی ہے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ایک اعلان کی تعمیل کا بیان جنسٹ کرنے کا حکم نافذ کیا ہے جس کا عنوان ... ہے اور جو اردو میں شائع کیا گیا ہے۔ ہم نے نہ یہ اعلان دیکھا ہے اور نہ اس کے مضمون سے واقفیت ہے لیکن سرکاری اطلاع میں ضبطی کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ گورنر جنرل کی رائے میں مذکور عزت ... حقارت و نارانسگی پیدا کرنے کا میلان رکھتا ہے۔

مجروحین کی آمد بحری ہسپتال کے دو جہاز منگل کے روز بمبئی پہونچے جن میں سے ایک مشرقی افریقہ کی رزمگاہ سے برطانوی اور ہندوستانی اور دوسرا رزمگاہ یورپ سے ہندوستانی مجروحین لایا۔

موضع کالو گرہ میں ڈاکہ موضع کالو گرہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں گذشتہ ہفتہ کی رات کو ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ یہ گاؤں پہاڑپور سے دو میل کے اندر واقع ہے جہاں پچھلے دنوں ہی ایک ڈاکہ پڑ چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پہاڑپور کے واردات ڈاکہ میں جو شخص مقتول ہوا تھا اس کا باپ اب اس ڈاکہ میں مارا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک ہندو پٹواری کو سخت ضربیں لگی ہیں۔

مدراس کی پارلیمنٹ بنگئی معلوم ہوا ہے کہ مدراس کی پارلیمنٹ چودہ روز ہوئی کو وجود پذیر ہوگئی اور مسز بسنٹ اسکی لیڈر مقرر ہوئی ہیں۔

فاقہ زدگان پنجاب کی امداد گورنمنٹ پنجاب اپنے صوبہ کی امپیریل ریلیف فنڈ سے اہل پنجاب کی مصیبت اور تباہی کو ہلکا کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے جس میں سے بیس ہزار روپیہ خاص شہر لاہور کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

دریائے سندھ میں طغیانی کراچی سے خبر آئی ہے کہ سکھر کے قریب دریائے سندھ میں سخت طغیانی آئی ہے جس سے آس پاس کے ایستادہ فصلوں کو نقصان پہونچ رہا ہے۔

کشمیر کی سڑک بند ہوگئی بارہ مولا کا ایک تار مظہر ہے کہ گذشتہ چند روز وہاں شدت کی برفباری ہوئی جس سے کشمیر کی سڑک بالکل بند ہوگئی ہے۔

وائسرائے کا عزم کلکتہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلنسی وائسرائے ۱۵ آئندہ میں بارکپور اور کلکتہ تشریف لے جائیں گے۔ اور راستہ میں چار مارچ کو سارا گھاٹ کے پل کا افتتاح فرمائیں گے اور اسی روز سہ پہر کو کلکتہ لارڈ رپن اور لارڈ منٹو کے مجسموں کو بے نقاب کریں گے۔

اشیاء خوردنی کی قیمت میں اضافہ نیویارک ۱۵ فروری- لارڈ میئر کی صدارت میں ایک کمیٹی نے گیہوں کی آمد کے متعلق بندش آید کرنے کی سفارش کی ہے تاکہ روٹی کی قیمت زیادہ گراں نہ ہونے پاوے۔

ذکاتس گورنمنٹ برطانیہ نے بھی الفسد مو گرانی پر توجہ فرمائی

دہلی کلب کا مقدمہ بم گوکل چند جو دہلی کلب میں بم پھینکنے کے الزام میں گرفتار ہوا ہے۔ اس کے خلاف مسٹر کرنل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ شروع ہوگیا۔ منگل کے روز ملزم کا بیان ہوا اور سونی پت کے اسٹام فروش کشمیری مل اور ایک اور گواہ کی شہادت قلمبند کی گئی سب اس کے بعد کریم الدین آتشباز کے بیٹے اور بھتیجے کی شہادتیں ہوئیں جنہوں نے بیان کیا کہ اس نے ہم سے گولے بنوائے تھے آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۵ فروری مقرر ہوئی۔ ملزم کی ضمانت نامنظور کی گئی۔

نوجوان بنگالی ڈاکوؤں کی گرفتاری کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ محکمہ خبر رسانی بنگال کے افسروں نے فریدپور پولیس کی مدد سے چھ بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ جو مداری پور کے گاؤں میں ڈاکہ ڈالنے جا رہے تھے۔ پولیس کو پہلے سے خبر مل گئی اور اس نے عین موقع پر انہیں گرفتار کر لیا۔ ان کا سرغنہ کلکتہ کا ایک شخص پورن چندر داس نامی بتلایا جاتا ہے جو حال کے مقدمہ اسلحہ کلکتہ کا ایک ملزم تھا۔

مقدمہ ڈاکہ کوری گرام کوری گرام بنگال کے ڈاکہ کے متعلق جس میں پچاس ساٹھ معزز صورت کے ڈاکو ایک زمیندار کا ۶۰ ہزار روپیہ لوٹ کر لے گئے تھے کلکتہ کے دو طالبعلم جو ایف اے میں تعلیم پاتے تھے حال میں گرفتار کر کے حوالۂ پولیس کئے گئے ہیں۔ پولیس مزید تحقیقات میں مصروف ہے۔

طبابت پیشہ اصحاب کی رجسٹری صوبہ پنجاب کی طرح برہما میں بھی عنقریب ڈاکٹروں اور دیگر طبابت پیشہ اصحاب کی رجسٹری کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ جس کی رو سے آئندہ صرف وہی لوگ طبابت کا پیشہ کر سکیں گے جنہوں نے طبی قابلیت کے متعلق کسی نہ کسی قسم کی سند حاصل کی ہو۔

مسودہ امداد حجاج بمبئی کی قانونی کونسل میں عنقریب ایک مسودہ اس غرض سے پیش ہونے والا ہے کہ عازمان حج کو روانگی جہاز میں جو تکالیف پیش آتی ہیں۔ ان کو حتی الوسع رفع کیا جائے۔ جہاز کی مشتہرہ تاریخ کے بعد روانہ ہونے سے مسافروں کو جس مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اسکی رفعداد کا خاص طور پر انتظام کیا جائیگا۔ اور وقت پر روانہ نہ ہونے کی صورت میں مالکان جہاز پر جرمانہ کیا جائے گا۔

مجوزہ قانون ریلوے کے متعلق جواب گورنمنٹ انڈیا کو مجوزہ قانون ریلوے کے بارہ میں لوکل گورنمنٹوں سے جواب موصول ہو رہے ہیں۔

مقامی حالات موسم خوشگوار ہوتا جاتا ہے۔ بارش اور اولوں کی سردی کا اثر ہنوز باقی ہے دن کو دھوپ اور رات کو سردی تیز ہوتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینہ

بجنور

کیا امریکہ شریک جنگ ہونا چاہتا ہے؟

کلکتہ کے فارسی معاصر حبل المتین نے ۸ فروری ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں جناب موجودہ پر ایک طویل آٹیکل لکھتے ہوئے امریکہ کی موجودہ روش پر ایک تفصیلی نظر ڈالی ہے جس میں اوس نے بعض غیر معقول واقعات کو پیش نظر رکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ امریکہ موجودہ جنگ میں جرمنی اور اوس کے حلیفوں کی طرف مائل ہے اور بہانہ ڈھونڈھ رہا ہے کہ موقع پاکر جنگ میں شریک ہو جائے۔

معاصر مذکور نے امریکہ کے جرمنی کی طرف میلان رکھنے کی جو وجوہ بیان کی ہیں اور جن واقعات سے اون کی تائید کی ہے اون سے ہمیں اتفاق نہیں اور ہم اونکو منطقی دلائل سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔

ذیل میں ہم معاصر موصوف کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہوئے اوسپر اپنی ذاتی رائے و تنقید لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ امریکہ کا جرمنی کی طرف میلان رکھنے کا خیال ابھی قیاس سے دور ہے۔

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ ابتداء جنگ سے جاپان کی شرکت جنگ تک امریکہ کا تذبذب عام طور پر معلوم تھا۔ لیکن جب سے جاپان برطانیہ سے مل کر جرمنی سے نبرد آزما ہوا ہے اوس وقت سے امریکہ شرکت جنگ کے پہلو پر غور کر رہا ہے اور چونکہ جاپان و امریکہ کی رقابت مدت سے چلی آتی ہے۔ اس لئے امریکہ کا خیال جرمنی کی طرف مائل ہے۔ اس لئے یہ امر قرین قیاس ہے کہ امریکہ اس موقع کو غنیمت سمجھکر اور چین کو ساتھ ملاکر جاپان پر حملہ کر دے۔

معاصر مذکور کا خیال ہے کہ امریکہ کا مدت سے یہ خیال تھا کہ وہ چین کو اپنے ساتھ ملاکر جاپان سے جنگ کرتا لیکن چونکہ جاپان برطانیہ سے عہد معاونت حاصل کر چکا تھا۔ اس لئے وہ متامل تھا لیکن اب جبکہ برطانیہ خود جنگ میں مبتلا ہے امریکہ کو جاپان سے جنگ کرنے کا ایک اچھا موقع ملا ہے کیونکہ اس وقت برطانیہ جاپان کو کچھ مدد نہیں دے سکتی۔

امریکہ چاہتا ہے کہ اس موقع پر جبکہ برطانیہ کے جنگ میں مبتلا ہونے سے جاپان کو برطانیہ سے کچھ زیادہ مدد نہیں پہونچ سکتی چین اور اپنی نوآبادیوں کے اون خطرات کو جو اوس کے خیال میں جاپان سے پہنچنے والے تھے دور کر دے اور ہمیشہ کے لئے چین اور اپنے مجمع الجزائر (فلپائن) کو جاپان کے حملوں سے محفوظ کر دے۔

امریکہ نے حسب بیان معاصر موصوف ارادہ کیا تھا کہ جزائر فلپائن میں ایک معقول تعداد سپاہ کی بھیجکر جاپان کے حملہ سے اطمینان حاصل کرے۔ لیکن امریکہ کی یہ تیاریاں اور ارادے دیکھکر جاپان سلطنت سے اور کوشش کر رہا ہے کہ امریکہ کو کوئی موقع یا بہانہ جنگ چھیڑنے کا نہ حاصل ہو جائے۔ اب امریکہ نے ایک دوسرا رنگ اختیار کرنا چاہا ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اوس نے ایک یادداشت دولت برطانیہ کو بھیجکر ظاہر کیا ہے کہ امریکہ کے جو تجارتی جہازات برطانوی سمندروں میں پائے جائیں برطانیہ کے جنگی جہازات اون کی تفتیش کرنا ...

معاصر موصوف کے خیال میں اس یادداشت کا یہ منشاء ہے کہ امریکہ کوئی بہانہ حاصل کر کے اپنے کو جنگ میں شریک کرے اور برطانیہ سے جنگ میں مقابل ہوکر جاپان کے ساتھ بھی مقابلہ آرا ہو کیونکہ برطانیہ کے ساتھ جنگ کرنا جاپان کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔

جرمنی مدت سے چین و امریکہ کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے اس موقع کو ڈھونڈ رہا ہے اور اپنی سیاسی چالوں سے امریکہ و چین کو اپنے ساتھ ملانے کی تدبیروں میں مصروف ہے۔

معاصر موصوف اس کے بعد امریکہ کے رجحان جانب جرمنی کی نسبت لکھتا ہے کہ امریکہ کی ایک علانیہ جرمنی طرفداری یہ ہے کہ اوس نے جرمنی کے اون جہازات کو جو اوس کے ساحل پر کھڑے تھے خرید کر لیا ہے جسپر دول متفقہ نے بھی اعتراض کیا تھا امریکہ نے جرمنی کے ان تجارتی جہازات کی قیمت ۸۰ ملیون (۸ کروڑ پونڈ) قرار دی ہے۔ جس سے جرمنی کو ایک معقول مالی مدد اس وقت پہونچ سکتی ہے اور ساتھ ہی تجارتی نفع بھی۔

دوسری وجہ معاصر موصوف یہ بیان کرتا ہے کہ امریکہ کے نمائندے مقیم روس نے جرمنی و آسٹریا کے اون قیدیوں کو جو روس نے جنگ میں گرفتار کر کے سائبیریا میں بھیجدئے ہیں۔ بہت کچھ مالی مدد دی ہے اور ہر قسم کی ضروریات اون کے لئے فراہم کی ہیں جو یقینا قانون جنگ کے خلاف ہے اور جس سے روس میں ایک فریاد پیدا ہو گئی اور ظاہر کیا گیا ہے کہ روس ہرگز اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ اوس کے اندرونی انتظامات میں کوئی دوسری حکومت مداخلت کرے البتہ اگر امریکہ کو اس امر کی ضرورت ہے کہ آسٹریا و جرمنی کے قیدیوں کی مدد کرے تو وہ دولت روس کے واسطے سے ہونی چاہئے۔

امریکہ کے یہ اقدامات مظہر ہیں کہ وہ روس۔ فرانس۔ برطانیہ اور جاپان سے لڑنے کے لئے ایک بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔

تیسری وجہ معاصر موصوف نے یہ ظاہر کی ہے کہ امریکہ جرمنی کے ساتھ مل کر روس فرانس برطانیہ اور جاپان سے اسلئے لڑنا چاہتا ہے کہ اوسے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اس جنگ میں جرمنی شکست پا گیا تو برطانیہ کے سوا یورپ میں کوئی طاقتور رقیب نہ رہیگا اور خطرہ ہوگا کہ برطانیہ و جاپان وغیرہ امریکہ پر حملہ کر کے اس سے چین کے وہ منافع چھین لیں جو اوسے تجارتی طور پر چین میں حاصل ہیں۔ علاوہ ازیں جاپان اس حالت میں امریکہ کے جزائر فلپائن پر بھی قبضہ کرے گا اور یہ تمام باتیں امریکہ کی سیاست و تجارت کیلئے سخت خطرناک و مضر ہیں۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے متمول ساہوکار اس موقع پر مالی منفعت حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن برطانیہ فرانس بلجیم سرویا اور مانٹی نیگرو سے اونہیں کچھ نفع نہیں پہونچ سکتا کیونکہ یہ تمام حکومتیں مالی اعتبار سے ایسی حالت میں ہیں۔ البتہ روس کو مال کی ضرورت ہے لیکن امریکہ کے ساہوکاروں ...... کو اوس کا اعتبار نہیں اسلئے وہ چاہتے ہیں کہ جرمنی آسٹریا اور دولت عثمانیہ سے مل کر اون کو قرض دیا جائے اور مالی نفع حاصل کیا جائے کیونکہ یہ تینوں حکومتیں مال کی محتاج ہیں۔ لیکن بجالت ناطرفداری امریکہ سے یہ منفعت حاصل ہونی ناممکن ہے اسلئے اگر امریکہ اپنے ساہوکاروں کی خواہش کے موافق جرمنی آسٹریا اور ترکی کو قرضہ دے گا تو برطانیہ روس و فرانس وغیرہ اسپر اعتراض کریں گے اور امریکہ کو طرفدار ٹھہرا کر اوس سے جنگ شروع کر دیں گے۔

ان وجوہ کے بیان کرنے کے بعد معاصر موصوف لکھتا ہے کہ برطانیہ نے امریکہ کی یادداشت کا جواب نہایت نرم مگر دندان شکن دیا ہے۔ لیکن جواب الجواب کا علم ہمیں اس وقت تک نہیں ہوا۔ مگر جرمنی کے امیر البحر نے مقابلہ بالمثل کے طور پر اپنی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا ہے کہ انگلستان و آئرلینڈ کے آبنائے ۱۸ فروری سے میدان جنگ خیال کئے جائیں گے اور دشمن کا جو تجارتی جہاز نظر آئے گا غرق کر دیا جائیگا اور ممکن ہے کہ دول بے طرف کے جہازات کو بھی صدمہ پہونچ جائے۔

جرمنی کا یہ اعلان اگرچہ ... انگلستان کی خارجی تجارت کا سد راہ ہے لیکن درحقیقت یہ اوس یادداشت کا جواب ہے جو برطانیہ نے ... بھیجی تھی۔

کے متعلق دول بے طرف کے نام بھیجی تھی۔

آخر میں معاصر مذکور نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حقیقت امر یہ ہے کہ یہ جنگ عالمگیر ہو کر رہے گی اور یہ بھی دول متحاربہ کی ایک تدبیر ہے کیونکہ وہ یہ چاہتی ہیں کہ دنیا کی تمام حکومتیں اس جنگ میں شریک ہو جائیں تاکہ کسی کی قوت باقی نہ رہے اور بعد جنگ کسی طرف دار حکومت کی قوت سے اندیشۂ جنگ نہ ہو۔ کیونکہ اگر امریکہ اور چین وغیرہ شریک جنگ نہ ہوئے اور موجودہ جنگ کے بعد جبکہ تمام دول متحاربہ کمزور و ضعیف ہو جائیں گی ان میں سے کوئی جنگ کے لئے کھڑا ہو گیا تو اپنے حریف کو آسانی سے زیر کر سکیگا۔ اسلئے تمام وہ حکومتیں جو شریک جنگ ہیں ساعی ہیں کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی حکومت ایسی نہ رہے جو اس جنگ میں شریک نہ ہو۔

معاصر موصوف نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ امریکہ اور جاپان کی رقابت اور جاپان کی طرفداری برطانیہ سے امریکہ کا خیال جرمنی کی طرف ہے۔ قیاس کے خلاف ہے کیونکہ امریکہ ایک صرف جاپان کی رقابت سے برطانیہ جیسی عظیم الشان قوت سے مقابلہ کرنے اور نقصان اٹھانے کو رقابت کے دور کرنے کو غالباً کسی طرح مناسب خیال نہیں کرے گا۔

برطانوی یادداشت اور امریکہ کے جواب کا سوال بھی کچھہ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ برطانیہ نے نہایت دور اندیشی سے اس معاملہ کو بڑھانے کے بجائے آشتی و صلح سے طے کر لینا مناسب خیال کیا ہے اور امریکہ کو ہر قسم کا اطمینان دلا دینا بہتر سمجھا ہے۔

شرکت جنگ کی وجوہ معاصر موصوف نے جس قدر بیان کی ہیں ان میں قریب قریب تمام ایسی ہیں جن کی سطح کسی قدر تاریک معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں ان کی کچھہ بھی اصلیت نہیں اور صرف ایک ذاتی اندیشہ و خطرہ پر مبنی ہیں۔

معاصر مذکور کی آخری رائے ممکن ہے کسی حد تک صحیح ہو۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جو حکومتیں شریک جنگ ہونگی۔ ان میں سے زیادہ تعداد برطانیہ کا ساتھہ دیگی کیونکہ جرمنی کی روش عام طور پر نفرت انگیز ہے چونکہ یہ مضمون طویل ہو گیا ہے اس کے متعلق ہم آئندہ کسی اشاعت میں تفصیل سے لکھکر یہ ثابت کر دینگے کہ اس قسم کے خطرات صرف نمائشی ہوتے ہیں اور اصلیت کچھہ بھی نہیں۔

دشمن کے ساتھہ تجارتی تعلقات قایم رکھنے کی سزا

کلکتہ کے اس مشہور مقدمہ میں ہائیکورٹ کے ججوں نے امرچند پلیزر کو دشمن کے ساتھہ تجارتی تعلقات قایم رکھنے کا مجرم قرار دیکر اسے صرف ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی

تاریخ اسلام

(۳۵)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے آنحضور صلعم کا نکاح

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا سنہ جب خدیجہ اور میسرہ سے آنحضور صلعم کے واقعات

سفر سنے تو دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ آنحضور صلعم سے نکاح کر لیا جائے حضرت خدیجۃ الکبری چونکہ قریش میں نہایت عقلمند حسین اور مالدار عورت تھیں اسلئے قریش کے تمام اشراف خواہشمند تھے کہ حضرت خدیجہ کو اپنے نکاح میں لائیں بہت سے لوگوں نے حضرت خدیجہ کو پیام بھی دیا لیکن آپ نے منظور نہیں کیا حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے دل میں آنحضور صلعم سے نکاح کی خواہش پیدا ہوتے ہی خیال ہوا کہ آنحضور صلعم سے استمزاج کیا جائے کہ آپ نکاح کریں گے یا نہیں چنانچہ آپ نے خفیہ طور پر ایک عورت کو آنحضور صلعم کی خدمت میں بھیجا کہ آپ سے اس معاملہ میں استمزاج کرے عورت نے حضور میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ اے محمد (صلعم) آپ نکاح کیوں نہیں کرتے فرمایا کہ میرے پاس اسقدر سامان نہیں کہ میں نکاح کر سکوں عورت نے کہا کہ اگر کوئی ایسی عورت آپ سے نکاح کرنا چاہے جو شریف حسین اور مالدار ہو اور آپ کے تمام مصارف خود اٹھائے تو آپ کو کچھہ عذر ہوگا حضور نے فرمایا کہ ایسی عورت کہاں سے آئے گی۔ عورت نے کہا کہ خدیجہ بنت خویلد آپ کو بہت چاہتی ہیں اگر آپ فرمائیں تو اون کو نکاح پر آمادہ کروں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسپر راضی ہو گئے اور عورت نے حضرت خدیجہ کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے یہہ خوشخبری سنکر ایک آدمی کو اپنے چچا عمرو ابن اسد کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت خدیجہ کا نکاح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیں۔ چنانچہ وقت معینہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اعمام ابوطالب اور حمزہ وغیرہ اور روسائے شہر ابوبکر وغیرہ کے ہمراہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے گھر نکاح کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے چچا ابوطالب نے نکاح کے وقت حسب ذیل خطبہ پڑھا حمد و سپاس اوس خدائے بزرگ کو کہ جس نے ہمیں فرزندان ابراہیم میں سے بنایا۔ معد و مضر کی نسل سے قرار دیا اپنے گھر کا محافظ اور حرم کا پیشوا ٹھہرایا۔ خدا کا شکر ہے کہ اوس نے ہم کو وہ حرم عنایت فرمایا کہ جو شخص اس میں داخل ہو ہر ایک چیز سے مامون و محفوظ ہو جائے ساتھہ ہی اسکے ہمکو مسلمانوں پر حکمران بھی بنایا۔

محمد بن عبداللہ میرے بھائی کا لڑکا اور ایک ایسا جوان صالح ہے کہ جسکی نظیر قریش میں نہیں ملتی اگرچہ یہ مالدار نہیں ہے مگر مال ایک سایہ ہے زوال پذیر۔ محمد (صلعم) کو تم خوب جانتے ہو کہ وہ مجھہ سے قرابت و خویشی رکھتا ہے۔ وہ خدیجہ بنت خویلد کی خواستگاری کرتا ہے۔ اور اوس کے نکاح کا مہر بیس اشتر یہ قرار دیتا ہے۔ ابوطالب کے خطبہ کے بعد ورقہ بن نوفل نے کہ حضرت خدیجہ کا چچا زاد بھائی تھا یہ خطبہ پڑھا۔

حمد و سپاس اوس خدا کو کہ بنایا اوس نے ہمکو ایسا جیسا کہ ابوطالب نے بیان کیا اور فضیلت دی ایسی ہی جیسی کہ بیان کی ابوطالب نے ہم پیشوا اور سردار عرب ہیں اور تم (ابوطالب و محمد صلعم) تمام فضیلتوں کے اہل ہو۔ کوئی قبیلہ اور خاندان تمہاری فضیلت کا منکر نہیں اور کوئی شخص تمہارے فخر و شرف کو شمار درد نہیں کر سکتا ہم نے تمہارے ساتھہ پیوند کرنے کی خواہش کی ہے اسلئے اے قریش تم گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد بن عبداللہ کے نکاح میں دیا۔ اور چار سو مثقال مہر مقرر کیا اس خطبہ کے بعد ابوطالب نے کہا کہ اے ورقہ بن نوفل میری خواہش ہے کہ تمہارے والد بھی اس نکاح میں شرکت کریں اس خواہش پر عمرو بن اسد نے کہا کہ گواہ رہو اے گروہ قریش کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد بن عبداللہ کے نکاح میں دیا اس کے بعد ایجاب و قبول عمل میں آیا۔

خانۂ رسول کے راز و نیاز

محبت کے راز و نیاز کی معاملہ بندیاں شاعروں نے بہت سی لکھیں۔ زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ مگر خانہ داری کی الفت کا ان کو کیا مزا۔ جو درختوں اور جانوروں کی مثالوں میں جذبات عشق تلاش کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے سرو نے قمری کے دل کو جلایا اور اپنے پھل سے محروم رہا۔ کوئی بولا گل نے بلبل کو ستایا۔ اسلئے پژمردہ ہو کر گلا کیا کسی نے شمع و پروانہ کے سوز و گداز پر آنسو بہائے۔ آئیے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے خانگی راز و نیاز کو سنیں اور اپنے گھروں میں اس محبت کا رواج دیں۔

ذیل کا قصہ صحیح حدیث سے اخذ کر کے لکھا جاتا ہے۔

رسول خدا - حضرت عائشہ سے مخاطب ہو کر - ہم جانتے ہیں کہ آج تم ہم سے خوش ہو یا ناراض۔

حضرت عائشہؓ - کیونکر - میں قربان ہو جاؤں - ذرا بتائیے تو۔

رسول خدا - جب تم ہم سے خوش ہوتی ہو - تو یوں قسم کھاتی ہو - محمد کے خدا کی قسم - اور جب ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو - ابراہیم کے خدا کی قسم۔

حضرت عائشہؓ - متبسم ہو کر - ہاں یا رسول اللہ خفگی میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں نہ کہ آپ کو۔

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات موقر معاصر ہمدرد وغیرہ نے ولایتی ڈاک سے لئے ہیں جنکی صحت وعدم صحت کی ذمہ داری نہ معاصر موصوف لیتا ہے نہ ولایتی ڈاک کے اخبارات کیونکہ انہیں سے بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے آئی ہیں اسلئے ہم بھی انکی صحت وعدم صحت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔

قبضہ تبریز اور شجاع الدولہ

پیٹروگراڈ - ۱۲- جنوری - شجاع الدولہ سابق گورنر تبریز جکے سپرد یہ کام کیا گیا تہا کہ وہ تمام اوس ایرانی فوج کو لیکر جو آذربائیجان میں ہے ترکی حملے کو روکے زخمی ہوکر طفلس پہنچگیا ہے - اور اپنی مصیبت کا حال بالتفصیل سے بیان کرتا ہے - ضمناً وہ حملہ آوروں کی کامیابی کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ ان حکام اور عمال نے انکو راہ دی جو جرمنی کا سونا رشوت میں لے چکے ہیں، وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ حملہ آوروں کے ساتھ جہاد کے بہانے ایرانی کرد بھی شامل ہوگئے تھے مراغہ اور میاندوآب اور تبریز پر دشمن کے کامیاب حملہ کی یہ ناقابل یقین وجہ معلوم ہوتی ہے -

شجاع الدولہ سے آخری معرکہ میاندوآب پر ہوا جہاں اس نے ایک قلعہ میں پندرہ سو اور ایک میں بارہ سو سپاہی متعین کئے تہے اور خود چارسو سواروں کا دستہ اپنے ہمراہ رکہا تہا - جبکہ لڑائی ہورہی تہی تو وہ میاندوآب کے پل پر کہڑا ہوا بہاگنے والوں کو مراغہ میں پناہ دینے کا انتظام کررہا تہا - یہ لڑائی ۱۰ گھنٹہ تک رہی چارسو سواروں میں سے صرف چار بچے شجاع الدولہ کا گہوڑا مارا گیا اور اسکی ٹانگ میں زخم آیا - میاندوآب سے اسکو مراغہ اور وہاں سے براہ تبریز جلفہ لے گئے جو روسی سرحد پر واقع ہے - کردوں نے میاندوآب کی تمام آبادی کو قتل کردیا - اور جو پناہ گیر بہاگ کر پل پر سے گذر رہے تہے اون پر فیر کئے - شجاع الدولہ کا مکان لوٹ لیا گیا - ماورائے قفقاز جاتے ہوئے اسکو ہزارہا بوڑھے بچے اور مریض ملے - جو جلفہ کی طرف بہاگ کر جارہے تہے - یہ لوگ سلماس - اورمیا - تبریز - مراغہ اور میاندوآب - (یعنی ترکی سرحد اور تبریز کے درمیان جو اضلاع ہیں) سے آرہے تہے - شجاع الدولہ دعوے کرتا ہے کہ اس کے پاس اس امر کا ثبوت ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے ایرانی مجتہدین اور عمال کو رشوت دیکر اپنا کر لیا تہا - اور اسی وجہ سے ترک اسکے حدود حکومت میں بآسانی گہس آئے - شجاع الدولہ نے کہا کہ میرے خیال میں اور جو سو ترکوں کے ساتھ جو تبریز میں داخل ہوئے پچیس ہزار کرد تہے - اور روسی فوج شمال کی طرف واپس ہوگئی تہی - (ٹائمز ۱۵- جنوری)

ترکوں کا بیان

ایمسٹرڈم - ۱۴- جنوری - ایک سرکاری اعلان جو قسطنطنیہ سے شائع ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ ایرانی فوج کی مدد سے ہماری فوج استقلال کے ساتھ صوبہ آذربائیجان میں بڑھ رہی ہے تاکہ اس ملک کو روسی قبضہ سے نجات دے ہمیں تازہ اور بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ہم نے دشمن سے آخری اہم فوجی مرکز تبریز چہین لیا ہے۔

فرانسیسی سرحدی قلعجات

پیرس ۱۲- جنوری - اگست کے آخر میں جس وقت جرمن دریائے مارنے کیجانب بڑھ رہے تہے تو سرکاری اعلانات بہت مجمل اور عمومی حیثیت کے ہوتے تہے اور جس سرعت کے ساتھ واقعات یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہورہے تہے اسکی وجہ سے بہت سی باتیں نہیں کہی گئیں - فرانس کے سرحدی قلعوں کے جو حشر ہوئے وہ بہت آہستہ آہستہ معلوم ہوئے - صرف لانگوی کا ایک قلعہ تہا جس کے فتح ہوجانے کی خبر سرکاری طور پر مشتہر کی گئی تہی - موبیوز کی فتح کی خبر لوگوں کے خود فرض کرلینے کیلئے چہوڑ دی گئی تہی اور مونمیدی میزیر اور گوے کے متعلق ایک لفظ بہی نہیں کہا گیا - جرمنوں کے ان مقامات پر قابض ہونے نے بعض دلچسپ واقعات اون قیدیوں سے حال میں معلوم ہوئے ہیں جو جرمنی سے بہاگ کر آئے ہیں یا رہا کئے گئے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مونمیدی خالی کردیا گیا تہا اور جرمنوں نے ۲۸- اگست کو اسپر قبضہ کرلیا - تمام مورچے پہلے تباہ کردئیے گئے اور ذخائر میں آگ لگادی گئی - ریلوے کی سرنگ بہی جو لانگویون اور میزیر کے درمیان میں پڑتی ہے اور نصف میل تک شہر کے نیچے سے ہوکر گذرتی ہے برباد کردی گئی - چونکہ جرمنوں کے لئے یہ ریلوے لائن ضروری تہی اسوجہ سے اونہوں نے اوس پہاڑی کے دامن میں جسپر شہر واقع ہے ایک لائن کا حلقہ تعمیر کیا اسلئے کہ موجودہ دشواری کو رفع کرنیکے لئے یہ آسان ترین طریقہ تہا -

گوے کے قریب شارلے مون کے قلعہ پر جرمنوں نے ۲۹- اگست کو حملہ کیا اور تین روز تک اسپر گولہ باری کرتے رہے - توپیں جو استعمال کی گئیں وہ آسٹریا کی بہاری توپیں تہیں اور ۸ میل کے فاصلہ سے فیر کرتی تہیں - قلعہ کی توپوں کے مقابلہ میں یہ پلہ زیادہ تہا اور اسوجہ سے ایک بہی فرانسیسی گولہ نقصان نہیں پہنچا سکا - قلعہ تہوڑے ہی دنوں میں پاش پاش ہوگیا اور فوج نے یکم ستمبر کو اطاعت قبول کرلی - بدقسمتی سے جو احتیاطیں مونمیدی میں عمل میں لائی گئی تہیں وہ شارلے مون میں نہیں جاسکیں اور قلعہ کی تمام توپیں اور ذخائر بجنسہ جرمنوں کے قبضہ میں آگئے - لانگوی کا ایک باشندہ جو تازہ میں آیا ہے وہ اس شہر کے محاصرہ کی ایک دلچسپ کیفیت بیان کرتا ہے جس حصہ پر مورچہ بندی کی گئی تہی وہ بالائے لانگوی کے شہر پناہ کے اندر کا حصہ تہا جس میں وہ مورچہ بندیاں بہی شامل ہیں جنہیں وباں نے سترہویں صدی میں تیار کیا تہا - نصف اگست میں جرمنوں نے اس قلعہ سے اطاعت چاہی لیکن جب فرانسیسی کمانڈر نے بلاتامل انکار کیا تو فوراً اس کا محاصرہ شروع کردیا گیا - ۲۱- اگست کو چار بجے صبح کے گولہ باری شروع ہوئی - پہلا حملہ قلعہ کی فوجوں نے رد کردیا جس کے بعد چہہ شبانہ روز شہر پر گولہ باری ہوتی رہی - ۲۶- اگست کو شہر بالکل تباہ ہوگیا اور چونکہ مقابلہ کی طاقت نہیں رہی تہی - اسلئے کمانڈر نے اطاعت قبول کرلی - (ٹائمز ۱۳ جنوری)

آئندہ موسم بہار کے لئے جرمنوں کی تیاریاں

روما - ۱۲ جنوری - سرکاری اطلاعوں کے مطابق جرمنی ایسے پیمانہ پر فوجی تیاریاں کررہا ہے جس کی مثال سابق میں کوئی نہیں مل سکتی - تمام محفوظ فوجیں اس غرض سے طلب کی گئی ہیں کہ موسم بہار کی ابتدا میں ایک زبردست کوشش کی جائے - جرمنی نے سرویا اور روس کے مقابلہ میں آسٹریا کی فوجوں اور روس وانگلستان کے مقابلہ میں ترکی فوجوں کا بہی اہتمام اپنے ہاتہ میں لے لیا ہے (ریوٹر) ٹائمز ۱۴- جنوری -

ترکی بیڑہ کا ایک کامیاب مقابلہ

قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی بیڑہ نے جس میں جہاز حمیدیہ بہی شامل تہا بحیرۂ احمر میں چکر لگایا - اور بغیر کسی قسم کا نقصان اوٹہائے واپس آگیا ہمارے ایک جہاز کی روسی بیڑہ سے ۲۴ دسمبر کو مڈبہیڑ ہوئی جس میں پانچ بیڑہ کے جہاز ڈوکروزر دنل تار پیڈو کشتیاں اور تین سرنگیں بچہانے والے جہاز تہے ہمارے جہاز نے اس بیڑہ کے ایک جہاز - دوسلیٹو پر گولہ باری کی اور دو سرنگ بچہانے والے جہازوں لوئیگ اور التقی کو ڈبو دیا - ان کے آدمیوں میں سے دو افسروں اور تیس روسی جہاز رانوں کو بچا لیا گیا - ہمارے دو اور جہازوں نے بہی مذکورہ بالا بیڑہ سے جنگ کرنی چاہی مگر اوس نے سباسٹیوپول کیطرف فرار ہونیکو ترجیح دی -

ایک دلچسپ لطیفہ

ذیل میں ہم ایک بہت عجیب قصہ مشہور ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک فرانسیسی وزیر ایک فوجی اسپتال میں معائنہ کے لئے گیا جہاں بہت سے زخمی سپاہی قریب قریب بستروں پر پڑے ہوئے تھے۔ وزیر نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ تم کیسے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ "ہم آہستہ آہستہ ترقی کر رہے ہیں" وزیر اس جواب کو سنکر مسکرایا اور دوسرے سپاہی کی طرف متوجہ ہوا کہ اس نے پوچھا اور تم کیسے ہو؟ سپاہی نے نہایت ضعیف آواز میں جواب دیا "حالت میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ کوئی تازہ بات قابل ذکر نہیں ہے" اب کی دفعہ وزیر سے ہنسی ضبط نہیں ہو سکی اور کہنے لگا کہ یہ فقرے مجھے چسپاں کئے گئے ہیں۔

(پبلک اوپینین ۱۵ جنوری)

فرانس صلح کا خواہشمند تھا

برلن ۱۲ جنوری۔ آج اخبار کولون گزٹ جرمنی کے حملے فرانس کے سلسلہ میں ایک عجیب انکشاف شائع کرتا ہے۔ گذشتہ ستمبر میں فرانس صداقت کے ساتھ امن کا خواہشمند تھا اور اس نے ایک غیر جنبہ دار ملک کے ممتاز مدبر کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے ابتدائی تجاویز پیش کرے لیکن ان صاحب نے جو پہلے ایک سرکاری حیثیت سے لندن میں بھی رہ چکے تھے یہ راز برطانوی سفیر متعینہ پیرس کو بتا دیا۔ اور اس راز کے افشا نے لندن میں سنسنی پیدا کر دی۔ لارڈ کچنر فرانس بھیجے گئے اور فرانسیسی ساحل پر گولہ باری کی دھمکی دیکر فرانس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس قسم کے معاہدہ پر دستخط کرے (یہ معاہدہ پہلے شائع ہو چکا ہے) کہ وہ آئندہ انگلستان کی منظوری کے بغیر تنہا صلح نہ کرے (ٹائمز ۲۲ جنوری)

ترک آذربائیجان میں

پیٹروگراڈ ۱۹ جنوری ایرانی وزیر نے سرکاری طور پر دفتر خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ قبضہ آذربائیجان کے متعلق ایرانی افسروں کی ترکوں کو مدد دینے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ایران انگلستان اور روس کے ساتھ وفادار ہے۔ لیکن ترکی حملہ کو روکنے کے قابل نہیں ہے۔ وزیر اعظم ایران نے یہ معلوم کرنے پر کہ ٹرکی نے ایران کے مطالبہ پر آذربائیجان کا خالی کرنا اس شرط پر منظور کیا ہے کہ روسی فوجیں ایرانی حدود میں داخل نہ ہوں۔ روسی مدبرین نے اعلان کیا ہے کہ جن امور کے باعث برطانیہ اور روس نے مجبور ہو کر ۱۹۰۹ء میں ایران میں فوجیں بھیجی تھیں ان میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ (ٹائمز ۲۰ جنوری)

جرمنوں کی مرسلہ خبریں

جرمنوں نے ۲۰ جنوری کو جو خبریں جنوب مغربی افریقہ کو بھیجی ہیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

بلجیم ہمارے قبضہ میں ہے اور فرانس بھی آرہ ... سے دریائے آئین کے جنوب اور دوگی پن سے دریا کے کنارے تک۔ تمام لورین ہمارے قبضہ میں ہے اور بال آلوساس کے شرقی تک ہمارے پاس ہے۔ روسیوں کو مال میں کچھ کامیابی ہوئی تھی مگر اونہیں سخت نقصان اوٹھانا پڑا اور قریب قریب وار سا تک پسپا کر دئیے گئے۔ اب تک ہمارے ہاں ۵ لاکھ قیدی موجود ہیں ہمارا بیڑا دو مرتبہ انگلستان کے ساحل تک ہو آیا اور اپنی آبدوز کشتیوں کے ذریعہ آٹھ انگریزی اور اور کئی دیگر جہاز غرق کئے ہیں۔ انگریزی بیڑہ نے ہمارا مقابلہ نہیں کیا۔ دسمبر کے شروع میں ہمارے کروزر اسکاڈرن نے چلی کے ساحل کے قریب دو انگریزی آہن پوش کروزروں کو تباہ کر دیا۔ جزائر فاک لینڈ کے قریب ہمارے جہاز سوائے ڈریسڈن کے دشمن کی آٹھ گنی طاقت کے مقابلہ میں غرق ہو گئے۔ ٹرکی نے ہماری طرف سے ہمارے دشمنوں پر جہاد کا اعلان کیا ہے۔ ترک قفقاز میں کامیابی کے ساتھ جنگی کاروائیاں کر رہے ہیں اور مصر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ یونڈ نے برقی کارخانے اور پرائیوٹ کاموں کے لئے ایک خاص ٹرین میں ۷ گاڑیاں جرمن کوئلے کی آئیں۔ یونڈ کے گورنر نے فوجی افسروں سے درخواست کی کہ چار سو مزدور اس غرض سے مقرر کئے جائیں کہ قرب و جوار کی روشنی سڑکوں کی مرمت ایک عدہ طور پر کی طرح پر کریں۔ ان سڑکوں کی حالت زار نا قابل تشریح ہے۔ زیبرگ میں انگریزوں کے گولے پھینکنے سے پرائیوٹ مکانات تباہ ہوتے ہیں اور شہری لوگ مارے گئے ہیں۔ اسوجہ سے حال کے جرمن اخبار کہا ہے کہ انگریزوں کی ناراضگی بیجا ہے۔ یکم جنوری تک جرمنوں کا جس قدر رقبہ فرانس میں ہو چکا اوس میں سے نصف علاقہ میں جرمنوں کا معقول انتظام ہے۔

(ٹائمز ۱۲ جنوری)

ایک اقتصادی جنگ

کوپن ہیگن ۲۰ جنوری جرمن وزیر داخلیہ نے برلن یونیورسٹی کے پروفیسر سیرنگ کو حسب ذیل جواب دیا ہے۔ موجودہ جنگ بڑی حد تک (جیسی کہ کبھی پیشتر کوئی جنگ نہ تھی) ایک اقتصادی جنگ ہے یعنی یہ جنگ نصف دنیا کی جنگ ہے جو انگلستان جرمن اقتصادیات کے خلاف کر رہا ہے جرمنی کو پوری فوجی فتح کا غیر متزلزل یقین ہے۔ اور اہل جرمن کی اقتصادی زندگی بھی اگر مزاحمت کرے تو وہ جرمنی کو اقتصادی نقطہ خیال سے غیر قابل فتح بنا سکتی ہے۔ بہ ایں ہمہ باوجود قواعد و ضوابط کے آبادی کے وسیع حلقہ اب تک کافی طور پر محتاط نہیں ہیں ہم کو اسامان خورد و نوش میں اندازکرنا چاہئے اور سادگی کے ساتھ رہنا چاہئے۔ اور مسلسل نہ صرف سامان خورد و نوش مہیا رکھنے کے ٹکڑے تک جو جب جنگ درپیش ہیں بہانا چاہئے نہیں۔ اب وقت ہے اس کے بعد وقت نہ ہوگا ہر گھر میں جنگ کی حالت پیدا ہونی چاہئے اور اس اقتصادی جنگ میں ہر ایک فرد کو سپاہی بننا چاہئے۔ سامان خورد و نوش کے متعلق قواعد و ضوابط کی تعمیل کرنا ایک مقدس فرض ہے۔ (ٹائمز ۱۲ جنوری)

شط العرب

ایمسٹرڈم ۲۰ جنوری۔ ٹرکی ہیڈ کوارٹر سے ذیل کا اعلان شائع ہوا ہے۔ شط العرب کے برطانوی استحکامات پر رات کو حملہ کیا گیا۔ دشمن کو شکست ہوئی۔ اور اسکے سو سپاہی مقتول و مجروح ہوئے۔ ایک انگریزی سوار دستہ نے قرنا کے قریب ترکی پیادہ فوج کے دستہ پر دفعتاً حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن باوجودیکہ دشمن کو ایک گن بوٹ کی توپوں سے امداد مل رہی تھی وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ گن بوٹ کو بھی واپس ہونے پر مجبور کیا گیا۔ (ٹائمز ۱۲ جنوری)

نہر سویز کا عینی شاہد

گذشتہ ہفتہ میں جو ڈاک کا جہاز ہندوستان میں پہنچا ہے اسکے مسافروں نے یقیناً ترکی اور انگریزی افواج کا مقابلہ نہر سویز پر بچشم خود دیکھا ہوگا چنانچہ مدراس میل میں ایک نامہ نگار اپنا چشم دید شاہد لکھتا ہے جس کا خلاصہ سول اینڈ ملٹری گزٹ سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ مالٹا میں پہنچنے پر ہم لوگوں کے لئے جو جہاز منگولیا پر سفر کر رہے تھے۔ یہ ایک غیر متوقع خبر تھی کہ ترکوں نے مصر کے اندر نہایت سریع پیشقدمی کی اور ممکن ہے کہ ہم نہر سویز سے گذر سکیں ہم میں سے کسی نے ترکوں کی سرگرمی کا خیال نہیں کیا تھا اور اب یہ شبہ پیدا ہونے لگا کہ آیا ہم کو ایک غیر محدود وقت تک پورٹ سعید پر رکا رہنا پڑیگا یا راس امید کی طرف سے پھیر کھا کر جانا ہوگا یا انگلستان واپس ہونا ہوگا ہم ۳ فروری کو ۹ بجے صبح پورٹ سعید میں پہنچے اور یہ معلوم کرکے پانی کی قلت کے مسئلہ کو اس طرح حل کرکے ترک فی الواقع پہنچ گئے ہیں کہ اپنے ساتھ کثرت سے ٹنکیاں لے آئے ہیں اور بعض خاص بڑی توپیں بھی اپنے ہمراہ لائے ہیں جس وقت ہم پورٹ سعید پہنچے ہیں تو اکثر بڑی توپوں کی آوازیں سننے میں آتی تھیں اور یہ خبر مشہور تھی کہ جرمن طیارے آ رہے ہیں۔ اسلئے جہاز کی تمام روشنیاں گل کر دی گئی تھیں ہم سب لوگ خاموش پڑے رہے اور دوسرے روز صبح کو ہمیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ ہمکو جانے کی اجازت ہے مسافروں کو عام طور پر اطلاع کر دی گئی تھی کہ عرشہ پر نہ آئیں لیکن لوگوں نے اس تنبیہ کا زیادہ خیال نہ کیا جس وقت ہم بیرونی چوکیوں سے گذر رہے تھے تو مشرقی ساحل پر جا بجا خندقیں اور مورچے اور تاروں کے احاطے نظر آتے تھے۔ ابھی تک ہم نہر کے اس حصہ میں نہیں پہنچے تھے جہاں حملہ ہوا تھا۔ سب سے بڑی علامت جنگ کی جو ہم نے مشاہدہ کی وہ یہ تھی کہ بمبئی کے جہاز ۔۔۔۔ ہمکا چینی کسی قدر ایک

ترکی گوشہ سے ٹوٹ گئی تھی اور اس کے ۱۶ آدمی مارے گئے تھے اسکے بعد ہم ایک فرانسیسی کروزر اور مزید دو دوسرے جہاز (ـــ) کے پاس سے ہوکر گذرے ان جہازوالوں نے ہم سے چیخ کر کہا کہ ایک ہزار ترک جنگ میں مارے گئے ہیں اور تین کلدار توپیں ہم نے ان کی چھین لی ہیں۔ آگے بڑھ کر ہم نے فی الواقع وہ خندقیں دیکھیں جو مُردوں کو دفن کرنے کے لئے کھودی جارہی تھیں اور نہر کے کنارے ایک جماعت کی لاشیں تھیں جو نہر کو پیپے کے پلوں سے عبور کرنا چاہتے تھے لیکن یہ بہت بُری جگہ اونہوں نے تجویز کی تھی اس لئے کہ مغربی ساحل پر جہاز بان تھیں جس میں ہمارے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ جسوقت ترک پانی کے کنارے آئے ہیں تو فوراً ان پر فیر کئے گئے اور ہمارے جہازوں کی بڑی توپوں سے مرکزی فوج پر حملہ کیا جو کسی قدر نا صفہ پر تھی۔

البانیہ میں بغاوت | نیو یارک ہیرلڈ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ البانیہ میں صورت حالات نہایت خطرناک ہوگئی ہے اور انقلابی پارٹی روز بروز زبردست ہوتی جاتی ہے۔ البانیہ کا تمام مشرقی حصہ باغیوں کے ہاتھ میں آچکا ہے۔ ڈرر ووزیر فی الحال اسد پاشا کا قبضہ ہے لیکن اسپر بھی باغیوں کا قبضہ ہوا چاہتا ہے اور وہاں محاصرہ کی حالت کا اعلان کردیا گیا ہے نہ صرف یہ بلکہ باغیوں نے اسد پاشا کے مقرر کردہ افسروں کو بھی برطرف کردیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ اسد پاشا البانیہ کو غیرجانبدار رکھنا چاہتا ہے۔ اسلئے ترکی و آسٹریا اسکے مخالف ہوگئے ہیں اور یہ دونوں البانیہ کے مسلمانوں کو سرویا اور مانٹی نگرو کے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔

عربی اخبارات کا اقتباس

ترکی جدید ریلوے لائین | شام سے جو لوگ آئے ہیں ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ترکوں نے بیر سبع ۔ عوجہ اور قنطرہ تک ریلوے کو بڑھایا ہے اور اس کا کام شامیوں کے گروہ سے لیا ہے اور سرکاری محکمہ کو امید ہے کہ چھ یا آٹھ مہینہ میں یہ ریلوے کمل ہوجائیگی۔ اسوقت پانی اور دیگر فوجی ضروریات اور بھاری توپوں کی نقل و حرکت میں آسانی ہوجائیگی۔

بحر متوسط کا واقعہ | ایتھنز - ۲۳ - جنوری - امیر البحر لا بیراکی جو حریفوں کے بیڑہ کا بحر متوسط میں کمانڈر ہے۔ رپورٹ کی ہے کہ "سینٹ جان" اسٹیمر غرق ہوگیا جس میں موسیو افتسانوس لعکاس کو جارہے تھے۔

یونان میں طوفان | ایتھنز - ۲۴ - جنوری - یہاں موسم کی خرابی اور آندھیوں کی

وجہ سے بہت نقصان ہوا اور تمام اطراف ملک میں سخت طغیانی ہوئی۔

شامی رنگروٹ | نامہ نگار خصوصی موتر سے لکھتا ہے کہ ترکی حکام نے وہاں کے عمائد کو گرفتار کرلیا اور ان سے فوجی خدمت کے لئے رنگروٹ طلب کئے جب اونہوں نے اطمینان دلایا تو چھوڑ دیا۔ جب رنگروٹ اکٹھے ہوکر روانہ ہوئے تو شیوخ ان کے آگے آگے یہ پڑھتے جاتے تھے۔ نحن نخوض المنایا - سلطاننا محمد رشاد - (یعنی ہم موت میں گھس جائیں گے۔ ہمارا بادشاہ محمد رشاد ہے)

دمشق میں ہوائی جہاز | دمشق میں تین ہوائی جہاز اور آئے ہیں ان میں سے ایک کے چلانے پر فتحی بک مقرر ہوئے ہیں جن سے اہل قاہرہ واقف ہیں۔ اور دوسرے کے لئے جرمن مقرر ہوئے ہیں یتقلم

تازہ برقیات

فوجی خدمت سے استثنا

لندن ۱۰- فروری - ایمسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ عثمانی مجلس وزارت نے ایک ہنگامی قانون منظور کیا ہے۔ جس کی رو سے تمام مسلمان اشخاص خواہ تربیت یافتہ ہوں یا نہوں اور نیز غیر تربیت یافتہ مسلمانوں کی بعض جماعتوں کو روپیہ دیکر فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہونے کا اختیار حاصل ہے۔

ترکی اور یونان کے قضیہ کا تصفیہ

لندن ۱۹ فروری - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ قسطنطنیہ کے ڈائرکٹر جنرل پولیس نے یونان کے بحری اتاشی کی توہین کے بارے میں باقاعدہ اظہار تاسف کیا ہے اور اس کے متعلق ایک سرکاری اطلاع شائع کردینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ معاملہ اب رفت گذشت ہوگیا ہے۔

جہاز ولہلمینا کے مال کا قضیہ

لندن ۱۶ فروری - واشنگٹن - گورنمنٹ امریکہ نے کل امریکن سفیر مقیم لندن کو وہ تحریری شہادت بھیجدی ہے جو جہاز ولہلمینا کے مال کے مالک نے اسبات کے ثبوت میں پیش کی تھی کہ مال مذکور قابل ضبطی نہیں ہے۔ اضلاع متحدہ نے یہ مشورہ دیا ہے کہ تاوقتیکہ انگلستان کے پاس کافی وجوہ نہوں جو تاحال ظاہر نہیں کی گئیں جہاز مذکور کو اپنے مال سمیت منزل مقصود کی طرف جانے کی اجازت دے دینی چاہئے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مالکان جہاز نے اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ کو یہ یقین دلایا ہے کہ اس کا مال جرمن یا جرمن گورنمنٹ کے لئے مقصود نہیں ہے۔

ایک فرنچ جہاز کی غرقابی

لندن ۱۷ فروری - پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی نمبر یو ۶ نے فرانسیسی سٹیمر ملدی ل" کو شیربرگ اور ڈنکرک کے مابین غرق کردیا اور اس کے عملہ کو کشتیوں میں جان بچانے کی اجازت دی۔

بعد کی خبر پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جہاز ول ڈی ل نے آبدوز کشتی کو بندرگاہ فلورمینا کے نواح میں دیکھا اور اس سے بچنے کی کوشش کی مگر بے سود ہوئی۔ جہاز مذکور کو بم کے ذریعہ غرق کیا گیا۔ اسکے بعد آبدوز کشتی نے ناروے کے ایک جہاز کا تعاقب کیا مگر شیربرگ سے تارپیڈو کشتیوں کے لوٹنے کے نمودار ہونے پر آبدوز کشتی غوطہ لگا گئی۔

ریمز پر گولہ باری

لندن ۱۹- فروری - جرمنوں نے ریمز پر پھر گولہ باری کی ایک گولہ گرجا پر جاکر گرا۔

ڈیوچ کی غرقابی کی مزید تفصیل

لندن ۱۷ فروری - پیرس جہاز ڈیوچ کی غرقابی خاتمہ قزاقانہ فعل ہے۔ ملاح بیان کرتے ہیں کہ وہ شام کے وقت قدرے متلاطم سمندر میں جارہے تھے۔ مطلع بالکل صاف تھا اتنے میں اچانک ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور جہاز رماں ڈوبنے لگا۔ کپتان نے فوراً کشتیاں دائیں طرف اوتارنے کا حکم دیدیا اور ملاح بچ گئے۔ کسی نے اپنے مال اسباب لانے کی پروا نکی جہاز نصف گھنٹہ کے اندر ڈوب گیا کئی مرتبہ ایک آبدوز کشتی کا گنبد نما مینار پانی سے باہر نکلا جو نظاہر کشتیوں کو دیکھ رہی تھی۔ ایک فرانسیسی تباہ کن کشتی نے جہاز مذکور کی دو کشتیاں بچائیں۔ ایک اور کشتی کی نسبت یقین ہے کہ وہ فیکامپ میں پہنچ گئی ہوگی۔

قیصر کی معنی خیز نقل و حرکت

لندن ۱۹ فروری - ڈیلی میل کو کوپن ہیگن سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیصر پرنس ہنری آف پرشیا اور ایڈمیرل وان ٹوپیز جمعرات کے روز ولہلمس ہیون اور ہیلیگولینڈ کو گئے۔

بلغراد پر از سرنو گولہ باری

لندن ۱۹ فروری - بلغاروآسٹرویوں نے بلغراد پر پھر شدید گولہ باری شروع کردی ہے اور اکثر مکانات کو نیست و نابود کرڈالا ہے۔ بہت سے اشخاص مقتول و مجروح ہوئے ہیں۔ سرویوں نے سملن پر گولہ باری کرنے سے اسکا جواب دیا ہے۔

بلغراد کی گولہ باری کے اثنا میں سر ٹامس لپٹن بال بال بچ گئے۔ وہ بازار میں گاڑی پر جارہے تھے کہ ایک گولہ ان کی گاڑی سے ۲۰ گز کے فاصلہ پر گرا۔

سرویا پر اہل البانیہ کی فوج کشی

لندن ۱۶ فروری - اہل البانیہ نے سرویا کے ضلع پریزرنڈ پر حملہ کردیا ہے سرویا ظاہراً کسی شدید جنگ کے بغیر ہی پسپا ہوئے کیونکہ ان کا کل ۱۷۰ جانوں کا نقصان بتایا جاتا ہے (یسول کا خاتم)

کویت کے پولیٹیکل ایجنٹ کی ہلاکت خلیج فارس

سے دہلی میں خبر پہونچی ہے کہ کویت کے پولیٹیکل ایجنٹ کپتان ڈبلو ایچ شکسپیر سی۔ آئی۔ ای قبائل کی ایک جنگ میں ہلاک ہوگئے ہیں۔

بم سازوں کی گرفتاری - احاطہ مہتاب رائے لاہور میں ۱۹ فروری کی شام کو چھ سات سکھ اور ہندو ملزم گرفتار کئے گئے جن کے مکان میں سے تین بم۔ ایک پستول مع ایک چھرا۔ اور

مختصر نوٹ

گرانی غلہ کے خلاف مظاہرہ

ہمیں ایک معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ ۱۳- فروری کو بعد دوپہر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کارخانے کے ہزار ہا کاریگر جمع ہو کر گورنمنٹ ہاؤس پنجاب میں گئے اور بھوک بھوک کی صدائیں بلند کرنے لگے۔ ہز آنر کو جب اس بھوکے مجمع کی اطلاع دی گئی تو آنھوں نے فوراً ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کمشنر صاحب طلب فرمایا جنھوں نے گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچکر آن لوگوں سے گفتگو کی۔ موخرالذکر نے گرانی غلہ اور فاقہ کشی کی شکایت کی۔ اسپر ہز آنر نے کہلا بھیجا کہ اگر تمہاری یومیہ اُجرت میں ایک آنہ کا اضافہ کر دیا جائے تو تم خوش ہو۔ کاریگروں نے اس کے جواب میں کہا کہ ایک آنہ یومیہ کے بڑھا دینے سے ہمارے پیٹ نہیں بھر سکتے غلہ کا نرخ کم از کم دس سیر ہونا چاہئے۔ ورنہ ہم بھوکے مرجائینگے۔ اسپر کاریگروں سے کہا گیا کہ نرخ کے متعلق تاجران غلہ سے مشورہ کر کے تمھیں کوئی صحیح جواب دوشنبہ تک دیا جائیگا۔ اس کے بعد وہ لوگ واپس چلے آئے۔ (زمیندار)

طلبۂ کالج کی تعجب خیز گمشدگی

اس ہفتہ کا حیرت انگیز واقعہ یہ ہے کہ لاہور کے بعض طلبۂ کالج جن کی تعداد میں بھی اختلاف ہے پر اسرار طریق پر کہیں چلے گئے ہیں۔ نماز جمعہ کے قبل تک وہ کالج میں موجود تھے۔ نماز کے لئے شاہی مسجد میں آئے اور پھر معلوم نہ ہوا کہ کیا ہوئے اور کہاں گئے۔ نہ کالج سے رخصت لی نہ اپنے والدین۔ اعزہ واحباب کو اطلاع دی۔ اس سے پہلے جانیکا کوئی گمان نہ تھا اور نہ کسی شخص کو اس کا علم ہونے پایا۔ اس واقعہ پر عامۃ الناس میں ایک عجیب قسم کی حیرت پھیلی ہوئی ہے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس گمشدگی کی حقیقت کیا ہے۔ (رر)

دولت خداداد طرابلس

مدت کے بعد یہ خبر سننے میں آئی کہ علاقہ طرابلس میں ایک ہزار مسلح عربوں نے علی الصباح اطالویوں پر حملہ بول دیا اور لڑائی کا سلسلہ شام تک جاری رہا۔ آخر عرب شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے اور اطالویوں کے تین افسر ہلاک اور ۷۰ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے جو معرکہ صبح سے شام تک برابر جاری رہے اس کی اہمیت و شدت سے کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا۔ برقی پیغام میں اطالویوں کے نقصان کی جو کیفیت مشتہر کی گئی ہے وہ بجائے خود اس امر کا بین ثبوت ہے کہ عربوں اور اطالویوں کی درمیان گھمسان کا رن پڑا تھا کیونکہ جب ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ء میں ترکی افواج سے اطالویوں کی باقاعدہ لڑائیاں ہوا کرتی تھیں تو جہانتک ہمیں یاد پڑتا ہے اطالوی اپنے نقصان کی تعداد عموماً اکائیوں میں بتایا کرتے تھے۔ لیکن اس معرکہ میں انھوں نے خود اپنی زبان سے ۹۰ آدمیوں کے نقصان کا اعلان کیا ہے۔ خدا جانے صحیح تعداد کیا ہوگی۔ جنگ یورپ سے پیشتر عربی اخبارات میں طرابلس کے حالات وقتاً فوقتاً نظر سے گذر جایا کرتے تھے۔ لیکن اب مہینوں سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے،

بہرحال دنیائے اسلام کے لئے یہ امر باعث اطمینان ہے کہ بادیہ نشین اور بے سروسامان عرب پانچ سال سے طرابلس میں یورپ کی ایک بڑی سلطنت کا بہ شدومد مقابلہ کر رہے ہیں اور ان کے سردار شیخ سنوسی کی زبردست شخصیت کا اثر روز بروز نمایاں ہوتا جاتا ہے۔ زندہ و پائندہ باد دولت خداداد طرابلس۔ (رر)

حرمین کو اسلام سے علیحدہ کرنیکی سفارش

ارض مقدس حجاز کی نسبت ہماری سلطنت برطانیہ عظمیٰ اعلان کر چکی ہے کہ اس کے احترام میں کوئی کمی نہ کیجائیگی اور نہ اسپر قبضہ کرنا مقصود ہے۔

خان بہادر قاضی عزیز الدین احمد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دھولپور نے اپنے رسالہ کے ذریعہ سے اگرچہ اس اعلان کی وقعت کم کرنی چاہی۔ مگر سرکاری حلقوں میں کوئی پروا نہ کی گئی۔ بایں ہمہ معاصر محترم "پیسہ اخبار" کے مدیر "سچے" اور "وفادار مسلمان" کی رائے حسب ذیل ہے:-

"جب یہ رسالہ شائع ہوا تھا اسوقت اخبار پایونیر نے بہت اچھے الفاظ میں اسکا خیر مقدم کیا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اسکا وہ مستحق بھی تھا۔۔۔۔ مولف نے وہ کام کیا ہے کہ قوم کو ممنون ہونا چاہئے۔۔۔۔ مجھکو اور کوئی وجہ مخالفت سوائے ذاتی عناد کے نہیں معلوم ہوتی۔۔ رہا مسالہ تقسیم مقبوضات ترکی۔ تو اس میں اگر حجاز ترکوں کے قبضہ سے نکل گیا تو میرے خیال میں بجائے اس کے کہ کسی دوسری روس جیسی عیسائی سلطنت کے پنجۂ غضب میں جائے جو مذہب اسلام کے جانی دشمن ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ سلطنت انگلشیہ کے زیر سایہ رہے"۔ (رر)

آسٹریا بھی جرمنی سے پیچھے نہیں رہا

اخباری دنیا کی توجہ زیادہ فرانس و بلجیم اور گلیشیہ و پولینڈ اور آخر میں قفقاز و سوئٹزر کی طرح مبذول رہی۔ لیکن لڑائی کا بازار ایک اور جگہ یعنی سرویا اور آسٹریا کی حدود کے متصل بھی گرم رہا ہے۔ ابتدا میں تو زور شور سے سرویہ کی فتح اور آسٹریا کی شکست کی خبریں آتی رہیں پھر کچھ دنوں خموشی طاری رہی۔ اس کے بعد یکایک سننے میں آیا کہ آسٹریا نے سرویہ پر نمایاں فتح حاصل کی اس کے بعد خبریں آنے لگیں کہ سرویا نے پھر آسٹریا کو شکستیں دینی شروع کر دیں۔ اس کے بعد پھر خموشی ہے لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جرمنی نے اپنے چھوٹے ہمسایہ بلجیم کی جس ظالمانہ سختی اور شدت سے مزاج پرسی کی ہے اسی طرح آسٹریا نے بھی اپنے ہمسایہ سرویا کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ چنانچہ آرلو بنچ لکھتا ہے کہ مسٹر ولیم سپرڈ لکھتے ہیں کہ ہم نے علاقہ سرویہ کی ڈیڑھ سو میل کی مسافت طے کی اُن میں اٹھارہ شہر ایسے دیکھے جن کی بابت یہ خیال ہو کہ یہ شہر اچھے ہونگے۔ اس وقت یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اُن پر جھاڑو دیکر پھیر گیا ہے۔ ہر شہر میں ہم نے دو تین تین دیواریں ایسی دیکھیں جن پر پھانسیاں لگی ہوئی تھیں۔ جن سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑی بے دردی اور سفاکی کا باشندگان شہر کیساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ آبادی کا نام ونشان نہ تھا۔ ہر طرف ہو کا میدان نظر آتا تھا۔ جگہ جگہ اینٹوں کے ڈھیر تھے۔ ایسے برباد شدہ مقامات مقامات دیکھ کر نامہ نگار مذکور نے اندازہ لگایا ہے کہ جرمنی نے بلجیم کو اتنا برباد نہیں کیا۔ جتنا آسٹریا نے سرویا کو تباہ کیا ہے۔

ٹرکی اور روس

پیٹروگراڈ- ۱۹- جنوری۔ آرمینیا کے خطہ کرارگان میں روسیوں نے دیکھا کہ ۱۰۰ ترک برف میں اکڑ کر ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کے بر فیلے ہاتھ رائفلوں سے الگ نہیں ہوئے تھے۔ ٹمپریچر تیرہ ڈگری زیرو سے نیچے تھا۔ جن لوگوں میں ابھی دم باقی تھا اُنھوں نے روسیوں کو دیکھکر قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور جنگ کے لئے آمادہ ہوئے مگر روسیوں کی کثیر جماعت نے ان کو اسیر کر لیا۔

بغدادی عربوں پر برف کا خاص اثر ہوا تھا موسم سرما سے بچنے کے لئے انھوں نے گرم لباس کا اہتمام نہیں کیا تھا (ترکوں کے برف میں ہلاک ہونے کی خبر صحیح ہو یا غلط لیکن انکی بہادری میں کلام نہیں کہ برف میں اکڑ کر ہلاک ہوتے ہوئے بھی انھیں دشمنوں سے نبرد آزما ہونیکا شوق تھا۔ ایڈیٹر)

جنگی فتوے

لندن کا جریدہ نیر ایسٹ (مطبوعہ ۱۵- جنوری) رقمطراز ہے کہ جنگ کی ابتدائی منزل میں نجف اشرف کے مجتہدوں نے جہاد کے فتوے شائع کئے تھے۔ یہ فتوے مختلف اسلامی شہروں میں دیواروں پر چسپاں تھے مگر مرزا حسن آغا مجتہد تبریز نے ان اعلانوں کو اُتروالیا اور نجف اشرف کے عالموں کو تار بھیجا کہ موجودہ حالت میں یہ فتوے بالکل غیر ضروری ہیں۔ ایران کو یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی سلطنت کا حلیف بنکر اس سے انتقام لے ایران کی بھلائی غیر جانبداری ہی میں ہے ٹرکی کا جو جی چاہے وہ کرے مگر ایران اپنی حریت کے قائم رکھنے کے لئے غیر جانبدار ہی رہیگا۔ نجف سے اس قسم کے فتوؤں کی اشاعت آسان ہے مگر ایران کیحالت دوسری ہے۔

آسٹریا اور سرویا

بخارسٹ- ۳۱- جنوری۔ سروین مہم کے لحاظ سے آسٹریا میں سخت بےچینی پھیلی ہوئی ہے آسٹریا سرویا کی سرکوبی کے لئے کثیر فوجیں بھیج رہا ہے۔ ۲۰ ٹرینیں جرمنی سپاہ سے بھری ہوئی سرویا کو روانہ ہوئی ہیں۔ ان کے پاس توپخانے کا بہت معقول سامان ہے کہ جن اور نیز عساکر اس مہم میں نہیں روانہ کی گئی ہیں۔ بکووینا میں روسیوں سے مقابلہ کرنیکے لئے جنرل یوجن کے زیر کمان ۴ لاکھ آسٹرین و جرمن سپاہ کا اژدہام ہے۔

ہنگامۂ عالمگیر

جرمنی کا عزم بالجزم

لندن ۱۵ فروری - اگرچہ نیم سرکاری اخبار کولنش زیٹنگ اس جواب کی نوعیت پر بحث کرنے کے متعلق جو جرمنی کی طرف سے امریکہ کو دیا جائیگا - جرمن اخبارات کو اعتدال سے کام لینے کا مشورہ دیتا ہے مگر اس کے باوجود تمام اخبارات امریکہ کے برخلاف زہر اُگل رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ امریکہ کچھ بھی لکھے جرمنی اپنے ارادہ سے باز نہیں آسکتا گورنمنٹ امریکہ کو یہ خیال دل سے دور کر دینا چاہئیے کہ جرمنی کو ریاست ہائے متحدہ کیطرف سے کسی قسم کا خطرہ لاحق ہے -

بھاگنے کی ناکام کوشش

اسٹرڈم ۱۵ - فروری - دوم لفٹنٹ گوربراؤن (آرلنے) اور لفٹنٹ گلسپی نے (گورڈن ہائیلنڈرز) جو گذشتہ ماہ جنوری جرمنوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے تھے - ریل کے قلعہ میں سے بھاگ جانے کی کوشش کی اور ایک ۵۰ فٹ بلند دیوار سے نیچے کود گئے - اول الذکر کی ٹانگ ٹوٹ گئی مگر دوسرے کو کوئی چوٹ نہ آئی - لیکن چونکہ وہ اپنے دوست کے ساتھ وہیں ٹھہرا رہا اس لئے حکام نے دونوں کو پھر گرفتار کر لیا ایک جرمن افسر نے دونوں کے متعلقین کو اس واقعہ کی اطلاع دی ہے -

جرمن بندرگاہوں کی ناکہ بندی

لندن ۱۵ فروری - آج مسٹر چرچل نے دیوان عام میں محکمۂ بحری کے متعلق تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ غیر جانبدار جہازوں کو جرمنی میں سامان خوراک لانے سے روکنے کے لئے اتحادی سلطنتیں مزید کارروائی کرنے والی ہیں -

جرمنی کی پیش کردہ شرائط

لندن ۱۵ فروری - واشنگٹن - کاونٹ برنسٹروف نے ایک باقاعدہ نوٹ پیش کیا ہے کہ جرمنی اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ برطانیہ کے تجارتی جہازوں پر مجوزہ حملہ کا ارادہ ترک کر دیا جائے اگر برطانیہ (جرمنی کی) سول آبادی کے لئے خوراکی اشیاء کو بلا روک ٹوک لانے دے -

جرمنی کی خوفناک دھمکی

لندن - ۱۵ فروری - معلوم ہوتا ہے کہ کاونٹ برنسٹروف نے مسٹر برائن سے دوران گفتگو میں اس امر کا اظہار کیا کہ اگر مسٹر برائن اس بات پر زور دیں کہ ولہلمینا کا تمام اسباب ہمبرگ میں اُتار دیا جائے تو جرمنی جنگی رقبہ کے متعلق اعلان کا کچھ حصہ منسوخ کر دے گا اگر امریکہ نے اس مطالبہ کی تعمیل نہ کی تو کاونٹ موصوف نے مزید خوفناک صورت کی دھمکی دی - اس دھمکی کی حقیقت کوپن ہیگن کی ایک مراسلت سے ظاہر ہوتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی ایک عظیم الشان پیمانہ پر سمندر میں تیرنے والی سرنگیں چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے -

آخر آسٹروی بیڑہ بھی نکل آیا

لندن ۱۶ فروری - شنیع آسٹروی بیڑہ کتارو سے نکلکر انتی واری گولہ باری کر رہا ہے -

شاہ مانٹی نگرو بال بال بچ گیا

لندن ۱۵ فروری - ریکا (مانٹی نگرو) کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹریا کے دو ہوائی جہاز حال میں شاہ مانٹی نگرو کے سرمائی محل پر اوڑے اور شاہ و ملکہ اور اون کی صاحبزادیاں پرتیو ہوائی جہازوں کا تماشا دیکھنے باہر نکلی تھیں ایک کلدار توپ سے گولے پھینکے گئے اگرچہ ان کے بالکل قریب پھٹے مگر کسی کو صدمہ نہ پہونچا -

اسیران جنگ کا مبادلہ

لندن ۱۵ - فروری - دیوان عام میں مسٹر ٹینیسن نے بیان کیا کہ جرمنی اور انگلستان کے مابین اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ ۵۵ سال سے زیادہ عمر کے برطانوی اور جرمن سول قیدیوں کو رہا کر دیا جائے -

جرمنی کی طرف سے بحری محاصرہ کی دھمکی

لندن ۱۵ فروری - آج دیوان عام میں مسٹر پرمروز نے بیان کیا کہ جہاز ولہلمینا کے مال کو مال غنیمت کی عدالت میں پیش کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا - خاص جہاز کے خلاف کسی قسم کی کارروائی نہ کی جائے گی -

واشنگٹن ۱۶ فروری - گورنمنٹ امریکہ نے ولہلمینا کے مالکوں کی شہادت اس امر کے ثبوت میں کہ ولہلمینا پر جو مال لدا ہے اس میں غیر مصافی آبادی کے لئے سامان خوراک کے علاوہ اور کچھ نہیں اپنے برطانوی سفیر ڈاکٹر پیج کو اس غرض سے بھیجدی ہے کہ وہ اسے برطانیہ کے محکمۂ خارجہ میں پیش کر دے اور برطانیہ کو توجہ دلائے کہ یہ مال گرفتار نہیں کیا جا سکتا - جرمنی کے برطانیہ کے تجارتی جہازوں پر حملہ کرنے کی جو مشروط تجویز ریاستہائے متحدہ کے سامنے پیش کی ہے وہ بھی برطانیہ کے محکمۂ خارجہ کو بھیجدی گئی ہے -

جرمنی اور امریکہ کے اخبارات

لندن ۱۵ - فروری - آج بیشتر جرمنی کے اخبارات امریکہ کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں اور حقارت آمیز لہجہ میں اوسے طعنے دے رہے ہیں کہ اسکے پاس نہ تو فوج ہے نہ بحری قوت ہے یہ سب نہایت سرگرمی اور جوش کے ساتھ جمعرات کا انتظار کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اوس روز سے برطانیہ کے خلاف جنگ کے ایک نئے مرحلہ کا آغاز ہوگا -

واشنگٹن - ریاستہائے متحدہ کے اخبارات اپنی تحریروں میں استقلال کا اظہار کر رہے ہیں اور بڑے زور سے لکھتے ہیں کہ جرمنی امریکہ کے جہازوں اور باشندوں کے جان و مال کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا -

برطانوی جہاز کی غرقابی

لندن - ۱۶ فروری - لائڈز کمپنی نے رپورٹ کی ہے کہ برطانوی جہاز ڈوج جو روئن (فرانس) کو جا رہا تھا - راس انٹی فر کے قریب اڑا دیا گیا - یکے بعد دیگرے دو دھماکے پیدا ہوئے عملہ کے آدمیوں کو کچھ نقصان نہ پہنچا اور وہ جان بچانے والی کشتیوں میں سوار ہو گئے -

انگلستان پر اعتراض

گورنمنٹ ہالینڈ نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے کہ اسے تجارتی جہازوں پر غیر جانبدار جھنڈے استعمال کرنے کے متعلق برطانیہ کے طرز عمل پر اعتراض ہے -

پولینڈ اور گلیشیا میں خونریز جنگ

لندن ۱۷ فروری - پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے ۱۵ ماہ رواں کو جرمنوں کی عظیم جماعت کا جو آگسٹوف (شمالی لینڈ) کے نواح میں روسی سپاہ کے دو بازؤں کو محصور کرنے کی کوشش کر رہی تھی - نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا - غنیم کا ایک دستہ گراجیوہ سے ادسوویز (وسطی پولینڈ) کی طرف پیشقدمی کر رہا ہے - اس کے علاوہ جرمن سپاہ دریائے وسچولا اور دریائے کروا کے درمیان بلاک ریپونز کے محاذ پر پہنچ گئی ہے -

کوہستان کارپتھین کی حالت میں عملاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - ہم نے کونریوموکا اور وینسکو (دیزکو) میں جرمن سپاہ کے شدید حملے پسپا کئے - غنیم نے نڈوورنا (جنوبی گلیشیا) پر قبضہ کر لیا اور دریائے سیرتھہ کو جو بکووینا میں واقع ہے عبور کر گیا -

کودنو کی طرف جرمن پیشقدمی

دہلی ۱۷ - فروری - ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۱۵ فروری موصول ہوا ہے -

مشرقی پروشیا کے شمالی کنارے سے شمالی پولینڈ کی طرف جرمنوں کی پیشقدمی کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے جرمن سپاہ روسی سرحد کو عبور کر کے کودنو پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے (جو شمالی پولینڈ کے شمال مشرق میں ایک مشہور قلعہ ہے - اس کے نتیجہ کی بابت ہنوز کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی - مگر جنوب کی طرف اب (جرمنی) کے گرد و نواح میں (روسی رپورٹ کے مطابق) جرمنوں کی پیشقدمی روک دی گئی ہے - اور بھی جنوب میں دریائے وسچولا کے شمالی کنارے پر معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے روسیوں کو جو آگے بڑھ آئے تھے پسپا کر دیا ہے اور سرپیز (پولینڈ) جس پر انہوں نے حال میں پھر قبضہ کر لیا ہے - اسکے مشرق میں روسیوں سے مصروف پیکار ہیں -

برطانیہ کے بحری مراسلے

لندن ۱۵ فروری - مسٹر کینائل نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ جزائر فاک لینڈ اور بحر شمالی کے معرکوں کے متعلق عنقریب مراسلے شائع کئے جائیں گے

[illegible] کا بیان

[illegible] ۱۳ فروری - پیٹرو گراڈ - روسی بیان ہے کہ بحر اسود میں ترکی جہاز [illegible] بار بردار ی کا بنا غرق کر دیا گیا جس پر [illegible] خوراک کے تھے [illegible] تھے۔

مصر پر حملہ کرنے کا خیال ترک کر دیا گیا

[illegible] ۱۲ فروری - ڈیلی میل کو کوپن ہیگن سے [illegible] کا تار موصول ہوا ہے کہ برلن کی مراسلات سے پایا جاتا ہے کہ مصر پر ترکی سپاہ کی فوج کشی کا خیال ترک کر دیا گیا ہے اور فلسطین کی فوج رفتہ رفتہ بغداد ارض روم اور قسطنطنیہ کے فوجی مرکزوں میں تقسیم کر دی گئی

قیصر کے پاؤں میں چکر

لندن ۱۲ فروری - قیصر جرمنی خفیہ طور سے منگل کے روز برلن میں واپس پہنچے اور مشرقی رزمگاہ سے متعلق اپنے وزرا کی کونسل منعقد کی - اسکے بعد دوسرے روز مشرقی رزمگاہ کو واپس چلے گئے۔

غیر جانبدار جھنڈے پر حملہ

لندن ۱۱ فروری - یموڈن (ہالینڈ) کا تار مظہر ہے کہ برطانوی جہاز لیٹریس جو جاوا سے آرہا تھا ساحل ہالینڈ کے قریب جھنڈا بلند کئے بغیر جارہا تھا کہ جرمن آبدوز کشتی نے اوسے ٹھہرنے کا حکم دیا اور پوچھا کہ تم کس سلطنت سے تعلق رکھتے ہو - اس لیے اوس نے غیر جانبدار رعایا کے مسافروں کی حفاظت کے ملئے ہالینڈ کا جھنڈا بلند کر دیا اور ۱۶ میل کی رفتار سے اپنا سفر جاری رکھا - آبدوز کشتی نے اوسپر دو گولے پھینکے - مگر تار پیڈو کی زد سے بچکر نکل گیا اور نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے یموڈن میں پہنچ گیا۔

ریاستہائے متحدہ کیطرف سے صدائے احتجاج

لندن ۱۱ فروری - واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے برطانیہ اور جرمنی دونوں کو نوٹ بھیجے ہیں جنکا لہجہ دھمکانہ ہے - انگلستان کو غیر جانبدار جھنڈوں کے استعمال سے متعلق لکھا ہے کہ ان کا بکثرت استعمال غیر جانبدار جہازوں کو خطرہ میں ڈال سکتا ہے جرمنی کے نوٹ میں یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ اگر امریکہ کا جھنڈا اڑانے والے جہازوں پر بلا تحقیق اس امر کے کہ اس جھنڈے کا ناجائز طور پر استعمال کیا گیا ہے کسی قسم کا حملہ کیا گیا تو معاملہ نہایت سنگین ہو جائے گا - جس سے خطرناک پیچیدگیاں پیدا ہونیکا اندیشہ ہے

نواح طور میں جنگ

لندن ۱۵ فروری - برطانیہ کی تھوڑی سی فوج جزیرہ نما سینا میں بندرگاہ طور کے شمال میں اتری اور اس نے ۲۰۰ ترکوں کی ایک جماعت کو جو حملہ کرنے کی طیاریاں کر رہی تھی منتشر کر دیا - ترک تباہ ہو گئے - میدان میں ان کی ۶۰ لاشیں شمار کی گئیں غنیم کا کیمپ اور سامان رسد وغیرہ تباہ کر دیا گیا - ہماری طرف سے ایک گورکھا ہلاک اور ایک زخمی ہوا - ۵ ترک ایک جرمن افسر کی اتنی سی میں پہلے اس مرتبہ کی دیکھ بھال کر گئے تھے اور

ایسے یقین کتنا کہ میدان کوئی بچہ [illegible] کے لئے [illegible] نہیں مگر جب انہوں نے دیکھا کہ [illegible] بیان موجود ہیں تو [illegible] ہو گئے۔

بحری محاصرہ [illegible] موثر ہو سکتا ہے

ایمسٹرڈم ۱۲ فروری - اخبار دویش [illegible] ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ اگر ناکہ بندی کو رفتہ بہادروں اور ان کے غرق کرنے تک محدود رکھا گیا تو اس سے اہل برطانیہ کو بہت ہی کم نقصان [illegible] ہوگا - صرف اسپر اکتفا نہ کرنا چاہئے اگر اس مواصر [illegible] رہا [illegible] تو انگریزی [illegible] اور جنٹلمینوں کا [illegible] [illegible] اس [illegible] کو سر انجام [illegible] [illegible] کہ [illegible] اس کارروائی [illegible] [illegible] اس کے [illegible] ان کی پرستش کریگا۔

[illegible] کا ارادہ

لندن - ۱۵ فروری - [illegible] متعینہ واشنگٹن نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کے مال کی گرفتاری پر [illegible] کا ارادہ کیا کہ چونکہ انگلستان [illegible] لوگ [illegible] کی کوشش [illegible] جیسی برطانوی تجارت کا [illegible] اور وقیقہ اٹھا نہ رکھے گا۔

اٹلی کی شکایت

[illegible] ۱۵ فروری - اخبار [illegible] اعلان [illegible] کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرح اٹلی نے بھی [illegible] بحری محاصرہ کے متعلق گورنمنٹ جرمن سے شکایت کی ہے

جرمن فتوحات پر برلن میں اظہار مسرت

لندن ۱۴ فروری - تازہ [illegible] [illegible] کہ اہل برلن نہایت مسرت و [illegible] کا اظہار کر رہے ہیں - اور سکول کے بچوں کو تمام تعطیل دی گئی ہے [illegible] کی محفوظ سپاہ کو (جس میں ۱۸۶۹ء سے لیکر ۱۸۸۴ء تک کے سپاہی شامل ہیں) مع ان تمام سپاہیوں کے جنہوں نے آج تک فوجی خدمات سر انجام نہیں دیں حکم ملا ہے کہ اپنی اپنی فوج میں شامل ہوں۔

جرمنی کے سیاحوں کا بیان ہے کہ بویریا نہایت مایوس ہو رہا ہے - اور پروشیا کے اس طرز عمل سے ناخوش ہے کہ اس نے تمام طلائی ذخیرہ برلن میں جمع کر لیا ہے -

السا س میں فرانسیسی سپاہ کی تدریجی پیشقدمی سے بیڈن اور ورٹمبرگ میں بےچینی اور اندیشہ محسوس ہو رہا ہے اہل پروشیا بڑی بڑی امیدیں لگا رہے ہیں اور بڑے فخر و تکبر سے کہہ رہے ہیں کہ ہم نے فرانس اور روس کا صفایا کر دیا ہے - اور انگلستان کو کچل دیا ہے۔

السا س میں جرمنوں کی جارحانہ کارروائی

لندن ۱۴ فروری - پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کل جرمنوں نے السا س میں تمام وادی [illegible] کے اندر جارحانہ کارروائی شروع کی اور دریا کے [illegible]

کہ روس [illegible] دستوں نے [illegible] کے اس کوہ کی [illegible] اور [illegible] لوہارستے [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ اتصال قایم کر لیا ہے۔

جرمنوں نے پھر [illegible] اور [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کا موثر جواب دیا [illegible] کے قریب جب غنیم کے دستے کو رائفلوں کی آتشباری سے روک دیا - غنیم نے ہمارے اون دستوں پر فوج کشی کی جو [illegible] کے شمال مشرق میں ایک موقع پر [illegible] [illegible] کی نئی اصلاح کوئی خبر نہیں آئی۔

[illegible] کا مبادلہ

[illegible] ۱۵ فروری [illegible] کا تار مظہر ہے کہ برطانیہ جرمنی سے [illegible] اور ۲ [illegible] کا مبادلہ کریگا جو [illegible] زخمی ہو گئے تھے۔

پولینڈ کا آئندہ بادشاہ

([illegible])

لندن ۱۳ فروری - [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] خاندان سے کسی [illegible] کا [illegible] پولینڈ کا فرمانروا منتخب کیا ہے [illegible] اوس کا تاج [illegible] ہو گا - یہ آسٹریا کی چال [illegible] جرمنی کے خلاف [illegible] اسے اندیشہ ہے کہ ہوہنزولرن خاندان کے اراکین پولینڈ کے تخت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں - اس سے یہ بھی مقصد ہے کہ [illegible] پولینڈ کو آسٹریا کے اغراض کا حامی بنایا جائے۔

طرابلس میں جنگ

لندن ۱۵ فروری - روما [illegible] کا تار مظہر ہے کہ اطالویوں کے ایک دستہ [illegible] طرابلس کے جنوب میں عربوں کی ایک جماعت پر حملہ کیا اور ان کے کیمپ کو آگ لگا دی - سارے دن لڑائی ہوتی رہی جس کے آخر میں عرب شدید نقصان اٹھا کر منتشر ہو گئے - اطالویوں کے ۲۰ گورے اور ۴ کالے ہلاک اور ۶۸ گورے اور ۱۸ کالے زخمی ہوئے۔

ساحل برطانیہ پر طوفان

لندن ۱۵ فروری - باد و باران اور برف باری کے طوفان سے اس ہفتہ اور اتوار کو انگلستان کے ساحلوں پر بہت تباہی اور بربادی وقوع میں آئی - پی - اینڈ او - کمپنی کا جہاز نگویا خلیج لیک (فرانس) میں بہت بری طرح گھر گیا - اور طوفان کی وجہ سے اوسے بہت نقصان پہنچا۔

قسطنطنیہ سے یونانی سفیر کی روانگی

لندن ۱۶ فروری - ایتھنز - یونان کا سفیر قسطنطنیہ روانہ ہو گیا ہے - اسلئے کہ ترکوں نے اپنے اوس وعدہ کو پورا نہیں کیا کہ جس پولیس مین نے یونان کے بحری اتاشی کی توہین کی تھی - اسکے متعلق یونانی گورنمنٹ کے مطالبہ کی تعمیل کرا دی جائے گی۔

کلام اکبر

ایک جمتا ہے اک پگھلتا ہے
کام دنیا کا یوں ہی چلتا ہے

دل تعلق بڑھا کے پچھتایا
پاؤں پھیلا کے ہاتھ ملتا ہے

نہایت قابلیت سے مجھے ثابت کیا مردہ
مناسب داد دیتا ہے مجھے یارب کرم فرما

بزم طرب میں جو تھے حزیں وہ حزیں رہے
دل اُس کا اُس کے ساتھ ہے کولی کہیں رہے

پیدا زیادہ سب سے دلیلیں ہیں نے کیں
اور شبہ میں بھی سب سے زیادہ ہیں رہے

ترقی کی نئی راہیں جو زیر آسمان نکلیں
میاں مسجد سے نکلے اور حرم سے بیبیاں نکلیں

مصیبت میں بھی اب یاد خدا آتی نہیں انکو
دعا منہ سے نہ نکلی پاکٹوں سے عرضیاں نکلیں

غم کیا ہے آسماں جو ہے مجھ سے پھرا ہوا
میری نظر سے خود ہے زمانہ گرا ہوا

مغرب نے خوردبیں سے کمر ان کی دیکھ لی
مشرق کی شاعری کا مزا کرکرا ہوا

شب فرقت میں مجھے موت نہیں آئی اگر
یہ نہ سمجھو کہ نہیں تھی مری بہتر حالت

تتمہ

بات یہ ہے کہ جو یورپ میں لڑائی ہے چھڑی
ملک الموت ہیں بالفعل عدیم الفرصت

انگلش آ ٹھٹے فرنچ کی امداد کو اگر
اسکے سبب عیاں ہیں زمانہ ہے باخبر

لیکن میں شاعرانہ کروں اسکا کچھ بیاں
ایسا بیاں کہ وجد کرے بزم عاشقاں

فرمانروائے حاکم دریا و کوہ ہیں
انگلش جہان میں آج سلیمان شکوہ ہیں

بے شبہ ہے فرانس پرستان مغربی
ہے اوس پہ ختم زینت ایوان مغربی

پیرس سے جرمنوں کا بھگانا ضرور تھا
دیوؤں سے اس پری کو چھڑانا ضرور تھا

توحید کے ساتھ حسن پرستی جائز
ہم خانہ بت جو دل تو مستی جائز

ساقی نے عجب ترانہ گایا اکبر
منصور بنو تو خود پرستی جائز

دل بیتاب بھی کیا کیا مجھے عالم دکھاتا ہے
یہ پرزہ بھی قیامت ہے خدائی کارخانہ میں

محو اضافہ وہ بت کیبوٹ پرست ہے
کتنا ہے عافیت کا یہی بندوبست سنئے

بھرتے ہیں میری آہ وہ فونو گراف میں
کہتے ہیں فیس بھیجئے اور آہ کیجئے

(منقولات)

کیا رونی شکل ہے!

معلوم ہوتا ہے ابھی

ملفوظات حاجی بغلول

دفتر ہمدرد سے نہیں منگایا ہے ورنہ ہنسی ضبط نہ ہوتی اگر ہنسنا اور دوستوں کو ہنسانا مقصود ہے تو اسی وقت لکھکر کارڈ ڈال دو چار آنہ میں ہنسی ہی ہنسی ملے گی۔

منیجر "ہمدرد" دھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کی کلام میں زبردست اثر

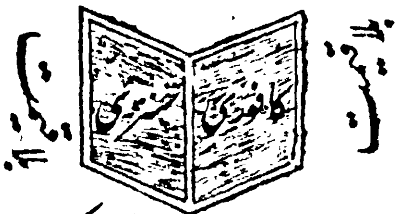
دم بھر میں اُٹھتی جوانی کا مردانہ زور دکھانیوالی

مقناطیسی فقیرانی انگشتری

دنیا میں پہلی اور آخری ایجاد ہے لوگو اب دوا دشنوں کے زمین و آسمان جھوٹی تعریف والے اشتہار دینے دھوکہ سے بچو۔ آہ بیدردوں کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکھکر ہم نے یہ تحفہ انگشتری جسکو ہمارے بزرگوں نے انتہائی کوششوں کے بعد ایک خدا رسیدہ بزرگ کے امر سے تیار کیا ہو کہ قریبا تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ فیض گنجینہ سے ہمارے تک پہنچا دوستو اب وہ دن آگئے کہ دنیا بھر میں کوئی فرد بشر نامرد نہیں رہیگا اے اس تحریر کے پڑھنے والو اگر دنیا بھر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے دار الشفاؤں کی خاک چھاننے کے بعد بھی آپ ابھی تک ہیجڑوں کی طرح اپنے معشوقوں کو شربت وصل پلانے سے عاجز اور بیکار ہو چلے ہو تو آؤ اب سادات کے فیض بھرے گھر آ سے فیض حاصل کیجئے پھر دیکھئے کہ اللہ والوں کی کلام میں برقی اثر باقی ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتھ میں پہنکر کسی عورت یا معشوقہ مہ جبین کے پاس چلے جائیے اور دیکھئے کہ مرد صرف ایک دفعہ اور عورت تین دفعہ منزل نہو جائے تو دگنی قیمت واپس لحظہ بھر میں برسوں کی نامردی جریان اور کثرت احتلام کا قلع قمع کر دینے والا زبردست مکمل اور بیخطا فقیرانہ تحفہ ہے اس انگشتری کا ایجاد ہونا کیا تھا کہ اشتہاری طبیبوں کو جان کے لالے پڑ گئے آزمائش شرط ہے فقیروں کے لنگر میں دھوکہ نہیں عوام سے ہدیہ صرف (للعہ) امراء سے بطور نذر (للعہ)

پتہ خواجگان منزل لاہور سے طلب فرمائیں

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی سنہ ۱۹۱۵ع کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جسکا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ بھیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپکی خدمت میں پہونچے گی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کسی کونین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار۔ فساد خون بواسیر تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے۔ بابت ہر فی بوتل (للعہ) خوردہ شیشی ۴ اونس ۸ ۲ اونس ۴ ایک اونس ۲

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

کتاب مفت تقسیم

جوانی اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے - اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی تو بے مزہ جانکر اس سے مرجانا بہتر ہے - پس اگر تندرستی کے کل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست و جوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

بہت ہے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے - اس محصول بھی ہم ادا کرینگے - پتہ ذیل میں درج ہے -

غیبی امداد آتشک نمبرہ گولیان

مریض آئندہ دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز نہ کرے اوس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نمبرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں - گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں - ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرینگے تو خود دفعیہ [illegible] اور تجربہ ہو سکتا ہے نباتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی شیشی ایک روپیہ (عہ)

[illegible] تلاء واجی کرن تیل - خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے - قیمت فی شیشی دو ماشہ تین - پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا -

البم مذہبی تصاویر ۲۴ - اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں - بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جنکے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہیگا - بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت - اکرے گی - فی البم ۸ ر محصول ڈاک معاف خرچ وی پی ایک آنہ -

اوپر کی چار اشیاء ملنے کا پتہ

وید شاستری شنکر جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

مجھی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور



کلپاک اصلی

سمور و استرخالی - سیاہ سبز کابی - خاکی - ہر سائز -

خالص ترکی ٹوپی

ملائم بغیر استر دار ہر رنگ و ہر سائز -

مانند شاہی کارخانہ نیز فیقہ مرکہ "استنبول" و قراقیہ مثل - ایجنیٹن - قاہرہ مصر زیادہ ۵ تعداد میں موجود ہیں جنگ کیوجہ سے اوہاں آنے کی امید نہیں - اس لئے نہیں بہت جلد تمام ہو جائیگی خریدئے آرڈر آج ہی بھیجئے -

ایس - ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں - لطف جوانی کا اٹھائیں - یہ وہ شئے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں یہ ایک گولی جواہرات سے تیار ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے - آدمی کیسا ہی ضعیف او سست اور زرد کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں - ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے - فائدہ نہو تو دام دونے دینے کی شرط ہے اس خوبی پر قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ پانچ آنے (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا - یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے - سات روز چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے یا جلد بھی مانند گلاب کے پھولوں کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتلا ماتا کے داغ چھائیں - جھبے - پھنسیاں مہاسے وغیرہ سب چہرہ سے دور ہو کر رونق ہو جاتی ہے انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کے مانند چمکنے لگتا ہے - تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چڑی سفید کرلیتی ہیں - قیمت فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لینے سے عہ محصول خرچ معاف -

ومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا - نمبر ۹

سرمایۂ عمر چودھری ادویہ پرشاد گی

اگر چند صاحب ملکر ہماری ایجنسی دو دواؤں سو روپیہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش نظر کرتے رہینگے -

لبیب ملذذ - فاعل مفعول ہر دو بیہوش ہو جاویں قیمت فی درجن ۱۲ ر - **ممسک حیض** و رطوبت اندام نہانی - درجن عہ بلا تکلیف اعضا شکنی - دست کے استعمال ایفون رفع ہوتا ہے درجن ۶ ر - **طلا** - جو موٹی رگیں درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی عہ - **سرق المنار** یہ ایک جادو کی گولی ہے - اندر پیٹ کے تمام درد رفع ہوا - فی گولی ۱۲ ر - **عطر ملذذ** شاہی جس سے کہ مفعول مثل منزل ہو جاوے اور جوان اوس کی رہے - اور جوان اوس کی رہے - شیشی کلاں (عہ) خورد ۱۲ ر - **روغن گھٹیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ ر - **روغن امساک** - کف پا کو لگا کر بعد تین گھنٹے مشغول کار ہوجئے - شیشی کلاں عہ شیشی خورد عہ - **روغن گنج** سر شیشی کلاں ۸ ر خورد (۶ ر) **روغن حناء** - شیشی کلاں ۸ ر خورد ۶ ر - **کراماتی ڈبی** - اگر معدہ پر لگاویں تو - ناف پر لگانے سے اسہال - پیٹ پر لگاویں - اور ادرار پیشاب جسقدر بند شدہ سالہا سال جاری کرتا ہے ڈبی ۸ ر - **فتیلیہ جادو** - جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلیہ ۲ ر - **روغن عرق النسار** جسکی مالش سے صحت ہوتی ہے شیشی (۱ ر) - **مرہم آنت** فوطہ پر لگانے سے راستہ بند ہو کر آنت اپنی جگہ قایم ہو جاتی ہے ڈبی کلاں عہ - خورد (عہ) **سرمہ سیاہ** جس سے سالہا سال کا ماڑا پھولا رفع ہوتا ہے - فی تولہ (عہ) **آب حیات** دافع بیماری اعضا شکنی - بدہضمی - درد شکم وغیرہ کل امراض کو مفید فی شیشی (۱۲ ر) **روغن خضاب** - دماغ کو طاقت دے - سرخی سبزۂ چشم - دوران درد سر کو رفع کرے فی شیشی ۸ ر **روغن جہانگیر** - بہادر کہنہ و تکلیف دہ کیوں نہو تین یوم میں [illegible] روغن - فی شیشی (۱۲ ر)

ڈ - چودھری پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان ۴۱۱

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے - اس لئے کہ مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا - سرور عالم والی مدینہ مکرم صلعم کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھ میں پہونچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے - پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہونچا کر کارکنان مدینہ کو شکر گذاری کا موقع دیں - والسلام - نیازمند لکا اخبار مدینہ بجنور

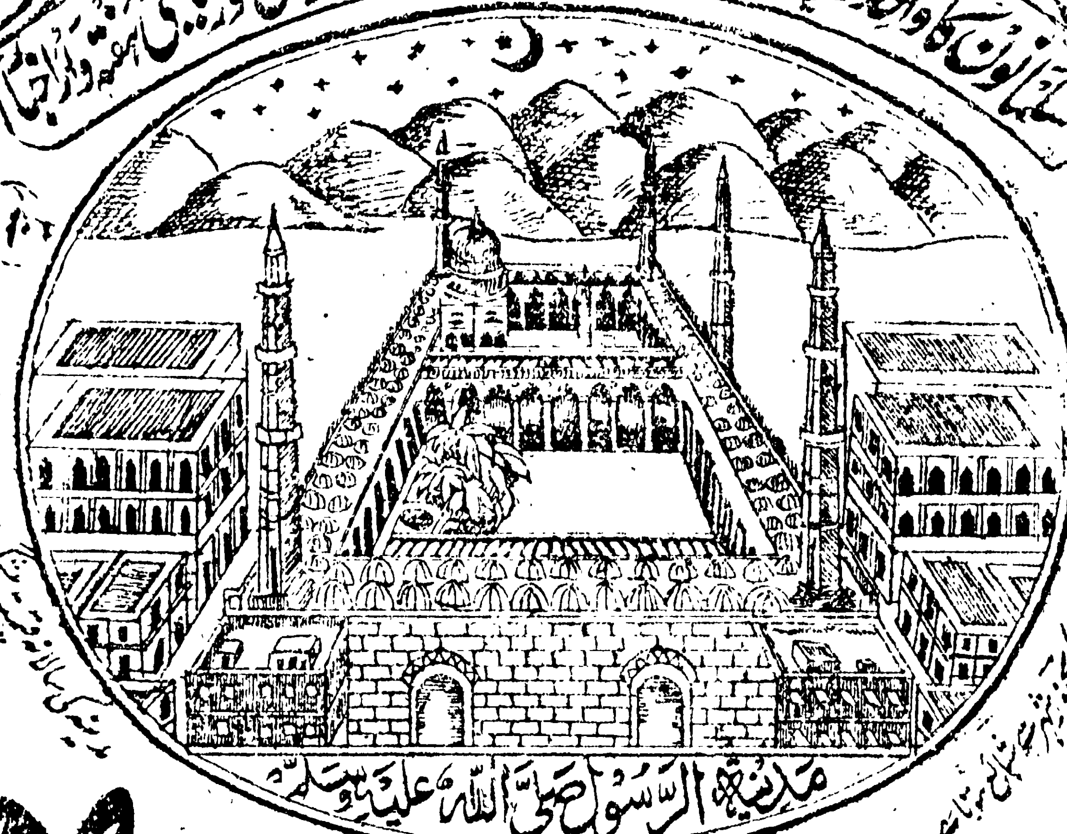
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

ایڈیٹر — آغا رفیق بلند شہری

رجسٹرڈ نمبر (۱۷۰) نمبر (۵۷۵) ۹۱

مالک و مہتمم — محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی ادبی اخلاقی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

بجنور

خضاب لاجواب پسند خاص و عام

یہہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھاخاصا جوان نظر آتاہے۔ ایک بکس چھہ ماہ تک چلتاہے فی بکس ایک روپیہ۔

محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب۔ پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہرگوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھہ گہری محبت ہے۔ ان کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتاہے۔ طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمیں کمی ناممکن ہے۔

تعداد	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	۲۵	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

راقم۔ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور۔

بدن کے سفید داغ و برص کا اکسیر فقیری نسخہ

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو۔ تو دوگونہ قیمت حسبی تحریر اپنے پر واپس کردونگا جس طرح چاہے بذریعہ اقرارنامہ اشٹامپ لکھالیوے۔ قیمت فی ڈبہ تین روپیہ نسخہ بطور نمونہ دوائیں روانہ ہوگی۔ جوابی خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بیدراج پنڈت مہابیر دیا تلک دی بنگمہ

لوح زمردین [illegible]

قیمت مع محصول [illegible] منیجر مدینہ بجنور سے طلب کیجئے

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

قیمت فی پرچہ ایک آنہ (۱/)

حوادث و اخبار

ڈاکہ کی ایک اور واردات
۱۹-۲۰ فروری کی درمیانی شب کو بیس پچیس ڈاکوؤں کا ایک جتھا چودھری میران بخش نمبردار موضع گھوگھر علاقہ لفانہ لوہیا ضلع لاہور کے گھر میں جا گھسا۔ اور چھ سات سو روپیہ کا زیور و نقدی وغیرہ لے جانے کے علاوہ نمبردار مذکور کو اس قدر زدوکوب کیا۔ کہ اس بیچارے کے جانبر ہونے کی امید موہوم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو مذکور لٹھ اور چھری وغیرہ سے مسلح تھے۔

ایک اردو رسالہ کی ضبطی
ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ایک اردو رسالہ موسومہ "مسلمانوں کو کس کا ساتھ دینا چاہئیے" کو قابل ضبطی قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کا مضمون گورنمنٹ کے خلاف منافرت پھیلانے والا خیال کیا گیا ہے۔

لودھیانہ میں بم
۲۰ ماہ رواں کی صبح کو بمقام لدھیانہ ایک ریٹائرڈ سکھ رسالدار کے مکان واقع ویک نیلا گنج میں بم پھینکا گیا مگر کسی کو نقصان نہیں پہونچا۔ سنا گیا ہے کہ اس کے پھٹنے سے ٹین اور لوہے کے ریزے برآمد ہوئے تحقیقات جاری ہے۔

مسٹر گوکھلے کا جانشین
بمبئی کی قانونی کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۳ مارچ کو منعقد ہوگا ویسرائگل کونسل کے لئے مسٹر گوکھلے کا جانشین منتخب کیا جائیگا۔

رنگون میں آتشزدگی
رنگون کے مشرقی حصہ میں منگل کی صبح کو آتشزدگی سے ۲۷ مکان جل گئے اس موسم میں یہ رنگون کی تیسری آتشزدگی ہے تین ہزار روپیہ نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔

ہمدرد پریس کا اپیل
معلوم ہوا ہے کہ ہمدرد پریس کا اپیل تین مارچ کو چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوگا۔ پہلے تاریخ پیشی ۱۷ فروری مقرر تھی مگر اس روز پیش نہیں ہوا۔

دو یورپینوں کی غرقابی
رنگون سے خبر آئی ہے کہ دو یورپین اور ایک دیسی فائرمین جہاز اخینگا سے کسی چھوٹی کشتی میں بیٹھکر دریائے رنگون کو عبور کر رہے تھے کہ کشتی ایک اور سٹیمر کے متحرک آہنی زنجیر سے اٹک کر الٹ گئی فائرمین بچا لیا گیا مگر دونوں یورپین ڈوب گئے۔

۲۶ مالگزار جاگیریں دہلی کی چیف کمشنری میں شامل ہوگئیں
گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت میں ۲۶ مالگذار جاگیردن کے جو اسوقت صوبہ متحدہ میں شامل ہیں۔ یکم اپریل کی دہلی کی چیف کمشنری میں ملحق کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

صوبہ متحدہ میں قابل ضبطی لٹریچر
صوبہ متحدہ میں حسب ذیل کتابیں یا رسالے بحق ملک معظم ضبط کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ (۱) دو اشتہار موسومہ بغاوت ہند نمبر ۶۔ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۴ء۔ (۲) اخبار جہان اسلام مطبوعہ قسطنطنیہ کا نمبر ۱۹۔

موضع بنڈدری میں ڈاکہ
معلوم ہوا ہے کہ موضع بنڈدری میں جو جہلم سے تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے کوئی بارہ ڈاکو ایک ساہوکار کے مکان پر جا پڑے اور دو ہزار روپیہ کی مالیت کا زیور و نقدی لے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ ڈاکو شام کے وقت ساہوکار کے مکان میں گھس کر مویشیوں کی ناندوں میں چھپ رہے اور جب مال غنیمت لے کر گھر سے نکلے تو ساہوکار کی ساس نے پکار کر ڈاکوؤں سے کہا کہ میں تم سب کو پہچانتی ہوں اسپر ڈاکو پھر واپس آئے اور انہوں نے اس عورت کو اس قدر بیرحمی سے زدوکوب کیا کہ وہ بیچاری وہیں مر گئی اب تک مجرموں کا پتہ نہیں لگا افواہ ہے کہ یہ ڈاکہ اشیاء خوردنی کی گرانی کی وجہ سے پڑا۔

نواب محمد اسحاق خان کے استعفے کی افواہ
پائونیر رقمطراز ہے کہ نواب محمد اسحاق خان آنریری سکرٹری ایم۔ اے۔ او کالج علیگڈھ نے عدم صحت کی بناپر اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

کتوں کی ہلاکت کا جدید طریقہ
گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں کو مشورہ دیا ہے کہ پچھلے سنت سے کتوں کو ہلاک کرنے کی بجائے لیتھل چیمبرز میں مار ڈالنا انسب تر ہے اور اگر بڑی بڑی میونسپلٹیوں میں لیتھل چیمبرز کے طریقہ ہلاکت کو رواج دیا جائے (لیتھل چیمبرز کے معنی کمرۂ مرگ کے ہیں۔ اس میں کتے بلیوں وغیرہ قسم کے جانوروں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جہاں ایک زہریلی ہوا سونگھنے سے ان کی جان نکل جاتی ہے اور جانکنی کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی)

ایک اور فیشنبل ڈاکہ
کلکتہ سے ایک اور فیشنیبل ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ پیر کی رات کو چار ڈاکو ٹیکسی گاڑی میں بیٹھ کر ایک چاولوں کے تاجر کی دوکان پر آدھمکے اور اسے کہا کہ نقدی کا بکس (جس میں نقد ۲۰ ہزار روپیہ رکھا تھا) ہمارے حوالہ کردو جب اس نے انکار کیا تو اسے نشانہ بندوق بناکر خود ہی صندوق کو اٹھا لائے اور گاڑی میں رکھکر کوچبان کو چلنے کا اشارہ کیا مگر اس کے انکار پر اسے بھی نشانہ بندوق بنایا اور خود صندوق لیکر بھاگ گئے۔ ابتک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

اہلکاران ریاست کی دغابازی
ریاست پلپڑا کے دو اعلیٰ اہلکاروں کو ریاست کی صدر عدالت سے ایک لاٹری کے متعلق دھوکا دینے کی پاداش میں پانچ پانچ ماہ قید اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل پر ریاست مذکور کی عدالت خاص نے صرف جرمانہ کی سزا بحال رکھی ہے۔ والئی ریاست نے ہر دو اہلکاروں کو اپنی ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔

ڈاک کے جہاز کو نقصان
ہمعصر سندھ گزٹ کراچی کو پورٹ سعید سے اطلاع ملی ہے کہ۔ پی اینڈ او کمپنی کا ڈاک کا جہاز قیصر ہند جو ۱۶ فروری کی ڈاک لیکر بمبئی سے روانہ ہوا اسے وہاں پہنچکر کسی قسم کا نقصان پہونچا جسکی وجہ سے تمام ڈاک کو دوسرے ڈاک کے جہاز موسومہ ملتان پر منتقل کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی چنانچہ جب ملتان ۲۲ فروری کو پورٹ سعید پہونچے گا تو قیصر ہند کی ڈاک لیکر روانہ انگلستان ہوگا۔

آنریبل اے۔ ایچ۔ ایل۔ ہارڈنگ
ہز اکسلنسی وائسرائے کے صاحبزادہ آنریبل اے۔ ایچ۔ ایل۔ ہارڈنگ ہندوستان کی پیدل سپاہ میں دوم لفٹننٹ کے عہدہ پر ممتاز ہوئے ہیں۔

گرفتاری کے لئے انعام
رنگپور (بنگال)۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر قاتلانہ حملہ کی واردات کے متعلق گورنمنٹ نے حملہ آور کا سراغ لگانے کے لئے پانچہزار کا انعام مشتہر کیا ہے۔

انارکلی لاہور میں قتل کی واردات
سنا گیا ہے کہ ۲۰ فروری کی شام کو ۹ بجے کے قریب محکمہ بازار انارکلی لاہور میں تانگہ پر جا رہے تھے سامنے سے ہیڈ کانسٹبل پولیس نے ان کے ہاتھ میں گٹھڑی دیکھ کر انہیں روکا اور گٹھڑی چھین لی۔ پھر انہیں کوتوالی لیجانا چاہا اسپر ایک سکھ نے جیب میں ہاتھ ڈالکر ریوالور نکالا اور ہیڈ کانسٹبل پر پے در پے تین فائر کئے موخر الذکر وہیں ڈھیر ہو گیا۔ علاوہ ازیں ایک فائر محمد سہی قائم مقام سب انسپکٹر پر بھی کیا گیا جو معصوم علی کے ہمراہ تھا پھر تینوں سکھ بھاگ گئے۔ جن میں سے ایک سکھ کو بعد میں گرفتار کر لیا۔

کنوین کے ڈولوں کا امتحان
برٹش انڈیا ایسوسی ایشن نے پچھلے سال چمڑے کے ڈول کے بجائے کسی موزوں ومتبرک ڈول کے لئے انعام کا اشتہار دیا تھا کیونکہ چمڑے کے ڈول گران سمجھے جاتے ہیں۔ اشتہار مذکور پر جو نمونے موصول ہوئے ان کی جیرآباد (سیتاپور) کے میلہ پر آزمائش کی جائیگی اور جو زمیندار کاشتکار میلہ مذکور میں شریک ہوں گے ان کی رائے بھی دریافت کیجائیگی۔ اور ان کی پائداری کا بھی امتحان ہوگا۔

مسٹر گوکھلے کے استخوان
(کلکتہ ۲۴ فروری) مسٹر گوکھلے کے استخوان کل شب الہ آباد لائے جائینگے تجویز کی گئی ہے کہ ان ہڈیوں کو جلوس کے ساتھ لب دریائے گنگ تک پہنچایا جائے۔

بنگالی طلباء کی گرفتاری
کلکتہ ۲۵ فروری۔ آج کلکتہ پولیس نے چند مسترسٹ کے ایک طعام خانہ پر چھاپہ مارکر چار بنگالی نوجوانوں کو گرفتار کیا ان کے پاس چھ نال کا بھرا ہوا ریوالور تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار
مدینہ
بجنور

جرمنی اور امریکہ کے تعلقات کی کشیدگی

پچھلے ہفتہ کا لیڈر لکھے جانے کے بعد برقی ذریعہ سے ہم تک وہ خبریں زیادہ تعداد میں پہونچنے لگیں جن سے جرمنی اور امریکہ کے تعلقات کی کشیدگی نمایاں ہوتی ہے۔ ان خبروں سے ہمارے اوس خیال کی کافی تائید ہوتی ہے جو ہم نے معاصر حبل المتین کے مضمون پر تنقید لکھتے ہوئے ظاہر کیا تہا۔

برقی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کشیدگی کا سبب اعظم تجارتی معاملات ہیں جو روز بروز ناگوار صورت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ امریکہ کی شرکت جنگ کا کوئی امکان ہے یا نہیں اس بحث سے قطع نظر کرکے ہم اسوقت صرف اس امر پر بحث کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ کشیدگی کی نوعیت و اسباب کیا ہیں۔

واضح ہو کہ جب دو قومیں میدان جنگ میں اترتی ہیں تو علاوہ دوسرے طریقوں سے حریف کو نقصان پہونچانے کے تجارتی نقصان پہونچانیکی بہت زیادہ کوشش کیجاتی ہے۔ منجملہ دوسرے تجارتی امور کے ایک مسئلہ ممنوعات جنگ کا ہے جو جنگ چھڑتے ہی پیش ہوتا ہے۔

ممنوعات جنگ سے وہ اشیاء مراد ہیں جو مخاصمین جنگ کے لئے کارآمد ہوں اور جن سے جنگی کارروائیوں میں بہت زیادہ امداد ملے اس قسم کی اشیاء قانون حرب کی رو سے حریف تباہ و برباد یا گرفتار کرسکتا ہے تاکہ فریق مخالف کو کسی قسم کی بیرونی مدد نہ پہونچ سکے۔

ممنوعات جنگ میں جو اشیاء شامل ہیں وہ دو قسم کی ہیں۔
(۱) آلات حرب گولہ بارود اور دوسری قسم کا جنگی سامان۔
(۲) غلہ ہر قسم کا معاشرتی سامان تیل اور کوئلہ وغیرہ۔

اول الذکر وہ ممنوعات جنگ ہیں جنکو قانون بین الاقوامی کی رو سے کوئی شخص یا حکومت ناطرفدار فریق محارب کو فروخت نہیں کرسکتی۔ اور فریق مخالف جہاں کہیں اس قسم کا سامان اپنے حریف کی جانب جاتا ہوا پائیگا خواہ وہ ناطرفدار لوگوں ہی کے ہاتھ میں ہو گرفتار کرلیگا یا تباہ کردیگا۔

دوسری قسم ممنوعات جنگ کی ایسی ہے جو جنگی غرض بھی پوری کرتی ہے اور فریق محارب کی آبادی کیلئے بھی اوس کا استعمال ممکن ہے۔ یہ قسم ہمیشہ جنگوں کے موقع پر اختلافات کا مبنی ٹھہرتی ہے اور موجب کشیدگی بن جاتی ہے۔

اس قسم کی ممنوعات میں فریق مخالف اس امر کا اطمینان چاہتا ہے کہ جو اشیاء حریف کو بھیجی جارہی ہیں وہ حریف کی جنگی اغراض کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ عام آبادی کے لئے ہیں اور اس قسم کا اطمینان قرائن موجودہ پر ہی دلایا جاسکتا ہے نہ کہ یقینی طور پر اسلئے معاملہ کی اہمیت بہت کچھ بڑھ جاتی ہے۔

اور مخاصمین میں سے ہر ایک اپنے موقع پر یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اشیاء جو حریف کی جانب جارہی ہیں عام آبادی کے لئے نہیں ہیں بلکہ جنگی اغراض کے لئے ہیں۔ اسیطرح وہ فریق جس کی طرف وہ اشیاء جاتی ہیں یہہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اشیاء عام آبادی کیلئے ہیں جنگی اغراض کے لئے نہیں۔

امریکہ جرمنی اور انگلستان میں جو اسوقت تنازعات ہو رہے ہیں وہ اسی قسم کے ممنوعات جنگ پر مشتمل ہیں جنکی کیفیت حسب ذیل ہے۔

کچھہ زیادہ دن نہیں ہوئے کہ قیصر ولیم شاہ جرمنی نے یہ اعلان کیا تہا کہ اندرون ملک کے ذخائر خوراک کا انتظام قیصر اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ اسلئے آیندہ سے اندرونی ذخائر خوراک کو وہ حسب ضرورت خرچ کریگا۔

اس اعلان کے بعد انگلستان نے دول ناطرف پر یہ اعتراض کیا کہ چونکہ اندرون ملک کے تمام ذخائر خوراک پر قیصر نے قبضہ کرلیا ہے اسلئے اب غلہ ممنوعات سے ہوگا۔ جو غلہ جرمنی میں جائیگا وہ بھی قیصر کے ہاتھ میں جائیگا اور وہ اوسکو جنگی اغراض پر خرچ کرسکتا ہے۔ اس لئے آیندہ سے جو غلہ جرمنی میں جائیگا وہ بطور ممنوعات جنگ کے گرفتار کرلیا جائیگا۔

انگلستان کے اس اعلان سے پہلے امریکہ اور انگلستان میں اون اشیاء پر جو امریکہ سے جرمنی کو بھیجی جاتی ہیں اور جنہیں انگلستان نے ممنوعات جنگ قرار دیا تہا باہم یادداشتوں کا تبادلہ ہورہا تہا ان یادداشتوں کا ابھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا تہا کہ قیصر کے اعلان قبضہ ذخائر خوراک سے غلہ کا مسئلہ پیش ہوگیا اور انگلستان نے اعلان کردیا کہ جرمنی کو غلہ بھیجنا ممنوعات جنگ میں سے ہے۔

جرمنی نے انگلستان کے اعلان سے متاثر ہوکر انگلستان کو دہمکی دی کہ ۱۸۔ فروری سے وہ تمام جہازات جو انگلستان کے حوالی کے سمندروں میں نظر آئینگے بلا تامل غرق کردیئے جائیں گے جرمنی کی اس دہمکی میں اگرچہ غیر جانبدار جہازوں کے ساتھہ بھی یہی سلوک کئے جانیکا کوئی ذکر نہیں تہا لیکن اعلان سے یہ امر مترشح تہا کہ اگر غیر جانبدار جہازوں نے اپنی غیر جانبداری کا یقین واطمینان دلادیا تو اون کے ساتھہ یہ سلوک نہیں ہوگا لیکن بایں ہمہ قیصر ہمیشہ اس قسم کی رعایت کے لحاظ رکہنے سے اپنے کو قاصر سمجھتا ہے۔ قیصر کے آخری الفاظ نے موجودہ کشیدگی کو بہت بڑھا دیا ہے جس کی تفصیل اس موقع پر نہایت ضروری ہے۔ قیصر نے اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ اگر غیر جانبدار جہازوں نے اپنی غیر جانبداری کا پہلے سے یقین دلادیا تو اون کو غرق نہیں کیا جائے گا لیکن ہمیشہ اس قسم کی رعایت ملحوظ نہیں رکہی جاسکتی۔ قیصر کے یہ الفاظ اس امر کی پیش بندی ہے کہ مبادا خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے جانبدار جہاز غیر جانبداری نمایاں کرنیکے لئے غیر جانبدار حکومتوں کا پھریرہ جہاز پر لگادیں اور قیصر اون کی جانبداری سے واقف نہ ہوکر اپنے مقصد کو پیدا کرنے میں ناکامیاب رہے۔

جانبدار جہازوں کے لئے غیر جانبدار حکومتوں کا جھنڈا بلند کرنے کا امکان اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ موجودہ جنگ سے پہلے باہمی نزاعات کے موقع پر انگلستان نے غیر ممالک کے جہازوں کے لئے یہ بات جائز قرار دی تہی کہ وہ اپنی حفاظت کی غرض سے اگر چاہیں تو برطانوی جھنڈا استعمال کرسکتے ہیں۔ اسی بنیاد پر انگلستان اپنے جہازوں کے لئے بھی یہ امر جائز سمجھتا ہے کہ خطرہ کے وقت وہ دوسری حکومتوں کا جھنڈا استعمال میں لاسکیں۔

جھنڈے کے اس قسم کے استعمال سے ظاہر ہے کہ کسی جہاز کے برطانوی اور غیر برطانوی ہونیکی تحقیق فوراً نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ممکن ہے برطانوی جہاز خطرہ سے بچنے کے لئے امریکہ یا اور کسی غیر جانبدار حکومت کا جھنڈا بلند کردے اور اس اشتباہ سے حریف اپنی کوشش میں ناکامیاب رہے اسی امر کو ملحوظ رکھکر جرمنی نے پورے طور پر اپنے اوپر یہ ذمہ داری نہیں لی ہے کہ وہ ہمیشہ اس قسم کی رعایت کو ملحوظ رکہہ سکیگا۔ کہ وہ جہازنکی غیر جانبداری کی پوری تحقیق کرلے۔

جرمنی کے اعلان سے امریکہ وغیرہ میں کہلبلی پیدا ہوگئی ہے۔ اور تمام غیر جانبدار حکومتیں پرزور لہجہ میں جرمنی سے اس امر کا مطالبہ کررہی ہیں کہ وہ جہازوں کی قومیت کی تشخیص کئے بغیر جنگی رقبہ کے اندر کسی جہاز کو غرق نہ کرے۔

برقی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ متواتر مطالبات کئے جانے پر جرمنی نے ایک خفیف امید اسکی دلائی ہے کہ وہ غیر جانبداری کا احترام برقرار رکھے گا۔ لیکن ساتہ ہی امریکہ۔ انگلستان کو یہ اطلاع دیتا ہے کہ امریکہ اس کو جائز نہیں سمجھتا کہ حریف کے حملے سے محفوظ رہنے کے لئے امریکہ کا جھنڈا بکثرت استعمال کیا جائے۔ کیونکہ اوس کے خیال میں اس سے بہت سی پیچیدگیاں اور دشواریاں پیدا ہوجانے کا احتمال ہے۔

غرض باہمی ردّ و قدح کا انحصار اسوقت دو امر ہیں اوّل یہ کہ انگلستان نے جرمنی میں غلہ بھیجنے کو ممنوعات میں سے کیونکر قرار دیا اور جرمنی کیوں اسکو ممنوعات خارج سمجھتا ہے۔

برطانیہ کا اعتراض یہ ہے کہ چونکہ جرمنی کے تمام ذخائر خوراک پر قیصر نے قبضہ کر لیا ہے اس لئے اب جو غلہ جرمنی میں جائیگا وہ آبادی کے ہاتھوں میں جانے کے بجائے قیصر کے ہاتھوں میں پہنچیگا اس لئے قرینہ صاف مظہر ہے کہ اب جرمنی میں غلہ بھیجنا جنگجو طبقہ کی مدد کرنا ہے۔ جرمنی اس کے جواب میں کہتا ہے کہ ہم نے صرف اُن ذخائر خوراک پر قبضہ کیا ہے جو اندرون ملک میں ہیں۔ باہر سے آنے والے غلہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوگا۔ قیصر نے برطانیہ کو یہاں تک اطمینان دلایا ہے کہ اگر گورنمنٹ جرمنی سے اس امر کا اندیشہ ہو کہ وہ باہر سے آنیوالے غلہ پر بھی قبضہ کر لیگی تو ناطرفدار ملک اپنے اہتمام سے اُس غلہ اور سامان کو جو اُن کے لائے ہوئے جرمنی میں آسکے فروخت کر سکتے ہیں۔ اور اس کے متعلق ہر قسم کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں۔ ممکن ہے اس جواب پر برطانیہ کا یہ اعتراض ہو کہ جب قیصر کو یہ یقین ہو جائیگا کہ آبادی کے لئے باہر سے غلہ وغیرہ کافی مقدار میں آرہا ہے اور آبادی کی ضروریات اس سے پوری ہو رہی ہیں تو وہ اُن ذخائر خوراک کو جس پر اس نے قبضہ کر لیا ہے صرف جنگجو طبقہ پر خرچ کریگا اور آبادی کو ہرگز نہ دیگا۔ یہی مسئلہ جرمنی۔ انگلستان اور امریکہ میں اس وقت کشیدگی پیدا کر رہا ہے جس کا بظاہر آسانی سے رفع ہو جانا دشوار خیال کیا جاتا ہے۔

دوسرا امر جھنڈوں کا استعمال ہے جو تقریباً ایسا ہی پیچیدہ ہے جیسا کہ غلہ کی درآمد کا۔

ہم نہیں کہہ سکتے برطانیہ کا اعلان درنداری بجا ہے یا جرمنی کا بجا۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جرمنی کے اپنے اعلان پر عمل کرنے سے یہ خطرہ ضرور ہے کہ ناطرفدار ملکوں کی تجارت درآمد برآمد کو نقصان پہنچے اس لئے برطانیہ کی صلح جو روش اور ناطرفدار ملکوں کے مطالبات جرمنی سے بالکل حق بجانب ہیں۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اس قسم کے اعلانات سے برطانیہ کی بحری قوت اور تجارت کو کسی قسم کا معتدبہ نقصان پہنچنا امکان کی حد سے باہر ہے۔

آج کی اشاعت کی تاربرقی خبروں میں امریکہ کی یادداشت کا جواب جرمنی اور انگلستان کی طرف سے دیکھنے کے لائق ہے جرمنی کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطالبات حقہ سے مرعوب ہو کر امریکہ کو اسکی امید دلاتا ہے کہ وہ حتی الامکان جہازات کی قومیت کو نظر انداز کرنے کی کوشش نہ کریگا مگر ساتھ ہی اسے یہ بھی امید ہے کہ وہ اُس کی تجارت بالکل روک دے امریکہ کی طرف سے یہ بھی اعلان ہوا ہے کہ اوس کی تجارت ۱۸۲۸ء کے معاہدہ کی رو سے بالکل حق بجانب ہے اور جرمنی اوس کی تجارت کو روکنے کا کسی طرح حق دار نہیں ہے۔

اطلاع خط و کتابت کرتے وقت تمام خریدار اپنا نمبر لکھا کریں۔ واضح ہو کہ ۵۷۵ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ خریداری کا نمبر نام سے پہلے پتہ کی چٹ پر ہوتا ہے۔ مینیجر

تاریخ اسلام

(۳۶)

تجدید معاہدہ

عبدالمطلب کے زمانہ تک مکہ معظمہ میں اُس معاہدہ پر اچھی طرح عملدرآمد ہوتا رہا جو عرب کے معزز خاندانوں نے حرم مکہ کے متعلق کیا تھا۔ یعنی حرم مکہ میں جو شخص داخل ہو اُس کے مال و حقوق و جان کی حفاظت کیجائے لیکن عبدالمطلب کی وفات کے بعد اس معاہدہ کی کوئی وقعت نہ رہی۔ اور حرم مکہ میں وہ وہ بدعنوانیاں ہونے لگیں جو تہذیب و انسانیت کے بالکل خلاف تھیں۔ عام باشندوں کے حقوق تلف ہونے لگے۔ مال اور جان غیر محفوظ ہو گئیں۔ غرض یہ کہ طرح طرح کی زیادتیاں اور مظالم حرم کعبہ میں ہونے لگے۔ اور کوئی ایسی عدالت یا محکمہ نہ تھا جو اس کا انتظام کرتا۔ جسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ عبدالمطلب کی وفات کے بعد مکہ کی حکومت متفرق حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی مظالم و زیادتی کی جب کوئی حد نہ رہی تو حضور صلعم نے اس جانب توجہ فرما کر مکہ کے بڑے بڑے خاندانوں کے سامنے تجدید معاہدہ کی تجویز پیش کی۔ اور اکابر مکہ سے درخواست کی کہ کمزور و مظلوم بندگان خدا کی سرپرستی اور اعانت کی جائے۔ اور جو حرم میں زیادتی ہو اُس کی دستگیری اپنا فرض سمجھا جائے۔ حضور سرور عالم کی کوشش آخر کار کامیاب ہوئی اور جو مظالم و زیادتیاں حرم مکہ میں ہوتی تھیں وہ موقوف ہو گئیں۔

تیسری بار خانہ کعبہ کی تعمیر

جب آپ کی عمر شریف ۳۵ سال کی ہوئی تو اہل مکہ کو خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کا خیال پیدا ہوا۔ اس تعمیر سے پہلے خانہ کعبہ صرف ایک چار دیواری تھی۔ چھت نہ ہونے کے علاوہ دیواریں بھی اس قدر چھوٹی تھیں کہ بارش کا پانی اندر آجاتا تھا اور زائرین کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔

خانہ کعبہ کے قریب ایک کنواں تھا جس میں خانہ کعبہ کی نذر و نیاز تبرکات کی قسم سے ڈالی جاتی تھیں۔ اس کنوئیں میں ایک خونخوار اژدہا رہتا تھا جس کا معمول تھا کہ روزانہ صبح کے وقت کنوئیں سے نکل کر خانہ کعبہ کی دیوار پر آبیٹھتا تھا اور جو شخص دیوار کے قریب جاتا تھا وہ اُس پر حملہ آور ہوتا تھا۔ اہل مکہ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کا تو خیال کیا لیکن یہ ایک ایسی دشواری تھی کہ جس سے اُن کی ہمت پست ہو رہی تھی۔ اور کوئی صورت ایسی نظر نہ آتی تھی کہ اس سے نجات میسر ہو سکے۔

خدا کی شان دیکھئے کہ اہل مکہ اسی فکر و تردد میں تھے کہ ایک دن صبح کے وقت جبکہ وہ اژدہا خانہ کعبہ کی دیوار پر بیٹھا ہوا تھا ایک قوی الجثہ پرندہ اڑتا ہوا ادھر آنکلا اور اژدہے کو اپنے پنجوں میں داب کر اُٹھا لیگیا۔ اس واقعہ سے اہل مکہ بیحد مسرور ہوئے۔ اور سمجھے کہ خداوند تعالیٰ کو خانہ کعبہ کی تعمیر منظور ہے۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت ایک اور واقعہ یہ پیش آیا کہ جدہ کے کنارے پر ایک بڑا تجارتی جہاز ٹوٹ کر تباہ ہو گیا جسکا بہت سا سامان اہل عرب کے ہاتھ مفت میں آیا۔ ان واقعات سے اہل مکہ نے تعمیر خانہ کعبہ کا ارادہ مصمم کر لیا۔ لیکن جب تعمیر کے لئے ارادہ کیا تو اب کسیکی ہمت نہیں پڑتی کہ خانہ کعبہ کو شہید کر سکے اور خدائے بزرگ و برتر کے گھر کو گرائے آخر ولید بن مغیرہ نے اس اہم کام کو پورا کرنیکا ارادہ کیا اور خانہ کعبہ کی دیوار پر چڑھ کر اسکو شہید کرنا شروع کر دیا ولید بن مغیرہ نے یہ کام اپنی شجاعت اور بہادری سے شروع تو کر دیا لیکن رات بھر اہل مکہ خائف رہے کہ خدا جانے ولید بن مغیرہ پر کیا بلائے آسمانی نازل ہو۔ لیکن جب صبح کو دیکھا کہ ولید صحیح و سالم خوش خوش خانہ کعبہ کیطرف اپنا کام کرنے جا رہا ہے تو سب کو اطمینان ہو گیا اور سب نے ملکر خانہ کعبہ کو شہید کر دیا۔

اہل مکہ نے تعمیر خانہ کعبہ کا ارادہ کرتے ہوئے یہ امر پہلے سے طے کر دیا تھا کہ اس مقدس مکان کی تعمیر میں لوٹ کھسوٹ یا کسی قسم کی آمدنی کا روپیہ نہ لگایا جائے بلکہ پاک کمائی سے اسکو تعمیر کیا جائے۔ چنانچہ اسی قرار داد کے مطابق تعمیر شروع ہوئی ٭

شذرات

عباس حلمی پاشا بادشاہ شام و عرب

ہیرالڈ کا شامی نامہ نگار لکھتا ہے کہ عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر کو ترکی گورنمنٹ نے شام اور عرب کی حکومت عنایت فرمادی ہے اور جرمنی اور آسٹریا نے بھی خدیو موصوف کو شام و عرب کا حکمراں تسلیم کر لیا ہے۔ نامہ نگار مذکور کا بیان ہے کہ نامزدگی کے بنا پر یہ تقرر حسین کامل پاشا موجودہ خدیو مصر کے تقرر سے پہلے عمل میں لایا گیا تھا

گزٹ الیسٹ کے نامہ نگار کا بیان قسطنطنیہ ہے کہ بقول کسے عباس حلمی پاشا کی یہ دیرینہ آرزو بر آئی کہ وہ شام و عرب کے بادشاہ بنا دیئے گئے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ترکوں کے لئے یہ تقرر کیسا ہوگا جہانتک خیال کیا جاتا ہے تو اندیشہ خالی نہیں کیونکہ عباس حلمی پاشا کا عرب و شام پر حکمران ہونا اس امر کا مظہر ہے کہ ان ممالک سے اجنبیت کو دور کیا جائے اور اپنی قوت کو نشو و نما بخشا جائے۔

کیلے پر بم

دوشنبہ کی صبح کو ۱۲ بجے ایک زپلن ہوائی جہاز نے کیلے پر بم گرائے ۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ باشندوں میں تشویش پیدا نہیں ہوئی۔

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات معزز معاصر ہمدرد وغیرہ نے ولایتی ڈاک سے لئے ہیں جن کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری نہ معاصر موصوف لیتا ہے نہ ولایتی ڈاک کے اخبارات۔ کیونکہ ان میں سے بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے آئی ہیں اسلئے ہم بھی ان کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار نہیں (ایڈیٹر)

جرمن بچوں کو برطانیہ سے نفرت کرنا سکھایا جاتا ہے

حال میں ایک انگریز عورت جو ایک جرمن شاہزادہ کے ہاں بچوں پر ملازم تھی ایک کتاب شائع کی ہے جس میں ہم دیکھتے ہیں کہ لڑکوں کی تربیت کے لئے اس شاہزادہ کے محل میں ایک فوجی لفٹنٹ بھی رہتا تھا۔ جو خود کاؤنٹ زیپلن کا شاگرد تھا۔

”وہ ایک کھلونا لایا جس کو کاونٹ زیپلن نے ایجاد کیا تھا اور شاہزادوں کے لئے بنوایا تھا تاکہ ان کو جنگجویانہ تربیت دیجائے۔ بچے اوس کھلونے سے کھیلتے تھے اور میری زیر تربیت جو شاہزادی تھی وہ بھی شریک ہوتی تھی وہ سب اجازت چاہتے تھے کہ ہمیں کھانے کے وقت سے پہلے لندن کو تباہ کر لینے دو“ مکان کے ایک جدا حصہ میں بچے کھیلتے تھے۔ فرش پر ایک کھلونا ہوتا جو گویا لندن تھا۔ اس میں تمام گرجا گھر اور سرکاری دفاتر بنے ہوئے تھے۔ اس کے اوپر ایک زیپلن ہوتا تھا جس میں سے لندن پر گولے برسائے جاتے تھے۔ اسی طرح بچوں کے پاس بنے ہوئے ”پیرس“ اور ”پیٹروگراڈ“ بھی تھے جن پر گولے برسائے جایا کرتے تھے۔ (پاینیر ۱ جنوری)

شام کے حالات

روسی جلا وطن جو فلسطین سے اودیسہ پہنچے ہیں بیان کرتے ہیں کہ وہ ریلوے جو حجاز کے راستہ سے بیت المقدس کو جاتی ہے۔ بہت تیزی سے مکمل کی جا رہی ہے۔ بیت المقدس اور غازہ کے قرب و جوار میں بہت سی فوج جمع ہے جس کو دمشق کے ہیڈ کوارٹر سے اعانت ملتی ہے۔ انگریزی بنک فلسطین کی جو شاخیں بیت المقدس اور جافا میں تھیں ان سے پچاس ہزار فرانک وصول کئے گئے ہیں لیکن ان ملکوں کا بہت سا روپیہ پہلے ہی محفوظ جگہ بھیج دیا گیا تھا فلسطین کی آبادی کے پاس کافی غلہ ہے لیکن اوسکو اس وجہ سے خسارہ ہو رہا ہے کہ نارنگیوں کی فروخت اب ممکن نہیں ہے۔ ترک یہودیوں کو بھی فوجی ملازمت میں داخل کرنے پر زور دے رہے ہیں لیکن ۶ ۵ پونڈ (لیرہ؟) نقد دینے پر ان کو مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے۔ گر دقت یہ ہے کہ یہ ۵۶ لیرہ سونے کی صورت میں بھیجے جاتے ہیں اور سونا مفقود ہے ترکی حکام صاف طور پر دھمکی دیتے ہیں کہ اگر برطانوی فوج نے سواحل فلسطین پر حملہ کیا تو بیت المقدس بیروت اور دمشق میں تمام عیسائی قتل کر دئیے جائیں گے۔

(اسٹیٹسمین ۱۶ جنوری)

بلجیم کے سواحل پر جنگی جہاز

بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے چند ہلکے جنگی جہاز بلجیم کے سواحل پر جمع کر لئے ہیں۔ ہر روز جبکہ موسم اجازت دیتا ہے دو آبدوز کشتیاں کھلے سمندر کی طرف روانہ ہوتی ہیں جن کے ساتھ دو جہاز بھی ہوتے ہیں یہ جہاز اور کشتیاں ایسے رنگ سے رنگی ہوئی ہیں جو کناروں کے ریتے سے ملتا جلتا ہے تاکہ پہچانے نہ جائیں زیبرگ کے استحکامات کے قریب دشمن کا بحری بریگیڈ اکثر نشانہ بازی کی مشق کرتا رہتا ہے۔

(اسٹیٹسمین ۱۶۔ جنوری)

ایک جہاز کی تباہی

ریاست کیلی فورنیا نے بلجیم کے مصیبت زدوں کے لئے آٹا۔ چاول۔ آلو۔ اور دیگر سامان خور و نوش بطور امداد روانہ کیا تھا یہ سامان کیمنو نامی امریکن جہاز میں آرہا تھا۔ لیکن جہازران کمپنی موسومہ لائڈ کا ایجنٹ ہیلیفاکس سے اطلاع دیتا ہے کہ وہ جہاز سمندر میں سمندر میں شکستہ ہو گیا ہے اس میں ۷ ہزار پونڈ کا سامان خور و نوش تھا۔ (ٹائمز ۱۸ جنوری)

ترک آ رہے ہیں

اخبار وارکرانکل۔ جو جرمنی کی طرف سے ہالینڈ میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے ایک مراسلہ اسکندریہ کا شائع کرتا ہے جو دسمبر ۱۹۱۴ء میں لکھا گیا تھا۔ اس مراسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب سے قاہرہ کی عرب آبادی میں غلغلہ پھیلا ہے کہ ترک آ رہے ہیں اوسوقت سے انگریزوں کے حواس باختہ ہوتے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ داہنے ہاتھ کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ بایاں ہاتھ کیا کر رہا ہے اور حکام کی نگاہوں میں روز بروز بے اطمینانی پیدا ہوتی جاتی ہے بہت سے پرتگالی افسر اسکندریہ میں آئے ہیں اور نو آبادی کی فوجوں میں مقرر کئے گئے ہیں لیکن اوس سے کام نہیں چلتا۔ اگر مجھے پرتگالی زبان اور ہندوستان کی کوئی ایک زبان معلوم ہوتی تو میں بھی ایڈجوٹینٹ بنا دیا جاتا۔ اگرچہ میں اسلحہ کے استعمال سے بالکل ناواقف ہوں۔ یہ مراسلہ نگار اپنے ناظرین کو اس بات کی بھی اطلاع دیتا ہے کہ مصری ہسپتال اون زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں جو نہر سوئز پر ترکی ہراولوں کے مقابلہ میں زخمی ہوئے ہیں اور انگریز ان مواقع پر اپنی جگہوں پر نہیں قائم رہ سکے

ماخوذ از ڈیلی سٹیزن

۲۲۔ جنوری ۱۹۱۵ء

جرمن جنرل کے خیالات

جنرل فان فاکن ہین نے امریکہ کے ایک نمائندہ سے جو تقریر کی ہے جس میں سے بعض ضروری اجزا درج ذیل ہیں۔ جوقت جنرل مذکور سے یہ سوال کیا گیا کہ جرمنی کب تک جنگ جاری رکھنا چاہتا ہے۔ تو اس نے یہ جواب دیا کہ اوسوقت تک جب تک کہ ہمارے دشمنوں کو اس طور پر شکست نہ ہو جائے کہ اس قسم کے حملوں کے اعادہ کے خطرہ کا امکان بالکل جاتا رہے۔ سامان خورو نوش۔ اسلحہ اور آدمیوں کے لحاظ سے ہمارے پاس بہت کافی سامان ہے۔ جرمنی کی موجودہ حالت بہت عمدہ ہے اور اب تک ہم نفع میں ہیں۔ جنرل مذکور نے یہ بھی کہا کہ فلانڈرس میں جرمنوں کی سرگرمی کے یہ معنی غلط لگائے جاتے ہیں کہ ہم کیلے پہنچکر اتحادیوں کے بازو کو لپیٹنا چاہتے ہیں برخلاف اس کے فرانسیسی اور برطانوی البتہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جرمنی کے داہنے بازو کو لپیٹ کر شمال میں راستہ نکالیں اور اینٹورپ کو واپس لے کر جرمنوں کو بلجیم سے واپس ہونے پر مجبور کریں۔ اتحادیوں کو اس کوشش میں ناکامی ہوئی اور جرمن اپنی جوابی کارروائی میں کامیاب رہے۔ اس لئے جرمنوں کے لئے بے اطمینانی کی کوئی وجہ نہیں۔ جنرل ژوفر نے دسمبر میں حملے کا حکم دیا تھا لیکن اس دوران میں نہ صرف جرمن اپنی زمین پر ہی قابض رہے بلکہ آگے بھی بڑھے۔ اس قسم کے مزید حملوں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ انگریزی فوج کے متعلق جنرل مذکور نے یہ خیال ظاہر کیا کہ انگریز بہت اچھے لڑنے والے ہیں اور میں ان کی عزت کرتا ہوں لیکن بغیر ضروری افسروں کے کوئی فوج مشکل سے ہی جا سکتی ہے۔ اگر بلجیم میں فوج اوتارنے کی کوشش کیجائے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں اور جتنی جلد یہ کارروائی ہو اتنی ہی بہتر ہے۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اٹلی اور رومانیا کی بابت سوال کرنے پر جنرل نے کہا کہ میں اس بات کا یقین نہیں کر سکتا کہ جو سلطنتیں ۲۰ سال سے ہمارے ساتھ متحد تھیں وہ یکایک ہمارے دشمنوں کی صف میں شامل ہو جائیں گی۔ میرے خیال میں یہ بات بالکل ناممکن ہے۔

(ڈیلی سٹیزن ۱۳ جنوری)

جرمنوں کا دھاوا روس پر

پیٹروگراڈ کے اخبار رسکوئی سلوو میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ روسی صف جنگ

کی جانب جرمنی ایسے آدمی کا اجتماع کر رہا ہے جو فرانس اور بلجیم سے ہٹایا جا سکتا ہے - ہمارے ہوا باز اطلاع دیتے ہیں کہ جرمن ٹڈیوں کے دل کی طرح بڑھ رہے ہیں اون کا تخمینہ رجمنٹوں میں نہیں بلکہ ڈویژنوں اور بٹالینوں میں ہو سکتا ہے - جنرل ... کے تخمینہ کے مطابق فرانس بلجیم اور روس میں ۲۰ لاکھ کا نقصان ہو چکا ہے لیکن اپنی جانوں کے تلف ہونے کے بعد ان کے پاس کوئی ایسی گنجایش نہیں رہ جاتی کہ دس لاکھ اور آدمیوں کو موت کے منہ میں جھونک دے - (ڈیلی ٹیلیگراف ۲ جنوری)

فرضی کامیابیوں کی افواہیں

ہمیں یقین ہے کہ تحاد یوں کی نسبت جو بازیابی تصور کیا جاتا ہے کہ وہ اب آسٹینڈ میں داخل ہی ہونے والے ہیں اس کی افواہ بے بنیاد ہے - گولہ باری کرنے والے جنگی جہازوں نے بلا شبہ ساحل بلجیم پر جرمنوں کے مورچوں کو سخت نقصان پہونچایا ہے لیکن خشکی میں سوائے سینٹ جارج اور اس کے قرب و جوار کے بہت کم ترقی ہوئی ہے - حال میں لا باسی کے قریب برطانوی کامیابیوں کے بہت زیادہ مبالغہ آمیز بیانات بھی بے بنیاد ہیں ہم فرمی ویسے ٹائمز میں نہیں چھاپے جاتے اور آج برطانوی عینی شاہد نے بھی اس کی تردید کی ہے یہ وہ حیرت انگیز ہے کہ اس قسم کی خبروں کی اشاعت اپنے عرصہ تک جاری رکھنے دی جاتی ہے گورنمنٹ نے ہم سے کہا ہے کہ اوس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ پبلک کو شکستہ دل نہ کیا جائے - لیکن گو کہ وہ خبروں کی صحت کی تصدیق کرنے سے انکار کرتی ہے مگر تاہم روز نہایت سچی اور بے ضرر خبروں کو کاٹتی چھانٹتی رہتی ہے - ہمارے خیال میں اس سے زیادہ کوئی بات شکستہ دلی پیدا کرنے والی نہیں ہو سکتی کہ ہمارے شہروں میں "شاندار برطانوی فتح" کے اشتہار لگے ہوئے ہوں جن کی آخر میں تردید کرنی پڑے - پبلک کو اب صاف صاف واقعات کے لئے طیار ہو جانا چاہئے واقعات یہ ہیں کہ اگرچہ اتحادی اکثر مقامات پر مفید ترقی کرتے رہتے ہیں لیکن مغربی رزمگاہ کے عام حالات کو دیکھتے ہوئے ظاہر ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی دشمن پہلے کی طرح اتنے استقلال سے جما ہوا ہے اور موقع پاسے تو کس کر راستہ پیدا کرنے کے لئے بالکل طیار ہے - (لنڈن ٹائمز)

انگلستان پر ہوائی حملہ کے متعلق جرمن اخبارات کا خیال

جرمنی کی طرف سے ہوائی حملہ نارفاک کے متعلق سرکاری اعلان جرمن اخبارات میں شایع کیا گیا ہے - "انگلستان کو ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں ہے - کیونکہ اس کے ہوائی جہاز بھی دن دہاڑے کھلے ہوئے شہروں شل زیبرگ - دار السلام - وغیرہ پر گولے پھینکتے ہیں جس قوم اپنی ہستی قایم رکھنے کے لئے انگلینڈ سے لڑنے پر مجبور ہوئی ہو جائز حفاظت خود اختیاری کے حق کو نہیں چھوڑ سکتی - اور نہیں چھوڑے گی -"

(ٹائمز ۲۲ جنوری)

جرمنوں کی نئی آبدوز کشتی

کانبکگن - ۲۴ جنوری - برلن کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کی جدید آبدوز کشتی کا ہیلیگولینڈ کے قریب جو امتحان ہونا تھا وہ ختم ہو چکا - اس کشتی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ طوفانی حالت میں تجارتی جہازوں کا خوب تعاقب کرے گی - اس میں تین ماہ کے قابل سامان رہتا ہے - (مدراس میل ۱۶ فروری)

کاغذ کا پرزہ

نیویارک ۲۶ جنوری - جرمن چانسلر کونٹ فان ہالویگ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ شروع جنگ میں بلجیم کی غیر جانبداری کے متعلق جو یہ فقرہ استعمال کیا گیا تھا - اس کا مطلب صرف یہ تھا کہ بلجیم کی غیر جانبداری کے معاہدہ کی بنیاد ختم ہو گئی تھی انہوں نے کہا کہ برطانیہ عظمیٰ کی مداخلت اس کی اس خواہش کی وجہ سے تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جرمنی اس جنگ میں کامیاب نہ ہو جائے - انگلستان نے غیر جانبدار ملکوں کی تجارت کا بڑا حصہ تباہ کر دیا ہے (مدراس میل ۱۶ فروری)

ترکوں کی تیاریاں

ایتھنس ۲۴ فروری - دوریل یا زبان جن میں آبدوز کشتیوں کی بیماری کا سامان بھرا ہوا تھا قسطنطنیہ جاتی ہوئی ڈیلیا پولس سے گذری ہیں - (سنٹرل نیوز) ٹائمز ۲۵ جنوری

فرانسیسی آبدوز کشتی کا نقصان

پیرس ۲۲ جنوری - ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ ترکی جہاز فرانسیسی آبدوز کشتی "سیفر" کے دس آدمیوں کو جو سمندر میں تیرتے ہوئے پائے گئے اوٹھا کر لائے ہیں - کشتی مذکور دردانیال میں ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوئی ہے - ٹائمز ۲۱ - جنوری)

قفقاز

برلن ۲۱ جنوری - آج سپہر ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ قسطنطنیہ جنرل اسٹاف اعلان کرتا ہے کہ قفقاز سے پورے خط نشادمہ پر روسی حملہ کو بالکل روک دیا گیا ہے - (ٹائمز ۲۲ - جنوری)

بلغاریہ کا میلان

اس زمانہ میں اکثر لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا بلغاریہ فریقین میں سے کسی ایک کے ہمراہ ہو کر شریک جنگ ہوگا - یا آخر تک غیر جانبدار رہے گا - مستقبل کے متعلق کوئی پیشینگوئی دشوار ہے لیکن ذیل کے اقتباسات جو ۲۹ جنوری کے "نیر ایسٹ" سے اخذ کئے گئے ہیں بلغاریہ کے رجحان پر روشنی ڈالتے ہیں - یہ اقتباسات اون خطوط سے لئے گئے ہیں جو مختلف ریاستہائے بلقان کے نامہ نگاروں نے لکھے ہیں -

ایتھنز کا نامہ نگار اپنے خط میں لکھتا ہے کہ ترکی اور بلغاریہ کے درمیان ایک باہمی سمجھوتا ہونے کے متعلق ایک عرصہ سے یہاں شبہ کیا جاتا تھا - حال میں اس کی تصدیق اس واقعہ سے ہوئی ہے کہ ترکی اور بلغاری جماعتیں متحدہ ہو کر مقدونیہ کے اس حصہ پر حملہ آور ہونا چاہتی ہیں جو سرویہ کے قبضہ میں ہے - یونانی سیاسی حلقوں میں اس اتلاف کی طرف سے کم تشویش ظاہر کی جا رہی ہے - اس لئے کہ ٹرکی اس احمقانہ جنگ میں روس کا مقابلہ کر رہا ہے جو یقینی اوسے پیس دیگا -

دار الحکومت جرمن کی حالت

اخبار ٹائمز نے ایک امریکن کے خیالات شایع کئے ہیں جو حال ہی میں برلن سے لندن پہونچا ہے اس شخص نے جرمنی کے متعلق بہت سے مضامین امریکہ کے اخبارات میں شایع کرائے ہیں جس میں ان تمام واقعات کا ذکر ہے کہ برلن میں داخل ہو کر ہر ایک اجنبی کے دل پر کیا اثر ہوتا ہے وہ لکھتا ہے کہ جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے برلن کی عجیب حالت ہے مگر جرمن گورنمنٹ نے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا ہے کہ جنگ کے متعلق جس قدر صحیح خبریں ہوں وہ بہت جلد شہرا تک پہونچا دی جائیں مگر ان تمام باتوں کے باوجود آجکل جرمن گورنمنٹ بہت محتاط ہوئی ہے - کیونکہ یہاں ہر ایک اجنبی شخص پر جاسوسی کا شبہ کیا جاتا ہے - اس کے علاوہ تجارت اور مال و اسباب کی آمد و رفت کا سلسلہ نہایت عمدہ ہے شام کے وقت اکثر مجروحین جنگ میٹرسوں اور ڈاکٹروں کے پارکوں اور باغوں میں سیر کے لئے آتے ہیں ان کا ایک ہی طرز کا لباس عجیب لطف دیتا ہے ہوٹل - قہوہ خانے کھلے رہتے ہیں اور آدمیوں کی خوب چہل پہل رہتی ہے - تھیٹر اور ناچ گھر بالکل بند ہیں اور کوئی شخص کسی کھیل اور کسی ناچ گھر میں شریک نہیں ہوتا - لوگوں نے بلکہ پارٹیوں تک کو بند کر دیا ہے آجکل جو شخص برلن آتا ہے وہ نہایت ہی حیران اور ششدر ہو جاتا ہے کہ کیا یہ وہی برلن ہے جو جنگ سے قبل تھا؟ یہاں انگریزوں کے خلاف بہت زہر اگلا جاتا ہے اور ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے - جرمنی میں بہت سے ترک بھی موجود ہیں - انہوں نے یہاں دوکانیں کھول رکھی ہیں اور جرمنوں سے ان کے نہایت عمدہ مراسم ہیں - قیصر جرمنی کی موٹر جب برلن کے بازاروں سے گذرتی ہے تو قیصر کے سامنے ایک شخص ترکی ٹوپی پہنے ہوئے بیٹھا رہتا ہے یہ در اصل ایک ترک ہے اور قیصر کا محافظ ہے -

بعض جرمنوں کا خیال ہے کہ جلد رہ جاتا ہے اور بہت سی چیزوں کی کمی پڑ جائے گی اسی اثنا میں میری ملاقات ایک جرمن افسر سے

مدینہ کا ضمیمہ ... دیا جائیگا

ہوئی جو حال ہی میں میدان جنگ سے واپس آیا ہے اس نے کہا کہ ہمیں انگریزوں اور فرانسیسیوں سے مقابلہ کرنے میں ایک مقام پر بڑی دقت ہوئی۔ انگریزوں کی خندقیں نہایت مستحکم اور نہایت عمدہ مقام پر واقع تھیں اور جس بہادری اور مردانگی سے آجکل وہ ہم سے برسر پیکار ہیں ہم واقعی ان کی شجاعت کی داد دیتے ہیں۔ مگر چونکہ انگریز بہت مدتیں واقع ہوئے ہیں اس لئے انہیں بہت جلد شکست ہو جاتی ہے حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ انگلستان بہت سی فوج میدان جنگ کی طرف بھیجنے والا ہے مگر یہ انگلستان کو یاد رہے کہ جب تک ہماری قوم کا ایک ایک باشندہ زندہ ہے وہ ضرور مقابلہ کرے گا۔ ہم اس لئے لڑ رہے ہیں کہ یا تو بالکل ہی مٹ جائیں اور یا دنیا کی ممتاز قوموں میں نام پائیں۔ (اسٹیٹسمین ۱۷۔ فروری).

انگریز افسر اور جرمن قادر انداز

"مانچسٹر گارڈین" نے لفٹننٹ جنرل سر ہنری میک کنن کی زبانی میدان جنگ کی ایک داستان شائع کی ہے۔ جس کا تذکرہ ایک ضیافت کے موقع پر کیا گیا تھا جو حسب ذیل ہے۔

"مجھے یہ کہانی ایک رشتہ دار کی زبانی معلوم ہوئی وہ خندقوں میں موجود تھا کہ ایک جرمن گھات میں بیٹھا ہوا اس پر بار بار گولیاں چلاتا تھا۔ چنانچہ بڑی دشواری سے اس کی کمین گاہ کا پتہ معلوم کر کے اسے مار ڈالا گیا اور جب اس کی جامہ تلاشی لی گئی تو اس کے پاس سے ایک حکمنامہ برآمد ہوا جس میں برطانوی افسروں کو چن چن کر مارنے کی تاکید کی تھی اس کی تحریری یادداشت سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے کم از کم ۵۰ افسروں کو ہلاک کیا ہے۔ جرمنی کے صیغہ جنگ کا بظاہر یہ قاعدہ معلوم ہوتا ہے کہ جو سپاہی برطانوی افسر کی ہلاکت کا دعویدار ہو اسکی تصدیق ہو جانے پر کچھ انعام ملتا ہے۔ اور جو شخص گھات میں بیٹھ کر کسی برطانوی افسر کو مارتا ہے اسے اس مقام کا ٹھیک ٹھیک پتہ دینا پڑتا ہے جہاں اس نے افسر مذکور کو مارا ہے۔ نیز مقتول کی رجمنٹ کا نام اور دیگر ضروری حالات بتانے پڑتے ہیں۔ جب تک برطانوی ذرائع کے ذریعہ کسی برطانوی افسر کی ہلاکت کی تصدیق نہیں ہو جاتی اسوقت تک اسے انعام نہیں دیا جاتا۔ اس جرمن قادر انداز کے بارے میں اس کی یادداشت سے پایا جاتا ہے کہ اس کے ۲۵ دعوے صحیح تسلیم کر لئے گئے تھے اور اسے ہر دعوے پر ۲۵ مارک یعنی ۲ پونڈ۔ اسٹرلنگ عطا ہوئے تھے۔

نہر سویز

دو شنبہ کے روز نہر سویز میں جہازوں کا داخلہ روک دیا گیا تھا لیکن دوسرے روز روانگی کی اجازت دیدی گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ٹریفک میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا ہوئی ہے لیکن تجارتی جہاز سپاہ کی حفاظت میں نہر کے دونوں کناروں پر مقررہ وقت پر سفر کرینگے۔ جہازوں کے پلوں کا تحفظ ریت کے بوروں اور ...

مقامی حالات

ٹیکس

ٹیکی کے بجائے جو ٹیکس ہمارے صوبہ میں قائم ہوا ہے اوس کے خلاف تمام صوبہ میں ایکسال سے صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اسوقت تک اس جانب توجہ نہیں فرمائی۔

ہمارے شہر میں ٹیکس سے جو بے چینی گذشتہ سال سے پیدا ہو رہی ہے وہ اس گرانی اور قحط کے موسم میں بہت زیادہ بڑھ گئی ہے رؤسا اور امراء پر خواہ اس کا زیادہ اثر نہ پڑا ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ متوسط اور ادنی درجہ کے لوگوں کی حالت نہایت ہی خراب ہے ہمیں بعض گھروں کی حالت دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ لوگ ٹیکس کی ادائیگی کے لئے فاقہ کر کے ٹیکس کی رقم جمع کرتے ہیں اور اس خوف سے کہ کہیں میونسپل بورڈ کی عدالت عالیہ اسباب خانگی کی قرقی نہ کرا دے ایک دو وقت فاقہ کر کے اور ٹیکس کے لئے پیسے جمع کر کے ٹیکس سے سبکدوش ہوتے ہیں۔

ایک طرف تو اس دردناک منظر کو رکھئے کہ مزدور پیشہ بیکاری کے سبب اور تجارت و حرفت پیشہ کاروبار بند ہونیکے باعث نہایت عسرت سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور بسا اوقات فاقہ اور تکلیف سے ان کی بری حالت ہو جاتی ہے۔ لیکن ٹیکس سے مستثنی نہیں دوسری طرف ذیل کے واقعہ کو دیکھئے۔

"میونسپل بورڈ کے ایک معزز ممبر کی زبانی ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جناب چیرمین صاحب میونسپل بورڈ نے درخواست دی ہے کہ اس سال ان کی آمدنی میں دو ہزار کی کمی ہوئی ہے۔ اسلئے چالیس روپیہ ٹیکس کے کم کئے جائیں۔

کاش چیرمین صاحب اس درخواست کے دینے کے وقت ان غریب اور متوسط الحال لوگوں کا بھی خیال کر لیتے جو کاروبار بند ہونے کے سبب فاقہ سے گذر کر رہے ہیں اور بحیثیت چیرمین میونسپل بورڈ ہونے کے ممبران میونسپل بورڈ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کرتے کہ امسال گرانی کے سبب نیز کاروبار کی کمی کے باعث رعایا کی آمدنی بہت کم ہو گئی ہے اسلئے ٹیکس کم کر دینا چاہئے اور جو لوگ ٹیکس ادا کرنیکے قابل نہیں ہیں اون پر سے ٹیکس اٹھا دینا چاہئے۔ لیکن چیرمین صاحب ایسا کیوں کرنے لگے تھے جبکہ ابتدائی تشخیص ٹیکس کے وقت بھی انہوں نے کسی قسم کی رعایت کرنا تو کیا معنی رعایا کی واقعی آمدنی جانچنے کے پورے وسائل اختیار کئے بغیر ٹیکس کی کارروائی شروع کر دی تھی۔

ہمیں یہ سنکر رنج ہوا کہ پبلک کے قائم مقام اپنے فرض ادا کرنے کے بجائے ہر معاملہ میں اپنی شخصیت اور ذاتی منفعت کو پیش نظر رکھتے ہیں اور جس پبلک کے وہ قائم مقام ہیں کبھی اوس کی فلاح و بہبودی کا خیال نہیں کرتے۔ صاحب چیرمین میونسپل بورڈ بجنور اگر ٹھنڈے دل سے اس امر پر غور کرتے کہ جب ان کی آمدنی امسال دو ہزار کم ہوئی ہے تو اون لوگوں کا کیا حشر ہوا ہو گا جو مزدوری پیشہ یا تجارتی کاروبار کرنیوالے اور ادنی درجہ کے ملازم ہیں اور جب چیرمین صاحب چالیس روپیہ کے ٹیکس کے کم کئے جانے کے قابل ہیں تو نا تندرست اور عسرت سے بسر کرنیوالوں کے لئے کیا ہونا چاہئے۔

اگر معزز ممبر کا بیان صحیح ہے تو ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ صاحب چیرمین میونسپل بورڈ نے اپنی ذاتی منفعت کے مقابلہ میں پبلک کے تمام مطالبات اور عذرات کو قربان کر دیا ہے جو سراسر ایک ناقابل ستایش امر ہے۔

ہم اس موقعہ پر باشندگان شہر سے امیدوار ہیں کہ وہ اپنے قائم مقام کے انتخاب کرنے میں اس وقت نہایت غور سے کام لیں اور ٹیکس کے معاملہ میں اون پر سال گذشتہ سے جو سختیاں ہو رہی ہیں اونہیں پیش نظر رکھیں۔ ہمیں یہ دیکھکر بہت افسوس اور رنج ہوتا ہے کہ صرف تین سال کی حکومت ممبری کے لئے عیر انجام ہیں ممبر پبلک کے جذبات کی پروا نہ کر کے اپنی شخصیت کو بہت زیادہ نمایاں کرتے ہیں اور پبلک کی بے چینی کا ذرہ بھر خیال نہیں کرتے۔

اس ہفتہ مختصر طور پر ہم نے اس معاملہ کو اٹھایا ہے واقعات پورے طور پر معلوم ہو جانے کے بعد ہم آیندہ کسی اشاعت میں اس پر پوری روشنی ڈالیں گے۔ اور وضاحت سے تمام امور پر بحث کریں گے۔

نرخ غلہ

غلہ کا نرخ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے شہر میں پریشانی روز ترقی پر ہے۔

خواجہ غلام الثقلین صاحب کے رز... ہوئی مستقل گرانی کے متعلق گورنمنٹ نے جو تدارک کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خدا کرے جلد کوئی انتظام ہو اور اس وعدہ کا بھی وہی نتیجہ نہ نکلے جو قانون غلہ کے متعلق نکلا ہے جس پر ہندوستان کے کسی مقام پر بھی اسوقت تک عمل نہیں کیا گیا۔

نرخ راب

شاہ نگر کی نرخ طے کرنے والی کمیٹی نے امسال راب کا نرخ ۵ روپیہ قرار دیا۔

موسم

موسم بدل چلا ہے صبح سویرے اور شام کو معمولی سردی اور دن کو گرمی ہونے لگی ہے۔

الکشن

سال حال کے الکشن کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں تینوں حلقوں کے امیدواروں کی تعداد زیادہ نظر آ رہی ہے مقابلہ کی تفصیل آیندہ۔

مختصر نوٹ

حجاز ریلوے کی توسیع

قسطنطنیہ کے ایک مراسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی دیوان نے اس قرضہ کو منظور کر لیا ہے جو حجاز ریلوے کے لئے اور نیز اوس لائن کے لئے طلب کیا گیا ہے جو مصری ریلوے کی شاخ قرار دیجانیوالی تھی۔ (ڈیلی ٹیلیگراف)

بیگم صاحبہ بھوپال اور ایک جرمنی اخبار

جرمنی کا اخبار ٹیگبلاٹ لکھتا ہے کہ چونکہ بیگم صاحبہ بھوپال نے ہندوستان کے مسلمانوں کے خیالات اور جذبات سے سلطان ٹرکی کو مطلع کیا تھا لہذا انگریزی حکام نے ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال اور نواب ولیعہد کو زیر حراست کر لیا ہے۔ (بالکل غلط)

عدن پر ترکوں کے حملہ کرنے کی افواہ

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار لکھتا ہے "یمن سے آنیوالے لوگوں کا بیان ہے کہ مقام تائز میں ترک ایک بڑا لشکر تیار کر رہے ہیں۔ اس مقام سے انگریزی سرحد ایک دن کے فاصلہ پر ہے۔ یہیں یہہ افواہ بڑے زور سے گرم ہے کہ ترک عنقریب عدن پر حملہ آور ہوں گے۔ نیز یہ بھی خبر گرم ہے کہ ترکوں نے کچھہ عرصہ ہوا اپنی فوج کا ایک حصہ شیخ سعید روانہ کر دیا ہے۔ ترکی کمپنیوں کے ہمراہ چند مشین کی توپیں سامان رسد اور جنگی ضروریات روانہ کی گئی ہیں۔

اٹلی کا نیا طیارہ

اہل اطالیہ نے حال میں ایک نیا ہوائی جہاز تیار کیا ہے جس کا عرض ایک سمت سے دوسری سمت تک ۷۰ فٹ کا ہے اس میں تین موٹر لگائے گئے ہیں تاکہ جہاز ران اثنائے طیر میں دو موٹروں تک کی مرمت بآسانی کر سکے مطلب یہ ہے کہ اگر سوئے اتفاق سے ایک یا دو موٹر خراب ہو جائیں تو بھی جہاز کو رکنے کی ضرورت نہ پڑے اور خراب شدہ موٹروں کی مرمت ہو جانے تک ایک موٹر سے جہاز اپنی پرواز قایم رکھے۔ ان موٹروں میں ۳۰۰ موٹروں کی طاقت دیگئی ہے یہ طیارہ ۲۵ گھنٹہ تک ہوا میں رہ سکتا ہے اور ایک ٹن کی باربرداری کی قابلیت رکھتا ہے اس کی رفتار کی اوسط ۲۵ میل فی گھنٹہ ہے اور اس میں چار توپوں کے لگانے کی جگہ بنی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ مستقبل کے لئے ہوائی دنیا میں بھی مشین پر سر حکومت ہوگی۔ روسیوں کے پاس بہت دن سے ایک ایسا طیارہ ہے جس میں بارہ آدمی بیٹھہ سکتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ہوائی جہاز رانی کی حقیقی اہمیت اٹلی کے اس نئے طیارے سے شروع ہوتی ہے۔

گوال منڈی میں ایک مکان پر پولیس کا چھاپا

لاہور میں گذشتہ جمعہ کو واپس آئے ہوئے جو سات تارکان وطن گرفتار ہوئے تھے ان میں سے دو نے پولیس کو کچھہ معلومات بہم پہنچائی جن کی بنا پر کیشنیہ کے روز پولیس نے ایک مکان واقع گوال منڈی پر چھاپا مارا۔ مکان مذکور خالی تھا مگر اس کے اندر کچھہ سامان حرب ایک ریوالور اور ایک گپتی۔ وو ڈبلیک اور کچھہ زرد۔ سرخ اور نیلے رنگ کی پٹیوں کا کپڑا تھا یہ رنگ جدید ترکی پرستوں کے جھنڈے کے ہیں۔ بظاہر یہ کپڑا اسی قسم کے جھنڈے بنانے کی غرض سے لایا گیا تھا۔ اسی شام کو ایک شخص اس مکان میں داخل ہوتا ہوا گرفتار کیا گیا کیونکہ پولیس مکان مذکور پر نگرانی کر رہی تھی۔ اس نے اپنا نام چیند اس بتلایا۔ اس سے زیادہ اس کی نسبت کچھہ معلوم نہیں دو مشتبہ سکھہ جو فیروزپور میں گرفتار کرکے لاہور بھیجے گئے تھے رہا کر دئے گئے۔

صوبجات متحدہ کی کونسل کا اجلاس

۱۱۔ فروری ۱۹۱۵ء کو گورنمنٹ ہاؤس کونسل ہال لکھنؤ میں کونسل کا اجلاس منعقد ہوا ۲۷ سوالات کے جوابات دینے کے بعد مسٹر... فینانشل سکرٹری نے ترمیم قانون اراضی بندیل کھنڈ کے متعلق دو مسودے پیش کئے جو رائے حاصل کرنے کی غرض سے ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کر دئے گئے۔ اس کے بعد خواجہ غلام الثقلین نے گرانی غلہ کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ گرانی کے متعلق کچھہ تدارک کرنے کے رزولیوشن کو گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔

ہاؤس ٹیکس کے خلاف جلسہ

۲۲۔ فروری کو مراد آباد میں مجوزہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف ایک عظیم الشان جلسہ عیدگاہ میں ہوا۔ جس میں بائیس ہزار سے زیادہ آدمی شریک تھے۔ اس جلسہ میں اس جدید ٹیکس کے خلاف لوکل گورنمنٹ میں میموریل بھیجنا طے پایا۔ تمام بازار بھی اوس روز بند رہے۔

تازہ برقیات

انگلستان کے سمندروں میں جہاز رانی کی بندش

لندن ۲۴۔ فروری۔ محکمہ بحری کے اعلان سے پایا جاتا ہے کہ رودبار آئرلینڈ اور رودبار شمالی (انگلستان) میں جہاز رانی کے متعلق بعض بندشیں عاید کی گئی ہیں۔

سٹیمر ریجن کی غرقابی

بعد کے تاروں سے پایا جاتا ہے کہ جہاز ریجن تارپیڈو سے پھینکا گیا تھا اور وہ دس منٹ کے اندر ڈوب گیا۔

مسلح تجارتی جہاز کی غرقابی ہولناک نقصان جان

لندن ۲۴۔ فروری۔ محکمۂ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ مسلح تجارتی جہاز موسومہ کلین کمانٹن مفقود الخبر ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ۳ ماہ رواں کے طوفان میں غرق ہو گیا ہے۔ تازہ اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ جہاز مذکور میں ۲۰۔ افسر اور ۲۶۰۔ آدمی ضائع ہو گئے۔

رودبار انگلستان میں ایک جہاز کی غرقابی

کل رودبار انگلستان میں جس جہاز کے مبتلائے مصیبت ہونے کا ذکر آیا تھا وہ آدکی تھا جو لندن سے کارڈف کو جا رہا تھا۔ آج جب اوسے کھینچ کر ساحل کی طرف لا رہے تھے تو راستہ میں غرق ہو گیا۔ اس کے عملہ کے آدمی ریمز گیٹ اور ڈوور میں اتار دئیے گئے۔

لندن ۲۵۔ فروری۔ اوکی کے عملہ نے تارپیڈو کے حملہ سے پہلے پانی میں ایک جنبش دیکھی۔ تارپیڈو کی ضرب سے ہولناک دہماکا پیدا ہوا۔ جس سے فولادی شہتیر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا پڑے اور آہنی چادریں ادہر ادہر اڑتی رہیں تاہم کسی جان کو نقصان نہ پہونچا۔ آخر ۱۳ گھنٹہ تک کھینچ کر لیجانے کے بعد غرق ہو گیا چہہ آدمی اسپر سے بچا لئے گئے۔

برطانوی سٹیمر اڑا دیا گیا

لندن ۲۵۔ فروری۔ کل سکاربرو (شمالی مشرقی ساحل انگلستان) کے قریب لندن کا جہاز ڈیبیٹ فورڈ اڑا دیا گیا اور ۲۰ منٹ میں غرق ہو گیا۔ عملہ جہاز کو سطح آب پر دوڑتی ہوئی جھاگ سی دکھائی دی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ تارپیڈو آ رہا ہے۔ ایک آدمی مفقود الخبر ہے عملہ کے باقی آدمی طوفان میں ادہر اودہر حیران و سرگردان رہے آخر ایک مسافروں کے جہاز نے اونہیں دیکھکر اٹھا لیا۔

لندن ۲۵ فروری۔ سٹیمر رائو پرانا جو بحیرۂ روم کو جا رہا تھا اور ہاربولین جو نیو پورٹ نیوز کو جا رہا تھا دونوں تارپیڈو کے صدمہ سے بیچی ہیڈ (رودبار انگلستان) کے قریب غرق ہو گئے ہیں۔ تین چینیوں کے سوا جو جہاز سے ہلاک ہو گئے عملہ کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

لندن ۲۴ فروری۔ امریکن سٹیمر کیرب کل ساحل جرمنی کے قریب غرق کر دیا گیا۔ اسپر روئی کے چار ہزار چہہ سو گٹھے لدے ہوئے تھے جن کا گورنمنٹ امریکہ کے سرکاری محکمہ کی طرف سے ۳۵۸۵۰۰ ڈالر پر بیمہ ہو چکا تھا۔ محکمۂ مذکور اس سے بیشتر ۸۵۹۰۰ ڈالر اسی طرح ادا کر چکا ہے اور بمشکل اسی قدر روپیہ اوسے آجتک اس مد میں وصول ہوا تھا۔

بیمہ کی کارروائی ملتوی

گورنمنٹ امریکہ نے عارضی طور پر فریقین جنگ کے ممالک کو جانیوالے جہازوں اور مال کے متعلق بیمہ کی کارروائی ملتوی کر دی ہے۔ جب ایولن اور کیرب کی غرقابی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

ہنگامۂ عالمگیر

ہالینڈ - جرمنی - انگلستان

لندن - ۱۹ - فروری - ہالینڈ نے جرمنی کو جو نوٹ بھیجا ہے اس میں لکھا ہے - کہ برطانیہ کا غیر جانبدار جھنڈوں کو بیجا طور پر استعمال کرنا جرمنی کی ذمہ داری کو کم نہیں کرتا - کیونکہ متخاصم سلطنتیں جہازوں کو گرفتار اور غرق کرنے سے پیشتر تلاشی کے فرض سے اپنے تئیں سبکدوش قرار نہیں دے سکتیں - جرمنی نے جن غلطیوں کا حوالہ دیا ہے ان کی صورت میں گورنمنٹ ہالینڈ اپنے لئے تمام حقوق اور بالخصوص معاوضہ وصول کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے - انگلستان کو ہالینڈ کی طرف سے جو نوٹ موصول ہوا ہے اس میں اس سے درخواست کی گئی ہے - کہ وہ غیر جانبدار جھنڈوں کے ناواجب استعمال کو اپنے ہاں جائز قرار نہ دے کیونکہ ایسا کرنا قانون ہالینڈ کے خلاف ہے اور ہالینڈ کے خلاف ہے اور ہالینڈ کے تجارتی جہازوں کو خواہ مخواہ معرض خطر میں ڈالتا ہے -

ناروے کے جہاز پر تارپیڈو پھینکے گئے

لندن - ۲۰ - فروری - ناروے کے روغن بردار جہاز بیلرج (وزنی ۷۰۰۰ ٹن) پر جرمنی کی ایک آبدوز کشتی نے فوکسٹون (متصل ڈوور) کے قریب تارپیڈو پھینکی محکمۂ بحری کا بیان ہے کہ تارپیڈو کے ٹکڑے جہاز کے تختہ پر پائے گئے - عملہ کے آدمی کشتیوں پر سوار ہو گئے مگر بعد میں ایک کے سوا سب جہاز پر واپس آ گئے - تمام مسافر بچا لئے گئے - اور جہاز بیلرج جوں توں کر کے ڈیل (انگلستان کی بندرگاہ) میں پہنچا - اسے عنقریب مرمت کی غرض سے دریائے ٹیمز میں لے جائیں گے -

ڈینورا پر آبدوز کشتی کا حملہ

لندن ۱۹ - فروری - جہاز ڈینورا ہیور سے ڈنکرک کو جا رہا تھا - آبدوز کشتی کے حملے سے اوسے سطح آب سے بالائی حصہ پر صدمہ پہنچا مگر سوراخ کے بند کرنے تک وہ پانی میں تیرتا رہا - آخر اسے بحفاظت ڈیپ کی بندرگاہ میں پہنچا دیا گیا - جہاز ڈینورا اول آسٹروی جہاز ہے جو جنگ چھڑنے پر گرفتار کر لیا گیا تھا اور اب گورنمنٹ فرانس کے قبضہ میں ہے -

روسیوں نے صوبہ بکونیا خالی کر دیا

دہلی ۲۰ فروری - ہز ایکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے ۱۹ فروری کو جو تار موصول ہوا ہے اسمیں مشرقی رزمگاہ کے متعلق لکھا ہے کہ "آج کی سب سے زیادہ اہم خبر یہ ہے کہ آسٹریوں نے پھر زرنو وزپر قبضہ کر لیا ہے اور روسیوں نے بکونیا کا تمام تمام صوبہ خالی کر دیا ہے - روس کے شمالی محاذ پر دریائے نیمن اور وسچولا کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے جس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا کوہستان کارپیتھین میں روسی ہنوز اپنے مورچوں پر قابض ہیں -

ریمز پر گولہ باری

لندن ۲۲ - فروری - شام کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دشمن نے یکشنبہ اور دوشنبہ کی رات کو ریمز پر شدت سے گولہ باری کی - کثیر التعداد آدمیوں کو جرمنوں کی گزشتہ چند دنوں کی شکستوں کا خمیازہ اٹھانا پڑا -

کیلے پر بم

لندن ۲۳ - فروری - آج صبح ایک زپلین نے کیلے پر دس بم گرائے جن سے سول آبادی کے ۵ آدمی ہلاک ہوئے - مال واسباب کو بھی کسی قدر نقصان پہنچا - ہمارے توپخانہ نے لومبرٹ زائڈ میں ایک بھاری توپ کو تباہ اور غنیم کی فوج اور محافظ دستے کو منتشر کر دیا -

مشرقی پروشیا سے روسی کیوں پسپا ہوئے

لندن ۲۲ - فروری - پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ جرمنوں کو دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر مسلسل حملہ کرنے اور شدید نقصان جان اٹھانے کے بعد معلوم ہو گیا کہ وہ ہمارے محاذ کو نہیں توڑ سکتے - اس لئے انہوں نے ماہ جنوری کے اخیر میں ایک نئی چال سے کام لیا - انہوں نے اندرون ملک ہی میں کئی نئے جیش مرتب کئے - اور مغربی رزمگاہ سے کسی قدر فوج لا کر ان میں شامل کی اور اس تمام سپاہ کو روس کی دسویں فوج کے مقابل لا کر کھڑا کیا - جو مشرقی پروشیا کے اندر دریائے انگریپ اور دریائے ماسوری جھیلوں کے علاقہ میں نہایت مستحکم موقع پر قابض تھی - اپنی حالت کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے جرمن دریائے نریو اور راؤکا کے پاس سے اپنی سپاہ دریائے وسچولا کے مشرقی کنارے پر لے آئے - ریلوے لائنوں کی قلت کی وجہ سے روسی شیئیت کیساتھ اس قدر جمعیت فراہم نہ کر سکے - جو اس نئی جرمن سپاہ کے مقابلہ میں عہدہ برآ ہو سکتی - اور اس لئے انہوں نے اپنے دسویں جیش کو دریائے نیمن اور دریائے بوبر کی طرف پسپا کر لیا -

روسیوں کا شدید نقصان

ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ جب دسویں فوج کو جرمنوں کی عظیم جمعیت کی پیشقدمی کے سامنے مشرقی پروشیا سے پسپا ہونا پڑا - تو ایک سالم جیش کے بہت تھوڑے آدمی دشمن کے پنجہ سے جان بچا کر اصل فوج میں واپس پہنچے - باقی جیشوں کے سپاہی متواتر ۹ روز تک گہری برف میں مقابلہ کرنے کے بعد اپنے علاقہ کے مورچوں پر آ پڑے - جو پہلے سے تیار کر رکھے تھے اب اوسوبز (پولینڈ) کے نواح میں اور پلونسک اور پلوٹسک کے درمیان لڑائی جاری ہے (آخر الذکر ہر دو مقام وارسا کے شمال اور شمال مغرب کی طرف ہم ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں -)

شمالی پولینڈ میں جرمنوں کی جارحانہ کارروائی

دہلی ۲۲ - فروری ہز ایکسلنسی وائسرائے صاحب وزیر ہند کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۲۰ فروری موصول ہوا ہے - جرمنوں نے مشرقی پروشیا کی طرف سے پولینڈ کی طرف جو عظیم جارحانہ کارروائی شروع کر رکھی ہے اس کی خبر بہت کم موصول ہوئی ہے - روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی سپاہ رفتہ رفتہ علاقہ آگسٹوف اور ایلو ویز اور لومزا کی رزمگاہ سے پیچھے ہٹ رہی ہے - آخر الذکر ایک سرحدی قلعہ ہے جنگ نشو ونما پا رہی ہے - روس کے فوجی مبصرون کا بیان ہے کہ نوو جارجیوسک دنیا کا مستحکم ترین قلعہ مشہور ہے اور آگسٹوف اوسوبز کے قریب ہے جہاں پہلے بھی ایک مرتبہ جرمنوں کا حملہ روکا جا چکا ہے - کوہستان کارپیتھین میں روسیوں نے غنیم کے شدید حملے پسپا کئے مگر ہنوز خونریز لڑائی جاری ہے -

ناروے کے سٹیمر کی غرقابی

لندن ۲۳ - فروری - ناروے کا سٹیمر ریجن جو شیلڈز سے بورڈو کو جا رہا تھا آج ۲ ½ بجے ڈوور کے پرے غرق ہو گیا - ملاح بچ لئے گئے -

دردانیال کی گولہ باری

امسٹرڈم ۲۳ فروری - جرمنی کے فوجی حلقوں میں یہ امر تسلیم کیا جاتا ہے کہ دردانیال کی گولہ باری محض ایک مظاہرہ نہ تھی بلکہ آبنائے میں داخل ہونے کے لئے باقاعدہ جنگ کا پیش خیمہ تھی - اور اگر اتحادی بیڑہ اس میں داخل ہو گیا تو یہ ایک عظیم کامیابی ہے -

ریمز کے گرجے کی تباہی

پیرس ۲۳ - فروری - آج سہ پہر کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے لومبرٹ زائڈ (بلجیم) پر دو مرتبہ حملہ کیا مگر بے سود غنیم نے ریمز پر دو مرتبہ نہایت شدید گولہ باری کی - پہلی مرتبہ چھ گھنٹہ تک اور دوسری مرتبہ ۵ گھنٹہ تک اس اثنا میں شہر کے تمام حصوں میں ۵۰۰ گولے گرائے گئے - گرجے کا جو حصہ سابقہ گولہ باری سے بچ رہا تھا اسے خاص طور پر نشانہ آتش بنایا گیا جس سے شدید نقصان پہنچا - اندرونی حصہ کی محراب دار چھت جو پہلے بچ رہی تھی حال کی گولہ باری کی تاب نہیں لا سکی اور پھٹ گئی ہے - ۲۰ مکانات کو آگ لگ گئی اور ۲۰ آدمی ہلاک ہو گئے - دریائے میوز اور ماسلن کورٹ کے درمیان ہمارے توپخانہ نے جرمنوں کی ایک بیٹری کو خاموش کرا دیا - اور گولی بارود کی گاڑیوں کو اڑا دیا -

فرانسیسی جہاز پر تارپیڈو پھینکا گیا

لندن ۱۹ فروری۔ جرمنی کی ایک آبدوز کشتی نے [illegible] ساحل انگلستان میں فرانسیسی جہاز ڈینورا پر تارپیڈو پھینکا مگر وہ جہاز [illegible] کرکے بندرگاہ تک پہنچ گیا

مشرقی پروشیا سے روسیوں کی پسپائی

لندن ۱۸ فروری۔ روس کی غیر سرکاری اطلاعات سے [illegible] اس امر کا اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہے کہ جرمنوں نے مشرقی پروشیا میں کامیابی حاصل کرنے کا جو دعویٰ کیا ہے وہ کہاں تک صحیح ہے۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ روسیوں کو جرمنوں کی پیشقدمی کی پیشتر سے اطلاع ہوگئی تھی جس پر انہوں نے اپنی فوج کا بڑا حصہ نہایت مستعدی کے ساتھ [illegible] مشرق کی طرف ہٹا لیا۔ اور دشمن کی پیشقدمی کو روکنے کی کوشش کرنے کے بغیر پیچھے ہٹ گئے۔ حالات یہ تھے کہ اس زمانہ موسم سرما میں [illegible] کہ مشرقی پروشیا کی دلدلیں عمدہ فوجی سڑکوں کا کام دے سکتی ہیں اور اندیشہ تھا کہ آئندہ چند ہفتے کے اندر ان دلدلوں کی حالت اور بھی خراب ہو جائیگی۔ [illegible] اس طرح جرمن [illegible] کے عقب میں [illegible] علاقہ ناقابل [illegible] ہو جائے گا۔ [illegible] بڑی قسمت [illegible] میں [illegible] اور ذریعہ [illegible] ناقابل گذر ہے۔ نامہ نگار مذکور یہ بھی لکھتا ہے کہ شمالی وسچولا اور جنوبی وسچولا کے درمیان جرمن پیشقدمی نہیں کر سکتے اور روسی پیشقدمی نہیں کر سکتے۔ دیگر نامہ نگاروں کا خیال ہے کہ مشرقی پروشیا کی حالیہ نقل و حرکت سے جرمنوں کا صرف یہ مقصد تھا کہ وہ جناحی حرکت سے روسیوں کو گھیر لیں مگر اس میں ان کو ناکامی ہوئی۔ خیال ہے کہ اب وہ وسیع پیمانہ پر جنگی کارروائی کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

مشرقی پروشیا پولینڈ اور گلیشیا

دہلی ۱۹ فروری۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام موصول ہوا۔ جرمنوں نے روسیوں کو مشرقی پروشیا سے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے مگر آئندہ چند روز میں معلوم ہو جائے گا کہ آیا ان کا ارادہ صرف جرمن علاقہ کو روسیوں سے خالی کر دینے کا ہے یا وہ فی الحقیقت جارحانہ کارروائی کرکے وارسا اور اس کے عقب کے سلسلہ ریلوے کو منقطع کرکے وارسا کو روسیوں سے خالی کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمن روسیوں کے تمام جنگی محاذ پر جو سات سو میل تک پھیلا ہوا ہے تمام حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور انہوں نے اس غرض سے آٹھ دس [illegible] سپاہ مشرقی پروشیا میں جمع کر دی تھی مگر روسیوں نے جب ان کی نقل و حرکت کی خبر پائی تو وہ پہلے ہی دریائے [illegible] کے قلعہ بند مقامات کی طرف پسپا ہو گئے اور پسپائی میں اس تمام علاقہ کو تباہ کرتے گئے۔ جرمن اب آگسٹوو کے نواح میں جنگ کر رہے ہیں اور انہوں نے دس ہزار فوج گرفتار کی ہے۔ اسکے علاوہ دریائے وسچولا کے شمال کی طرف مقام پلاک پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا ہے لیکن [illegible] آسٹروی پیشقدمی [illegible] اور وہ [illegible] عبور کر گئے ہیں۔ [illegible] کی طرف انہوں نے [illegible] کو گویا پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور [illegible] ریلوے کے لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے عنقریب قبضہ کرنے والے ہیں۔ [illegible] روسیوں کے دونوں بازوؤں کو پسپا کرنے کی عظیم کوشش جاری ہے بقول نامہ نگار لڑائی کا زور اب کوہستان کارپیتھین کی طرف ہے۔ جہاں بظاہر روسیوں کا پلہ جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنوں کو مشرقی پروشیا سے مشرق کی طرف مزید پیشقدمی کرنے میں عظیم مشکل پیش آئے گی کیونکہ [illegible] موسم بہت گرم ہو جائے گا جس کی وجہ سے جرمنوں کے عقب کی [illegible] برف کے پگھلنے کی وجہ سے جرمنوں کی نقل و حرکت میں [illegible] پیدا کر دیگی۔

جرمنی کا جواب امریکہ کو

ایمسٹرڈم۔ امریکن نوٹ کا جو جواب جرمنی [illegible] دیا گیا ہے حسب ذیل ہے۔

جرمن امارت بحری نے جن تدابیر کے اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے وہ کسی طرح سے غیر جانبدار ممالک کی جائز تجارت کے لئے [illegible] صرف انگلستان کے طریقہ [illegible] کے خلاف حفاظت خود اختیاری مطلوب ہے اور طریقہ [illegible] بین الاقوامی قانون کے منافی ہے جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ جرمنی نے تاحال بین الاقوامی قانون کا احترام کیا ہے حالانکہ انگلستان نے جرمنی کی امن پسند اور غیر مصافی آبادی کو بھوکا مارنے کی کوشش میں انسانیت کے خلاف طرز عمل اختیار کیا ہے جیسا کہ جہاز ولہیلمینا کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے۔ غیر جانبدار ممالک نے جرمنی کی اس بہم رسانی کی بندش کو جو سمندر پار سے ہوتی ہے خاموشی کے ساتھ دیکھا ہے یا اسپر محض ایک صدائے احتجاج بلند کر دی ہے۔ برعکس اس کے انہوں نے مصنوعات جنگ کی درآمد کو جو انگلستان میں ہوتی رہی ہے جائز تصور کیا ہے۔ جرمن گورنمنٹ نے [illegible] شدومد کے ساتھ توجہ دلائی ہے کہ ان اسلحہ کی تجارت جن کا شمار کروڑوں تک ہو سکتا ہے امریکہ کی کمپنیاں جرمنی کے حریفوں سے کر رہی ہیں۔ جرمنی چھ ماہ کے صبر و تحمل کے بعد مجبور ہو گیا ہے کہ انگلستان کے مہلک طریقہ جنگ کا ترکی بہ ترکی جواب دے۔ اگر برطانیہ عظمیٰ ان [illegible] لوگوں [illegible] غذا [illegible] کرکے [illegible] تجارتی [illegible] کی متابعت عاید کرنا اور اس [illegible] اپنا معاون بنانا چاہتا ہے تو جرمنی بھی اسی قسم کے ایک مددگار کی امداد کا طلبگار ہے۔ جرمنی کو امید ہے کہ غیر جانبدار ممالک جرمنی کے بارہ میں بھی ایسے ہی تحمل و برداشت سے کام لیں گے جیسے وہ برطانیہ عظمیٰ کی جنگ فاقہ کے بارے میں دکھلاتے رہے ہیں۔ اور اگر بہرحال جرمنی کی تدابیر سے بحری جنگ میں نئے خطرات کے معرض نمایاں ہونے کا احتمال ہے تو جرمنی فرض کئے لیتا ہے کہ غیر جانبدار ممالک جنہوں نے تاحال اس تجارت اسلحہ کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی جو اس کے حریفوں کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ اس آمد و رفت کی جبریہ بندش کی بھی جو جرمنی کی طرف سے عمل میں آئی ہے کوئی مخالفت نہیں کرینگے۔ جرمنی تسلیم کرتا ہے کہ جنگی رقبہ میں سرنگیں بچھانے یا دیگر تدابیر [illegible] سے تمام تجارت کو خطرہ ہے مگر وہ یہ امید رکھنے کا حقدار ہے کہ غیر جانبدار ممالک ان تدابیر کی مخالفت نہیں کریں گے جیسا کہ انہوں نے برطانیہ عظمیٰ کی تدابیر کی نہیں کی۔ جرمنی نے غیر جانبدار ممالک کے بچاؤ کی خاطر ایک کافی مہلت دیدی تھی۔ اس لئے وہ اس خطرہ سے اپنے آپ کو بچانے کے قابل ہو جائیں گے۔ اگر وہ جنگی سمندروں میں داخل ہوں گے اور انہیں کوئی افسوسناک حادثہ پیش آئے گا تو اس کے وہ خود ہی ذمہ دار سمجھے جائیں گے۔ امریکن گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ جرمنی تمام تجارتی جہازوں کو غرق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن یہ صحیح نہیں اول تو برطانوی جہاز دھوکہ سے غیر جانبدار ممالک کا جھنڈا استعمال کرتے ہیں۔ دوم آبدوز کشتیوں کا مقابلہ کرنے کو برطانوی تجارتی جہاز مسلح ہو گئے ہیں بدیں وجہ آبدوز کشتیوں کے لئے غیر جانبدار ممالک کے جہازوں کو شناخت کرنا اور ان کی تلاشی لینا بہت دشوار ہے۔ جرمن گورنمنٹ ایسی تدابیر پر عمل پیرا ہونے کو جن سے جائز تجارت کی محافظت ہو سکے امریکہ سے متفق الرائے ہونے کے لئے تیار ہے مگر تجارت اسلحہ کے بارہ میں اسے امید ہے کہ امریکن گورنمنٹ مزید غور کے بعد ایک ایسے فیصلہ پر کاربند ہوگی جو حقیقی غیر جانبداری کے مطابق ہو۔ جرمنی نے اس امید پر کہ امریکہ کی شکایات برطانیہ عظمیٰ کو امریکن جھنڈے کے استعمال سے آئندہ باز رکھیں گی۔ اپنی آبدوز کشتیوں کو یہ حکم دیدیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو امریکن تجارتی جہازوں کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس قسم کی غلط فہمی کے سدباب کی خاطر مگر بحری سرنگوں سے قطع نظر کرکے جرمنی کی یہ تجویز ہے کہ اضلاع متحدہ امریکن تجارتی جہازوں کے ساتھ جو غیر مصافی سامان لیجا رہے ہوں اپنے محافظ (غالباً جنگی) جہاز بھیج دیا کرے۔ جرمنی ان محافظ جہازوں کی ترسیل کے متعلق گفت و شنید کے لئے تیار ہے مگر جرمنی ان کا بطور [illegible] شکرگذار ہوگا اگر گورنمنٹ اضلاع متحدہ اپنے تجارتی جہازوں کو رقبہ جنگ سے الگ رہنے کی ہدایت کر دے گی۔

جرمنی کو توقع ہے کہ اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ اس جنگ عظیم کو جو جرمنی اپنی زیست کی خاطر کر رہا ہے۔ اور اسکی تدابیر کی غرض و غایت اور مدعا کو وقعت کی نظر سے دیکھے گی۔ اگر اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ اپنے اس دباؤ کی وجہ سے جسے ڈالنے کے لئے وہ حق بجانب ہے۔ اور جسے وہ ڈال سکتی ہے۔ بالآخر ان اسباب کے ازالے میں کامیاب ہو جائے جن کی وجہ سے جرمنی کو ایسی تدابیر کا اختیار کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ نیز اگر وہ کسی طرح "اعلان لندن" کا احترام کرا سکے۔ جس کی رو سے جرمنی ضروریات زندگی اور خام پیداوار کو باہر سے منگوانے کا مجاز ہو۔ تو جرمنی ان خدمات کا جو اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ مہذبانہ طریقہ پر بجا طور متعلق انجام دے گی بیحد شکرگذار ہوگا۔ اور جدید صورت حالات سے بخوشی نئے نتائج اخذ کرے گا۔

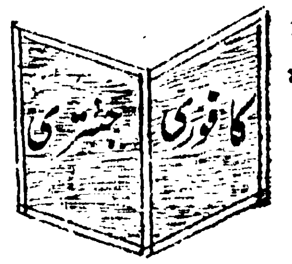
امریکن نوٹ کا جواب

لندن ۱۷۔ فروری۔ سر ایڈورڈ گرے کی طرف سے جو امریکن نوٹ مورخہ ۲۸۔ دسمبر کا آخری جواب دیا گیا ہے وہ شائع ہو گیا ہے اس میں ان دلائل کی مفصل تشریح ہے جو ابتدائی جواب میں پیش کی گئی تھیں نیز اس پر زور دیا گیا ہے کہ ان اشیائے خوردنی میں جو غیر مصافی آبادی کے لئے ہوں۔ اور جو مسلح افواج کیلئے ہوں کوئی فرق یا تمیز نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً جبکہ غیر مصافی آبادی اور مسلح افواج کا باہمی فرق ہی اڑ گیا ہو جیسا کہ جرمنی میں ہے علاوہ ازیں ان اشیاء کا بہت سا حصہ جو غیر مصافی مصرف کے لئے بھیجا جائے۔ فوجی اختیار سے فوجی اغراض میں برتا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ فوجی ضروریات اسکی متقاضی ہوں جیسا کہ اب جرمن گورنمنٹ تمام اشیائے خوردنی کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے جواب مذکور کے آخر میں تحریر ہے کہ گو برطانیہ عظمیٰ خیال رکھے گا۔ کہ غیر جانبدار ممالک کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے تاہم جرمنی کے اس اعلان سے کہ وہ تجارتی جہازوں کا مال یہ دریافت کئے بغیر کہ جہاز کس سلطنت سے تعلق رکھتا ہے۔ یا اس کے کاغذات کس قسم کے ہیں ڈبو دے گا اور ملاحوں کے بچاؤ کا کوئی انتظام نہ کریگا۔ انگلستان کے لئے ایسی تدابیر پر عمل پیرا ہونا ناگزیر ہو گیا ہے۔ جن سے اسکی اغراض کی محافظت ہو سکے یہ ناممکن ہے کہ متخاصمین میں سے ایک سلطنت تو قواعد اور نظائر کو بالائے طاق رکھدے اور دوسری ان کی پابند رہے۔

دو برطانوی جہاز مصیبت میں

لندن ۲۴۔ فروری۔ بیچی ہیڈ سے ۱۰ میل کے فاصلے پر سٹیمر "رنگ سم جانس" بحری سرنگ سے ٹکرا گیا ہے یا اس پر تارپیڈو چلایا گیا ہے جہاز کا عملہ نیو ہیون میں اتارا گیا۔ کپتان اور میٹ اس امید میں ٹھہرے ہوئے ہیں کہ جہاز کو کنارے پر لے جائیں جبکہ سخت نقصان پہنچا ہے اسی جگہ کے قریب لا الیف بوٹ ایک اور بڑے جہاز کی مدد کر رہی ہے جو مصیبت میں ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جس کا چکنا کاغذ خوشخط اور سندر لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے اگر آپ منگانا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ بھیجنے سے وا پسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہونچے گی۔ **پتہ**

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کسی کونین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اوس کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار خون بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آ جاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت تیار رہتا ہے باین ہمہ فی بوتل (عہ) دو روپیہ۔ خورد شیشی چار اونس ۶۔ دو اونس ۳۔ ایک اونس ۱۔

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

طاعون

کے نقد انعام جان کی مفید معلومات کا خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیئے اکسیر شفاء مجربہ و مصدقہ حکماء یونان ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس نہیں رکھتے۔ جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود سعی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لیئے دائمی اسم بامسمےٰ ہے۔ منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کار آمد ہو۔ اب تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے
آدھی درجن ۵۔ ایک درجن ۹ عہ

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب منیجنگ پروپرائٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں ۔۔۔ شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں۔ چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواری تا دسک ۔۔۔ جان صد ہا مریضان طاعون بفضل خدا اسیر کے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہو گئے

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر ۔۔۔ گڑھ دادو ۔۔۔ لکھتے ہیں کہ اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دی ۔۔۔ حلفیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۲۴ میں ۲۰ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اس کے کہ ۔۔۔ بیٹے ایک طبیب کی دوا۔ اور دو کے سرنے روبصحت ہونے پر شربت پلیا۔

مسماۃ گلابو ۔۔۔ بعد ۳ یوم صحت کامل حاصل ہوئی

منشی تفضل حسین ۔۔۔ ابتدا اور ۔۔۔ ہو سکو نہ سنگ کر آپ کی ۔۔۔ طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی ۔۔۔ موچی دروازہ لاہور

خوشخطی کی رہنما کتاب لوح زمردین

خوشنویسی کے شائقین کو مژدہ ہو کہ کتاب لوح زمردین جو نظم پروین اور ارژنگ چین اور نگارین سے و مناسب قواعد میں فائق ہے۔ جس میں ہر حرف کے متعلق نہایت واضح طور پر قواعد تحریر نسخ و نستعلیق یعنی عربی۔ فارسی خط و کا بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خوشخطی کے علم میں استاد بے عدیل ہے۔ قیمت مع محصول و خرچ وی پی ۵۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر اخبار مدینہ بجنور (ڈسپلکنڈ)



معاونین مدینہ سے عرض

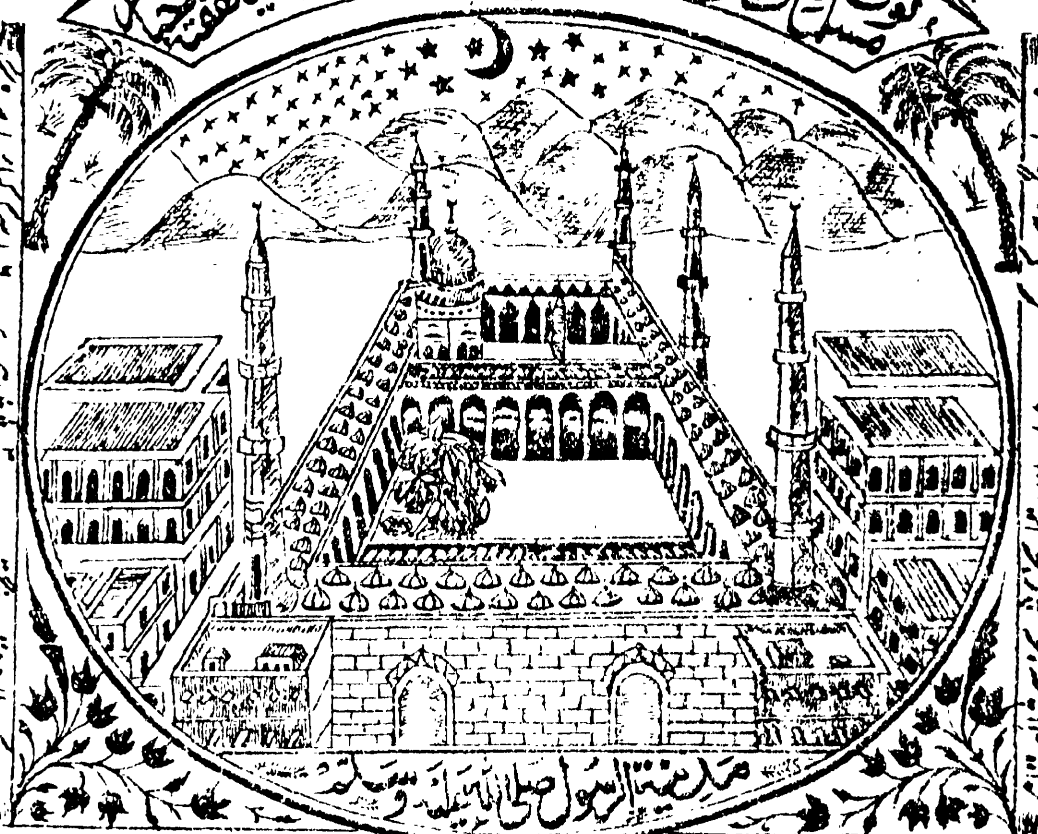
ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی گذشتہ عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اس لئے کہ مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرم صلعم کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھ میں پہونچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہونچا کر کارکنان مدینہ کو شکر گذاری کا موقع دیں۔ والسلام۔ نیاز مند اخبار مدینہ بجنور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

مالک محمد مجید حسن بجنوری

زیر نگرانی شیخ غیب صاحب

مسلمانوں کا قومی، مذہبی، تمدنی، تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمایئے

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روساء اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی ناممکن ہے۔

تعداد صفحہ	یکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	تا/	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	عہ/
½ صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	للر/
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	مے	صر/	ے/
½ کالم	۲۵	۱۵	مے	صر/	ے/	عہ/

بدن کے سفید داغ و برص

کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو تو دوگنا قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کر دونگا۔ جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھا لیویں۔

قیمت فی ڈبہ تین روپیہ (سے)

مفت یا بطور نمونہ دوائیں روانہ ہوگی۔

حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ

بیدراج پنڈت مہابیر پہاٹک دربھنگہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

ٹرین پر فیر کئے گئے

چند روز ہوئے کٹک سے بلیا گھاٹ (بنگال) کو شام کے قریب ایک مسافر گاڑی جا رہی تھی جبکہ کسی بدمعاش نے سونپو اسٹیشن کے قریب اس پر پستول سے فیر کئے مگر کسی جان کو نقصان نہ پہنچا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

برآمد گندم کی فوری بندش

۲۷ فروری کو میونسپل کمیٹی لاہور کے جلسہ میں مسٹر ٹالنٹن ڈپٹی کمشنر نے بیان کیا کہ مجھے یہ اعلان کرنے کی ہدایت ہوئی ہے کہ سال رواں کے اختتام تک برآمد گندم فوراً روک دی جائیگی۔ اس خبر کا بڑے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا۔ کمیٹی کے ممبر اظہار تشکر کی غرض سے سروقد کھڑے رہے۔

بنگال میں مزید ڈکیتیاں

گذشتہ پنجشنبہ کو چند ڈاکوؤں نے بابو چندر بینا زمیندار علاقہ ڈائمنڈ ہاربر کے مکان پر چھاپا مارا اور اہل خانہ پر تشدد کر کے مال و اسباب لے گئے۔

اسی طرح شاماکالی سے بھی ایک ڈاکہ کی خبر موصول ہوئی ہے تقریباً بیس ڈاکوؤں کا ایک کاشتکار مسمی جا کو داینی کے مکان پر جا پڑے۔ موخر الذکر کے منہ میں انہوں نے کوئی شے ٹھونس دی اور گھر میں سے دو ہزار روپیہ کا زیور اور نقدی لیکر رفو چکر ہوئے۔

ٹیکسی گاڑی کے ڈاکہ کے متعلق گرفتاریاں

۴ بنگالی نوجوان جو گذشتہ چہارشنبہ کو ٹیکسی گاڑی کے ڈاکہ کے متعلق گرفتار کئے گئے تھے۔ ۲۶ فروری کو کمشنر پولیس کے روبرو لائے گئے اور پولیس نے مزید تحقیقات کے لئے کچھ مہلت مانگی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کے جس گروہ نے ایسی وارداتیں کی ہیں۔ اس کا سرغنہ جوتندرا ناتھ کرجی ہے۔ افواہ ہے کہ اسی نے نرود پرشاد ملہار کو تچوریا کہاٹ اسٹریٹ میں نشانہ بندوق بنا دیا تھا۔

کمشنر پولیس نے جوتندرا ناتھ کی گرفتاری کے لئے دو ہزار روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے

کرایہ جہاز میں اضافہ

اسٹیٹس مین کو ایک خاص تار موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان تک جہاز رانی کرنے والی کمپنیوں نے تجارتی سامان پر ۲۰ فیصدی کرایہ زیادہ کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جہاز رانی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔

گھوڑوں کی پیشکش

مہاراجہ صاحب جیند نے جنگی ضمات کے لئے ۲۵ گھوڑے پیش کئے ہیں۔ اس سے کل گھوڑوں کی تعداد جو مہاراجہ کی طرف سے قبل ازیں دئے جا چکے ہیں ۱۳۱ ہو جاتی ہے۔

گندم کے متعلق کانفرنس

گورنمنٹ ہند ۶ مارچ کو بمقام دہلی گندم کے متعلق کچھ مشورہ کرنے کو ایک کانفرنس منعقد کرنے والی ہے۔

اضلاع متوسط کی قانونی کونسل

اضلاع متوسط کی لیجسلیٹو کونسل کا ایک اجلاس بمقام ناگپور ۱۲ مارچ کو منعقد ہوگا۔

لاہور میں زلزلہ

۳ مارچ کی صبح کو سوا سات بجے کے قریب لاہور میں زلزلہ کے جھٹکے ایک منٹ تک محسوس ہوتے رہے۔

گیہوں کی ارزانی

دہلی میں مختلف مقامات سے جو خبریں پہنچی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ کم از کم ممالک متوسط اور دوادی نربدا اور پنجاب کے بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور و امرتسر میں گیہوں کا نرخ کسی قدر کم ہو گیا ہے۔

غنیم کے ساتھ تاجرانہ تعلقات

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے ۲ ماہ دونوں کو دشمن کے ساتھ تجارتی تعلقات رکھنے کی پاداش میں یو لاک۔ اسٹریٹ کلکتہ کے تاجر بھوشن چندر کو تین الزاموں پر پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔

مقدمہ قتل انسپکٹر

کلکتہ کی پولیس نے سب انسپکٹر مکرجی کے قتل کے شبہ میں ایک ٹھیکہ دار اور ایک کارندہ کو حال میں گرفتار کیا ہے۔ اور کمشنر پولیس نے مزید تفتیش کے لئے کسی قدر مہلت دی۔ ۵ بنگالی جو اس سے پیشتر گرفتار کئے گئے تھے ان کی ضمانت کے لئے ان کے وکلاء نے درخواست کی تھی مگر کمشنر پولیس نے اسے منظور نہیں کیا۔

کرنسی نوٹوں کا سرقہ

کلکتہ کے ساہوکار رادھا بلبھ داس نامی نے تھانہ جوڑا باگن کلکتہ میں رپورٹ کی ہے کہ اس کے مکان سے ۲۰ ہزار روپیہ کے نوٹ چرائے گئے ہیں۔

بمبئی میں بارش

منگل کی رات کو بمبئی کے علاقہ میں خوب بارش ہوئی بدھ کو بھی موسم ابر آلود تھا۔

زلزلہ

گذشتہ اتوار کو بعد نصف شب شملہ کے آلہ زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا کہ ۳ ہزار میل کے فاصلہ پر کسی قدر شدید زلزلہ آیا ہے۔

آغا خاں کا عزم دہلی

معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائینس آغا خاں اور ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر ماہ رواں میں ہز ایکسلنسی وائسرائے کی ملاقات کریں گے۔

مشتبہ اشخاص کی گرفتاری

کلکتہ کے سب انسپکٹر مکرجی کے قتل کے متعلق وہاں کے محکمہ تفتیش جرائم نے اتوار کے روز چار پانچ مشتبہ اشخاص کو گرفتار کیا۔ ان میں ایک طالب علم مہیندر کرجی نامی ضلع فرید پور کے "نیو انڈیا اسکول" کی جماعت انٹرنس میں تعلیم پاتا ہے۔

مجسٹریٹ پر حملہ

دہلی میں خبر پہنچی ہے کہ مسٹر سی لمسڈن ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملا پور پر ۸ موچیوں نے حملہ کیا۔ صاحب موصوف بال بال بچ گئے۔

ایک مغویانہ رسالہ کی درآمد کی ممانعت

ایک بحری قانون کی رو سے برٹش انڈیا میں ایک مغویانہ رسالہ کی درآمد روک دی گئی ہے اس کا عنوان "دور جدید اور دور حاضر" کے لئے پیش نہاد" ہے اس کا مصنف لالہ ہردیال ہے۔ رسالہ مذکور غدر پریس سان فرانسیسکو سے بزبان اردو و گورمکھی شائع کیا گیا ہے۔

جدید دہلی کے مخارج

۲۴ فروری کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۱ دسمبر گذشتہ تک جدید دہلی پر تقریباً ایک کروڑ ۸ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ جب اس کا بجٹ پیش ہوگا۔ تو یہ اعلان کیا جائے گا کہ تعمیر کا کام کس حد تک ملتوی کرنا ضروری ہے۔

غلہ کا سرقہ

معلوم ہوا ہے کہ احمد پور ضلع جھنگ میں غلے کے سرقہ کے متعلق کئی وارداتیں ظہور میں آئی ہیں جس سے اس ضلع میں زیادہ پولیس متعین کر دی گئی ہے۔

مقامی حالات

ٹیکس انکم ٹیکس کے متعلق جو نوٹ گذشتہ ہفتہ لکھا گیا تھا اور کل معاصرین نے اس سے اتفاق ظاہر کیا ہے عام رعایا کی موجب ہماری رائے قابل توجہ ہے امید ہے کہ صاحب کلکٹر بہادر اس جانب توجہ فرما کر غربا اور متوسط الحال رعایا کے حال پر رحم فرمائیں گے۔ اور ٹیکس کے ناقابل برداشت بار سے ان کو بچانے کی تدبیر نکالیں گے۔ آئندہ ہفتہ ہم انشاء اللہ العزیز اس کے متعلق تفصیل سے کچھ لکھیں گے۔

الکشن اس سال الکشن میں حسب ذیل مقابلہ ہے حلقہ نمبر ۲ میں بابو محمد حسین مرحوم کی جگہ پر پنڈت بسنت لال، مولوی عبد الحئی صاحب وکیل، منشی تلسی رام وکیل، لالہ جگناتھ پرشاد، قاضی کفیل احمد صاحب، منشی محمد علی صاحب، بابو گوری لال، چودھری مہاراج سنگھ ٹھیکہ دار۔ حلقہ نمبر ۳ میں منشی تلسی رام ممبر موجودہ کے مقابلہ میں سوتی رادھا کشن پنڈت بسنت لال، بابو گوری لال، مولوی مشیت اللہ صاحب، لالہ دھوم سنگھ، چودھری مہاراج سنگھ ٹھیکہ دار۔ حلقہ نمبر ۴ میں میر سجاد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ ممبر موجودہ کے مقابلہ میں لالہ گلاب مل امیدوار ہیں

نرخ غلہ پنجاب وغیرہ میں غلہ کا نرخ ٹھہر کر ارزانی شروع ہو گئی ہے۔ ہمارے صوبہ میں ابھی ارزانی کا آغاز نہیں ہوا امید ہے کہ جلد نرخ غلہ ٹھہر کر ارزانی ہونا شروع ہو جائے گا۔

طاعون شیرکوٹ اور چاندپور میں طاعون کی زیادتی سنی جاتی ہے۔

کیا آپ کا فرض نہیں ہے۔ کہ اپنے پیارے "مدینہ" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں براہ کرم خریدار پیدا کیجئے

منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار
مدینہ
بجنور

رفتارِ جنگ

واقعاتِ جنگ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے جس قدر دن گذرتے جاتے ہیں زیادتی جنگ کا جوش متخاصمین میں بڑھتا جاتا ہے، اور صلح کی امید ضعیف ہوتی جاتی ہے۔

خیال تھا کہ موسم سرما میں برف باری کی کثرت جنگ کی آگ کو بجھا دیگی اور جنگ کا زور شور کم ہو جائیگا، لیکن ہوا خواہان امن کو یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ سخت سردی اور برفباری کے موسم میں بھی جرمنی کی جنگجویانہ ارادوں میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی، اور جنگ روزمرہ سختی کے ساتھ جاری رہی۔

موجودہ جنگ کی طوالت، سامان حرب اور کثرت افواج کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے: کہ دنیا میں یہ پہلی جنگ ہے جسکی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نظر سے نہیں گذری۔ اب سے پہلے دنیا میں نہ تو ایسے آلات تھے اور نہ یہ طریقہ جنگ، دوسرے الفاظ میں یہ کہنا درست ہے کہ موجودہ جنگ آلات جدیدہ اور اختراعات عجیبہ کی جنگ ہے، اس لئے فتح و شکست کا سہرا درحقیقت اُسی کے سر ہوگا جس کے علوم و فنون اور اختراعات متخاصمین دنیا میں سب سے بہتر ہیں۔

مصارف جنگ پر نظر ڈالتے ہوئے ایک مدبر کا تخمینہ غالباً بالکل صحیح ہوگا کہ موجودہ جنگ میں دول متحاربہ کے صرف ہوائی (جانی و مالی) نقصانات اس قدر ہونگے کہ اب سے پہلے کی کسی بڑی سی بڑی جنگ میں بھی اس قدر نقصانات جانی و مالی نہوئے ہونگے۔

موجودہ جنگ کو شروع ہوئے تقریباً آٹھ ماہ گذر چکے ہیں اور اس دوران میں متخاصمین نے زبردست معرکوں میں لاکھوں کی قربانی کرنے کے بعد بہت کچھ کھویا اور پایا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی اصلی جنگ شروع نہیں ہوئی کیونکہ ابتدا میں جرمنی کی ٹڈی دل فوج نے بلجیم جیسی معمولی سلطنت کو تباہ کرکے فرانس کے مقبوضات پر حملہ کر دیا تھا اور متحدہ افواج اُس وقت تک مقابلہ کے لئے موقع پر نہ پہنچ سکی تھیں، اور جب متحدہ افواج جرمنی سے مقابلہ آرا ہوئیں تو موسم ناموافق شروع ہوگیا جس میں متحدہ افواج کو زیادہ تر مدافعت کا کام انجام دینا پڑا، جو اس وقت تک جاری ہے۔

لارڈ کچنر وزیر جنگ برطانیہ سے ایک خاتون نے سوال کیا تھا کہ جنگ کب تک ختم ہوگی؟ لارڈ کچنر نے جواب میں بتایا کہ:

"جنگ کب ختم ہوگی؟ اس کی نسبت تو میں نہیں کہہ سکتا البتہ اتنا بتا سکتا ہوں کہ جنگ ماہ مئی میں شروع ہوگی"

لارڈ موصوف کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک جو جنگ جاری رہی ہے وہ کسی نہ کسی طرح کمزوریوں پر مبنی تھی لیکن حقیقی جنگ مئی سے شروع ہونیوالی ہے۔

لارڈ موصوف کا یہ کہنا کہ جنگ ماہ مئی سے شروع ہوگی حقیقت پر مبنی ہے۔ اور یہ نہ صرف لارڈ کچنر کا خیال ہے بلکہ جرمنی مدبرین بھی اس معاملہ میں یہی رائے رکھتے ہیں۔ چنانچہ جرمن جنرل اسٹاف کے افسر اعلیٰ کی اُس تقریر سے جو امریکہ کے تمام اخبارات میں شایع ہوئی ہے اور جس کا اقتباس اردو اخبارات میں بھی درج ہو چکا ہے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی آیندہ جنگ کے لئے بہت کچھ تیاریاں کر رہا ہے۔

جنرل موصوف کا بیان ہے کہ:

جہاں تک جرمنی کا تعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ جنگ کے ایک غیر معین زمانہ تک جاری رہنے کا امکان ہے کوئی چیز ہمیں جنگ ختم کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی، حتی کہ ہزیمت و تنزل کی حالت میں بھی ہم میدان جنگ میں اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کو تیار ہیں، یقین رکھو کہ جرمنی اُس وقت تک جنگ جاری رکھیگا جب تک کہ اُسے دشمن کے پورے طور پر منہزم ہو جانے اور دوبارہ سر نہ اٹھا سکنے کا پورا یقین نہ ہو جائیگا، جرمنی کے پاس سپاہ، سامان رسد اور ذخائر جنگ کی کمی نہیں ہے اُس کی موجودہ حالت نہایت اطمینان بخش ہے اور ہر چہ و ست حالات اُس کے موافق ہیں، برطانوی ناکہ بندی عملاً حالت جنگ پر کوئی اثر نہیں ڈال رہی، امریکہ کے تاجروں کی شکایت ہے کہ جہازوں کو روکا جاتا، امریکہ کے تجارت کو ایک صدمہ ہے، مگر جرمنی اس واقعہ کو کوئی اہمیت نہیں دینا چاہتا، اُس کی نگاہوں میں یہ واقعہ زیادہ قابل وقعت نہیں۔

جنرل موصوف کے بیان اور لارڈ کچنر کے جواب کو پیش نظر رکھنے سے یہ عقدہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے کہ مئی آیندہ سے جنگ کا اصلی رنگ نظر آئیگا جس کے لئے متخاصمین زور شور سے تیاریاں کر رہے ہیں۔

اگر حقیقت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ موجودہ جنگ کا تعلق زیادہ تر برطانیہ اور جرمن سے ہے۔ اور دوسری طاقتیں بمنزلہ ایک دوسرے کے مددگار کے ہیں۔ اس لئے جب تک برطانیہ اور جرمنی کی جانب سے اختتام جنگ کا سلسلہ جنبانی شروع نہوگی جنگ کا خاتمہ دشوار ہے اور یہی افسوسناک امر ہے کہ باوجودیکہ اس وقت تک فریقین کے لاکھوں آدمی مارے جا چکے ہیں، مگر کسی طرف سے صلح کی امید نظر نہیں آتی۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس جنگ کا انجام کیا ہوگا۔ لیکن موجودہ رفتار سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ نقصانات کے شمار واعداد اس وقت تک بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور آیندہ ہولناک جنگ میں تو نقصانات کی شمار و اعداد اس قدر زیادہ ہو جائینگے کہ متخاصمین کی حالت نہایت خراب ہو جائیگی۔ لیکن بایں ہمہ ابھی کسی قسم کے آثار ایسے نظر نہیں آتے جن سے صلح کی امید لگائی جا سکے۔

سامان خوراک کی فراہمی کا مسئلہ جسکی تفصیل گذشتہ ہفتہ کو لیڈر میں کیجا چکی ہے بحری مناقشات کی زیادتی کا باعث بن گیا ہے ایک طرف برطانیہ اُس سامان کو روک رہی ہے جو جرمنی کو جا رہا ہے اور دوسری طرف جرمنی تارپیڈو انگلستان کے تجارتی جہازوں کو غرق کر رہے ہیں۔ چنانچہ آخر فروری تک جرمنی نے سات جہاز انگلستان کے غرق کر دئے ہیں جن میں سے ایکسلیر ۲۰ افسر اور ۲۶۰ بحری کارکن ضائع ہوئے ہیں۔

تجارتی جہازوں کے غرق کرنے سے جرمنی کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کی تجارت کو نقصان پہنچے اور اُس کے جہازوں کیلئے تجارتی راستے بند ہو جائیں۔ لیکن بظاہر یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا تجارتی کاروبار جرمنی کی اس اُچھل کود سے رُک جائے کیونکہ جو شمار و اعداد حال میں انگلستان سے جہازات کی روانگی اور آمد کے متعلق تار برقی خبروں میں شائع ہوئے ہیں وہ بہت کچھ اطمینان بخش ہیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ کے ارادہ سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ اگر جرمنی کی اُچھل کود کا انتظام کرے تو جلد جرمنی تارپیڈو برطانیہ کی بحری قوت سے غرق کئے جا سکتے ہیں۔ خدا کرے برطانیہ کی بحری قوت اس ارادہ کو عمل میں لا سکے۔ تاکہ جرمنی کے تارپیڈو برطانوی تجارتی جہازوں کو غرقابی کی موجودہ رفتار سے زیادہ دیر تک نقصان نہ پہنچا سکیں۔

غرض برقی خبروں اور ولایتی ڈاک کی اطلاعات سے یہ امر معلوم ہوکر بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ متخاصمین آیندہ جنگ کے لئے بہت زیادہ طیاریاں کر رہے ہیں اور بظاہر جنگ کے خاتمہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی خدا کرے موسم بہار کے آغاز ہی میں چند ایسے فیصلہ کن معرکے وقوع پذیر ہوں کہ جرمنی کی تمام ہوس نکل جائے۔ اور صلح کی کوئی صورت جلد بندھے۔ حامیان امن کو دعا کرنی چاہئے کہ جلد اس جنگ کا خاتمہ ہو۔

تاریخ اسلام

(۳۷)

خانہ کعبہ کی تعمیر کے زمانہ میں روم کا رہنے والا ایک ہوشیار اور اپنے فن میں یکتا معمار جس کا نام "باقوم" تھا روم سے مکہ معظمہ میں آیا ہوا تھا جس کو قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کیلئے منتخب کیا۔ اور تعمیر شروع ہوئی۔ قریش کے سربرآوردہ لوگ پتھر اور تعمیر کا مصالحہ خود معماروں کو لا لا کر دیتے تھے۔ اور معمار تعمیر کرتے جاتے تھے آنحضور صلعم بھی پتھر اُٹھانیوالے آدمیوں میں کام کر رہے تھے قریش کے لوگوں نے جو پتھر اُٹھا کر لا رہے تھے اپنے لمبے کرتے جو تہمد کا بھی کام دیتے تھے پیچھے سے اُٹھا کر کاندھوں پر ڈال لئے تھے تاکہ پتھروں کا بوجھ اُٹھانے میں گردن اور کاندھے زخمی نہ ہو جائیں کرتوں کے اس طرح ڈال لینے سے اُنکا ستر کھلا ہوا تھا جو اس زمانہ میں معیوب نہ سمجھا جاتا تھا بلکہ جائز تھا آنحضور صلعم نے اپنے کرتے کو کاندھے پر نہ ڈالا اور کشف ستر کو بُرا سمجھا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ آپ نے کرتہ کو کاندھے پر نہیں ڈالا ہے اور پتھر کاندھے پر رکھکر لا رہے ہیں تو شفقت کے طور پر آپکا کرتہ پیچھے سے اُٹھا کر کاندھے پر ڈال دیا جس وقت آنحضور نے اپنے ستر کو کھلا ہوا دیکھا بیہوش ہوکر گر پڑے اور ہوش آنے پر فرمایا کہ میرا کرتہ لاؤ تاکہ اپنا جسم ڈھانپوں بعض مورخین کا بیان ہے کہ آپ نے اُس وقت غیب سے ایک آواز سنی جو آپ کو خطاب کرکے ستر کے چھپانے کی تاکید کر رہی تھی۔ یہ پہلی غیبی آواز تھی جو آنحضور صلعم نے سنی۔ اہل سیر کا بیان ہے کہ بیت اللہ کی تعمیر نہایت سرگرمی سے جاری تھی کہ حجر الاسود کے رکھنے کا وقت آیا حجر الاسود کا اپنی جگہ پر رکھا جانا جو ایک [illegible]

اس لئے قریش کے ہر شخص کی خواہش یہ تھی کہ یہ کام اُس کے ہاتھ سے ہو۔ اس لئے اس پر باہمی اختلاف پیدا ہوا اور نوبت مخالفت شدید تک پہنچ گئی۔

عرب کی جہالت ضد اور خود داری ایسی نہ تھی کہ یہ معاملہ آسانی سے باہمی طے ہو جاتا۔ اس لئے نزاع بڑھ چلا۔ اور خانہ کعبہ کی تعمیر اس نزاع کی وجہ سے رُک گئی۔

احتمال تھا کہ نزاع کشت و خون تک پہنچ جائے کہ رحمت باری جوش میں آئی اور آنحضور صلعم کے ہاتھوں اس کا ایک ایسا معقول فیصلہ کرا دیا کہ تمام نزاع آسانی سے مٹ گئے جس کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

جھگڑا جب طول پکڑ گیا تو قریش کے چند تجربہ کار اور دور اندیش لوگوں نے یہ تجویز کی کہ اس اہم مسئلہ کا فیصلہ اُس شخص پر موقوف کر دیا جائے جو صبح ہوتے سب سے پہلے بیت اللہ کی طرف ہو کر گذرے۔ یہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کرے وہی حجر اسود کو اُس کی جگہ پر رکھے۔ اس پر تمام قریش راضی ہو گئے۔ صبح کو اس جانب سے سب سے پہلے گذرنے والے آنحضور صلعم تھے۔ جن کی صداقت کا سکہ تمام عرب میں بیٹھا ہوا تھا۔ سب نے آپ کو اپنا منصف قرار دیا آپ نے اس طرح اس اہم نزاع کا فیصلہ فرمایا۔ کہ ایک بڑی چادر میں حجر اسود رکھا جائے اور ہر قبیلہ کا صاحب عزت سردار اس چادر کو تھام لے۔ تاکہ تمام قبائل کے ہاتھوں یہ پتھر اپنی جگہ پہنچے۔ اس تدبیر سے سب خوش ہو گئے اور حجر اسود کو چادر میں تمام قبائل کے سرداروں نے اُٹھایا اور آنحضور صلعم نے اپنے دست مبارک سے اُس کو نصب فرمایا۔

اس فیصلہ کے بعد پھر تعمیر شروع ہوئی اور قریش کے ہاتھوں خانہ کعبہ تعمیر ہوا۔ لیکن سامان کم ہو جانے کے باعث "حطیم" کا تھوڑا سا حصہ چھوڑ دینا پڑا۔ جواب بھی چھوٹا ہوا ہے اور طواف کرتے وقت اس حصہ کو اندر لے لیا جاتا ہے۔

شذرات

جرمن آبدوز کشتیوں کی دستبرد

جرمنی نے حسب اعلان ۱۸۔ فروری کے بعد سواحل برطانیہ کی ناکہ بندی شروع کر دی ہے جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک نئی قسم کی ناکہ بندی ہے۔

اس ناکہ بندی کا کیا نتیجہ نکلا برقی خبروں میں اس کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کسی ایک حد تک کامیاب ہو گئی ہے۔ اور گذشتہ ہفتہ میں اُس نے اپنی آبدوز کشتیوں کے ذریعہ تقریباً دس جہاز تباہ کر دیے ہیں جن میں سے تین جہاز ناطرفدار حکومتوں کے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جرمنی کی یہ دستبرد نہ اُس کو مقصد کی موید ہے اور نہ سیاست کے موافق

جرمنی کا مقصد اس ناکہ بندی سے یہ تھا کہ برطانیہ کو امریکہ وغیرہ سے جو اسلحہ وغیرہ جاتے ہیں وہ روک دئے جائیں۔ لیکن تباہ شدہ جہازوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی جہازات میں سے کوئی بھی جہاز ایسا نہ تھا جس میں ممنوعات جنگ بار ہو اور بے ناطرفدار جہاز وہ بھی ممنوعات جنگ سے خالی تھے۔

جرمن کی اس دستبرد سے غیر جانبدار حکومتیں اپنے نقصانات کے متعلق مشورہ کر رہی ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جرمنی اس ذریعہ سے تمام غیر جانبداروں کو جنگ میں شریک کرنا چاہتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن جرمنی کی تباہی کے موید ہونگے۔ کیونکہ یہ جرمنی کے ہمسایہ ہیں۔ اور صلح کے وقت ان کی طرح امریکہ بھی جرمنی کے ساتھ ہوگا۔

سر ایڈورڈ گرے کی دیرینہ آرزو

پچھلے دنوں انگلستان کے دارالعوام میں سر ایڈورڈ گرے نے جو الفاظ روس کے قسطنطنیہ پر قابض ہونے کے سوال کے جواب میں فرمائے ہیں اُس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

روس کو مدت سے اس کی حسرت ہے اور برطانیہ پورے طور پر اس سے ہمدردی رکھتی ہے۔

سر ایڈورڈ گرے کا مذکورہ بالا جواب کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ جنگ طرابلس اور جنگ بلقان کے زمانہ میں سر موصوف نے جو تقریریں فرمائی ہیں اُن کو پیش نظر رکھتے ہوئے سر موصوف کا یہ کہنا بالکل مناسب ہے۔

سر ایڈورڈ گرے کی یہ آرزو پوری ہو یا نہ ہو اُس کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اتنا کہنا ضرور مناسب خیال کرتے ہیں کہ اگر سر ایڈورڈ گرے کی یہ دیرینہ آرزو پوری ہو گئی تو نقصان کا کیا خدشہ ہوگا اور کیا اس کی بھی کوئی ذمہ داری ہو گی کہ روس کی حرص و آز برطانیہ کو کبھی کسی بُری نظر سے نہیں دیکھنے دیگی اگر اُس کی ذمہ داری لی جا سکتی ہے تو ہم سر ایڈورڈ گرے کی اس دیرینہ آرزو کی کامیابی کے ضرور خواہشمند ہو سکتے ہیں

غلہ کی غیر سرکاری برآمد پر بندش

خدا خدا کر کے غلہ کے متعلق گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایک جدید انتظام کا اعلان ہوا ہے جس سے اُمید ہے کہ وہ عام پریشانی جو مخلوق میں پیدا ہو کر گرانی سے روز بروز بڑھ رہی تھی اب رفع ہو جائیگی وہاں سے ایک سرکاری اطلاع حسب ذیل مضمون کی شائع ہوئی ہے:

۲۷ دسمبر ۱۹۱۴ء کو ہندوستان کی منڈیوں میں گیہوں کا نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے گیہوں اور آرد گندم کی ایک خاص مقدار معین کر دی تھی جو ہندوستان سے مارچ ۱۹۱۵ء کے اختتام تک باہر بھیجا جا سکتا تھا مگر اس روک کے باوجود نرخ بڑھتا گیا۔ اس لئے گورنمنٹ ہند نے اب فیصلہ کیا ہے کہ گیہوں اور آرد گندم کی پرائیوٹ برآمد موجودہ بندش کی میعاد کے ختم ہونے پر یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بالکل نہ ہو گی اس بندش کے عائد کرنے میں گورنمنٹ ہند کا منشا، یہ ہے کہ مقامی قیمتوں کو اپنے قابو میں رکھے ورنہ کثرت پیداوار کے باوجود ہندوستان میں گندم کی قیمتیں روکنے نہیں کو نرخون سے متاثر ہو کر بہت بڑھ جائیں گی۔ اور یہاں مصیبت پھیلانے کا باعث ہونگی جبکہ ہندوستان کی متحدہ زائد پیداوار یں فروخت نہ ہو سکیں اور اس امر کے یقین کرنے کی بھی کافی وجہ ہے کہ گیہوں کی پیداوار غالباً ملکی ضروریات سے بہت متجاوز ہوگی تو گورنمنٹ کا یہ منشا نہیں ہے کہ ہندوستان کے کاشتکاروں کی جائز اُمیدوں کو پورا نہ ہونے دے اور ایک خاص سے زیادہ برآمد کو بند کر دے۔ حالانکہ جب یہ مسلم ہو کہ پیداوار ملک کی ضروریات سے بہت زیادہ ہے۔ اور قیمتوں کو آسانی سے قابو میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ایسی ضروری تدابیر زیر غور ہیں جن کی رو سے زیادہ پیداوار کو تجارت کے معمولی ذرائع سے اور مناسب موقع پر باہر بھیجنا ممکن ہوگا مگر یہ کام گورنمنٹ کے خاص اہتمام و نگرانی میں ہوگا ایسی تجاویز کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس اعلان کا اثر اچھا پڑیگا۔ اور اس کا مشروہ نہ ہوگا جو اب سے پہلے قانون کا ہو چکا ہے۔ کہ اُس پر ملک کے کسی حصہ میں بھی اُس وقت تک عمل نہیں ہو سکا۔

مطبوعات جدیدہ

الاسلام

اس رسالہ میں اسلام کی اُن باتوں کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے جن کا جاننا اور جن پر ایمان رکھنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ اسلام کے عقائد پر نہایت تشریح کے ساتھ بحث کی گئی ہے بعض بعض مقامات کے مطالعہ سے ہمیں یہ رائے قائم کرنیکا موقع ملا ہے کہ اس رسالہ کا مطالعہ بچوں اور معمولی تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے ازبس مفید ہے۔

بعض اسلامی مدارس اور انجمنوں میں اس کو مفید پاکر داخل نصاب کیا گیا ہے۔ تقطیع چھوٹی لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ضخامت ۵۲ قیمت ۸

نفائس القصص و الحکایات

یہ نفیس و قابل مطالعہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں وہ قصص درج کئے گئے ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے دوسرے حصہ میں وہ قصے اور حکایتیں ہیں جو کتب احادیث میں مذکور ہیں۔ یہ قصے اور حکایات مذہبی ہونے کی وجہ سے اس قابل ہیں کہ بچوں اور عورتوں کے پڑھنے کے لئے دئے جائیں۔ تاکہ لغو قصوں کے بُرے اثر سے وہ محفوظ رہ سکیں اور اُن کے مطالعہ سے اُن میں اخلاق و تہذیب پیدا ہو۔

ہماری رائے میں یہ دونوں حصے ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان کو اپنے بچوں اور عورتوں کے مطالعہ کے لئے خرید کرنے چاہئیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۱۱

مذکورہ بالا دونوں کتابیں نذیر محمد خان کمپنی لاہور سے ملتی ہیں۔

اطلاع

خط کتابت کرتے وقت تمام خریدار اپنا نمبر لکھا کریں۔ واضح ہو کہ ۵، ۵ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریداری کا نمبر نام سے پہلے پتہ کی چٹ پر ہوتا ہے۔ مینیجر

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات معزز معاصر ہمدرد و خبر دستے ولایتی ڈاک سے لئے گئے ہیں جن کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری نہ معاصر موصوف لیتا ہے ۔ نہ ولایتی ڈاک کے اخبارات کیونکہ ان میں بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے آتی ہیں اس لئے ہم بھی ان کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار نہیں (ایڈیٹر)

بیروت آخر تک دشمنوں کی مدافعت کریگا

مصر المقطم نے اپنی ۸ جنوری کی اشاعت میں اپنے بیروت کے نامہ نگار کا ایک مراسلہ شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے بیروت کے اس جلسہ کی کارروائی کا اظہار کیا ہے جسے والی بیروت نے لوگوں کو اتحادیوں کی بحری قوت سے متاثر ہو کر منعقد کیا تھا۔ یہ اثر زیادہ تر اس وجہ سے ان پر پڑا تھا کہ ابتدائے جنگ میں حکومت نے اپنے تمام دفاتر بیروت سے اٹھا کر اندرون ملک میں لیجانے کا حکم دیا جس پر لوگوں کو تشویش ہوئی اور طرح طرح کی افواہیں اس کے متعلق اڑائی گئیں۔ بعد چند روز کے ایک سرکاری اعلان شائع ہوا جس میں بیان کیا گیا تھا کہ "چونکہ بحالت موجودہ حکومت ساحلی مقامات سے مدافعت کی قوت لینے میں نہیں پاتی اس لئے وہ بیروت میں کوئی مدافعانہ کارروائی نہیں کرے گی" لیکن جب لوگوں کو اس سے پریشانی ہوئی۔ تو فوجی مرکز نے اپنی رائے بدل کر بیروت میں مدافعانہ سامان فراہم کرنے کا حکم دیا اسی کے اظہار کے لئے والی نے یہ جلسہ منعقد کیا تھا جس کی کارروائی کا ضروری خلاصہ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

والی نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا کہ "میں نے آپ کو اس واسطے بلایا ہے تاکہ میں آپ سے اُن اغراض کو بیان کروں جو آپ سے وابستہ کی گئی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ تم باہم قتل و غارت اور ہر قسم کے ظلم و تعدی سے باز آؤ اور شہر میں اُس وقت تک امن قائم رکھنے کی کوشش کرو جب تک کہ یہاں ایسا نظام قائم ہے۔ جس میں خلل انداز ہونے سے سرکاری حکومت کے پاؤں اکھڑ جانے اور دشمنوں کے قابض ہو جانیکا احتمال ہے"۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا "وہ کونسی قوت ہے جس کے اعتبار پر ہم ایسی خطرناک روش اختیار کرنے کو تیار ہو جائیں" اس کے جواب میں والی نے کہا "تم باشندگان شہر سے اعانت چاہو۔ کیونکہ جب شہر میں نگران کار کمیٹیاں قائم ہو جائیں گی تو نہایت عمدہ انتظام ہو جائیگا۔ (باشندوں نے بہت سے نوجوانوں کو منتخب کر کے اپنی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو وطنی پولس کے نام سے نامزد ہے) یہ بھی یاد رکھو کہ جب میں یہاں سے چلا جاؤنگا تو میرے ہمراہ تمام سرکاری قوتیں یعنی ملازمین سپاہ جندرمہ اور پولس وغیرہ (ہونگے) اس کے بعد شہر تمہارے ہاتھ میں ہوگا" کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ "شہر میں توپیں نہیں ہیں۔ اس وقت بجز اس کے کچھ چارہ کار نہ ہوگا کہ سفید جھنڈا اڑایا جائے اور شہر کو دشمنوں کے حوالہ کر دیا جائے"۔

والی نے یہ سُن کر اور اُن کی حالت کا اندازہ کر کے کہا: "تم نے یہ بالکل غلط سمجھا تمہارے فرائض میں شہر کی مدافعت داخل نہیں ہے ۔ مدافعت شہر کی ! یہ کوئی ایسا حکم دیسکتا بلکہ جیسا کہ تم نے سمجھا ہے۔ تم لوگوں سے صرف کام امن کی خواہش کی جاتی ہے۔ اور میرے نزدیک تمہارے اس فرض کی مدت آدھے گھنٹہ ایک پندرہ منٹ سے زائد نہیں ہے۔ کیونکہ دشمنوں کے جہاز نمایاں ہوتے ہی ہم شہر کو چھوڑنا نہیں چاہتے۔ جیسا کہ عوام الناس کا خیال ہے مگر ہم یہاں بدستور رہ کر آخر تک ان کی مدافعت کی کوشش کریں گے۔ ہمارے ہار جانے کے بعد جب یہ شہر فرانسیسیوں اور انگریزوں کے پاس پہنچے تو میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ جس کا جی چاہے وہ شہر چھوڑ کر چلا جائے۔ لیکن ہم جب تک مدافعت کا ایک ذریعہ بھی ہمارے پاس ہوگا ہم اس وقت تک شہر کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہم اس فوجی قوت سے ہرگز نہیں ڈرتے جس کو ہم اگر کمر ہمت باندھیں تو ایک حملہ میں تباہ کر سکتے ہیں معلوم ہوا اس اتحادی بیڑہ کا ہمیں کچھ خوف ہے۔ جس کی بابت تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ اس کے برباد کرنے کے لئے صرف ایک جرمن آبدوز کشتی کافی ہے" یہ الفاظ جس زور سے کہے گئے اُن سے خلاف عادت والی کا جوش ظاہر ہوتا تھا۔ جب یہ تقریر ختم ہو چکی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے دریافت کیا "جس طاقت سے آپ ایسی خدمات لینی چاہتے ہیں وہ کہاں ہے؟" والی نے جواب دیا "یہ کام فوجی قوت کا ہے" پھر مفتی صاحب نے کہا کہ "حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب تم سے دشمن زیادہ قوی ہو تو اس سے مقابلہ نہ کرو۔ اور کیا بندوقیں توپوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں"۔ والی نے کہا کہ "یہ کام بھی فوجی طاقت کا ہے" پھر کمیٹی کے ایک ممبر نے کہا کہ "اسلحہ اور سامان جنگ میں سے بیروت میں کچھ بھی نہیں ہے پھر کس چیز کے ساتھ دشمن سے مقابلہ کیا جائیگا" والی "فوجی قوت سے" ممبر مجلس انتظامیہ "بہت بہتر! لیکن جب مغلوب ہو کر شہر چھوڑیں گے تو ہم بھی چھوڑ دیں گے" اس پر والی نے شکریہ ادا کیا۔ حاضرین نے نعرے لگائے اور جلسہ برخاست ہو گیا

جرمنی اپنی مستحفظ فوج کو مجتمع کر رہے ہیں

ایمسٹرڈم ۲۵ جنوری۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ غیر تربیت یافتہ سپاہی جو ۱۸۸۹ء و ۱۸۸۶ء و ۱۸۹۶ء سے اب تک شامل نہیں کئے گئے تھے اب ڈاکٹری معائنہ کے لئے بلائے گئے ہیں۔ "ٹائمز ۲۶ جنوری"۔

برطانوی تجارتی جہاز مسلح کی غرقابی

محکمہ بحری کے سکرٹری نے افسوس کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ جنگی جہاز "ویکٹر" جو چند روز سے مفقود الخبر تھا اب معلوم ہوا کہ معہ افسروں اور ملاحوں کے غرق ہو گیا۔ اس کی غرقابی کی وجہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہے۔ لیکن اس کے ٹکڑے شمالی آئرلینڈ کے سواحل پر بہہ کر آگئے ہیں۔ (ٹائمز ۲۶ جنوری)

تجارتی جہازوں کی غرقابی

جرمن ذرائع سے جو خبریں آئی ہیں اُن میں بیان کیا گیا ہے کہ کاسرز جہاز نے گذشتہ پندرہ دن میں گیارہ تجارتی جہاز غرق کر دئے۔

حملہ مصر کی تیاریاں

قاہرہ ۳ جنوری ... درحقیقت جو بات سب سے زیادہ لوگوں کے خیال میں ہے وہ اُن تیاریوں کی نوعیت ہے جو جرمنوں کے حسب ہدایت ترک حملہ مصر کے لئے کر رہے ہیں۔ بر سبیل تذکرہ یہ بھی کہہ دینا چاہیئے کہ حملہ مصر میں ترکی توقف بالکل قدرتی امر ہے اس لئے کہ اس طرح ترکوں کو ضروری تیاری کرنے کے لئے وقت ملتا ہے اور اُن کو جس قدر وقت ملنا ممکن ہو اس کی ضرورت ہوگی! شام میں اس وقت بہت سے جرمن افسر و انجینیر موجود ہیں جن میں بعض مشہور آدمی بھی ہیں۔ مثلاً میسنر پاشا جو بغداد ریلوے کی وجہ سے مشہور ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے مشہور انجینیر فوجوں کے لیجانے کے لئے ضروری پل تیار کرنے کے کام میں مصروف ہیں۔ خبر ہے کہ دو بڑے پل تو تیار بھی ہو چکے ہیں۔ اور یا نیز ایک بڑی جرمن کمپنی نے ایک لیسٹ پل کی تیاری کا ٹھیکہ لیا ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جا سکے۔ اس پل کو انہوں نے اپنے کارخانہ کے باہر پبلک کو دکھانے کے لئے رکھدیا تھا۔ بالکل جرمنوں کی سی حرکت ہے اور برطانوی جنگی جہاز کا ایک گولہ جرمنوں کے اس اشتہار کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہوتا۔ مگر فی الحال اس سے کچھ تعرض نہیں کیا گیا ہے۔ ..... اجتماع افواج جاری ہے غیر ممالک کے تمام خیرات خانے اب فوجی بارکوں کے کام میں لائے جاتے ہیں۔ اور مشہور ہے کہ بیت المقدس سپاہیوں سے بھرا ہوا ہے" (نیر ایسٹ ۵ فروری)

جرمنوں کی ریشہ دوانیاں امریکہ میں

جرمنی کے کارندے اضلاع متحدہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور امریکن آبادی کی طرفداری اور حمایت حاصل کرنے میں کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتے۔ حال میں جرمنوں کی اس منصوبہ بازی کی مفصل کیفیت نیویارک کے کسی اخبار کے نامہ نگار نے شائع کرائی ہے جس کا اقتباس حسب ذیل ہے:

جرمن منصوبہ بازی کی تحریک اضلاع متحدہ کے کونے کونے سے لیکر کیلیفورنیا تک پہنچ گئی ہے۔ اہل امریکہ کی طرفداری حاصل کرنے کے لئے جلسے کئے جاتے ہیں۔ کتابیں اور رسالے شائع ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ اضلاع متحدہ کے حضور میں عرضداشتیں گذری جاتی ہیں۔ کانگریس میں جرمنوں کے طرفدار ڈیلیگیٹ

کی خوش بیانیاں گونج رہی ہیں۔ اور ڈپلومیٹ انکو جرمن سفیر سے کھلم کھلا ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اور ان کی باتیں مشتعل بہت شریک ہوتے ہیں۔

ہر جرمن نیک اور اس کے قانونی خفیہ وزیر یا دیگر پہلوں سے جن کا مدعا تعصب و تقریر کے ذریعہ سے کوشش بیان کرتا ہے۔ اضلاع متحدہ میں جرمنوں کو بقیہ آبادی سے الگ اور تمیز کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ اور وہ سب کے سب ایک محکم قومی جماعت کے رکن بن گئے ہیں۔ اور اگرچہ وہ امریکن شہری ہیں۔ تاہم بہت دھوم سے علی الاعلان کہتی ہیں کہ ہم اضلاع متحدہ کی طرف برطانیہ عظمیٰ کے خلاف تو کسی صورت میں بھی نہیں لڑ سکتے۔ بالفاظ دیگر وہ لوگ جرمن پہلے ہیں اور امریکن پیچھے۔

ترکی مستعدی

مسٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے آسٹریلیا کے اخبارات سے مفصل ذیل برقی خبریں شائع کی ہیں۔

"قسطنطنیہ ۱۱ فروری۔ ترکی ساحل ایشیائے کوچک کے اس حصہ کو جو جزائر چیوس اور مٹیلین کے مقابل واقع ہے مستعدی کے ساتھ قلعہ بند کر رہے ہیں۔ جرمن کی ترکی جنگی کروزر گوبن جسے بحیرہ اسود میں روسیوں نے نقصان پہنچایا تھا۔ اس کی مرمت ہوگئی ہے اور اب وہ رات کے وقت ابنائے باسفورس میں پٹرول کی خدمت انجام دیتا ہے۔"

بلغاریہ اور جرمنی

پیرس ۱۰ فروری۔ قرائن سے پایا جاتا ہے کہ بلغاریہ مالی معاملات کے متعلق جرمنی سے گفت و شنید کر رہا ہے۔ جس سے جرمنی کا یہ مقصد ہے کہ رومانیہ اور اٹلی سرنگوں رہنے پائیں۔ بلغاری سپاہیوں کو حکم ملا ہے کہ عند الطلب پورے ساز و سامان کے ساتھ تین روز کی رسد لیکر حاضر ہو جائیں۔

پیرس کا اخبار "طان" بلغاریہ کو غلط راہ اختیار کرنے کے خطرہ سے آگاہ کرتا ہے۔

امسٹرڈم ۱۱ فروری۔ ویانا کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کے بنکوں نے بلغاریہ کو ۲ کروڑ پونڈ کے مجوزہ قرضہ میں سے ۵۰ لاکھ پونڈ کی رقم فراہم کر دی ہے۔

روما ۱۱ فروری۔ اخبارات کا بیان ہے کہ بلغاریہ نے جرمنی سے صرف ۴ لاکھ پونڈ لئے ہیں۔ گو وہ جرمنی اور آسٹریا میں اسلحہ اور گولی بارود کی خریداری پر ۵۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ صرف کر رہا ہے۔

صوفیہ ۱۲ فروری۔ بلغاری وزیر اعظم نے کل پارلیمنٹ میں ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ بلغاریہ کو غیر جانب داری کی پالیسی پر نہایت سختی کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

رومانیہ پر حملہ کرنے کی طیاریاں

لنڈن ۱۱ فروری۔ ڈیلی اکسپریس کا نامہ نگار مقیم نِش (سرویا) رقمطراز ہے کہ جرمنی کے ایما سے آسٹریا رومانیہ پر حملہ کرنے کی طیاریاں کر رہا ہے جس کا مقصد رومانیہ کو پہلے حملہ آور ہونے سے روکنا ہے۔ آسٹریا کا منشا یہ ہے کہ دریائے ڈینیوب کی راہ سے سامان [illegible]

حرب منگوائے۔ یہ سرویا اور رومانی خبر بھی مشہور ہو رہی تھی کہ یسلووان کے علاقہ میں ہزار ہا لکھ سے زیادہ ترین فوجیں جمع ہیں۔ رومانیہ بھی اپنی افواج کی فراہمی اور آراستگی میں سرعت سے کام لے رہا ہے۔ اس قدر کے آثار پائے جاتے ہیں کہ آسٹریا کا لاکھوں پر فوری حملہ کرنے سے بلغاریوں کے ساتھ اتصال قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ بلغاری سرحد کے قریب ایک رومانی شہر ہے۔

معرکہ ساری قمیش کی حقیقت

ایک سول اینڈ ملٹری گزٹ نے قفقاز میں ترکی فتوحات کے متعلق ذیل کی اطلاع شائع کی ہے۔

"روسی اخبارات نے اپنی فتوحات کے متعلق جو خبریں شائع کی ہیں۔ وہ مبالغہ آمیز اور خلاف واقعہ ہیں اور ان میں یہ بیان کیا ہے کہ ... ساری قمیش میں ترک جنگ کے زیر قرار کر دیا گیا ہے۔"

اصل واقعات یہ ہیں کہ ترکی فوج ساری قمیش [illegible] کے بعد [illegible] افواج نے ... [illegible] اس سے روسی لیفٹی تمام مقامات سے پسپا ہونے پر مجبور ہوگئے۔ نیز انہیں توپخانہ کا بڑا حصہ ... بے شمار سامان پیچھے چھوڑنا پڑا۔ ... سے مشرق کی طرف ... کے قلعہ پر ... روسیوں کو اگر ... کامیابی ہوئی تو انہیں ترکی ... جا رہا ... کرنے میں سخت مشکلات پیش آئیں۔ خونریز معرکوں کے بعد جو قریباً ایک ماہ تک جاری رہے۔ ... روسیوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ترکی افواج نے ... کی وجہ سے مدافعانہ پہلو اختیار کر لیا۔ ... قبضہ کرنے کی تمام کوششیں ... روسیوں کی سرکاری رپورٹوں سے ... روسی ابھی ... محاذ کے ایک ... پر پسپا ہو سکے تھے اور انہیں اپنے مقامات کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے مستحکم کرنا پڑا تھا۔

خوئی اور اس ... نواح میں جنگ جاری ہے۔ روسی آذربائیجان کے ہر ایک مشہور مقام اور تبریز سے نکال دیئے گئے ہیں۔

ترکی علمارانہ عامہ کا سابق وزیر اعظم نکولس شیزاریاجو [illegible] کا باشندہ ہے بخارسٹ میں پہنچا ہے۔ اور کہتا ہے کہ وہ رومانیہ کی رعایا بننے کے لئے درخواست پیش کریگا۔ علاوہ ازیں اس نے ترکی کے کچھ جنگی حالات بھی بیان کئے ہیں وہ کہتا ہے کہ ترکی کے پاس بے شمار نوجوان اور پرجوش فوجی لیفٹیننٹ ہیں۔ نقدی کی بھی کچھ کمی نہیں۔ قفقاز میں ترکی شکستوں کی خبریں بہت مبالغہ آمیز ہیں۔ کیونکہ ترکی افواج کی پہلی لائین مصر پر حملہ آوری کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی۔

امریکہ کی پُراسرار خاموشی

امریکہ کے مشہور اخبار "نیویارک انڈیپنڈنٹ" کا اڈیٹر مسٹر ہولٹ نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ موجودہ جنگ میں باوجود جرمنوں کی سخت بے خدا بلکیوں کے امریکہ خاموش ہے۔ آسمان سے غیر محفوظ شہروں پر گولہ باری کی جا رہی ہے۔ مگر امریکہ خاموش ہے۔ جو عمارات تہذیب، علوم، فنون، خیرات کے متعلق وقف ہیں۔ ان کو زمیں دوز کیا جا رہا ہے۔ مگر امریکہ خاموش ہے۔ بیلجیم کے ۸۰ لاکھ آدمی بے دست و پا ہوگئے ہیں۔ مگر امریکہ خاموش ہے۔ عدالت ہیگ کے عہدناموں کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا۔ مگر امریکہ خاموش ہے۔ مگر امریکہ کے ول ونڈر کا خطرہ میں پڑا تھا کہ اس کے طول و عرض میں ناراضی کی آگ پھیل گئی۔ امریکہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کے تجارتی حقوق کی حفاظت کرے۔ لیکن امریکہ کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ دنیا کی تہذیب کی حفاظت کرے۔ انسانیت جو تمام قوموں سے برتر ہے۔ اس کی حفاظت ضروری ہونی چاہیے۔ مسٹر ہولٹ کی طرح کئی دوسرے لوگ بھی امریکہ کے ادعائے انصاف و مساوات پر چوٹ لئے ہوئے ہیں کیا یہ لوگ امریکہ کے تعصبات نسل و رنگ سے واقف نہیں ہیں۔ اور کیا ان کو معلوم نہیں ہے کہ ... امریکہ ... سراسر خود غرضی پر مبنی ہے۔

تازہ برقیات

کیلے تک پہنچنے کی کوشش

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لنڈن ۲ مارچ۔ فلینڈرز (بیلجیم) اور ہالینڈ میں یہ افواہ گرم ہے کہ جرمن مشرقی ورزیکاہ کی فوج کی مدد سے پھر کیلے تک پہنچنے کی کوشش کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

جرمنی کا جواب مدلل ہے

امسٹرڈم ۲ مارچ۔ امریکن نوٹ کا جو جواب جرمنی کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اور جواب اس وجہ سے کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ ٹیوٹنوں نے خود بحری ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے بہت مدلل ہے۔ اس میں اکثر تجاویز کو منظور کر لیا گیا ہے مگر ساتھ ہی ہر طرح کی شرائط لگا دی ہیں۔ اور کچھ شرطوں کو اپنی طرف سے اضافہ کر دیا گیا ہے۔

خوفناک تباہی کے منصوبے

نیویارک ۲ مارچ۔ سینٹ پیٹرک کے کلیسا کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کی کوشش کے متعلق کئی اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی انارکسٹانہ سازش کا حصہ ہے جس کے شرکا کروڑپتیوں کو قتل کرنے اور بنکوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر تہلکہ برپا کرنا چاہتے ہیں۔ پولیس ان لوگوں کی حرکات و سکنات کی نگرانی کر رہی ہے۔ اور کلیسا میں ۸۰۰ اشخاص کی جو جماعت تھی ان میں کثیر التعداد خفیہ پولیس کے آدمی بہ تبدیل لباس موجود تھے جب ایک آدمی نے گرجے میں داخل ہو کر قربان گاہ پر بم کا گولہ پھینکا تو چند آدمیوں نے لپک کر فتیلہ کو بجھا دیا اور پھینکنے والے کو گرفتار کر لیا۔

وارسا پر جرمن ہوائی جہاز

(ایتھنیس ۲۲ فروری)

کچھ ہفتوں کے وقفہ کے بعد پھر وارسا پر جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جرمنوں کا ایک ہوائی جہاز زپلین وارسا کی شاہراہ پر [illegible]

کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک روسی ہوا باز نے اس کا تعاقب کیا۔ مگر وہ ناکام رہا۔ اس وقت تک یہ شہر پر کئی بم پھینک چکا تھا۔ روسی بیڑے نے اس پر شل برسائے مگر تمام خطا گئے۔ تمام شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی۔ مگر بموں کے گرنے سے کوئی جان تلف نہیں ہوئی۔ ان البتہ چند مکانات کو نقصان پہنچا۔ اس کے بعد زپلن مغرب کی سمت میں نظروں سے اوجھل ہو گیا ۳ جرمن ہوائی جہاز اسی رات کو وارسا پر چکر لگاتے رہے مگر ان میں سے کسی نے بم نہیں برسایا۔

ایک لاکھ ترک تیار ہیں

لندن ۴۔ مارچ۔ ایتھنز کا ایک تار مورخہ یکم مارچ مظہر ہے کہ بیان کیا گیا ہے اتحادیوں کی فوجی مہم کا پہلا دستہ جو کینیڈا اور نیو زی لینڈ کی فوج پر مشتمل ہے زیر کمان جنرل ڈیوڈ دانہ دردانیال کے قریب پہنچ گیا ہے۔ یقین کیا گیا ہے ۔ ماکنا سے گیلی پولی تک اسعد پاشا کی زیر کمان ایک لاکھ ترک جمع ہیں

جرمن آبدوز کشتیاں پہنچ گئیں

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی تین آبدوز کشتیاں خشکی کی راہ سے ترکی میں پہنچ گئی ہیں مگر ان کے اجزا ہنوز متفرق ہیں۔ اور استعمال میں نہیں لائی جا سکتیں۔

اطالوی قونصل کی گرفتاری

روم ۳۔ مارچ۔ ترکوں نے اطالوی قونصل جدہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس پر اطالوی گورنمنٹ نے بابعالی کو پرزور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

ہوائی جہازوں نے بم پھینکے

لندن ۳۔ مارچ گلاسگو کا اسٹیمر ڈبلیر جو کلکتہ سے جو لاد کر لا رہا تھا۔ رپورٹ کرتا ہے کہ ساحل ایسکس (انگلستان) کے قریب جرمنی کے دو ہوائی جہازوں نے ۴ سیر بم پھینکے مگر ہر نشانہ خطا گیا۔ اور جہاز اپنی راہ پر چلا گیا۔

آبدوز کشتی کی غرقابی

لندن ۴۔ مارچ آج رات یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ امیر البحر ایجرٹن کو اس امر کا اطمینان ہے کہ برطانیہ کے چھوٹے کوئلہ کے جہاز تھیوڈوس نے ہی بیچی ہیڈ کے قریب ایک جرمن آبدوز کشتی غرق کر دی۔ تھیوڈوس کو بھی نقصان پہنچا۔ اور اب اس کی خشکی میں مرمت ہو رہی ہے جب آبدوز کشتی کا ایک تارپیڈو اس کے نیچے سے گذرا تو اس نے کشتی کو تباہ کر دینے کی غرض سے اس پر حملہ کیا۔

سب سے پہلے تجارتی جہاز کے لئے جو آبدوز کشتی پر حملہ کر کے اسے غرق کر دے جو انعامات مقرر کئے گئے ہیں ان کی مقدار ۱۱۶۰ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔

انٹی واری پر گولہ باری

سینجی ۳۔ مارچ۔ آسٹریا کے پانچ جنگی جہازوں نے انٹی واری پر گولہ باری کی جو ساحل سرویہ پر واقع ہے قیمتی سامان رسد و ذخائر جل گئے اور شاہ مانٹی نیگرو کا تفریحی جہاز غرق کر دیا گیا۔ ایک آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے (انٹی واری سرویہ کی نہیں بلکہ مانٹی نگرو کا ساحل ہے)

(ایڈیٹر)

مسٹر ایسکوتھ کا اعلان

دہلی ۴۔ مارچ۔ صاحب وزیر ہند کے مراسلے سے پایا جاتا ہے کہ یکم مارچ کو دیوان عام نے ۰۰۰۰۰۰۰،۲۸ پونڈ کے مصارف کی منظوری دیدی جس میں ۳ کروڑ ۰ لاکھ سابقہ اور ۲۵ کروڑ نئے مصارف شامل ہیں۔ مسٹر اسکوتھ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ ہم جرمنی کی ہر قسم کی تجارت درآمد برآمد بند کر دینے کا انتظام کر رہے ہیں۔ انگلستان اور فرانس ہر اس جہاز کو جو کسی قسم کا مال جرمنی کو لیجا رہا ہوگا گرفتار کر کے اپنے بندرگاہ میں لے آئیں گے ہم نہ تو ان کے عملہ سے کسی قسم کا تعارض کرینگے اور نہ جہاز و یا ان کے مال کو ضبط کریں گے بلکہ ہم مطلق کسی قسم کا مال جرمنی میں نہ پہنچنے دیں گے۔

مسٹر اسکوتھ نے کہا کہ ہم کسی ایسی تدبیر پر کاربند نہ ہونگے جو ہمارے خیال میں موثر نہ ہو۔ اور نہایت احتیاط سے کسی ایسی کارروائی سے اجتناب کریں گے جو انسانیت یا دیانت کے خلاف ہو مگر اس کے علاوہ جرمنی پر ہر قسم کا اقتصادی دباؤ ڈالنے کے لئے ہم کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔

اٹلی اور جنگ

لندن ۳۔ مارچ۔ اطالوی وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ میں جاسوسی ممنوعات جنگ اور فوجی نقل و حرکت کی خبروں شایع کرنے کے خلاف مسودے پیش کئے ہیں۔

یونان اور جنگ

لندن ۳۔ مارچ۔ ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ مجلس وزرا کے ایک جلسہ میں جس میں پیرس کا یونانی سفیر بھی موجود تھا۔ شاہ یونان نے فیصلہ کیا کہ ایک خاص قونصل کا اجلاس منعقد کیا جائے جس میں پانچ سابق وزیر اعظم بھی شریک ہوں اور اس میں اس امر پر بحث کی جائے کہ موجودہ واقعات کے متعلق یونان کو کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔ کونسل کے بعد ایوان کا اجلاس منعقد ہوگا۔

مصر کا حملہ

لندن ۳۔ مارچ۔ قاہرہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ترکوں کے مصر کی طرف پیشقدمی کرنے کے فی الحال کوئی آثار نہیں پائے جاتے۔ علاقہ شام کی اطلاعوں کے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات بدستور خوشگوار ہیں۔

غزل حضرت بسمل

چمن بنکر نظر میں خانۂ صیاد رہتا ہے
یہ میرا دل ہے جو تکلیف میں بھی شاد رہتا ہے
ذرا سی چیز ہے دل اس پہ حملے جور گردوں کے
خدا جانے اجڑ جاتا ہے یا آباد رہتا ہے
شب امید میری کس طرح پامال کیجائے
انہیں ٹکڑوں میں یہ دن بھی وہ تم ایجاد رہتا ہے
کبھی دشمن سے نفرت جس ستمگر کو تھی اے بسمل
خدا کی شان ہے وہ غیر کے گھر شاد رہتا ہے

متفرق نوٹ

ہمیں فخر ہے کہ انگلستان سے لڑتے ہیں

جرمن سپہ سالار نے جن الفاظ میں اپنی فوج کو مخاطب کیا وہ یہ تھے۔

اے جوانمرد سپاہیو! تم کو خوب معلوم ہے کہ اس وقت ہم موت کے منہ میں جا رہے ہیں ہمیں فخر ہے کہ ہم انگلستان سے لڑنے جا رہے ہیں۔ جو اس جنگ کا بانی ہے۔ اب ہمیں اہل انگلستان کو ایسا سبق دینا چاہئے کہ جب تک انگلستان زندہ رہے اسے یاد رہے اب تھوڑی ہی دیر میں توپوں کی گرج اور ان کی رنجکاس کرۂ ارض میں پھیل جائے گی اور تم اپنی بہادری کے کارناموں کا ثبوت دوگے جس طرح کہ تمہارے آباؤ اجداد دیتے چلے آئے ہیں

فوج کو روانگی کا حکم ملا اور اس نے پیشقدمی کرنی شروع کر دی۔ اس وقت تک برطانوی خندقوں سے کوئی گولہ باری شروع نہیں ہوئی تھی۔ جرمنوں نے خیال کیا کہ متواتر تین ہفتوں کی گولہ باری نے دشمن کا منہ بند کر دیا۔ جرمن برطانوی خندقوں سے اس وقت ۲۰۰ میٹر فاصلہ پر ہونگے کہ جرمن توپخانہ نے گولہ باری شروع کر دی۔ مگر اب تک جواب ندارد۔ اس کے بعد جب ۱۰۰ میٹر کے فاصلہ پر رہ گئے تو زبان وہم "ہرا" کا نعرہ بلند ہوا اور گولیوں کی بوچھار شروع ہو گئی۔ اس وقت برطانوی جلد چلنے والی توپوں نے جلد جلد گولہ باری شروع کر دی۔ اس کے بعد برطانوی دستہ نمودار ہوا اسپر جرمنوں نے باڑھ ماری اور اس کا صفایا کر دیا۔ مگر برطانوی گولہ باری نے جرمنوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا اور وہ پھر جہاں سے کہ روانہ ہوئے تھے وہیں واپس آ گئے۔ اس جنگ میں جرمنوں کا بہت نقصان ہوا۔

(سٹیٹسمین کلکتہ ۲۶۔ فروری ۱۵ء)

روسی سپاہ کے کارنامے

پیٹروگراڈ ۲۲۔ فروری حال کی لڑائی میں روسی سپاہ کے کئے نمایاں کارنامے دیکھنے میں آئے ہیں۔

ایک کپتان اپنے مسلح موٹر کاروں کے دستے کو مہلک آتشباری کے باوجود ایک جرمن بیٹری کے مقابل پر لے گیا جو روسیوں کی جارحانہ کارروائی کے رستے میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی موٹر کاروں نے ۲۰ قدم کے فاصلے سے آگ برسانی شروع کی اور جرمنوں کا صفایا کر دیا۔ کپتان ہلاک ہو گیا مگر روسیوں نے ایک روز کی شدید جنگ کے بعد پراسنیز پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور اس قدر مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا کہ ہنوز اس کی مقدار کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ روسی کسی قسم کی شکایت کے بغیر دباؤ کو برداشت کر رہے ہیں۔ ان کی بعض پلٹنیں شب روز کوچ میں رہتی ہیں ان کے کمانڈروں کی رپورٹیں مظہر ہیں کہ غنیم پسپا ہو رہا ہے جنرل برسیوف کی فوج نے ابتدائے جنگ سے اب تک ۱۱۰۰ افسر اور ۱۵۶۰۰۰ آدمی گرفتار کئے ہیں۔

صوبہ دہلی کی توسیع

صاحب گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ایک اعلان سے جو گزٹ صوبجات متحدہ کی تازہ اشاعتوں میں درج کیا گیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ جمنا پار کا ایک علاقہ جو ۶۵ مواضع پر مشتمل اور اس وقت تحصیل غازی آباد ضلع میرٹھ میں داخل ہے یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے صاحب گورنر جنرل ہندوستان باجلاس کونسل کی زیر نگرانی و انتظام میں لے لیا جائیگا۔ اور دہلی کی چیف کمشنری میں داخل کیا جائیگا۔ اس طرح امپیریل صوبہ دہلی کا علاقہ دریائے جمنا کے دوسری طرف شاہدرہ تک وسعت پذیر ہو جائیگا۔ اور دریا کے رخ بدلنے سے جو انتظامی دقتیں پنجاب و صوبجات متحدہ کے درمیان اس علاقہ کے متعلق پیدا ہوتی رہی ہیں اُن کا آیندہ کوئی اندیشہ نہ رہیگا۔ اور حکام و رعایا دونوں کو کئی طرح کی سہولتیں مل جائیں گی۔ اور سب سے بڑھکر طمانیت بخش امر یہ ہے کہ اُن آوارہ وطن و خانماں برباد لوگوں کو آباد کرنے کی صورت نکل آئیگی جن کے مکانات لوز مینیں جدید دارالسلطنت دہلی کی تعمیر کے سلسلہ میں لیلی گئی ہیں۔ اور وہ شہر دہلی و مضافات میں سخت پریشانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ پوری ہمدردی کے مستحق ہیں۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو اُن کے معاملہ میں فیاضی سے کام لینا چاہیے۔

نہر سویز کا حملہ

پانیر کا نامہ نگار قاہرہ سے جو کیفیت نہر سویز کے حملہ کی بیان کرتا ہے اُس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

حملہ ۲۔ فروری کو منگل کے روز اسماعیلیہ کے قریب شروع ہوا۔ لیکن آندھی آجانے کی وجہ سے غنیم کو پسپا ہونا پڑا۔ تمام شب نہر کے کنارے توپوں کی آوازیں سننے میں آتی تھیں اور قنطرہ۔ اسماعیلیہ اور طوزون پر حملے شروع کئے گئے قنطرہ پر غنیم نے ۳۔ فروری کو صبح سویرے حملہ کیا لیکن ۱۲ مقتول اور ۱۶ قیدی ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ اور جنوب میں اُس نے بڑھنے کی کوشش کی لیکن ۱۲ ہزار گز کے فاصلہ پر سے روک دیا گیا۔ اسماعیلیہ کے سامنے صبح کے وقت آٹھ سو گز کے فاصلہ پر غنیم مورچہ بند ہوا۔ ہماری دو پلٹنوں نے مقابلہ کیا اور غنیم کے جوابی فیروں سے ہمارا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

سب سے زیادہ زبردست حملہ طوزون کا تھا جہاں غنیم نے بھاری توپوں کی حفاظت میں پیپوں اور ڈونگیوں کے ذریعہ سے نہر کو عبور کرنا چاہا۔ ابتدا میں کوئی مزاحمت نہیں کی گئی لیکن جس وقت نہر کے قریب وہ لوگ آئے تو حملہ کر کے پسپا کر دئے گئے۔ غنیم کے اکثر آدمی ڈوب گئے اور جو لوگ مغربی کنارہ پر یعنی مصر کی جانب پہنچے وہ یا تو مار ڈالے گئے یا گرفتار کر لئے گئے۔ البتہ چار ترک بھاگ کر مصر کے اندرونی علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ جن کی تلاش کی جا رہی ہے۔ یہ حملہ تین بجے شب کے کیا گیا تھا۔ اور صبح ہوتے ہی غنیم نے دوسرا حملہ شروع کیا۔ تمام دن جنگ ہوتی رہی اور ساحل کی توپوں اور کروزروں کی گولہ باری سے غنیم میں بھگدڑ پڑ گئی۔ ہارڈنگ نامی جنگی جہاز پر غنیم کے دو گولے آکر پڑے جس سے دس آدمی زخمی ہوئے اس کے علاوہ ہمارے دو افسر مع ۳۰ آدمی مارے گئے۔ اور ۵۸ زخمی ہوئے۔ ہم نے ۹ افسر اور ۲۸۴ آدمی گرفتار کئے۔

اس سلسلہ میں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ترکوں کے پاس بھاری توپیں بھی ہیں۔ جن میں بعض ۶۔ انچ کی ہاوٹزر ہیں۔ چونکہ اس قسم کے گولے جو جہاز ہارڈنگ پر آگر پڑے تھے صرف بھاری توپوں کے ذریعہ سے پھینکے جا سکتے ہیں اس لئے اگرچہ سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں موصول ہوئی ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ترک جرمنوں کی اعانت سے ان بھاری توپوں کو ڈیڑھ سو میل ریگستان میں سے لائے ہیں۔ قیدیوں کے بیان کے مطابق یہ فوج جس نے حملہ کیا تھا بیرسبہ سے ۳۰ دن میں نہر سویز تک پہنچی تھی۔ ہندبندی میں المونیم کی کشتیاں بھی تھیں۔ جو بیلوں اور بھینسوں کے ذریعہ سے نہر تک پہنچائی گئی تھیں۔ اُن کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کیدان علاقہ بیرسبہ اس شکست میں زخمی ہوئے۔

سرکاری طور پر فوج کا تخمینہ ۱۲ ہزار کیا جاتا ہے لیکن یہ تعداد اتنی کم تھی کہ اگر ترک نہر کو عبور کرنے میں کامیاب بھی ہوتے تو انہیں کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ترک اپنے تمام زخمیوں کو اُٹھا لے گئے۔ اور چونکہ چار ہولاشیں دستیاب ہوئی ہیں اس لئے کل نقصان کی تعداد ۳۰۰۰ تخمینہ کی جاتی ہیں۔

پچھلے ہفتہ میں نہر سویز اور پورٹ سعید سے مقام سویز تک کی ریلوے لائین کا راستہ صرف تھوڑی دیر کے لئے رُکا تھا۔ سنا جاتا ہے کہ نہر سویز کی خیر خواہانہ داری کے خلاف وزری اور جہازوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ کا خیال جمال پاشا کو بہت زیادہ ہے۔ اور مشہور ہے کہ اُنہوں نے سر جان میکسول انگریزی سپہ سالار کے پاس اس معاملہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر انگریز واقعی ترکوں نے مصر میں جانے اور قبضہ کرنے کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو مناسب ہے یا تو انگریز نہر سے پار اُتر کر جزیرہ نما سینا میں مقابلہ کریں یا ترکوں کو مغربی ساحل پر اُتر آنے دیں تاکہ جنگ کی وجہ سے نہر کی آمد و رفت میں رکاوٹ نہ ہو۔

سنگاپور میں بلوہ

سنگاپور میں بلوہ کی خبر پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اب ۲۲ فروری کو برا گورنمنٹ نے جو پریس کمیونک شائع کیا ہے اُس سے اس بلوہ کی تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ برا گورنمنٹ اعلان کرتی ہے کہ آبنائے کی بستی کی گورنمنٹ نے ایک کمیونک میں جو سنگاپور کے بلوہ کے متعلق شائع ہوا ہے بیان کیا ہے کہ لوکل پولس اور فوج نے آبنائے کے والنٹیروں اور جوہور کی فوج اور جہازوں کے ملاحوں کی مدد سے اس بلوہ کو فرو کر دیا ہے جو ۱۵ فروری کے سہ پہر کو شروع ہوا تھا۔ اور اب صرف اتنا کام رہ گیا ہے کہ بلوائیوں کے منتشر حصص کو گرفتار کر لیا جائے۔ یہ کام کامیابی کے ساتھ کیا جا رہا ہے کچھ لوگ جزیرہ سنگاپور سے گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور سلطان جوہور نے بھی اپنی ریاست سے ان بلوائیوں کو پکڑ کر بھیجدیا ہے جو وہاں بچ کر نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جائداد اور املاک کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اس کے بعد سرکاری نقصان کی ایک فہرست دی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ: فوجی افسر اور ۲۲ سولجین انگریز مارے گئے ہیں علاوہ ازیں ہ گمشدہ افسر و سپاہی اور ۹ نان گمشدہ افسر و سپاہی زخمی ہوئے ہیں۔ یقیناً اتنا بڑا بلوہ جس میں جان کا اس قدر نقصان ہوا ہو امید سے کچھ زیادہ ہے سرکاری اطلاع سے اس قدر معلوم ہوا تھا کہ سنگاپور میں ایک سخت فساد ۱۵ فروری کو واقع ہوا جس میں نمبر ۵ لائٹ انفنٹری کے آدمی شریک تھے۔ فساد کی وجوہ ہنوز کسی قدر مبہم ہیں لیکن یہ واقعہ صرف مقامی حیثیت رکھنے والا معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس بلوہ کی وجوہ عنقریب تفصیل کے ساتھ بتائی جائینگی کیونکہ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور یہ بھی ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ یہ بلوہ صرف مقامی حیثیت رکھنے والا ہو ظاہر ہے کہ ایک فوجی پلٹن کے آدمیوں (معلوم نہیں کہ کتنے) کا بلوہ کرنا معمولی بات نہیں ہے ہمیں افسوس ہے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے یہ غیر خوشگوار واقعہ پیش آیا ہے اور اسی لئے ہمارا خیال ہے کہ اس کے اسباب وجوہ کی پوری تحقیقات ہونی چاہیے۔

دردانیال میں گھسنے کی کوشش

ہمعصر اسٹیٹسمین، کلکتہ دردانیال کے مدخل کی تازہ گولہ باری کے متعلق یہ یاد دلاتے ہوئے کہ وہ اس کارروائی کی تجدید ہے جو تین ماہ قبل اختیار کر کے چھوڑ دی گئی تھی۔ لکھتا ہے کہ اس بات کا مشکل اعتبار آسکتا ہے کہ دردانیال کے راستہ میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی جانے والی ہے۔ کیونکہ تنگ راستہ پہلے ایک کنارے اور بعد ازاں دوسرے کنارہ سے بھرا ہوا ہے اور کثیر التعداد مواقع پر جو قلعے پہاڑیوں کے اوپر بنے ہوئے ہیں وہ کروپ کی توپوں سے مسلح کئے گئے ہیں۔ نہایت زبردست مقامات کلید البحر کی باتریاں ہیں۔ جو چالیس توپوں پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں سے بعض خاص حکمت سے چڑھائی گئی ہیں۔ یہ باتریاں نشیب میں ہیں۔ اور سمندر پر سے اُن پر حملہ کرنا خاص طور پر دشوار ہوگا حالانکہ وہ جنگی جہازوں کے عرشہ و جسم کو گولوں سے توڑ سکیں گی۔ اس سے ذرا اونچا چیناق قلعہ ہے جسکی قدرتی حیثیت اگرچہ کلید البحر جیسی مضبوط نہیں ہے۔ لیکن اس پر زیادہ زبردست مورچے بنائے گئے ہیں۔ یہ غالب ہے کہ جو بیڑہ دردانیال میں گھسنے کی کوشش کریگا وہ ایک ہی وقت میں ان دونوں قلعوں کی آتشباری کے نیچے آئیگا۔ جب یہ یاد رکھا جائے کہ ان طاقتور باتریوں کے علاوہ آبنائے میں سرنگیں بھی بچھائی گئی ہیں۔ تو زبردستی داخل ہونے کی مشکلات عیاں ہو جاتی ہیں۔ مزید برآں جہاں تک ایک شخص دیکھ سکتا ہے یہ کارروائی فضول بھی ہوگی کیونکہ جب تک ساحل دشمن کے قبضہ میں ہے جہاز اندر پہنچنے کے بعد باہر آنے کو بھی قریب قریب ویسا ہی مشکل پائیں گے۔ دراصل دردانیال کی تسخیر بجائے ایک بحری مسئلہ کے زیادہ تر ایک جنگی مسئلہ ہے اور یہ نتیجہ نکالنا لازمی ہے کہ اگر گولہ باری کوئی خاص مقصد رکھتی ہے تو وہ سپاہیوں کے آنے کی تیاریوں کی نوعیت کا ہے۔

گندم کے متعلق کانفرنس

گورنمنٹ نے ۱۰ مارچ کو بمقام دہلی گندم کے متعلق کچھ مشورہ کرنے کو ایک کانفرنس منعقد کرنیوالی ہے۔

ہنگامۂ عالمگیر

برطانیہ کا انتظام

لندن یکم مارچ۔ مسٹر اسکویتھ نے آج دیوان عام میں ایک نوٹ پڑھ کر سنایا جس میں برطانیہ کی طرف سے رائے کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس نوٹ میں اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ چونکہ جرمنی نے بین الاقوامی قوانین اور انسانی فرائض کو بہت بری طرح پامال کیا ہے۔ اس لئے اب اس کے سوا چارہ نہیں رہا کہ جرمنی کے لئے ہر قسم کے مال و اسباب کی درآمد و برآمد کو بند کرنے کے لئے انتظامی تجاویز اختیار کی جائیں اور اگرچہ ان تجاویز سے غیر جانبدار جہازوں کے مال و اسباب اور مسافروں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔ مگر اتحادی سلطنتیں اس امر کی مجاز ہونگی کہ جرمنی سے آنے والے یا جرمنی کی طرف جانے والے ہر قسم کے مال و اسباب کو گرفتار کر لیں۔

۳۴ ارب روپیہ کی منظوری

لندن یکم مارچ۔ ۳ کرور ۷۰ لاکھ پونڈ کے زاید مصارف اور ۲۵ کرور پونڈ کے نئے مصارف کی منظوری کے لئے دیوان عام تحریک کرتے ہوئے مسٹر ایسکویتھ نے بیان کیا کہ ۱۹۱۵ء میں مصارف کی مجموعی مقدار ۳۶ کرور ۲۰ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ جسے دراصل زمانہ امن اور زمانہ جنگ کے اخراجات کا فرق سمجھنا چاہئے۔ ان مصارف کی تفصیل بیان کرنا نامناسب ہوگا مگر اس میں سے بحری و بری فوج کے مصارف پر ۲۰ کرور پونڈ صرف ہوئے ہیں۔ اور یہ رقوم ان مصارف سے علیحدہ ہیں۔ جو زمانہ امن کے لئے منظور کی گئی ہیں۔ ۳ کرور ۸۰ لاکھ پونڈ مصارف جنگ کے لئے برطانوی مقبوضات اور نوآبادیوں کو بطور قرض دئے گئے ہیں جس کے علاوہ بلجیم کو ایک کرور پونڈ اور سرویہ کو ۸ لاکھ پونڈ اس مد میں دئے گئے۔ ان حلیف سلطنتوں کو مزید قرضہ دینے کی بھی تجویز ہے۔ مالی سال رواں کے خاتمہ تک جنگ کو چھڑے ۲۴۰ روز ہو گئے ہیں۔ ۲۵ کرور پونڈ جس کی اب پارلیمنٹ سے منظوری طلب کی جاتی ہے۔ اس سے پیشتر آج تک اتنی بڑی رقم کی کبھی منظوری نہیں مانگی گئی۔ یہ رقم صرف ماہ جولائے کے دوسرے ہفتہ تک مکتفی ہوگی۔ محکمہ جنگ نے اندازہ لگایا تھا کہ ماہ اپریل کے شروع سے ۱۵ لاکھ پونڈ (۲ کرور روپیہ) روزانہ خرچ ہوگا۔ اور محکمہ بحری کا خرچ ۴ ۲ لاکھ پونڈ ہوگا۔ اس طرح مجموعی مصارف کی مقدار ۲۰ لاکھ پونڈ (۳ کرور روپیہ) روزانہ تک پہنچ جائے گی۔ گورنمنٹ نے آج تک پارلیمنٹ سے مصارف کے لئے اس قدر خطیر رقوم کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور اب بھی وہ اس کامل یقین کے ساتھ یہ مطالبہ پیش کرتی ہے۔ کہ ۷ ماہ کی جنگ کے بعد ممالک اور سلطنت برطانیہ نے اس قضیہ کو فاتحانہ انجام کو پہنچانے کا عزم بالجزم کر رکھا ہے۔ (چیرز) ہمارے سامنے جو واقعات پیش آ رہے ہیں اُن سے ہماری ہمت بلند ہونی چاہئے۔ اور ہمیں سبق حاصل کرنا چاہئے۔ بالخصوص بلجیم اور سرویا نے جس مردانگی کا ثبوت دیا ہے۔ اسے پیش رکھنا چاہئے ہماری حلیف سلطنتیں بھی نہایت جانبازی اور بے جگری سے مشترکہ دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں ہے کہ دشمن سے اُن کی پیش قدمی کی مزاحمت نہ ہو سکے گی (چیرز) رنگروٹو کی بھرتی میں ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ بہرحال قابل اطمینان ہے۔

۱۲ ارب روپیہ کی منظوری

امسٹرڈم۔ یکم مارچ۔ جرمنی کے بجٹ میں غیر معمولی اخراجات کے لئے ۵۰ کرور ۲۰ لاکھ پونڈ (۷ ارب ۳ کرور روپیہ) کی رقم مہیا کی گئی ہے۔ جنگی قرضوں کی ادائگی کے لئے کوئی رقم مہیا نہیں کی گئی۔

موسم بہار کے پہلے خاتمہ

لندن یکم مارچ۔ ٹائمز کے فوجی نامہ نگار کی رائے میں بکووینا سے دریائے نیمن تک جرمنوں کی ۲۰ لاکھ فوج مصروف پیکار ہے یہ امر غیر اغلب ہے کہ وہ قوی وجوہ کے بغیر اس موسم میں اس قدر عظیم فوج کو نقل و حرکت دینے کی کوشش کر رہے ہوں۔ نامہ نگار کا خیال ہے کہ وہ روسیوں کے آیندہ موسم بہار میں تقویت حاصل کر لینے سے پیشتر ان کا قلع قمع کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر ۲۰ لاکھ کی تعداد بقدر کافی نہیں ہے کہ روس پر کامیابی کیساتھ حملہ آور ہو سکے۔ کیونکہ اگر روسی فوجوں کی اس دانشمندی کے ساتھ رہبری کی جائے جو اب تک روسی جنرل سٹاف کی طرف سے عمل میں آتی رہی ہے۔ تو روسیوں کو اس سے زیادہ اور کسی قسم کا خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ نہیں کہ انہیں غنیم کے سامنے پسپا ہونا پڑے مگر جرمنی کو اس سے کسی قسم کا مستقل فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

دیکھئے اب کدھر حملہ ہوتا ہے

ٹائمز کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے اپنے نصف جیش مشرقی پروشیا سے واپس بلا لئے ہیں جس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب جرمن اس سپاہ کو کس مقام پر فراہم کرکے حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ پیٹروگراڈ میں عام رائے ہے کہ جرمن پھر وارسا کے محاذ پر نہایت شدت سے لڑائی جاری رہے گی اور اس کی نظیر پہلے موجود ہے جبکہ مشرقی پروشیا کا حملہ شروع ہونے کے ساتھ دریا ربزورا پر بھی نہایت شدید حملے کئے جا رہے تھے۔

حیرت انگیز انکشاف

لندن ۲۵ فروری۔ اخبار نیو یارک ٹریبون رقمطراز ہے۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے محکمہ خفیہ کے ایجی نے اس امر کی شہادت واشنگٹن کو روانہ کی ہے۔ کہ بائے جو واشنگٹن میں جرمنی کی طرف سے بحری ایجی مقرر ہوا ہے۔ اور نیو یارک میں کاونٹ برنسٹارف کا قائمقام ہے۔ وہ ریاستہائے متحدہ اور کینیڈا میں جرمنوں کی خفیہ انجمن کا سرگروہ ہے یہ شہادت جس میں جرمن سفارتخانہ کے متعدد اراکین ملوث ہیں نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اگرچہ ان میں سے کسی شخص کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا مگر خیال ہے کہ جب عوام کا جوش ٹھنڈا پڑ جائیگا اُس وقت وہ خود بخود چلے جائیں گے

ممنوعات جنگ کے متعلق امریکہ کی تازہ تجویز

واشنگٹن ۲۸ فروری۔ یہاں معتبر سند کی بنا پر روایت کی گئی ہے کہ ممنوعات جنگ کے متعلق امریکہ نے جو نوٹ پیش کیا ہے اُس میں لکھا ہے کہ (۱) غیر جانبدار ممالک کی طرف سے مشروط ممنوعات جنگ کی روانگی کے متعلق اس وقت جو قانون موجود ہے۔ اُس میں کسی قسم کا رد و بدل نہ کیا جائے مگر یہ مال غیر جنگجو آبادی کے استعمال کے لئے ہو (۲) تمام بہنے والی سرنگوں کو صاف کر دیا جائے۔ بجز ایسی سرنگوں کے جو ساحلی حفاظتوں اور بندرگاہوں کی حفاظت کر رہی ہوں (۳) سرنگوں کے اس قسم کے رقبہ میں غیر جانبدار جہازوں کی راہنمائی کے لئے رہنما مہیا کئے جائیں۔

دردانیال پر جنگ

لندن یکم مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دردانیال کی جنگی کارروائی میں شدید طوفان باد و باراں اور کہر آلود موسم کی وجہ سے پھر تاخیر واقع ہوئی ہے کیونکہ اس سے فاصلہ دراز کی گولہ باری اور ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال میں دقت پیش آتی ہے۔

اطالوی ڈاک پر ترکی ڈاکہ

روما ۲۔ مارچ ترکوں نے حدیدہ میں اطالوی جہازراں کمپنی کے ایک ایجنٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور اس سے وہ ڈاک چھین لی ہے جسے وہ اطالوی قونصل کے پاس لے جا رہا تھا۔ اس پر اطالوی گورنمنٹ نے باب عالی سے پر زور صدائے احتجاج بلند کی ہے۔

جرمنی کی فوج

لندن یکم مارچ۔ جرمن سپاہ کی تقسیم کے متعلق پیرس میں ایک سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مشرقی رزمگاہ میں آسٹریا کے ۲۰ جیشوں کے علاوہ جرمنی کے کل ۳۰ جیش ہیں اور مغربی رزمگاہ میں اُن کی کل فوج ۴۷ جیش ہے۔ یہ رپورٹ صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ جنرل ہنڈن برگ کی مشرقی فوج کو تقویت دینے کے لئے مغربی رزمگاہ سے کچھ فوج ہٹا لی گئی ہے۔ صرف ایک جیش ہٹا لیا گیا تھا مگر اس کی جگہ نئی فوج بھیجدی گئی ہے۔ جس سے چھ ہفتہ قبل کی نسبت اب کل فوج میں ایک رجمنٹ کا اضافہ ہو گیا ہے جنرل ہنڈنبرگ کے لئے حال میں چھ جیش کمک کے طور پر بھیجے گئے تھے جس میں سے دو جیش تو بالکل نئے تھے جو اس سے قبل کسی میدان میں جا کر نہیں لڑے۔ تین جیش پولینڈ کو واپس منگا لئے گئے اور ایک مغربی رزمگاہ سے لیا گیا فرانس کے محاذ پر جرمنوں کی طاقت میں ماہ دسمبر کے بعد سے کچھ فرق نہیں آیا۔

خفیہ تجاویز

وانشگٹن ۲۶ فروری۔ ریاستہائے متحدہ کی گورنمنٹ نے برطانیہ اور جرمنی کے روبرو غیر سرکاری طور پر یہ تجویز پیش کی ہے کہ غیر مصافی آبادی کے سامان خورد و نوش اور تجارتی جہازوں پر آبدوز کشتیوں کے حملوں کے متعلق باہم قرارداد کرلی جائے۔ مگر اس کارروائی کے متعلق نہایت رازداری عمل میں لائی جارہی ہے۔ اور حکام اس معاملہ کے متعلق گفتگو کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

جرمنوں کی نقل و حرکت

لندن ۲۷ فروری۔ ہالینڈ کے اخبارات بیان کرتے ہیں کہ جرمنی کی فوجیں مغرب کی طرف ایک بڑے پیمانہ پر نقل و حرکت کررہی ہیں۔ ان فوجوں میں مشرقی سرحد کی بہت سی فوجیں شامل ہیں۔ بلجیم کے جرمنوں کا یہ خیال ہے کہ مارشل وان ہنڈ برگ مغربی کمان لیں گے۔

ایک فرانسیسی جہاز کی غرقابی

لندن ۲۶ فروری۔ فرانسیسی تباہ کن جہاز ڈیگ ایک آبدوزی ماین سے ٹکرا کر غرق ہوگیا۔

سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ ڈیگ سامان رسد کو ایک جہاز کے ساتھ مانٹی نگرو کی طرف جارہا تھا۔ جبکہ انٹی واری کی گودی میں ایک آبدوزی سرنگ سے ٹکرایا۔ اور غرق ہوگیا۔ ڈیگ کے ۳۸ آدمیوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ لیکن اول الذکر جہاز صحیح سلامت ہے۔

جرمن نوآبادی کی ناکہ بندی

لندن ۲۷ فروری۔ لندن گزٹ نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ نے ۲۸ فروری سے مشرقی جرمن افریقہ کے ساحل کی ناکہ بندی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

چار امریکن اسٹیمروں کے متعلق تحقیقات

لندن ۲۷ فروری نیویارک۔ اضلاع متحدہ کی گرانڈ فیڈرل جیوری نے چار اسٹیمروں کے متعلق تحقیقات شروع کی ہے کیونکہ انہوں نے جرمنی کے جنگی جہازوں کو اوائل جنگ میں کچھ سامان بہم پہنچا کر غیر جانبداری کو توڑ دیا تھا۔

سویڈن کا ایک نقصان رسیدہ اسٹیمر

لندن ۲۷ فروری۔ یوٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ سویڈن کا اسٹیمر "سوارتن" یہاں پہنچ گیا ہے۔ جہاز کے مخروطی مقدم حصہ میں دائیں جانب ایک سوراخ ہوگیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ بحری سرنگ سے ٹکرایا ہے یا کسی کے پرت اسے تارپیڈو لگا ہے۔

جنوب مغربی افریقہ میں جنگ

لندن ۲۴ فروری۔ جنوبی افریقہ کی برطانوی سپاہ نے پیشقدمی کرنے کے بعد گیروب پر قبضہ کرلیا جہاں زمین دوز آب رسانی کا نہایت عمدہ انتظام موجود ہے۔

اسلحہ تیار کرنے کے لئے تانبہ کے سکے

روم ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے ایجنٹ یہاں وارد ہوئے ہیں اور گولیاں وغیرہ تیار کرنے کے لئے نکل کے تانبہ کے سکے بمقدار کثیر اپنے ملک کو روانہ کررہے ہیں۔

امریکہ کے جرمنوں کی طرف سے قرض فراہم کرنے کی کوشش

لندن ۲۵ فروری۔ ڈیلی ٹیلی گراف کا نامہ نگار نیویارک سے لکھتا ہے کہ برلن کے جرمن ساہوکار امریکہ کے متمول جرمنوں سے اپنی گورنمنٹ کے لئے ایک کرور پونڈ فراہم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ خیال ہے کہ غالباً ضرورت سے زیادہ درخواستیں موصول ہوں گی (رسول کا خاص تار)

کرنل مارٹز کا حشر

لندن ۲۷ فروری کیپ ٹاؤن کا تار مظہر ہے کہ جرنل بوتھ نے مارٹز کو قید کرکے ونڈہوک (جنوبی افریقہ) میں بھیج دیا ہے۔

طلعت بے پر قاتلانہ حملہ

صوفیہ ۲۸ فروری۔ قسطنطنیہ کی پرائیویٹ اطلاعات سے طلعت بے پر قاتلانہ حملہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگرچہ وزیر موصوف بال بال بچ گئے۔ مگر ان کے اردلی کا ایک پولیس میں ہلاک ہوگیا۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کے مکان سے ایک اور شخص گرفتار کیا گیا ہے۔ جس پر شبہ تھا کہ وہ طلعت بے کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

بحیرہ روم میں جرمن آبدوز کشتیاں

لندن ۲۶ فروری معلوم ہوا ہے کہ دردانیال کی گولہ باری کا بلقان میں اچھا اثر پڑا ہے خیال ہے کہ مسٹر اسکوئتھ مصارف جنگ کی منظوری کے متعلق پارلیمنٹ میں تحریک کرتے ہوئے پیرس کے روزانہ اخبار کا یہی اعلان کرینگے کہ اتحادی سلطنتیں آبدوز کشتیوں کے مقابلہ میں اختیار کررہی ہیں۔

اخبار "ٹرنبیون" کا نامہ نگار رپورٹ ہے (جوایشیا کی نامہ نگاری) لکھتا ہے کہ جرمن تین آبدوز کشتیاں خشکی کی راہ سے بحیرہ روم میں پہنچی ہیں اور بلا تمیز و تفریق ہر سلطنت کے جہازوں پر حملہ آور ہوں۔

جنگ کی خبریں براہ دہلی

دہلی ۲۸ فروری۔ ہزایکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا حسب ذیل مراسلہ لندن سے موصول ہوا ہے:

وارسا کے شمال میں جرمنوں کی جارحانہ کارروائی کسی قدر ترقی کررہی ہے۔ روسی کوونو کے قریب اپنے میمنہ کو مغرب کی طرف پیشقدمی کررہے ہیں مگر اس کے جنوب میں جرمن بظاہر روسیوں کی اصل واقعی ناکن کی طرف پیشقدمی کررہے ہیں اور ایک مقام پر تو وہ دریائے نیمن کے مغربی کنارے پہنچ گئے ہیں اور ان کی کچھ فوج دریا کو بھی عبور کرگئی ہے۔ اور وہاں لڑائی جاری ہے۔ جرمن باٹریاں قلعہ اوسویز سے مصروف پیکار ہیں اور جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ پرزاسنیز جہاں چند دنوں شدید جنگ ہوتی رہی ہے۔ اس پر جرمنوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ دریائے وسچولا کے جنوب میں انہیں چنداں کامیابی نہیں ہوئی اور روسیوں نے ان کے ایک حملے کو پسپا کرکے خندقوں کی دو لائنوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ مشرقی گلیشیہ میں روسی آسٹروی حملوں کو پسپا کررہے ہیں۔ آسٹری جناحی حرکت کرکے روسی میسرہ کو محاصرہ میں لینے کی کوشش کررہے ہیں۔ کوہ کارپتھین میں شدید برفباری کی وجہ سے فوجی کارروائیوں کا سلسلہ فی الحال بند ہے۔

جرمنوں کی شدید جارحانہ کارروائی

دہلی یکم مارچ۔ صاحب وزیر ہند کے ذیل کا مزید تار موصول ہوا ہے:

دریائے نیمن اور نیریو کی جنگی کارروائیاں نہایت عظیم لڑائی کی صورت اختیار کررہی ہے جرمن رسالہ جو گراڈنو سے ۱۰۰ میل شمال کی طرف دریائے نیمن کے مشرقی کنارے پر پہنچ گیا تھا اسے روسیوں نے پھر مغربی کنارے کی طرف بھگا دیا ہے۔ اور اسی کنارے پر قلعہ بند کوونو کے شمال کی طرف جنگ وسیع محاذ پر جاری ہے۔ اوسوویز کے قلعہ پر حملہ کرنے کے لئے جرمن بڑی محاصرہ کرنے والی توپیں لائے ہیں۔ اور گولہ باری شروع ہوگئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روسی فوجوں کو چیر کر اوسوویز اور وارسا کے سلسلہ ریلوے کو منقطع کرنا چاہتے ہیں پروشیا کی سرحد سے اس طرف پیدل سڑک اور ریلوے لائن کا اچھا سلسلہ موجود ہے۔ مگر راستہ میں بہت سی دلدلیں اور جنگل پڑتے ہیں۔

جرمن نہایت ہوشیاری اور تندہی کے ساتھ جارحانہ کارروائی کررہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کے منصوبہ بہت بڑے ہیں تاکہ وہ نہایت پھرتی اور چالاکی کے ساتھ جارحانہ کارروائی سرانجام دے سکیں۔ مگر روسی انہیں ابھی سے کئی مقامات پر پسپا کررہے ہیں دریائے بوبرا اور ایڑوانو کے درمیان جرمنوں کا ایک نہایت تند حملہ پسپا کیا گیا جس میں جرمنوں نے شدید نقصان اٹھایا۔ کل جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کو اس علاقہ میں اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے اور انہوں نے جرمنوں کو ۱۰ میل کے محاذ پر پسپا ہونے پر مجبور کیا ہے۔ اور ان دیہات پر حملہ آور ہورہے ہیں جو ابھی تک جرمنوں کے قبضہ میں ہیں۔ مشرقی گلیشیہ میں بھی روس نے آسٹروی پیشقدمی کو روک دیا ہے۔

ایک فرانسیسی تباہ کن کشتی تباہ ہوگئی

لندن ۲۶ فروری۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دردانیال کے مدخل کو سرنگیں اٹھانے کی غرض سے صاف کیا جارہا ہے۔ فرانسیسی تباہ کن کشتی بنام "ڈیگ" ایک آسٹروی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہوگئی ہے۔

ہالینڈ کی حفاظتی تدابیر

ایمسٹرڈم ۲۶ فروری۔ سٹیٹ کونسل جدید مسودات پر غور کررہی ہے جن کا مدعا ہالینڈ کی فوجی طاقت کو تقویت دینا ہے۔ سنہ ۱۹۱۶ء کے رنگروٹوں کو معمولی وقت سے پہلے طلب کرنے کے فیصلہ نے کچھ بےچینی پیدا کی ہے۔ مگر اخبارات دکھلاتے ہیں کہ یہ تدابیر ملک کی ناطرفداری کو تمام اوقات میں محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

ترک صحرائے سینا میں

قاہرہ ۲۸ فروری۔ سرکاری طور پر اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ مشرق کی سمت فوجی گرداوری اور آلۂ پرواز کی گرداوری سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ایک مختصر ترکی فوج ہنوز النخل میں موجود ہے۔ اور جمال پاشا کا بقیہ لشکر النجہ اور بیرسبع پر مقیم ہے۔ جمال پاشا اور بہت سے جرمن افسر قسطنطنیہ واپس چلے گئے ہیں۔

خلق عظیم کا اثر

ہے روایت یہ احادیث میں نشتر جب گر — کوچ جب کر گئے دنیا سے حضور انور
ہو گیا مشرق و مغرب میں بپا اک ماتم — جن و انس و ملک و حور تھے سب خاک بسر
اونٹ تھا ایک کہ تھا ناقۂ غضبا مشہور — تھا وہ مخصوص پئے شافع روز محشر
گوش زد جب ہوئی اس کی خبر درد و الم — سر پٹکنے سے فراغت نہ تھی اس کو دم بھر
ترک کی آب و غذا ہو گیا لاغر بالکل — سب نے دی سیدۂ پاک کو یہ جا کے خبر
جب سے بابا کا اٹھا آپ کے سایہ بی بی — ہے خور و نوش اسی دن سے یہ حضرت کا شتر

سن کے یہ مضطرب الحال ہوئیں آپ بہت — جان گسل پھر ہوا اندوہ کہا "ہائے پدر"
بولیں یاد آتا ہے حلم و کرم و جود و سخا — ہے عدالت کا بہائم کے بھی سکہ ڈلپر
اونٹ کے رونے کا معلوم نہیں تم کو سبب — اس شہنشاہ کو روئے نہ بتاؤ کیونکر
جس کے اک رحم کا ادنیٰ سا کرشمہ یہ ہے — جس کے انصاف کا مخلوق خدا پر ہے اثر
"کبھی حج ناقہ غضبا پہ کئے تھے لیکن — تازیانہ نہ کبھی اس کے لگایا بر سر"
یہی باعث تھا کہ سختی کسی سیاست بھی کی — خلق کے مارے ہوئے ملتے تھے پھر بھی اکثر

"۔۔۔۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ والوں کے کلام میں زبردست اثر

دم بھر میں اٹھتی جوانی کا مردانہ زور دکھانے والی

مقناطیسی فقیرانی انگشتری

دنیا میں سب سے پہلی اور آخری ایجاد سے لوگو اب دوا فروشوں کے زمین و آسمان جیسی تعریف والے اشتہاروں کے دہوکے سے بچو! آہ بیدردوں کے ہاتھ پبلک کو لٹتے دیکھکر ہم نے یہ تحفہ انگشتری جس کو ہمارے بزرگوں نے ان تھک کوششوں کے بعد ایک خدا رسیدہ بزرگ کے امر سے تیار کیا جو کہ قریباً تین قرنوں سے ان بزرگوں کے سینہ فیض گنجینہ سے ہمارے تک پہنچا۔ دوستو اب وہ دن آ گئے کہ دنیا بھر میں کوئی فرد بشر نامرد نہیں۔ بیکار اے اس تحریر کے پڑھنے والو اگر دنیا بھر کے حکیموں اور ڈاکٹروں کے دار الشفاؤں کی خاک چھاننے کے بعد بھی آپ ابھی تک ہیجڑوں کی طرح اپنے معشوقوں کو شربت وصل پلانے سے عاجز و بیکار ہو چکے ہو۔ تو آؤ اب سادات کے فیض بھرے گھرانے سے فیض حاصل کیجئے۔ پھر دیکھئے کہ اللہ والوں کے کلام میں سچی اثر باقی ہے یا نہیں ہماری انگشتری کو ہاتھ میں پہنکر کسی عورت یا معشوقہ مرجبیں کے پاس چلے جائیے۔ اور دیکھئے کہ مردمی کا کمال مرتبہ اور عصمت کہن دو منزل نہ ہو جائے تو دگنی قیمت واپس۔ غرض بھر میں برسوں کی نامردی ہیجڑا پن اور کثرت احتلام کو قلع قمع کر دینے والا زبردست عمل

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جس کا چکنا کاغذ۔ خوشخط اور سند لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورے پتہ لکھ بھیجئے بے واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہنچے گی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

اور جیسا فقیرانہ تحفہ ہے اس انگشتری کا ایجاد ہونا کیا تھا کہ اشتہاری طبیبوں کو جان کے لالے پڑ گئے آزمایش شرط ہے۔ فقیروں کے لنگر میں دہوکہ نہیں۔ عوام سے ہدیہ صرف دو روپے (۲) امرا سے بطور نذر (۵)

پتہ خواجگان منزل لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حور کے آنسو

اللہ اللہ! حسن بھی ایک ایسی غضب کی ڈھال ہے کہ آن واحد میں چلتے پھرتے جوان کا دل چھین لیتا۔ حسینوں کا کمال ہے سینکڑوں دل حسینوں کی نگاہ ناز کے کشتے ترچھی ترچھی نظروں کے شکاری بھولی بھالی صورتوں پر لٹو کوئے یار میں اونہ لگا رہے ہیں۔

اس کا اصلی راز

صرف ہماری اکسیر اعظم "روح حسینان" کی ایجاد ہے۔ اس کی شہرہ آفاق خوبیوں نے چار دانگ عالم میں دہوم مچا دی۔ کہ کالجوں اور اسکولوں کے سیاہ رنگ بگڑے ہوئے چہروں کے طلبا "روح حسینان" کو استعمال کر کے نازنینوں میں اپنے حسن کا دم مارنے لگے۔

"روح حسینان" کیا ہے؟

یہ تیر بہدف مجرب المجرب دوائی تال برش بوٹی کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے۔ یہ بوٹی کشمیر کے چشمہ زار مقامات پر بڑی قلت سے دستیاب ہوتی ہے۔ اس بوٹی کی شناخت یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی لمبی پتیاں اس قدر چکیلی اور خوشبودار ہوتی ہیں کہ ایک ایک میل تک اس کی بھینی بھینی خوشبو سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی نے عنبر کی ڈبیہ گرا دی ہے۔ ہرن اس کی مستانہ بو پر فریفتوں اور عاشق ہوتا ہے اس کے افعال و خواص سے ہمارے پیر و مرشد حضرت بابا سید رحمۃ اللہ شاہ صاحب سنیاسی نے جو کہ فن سنیاس میں ید طولیٰ رکھتے اور ممتاز عالم تھے، ہم کو آگاہ کیا۔ اور فرمایا کہ علی وجہ الارض یہ ایک ہی نسخہ ہے جو مرد اور عورت کے رگ و ریشہ میں اثر کر جاتا ہے۔ عورت اگر ایام حمل میں اس کے جوہر کا استعمال رکھے تو اولاد میں توانائی اور خوبصورتی کا اثر دیکھے حمل کی تمام تکالیف کی نجات پا سکتا ہے نازک مزاج لیڈیاں اور خاتونیں اپنے بدن میں فولادی طاقت پاویں۔ "روح حسینان" کا چند روزہ استعمال ساٹھ سالہ عورت کو سولہ سالہ نازنین گلفام بنا دیتا ہے جس سے کئی اور پیرانہ سالی کہ حسن نصیب ہو چہرہ کو بدنما داغ، دانے کیل اور چھائیاں ہم بھر میں دور ہو جائیں سورج کی کرنوں کی طرح چمکنے لگتا ہے اور جلد ایسی نرم و نازک اور اس قدر چمکیلی اور ملائم کر دیتا ہے کہ ایسی شوخی شرماتی شکی مزاج حضرات رنگیلے سب کی رنگیلی قدرتوں کا نمونہ دیکھیں۔ اصلی قیمت ۱۰ روپیہ۔

نوٹ: یہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ

صاحبزادہ صاحب حمید شاہ حویلی مصران اکبری دروازہ لاہور

کتاب مفت تیار ہے

جو انسان اپنی زندگی تندرستی و آرام سے بسر کرنا چاہتا ہے۔ اگر یہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جان کر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف ہو ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل، مرہٹی، تیلگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیان

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کر کے اُن کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا طلا واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳- اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے دہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی۔ فی البم ۸ (آٹھ آنے)

محصولڈاک سات خرچ وی۔ پی ایک آنہ

اوپر کی چار اشیا کے ملنے کا پتہ

ویدشاستری شنکر جام نگر دکاٹھیاواڑ

ایجنٹ

بچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جس کو الفت ہو گی اُسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرمہ کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اُس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی۔ لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں۔ والسلام

نیازمند مالک اخبار "مدینہ" بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور و استرخان سیاہ ... ... ہر رنگ سبز کاہی۔ خاکی۔ ہر سائز ... ہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ عسکریہ" استنبول و فبریقہ نیشنل، تحبشین، قاہرہ بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے اور یہاں آنے کی اُمید نہیں۔ اس لئے انہیں بہت جلد تبرکاً ہی خرید ئے آرڈر آج ہی بھیجیں۔

ایس۔ ایف حسینی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

اگر چند احباب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خرید فرما دیں تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچ سے پیش کرتے رہیں گے۔

لیپ ملذذ- فاعل و مفعول ہر دو بیہوش ہو جاویں فی درجن ہر ۔ **ممسک حیض** و **جذبہ اندام نہانی** جبکہ بالکل اعضا تنگی و سستی، استعمال نیوں رفع ہوتا درجن ۶ر **طلا** جو سوئی رگیں درست کر کے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی عہ **عرق النسا** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندر پیٹ کے گئی درد رفع ہوا فی ہولی ۴ر **عطر ملذذ شاہی** جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہان اُس کی رہے شیشی کلان عہ، خورد ۱۲ر **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ر **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہوجے شیشی کلان ۱۲ر شیشی خورد ۸ر **روغن گنج سر** شیشی کلان ۸ر خورد ۶ر **روغن خنازیر** شیشی کلان ۸ر خورد ۶ر **کراماتی ڈبی** اگر معدہ پر لگاویں قے، ناف پر لگانے سے اسہال، پیر پر لگاویں ادرار، پیشاب و حیض بندشدہ سالہال جاری کرے ڈبی ۸ر **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۶ر **روغن غرق النسا** جسکی مالش سے مالش صحت ہوتی ہے شیشی

احقر العباد چودھری پرشاد بلگرامی عطار چال شہر لکھنؤ محلہ برانا مکان ۱۱۴

طاعون

مفت انعام ہزاروں کا

معلوم ہوتا ہے کہ بعض خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

جو باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکما یونان و ڈاکٹر صاحبو منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود سی ہوتی ہے۔

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اسم با مسمیٰ ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تا کہ وہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکما و علما کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن صہ، ایک درجن لعہ۹ر

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب کورنٹ ریویو اخبارات لاہور ۔ ۔ ۔ ہیں: جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی قادری (پٹنہ) قریباً چار صد مریضان طاعون بفضل خدا میرے ہاتھوں آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی حلفیہ اور بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ ۴۰ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال دوا سے فوت ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھالی اور دوسرے نے صحت ہونے پر شراب پی لی۔ ۔ ۔

اور **مساۃ گلابو**۔ دریاپور بعد بدتریں یوم صحت حاصل ہوئی

منشی قلندر حسین ہوش آر کے اینڈ ایم او۔ کیمپ سکونہ بنگلور آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

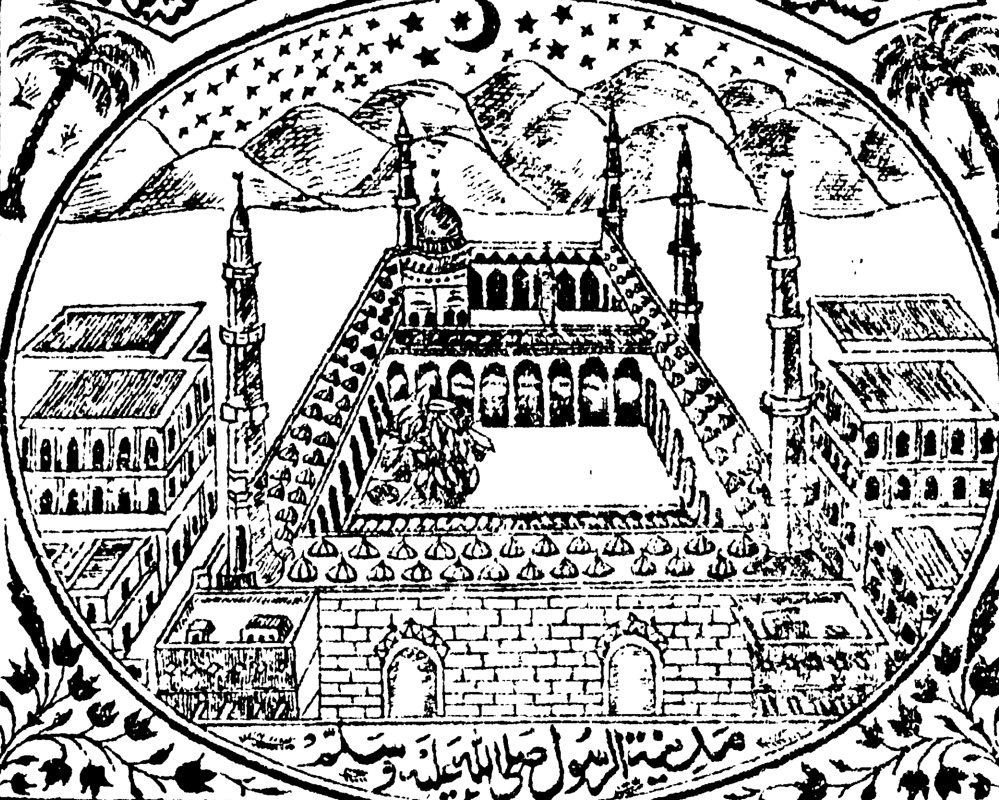
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد شبیر حسن پرنٹر و منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

محمد مجید حسن بجنوری مالک

مسلمانوں کا قومی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

العدل

زیر نگرانی ...



مدینہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

(مدینہ فی پرچہ ایک آنہ)

حوادث و اخبار

عزم دہلی

ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال ہفتہ آیندہ میں دہلی تشریف لائینگی اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے ہاں فروکش ہونگی۔

گیہوں کی برآمد

محکمہ شمار و اعداد کے نقشوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے پہلے چھ مہینوں میں یعنی اگست سے جنوری ۱۹۱۵ء تک برٹش انڈیا سے غیر ممالک کو سمندر کی راہ سے ۶۹۰۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ گیہوں روانہ کئے گئے۔ ان کے مقابلہ میں ماہ اگست ۱۹۱۳ء سے جنوری ۱۹۱۴ء تک ۸۲۲۵۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ گیہوں باہر گئے تھے اور ۱۹۱۲-۱۳ء کے اسی عرصہ میں ۱۶۵۲۴۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ اور ۱۹۱۱-۱۲ء کے اسی عرصہ میں ۱۰۵۱۶۰۰۰ ہنڈریڈ ویٹ روانہ کئے گئے تھے۔ (ہنڈریڈ ویٹ = ایک من ۱۵ سیر)

کورٹ مارشل کی سزا

مفصلہ فوج کے سپاہی چیت سنگھ متعلق ۲۰ ڈی سی او ڈپن کو جو ۲۸ دسمبر کو فیروزپور سے بھاگ گیا تھا اور دو روز بعد مدھوٹ میں گرفتار کیا گیا جنرل کورٹ مارشل کی تحقیقات کے بعد ۵ سال حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ملی۔ اور برگیڈیر جنرل نے اس کی تصدیق کی۔

۲۰۰۰ روپیہ کے چک کا سرقہ

کلکتہ کے محکمہ سول وٹرنری کے دفتر سے جو گورنمنٹ بنگال کی سکرٹریٹ کی عمارت میں واقع ہے کوئی نامعلوم شخص ۲۰۰۰ کا چک چرا کر لے گیا۔ یہ شخص تعطیل کے روز خود کو کلرک ظاہر کر کے اندر گھس گیا۔ اور آہنی بکس کو توڑ کر اس میں سے ۲۰۰۰ روپیہ کا چک اڑا لے گیا۔ آخر جب بنگال بنک سے چک کا روپیہ لے کر بھی غائب ہو گیا۔ تو اس دھوکہ کا حال کھلا

یورپین کی رہائی

سی ڈبلیو ولنگٹن نامی ایک یورپین جسے برہما کی چیف کورٹ سے ڈاکہ کے جرم میں ۹ جنوری ۱۹۱۴ء کو دس سال حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔ لفٹنٹ گورنر برہما نے باختیار زیر دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری اس کی باقی سزا کو معاف فرما کر رہا کر دیا گیا ہے

کلکتہ کی مجوزہ دیوانی عدالت

خاص شہر کلکتہ کے لئے دیوانی عدالت قائم کرنے کی جو تجویز در پیش ہے۔ یوروپین ایسوسی ایشن نے اس کی مخالفت کی ہے۔

مسروقہ مال لینے کی سزا

کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کرکی (پونا) نے پونا کے ایک ہندو پلیڈر اور ایک قانونی طالب علم کو ایک سرقہ کے مجرم سے مال مسروقہ خریدنے کی پاداش میں چار چار ماہ قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ مگر اپیل پر ڈسٹرکٹ جج پونا نے اول الذکر کو الزام سے بری کر دیا۔ اور آخر الذکر کی سزا بحال رکھی۔

روز روشن میں ڈاکہ

کلائیو سٹریٹ کلکتہ میں منگل کے روز دن دہاڑے چند نوجوانوں نے ایک مارواڑی ساہوکار سے ۲ ہزار روپیہ کے نوٹوں کا بنڈل چھین لیا۔ اور ساہوکار مذکور کو تمنچہ سے ہلاک کر دینے کی دھمکی دی کر ٹیکسی گاڑی میں بیٹھ کر غائب ہو گئے۔

ہیڈ ماسٹر کا قتل

دو نوجوان جو کیلا (بنگال) کے ہیڈ ماسٹر کے قتل کے متعلق گرفتار کئے گئے تھے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوئے ہیں۔ مجروح نوکر جو ہسپتال میں بھیجا گیا تھا مر گیا ہے۔

دہلی کلب کا مقدمہ بم

پیر کے روز مسٹر ویکنوں (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی) کی عدالت میں گوکل چند کا مقدمہ پیش ہوا۔ ملزم کی طرف سے مزید تحریری بیان پیش کیا گیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ یہ مقدمہ محض بنایا گیا ہے۔ اور میں انسپکٹر عبد العزیز متعلقہ پنجاب سی آئی ڈی کی غلط فہمی کا شکار ہوا ہوں۔ ملزم نے بیان کیا کہ میں ۱۱ فروری کو دہلی میں موجود تھا اور اسی روز ایک رات سے فراغت پا کر شاہدرہ سے واپس آیا تھا۔ میں کئی آدمیوں سے ملا جن میں رنگ بہاری بھی تھا۔ میں اپنا اوور کوٹ شنکر کی دکان پر اس لئے رکھ گیا تھا۔ کہ مجھے کسی قدر فاصلہ تک پیدل جانا تھا۔ اور اس روز گرمی بھی تھی۔ غروب آفتاب کے قریب میں سیکرٹریٹ کی عمارت کے پاس تھا۔ اور جس وقت ریلوے اسٹیشن پر پہنچا۔ اس وقت سونی پت کی گاڑی نکل گئی تھی۔ اس وقت مجھے بھوک لگ رہی تھی اور کھانا کھانے کے بعد تانگہ میں بیٹھ کر اسٹیشن پر چلا گیا اور راستہ میں اپنا کوٹ بھی لیتا گیا۔ اسی رات کو ۴ بجے کے قریب میں آتشبازوں کی تلاش لی گئی۔ اور مقامی پولیس کے سخت دباؤ اور میرے دشمنوں کی ترغیب سے مجبور ہو کر آتشبازوں اور دوسرے آدمیوں نے شہادت دی۔ ملزم نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے مسٹر ہیلڈ کو میرا سخت مخالف بنا دیا ہے۔ اور میں ہمیشہ سازشوں کے خلاف پولیس کو مدد دیتا رہا ہوں۔ اور مجھے کبھی اس بات کا خیال تک بھی نہ آیا تھا۔ کہ جس روز مقدمہ سازش دہلی کے بارہ میں چیف کورٹ کے احکام صادر ہو گئے۔ اسی روز اس جماعت کے اراکین دہلی کلب میں بم پھینکیں گے۔ اور پولیس کو غلط راستہ پر ڈال کر مجھے جسے وہ اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ گرفتار کرانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد مسٹر ہیلڈ کی شہادت ہوئی۔ اور ابھی جرح ختم نہ ہونے پائی تھی کہ عدالت برخاست ہو گئی۔

مراد آباد میں ہاؤس ٹیکس

مراد آباد ۸ مارچ۔ یہاں ہفتہ اور اتوار کے روز محلہ مقبرہ اور اصالت پورہ میں جلسے منعقد ہوئے جن میں اس مضمون کے رزولیوشن پاس کئے گئے کہ (۱) جدید ہاؤس ٹیکس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے۔ (۲) شرح چنگی میں اضافہ کرنے اور بالخصوص غلیات کی چنگی بڑھانے کی درخواست کی جائے۔ (۳) گورنمنٹ اور متمول طبقہ سے درخواست کی جائے کہ اس قحط سالی کے زمانہ میں مستحق اور نادار اشخاص کو مدد دینے کا انتظام کریں۔

گیہوں کی کانفرنس

گیہوں کی گرانی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سرکاری کانفرنس کا اجلاس ہفتہ کے روز دہلی میں بصدارت آنریبل مسٹر کلارک منعقد ہوا۔

ہنگامہ سنگاپور

کلکتہ سے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ جہاز اویوانا کے ملاحوں سے پانچ آدمی سنگاپور کے ہنگامہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے اسباب میں تین ریوالور بھی پائے گئے۔ پانچوں آدمی حوالات میں رکھے گئے ہیں۔ اور اس بات کا انتظار کیا جا رہا ہے کہ ان کی روانگی کا وارنٹ سنگاپور سے آجائے تو وہ لوگ وہاں بھیجدئے جائیں۔

نئے ایڈووکیٹ

اودھ کے جوڈیشل کمشنر نے پنڈت گوکرن ناتھ۔ بابو رام چندر، مرزا سمیع اللہ بیگ اور سید وزیر حسن صاحب کو جو ہائی کورٹ کے وکیل ہیں اپنی عدالت کے ایڈووکیٹ ہونے کے لئے مدعو کیا ہے

مسٹر سنہا کی علمی فیاضی

مسٹر ایس سنہا اڈیٹر ہندوستان ریویو نے اپنی چالیس ہزار انگریزی کتابیں پبلک استعمال کے لئے عنایت کی ہیں۔ ان کی یہ علمی فیاضی صوبہ بہار میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔

اس وقت تک حیجاب کا علاج سوائے ٹیکہ کے اور کوئی جاری نہیں ہوا اگر ہومیوپیتھک دوائی ویریولائیم دو سو کی ایک خوراک کھانے سے چیچک نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر رائے مکرجی نے لکھا ہے وہ گینا منیم دوائی سے چیچک کو بڑا فائدہ ہوتا ہے

مصر میں برطانوی کمانڈر انچیف پر حملہ

رائٹر روم ۱۵ فروری۔ ایتھنز سے اخبار "کوریر ڈیلا سیرا" کے پاس تار آیا ہے۔ کہ سر جان میکسول کمانڈر انچیف مصر کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی جب کہ وہ گاڑی میں سوار جا رہے تھے۔ ریوالور کے پانچ فیر کئے گئے مگر سر جان میکسویل صاف بچ گئے لیکن ان کا خاص ایڈیکانگ جو گاڑی میں ساتھ تھا مارا گیا حملہ کرنے والا ایک سوڈانی تھا جو گرفتار کر لیا گیا۔ (بمبئی کرانیکل ۱۰ مارچ) (۵)

شکست معاہدہ

بقول اخبار طنین نے ترکی گورنمنٹ نے فرانسیسی ریلوے کمپنی کے معاہدہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔

جہازوں کی گمشدگی

جرمنی کی سرکاری خبروں میں ایک یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے کہ اخبار طان اطلاع دیتا ہے کہ ۱۲ انگریزی اور فرانسیسی جہاز جنکا مجموعی وزن ۶۸۰۰۰ ٹن ہے اس وقت لاپتہ ہیں۔ اور غالباً انہیں کسی جرمن کروزر نے غرق کر دیا۔ (ٹائمز ۲ فروری) (۵)

مانٹی نگرو اور البانیا

مانٹی نگرو میں عام رائے اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ کو فوری کارروائی کر کے البانیا میں مانٹی نگرو کیلئے

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اخبار
مدینہ
بجنور

دردانیال

آج کل دردانیال پر اتحادی بیڑہ نہایت زور شور سے گولہ باری کر رہا ہے۔ تار کی خبروں کا بیان ہے کہ اس وقت اتحادیوں کے دس جہاز دردانیال پر مصروف گولہ باری ہیں۔ انہیں خبروں میں کبھی کبھی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کہر کی زیادتی کے باعث بالفعل دردانیال کی گولہ باری ملتوی کر دی گئی ہے۔

تقریباً دو ہفتے سے دردانیال پر اتحادی بیڑہ گولہ باری کر رہا ہے۔ برقی خبریں مظہر ہیں کہ اس متواتر گولہ باری سے دردانیال کے کئی قلعوں کو منہدم کر دیا گیا ہے۔ چالیس توپ سے زیادہ اتحادی گولہ باری سے بیکار ہو گئی ہیں، دردانیال میں جو سرنگیں پھیلی ہوئی ہیں اُن کے صاف کرنے کا کام جاری ہے اور اندرونی قلعوں کو بھی گولہ باری سے نقصان پہنچایا گیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم دردانیال کی حالت کا نقشہ پیش کریں۔ یہ بتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ انگلستان کو اس گولہ باری سے کیا فوائد حاصل ہونیوالے ہیں۔ اور گولہ باری سے اس کی کیا غرض ہے۔ اگرچہ اس وقت تک اس امر پر کوئی قابل بحث نظر سے نہیں گذری لیکن جس قدر برطانیہ کے مدبر اعلیٰ کا بیان ہے وہ غالباً اس امر پر ایک اچھی خاصی روشنی ڈالتا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے دیوان عام میں بیان کیا ہے کہ:

> دردانیال میں جو جرأت آموز کارنامہ انجام دیا جا رہا ہے۔ اُس پر پوری طرح اور احتیاط سے غور کر لیا گیا تھا۔ اور اُس سے جو اغراض پیش نظر ہیں وہ صریحاً سیاسی، جنگی اور اقتصادی ہیں۔

وزیر موصوف کا بیان نہایت مجمل ہے لیکن اخبار "یونائیٹڈ سروس گزٹ" نے اس کے متعلق اپنا جو خیال ظاہر کیا ہے وہ غالباً وزیر موصوف کے خیالات کی ایک حد تک تشریح کر رہا ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور ۲۸ جنوری کی اشاعت میں لکھتا ہے

> برطانیہ اور فرانس کے متحدہ بیڑے کا دردانیال میں مشغول رہنا بے سود نہیں۔ کیونکہ ان جہازوں کے خوف سے گورنمنٹ ترکی کو قسطنطنیہ کے گرد و نواح میں بہت سی سپاہ رکھنی پڑتی ہے اور باوجودیکہ میدان جنگ میں ترکی افواج کو کمک کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر اس خطرہ کو مد نظر رکھ کر قسطنطنیہ یا اس کے قرب و جوار سے گورنمنٹ عثمانیہ فوج نہیں بھیج سکتی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ترک کوہ قاف یا شام میں کوئی زیادہ فوجی دباؤ نہیں ڈال سکتے جس کا تہدید آمیز اثر مصر پر پڑنا ممکن ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اتحادی کس طرح اپنی بحری طاقت کا سارا دباؤ اس جگہ پر ڈال رہے ہیں بحیثیت مجموعی اتحادیوں کی بحری طاقت ترکوں کے لئے توقع سے زیادہ مضر ثابت ہو رہی ہے۔

اخبار مذکور کے خیال میں دردانیال کی گولہ باری سے اتحادیوں کو دو قسم کے مقصد پیش نظر ہیں۔ اول تو یہ کہ دردانیال کے قلعوں کو مسمار کر کے اُن کی طاقت کو کم کرنا اور آبنائے کو سرنگوں سے پاک کر کے تجارت کے لئے کھولنا۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ ترکی فوج کو قفقاز اور شام میں جارحانہ کارروائی کرنے سے روکا جائے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے جو تدابیر دردانیال پر گولہ باری کرنے سے سوچی ہیں وہ زیادہ تر تجارتی آمد و رفت کے لئے آبنائے کو کھولنا ہے۔ تاکہ روس وغیرہ کو ہر قسم کی مدد پہنچ سکے اور لینے کے ضمن میں یہ بھی ممکن ہے کہ اس تدبیر سے ٹرکی کی مصروفیت کو دوسری اطراف سے ہٹا کر خاص قسطنطنیہ کی جانب متوجہ کر دے بہرحال برطانیہ کے جو مقاصد ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دردانیال کی نوعیت کیا کہتی ہے۔

دردانیال یورپ میں ایک ایسا مستحکم مقام ہے جسکی نسبت یورپین اخبارات کا خیال ہے کہ اس پر مشکل سے کسی قسم کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کی لمبائی ۵ میل اور چوڑائی بالعموم ۳ سے ۴ میل تک ہے صرف ایک مقام کی چوڑائی ۱/۲ ۱ میل ہے۔ در مذکور کے دونوں جانب بے شمار مضبوط و مستحکم قلعے ہیں جن کو گذشتہ سالوں میں جدید ترین آلات حرب سے مسلح کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تمام قلعے کرپ کی جدید توپوں سے مسلح ہیں۔

اس کیفیت کے بعد دردانیال کی اہمیت کا بیان ناقص رہ جائیگا اگر ہم گذشتہ سنین کے کچھ واقعات اور نہ بیان کریں اپریل سنہ ۱۹۱۲ء میں اٹلی کے جنگی جہازوں نے آبنائے کے مدخل کے قلعوں پر گولہ باری کی تھی۔ اور جولائی میں اطالوی بیڑہ منہ اُس میں سے جبراً گذر جانا چاہتا تھا۔ مگر قلعوں کی مہیب آتشباری نے اُسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

گذشتہ اشاعت میں ہم دردانیال کی اہمیت پر اشپیشین کا ایک نوٹ درج کر چکے ہیں جس میں اُس نے بیان کیا ہے کہ:

> جو بیڑہ دردانیال میں گھسنے کی کوشش کریگا وہ ایک ہی وقت میں چنان قلعہ اور کلید البحر کی آتشباری کے نیچے آئیگا جب یہ یاد رکھا جائے کہ ان طاقتور بیٹریوں کے علاوہ آبنائے میں سرنگیں بھی بچھائی گئی ہیں۔ تو زبردستی داخل ہونے کی مشکلات عیاں ہو جاتی ہیں مزید براں جہاں تک ایک شخص دیکھ سکتا ہے یہ کلید البحر کی فصول بھی ہوگی کیونکہ جب تک ساحل دشمن کے قبضہ میں ہے جہاز اندر پہنچنے کے بعد باہر آنے کو بھی قریب قریب ویسا ہی مشکل پائیں گے۔

اتحادیوں کی متواتر و شدید گولہ باری اور مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم کے خیالات و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر اور دردانیال کی اہمیت و استحکامات کو خیال کر کے یہ فیصلہ مشکل ہو جاتا ہے کہ فریقین جنگ میں سے کس کے مقاصد پورے ہو سکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں کا بیڑہ زبردست ہے اور وہ دردانیال پر کامیابی حاصل کرنے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں گے۔ لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ ترک دردانیال پر اپنی جان لڑا دیں گے۔ اور مدافعت کے تمام وسائل استعمال میں لائیں گے تو نتیجہ نکلتا ہے کہ دردانیال کی تسخیر چند روز کا کام نہیں۔ بلکہ ایک عرصہ دراز اس میں صرف ہوگا

تازہ ولایتی ڈاک اور برقی خبروں کے اجزار پریشاں کو یکجا کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ ترک دردانیال پر موجود ہیں۔ اور افواہ ہے کہ تین لاکھ جرمن ترکوں کی مدد کو آ رہے ہیں۔ جن کے ساتھ کافی سامان حرب اور تارپیڈو کشتیاں ہیں۔ تین تارپیڈو کشتیاں بحیرہ روم میں خشکی سے لاکر جرمنی نے ڈالدی ہیں۔ اور تین تارپیڈو کے اجزار قسطنطنیہ پہنچ گئے ہیں۔

غرض کہ مقابلہ کی تیاریاں دونوں طرف کافی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ دردانیال کا مرکز بھی جنگی لحاظ سے ایک بڑا مرکز بنجانے والا ہے۔ اور ایک ایسا گھمسان کا رن پڑنے والا ہے جس کی نظیر غالباً بحری معرکوں میں اب سے پہلے کبھی نظر نہ آئی ہوگی۔

تاریخ اسلام

(۳۸)

آنحضور صلعم کے احسانات خوش تدبیری اور صبر

خانہ کعبہ کی تعمیر کے اہم کام سے فراغت پا کر آنحضور صلعم نے قوم کی ایک ایسی خدمت انجام دی جس سے عرب باشندوں کی عزت و حرمت جو ایک عظیم خطرہ میں پڑ جانیوالی تھی محفوظ ہو گئی۔ اور اُنکے جان و مال شر سے بچ گئے

مورخین کا بیان ہے کہ آنحضور صلعم کی بعثت سے پہلے ایک عرب خویرث نام نے قسطنطنیہ جا کر مسیحی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اور مکہ میں آکر اس فکر میں لگا ہوا تھا کہ مکہ رومیوں کے ہاتھ میں دیدے۔ تاکہ حجاز پر مسیحیوں کا قبضہ ہو جائے خویرث نے اس کے متعلق بہت کچھ کوشش کی لیکن تمام کوششیں بے سود رہیں۔ اور اُس کی تمام دغابازیوں اور شرارتوں کا حال آنحضور صلعم نے اپنی عقل و تدبیر سے معلوم کر لیا۔ اور اہل عرب نے اُس کی دغابازیوں کا خاتمہ کر دیا۔

آنحضور صلعم اسی طرح بعثت سے پہلے قومی کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے چچا ابو طالب کے اُن احسانات کا جو اُنہوں نے آنحضور صلعم پر کئے تھے کچھ معاوضہ کریں۔ چنانچہ جب مکہ میں سخت قحط پڑا اور باشندے قحط زدگی سے سخت پریشان ہوئے تو آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے

حالت بھی نہایت خراب پائی اور اس معاملہ پر غور کرنے کے بعد اپنے دوسرے چچا عباسؓ کی خدمت میں پہنچے جو خوش حال تھے، اور کہا کہ ابو طالب کی حالت گرانی سے نہایت خراب ہے۔ اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ ابو طالب کے ایک بیٹے کو آپ متبنیٰ بنا لیجئے۔ اور دوسرے کی تربیت و پرورش میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضرت عباس اس پر راضی ہو گئے۔ اور ابو طالب کے بیٹے جعفر کو آپ نے لے لیا اور حضرت علی کو آپ لے گئے۔ تیسرے بیٹے عقیل ابو طالب کے پاس رہے۔

حضرت علی سے آپ کو بیحد محبت تھی کیونکہ آپکے تمام لڑکے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ اور حضرت علی ہی سے دل بھلاؤں کو شاد رکھتے تھے۔ آپ کے لڑکوں کا انتقال کر جانا اگرچہ مشیت ایزدی تھی لیکن آپ کی قوم اسپر بھی آپ کو طعن سے یاد کرتی تھی۔ اور ابتر یعنی مقطوع النسل کہتی تھی۔ قریش کے اس قسم کے طعن آمیز کلمات کا آپ کو بہت رنج ہوتا تھا، لیکن راضی برضائے الٰہی ہو کر صبر و تحمل فرماتے تھے۔ آپ کا صبر و تحمل عرب میں زبان زد تھا بعثت سے پہلے اور بعد میں بھی آپ نے شدائد و تکالیف میں جس قدر صبر و تحمل سے کام لیا۔ اسکی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے رحم دلی کی ایک مثال بعثت سے پہلے کی مشہور ہے جو مورخین نے حسب ذیل الفاظ میں بیان کی ہے۔

زید بن حارث جو دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر غلاموں کے زمرہ میں بیچ ڈالے گئے تھے۔ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچازاد بھائی نے انکو خرید کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو تحفۃً دیا تھا آنحضرت صلعم نے اُن کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے مانگ لیا۔ اور اپنے قبضہ میں آنے کے بعد اُن کو آزاد کر دیا عرصہ کے بعد زید کے باپ حارث اپنے بیٹے کو تلاش کرتے ہوئے مکہ آئے اور آنحضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فدیہ لیکر زید کو آزاد کر دیا جائے۔ آپ نے زید سے فرمایا کہ تم اگر چاہو تو اپنے باپ کے ہمراہ چلے جاؤ آزاد ہو زید نے اپنے باپ کے ساتھ جانا گوارا نہ کیا اور حضور ہی کی خدمت میں رہنا پسند کیا۔ آنحضور صلعم زید سے بیحد محبت فرماتے تھے اور اپنی اولاد کی طرح رکھتے تھے چنانچہ اسی محبت کی وجہ سے زید کو لوگ زید بن محمد (زید محمد کے بیٹے) کہنے لگے تھے۔

دار العلوم دیوبند میں ہز آنر کی تشریف آوری

دار العلوم دیوبند کو یہ دوسرا موقع نصیب ہوا ہے کہ اُس کے صوبہ کے اعلیٰ افسر نے دار العلوم میں تشریف لا کر اہل اسلام کو فخر بخشا ہے۔

ہز آنر ممدوح کی تشریف آوری کی توقع اگرچہ ایک سال سے کی جا رہی تھی لیکن یکم مارچ ۱۹۳۸ء کا دن وہ مبارک دن تھا جبکہ یہ مراد پوری ہوئی۔

ہز آنر کی تشریف آوری کا اعلان فروری کے آخر ہفتہ میں دار العلوم دیوبند کی طرف سے ہوا تھا بہت سے مہمان اس تقریب سے دار العلوم میں جمع ہو گئے تھے جنمیں مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد، حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب اور مولانا ابو الکلام بھی تھے۔

یکم مارچ کی صبح کو دس بجے اسٹیشن دیوبند سے اُتر کر ہز آنر دار العلوم میں تشریف لائے۔ مدرسہ کے نو دروں کے سامنے اسٹیج بنایا گیا تھا۔ کرسیوں پر معززین کی جماعت بیٹھی تھی۔ طلباء اور معلم اپنی اپنی درس گاہوں میں موجود تھے۔ ہز آنر نے مدرسہ میں داخل ہو کر درجہ تجوید کی جانب توجہ فرمائی۔ اور قرآن شریف کے پڑھے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ مہتمم صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ نے مصری لہجہ میں چند آیات تلاوت کیں جس سے ہز آنر بہت محظوظ ہوئے۔ یہاں سے آپ عربی درسگاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں عربی کے دو طالبعلموں سے۔ جن میں ایک قازان کا اور دوسرا تاشقند کا باشندہ تھا گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد دوسری درس گاہوں میں ہوتے ہوئے مدرسہ کے عقب میں اُس تالاب پر تشریف لے گئے جو دار الحدیث کے لئے مدرسہ نے خرید کر لیا ہے۔ اور جس میں مدرسہ کے قریب ہو کر شہر کا گندہ نالا گرتا ہے۔ دار العلوم کے ارکین نے اس نالہ کے بند کرانے کی اب سے پہلے بہت کوششیں کیں لیکن ناکامیابی ہوئی اس موقع پر پہنچکر ہز آنر نے مجسٹریٹ ضلع اور انجینیر صاحب سے دیر تک گفتگو فرمائی۔ اُمید ہے کہ اس گفتگو کا نتیجہ بہتر نکلیگا۔ یہاں سے فارغ ہو کر ہز آنر مدرسہ کی مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور پھر دار العلوم کے کتب خانہ کا ملاحظہ فرما کر بہت مسرور ہوئے۔

ہز آنر کے لئے اس وقت دار الشوریٰ میں چار کا انتظام کیا گیا تھا لیکن ہز آنر نے فرمایا کہ چا رنوشی تمام امور سے فراغت تک ملتوی کیجائے۔ چنانچہ اس کے بعد ممدوح اسٹیج پر تشریف لائے، تمام حاضرین نے تعظیم دی۔

ہز آنر کی اجازت سے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مددگار مہتمم نے عربی میں دار العلوم دیوبند کی طرف سے ایڈریس سنایا جس کا اُردو ترجمہ مولوی شبیر احمد صاحب نے پڑھا۔ سپاسنامہ (ایڈریس) میں دار العلوم کی آمدنی خرچ دکھلانے کے ساتھ ہی دار العلوم کے مقاصد اور اُن اُمور کا بیان تفصیل سے کیا گیا تھا جو اس وقت تک دار العلوم نے انجام دئے ہیں۔ گورنمنٹ کی وفاداری کا ذکر بھی تھا اور آخر میں تالاب کی آراضی کے متعلق کچھ الفاظ تھے۔

ایڈریس سنکر ہز آنر نے اپنی جیب سے اپنی اُردو کی اسپیچ نکالی اور ایڈریس کے جواب میں سنائی۔ ہز آنر نے اپنی اسپیچ میں اُس آرزو کا تذکرہ فرمانے کے بعد جو اُن کے دل میں مدرسہ کے ملاحظہ کرنے کے متعلق عرصہ سے تھی فرمایا کہ:

آپ نے اپنے سپاسنامہ میں یہ فقرہ سب سے زیادہ مؤثر تحریر کیا ہے۔ کہ آپ اُن امور سے اجتناب کئے رہتے ہیں جو گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات میں اتحاد پیدا کرنے کے خلاف ہیں اس کے بعد فرمایا کہ

اے میرے دوستو! (دوست کا لفظ میں نے اخلاقاً نہیں کہا۔ بلکہ میں درحقیقت تمام مسلمانان ہند کا دوست ہوں) یہ امر میری نہایت مسرت کا باعث ہوا۔ کہ آج میں آپ سب سے ملا اور مجھے یہ یقین دلانیکا موقع ملا۔ کہ گورنمنٹ آپ کی اور اس مدرسہ کی نہایت وقعت اور قدر و منزلت کرتی ہے اگرچہ آپکی قوم پر یہ تکلیف و مایوسی کا زمانہ گذر رہا ہے۔ مگر آپ حالات کے پند و وعظ سے تسلی و تسکین کرتے رہیں اس طرح اُنکی تکلیفیں جاتی رہیں گی اور گورنمنٹ جو آپکی قوم کی دل سے بہی خواہ ہے احسانمند رہیگی۔ آپ اپنی قوم کو مدد دینے سے ہم کو امداد دیتے ہیں اور اپنی قوم کا ساتھ دینے سے ہمارا اعتماد قائم کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ دنیاوی طریقہ سے آپکی مدد کرنا چاہتا ہوں مگر آپ خوب یقین کیجئے کہ جس وقت آپ خواہش کریں گے تو میں مدد دینے کی کوشش کرونگا اور اپنی خوش نصیبی سمجھونگا آج میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ کی مہمانداری کا ممنون ہوا اور میں جناب باری سے دعا کرتا ہوں کہ امور دینی و دنیوی میں آپ کو ترقی ہو۔

اس کے بعد ہز آنر نے چا رنوش فرمائی اور واپس تشریف لے گئے۔

حضرات معاونین!

کیا آپکی خاموشی کا وقت ختم نہیں ہوگا؟ براہ کرم اپنی واجب الادا قیمتیں جلد عنایت فرما کر کارخانہ کے مصارف کو ہلکا کیجئے کثرت کار کے باعث دفتر سے اس وقت تک اُن حضرات کے نام جن کی قیمتیں دسمبر، جنوری، اور فروری میں ختم ہو چکی ہیں وی پی نہیں جا سکے۔ اس لئے اُن حضرات کی خدمت میں جن کی قیمتیں ختم ہو گئی ہیں عرض ہے کہ وہ اس نوٹ کو ملاحظہ فرما کر فوراً اپنی قیمتیں بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائیں ورنہ ۲۰۔ مارچ تک اُن کی خدمت میں وی پی ارسال کئے جائیں جنکا وصول کرنا اخلاقاً اُن کا فرض ہوگا۔ اُمید ہے کہ ہمارے اس التماس پر توجہ فرما کر جلد زر قیمت بھیجدیا جائیگا۔

معاونین سے عرض ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں سے مدینہ کے لئے کم از کم دو دو خریدار پیدا کریں تاکہ مدینہ ترقی پا کر اُردو کا ایک بہترین اخبار بن جائے۔ اور ہم اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

مدینہ کو آپ اپنا ہی پرچہ تصور فرمائیں۔ اور جس قدر کوشش توسیع اشاعت میں ممکن ہو فرما کر کارکنان مدینہ کو شکرگذاری کا موقع دیں۔

جن حضرات نے توسیع اشاعت میں حصہ لیا ہے اُنکا ذکر آئندہ اشاعت میں کیا جائیگا۔

نیازمند مجید حسن منیجر مدینہ بجنور

کشمیر لانسرز کی روانگی۔ ۲۰۔ فروری کو کشمیر لانسرز کے سپاہی چھاونی ستواری (جموں) سے میدان جنگ کو روانہ ہو گئے۔ ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر مع وزراء و اہلکاران ریاست اُنھیں الوداع کہنے ستواری میں تشریف لائے۔ اور حوصلہ افزا الفاظ سے اُنہیں مخاطب کیا۔

ولایتی ڈاک کے اقتباسات

ذیل کے اقتباسات معزز معاصر ہمدرد وغیرہ سے ولایتی ڈاک سے لئے گئے ہیں جن کی صحت و عدم صحت کی ذمہ داری نہ معاصر موصوف لیتا ہے نہ ولایتی ڈاک کے اخبارات کیونکہ ان میں سے بیشتر خبریں جرمن ذرائع سے آئی ہیں اس لئے ہم بھی ان کی صحت و عدم صحت کے ذمہ دار نہیں (ایڈیٹر)

جرمنوں نے فرانس سے کیا مال غنیمت حاصل کیا

ایک جرمن نیم سرکاری بیان ظاہر کرتا ہے کہ اس وقت تک جبکہ جرمن فرانس میں داخل ہوئے اور انہوں نے اس کے تجارتی اضلاع مثل روبے لیل وغیرہ پر قبضہ کر لیا وہ تقریباً ....۳۰ پونڈ کا مختلف سامان حاصل کر چکے ہیں۔ تجارت اون کے ایک ماہر نے جو بویریا کی گورنمنٹ کی طرف سے شمالی فرانس گیا تھا میونخ کے ایوان تجارت کے سامنے بیان کیا کہ جرمنوں نے بہت سا اون، سوت کپڑا، چمڑا، معدنیات اور دیگر سامان تجارت وغیرہ حاصل کر لیا۔ وہ کہتا ہے کہ لیل میں جرمنوں نے فوجی کپڑے کی ایک بڑی مقدار پر قبضہ کر لیا جس کو کاٹ کر جرمن سپاہیوں نے کمل بنا لئے۔ ڈاکٹر شرائبر نے ایک لکچر میں بیان کیا کہ اگر ضرورت ہو تو جرمنی بلجیم اور فرانس سے اس قدر تانبا جمع کر سکتا ہے جو تین برس جنگ جاری رکھنے کے لئے کافی ہوگا۔ اور تانبوں کے مجسمے اور کلیساؤں کے سامان کے حاصل کرنیکی ضرورت نہ ہوگی۔

جرمنی اور رومانیا

لندن میں رومانیا نے جو مالی معاہدہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ریوٹر کی اس کوشش کے برخلاف کہ وہ ایک سیاسی قرضہ ہے برلن میں رومانی حلقے اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ رومانیا کبھی کوئی فعل ایسا نہ کریگا جس سے اس کی سیاسی آزادی محدود ہو جائے۔

بخارسٹ سے نیم سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ رومانیہ جرمنی کے لئے ایک بڑی مقدار غلہ کی جس کی بابت پہلے سے طے کر لیا گیا تھا مہیا کریگا۔ اور جرمنی اس غلہ کی باربرداری کے لئے گاڑیاں مہیا کریگا۔ (ٹائمز)

جرمن اخبارات کی یاوہ گوئی

اخبار "وارورٹس" نے "کنسرویٹو پارٹی کی امید فتح" کے عنوان سے پارٹی مذکور کے ایک اخبار کے حسب ذیل فقرات شائع کئے ہیں جو قیصر کی سالگرہ پر اس نے لکھے تھے:

"ابتدا میں ہمارے دشمنوں نے جنگ کا منتہائے خیال مقرر کیا تھا۔ ان کا مقصد ملوکیت و نابود کر دینا تھا لیکن جب دنیا بھر کے دشمنوں نے ملکر ہمکو جنگ کرنے پر مجبور کر دیا تو ہمارے سامنے ایک ایسا کام کرنے کے لئے پیدا ہو گیا جو محض اپنا وجود قائم رکھنا نہیں ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہم کو جنگ سے زیادہ مطمئن اور زیادہ آزاد ہو کر واپس آنا چاہئے ...." (ٹائمز)

اٹلی اور جرمنی

کونٹ مانش جو پہلے پاپائے روم کے دربار میں جرمن سفیر تھا اور اپنی بیشرمی کی وجہ سے وہاں نہ رہ سکا۔ اخبار "برلینر ٹاگ بلاٹ" میں ایک مضمون لکھتا ہے جس میں وہ اہل اٹالیہ کو متنبہ کرتا ہے کہ آسٹریا پر حملہ کرنا کوئی کھیل نہیں ہے اور اس سے بدرجہا بہتر ہوگا کہ اطالوی کارسیکا اور مالٹا وغیرہ پر قبضہ کریں۔ آسٹریا پر حملہ کرنے سے اٹلی اپنے کو

سخت اور شدید جنگ اور اقتصادی تباہی میں مبتلا کریگا۔ اور شاہی خاندان کو خطرہ میں ڈالیگا۔ علاوہ بریں اٹلی کی فوج دوسری بڑی دول کے مقابلہ کے قابل نہیں ہے۔ اگر سلافی شکست کھا گئے تو آسٹریا اور جرمنی اٹلی سے اپنا حساب اس طرح طے کریں گے کہ اگر وہ بہت سی زیادہ نقصان کے ساتھ صلح نہ کریگا تو اس کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر سلافیوں کی فتح ہوگی تب بھی اٹلی آزادی سے تمام تر محروم ہو جاویگا۔ اس حالت میں وہ یا تو برطانوی اقتدار کے زیر اثر آ جائیگا یا مجبوراً اس کو روس کی پناہ میں جانا پڑیگا ......" (ٹائمز ۲۸ جنوری)

آبدوز کشتیوں کا حملہ تجارت پر

رسالہ "نیشنل ریویو" اینڈ "ویلز" میں مسٹر چینی نے آبدوز کشتیوں کے تجارت پر حملہ کرنے کے متعلق ایک عجیب مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ اقتباس حسب ذیل ہے:

"یہ تو عرصہ سے معلوم تھا کہ بیزل میں جرمن آبدوز کشتیاں موجود ہیں۔ اس لئے کہ ہمیں تجربہ ہو چکا تھا۔ لیکن یہ کہ وہ بحیرہ آئرلینڈ میں بھی پہنچ جائیں گی۔ اس کا بالکل خیال نہ تھا۔ اس واقعہ سے ان خبروں پر بھی روشنی پڑتی ہے جو ویلز کے سواحل پر اشارات اور روشنیوں کے دیکھے جانے کے متعلق مشہور تھیں اس وقت ان خبروں کا یقین نہ تھا۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ گویا ایک باقاعدہ کارروائی کی جا رہی تھی۔ اور ان اشارات اور روشنیوں سے جرمن آبدوز کشتیوں کو وہ مقامات بتائے جاتے تھے۔ جہاں ان کے لئے سامان رسد مہیا تھا۔ سواحل کی تمام ایسی جگہوں کو جہاں سامان رسد مہیا کیا جا سکتا ہو باقاعدہ طور پر تلاش کرنا چاہئے اور اس کام کے لئے لوگوں کو اسپیشل کانسٹبل بنا کر مامور کیا جائے ... صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ویلز کے یا آئرلینڈ کے یا دونوں کے سواحل پر کہیں نہ کہیں سامان رسد موجود ہے ان مرکزوں کے خلاف کارروائیاں کرنیکا سب سے زیادہ یقینی طریقہ یہ ہے کہ بجائے بھس کے انبار میں سوئی کو تلاش کرنے کے تلاشی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ جب کہ یہ مرکز باقی نہ رہیں گے تو جرمنی آبدوز کشتیاں بیکار ہو جائیں گی" (پائنیر ۳ مارچ)

ترکوں کی زبردست ہزیمت

پیٹروگراڈ "نووی وریمیا" کا نامہ نگار مقیم طفلس خبر دیتا ہے کہ گذشتہ تین روز میں دریائے چوروق کا علاقہ جنگ کا مرکز رہا ہے۔ جہاں روسی ترکوں کے سب سے زیادہ مستحکم موقعوں تک پہنچ گئے ہیں۔ دشمن (ترک) یہاں روسی حملوں کی انتہائی مدافعت کے لئے جم گیا ہے۔ موسمی حالت جنگی کارروائی کے لئے مفید ہے۔ ترک خود کو ہوا ایک ساحلی قصبے سرعت سے خالی کر رہے ہیں۔ صوبہ آذربائجان میں ترکوں کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ تبریز کے اردگرد تار کے کھمبے

اور عمیق گڑھے ہیں۔ لیکن وہاں ان کی فوج کے پاس بھاری توپخانہ نہیں ہے۔ لندن ٹائمز ۲۶ جنوری

جرمن فوج قسطنطنیہ کو

ایتھنز ۲۴ جنوری۔ قسطنطنیہ کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ ماہ مارچ میں ۳ لاکھ جرمن فوج براہ سرویہ و بلغاریہ قسطنطنیہ پہنچے گی۔ جو برلن کے ساتھ سلسلہ آمدورفت قائم کرا دیگی۔ اور ترکی فوج کے ساتھ مل جائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی اور جرمنی کے باہمی عہدنامہ کی یہ ایک شرط ہے۔ متذکرہ بالا خبر قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ شبہ کیا جاتا ہے کہ خبر قسطنطنیہ کی ترکی آبادی کے اطمینان کے لئے دانستہ پھیلائی گئی ہے۔ (ڈیلی ٹیلیگراف ۲۵ جنوری)

صحرائے سینا میں ریل

بیان کیا جاتا ہے کہ صحرائے سینا میں سوئز کی جانب تنگ پٹری کی ریلوے لائن تیار کر لی گئی ہے جسکی لمبائی ۶۰ میل سے متجاوز ہے۔ ترک اپنے جرمن دوستوں کی طرح برطانویوں سے سخت نفرت اور دشمنی رکھتے ہیں۔ ہم کو اپنے حلیفوں سے متنبہ بنانے کی یہ وجہ ہے کہ ترک سمجھتے ہیں کہ ہماری وجہ سے ان کی سلطنت ایک چھوٹی سی ریاست تک محدود رہ جائیگی۔ قفقاز میں شکست کھانے کی وجہ سے انجمن اتحاد و ترقی کے ارکان میں سخت بے چینی ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلطنت بے جرمنوں سے اس لئے سخت ناراض ہے کہ انہوں نے ترکی کو جنگ میں الجھا دیا ہے۔ متذکرہ بالا خبر صوفیہ کے سرکاری حلقوں سے موصول ہوئی ہے۔

ترکوں کی زبردست ہزیمت

ایتھنز ۲۵ جنوری۔ وادی چوروق میں جہاں بحیرہ اسود کے ساحل پر ترکی علاقہ سے ملحق ہے جنگ خلاف امید شدید صورت اختیار کر رہی ہے۔ ترکوں نے نہایت مستحکم خندقیں تیار کر لی ہیں۔ اور روسیوں کے لئے ان کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا ممکن نہیں ہے

وثوق سے بیان کیا جاتا ہے کہ عثمانی فوج کا پہلا اور چوتھا جیش جو یہاں لڑ رہا ہے سمندر کے راستہ سے اس علاقہ میں لائے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ترک چونکہ خشکی پر اپنے عقب کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کی حالت یاس انگیز ہے۔ اب کوئلو بظاہر بحری راستہ پر اعتماد نہیں رہا۔ کیونکہ ہر روز باربرداری کے سامان کی غرقابی کی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ گذشتہ سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو روس کے جنگی جہازوں نے ۱۱ کشتیوں اور دو اسٹیمروں کو جو اناطولی فوج کے لئے رسد لے جا رہے تھے۔ اطوم اور طرابزون کے درمیان غرق کر دیا۔ اگر عثمانی فوج کو اس طرح سے رسد نہ پہنچ سکی تو وہ روسیوں کی پیشقدمی کا دیر تک مقابلہ نہ کر سکے گی۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ

ایک جدید ایمڈن کی تجویز

اسٹرڈم ۱۶ فروری۔ برلن کے بحری و بحری اسٹاف کی تجویز پر جرمن افواج مقیم فرانس بلجیم اور پولینڈ سے چندہ وصول کیا جارہا ہے جس سے ایک نیا جہاز خریدا جائے گا۔ جو ایمڈن کا قائمقام ہوگا۔ سیکسنی کی رجمنٹوں نے ۲۰ ہزار مارک یعنی قریباً ۱۰۰۰ پونڈ دو دنوں میں فراہم کر دیا ہے۔

قیصر کا لاف وگزاف

اسٹرڈم ۱۶ فروری قیصر نے جرمن امپیریل چانسلر کو جھیل مارسوئی کی جنگ کے متعلق یہ تار بھیجا تھا۔

ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری جدید افواج پرانی افواج کے ہم پلہ ثابت ہوئیں۔ اور شدید سردی برفباری اور غنیم کا استقلال ان کی فتح و نصرت میں کوئی روڑا نہ اٹکا سکا ہمارے نقصانات خوش قسمتی سے بہت ہی کم تھے۔ البتہ یہ دیکھ کر کہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ ویران و تباہ ہوگیا ہے۔ اس شاندار فتح پر ہماری خوشی میں کچھ کمی واقع ہوگئی

چھ مہینے کی جنگ اور ہماری حالت

لارڈ سیڈنہم کا ایک مضمون جو انہوں نے موجودہ جنگ کے واقعات کو پیش نظر رکھ کے لکھا ہے۔ لندن کے مشہور اخبار ٹائمز نے اپنی حال ہی کی اشاعت میں درج کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہماری متحدہ فوج کی حالت کیا ہے؟ کیا اُنہوں نے اس چھ ماہ کے عرصہ میں کوئی نمایاں ترقی کی ہے؟ اس وقت جبکہ جنگ کو چھڑے ہوئے چھ ماہ کا عرصہ ہوتا ہے کیا ہم نے دشمن کے ملک اور کسی صوبہ کو مسخر کیا ہے ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں ملیگا۔ جنگ کے شروع ہونے سے قبل جرمنی کا یہ منشا تھا۔ کہ فوراً فرانس پر حملہ کردے اور اس کے تیار کرنے تک سے پیرس میں جا پہنچے۔ مگر اس کے منصوبہ کو بلجیم نے خاک میں ملا دیا اور خوب بہادری و مردانگی سے اپنے غنیم کے ساتھ برسرپیکار رہا۔ اس عرصہ میں فرانس بھی تیار ہوگیا۔ اور اُس نے کئی لاکھ فوج سرحد بلجیم پر بھیجدی۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ جرمنی تمام بلجیم اور شمالی مشرقی فرانس پر قابض اور متصرف ہوگیا ہے۔ مگر اس ارادہ میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوا جس کو اس کی فوج دل میں جگہ دے کر میدان کارزار کی طرف روانہ ہوئی تھی یعنی ابھی پیرس تک نہیں پہنچا۔ جرمنی کا یہ خیال تھا۔ یک ہی ہلہ میں کیلے پہنچ جائیے۔ مگر اس میں بھی ناکام رہا۔ اس کے بعد موسم سرما نے اور مشرق کی طرف روسی فوج نے جرمنوں کی مغربی رزمگاہ میں پیشقدمی بند کردی اس کے بند کرنے کا یہ اثر ہوا۔ کہ برطانوی فرانسیسی فوج نے نہایت مستحکم خندقیں بنالیں۔ اور اس کے اس حربی سیلاب کو جو بلائے بے درماں کی طرح چلا آتا تھا۔ روک دیا۔ اس وقت جرمن اس جگہ ہیں جو کہ آج سے ڈھائی مہینے پہلے انہوں نے فتح کی تھی۔ اس کے بعد یعنی اس ڈھائی ماہ کے عرصہ میں وہ ایک انچ آگے نہیں بڑھے۔ جرمنوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ہر ایک جرمن خواہ وہ امیر ہو یا غریب قیصر کے حکم کو خدائی حکم تصور کرتا ہے۔ اور اس میں سرمو فرق نہیں کرتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُن کو پے درپے فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ مشرقی رزمگاہ میں بھی جرمنوں کو خاصی فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ اس وقت وہ وارسا کے گرد و نواح میں پہنچنے سے پیشتر جرمنوں کو بہت سی قیمتی جانیں تلف کرنی پڑی ہیں۔ اور ان کا مالی نقصان بھی بے انتہا ہوا ہے ٹرکی کو اگر جنگ کرنے پر برانگیختہ کیا تو جرمنی نے مگر یورپ ٹرکی کو ایسا نادان نہیں سمجھتا تھا۔ کہ وہ جھٹ جرمنی کے دھوکے میں آجائیگا اور لڑائی کے لئے برافروختہ ہوجائیگا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس جنگ میں ٹرکی کو کیا ملیگا۔ فرانس اور برطانیہ کئی سال سے ٹرکی کا ساتھ دیتے چلے آئے ہیں۔ مگر ٹرکی ان سے بھی طوطا چشم ہوگیا۔ اور عجب نہیں کہ اس جنگ کے بعد جرمنی سے بھی وہی رویہ اختیار کرے۔ جو اُس نے اس جنگ کے زمانہ میں فرانس اور برطانیہ کے ساتھ کیا ہے

(اسٹیٹسمین یکم مارچ)

صحرائے سینا میں ٹریموے

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ آج یہ مژدہ جانفزا موصول ہوا ہے کہ ترکی سپاہ نہر سویز پر حملہ کیا ہی چاہتی ہے۔ دیکھ بھال کرنے والے ہوائی طیاروں نے خبر دی ہے کہ ترکی پیشقدمی کا سارا سامان تیار ہے۔ صرف بھاری توپوں کے سامان باربرداری کی تکمیل میں تاخیر ہوئی ہے جس کے لئے ٹریموے کا جال صحرا کی نرم زمین پر نہایت سرعت سے پھیلایا جارہا ہے۔

صورت حالات کو ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حملہ تلخ جھیلوں کے شمال میں کیا جائے گا۔ حملہ آور فوج کی حرکات میں طوفان گرد زمین کی وجہ سے ازحد رکاوٹ واقع ہوگی۔ (ڈیلی نیوز ۲۶ جنوری)

بے سروپا افواہیں

بازاروں میں اندھا دھند افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ مصر میں زبان زد خاص و عام اور سب سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہوا باز سلطان مصر کو طیارے میں بٹھا کر بھگا لے گیا ہے۔ اگر ٹرکی (یا جرمنی) قاہرہ میں ایک ہنگامہ برپا کرکے ہماری گورنمنٹ کو پریشان کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ بڑے بڑے زمیندار قطعاً نئی حکومت کے طرفدار ہیں اور فلاحین ترکوں کی حمایت میں کسی آواز سے متاثر نہیں ہوتے۔

عربوں کا معنی خیز طغرائے امتیاز

نوجوان لوگوں میں سے بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے نئے سلطان کی تخت نشینی کے روز سیاہ نکٹائیاں لگا کر اپنی رنج کا اظہار کیا تھا۔ ان حلقوں میں ترکوں کی ہوا خواہی صرف زبانی جمع خرچ تک ہی محدود رہتی ہے۔ ان کا طغرائے امتیاز (ماٹو ہ) عربی زبان میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اسلمهم طیبا من بعید

(ہم دوری سے اُن کی سلامتی چاہتے ہیں)

انگلستان سے دوستی

مصریوں میں سے عرب ہی ایک ایسا عنصر ہیں۔ جو ابھی تک کشمکش و رنج میں ہیں لیکن شیخ سنوسی کے جو طرابلس میں عہد سرحد کے ایک امن پسند قبیلہ کے سردار ہیں جمہور میں انگلستان سے اپنی دوستی کا اظہار کرنے سے اُن پر بہت اثر پڑا ہے اور عرب آبادی برطانیہ کی فوجی قوت مظاہرہ سے بھی بہت متاثر ہوئی ہے۔

سوڈان کے طول و عرض میں پرجوش طریق پر اظہار کیا جارہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عورتیں پریشان ہیں۔ اور غالباً ترکوں کی حمایتی ہیں۔ لیکن اُن کا اثر کچھ وزن نہیں رکھتا۔ کہا جاسکتا ہے۔ کہ عین حملہ کے وقت پر حالت قابل اطمینان ہے۔

(ہیومارٹن از قاہرہ)

ٹرکی کے لئے ماکولات

ایتھنز ۲۹ جنوری۔ مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار کو قابل اعتماد ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایشیائے کوچک میں ماکولات کی درآمد جزیرہ روڈس اور بحیرہ ایجین کے دوسرے جزیروں کی معرفت جن پر اطالوی قبضہ ہے براہ بدروم (واقع خلیج کوس) عمل میں آرہی ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں ان جزیروں میں درآمد کی مقدار سنہ ۱۹۱۳ء کے انہیں مہینوں کی درآمد سے چودہ گنا زیادہ ہے۔

مصر پر حملہ آور فوج کی تعداد

بیروت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مصر پر حملہ کرنے کے لئے اڑتالیس ہزار ترکی فوج العریش میں جمع ہوگئی ہے اور تیس ہزار عقبہ میں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یروشلم مستحکم بنایا جارہا ہے۔

”برلینر تاجیلات“ کی مدح سرائی

ترکوں کی فوجی صدر مقام سے جو رپورٹیں بھیجی جاتی ہیں جرمن فوجی مضمون نگار اُن کے باور کرنے میں ایک لحظہ کا تامل نہیں کرتے۔ اخبارات برلن اب ترکی جہاز ”مسعودیہ“ کی غرقابی سے تو انکار نہیں کرتے لیکن اُنہوں نے قفقاز میں روسی فتح کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ وہ ابھی تک ترکی کامیابیوں کی خبریں شائع کررہے ہیں ”برلینر تاجیلات“ کا فوجی نامہ نگار ایک مضمون میں جو قفقاز اور ایران میں ترکی مہم کے متعلق ہے۔ یہ فقرہ لکھتا ہے کہ ”جنوری کے شروع میں روسی فوج کو جو ساری کمیش میں ترکی سپاہ کی پیشقدمی میں سدراہ تھی آخری شکست ملی“ مہم قفقاز پر ایک عام نظر ڈالتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ: ”اس مہم کی تکمیل میں ایسی منطق استعمال کی گئی ہے جو فتح کو مجبور کرتی ہے۔ کہ ترکوں کا ساتھ دے“۔

جنرل اسٹاف کو فوج نے کبھی الجھن میں نہیں ڈالا فوج نے کامل اطاعت (ڈسپلن) ملحوظ رکھتے ہوئے سخت دقتیں برداشت کی ہیں۔ وہ کامیابیاں جن کو لندن میں بھی بے چون و چرا تسلیم کیا جاتا ہے۔ ثابت کرتی ہیں کہ لیڈروں کے ہاتھ میں کس قدر شاندار سامان (مٹیریل) ہے۔ پہلے کی طرح کسی قسم کی گڑبڑ کی خبر نہیں سنی گئی۔

ٹرکی و بلغاریہ میں سلسلۂ ریل

بلغاریہ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ابتدائے حرب میں وہ مشرقی ایکسپریس ٹرین جو پیرس سے قسطنطنیہ جاتی تھی بند ہوگئی ہے۔ لیکن اب صوفیہ پائے تخت بلغاریہ سے ایک ٹرین ایک ہفتے میں دو دن کو قسطنطنیہ روانہ ہوتی ہے۔ (نیر ایسٹ)

جرمنی ترانہ

پنجشنبہ۔ ایسٹرڈم جرمنی ہیڈ کوارٹر کا سرکاری ٹیلیگرام مظہر ہے کہ ساحل فلینڈرس کے مقامات ہُول کرک نعد سلایپ پر دشمنوں کے توپخانے نے آتشباری کی گروں کی چوٹیوں پر بم پھٹے۔ ۵۰ مشرقیم کی اور خندقیں چھین لیں۔ ہم نے فرانسیسیوں کے جوابی حملوں کو آسانی کے ساتھ پسپا کر دیا۔ ۲۵ جنوری سے لیکر ۲۷ جنوری تک مختلف نبرد آزمائیوں میں حریف کو عظیم نقصان اُٹھانا پڑا۔ تقریباً ۱۵۰ کشتوں کو عرصۂ مصاف میں چھوڑ کر فرانسیسیوں نے فرار کیا۔ اس حرب و ضرب میں ہم نے ۱۱۰ قیدی گرفتار کیے۔ خطوط جیز میں سینوں اور بیٹی سپیٹ کے متصل فرانسیسی جیش نے کئی حملے کیے مگر ہر مرتبہ سخت نقصان اُٹھا کر ہمارے دشمنوں کو پسپا ہونا پڑا۔ ایک افسر اور ۵۰ سپاہی ہم نے اسیر کیے۔ اس معرکہ میں جرمنوں کا بہت کم نقصان ہوا۔ ایرالسیس میں بھی فرانسیسیوں نے ہمارے مورچوں پر یورش کی مگر نقصان کے ساتھ ہم نے اُن کے حملے کا تصفیہ کیا۔ خاصکر ہیڈ ویلر اور ازمزویر کے مقامات پر اُنھیں سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔ ان مقامات پر فرانسیسی سپاہ نہایت سراسیمگی کے عالم میں بھاگی۔ ۵ مشین گنیں ہمارے ہاتھ آئیں۔ گمبی نن کے گوشہ شمال و مشرق میں روسیوں نے کئی چھوٹے چھوٹے حملے کیے۔ مگر ہم نے پسپا کر دیئے۔ بیزن کے متصل ایک روسی جیش کو شکست فاش ہوئی۔ پولینڈ کی حالت غیر متغیر ہے۔ (ڈیلی گرافک ۹ جنوری)

ترکوں کے لیے آبدوز کشتیاں

اتھینز ۲۵ جنوری۔ قابل اعتبار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۷ جنوری کو بہت سی ریلوے گاڑیاں جو آبدوز کشتیاں تیار کرنے کے سامان سے پُر تھیں قسطنطنیہ جاتی ہوئی ..... سے گذریں۔

جرمن آبدوز کشتی کس طرح کام کرتی ہے

امیر البحر وان ٹرپیٹز آجکل کمپیا نے ہوکر برطانوی بیڑے اور جہازوں کے غرق کرنے کے درپے ہیں۔ ہفتہ کے دن "ہیور" میں ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرہ آئرلینڈ میں ۳ جہازوں کو غرق کیا۔ یہ وہ آبدوز کشتی ہے جس نے ایک برطانوی جہاز "فاتحہ فائنڈر" کو غرق کیا تھا۔ مارسین کمپنی کا ایک جہاز "بن کروچن" نامی جو ۳۰۹۲ ٹن کا تھا صبح کے دس بجکر ۴۵ منٹ پر فلیٹ وڈ سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر غرق کر دیا۔ اس جہاز کے ۲۲۔ آدمی غرق شدہ جہاز کی ایک کشتی میں بیٹھا کر ساحل فلیٹ وڈ پر پہنچائے گئے۔ "لنڈا بلینچ" نامی جہاز ۱۲ بجے دن کے لورپول کے قریب ڈبو دیا گیا۔ ایک اور جہاز "کل کوان" جو ۷۶۴ ٹن تھا لورپول سے ۱۸ میل بسمت شمال غرق کیا گیا۔ اس کے مسافر جزیرہ "مین" میں اتارے گئے۔ جہاز "بن کروچن" کے مسافر نہایت شرح و بسط کے ساتھ وہ واقعہ سناتے ہیں جب آبدوز کشتی U 21 نے ان جہازوں پر حملہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک صبح کے ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ پر انہیں ایک آبدوز کشتی کا دیدبان نظر آیا۔ اس وقت آبدوز کشتی ہم سے کچھ فاصلہ پر تھی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد آبدوز کشتی کا "ڈیک" نظر آیا۔ جسپر ایک جرمن جھنڈا لہرا رہا تھا۔ چونکہ وہ ابھی دور تھی اس لیے ہمیں اس کا نمبر نہیں دکھائی دیتا تھا۔ بہرحال بڑی جد و جہد کے بعد ہم نے اُس کا نمبر دیکھ ہی لیا۔ اس وقت دو جرمن افسر تختۂ کشتی پر نمودار ہوئے یہ افسر انگریزی زبان میں اچھی طرح سے گفتگو کر سکتے تھے انہوں نے کہا کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ لوگوں کو کسی طرح کا نقصان پہنچے۔ اس لیے بندہ نوازش آپ اپنا اپنا سامان اور ... منٹ کے اندر اندر تختۂ جہاز سے اتر جائیں۔ اِن کے حکم کے بموجب ہم اپنا تمام سامان اور جس قدر نقدی موجود تھی نکال کر تختۂ جہاز پر لے آئے۔ اس کے بعد کشتیاں اُتاری گئیں۔ اور ہم تمام اُن پر بیٹھ گئے۔ اسی اثنا میں جرمن آبدوز کشتی بھی نہایت سرعت کے ساتھ دوسرے برطانوی جہاز کو تاڑ رہی تھی۔ ہم جہاز کو چھوڑ کر کچھ فاصلہ پر پہنچے تو دیکھا کہ سمندر میں ایک بڑے زور کا دھماکا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی "بن کروچن" سمندر کی تہہ میں بیٹھتا گیا۔ اور ۵ منٹ کے اندر مہیب سمندر نے اس کو اپنے آغوش فنا میں لے لیا۔ بعد ازاں آبدوز کشتی نے غوطہ لگایا اور پھر نظروں سے غائب ہو گئی۔ ہم متواتر ۵ گھنٹوں تک کشتی کو کھیتے رہے۔ اس کے بعد "مارگریٹ" نامی ایک ماہی گیر کشتی نے ہمیں فلیٹ وڈ پہنچایا۔ دوسرے جہاز "لنڈا بلینچ" نامی کو بھی اسی جرمن آبدوز کشتی نے غرق کیا۔ یہ جہاز مانچسٹر سے بلفاسٹ سامان تجارت لیجا رہا تھا۔ اس جہاز کے بھی ۱۱ مسافر "مارگریٹ" کے پہنچنے کے ایک گھنٹہ بعد دوسری ماہی گیر کشتی "شلباک" نامی پر پہنچی۔ ان لوگوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا۔ جو "بن کروچن" کے ساتھ ہوا تھا۔

انگریزی مورچوں پر ترکوں کا حملہ

بغداد۔ قرنا کے منارہ روشنی کے قریب رات کو سو ترکوں نے انگریزی اسٹیشن پر حملہ کیا۔ دو انگریزی بٹالین اس قدر اچانک پھنس گئیں کہ گھبراہٹ میں گھنٹوں تک آپس میں ایک دوسرے پر فیر کرتی رہیں صبح کو گن بوٹ کے دو اسکواڈروں نے حملہ کیا اور ترکوں کو بھگا دیا۔ دشمن کا بہت ہی نقصان ہوا۔

(ٹائمز ۴ فروری)

بحری جد و جہد

جرمنی تحت البحروں کو برطانوی تجارتی جہازوں کے مقابلہ میں معمولی کامیابیاں ہوئی ہیں۔ سب سے بڑی جرمنی تحت البحر کشتی نمبر ۲۱ ہے اس کا وزن ۸۰۰ ٹن ہے اسی نے جہاز پاتھ فائنڈر کو غرق کیا ہے۔ سُنا گیا ہے کہ یہ کشتی لنکا شائر سے کچھ فاصلہ پر نمایاں ہوئی ہے۔ اس نے لورپول کے متصل تین برطانوی تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا ہے ایک دوسری منحوس کشتی ہیور کے متصل ظاہر ہوئی ہے اس نے جہاز ٹوکومارو کو جس کا وزن ۶ ہزار ٹن تھا ڈبو دیا ہے کشتی مذکور نے جہاز "اکاریا" پر بھی تارپیڈو چھوڑا تھا۔ مگر خوش قسمتی سے جہاز غرقابی سے بچ گیا۔ ان دونوں مقامات پر کشتی نے جہازوں پر ناگہانی حملہ کیا تھا۔ لاکھیان جہاز کو اُن کی قسمت پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس خوفناک بحری قزاقی پر فرانسیسی محکمہ بحر نے اپنی نفرت اور ناراضامندی کا اظہار کیا ہے۔ (ڈیلی میل یکم فروری)

ترکوں کی فتح

قسطنطنیہ کی سرکاری رپورٹ ناقل ہے کہ کوہ قاف میں عساکر عثمانیہ نے اپنی کی طرف جارحانہ جد و جہد شروع کی بسخت لڑائی کے بعد روسی فوج پسپا ہوئی۔ حریف نے اپنے دوران پسپائی میں قریہ زمال کو نذر آتش کر دیا۔ اس آتش زنی کا مدعا یہ تھا کہ موضع مذکور کا ذخیرہ ترکوں کے ہاتھ نہ آئے۔

(ڈیلی گرافک ۲۹ جنوری)

آسٹریا کی لاف گزاف

وائنا کا سرکاری کیمونک ترنم خیز ہے کہ وادی تنگیاک ہم نے روسیوں سے خالی کرالی ہیں۔ حریف کا بہت بڑا جیش برستا ہوا آزکو پر میبزرو کے دامن چلا آیا۔ مگر ہم نے کئی مقام مذکور پر مستحکم مورچوں سے مار نکالا روسی لشکر دین کا وسکات تک تعاقب کیا گیا۔ اس مقام پر جانبین کے تیس آہنگ دستوں کا مقابلہ ہوا۔ وائجز تالاس اور روابوک کے مقامات پر روسی سپاہ نے کمک پا کر مورچوں کو تسخیر کرنا چاہا لیکن ہم نے اُن کو پسپا کر دیا۔ آسٹری جیش نے غنیم کے ۰۰۰، آدمی معہ پانچ توپوں کے گرفتار کیے محاذ کارپتھین پر اور کوئی قابل ذکر تغیر نہیں ہوا مغربی گلیشیا اور پولینڈ میں توپخانے کے مقابلے ہوتے رہے اور چھوٹی چھوٹی لڑائیاں بھی ہوئیں (ڈیلی گرافک ۳ جنوری)

خیال خام

کوپن ہیگن۔ یکشنبہ۔ کاؤنٹ زیپلن اپنے زبردست ہوائی جہاز پر سوار ہو کر ولہلمشیون سے فلینڈرس روانہ ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کونٹ مذکور نے لندن پر فضائی تاخت کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے۔ اس کے متعلق شوریٰ کرنے کے لیے قیصر کے پاس گئے ہیں۔ (ڈیلی میل یکم فروری)

اینٹورپ کے قلعے

اینٹورپ کے قلعے جو جرمنی آتشباری سے تباہ ہو گئے تھے اب از سرنو بالکل آراستہ ہو گئے ہیں۔ جرمنوں نے ان قلعوں کی مرمت میں تین مہینے جان توڑ کوشش کی ہے مزدوروں کو ۴ پنس فی گھنٹہ مزدوری دیجاتی ہے اور کاریگر دن میں آٹھ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ جرمنوں نے صرف کثیر کے ساتھ ان قلعوں کو موجودہ زمانے کے سامان حرب سے لیس کر دیا ہے۔ (اوبیلیز اڈیشن) ڈیلی میل ۲ فروری

جنگ کی خبروں کی تنقید

ہیلر بلاک نے جو ایک ماہر فن حرب کی حیثیت سے انگریزی اخبار لینڈ اینڈ واٹر (بر و بحر) کا اڈیٹر ہے چند اصول اپنے ناظرین کو بتائے ہیں تاکہ اُن کی مطابق میدان جنگ کی خبریں پرکھ لی جایا کریں۔ اور جو خبریں اس معیار پر نہ اُتریں اُنھیں قطعی غلط تصور کرنا چاہیے۔

(۱) اُن باتوں پر ہرگز نہ یقین کرو جو قدرتاً ناممکن ہوں مثلاً یہ خبر کہ ایک بریگیڈ (جس میں چھ ہزار آدمی ہوتے ہیں) میں سے تیس ہزار آدمی ضائع ہوئے یا یہ خبر کہ دو جیش (۲۰۰۰۰ آدمی) میں سے ۴۰ ہزار گرفتار کیے گئے اور دیگر کثرت مجروح و مقتول ہونے کے باوجود) باقی ماندہ سختی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔

(۲) صرف اُن خبروں پر لحاظ نہ کرو جو مبہم ہوں۔ بعض الفاظ جو خبروں میں عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً غنیم کی فوج میں ہلچل ڈالدینا" یا فوج کو منہزم کر دینا"۔ ان سے جنگی حیثیت

دردانیال کے استحکامات

چونکہ دردانیال کی اہمیت اس کی جنگی طاقت کی وجہ سے جو اس کی عجیب قدرتی او مصنوعی حالت کی بنا پر پیدا ہوگئی ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ اس کی حالت کو تفصیل کے ساتھ اسی طرح بیان کردیا جائے جس طرح کہ ہم نے کچھ عرصہ ہوا اس کو دیکھا تھا گو کہ اس وقت کے بعد سے اب تک ان استحکامات کو جرمن جنرل لیمان فان سانڈرس نے بہت زیادہ مضبوط بنادیا ہے۔ بعض پرانے قلعے ملا ازسرنو بنائے گئے ہیں۔ اور آبنائے کے اہم مقامات پر کرپ کی تازہ ایجاد توپیں اس طرح لگادی گئی ہیں کہ وہ بہت زیادہ باثر ثابت ہوسکتی ہیں۔ کیپ ہیلدکرس کی بلندیوں پر ازسرنو نئی توپیں چڑھادی گئی ہیں۔ اور چناق قلعہ و کلید بحر پر فولادی استحکامات لگادیئے گئے ہیں۔ تاکہ اس راستہ کو روکا جاسکے۔ جہاں سمندر کا عرض سب سے زیادہ کم ہے۔ تارپیڈو کے نل پانی کے کنارے بچھادئے گئے ہیں۔ اور ایشیائی ساحل اور خالی سے لسپسا کی تک اور جزیرہ مامورہ کے کنارے کے برابر برابر فصیلیں تیار کی گئیں ہیں جن پر اب بھاری توپیں چڑھی ہوئی نظر آتی ہیں۔ آبنائے میں نہ صرف سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ بلکہ دن رات چھوٹے جہاز اس میں گشت لگاتے ہیں۔ دونوں کناروں کی مناسب بلندیوں پر اور بنیز دلانہ کے قریب طاقتور سرچ لائٹ لگی ہوئی ہیں جس سے تاریکی میں ذراسی کشتی گذرتی ہوئی نظر آسکتی ہے۔ خشکی کی طرف سے دردانیال کا راستہ فصیلوں اور خندقوں سے روکا گیا ہے جس کی حفاظت کے لئے مختلف مستحکم قلعے موجود ہیں۔ یہ حالت خاص طور سے خلیج ساراس کی جانب نظر آتی ہے۔ لیکن ترک آخر ترک ہیں۔ اس لئے شاید چونکہ اس وقت تک جرمن مشیر موجود نہ تھے انہوں نے ۱۲ انچ والی پرانی قسم کی توپیں دہانہ کے قلعوں پر لگی چھوڑدیں۔ اسی لئے وہ تباہ ہوگئے۔ اور ۹۰ جرمن اور ترکی سپاہی برطانوی جنگی جہازوں کی گولہ باری سے مارے گئے۔ آبنائے پر غیر سلطنتوں کے قبضہ نے ہمیشہ برطانیہ پر بہت اثر کیا ہے۔ اور آئندہ اور بھی زیادہ اثر ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ گیہوں کی ایک بڑی اور روزافزوں مقدار روس اور رومانیہ کے ذریعہ سے آتی تھی۔ اسی لئے وہ دردانیال کا غیر سلطنت کے قبضہ میں رہنا نہ روس و رومانیہ اور نہ ٹرکی اور برطانیہ کو پسند آسکتا ہے۔ دردانیال بحیرہ اسود کا بیرونی دروازہ ہے۔ ۱۳۰ میل آگے بڑھ کر باسفورس اس کا دوسرا اور آخری دروازہ تصور کیا جاتا ہے۔

دردانیال کا دروازہ کسی مغربی طاقت کے بیڑہ متعینہ بحر روم کے لئے بند کردینا ایک طے شدہ امر ہے۔ اس لئے کہ آبنائے کی لمبائی ۴۰ میل سے کم اور چوڑائی کہیں کہیں ایک میل اور کہیں زیادہ سے زیادہ ۴ میل ہے۔ اس کا گہرا پانی جس میں جہاز چل سکتے ہیں، کہیں یورپین ساحل اور کہیں ایشیائی ساحل سے ملا ہوا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جہازوں کا راستہ قلعوں کے استحکامات اور توپوں کے ذریعہ سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے اور تارپیڈو آبدوز کشتی اور سرنگ سے روکا جاسکتا ہے۔ استحکامات سے گولہ باری ہونے کی حالت میں حملہ آور جہاز سرنگوں کو نہ ہٹاسکتے ہیں نہ ضائع کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوائی جہازوں سے بم گرنے کا بھی اندیشہ ہے۔ یہ بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ اس وقت جبکہ ایک دفعہ برطانوی بیڑہ ان قلعوں سے گذر کر آبنائے میں داخل ہوگیا تھا یہ حالات موجود نہ تھے تاہم اگر اس وقت بھی ان قلعوں پر کافی بڑی توپیں لگی ہوتیں اور ترکوں سے بہتر گولہ انداز ہوتے تو برطانوی حملہ بیکار ثابت ہوتا۔ خاص استحکامات یہ ہیں۔

سدالبحر و قوم قلعہ۔ ان میں سے ایک دہانے کے اس طرف ہے۔ یہ پرانے قلعے ہیں اور ان سے برطانوی جدید ترین بڑے جنگی جہاز شاید گذر بھی جائیں لیکن اصلی استحکامات آبنائے میں ان قلعوں سے اوپر کی طرف کلید بحر اور چناق قلعہ پر واقع ہیں۔ جہاں دونوں کناروں کے درمیان ایک میل سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے یہی خاص مقامات ہیں۔

دہانے سے آگے چلکر یورپ کی طرف کا کنارہ بہت اونچا ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ کنارہ سمندر کی طرف ڈھلوان نہیں ہے بلکہ سیدھا دیوار کی طرح ہے اور ڈیڑھ سو سے دو سو فٹ تک بلند ہے۔ کلید بحر، سمندر اور اونچی پہاڑی کے درمیان ایک تنگ جگہ ہے جہاں بالکل لب آب توپخانہ لگا ہوا ہے۔ اس توپخانہ میں تقریباً کرپ کی چالیس توپیں ہیں پہاڑی کی چوٹی پر پانی سے تقریباً سو فٹ اوپر بہت طاقتور آب خانہ ہے۔ جو حملہ آور بیڑے کے لئے بہت ہی بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ جہازی توپوں کے گولے ان کے اوپر سے گذر جائیں گے۔ اور ان کے گولے ٹھیک دشمن کے جہاز پر پڑیں گے۔ اس جگہ پانی کی دھار پلٹ گئی ہے اور اس قدر تیز ہے کہ اندر گھسنے والے جہازوں کے لئے اس کا مقابلہ کرنا دشوار ہے۔ اور اس کی تیزی سے جہازوں کے منہ چناق قلعہ کی طرف پھر جاتے ہیں اور اس لئے وہ قلعہ کی توپوں کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ یہی راستہ ہے جس سے تجارتی جہاز معمولاً دردانیال میں جاتے ہیں۔ ان کو یورپ کی طرف کے کنارے سے پچاس گز کے فاصلہ پر کلید بحر کی توپوں کے دہانوں کے سامنے سے گذرنا پڑتا ہے یہاں سے ان کو سمندر میں چناق قلعہ کی طرف سیدھے جاتے جاتے ڈاگومن یوروم کے قریب یکایک یورپین ساحل کی طرف مڑجانا پڑتا ہے آخرالذکر قلعہ کلید بحر سے تقریباً ڈیڑھ میل اوپر ہے جو بیڑہ اس راستہ سے جائیگا اس کو کلید بحر اور چناق قلعہ کی گولہ باری کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اس کو کلید بحر کی توپوں سے صرف اتنے فاصلہ پر گذرنا پڑیگا جتنے فاصلہ تک پستول کی گولی پہنچتی ہے۔ اور سامنے اور عقب میں ان پر دونوں قلعوں کے گولے پڑیں گے۔ اور اسکا پہلو کلید بحر کی توپوں کی زد میں رہیگا۔ چناق قلعہ قدرتی اسباب کے لحاظ سے اتنا زبردست نہیں ہے جتنا کہ کلید بحر ہے لیکن اس کے استحکامات بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ اور کرپ کی توپیں زیادہ تر فولادی خول کے اندر محفوظ ہیں۔۔

اس مضمون کے خاتمہ پر ان وجوہات و اسباب کو بھی بتا دینا چاہیئے جن کی بنا پر ایک دفعہ پہلے برطانوی جنگی جہاز دردانیال میں بجبر داخل ہوسکے تھے۔ پہلے ۱۸۰۷ء میں امیرالبحر سرجان ڈکورتھ معہ ایک جنگی بیڑہ کے دردانیال میں بجبر داخل ہوگئے۔ اس وقت ترک بیخبر تھے۔ اور تیار نہ تھے لیکن اس وقت بھی ترکی شہنشاہ نپولین کے اسی قدر زیر اثر تھا جس قدر کہ اب قیصر ولیم کے زیر اثر۔ اور جب یہ بیڑا واپس ہونے لگا۔ تو طول گفت و شنید میں ترکوں کو اتنا وقت مل گیا کہ وہ کافی طور پر تیار ہوگئے تھے چنانچہ واپسی کے وقت امیرالبحر مذکور کی "لکڑی کی دیواروں" پر ہزارہا سوراخ ہوگئے اور اس کو جان بچانی مشکل ہوگئی۔ دوسری مرتبہ ۱۸۷۸ء میں برطانوی جنگی جہاز دردانیال میں داخل ہوگئے تھے۔ لیکن جب یہ جہاز ایشیائی ساحل کے قلعہ مجیدیہ کے سامنے سے گذرنے لگے (اس قلعہ کا توپخانہ سطح آب سے ملا ہوا ہے اور اب اس میں کرپ کی تازہ ترین توپیں شامل ہیں) تو برطانوی امیرالبحر کا ایک چھوٹا جہاز ترکی حکام کو برطانوی بیڑے کی آمد کی اطلاع دینے بڑھا۔ کیونکہ خبر مشہور تھی کہ اول ترکی گورنمنٹ نے اندر آنے کی اجازت دیدی تھی۔ اور پھر اس کو واپس لے لیا۔ قصہ مختصر یہ بیڑہ اس وقت عارضی طور پر خلیج بسیکا میں قیام پذیر ہوا۔ لیکن ۱۲ فروری ۱۸۷۸ء کو خفیہ احکام جاری ہوئے اور بیڑہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دردانیال میں بجبر داخل ہوجائے۔ اگر روکا جائے تو مقابلہ کرے۔ ۶ برطانوی جہاز اس کام کے لئے خلیج سے نکلے۔ اس وقت سخت برفباری ہورہی تھی۔ اور جہازوں کو صحیح راستہ پر چلانا بہت مشکل تھا۔ دو جہاز کنارے پر چڑھ کر رہ گئے۔ اور انمیں سے ایک غالباً مرمت کے لئے بھیجدیا گیا۔ برطانوی بیڑہ کے ان تجربوں کے بعد یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دردانیال میں بجبر داخل ہونا کس قدر مشکل ہے۔

پہلے جن جہازوں نے ایسا کرنا چاہا وہ جدید جہازوں سے جسامت میں نصف تھے۔ لیکن جب وہ بھی راستہ طے نہ کرسکے تو ایسے بڑے جہازوں کا گذرنا تو بہت ہی مشکل ہے علاوہ بریں پہلے استحکامات ایسے مضبوط نہ تھے جیسے کہ اب جرمنوں کی زیر نگرانی کردئے گئے ہیں۔ (ہمدرد)

چٹکیاں اور گدگدیاں

ناروے اس لفظ کے دو حصے ہیں پہلا نار عربی بمعنی آگ دوسرا "وے" انگریزی بمعنی راستہ، گویا ناروے باب النار ہے۔ اب تک تو وہ لڑائی کی آگ سے الگ تھا مگر عجب نہیں کہ اپنے نام کی نحوست کے سبب اسکو بھی جہنم رسید ہونا پڑے۔

روٹی کا فوٹو قحط سالی کے زمانہ میں اگر روٹیوں کے فوٹو غربا میں تقسیم ہوجائیں تو یقین ہے کہ لوگوں کو بازار لوٹنے اور غل شور کرنے کی ضرورت نہ رہیگی، کیونکہ ہندوستانی صورت پرست ہیں۔ روٹی کو دیکھ دیکھ کر پیٹ بھر لیگا۔ کل کرسمس میں مس صاحبہ نے بھی یہی کیا تھا کہ خود تو کیک کھایا اور مجھ امیدوار کو فوٹو دیدیا۔ میں خوشی خوشی اس کو گھر لایا۔ اور بازار سے ایک سیر کی ریوڑیاں منگائیں اور کیک کے فوٹو کو دیکھتا جاتا تھا اور ریوڑیاں کرباتا جاتا تھا۔ (خطیب)

ہنگامہ عالمگیر

عربوں کے ساتھ خونریز جنگ

دہلی ۷۔ مارچ ہماری سپاہ مقیم اہواز نے جو دریائے غدیر پر واقع ہے۔ ۳۔ مارچ کو اہواز دتیمیخ فارس اسی درس میل مغرب کی طرف کوچ کرتے ہوئے عربوں کی بہت سی جمعیت دیکھی جن کو کسی قدر ترکی سپاہ بھی مدد دے رہی تھی۔ فریقین میں شدت کی لڑائی ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غنیم کے ۳۰۰ ہلاک اور ۵۰۰ مجروح ہوئے مقتولین میں قبیلہ بنی طروف کے شیخ کا بھائی اور مجروحین میں دس بارہ شیوخ اور قبیلہ بنی لام کے شیخ غضبان کا بھائی بھی تھا برطانیہ کی قلیل جمعیت میں سے ۶۲ ہلاک اور ۱۲۳ مجروح ہوئے۔ بدوسرے روز اہواز سے ہماری پٹرول نے باہر نکل کر دیکھ بھال کی تو معلوم ہوا کہ دشمن کا ارادہ کسی قسم کا حملہ کرنے کا نہیں۔

فوجی مہم کی تیاری

لندن ۷۔ مارچ۔ پیرس کا تار مظہر ہے کہ وزیر جنگ نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ دردانیال کی موجودہ حالت کے خیال سے اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ شمالی افریقہ میں فوجی مہم اس غرض سے تیار رکھی جائے کہ حسب وقت ضرورت پیش آئے اُسے فوراً جہازوں پر لاد کر ضروری مقامات کی طرف پیشقدمی کرنے کا حکم دیدیا جائے۔

قفقاز میں جنگ

لندن ۷۔ مارچ پیٹروگراڈ کا سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ چوراق کے علاقہ میں ہماری جارحانہ کارروائی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ محاذ کے دیگر حصوں میں سکوت ہے۔

جرمنوں کا اعتراف

امسٹرڈم ۷۔ مارچ۔ برلن کے ایک نیم سرکاری تار میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ کولہ کے جہاز تھورڈس نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر آہنی برچھے سے وار کیا۔ مگر کشتی کو خفیف نقصان پہنچا۔ اور وہ بندرگاہ کو واپس آگئی۔

لندن ۷۔ مارچ۔ جرمن کے ایک سرکاری بے تار کے پیغام میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ زپلن "ایل ۸" تاریکی میں نیچے اُتر رہا تھا کہ درختوں میں الجھ گیا اور اس کو کرولا کو بغرض مرمت جرمنی بھیجنا پڑا۔

پیرس کو تباہ کرنیکا منصوبہ

پیرس ۷۔ مارچ۔ اخبار ماتن نے جرمنوں کی طرف کر پیرس کو تباہ کر دینے کے منصوبہ کی مفصل کیفیت شائع کی ہے جسے وہ قابل اعتماد بتاتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کا ارادہ تھا کہ شہر پیرس کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ایک ایک حصہ کو یکے بعد دیگرے تباہ کرنے کی دھمکی دیکر فرانس سے ایسی شرائط قبول کرائیں جن سے اسکا کچومر نکل جائے۔ ان شرائط میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ انگلستان کا مقابلہ کرنے میں فرانس جرمنی کو مدد دے۔ مگر دریائے مارن کی جنگ نے اس کے منصوبہ پر پانی پھیر دیا۔ اور انگلستان نے اپنی سپاہ، اپنے جہاز اور روپیہ پیش کر کے ایک بے نظیر

جگہ اور فیاض دوست کا ثبوت دیا۔ اور جہاں ہمارے اپنے دریائے ایسنر اور حوالی ایسر کی لڑائیوں میں مردانگی کی خوب داد دی۔ بعد اُس کی بحری طاقت نے جرمنی کی بحری طاقت کو بندرگاہ میں محدود کر دیا۔ آج سات ماہ کی جنگ کے بعد جرمنی کو قحط اور ناکامی کے دو مہیب بھوتوں کا سامنا ہو رہا ہے۔

جرمنوں کا وحشیانہ طریقہ حرب

لندن ۸۔ مارچ۔ پیرس ۲۷ فروری کی سرکاری اطلاع میں مالن کورٹ کے معرکہ کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل سے پایا جاتا ہے کہ وہاں فرانسیسی اور جرمن خندقیں پاس تھیں مگر زیر درختی کے سبب نظر سے اوجھل تھیں۔ لڑائی بارود کی سرنگیں اُڑانے اور دستی گولے پھینکنے سے ہو رہی تھی۔ دوپہر کے وقت ہماری خندقوں کے آدمیوں نے دفعتہ دیکھا کہ اُن کے دمدمے پر ۴۰ میٹر کی بلندی تک کثیف دھوئیں کا ستون بلند ہو رہا ہے۔ ہماری دوسری خندقوں کے آدمیوں نے یہ سمجھا کہ ہم نے کوئی سرنگ اڑائی ہے اتنے میں ہمارے سپاہیوں کو گرم ہوا کا جھونکا محسوس ہوا اس کے معاً بعد وہ پیچ کی طرح کے لپٹے ہوئے سیال میں شرابور ہوگئے۔ سیال مذکور کی دھاریں دھوئیں کے ستون میں سے گرتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ اور شاید پمپوں کے ذریعہ پھینکی جاتی تھیں۔ دھوئیں کی آڑ میں جرمنوں نے چھپ کر خاردار تار کا جنگلہ کاٹ دیا۔ اور حملہ کر کے ہماری خندق کو لے لیا۔ مگر دوسرے روز صبح تو انہیں وہاں سے نکال دیا گیا۔

سمرنا پر گولہ باری کی تفصیل

لندن ۹۔ مارچ۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ نائب امیر البحر پیرز کی رپورٹ جو سمرنا کی جنگی کارروائی کے متعلق موصول ہوئی ہے مظہر ہے کہ جمعہ کے روز گولہ باری سے قلعہ ینی کیل کو سخت نقصان پہنچا۔ شنبہ کے روز بحری دستہ سرنگوں کے رقبہ میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس پر آتش باری ہوئی کئی امدادی باٹریوں کو خاموش کرا دیا گیا۔ برطانوی نقصان خفیف تھا۔

گرفتار شدہ جہازوں کی نگرانی

لندن ۸۔ مارچ نیویارک کا تار مظہر ہے کہ گرفتار شدہ جرمن جہازوں وسٹرلینڈ اور جارج واشنگٹن کے متعلق یہ اطلاع موصول ہونے پر کہ وہ روانہ ہونے کی تیاری کر رہے ہیں محکمہ جنگی کے ۲۰۔ انسپکٹر اُن پر چڑھ گئے اور اُن کا اچھی طرح معائنہ کیا۔

دردانیال پر جنگ

لندن ۹۔ مارچ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ موسم صاف ہو جانے کی وجہ سے دردانیال کی جنگی کارروائی نشو و نما پا رہی ہے۔ کوئین الزبتھ اور برطانیہ کے دیگر جنگی جہازوں نے ہفتہ کے روز گیلی پولی کے باہر سے دردانیال کے تنگ حصہ کے قلعوں پر بالواسطہ گولہ باری کی اور اتحادی جہازوں کے دستہ نے آبنائے کے اندر سے قلعہ ڈارڈانوس اور چھپی ہوئی باٹریوں پر فیر کئے برطانیہ کے بعض جہازوں پر گولے پڑے مگر انہیں نہایت ہی خفیف نقصان پہنچا اور کوئی آدمی ضائع نہیں ہوا۔ اس کے بعد لارڈ نیلسن اور اگامنن نے اتوار کے روز تنگ حصہ کے قلعوں کو اندر کی طرف سے مصروف پیکار کیا۔ اور شدید گولہ باری کے بعد دو قلعوں کو خاموش کرا دیا۔ بحری آبی ہوائی جہازوں نے چھپی ہوئی توپوں کا پتہ لگانے میں۔ قابل قدر خدمت انجام دی۔ اور بعض اوقات سطح پرواز میں نیچے اُتر آئے۔ ان پر کئی مرتبہ فیر کئے گئے۔ مگر کوئی جہاز ضائع نہ ہوا۔ اور صرف ۳۔ افسر مجروح ہوئے۔

اتھنز۔ اطلاع پہنچی ہے کہ کوئین الزبتھ کی دمنع کا ایک اور جنگی جہاز دردانیال میں پہنچ گیا ہے۔

مفصل کیفیت

لندن ۹۔ مارچ۔ محکمہ بحری کے مراسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ کوئین الزبتھ نے اگامنن اور رادشن کی مدد سے ہفتہ کے روز قلعہ حمیدیہ نمبر ۱ و قلعہ حمیدہ نمبر ۲ پر ۲۱ ہزار گز کے فاصلہ سے گولہ باری کی۔ اول الذکر قلعہ پر ۲ چودہ انچ کی اور ۷ نو انچ کی اور دوسرے پر ۲ چودہ انچ کی ایک ۹ انچ کی ایک آٹھ انچ کی اور متعدد دس انچ کی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ ترکوں نے ہاوٹزروں اور میدانی توپوں سے کوئین الزبتھ کو جواب دیا۔ اور اسے میدانی توپوں کے ۳ گولے لگے مگر ان سے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ دریں اثنا ونجش الیس، مجسٹک پرنس جارج اور سفرن نے اندر کی طرف سے سانڈیر اور کوہ واروانوس کی باٹریوں نیز متعدد چھپی ہوئی توپوں پر فیر کئے۔ قلعہ مجیدیہ نے بھی آتشباری کی جس کے جواب میں ہم نے ۱۲۔ انچ کی توپوں سے اس پر گولے پھینکے۔

اتوار کے روز مطلع صاف تھا۔ گولئے، شارلی مین لودیٹ اور سفرن آبنائے میں داخل ہوئے اور انہوں نے اگامنن اور لارڈ نلسن کی بلاواسطہ گولہ باری کے لئے پناہ بہم پہنچائی۔ فرانسیسی جہاز وں نے کوہ واروانوس اور دوسری چھپی ہوئی توپوں کو مصروف پیکار کیا۔ اور اول الذکر کو خاموش کرا دیا۔ اگامنن اور لارڈ نیلسن نے ۱۲ ہزار اور ۱۴ ہزار کے درمیانی فاصلہ سے گولہ باری کی۔ اور قلعہ مجیدیہ اور حمیدیہ نمبر ۱ کو خاموش کرا دیا اور ہر دو قلعوں میں دھماکے پیدا ہوئے۔ قلعہ حمیدیہ نمبر ۲ نے جمعہ کے دھماکوں کے بعد پھر گولہ باری کی کوشش نہیں کی۔ گو ہمارے، اگامنن اور لارڈ نیلسن کو تین تین گولے لگے۔ مگر انہیں اندیشناک نقصان نہیں پہنچا۔ لارڈ نیلسن کے ۳ آدمی سخت مجروح ہوئے۔ خلیج سارونس کی طرف لارڈ نیلسن بولیر اور خاکنائے کی نگرانی کرتا رہا۔ چار انچ کی توپوں سے اس پر فیر کئے۔ اور تین گولے اس پر آکر گرے۔

امپیریل ریلیف فنڈ کی مقدار ۸۰،۹۸۲۲ روپیہ تک پہنچ گئی کہ امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کے چندہ

دردانیال پر جنگ

لندن ۴ - مارچ - ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ دس بڑے جنگی جہازوں نے آج دردانیال کے قلعوں کو مصروف پیکار کیا۔

لندن ۵ - مارچ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ بدھ کے روز پھر دردانیال پر عمل کیا گیا۔ مگر آبنائے کے اندر جو نتائج پیدا ہوئے اُن کے متعلق امیر البحر کی رپورٹ تاحال موصول نہیں ہوئی ڈبلن نامی ہلکے کروزر نے آبنائے سے باہر جزیرہ نما گیلی پولی میں ایک دیکھ بھال کی چوکی کو منہدم کیا۔ اور سیفائر نامی ہلکے کروزر نے خلیج اور ایتی کے اندر مختلف مقامات پر توپوں اور سپاہ پر گولہ باری کی۔ قلعہ ب (۷) کے قریب ۹ جدید وضع کی میدانی توپیں بیکار کر دی گئیں۔ جن کے بعد اب تک کل ۴۰ توپیں بیکار کی جا چکی ہیں۔ فرانس کے مسافی جہاز نے قلعہ بولائر پر گولہ باری کی۔ ادکاوک کے پل کو تباہ کر دیا

ایتھنز ۵ - مارچ - اتحادی بیڑے نے جمعرات کے روز قلعہ مجیدیہ اور قلعہ نغرہ پر گولہ باری کی

جرمنوں کی وحشیانہ جنگی کارروائی

پیرس ۵ - مارچ - جرمنوں نے پٹرول پھینک کر ہمارے سپاہیوں کو جو نقصان پہنچایا اُس کے متعلق ایک فوجی جرمن نے نہایت ہولناک کیفیت قلمبند کر کے ارسال کی ہے اُس کا بیان ہے کہ میں نے ایسے زخمی دیکھے جن کے چہرہ اور دیگر اعضا جھلس گئے تھے اور وردیاں جل گئی تھیں۔ بعض اشخاص کا جنہیں خفیف زخم آئے تھے بیان ہے کہ اس روز عام طور پر سکوت رہا۔ مگر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ دفعۃً ہماری خندقوں پر روغن پٹرول کی بارش ہونے لگی۔ ایک افسر نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اپنے پائپ بجھا دیں مگر اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ چند سکنڈ کے بعد ان پر دستی گولوں کی بوچھاڑ پڑنے لگی جن سے خندقوں میں آگ لگ گئی۔ اور جرمن اس سے فائدہ اُٹھا کر آگے بڑھے۔ اور جلتی ہوئی مشعلیں ان میں پھینکیں جس سے شعلے اور بھی بلند ہوئے اس آتشیں سیلاب سے بچنا پھر ناممکن تھا۔ اور فرانسیسیوں کو جن کے کپڑے پٹرول سے تر تھے خندقیں خالی کرنی پڑیں۔ اس پر دس منٹ بعد جرمنوں نے حملہ کیا۔ گر ہماری دوسری صف نے انہیں روک دیا۔ اور بعد ازاں ہم نے شدید حملہ کر کے جرمنوں کو ان کے کئے کی سزا دی۔ چنانچہ اُن کے ۲۰۰ ہلاک اور مجروح ہوئے اور ۹۰ ہمارے ہاتھ آ گئے۔

پیرس۔ ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ ناکامی اُٹھانے کی وجہ سے جرمن آبدوز کشتیوں کے عملہ کو پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور کوشش کیساتھ قزاقانہ کارروائیوں کے لئے اکسایا جا رہا ہے۔ ایک معائنہ کنندہ امیر البحر نے مقام ولہلمز ہیون تجارتی جہازوں کی غرقابی کے لئے گرانقدر انعام دینے کا وعدہ کیا اور آبدوز کشتیوں کو تاکید کی کہ جہاں تک ہو سکے تجارتی جہازوں کا مال گرفتار کریں۔

تیل کے جہاز پر ہوائی جہاز کا حملہ

لندن ۵ - مارچ تیل کے ذخیرہ کا ایک برطانوی جہاز جو ہدایت کے لئے سمبر کے دہانہ میں پہنچا رپورٹ کرتا ہے کہ یار ماؤتھ اور سپرنگ ہیڈ کے درمیان ایک جرمن ہوائی جہاز اس کے قریب آیا اور نیچے اتر کر اس پر تین گولے پھینکے۔ مگر کپتان کی ہوشیاری سے جہاز اُن کے صدمہ سے محفوظ رہا۔ اگرچہ بنظر حفظ ماتقدم اُس نے اپنی کشتیاں پانی میں ڈال دی تھیں۔

برطانوی کروزر کی تاخت

لندن ۶ - مارچ - ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ دیکھی کی ترکی سپاہ نے جو جزیرہ ملی ڈنیلیس کے مقابل ساحل ایشیائے کوچک پر واقع ہے برطانوی کروزر سیفائر پر جس نے ترکی کیمپ پر ۲۰ گولے پھینکے تھے تیز چلنے والی توپوں سے فیر کئے ترک سراسیمہ ہو کر بھاگ گئے۔

بحیرہ مارمورا میں ترکی بیڑا

روم کا اخبار میسجیرو رقمطراز ہے کہ ترکی جہازوں کا ایک دستہ جس میں بربسیا، حمیدیہ، مجیدیہ اور چار تباہ کن جہاز ہیں نغرہ میں لنگر انداز ہو رہے ہیں۔ امیر البحر سوچون اس دستہ کی کمان پر ہیں اور جنگی جہازوں کو حکم ہے کہ ہر وقت تیار رہیں۔ (قلعہ نغرہ قلعہ سلطانیہ سے چند میل کے فاصلہ پر شمال کی طرف واقع ہے)

سمرنا پر گولہ باری

سمرنا میں اتحادیوں کے جنگی جہازوں اور کروزروں کے ایک دستہ نے قلعہ ینی کیل پر دو گھنٹہ تک باقاعدہ گولہ باری کی اور معتدبہ نقصان پہنچایا۔ اب موافق موسم میں قریب سے گولہ باری شروع ہو گی۔ گولہ باری سے سمرنا کی حفاظتوں کو نقصان پہنچا۔

لندن ۶ - مارچ - فرانس کی ایک سرکاری اطلاع سے بالمراحت طور پر واضح ہوتا ہے کہ سو جنگی جہازوں نے خلیج سارو س کی طرف سے جزیرہ نمائے گیلی پولی پر سے حالتاً گیلی پولی کے قلعوں پر گولہ باری کی۔ خلیج سارو س یا دردانیال میں سارے سے جس قدر جنگی جہاز تھے ان میں سے کسی پر بھی غنیم کے گولے نہیں پڑے۔

آبدوز کشتیوں کی تباہی

لندن ۴ - مارچ ۲۶ - فروری کا اخبار نویسٹ تیکٹن قطرازی ہے کہ آبدوز کشتیوں کی جدید کامیابیوں کی تمام رپورٹیں انگریزی ذرائع سے موصول ہوئی ہیں۔ آبدوز کشتیوں نے خود کسی قسم کی رپورٹ نہیں بھیجی۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

زیپلن کو نقصان

لندن ۵ - مارچ - اسٹر ڈیم کا تار مظہر ہے کہ زیپلن "ایل ۸" کو جمعرات کے روز "ٹرل موت" (بیلجیم) میں آزدگی ہوئے سخت ضرب پہنچا جس مرمت کرنے کی غرض سے اس کے اجزا کو الگ الگ کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

جنوبی افریقہ کی بغاوت

لندن ۴ - مارچ - جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ بغاوت کے اسباب و حالات کی تحقیق کے لئے ایک منتخب کمیٹی مقرر کی جائے مسٹر سارٹ نے جنرل ہرٹزوگ کو اس بات پر ملامت کی کہ تم نے اپنے تئیں باغیوں کا مخالف ظاہر نہیں کیا۔ جنرل ہرٹزوگ نے جواب دیا کہ میں اب تک بھی اس بغاوت کا مخالف نہیں ہوں۔

جرمنی کا بڑا دشمن

لندن ۴ - مارچ - پیرس کے محکمہ اشتہارات نے لکھا ہے کہ ہیمبرگر نیکرکٹس کے ایک آرٹیکل میں جو غالباً حکام کر دیا ہے سے لکھا گیا ہے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ برطانیہ کی فوجی طاقت کے متعلق جرمنوں کی رائے میں حیرت انگیز پیدا ہو گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ جرمنی کا سب سے بڑا دشمن انگلستان ہے۔ اور برطانوی سپاہی بڑا مہیب حریف ہے۔ اور برطانیہ کی بحری طاقت کو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا اچھی طرح احساس ہے۔ اس لئے جرمنوں کو لازم ہے کہ برطانوی سپاہیوں کا مقابلہ کرنے میں جو اپنے عزم و استقلال کا ثبوت دینے میں کسی قسم کا دقیقہ اُٹھا نہ رکھیں گے ہر قسم کی جد و جہد اور قربانی سے کام لیں۔

جہاز پر آتشزدگی

لندن ۹ - مارچ - لائڈز کے دفتر میں آئرلینڈ کے مقام ولینشیا سے تار پہنچا ہے کہ جہاز "لا ٹورین" کی طرف سے ایک ہوائی پیغام بدین مضمون موصول ہوا ہے کہ وہ آتشزدگی کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہے۔ یہ جہاز نیویارک سے ۲۸ - فروری کو ہیور (فرانس) کی طرف روانہ ہوا تھا۔ کئی جہاز اس کی امداد کے لئے جا رہے ہیں۔

کوئینز ٹاؤن کا ایک ہوائی تار مظہر ہے کہ لا ٹورین پر شدت کی آگ شعلہ زن ہے۔ نیویارک کے ایک پیغام سے پایا جاتا ہے۔ کہ مسافر اور عملہ کے آدمی صحیح و سلامت ہیں۔

زیپلن سے بے تار کی پیغام رسانی

روزنامہ ٹائمس آف انڈیا نے ابھی حال ہی کی اشاعت میں ایک مہیب زیپلن کی تصویر دی ہے۔ اور نہایت شرح و بسط کے ساتھ زیپلن سے بے تار کی پیغام رسانی کا حال درج کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جرمن زیپلن اپنا اس قدر عظیم حجم رکھنے کے باوجود بھی ایک حیرت انگیز چیز ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ حال کی انجنیری نے دنیا کی حیرت انگیز چیزوں میں ایک بہت بڑا اضافہ کیا ہے۔ زیپلن کی حالت پرواز ہی میں خبروں کے پہنچانے کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ یعنی اس میں آلۂ بے تار رسانی خبریں کے صحیح طور پر پہنچانے کے لئے لگایا گیا ہے۔ یہ آلہ دن کے وقت ۱۲۰ میل تک اچھی طرح سے خبر پہنچا سکتا ہے اس آلہ کا وزن ۱۵۰ پاؤنڈ اور ڈائنمو کا وزن ۱۲۰ پاؤنڈ ہوتا ہے۔ زیپلن سے زمین کی جانب کچھ فاصلہ تک ایک "فاسفور برانز" کا تار لٹکا ہوتا ہے۔ جو زیپلن کے اندر ایک چرخے سے چکر لگا ہوا ہوتا ہے۔ تاکہ جس وقت زیپلن زمین پر اُترے تو تار اس چرخے کے ساتھ لپٹ جائے۔ رات کے وقت اگر زیپلن انگلستان پر پرواز کر رہا ہو تو وہ انگلستان کے کل واقعات جرمنی پہنچا سکتا ہے۔ زیپلن کی وجہ سے جرمنی کو اس جنگ میں بڑی سہولت ملی ہے۔ ہوائی جہازوں میں بھی بے تار کی پیغام رسانی کا آلہ لگانے کی کوشش کی گئی مگر وہ کامیاب ثابت نہ ہوا اس کے علاوہ زیپلن تین دن تک بغیر کسی جگہ رکنے کے پرواز کر سکتا ہے۔ اس کی رفتار ہوائی جہاز سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ پرواز کے وقت انجن کے چلنے کی آواز بڑی مکھیوں کے بھنبھنانے کی طرح آتی ہے۔

میوٹ مسلم ہائی اسکول مرادآباد کا سکریٹری

اور

پبلک کا مطالبہ اصلاح

نام نہاد "مدعیان اصلاح" نے اگر اپنی تمام دوسری اور کاوشوں کے بعد یہ حاصل کر لیا ہو تو اسی حوصلہ شکن استبدادیت کے مقابلہ میں جو اکثر ٹرسٹیاں میوٹ اسکول کا شیوہ ہے۔ تھوڑی سی کامیابی کو بھی غنیمت سمجھنا چاہئے۔ دو چیزیں ہیں جو ہمیں اب تک حاصل ہو چکی ہیں:-

(۱) ٹرسٹیوں کی پانچ جگہوں کو عام انتخاب کے ذریعہ سے پُر کرنے کی اجازت دیکر میوٹ اسکول کے ٹرسٹیوں نے کم از کم عام انتخاب کے اصول کو عملاً مان لیا اور ساتھ ہی میں اصلاح طلب فریق پر یہ امر واضح ہو گیا کہ

بڑھ کر جو اٹھائے ہاتھ میں لینا اسی کا ہے!

(۲) شوریدہ سر "مدعیان اصلاح" منجملہ بہت سے اعتراضوں کے ایک یہ اعتراض بھی کر رہے تھے کہ اسکول کے متعلق کوئی رپورٹ کبھی شائع نہیں کی جاتی۔ انکو خوش ہونا چاہئے کہ گو ٹرسٹی صاحبان زبان سے اس فروگذاشت کا اقبال کرتے شرماتے تھے لیکن عملاً انہوں نے اپنی اس غلطی کو مان لیا ہے۔ اور اسکول کی دس سالہ زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ اس کے متعلق سکرٹری صاحب نے ۲۸ صفحے کی ایک رپورٹ شائع کی ہے جو کہ خودداری کا تقاضا تھا کہ

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں

گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

اس لئے بجائے اس کے کہ اسکول کی رپورٹ ٹرسٹی صاحبان کی طرف سے مروجہ صورت میں شائع ہوتی۔ صرف اسی پر اکتفا کیا گیا کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی طرف سے جن صاحبوں نے اسکول کا معائنہ کیا تھا اُن کی رپورٹ معہ صاحبزادہ صاحب کے نوٹ کے "رپورٹ میوٹ مسلم ہائی اسکول" کے نام سے شائع کر دی گئی۔ اور اس طرح اپنی وضعداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا گیا۔ کہیں کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اصلاح طلب فریق کی آواز بزم ناز کے بھاری پردوں کے اندر پہنچنے میں کامیاب ہو گئی! بہرحال یہ دو بجائے خود قلیل لیکن اصولاً نہایت اہم کامیابیاں ہیں۔ جو مطالبہ کرنیوالے گنہگاروں کو حاصل ہوئی ہیں۔ ہم ٹرسٹی صاحبان سے اس واقعہ کا اقبال کرانا نہیں چاہتے۔ اور نہیں چاہتے کہ وہ ابھی کر اپنی شکست کو محسوس کرنے لگیں۔ اُنکی شان کے شایاں تو یہی ہے کہ جب آفتاب لب بام آگئے تو بہتر راحت پہ کروٹیں نہ لیں!

رپورٹ مذکورہ میں سکرٹری صاحب نے ایک "مقدمہ" بھی تحریر فرمایا ہے جس میں حتی الامکان ہر بحث طلب پہلو کو بچا دیا گیا ہے۔ چنانچہ ٹرسٹیاں کے تقرر کے متعلق انہوں نے صاف طور پر یہ نہیں بتایا کہ کن شرائط کے ساتھ ٹرسٹی مقرر کئے گئے تھے۔ اُن سے کیا کیا امیدیں وابستہ تھیں۔ اور وہ کس حد تک پوری ہوئیں۔ اسی طرح اسکول کی مجوزہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھے جانے کا ذکر کرتے ہوئے صاحب ممدوح نے یہ تو بتا دیا کہ ۲۲ - فروری ۱۹۱۴ء کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے سنگ بنیاد نصب کیا تھا (جو فی الحال بہت احتیاط کے ساتھ پریسیڈنٹ صاحب کے یہاں بکمال احترام رکھا ہوا ہے!) لیکن انہوں نے یہ نہ بتایا کہ ایک سال سے زیادہ ہو گیا لیکن ہنوز ایک فٹ دیوار بھی بلند نہیں ہوئی۔ کیوں؟ اس کا جواب ہم پہلے بھی دے چکے ہیں اور آئندہ بھی دینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ! لیکن قابل سکرٹری صاحب نے "مقدمہ" لکھتے وقت اتنا تو سوچ لیا ہوتا کہ اسکے پڑھنے والے کیا اتنا بھی نہ دریافت کرینگے۔ کہ ۲۲ - فروری ۱۹۱۴ء کا رکھا ہوا سنگ بنیاد مارچ ۱۹۱۵ء تک اُسی طرح کیوں پڑا ہے!

غالباً آپ کے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ اب تک اصلاح اسکول کے متعلق جو کچھ شورش ہوتی رہی ہے۔ اُس میں صرف دو ہی فریق تھے۔ یعنی اصلاح طلب اور ٹرسٹی۔ سکرٹری اسکول کو نہ کبھی مخاطب کیا گیا نہ اسکو تمام خرابیوں کا ذمہ دار گردانا گیا۔ اس لئے کہ اصل ذمہ داری تو جماعت ٹرسٹیاں ہی پر عائد ہوتی ہے لیکن لیجئے اس "مقدمہ" میں سب سے پہلے سکرٹری صاحب ہی نے بسم اللہ کر کے اس میدان میں قدم بڑھایا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اصلاح طلب فریق خلوص اور فراخدلی کے ساتھ انکا خیر مقدم کریگا۔ صاحب ممدوح نے اس بحث کو اپنی طرف سے اس طرح شروع فرمایا ہے:-

"۲۲ فروری کے بعد سے انکو (کارکنان و معاونین اسکول کو) ایک اور نئی مشکل کا سامنا کرنا پڑا یعنی وہ اُن اعتراضات کے جواب دیں جو اسکول کے چند عنایت فرماؤں کی طرف سے متواتر بذریعہ اخبارات و پمفلٹ کئے جا رہے ہیں اور جب تک کہ ہم کو واقعات نہ بتا دیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس کے دوست ہیں یا دشمن بہی خواہ ہیں یا بیخ کن۔ اور اسکول کے ماضی و استقبال کو جو اظہر من الشمس ہے۔ توہمی عیوب سے پاک کر کے اور خیالی و ٹیکنیکل باتوں کو پورا کر کے ایک نئی خیالی خوشگوار صورت میں پبلک کے سامنے پیش کریں چنانچہ یہ اوراق جو ایک رسالہ کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں انہیں اعتراضات و نکتہ چینی کا نتیجہ ہیں"

جواب دینے کی مشکل جو بقول سکرٹری صاحب کے کارکنان اسکول کو پیش آئی تھی وہ تو خاموشی کے ذریعہ سے رفع ہو گئی اور بظاہر پوری جماعت نے یہ طے کر لیا کہ اعتراضوں کا بہترین جواب یہی ہے کہ خاموش رہیں۔ یہ کچھ نئی بات نہیں ہے۔ دنیا میں اُس دیوتا کے پوجنے والے جس کا نام استبدادیت ہے بڑے بڑے لوگ موجود ہیں۔ اور مطالبہ اصلاح کرنے والے ٹرسٹی صاحبان کے اس خاص انداز کو دیکھ کر ذرا بھی متعجب نہیں ہوئے۔ البتہ اب سکرٹری صاحب بتائیں۔ جواب دینے کی جو مشکل پیش آئی تھی اسکو انہوں نے اپنے خیال میں کس طرح رفع کیا؟

صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ واقعات بتائیں گے کہ اصلاح طلب فریق اسکول کا دوست ہے یا دشمن۔ بیشک اُن کا یہ خیال غلط نہیں ہے۔ اور جس طرح آج واقعات نے ٹرسٹیوں کی بڑی تعداد کو نا قابل محض سکرٹری کو قابل اور باخلاص لیکن استبداد پسند اور طالبان اصلاح کو کچھ نہیں تو کم از کم ثابت قدم کر دکھایا ہے۔ اسی طرح کسی دن واقعات بھی اس امر کا فیصلہ بھی کرینگے کہ ٹرسٹیوں نے باوجود علم ہونے کے اسکول کے نقائص و مفاسد کو محض طالبان اصلاح کی ضد میں نظرانداز کیا یا نہیں اور سکرٹری نے اپنے طرز عمل سے اپنی گذشتہ خدمات کی قدر و قیمت کو (جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا) بڑھایا یا گھٹایا اگر ہمارے اور کارکنان اسکول کے درمیان واقعات ہی حَکَم بنائے جائیں۔ تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ لیکن کیا ٹرسٹی صاحبان بھی اس معیار پر پرکھے جانے کی ہمت رکھتے ہیں؟

رہے وہ اعتراضات جنکی نسبت محض "توہمی عیوب" "خیالی و ٹیکنیکل باتیں" "خیالی خوشگوار صورت" جیسے گول الفاظ استعمال کر کے سکرٹری صاحب نے اپنا دامن چھڑانا چاہا ہے مجھے وہ شاعر یاد آتا ہے جس نے کہا تھا۔

چھپانے سے نہ چھپو بنگالے قاتل نہ بن لڑکا

وفاداروں کا خون بھی کیا کوئی دھبا ہے کیچڑ کا!

مجھے یقین ہے کہ مرادآباد کے تمام اصلاح طلب سکرٹری صاحب کے اس مشورہ پر دل و جان سے عمل کرنے کے لئے تیار ہیں کہ وہ اس وقت قوت دماغ اور روپیہ کو جو اسکول پر اعتراض کرنے میں صرف کر رہے ہیں اسکول کی منفعت و تعاونت میں صرف کریں۔ سب سے پہلے میں اپنی خدمات پیش کرتا ہوں اور ٹرسٹی صاحبان مجھے جس کام کے قابل سمجھیں میں اسکول کے لئے کرنے کو تیار ہوں۔ یہ ایک غیر مشروط وعدہ ہے۔ اس وقت اسکول کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی اشد ضرورت ہے اور اگر جلد سے جلد یہ رقم مہیا نہ ہوگی تو اُس ۲۵ ہزار کے واپس ہو جانے کا اندیشہ ہے جو گورنمنٹ نے عمارت کے لئے عطا فرمائی تھی۔ اگر ٹرسٹی صاحبان گوارا فرمائیں اور سکرٹری صاحب کی خودداری بھی اسکو پسند کرے تو اصلاح طلب فریق میں سے میرے علاوہ بھی ایسے لوگ مل سکتے ہیں جو فراہمی چندہ کا کام کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ بشرطیکہ اُن کو ٹرسٹی صاحبان ایسا کرنے کی باقاعدہ اجازت دیں۔ ماسٹر ابراہیم صاحب یقین رکھیں کہ طالبان اصلاح حقیقتاً "اسکول کی خدمت انجام دینا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ ساتھ ہی میں اپنے اس دعوے سے کبھی دست بردار نہیں ہو سکتے۔ کہ میوٹ اسکول کے ٹرسٹیوں کی زیادہ تعداد ایسی ہے جو کام نہیں کرتی اور نہیں کرنا چاہتی۔ میوٹ اسکول کی مالی حالت افسوسناک ہے۔ اور اسکے اخراجات ٹرسٹیوں کی ذات میں نہیں ہوتے۔ اس کا سکرٹری خلوص کے ساتھ بیش قیمت خدمات انجام دے رہا ہے لیکن خواہ اپنی استبداد پسندی یا کسی دوسری وجہ سے پبلک کے حقوق احتساب کا اعتراف کرنے سے پہلو تہی کرتا ہے۔

آئندہ نمبر میں میں معائنہ اسکول اور اس پر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کے نوٹ کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرونگا۔

عبدالغفار (سب ایڈیٹر ہمدرد دہلی)

کتاب مفت نذر ہے

جو نسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگرچہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جان کر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید دن سے آپ واقف ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی، گجراتی، تامل، مرہٹی، تیلگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں دیکھئے

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کر کے اُن کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں۔ فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

لیسے ہی ہمارا **طلا واجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳ - اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے ۲۰ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی۔ فی البم ۸ (آٹھ آنے)

محصولڈاک معاف خرچ وی۔ پی ایک آنہ

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

وید شاستری شنکر جام نگر دکاٹھیا واڑ

ایجنٹ

بچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی ہی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جس کو الفت ہوگی اُسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والیٔ مدینہ کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اُس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی۔ لہذا معاونین مدینہ نے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں۔ والسلام

نیازمند مالک اخبار "مدینہ" بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور روا استر دار بسیاہ ۔ ملایم بغیر استر دار ہر رنگ
سبز، کاہی، خاکی ہر سائز ۔ و ہر سائز

ساخت شاہی کا رخانہ ترکی ہے کہ استنبول و نیز فیشن ایبل۔ قاہرہ مصر زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے اور مال آنے کی اُمید نہیں ۔ وس ۔ ابھی بہت جلد تبرک کی خرید کیجئے ۔ آرڈر آج ہی بھیجیں۔

ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایۂ عمر چودھری دیپ شاہ بلگرامی

اگرچہ احباب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش کرتے رہینگے۔

لیپ ملذذ۔ فاعل مفعول مرد مدہوش ہو جاویں فی درجن ہر ممسک حسن و رطوبت اندام نہانی درجن ۔ باکلف اعضا تنگی دست کی، استعمال انکیون رفع ہوتا ہے درجن ۲ **طلا** جو سوئی رگین درست کر کے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی عہ، **عرق النسا** یہ ایک جادو کی گولی ہے ۔ اندر پیٹ کے کسی درد رفع ہوائی گولی ہر

عطر ملذذ شاہی جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہان اُس کی ہے شیشی کلاں عہ، خورد ۱۲

روغن گٹھیا کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ **روغن امساک** کٹ ۔ لگوانے کے بعد تین گھنٹہ مشغول کلام ہو جیسے شیشی کلاں عہ شیشی خورد عہ

روغن گنج سر شیشی کلاں ۸ خورد ۲ **روغن خنازیر** شیشی کلاں ۸ خورد ۲ **کراماتی ڈبی**۔ اگر معدہ پر لگا دیں تو ناف پر لگانے سے اسہال، پیر پر لگا دیں اور پیشاب حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ **روغن عرق النسا** جسکی مالش سے معاصی ہوتے شیشی

احقر العباد چودھری دیپ شاہ بلگرامی از لکھنؤ محلہ برانا مکان ۱۱۱

طاعون

یعنی فرشتۂ اجل (کی) خواستگار

وہ لوگ ہوتے ہیں

جو باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں بلکہ گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونان و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو باسود ہی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لیے واثق اہم ہے اسے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تا کہ وقت پر کارآمد ہو۔ تحقیق کہ جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ، جو دو مریض کے لیے کافی ہوتی ہے
آدھی درجن عہ، ایک درجن للعہ

تازہ اسنادات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں: جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی قادری (پٹنہ) قریباً چار صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی حلفیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۴۰ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال دوا ایسے فوت ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے جیسی کھالی اور دوسرے روبصحت ہونے پر شراب پی لی۔۔۔

اور مسماۃ گلابو۔ دریا پور محلہ بعد تین یوم صحت حاصل ہو گئی

منشی قلندر حسین ہوش آمکے اینڈ ایم او۔ کیمپ سکوٹہ بنگلہ آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

جامع الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما
موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

تازہ برقیات

مسٹر ہربرٹ سموئیل کا خیال

لنڈن ۔ ۹ ۔ مارچ ۔ لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہربرٹ سموئیل نے کہا ہمیں امید ہے کہ قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے میں اب زیادہ تاخیر نہ ہوگی ۔

دردانیال میں برطانوی ملاحوں کا نقصان

لنڈن ۱۰ ۔ مارچ ۔ ایتھنز میں بیان کیا جاتا ہے کہ دوشنبہ کے روز کوئین الزبتھ دردانیال میں اول مرتبہ داخل ہوا نیز اس نے خلیج ساروس سے گولہ باری کرنے میں حصہ لیا ۔ اور قلعہ مایدوس کا کچھ حصہ منہدم کر دیا ۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۴ ۔ مارچ کو دردانیال میں ۳ ملاح مقتول اور ۴ مجروح ہوئے اور بحری ڈویژن میں ۲۲ مقتول ۔ ۲۴ ۔ مجروح اور ۳ مفقود الخبر ہیں ۔

لنڈن ۱۰ ۔ مارچ ۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کوئین الزبتھ دوشنبہ کے روز ۴ جنگی جہازوں کی ہمراہی میں دردانیال میں داخل ہوا ۔ اور اس نے اپنی ۱۵ انچی توپوں سے قلعہ روملی مجیدیہ پر گولہ باری کی ۔ جو کلید بحر کا جنوبی سرا ہے موسم کی خرابی کی وجہ سے جنگی کاروائی میں رکاوٹ واقع ہو گئی ۔

فرانسیسی ماہی گیر جہاز کی غرقابی

لنڈن ۱۰ ۔ مارچ ۔ بیچی ہیڈ کے پرے ایک جرمن آبدوز کشتی ایک فرانسیسی ماہی گیر جہاز کے قریب آئی ۔ اور اس کے عملہ کو اشارہ کیا کہ برطانوی ماہی گیر جہازوں پر سوار ہو جائے ۔ جو قرب و جوار میں تھے ۔ آبدوز کشتی نے ملاحوں کو اترنے کے لئے کچھ مہلت نہ دی ۔ اور آتشباری شروع کر دی ۔ جس سے جہاز کی ایک کشتی کو نقصان پہنچا ملاح بڑی دشواری سے جان بچا کر دوسری کشتی میں سوار ہوئے آج صبح ملاح مذکور بندرگاہ نیوہیون میں اتارے گئے ہیں ماہی گیر جہاز آخری مرتبہ تیرتا ہوا دیکھا گیا ۔ مگر وہ ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا تھا ۔

وارسا کی جانب پیشقدمی

لنڈن ۱۱ ۔ مارچ ۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے شمالی پولینڈ میں اپنی افواج کو مجتمع کیا ہے ۔ جنہیں جرمنی سے جدید افواج کی بدولت کمک پہنچ گئی تھی ۔ جرمن افواج اب شورنل کو اپنا مرکز قرار دے کر وارسا کی طرف پیشقدمی کرنے کے لئے از سر نو جد و جہد کر رہی ہیں ۔ انہوں نے جناحی حملے اختیار کئے ہیں جو دریائے سے مغرب کی جانب اور کولنو سے مشرق کی جانب ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔

آسٹروی شب و روز چوکے ہیں

لنڈن ۱۰ ۔ مارچ ۔ ایک آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کارپیتھین میں شدت کی سردی اور گہری برفباری ہو رہی ہے ۔ مگر روسی علی التواتر زیادہ فوج کے ساتھ حملہ کر رہے ہیں ۔ اور آسٹرویوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ شب و روز [illegible]

وارسا کی حالت

لنڈن کے مشہور اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے جرمنوں کی اس پیشقدمی کا نہایت شرح و بسط کے ساتھ خاکہ کھینچا ہے جو انہوں نے وارسا کو مسخر کرنے کے لئے بزور اکی حضر پر اختیار کی تھی چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ جس وقت جرمنوں نے پیشقدمی کی تو میں بھی بحیثیت نامہ نگار ان کے ہمراہ تھا اس وقت جرمنوں کی فوج "سکرنویس" سے لیکر بلیس کے جنوب تک پھیلی ہوئی تھی ۔ ان دونوں مقاموں کے درمیان جرمنوں نے مستحکم خندقیں کھود رکھی تھیں جرمنوں اور روسیوں کا یہ معرکہ اس جنگ کی یاد تازہ کرتا ہے جو ماہ اکتوبر میں وقوع پذیر ہوئی تھی ۔ اکتوبر سے اس وقت تک جرمنوں کو پے در پے فتوحات حاصل ہوتی رہی ہیں ۔ الغرض وہ مغربی پولینڈ پر قابض ہو گئے ۔ مگر اس جنگ میں ان کا جس قدر شدید نقصان ہوا ہے وہ بیان سے باہر ہے ۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابتدائے جنگ میں جب روسیوں کو جرمن پیشقدمی کی اطلاع ملی ۔ تو وارسا میں اسی وقت سے جنگ کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں ۔ اس وقت جرمن "وارسا" سے ۳۰ میل کے فاصلہ سے روسیوں کے مستحکم مورچوں پر گولے برسا رہے ہیں ۔ اس کے علاوہ جرمنوں اور روسیوں کے پے درپے مقابلے بھی ہو رہے ہیں ۔ اور فریقین نہایت جگری سے ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں ۔ جنگ کی وجہ سے وارسا کے تمام قہوہ خانے اور ہوٹل فوجی مرکز بن گئے ہیں ہر ایک روسی کی یہی خواہش ہے کہ جنگ میں شریک ہو کر جرمنوں کے خلاف لڑے ۔ چونکہ آج کل جنگ "وارسا" کے بالکل قریب ہو رہی ہے اس لئے صحیح خبروں کا ملنا نہایت دشوار ہے ۔ مگر یہ صاف طور پر عیاں ہے کہ فریقین نہایت جانبازی سے ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں ۔

جرمنوں کی اصلی خواہش یہ ہے کہ ایک مرتبہ وارسا کو مسخر کر لیں ۔ "وارسا" میں جسقدر یہودی آباد ہیں وہ تمام جرمنوں کے موافق اور دبی زبان سے ان کی فتح و نصرت کے لئے دعائیں مانگتے ہیں ۔ مگر ان یہودیوں کی تعداد بہت قلیل ہے ۔ جس کا روسیوں کو کچھ خوف نہیں ۔ آج کل جرمن اپنی تمام قوت وارسا کو مسخر کرنے کے لئے صرف کر رہے ہیں ۔ کیونکہ حال میں انہوں نے اور تازہ دم فوج مشرقی رزمگاہ میں بھیج دی ہے ۔ جو زیادہ تر مغربی رزمگاہ یعنی فرانس سے آ رہی ہے ۔ اگر جرمن ابتدائے جنگ میں اپنی فوج کا زور مشرقی رزمگاہ پر ڈالتے تو انہوں نے آج تک وارسا کو فتح کر کے پیٹروگراڈ کی راہ لی ہوتی ۔ مگر اس وقت وارسا کے نواح میں روسی فوج بہت قلیل ہے کیونکہ جنوب مشرق کی طرف آسٹرویوں نے دباؤ ڈال رکھا ہے ۔ اور ادھر قفقاز میں ترکوں نے اودھم مچا رکھا ہے وارسا کے نواح میں روسی فوج کے افسروں کو نہایت سخت خدمتیں انجام دینی پڑتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ روسی جرمنوں کی بیشمار فوج کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں

(انتخاب ۱۰ مارچ ۔ [illegible])

مقامی حالات

انتخاب میونسپل بورڈ

اب سے پہلے کئی مرتبہ ہم مخلوط انتخاب کی خرابیوں پر بحث کر چکے ہیں ۔ تازہ واقعات سے یہ امر اور بھی صاف ہو جاتا ہے ۔ کہ مخلوط انتخاب نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کو پامال کر رہا ہے ۔ بلکہ بسا اوقات اس سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ تکلیف دہ اور نقصان رساں ہوتا ہے ۔

بجنور میونسپل بورڈ کے امسال کے انتخاب میں اس کی روشن مثالیں ملتی ہیں ۔ کہ جب تک جداگانہ انتخاب کا حق عطا نہ کیا جائے گا مسلمان اپنے حقوق کو ہرگز محفوظ نہیں رکھ سکتے ۔

بجنور کی آبادی میں غالب حصہ مسلمانوں کا ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اس وقت تک ووٹروں کی تعداد مسلمانوں کی اس قدر کم رہی ہے کہ مسلمان ممبر مخلوط انتخاب کی صورت میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ دوسری خرابی حلقوں کی نامناسب تقسیم ہے ۔ جس سے ہندوں کو انتخاب میں بہت زیادہ آسانی اور کامیابی کی توقع رہتی ہے ۔

انہیں خرابیوں کی وجہ سے امسال کے انتخاب میں ایک مسلمان ممبر بھی کامیاب نہیں ہوا ۔ اور ہندو کامیاب ہو گئے منشی محمد یسین صاحب مرحوم وائس چیرمین کی جگہ خیال تو یہ تھا کہ کوئی مسلمان ممبر ہی مقرر ہوگا ۔ لیکن باوجود اسکے کہ مولوی عبدالحی صاحب نے کوشش بھی کی مگر ہندو ووٹروں کی زیادتی اور اتفاق سے مولوی عبدالحی صاحب ناکامیاب رہے مولوی عبدالحی صاحب کی ناکامیابی سے بجنور کی مسلمان پبلک اپنے حقوق کی حفاظت سے بالکل مایوس ہو گئی ہے ۔ میر سجاد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی میعاد بھی ختم ہو گئی تھی ۔ اور ہندوؤں کے موجودہ اتفاق و مذہبی جوش کو دیکھتے ہوئے ۔ یہ امید موہوم تھی کہ میر صاحب موصوف دوبارہ منتخب ہو سکیں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میر صاحب نے مخالف عنصر غالب دیکھ کر کوشش نہ کی اور ہندو ممبر ان کی جگہ بھی منتخب ہو گیا ۔ اب میونسپل بورڈ کے بارہ ممبروں میں سے صرف دو ممبر رہ جاتے ہیں جنمیں سے ایک پبلک کی طرف سے اور دوسرے سرکاری ممبر ہیں ۔ جنکا وجود کثیر التعداد ہندو ممبروں کے سامنے نہونے کے برابر ہوگا اور بجنور کی غالب آبادی کے حقوق کی حفاظت خطرہ میں پڑ جائیگی ۔

مسلمان ممبروں کی تعداد اسقدر کم ہو جانے سے کہ انکا وجود عدم کی برابر ہو گیا ہے بجنور کے مسلمانوں میں تشویش پھیل رہی ہے ۔ ہر طرف مایوسی چھائی ہوئی ہے ۔ یہ بھی افواہ ہے ۔ کہ موجودہ دو مسلمان ممبروں میں سے بھی ایک نے اپنی تعداد کو عدم کی برابر سمجھ کر استعفیٰ دیدیا ہے اگر یہ صحیح ہے تو بجنور میونسپل بورڈ بحیثیت نا تمام مسلمان پبلک بالکل خالی ہو گیا ۔ اور اب موجودہ مسلمانوں کو حقوق کی حفاظت [illegible]

حلقہ نمبر ۳ کا انتخاب نہایت معرکۃ الآرا تھا ایک طرف منشی دہوم سنگھ صاحب ایڈووکیٹ دوسری جانب پروہت بسنت لال ہے یا ۴ دیگر اشخاص ہندو منشی دہوم سنگھ صاحب کے خلاف تھے لیکن باوجود اس کے حلقہ نمبر ۳ کے مسلمان سربر آوردہ اصحاب کی کوشش سے منشی دہوم سنگھ صاحب تقریباً ۲۰۰ ووٹ کی زیادتی سے کامیاب ہوئے۔ دوران انتخاب میں جب پروہت بسنت لال کو منشی دہوم سنگھ صاحب کی کامیابی کا یقین ہو گیا تو وہ مایوسی کے ساتھ اپنی کوششوں کو خیرباد کہہ کر چلے گئے۔ جس پر ہم منشی دہوم سنگھ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں۔

انتخاب ڈسٹرکٹ بورڈ

امسال ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور تحصیل کے ممبروں میں سے مولوی عبدالحی صاحب کی میعاد ختم ہوئی تھی افسوس ہے کہ برادران وطن نے اس جگہ کو بھی اپنے مذہبی جوش کو کام میں لا کر حاصل کر لیا۔ اور مولوی عبدالحی صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری سے بھی خارج ہو گئے۔ گویا یوں سمجھیے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ مسلمان ممبروں سے بالکل خالی ہو گیا۔

مذکورہ بالا امور پر نظر ڈالتے ہوئے اب مسلمانوں کے لئے کوئی چارہ کار اس وقت تک باقی نہیں رہا تا جب تک کہ مسلمان ووٹروں کی تعداد مسلمانوں کی آبادی کے تناسب نہ ہو یا حلقوں کی تقسیم میں مسلمانوں کی آبادی کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ اس کے علاوہ ایک صورت مسلمانوں کے لئے اپنے قائمقام مناسب تعداد میں باقی رکھنے یا انتخاب کرنے کی یہ بھی ممکن ہے بشرطیکہ ایسا ہو سکے کہ ہندو و مسلمان ممبرون کی تعداد آبادی کی نسبت سے مقرر کر دی جائے۔ اور مسلمان ممبر کی جگہ ہمیشہ مسلمان ممبر منتخب ہو اور ہندو ممبر کی جگہ ہندو۔ اس صورت میں ہندو و مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو سکتی ہے نہ کسی قوم کے حقوق کمی قائم مقام کے باعث خطرہ میں پڑ سکتے ہیں۔ کاش حکام بالا اس جانب توجہ فرمائیں۔ اور بجنور کی مسلمان پبلک کے حقوق کی حفاظت کی سبیل نکالیں ورنہ اسے آئندہ بہت سے خطرات کا سامنا کرنے کا احتمال ہے۔

نرخ غلہ

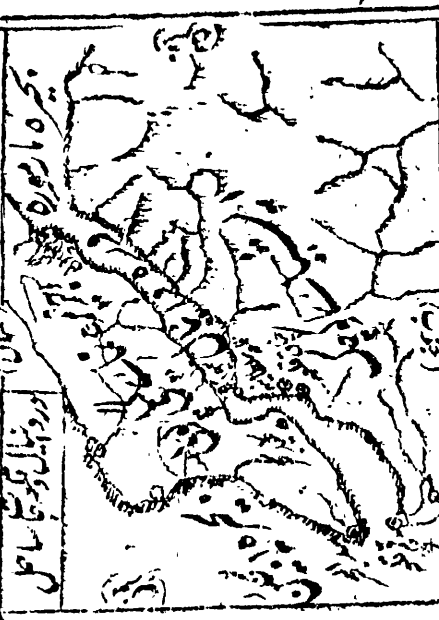
غلہ کے نرخ میں ارزانی شروع ہو گئی تھی گیہوں تقریباً ایک سیر بڑھ کر پھر کچھ کم ہو گیا۔

موسم و فصل

کئی روز سے ابر ہو رہا ہے بارش بھی کئی مرتبہ ہوئی جس سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ کیا جاتا ہے۔

طاعون

شیرکوٹ نہٹور سہسپور دھام پور میں تو طاعون کا دور دورہ تھا ہی دو ایک کیس بجنور میں بھی ہو گئے ہیں۔ تمام مقامات کی میونسپلٹیوں کو صفائی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔



من موہنی

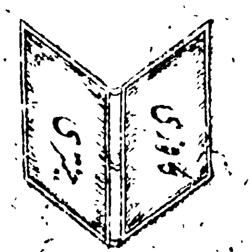
شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی کا اٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جس کی تلاش میں سب ہیں اور جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے تیار کی ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی ضعیف اور سست و کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کرامات کر دیں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمی کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنے (نمبر)

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ اور سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے۔ سیتلا ماتا کے داغ چھائیں جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خراب اور بے رونق ہو جاتا ہے اُن کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آ جاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چمڑی سفید کر لیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل ۱۲ تین بوتل ایک ساتھ لینے سے خرچہ پارسل معاف

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ۱۹۱۵ء کی



نہایت خوبصورت بنی ہے جس کا چکنا کاغذ خوشخط اور سنہری لکھائی ہے اور چھپائی بھی صاف ہے یہ جنتری بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر متفرق جگہ کے دس شریف اور لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورے پتے لکھ بھیجنے سے واپسی ڈاک سے جنتری آپ کی خدمت میں پہنچے گی

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کسی کو کونین یا کسی شے سے ہو جاتی ہے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ یا گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار فساد خون۔ بواسیر تبخیر سالیخولیا اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اُن کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آ جاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہمہ فی بوتل (عہ)، خورد شیشی ۴ اونس ۳ر ایک اونس ۱ر

پتہ۔ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

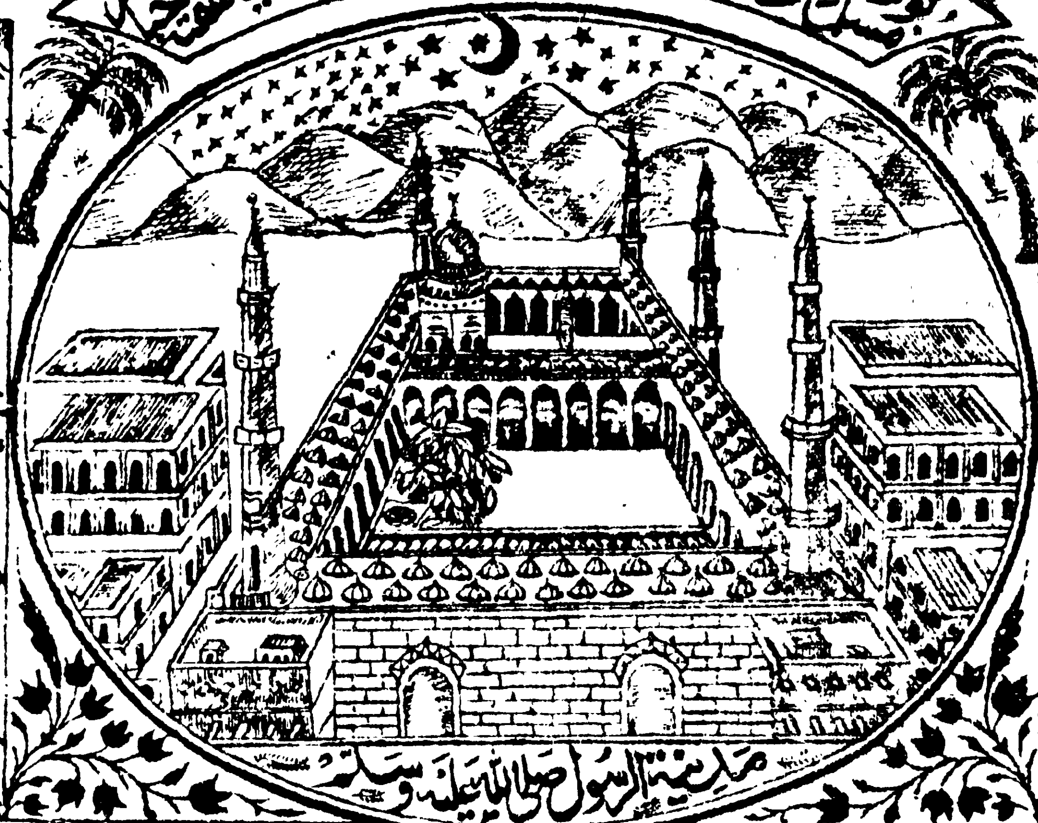
رجسٹرڈ (اے) نمبر ۵

مسلمانوں کا قومی مذہبی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

العدل

مالک محمد مجید حسن بجنوری

شائع شنبہ … فی ہفتہ



مدینہ

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرے اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ ملگا نیلا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ (۱عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب کریں۔

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی اٹک کا خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روساء اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی ناممکن ہے۔

تعداد صفحہ	یکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایک ماہ	دوبار	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بدن کے سفید داغ و برص

کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدار دو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو تو دوگنا قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کردونگا۔ جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھالیویں۔

قیمت فی ڈبہ تین روپیہ (للعہ)

مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہیے۔

پتہ

بیدراج پنڈت مہابیر پہالک و ہنگہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور ارد و ہیلکھنڈ کیجائے

(مدینہ فی پرچہ ایک آنہ)

حوادث و اخبار

۱۰ لاکھ پونڈ گھاس کا عطیہ

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے شکریہ کے ساتھ ۱۰ لاکھ پونڈ خشک و چرند دانی ہوئی گھاس کا عطیہ قبول کیا ہے جو سردار وہیرم پور (احاطہ بمبئی) کی جانب سے جنگ کے مصرف کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

تیل کی قلت

لندن ۱۲- مارچ- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کی وجہ سے تیل کی دستیابی میں جو قلت واقع ہوئی ہے۔ اُس کے اثر کو کم کرنے کے لئے نیز قدرتی تیل کے ذخائر کو تا جاپانہ طور پر روک رکھنے کا بہت سا حصہ حاصل کر لیا ہے۔

کوئٹہ میں جدید فوجی کالج

گورنمنٹ ہند عنقریب کوئٹہ میں ایک فوجی کالج "ملٹری اکاڈمی" کے نام سے قایم کرنے والی ہے۔ جو زیادہ تر سینٹ ہرسٹ کے رائل ملٹری کالج کی طرز کا ہوگا۔ اور جو نوجوان افسر ہندوستان میں فوجی عہدوں پر مامور ہو کر ولایت سے آئینگے انہیں اس کالج میں چھ ماہ کی تعلیم کے بعد ایک خاص امتحان پاس کرنا ہوگا۔

سیاسی مشتبہین کی رہائی

ہز ایکسلنسی وائسرائے کی تشریف بری کلکتہ کے موقع پر ۳۰ آدمی جو سیاسی جرائم کے متعلق مشتبہ اشخاص کی فہرست میں داخل تھے گرفتار کر لئے گئے تھے مگر جب ہز ایکسلنسی واپس تشریف لائے تو انہیں رہا کر دیا گیا۔

دیسی صنعت کو سرکاری امداد

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بمبئی نے نہ صرف اپنے سرکاری دفتروں میں میسرز کلکرنی برادرز بمبئی کے ساختہ آہنی قلموں کا استعمال منظور فرمایا ہے بلکہ اُن کی ہمرسانی کا ایک آرڈر بھی کمپنی مذکور کو دیا ہے۔

وائسرائے کا دورہ

ہز ایکسلنسی وائسرائے ماہ رواں کے آخر میں مہاراجہ جموں و کشمیر سے پرائیوٹ طور پر ملاقات کرنے تشریف لیجائیں گے۔ اور اس کے بعد سرکاری طور پر ریاست گوالیار کا دورہ فرمائیں گے۔

ہندوستان کی پبلک کی حفاظت کا مسودہ قانون

یہ ۰ کو جو اجلاس وائسرائگل کونسل کا دہلی میں ہونیوالا تھا اس میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا جس کی غرض یہ ہوگی کہ ہندوستان میں پبلک کی حفاظت کے لئے اور برٹش ہند کا ڈیفنس یعنی بچاؤ کے لئے اور نیز بعض قسم کے جرائم کے ملزموں کو جلد تر سزا دینے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس مسودہ میں کیا کیا ضروری امور ہوں گے۔ مگر گورنمنٹ اس مسودہ کو جلد قانون کی شکل میں لانے کی ضرورت کو زیادہ ابھی

طرح جانتی ہے۔ لیکن اگر اس کی اشاعت پبلک کی آگاہی کے لئے ہو جاتی تو بہتر تھا کیونکہ ممکن تھا کہ اس کے متعلق پبلک مفید مشورہ دیا جاتا۔ (مسودہ پاس ہو گیا)

صوبہ متحدہ کی اگزیکٹو کونسل

معلوم ہوا ہے کہ صوبہ متحدہ کی اگزیکٹو کونسل یکم جون سے جو ذیر ہوگی۔ اس کے دو یا تین ممبر ہوں گے جنکو لفٹنٹ گورنر جنرل مقرر فرمائیں لیکن ان کی تعداد چار سے متجاوز نہ ہوگی۔

ارمنوں کے لئے چندہ

جو ارمنی کلکتہ میں مقیم ہیں انہوں نے اپنے مصیبت زدہ ہم وطنوں کی خاطر جنہوں نے قفقاز میں پناہ لی ہے ایک فنڈ قائم کیا ہے جس میں ۲۲ ہزار روپیہ اس وقت تک جمع بھی ہو چکا ہے۔

لوٹنے کی دھمکی

کلکتہ کے متمول ہندوستانی ساہوکاروں اور تاجروں کو ڈاکوؤں کی طرف سے اس مضمون کی چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں کہ فلاں مقدار روپیہ ہمارے حوالہ کر دیجئے ورنہ تمہیں لوٹ لیا جائیگا۔ اور سخت تکلیف دیجائے گی اس قسم کی بعض چٹھیاں کمشنر پولیس کلکتہ کے حوالہ کی گئی ہیں ابھی ایام کے اندر علاقہ علی پور میں دو ڈاکے پڑے ایک بابو مکوم لال گھوش ساہوکار اور دوسرا جو دھشٹر منڈل ایک زمیندار کے مکان پر۔ دونوں جگہ ڈاکو بہت سا روپیہ لوٹ کر لے گئے۔ ضلع ہوگلی سے بھی ایک ڈاکہ کی خبر آئی ہے۔ جس میں ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے بابو بیر دلاو چندر ہزرا کے مکان سے ۱۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا اور اہل خانہ کو مار ڈالنے کی دھمکی دیکر بھاگ گئے۔

ایران میں وزارت کا انقلاب

قونصل جنرل ایران متعینہ ہند کو طہران سے سرکاری تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ ہز ہائی نس مستوفی الممالک کے مستعفی ہو جانے پر ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران نے ہز ہائی نس مشیر الدولہ کو ان کی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ اور انہوں نے جدید مجلس وزرا مرتب کی ہے۔ ہز ایکسلنسی معاون الدولہ بدستور وزیر خارجہ رہیں گے۔

ڈکیتی کی افواہ

کلکتہ ۱۲- مارچ- پولیس کلکتہ کل شب نہایت مصروف تھی۔ اسے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ بنگالی نوجوانوں نے ایک گاڑی نمبر ۲- ای- ایف ڈاکہ کی غرض سے کرایہ کی ہے۔ ہر تھانہ سے جس قدر ممکن تھا مسلح سپاہی بھیجے گئے۔ تین بجے کے بعد یہ گاڑی شکستہ حالت میں [illegible] میں پائی گئی۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

لارڈ کچنر اور ہندوستان کی وائسرائلٹی

اخبار کیپٹل لکھتا ہے کہ لارڈ کچنر کا آیندہ وائسرائے ہند مقرر ہونا اغلبات سے ہے اور یہ کہ گو عام رائے تمام و کمال اُن کے فیور و تائید میں نہیں۔ تاہم وہ حالات موجودہ میں ہندوستان کے بہترین وائسرائے ثابت ہونگے اخبار مذکور کو ایک نقص نظر آیا ہے وہ یہ کہ لارڈ کچنر ہنوز کتخدا نہیں ہوئے۔ [illegible] وائسرائے

کا پانچ سال تک وائسریگل لاج میں تنہائی و تجرد میں زندگی بسر کرنا کچھ تا موزوں سا ہوگا تاہم لارڈ کچنر اس قدر بوڑھے نہیں کہ شادی نہ کر سکیں۔ اور بہت سی والا تبار و عالی دودمان لیڈیاں اُنکے شریک حیات ہونے پر تیار ہیں۔

اخبار بنگالی کی تلاشی

اخبار سٹیٹسمین کا راقم رقمطراز ہے کہ وائسرائے کے کلکتہ آنے کے ایام میں آنریبل بابو سریندرناتھ بنرجی کے دفتر کے ایک آہنی صندوق کی تلاشی لی گئی۔ مگر غالباً کچھ برآمد نہ ہوا۔

زخمی سپاہیوں کا ورود

(بمبئی ۱۶- مارچ) ہسپتالی جہاز سیریا آج سویز سے ۲۴۹ زخمی و بیمار سپاہیوں کو لیکر پہنچا ہے۔ جہاز مذکور سہ پہر کو الگزنڈریہ گھاٹ پر مجروحین و بیماران کو اُتاریگا۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر نمبر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

بحکم مسٹر محمد محسن علی خان صاحب منصف بجنور

نمبر مقدمہ ۹۶۵ سنہ ۱۹۱۵ء

بعدالت خفیفہ بجنور ضلع مراد آباد

کشنو ولد بلاسا قوم سائی پیشہ کھیتی ساکن موضع بود گڑھ پرگنہ کرت پور مدعی سوتی رادہ کشن وکیل

بنام

پیرا ولد مرسوا قوم سائی ساکن موضع بود گڑھ پرگنہ کرت پور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع و منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

(دستخط حاکم بخط انگریزی)

(۱) اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن پاس مرد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرا دیا جائے۔ اور جس دستاویز کو کسی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ

بجنور

مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۵ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ

مخلوط انتخاب کی خرابیاں

میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور

میں

مسلمانوں کی نیابت کا خاتمہ

قابل توجہ گورنمنٹ

گذشتہ چند سالوں میں مسلمانوں کو اپنے قائم مقام انتخاب کرنے میں مخلوط انتخاب کی بدولت جس قدر نقصان اور تکلیف اٹھانی پڑی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے مخلوط انتخاب ممکن ہے اُس زمانہ میں اس قدر ضرر رساں ثابت نہوا ہو جبکہ ہندوؤں میں تعصب کی موجودہ لہر دوڑی ہوئی نہ تھی۔ اور دونوں قومیں شیر و شکر ہو کر اتحاد سے بسر کرتی تھیں لیکن۔ اب جبکہ ہر ایک ہندو کے دل میں تعصب قومیت اور مذہب کا خیال جاگزیں ہے، یہ ناممکن ہے کہ مخلوط انتخاب کسی قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکے۔

میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے الکشنوں میں ہم کئی سال سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کا سوال اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور چونکہ ہندوؤں کے قومی جذبات نہایت وسیع ہوتے ہیں۔ اور مسلمان رائے دہندوں کی کمی اس وجہ سے اکثر موقعوں پر ہندو کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور مسلمان کوشش سے بھی کامیاب نہیں ہوتے۔

امسال بجنور میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کا بھی یہی افسوسناک نتیجہ نکلا ہے کہ ہندوؤں کے اتفاق اور مسلمان رائے دہندوں کی کمی سے مسلمان اُمیدوار انتخاب سے محروم رہے۔

بجنور میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے زیادہ ہے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان رائے دہندوں کی تعداد کسی حلقہ میں تہائی سے زیادہ نہیں۔ ایسی حالت میں کیا اُمید کیجا سکتی ہے کہ ہندوؤں کے قومی اتفاق کے مقابلہ میں مسلمان کسی طرح کامیاب ہو سکیں

اب کے الکشن میں ایک جگہ منشی محمد یسین صاحب مرحوم کی خالی تھی۔ جو کسی مسلمان کو ملنی چاہیے تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ بھی مسلمانوں سے چھن گئی۔ اس جگہ کے لئے مولوی عبد الحی صاحب وکیل کو کھڑا کیا گیا تھا۔ اور خیال تھا کہ اُن کی ہر دلعزیزی اور وسیع اثر و رسوخ اُنہیں کامیاب بنا دیگا لیکن افسوس ہے کہ ہندوؤں کے قومی اتفاق و تعصب اور مسلمان رائے دہندوں کی کمی کے باعث مولوی عبد الحی صاحب اس مقابلہ میں ناکام رہے۔ اور منشی لکشمی رام صاحب کامیاب ہو گئے۔

اس وقت تک میونسپل بورڈ بجنور کے بارہ میں چار ممبر مسلمان تھے جنمیں سے ایک جگہ تو ہندوؤں کے قومی اتفاق سے نکل گئی۔ دوسری جگہ میر سجاد حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ کی تھی جنکی میعاد بھی اس سال ختم ہوتی تھی۔ اور اگرچہ اُنھوں نے دوبارہ اپنا نام اپنے حلقہ کے انتخاب میں درج کرا دیا تھا۔ لیکن مولوی عبد الحی صاحب کی ناکامی اور ہندوؤں کے اتفاق کو دیکھ کر اُنہیں اپنی ناکامیابی کا بھی یقین ہو گیا۔ اور اُنہوں نے بغیر مقابلہ استعفیٰ دیدیا۔ اور آپ کی جگہ بھی ہندو ممبر لالہ گوری لال منتخب ہو گئے۔ ان انتخابات کے بعد دو جگہ مسلمان ممبروں کی رہ گئی تھیں جن میں سے ایک جگہ پبلک انتخاب کی طرف سے تھی اور دوسری سرکاری اول الذکر جگہ پر قاضی محمد صدیق صاحب تھے اور دوسری جگہ پر خان بہادر میر تراب علی صاحب آنریری مجسٹریٹ تھے۔ ان دونوں حضرات نے جب ہندوؤں کے غلبہ کی یہ کیفیت دیکھی کہ مسلمان اُنکے مقابلہ میں کسی طرح کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور دس ہندو ممبروں کے مقابلہ میں دو مسلمان ممبروں کا وجود و عدم کے برابر ہے جن کی رائے کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ تو انہوں نے بھی اپنے کام سے استعفیٰ دیدیا۔ اور اب میونسپل بورڈ میں ایک مسلمان ممبر بھی نہیں رہا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کے تین ممبروں میں سے صرف ایک ممبر مولوی عبد الحی صاحب مسلمان ممبر تھے۔ امسال انکے دوبارہ انتخاب کا بھی وہی حشر ہوا جو میونسپل بورڈ کے انتخاب کا ہوا تھا یعنی مسلمان رائے دہندوں کی کمی اور ہندوؤں کے قومی اتفاق سے مولوی عبد الحی صاحب ناکام رہے اور بابو بشیشر ناتھ رئیس گنج کامیاب ہو گئے۔

مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھکر بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ ابتک ہندوؤں کا ایسا کامل اتفاق غالباً ہمارے صوبہ میں پہلی نظیر ہے جس میں مسلمانوں کے حقوق کی پامالی دیدہ و دانستہ کی گئی تھی ہندوستان میں الکشن کے موقع پر ہندو مسلمانوں میں جو بدمزگی پیدا ہوتی ہے وہ عام بدمزگی و کشیدگی کی طرح ناپائدار نہیں ہوتی بلکہ اس کا اثر اتنا مستحکم ہوتا ہے کہ آئندہ سالوں میں اُس کی زیادتی اور انتقام کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کا خمیازہ عموماً مسلمانوں کو اُٹھانا پڑتا ہے۔

ذیل میں ہم وہ شمار و اعداد درج کرتے ہیں جو سالگذشتہ کی میونسپل بورڈ کی سرکاری رپورٹ میں شائع ہوئے ہیں ان شمار و اعداد سے معلوم ہو سکیگا کہ گذشتہ سالوں میں ہندوؤں کے غالب عنصر نے مسلمانوں کی نیابت کو کس قدر صدمہ پہنچایا ہے اور مسلمان اپنے برادران وطن کی دراز دستیوں کا کس قدر شکار ہوئے ہیں رپورٹ مذکور مظہر ہے کہ:

اس سال (۱۹۱۲ء) صوبجات متحدہ میں ۹۰۳۶۸ شخص ووٹ دینے کے قابل قرار پائے اور اُنہوں نے اپنی طرف سے ۹۶۰ ممبروں کو انتخاب کیا جن میں سے ۷۰۳ ہندو ۲۶۲ مسلمان اور ۸۲ دوسری اقوام کے تھے

مذکورہ بالا شمار و اعداد بتاتے ہیں۔ کہ مسلمان ممبروں کی تعداد ہندو ممبروں کے مقابلہ میں تقریباً تہائی ہے اس نسبت سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مسلمان رائے دہندوں نے ہندوؤں کی زیادتی رائے کے مقابلہ میں کس قدر ورزداری رکھی ہوگی۔ اس وقت ہندوستان میں ہندو مسلمان ہی دو زبردست قومیں ہیں۔ جو ہمیشہ اپنے حقوق کی حفاظت میں جد و جہد کرتی رہتی ہیں لیکن مسلمان رائے دہندوں اور ممبروں کی کمی ہمیشہ اُنکو اپنے قوم کے حقوق کی کافی حفاظت میں ناکامیاب رکھتی ہے۔ اس لئے یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں کو انتخابات میں مساوی حقوق نہ دئے جائینگے اُس وقت تک مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ بجنور میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کے تازہ انتخابات سے اس کی کافی تائید ہوتی ہے۔

واقعات صاف بتا رہے ہیں کہ اقوام غیر کی حکومت میں دوسری اقوام کے حقوق کی حفاظت اُس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ اُن کا عنصر مساوی نہو ورنہ ایک فریق کی زیادتی دوسرے فریق کے حقوق کی پامالی کا یقینی سبب ہے۔

میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ چونکہ پبلک کی تمدنی اور تعلیمی وغیرہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان صیغوں میں جب تک ہندو مسلمانوں کی تعداد مساوی نہ ہوگی کسی ایک قوم کے حقوق بھی کماحقہ محفوظ نہیں رہ سکتے

بجنور میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے گذشتہ انتخابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ امر نہایت صاف ہو جاتا ہے کہ جن مقامات میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے مسلمان وہاں بھی کسی طرح اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اور ہندو عنصر کے غلبہ سے اپنے ذاتی حقوق سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔

ہم نے مانا کہ ہندوستان میں بلکہ اُس کے ہر ایک صوبہ میں ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مسلمان اُنکے مقابلہ میں ⅓ کی نسبت رکھتے ہیں لیکن اس کے ماننے

کے لئے ہم کسی طرح تیار نہیں ہیں۔ کہ اس نسبت کا اثر حقوق پر بھی کچھ پڑ سکتا ہے۔ مسلمان ہر چند کہ تعداد میں ہندوؤں سے کم ہیں لیکن تمدنی اور تعلیمی وغیرہ حقوق کے لحاظ سے کسی طرح ہندوؤں سے کم نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہندو اپنی تعداد کی زیادتی سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے حقوق کو تلف و پامال کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہمارا تجربہ شاہد ہے۔ اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو ووٹ دہندوں اور ممبروں کی زیادتی اُن کی دولتمندی کا نتیجہ ہے۔ مسلمان غریب ہیں اس لئے غالباً وہ اس قابل نہیں کہ اُن کو ہندوؤں کی برابر میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ میں نشستیں دی جا سکیں لیکن اگر گورنمنٹ اس کو صحیح مانتی ہے اور اُس کے نزدیک بھی دولتمندی ہی حقوق کی حفاظت کا معیار ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دن زیادہ دور نہیں ہوگا کہ مسلمان ہر ایک سرکاری محکمہ اور صیغہ سے نکال دیئے جائیں گے۔ اور ہر جگہ ہندوؤں کی اکثریت ہو جائیگی۔

امسال کے الکشن میں بجنور کے مسلمانوں کی جیسی حق تلفی ہوئی ہے اور ہندوؤں نے اُن کو نقصان پہنچانے کے لئے جسطرح اُن کی نیابت کو توڑ دیا ہے وہ غالباً ایک ایسی آبادی میں جس کا غالب عنصر مسلمان ہیں پہلی نظیر ہے اور یہ سب نتائج مخلوط انتخاب کے ہیں۔

جداگانہ انتخاب کے لئے مسلمان ایک عرصہ سے جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور خود گورنمنٹ بھی دیکھ رہی کہ مخلوط انتخاب سے مسلمانوں کی نیابت کو ہر سال بے حد نقصان پہنچ رہا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ گورنمنٹ اس جانب کیوں توجہ نہیں فرماتی۔ آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کی رائے ہے کہ ہنود کو جداگانہ انتخابات میونسپلٹی و ڈسٹرکٹ بورڈوں پر راضی ہو جانا چاہئے جس کے مفید ہونے کا ثبوت صوبہ کی کونسل کے انتخاب سے مل سکتا ہے۔

ہم گورنمنٹ کی مصلحتوں پر کسی قسم کی روشنی ڈالنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ممکن ہے مخلوط انتخاب میں براہ راست گورنمنٹ کا کوئی فائدہ ہو۔ لیکن یہ کہنے سے ہم باز نہیں رہ سکتے کہ مخلوط انتخاب نہ صرف مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ بلکہ ایک حد تک اس کا اثر گورنمنٹ کے نظام پر بھی پڑتا ہے۔ اس لئے یہ امید رکھنی بیجا نہیں ہے کہ اب گورنمنٹ کو اس جانب توجہ کرنی چاہئے۔ اور مخلوط انتخاب کے مضر قاعدہ کو دور کر کے جداگانہ انتخاب کا حق عطا کر دینا چاہئے۔ تاکہ وہ کشیدگی و بدمزگی جو ہر سال ہندو مسلمانوں میں پیدا ہو جاتی ہے اور ہر سال اُس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے، دور ہو جائے۔

گورنمنٹ رعایا کے لئے بمنزلہ شفیق باپ کے ہے اُس کا فرض ہے کہ وہ جب اپنے دو بیٹوں کو باہم کشمکش میں دیکھے۔ تو اس طریقہ پر تصفیہ کر دے کہ کسی کی طرفداری فیصلہ میں نمایاں نہ ہونے پائے۔ الکشن کا موجودہ طریقہ نہایت نقصان رساں ہے اور اس کے نتائج سے صرف مسلمانوں کو سخت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے

تاریخ اسلام

(۳۹)

نبوت حضور سرور عالمیان کی عمر شریف جب چالیس سال کی ہوئی تو آپ کو خلوت پسند ہونے لگی آبادی سے نفرت ہوئی۔ اور آنحضور صلعم نے جبل نور کو جس کا دوسرا نام کوہ حرا ہے اپنی خلوۃ گاہ بنایا غار حرا میں آنحضور صلعم خانہ کعبہ کو دیکھتے اور خدائے بزرگ و برتر کی عبادت فرماتے تھے۔ کوہ مکہ معظمہ سے تین کوس تھا۔ مورخین کا بیان ہے کہ آنحضور صلعم کی یہ عبادت قلبی و لسانی تھی۔ اور آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر عمل فرماتے تھے۔ کہ آپ کے نزدیک شرائع انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت عمدہ و مستحسن تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضور صلعم گھر سے کئی کئی دن کا توشہ ہمراہ لیجایا کرتے تھے۔ اور جب وہ ختم ہو جاتا تھا تو خلوت گاہ سے واپس تشریف لا کر توشہ لیجاتے تھے۔ بعض اصحاب کا بیان ہے کہ آنحضور صلعم ہر سال میں ایک مہینہ غار حرا میں رہ کر عبادت فرماتے تھے۔

نبوت کے حصول سے پہلے آنحضور صلعم کو خلوت بہت زیادہ محبوب ہو گئی تھی۔ اور اپنا زیادہ وقت غار حرا ہی میں بسر فرماتے اور عبادت و ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

ایک روز آنحضور صلعم عبادت الٰہی میں مصروف و مستغرق تھے کہ وحی الٰہی لیکر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور حضور صلعم سے فرمایا کہ:

اے محمد تجھے خوشخبری ہے کہ میں جبرئیل ہوں۔ خدا نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے تو اس اُمت کے جن و انس پر خدا کی طرف سے رسول ہے۔ تو خدا کی طرف سے جن و انس کو لا الٰہ الا اللہ سے دعوت کر۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ پڑھو۔ اور ایک تحریر ریشمی کپڑے پر لکھی ہوئی آپ کے سامنے پیش کی آنحضرت صلعم چونکہ اُمّی محض تھے اور ایک حرف بھی پڑھے ہوئے نہ تھے اس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور پڑھنا نہیں جانتا ہوں

جبرئیل علیہ السلام نے آنحضور صلعم کا جواب سُنکر آپ کو سینہ سے لگا کر خوب بھینچا۔ اور اس کے بعد کہا کہ پڑھو! آنحضور نے پھر یہی جواب دیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ جبرئیل امین نے پھر خوب بھینچا اور اسطرح تین مرتبہ کیا۔ اور اس کے بعد جبرئیل امین نے کہا کہ پڑھو آنحضور صلعم نے پڑھا:

اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضور سے فرمایا کہ اے محمد شیطان سے پناہ مانگو آنحضرت صلعم نے فرمایا: استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ اس کے بعد کہا کہ کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر کہا کہ پڑھو اقرأ باسم ربك الذی خلق الخ

اس کے بعد جبرئیل امین نے حضور سرور عالم کو وضو کرایا۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ جبرئیل امین امام تھے اور آنحضور صلعم مقتدی نماز کے بعد فرمایا کہ وضو اور نماز کا یہی طریقہ ہے۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام واپس تشریف لے گئے۔

اس موقع پر دو باتیں بیان کر دینی ضروری ہیں اول تو یہ کہ آنحضور صلعم کی ریاضت و عبادت الٰہی سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ وحی الٰہی کسبی شے ہے۔ اور عبادت و ریاضت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ وحی درحقیقت خداوندی عنایت ہے اور کسب و عمل کو اُس میں ذرہ بھر دخل نہیں البتہ ریاضت و عبادت الٰہی سے کشف و الہام حاصل ہونا ممکن ہے۔ اس لئے آنحضور صلعم کی عبادت الٰہی اور خلوت کو نبوت سے کسی قسم کا علاقہ نہیں ہے آنحضور کی نبوت موہبت و عنایت الٰہی ہے۔ دوسری بات یہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا آنحضور کو سینہ سے لگا کر بھینچنا یہ ایک روحانی تصرف تھا۔ اور اس کی تکرار تاکید و تقریر کے لئے تھی۔ جبرئیل امین کے بھینچنے سے آنحضور صلعم کا سینہ کھل گیا تھا۔ اور تمام علوم آپ کے سامنے حاضر ہو گئے تھے۔

خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد آپ پر انوار جلال الٰہی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اور آپ کے جسم میں کپکپی پیدا ہو گئی آپ غار حرا سے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ تمام جسم کانپ رہا تھا۔ اور ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ راستہ میں شجر و حجر سے آواز آتی تھی۔ السلام علیك یا رسول اللہ حضور سرور عالم صلعم کپکپاتے ہوئے گھر پہنچے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض عنہا سے فرمایا زملونی، زملونی مجھے کپڑا اُڑھاؤ۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کو چادر اُڑھا دی۔ اور آپ لیٹ رہے جسم کانپ رہا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو جاڑا چڑھا ہوا ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے حالت متغیر دیکھ کر آپ پر پانی چھڑکا۔ اور کچھ دیر بعد آپ سے خوف و گھبراہٹ دور ہوئی۔ اور حالت اصلی پر آئے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے آپ نے تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے فرمایا کہ آپ اطمینان رکھئے اور کسی قسم کا تردد و خوف نہ کیجئے خداوند تعالیٰ آپ کو کسی بلا میں نہ ڈالے گا۔ اور آپ چونکہ صادق، امین، اور رحم کرنے والے ہیں آپ کے پاکیزہ خصائل اور پاک عادات مشہور ہیں اس لئے آپ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچیگا۔

اقتباسات

ذیل میں جو جنگی خبریں درج کی جاتی ہیں وہ معاصرین "ستارہ" "زمیندار" "ہمدرد" وغیرہ نے انگریزی اخبارات سے ترجمہ کر کے شائع کی ہیں جنکی صحت و عدم صحت کے ہم ذمہ دار نہیں (ایڈیٹر)

آسٹریلیا کے اخبارات سے

جرمنی میں سامان خوراک وغیرہ کی قلت

امسٹرڈم ۲۳۔ فروری۔ جرمنی کے مفرور سپاہی بیان کرتے ہیں کہ سامان خوراک کا ذخیرہ پیداوار جرمنی میں ۱۵۔ مئی کے بعد تک نہیں رہے گی۔

اطالیہ کے محکمہ بحری کی ہدایات

روما ۲۲۔ فروری۔ اطالیہ کے محکمہ بحری نے حکم دیا ہے کہ تمام جہاز جو انگریزی سمندروں میں آمد و رفت رکھتے ہوں۔ اطالیہ کے رنگ میں رنگنے چاہییں اور اُن پر اُس بندرگاہ کا نام لکھا ہونا چاہئے۔ جہاں سے وہ ابتداءً میں روانہ ہوئے ہوں۔ اگر انہیں کہیں کوئی آبدوز کشتی انہیں دکھائی دے تو جہاز کے کاغذات ایک کشتی کے ذریعہ آبدوز کشتی کی جانب روانہ کر دینے چاہئیں۔

ایک بہتان کا رد

نیو یارک ۲۳۔ فروری۔ سر ایڈورڈ گرے نے مسٹر ڈیوجے برائن کو کہلا بھیجا ہے کہ برلن کی یہ خبر سراسر غلط ہے کہ انگریزوں نے رقبہ جنگ کے اندر ایک امریکن جہاز کو غرق کرنے اور اُس کا الزام جرمنی کے سر تھوپنے کا ارادہ کیا تھا۔ تاکہ اضلاع متحدہ اور جرمنی میں کشیدگی سرعت سے نمودار ہو جائے۔

اوڈیسہ میں روسی فوج کا اجتماع

کوپن ہیگن ۲۳۔ فروری۔ منہٰسہ سے جرمنوں کو جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی اوڈیسہ میں زبردست فوجوں کا اجتماع کر رہے ہیں۔ تاکہ انہیں جہازوں پر سوار کر کے پورہ میں ترکی میں اتار دیں۔ اور قسطنطنیہ پر حملہ کردیں۔

ایک چیف انجنیر کی دعا

لندن ۲۰۔ فروری۔ برطانوی جہاز ملیپالیٹین جو امریکہ کو جاتے ہوئے غرق ہو گیا تھا۔ اس کے وسطی حصہ میں تارپیڈو لگا تھا جس سے اُس کے بوائلر اڑ گئے تھے۔ اُس وقت چیف انجنیر ایک دعا پڑھ رہا تھا۔ اور یہ الفاظ اے خدا جو نے ہمیں غذا دی ہے۔ اُس کے لئے ہمیں حقیقی شکر گذار ہونے کی توفیق عطا کر۔ مشکل سے اُس کی زبان سے ادا ہوئے ہونگے۔ کہ ایک خوفناک کڑک سنائی دی۔ اور سب کچھ تہ و بالا ہو گیا۔

روٹی کیلئے فساد

امسٹرڈم ۱۵۔ فروری۔ بعض متمول جرمن اپنے ملک سے سکنڈینیویا کو چلے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں خالص روٹی کھا سکیں۔ متعدد شہروں میں فساد برپا ہوئے ہیں۔ میگڈبرگ میں بہت بے اطمینانی رونما ہے۔ کیونکہ وہاں روٹی کافی نہیں ملتی۔ عورتوں اور بچوں نے دوکانیں لوٹ لینے کی کوشش کی مگر پولیس نے ہنگامہ فرو کر دیا۔

کرپ کی گھٹیا توپیں

لندن ۱۵۔ فروری۔ ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم جنیوا رقمطراز ہے کہ جرمنی کی ایک تازہ ترین اور عظیم ترین توپ تہان واقع السااس پر گولہ باری کر رہی تھی کہ اس کی نالی پھٹ گئی۔ جس سے افسر اور ۵ گولہ انداز ہلاک ہوگئے۔ قابل لحاظ یہ امر ہے کہ کرپ کی تازہ ترین توپیں بلحاظ ساخت و گولہ باری کی زد کے ان توپوں سے کمتر درجہ کی ہیں جو ابتدائے جنگ سے زیر استعمال تھیں۔

جرمنوں کے گڑھے ہوئے مردے اکھاڑے گئے

پیرس ۲۸۔ فروری۔ تعفن کے خوف سے جرمن فوجی اسٹاف نے اُن تمام لاشوں کو زمین سے نکال لینے کا حکم صادر کیا ہے جو بلجیم کے مرتفع علاقوں میں جلد بازی سے دفن کی گئی تھیں۔ چنانچہ اب ۴۔ ۴ لاشوں کو اکٹھا باندھ کر مال گاڑیوں میں لاد دیا گیا ہے۔ اور اُن کے اوپر خشک گھاس اور چقندر ڈال کر ایلا شیپل میں لا کر دوبارہ دفن کیا گیا ہے۔ (زمیندار)

نیش عقرب

برلن کا اخبار "برلینر ٹیگلاٹ" جرمنی تحت البحروں کی جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے کہ حال میں آئیرش سمندر میں جرمنی آبدوز کشتیوں کی کامیابی سے انگریزوں پر یہ بات روشن ہو گئی ہوگی کہ جرمن برٹش ساحل پر جا کر برطانوی جہازوں کو برباد کر سکتے ہیں..... انگریزوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ کہ جرمن فاقہ سے ہلاک ہو جائیں اب ہم انہیں کے ہتھیار سے اُن پر حملہ کر رہے ہیں انگریزی جہاز ایک صورت میں جرمنی تحت البحر کے حملے سے نجات پا سکتے ہیں اور وہ صورت یہ ہے کہ برطانوی تجارت بالکل روک دیجائے۔ اور یہی ہمارا مقصد ہے (ڈیلی میل ۹۔ فروری در ستارہ)

سرحد اٹلی پر فوجی تیاریاں

جنیوا ۲۵۔ فروری۔ جرمن اور آسٹروی جنہیں زیادہ تر انجنیر شامل ہیں ٹائرال میں اٹلی کی سرحد پر جمع ہو رہے ہیں۔ اکثر توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ میلوں تک خندقیں کھد گئی ہیں۔ اور بڑی بڑی سڑکوں کے نیچے سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

جرمن افواج کی تعداد

لندن ۲۸۔ فروری۔ دیوان عام میں تقریر کرتے ہوئے جمعہ کے روز مسٹر ہیرلڈ ٹینینٹ نے بیان کیا کہ اندازہ کیا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ء میں جرمنی کی تربیت یافتہ یا غیر تربیت یافتہ فوج کی ۹۸۹۰۰۰۰ آدمی تھے۔

جرمنی میں اسیران جنگ

امسٹرڈم ۲۸۔ فروری۔ ایک جرمن اخبار ڈائیچ زیٹنگ جو برلن سے شائع ہوتا ہے۔ رقمطراز ہے کہ اس وقت جرمنی و آسٹریا میں ۶۹۲۰۰۰ روسی ۲۳۰۰۰۰ فرانسیسی ۱۹۰۰۰ برطانوی اور ۶۰۰۰ سروی اسیران جنگ مقید ہیں۔ اور حکام کو اُنکی خوراک بہم پہنچانے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

بھوسے کی غذا

امسٹرڈم ۲۸۔ فروری۔ ایک جرمن پروفیسر فرنڈنتھ بیرم کا دعویٰ ہے کہ اُس نے بھوسے سے ایک جدید قسم کی غذا نکالی ہے۔ جرمن اخبارات کہتے ہیں کہ یہ ایجاد لوگوں کے لئے سامان غذا کے ذخیرے رکھنے کے مسئلہ میں انقلاب عظیم پیدا کر دیگی۔

برلن میں روٹی کی تقسیم کے قواعد کا نفاذ

امسٹرڈم ۲۸۔ فروری۔ برلن کا ایک تار ظاہر کرتا ہے کہ روٹی اور آٹے کی تقسیم کے متعلق سرکاری قواعد کل نافذ ہو گئے۔ ہر شخص کو جس میں قیصر بھی شامل ہے ایک پرزہ کاغذ کا دیا گیا ہے جس میں متعدد کوپن ہیں۔ اُن کی رو سے ایک شخص کو ۴ پونڈ روٹی فی ہفتہ مل سکے گی۔

تنخواہوں میں تخفیف

پیرس ۲۴۔ فروری۔ ہجا تی میتین رقمطراز ہے کہ ترکی افواج کے تمام افسروں اور سپاہیوں کی تنخواہ گھٹا کر نصف کر دی گئی ہے۔

جرمن سپاہیوں کا تشدد

امسٹرڈم ۲۳۔ فروری۔ لیج میں کل جرمن سپاہیوں نے متعدد شہریوں کے کوٹوں پر سے امریکن جھنڈے کے نشانات پھاڑ ڈالے۔ اور مدرسے کے طلبا کے ایک مظاہرے کو جو اہل امریکہ کی امداد پر اظہار شکریہ کے لئے کیا گیا تھا منتشر کر دیا۔

جنگی جہاز تیرا لیا گیا

لندن ۲۰۔ فروری۔ آسٹریوں نے فرانسیسی جنگی جہاز کیوری کا کو جو آسٹروی سرنگ سے ٹکرا کر چند منٹ ہوئے بحیرہ ایڈریاٹک میں غرق ہو گیا تھا۔ سمندر سے نکال کر تیرا لیا ہے اور اُسے بندرگاہ پولا کی جانب لے گئے ہیں۔

جرمن ایسٹ افریقہ کی ناکہ بندی

لندن ۲۰۔ فروری۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ نے جرمن ایسٹ افریقہ کے ساحل کی بحری ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے اس پر کل سے عملدرآمد ہو گا۔ (زمیندار)

اہواز کی طرف ترکی پیشقدمی

اخبار مارننگ پوسٹ لندن نے اپنے ۲۔ فروری کے پرچہ میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے۔

پیٹروگراڈ ۳۱۔ جنوری۔ اصفہان کا ایک مظہر ہے کہ ترکوں کی ایک زبردست جمعیت جس کی تعداد ۵۰۰ا سے ۲۰۰۰ ہے اور جو پیدل مین اور توپچیوں پر مشتمل ہے اہواز کی طرف جاتی ہوئی ایرانی علاقہ سے گذری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اہواز میں تیل کے چشمے ہیں۔ جن کا ٹھیکہ برطانوی کمپنیوں نے لے رکھا ہے۔ خانہ بدوش قبائل بھی ترکوں کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ افواہ ہے کہ بختیاری جن کی اغراض

تیل کے چشموں کی حفاظت سے وابستہ ہیں ترک حملہ آوروں کو ضرور شمشیر مدد کی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بعض کی تائید عربوں کی اُس جنگ سے ہوتی ہے جو ۳ مارچ کو اہواز کے گرد و نواح میں وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

جنگ کے متعلق گورنمنٹ کا ارادہ

یکم مارچ کو دیوان عام نے ۲۸۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ مصارف کی منظوری دیدی جن میں ۲ کروڑ ۰۰ لاکھ سابقہ اور ۲۰ کروڑ نئے مصارف شامل ہیں۔

مسٹر اسکوتھ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا کہ ہم جرمنی کی ہر قسم کی تجارت درآمد برآمد کو بند کر دینے کا انتظام کر رہے ہیں۔ انگلستان اور فرانس ہر اُس جہاز کو جو کسی قسم کا مال جرمنی لیجا رہا ہوگا گرفتار کر کے اپنی بندرگاہ میں لے آئیں گے۔ ہم نہ تو اُن کے عملہ سے کسی قسم کا تعارض کریں گے اور نہ جہازوں یا اُن کے مال کو ضبط کرینگے۔ بلکہ ہم مطلق کسی قسم کا مال جرمنی میں نہ پہنچنے دیں گے۔

مسٹر اسکوتھ نے کہا کہ ہم کوئی ایسی تدبیر برکار نہ ہونگے جو ہمارے خیال میں موثر نہ ہو اور نہایت احتیاط سے کسی ایسی کارروائی سے اجتناب کرینگے۔ جو انسانیت یا دیانت کے خلاف ہو۔ مگر اس کے علاوہ جرمنی پر ہر قسم کا اقتصادی دباؤ ڈالنے کے لئے ہم کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔

تقریر کے خاتمہ پر مسٹر اسکوتھ نے کہا۔ کہ اتحادیوں کے کام کی مقدار و اہمیت روز بروز بڑھتی جاتی ہے سپاہ کی ضرورت اس وقت پیشتر سے بھی زیادہ ہے اور صرف مزید سپاہ کی ضرورت نہیں بلکہ سامان حرب کی ضرورت اس سے بھی زیادہ ہے کیونکہ دونوں طرف جس قدر گولی بارود خرچ ہو رہا ہے۔ اسکی سابقہ جنگوں میں نہ صرف نظیر ہی نہیں ملتی بلکہ اعلیٰ مبصرین کے تخمینہ سے بہت ہی زیادہ صرف ہو رہا ہے۔

صلح کی افواہوں کے متعلق مسٹر اسکوتھ نے بیان کیا کہ اگرچہ امن انسان کے لئے عظیم ترین نعمت ہے مگر یہ صلح کی گفتگو کا وقت نہیں۔ اور جو کچھ میں نے گلڈ ہال میں گذشتہ موقع پر اور فرانس کے وزیر اعظم نے بھی اسکے قریب قریب کہا تھا اُس کا اعادہ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ ہم اس وقت تک تلوار کو ہاتھ سے نہ رکھیں گے جب تک بلجیم کو تمام نقصانات کی اصل سے بھی زیادہ تلافی نہ ہو جائیگی۔ اور فرانس آیندہ دستبرد کی دھمکیوں سے محفوظ ہو جائے۔ اور آیندہ یورپ کی چھوٹی سلطنتوں کے حقوق پامال نہ کرنے کی ذمہ داری نہ کی جائے۔ الغرض جب تک جرمنی کے فوجی تفوق کا قطعی طور پر قلع قمع نہ ہو جائے۔ (وکیل)

مصر میں لارڈ کچنر کی آمد کی افواہ

برلن ۹۔ فروری جینوا سے مصر میں عرفی حالت کا ذکر کرتے ہوئے ایک خبر مظہر ہے کہ خدیو کے باصرار خواہش کرنے پر لارڈ کچنر اس ماہ کے آخر میں مختصر قیام کے خیال سے قاہرہ پہنچنے کا قصد رکھتے ہیں۔ شاید صاحب ممدوح کے ہمراہ پرنس آف ویلز بھی تشریف لائینگے۔

(ٹائمز ۱۰ فروری بحوالہ ہمدرد)

حملہ مصر کے متعلق ترکوں کا بیان

امسٹرڈم ۲۰ فروری ذیل کی ترکی سرکاری

قسطنطنیہ سے مرقومہ ۹ فروری یہاں وصول ہوا ہے جو مظہر ہے کہ: ہماری اس فوج کے ہراول نے جو مصر پر حملہ کرنے کے لئے بڑھ رہی ہے صحرائے سینا سے ایک کامیاب بالادستی کی اور ایک انگریزی چوکی کو نہر کی طرف بھگا دیا۔ ایک انگریزی جہاز کو ہمارے توپخانہ نے بُری طرح نقصان پہنچایا۔ ہماری پیادہ فوج کی بعض کمپنیوں نے طسوم اور سراپیم کے درمیان نہر کو بھی عبور کر لیا تھا۔ باوجود انگریزی جہازوں اور مسلح ٹرینوں کی گولہ باری کے ہماری فوج نے دن بھر دشمن سے مقابلہ کیا۔ اور ان کے استحکامات کو خوب دیکھ لیا۔

ہمارا ہراول دشمن کے قریب رہیگا اور نہر کے شرقی کنارے پر بالادستی کرتا رہیگا تا آنکہ ہماری اصل فوج حملہ کرنے کے لئے بڑھ آئے۔ (ہمدرد)

ایک روسی جہاز ڈبو دیا

(ہمارے ترکی) بیڑے کے ایک جزو نے یالٹا پر سخت گولہ باری کی دیانا کریمیا کے ساحل پر واقع ہے) اور ایک مقام پر ایک روسی جہاز بھی غرق کر دیا

(ٹائمز ۱۰۔ فروری در ہمدرد)

حملہ سویز کی تفصیل

ترکی نقل و حرکت کا ذکر کرتے ہوئے ٹائمز کا خاص کارسپانڈنٹ لکھتا ہے:

"...... دشمن کی تدبیر جنگ کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے لیکن صحرائے سینا کو عبور کرنے کے لئے جو انتظام کئے گئے تھے وہ اچھے تھے۔ سپاہیوں کے پاس خورد و نوش کا کافی سامان تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بآرام سفر طے کیا تھا۔ انہوں نے بیرشیب سے نہر تک تمام سفر دس دن میں طے کر لیا۔ اور نہر تک اچھی حالت میں پہنچے۔ ان کو یقین دلانے کے لئے پوری کوشش کی گئی تھی۔ کہ نہر کا عبور کرنا مشکل نہ ہوگا۔

فتح یا جنت

فوج کے واعظین کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ سپاہیوں کو سمجھا دیں کہ مصر میں اُن کے لئے فتح ورنہ جنت موعود ہے لیکن جو لوگ واپس ہونگے اُن کے لئے دوزخ اور موت ہے۔ افسروں نے بھی جن میں سے بعض کامیابی کا بہت ہی یقین رکھتے تھے واعظین کے ساتھ خود بھی ہدایتیں کرتے تھے اسی طرح طنیں کے جھوٹے مضامین جن میں برطانوی فوجوں کو "ہمارے عرب سپاہیوں" کے قتل کرنے کا الزام دیا گیا ہے۔ کمیٹی اتحاد و ترقی کی دیرینہ پالیسی کے مطابق سپاہیوں کو تقسیم کئے جاتے تھے۔

ترکی ہراول کے قلب میں آٹھویں لشکر کے سپاہی دیرکمان جمال پاشا رکھے گئے تھے۔ یہ جمال پاشا شام کی ترکی فوج کے کمانڈر انچیف کے ہمنام ہیں۔ اسی ہراول میں چوتھے لشکر کا بھی ایک حصہ شامل کر دیا گیا تھا۔ بدوی قبائل جن کے متعلق اس قدر خبریں سنی گئی تھیں حال کے معرکوں میں بہت کم نظر آئے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس بے قاعدہ فوج کے متعلق بہت سی افواہیں اڑ رہی تھیں یا تو کبھی عالم وجود میں نہ تھی یا حملہ آور فوج کے نہر کے پاس پہنچنے سے پہلے غائب ہو گئی۔

پہلا معرکہ

۲۰ جنوری کو جمال پاشا کی شمالی فوج کی ہراول سے پہلا معرکہ ہوا۔ یہ ایک معمولی معرکہ تھا جس میں ہماری طرف بہت کم نقصان ہوا۔ لیکن اس مقابلہ سے یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ دشمن قنطرہ کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ آیندہ چند دنوں میں ہراول کو کمک مل گئی اور ہمارے ہوا بازوں نے بمب پھینک کر بدوؤں کو بہت دق کیا۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے۔ کہ دو ہوا باز جن کو اتفاقیہ ہماری چوکیوں نے جبکہ وہ مشینوں کے ٹوٹنے کے بعد واپس آ رہے تھے مار دیا تھا۔ ہمارے سپاہیوں کی غلطی سے نہیں مارے گئے۔ ان ہوا بازوں نے جو تربیت یافتہ سپاہی نہ تھے۔ ہماری چوکیوں کے قریب سیٹی بجائی۔ چوکیوں کے سپاہیوں نے ان کو ہوا میں صرف ایک نظر دور سے دیکھا۔ اور قدرتاً اُن کی سیٹی کو حملہ کرنے کا اشارہ سمجھ کر آتشباری شروع کر دی جس کا نتیجہ (ہوا بازوں کے لئے) مہلک ثابت ہوا"۔

(اس کے بعد عبور نہر کی کوشش کا ذکر کرنے کے بعد (جس کا تفصیلی حال ریوٹر کے تاروں میں آ چکا ہے) کارسپانڈنٹ مذکور لکھتا ہے:

"یہ حملہ ناکامیاب ہوا لیکن معرکہ ختم نہیں ہوا۔ طلوع آفتاب کے وقت دشمن کی توپوں نے جھیل تمساح میں جو جنگی جہاز تھے اُن پر گولہ باری شروع کی۔ ایک چھ انچ کی توپ کے گولے برطانوی جہاز "ہارڈنگ" پر دو دفعہ پڑے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک گولہ اسمٰعیلیہ پر اُس جگہ کے قریب گرا جہاں مسافر جہازوں سے اُترتے ہیں۔ یہاں بہت سے مصری کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے....."

(ٹائمز ۹ فروری در ہمدرد)

بحر شمالی کے بحری معرکہ کے متعلق جرمنوں کے خیالات

اخبار کولون گزٹ نے ہالینڈ کی سرحد سے آیا ہوا ایک تار شائع کیا ہے:

"معلوم ہوتا ہے کہ بحر شمالی کے بحری معرکہ کے متعلق انگلستان میں پبلک سرکاری بیانات اور ان خبروں پر زیادہ یقین نہیں رکھتی جن کی اشاعت سنسر جائز سمجھتا ہے۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ "لاین" نامی جہاز جس کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا تھا جب واپس جا رہا تھا تو اسکاٹلینڈ کے ساحل کے قریب غرق ہو گیا"۔ (ٹائمز ۹۔ فروری در ہمدرد)

جرمنی کا اعلان ناکہ بندی

ذیل میں ہم برلن کے جریدہ نیبر گرنیگرکٹن کے جواب کا اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو اس نے نیوٹرل سلطنتوں کی ناراضی پر دیا ہے اُس سے پتہ چلیگا کہ جرمنوں کو اپنی طاقت پر کس قدر ناز ہے

"۱۸ فروری سے ہر جہاز اپنی جسارت کا خمیازہ بھگتے گا دنیا کی کوئی دھمکی جرمن بیڑے کی جد و جہد میں سد راہ نہیں ہو سکتی۔ عالم کی نفرت اور حسد کی ہم مطلق پروا نہیں کرتے اگر غیر جانب دار سلطنتیں انگلستان پر اس بات کا زور نہ ڈالیں گی کہ وہ اُنکے جھنڈے کی عزت برقرار رکھے۔ تو ان کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ جرمنی سے اپنے جھنڈے

کی حرمت کے لئے مطالبہ کریں۔ (سیارہ)

لوہا لوہے سے کٹتا ہے

متعلق جرمنی جو انگلستان میں بحری جد وجہد پر روشنی ڈالی گئی ہے کروزر مولٹک کے مراسلے کا ایک ٹکڑا جس پر یکم فروری کی تاریخ پڑی ہوئی ہے برلینر ٹیگلاٹ میں شائع ہوا ہے ہم اسکا ترجمہ شائع کرتے ہیں:

موجودہ فولادی زمانہ میں اس کی سخت ضرورت ہے کہ فولاد سے کام لیا جائے۔ تاکہ دشمن کا بیخ و بن سے استیصال ہوجائے۔ ہم کو دشمن کی آہ و فریاد پر ترس نہ کھانا چاہیے کہ ہتیاروں سے شیرخوار بچوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں ہم کو بعض معذورین پر بھی رحم نہ کرنا چاہیے۔ جن کے کھانے کو جرمنی تحت البحر نمبر ۲۱ نے نمکین بنا دیا ہے اس سخت گیری کی وجہ یہ ہے کہ انگلستان ان کو جنگ کرنے کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ جیسا کہ اُس نے زمانہ گذشتہ میں اپنے بیڑے کے لئے جہاز راں بلجیم قوم سے چھانٹ لئے تھے

"سیارہ"

آٹھ جہاز غائب

جرمنی کی سرکاری کیمونک نہایت زمزم خیز ہے کہ جریدہ طلان اطلاع دیتا ہے کہ آٹھ برطانوی جہاز غائب ہیں ان جہازوں کا وزن ۶۸۰۰۰ ٹن ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ ان کو کسی جرمنی کروزر نے غرق کر دیا ہے۔

(ٹائمز ۴-فروری در سیارہ)

بلغاریہ کی غیر جانبداری

مسٹر روڈسلاوف نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ بلغاریہ اس جنگ میں بالکل غیر جانبدار رہیگا۔

سنگاپور کے باغیوں کا کورٹ مارشل

رنگون ۱۲-مارچ سنگاپور میں حال کے کورٹ مارشل میں پنجم نیٹو انفنٹری کے تین سپاہیوں کو سزائے موت دی گئی۔ اور گذشتہ دو شنبہ کو انہیں نشانہ بندوق بنایا گیا۔ چوتھے سپاہی کو ۱۵ سال قید عبور دریائے شور کی سزا دی گئی ملاسٹیٹ کے رگالیڈول کو ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا ملی۔ اب صورت حالات معمول کی سی ہے۔ سٹیمر ہانگ کانگ جو آج صبح یہاں پہنچا بیان کرتا ہے کہ کل ۴۰ باغی ایسے ہیں جو اس وقت تک گرفتار نہیں ہوئے۔

ہوشیارپور میں خانہ تلاشیاں

بھائی پرمانند ایم اے کی تاریخ ہند جو گورنمنٹ کے حکم سے پچھلے دنوں قابل ضبطی قرار پا چکی ہے اس کے متعلق ہوشیارپور کی پولیس نے ۱۱-مارچ کو سردار جگت سنگھ سابق ایڈیٹر اخبار "تملک" کے مکان واقع بہادر پور کی تلاشی لی۔ مگر کوئی کتاب برآمد نہ ہوئی۔ سردار جگت سنگھ نے پولیس کو اپنا یہ بیان قلمبند کرایا ہے کہ میں نے گذشتہ دسمبر میں تاریخ مذکور کی چند جلدیں ضرور منگائی تھیں جن میں سے کچھ فروخت ہوگئی تھیں۔ پانچ کتابیں باقی رہ گئی تھیں وہ منشی ہیرا لال تاجر کتب ہوشیارپور کو دے دی تھیں لیکن چند روز کے بعد اُن سے واپس لے لی تھیں۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا کہ اس کتاب کو گورنمنٹ نے ممنوع قرار دیا ہے تو میں نے باقی جلدیں جلا دیں۔

یہ بیان لکھ کر پولیس منشی ہیرا لال تاجر کتب ہوشیارپور کی دوکان پر پہنچی اور اُن کے تمام کتب خانہ کی تلاشی لی لیکن کوئی کتاب برآمد نہ ہوئی۔

اسد پاشا

قریباً دو ہفتہ سے یہ خبر اخباروں میں مشہور ہو رہی ہے کہ جزیرہ نما گیلی پولی میں اسد پاشا ایک لاکھ فوج لئے ہوئے پڑا ہے۔ لیکن آج تک یہ معلوم نہوا کہ یہ وہی اسد پاشا ہے جو البانیا میں ۱۹۱۳ء بن گیا تھا۔ یا کوئی اور اسد پاشا ہے۔ ایک لاکھ فوج کا افسر کوئی غیر معروف شخص تو ہو نہیں سکتا اور سوائے البانیہ والے اسد پاشا کے اور کسی دوسرے اسد پاشا کا نام اس وقت تک سننے میں نہیں آیا۔ جو ایک لاکھ فوج کا افسر ہو اس لئے قیاس چاہتا ہے کہ اس کو البانیا والا اسد پاشا سمجھا جائے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسد پاشا البانیا سے کیسے آیا۔ اور ترکوں سے کس طرح اُس کی صفائی ہوئی۔ اور گیلی پولی کی حفاظت کا نازک کام اُس کو کس طرح سپرد کیا گیا۔ یہ سب معاملات کیوں پردہ خفا میں رہے

(پیغام)

ہوائی جہاز

حسب ذیل ہندسے جو اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۱۰ مارچ سے لئے گئے ہیں اور محکمہ بحری امریکہ کے کپتان برشل نے مرتب کئے دلچسپ ہیں۔ اُن سے ابتدائی جنگ کے وقت خاص خاص طاقتوں کے ہوائی جہازوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے

	ہوائی جہاز کلاں	ہوائی جہاز خورد
برطانیہ اعظم	۹	۴۰۰
فرانس	۲۲	۱۴۰۰
روس	۱۸	۸۰۰
بلجیم	۲	۱۰۰
سرویا	—	۶۰
اتحادیوں کی کل میزان	۶۱	۲۷۶۰
جرمنی	۴۰	۱۰۰۰
آسٹریا ہنگری	۸	۴۰۰
غنیم کی کل میزان	۴۸	۱۴۰۰

اس وقت اتحادیوں نے بہت ہی زیادہ فوقیت ضرور قائم کرلی ہے۔ ان ہندسوں میں بحری ہوائی جہاز شامل نہیں ہیں جس کی تعداد برطانیہ اعظم کے پاس دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہے۔ (پریس بیرو)

ترکوں کی بیرحمی

تفلس۔ اطلاعات موصولہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قارص کے نواح میں اکثر یونانی گاؤں ترک حملہ آوروں نے تباہ و برباد کر دئے ہیں۔ سب سے زیادہ مصیبت نکولائیوں پر پڑی ہے جو اردہان اور اولتی کے متصل اضلاع میں سکونت پذیر تھے۔ ان کو ایسی زود کاری سے بھاگنا پڑا کہ مستورات سوائے اپنے بچوں کے اور کوئی شے ساتھ نہ لے جا سکیں اور بہت سے بچے سردی سے ٹھٹھر کر مر گئے۔ ترکوں نے بہت سے آدمی قتل کئے۔ اور ۵۰۰ کو اسیر کر لیا۔ اکثر حالتوں میں مستورات سے بدسلوکی کی گئی علاوہ گرجوں کی بے حرمتی عمل میں آئی۔ ترکوں نے اردنیق کے بڑے پادری کو گرفتار کر لیا۔ اور وہ اسی صدمہ سے مر گیا۔ تقریباً ۵۰ گاؤں پر ایسی ہی مصیبت آئی ہے۔

(ڈیلی ٹیلیگراف ۳۰-جنوری در زمیندار)

شامی فاقہ کشوں کیلئے سامان غذا

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ فاقہ کشان شام و فلسطین کی مصیبت کو کم کرنے کے لئے سامان رسد کا ایک جہاز عنقریب اضلاع متحدہ سے روانہ کیا جائیگا۔ برطانیہ کلاں فرانس اور ترکی نے جہاز مذکور کو وہاں تک صحیح و سالم پہنچانے کا یقین دلایا ہے

(مارننگ پوسٹ یکم فروری در زمیندار)

گوبن اور برسلا

رائٹر ایجنسی کہتی ہے کہ قسطنطنیہ سے آئے ہوئے بیخ کے خطوط مورخہ ۲۰ جنوری مظہر ہیں کہ گوبن اور برسلا اس وقت آبنائے باسفورس کے اوپر نیچے چکر لگا رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو جہاز بیکار نہیں ہوئے۔ اور وہ قسطنطنیہ میں رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ وہاں جرمن دباؤ کا جزو اہم ہیں۔ محکمہ اخبارات اس خبر کی صداقت کی ذمہ داری نہیں لیتا۔

مارننگ پوسٹ یکم فروری در زمیندار)

ترکوں کا علم جہاد

پیٹروگراد۔ ۳۱ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ معرکہ سفیان میں روسیوں نے ترکوں کی ایک کوہستانی توپ اور ایک علم چھینا ہے۔ جو خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ علم مذکور اس قسم کا ہے جو جہاد کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سبز ہے اور یہ اس علم کے مشابہ ہے جو پیغمبر اسلام اپنی فتوحات میں استعمال کیا کرتے تھے۔

(مارننگ پوسٹ یکم فروری در زمیندار)

ترکی کے لئے دس لاکھ پونڈ سونا

ایتھنز۔ ریل کے دو چھکڑے جن میں دس لاکھ پونڈ کی مالیت کا طلا تھا بلغاریہ کے راستہ قسطنطنیہ کی طرف گئے ہیں۔ اس وقت تک جرمنی ترکوں کو تیس لاکھ پونڈ مالیت کا سونا روانہ کر چکا ہے۔

(ڈیلی نیوز یکم فروری در زمیندار)

مسئلہ اثوبیہ

لندن میں بیخ کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیاسالینڈ میں اصلی باشندوں کی بغاوت مسئلہ اثوبیہ کے چھڑ جانے سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے اور اسی کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں علی الخصوص زولو کے ساتھ فساد ہوا تھا۔ اس مسئلہ کے ماننے والے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انہیں گوری رنگت کے آدمیوں کی ماتحتی میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ اور کالی رنگت کا آدمی ہر پہلو سے گوری رنگت کے آدمی کا ہم پلہ ہے۔ جنوبی افریقہ کے حکام نے اس خطرناک تحریک کو روکنے کے لئے بے حد کوشش کی ہے اور نٹال گورنمنٹ نے یونین گورنمنٹ کے روبرو نہایت سختی سے اس پر اظہار تنفر کیا ہے۔ بلکہ اس تحریک کے سربرآوردہ علمبرداروں کو اپنی حدود سے خارج بھی کر دیا ہے جو شمال کی جانب نقل مکانی کر گئے ہیں۔ (ڈیلی ٹیلیگراف ۲ فروری در زمیندار)

گرجوں کی مسمار کنندے

ہیرن یکم فروری - ایک جاپانی سلطنت کا نمائندہ جو حال ہی میں قسطنطنیہ سے واپس آیا ہے بیان کرتا ہے کہ جرمنی گورنمنٹ ترکی میں ایک باتصویر کتاب تقسیم کر رہا ہے جس کے صفحۂ اول پر اعلان جہاد ہے - باقی ماندہ صفحوں پر ان چھوٹے بڑے گرجوں اور خانقاہوں کی تصویریں ہیں جو جرمنوں نے فرانس و بلجیم میں تباہ و برباد کئے ہیں - کتاب مذکور کی عبارت ترکی و عربی حروف میں چھاپی گئی ہے - اس کتاب کا ایک اثر یہ ہوا ہے کہ ترک دیسی عیسائیوں کے خلاف بھڑک اٹھے ہیں اور ترکی انبوہ نے ان کے متعدد گرجے برباد کر دئے ہیں

(مارننگ پوسٹ ۲ - فروری ترجمہ)

ترکی کی موجودہ حالت

اخبار "نیشن" مورخہ ۳۰ جنوری میں کسی مراسلہ نگار نے ترکی کی موجودہ حالت کا ایک نقشہ کھینچا ہے - جو حسب ذیل ہے :

چونکہ حکومت عثمانی کو جرمنی نے جنگ سے ملوث کر دیا ہے اسی لئے ترکی میں ایک جدید حالت رونما ہے - گزشتہ تین ماہ میں جرمنی ہی نے اسے مالی امداد دی ہے ترکی کا بیڑہ جرمنی کے ہاتھ میں ہے - ترکی کی فوج جنرل وان ڈنڈلر کی ماتحتی میں ہے جو جرمنی کے ہوشیار فوجی افسروں میں نہایت ممتاز درجہ رکھتا ہے - اور جو ترکی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کما حقہ واقف ہے یہی وہ شخص ہے جس نے پندرہ سال کا عرصہ گزرا - باسفورس اور اس کے مشرقی و مغربی علاقہ ملحقہ کا نہایت قابل اعتماد نقشہ تیار کیا تھا - ترکی کے پاس غالباً دس ہزار جرمن (فوجی سپاہی و ملاح) ہیں - جن کو اس نے اگست کے اخیر اور دسمبر کے اوائل میں اپنے ملک میں داخل کیا تھا - اس اثنا میں اور سرلوئی مالٹ کے پروانہ راہداری کے طلب کرنے سے بھی قبل (۳۰ - اکتوبر) کو تیرنے والی سرنگیں رومانیہ کے راستے سے ترکی میں داخل ہوئی تھیں - اور ان میں سے کچھ دردانیال میں بچھا دی گئی تھیں اور کچھ بحرۂ ایجین بحرۂ شام اور بحیرۂ قلزم کی بندرگاہوں کو روانہ کر دی گئی تھیں - ان سرنگوں کے ہمراہ ایسے ماہر بھی آئے تھے جو ان کے استعمال میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے - علاوہ ازیں جیسا کہ اب صاف طور پر معلوم ہوتا ہے - جرمنی نے ترکی کو اپنا طرفدار بنانے کے لئے ابتدائے جولائی ہی کارروائیاں شروع کر رکھی تھیں "شاہی" بار بردار کا جہاز سامان حرب سے لدا ہوا ۲۰ جولائی کو یا اس کے قبل باسفورس میں پہنچ گیا تھا اور یہ کام ایسی حزم و احتیاط - پیش بندی اور اعلیٰ خوبی و خوش اسلوبی سے کیا گیا تھا جو جرمنی کے طریقۂ حرب کا خاصہ ہے - اس لحاظ سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ ترکی کی شرکت جنگ سے معاملات یورپ کا ایک اہم اور پیچیدہ باب کھل گیا ہے حلیف صرف ترکی سے برسر پیکار نہیں بلکہ ترکی میں جرمنی کے مقابل ہیں - ترکی میں گویا ترک سپاہی کی شہرۂ آفاق صفات بہادری کو جرمنی فوجی عقل و دانش سے ملا دیا گیا ہے

ترکوں اور جرمنوں کا باہمی اختلاف

اس استعداد کے خلاف کیا کہا جا سکتا ہے - مگر معلوم ہوتا ہے جرمنوں نے بعض امور کا شاید لحاظ نہیں کیا - انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جس حد تک جرمن سپاہی فوجی اطاعت و فرمانبرداری کا جوا اپنے کندھوں پر رکھنے کا عادی ہے - اسی حد تک ترک اس کو برداشت نہیں کر سکتا - اس امر کی کافی شہادت موجود ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک سپاہیوں اور ترک افسروں کا جرمنوں سے اچھا نباہ نہیں ہو رہا - نومبر ابھی ختم ہونے بھی نہ پایا تھا کہ جرمن افسروں کی مغروری اور ترک سپاہیوں کی ناراضی کی کہانیاں ترکی میں زبان زد عام ہو گئی تھیں - الغرض ہر طرف سے جرمنوں اور ترکوں کی باہمی چشمک کے آثار دکھائی دیتے تھے -

سنا گیا ہے کہ امیر البحر سوشن نے جو گوبن کا کمانڈر ہے یہ دھمکی دی تھی کہ اگر مجھے اور میرے ملاحوں کو یہاں سے جانے کے لئے کہا گیا تو میں سرکاری عمارتوں اور باب عالی کو مسمار کر دونگا - جنرل لیمان وان سانڈرس جو جنرل وان ڈر گولٹز کا پیشرو تھا کئی مرتبہ انور پاشا سے علم کھلا جھگڑا کرتا تھا لوگوں کا عام خیال یہ تھا کہ انور پاشا کے جرمنوں کے طرفدار ہو جانے پر شاہی خاندان میں بہت کچھ ناراضی پیدا ہوئی ہے اور اگر انور پاشا شاہی محل میں چلا جاتا تو اس کا گرفتار ہو جانا یقینی تھا - مگر وہ جرمنوں کی امداد سے ترکی کو جنگ میں شریک کرنے اور ترکی کی مشرقی مہم کی سرداری لینے میں کامیاب ہو گیا - یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ گذشتہ تین چار ہفتہ میں قفقاز میں کیا واقعات رونما ہوئے ہیں کبھی انور پاشا کو مقتول کبھی مفرور بتایا جاتا ہے - قفقاز میں ترکوں اور روسیوں کی جنگ نہایت اہم خیال کی جاتی تھی - اور انور روسیوں کے مقابلہ کے لئے ہی ادھر گیا تھا - خبروں کے اس مبالغہ کو نظر انداز کر کے جو گذشتہ تین ہفتہ سے ہمارے ہاں موصول ہو رہی ہیں حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ انور پاشا کی ماتحت فوج نے اگرچہ ان کے افسر جرمن ہی تھے بڑی شکستیں کھائی ہیں - میں خیال کرتا ہوں کہ جب ان معرکوں کی اصلیت پردۂ راز سے باہر آئے گی تو ترکوں کی شکستیں ترکوں اور جرمنوں کے باہمی تنازعات پر مبنی معلوم ہونگی - اگر ترک اپنے ہی افسروں کی ماتحتی میں برسر پیکار ہوتے تو وہ غنیم کا سخت مقابلہ کرتے - لیکن میں پیشگوئی کے طور پر کہتا ہوں کہ بہت سے ترکوں نے روسیوں سے لڑنے سے انکار کر دیا ہوگا - اور ممکن ہے کہ وہ روسیوں کی طرف ہی جا ملے ہوں - ترکی فوج کو کبھی یقین نہیں آیا کہ جرمن ترکی کی خاطر لڑ رہے ہیں بلکہ وہ جرمنی کی خاطر اپنی جان لڑا رہے ہیں -

الغرض ترکوں اور جرمنوں کے درمیان پھوٹ پڑ گئی ہے یہی وجہ تھی کہ وان ڈر گولٹز ۸ - دسمبر کو قسطنطنیہ میں داخل ہوا - ڈیلی نیوز کے نامہ نگار مقیم قاہرہ نے گذشتہ اتوار کو خبر بھیجی تھی کہ قسطنطنیہ میں وان ڈر گولٹز پر حملہ کیا گیا اور اسے کچھ صدمہ بھی پہنچا تھا -

خرطوم میں ترکی جمعیت

اگر میں ترکی کے آئندہ رجحانات سے متعلق پیشگوئی کروں تو میں یہی کہونگا کہ خرطوم میں ترکوں کی ایک چھوٹی سی جمعیت کے پہنچنے کے باوجود جس کی اطلاع قبل ازیں مشتہر ہو چکی ہے - مصر پر ترکی حملہ ترکوں کے لئے مضر ثابت ہوگا - پھر ایک انقلاب عظیم رونما ہوگا جو موجودہ وزارت کو برطرف کر دیگا انور بے اگر وہ اس وقت تک شکستوں پر سیر نہیں ہوا تو اس کا جرمنوں کی طرح گت بنے گی - جو پارٹی برسر حکومت ہوگی وہ جنگ سے ہاتھ کھینچ لے گی اور دول یورپ کے ساتھ صلح کرے گی -

سلطان عبد الحمید

آخر میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے - عزت عابد پاشا جو سلطان عبد الحمید خان کا دست راست ہے اور جس کو ۱۹۰۸ء کے انقلاب کے بعد صرف چند دنوں کے لئے بعد وہ بھی ۵ ہزار ترکی پونڈ کے ادا کرنے پر قسطنطنیہ میں قدم رکھنے کی اجازت ملی تھی پندرہ روز ہوئے لندن میں موجود تھا اور ممکن ہے اب بھی ہو - بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ وہ ایک ایسی سیاسی پارٹی کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی امداد حاصل کرے جو سلطان عبد الحمید کو تخت پر بٹھانا چاہتی ہے - ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ عزت عابد پاشا کے آنے کی کیا غرض تھی لیکن ہمیں یقین ہے کہ سینۂ خارجہ ایسی غلطی نہ کریگا - کہ اس تجویز کے ساتھ اپنی موافقت کا اظہار کرے - ترکی کے موجودہ وزراء کی کمزوری اس سے ظاہر ہوتی ہے - کہ انہوں نے جرمنوں اور انور پاشا کو ترکی کو آلودۂ جنگ کرنے کی اجازت دی یہ اغلب ہے کہ ترکی کے اکثر لوگ اب نوجوان ترکوں کی وزارت سے ہمدردی نہیں رکھتے - لیکن سلطان عبد الحمید کو تخت کا دعویدار بنا دینا گویا موجودہ متزلزل حکومت کو تقویت پہنچانا اور اس میں نئی روح پھونک دینا ہے -

(زمیندار)

افسروں اور سپاہیوں کے پرائیویٹ تار

محکمہ فوج کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ (۱) موجودہ احکام کے مطابق ہندوستان کی فوجی مہم موجودہ فرانس کے سپاہیوں اور افسروں کے نام تمام تار مارسیلز (فرانس) کو بھیجے جاتے تھے مگر ماہ رواں سے اس قسم کے تمام تار "انڈیا آفس لنڈن" کے پتہ سے روانہ کرنے چاہئیں - (۲) اسی تاریخ سے برطانیہ کی فوجی مہم موجودہ فرانس کے سپاہیوں اور افسروں کے تار "وار آفس لنڈن" (محکمہ جنگ) کے پتہ سے ارسال کرنے چاہئیں (۳) فرانس میں لڑنے والی فوجی مہموں کے سپاہیوں اور افسروں کے نام جو پرائیویٹ تار روانہ کئے جائیں گے وہ محکمہ احتساب کے قواعد کے تابع ہوں گے - یہ تار سلیس اور سادہ زبان میں ہونے چاہئیں - (۴) پتہ میں مکتوب الیہ کا نام عہدہ بٹالین یا کمپنی کا نام اور نمبر وغیرہ تحریر کرنا چاہئے - (۵) تار لندن سے بذریعہ ڈاک ملنہ کئے جائیں گے - مگر تاروں کے نہ پہنچنے کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی - نہ بھیجنے والے کو اس امر کی کوئی اطلاع ہی دی جائے گی - (۶) ان افسروں اور سپاہیوں کے نام جو مصر، مشرقی افریقہ اور خلیج فارس کی مہموں میں شامل ہیں، تار بھیجنے کے قواعد میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی -

ہنگامۂ عالمگیر

ہندوستانی فوج کی کامیابی

لندن ۱۱۔ مارچ محکمۂ جنگ سے اعلان کیا ہے کہ چہارم ہندوستانی آرمی کور نے کل چار ہزار گز کے محاذ پر پیشقدمی کی اور تقریباً پون میل تک بڑھتی چلی گئی۔ اس فاصلہ میں غنیم کی جس قدر خندقیں اور مورچے تھے۔ ان پر قبضہ کر لیا گیا۔ فوج مذکور کو دائیں اور بائیں جانب بھی مصروف پیکار ہونا پڑا۔ اس نے ... قیدی اسیر کئے۔ برطانوی ہوائی جہاز بھی مستعدی اور سرگرمی دکھلاتے رہے۔ اور انہوں نے کورٹرلے اور مینن کے ریلوے جنکشن برباد کر دیئے۔

برطانوی کروزر کی غرقابی

لندن ۱۳۔ مارچ۔ محکمۂ بحری نے اعلان کیا ہے کہ مددگار کروزر "بیانو" پٹرول کرتے ہوئے غرق ہو گیا۔ ۱۱ ماہ حال کو جہاز کے شکستہ حصے اور لاشیں دیکھی گئیں معلوم ہوتا ہے کہ بیانو تارپیڈو کا نشانہ بنا ہے ۴۔ افسر اور ۲۲۔ ملاح بچا لئے گئے۔ اور باقی ماندہ غالباً غرق ہو گئے ہیں۔

بلفاسٹ کا ایک اسٹیمر "کیسل رے" بیان کرتا ہے کہ وہ پنجشنبہ کی صبح کو ۴ بجے تباہ شدہ جہاز اور لاشوں کے پاس سے گذرا تھا۔ لیکن وہ ان کے متعلق مزید جستجو نہ کر سکا کیونکہ غنیم کی ایک آبدوز کشتی ہمارے جہاز کا ۲۰ منٹ تک تعاقب کرتی رہی تھی۔

غیر سرکاری بیانات سے پایا جاتا ہے کہ بیانو کو ۹ بجے صبح کراسول پوائنٹ واقع وگ ٹاؤن شائر کے پرے تارپیڈو لگا تھا جس کے بعد وہ معاً غرق ہو گیا۔ ۲۰۰ جانیں ضائع ہوئیں۔ بلفاسٹ کے کوئلے کے جہاز نے پسماندوں کو آئر میں پنجشنبہ کی شام کو اتارا۔ جہاز کیسل رے نے ایک آبدوز کشتی سے بلینٹری متصل بندرگاہ رَن میں پناہ لی۔

برطانوی سٹیمر تارپیڈو سے بچ گیا

لندن ۱۲۔ مارچ۔ ایک جرمن آبدوز کشتی نے مرسی کے پرے ایک ساحلی سٹیمر بیلن پر گولہ باری کی اور اس پر تارپیڈو پھینکنے کی بھی کوشش کی مگر تارپیڈو جہاز سے ۲۰ گز کے فاصلہ پر گذر گیا۔

مڈلکرک کو متصل ۴۲ سنٹی میٹر کی جرمن توپیں

لندن ۱۳۔ مارچ۔ ہالینڈ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ برطانوی فتح کے سبب جرمن یپرز اور لاباسی کے نواح میں اپنی فوجوں کا اجتماع کر رہے ہیں جن سے وہ پالنبرگ میں جو نیوپورٹ کے داخلہ پر ہے پانی کے پھاٹکوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

پرنز ایٹل کی بحری قزاقی

لندن ۱۱۔ مارچ۔ مددگار کروزر پرنز ایٹل فریڈرک بندرگاہ نیوپورٹ نیوز میں پہنچا۔ اس پر تین سو سے زائد مسافر اور ۸ جہازوں کے ملاح ہیں۔ جو اس نے غرق کئے تھے۔ غرق شدہ جہازوں میں ایک امریکن جہاز بھی تھا۔ کروزر مذکور کو غالباً غیر مسلح کر دیا جائیگا۔

بعد کی خبر پرنز ایٹل نے تین برطانوی جہاز غرق کئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ انورکو۔ میری ایڈا شورٹ اور ولبر ان بنزا اس نے تین فرانسیسی جہاز ڈبوئے ہیں جنہیں غدر وڈ بلی چال سے۔ موخر الذکر پر ۱۸ مسافر تھے۔ اس جرمن کروزر نے امریکن جہاز فرائی اور ایک روسی جہاز بھی غرق کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کروزر کی مرمت پر ۳ ہفتے خرچ ہونگے فرائی کا کپتان کہتا ہے کہ وہ کوئینز ٹاؤن کو گندم لے جا رہا تھا۔ اور جرمنوں کو جہاز کے غرق کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ عام طور پر یہ خیال ہے کہ یہ غیر دوستداری کا فعل ہے جس کی جرمنی کو جوابدہی کرنی پڑیگی۔

بعد کی خبر۔ پرنز ایٹل کا کپتان کہتا ہے کہ جہاز کے انجنوں اور بوائلروں کی مرمت پر ۳ ہفتے خرچ ہونگے۔ واشنگٹن نے نارفوک نیوی یارڈ کے افسر اعلی کو ہدایت کی ہے۔ کہ مرمت مطلوبہ کی تصدیق کرے۔ اس کے بعد حکام دیکھیں گے۔ کہ آیا مرمت کی اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اور اگر دی جا سکتی ہے تو اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے۔ تمام قیدی باستثنائے ۴۔ اشخاص کے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس بیان پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ وہ جرمنی کے خلاف نہ لڑیں گے۔

واشنگٹن میں اضطراب

جہاز فرائی کی غرقابی سے واشنگٹن میں سخت اضطراب پھیل گیا ہے۔ حکام اس پر سوائے اس کے اور کوئی رائے زنی نہیں کرتے۔ کہ اگر ایمل صرف غلہ ہی تھا تو جرمنوں کو اسے غرق نہ کرنا چاہیئے تھا۔ اور یہ کہ مالکوں کو ملنا چاہیئے۔ پریزیڈنٹ ولسن نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اس معاملہ کی نہایت غور و خوض سے تحقیقات ہوگی۔

نیوپورٹ نیوز کی خبر

پرنز ایٹل نے ایک اور بندرگاہ پر برطانوی سٹیمر چرچل اور مستولہ جہاز کلڈیز اور فرانسیسی مستولہ جہاز جین کے ملاحوں کو جو اس نے بحرالکاہل میں غرق کئے تھے اتارا۔ پرنز ایٹل جین کو پکڑ کر جزیرہ ایسٹر میں لے گیا اور اس پر سے ۳ ہزار ٹن کوئلہ اتار کر اسے ایک بم سے ڈبو دیا۔

پرنز ایٹل غیر مسلح نہ ہوگا

محکمۂ پرمٹ کے کلکٹر نے پرنز ایٹل کے کمانڈر سے درخواست کی ہے کہ وہ جہاز فرائی یا کسی اور امریکن جہاز کی غرقابی کا جو اس نے ڈبویا ہو تحریری بیان دے۔ علاوہ ازیں اس نے فرائی کے اصل کاغذات جہاز طلب کئے ہیں۔

ہم تھیرک سین کپتان پرنز ایٹل نے کلکٹر کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اپنے جہاز کو غیر مسلح کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا اور اگر اضلاع متحدہ نے مرمت کے لئے مطلوبہ مہلت نہ دی تو وہ اپنا سفر جاری رکھیگا۔

فرانسیسی جہاز فلورنڈ کے ۔ ۔ مسافروں کو محکمہ کارکنان وطن نے خشکی پر اترنے کی اجازت نہیں دی۔ ان سے مسافرہ کو پرنز ایٹل پر ہی مقیم رہیں گے جتنی کہ ان کی سلطنتیں انہیں اپنی حفاظت میں لیں۔

جرمنی کا بحری اتاچی بوائیڈ پہنچ گیا ہے اور پرنز ایٹل کے معائنہ کو گیا ہے۔

پرنز ایٹل پر دعوے

لندن ۱۲۔ مارچ لانگ بیچ کیلیفورنیا۔ سیموئیل برل نے جو جہاز فرائی کے مالکوں میں سے ہے اضلاع متحدہ سے اپیل کیا ہے کہ بحری قزاق پرنز ایٹل اور اس کے ملاحوں سے بازپرس کی جائے۔ نیز اس نے یہ استدعا کی کہ جرمنی سے سخت شکایات کی جائیں۔

مرمت کی اجازت

واشنگٹن۔ صیغۂ غیر جانبداری نے سفارش کی ہے کہ پرنز ایٹل کی امریکہ کے بحری حکام کی نگرانی میں ایسی مرمت کرنے کی اجازت دی جائے جس سے وہ بحری سفر کے قابل ہو جائے۔

اطالوی متحفظ فوج کی طلبی

لندن ۱۲۔ مارچ۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی نے بعض قسم کی متحفظ فوج طلب کر لی ہے وہ اطالوی جو گریبالڈی کی قائم کردہ فوج فداکاران غیر ملکی میں داخل تھی۔ اگر چاہیں تو ان کو مستعفی ہونے کی اجازت دیدی جائیگی۔

جنرل کارنزا سے جواب طلبی

لندن ۱۲۔ مارچ۔ واشنگٹن۔ برطانیہ عظمی نے ایک طالوی اسٹیمر کے پکڑ لینے پر جنرل کارنزا سے جواب طلب کیا ہے۔

آبدوز کشتیوں کے لئے پٹرول

لندن ۱۱۔ مارچ کل دیوان عام میں سر جان سیمن نے مسودہ قانون کی تائید میں جس کا منشا یہ تھا کہ محکمہ پرمٹ کے اختیارات میں توسیع کر دی جائے۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک غیر جانبدار جہاز حال میں بندرگاہ سوین سی کو روانہ ہوا ہے۔ اور اس پر ۴۰۰ گیلن پٹرول بار ہے بظاہر معلوم نہیں کہ جہاز مذکور کو اس پٹرول کی کیوں ضرورت ہے۔ بلاشبہ پٹرول غنیم کی آبدوز کشتیوں کے لئے بار کیا گیا ہے۔ حکام اس معاملہ میں دست اندازی کرنے کے مجاز نہ تھے۔ یہ بیان نہیں کیا گیا۔ کہ آیا جہاز مذکور کی نقل و حرکت پر بھی نظر رکھی گئی ہے۔

جاپان اور چین

لندن ۱۱۔ مارچ۔ ٹوکیو۔ اخبارات بیان کرتے ہیں کہ جاپان سنگٹاؤ۔ اور چین کے دوسرے مقامات پر اپنی قلعہ گیر افواج میں اضافہ کر رہا ہے محکمۂ جنگ اعلان کرتا ہے کہ یہ ایک معمولی فوجی کارروائی ہے۔

دردانیال پر جنگ

ایتھنز ۱۲۔ مارچ۔ بدھ کے روز پھر دردانیال پر گولہ باری کی گئی۔ اتحادی بیڑے کے جہاز آبنائے میں داخل

ہوئے۔ اور فاصلہ دراز سے بڑی غرض گولہ باری کرتے رہے کہ غنیم اپنے قلعوں کی مرمت نہ کرنے پائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک پل جو شہر چناق قلعہ سی سے ۴ کیلومیٹر کے فاصلہ پر آمد و رفت کی سڑک پر واقع تھا۔ تباہ کر دیا گیا۔ ترکوں کی آتشباری اب پہلے سے اچھی ہے جس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ جرمن گولنداز آ گئے۔ مگر گولے ناقص قسم کے ہیں۔ اور اکثر پھٹتے ہی نہیں۔ اتحادی جہازوں کے دستے نے جنہیں حال ہی میں کمک پہنچ گئی ہے سمرنا کے قلعوں پر گولہ باری کی جس کا ان کی طرف سے بھی جواب دیا گیا۔ ٹرائمف کو ایک گولہ لگا مگر اسے کچھ نقصان نہ پہنچا ساحلی قصبوں اور دیہات کے مسلمان باشندے اندرونی علاقہ میں پناہ لے رہے ہیں۔ اور انہوں نے تمام کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کو تباہ کر دیا ہے تاکہ یونانی ان پر سوار ہو کر بھاگ نہ جائیں۔

سمرنا کی حالت

ایتھنز ۱۲۔ مارچ۔ والی سمرنا نے اعلان کیا ہے کہ متحدہ جہازوں کے سمرنا پر حملہ کرنے کی حالت میں شہر ایک مورچہ بند کیمپ کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس لئے سمرنا کے باشندوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شہر کو چھوڑ کر اندرونی علاقہ کی طرف چلے جائیں۔ جہاں وہ نسبتاً محفوظ رہینگے۔ دول خارجہ کے قونصلوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک غیر جانب دار حلقہ قائم کیا جائے والی سمرنا اس پر غور کر رہا ہے۔

شمالی پولینڈ میں جرمن افواج کی فراہمی

جرمنوں نے شمالی پولینڈ میں بڑی فوجیں جمع کی ہیں اور ملک کے اندرونی علاقہ سے تازہ فوج لا کر انہوں نے کثیر التعداد سپاہ فراہم کر لی ہے جس کی مدد سے وہ پرزاسنیز کی طرف جارحانہ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اوسوویز پر ۱۲۔ انچ کے گولے نہایت کثرت سے پھینک رہے ہیں۔ روسیوں نے وارسا کے جنوب مغرب کی طرف دریائے پلیکا کے علاقہ میں جرمنوں پر کامیابی کے ساتھ حملے کئے اور وہ اور جنوب کی طرف کیلس کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے کثیر جمعیت کے ساتھ ان پر متواتر حملے کئے مگر پسپا کئے گئے۔ آسٹریوں نے بھی کوہستان کارپیتھین کے وسطی محاذ پر متعدد حملے کئے مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔

فلینڈرز میں جرمنوں کی جارحانہ کاروائی

لنڈن ۱۳۔ مارچ۔ اخبار میں کا نامہ نگار امسٹرڈم (ہالینڈ) سے لکھتا ہے کہ بھاری توپوں کے گذارنے کی غرض سے نہروں کے پلوں کو مستحکم کرنے کے بعد جرمن دریائے ایسر کے محاذ پر وسیع جارحانہ حرکت کر رہے ہیں۔ اور کئی روز سے محافظ سپاہ کی کثیر جمعیت غرب کے متواذی کھنٹ سے بروجز کی طرف نقل و حرکت کر رہی ہے جو مغربی فلینڈرز میں جرمن سپاہ کی تقسیم کرنے کا مرکز ہے۔ ابتک جرمنوں کو یہ رکاوٹ رہی ہے کہ وہ متحدہ سپاہ کے توپخانہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی بھاری توپیں میدان جنگ میں نہیں

لیجا سکتے۔ مگر اب بڑے دہانہ کی توپیں آگے پہنچ گئی ہیں اور جرمنی کی پیدل سپاہ ہر قسم کے موٹر کاروں پر سوار کرا کر آگے بھیجی جا رہی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ نیوشیپل میں اتحادیوں کی سپاہ کو لڑائی کے بعد پسپا کر دیا جائے۔

آبدوز کشتی نے چار سٹیمر غرق کر دیئے

لندن ۱۴۔ مارچ۔ جرمن آبدوز کشتی "یو ۲۹" نے چار اسٹیمروں ہیڈ لینڈز۔ اندلسہ۔ انڈین سٹی اور ادان ون پر تارپیڈو پھینکے کشتی مذکور کے کپتان نے کہا کہ کریسی۔ ابوکر اور ہوگ کروزروں کو بھی میں نے ہی غرق کیا تھا۔

سویڈن کے جہاز کی غرقابی

لندن ۱۴۔ مارچ۔ سکاربرو سے (جو انگلستان کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے) کچھ فاصلہ پر سویڈن کے ایک اسٹیمر پر تارپیڈو پھینکا گیا۔ چھ آدمی ڈوب گئے۔

منچوریا میں روسی ریلوے کے اڑانیکی کوشش

لندن ۱۳۔ مارچ۔ پیکن کا تار مظہر ہے کہ پاپنہم جرمن ذیجی اتاشی نے ۸ جرمنوں کے ساتھ جو سنگاپور سے بھاگ آئے تھے گورنمنٹ چین سے اندرونی علاقہ میں شکار کرنے کے لئے راہداری کے پروانے حاصل کئے تھے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ لسبیدا اور سیسیہر کے درمیان ۲۰ اونٹ اور مادہائے آتشگیر کی بہت سی مقدار لیکر روسی ریلوے کی نہر کو اڑانے کے لئے جا رہا ہے۔ یہ جماعت اس وقت مانچوریا کی طرف جا رہی ہے اور روسی اسے گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاپنہم نے ایک چینی اعلیٰ اہلکار کو ۵۰ ہزار روبل دیکر مدد دینے کے لئے آمادہ کیا ہے۔

دردانیال پر ٹرائمف کی کاروائی

لندن ۱۳۔ مارچ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار جزیرہ تینیڈس (مدللی) سے ۱۱۔ مارچ کو ایک مراسلہ میں لکھتا ہے کہ آج میں نے جنگی جہاز ٹرائمف کو دیکھا جو آج تک ۷ مرتبہ گولہ باری کر چکا ہے۔ اس اثنا میں اس نے ۲ ہزار گولے پھینکے۔ اور ۱۴ مرتبہ خود مضروب ہوا ہے۔ مگر اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ اور بہت کم جانیں ضائع ہوئیں ہم بھوکے اور تھکے ماندے تھے۔ اور برطانوی افسروں نے ہمیں جہاز پر جگہ دی۔ اور دردانیال کے بیرونی قلعوں کی گولہ باری کی جو ۱۸۔ فروری کو شروع ہوئی تھی کیفیت سنائی۔ ان افسروں کا بیان ہے کہ ہمیں اور ایلبین کو حکم ملا کہ آبنائے میں داخل ہو کر قلعہ دردانوس پر حملہ کریں چنانچہ آگے بڑھتے ہی ہم پر ۶۔ انچی ہاوٹزر توپوں نے آتشباری شروع کر دی۔ ٹرائمف کو تین گولے لگے اور ایک گولہ ایک برج کے اوپر سے جہاں ایک افسر اور ۹ آدمی متعین تھے گزر کر جہاز کی آہنی زرہ میں گھس گیا۔ مگر صرف ایک آدمی ہلاک ہوا۔ کیونکہ گولہ گھسنے سے پیشتر پھٹ گیا۔ ایک افسر جو ایک سوراخ میں سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اسے بھی متعدد خفیف زخم آئے۔ ایک اور گولہ بیرونی حصہ کو توڑ پھوڑ کر کمانڈر کے کمرے میں جا پڑا۔ مگر کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ یکم مارچ کی شام کو ٹرائمف ایک منہدم کرنے والی جماعت کو پہنچا دیتا رہا جو ایشیائی

ساحل کے قلعوں کو منہدم کرنے کے لئے خشکی پر اتاری گئی تھی۔ دروازوں اور دیگر قلعبندیوں کے اڑنے سے کئی سالم تختے اور آہنی چادریں سو سوفٹ کی بلندی تک اڑ کر جا پہنچیں۔ اور بعض دیگر شکستہ اشیاء آبنائے کے مغربی ساحل کی طرف قریباً ۱/۲ میل فاصلہ پر جا پڑیں۔

فرزند سلطان عبدالحمید کی وفات

امسٹرڈم ۱۵۔ مارچ۔ قسطنطنیہ کا ایک تار بنام کولون گزٹ مظہر ہے کہ سلطان عبدالحمید کا بیٹا مردہ پایا گیا۔ اس کا گلا گھونٹا ہوا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ شہزادہ برہان الدین کے متعلق ہے۔

"یہ خبر ابھی تصدیق طلب ہے (ایڈیٹر)"

آٹھ جہاز تارپیڈو کا شکار ہوئے

لندن ۱۳۔ مارچ۔ سویڈن کے ایک جہاز پر سکاربرو کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا۔ چھ آدمی غرق ہو گئے۔

محکمہ بحری نے آج بہت رات گئے اعلان کیا کہ سابقہ اطلاع کے بعد ذیل کے برطانوی اسٹیمروں پر تارپیڈو پھینکے جانے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے:

(۱) انڈین سٹی پر سلی کے قریب جہاز غرق ہو گیا عملہ بچا لیا گیا۔ (۲) انورگائیل پر گریویل کے قریب جہاز غرق ہو گیا۔ عملہ بچا لیا گیا۔ (۳) ایڈن ون پر رود بار انگلستان میں جہاز کو کھینچ کر شربورگ میں لے گئے۔ عملہ بچا لیا گیا (۴) فلوریزان پر رود بار برسٹل میں ایک خلاصی کے سوا باقی تمام آدمی خشکی پر اتار دیئے گئے جہاز کی غرقابی کی تصدیق نہیں ہوئی۔ (۵) ہیڈ لینڈز پر سلی کے قریب عملہ بچا لیا گیا۔ جہاز غرق نہیں ہوا۔ (۶) اندلوسین پر سلی کے قریب جہاز کے غرق ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی عملہ بچا لیا گیا۔ (۷) ورٹ ڈیل پر رود بار آئرلینڈ میں جہاز غرق نہیں ہوا۔ دو جانیں ضائع ہوئیں۔

کردل پرنز وہلم کی سرگرمی

لندن ۱۳۔ مارچ۔ بونوس ایرس کا تار مظہر ہے کہ اسٹیمر چرچل فرانس کے تجارتی جہاز گواڈالوپ کے عملہ اور ۱۴۳ مسافروں کو لیکر پرنمبوکو میں پہنچا ہے۔ جسے کردل پرنز وہلم نے فرنینڈ ڈنورونہا کے قریب غرق کر دیا تھا

برطانوی جہازوں کا مجموعی نقصان

لندن ۱۳۔ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ابتدائے جنگ سے ابتک برطانیہ کے ۸۴ تجارتی جہازوں کو کروزروں نے غرق کر دیا ہے۔ یا گرفتار کر لیا ہے۔ ۱۲ سرنگوں سے ٹکرا کر اور ۲۲ آبدوز کشتیوں کے حملوں سے غرق ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ ماہیگیر جہاز بھی ضائع ہوئے ہیں۔ اس عرصہ میں تمام اقوام کے تجارتی جہاز جو برطانوی بندرگاہوں میں پہنچے یا وہاں سے روانہ ہوئے ان کی تعداد ۴۰،۴۵ تھی۔ آبدوز کشتیوں کے حملہ سے جو جہاز غرق ہوئے ہیں اُن کی ہفتہ وار رپورٹ کی مطابق مذکورہ بالا غرقابیوں میں ۱۰ کا اور اضافہ کر لینا چاہئے۔ برطانی جہاز کانوے کا سل جسے ڈریسڈن نے غرق کر دیا تھا اسکے عملہ کے آدمی والپریزو میں اتاری گئے ہیں۔

جرمن اور انگریزی بیڑوں کا موازنہ

ہمارا اعتقاد اپنے بیڑے پر پہاڑ کی طرح مضبوط ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ بحری جنگ کے معنی موت یا فتح کے ہیں۔ اور ایک مرتبہ بیڑے کے تباہ ہونے کے بعد اُسی جنگ کے دوران میں گو یہ جنگ سالہا سال تک کیوں نہ قائم رہے بیڑہ دوبارہ مرتب نہیں کیا جا سکتا۔

مذکورہ بالا الفاظ جرمن امیر البحر فان کوسٹر نے کیل یونیورسٹی کے لیکچر کے دوران میں گذشتہ ہفتے کہے تھے۔ جرمن نیوی کے گرانڈ ایڈمیرل کے عہدہ میں قیصر ولیم پرنس ہنری اور ایڈمیرل فان ترپتز کے بعد ایک شخص کا جو تھا نمبر ہے۔ اور وہ کچھ دنوں کھلے ہوئے سمندر کے بیڑے کا کمانڈر بھی تھا۔ لیکچر میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اُن میں سے بعض یہ ہیں: انگریزی جنگی بیڑے کے کھلے کر مقابلہ میں نہ آنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر طور پر انگلستان یہ چاہتا ہے کہ جس وقت صلح ہو تو اپنے بیڑے کے ذریعہ سے وہ صلح کی شرائط منوائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِس دو کانداروں کی قوم کی روح بیڑے میں بھی سرایت کر گئی ہے۔ لہذا انگریز جہاز ران شان و عزت کے لئے اتنا آمادہ جنگ نہیں ہے۔ جتنا کہ صرف مادی فائدہ کی غرض سے۔ یہ فرض کرنا بالکل معقول ہوگا کہ ہمارے بیڑے کی جارحانہ قوت انگریزی بیڑے سے بڑھی ہوئی ہو۔ اِس لئے کہ ہم نے انگلستان کے ساحل پر جا کر حملے کئے۔ لیکن اب تک انگریزی بیڑے نے جرمن ساحل کی خلیج کے اندر بھی آنے کی ہمت نہیں کی۔ ہم کو ہر حال میں احتیاط کرنی چاہئے۔ اور ایسے کاموں میں حصہ لینے کی خواہش نہ کرنی چاہئے جس میں ممکن ہے کہ ہم کو شکست ہو۔ اِس لئے کہ اگر کل ایک بحری جنگ اِس قسم کی ہوئی جس میں ہمارا ہر جہاز غنیم کے ایک ایک جہاز کے ساتھ بلکہ چند اور جہازوں کے ساتھ بھی غرق ہو جائے۔ تو نتیجہ کیا ہوگا؟ ہمارے پاس کوئی بیڑہ باقی نہیں رہیگا۔ لہذا انگلستان رفتہ رفتہ ہمارے ساحلوں پر حملہ کرنا شروع کریگا۔ انگلستان نے جو کچھ ہماری نوآبادیوں کے ساتھ کیا ہے۔ اُس پر قیاس کر کے تم یقین کر لو کہ کوئی شہر باقی نہیں بچیگا۔ ایمڈن سے میمل تک ہمارا پورا ساحل خطرہ میں ہوگا۔ اگر روم کافی طور پر پہلے سے تیار ہو تو فوجوں کو خشکی پر اتارنے میں بھی ممکن ہے کہ کامیابی ہو۔ اور ممکن ہے کہ یہ فوجیں ایسے موقع سے اتاری جائیں جو ہمارے لئے سخت دشواری کا باعث ہوں۔ ہمارا بیڑہ ہماری حفاظت کے لئے لازمی ہے۔ اور صرف ایسے موقع پر کہ جنگ کرنی چاہئے جب کامیابی کا یقین ہو۔" (ٹائمز ۱۰ فروری از ہمدرد)

البانیہ کا حملہ سرویہ پر

۴ فروری کو حسب ذیل خبر منجانب دوار السلطنت سرویہ سے شائع ہوئی ہے البانیوں کی ایک بڑی فوج نے ہماری سرحد کو تیز رند نے ضلع کو عبور کر لیا غنیم کی کثرت کی وجہ سے ہماری فوجوں اور مقامی حکام کو پسپا ہونا پڑا۔ البانی زاکود و توتوا لیونا اور گلادوو ج تیج کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ غنیم بعض مقامات پر تلدوں اور بلیفوتوں کے کاٹ ڈالنے میں کامیاب ہو گیا۔

۱۵ فروری کو یہ خبر ملی کہ ٹروورا اور حرانجی بھی البانیوں کے ہاتھ میں آگیا۔ علاوہ بریں تر زند اور مذکورہ بالا دونوں مقامات کے درمیانی تاعدوں کو کاٹ کر البانوی گوہر اور درونت کے مقامات کی جانب بڑھ رہے ہیں پسپائی کی حالت میں سربیوں کے سو آدمی ضائع ہوئے۔

۱۶ فروری کے سرکاری بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ زنجی سے البانیوں کو ہٹا کر سربی آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اکثر مقامات البانیوں سے بالکل خالی کرا لئے گئے۔ (نیرایسٹ از ہمدرد)

نہر سویز کی جنگ

ڈچ اسٹیمر موسومہ تا جان نہر سویز سے اطالوی سمندر میں آیا ہے۔ اِس کا کپتان بیان کرتا ہے۔ کہ جنگ کے بعد اس نے دو سو لاشیں پانی میں دیکھیں جن میں زیادہ تر جرمن تھے۔ الوسیم کی دس کشتیاں اور ایک پل تباہ کیا گیا۔ چار انگریزی تار بیڑہ والی کشتیوں کو کسی قدر نقصان پہنچا۔ (ڈیلی ٹیلیگراف از ہمدرد)

ترکوں کا ادعائے کامیابی

جرمن سرکاری بے تار کی خبروں میں جو برلن سے ۱۵ فروری کو شائع ہوئی ہیں یہ خبر بھی درج ہے:

قسطنطنیہ۔ ایجنسی ملی کو بغداد سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی میسرہ کے ہراول اور انگریزی پیدل فوج اور سواروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ انگریز مقتولین میدان جنگ میں چھوڑ کر واپس ہو گئے۔ ترکی فوج کے میمنہ کو بھی باوجود غنیم کی توپوں اور کلدار توپوں کے فیر کے کامیابی ہوئی اور وہ قرنا کے قریب کھجوروں کے نخلستان تک بڑھ گئے۔ دشمن کی ہمتیں بالکل ٹوٹ گئی ہیں۔ ترکوں کے صرف پانچ زخمی ہوئے۔ دوسرے حملوں کے دوران میں ترکوں نے فیر ندی کے چھوٹے مورچہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس میں ترکوں کو پانچ سو اونٹ بھی مال غنیمت میں ہاتھ آئے۔

ترکی ہراول فوج نے انگریزی ڈویژنوں کو توندوم اور سیرا ایم کے قریب نہر سویز کے پار بھگا دیا۔ سنوسی ڈیول نے مصر پر حملہ کر کے نخلستان سیوا پر قبضہ کر لیا۔ ترکوں نے عراق میں انگریزوں کو بمقام قرنا شکست دیدی۔ (ٹائمز ۱۰ فروری از ہمدرد)

ترک ایران میں

تبریز پر ترکوں کے قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے نیر ایسٹ کا نامہ نگار طہران ۹ جنوری کو حسب ذیل لکھتا ہے:

مجتہد اعلیٰ مرزا آغا بلر فروش (؟) دوسرے روز گورنر کے دفتر کو تشریف لے گئے۔ جہاں ترکی اور جرمن سفرا سے اُن کی ملاقات ہوئی۔ اور اس کے بعد ترکی فوجوں کا ریویو ہوا جس میں ایرانی کاسک بریگیڈ اور پولیس کی طرف سے باجوں کا انتظام کیا گیا تھا تمام شہر کی آرائش مصنوعی پھولوں سے کی گئی تھی۔ اور عام خوشی کی علامتیں نمایاں تھیں۔

یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۱۰ جنوری کو ولیعہد طہران سے تبریز کو روانہ ہو جائیں۔ اور وہ نظام الملک کو بحیثیت اپنے مشیر کے ہمراہ لیجائیں گے۔ یہ قدیم ایران کی پارٹی کے آدمی ہیں۔ اور اس لئے انکا تقرر زیادہ ہر دلعزیز نہیں ہے مؤید الملک اُن کے ساتھ بطور سکرٹری کے جائیں گے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ترکی سفیر نے ایرانی گورنمنٹ کو یقین دلایا ہے کہ تبریز میں ولیعہد کے آجانے کے بعد ترکی فوجیں فوراً ایرانی ممالک سے چلی جائیں گی۔ ایرانی وزارت نے صوبوں کے گورنروں کے نام یہ حکم جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ مالی سال کے محصولات کا ایک ثلث فوراً وصول کر لیا جائیگا۔ اور رقم وصول شدہ ولیعہد کے سفر تبریز پر صرف کی جائے گی"

ترکوں اور جرمنوں نے متواتر جو کوششیں جہاد پر لوگوں کو آمادہ کرنے کی کی ہیں اُن میں ایک اشتہار کا ذکر کر سکتا ہوں جس میں یہ وجوہ بیان کئے گئے ہیں کہ کیوں ایرانیوں کو اتحادیوں کے خلاف ترکوں اور جرمنوں کا ساتھ دینا چاہئے۔ اِس اشتہار میں دلائل کی کمی شرم دلا کر پوری کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اشتہار یذکور قسطنطنیہ سے براہ بغداد آیا ہے۔ اور بکثرت طہران میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لیکن طہرانیوں کو بہت کم اسکی طرف توجہ ہوئی۔ (ہمدرد)

مشرقی پروشیا میں روسیوں کے نقصانات

جرمن دعوے کرتے ہیں کہ انہوں نے ۶۴ ہزار قیدی ۷۱ توپیں اور سو کلدار توپیں روسیوں [illegible] اُس وقت گرفتار کی ہیں جس وقت کہ روسی مشرقی پروشیا سے سرحدی مورچوں کی جانب پسپا ہو رہے تھے۔ (ڈیلی نیوز ۱۹ فروری از ہمدرد)

انگریزی تجارتی جہازوں کا نقصان

اِس انگریزی خبر کی تردید میں کہ ابتدائے جنگ سے ابتک صرف ایک فیصدی انگریزی تجارتی جہاز ضائع ہوئے ہیں۔ ہمبرگ کے مالکان جہاز بیان کرتے ہیں کہ ۱۰۳ جہاز جنکا مجموعی وزن ۲۰۸۰۰۰ ٹن ہے ضائع کئے گئے ہیں۔ اور یہ انگریزی تجارتی بیڑے کا ۴ فیصدی نقصان ہے۔ (ہمدرد)

ایران کی طرف ترکی پیشقدمی

ترکی صدر مقام سے اطلاع آئی ہے کہ ترکی سپاہ آذربائیجان میں بتدریج پیشقدمی کر رہی ہے اور تبریز و سلماس پر جبار شنیہ کو قبضہ کر لینے کے لئے جدید اور اہم فتوحات حاصل ہوئیں۔ روسیوں نے یہ دونوں مقام خالی کر دیئے۔ حالانکہ انہوں نے ابتدا میں یہاں دفاعی تدابیر اختیار کی تھیں۔

میان دوآب کا قتل عام

اخبار نودی وریمیا نے نفلس کا ایک تار شائع کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:

"میان دوآب کے قتل عام میں ترکوں کے ساتھ [illegible] قتل و غارت کے بعد انہوں مکانوں کو بلند

(ہمدرد)
[illegible]

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگرچہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جان کر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید دلن سے تپ حقیقت ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو تیاری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی، گجراتی تامل، مرہٹی، تیلگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتمک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتمک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُن کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ استحانا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں۔ فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

لیسے ہی ہمارا **طلا واجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامردگی کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳۔ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی۔ فی البم ۸ آنہ (آٹھ آنے)

محصول ڈاک معاف خرچ وی۔ پی ایک آنہ

اوپر کی چار اشیا کے ملنے کا پتہ

ویدشاستری شنکر جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ

پھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی بھی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جس کو الفت ہوگی اُسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہو گا۔ سرور عالم والی مدینہ منورہ کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ مدینہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اُس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ لہذا معاونین مدینہ نے خریدار بہم پہنچا کر کلدستہ مدینہ کو شکوری کا موقع دیں۔ والسلام

نیاز مند مالک اخبار "مدینہ" بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور و استر نان سیاہ مایہ بغیر استر دار۔ ہر رنگ سبز کاہی، خاکی۔ ہر سائز و ہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ کہ" اسٹنبول و فبریقہ نیشنل، ہیلیئ قاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے آئندہ مال آنے کی اُمید نہیں۔ اس لئے آپ بہت جلد خرید فرما لیجئے۔ آرڈر آج ہی بھیجیں۔

ایس۔ ایف حسینی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی شاد بلگرامی

اگرچہ احباب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خرید فرماوینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچ سے پیش کرتے رہیں گے۔

لیپ لذیذ۔ فاعل مفعول ہر دو بیہوش ہو جاویں فی چہ ہر **ممسک حیض** و **رطوبت اندام نہانی** و جریان سے پاکہ کان اعضا تنگی دست کی، استعمال اندرونی سے رفع ہوتا ہے فی درجن ۴ **طلاء** جو موٹی رگین درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی عہ، **عرق النساء** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندرونی درد کو رفع ہوا کی گولی ہر عطر لذیذ شاہی جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہاں اُس کی رہے شیشی کلان عہ، خورد ۱۲ ر **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ ر **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد میں گھڑی مشغول کار ہو جے شیشی کلاں ۱۲ شیشی خورد عہ، **روغن گنج** سر شیشی کلاں ۸ ر خورد ۴ ر **روغن خنازیر** شیشی کلاں ۸ ر خورد ۴ ر **کراماتی ڈبی**۔ گرمعدہ پر لگاویں تو ناف پر لگانے سے اسہال بند ہو پیڑو پر لگانے سے بول، پیشاب جیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ ر **مینگیہ جادو** جسکی روشنی سے مساک ہو جاتا ہے فتیلہ ۲ ر **روغن عرق لینا** جسکی مالش سے ساعت کھلتی ہے فی شیشی

احقر العباد چودھری دیبی شاد بلگرامی مرحوم شہر لکھنؤ محلہ بربانا مکان نمبر ۱۱

طاعون

نفرت انگیز بیماری

سے محفوظ رہنے کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

جو باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونان و ڈاکٹر صاحبوں منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دواکی تلاش کرتے ہیں جو بالکل سعی ہوتی ہے۔

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے ایک اسم بامسمیٰ ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و اطبا کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن عــہ ایک درجن لعہ

تازہ اسنادات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات لکھتے ہیں: جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں، بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی قادری لکھتے ہیں قریباً چار صد مریضان طاعون بفضل خدا میرے ہاتھوں آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) لکھتے ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگوا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی علیحدہ اور یا ہم الفکثا ہوں کہ ۲۰۴ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال نہ کر سکے بیمار ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بدپرہیزی کے یعنی ایک نے بیسیں کھائی اور دوسرے نے بحت ہونے پر شراب پی لی۔

اور **مساۃ گلابو**۔ ہم چوہدری ہیں یہ ہم صحت حاصل ہوئی۔ **منشی قلندر حسین** ہوم آفس ایم او کیمپ سکرٹری بنگلور آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہوئی ہے۔

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرنٹر و منیجر پرنٹ و پبلشر چھپکر شائع ہوا

جرمنی کارخانہ کرپ کے حالات

افغانی معاصر سراج الاخبار کابل مصر کے فارسی اخبار چہرہ نما سے جرمنی کے کارخانہ اسلحہ کرپ کے حسب ذیل حالات لکھتا ہے:

فرانسیسی اور انگریزی اخبارات اکثر اوقات جرمنی کے کارخانہ "کرپ" کے حالات لکھتے رہتے ہیں ذیل میں ہم بھی کچھ حالات اُن سے انتخاب کر کے لکھتے ہیں۔

جرمنی کے شہر "اسن" میں کرپ نام ایک کارخانہ ہے جو صاحب کارخانہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کارخانہ اب سے سو سال پہلے بنایا گیا تھا۔ اس میں ۶۰ کارخانے ہیں، جہاں ہتھیار ڈھالے جاتے ہیں، ان تمام کارخانوں کے درمیان ریلوے لائن بنی ہے جس پر ریلوے چلتی ہے اس لائن کا طول ۴۰ میل ہے ۳۰ میل تک اسباب و انبار اور ہر قسم کا ذخیرہ ہے اور ایک بڑے میدان میں توپوں کا امتحان کیا جاتا ہے

کارخانوں میں چالیس ہزار کاریگر چار ہزار خدمتگار اور پندرہ ہزار عملہ معدن اور سات ہزار دوسری قسم کا کام کرنیوالے کل ۶۶ ہزار آدمی ہیں جو روزانہ کام کرتے ہیں۔ کارخانہ کے اندر کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کارخانہ نے جو توپیں تیار کی ہیں اُن کی عمدگی اور آتش فشانی کا حال لیئژ اور نامور وانٹورپ کے قلعوں کے انہدام و محاصرہ سے معلوم ہو سکتا ہے اس کارخانہ کی بڑی توپوں کے چلانے اور استعمال کرنیکا قاعدہ کسی کو معلوم نہیں، بجز اُن فلاسفروں کے جو کارخانہ کرپ میں رہتے ہیں۔

اخبار تان نے ہالینڈ کے اخبار نیو اوٹرام کے نامہ نگار مقیم اسن کا جو کرپ کے کارخانہ میں ہو آیا ہے یہ بیان شائع کیا ہے کہ جرمنی کے کارخانہ کرپ نے بہت سی عجیب عجیب توپیں تیار کی ہیں جن کے استعمال کا موقع ابھی نہیں ملا ہے اور جو بڑی زبردست مار کی ہیں۔

ایڈیٹر زمیندار کے لئے گورنمنٹ کا تازہ حکم

مسٹر ظفر علی خان کے متعلق جو گورنمنٹ پنجاب کے حکم سے کرم آباد اپنے وطن میں نظر بند ہیں گورنمنٹ نے حسب ذیل تازہ حکم نافذ فرمایا ہے

اگر تم نے حدود کرم آباد سے باہر جانے کی کوشش کی تو تمہیں اس کا خمیازہ اُٹھانا پڑیگا

زمیندار لکھتا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ ۱۷، ۱۸ مارچ کی درمیانی شب کو پولیس کی ایک جماعت دو بجے کے قریب کرم آباد پہنچی اور مولوی ظفر علیخان صاحب کو بیدار کر کے گورنمنٹ پنجاب کا ایک حکم حوالہ کیا کہ جس کا یہ مطلب تھا کہ ہمارے اطمینان کے لئے کہ تم رقبہ معینہ سے فرار ہونے یا فرار ہونے کی کوشش نہ کروگے دس دس ہزار کے دو ضامن آئندہ دن کے اندر پیش کرو۔

زمیندار سے معلوم ہوا کہ ابھی ضمانت کا انتظام نہیں ہوا۔ لیکن مسٹر ظفر علی خان نے ۱۹۔ مارچ ۱۹۱۵ء سے زمیندار کی ملکیت کی دست برداری دیگر زمیندار اور اُس کے متعلقات

کو اپنی بیوی برکت بیگم کے نام ہبہ کر دیا ہے۔ اور اب زمیندار سے اُنکا کوئی تعلق نہیں رہا۔

کامریڈ کا اپیل

پنجاب چیف کورٹ کی اسپیشل بنچ نے جس میں صاحب چیف جج کے علاوہ مسٹر جانسٹن اور مسٹر جسٹس رائیکن بھی شامل تھے۔ مسٹر فاروقی کیپر کامریڈ و ہمدرد پریس کی درخواست کے متعلق جو ضبطی ضمانت و پرچہ کامریڈ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۴ء کے خلاف پیش کی گئی تھی بحث کے بعد فیصلہ سنایا اور درخواست خارج کر دی۔

تازہ برقیات

درہ دانیال پر جنگ

لندن ۱۷۔ مارچ مختلف غیر سرکاری تاروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ اتوار کی شب کو برطانیہ جہاز بمی "مجسٹ" درہ دانیال کے تنگ ترین حصہ میں گھس کر نغرہ تک پہنچ گیا۔ اور اپنی جنگی طاقت کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر واپس بھی آگیا۔ اگرچہ قلعوں کے کئی گولے اُسے لگے۔ البتہ اس پر پچاس جانیں ضائع ہوئیں۔

مزید جہازوں کی غرقابی

لندن ۱۷۔ مارچ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ:

(۱) برطانوی جہاز آلمنتا (۱۹۰۵ ٹن) پر جزیرہ انسٹرک کے قریب ۱۴ مارچ کو تارپیڈو پھینکا گیا عملہ جزیرہ مذکور میں اُتار دیا گیا۔ جہاز اب بندرگاہ میں ہے (۲) برطانوی جہاز فینگل (۱۵۶۲ ٹن) پر ساحل نارتھمبرلینڈ کے قریب ۱۵ مارچ کو تارپیڈو پھینکا گیا جس سے وہ غرق ہو گیا عملہ کے ۲۱۔ آدمی نارتھ شیلڈز میں اُتارے گئے چھ کے غرق ہو جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

لندن ۱۰ مارچ فنگل پر جزیرہ کوکٹ کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا جس کے بعد وہ بہت جلد غرق ہونے لگا آخر جب اُس کا بائلر پھٹا تو فوراً پانی کی تہ میں بیٹھ گیا۔ سب سے بڑی کشتی تو مسافروں کو لیکر نکل گئی مگر دوسری کشتیاں بھنور میں آگئیں۔ اور اُن کے مسافر پانی میں ہاتھ پیر مارنے لگے۔ صرف کپتان اور دو اور آدمی بچائے جا سکے۔ آلمنتا نے آبدوز کشتی کا افق نا دیکھا۔ اور پوری ترقی کے ساتھ تیز ہی رفتار سے چلنے لگا۔ مگر آبدوز کشتی اس کے بالکل قریب پہنچ گئی۔ اور اُس نے آلمنتا کے عملہ پر رائفلوں اور پستولوں سے فیر کرنے شروع کئے جن سے ایک آدمی زخمی ہوا۔ کپتان نے جب دیکھا کہ اب بچنا ناممکن ہے تو آدمیوں کو کشتیوں میں سوار ہو جانیکا حکم دیا اور وہ بچکر بحفاظت نکل گئے۔ آبدوز کشتی نے آلمنتا کو آگ لگا دی۔ جو بعد میں بجھا دی گئی۔

لندن ۱۵۔ مارچ گلاسگو کے جہاز گلینارٹنی پر جو بنکاک کے چاول لاد کر لندن آرہا تھا۔ رود بار انگلستان میں رات کے تین بجے تارپیڈو پھینکا گیا جس سے وہ نصف گھنٹہ کے اندر غرق ہو گیا۔ ایک تباہ کن کشتی نے عملہ کو نیوہیون میں اُتار دیا۔ ایک آدمی غرق ہوا

لندن ۱۳ مارچ۔ ڈاس سلوس کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ جرمن آبدوز کشتی "یو ۲۸" نے برطانوی سٹیمر لی ڈاولی کو ڈاس کے بحری سینار سے ۲ میل کے فاصلہ پر غرق کر دیا عملہ کے آدمی بچا لئے گئے۔

میڈرڈ سے ڈیلی میل کو اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ ایک برطانوی کروزر نے تجارتی جہاز مقدونیہ کو گرفتار کر لیا۔

جہاز خشکی پر چڑھ گیا

لندن ۱۹۔ مارچ سٹیمر کلن کلون جو کلکتہ سے ڈنڈی کو آرہا تھا ڈیل کے بندرگاہ میں خشکی پر چڑھ گیا ہے۔ عملہ کے آدمیوں کا بیان ہے۔ کہ بیچی ہیڈ سے ایک جرمن آبدوز کشتی نے اُن کا تعاقب کیا۔

زخمی سپاہی

تڑپتا ہے تنہا وہ فرش زمیں پر
نہ غمخوار کوئی نہ تکیہ نہ بستر

اِدھر اُس کی بندوق ٹوٹی پڑی ہے
گرا خاک پر ہے اُدھر اُس کا خنجر

نہ آتی ہے کانوں میں آواز ہمدم
کہ پانی پلائے اُسے ترس کھا کر

نہ توپوں کا شور اور نہ گولوں کی بارش
نہ گھوڑا نہ جھنڈا سپاہی نہ افسر

تعاقب میں دشمن کے سب چلدیئے ہیں
عقب میں اُسے چھوڑ حیران و مضطر

وہ حسرت سے چاروں طرف دیکھتا ہے
کبھی لیٹے لیٹے، کبھی سر اُٹھا کر

تباہی کے آثار ہر سو عیاں ہیں
بنی ہے زمیں غرق ہو دریائے احمر

نہ گھر کی خبر ہے نہ غمخوار کوئی
نہ باپ اور نہ بیٹا، برادر نہ مادر

سرہانے کھڑی یہ اجل کہہ رہی ہے
کہ اس زخم کاری سے ہوگا نہ جانبر

اسی کشمکش میں وہ دم توڑتا ہے
گلستان ہستی سے منہ موڑتا ہے

ائے قوم وملت کے سرشار آؤ!
بہادر سپاہی کا لاشہ اُٹھاؤ!

وطن کی محبت میں مارا گیا ہے
اِسے اُس کی خاک وطن میں سلاؤ

بدن اُس کا زخموں سے ہے چور سارا
ذرا قبر میں ہلکے ہلکے لٹاؤ!

کھلا کچھ نہ غنچہ اُمیدوں کا اُس کی
تم اب اُس کی تربت پہ کلیاں چڑھاؤ

سپاہی کی عزت اگر چاہتے ہو
تو اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ

کسی کے بھرے گھر کا یہ نور ہوگا
سر شام مرقد پہ شمعیں جلاؤ

کبھی غیر قوموں میں گر جا کے بیٹھو
تو اس کی دلیری کے قصے سناؤ

شذرات

محمڈن کالج کے سکرٹری شپ کا معاملہ

معلوم ہوتا ہے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب محمڈن کالج کے سکرٹری شپ سے بوجہ ناسازی طبع استعفیٰ دینے والے ہیں۔ محمد تنہکر وٹس ہونیوالے ہیں۔ اس لئے سوال اٹھایا گیا ہے کہ آیندہ اس عہدہ پر کس کو انتخاب کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نواب مزمل اللہ خان صاحب کو یہ عہدہ دیا جائے۔ بعض مولوی سید حسین صاحب بلگرامی کو پسند کرتے ہیں۔ نواب محمد اسحاق خان صاحب اگرچہ انتظامی معاملات میں پوری دستگاہ رکھتے ہیں۔ لیکن اون کی سیاست سے کالج میں کوئی خوش نہیں رہا اور نہ ہمدردان کالج کو اون کی روش پسند آئی اس لئے مولوی مزمل اللہ خان صاحب کے انتخاب کے معنی یہ ہوں گے کہ نواب محمد اسحاق خان صاحب کا سچا جانشین منتخب کیا جائے جو اسحاق خاں صاحب سے کسی طرح کم نہ ہوں۔ انتخاب میں اگر کوئی رائے دیتا ہے تو وہ غالباً مولوی سید حسین صاحب بہتر اور قابل ہیں اور ساتھ ہی غیر متعصب اس لئے اگر انکا انتخاب ہو تو ہر طرح مناسب ہوگا۔

جنگی خبروں کے متعلق احتیاط کی تنبیہ

یہ امر باعث مسرت ہے کہ لوکل گورنمنٹ اس موقع پر اخبارات کے ساتھ نہایت نرمی کا برتاؤ کر رہی ہے۔ اور اخبارات کی جنگی خبروں کے متعلق جو شکایت گورنمنٹ کو پیدا ہوتی ہے اس کے متعلق صاحب ضلع کی معرفت اخبارات کو ہدایت کی تنبیہ کر دیجاتی ہے۔ ہم لوکل گورنمنٹ کی اس عطوفت و مہربانی کے کمال مشکور ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دوران جنگ میں اگر اخبارات سے غلطیاں سرزد ہوں تو سخت گیری کے بجائے اُن سے ملاطفت کا برتاؤ کرتے ہوئے تنبیہ کر دینا چاہئے۔ کہ سخت گیری سے احتیاطی تنبیہ کا اثر زیادہ پایدار و مستحکم ہوتا ہے۔ اور رعایا و اخبار نویس اس سے نہ صرف مشکور و ممنون ہوتے ہیں بلکہ احتیاطی تدابیر میں بھی پوری کوشش سے کام لیتے ہیں۔

غزل

سر مژہ نہیں تگے جو غم ہجر کی اذیت سے ہی
اک نہ اک روز ترے عشق میں ہو جاتی
آج ابنائے زمن ہو یا سقے کل تک کیا خوب
آپ کے دامن انصاف پہ دھبا ہے یہی
ناگوارا ہے بہت تلخی ہجر ان لیکن
تم جو کہتے ہو گوارا تو گوارا ہے یہی
ہماری ہی یہ قسمت ہے کہ محرم ہیں ہم
پائمال ان کی محبت کا نتیجہ ہے یہی

یہ جو اک درد محبت کی خلش ہے حسرتؔ
مقصد دل ہے یہی جان تمنا ہے یہی
(زمیندار)

رجسٹرڈ (ا ے ۳) نمبر ...

العدل

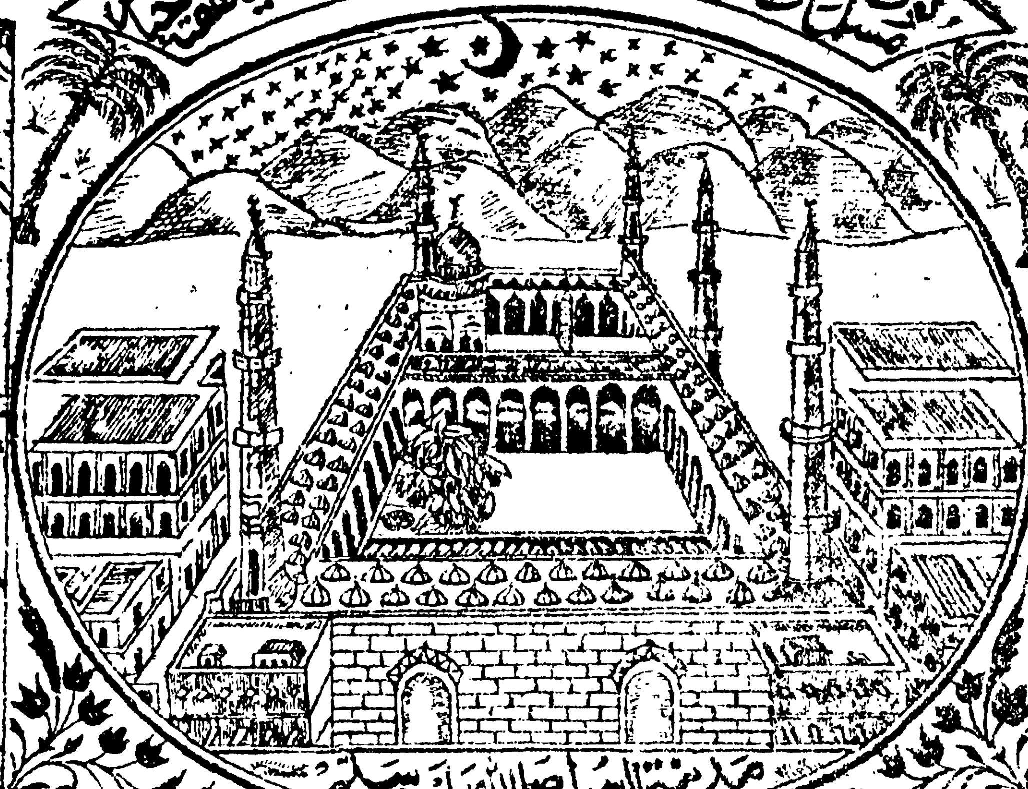
زیر نگرانی شفیع بتیہری

الک محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا قومی مذہبی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

[illegible]

[illegible]



مدینہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

ہندو یونیورسٹی کا مسودۂ قانون

بنارس ہندو یونیورسٹی کا مسودہ قانون دوشنبہ کے روز سر ہارکورٹ بٹلر امپیریل لجسلیٹو کونسل میں پیش کریں گے۔

سرکاری محکموں کے عطیے

صوبہ متحدہ کے لاٹ صاحب نے اپیل شائع کیا کہ جس کے جواب میں مختلف اضلاع سے ۱۰ لاکھ سے زیادہ روپیہ بطور چندہ فراہم ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس و ڈاکخانے کے محکموں نے علی الترتیب ۵ ہزار و ۴ ہزار روپیہ انڈین ریلیف فنڈ میں دیا ہے۔

طاعونی اموات

ہفتہ مختتمہ ۱۳۔ مارچ کے اندر کل ہندوستان میں ۱۵۰۳ طاعونی اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں۔ احاطہ بمبئی و سندھ ۸۳۔ مدراس ۴۶۔ بنگال ۲۔ بہار و اوڑیسہ ۱۰۴۳۔ صوبہ جات متحدہ ۳۲۶۹۔ پنجاب ۵،۲۰ برما ۱۶۔ ممالک متوسط ۱۹۹۔ ریاست میسور ۴۳۔ حیدرآباد ۳۰۲۔ وسط ہند ۷۰۔ ریاست کشمیر ۹۔

افیون پر شرح محصول

گورنمنٹ ہند کے محکمہ تجارت و صنعت و حرفت نے اعلان کیا ہے کہ با استثنائے پوست کے تمام افیون پر جو کسی ریاست میں پیدا ہو جو پنجاب گورنمنٹ کے سیاسی اثر کے ماتحت ہے اور پنجاب میں لائی جائے ۷ روپیہ فی سیر کا محصول لگایا جائیگا۔

کراچی سے براہ راست لندن

برٹش انڈیا اسٹیم نیویگیشن نے کراچی سے لندن تک براہ راست تیز رفتار جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع کیا ہے اور ان کا پہلا جہاز ۲۰ اپریل کو کراچی سے روانہ ہوگا۔

صوبجات متحدہ کی اگزیکٹو کونسل

لندن ۱۵۔ مارچ۔ لارڈ کریو کا ارادہ ہے کہ صوبہ جات متحدہ کے لئے اگزیکٹو کونسل قائم کرنے کی تجویز کو جس کی وائسرائے نے سفارش کی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کو اس مسئلہ پر بحث کرنے کا موقع مل سکے۔ پاس کر دینے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ اس وقت اس معاملہ کو بحث طلب قرار دیا گیا ہے۔ لارڈ کریو نہ قریبی موقع پر اس مسئلہ کو تمام آئینی ذرائع سے پیش کرنے کا انتظام کریں گے۔

بخیر گذشت

لاہور میں اطلاع پہنچی ہے۔ کہ ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے موضع گورو سر ضلع فیروزپور میں ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی مگر پولیس کو بر وقت پتہ مل گیا اور اس نے ڈاکوؤں کا مقابلہ کرکے ایک کو ہلاک اور کئی ایک کو مجروح کیا۔

سب انسپکٹر کا قتل

سب انسپکٹر سری چند نارنگ کے قتل کے شبہ میں جو آٹھ آدمی گرفتار کئے گئے تھے وہ ناکافی شہادت پر رہا کر دیے گئے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کی اصلاح

بنگال نیشنل چیمبر آف کامرس (قومی ایوان تجارت) نے بنگال گورنمنٹ کو کلکتہ ہائی کورٹ میں اصلاح کرنے کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ جن میں مزید ججوں کا تقرر اور اس توسیع اختیار کا مشورہ ہے جس کے رو سے ہر قسم کے قانون پیشہ اصحاب مثلاً بیرسٹر وکیل وغیرہ کارروائی عدالت کو ٹائپ کر سکیں۔

ٹیکسی گاڑی غائب ہو گئی

کلکتہ سے ایک اور ٹیکسی گاڑی کے غائب ہونے کی خبر آئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ جمعرات کے روز چند بنگالیوں نے جو ٹیکسی میں کرایہ پر لیا مگر بعد میں ان کا پتہ نہ لگا۔

حاذق الملک کو تمغۂ قیصر ہند

ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان کو اول درجہ کا قیصر ہند تمغہ مرحمت کیا ہے۔

ہندو یونیورسٹی کو دو لاکھ کا عطیہ

مہاراجہ صاحب الور نے بنارس ہندو یونیورسٹی کے مسودہ کے کونسل میں پیش ہونے پر مصارف یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ دیا ہے۔

بستر میں بم

اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ موضع سیالی ضلع میمن سنگھ میں ایک بم پھٹا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی دیہاتی کے بستر میں بم موجود تھا۔ جہاں سے اٹھا کر وہ باہر لے گیا کئی تماشائی جمع ہو گئے جنہوں نے اس کو بالکل کی مدد سے کھولنے کی کوشش کی مگر بم پھٹ گیا جس سے ۴ دیہاتی مقتول اور ۱۲ مجروح ہوئے۔ یہ واقعہ سیاسی نہیں بلکہ ذاتی عداوت پر مبنی ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں ڈاکہ

موضع بدوی اور تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ میں ۲۱ و ۲۲ ماہ حال کی درمیانی شب کو ایک بڑے ساہوکار کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ کوئی ۱۰ یا ۲۰ ڈاکو لاہوالا سہائے کے مکان پر جا پڑے اور شاید ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا مال و اسباب اور نقدی لے کر رفوچکر ہو گئے۔ طرفہ یہ کہ ڈاکو ساہوکار کی بہیاں ایک کنوئیں میں ڈال گئے۔

لاہور میں مزید گرفتاریاں

لاہور کے مقدمہ سازش کے ضمن میں جو آج کل زیر تحقیقات ہے۔ کمدار ناتھ اور دیوان چند سہ شنبہ کی رات کو شہر لاہور میں گرفتار کئے گئے۔

فوجی لازمی خدمت کی تجویز

رنگون ٹریڈ ایسوسی ایشن نے (چیمبر آف کامرس برما کا ایوان تجارت) کے میموریل کی تائید میں گورنمنٹ کو ایک عرضداشت بھیجی ہے اور اس امر کی ضرورت جتلائی ہے کہ ہندوستان میں کسی نہ کسی طرح کی لازمی فوجی خدمت ہونی چاہئے۔

امتناع برآمد گندم

گورنمنٹ ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس کے رو سے یکم اپریل سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء تک تمام غیر سرکاری برآمد گندم ممنوع قرار دی گئی ہے بجز اس گندم کے جو خود گورنمنٹ کی طرف سے بھیجی جائے۔ ایک اور اعلان کے رو سے محکمہ پورٹ کے افسر کی اجازت کے بغیر آرد گندم کی برآمد کی بھی اجازت نہیں۔

جرمن قیدی کا فرار

فورٹ سینٹ جارج گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ایک جرمن قیدی احمد نگر کے اسیران جنگ کے کیمپ میں سے فرار ہو گیا ہے اس کا نام آرتھر کوینال اور عمر ۵۲ سال ہے۔ مفرور مذکور ایک کارخانہ میں ملازم تھا۔

میرٹھ میں ایک اہم گرفتاری

دو تین دن سے میرٹھ میں ہندوستانی فوج کے متعلق جو میرٹھ چھاؤنی میں متعین ہے طرح طرح کی بے سروپا افواہیں گشت لگا رہی تھیں جن کے متعلق تحقیق کرنے سے اب تک ہم کو صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص جس کی نسبت شبہ کیا جاتا ہے کہ اس نے حضور وائسرائے پر دہلی میں بم پھینکا تھا فوج کے سپاہیوں کی وساطت سے گرفتار ہوا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ پرچہ میں ہم اس گرفتاری کے مفصل حالات شائع کر سکیں گے۔ (عصر جدید)

شالامار میں بم پھینکا گیا

ہفتہ کی شام کو ۶ ۔ ۷ بجے کے درمیان جبکہ ابھی دن کی طرف روشنی تھی۔ باغ کے داخلہ کے بڑے دروازہ کے سامنے جو نہر کا جنگلہ ہے۔ اس کے قریب کچھ پولیس کے آدمی بیٹھے اور لیٹے ہوئے تھے ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان کسی نے ایک گولہ پھینکا۔ کہ جس سے سوہن لال ہیڈ کانسٹبل اور امیر چند سپاہی خفیف سے زخمی ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس گولہ کے چلنے کی آواز بڑے زور کی آئی تھی۔ مگر سپاہیوں کو جو خفیف زخم لگے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بم کا گولہ نہ ہوگا۔ یا بہت کمزور بم ہوگا۔ بہر حال باغ میں ہر طرف اس بم کا چرچا تھا۔ چونکہ ہزارہا آدمی دروازہ میں داخل ہو رہے تھے اور گولے کے چلنے کے بعد سب بھاگ گئے تھے۔ اس لئے کوئی آدمی پکڑا نہ جا سکا۔

موضع نوپاڑہ میں ڈاکہ

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ گذشتہ سہ شنبہ کی رات کو موضع نوپاڑہ متصل برناگور میں ایک مہاجن کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ نصف شب کے وقت تقریباً ۱۲ ڈاکو مسلح ہو کر مکان پر جا پڑے اور بیرونی دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے پھر انہوں نے بعض مردوں کی مشکیں کس کر انہیں اذیت دینی شروع کی۔ ڈاکو لوٹنے میں مشغول ہی تھے کہ ہمسائے لاٹھیاں لے کر آن پڑے فریقین میں خوب لڑائی ہوئی۔ گاؤں والے اور ڈاکو ہر دو زخمی ہوئے۔ مگر پھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار
مدینہ
بجنور

مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ

قانون حفظ امن و تحفظ سلطنت ہند

۱۸ مارچ ۱۹۱۵ء کو امپیریل کونسل میں قانون حفظ امن و تحفظ سلطنت ہند پیش ہوا اور حضور وائسرائے کی تقریر بنا بر اظہار ضرورت کے بعد قانون پاس کر دیا گیا جو آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے۔

قانون کی ضرورت پر اس وقت بحث کرنا فضول ہے۔ کیونکہ حضور وائسرائے بہادر نے بیان فرمایا ہے کہ ضرورت کی بنا پر جس کا بیان کرنا اس وقت مناسب نہیں ہے قانون پاس کیا جاتا ہے۔ البتہ اس قانون کے متعلق آنریبل ممبران نے جو تقریریں کی ہیں وہ خالی از دلچسپی و معلومات نہ ہونے کے سبب ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن کے مطالعہ سے قانون کی نوعیت پر مناسب روشنی پڑ سکے گی۔

قانون پیش ہونے کے وقت سب سے پہلے حضور وائسرائے نے تقریر فرمائی جو حسب ذیل ہے۔

۱۲ جنوری کو اسی کونسل کے کمرہ میں میں نے کہا تھا کہ میری گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ جہاں تک ہو سکے دوران جنگ میں متنازع فیہ مسائل کی بحث سے گریز کرنا چاہیے۔ نیز میں نے یہ جتایا تھا کہ ہمیں برطانوی پارلیمنٹ کی تقلید کرنی چاہیے جہاں ہر قسم کی سیاسی بحثیں بالائے طاق رکھ دی گئی ہیں چنانچہ اس معاملہ میں گورنمنٹ کو ممبران کونسل کی طرف سے وفادارانہ امداد ملی۔

میں اس امر کو پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتا کہ جو تجویز اب کونسل کے روبرو پیش ہونے والی ہے وہ متنازع فیہ ہو سکتی ہے۔ مگر قیام امن عامہ کی خاطر اس پر کاربند ہونا ناگزیر ہے۔ یہ ایک جنگی تجویز ہے جو تمام ہندوستان پر بھی عاید نہیں ہوتی۔ یہ صرف ان مقامات پر عاید ہوگی جہاں اس کا عاید کرنا لوکل گورنمنٹ کی رائے میں بمنظوری گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل مناسب ہوگا۔ تجویز مذکور کا کسی حد تک بھی جاری ہونا باشندگان ہندوستان پر منحصر ہے۔ مسودہ قانون اہل ہند کے لئے باعث ننگ نہیں ہو سکتا۔ یہ اس بل کی تقلید میں تجویز کیا گیا ہے جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں نے پاس کر دیا تھا۔

آپ غالباً دریافت کریں گے کہ اس قانون کی کیا ضرورت ہے۔ میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ تدابیر حفظ ماتقدم اور سرعت سے تحقیقات جرائم مطلوب ہے۔ آپ نے امن عامہ کو درہم برہم کرنے والی کوششوں کی افواہیں سنی ہوں گی۔ اور اگرچہ میں ان کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا لیکن آپ تسلیم کر لیں کہ گورنمنٹ کے پاس بعض اس قسم کی اطلاعیں ہیں جن کی بنا پر ایسی تدابیر حفظ ماتقدم کا اختیار کرنا قطعاً ناگزیر ہے۔ اس سرزمین میں مجھ سے بڑھکر کوئی شخص ہندوستان کی عزت و وقار اور اس بیش بہا عزیز شہرت عقیدت شعاری کا متمنی نہ ہوگا جس کا ہندوستان بجا طور پر مستحق ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ہندوستان کی صاف و شفاف شہرت کو چند مخصوص اشخاص کی ناجائز کارروائیوں سے داغ یا دھبہ لگے۔ علی الخصوص ایسے وقت میں جبکہ فرزندان ہند ملک اور خاک پاک وطن کی خاطر میدان جنگ میں اپنا خون بہا رہے ہیں۔ میں نے سیاسی اور دیگر وجوہ کی بنا پر کونسل کو اپنے راز میں شریک کرنا اور ایک ایسی تجویز کے پاس کرنے میں آپ کی امداد حاصل کرنا مناسب سمجھا ہے جو رفاہ عام کی خاطر ضروری ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے پہلو تہی نہ کریں گے۔ اس کے بعد میں سر جنکنس لڈ کو مسودہ قانون کے پیش کرنے کے لئے کہتا ہوں۔

قانون تحفظ امن عامہ و سلطنت ہند

ہز ایکسیلنسی کی تقریر کے بعد سر جنکنس لڈ نے متذکرہ بالا مسودہ قانون پیش کیا اور ان اغراض و وجوہ کا حوالہ دیا جو مسودہ قانون کی بحث میں کسی دوسری جگہ درج ہوئی ہیں۔ پھر انہوں نے کہا۔ کہ یہ امر ہندوستان اور اس کے اکثر امن پسند باشندوں کے حق میں قابل تعریف ہے کہ جنگ کی ابتدا کو ۸ ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن تا حال یہاں تحفظ سلطنت کے انگریزی قانون کی تقلید میں کوئی قانون پاس نہیں کیا گیا۔ حالانکہ انگریزی قانون مذکور جنگ کے بعد ہی انگلستان میں رائج ہو گیا تھا جو مسودہ قانون میں اس وقت پیش کر رہا ہوں۔ در اصل قانون تحفظ سلطنت ہے البتہ اس کا نام مختلف ہے اور جن اختیارات کا حاصل کرنا مقصود ہے وہ قیام امن عامہ اور تحفظ سلطنت ہند کے لئے مطلوب ہیں۔ اختیارات مذکور صرف دوران جنگ اور اس کے اختتام کے چھ ماہ بعد تک کے لئے ہونگے اور در اصل وہ فوجی اغراض کے لئے طلب کئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک اندرونی حالت کا تعلق ہے وائسرائے کی پالیسی یہی ہے کہ انتظام مملکت حسب دستور سابق رہے۔ اور جیسا کہ پہلے ہوتا چلا آیا ہے ہوتا رہے۔ اگر گورنمنٹ اس جدید تجویز کا پاس کرنا ضروری خیال کرتی ہے تو اس سے ملک میں کوئی تشویش نہ پھیلنی چاہیے جس طرح ہم کسی ایسے مرض کی بیخکنی پر کمربستہ ہوتے ہیں جو وبا کی صورت اختیار کرنے والی ہو۔ اسی طرح ہمیں بدامنی کے متفرق نشانات کو معدوم کرنا چاہیئے۔ اور اس خوف سے کہ وہ پھیل نہ جائیں ہمیں ان کا ابتدا ہی میں قلع قمع کرنا چاہیئے۔

چنانچہ موجودہ حالت کا تقاضا یہی ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں بدامنی کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں بعض لوگوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر جو جنگ کی وجہ سے انہیں مل گیا ہے امن عامہ کو توڑ دیا ہے امریکہ کے ساحل بحر الکاہل پر اور مشرقی اقصےٰ میں بعض بغاوت پھیلانے والی مجلسیں ہیں جنہوں نے پرائیوٹ لوگوں کی آمد و رفت کے ذریعے اور اپنے انجمن سازی ترتیب وغیرہ سے ہندوستان میں بھی فساد برپا کرنے کی کوشش کی ہے اس گروہ نے جسے ہم گروہ غدر کہہ سکتے ہیں اب اپنی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کا موقع تلاش کر لیا ہے۔ بعض لوگ گذشتہ چند ماہ میں ہندوستان واپس آئے ہیں۔ اور اگرچہ گورنمنٹ نے بعض سرغنوں اور دوسرے لوگوں کو زیر حراست کر لیا ہے تاہم ایسے لوگوں کا حصہ وافر اپنے گھروں کو چلا گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ایسے قواعد وضع کئے جائیں جن کی رو سے ایسے اشخاص کے خلاف کارروائی ہو سکے۔ پنجاب میں جو تحریک رونما ہے اس کے مشابہ بنگال میں انارکسٹوں کی کارروائی ہے۔ جو عرصہ سے جاری ہے مگر حال میں شدومد کے ساتھ ارتکاب جرائم کی ہوا چل پڑی ہے ان دونوں تحریکوں کا آپس میں اس سے زیادہ گہرا تعلق ہے جتنا بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ ان کے طریق مختلف ہوں لیکن ان کا مقصد و مدعا بہرحال واحد ہے۔

مزید برآں بدامنی کی ایک اور قسم بھی رونما ہوئی ہے جس کا ابتدا میں کوئی سیاسی مقصد نہ تھا۔ اس کا ظہور مغربی پنجاب میں ہوا تھا۔ اور اس کے علم بردار وہ لوگ تھے جو قانون کی پابندیوں سے باہر ہو گئے تھے۔ یہ اس قسم کی بدامنی ہے جس کے فوری انسداد کی ضرورت ہے پیشتر اس کے کہ یہ بڑھکر خطرناک صورت اختیار کرے۔

گورنمنٹ کا فرض اعلیٰ یہ ہے کہ وہ امن عامہ کو قائم رکھے اور یہی مسودہ ہذا کا منشا ہے۔ یہ نہایت ضروری تجویز ہے۔ اسی لئے کونسل سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ ایک ہی جلسہ میں اسے پاس کر دیا جائے۔

سر جنکنس لڈ نے یہ بھی کہا کہ جدید قانون سے معمولی جرائم کے بارے میں معمولی فوجداری کی عدالتوں کو ہٹانا لازم نہیں آتا۔ موجودہ طریقہ تحقیقات دیر طلب ہے اور جو مقدمات کمشنروں کے روبرو جائیں گے ان میں تاخیر نہ کرنا لازمی ہوگا۔ اس قانون کے نفاذ پر صلح کل اور امن پسند شہریوں کو خوف و خطر نہ ہونا چاہیئے۔ اگر انہیں کچھ خوف و اندیشہ ہے تو وہ ان بدامنیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے جن کی وجہ سے قانون ہذا کا وجود پذیر ہونا ضروری ہو گیا ہے۔

سر جنکنس لڈ کی تقریر کے اختتام پر ممبران کونسل نے مسودہ مذکور کے ما لہ و ما علیہ پر بحث کی بعض نے اس کی تائید اور بعض نے اس کی مخالفت میں تقریریں

کیں جو حسب ذیل ہیں۔

راجا جے چند

آنریبل راجہ جے چند نے مسودہ قانون کی تائید کی

سر جی۔ ایم چٹنویس

آنریبل سر جی ایم چٹنویس نے حسب ذیل تقریر کی:

"اگرچہ مجوزہ قانون بہت سخت گیر ہے۔ تاہم میں اس میں بعض ترمیمیں پیش کرونگا۔ کیونکہ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی تدابیر ہی پر کار بند ہونا پڑتا ہے۔ ایک نازک وقت میں جیسی کہ ان دنوں کی حالت ہے شخصی استحقاق کا لحاظ سلطنت کے مفاد کا تابع ہو جاتا ہے۔ رعایا رعایا کو قیام امن کے لئے ذمہ دار گردانتی ہے۔ اور اگر اس ذمہ داری کی بجا آوری میں وسیع تر اختیارات کی ضرورت ہو تو انہیں ضرور تفویض کر دینا چاہیے۔ اس لحاظ سے میں مجوزہ قانون کی تائید کرتا ہوں۔ اگر یہ ان سخت قوانین سے جو گزشتہ چند سالوں میں پاس ہو چکے ہیں خطرناک نہیں تو ان پر کڑا [illegible] ضرور ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ایسے قانون کی ضرورت پیش آئی لیکن اگر گورنمنٹ نے اس بارے میں غلطی کی ہے تو اس نے ضرورت سے زیادہ محتاط ہونے میں غلطی کی ہے میں قانون کے اصول سے متفق ہوں۔ مگر میری رائے میں اس کے اندر بعض ترمیمیں داخل کرنا اشد لازمی ہے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ سرسری تحقیقات مقدمہ میں سزائے موت سے گریز کیا جائے۔ جبکہ گورنمنٹ کا مقصد قید یا سزا عبور دریائے شور سے پورا ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں بہت اچھا ہوتا اگر گورنمنٹ قانون مذکور سے جان و مال کے خلاف جرائم کی تحقیقات کو خارج کر دیتی۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ قانون کو اثر باز گشت ڈالنے کا مجاز نہیں ٹھہرانا چاہیے۔ مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ جدید قانون کی اہمیت کے لئے منتخب کمیٹی میں پیش ہونے سے بھی روک دیا ہے"۔

سر فاضل بھائی کریم بھائی

آنریبل سر فاضل بھائی کریم بھائی نے کہا: "میں اس لئے مجوزہ قانون کی تائید نہیں کرتا کہ میں ان سخت گیر قواعد اور اثر باز گشت ڈالنے والے قوانین کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہوں جو وضع کئے گئے ہیں۔ لیکن میری تائید کا صرف یہ مدعا ہے۔ کہ میں ایمانداری سے اس امر کا احساس رکھتا ہوں کہ موجودہ نازک وقت میں شخصی سیاسی حقوق کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔ اور ہر ہندوستانی کی دلی خواہش ہے کہ جہاں تک ہو سکے گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائے جس سے ملے جنگ میں فتح و نصرت نصیب ہو۔

قانون مذکور کی دفعات کے بارے میں سر فاضل بھائی نے کہا کہ دفعہ ۲ و ۳ کے فقرات نمبر (۱ تا ۳) بہت وسیع اور ہمہ گیر ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ انتظامی و عدالتی عمال غیر متعلق جرائم کو اس کی تحت میں لانے کی کوشش نہ کریں گے۔ اور اس بارہ میں بہت حزم و احتیاط سے کام لیں گے۔

علاوہ ازیں مجھے یقین واثق ہے کہ قانون ہذا بعد میں ہی سب ہندوستان کو مزاحمت ہو جود وجہ کے وقت۔

آئے گا۔ ہمارے خلاف استعمال نہ کیا جائیگا۔

مجھے نہایت مایوسی سے اس مخالفت کا علم ہوا ہے جو صوبہ متحدہ کی ایگزیکٹو کونسل کے بارے میں دیوان خاص میں کی گئی ہے۔ مگر ہمیں ہز ایکسلنسی کے حسن تدبر سے توقع ہے کہ ہم اس سے محفوظ رہیں گے۔

مسٹر دادا بھائی

آنریبل مسٹر دادا بھائی نے کہا: "ایسے انتہا درجہ کے ناگوار قانون کے بارہ میں میں اپنے ووٹ خاموشی سے نہیں دے سکتا۔ اور اپنے خیالات کا اظہار بھی مشکل ہے۔ مجوزہ قانون سخت گیر قانون سازی کے میدان میں ایک نازک اور اہم مرحلے کی دوسری مثال پیش کرتا ہے ہمارے پاس پہلے ہی سے کونسل ہذا کے خاص اور متعدد قوانین موجود ہیں۔ جو کم و بیش وسیع اور ہمہ گیر ہیں اور جو انتظامی مقاصد کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال ان میں سے دو یعنی قانون جرائم ہند ۱۹۰۸ء اور قانون سازش ہند ۱۹۱۳ء نہایت سخت گیر ہیں اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے نفاذ سے وہ مقصد پورا نہیں ہوا جو ہونا چاہیے تھا۔ ہز ایکسلنسی کے عہد حکومت میں دو سخت گیر قانون پاس ہو چکے ہیں اور جس حزم و احتیاط سے ان پر اس وقت عملدرآمد ہوا ہے اس سے ہمیں امید ہے کہ مجوزہ قانون پر صرف اسی صورت میں عمل ہوگا جب صورت حالات اس کی سخت متقاضی ہو۔ نیز ہمیں توقع ہے کہ انتظامی عمال کو جو وسیع اختیارات تفویض ہوں گے وہ بیجا طور پر کام میں نہ لائے جائیں گے میں صرف اس خیال کی بنا پر قانون ہذا کی تائید کرتا ہوں

مسٹر ایبٹ

مسٹر ایبٹ نے قانون مذکور کی دلی تائید کی۔

مہاراجہ قاسم بازار

مہاراجہ صاحب قاسم بازار نے بھی مسودہ قانون کی تائید کی۔ اور کہا کہ میں اس کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کے استعمال میں انتہا درجہ کے حزم و احتیاط سے کام لیا جائیگا۔

مسٹر غزنوی

مسٹر غزنوی نے قانون کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہنگامی ضرورت اس کی مقتضی ہے کہ بدامنی اور انارکسٹوں کی کارروائیوں کو ایک زبردست ہاتھ سے ملیامیٹ کرنا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے گورنمنٹ کو عوام الناس کے مفاد کی خاطر پوری پوری مدد ملنی چاہیے۔ البتہ اس میں بعض ترمیمیں ہونی ضروری ہیں۔

ابراہیم رحمت اللہ

سر ابراہیم رحمت اللہ نے حسب ذیل تقریر کی: ممبران کونسل کی متفقہ خواہش یہی ہے کہ وہ گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اور کسی ایسے قانون کے پاس کرنے میں اس کا ہاتھ بٹائیں جو موجودہ حالات کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر سرکاری ممبروں نے دل کی تائید کیلئے ہز ایکسلنسی امید ہے وقت کی نگاہ سے دیکھیں

لیکن ایک امر بحث میں سب سے زیادہ نمایاں ہے وہ یہ کہ بعض دفعات میں ترمیم کی ضرورت ہے قانون مذکور کے تحت میں بعض ایسے جرائم بھی داخل کر دئے گئے ہیں۔ جن پر فوجی تدبر کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ قانون صرف جنگی تدابیر ارتکاب جرائم اور پنجاب و بنگال کی ڈکیتیوں تک محدود رہتا تو کونسل دل سے اس کی مؤید ہوتی۔ مگر جدید قانون کے الفاظ بہت وسیع اور ہمہ گیر ہیں۔ ہز ایکسلنسی کو غیر سرکاری ممبروں کی تشویش و فکر کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ دفعہ ۳ ضمن (۱) کے اختیارات ایسے ہیں۔ کہ بہت کچھ خوف و خطر پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے قانون کے الفاظ کو محدود کر دینا چاہیے۔ نیز یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض دفعات ایک جنگی تدبیر کی حد سے تجاوز کر جاتی ہیں۔ اور ایک سے زیادہ ممبروں نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ میں کونسل کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ تمام ہندوستان محسوس کرتا ہے۔ کہ انتظامی حکومت کو خاص خاص معاملات کے بارے میں خاص خاص اختیارات ملنے چاہئیں۔ لیکن مجھے یہ بھی امید ہے۔ کہ ترمیم قانون کی جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ وہ منظور کر لی جائیں گی"۔

پنڈت مدن موہن مالویہ

پنڈت مدن موہن مالویہ نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا: "یہ اشد ضروری ہے کہ ایسے نازک وقت میں ہم گورنمنٹ کو ایسی تجاویز پر عمل پیرا ہونے کے لئے وفادارانہ مدد دیں جن کا مقصد ناجائز جرائم کا سد باب کرنا ہو۔ اگرچہ گورنمنٹ کو مدد دینا ہمارا فرض ہے۔ لیکن گورنمنٹ کو بھی ضروریات وقت کا لحاظ رکھنا چاہیے مجھے افسوس ہے کہ مسودہ ہذا کی تیاری میں گورنمنٹ کے مشیر ضروریات مذکور تک محدود نہیں رہے۔ بلکہ ان کی حدود سے تجاوز کر گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ احتجاج کی صدائیں سنائی دے رہی ہیں۔ تحفظ سلطنت کا انگریزی بل محض فوجی اور بحری ضروریات تک محدود تھا لیکن یہ قانون اس سے آگے بڑھا ہوا ہے ہم سب اس تجویز کی تائید کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ضروریات وقت تک محدود رہے۔ ممبروں کی بحث سے صرف یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ معمولی قوانین کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ملک میں عام طور پر جہالت پھیلی ہوئی ہے اور غلط افواہوں کے بارہ میں نسبتاً نرم سلوک ہونا چاہیے جداگانہ عدالتوں کی کچھ ضرورت نہیں شاہی عدالتیں" موجودہ قوانین کی رو سے بھی قائم ہو سکتی ہیں۔

علاوہ ازیں مسودہ مذکور سے سزائے موت کو بھی خارج کر دینا چاہیے۔ میں کونسل کی توجہ اس بحث کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو حال میں لارڈز پارلیمنٹ کی جانب سے دیوان عام میں بمقام وقوع پذیر ہوئی تھی۔ کل کے اجلاس میں بعض ممبروں کی طرف سے تجویز پیش کی گئی تھی کہ مسودہ قانون ایک منتخب کمیٹی کو سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ سرکاری و غیر سرکاری ممبر تبادلہ خیالات سے کوئی باہمی سمجھوتہ کر سکیں۔ مجھے امید ہے کہ

اقتباسات

ذیل میں جو جنگی خبریں درج کی جاتی ہیں وہ معاصرین سیاست، زمیندار، ہمدرد وغیرہ نے انگریزی اخبارات سے ترجمہ کر کے شائع کی ہیں جن کی صحت و عدم صحت کے ہم ذمہ دار نہیں۔ (ایڈیٹر)

حملہ سویز

ٹائمز کا مصری کا رسپانڈنٹ حملہ سویز کا ذکر کرتے ہوئے یکم مارچ کو قاہرہ سے لکھتا ہے کہ: حال میں نہر پر جو حملہ ہوا ہے اُس کی بابت سرکاری اعلان اُمید ہے کہ عنقریب شائع ہوگا۔ ہر ہندوستانی نوجوان کے طرز عمل اور اُن کی عمدہ کارکردگی کے متعلق تازہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اور ہر شخص چاہتا ہے کہ ان خبروں کی تصدیق ہو جائے۔ اور جن لوگوں نے کام کیا ہے اُن کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔ ہم لوگوں کے ساتھ جو مقیم مصر ہیں جہاں تک اس ملک سے متعلق خبروں کا تعلق ہے کچھ زیادہ فیاضی کا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ اخبار "ایجپشین گزٹ" نے کل شام کی اشاعت میں بجا طور پر اس احساس کا اظہار کیا ہے۔ اور ریمارک کیا ہے۔ یہ بالکل مہمل ہے کہ یہاں ہم سب تین ہفتہ تک لندن کے اخبارات کے ذریعہ سے حال کے حملہ سویز کے نقصانات کی فہرست کا انتظار کرتے رہیں۔ (ہمدرد)

قسطنطنیہ کی بجائے دار الخلافت العالیہ

"نیر ایسٹ" اطلاع دیتا ہے کہ آیندہ ترکی تمغوں پر بجائے "قسطنطنیہ" کے "دار الخلافت العالیہ" ہوگا۔ گو کہ سرکاری کاغذات میں تو اب "قسطنطنیہ" کے اس پرانے نام کا استعمال متروک ہو چکا تھا لیکن سکوں پر ہنوز قسطنطنیہ ہی ہوتا تھا۔ دوران جنگ میں ایک سے زیادہ نام اسی طرح تبدیل کئے جا چکے ہیں۔ اس قسم کے تغیر و تبدل میں قومی جذبات کی جھلک نظر آتی ہے۔ روس نے اپنے دار السلطنت کا نام سینٹ پیٹرسبرگ کے بجائے پیٹروگراڈ رکھا۔ شاید اسی لئے کہ سینٹ پیٹرسبرگ میں اس کی صحیح قومیت موجود نہ تھی۔ اسی طرح "سرویا" اب "سربیا" کہا جاتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ کچھ اسی قسم کے خیالات سے "قسطنطنیہ" کا تاریخی نام بھی متاثر ہوا ہو۔ اخبارات میں ابھی تک قسطنطنیہ قسطنطنیہ ہی لکھا جا رہا ہے۔ لیکن اگر "نیر ایسٹ" کا بیان صحیح ہے تو ترکی میں اب یہ نام رائج نہ ہوگا۔ (ہمدرد)

دردانیال کی خبریں ولایتی ڈاک سے

دردانیال کے متعلق ولایتی اخبارات میں بھی جو ڈاک سے موصول ہوئے ہیں تقریباً وہی سرکاری خبریں درج ہیں جو پہلے ہندوستان میں درج ہو چکی ہیں۔ البتہ غیر جانبدار اور جرمن ذرائع سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ کسی قدر مختلف ہیں چنانچہ حسب ذیل خبر ایسٹرڈم میں ۲۰ فروری کو شائع ہوئی ہے قسطنطنیہ سے ایک سرکاری اعلان بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ کل صبح سویرے انگریزی اور فرانسیسی جہازوں نے دردانیال کے بیرونی قلعوں پر حملہ کیا اور چار سو گولے پھینکے لیکن نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ ایک سپاہی کو خفیف سا زخم ایک سنگریزے سے لگا۔ ایک دوسرا اعلان قسطنطنیہ سے اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ آٹھ مسلح جہازوں نے سات گھنٹے تک بیرونی قلعوں پر گولہ باری کی لیکن انہیں خاموش نہ کر سکے غنیم نے بڑی توپوں اور چھ انچ والی توپوں سے چھ سو گولے فیر کئے۔ غنیم کے تین مسلح جہازوں کو نقصان پہنچا جن میں سے ایک علمبردار جہاز کو سخت نقصان ہوا۔ ترکوں کی طرف صرف ایک آدمی مارا گیا۔ اور ایک کو خفیف زخم آیا۔

"ٹائمز" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ اگر دردانیال کا حملہ کامیاب ہوا تو مشرقی اور مغربی رزمگاہ دونوں پر بہت بڑا اثر پڑیگا۔ روس کے متعلق وہ لکھتا ہے کہ باوجود ایک وسیع سلطنت ہونے کے اُسے باہر نکلنے کا کوئی عمدہ راستہ نہیں ہے۔ موجودہ حالت میں بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود دونوں بند ہیں۔ اس لئے اگر دردانیال کھل گیا تو اوڈیسہ سے اُس کا غلہ باسانی باہر آ سکے گا۔ علاوہ ازیں قسطنطنیہ اتحادیوں کے قبضہ میں آ جائیگا۔ تو ترکوں کی جارحانہ قوت ختم ہو جائیگی۔

لیکن ٹائمز یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ صرف بحری قوت دردانیال کی فتح کے قابل نہیں ہے اور سب سے بہتر یہ کارروائی ہوگی۔ کہ جزیرہ نما گیلی پولی پر خلیج سارو کی طرف سے فوجیں اُتار کر قلعوں کی پشت کی طرف سے حملہ کیا جائے۔ اور اس جزیرہ نما پر ایک مرتبہ قبضہ ہو جانے کے بعد شاید قسطنطنیہ کی طرف سے بمشکل اس پر حملہ کیا جا سکے۔ ترکوں نے غالباً اپنی فوج کا بڑا حصہ تھریس میں مقرر کیا ہے۔ اور اُن کی بہت بڑی تعداد قسطنطنیہ میں موجود ہے لیکن اگر خشکی کی طرف سے بھی حملہ کیا گیا تو گویا یکایک کامیابی نہ ہو سکے لیکن رفتہ رفتہ ضرور ہمارے موافق نتیجہ نکل آئیگا۔ ٹائمز کے بحری نامہ نگار نے بھی کم و بیش یہی خیال ظاہر کیا ہے جو اس لیڈنگ آرٹیکل میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہمدرد)

تشریحات

دردانیال کی گولہ باری کے ضمن میں جن جہازوں کے نام تار برقی میں آئے ہیں اُن کی جسامت اور طاقت کا اندازہ ذیل کی فہرست سے ہو سکتا ہے۔

انگریزی جہازات

نام جہاز	سنہ تعمیر	وزن	کیفیت
اریزسٹیبل	۱۹۰۱ء	۱۵۰۰۰	غرق ہو گیا
اوشن	۱۹۰۰ء	۱۲۹۵۰	” ”
انفلکزیبل	۱۹۰۷ء	۱۰۲۵۰	مرمت طلب
اگے میمنن	۱۹۰۵ء	۱۶۵۰۰	
لارڈ نیلسن	۱۹۰۶ء	۱۶۵۰۰	
ٹرائمف	۱۹۰۳ء	۱۱۸۰۰	
سوفٹ شیور	”	۱۱۸۰۰	
البیول	۱۸۹۸ء	۱۲۹۵۰	
وینجنس	۱۸۹۹ء	۱۲۹۵۰	
مجسٹک	۱۸۹۴ء	۱۴۹۰۰	
پرنس جارج	”	۱۴۹۰۰	
کوئین الزبتھ	۱۹۱۲ء	۲۷۵۰۰	
کوئین	۱۹۰۰ء	۱۵۰۰۰	یہ دونوں جہاز بغرض اعانت ٹھیرے ہوئے ہیں
امپلیکسیبل	۱۸۹۹ء	۱۵۰۰۰	

فرانسیسی جہاز

نام جہاز	سنہ تعمیر	وزن	کیفیت
بووے	۱۸۹۶	۱۲۰۰۷	غرق ہو گیا۔
گالوا	۱۸۹۶	۱۱۱۰۵	مرمت طلب
شارلمین	۱۸۹۵	۱۱۹۸۲	
سوفران	۱۸۹۹	۱۲۵۲۰	
ان ری کاتر	۱۸۹۰	۸۸۰۷	بغرض اعانت طلب کیا گیا

(ہمدرد)

جنگ کا اختتام

واشنگٹن ۱۵ فروری ۱۹۱۵ء۔ جیکب شف نے نیویارک کی انجمن مصالحت میں کل یہ بیان کیا کہ میری دانست میں موسم خزاں سے پہلے جنگ ختم ہو جائیگی ان کے خیال میں متخاصمین کی نسبتی قوت میں زیادہ فرق نہیں آ سکتا لیکن انہوں نے یقین ظاہر کیا ہے کہ قومیں جنگ کا اقتصادی بار اٹھانا پسند نہیں کرینگی ان کی رائے میں جرمنی امریکہ کو ثالث نہیں تسلیم کریگا۔ اس لئے کہ امریکہ کی عام رائے کامل طور پر غیر جانبدار نہیں ہے۔ (ہمدرد)

دردانیال کا ابتدائی حملہ

جرمنی کے تار کی خبروں میں نہایت تفصیل کے ساتھ درہ دانیال کی گولہ باری کے متعلق یہ بعید از قیاس بیان شائع ہوا ہے۔ قسطنطنیہ سے ایجنسی کا نامہ نگار تار دیتا ہے کہ ۱۹ فروری کو غنیم کے بیڑہ نے جس میں چار انگریزی اور چار فرانسیسی جہازات تھے۔ بہت بڑی توپوں سے گولہ باری شروع کی عثمانی توپخانہ نے فیر کا جواب نہیں دیا۔ اور غنیم کے قریب آنے کے منتظر رہے۔ انگریزی و فرانسیسی بیڑے ساحل کی طرف اس خیال میں بڑھ آئے کہ قلعوں کی توپوں نے خاموشی اختیار کر دی۔ اس وقت عثمانی توپخانہ نے گولہ باری شروع کی اٹھارہ فیروں میں جو عثمانی توپخانہ سے ہوئے صرف چار خالی گئے۔ اور باقی ٹھیک نشانہ پر لگے۔ امیرالبحر کے جہاز کو سخت نقصان پہنچا اور ایک آرمڈ بیڑہ کی کشتی سے آتے ہی آگ لگ گئی۔ غنیم کے دو اور جہاز بیکار کر دئے گئے۔ اور پسپا ہوگئے چھ سو گولوں کے ضائع کرنے کے بعد غنیم کا بیڑہ جس میں کہ تین جہاز بیکار ہو گئے تھے واپس ہو گیا۔

یہ بیان بالکل غلط ہے کہ ہمارے جہازوں کو نقصان پہنچا ان پر

ریاست بڑودہ میں قانون جہیز

بمعرفت جہیز دکن لکھتا ہے کہ ہندوستان کے جن حصوں میں تعلیم ترقی پر ہے مثلاً بنگال۔ وہاں یہ قباحت سب سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے کہ جب تک لڑکی والے جہیز میں رقم کثیر نہ دیں اس وقت تک کوئی لڑکا یا لڑکے والے شادی کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ ابھی حال ہی میں کئی نوجوان لڑکیوں کی خودکشی کے حسرت خیز اور افسوسناک واقعات اس جاہلانہ رسم کی بدولت سننے میں آچکے ہیں۔

اس جاہلانہ اور احمقانہ رسم کو اپنی ریاست کے حدود سے اٹھانے کے لئے ہز ہائنس مہاراجہ بڑودہ ایک قانون اس مضمون کا پاس کرنیوالے ہیں کہ ریاست میں کوئی شخص حد مقررہ سے زیادہ جہیز لڑکی کی شادی میں نہ دینے پائے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس قانون کے پاس ہونے پر شادی بیاہ میں غریب غربا کو بڑی حد تک سہولت و آسانی پیدا ہوجائے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس قسم کا قانون صوبہ جات ہند اور دیسی ریاستوں میں پاس کیا جائے۔ کیونکہ یہ قباحت عام طور پر سب جگہ یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہے (وکیل)

برلن اور قسطنطنیہ

قسطنطنیہ اور برلن کے تار ایک دوسرے سے بالکل مختلف نظر آتے ہیں۔ ترکی بیانات ناقل ہیں کہ دردانیال پر اتحادیوں کی گولہ باری سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اتحادی بیڑے نے ۶۰۰ گولے پھینکے۔ مگر کوئی نتیجہ نہیں ہوا۔ برخلاف اس کے قلعہ کے ۸ گولوں نے تین جہازوں کو بیکار کردیا۔ لیکن جرمنی پریس اس حملہ کو بیحد اہمیت دے رہا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ روس اپنی سپاہ کو اڈیسہ کے مقام پر جمع کررہا ہے۔ تاکہ بحیرہ اسود سے قسطنطنیہ پر حملہ کرے۔ گیلی پولی، بروصہ، اور نیز تین طرف سے اتحادی بڑھ رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ترک کثیر فوج کسی جانب نہ بھیج سکیں گے کیونکہ قوت تین طرف منقسم ہوجائے گی۔ اگر قسطنطنیہ کی یہ بھی کی روایت کچھ بھی اصلیت رکھتی ہے تو اتحادیوں کے بیڑے اور جیش کی قربت سے قسطنطنیہ میں جرمنی اثر جلد مفقود ہوجائیگا۔ مستقر خلافت کی حفاظت صرف دو مقامات سے ہوتی تھی۔ دردانیال اور باسفورس۔ اب یہ دونوں مقامات معرض خطر میں ہیں۔

(نیر ایسٹ ۲۶۔فروری در سیارہ)

جرمنی ترانہ

ایمسٹرڈم۔ یوم چہار شنبہ۔ جرمنی کیمونک ناقل ہے کہ جولانگاہ مشرق میں جرمنی فتوحات کی لہر کو بڑھتے دیکھ کر فرنچ و برٹش سپاہ نے کل رات کو سخت جان توڑ حملے کئے۔ ۴۸،۱۰ ماہ حال کو جنمقامات پر قبضہ کرلیا تھا ان کے حصول کے لئے برٹش جیش نے جو جدوجہد کی تھی اس میں ہم نے ۴ افسر اور ۱۰۰ سپاہی گرفتار کئے تھے۔ (ڈیلی گرافک ")

مال غنیمت کی تفصیل

شرقی پروشیا میں جو مال غنیمت جرمنوں کے ہاتھ آیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ۶۴ ہزار قیدی، ۷۱ گنیں، ۱۰۰ اشین گنیں، ۳۰ ہوائی جہاز ۱۵۰ ایمونیشن گاڑیاں اور بہت سا اسلحہ حرب

(ڈیلی میل ۱۹ فروری در سیارہ)

بحری قزاقی

کوپن ہیگن۔ یوم پنجشنبہ۔ قیصر معہ اپنے بھائی پرنس ہنری اور قیصری اسٹاف کے برلن سے آج ولہلمشیون کو روانہ ہوگئے کہ وہاں جاکر ناکہ بندی کا انتظام کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے ۱۲۰ بڑی سرنگ بچھانے والی تحت البحریہ ۱ مہینے کے عرصہ میں تیار کی ہیں۔ ہر آبدوز کشتی ۱۰۰ سرنگیں اپنے ساتھ لے جاسکتی ہے اور ہر سرنگ کا وزن ۱۲۰۰ پونڈ ہے۔ (" ")

ایک عورت کے چار بچے

فرانس کے شہر سینٹ ہلیر میں ایک شخص مسمی ڈسرائیل کی بیوی کے ایک ساتھ ۴ بچے پیدا ہوئے ہیں۔ ماں اور بچے دونوں صحیح اور توانا ہیں مسٹر ڈسرائیل نے ان بچوں کے نام دول متحدہ کے بادشاہوں کے نام پر رکھے ہیں۔ ایک لڑکے کا نام پوانکر دوسرے کا جارج اور دو لڑکیوں کا نام ملکہ بیلجیم اور زارینہ کے نام پر الزبتھ اور الگزنڈرا ہے۔

جہازوں کا نقصان

ہمبرگ کے مالکان جہاز راوی ہیں کہ اس وقت تک ۱۱۳ جہاز جن کا مجموعی وزن ۳ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن ہے برباد ہوچکے ہیں۔ اس سے انگریزی تجارتی بیڑے کا ½ حصہ ضائع ہوگیا۔

(ٹائمز ۱۵ فروری در سیارہ)

قانون تحفظ ہند کا نفاذ

گورنمنٹ گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں حسب ذیل اعلان کیا گیا ہے:

"بموجب ان اختیارات کے جو دفعہ ۱ (۳) قانون تحفظ ہند ۱۹۱۵ء کے تحت میں گورنر جنرل باجلاس کونسل کو حاصل ہیں صاحب ممدوح حکم دیتے ہیں کہ قانون مذکور کی دفعات ۳ تا ۱۱۔ اس اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے حسب ذیل اضلاع پنجاب پر نافذ ہوگئے: (۱) لاہور (۲) امرتسر (۳) گورداسپور (۴) سیالکوٹ (۵) گجرانوالہ (۶) کانگڑہ (۷) ہوشیارپور (۸) لدھیانہ (۹) جالندھر (۱۰) فیروزپور (۱۱) ملتان (۱۲) جھنگ (۱۳) لائلپور (۱۴) منٹگمری (۱۵) لائلپور (۱۶) مظفرگڑھ۔

ریاستہائے متحدہ کی جنگی تیاریاں

یہ واقعہ پوشیدہ نہیں رکھا جاسکتا کہ ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کے محکمہ جات جنگی و بحری اس وقت نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ اگرچہ کوئی سرکاری عہدہ دار اس بات کا پتہ نہیں دیتا کہ یہ بات یورپ کی جنگ کی وجہ سے ہے یا میکسیکو کی نازک حالت پیدا ہوجانے کی وجہ سے۔ جہاز سازی کے کارخانوں میں اور بالخصوص بحر اوقیانوس کے ساحل پر کام دن رات ہورہا ہے۔ اور ایسی سرگرمی سلاح خانوں میں بھی پائی جاتی ہے جہاں اسلحہ سازی بالخصوص میدانی اور ساحلی توپ خانوں کی تعمیر اس سے کہیں زیادہ سرگرمی کے ساتھ ہورہی ہے جتنی کہ امریکہ و اسپین کی جنگ کے زمانہ میں دیکھنے میں آئی تھی۔

(ڈیلی نیوز ۲۳ فروری در ہمدرد)

جاپان و انگلستان

جرمنی کے بے تار کے اسٹیشن سے مارکونی کمپنی کو یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ٹوکیو میں رنگروٹوں کے بھرتی کرنے کے دفتر کے قیام کی جاپانی گورنمنٹ نے ممانعت کردی۔ جاپانی اخبار ڈیلی میل بیان کرتا ہے کہ جاپانی سپاہی ایسے فالتو نہیں ہیں کہ دوسرے ملکوں کے لئے والنٹیر بن کر جائیں۔ اس لئے کہ وہ صرف اپنے بادشاہ کے لئے ہیں۔ جاپانی مصنف ڈاکٹر اوگینا بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی کے ساتھ مستقل دشمنی کی وجہ جاپان کے پاس نہیں ہے سنگتاؤ پر اس لئے قبضہ کرلیا گیا کہ وہ جاپان کے لئے خطرناک تھا۔ لیکن چین کے جو مقامات دوسری سلطنتوں کے قبضہ میں ہیں وہ بھی اسی طرح خطرناک ہیں۔

(ٹائمز ۲۴۔فروری در ہمدرد)

حجازی عرب اور برطانیہ

انہیں خبروں کے ذیل میں قسطنطنیہ کی یہ اطلاع بھی شایع ہوئی ہے کہ برطانوی جنگی جہازوں نے حجاز کے اضلاع میں عرب قبایل کو انگلستان کا ساتھ دینے کی تحریک کی تھی۔ (ٹائمز ۲۴ فروری ")

ترکوں نے اطاعت نہیں قبول کی

ایک جرمن ذریعہ کی آئی ہوئی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ میں اس بات سے انکار کیا جاتا ہے کہ نہ تو ترک اور نہ عرب سپاہیوں نے جو انگریزوں کے مقابلہ میں مصر پر جنگ کررہے تھے اطاعت قبول کی ہے۔ برخلاف اس کے گرداوری کا کام جس کے لئے وہ لوگ بھیجے گئے تھے انہوں نے بخوبی انجام دیا۔ اور کارروائی کو انہوں نے عمداً ملتوی کردیا۔ (ہمدرد)

رومانیہ اور دول ائتلاف

حسب ذیل جرمنی کے بے تار کے اسٹیشن سے مارکونی کمپنی کو موصول ہوئی ہے: برلن ۲۳۔فروری۔ پیرس کا اخبار طان روسی سفیر متعینہ بخارسٹ کا ایک بیان بدیں مضمون شائع کرتا ہے کہ رومانیہ ائتلاف ثلاثہ کا ساتھ نہیں دیگا۔ جس حالت میں کہ بلغاریہ جیسا دشمن اس کی پشت پر موجود ہے۔ بلغاریہ کو دول ائتلاف کے ساتھ ملانے کی جو کوشش کی جارہی تھی وہ ناکامیاب ہوئی۔

(ہمدم ۲۴ فروری ۱۹۱۵ء)

مشرقی پروشیا کی جنگ

مشرقی پروشیا سے روسیوں کو واپسی کے دوران میں جو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اُس کی کوئی تفصیل پیٹرو گراڈ سے نہیں شایع ہوئی۔ اور جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ صرف جرمن ذرائع سے آئی ہیں چنانچہ ۲۲۔ فروری کے ٹائمز میں حسب ذیل جرمن سرکاری خبر درج ہے "آج تک ماسوری جھیلوں کے علاقہ میں جتنے آدمی گرفتار ہوئے ہیں اُن کی مجموعی تعداد ایک لاکھ سے اوپر ہے۔ جن میں ۷ جنرل ہیں۔ اِس کے علاوہ ڈیڑھ سو زیادہ توپیں اور بہت بڑی مقدار ہر قسم کے اسلحہ کی مع کلدار توپوں کے ہے۔ لیکن ان کی تعداد ہنوز پورے طور پر معلوم نہیں ہوئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روسی دسواں لشکر جو جنرل بیرن سیورز کی ماتحتی میں تھا۔ اسے بالکل تباہ شدہ خیال کرنا چاہیئے"۔

ایک دوسری خبر جرمن ذریعہ سے آئی ہوئی ۲۶ فروری کے ٹائمز میں حسب ذیل درج ہے: امریکہ والوں کی ایک جماعت نے مشرقی پروشیا کے گذشتہ میدان کارزار کو دیکھنے کے بعد بیان کیا کہ "ہم لوگ اگسٹاف کے جنگل میں گئے جہاں جنرل روز کی فوج کی ہزیمت مکمل ہو رہی ہے۔ روسی میمنہ کی ۱۱ ڈویزنیں ہم کو برف میں مجروح و مقتول ملیں۔ روسی فوج جس کی تعداد ۹۰۰۰۱ ہو گی بالکل کچل ڈالی گئی۔ تمام جنگل پناہ گزینوں سے بھرا ہوا ہے جرمن انہیں گھیر رہے ہیں" (ہمدرد)

میدان جنگ میں آہن پوش ریل گاڑی

موجودہ جنگ میں آہن پوش ریل گاڑیاں جس کثرت سے استعمال کی جا رہی ہیں اس کی نظیر اس سے پیشتر کسی جنگ میں نہیں پائی جاتی۔ موجودہ جنگ میں فرانسیسیوں اور بلجیموں نے ان ریلوں سے بہت کام لیا ہے۔ پیرس کا ایک فرانسیسی اخبار اپنی ۱۲ دسمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ہم نے اس جنگ میں آہن پوش ریل گاڑیوں سے ایسا ہی کام لیا ہے جیسا برطانیہ عظمیٰ اپنے جنگی بیڑے سے لے رہا ہے۔ مسٹر فورمن کہتے ہیں کہ اس قسم کی ریل گاڑیاں آج سے ۱۵ سال پیشتر جنگ جنوبی افریقہ میں جو انگریزوں اور بوئیروں کے درمیان ہوئی تھی۔ استعمال کی گئی تھیں ان میں بے تار پیغام رسانی کا آلہ بھی ہوتا ہے۔ یہ گاڑیاں نہایت عمدہ فولاد سے منڈھی ہوتی ہیں۔ اور ان پر معمولی توپ کا گولہ کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ ہر ایک گاڑی میں ایک "مشین گن" ہوتی ہے۔ جو ہر طرف نہایت آسانی سے بہت جلد مار کر سکتی ہے۔ اِس کے علاوہ اِس قسم کی گاڑیاں میکسیکو کی بغاوت کے وقت بھی استعمال کی گئی تھیں انجن گاڑیوں کے درمیان لگتا ہے۔ اور اُن کی رفتار ۶۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ موجودہ جنگ میں یہ گاڑیاں ۶۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو بلجیم میں لائی گئیں۔ اِس جنگ میں یہ بہت ہی مفید ثابت ہوئیں۔ ان پر ۲۔ انچ موٹا فولاد چڑھایا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ گاڑی کے پہیئے اور ہر ایک چیز موٹے فولاد سے منڈھی ہوئی تھی جس پر معمولی شل کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ ان گاڑیوں پر جلد چلنے والی متعدد توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔ ان میں سپاہیوں کی بھی خاصی تعداد سفر کر سکتی ہے۔ گاڑی کے اوپر کا حصہ بہت چپٹا ہوتا ہے یہ اس لیے بنایا گیا ہے کہ اگر شل کا گولہ گاڑی پر گر کر پھٹے تو اندر کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ ہر ایک گاڑی میں ایک باورچی خانہ بھی ہوتا ہے۔ جہاں تیس آدمیوں کا کھانا نہایت آسانی کے ساتھ ایک ہی مرتبہ تیار ہو سکتا ہے اس کے علاوہ یہ گاڑیاں شمالی فرانس میں کیلے اور نیوپورٹ کے درمیان جہازوں پر گولہ باری کرنے کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوئیں۔ ۲۸۔ اکتوبر کو ان گاڑیوں نے "ڈکسموڈ" نیوپورٹ کے درمیان جرمنوں کا سخت نقصان کیا تھا جس کی تلافی بہت مشکل ہے۔ اِس معرکہ میں جرمنوں نے ان گاڑیوں پر بہت سے گولے برسائے مگر چنداں نقصان نہ پہنچا۔ بلکہ اُلٹا انہیں کو ضرر اُٹھانا پڑا۔ (زمیندار)

جاپانی مطالبات

واشنگٹن ۱۹۔ فروری۔ جاپان نے چین میں جو طرز عمل اختیار کرتا جاتا ہے۔ اُس کی بابت یہاں بہت تشویش ہے حکومت دول کا امتزاج لے رہی ہے کہ صیانت برقرار رکھنے کے لئے متفقہ کارروائی کی جائے۔ جاپان کی پالیسی کے متعلق اخبارات میں مخالفانہ مضامین نکلنے شروع ہوئے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جاپان نے اس موقع سے جو فائدہ اُٹھانا چاہا ہے وہ امریکہ میں شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ اخبارات کی رایوں کی بنیاد وہ مجمل خبریں ہیں جو جاپانی تجاویز کے متعلق پیکن سے موصول ہوئی ہیں

نیویارک ۱۹۔ فروری۔ اگر وہ خبریں جو غالباً چینی اور نیز غیر ملکی ذرائع سے موصول ہوئی ہیں صحیح ہیں تو جاپانی سفیر نے جو یادداشت ریاستہائے متحدہ، برطانیہ عظمیٰ، فرانس اور روس کے نمایندوں کو ان مطالبات کے متعلق دی ہے جو چین سے کئے گئے ہیں اُن میں سے وہ بعض مطالبات خارج کر دیئے گئے ہیں جو چین سے کئے گئے ہیں۔ اِس یادداشت میں گیارہ مطالبات درج ہیں۔ حالانکہ در اصل ۲۱ مطالبات کی خبر بیان کی جاتی ہے ان خارج شدہ مطالبات میں سے چند یہ ہیں:

(۱) یہ اگر چین پولیس فوج یا خزانہ کے محکموں میں تمام ملک میں کسی غیر ملکی کو ملازم رکھے تو جاپانیوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔

(۲) یہ کہ جس قدر اسلحہ اور سامان حرب چین میں استعمال کیا جائے اُس کا نصف جاپان سے خرید کیا جائے۔ ورنہ چین میں ایک سلاح خانہ قائم کیا جائے جس میں جاپانی ماہرین اور سامان استعمال کئے جائیں۔

(۳) یہ کہ چین جاپان کو تمام ملک میں مشن اسکول اور معابد قائم کرنے کے اسی طرح حقوق دے جس طرح اور قوموں کو حاصل ہیں اور بدھ مذہب کی اشاعت کا بھی حق دیا جائے۔

(۴) یہ کہ چینی جاپانی کمپنی جو آیندہ مرتب ہو نیوالی ہے وہ اگر نامنظور کرے تو ہینانگ تایہ اور نیگ یانگ میں غیر ملک والوں کو کان کنی کے متعلق ایسی رعایتیں نہیں دیجائینگی جو موجودہ مراعات کے منافی ہوں۔

(۵) یہ کہ بعض ریل کی سڑکوں کی تعمیر کا ٹھیکہ منظور کیا جائے

(۶) یہ کہ تمام غیر ملک کے لوگ باستثنائے جاپان کے آیندہ تمام ریل کی سڑکوں کی تعمیر، کان کنی، اور تعمیر جہازات بغیر جاپان کی منظوری کے ممنوع قرار دی جائیگی (ہمدرد)

اسیران جنگ

ایمسٹرڈیم ۲۵۔ فروری۔ جرمن اخبار فرانکفرٹر زیتونگ آج حسب ذیل اعداد اُن اسیران جنگ کی شائع کرتا ہے جو آسٹریہ و جرمنی میں ہیں۔

روسی	۶۶۲۰۰۰	(۲۲۰۰۰۰ آسٹریہ میں)
فرانسیسی	۲۲۰۰۰۰	
بلجیمی	۳۷۰۰۰	
انگریز	۱۹۰۰۰	
سروی	۵۰۰۰	
میزان	۸۰۵۰۰۰	

(ٹائمز ۲۶ فروری بعد)

فرانس اور اٹلی میں جھگڑا ڈلوانے کی جرمن کوشش

چند دن ہوئے خبر آئی تھی کہ جرمنی نے براہ اٹلی طرابلس میں بیرشراب کے جو پیپے روانہ کئے تھے اُن میں سے اکثر میں بندوقیں پائی گئیں۔ آج اس خبر کی تصدیق ہوگئی۔ کہ ونیس جونگی کے افسروں نے بہت سے پیپے بیر شراب کے گرفتار کئے ہیں۔ جو برلن پایہ تخت جرمنی سے طرابلس کو روانہ کئے گئے تھے۔ اُن میں سے ۹۲ پیپوں میں سے فرانس کی بنی ہوئی بندوقیں اور کارتوس برآمد ہوئے۔ جو طرابلس کے عربوں کے لئے بھیجے گئے تھے ان اسلحہ کی روانگی بظاہر غرض یہ تھی کہ اہل اٹلی کو دھوکہ دے کر یقین دلایا جائے کہ طرابلس کے عربوں کو اہل فرانس اٹلی کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جرمنی کو اپنی ایسی ناپاک حرکتوں میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس کی نیت کا راز طشت از بام ہو چکا ہے۔ یقینی ہے کہ میدان جنگ میں جو بندوقیں اور کارتوس فرانس کی فوج کے جرمنوں کے ہاتھ لگے ہیں ان ہی کا ایک حصہ پیپوں میں روانہ کیا گیا ہے۔

بیس ہزار نہیں بلکہ چالیس ہزار

مولوی ظفر علی خاں صاحب کے متعلق ۱۸۔ مارچ کو پنجاب گورنمنٹ کا جو تازہ حکم صادر ہوا تھا اُس کی کیفیت ۲۱۔ مارچ کے زمیندار میں شایع ہو چکی ہے اس کے متعلق مولوی ظفر علی خاں صاحب نے ہمیں براہ راست کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ مختلف اصحاب سے ہمیں جو باتیں معلوم ہوئی تھیں وہ ہم نے ناظرین زمیندار کی اطلاع کے لئے اخبار میں چھاپ دی تھیں۔ اب سننے میں آیا ہے کہ آرڈیننس داخلہ ہند کے متعلق پنجاب گورنمنٹ نے ۱۲۔ مارچ کو اپنی کونسل میں جو قواعد وضع کئے ہیں اُن کے

حفظ امن عامہ و تحفظ سلطنت کا قانون

۸ ماہ حال کو دہلی میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ذیل کا مسودہ قانون پیش کر کے پاس کیا گیا:

چونکہ جنگ کے موجودہ حالات کی وجہ سے اُن خاص تدابیر کا اختیار کرنا ناگزیر ہے جن سے امن عامہ اور تحفظ برٹش انڈیا ہو سکے نیز بعض جرائم کی تحقیقات نسبتاً جلد کی جا سکے بسبب ذیل قواعد وضع کئے جاتے ہیں۔

مختصر نام۔ وسعت اور میعاد

دفعہ ۱ - (۱) ایکٹ ہذا ڈیفنس آف انڈیا (کرمنل امنڈمنٹ) ایکٹ ۱۹۱۵ء یعنی قانون تحفظ ہندوستان (ترمیم ضابطہ فوجداری) کہلائیگا۔

(۲) ایکٹ ہذا تمام برٹش انڈیا بشمول برٹش بلوچستان سنتھال پرگنہ و ضلع انگول پر حاوی اور نفاذ پذیر ہوگا۔

(۳) دفعہ ہذا اور دفعہ ۲ فوراً نافذ ہو جائیگی۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا میں اعلان کے ذریعہ حکم دے سکتے ہیں کہ باقی ماندہ ایکٹ کسی صوبہ یا اس کے کسی حصہ میں کسی ایسی تاریخ سے جس کا اعلان کیا جائے نفاذ پذیر ہوگا۔

(۴) ایکٹ ہذا موجودہ جنگ کے دوران میں اور اس کے چھ ماہ بعد تک جاری رہیگا۔ بشرطیکہ ایکٹ ہذا کی منسوخی اس کارروائی پر مؤثر نہ ہوگی جو اس کے رو سے کی جائے۔ اور کوئی شخص جو اس کے تحت میں مجرم قرار دیا گیا ہے اسی طرح سے سزایاب ہو سکے جس طرح یہ ایکٹ کے نفاذ کے زمانہ میں ہو سکتا تھا۔ اور گرفتاریاں یا دیگر قانونی کارروائیاں اس ایکٹ کی رو سے اس کے انقضا کے وقت ہو رہی ہوں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں۔ یا اُن پر عمل درآمد ہو سکے۔ اور صادرہ احکام کی اس طرح بجا آوری ہو سکے جس طرح گویا ایکٹ مذکور منقضی نہیں ہوا۔

وضع قواعد کے اختیارات

دفعہ ۲ - (۱) گورنر جنرل باجلاس کونسل حفظ امن عامہ اور برٹش انڈیا کے تحفظ کی خاطر نیز سرکاری حکام یا دوسرے لوگوں کے اختیارات اور فرائض کے بارے میں مقصد مذکور کے حصول کے لئے قواعد وضع کر سکتے ہیں۔

بالخصوص اور متذکرہ بالا عمومیت کو کسی قسم کا ضعف پہنچائے بغیر دفعہ ہذا کے تحت میں حسب ذیل اغراض کے لئے قواعد بن سکتے ہیں۔

(۱) اشخاص کو اس امر سے باز رکھنے کے لئے کہ وہ غنیم سے پیغام و سلام نہ کریں۔ یا ایسی اطلاع حاصل کریں جو اس مطلب کے لئے کام میں لائی جا سکے۔

(ب) ہز مجسٹی کی افواج بحری و بری کی حفاظت کے لئے ایسی ایسی مستقل تدابیر اختیار کرنے کو روکنے کے لئے جس سے ہز مجسٹی کی افواج یا ہز مجسٹی کے حلیفوں کی افواج کی کامیاب کارروائیوں کے معرض خطر میں پڑنے یا اس سے غنیم کو کچھ مدد پہنچنے کا احتمال ہو۔

(ج) کسی غلط رپورٹوں یا ایسی رپورٹوں کے شیوع کو بند کرنے کے لئے جن سے بغاوت یا خوف پھیلنے یا ممالک خارجہ کے ساتھ ہز مجسٹی کے تعلقات کو نقصان پہنچنے یا ہز مجسٹی کی رعایا کے مختلف طبقات میں باہمی عناد و حقارت کے خیالات کی ترقی کا احتمال ہو

(د) کسی سول یا فوجی حکام کو اس امر کا مجاز ٹھہرانے کے لئے کہ وہ اس قسم کے احکام صادر کر سکے یا ایسی تدابیر بروئے کار لائے جن سے ریلوں، بندرگاہوں، گودیوں، تار گھروں، ڈاکخانوں، گیس، برقی [illegible] یا پانی کی بہم رسانی کے کارخانوں، ہمہ رسانی آب کے ذرائع [illegible] آمد و رفت یا کسی ایسے رقبوں کی محافظت ممکن ہو جن کی سول یا فوجی حاکم مذکور کی طرف سے بطور ان رقبوں کے اعلان ہو چکا ہے جنہیں حفظ امن عامہ کی خاطر محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

(ر) کسی بری یا فوجی افسر کو یہ اختیار دینے کے لئے کہ وہ کسی جائداد منقولہ پر بری یا فوجی اغراض کے لئے قبضہ کر سکے۔ یا ایسے احکام صادر کر سکے اور کسی جائداد کے بارہ میں ایسی کارروائی کرنے کا مجاز ہو جو امن عامہ اور برٹش انڈیا یا کسی حصے کے تحفظ کی خاطر ضروری ہو۔

(س) کسی سول یا فوجی حاکم کو جہاں حاکم مذکور کی رائے میں اس کا اعتبار کرنے کی معقول وجوہ ہیں۔ کہ کسی شخص نے ایسی کارروائی کی ہے۔ یا وہ کر رہا ہے یا کرنے والا ہے جو امن عامہ کے منافی ہو گی یہ اختیار دینے کے لئے کہ وہ ایسا حکم صادر کرے جس سے شخص مذکور کسی ایسے رقبہ میں داخل ہونے سکونت رکھنے یا موجود رہنے کا ممنوع ہو جس کی تشریح حاکم مذکور کی طرف سے تحریری کر دی گئی ہے۔ یا شخص مذکور کسی مشتہرہ رقبہ میں سکونت پذیر ہونے یا موجود رہنے پر مجبور کیا جا سکے۔ یا اسے کوئی خاص رویہ اختیار کرنے یا کسی ایسی کارروائی کے کرنے سے باز رکھا جا سکے جس کی حاکم مذکور ہدایت کرے۔

(ش) ایسے قواعد کے انضباط کیلئے جن سے بھک سے اُڑنے والے مادوں، آتشگیر اشیا، اسلحہ اور ہر قسم کے سامان حرب کے قبضے کی ممانعت یا عدم ممانعت کے متعلق قاعدے بن سکیں۔

(ص) کسی ایسی شے کے انسداد کے لئے جس سے ہز مجسٹی کی افواج کی فوجی تربیت یا فرمانبرداری کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہو یا کسی ایسی بات کو روکنے کے لئے جس سے ان لوگوں کی وفاداری میں فرق آنیکا اندیشہ ہو جو ہز مجسٹی کی ملازمت میں داخل ہونے سے باز رکھا جاتا۔

(ض) کسی سول یا فوجی حاکم کو یہ اختیار دینے کے لئے کہ وہ ایسی عمارتیں داخل ہوسکے اور [illegible] تلاشی لے سکے جو حاکم مذکور کے خیال میں ایسی [illegible] یا برٹش انڈیا کی محافظت کو ضرر پہنچانے [illegible] استعمال کی [illegible] ہے۔ وہ [illegible]

جو اس کے خیال میں اپنے مطلب کے لئے کام میں لائی جاتی ہو۔

(ط) اُن اشخاص کی گرفتاری کے لئے جو دفعہ ہذا کے کسی قاعدے کی خلاف ورزی کریں یا اُن پر خلاف ورزی کا معقول اشتباہ ہو۔ نیز ان فرائض کی تخصیص کے لئے جو ایسی گرفتاریوں کے متعلق سرکاری حکام اور دیگر لوگوں پر عاید ہوں۔

(ظ) سرکاری حکام یا دوسرے لوگوں کے فرائض کے تقرر کے لئے جن سے دفعہ ہذا کے قواعد کی خلاف ورزی رک جائے۔ نیز جو لوگ کسی قاعدے کی خلاف ورزی کریں انہیں سزا سے بچانے کی کوشش کا سدباب ہو جائے

(ع) اس امر کے تعاقب کے لئے کہ غنیم کو امداد پہنچانے یا جنگ کی کامیاب کارروائیاں معرض خطر میں نہ پڑ جائیں۔

(۲) جو قواعد زیر دفعہ ہذا وضع ہوں ان میں یہ گنجائش رکھی جا سکتی ہے کہ ان کی یا ایسے احکام کی خلاف ورزی پر جو کسی ایسے ہی قاعدے کے تحت میں حسب منشا قواعد مذکور جاری کئے جائیں ۔ سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ یا اگر خلاف ورزی کرنیوالے شخص کا منشا ملک معظم کے دشمنوں کو مدد دینے یا ملک معظم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا ہے۔ تو ایسی خلاف ورزی کا ارتکاب پر موت، عبور دریائے شور یا اس قدر قید کی سزا بھی دی جا سکتی ہے جس کی مدت ۱۰ سال تک ہو سکتی ہے۔ نیز ان سزاؤں میں سے ہر ایک سزا کے ساتھ جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔

(۳) تمام قواعد جو دفعہ ہذا کی رو سے وضع کئے جائیں گزٹ آف انڈیا میں شائع ہونگے۔ اور اس طرح مؤثر ہونگے گویا اس ایکٹ میں تجویز ہوئے ہیں۔

کمشنروں سے مجرم کی تحقیقات کرانے میں گورنمنٹ کا اختیار

دفعہ ۳ (۱) لوکل گورنمنٹ اس قسم کا تحریری حکم دے سکتی ہے کہ کوئی شخص جو دفعہ ۲ کے ماتحت کسی قاعدے کی خلاف ورزی کا مجرم ہو یا کسی ایسے جرم کا مرتکب ہوا ہو جس کی سزا موت، عبور دریائے شور یا ۷ سال تک قید ہے یا کسی جرمانہ سے لازم ہے کے ارتکاب یا اقدام یا اسی قسم کے جرم کے ارتکاب یا اقدام کی کوشش کا مرتکب ہوا ہے۔ اسے بغرض تحقیقات ان کمشنروں کے روبرو پیش کیا جا سکتا ہے جو ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر کئے جائیں۔

(۲) احکام زیر ضمن (۱) تمام اُن اشخاص کے بارہ میں جو کسی ایسے جرم کے مرتکب ہوئے [illegible] میں حوالہ دیا گیا ہے۔ [illegible] کسی نوع کے [illegible] یا اُن اشخاص کی انواع کے بارہ [illegible] کسی خاص [illegible] کے مرتکب ہو [illegible] دیا گیا ہے۔ [illegible] کسی طرح [illegible] کے بارے میں وضع کیے جا سکتے ہیں۔

(۳) کوئی حکم زیر ضمن (۱) کسی ایسے شخص کے بارہ میں نہ دیا جائیگا۔ یا حکم مذکور کسی ایسے شخص پر حاوی نہ ہوگا جو

کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یا ایسے جرائم کی کسی نوع کے مجرم کے بارہ میں وضع کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) کوئی حکم زیر ضمن (۱) کسی ایسے شخص کے بارے میں نہیں بنایا جائیگا یا حکم مذکور کسی ایسے شخص پر حاوی نہ ہوگا۔ جس کی تحقیقات ضابطہ فوجداری کے روسے ہائیکورٹ میں ہوتی ہے۔ یا جس کے بارے میں زیر دفعہ ۶ انڈین کرمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۰۸ء تحقیقات کا حکم صادر کیا جا چکا ہے۔ لیکن بجز مذکورہ بالا مستثنیات کے ضمن مذکور کے تحت میں کوئی قاعدہ زیر ضمن مذکور کسی ایسے شخص کے بارے میں بن سکتا ہے یا کسی ایسے شخص پر حاوی ہوسکتا ہے جو ایسے جرم کا مرتکب ہو جس کا ضمن مذکور میں حوالہ دیا جا چکا ہے۔ خواہ جرم مذکور ایکٹ ہذا کے نفاذ کے ماقبل یا مابعد سرزد ہوا ہو۔

کمشنروں کا تقرر اور اُن کی قابلیت

دفعہ ۴۔ (۱) ایکٹ ہذا کی رو سے مجرموں کی تحقیقات کرنے کے لئے کمشنر لوکل گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوں گے۔

(۲) ایسے کمشنر کسی خاص مجرم یا مجرموں کی کسی خاص جماعت کی تحقیقات کے لئے تمام صوبہ یا صوبہ کے کسی خاص حصے کے لئے مقرر ہوں گے۔

(۳) ایکٹ ہذا کی رو سے تمام مقدمات کی تحقیقات ۳ کمشنر کریں گے جن میں سے کم از کم دو ایسے کمشنر ہوں گے جنہوں نے ایک سال تک بطور سشن جج یا ایڈیشنل جج کام کیا ہے۔ یا وہ انڈین ہائیکورٹ ایکٹ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۲ کی رو سے ہائی کورٹ کا جج بننے کے حقدار ہیں۔ یا وہ کسی چیفکورٹ کے ایڈوکیٹ یا ۱۰ سال تک پلیڈر رہ چکے ہیں۔

کمشنروں کا دستور العمل

دفعہ ۵۔ (۱) جو کمشنر ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر ہوں وہ جرایم کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ مجرم نے بغرض تحقیقات اُن کو تفویض کیا جائے۔ اور مجرموں کی تحقیقات میں باتحتی ان قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں بنائے اس دستور العمل کی پیروی کریں گے جس کی تشریح ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء میں مجسٹریٹوں کے مقدمات وارنٹ کے ضمن میں موجود ہے۔

شرط یہ ہے کہ ایسے کمشنر اس گواہ کی شہادت کی یادداشت رکھیں گے۔ جو ان کے روبرو پیش ہو اور کسی مقدمہ کو کسی غرض کے لئے ملتوی نہ کریں گے۔ تا وقتیکہ انہیں اس امر کا یقین نہ ہو۔ کہ التوا مذکور انصاف کی خاطر ضروری ہے۔

(۲) جس صورت میں کمشنروں کی رائے میں اختلاف ہو تو کثرت رائے پر عمل ہوگا۔

کمشنروں کے اختیارات

دفعہ ۶ (۱) جو کمشنر ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر ہوں ان کا فیصلہ قطعی اور ناطق ہوگا۔ اور کمشنر مذکور کسی ایسے شخص کو جو ان کے نزدیک مجرم ثابت ہو اس قدر سزا دے سکتے ہیں جس قدر قانون کی رو سے اُس جرم کے لئے مقرر ہے جس جرم کا مجرم مذکور مرتکب ہوا ہے اور جو سزا کمشنر مذکور دیں اُس کی تصدیق کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۲) اگر ایکٹ ہذا کے ماتحت کسی مقدمہ میں یہ ثابت ہو کہ ملزم نے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس کا دفعہ ۳ یا اس کے ماتحت کسی حکم میں مذکور ہے تو کمشنر ملزم پر وہی جرم عاید کر سکتے ہیں۔ اور ایسی سزا دے سکتے ہیں جو از روئے قانون اس جرم کے لئے مقرر ہے۔

ایکٹ ہذا کی کارروائیوں کی ترمیموں کے ماتحت ضابطہ فوجداری کا عاید ہونا

دفعہ ۷۔ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعات جہاں تک وہ اس خاص دستور العمل کے متضاد نہیں۔ جو ایکٹ ہذا کی رو سے تجویز کیا گیا ہے۔ ان کمشنروں کی کارروائیوں پر موثر نہ ہوں گی جو ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر کی جائیں۔ لیکن باستثنا ان کے ضابطہ مذکور ان کارروائیوں پر عاید ہوگا اور کمشنروں کو وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے جو ضابطہ فوجداری کی رو سے عدالت سشن کو جو کسی اختیارات استعمال کر رہی ہو حاصل ہوتے ہیں۔

دیگر فوجداری عدالتوں کو مداخلت کی ممانعت

دفعہ ۸ (۱) ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اس وقت نفاذ پذیر ہو یا کسی ایسی شے کے بموجب جو قانون کا اثر رکھتی ہو اور خواہ کسی حاکم کی مجوزہ یا بنائی ہو۔ اُن کمشنروں کے حکم یا سزا کا اپیل نہ ہو سکیگا جو ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر ہوں۔ اور کوئی عدالت اس حکم یا سزا میں ترمیم کرنے یا اس قسم کا کوئی مقدمہ کمشنروں کی عدالت سے منتقل کرنے یا زیر دفعہ ۴۹۱ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کوئی حکم صادر کرنے یا اس کارروائی کے بارہ میں جو زیر ایکٹ ہذا کی جائے کوئی اختیار استعمال میں لانے کی مجاز نہ ہوگی

(۲) ضمن (۱) کسی طرح سے گورنر جنرل با جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ کے اس اختیار پر موثر نہ ہوگی جس کی رو سے وہ زیر دفعات ۴۰۱ و ۴۰۲ ضابطہ فوجداری ان اشخاص کے بارہ میں احکام صادر کرنے کے مجاز ہیں۔ جو ایکٹ ہذا کے ماتحت کمشنروں کی طرف سے مجرم قرار دیتے ہیں

شہادت کا خاص قاعدہ

دفعہ ۹۔ باوجود کسی شے کے جو ایکٹ شہادت ہند ۱۸۷۲ء میں مندرج ہے۔ جہاں کسی شخص کی شہادت کسی مجسٹریٹ نے قلمبند کی ہو۔ تو شہادت مذکور کسی ایسے مقدمہ میں جو ان کمشنروں کے روبرو لایا جائے۔ جو ایکٹ ہذا کے رو سے مقرر کئے جائیں پیش ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ گواہ مذکور فوت ہو چکا ہے۔ یا مفقود الخبر ہے یا شہادت دینے کے قابل نہیں اور کمشنر یہ رائے رکھتے ہوں کہ ایسی موت گمشدگی یا ناقابلیت ملزم کے مفاد کی خاطر ظہور پذیر ہوئی ہے۔

لوکل گورنمنٹ کا اختیار دربارۂ وضع قواعد

دفعہ ۱۰۔ لوکل گورنمنٹ اپنے مقامی سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعہ ایسے قواعد وضع کر سکتی ہے جو امور ذیل پر حاوی ہوں:

(۱) ایسے امور اور مقامات کی تخصیص جہاں کمشنر اپنی عدالت منعقد کرسکیں۔ جو ایکٹ ہذا کی رو سے مقرر کئے گئے ہیں۔

(۲) کمشنران مذکور کا دستور العمل مع ان کے پریزیڈنٹ کے تقرر و اختیارات کے۔ نیز وہ طریقہ عمل جس پر اس صورت میں عمل در آمد ہو جب کوئی کمشنر کسی ملزم کی تحقیقات کے دوران میں شامل نہ ہو سکے۔

(۳) وہ طریقہ جس کے مطابق کمشنران مذکور کے روبرو مقدمہ کی پیروی ہو سکے نیز ان اشخاص کا تقرر و تخصیص اختیارات جو پیروی مقدمہ کے لئے مامور ہوں۔

(۴) ان احکام اور سزاؤں پر عملدر آمد جو کمشنران مذکور کی عدالت سے صادر ہوں۔

(۵) ان اشخاص کی عارضی قید یا ضمانت پر رہائی جن کا حوالہ کسی ایسے حکم میں دیا گیا ہو جو زیر ضمن (۱) دفعہ ۳ صادر کیا جائے۔ نیز ترسیل اسلہ بجانب کمشنران مذکور۔

(۶) کوئی امر جو لوکل گورنمنٹ کے نزدیک ایکٹ ہذا کی شرائط کی تعمیل میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور جو ان مقدمات کے متعلق اور ان کا معاون ہے جو کمشنران مذکور کے روبرو پیش ہو۔

مستثنیات

دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ہذا کے ماتحت جو فیصلہ ہو اُس پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو سکے گا۔ اور کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی چارہ جوئی کسی شخص کے خلاف کسی ایسے امر کے بارہ میں نہ ہو سکے گی جو نیک نیتی سے ایکٹ ہذا کی رو سے انجام دیا جائے۔ یا اس کی سرانجام دہی مقصود ہو۔

یادداشت اغراض و وجوہ

جنگ کی موجودگی نے جس میں ہز مجسٹی کی گورنمنٹ ملوث ہے۔ انگلستان کی طرح یہاں بھی اس ضرورت کو جتلا دیا ہے کہ انتظامی حکام کے ہاتھ میں بعض خاص اور عارضی ہنگامی اختیارات دیئے جائیں جن کا دینا امن عامہ اور برٹش انڈیا کی محافظت کے لئے ضروری ہے۔

مزید براں آغاز جنگ سے لیکر اب تک بعض علاقوں میں خلاف ورزی قانون کی ایسی مثالیں ظہور پذیر ہوئی ہیں کہ قیام امن عامہ کی خاطر فوری سزائیں دینا لازمی ہے۔

سودہ ہذا گورنر جنرل با جلاس کونسل کو ایسے قواعد کے وضع کے اختیارات دیتا ہے جن سے مقصد اعلیٰ پورا ہو سکے۔ اور اُن علاقوں میں جن میں اس کی خاص خاص شرائط عائد کی جاسکتی ہیں اس ایکٹ کی رو سے خاص عدالتیں قائم ہو سکتی ہیں۔ جن میں جرایم کی بعض اقسام کی جو ان عدالتوں میں پیش کئے جائیں۔ بہت جلد تحقیقات ہو سکے۔ ایکٹ ہذا صرف دوران جنگ میں۔ اور اس کے اختتام کے چھ ماہ بعد تک موثر ہوگا۔

جنگی عطیہ مہاراجہ دونا گرہ پور نے تا اختتام جنگ ایک ہزار روپیہ ماہوار کا عطیہ پیش کیا ہے جو ہندوستانی سپاہیوں کیلئے سامان آسایش پر خرچ کیا جائے گا۔

ہنگامۂ عالمگیر

تین جنگی جہازوں کی غرقابی

لندن ۱۹۔ مارچ ۱/۲ ۱ بجے شب۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ دردانیال کے تنگ ترین حصہ کے قلعوں پر عام گولہ باری کے دوران میں فرانس کا جنگی جہاز بووٹ ایک متحرک سرنگ سے ٹکرا کر ۲ منٹ کے اندر غرق ہوگیا۔ عرشہ جہاز پر دھماکہ ہونے کی وجہ سے قریباً تمام آدمی بھی غرق ہوگئے۔ برطانیہ کے جنگی جہاز اوشن اور ارری زستبل بھی متحرک سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئے۔ ان کے عملہ کے قریباً تمام آدمی شدید آتشباری کے باوجود کشتیوں میں اُتار دئے گئے۔ اور فرانسیسی جنگی جہاز گلوا سے کو آتش باری سے نقصان پہنچا۔

گزشتہ دس روز سے سرنگیں صاف کرنے کا کام دردانیال میں برابر جاری رہا۔ بسبب ... کل برطانوی اور فرانسیسی بیڑوں نے تنگ ترین حصہ کے قلعوں پر حملہ کیا۔ دن کے پونے گیارہ بجے کوئین الزبتھ اگیا ممنون لفلکسبل اور لارڈ نیلسن نے پانچ قلعوں پر گولہ باری کی اور ٹرامف و پرنس جارج ۳ بیٹریوں پر آتشباری کرتے رہے۔ سامنے سے ہاوٹزروں اور میدانی توپوں نے بھی شدت سے جواب دیا۔ ۱۲ بجکر ۲ منٹ پر سفرن، گولو شارلیمین اور بووٹ آگے بڑھے اور قریب تر فاصلہ پر قلعوں کو مصروف پیکار کیا۔ چار قلعوں نے سختی سے جواب دیا۔ مگر اندرون آبنائے کے دس جنگی جہازوں نے انہیں خاموش کرا دیا۔ تمام جنگی جہازوں کو گولے لگے ایک بجکر ۲۵ منٹ پر تمام قلعوں نے آتشباری بند کردی۔ اس کے بعد مجبتی ارری زستبل، سوفٹ شور، البین اور مجشنس اندروں آبنائے کے چند پرانے جنگی جہازوں کی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھے۔ مگر جس وقت فرانسیسی دستہ جس نے نہایت خوبی کے ساتھ قلعوں کو مصروف پیکار کیا تھا۔ باہر نکلنے لگا تو بووٹ اڑا دیا گیا اور موضع ارن کوئی کے شمال کی طرف ۳۶ فیدم (۲۰۰ گز) گہرے پانی میں ڈوب گیا۔ مدد کے لئے جو جہاز آگے بڑھے تھے اُنھوں نے پھر حملہ کیا جس پر قلعوں نے بھی پھر آتشباری شروع کردی۔ اُدھر سرنگوں کو صاف کرنے کی کارروائی بھی برابر جاری رہی۔ چار بجے اور چھ بجے بالترتیب ارری زستبل اور اوشن کو سرنگوں سے اڑا دیا گیا۔ وہ دونوں گہرے پانی میں غرق ہوگئے۔ انفلکسبل کے سامنے کے حصہ پر ایک بھاری گولہ پڑا جس سے وہ مرمت طلب ہو گیا ہے۔ تاریکی چھا جانے پر گولہ باری اور سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی بھی بند کر دی گئی۔ متحرک سرنگوں کے خطرہ کا خاص انتظام کرنا پڑیگا۔ جس پیمانہ پر جنگی کارروائی ہو رہی ہے اُس کے لحاظ سے برطانیوں کا بہت زیادہ

نقصان نہیں پہنچا۔ قلعوں کے نقصان کے متعلق بعد میں جو رپورٹ شایع کی گئی ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ بحری و بری فوج کی کافی جمعیت کے ساتھ جنگی کارروائی جاری ہے۔

نائب امیر البحر کارڈن ۱۶ مارچ کو علالت کی وجہ سے سبکدوش ہوگئے۔ اور ان کی بجگہ عقبی امیر البحر ڈی روبیک کمان افسر مقرر ہوئے۔

نامہ نگار رائٹر مقیم ٹینی ڈوس نے ۱۰۔ ماہ رواں کو سینٹ الیاس کی پہاڑی سے گولہ باری کا مشاہدہ کیا۔ جس میں ۶ جنگی جہاز شریک تھے۔ گولہ باری دن کے گیارہ بجے شروع ہوکر شام کے ۴ بجے ختم ہوئی۔

جنگی جہازوں نے آبنائے کے اندر تین تین کی قطار میں قلعہ جات سوانڈیر، حمیدیہ، کلید بحر، مجیدیہ اور جنگ گولہ باری کی جنہوں نے جواب میں شدید مگر ناکام آتشباری کی۔ دن کے ۲ بجے قصبہ دردانیال کے قریب ایک قلعہ سے دھوئیں کے سیاہ بادل بلند ہوئے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی میگزین پھٹا ہے۔

قلعوں کو نقصان

۲۰۔ مارچ محکمہ بحری کے بیان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان طاقتور جہازوں کی مسلسل اور فاصلہ دراز کی آتشباری سے قلعوں کو جو نقصان پہنچا۔ اُس کا ہنوز اندازہ نہیں کیا جاسکا۔ جہازوں کو اس وجہ سے نقصان پہنچا کہ متحرک سرنگیں بہہ کر اس رقبہ میں آگئیں جو پہلے سرنگوں سے صاف کیا جاچکا تھا۔ کوئین اور امپلے کیبل جو انگلستان سے متوقع نقصانات کی کمی پوری کرنے کے لئے روانہ کئے گئے تھے عنقریب پہنچنے والے ہیں۔ اور ان کے آنے پر برطانوی جہازوں کی کمی پوری ہو جائیگی

لندن ۲۰۔ مارچ۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی بیڑے کے شمالی باسفورس کے قریب پہنچنے سے قسطنطنیہ میں اضطراب و بے چینی پھیل گئی ہے۔

پیرس میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ دردانیال میں دونوں بیڑوں پر شدید آتشباری کی گئی۔ گولو عارضی طور پر بیکار ہوگیا ہے۔ جہاز ہنری کو جو آج کل ساحل شام کے سمندروں میں ہے اسے حکم ملا ہے کہ بووٹ کی جگہ بیڑے میں داخل ہوکر جنگی کارروائی میں شامل ہو۔

پیرس پر بم

لندن ۲۱۔ مارچ۔ ایک زپیلن نے پیرس پر بم گرائے جن سے نیولی کے مضافات میں آگ لگ گئی

پیرس ۲۱۔ مارچ۔ حملہ کرنے والے دو زپیلن تھے جنھوں نے پیرس اور اس کے مغربی مضافات پر کم از کم ۱۴ بم گرائے۔ ان سے غیر اہم آتشزدگیاں وقوع میں آئیں۔ سات اشخاص زخمی ہوئے۔ ایک شخص بُری طرح زخمی ہوا۔

مصر پر ترکی فوج کشی

لندن ۲۰۔ مارچ۔ محکمہ اخبارات نے قاہرہ کا ایک سرکاری مراسلہ بدیں مضمون شایع کیا ہے کہ جنگی حلقوں میں اس وقت بہت کم سرگرمی پائی جاتی ہے۔ اور غنیم کی چوکیاں ہنوز نہر سویز سے چار یوم کی مسافت پر واقع ہیں۔ ٹڈی دل سے جنوبی فلسطین کی فصلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

دردانیال پر جنگ

لندن ۲۰۔ مارچ۔ ٹینی ڈوس کا ایک مراسلہ مورخہ ۱۵۔ مارچ مظہر ہے کہ چھ جنگی جہاز پھر دردانیال میں داخل ہوئے۔ مگر خرابی موسم کی وجہ سے وہ کل مستعدی کے جنگی کارروائی سرانجام نہ دے سکے۔

پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تنگ ترین حصہ کے قلعوں پر قریب سے گولہ باری کرنے کی عزت فرانس کے جنگی جہازوں کے حصہ میں آئی۔ اور اُنہوں نے جس خوبی سے ان قلعوں پر آتشباری کی۔ اُس نے برطانوی ملاحوں سے خراج تحسین وصول کیا۔ عقبی امیر البحر گویریٹ کا بیان ہے کہ ہم نے جھنڈے کی عزت برقرار رکھی۔ گو اس کے معاوضہ میں بووٹ کو قربان کرنا پڑا۔ سپاہیوں کی تعداد ۶۴۰ ہے۔ دوسرے جہازوں پر بہت کم نقصان ہوا۔

قلعوں کو نقصان

ایتھنز کا ایک برقی پیغام مورخہ ۱۹۔ مارچ مظہر ہے کہ اس سے پہلے روز اتحادی بیڑے نے تنگ ترین حصہ میں جو گولہ باری کی اُس سے قلعوں کو عظیم نقصان پہنچا۔ اور اُس روز بھی شدید گولہ باری جاری رہی۔ بیان کیا گیا ہے کہ برطانوی اور فرانسیسی جہازوں نے ۱۸ ماہ حال کو ۲۰۰۰ گولے پھینکے۔ وہ یقین کیا گیا ہے کہ اتحادی جہازوں کی غرقابی کی قلعوں کے نقصان سے تلافی ہوگئی۔

لندن ۲۲۔ مارچ۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ناموافق موسم کی وجہ سے دردانیال کی جنگی کارروائی میں رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ آبی ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے دیکھ بھال کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ۱۸۔ مارچ کی گولہ باری سے قلعوں کو جو نقصان پہنچا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

حسن موہنی

خوش قسمت مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی کا اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۰ مرتبہ اور ۴۰ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام دوگنے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ایجاد کیا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے۔ سیتلا ماتا کے داغ چھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ سے جو چہرہ خوفناک اور بے رونق ہو جاتا ہے اسکو ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چہرہ کی تحسین کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل ۱ تین بوتل ایک ساتھ لینے سے خرچہ پارسل معاف

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

سہ ۹۱ نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۵ء کی

خوبصورت طیار ہوئی ہے دس پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری مذا بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے

وقت صلاح پر

جو دوست ہمیشہ ہمدردی کرتے ہیں وہ وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح ہے کہ موسم گرما آگیا ہے اس موسم میں کھانے پینے رہنے کے باعث ہیضہ ہونیکا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلے ہی ایک شیشی اصلی عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت کر سکیں یہ اصلی عرق کافور عرصہ ۳۰ سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کے درد متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۴ر محصول ڈاک ایک سے ہشت شیشی تک ۵ر شیشی تک ۶ر ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

۶۲ کافوری جنتری سنہ ۱۹۱۵ء کی دس شریف

لکھے پڑھے آدمیوں کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلاقیمت بھیجی جاتی ہے۔

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولا ناٹ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے زیادہ فکر المحنت کیوجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اسکو استعمال کیجئے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے یہ دم کو بڑھاتا ہے اس سے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی۔ کسرت ناچ گانا پڑھانا پڑھنا کاموں میں پہلے اسکو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہو لمبا دور کن کو روکتا ہے رات کو جاگنا ہو تو اسکو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا یہ شراب اور افیموں کی عادت کو چھڑا تا ہے مفصل حالت فہرست بلاقیمت منگا کر دیکھئے۔

قیمت ۲۴ خوراک کی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں و دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ "تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دواخانہ یونانی سیالکوٹ

قایم شدہ سنہ ۱۸۹۰

یہ بانی کا علم نہ عالم ہوا ہے۔ مریضوں کا انکے نگہبان خدا ہے سر سے لیکر پاؤں تک ہر ایک مزمن و کہنہ مرض کے مرکبات نادر اور صاف ستھرے پورے اجزا شامل کر کے باہر برادران وطن کیلئے قیمتی بھیجے جاتے ہیں غضب ہے کہ آپ ابتک ہم سے بے خبر ہیں جس مرکب کی آپکو ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے اور طب یونانی کا کرشمہ دیکھئے ہاں یہ یاد رہے کہ مغربی پیٹنٹ ادویات کا اپنی طبیعتوں کو خوگر نہ بناؤ اپنے جنت نشان ہندوستان میں وہ کمالات پیدا کرو کہ یورپ امریکہ جن کے آپ محتاج ہیں تمہارے خوشہ چین بنیں۔

آؤ

فی الحال ہماری طیار کردہ مقوی دوائی جوارش اکسیر کو آزماؤ تا کہ طب یونانی کا کرشمہ آپ پر ظاہر ہو۔ جوارش اکسیر قیمتی اجزا اور جڑی بوٹیوں سے طیار ہوئی ہے مقوی دماغ ہونیکے علاوہ مندرجہ ذیل بیماریوں کو اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ کمزوری۔ درد کمر۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ یرقان۔ احتلام ضعف اعصاب ضعف بصارت گرمی جگر۔ بچوں کے سبز پیلے رنگ دست۔ دوائی ہمارے روزمرہ کے معمولات میں سے ہے قیمت فی بکس ۵ تولہ ۱ محصول ڈاک ایک بکس سے ۴ بکس تک ۵ر

میسرز حکیم مہتاب الدین اینڈ سنز یونانی دواخانہ نمبر ۲ سیالکوٹ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کسی کو کونین یا سے ہو جاتی ہے اسکا فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور سر درد گھبراہٹ وغیرہ کیفیت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت حلبہ بخار۔ فساد خون۔ بواسیر تبخیر۔ مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ریگ قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر وہ کیفیت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت طیار ہوتا ہے بایں ہمہ فی بوتل دور روپیہ (عہ) خورد شیشی ۴ اونس ۱۲ر ایک اونس ۱ر

پتہ **حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور**

مفت

ایک رسالہ زبان العقرب یعنی بچھو کا علاج جس میں بچھو کے اقسام اور اس کے زہر کے اقسام اور مجرب اور نادر ادویہ تقریباً دو سو سے زائد آسان ہر جگہ ہر مقام پر بچہ بڑا بوڑھا۔ عورت علاج کر سکتی ہے اس میں درج ہے۔

بغرض ثواب صرف امر کے ٹکٹ پاؤ آنہ واسطے بغرض محصول ڈاک وغیرہ جو شخص حسب ذیل پتہ پر روانہ کریگا مفت رسالہ مذکور انکی خدمت میں روانہ کر دیا جاویگا۔ پتہ یہ ہے

حیدرآباد دکن بیرون یاقوت پورہ متصل تکیہ دو خندل صاحب مکان سید فاضل شاہ حاجی سید شاہ فخرالدین قادری کو پہنچے۔

ضرورت ہے!

مجھے ایک ایسے تعلیم یافتہ کنوارے لڑکے کی ضرورت ہے جس کی عمر تقریباً پچیس سال کی ہو۔ اور کم از کم تیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو یا نیک معاش کے ذریعہ سے پیدا کر سکتا ہو۔ طریقہ اہل سنت جماعت ہو ناضروری ہے باشندہ اضلاع انبالہ، کرنال، سہارنپور، لدھیانہ، پٹیالہ وغیرہ کو ترجیح دیجائے گی۔ خط و کتابت در بارہ دریافت حال قطعی بالکل مخفی طور پر ہوگی۔ درخواست کنندہ اپنے مفصل حالات بابت چال چلن، قوم حیثیت وغیرہ بند لفافہ میں منصرم ذیل پتہ پر روانہ کریں۔ نمبر ۲۹۸ معرفت منیجر صاحب اخبار مدینہ بجنور۔

کتاب مفت نذر ہے

انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگرچہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جان کر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید جاننے سے آپ واقف ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل، مرہٹی، تیلوگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیان

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُن کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحانا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں۔ فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا **طلا واجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳-اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں۔ بزرگ مہاتماؤں کے ۲۳ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن کر آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی۔ فی البم ۸ ر (آٹھ آنے)

محصولڈاک معاف خرچ وی۔ پی ایک آنہ

اوپر کی چار اشیا کے ملنے کا پتہ

ویدشاستری شنکر جام نگر دکاٹھیاواڑ

ایجنٹ

لچھمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جس کو الفت ہوگی اُسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والئ مدینہ کریمہ کے عاشقو! یہ آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اُس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی۔ لہذا معاونین مدینہ نے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو شکر گزاری کا موقع دین۔ والسلام

نیازمند مالک اخبار "مدینہ" بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور واستر خان سیاہ ۸ ملایم بغیر استر دار۔ ہر رنگ
سبز، کاہی، خاکی۔ ہر سائز و ہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ ھر کہ" استنبول و فریقہ نیشنل، ایجپشین، قاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے اور مال آنے کی امید نہیں۔ اس لئے ٹوپیاں بہت جلد تبرکاً ہی خرید یئے۔ آرڈر آج ہی بھیجدیں۔

ایس۔ ایف حسیبی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

اگرچہ احباب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خریدیں تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار "مدینہ" مفت ایک سال تک اپنے خرچ سے پیش کرتے رہینگے۔

لیپ ملذذ۔ فاعل و مفعول ہر دو بیہوش ہو جاویں فی ڈبیہ ہر۔ **ممسک حیض و رطوبت اندام نہانی** درجن ہے۔ یا تکاعف اعضا تنگی دستا کی، استعمال افیون رفع ہوتا ہے۔ درجن ۲ ر **طلا** رجو موئی رگین درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی عہ۔ **عرق النساء** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندر پیٹ کے کیسی درد رفع ہوا گولی ہر۔ **عطر ملذذ شاہی** جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہاں اُس کی رہے شیشی کلان عہ، خورد ۱۲ ر۔ **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ ر۔ **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہو جیئے شیشی کلان عہ شیشی خورد ۸ ر۔ **روغن گنج سر** شیشی کلان ۸ ر خورد ۴ ر۔ **روغن خنازیر** شیشی کلان ۸ ر خورد ۴ ر۔ **کراماتی ڈبی**۔ اگر معدہ پر لگا ویں قے، ناف پر لگانے سے اسہال، پیر پر لگا ویں ادرار پیشاب وحیض بندشدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ ر۔ **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۸ ر۔ **روغن عرق لینا** جسکی مالش سے ... شیشی

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی المرحوم
شہر لکھنؤ محلہ برہانا مکان ۱۱۱

طاعون

کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

نفع انعام جہاں مفتیٰ بعد موت

جو باوجو جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکما ریونانی و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ جو بلا سود سعی ہوتی ہے۔

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا بو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اکسیر ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکما و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ، جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے
آدھی درجن ۵ ر ایک درجن ۹ ر

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں: جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی قادری لکھتے ہیں قریباً چار صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں کو آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) لکھتے ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی لطیفہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۲۰۴ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال نہ کر سکے ہلاک ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے بھیی کھائی اور دوسرے نے صحت ہونے پر شراب پی لی...

مسماۃ گلابو۔ دریاپور محلہ بدتیں روز صحت حاصل ہوئی
منشی قلندر حسین بوٹ آر کے اینڈ ایم او کیمپ سکوٹہ پنگلور۔ آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرنٹر ایڈیٹر منیجر و پروپرائٹر چھپکر شائع ہوا

برقیات

برطانوی محاصرہ پر اعتراض

لندن ۲۱ - مارچ - ہیگ کا تار مظہر ہے کہ ہالینڈ نے برطانیہ اور فرانس کی گورنمنٹ کو برطانیہ کے محاصرہ جرمنی کے متعلق اپنے اعتراض سے مطلع کیا ہے۔

گولے گرانے کی ناکام کوشش

لندن ۱۹ - مارچ - ایک جرمن ہوائی جہاز ڈیل (جنوب مشرقی ساحل انگلستان) پر نمودار ہوا - اور اُس نے جہاز پر گولے گرانے کی کوشش کی - مگر تمام گولے سمندر میں گرے - پٹرول کے ایک برطانوی جہاز نے اِس پر فیر کئے اور برطانوی ہوابازوں نے اِس کا تعاقب کیا۔

غیر جانبدار مال کی گرفتاری

لندن ۲۲ - مارچ - کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے - کہ ڈنمارک کے جہاز برسٹل کو جرمنوں نے گرفتار کرلیا - اور اُسے سوین مُنڈ لیجائے گئے - اب انہوں نے اُسے چھوڑ دیا ہے - مگر اس پر جو تیل سویڈن کے لئے بار تھا اُسے اتار لیا ہے۔

پیرس کے نواح میں بم

پیرس ۲۳ مارچ - ایک زیپلن نے ولرز کا ٹرٹز پر بلوقت شام بم گرایا جس کی اطلاع پیرس میں فوراً پہنچادی گئی چنانچہ رات کے ۹ بجے پیرس کی تمام روشنی گل کردی گئی - پولیس کی تنبیہ کے باوجود لوگ بازاروں میں جمع ہوگئے لیکن زیپلن نمودار نہ ہوا - ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر پھر روشنی کردی گئی - پیرس میں خطرے کی اطلاع بار دیگر ۱۱ بجے رات کو موصول ہوئی - اور اس رپورٹ کی بنا پر کہ دریائے اوائز پر ۲ زیپلن دیکھے گئے ہیں جن میں سے ایک ریمز کی طرف جارہا تھا - اور دوسرے کا رخ کمپین کی طرف تھا - تمام بتی بجھادی گئی - فرانسیسی ہوابازوں نے سرعت سے زیپلنوں کی دو اہم ہوائی تاختوں کا جواب دیا - اور اُنہوں نے اتوار کے روز ۱۶ ریلوے لائنوں اور اسٹیشنوں پر جو بلجیم سے لسالٹک ہیں اور فریبرگ - پریسگو - نیز غنیم کے متعدد ہوائی جہازوں کے میدانوں غنیم کے کیمپوں بارکوں اور گولی بارود کے ذخائر پر بم گرائے - علاوہ ازیں دو جرمن ہوائی جہازوں کا مشرق کی طرف تعاقب کر رہے ہیں۔

اسٹیمر کانکارڈ کی گرفتاری

لندن ۲۳ - مارچ - ویمی کا اسٹیمر کانکارڈ رایل ساورین ہلکے جہاز کے قریب تارپیڈو سے غرق ہوگیا - ۲۰ - ملاح ڈونگ میں اتارے گئے۔

غیر مصافی شفاخانہ پر گولہ باری

پیرس ۲۳ - مارچ - لاباسل کی شکستوں سے برافروختہ ہوکر جرمنوں نے ایک غیر مصافی اسپتال پر بمقام البرٹ پر گولہ باری کی - اِن کی نذ ایک ہوائی جہاز نے معلوم کی تھی - ۵ ضعیف اشخاص مقتول اور ایک نرس اہلی سخت مجروح ہوئی۔

تسخیر پرزی میسل

لندن ۲۲ - مارچ - ۳ بجے سہ پہر پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پرزی میسل کی قلعہ گیر فوج نے ہتھیار ڈالدیئے - روسی ہیڈ کوارٹر میں شکرانہ کی نماز ادا کی گئی جس میں زار روس بھی شریک تھے۔

نہر سویز پر جنگ

لندن ۲۳ - مارچ - محکمہ اخبارات کا بیان ہے کہ کل علی الصباح پٹرول کے آدمیوں نے غنیم کی ایک جماعت "الکبری" کے قریب دیکھی - جو سویز کے مقابل میں واقع ہے طرفین نے ایک دوسرے پر گولہ باری کی - ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے غنیم کی جمعیت میں ایک ہزار پیدل اور توپخانہ اور کچھ سوار پائے گئے - الکبری کے توپخانہ نے آتشباری شروع کی جس سے غنیم نے پسپا ہوکر نہر سویز سے ۸ میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق پڑاؤ ڈالدیا۔

آج علی الصباح جنرل سرجی ینگ ہسبنڈ کے ماتحت ہماری فوج نے غنیم پر حملہ کر کے اُسے شکست دی اور وہ کامل طور پر پسپا ہو رہا ہے - ایک قیدی کا بیان ہے کہ ہم چار روز تک بیرسبا سے براہ راست اس طرف کوچ کر کے یہاں پہنچے اور جنرل وان ترومراوتین اور جرمن افسر ہمارے ہمراہ ہیں۔

دردانیال پر جنگ

دہلی ۲۳ - مارچ - ہز ایکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے جو برقی مراسلہ موصول ہوا ہے اُس میں "دردانیال پر گولہ باری" کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ عام رائے اِس امر کو تسلیم کرتی ہے - کہ دردانیال میں داخل ہونے کی کوشش کرنا - ایسی مشکل کارروائی ہے کہ بحری جنگ میں اب تک کسی نے ایسا کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اِس مقصد کو کلی طور پر حاصل کرنے سے پیشتر ہمیں اِس سے بھی زیادہ جہاز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے - اگرچہ فوج کو لازم ہے کہ وہاں کے نواحی علاقہ میں خشکی پر قبضہ کرے مگر بالخصوص ایشیائی ساحل پر فوج کے لئے ایسا کرنا ابتدا میں مشکل ہوگا - اور بحیرہ مارمورہ میں ہمارے جنگی جہازوں کو سخت دقتیں پیش آئیں گی - مگر فرانس و انگلستان نے عزم بالجزم کرلیا ہے - کہ اِس کارروائی کو انجام پر پہنچائیں . . . . . .

. . . .

. . . . اور فرانس کے وزیر بحری نے بیان کیا ہے کہ ہم اِس کارروائی سے اس وقت تک دست بردار نہ ہوں گے جب تک اسے حسب منشا تسلی بخش مرحلہ پر نہ پہنچالیں اور کسی قسم کا نقصان آخری نتیجہ پر اثر نہ ڈالیگا - دیگر مقامات پر کچھ بھی کارروائی عمل میں لائی جائے مگر ہم اپنے اصل مقصد یعنی جرمنوں کو پسپا کر کے دریائے رائن سے بھی پار نکال دینے سے ہرگز باز نہ آئیں گے مگر دردانیال کی تسخیر سے - اِس مقصد کے حصول میں آسانی پیدا ہو جائیگی کیونکہ اِس سے جرمنی چاروں طرف سے اِس قدر محصور ہو جائیگا کہ اُسے شرائط صلح قبول لینے کے سوا چارہ نہ رہے گا۔

امدادی اسٹیمر کا حملہ

لنڈن ۲۳ - مارچ - بحیرہ شمالی میں ایک جرمن ہوائی جہاز نے برطانی اسٹیمر الیف لینڈ پر جو بجمبوں کی ہوا وسکی ارجنٹاین سے گیہوں لا رہا تھا - آدھ گھنٹہ تک گولہ باری کی اسی جہاز پر ریلیف کمشنر کا بڑا جھنڈا اُڑ رہا تھا - کپتان نے جہاز کو دائرہ کی صورت میں چلانے اور اس کے ساتھ ایک تباہ کن کشتی کے نمودار ہونے سے اسٹیمر بچ کر نکل گیا - صرف ایک بم اُس کے پہلو پر گرا جس سے تختے تباہ ہوگئے۔

دردانیال میں طوفان باد

لندن ۲۴ - مارچ - ٹائمز کو ٹینڈوس سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ تین روز سے بڑی سخت شمال مشرقی باد تند چل رہی ہے - اور سمندر بہت متلاطم ہے - دس جنگی جہاز جزیرہ کی اِس طرف لنگر انداز ہیں جس طرف کو ہوا چلتی ہے - اندیشہ ہے کہ ترک قلعوں کی مرمت کر رہے ہیں - نیز مزید توپیں نصب کر رہے ہیں۔

ترکی حکومت کا رویہ رو بہ اصلاح ہے

قاہرہ - ۲۶ - مارچ - امریکن کروزر ٹینیسی کے اِس ہفتہ کے انجام پر سکندریہ پہنچنے کی امید ہے - یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ وہ پناہ گزینوں کو لے کر آئیگا - کیونکہ اتلاف ثلاثہ کی رعایا کے متعلق ترکی حکومت کا رویہ کچھ رو بہ اصلاح ہے۔

بھاری توپیں اسمرنا کو جارہی ہیں

بیان کیا گیا ہے کہ بھاری توپیں جرمن افسروں کی معیت میں قسطنطنیہ سے اسمرنا کو بھیجی جارہی ہیں۔

ترکوں کا نقصان

لندن ۲۰ - مارچ - محکمہ اخبارات کا بیان ہے کہ خیری (کبری؟) کے مشرق میں جو معرکہ وقوع پذیر ہوا - اِس میں برطانیہ کے ۳ ہلاک اور ۶ مجروح ہوئے - غنیم ۵۰ لاشیں اور ۳ - انچ قطر کے ۲۵۰ گولے میدان میں چھوڑ گیا - مگر اپنے قریباً تمام زخمی میدان جنگ سے اُٹھا لے گیا - ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال سے پایا جاتا ہے کہ ترک نخل (النخل) کی طرف پسپا ہوگئے ہیں۔

ڈچ اسٹیمر میڈیا کی غرقابی

لندن ۲۶ - مارچ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ "یو ۲۸" نے ڈچ اسٹیمر میڈیا کو بیچی کے قریب جمعرات کی صبح کو ۱۰ بجے ٹھہرایا اور حکم دیا کہ اپنی ایک کشتی پر تمام عملہ کے آدمی اور جہاز کے کاغذات روانہ کئے اِس کے بعد جہاز کو چند گولوں سے تباہ کردیا - آبدوز کشتی کے افسر نے کاغذ واپس دینے سے انکار کیا - برطانیہ کا ایک تباہ کن جہاز عملہ کے آدمیوں کو لیکر ڈوور پہنچا۔

دردانیال پر جنگ

لندن ۲۹ - مارچ - ٹینی ڈوس کا تار مظہر ہے کہ جنگی جہازوں کی حفاظت میں دردانیال کے اندر سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی ہفتہ کی رات کو جاری رہی ترکوں نے

کلید بحر سے آتشباری کی گئی انہیں گولہ باری سے خاموش کرا دیا گیا۔ اتوار کی صبح کو خلیج ساروس کی سمت سے مسلسل شدید گولہ باری کی آواز سنائی دیتی رہی نتیجہ کا حال معلوم نہیں ہوا۔

ہفتہ ۲۸۔ مارچ۔ تازہ ترین رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئین الزبتھ خلیج ساروس کی طرف سے آبنائے کے تنگ ترین حصہ پر گولہ باری کر رہا ہے۔

بحیرہ اسود کے روسی بیڑے کی سرگرمی

لنڈن ۲۸۔ مارچ۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ کل بحیرہ اسود کے بیڑے نے آبنائے باسفورس کے دونوں طرف بیرونی قلعوں پر اور باٹریوں پر گولہ باری کی۔ جہازوں اور ہوا بازوں کے مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ روسی جہازوں کے گولے نہایت صحت کے ساتھ باسفورس میں پڑ رہے تھے۔ ہوا بازوں نے ترکی باٹریوں پر اڑتے ہوئے بم گرائے۔ اور غنیم کی شدید آتشباری سے بچکر نکل آئے۔ غنیم کے تباہ کن جہازوں نے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر روسی توپوں نے انہیں دھکیل کر پسپا کر دیا غنیم کے ایک بیڑا مقتول والے بڑے جہاز نے باہر سے باسفورس میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ مگر روسیوں نے اس پر گولہ باری کی اور بالآخر وہ ایک طرف کو بیکار کر دیا گیا کر اڑ گیا۔

ترکی امن پسند جماعت

لنڈن ۲۸۔ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کی امن پسند جماعت روز بروز زور پکڑ رہی ہے۔ ترک رومانیہ کے سامان حرب کو روکنے کی کارروائی سے سخت برافروختہ ہو رہے ہیں۔

غرق شدہ آبدوز کشتی

نیویارک ۲۸۔ مارچ۔ امریکی غرق شدہ آبدوز کشتی کا ۱۰۰ فیٹ کی گہرائی میں پتہ مل گیا ہے مگر اسے پایاب پانی میں کھینچ کر لانے کی کوشش رائیگاں ثابت ہوئی۔ اور عملہ کے آدمیوں کو بچانے کی کوشش ترک کر دی گئی۔

مال کے جہاز پر آتشزدگی

لنڈن ۲۸۔ مارچ۔ پورٹ سائیڈ سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ جہاز جو کلکتہ سے لیورپول جا رہا تھا۔ اس کے گودام نمبر ۲ میں آگ لگ گئی مگر جلد بجھا دی گئی

جرمن آبدوز کشتی کی غرقابی

لندن ۲۸۔ مارچ۔ جرمن آبدوز کشتی یو ۲۹ معلوم ہوا ہے کہ غرق ہو گئی ہے۔ یہ آبدوز کشتی حال ہی میں سیلیز کے بہت مستعدی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ اس کا یہ عملہ کمانڈر ہنسن و دیگر عملہ بھی سے جو بوقت ابو کر بیگ ... کر نہیں گرفتار کیا تھا

ترکوں کے بعض حیرت انگیز کام

حملہ نہر سویز کے لئے ترکی سپاہ جو نہایت وزنی اور عظیم جسامت کی توپیں اپنے ہمراہ لائی تھی اور جو اس کی ہمراہ حملہ کے وقت دفعتاً غائب ہو گئیں۔ ان کی نسبت انگریزی فوج کے اعلیٰ حکام نہایت استعجاب سے یہ دریافت کر رہے ہیں کہ ترک اتنی بھاری توپیں ریگستان میں سے کیسے لائے اور پھر ان کو ایسی پھرتی اور چالاکی سے کہاں غائب کر دیا ایک زخمی ترک قیدی کا بیان ہے کہ جرمنوں نے یہ توپیں چند سال پیشتر زمین میں دفن کی تھیں جن کو ترکوں نے حملہ کے وقت نکال لیا۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے۔ تو واپسی کے وقت انہوں نے ان کو کہاں چھپایا۔ کیونکہ انگریزی فوج کے جاسوسوں اور ہوائی جہازوں سے جہاں تک دیکھنا ممکن ہے وہاں کی پسپا شدہ ترکی فوج کے ہمراہ یہ توپیں نہیں ممکن ہے وہ نہایت چالاکی سے دوبارہ زمین میں دفن کر دی گئی ہوں۔

پانیر کی ۱۰۔ مارچ کی اشاعت میں اس کا نامہ نگار قاہرہ لکھتا ہے۔ کہ ریت کے ایک ٹیلہ کے دامن میں گولی بارود کا کچھ سامان مدفون پایا گیا ہے جس سے یہ خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اس امر کے متعلق ایک ترکی افسر کا بیان ہے۔ کہ یہ توپیں دخانی انجن کے ذریعہ سے چلا کر لائی گئی تھیں۔

حملہ سویز کے متعلق ترکوں کے جاسوس کتوں کا ماجرا بھی نہایت عجیب ہے۔ ایک انگریزی ہمعصر کا نامہ نگار قاہرہ بیان کرتا ہے۔ کہ بس قدر ترکی جاسوس انگریزی استحکامات کے اندر ہوتے تھے۔ وہ نصف شب کو ان کتوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ کتے نہر سویز میں تیر کر کیمپ میں پہنچ جاتے تھے۔ ان کی گردن میں فولاد کی ایک نلکی ہوتی تھی جس میں انگریزی فوج کے متعلق تمام خبریں ہوتی تھیں۔

نہر سویز کے قریب ترکوں نے جس دانشمندی اور دور اندیشی سے مورچے قائم کئے۔ اس پر بھی عام طور پر حیرت کا اظہار ہو رہا ہے۔ یہ مورچے نہایت فائدہ مند جگہوں پر قائم کئے گئے تھے۔ اور ایک باٹری ایسی جگہ لگائی گئی تھی۔ کہ انگریزی فوج کو اس کا بالکل پتہ نہ لگ سکا فولادی کشتیوں کا ذکر پہلے بھی آ چکا ہے۔ ترک ان کے ذریعہ نہر سویز پر پل بنانا چاہتے تھے۔ یہ کشتیاں اعلیٰ صناعی کا نمونہ ہیں۔ ایسی دو کشتیاں قاہرہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر میں پڑی ہیں۔ یہاں ہزارہا مصری روزانہ انہیں آ کر بڑی حیرت و استعجاب سے دیکھتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک بڑی تیاریوں کے ساتھ حملہ کرنے آئے تھے۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ ۱۲ ہزار فوج سے اس مہم کو سر کرنے کی توقع رکھتے تھے۔

موت کی یاد

جب تک نہیں وقت اپنا گو تجکو نہ یاد ہوگا | ہاں تیری مجلس میں اک نظم نہ ہوگا
یہ جان عزیز اپنی آخر تجھے سونپونگا | تو مجکو نہ چھوڑیگی میں تجکو نہ چھوڑونگا

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

غیروں کو عزیزوں کی میں داغ دیئے تو نے | بچوں کی جوانوں کی میں داغ دیئے تو نے
دردیشوں کی شاہوں کی ہیں داغ دیئے تو نے | افسوس حسینوں کی ہیں داغ دیئے تو نے

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

اولاد دکھا کیونکر ماں باپ کو غم کیا | مرحوم برادر کو ہمشیر کہاں بھولیں
بچوں کی جدائی میں ہیں خستہ جگر مائیں | غم میں ہیں شوہر کی ماتم زدہ بیویاں

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

بیمار کسی بیماری کا جب کہ سر آیا | اس درد مصیبت نے یہ موت کا ماریا
اب یہ کی طاقت ہی مرنے کا نہ یارا | لیکن تری دولت سے کی کا سہارا

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ آہ بقا تو ہے | معشوق جفا جو کی اک تیغ ادا تو ہے
ہر رنج و مصیبت کی مانا کہ دوا تو ہے | بالعقل تو نظروں میں بس قہر خدا تو ہے

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

ظالم ہم کہتے ہیں باتیں یہ بیہودہ کی | یہ کام ترا لیکن حکمت سے نہیں خالی
انسان کو گھر اپنے پہنچاتی ہے بس تو ہی | اس قید عناصر کو آزادی کرتی

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

جب گھیر لیں آ کر دنیا کے الم مجکو | کیا تاب بتر کی جو انکی مقابل ہو
اس وقت تسلی تو کرتی ہے جو سچ پوچھو | اور یاد تری غافل کرتی ہے غافل مجکو

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

انسان کو بس تو ہی عصیاں سے بچاتی ہے | اور یاد تری سب کو اک خوف دلاتی ہے
انسان کے گناہوں کو مٹی میں ملاتی ہے | سچ پوچھو تو بس تو ہی رستہ دکھاتی ہے

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

اس وادی محشر کا دیدار کہاں پاتے | انسان یہ کب تیرا اسرار حقیقت کے
بے تو ہی مر جاتی طول غم دنیا کر | حضرت کی شفاعت کو محروم ہی رہ جاتے

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

پروا نہیں کچھ تجکو کوئی بنے یا بگڑے | ہو شاہ گدا یا ہو یکساں ہیں ترے آگے
جب وقت ترا آئے ممکن نہیں ٹلجائے | کیونکر نہ ادا تیری ناظر کو پسند آئے

واللہ کبھی تجکو اے موت نہ بھولونگا

مقامی حالات

موسم افسوس ہے کہ موسم کی انقلاب پذیر حالت سے شہر میں بیماری کی زیادتی ہو گئی ہے شہر اور قرب کے بعض مواضعات میں طاعون کے کئی افسوسناک کیس ہوئے بخشی والے کونسلر فضل حق صاحب کا بھی اسی موذی مرض میں انتقال ہوا۔

موٹر کار ایک یورپین صاحب نے نگینہ سے بجنور تک موٹر میں سواریاں لانے اور لیجانے کا انتظام کیا ہے محصول سنا جاتا ہے بہت مناسب یعنی ۲ مقرر کیا گیا ہے۔ اگر یہ انتظام مکمل ہو گیا۔ تو پبلک کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

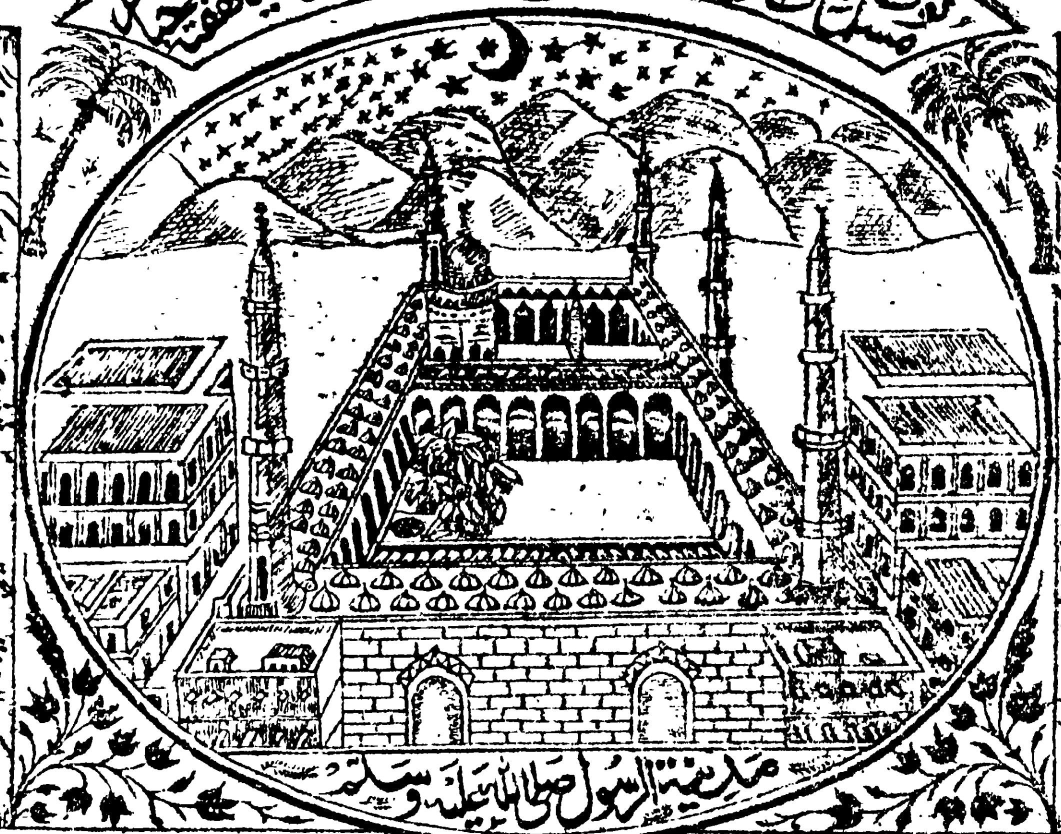
آج کی اشاعت کے ہمراہ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی فہرست ادویات بطور ضمیمہ شائع ہوتی ہے ہمارا اور ہمارے احباب کا ذاتی تجربہ ہے کہ ڈاکٹر برمن صاحب کی ادویات نہایت مفید اور زود اثر اور کم قیمت ہیں اور ہم ڈاکٹر صاحب کی اکثر ادویات اپنے استعمال میں رکھتے ہیں اس لئے اپنے وثوق اور تجربہ کی بنا پر ہم ناظرین مدینہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ وقت ضرورت ڈاکٹر صاحب کی ادویات منگا کر استعمال کریں جو اپنی فوری اثر میں مشہور ہیں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ ا ۱۷۳ نمبر ۵۷۵

الکر
محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی مذہبی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں لگا کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنور اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگا نیوالا اچھا خاصہ جوان نظر آتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ ۳ عدد ا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روساء اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے

مبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی ناممکن ہے

تعداد صفحہ	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	۶۰	۳۵	۱۵	۱۰	[illegible]
½ صفحہ	۶۵	[illegible]	۲۵	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بدن کے سفید داغ و برص

کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدار دیں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہ ہو تو دو گنا قیمت جلتی تحریر آنے پر واپس کر دوں گا۔ جس طرح چاہیں بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ لکھا لیویں۔

قیمت فی ڈبہ تین روپیہ (سے)

مفت یا بطور نمونہ دوائیں روانہ ہو گی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہیے۔

پتہ

بیدراج پنڈت مہابیر ہالمک دربھنگہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (یو پی) ملک ہند کیجائے

(مدینہ فی پرچہ ایک آنہ)

حوادث و اخبار

سرحدی قبایل کی سرکوبی

شملہ میں ایک سرکاری اطلاع بدیں مضمون شایع کی گئی ہے کہ ایک لشکر جس میں زیادہ تر جدرانی اور کسی قدر منگل قبیلے کے لوگ شامل تھے وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کی غرض سے جمع ہو رہا تھا۔ آخر ۲۵ مارچ کو جب اس لشکر کی تعداد آٹھ دس ہزار تک پہنچ گئی تو یہ لوگ ڈیورنڈلائن کو عبور کر کے میران شاہ کی چوکی سے چھ میل کے فاصلہ تک پہنچ گئے۔ اور نواح کی پہاڑیوں پر سنگھر تعمیر کرنے لگے۔ اور جب چوکی میران شاہ سے ایک چھوٹا سا دستہ اس طرف روانہ کیا گیا تو انہوں نے اس پر فیر کئے۔ ۲۵-۲۶ مارچ کی رات کو کوئی واقعہ پیش نہ آیا۔ ۲۶ مارچ کو علی الصباح ہمارے متحرک کالم نے جس میں چھبیسویں رسالہ کے ڈرو دستہ انتیسویں کوہی باٹریاں۔ جاٹوں کی دسویں اور سکھوں کی بانویں پلٹن شامل تھی بماتحتی بریگیڈیر جنرل ڈی پی فیں شمالی وزیرستان ملیشیا کی معیت میں میران شاہ کے کیمپ سے پیشقدمی کی اور غنیم کو مصروف پیکار کیا اس کے بعد کی جنگی کارروائی نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پائی۔ اور غنیم کو بے محابا ڈیورنڈلائن سے پسپا ہونے کے سوا چارہ نظر نہ آیا۔ اہل قبایل کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے نقصان کا اندازہ ۲۰۰ مقتول اور ۳۰۰ مجروح کیا گیا۔ ملیشیا کے سپاہی کسی قدر قیدی گرفتار کر کے ہمراہ لائے۔ اور رائفلیں تلواریں خنجر اور جھنڈے وغیرہ بھی ان کے ہاتھ آئے۔ ۲۷ مارچ کی صبح کو میدان جنگ اور نواحی علاقہ کی دیکھ بھال کی گئی۔ مگر غنیم کا نشان تک نظر نہ آیا۔ بجز چند لاشوں اور سخت مجروح اہل قبایل کے جنہیں میران شاہ کی چوکی میں لایا گیا۔ اور اب سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ایک ساہوکار کا قتل

ایم پیرو ڈل سپلے جو موضع سوالا پیریا کا ایک متمول ساہوکار تھا۔ اسے چند اجنبی آدمی ایک رات دھوکا دیکر گاؤں کے باہر لے گئے جس کے بعد اس کی سربریدہ لاش ایک راجباہہ میں پائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ مقتول کے کئی دشمن تھے۔ جو اس کے طریقہ داد و ستد سے ناخوش تھے شاید اس کا قتل ان کی باہمی سازش سے عمل میں آیا ہے۔

ترکی اسیران جنگ کی آمد

۳۰- مارچ کو ترکی اور عرب اسیران جنگ کی ایک جمعیت کلکتہ سے رنگون پہنچی ہے۔ اور اسے تھیٹ مانبو کے کیمپ کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ جہاں وہ نظر بند رہے گی۔

ایک جدید معمل کیمیائی

کلکتہ یونیورسٹی نے ۷ ہزار روپیہ کی منظوری دی ہے جو میدنا پور کالج میں ایک جدید کیمیکل لیبرٹیری (معمل کیمیائی) کے قایم کرنے میں صرف ہوگا۔

پستولوں کا سرقہ

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ۳۰ مارچ کو ایک مقدمہ میں فیصلہ صادر کیا جس میں انوکل چندر مکرجی اور ۶ دیگر اشخاص ماخوذ تھے۔ ملزموں کے پاس سے کچھ مسروقہ پستول اور سامان حرب ملکیت میسرز روڈا اینڈ کمپنی برآمد ہوا تھا۔ عدالت نے انوکل چندر مکرجی اور ۲ دیگر ملزموں کو رہا کر دیا۔ اور باقیماندہ چار ملزموں کو ۳ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ یہ مقدمہ ۷ ماہ تک چلتا رہا۔ ایک ملزم پر جو سزایاب ہو چکا ہے ایک ہزار کارتوسوں کے رکھنے کا جرم عاید کر کے جداگانہ مقدمہ چلایا جائے گا۔

ہندوستانی زبانوں کے جاننے والوں کی ضرورت

سکرٹری آف اسٹیٹ نے ایک اعلان کے ذریعے ان انگریزوں کی خدمات طلب کی ہیں جنہیں ہندوستان کا فوجی تجربہ ہے۔ یا جو ہندوستان کی کوئی زبان بول سکتے ہیں۔ جو شخص ایسی ملازمت کے لئے آمادہ ہوں گے انہیں انڈین آرمی ریزرو میں دویم لفٹنٹ کا عہدہ دیا جائے گا۔

۵۰۰ پونڈ کا انعام

سر چارلس وکفیلڈ نے ۵۰۰ پونڈ کا ایک انعام مشتہر کیا ہے جو اس پہلے شخص یا اشخاص کو دیا جائیگا جو سر زمین انگلستان میں کسی زپلین کو نیچے گرانے میں کامیاب ہوں۔

جرمن گولہ کا ایک بیش قیمت ٹکڑا

ایک جرمن ہواباز نے سر زمین انگلستان پر پرواز کرتے ہوئے جو اوبین بم گرایا تھا۔ اس کا ایک ٹکڑا ۲۰ پونڈ کو فروخت ہوا ہے۔ یہ آمدنی ایک ایسے فنڈ میں داخل کی جائے گی جو "ٹائمز" نے مجروحین و مرضا کے لئے قایم کیا ہے۔

ایک جدید جیلخانہ

لفٹنٹ گورنر پنجاب نے سرگودہا میں یکم اپریل سے ایک جدید جیل خانہ کا افتتاح فرمایا ہے۔

ایک طالب علم کی خودکشی

فیروزپور سے خبر آئی ہے کہ ۳۱ مارچ کو گورنمنٹ سکول فیروزپور کے سالانہ امتحان کا نتیجہ شایع کیا گیا تھا۔ ایک طالب علم جو تھرڈ مڈل کے امتحان میں ناکام رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ایک نازک حالت میں پایا گیا۔ اور معلوم ہوا کہ اس نے کوئی زہر کھا لیا ہے۔ چنانچہ تمام رات وہ ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ مگر صبح ہوتے اس نے جان بحق تسلیم کی۔ اس کی عمر ۱۸ سال کی بتائی جاتی ہے۔

ریلوے بورڈ کا جدید پریزیڈنٹ

ہز ایکسلنسی وائسرائے نے سکرٹری آف اسٹیٹ کی منظوری سے مسٹر آر ڈبلیو گیلان کو سر ہنری برٹ کی بجائے پریزیڈنٹ ریلوے بورڈ مقرر کیا ہے۔

ترکی کروزر مجیدیہ

ترکی کروزر مجیدیہ جو ایک بحری سرنگ سے ٹکرا کر ساحل روس پر غرق ہو گیا ہے ۳۴۳۲ ٹن وزنی تھا اور ۱۹۰۳ء میں فلاڈلفیا میں بنا تھا۔ اس پر ۲ چھ انچی توپیں اور آٹھ ۴½ انچی توپیں نصب تھیں علاوہ ازیں تارپیڈو چلانے والی دو نالیاں تھیں۔ اس کی رفتار ۲۲ بحری میل سے کچھ زاید تھی عملہ کی تعداد ۳۰۰ تھی۔

دریائے راوی کا جدید پل

دریائے راوی پر جو آہنی پل لاہور کے قریب تعمیر ہوا ہے اس کا افتتاح ۲۰ اپریل کو ۸ بجے صبح ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ہاتھ سے ہوگا۔

پی اینڈ او کمپنی کا اعلان

پی اینڈ او کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ انگلستان کو جانے والے اسٹیمر تا اعلان ثانی بندرگاہ پلاموتھ پر نہ ٹھہریں گے۔ بلکہ جبل طارق سے براہ راست لندن پہنچا کریں گے۔

موگہ کا جدید حصہ ضلع

لفٹنٹ گورنر نے موگہ تحصیل کو یکم اپریل سے ضلع فیروزپور کا ایک حصہ ضلع قرار دیا ہے۔

موضع کاہونکے میں ڈاکہ

۲- اپریل کو ۹ بجے شب کے قریب ایک شخص میاں داس مع تین مستورات کے ریل سے اتر کر موضع کاہونکو کو جا رہا تھا۔ کہ اسٹیشن سے ۵۰۰ قدم کے فاصلہ پر ڈاکو اس پر حملہ آور ہوئے۔ اور عورتوں کا زیور اتار کر لے گئے زیور مسروقہ میں ایک طلائی بند اور طلائی بالیاں بھی شامل ہیں۔ شور و غل مچانے پر ڈاکو رفوچکر ہو گئے۔

مقامی حالات

واپسی استعفی خان بہادر میر تراب علی صاحب آنریری مجسٹریٹ اور قاضی محمد صدیق صاحب ممبران میونسپل بورڈ نے جو استعفی اپنی ممبری سے دئے تھے وہ ابھی گورنمنٹ کے پاس نہیں بھیجے گئے تھے خان بہادر موصوف کا استعفی انہیں اس بنا پر واپس دیا گیا۔ کہ وہ براہ راست صاحب کمشنر کو بھیجیں لیکن انہوں نے حکام کی ناخوشی کا خیال کر کے استعفی واپس لے لیا۔ اور بدستور اپنی ممبری قایم رکھی۔ قاضی محمد صدیق صاحب کا استعفی بھی واپس دیا گیا۔

طاعون طاعون کی زیادتی بدستور ہے۔ مخلوق میں پریشانی بڑھتی جاتی ہے

غلہ غلہ کا نرخ بڑھ رہا ہے نیا غلہ بازار میں آنے لگا ہے

بارش ۶ و ۷ کی درمیانی رات اور ۷ کی صبح کو ابر و باد کا زور رہا۔ ترشح بھی ہوا۔

حادثہ جانکاہ ۳۰- مارچ کو جناب مولوی حکیم قاضی انوار احمد صاحب خلف جناب قاضی عنایت احمد صاحب ممبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار
مدینہ
بجنور

مطبوعہ ۸ اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ

قانون حفظ امن و تحفظ سلطنت ہند

۲

راجہ صاحب محمود آباد

راجہ صاحب محمود آباد نے ہز ایکسلنسی وائسرائے کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہندوستانی سپاہ کی تعریف فرمائی ہے اور قانون مجوزہ کے بارے میں کہا "معمولی حالات میں میں کبھی ایسے قانون کی تائید نہ کرتا۔ میرے نزدیک قانون ہذا غیر معمولی مگر عارضی تدبیر ہے۔ میں اس کے اصول کو تسلیم کرتا ہوں۔ نیز اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اہل ہند کی عقیدت شعاری پر کوئی دھبہ آتا ہے۔ میں گورنمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس قانون کے رو سے اختیارات کو بیجا طور پر کام میں نہ لایا جائے"۔

مسٹر راما رایا ننگر

مسٹر راما رایا ننگر نے کہا "سزائے موت کے متعلق فقرات بہت سخت ہیں۔ مگر امید ہے کہ ہز ایکسلنسی کی گورنمنٹ کے ماتحت ان قوانین کے استعمال میں انتہا درجہ کی حزم و احتیاط ملحوظ رکھی جائے گی"۔

مسٹر ایچ۔ ایم داس

مسٹر ایچ۔ ایم داس نے اپنی تائیدی تقریر میں کہا "ان عدالتوں کے جج جو قانون ہذا کی رو سے مقرر ہونگے انہیں ایک سے زیادہ ججی کا تجربہ ہونا چاہیئے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ دفعہ ۲ کی اس طرح ترمیم کر دینی چاہیئے جس سے غنیم کو یہ شبہ نہ ہو کہ گورنمنٹ مطلق العنانی کے اختیارات رکھتی ہے"۔

دیگر ممبر

مسٹر مونگمانی۔ رائے سیتا ناتھ رائے بہادر اور راجہ خوشحال پال سنگھ نے بھی تائید کی

مسٹر بنرجی

مسٹر سریندرناتھ بنرجی نے حسب ذیل تقریر کی:

"قانون ہذا کی تائید میں آنریبل ممبروں نے جو تقریریں کی ہیں۔ انہیں میں نے مودبانہ توجہ سے سُنا ہے مگر میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ میں قانون مجوزہ کی متعدد دفعات کا قائل نہیں۔ کیونکہ میرے نزدیک ضروریات جنگ کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ وہ حق بجانب نہیں ہیں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں حالت خطرناک ہے۔ اور بنگال میں اس سے کچھ کم ہے۔ قانون مجوزہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ موجودہ حالت کا تدارک کر سکے۔ یہ مقصد بہرحال ایسا ہے جو ہر شخص کے نزدیک قابل تعریف ہے۔ کیونکہ امن ہی ترقی کی شرط اول ہے مگر صرف حصول مقصد کے ذرائع پر اختلاف رونما ہے۔ جہاں تک قانون مذکور کی دفعات فوجی اور بحری اغراض سے متعلق ہیں۔ ہم سب ان کی دلی تائید کے لیے آمادہ ہیں۔ مگر قانون مجوزہ ان حدود سے تجاوز کر کے ایک سخت متنازع فیہ مقام تک جا پہنچتا ہے کہا جاتا ہے کہ قانون مذکور انگریزی قانون کی اتباع میں وضع کیا گیا ہے۔ مگر قانون ہذا میں بعض ایسی دفعات ہیں جو انگریزی قانون میں دکھائی نہیں دیتیں مثلاً مجوزہ قانون کے رو سے ہز مجسٹی کی رعایا کے مختلف طبقات کے درمیان عناد اور حقارت کے خیالات پھیلانا جرم ہے۔ نیز اس کے تحت میں کمشنروں کی خاص عدالتیں قایم ہوں گی جن میں تعزیرات ہند کے نہایت اہم جرایم کی تحقیقات ہوگی۔ اور موت یا عبور دریائے شور یا سات سالہ قید کی سزا دی جائیگی بنگال کی حالت کا ایک بارسوخ کانفرنس نے موازنہ کیا تھا جس کے صدر جلسہ مہاراجہ صاحب بردوان تھے۔ اور اس میں گذشتہ شنبہ کو بمقام کلکتہ اکثر عالم فاضل، سربرآوردہ حضرات اور بیرونجات کے اشخاص بھی شریک ہوئے تھے۔ کانفرنس مذکور کی بالاتفاق یہی رائے تھی کہ اگر سخت تدابیر اختیار کی گئیں تو حالت اور بھی اندیشناک ہو جائیگی۔ میری رائے میں قانون سازی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پولیس کو زیادہ ہوشیار اور کارگزار بنانے کی ضرورت ہے۔ رعایا بے بس، بغیر سامان حفاظت اور غیر مسلح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجرموں کو اپنے ناجائز افعال کا حوصلہ ہو جاتا ہے۔ لندن میں ڈائنامائٹ کے استعمال کرنے والوں کی ایک سازش اہل آئرلینڈ کی بغاوت کے بعد رونما ہوئی تھی لیکن لندن کی پولس نے ایک سال کے اندر اندر اس کا قلع قمع کر دیا۔ ان مذموم کارروائیوں کے اسباب سیاسی ہونے کے بجائے اقتصادی ہیں۔ اور فیاضانہ آمیز و خوشگوار تدبیروں سے ان کا سدباب ہو سکتا ہے۔

ایسے اہم معاملہ پر غور و خوض کے لئے بہت تھوڑا وقت دیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا کہ گورنمنٹ قانون مجوزہ کو واپس کر لیتی کیونکہ وہ کونسل کو پورا رازدار نہیں بنا سکتی جن کی بنا پر اس نے قانون ہذا کی ترویج کا فیصلہ کیا ہے۔

بالآخر مجھے امید ہے کہ اس قانون سے کام لینے اور کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیا جائے گا۔ اور ہندوستان کی ترقی کے بدخواہ اسے ان امیدوں کے توڑنے میں بطور حربہ استعمال نہ کریں گے۔ جو اہل ہند کی وفاداری و عقیدت شعاری سے پیدا ہو گئی تھیں۔ ایسے نازک وقت میں ہمارے کروڑہا ابنائے وطن کو معدودے چند دیوانہ اور مختل الحواس اشخاص کی ناجائز کارروائیوں کا خمیازہ نہ اٹھانے دینا چاہیئے"

سر رجینالڈ کراڈک

سر رجینالڈ کراڈک نے تمام بحث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: "میں یہ دیکھ کر خوش ہوں کہ ہر ایک ممبر نے باستثناء مسٹر بنرجی کے قانون مجوزہ کے اصول کو صحیح تسلیم کر لیا ہے، مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا مسٹر بنرجی قانون ہذا کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یا غیر رضامندی کے طور پر اس کے موید ہیں"۔ اس کے بعد سر رجینالڈ نے اعتراضات کا جواب دیا۔ اور قانون ہذا و انگریزی قانون تحفظ سلطنت کی مماثلتوں کو جتایا۔ پھر قانون مذکور بالاتفاق پیش ہو گیا۔ اس کے بعد کونسل لنچ کی خاطر ملتوی ہو گئی۔

ممبروں کی پیش کردہ ترمیمات

لنچ کے بعد کونسل کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ ہز ایکسلنسی نے فرمایا کہ کونسل اب مجوزہ قانون کے ایک ایک فقرہ پر نمبروار غور کرے گی۔

دفعہ ۱ کے پاس ہو جانے کے بعد مسٹر دادابھائی نے تحریک کی کہ دفعہ ۲ کی ضمن (ص) میں الفاظ "داخل ہونے" کے بعد الفاظ "فوج یا پولیس" بڑھا دینے چاہئیں تاکہ اس کا مفہوم ذرا واضح ہو جائے اور بھرتی کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

یہ ترمیم منظور کر لی گئی۔

پنڈت مدن موہن مالویہ نے تجویز پیش کی کہ دفعہ ۲ ضمن (ض) میں الفاظ "ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ سب ڈویژنل افسر یا مناسب فوجی حاکم" بڑھا دینے چاہئیں کیونکہ الفاظ "سرکاری حکام" بہت وسیع ہیں۔

سر رجینالڈ کراڈک نے اس ترمیم کو منظور نہ کیا کیونکہ اس کا اثر مجوزہ قانون کی اصل پر پڑتا تھا۔ چنانچہ یہ تحریک نامنظور ہوئی۔

مسٹر بنرجی نے تجویز کی کہ دفعہ ۲ کی ضمن (ج) میں ہز مجسٹی کی رعایا کے مختلف طبقات میں عناد و حقارت پھیلانے کے متعلق جو الفاظ ہیں انہیں اس وقت تک کسی صوبہ پر چسپاں نہ کیا جائے جس وقت تک اس صوبہ کی لیجسلیٹو کونسل اس کے بارے میں اپنی رائے نہ دے۔

مسٹر وہیلر نے اس کی مخالفت کی۔ اس لئے یہ ترمیم منظور نہ ہوئی

مسٹر مدن موہن مالویہ نے تجویز پیش کی کہ دفعہ ۲ کی ضمن (ج) میں متذکرہ بالا الفاظ بالکل خارج کر دئے جائیں۔ اس کی بھی مخالفت ہوئی اور ترمیم منظور نہ ہو سکی۔

اس موقع پر مسٹر بینرجی نے ایک اور ترمیم پیش کی لیکن اس کا بھی وہی حشر ہوا۔

مسٹر مالویہ نے کہا کہ دفعہ ۲ کی ضمن (۲) میں موت کا لفظ خارج کر دیا جائے۔ یہ تحریک بھی نامنظور ہوئی اور دفعہ ۲ پاس ہو گئی۔

مسٹر بینرجی نے تجویز پیش کی کہ دفعہ ۳ ضمن (۱) میں لوکل گورنمنٹ کے جو اختیارات کمشنروں کے ذریعے ملزم کی تحقیقات سے متعلق ہیں۔ اُن کے بعد الفاظ "بشرطیکہ اس صوبہ کی مقامی لیجسلیٹو کونسل اپنی رائے دے" بڑھا دینے چاہئیں۔ لیکن یہ بھی منظور نہ ہوئی۔

مسٹر دادابھائی نے کہا کہ ضمن مذکور میں الفاظ "لوکل گورنمنٹ" کے بعد الفاظ "گورنر جنرل باجلاس کونسل کی سابقہ منظوری سے" بڑھا دئے جائیں۔

مسٹر راما تنگر نے اس تجویز کی تائید کی۔ مگر سر جینالڈ کی مخالفت سے اسے بھی شرف منظوری حاصل نہ ہوا۔

پھر مسٹر مالویہ نے کہا کہ ضمن مذکور میں الفاظ "یا ایسے جرم کا ملزم جس کی پاداش میں موت، عبور دریائے شور یا زیادہ سے زیادہ ، سال قید کی سزا مل سکتی ہو" خارج کر دئے جائیں۔

مسٹر بینرجی نے اس کی شد و مد سے تائید کی لیکن سر رجینالڈ نے کہا کہ گورنمنٹ اس ترمیم کو منظور نہیں کر سکتی۔ مسٹر مالویہ نے اس امر پر زور دیا کہ ضرورت صرف جلدی سے گرفتار کرنے کی ہے۔ اور سرعت سے تحقیقات کرنے کی نہیں جس سے زیادہ تجول کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ سخت قوانین بنانے کی۔ سات ممبر اس کے موید اور ۴۲ غیر موید تھے۔ اس لئے یہ تجویز بھی پاس نہ ہو سکی۔

مسٹر بینرجی نے کہا کہ دفعہ ۳ ضمن ۳ کا آخری جملہ حذف کر دیا جائے۔ محرک کا منشاء یہ تھا کہ قانون مجوزہ کا اثر بازگشت ڈالنے کا اختیار نہ دیا جائے اور اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہو سکے۔

اس کے بعد دفعہ ۳ کی متعدد ترمیموں پر غور ہوئی۔ لیکن وہ واپس لے لی گئیں۔ پھر دفعہ مذکور پاس ہو گئی۔

مسٹر غزنوی نے کہا کہ دفعہ ۴ ضمن (۳) میں الفاظ کم از کم حذف کر دئے جائیں۔ مسٹر مالویہ نے اس کی تائید کی۔ لیکن اس کی بھی مخالفت ہوئی۔ اور تجویز مذکور نامنظور ہو گئی۔

مسٹر دادابھائی نے تجویز پیش کی کہ دفعہ ۴ ضمن (۴) میں الفاظ "جن میں سے کم از کم ۲ ایسے اشخاص ہونگے جنہوں نے ایک سال تک بطور سشن جج یا ایڈیشنل جج کام کیا ہو گا" حذف کر دئے جائیں۔

اس کے بعد جس طرح دفعہ ۴ کی ترمیمیں منظور کر لی گئی تھیں۔ اسے پاس کر دیا گیا۔

مسٹر دادابھائی نے کہا کہ دفعہ ۵ ضمن (۲) کے انجام پر الفاظ "اگر اختلاف رائے کی صورت میں سزائے موت کا حکم نہ دیا جائے گا" بڑھا دینے چاہئیں۔ کیونکہ میری رائے میں بجائے اس کے کہ قانون کی زیادہ سے زیادہ سزا دی جائے۔ اگر قید کی سزا دی جائے تو اس سے محرکین قانون کا منشا پورا ہو جائے گا۔"

مسٹر داس، سر ابراہیم رحمت اللہ، سر فاضل بھائی مسٹر سریندر ناتھ بینرجی، مسٹر مالویہ، مسٹر بی این۔ دھار، اور مسٹر غزنوی نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ انصاف میں رحم دلی کو بھی شامل کر لینا چاہئے۔

سر رجینالڈ نے جواباً تقریر کی کہ یہ تجویز ان تمام اصول کے منافی ہے جن پر جداگانہ عدالتوں کا قیام منحصر ہے۔ نیز یہ ان اصول کے بھی خلاف ہے جو قانون ہذا کے تحت ... پائے جاتے ہیں۔ ... اگر کمشنروں میں اختلاف رائے ہوگا۔ تو اس کے لئے بہت سی انسدادی تدابیر کی گنجائش رکھ دی گئی ہے۔ ملزم جس پر موت کا فتویٰ صادر کر دیا گیا ہے اپنے میموریل ہیں جو وہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کو بھیج سکتا ہے۔ اس کمشنر کے خیالات یا رائے کو بطور زبردست وجہ اپیل کے لکھ سکتا ہے۔ جس نے دوسرے کمشنروں سے اختلاف رائے کیا ہے۔ اور اس پر مناسب توجہ کی جائے گی۔

مسٹر دادابھائی نے انصاف اور رحم دلی کا واسطہ دے کر اس تجویز کو منظور کر لینے کی درخواست کی مگر ۱۶ رائیں اس کی موافقت میں نکلیں اور ۳۶ مخالفت میں۔ اس لئے تجویز پاس نہ ہوئی۔ اور دفعہ ۵ پاس کر دی گئی۔

مسٹر مالویہ نے کہا کہ دفعہ ۶ ضمن (۱) کی آخری دو سطریں جن میں یہ تحریر ہے کہ کسی حکم کی تصدیق کی ضرورت نہ ہوگی۔ حذف کر دی جائیں۔ کیونکہ جس شخص کو پھانسی پر لٹکانا ہے۔ لگر اسے ۱۵ روز بعد ہی لٹکایا جائے۔ اور اس اثنا میں اُسے موقع دیا جائے کہ ہائیکورٹ فیصلہ پر نظر ثانی کر سکے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ اس تجویز کی بھی مخالفت ہوئی۔ اور دفعہ ۶ پاس کر دی گئی۔

دفعہ ۷ بلا مباحثہ پاس ہو گئی۔

پھر مسٹر بینرجی نے کہا کہ دفعہ ۸ ضمن (۱) میں الفاظ "کسی عدالت کو فیصلہ مصدرہ پر نظر ثانی کرنے کا اختیار نہیں" کی بجائے یہ لکھ دیا جائے کہ صرف ہائیکورٹ نظر ثانی کر سکے گی۔ لیکن اس کی بھی مخالفت ہوئی۔ اور دفعہ ۸ پاس کر دی گئی۔

اس بعد دفعات ۹۔ ۱۰۔ ۱۱ بلا کسی مباحثہ کے پاس ہو گئیں۔

بل کے پاس کرنیکی تحریک

پھر سر رجینالڈ کراڈک نے بل کے پاس کرنے کی تحریک کی۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے ممبروں کی امداد کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ متعدد ترمیمیں جو پیش کی گئی تھیں نامنظور ہوئیں۔ اور جہاں تک ممکن تھا بعض کو منظور بھی کر لیا گیا۔ دوران بحث میں بعض ممبروں نے اس امر پر حد سے زیادہ زور دیا ہے کہ قانون کے ماتحت تحقیقات جرائم سرسری ہوگی۔ لیکن باستثنائے بعض حالتوں کے قوانین شہادت ان مقدمات کی تحقیقات میں چسپاں ہوں گے جو بروئے قوانین مجوزہ عدالت ہائے مخصوصہ میں لائے جائیں۔ میں کونسل کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جدید قانون اُس وقت تک کام میں نہ لایا جائے گا جس وقت تک اسے کام میں لانا فی الواقع ضروری نہ ہوگا۔ اور ہر قسم کے جرائم کے مقدمات جدید عدالتہائے مخصوصہ میں نہ بھیجے جائیں گے۔

یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ اور مسودہ قانون پاس ہو گیا۔

مطبوعات جدیدہ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ حضرت رسول خدا احمد مصطفیٰ صلعم کی زندگی اور ولادت باسعادت کے مبارک صحیح حالات جامع طریق پر لکھے جائیں تاکہ اُن رطب ویابس روایات اور اردو کے ناقابل اعتبار مجموعات کے مضر اثر سے جو کثرت کے ساتھ اردو میں شائع ہو رہے ہیں۔ اہل اسلام محفوظ رہیں۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کی یہ کوشش قابلِ داد ہے کہ ممدوح نے "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب" نام سے انحضور سرور عالم صلعم کے مبارک حالات صحیح احادیث سے نہایت جامعیت اور تفتیش سے جمع فرما کر شائع کئے ہیں۔ مولانا نے اس کتاب میں ابتدائے صورت نوریہ سے دخول جنت کے بعد تک کے حالات جمع کئے ہیں۔ جا بجا "قصیدہ بردہ" کے شوق انگیز اشعار موصل مطالب درج کئے ہیں طالب علمانہ طبیعت رکھنے والوں کے لئے موقع بموقع کچھ لطائف علمیہ بھی موجود ہیں۔

نشر الطیب ایک ایسا مجموعہ ہے کہ اس کا مطالعہ کیا جائے اور مجالس میں سنایا جائے۔ تاکہ ذکر محبوب کی برکت سے منافع اخرویہ کے علاوہ دنیوی منافع بھی حاصل ہوں ہمارے نزدیک اردو دان لوگوں کے لئے انحضور صلعم کے صحیح حالات ولادت و زندگی اختصار و جامعیت کے ساتھ اس سے بہتر کسی کتاب میں نہیں مل سکتے اگر اس کتاب کی عبارت اور ترتیب کا زیادہ لحاظ رکھا جاتا تو غالباً یہ کتاب ہر نوعیت سے پہلی کتاب ہوتی اُمید ہے کہ دوسری اشاعت میں یہ نقص بھی رفع کر دیا جائے گا۔ حجم ۲۷۶ صفحے کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ :

مہتمم صاحب کتب خانہ دار العلوم دیوبند

لذت زندگی نسواں

چودھری دیبی پرشاد صاحب نے جنکا اشتہار مدینہ میں شائع ہوتا ہے عورتوں کی زندگی اور امراض وغیرہ پر ایک مختصر رسالہ لکھا ہے جس کا نام عنوان پر درج ہے۔ اس رسالہ میں اپنے مجربات بھی درج کئے ہیں اور آخر میں ادویات کی فہرست بھی چھپی

اقتباسات

ذیل میں جو جنگی خبریں درج کی جاتی ہیں وہ معاصرین "زمیندار" "ہمدرد" وغیرہ نے انگریزی اخبارات سے ترجمہ کرکے شائع کی ہیں۔ جن کی صحت و عدم صحت کے ہم ذمہ وار نہیں (ایڈیٹر)

جرمن آبدوز کشتیاں

۲۶۔ مارچ ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں اینگلو انڈین معاصر کلکتہ (اسٹیٹسمین) نے پیرس کے ایک نامور فرانسیسی اخبار "پیٹٹ جرنل" کے اقتباسات دئے ہیں۔ جن کا مبنیٰ وزیر بحریہ فرانس کا بیان ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جرمنی کی موجودہ بحری کارروائی سخت اندیشناک اور تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ان دو مہینوں میں اپنی آبدوز کشتیوں کی مدد سے اس نے ہمارے بہت سے جہازوں کو سمندر کی تہ میں پہنچا دیا ہے۔

یہ جہاز صرف تجارتی کاروبار کے لئے کام میں لائے جاتے تھے۔ اور اس قسم کے جہازوں کو غرق کرنا بھول انسانیت کے بالکل خلاف ہے۔ اس قسم کی کارروائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی تہذیب و شائستگی کو بالکل بھول گیا ہے۔ اور اس کی حالت اس بھیڑیئے کی طرح ہے جو کھسیانا ہو کر راہ میں جو ملے اس کو پھاڑ کھاتا ہے۔

جرمنی نے کچھ ہمارے ہی جہازوں کے غرق کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ حال ہی میں ناروے کے ایک جہاز کو بھی بغیر کسی گفت و شنید کے تہ آب کر دیا۔ اس وقت تک جرمن آبدوز کشتیاں بہت سے جہاز غرق کر چکی ہیں لیکن اس قدر نہیں جس قدر کہ ان کا خیال تھا۔

سوال یہ ہے کہ کیا آبدوز کشتی بھی غرق ہو سکتی ہے؟ ۔ ہاں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ فرانس کے مشہور و معروف انجینیر موسیو ایمل برتن کا قول ہے کہ آبدوز کشتی کو غرق کرنے کے لئے ایک شل کے گولہ کی ضرورت ہے۔ اگر ۱۸۔ انچ کی توپ کا ایک گولہ آبدوز کشتی کے دیدبان کے پاس لگے تو کشتی چند سکنڈوں میں غرق ہو جائے۔

آج کل جرمنی جن آبدوز کشتیوں کو کام میں لا رہا ہے وہ آٹھ ہزار ٹن کی ہیں ان کی تشریح اس سے پہلے متعدد اخبارات میں ہو چکی ہے۔ مگر ان کے تیار ہونے کو ایک سال وقفہ درکار ہے۔ اور اس مدت میں بھی وہ اسی صورت میں تیار ہو سکتی ہیں کہ کام رات دن برابر جاری رہے۔

جرمنوں نے "زیبروگ" میں آج کل اپنا بحری مرکز مقرر کیا ہے۔ اور اب وہ ہمارے بالکل نزدیک ہیں۔ بالفعل انہوں نے یہ ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ ہمبرگ سے "زیبروگ" تک ریل کی مدد سے آبدوز کشتیوں کے ٹکڑے لاتے ہیں۔ اور یہاں پر ان کو جوڑ کر سمندر میں چلتا کرتے ہیں مگر جرمنوں کو ہمارے اور برطانیہ کے ہوائی جہازوں کا خوف بھی ہمیشہ لگا رہتا ہے کیونکہ حال ہی میں برطانیہ نے جو ہوائی حملہ کیا تھا۔ اس میں وہ خاطر خواہ کامیاب ہوا۔ اور زیبروگ اور اوز اوسٹنڈ کے ریلوے اسٹیشن اور بحری مرکز کو تباہ و غارت کر دیا۔

(زمیندار)

فراہمی معدنیات

ٹائمز کا نامہ نگار برن واقع سوئٹزرلینڈ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ جرمنی نے ۱۵ مارچ سے ۲۰۔ مارچ تک ہفتہ اس غرض کے لئے مخصوص کیا ہے۔ کہ اسکول کے لڑکے اپنے اپنے گھروں سے پرانی معدنی چیزیں یعنی لوہے تانبے وغیرہ کی اشیا اکٹھی کر کے لے آئیں تاکہ محکمہ جنگ کے استعمال کے لئے وہ دی جائیں۔ جرمنی تانبے کی فراہمی کے لئے عجیب و غریب کوششیں کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ سرحدی اضلاع پر اس غرض سے بھیجے گئے ہیں کہ تانبے کے سکے جو وہاں استعمال کئے جا رہے ہیں جمع کر کے جرمنی میں بھیجدئے جائیں۔

(ٹائمز ۲۷۔ فروری در ہمدرد)

آسٹروی بیڑے کی ضرورت

دردانیال کی گولہ باری کی وجہ سے برلن میں یکایک یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ آسٹروی بیڑے کو زیادہ سرگرمی دکھلانی چاہیے۔ کاونٹ ریونٹ لاف جو بحری معاملات میں عموماً سرکاری اشارہ پر اظہار خیالات کرتے رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ آسٹروی بیڑہ مخالفت کے خوف سے ایڈریاٹک کے بندرگاہوں میں مسدود رہے۔ ان کا قول ہے کہ "آسٹریا ہنگری کی بندرگاہوں کی حفاظت تیرنے والی سرنگوں اور مورچوں کے ذریعہ بخوبی ہو سکتی ہے۔ اور کافی قوت اس غرض سے علیحدہ کی جا سکتی ہے۔ کہ بحرہ ایڈریاٹک کو چھوڑ کر تیزی اور بیباکی کے ساتھ آگے بڑھائی جائے۔ اور دردانیال کے سامنے انگریزی و فرانسیسی بیڑے جس سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں اس میں خلل ڈالا جائے۔

اس بات پر بحث کرنے کے بعد کہ ایسی بیباکانہ شجاعت سے ممکن ہے کہ اٹلی پر بھی آسٹریا کے موافق اثر پڑے۔ کاونٹ ریونٹ لاف کہتے ہیں۔ کہ آسٹروی بیڑہ اگر سختی، ہوشیاری اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھے تو دردانیال کے حالات پر غیر معمولی اثر پڑیگا۔

(ٹائمز ۴۔ مارچ در ہمدرد)

حملہ سوئز

نیر ایسٹ کا مصری کارسپانڈنٹ حملہ مصر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

طوزون پر جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کو پندرہ روز سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اور اب تک (ترکوں کی طرف سے) کوئی جارحانہ کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ اکثر حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ اس واپسی اور بظاہر وقت ضائع کرنے کا سبب یہ ہے کہ دشمن اپنی فوج کے لئے مزید اور زیادہ طاقتور کمک کا منتظر ہے۔ لیکن بعض لوگ یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اس واپسی کی وجہ یہ ہے کہ ترکوں کو برلن سے یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ دو یا ۲ ماہ کے اندر جنگ یورپ کا رنگ جرمنی کے حق میں بدلیگا۔ اور فرانس و انگلستان کی جو حالت ہو گی اس وقت ان کی (ترکوں کی) ریلوے جس پر بہت تیزی سے کام ہو رہا ہے صحرائے سینا کے بالکل وسط میں پہنچ جائیگی اس وقت تک ترکوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ انتظار کریں تاکہ مصر میں داخل ہونا ان کے لئے زیادہ آسان ہو جائے

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بڑی تعداد کے ساتھ ترکوں کا پھر حملہ کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن جمال پاشا کی ضدی طبیعت کی وجہ سے یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ شاید یقینی طور پر تمام مشوروں کے خلاف ۳ و ۴ تاریخ کی طرح پھر سوئز پر اس احمقانہ امید کے ساتھ حملہ کرنے پر اصرار کریں گے۔ کہ شاید ان کے حملہ کرتے ہی جیسی کہ پہلے امید تھی مصری بغاوت کر دینگے"

(ہمدرد)

ترکی اخبار طنین کی رائے

جرمن اخبار فرانکفرٹر زیٹونگ نے قسطنطنیہ کا ایک تار مورخہ یکم مارچ شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی اخبارات دردانیال کی گولہ باری پر زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ اخبار طنین لکھتا ہے کہ گولہ باری کے دوبارہ شروع کرنیکا بہت کم اثر ہے۔ جس حالت میں کہ غنیم دردانیال پر شدید گولہ باری کر کے ایک ہلچل پیدا کر رہا ہے خود دار الخلافۃ العالیہ کا منظر قابل خیال ہے۔ روزمرہ کا کاروبار معمولی خاموشی کے ساتھ جاری ہیں۔ اور پبلک زندہ دلی کا توازن ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ضائع ہوا۔ شورش یا بے اطمینانی کا ایک شمہ بھی نہیں نظر آتا اور اب تک گولہ باری کا کوئی محسوس عملی یا معنوی نتیجہ نہیں ظاہر ہوا یہی اخبار لکھتا ہے کہ جس وقت غیر جانبدار قومیں انگلستان اور قسطنطنیہ کے فرق کو دیکھینگی جن میں سے اول الذکر کی حفاظت دنیا کے سب سے بڑے بیڑے کے ذریعہ سے کی جا رہی ہے۔ اور آخر الذکر پر سب سے بڑا بیڑہ حملہ کر رہا ہے۔ تو انہیں انگلستان میں بےچینی کے آثار ملیں گے اور ترکی میں اعتماد و اطمینان کے۔ فتح کے لئے اسلحہ سے زیادہ استقلال کی ضرورت ہے

(ٹائمز ۳۔ مارچ در ہمدرد)

شہزادہ صباح الدین کا خط سلطان کے نام

(بخدمت اڈیٹر ٹائمز) جناب من۔ میں آپکا ممنون ہونگا اگر آپ براہ مہربانی حسب ذیل تار اپنے اخبار میں شائع کر دیں جو میں نے کل ہز امپیریل مجسٹی سلطان محمد خامس کے نام بھیجا ہے:

"بابعالی نے اپنے ناعاقبت اندیشانہ طرز عمل میں جس ضد کا اظہار کیا ہے۔ اس سے مجبور ہو کر اتحادیوں نے آپ کے دار الخلافۃ میں زبردستی داخلہ کی کوشش کی ہے۔ بہت جلد آبنائے میں راستہ بنا لیا جائیگا۔ اور قسطنطنیہ پر قبضہ ہو جائے گا۔ اسی درد ناک نتیجہ کے خیال سے ۔ اور ایک اخلاقی فرض سمجھ کر جو اس سے بھی زیادہ اہم تھا میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ترکی کے ارکان حکومت جرمنی کی طرفداری نہ کریں میں اعلیحضرت کو اپنے وطن کا واسطہ دلا کر یہ التجا کرتا ہوں۔ کہ اتحادیوں کے ساتھ فوراً صلح کریں اور انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ

پولینڈ کی دردناک حالت کا نقشہ

(ماخوذ بمبئی کرانیکل ۲۴ مارچ)

موسیو سٹیری سین کیو یز جو مشہور و معروف ناول کیو وادیس کے مصنف ہیں۔ اپنے ہزارہا اہلیان وطن کی طرح تارک وطن ہیں۔ اور بوجہ جنگ خاک پاک وطن سے خارج البلد ہوئے ہیں۔ وہ آج کل بیمار اور ویوی واقع سوئٹزرلینڈ میں فروکش ہیں۔ حال میں انہوں نے ڈیلی نیوز کے نامہ نگار کو اثنائے ملاقات میں بعض نہایت دلچسپ اور دردناک اطلاعیں بہم پہنچائی ہیں۔ جو تاریخ میں عدیم المثال ہیں۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے:

موسیو سین کیویز ویوی میں اقامت گزیں ہیں۔ ان کے ہمراہ اس کمیٹی کے ارکان ہیں جو پولینڈ کے مصیبت زدگان جنگ کی امداد و دستگیری کے لئے قائم کی گئی ہے۔ موسیو سین کیویز کمیٹی مذکور کے پریزیڈنٹ اور موسیو پاڈریوسکی وائس پریزیڈنٹ ہیں۔ موخرالذکران دنوں پیرس میں ہیں۔ اور وہاں سے پولینڈ کی مدد کے متعلق لندن اور نیویارک کا دورہ کریں گے۔

موسیو کیویز نے موت تباہی اور بربادی کا جو نقشہ روبرو کھینچ کر دکھایا ہے۔ اس سے زیادہ خوفناک نقشہ کبھی میرے پیش نظر نہیں ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ تاریخ میں اس کی مثال بصد تلاش نہیں مل سکتی ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ زیادہ تر انہیں کے الفاظ میں اس غمناک داستان کو قلمبند کروں۔

موسیو سین کیویز کہتے ہیں کہ اس جنگ میں دو ملکوں پر خاص مصیبت نازل ہوئی ہے۔ جنگ کیا ہے موت و تباہی کے شیاطین کی ایک عالمگیر سلطنت قائم کرنے کی جدوجہد ہے۔ یہ ہر دو ملک بلجیم و پولینڈ ہیں۔ اکثر اشخاص نے جس طرح بلجیم کی دستگیری کی ہے۔ وہ انسانیت کے شایان شان ہے۔ جو ہمدردی اس چھوٹی قوم کے ساتھ روا رکھی گئی ہے ہم اسے بنگاہ حسد سے نہیں دیکھتے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اگر دنیا کو یہ معلوم ہو گیا کہ پولینڈ کے بدقسمت لوگوں پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں۔ اور اب بھی وہ بیچارے کن کن مصائب کا شکار ہو رہے ہیں۔ تو ہماری بھی ویسی ہی امداد کی جائیگی پولینڈ کی کیا حالت ہے اسے جنگ سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا علاقہ مفتوح و منقسم ہو گیا ہے وہ مجسمہ متخاصمین کے نہیں۔ بایں ہمہ اس کے پندرہ لاکھ فرزند تین مختلف جنگ آور سلطنتوں میں شامل ہونے کی وجہ سے برادرکشی کی جنگ میں مصروف ہیں۔ ہمارا وطن محاذ یورپ کی وجہ سے مرغوں کی پالی بنا ہوا ہے۔ اور ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک تباہ و ویران ہو گیا ہے ۸ لاکھ فرزندان وطن روسی فوج میں شامل ہو کر لڑ رہے ہیں۔ اور اسی تعداد میں جرمنی و آسٹریا کی طرف سے شریک جنگ ہیں خیال کیجئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔

اہل پولینڈ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں

جب کسی رسالہ کو آگے بڑھنے یا سنگینوں سے حملہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو سپاہیوں کے گروہ کے گروہ ایک دوسرے پر پل پڑتے ہیں۔ اور قریب پہنچکر ایک دوسرے کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس وقت یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ جس زبان کے الفاظ حریف مقابل کی زبان سے ادا ہوتے ہیں۔ وہ ان کی مادری زبان یعنی پولینڈ کی زبان ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ صلیب احمر کی جماعتیں میدان جنگ سے زخمیوں کو لانے کے لئے جاتی ہیں تو مجروحین کے ایک ڈھیر سے ایک شخص کو جرمن وردی پہنے ہوئے دوسرے کو آسٹروی وردی پہنے ہوئے اور تیسرے کو روسی وردی پہنے ہوئے اٹھاتی ہیں پھر ان پر یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ وہ تینوں دراصل پولینڈ ہی کے باشندے ہیں....

یہاں موسیو سین کیویز کا ایک رفیق قطع کلام کرکے بول اٹھا "یہ انجیل کے خلاف، جو یہ نفسیت کے خلاف مشیت ایزدی کے خلاف ہے۔ قابیل کی بد دعا بے قصور لوگوں پر پڑ گئی ہے

معصوم بچوں کی ہلاکت

موسیو سین کیویز نے پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "واقعی یہ مصیبت بہت بڑی ہے۔ صرف مملکت پولینڈ کے اندر ۱۵ ہزار گاؤں نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ ایک ہزار چھوٹے بڑے قصبے تباہ و برباد کر ڈالے گئے ہیں۔ دکن ضلعوں میں سے نو ضلعے جرمنی کے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ جرمنوں نے ہر ایک شئے غصب کر لی ہے۔ یہاں تک کہ غریب کسان کی مرغیاں بھی ان کی حریصانہ دستبرد سے نہیں بچ سکیں۔ ہزارہا بچے اور عورتیں ہر روز سردی سے ٹھٹھر کر ہلاک ہو رہے ہیں۔ معصوم بچے لیٹے کمزور نحیف بازو پھیلا پھیلا کر اپنی ماؤں سے روٹی کا ٹکڑا مانگتے ہیں لیکن علاقہ پولینڈ کی مائیں انہیں کیا دے سکتی ہیں؟ ان بیچاریوں کے پاس بجز آنسوؤں کے رکھا ہی کیا ہے

قلمرو پولینڈ کا رقبہ ۱۲۷۰۰۰ مربع کیلومیٹر ہے جن میں سے ایک لاکھ مربع کیلومیٹر تو آسٹروی و جرمن افواج کے پاؤں تلے روندا جا چکا ہے۔ افواج مذکور بعض اضلاع میں سے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ ۵ و ۶ مرتبہ گزری ہیں۔

جرمن قبض و دخل کی نقصان رسانی

۱۰ لاکھ گھوڑے اور ۲۰ لاکھ مویشی حملہ آوروں نے چھین لئے ہیں۔ ایک لاکھ مربع کیلومیٹر پر جرمن و آسٹروی افواج کا قبضہ و دخل ہے۔ وہاں غلہ کا ایک دانہ گوشت کی ایک بوٹی۔ اور دودھ کا ایک قطرہ تک شہری آبادی کے لئے نہیں رہا۔ اب تک جس قدر مادی نقصان ہو چکا ہے۔ اس کا اندازہ دس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے زراعت جس کی سالانہ آمدنی ۲۵ لاکھ فرانک اور تجارت جس کا سالانہ تخمینہ ۲۰ لاکھ فرانک ہوتا تھا سب تباہ و برباد ہو گئی ہے۔ وہ کارگر جو ان شبینہ سے بھی محتاج

ہو گئے ہیں ہم لاکھ سے کم نہیں۔

جب جرمن پہلے پہل علاقہ پولینڈ پر حملہ آور ہوتے تو انہوں نے پتھر کے کوئلے کی تمام کانوں پر جو مغرب میں یا سرحد سلیشیا پر تھیں قبضہ کر لیا۔ مگر جب وہ عارضی طور پر پسپا ہوتے۔ تو انہوں نے بعض اہم کانوں کو ڈائنامائٹ سے اڑا دیا۔ یا ان میں پانی چھوڑ دیا۔ اب جرمن پھر ان کانوں پر قابض ہو گئے ہیں۔ علاقہ میں پتھر کا کوئلہ دستیاب نہیں ہوتا معمولی زمانہ میں پولینڈ کو ۳ ہزار کوئلہ کے چھکڑوں کی ماہوار ضرورت ہوتی ہے مگر جب سے جنگ چھڑی ہے اسے صرف ۰۰ چھکڑے اور وہ بھی صرف روس سے دستیاب ہوئے ہیں۔

وارسا کی آبادی ۹ لاکھ ہے۔ جو برسلز کی آبادی سے دوچند ہے۔ مگر بقیہ سلطنت سے منقطع ہو جانے کے سبب شہر وارسا تباہی کے قریب پہنچ گیا تھا۔ پتھر کے کوئلہ کی قیمت ۱۵ گنا بڑھ گئی تھی۔ اور تجارت کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ پولینڈ کے مقبوضہ علاقہ کے ۱ کروڑ باشندوں میں سے کم از کم ۴۰ لاکھ باشندوں پر قحط ساقط ہو گیا تھا۔ اور موت اپنی بھیانک صورت دکھا رہی تھی۔

گلیشیہ کی ناگفتہ بہ حالت

گلیشیہ میں بھی یہی صورت حالات ہے۔ اور وہاں کی غیر مسافی آبادی جنگ کا شکار ہونے کی وجہ سے گرفتار مصیبت ہیں۔ گلیشیہ کے ۸۵۰۰۰ مربع کیلومیٹروں میں سے بجز ۵ ہزار مربع کیلومیٹر کے باقی تمام علاقہ جو کراکو کے نواح میں ہے روسیوں کے قبضہ میں ہے۔ روسیوں نے ۹ لاکھ گھوڑے اور تقریباً ۲۰ لاکھ مویشی چھین لئے ہیں نیز تمام غلہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں رقبہ نمک اور مٹی کے تیل کی کانوں کا بعض حصہ روسیوں کے قبضہ میں جا چکا ہے۔ تمام زرخیز علاقہ تقریباً میدان اور صحرا بن گیا ہے۔ ۱۰ لاکھ سے زائد باشندگان شہر نے آسٹریا کے دوسرے حصوں میں پناہ لی ہے۔ وہ سخت افلاس اور ناداری کی حالت میں ہیں اور بجز ان کپڑوں کے جو ان کے تن بدن پر ہیں۔ ان کے پاس کوئی شے نہیں۔ ایسی ایسی عورتوں نے آکر پناہ لی کہ ان کے شیرخوار بچے بلک بلک کر ہلاک ہو گئے۔

ایک فاش غلطی

اس کے بعد نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ریلیف کمیٹی کے ایک ممبر نے جو موسیو سین کیویز کے ہمراہ تھا مجھے موسیو سین کیویز سے بالا بالا ایک خبر بتائی اور کہا کہ روس نے جس قدر جلد گلیشیہ پر قبضہ کیا ہے اسی قدر زود کاری سے اس نے وہاں روسیت پھیلانے میں ایک فاش غلطی کی ہے۔ صرف لمبرگ میں روسیوں نے ۴۰ ہزار اہل پولینڈ کی جگہ روسی ملازم مقرر کر دئے ہیں۔ اور چونکہ برسوں تک باشندگان پولینڈ صوبہ گلیشیہ آسٹرویوں کے ماتحت ہوم رول کے عادی رہ چکے ہیں۔ اس وجہ سے حنیفوں کے ساتھ ان کی ہمدردیوں کی بہت ہی سخت

وہ نمائش ہو رہی ہے۔

میں نے اس واقعہ کو صرف اس لئے قلمبند کر دیا ہے کہ پولینڈ کی حالت کا بالکل درست اور بے رو رعایت نقشہ کھینچا جا سکے۔

مصنف کا وطن

موسیو سیں کیوینز نے اپنے کلام کی سلسلہ جنبانی کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے مکان واقع اوبلیگورک گورنمنٹ کیلس میں ابتدائے جنگ کے وقت موجود اور ایک جدید ناول "سں لیجنز" کی تصنیف میں مشغول تھا۔ ناول مذکور نپولین کی اس مہم کے متعلق ہے جب وہ قونصل اعلیٰ تھا۔ ناچار مجھے اس تصنیف کو ملتوی کرنا پڑا۔ اور اپنی کتابیں اور دیگر دستاویزیں اوبلیگورک میں چھوڑنی پڑیں۔ جو آخری خبر میں نے اپنے مکان کے متعلق سنی وہ یہ تھی کہ اس کے اردگرد نیز میرے باغ میں خندقیں کھدی ہیں۔

میں پھر وانا کی طرف چلا آیا۔ وہاں یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ مجھے آسٹریوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔ برخلاف اس کے آسٹریوں نے مشکل سے مجھے سوئٹزرلینڈ میں چلے آنے کی اجازت دے دی۔

عجیب و غریب کمیٹی

آج کل میں تمام توجہ اپنے بدقسمت اور مصیبت زدہ ابنائے وطن کی امداد میں صرف کر رہا ہوں۔ ہم نے ایک عام کمیٹی مرتب کی جس میں جرمن پولینڈ آسٹری پولینڈ اور قلمرو پولینڈ کے لوگوں کے سربرآوردہ نمائندے شریک ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب کمیٹی ہے۔ ڈیڑھ سو سال کے بعد یہ موقع پیش آیا ہے۔ کہ ایسی کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اس میں ہر سہ قسم کے اہل پولینڈ شامل ہونے چاہئیں تھے۔ لیکن اس وقت جملہ اہل پولینڈ کی مصیبت کو کم کرنے کے لئے ایک امدادی کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اور اضلاع متحدہ کا سفیر اس کا ممبر ہے۔ مگر امریکہ زیادہ غلہ فروخت نہیں کر سکتا۔ اور روس اپنے ہاں کا غلہ برلن کمیٹی کے ہاتھ اس خوف سے فروخت نہ کریگا۔ کہ مبادا وہ جرمن سپاہیوں کے کام آئے۔ روس غالباً ہماری ہی کمیٹی کو جو غیر جانبدار ملک سوئٹزرلینڈ میں قائم ہے کوئی غلہ بہم پہنچا سکتا ہے۔

لوکل کمیٹیوں کی وساطت سے جن میں معزز اہل پولینڈ شامل ہیں ہم وثوق سے معلوم علاقوں تک امداد پہنچا سکتے ہیں۔ ہمیں سامان غذا، مویشی، اور تخم اجناس کی ضرورت ہے کیونکہ ان ہی کی بدولت ہم اپنے زراعت پیشہ افراد کو بچا سکتے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنا سکتے ہیں۔ (زمیندار)

شخصی حقوق کی حفاظت خود اختیاری

بمبئی کرانیکل کا ایک نامہ نگار ریلوے کے متعلق ایک پرلطف واقعہ بیان کرتا ہے۔ کہ ایک دن بمبئی کے ایک اسٹیشن پر جب ٹرین روانہ ہونے لگی تو ایک گاڑی میں مسافروں کی مقررہ تعداد موجود تھی۔ لیکن گاڑی کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے سوار ہونا چاہا۔ چونکہ اس گاڑی میں مقررہ تعداد موجود تھی اس لئے وکیل صاحب نے جو اسی گاڑی میں تھے زاید مسافر کو اندر آنے سے روکا۔ اس پر ان دونوں میں کچھ سخت کلامی بھی ہوئی۔ بعدہ وہ مسافر آخر کار اسٹیشن ماسٹر کو بلا لایا جس نے باوجود وکیل صاحب کی سخت کوشش کے زائد مسافر کو زبردستی بٹھا ہی دیا۔ لیکن وکیل صاحب اپنے حقوق سے ناواقف نہ تھے جیسی ہی گاڑی چلی انہوں نے گاڑی روکنے کی زنجیر کو کھینچ دیا ٹرین رکی اور گارڈ و اسٹیشن ماسٹر آن موجود ہوئے جن سے وکیل مذکور نے کہا کہ جب تک تم اس زاید مسافر کو نہ اتار لو گے میں گاڑی نہ چلنے دوں گا۔ مگر اس دعوی پر کچھ توجہ نہیں کی گئی۔ اور گاڑی پھر چھوڑی گئی جو چند ہی منٹ چلی ہوگی کہ پھر زنجیر کھینچی گئی۔ اور گاڑی کو رکنا پڑا۔ پھر وہی سوال و جواب ہوئے۔ اور ایک دفعہ پھر وکیل صاحب کو ڈرانے دھمکانے کے بعد گاڑی چھوڑ دی گئی۔ مگر ابھی پلیٹ فارم سے نکلنے نہ پائی تھی کہ وکیل صاحب نے اس کو پھر زنجیر کھینچ کر روک دیا۔ جھنجھلائے ہوئے اسٹیشن ماسٹر اور گارڈ صاحب پھر تشریف لائے۔ اور پھر وہی گفت و شنید ہوئی۔ وکیل صاحب کو مقدمہ چلانے کی دھمکی دی گئی۔ مگر انہوں نے صاف کہدیا کہ جب تک زاید مسافر کو نہ اتار دو گے گاڑی نہ چلنے دونگا۔ اب کیا ہو! افسران ریلوے کا ناطقہ بند تھا۔ اور ٹرین بدستور مقیم تھی۔ آخر پھر ہمت کر کے ٹرین چھوڑی گئی۔ لیکن پھر وہی نتیجہ ہوا۔ اب تو اسٹیشن ماسٹر اور گارڈ تنگ آ گئے۔ بالآخر اس زاید مسافر کو اتارنا پڑا۔ اور خدا خدا کر کے وکیل صاحب نے ٹرین کو حرکت کرنے کی اجازت دی۔ یہ واقعہ جسقدر دلچسپ ہے اسی قدر سبق آموز بھی ہے۔ اگر مسافر اپنے حقوق سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور ان کی حفاظت کرنے میں پس و پیش نہ کریں تو ریلوے کے متعلق جو شکایتیں کی جاتی ہیں وہ خود بخود بہت کم ہو جائیں۔

سانپ چھپکلی وغیرہ کی چربی سے گھی

بازار میں جو گھی عام طور پر فروخت ہوتا ہے وہ اکثر حالتوں میں خالص نہیں ہوتا۔ اور جیسا کہ اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔ اس میں سنی کے تیل کے علاوہ اور بھی بہت سی مضر چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ لوگ بالعموم اس قسم کے گھی کے نقصان دہ اور مضرت رساں اثرات سے واقف نہیں ہیں۔ ہمعصر بنگالی کو اس بارہ میں ایک عجیب بات معلوم ہوئی ہے جسے وہ بدیں الفاظ بیان کرتا ہے کہ چربی کے تیل کا ایک کارخانہ قایم کرنے کے لئے مانک تلہ (کلکتہ) میونسپلٹی میں ایک درخواست پیش ہوئی۔ جس پر پریذیڈنٹ کمیٹی کو کچھ شبہ ہوا۔ لہذا اس نے حکم دیا کہ تحقیقات ہو اور ایک کمشنر نے ضروری تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی: "کارخانہ قائم کرنیوالوں کی اصلی غرض یہ تھی کہ نباتاتی اشیا کے تیل اور بھیڑ بکری سانپ چھپکلی وغیرہ حیوانات کی چربی سے گھی بغرض فروخت تیار کریں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ درخواست دہندہ نے مولوی خلیل کے ساتھ تسلیم کر لیا کہ یہ گھی انسانوں ہی کے کھانے کے لئے بنایا جاتا تھا۔ اس قسم کا گھی بنانے کے لئے چوہے کی بہت سی مغز دار مچھلیاں بھی بکار تھیں کیونکہ ان کے مغز کی آمیزش سے یہ مرکب اصلی گھی کی مانند دانہ دار ہو جاتا ہے۔ ہمسایوں نے اس قسم کا کارخانہ کھلنے کے برخلاف زور سے صدائے احتجاج بلند کی"۔

یہ ظاہر ہے کہ جو گھی بازاروں میں بیچا جاتا ہے وہ زیادہ تر اسی قسم کی اشیا کی ترکیب سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور عوام الناس اس سے آگاہ نہیں ہوتے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ افسران صحت عامہ اس قسم کی اشیاء کو جو نقصان دہ اجزا سے مرکب ہوتی ہیں۔ ناقابل استعمال قرار دینے اور فروشندگان کو مناسب سزا دینے کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ لازم ہے کہ اسی انکشاف کو جس کا ذکر بنگالی نے کیا ہے۔ پیش نظر رکھ کر ناقص اور غیر خالص گھی کی فروخت قطعاً بند کر دی جائے۔

گولہ کی ہوا سے مرگیا

ایک فرانسیسی سرجن بنام موسیو سینسرٹ نے حال میں سوسائٹی دی سرجری" کو ایک سپاہی کے معائنہ کی رپورٹ بھیجی ہے جو ایک بڑے گولہ کے پھٹنے کی جگہ سے ایک گز کے فاصلہ پر ہونے کے باعث مرگیا۔ اس شخص کو گولے کے کسی ٹکڑے نے نہیں چھوا۔ اور نہ اس کے جسم کے اوپر کوئی زخم آیا نہ چوٹ لگی۔ لیکن بعد میں نعش کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کے دونوں پھیپھڑے پھٹ گئے تھے۔ گویا گولے کے پھٹنے سے ہوا میں ایسے زور کا تموج پیدا ہوا کہ اس نے سپاہی کے پھیپھڑوں کو پھاڑ ڈالا۔ اسی قسم کی کتنی ہی موتیں جنگ شروع ہونے کے بعد سپاہیوں میں واقع ہو چکی ہیں۔ جو جنگ کے خطرے پر اور زور دیتی ہیں۔ (ہمدرد)

قیصر اور اُسکے بھائی سے ناچاقی

جرمنی سے حال میں جو خبر براہ ناروے موصول ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اور اس کے بھائی کے درمیان میں ان بن ہو گئی تھی۔ اس مناقشہ کا انجام یہ ہوا۔ کہ شہزادہ ہنری قیصر سے ناخوش ہو کر پروشیا روانہ ہوگئے۔ فساد کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ انگلستان کے مشرقی ساحل پر جو حملہ ہوا تھا۔ شہزادے ہنری نے اس کی مخالفت کی تھی۔ اور ایڈمرل وان ٹرپز کی ناکہ بندی پر بھی اعتراض کیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ موصوف نے امیر البحر کی ناکامیابی پر مضحکہ بھی اڑایا تھا۔ دیکھیے آیندہ چلکر سرزمین جرمنی پر کیا گل کھلتے ہیں۔

اتحادیوں کی فتوحات

یوشنے آخر جنوری تک کی جنگ پر تبصرہ لکھکر یہ دکھلایا ہے کہ اب تک جرمنی کو سات شکستیں مغربی میدان میں ہوئی ہیں جو حسب ذیل ہیں: (۱) نینسی لعد پیرس کے سامنے کی ہزیمتیں۔ ستمبر میں قلب کو توڑنے کی جو کوشش کی گئی

خلیل بے کی تقریر

قسطنطنیہ کے ایک تار میں جو ایمسٹرڈم میں بصری مارچ کو موصول ہوا ہے بیان کیا گیا ہے کہ خلیل بے صدر ایوان مبعوثین نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اس ایوان نے جس اتحاد کا ثبوت دیا ہے وہ آیندہ نسلوں کے لئے ایک عمدہ مثال ہے۔ اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ جس حالت میں وطن خطرہ میں ہو تو فرقہ بندیوں کے مناقشے اور سیاسی عروج کی خواہش اور باہمی منافرت مفقود ہو جاتی ہے۔ فوج کی بہادری سے ان کے دوستوں میں استماد بڑھ رہا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں میں حیرت اور عزت پیدا ہو رہی ہے۔ خلیل بے نے کوپرکوئی کی فتح اور سرای کمیش سے روسیوں کی فرار کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان واقعات کے بعد روسی نئی فوجیں لے آئے اور عثمانیوں کے استقلال کی وجہ سے بالآخر تھک گئے۔ انہوں نے اس جوش کا ذکر کیا جو اس ترکی فوج سے ظاہر ہوا۔ جو ایک صحرائے بے آب کو طے کرکے اور غنیم کو پیچھے ہٹا کر نہر سویز کے مشرقی کنارے تک پہنچ گئی۔ اور اس کے بعد گرداوری کرنے والی جماعتیں بھیجیں جو غنیم کے جہازوں کی سخت گولہ باری کے باوجود اس کے مورچوں تک بڑھتی چلی گئیں۔ اور نہر کو عبور کرکے مغربی کنارہ پر جا پہنچیں۔ اور اپنا کام کرکے واپس چلی آئیں۔ یہ فوج جو اپنی تیاریاں بہت ہوشیاری کے ساتھ مکمل کر رہی ہے عنقریب ایک فیصلہ کن حملہ کرے گی۔ اور مصر کی خوبصورت اور زرخیز زمین کو دشمن سے رہائی دے گی۔ خلیل بے نے یہ یقین بھی ظاہر کیا کہ انگریز بہت جلد بصرہ کے قریب سے بھگا دئے جائیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا:

تمام صفوف جنگ پر اس طرح شکست اٹھانے کے بعد غنیم نے مایوس ہو کر درہ دانیال پر حملہ کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ باوجود مسلسل گولہ باری کے جو غنیم کے زبردست جہازوں پر سے چند دنوں سے ہو رہی ہے۔ غنیم نے کوئی ایسا خفیف سا نتیجہ بھی حاصل نہیں کیا ہے جو کامیابی کہا جا سکے۔ اور یہاں پر اسے عثمانی شجاعت کے ہاتھوں شدید ترین ضرب لگنے والی ہے۔

یہ ممکن ہے کہ غنیم دردانیال کے اندر آ سکے۔ لیکن اگر وہ آئے تو اسے اس بات کا یقین رکھنا چاہئے۔ کہ اس فعل سے ہمارے عزم کو ترقی ہوگی۔ اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہماری فوج کا بہت بڑا حصہ یہاں جمع ہے۔ اور ہر امکانی صورت کے لئے تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے عزم بالجزم کر لیا ہے۔ کہ اپنی زندگی رینگنے والے کیڑوں کی طرح بسر نہیں کریں گے۔ بلکہ جنگجو شیروں کی طرح بسر کریں گے۔ اور اپنے سروں کو بزدلوں اور نامردوں کی طرح خاک پر نہیں جھکائیں گے۔ بلکہ ایک شریف اور آزاد قوم کی طرح اپنے سروں کو بلند رکھیں گے۔ اور اگر ہم کو مرنا ہے تو اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک کہ اس زبردست تلوار کا فرض ادا نہ کر لیں جو عثمانی سلطان نے ہمارے سپرد کی ہے۔ وہ عثمانی سپاہی جو قسطنطنیہ اور حدود اناطولیہ کی حفاظت کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ہماری دانائی اور شجاعت کا بھی ایک بہادر محافظ ہے۔

جس طرح کہ ہمارے اتحادیوں کے سپاہی قسطنطنیہ اور اناطولیہ کے شاندار محافظ ہیں۔ ہمارے دشمن شہر شہر کر اس اعلان کو دہراتے ہیں کہ اگر ہم غیر جانبدار رہتے تو وہ ہمارے ملک کی صیانت کی ذمہ داری کرتے جو لوگ ایسے ملک کی مثال دیکھنا چاہتے ہوں جن کی صیانت کی ذمہ داری انگلستان اور روس نے کی ہو ان کے سامنے میں ایران کو پیش کر دوں گا۔ لیکن اے مجبور سرزمین اسلام! تو معلوم نہیں تجھے بھی جبر کے پنجے سے نجات دیکھنی نصیب ہوگی!

ایک اور تار سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر داخلیہ نے ایوان کو جنگ کی وجہ سے کہ ایوان نے تمام ضروری کام کر لئے ہیں ۲۰ ستمبر تک بند کر دیا ہے۔

(ٹائمز ۳۔ مارچ در ہمدرد)

دار الخلافۃ العالیہ کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال

تازہ ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۵۔فروری کو مسٹر جیووٹ نے پارلیمنٹ میں سوال کیا تھا کہ "وہ اعلان جو ایم سیزونافت نے ڈیوما کے سامنے کیا ہے کہ روس قسطنطنیہ پر مستقل طور سے قبضہ کریگا برطانیہ کی گورنمنٹ کی رضامندی سے کیا گیا تھا اور گورنمنٹ کو اس کا علم ہے" سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیا کہ "میں نے ایم سیزونافت کی کوئی ایسی تقریر نہیں دیکھی ہے جس میں انہوں نے وہ الفاظ کہے ہوں جو آنریبل ممبر بیان کرتے ہیں جو بیان میں نے دیکھا ہے وہ صرف یہ ہے کہ روسی اور ترکی سرحد پر جو واقعات ہو رہے ہیں وہ روس کو اپنی اس دیرینہ سیاسی اور اقتصادی مسئلہ سے قریب تر کر دے گا جس کا تعلق کھلے سمندر تک روس کی دسترس ہونے سے ہے۔ یہ ایک ایسی خواہش ہے جس کے ساتھ ہمیں پوری ہمدردی ہے۔ وہ یقینی صورت جس میں یہ امید بر آئے گی بلاشبہ اس وقت طے ہوگی جب شرائط صلح طے کئے جائیں گے۔" (ر)

جرمنی کی نئی فوج

ولایتی اخبار مارننگ پوسٹ کے فوجی نامہ نگار نے جرمنی کی نئی فوج کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے: "کوئی شخص اتنا بیوقوف نہیں ہوگا کہ خیال کرے کہ جرمنی کی نئی تربیت یافتہ فوج اس فوج کی برابر ہوگی جس سے اس نے جنگ شروع کی تھی جن لوگوں نے چھ ماہ یا اس سے کم عرصہ میں فوجی تربیت حاصل کی ہے وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتی جنھیں دو سال تک زمانہ امن میں تربیت دی گئی ہو لیکن جتنی سلطنتیں اس وقت جنگ میں شریک ہیں ہر ایک کو کم و بیش یہی دشواریاں درپیش ہیں۔ بعض کے لحاظ سے جرمنی کو ہم پر تفوق حاصل ہے بالخصوص رنفلوں توپوں کے معاملہ میں یہ ظاہر ہے کہ محفوظ ذخیرہ ان کے پاس بہت زیادہ تھا۔ سامان جنگ کی ضرورت اس لڑائی میں بالکل غیر معمولی ہے۔ اور غالباً جرمنوں نے اس کو پہلے سے سمجھ لیا تھا۔ اور سالہا سال سے تیاریاں کر رہے تھے۔ یہ بات ہم کو نہیں معلوم ہو سکتی۔ کہ جرمن کتنی مدت میں کتنی آدمیوں کو قواعد سکھلا کر اور سامان سے آراستہ کرکے میدان جنگ میں بھیج سکتے ہیں۔ ہم کو جو کچھ بھی معلوم ہے وہ یہ ہے کہ ان کی سالانہ بھرتی کی تعداد ڈھائی لاکھ تھی۔ علاوہ زمانہ امن میں ان کے پاس اتنی آسانیاں تھیں کہ اس کی دوگنی تعداد کو وہ قواعد سکھلا سکتے تھے۔ گذشتہ نومبر میں علاوہ نقصانات کو پورا کرنے کے انہوں نے تین لاکھ آدمی نئے تربیت یافتہ فرانس میں بھیجے تھے۔ اور نومبر کے آخر میں انھوں نے مشرقی میدان میں بھی نئی فوجیں بھیجی تھیں۔ اس وقت پھر ساڑھے چار لاکھ تازہ دم فوجیں آگئی ہیں۔ یہ قابل لحاظ بات ہے کہ تازہ دم فوجیں کم و بیش پانچ لاکھ کی تعداد میں ہر سہ ماہی کے اختتام پر آتی رہی ہیں۔ لیکن یہ تخمینہ کر لینا کسی قدر خطرناک بھی ہے۔ کہ آیندہ بھی اتنی ہی تعداد میں کمک آتی رہے گی۔ اس لئے کہ موسم سرما میں بڑی تعداد افواج کی کام میں نہیں لائی جا سکتی۔ ہم کو یہ قیاس کرنا چاہئے کہ موسم بہار میں جب حالات بہتر ہو جائیں گے تو بڑی تعداد میں فوجوں کو میدان میں لانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

(ماخوذ از پانیر۔ ۳۱۔مارچ ۱۹۱۵ء)

نظارۂ ریمس

کلیسائے ریمس کی حالت موجودہ کے متعلق جو جرمنوں کی آخری آتشباریوں کے بعد پیدا ہوگئی ہے۔ زیادہ صاف خبریں تو نہیں آئیں مگر اس کی کامل تباہی میں قریب قریب کوئی کسر نہیں رہی۔ ایک مقامی باشندہ جو ہفتہ مختتمہ کے آخری دنوں میں شہر ریمس میں موجود تھا عظیم الشان کلیسا کی غم انگیز تاسف خیز تصویر کھینچتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شمالی سمت کا ایک برج اب تک اپنی حالت پر قائم ہے۔ اور اس کا قائم رکھنا گویا ایک معجزہ ہے۔ دوسرے مینار کا بالائی حصہ اڑ گیا ہے۔ بقیہ حصہ سوراخدار ہو گیا اور اکثر جگہ سے شگافتہ ہوگیا ہے۔ برانس سے جنوب مغرب کی طرف اگر صبح کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ کلیسا ایک ایسی سفید عمارت معلوم ہوتا ہے جیسے سر سے پاؤں تک ہلکے رنگ کے دھوئیں اور خاک کی چادروں کے برقع نے اس کے زخموں کی پردہ پوشی کے لئے چھپا لیا ہو۔ آئے دن نئے پتھر گرتے اور نئے شہتیر ٹوٹتے ہیں۔ محراب کے وسطی حصہ میں ایک بھاری گولہ اس ہیبتناک واقعہ کی یادگار میں پڑا رہ گیا ہے

(ستارہ)

درۂ دانیال کے استحکامات

درہ دانیال کی حفاظت کے لئے تقریباً ۲۰۰ توپیں ہیں۔ یہ کل توپیں کارخانہ کرپ کی بنی ہوئی ہیں۔ ۱۸۷۰ء سے ان توپوں کا داخلہ شروع ہوا تھا۔ اور اس کے بعد بھی استحکامات میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ عجیب واقعہ ہے کہ دردانیال کے

ہنگامۂ عالمگیر

دس جہازوں کی غرقابی

لندن یکم اپریل - فرانسیسی اسٹیمر ایمریزبیچی ہیڈ کے قریب بلا اطلاع تارپیڈو پھینکا گیا جس سے وہ ۳ منٹ کے اندر غرق ہوگیا - عملہ کے دو آدمی پانی میں ۱½ گھنٹہ تک ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد بچائے گئے - ۱۹ ڈوب گئے اور ۲ لاشیں دستیاب ہوئیں -

کارڈف کے اسٹیمر فلو جیکٹ پر جو روڈ پیٹ سے غلہ لا رہا تھا ۱۸ مارچ کو تارپیڈو پھینکا گیا - عملہ کے آدمیوں نے بڑی بہادری دکھلائی - پہلے تو وہ کشتیوں میں سوار ہو گئے لیکن جہاز ایک طرف کو بہت جھک رہا تھا - کپتان تنہا اس پر چڑھ گیا - اور اس نے نقصان کا اچھی طرح معائنہ کیا جس کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ جہاز کو چلانے کی کوشش کرنی چاہئے - عملہ کے نصف آدمیوں نے جہاز پر واپس جانے سے انکار کر دیا - مگر باقی ماندہ آدمی متلاطم سمند کے باوجود جہاز کو ساؤتھمپٹن میں لے آئے - اور اس طرح ۲۵۰۰ ٹن غلہ کو بچا لیا -

لندن ۳۱ - مارچ - گلاسگو کے اسٹیمر کراؤن آف کیسٹیل پر جزیرہ سلی کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا - ایک فرانسیسی اسٹیمر نے اس کے عملہ کو کشتیوں سے اٹھا لیا -

لندن یکم اپریل - اسٹیمر سیون سیز (وزنی ۱۹۴ ٹن) جو لندن سے لورپول کو جا رہا تھا - اس پر آج سہ پہر کو بیچی ہیڈ کے قریب بلا اطلاع تارپیڈو پھینکا گیا جس سے وہ ۳ منٹ کے اندر غرق ہو گیا - ایک تباہ کن کشتی نے عرشہ کے ۷ آدمی بچا لئے - مگر ۱۱ غرق ہو گئے -

لندن یکم اپریل - لزبن (پرتگال) کا تار مظہر ہے کہ جرمن آبدوز کشتی یو ۲۸ نے ایک برطانوی اسٹیمر کو راس فنشر سے ۹۰ میل جنوب کی طرف غرق کیا - ایک اور برطانی جہاز اس کے ۳۴ آدمی لیکر لزبن پہنچا ہے -

امسٹرڈم - ایک جرمن آبدوز کشتی نے ناروے کے ایک جہاز پر بحیرہ شمالی میں ایک تارپیڈو پھینکا - اس کے عملہ کے ۱۱ آدمی ڈچ آف ہالینڈ میں لائے گئے -

اسٹیمر ڈلنیرا جس پر حال میں تارپیڈو پھینکا گیا تھا پھر تیرا لیا گیا - اور شربرگ (فرانس) میں لایا گیا ہے جہاز ایڈمون مرمت کے لئے کارڈف میں لایا گیا ہے -

لندن ۲ - اپریل - جرمن آبدوز کشتی "یو ۱۰" نے آج ۲ ماہی گیر جہاز جیسن اور گلو کینیا شیلڈز کے قریب غرق کر دیئے - اس نے ان کے عملے کے آدمی سوار کر لئے اور بعد میں انہیں ایک اور ماہی گیر کشتی پر سوار کرا دیا - اس کے بعد آبدوز کشتیوں نے ماہی گیر جہاز نیلی کو غرق کر دیا - اور اس کا عملہ ایک کشتی میں بیٹھ کر نکل گیا -

لندن یکم اپریل - فلابہ کے پسماندوں کا بیان ہے کہ "یو ۲۸" درحقیقت جدید ترین وضع کی آبدوز کشتی تھی کیونکہ روغن کے نیچے سے الفاظ "یو ۳۶" صاف طور پر پڑھے جا سکتے تھے - اس سے اس بیان کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ جرمن اپنی آبدوز کشتیوں کے نمبر وقتاً فوقتاً تبدیل کرتے رہتے ہیں -

واشنگٹن - اگرچہ فلابہ پر مسٹر تھریشر کی غرقابی کے متعلق کوئی سرکاری رپورٹ موصول نہیں ہوئی مگر سرکاری حلقوں میں اس معاملہ پر سخت اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے -

لندن ۲ - اپریل - واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ ریاستہائے متحدہ کے سفیر مقیم برطانیہ نے رپورٹ بھیجی ہے کہ فلابہ کے پسماندوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ تھریشر نامی ایک امریکن غرق ہو گیا ہے -

لندن ۳ - اپریل - ولندیزی اسٹیمر شیلڈ بحیرہ شمالی میں اڑا دیا گیا - اس کے ملاح بندرگاہ ہل میں اتارے گئے چھ زخمی اور ایک غرق ہو گیا -

لندن ۲ - اپریل - جہاز سیون سیز کے غرق شدگان میں کپتان، افسران اول و دوم اور چیف انجینئر بھی شامل ہیں - پسماندوں کا بیان ہے - کہ کوئی آبدوز کشتی دکھائی نہ دی - مگر ہولناک دھماکہ ہوا اور کشتیاں سمندر میں ڈالنے سے پیشتر ہی جہاز ڈوب گیا -

آسٹریلیا کا نیا دستہ

لندن ۳۱ - مارچ - ملبورن کا تار مظہر ہے کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے میدان جنگ کے لئے ایک اور دستہ روانہ کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے -

جرمن ہوائی جہاز نے گولہ گرایا

لندن یکم اپریل - اسٹیمر شانزا شرودم سے لیتھ میں پہنچا ہے - اور رپورٹ کرتا ہے - کہ ساحل انگلستان کے قریب ایک جرمن ہوائی جہاز نے گولہ گرایا - جو ایک جہاز سے ۵ گز کے فاصلہ پر گرا - اس پر کپتان نے ایک ہوائی چھوڑی جو ہوا باز کے قریب جا کر پھٹی ہوا باز اڑ کر بھاگ گیا -

جنوبی افریقہ میں جنگ

لندن ۲ - اپریل - جنرل بوتھا کی سپاہ نے اس کے مشہور مرکز پر قبضہ کر لیا ہے - جس کے ایک طرف ایک لق و دق بیابان اور دوسری طرف سرسبز جنگل واقع ہے - اس مقام سے آگے جنگی کارروائی میں سہولت پیش آئے گی - جرمن سپاہ نے اس کو بہ ایں وجہ خالی کر دیا - کہ ان کے دونوں بازو اور آمد و رفت کی لائن معرض خطر میں تھی -

عظیم ترین جرمن گولہ

لندن یکم اپریل - ایک جرمن گولہ [illegible] سپاہ پیرس میں نمائش ہوگی - گولہ ایک ٹن وزنی - اور ۵ فٹ بلند ہے اس کا فلیتا برقی رو کی مدد سے نکال لیا گیا -

ترکی کروزر مجیدیہ کی غرقابی

سیباسٹوپول ۶ - اپریل - ترکی کروزر مجیدیہ شب گزشتہ کو روسی ساحل کے قریب سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا -

فرنچ سویلینوں کا اخراج

لندن ۲ - اپریل - جرمن حکام غیر مصافی عمر کے سویلینوں کو فرانس کے مقبوضہ علاقہ میں سے خارج کر رہے ہیں - جس کی وجہ غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کو خوراک دینے کے مصارف بچ رہیں - ہزارہا اشخاص سخت مصیبت کی حالت میں نینسی اور دوسرے شہروں میں پہنچ رہے ہیں -

جرمن فلانڈرز کے مشرقی تختوں کو بدیں خیال تباہ کر رہے ہیں - کہ سیلابی رقبہ میں اضافہ ہو - اور اس طرح ان کے میمنہ کی حفاظت ہو سکنے کے ساتھ ہی ہزارہا سپاہ دیگر مقامات میں لڑنے کے لئے روانہ کی جا سکے -

ایک اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۳ - اپریل - فلشنگ/ہالینڈ سے تار مظہر ہے کہ اسٹیمر لاک وڈ پر کل رات کو بمقام شارٹ پائنٹ تارپیڈو پھینکا گیا - اس کے عملہ کو ایک ماہی گیر کشتی نے بچا لیا -

ناروے کے اسٹیمر کو نقصان

کوپن ہیگن - ۳ اپریل - ۲۸ - مارچ کو جرمنی کے جہازوں نے لیباؤ (روس) پر جو گولہ باری کی - اس پر ناروے کے اسٹیمر لوس ٹکین کو معتد بہ نقصان پہنچا - اور اس کا کپتان ہلاک ہو گیا -

روسی کرنیل پر جاسوسی کا الزام

لندن ۳ - اپریل - پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لفٹنٹ کرنیل سیاسوئیدوف کو جو دسویں جیش کے عملے میں ترجمانی کا کام کرتا تھا - جاسوسی کے الزام میں کورٹ مارشل کی تحقیقات کے بعد پھانسی کی سزا دی گئی ہے - اس کے علاوہ اور اشخاص بھی گرفتار کئے گئے ہیں جن کا فوج سے کچھ تعلق نہ تھا -

جنگ میں یونان کی کوشش مداخلت

لندن یکم اپریل - ایتھنز سے مستند ذریعہ سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ میں مداخلت کرنے کے لئے موسیو وینی زیلوس حلیفوں کی کامیابی کا منتظر نہیں رہا - معرکہ مارن کے قبل ہی اس نے عزم کر لیا تھا - اور کسی دیگر ملک نے اس سے بڑھ کر دوستدارانہ روش کا ثبوت بہم نہیں پہنچایا -

روسی بیڑہ پر حملہ کرنے کا عزم

لندن ۲۰ مارچ۔ قسطنطنیہ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ گوبن کی کامل مرمت ہو گئی ہے گو اب اس کی رفتار ۔۔۔ صرف ۸ بحری میل رہ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی نظارت جنگ نے تمام ترکی بیڑے کے ذریعہ سے بحر اسود میں روسی بیڑے کو مصروف پیکار کرنے کی غرض سے عظیم تاخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مارشل وان ڈر گولٹز

لندن ۲۲۔ مارچ۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ بقول اخبار "لوکلنز نجر" (برلن) مارشل ڈر گولٹز قسطنطنیہ کو روانہ برلن ہوئے ہیں۔ ایسے نازک موقع پر مارشل موصوف کے برلن جانے کی یہ وجہ بتائی جاتی ہے کہ سلطان ترکی نے مارشل موصوف کے ہاتھ قیصر کے لئے ایک خاص جنگی تمغہ ارسال کیا ہے۔

کردوں کے وحشیانہ مظالم

لندن ۲۲۔ مارچ۔ غیر ملکی مشنوں سمجھ بیز بشیرن بورڈ کو ایران سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ کردوں نے اُرمیہ کے قریب موضع گلفشاں کے تمام مردوں کو گولی سے اُڑا دیا۔ اور عورتوں کی بے حرمتی کی۔ ۲۷ پناہ گزین جنہوں نے فرانسیسی اور امریکن مشنوں میں جا کر پناہ لی تھی گرفتار کر کے سولیوں پر لٹکا دیئے گئے۔ جو مشنوں کے احاطہ میں غضب کی گئی تھیں۔

روسیوں اور ترکوں میں جنگ

پیٹرو گراد۔ ۳۰ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی سپاہ نے ترکوں کو علاقہ لدروین میں دریائے چورک کے بائیں کنارے پر پسپا کیا ہے۔

روسی پیشقدمی

شملہ ۲۹ مارچ۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے کو حسب وزیر ہند سے ذیل کا تار مورخہ ۲۷ مارچ موصول ہوا، روسیوں نے کوہستان کارپیتھین میں دریلکو کی کامیابی کے بعد جو جارحانہ کارروائی شروع کی تھی اس کا سلسلہ جاری ہے۔ اور وہ کامیابی کے ساتھ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ گو غنیم کو بھی کمک پہنچ گئی ہے۔ اطلاع پہنچی ہے کہ جرمن ابھی بہت بڑی جمعیت میں مشرقی پروشیا کی سرحد پر موجود ہیں۔ گو انہوں نے ہنوز شدید جارحانہ کارروائی اختیار نہیں کی۔ اوسویز کا محاصرہ نسبتاً کمزور پڑ گیا ہے اور چند بہت بھاری باتریاں پیچھے ہٹالی گئی ہیں

جنرل وان کلک مجروح ہو گئے

لندن ۲۸۔ مارچ۔ مغربی رزمگاہ میں نسبتاً سکوت طاری ہے جنرل وان کلک ارگون کے علاقہ میں سامنے کی خندقوں کا معاینہ کر رہے تھے۔ کہ پھٹنے والے گولے سے انہیں خفیف زخم آیا۔

جہاز ایگویلا کی غرقابی

لندن ۳۰۔ مارچ۔ ایک آبدوز کشتی نے لورپول کے تجارتی جہاز ایگویلا کو پمبروک شائر کے قریب غرق کر دیا عملہ کے ۔۔۔ آدمی فش گارڈ میں اتارے گئے لوگ بعد ڈوب گئے۔

فوج گزارنے کیلئے سیاسی دباؤ

لندن ۳۰ مارچ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن نے حال میں اپنے سفارت خانہ کی وساطت سے رومانیہ پر اس بارہ میں زور کا دباؤ ڈالا تھا کہ جرمن سپاہ کے ایک جیش کو اپنے علاقہ میں سے گزر کر ترکی کی طرف جانے دے مگر رومانیہ نے انکار کر دیا۔

ڈاک کے جہاز کی غرقابی

لندن ۲۹۔ مارچ۔ فلابا نامی ڈاک کا جہاز زدہ ۔۔۔ ۴۰۰۰ ٹن، جو مغربی افریقہ کی طرف ڈاک لیجا رہا تھا اور اس پر ۱۴۰ مسافر اور ۹۰ عملہ کے آدمی سوار تھے اسے ایک آبدوز نے ملفورڈ ہیوں کے قریب غرق کر دیا۔ لوئسٹافٹ کے ماہی گیر جہاز نے قریباً ۱۴۰ مسافر اور عملہ کے آدمی بچالئے۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ آبدوز کشتی ہمارے گرد چکر لگاتی رہی۔ اور اس کے آدمی ہمارے ہاتھ پاؤں مارنے پر مضحکہ اڑاتے رہے فلابا کے مسافروں میں ۹۵ درجہ اول اور ۵۵ درجہ دوم کے مسافر تھے۔ جن میں نائجیریا کے بعض سرکاری ڈاکٹر اور مغربی افریقہ کے متعدد سرکاری اہلکار بھی تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ فلابا پوری رفتار کے ساتھ بھاگا اور آبدوز کشتی نے نصف گھنٹہ تک اس کا تعاقب کیا۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ ۱۴۵ آدمی بچالئے گئے۔

محکمہ اخبارات نے جہاز فلابا کے دس منٹ میں غرق کئے جانے کی تصدیق کی ہے مسافروں اور عملہ کے ۲۵۰ آدمیوں میں سے قریباً ۱۴۰ بچالئے گئے۔ افسوس ہے کہ اکثر آدمی تارپیڈو کے دھماکے سے ہلاک ہو گئے۔

ایک اور بیان سے پایا جاتا ہے کہ آبدوز کشتی کے کمانڈر نے کہا کہ مسافروں کو کشتیوں میں اترنے کے لئے دس منٹ کی مہلت دی جائیگی۔ مگر کشتیاں ابھی سمندر میں اتاری بھی نہ گئی تھیں کہ ایک تارپیڈو جہاز کے پچھلے حصہ میں لگا جس کا نتیجہ یہ افسوسناک حادثہ تھا۔ فلابا سرعت کے ساتھ غرق ہو گیا۔ اور مسافر اور دوسرے آدمی سمندر میں گر پڑے۔ بعض کشتیاں تباہ ہو گئیں اور بعض پانی بھر جانے سے بیکار ہو گئیں مسافروں کے بیانات سے۔ اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ جرمن غرق ہونے والے برطانیوں کا مضحکہ اڑاتے رہے۔ ماہی گیر جہاز کے کپتان نے آبدوز کشتی کو پہلے سے دیکھ لیا تھا اور اس کے اتفاقیہ طور پر وہاں موجود ہونے سے مسافروں کو بچانے کے کام میں بہت سہولت پیدا ہوئی۔

پسماندوں کو حادثہ کی سخت تکلیف ہوئی۔ لہذا جب یہ لوگ پنڈ کمشن کے اسٹیشن پر اترے تو نہایت پر درد منظر دیکھنے میں آیا۔ میڈیکل سارجنٹ کا بیان ہے کہ تھوڑی کشتی کے اتارے جانے کے بعد میں ابھی اس میں بیٹھا ہی تھا کہ آبدوز کشتی نے جو وہاں سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر تھی۔ تارپیڈو پھینکا۔ میں نے تارپیڈو کو آتے دیکھا اور وہ کشتی کے نیچے سے گزر کر جہاز کو لگا جن کھونٹیوں سے کشتیاں لٹک رہی تھیں ان کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے کشتیاں گر پڑیں۔ اور میں اوٹھایا جانے سے پیشتر آدھ گھنٹہ تک پانی میں تیرتا رہا مسافروں اور دوسرے آدمیوں نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ دو کشتیاں اتاری گئیں جن میں سے دو کے پرخچے اڑ گئے اور دو الٹ گئیں۔ آج تک اتنی بڑی آبدوز کشتی دیکھنے میں نہیں آئی۔

فلابا کے کوارٹر ماسٹر کا بیان ہے کہ جہاز کے وسطی حصہ میں تارپیڈو لگا جس سے وہ الٹ کر چار منٹ کے اندر غرق ہو گیا۔ سارجنٹ اور کوارٹر ماسٹر کا بیان ہے کہ جب مسافر غرق ہو رہے تھے تو آبدوز کشتی کے آدمی انہیں دیکھ کر قہقہہ لگا رہے تھے۔

آبنائے باسفورس پر روسی بیڑا

پیٹرو گراد۔ ۳۰۔ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی بیڑا دوشنبہ کی صبح کو آبنائے باسفورس کے بیرونی قلعوں تک پہنچ گیا۔ مگر کہر کی وجہ سے وہ گولہ باری کرنے سے قاصر رہا۔

ایک چھوٹے روسی جہاز اور ترکی تباہ کن کشتی نے ایک دوسرے پر گولہ باری کی لیکن موخر الذکر ابتدائی گولوں کے بعد بھاگ کر باسفورس میں گھس گئی

غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ روسی ہوا بازوں نے یہ دریافت کر لیا ہے کہ یکشنبہ کو باسفورس کے قلعوں پر جو گولہ باری ہوئی تھی اس سے قلعہ الماس اور قلعہ کو نقصان پہنچا۔ قلعہ الماس کی قلعہ گیر فوج فرار ہو گئی۔

ہوائی جہازوں کی جنگ

رائٹرڈم ۳۰۔ مارچ۔ متحدہ ہوائی جہازوں نے ایک جرمن غبارہ پر حملہ کیا جو زیبرگ میں زمین کے ساتھ رسوں کے ذریعہ بندھا ہوا ہوا میں معلق تھا۔ ۱۴ جرمن ہوائی جہازوں نے تعاقب شروع کیا اور ہوائی جنگ وقوع میں آئی۔ ایک ٹاب دہوائی جہاز نیچے گرا دیا گیا۔ اور دو ہوا باز ہلاک ہو گئے بقیہ جرمن ہوائی جہازوں کو پسپا کر دیا گیا۔ اور برطانوی بحری دستے نے ان پر گولہ باری کی جو زیبرگ پر بھی گولہ باری کر رہا ہے۔

ولندیزی جہاز کی غرقابی

لندن ۲۹ مارچ محکمہ اخبارات کی طرف سے اسٹیمر ایگویلا پر تارپیڈو پھینکنے اور اس کے غرق کئے جانے کی تصدیق کی گئی ہے ۲۰ مسافر اور عملہ جہاز کے ۲۳ آدمی مفقود الخبر ہیں۔ اور کپتان اور ۱۹ آدمی بچالئے گئے ہیں۔

ہالینڈ کا جہاز ایسٹل جو رائٹرڈم سے گول جا رہا تھا ایک

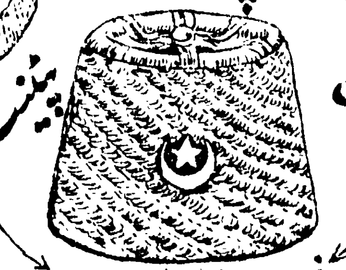
شربت مفرح دافع الوبار یہ شربت عمدہ قسم کے شربت پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کسی کو گرمی یا کثرت سے ہو جاتی ہے اُس کا فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اُترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار، فساد خون، بواسیر تبخیر، مالیخولیا، اختلاج قلب، تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اُن کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار رہتا ہے بانہمہ فی بوتل دو روپیہ (عہ) خورد شیشی ۱۲ اونس ۳ر ایک اونس ۰ر

ملنے کا پتہ۔ **حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور**

مفت۔ رسالہ **تریاق العقرب** جسمیں بچھو کا زہر دور کرنیکے ۲۰۰ سے زاید نسخے ہیں آپکے حکمت بغرض محصول وغیرہ بھیجکر طلب فرمائیے۔ پتہ حاجی سید شاہ فخر الدین قادری بمکان سید فاضل شاہ بیرون یاقوت پورہ متصل تکیہ روشنلی حیدرآباد دکن

کلپاک

پیٹنٹ ڈیزائن



پیٹنٹ نمبر ۲۶۱۲

سیاہ سفید خاکی

اعلی اصلی سمور قسم اول عہ قسم دوم عـ۴ قسم سوم عـ۳ چھوٹے بچوں کی کلپاک ؎

اطلاع ضروری بحسب قواعد انڈین پیٹنٹ اینڈ ڈیزاین ایکٹ دوم ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے نئے پیٹنٹ کرا کر اُس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان اُٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اسلئے آڈر بہت جلد بھیجو

المشتہران ایس ایف چشتی اینڈ کمپنی۔ بنارسی منشن دہلی

من موہنی

شائقین مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی کا اُٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے۔ سیتلا کے داغ جھائیں، چھیپ اور جھریاں، مہاسے وغیرہ جو چہرہ خوشنما اور بے رونق ہو جاتا ہے اُن کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر گھڑی دو گھڑی چہرہ سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایکساتھ لینے سے خرچ پارسل معاف

رومیش چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

نمبر ۶۱ **نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے**

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح ہے کہ موسم گرما آگیا ہے۔ اس موسم میں کھانے پینے رہنے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلے ہی ایک شیشی **اصلی عرق کافور** منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت کر سکیں۔ یہ اصلی عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست قے کے درد شکم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۴ر محصولڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵ر ۸ شیشی تک ۶ر

نمبر ۶۲ **کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی دس شریف لکھے پڑھے آدمیوں کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے**

طاقت بڑھانیوالا اپیل

کولا نام ایک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا اپیل ہے زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اسکو استعمال کیجئے۔ نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے اس لئے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا پڑھنا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا۔ ہول دل اور حرکت کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہو گا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھوڑاتا ہے۔

مفصل حالات فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھئے۔
قیمت ۳۲ خوراک کی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ۵ر

یہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دواخانہ یونانی سیالکوٹ (قایم شدہ) (سنہ ۱۸۹۰ء)

یونانی کا علم نہ علم ہو ہے مریضوں کا اُن کی نگہبان خدا ہے۔ سر سے لیکر پاؤں تک ہر ایک مزمن و کہنہ مرض کے مرکبات، تازہ اور صاف ستھرے پورے اجزا شامل کر کے باہر برادران وطن کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں۔ غضب ہے کہ آپ اب تک ہم سے بے خبر ہیں۔ جس مرکب کی آپ کو ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے۔ اور طب یونانی کا کرشمہ دیکھئے۔ اِن یہ یاد رہے کہ مغربی پیٹنٹ ادویات کا اپنی طبیعتوں کو خوگر نہ بناؤ۔ اپنے جنت نشان ہندوستان میں وہ کمالات پیدا کرو کہ یورپ امریکہ جن کے آپ محتاج ہیں تمہارے خوشہ چیں بنیں۔ آؤ! فی الحال ہماری تیار کردہ مقوی دوائی جوارش اکسیر کو آزماؤ۔ تا کہ طب یونانی کا کرشمہ آپ پر ظاہر ہو۔ جوارش اکسیر قیمتی اجزا اور جڑی بوٹیوں سے تیار ہوئی ہے۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل بیماریوں کو اکسیر ثابت ہوئی ہے: کمزوری دل و جگر، درد سر، ضعف معدہ، یرقان، احتلام، ضعف اعصاب، ضعف بصارت، گرمی جگر، بچوں کے زرد پیلے رنگ کے دست۔ قیمت فی بکس ۵ تولہ عہ محصولڈاک ایک سے ۳ تک ۵ر **حکیم مہتاب الدین اینڈ سنز**

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و قدرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگرچہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جان کر اس سے مرجانا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف ہو کر ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ ڈاک محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کر کے اُن کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں۔ فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ) ایسے ہی ہمارا **طلاء وجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۳۲ - ایل ہندو کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں - بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن سے آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کرے گی۔ فی البم ۸ ر (آٹھ آنے)

محصول ڈاک معاف خرچ وی۔ پی ایک آنہ

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

وید شاستری شنکر جام نگر دکاٹھیاواڑ

ایجنٹ

پیچھے) نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

صوف و استرخان سیاہ ۔ ملایم بغیر سترداد ۔ ہر رنگ سبز، کاہی، خاکی ۔ ہر سائز ۔ ۵ ہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ ہمرکہ" استنبول و فبریقہ نیشنل - ایجیشین، قاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے اور مال آنے کی امید نہیں - اس لئے آپ بہت جلد تبرکاً ہی خرید لیں۔ آرڈر آج ہی بھیجیں۔

ایس - ایف حسینی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایہ چودھری دیبی شاہ بلگرامی

اگر چند احباب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خرید فرمادینگے تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچہ سے پیش کرتے رہیں گے۔

لیپ ملذذ - فاعل و مفعول ہر دو بیہوش ہو جاویں قیمت فی درجن ۴ ر **ممسک حیض و رطوبت اندام نہانی** در جن ۴ ر باہکاکت اعضا تنگی درستگی، استعمال افیون رفع ہوتا ہے در جن ۲ ر **طلاء** جو سوئی رگیں درست کر کے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی ۲ ر **عرق النساء** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندرپیٹ کے گئی درد رفع ہوا ئی گولی ۴ ر **عطر ملذذ شاہی** جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہاں اس کی رہے شیشی کلاں ۲ ر، خورد ۱۲ ر **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ ر **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھڑی مشغول کار ہو جیے شیشی کلاں ۲ ر شیشی خورد ۱ ر **روغن گنج سر** شیشی کلاں ۸ ر خورد ۲ ر **روغن خنازیر** شیشی کلاں ۸ ر خورد ۲ ر **کراماتی ڈبی** - اگر معدہ پر لگا دیں قے، ناف پر لگانے سے اسہال، پیر پر لگا دیں اور ادرار پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ ر **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے امساک ہوتا ہے فتیلہ ۲ ر **روغن عرق لینا** جسکی مالش سے مباشرت ہوتی ہے شیشی ۴ ر

احقر العباد چودھری پرشاد بلگرامی عطار مالک شہر لکھنؤ محلہ برانا مکان نمبر ۱۱۲

طاعون

یعنی انعام جان کے خواستگار

بیماری وبا

وہ لوگ ہوتے ہیں جو باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکما یونانی و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ جو بلا سود سعی ہوتی ہے۔

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے وقتی اثر بااسمی ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکما و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن صہ ایک درجن لعہ

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ پنشنر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں: جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواری قادری لکھتے ہیں قریباً چار صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) لکھتے ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی حلفیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۴۰ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھالی اور دوسرے نے صحت ہونے پر شراب پی لی۔

مسماۃ گلابو - دریاپور محلہ بعد تین یوم صحت عاجل حاصل کی **منشی قلندر حسین** ہوش آر کے اینڈ ایم او۔ کیمپ سکرٹری بنگلور آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد حمید حسن پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

تازہ برقیات

باسفورس پر حملہ

پیٹروگراڈ ۳۔ اپریل۔ باسفورس کے بیرونی قلعوں کی گولہ باری کے دوران میں جنگی جہاز آبنائے سے ۵ ہزار فیدم (فیدم = ۲ گز) کے فاصلہ پر پہنچ گئے۔ اور ساحلی قلعوں کی آتشباری میں بحری سرنگوں کے رقبہ میں داخل ہو گئے تباہ کن کشتیاں اس سے پہلے بحری سرنگوں کی دیکھ بھال کے لئے گئی تھیں۔ لیکن اُن کی کوشش بے نتیجہ رہی ترکی قلعوں نے آتشباری کا جواب نہ دیا۔

دردانیال پر جنگ

ٹائمز کا نامہ نگار جزیرہ ٹنیڈوس سے مطلع کرتا ہے کہ کسی وجوہ سے جن میں خرابی موسم کا عنصر بھی شامل ہے ترکوں اور جرمنوں کو دردانیال میں اپنے مورچے اور قلعہ بندیاں اچھی طرح مستحکم کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اُن کے پاس توپخانہ کی کافی تعداد موجود ہے جن میں ۴ سے ۶ انچ دہانہ کی بہت سی متحرک توپیں بھی شامل ہیں۔ اور یہ توپیں ایسی جگہ نصب ہیں جہاں ہماری بحری توپوں کی کچھ پیش نہیں جا سکتی۔ اس لئے امید رکھنی چاہئے۔ کہ یہاں فریقین میں نہایت خونریز جنگ وقوع پذیر ہوگی جس میں انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مگر جن لوگوں نے حال کی جنگی کارروائیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ انہیں کامل اعتماد ہے۔ کہ ہم اس مشکل مسئلہ کی گتھی بوجہ احسن سلجھا سکیں گے۔

چھ جہازوں کی غرقابی

لندن ۴۔ اپریل۔ پیرس۔ ایک ماہی گیر جہاز جس کا نام نیوفونڈلینڈ ہے۔ ہیورکے پرے تارپیڈو کے ذریعہ غرق کر دیا گیا ہے۔

لندن ۵۔ اپریل۔ اسٹیمر شہر برمین پر لینڈز اینڈ (انگلستان) کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا جس سے وہ غرق ہو گیا۔ عملہ کے ۴ آدمی غرق ہو گئے۔ اور ۱۳ بچا لئے گئے۔ انہیں مقام پنزنیس میں اتار دیا گیا۔

کوپن ہیگن ۴۔ اپریل۔ دو اسٹیمروں کے سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو جانے کی وجہ سے ٹریل بورگ (سویڈن) اور سا اینسنز (ڈنمارک) کے درمیان جہازوں کی روزانہ آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ ان جہازوں کے عملہ کے آدمی بچا لئے گئے۔

لندن ۵۔ اپریل۔ جرمن اسٹیمر گریٹ میسو تھا جو سویڈن سے جرمنی کو خام دھات لے جا رہا تھا بحیرہ بالٹک میں غرق کر دیا گیا۔

ایمسٹرڈیم ۴۔ اپریل۔ پرائیویٹ برقی پیغامات سے جو برلن میں موصول ہوئے۔ پایا جاتا ہے کہ امریکن اسٹیمر گورجین بر ابز جزیرہ شمالی میں پانی بھر جانے سے غرق ہو گیا اور اس کے عملے کے آدمی ساحل ہیلیگولینڈ پر اتارے گئے۔

جرمن ہوائی جہاز کی تباہی

لندن ۴۔ اپریل۔ پیرس۔ جو جرمن ہوائی جہاز دسمانیان کے مشرق میں نیچے اتار لیا گیا تھا۔ وہ ریمز پر بم گرا رہا تھا۔ زمین پر گرتے ہی ہوائی جہاز کو آگ لگ گئی۔ مگر ہوابازوں کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔ اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

ایمسٹرڈیم۔ متحدہ ہوابازوں نے ورلنگس (بیڈن) پر بم گرائے۔

گوبن اور برسلا ساحل کریمیا پر

لندن ۵۔ اپریل پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہمارے بیڑے نے ہفتہ کے روز فاصلہ دراز کو گوبن اور برسلا کو ساحل کریمیا کے قریب مصروف پیکار کیا۔ اور اندھیرا ہو جانے تک ان کا تعاقب کرتے رہے رات کو پھر ہمارے تباہ کن جہاز باسفورس سے ساحل کے فاصلہ پر ان سے دوچار ہوئے۔ مگر ان کروزروں نے شدید آتشباری کی اور بچ کر نکل گئے۔

ٹرکی میں جرمن ہوائی جہازوں کا دستہ

لندن ۵۔ اپریل۔ روما کا تار مظہر ہے کہ ماہ مارچ سے لیکر جرمنوں نے ترکی کو ٹاب ہوائی جہازوں کا ایک دستہ بہم پہنچایا ہے۔ اور وہ اس عرصہ میں دردانیال اور باسفورس پر دیکھ بھال کا کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔

دردانیال اور ٹرکی

اخبار "فرینکفرٹر زیٹنگ" نے انور پاشا کی ملاقات کا حال درج کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے:

"اگر کوئی شخص اتحادیوں کے بیڑے کی ان عظیم الشان فتوحات پر یقین کرنے کے لئے تیار ہو جو دردانیال کے قلعوں پر گولہ باری میں اُن کو حاصل ہوئی ہیں۔ تو اس کے لئے وزارت خارجہ کی یہ حالت غیر متوقع نہ ہوگی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ یہاں فکر و اندیشہ کا نشان بھی نہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا امن کے زمانہ میں ایک سرکاری محکمہ کی جو حالت ہونی چاہئے وہی ہے"۔

انور پاشا کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت گولہ باری شروع ہوئی ہے تو وہ قلعوں کا معائنہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن نے ۸۰۰ سے ایک ہزار تک گولے پھینکے۔ لیکن نتیجہ صرف یہ ہوا۔ کہ ایک افسر مارا گیا اور ایک سپاہی زخمی ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انور پاشا نے یہ بھی کہا کہ اتحادی اہل قسطنطنیہ کو غلط خبروں سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ پر بھی اثر پڑے۔ (ٹائمز ۵ مارچ ۱۹۱۵ء ہمدرد)

ایک نظر ادھر بھی! ہم معاونین مدینہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قیمتوں کی ادائیگی کے علاوہ جدید خریدار بھی بہم پہنچا کر مدینہ کی اعانت کی امید ہے کہ وہ اصحاب بھی جن کی قیمتیں ختم ہو گئی ہیں اور اُن کے نام اطلاعی خطوط جا رہے ہیں جلد بذریعہ منی آرڈر اپنی قیمتیں عنایت فرمائیں گے یا ویلیو کی اجازت دیکر مشکوری کا موقع دیں گے۔ اور ساتھ ہی جدید خریدار پیدا کرنے کی کوشش بلیغ فرمائیں گے مدینہ کے مصارف بہت بڑھ رہے ہیں جب تک آپ توجہ نہ فرمائیں گے مدینہ کی ترقی مشکل ہے۔ جن حضرات نے جدید خریدار دیئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی اور تعداد خریداران مع شکریہ آئندہ درج ہوں گے۔ نیازمند مینیجر۔

ہمت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے

(از جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی)

مندرجہ ذیل نظم میں ڈاکٹر اقبال نے ایک مشہور تاریخی واقعہ کی تصویر کھینچی ہے اور کہا ہے۔ کہ ظالم غلام قادر روہیلہ جس نے شہنشاہ ہند شاہ عالم کی آنکھیں نکلوا دیں، اور جس نے اس پر اکتفا نہ کر کے سابق شہنشاہ ہند کی بیگمات کی توہین و تذلیل کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ایک وقت آیا کہ اس بدترین انسان کے دل میں بھی ایسے جذبات موجزن ہوئے جن کی تعریف کی جا سکے۔

روہیلا کس قدر ظالم جفا جو کینہ پرور تھا
نکالیں شاہ تیموری کی آنکھیں نوک خنجر سے

دیا اہل حرم کو رقص کا فرماں ستمگر نے
یہ انداز ستم کچھ کم نہ تھا آثار محشر سے

بھلا تعمیل اس فرمان غیرت کش کی ممکن تھی
شہنشاہی حرم کی نازنینان سمن بر سے

بنایا آہ سامان طرب بیدرد نے اُن کو
نہاں تھا حسن جن کا چشم مہر و ماہ و اختر سے

دل نازک لرزتے تھے قدم مجبور جنبش تھے
رواں دریائے خوں شہزادیوں کے دیدہ تر سے

یونہی کچھ دیر تک محو نظر آنکھیں رہیں اس کی
کیا گھبرا کے پھر آزاد سر کو بار مغفر سے

کمر سے پھر وہ تیغ جانستاں آتش فشاں کھولی
سبق آموز تابانی ہوا انجم جس کے جوہر سے

رکھا خنجر کو آگے۔ اور پھر کچھ سوچ کر لیٹا
تقاضا کر رہی تھی نیند گویا چشم احمر سے

بجھائے خواب کے پانی نے اخگر اس کی آنکھوں کے
نظر شرما گئی ظالم کی درد انگیز منظر سے

پھر اُٹھا۔ اور تیموری حرم سے یوں لگا کہنے
شکایت چاہئے تم کو نہ کچھ اپنے مقدر سے

مرا مسند پہ سو جانا بناوٹ تھی تکلف تھا
کہ غفلت دور ہے شان صف آرایان لشکر سے

مرا مقصد یہ تھا جس سے کوئی تیموری کی بیٹی
مجھے غافل سمجھ کر مار ڈالے میرے خنجر سے

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانہ پر
حمیت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے (خطیب)

معائنہ ہیوٹ مسلم اسکول مراد آباد
اور
صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب

۲۹۔ اکتوبر ۳۶ء کو کانفرنس کی طرف سے مولوی ادریس احمد صاحب اور سید عبدالباقی صاحب نے اسکول کا معائنہ فرمایا۔ لیکن یہ معائنہ بھی بجائے خود کچھ عجیب سی قسم کا معائنہ تھا۔ اگر معترضین کی بلند آہنگی نے صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب کو اس امر پر مجبور کیا تھا کہ وہ اسکول کا معائنہ کرا کے اس کو معاملات کی صفائی کا سرٹیفکٹ عطا فرمائیں تو قرین انصاف یہی تھا کہ معترضین کو بھی اپنے اعتراضات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا۔ لیکن معائنہ کرنے والے اس قدر خاموشی سے تشریف لائے کہ اسکول کے اکثر ٹرسٹیوں کو بھی اُن کی تشریف آوری کا علم نہ ہوا اور خود پریسیڈنٹ صاحب بھی اُن سے نہ مل سکے۔ ایسی حالت میں وہ تصویر کا صرف ایک ہی رخ دیکھ سکتے تھے۔ اور اُن کی رپورٹ اس امر کی شاہد ہے کہ انہوں نے ایک نہایت ہی محدود دائرہ میں اپنا فرض ادا کیا۔ اور یہ تمام معائنہ ایک بے معنی اور بے سود واقعہ سے زیادہ کچھ بھی نہیں جن معاملات پر عرصہ سے اخبارات میں اعتراض کیا جا رہا ہے۔ وہ یا تو چھوئے ہی نہیں گئے یا اگر چھوئے گئے تو معائنہ میں اُنکا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ کیوں؟ اس کا جواب معائنہ کرنے والے اصحاب اور صاحبزادہ صاحب ہی دے سکتے ہیں۔ معترضین کے مضامین اور پمفلٹ اُن کے پیش نگاہ تھے۔ اور یہ بھی کوشش کی گئی تھی کہ اُنکو اسکول کے نقائص و مفاسد کے متعلق اصلاح طلب امور کی طرف سے ایک یادداشت بھی دیدی جائے۔ جو معائنہ کرتے وقت اُنکے پیش نظر رہے۔ لیکن ان صاحبوں کی تشریف آوری کی اطلاع جب اکثر ٹرسٹیوں کو بھی نہ ہوئی تو ہم کیا چیز تھے۔ چنانچہ جو یادداشت بھیجی گئی وہ اُس وقت پہنچی جبکہ معائنہ کیا جا چکا تھا۔ تاہم اگر صحیح معنوں میں معائنہ کرنا مدنظر ہوتا تو اُس وقت بھی یادداشت میں بتائے ہوئے مختلف امور پر نظر ڈالی جا سکتی تھی۔ اگر اس معائنہ کے صحیح معنی ہمیں معلوم ہوتے تو ہم اُسی وقت عرض کر دیتے کہ

اے نگاہ کرم امید نہ رکھ دھوکے میں
اب بھی کہہ دے کہ تجھے مد نظر کچھ بھی نہیں!

بہرحال کہنے کو معائنہ بھی ہو گیا اور اُس پر صاحبزادہ صاحب کا نوٹ اہل کاران اسکول کے ہاتھ میں ناواقف لوگوں کو دکھانے کے لئے ایک "ہاتھی کا دانت" بھی مل گیا۔ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ خود نفس معائنہ پر بحث کی جائے۔ اور بتایا جائے کہ ان حضرات نے کیا کیا دیکھا اور کیا نہ دیکھا۔

دانستہ پہلی سرخی "جماعت انتظامیہ اور انتظام" سب سے زیادہ تفصیلی معیار کی مستحق تھی لیکن صرف ... پر اکتفا کیا گیا کہ "اس اسکول کی جماعت انتظامیہ میں ... ٹرسٹی ہیں۔ اور مولوی ابرار حسن صاحب بطور سکریٹری بورڈ آف ٹرسٹیز اسکول کا انتظام کرتے ہیں جن لوگوں نے نیر اعظم کے سلسل مضامین اور معترضین کے پمفلٹ دیکھے ہیں۔ اُن کو یاد ہوگا کہ سب سے زیادہ قابل اعتراض "جماعت انتظامیہ" کا مسئلہ ہے جس میں بہت سے ناقابل اصحاب شامل ہو گئے ہیں اور ناجائز طریقہ پر شامل ہو گئے ہیں یعنی مقررہ ضابطہ کے خلاف بیقاعدہ انتخاب اور بعض اوقات ناجائز نامزدگی سے ٹرسٹی بنائے گئے ہیں۔ پھر اگر وہ لوگ اسکول کی کچھ بھی خدمت کرتے ہوتے تو شاید اُن کے انتخاب پر نکتہ چینی مناسب نہ ہوتی۔ لیکن ایسی حالت میں کہ نہ وہ کام کرتے ہیں نہ اسکول کو مالی امداد دیتے ہیں، نہ اسکول کے مقاصد سے دلچسپی رکھتے ہیں اُن کے ناجائز انتخاب کو بھی جائز تصور کر لینا۔ اور صاحبزادہ صاحب کی طرح دوسروں کو مجبور کرنا کہ قاعدہ کی اور "ٹیکنیکل" بے ضابطگیوں پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ اسکول کی بنیاد میں جو گھن لگ چکا ہے۔ اُس کا کوئی علاج نہ کیا جائے۔ اور ناقابل لوگوں کو ہمت دلائی جائے۔ کہ وہ محض نام و نمود اور کسب شہرت کے لئے اسکول کے ٹرسٹی بنے بیٹھے رہیں۔ اور اسکول کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے کفیل نہ ہوں۔ اس بحث پر صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کو بھی اپنے نوٹ میں ایک طویل ریمارک کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

"جس وقت قوم کی تعلیم گاہوں کے متعلق کسی صاحب کو اصلاح کا خیال ہو تو چند باتیں ضرور ذہن میں رہنا چاہئیں۔ اول یہ کہ کوئی تعلیم گاہ ہو اُس کی اصلاح کا دارو مدار اس پر ہے کہ اُس کو چلانے والے موزوں اور لایق اشخاص ہوں، دوسرے یہ کہ ہماری قوم میں سب سے زیادہ قحط موزوں اور لایق اشخاص ہی کا ہے۔ پس سب سے مقدم کام یہ ہے کہ موزوں اور لایق اشخاص مہیا ہوں، موزوں اور لایق اشخاص سے میری مراد ایسے اصحاب ہیں جن میں ایثار ہو، استقلال ہو، اور عملاً کام کرنے کی قابلیت جس نسبت سے جس فرد میں یہ صفات ہوں اُسی نسبت سے وہ قدر کے قابل ہے۔ ایسے لوگوں کو مہیا کرنے کا ایک بدیہی طریقہ یہ ہے۔ کہ جن اصحاب میں کم و بیش اس قسم کے صفات عملاً ثابت ہوں اُن کی دلداری مقدم رہے تمام اصلاح کی تجاویز ایک طرف اور اس قسم کے افراد کی دلداری اور قدردانی خاص توجہ کے قابل ہے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ قاعدے قواعد بنا دینے اور ٹرسٹی مقرر کر دینے اور منیجنگ کمیٹی قائم کر دینے کا عملاً کوئی نتیجہ نہیں۔ تاوقتیکہ موزوں اور لایق کام کرنے والوں کی کافی تعداد ہم میں موجود نہ ہو اور جب تک زیادہ تعداد نہ ہو اُس وقت تک جو چند افراد ہیں اُن کی قدر کرنا قوم کی بہترین خدمت ہے"

مجھے جناب صاحبزادہ صاحب کے مندرجہ بالا الفاظ سے بالکل اتفاق ہے۔ "لایق اور موزوں" "موزوں اور لایق" اصحاب کی ضرورت جو صاحبزادہ صاحب ممدوح کو محسوس ہوئی وہ غالباً اصلاح طلب پارٹی کو آج سے بہت پہلے محسوس ہو چکی ہے۔ لیکن میں نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ اول تو صاحبزادہ صاحب یہ بتائیں کہ "لایق اور موزوں" کا معیار کیا ہے اور پھر ٹرسٹیان ہیوٹ اسکول کی فہرست کو سامنے رکھکر پبلک کو دکھائیں کہ اُن کے خیال میں کتنے قابل آدمی اسکول کو چلا رہے ہیں۔

غضب ہیں جان پہ پابندی آداب الفت کی
کہ ہر بات کو در پردہ کہنا فی المثل کہنا!

آج خدا کے فضل سے ہیوٹ اسکول کی فہرست ٹرسٹیاں میں بلحاظ علمی قابلیت و قومی ہمدردی کے اور کیا بلحاظ تمول کے بہت سے "لایق اور موزوں" آدمی موجود ہیں لیکن یہ وہ "لایق و موزوں" اصحاب ہیں۔ جو آج تک اسکول کے لئے پندرہ ہزار روپیہ بھی جمع نہ کر سکے، جو آج تک اسکول کی ایک چھوٹی سی عمارت بھی تیار نہ کرا سکے۔ جو اپنے دو دو روپیہ ماہواری چندے ادا نہیں کرتے۔ اور جن میں سے اکثر کو یہ بھی خبر نہیں کہ اسکول ہے کیا چیز، کیونکر چلتا ہے، کون چلاتا ہے، کون پڑھاتا ہے، اور اُس کے کتنے ٹرسٹی ہیں! کیا "لایق اور موزوں" کا یہی معیار علی گڈھ کالج میں بھی رائج ہے! میں تو بآواز دہل کہتا ہوں کہ ٹرسٹی صاحبان کی غفلتوں کے جو ثبوت میں نے اخبارات میں پیش کئے، اور جو ثبوت ہنوز میرے پاس موجود ہیں اُن کی کافی و شافی تردید کی جائے یا ٹرسٹیوں کو مجبور کیا جائے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے آئندہ اسکول کے لئے کچھ کر کے دکھائیں۔ صاحبزادہ صاحب نے غالباً اس امر کو محسوس نہیں کیا کہ ایک ذمہ دار پبلک جماعت کا اعتراضوں کے جواب میں خاموش رہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ شاید ہیوٹ اسکول کے ٹرسٹیوں نے علیگڈھ کے بعض ٹرسٹیوں سے سبق پڑھا ہے؟

صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں:

"ہمارے دوستوں کو قومی کاموں کے متعلق بڑی غلط فہمی گورنمنٹ کے محکموں کی کارروائی یا انگلستان کے محکموں اور کارخانوں کے طرز عمل کو دیکھ کر ہوتی ہے جس طرح گورنمنٹ کے محکموں میں قواعد کی پابندی ہوتی ہے وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے قومی کاموں میں بھی ویسی ہی ہو۔ اور اگر ضابطہ میں کچھ غلطی ہو جاتی ہے تو وہ کل کام پر اعتراض کے لئے تیار ہو جاتے ہیں"۔

(باقی آئندہ)

قاضی محمد عبدالغفار
(سب ایڈیٹر ہمدرد دہلی)

مسلمانوں کا قومی حامی ہمدرد تاریخی وسیاسی ہفتہ وار اخبار

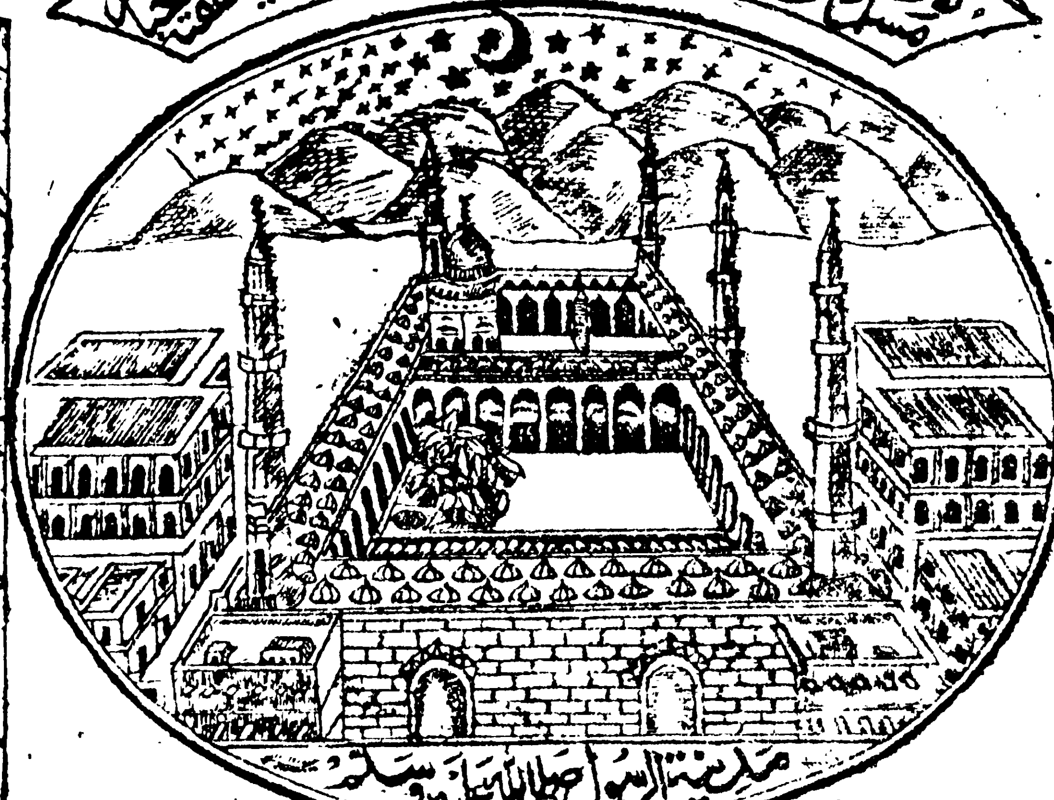
العدل

ایڈیٹر محمد مجید حسن بجنوری

زیر سرپرستی شیخ مقبول احمد صاحب

[illegible]

[illegible] ۱۵-۲-۲۱ [illegible]



مدینہ

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و واقعات

کولمبو میں ایک سکھ کی گرفتاری

امریکہ سے واپس آئے ہوئے سکھوں میں سے ایک شخص جو اپنا نام نتھا سنگھ بتاتا ہے جو سکھ والا کا رہنے والا ہے کولمبو میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے پاس ایک جیب برآمد ہوا ہے جس کے اصلی پیندے کے نیچے ایک اور پیندا لگا ہوا تھا۔ اور دونوں کے بیچ میں ایک تمنچہ ایک پستول اور گولی بارود کی بہت سی مقدار رکھی تھی۔ ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ اس قسم کے بکس دیگر تارکان وطن سکھوں کے پاس سے بھی برآمد ہوئے ہیں۔ جو حال میں ہندوستان کو واپس آئے ہیں۔

آنریری مجسٹریٹ پر جرمانہ

سب ڈویژنل افسر سیرامپور بنگال کی عدالت سے ایک بنگالی آنریری مجسٹریٹ کو اس جرم میں ... جرمانہ ہوا ہے کہ ایک کانسٹیبل جو کسی میوہ فروش کو پکڑ کر پولیس کی چوکی میں لے جا رہا تھا۔ اسپر مجسٹریٹ مذکور کے حکم سے دو شخصوں نے حملہ کیا اور میوہ فروش کو چھڑا لیا گیا۔ اور ان میں سے ایک کو تیس روپیہ جرمانہ اور دوسرے کو ایک ماہ قید کی سزا ہوئی۔

سرمایہ مسجد کانپور

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا نے جو مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے جلسے کی تقریب پر علیگڈھ تشریف لائے تھے کانپور فنڈ کا تمام روپیہ ۱۸ ہزار کے چک کی صورت میں آنریبل راجہ صاحب محمود آباد کے حوالہ کر دیا۔

دیسی عیسائیوں کی بھرتی

ایک سرکاری افسر پنجاب کے دیسی عیسائیوں کی بھرتی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے اس غرض کے لئے ان دیسی عیسائیوں کا جو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے نام لکھانا چاہیں ۱۸ اپریل کو موضع ینگ ہسبنڈ میں معائنہ عمل میں آنے والا تھا۔ یہ مقام لاہور شور کوٹ روڈ ریلوے کے اسٹیشن پچھانے سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

... کشتی کی ٹکر

... کے دن دریائے ... میں ایک دخانی کشتی کی ٹکر ہو گئی ... کشتیوں ... جن سے ... دخانی کشتی بالکل تباہ ہو گئی مگر ... ایک یا دو ... کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا مجروح مسافر کلکتہ کے ... شفاخانہ میں بھیجے گئے ہیں۔ ... کو بھی کسی قسم نقصان نہیں پہنچا۔

ریل میں قتل

جمعہ کے دن رات کے وقت ہوڑہ سے جو پسنجر ٹرین روانہ ہوئی تھی آسنسول کے اسٹیشن پر ریل کے ملازم نے درمیانہ درجہ کے ایک غسل خانہ میں ایک نوجوان لڑکی کی لاش پڑی پائی۔ لاش کا سر تن سے جدا تھا اور خون میں لتھڑی ہوئی تھی۔ لاش کے جسم پر کسی قسم کے زیور کا نشان نہیں تھا۔ ریلوے پولیس تفتیش میں سرگرم ہے قاتل کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔

ایک مجسٹریٹ کے ہاں سرقہ

بابا اودھا گر سنگھ بیدی مجسٹریٹ راولپنڈی کے ہاں واردات سرقہ عمل میں آئی۔ چور مکان میں داخل ہو کر تین چار ہزار روپیہ کا نقری مال لیکر چلے گئے۔

ناجائز گولی بارود کی برآمد

بالی گنج کی پولیس نے ایک شخص مسمی بدھا چار کے ہاں سے بندوق کی دس گولیاں برآمد کی ہیں۔ ملزم کو معہ تین دیگر اشخاص کے ایک اشتباہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ گولیاں بعد کی خانہ تلاشی میں برآمد ہوئیں جن کا ضلع علی پور میں مقدمہ چل رہا ہے۔

نوٹوں کا سرقہ

ایک شخص مسمی چرنداس جو ڈیڑھ ماہ عرصہ گذرا کراچی کے بڑے ڈاکخانہ سے ۶ ہزار روپیہ کی مالیت کے نوٹ بیمہ شدہ چٹھیوں میں سے نکال کر بھاگ گیا تھا۔ حال میں گرفتار ہو کر سٹی مجسٹریٹ کراچی کی عدالت میں پیش ہوا ملزم مذکور پنجاب کا رہنے والا تھا۔ اور کراچی سے بھاگ کر لاہور جالندھر۔ حیدر آباد سندھ۔ حیدر آباد دکن وغیرہ کی سیر کرتا پھرتا تھا۔ آخر کار بٹالہ میں ایک مقدمہ کے شبہ میں گرفتار ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ کراچی کے ڈاکخانہ میں ملازم تھا۔

ایک ریوالور کی برآمد

کلکتہ کی خبر ہے کہ منگل کی صبح کو ایک مہتر جگرناتھ گھاٹ پر جاروب کشی کر رہا تھا کہ اسے ایک ریوالور اور کچھ کارتوس پڑے ہوئے ملے۔ ریوالور کا کندہ ہاتھی دانت کا ہے۔ اور نالی پر طلائی مینا کاری کی ہوئی ہے۔ محکمہ تفتیش جرائم تحقیقات میں مصروف ہے۔

موچی بھولا میں ڈاکہ

۵۔ اپریل کی شب کو موضع موچی بھولا تھانہ بصیرہٹ ضلع علی پور میں ایک متمول کاشتکار گوپال چندر سردار کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ ۶۰ ڈاکو ہتھیاروں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہوئے مگر اہل دیہہ شور و غل سن کر گوپال چندر کی مدد کو بر وقت پہنچ گئے اور فریقین میں خوب لڑائی ہوئی۔ آخر ڈاکو یہ دیکھ کر کہ فریق مخالف تعداد میں زیادہ ہے۔ اپنے زخمیوں سمیت بھاگ گئے اور بہت تھوڑی مالیت کا اسباب ہمراہ لے جا سکے۔

بنگال میں سخت طوفان باد

مشرقی بنگال کے طوفان باد کی مزید خبروں سے پایا جاتا ہے کہ طوفان مذکور موضع موبیل واقع تھانہ گالی گنج سے شروع ہوا۔ اور دریائے ... پر سے ہوتا ہوا اپنی پوری طاقت سے دریائے میگھنا کے اوپر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ طوفان باد اس قدر تند تھا کہ ٹین چادروں کی چھتیں اور آہنی صندوق اپنی اپنی جگہ سے اڑ اڑ کر دور جا پڑے۔ ایک عورت اڑ کر کسی درخت سے ٹکرائی جہاں ٹین چادر کا ایک ٹکڑا سر میں لگنے سے وہ مر گئی۔ چادروں کے ٹکڑے اڑ اڑ کر بانس کی بیلوں میں لگتے تھے۔ اور انہیں کاٹ ڈالتے تھے بلکہ جو درخت ان کے راستہ میں آتا تھا وہ بھی تباہ ہو جاتا تھا۔ مکان پیوند خاک ہو گئے ڈنگہ بازار میں ۱۰۰ دکانیں اس طرح سے نیست و نابود ہوئیں کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کالی گنج میں دو اور ... گنج میں ۸ جانیں تلف ہوئیں۔ علاوہ ازیں متعدد لوگ مجروح ہوئے۔

بمبئی کے پنج اخباروں پر مقدمہ

معلوم ہوا ہے کہ ۹۔ اپریل کو بمبئی کے محکمہ سی آئی ڈی نے آزاد پنچ، خان بہادر پنچ اور سندیش کے مالکان پر بروے قانون مطبوعات ہند مقدمہ قائم کیا۔ استغاثہ کی راہم کہانیاں شنکر چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے مقدمات مذکور کی تاریخ ڈالدی۔

مقامی حالات

تعلیم نسواں

مدرسہ محلہ مردمگان میں لڑکیوں کی تعلیم کا ایک مدرسہ ہے جسکو میونسپل بورڈ کی طرف سے کچھ امداد ملتی ہے اس مدرسہ کے متعلق جو بجنور کی مسلمان لڑکیوں کا صرف ایک مدرسہ ہے مسلمانان بجنور کو یہ شکایت ہے کہ اس میں اکثر ڈپٹی صاحب سررشتہ تعلیم خود معائنہ کرنے آتے ہیں۔ حالانکہ لڑکیوں کے مدرسہ کا معائنہ اور امتحان عورتوں کے ذمہ ہونا چاہیئے۔ اسی وجہ سے بہت سی لڑکیوں نے مدرسہ چھوڑ دیا۔ امید کہ اس جانب توجہ کی جائے گی۔

موسم

کئی روز سے ابر گھرا ہوا ہے۔ بیماری کی حالت بدستور ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار مدینہ بجنور

مطبوعہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ

خطیب

خطیب دہلی کا ایک نیا اخبار ہے جس کو نکلے ہوئے ڈہائی تین مہینے ہوئے ہیں۔ ۲۲۔ مارچ گذشتہ کو اُس کا ایک خاص نمبر نکالا گیا تھا جس میں مسلمانان ہندوستان کی قومی مذہبی انجمنوں مدرسوں اور ارکان مذہب وقوم کی زندگی پر تنقید کی گئی ہے۔ ہمارا ارادہ نہ تھا کہ خطیب کے اس نمبر پر کچھ لکھیں اس لئے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب کی جنہوں نے اس نمبر کو لکھا ہے ذاتی رائے تمام امور کے متعلق ایک خاص خیال کا پابند ہونے کے سبب معتبر و قابل سند نہیں سمجھی جاسکتی۔ کہ اُس پر ردو قدح کی ضرورت پیش آئے۔ لیکن جناب واحدی اڈیٹر خطیب و نظام المشائخ نے اپنے ایک گرامی نامہ میں ہم کو لکھا ہے۔ کہ خطیب کے نمبر مذکور پر ہم اپنی رائے ضرور ظاہر کریں اس لئے حسب خواہش جناب واحدی بغیر کسی جنبہ داری اور تعصب کے ذیل میں نمبر مذکور پر اپنی رائے لکھتے ہیں۔

خواجہ صاحب نے اس نمبر کی ترتیب میں چند عنوان قرار دیئے ہیں جن کے ذیل میں چند شخصیتوں کا تذکرہ ہے۔ سب سے پہلا عنوان "دین وملت" ہے جس میں سب سے پہلے سرسید اور محمڈن کالج کا تذکرہ کرتے ہوئے مذہب سے مسلمانوں کی بے پروائی اور کالج کی تعلیم پر بحث کی ہے۔ خواجہ صاحب نے اس بحث کے آخر میں جو یہ الفاظ لکھے ہیں کہ "کالج مرکز نہیں ہے۔ نہ تھا جیسے کہ میں نے اس کو سمجھا نہ غالباً آئندہ ہونے کی اُمید"۔ ہمیں اس خیال سے پورا تعلق ہے خواجہ صاحب کی یہ رائے بھی بُری نہیں۔ کہ کالج نے مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو (غالبًا نسا) نقصان نہیں پہنچایا جتنا کہ انگریزی طرز معاشرت اور مذہب سے بے پروائی نے نقصان دیا ہے۔

اس کے متعلق ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ محمڈن کالج جیسا مسلمانوں کی دنیوی بہبودی کے لئے قائم کیا گیا تھا اور اس کی حد تک اُس کو اپنے مال کار اور مقصود کو پیش نظر رکھنا ضرور تھا لیکن سرسید اور اُن کے جانشینوں نے باستثنائے نواب وقار الملک بہادر کالج کو ترقی دینے میں جس مدرنگی کو اختیار کیا وہ البتہ مذہب کے لئے مضرت ثابت ہوئی۔ سرسید علاوہ اس کے دنیوی لیڈر تھے اس لئے انہیں چاہئے تھا کہ مذہب پر ہاتھ نہ ڈالتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا تفسیر قرآن اور دوسرے مسائل پر تحریریں لکھیں جو قوم میں سوء ظنی کا باعث ہوئیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے اس امر کو تسلیم کرلیں کہ سرسید کا مقصد غیر اقوام کے سامنے اسلام کو پیش کرنا۔ اور اُن کے اعتراضات کی مدافعت تھی تب بھی وہ اس الزام سے بری نہیں ہوسکتے کہ انہوں نے بیجا تاویلات اور معتزلی روش اختیار کرکے عقائد اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور یہی وجہ ہوئی کہ علماء عصر اور اپنے مذہب کے پختہ مسلمانوں نے اُن کی طرف زیادہ توجہ نہ کی اور اُن پر کفر کے فتاوے تک لگائے گئے۔ کاش سرسید مذہب میں دست اندازی نہ کرتے۔ اور جو کام انہوں نے شروع کیا تھا وہ احتیاط و تدبر سے بجا لاتے تو آج اُس کے نتائج ہمارے لئے بہت زیادہ مفید ہوتے۔ اور کالج موجودہ حالت سے بہت بہتر نظر آتا۔

کالج کے قیام سے نواب محسن الملک کے آخری زمانہ تک کارکنان کالج کا یہی خیال رہا کہ کالج مسلمانوں کا دینی و دنیوی مرکز ہے۔ خواجہ صاحب نے بھی اپنی تنقید میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ کالج نے اس وقت تک قوم کو یہ دین و دنیا کا مرکز ہونے کا یقین دلانے میں غلطی کی ہے۔

ندوۃ العلماء

خواجہ صاحب نے اس کے بعد ندوۃ العلماء کے کاموں پر بحث کی ہے جس میں نہایت خوبی سے اُن کمزوریوں کو دکھایا گیا ہے جو مولانا شبلی کے ہاتھوں ندوہ میں پیدا ہوئیں حقیقت یہ ہے کہ ندوہ نے اپنے سے جن اہم مقاصد کو پیش نظر رکھا تھا وہ اُس کی طاقت سے باہر تھے۔ ہم اول سے اس امر کے مخالف رہے ہیں کہ عربی و انگریزی دونوں زبانوں کی تعلیم ایک ساتھ ہو کیونکہ اس طرح ایک میں بھی کامیابی ناممکن ہے ندوہ نے اس اصول کو پیش نظر رکھ کر اپنے بہت سے مخالف پیدا کرلئے نصاب تعلیم کی ترمیم کا خطرناک ارادہ نہ تھا کہ علماء عصر اُس کی وجہ سے خواہ مخواہ ندوہ سے دور بھاگتے۔ بلکہ ندوہ سے نفرت کی اصل وجہ کارکنوں کی شخصیت تھی جو ہمیشہ دوسروں پر سب وشتم کرنے اور اپنی شخصیت و وجاہت کے نمایاں کرنے میں مبتلا رہی ہے۔ اور یہ مولانا شبلی کے دور نظامت میں بہت بڑھ گئی تھی۔ خواجہ صاحب کا یہ کہنا بالکل راست ہے۔ کہ مولانا شبلی کو خدا نے اس لئے نہیں بنایا تھا کہ وہ ندوہ کے بدوبست کا انتظام کریں۔ مولانا شبلی نے اپنے دور نظامت میں بہت سے تجربے کئے۔ ندوہ کو اُن سے نقصان کثیر پہنچا۔ اور اُس کی ہستی معرض خطر میں پڑگئی۔ ندوہ کے متعلق خواجہ صاحب کی رائے ضرور اس قابل ہے کہ اُس کی تائید کی جائے۔

دار العلوم دیوبند

اس کے بعد مدرسہ دیوبند کے متعلق خواجہ صاحب نے اپنی رائے لکھتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ:

> دیوبند نے اپنا پرانا فرض اچھی طرح ادا کیا ہے اس نے بہت سے عالم ہندوستان اور بیرونی ممالک میں تیار کرکے بھیجے ہیں۔ گو وہ محدود خیال اور ضروریات معاش سے بے سہارا ہیں گو روحانیت کی لذتوں کو ان کی تنگ خیالی اور تعصب کے سبب صدمہ پہنچا ہے لیکن ہم کو ماننا پڑیگا۔ کہ دیوبند نے مذہبی معلومات اور مسلمانوں کی پرانی خصلت کی روایات کو ایک بڑی حد تک تباہی سے بچالیا۔ انگریزی قوم کے مضر اثرات اگر دیوبند کا مدرسہ نہ ہوتا اور اس کی تحریک ہندوستان میں مسلکی ہوئی نہ ہوتی تو کبھی کے اسلامی جذبات کو فنا کرچکے ہوتے

مدرسہ دیوبند کے متعلق خواجہ صاحب کی رائے بحیثیت اُسکی خدمات کے نہایت صاف ہے۔ مگر محدود خیالی روحانیت کی لذتوں سے تنگ خیالی و تعصب وضروریات معاش سے بے سہارا ہونیکا الزام ایک حد تک درست نہیں۔ مدرسہ دیوبند کے تعلیم یافتہ اور ارکان اُس استغنیٰ سے موصوف ہیں جو اسلام کا شیوہ ہے حرص و آز دنیا سے اُن کا دامن پاک ہے۔ اور وہ خدمت اسلام و اصلاح حال مسلمین کے لئے عسرت اور فقر و فاقہ کو ہر طرح برداشت کرتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ اور معلمین جس ایثار سے اپنا فرض ادا کررہے ہیں۔ اس کی مثال ہم اپنی دوسری قومی درسگاہوں میں نہیں پاتے۔ دینی درسگاہوں سے لیکر دنیاوی علوم وفنون کی تعلیم کے مرکزوں تک دیوبند کے مقابلہ میں اس کا دعوی نہیں کرسکتے۔ کیا بتایا جاسکتا ہے کہ دار العلوم دیوبند کے سوا کسی درسگاہ نے اس وقت تک ایسے لوگ تیار کئے ہیں جو قلیل گذارہ پر قوم کے لئے اپنی ذات وقف کررہے ہیں۔ ایسی صورت میں خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ دار العلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ اور ارکان معاش سے بے سہارے ہیں۔ ایک لغو امر ہے جبکہ وہ خود تحصیل معاش کے لئے اونچی نظر نہیں رکھتے اُن کی خدمات ضرور اس قابل ہیں کہ بہترین ذریعہ معاش حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرسکتے۔ لیکن انہوں نے خود اس کو پسند نہیں کیا

دار العلوم یہ نہیں سکھاتا کہ قوم کا روپیہ بیدردی سے خرچ کرو اور بڑی قیمت پر اپنی خدمات کو فروخت کرو بلکہ دار العلوم اُس ایثار و قربانی کی تعلیم دیتا ہے جو ہمارے سلف کا دستور العمل رہا ہے۔

دیوبند والوں پر محدود خیالی کا الزام

محدود خیالی کا الزام اُس وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ مذہب کے دائرہ سے علیحدہ ہو کر کوئی روش اختیار کرتے وہ جو کام کر رہے ہیں جادۂ مستقیم شریعت سے علیحدہ نہیں خواجہ صاحب اِس کو محدود خیالی سے تعبیر کریں یا تنگ خیالی پر محمول لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی تنگ خیالی جو مذہب کی تعلیم کے موافق ہو بہترین تنگ خیالی ہے۔ بعد ایسی محدود خیالی پر آزاد خیالی ہر طرح قربان کی جا سکتی ہے۔

روحانیت کی لذتوں کو اُن کی تنگ خیالی سے صدمہ پہنچنے کے معنی ہماری سمجھ میں نہیں آئے۔ کیا خواجہ صاحب کے نزدیک کوئی ایسی روحانی لذت بھی ہے جو مذہب کے دائرہ سے خارج ہو اور اسکو روحانی لذت سے تعبیر کیا جائے۔ ہمارے نزدیک روحانی لذت وہی ہے جو مذہب کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ اور یہ ایک ایسی لذت ہوتی ہے جو نہ صرف پائیدار بلکہ ہر قسم کی خیالی اور خواہشات کی لذتوں سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں کوئی ایسی روحانی لذت دنیا میں موجود نہیں جس کے نتائج مذہب کی روحانی لذت سے بہتر و لذیذ ہوں ممکن ہے خواجہ صاحب کی اُن روحانی (اگر درحقیقت وہ ایسی) لذتوں کو دارالعلوم دیوبند کی مذہبی زندگی سے کوئی صدمہ پہنچا ہو جن کی نمائش باہمی خواجہ صاحب نے مذہبی روحانی لذت خیال کر لی ہو۔ اگر ایسا ہی ہے تو ہمارے خیال میں اس قسم کی روحانی لذت سے فائدہ اُٹھائے جانے کا موقع دینا کسی خاص مسلم کا کام نہیں ہے۔ کہ ایسی روحانی لذت مذہب کے لئے نہایت خطرناک شے ہے۔

دیوبند والوں سے خواجہ صاحب کی دشمنی

خواجہ صاحب آگے چلکر لکھتے ہیں کہ:

> اہل دیوبند باعتبار عقائد مشرب میرے مشرب کے دشمن ہیں یعنی یہ کہ وہ عرسوں اور اُن مراسم کے مخالف ہیں جن کا طبقہ صوفیہ کرام میں رواج ہے۔ اور میں بھی اِس حد تک جس کا ذکر اوپر ہوا اہل دیوبند کا دشمن ہوں۔

خواجہ صاحب کو اس معاملہ میں اپنی دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے سب سے پہلے عرس کی نوعیت پر نظر ڈالنا ضروری تھا۔ "عرس کیا چیز ہے" یہ ایک طویل بحث ہے جسکی گنجایش ہم اِس تبصرہ میں نہیں پاتے۔ اگر عرس کا رواج ابتدا سے اپنے صحیح مسلک پر چلا آتا۔ اور اُس میں یہ خرابیاں جو آج کل پائی جاتی ہیں پیدا نہ ہوتیں اور صرف بزرگان دین کا اجتماع اور مسائل تصوف پر بحث ہی کا طریقہ رہتا جیسا کہ عرس کی ابتدا ہوئی ہے۔ تو غالباً عرس سے اختلاف کا مسئلہ اِس قدر شدید نہ ہوتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل کے عرسوں میں وہ وہ مکروہات مونغات فواحش اور فسق و فجور ہو گئے ہے کہ الامان والحفیظ۔ اگرچہ خواجہ صاحب ان امور کو جائز و ضروری سمجھتے ہیں اور اُن کے نزدیک عرس اُس سلسلہ یا اجتماع کا نام ہے جس میں نظر بازی، ذوق سمع اور دوسری خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے تو اِس سے اختلاف کرنا ہر ایک سچے مسلمان کا کام ہے۔ اِسلام ایک سیدھا اور سچا مذہب ہے وہ کسی طرح اِس قسم کے ناجائز و مکروہات امور کو ناجائز قرار نہیں دے سکتا جس کی غرض و غایت ذوق نظر و سمع ہو اور کچھ نہیں۔ اُمید ہے کہ خواجہ صاحب اِس مسئلہ پر ایک مرتبہ پھر غور فرمائیں گے اور علماء دیوبند کے اختلاف کے وجوہ پر غائر نظر ڈالیں گے تا کہ اُنہیں معلوم ہو سکے کہ عرسوں سے اختلاف کی نوعیت کیا ہے صوفی وہی شخص ہے کہ جس کے سامنے ہر ایک فعل و حرکت میں مذہب کی تعلیم ہو۔ مذہب سے ہٹ کر ہرگز کوئی صوفی صوفی نہیں رہ سکتا۔ اِس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو صوفی آزادی کے ساتھ اِس قسم کے مجامع و مجالس کو جائز قرار دیکر اُن میں شرکت باعث ثواب خیال کرتا ہو وہ ہرگز صوفی نہیں ہے۔ اور اُس کا مسلک طبقہ صوفیائے کرام سے بہت دور ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے لئے میدانی مقابلہ کی تیاریاں

اِس کے بعد خواجہ صاحب کی رنگین طبیعت قمطراز ہے کہ:

> اِس وقت میرے خیال میں اوّل درجہ پر طبقہ صوفیائے کرام کے متوسلین کو مدرسہ اجمیر شریف کی مدد کرنی چاہیے اور مجموعی طور پر جس میں صوفیت کی قید نہیں ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اعلیٰ اعانت کا حقدار مدرسہ دیوبند اور اُس کے ہمخیال مدارس کو سمجھیں۔ کیونکہ درحقیقت ایک کام کر رہے ہیں۔ وقت آتا ہے کہ اجمیر شریف کے مدرسہ کو مکمل کر کے ہم اُن دیوبندیوں سے ایک میدانی مقابلہ کر سکیں گے۔ لیکن اُس وقت بھی ہمارا فرض ہو گا کہ دیوبند کی تحریک کے زندہ رہنے میں مدد دیں

معلوم نہیں خواجہ صاحب کو ایک میدانی مقابلہ کی ضرورت کیونکر محسوس ہوئی جبکہ وہ خود محدود خیالی اور افراط و تفریط نیز باہمی اختلافات کو عیب خیال کرتے ہیں۔ غالباً میدانی مقابلہ سے اُن کی مراد مدرسہ اجمیر شریف کی وہ آیندہ ترقی ہو جو اُس کو دارالعلوم دیوبند کا ہم پایہ بنا سکے اگر غرض یہی ہے تو اِس سے بہتر کیا۔ لیکن کیا اچھا ہو کہ اسی نصب العین کو پیش نظر رکھکر کام کیا جائے۔ اور کوئی ایسی تحریک یا صدا مدرسہ اجمیر شریف سے از خود یا کسی تماشہ دیکھنے والے کی جانب سے نہ اُٹھے جو مسلمانوں کے دو مذہبی مرکزوں میں تزلزل پیدا کر کے خطرناک نتائج کا موجب ہو ہماری رائے میں خواجہ صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ اس امر میں بھی مستثنیٰ نہیں اگر خدانخواستہ خواجہ صاحب کے خیال میں مدرسہ اجمیر شریف کے قیام کی غرض و غایت یہی ہے کہ دیوبندیوں سے عرسوں وغیرہ کے اختلاف کا بدلہ لیا جائے تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ غرض کہاں تک مسعود و محمود خیال کی جا سکتی ہے۔ اگر کبھی خواجہ صاحب کی خدانخواستہ یہ آرزو بر آئی اور مدرسہ اجمیر شریف دیوبندیوں کے لئے میدانی مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ تو غالباً وہ وقت ایسا ہی ہو گا جیسا کہ آج کل یورپ کی جنگ میں ہر ایک سلطنت اپنی طاقت کا اعتراف کرانے میں لاکھوں کے خون کی پروا نہیں کرتی کاش خواجہ صاحب یہ خیال ابھی قبل از وقت سمجھکر ظاہر نہ فرماتے۔

قومی کاموں میں شخصی اقتدار کی بحث

مدرسہ اجمیر شریف کے عنوان میں خواجہ صاحب نے زور دیا ہے کہ ہمارے تمام کام شخصی اقتدار سے انجام پانے چاہئیں۔ کہ دستوریت ہمارے کاموں کے شایان نہیں ہے۔ خواجہ صاحب کے خیال میں یہی دستوریت تھی جس نے ندوۃ العلماء کے نظام کو تباہ کر دیا۔ ہماری رائے میں قومی مدارس وغیرہ کے انتظام کے لئے ایک ایسی بارکن جماعت کی ضرورت ہے جو ارکان کے زیر اثر ضرور ہو لیکن اُس کا اقتدار اور اُس کے اختیارات بھی وسیع ہوں تا کہ ذمہ داریوں کے کام توجہ اور کوشش سے انجام دئے جائیں۔ کام کرنے والے کا ایسا شخصی اقتدار پسندیدہ نہیں جو سیاہ و سفید کا مالک سمجھا جائے اور کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ جائز طریقہ پر انتظامی معاملات میں مداخلت کر سکے۔ قومی کاموں میں شخصیت ہمیشہ سوءظنی کا باعث رہی ہے اور اِس سے اصل غرض کو نقصان کثیر پہنچتا رہا ہے۔ انجمنوں اور خصوص حلقہ نظام المشائخ کے متعلق خواجہ صاحب کی رائے بہت صحیح ہے۔

مولانا اشرف علی صاحب کو لکھنے کا سلیقہ نہیں

مولانا اشرف علی صاحب کے متعلق یہ الفاظ کہ مولانا کو لکھنے کا سلیقہ نہیں غالباً بہشتی زیور کی ترتیب پر اعتراض ہے اور اسی سے یہ نکتہ اخذ کیا گیا ہے جیسا کہ خواجہ صاحب نے خود ظاہر کیا ہے ہم اِس حد تک اِس اعتراض کو صحیح مانتے ہیں کہ بہشتی زیور کی ترتیب ناقص ہے بہشتی زیور کی ترتیب میں مولانا کو یہ خیال ضرور رکھنا چاہئے تھا کہ جو مسائل نسوانی حیلے کے متعلق ہیں اُن کو بصورت ضمیمہ شائع کرتے۔ تا کہ وہ لڑکیاں جو اپنے ماں باپ بھائی اور بہن سے بہشتی زیور پڑھتیں صرف اصل کتاب پڑھ لیتیں اور ضمیمہ خود دیکھ لیتیں۔ کاش مولانا اب اِس جانب توجہ فرمائیں اور اس کی اصلاح کر دیں

مولانا کے تذکرہ میں جہاں خواجہ صاحب نے اُن کی خدمات کی داد دی ہے وہاں یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ انھیں پیری مریدی کے سلسلہ میں پڑنے کی ضرورت نہ تھی کہ اِس سے اُن کی اصل غرض اصلاح حال مسلمین میں رخنہ پڑتا ہے اور سماع و میلاد وغیرہ کی تردید سے

اختلاف رونما ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ خواجہ صاحب خود بھی اس اعتراض سے بچے ہوئے نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ خود اصلاح عمل صوفیہ کے مدعی ہیں۔ اور پیری مریدی کے سلسلہ میں بھی جکڑے ہوئے ہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ کیا مولانا اشرف علی صاحب کی زندگی تمام امور کو کما حقہ تکمیل پر پہنچا رہی ہے یا نہیں۔ اگر وہ اپنے نصب العین کو پوری طرح سے ادا کر رہے ہیں اور ان کے کاموں میں کسی قسم کی خامی نہیں ہے تو اعتراض تعصب پر مبنی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے۔ تو ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ مولانا اس طرف توجہ فرما کر ضرورت اور طاقت کے موافق کام کرینگے۔

قومی و مذہبی تمام امور کی مرکز ایک ذات نہیں ہونی چاہئے

یہ امر ایک حد تک ہمیں ناپسند ہے کہ ایک قومی و مذہبی لیڈر ہر قسم کے امور ضرورت میں دست اندازی کرکے کسی کو بھی تکمیل پر نہ پہنچا سکے۔ مولانا اشرف علی صاحب کے مشاغل تصنیف و تالیف اور وعظ و نصایح بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ان امور کو کما حقہ تکمیل پر پہنچایا جائے۔ خواہ اس کی تکمیل کے لئے انہیں اپنے بعض مشاغل کو ترک ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

لیڈران قوم و مذہب کے مشاغل بڑھانے میں ایک حد تک قصور قوم کا بھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک معاملہ میں ایک ہی شخص کو اپنا رہنما قرار دے لیتی ہے۔ اگر قوم مختلف معاملات میں مختلف لیڈروں کی طرف رجوع کرکے اپنے معاملات کو سلجھائے تو بہت زیادہ مفید ہے۔

مولوی احمد رضا خاں کی ہمہ دان شخصیت

مولانا احمد رضا خاں کے تذکرہ میں خواجہ صاحب نے اپنے اُن جذبات کا نہایت صاف الفاظ میں اظہار کیا ہے۔ جو اسلام کے فروعی اختلافات کے متعلق اُن کے قلب میں ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ خواجہ حسن نظامی جو طبقہ صوفیہ کے مصلح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس قسم کے اختلافات میں حصہ نہ لیتے ہونگے۔ لیکن مولوی احمد رضا خاں کی ضرورت سے زیادہ تائید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس معاملہ خاص میں مولانا مذکور کے پیرو ہیں۔

ہم اس موقع پر مولوی احمد رضا خاں کی تاریک زندگی سے بحث کرنا نہیں چاہتے۔ کہ کس طرح اُن کے سب و شتم اور فتاوے کفر سے اسلام کو ضرر پہنچا۔ اور اُن کے دست شفقت سے ہندوستان کے علماء والا بر تو کجا امیر صاحب کابل اور علماء عرب بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اور ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ کیونکہ یہ بحث رنجدہ اور باعث طوالت بھی ہے لیکن اِن اتنا بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں مولوی احمد رضا خاں صاحب جیسے فاضل متبحر اور بھی دو چار ہوتے تو ہندوستان میں آج کوئی مسلمان ایسا نظر نہ آتا جو اُن کی شریعت سے کافر قرار نہ دیا گیا ہوتا خواجہ صاحب نے تو مولوی احمد رضا خاں کی دل آزار تحریروں کی جانب سے مدافعت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اور اُن کے حواریوں کی دل آزار کتابوں کے مقابلہ میں مولوی احمد رضا خاں کی کتابیں سخت نہیں۔ کاش خواجہ صاحب یہ مقابلہ نظر الصاف سے کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم حقہ کو بھی پیش نظر رکھتے۔

مولوی احمد رضا خاں ایذا کو بہت بُرا جانتے ہیں

خواجہ صاحب یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خاں نے ندوہ سے ذاتی کاوشوں کی بنا پر مخالفت کی لیکن کیا اس کے ساتھ ہی نہیں کہا جا سکتا کہ مولوی احمد رضا خاں۔ نے فروعی اختلافات میں سب و شتم اور دل آزاری کو ذاتی کاوش کی بنا پر اختیار نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہی کیا گیا اور مولوی احمد رضا خاں اپنی قابلیت کے زعم میں ہمیشہ دوسروں پر سب و شتم کرتے رہے۔

مولوی احمد رضا خاں کے کفر کا تسلسل

مولوی احمد رضا خاں کے فتاوے کفر کا تسلسل ایسا پیچیدہ ہے۔ کہ دنیا میں آج کوئی مسلمان ایسا نہیں نکل سکتا جو اس زنجیر کفر سے بندھ کر نہ رہ گیا ہو۔ مولانا شاہ سلیمان پھلواروی اور صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے گئے ہیں ہمیں اُن سے نیاز دلچسپی نہیں کہ اُس پر کچھ لکھیں۔ علاوہ ازیں ہمیں ان حضرات سے زیادہ عقیدت بھی نہیں اور نہ اِن کے کاموں اور خدمات کا کوئی اچھا اثر اپنے قلب میں رکھتے ہیں۔

قادیانی تحریک کے متعلق بھی ہم کوئی رائے نہیں دے سکتے مولانا ثناء اللہ صاحب کے متعلق اتنا کہنا ہے کہ ہر چند کہ وہ گروہ بندی میں مبتلا ہیں۔ لیکن ہندوستان میں مراسم شرک و کفر کے مٹانے میں اُنہوں نے جتنا کام کیا ہے۔ وہ بہت کچھ ستایش کے قابل ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ لایق قدر ہیں۔ گروہ بندی کا الزام خواجہ صاحب کو غالباً بہت زیادہ لگا نا آتا ہے۔ لیکن کاش مولوی احمد رضا خاں صاحب کا تذکرہ لکھتے ہوئے وہ خود بھی اِس سے بچنے کی کوشش فرماتے تو بہتر ہوتا۔

دوسرا عنوان "حقوق العباد" ہے جس پر ہم تفصیلی ریویو لکھنا نہیں چاہتے۔ صرف چند شخصیتوں پر کچھ لکھنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ جن کے تذکرہ میں خواجہ صاحب کی رائے سے ہمیں اتفاق یا اختلاف ہے۔

مسٹر شوکت علی اور انجمن خدام کعبہ

مسٹر شوکت علی کے تذکرہ میں انجمن خدام کعبہ کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کے نزدیک انجمن مذکور ایک سیاسی انجمن ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ انجمن خدام کعبہ اگرچہ حقوق العباد کی ادائیگی میں حصہ لیتی ہے لیکن اس کا بنیادی تعلق فریضہ حج اور حجاز سے ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کو خالص مذہبی انجمن کہنا چاہئے۔

مسٹر شوکت علی اور مسٹر محمد علی کے متعلق یہ اعتراض بالکل صحیح ہے کہ اُن میں انتظامی قابلیت بہت کم ہے لیکن ساتھ ہی اُنہوں نے اب تک جو کچھ کیا وہ قوم کے لئے فائدہ سے خالی نہیں رہا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ کسی ایسے کام میں جو قوم کے لئے کیا جائے اگر نا قابلیت سے اس قسم کی غلطیاں ہو جائیں تو قابل گرفت نہیں۔

اڈیٹر صاحب الہلال

مولانا ابو الکلام کے تذکرہ میں جو عیوب اُن کے دکھائے گئے ہیں۔ اُن میں اپنی واقفیت کے مطابق ہمیں اس امر سے اتفاق کلی ہے کہ مولانا اپنے کسی ہمعصر کی عزت دل میں نہیں رکھتے۔ خود پسندی کا عیب اُن میں بہت زیادہ نمایاں ہے اور اسی بنا پر اُن کی تحریریں اُن کے معاصرین زیادہ دلچسپی کی نہیں دیکھتے کہ اُن میں یہ عیب بہت زیادہ صاف نظر آتا ہے۔

تیسرا عنوان "خانہ داری" ہے۔ جس میں ہمیں کوئی بات قابل تنقید نظر نہیں آتی۔

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد

چوتھا عنوان "علم و قلم کے چرچے" ہے جس میں اخبار البشیر کے تذکرہ میں خواجہ صاحب نے اسلامیہ سکول اٹاوہ کو ڈیڑھ اینٹ کی ایک مسجد سے تعبیر کیا ہے ہمیں اس سے اتفاق نہیں۔ ہر چند کہ علی گڈھ اور اٹاوہ میں زیادہ فصل نہیں لیکن مسلمانوں کی تعلیمی کمزوری اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ اُس کو ہر ایک ضلع اور ہر ایک قصبہ میں اسکول قائم کرکے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ شاید خواجہ صاحب نے یورپ کے اسکولوں اور کالجوں کے حالات نہیں پڑھے۔ کہ ایک ایک شہر میں تعداد کثیر رکھتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ خواجہ صاحب نے یہ رائے مولوی بشیر الدین صاحب میں کوئی دوسرا عیب نکتہ چینی کے قابل نہ پا کر بغیر تامل کئے ہوئے لکھدی ہے۔

بحیثیت مجموعی خطیب کا یہ نمبر ضرور قابل قدر ہے کاش قوم کے اخبار نویس کبھی کبھی ایسی دلچسپ تحریریں لکھا کریں تاکہ قوم اور رہنمایان قوم کو اپنی حالت کے متعلق دوسروں کے خیالات کے اندازہ کرنے کا موقع ملے اور ساتھ ہی اخبار نویسوں کے خیالات کی تیرگی جو انہیں ایک خیال قائم کر لینے سے کسی کی نسبت پیدا ہو گئی ہے دوسروں کی تنقید سے صاف ہو جائے۔

ہم خواجہ حسن نظامی صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اُنہوں نے اِس کام میں ابھی پہل کی آخر میں عرض ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ محض خلوص قلب سے لکھا ہے۔ اُمید ہے کہ خواجہ صاحب تعصب کا الزام ہمیں نہ لگائیں گے۔

اقتباسات

ذیل میں جو جنگی خبریں درج کی جاتی ہیں وہ معاصرین "زمیندار" "ہمدرد" وغیرہ نے انگریزی اخبارات سے ترجمہ کرکے شایع کی ہیں جن کی صحت و عدم صحت کے ہم ذمہ دار نہیں۔ (ایڈیٹر)

کیا جرمن وحشی ہیں

الہام جنگ میں فرانس اور بلجیم میں جرمنوں نے جیسے جیسے ظلم وستم کئے ہیں۔ اس کی مثال دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جرمن فوج نے ۱۹ اور ۲۰ ستمبر کی درمیانی شب کو سنیسی پر حملہ کیا حملہ سے پیشتر وہ شہر پر گولہ باری کرتی رہی اور شہر کے تقریباً ۶۰ گولے شہر کے عین قلب میں پھیلے ہیں اس سے شہر کو جو نقصان پہنچا ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کے علاوہ شہر میں گولوں کے گرنے سے کئی جانیں تلف ہوئیں جس وقت جرمنوں نے شہر پر گولہ باری شروع کی ہے۔ اہل شہر میٹھی نیند میں سو رہے تھے۔ مگر گولہ باری سے یکایک چونک پڑے۔ اور اپنے مکانات کو چھوڑ کر باہر نکل آئے۔ اس کے تھوڑی ہی دیر بعد جرمن غبارہ باز اہل شہر کے سروں پر آ پہنچے۔ اور متعدد بم گرائے۔ رات کے وقت اہل شہر میں ایک ہیبت سی طاری ہوگئی۔ جرمنوں نے شہر کی کھلی سڑکوں عمدہ عمارتوں اور گرجوں پر بم گرائے۔ اور اس کے ساتھ ہی کئی ہزار جانیں تلف ہوئیں۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ جرمن وحشی ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن سنیسی پر برابر چوبیس گھنٹے گولہ باری کرتے رہے۔

جب جرمنوں نے انٹورپ کو سر کرلیا تو وہ فرانس کی طرف بڑھے۔ راستے میں جس قدر گاؤں اور قصبے آتے گئے۔ وہ ان سب کو تباہ و برباد کرتے گئے جرمنوں نے ایک گاؤں کو آگ لگا دی اور ساتھ ہی اہل قصبہ کو بھی جلا دیا۔ مگر گاؤں میں جس قدر نوجوان لڑکیاں تھیں ان سب کو جرمن خونخوار سپاہی پکڑ کر لے گئے۔ ایک مقام پر جبکہ سپاہ نے جرمنوں کو پسپا کر دیا اور ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ گاؤں کے جس قدر باشندے تھے ان سب کو پھانسی پر چڑھا دیا ہے ایک عورت جو کچھ سی رہی تھی۔ اس کے سینہ میں سنگین بھونک دی گئی تھی۔ کیونکہ لاش کے ہاتھ میں بدستور سوئی موجود تھی۔ (زمیندار)

جرمن اسکولوں کے بچے اور جنگی قرضہ

اسٹرڈم ۱۰ مارچ جرمنی میں اسکولوں کے بچوں کو تاکید کی گئی ہے کہ جس قدر روپیہ انہوں نے بچا کر جمع کیا ہے وہ جنگی قرضہ میں دیدیں اور اس طرح کم از کم ۴½ لاکھ پونڈ فراہم کریں۔

جرمنی کی باربرداری کی موٹر گاڑیاں

پیرس ۱۰ مارچ۔ اخبار ٹن رقمطراز ہے کہ جنگ کی تیاری کرتے ہوئے جرمنی نے ایک امریکن کمپنی سے ۸۰۰ موٹر گاڑیوں کی فرمایش کی تھی جو سپاہ کو ایک محاذ سے دوسرے محاذ کی طرف منتقل کرنے کے کام میں لائی جائیں گر اتحادی بیڑوں کی کوشش سے یہ گاڑیاں منزل مقصود تک نہ پہنچ سکیں۔ (زمیندار)

موجودہ سلطان ٹرکی روپوش ہوگئے اور سلطان معزول آزاد ہوگئے!

لندن کے اخبار ڈیلی میل میں دو عجیب خبریں شایع ہوئی ہیں۔ جو اس سے بیشتر کسی اور اخبار میں شایع نہیں ہوئیں۔ اخبار مذکور اپنی ۹ مارچ کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ ایتھنز (پایہ تخت یونان) کی ایک خبر کے بموجب اعلیٰحضرت سلطان محمد خان خامس اتحادیین یا شاید اپنی ہی رعایا کے ڈر کے مارے قسطنطنیہ سے فرار ہوگئے ہیں۔ اخبار اپنی ۹ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ٹرکی کے سلطان معزول سلطان عبدالحمید خان نے دوبارہ آزادی حاصل کرلی ہے۔ ان کے بہت سے احباب نے ان سے ملاقات بھی کی ہے اور روما (صدر مقام اٹلی) کے ایک پیغام کے مطابق ٹرکی میں ایک ناگہانی انقلاب کی توقع کی جا رہی ہے۔ ان خبروں کو لندن میں شایع ہوئے ایک مہینہ ہونے کو آیا ہے۔ لیکن ابھی تک اور کسی ذریعہ سے ان کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اس لئے معلوم نہیں ان کی کیا اصلیت ہے؟

درہ دانیال اور ٹرکی

مارکونی کمپنی کو جرمن ذرایع سے حسب ذیل خبر موصول ہوئی کہ

برلن ۹ مارچ۔ قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ سمرنا پر ناکام گولہ باری کی گئی۔ دشمن کے ایک جہاز کو نقصان پہنچا اور ایک سرنگ صاف کرنے والا جہاز غرق ہوگیا۔

برلن میں ایک شخص جس کی معلومات قابل وثوق ہیں کہتا ہے کہ درہ دانیال میں اتحادیوں کی کامیابی کے متعلق جو خبریں شایع ہوئی ہیں ان کا منشا یہ ہوتا ہے۔ کہ بلقانی ریاستوں پر اخلاقی اثر ڈالا جائے۔ اور غیر جانبدار سلطنتوں پر اچھا اثر پڑے حقیقت میں ایک جہاز تک بھی وہاں نہیں پہنچا جہاں سرنگیں بچھی ہوئی ہیں۔ نہ کوئی سرنگ اب تک نکالی گئی ہے خشکی پر فوجیں اتارنے کی کوشش کی گئی تھی۔ وہ ناکامیاب رہی قسطنطنیہ میں بالکل خاموشی ہے۔ اور اہل قسطنطنیہ کو کامیابی کا یقین ہے (ٹائمز ۱۰ مارچ در ہمدرد)

مارکونی کمپنی کو جرمن ذرایع سے حسب ذیل تار آیا ہے کہ

قسطنطنیہ: فرانسیسی ماہرین ترکی توپخانہ کے مدافعانہ کام کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو اس نے درہ دانیال پر کیا ہے جہاز گالوس، اگامنان اور نلسن پر تین دفعہ گولے لگے۔ سالونیکا میں سینکڑوں انگریزی اور فرانسیسی مجروح آئے ہیں۔ (ٹائمز ۱۲ مارچ ،،)

جرمنی میں اسیران جنگ

ذیل کی خبر جو برلن سے ۶ مارچ کو روانہ ہوئی ہے سرکاری طور پر شایع کی گئی ہے اور مارکونی کمپنی کو ملی ہے۔

برلن سے خبر آئی ہے کہ جرمنی میں اسیران جنگ کے کیمپ میں اس وقت تک ۸۰۰۰۰ قیدی آچکے ہیں۔ (ہمدرد)

ترک قرنا کے جنوب میں

قسطنطنیہ سے اطلاع ملی ہے کہ ترکی رضا کاروں کے جیش نے قرنا کے جنوب میں کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔ اور دشمن کو نقصان پہنچایا۔ اور انگریزی قیدی پکڑے۔ (ٹائمز ۸ مارچ)

بغداد سے قسطنطنیہ میں اطلاع دی گئی ہے کہ ترکی جیش نے جن میں رضا کار بھی شامل تھے۔ شابسی پر جو قرنا کے جنوب میں ہے حملہ کیا اور دشمن کو نقصان پہنچایا اور انگریزی قیدی پکڑے۔ (ہمدرد)

انگریزی فوج جرمن نقطہ نظر سے

اخبار "ہاگشی کورانٹ" تیس لاکھ برطانوی فوج کے تیار ہونے کے متعلق انگریزی وزرا کی غلط بیانی کا جواب دیتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ لندن کی اطلاعوں میں اہل انگلستان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ دس لاکھ میں سے بقیہ ۵ لاکھ فوج پوری کردیں۔ درحقیقت اب تک زیادہ سے زیادہ ۶ لاکھ آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔

مصر

اطالوی اخبار "ستینو" کا کارسپانڈنٹ قاہرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ برطانوی کمانڈر مصر (جنرل) میکسویل کی پوزیشن اس وجہ سے خراب ہوگئی ہے کہ نہر سویز کی مدافعت کا کامل انتظام نہ تھا۔ کارسپانڈنٹ خود اس انگریزی خبر کی تردید کرتا ہے کہ نہر سویز کی لڑائی ختم ہوچکی ہے۔ اور یقین کرتا ہے کہ آیندہ زیادہ فوج کے ساتھ ترک حملہ کریں گے۔ (ہمدرد)

آسٹروی اخبارات اور ترک

اخبار "ریش" قفقاز میں ترکوں کی حیرت انگیز ثابت قدمی کا ذکر کرتا ہے۔ (ٹائمز)

عثمانی دارالسلطنت کی تبدیلی کا گمان

جو بیان کیا گیا ہے کہ عثمانی حکومت ادرنہ میں منتقل ہوجائے گی یہ قابل یقین نہیں ہے۔ اس لئے کہ ادرنہ میں تبدیلی کی وجہ سے حکومت کے تمام تعلقات ایشیا سے منقطع ہوجائیں گے۔ ہاں اس خیال کو ہم ترجیح دیتے ہیں کہ بروصہ میں دارالخلافت تبدیل ہوجائے یہ جگہ ترکوں کے لئے ایشیا میں محفوظ اور قدیمی ہے۔

شام میں انتظامات محافظت

شام کے نامہ نگار سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی حکومت نے بیروت میں ساحل بحر پر فوجی

ترکوں کی تیاریاں

ایتھنز کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ترک بحیرہ مارمورا اور تنگنائے باسفورس میں قلعے بنا رہے ہیں اور اناطولیہ سے بڑی بڑی توپیں اور چیدہ لشکر گیلی پولی اور آستانہ کی طرف لا رہے ہیں۔ اور یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ضرورت کے وقت روسی بیڑے کے مقابلہ کے لئے بیڑہ بحیرہ اسود میں بھیجا جائے۔ (المعظم ۱۲ مارچ در ہمدرد)

جرمنوں کا ایک بیان

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اوائل مارچ میں اسٹیمر تھورڈیس کے کپتان نے یہ بیان کیا تھا کہ اسکے جہاز نے ایک جرمن آبدوز سے اپنے سکان کو اس طرح ٹکرا دیا تھا کہ آبدوز غرق ہو گئی۔ ۱۰ مارچ کے ٹائمز سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن اس خبر کی تردید کرتے ہیں۔ اور ۷ مارچ کو برلن سے جو بے تار کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ انہیں اس واقعہ کا حوالہ دیکر بیان کیا گیا ہے کہ "یہ صحیح ہے کہ اسٹیمر نے مارک ایک آبدوز کو ٹکر مار کر غرق کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آبدوز کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ اور وہ جرمنی کی بندرگاہ کو واپس آ گئی ہے"۔

بلغاریہ کی فوجی نمائش

نیر ایسٹ کا نامہ نگار ۲۴ فروری کو ایتھنز سے لکھتا ہے کہ "صوفیا کے ایک تار سے جو نہایت قابل وثوق ذریعہ سے موصول ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب بلغاریہ میں بہت بڑے پیمانہ پر فوجی نمائش ہونیوالی ہے جس کی ابتدا اوائل مارچ میں ہوگی اور جس کے لئے فوجیں ہر طرف سے مجتمع ہو رہی ہیں جیسے ہی یہ خبر ایتھنز میں شائع ہوئی تو بلغاری سفیر نے بعجلت سرکاری طور پر اس کی تردید کی۔ لیکن باوجود اس تردید کے جو ایک مسٹر پاسا روف کی طرف کی گئی تھی جس کے متعلق یاد ہوگا کہ انہوں نے برلن سے قرضہ لینے کی خبر کی بھی تردید کی تھی۔ یہ خیال بالکل بے بنیاد نہیں خیال کیا جاتا۔ اس لئے کہ یہ خبر پیٹرو گراڈ میں بھی بذریعہ تار بھیجی گئی ہے۔ اگر واقعات سے اس خبر کی صحت ثابت ہوئی تو ریاستہائے بلقان میں سخت تشویش پیدا ہو جائے گی۔ عظیم الشان فوجی نمائش کا منشاء ایسے موقع پر جبکہ جنگ یورپ کی حالت بے انتہا نازک ہو رہی ہے۔ صرف ایک ہی امر ہو سکتا ہے یعنی اس بہانہ سے فوجی اجتماع عمل میں لایا جائے جو ممکن ہے دوسری بلقانی ریاستوں اور خصوصاً سرویا کے ساتھ زیادتی کرنے کی غرض سے نہ ہو لیکن اس کا یقینی اثر یہ ضرور ہوگا۔ کہ یونان اور رومانیا کو کسی جنگی کارروائی سے روکے گی۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ اس نقل و حرکت سے ترکی کی مخالفت کا کوئی شبہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ چونکہ یہ واقعہ اس قرضہ کی پہلی قسط کے بعد ہونے والا ہے جو برلن سے لیا گیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے باوجود انکار کے بلغاریہ پر بعض سیاسی ذمہ داریاں ضرور عاید ہوئی ہونگی۔ اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وسط یورپ کی دونوں طاقتوں (جرمنی اور آسٹریہ) نے غالباً اس نقل و حرکت کی تحریک اُس مہم کے لحاظ سے کی ہوگی جو سرویہ کے خلاف عنقریب یہ دونوں سلطنتیں لیجانیوالی ہیں۔

علاوہ ازیں بلغاریوں نے سرویہ اور یونان کی سرحدوں پر بھی کمکی فوجیں بالخصوص نیوار کوپ اور آکسنر یلا میں اس بہانہ سے بھیجی ہیں کہ یونان و سرویہ نے بھی اپنی سرحدی حفاظتی فوجوں میں اضافہ کیا ہے۔

بصرہ میں دو اعلان

بصرہ کے فوجی گورنر میجر ڈی سی براؤن او کی طرف سے ذیل کا اعلان شائع کیا گیا ہے۔

(۱) چونکہ یہ امر حکام کے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ بصرہ کے بعض اشخاص غنیم کے ساتھ تجارتی تعلقات رکھتے ہیں اس لئے بذریعہ اعلان ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ بصرہ سے کسی قسم کا مال و اسباب خشکی یا دریا کی راہ سے باہر بھیجنے کی اُس وقت تک اجازت نہ دی جائے گی جب تک کہ ایسا کرنے کے لئے کسی خاص ذمہ دار افسر کا تحریری پاس حاصل نہ کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے حکم ہذا کی تعمیل سے پہلو تہی کرنے کی کوشش کی تو اُسے سخت سزا دیجائیگی۔

(۲) گورنمنٹ برطانیہ نے بصرہ میں ذیل کا اعلان شائع کیا ہے:

بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کے فوجی حکام نے ترکی سال ۱۳۳۰ء کے (جو ۱۳ مارچ ۱۹۱۵ء کو ختم ہوا تھا) محاصل اراضی کی تحصیل شروع کر دی ہے اس لئے جو لوگ اس امر کا ثبوت پیش کر سکیں گے کہ انہوں نے برطانوی قبضہ سے پیشتر ترکی حکام کو مالیہ ادا کر دیا تھا۔ اُن سے دوبارہ وصول نہ کیا جائے گا۔ حکام سے اس امر کی شکایت کی گئی ہے کہ سال گذشتہ کی شورش کی وجہ سے اکثر مالکان اراضی کو مالیہ ادا کرنے میں نہایت دقت پیش آئے گی۔ اس لئے برطانیہ کے فوجی حکام نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مالیہ کی پوری تعداد صرف انہیں اشخاص سے وصول کی جائے گی جو اس کے ادا کرنے کی کامل استطاعت رکھتے ہیں اور حکام کو اس امر کا علم ہے ایسے اشخاص کو علیحدہ نوٹس دئے جائیں گے۔ دیگر اشخاص جن کے ذمہ ۱۰ پونڈ یا اس سے زیادہ واجب الوصول ہوں گے۔ وہ اگر ۱۰ اپریل ۱۹۱۵ء سے پیشتر رقم واجب الادا کا ایک ربع ریونیو کمشنر کے دفتر میں یا اپنے مختار یا تحصیلدار کو ادا کر دیں گے تو انہیں تمام رقم واجب الادا کی وصولی کی رسید دے دیجائیگی۔ اور اگر اس تاریخ تک ادا نہ کریں گے تو انہیں پوری رسید نہ دیجائے گی۔ اور آیندہ چھ مہینے کے اندر ان سے پوری رقم وصول کی جائے گی جن اشخاص سے ۱۰ پونڈ سے کم واجب الوصول ہے چونکہ وہ زیادہ تر کم استطاعت لوگ ہیں۔ اس لئے برطانیہ کے فوجی حکام نے ان کو ۱۳۳۰ء کا مالیہ معاف کر دیا ہے۔ اور اُن سے کچھ وصول نہ کریں گے۔

مسلم یونیورسٹی کی سکیم

سرمایہ یونیورسٹی کے مصرف پر بحث

گذشتہ اتوار کو مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ بمقام علیگڈھ منعقد ہوا۔ مسٹر رفیق جج ہائی کورٹ الہ آباد کرسی صدارت پر متمکن تھے۔ ایسوسی ایشن کے ۲۰۰ ممبروں میں سے ۹۰ ممبر شریک جلسہ تھے مسٹر جسٹس حسن امام (کلکتہ) مسٹر جسٹس عبدالرحیم (مدراس) آنریبل مسٹر محمد علی جناح (بمبئی) آنریبل مسٹر مظہر الحق (بانکی پور) مسٹر حیدری ہوم سکرٹری ریاست حیدرآباد۔ آنریبل راجہ صاحب محمود آباد۔ آنریبل علی چودہری (ڈھاکہ) میجر سید حسن بلگرامی وغیرہ معزز و سربرآوردہ اصحاب بھی موجود تھے۔ راجہ صاحب محمود آباد۔ ایسوسی ایشن مذکور کے مستقل پریزیڈنٹ تجویز ہوئے۔

یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے فنڈ پر بہت کچھ بحث ہو چکی ہے۔ اس فنڈ کی مقدار اب مع سود ۲۹ لاکھ روپیہ ہے۔ چندہ دہندوں کا ایک گروہ۔ اس امر پر مصر رہا ہے۔ کہ جو روپیہ گورنمنٹ نے یونیورسٹی فنڈ میں مرحمت فرمایا ہے۔ اسے مطلق خرچ نہ کیا جائے بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کے عطیات کی اصل رقم کا سو تعلیمی اغراض میں صرف کیا جائے بمبئی کا ایک سطحی کہتا ہے کہ انہیں کے چندے کے سود سے وظائف دئے جائیں بعض حضرات اس امر کے مؤید ہیں۔ کہ اس رزولیوشن کے رو سے جو فونڈیشن کمیٹی کے ایک جلسہ منعقدہ ۱۹۱۳ء میں پاس ہو چکا ہے علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی کے درجے تک پہنچنے کے مصارف یونیورسٹی کے سرمایہ کے سود سے پورے کئے جائیں۔ اور راس المال جوں کا توں رہے۔

چنانچہ متذکرہ بالا جلسے میں یہ قرار پایا کہ سرمایہ یونیورسٹی کا کوئی روپیہ خواہ وہ راس المال ہو یا سود۔ کسی دیگر مصرف میں نہ لگایا جائے۔ اور علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی کے درجے تک پہنچانے کے بارے میں جو مناسب ہو وہ سود کی رقم سے ادا کئے جائیں۔ ایک اور رزولیوشن میں یہ قرار پایا کہ ۱۲ ممبروں کی ایک کمیٹی قایم کی جائے اور اس کے آگے سب کمیٹیاں بن جائیں جو یونیورسٹی کے کام کے مختلف شعبوں کے متعلق تجاویز سوچیں۔ اور ان پر اپنی رپورٹیں پیش کریں۔ ان تجاویز کا خرچ سرمایہ یونیورسٹی کے سود سے پورا کیا جائے گا۔ پھر ۹ ممبروں کی ایک اور کمیٹی قایم کی گئی جو ایسوسی ایشن کے ان قواعد و قوانین پر نظر ثانی کرے گی جو سکرٹری اور دیگر ممبروں نے جنہوں نے ایسوسی ایشن مذکور کو رجسٹر کرایا ہے مرتب کئے ہیں۔

اس کے بعد یونیورسٹی کی ترکیب کے متعلق گورنمنٹ کے رویہ کو زیر بحث لایا گیا۔ اس موضوع پر کئی لیڈروں مثلاً راجہ صاحب محمود آباد مسٹر جناح۔ مسٹر حسن امام

مسٹر عبدالرحیم اور مسٹر مظہرالحق نے تقریریں کی۔ یہ سب حضرات متفق الرائے تھے۔ اور انہوں نے ایسوسی ایشن کو ایک ہی طرح کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم محمڈن یونیورسٹی کے بارے میں گورنمنٹ کا اس قدر رسوخ اور دخل ماننے کو تیار نہیں جس قدر ہندو یونیورسٹی کو لئے اس مسودہ قانون کی رو سے تجویز کیا گیا ہے جو سر ہارکورٹ بٹلر نے وائسرائے کی کونسل میں پیش کیا تھا۔

بعضوں نے یہ دلیل بھی پیش کی کہ جس قدر رسوخ گورنمنٹ کو اب علیگڈھ کالج میں حاصل ہے۔ وہ اس رسوخ سے بہت کم ہے جو علیگڈھ کالج کو یونیورسٹی میں تبدیل کرنے کے بعد حاصل ہو جائیگا۔ جملہ مقرروں نے یہ مشورہ دیا کہ یونیورسٹی کے بارے میں مطلوبہ قانون کے حاصل کرنے کی اس وقت کوشش نہ کی جائے جس وقت تک گورنمنٹ مسلم پبلک کی رائے عامہ کے مطابق کوئی دستور عطا کرنے کو رضامند نہ ہو۔ علی الخصوص جب تک ہندو یونیورسٹی کے قانون کی آخری صورت ہمارے پیش نظر نہ ہو۔

گورنمنٹ کے رسوخ و دخل کے علاوہ بھی بعض باتیں مثلاً کالجوں کا الحاق اور یونیورسٹی کا نام زیر بحث تھا حاضرین جلسہ کی خواہش تھی۔ کہ ان کا بھی مناسب طریق پر تصفیہ ہو جائے۔ یہ باتیں باقاعدہ رزولیوشن کی صورت میں پیش نہیں کی گئی تھیں۔ جلسہ مذکور مقرروں کی تجاویز کو خاموشی سے سنتا اور قبول کرتا رہا۔

معرکہ اہواز اور جرمن

عمرہ کے ایک نامہ نگار کی چٹھی، اخبار مارننگ پوسٹ لندن میں شایع ہوئی ہے۔ نامہ نگار موصوف ۵ فروری کو لکھتا ہے:

یہ معلوم کرنا دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ اہواز جیسے دور دراز مقام میں شورش کا عنصر پہنچ گیا ہے۔ کچھ عرصہ سے مشہور ہے کہ انگریزوں کی حمایت کی وجہ سے شیخ خزل کا وقار و احترام دیگر ہمسایہ شیوخ کی نظروں میں کم ہو گیا ہے۔ اور وہ اسے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے ہیں۔ اور حال میں ہماری سپاہ کے عراق عرب کے نشیبی حصہ میں پیشقدمی کرنے سے ان کی نفرت و حقارت صریح عداوت میں تبدیل ہو گئی ہے۔ شیخ غضبان جسے عمارہ کے علاقہ میں نہایت رعب اور رسوخ حاصل ہے اور ترکوں کا بڑا حامی ہے۔ اس نے بھی حال میں بہت کوشش کی کہ شیخ خزل اپنے غیر مسلم "حلیفوں" کا ساتھ چھوڑ دے۔

۲۹ جنوری کو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس دوستانہ دباؤ نے اہواز اور بندر ناصری پر جہاں یورپینوں اور تجارت پیشہ اصحاب کی بستی ہے تہدید آمیز حملہ کی صورت اختیار کر لی۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس وقت شیخ عمرہ اس حملہ کی مقاومت کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے یہی مناسب خیال کیا گیا کہ یورپین لوگ فوراً اس مقام کو چھوڑ جانے کے لئے تیار رہیں۔ اور چونکہ اس بات کی افواہیں گرم تھیں کہ متخاصم عرب ترکی رسالہ کی جمعیت کے ساتھ بڑھتے آ رہے ہیں۔ اس لئے اس اندیشہ سے کہ کہیں ہم بھی بغداد کے یورپینوں کی طرح زیر حراست نہ کر لئے جائیں ہم نے جمعرات کی شام کو وہاں سے چل دینے کا فیصلہ کر لیا۔ خوش قسمتی سے ہمیں اس وقت وہاں ایک پرانا جہاز مل گیا۔ جو اکثر بالائی قروم میں شوستر تک آمد و رفت کرتا ہے۔ اور اس جہاز اور ایک چھوٹی سی کشتی میں تمام یوروپین اور برطانی رعایا کے آدمی بیٹھ گئے۔ اور قریباً ۶۰ دیسی عیسائی علیحدہ دو تین کشتیوں میں بیٹھ کر آئے۔ ہمیں متنبہ کیا گیا تھا کہ غنیم ہم پر صبح نامی ایک مقام کے قریب حملہ کریگا لیکن اگرچہ وہاں عربوں کے جنگی نعرے ہمارے کانوں میں پڑے مگر ہم وہاں کو صحیح و سلامت بچ کر نکل گئے۔ اور دوسرے روز دوپہر کو عمرہ میں پہنچ گئے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جرمن اہواز ہی میں سبب اور فی الحقیقت جرمنوں کے نقطۂ خیال سے یہ بات ان کے لئے قابل مبارکباد ہے کہ جنگ کا اثر اس قدر عالمگیر ہو گیا ہے۔ کہ اہواز جیسا دور دراز مقام بھی شورش اور بے چینی سے محفوظ نہیں رہا۔ مگر بات اصل یہ ہے کہ یہ جرمن جہاں کہیں بھی جاتے ہیں وہاں اپنی لعنت کا اثر ڈالے بغیر نہیں رہتے۔ (بمبئی کرانیکل در زمیندار)

اہواز کے قریب جنگ

دریائے دجلہ پر اور اہواز واقع ایران کے قریب جو جنگ وقوع میں آئی اس کے متعلق انگریزی اخبارات نے کسی قدر زیادہ تفصیل کے ساتھ حالات درج کئے ہیں:

انڈیا آفس کی طرف سے ولایت میں ۱۰ مارچ کو ذیل کا اعلان شایع کیا گیا:

کچھ عرصہ سے یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ ترکی سپاہ کی دو تین رجمنٹیں اور عمارہ کے (جو دریائے دجلہ پر بصرہ سے ۱۰۰ میل شمال کی طرف واقع ہے) ترکی قبیلہ بنی لام کے لوگ اور ایرانی قبیلہ بنی لام و طروف کے آدمی اور دیگر اہل قبایل جو شیخ عمرہ سے خصومت و عناد رکھتے تھے اہواز کے مغرب میں جمع ہو رہے ہیں۔ ان کی تعداد اور ترتیب و نظام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اہواز سے ۳ مارچ کو دیکھ بھال کرنے والی فوجی جمعیت روانہ کی گئی۔ آخر معلوم ہوا کہ غنیم جو مقام غدیر میں جمع تھا اور جسے غالباً پہلے روز مزید کمک مل گئی تھی غنیم جمعیت کے ساتھ جس کی تعداد ۱۲ ہزار تک اندازہ کی گئی اہواز پر حملہ کرنے والا ہے۔

ہماری پسپائی کے دوران میں غنیم نے متعدد مرتبہ اس امر کی کوشش کی کہ ہماری دیکھ بھال کرنیوالی جمعیت کو باقی فوج سے منقطع کر دے۔ چنانچہ کئی مرتبہ دست بدست لڑائی کی نوبت پہنچ گئی جس میں ہم نے ان کی پیشقدمی کو روک کر اپنی جماعت کو پیچھے ہٹ جانے کا موقع دیا۔ موصولہ رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ غنیم کے کم از کم دو تین سو آدمی ہلاک ہوئے جن میں شیخ غضبان اور شیخ بنی طروف کے بھائی بھی شامل تھے۔ اور پانچ چھ سو مجروح ہوئے۔

ہمارے نقصانات جو بدقسمتی سے نہایت ہی شدید تھے حسب ذیل ہیں:

برطانی افسر ۵ ہلاک ۳ مجروح۔ برطانی سپاہی ایک ہلاک ۵ مجروح۔ ہندوستانی افسر ایک ہلاک ۴ مجروح۔ ہندوستانی سپاہی ۵۰ ہلاک ۵۰ مجروح (بی بی نوز نقیلہ (شخکہ ؟) کی سمت میں بھی جو بصرہ کے شمال و مغرب میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ہمارے سواروں کی قلیل جماعت دیکھ بھال کی غرض سے گئی۔ اور جب واپس لوٹنے لگی تو غنیم کے قریباً ۱۵ سو سواروں نے اس کا تعاقب کیا۔ انہیں آگے آنے دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک ایسے مقام تک پہنچ گئے جہاں ہماری پیدل سپاہ کلدار توپوں اور میدانی توپخانہ کے ساتھ چھپی ہوئی تھی۔ آخر جب طرفین کی مڈبھیڑ ہوئی تو غنیم سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوا۔ اس معرکہ میں ہمارے ۳ برطانی افسر ہلاک ہوئے اور ۲ مجروح۔ اور ۲ ہندوستانی افسر ہلاک ہوئے۔

ان ہر دو معرکوں میں جو افسر ہلاک ہوئے ان کے نام اس سے پیشتر ہندوستان میں شایع کئے جا چکے ہیں

محکمہ اخبارات کی طرف سے ۸ مارچ کو ذیل کی اطلاع شایع کی گئی تھی:

اطلاعات موصولہ مابعد سے پایا جاتا ہے کہ اہواز کے قریب غنیم کا اس ۳ مارچ کے معرکہ میں شدید نقصان ہوا۔ تخمینی بازو پر تازہ رپورٹ کے مطابق غنیم کے ۳۰۰ ہلاک اور ۶۰۰ مجروح ہوئے۔ ہماری طرف ۲۲ کوہی باٹری کے کپتان بنٹ بھی شدید مجروح ہوئے۔ تمام مجروح برطانی افسروں کی حالت قابل اطمینان ہے۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ در زمیندار)

جرمنی کے سپاہی کسان

اسٹرڈم ۲۲ مارچ۔ شمال مشرقی فرانس کے مقام سیڈان میں جرمن سپاہیوں نے سولین آبادی کی مدد سے ۵۰۰۰ ایکڑ رقبہ میں گیہوں اور آلو بوئے ہیں۔ اور دیگر مقبوضہ علاقوں میں بھی وسیع پیمانہ پر کاشتکاری ہو رہی ہے۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

بلجیمی جاسوس گولی سے اڑا دیئے گئے

لندن۔ ۲ بلجیمی جرمن میں زیادہ تر نوجوان تھے ... ٹونگل گھنٹ کی بارکوں میں گولی سے اڑا دیئے گئے۔ جرمن کورٹ مارشل کی تحقیقات سے وہ جاسوسی کے مجرم پائے گئے۔ جرمنوں نے بعض شرایط پر ان کو جان بخشی کا وعدہ کیا مگر ایک کے سوا سب نے ان شرائط کے قبول کرنے سے انکار کر دیا (پ)

ہنگامۂ عالمگیر

دردانیال کی فوجی مہم مصر میں

لندن ۱۰ اپریل۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فرانس کی مشرقی فوجی مہم جو مقام (تونس) میں جنرل ڈامیڈ کے ماتحت مجتمع تھی۔ اُس کا نظام مکمل ہو گیا تھا اور وہ ۱۵ مارچ کو متحدہ بیڑوں کو مدد دینے کے لئے آمادہ تھی مگر چونکہ اِس سپاہ کو ضرورت سے زیادہ بار برداری کے جہازوں پر سوار رکھنا مناسب نہ تھا اِس لئے مصر کی دعوت قبول کر لی گئی۔ اور تمام بخیریت سفر کرنے کے بعد اسکندریہ میں اُتر پڑی اور اب مقام رملہ میں جو دریائے نیل کے دہانہ پر نہایت خوشگوار جگہ ہے فروکش ہے اور جہاں اِس کی خدمات کی ضرورت ہو وہاں جانے کے لئے ہمہ تن مستعد ہے۔

لندن ۱۰ اپریل مصر سے (متعین) افواج کی آمد کی خبر سن کر لوگ حیران و ششدر رہ گئے کیونکہ اتحادی سپاہ کی نقل و حرکت پر رازداری کا جو پردہ پڑا ہوا ہے اُس کا اس کا حیرت انگیز ثبوت ملتا ہے۔ اِس مہم کے حالات ایسے پردۂ اخفا میں رہے ہیں۔ کہ کسی کو اب تک اُس کے اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔

دردانیال کی سرنگیں

پیرس ۹ اپریل۔ آج سہ پہر کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دردانیال کے دہانہ میں اور اُس کے اندر ہر روز رات کو سرنگیں صاف کرنے کی کارروائی جاری ہے ترکوں کی مخالفت کمزور اور غیر موثر ہے۔

ہنگری پر روسی حملہ کا اندیشہ

شملہ ۱۰ اپریل۔ شملہ میں انگلستان سے ذیل کی خبر موصول ہوئی ہے۔ مارننگ پوسٹ کا ایک نامہ نگار ہنگری سے لکھتا ہے۔ کہ جرمن سپاہ نہایت سرعت کے ساتھ ہنگری کو روانہ کی جا رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اس مصیبت کا تدارک کیا جائے جو ہنگری پر روس کے حملہ آور ہونے سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ہنگری سلطنت آسٹریا و ہنگری کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور ہنگری کے سپاہی آسٹروی سپاہ کا بہترین حصہ ہیں۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ جونہی روسی سپاہ نے ہنگری کے میدانی علاقے کے تھوڑے سے حصہ پر بھی قبضہ کیا ہنگری میں صلح کی گفتگو چھڑ جائیگی۔ اور حملہ کی صورت میں آسٹریا پر جو دباؤ پڑیگا۔ اُسے یا تو وہ جرمنی کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کریگا۔ یا اُس کے انکار کی صورت میں خود بھی دب جائے گا۔ مگر روسی سپاہ کسی میدانی علاقہ پر فوراً قبضہ نہ کر سکے گی۔ کیونکہ اس کی پیشقدمی سرعت کے ساتھ عمل میں نہیں آسکتی۔ اور موجودہ کامیابی تو ہولناک جنگ کا صرف پیش خیمہ ہے۔ گو روس کی کثیر التعداد سپاہ کا آخر تک بے نظیر رہے گا اور نامہ نگار کو یقین ہے کہ چند ہی ماہ بعد صلح کا مسئلہ چھڑ جائے گا۔

آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

لندن ۱۹ اپریل۔ بو فنل کمپنی کا تجارتی جہاز ... جو جاوہ کو جا رہا تھا جبرالٹر میں پہنچا ہے۔ اس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ بشپس راک کے جنوب و مغرب میں اس کو ایک آبدوز کشتی کے ہاتھوں نہایت پریشانی اٹھانی پڑی۔ اس نے ۲۹ مارچ کی صبح کو ۷ بجے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک آبدوز کشتی دیکھی۔ جہاز پوری رفتار سے چل رہا تھا مگر آبدوز کشتی نے اسے رفتہ رفتہ آلیا۔ اور فوراً ٹھہر جانے کا اشارہ کیا۔ مگر چونکہ جہاز نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی اس لئے کشتی نے فوراً پہلے ایک کلدار توپ سے اور بعد میں ... انچ کی توپ سے آتشباری شروع کر دی۔ کشتی نے ہر چند کوشش کی کہ موافق رخ کی طرف آکر جہاز پر تارپیڈو پھینکے۔ مگر جہاز اپنا پہلو بچاتا رہا۔ آخر آبدوز کشتی نے ۷۵ میل تک تعاقب کرنے کے بعد مزید تعاقب کا خیال ترک کر دیا۔ اور واپس لوٹ گئی۔ گولے پھٹنے سے جہاز کو نقصان پہنچا۔ مگر کسی جان کو نقصان نہ پہنچا۔

اسی طرح ساؤتھ شیلڈ کے جہاز جوفرنا کو جزیرہ وائٹ کے قریب ایک آبدوز کشتی سے سابقہ پڑا۔ یہ جہاز ایک فرینچ کشتی کو جو غلہ سے بھری ہوئی تھی کھینچ کر لے جا رہا تھا کہ آبدوز کشتی نمودار ہوئی۔ اور گولے کے فیر سے اُسے آگاہ کر کے حکم دیا کہ اس کشتی کو چھوڑ دو مگر جوفرنا کے کپتان نے اس کے قریب آنے کا انتظار کر کے اُس میں آہنی برچھا گھونپنے کی کوشش کی۔ مگر تلاطم کی وجہ سے اس کا وار خطا گیا اس کے بعد آبدوز کشتی نے جوفرنا پر حملہ کیا۔ اور بہت سے گولے برسائے۔ جن سے جہاز کو نقصان پہنچا۔ اور ایک تارپیڈو پھینکا۔ مگر اس کا نشانہ خطا گیا۔ آخر دس منٹ کے بعد آبدوز کشتی نے تعاقب کا خیال ترک کر دیا۔ غلہ کی کشتی جب آخری وقت پر دکھائی دی تو اس میں سے دھوئیں کے بادل اُٹھ رہے تھے۔

۲ اسٹیمروں کی غرقابی

لندن ۱۱ اپریل۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ ہارپلاس پر تارپیڈو پھینک کر اُسے ۵ منٹ میں غرق کر دیا گیا تھا۔ افسروں کے سوا ملاح چینی تھے۔ سب کے سب سمندر میں گر پڑے۔ کیونکہ کشتیاں اُتارنے کی مہلت ہی نہ ملی۔ جو جہاز ملاحوں کو بچانے گئے اُنہوں نے آبدوز کشتی کا اتفاق نہ دیکھا۔ بعض پسماندے سخت مجروح تھے۔

ایمسٹرڈم ۱۱ اپریل۔ ایک اسٹیمر برٹش اسٹیمر ہارپلاس کے ۲۶ ملاح لے کر یہاں پہنچا ہے مؤخر الذکر یا تو بحری سرنگوں سے ٹکرایا ہے یا اس پر روشنی بردار جہاز نورڈ ہنڈر کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۲ اشخاص غرق ہو گئے ہیں۔ ہارپلاس کو بلجیم کی ریلیف کمیٹی نے کرایہ پر لیا تھا۔ اور جہاز مذکور بلجیوں کے لئے سامان خوراک لے جا رہا تھا۔

لندن ۱۱ اپریل اسٹیمر گرزے وزنی ۵۰۰ ٹن راس ہوگ کے پرے غرق کر دیا گیا

جرمنی کے ہالینڈ پر حملہ آور ہونے کا اندیشہ

لندن ۹ اپریل۔ اِس اندیشہ سے کہ جرمنی ہالینڈ پر حملہ آور ہونے والا ہے لندن میں بیمہ کی شرح ۲۵ فیصدی تک پہنچ گئی ہے۔

بعد کی خبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ ولندیزی سفیر متعینہ لندن کو کوئی اطلاع ایسی نہیں پہنچی جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ ہالینڈ و جرمنی کے مابین کوئی خاص یا نئی کشیدگی پیدا ہوئی ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ خبر کس طرح مشہور ہوئی کہ تازہ ترین خبر سے پایا جاتا ہے کہ ہر دو جانب کے متحاربین اِس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہالینڈ نے بڑی مشکلات کا سامنا کر کے اب تک نہایت نیک نیتی سے غیر جانبداری کو قائم رکھا ہے

جرمن آبدوز کشتیاں

لندن ۱۰ اپریل۔ ولندیزی اخبار ٹیلی گراف میں ۶ ماہ رواں کو دو جرمن آبدوز کشتیوں کے دریائے شیلڈٹ میں سے گزر کر بحر شمالی کی طرف نکل جانے کی جو خبر شائع ہوئی تھی۔ اُس سے کسی قدر غلط فہمی پھیل گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ دو جرمن آبدوز کشتیاں بھی شیلڈٹ کی راہ سے فی الواقع گھنٹ سے گذریں اور وہاں سے ایک نہر میں پڑ کر زیبروگ میں پہنچ گئیں۔ اِس سے ولندیزی غیر جانبداری کے عدم احترام کا سوال پیش نہیں آیا۔

فرانسیسی جہاز کی غرقابی

لندن ۱۰ اپریل۔ فرانس کے ایک تین مستول والے جہاز شیتو براینڈ کو ایک جرمن آبدوز کشتی نے غرق کر دیا عملے کے آدمی بچا لئے گئے۔

فرانسیسی اسٹیمر پر تارپیڈو پھینکا گیا

لندن ۱۲ اپریل۔ فرانسیسی اسٹیمر فریڈرک فرانک پر ... پوائنٹ کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا چنانچہ اسٹیمر مذکور کو کوئی دوسرا جہاز کھینچ کر پلائموتھ تک لے گیا۔

بحیرہ ایڈریاٹک کا مستقبل

لندن ۱۰ اپریل۔ روما کا تار مظہر ہے کہ ایک نیم سرکاری نوٹ سے پایا جاتا ہے کہ بحیرہ ایڈریاٹک کے متعلق اٹلی اور سرویا میں باہم گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اور مسائل بلقان کے متعلق

فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز

لندن ۶ اپریل۔ اسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز دارالسلطنت پہنچ گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان سے قسطنطنیہ کو واپس جا رہا ہے۔

سر جان فرنچ کی رپورٹ

لندن ۶ اپریل۔ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کی سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ میدان جنگ کے مختلف حصوں میں ہنوز سکوت طاری ہے۔ علاوہ ناموافق موسم کی وجہ کہ رہا ہے ہوا بازوں کی سرگرمی بھی محدود رہی ہے۔ اٹلی کے علاقہ میں ہم نے ایک خندق کو کامیابی کے ساتھ اڑایا۔ جرمن توپخانہ نے اس علاقہ میں ہمارے محاذ پر شدید گولہ باری کی۔ مغربی محاذ پر ہمارے قادر اندازوں کی مستعدی سے ہماری کام کرنے والی جماعتوں کو بے خلل و غش کام کرنے کا موقع مل گیا۔ ہماری سپاہ کے آدمی انفرادی فوقیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو فوجی نقطۂ خیال سے نہایت موثر ثابت ہو رہی ہے۔

جرمن افسر قید سے بھاگ گئے

لندن ۶ اپریل۔ دو جرمن افسر جو ڈینگ شائر (جنوبی مغربی انگلستان) کے ایک مقام پر دیگر قیدیوں کے ہمراہ زیر حراست رکھے گئے تھے۔ وہاں سے بھاگ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ہوا باز تھا۔ جو بحیرہ شمالی میں پکڑا گیا تھا۔ ان کی گرفتاری کے لئے اشتہار دیا گیا ہے۔

جرمن آبدوز کشتیوں کی بحیرہ شمالی کو روانگی

لندن ۶ اپریل۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے خبر دی ہے کہ دو جرمن آبدوز کشتیاں بحیرہ شمالی کو جاتی ہوئی سیٹ شیلینڈ میں سے گذری ہیں۔

کارڈف کے اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۷ اپریل۔ کارڈف کے اسٹیمر نارتھ لینڈز پر تارپیڈو پھینکا گیا۔ عملہ کے آدمیوں کو کشتیوں میں سوار ہونے کے لئے ۵ منٹ کی مہلت دی گئی۔ اور وہ ایک بلجین اسٹیمر کے ذریعہ ڈیل کی بندرگاہ پہنچائے گئے۔

سویڈن کا تجارتی جہاز گرفتار کیا گیا

کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے کہ جرمنوں نے بحیرہ بالٹک میں اگرینڈ نامی ایک جہاز گرفتار کیا ہے جو جنوبی افریقہ سے کئی کا غلہ سٹاک ہولم کو لے جا رہا تھا۔

سرویا اور بلغاریہ کی سرحد پر جھڑپ

لندن ۵ اپریل۔ نش (سرویا) کا تار مظہر ہے کہ بلغاریہ کی بے قاعدہ سپاہ کے آدمیوں نے جن کی تعداد ایک رجمنٹ کے قریب تھی مقام ونڈوا میں ایک سروی بلاک ہاؤس (چوبی قلعہ بندی) پر حملہ کیا۔ اور سروی گارڈ کے آدمیوں کو پسپا کر دیا۔ آخر ایک سروی رجمنٹ نے آ کر حملہ آوروں کو منتشر کر دیا جو ۵۰ لاشے میدان میں چھوڑ گئے۔ سرویوں کے ۲ ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ بلغاریوں نے دو سپاہی گرفتار کئے۔

صوفیہ (پایہ تخت بلغاریہ) کا تار مظہر ہے کہ اس واقعہ کا اشتعال کنندہ سرویا ہے۔ تصفیہ ہو رہا ہے۔ سپاہی ... منیزا کے

کے مجاری کمانڈر کا بیان ہے کہ جو واقعہ اصل سرحد کے سروی باشندوں کی وجہ سے ظہور میں آیا تھا۔ ان لوگوں نے سروی حکام کے خلاف بغاوت برپا کی تھی۔ اس کے بعد مجاری علاقہ میں بھاگ گئے۔ اس قسم کے باغیوں کو تنبیہ کرنے کے متعلق مناسب تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

معاملہ رفت گذشت

لندن ۶ اپریل۔ روم کے اخبار ٹریبونا کو سالونیکا کا ایک پیغام بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ سرویا و بلغاریہ کا معاملہ رفت گذشت ہو گیا ہے۔ بلغاریہ نے اطمینان دلانے اور مجرموں کو سزا دلانے کا وعدہ کیا ہے۔

اسمرنا پر گولہ باری

لندن ۷ اپریل۔ ایتھنز۔ ایک اسٹیمر کا کپتان جو ابھی وارد ہوا ہے۔ بیان کرتا ہے کہ اتوار کے روز برطانوی بیڑا اسمرنا کے قلعوں پر گولہ باری کر رہا تھا۔ اور ہوائی جہاز قلعوں پر بم گرا رہے تھے۔ سول اسمرنا نے تمام یونانیوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم دے دیا ہے۔

باسفورس میں روسی سرنگیں

لندن ۷ اپریل۔ پیٹروگراڈ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ باسفورس میں روسی سرنگوں کے بچھانے سے کامیاب نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ۱۲ دسمبر کو حمیدیہ کو سخت نقصان پہنچا۔ کچھ دنوں بعد ترکوں کی ایک جدید مسلح کشتی غرق ہو گئی۔ ۲۶ دسمبر کو گوبن کو سخت نقصان پہنچا۔ ۲ جنوری کو باربروسا کا ایک جہاز غرق ہو گیا۔ ۱۲ جنوری اور ۱۵ فروری کو مسلح کشتیاں ڈوب گئیں۔ اور کچھ عرصہ بعد تین تارپیڈو کشتیاں غرق ہو گئیں۔

مارشل وان ڈر گولٹز کا مراسلہ

لندن ۸ اپریل۔ اسٹرڈم۔ مارشل وان ڈر گولٹز نے حال ہی میں اخبار نیوے فری پریس کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں بعض دلچسپ اعتراف کئے گئے ہیں وہ کہتا ہے کہ ترکی فوج کے پاس آلات حرب تھوڑے اور سامان حرب قلیل ہے۔ درۂ دانیال میں حلیفوں کی کارروائی کے نتیجے کے متعلق اس نے کوئی پیشگوئی نہیں کی۔ البتہ یہ کہا کہ اس قدر ترکی افواج نقل و حرکت میں لائی گئی ہیں۔ کہ اس سے قبل کبھی نہ لائی گئی تھیں۔ اس نے آلات حرب اور سامان حرب کی قلت کو وقت کی کمی اور اس امر کی طرف منسوب کیا کہ ترکی کے ذرائع آمد و رفت اس کے حلیفوں سے منقطع تھے۔ اب تک لڑائی کے نتیجے قابل اطمینان رہے ہیں۔ اگرچہ ترک ہر جگہ کامیاب نہیں ہوئے۔ سامان حرب کی متواتر بہم رسانی کے لئے ترکی کو وسط یورپ کے ساتھ آزادانہ آمد و رفت رکھنی پڑے گی۔ ترکی اپنی مدد آپ کر سکتا ہے۔ مگر یہ اتنی رکاوٹ ہے جو ہنوز محاصرہ کے دوران میں مطلوب تھی اس لئے اس مشکل کو رفع کرنا ترکی کے حلیفوں کا فرض ہے۔

فوجی خدمت کیلئے مزید اشخاص کی طلبی

لندن ۸ اپریل۔ اسٹرڈم۔ قسطنطنیہ کے سرکاری گزٹ نے تمام ان اشخاص کو جو اصل اور سرحدوں کی حفاظت کیلئے طلب کر لیا ہے جو ہتھیار اٹھا سکتے ہیں۔ علاوہ ان کے جن پر فوجی خدمت واجب نہیں ہوئی۔ ملک میں لڑکے بھی شامل ہیں علاوہ ازیں ان تارکان وطن سے بھی دوران جنگ میں فوجی خدمت لیجائیگی جنہیں ترکی میں آئے ہوئے ۶ ماہ گذر جائیں۔

قنطرہ میں ترکی رسالہ

لندن ۸ اپریل۔ قاہرہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل ترکی رسالہ کی مختصر جمعیت قنطرہ کے شمال و مشرق کو دیکھی گئی تھی۔ فریقین نے ایک دوسرے پر چند گولیاں چلائیں۔ دشمن پیچھے ہٹ گیا۔ ہوائی جہاز کی دیکھ بھال سے اور کوئی ترکی فوج قریب معلوم نہیں ہوئی۔

سلطان مصر پر قاتلانہ حملہ

قاہرہ ۹ اپریل۔ سلطان مصر کل اپنے قصر سے سیر کو روانہ ہو رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے ان پر فائر کیا۔ لیکن نشانہ بالکل خطا گیا۔ حملہ آور کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ سلطان بغرض معائنہ تشریف لے جا رہے تھے۔ چنانچہ وہ بلا تامل روانہ ہو گئے۔ واپسی پر انبوہ خلائق نے ہز ہائینس کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ حملہ آور مذکور ۲۵ سال کا مصری تاجر ہے۔

جرمنی کی امداد آسٹریا کو

شملہ ۸ اپریل۔ ذیل کا تار انگلستان سے شملہ میں موصول ہوا ہے۔

ٹائمز کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے۔ کہ تقریباً ۸ لاکھ آسٹروی قیدی روسیوں کے پاس ہیں۔ آسٹریوں کے دیگر نقصانات بھی بہت شدید ہوئے ہیں۔ غالباً اس وقت جرمن جیش براہ راست آسٹریوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور شاید اور جرمن جیش بھی آسٹریا کی مدد کو چلے جائیں۔ جرمنوں کو بظاہر معلوم ہے۔ کہ اگر آسٹروی افواج کو کمک پہنچانے کے بارے میں زبردست تجاویز اختیار نہ کی گئیں۔ تو آسٹریوں کی مدافعت ٹوٹ جائے گی۔ جرمنی کو ضرور ایسی کارروائی کرنی پڑے گی۔ حالانکہ اسکے ہر دو محاذ پر زبردست افواج موجود ہیں۔ اور اسے یقین ہے کہ اس کے حریف بہت جلد حملہ آور ہو جائیں گے۔ (مسول کا خاص تار)

برطانوی ماہی گیر جہاز کی غرقابی

لندن ۷ اپریل۔ گرمزبی کے ایک ماہی گیر جہاز اکا ئیما کو جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ آبدوز کشتی نے بلا اطلاع ہی فائر شروع کر دیئے جہاز کا عملہ جلدی سے کشتیوں میں بیٹھ گیا۔ ان پر بھی آبدوز کشتی کے عملے نے بندوقوں سے فائر کئے اور کشتیوں کی اطراف کئی جگہ سے چھد گئیں (مسول کا خاص تار)

لندن ۸ اپریل۔ گرمزبی کا ماہی گیر جہاز ... بحیرہ شمالی میں بھنک سے اڑا دیا گیا۔ ۹ ملاح مفقود الخبر ہیں۔ دو دوسرے ماہی گیر جہازوں نے اس حادثہ کی ...

برقیات تازہ

شرائط صلح

لندن ۱۰ اپریل۔ نامہ نگار ٹائمز مقیم نیویارک اخبار "نشا گو ٹریبون" کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ جرمنی نے امریکن گورنمنٹ کو غیر سرکاری طور پر مطلع کیا ہے کہ وہ اتحادیوں کی پیش کردہ تجاویز صلح پر بحث کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ جرمنی یورپ میں سابقہ حالت بحال کرنے کے لئے طیار ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ کسی فریق کو مفتوحہ علاقہ پر قابض نہ رہنے دیا جائیگا وہ بلجم کو خالی کر دینے پر رضامند ہے۔ مگر کسی قسم کا تاوان نہ ادا کریگا۔ لیکن کانگو کو معقول قیمت پر خرید لینے کے لئے امادہ ہے۔ جرمنی اس امر کا بھی مطالبہ کرے گا کہ مستعمرین کی نوآبادیاں بالخصوص وہ جو براعظم افریقہ میں ہیں از سر نو تقسیم کی جائیں۔ اس کے علاوہ اس کی یہ بھی تجویز ہے۔ کہ برطانیہ اور دوسری سلطنتیں۔ باہم اس امر کا معاہدہ کریں کہ "تمام سمندر آزاد رہیں گے"۔ اور جنگ کی حالت میں کسی قسم کے تجارتی جہاز پر حملہ نہ کیا جائے گا۔

جرمنی اور اٹلی

لندن ۱۰ اپریل۔ پیرس کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمن حکام نے جرمنی سے اٹلی کو مال کی روانگی بند کر دی ہے۔ خالی گاڑیاں جو جھیل کانسٹینس کی راہ کر اٹلی کو واپس جا رہی تھیں۔ مقام لنڈاؤ اور فریڈرکس ہیفن (جرمنی) میں روک لی گئیں۔

لورپول میں ہولناک آتشزدگی

لندن ۱۱ اپریل۔ لورپول کے ایک کارخانہ میں جو سلطنت برطانیہ میں تمباکو کا عظیم ترین کارخانہ ہے۔ آتشزدگی سے ۲½ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا۔

سفرن کے میگزین میں آتشزدگی

پیرس ۱۱ اپریل۔ دردانیال کی جنگ کے اثنا میں جنگی جہاز سفرن پر ایک چھ انچ کا گولہ پڑا جس سے گولہ بارود کے سامان میں آگ لگ گئی۔ اس پر میگزین کے ایک ماتحت افسر نے کھڑکی کے بولٹوں کو توڑ ڈالا اور پانی کے پیچ کھول کر میگزین کو پانی سے بھر دیا۔ گر جب وہ اعلیٰ افسر کے بے اجازت اس قسم کی کارروائی کر چکنے کے بعد اس کے پاس ترساں و ہراساں پہنچا تو اس نے نہ صرف اس کارروائی پر مبارکباد دی بلکہ اعلیٰ افسروں کے پاس اس کی اس بہادری کی خاص طور پر رپورٹ کی۔

عظیم تجارتی جہاز پر تارپیڈو پھینکا گیا

لندن ۱۲ اپریل۔ ہریسن کمپنی کے تجارتی جہاز ہے فیریر (۹۶۰۰ ٹن) پر جزیرہ سسلی کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا۔ اور اسے کھینچ کر کوئینز ٹاؤن میں لا رہے ہیں بعد کی خبر سے پایا جاتا ہے کہ جہاز مذکور کوئینز ٹاؤن

دہلی میں ایک عظیم الشان جلسہ

معلوم ہوا ہے کہ ۱۳ اپریل کو دہلی کے سنگم تھیٹر میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر گاندھی نے ہندوستانیوں کی وفاداری اور برٹش گورنمنٹ کی امداد پر ایک موثر تقریر کی آپ کے بعد مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد اور حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کی تقریریں ہوئیں۔ مسٹر محمد علی کی تقریر نہایت زبردست تھی۔ اس جلسہ میں ایک مقرر نے یہ بھی کہا کہ مسٹر گاندھی اپنی قابلیت اور حب الوطنی کے سبب اس قابل ہیں کہ انہیں مسٹر گوکھلے کی جانشینی کا فخر بخشا جائے۔

دردانیال کی گولہ باری کی خبریں

(جرمن ذرایع سے)

قسطنطنیہ بعض انگریزی اور فرانسیسی خبروں کا ذکر کرتے ہوئے۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ آگامنن۔ لارڈ نلسن، کارنوالس، ڈبلن۔ بووے۔ سفران اور غیر نامی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ اور کوئین الزبتھ پر تین بھاری گولے پڑے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کینیڈا نامی اسپتالی جہاز بہت سے زخمیوں کو لیکر مالٹا گیا ہے (آج ۱۵ مارچ) غنیم کا ایک سپاہی بھی آبنائے یا اس کے حوالی میں نہیں ہے۔

ایتھنز سے اطلاع ملی ہے کہ درہ دانیال کی گولہ باری کے دوران میں اتحادیوں کے تمام جہازوں پر گولے پڑے۔ ایتھنز کا اخبار ایتھنوس یہ بھی بیان کرتا ہے کہ ایک انگریزی افسر نے اس دشواری کو تسلیم کیا جو بغیر خشکی کی فوج کے درہ دانیال میں حائل ہے۔ اس افسر نے ترکوں کی عمدہ نشانہ بازی کی تعریف کی۔

ایتھنز سے اطلاع ملی ہے کہ انگریزی سپر ڈریڈناٹ کوئین الزبتھ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ چونکہ اور جہازوں کو بھی نقصان ہوا ہے۔ اور اب تک گولہ باری علانیہ بے سود ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے ترک کر دی گئی۔ ایمسٹرڈم کا اخبار یونان ون تاغ لکھتا ہے۔ کہ دردانیال کی گولہ باری کے متعلق کسی انگریزی خبر کے نہ شائع ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم کامیابی ہوئی۔

کوپن ہیگن کے اخبار پولٹکن کو جو خبر ایتھنز سے موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دردانیال کی جنگ میں انگریزوں کے حسب ذیل نقصان ہوئے ہیں: دو تباہ کن اور تین سرنگیں اٹھانے والے جہاز غرق ہو گئے۔ چار جنگی جہاز بیکار کر دیئے گئے۔ سات سو آدمی خشکی پر اور ۴۵ آدمی جہازوں پر مجروح و مقتول ہوئے۔

۱۰ مارچ کو جرمن خبروں کی ضمن میں یہ خبر درج ہے کہ

توم قلعہ پر بھاری توپیں چڑھانے میں کامیاب ہو گئے اور ان توپوں سے۔ فرانسیسی بیڑہ کے فیروں کا جواب دیا۔ دو انگریزی کروزر جنہیں سخت نقصان پہنچا ہے ڈالا نائیس آ گئے ہیں اور ان میں سے ایک بڑے میں گولے پڑے ہیں۔ ایتھنز کا اخبار نیوں ایستی لکھتا ہے کہ ترک تیز رو موٹر کی باٹریوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اور اس طرح بارود وغیرہ کے صرف میں کفایت کر رہے ہیں۔ لاکھ اتحادیوں کا صرف اب تک فائروں میں ساٹھ لاکھ پونڈ (۹ کروڑ روپیہ) ہو چکا ہے۔ ایتھنز کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کے دوران میں انگریزی کروزر امیتھیسٹ کو سخت نقصان پہنچا ۲۸ افسر اور آدمی مارے گئے اور اتنے ہی زخمی ہوئے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۸

بعدالت بابو بست سنگھ صاحب بہادر منصف بجنور ضلع بجنور

تند پرشاد زمیندار موضع بھوگپور ٹپی پرگنہ ... سنگھ پرگنہ ... وغیرہ مدعاعلیہ

بنام مسماۃ ... زوجہ ... قوم ... ساکن بھوگپور پرگنہ ... واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۱۵ء وقت ۱۰ بجے بمقام بجنور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو۔ اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز بے جملہ گواہوں کو حاضر کرو نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع او منفصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۱۵ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم بخط انگریزی

اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے۔ اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس کو پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست کرو

اطلاع ۲۔ اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں ...

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی اور عیش کے ساتھ گزارنا چاہتا ہے۔ اگر چہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کے بے سود جان کر اس سے مر جانا بہتر ہے۔ بس اگر تندرستی کے کامل بھید سے آپ واقف ہو کر ہمیشہ تندرست و جوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

جس سے ۱۰ قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی، گجراتی، تامل، مرہٹی، تیلگو، بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس کا محصول بھی ہم ادا کریں گے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانے کا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں۔ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُن کی زندگی کو آرام سے گزارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں۔ فوراً اثر دکھاتی ہیں۔ قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا **طلا واجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ ماشہ تیل۔ پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳ - اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں - بزرگ مہاتماؤں کے دو فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں۔ کہ جن کے درشن کر آپ کا دل ہمیشہ خوش رہے گا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت ہوا کرے گی۔ فی البم ۲ روپیہ آٹھ آنے۔

محصول ڈاک معاف خرچ وی۔ پی ایک آنہ

ان سب چیزوں کے ملنے کا پتہ

وید شاستری شنکر جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ

بچھمی نرائن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی یادگار ہے۔ اس لئے مدینہ والے سے جس کو الفت ہوگی اسی کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ کرم کے عاشق میرے آپ کا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ کر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی۔ لہٰذا مہربان مدینہ نے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو شکریہ کا موقع دیں۔ والسلام

نیازمند مالک اخبار مدینہ بجنور



کلپاک اصلی خالص ترکی ٹوپی

سمور و استرخان سیاہ — ملائم بغیر استر دار ہر رنگ
سبز کارنی، خاکی، ہر سائز — و ہر سائز

ساخت شاہی کارخانہ "فبریقہ حمیدیہ" استنبول و فریقہ نیشنل کمپنی، قاہرہ مصر۔ زیادہ تعداد میں موجود ہیں جنگ کی وجہ سے اور مال آنے کی اُمید نہیں۔ اس لئے نہایت بہت جلد خرید کیجئے۔ آرڈر آج ہی بھیج دیں۔

ایس۔ ایف حسینی اینڈ کمپنی دہلی

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

اگر چند اصحاب ملکر ہماری دوا دس روپیہ کی خرید فرماویں تو ہم ایک صاحب کے نام اخبار مدینہ مفت ایک سال تک اپنے خرچ سے پیش کرتے رہیں گے۔

لیپ لذیذ - فاعل و مفعول سرمست و مدہوش ہو جاویں۔ **ممسک حیض و رطوبت** اندام نہانی درجن سے پاکدامن عضا شکنی دست کی، استعمال افیون رفع ہوتا ہے درجن ۲ روپیہ **طلا** جو سوئی رگین درست کرکے نہایت سخت کر دیتا ہے فی شیشی صہ۔ **عرق النسا** یہ ایک جادو کی گولی ہے۔ اندر پیٹ کے گئی اور درد رفع ہوا فی گولی ہر **عطر لذیذ شاہی** جس سے کہ مفعول فوراً منزل ہو جاوے اور خواہان اُس کی رہے شیشی کلان عہ، خورد ۱۲ **روغن گٹھیا** کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو بہت جلد رفع کرتا ہے شیشی ۸ **روغن امساک** کف پا کو لگا کر بعد تین گھنٹہ مشغول کار ہو جیے شیشی کلان عہ شیشی خورد عہ **روغن گنج سر** شیشی کلان ۸ خورد ۶ **روغن خنازیر** شیشی کلان ۸ خورد ۵ **کراماتی ڈبی** - اگر معدہ پر لگا دیں قے۔ ناف پر لگانے سے اسہال، پیر پر لگاویں دوران پیشاب و حیض بند شدہ سالہا سال جاری کرے ڈبی ۸ **فتیلہ جادو** جسکی روشنی سے مساک ہو ہر فتیلہ **روغن عرق لینا** جسکی مالش سے سامعہ کھلے شیشی

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی مہتمل

شہر لکھنؤ محلہ بارانا مکان ۱۱ــ۳

طاعون

کے پنجۂ ہولناک سے بچنے کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

جو باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکمائے یونان و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ جو بلا سود ہی ہوتی ہے۔

اگر کینہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے وقتی اسم با مسمیٰ ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ، جو دو مریض کے لئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن ضہ، ایک درجن ۹ــ

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ ریورٹر تحصیلدار ارقام فرماتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواری قادری پٹنہ قریباً چار صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی علیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۹۰ آدمی شفایاب ہوئے۔ صرف دو شخص جو استعمال نہ کر سکے ہوئے۔ وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے سیب کھائی اور دوسرے نے صحت ہونے پر شراب پی لی۔۔۔

اور **مسماۃ گلابو** ۔ دریاپور محلہ مبتلا تھیں یوم صحت حاصل ہو گئی

منشی قلندر حسین ہوش آر کے اینڈ ایم او۔ کیمپ کوئٹہ بنگلور، آپ کے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء

موچی دروازہ لاہور

معائنہ میوٹ مسلم اسکول مُرادآباد

اور

صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب

(۲)

میں ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ اصول و کلیہ بتا دینا کافی نہیں ہے۔ اگر آج علی گڈہ کالج میں وہ بد انتظامیاں پیدا ہو جائیں جو میوٹ اسکول میں ہیں۔ یا اگر آج میوٹ اسکول کی طرح کالج کے ٹرسٹی سکرٹری کو چھوڑ کر الگ جا بیٹھیں۔ یا اگر آج ٹرسٹیوں کے انتخاب میں بھی کانسٹی ٹیوشن کے تمام ضوابط کو نظرانداز کر دیا جائے تو کیا صاحبزادہ صاحب ہی سب سے پہلے اعتراض کرنے کے لئے کھڑے نہونگے؟ دنیا وہ صرف قوم میں یہ دکھا کر کہ کالج نے مسٹر سمیٹل کے زمانہ سے اس وقت تک ترقی کر لی ہے۔ اس لئے اس کا انتظام بالکل ٹھیک ہے۔ اور آپ بد انتظامی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ خاموش ہو جائیں گے صرف یہ دکھا کر کہ اسکول نے چند ہی سال میں اسقدر ترقی کر لی، اسکے نتائج یہ ہیں۔ اس میں ہوشیار اسلامذ موجود ہیں۔ صاحبزادہ صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اسکول معرض خطر میں نہیں ہے؟ میں اپنی جسارت کی معافی مانگ کر یہ عرض کرونگا کہ یا یہ محض سطحی نقطۂ خیال ہو سطح کے نیچے جو خطرات موجود ہیں۔ یہ تو کیونکر کہوں کہ ان تک صاحب ممدوح کی نظر نہ پہنچی۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ بر بنائے مصلحت وقت اپنے نوٹ میں اُن کا ذکر کرنا مناسب نہ سمجھا گیا ہو لیکن میرا فرض ہے کہ میں پبلک کو اس تصویر کا دوسرا رُخ دکھا دوں۔ صاحبزادہ صاحب نے اسکول کی جو ترقیاں دکھائی ہیں میں اُنہیں کے مقابل میں اسکول کے خطرات دکھانا چاہتا ہوں جو محض ٹرسٹیوں کی غفلت سے پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں:

(۱) جو مدرسہ دس برس ہوئے مکتب کی حالت سے شروع ہوا تھا وہ ہائی اسکول کے درجہ تک پہنچ گیا۔	(۱) (۲) امداد سبسڈیل کے وجوہات اُسکی تباہی کا پیش خیمہ ہیں: (الف) گورنمنٹ نے ۲۵ ہزار روپیہ اس شرط پر دیا تھا کہ ۵ ہزار خود ٹرسٹی صاحبان جمع کریں گے۔ ڈیڑھ سال ہو گیا اور آج تک پندرہ سو روپیہ بھی بینک میں داخل نہیں ہوئے۔ چند ماہ ہوئے کہ گورنمنٹ نے بذریعہ کمشنر تنبیہ کی تھی اور صاف بتا دیا تھا کہ اگر جلد یہ رقم جمع نہ ہوئی تو ۲۵ ہزار واپس لے لے جائیں گے کیونکہ گورنمنٹ کو دوسرے کاموں کے لئے ضرورت ہے۔ مارچ تک اس رقم کے جمع کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ رقم ابتک جمع نہیں ہوئی۔ اور مارچ ختم ہو گیا۔ نہایت اندیشہ ہے کہ وہ رقم اب واپس لیلی جائیگی۔
(۲) جس مدرسہ میں دس برس ہوئے چند طلبہ ابتدائی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس میں اب ۳۰۴ طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔	(ب) پرائیویٹ اسکولوں کو جو امداد گورنمنٹ سے ملتی تھی وہ فنڈ میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے بند ہونے والی ہے یہی مدرسہ اسکول کی آمدنی کا بہت بڑا حصہ تھا۔ (د) پہلی استمبور میں بعض متمول اصحاب کو محض اس خیال سے ٹرسٹی بنایا گیا تھا کہ اُن سے کچھ رقم ملیگی لیکن یہ امید بھی بر نہ آئی (۵) دو سال کے مسلسل ٹرسٹی صاحبان قصد کر رہے ہیں کہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکول کے لئے مالی امداد حاصل کریں لیکن ان صاحبوں کی سستی اور غفلت سے آج تک یہ تجویز عملی صورت میں نہیں آئی
(۳) جو مدرسہ دس برس ہوئے ذرا سی منتیں میں شروع ہوا تھا آج شہر کے گنجان حصہ میں [illegible]	(۶) سرکاری امداد بند ہو جانے کے بعد اور مستقل کی کوئی دوسری صورت پیدا نہ ہونے کی صورت میں اسکول کو ۴۲ اور ۲۵ تو کچھ دس روپیہ ماہوار کا مکان لینے کی بھی استطاعت نہ ہوگی۔

میرے یہی جوابات صاحبزادہ صاحب کے باقی دعاوی پر بھی حاوی ہیں۔

صاحبزادہ صاحب کو تعجب ہے کہ مُرادآباد جیسا ضلع جہاں مسلمانوں کی معقول آبادی ہے...... وہاں کے لیے عمدہ کام کے لئے صرف چالیس روپیہ کی مدد ہے۔ وہ تو وہ بھی غیر مستقل۔ یہ قصور کس کا ہے؟ مجھ سے بدرجہا زیادہ صاحبزادہ صاحب قوم کی حالت کے واقف ہیں۔ اور قوم کی یہ کس مخصری میں تو سمجھتا ہوں کہ دنیا کا قاعدہ ہی یہ ہے کہ مانگے بغیر نہیں ملتا۔ لیکن میوٹ اسکول کے لئے کون مانگے، جب اس کی بدنصیبی سے اس کو ٹرسٹی بھی ایسے نصیب ہوئے ہوں۔

صاحب موصوف اگر غور فرمائیں گے۔ تو خود انہیں کے بعض خیالات کہ جن کا اظہار ہیں نوٹ میں فرمایا گیا ہے۔ معترضین کے معروضات کی تائید ہوتی ہے۔ صاحبزادہ صاحب کو یکھا نہایت یہ بھی ہے کہ بہت سے اصحاب غیر کافی معلومات کے اعتراض و بدگمانی پر تو تیار ہو جاتے ہیں لیکن خود اپنے قابل دوستوں کے ذریعہ سے جانچ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اس کے جواب میں میرے لئے صرف اُس خط کا اقتباس درج کر دینا کافی ہے جو اسکول کی رپورٹ ملتے ہی میں نے ۹۔ مارچ کو صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں بھیجا تھا۔ وھو ہذا:

دہلی ۹۔ مارچ جناب والا......

...... اس وقت باعث تصدیعہ صرف ایک امر ہے۔ جناب نے نوٹ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "طالبان اصلاح سے نہایت ادب کے ساتھ التجا ہے کہ براہ مہربانی وہ تعلیمی حالت اور فنانس کے متعلق وقتاً فوقتاً خود جانچ کرتے رہیں"...... اس سلسلہ میں میں چند واقعات جناب کے سامنے پیش کرتا ہوں: (۱) وقف میوٹ پورے سے جو امداد اسکول کو ملتی ہے جس کا کوئی ذکر سید عبدالباقی صاحب کے معائنہ میں نہیں ہے میں نے سکرٹری صاحب سے بذریعہ تحریر دریافت کیا تھا کہ کس قدر رقم سالانہ ملتی ہے۔ اور یکمشت کتنی رقم ملی ہے۔ اس کے جواب میں مجھ کو دریافت کیا گیا۔ کہ آپ کیوں پوچھتے ہیں۔ کئی ماہ کی مسلسل خط کتابت کے بعد بھی مطلوبہ معلومات نہیں دی گئی...... پریسیڈنٹ صاحب کو دریافت کیا گیا کہ کیا ٹرسٹی صاحبان کی ہدایت کے بموجب اسکول کے ذرائع آمدنی بھی صیغۂ راز میں رکھے جاتے ہیں لیکن وہاں سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ (۲) میں نے سکرٹری صاحب سے دریافت کیا تھا کہ ٹرسٹی صاحبان جو اسکول کو مستقل طور پر چندہ دیتے ہیں اُن پر کس قدر لگایا ہے اور اس سال کی کل آمدنی کیا ہے...... سکرٹری صاحب نے اس سوال کا جواب دینے سے بھی گریز کیا (۳) پریسیڈنٹ صاحب کی خدمت میں ایک خط بھیجا گیا جس پر شہر کے معزز ضلع و کلاء رؤسا کے دستخط تھے۔ اور اس عریضہ میں التجا کی گئی کہ جناب ممدوح اس کی تعمیل فرما دیں یا اس خط کو ٹرسٹی صاحبان میں پیش کر کے ضابطہ کا جواب عنایت فرمائیں۔ لیکن آج تک اس کا بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ (۴) حال ہی میں...... میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ جن پانچ ممبروں کو بذریعہ عام انتخاب پر کیا جائے گا۔ اُن کی میعاد کیا ہوگی اور انتخاب کی کارروائی کب تک شروع کی جائیگی۔ جواب عنایت ہوا کہ وہ کاغذات جنمیں ٹرسٹیوں کی تعداد و میعاد کے متعلق تغیر و تبدل ہوا ہے اس وقت میرے پاس نہیں ہیں اس لئے صحت کیساتھ کچھ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ مجبوری ہے" اب میں جناب سے با ادب دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پبلک کے مطالبات (خواہ وہ نقش بر آب اور پادر ہوا ہی کیوں نہوں) کا جواب دینے کا یہ طریقہ احسن اور موزوں ہے؟ میں نے ہمیشہ اسکول کے معاملات کے متعلق سنجیدگی کے ساتھ پرائیویٹ طور پر گفتگو کرنی چاہی لیکن ٹرسٹی صاحبان کے اس عجیب طرز عمل نے مجھے ہمیشہ معاملات کو پبلک میں لانے پر مجبور کر دیا...... صرف اس قدر عرض کرونگا کہ اگر جناب کے خیال میں میوٹ اسکول کے ذمہ دار افسر جانچ پڑتال کے لئے بالکل تیار رہتے ہیں تو یہ مذکورہ معمولی سوالات کا جواب دینے میں اسقدر تکلف کیوں کیا گیا۔ اور اگر آپ ہی کی وساطت سے مجھ کو میرے چند سوالوں کا جواب مل سکے تو میں وعدہ کرنے کے لئے تیار ہوں کہ معاملات کو پبلک کے سامنے نہ لایا جائیگا۔

۹۔ مارچ کو اس خط کا جواب ۲۲۔ مارچ کو نہایت ہی با ضابطہ صورت میں سپرنٹنڈنٹ کانفرنس آفس کی طرف سے موصول آیا: حسب الارشاد جناب آنریری سکرٹری صاحب آپکے سوالات کی نقل مولوی ابرار حسن صاحب سکرٹری مسلم میوٹ اسکول مرادآباد کی خدمت میں روانہ کر دی گئی اور اُن کو تاکید کیساتھ لکھدیا ہے کہ وہ آپکے جوابات بہت جلد مرحمت فرمائیں

شربت مفرح دافع الوبا یہ شربت عمدہ قسم کے شربت پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً ختم ہو جاتی ہے۔ اور گلٹی جو کسی کو نکل آتی ہے یا کستہ سے ہو جاتی ہے اس کا فائدہ بہت ہوتا ہے۔ اور دوسرے قسم کی دوا کی ضرورت نہیں ... سے آہستہ ہی گلٹی گل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ ... دن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار، فساد خون، بواسیر، ... مالیخولیا، اختلاج قلب، تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور بخار دق تر و خشک میں فائدہ رساں ہے۔ یہ شربت تیار ہوتا ہے ... فی بوتل ... (۶) ... شیشی ۳ اونس ... ایک اونس ...

ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

صفت۔ رسالہ تریاق العقرب۔ جس سے بچھو کا زہر دور کر نکلے ... ۲۰۰ ... نسخے ہیں ... ملک ... محصول وغیرہ بھیجکر طلب فرمائیے۔ پتہ جناب سید شاہ فخر الدین قادری مکان ... بیرون یاقوت پورہ ... حیدرآباد ...



نمبر ... سیاہ و سفید ... کی

علی اعلیٰ ... قسم اول قسم دوم قسم سوم چھوٹے بچوں کی کلپاک

اطلاع ضروری بحسب قواعد انڈین پیٹنٹ اینڈ ڈزاین ایکٹ دوم ... کلپاک ہندوستان کے لیے پیٹنٹ کرا کر اس کے حقوق محفوظ کرلیے گئے ہیں کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اسلئے آڈر بہت جلد بھیجو

المشتہران ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی۔ بنارسی منشن دہلی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی کا اٹھائیں یہ وہ ... ہے کہ جسکی تلاش میں بڑے بڑے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے ... کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی ضعیف، لاغر، سست ہو کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ ... جوان کو مات کر دیں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ... مرتبہ ... آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ بے فائدہ ہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے۔ سیتلا کے داغ جھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ خوشنما اور بے رونق ہیں ... ان کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ دوا ... نہیں ہے جس بازاری ... لگا کر تھوڑی دیر کی خوبصورتی ... مفید کرتی ہیں قیمت ... بوتل ... تین بوتل یکساتھ لینے سے خرچ ... معاف

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

---

۶۱ **نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے**

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح ہے کہ موسم گرما آگیا ہے۔ اس موسم میں کھانے پینے رہنے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لیے پہلے ہی ایک شیشی **اصلی عرق کافور** منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت کر سکیں۔ یہ اصلی عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست ... کے درد شکم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ... محصولڈاک ایک سے ۳ شیشی تک ۵ ... شیشی تک ۶ ...

---

۶۲ **کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی دس شریف لکھے پڑھے آدمیوں کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر بلا قیمت بھیجی جاتی ہے**

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولا نامک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے، زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اسکو استعمال کیجئے۔ نئی طاقت پیدا ہوتی ہے ... دم کو بڑھاتا ہے اس لئے گھوڑ سے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا۔ پڑھنا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا۔ ہول دل اور دھڑکن کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہو گا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھوڑاتا ہے۔

مفصل حالات فہرست بلا قیمت منگا کر دیکھئے۔

قیمت ۲۴ خوراک کی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک ...

یہ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں کے ملسکتی ہیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

(قایم شدہ) دواخانہ یونانی سیالکوٹ (سنہ ۱۸۹۰)

... یونانی کا علم ... ہوا ہے ... بد پرہیزوں کا ان کا نگہبان خدا ہے۔ سر سے لیکر پاؤں تک ہر ایک مرض ... مرض کے مرکبات تازہ اور صاف ستھرے پورے اجزا شامل کر کے باہر برادران وطن کی خدمت میں بھیجے جاتے ہیں۔ غضب ہے کہ آپ اب تک ہم سے بیخبر ہیں۔ جس مرکب کی آپ کو ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے۔ اور طب یونانی کا کرشمہ دیکھئے۔ ان یہ یاد رہے کہ مغربی پیٹنٹ ادویات کا اپنی طبیعتوں کو خوگر نہ بناؤ۔ سلیے جنت نشان ہندوستان میں وہ کمالات پیدا کر دکھ ... یورپ امریکہ جن کے آپ محتاج ہیں تمہارے خوشہ چیں نہیں۔ آؤ ... فی الحال ہماری تیار کردہ مقوی دماغ دوائی جوارش اکسیر کو آزماؤ۔ تاکہ طب یونانی کا کرشمہ آپ پر ظاہر ہو۔ جوارش اکسیر قیمتی اجزاء اور جڑی بوٹیوں سے تیار ہوئی ہے۔ مقوی دماغ ہونے کے علاوہ مندرجہ ذیل بیماریوں کو اکسیر ثابت ہوئی ہے: کمزوری ... دردسر ... یرقان، احتلام، ضعف اعصاب، ضعف بصارت، گرمی جگر، بچوں کے ... قیمت فی بکس ... ۵ تولہ ... محصولڈاک ... **حکیم مہتاب الدین اینڈ سنز**

Registered, No, A 575.

مالک محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا اخبار قومی ترقی کا حامی

مدینہ

بدن کے سفید داغ و برص

کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دوگنی قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کر دونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھالیویں۔ قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی۔ حوالہ اخبار خط میں ضرور آنا چاہیے۔

پتہ۔ بیدراج پنڈت مہابیر پھاٹک دربھنگہ

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے نکالکر سفید بالوں پر لگانے سے بال نہایت کالے بہنور اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے۔

پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ!

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہر کہ صوبہ کے اکثر رؤسا اور علماء کی خدمت میں بار یاب ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طرح اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے۔ جس میں کمی ناممکن ہے۔

مقدار صفحہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰ر	۶۰ر	۲۵ر	۱۸ر	۱۰ر	۶ر
نصف صفحہ	۶۰ر	۴۰ر	۲۵ر	۱۰ر	۶ر	۴ر
ایک کالم	۴۰ر	۲۵ر	۱۵ر	۸ر	۵ر	۳ر
نصف کالم	۲۵ر	۱۵ر	۸ر	۵ر	۳ر	۲ر

لوح زمردیں

(نمونہ کتابت)

یہ کتاب جو نظم و نثر، اندرنگ چین اور تختہ نگاریں کردہ صناعت قواعد میں فائق تر ہے۔ اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنما ہے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بیبدل ہے۔

قیمت مع محصول و خرچ وی پی پانچ آنے ۵ر

منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڑے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے۔ اور آدھ گھنٹے کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھی جوان کو مات کردیں۔ قیمت بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک روپیہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنے (للعہ)

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہر اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید ململ کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ چھائیں چھیپ وغیرہ جو چہرہ خوشنما اور بے رونق ہو جاتا ہے دور کرکے خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت و خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری ہوتے ہیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چمڑی سفید کر لیتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ تین بوتل یکساتھ خریدنے

رومیق چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

خزانۂ کربلا

سید علی غضنفر صاحب سکرٹری شیعہ کانفرنس لکھنؤ نے دفینہ مقدسہ کربلائے معلی کے متعلق ہز ایکسلنسی وائسرائے کو استفسار حقیقت کے لئے تار دیا تھا جس کا جواب حسب ذیل ملا ہے:۔

"بجواب آپ کے تار مورخہ ۲۳ مارچ کے ہز ایکسلنسی گورنر جنرل نے سپہ سالار برطانیہ مامور بصرہ کو دریافت کیا تو بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ خزانۂ نجف و کربلا کی غارتگری کی افواہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوئی۔"

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ ریوٹر ایجنسی نے پہلے پہل یہ خبر دارالسلطنت روس (پطرو گراڈ) سے شائع کی تھی اور بعد کے تاروں میں اس کی صداقت پر بحث ہوئی تھی لیکن شکر ہے کہ حسب معمول ریوٹر کی یہ شگوفہ کاری بھی بے برگ و ثمر نکلی۔

روغن بیدانجیر کی ضبطی

وینس میں روغن بیدانجیر کی مقدار عظیم پکڑی گئی ہے کیونکہ یہ نارنگیوں کے بہانہ سے خفیہ طور پر ٹریسٹ کو روانہ کی جا رہی تھی۔ یہ تیل زیادہ تر ہوائی جہازوں کے موٹروں کو چرب کرنے کے کام آتا ہے۔

آئرلینڈ کے قیدی

ڈبلن کی کارپوریشن (میونسپلٹی) نے ڈاکٹر کوئیر کا نام زمرہ ممبران سے خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یہ نرالی تجویز پیش کی تھی کہ آئرلینڈ کے قیدی جو جرمنی میں ہیں قیصر کی طرف سے لڑیں۔ یہ تجویز آئرلینڈ کے لئے سخت بدنامی کا باعث خیال کی جاتی ہے۔

پنچ اخبارات کی ضمانتیں

چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے وہاں کے دو ورنیکولر اخبارات سے قانون مطابع کے مطابق ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے اور آزاد پنچ کی ضمانت ایک ہزار سے بڑھا کر دو ہزار کر دی ہے۔

گیہوں کا نرخ

سرکاری نقشوں سے پایا جاتا ہے کہ گیہوں کا ماجرانہ نرخ جبل پور میں دس سیر کانپور اور میرٹھ میں ۹½ سیر اور دہلی میں قریباً دس سیر ہے لاہور میں گیہوں کا نرخ ۸ سیر ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ نئی فصل کی پیداوار منڈیوں میں نہیں آئی۔

ترک اسیران جنگ کی آمد

۱۴ ماہ حال کو ۱۵ ترکی اسیران جنگ بصرہ سے بمبئی میں پہنچے بعد ازاں فورٹ ولیم میں نظر بند کئے گئے ان میں سے چار قیدیوں کو گولیوں کے زخم لگے ہوئے ہیں۔

مزید مجروحین کی آمد

باربرداری کا ایک جہاز سویز سے بیماروں اور زخمیوں کو لیکر بدھ کے روز بمبئی میں پہنچا۔

ڈاکوؤں کی سخت بے رحمی

موضع مدکا باڑی ضلع باقر گنج میں قریباً دو درجن ڈاکو ایک مکان پر حملہ آور ہوئے اہل خانہ گھر کے دوسرے دروازے سے نکل بھاگے۔ البتہ ایک عورت اور ۲ لڑکے جلدی میں نہ جا سکے۔ ڈاکوؤں نے غصہ میں آکر مکان کو آگ لگا دی جس کی وجہ سے عورت مذکور مع اپنے دو لڑکوں کے جل کر مر گئی۔ علاوہ ازیں ڈاکوؤں نے ایک چار سالہ بچہ ماں کی گود سے لیکر آگ کے شعلوں میں پھینکدیا۔ ڈاکوؤں نے گھر کی تلاشی لی لیکن انہیں مطلوبہ مال و اسباب کا کہیں پتہ نہ لگا۔

موضع سُنانی میں ڈاکہ

معلوم ہوا ہے کہ چند روز ہوئے موضع سُنانی میں جو علاقہ کشمیر میں جہلم سے ۲۶ میل دور ہے ضلع گجرات کے تین مذہبیوں نے ڈاکہ ڈالا۔ ڈاکو چاقو، گنڈاسہ چھری سے مسلح تھے۔ انہوں نے ایک فوجی پنشنر تلسی داس سابق صوبیدار ۲۷ پنجابی پلٹن کے مکان پر چھاپہ مارا صوبیدار کو قتل کر دیا گیا لیکن آہنی صندوق کی چابیاں لیکر ڈاکوؤں نے صوبیدار کی بیوی کی جان بخشی کر دی۔ اتنے میں ایک نوکر موقع پاکر گاؤں کے آدمیوں کو جمع کر لایا چنانچہ ڈاکو گرفتار کر لئے گئے۔ اور اب حوالات میں ہیں۔

نواب ذوالفقار علی خان

معلوم ہوا ہے کہ نواب ذوالفقار علی خاں سی ایس آئی سردار دجیت سنگھ کی بجائے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے ہیں۔

میلہ کنبھ میں ۲۲ جاتری ہلاک ہوگئے

ہردوار میں ۱۵ ماہ حال کو صبح ساڑھے پانچ بجے ۲۲ جاتری جو "ہر کی پیڑی" پر اشنان کرنے کو جا رہے تھے بھیڑ کی وجہ سے کچل کر مر گئے۔

مولوی ظفر علیخاں کی ضمانت منظور ہوگئی

وزیرآباد، ۱۱ اپریل آج سہ پہر کو ۳ بجے مسٹر ایف ڈبلیو کینوے ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ مولوی ظفر علیخاں کو ملنے کرم آباد تشریف لائے مولوی ظفر علی خاں کی طرف سے ریلوے اسٹیشن وزیرآباد پر ان کا استقبال کیا گیا۔ آپ کی تشریف آوری کا خاص مقصد مولوی ظفر علیخاں کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے کچھ پیغام پہنچانا تھا مسٹر کینوے کے حکم سے وہ پولس بھی جو ۱۱ مارچ سے کرم آباد میں متعین تھی اٹھا دی گئی۔ پنجاب گورنمنٹ نے ذیل کی ضمانتیں منظور فرمائی ہیں۔ (۱) سردار خزان سنگھ دس ہزار روپے (۲) اکبر شاہ (۳) مسٹر محمود احمد خان پانچ پانچ ہزار مسٹر کینوے دوسری گاڑی سے گوجرانوالہ واپس تشریف لے گئے۔

ملتان میں ۴۹ اشخاص کا قبول اسلام

۱۶ اپریل کو ۴۹ اشخاص نے مع اہل و عیال شہر ملتان مسجد علی محمد خاں میں بعد نماز جمعہ اسلام قبول کیا۔ یہ تمام اشخاص مذہب شمسی رکھتے تھے اور سر آغا خاں بالقابہ کے مرید تھے خداوند تعالیٰ استقامت بخشے۔

(عبد العزیز خاں ملتان)

مغویانہ رسالہ کی ضبطی

پنجاب گورنمنٹ نے بھی "نیا زمانہ" مصنفہ لالہ ہردیال کو قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

مسلم گرلز اسکول لکھنؤ

۱۲ اپریل کو سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال مسلم گرلز اسکول لکھنؤ میں تشریف لے گئیں۔ شہر کی معزز خواتین نے استقبال کیا۔ بیگم صاحبہ نے لڑکیوں کا امتحان لیا۔ اور مدرسہ کی جماعتوں کا معائنہ فرمایا۔ ان کی خدمت میں ایک ایڈریس بھی پیش کیا گیا۔ نیز جتایا گیا کہ مدرسہ کی آمدنی کل ایک ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ اور اگر اسے اچھی طرح چلایا جائے تو تین ہزار روپیہ ماہوار صرف ہوگا۔ بیگم صاحبہ بھوپال نے ۲۰۰ روپیہ ماہوار کی امداد کا وعدہ فرمایا۔

کاچین قوم کی شورش

رنگون کی خبر ہے کہ ۲۵ کاچینوں نے ناتی کی سرکاری بنگلہ میں آگ لگا دی اور دو دیہاتیوں کو گولی سے مار دیا۔ آخر ڈپٹی کمشنر اور فوجی پولس کے افسر نے موقع پر پہنچ کر انہیں منتشر کر دیا۔

جوٹ کے گودام میں آتشزدگی

جمعہ کی شام کے ۷ بجے گوری پیٹرالیس کلکتہ کے ایک جوٹ کے گودام میں آگ لگ گئی جس کا اگر بروقت تدارک نہ کیا جاتا تو سخت ہولناک اور تباہی خیز ثابت ہوتی نقصان کا صحیح اندازہ معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر سنا ہے کہ ایک ہزار ٹن جوٹ جل گیا۔

سن کے گودام میں آتشزدگی

۱۵ اپریل کی شب کو کلکتہ کے ہانغلولا تھانہ میں سن کے ایک گودام میں خوفناک آتشزدگی عمل میں آئی۔ دو موٹر پمپ دو فائر انجن ایک اسٹیمر آگ بجھانے میں مصروف ہے نقصان بہت زیادہ ہوا جس کا صحیح اندازہ تاحال معلوم نہیں۔

سزا بڑھا دی گئی

کراچی کے نواح میں ایک دیہاتی نے طیش میں آکر اپنی بہن کو جان سے مار ڈالا جس کی پاداش میں اسے عدالت سشن سے ۷ سال قید بامشقت کی سزا ملی۔ اپیل پر عدالت جوڈیشل کمشنر نے سزا کو ناکافی خیال کر کے قاتل کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار
مدینہ بجنور

مطبوعہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور ہندو برادران وطن کا احساس

اب سے تین چار سال پہلے تک مسلمانوں کی تعلیمی حالت جس قدر کمزور رہی ہے اُس کا ذکر بہت کچھ افسوسناک ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ گذشتہ دو تین سال کے اندر اُس افسوسناک کمی نے ابنائے قوم میں جو غیرت و حرکت پیدا کی وہ نتائج کے لحاظ سے بہت کچھ موجب مسرت ہے۔

آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع نے پچھلے دنوں اسلامیہ کالج لاہور کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر ایک تقریر میں یہ امر نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے کہ مسلمان اسوقت بڑی تیز رفتاری کے ساتھ تعلیم کے میدان میں دوڑ رہے ہیں چنانچہ اُنہوں نے اپنی تقریر میں حسب ذیل شمار و اعداد سے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کو ظاہر کیا ہے

ابتدائی مدارس میں طلباء کی تعداد سال گذشتہ کے ۱۱۴۵۵ بڑھ گئی ہے جبکہ ہندو طلباء میں صرف ۸۳۶۹ اور سکھ طلباء کی تعداد میں ۲۴۲،۲ کا اضافہ ہے تمام طلباء مدارس میں مسلمان طالب علموں کی تعداد ۴۶ فیصدی ہے۔ اور سکھوں کی ۱۴ فیصدی زنانہ طلبہ کی تعداد میں مسلمانوں میں ۹،۵ سکنڈری مدارس میں مسلمان طلبہ کا اضافہ ایک سال میں ہندو اور سکھوں کی نسبت ۲۵۸۹ زیادہ ہے کالجوں میں یہ مسلمان طلباء بڑھے ہندو ۲،۸ یعنی پنجاب کے کالجوں میں ۲۱ فیصدی مسلمان طالب علم ہیں۔ لاکالج اور میڈیکل کالج میں ہر سہ اقوام کے طلباء گھٹ گئے ہیں لیکن ویٹرنری کالج میں اسکول آف آرٹ اور مختلف صنعتی مدارس میں کثرت مسلمان طلبا کی ہے۔ ٹریننگ مدارس میں اُن کی تعداد ۴۳ فیصدی ہے اور سنٹرل ٹریننگ کالج میں ۳۰ فیصدی۔ غرضیکہ تمام مدارس میں بمقابلہ ۹۹۶۸ ہندوؤں کے ۱۴۲۰۱ مسلمان طلباء بڑھے ہیں۔

مذکورہ بالا شمار و اعداد کو پیش نظر رکھتے ہیں اس کا ضرور اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ قوم کی متواتر جد وجہد سے مسلمان تعلیمی ترقی میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھے ہیں لیکن یہ شمار و اعداد ہمارے لئے اس قدر دل خوش کن نہیں جس قدر کہ ہونے چاہئیں کیونکہ مسلمان طلباء کی جو تعداد بڑی ہوئی نظر آرہی ہے۔ وہ اعلیٰ تعلیم میں نہیں۔ بلکہ ابتدائی اور محض ابتدائی تعلیم میں ہے جس سے اس امر کا اطمینان نہیں ہو سکتا کہ علم و فضل کے درجہ تک پہنچنے میں بھی یہ تعداد اسی طرح باقی رہے گی یا کیا۔

ابھی موجودہ شمار و اعداد پرائمری تعلیم سے آگے نہیں بڑھے ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ آگے کیا ہو گا لیکن باایں ہمہ ہمارے ہندو برادران وطن انہیں شمار و اعداد سے اس امر کا احساس کر رہے ہیں کہ مسلمان طلبہ کی یہ تعداد کہیں اُن کی تعلیمی ترقی کو پست نہ کر دے۔ چنانچہ معاصر ہندوستان نے اپنی ایک حال کی اشاعت میں ظاہر کیا ہے کہ،

"ایک غلط خیال ہندوؤں میں نیز مسلمانوں میں پھیلا ہوا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی تعلیم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہیں ممکن ہے کہ دو چار سال پہلے یہ خیال درست ہو۔ مگر آجکل معاملہ بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع نے اسلامیہ کالج لاہور کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں یہ راز کھول دیا ہے کہ مسلمان بڑی تیز رفتاری کے ساتھ تعلیم کی رفتار میں دوڑ رہے ہیں۔"

ہمیں اس کا تو افسوس نہیں کہ ہندو برادران وطن محض ابتدائی تعلیم میں مسلمان طلباء کی زیادتی سے کیوں پریشان ہیں۔ لیکن ہاں یہ ضرور خیال ہے کہ ہندوؤں میں جس قدر اپنی ترقی کا احساس ہے کاش مسلمانوں میں بھی ہوتا۔ تاکہ مسلمان کچھ ترقی کر سکتے مسلمان عرصہ سے اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ وہ تعلیمی ترقی میں بہت سست رفتار ہیں۔ اور اس امر میں اُن کی کوششیں اس قدر ناکامیاب رہتی ہیں کہ بعض اوقات اُن کی ہمتیں پست ہو جاتی ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس پر بھی اُن کی خطرناک مشاغل اور بیہودہ مصروفیتوں میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ کاش اُن کا یہ احساس اتنا تو ہوتا جتنا کہ اس سال ابتدائی تعلیم میں مسلمان طلباء کی معمولی زیادتی سے ہندو قوم میں پیدا ہو رہا ہے اور وہ اس زیادتی کو نہایت بُری طرح محسوس کر رہی ہے

مذکورہ بالا شمار و اعداد ہر چند کہ بظاہر اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ شمار و اعداد صرف پرائمری تعلیم سے مخصوص ہیں اور سکنڈری و کالج کی تعلیم میں ان شمار و اعداد کا کچھ بھی اثر نہیں نیز یہ کہ یہ شمار و اعداد صرف صوبہ پنجاب کے ہیں۔ اور دوسرے صوبوں کی حالت اس سے بالکل مختلف ہے۔ تو ان شمار و اعداد سے کچھ بھی مسرت حاصل نہیں ہوتی۔

معاصر ہندوستان کی اس رائے سے ہمیں ضرور اتفاق ہے۔ کہ مسلمان تعلیمی ترقی میں حصہ لینے کے لئے آگے بڑھے ہیں۔ لیکن اس ترقی سے وہ اعتراض دور نہیں ہو سکتا جو ہندوستان نے مسلمانوں کی تعلیمی پستی کے متعلق اُٹھانا چاہا ہے۔ کیونکہ تعلیمی ترقی سے مراد حقیقت میں وہ ترقی ہے جو آج کل ہندوؤں کو حاصل ہے۔ اور جس کو مسلمانوں کی مدت کی کوششیں کہیں حاصل کر سکیں گی

صوبہ پنجاب کی ترقی اگرچہ باعث مسرت ہو سکتی ہے لیکن جب تک مسلمانوں کو دو باتیں حاصل نہ ہوں یہ مسرت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ اول یہ کہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیمی احساس اس قدر پیدا ہو جائے کہ وہ اپنے ہندو برادران وطن کے دوش بدوش ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ تعلیم کی ترقی ابتدائی مراتب سے نکل کر علم و فضل کے درجہ تک پہنچ جائے موخرالذکر امر کی جانب ہمارا اس وجہ سے زیادہ خیال ہے کہ مسلمانوں کے پاس نہ روپیہ ہے اور نہ اس قدر کالج کہ وہ دو چار سال کے اندر اعلیٰ تعلیم کے درجہ کو اس مرتبہ تک حاصل کریں کہ اونہیں اپنے ہندو بھائیوں کی ہمسری کا شرف حاصل ہو سکے۔

ہندوؤں کی روزافزوں ترقی ہمارے لئے ضرور موجب مسرت ہے لیکن کاش مسلمانوں میں بھی یہ احساس پاتے کہ وہ ضرورت زمانہ کو محسوس کر کے اپنی کمزور و پست حالت کو عمدہ بنانے کی کوشش کرتے۔ تاکہ ملک کی دونوں قومیں دوش بدوش ہو کر زندگی بسر کرتیں۔

تاریخ اسلام

(۴۰)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی باتوں سے جب آنحضور صلعم کو سکون حاصل ہوا۔ تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل ایک بوڑھا مگر عالم و فاضل شخص تھا جس نے دین قریش اور عرب جاہلیت کی رسمیں چھوڑ کر دین مسیحی اختیار کر لیا تھا۔ انجیل خوب یاد تھی۔ اور اُس کا ترجمہ عربی میں کیا کرتا تھا حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے ورقہ بن نوفل سے کہا کہ لے بھائی اپنے بھتیجے* سے سنو کہ کیا کہتے ہیں ورقہ بن نوفل

* عرب میں دستور تھا کہ اپنے ہمعصر کو بھائی اور چھوٹے کو بھتیجا کہا کرتے تھے ورقہ بن نوفل چونکہ آنحضور صلعم کے والد ماجد کا ہمعصر تھا۔ اس لئے حسب دستور حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آپ کو ورقہ بن نوفل کا بھتیجا کہہ کر خطاب کیا

نے کہا کہ اے محمد صلعم، تم نے کیا دیکھا۔ آنحضور صلعم نے تمام واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے آپ کا حال سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس (جبرئیل علیہ السلام) فرشتہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ اے محمد تم کو مبارک ہو کہ تم خدا کے رسول ہو تم وہی نبی ہو جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں دی تھی۔ کہ میرے بعد ایک رسول آئیگا کہ اس کا نام احمد ہوگا۔ تم گھبراؤ نہیں تم کو خدا کی جانب سے خلعت پیغمبری عطا ہوا ہے عنقریب تم خدا کی طرف سے کفار کے ساتھ جہاد و قتال کرنے پر مامور ہوگے۔

اس کے بعد ورقہ بن نوفل نے کہا کہ کاش میں اُس دن تک زندہ رہتا۔ اور جوان و توانا ہوتا جبکہ اے محمد تیری قوم تجھ کو مکہ سے نکالدیگی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کیا مجھ کو میری قوم مکہ سے نکالدیگی۔ ورقہ نے کہا کہ ہاں کوئی شخص ایسا مبعوث نہیں ہوا ہے کہ جو احکام خدا لایا ہو جس طرح تو لایا ہے اور کافر اُس کے دشمن نہو گئے ہوں۔ اور اُس کو تکالیف نہ دی ہوں سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے کہ کافر ہمیشہ پیغمبروں کے دشمن رہے ہیں۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو اے محمد تجھ کو پوری مدد دونگا۔ اور تمہاری نصرت کی عزت حاصل کرونگا۔

آنحضور پر سب سے پہلے ایمان کون لایا؟

آنحضور صلعم پر وحی نازل ہونے کے بعد سب سے پہلے آپ پر کون ایمان لایا۔ اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کی رائے ہے کہ سب سے پہلے آنحضور صلعم پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ ایمان لائیں کیونکہ آنحضور صلعم نے غار حرا سے تشریف لاکر جب اپنی بیتت اُن کو سُنائی تو آپ نے نزول وحی کی تصدیق کی۔ ایک جماعت کہتی ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر آنحضور صلعم پر ایمان لائے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ سب سے پہلے آنحضور صلعم پر حضرت علی بن ابی طالب جو آپکی تربیت میں تھے ایمان لائے۔ اُس وقت حضرت علی کی عمر دس سال کی تھی۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ایمان لانے والا ورقہ بن نوفل ہے ان اختلافات کی توجیہ اس طرح کی گئی ہے کہ بالغ و آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر آنحضور پر ایمان لائے اور بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ غلاموں میں حضرت بلال اور موالی میں زید بن حارثہ

افسوس ہے کہ ورقہ بن نوفل کی یہ آرزو پوری نہیں ہوئی اور آنحضور صلعم کی بعثت سے چند روز بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا

خریداران مدینہ خط کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کریں تاکہ تعمیل میں تاخیر نہو (منیجر)

شذرات

ایک اور یورپین خاتون کا مسلمان ہونا

مولوی صدرالدین صاحب امام مسجد ووکنگ (انگلستان) اپنی تازہ چٹھی میں اطلاع دیتے ہیں کہ ایک یورپین خاتون مسماۃ "میری پرکنس" حال میں مشرف باسلام ہوئی ہیں۔ مولوی صاحب کا بیان ہے کہ یہ خاتون نہایت ذکی اور قابل ہیں ان کی اکثر نظمیں مسلم انڈیا کی گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہوچکی ہیں۔ میری پرکنس یقین دلاتی ہیں کہ ان کا بڑا بیٹا پرسی جو ایک ذیرک نوجوان ہے جلد اسلام قبول کرنے والا ہے۔ خداوندتعالیٰ مولوی صاحب کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

یورپ میں ترک مسکرات پر آمادگی

موجودہ جنگ کے نتائج میں غالباً یا امر سب سے بہتر شمار کیا جائے گا کہ اس جنگ کی بدولت یورپ میں اسلام کی ایک زبردست تعلیم کو عیسائی حکومتوں نے اپنی بہتری و کامیابی کا معیار قرار دیا ہے۔ اسلام نے شراب کو ام الخبائث سے تعبیر کیا ہے۔ اور اس سے محترز رہنے کی سخت تاکید کی گئی ہے کیونکہ یہی وہ بدترین شے ہے جو انسان کو نہ صرف تباہ و برباد کردیتی ہے بلکہ اس کی تہ میں کثرت جرائم اور بہت سے محرمات و ممنوعات پائی جاتی ہیں۔

اسلام کی اس پاک تعلیم سے یورپ کو ایک تلخ تجربہ کے بعد فائدہ اُٹھانے کا موقع ملا ہے چنانچہ مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ برطانیہ نے اپنی ایک حال کی تقریر میں بیان کیا ہے کہ مزدوری پیشہ لوگوں کے مطالبہ اضافۂ اجرت و شورش انگیز طریق عمل اور اسٹرائیک کی اصل وجہ ان کی کثرت مے نوشی میں مضمر ہے۔ لیکن شراب صرف ملک میں بدامنی و بےچینی ہی کا موجب نہیں ہوتی بلکہ قوموں کی روح حیات کو بھی رفتہ رفتہ نابود کردیتی ہے۔

زار روس ام الخبائث (شراب) کے مضرات اب سے پہلے جنگ روس و جاپان ہی کے زمانہ میں دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اِس جنگ میں ضروری تھا کہ وہ ترک مسکرات پر سب سے پہلے عمل کرتا چنانچہ زار روس نے شراب نوشی کی ممانعت میں سب سے پہلے حصہ لیا۔ اور اُس کے بعد انگلستان و فرانس نے لیکن روس و فرانس کے مقابلہ میں ہمارے شہنشاہ معظم جارج پنجم کی قابل تقلید مثال یقیناً سب سے بہتر ہے کہ آپ نے نہ صرف ترک مسکرات پر دوسروں کو آمادہ کیا ہے بلکہ سب سے پہلے خود شراب کا استعمال چھوڑ کر اپنے خاندان میں مے نوشی کی قطعی ممانعت کردی ہے۔ حضور شاہ معظم کے اس مبارک عمل نے ملک کی حالت پر بہت اچھا اثر ڈالا ہے۔ اور مزدوری پیشہ طبقہ سے لیکر ارکین دولت و وزراء سلطنت تک ترک مسکرات پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ خدا کرے یہ اثر جنگ کے بعد بھی رہے۔ کاش گورنمنٹ ہند بھی اس جانب توجہ فرماکر ہمارے حال پر رحم فرمائے

مسلمانان عالم کے لئے یہ واقعہ کچھ کم عبرت انگیز نہیں ہے۔ کہ وہ ایک ایسے برگزیدہ مذہب کی پیرو ہونے کے باوجود جس کی اعلیٰ تعلیم سے یورپ کی مہذب و متمدن قومیں فائدہ اُٹھا رہی ہیں وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ افسوس!

۱۲ ہزار کے ۸½ لاکھ ہوگئے

مدینہ کے کالموں میں سود کے محدود کئے جانے کے متعلق قانون سازی کی ضرورت کے ضمن میں۔ اب سے پہلے ہم کئی ایسے واقعات دکھا چکے ہیں جن سے غیر محدود سود کے ہولناک نتائج ظاہر ہوئے ہیں اور مخلوق سود کے بے پناہ ہتھیار سے تباہ و برباد ہوگئی ہے حال میں ایک اور واقعہ اسی قسم کا ظہور پذیر ہوا ہے۔ جو اپنی نوعیت میں غالباً سب سے بڑا ہوا ہے۔

حال کی صوبجات متوسط کی انتظامیہ رپورٹ میں ایک مقدمہ کا ذکر کیا گیا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ اب سے ساٹھ سال پہلے ایک ضرورت مند نے ایک مہاجن سے ۱۲ ہزار روپیہ قرض لیا تھا جس کی سود کی شرح بہت زیادہ تھی۔ ساٹھ سال تک یہ روپیہ ادا نہ ہوسکا۔ اور اس عرصہ میں ۱۲ ہزار کی رقم کا مطالبہ معہ سود درسود کے ۸½ لاکھ تک پہنچ گیا۔ آخر عدالت تک نوبت پہنچی۔ اور مقروض پر ۸ لاکھ ۶۶ ہزار کی ڈگری ہوئی۔

کیا یہ واقعہ کچھ کم تباہی انگیز ہے انسوس ہے کہ مخلوق غیر محدود سود اور سود درسود سے تباہ ہو رہی ہے۔ اور کوئی نہیں پوچھتا کہ آخر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ گورنمنٹ کو اس جانب جلد توجہ فرمانی چاہئے اور سود کے متعلق ایک ایسا قانون بنانا چاہئے کہ مخلوق حریص و طماع اور ظالم مہاجنوں کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے۔

اعلان ضروری

تمام اُن خریداروں کے نام جن کی قیمتیں ختم ہوگئی ہیں اطلاعی خطوط جارہے ہیں براہ کرم تمام حضرات جنکو اطلاعی کارڈ ملے فوراً اپنی قیمتیں بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ اور اگر خدانخواستہ خریداری منظور نہ ہو تو واپسی اطلاع دیں تاکہ کارخانہ خرچۂ وی پی کے نقصان سے محفوظ رہے

منیجر "مدینہ"

اقتباسات

ذیل میں جو جنگی خبریں درج کی جاتی ہیں وہ معاصرین "زمیندار" "ہمدرد" وغیرہ نے انگریزی اخبارات سے ترجمہ کرکے شایع کی ہیں جن کی صحت و عدم صحت کے ہم ذمہ دار نہیں (ایڈیٹر)

ایک صاف گو جرمن پروفیسر

مشہور جرمن مورخ پروفیسر سیکس لنز نے چند روز ہوئے برلن میں ایک لیکچر کے دوران میں بیان کیا۔ کہ اس جنگ کا اثر یہ ہوا ہے کہ ہر چیز حتی کہ مذہب بھی قومیت کے رنگ میں رنگ گیا۔ انہوں نے کہا کہ زمانہ امن میں جرمنی طاقت نہیں بلکہ تہذیب کی پالیسی پر عامل تھا۔ مگر آج واقعی طاقت کے لئے جنگ ہو رہی ہے۔ ہم صرف اس واسطے نہیں جنگ کر رہے ہیں کہ اس اعتراف کی ذمہ داری ہو جائے۔ ہم اب صرف اس پر قانع نہیں ہیں کہ براعظم یورپ میں توازن قایم رہے۔ بلکہ ہم اس واسطے کوشش کر رہے ہیں کہ اس براعظم میں ہم کو فوقیت حاصل ہو اور دنیا کے سمندروں میں توازن قایم ہو۔ (ہمدرد)

ترکی کشتیاں انگریزی نمائشگاہ میں

اخبار ستا جری لکھتا ہے کہ معرکہ طوسوں میں جو ترکی کشتیاں پکڑی گئی ہیں عنقریب وہ لندن اور پیرس کی فوجی نمایش گاہ میں بھیجی جائیں گی۔ (المقطم ۸ مارچ)

مصر میں چاندی کے سکوں کی کمی

انگریزی سکے جو مصر میں جاری ہیں وہ ختم ہو گئے ہیں اور صرف قرش اور دو قرش کے سکے باقی رہ گئے ہیں اس لئے مقامی حکومت نے بنک سے نوٹوں کے اجرا کا فیصلہ کر دیا ہے نوٹوں پر فرنچ اور عربی میں لکھا ہے: الحکومت المصریہ ورقۃ نقدیۃ من مئۃ عشرۃ غروش"

(المقطم ۱۳۔مارچ در ہمدرد)

معرکہ سویز کا ترکی بیان

نہر سویز کے معرکہ کو ڈھائی مہینے کا عرصہ گذر گیا لیکن اب تک اس کی گونج باقی ہے۔ اور بعض بعض خبریں اب بھی ادھر اُدھر سے آجاتی ہیں جن میں گذشتہ معرکوں کے واقعات بالکل نئی روشنی میں بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ ۱۹۔مارچ کے نیر ایسٹ میں اس بیان کے متعلق جو ترکوں نے اس معرکہ کا دیا ہے نامہ نگار اتھنز حسب ذیل رقمطراز ہے:

عثمانی محکمہ دروغ گوئی نے لوگوں کی آنکھوں میں صریحاً خاک جھونکنے کی غرض سے ایک طویل اعلان شایع کیا ہے جس میں انگریزی اخبارات کے ان بیانات کا حوالہ دیا گیا ہے جو نہر سویز کے کنارے عثمانی فوج کی شکست کے متعلق شایع ہوئے۔ اس اعلان میں سخت غصہ اس بیان پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ترکی سپاہیوں نے فوج کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ ترکوں کی بہادر فوج پر بہتان ہے جنہوں نے سنگینوں کے مقابلہ میں نہر پر حملہ کرکے اسکو عبور کر لیا چند قیدی جو گرفتار ہوئے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے زخمی ہونے کو ذلت سمجھا۔ اور انگریزوں نے اُن بہادروں کو زنجیروں میں سلسل کرکے معمولی مجرموں کی طرح قاہرہ کی سڑکوں پر تشہیر کیا۔ ترک اس سے انکار کرتے ہیں کہ فوجیں بد نظمی کے ساتھ واپس ہوئیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ اپنا مقصد حاصل کرکے وہ خود واپس ہوئی اور انگریزوں نے اُن کا تعاقب کرنے کی ہمت بھی نہ کی۔ درحقیقت اُن کی تمام کاروائیاں اس اطمینان کے ساتھ ہوئیں جس طرح زمانہ امن میں فوجی نمایش ہوتی ہے بجائے اس کے کہ فوج کی ہمتیں ٹوٹ جائیں انہوں نے متعدد انگریزی کروزروں کی خوب خبر لی۔ جن میں سے ایک غرق ہو گیا۔ اور اُن کا حملہ بالا روئی کمل ہو جانے کے بعد اب وہ اصل حملہ کی تیاری کر رہے ہیں اس کے بعد اس اعلان میں کہا گیا ہے " انگریزو! صبر کرو بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔"

ترکی اخبارات لکھتے ہیں کہ دریائے نیل کے بند توڑ دئے گئے ہیں۔ پورٹ سعید اب جزیرہ رہ گیا ہے۔ پورا علاقہ فلاحین سے جدا ہوا ہے۔ جو انگریزوں کے خلاف ہیں۔ اور انگریز افسر بدحواس ہو رہے ہیں۔" (ہمدرد)

جرمنوں کا غصہ روس پر

ایمسٹرڈم ۱۸۔مارچ۔ جرمن ہیڈ کوارٹر سے حسب ذیل خبر موصول ہوئی ہے:

جس روسی فوج نے شمالی پرشیا پر میمل کی جانب حملہ کیا تھا۔ اور مواضعات اور کھیتوں کی غارتگری شروع کی تھی اُسے آسانی کے ساتھ کچھ کامیابی حاصل ہو گئی تھی۔ اس لئے جو روسی مواضعات ہمارے قبضہ میں ہیں اُن سے سخت جرمانہ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر جرمن گاؤں یا کھیت کے معاوضہ میں جو یہ لٹیرے جلائیں گے تین روسی مواضعات یا کھیت تباہ کئے جائیں گے میمل میں جس قدر نقصان آتشزدگی سے پہنچایا جائیگا اتنا ہی نقصان سوالکی اور دوسرے صدر مقامات کی سرکاری عمارتوں کو پہنچایا جائیگا۔ جو اس وقت ہمارے قبضہ میں ہیں۔ (ٹائمز ۱۹۔مارچ در ہمدرد)

قاہرہ اور حیدرآباد دکن

انگلو انڈین ٹائمز کا قاہری نامہ نگار اس انوکھی خبر کا ذمہ دار ہے کہ سلطان حسین کمال والئ مصر کے ایک صاحبزادہ شہزادہ یوسف کمال بعزم شکار روانہ ہندستان ہوئے ہیں لیکن اس سفر سے اُن کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ حیدرآباد جائیں جہاں مصر اور حیدرآباد کے شاہی خاندانوں میں عنقریب ازدواج کا تعلق پیدا ہوگا اس پر نامہ نگار مذکور یہ رائے دیتا ہے کہ برطانوی سلطنت اور سچے اسلام کے لئے اس سے بڑھکر کوئی نیک اور مبارک شگون نہیں ہو سکتا۔

تجویز کے دلفریب ہونے میں شک نہیں اگر شہزادہ یوسف کمال کو دکن کے جواں سال تاجدار اعلیحضرت میر عثمان علی خان کے برادر نسبتی ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔ تو سیاست کو اپنی مشاطہ گری پر بہترین ناز ہوگا۔ (زمیندار)

شمالی مغربی سرحد کی حالت

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار ہفتہ کے روز پشاور سے لکھتا ہے:

چونکہ شمالی ہند میں طرح طرح کی بے سروپا افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اس لئے مزید بے بنیاد خطرہ اور اندیشہ کو روکنے کے لئے۔ اس امر کا اظہار ضروری ہے۔ کہ جنرل بلوم فیلڈ کی ماتحتی میں پشاور کی سپاہ کی موجودہ نقل و حرکت معمولی احتیاطی تدابیر پر مبنی ہے۔ اور اس سے زیادہ اور کچھ معنی نہیں رکھتی سر جارج روس کیپل اور میجر جنرل ینگ کمانڈر انفنٹری بریگیڈ بھی جنرل بلوم فیلڈ کے ہمراہ ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ کوئی جنگ وقوع میں آئی ہے یا قلعہ گیر فوج میں کسی قسم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ موسم کی حالت خوشگوار ہے مہمندیوں کی تہدید آمیز نقل و حرکت کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ انہیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ اور وہ کسی مذہبی جوش کی وجہ سے نہیں بلکہ محض لوٹ مار کے لئے نکلے تھے۔

اسی سلسلہ میں ہمعصر "دیپک" اپنی ۱۹۔اپریل کی اشاعت میں حسب ذیل رقمطراز ہے

بساکھی سے دو روز پیشتر یہ خبر پشاور میں پہنچی کہ مہمند فرقہ کے لوگ قلعہ شب قدر کے نواح میں جمع ہو رہے ہیں۔ اس خبر کے معلوم ہوتے ہی معاً تمام برٹش اور ہندوستانی پلٹنوں کو حکم دیا گیا کہ ہر وقت کوچ کو لئے تیار رہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ پہلی برٹش پلٹن اور ۸ ویں راجپوت پلٹن کو شب قدر میں بھیج دیا گیا مگر مہمندوں کا نام و نشان نہ پاکر آٹھویں راجپوت پلٹن بساکھی کے روز پشاور میں واپس آگئی۔ مگر دوسرے ہی روز یعنی ۱۲۔اپریل کو تار برقی کے ذریعہ اطلاع موصول ہوئی کہ ہزاروں مہمند پھر فراہم ہو رہے ہیں اسی وقت کنگز رجمنٹ رائل سیکس رجمنٹ اور ۲۱ ویں

نابینا رہنما اور جاں بلب ناظر

ذیل میں ہوائی جنگ کا ایک نہایت دلسوز اور دردناک واقعہ درج کیا جاتا ہے۔ جو بلجیم میں اُس وقت ظہور پذیر ہوا تھا جب کہ واں جنگ خوب زوروں پر تھی۔ اس کا راوی رائٹر کا نامہ نگار مقیم پیرس ہے۔

ایک لفٹنٹ ناظر اور ایک سارجنٹ راہنما کو حکم ملا۔ کہ ایک جرمن باٹری کے محل وقوع کا پتہ لگائیں جو کہیں پوشیدہ ہے۔ اور جس کی آتشباری سخت پریشان کن ہے۔ چنانچہ وہ ہوائی جہاز لے کر اپنے فرض منصبی کی بجا آوری کو روانہ ہو گئے۔ راہنما مذکور اس پرولہ کی کیفیت اِس طرح بیان کرتا ہے۔

جب ہم جرمن صفوں کے اوپر پہنچے۔ تو شل کے گولوں کی بوچھار سے ہماری سلامی اُتاری گئی۔ اس پر ہم ایک موضع کی سمت میں اور بھی بلند ہو گئے جہاں ہم نے ایک نہیں بلکہ تین باٹریاں دیکھیں۔ لفٹنٹ ناظر ان کی طرف اپنا مکا ہلا کر بولا۔ اسے دوزخ کی نالیاں تو یہ ہیں۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کہ ہماری آنے کی غرض پوری ہو چکی۔ بس اب مڑ کر سرعت سے چلے چلو۔ میں نے معاً اپنا رخ پھیرا۔ اور ہمارا ہوائی جہاز مشکل سے ۵۰۰ گز گیا ہوگا کہ ہم پر پہلے سے بھی زیادہ معمولی گولوں اور پھٹنے والے گولوں کی بارش ہونے لگی۔ دھوئیں کی کثیف چادروں نے ہم کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہاں تک کہ ۲۰ گز آگے کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی۔ ہم دوزخ کی اس آگ سے بالاتر ہونے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ ایک گولہ جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ صحت کے چلایا گیا تھا۔ ہمارے سروں کے اوپر شق ہوا جس سے ہولناک آواز پیدا ہوئی۔ معاً مجھے ایک لمحہ کے لئے یہ معلوم ہوا کہ میرا کاسہ سر ٹوٹ گیا ہے۔ پھر مجھ پر نیم غشی کی سی حالت طاری ہو گئی۔ اتنے میں کثیف کہر نے ہماری آنکھوں اور اردگرد کی اشیا کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا۔ باوجودیکہ میں درد میں مبتلا تھا لیکن میں گولوں سے بچنے کے لئے جو اب بتدریج کم ہو رہے تھے۔ اپنے جہاز کو اسی بلندی پر لے گیا۔

تھوڑی دیر بعد میں نے باواز بلند کہا "کہئے لفٹنٹ صاحب آپ تو مع الخیر ہیں"۔ لیکن مجھے اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ لفٹنٹ نے میری آواز نہیں سنی دوبارہ یہی سوال کیا۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہوائی جہاز کے اندر نظر دوڑائی۔ اس مرتبہ نہ صرف مجھے خاموشی کا جواب ملا۔ بلکہ چاروں طرف سوائے تاریکی کے مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے نتیجہ نکالا۔ کہ میں سطح زمین سے چھ ہزار فیٹ بلندی پر تن تنہا رہ گیا ہوں۔ یہ خیال آتے ہی میرا دل دہل گیا۔ اور میں نے اپنی روح خدا کو سونپ دی۔ اس وقت بھی بیچھے پیچھے سے غنیم کی باٹریوں کی آواز آ رہی تھی۔ میرے دل میں یہی خیال جڑ پکڑ گیا۔ کہ خواہ کچھ ہی مجھے اپنی صفوں میں واپس پہنچ کر اپنے افسروں کو وہ کارآمد اطلاع پہنچانی چاہئے جس کے لئے وہ ہمہ تن چشم انتظار ہوں گے۔ پھر توپوں کی شلکوں کی بنا پر میں اس سمت کو ہو لیا۔ جہاں میرے خیال میں میرے رفقا کے ملنے کی اُمید تھی۔ میں اِس جدید سمت میں کوئی دو منٹ تک رہا ہونگا۔ کہ میرے کانوں میں لفٹنٹ کی یہ صدا گونجی ارے بھئی دیکھو! دیکھو! جہاز کو اوپر اُٹھاؤ فوراً اُٹھاؤ۔

میں یہ آواز سن کر اور بھی ہکا بکا رہ گیا۔ مگر خیر میں نے جھٹ پٹ ہوائی جہاز کی کل دبائی جس سے جہاز دفعتاً اوپر کو اُچکا۔ اور اُس اُچکنے کے ساتھ ایک مرغ بادنما کو بھی توڑ گیا۔ جو ایک مینار پر نصب تھا ہمارا ہوائی جہاز اس مینار سے متصادم ہونے سے بال بال بچا تھا۔

پھر میں لفٹنٹ کی طرف مخاطب ہو کر بولا لفٹنٹ صاحب آپ کا شکریہ ہے۔ لیکن معاف فرمائیے مجھے مطلق دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن نصیب اعدا آپ زخمی معلوم ہوتے ہیں۔

لفٹنٹ۔ ہاں۔ اور جہاں تک مجھے معلوم ہوتا ہے بہت سخت۔

اِس کے بعد لفٹنٹ یہ دیکھ کر کہ میں اپنی افواج کو بھی پیچھے چھوڑے جاتا ہوں گویا ہوا۔

اجی بھئی بائیں ہاتھ کو مڑو۔ ذرا اور مڑو۔ ہاں اب ٹھیک ہے۔ بس یونہی چلو۔

اتنے میں ہم پر پھر گولیاں برسنے لگیں جن سے ہمیں ثابت ہوا۔ کہ ہم دوبارہ جرمن افواج پر پہنچ گئے ہیں۔ ۳ منٹ کے بعد پھر لفٹنٹ ناظر بولا نہیں نہیں اب ٹھیک ہے۔ ہم منزل مقصود تک آ پہنچ گئے۔ پر مجھے اپنے آدمی دکھائی دے رہے ہیں جو ہمارے منتظر کھڑے ہیں۔ اب موٹر بند کر دو۔ اور بتدریج نیچے اُترنا شروع کرو۔

اس کے بعد لفٹنٹ کی آواز مجھے سنائی نہ دی ہمارا ہوائی جہاز نیچے کی طرف جھپٹا اور تھوڑی دیر میں جہاز کے پہیے فرش زمین پر رگڑنے لگے۔

جو ناظرین اور تماشائی جہاز کے گرد جمع ہو گئے تھے وہ وجیہ توانا اور نوجوان رہنما کو دیکھ کر جس کی بصارت زائل ہو چکی تھی بہت متاثر ہوئے۔ علاوہ ازیں جب لفٹنٹ ناظر کا بے جان جسم اُن کی نظر پڑا تو اُن کے غم واندوہ کی کوئی حد نہ رہی۔ راہنما دانت پیس کر کہتا تھا۔ ہائے افسوس یہی ہے کہ میں دوبارہ پرواز نہ کر سکا۔ (سول ملٹری گزٹ در زمیندار)

ڈریڈناٹ کی توپیں

ڈریڈناٹ کی توپوں کی زد زیادہ سے زیادہ ۲۵ میل ہوتی ہے۔ اور ۱۲ میل کی زد پر ان کی گولہ باری بہت موثر ہوتی ہے مگر جب زد ۵۔۶ میل کی ہو تو انتہا درجہ کی خطرناک اور مہلک ہوتی ہے۔

ایک صلیب ور ۹۸ مارک

قیصر اپنے ایک جاں نثار سپاہی ایسٹن کو جس نے میدان جنگ میں کارنمایاں انجام دیا تھا ممتاز خدمت کا صلہ دے رہا تھا۔ دوران گفتگو میں قیصر اس سے مخاطب ہو کر بولا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بہت غریب آدمی ہو اور اپنے بوڑھے والدین کے تنہا دستگیر ہو۔ اِس لئے تمہاری غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تجویز کرتا ہوں کہ یا تو تم یہ آہنی صلیب لے لو یا نقد ۱۰۰ مارک لے لو۔

بہادر سپاہی۔ حضور! نو صلیب کی اصل قیمت کیا ہے؟

قیصر۔ کچھ زیادہ نہیں۔ اعزاز کی وجہ سے اِس کی قدر قیمت کی جاتی ہے۔ شاید صلیب دو مارک کی ہوگی۔

بہادر سپاہی (تن کر اور فوجی سلام بجا لاتے ہوئے) بہت اچھا حضور۔ میں ایک یہ صلیب لے لونگا اور باقی ۹۸ مارک مجھے نقد عطا کر دئے جائیں (زمیندار)

بلجیم میں جبریہ تعلیم

ناظرین واقف ہوں گے کہ جرمنی میں ایک خاص عمر تک بچوں کے لئے اسکول میں جاتے رہنا لازمی ہے۔ اب ۱۳ مارچ کے ٹائمز سے معلوم ہوا کہ جرمن گورنر جنرل نے بلجیم میں بھی جبریہ تعلیم رائج کر دی ہے۔ (ہمدرد)

حملہ انگلستان کا فنڈ

ٹائمز کا نامہ نگار ۱۲ مارچ کو کوپن ہیگن سے اطلاع دیتا ہے کہ ہانوور واقع جرمنی میں ایک انجمن خاص اِس غرض سے قائم کی گئی ہے کہ جو فوج انگلستان پر قبضہ کرے گی۔ اُس کی اعانت کے لئے چندہ جمع کرے۔ اِس مد کے چندے اُسی وقت واجب الادا ہو جائیں گے۔ جونہی سرکاری طور اطلاع دی جائے گی کہ جرمن فوجیں انگلستان کی سرزمین پر پہنچ گئی ہیں۔ یا انگلستان کو جرمنی کے (معقول) شکست ہو گئی ہے۔ یہ چندے اُن سپاہیوں کی مد میں جو انگلستان کے ساحل پر اُتریں گے۔ اور ان کے تحائف فراہم کرنے پر اور بیڑے پر صرف کئے جائیں گے۔ اِس انجمن کی ۵۰ شاخیں مختلف اور مقامات پر بھی قائم ہوئیں۔ (")

خدیوہ کی جائداد پر قبضہ

معلوم ہوتا ہے۔ کہ سابق خدیو مصر عباس حلمی پاشا کی والدہ کی بہت بڑی جائیداد مصر میں تھی جسے برطانوی فوجی حکام نے اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ اور اپنی طرف سے ایک منتظم مقرر کیا ہے اسی طرح ترکی وزیراعظم شاہزادہ سعید حلیم کی بھی بہت بڑی جائداد مصر میں تھی جو اب اسی منتظم کے حوالہ کی گئی ہے۔ (ٹائمز ۱۵ مارچ در ہمدرد)

خلیج فارس کے نواح کی جنگ

۱۶۔مارچ لارڈ کرزن نے وزیر ہند سے دریافت کیا کہ جنوب مغربی ایران کے مقام اہواز اور دریائے دجلہ کے کنارے مقام قرنا کی صورت حالات اب کیسی ہے۔ اور کیا صاحب وزیر ہند ان دنوں مقامات کے نواح میں جو معرکے حال میں ہوئے ہیں اُن کے متعلق اور نیز ہندوستانی افواج کے کافی ہونے کے متعلق کوئی مزید اطلاع دیں گے۔

مارکوئس کریو نے کہا کہ بجز اس خاصے مکمل حالات کے جو اخباروں میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ اس حال کے معرکے کے متعلق کوئی مزید اطلاع نہیں دے سکتے۔ واقعات کچھ پریشان کن نہیں ہیں۔ لیکن بعض شدید معرکے ہوتے ہیں۔ اپنی حالت کو نہ صرف زیادہ مستحکم کرنے کے لئے (انہیں افسوس ہوتا اگر وہ یہ کہتے کہ کبھی حالت غیر مستحکم بھی تھی) بلکہ پورے طور پر قابل اطمینان بنانے کے لئے معقول کمک بھیجی جارہی ہے۔ اور جو کام اس کمکی فوج کو کرنا ہے (عدو غنیم کی جس قدر تعداد ہے اسے مقابلہ کرنا ہے۔) ان دونوں کے لحاظ سے یہ ایک بڑی فوج ہوگی۔ اگر لارڈ ممدوح (لارڈ کرزن) چاہیں تو اُن سرکوں کے متعلق وہ اطلاعات جو عام نہیں کیجا سکتیں دکھائی جاسکتی ہیں۔ (انڈیا میل ۱۹۔مارچ در ہمدرد)

شہزادہ برہان الدین قتل نہیں کئے گئے

ایمسٹرڈم ۱۶۔مارچ۔ برلن کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ قسطنطنیہ کا جرمن سفارتخانہ اعلان کرتا ہے۔ کہ شہزادے برہان الدین کے گلا گھونٹ کر مارے جانے کی جو خبر مشہور ہوئی تھی وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اور خلاف اسکے شہزادہ کی صحت بہت عمدہ ہے۔ (ٹائمز ۱۷۔مارچ در ہمدرد)

اگر جرمن فوج مانچسٹر میں ہوتی

انگلستان میں جس جس طریقہ پر لوگ حب قومی اور حب وطن کا جوش دلا کر فوج میں بھرتی کئے جارہے ہیں ان میں سے بعض نہایت دلچسپ اور قابل غور ہیں۔ جب سے لارڈ کچنر نے نئی فوجیں بھرتی کرنی شروع کی ہیں۔ اُس وقت سے اب تک طرح طرح کی سرخیوں سے اشتہارات شایع ہوتے رہے ہیں۔ جن میں سے نمونتاً ایک جس کی سرخی یہ ہے۔ "اگر جرمن فوج مانچسٹر میں ہوتی" درج ذیل کی۔

"اگر جرمن فوج مانچسٹر میں ہوتی تو ہر ایک قابل آدمی بغیر ایک لمحہ کے توقف کے فوج میں داخل ہوجاتا۔"

"کیا تم اس بات کو سمجھتے ہو کہ جرمن فوج اس وقت اُسٹینڈ میں ہے۔ جو صرف ایک سو پچیس میل پر یا یوں سمجھو کہ بمقابلہ مانچسٹر کے لندن سے چالیس میل قریب تر ہے۔"

"اب جرمن کتنے اور قریب ہوجائیں گے کہ تم اُنکو روکنے کی کوئی تدبیر کرو گے؟"

"جرمن فوج کو بلجیم میں شکست ملنی چاہئے۔"

"اس کام کا وقت یہی ہے۔"

"کیا تم مدد کرو گے؟ ہاں! تو آج ہی فوج میں بھرتی ہوجاؤ۔"

"خدا بادشاہ کو سلامت رکھے۔" (ہمدرد)

مصر پر ترکی رسالہ کے حملہ کا مقصد

۸۔اپریل کو ریوٹر ایجنسی نے قاہرہ سے یہ سرکاری اطلاع مشتہر کی تھی کہ "کل ترکی رسالہ کی مختصر سی جمعیت قنطرہ کے شمال و مشرق میں دیکھی گئی تھی۔ فریقین نے ایک دوسرے پر چند گولیاں چلائیں اور غنیم پیچھے ہٹ گیا۔ ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال سے اور کوئی ترکی فوج قریب معلوم نہیں ہوئی۔"

پائنیر کے نامہ نگار نے ترکی رسالہ کی نقل و حرکت کے متعلق اپنے ۱۱۔اپریل کے برقی پیغام میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ "ترکی رسالہ کے حملہ کا مقصد یہ ہے کہ برطانی سپاہ کی عظیم جمعیت کو دردانیال سے ہٹا کر مصر میں بند رکھے۔ مگر اس کی اس کارروائی کا ہماری مسلمہ پالیسی پر کچھ اثر نہیں پڑا۔

مسلسل فریب

کوڑیہ گاؤں تھانہ بروہ کا ایک شخص مسمی منگرو اپنا چھکڑا جونپور کی پختہ سڑک پر لے جارہا تھا۔ کہ راستہ میں اُس کو ایک بدمعاش مسمی گوجر اس المعروف دودھ ناتھ ملا اُس نے کہا۔ کہ میں برہمن ہوں اور بہت تھک گیا ہوں۔ اس لئے مجھے گاڑی میں بٹھالو۔ چنانچہ منگرو نے اُس کو چھکڑے میں بٹھا لیا۔ ڈاکخانہ بروہ سے تھوڑی دور آگے جاکر منگرو کچھ کھانے پینے کے لئے ایک تالاب کے پاس اتر پڑا۔ اور اُس نے چاول کھانے کے لئے نکالی ملزم نے منگرو کو مہمان نوازی کے طور پر گڑ کی دو ڈلیاں دیں جیسی ہی منگرو نے تھوڑا سا گڑ کھایا اُس کے جسم میں حرارت محسوس ہوئی جس سے وہ بیہوش ہوکر چھکڑے کے پاس گر پڑا۔ جب کچھ عرصہ کے بعد اُس کو ہوش آیا۔ اور اُسے معلوم ہوا کہ وہ مادر زاد ننگا پڑا ہے اور تمام کپڑے اور برتن وغیرہ لٹ گئے ہیں اور چھکڑا ابھی غایب ہے تو منگرو وہاں سے اٹھ کر اپنے گاؤں کو واپس آیا۔ اور اپنے باپ کو ساتھ لیجا کر اس واقعہ کی رپورٹ تھانہ میں دیدی۔ اب ہم اس سرگذشت کے دوسرے حصہ کو بیان کرتے ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں زیادہ دلچسپ ہے۔ ملزم وہاں سے رخصت ہوکر بہاری دکشت کے پاس گیا اور مبلغ چالیس روپیہ کو چھکڑا اس کے ہاتھ فروخت کردیا۔ اور جھٹ پٹ مبلغ چالیس روپیہ کی رسید لکھ کر اُس کے حوالہ کردی۔ بہاری دکشت نے اس سودے کی تسلی کے لئے ملزم کو تھانہ میں لیجانے پر مجبور کیا۔ جب وہ تھانہ کی طرف روانہ ہوئے تو ملزم نے بہاری دکشت کو ایک قسم کا سفید شیریں سفوف دیا۔ جب اُس نے اُسے کھایا تو اُس کا سر چکرانے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو دیکھا کہ وہ اپنے اصلی مکان میں پڑا ہے۔ اور اُس کے کپڑے، پگڑی، چادر، اور چار روپیے نقد غائب ہیں۔ ملزم نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنی داڑھی منڈا دی تھی لیکن آخر کار پولیس نے اُس کا سُراغ لگا لیا۔ اور ۵۔مارچ کو گرفتار ہوگیا۔ اب اُس کا مقدمہ مسٹر رفیع القدر ڈپٹی مجسٹریٹ کی کچہری میں زیر دفعہ ۳۲۸ و ۳۷۹ دائر ہے۔ (زمیندار)

ایک جعلساز ڈاکٹر

بنگلور کی پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جسکا نام ڈاکٹر ... بتایا جاتا ہے۔ اس گرفتاری کی کیفیت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ بمبئی کے ایک تاجر مسمی ہنگم والہ نے پولس میں جاکر اطلاع دی کہ ملزم مذکور نے مجھے ایسٹرن بنک بمبئی کے نام ایک چک دیا تھا۔ لیکن چک جب بنک میں پیش کیا گیا۔ تو بنک والوں نے روپیہ نہ دیا کیونکہ ملزم نے دغا دہی کی خاطر چک دیا تھا۔ ۱۶مارچ کو مستغیث بنگلور کے بازار میں جارہا تھا کہ اُس نے ملزم کی شناخت کرکے پولیس میں رپورٹ لکھادی لیکن ا... کی تلاشی میں سخت دقت پیش آئی۔ کیونکہ ملزم مذکور اس اثنا میں اپنی سکونت گاہ واقع ریزیڈنسی روڈ سے غائب ہوگیا تھا۔ اور صرف ۹۔اپریل کو فریزر ٹاؤن میں اس کی موجودگی کا علم ہوا۔ ملزم نے اب بورنگ ہسپتال کے طبی مشورہ کی سند پر بیماری کا بہانہ بنا لیا ہے۔ اور اسے بمبئی بھیجدینے کے لئے مہلت طلب کی گئی ہے۔ اس کی گرفتاری کے بعد شہر کی پولیس میں دو اور شکائتیں ملزم کے خلاف پیش ہوئیں۔ اول یہ کہ ملزم اپنے آپ کو ایڈنبرا کا ایم۔ آر۔ سی۔ ایس۔ ظاہر کرتا تھا اور کلکتہ کی ہندوستان انشورنس کمپنی کی خاطر زندگی کا بیمہ کرانے والوں کا طبی معائنہ کیا کرتا تھا۔ دوسری یہ کہ ایک معائنہ کے اثنا میں ملزم نے ایک ہندو سے چند بیش قیمت ہیرے اور جواہرات وغیرہ لئے جن کی قیمت ایک ہزار کے قریب تھی۔ اور پھر غائب ہوگیا۔ پولیس کی اطلاع کے بموجب ملزم نے مختلف شہروں مثلاً حیدر آباد بمبئی بڑودہ جبلپور، لاہور، ناگپور، اور اجمیر۔ وغیرہ میں اپنے آپ کو سندلال، ڈاکٹر مونی، ڈاکٹر آئر وغیرہ کے ناموں سے مشہور کیا ہے اور اس پر جعل اور دھوکہ دینے کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ ملزم نے اپنا بیان دینے سے انکار کردیا ہے۔ (زمیندار)

پرتگال میں کشت وخون

حال میں ملک پرتگال میں سخت کشت وخون ہونے کی خبر آئی ہے۔ کہتے ہیں کہ کلڈس ڈا رینہا میں جب ایک مذہبی جلوس نکالا گیا۔ تو جمہوری پارٹی نے اُس پر آوازے کسے۔ اور اس پر طرفین میں لڑائی ہوئی جس میں گولیاں چلائی گئیں۔ ایک جمہوری لیڈر کی دوکان پر جس نے جلوس والوں پر ایک بم پھینک کر حملہ کیا۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے آدمی زخمی ہوگئے۔ اب یہ دوکاندار گرفتار ہے۔ اور اُس کی تلاشی آتشگیر چیزیں قبضہ میں رکھنے کے متعلق ہوچکی ہے۔ پرتگال کے دو رقیب پولیٹکل فریق میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ بدنظمی کی وجہ کہ وزیر اعظم نے غیر معمولی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ اس نے پارلیمنٹ کو ایک فوجی گارد سے محصور کرا کے ممبروں کو اجلاس کرنے سے روکدیا اور اعلان کردیا کہ جون تک وہ بغیر پارلیمنٹ کے حکومت کریگا۔ اس کے بعد ترمیم شدہ فہرست کے مطابق انتخاب ہوگا۔ پارلیمنٹ بند ہونے سے پیشتر جمہوری پارٹی کے لیڈروں کی زندگی پر دو بار قاتلانہ حملے کئے گئے۔ ۲۷- فروری کو کاسٹرو گورنمنٹ کی تائید میں۔ فوجی جلوس نکالا گیا تھا۔ اس موقع پر بھی فساد ہوا۔ یہ بدنظمی سخت افسوسناک ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک میں رعایا کا امن وامان مفقود ہے۔ (آزاد)

سر آغا خان اور مسلم یونیورسٹی

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے گذشتہ اجلاس میں چند سربرآوردہ حضرات نے صاف و واضح الفاظ میں یہ بات ظاہر کردی تھی کہ گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط پر ہمیں یونیورسٹی لینی منظور نہیں ہے۔ سر آغا خان نے اس بے ضابطہ فیصلہ کو نہایت دلچسپی سے سنا ہوگا کیونکہ بقول نواب محمد اسحاق خاں صاحب ہز ہائی نس کالج کی اُس وقت تک اعانت نہیں کرنا چاہتے جب تک گورنمنٹ بھی شرائط پر مسلمان یونیورسٹی کو نہ قبول کرلیں۔ اب مسلمانوں کے سامنے دو چیزیں ہیں

(۱) ہز ہائی نس کا دس ہزار روپیہ سالانہ اور ایک محدود و مقید یونیورسٹی۔

(۲) ایک آزاد و وسیع الاثر یونیورسٹی۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان ان دونوں میں سے کونسی چیز پسند کریں گے۔ بیشک ایسے اصحاب کی کمی نہیں جن کے لئے کوئی شے روپیہ کی جھنکار اور مقدم الذکر یونیورسٹی سے زیادہ اعلیٰ اور قیمتی نہیں ہوسکتی لیکن با اصول اور قوم کے نفع ونقصان پر نظر رکھنے والے افراد کسی ایسی یونیورسٹی کو قبول کرنے پر آمادہ ہونگے جو موجودہ یونیورسٹیوں سے سرمو بھی بہتر ہو۔ ہندوؤں کے لئے آسان ہے کہ جہاں اُن کی اتنی یونیورسٹیاں ملک کے مشترکہ سرمایہ سے چل رہی ہیں وہاں وہ ایک اپنے روپیہ سے بھی بنالیں لیکن مسلمان اس قسم کا تجربہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ (وکیل)

علی گڈھ کالج میں واقعہ خودکشی

علی گڈہ کالج کے ایک طالب علم کی خودکشی کی جو خبر پچھلے دنوں شایع ہوئی تھی اُس کی تفصیل ہمعصر المیزان نے حسب ذیل لکھی ہے۔

محمد یحییٰ نامی ایک طالب علم تھرڈ ایر کلاس دہلی کے رہنے والے نے ۹ اپریل ۸ء کو بوقت ۷ بجے شام کے علیگڈھ شہر میں سب انسپکٹر صاحب پولس مسٹر عبدالحمید خان کے مکان پر پستول سے اپنے کو ہلاک کردیا۔ سب انسپکٹر صاحب اُس وقت اپنے مکان پر موجود نہ تھے۔ مگر ان کا پستول مکان پر رکھا تھا۔ جس کو اُٹھا کر متوفی نے تین فائر اپنے اوپر کئے۔ واقعات یہ ہیں کہ متوفی سب انسپکٹر صاحب کے دوست تھے، اور ایک روز قبل شام مع ایک دوسرے طالب علم کے سب انسپکٹر صاحب کے مکان پر آئے رات کو وہیں رہے اور دوسرے روز ۷ بجے تک وہیں قیام کیا۔ ۷ بجے جبکہ دوسرا طالب علم غسلخانہ میں نہا رہا تھا تو پستول چلنے کی آواز سنائی دی جب وہ جلدی سے باہر آیا تو اُس نے دیکھا کہ متوفی اپنے اوپر فیر کر رہا ہے۔ اور اُس کے قریب آتے ہی تیسرا فیر کیا جس نے اس کا کام تمام کردیا۔ اصلی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں معلوم ہوئی کہ متوفی کو کسی امر میں کوئی سخت مایوسی ہوئی تھی اور اس مایوسی کی وجہ سے اُسکا دماغ عارضی طور پر ایسا مختل ہوا کہ وہ اپنی زندگی سے بیزار ہوگیا۔ اور اس نے اپنے کو ہلاک کرڈالا

ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں پلیگ کا علاج

ہندوستان میں طاعون حیرت انگیز سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے اور ہر روز بیشمار انسانی جانیں اس بلائے مہیب کی نذر ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں گورنمنٹ اور نیز سمجھدار طبقات رعایا کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ اس موذی مرض کے ازالہ و دفعیہ کے لئے جو کچھ بن پڑے کریں۔ اس وقت تک جو کچھ ہوا وہ اگرچہ کافی نہ تھا۔ مگر بہرحال باعث شکرگذاری ہے اور خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ حتی المقدور اب بھی رعایا کی مصیبت کے کم کرنے کے لئے مساعی بلیغہ سے کام لے رہی ہے۔ چنانچہ حال میں لفٹنٹ کرنل ڈی۔ ٹی لین چیف پلیگ میڈیکل افیسر پنجاب نے ایک اعلان عام ایک لاکھ کی تعداد میں صوبہ کے ہر حصہ میں تقسیم کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر کی عدم موجودگی میں مریض طاعون کا علاج کس طریقہ سے کرنا چاہئے۔ صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ:

(۱) مریض کو گھر کے سب سے زیادہ کھلے اور ہوادار کمرہ میں کھڑکیاں اور دروازے کھول کر یا باہر سایہ میں اگر مطلع صاف ہو نہایت آرام سے بستر پر لٹا دو۔ اور اُسے بالکل بستر سے اُٹھنے نہ دو۔

(۲) مریض کو ہلکی غذا دو۔ مثلاً دودھ پتلی کھچڑی۔ مونگ کی دال کا پانی۔ چنے کا رس۔ آش جو وغیرہ۔

(۳) مریض کو جب پیاس لگے سادہ اور ٹھنڈا پانی کثرت سے پلاؤ۔ پیاسے طاعون کے بیمار کو پانی نہ دینا غلطی ہی نہیں بلکہ ظلم ہے۔

(۴) مریض کو ایک قطرہ ٹنکچر آیوڈین سوا تولہ پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹے کے بعد پلاتے جاؤ سوتے ہوئے مریض کو دوائی پلانے کے لئے ہرگز نہ جگاؤ

(۵) گلٹی کے اوپر ٹنکچر آیوڈین صبح وشام دو دفعہ لگاؤ اور کوئی دوا اور نہ دو۔ یہ دوا پلیگ افسروں اور سب شفاخانوں سے مفت مل سکتی ہے۔

ہم قارئین کرام سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان ہدایات کو اپنے تمام ملنے جلنے والوں اور نیز جاہل طبقہ آبادی تک پہنچا دیں۔

مطبوعات جدیدہ

مسلمان بچیوں کیلئے دینیات کے رسائل

تعلیم میں سب سے زیادہ دشوار کام نصاب تعلیم کا بنانا ہے۔ کیونکہ اسی پر تعلیم کی عمدگی اور بہترین تربیت کا مدار ہے۔ تعلیم نسواں کے لئے اس وقت تک بہت سے نصاب تیار ہوچکے ہیں لیکن اس وقت دینیات کی تعلیم کے لئے جو رسائل ہمارے پیش نظر ہیں۔ وہ غالباً ایک بہترین شے ہے۔ یہ نصاب کمیٹی دینیات تعلیم نسواں علی گڈہ نے تیار کیا ہے جس کے دو حصے شائع ہوچکے ہیں۔ ان حصص میں خدا، رسول، ایمان، اسلام، نماز کی تسبیحیں اور دعائیں، ارکان اسلام، نماز، شرائط نماز۔ وضو، غسل، تیمم، اذان، تکبیر، ترکیب ادائے نماز وغیرہ کا بیان نہایت سلیس اردو میں وضاحت سے کیا گیا ہے اور ساتھ ہی مشقی سوالات بھی درج کئے گئے ہیں۔ ہم نے ان رسائل کو شروع سے آخر تک پڑھنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ یہ رسالے چھوٹے چھوٹے بچوں اور بچیوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ مسائل کی صحت اور عبارت کی سلاست کا کافی خیال رکھا گیا ہے۔ ہم کمیٹی دینیات تعلیم نسواں کی اس مبارک وکامیاب کوشش پر آفرین کہتے ہیں۔

دونوں حصوں کی قیمت ۲/ ہے لکھائی چھپائی نہایت عمدہ۔ دفتر کمیٹی تعلیم نسواں علیگڈہ سے ملتی ہیں

ہنگامۂ عالمگیر

ساحل شام پر گولہ باری

لندن ۱۳۔ اپریل۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جنگی جہاز سینٹ لوئی اور ہوائی آبی جہازوں نے غزہ کے گرد و نواح میں ایک اہم ترکی کیمپ پر گولہ باری کی (غزہ ساحل شام پر سمندر سے چند میل کے فاصلہ پر بیرالسبا کے شمال مشرق میں ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

مصر میں ترکوں کی سرگرمی

قاہرہ سے ترکی رسالہ کی قلیل جماعتوں کے نہر سویز کی طرف نقل و حرکت کرنے کی اطلاع پہنچی ہے اور جزیرہ نمائے سینا میں پانی بہم پہنچانے کی مشکلات کم ہو گئی ہیں۔ مبالغہ آمیز بارش ہو گئی ہیں کیونکہ امسال کے موسم کی حالت کئی سال کی بہ نسبت نہایت خوش گوار اور قابل اطمینان ہے۔

گلاسگو کے اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۱۲۔ اپریل گلاسگو کے چھوٹے اسٹیمر موسومہ پریزیڈنٹ کو ایک آبدوز کشتی نے ہفتہ کے روز ایڈیسٹون کے بحری مینار کے قریب غرق کر دیا۔

"وے فیئر" کے پسماندوں کا بیان

لندن ۱۳۔ اپریل۔ وے فیئر کے عملہ کا بیان ہے کہ ہم نے کھانا کھانے سے فراغت ہی پائی تھی کہ سلس سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر جہاز کے اندرونی حصہ میں ہولناک دھماکا ہوا۔ پھر تمام کشتیاں فوراً پانی میں ڈال دی گئیں۔ اور ہم دو گھنٹہ تک متلاطم سمندر میں کشتی کھیتے رہے۔

دردانیال پر جنگ

لندن ۱۴۔ اپریل۔ ٹینی ڈوس کا تار مظہر ہے کہ برطانیہ کا تباہ کن جنگی جہاز رینارڈ پیر کے روز دیکھ بھال کی غرض سے دردانیال میں داخل ہوا اور دس میل تک نہایت تیز رفتار کے ساتھ آبنائے میں چلا گیا جس کے اندر اب تک غالباً اتنی دور تک نہ آیا تھا۔ آبنائے کے قلعوں سے اس پر شدید آتشباری کی گئی مگر اسے کوئی گولہ نہ لگا۔ برطانیہ کا جنگی جہاز لندن بھی اس کے پیچھے گیا۔ اور ایشیائی ساحل کی اکثر بیٹریوں۔ اور بالخصوص ارن کوئی کی عقب کی ہاوٹزر توپوں نے اس پر آتشباری کی۔ مگر مغربی ساحل کی توپیں خاموش رہیں۔ ممکن ہے کہ ترکوں نے وہاں کے توپخانہ کا کچھ حصہ بدیں غرض ہٹا لیا ہو کہ اگر اتحادی سپاہ کسی مقام پر اترنے کا ارادہ کرے تو اسے فوراً وہاں پہنچا دیں۔ تراؤف نے ہفتہ کے روز ایک بار پھر گولہ باری کی جس سے وہ بظاہر بیکار ہو گئی۔ بارش اور دھندلی وجہ سے ہوائی جہازوں کی دیکھ بھال میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

سلطان کیلئے آہنی صلیب

لندن ۱۳۔ اپریل۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ جنرل وان ڈر گولٹز نے سلطان کی خدمت میں درجہ اول کی آہنی صلیب پیش کی ہے۔

شط العرب میں جنگ

لندن ۱۴۔ اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ۲۳۰۰۰ ترکوں کردوں اور عربوں نے ۲۸ توپوں کے ساتھ پیر اور منگل کے روز عراق عرب کے مقام شعیبہ میں جو بصرہ سے ۹ میل جنوب و مغرب کی طرف واقع ہے برطانی سپاہ پر حملہ کیا۔ برطانوی سپاہ نے منگل کے روز جارحانہ حملہ کر کے ۱۸ افسر اور ۳۰۰ آدمی اور ۲ توپیں اور کئی جھنڈے گرفتار کئے اور غنیم کو شمال کی طرف بھگا دیا۔ پیر کے روز برطانی سپاہ کے صرف ۴ افسر ۲۳ آدمی اور ۵۶ ہندوستانی مجروح ہوئے۔

مزید کیفیت

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

شملہ ۱۵۔ اپریل۔ بصرہ سے اطلاع پہنچی ہے کہ ۱۲۔ اپریل کو ترک سپاہیوں اور عرب قبائل کی ایک جمعیت نے جس کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب تھی ہماری سپاہ پر بمقام شعیبہ حملہ کیا۔ غنیم نے دو مرتبہ حملہ کیا ایک صبح کے ۵ بجے اور دوسرا دن کے ۲ بجے دونوں میں اسے پسپا کیا گیا۔ ۱۳۔ اپریل کو ہماری سپاہ نے غنیم پر جوابی حملہ کیا اور اسے شعیبہ کے شمال میں قریباً ۲ میل تک پسپا کر دیا۔ حملہ سے پیشتر ہمارے رسالہ کے ایک دستہ نے دیکھ بھال کی جس میں ہفتم ہریانہ لانسرز کے ایک دستہ نے نہایت بہادری سے غنیم پر حملہ کر کے نام پیدا کیا۔

۱۴۔ اپریل کو ہماری فوج نے پھر جارحانہ کارروائی کی۔ اور شعیبہ کے جنوب مغرب ۴ میل کے فاصلہ پر غنیم کے مستحکم مورچوں پر حملہ کیا۔ ہماری سپاہ کے آدمی شدید آتشباری کے باوجود نہایت بہادری سے آگے بڑھے۔ اور غنیم کو بنوک سنگین مورچوں سے نکال کر پسپا کیا۔ ۱۳ ماہ رواں کے معرکہ میں ۳۶۰ قیدی اور ۲ توپیں اور اس سے دوسرے دن قریباً ۲۰۰ قیدی اور کچھ کارتوس ہمارے ہاتھ آئیں۔

انگلستان کے شمالی ساحل پر ہوائی تاخت

لندن ۱۵۔ اپریل۔ نصف شب۔ زیپلن ہوائی جہازوں نے آج رات ساحل نارتھمبرلینڈ پر تاخت کی (نارتھمبرلینڈ انگلستان کے منتہائے شمال میں میں واقع ہے)

۳ بجے صبح۔ نیو کاسل کے تار مظہر ہیں۔ کہ ایک زیپلن شام کے ۸ بجے دکھائی دیا۔ اور بلیتھ کے بندرگاہ پر سے خاموشی سے گذر گیا۔ مگر اس نے ساحل کے چند میل کے فاصلہ پر کوئلہ کی کانوں کے علاقہ میں ۲۰ بم گرائے۔ جن سے خفیف نقصان پہنچا۔ چند مقامات پر آگ لگ گئی۔ جو بہت جلد بجھا لی گئی اور ایک سائیکل ٹوٹ گیا۔ مگر کسی جان کو نقصان نہیں ہوا۔ اس کے بعد وہ زیپلن سمندر کی طرف غائب ہو گیا۔ دریں اثنا اس تمام علاقہ میں تاریکی رہی۔ مگر رات کے ۱۱ بجے تک سابقہ حالت برقرار ہو گئی۔

بعد کے تاروں سے پایا جاتا ہے کہ بلیتھ اور والسنڈ پر بھی بم گرائے گئے۔ تاخت کے اندیشہ سے شہر شیلڈز تاریکی میں ہے۔ رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ لوگوں نے نہایت صبر و تحمل سے کام لیا۔ کسی قسم کی گھبراہٹ یا خوف ظاہر نہ کیا۔ تازہ خبریں مظہر ہیں کہ نقصان نہایت خفیف ہوا۔ کوئی جان ضائع نہ ہوئی۔ اور کوئی آدمی شدید زخمی نہ ہوا۔ یہ بم ۱۸ انچ لمبے اور آتش خیز تھے۔ زمین کو دیکھ کر رنگروٹوں کی بھرتی کے جلسہ میں نہایت جوش پیدا ہوا۔

مقامات چامنگٹن، ہیڈ لنگٹن اور سین ڈلاول پر بھی ۸ بم گرائے گئے جن سے صرف چند جگہ آگ لگی اور کچھ نقصان ہوا۔ ان کے علاوہ ایشفورڈ، سین برن اور کلنگ ورتھ پر بھی بم گرائے گئے مگر سین برن میں صرف ایک نیکر کو آگ لگی جو بہت جلد بجھا دی گئی۔ ایک ہوائی جہاز نے دریائے ٹائن کی طرف جا کر ہبٹن پر دو بم گرائے جن سے ایک سائیکل چکنا چور ہو گیا۔ اور سوار کو خفیف زخم آئے۔ والسنڈ پر ۲ بم گرائے گئے جن سے آگ لگ گئی اور ایک مکان کی چھت بیٹھ گئی ایک بم ریلوے لائن پر گرا جس سے چند منٹ تک آمد و رفت کا سلسلہ بند رہا۔ دریائے ٹائن کو عبور کر کے ہوائی جہاز نے دو بم گرائے جن سے کچھ نقصان نہ پہنچا اور اس کے بعد سمندر کی طرف واپس چلا گیا۔ شہروں کی روشنیاں بجھا دی گئیں۔ اور ٹرام کاروں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ مگر کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔

خواتین اور جنگ

لنڈن ۱۴۔ اپریل۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۱۵ء تک ۳۲ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کیں۔

جنوبی مشرقی ساحل پر بھی گولے گرائے گئے

لنڈن ۱۶۔ اپریل زپلن جہازوں نے آج ۱۲½ بجے مالڈن واقع ایسکس پر ۴ بم گرائے (ایسکس کا ضلع انگلستان کے جنوب مشرق میں دہانہ دریائے ٹیمز کے شمال کی طرف واقع ہے) مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔ انہوں نے بیبرج کے پاس پر بھی بم گرائے جن سے بعض مکانات کو آگ لگ گئی یہ جہاز دریائے بلیک واٹر کی طرف سے آئے تھے۔

ولہلمینا کا جھگڑا

لنڈن ۱۴۔ اپریل۔ برطانیہ نے جہاز ولہلمینا کا تمام مال خرید لیا ہے۔ اور مالکوں کو معاوضہ دیکر جہاز کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اس طرح ولہلمینا کا جھگڑا پاک ہو جائے گا۔

ایک اور ولندیزی جہاز غرق کیا گیا

لنڈن ۱۵۔ اپریل۔ ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ جرمنوں نے ولندیزی جہاز کیٹویجک پر نورڈ ہنڈر کے بحری مینار کے قریب تارپیڈو پھینکر اُسے غرق کر دیا۔ عملہ کے آدمی بچا لئے گئے۔ اس جہاز پر گورنمنٹ ہالینڈ کے لئے امریکہ کا غلہ لدا ہوا تھا۔

۱۶۔ اپریل۔ ولندیزی جہاز کیٹویجک جس پر بلا اطلاع تارپیڈو پھینکا گیا۔ پندرہ منٹ کے اندر غرق ہو گیا۔ عملہ کے آدمی تمام رات کشتی کھینے کے بعد مصیبت اور پریشانی کی حالت میں مینار تک پہنچے۔ میڈیا کی غرقابی اور اسی قسم کے دیگر واقعات نیز آج کی اس خبر کے بعد کئی ماہیگیر جہازوں کی گرفتاری سے ہالینڈ میں سخت برہمی اور جوش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مگر پبلک کو اعتماد ہے کہ گورنمنٹ اس بارے میں جرمنی سے پورا مطالبہ کرے گی۔ اخبارات اس معاملہ میں نہایت سختی سے لکھ رہے ہیں۔

ولندیزی ماہی گیر جہازوں کی گرفتاری

ایمسٹرڈم ۱۵۔ اپریل۔ جرمن ۴ ولندیزی ماہیگیر جہازوں کو پکڑ کر کلس ہیون لے گئے ہیں۔

معرکہ کارپیتھین کی باگ جرمنوں کے ہاتھ میں

شملہ ۱۵۔ اپریل۔ انگلستان سے ذیل کا مراسلہ شملہ میں موصول ہوا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ جرمنوں کی عظیم کمک کارپیتھین میں پہنچ رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معرکہ کارپیتھین کا انصرام اب تمام و کمال جرمنوں کے ہاتھ میں ہے اور اس امر کے باور کرنے کی وجہ پائی جاتی ہے کہ تمام و کمال فوجی نقل و حرکت قیصری تجویز کے مطابق عمل میں لائی جا رہی ہے۔

شط العرب میں جنگ

شملہ ۱۶۔ اپریل۔ ۱۳۔ اپریل کی جارحانہ کارروائی کے سلسلہ میں ہماری سپاہ نے ۱۴۔ اپریل کو صبح کے ۹ بجے شعیبہ سے باہر نکل کر غنیم کے ہراول پر جو شعیبہ سے قریباً ۲ میل جنوب مشرق کی طرف ایک ٹیلے پر قابض تھا حملہ کیا۔ اور ساڑھے دس بجے تک ہماری سپاہ اس پر قابض ہو گئی جس کے بعد اُس نے غنیم کی اصل فوج پر چڑھائی کی جو مقام برجسیہ کے بالکل مشرق میں اور شعیبہ سے ۴ میل جنوب مغرب کی طرف مورچہ زن تھی۔

غنیم جس کی جمعیت کم از کم ۱۵ ہزار ہو گی اور جس میں فوج نظام کی چھ پلٹنیں اور چھ توپیں بھی تھیں نہایت مستحکم مورچوں پر قایم تھا۔ اس کی خندقیں ایک ڈھلوان مقام کے دامن میں واقع تھیں ہماری سپاہ نے نیچے کی طرف سے نہایت بہادری کے ساتھ ان پر حملہ کیا غنیم نے بھی رائفلوں اور توپوں سے شدت کی آتشباری کی اور اگرچہ لازمی طور پر پیشقدمی کے اس حصہ میں ہمیں شدید نقصان اُٹھانا پڑا مگر ہماری سپاہ نہایت استقلال کے ساتھ آگے بڑھی اور ۴½ بجے کے قریب سنگینوں کے حملہ سے غنیم کو مورچوں سے پسپا کر دیا۔ اس نے ایسی شکست کھائی کہ راتوں رات ۱۶ میل کے قریب پیچھے ہٹ گیا ترک سپاہی جو اچھے تربیت یافتہ اور قواعد داں معلوم ہوتے تھے خوب بہادری سے لڑے۔ انکی خندقیں نہایت اچھے موقع پر واقع تھیں اور انہوں نے چھپی ہوئی جگہوں سے کلدار توپوں کو نہایت خوبی کے ساتھ استعمال کیا ہماری سپاہ نے بھی اعلیٰ درجہ کی بہادری دکھائی اور کئی کلدار توپیں اور ۲۰۰ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔

برطانوی اسٹیمر کی غرقابی

لنڈن ۱۵۔ اپریل۔ برطانی اسٹیمر ہارپلین پر ساحل ہالینڈ کے قریب تارپیڈو پھینک کر اُسے غرق کر دیا گیا۔ عملہ کے ۲۲ آدمیوں میں سے ۱۱ بچ گئے۔

اکرموا عزیز قوم ذل

(از مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر ایڈیٹر دلگداز)

یہ ایک فرمان رسالت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "اگر کوئی معزز شخص ذلیل ہو جائے تو اُس کی عزت کرو" انقلابات عالم نے صدہا ایسے واقعات پیش کئے ہیں جو مایۂ عبرت ہیں اور جن کو دیکھ کر بڑے بڑے سنگدل لوگوں کے دل بھر آتے ہیں۔ مگر افسوس ہمارے دل ایسے سخت ہو گئے ہیں کہ ہمیں کسی چیز سے عبرت نہیں ہوتی۔ ہم خاندان تیموریہ کی بیسیوں یادگاروں اور اگلے دولتمند گھرانوں کے بہت سے باقیات الصالحات کو حد سے زیادہ تباہی اور مفلوک الحالی اور انتہا سے گذری ہوئی ذلت و مسکنت میں دیکھتے ہیں اور دل نہیں پسیجتا۔

مگر ہم ہمیشہ ایسے بے حس نہ تھے عبرت ناک واقعات کا ہم پر اثر ہوتا تھا۔ اور نوعی فلاح اور قومی وقار کو شخصی جذبات پر ہم قربان نہیں کیا کرتے تھے۔

جب بنی اُمیہ کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اُس بدنصیب خاندان کے لوگ چن چن کے مار ڈالے گئے۔ نیز خلافت عباسیہ کے دو تاجدار کامرانی و اطمینان سے حکومت کر کے دنیا سے رخصت بھی ہو گئے۔ اور بنی اُمیہ کا مشرق میں کہیں نام و نشان نہ تھا تو تیسرے عباسی خلیفہ مہدی کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ کہ اُس کی لونڈی خیزران (جسے خاص محل کا رتبہ حاصل تھا سارے حرم کی مالک اور ولیعہد سلطنت کی ماں تھی) ایک دن محل میں شان و شوکت سے بیٹھی محل میں حکومت کر رہی تھی، کہ ایک لونڈی نے آ کے ادب سے عرض کیا "خدا ملکۂ عالم کو سلامت رکھے، ڈیوڑھی پر ایک حسین عورت کھڑی ہے۔ اور باریابی کی اُمیدوار ہے ہزار پوچھا نہ اپنا نام و نشاں بتاتی ہے، نہ نسب و خاندان کا پتہ دیتی ہے۔ اور نہ یہ کہتی ہے کہ غرض کیا ہے" عبد اللہ بن عباس کی پرپوتی زینب بنت سلیمان جو خاتونان بنی عباس میں صاحب الرائے مانی جاتی تھی۔ پاس بیٹھی تھیں، خیزران نے اُن سے کہا "تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ آنے دوں یا نہ آنے دوں؟" زینب نے کہا بلوا لیجئے کوئی مفید ہی بات ہو گی۔ اس مشورہ کے مطابق لونڈی کو حکم دیا گیا کہ "جاؤ بلا لاؤ"

چند منٹ گذرے ہونگے کہ اُس لونڈی کے ساتھ ایک نہایت ہی حسین اور صاحب جمال مگر فلاکت زدہ اور شکستہ حال عورت شریف زادیوں کے انداز سے آئی۔ مگر خیزراں کا سامنا ہوتے ہی دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان ہی ٹھٹک کے کھڑی ہو گئی اور وہیں سے کہا "اے ملکۂ عالم آپ کی خدمت میں آداب کر کے التماس ہے۔ کہ میں آخری تاجدار بنی اُمیہ

Registered, No, A 575.

مالک محمد مجید حسن بجنوری

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی تجارتی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

مدینہ کی سالانہ قیمت پیشگی تین روپیہ (سے) ششماہی عہ (چھ ماہ) سے کم کیلئے جاری نہوگا

مدینہ ہر ماہ انگریزی کی یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۲ تاریخ کو شہر بجنور سے شائع ہوتا ہے

مدینہ

اشتہار دینے والوں کو مژدہ!

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے۔ جس میں کمی ناممکن ہے۔

مقدار صفحہ	یکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	یکبار
پورا صفحہ	۱۲۰	۶۰	۲۵	۱۸	۱۰	[illegible]
نصف صفحہ	۶۰	۴۰	۲۵	۱۰	۶	۴
ایک کالم	۴۰	۳۰	۲۵	۸	۵	۳
نصف کالم	۲۵	۱۵	[illegible]	۵	۳	۲

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

مروان بن محمد کی بیٹی مزنہ ہوں"۔ یہ سنتے ہی جیسے خیزران کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور جھنجلا کر کہا "تیرے لئے نہ مرحبا ہے نہ سلام کا جواب، خدا تجھے غارت کرے وہ گھڑی بھی تجھے یاد ہے۔ جب ابراہیم بن محمد عباسی کی لاش بے گور و کفن پڑی تھی اور بنی عباس کی بوڑھی عورتوں نے تیری خدمت میں حاضر ہو کر التجا کی تھی کہ اپنے باپ سے سفارش کر کے اُن کے دفن کی اجازت دلوا دے۔ لیکن بجائے ترس کھانے کے تو غصہ سے انہیں مارنے دوڑی۔ انہیں گالیاں دیں اور اپنے محل سے نکلوا دیا؟ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے اُس نے اپنی نعمت تجھ سے چھین لی۔ اور تجھے ذلیل و خوار کر کے اس دُ ہاڑے کو پہنچا دیا"۔ خیزراں کی زبان سے یہ طیش کا جواب اور یہ کلمات غیظ و غضب سُن کے مزنہ نے بجائے اس کے کہ ڈرے یا کچھ مرعوب ہو، زور سے ایک قہقہہ لگایا۔ اور بولی "بہن آپے سے باہر نہ ہو، اچھا یہ تو بتاؤ کہ میرا اس بدسلوکی پر خدا نے مجھے جو جو ایذائیں دی ہیں اُن میں سے تمہیں کونسی سزا پسند ہے؟ جو میرا ہی سا سلوک تم بھی میرے ساتھ کر رہی ہو، تم جو کچھ کہتی ہو سچ ہے، خدا کی قسم میں نے یہی کیا تھا۔ اور اُس کی سزا یہ ملی کہ خدا نے مجھے ذلیل و خوار اور ننگا بھوکا کر کے تمہارے سامنے لایا ہے کہ جو سلوک چاہو کرو۔ اُس وقت تم نے میرے اُس سلوک پر جو صبر و شکر کیا تھا۔ اُس کا انعام تمہیں یہ ملا کہ ملکہ عالم ہو، اور میں تمہارے سامنے عاجز و خوار بنی کھڑی ہوں"۔ اتنا کہتے ہی مزنہ نے کہا "لو بہن خدا حافظ جاتی ہیں"۔ اور پیٹھ پھیر کے چلی کہ جھپٹ کے محل سے نکل جائے

اس کی ان باتوں کا خیزراں کے دل پر کچھ ایسا اثر پڑا تھا کہ بے تحاشا دوڑی، لپک کے روکا اور چاہا کہ گلے لگا لے۔ مگر مزنہ نے دونوں ہاتھوں سے الگ کر کے کہا "میں اس قابل ہی نہیں ہوں کہ تم سی ملکہ مجھے گلے لگانے۔ چیتھڑے لگائے ہوں، اور ان کپڑوں میں ایسی تعفن آرہی ہے کہ آپ کا دماغ خراب ہو جائیگا" یہ سنکر خیزران نے لونڈیوں کو حکم دیا کہ "فوراً انہیں حمام میں لیجا کر غسل کراؤ۔ اس کے بعد پُر تکلف جوڑا پہنا کے اور عطر میں بسا کے لے آؤ"۔

یہ کہہ کے خیزراں چلی آئی۔ اور محل کی لونڈیوں نے نہایت ہی تعظیم و تکریم سے مزنہ کو نہلایا، کپڑے پہنائے، عطر لگایا۔ اور خوب بنا چنا کے لے آئیں۔ صورت دیکھتے ہی خیزراں اُسکے سینے سے لپٹ گئی۔ پھر اپنے برابر مسند پر جہاں خود خلیفہ مہدی آکے بیٹھا کرتا تھا بٹھلایا اور پوچھا "دسترخوان بچھواؤں؟" مزنہ نے صاف صاف کہا "آپ پوچھتی کیا ہیں۔ بشاید مجھ سے زیادہ بھوکا سارے محل میں کوئی نہ ہوگا" فوراً دسترخوان بچھا قسم قسم کے کھانے لا کر چن دیئے گئے۔ اور مزنہ نے خوب سیر ہو کے کھایا اور خواصوں نے ہاتھ دھلوائے۔ اور جب ہر طرح کی خاطرداری سے فراغت ہولی تو خیزراں نے کہا "اب بہن بتاؤ تمہارا خبرگیراں کون ہے؟" بولی "خبرگیراں! جو کچھ قرابت ہے اسی گھر سے ہے۔ اس کے سوا میں ساری دنیا میں کوئی عزیز قریب نہیں رکھتی"۔

یہ جواب سن کے خیزران بولی "تو پھر تم یہیں رہو چلو میں اپنے محل تمہیں دکھاتی ہوں اُن میں سے جو محل پسند آئے لے لو اور اُس میں رہو"۔

اس تجویز کے مطابق خیزراں نے اُسے اپنے سارے محل دکھلائے۔ جن میں سے ایک خوبصورت وسیع اور پر فضا قصر اُس نے پسند کیا۔ خیزراں نے وہیں کھڑے کھڑے فرنیچر سے اُسے خوب آراستہ کرایا اور ہر طرح کا سامان زندگی فراہم کرا کے کہا "لو بی تم یہاں آرام سے رہو سہو، اور آج سے مجھ میں اور تم میں بہنا پا ہوگیا۔ جب تک جیتے ہیں ساتھ نہ چھوڑینگے"۔ مزنہ نے شکریہ ادا کیا۔ اور خیزراں اُسے وہاں چھوڑ کے اپنے محل میں آئی پھر دل میں کہنے لگی "کبھی اس عورت کی جو کچھ شان و شوکت تھی، تھی لیکن زمانہ نے سرد مہری کی۔ اور دل شکستہ ہوئی اب اس کے دل کی کلفت صرف دولت سی دور ہو سکتی ہے" یہ خیال کرتے ہی پانچ لاکھ درہم اُس کے پاس بھجوا دیئے۔

خیزران ان کاموں سے فارغ ہو کے بیٹھی ہی تھی کہ اس کا صاحب تاج و تخت شوہر خلیفہ مہدی آگیا اور حالات پوچھنے لگا۔ خیزراں نے مسکرا کے کہا "آج عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایک لونڈی دوڑتی ہوئی آئی۔ اور کہا کہ کوئی عورت اندر آنا چاہتی ہے میں نے بلوا لیا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک جوان اور خوبرو مگر نہایت ہی شکستہ حال عورت ہے آتے ہی اُس نے مجھے ملکہ عالم کے لقب سے خطاب کر کے سلام کیا اور بتایا کہ مروان بن محمد کی بیٹی مزنہ ہے نام سنتے ہی میں مارے غصہ کے آپے سے باہر ہو گئی۔ خوب گالیاں دیں اور کہا "وہ وقت یاد کرو کہ ابراہیم بن محمد کی لاش پڑی تھی، اور عباسی گھرانے کی بڑھیوں نے تجھ سے تجہیز و تکفین کی اجازت دلوانے کی درخواست کی تو تو انھیں مارنے کو دوڑی خوب ہوا جو خدا نے تجھے اس دہاڑے کو پہنچا دیا" یہ سن کے وہ قہقہہ مار کے ہنسی اور کہا "میں نے بیشک یہی کیا تھا۔ اور خدا سے اس کا بدلہ بھی پا یا۔ اب کیا تم بھی خدا سے ایسا ہی بدلہ لینا چاہتی ہو۔ جو میرے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہو؟" یہ کہہ کر وہ واپس چلی۔

خیزراں یہیں تک کہنے پائی تھی کہ مہدی کو دنیا کہ سننے کی تاب نہ رہی، بات کاٹ کے بولا "افسوس خدا نے تمہیں ان نعمتوں پر شکر گذار ہو سکنے کا موقع دیا تھا۔ مگر تم نے وہ موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ میرے دل میں تمہاری اس قدر جگہ نہ ہوتی تو قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تمہاری اس حرکت پر پھر کبھی زندگی بھر تم سے بات نہ کرتا"۔

خیزران نے کہا "امیر المومنین! آپ سنیں تو سہی میں نے یہ سن کے اُس سے بے انتہا معذرت کی، روک کے اُسے حمام میں نہلوایا، اچھے کپڑے پہنائے عطر لگایا، کھلایا پلایا۔ پھر راضی کر کے اس سے بہنا پا کر لیا، اور اپنے سارے محل دکھا کے جس محل کو اُس نے پسند کیا اُس کے حوالہ کیا۔ اُس کو آراستہ اور ضروری سامان سے مرتب کر دیا۔ یہ وعدہ کر کے آئی ہوں کہ اب زندگی بھر تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گی اور یہاں آتے ہی خرچ کے لئے اُس کے پاس پانچ لاکھ درہم بھیج دیئے"۔

یہ سُن کے مہدی بہت خوش ہوا۔ خیزراں کے حسن سلوک کی تعریف کی۔ اور اپنے ایک خادم کو بلا کر حکم دیا کہ "اسی وقت جا کے اشرفیوں کے سو توڑے میری طرف سے بھی اُسے دے آؤ۔ میرا سلام کہو اور کہو کہ تمہاری خدمت کرنے کی وجہ سے جسقدر خوش میں آج ہوا ہوں کبھی زندگی بھر نہ ہوا تھا۔ تمہاری قدر و منزلت کرنا امیر المومنین پر واجب ہو گیا ہے اور اگر تمہارے ناخوش ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو وہ خود تمہارے سلام کو حاضر ہوتے"۔ یہ پیام سنتے ہی مزنہ خود چلی آئی۔ اور ادب سے سلام کیا۔ خیزران کے احسانات بیان کر کے اُس کی محبت و شرافت کی تعریف کی، اور بولی "میں بھلا حضور سے کیا ناراض ہونگی؟ میری حیثیت ہی کیا ہے؟ محل کی لونڈیوں میں سے ایک میں بھی ہوں"۔ مہدی اس پر بہت خوش ہوا۔ اور مزنہ اپنے نئے قصر میں واپس گئی۔

اس کے بعد مزنہ ہمیشہ خیزراں ہی کے ساتھ رہی یہاں تک کہ مہدی کے سفر آخرت کے بعد اس کے پہلے بیٹے ہادی کے عہد خلافت میں بھی اسی کی وابستہ تھی، پھر جب خیزران کے دوسرے اقبالمند فرزند ہارون رشید کا عہد شروع ہوا تو رشید بھی مزنہ کی بڑی خاطر داشت کرتا تھا۔ جو پاس خاطر تمام عباسیہ اور ہاشمیہ خاتونوں کا تھا وہی اُسکا بھی تھا۔ اور خلافت رشید کے اوائل میں جب مزنہ کا انتقال ہوا تو رشید اسکی جنازہ پر زار و قطار رویا۔ اور شاہانہ کر و فر سے جنازہ کو قبرستان میں لے گیا۔

آہ! خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کبھی ہمارا یہ سلوک دشمنوں کے ساتھ تھا کاش اب اتنا نہیں تو ہم سکا عشر عشیر دوستوں ہی کے ساتھ ہوتا مگر نہیں اب ہم نفس کے بندے ہیں۔ صرف اپنے نفس کو دیکھتے ہیں۔ اور نہیں پتہ لگتا کہ ہم میں

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے اگر وہ تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کمال بھید سے آپ واقف ہو کر ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہو تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی و گجراتی تامل۔ مرہٹی۔ تیلگو۔ بنگالی وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے ایسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ مسکے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد ہیں کے حق میں ہیں گولیاں بزیر ہمکی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کر کے انکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہے ایک مرتبہ امتحاناً منگا کر استعمال کریں انکو دواکی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے ناتانی اجزاء سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولی کی ڈبیہ ایک روپیہ

اسکے سوا ہمارا **طلاء احمی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں مرد کو مرد بنا دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تیل

بانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا۔

البم مذہبی تصاویر ۳ - اہل ہنود کلاں

اس البم میں مذہبی تصاویر ہیں۔ بزرگ مہاتماؤں کے دو فوٹو رنگین اور خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے سیکاول ہمیشہ تندرست رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت ہوا کریگی۔ فی البم ۸ (آٹھ آنے)

محصولڈاک معاف خرچ وی پی ایکسیڈ

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

وید شاستری شنکر جیا م نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ

چھچھی برمن جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ چند روز کی کشش و تعلق محبت کی سچی تصویر ہے سچ تو یہ ہے کہ مدینہ سے جو الفت ہوگئی ہے اسکی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سو مدینہ مشہور مدینہ کے خاص شوق آپکا پہلا درجہ بہفتہ آپکے ہاتھ میں پہنچتا ہے خودی بیدار نہ کرنا ہے جو کیوں اسکو مدینہ کی معرفت تو رہنمی زبانی جانی ہیں معلوم ہیں مدینہ کے خریدار بہم پہنچا کر کہاں مدینہ کی مدد کو وقت دیں والسلام

نیاز مند ایک خادم مدینہ بجنور



پیٹنٹ گورنمنٹ آف انڈیا

ٹرکش (کلپاک)

نمبر ۱۲ ۷ ۲

سیاہ سفید خاکی

اعلیٰ اصلی سور قسم اول قسم دوم قسم سوم

عہ ۸ ۷ عہ

چھوٹے بچوں کی کلپاک

اطلاع ضروری

حسب قواعد انڈین اینڈ ڈیزائن ایکٹ دوم ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے لئے پیٹنٹ کرا کر اس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں۔ کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجیے

دو شالہ یا پوستین پر

المشتہر ان ایس الف چشتی اینڈ کمپنی بنارسی منشن دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

سنہ ۱۱

روغن کنٹھ مالا شیشی عہ **روغن دانت** اور **کان** فی شیشی (۱۰) **روغن کان** کا بہنا شیشی (۴) **روغن بادی** کسی قسم کا پورا تاکید ہو رفع ہو علاوہ اس کے بدبو بالکل نہیں تازی شیشی ۴ **روغن** ہاضمہ **چشم** شیشی ۸ **سرمہ سفید** جال کا نا پیدا پھولی۔ رتوندی۔ دھند۔ ضعف بینائی۔ نزلہ وغیرہ **شربت الائچی** جس سے تپ صفرا بلغمی بادی رفع ہو جسم کو موٹا کرے۔ کھانسی۔ دمہ کو نکلنا کرتا ہے۔ مرض ہیضہ مانند طبیعت رفع کرے فی شیشی ۱۲ **شربت** محافظ بچہ ۶ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱۰ برس کی عمر تک کو مفید۔ جس سے بچہ تندرست توانا طاقتور۔ بلا کسی مرض کے رہے فی شیشی ۱۲ اگر صرف خونی بواسیر بند کرنا چاہیں دو پیکٹ قیمتی ۴ میں بند ہو جاویگا۔ اگر بواسیر خونی و بادی کی واسطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں آٹھ پیکٹ ۱۲ **مسہ بواسیر** جس سے بلا تکلیف دور ہو جاتے ہیں تین پیکٹ عہ

احقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ ماناں مکان نمبر ۱۱۲

طاعون

کے

خواستگار

وہ لوگ ہوتے ہیں جو

نقد انعام طاعون کی مفید علامت کا

منفعت

باوجود جاننے اسبات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونان و ڈاکٹر صاحبوں منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے۔ جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود و سعی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کار آمد ہو۔ آجتک جسقدر مرکبات (ایجاد ہوئی ہیں) سب زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے۔

واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے

قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے

آدھی درجن عہ ایک درجن لعہ

تازہ سندات

محمد احمد خاں صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگوائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں۔ بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی نادری ڈپٹی ساہو کاشیا ہ صدر مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپکی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی۔ حلفیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۹۰ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھائی اور دوسرے نے روبصحت ہو کر شراب پی لی

مسماۃ گلابو۔ دریاپور محلہ بعد تین یوم صحت حاصل ہوئی

منشی قلندر حسین ہوش - آر کے - اینڈ - ایم - ریلوے ہر سکوٹہ بنگلہ۔ آپکے مسلسل طاعون کے استعمال سے بہت مریضوں کو شفا ہو چکی ہے

حاجی الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائیٹر و منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

تازہ برقیات

پل کی تباہی

لندن ۱۶ اپریل پیرس سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسی ہوا بازوں نے اُس پل کو تباہ کر دیا ہے جو سینٹ جین ڈیکر کو اس ریلوے سے ملاتا ہے جو اندروں شام کو جاتی ہے۔

عراق عرب کی جنگ

لندن ۱۶ اپریل محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ زبیر کی سمت جو قدرے شعیبہ سے ۴ میل جنوب کو ہے ۱۴ ماہ حال کو برطانوی جارحانہ کارروائی جاری رہی۔ برطانوی فوج نے ترکوں کو ایک ہراول کی چوکی سے پسپا کر دیا۔ پھر ہم نے ترکی فوج کی صف کلاں پر دشت برجیسیہ میں حملہ کیا۔ غنیم کی تعداد کم از کم ۱۵ ہزار تھی۔ جو خندقوں میں بخوبی چھپی ہوئی تھی تاہم صف نے بنوک سنگین حملہ کر کے غنیم کو خندقوں سے شدید مقاومت کے بعد نکال دیا۔ اور آخر میں برطانوی اور ہندوستانی فوج پر جس کی ہمت مردانہ اور عزم و استقلال سے غنیم کا تمام مورچہ سہ پہر کو سر کر لیا گیا۔

ترکی مال غنیمت

شملہ ۱۰ اپریل۔ برجیسیہ میں ۱۴ ماہ حال کو جو جنگ وقوع میں آئی تھی اُس کے مزید حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم اپنے کیمپ کو چھوڑ گیا تھا جس میں ہم نے کثیر التعداد خیمے، سامان خوراک اور ہر قسم کی گولی بارود پائی۔ غنیم کی پسپائی کی عجلت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ کھانا چولھوں پر پک رہا تھا۔ شہادتوں سے پایا جاتا ہے کہ غنیم کی پسپائی شمال مغرب کی جانب جاری ہے۔ (سول کا خاص تار)

ترکی تباہ کن جہاز خشکی پر

لندن ۱۶ اپریل جزیرہ چیوس میں اس خبر کے پہنچنے پر بہت گھبراہٹ پھیل گئی ہے کہ اتحادی بیڑے کے جنگی جہاز ایک ترکی تباہ کن جہاز کا سمندر میں تعاقب کر رہے ہیں۔

یہ تباہ کن جہاز خلیج اسمرنا سے نکلا ہوا اتحادی جہازوں سے نظر بچا کر جزیرہ چیوس کی طرف نکل آیا جس پر انہوں نے اسکا تعاقب شروع کر دیا۔ ایک موقع پر وہ پائنیئر کے قریب پہنچ گیا۔ اور اُس پر تارپیڈو پھینکے۔ مگر وہ پائنیئر کو نہ لگے تباہ کن جہاز نے چھوٹے جزیروں میں سے اِدھر اُدھر بھاگ جانے کی بہتیری کوشش کی مگر اُسے کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ اور آخر اُس کے کپتان نے اُسے ایک چٹان کی طرف لیجا کر خشکی پر چڑھا دیا۔

یونانی حکام نے ۲۵ ترکوں اور ۵ جرمنوں کو گرفتار کر لیا جن میں کپتان بھی شامل تھا۔ یہ لوگ تا اختتام جنگ وہیں نظر بند رہیں گے۔

العریش کی ترکی قلعہ بندیوں پر حملہ

لندن ۱۸ اپریل پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کل ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے جو ہوائی جہاز کو دیکھ بھال میں مدد دے رہا تھا العریش میں غنیم کی قلعہ بندیوں اور وہاں کے ترکی کیمپ پر موثر گولہ باری کی۔

اتحادی جہازوں کی سرگرمی

لندن ۱۷ اپریل۔ جزیرہ متی لین سے ٹائمز کو خبر پہنچی ہے کہ دس جنگی جہاز ایتوس کے قریب پہنچے۔ اور دو نے خلیج ایتوس میں داخل ہو کر ترکی کیمپ کو تباہ کر دیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جزائر ستی لین اور چیوس پر عنقریب قبضہ ہونے والا ہے۔

جرمن ہوائی جہازوں کا دوسرا حملہ

انگلستان کے مشرقی ساحل پر بار دیگر ہوائی حملہ ہوا ہے۔ لوسٹاف اور مالڈن پر بم گرائے گئے خیال کیا جاتا ہے کہ ایک زیپن اور دو ہوائی جہاز اس تاخت میں شامل تھے۔ لکڑیوں کے ایک گودام میں آتشزدگی ہوئی۔ اور کچھ مکانات تباہ ہوگئے لیکن اب تک کوئی نقصان جان سننے میں نہیں آیا۔ ہوائی جہاز جس نے کل رات ٹائن سائیڈ پر حملہ کیا تھا صحیح سلامت جرمنی کو واپس ہو گیا ہے۔

جرمنی کی مستقل مزاجی

کولون گزٹ رقم طراز ہے کہ جرمنی میں طبقات رعایا کے ہر فرد کو یہ بخوبی معلوم ہے کہ ہم تا حال اس صلح سے بہت دور ہیں جسے قیصر نے پیش نظر رکھا ہے اور جس کی ہمیں ضرورت ہے یعنی وہ صلح جو آیندہ ہمیں ان حملوں سے محفوظ و مامون بنائے جو ۱۹۱۴ء میں ہوئے ہیں (سول کا خاص تار)

سلطان مصر پر حملہ کرنیوالے کا مقدمہ

قاہرہ ۱۷ اپریل۔ خلیل نامی جس شخص نے مصر کے سلطان حسین پر حملہ کیا تھا اُس کے معاملہ کی تحقیقات دوشنبہ کو بذریعہ کورٹ مارشل عمل میں آئیگی

شعیبہ پر لڑائی

لندن ۱۸ اپریل۔ سرکاری خبر رساں دفتر اعلان کرتا ہے۔ کہ حوالی شعیبہ کے مقابلے پورے طور سے کامیاب رہے ہیں۔ اور دشمن اور پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ انگریزی فوج نے ۱۴ اپریل کو دو سو قیدی اور کئی کلدار توپیں گرفتار کیں۔ ترک عجلت کے ساتھ پیچھے ہٹے ہیں خیموں اسباب جنگ و ذخائر حرب کی بڑی مقداریں ۸۰۰ بندوقیں اور کلدار توپوں کے کارتوس کے ۵۰ ہ بکس چھوڑ گئے۔ قیدی بیان کرتے ہیں کہ غنیم کی طاقت عرب اہل قبائل سے قطع نظر نظام پیدلوں کی دو ڈویژنوں پر ۲۴ توپوں سمیت مشتمل تھی۔

یونانی جہاز غرق کر دیا گیا

ہیگ ۱۷ اپریل۔ محکمہ بحری کو معلوم ہوا ہے کہ یونانی اسٹیمر "ایلیس پونٹوس" پر جو یوٹرڈیم (ہالینڈ) سے مانٹی وڈیو جا رہا تھا بحر شمالی میں تارپیڈو لگایا گیا۔ اس کے آدمی بچا لئے گئے ہیں اور ہالینڈ واپس آ رہے ہیں

خرطوم کے محاصرہ کی خبر

بر لینر تاجیر از بتونگ کو معلوم ہوا ہے کہ وسط فروری سے ساٹھ ہزار مسلمانوں نے جو مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہیں خرطوم کا محاصرہ کر رکھا ہے مزید حالات معلوم نہیں ہیں۔ اس سلسلہ چھ ہفتہ سے مصر سعید اور سلطان اسقل کے درمیان سلسلہ مراسلت منقطع ہو گیا۔ (ٹائمز ۲۲ مارچ در ہمدرد)

جرمنی کے نئے جہاز

محکمہ بحری کی بجٹ کمیٹی کے رپورٹ نے اطلاع دی ہے کہ بحری جنگ کے دوران میں جرمنوں کے جہازوں کے جو نقصان ہوئے ہیں اُن کی جگہ پر نئے جہاز تیار ہو گئے ہیں۔ (" ")

مقامی حالات

موسم گرمی دن کو زیادہ ہوتی ہے شب کو سردی ہو جاتی ہے صبح کو سات آٹھ بجے تک سردی کا اثر رہتا ہے طاعون کی کیفیت بدستور ہے۔ خدا اپنا فضل و کرم فرمائے۔

فصل ربیع تقریباً درو ہو چکی ہے غلہ کا نرخ ابھی ٹھہرا نہیں دو ایک روز نرخ اچھا رہا کہ روز نرخ پھر گر گیا

افکار جناب محزون و مسافر صاحب گرگری (کشمیر)

ہمیشہ لب پہ نام کبریا ہو　شفیع روز محشر مصطفےٰ ہو
نہ دل میں اور کچھ اس کے سوا ہو　جو بھولوں بھی تو یاد مصطفےٰ ہو
کبھی دوزخ میں وہ جانے نہ دیگی　جو دل میں حب محبوب خدا ہو
یہی ہے التجا اے شاہِ امت　تمہاری آرزو ہو مدعا ہو
نہاں نظروں سے ہو سب سے جدا ہو　مگر پھر بھی تم عالم آشنا ہو
مسیحا سے نہیں ممکن مداوا　ہمارے درد دل کی تم دوا ہو
ثریا ہند میں یہ کہہ رہا ہوں　میری قسمت میں شربت کی بوا ہو
شب معراج حق نے یہ کہا تھا　تمہیں یا شہ ہمارے دلربا ہو
پڑی گرداب میں امت تمہاری　مصیبت میں تمہیں مشکل کشا ہو
خدا کہتا ہے دوزخ میں نہ بھیجوں　دل و جان سے نبی پر جو فدا ہو
الٰہی جان نکلے جب بدن سے　زباں پر ذکر محبوب خدا ہو
مجھے مرقد میں پوچھیں جب نکیرین　لبوں پر نام محبوب خدا ہو
اُسے کیا خوف روز حشر کا ہو　کہ جس کا ہادی دین پیشوا ہو
تمہیں ہو یا محمد بس تمہیں ہو
تمہیں محزوں کے دل کا آسرا ہو

تصور

اے خیال یار کیا اچھی تری تصویر ہے
تو ہی اک دیباچۂ شرح حدیث عشق ہے
حق پرستوں کو ترے کشتاں عظابت پرست
تو کلید ساز جلوت نغمہ انگیز طرب
با معنا تیرا ہے گیا گویا قرار روح ہے
شپرہ چشموں کو حال کسطرح ہو نور فیض
ہیں سلاسل جسقدر تجھسے سبھی مربوط ہیں
کیوں نہو لذت چش ذوق تصور اہل دل
نردبان عشق ہے تو ہی سر بام شہود
گر تصور یار کا آئے بہنگام نماز
نسبت نامہ جو رکھتا ہو وہ اسکا امین ہے
یہ وہ دولت ہے کہ لاکھوں میں کسیکو ہو نصیب
جب نشانی الشیخ کردے اس کا رنگ انجذاب
بھنیں رہجائیں کیوں اور گتھیاں سلجھیں کیوں
ہاں ترنم آشنا گوش گل ہے
جنہیں کچھ عشاق ہی اسمیں ہے کیا رمز و سال
کیا زبان دا انفعال کی صورت کا جیا
جسکو کہتا ہے تو صورت ہے وہ نسبت شیخ

تو وہ مضموں ہے کہ ذو معنی تری تحریر ہے
تو وہ آیت ہے تری قرآن ہی تفسیر ہے
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ خود سورۂ تکفیر ہے
بزم خلوت میں تو ہی اک عود کی تقریر ہے
کشتۂ دل جس سے زندہ ہو تو وہ اکسیر ہے
آفتاب حسن باطن کی تو ہی تنویر ہے
خود خدا سر حلقہ جسکا ہے تو وہ زنجیر ہے
تیری لذت سے جو ہے محروم وہ بے پیر ہے
مرات وحدت کا تو نگین جوہر ہے وجود
کھل گیا سر تجھ کو برزخ صغریٰ کا رموز
یہ وہ سجدہ ہے نہیں منت کش بانگ جواز
اک جہاں ہے ناصیہ فرسا سر باب نیاز
عرش پیما کیوں نہو پھر وسعت دامان ناز
خود کرے محمود جب شانہ سر زلف ایاز
یہ ریاض قدس کا ہے بلبل نغمہ طراز
ربط توحید سے پیدا ہوئی طرز حماز
شیخ ہی کے اک تصور سے نہیں ہوتی نماز
چاہئے اس کے لئے پہلے محبت شیخ کی

صفۃ القمر

اپنی صحت سے غافل نہ رہئے

۶۴

اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ ایک تندرستی اور ہزار نعمت اگر تندرستی میں فرق ہے تو دنیا کی دولت ہے تو بیکار۔ مگر افسوس کہ ایسے بہت لوگ ہیں جو اپنی صحت سے بھی غافل رہ کر کسی مفید چیز سے بھی فائدہ نہ اٹھائیں۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا عرق پودینہ جو پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے۔ بدہضمی پیٹ کا پھولنا متلی۔ نفخ ریاح وغیرہ کے لئے نہایت ہی مجرب دوا ہے۔ بچوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔ ہر گھر گرست کو اس دوا سے غافل نہ رہنا چاہئے قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ۵ر

ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۳۵

کلوروڈاین

۶۵

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے ریاحی دردہ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے۔ آنوں۔ دست اور پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے۔ اور دیگر کلوروڈاینوں سے کہیں بہتر ہے اس لئے بازاری کلوروڈاین نہ خرید کے اس کلوروڈاین کو خریدیں قیمت ۱ر اور ایک درجن کے چار روپے محصول ڈاک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے۔ برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ ڈیپارٹمنٹ نمبر ۱۳۵

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ تخم شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کسی کونین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اس کا فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو لگ گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار۔ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب۔ تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن اطفال جو گرمی میں بھڑک جلتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے۔ باینہمہ فی بوتل مدور ۱ے خورد شیشی ۲۔ اونس ۳ر ایک اونس ۱ر

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سنہ ۱۸۹۰

دواخانہ یونانی (قائم شدہ) کا

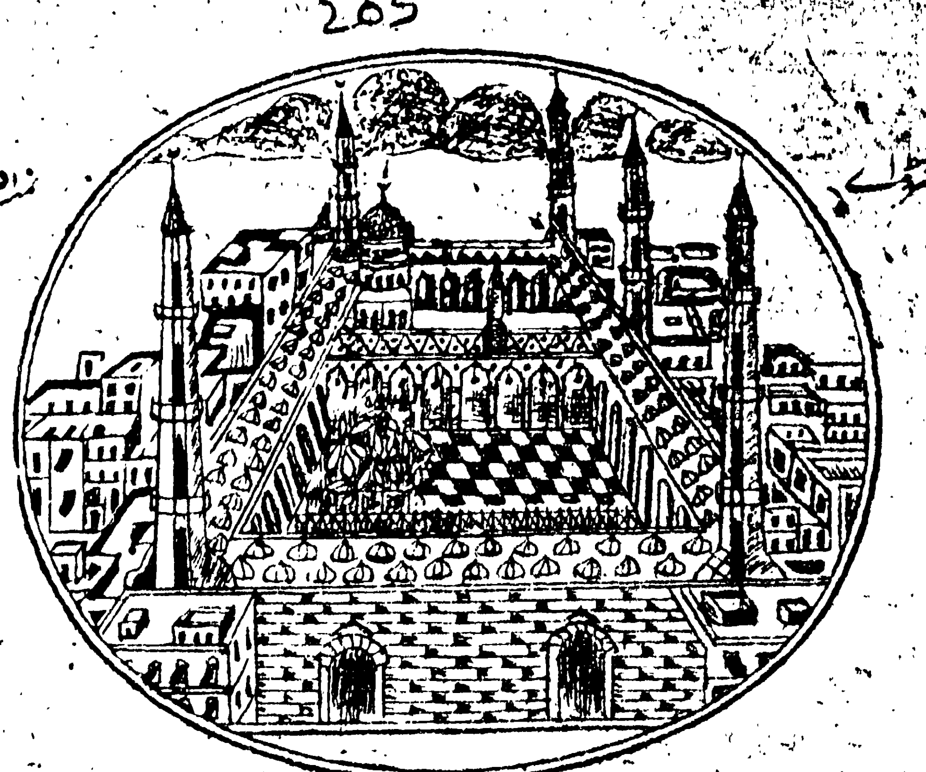
یہ پانی کا علم نہ علم ہوا ہے و مریضوں کا انکے نگہبان خدا سرے لیکر پاؤں تک ہر ایک مزمن و کہنہ مرض کے مرکبات تازہ اور صاف ستھرے پورے اجزاء شامل کرکے باہر برادران وطن کیخدمت میں بھیجے جاتے ہیں غضب ہے کہ آپ ابتک ہم سے بیخبر ہیں جس مرکب کی ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے۔ اور طب یونانی کا کرشمہ دیکھئے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ مغربی پیٹنٹ ادویات کا اپنی طبیعتوں کو خوگر نہ بناؤ۔ اپنے جنت نشان ہندوستان میں وہ کمالات پیدا کرو کہ یورپ و امریکہ جن کے آپ محتاج ہیں تمہارے خوشہ چین بنیں۔ آؤ۔ فی الحال ہماری طیار کردہ مقوی دوائی جوارش اکسیر کو آزماؤ تاکہ طب یونانی کا کرشمہ آپ پر ظاہر ہو۔ جوارش اکسیر قیمتی اجزا اور جڑی بوٹیوں سے طیار ہوئی ہے مقوی دماغ ہونے کے علاوہ مندرجہ بیماریوں کو اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ کمزوری درد کمر۔ درد پشت۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ ضعف اعصاب ضعف بصارت گرمی جگر بچوں کے رنگ پیلے رنگ کے دست قیمت فی بکس ۵ر تولہ ہم ایک سمپل بکس کم

میسرز حکیم مہتاب الدین اینڈ سنز یونانی دواخانہ نمبر ۸ سیالکوٹ

رجسٹرڈ ۔ نمبر ۱۵۷

مدینہ ہر مہینہ کی ۷ ۔ ۱۵ ۔ ۲۳ ۔ تاریخ کو بجنور سے شائع ہوتا ہے

مدینہ کی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک [illegible]



مدینہ

بدن کے سفید داغ و برص
کی اکسیر فقیری جڑی

پہلے سے خریداروں میں تعریف کرنا نہیں چاہتے ۔ اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دو گنی قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کر دونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ لکھا لیویں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ ۔ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی حوالہ خط اخبار میں ضرور آنا چاہیئے ۔

پتہ بید راج پنڈت مہابیر پھاٹک دربھنگہ

خضاب لاجواب
دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے ۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔ وی پی طلب فرمایئے

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماہم (ماہِم) وی بمبئی ۲

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا ۔ اور علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے ۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے ۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	ما/	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	۷
نصف صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	۴
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵	۳
نصف کالم	۲۵	۱۵	۸	۵	۳	۲

خوشخطی کی لوح زمردیں (دوسرا ایڈیشن)

یہ کتاب جو نظم پروین ، اثر نگ چین ، اور پنجہ نگارین سے وضاحت قواعد میں فایق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد ہے ۔ بلا قیمت سوا محصول و خرچ وی پی ۵ ر

منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھایئے ۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ ۲ ۔

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے سیتلا کے داغ چھائیں جھائیں اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ بدنما اور بے رونق ہوجاتا ہے اُنکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند جگمگا لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چہرے سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ

رومیش چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ سے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

خود و اخبار

ملتان کی عدالت مخصوصہ

ملتان کی عدالت مخصوصہ کے کمشنر مسٹر خان بہادر عبدالغفور خاں سیجر رو۔ اور مسٹر فرینچ اتوار کے روز ملتان میں تشریف لائے پیر کا دن بعض ضروری مبادیات کے انتظام میں گذرا منگل کو باقاعدہ وہ مقدمہ عدالت مذکور میں پیش ہونے والا تھا جس میں سلطان محمد اور ۱۲ اشخاص زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند ماخوذ ہیں۔ استغاثہ کی طرف سے ۴۳ شہادتیں پیش ہونگی۔ خان بہادر عبدالغفور خاں عدالت خصوصیہ کے صدر ہوں گے۔

عجیب الخلقت لڑکی

ایک معاصر کا نامہ نگار بمبئی سے لکھتا ہے کہ مقام بھونگر میں ایک لڑکی کے چار بازو چار ٹانگیں اور دو منہ ہیں۔ اس کی عمر ۹ سال ہے۔ وہ چلنے پھرنے میں تمام ٹانگیں اور بازو استعمال کرتی ہے۔ اور دونوں منہ سے کھاتی پیتی اور باتیں کرتی ہے۔

دہلی میں گرفتاری

سنا گیا ہے کہ دہلی میں کنہیا لال خستہ کی جو کسی وقت اخبار اکاش دہلی کا اڈیٹر تھا ۱۵۔ اور ۱۹ اپریل کو خانہ تلاشی ہوئی۔ پولیس اس کا ایک فوٹو اور دو کتابیں لیکر چلی گئی دوسری تلاشی میں کنہیا لال کو بھی زیر حراست کر لیا معلوم نہیں اس پر کونسا جرم عاید کیا گیا ہے۔

ایک جعلی انسپکٹر

ایک شخص جو وضع قطع سے دیسی عیسائی معلوم ہوتا تھا۔ ۲ اپریل کو سودرجی لمیٹڈ واقع فرگوسن روڈ بمبئی میں جا کر کہنے لگا کہ کارخانہ کا ٹیلیفون بگڑ گیا ہے۔ چونکہ مجھے اس کی اطلاع ملی ہے۔ اس لئے میں اسکی مرمت کرنا چاہتا ہوں اور میں ٹیلیفون کمپنی کا انسپکٹر ہوں لہذا ٹیلیفون اُتار کر میرے حوالہ کر دیا جائے ٹیلیفون اتفاق سے بگڑا ہوا تھا۔ جو اُتار کر اُسے دیدیا گیا۔ مگر ۱۸ اپریل کو جب ٹیلیفون کمپنی کا اصلی انسپکٹر کارخانہ مذکور میں گیا تو یہ حقیقت آشکارا ہوئی کہ پہلا شخص جعلساز تھا ٹیلیفون کی قیمت ۵۰ روپیہ تھی۔ اس واقعہ کی اطلاع پولیس میں پہنچا دی گئی

ایک متمول دیہاتی کے مکان پر ڈاکہ

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ دینا سہائے کے مکان پر جو بنگال میں ایک متمول دیہاتی ہے ڈاکہ پڑا ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو ڈرانے کے لئے ایک بم چلایا جس کے کچھ ٹکڑے دینا سہائے کے لڑکے کے لگے بعد ازاں وہ دینا سہائے کو برچھی سے زخمی کر کے ایک ہزار روپیہ نقد و زیور لیکر چلے گئے۔

موضع کاکسورا میں ڈاکہ

موضع کاکسورا سے جو بار یسال سے ۴ میل شمال کو واقع ہے

ایک نہایت افسوسناک قتل کی خبر موصول ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ اتوار کی شب کو ایک شخص کنھی نوب علی مع اپنی بیوی دو لڑکوں اور ایک لڑکی کے اپنے مکان میں صحیح و سالم سویا صبح کے وقت یہ پانچوں شخص مقتول پائے گئے۔ وجہ قتل یا قاتلوں کا کچھ پتہ نہیں۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔

ڈاکوؤں اور پولیس والوں کی مڈبھیڑ

۲۰ اپریل کی صبح کو تھانہ کمراہٹ واقع ڈائمنڈ ہاربر کلکتہ میں اطلاع پہنچی کہ رات کو بابو پیران کشن مستی کے مکان واقع دیولہ میں ڈاکہ پڑنے کا اندیشہ ہے اس پر تھانہ نے پولیس کی ضروری جمعیت فراہم کر لی۔ دن چھپنے کے وقت تمام سپاہی متصلہ مکانات میں چھپ بیٹھ رہے آخر رات کو ڈاکوؤں کا ایک گروہ جس کی تعداد ۳۰ کے قریب تھی مکان مذکور پر حملہ آور ہوا سپاہی جھٹ اپنی کمین گاہوں سے نکل آئے۔ ڈاکوؤں اور پولیس والوں میں خوب لڑائی ہوئی جس میں طرفین کے کئی آدمی زخمی ہوئے مگر ڈاکو اپنے زخمیوں کو کندھوں پر اٹھا کر بھاگ گئے۔

۲۱ اپریل کی رات کو ۱۲ مسلح ڈاکوؤں نے ڈائمنڈ ہاربر سب ڈویژن کے ایک زمیندار کے مکان پر چھاپا مارا۔ بہت سا زیور لے گئے۔

کراچی میں قتل

کراچی کی ایک خبر مظہر ہے کہ ۱۲۰ بلوچی لائٹ انفنٹری کا حوالدار اپنی رجمنٹ کے ایک سپاہی سے جھگڑ پڑا چنانچہ جب سپاہی مذکور گورنمنٹ ہاؤس کراچی کے پہرے سے فارغ ہو کر آیا تو حوالدار نے سنگیں گھونپ کر اُسے مار ڈالا۔

سرکاری روپیہ کا غبن

رام پور افولا بنرجی ایک بنگالی کلرک کو ڈاکخانہ کے محکمہ سیونگ بنک سے ۲۴ ہزار روپیہ خورد برد کرنے کے الزام میں عدالت سشن بردوان سے ۱۰ سال قید بامشقت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ ہائی کورٹ نے بھی اپیل خارج کر دیا اور سزا بحال رکھی۔

برآمد کی ممانعت

گورنمنٹ ہند نے سویڈن ناروے۔ ہالینڈ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کو ہندوستان سے تانت اور چھلکے بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

الہ آباد میں خانہ تلاشیاں

الہ آباد میں گذشتہ ہفتہ کی صبح کو مسٹر راس بہاری لال جو صوبہ متحدہ کے سی آئی ڈی کے محکمہ اخبارات کا ملازم ہے اور مسٹر مہادیو بھٹ ولد پنڈت بالکرشن بھٹ کے مکانوں کی پولیس نے تلاشی لی۔ دونوں تلاشیاں ایک ساتھ عمل میں آئیں۔ پولیس دونوں مکانوں سے بہت سے خطوط لے گئی لیکن کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

کانپور میں خانہ تلاشیاں

کانپور کی پولیس نے بامداد افسران محکمہ تفتیش جرائم ۲۴ اپریل کی صبح کو ۵ مختلف مکانات کی تلاشی لی۔ ان کے نام یہ ہیں۔ گنیش شنکر اڈیٹر پرتاپ جو ہفتہ وار ہندی اخبار ہے (۲) شیو نراین مالک پرتاب پریس (۳) پہچان (۴) نراین پرشاد ارورہ بی اے جو کسی مقامی سکول میں مدرس ہیں (۵) رام پرشاد جو کسی بند شدہ ہندی اخبار کا اڈیٹر ہے۔ سنا گیا ہے کہ ان تلاشیوں سے کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اس ماہ کے شروع میں تین مکانات کی جن میں ایک پریس بھی شامل تھا۔ اور جو مسلمانوں کی ملکیت تھے تلاشی ہوئی تھی لیکن وہاں سے بھی کوئی قابل اعتراض شے برآمد نہ ہوئی۔

لاہور میں آتشزدگی

منگل کی شام کو آٹھ نو بجے کے قریب آئیل اینڈ فلورملز میں جو کہ لاہوری دروازہ سے باہر تیل نکالنے اور آٹا پیسنے کا ایک پرانا کارخانہ ہے۔ آگ لگ گئی جس سے مال و اسباب کو سخت نقصان پہنچا آگ بجھانے کے انجن کے بروقت پہنچ جانے سے آگ دس بجے کے قریب قریباً بالکل فرو کر دی گئی۔ ورنہ بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔

جعلی طبی ڈگریاں

گورنمنٹ ہند جعلی طبی ڈگریوں کے خلاف ایک مسودہ قانون ترتیب دے رہی ہے اس کی زد صرف یورپین اور دیگر میڈیکل ڈگریوں پر پڑے گی۔ اور ملکی اطبا اس سے مامون رہیں گے۔

مقامی خلاصہ

موسم گرمی دن بدن ترقی کر رہی ہے مرض طاعون میں ہنوز کسی قسم کی کمی نہیں پائی جاتی۔

نرخ گندم ایک دو روز دس سیر ہو کر پھر کم ہو گیا ہے اس وقت گندم ۸ ۱/۲ سیر بک رہا ہے۔

مطبوعات جدیدہ

آئینہ جنگ چونکہ اردو داں پبلک جنگی اصطلاحات اور جدید آلات حرب وغیرہ سے واقف نہیں ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اردو میں ایک ڈائرکٹری جنگ کے متعلق تیار کی جاتی تا کہ پبلک موجودہ جنگ میں اس سے فائدہ اُٹھاتی۔ ہم مولوی ابن علی صاحب اڈیٹر اخبار نیر اعظم کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس کام پر ہمت باندھی اور آئینہ جنگ کے نام سے ایک ڈائرکٹری شائع کرنا شروع کی ہے۔ جو مختلف حصص میں شائع ہو رہی ہے اور ہر حصہ ہر روز میں اس کے سولہ صفحے شائع ہوتے ہیں اس وقت تک دو حصے شائع ہو چکے ہیں جنکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو داں پبلک کیلئے یہ ڈائرکٹری کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگی۔ قیمت فی نمبر ایک آنہ

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار نیر اعظم مراد آباد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار
مدینہ بجنور
مطبوعہ یکم مئی سنہ ۱۵ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ

علماء اسلام

اور ہماری تعلیمی پستی

اسلام میں علماء کا طبقہ جو غیر معمولی اثر و اقتدار رکھتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ یہی وہ برگزیدہ طبقہ ہے جس کے اثر میں اسلامی دنیا کا عروج و زوال پایا جاتا ہے۔ اب سے پہلے جبکہ دنیا کے اکثر حصہ پر اسلامی حکومتوں کا با اقبال پرچم لہرا رہا تھا۔ اور اسلامی شان شوکت غیر اقوام کی نظروں کو خیرہ بنا رہی تھی۔ یہی طبقہ تھا جو ایک طرف اپنی مذہبی قوت سے اور دوسری جانب سیاست کی اعلیٰ طاقت سے دنیا پر حکومت کر رہا تھا۔ اور مسلمان ایک با اقبال قوم کہلاتی تھی، علماء اسلام کا برگزیدہ طبقہ جب تک اپنے فرائض خوبی سے ادا کرتا رہا مذہب کے ساتھ ہی سیاست اور اسلامی تمدن و معاشرت کی پوری پوری نگہداشت کی گئی۔ مسلمان با اقبال قوم بنے رہے لیکن جب سے اس طبقہ نے اپنی روش کو بدلا۔ اور ایک محدود دائرہ میں اپنی زندگی بسر کرنے لگا قوم اور ملک کی جانب سے توجہ ہٹالی اسی وقت سے مسلمانوں پر ادبار و مصائب نازل ہونے شروع ہوئے۔ اور آخر آج یہ حالت ہو گئی کہ مسلمانوں کی نسبت کوئی مورخ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسی اسلام کے پیرو ہیں جس کے ہادی حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلعم تھے۔ یا کسی اور مذہب کے تبع ہیں جو اسلام سے جداگانہ ہے۔

علماء اسلام کی اس بے توجہی بے حسی اور غفلت کا یہ نتیجہ نکلا کہ مسلمان نہ صرف مذہب سے بیگانہ ہو گئے بلکہ اپنے اعلیٰ تمدن، معاشرت اور بہترین زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے چنانچہ اس وقت مسلمان جس ذلت او بیکسی کی حالت میں پائے جاتے ہیں دنیا میں کوئی قوم ایسی ذلیل و بے کس نہیں پائی جاتی۔

دین اور دنیا کے تمام شعبوں پر ایک نظر ڈالو اور مسلمانوں کی زندگی کو دیکھو کہ وہ کیا حالت رکھتے ہیں۔ مذہب جو ایک با اقبال قوم کا سب سے پہلا انسانی فرض زندگی ہے اس سے اُن کی دلچسپی و واقفیت کی کیفیت یہ ہے کہ فرائض خمسہ کا ادا کرنا تو کیا معنی اس سے بھی واقف نہیں کہ یہ کیا چیز ہیں۔ اور ان کی غرض و غایت کیا ہے تمدن و معاشرت کو دیکھو تو کچھ اور ہی رنگ نظر آتا ہے۔

تحصیل علوم کسب معاش وغیرہ امور کی جانب نظر ڈالو تو کیفیت نہایت ہی دردناک دیکھنے میں آتی ہے۔ غرض وہی با اقبال قوم جو کسی زمانہ میں رشک و حسد سے دیکھی جاتی تھی۔ آج تمام اقوام دنیا سے ذلیل و بدتر حالت میں نظر آتی ہے لیکن ہائیں ہمہ علماء اسلام ہیں کہ خبر نہیں ہوتے۔ اور اپنے اُسی پرانے راستہ پر چل رہے ہیں۔ جو انہوں نے اسلامی حکومتوں کے آخری دور تعیش و عشرت پسندی میں اپنی زندگی کے لئے قرار دے لیا تھا۔

علماء اسلام اور مسلمانوں کی یہ ناگوار حالت کچھ ایسی حالت ہے کہ کسی دردمند سے ہرگز نہیں دیکھی جا سکتی لیکن کیا کیا جاسکے جو لوگ اس کی اہلیت رکھتے ہیں کہ اپنے اثر کو کام میں لا کر مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کریں۔ ترقی کا راستہ دکھائیں اُن کی بے حسی انہیں اجازت نہیں دیتی کہ اس جانب توجہ کریں۔ اور جو لوگ قوم کے تنزل سے روحانی تکلیف و اذیت محسوس کر کے قوم کو کار آمد و با اقبال بنانے کا خیال رکھتے ہیں اُن کا اثر اتنا زیادہ نہیں کہ مسلمان اُن کی بات سن سکیں۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے انہیں مجبوریوں اور معذوریوں کو پیش نظر رکھ کر ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ جلسہ منعقدہ علی گڈھ میں اس خصوص پر ایک تقریر فرما کر علماء اسلام کو توجہ دلائی کہ خدا کے لئے وہ اپنے فرض کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور قوم کے حال زار پر رحم کریں۔

ذیل میں ہم صاحبزادہ صاحب موصوف کی تقریر کے جستہ جستہ حصص درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ ہمارے علماء کو کیا کرنا چاہیئے تھا۔ اور انہوں نے کیا کیا۔ اور اُن کی غفلت و عدم توجہی کے کیا نتائج نکلے۔

اُمید ہے کہ علماء اسلام جلد اپنی توجہ اپنے فرض کی جانب منعطف فرمائیں گے۔ تاکہ قوم و مذہب اپنی حقیقی شان میں نظر آنے لگے۔

"ہمارے علماء کا اس زمانہ کے سائنس اور علوم کی متعلق یہ خیال تھا کہ اُن کا حصول دین و مذہب کے خلاف ہے۔ اور اس کا نتیجہ جو مسلمان اُن سے محروم رہے۔ اور اس کا جو انجام ہوا وہ ہمارے سامنے ہے۔ لیے میرے محترم بزرگو میری دست بستہ عرض یہ ہے کہ ہمارے علماء نے علوم کی حدود کو اس قدر تنگ کیوں کر دیا۔ اور علاوہ ان علوم کے جن کو انہوں نے علم دین قرار دیا باقی اور علوم کو حاصل کرنا اپنا فرض کیوں نہ سمجھا۔ کیا اسلام میں کوئی ایسی مذہبی ذات ہے جیسی ہندوؤں میں برہمنوں کی اور عیسائیوں میں پادریوں کی۔ کیا اسلام میں کہیں ایسی ہدایت ہے کہ ہمارے علماء سوائے اس علم کے جس کو وہ دین کا علم سمجھتے ہوں باقی اور علوم سے سروکار نہ رکھیں اگر اسلام میں ابتدا سے برہمنوں یا پادریوں کی مانند مسلمانوں کی کوئی جماعت ہوتی جس کا کام محض علم دین کا حصول ہوتا تو دنیاوی علوم کے حصول کی خدمت کو اور مسلمان انجام دیتے۔ لیکن چونکہ مسلمانوں میں دینی [illegible] اور دنیاوی علماء کی کوئی تخصیص نہیں ہوئی اس لئے سب قسم کے علوم کی روشنی حاصل کرنا درحقیقت ہمارے علماء ہی کا کام تھا۔ [illegible] وجہ تھی [illegible] نائب رسول سمجھے جاتے تھے۔ [illegible] رسول کریم [illegible] ہمارے سب [illegible] کے [illegible] متعلق پاک توحید کی [illegible] کو پاک کیا۔ معاشرت [illegible] کے قانون وضع کئے سیاست کی [illegible] کے طریقے بتائے غرض کہ عبادت [illegible] انہی کے انتقال کے متعلق ہر ایک ضرورت کو پورا کیا۔ وہی نمونہ ہمارے علماء کے سامنے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ نائب رسول کہلاتے ہیں۔

ایسی حالت میں ہمارے علماء نے اپنی علمی ذمہ داریوں کو عمداً اور اپنی قومی خدمات کو ترک کیوں کیا۔ اور چونکہ جب انہوں نے اُن کی طرف سے بے پروائی کی تو اور کوئی اس خدمت کے لئے قوم میں تیار نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نئے علوم سے ہم محروم رہ گئے۔

اس سے بھی بڑھ کر جو بدنصیبی ہماری ہوئی وہ یہ کہ نہ صرف علماء نے خود ہی اُن علوم کی طرف توجہ نہ کی بلکہ جو حکومت اُن کو قوم کے عقائد اور دلوں پر حاصل تھی اس کو انہوں نے ان علوم کے رواج کے خلاف استعمال کیا۔ اس لئے اگر قوم کے اور افراد اس طرف متوجہ ہوتے تھے وہ نہ ہوسکے اور گذشتہ نصف صدی میں اس کمی کو پورا کرنے کی جو کوشش کی گئی اس میں علماء کا اثر بہت کچھ سد راہ ہوا۔ لئے میرے محترم بزرگو میں اس وقت گذشتہ اور فراموش شدہ قصوں کو تازہ کرنے کے لئے نہیں حاضر ہوا ہوں۔ بلکہ میرا مقصد یہ ہے

کہ جو حکومت اِس وقت بھی ہمارے علماء کی ہماری قوم کے بہت بڑے حصّے کے دلوں پر ہے وہ ہمارا قومی سرمایہ ہے۔ اور ہر ایک فرد قوم کو حق ہے کہ اِس سرمایہ کے صحیح استعمال کے متعلق اپنی ناچیز رائے عرض کرے جس طرح ہم گورنمنٹ سے کہتے ہیں کہ اِس کو جو حکومت اور قوت رعایا پر حاصل ہے وہ فی الحقیقت پبلک اور ملکی امانت ہے۔ اور اُس کے صحیح استعمال کی نسبت رعایا کے ہر فرد کو اظہار رائے کا حق حاصل ہے اِسی طرح جو باطنی حکومت ہمارے علماء کو ہمارے عقائد اور دلوں پر حاصل ہے اُس کے صحیح استعمال کے متعلق اُن کے حضور میں استدعا کرنے کا ہم کو حق ہے۔ اِسی حیثیت سے میں نہایت ادب سے اپنے محترم علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ گذشتہ سے قطع نظر کر کے موجودہ قوم کی حالت پر وہ توجہ فرمائیں۔ اور اشاعت تعلیم کی جو تحریک قوم میں جاری ہے اُس کی سرپرستی اور مدد کریں۔ آپ اس تحریک کی بہت کچھ مدد فرما سکتے ہیں۔ آپ وعظ فرماتے ہیں اُس میں سامعین کو تعلیم کی ضرورت کی طرف متوجہ فرما سکتے ہیں۔ آپ مسجد میں، خانقاہ میں، عیدگاہ میں سامعین کو متنبہ فرما سکتے ہیں۔ کہ کوئی مصیبت جہل سے بدتر نہیں ہے۔ یہ اُم المعاصی ہے۔ اور علم سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ علاوہ علم ہدایت کے آپ ہماری تعلیمی تحریک کی کامیابی میں عملی مدد فرمائے۔ مثلاً اس صوبہ کی گورنمنٹ نے کانفرنس کی سالہا سال کی کوششوں کے بعد سر جیمس مسٹن بہادر بالقابہ لفٹنٹ گورنر کی عنایت اور بیداری کی بدولت ایک نہایت مفید رزولیوشن پاس کر دیا ہے جس کی منظور شدہ مراعات میں سے ایک یہ ہے کہ "اِس صوبہ میں جہاں کہیں بھی مسلمان طلباء کی اوسط حاضری کا ذمہ لے لیا جائے وہاں سرکاری خرچ سے مسلمانوں کے لئے اِسلامیہ اسکول کھول دیا جائے گا۔ اور مسلمان اُستاد اُردو کے ذریعہ سے اُن میں تعلیم دیں گے"۔ گورنمنٹ نے تو یہ منظور فرمالیا لیکن تاوقتیکہ مسلمان اِس میں کوشش نہ کریں گے نتیجہ کچھ نہ ہوگا۔ آپ بزرگوں کا مسلمانوں کے اِس طبقہ پر خاص طور پر زیادہ اثر ہے جن کے نفع کے لئے یہ منظور ہوا ہے۔ پس ہماری استدعا ہے کہ اس صوبہ میں جہاں کہیں آپ تشریف لیجائیں مسلمانوں کو اِس رزولیوشن کی طرف متوجہ کریں۔ اور اپنے معتقدین اور مریدین کو ہدایت کریں کہ اِس سے مستفید ہوں۔

طبقہ نسوان کو آپ بزرگوں سے جو عقیدت مندی ہے۔ اُس سے آپ واقف ہیں فضول رسوم پر صرف بیجا۔ اور ابتدائی عمر میں بچوں کی تعلیم سے غفلت بہت زیادہ اُس مذاق اور اُن خیالات کا نتیجہ ہے جن کی حکومت ہماری نسوان کی دلوں پر ہے۔ پس طبقہ نسواں کی توجہ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف دلانا اور بچوں کے جاہل رہنے سے جو سخت عذاب اُن پر عائد ہوتا ہے۔ اُس سے اُن کو آگاہ اور متنبہ کرنا آپ بزرگوں کے اختیار میں ہے۔ آپ کے وعظ میں جہاں اور گناہوں کا ذکر ہو اُن میں سب سے مقدم جہل کا ہونا چاہیئے۔ اور جہاں اور ثوابوں کی تعریف ہو وہاں سب سے مقدم تعلیم پر صرف کرنے کو جگہ ملنا چاہیئے۔ اور جہاں آپ اپنے باثروت مریدوں کو ثواب کے حصول کے لئے وظائف بتلائیں اُس کے ساتھ غریب مسلمان بچوں کی تعلیم کے وظائف دینے کو سب سے بڑا وظیفہ قرار دیں۔ غرض کہ براہِ خدا اور براہ کرم اپنے اثر کی پوری قوت کو تعلیمی تحریک کی امانت پر آپ رجوع فرمائیں تاکہ اس نازک وقت میں قومی فلاح کے سامان میں معتد بہ اضافہ ہو جائے۔

آپ بزرگوں کے اختیار میں جو اثر ہے وہ خدا کی طرف سے امانت ہے۔ اور اسلامی باغ کی سرسبزی اور شادابی پر اُس کا صرف یہی بہترین مصرف ہے۔ آپ اِس باغ کے مالی ہیں۔ اس باغ کی آبادی کا انحصار علم کی آبپاشی پر علم کی آبپاشی کے ذرائع قوم کی توجہ پر منحصر ہیں اور اِس توجہ پر آپ کا بہت کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔ پس اے اسلامی باغ کے مالیو۔ اِس کی ترقی و سرسبزی پر آپ کیوں توجہ نہیں فرماتے۔ اور اِس کی آبپاشی کے ذرائع مہیا کرنے میں کیوں مدد نہیں فرماتے؟ کیا اِس وقت اِسلامی باغ اُجاڑ اور پژمردہ نہیں ہے؟ اور کیا اِس کی بربادی کی ذمہ داری بہت کچھ ہمارے علماء پر نہیں ہے؟ کبھی آپ غور فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کے جہلا کی تعداد کس قدر ہے؟ کبھی آپ یہ سوچتے ہیں کہ ہم کروڑوں جاہلوں کو زمانہ کس طرح زد و کوب کر رہا ہے؟ کبھی آپ اس پر بھی خیال کرتے ہیں کہ جہل کی وجہ سے جو کروڑوں مسلمان سیاہ کاریوں میں مبتلا ہیں اُن کی روحیں حشر کے روز جس وقت عذاب میں گرفتار ہوں گی اُس وقت وہ آپ کے دامن کو پکڑ کر اور خالق اکبر کے حضور میں پکار پکار کر اپنا درد کہیں گی کہ جن کے سپرد نیابت رسول کی خدمت کی گئی تھی انہوں نے ہماری خبر نہ لی اور ہم کو جہل کی مصیبت سے نہ بچایا۔

تاریخ اسلام

(۴۱)

تبلیغ اسلام کی ابتدا | **خلعت نبوت کو سرفراز**

ہونے کے بعد آنحضور صلعم پھر غار حرا میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے ایک غیبی آواز سنی جو آپ کو مخاطب بنا رہی تھی۔

"اے محمد تم اللہ کے رسول ہو اور میں جبرئیل فرشتہ ہوں"

یہ پہلا موقع تھا کہ آنحضور صلعم نے جبرئیل علیہ السلام کو نظر بھر کر دیکھا لیکن رعب و اجلال الٰہی سے آپ پر پھر لرزہ طاری ہو گیا۔ اور آپ کانپتے ہوئے بمکان تشریف لائے۔

آنحضور صلعم جبرئیل علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول اور ہفتوں خانہ کعبہ کے طواف میں مصروف رہنے لگے۔ یہاں تک کہ چند روز بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی۔ اِس کے بعد سورۂ فاتحہ اور پھر سورۂ مزمل اِسی طرح متواتر قرآن شریف نازل ہونا شروع ہو گیا۔

نبوت ملنے اور نزول قرآن شریف کے شروع ہونے پر آپ نے تبلیغ کی سعی شروع کی اور پوری ہمت و توجہ سے اِس اہم خدمت کو انجام دینے لگے حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی اس سعی میں بجان و دل شریک تھیں۔ چند روز میں اِس تبلیغی کوشش سے دس بارہ آدمی حلقہ اِسلام میں داخل ہو گئے جن میں حضرت ابو بکر بھی تھے یہی وہ لوگ ہیں جن کو سابق الایمان کہا جاتا ہے اور جنکا درجہ تمام صحابہ میں ممتاز ہے۔ حضرت ابو بکر قوم قریش میں علاوہ مالدار تاجر اور نہایت ذی اثر ہونے کے ایک ممتاز مدبر منتظم اور عقیل و فہیم تھے۔ آپ کی ذکاوت و دور اندیشی شہرۂ آفاق تھی۔ جب آپ کے اسلام لانے کی خبر پھیلی تو تمام قوم میں اِس کا شور مچ گیا اور ہر طرف اِسلام کا تذکرہ ہونے لگا۔

حضرت ابو بکر چونکہ ذی اثر و مستعد تھے اِس لئے ان کی تبلیغ سے اُن کے احباب میں سے حضرت عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبداللہ سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف ایمان لے آئے۔ اور ان کے بعد ہی عثمان بن مظعون، ابو عبیدہ بن الجراح، ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی، ارقم بن ابی ارقم وغیرہ مشرف باسلام ہوئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

مستقل مزاج قمر

ایک دلچسپ قصہ

(۱)

قمر بائیس برس کا خوبصورت نوجوان، ایک معزز خاندان کا شریف زادہ، یونیورسٹی کا ایم اے، ایک عالی شان کوٹھی، اور اسی ہزار نقد کا مالک ہے۔ اس کے بشرہ سے تندرستی اور کشادہ پیشانی سے استقلال ظاہر ہے۔ قمر کی طرز رہائش بالکل مغربی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔ مگر اس نے مغرب کی کورانہ تقلید نہیں کی پھولوں کو چن لیا اور کانٹوں کو چھوڑ دیا صفائی نفاست، پابندی ایک بااصول زندگی کا تو وہ نمونہ ہے۔ لیکن مکر و فریب خود غرضی، ہوس پرستی سے کوسوں دور، طبیعت میں صفائی پسندی اس درجہ ہے کہ کوٹھی کی چھت سے لیکر فرش تک کیا مجال جو گرد کا ذرہ بھی بیٹھ جائے۔ پابندی وقت کا اس قدر خیال کہ صبح کا ناشتہ ۲۲ء ۸ سے کبھی ۲۱ء ۸ یا ۲۳ء ۸ پر نہیں ہو سکتا۔ جو کام جس وقت پر معین ہے ٹھیک اسی وقت پر انجام پائیگا۔ مینہ ہو یا آندھی، طوفان آئے یا زلزلہ قمر کے پروگرام میں کچھ بھی فرق نہ آتا۔

قمر میں سب سے بڑی بات جو قابل خیال ہے وہ اس کی مستقل مزاجی ہے۔ کسی آفت و پریشانی میں وہ کبھی نہیں گھبراتا۔ اُسے کتنا ہی بڑا نقصان یا صدمہ کیوں نہ پہنچے مگر اس کے ماتھے پر شکن نہیں آتی۔ اور چہرہ کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خواہ کیسی ہی خوشی کی بات کیوں نہ ہو قمر کے قلب کی حرکت معمول سے زیادہ تیز نہیں ہوتی۔ اور عجیب سے عجیب واقعہ ظہور میں کیوں نہ آئے۔ مگر قمر پر اس کا خاص اثر نہیں ہوتا۔ اس کا دل لوہے کا اور جگر پتھر کا ہے وہ کبھی کسی موقع پر اپنے آپے سے باہر نہیں ہوتا۔ وہ بہت کم گو ہے۔ بلا ضرورت بات نہیں کرتا اور وہ بھی مختصر فقروں میں۔ غصہ اُسے کبھی نہیں آتا۔ اور آتا بھی ہو تو ظاہر نہیں ہوتا۔ ہنسنا شاید وہ نہیں جانتا۔ ہاں زیادہ سے زیادہ لبوں پر کچھ مسکراہٹ آجاتی ہے۔ وہ کبھی بیتاب، بے صبر، یا بے چین نہیں ہوتا معمولی جذبات غم و غصہ، رنج و خوشی، یاس و امید، نفرت و پسندیدگی اس کے بشرے سے ظاہر نہیں ہوتے۔ باوجود اس متانت و سنجیدگی کے اس کے ہنس مکھ چہرہ پر روکھائی ذرا بھی نہیں۔ اس کی سیاہ چمکیلی آنکھیں گو وہ کسی خاص بات کا اظہار نہ کریں نہایت دلکش نظر آتی ہیں۔ اس کی چوڑی پیشانی سے عالی دماغی اور روشن خیالی چمک رہی ہے۔

قمر نے ایم اے کی ڈگری ایم اے کہلانے کو حاصل نہیں کی اسے علم کا شوق ہے اور وہ ایک روشن خیال نوجوان ہے۔ قمر کے رشتہ دار سب مرچکے ہیں اس نے ابھی شادی نہیں کی۔ وہ اطمینان و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ دولت کی طرف سے بےفکری ہے۔ باپ نے اسی ہزار بینک میں چھوڑا ہے۔ قمر کو صرف تاش کا شوق ہے۔ اور وہ بلا ناغہ ہر روز کلب میں کھیلا کرتا ہے۔ ہارنے جیتنے سے کوئی غرض نہیں محض مشغلہ مطلب ہے اس لئے اگر وہ بہت بڑی رقم بھی ہار جاتا ہے تو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یا اسی قدر جیت لیتا ہے تو بھی کچھ نہیں۔ وہ زیادہ لوگوں سے ملتا جلتا بھی نہیں۔ ہاں جو ملتے ہیں اُن سے بھاگتا بھی نہیں۔ اس کی طبیعت تنہائی پسند ہے۔ غرضیکہ قمر ایک ایسے مزاج کا نوجوان ہے جس کی طبیعت والے لوگ کم نظر آئیں گے۔ پابندی استقلال، متانت، مضبوطی، جرأت اور بہادری کا وہ مکمل نمونہ ہے۔

(۲)

زمانہ نے آزاد خیالوں کی مرضی کے موافق کروٹ کھائی۔ مشرق پر مغرب کا رنگ غالب آگیا۔ ایشیا نے یورپ کا جامہ پہنا ہندوستان نے انگلینڈ و فرانس کا پیالہ پیا۔ دسترخوان اُٹھا میز چنی گئی۔ دوپٹہ کرتے نے سارھی و بلاوس کی شکل اختیار کی پردہ اُٹھا۔ آزادی نے عورتوں کا خیر مقدم کیا مشرقی قمریوں نے مغربی پر لگا کر پرواز پیدا کر لی کنول کے پھولوں نے پانی سے سر نکالا۔

آج کچھ دن رہے شام کے پہلے قمر حسب معمول تنہا دریا کے کنارے سیر کر رہا ہے۔ یہ عموماً ساحل کے اس طرف جاتا تھا جہاں لوگ نہ آتے ہوں اور اسے تنہائی کا موقع ملے۔ قمر کے چہرہ کا وہی رنگ ہے جو ہمیشہ رہتا ہے، وہی اطمینان کی کیفیت ہے جو ہر وقت موجود رہتی ہے۔ یہ خاموش خراماں خراماں چہل قدمی کر رہا ہے اور نظر دریا پر ہے۔ اتنے میں ایک مرغابی اُڑتی ہوئی آئی اور پانی میں غوطہ مارنے لگی۔ قمر اطمینان سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا کہ کچھ آہٹ معلوم ہوئی۔ اس نے نظر اُٹھا کر دیکھا کچھ فاصلہ پر ایک نوجوان حسین لڑکی آبی ساری باندھے بال کھولے تیزی سے دریا کے پاس آئی اور بغیر ادھر اُدھر نظر ڈالے پانی میں پھاند پڑی اور غوطے کھانے لگی۔ قمر کے اطمینان میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ نہ اُس کے چہرہ پر تعجب افسوس یا خوف کے آثار نمایاں ہوئے۔ وہ بغیر کسی بےچینی اور گھبراہٹ کے اُس طرف بڑھا۔ اور پھرتی سے دریا میں پھاند کر تیرتا ہوا اُس حسینہ کے پاس پہنچا اور باطمینان "کامنی تم ہو" کہکر اُسے پانی سے نکال کر ساحل پر لے آیا۔ کامنی ایک ممتاز بیرسٹر کی بیٹی قمر کے ملنے والوں میں سے تھی۔ جب اسکے ہوش درست ہوئے تو وہ بولی "قمر قمر مجھے چھوڑ دو مجھے ڈوب مرنے دو۔ بس بس اب یہی اچھا ہے۔

قمر۔ (باطمینان) کیوں آخر ڈوبتی کس لئے ہو؟

کامنی (گو مضمحل ہوگئی تھی مگر ابھی غصہ میں بھری تھی) نہیں نہیں میری زندگی اب بیکار ہے یہی اچھا ہے کہ میں جان دیدوں، یہ کہکر پھر دوڑی میں پانی کی طرف چلی قمر نے آہستہ سے اُس کا بازو تھام کر کہا، کامنی تم اس وقت غصہ میں ہو۔ آخر بات کیا ہے؟ کیوں جان دیتی ہو؟"

نازک کامنی جس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا۔ تھراتی ہوئی بولی "مسٹر قمر اس وقت مجھے چھوڑ دیجئے۔ میں کچھ نہ بتاؤں گی میرے بعد آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔ اور اگر آپ ——

قمر۔ (آہستگی سے) میں تمہارا دوست ہوں۔ تمہاری برائی نہیں چاہتا۔

کامنی (جو ابھی تک پیچ و تاب کھا رہی تھی) بہت شکریہ، اس کا شکریہ مگر اس وقت چھوڑ دیجئے، اور اگر آپ نہیں جانے دیتے تو میں —— !"

یہ کہکر کامنی نے ایک چمکتی ہوئی چھری نکالی اور چاہا کہ اپنے مارے مگر قمر نے جلدی سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر چھری چھین لی۔ اور کہا کامنی جلدی نہ کرو کامنی (جلدی نہ کروں؟) آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار رونے لگی۔

قمر۔ کچھ بیان تو کرو کیا واقعہ ہے!

کامنی۔ (رونے سے کچھ جوش کم ہوا اور تھم کر بولی) واقعہ یہ ہوا کہ اباجان صادق کے ساتھ میری شادی کرتے ہیں۔ میں نہ کروں گی۔ نہ کروں گی کبھی نہ کرونگی

قمر۔ کون صادق؟

کامنی۔ صادق میرا چچازاد بھائی۔ اُس کو جائداد ملنے والی ہے۔ اباجان دولت کے پیچھے اندھے ہو رہے ہیں۔ کمبخت جاہل بے وقوف نالائق کی بیوی نہ بنوں گی چاہے جو کچھ ہو۔

قمر۔ پھر اس میں جان دینے کی کیا بات ہے؟

کامنی (پہلو بدل کر باتوں کو حرکت دیتی ہوئی) جان نہ دوں تو کیا کروں؟ وہ زبردستی شادی کرتے ہیں۔ میری زندگی برباد کرنے کے درپے ہیں۔ پھر آخر مجھے لکھایا پڑھایا کیوں تھا۔ بی اے کیوں پاس کرایا گیا چولہے میں جھونکنے کو (تیز مزاج کامنی بات بات پر بگڑ رہی تھی) نہیں نہیں یہ نہ ہوگا، نہ ہوگا۔

قمر۔ اچھا نہ ہوگا۔ تم جان نہ دو۔

کامنی۔ (ہاتھ ملا کر) اُسے یہ کیسے ہو سکتا ہے میں زندہ ہوں تو ضرور ہوگا۔ جب نہ ہوں گی تو نہ ہوگا،

قمر۔ (زندہ سے سکی [illegible] [illegible] مرضی سے خلاف [illegible] نہیں [illegible]

کے کپڑے بھیگے ہوئے ہیں، اندھیرا ہوگیا، آؤ چلکر کپڑے بدلیں پھر بات کریں گے۔

قمر کامنی کو اپنی کوٹھی پر لایا، دونوں نے کپڑے بدلے۔ پھر باتیں ہونے لگیں۔

قمر۔ شادی کو ابھی کتنے دن باقی ہیں؟

کامنی۔ بس ایک مہینہ۔

قمر۔ تمہارے خیالات سے تمہارے والد واقف ہیں یا نہیں؟

کامنی۔ ہاں ہاں جانتے ہیں اور جان بوجھ کر ظلم کر رہے ہیں۔ دولت دولت کمبخت دولت کے لالچ میں!

قمر۔ تم جان نہ دو۔ میں تمہاری مدد کو تیار ہوں شادی نہیں ہوسکتی۔

کامنی۔ آپ کیا کرسکتے ہیں؟

قمر (بہ اطمینان) میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں۔ تم اس قدر گھبراؤ نہیں، جس طرح رہتی تھیں۔ اسی طرح رہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ شادی نہ ہوگی۔

کامنی ٹھنڈی سانس لیکر میں کیسے نہ گھبراؤں۔ آپ کا سا دل کہاں سے لاؤں؟ زمانہ بھر جانتا ہے کہ آپ کے ماتھے پر کبھی شکن نہیں آتی۔ مگر مجھ میں یہ ہمت کہاں!

قمر۔ کرنے سے سب کچھ ہوسکتا ہے

کامنی۔ آپ کے وعدہ سے تو مجھے کچھ اُمید ہوتی ہے اس لئے کہ آپ کا وعدہ کبھی غلط نہیں ہوتا مگر کیا کروں دل کو تسلی نہیں ہوتی،

قمر۔ دل تمہارے اختیار میں ہے۔ مگر دیکھو میری ایک شرط ہے۔

کامنی (مایوس نظر اُٹھا کر) وہ کیا؟

قمر۔ تم خودکشی کا ارادہ نہ کرنا، خدا جانے قمر کی آنکھ اور زبان میں کیا اثر تھا کہ بے ساختہ کامنی کے منہ سے نکل گیا "اچھا نہ کروں گی"

قمر۔ بس تو اطمینان رکھو، اس کے بعد کچھ دیر تک دونوں خاموش رہے۔ پھر کامنی بولی "مسٹر قمر میں آپ کی شکر گذار ہوں، آپ میرے سچے ہمدرد ہیں آپ نے مجھ پر بہت احسان کیا"!

قمر۔ انسان پر ایک دوسرے کی ہمدردی فرض ہے کچھ دیر کے بعد کامنی رخصت ہوگئی

کامنی میں نوجوان سترہ برس کی دوشیزہ تھی بوٹا سا قد، بھولا سا خوبصورت چہرہ گھنے گھنے سیاہ بال، نرگسی آنکھیں پیازی ہونٹ ہنس کی سی گردن مستانہ چال، مزے مزے کی باتیں۔ باتوں میں شوخی مگر کسی قدر بھولا پن۔ کامنی میں بس یہی ایک کمزوری تھی۔ کہ وہ بہت تیز مزاج تھی۔ گھڑی بھر میں خوش اور گھڑی بھر میں رنجیدہ ہو جاتی تھی غصہ کے وقت نے کچھ نہ سمجھنے دیتا اور جلد ہی کی وجہ سے وہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالدیتی جسطرح قمر کے دل پر کسی بات کا اثر نہ ہوتا۔ اسی طرح اس کے برعکس کامنی کا دل ہر بات کے اثر کو فوراً قبول کرلیتا۔ قمر و کامنی ایک دوسرے سے واقف تھے اور یہ واقفیت دوستی کی حد تک پہنچ گئی تھی۔ جس وقت قمر نے کامنی کو پانی میں دیکھا تو اُس کے ماتھے پر شکن بھی نہ آئی۔ نہ اُسے تعجب ہوا نہ افسوس حالانکہ وہ اصل واقعہ سے ناواقف تھا جب وہ کامنی کو پانی میں سے نکال لایا۔ اُس وقت بھی اُس کے چہرہ پر خوشی کے آثار نہ ظاہر ہوئے جب کامنی نے چھری نکالی اُس وقت وہ ذرا بھی نہ گھبرایا۔ اُس کے بعد جب اُس نے کامنی سے خودکشی سے باز آنے کا وعدہ لے لیا اُس وقت بھی اُسے ایک دوست کی جان بچانے سے جو مسرت ہوتی ہے وہ نہ ہوئی کامنی کی خوبصورتی اُس کی مصیبت اور مایوسی قمر کے چہرہ کا رنگ کچھ بھی نہ بدل سکی، اگرچہ کہا جائے کہ وہ سنگدل تھا تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ اُس کے دل میں رحم اور نرمی نہ ہوتی تو وہ کامنی کو دریا سے کیوں نکالتا اُسے خودکشی سے باز کیوں رکھتا۔ اور اُس کی مدد کا وعدہ کیوں کرتا۔ دراصل قمر اس غضب کے اطمینان استقلال اور ہمت کا آدمی تھا کہ گھبرانا نہ جانتا اور باوجود رحمدل ہونے کے اُس کے دل میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوتا۔

(۳)

رات کا وقت ہے گھڑی میں ساڑھے بارہ بج چکے ہیں۔ کامنی اپنے بستر پر آنکھیں کھولے کروٹیں بدل رہی ہے۔ وہ دل ہی دل میں کہتی جاتی ہے "ہائے میں نے کیا خطا کی جو مجھے زندہ درگور کئے دیتے ہیں۔ دولت! ارے کیا دولت اولاد سے بڑھ گئی! دولت کے پیچھے میری جان لیتے ہیں! ابا جان کو کیا ہوگیا! میں سو دفعہ انکار کرچکی اور وہ ایک نہیں سنتے۔ اچھا اگر یہی ہے تو میں بھی اپنی ضد نہ چھوڑوں گی، تریا ہٹ تو مشہور ہی ہے۔ ہرگز ہرگز صادق سے شادی نہ ہوگی۔ ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ مگر یہ کبھی نہ ہوگا۔ میں کہیں نکل جاؤں جان دیدوں گی مگر شادی نہ کروں گی، ہائے تاریخ بھی بدل دی گئی پہلے ایک مہینہ تھا اب سات ہی دن رہ گئے، انہیں تو اِس کی جلدی ہے کہیں دولت ہاتھ سے نہ جاتی رہے مجھے دولت پر بھینٹ چڑھاتے ہیں، اب تو ہندوستان میں دیوتاؤں کی بھی بھینٹ نہ ہوتی۔ بس پھر تو قیامت ہے! (زار و زار رونے لگی) دن کم رہ گئے اب کیا ہوسکتا ہے، سوائے جان دینے کے اور کوئی چارہ نہیں قمر نے مدد کا وعدہ کیا ہے۔ مگر وہ بیچارے بہنیں بھرے غیال تب بھولے گے ہمہ کیا خبر نہ جان جلدی کے مارے تاریخ بھی بدل دی گئی۔ اب وہ بھی مجبوری ظاہر کریں گے، تو پھر جان ہی دینا پڑے گی۔ قمر نے پہلے منع کیا تھا اب وہ بھی یہی رائے دیتے (کچھ دیر تھم کر کسی تازہ خیال سے چونک کر) ——— مگر ——— ہاں یہ ہوجاتا تو اچھا تھا! کیا قمر ——— ؟ کیا قمر ——— ؟ شاید! (مایوس ہوکر) وہ تو بے حس آدمی ہیں۔ اُن کے پاس دل ہی نہیں۔ پھر؟ ——— لیکن اُن کے پاس دل نہ ہوتا تو میری ہمدردی کیوں کرتے۔ ضرور اُن کے سینہ میں بھی دل ہے۔ پر اُنہوں نے میرے ساتھ ہمدردی کیوں کی؟ انہیں وہ مجھے چاہتے تو نہیں ہیں؟ اونہہ! وہ کیا چاہیں گے؟ دل ہی نہیں۔ انسان ہیں کہ پتھر! (آہ سرد) مجھے تو اُن سے محبت ہے! وہ بھی مجھے کچھ مگر کسی قدر رکھتے ہیں۔ اچھا لاؤ انہیں آزماؤں تو؟ دیکھوں مجھے چاہتے ہیں یا نہیں! (دل سے) اور اگر وہ چاہتے ہوں پھر؟ میں بھی تو انہیں چاہتی ہوں۔ اور اُن سے کہیں زیادہ! (پھر کچھ خیال آگیا) آہ! بہت کم وقت رہ گیا!!! جان میری جان کے پیچھے پڑے ہیں۔ اماں جان زندہ ہوتیں تو کاہیکو ایسا ہوتا! خیر جو کچھ ہونا ہے وہ ہوگا"

دل سے باتیں کرتے کرتے یکایک کامنی کسی خیال سے پھر چونک پڑی۔ گھڑی دیکھی ایک میں دو منٹ باقی تھے۔ بستر سے اُٹھ کر آہستہ سے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور تاروں بھری رات میں تنہا چل کھڑی ہوئی سیدھی قمر کی کوٹھی پر پہنچی۔ دیکھتی کیا ہے چھت کے لوکے اُٹھ رہے ہیں۔ اور ہر طرف سناٹا ہے۔ کامنی "آگ" کہتی ہوئی گھبرا کر دوڑی۔ دو چار بار اُس نے چلا چلا کر کہا "آگ! آگ" اور قمر کے کمرہ کی طرف پہنچی قمر کا ہاتھ پکڑ کر چیخنے لگی "قمر! قمر! آگ! ارے آگ! آگ۔ قمر! ارے آگ"

اتنے میں قمر کا کمرہ بھی جلنے لگا۔ اور کامنی نے بدحواس ہوکر اُسے جھنجوڑ ڈالا۔

قمر۔ (چونک کر) کیا ہے؟

کامنی۔ (بدحواسی میں) "ارے آگ لگی! اُٹھو۔ آگ! جلدی! باہر چلو۔ آگ!"

قمر نے پھرتی سے اُٹھ کر کامنی کا ہاتھ پکڑا، اور جلتے ہوئے کمرہ سے باہر نکل آیا۔ آگ زور پکڑ چکی تھی دیکھتے دیکھتے ساری کوٹھی جل گئی۔ نوکر چاکر بیدار ہوکر نکل آئے۔ کسی کی جان تو نہیں گئی مگر کوٹھی خاک سیاہ ہوگئی۔

کامنی (جو ابھی تک اپنے ہوش میں نہ تھی) غضب ہوگیا تھا! خدا نے بڑی خیر کی! تمہاری جان بچ گئی!!

قمر (اُسی اطمینان کے ساتھ) میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (باقی آیندہ)

اقتباسات

تحریک صلح امریکہ میں اور ہنگری میں

مسٹر روزویلٹ سابق پریزیڈنٹ جمہوریہ امریکہ نے حال میں اس تحریک صلح پر سختی سے نکتہ چینی کی ہے جو امریکہ میں جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ صلح کے لئے کینہ اور مذموم غلغلہ بلند ہو رہا ہے حالانکہ ان ہولناک مظالم پر خاموشی کا پردہ ڈالا جاتا ہے جو بنی نوع انسان پر کئے گئے ہیں۔ اور بلجیم خون کی کیچڑ میں روندا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا "وہ اشخاص جو پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر صلح اور آشتی کے اصول کا نغمہ گاتے ہیں۔ انھیں بلجیم کی حمایت پر اظہار نفرین کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کرنا چاہئے۔ پھر اس امر کا مطالبہ کرنا چاہئے کہ اضلاع متحدہ امریکہ ان مظالم کے انسداد کی جو کارروائی کر سکتے ہیں کریں۔ مسٹر روزویلٹ بلجیم کی عدم حمایت کا الزام اضلاع متحدہ پر عاید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موخرالذکر نہایت غیر پسندیدہ طریق پر اپنے قومی فرض سے دست بردار ہوئی ہیں۔ دوسری طرف مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار مقیم بوڈاپیسٹ ہنگری کے اخبارات کے چند اقتباسات بھیجتا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل ہنگری صلح کے خیالات میں کس قدر مستغرق ہیں۔ ایک اخبار رقمطراز ہے" اب وقت آگیا ہے کہ صلح کی آواز بلند کی جائے۔ اور چونکہ عوام الناس صلح کے طلبگار ہیں اس لئے برسر اقتدار اشخاص کو جمہور کی خواہش فوراً تسلیم کر لینی چاہئیں۔ دوسرا اخبار لکھتا ہے "کچھ انقلاب رونما ہوا ہے لیکن میدان جنگ میں نہیں بلکہ ہمارے لوگوں کے دلوں میں جمہور صلح کے خواہاں ہیں۔ اور انہیں صلح کی سخت ضرورت ہے۔ صلح کی یہ خواہش جو ہم پر ایسی یک بخت مسلط ہو گئی ہے جیسی کہ وہ عدیم النظیر تھی۔ جس نے ہم کو جنگ سے ملوث کر دیا۔ اب ہماری کلفت اور تکالیف کے بعد ہر جگہ یہ عام ہو گئی ہے۔ تحریک صلح کے یہ دو مختلف پہلو نہایت معنی خیز ہیں۔ (وکیل)

اسلام ایک جاپانی نومسلم کی نظر سے

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپانی لوگ مذہب سے کچھ دلچسپی نہیں رکھتے۔ اور وہ اُسے ایک بیکار و فضول شئے خیال کرتے ہیں۔ اس لئے اگر ایک جاپانی اس کہنے کے قابل ہو جائے کہ "انسان ایک دن بھی بغیر مذہب کے یعنی بغیر خدا کو مانے ہوئے زندہ نہیں رہ سکتا" تو اس کو معجزہ سمجھنا چاہیے۔ لیکن یہ ایک امر واقع ہے۔ کہ ایک جاپانی نومسلم کا نہ صرف یہی خیال ہے۔ کہ مذہب انسان کے لئے لابدی ہے۔ بلکہ تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر وہ اس بات کا بھی قایل ہے کہ تمام ادیان و مذاہب عالم میں اگر کوئی مذہب قابل قبول ہے۔ تو وہ اسلام ہے۔ چنانچہ اس نے جاپان کے۔ اسلامی رسالہ "اسلامک یونٹی" کے ایڈیٹر سے بیان کیا ہے کہ "میں نے کئی سال بدھ مذہب کے مندروں اور بعد ازاں عیسائی مذہب کے گرجوں میں خاک چھانی ہے لیکن مجھ کو ان ہر دو مذاہب میں کچھ نہ کچھ فروگذاشت محسوس ہوئی۔ میں آزادی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میری روح کو تسکین نہیں ہوئی۔ جب تک میں نے قران مجید کی چند آیات نہ پڑھ لیں۔ اور ایک آیہ جس نے میرے دل میں جوش پیدا کر دیا ہے یہ ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (بیشک خدا کے نزدیک تم میں وہی سب سے زیادہ بزرگ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے)۔

میرے والدین اور میرے بھائی بدھ مذہب کے سایہ میں پیدا ہوئے حتی المقدور انہوں نے بہت کوشش کی کہ میں اسلام قبول نہ کروں جو دنیا کے تمام مذاہب میں کمل مذہب ہے۔ کتنے ہی مرد اور عورتیں مصیبت کی حالت میں ہیں۔ وہ محض اس وجہ سے اس حالت میں ہیں کہ اس کو محسوس نہیں کرتے۔ کہ خدا کی طرف سے بندوں پر کیا الہام ہوا ہے۔ الہام حسب ذیل ہے ہم نے تم کو ایک تنہا مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم میں سے کوئی شخص بھی خدا کا معتقد نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اپنے بھائی کے ساتھ ایسی محبت نہ کرے جیسی کہ خود اپنے ساتھ۔ اب میں ایک مسلم ہوں۔ اور بالکل تیار ہوں۔ کہ ایسے شخص کی طرح کام کروں جس کو اللہ پر عقیدہ ہے۔ جو کچھ میرے امکان میں ہے میں اسلام کی وجہ سے کرنے کو تیار ہوں۔ مثل اُن پیران اسلام کے جو آنحضرت رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تھے"

رسالہ مذکور لکھتا ہے کہ مسٹر عبدالحلیم نیشووا (جاپانی نومسلم کا نام) ٹوکیو کے ایک متمول سوداگر کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ (د ر)

کابل کا کارخانہ چرم

ہمعصر سراج الاخبار کابل میں وہاں کے کارخانہ چرم کے مفصل حالات شائع ہوئے ہیں جن کا مفاد یہ ہے۔ کہ اس کارخانہ چرمگری و بوٹ دوزی کو قیام پذیر ہوئے آٹھ سال گذرے ہیں۔ اور یہ تمدن و ترقی کے اُن آثار میں سے ایک ہے۔ جو اعلیحضرت سراج الملۃ والدین امیر حبیب اللہ خانصاحب فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کے عہد دولت مہد سے مخصوص ہیں۔ یہ کارخانہ پہلے پہل ایک انگریز مسمی مسٹر نارٹن کی نگرانی میں جاری ہوا۔ اُس وقت اس کی عمارت نہایت محدود اور سامان بہت مختصر تھا۔ ملازمین فوج کے بوٹوں کی ساخت کے سوا اور کوئی کام اس میں نہیں ہوتا تھا۔ کچھ مدت بعد مسٹر نارٹن نئی مشینیں خریدنے ولایت گئے مگر واپس نہ آئے۔ اور اُن کی جگہ ایک صاحب قادر بخش خان کو جنہوں نے جاپان۔ امریکہ۔ فرانس و جرمنی میں صنعت و حرفت کی تعلیم حاصل کی تھی منیجر کارخانہ مقرر کیا گیا۔ اور گذشتہ پانچ سال سے کارخانہ میں جو ترقی ہوئی ہے اُس کا راز اُنہیں کی مساعی جمیلہ میں مضمر ہے۔

کارخانہ میں چمڑے کو صاف کرنے۔ روغن کرنے ہموار و مصفی بنانے۔ درخشانی جلا دینے کے لئے کئی مشینیں مصروف کار ہیں یہیں بوٹ دوزی کا کارخانہ بھی ہے۔ جس میں بوٹ سلیپر۔ موزہ اور زین وغیرہ جملہ اشیاء مشینوں کے ذریعے تیار کی جاتی ہیں ہمعصر موصوف لکھتا ہے کہ یہاں کے تیار شدہ بوٹ بلحاظ وضع و قطع و مضبوطی و صفائی ولایتی بوٹوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ البتہ قیمت ضرور کم ہوتی ہے۔ (ز)

اٹلی اور جرمنی میں کشیدگی

تازہ برقی خبریں مظہر ہیں۔ کہ اٹلی اور جرمنی و آسٹریا میں کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے اور یہ خبر بھی گرم ہے کہ اٹلی اور ہر دو دول مذکورہ کے درمیان سلسلہ گفت و شنید منقطع ہو گیا ہے۔ آسٹروی سفیر (متعینہ روم) نے اپنے قبایل اور عملہ کے آدمیوں کو واپس وائنا میں بھیج دیا ہے۔ اور خود ۴۰ دن سے گھر سے باہر نہیں نکلا۔ سرحد آسٹریا و اٹلی کے متعلق جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو یہ خبر زیادہ اہم اور مقرون بہ صداقت معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اٹلی کی شرکت جنگ ابھی کچھ اور وقت کے لئے معرض تاخیر و التوا میں پڑ جائے۔ یا بالکل ہی رُک جائے۔ مگر یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ حالت معاملات روز بروز نازک و اہم ہوتی جاتی ہے۔ اور اگر حکومت ایطالیہ دفعتاً جنگ میں شریک ہو جائے تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہوگی۔ (ر)

مارشل فان ڈرگولٹز کے خیالات

مارشل فان ڈرگولٹز نے ایک موقع پر بخارسٹ میں کہا کہ ترکوں میں اور اتحادیوں میں اگر وہ جنگ واقع ہوئی جس کی اُمید کیجاتی ہے تو وہ ترکی فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لیں گے سامان کے ذکر پر کہا کہ ترکی حکومت کے پاس موجودہ لشکر کے لئے کافی

کوائف مصر

پاینیر کا نامہ نگار اپنے خط مورخہ ۲۹ ـ مارچ میں قاہرہ سے حسب ذیل رقمطراز ہے:

بظاہر مصر میں ہماری توجہ کو مصروف رکھنے کی نیت سے ترکوں نے اس ہفتہ شہر سویز کے نواح میں نہر سویز پر حملہ کیا۔ حملہ کے لئے وہ مقام منتخب کیا گیا تھا جسے الکبری کی چوکی کہتے ہیں۔ اور جو شہر الکبری کے عین بالمقابل واقع ہے۔ حملہ آور فوج کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ اس میں توپخانہ، پیدل فوج۔ اور کچھ رسالہ کے سوار شامل تھے۔ ۲۲۔ مارچ کی صبح کو ہمارے ہوائی جہازوں نے ترکی فوج کو پہنچنے کے وقت دیکھا تھا۔ اس کی خبر موصول ہونے پر الکبری کی باٹریوں نے گولہ باری شروع کردی۔ اور غنیم کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیا۔ بعد میں برطانوی سپاہ بماتحتی جنرل سرجی ینگ ہسبنڈ باہر نکلی۔ اور اس نے ترکی فوج کا تعاقب کرکے موخرالذکر کو شکست دی۔ چنانچہ ترکی فوج اب نخلہ کو چلی گئی ہے۔ جہاں معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے ترکی چوکی قائم ہے۔

ہمارا نقصان بہت خفیف تھا۔ کل ۲ آدمی مقتول اور ۱۶ مجروح ہوئے تھے۔ لیکن غنیم کو سخت نقصان پہنچا ہوگا۔ کیونکہ ان کے ۵۰ سے زاید مجروح میدان جنگ ہی میں پائے گئے تھے۔ غنیم اپنے توپخانے۔ اور زخمیوں کو اٹھاکر لیجانے میں کامیاب ہوگیا۔ ۳۔ انجن گولی بارود کے صرف ۵۰ راؤنڈ ہمارے ہاتھ آئے۔ ترک ایسی زود کاری سے پسپا ہوگئے۔ کہ ہم انہیں محصور کرنے کی کوشش بھی نہ کرسکے۔ ہم ان پر حملہ توکرسکے لیکن بہت دور کی زد سے (قیدیوں کے بیانات کے بموجب رقیدی تعداد میں بہت تھوڑے اور زیادہ تر فوجی ملازمت سے بھاگے ہوئے تھے) یہ ترکی فوج شام سے براہ راست آئی تھی۔ جنرل وان ترومراور تین اور جرمن افسر اس کے مہتمم تھے۔ بیرسبا سے یہاں تک پہنچنے میں انہیں ۱۲ روز لگے تھے۔ یہ مسافت تقریباً ۲۰۰ میل ہے۔ ترکی فوج کا یہ کوچ اچھا خاصہ کارنامہ ہے۔ یہ تحقیق نہیں ہوا کہ اس حملہ کی اصلی غرض و غایت کیا تھی۔ ممکن ہے کہ جرمن اور ترکی حکام کو یہ خواہش پیدا ہوئی ہو کہ مصر میں فوجی نقل و حرکت عمل میں آئی ہے۔ جن کی بنا پر انہوں نے یہ سمجھا ہو کہ شاید الکبری خالی ہوگا۔ اور اگر وہ اس پر قابض ہوجائیں گے۔ تو اس سے برطانوی افواج کی توجہ ہٹ جائے گی۔ برعکس اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ ترکوں کا مقصد نہر میں اس موقع پر آتش گیر مادے گرانے کا ہو جس سے نہر کے دروازہ کو نقصان پہنچے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ انہیں یہ توقع ہوگی کہ ایک فیصل جیسی کہ موجودہ حالت میں بھیجی گئی تھی۔ حملہ آور ہونے اور شرارت کرنے کے قابل ہوسکے گی۔ بہرنوع ترکی حملہ کا مقصد خواہ کچھ ہی ہو۔ اس سے ترکوں اور فریق مخالف کو یقین ہوگیا ہے کہ ہم نہر پر ایسے ہی چوکنے ہیں جیسے پہلے تھے۔ اور یہاں ایک زبردست فوج موجود ہے۔ اور خاتمہ جنگ تک موجود رہے گی۔

فرانسیسی فوج کا ہراول سنہ جو بحیرہ شام میں جنگی کاروائی کرےگا۔ آج کل اسکندریہ میں جہاز سے اتر رہا ہے۔ جنرل ڈی ایمیڈ فرانسیسی افواج کے سرلشکر ہونگے۔

فوجی فداکاروں کی تحریک سکندریہ کے شامی پناہ گزینوں تک بھی جا پہنچی ہے۔ ان لوگوں نے قاہرہ کے فوجی حکام کی خدمت میں ایک وفد روانہ کیا تھا کہ انہیں فوج میں بھرتی ہونے کی اجازت مل جائے۔ چنانچہ اب انہیں خچروں کے محکمہ ٹرانسپورٹ میں بھرتی کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ تقریباً ۵۰۰ پناہ گزین حلف اٹھاکر بھرتی بھی کئے جاچکے ہیں۔ اور وہ آجکل فوجی کیمپوں میں خیمہ زن ہیں۔

پولینڈ کی غارتگری

روسی پولینڈ میں جرمنوں نے غارتگری کا نیا طریقہ استعمال کرنا شروع کیا ہے کمانڈر انچیف نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جرمن فوجیں جو قیمتیں ادا کریں وہ جرمن کرنسی میں ادا کریں یعنی جرمن نوٹوں میں جن کی قیمت جرمنی کے باہر نہیں ہے جرمن اور روسی سکوں کے تبادلہ کی شرح اس طور پر مقرر کی گئی ہے کہ ۱۰۰ روسی روبل ۱۲۶ جرمن مارک کے برابر قرار دئے گئے ہیں۔ حالانکہ خود برلن میں سوروبل کی قیمت ۲۱۱ مارک ہے (ٹائمز ۱۶۔ مارچ درہمدرد)

بلغاریہ سلافی اقوام کی نگاہ میں

بلغراد کا اخبار استراز ہا لکھتا ہے کہ "اس وقت بلغاریہ پر ایک نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اور وہ ایسے گرداب میں پھنسا ہوا ہے جو اس کی پارلیمنٹ کی زندگی اور آزادی کے لئے خطرناک ہے اور اس کے مستقبل اور اس کی خودمختاری کے لئے بھی خطرناک ہے" یہی اخبار آگے چلکر لکھتا ہے کہ:

پانچسال پہلے ریاستہائے بلقان میں بلغاریہ کا درجہ سب سے زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ ترقی کن ریاست سمجھی جاتی تھی اور روس سب سے زیادہ اس کی سرپرستی کرتا تھا۔ آج بلغاریہ سلافی اقوام کے ساتھ غداری پر آمادہ ہے اور جو خون روس نے اس کے واسطے بہایا ہے اور روسی بہادروں کی ہڈیاں بلغاریہ میں پڑی ہوئی ہیں بلغاریہ ان کا اہل نہیں ہے سنہ ۱۹۱۲ء کے بعد حکومت کے تغیر و تبدل یا سیاسی جماعتوں کی تبدیلیوں یا نقصانات کا کوئی اثر بلغاریہ کی خارجہ پالیسی پر نہیں ہوا۔ وہ برابر جرمن پانی میں ڈوبتا گیا۔ اور اس وقت بلکہ جرمن سمندروں سے پرآب ہے (جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اب سنہ ۱۹۱۵ء میں بلغاریہ اگر جرمنی کے اتحادیوں کے ... بلکہ یہ بھی کام کرد لیکن اس کی غیر جانبداری سلافیت ... خالف ہے۔ اور روسی اخبارات ان حالات کے ہوتے ہوئے۔ اب بلغاریہ کی تعریفیں نہیں کررہے ہیں بلکہ بہت صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں وہ ہمارے مخالف ہیں۔

(نیرایسٹ ۱۹۔ مارچ درہمدرد)

دردانیال

برلن ۲۳۔ مارچ قسطنطنیہ کے نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ انگریزی اور فرانسیسی جہازوں نے سدالبحر اور قوم قلعہ کے پرانے اور بیرونی مورچوں کو صرف خاموش کیا ہے اور تین مارچ کو ایک خشکی پر اترنے والا دستہ بقلوں سامان جنگ کلدار توپوں اور ذخائر کے نقصان کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ دوسرے قلعوں پر ۱۶ سے ۱۰ کیلومیٹر تک کے فاصلہ سے گولہ باری ہوئی۔ لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ ایک مرتبہ جب جہاز ۱۳ کیلومیٹر کے اندر آگئے تھے۔ توبھاری ترکی توپوں کے گولے انپر برسے برلینر تاجیلات کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ قسطنطنیہ کی آبادی میں بالکل امن ہے۔

روما کا اخبار ناتبنو ترکوں کے اس جوش کی تصدیق کرتا ہے جو ترکی فوج کی عمدہ حالت اور تکمیل کی وجہ سے ان میں پیدا ہوگیا۔ (ٹائمز ۲۴۔ مارچ)

برلن ۲۴۔ مارچ۔ کوری ویلا سیر (اطالوی اخبار) کا بحری نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ ترکی باتریوں نے جرمن افسروں کی ماتحتی میں دردانیال پر اتحادیوں کے مسلح جہازوں سے بہتر کام کیا۔ اور دو جنگی جہازوں کا نقصان فرانس کے لئے ایک بڑا نقصان ہے۔ ترکی ملی ایجنسی۔ بیان کرتی ہے کہ انور پاشا اور طلعت بے کے باہمی اختلاف کی خبر غلط ہے

قیصر جرمنی، پرشیا کے شاہزادہ ایدل برت اور جنرل فارن من نے انور پاشا کو دردانیال کی حفاظت پر دلی مبارکباد دی ہے۔

(ٹائمز ۲۵۔ مارچ درہمدرد)

نہر سویز پر ترکی نقصانات

ایمسٹرڈم ۲۳۔ مارچ قسطنطنیہ کا ایک تار کروز زیتونگ میں بدیں مضمون شایع ہوا ہے کہ شام کے اخبارات جمال پاشا کا ایک اعلان شایع کرتے ہیں جس میں ان جھوٹی خبروں کی تردید کی گئی ہے۔ جو اس گردا وہی کرنے والی جماعت کے متعلق مشہور کی گئی ہیں۔ جو نہر سویز پر گئی تھی اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ ترکی فوج آیندہ کاروائیوں کے لئے تیاری کررہی ہے جس کی بابت عنقریب، طلاع دیجائیگی

اس اعلان میں انتظار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ اور یہ اُمید دلائی گئی ہے کہ بفضل خدا فوج قاہرہ میں داخل ہوگی۔

ترکی نقصانات کے متعلق اس تار میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۴۱۔ افسر اور ۱۰۹ آدمی کام آئے اور ۲۸۔ افسر اور ۲۹۶۔ آدمی زخمی ہوئے۔ ان کے علاوہ ۱۸۔ افسر اور ۴۴۶ سپاہی لاپتہ ہیں (ٹائمز ۲۴ مارچ دہم)

جنگ کی وجہ سے نقصانات

برلن ۲۴۔ مارچ۔ کراکو کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ گلیشیا میں جنگ کی وجہ سے جو نقصانات عوام کو ہوئے ہیں۔ ان کی میزان ۲۵ کروڑ پونڈ (پونے چار ارب روپیہ) ہوتی ہے۔ گلیشیا میں تئو شہر اور منڈیاں نو ہزار مواضعات کو کم و بیش نقصان پہنچا ہے اور ۲۵۰۰ مواضعات بالکل تباہ ہوگئے ہیں۔ ۸ لاکھ گھوڑے ۱۵ لاکھ مویشی اور تمام غلہ اور ذخائر روسیوں نے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔ پولینڈ میں دو سو سے زاید شہر اور ۹۰۰۰ مواضعات تباہ ہوگئے ہیں۔ ایک تاجر جو حال میں وارسا سے پوزن کو واپس آیا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ کہ شہر مذکور میں لوگوں پر مایوسی طاری ہے۔ ایندھن کمیاب ہے۔ اور چار تا کو شکر، غلہ اور آٹا کئی دنوں سے بالکل باقی نہیں رہا۔ جو افسر شاہی بینک میں ہیں۔ اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن اضطراب کی حالت ہر سو نمایاں ہے۔ (ٹائمز ۲۵۔ مارچ رر)

بلغاریہ میں فوج کا اضافہ

صوفیہ ۲۴۔ مارچ عوام میں جو جذبہ دول ائتلاف کی موافقت کا اتحادی بیڑے کے نقصان کی وجہ سے سرد پڑ گیا تھا۔ وہ پرزمیسل کی فتح سے تازہ ہوگیا ہے۔ مجلس وزارت کے جلد از سر نو مرتب کئے جانے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ ایک مسودہ قانون جس میں وہ لوگ فوجی تربیت کے لئے طلب کئے جائیں گے۔ جو اب تک مستثنےٰ تھے دوسری مرتبہ ایوان میں پڑھا گیا ہے۔ اس قانون کی شرائط کے بموجب ایک لاکھ آدمی جنگ کی حالت میں دستیاب ہو سکیں گے مسلمان اس خدمت سے معذور رکھے جائیں گے (رر رر)

جرمنی کی شرائط صلح

فرانس کے اخبار ایکو ڈی پاری میں ایک غیر جانبدار نامہ نگار نے۔ اُن خیالات کا اعادہ کیا ہے۔ جو جرمنی کے بعض پبلک آدمیوں نے ملاقات کے دوران میں ظاہر کئے تھے۔ گذشتہ جنوری میں بیرن فان رشتوفن جو سابق وزیر خارجہ کے لڑکے میں شیر سفارت کا عہدہ رکھتے ہیں۔ موجودہ جنگ اور آیندہ صلح کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں اُنکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"ابتدائے جنگ سے ہماری خارجہ پالیسی کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ہمارا خاص دشمن انگلستان ہے۔ اور انگلستان ہی کے خلاف ہم جنگ کر رہے ہیں۔ ہمنے فرانس اور روس کے سامنے شرائط صلح پیش کی تھیں اور انہوں نے غلطی کی کہ صلح کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ اُن کا فعل تھا۔ یہ صحیح ہے کہ روس کے متعلق ہم ناامید نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن بہترین ذریعہ اب بھی یہی ہے کہ روس سے زبردستی ہم اپنی خواہش منوائیں اس وجہ سے مشرق میں ہم نے بہت بڑی کوشش کی ہے جس سے ہم کو امید ہے کہ عنقریب مطلوبہ نتیجہ پیدا ہوگا۔ روس ایک مرتبہ اجتماع افواج کے ناقابل کر دیا جائے۔ اس لئے ہم اسی مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں نہ کہ روس پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے پاس دس لاکھ آدمی فالتو ہو جائیں گے۔ جنہیں آیندہ موسم بہار میں ہم فرانس کے مقابلہ میں لا سکتے ہیں۔ ہم روس اور فرانس کو صلح پر مجبور کرنا چاہتے ہیں لیکن دونوں سے ملک نہیں چھیننا چاہتے ہیں"

ہم روس اور فرانس سے عزت و آبرو کیساتھ حسب ذیل شرائط پر صلح کرنا چاہتے ہیں:

"جرمن فلانڈرز جرمنی کو دیدیا جائے اور ۱۰۰۰۰۔ السا کی باشندے جو فرانسیسی نسل کے ہیں فرانس کو حوالہ کر دئے جائیں۔ میٹز کو ہم ضرور اپنے ہی قبضہ میں رکھیں گے۔ جرمنی اس قلعہ کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہتا۔ روس کے ساتھ ہم اسی حد بندی کو منظور کر لیں گے۔ جو جنگ سے پہلے تھی۔ ان انتظامات سے ہم کو یہ فائدہ ہوگا کہ ہم انگلستان پر برابر حملہ کر سکیں گے۔"

آسٹریہ ہنگری کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بیرن مذکور نے کہا کہ جرمنی کو سب سے زیادہ ضرورت اپنے ترکی حلیف کے ساتھ سلسلۂ آمد و رفت قائم کرنے کی ہے۔ اس غرض کے لئے ایک لاکھ آسٹروی فوجیں سرویہ پر بھیجی جائیں گی۔ تاکہ ترکی تک کا راستہ صاف کریں۔ اس طور پر مصر کے حملہ میں بھی آسانی ہو جائے گی۔ اور جرمنی کی اقتصادی حالت ترقی کر جائے گی۔ علاوہ ازیں آسٹروی سیاد کی ہمتیں بڑھ جائیں گی۔ اور ہنگری کا تعلق آسٹریہ کے ساتھ زیادہ مضبوط ہو جائیگا۔ اس صورت میں بلغاریہ بھی اپنی غیر جانبداری کو ترک کر دیگا اس لئے کہ جرمنی نے اُسے مقدونیہ دلانیکا وعدہ کیا۔ اٹلی کو اپنا مقصد بغیر تلوار اٹھائے حاصل ہو جائیگا اگر اٹلی بغیر کسی دقت کے ولونا پر قابض ہو سکا ہے تو جرمنی کو اس کا مشکور ہونا چاہئے۔

جنگ کے ختم ہونے کے متعلق انہوں نے کہا۔ ممکن ہے کہ ایک سال اور جنگ قایم رہے لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ نہ روس اور نہ فرانس اس سے زیادہ جنگ کی تاب لا سکتے ہیں۔

(ٹائمز ۲۶۔ مارچ رر)

یونان کی غیر جانبداری کی ضرورت

ایتھنز ۲۴۔ مارچ۔ اخبار نی ہمیرا جو ایک با خبر اخبار ہے اس وقت یونان کی شرکت کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "یونان یا بلغاریہ تنہا اس وقت اتحادیوں کو کارآمد مدد نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے یا تو یونان اور بلغاریہ ایک ساتھ دول ائتلاف کی مدد کریں گے یا اگر ضرورت ہوئی تو دونوں غیر جانبداری پر قائم رہیں گے۔ جب تک بلغاریہ غیر جانبدار ہے یونان کے طرز عمل میں کوئی تغیر نہیں آ سکتا۔ اگر یونان کے سامنے تجاویز پیش بھی کیجائیں جواب تک نہیں ہوئی ہیں تو بھی گورنمنٹ کو سب سے پہلے بلغاریہ کی طرف سے اطمینان کر لینا چاہئے۔ بہرصورت آیندہ چار پانچ روز میں بلغاریہ کے ارادے معلوم ہو جائیں گے جن پر یونان کا رویہ منحصر ہوگا

اسپات کے یقین کرنے کی عمدہ وجوہ ہیں کہ مذکورہ بالا بیان یونان کی پالیسی کے ابتدائی اصول کو بیان کرتا ہے۔

درہ دانیال جرمنوں کی نگاہ میں

برلن کے اخبار لوکل انزیگر کا بحری نامہ نگار ایک طویل بحث درہ دانیال کے مسئلہ پر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اب ان جنگی کارروائیوں کو محض نمائش نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اتحادیوں کی سیاسی اور جنگی اغراض کی تنقید کرتا ہے۔ خشکی پر جنگی کارروائی کرنے کی دشواریوں پر وہ خاص زور دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ اگر انگلستان و فرانس کے پاس کافی فوج خشکی پر کام کرنے کے لئے ہوتی تو بہت پہلے وہ خشکی پر جنگ شروع کر دیتے۔ اور آبنائے میں گھسنے کی کوشش نہ کرتے پھر نامہ نگار اس بات پر شبہ ظاہر کرتا ہے کہ روس کوئی مفید اعانت کر سکے گا یا نہیں مضمون کے آخر میں وہ لکھتا ہے کہ:

حاصل کلام جنگ کا کوئی معقول نتیجہ حاصل کرنا بہت دشوار ہے اور جس حالت میں ایسی کوئی بھی علامت نہیں ہے کہ اس قسم کی کامیابی کے ابتدائی مدارج حاصل ہو سکیں یہ بات اغلب معلوم ہوتی ہے کہ اتحادیوں نے درہ دانیال کی قوت مقابلہ کا کم تخمینہ کیا تھا اور غلطی کی یونان کی اعانت پر اعتماد کر بیٹھے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ترکوں کے استقلال کا انہوں نے کم اندازہ کیا تھا

اور اس امر کا غلط اندازہ کیا ہو کہ نہر سویز کے حملہ کی وجہ سے ان میں تشویش پیدا ہو گئی تھی ۔ اور یہ امید کی ہو کہ زبردست حملہ سے ٹرکی کمزور ہو کر اطاعت کر لیگا۔

(ٹائمز ۲۶ - مارچ ۱۵ء)

اخبار "شہید" کا مقدمہ

گورمکھی اخبار "شہید" امرتسر کا مقدمہ جس میں بھائی چران سنگھ مالک ایڈیٹر "شہید" پر زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند فحش بیانی کا الزام لگایا گیا تھا - ۱۰ ماہ حال کو شیخ نجم الدین صاحب سٹی مجسٹریٹ امرتسر کی عدالت میں پیش ہوا ۔ سرکار کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر اور ملزم کی جانب سے سردار لچھمن سنگھ پلیڈر پیروکار تھے ۔ ملزم نے ایک مطول تحریری بیان عدالت میں پیش کیا جس میں مندرج تھا کہ تحریر مذکور ان جملوں پر مشتمل تھی ۔ جو آریہ سماجوں کی کتب مقدسہ میں موجود ہیں ۔ اور وہ نیک نیتی سے شائع کئے گئے تھے ۔

ملزم نے جو بیان عدالت میں قلمبند کرایا ۔ اس میں اس نے اخبار سے اپنا تعلق تسلیم کیا ۔ لیکن یہ کہا کہ مجھے مضمون کا علم نہیں ۔ کیونکہ اس کے پروف میری نظر سے نہیں گذرے ۔ اس کے متعلق عام قاعدہ یہ ہے کہ پرنٹروں کو اگر کوئی امر قابل اعتراض معلوم ہو تو وہ اُسے خود ہی کاٹ دیا کرتے تھے مضمون مذکور کا عنوان یہ تھا "کیا وہ قواعد جو سوامی دیانند نے اولاد پیدا کرنے کے متعلق وضع کئے ہیں قابل عمل ہیں ۔ اور کیا آج کل کے آریاؤں کی اولاد ویدوں کے اصول کے خلاف پیدا نہیں کی گئی ۔" مضمون مذکور میں "یجر وید" "ستیارتھ پرکاش" اور "سنسکار ودھی" مصنفہ سوامی دیانند کے حوالہ جات تھے ۔ جن پر ایڈیٹر نے کچھ حاشیہ چڑھایا تھا ۔

عدالت نے ایک کانسٹبل منگل سنگھ کی شہادت لی ۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے مضمون مذکور پڑھا ہے ۔ میں گورمکھی جانتا ہوں ۔ اور میں اس تحریر کو فحش سمجھتا ہوں ۔

اس کے بعد پنڈت راجندر مصر ۔ بی اے ایل ایل بی ۔ پلیڈر کی شہادت لی گئی جس نے عدالت کی فرمایش پر مضمون مذکور کا ترجمہ کیا تھا ۔ اس نے ترجمہ کی صحت کی تصدیق کی ۔ اور کہا کہ مضمون مذکور کے بعض حصے فحش اور اخلاق سے گرے ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد مقدمہ کی تاریخ ۸ مئی مقرر ہو گئی ۔

مُلّائے سومال کی سرگرمیاں

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم عدن نے آخری ڈاک میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس سے ان جنگی کارروائیوں پر روشنی پڑتی ہے جو حال میں ذوالبحنط جبر یونس اور جبر طلیع قبایل ۹۰

نے ملائے سومال کے خلاف کی ہیں ۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے کہ اُن خبروں سے جو آج صبح ارض سومال سے موصول ہوئی ہیں ۔ پایا جاتا ہے کہ ذوالبحنط ، جبر طلیع اور جبر یونس نامی قبایل جادل پر حملہ آور ہوئے ہیں ۔ جو میت سے دو روز کی مسافت پر ہے ۔ اور جہاں ملا کے ہمراہی قابض ہیں ۔ ان کے درمیان ایک سخت خونریز جنگ واقع ہوئی جس میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے دوستدار قبایل کو ۔ ۔ شکست ہوئی جن کے دو سو سے زاید مقتول و مجروح ہوئے ۔ علاوہ ازیں ملا کے آدمیوں نے ذوالبحنط اور جبر یونس قبایل کے بعض آدمی اسیر کر لئے ۔ ملا کے آدمیوں کے نقصان کی تعداد سو بتائی جاتی ہے ۔ سننے میں آیا ہے کہ ملا علاقہ ذوالبحنط کی طرف پیشقدمی کرنے کی تیاری کر رہا ہے (زمیندار)

جرمن ڈاکو

گذشتہ سشنبہ کی رات کو بابو سدھا مادھوب چیٹرجی کے ہاں ایک نرالی وضع کا ڈاکہ پڑا ۔ بابو مذکور دھورا موگراہٹ واقع ڈائمنڈ ہاربر سب ڈویژن کی پنچایت کے صدر ہیں ۔ نصف شب کے قریب جب بابو صاحب اور اہل خانہ گہری نیند میں سوئے ہوئے تھے ۔ چند اشخاص نے مکان کے نیچے کھڑے ہو کر آواز دی ۔ کہ بابو صاحب کو مقامی سب انسپکٹر پولیس یاد کرتے ہیں ۔ جونہی بابو صاحب مکان کا دروازہ کھولکر باہر نکلے ۔ ۔ ڈاکو بابو صاحب کو پکڑ کر مکان کے اندر لے گئے ۔ اور باقیماندہ ڈاکو دروازہ پر بم وغیرہ چلاتے رہے ۔ ڈاکوؤں نے بابو صاحب سے کہا ۔ کہ ہم جرمن ہیں ۔ اور تمہارا گھر لوٹنے آئے ہیں ۔ پھر انہوں نے پریزیڈنٹ پنچایت سے آہنی صندوق کی چابیاں طلب کیں جو انہیں فوراً دیدی گئیں ۔ ڈاکو بہت سا زر نقد اور قیمتی زیور لیکر رفوچکر ہو گئے ۔ (زمیندار)

پراسرار آلات حرب

سنا کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں لڑائی کے موقع پر سانپ بچھو شہد کی مکھیاں بھڑیں اور اسی قسم کے دوسرے موذی جانور بھی آلات حرب کی طور پر استعمال کئے جاتے تھے ۔ چنانچہ مہابھارت میں لکھا ہے ۔ کہ فریقین جنگ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے سانپ چھوڑ دیتے تھے ۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ ہندوستان میں مغلیہ خاندان کے بادشاہ محصور قلعہ کی فوج سے اطاعت قبول کرانے کے لئے بچھوؤں بلکہ سانپوں تک سے کام لیتے تھے بنتھال پرگنہ کے رہنے والے بہادر اور عجیب و غریب کوہستان اب تک اپنی لڑائیوں میں اسی قسم کے بعض پرانے حربوں سے کام لیتے ہیں ۔ غنیم پر حملہ کرنے کے وقت ان کے زہر آلود تیروں کے ساتھ کثیر التعداد شہد کی مکھیوں کا عنصر بھی موجود رہتا ہے ۔ ناظرین کرام کو یاد ہو گا کہ سنتھال کی حال کی شورش میں سپرنٹنڈنٹ برتن اور اُن کی مسلح پولیس کو جو شورش کو فرو کرنے کے لئے اُن کے ہمراہ گئی تھی ۔ ایسی غیر متوقع پریشانی پیش آئی جس کے لئے وہ آمادہ نہ تھے ۔ اور جس کی یاد انہیں آسانی سے فراموش نہ ہو گی ۔ صاحب موصوف گاؤں کے ایک نمبردار سے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک سنتھال نے شہد کی مکھیوں سے بھرا ہوا مٹی کا برتن زور سے پھینکا جو اُن کے درمیان گر کر ٹوٹ گیا ۔ اور برتن میں سے مکھیاں نکل کر اُن کو چمٹ گئیں جس سے انہیں سخت پریشانی اٹھانی پڑی یہ شورش جو چنداں اہمیت نہ رکھتی تھی آخر مزید پولیس کی مدد سے کسی قدر لڑائی کے بعد جس میں سنتھالوں کی طرف سے تیر و کمان اور شہد کی مکھیاں کثرت سے استعمال کی گئیں فرو کر دی گئی ۔ اس قسم کے لوگ جنہیں عموماً اصلی باشندوں کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ بعض ایسی پراسرار کارروائیوں کا علم رکھتے ہیں جن کے راز کی حقیقت کا پردہ اٹھانے سے اب تک سائنس اور بیسویں صدی کے مہذب انسان کی عقل اور سمجھ قاصر ہی ہے ۔ چنانچہ منجملہ اُن کے انہی سنتھالوں کی شہد کی مکھیوں کو ایسے طریق پر سدھانے اور تربیت دینے کی کارروائی ہے کہ وہ صرف اُن کے دشمنوں ہی پر حملہ آور ہوتی ہیں اور خود ان کو کچھ گزند نہیں پہنچاتیں ایک اور اعجوبہ جس کا راز حل کرنے سے زمانہ حال کے ماہران علم ریاضی کی عقلیں عاجز ہیں ۔ آسٹریلیا کے اصل باشندوں کا پراسرار عصا ہے یہ سخت لکڑی کا ایک چھوٹا سا مگر موٹا ڈنڈا ہوتا ہے اور اس کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اگر اُسے کچھ دور پھینکا جائے تو وہاں سے واپس لوٹ کر پھینکنے والے کے عقب کی چیز پر حملہ آور ہوتا ہے تیز ہوا میں پھینکنے سے کئی قسم کی شکلیں بناتا ہے اور جہاں مطلوب ہو واپس آجاتا ہے (بلیٹن در زمیندار)

دردانیال کی گولہ باری

ایسٹرڈم ۵ اپریل ۔ قسطنطنیہ کی ایک

سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ :

غنیم کے جنگی جہازوں نے آج قوم قلعہ اور سد البحر پر بہت ٹھہر ٹھہر کر بے سود گولہ باری کی کل شب غنیم نے ایک مختصر بحری دستہ سے بحری سرنگوں کے رقبہ میں پہنچنے کی کوشش کی مگر وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا ۔ نیز اُس کے بعض جہازوں کو نقصان پہنچا ۔

(ڈیلی کرانیکل ۔ ۱۶ ۔ مارچ در زمیندار)

ہنگامۂ عالمگیر

ایک اور ماہی گیر جہاز کی غرقابی

لندن ۱۹- اپریل۔ محکمہ بحری سے اعلان کیا ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے ماہی گیر جہاز نیلیا کو بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا۔ اور ماہی گیر جہاز فرمو کو جو اس کے عملے کے آدمیوں کو بچا کر لے آیا تھا۔ غرق کیا جس کی وجہ سے سب آدمی تباہ ہو گئے۔ ماہی گیروں کا اس طرح قتل کرنا جس سے کوئی فوجی غرض وابستہ نہیں یونہی خالی نہ جائے گا۔ ایک ہفتہ میں اس قسم کا دوسرا واقعہ ہے۔ اور ان واقعات کا خاص طور پر خیال رکھا جا رہا ہے۔

ولندیزی اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۱۹- اپریل- ولندیزی جہاز اولیسنڈیا کے عملے کے آدمی گرمزبی لائے گئے ہیں یہ جہاز سیہام سے راٹرڈم کو جا رہا تھا مگر بحیرہ شمالی میں سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

جنوبی افریقہ میں جنگ

لندن ۲۰- اپریل۔ کیپ ٹاؤن کا تار مظہر ہے کہ سرکاری طور پر ایک اہم کامیابی کی خبر مشتہر کی گئی ہے۔ اور یونین گورنمنٹ کی افواج نے کیمن شاب کے شہر اور ریلوے مرکز پر قبضہ کر لیا۔

ترک اسیران جنگ

لندن ۲۱- اپریل محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ شیبہ میں جو ۱۵۰ قیدی گرفتار ہوئے تھے ہفتہ کے روز بصرہ میں لائے گئے۔ ہماری متعاقب جماعتوں نے ہر جگہ ترکوں کو بے ترتیبی کی حالت میں پایا۔ ترک سڑک پر اور بذریعہ دریا عربی کشتیوں میں سوار ہو کر جا رہے تھے۔ جو ۴۰-۳۰ ٹن وزنی ہیں اس قسم کی ۲ کشتیاں پکڑ کر غرق کر دی گئیں اب رعابی کے اس طرف کوئی غنیم نہیں یہ مقام نخیلہ سے شمال مغرب کو ۱۰ میل اور بصرہ سے تقریباً ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

روسی تارپیڈو کشتیوں کی سرگرمی

لندن ۲۱- اپریل پیٹروگراڈ- روسی تارپیڈو کشتیوں نے پیر کے روز ساحل اناطولیہ کا چکر لگاتے ہوئے ۲۰ ترکی جہاز غرق کر دیئے- جن میں سامان حرب بار تھا۔ اس کے بعد انہوں نے آرخیو کے ترکی مورچوں پر گولہ باری کی جس سے وہاں سخت بدحواسی پھیل گئی۔

شیبہ کی مزید خبریں

شملہ ۲۲- اپریل۔ شیبہ کی مزید خبروں سے پایا جاتا ہے کہ ترکوں کے نقصانات ۱۲- اپریل سے ۱۴ تک ایک ہزار کے قریب ہوئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ ان میں ۳- جرمن افسر بھی ہیں۔ ترکی فوج کا ایک اعلیٰ افسر بھی ہے جو ۱۴- اپریل کو کام آیا تھا۔ افواہ ہے کہ پسپائی کے وقت ترکوں پر کوئی قبیلہ بھی حملہ آور ہوا تھا جو اس وقت سے پہلے ترکوں کا طرفدار تھا۔ ترک ایسی عجلت سے فرار ہوئے کہ ۹۰ میل کی مسافت ۳ روز میں طے کر گئے۔ نخیلہ میں جو میدان جنگ سے ۲۱ میل دور ہے ہمارے رسالہ نے سامان حرب کی گاڑیاں اور دو تباہ شدہ موٹر پائے۔

۱۰ افسر مقتول اور ۳۰ مجروح

لندن ۲۲- اپریل۔ گزشتہ دو دنوں میں خلیج فارس کی مہم کے افسروں کی جو فہرست نقصان شائع ہوئی ہے اس میں کل ۱۰ افسر مقتول اور ۳۰ مجروح ہیں

سرحد بلجیم کو عبور کرنے کی ممانعت

لندن ۲۰- اپریل۔ ماسٹرچ کا ایک تار مظہر ہے کہ بلجیم میں تمام ذرائع آمد و رفت مسدود ہو گئے ہیں اور ان سیاحوں کو بھی جن کے پاس پروانہ راہداری ہیں سرحد کے پار جانے کی ممانعت ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ممانعت جرمن افواج کی نقل و حرکت کی وجہ سے عمل میں لائی گئی ہے۔

جرمنوں نے ۱۰۰ سے زائد بم گرائے

لندن ۲۱- اپریل- پیٹروگراڈ- دس جرمن ہوائی جہازوں نے بیل سٹاک میں ۱۰۰ سے زائد بم گرائے

آسٹرویوں کے شبخون

پیٹروگراڈ ۲۲- اپریل- ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹرویوں نے روما نیا کے محاذ پر شبخون مارے جو پسپا کر دیئے گئے۔

روسیوں کے نوک سنگین جوابی حملے نے غنیم کو نقصان عظیم کے ساتھ پسپا کر دیا

ایتھنز میں غم و غصہ

لندن ۲۲- اپریل- ایتھنز- اسٹیمر الیس پونٹوس پر تارپیڈو پھینکنے کے سبب یہاں سخت غصہ پھیلا ہوا ہے۔ اور غالباً جرمنی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کا باعث ہو گا۔ تمام اخبارات اسے وحشیانہ حرکت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اخبار امبروس کہتا ہے کہ یونان چند دنوں میں اپنا اصل جواب دے گا

"ای ۱۵" کا کمانڈر

لندن ۲۲- اپریل۔ "ای ۱۵" کے کمانڈر لفٹنٹ براڈری کے متعلقین کو ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ وہ ترکوں کے پاس قید ہے۔ اس تار پر کوئی تاریخ نہیں۔

درد انیال کی "فوری تسخیر" کا اضطراب

لندن ۲۳- اپریل- پیرس کا تار مظہر ہے کہ موسیو آگیمیز شمالی فرانس کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں جس کے دوران میں مسٹر چرچل سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ایک ملاقاتی سے بیان کیا کہ مجھے مسٹر ونسٹن چرچل سے اس خاص مقصد کے لئے بھی ملنے کی ضرورت تھی کہ درد انیال کو بہت جلد مسخر کرنے کے متعلق کیا بہترین ذرائع استعمال میں لائے جائیں۔ تاخیر کے متعلق پبلک کو شور مچانے کی ضرورت نہیں۔ اور امید ہے کہ مطلوبہ مقصد جلد حاصل ہو جائے گا۔

بحیرہ روم کی فوجی مہم

لندن ۲۲- اپریل- ڈیلی ٹیلیگراف کا ایک نامہ نگار بحیرہ روم کے شرقی حصہ سے لکھتا ہے کہ بحیرہ روم کی فوجی مہم جو اب تکمیل کو پہنچ گئی ہے اس کی کمان جنرل سر آئن ہملٹن کے سپرد کی گئی ہے اس مہم میں برطانوی فوج کی بہترین پلٹنیں شامل ہیں جنہوں نے ابتک جنگ میں حصہ نہیں لیا جنرل ڈامنڈ کا فرانسیسی نو آبادیوں کا ڈویژن بھی سر آئن ہملٹن کے زیر کمان رہے گا۔

شط العرب میں جنگ

شملہ ۲۳- اپریل۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے مفصلہ ذیل تار مورخہ ۲۱- اپریل موصول ہوا ہے۔

لارڈ کریونے دیوان خاص میں کہا کہ گورنمنٹ کو ترکوں کے جلد یا بدیر شط العرب پر حملہ آور ہونے کی امید تھی جس کی وجہ سے ہندوستان اور مصر سے اس طرف فوج روانہ کی گئی تھی۔ اور وہاں کی جنگی کارروائیوں میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے کمانڈر انچیف اور افسروں اور سپاہیوں کی مستعدی اور قابلیت پر روشنی پڑتی ہے

خلافت کا مستقبل

لارڈ کرومر کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لارڈ کریو نے بیان کیا کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی رائے میں مسئلہ خلافت ایسا اہم مسئلہ ہے جس کا دنیائے اسلام ہی کو باہم فیصلہ کرنا چاہئے۔

دو اور جہازوں پر حملہ

لندن ۲۲- اپریل- ماہی گیر جہاز آئیوا سے پر تارپیڈو پھینکا گیا عملے کے کشتیوں پر بیٹھ جانے کے بعد ان پر گولے پھینکے گئے۔ برمینٹ نامی نارو سے کے جہاز کو جو لندن جا رہا تھا۔ جرمنوں نے گرفتار کر لیا

ایک سرکاری بیان سے پایا جاتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۲۱- اپریل کے اندر ۱۵۱۹ جہازوں میں سے جو برطانوی بندرگاہوں میں داخل ہوئے یا وہاں سے روانہ ہوئے جرمنوں نے ایک تجارتی جہاز اور ماہی گیر جہاز کو غرق کیا۔

فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز

لندن ۲۰- اپریل- فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز اول

شط العرب میں جنگ

شملہ ۱۹ اپریل۔ میسوپوٹیمیا کی تازہ ترین رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ ۱۴ ماہ حال کو ترکوں کی ایک جمعیت نے مقام شیخ سعد کے قریب ہمارا مقابلہ کیا تھا وہ دریائے فرات کی طرف کو پسپا ہو رہی ہے۔ اور ۱۵ اپریل کو مقام ازطاق کے قریب دیکھی گئی جو ۱۴ ماہ رواں کی رزمگاہ کے شمال مغرب میں ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ جمعیت نہایت بے ترتیبی سے پسپا ہوئی تھی۔ اور اس کا کچھ حصہ خشکی کی راہ سے اور کچھ کشتیوں کے ذریعہ سے پیچھے ہٹ رہا ہے ۱۴ ماہ رواں کے معرکہ میں غنیم کے نقصان کا اندازہ ۲۵۰۰ کیا گیا ہے۔

ترکی تباہ کن جہاز خشکی پر چڑھ گیا

لندن ۲۰ اپریل۔ جیوس سے ٹائمز کو اس مضمون کا مراسلہ ملا ہے کہ تارپیڈو کشتیوں کو تباہ کرنے والا ترکی جہاز ڈیمرکارد یہاں خشکی پر چڑھ گیا ہے جس پر ۴ جرمن سوار ہیں۔ جو سب گوبن کے افسر ہیں انہوں نے گورنر سے بیان کیا۔ کہ ہمارا تباہ کن جہاز ایک مہینہ ہوا دردانیال سے بچ کر نکل آیا تھا۔ اور دن کے وقت ایشیائی ساحل کے جزائر میں چھپ رہتا تھا۔ وہ گشت لگانے والے جہازوں کی نظر سے بھی بچ کر نکل آیا۔ اور فوج لانے والے جہاز پر حملہ کرنے کی تاک میں رہا۔ ان کا بیان ہے کہ ہم نے دو روز ہوئے ایک فرانسیسی باربرداری کے جہاز پر تارپیڈو پھینک کر اسے نقصان پہنچایا اور دوسرے جہاز دو روز تک ہمارا تعاقب کرتے رہے

قفقاز میں جنگ

لندن ۲۰ اپریل۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ قفقاز میں ساحل کی طرف گولہ باری اور شدید آتشباری کا سلسلہ جاری ہے ارقوین کے علاقہ میں روسی جنوب کی طرف کامیابی کے ساتھ پیشقدمی کر رہے ہیں۔

مشہور فرنچ ہوا باز کی گرفتاری

ہوا باز گیروس اتوار کی شام کو کورٹرائے بلجیم کے شمال میں بمقام ... نیچے اترنے پر مجبور ہوا اور گرفتار کر لیا گیا۔

یونان اور سرویہ

لندن ۱۹ اپریل۔ بیان کیا گیا ہے کہ یونان اور سرویہ نے کسی قسم کی دستبرد کے خلاف مشترکہ مدافعت کی غرض سے باہمی معاہدوں کی تجدید کی ہے۔

جرمنوں کے نقصانات

ایمسٹرڈم ۱۹ اپریل۔ پروشیا کی تازہ ترین فہرستوں کے مطابق جرمنوں کا مجموعی نقصان تیرہ ...

کمک بھیج دیا ہے۔

عدیمہ پر ترکی حملہ

بمبئی ۱۹ اپریل۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن سے لکھتا ہے کہ ترکوں نے عدین پر حملہ کیا جس پر وہاں کے تمام شیوخ نے گولہ بارود کا سامان ختم ہو جانے کی وجہ سے ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ عدین۔ عدن سے قریباً ۱۲۰ میل شمال مغرب کی طرف اور عدن کی محفوظ علاقہ کی سرحد سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ترکوں نے عدین کے تمام گیہوں اور جوار کے ذخائر پر قبضہ کر لیا اور شیخ عبدالرب شیخ محمود شیخ محسن بن علی اور شیخ منصور بن علی کو ایک لاکھ ڈالر نقد اور ایک لاکھ ڈالر ماہانہ اقساط میں ادا کرنے پر مجبور کیا۔

برطانوی آبدوز کشتی بیکار کر دی گئی

لندن ۲۰ اپریل۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ آبدوز کشتی ای ۱۵ کے دردانیال میں گرفتار کئے جانے کا خطرہ تھا۔ اور چونکہ وہ ایسی حالت میں تھی کہ اس سے کام لیا جا سکتا تھا اس لئے ترکوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح ہاتھ آ جائے۔ برطانی جنگی جہازوں نے فاصلہ دراز سے اسے بیکار کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اس لئے دو کشتیاں ایک ٹرائمف کے زیر کمان لفٹنٹ کمانڈر برک رامنس اور دوسری مجسٹک کی زیر کمان لفٹنٹ گاڈون آبدوز کشتی پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کی گئیں۔ ترکی قلعوں نے ان کشتیوں پر شدید گولہ باری کی اور ایک قلعہ نے جو صرف چند سو گز کے فاصلہ پر تھا ۲۰۰ گولے پھینکے اور چند چھوٹی توپیں بھی قریب کے فاصلہ سے آتشباری کرتی رہیں۔ مگر اس کے باوجود آبدوز کشتی پر تارپیڈو پھینک کر اسے بیکار کر دیا گیا۔ مجسٹک کی کشتی میں سوراخ پڑ گیا۔ اور وہ ڈوب گئی مگر اس کے آدمی دوسری کشتی نے بچا لئے۔ صرف ایک آدمی زخموں سے مر گیا۔

نائب امیر البحر ان لوگوں کی ہمت کی بہت تعریف کرتے ہیں محکمہ بحری نے لفٹنٹ کمانڈر رامنس کو کمانڈر کے درجہ پر ترقی دی ہے اور افسروں اور دوسرے آدمیوں کے متعلق بھی رپورٹ طلب کی ہے کہ ان کی خدمات کا مناسب صلہ دیا جائے۔

باربرداری کے جہاز پر حملہ

لندن ۲۰ اپریل محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانی باربرداری کے جہاز مانیٹو پر جو فوج لے جا رہا تھا ترکی تارپیڈو کشتی نے آج بحر ایجین میں حملہ کیا۔ تارپیڈو کشتی نے تین تارپیڈو پھینکے مگر

سب کا نشانہ خطا گیا جس کے بعد گرفتہ ہزیمت اور بحری تباہ کن کشتیوں کے تعاقب کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ گئی ترکی تباہ کن کشتی بالآخر خشکی پر چڑھ گئی اور ساحل جیوس پر تباہ کر دی گئی عملے کے آدمی گرفتار کر لئے گئے

شط العرب میں جنگ

لندن ۱۶ اپریل۔ زبیر کی سمت میں جو لڑائی ہوئی اس میں برطانیوں کا نقصان ۲۰۰ ہوا۔ ترکوں پر اس شدت سے حملہ کیا گیا کہ وہ زبیر کے شمال مغرب میں ۹ میل تک پیچھے ہٹ گئے۔

ترکی تارپیڈو کشتیوں کی سرگرمی

ترکی تارپیڈو کشتیوں نے باربرداری کے جہاز مانیٹو پر جو بحیرہ ایجین میں برطانی فوج لے جا رہا تھا، ۱۷ ماہ رواں کو حملہ کیا تین تارپیڈو پھینکے گئے مگر ان کا نشانہ خطا گیا۔ مگر افسوس ہے کشتیوں کے الٹ جانے سے ۵۱ جانیں ضائع ہوئیں برطانی گرونڈوں نے تارپیڈو کشتیوں کا تعاقب کیا اور وہ یونانی جزیرہ میں خشکی پر چڑھ گئیں۔ جہاں ان کے عملے کے آدمی جن میں گوبن کا ایک جرمن افسر اور چھ ملاح بھی شامل تھے گرفتار کر کے نظر بند کر دئے گئے۔

تین ہوائی جہاز نہر سویز سے اڑ کر العریش تک گئے جو العریش کے جنوب میں ۵۲ میل فاصلہ پر اور جزیرہ نما سینا کے شمالی حصہ میں ایک عمدہ مرکزی موقع پر واقع ہے۔ ہوا بازوں کو العریش میں ڈیڑھ دو سو ترکی کیمپ نظر آئے

ییپرز کے نواح میں شدید جنگ

لندن ۲۰ اپریل۔ ایمسٹرڈم ٹائمز میں بیان کیا گیا ہے کہ ییپرز کے جنوب و مشرق میں نہایت شدید جنگ وقوع پذیر ہو رہی ہے اور ہر چیز میں مجروحین کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ افواہ ہے کہ غنیم سینن کو خالی کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔

خلیج فارس کی مہم

لندن ۲۰ اپریل۔ دیوان خاص میں لارڈ کریو نے کہا کہ خلیج فارس کی کامیابی سے ہماری افواج کے کمانڈروں کی اعلیٰ قابلیت مترشح ہوتی ہے ہمارا رسالہ ۱۸ اپریل کو نخیلہ پہنچا۔ یہ مقام خالی تھا۔ اور اس کے اردگرد خندقیں کھدی ہوئی تھیں۔

ہنوز غبار شیبہ سے پرے ترکی کے راستہ غنیم کا تعاقب کرنا ناممکن ہے لیکن کمانڈر نے آبی رستوں کی دیکھ بھال کا حکم دے رکھا ہے۔ شیبہ میں کمانڈر اپنے ذاتی مشاہدہ سے اندازہ لگاتا ہے کہ ۱۴ اپریل کو غنیم کا نقصان ڈھائی ہزار سے کم نہیں ہوا۔

پھانسی کا حکم

لندن ۲۰ اپریل۔ قاہرہ۔ خلیل کے بارے میں جس نے سلطان مصر پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ پھانسی

تازہ اقتباسات

یونان میں جرمنی کا اثر

نیر ایسٹ کا نامہ نگار ایتھنز لکھتا ہے کہ: فریق مخالف وزارت کے بعض ممبر اور اکثر اخبارات لیئے کہ جرمنی کا طرفدار صرف ایم۔ وینی زیلوس کی مخالفت کی وجہ کر ظاہر کر رہے ہیں۔ ان میں سے بیرن شنک جرمنی کے موافق نہایت سرگرمی کے ساتھ کام کر رہا ہے جس کا مقابلہ ائتلاف ثلاثہ کی طرف سے بالکل نہیں کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی خبریں پھیلائی جا رہی ہیں کہ بغیر اس طرف سے اطمینان کئے ہوئے کہ یونان کو معقول معاوضہ ملیگا۔ ایم وینی زیلوس ایک خطرناک پالیسی اختیار کرنا چاہتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ روس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ یونانی فوج قسطنطنیہ میں داخل ہو۔ لیکن فرانس نے منظور کر لیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایم وینی زیلوس نے خود ہی یونان کی طرف سے فوجی امداد دول اتحادیہ کے سامنے پیش کی تھی۔ آخر میں یہ بتایا جاتا ہے کہ اگر جیسا کہ ترکوں کا دعویٰ ہے دو لاکھ عثمانی فوج گیلی پولی میں ہے۔ تو پندرہ ہزار یونانیوں کی فوج جو ایم وینی زیلوس مانگتے ہیں بالکل ناکافی ہوگی اور مجبوراً اُسے زیادہ فوجیں بعد کو بھیجنا پڑیں گی جس سے اُس کی قوت کمزور ہو جائیگی۔ بلغاریہ کی بابت کہا جاتا ہے کہ غالباً وہ دردانیال کے حملہ میں شریک نہوگا۔ اس لئے کہ اپنی غیر جانبداری سے اس نے کافی نفع اُٹھا لیا ہے۔ (ہمدرد)

ترکی فوج

کاونٹ ونٹ زاف اپنے ناظرین کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ اتحادی دردانیال کے حملہ کو نہایت مستعدی کیساتھ جاری رکھیں گے۔ اور یہ خیال کرنا سخت غلطی ہے کہ شدید نقصانات کے باوجود وہ اپنی کوشش سے باز رہیں گے لیکن اسی کے ساتھ برلن لوکل انزیگر ترکی فوج پر پورا اعتماد ظاہر کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ:

گیلی پولی اور قسطنطنیہ کے درمیان ترکی فوج کا بہترین حصہ دشمن کا انتظار کر رہا ہے۔ اس انتظار کے کیا معنی ہیں۔ روسیوں کو قفقاز میں اور انگریزوں کو شط العرب اور نہر سویز پر اس کا پہلا سبق مل چکا ہے ان نئی فوجوں کی پوری طاقت کا انہیں مزہ چکھنا ہے یہ فوجیں اس خیال سے مشتعل ہو رہی ہیں کہ جنگ بلقان کی مصیبتوں کا بدلہ جلد سے جلد لیں۔ اگر واقعی کوئی سخت مقابلہ ہوا تو معلوم ہو جائیگا کہ ترک آج بھی ویسے ہی زمانہ قدیم کے بہادر لڑنے والے ہیں۔

ترکی فوج کی تعریف کرنے کے بعد مضمون نگار نے خلاف توقع آخر میں یہ کہا ہے کہ ترک اپنی ایشیائی سرزمین پر بہت اچھی طرح جنگ کر سکیں گے اور وہ لکھتا ہے کہ:

"بجائے یورپ کے صوبوں کی مخالفانہ سرزمین کے جہاں غداری اور دغا بازی ہر شہر اور ہر جھاڑی کی آڑ میں چھپی رہتی ہے ترکوں کو ایک مرتبہ اور اپنے وطن ایشیائے کوچک کی سرزمین پر لڑنے کا موقع ملنے دو تو دیکھنے والے کو معلوم ہو جائے گا کہ ترک اپنے دشمن پر اسی طرح شیرانہ شجاعت کے ساتھ حملہ آور ہوتے ہیں جس طرح ایک مرتبہ شپکا کے مقام پر حملہ کیا تھا۔ اور عثمانیوں کے قدیم نعرہ جنگ کی صدائیں ایک مرتبہ پھر گونج جائیں گی اور وہ فتحمند نظر آئیں گے۔ (ٹائمز ۲۳۔ مارچ در ہمدرد)

ڈریسڈن اور دردانیال

ہمبرگ کے اخبارات اب تک اس غیر معمولی واقعہ کی تنقید کر رہے ہیں جو بحری جنگ کے دوران میں پیدا ہو گیا تھا۔ ہمبالٹ کا اخبار فریڈن بلات لکھتا ہے کہ "اپنے خاص غنیم کی بحری طاقت کو ہم ہرگز کم نہیں خیال کرتے ہیں لیکن ایک غور کرنے والے کی نگاہ بار بار مجبوراً متفرق جرمن کروزروں کی تباہی کا موازنہ اس رکاوٹ سے کرتی ہے جو انگلستان کو اس جنگ کے سب سے پہلے بحری معرکہ یعنی دردانیال کی گولہ باری میں پیش آئی ہے" اپنے ناظرین کو اس امر کا یقین دلانے کے بعد کہ انگلستان ضروری ایثار کرنے سے گریز کرتا ہے جس سے ممکن ہے کہ "انگریزی فرانسیسی بیڑہ کام کرنے کے قابل نہ رہ جائے"۔ اور اس بات سے انکار کرنے کے بعد کہ اتحادی ضرور فوجیں مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ "چھوٹے جرمن کروزروں کو تباہ کر کے نہیں بلکہ ایسے کاموں سے جو واقعی بہادری کے ساتھ کئے جائیں برطانیہ کی بحری طاقت اپنی قابلیت کا ثبوت دے سکتی ہے۔ اور برطانیہ زیادہ عرصہ تک انتظار نہیں کر سکتا۔ بجز اس صورت کے کہ وہ اپنی کو اس خطرہ میں ڈالنے کہ تمام دنیا رفتہ رفتہ جان لے کہ انگلستان کا بیڑہ محض ایک ہوا ہے جس سے صرف پولیٹکل بچے ڈرائے جا سکتے ہیں (ٹائمز ۲۲۔ مارچ در ہمدرد)

محمرہ وغیرہ میں بے چینی

ابھی تک یہاں امن کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ بدامنی بڑھتی جاتی ہے۔ عربستان اپنے قبایل کے علاوہ دو زبردست گروہوں سے بھی متصل ہے ایک طرف سے بختیاری اور دوسری طرف پشت کوہ کے قبایل اس کے قریب ہیں۔ کہ جن کے حدود خرم آباد فیلے لور تبرستان تک پہنچتے ہیں بڑا اندیشہ یہ ہے کہ اگر خوزستان میں امن نہ ہوا تو یزد جرد اور کرمان شاہ سے اصفہان و شیراز تک یہ آگ لگ جائیگی۔ مناسب ہے کہ امرائے دولت خوزستان کے سرداروں اور قبیلوں میں سکون پیدا کریں اور اُس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ایک زبردست فوج بھیجکر تمام عربی مشایخ اور سردار ارفع اور تمام شیوخ حویزہ وغیرہ کو جمع کر کے صلح کرا دیں۔ یا بعض کو ان سے تبدیل کرا دیں خوزستان اور عربستان کے عرب قریب ایک لاکھ کے مسلح جمع ہو گئے ہیں۔ انکی بے چینی صرف دو وجہ سے ہے اول سردار ارفع کی برطرفی کا مطالبہ کہ وہ لوگ اُس کے ماتحت رہنا نہیں چاہتے۔ اُن کے شیوخ نے طہران کو تار دیا ہے کہ سلطنت کی اطاعت کو ہم حاضر ہیں مگر سردار ارفع حاکم محمرہ کی اطاعت سے انکار ہے اور اُس کی وجہ یہی کہ جب فتوائے آیات اللہ عراق عرب وہ ہم پر حکمرانی نہیں کر سکتا۔ ایک دوسرے تار میں مرکزی حکومت کے اصرار پر وزارت داخلہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ اگر نصرت الملک سردار ارفع کے بیٹے کو باپ کی بجائے مقرر کر دیا جائے تو یہ جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔ دوسری وجہ بے چینی کی ترکوں کی حمایت بیان کی جاتی ہے وزراء طہران نے روساء اور مشایخ کو اس قسم کی بے چینی کے اظہار سے منع کیا ہے۔ اور سمجھایا ہے کہ اگر تم سب اپنے قول کے صادق ہو تو غیر جانبداری ایران کے لئے کوشش کرو (حبل المتین ۱۹۔ اپریل در ہمدرد)

بیروت میں اظہار مسرت

جہاز "فیرنزی" کے ایک مسافر نے بیان کیا کہ بیروت میں جب حلیفوں کے دردانیال میں جہاز ڈوبنے کی خبر مشہور ہوئی ہے تو ایک بہت بڑی بشارت سمجھی گئی اور سرکاری عمارتوں کی زینت کی گئی۔ اور فوجی اسٹاف کے حکم سے اہالی شہر نے بڑی خوشی منائی اور آئینہ بندی کی (المقطم ۲۵۔ مارچ در ہمدرد)

دردانیال کی خبریں
(جرمن ذرایع سے)

برلن ۲۶ مارچ۔ دردانیال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم (اتحادیوں) کے نقصانات کا تخمینہ ۲۰ مارچ تک ۱۳۴ توپوں اور ۱۲۰۰ مقتولوں کا کیا جاتا ہے جس میں پچاس وہ لوگ بھی شامل ہیں جو الفلکسیل پر مقتول ہوئے ہیں (ٹائمز ۲۷ مارچ در ہمدرد)

برلن ۳۱۔ مارچ قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ باسفورس پر بحرۂ اسود کے روسی بیڑہ کی پہلی گولہ باری جس کو روسی محکمہ بحری نے نہایت آب تاب سے بیان کیا ہے ۱۲۸ گولوں پر مشتمل تھی۔ یہ گولے مورچوں سے ساڑھے دس میل کے فاصلہ پر تین پھونس کے مکانوں پر پھینکے گئے تھے مورچوں کی اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا (یکم اپریل)

نواح بصرہ میں جنگ

برلن ۳۰۔ مارچ ترکی

ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہ حق شناس　چڑھ کے آئے اُس پر آئے دشمن بیشمار و بیقیاس
لشکر اسلام کم تھا لشکر اعدا کثیر　فتح و نصرت کی نہ ظاہر ہو سکی کچھ بھی آس
مشورہ باہم ہوا ارکان دولت نے کیا　اب اطاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر خاص
سن کر جاسوسوں سے حال لشکر سامان حرب　غازیان دیں کے دل پر چھا گیا اک یاس

شاہ نصرت نام نے بدلا جو دیکھا فوج کو　شہر سے نکلا بدل کر وہ فقیرانہ لباس
دل میں کہتا تھا کہ دیکھیں کس قدر مسلم میں ہے　ہیں ابھی ہم قوم اشرف مخلوق ناس
امتحاں قوم جو منظور تھا از راہ درد　ایک قریہ میں گیا پہنچے ہوئے سلطان پاس
اہل عالم پر تھا عالم خواب کا چھایا ہوا　وقت آدھی رات کا تھا اور زمانہ تھا اداس
دستک دی شاہ نے یک در پر دہ شہ بیدار بخت　یوں پکارا کھولئے دروازہ اے گردوں اساس
سنے آئی صاحب خانہ ہو تم پر صد سلام　آئیے باہر مری کچھ آپ سے ہے التماس

صاحب خانہ نہیں تھا صاحب ایمان وہ ہیں　تھا مسلمان اور اُس کو قوم مسلم کا تھا پاس
خنجر و شمشیر و سب جو زیور و نقد و طعام　الغرض سب کچھ وہ لیکر آیا جو تھا اس کے پاس
اُس کی زوجہ بھی تھی شوہر کے پیچھے اس طرح　تھا چراغ ایک ہاتھ میں لیے ساد و سبز کیں سجائے ہیں
ہوگیا مبہوت سلطاں دیکھ کر یہ ماجرا　رہ گیا بس دم بخود اور اُڑ گئے ہوش و حواس
کچھ نہ آیا جب سمجھ میں بولا سلطان اے اخی　ہم سمجھے تیرے ارادے پر سفر کا التباس

گھر کے اندر نے کہا تو نے صدا مجھکو جو دی　تیرے نطق گلفشاں سے آئی ہے باغ دیں کی باس
سنے کون مرد مسلماں گردش گردوں تنگ　تیرے طرز گفتگو سے یہ کیا میں نے قیاس

تیرے بے وقت آنے کو سمجھا ہوں ہر احتیاج　اس لیے لایا ہوں میں سامان حفظ و حراس
ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان و دیں　کام آئے بھائی کے بھائی بوقت رنج و یاس
تجھ کو زر کی ہے اگر حاجت تو حاضر ہے یہ نقد　ہے اگر عریانی تن تجھ کو منظور دوں لباس
بھوک کی تکلیف ہو تو ماحضر حاضر ہے یہ　لیجئے پانی بھی اے بھائی اگر غالب ہے پیاس
ہے تجرد سے اگر زحمت تو پھر ہے آج سے　میری بیٹی تیری زوجہ میری زوجہ تیری ماس
در پئے آزار کوئی ہے تو یہ اسپ و تیغ　تیرے دشمن کی لڑوں میں بن کے خطر مثل غراس
دیکھ کر اس کی اخوت شہ نے دل میں یوں کہا　ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

کھولکر دل دشمنوں سے پھر لڑا وہ تاجدار　فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکر و سپاس
(دلورام کوثری)　غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی اس طرح　(زمیندار)
کوثری جیسے کوئی موسیٰ جس طرح چرجائیں گھاس

تقسیم ازل

ازل میں جب ہوا تقسیم جو کچھ جس کو دینا تھا　ملا ہر ایک کو حصہ جو از روئے حساب آیا
کسی کو کر دیا محو جمال جلوہ جاناں　کسی کے حصۂ قسمت میں حسن لاجواب آیا
کسی کو بادۂ گلفام کے ساغر ملے بھر کر　کسی تشنہ وحدت کو شربت قند و گلاب آیا
کسی کے ہاتھ میں کاسہ دیا تھا گدائی کا　کسی کے قبضۂ قدرت میں گنج بے حساب آیا
کسی کے ہاتھ کو خدمت ملی چاکر نوازی کی　کسی کا سینۂ بریاں میں سوز و التہاب آیا
کسی کو دے دیا تار نفس میں ساز آہوں کا　کسی کی دل لگی کو نغمۂ چنگ و رباب آیا
کسی کی چشم فتنہ زا میں جادو بھر دیا لاکر　کسی کی کاکل شکیں میں [illegible]
غرض سب کچھ ملا لیکن شوق جو بھی سکوں کا تھا　مگر حصہ میں اپنے یہ دل خانہ خراب آیا

خریداران مدینہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں تاکہ تعمیل ارشاد میں تساہل نہ ہو۔ (منیجر)

تازہ برقیات

پولینڈ میں عظیم جنگ کی تیاریاں

شملہ ۲۵۔ اپریل۔ مشرقی رزمگاہ میں کوئی اہم تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔ پیٹروگراڈ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ موجودہ سکوت میں فریقین عظیم نقل و حرکت کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

جرمنوں کی تازہ ترین کارستانی

لندن ۲۶۔ اپریل۔ شمالی فرانس کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ جن لوگوں نے یوسنگھ میں جرمن حملہ کی کیفیت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے ان کا بیان ہے کہ جرمن کوئی ایسا خاص گولہ استعمال نہیں کرتے جس کی گیس سے دم گھٹ کر بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ بلکہ وہ اپنی خندقوں سے ایک قسم کا بخار یا دھواں ایسی ترکیب سے نکالتے ہیں جس کا تا حال اتحادیوں کو کچھ پتہ نہیں چلا۔ ہماری توجہ پہلے ہی اس امر کی طرف منتقل ہوئی تھی کہ جرمن خندق کے پشتہ کے عقب میں جس میں کچھ سولنغ بھی دکھائی دیتے تھے۔ کچھ غیر معمولی کارروائی عمل میں آرہی ہے۔ کسی قدر انتظار کے بعد آخر انہوں نے موقع تاڑ کر ایسا دھواں پیدا کیا جو عام طور پر کلورک گاس سے نکلتا ہے۔ اتحادیوں نے جب سیاہی مائل گہرے غلیظ بادل اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے تو وہ حیران رہ گئے اور جرمن اس عارضی گھبراہٹ سے فائدہ اٹھا کر دیکھتے ہی دیکھتے اپنی خندقوں سے باہر نکل آئے آگے چلنے والے جرمن زہریلی گیس کے حلقہ کو عبور کرنے کی غرض سے نقاب ڈالے ہوئے تھے۔

کراکو کے محاصرہ کی تیاریاں

لندن ۲۶۔ اپریل۔ ٹائمز کو ایک قابل اعتماد ذریعہ سے آسٹریا کے حالات معلوم ہوئے ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ کراکو کے محاصرہ کی تیاریاں عمل میں آرہی ہیں کراکو کی پندرہ بیس ہزار آبادی اور ویلزکا کی تمام آبادی کو نکال دیا جائیگا۔ اور وزیر داخلہ کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ پناہ گزینوں کا بہت جلد انتظام کرے۔

کارپیتھین کی رزمگاہ میں بھاری توپیں

لندن ۲۶۔ اپریل پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم کارپیتھین کی رزمگاہ میں بھاری توپیں لا رہا ہے اور اس نے تمام محاذ پر توپخانہ کی آتشباری میں اضافہ کر دیا ہے غنیم نے ہفتہ کی شب کو درہ اذوک کے علاقہ میں مسلسل خونریز حملے کئے مگر شدید نقصان کیساتھ پسپا ہوا۔ دیگر مقامات میں بھی خفیف معرکے وقوع میں آئے۔

تسخیر کیلے کا خواب

شملہ ۲۷۔ اپریل (بنام ہز ایکسلنسی وائسرائے) معلوم ہوتا ہے کہ جرمن پھر سے کر کی اصل تجویز پر جسے انہوں نے موسم سرما کی وجہ سے ملتوی کر دیا تھا عمل پیرا ہونے والے ہیں اور

عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ کیلے تک پہنچنے کے لئے ایک مرتبہ پھر کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ایزر کو عبور کر کے اس کے مغرب کی طرف مقام لیزرن پر قبضہ بھی کر لیا تھا مگر ہفتہ کے روز فرانسیسی اور بلجین سپاہ نے پھر اس گاؤں پر قبضہ کر لیا اور بظاہر نہر کی تمام لائن پر قابض ہو گئے۔

اتحادیوں کی مشکلات

رر ٹائمز لکھتا ہے کہ اس امر کی پہلے ہی سے توقع تھی کہ جرمن اتحادیوں کی جارحانہ کارروائی کو بھانپ کر اس کے تدارک کی کوشش کریں گے۔ اور اس غرض کے لئے انہیں فلنڈرس میں کئی ہوشتیں حاصل ہیں ہمیں کامل اعتماد ہے کہ ہم حلیف سلطنتیں ملکر ماہ اکتوبر اور نومبر کی طرح پھر اسے میدان میں شکست دیں گی۔ اس وقت ہم کمزور تھے اور وقت بھی نازک تھا۔ مگر اب ہم طاقتور ہیں۔ اور وقت ہماری مساعدت کر رہا ہے۔ مگر اب ہمیں پھر غنیم کو ویسا ہی سبق دینا چاہئے اور اپنے وسائل کا ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ اس کارروائی کو پوری کامیابی کے ساتھ انجام پر پہنچا سکیں۔

رر اس کے علاوہ جرمنوں نے وردون کے شمال میں فرانسیسی مورچوں پر بھی حملہ کیا ہے۔ مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا۔

رر پیٹروگراڈ سے اطلاع آئی ہے کہ جرمن آسٹریا کو بھاری کمک بھیج رہے ہیں۔

سرزمین گیلی پولی میں اتحادی سپاہ

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دردانیال کی فوجی مہم نے ۲۵ اپریل کو جزیرہ نما گیلی پولی کے مختلف مقامات میں موجودہ غنیم کی شدید مخالفت کے باوجود کامیابی کے ساتھ خشکی پر اترنا شروع کیا عظیم جمعیت خشکی پر اتری۔ اور یہ خشکی پر اترنے کی کارروائی اور پیشقدمی جاری ہے۔

برطانوی سپاہ پر جرمنوں کا حملہ

لندن ۲۷۔ اپریل۔ ڈیلی نیوز کی مراسلات سے پایا جاتا ہے کہ ییپرز کے شمال مشرق میں جرمن کثیر جمعیت کیساتھ برطانیوں پر مسلسل حملے کر رہے ہیں۔ اور ییپرز کو سخر کرنے کے خیال سے ان کے میسرہ کو الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چار روز سے شب و روز لڑائی جاری ہے اتوار کے روز شب کو ساحل ییزر سیرگ اور اوسٹنڈ کے درمیان شدید حملہ کیا گیا۔ اور گولہ باری رات کے دس بجے سے صبح کے ۵ بجے تک جاری رہی۔

اطالوی سفراء کی طلبی

روما ۲۷۔ اپریل۔ اخبار میساجری بیان کرتا ہے کہ اطالوی سفراء لندن۔ پیرس، وائنا، و برلن روما میں طلب کئے گئے ہیں۔ تاکہ گورنمنٹ سے صلاح مشورہ کریں۔

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپکی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اصلی مدینہ و اسکے جسکو الفت ہوگی اس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرورِ عالم والی مدینہ کو مرکز عاشقو یہ آپکا پیدا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں والسلام۔ نیاز مند مالک اخبار مدینہ

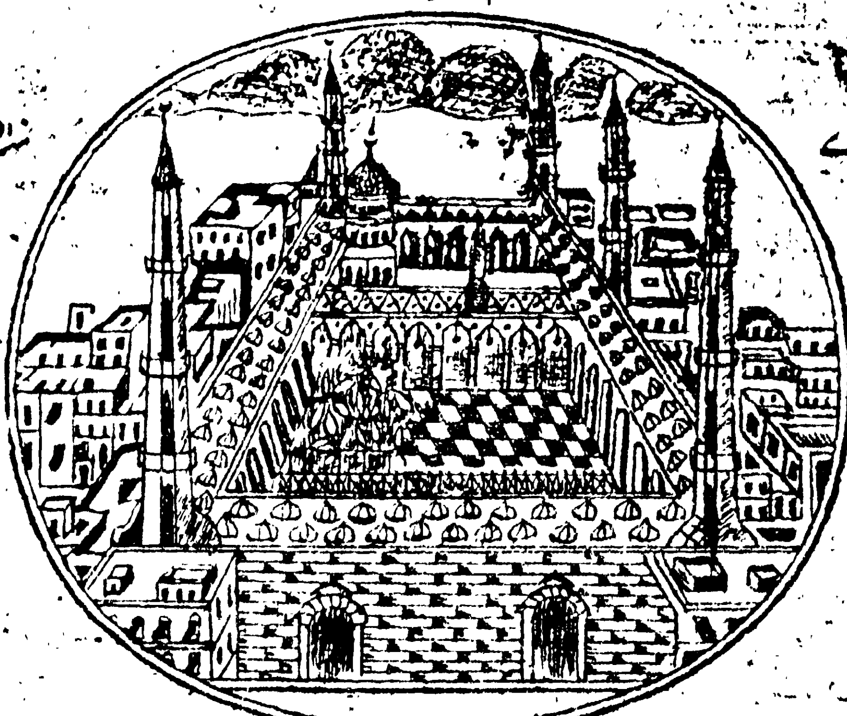
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائیٹر منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۱۰

نمبر ۱۵

یوم شنبہ ۱۵ ماہ محرم ... ۲۲ مارچ ۱۵۰۸ ...

مدینہ ... سال ...



مدینہ

بدن کے سفید داغ وبرص
کی اکسیر فقیری جڑی

بیاسے خریداروں میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دو گنی قیمت معہ تحریر آنے پر واپس کردونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھا لیویں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ۔ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی حوالہ خط اخبار میں ضرور آنا چاہئے۔

پتہ۔ بید راج پنڈت مہابیر جھا ٹمک دربھنگہ

خضاب لاجواب
دلپسند خاص وعام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھے ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا۔ اور علمار کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہرگوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	ما	۶۰	۳۰	۱۸	۱۱	۶
نصف صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	[illegible]
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۸	۵	۳
نصف کالم	۲۵	۱۵	۱۰	۵	۳	۲

خوشخطی کی لوح زمردیں

یہ کتاب جو نظم پروین، اثر نگ چین، اور بیخہ نگار ہیں سے وضاحت قواعد میں فایق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بیعدیل ہے قیمت معہ محصول وخرچ وی پی ۵

منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جس کی تلاش میں بڈھے جوان دماغ ... رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست وکمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دلم دوئے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس بہترین صرف ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ ۴ لگوٹے نے

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ وسفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے سیتلا کے داغ چھائیں جھپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ کو خوشنما اور بے رونق ہوجاتا ہے اُلگومٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسکو بازاری عورتیں لگاکر تھوڑی دیر کے لئے چہرہ سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط وکتابت وترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک ومنیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

عدالت ملتان خاص

معلوم ہوا ہے کہ ملتان کی عدالت خاص میں ہنوز ۲ اقدمات دائر ہیں جن کے متعلق ۵۰۰ اشخاص زیر حراست ہیں۔ اور ۰۰۰ گواہ پیش کئے جائیں گے۔ سیٹنی کے مقدمہ میں ۶۰ ملزم رہا کر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح اگرچہ عدالت میں کام کی نہایت کثرت ہے مگر اس کے نمٹانے میں عدل و انصاف کے اقتضا کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔

خلیج فارس کے مجروحین

جہاز تھونگوا بصرہ سے ۱۰ برطانی اور ۱۰ ہندوستانی مجروح اور بیمار لے کر بدھ کے روز بمبئی پہنچا۔ اس جہاز میں ۱۱۳ ترک اور عرب اسیران جنگ بھی سوار تھے۔

ملک معظم کی سالگرہ

امسال قلمرو برطانیہ میں ملک معظم کی سالگرہ سرکاری طور پر منائی جائے گی۔ اس لئے اس سال کسی تعطیل کا بھی اعلان نہ کیا جائے گا۔ نہ کسی قسم کی سلامی اتاری جائیگی البتہ ۳ جون کو حسب معمول اعزازات کی فہرست شائع کی جائے گی اور جھنڈے بلند کئے جائیں گے۔

شدید ژالہ باری

سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں سرگودہا اور شاہ پور کے علاقہ میں شدید ژالہ باری ہوئی جس سے ۳۲ گاؤں کی فصلیں قریباً بالکل تباہ ہو گئیں۔

غدار سپاہیوں کو پھانسی

میرٹھ کی عدالت کورٹ مارشل نے چار اشخاص ایشر سنگھ ہزارہ سنگھ۔ پیا سنگھ۔ وبھولا سنگھ کو جن میں سے ۲ اول الذکر بارہویں رسالہ اور باقی دو پلٹن نمبر ۱۲۷ پاؤنیرز سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس جرم میں پھانسی کی سزا دی ہے کہ انہیں اپنی فوج میں گورنمنٹ عالیہ کے خلاف سازش کئے جانے کا علم تھا۔ مگر انہوں نے حکام کو اطلاع نہ دی۔ کمانڈر انچیف کی منظوری کے بعد چاروں کو میرٹھ کے سول جیل میں ۲۶۔ اپریل کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

اٹک کے پل پر ایک اہم گرفتاری

اخبار پنجابی کو اس کے نامہ نگار نے کیمبل پور سے اطلاع دی ہے کہ کچھ مشتبہ لوگ موٹر پر سوار پشاور کے قصد سے دریائے سندھ کو عبور کرنے کے لئے روانہ ہوئے صاحب ضلع کو ایک تار اطلاعی راولپنڈی سے وصول ہونے پر پل کے متعینہ یوروپین گارڈ کو ان کے روکنے کا حکم دیا گیا تعمیل ہونے پر معلوم ہوا کہ وہ ایک سردار (سردار محبوب خان) کے دو لڑکے ہیں جو لاہور میں پنشنر کی حیثیت میں رہتے ہیں۔ تلاشی میں ۱۰ ہزار پونڈ طلائی اور ریشم کی کچھ تھیلیاں پانچ بندوقیں۔ پانچ پستول اور بہت سی بارود ان کے پاس سے برآمد ہوئی ان دونوں

شہزادوں اور ان کے ہمراہیوں کو ریل کے ذریعہ سے ایک مجسٹریٹ درجہ اول اور دو پولیس انسپکٹروں کے ہمراہ طلب کر لیا گیا۔ ان کا عارضی قیام راولپنڈی کی فوجی لائنوں میں ہے۔ اب لاہور واپس بھیجے گئے۔

مقدمہ باقر پور کا فیصلہ

ملتان کی عدالت خاص نے باقر پور کے مقدمہ کا فیصلہ صادر کر دیا۔ پانچ ملزم رہا کر دیئے گئے اور مسمی شاہ بہار اور دریام کو پانچ پانچ سال قید بامشقت کی سزا دی۔

ہنگامہ بج بج کے تماشائیوں کی امداد

ہنگامہ بج بج کے متعلق جو بنگالی تماشائی ہلاک ہو گئے تھے اُن کی بیوہ عورتوں کو گورنمنٹ نے ڈھائی ڈھائی سو روپیہ عطا کیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کارخانہ کے مزدور کو جو زخمی ہو گیا تھا ۳۰ روپے اور بیوپار کا نداروں کو جن کے مال کو نقصان پہنچا تھا ۱۲۰۔ اور ۱۲۵ روپے ملے ہیں۔

یوروپین لباس میں ڈاکو

۳۰ اپریل کو چند نوجوان بنگالیوں نے ایک بنگالی زمیندار ساکن نہار پرگنہ ضلع ندیا کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ اس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ شام کے ۸ بجے تقریباً دو درجن ڈاکو یوروپین لباس پہنکر مکان مذکور میں گھس گئے۔ اہل خانہ داخلہ سے مانع آئے جس پر ڈاکوؤں نے اپنے ریوالور نکال لئے۔ ڈاکوؤں نے گھر کو خوب لوٹا۔ اور آہنی صندوق کو توڑ ڈالا۔ اور ۲ ہزار روپیہ زر نقد اور مال اسباب لیکر رفوچکر ہو گئے۔ اہل دیہہ نے جاتے وقت ڈاکوؤں کی مزاحمت کی لیکن انہوں نے اہل دیہہ کو مار بھگایا۔ مزید براں وہ موضع مذکور کی برقی تار کاٹ گئے۔ تا حال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

اسٹیمر کی غرقابی

چٹاگانگ کے تار سے معلوم ہوتا ہے اسٹیمر بتیا کل صدر گھاٹ کے سامنے ڈوب گیا یہ کلکتہ سے براہ باریسال مختلف ساز و سامان لیکر آ رہا تھا جس کا بہت سا حصہ غیر بیمہ شدہ تھا۔ اس سخت نقصان سے چٹاگانگ کے سوداگر پریشان ہیں۔

میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کی سکرٹری کی گرفتاری

میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کے سکرٹری مسٹر جانسٹن صاحب سرکاری روپیہ غبن کرنے کے باعث گرفتار کئے گئے ہیں۔ پولیس نے مزید تحقیقات کے لئے ریمانڈ لیا ہے۔ اور ملزم جیل میں ہے۔

گوجرانوالہ میں شادی کا ایک مقدمہ

اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں آج کل ایک عجیب مقدمہ چل رہا ہے جس کے حالات اس طرح پر ہیں۔ کہ ایک اروڑہ ہندو لڑکی جو بالغ معلوم ہوتی ہے ایک نوجوان برہمن کے ساتھ بھاگ گئی۔ لڑکی کے والدین نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا کہ ان کی لڑکی کو اغوا کیا گیا ہے۔ اس پر نوجوان برہمن زیر دفعہ ۳۶۳ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا۔ عدالت میں جب لڑکی کو بطور گواہ پیش کیا گیا تو اُس نے بیان کیا کہ میری عمر ۱۸ سال کی ہے۔ اور میں اس برہمن لڑکے کے ساتھ اپنی مرضی سے گئی تھی۔ اور اس سے شادی کر لی ہے اس کے بعد عجیب واقعہ ہوا۔ وہ یہ کہ پیشتر اسکے کہ ملزم ضمانت پر رہا ہو لڑکی کے والدین نے کسی اور شخص کے ساتھ اُس کی شادی کر دی۔ جب ملزم سرداری لال رہا ہوا تو اُس نے زیر دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند لڑکی کے خلاف دعوی دائر کر دیا۔ کہ اُس نے جائز خاوند کی زندگی میں دوبارہ شادی کر لی ہے نیز اُس نے ایک دعوی اُس شخص کے خلاف بھی دائر کر دیا جس سے کہ لڑکی کے والدین نے اب لڑکی کی شادی کر دی ہے۔ عدالت نے لڑکی کے پیش کئے جانے کے لئے وارنٹ جاری کیا چنانچہ لڑکی عدالت میں لائی گئی۔ اور اُس کا بیان لکھا گیا۔ لڑکی نے کہا کہ اُس کی عمر ۱۸ سال سے زیادہ ہے اور اُس کے والدین نے دوسرے شخص سے اُس کی زبردستی شادی کر دی ہے اور اُسے ایک مکان میں بند رکھا ہے مجسٹریٹ نے فریقین کو جیل میں بھیجا۔ چنانچہ اب لڑکی۔ اور اُسکے دونوں خاوند، لڑکی کے والدین، اُسکا دادا سب جیل میں ہیں تاکہ نقض امن واقع نہ ہو۔

لاہور میں طاعون کے علاوہ ہیضہ بھی شروع ہو گیا ہے دہلی میں بھی ہیضہ کی وارداتیں ہوئی ہیں۔

مقامی حالات

دو تین یوم سے آسمان ابر آلود ہے جسکے باعث گرمی کی شدت کم ہو گئی ہے آخر شب میں خنکی ہو جاتی ہے۔ پروا ہوا کئی روز سے تیزی سے چل رہی ہے۔

طاعون بدستور ہے

نرخ گندم ۸½ و ۹ سیر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ بجنور

مطبوعہ ۸ مئی ۱۵ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۳۳ھ

دولت عثمانیہ و سلطنت برطانیہ

آج اغیار ہیں جو یار تھے کل تک کیا خوب
آپ کے دامن انصاف پہ دھبا ہے یہی

دولت عثمانیہ مسلمانان عالم کی حسن سیاست ہی اور سلے دے کے آج صرف یہی ایک جلیل المرتبت و رفیع المنزلت حکومت باقی رہ گئی ہے۔ ایک وقت تھا جبکہ دولت عثمانیہ صحیح معنوں میں ایک عظیم و پرہیبت طاقت تھی۔ ایشیا یورپ افریقہ کے تینوں براعظموں میں اس کی سیادت کا چرچا تھا۔ اور ہر ایک فاتح و مفتوح کے دل میں اس کا کھٹکا تھا۔ رفتہ رفتہ اسکو زوال کا دوچار ہونا پڑا۔ زوال کے اسباب کیا تھے؟ کب سے شروع ہوا؟ نتایج و حقایق حاضرہ کیا ہیں؟ ایسے سوالات ہیں جو ہمارے موضوع سے خارج ہونیکے باعث کچھ زیادہ لایق توجہ نہیں۔

"دولت برطانیہ" ایک رفیع المنزلت حکومت ہے اگرچہ اس کا فرمانروا ایک عیسائی ہے لیکن پھر بھی اس کو مسلمانان عالم سے بہت کچھ مناسبت ہے برطانیہ کے زیر سیادت دس کروڑ اہل اسلام ہیں۔ اور اس لحاظ سے برطانیہ کو بھی "دولت اسلامیہ" کہا جاتا ہے۔ دس کروڑ مسلمانوں میں چھ کروڑ سے زائد ہم ہندوستانی کلمہ گو ہیں۔ اس لئے ہم کو برطانیہ کے مسائل مہمات سے خاص ذوق ہے۔ اور یہ ایک فطری جذبہ ہے۔

ہم برطانیہ کی رعایا ہیں، جارج پنجم ہمارے دنیاوی ظل اللہ ہیں۔ ہم کو برطانیہ سے، برطانیہ کے ارباب اثر سے۔ برطانیہ کے شریفانہ کیرکٹر سے، خاص اُنس ہمارا عقیدہ ہے کہ عیسائی حکومتوں میں اگر کوئی سلطنت روا داری اور وسیع الخیالی کا نمونہ ہے تو وہ برطانیہ ہے۔ ہم برطانیہ کے عدل و انصاف پر ہمیں پورا پورا اعتماد ہے۔

دولت عثمانیہ سے بھی ہمیں تعلق ہے۔ اور یہ تعلق نہایت گہرا ہے۔ عثمانیوں کا تاجدار ہمارا روحانی شہریار ہے۔ ہم اسکو خلیفۃ المسلمین کہتے ہیں۔ نائب رسول مانتے ہیں۔ ہمارے اماکن مقدسہ کا یہ محافظ ہے۔ اس لحاظ سے گویا ہمارے اسلام کا بھی محافظ ہے۔ اس لئے ہم کو دولت عثمانیہ کے درد دکھ سے متاثر ہونا پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ایک فطری جذبہ ہے۔

ان تشریحات سے گویا یہ ثابت ہوگیا کہ دولت برطانیہ اگر ہمارا دنیاوی کعبہ مقصود ہے تو دولت عثمانیہ روحانی مرجع۔ یہ دونوں تعلق مستحکم ہیں۔ ہمارے جسم اگر برطانیہ پر نثار ہیں تو روحیں عثمانیوں کا وظیفہ پڑھتی ہیں یہ کھلی ہوئی صداقت ہے۔ جو کوئی اس کو اپنی سنہری روپہلی مصلحتوں میں چھپاتا ہے وہ منافق ہے۔

ہماری یہ آرزو ابتدا سے رہی ہے کہ ہمارے جسم اور روح میں اتفاق رہے۔ یعنی برطانیہ اور عثمانیہ میں اتحاد رہے یہ دونوں طاقتیں شیر و شکر رہیں۔ یہ اتفاق ہمارے لئے ہی قابل فخر نہ ہوگا بلکہ خود دولتین ممتاز الیہما کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ کیونکہ برطانیہ کے سیاسی تعلقات میں مسلمانوں کا ایک زبردست عنصری اور اگر عثمانیہ اسکے شامل حال ہوگی تو گویا دنیا کے بہ گروہ مسلمان بن دام غلام رہیں گے

کسی زمانہ میں اتفاق تھا بھی کریمیا کے محشر خیز ہنگامہ میں عثمانیوں اور برطانیہ کو دنیا نے پہلو بہ پہلو لڑتے دیکھا ہے۔ بعد میں یہ ارتباط روبہ تنزل ہوگیا۔ دونوں طرف سے کبیدگی اور کشیدگی کا ظہور ہوا۔ آخر نوبت بانیجا رسید کہ آج یہی ہیں کہ دونوں بھائی روٹھے ہوئے ہیں۔ بلکہ دست و گریباں بھی ہیں۔

ہوا خواہان دولتین مذکور کے لئے یہ نظارہ حسرت انگیز ہے۔ ہم تو اور بھی عذاب الیم میں گرفتار ہیں ہماری صحیح حالت کا تو وہی اندازہ لگا سکتا ہے جس کی روح اور جسم میں کبھی چل گئی ہو۔ غلطیاں دونوں طرف ہیں۔ انگلستان میں گلیڈ اسٹون کی روح غالباً اسی لئے نازل ہوئی تھی کہ ترکوں کے پیمانہ صبر و تحمل کو لبریز کر دے۔ گلیڈ اسٹون کے بعد بھی یہ مقدس جہاد برپا رہا۔ کہ ترک جابر ہیں ظالم ہیں متعصب ہیں۔ اور ان کا کوئی حق نہیں کہ سرزمین یورپ کی حریت کو اپنے استبداد سے آلودہ کریں۔ اس جہاد سے مخالفین برطانیہ نے فائدہ اوٹھایا۔ اور اسکے حریف (جرمنی) کو موقع مل گیا۔ کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کے ڈورے مملکت عثمانیہ میں ڈالے۔ چنانچہ وہی ہوا جس کا کھٹکا تھا۔ آگ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی تھی اور بعض ولولہ انگیزوں نے اس کو اور بھی بھڑکا دیا۔

جو کچھ ہوا برا ہوا۔ اب چارہ کار کیا ہے؟ ہم ارباب سیاست و شریعت سے یہ مسئلہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کل کے مہربان آج مخالف ہو جائیں تو کیا اُن کی حسن شرافت بھی زایل ہو جاتی ہے؟ کیا ان کی خوبیاں برائیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں؟ اور کیا کسی حکومت کا سیاسی تعلق اُس کی قومیت اور مذہب سے وابستہ ہوا کرتا ہے؟

یہ سوالات ہیں جن سب کا جواب نفی میں ہے۔

انگریز اور ترک لڑ رہے ہیں کیوں؟ اپنے سیاسی اغراض سے مجبور ہو کر۔ اب کیا یہ جائز ہے کہ ہم انگریزوں کی قومیت، اُن کی روایات، اور اُن کے تمدن و معاشرت کا اس لئے خاکہ اڑائیں کہ یہ ہلال سے برسر پرخاش ہیں؟ ہرگز نہیں! اور اسی طرح کیا یہ درست ہوگا کہ کوئی انگریز ترکوں کی قومیت اُن کے مذہب۔ اُنکی روایات کو من حیث المجموع قابل ملامت گردانے؟ ہرگز نہیں۔

برطانیہ کی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے رکن مسٹر دانیال گارڈ ہیں جو نام سے تو یہودی معلوم ہوتے ہیں لیکن قومیت و وطنیت کے لحاظ سے برطانوی فرزند ہیں۔ آپ نے اپنی کسی قیمتی فرصت میں ترکوں کے متعلق جن لطیف خیالات کا اظہار فرمایا وہ قابل غور ہیں۔ آپکے ارشادات کے چند اقتباسات یہ ہیں:

"مشرقی یورپ اور مغربی ایشیا میں لٹیروں اور غارت گروں کا ایک گروہ اقامت گزین تھا جسے غلطی سے گورنمنٹ کا لقب دیدیا گیا"

"یہ لوگ وسط ایشیا سے ان بدقسمت اشخاص کو لوٹنے اور قتل کرنے آئے تھے جنہیں انہوں نے مغلوب کر کے اپنا حلقہ بگوش بنایا تھا"

"بدقسمتی سے یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں نے بھی انہیں ایک بڑی طاقت سمجھ لیا۔ اگر دول یورپ میں باہمی نفاق اور رقابت کی آگ شعلہ زن نہوتی تو سلطنت عثمانیہ کبھی کی صفحہ ہستی سے معدوم ہوگئی ہوتی"

ان خیالات کا ملخص یہ ہو سکتا ہے کہ:

(۱) ترک خود بھی لٹیرے ہیں اور اُن کے آبا و اجداد بھی راہزن و قزاق تھے۔ اس لئے ان کو تمدن و تہذیب رحم و انصاف، حکومت عادلہ سے کوئی واسطہ نہیں

(۲) ترک اس قدر ظالم ہیں کہ اُن کی حکومت کو حکومت کہنا ہی ظلم ہے۔

(۳) وسط ایشیا سے ترکوں کا نقل مکان بغرض لوٹ مار قتل و غارت تھا۔

(۴) اہل فرنگ کی بدقسمتی تھی کہ ترکوں کو ایک بڑی طاقت تسلیم کر لیا گیا۔ اور آپس میں نفاق و شقاق اور رقابت کی آگ میں جلنے لگے۔ اگر ایسا نہوتا تو ترکی حکومت کا بہت عرصہ پہلے خاتمہ ہوگیا ہوتا۔ ان خیالات کی ضیافت کے بعد قابل انگریز (سر دانیال) نے آرمینیہ کے مفروضہ مظالم پر بھی معصومانہ اور ہمدردانہ نوٹس لیا ہے۔ جسے ہم نے بخوف طوالت نظرانداز کر دیا۔ تہذیب و صداقت کی اسی قدر مہک آفرینی

کافی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ ایک ذمہ دار فرزند برطانیہ کی یہ تمدن آفرینی کہاں تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے؟ اور کہ ایسے بے باکانہ الفاظ منہ سے نکالتے وقت انہیں اس امر کا بھی احساس تھا کہ نہیں کہ میرے بیانات سات سمندر پار ایسے لوگوں کی بھی سامعہ نوازی کرینگے جن کے نزدیک ترک بحیثیت قومیت و مذہب ایک خاص مرتبہ رکھتے ہیں! کاش مسٹر دانیال تاریخ عثمانیہ میں کسی نئے باب کے اضافہ سے پیشتر مہذب یورپ کے قرون ماضیہ پر ایک ناقدانہ نظر ڈالتے تو غالباً غریب ترک اس درجہ قابل ملامت نہ ٹھہرتے۔

شذرات

مسلم ہیوٹ ہائی اسکول مراد آباد کے متعلق

۱۵۔ مارچ کے مدینہ میں ہیوٹ مسلم ہائی سکول مراد آباد کے متعلق

قاضی عبدالغفار صاحب سب اڈیٹر ہمدرد کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس کے جواب میں مراد آباد سے شبیر حسن خانصاحب اولڈ بوائے اسکول مذکور نے ایک تحریر ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے۔

ہمارا فرض تھا کہ جسطرح ہمنے جناب قاضی صاحب کا مضمون شائع کیا اسی طرح اس مدافعت کو بھی شائع کرتے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ شبیر حسن خانصاحب کی تحریر میں ہمیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی کہ قاضی صاحب کے مضمون کے جواب میں اس کو شائع کیا جا سکے

اس تحریر میں زیادہ تر مسٹر ابرار حسن صاحب کی کوششوں کو سراہا گیا ہے۔ اسکول کی ابتدائی حالت اور ترقی پر یکطرفہ روشنی ڈالی ہے۔ اور اسی کے ذیل میں مطالبات کرنیوالوں پر بھی بوالہوسی وغیرہ کا آوازہ کسا گیا ہے۔ ایک جگہ دبی زبان سے اس کا اقرار بھی کیا گیا کہ اسکول کے ٹرسٹی تغافل شعار ہیں۔ اور وہ اسکول کے متعلق کچھ کوشش نہیں کرتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ٹرسٹیوں کی شخصیت پر بحث کرتے ہوئے یہ بھی دکھایا ہے کہ ٹرسٹیوں کی حاجت صرف اس لئے ہے کہ پبلک میں ٹرسٹ (اعتماد) ان کے ذریعہ سے قائم کیا جائے ورنہ حقیقت میں کام کرنے والے معدودے چند شخص ہوتے ہیں۔ آخر میں قاضی صاحب پر توجہ فرمائی گئی ہے اور لکھا ہے کہ جب سے انہیں اسکول سے ہمدردی پیدا ہوئی ہے۔ انہیں چاہئے تھا کہ وہ اپنی جسمانی اور دماغی قوت کو اسکول کی بہتری کیواسطے صرف کرتے۔ اسکول کو مالی مدد دیتے۔ نادار طلبہ کو وظیفہ دیتے (اور ایسا نہ کرنا اس لئے ہے کہ وہ) ذراسا کام بھی بغیر نمود کے کرنا پسند نہیں کرتے۔

کاش صاحب تحریر قاضی صاحب کے مطالبات کا کافی جواب دیتے۔ تاکہ پبلک مطمئن ہوتی۔ اور اسکول کو فائدہ پہنچتا۔ اس قسم کی بیکار تحریروں سے نہ اسکول کی وقعت زیادہ ہو سکتی ہے اور نہ پبلک اطمینان حاصل کر سکتی۔

درہ دانیال پر جرمن استحکامات

درہ دانیال کے بعض قلعجات نے اپنی کمزوری کا ثبوت ابتدائی حملوں کی تاب نہ لانے کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ لیکن جرمن اخبارات اپنی کارگذاری کی داستان برابر دُہرائے جاتے ہیں چنانچہ ۲ مارچ کا لندن ٹائمز جرمن اخبارات سے حسب ذیل اقتباسات شائع کرتا ہے:

جرمن اخبارات آج کل درہ دانیال کی فوجی نقل و حرکت پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ اخبارات ترکی سرکاری رپورٹوں کو اور اپنے خاص نامہ نگاروں کی خبروں کو جو قسطنطنیہ اور گیلی پولی میں متعین ہیں درج کرتے ہیں اور ان کے علاوہ ان تنقیدوں کو بھی لکھتے ہیں جو پیرس اور لندن میں اس مہم کے متعلق ہوتی ہیں جیسے بدھ کی جنگ کو یہ اخبارات ایک بڑی ترکی فتح کے نام سے یاد کرتے ہیں جس میں ۳ اتحادیوں کے جہاز غرق ہوگئے۔ اور ایک تباہ کن کشتی اور ایک سرنگ ہٹانے والے جہاز کو نقصان پہنچا۔ اور کوئن الزبتھ اور انفلیکسبل پر گولے پڑے۔ برلن کا ایک اخبار دکلن ریجر ایک تار میں جو اس کو جنیوا سے موصول ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ ایڈمرل کارڈن کو معزول کر دیا گیا ہے جسکی انتہائی حوصلہ افزا رپورٹ سے جبکہ وہ ۱۸ مارچ کو دیکھنے کے لئے بھیجا گیا تھا نقصان ہوا ہے اخبارات فتح کے اعلانات کے علاوہ درہ دانیال سے آئے ہوئے لا انتہا خطوط شائع کرتے ہیں جن میں مدافعت کی خوبی اور مدافعین کی بہادری کا ذکر ہوتا ہے۔

برلنر تیج بلات کا ایک نامہ نگار درہ دانیال کے قلعوں میں سے ایک کی سیر کرنے کے بعد لکھتا ہے "جرمن افسران ترکی فوج کی کمان کر رہے ہیں اور کسی جرمن قلعہ میں اس سے زیادہ انتظام فرمانبرداری اور جوش اور ساتھ ملکر کام کرنے کی روح نہیں ہو سکتی جتنی کہ یہاں ہے۔ ایک طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی بڑی بڑی محاصرہ کی توپیں لگی ہوئی ہیں جو کام دینے کے لئے پورے طور پر تیار ہیں سامان جنگ گوداموں میں رکھا ہوا ہے۔ کمل انتظام ہے ان گوداموں کے قریب ہی خیمے ہیں جن میں قلعہ کے افسران عرصہ سے قیام پذیر ہیں"

مذکورہ ذیل سطریں والس ایڈمرل کرچوف کے ایک مضمون سے لی گئی ہیں جو جرمنی کے مبالغہ آمیز مضامین کا ایک نمونہ ہیں۔

"ہمنے دیکھ لیا کہ مغربی طاقتیں بہت رنج میں ہیں۔ اور بہت افسوس کے ساتھ درہ دانیال سے واپس جا رہی ہیں۔ جہاں ان کو ہزیمت اٹھانی پڑی ہے ان کی فتح کی جھوٹی خبروں نے جو انہوں نے تمام بیرونی دنیا میں مشتہر کی ہیں بالکل برعکس اثر کیا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں محسوس کیا جانے لگا کہ یہ اپنی قوت کے اختتام پر پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ کہ انکا شمالی اور جنوبی مصر اور عراق عرب میں برا حال ہے۔

مسٹر محمد علی اڈیٹر ہمدرد

مسٹر محمد علی اڈیٹر ہمدرد اپنی علالت کی بابت اپنے وطن رام پور چلے گئے تھے جس پر ایک معاصر نے یہ لکھ مارا کہ "مسٹر محمد علی اڈیٹر ہمدرد نظر بند کر دئے گئے ہیں اور ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ دوران جنگ میں باہر نہ جائیں"، جسکا جواب دیتے ہوئے ہمدرد لکھتا ہے کہ مسٹر محمد علی کی نظربندی کی خبر بالکل غلط ہے۔ بلکہ وہ اپنے وطن میں اپنی رخصت کے ایام بڑے آرام سے گذار رہے ہیں اور رام پور کرم آباد نہیں ہے۔

مطبوعات جدیدہ

چراغ سخن رسالہ عروض و قوافی

جناب مرزا واجد حسین صاحب یاس عظیم آبادی مصنف نشتر یاس

عصر جدید کے ایک باکمال اور پختہ مغز شاعر ہیں حال میں آپنے چراغ سخن نام سے عروض و قوافی کی بحث میں ایک جامع کتاب لکھ کر شائع کی ہے۔ اگرچہ ہم عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہم اس کتاب کو بالاستیعاب نہ پڑھ سکے لیکن جن مقامات کو دیکھا مؤلف کی قابلیت کی داد دینی پڑی فن عروض و قوافی میں بہت سے رسائل اردو میں لکھے جا چکے ہیں۔ مگر مرزا واجد حسین صاحب یاس کی تالیف اپنی نوعیت میں سب سے بہتر معلوم ہوتی ہے کہ اس تالیف کا طرز تحریر اور طریقہ بیان دلچسپ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس رسالہ کا مطالعہ نو مشق شعراء کے لئے خضر راہ کا کام دیگا۔ شروع میں شعر و سخن پر مولف نے ایک پر زور و قابل دید دیباچہ لکھا ہے کتاب کے ساتھ عکسی تصویر بھی ہے قیمت ۲/۸ مرزا محمد رضی صاحب سے لکھنؤ جھوائی ٹولہ کے پتہ پہ یہ رسالہ ملے گا۔

اقتباسات

بغاوت ہند کی کوشش میں ناکامی

پولیس کو ایک شخص علی عبد اللہ نامی کی اطلاع دیگئی کہ ترکی حکومت نے بغاوت انگیز فرمان دیگر ہندوستان میں تقسیم کرنے کے لئے بھیجا ہے اب وہ شخص مصر میں موجود ہے۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ قنطرہ چلا گیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ پورٹ سعید اور پورٹ سعید سے ایک جہاز میں سوار ہوکر سویز کی طرف روانہ ہوا۔ پولیس نے سویز میں اس کو گرفتار کرلیا۔ اور وہ فرمان وغیرہ ضبط کر کے قید کردیا ہے (المقطم ۲ اپریل د ہمدرد)

سالار الدولہ کی نظر بندی

سفارتخانہ عثمانی نے خبر دی ہے کہ سلطنت ایران کے اشارہ کے موافق شاہزادہ سالار الدولہ کو نظر بند کردیا ہے شاہزادہ موصوف جنگ یورپ شروع ہونیکے بعد مغربی علاقہ میں اس بات کا منتظر تھا۔ کہ ایران کے لئے کچھ مشکلات پیدا کرے۔ اور جس طرف کی ہوا چلے اودھر ہولے اور یہ بھی خیال کرتا تھا کہ شاید ترک یا روس اس کے وجود کو غنیمت سمجھ کر اس سے کچھ کام لیں۔ وزارت خارجہ نے سلطنت عثمانیہ کا شکریہ ادا کیا ہے اور سالار الدولہ کی سخت حفاظت کی تاکید کی ہے دولت ایران کو اس کا بہت بڑا خدشہ تھا جو الحمد للہ کہ رفع ہو گیا۔ (حبل المتین 〃 〃)

خوزستان کے مسئلہ سے پریشانی

خوزستان کا واقعہ رفتہ رفتہ اہمیت اختیار کرتا جاتا ہے عربستان ایسا مقام ہے کہ جو حکومت کے لئے ضروری اندیشہ ہے کہ خوزستان کا اثر مغربی حکومت خلیج فارس اور اصفہان تک پہنچے۔ اگر عرب لر اور بختیاری وغیرہ سب شریک ہوگئے تو نصف ایران میں خرابی پیدا ہو جائے گی سب سے زیادہ اہمیت علمائے اعلام کی شرکت سے ہوگئی ہے (〃 〃)

معرکہ اہواز کا ترکی بیان

ترکی سفارتخانہ کے ذریعہ سے ناصری سے خبر پہنچی ہے کہ ۳۰ مارچ کو ایک انگریزی لشکر کہ جس میں تین پیادہ پلٹنیں دو تیز چلنے والی کوہی توپیں اور ایک متراليوز توپ اور سوار شامل تھے نہر قارون سے آگے بڑھ کر اہواز کے قریب جمع ہوئے۔ ترکوں نے کچھ اور لوگوں کے ساتھ مقابلہ کرکے انکو نہر قارون کی اس طرف ہٹا دیا۔ اور اتنا تعاقب کیا کہ انہوں نے جگہ چھوڑدی اور سینکڑوں مجروح و مقتول و اسیر چھوڑ کر بڑی مشکل سے ناصری کی کشتیوں میں بیٹھکر چلے گئے مقتولین میں ایک انچ افسر اور پانچ دیگر افسر شامل تھے۔ تینوں توپیں پورے سامان کے ساتھ اور پانچ سو بندوقیں اور دو سو گھوڑے ہمارے ہاتھ لگے۔ ہمارا نقصان بہت کم ہوا۔ دوسری خبر اسی ذریعہ سے ملی ہے کہ انگریزی فوج تین کوس آگے شب خون مارنے کے لئے بڑہی۔ ترکوں کو پہلے سے اطلاع ملگئی تھی اور انہوں نے اپنی جگہ کو خالی کردیا تھا۔ طلوع فجر سے پہلے انگریزوں کا محاصرہ کرلیا گیا اور جنگ زور شور سے جاری ہوگئی آخر کار انگریز بہت سے مقتول مجروح اور اسیر اور چھ توپیں اور بہت سے ہتھیار چھوڑ کے چلے گئے۔ بنی طرف۔ حویزہ فلاحیہ کے گروہ اور تمام قبایل ہمارے شریک تھے۔

۱۴ ارچ۔ تیسری خبر اسی ذریعہ سے ملی ہے کہ انگریزی فوج چند توپیں وغیرہ لیکر ترکی فوج کے مقابل ہوئی۔ دونوں طرف سے کئی افسر بھی قتل ہوئے۔ مقتولین کی ٹھیک تعداد معلوم نہیں ہے مگر غالباً ہزار کے قریب طرفین سے مارے گئے ہیں۔ عرب اور ترک آدھ میل پر ایک سمت سے اور دوسری سمت سے فلاحیہ اور کعب کے عرب بندرگاہ ناصری پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سردار ارفع کی طرف سے بھی شیخ حنظل خان اور نصرت الملک چند توپیں لیکر شہر کی حفاظت کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ انگریزوں کے چار جہاز تو پہنچ گئے ہیں۔ دو جہاز اور انگریزوں کے لئے اور ایک عربوں کا محمرہ سے ناصری کو روانہ ہوا ہے۔

۱۵ رخبر ملی ہے کہ گذشتہ جنگ ۵ بجے تک جاری رہی۔ انگریز پیچھے ہٹے اور عرب سواروں نے رودخانہ تک انکا تعاقب کیا۔ ترکی توپوں کے گولے رودخانہ تک پہنچتے تھے انگریزی لشکر نے نہر میں سے گولہ باری شروع کی تو ترکی فوج آگے نہ بڑھ سکی مگر انہوں نے جنگل میں پانچ سو قدم پر چھپے لگا دئے یقین ہے کہ وہ اسنیہ میں پہنچ جائیں گے انگریزی فوج دمدموں میں پناہ گزین ہے۔ ترکوں اور عربوں کی فوج انگریزوں سے زیادہ ہے۔ (〃 〃)

ترک آذربائیجان میں

ایرانی اخباروں کو خبر ملی ہے کہ ۱۸ ہزار ترک اور آذربائیجان میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے ایک دستہ نصر اللہ خان بوزوچی کے زیر کمان اردبیل کی طرف روانہ ہوا ہے انہی میں سے تبریز کی طرف بھی گئے ہیں۔ ترکی فوج کا ایک حصہ ایک افسر کے ہمراہ کردس میں وارد ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان دنوں میں ترکوں کی بہت سی فوج کردستان سے کردس میں تبریز جانے کے لیئے آئی ہے۔ (سراج الاخبار ۱۶ اپریل)

ترکی افواج اتنی تیار ہیں کہ پہلے کبھی نہ تھیں

ایسٹرڈم ۴۔ اپریل وئینا کا ایک تار ظاہر کرتا ہے کہ فیلڈ مارشل فان ڈر گولٹز پاشا نے اپنے قیام وائنا کے زمانہ میں یونوفری پریس کے نمایندے سے گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے شاہ فرانس جوزف کو نہایت سنجیدہ حالت میں دیکھا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت زیادہ مستقل مزاج ہیں اور ان کو بہت کچھ بھروسہ ہے۔ ترکی حالت پر گفتگو کرتے ہوئے فیلڈ مارشل مذکور نے بیان کیا کہ اس وقت ٹرکی ہمیشہ سے زیادہ تیار ہے۔ اس کے پاس ان سینکڑوں آدمیوں کے علاوہ جو ضرورت کے وقت کام کرنے کے لئے تیار ہیں اس وقت ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی پورے طور سے جنگ کے لئے موجود ہیں چونکہ اتحادی سیاسی طور پر ایسی خبروں کے مشتہر کرنے میں جو ہمارے لئے مفید نہ ہوسکیں بہت زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اس لئے بحر اسود اور قوم قلعہ کے باہری قلعوں کی تباہی کو بہت بڑی فتح سے تعبیر کیا ہے۔ قسطنطنیہ میں ان حملوں کا کتنا کم اثر ہوا ہے وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ سلطان اپنے محل ہی میں رہے جو سمندر سے بہت کم فاصلہ ہے اور آبادی پر ان خبروں کا کچھ اثر نہیں ہوا۔

(ٹائمز ۸۔ اپریل در ہمدرد)

البانیہ میں گولہ باری

برلن ۸۔ اپریل۔ دراذو سے خبر آئی ہے کہ باغی شہر پر میدانی توپوں سے سخت گولہ باری کر رہے ہیں ایک شیل اسعد پاشا کے مکان پر آکر پھٹا۔ انقلاب پسندوں کی تعداد چھ ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے (ٹائمز ۹ اپریل 〃)

تصحیح صفحات اخبار مدینہ

آج کے مدینہ میں ایک پریسمین کی غلطی سے کچھ اخبارات میں سرورق کی پشت پر صفحات ۴، ۱۳ اور ۳، ۱۴ کی پشت پر ۲، ۱۵ چھپ گئے ہیں۔ لہٰذا جن حضرات کی خدمات عالیہ میں غیر ترتیب صفحات کا مدینہ حاضر ہو وہ اس کو بہ ترتیب صفحات ملاحظہ فرمائیں (منیجر)

مقدمہ سازش کی ابتداء

لاہور میں مقدمہ سازش کی ابتداء جو امریکہ سے واپس آئے ہوئے سکھوں اور دوسروں کے خلاف چلایا جا رہا ہے۔ ۲۶ اپریل کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت شروع ہوئی۔ مسٹر بیولن ہمٹن نے مقدمہ کی ابتداء ایک طول طویل تقریر سے کی اور کہا کہ میرے کام کی انجام دہی آسان نہیں جیسے جیسے مقدمہ کی کارروائی ترقی کرتی جائیگی ویسے ویسے بے شمار واقعات اور تفصیل وار امور کا انبار لگتا جائیگا۔ اس سازش کا مدعا ملک معظم کے خلاف جنگ کرنا ہندوستان میں قائم شدہ آئینی گورنمنٹ کو زیر وزبر کرنا، انگریزوں کو یہاں سے خارج البلد کرنا اور سرزمین ہند میں سودیشی یا سلف گورنمنٹ قائم کرنے کا تھا۔ اس غرض کے حصول کے لئے ذیل کی تدابیر کام میں لائی جانی مقصود تھیں:

(۱) سپاہ کو ملک معظم کی اطاعت سے منحرف کرکے غدر پر آمادہ کرنا۔ اور بغاوت میں شامل کرکے انھیں ہتھیار اور سامان حرب بہم پہنچانے کے لئے کہنا

(۲) اسلحہ، آدمی، گولی بارود کی فراہمی اور نقد کا انتظام جس سے اسلحہ اور گولی بارود خریدی جاسکے۔

(۳) اس غرض کے لئے سرکاری خزانوں کو زبردستی لوٹ کر اور ڈاکے مار کر روپیہ جمع کرنا جس کا لازمی نتیجہ قتل وخون تھا۔

(۴) پولیس اور دیگر افسروں کو جو سازش میں مزاحم ہوں مار ڈالنا۔ اور بغاوت کے پھوٹتے ہی تمام سول یوروپینوں کو قتل کر دینا۔

(۵) ریل کی ٹرینوں اور ریل کے پلوں کا توڑنا

(۶) ملک معظم کی گورہ فوج کو دفعتاً حملہ کرکے مار ڈالنا

(۷) مغویانہ لٹریچر کا انطباع وتشہیر۔ باغیوں کو مغویانہ تقریر سنانا اور انہیں بغاوت کا مشورہ دینا۔

اس سازش کا انکشاف کیسے ہوا۔ اس کا جواب گواہان سلطانی دیں گے۔ اور وہ بتائیں گے کہ وہ کس طرح ہندوستان سے روانہ ہوئے، امریکہ گئے وہاں بغاوت کی تجویزیں پختہ کرتے رہے مشرق اقصےٰ میں اُنھوں نے کیا کیا سازشی کارروائیاں کیں کس طرح اُنہوں نے ہانگ کانگ اور ہندوستان میں سپاہ کو ورغلانے کی کوشش کی یہاں کئی ضلعوں میں غارتگری اور قتل وخون کا بازار گرم کیا بم بنائے اور سازش وبغاوت کی کھچڑی پکانے کو ہندوستان کے باہر اور ہندوستان کے اندر گوردواروں کو کس طرح کام میں لاتے رہے۔

قانون تحفظ ہند

گورنمنٹ عالیہ ہند کی طرف سے ذیل کا سرکاری اعلان شایع کیا گیا ہے:

"ان اختیارات کی رو سے جو قانون تحفظ ہند سنہ [illegible] کی دفعہ ضمن ۳ کے مطابق ودیعت کئے گئے ہیں۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل ہدایت فرماتے ہیں کہ قانون متذکرۃ الصدر کی دفعات ۳ تا ۱۱۔ اس اعلان کی تاریخ سے احاطہ بنگال کے مفصلہ ذیل اضلاع میں نفاذ پذیر ہونگی:

قسمت بردوان: اضلاع مدناپور، ہوگلی، ہوڑہ

" پریزیڈنسی: اضلاع ۲۴ پرگنہ، کھلنا

" ڈھاکہ: اضلاع راجشاہی، دیناجپور، جلپائی گوڑی وغیرہ

قسمت چاٹگام: اضلاع ٹپرہ، نواکھالی، چاٹگام

کمشنران عدالت خاص کے دستور العمل میں چند جدید قواعد زیادہ کئے گئے ہیں جن کا گزٹ آف انڈیا میں اعلان ہو گیا ہے ان کی رو سے کمشنر مذکور مجاز ہیں کہ اگر استغاثہ یا ملزموں کی طرف سے کوئی درخواست پیش کی جائے یا اگر وہ بطور خود مصالح عامہ کی اغراض کی خاطر مناسب سمجھیں تو کسی مقدمہ متدائرہ کے دوران یا اُس کے کسی حصے میں تمام پبلک یا اس کے کسی حصہ کو کارروائی عدالت سننے سے روکدیں۔ یا عدالت کی کوئی کارروائی یا اُس کا کوئی حصہ جس کی اُنہوں نے یا ان کے کسی مقرر کردہ شخص نے منظوری دیدی ہو بجز ان کی اجازت کے شائع نہ ہونے پائے۔ (وکیل)

جرمنی کی اندرونی سرگرمی

اخبار ایکسپریس کے ایک نامہ نگار نے اپنے سفر کی ایک تفصیلی کیفیت شائع کی ہے جو اس نے حال ہی جرمنی میں کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ بائسکوپ کے فلموں میں ۴۲ سنٹی میٹر کی ہاوٹزر دکھائی جاتی ہیں اور کرپ کے کارخانہ کی کارگزاریاں پیش کی جاتی ہیں جس میں ۷۰ ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔ آبدوز کشتیوں کی نمائش بھی ہاوٹزر توپوں سے کچھ کم قابل ذکر نہیں ہے جس نمائش کو سارے جرمن علاقہ میں بہت جوشیلے پیرایہ میں پیش کیا جاتا ہے عام جرمنوں کو جو اعتماد اپنی آبدوز کشتیوں پر ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اس چیز کے ذکر پر ہر مرد اور عورت کی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں تمام جرمن علاقوں کا حال مجھ معلوم ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر جگہ جہاں تک ممکن ہے۔ آبدوز کشتیاں بنائی جا رہی ہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں ایک یا دو ماہ کے عرصہ میں انگلستان کو اپنے ہر تجارتی جہاز کی حفاظت کے لئے جو سمندر میں سفر کرے تار پیڈو، تباہ کن کشتیاں یا چھوٹے کروزر استعمال کرنے پڑیں گے۔ اہل جرمنی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ انگلستان کے پاس باہر سے اتنا زیادہ سامان خوراک کیونکر آجاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ انگلستان میں اچھی زمین اور عمدہ پیداوار نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ انگلستان میں خراب زمین اور لکڑیوں کے علاوہ رکھا کیا ہے۔

جرمنی میں سفر کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ عورتیں کھیتوں کو بو جوت رہی ہیں کہ میں نے سنا کہ ان سپاہیوں کی عورتوں کو جو میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں آراضی بونے اور جوتنے کے لئے مفت دیدی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ کچھ بیج بھی دئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جرمنوں کے انتظامی مادہ کی عمدگی کا ایک دوسرا ثبوت ہے

ملک کے تمام علاقہ میں آراضی کو قابل کاشت بنا لیا جائیگا۔ اور اگر انگلستان جرمنی میں خوراک وغیرہ آنی بند کر دے تو بھی کسی کو اس امر کی ضرورت نہیں ہوگی کہ وہ جرمن عورتوں اور بچوں پر ترس کھائے۔ کیونکہ وہاں کھانا بہت ہے میں نے بہت کم لوگوں کو ماتمی لباس پہنے دیکھا۔ گو ایسے لوگ اس زمانہ میں زیادہ نہ تھے جبکہ امن تھا۔ تاہم اس سے بہت کم تھے۔ جتنے آدمیوں کی میں امید کرتا تھا بہر حال یہ مجھے نہ معلوم ہوسکا کہ آیا حکومت نے ماتمی لباس کی ممانعت کر دی ہے یا لوگ خود ان لوگوں کا ماتم کرنا نہیں چاہتے جو وطن کے لئے مرتے ہیں (اسٹیٹسمین درپہ رد)

بھک سے اُڑنیوالی سوئی

فرانس کا صیغہ جنگ اس وقت ایک عجیب وغریب ایجاد کو کام میں لا رہا ہے۔ ایجاد مذکور ایک چھوٹا سا حربہ ہے جو عظیم زیپلینوں کو نیچا دکھانے کے لئے ایک فرانسیسی مسمی موسیو نٹالی جیکس متوطن گرینوبل کے جدت آفرین دماغ کا نتیجہ ہے یہ ایک لمبی سوئی اور ایک چھوٹے سے گولے پر مشتمل ہے۔ جیسی سوئی سبک ہے۔ ویسا ہی گولہ ہلکا ہے۔ اس کا خاصہ ہے کہ جب سوئی کسی کپڑے یا نرم چیز میں داخل ہوتی ہے تو گولہ کا سینہ شق ہو جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اگر سوئی کو دیوار پر دے ماریں تو گولہ نہیں پھٹتا چونکہ سوئیوں کا حجم اور گولوں کا وزن بہت قلیل ہے۔ اس لئے ہوائی جہاز میں ان کی بہت مقدار کثیر رکھی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں انہیں کسی ہلکی توپ میں رکھ کر بھی چلا سکتے ہیں۔ اگر اس قسم کی سوئی ایک مرتبہ کسی زیپلن کو جا لگے تو وہ پھٹ جائے گی۔ اور ساتھ ہی زیپلن کی گاس کو ہوا کے تھیلے میں سے خارج کر دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ زیپلن معاً سرنگوں ہو جائے گا۔ یہ ایجاد تجربہ اور آزمائش کے بعد فرانسیسی صیغۂ جنگ میں پیش کی گئی ہے۔

ضروری اطلاع

خریداران مدینہ خط لکھتے وقت اپنا نمبر خریداری مدینہ جو بنیہ کی چٹ پر ہوتا ہے ضرور تحریر فرمایا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں توقف نہ ہو۔ (۵۰۵) نمبر خریداری۔

قاہرہ کی چٹھی

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم قاہرہ اپنے مراسلہ مورخہ ۱۰۔ مارچ میں حسب ذیل رقمطراز ہے۔

سرزمین مصر میں اس بارے میں متعدد سوال کئے گئے ہیں۔ کہ ترکوں کو نہر سویز سے بلا مزاحمت کیوں ہٹنے دیا گیا۔ مستفسر غیر مصافی اشخاص ہیں۔ اور ایسے شخص کی رائے زنی چنداں مفید اور سودمند نہیں ہوتی۔ ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب ترک ایسی وزنی توپیں لیجا رہے تھے جن کا لیجانا آسان نہیں تو اس وقت انہیں چھین لینے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی۔ فوجی حضرات تو اس کا دندان شکن جواب دیں گے لیکن وہ زحمت گوارا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ اپنی فوجی کارروائیوں سے حد درجہ مطمئن ہیں۔ اور انہوں نے اپنے خیال میں ایسا اعلیٰ کارنامہ انجام دیا ہے کہ وہ کسی نکتہ چینی پر بھی کان نہیں دھرتے اور اسے نظر انداز کرتے ہیں۔ مگر اس کی جوابدہی مدافعین نہر اور علی الخصوص ۲۲ نیو انڈین بریگیڈ کے کمانیر اور اسٹاف پر عاید ہوتی ہے۔ جو دو روز تک طوسوم اور سراپیم کے مابین نہایت جوانمردی سے مصروف جنگ رہے۔ بہرحال واقعات مذکور ایسے صاف اور صریح ہیں۔ جن سے تمام چینوں کا ناطقہ بند ہو جائیگا جب ۳۔ فروری کے خونریز معرکے کے بعد غنیم کے لشکر کا بڑا حصہ اُن پہاڑیوں کی جانب پسپا ہو گیا جو مشرقی افق پر نظر آتی ہیں تو کئی سو ترک ان ٹیلوں اور زیر درختی میں چھپے رہے جو طوسوم کے بالمقابل نہر کے کنارے پر واقع ہیں۔ وہ رات بھر اپنی کمین گاہوں سے گولیاں چلاتے رہے اور جیسا کہ مدافعین کو معلوم ہے اس امر کا احتمال تھا کہ ترک وہاں اس لئے چھپے بیٹھے ہیں کہ وہ طلوع شمس سے پہلے نہر پر بار دگر پل بنانے کی کوشش کریں گے۔ جو کشتیاں نہر کے کنارے پر تھیں انہیں بندوق کی گولیوں اور توپ کے گولوں سے چھلنی بنا دیا گیا تھا۔ لیکن ہوا بازوں کی دیکھ بھال سے یہ معلوم ہوا تھا کہ نہر سے دو میل کے فاصلہ پر غنیم کا ایک لشکر عظیم اور کشتیاں لئے ہوئے ہے بہرنوع سراپیم والی برطانی فوج کو ان ترکوں سے مصروف پیکار رہنا پڑا۔ جو گھات میں بیٹھے ہوئے تھے اور ۳ تاریخ کی صبح کو جو کارروائی ہوئی اُس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان لوگوں کو گھیرے میں لینا کیسا ضروری تھا چنانچہ یہ کارروائی نہایت مستحسن طریق پر عمل میں آئی۔ مگر اس میں ہمیں کچھ نقصان بھی پہنچا۔

ایسی حالت میں سراپیم سے کوئی پیشقدمی ممکن نہ تھی۔ اگر وہاں ترک گھات میں نہ بھی لگے ہوتے تو بریگیڈ اپنی جگہ سے ہٹنے کا مجاز نہ تھا۔ اور نہ یہ مقصود تھا کہ وہ حرکت کرے۔ بریگیڈ نے کو جو کچھ کر سکتا تھا کیا۔ اور اس کا کام توقع سے بڑھ کر شاندار تھا یہ بالکل نو مرتب تھا۔ اور اس کا کمانڈر ......

نہر سویز کے تمام بریگیڈوں سے عمر میں چھوٹا تھا۔ وہ جس مقام پر جما ہوا تھا اُس کی نسبت یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ غنیم وہاں حملہ آور ہو گا۔ لیکن جنگ میں غیر متوقع واقعات ہی پیش آیا کرتے ہیں۔ اور جو سپاہی ایسے اوقات میں اوسان بجا رکھ کر کام کریں وہی قابل سمجھنے چاہئیں یہی وجہ ہے کہ بریگیڈیئر اور بریگیڈ بھر کی خدمات کی آج تعریف و توصیف ہو رہی ہے۔

ترکوں کا گھات میں چھپنا

اگر ترکوں کی واپسی کو منقطع کرنا مقصود یا ایک خونریز عقبی معرکہ کرنا مطلوب ہوتا تو جو فوج اس غرض سے روانہ کی جاتی اُسے سوار ہو کر اسمٰعیلیہ کے گھاٹ سے نہر سویز کو یا نیم کشتیوں کے پل کے عبور کرنا پڑتا۔ اور پھر دشمن سے دوچار ہونے کے لئے ایک طویل صحرا میں سے گذرنا ہوتا۔ پیدل پلٹن تعاقب کر کے غنیم کو پکڑ نہ سکتی جو سوار اس غرض کے لئے دستیاب ہو سکتے تھے اُن کی تعداد اس قدر کافی نہ تھی کہ غنیم کے ایک مکمل ڈویژن تعدادی ۲۰۰۰۰ سے جس میں رسالہ اور شتری فوج بھی تھی عہدہ برآ ہو سکے مزید برآں اسمٰعیلیہ کے گھاٹ کی چوکی کے بالمقابل ترکوں کی جمعیت ۶ ہزار تھی۔ اور جب تک انہیں منتشر نہ کر دیا جاتا مشرقی صحرا میں پیشقدمی ممکن نہ تھی۔ ترکی ڈویژن کے پاس ۶۔ انچی توپیں اور ۱۵ پونڈ کے گولوں کی ۴ باٹریاں بھی تھیں۔ ترک انہیں ہموار اور پیچدار وادیوں میں سے نکال کر لے گئے لیکن اگر برطانوی فوج ان کا تعاقب کرتی تو اُسے غیر ہموار اور نشیب و فراز کی زمین پر سے گزرنا پڑتا اور دیکھ بھال کی جمعیتوں کو بہت دور دراز فاصلہ تک پھیلانا پڑتا۔

مزید برآں بعد کی تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ اگر پسپا ہونے والے ترکوں پر حملہ کیا جاتا تو اس کی شدید مقاومت اور مزاحمت ہوتی۔ نہر سویز کے مشرق کو ۹ میل کے فاصلہ پر نہایت عمدہ خندقیں اور توپوں کے لئے گڑھے کھدے ہوئے تھے۔ اور یہاں غنیم نہ صرف ۴ تاریخ بلکہ ۵ تاریخ کو بھی گھات میں بیٹھا رہا۔ ترکوں کو خیال تھا۔ کہ ہمارا تعاقب کیا جائیگا۔ اس لئے وہ اپنی کمین گاہوں میں جنگی جہازوں کی آتشباری سے بچکر بیٹھے رہے اور جب تک اُن کا پانی اور خوراک ختم نہیں ہوئے وہاں سے نہیں ہٹے جھیل تمساح کے جنوبی حصہ میں ایک مختصر سی دفاعی فوج نے اپنی ثابت قدمی سے غنیم کو نہر عبور کرنے سے روک دیا۔ گرمی صحرا کی وجہ سے مزید کارروائی کرنے میں ناکامی ہوئی۔ متذکرہ بالا مختصر فوج ہندوستانی تھی البتہ اُس میں ایسٹ لنکا شائر ٹیریٹوریل فیلڈ آرٹلری کی ۱۹ویں باٹری اور نیوزیلینڈ کی کانٹری بٹالین کی دو کمپنیاں شامل تھیں۔ ترک سامان رسد کی قلت کی وجہ سے برطانی جوابی حملے کو پسپا کرنے کی اُمید سے دست کش ہو کر چلے گئے۔

پانی ان کے عقب میں فاصلہ دراز پر تھا۔ ان کے تمام پیپے خالی ہو چکے تھے۔ اور بہت سے کنویں جو زمین میں گاڑے گئے تھے اُن سے نمکین پانی نکلتا تھا۔ موہباوحرب کا تالاب جو ۶۰ گز لمبا اور ۲۰ گز دو فٹ گہرا تھا میلوں دور تھا۔ اور وہاں کی پانی لانے کے بارے میں کوئی سہل ذرائع ان کے پاس موجود نہ تھے۔

ترکی شکست کا یہ پہلو جہاں تک مجھے یقین ہے قبل ازیں بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن اس کا ذکر کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ اس شکست کا جو پل بنانے کی کوشش میں ۳ فروری کو ترکوں کو دی گئی تھی۔ اُس روز صبح کے ایک یا دو دھندلے گھنٹوں میں نہر کو عبور کرنے کی اُن اُمیدوں کا فیصلہ ہو گیا تھا۔ کہ جب تک ایک کثیر التعداد برطانی فوج کو صحرا کی جانب کھینچ کر شکست نہ دیجائے تب تک کامیابی ممکن نہیں۔ اگر یہی واقعہ پیش آتا تو وہ اپنی ترکی فوج کو دوبارہ آگے بڑھاتا۔ گو اس کا نتیجہ وہی نکلتا جو پہلے نکل چکا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ صحرا نے ترکوں کو آخری شکست دی اور یہی عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ صحرا جمال پاشا کا عظیم ترین سنگ راہ تھا۔ اُسے یا اُس کے جرمن مشیروں کو شاید یہ خیال نہیں آیا کہ مدافعین صحرا کے کوچ کے خطرات اور مشکلات کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہوں گے علی الخصوص اس صورت میں جب انہیں یہ کامل یقین تھا۔ کہ جتنا عرصہ غنیم صحرا میں رہے گا۔ اُس کے لئے صحرا کو عبور کرنا دشوار ہو جائے گا جب غنیم کی ہزیمت کو کامل شکست میں تبدیل کرنے کے دلفریب آثار پائے جاتے تھے۔ تو صحرا میں قدم رکھنے سے انکار کرنا یقیناً صحیح و درست ہے۔ الغرض ہماری جنگی چالوں میں کوئی قصور پایا نہیں۔ (زمیندار)

ترکی اور دردانیال

نیویارک ۹۔ اپریل پچھلے دنوں میں سلطان المعظم ترکی نے امریکن اخبار نویسوں کی ایک جماعت کو شرف باریابی عطا کیا اور دوران گفتگو میں ترکی کے جرمنی کی تحادکر لینے پر اطمینان ظاہر فرمایا۔ اُنہوں نے فرمایا مجھے یقین کامل ہے کہ دردانیال میں زبردستی داخل ہونا ناممکن ہے۔ یہ تحادیوں کی بہت ناانصافی ہے کہ وہ دردانیال میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش محض اس غرض سے کر رہے ہیں کہ روسی سامان خوراک کو جو بحیرہ اسود میں رُکا ہوا ہے باہر لاسکیں میرے

جرمنوں کے لہجہ میں تغیر

پیرس ۳۰ مارچ - ایکو دی پاری آج اُن ملاقاتوں کی مزید کیفیت درج کرتا ہے جو ایک غیر جانبدار اخبار نویس نے با وقعت جرمن اشخاص سے کی تھیں۔ آج جن ملاقاتوں کی کیفیتیں شایع ہوئی ہیں اُن میں ہر وننگ ڈائرکٹر ریش بنک اور ہر زمرمان وزیر خارجہ کے خیالات بیان کئے گئے ہیں۔

ہر وننگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یقیناً اس طرح نہیں جنگ کر رہے ہیں جیسی کہ ہمنے ۱۸۷۰ء میں کی تھی ہم کو سخت دشواریاں پیش آئی ہیں اور ہم کو ہزیمتیں بھی اٹھانی پڑی ہیں۔ ہمارا یہ خیال کہ جنگ چند مہینوں میں ختم ہو جائے گی غلطی تھی لیکن مغربی رزمگاہ میں ہم جلد تازہ واقعات کے ظہور پذیر ہونیکے متوقع ہیں بہت جلد ہم کو اس میدان جنگ میں فیصلہ کن بالادستی حاصل ہونے والی ہے۔ یہ جنگ ایک تھکا دینے والی جنگ ہے لیکن میں یہ نہیں خیال کرتا کہ اس جنگ کا خاتمہ بجز جرمنی کے لئے ایک باعزت صلح کے کسی اور طریقہ پر ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہم کو وہ حصہ ملک چھوڑنا پڑے جو اس وقت ہمارے قبضہ میں ہے لیکن ہم اپنے ملک میں سخت مقابلہ کرینگے۔ اور میں اسے بعید از قیاس سمجھتا ہوں کہ اتحادی زیادہ دور تک (جرمنی میں) گھس سکیں گے"۔

ہر زمرمان وزیر خارجہ نے اس پرانے قصہ کو جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے دہرایا یعنی بلجیم نے خفیہ طور پر برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کر رکھا تھا لیکن یہ بھی کہا کہ عوام کی ہمدردیاں اتحادیوں کی جانب ہیں لیکن اعلیٰ طبقہ کے لوگ گورنمنٹ جرمنی کے طرفدار ہیں۔ ہر زمرمان کے خیال میں غیر جانبدار ملک کے لوگ جنگ کو ختم کرنے کی غرض سے کوئی فیصلہ کن طریق عمل کامیابی کے ساتھ نہیں اختیار کر سکتے اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ بہر صورت جرمنی اپنے طریق پر صلح کرے گا۔ اسپین کا دائرہ عمل کا ذکر کرتے ہوئے ہر زمرمان نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر یہ الفاظ استعمال کئے: "اس جنگ میں اتحادیوں کی کامیابی سے جزیرہ نمائے اسپین میں انگریزی اور فرانسیسی اثر مقرر بڑھ جائے گا۔ اسپین والوں کو جرمنی کا ساتھ دینا چاہئے۔ (ٹائمز ۲۰۔ فروری ۱۹۱۶ء)

اٹلی کا رجحان

روما ۲۹۔ مارچ روما میں ایک افواہ مشہور ہو رہی ہے کہ آسٹریا اور اٹلی کے درمیان تقریباً ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور بہت تھوڑی باتیں اس کی تکمیل میں باقی رہ گئی ہیں۔ لیکن خود روما میں جہاں ہر قسم کی افواہوں پر جلد یقین کر لیا جاتا ہے۔ یہ خبر پایہ اعتبار سے گر گئی ہے۔ وہ لوگ بھی جو سب سے زیادہ اس بات کے متوقع تھے کہ جنگ سے جان بچائی جا سکتی ہے۔ ایسی آسانی کے ساتھ کسی بات کے طے ہو جانیکا یقین نہیں کرتے۔ (ٹائمز ۳۰ مارچ ۱۹۱۵ء)

روس میں جرمن مظالم

پیٹروگراڈ ۳۰۔ مارچ۔ وارسا کا نامہ نگار نووی ورمیا ایک شدید بیان کی سند پر ان نقصانات کی تفصیل بیان کرتا ہے جو جرمنوں کے ہاتھوں رومینڈ کے صوبہ سوالکی میں ہوئے ہیں۔ جرمنوں نے پانچ ہزار جوانوں کو اکٹھا کر کے انھیں بطور ضمانت کے پرشیا میں بھیجدیا۔ قرب و جوار کے مواضعات کی لوگوں سے تمام چیزیں مثل غلہ مویشی، مرغیاں حتی کہ پروں کے بستر تک زبردستی چھین لیے گئے مویشی ذبح کر ڈالے گئے اور اُن کے گوشت نمکین کر کے پیپوں میں بند کر دئے گئے۔ جرمنوں نے اکثر مواضع میں آگ لگا دی اور لوگوں کو صرف انسٹ کا موقع گاؤں چھوڑنے کا دیا۔ اور ہر چیز لوٹ لی (ٹائمز ۳۱۔ مارچ ۱۹۱۵ء)

لیمان ساندرس کی نئی کمان

ایمسٹرڈم ۲۹۔ مارچ۔ قسطنطنیہ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ارادہ شاہی بدین مضمون شایع ہوا ہے کہ آیندہ پانچواں لشکر دردانیال کی فوجوں سے مرتب ہوگا جس کی کمان جنرل فان ساندرس کے ہاتھوں میں ہوگی (ٹائمز ۔۔)

سرویہ پر بلغاری چھاپہ

سالونیکا ۵۔ اپریل۔ بلغاریہ کی بے قاعدہ فوج کے سرویہ پر حملہ کرنے کی جو تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے پایا جاتا ہے کہ ۲۰۰۰ بلغاریوں نے اس چھاپہ میں حصہ لیا۔ اور ایک کلدار توپ استعمال کی وہ ولندووہ کی طرف سے واپس ہوئے۔ اور اُنہوں نے وہاں آگ لگا دی۔ گردو اور دوار کے پلوں وغیرہ کو برباد کرنے میں لگے۔ گو انہوں نے سربی سپاہیوں کو نشانہ بناتے ہوئے بہت سے بوڑھے آدمیوں، عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ آخرکار سربیوں نے کمک پہنچی اور دوران کے مجتمع ہو کر حملہ آوروں کو ہزیمت دی جنہوں نے بہت سے مواضع لینے مال اسباب اور مواشی سمیت بلغاریہ کی سرحد میں جانے پر مجبور کیا۔ (ٹائمز یکم اپریل ۱۹۱۵ء)

یونان پر بلغاری چھاپہ

ایتھنز ۵۔ اپریل۔ بلغاریہ کے بے قاعدہ سپاہیوں نے ہفتہ کے دن یونانی سرحد کو عبور کرنے کا قصد کیا۔ مگر اُنکو ہٹا دیا گیا۔ بلغاریوں کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور بہت سے قید ہوئے۔

ایتھنز ۵۔ اپریل۔ بلغاری سپاہیوں کی یہ نقل و حرکت اس غرض سے ہو رہی ہے کہ سرویا بلغاریہ کو کوئی باقاعدہ اعلان جنگ دیدے۔ کل صوفیہ کے یونانی سفارت خانہ میں ایک بم بھی پھینکا گیا مگر وہ پھٹنے نہیں پایا۔ (۔۔)

بلغاری سرکاری تردید

لندن ۔۔ اپریل۔ بلغاری حکومت نے سرویا کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے جس میں اُس نے بلغاریوں کے پچھلے چھاپہ کی نسبت جو دریائے وردار کے مقام ولندووہ پر ہوا تھا۔ تمامتر غیر ذمہ داری کا اظہار کیا ہے۔ بلغاری نوٹ ظاہر کرتا ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ چند ترک باشندگان سرویا سربی افسروں کے برے برتاؤ کو جو اُن کے ساتھ کیا گیا تھا برداشت نہ کر سکنے کے باعث سرحد کو عبور کر کے بلغاریہ میں آ گئے تھے۔ اُنہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ انہیں سرویا میں اپنی عزت جان اور مال سب کے تباہ ہو جانیکا اندیشہ تھا۔ انہیں ترکی پناہ گزینوں نے گزشتہ ایام میں سرحد کو عبور کر کے سربی سرحدی گارڈ کو قتل کر ڈالا ہے۔ بلغاری حکومت یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ترک پناہ گزینوں میں سرکشی بڑھتی جاتی ہے لیکن بلغاریہ کے سرحدی محافظ سربی حدود کو حملہ سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں (۔۔)

بلغاری چھاپہ اور جرمن تحریک

پیرس ۷۔ اپریل۔ نیشن کا ایک تار جو اخبار ماتان میں شایع ہوا ہے بیان کرتا ہے کہ جب بلغاری فوج نے سرویہ میں مقام ولندووہ پر حملہ کیا اُس میں آسٹروی اور ترکوں کی ایک تعداد بھی شامل تھی۔ یہ مہم قاسم مصطفے آفندی کی سرکردگی میں تھی جو پہلے قسطنطنیہ کی پولیس کے افسر اعلیٰ تھے اور اب جرمنی کی ملازمت میں ہیں۔ (اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ بلغاریہ کی طرف سے جو چھاپہ سربی سرحد میں مارا گیا وہ جرمنی کی تحریک سے تھا) (۔۔)

یونان نے مداخلت کیوں نہیں کی

ایتھنز ۶۔ اپریل موسیو وینی زیلوس سابق وزیر اعظم نے ایک یادداشت میں جو ابھی شائع ہوئی ہے ظاہر کیا ہے کہ رومانیہ بغیر شرکت بلغاریہ یونان و سرویہ کے ساتھ مصالحت کرنے پر رضامند نہ تھا جب بلغاریہ نے اطالیہ سے قرضہ حاصل کر لیا تو انہوں نے (موسیو وینی زیلوس نے) یونانی و بلغاری معاہدہ کا خیال ترک کر دیا۔ اس کے بعد اتحادیوں نے دریافت کیا کہ اگر برطانیہ عظمیٰ اور فرانس اپنے فوجی دستے بلغاروی حملہ کے لئے پیش بندی کرنیکے خیال سے مقدونیہ کی طرف روانہ کرے تو کیا یونان اس کام میں سرویہ کا ہاتھ بٹائیگا۔ یونانی جنرل اسٹاف نے اس شرط کو ناموزوں خیال کیا۔ اور اس لئے سر ایڈورڈ گرے کے ساتھ خط و کتابت ترک کر دی گئی۔ (ہمدرد)

ہنگامۂ عالمگیر

دردانیال پر جنگ

لندن ۲۸ اپریل محکمہ جنگ اور محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ایک شدید جنگ کے بعد فوج جزیرہ نمائے گیلی پولی میں اتری اور بحری طاقت کی مدد سے وہاں قدم جماتے میں ترقی کر رہی ہے۔ فرانسیسیوں نے ۵۰۰ قیدی گرفتار کئے ہیں۔ قاہرہ میں ایک سرکاری تار بریں مضمون شایع کیا گیا ہے کہ دردانیال کے دونوں ساحلوں پر اطمینان کے ساتھ فوج اتاری گئی کئی قیدی گرفتار کئے گئے اور سپاہ کی پیشقدمی برابر جاری ہے

پیرس میں سرکاری طور اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۵ اپریل کو دردانیال کے دونوں طرف اتحادی سپاہ کے اتارنے کی کارروائی عمل میں آئی۔ فرانسیسی سپاہ نے جس میں پیدل اور توپ خانہ کی سپاہ شامل تھی قوم قلعہ کی طرف سے اپنی کارروائی کامیابی کے ساتھ سرانجام دی فرانسیسی جہازوں کی توپوں کی مدد سے غنیم کی آتشباری کے باوجود ہم نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ اور رات کے وقت غنیم کے سات جوابی حملوں کے باوجود جس میں اس کی بھاری توپیں بھی کام کر رہی تھیں اس گاؤں پر قابض رہے ۵۰۰ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ غنیم کو شدید نقصان پہنچا۔ اتحادی سپاہ کے خشکی پر اترنے کی کارروائی اطمینان کے ساتھ جاری ہے

سول اینڈ ملٹری گزٹ کا تار:

لندن ۲۸ اپریل۔ اتحادی سپاہ کے سرزمین گیلی پولی پر اترنے کے متعلق ترکوں کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ ایشیائی ساحل پر قوم قلعہ کے علاوہ جزیرہ نمائے گیلیپولی کے چار مقامات پر اتحادی سپاہ اتاری گئی ہے۔

"ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار اتھنز سے لکھتا ہے کہ اتحادیوں نے گذشتہ ہفتہ کے اندر اینوس پر قبضہ کر لیا ہے"۔

اتحادیوں کی پیشقدمی

لندن ۲۸ اپریل محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ مسلسل مزاحمت کے باوجود سپاہ نے اب جزیرہ نما کے سرے پر اسکی حصا لک کے شمال مشرق کی بالمقابل ساحل کی ندی کے دہانہ تک قدم جما لئے ہیں انہوں نے مقام ساری بیر پر بھی تمام حملے پسپا کئے ہیں۔ اور استقلال کے ساتھ پیش قدمی کر رہے ہیں۔ ترکوں نے اپنی طرف سے خشکی پر اترنے کی بہت مزاحمت کی اور سمندر میں اور خشکی پر خاردار تاروں کے جنگلے لگا رکھے اور گہرے گڑھے کھود کر ان کی تہ میں کھونٹے گاڑ دیئے۔ مگر اتحادی ان سب دقتوں پر غالب آگئے۔

باسفورس پر گولہ باری

لندن ۲۹ اپریل۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ روسی جہاز اب باسفورس کے قلعوں پر دو سے ۶ میل کے فاصلہ پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ جہاں سے آبنائے باسفورس کا رخ جنوب مشرق کی طرف مڑتا ہے۔ اگر یہ قلعے منہدم ہو گئے تو روسی جہاز بہ میلہا سے کم فاصلہ سے قسطنطنیہ پر گولہ باری کر سکیں گے۔

پیرس کے قریب جنگ

شملہ ۲۹ اپریل ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا منفصلہ ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے:

جرمنوں نے ییپرز کی جدید جنگ میں جو کامیابی حاصل کی تھی اس کا سلسلہ روک دیا گیا ہے۔ اس عارضی کامیابی کے لئے جرمنوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ اور اگر ان کا مدافعانہ زور ٹوٹ نہیں گیا تو کم از کم تمام صرف ہو چکا ہے۔ فرانسیسیوں نے یسرہ کی طرف لیزرن پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد مقام ہٹسار پر بھی قبضہ کر لیا۔ برطانی ہوا بازوں نے کورٹ رائے کے ریلوے جنکشن کو تباہ کرنے کے بعد سات دیگر مقامات پر بھی بم گرائے۔ فرانسیسیوں نے کامیابی کیساتھ جرمنوں کے جارحانہ حملہ کو پسپا کر دیا ہے۔ اور لی پارچی کے گردو نواح میں جرمنوں کو پسپا کرنے کے بعد جارحانہ کارروائی اختیار کر کے اس علاقہ میں ترقی کی ہے۔ اس کے علاوہ السالس کے علاقہ میں جرمنوں سے ہارٹ مینز ویلرکوف کو دوبارہ چھین کر مغربی ڈھلوان کی طرف ۲۰۰ میٹر تک ترقی کی ہے۔

جرمنوں کا شدید نقصان

لندن ۲۸ اپریل لیزرن پر دوبارہ قابض ہونے کے متعلق بلجیم کی سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے آگے کئی جرمن خندقیں بھی ہمارے ہاتھ آئیں۔ اور ۶۰۰ جرمن مقتولین کی لاشیں شمار کی گئیں مال غنیمت میں چھ جلد چلنے والی توپیں اور ۲۰۰ جرمن قیدی بھی تھے۔ لڑائی ہنوز جاری ہے

لندن ۲۸ اپریل۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پیرز کے شمال میں بالخصوص ہمارے یسرہ پر ترقی جاری ہے بلجیم کی سرکاری اطلاع میں جس مال غنیمت کا ذکر تھا۔ اس کے علاوہ دو بم انداز اور بہت سا سامان حرب بھی ہمارے ہاتھ آیا۔ غنیم کا شدید نقصان ہوا۔ اور صرف ایک مقام پر ۶۰۰ لاشیں شمار کی گئیں

دریائے میوز کی گھاٹیوں پر ہم ترقی کر رہے ہیں اور ہم نے غنیم کو شدید نقصان پہنچا کر ایک جرمن بیٹری کو تباہ کر دیا ہے۔

بوسیجور میں خفیف جرمن ترقی

پیرس ۲۹ اپریل۔ شام کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دن نسبتاً پرسکون رہا۔ بلجیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہم اس زمین پر قابض ہیں جو پچھلے تین یوم میں حاصل کی گئی ہے۔ جرمنوں نے علاقہ شامپین میں تین سو میٹر مدت سے بوسیجور پر تسخیر کئے لیکن ہم نے ان میں سے نصف پھیر لئے۔ دشمن لی ایپارژ سے اور ہارٹمینس ویلرکالیف پر گولہ باری کر رہا ہے۔ مگر اس نے کوئی حملہ نہیں کیا۔

فرانسیسی جہاز ایڈریاٹک میں غرق

روما ۲۹ اپریل آسٹریا کی آبدوز کشتی ۵ نے فرانسیسی کروزر "لیون گیمبیٹا" کو میریا ڈی لیوسیا کے بالمقابل خلیج ٹارنٹو کے جنوب کی طرف غرق کر دیا ہے جہاز کے سات سو آدمیوں میں سے بچے ہوئے آدمیوں کی تعداد اس وقت تک ۱۳۸ ہے کروزر کے بندرگاہ کی طرف والے پہلو میں دو تارپیڈو چاک گئے اور وہ دس منٹ میں غرق ہو گیا۔ اکثر بچے ہوئے آدمی ضرر رسیدہ ہیں۔ تمام افسران نے اپنی اپنی جگہوں پر جان دی۔ ۵۸ لاشیں سمندر سے نکالی گئیں اور بندرگاہ کیسٹر گنانو میں جنگی اعزاز کے ساتھ دفن کی گئیں

پیرس ۲۹ اپریل نیم سرکاری طور پر اس کی اطلاع دی گئی ہے۔ کہ کروزر لیون گیمبیٹا کے ۲۶ اپریل کو بحیرہ ایڈریاٹک میں تارپیڈو لگایا گیا۔ اور وہ غرق ہو گیا۔ آدمیوں کا بڑا حصہ بچا لیا گیا۔

لیون گیمبیٹا ۱۲۳۵۲ ٹن کی گنجائش وزن کا ایک فرانسیسی کروزر تھا جو ۱۹۰۱ء میں تیار ہوا تھا اس کے ۲۸۶۰۲ گھوڑوں کی طاقت کے انجن اس کو ۲۳ ناٹ تک کی رفتار بخشتے تھے اس پر چار ۷ر۶ اور سولہ ۴ر۶ انچ والی توپیں چڑھی ہوئی تھیں۔

فرانسیسی نائب امیر البحر غرق

روما ۲۹ اپریل۔ فرانس کے نائب امیر البحر سینس جہاز گیمبیٹا کے ساتھ غرق ہو گئے۔

ماہی گیر جہاز کی غرقابی

لندن ۲۷ اپریل کل ماہی گیر جہاز ریکو بحیرہ شمالی میں دھماکہ سے اڑ گیا۔ عملہ کے ۹ آدمیوں میں سے

پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع

لندن۔ پیٹروگراڈ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دشمن کے ایک کروزر نے بمقام ساحل کورلینڈ دو جماعتوں پر گولہ باری کی ایک زیپلن نے بیالسٹاک پر بم گرائے جن سے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ ہم نے پولن کی چوکیوں واقع کوہستان کارپیتھین میں اتوار کے روز حملے پسپا کئے۔ اور ندی سٹریج کی سمت میں ایک خونریز جنگ ہوئی جو تا حال جاری ہے

شمالی پولینڈ میں جنگ

لندن ۲۸ اپریل پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دشمن کے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی وجہ سے شمالی نیمن اور ملاوا ریلوے کے مغرب میں۔ شدید جنگ وقوع میں آئی۔ آسٹریوں نے درہ ازوک کے علاقہ میں از سر نو پرزور حملے کئے مگر پسپا کئے گئے۔ سٹریج کے تحت میں خونریز لڑائی جاری ہے۔

کارپیتھین میں جنگ

لندن ۲۸ اپریل۔ پیٹروگراڈ کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آسٹریوں نے ۲۵ اپریل کو اوزس غماک کے شمال مشرق میں اور ۲۶ اپریل کو درہ ازوک کے شمال و مغرب اور مشرق میں حملے کئے مگر ہم نے انہیں پسپا کر دیا۔ سٹریج کی سمت میں شدید جنگ جاری ہے جہاں ایک سالم آسٹروی بٹالین نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔

ایک اور عظیم جنگ

لندن ۲۹ اپریل۔ فرانس کی غیر سرکاری رپورٹیں مظہر ہیں کہ ایپرس کے علاقہ میں بھی عظیم جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ہوا بازوں نے فلینڈرز کے ریلو جنکشنوں پر حملے کر کے جو نقصان پہنچایا تھا اس کی وجہ سے جرمن اپنی کمک ایپرز کے علاقہ میں نہیں لا سکے۔ جہاں فرانسیسیوں اور برطانیوں کی جارحانہ کارروائی جاری ہے۔ اور بہت سے قیدی ان کے ہاتھ آئے ہیں۔ ایک فرانسیسی اخبار کا بیان ہے کہ ۱۵ روز کے اندر ۳ ہزار قیدی گرفتار کئے گئے جرمن اب دل شکستہ ہو کر جوابی حملے کر رہے ہیں۔

دردانیال پر جنگ

لندن ۲۹ اپریل۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ کل خلیج سرولاس جو جزیرہ ایمبروس کی طرف واقع ہے اتحادیوں کی جنگی کارروائی جاری رہی اور انہوں نے ترکوں کی ایک سالم پلٹن گرفتار کر لی۔

لندن ۳۰ اپریل۔ روس کا ایک تار مظہر ہے کہ آسٹریلوی سپاہ کا ایک اور دستہ گلی سرزمین گیلی پولی میں اترا اور اس نے فوراً اپنی باتریاں نصب کر لیں۔

نامہ نگاران اخبارات کے بیانات

لندن ۳۰ اپریل۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار متی لین سے تار دیتا ہے کہ اتحادیوں کے جہاز دیپی پہنچ گئے ہیں جو قلعہ جات چناق کے سامنے واقع ہے اتحادیوں کی سپاہ نے شہر سیدی نوس اور گیلی پولی پر بھی قبضہ کر لیا ہے ترک اور جرمن قیدی لیمنوس اور مینی ڈوس کو روانہ کر دئے گئے ہیں۔

لندن ۳۰ اپریل۔ ڈیلی نیوز کو ایمبروس سے ذیل کا تار موصول ہوا ہے:

اتحادیوں نے ایک موقع پر نہایت تعجب انگیز چالاکی سے فوج اتاری۔ انہوں نے اپنے جنگی جہازوں کی آڑ میں ایک بندرگاہ ہے جس پر ناکارہ توپیں اور سامان حرب بار تھا آنا ہے جس پر ترکوں نے اس طرف ایک زبردست جمعیت روانہ کی اور اس دوران میں اتحادیوں کی اصل فوج ایک اور مقام پر اتر گئی۔ ترکوں نے ان بیکار گدھوں کی رجمنٹ کو تباہ کر دیا۔ اتحادیوں نے کئی ہزار قیدی گرفتار کئے جن میں جرمنی افسر بھی تھے کوئین الزبتھ نے اس گولہ باری میں معتدبہ حصہ لیا۔ جسے نامہ نگار نے منگل کے روز ۱۱ بجے بچشم خود دیکھا آدھی رات تک لڑائی شدت سے جاری رہی توپوں کے فیروں کی چمک اس طرح نظر آتی تھی گویا بہت سے روشنی کے میناروں سے پیدا ہو رہی ہے۔ نامہ نگار مذکور نے آدھی رات کو نصف گھنٹہ کے اندر بڑی توپوں کے ۱۵۰ گولے شمار کئے بدھ کی صبح کو ۵ بجے پھر گولہ باری شروع کی گئی۔

لندن ۳۰ اپریل۔ ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار جزائر رپورٹ واقع دردانیال سے ۲۶ اپریل کو لکھتا ہے کہ میں نے بچشم خود گولہ باری کا ملاحظہ کیا۔ عین دوپہر کو دردانیال کے دہانہ پر دھوئیں کی چادر چھائی ہوئی دیکھی۔ قوم قلعہ سدالبحر اور اس کے متصلہ دیہات سے دھوئیں کے بادل اور شعلے اٹھ رہے تھے متعدد چھوٹے جہاز دہانہ سے شمال کی طرف دکھائی دیتے تھے۔ اور قلعوں پر گولہ باری کرنے میں جنگی جہاز یورپین ساحل پر کھڑے تھے اور اکثر ۳ گولے فی منٹ کی رفتار سے آتشباری کر رہے تھے۔ دہانہ سے باہر مغرب کی طرف باربرداری کے جہازوں کی ایک قطار پھیلی ہوئی تھی۔

جنگی جہازوں کی گولہ باری نہایت شدید تھی۔ ۲ ½ بجے بعد دوپہر گولوں کی بوچھاڑ کے بعد ایشیائی ساحل پر آگ کے اور شعلے بلند ہوئے۔ اور دھوئیں کا بادل نہایت غلیظ ہو گیا جس کی وجہ سے آبنائے کے چہرہ پر گویا ایک پردہ سا پڑ گیا۔ اس کے بعد جہازوں نے اور آگے بڑھ کر آبنائے کے بالائی حصہ پر گولہ باری کی اور وہاں سے دہانہ کی ماہی گیریاں جن کے بعد پہنچے اڑ گئے تھے صاف نظر آتی تھیں۔ ۳ بجے جب مطلع کسی قدر صاف ہوا تو جنگی جہاز راس کیپ ہیلس کے سامنے جنگی کارروائی میں مصروف نظر آئے۔ دو جنگی جہاز اور بھی آگے بڑھ گئے تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تنگ ترین حصہ کسر تمام رکاوٹیں دور ہو گئی تھیں اور توپیں خاموش کرا دی گئی تھیں۔ چار بجے آتشباری حد کو پہنچ گئی جبکہ خلیج ارن کوئی میں جہاز نہایت سرگرمی سے گولہ باری میں مصروف تھے۔ چار بجے کے بعد ترکوں کا ایک گولہ پانی میں پڑا اور اس کے بعد اور گولے بھی گرتے رہے۔

ایک ترکی باڑی جس کو ہمارے توپخانہ نے جو راس ہیلس پر اترا سدالبحر سے ہٹا دیا تھا شام کے چھ بجے ٹوٹی ہوئی دیکھی گئی۔ ایک جنگی جہاز نے اسے دیکھ کر پہلے ہی نشانہ میں زد معلوم کر لی ترکوں نے جواب میں تین گولے پھینکے مگر جنگی جہاز کے گولوں کے بعد اس باڑی میں کچھ جان دکھائی نہ دی۔ دریں اثنا اتحادی فوج دونوں کناروں تک اتر گئی ان کی توپوں اور ترکی توپخانہ میں جو "اسکی حصارلک" سے پرے نصب تھا شدید جھڑپ ہوئی جس میں برطانی جنگی جہازوں نے بھی حصہ لیا اور بالآخر ترکوں کو خاموش کرا دیا۔ اتحادی بظاہر جزیرہ نما کے انتہائی جنوبی حصہ پر اور مغرب میں سنیچ سولا کے کناروں پر قابض ہیں

مسلسل جنگ

لندن ۲۹ اپریل۔ ایتھنز کی مراسلات سے پایا جاتا ہے کہ منگل کی شام کو ۳ جنگی جہاز خلیج اسمرنا میں داخل ہوئے۔ اور گولہ باری شروع کی۔ اینوس میں جو فوج اتری تھی وہ ۲۰ میل آگے بڑھ گئی اور کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ بڑے کے میدان میں آٹھ ہزار ترک گرفتار کئے گئے۔

"ٹائمز" کو مٹی لین سے ۲۹ اپریل کو ایک مراسلہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ اتوار کی صبح کے ۴ بجے سے لڑائی برابر جاری ہے برطانیوں نے ۱۲۰۰ اور فرانسیسیوں نے ۱۸۰۰ ترک گرفتار کئے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ گیلی پولی کے تنگ ترین حصہ میں جو فوج اتری ہے اس نے کلید بحر اور راس ہیلس کے درمیان ترکوں کی آمد و رفت کو منقطع کر دیا ہے۔

ایتھنز کے تاروں سے پایا جاتا ہے کہ شب گذشتہ کو اتحادی آبنائے دردانیال کے اندر ہی رہے۔ اور صبح ہوتے ہی انہوں نے پھر گولہ باری شروع کر دی۔

آبدوز کشتیوں میں جنگ

لندن ۳۰ اپریل۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا کہ ہفتہ مختتمہ ۲۸ اپریل کے اندر ایک برطانوی تجارتی جہاز کو آبدوز کشتی نے غرق کیا۔ اور چار ماہیگیر جہاز غرق ہوئے

انگلستان کے مشرقی ساحل پر ہوائی تاخت

لندن ۳۰۔ اپریل۔ ایک زیپلن یا دوسرا ہوائی جہاز اپسوچ پر نمودار ہوا۔ اور اس نے کئی بم گرائے جن میں سے ایک جو آتش خیز معلوم ہوتا تھا ایک مکان پر گرا جس میں تین آدمی رہتے تھے۔ یہ بم ۱۲ برس کی ایک لڑکی کے کمرہ میں گھس کر ایک الماری سے لگا جس میں سے فوراً شعلے اٹھنے لگے۔ باپ نے لڑکی کو بچا لیا شعلے متصلہ مکانات تک بھی پھیل گئے جس سے سب جل گئے۔

لندن کے ایک اور پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم کے ہوائی جہاز نے جمعہ کی صبح کو اپسوچ اور وائین پر آتش خیز بم گرائے۔ تین مکان جل گئے مگر نقصان جان کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ ایک اور خبر سے پایا جاتا ہے کہ ہوائی جہاز کے گولوں سے بری سینٹ ایڈمنڈز کے تین مکانات کو آگ لگ گئی۔

بعد کی خبر سے پایا جاتا ہے کہ یہ حملہ تمام سابقہ ہوائی حملوں سے ناکام رہا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ ہوائی جہاز ایک تھا یا دو۔ اس سے صرف اپسوچ اور بوری سینٹ ایڈمنڈز کے چند مکانات کو آگ لگ گئی کسی آدمی کو چوٹیں نہ آئیں۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

پیرس ۳۰۔ اپریل شب گذشتہ کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ دن بھر خاموشی رہی۔ جرمنوں نے یپرز کے شمال میں لجیوں پر اور بدھ کی رات کو ایک اور حملہ لی وپارجی پر کیا مگر پسپا کئے گئے۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۵۔ اپریل کے بعد لورین کی معرکہ آرائی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ فرانسیسی ۵ کیلومیٹر کے محاذ میں ۴ کیلومیٹر تک آگے بڑھ گئے ہیں۔ بعد کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ فرانسیسی سپاہ نے مثبین سٹریٹ کے گرد و نواح میں ترقی کی ہے۔ جرمنوں نے ریمز پر ۵۰۰ آتش خیز گولے پھینکے جس سے اکثر جگہ آگ لگ گئی۔ مگر وہ بہت جلد بجھائی گئی۔

جنوبی افریقہ میں معرکہ

لندن ۲۹۔ اپریل۔ کیپ ٹاؤن کا تار مظہر ہے کہ یونین کی فوج نے ڈیروس پر قبضہ کر لیا ہے جو گبین کے جنوب مشرق میں واقع ہے اور جانوروں اور باربرداری کی کچھ مقدار گرفتار کر لی ہے۔

جرمن جہاز کی گرفتاری

لندن ۳۰۔ اپریل۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ جرمن جہاز "مقدونیہ" کو جو راس پالماس سے بھاگ گیا تھا ایک برطانوی کروزر نے گرفتار کر لیا ہے۔

ڈنکرک پر حملہ

لندن ۳۰۔ اپریل۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کے جنگی جہاز ساحل بلجیم کے قریب دیکھے گئے ہیں۔ ۱۹ بڑے گولے ڈنکرک پر گرے ہیں جن سے ۲۰ آدمی ہلاک اور ۴۵ مجروح ہوئے ہیں اور کئی مکان تباہ ہو گئے ہیں۔

محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے جو ہوائی جہاز کی دیکھ بھال سے معلوم ہوا کہ ڈنکرک پر ایک بڑی توپ نے گولے پھینکے تھے۔ ساحل کے قریب جرمن جنگی جہاز دیکھے جانے کی خبر غلط فہمی پر مبنی تھی۔

لندن یکم مئی۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر گولہ باری کرنے والی جرمن توپ کا موقع دریافت کر لیا ہے اس پر سر شام حملہ کیا گیا۔ اور ۱۲ چھوٹے اور ۲ بڑے گولے گرائے۔

امریکن جہاز پر حملہ

لندن ۳۰۔ اپریل کوئلہ کے جہاز موبائل پر جزائر ہبرڈیز کے قریب تارپیڈو پھینکا گیا عملے کے ۲۳ آدمی بچا لئے گئے۔

ماہی گیر جہاز للس ڈیل پر گرنیزبی کے قریب آبدوز کشتی نے حملہ کیا۔ پیٹرول کے ایک جہاز نے اس کے عملے کے آدمی اٹھا لئے اور آبدوز کشتی کا تعاقب کر کے اس پر ۵۰ گولے پھینکے۔ مگر وہ بھاگ کر نکل گئی یقین کیا جاتا ہے کہ اسے کسی قدر نقصان پہنچا۔

رائٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ بدھ کے روز ایک جرمن ہوائی جہاز نے بحیرہ شمالی میں امریکن اسٹیمر کشننگ پر حملہ کیا۔ حالانکہ اس کا نام چھ فٹ لمبے حروف میں منقوش تھا۔ ۳ بم گرائے گئے مگر جہاز کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔

پولینڈ اور گلیشیہ کے معرکے

لندن۔ یکم مئی۔ پٹروگراڈ کے سرکاری اعلان سے پایا جاتا ہے۔ کہ دریائے نیمن کے مغرب میں ہم نے تمام محاذ پر غنیم کی ہراول فوج پر جو پیشقدمی کر رہی تھی سخت دباؤ ڈالا۔ قلعہ اوسوویز کے قریب غنیم کے حملے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے غنیم واخ کے شمال میں اور دریائے اومیولیف کے دائیں کنارے پر تمام دن حملے کرتا رہا مگر ہم نے ان حملوں کو پسپا کر دیا۔ اور ایک مقام پر انہیں سابقہ مورچوں تک ہٹا دیا۔

آسٹرویوں نے بھی دریائے پولن پر اور درۂ ازدک کے علاقہ میں حملے کئے مگر ہم نے انہیں شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیا۔ ہم نے اسٹرج کی سمت میں جارحانہ کارروائی کی اور خندقوں پر حملہ کر کے مدافعین کو بنوک سنگین پسپا کیا۔ ۴۰۰ آدمی ہمارے ہاتھ آئے۔

نہر سویز کے مشرق میں جھڑپ

لندن یکم مئی۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ بیکانیر کے شتر سوار دستہ کی پیٹرول کا غنیم کی ایک قلیل جمعیت سے نہر سویز سے ۱۲ میل مشرق کی طرف مقابلہ ہوا۔ غنیم چند فیروں کا تبادلہ کرنے کے بعد پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے روز رسالہ کے سواروں نے غنیم کی پسپائی کی حالت میں پریشان کیا اور چند ایک قیدی گرفتار کئے۔

پرنس صباح الدین کا انتقال

لندن ۳۰۔ اپریل۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ قسطنطنیہ سے پرنس صباح الدین خلف سلطان مراد کے انتقال کی خبر آئی ہے جو ٹرکی کی "حامی لا مرکزیت" پارٹی کے بانیوں میں سے تھے۔

ڈنکرک پر حملہ

لندن یکم مئی۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دس اور بم ڈنکرک پر پڑے جن سے کئی آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

لندن ۲ مئی۔ ڈنکرک کی گولہ باری کے متعلق پیرس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ یہ اس امر کا تازہ ثبوت ہے کہ اتحادیوں کی صفوں کو توڑنے میں ناکامی اٹھا کر جرمن اب غیر جانبدار ملکوں پر ایسے مظاہرہ سے اثر ڈالنا چاہتے ہیں جو کسی قسم کی فوجی اہمیت نہیں رکھتا۔

جرمنی کی نئی بڑی توپ

لندن ۲ مئی۔ فرانسیسی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایک جرمن کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ کارخانہ کرپ کے انجینیر ۲ ماہ سے ایک طویل زد کی بحری توپ ڈکسموڈ کے قریب نصب کرنے میں مصروف تھے یقین کیا جاتا ہے کہ اسی توپ نے ۲۱ میل کے فاصلہ سے گولہ باری کی ہے دوسری اور تیسری گولہ باری میں صرف ۹ گولے پھینکے گئے یقین کیا جاتا ہے کہ اس توپ کو اپنی ہی آتشباری سے نقصان پہنچا ہے۔ یا اس نواح کی فرانسیسی ہوا بازوں کی سرگرمی نے اس کی آتشباری بند کر دی ہے۔

آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

لندن یکم مئی۔ ایک جرمن آبدوز کشتی نے روسی کوئلہ کے جہاز لواردنا کو جزائر ملاسکٹ کے قریب غرق کر دیا۔ عملہ کے آدمی بچا لئے گئے۔

لندن ۲ مئی۔ ایک آبدوز کشتی نے آج صبح ۵۰۰۰ ٹن کے اسٹیمر ایڈیل پر جو جنوبی امریکہ سے آ رہا تھا تارپیڈو پھینکا عملے کے آدمی جزائر سکلی میں اتار گئے۔

ترک قطور سے ہٹائے گئے

لنڈن ۳۰ اپریل۔ (صاحب وزیر ہند کا تار) روسیوں نے ترکوں کو مقام قطور سے ہٹا دیا ہے جو شمالی ایران کے صوبہ آذربائیجان میں واقع ہے۔

میز کے قلعہ پر گولہ باری

لندن ۲ مئی۔ فرانسیسیوں نے کل میز کے موچہ بند کیمپ کے جنوبی محاذ کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

تازہ برقیات

پیرس کے گرد شدید گولہ باری

ایمسٹرڈم ۴ مئی۔ ایکھوسے آنیوالا ایک مراسلہ ظاہر کرتا ہے کہ پیرس کے گرد توپوں کا باہمی مقابلہ نہایت زبردست ہوا۔ جیسا کہ شاید ہی اس جنگ میں ہوا ہو۔ اس کی آواز سارے فلینڈرز میں سنائی دی اور اثر محسوس ہوا۔ بروز اور سرحد ہالینڈ کے مکانات توپوں کی گرج سے ملتے تھے۔ جرمنوں کے نقصانات ہولناک تھے۔ فلینڈرز کے جو قصبات و دیہات جرمنی کے قبضہ میں ہیں۔ وہ زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور بہت سے بیماروں کی گاڑیوں میں مردہ پائے گئے ہیں۔ کثیر التعداد بند ٹرینیں جو لاشوں سے بھری ہوئی تھیں شنبہ و یکشنبہ کو تھسلیٹ میں سے گذریں۔ آبادی کو اس کی قوی امید ہے کہ عنقریب حالت میں بچتہ تغیر اتحادیوں کے موافق ہونیوالا ہے۔

روسی علاقہ بالٹک میں جرمن سرگرمی

شملہ ۴ مئی۔ (صاحب وزیر ہند کا تار مورخہ یکم مئی) روسی صوبجات بالٹک میں جرمنوں کی جدید نقل و حرکت قدرے با وقعت معلوم ہوتی ہے۔ روسی اطلاع دیتے ہیں کہ وہ غنیم کے ہراول گارڈز کو خوب دبا رہے ہیں۔

شملہ ۴ مئی۔ جرمن سپاہ اضلاع بالٹک کے اندر گھس جانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اور اس وقت شاولی کے علاقہ پر قابض ہے۔ جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مفرور روسیوں کا تعاقب کرتے ہوئے جرمنوں کا ہراول سیماؤ کے جنوبی و مغربی علاقہ میں پہنچ گیا ہے۔ گویا وہ اس طرح ریگا کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں جہاں سے بحری سرگرمی کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے پٹروگراڈ میں ایک نیم سرکاری نوٹ بدیں مضمون شائع کیا گیا ہے کہ جرمنوں کی یہ پیشقدمی چنداں جنگی اہمیت نہیں رکھتی اور اُسے جرمنوں کی محض اس کوشش سے تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ چارہ اور دانہ حاصل کرنے کی غرض سے ایسے صوبجاتی علاقہ کو جو اب تک جنگ کی رستخیز سے بچا ہوا ہے میدان کارزار میں شامل کرلیا جائے اِس کارروائی سے عملی طور پر صرف اسی قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ خوراک اور چارہ کی خفیف مقدار جرمنوں کو بہم پہنچ جائے۔

ترک قیدی

لندن ۴ مئی۔ ٹائمز کو ٹینی ڈوس سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے۔ کہ مزید دو ہزار ترک قیدی ٹینی ڈوس میں لائے گئے ہیں۔

اخوتِ اسلامی

(از منشی شفاعت علی صاحب مجروح منگلور ضلع سہارنپور)

آگیا یہ جی میں اک شب عادلِ فاروق کے ۔۔۔ شہر کے کوچوں میں چل کر کیجئے کچھ دیکھ بھال
ایک کوچہ میں ہوا جب ناگہاں اُن کا گذر ۔۔۔ رُک گئے سن کر مکان سے اک صدائے پُر ملال
دل میں سمجھے اس مکاں کا ہے مکیں مردِ غریب ۔۔۔ آپڑی ہے کچھ مصیبت رو رہے ہیں اہل و عیال
بیکسی میں ہاتھ مجھ کو بھی بٹانا چاہیئے ۔۔۔ تا نہ شرمندہ ہوں روزِ حشر پیشِ ذوالجلال

جاکے دروازے پہ دستک دی کہ اے مردِ اخی ۔۔۔ اک مسلماں ملنے آیا ہے کھڑا بیرونِ در
باہر آیا یہ صدا سنتے ہی اک مردِ شریف ۔۔۔ اور ڈالی اُس نے آتے ہی مسافر پر نظر
پردۂ شب میں ہوئی اس کو نہ پہچان مطلق تمیز ۔۔۔ میرے دروازہ پہ آیا کون ہے یہ خوش سیر
کچھ نشاں پوچھا نہ یہ پوچھا کہ تم آئے ہو کیوں ۔۔۔ دے کے کاسہ ہاتھ میں تاکید کی لا جلد تر
لے کے وہ جام گئی خاموش یہ بھی چل دیئے ۔۔۔ الغرض افتاں و خیزاں پہلے پہنچے اپنے گھر

اپنی بی بی سے کہا جا کر کرے کارِ ثواب ۔۔۔ دو وقت دم تکلیف چل کر کیجئے بہرِ خدا
مبتلائے دردِ زہ ہمسایہ کی بی بی ہے آج ۔۔۔ میں تو ہوں بازار جاتا۔ تم وہاں جاؤ ذرا
نام اگر پوچھیں تو کہنا۔ ہوں پڑوسن اک غریب ۔۔۔ آگئی ہوں سن کے میں بچوں کی یہ آہ و بکا
جاکے بی بی بھی وہاں مصروفِ خدمت ہوگئیں ۔۔۔ آپ بھی بازار سے لے آئے جو کچھ تھا کہا
نور کا ترکا تھا جب پیدا ہوا اُس کے پسر ۔۔۔ آپ کی بی بی نے دی اوّل مبارکباد آ
روزِ روشن میں جو دیکھا ہیں امیر المومنین
آپ کے قدموں پہ غش کھا کر گرا وہ مردِ دیں

(زمیندار)

ستمکشوں کا زمانے میں امتیاز نہیں

خمارِ ہند میں اب نشۂ حجاز نہیں ۔۔۔ ہزار شکر کہ پابندیٔ نماز نہیں
ہمارے سوزِ محبت میں ربط ساز نہیں ۔۔۔ جبیں وہی ہے مگر سجدۂ نیاز نہیں
چھار ہاہے اندھیرے میں تیرِ غم گرزوں ۔۔۔ ستمکشوں کا زمانہ میں امتیاز نہیں
وہی ہے ذوقِ تماشا وہی ہے جذبۂ سوز ۔۔۔ طپش وہی ہے مگر ہاں جگر گداز نہیں
یہ کہہ کے شوقِ تمنا کو ہم نے ٹالدیا ۔۔۔ اُدھر جو ناز نہیں ہے اِدھر نیاز نہیں
سُنے جو شوق کے کلمے کہا یہ جھنجھلا کر ۔۔۔ ہزار آپ میں محمود ہم ایاز نہیں
مٹیں تو شوق سے ہم بیخودی وحشت میں ۔۔۔ غلط نگاہ مگر چشم نیم باز نہیں!
نہیں ہے دل کو مرے پاس ربطِ کلفت کا ۔۔۔ یہ میزبان ہے جو مہماں نواز نہیں
حقیقتِ دلِ بیخود ہے خون ہو جانا ۔۔۔ یہ قطرہ وہ ہے کہ منت کشِ حجاز نہیں!
ہزار زمزمہ سنجی سے چپ ہے گلشن میں ۔۔۔ وہ صوتِ طرزِ فغاں سامعہ نواز نہیں!!
دمِ اخیر ہے آئی ہیں ہچکیاں ہم کو ۔۔۔ بُری گھڑی ہے یہ وقت خرام ناز نہیں
بھرے ہیں کیفِ بیخودی میں سو مہر لیکن ۔۔۔ یہ کچھ نہیں ہے اگر وہ زمانہ ساز نہیں

مستقل مزاج قمر

کامنی۔ اے ہئو شکر ہے کیسا۔ کہو بڑی خیر ہوئی بھوہ منٹ دیر ہو جاتی تو غضب ہی ہوگیا تھا **قمر**۔ تم اس وقت کیسی آئیں؟

کامنی ٹھہرو بتاؤنگی۔ ابھی میرے حواس درست ہولینے دو۔ ابھی تک میرا دل دھڑک رہا ہے۔ اُف قیامت تھی قیامت! آگ کاہے کو تھی آفت تھی۔ ساری کوٹھی خاک سیاہ ہوگئی۔

قمر (جس کے چہرہ پر نہ کسی طرح کی گھبراہٹ تھی نہ افسوس) اب آگ کا خیال بیکار ہے جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا۔ تمہارا دل نہایت کمزور ہے۔

کامنی (حیرت سے) میرا دل کمزور ہے! اسے آگ لگی! ساری کوٹھی جل گئی!

قمر۔ پھر اب فکر کس بات کی؟

کامنی (اسی طرح) فکر کس بات کی! (زور دے کر) ساری کوٹھی جل گئی۔

قمر۔ پھر؟

کامنی (بیساختہ) اب رہوگے کہاں؟

یہ فقرہ سن کر قمر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اُس نے جواب میں کہا۔

"دنیا میں ابھی بہت زمین پڑی ہے"

کامنی۔ واہ تم بھی عجیب آدمی ہو!

قمر۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم اس وقت کیوں آئی تھیں

کامنی (چہرہ کا رنگ بدلنے لگا) میں اس لئے آئی تھی کہ تم سے کہہ دوں۔ اب مجھے جان دینے کی اجازت دیدو۔

قمر۔ کیوں؟

کامنی۔ ابا جان کسی طرح نہیں مانتے۔ شادی کی تاریخ بھی گھٹا دی۔ اب صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے؟

قمر۔ تو اس میں خودکشی کی کیا بات ہے؟

کامنی (چتون پر بل ڈالکر) خوب خودکشی نہ کروں تو کیا کروں؟ مجھ سے جیتی جی انگارے نہ نگلے جائینگے؟

قمر۔ تم کل ہی باہر چلی جاؤ۔

کامنی۔ لوگ تلاش کریں گے

قمر۔ تلاش کرنے دو تمہیں کوئی نہیں پاسکتا۔

کامنی (ٹھنڈی سانس لیکر) اچھا (گھڑی دیکھ کر) سو جگنو اب میں جاتی ہوں۔

قمر۔ اچھا جاؤ۔ کامنی چار ہی قدم چلی ہوگی کہ پھر پلٹ پڑی۔ "واہ میں بھی کتنی جلد باز ہوں۔ یہ بتاؤ کہ باہر جانے کے بعد کرونگی کیا۔ فرض کرو لوگوں نے تلاش کیا اور انہیں پتہ نہ ملا، میں چھپتی رہی۔ مگر کہاں تک کب تک! جب میں گھر آؤنگی ابا جان شادی کی برچھی سے کوچے دینگے۔ آخر وہی پھر ہونا ہے۔ اس لئے ابھی کیوں نہ تمام ہو جاؤں؟

قمر۔ اس کا انتظام ہو جائے گا۔ تم پریشان نہو فی الحال تمہارا یہاں سے چلاجانا ضروری ہے۔

کامنی۔ اگر تم اس کا وعدہ کرتے ہو تو میں جاتی ہوں"

یہ کہہ کر وہ پھر روانہ ہوئی۔ یکایک کسی خیال سے دس پندرہ قدم کے بعد پھر پلٹ پڑی۔ قمر تم دل میں کہتے ہوگے کامنی عورت نہیں پہیلنے والی تیلی ہے۔ گھڑی میں ادھر گھڑی میں ادھر۔ مگر جو کچھ بھی ہو میں اپنے دل کو کیا کروں؟ میں اس لئے واپس آئی کہ تم سے پوچھوں اب رہوگے کہاں"

قمر۔ تمہیں اس کی کیا فکر؟ میں ابھی کسی ہوٹل میں رہونگا۔

کامنی (کامنی کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک آگئی) قمر ایک بات پوچھوں بتاؤ گے؟

قمر۔ (باطمینان) پوچھو!

کامنی۔ (آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر گویا اُن کے اثر سے حسب منشا جواب لینے کے لئے) تم مجھے چاہتے ہو؟

قمر۔ (بغیر اثر لئے ہوئے۔ بالکل معمولی لہجہ میں) ہاں چاہتا ہوں"

کامنی کی آنکھوں کی چمک اور بڑھ گئی۔ چہرہ سرخی کی تمتمانے لگا۔ دل کی دھڑکن میں تیزی ہونے لگی جذبات کے اثر سے ہاتھ پیر کانپنے لگے لبوں کو حرکت ہوئی۔ "تم مجھے اپنی بیوی بنالوگے"۔

قمر۔ (اس بے موقع سوال پر بلا تعجب کئے صفائی کا) نہیں!

کامنی دھک سے ہوگئی۔ دل بیٹھ گیا۔ رنگ اُڑ گیا آنکھیں بھر آئیں، آنسو ٹپک پڑے۔ قمر اطمینان سے اسکی طرف دیکھتا رہا۔

کامنی (مایوسی کے انداز میں) پھر تم مجھے جان دینے سے کیوں روکتے ہو"

قمر۔ جان دینا بُری بات ہے میں بُری بات سے روکتا ہوں'

کامنی۔ تم بڑے سنگدل ہو! **قمر** نہیں تو

کامنی دنیا میں کسی کو بھی چاہتے ہو؟

قمر۔ ہاں

کامنی کس کو؟　　**قمر** تم کو

کامنی مجھ کو؟ مجھ کو؟　　**قمر**۔ ہاں تم کو۔ کامنی کو!

کامنی (بیخودی میں) تم کامنی کو چاہتے ہو۔ تو اُس کے ساتھ شادی کیوں نہیں کرتے۔

قمر۔ (باطمینان) کرونگا

کامنی (بیساختہ) تم مجھے اپنی بیوی بنالوگے؟

قمر۔ ہاں!

کامنی (پھر جذبات کا نمونہ بن گئی) سچ؟

قمر۔ ہاں سچ!

کامنی۔ تم نے تو ابھی نہیں کی تھی۔

قمر۔ ہاں کی تھی۔

کامنی کیوں؟　　**قمر** تمہیں آزمانے کو

کامنی کا چہرہ پھر سرخ ہوگیا۔ اس کا دل اور زیادہ زور سے دھڑکنے لگا۔ آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور وہ بیخود ہو کر قمر سے لپٹ گئی۔

(۴)

نیا شہر نئی آبادی، نئی جگہ، نئی آب و ہوا، وطن سے کوسوں دور قمر و کامنی ایک کمرہ میں کرسیوں پر مقابل بیٹھے باتیں کررہے ہیں:

قمر۔ مطمئن رہو، کوئی تمہارا پتہ نہیں لگا سکتا

کامنی۔ اچھا وہ بات تو بتاؤ جس کے لئے خاصکر تمہارا آنا ہوا۔

قمر (اطمینان سے) میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ جس بنک میں میرا اسی ہزار روپیہ تھا، اُس کا دیوالہ نکل گیا۔

کامنی کے پیر سے زمین نکل گئی اور وہ بولی، کیا؟

قمر۔ "اس بینک کا دیوالہ نکل گیا!"

یہ سن کر کامنی کی ساری قوت سلب ہوگئی، چہرہ کا رنگ اُڑ گیا۔ اور وہ خاموش ہو کر بت بن گئی،

قمر۔ کیوں چپ کیوں ہوگئیں!

کامنی۔ اسی ہزار　　**قمر**۔ ہاں اسی ہزار

کامنی۔ اللہ! آسمان پھٹ پڑا۔

قمر۔ نہیں تو نہ آسمان پھٹ پڑا نہ زمین شق ہوگئی

کامنی۔ ہائیں نہیں! اس کا بھی رنج نہیں! میں کہتی ہوں تمہارا دل کاہے کا بنا ہے؟ کہیں اور بھی روپیہ جمع ہے؟

قمر۔ کہیں نہیں

کامنی (انتہا سے زیادہ پریشان ہو کر) پھر کیا کروگے؟

قمر۔ کچھ نہیں۔

کامنی (تعجب سا تعجب کرکے) آئیں؟ یہ نہیں کیا ہے؟ اسی ہزار ڈوب گئے اور ماتھے پر شکن بھی نہیں؟

قمر۔ کیوں روپیہ ڈوبنے اور ماتھے کی شکن سے کیا علاقہ؟ بیشک نقصان ضرور ہوا۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ماتھے پر شکن پڑجائے۔ نہ اس کی ضرورت کہ چہرہ کا رنگ بدلجائے۔ اور بالفرض ایسا کروں بھی تو کیا نتیجہ؟

کامنی۔ (ماتھے پر ہاتھ رکھ کر) تم انسان نہیں مجسم استقلال ہو!

قمر۔ "جو کچھ سمجھو" اس کے بعد دونوں نے کچھ دیر سکوت کیا۔

قمر۔ اب میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں اس کا جواب دو۔

کامنی۔ کہو۔

قمر۔ کیا اب بھی تم میرے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو؟

کامنی (گردن اُٹھاکر) بیشک! کیا میں دولت کے لئے شادی کرتی تھی؟ ہرگز نہیں۔ اگر مجھے

دولت ہی کی خواہش ہوتی تو صادق کے ساتھ کیوں نہ کرلیتی۔

قمر۔ اچھا تو کل نکاح ہوجانا چاہئے گر پوشیدہ طور سے۔

کامنی۔ اچھی بات! دوسرے دن چپکے سے دونوں کا نکاح ہوگیا۔ کامنی اسی ہزار کے لئے تو ضرور رنجیدہ تھی گر قمر کے ساتھ ہونے کی خوشی سے پھولی نہ سماتی۔ وہ قمر کو پہلے سے پسند تھی اور اب قمر کے مردانہ استقلال اور بہادری کی اُس کے دل میں اور بھی قدر ہوگئی تھی لیکن قمر کے بشرہ سے کسی بات کا پتہ نہ چلتا۔ نہ خوشی ظاہر ہوتی نہ رنج۔ جو حالت پہلے تھی وہ اب بھی موجود۔ نکاح کے بعد کامنی نے خوش ہوکر کہا "پیارے اب تم سنگے میں باہیں ڈالدیں" قمر نے معمولی تبسم کے ساتھ "پیاری" کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ اُس کی گردن میں حمائل کردئے۔ کامنی کا دل دھڑک رہا تھا۔ اور چہرہ پر خوشی کی چمک بن بن کر جھلک رہی تھی گر قمر میں یہ کوئی بات نہ تھی۔

اتفاقاً نکاح کے ہفتہ بھر بعد کامنی بیمار پڑگئی۔ اور مرض نے یہاں تک طول کھینچا کہ صاحب فراش ہوگئی۔

کامنی کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے۔ اُس یاس کا رنگ اختیار کررہی ہے۔ مرجھایا ہوا پھول شگفتہ ہے۔ زمین پر گرنے کو ہے۔ لڑی کمزور ہوچکی ہے۔ ذرا ٹوٹا اور موتی بکھر گئے۔ اوس کی نمی ابھی تو کچھ باقی ہے مگر آفتاب نکلنے کی دیر ہے۔ دھوپ کا انتظار ہے۔ نازک کامنی کی حالت نازک ہے۔ بات کی قوت نہیں۔ کبھی ہوش آیا تو اشارہ سے کچھ اظہار دل کیا، ورنہ ہر وقت آنکھیں بند ہیں۔ نبض بھی بگڑتی جاتی ہے۔ کامنی کوئی دو گھنٹہ سے بیہوش ہے۔ قمر خاموش پاس بیٹھا اُس کے چہرہ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ بالکل نا اُمید ہوچکا۔ اُس نے کامنی کے علاج اور تیمار داری میں جان لڑادی۔ کئی دن کئی رات پلک نہ جھپکائی۔ جو کچھ اختیار میں تھا وہ کیا۔ اب اُسے کامنی کے بچنے کی اُمید نہیں۔ سانس اکھڑنے کا انتظار ہے۔ گر وہ ابھی تک گھبرایا نہیں۔ اُس کی آنکھ سے کوئی آنسو نہ نکلا۔ نہ یاس کا زبان سے کوئی کلمہ۔ وہ ابھی تک اُسی طرح خبر گیری کر رہا ہے۔ اور ڈاکٹر حسب ہدایت منٹ منٹ پر دوا پلاتا جاتا ہے۔ قمر کی نظر کامنی کے چہرہ پر ہے اور اُنگلیاں کلائی پر۔ بیمار کی نبض گرچلی۔ چہرہ کا رنگ بھی بدلنے لگا۔ قمر اسی طرح دیکھ رہا ہے ——— نبض بند ہوگئی۔ قمر نے کلائی پر سے ہاتھ ہٹا لیا ——— پھر کلائی پر ہاتھ رکھا نبض بند تھی ——— پھر اُس نے انگلیاں ہٹالیں ——— دو منٹ کے بعد پھر نبض دیکھی ——— اس دفعہ حرکت تھی۔ قمر نے دوا کی ایک خوراک دی۔ نبض سنبھلنے لگی اور فوراً ہی اپنی معمولی رفتار پر آگئی۔ قمر نے ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر نے نسخہ میں تبدیلی و ترمیم کی۔ رات گذر گئی دوسرا دن بھی گذرا۔ کامنی کی حالت اب سنبھلتی جاتی ہے۔ رات دن کے بعد کمزوری ذرا کم ہوئی بات کرنے کی بھی قوت آگئی دو ایک دن بعد اور طاقت آئی

قمر۔ تمہیں ایک خوشی کی بات بتاؤں؟

کامنی (مسکراکر) کہو کیا!

قمر۔ لاٹری میں میرے نام ایک لاکھ روپیہ نکلا ہے

کامنی (خوش ہوکر) کب معلوم ہوا؟

قمر۔ آج

کامنی۔ مبارک ہو!۔

کامنی اچھی ہوگئی۔ رخ پر پھر وہی اگلی سی تر و تازگی اور شادابی آگئی قمر کو خوشی ہوئی ہوگی مگر دل ہی میں کیونکہ ظاہر میں اُس کی حالت جو جب تھی وہی اب ہے۔ کامل صحت کے بعد قمر نے کامنی کو ایک اور خبر سنائی۔ وہ یہ تھی کہ کامنی کے ماسٹر نے تلاش کے بعد مایوس ہوکر خودکشی کرلی اور اُس کی جائداد کی وہ مالک ہوئی۔

زر پرست بیرسٹر نے دولت کے لالچ میں لڑکی ہاتھ سے کھوئی بدنامی اٹھائی اور آخر اپنی جان دیدی

(۵)

"بہت مستقل مزاج نوجوان اپنی کوٹھی میں بیٹھا خیال کر رہا ہے۔ کہ کوٹھی اچھی طرح سجالوں، سب سامان درست کرلوں تو ایک ہفتہ کے بعد کامنی کو یہاں بلواؤں اور اپنی پوشیدہ شادی کا اعلان کردوں۔ بیرسٹر صاحب اپنے ہاتھوں اپنا خون کرچکے اب کامنی کو کسی کا ڈر نہیں میرے پاس دولت بھی آگئی اس لئے اب کسی بات کی فکر نہیں۔ کامنی نہایت عیش و آرام سے زندگی بسر کرے گی۔ اب دونوں چاہنے والے اطمینان سے محبت کا لطف اُٹھائیں گے"۔

قمر انہیں خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ تار آیا۔ ڈاکٹر کا تار قمر کے نام۔ مضمون یہ: "کامنی کی حالت خطرناک ہے جلد آؤ" قمر اس تار کو پڑھکر نہ گھبرایا نہ رویا۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ پہلی گاڑی سے روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچکر کامنی کے کمرہ میں داخل ہوا۔ کامنی چپ چاپ پڑی تھی اُس کی نظر چھت پر جمی ہوئی تھی۔ قمر نے پاس جاکر آہستہ سے کہا۔ "پیاری کیسی ہو؟"

کامنی (نظر پھیرکر) کون؟ قمر۔ میں ہوں

کامنی۔ تم کون؟ ہائیں؟ کون؟

قمر۔ میں ہوں۔ پیاری میں ہوں تمہارا قمر!

کامنی۔ تم؟ پیارے تم ہو؟ آہ! یہ کہہ کر سر اُٹھایا اور تکیہ پر رکھ دیا۔

قمر۔ کیوں کیسی ہو!

کامنی (بیچین ہوکر) آہ! آہ! تم! تم! تمہیں ہونا؟ کیوں پیارے تم ہو! شکر ہے! شکر!

قمر (آہستہ سے) ہاں پیاری میں ہوں! اب کیا حالت ہے؟

کامنی۔ حالت؟ حالت؟ آہ! پاس آؤ، قریب آؤ!"

قمر پاس جھکا۔ کامنی نے منہ سے منہ ملاکر نیلگوں ہاتھ اُس کے گلے میں ڈالدیئے۔ اور عجب درد سے کہا: پیارے! پیارے! میں رخصت ہوتی ہوں میرا کہا سنا معاف کرنا!"

قمر۔ پیاری تم گھبرائی کیوں ہو؟ اچھی ہوجاؤ گی۔

کامنی "نہیں نہیں آہ"! ابھی تک آنسو رکے ہوئے تھے اب آنکھیں بھر آئیں اور آنسو ٹپکنے لگے۔ دسنو پیارے! میں اب اچھی نہیں ہوسکتی! مجھے اپنا غم نہیں! تم زندہ رہو! میں خوش ہوں! ہاں میرے بعد اکیلے ہوجاؤ گے۔ اِس کا خیال ہے۔ خیر قسمت میں یہی تھا۔

قمر۔ اپنے دل کو سنبھالو، مایوسی کی باتیں نہ کرو خدا چاہیگا تو اچھی ہوجاؤ گی۔

کامنی (گھبرائی ہوئی آواز میں) نہیں بس اِس گھڑی تک تمہارا ساتھ تھا۔ اندرونی بےچینی سے اُس نے آہ کی اور چہرہ کی رنگت زیادہ خراب ہوگئی۔

قمر۔ کیوں کیا ہے؟

کامنی (منہ سے منہ ملاکر) "پیارے میں نے زہر کھالیا"

قمر۔ "ارے" یہ پہلا کلمہ تھا جو اُس وقت بے اختیار اُس کی زبان سے نکل گیا۔

کامنی "ہاں پیارے۔ تمہارے لئے جان دی"

قمر خاموشی سے کامنی کی طرف دیکھتا رہا۔

کامنی (تڑپ کر) ہائے مجھے دھوکہ دیا! مجھ سے فریب کیا، میری جان بیفائدہ لی! میں سمجھ گئی یہ سب دولت کمبخت کی شرارت ہے"۔

قمر (آہستہ) میں نہیں سمجھا یہ معاملہ کیا ہے۔

کامنی آہ! میرے نام تار آیا۔ تمہارے مرنے کی خبر تھی۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں نے۔ زہر۔ کھالیا! پیارے۔ تمہارے۔ بعد۔ جی کر کیا کرتی!"

یہ سنکر قمر خاموش کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ "میری پیاری نے میرے لئے زہر کھالیا" پھر فوراً اُٹھ کر باہر آیا۔ اور ڈاکٹر کو بلاکر مریضہ کی حالت پوچھی۔

ڈاکٹر۔ آپ میرا تار دیکھ کر آئے ہیں؟

قمر۔ جی ہاں معلوم ہوا کہ میری بیوی نے زہر کھالیا آپ کی رائے میں وہ بچ سکتی ہیں یا نہیں؟ ڈاکٹر پس و پیش کرنے لگا۔ قمر نے پوچھا: "نہیں نہیں آپ صاف کہدیجئے وہ بچیں گی یا نہیں"

ڈاکٹر۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ اب کسی طرح نہیں بچ سکتیں دوا کے زور سے ابھی تک ٹھہری رہیں۔ زہر اپنا کام تمام کرچکا۔

قمر۔ تاہم جب تک سانس باقی ہے اُس وقت تک علاج نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

ڈاکٹر۔ بہتر میں دوا دیتا رہونگا۔

دونوں مریضہ کے کمرہ میں آئے ڈاکٹر نے کامنی کو دیکھ کر دوا دی۔ اور کچھ دیر ٹھہر کر باہر چلا گیا۔ قمر وہیں کرسی پر بیٹھ گیا۔ کامنی اب سست پڑگئی۔ دیر سے کروٹ نہیں بدلی۔ آنکھیں کبھی کھولیں کبھی بند کرلیں۔ بات بالکل نہیں کی۔ ناخون سارے نیلے ہوگئے۔ ہمت نہ

قمر دل پر پتھر رکھے آنکھوں سے یہ تماشا دیکھ رہا ہے اور ساکت ہے۔ کامنی میں کرب کی حالت پیدا ہوگئی نازک ہاتھ آہستہ سے اُٹھائے اور بستر پر رکھ دیئے پیروں کو حرکت ہوئی ایڑیاں صاف چادر پر شکنیں ڈالنے لگیں۔ آنکھیں کھلیں۔ قمر کی طرف حسرت سے دیکھکر پھر بند ہوگئیں۔ قمر نے دوا پلانے کا ارادہ کیا کامنی نے اشارہ سے منع کیا۔ قمر نے چاہا جھک کر دوا پلاوے۔ کامنی نے اپنے کمزور ہاتھ قمر کے گلے میں ڈالدیئے۔ اور آنکھیں بند کرلیں۔ غافل ہوگئی۔ اُف۔ اُف! کس قیامت کا سین ہے! اپنی پیاری اپنی چاہنے والی نزع کے عالم میں گلے مل مل کر رخصت ہورہی ہے! کامنی قمر کی گردن میں باہیں ڈالے غافل پڑی ہے۔ قمر ایک ہاتھ میں دوا کا گلاس لئے دوسرا ہاتھ کامنی کے سر کے نیچے رکھے جھکا ہوا ہے دیکھنے والے کا پتھر سا دل بھی پانی ہوجائے مگر بیادر قمر کامنی کے چہرہ پر نظر جمائے ساکت ہے۔ دس منٹ کے بعد کامنی نے آنکھیں کھولیں۔ دو تین منٹ تک قمر کی طرف دیکھتی رہی۔ پھر کچھ اشارہ سے کہا قمر اور قریب جھکا اور کامنی کے منہ سے منہ ملا دیا۔ کامنی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اُس نے قمر کو پیار کیا۔ قمر نے اُسے پیار کیا۔ طبیعت کو بہت روکا دل مضبوط کیا مگر خدا جانے اس آخری پیار میں کس قیامت کا اثر تھا بے اختیار قمر کی آنکھوں سے دو آنسو ٹپک ہی پڑے! کامنی نے آہستہ آہستہ آنکھیں بند کرلیں۔ سانس اُکھڑ گئی۔ آخر کم ہوتے ہوتے سانس کی آواز موقوف ہوگئی۔ قمر نے کامنی کے دل پر ہاتھ رکھا۔ پھر آہستہ سے نبض دیکھی کچھ نہ تھا۔ قمر نے ہلکے سے کامنی کے دونوں ہاتھ اپنے گلے سے نکالکر بستر پر رکھدیئے۔ اپنا ہاتھ اُس کے سر کے نیچے سے نکالا اور اُٹھ کر دوا کا گلاس میز پر رکھا پھر پاس جھک کر بغور چہرہ کو دیکھا۔ ہاتھ پیر بالکل ٹھنڈے تھے۔ قمر نے ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا۔ ڈاکٹر نے کہا: "افسوس کام تمام ہوگیا" قمر نے اُسے باہر بھیجدیا۔ اور آپ کمرہ کے دروازے اندر سے بند کرکے کامنی کے پاس آیا۔ چہرہ پر نظر جمائی جھک کر بیجان تصویر کو پیار کیا۔ اور منہ پر منہ رکھ دیا۔ پھر اُٹھ کر بستر کے پاس کھڑا ہوگیا۔ اور لاش سے مخاطب ہوکر بولا:

"پیاری تم نے میرے لئے جان دی میں تمہارے لئے جان دیتا ہوں"

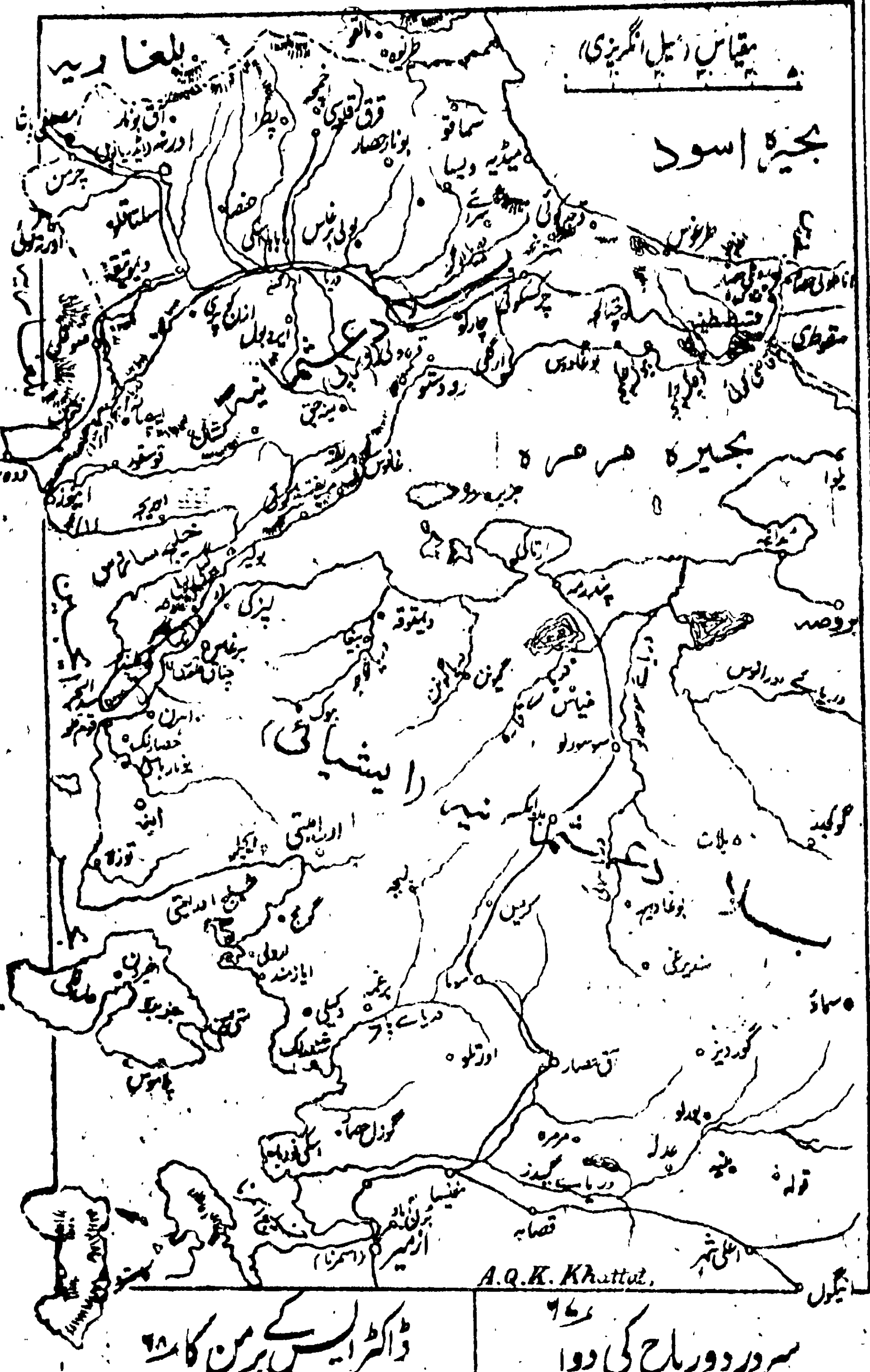
یہ کہتے ہی پستول فائر کردیا۔ اور کامنی کی برابر فرش پر گر پڑا۔

انسان کیسا ہی بہادر جری اور مستقل مزاج کیوں نہو پھر بھی اُس میں کمزوری ضرور ہوتی ہے۔

(نقاد) محبوب

نقشہ دولت عثمانیہ

جس میں یوروپین ٹرکی (بعد جنگ بلقان) کے ساتھ آبنائے باسفورس و دردانیال اور ایشیائی ٹرکی کا مغربی حصہ متعلقہ جنگ و متصلہ جزائر نمایان کئے گئے ہیں۔



ڈاکٹر ایس کے برمن کا ۶۸ بنایا ہوا پین ہیر

یہ اندرونی و بیرونی ہر قسم کے درد کو دور کرنے کے لئے ایک لاجواب دوا ہے۔ موچ چوٹ گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں درد ریاح یا سردی کے وجہ سے کمر۔ کولھا۔ گردن وغیرہ میں درد ہو تو اس کی مالش سے فوراً ہی دور ہوجاتا ہے۔ داڑھ سوڑے کے درد کو بھی یہ فائدہ کرتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ۵ آنے

نمبر ۶۷ سر درد و ریاح کی دوا

ہائے رے دردسر۔ سر پھٹا جاتا ہے۔ ایسی دوا ملتی کہ استعمال کرتے ہی آرام ہوجاتا۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی دردسر کی ٹکیہ ایسے ہی وقت کے لئے بنی ہی درد لحظہ میں بیمار ہوجاتا ہے اور یہ اُس کو فوراً دور کردیتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بدن میں جہاں کہیں ریاح کی وجہ سے درد ہو اور ٹیس چمک ٹیک لہر وغیرہ سے چاہے جس قدر تکلیف ہو اس کے دو تین ہی ٹکیہ کے استعمال سے دور ہوجاتی ہے۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی ایک شیشی ۲ محصولڈاک وغیرہ ۵ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کتاب مفت نذر ہے

جوانسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی گجراتی تامل مرہٹی، تیلوگو، بنگالی، وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُنکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق او تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا **طلاو اجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ روپیہ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں، بزرگ مہاتماؤں کی وہ فوٹو رنگین وخوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن کر آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت ہوا کریگی۔ فی البم ۸ روپیہ محصولڈاک معاف خرچ دی پی ار ویہ کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

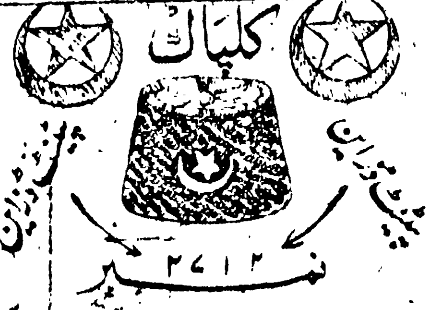
ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ

بچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ ! یہ اخبار آپکی کشش عشق ومحبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ اسے جسکو الفت ہوگی اُس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرورعالم والی مدینہ مکرمہ کی عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں۔ والسلام۔ نیاز مند مالک اخبار مدینہ



سیاہ / سفید / خاکی

اعلی اصلی سمور قسم اول قسم دوم قسم سوم

عہ ۵ / ۲ / ۱

چھوٹے بچوں کی کلپاک عہ

اطلاع ضروری حسب قواعد انڈین کریٹ اینڈ ڈزاین ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے لئے پیٹنٹ کرا کر اس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں۔ کوئی صاحب اِس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے۔ اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجیے ورنہ مایوسی ہوگی۔

المشتہران

ایس۔ ایف چستی اینڈ کمپنی بنارسی منشن۔ دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

روغن کنٹھ مالا شیشی عہ، **روغن** دافع آواز کان فی شیشی (۱۰ر) **روغن** کان کا بہنا شیشی (۸ر) **روغن داد** کسی قسم کا پرانا کیوں نہو رفع ہو علاوہ دس کے بدبو بالکل نہیں فی شیشی ۸ر **روغن** باہمی چسم شیشی (۸ر) **سرمہ سفید** جالا کا مارا پھولی رتوندی ناخنہ، دن اوندہی۔ رتوہمی نزلہ مرنی تولہ عہ **شربت لاچی** جس سے تپ صفراطبعی بادی رفع ہو جسم کو موٹا کرے۔ آتو بیچش دستوں کو ضبط کرتا ہے مرض ہیکی۔ ماش طبیعت رفع کرے فی شیشی ۱۲ر **شربت محافظ بچہ** ۶ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱ برس کی عمر تک کو مفید۔ جس سے بچہ تندرست و توانا تندرست بلاکسی مرض کے ہوجاتا ہے شیشی ۱۲ر۔ اگر صرف خون **بواسیر** بند کرنا چاہیں وہ پکیٹ قیمتی (۸ر) ہیں بند ہو جائیگا۔ اگر بواسیر خونی وبادی دونوں واسطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں آٹھ پکیٹ ۱۲ر **مسہ بواسیر** جس سے مسہ بلا تکلیف دور ہو جاتے ہیں تین پکیٹ عہ

احقرالعباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

ولد دجال لکھنو محلہ برہانا مکان ۱۱۴

طاعون

کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں جو

باوجود جاننے اِس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ ومصدقہ حکماء یونان وداکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود دہی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اسم بامسمی ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء وعلماء کا اتفاق ہوچکا ہے واقعی **اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے قیمت فی شیشی** عہ، جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن صہ ایک درجن لعہ

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا **حکیم سید شجاعت حسین** صاحب پھلواروی قادری (پٹنہ) قریباً ۴ صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے **سید محمد صاحب** کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں دفعتہً منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی حلفیہ بیان لکھتا ہوں کہ ۲۰۳ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص بعد استعمال دوا بھی فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بد پرہیزی کے یعنی ایک نے جبسی کھالی اور دوسرے نے روبصحت ہونے پر شراب پی لی

منشی قلندر خاں ہوش آرکے اینڈ ایم اوکیپ ہسکوٹ بنگلور آپکے مرزعرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہوچکی ہے

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما

موچی دروازہ لاہور

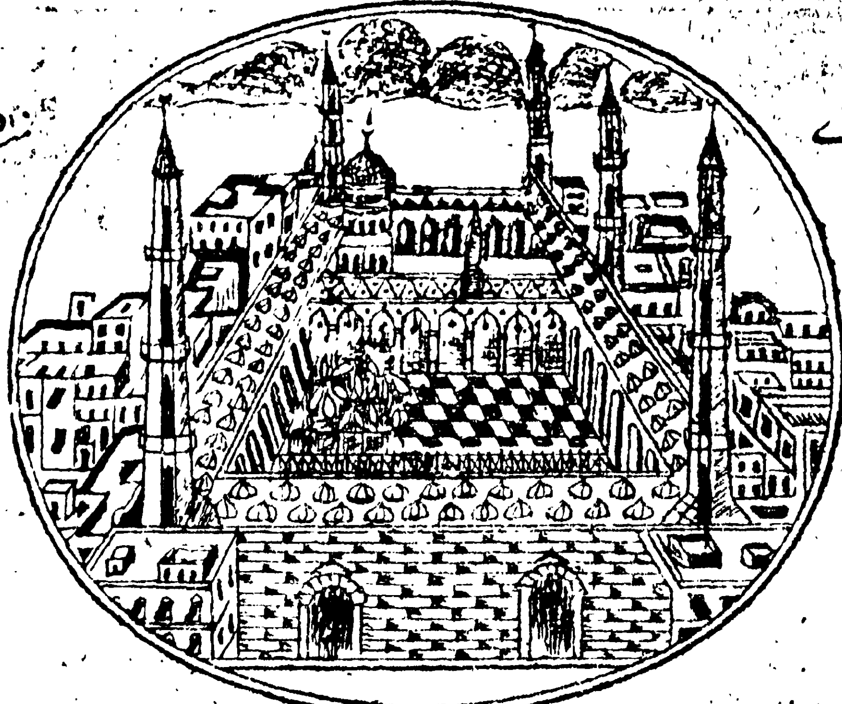
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل

نمبر ۵

مدینہ ہر ماہ انگریزی کی ۸، ۱۵، ۲۲ و ۳۰ تاریخ کو بجنور سے شائع ہوتا ہے

[illegible]



مدینہ

بدن کے سفید داغ و برص
کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دو گنی قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کر دونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرارنامہ اسٹامپ لکھا لیویں قیمت فی تولہ تین روپیہ۔ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی حوالہ خط اخبار میں ضرور آنا چاہیئے۔

پتہ بید راج پنڈت مہا بیر پھاٹک دربھنگہ

خضاب لاجواب
دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا۔ اور علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ حسب ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	ما	۶۰	۳۵	۱۸	۱۰	۷
نصف صفحہ	۶۵	۴۰	۲۵	۱۰	۶	۴
ایک کالم	۴۰	۲۵	۱۵	۶	۵	۳
نصف کالم	۲۵	۱۵	۸	۵	۳	۲

خوشخطی کی لوح زمردین (لاجواب کتاب)

یہ کتاب جو نظم پروین، اثر رنگ چین، اور سحر نگار ہیں سے وضاحت قواعد میں فایق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بعدیل ہے قیمت مع محصول ۵ خرچ وی پی

منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

تو یہ ن مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ ہے کہ جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۴ مرتبہ اور ۴۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ چھائیں عیب اور جھریاں نہاسے وغیرہ جو چہرہ خوشنما اور بے رونق ہو جاتا ہے اُنکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسکو بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے جھری سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ

رومیش چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

ایک سرکاری خزانچی لٹ گیا

گذشتہ منگل کی شام کو گورنمنٹ پرنٹنگ کا خزانچی کچھ نقدی لئے دھرم تلہ شلخ کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں سڑک اسپلینڈ پر تین بمدیا لوگوں نے اُسے روک لیا۔ دو آدمی نقدی کی تھیلی چھین کر رفو چکر ہو گئے۔ خوش قسمتی سے اِس میں صرف پیسے تھے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا گیا۔

برما کے تاروں میں تاخیر کا احتمال

محکمہ تار نے اطلاع دی ہے کہ جو بھی پیغامات برما کو بھیجے جائیں گے اُن میں تاخیر ہونے کا احتمال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مونگڈا اور اکیاب کے مابین کچھ رکاوٹ ہے۔ اور آسام کے تاروں سے بھی سلسلہ پیغامات ٹھیک طور پر قایم نہیں

تاروں میں رکاوٹ

جمعرات کی شب کو شدید طوفان کی وجہ سے انبالہ اور دہلی کے درمیان سلسلہ تار کو کئی جگہ نقصان پہنچا مگر جمعہ (۹ مئی) کی صبح تک تمام شکستہ لائنیں درست کر لی گئیں۔ اور کام بدستور سرانجام پانے لگا۔

نرخ گندم

لاہور میں اِس وقت نرخ گندم ۱۰ سیر میرٹھ میں ۱۰½ کانپور میں ۹½ دہلی میں ۹¾ سیر اور جبلپور میں ۹½ سیر فی روپیہ ہے۔

لاکھ کی برآمد بند

گورنر جنرل با جلاس کونسل نے فرانس روس ہسپانیہ اور پرتگال کے سوا دیگر تمام ممالک کو ہندوستان سے لاکھ کی برآمد بند کر دی ہے۔

اسلحہ کی ناجائز تجارت

ڈھاکہ میں ایک یوروپین گارڈ مسمی ڈی کرز اسلحہ کی ناجائز تجارت کے جرم میں ماخوذ ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ناجائز تجارت اسلحہ کی خبر پاکر ایک پولیس افسر تبدیل وضع کرکے گارڈ مذکور کے پاس پہنچا۔ اور کہنے لگا میں انارکسٹ ہوں۔ مجھے ایک ریوالور عنایت کیجئے۔ چنانچہ ریوالور اُسے مل گیا۔ مگر پولیس افسر نے ریوالور کی قیمت ایک نوٹ کی صورت میں ادا کی جس پر اُس نے اپنے دستخط کر رکھے تھے۔ بعد میں گارڈ مذکور کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور اُس کے پاس سے دستخطی نوٹ بھی برآمد ہو گیا۔

پستول کا سرقہ

آج اسٹیمر الانا بمبئی کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہے اس کے کپتان نے پولیس میں رپورٹ کی ہے کہ ایک خود بخود چلنے والا براؤننگ پستول اور ۲۴ کارتوس اِس کی کوٹھری سے سرقہ ہو گئے ہیں۔

گرانقدر جنگی عطیہ

راجہ صاحب پونچھ نے ۲۰ ہزار روپیہ جنگی اغراض کے لئے پیش کیا ہے جس سے زخمیوں کو لے جانے والی موٹر گاڑی اور مجروحین کے لئے کچھ سامان آرائش خریدا جائے گا۔ یہ عطیہ سابقہ عطیات کے علاوہ ہے

پنجاب ہائی کورٹ

گورنمنٹ ہند آج کل پنجاب چیف کورٹ کو ہائیکورٹ میں منتقل کرنے کے موضوع پر سکرٹری آف اسٹیٹ کے مراسلہ کی منتظر ہے۔

مقدمہ سازش دہلی کے ملزموں کو پھانسی

ہمعصر ہمدرد رقمطراز ہے کہ مقدمہ سازش دہلی میں جن چار ملزموں امیر چند۔ اودھ بہاری بالمکند اور بسنت کمار کو اسپیشل سشن جج دہلی و چیف کورٹ لاہور سے موت کی سزا دی گئی تھی۔ اور جن کی درخواست مرافعہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل سے بھی مسترد ہو گئی تھی۔ ۸ مئی کو ۶ بجے صبح دہلی کے جیل خانہ میں چار حکام اور افسران و عمال جیل کے روبرو پھانسی دیدی گئی۔ پبلک یا کسی اخبار کے قائمقام کو پھانسی کے وقت موجود ہونے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور کچھ لوگ جو اس اُمید پر گئے تھے اُن کو پولیس نے جیل خانہ سے ورے ہی روکدیا۔ ان کی لاشیں دیئے جانے کے متعلق ورثا کی درخواستیں قبول نہ ہوئیں۔ اور پھانسی کے بعد وہ پولیس کی زیر نگرانی جلادی گئیں۔

ایک خونخوار ہاتھی

ایک خونخوار و مست ہاتھی نے سیلون کے شمالی قصبہ میں خوب اودھم مچا رکھی ہے فصلوں کو تباہ تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا ہے ہاتھی نہایت ہی قوی ہیکل ہے اس قسم کا ہاتھی اِس سے پیشتر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ اُس کی ٹانگوں کی چوڑائی ۱۷ انچ ہے۔ یہ ہاتھی قصبہ پران تھان سے ۳½ میل بجانب مغرب ایک نہایت گھنے جنگل میں رہتا ہے۔

تین معزز مسلمانان پشاور کی تلاشیاں

۳۰ اپریل گذشتہ کو خفیہ پولیس صوبہ سرحدی نے محمد ولی خاں صاحب سابق نامہ نگار مجاہد کلب وحال معتمد خدام کعبہ و وائس پریسیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ حکیم محمد امین صاحب تاجر و میاں عبد اللہ صاحب سوداگر چار کی خانہ تلاشیاں کیں کہا جاتا ہے کہ پولیس کو کسی رسالہ یا اشتہار بنام "جہاد" کی تلاش تھی۔ اکثر خطوط مع اکثر اخبارات مثل الہلال، ہمدرد، کامریڈ وغیرہ پولیس لے گئی تھی ان میں سے اکثر تو واپس کر دیئے گئے اور بعض بغرض ملاحظہ و ترجمہ رکھ لئے گئے۔ تینوں اصحاب کے یہاں سے کوئی رسالہ یا اشتہار اس قسم کا برآمد نہیں ہوا جس سے گرفتاری عمل میں آتی ہاں ان تینوں خادمان قوم کی جو ہر طبقہ اہل اسلام میں بوجہ اپنے ایثار و خدمت قوم کے محترم و ہر دلعزیز ہیں ان تلاشیوں سے عوام کی نظر میں بے عزتی ضرور متصور ہے۔ اور یہ سخت افسوسناک اور قابل ہمدردی ہے۔ تلاشی کے دن ورثا کو آگ جلانے کی اجازت نہ ملنے کے باعث کھانا نہ ملا اور بھوک کی تکلیف برداشت کرنی پڑی۔

لدھیانہ میں گرفتاری

ایک تار کے بموجب نرائن سنگھ ساکن چوکی مان ۷ مئی کو مقدمہ سازش لاہور کے متعلق گرفتار کیا گیا۔ اور لاہور کو زیر حراست روانہ کیا گیا۔

ہندی لٹریچر پر انعام

ڈی اے وی کالج کے پروفیسر راجارام صاحب کو نروکت کا ہندی میں ترجمہ کرنے کے صلہ میں گورنمنٹ پنجاب نے دو سو روپیہ انعام دیا۔ اس سے پہلے بھی پنڈت صاحب موصوف کو ہندی میں چند سنسکرت کتب کے تراجم کے لئے تیرہ سو روپیہ انعام مل چکا ہے۔ اسی کالج کے ایک اور پروفیسر پنڈت آریہ منی صاحب کو ہندی لٹریچر کی ترقی کے صلہ میں دو سو روپیہ انعام ملا ہے۔

لارڈ ہارڈنگ کی میعاد حکومت میں توسیع کی اُمید نہیں

کلکتہ کے اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین کو اُس کے لندنی نامہ نگار نے حسب ذیل تار روانہ کیا ہے "یہ عام طور پر معلوم ہے کہ لارڈ ہارڈنگ کی میعاد حکومت میں توسیع نہیں کی جا سکتی نیز ذکر کیا جاتا ہے کہ لارڈ کارمائیکل یا لارڈ اسلنگٹن مضعود و آئندہ کے جانشین ہوئے"

انبالہ میں مقدمہ قمار بازی

انبالہ کا ایک نوجوان شخص دیو کی نندن۔ گنگا سنگھ انسپکٹر ڈاکخانہ جات اور دیگر ۱۴ اشخاص کا مجسٹریٹ انبالہ کی عدالت میں بجرم قمار بازی چالان ہوا تھا گنگا سنگھ نے اپنے جرم سے اقبال کر لیا۔ لہذا اُسے بری کیا گیا۔ لیکن دیو کی نندن کو دو ماہ قید سخت اور دیگر ۱۲ اشخاص کو ۸۰-۸۰ روپئے جرمانہ کی سزا ملی۔ باقی ملزمان بری کئے گئے۔

پٹنہ میں خانہ تلاشیاں

اتوار کے روز پٹنہ (بنگال) میں دو مکانات کی تلاشی لی گئی اور رائے پونا نی رائے بہادر آنجہانی کے ایک سابق ایجنٹ کے منیجر گرفتار کئے گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار مدینہ بجنور

یکشنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۵ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳

جرمنی مظالم کا ایک دردناک منظر

اگرچہ گورنمنٹ جرمنی نے ایک عرصہ سے بے تعلق تجارتی جہازات کی دستبرد کے ساتھ بہت ایسے بے گناہ مسافروں کے خون کے جواز کا فتوی دے رکھا ہے۔ جو سوء اتفاق سے کسی جہاز پر اپنا سفر طے کرتے ہوئے بحر شمالی یا بحر روم میں کسی جرمنی تارپیڈو کشتی سے دو چار ہوں۔ لیکن ۷ مئی کو اسی سلسلہ میں کیونرڈ کمپنی کے ایک عظیم الشان جہاز "لوسی ٹینیا" پر قزاقانہ حملہ کر کے اسکو غرق کر دینے کی صورت میں جس بیدردی، ناخدا ترسی اور انتہائی ظلم کا ثبوت دیا ہے۔ وہ سخت قابل ملامت۔ لائق صد نفرین اور ناقابل درگزر جرم ہے۔

موجودہ جنگ نے جرمنی کے ارباب حل و عقد کو اس درجہ بدحواس و از خود رفتہ بنا رکھا ہے کہ اُن کے ہر ایک فعل پر انسانیت کے بجائے بہیمت کا گمان ہوتا ہے۔

جہازات کے غرق ہونے کے واقعات پہلے شاذو نادر ہی سننے میں آجایا کرتے تھے۔ لیکن موجودہ زمانہ جنگ میں تجارتی جہازات کا غرق ہونا ایک معمولی اور غیر قابل التفات امر خیال کیا جانے لگا ہے۔ اور آئے دن ایک نہیں متعدد جہازات کی غرقابی کی خبریں ایک ہی وقت میں موصول ہوتی ہیں۔ جسکے باعث رہی سہی تجارت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان پرخطر اسٹیمروں کے ذریعہ سفر کرنا، قدیم بادبانی جہازات کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہ صرف ایک جرمنی کی بحری قزاقی کا ناگوار نتیجہ ہے۔

اب سے تقریباً دو سال قبل ایک ایسا ہی عظیم الشان جہاز ٹائٹانک نامی اپریل سنہ ۱۹۱۲ء میں انگلستان سے امریکہ جاتے ہوئے برف کے ایک عظیم الجثہ تودہ سے ٹکرا کر غرق ہوا تھا۔ جو اپنی قیمتی ہستی کے ساتھ بہت سی گرانقدر جانوں اور بیش بہا اسباب کے ضائع کرنے کا باعث ہوا جس پر اطراف عالم سے سخت تاسف کا اظہار کیا گیا۔

لیکن لوسی ٹینیا کا غرق ہونا ایک جدا نوعیت رکھتا ہے کیونکہ یہ درندہ صفت جرمنوں کے دست تعدی کا شکار ہوا۔ اور اُس پر غضب یہ کہ جرمنی میں اس ننگ دلانہ حرکت پر خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور امیر البحر کو مبارکباد کے صدہا تار موصول ہوتے ہیں۔ اور کولون گزٹ یہ لکھ کر کہ "اہل جرمنی اس خبر کو اطمینان کے ساتھ سنیں گے" اپنی خفیف الحرکتی کا اظہار کرتا ہے۔

جرمنی کی یہ غارتگری جس میں بہت سے معصوم بچوں بیگناہ عورتوں اور بے تعلق اشخاص کا خون شامل ہے اس کی ذات پر ایک ایسا بدنما دھبہ اور کلانک کا ٹیکا ہے جسکو اُس کی توبہ، معذرت، معافی یا آیندہ تلافی کی کوشش ہرگز محو نہیں کر سکتی جرمنی مظالم کی داستان میں یہ ہولناک واقعہ سنگدلی و شقاوت کا ایک بینظیر نمونہ ہوگا۔

یہ جہاز مسافروں کے لانے اور لیجانے والے جہازوں میں سب سے بڑا جہاز تھا جسمیں دو ہزار سے زاید مسافروں کی گنجائش تھی۔ اپنی ۷۰ ہزار گھوڑوں کی طاقت سے ۲۶ ناٹ فی گھنٹہ کی رفتار پیدا کرتا تھا۔ ۳۰۳۹۶ ٹن وزنی اور دو کروڑ کی لاگت کا جہاز تھا جو سنہ ۱۹۰۷ء میں تیار ہوا تھا

اس جہاز پر، ۷ مئی کو جرمن آبدوز کشتی نے ساحل آئرلینڈ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر تارپیڈو پھینکا جس کے صدمہ سے وہ ۱۵-۲۰ منٹ کے اندر غرق ہو گیا۔ ۲۱۸۰ آدمیوں میں سے صرف ۶۶۴ بچائے جا سکے۔ مسافروں میں ۹۰۰ انگریز ۱۸۸ امریکن اور باقی دوسرے ممالک کے باشندے تھے۔

جرمنی کی یہ ظالمانہ کارروائی مہذب دنیا میں بہت بری نظر سے دیکھی جا رہی۔ امریکہ میں بہت جوش پیدا ہو گیا ہے۔ جو لوگ جرمنی کے طرفدار ہیں وہ بھی اس بحری قتل و غارت پر اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ جرمنی کے سفیر کاؤنٹ برنسٹارف کو گمنام خط پہنچے ہیں جنمیں سفارتخانہ کو اڑا دینے کی دھمکی دیگئی ہے۔

امریکن اخبارات سخت غضبناک ہیں اور یہاں تک رائے دی گئی ہے کہ جرمنی کے سرکاری نائبین کو اپنے یہاں نہ رکھیے۔

انہیں اخبارات نے جرمنی کو اس وحشیانہ کارروائی کی وجہ سے ایک غدار قوم کا خطاب دیا ہے۔ چنانچہ نیویارک ٹائمز لکھتا ہے کہ "اب ہمارے کان ہو گئے ہیں۔ جرمنی خدائی اور انسانی قوانین کو بالائے طاق رکھکر اور ہوش و حواس کو خیرباد کہکر لڑائی پر کمربستہ نظر آتا ہے اور ہمیں اس کا علاج معلوم ہے"

اٹلی میں بھی اس کارروائی پر سخت غیظ و غضب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اخبار کوریرو ڈیلا سارا رقمطراز ہے کہ "یہ ہولناک وحشیانہ کارروائی حد سے بالکل متجاوز ہو گئی ہے۔ اور اس کی نظیر تلاش کرنے کے لئے ہمیں بہت قدیم زمانہ کی طرف جانا پڑتا ہے"

اخبار سیکولو لکھتا ہے کہ "بے رحمانہ انسانی تباہی اور شہروں کی قابل قدر یادگاروں اور مال و اسباب کی بربادی کے ساتھ اس کارروائی پر نگاہ ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جرمنوں نے اب تمام قوانین کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔

ناروے کے اخبارات لکھتے ہیں کہ تمام دنیا اس کارروائی سے جرمنوں پر لعنت بھیج رہی ہے سویڈن کے اخبار اس جرم کو ناقابل معافی قرار دیتے ہیں۔ ہالینڈ میں اس غرقابی کا گہرا اثر پڑا ہے اور وہاں کے اخبارات مسافروں اور عملے کے آدمیوں کے قتل عام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں۔

انگلستان میں گذشتہ ہفتہ سے جرمنی کے خلاف سخت جوش پھیلا ہوا ہے۔ اور زہریلی گاسوں کے استعمال سپاہیوں کی دردناک تکالیف جنوبی افریقہ کے کنوؤں کو مسموم کرنے اور ان سب کے بعد لوسی ٹینیا کو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دینے کی کارروائی سے اہل برطانیہ سخت غضبناک اور برافروختہ ہو گئے ہیں۔

انگلستان کے اخبارات اس امر کا مقابلہ کر کے دکھلاتے ہیں کہ جہاں انگلستان میں بدنصیب مائیں اپنے بچوں کو رو رہی ہیں اور عورتوں اور نوجوان بچوں کی قطاریں شناخت کے لئے مردہ خانوں میں پڑی ہیں اور کئی ہسپتال زخمی اور صدمہ رسیدہ عورتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ وہاں جرمنی میں لوسی ٹینیا کی غرقابی پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے۔ اور امیر البحر وان ٹرپیز نے اپنے محکمہ بحری کو اس کامیابی پر مبارکباد دی ہے

ہمیں اُمید ہے کہ برطانیہ عظمی اور نیز اُس کے حلیف ان مظالم کا قلع قمع کرنے اور دنیا میں امن و سکون قایم کرنے کی کوشش میں جلد کامیاب ہونگے۔ اور باشندگان عالم امن و چین سے زندگی بسر کر سکیں گے۔ اور یہ زمانہ امن و امان کا بہترین زمانہ ہوگا۔

چین و جاپان

جاپان ہمیشہ اس فکر میں رہا ہے کہ چین کی کمزوری سے کسی دوسری حکومت کے فائدہ حاصل کرنے کے قبل اپنے اقتدار کو مستحکم کرے۔ چنانچہ اس عالمگیر جنگ کے زمانہ میں اُسے جو مواقع میسر تھے ان کو ہاتھ سے دینا قرین دانشمندی نہ سمجھا۔ جرمنوں کو کیاؤ چاؤ سے بیدخل کرنے کے بعد اُسکے لئے کوئی دوسرا خدشہ باقی نہ رہا تو اُس نے چین کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ ایسی حالت میں جبکہ یورپ باہم دست و گریباں ہے چین کو کسی دوسری طاقت سے امداد ملنے کی اُمید نہیں ہو سکتی اور نہ اس کی موجودہ حالت اس قابل ہے کہ وہ آمادہ جنگ ہو سکے۔ اب جاپانی مطالبات خواہ کتنے ہی سخت کیوں نہوں چین کو جبراً قہراً تسلیم کرنے ہی پڑینگے دنیا کی یہ قدیم سلطنت جواب تک محفوظ چلی آتی تھی۔ اور جس تک دنیا کے نامور فاتح پہنچنے سے قاصر رہے تھے اور بہت سے فتح چین کی آرزو قبر میں اپنے ساتھ لیگئے۔ عنقریب جاپان میں مدغم ہوا چاہتی ہے۔

ہندوستانی سپاہ کی گذشتہ کارنامے

ہندوستانی سپاہ میدان مغرب میں اس سے پہلے بھی اپنی شجاعت و بسالت کے جوہر دکھا چکی ہے۔ اور اس وقت بھی اُس نے نبرد آزمائی سے دریغ نہیں کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے ابتدائی زمانہ سے لیکر اب تک ہندوستانی سپاہی سیکڑوں دفعہ برطانوی فوائد کے لئے سینہ سپر ہو چکا ہے۔ تمام منصف مزاج یوروپین اس حقیقت حال کا اعتراف کر چکے ہیں کہ ہندوستان میں انگریزی قبضہ محض ہندوستانی فوجوں کی عقیدت اور شجاعت کا رہین منت ہے۔ ہندوستان کے امپیریل گزیٹر (جلد ۴) کے صفحہ ۳۳۳ پر صاف لکھا ہوا ہے کہ "ہندوستان میں برطانوی حکومت کی عمارت خود ہندوستانی فوج نے بنائی"۔ ۱۸۵۷ء کے پر آشوب زمانہ میں کہ کروڑوں بیزار و جاہل ہستیاں ادھر و رفتہ ہو رہی تھیں یہی ہندوستانی جان نثار بکام آئے۔ کپتان ٹراٹر نے سچ لکھا ہے کہ "اگر سکھ ہندو اور مسلمان ہماری امداد نہ کرتے۔ اور پولس ہمارے ہاتھ میں نہ ہوتی تو ہمارا لڑنا بے سود تھا"

اس جگہ ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ہندوستانی سپاہی اب صرف پہلی مرتبہ باہر نہیں بھیجا گیا۔ وہ اب سے پیشتر بھی مختلف اوقات میں ممالک غیر کا جنگی سفر کر چکا ہے۔ ۱۷۶۲ء میں دو ہزار ہندوستانی سپاہی منیلا (فلپاین) کو بھیجے گئے۔ ۱۷۹۵ء میں ایک معقول فوجی تعداد سماٹرا اور ۱۷۹۶ء میں جزائر ملاکا کے مجمع الجزائر کو روانہ کی گئی۔ اسی وقت ایک دستہ سیلون بھیجا گیا۔ ۱۸۰۱ء میں ہندوستانی سپاہ مصر گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مصر میں فرانسیسی اور انگریزی تعلقات کشیدہ ہو رہے تھے۔ یہ بھی نیرنگی زمانہ ہے کہ جو فوج ۱۸۰۱ء میں فرانس سے لڑنے مصر گئی تھی وہ آج اُس کی تائید میں سینہ سپر ہے۔ ۱۸۰۸ء میں بنگلور سے تین پلٹنیں ایران جانے کے لئے جہاز پر سوار ہوئیں۔ ۱۸۲۵ء کی مہم برہما میں ہندوستانی سپاہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ افغانستان کی پہلی جنگ ۱۸۳۹-۴۲ء میں ہندوستانی سپاہ کو عظیم قربانی دینی پڑی تھی۔ ابھی یہ فوجیں افغانستان کی مہم سے فارغ نہ ہوئی تھیں کہ اُن کی چین کی سرزنش ضروری سمجھی گئی۔ اوائل ۱۸۴۰ء میں ہندوستانی بہادروں کو چین بھیجا گیا۔ ۱۸۵۹ء میں دوبارہ چین پر چڑھائی ہوئی پھر چودہ ہزار ہندوستانی حبش کی مہم پر بھیجے گئے۔ اور وہ کامیاب واپس آئے۔ ۱۸۷۸ء میں افغانستان کی دوسری لڑائی لڑنی پڑی۔ ۱۸۷۸ء میں کچھ ہندوستانی دستے میڈیٹرینین کی طرف گئے۔ اس وقت ٹرکی اور روس میں جنگ ہورہی تھی۔ اور اندیشہ تھا کہ روس کہیں قسطنطنیہ پر حملہ نہ کردے اُس وقت ترکوں اور برطانیوں میں کامل اتحاد تھا۔ ۱۸۸۲ء میں دوبارہ مصر پر فوج کشی ہوئی۔ تبت (۱۸۸۵ء) تیراہ سنیچر (۹۸-۱۸۹۷) یوگنڈا (۱۸۹۶ء) میں ہندوستانی گئی۔ ایک دفعہ پھر چین پر چڑھائی ہوئی ۱۹۰۳ء میں سمالی لینڈ کی شورش کا ہندوستانی طاقت سے خاتمہ کیا گیا۔ غرضکہ ہندوستانی سپاہی کے گذشتہ کارنامے شاندار ہیں۔ اور ہم سب کے لئے باعث تسکین و فخر ہیں۔

معزول ترکی افسروں کی شمولیت فوج

انور پاشا نے اپنے برسر اقتدار ہونے پر بہت سے بیکار و بوڑھے افسروں کو فوجی خدمات سے سبکدوش کردیا تھا۔ لیکن اب المقطم یہ بتلاتا ہے کہ جرمن افسروں نے انور پاشا کو سمجھایا کہ معزول افسران فوج کو پھر شامل کرلینا چاہئے۔ ورنہ ممکن ہے وہ بغاوت میں حصہ لیں۔ انور پاشا نے ساٹھ برس سے کم عمر والوں کو پہلی مارچ سے فوج میں شامل ہونے کا حکم دیدیا ہے

زبدۃ الحکماء اور حکیم حاذق کے نتائج امتحانات

پنجاب یونیورسٹی کی جماعات زبدۃ الحکماء و حکیم حاذق متعلقہ اسلامیہ کالج لاہور کے جو امتحانات اپریل ۱۹۱۵ء میں ہوئے تھے۔ اُن کے نتائج ظاہر ہونے پر معلوم ہوا کہ جماعت زبدۃ الحکماء کے امتحان میں صرف ایک صاحب جناب مولوی عبدالعلی صاحب رکن اول پور شامل ہوئے تھے۔ وہی کامیاب ہوگئے اور حافظ سید وہاج احمد صاحب ساکن ہاپوڑ ضلع میرٹھ جو پرائیویٹ طور پر زبدۃ الحکماء کے امتحان میں شریک تھے وہ بھی پاس ہوئے۔

دیگر حکیم حاذق کے امتحان میں اسلامیہ کالج کی جماعت سے ۱۹ میں سے ۱۳ پاس ہوئے۔ اور پرائیوٹ ۵ میں سے ۳۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں

سلطان احمد۔ محمد الدین۔ غلام نبی اول۔ غلام نبی دوم۔ محمد شفیع۔ سالگ رام۔ رام لال۔ غلام محی الدین۔ محمد بیگ۔ محمد اعظم۔ چراغ علی۔ گردواس۔ محمد حسن۔

پرائیویٹ۔ چھمنداس۔ جگت سنگھ۔ میاں محمد

مولوی غلام مصطفی صاحب ایم۔ او۔ ایل جو پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے طبی لکچرار ہیں اس کامیابی پر اُن کی مساعی جمیلہ بالخصوص لایق تحسین و آفریں بیان کی جاتی ہیں۔

مطبوعات جدیدہ

مختصر الاصول

اردو میں غالباً اس وقت تک اصول فقہ کی کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اصول فقہ کا ضروری حصہ اردو میں جمع کیا جاتا تاکہ یہ فن شریف جس پر فقہ کے مسائل کا تمام تر مبنیٰ ہے اُردو دان پبلک کی نظر سے بھی گزر جاتا اور وہ فقہ کی حقیقت سے واقف ہو کر عقائد میں استحکام اختیار کرتے خدا کا شکر ہے کہ مولوی نجم الغنی خانصاحب رامپوری ہیڈ مولوی مہاراجا اسکول اودے پور کی کوشش سے یہ کام پورا ہوا۔ اور ممدوح نے مختصر الاصول نام سے اصول فقہ کی اسی نام کی ایک عربی جامع کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ مصنف موصوف اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کیونکہ عربی اصطلاحات اور مضامین کو اردو کا جامہ پہنانا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن جس قدر بھی مصنف نے محنت کی ہے قابل داد ہے۔ اور نقش اول ہونے کی حیثیت سے ایک مفید کتاب ہے۔ ہماری رائے میں مصنف موصوف اگر اپنی اس تالیف پر ایک دو مرتبہ اور نظر ڈال لیتے تو اس کا درجہ ترجمہ کی نوعیت سے اچھا ہو جاتا۔ بہرحال مصنف کی یہ پہلی کوشش شکریہ کے قابل ہے۔ اور امید ہے کہ پبلک کی قدردانی پر آیندہ اس خصوص میں بہترین کتب تیار ہوسکیں گی حجم ۲۸۶ صفحات قیمت عہ ملنے کا پتہ

نیر اعظم بک ایجنسی مراد آباد

اقتباسات

خلیج فارس کی جنگ

ہمعصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا نامہ نگار مدراس سے لکھتا ہے کہ لفٹنٹ کرنل ایچ۔ ایل۔ اشر کمانڈنگ افسر دوم ڈارسٹ شائر رجمنٹ جو ایک مشہور شکاری اور نہایت قابل فوجی افسر تھے بشیبہ کے معرکہ میں جبکہ اپنی رجمنٹ کی کمان کر رہے تھے ہلاک ہو گئے۔ ایک نامہ نگار نے ۲۰۔اپریل کو اس معرکہ کی تفصیل قلمبند کرکے روانہ کی ہے جس میں کرنل موصوف کام آئے۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے:-

میں نے آپ کی چٹھی کو پڑھ کر ختم بھی نہ کیا تھا کہ ہمیں تیار ہو جانے کا حکم ملا۔ اور اُس وقت سے لیکر دوسری جمعرات تک جو واقعات پیش آئے اُن کے بیان کرنے کی میرے قلم میں طاقت نہیں۔ اُس شام کو ہم باہر نکلے تو دیکھا کہ غنیم کی قلیل جمعیت ہمارے مورچوں کے قریب ہی موجود ہے۔ چنانچہ ہم اُسے پسپا کرکے دو تین گھنٹے کے بعد رات ہی رات میں لوٹ آئے۔ دو بجے کے قریب ہم پھر اپنی خندقوں میں گئے غنیم نے علی الصباح اپنی پیدل سپاہ سے ہم پر حملہ کر دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد توپ خانہ سے گولہ باری شروع کر دی جس کا ہماری پیدل سپاہ اور توپخانہ نے بھی جواب دیا۔ ہمیں اس کے سوا کچھ چارہ نہ تھا۔ کہ سارا دن خندقوں میں بیٹھ کر دشمن کے گولوں کو سروں پر سے گذرتے اور پھٹتے دیکھتے رہیں۔ بعض گولے خندقوں سے صرف چند گز کے فاصلہ پر پھٹے مگر اسے غنیم کی ناقص قادر اندازی پر محمول کرو یا ہماری خوش قسمتی پر۔ ہم میں سے کسی کو ان سے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ آخر ۱/۲ ۶ بجے کے قریب طرفین کی گولہ باری بند ہو گئی جس کے بعد عام طور پر کامل سکوت چھا گیا۔ گو غنیم کی طرف سے گاہے گاہے متفرق فیر ہوتے رہے۔

صبح کے تین بجے غنیم نے ہمارے مورچوں پر دوبارہ حملہ کیا مگر ہمنے پیدل سپاہ اور توپ خانہ کی مدد سے اسے پسپا کر دیا۔ اسی طرح ۱/۲ پانچ بجے کے قریب اُن کا ایک اور حملہ پسپا کیا گیا۔ جس میں ہماری میکسم توپیں بھی کام میں لائی گئیں۔ اس کے بعد ہمنے ان کی ایک سامنے کی خندق پر قبضہ کرنے کے لئے پیدل فوج اور توپخانہ کی مدد سے ان پر حملہ کیا مگر ان کے لئے بہت زبردست ثابت ہوا۔ اور انہیں اپنے مجروحین کو لیکر پھر اپنے مورچوں کی طرف لوٹ آنا پڑا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے بعد ہمیں ایک موقع پر دشمن پر حملہ کرنے کا حکم ملا۔ اس حملہ میں پنجابی پلٹن بھی ہمارے ساتھ تھی۔

جب ہم اپنی خندقوں سے باہر نکلے تو یقین مانئے کہ غنیم پر ہمارا اس قدر رعب طاری ہوا کہ ہمیں پیشقدمی کرتے دیکھ کر بے تحاشا بھاگ اُٹھا۔ اور ہم نے نہایت قلیل مزاحمت کے ساتھ اُس کے مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ ہمیں توقع تھی کہ وہ جم کر لڑے گا مگر افسوس کہ سنگینوں سے حملہ کرنے کی آرزو بھی ہمارے دل ہی میں رہی۔ اس وقت تک اُنہوں نے اپنے توپ خانہ کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔ مگر کھانے سے فراغت پانے کے تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے نہایت ہولناک گولہ باری شروع کر دی جس کا ہماری طرف سے بھی جواب دیا گیا۔ اور چند گھنٹوں کے لئے میدان جنگ بالکل نمونہ جہنم بن گیا۔ اس کے بعد تمام رات ہم نے نہایت امن و آرام سے بسر کی۔

دوسرے روز ہمارے جنرل افسر کمانڈنگ نے فیصلہ کیا کہ ہم باہر نکل کر حملہ آور ہوں۔ چنانچہ ہم نے ۹ بجے حملہ کی ابتدا کی اور گرم اور ناگوار موسم کے باوجود غنیم کے رسالہ کا تعاقب کرنا پڑا۔ ہم اُن سے چند سو گز کے فاصلہ پر پہنچ جاتے مگر وہ جھٹ گھوڑوں پر سوار ہو کر بھاگ نکلے۔ اور گو ہم تعاقب کرتے کرتے باؤلے تک پہنچ گئے۔ مگر وہ ہمارے ہاتھ نہ آئے۔ آخر جب ایک دو گھنٹہ کے تعاقب کے بعد قریب تھک گئے تو ہمیں حکم ملا کہ قریباً ایک میل پیچھے ہٹ کر مقام کریں۔ اور سنگین مقابلہ کی تیاری کریں۔

کچھ فاصلہ تک آگے بڑھنے کے بعد ۱۵۰۰ گز کے فاصلہ سے ہم غنیم کی آتشباری کی زد میں آگئے اور معلوم ہوا کہ وہ چار پانچ میل کے محاذ میں نہایت مستحکم مورچوں پر قایم ہیں۔ جب ہم آگے بڑھے تو اُن کے توپخانہ نے ہم پر گولہ باری کی۔ مگر اس سے ہمیں بہت کم نقصان پہنچا۔ مگر جب ہم اور آگے بڑھے تو اُن کی رائفلوں اور میکسم توپوں کی آتشباری نہایت مہلک ثابت ہوئی۔ اور ہر دفعہ ہمارے دو تین آدمی گرنے لگے۔ بالآخر شدید مقاومت کے بعد غنیم خندقوں کی ایک اور لاین کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ مگر ہم نے اسے وہاں سے بھی شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ ہمارے بھی بعض قابل افسر اور آدمی کام آئے اس موقع پر ہم خوب جم کر لڑے۔ یہانتک کہ ہمارے تمام مقتولین اور مجروحین میدان سے اُٹھائے گئے۔ آخر ہمارے عقب کی محافظ سپاہ لڑتے لڑتے کیمپ کو واپس آگئی۔ اور بہت سے قیدی ہمراہ لائی۔ اس طرح چار روز کی جنگ ختم ہو گئی جس کے بعد غنیم نے ہمیں زیادہ تنگ نہیں کیا۔ افسوس کہ اس معرکہ میں لفٹنٹ کرنل روزشر بھی ہلاک ہو گئے۔ وہ بڑے قابل اور بہادر افسر تھے۔ پہلے بھی انہیں ..... ایک زخم آیا تھا۔ مگر لڑتے رہے۔ آخر دوسرا کاری زخم آیا جس سے جانبر نہ ہو سکے۔ (زمیندار)

بارونی کی گرفتاری

بارونی جو جنگ طرابلس میں انور پاشا کے ساتھ تھا اور ترکی فوج کو تعلیم دیتا تھا اور عربوں کی دلجوئی میں مصروف رہتا تھا۔ پھر انور پاشا کے ساتھ براہ کنئیہ جنگ بلقان میں شریک ہونے کو چلا گیا تھا اب اس جنگ کے پہلے سیوہ کے راستہ سے سلوم سنوسیوں سے ملنے کے لئے گیا تھا اُس کی نسبت پولیس کو معلوم ہوا۔ کہ وہ مصر میں موجود ہے چنانچہ بعد تلاش کے اُس کو گرفتار کر لیا گیا۔ (المقطم دہلی)

سلطان عبدالحمید کی تبدیلی مقام

آستانہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ نوجوان ترکوں نے سلطان عبدالحمید کو ازمیر بھیجدیا تاکہ میدان جنگ سے دور رہیں۔ لیکن اس کے بعد وہاں سے بھی کسی غیر معلوم جگہ کو بھیجدیا ہے اور اس تبدیلی مقام میں انور پاشا ہمراہ رہے۔ (رر)

جنگ میں کتوں کی ضرورت

صلیب احمر اور لشکر میں حکومت فرانس نے کتے بھی شامل کئے ہیں اور خریداری کا بھی اعلان کیا ہے۔ جنگ سے پہلے اس کے پاس ڈھائی سو کتے تھے لیکن جرمنی میں جنگ سے قبل دو ہزار کتے تھے۔ اور اگست کے بعد پچیس ہزار ہو گئے یہ کتے حفاظت کے موقعہ پر لشکر کی مدد کرتے ہیں اور ڈاکٹروں کو جہاں مریض و زخمی پڑے ہوں پہنچا دیتے ہیں۔ (رر)

حملہ دردانیال پر جرأت کی وجہ

اخبار طان کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی اخبارات انگلستان پر بہت غضبناک ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ انگلستان نے اس حملہ میں امیر البحر لمپوس پاشا کو افسر بنایا ہے جو سابق میں ترکی امیر البحر تھا۔ تاکہ وہ دردانیال کے اسرار کو اچھی طرح بتلا دے۔ اور اخبار تصویر افکار نے امیر البحر مذکور کی تصویر بھی اس طرح شائع کی ہے کہ چاروں طرف اس کے سانپ بنائے ہیں۔ (ترکی نے اپنی بحریات کی درستی کے لئے انگلستان سے جو افسر لئے تھے ان میں لمپوس بھی شامل تھے اور مدتوں یہ ترکی میں امیر البحری کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ جنگ طرابلس کے شروع ہوتے ہی جب ترکی بیڑے نے حرکت کی ہے تو انگلستان نے غیر جانبدار ہونے کی وجہ سے اپنے سب افسروں کو فوراً طلب کر لیا۔ یہانتک کہ روانہ شدہ جہاز میں جو افسر تھے وہ راہ میں ایک جزیرہ میں اتر گئے۔ موجودہ جنگ کے آغاز میں بیان کیا گیا تھا کہ

تنگنائے دانیال کے حملہ کی تفصیل

(ایک جرمن کے قلم سے) لندن ٹائمز نے اپنی ۱۹ اپریل کی اشاعت میں جرمن اخبار "کولون گزٹ" سے ایک جرمن افسر متعینہ قلعہ حمیدیہ کا حسب ذیل مراسلہ نقل کیا ہے جس میں افسر مذکور نے تنگنائے کی گولہ باری کے حالات درج کئے ہیں برطانوی محکمہ بحری نے اس گولہ باری کے جو صحیح حالات شایع ہو چکے ہیں انکو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

جیسا کہ آپ کو اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا ۱۸ مارچ کو ہمنے فرانسیسی اور برطانوی بیڑے کے ایک سخت تین حملہ کو پسپا کر دیا۔

صبح کے وقت یکایک دس برطانوی اور چار فرانسیسی جہاز نظر آئے جن کے ہمراہ بہت سی تباہ کن کشتیاں بھی تھیں۔ یہ جہاز آہستہ آہستہ درہ دانیال کے اندر داخل ہوئے۔ ایک جہاز جو کوئین ایلزبتھ تھا اور جس پر ۱۵ اور ۱۶-۱۰ انچ کی تیز فیر کرنیوالی توپیں تھیں ساحل سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر ٹھہرا اور اس نے وہاں سے گولہ باری شروع کی۔ اس آتش باری کے خلاف ظاہر ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ابتدائی گولوں سے ہم سمجھ گئے کہ کیا ہوتا ہے جلدی گولے چناق پر گرنے لگے۔ اور ان سے سخت آگ لگ گئی میں نے اپنے آدمیوں کو محفوظ مقامات میں بھیجدیا اور خود ایک دوسرے لفٹنٹ کرنل کے ساتھ توپخانہ کے اسٹیشن سے ان جہازوں کی آتشباری کو دیکھنے لگا۔ مجھے اس وقت کا شوق کے ساتھ انتظار تھا جب ہم بھی گولہ باری شروع کر سکیں محفوظ مقامات میں بیکار بیٹھے رہنا بہت ہی برا معلوم ہوتا ہے میں اطمینان سے توپخانہ میں پھرتا رہا۔ لوگوں سے مذاق کرتا رہا۔ اور ان کو جا کر سگرٹ تقسیم کئے

اس عرصہ میں ہمارے اُن توپخانوں نے جو جہازوں سے قریب تر تھے آتشباری شروع کر دی۔ اس لئے دشمن کے جہازوں کو ذرا پیچھے ہٹنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فاصلہ بڑھ جانے کی وجہ سے اُن کی گولہ باری کا اثر کم ہونے لگا۔ آخرکار ہمارے کام کرنیکا وقت بھی آ گیا۔ دو تین گھنٹہ سخت گولہ باری میں رہنے کے بعد ایک بجے ہم کو حکم ملا کہ توپوں کو تیار کر لیں توپخانہ کے آدمی خوشی سے اچھل پڑے۔ پہلی لائن کے بالکل پاس سرے کے جہاز پر جو فرانسیسی جہاز تھا۔ گولے پھینکے گئے۔ ایک فیر کے بعد دوسرا فیر کیا جاتے اور باوجود اس کے کہ ہمارے توپخانہ پر دشمن سخت گولہ باری کر رہا تھا۔ ہمنے بھی باڑ صاف کی شروع کر دی۔۔۔ کبھی کبھی ہمیں محفوظ مقامات پر جانا پڑتا تھا۔ لیکن آخر کار ہمنے جہاز "بوت" کو صدمہ پہنچایا۔ ہم صاف دیکھ رہے تھے کہ کس طرح ہمارے گولے اس جہاز پر لگے۔ ہمارے آدمی پسینہ میں غرق ہو رہے تھے۔ مگر پورے عزم کے ساتھ کام کرتے رہے۔ فرانسیسی جہاز مصیبت میں آ گیا۔ اور بہت جلد اس کا آخری وقت آ پہنچا۔ اس کے جسم میں آگ لگی۔ اور جب ہمارا ایک گولہ اس کے پہلو پر پڑا تو ہم چلا اٹھے۔ کہ وہ مارا "بوت غرق ہو رہا ہے"۔ چنانچہ تین منٹ بعد "بوت" پتھر کی طرح غرق ہو گیا۔

اب ہم برطانوی جہازوں کی طرف متوجہ ہوئے جو ہم سے قریب تر تھے۔ اُن کے نام ارزسٹبل اور اوشن تھے ہم نے اُن کیکے بعد دیگرے غرق کر دیا۔ ارزسٹبل پہلے غرق ہوا۔ ۲½ بجے دوسرا جہاز بھی غرق ہو گیا جب ہم نے دیکھ لیا کہ ارزسٹبل کو کافی نقصان پہنچ گیا ہے تو ہم اوشن کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس پر دوسرے توپخانے پہلے سے نشانہ بازی کر رہے تھے کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ اوشن کا بھی آخری وقت آ لگا۔

اسی دوران میں آتشباری بہت تیز ہو گئی اور ہر توپ جو چل سکتی تھی چلائی جا رہی تھی۔ ہوا میں ایک ایسا شور برپا تھا جو کان کے پردے پھاڑے ڈالتا تھا اور ہمارا توپخانہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب پھٹا لیکن ہمیں تو اس سے پورا کام لینا تھا۔ اس لئے دشمن کی توپی طاقت کو پسپا کرنا لازمی تھا ہمارے چار آدمی مارے گئے۔ اور ۴ زخمی ہوئے سہ پہر کے بعد ہمارے توپخانہ کی عجب حالت تھی۔ توپیں منتشر پڑی تھیں۔ اور بعض میں سوراخ ہو گئے تھے لیکن ہمنے پھر توپخانہ کو درست کیا۔ صرف ایک توپ بالکل بیکار ہو گئی تھی۔ ہماری متحدہ آتشباری سے تین جنگی جہازوں کے علاوہ ایک تباہ کن اور سرنگ بچھانے والی کشتی بھی غرق ہوئی کوئین ایلزبتھ پر بڑی توپ کے پانچ گولے لگے۔ دشمن کے بہت سے آدمی کام آئے ہمارے توپخانہ کے صرف تین آدمی مارے گئے۔ اور چار زخمی ہوئے۔ دوسرے قلعوں میں بھی نقصان بہت کم ہوا شام کو ہمنے اپنے گھوڑوں اور سپاہیوں کو دفن کیا۔ اور اُن کی توپوں پر پھول اور گولوں کے ٹکڑے چڑھائے

کل جنرل جاوید پاشا نے خود میرے سینہ پر بہادری کا ترکی تمغہ لگایا۔ میرے لئے آئرن کراس کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ ۲۴ جرمن سپاہیوں کو بھی وہ تمغہ ملنے والا ہے۔ دشمن اب جلد واپس نہ آئے گا۔ اور اگر آئے گا تو ہمیں اتنا ہی طاقتور پائیگا جتنا کہ ہم پہلے تھے (ہمدرد)

غرق شدہ مجیدیہ

ٹائمز کا نامہ نگار مقیم پٹروگراڈ اپنے برقی پیغام مورخہ ۱۹ اپریل میں اطلاع دیتا ہے کہ اوڈیسہ کے تار مظہر ہیں کہ غوطہ خوروں نے سمندر میں غوطہ لگا کر جہاز مجیدیہ کا پتہ لگایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خط آبی سے نیچے افسروں کے دار الطعام کے قریب جہاز مذکور میں ۹ فٹ قطر کا سوراخ ہو گیا ہے۔ انجن والے کمرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ تمام کنگسٹن ویلو خود بخود کھل گئے تھے۔ جہاز کی کشتیاں وغیرہ سب غائب ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ملاح ان میں بیٹھ کر بچ گئے ہونگے جہاز کے کاغذات کپتان کی کوٹھری میں موجود ہیں ۹ انچی دہانے کی دو توپیں صحیح و سالم ہیں چھوٹی توپیں نقصان رسیدہ ہیں۔ بے تار پیغام رسانی کا سامان اوڈیسہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ (زمیندار)

قسطنطنیہ میں کیا ہو رہا ہے

اخبار نیر ایسٹ کا نامہ نگار اتھینز رقمطراز ہے کہ ترکی حکومت شب و روز جدید قوانین کی تدوین میں مصروف ہے پروانہ راہداری کے متعلق ایک خاص قانون حال میں وضع کیا گیا ہے۔ اور ایک قانون جو ۱۲ دفعات پر مشتمل ہے اجنبی لوگوں کے ترکی میں آنے اور رہنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور اس بارہ میں پولیس کو مزید اختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ وزیر ڈاکخانہ جات و برقیات نے محکمہ ڈاک سے فرانسیسی زبان کے خارج کر دیئے جانے کا فیصلہ کیا ہے اور عنقریب نئے ڈاک کے ٹکٹ جاری ہونے والے ہیں جن پر صرف ترکی حروف منقش ہوں گے۔

یہی نامہ نگار لکھتا ہے کہ شہزادہ برہان الدین (جن کے انتقال کی خبر آئی تھی) اور کئی ترکی خاندان اندرون ملک کو چلے گئے ہیں۔ حیدر پاشا ریلوے اسٹیشن پر بہت سی ریل گاڑیاں بوقت ضرورت خاندان شاہی اور اراکین سلطنت کو لیجانے کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ اگرچہ سلطان المعظم پایۂ تخت ہی میں رہنے کا فیصلہ کر چکے ہیں

گذشتہ جمعہ کی رسم سلاملق میں انور پاشا و ان ڈر گولٹز پاشا اور بعض مسلمانان ہند بھی شامل تھے

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر انور پاشا نہ ہوتا تو ترک فوراً اطاعت قبول کر لیتے میں اس خیال پر کانپتا ہوں کہ اگر جرمنوں کو آخر وقت تک قسطنطنیہ کی مدافعت کی اجازت دی گئی تو اس کا کیا حشر ہوگا؟ جرمنوں کو پورے اختیارات حاصل ہیں۔ اور ترک اُن کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ صرف انور پاشا نے لوگوں کو انگلستان و فرانس کو خوش آمدید کہنے سے روک رکھا ہے کیونکہ اُس کی طاقت ہر جگہ تسلیم کی جاتی ہے اور مجھے اُس انقلاب کے آثار نظر نہیں آتے جس کی نسبت بارہا پیش گوئی کی گئی ہے ممکن ہے کہ (متحدہ) بیڑے کو قسطنطنیہ کے سامنے دیکھ کر لوگ شورش برپا کریں لیکن اس سے پہلے ایسا ہونا مشکل ہے۔ (وکیل)

امریکہ کی توپیں جرمنی کے لئے

جنیوا ۱۹ اپریل سوئٹزرلینڈ کے چنگی کے افسروں نے ایک چھکڑا گرفتار کیا ہے۔ جو جنیوا سے جرمنی کو جارہا تھا۔ اس پر لفظ "ترکاری" لکھا ہوا تھا لیکن کھولنے سے معلوم ہوا کہ اس میں امریکہ کی میکسم توپیں بھری ہوئی تھیں۔ اطالوی سرحدی افسر بہت سی ایسی دھاتوں کی گاڑیاں گرفتار کررہے ہیں جو جرمنی میں خفیہ طور سے بھیجی جاتی ہیں۔ (ہمدرد)

اتحادیوں کے کارخانوں کی قرقی

جرمن محکمہ تجارت نے جو معلومات مہیا کی ہیں اُنکی رو سے ۴، ۱۴۶ تجارتی اور صنعتی کارخانجات جو اتحادیوں کی ملکیت ہیں جرمنی میں اثناً قرق کرلئے گئے ہیں۔ (")

جرمنی میں آیندہ فصل تک کیلئے خوراک کا انتظام

ایمسٹرڈم یکم اپریل۔ برلنر ٹیگ بلاٹ نے زراعت کا حسب ذیل اعلان نقل کیا ہے۔

کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمنے اس اناج سے جو ہمکو آسانی سے مل سکتا ہے پچھلی فصل تک کے لئے روٹی کا کافی اور قابل اطمینان انتظام کرلیا ہے۔ اسی طرح آلوؤں کی بابت بندوبست ہوجائیگا۔ اگر ہم کافی طور سے اس کے متعلق انتظام کرلیں۔ آلو کا ذخیرہ اس قدر احتیاط سے رکھا ہوا ہے کہ اس میں معمول سے زیادہ نقصان ہونیکا اندیشہ نہیں ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ پچھلی گرمی کی ناموافق آب وہوا کی وجہ سے اس سال آلو اس مقدار سے کچھ کم ہے جسکی کہ توقع کی جاتی تھی۔ مگر جتنا بھی ہے وہ بالکل کافی ہوگا۔ اگر ہر شخص کفایت شعاری سے گذارے اس سال جرمنی کی بہت سی زمین میں آلو بوئے جائیں گے۔ اور ۵،۰۰۰۰ ٹن آلو پیدا ہوں گے۔ (ٹائمز ۲۔ اپریل ہمدرد)

سرکاری ذرایع سے آیا ہوا برلن کا ایک تار بیان کرتا ہے کہ پچھلے دنوں میں رائی کی روٹی کے زیادہ خرچ ہونے کی وجہ سے رائی اور گیہوں کے گوداموں میں وہ نسبت نہیں رہی جو پہلے تھی۔ آیندہ فصل کے گیہوں کے لئے گوداموں میں گنجائش نکالنے کی غرض سے حکم دیا گیا ہے کہ موجودہ ذخیرہ کی روٹی تیار کرلی جائے۔

کتنی روسی زمین غیروں کے ہاتھ میں ہے

۶۔ اپریل واشنگٹن ۲۸۔ مارچ کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ وسطی سلطنتیں (آسٹریا جرمنی) روس کے علاقہ کی ۲۰۴۶۱ مربع میل زمین پر قابض ہیں جس کی آبادی ۵۴۹۲۸۲۰ ہے۔ (ٹائمز ۶۔ اپریل ہمدرد)

جرمنوں کی جدید سرگرمی

معاصر پایونیر جرمنوں کی جدید نقل وحرکت کے متعلق اپنی ۵ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے:

کوونو اور کورلینڈ کے روسی اضلاع میں جرمنوں کی فوج کشی کے متعلق پیٹروگراڈ میں جو سرکاری اعلان شایع ہوا ہے۔ وہ تخمین واختصار کا عجیب نمونہ ہے اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ غنیم کے دستوں نے مقام شاول پر قبضہ کرلیا ہے جو ونسا لیباؤ کی لائن پر واقع ہے۔ جرمن بیڑوں کی جماعتیں ہفتہ کے روز لیباؤ کے قرب وجوار میں اور جرمن تارپیڈو کشتیاں خلیج ریگا میں نمودار ہوئیں۔ حملہ آور فوج کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ گرانڈ ڈیوک نکولس نے اس کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے کیا کارروائی کی ہے اس قسم کے حملے ایسے موقعوں پر اکثر نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر کامیابی سے سرانجام دیئے جائیں تو غنیم کے لئے کافی پریشانی کا باعث ہوسکتے ہیں اور میدان جنگ کے ایسے حصہ میں جہاں حملہ آور فوج کی موافقت میں کارروائی عمل میں نہ آرہی ہو اس کے لیے بہت کچھ باعث تسکین ہوتے ہیں۔ مشرقی رزمگاہ کا حلقہ چونکہ بہت وسیع ہے اس لئے وہاں اس قسم کے حملوں کا ایک محدود رزمگاہ کی بہ نسبت بہت زیادہ موقع مل سکتا ہے یہی وجہ تھی کہ آسٹرویوں نے بکووینا ہی سے گذر کر روسی علاقہ بسربیا پر جا حملہ کیا جس کی وجہ غالباً پرزمیسل کی طرف سے دباؤ کا کم کرنا تھا۔ روسیوں نے نیمن کی طرف بدیں غرض دھاوا بول دیا کہ شمالی پولینڈ سے جرمن دباؤ کو کسی قدر کم کیا جاسکے ان سب کے اخیر میں اب خبر آئی ہے کہ جرمن سپاہ کوونو اور کورلینڈ کے اضلاع میں گھس گئی ہے ایسے حملوں میں اس امکان کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ ان کی معمولی ابتدا بعض اوقات عظیم جنگی کارروائیوں پر منتج ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جنگی مبصروں کو اس نقل وحرکت پر کسی قسم کی رائے ظاہر کرنے میں تامل ہے۔ گو ایک مراسلہ میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ جرمن وسیع محاذ میں پیشقدمی کررہے ہیں نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاولی جو لیباؤ ڈونا ریلوے کے قریباً وسط میں واقع ہے فوجی نقطہ خیال سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس جنکشن سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں لیباؤ سے ڈونسک کی طرف جانے والی لائن مذکورہ بالا لائن سے ملتی ہے۔ نیز شاولی مقام کوشنی کے جنوب مشرق میں صرف ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جو ریگا مٹاؤ اور لیباؤ ولنا لائنوں کا جنکشن ہے۔ اس لئے یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک روس کے دیگر حصوں کے ساتھ ریلوے سلسلہ کا تعلق ہے۔ لیباؤ فی الحال بالکل الگ ہوگیا ہے۔ مگر یہ ناممکن ہے کہ روس جرمنوں کی اس کارروائی کا کچھ نوٹس نہ لے۔ اور غیر محدود عرصہ تک انہیں اس طرح تاخت وتاراج کرنے کا موقع دے۔ اور روسی اور دیگر سرکاری اطلاعوں کے سابقہ تجربہ کی بنا پر یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ان اطلاعات کے موصول ہونے سے پیشتر گرانڈ ڈیوک نے جرمنوں کی اسی تازہ نقل وحرکت کا کافی تدارک سوچ لیا ہوگا۔ (زمیندار)

دردانیال میں جنگی کارروائی

(ماخوذ از پایونیر بمبئی)

ٹائمز کا مراسلہ نگار خصوصی متی لین کے ایک پیغام مورخہ یکم اپریل میں رقمطراز ہے کہ اہل برطانیہ کو جنہوں نے قلمرو ئے عثمانیہ کے دروازوں میں گھسنے کی کارروائی کو شاید آسان سمجھ لیا ہوگا قدرے صبر وتحمل سے کام لینا پڑے گا۔ اور شدید نقصانات کو دلجمعی کے ساتھ برداشت کرنا ہوگا مختلف وجوہ سے جن میں موسم کی خرابی بھی داخل ہے۔

ترکوں اور ان کے مشیر جرمنوں کو دردانیال کی ہر طرف اپنے مورچوں کو مستحکم کرنے کا کافی موقع ہاتھ آگیا ہے ان کے پاس توپوں کی بھی خاصی تعداد ہے اکثر متحرک توپیں ۱۴ انچی سے ۶ انچی دہانے کی بھی ہیں۔ ان کی نصب گاہیں ایسی عمدہ ہیں کہ متحدہ بیڑے کی بحری توپیں ہمیشہ وہاں تک مار نہیں کرسکتیں۔

اس امر کے بھی کوئی آثار نہیں پائے جاتے کہ ترکی افسروں کی کوئی بڑی تعداد بددل ہوگئی ہے اور یہ کہ جرمن اور ترکی افسروں کے اشتراک فی العمل سے فوج کی جنگجویانہ صفات کسی بڑی حد تک متاثر ہوئی ہیں۔

دفاعی تدابیر بھی ایسی ہیں جن میں ترکوں کا استحکام بہت زبردست ہے۔ اس لئے ایسی جنگ کا وقوع میں آنا ضروری ہے جس میں اتحادیوں کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑیگا پیشتر اس کے کہ وہ اپنی توپوں کا دہانہ کسی کوئی کے کارخانہ یا عمد یا باب عالی کی طرف پھیر سکیں۔ لیکن جن اشخاص نے حال کی بحری جنگ کا نقشہ دیکھا ہے انہیں پوری طرح سے یقین ہے کہ ہماری بہادر افواج دردانیال کے پیچیدار مسئلہ کی گتھی سلجھالیں گی۔

(زمیندار)

ترکی فوج اسمرنا میں

اخبار "ایکو ڈی پیرس" کا نامہ نگار راوی ہے۔ کہ افواج متحدہ کے طیاروں نے جو اکثر اسمرنا پر مصروف پرواز رہتے ہیں اندازہ لگایا ہے کہ اسمرنا میں ۳۵ ہزار کے قریب ترکی فوج ہے جس میں سے نصف تو خندقوں میں ہے اور نصف بلند مقامات پر متعین ہے قسطنطنیہ سے ۳ بڑی توپیں لاکر سمرنا کے ایک نئے قلعہ پر نصب کی گئی ہیں۔

گولہ باری کی ترکی داستان

ایمسٹرڈم ۳۰۔ اپریل چیف ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے مفصلہ ذیل سرکاری ٹیلیگرام قسطنطنیہ میں شائع ہوئی ہے:

دشمن کے چند سرنگیں اٹھانے والے جہاز مل نے آبنائے دردانیال میں پہنچنے کی کوشش کی لیکن ہماری آتشباری کے سامنے پسپا ہوگئے۔

دو لوہے سے منڈھے ہوئے جہازوں نے جو ان جہازوں کی کارروائیوں کو چند لمحے تک چھپائے رہے تھے لمبی زد سے قلعوں پر گولہ باری کی لیکن ناکامیاب رہے۔ اور واپس چلے گئے۔ اور میدانوں میں کوئی بات قابل ذکر نہیں ہے۔ (ہمدرد)

دوسرا تار بیان کرتا ہے "۲۱ مارچ کو انگریزی کروزر نے موویلہ پر گولہ باری کی (موویلہ حجازی ساحل پر بحیرہ احمر کے شمال میں واقع ہے) اور فوجیں اتارنے کی کوشش کی لیکن ان کو پسپا کردیا گیا۔ کروزر دوسرے دن صبح کو پھر آیا۔ اور گولہ باری کو پھر پانچ گھنٹے تک جاری رکھا۔ دشمن نے پھر فوج اتارنے کی کوشش کی لیکن ہمارے نوجوان رضاکاروں کے مقابلہ میں پسپا ہوگئے۔ اور کروزر بھی واپس چلا گیا۔ اس معرکہ میں ہمارا نقصان جان کچھ نہیں ہوا۔ البتہ چند مکانات اور ایک مسجد شہید ہوگئی"

جلالتمآب سلطان المعظم کی تقریر

سلطان المعظم نے اخبار نویسوں کو شرف باریابی عطا فرماتے ہوئے حسب ذیل تقریر فرمائی تھی:

"مجھکو پورا یقین ہے کہ دردانیال میں جبراً داخل ہونا محال ہے اس بہادرانہ طریق عمل سے جو گذشتہ معرکہ دردانیال میں میری شجاع فوجوں سے ظہور میں آیا ہے میں یہ نتیجہ نکال سکتا ہوں کہ اتحادی باوجودیکہ ہر ایک کوشش اور ہر ایک ذریعہ کو جو انہیں میسر ہے استعمال کریں لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔

بیان کیا گیا ہے کہ قسمت نے ۱۸ مارچ کے معرکہ میں ہم کو کامل اور عظیم فتح عطا کی۔ لیکن ہمارے ہاں ایک ترکی ضرب المثل ہے "قسمت لائقوں کا ساتھ دیتی ہے"۔ مجھ کو یہ بھی نا انصافی معلوم ہوتی ہے کہ اتحادی دردانیال میں زبردستی داخل ہونا اور قسطنطنیہ کو محض اس غرض سے لے لینا چاہتے ہیں کہ روس سے سامان خوراک لایا جاسکے لیکن ہماری افواج اور قولے محافظ ساحل نے اپنے فرض کو آخر وقت تک پورا کرنے کی رضامندی اور قابلیت کی مثالیں دکھادی ہیں میں اس موقع پر صرف ترک محافظین دردانیال ہی کا ذکر نہیں کررہا۔ بلکہ ان جرمنوں کا بھی جنہوں نے نہایت لیاقت اور شجاعت سے ترکوں کے ساتھ ملکر کام کیا ہے۔ میں آپ کا شکرگذار ہوں گا اگر آپ میری طرف سے یہ کہیں گے کہ مشرق و مغرب کے جرمنوں کے متعلق جو میری اعلیٰ رائے ہے اس کو پورے طور سے ظاہر کرنا میرے خیال میں ناممکن ہے"

امریکن اخبار نویسوں کی طرف مخاطب ہوکر سلطان المعظم نے فرمایا "میں ان امریکن اخبار نویسوں کو دیکھ کر خوش ہوں جنھوں نے دردانیال میں جبراً داخل ہونے کی کوششوں کو خود مشاہدہ کیا ہے میں غیر جانبداروں کی رائے کی بہت قدر کرتا ہوں اور اس موقع پر اپنے کامل اطمینان کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ممالک متحدہ (امریکہ) اور ترکی کے دوستانہ تعلقات دیکھکر ہوتا ہے۔ (ٹائمز ۱۹ اپریل ہمدرد)

قفقاز کی لڑائی جنگ پر بہت اثر کریگی

میجر موریٹ "برلنر ٹیگ بلاٹ" کا ایک نامہ نگار آسٹروی فوجی مرکز سے تار دیتا ہے کہ

قفقاز کی لڑائی کئی روز سے جاری ہے کسی شخص کو مشرقی رزمگاہ کی تمام جنگ کو زیر بحث نہیں لانا چاہیے جس کا بہت کچھ انحصار اس لڑائی کے نتیجہ پر ہے اس میں شک نہیں کہ اس جنگ کی فتح کی تمام حالت جنگ پر بہت بڑا اثر کرے گی

بہرحال کوئی شخص اس بات کے امکان سے انکار نہیں کرسکتا کہ سیاسی حالت اس کے بعد اُدھر کا یا اِدھر کا کوئی رخ اختیار کرے گی روس کے لئے اس امر کی ضرور کچھ سیاسی وجوہات ہیں۔ کہ اس نے اس علاقہ کو فیصلہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ ہنگری کے لوگوں کا ایک گروہ یہی رائے رکھتا ہے اور وائنا میں اخبارات اسی خیال میں ہیں۔ آسٹروی و جرمن سپہ سالار کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی تمام فوج سے روسیوں کی اس کوشش کو بستر و کرے۔ جو وہ صفوں کو چیر کر ہنگری کے میدان میں گھسنے کے لئے کرنیکا ارادہ رکھتا ہے۔ (ٹائمز ۳۔ اپریل ؍؍)

ریلوے ملازموں پر اشتباہ

آج کل بدظنی اور بدگمانی کی انتہا ہوگئی ہے جس سے حضور وایسرائے کی کونسل کے ارکان اور سرکاری ملازم تک محفوظ نہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ شمالی ہند کے چالیس آدمیوں کو جو ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے میں ملازم ہیں پولیس نے بمقام سیالدہ گرفتار کرلیا ہے ان کی گرفتاری موضع کوئی کھالی ضلع چوبیس پرگنہ کے تازہ ڈاکوؤں کے متعلق عمل میں آئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتاری سے پیشتر عہدہ داران پولیس نے سیالدہ میں ریلوے مکانات کی تلاشی لی تو ان سے وہاں سے مال مسروقہ کی ایک مقدار ملی۔ ملزمون کے متعلق تحقیق و تفتیش ہورہی ہے جس کی تکمیل کے بعد عدالت میں باقاعدہ پیش کیا جائے گا

ریلوے ملازمان کے متعلق اس سے پیشتر عموماً اس قسم کی خبریں سننے میں آجایا کرتی تھیں کہ گرہ شکر یا اناج وغیرہ کی بوریاں کھول کر ان میں سے اشیائے مذکورہ کی کچھ مقدار نکال لی جاتی ہے۔ یا پھل پھول اور ترکاریوں وغیرہ پر دست شفقت پھیرا جاتا ہے۔ مگر یہ کام ریل کے قلی یا قلیل تنخواہ پانے والے بابو کیا کرتے ہیں لیکن ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے کے ملازموں کا معاملہ جداگانہ صورت رکھتا ہے۔ ان کے مکانات سے وہ مال مسروقہ برآمد ہوا ہے جو ڈکیتیوں میں لوٹا گیا تھا۔ ڈکیتی اور ریلوے ملازم لفظاً یہ دو متضاد سی باتیں ہیں۔ دیکھئے پولیس کی تحقیق و تفتیش کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ (زمیندار)

انور بے کی ہردلعزیزی

"نیویارک ورلڈ" نے ایک نامہ نگار سے فیلڈ مارشل فان ڈر گولٹز کا ایک مکالمہ شائع کیا جس میں فیلڈ مارشل نے انور پاشا کے متعلق ذکر کیا ہے نامہ نگار کے اس سوال پر کہ آیا قسطنطنیہ میں نوجوان ترکوں کے متعلق کوئی شورش برپا ہے اور آیا یہ صحیح ہے کہ انور پاشا کے ہر وقت مارے جانے کا اندیشہ ہے۔ فیلڈ مارشل نے جواب دیا کہ یہ داستان اس میں شک نہیں کہ اتحادیوں نے پھیلائی ہے۔ مگر میں نے اس کی کوئی علامت نہیں دیکھی۔ انور پاشا دن بدن اور زیادہ نمایاں شخص ہوتے جاتے ہیں۔ انور پاشا ترکی میں سب سے زیادہ ہر دلعزیز شخص ہیں۔ اور ایک قومی ہیرو ہیں اور یوں تو کسی ایسے پاگل شخص کے خلاف جو جان لینا چاہتا ہو کسی کا اپنے تئیں بچانا ناممکن ہے۔ انور پاشا مشہور ترین آدمی ہیں۔ گو میں ان سے عمر میں ۴۰ برس بڑا ہوں مگر میں ان کو اپنا افسر اعلیٰ سمجھتا ہوں اور میں ترکی میں ان کی مدد کے لئے ہوں میرے اور ان کے تعلقات بہت عمدہ ہیں۔

(پبلک اوپینین ۱۵۔ اپریل و ہمدرد)

جرمنی سے گفتگوئے صلح

ایمسٹرڈم ۱۸۔ اپریل اخبار کروزیتونگ رقمطراز ہے کہ جرمنی کو برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ صلح کی ترغیب دینے میں بہت سی بااثر شخصیتیں کام کررہی ہیں اور ایسی شرائط پیش کیجارہی ہیں جن سے جرمن مقاصد جنگ کا پورے طور سے تحفظ ہوتا ہے۔ ورورٹس جو جرمن سوشلسٹ فرقہ کا ارگن ہے ہر ایک ایسے اثر کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ (ہمدرد)

ہنگامۂ عالمگیر

محکمۂ اخبارات کا اعلان

لندن ۵ مئی۔ محکمۂ اخبارات نے اعلان کیا ہے یکم و ۲ مئی کی درمیانی شب کو غنیم نے دردانیال میں مجتمع ہو کر مضبوطی اور مستقل مزاجی سے ہمارے مورچوں پر حملہ کیا۔ اُسے دم بدم تازہ کمک بھی پہنچتی رہی۔ ہم نے نہ صرف ہر ایک حملہ پسپا کر کے غنیم کو سخت نقصان پہنچایا۔ بلکہ ہم نے جارحانہ پہلو بھی اختیار کر لیا۔ اور غنیم کو اُس کے مورچوں سے پیچھے ہٹا دیا۔ ہم جزیرہ نما گیلی پولی کے اندر کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔

باسفورس میں روسی بیڑے کی سرگرمی

لندن ۴ مئی پیٹروگراڈ۔ روسی بیڑے نے باسفورس پر چند گھنٹوں تک گولہ باری کی۔ علی الخصوص قلعہ فنار۔ قریبچہ۔ دلبرو۔ یوک لیمان بالائے و زیر یں بیک اور الماس میں خوفناک دھاکہ ہوا۔ ہماری آتش باری نہایت صحیح اور بہت نقصان رساں تھی بیڑہ کو ہمیلی۔ زنگولداق اور ہار علی میں بھی گیا۔

قفقاز کی اطلاع

لندن ۴ مئی۔ پیٹرگراڈ۔ قفقاز کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ تین روز کی جنگ میں روسیوں نے خوزی و لسان کے علاقہ میں خلیل بے کے جیش کو کامل شکست دی۔ ۳۰۰۰ مقتول ترک میدان جنگ میں پائے گئے۔ تعاقب تاحال جاری ہے۔

دردانیال کے نقصانات

لندن ۵ مئی دردانیال میں لفٹنٹ کرنل ڈونی وائی مقتول اور بریگیڈیر جنرل ڈبلیو آر مارشل مجروح ہوئے ہیں۔

بحیرہ روم کے نقصانات

شملہ ۵ مئی کپتان پی سی جیمین متعلقہ ۲۶ کوہی باڑی کے زخموں سے ہلاک ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔

سدالبحر کا معرکہ

لندن ۴ مئی۔ قاہرہ۔ برطانوی فوج کی حالت دردانیال میں نہایت عمدہ تھی۔ سدالبحر میں وہ کشتیوں میں سے کود پڑی۔ اور گلے گلے گہرے پانی میں سے گذر کر کنارے پر پہنچی۔ تین میل تک بھاگتے بھاگتے سنگین کی لڑائی ہوئی جس میں برطانوی فوج نے یکے بعد دیگرے تین باڑوں پر قبضہ کر لیا اتنے میں مزید برطانوی کمک پہنچ گئی۔ اور اپنے موقعوں کو مستحکم کر لیا۔ حالانکہ شیل کے گولوں کا دار توپوں اور بندوقوں سے خوفناک آتش باری ہو رہی تھی لیکن برطانوی فوج کے قدم ہرگز نہ ڈگمگائے برطانوی فوج کا بے شمار نقصان جان ہوا۔ لیکن خوش قسمتی سے اکثر ضربات خفیف قسم کی تھیں۔ اور مجروحین چند ہفتوں میں پھر میدان جنگ میں آسکیں گے۔ جلیب الحمر کے کارکنوں کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے اعلیٰ درجہ کی شجاعت کا اظہار کیا ہے۔

جرمنوں کا ادعائے کامیابی

شملہ ۵ مئی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۴ مئی موصول ہوا ہے۔

جرمنوں کا بیان ہے کہ انہوں نے روسیوں کو گلیشیا میں سخت شکست دی جس کی وسعت کا صحیح علم اب تک نہیں ہوا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اُنہوں نے آسٹریوں کے ساتھ شامل ہو کر کارپیتھین اور وسچولا کے مابین روسی خط مصاف کئی مقامات پر توڑ دیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ روسی فوج کا جو حصہ بچ گیا ہے وہ مشرق کی جانب سرعت سے پسپا ہو رہا ہے۔

آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریوں نے ۸ ہزار روسی گرفتار کر لئے ہیں۔ اور یہ کہ آسٹریا و جرمنی کی متحدہ افواج دریائے دوناجی کو زبردستی عبور کر گئی ہیں جو یہاں روسی محاذ کی حد تھا۔

سخت خونریز جنگ

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ زیریں نیدا واقع جنوبی پولینڈ سے لیکر کارپیتھین تک کے محاذ پر شنبہ کی شام سے ایک شدید ترین جنگ جاری ہے۔ اور یکم و ۲ مئی کو ٹارنو اور اُس کے جنوب کی طرف روسیوں نے متعدد حملے پسپا کئے توپخانہ کی آتشباری نہایت سخت تھی۔ اور سلسلہ منقطع ہو گیا سٹرج کی سمت میں بھی دوسرے بازو پر خونریز جھڑپ واقع ہوئی۔ روسی کہتے ہیں کہ ہم نے کوہ کمود کا پر قبضہ کر لیا ہے۔

پہاڑی نمبر ۶۰ پر جرمن حملے

یکم و ۲ مئی کی شام کو جرمنوں نے بار دگر پہاڑی نمبر ۶۰ پر حملہ کیا جو یپرز کے جنوب مشرق کو ہے۔ نیز وہ سینٹ جولین کے نواح میں بھی حملہ آور ہوئے دونوں حملے پسپا کئے گئے۔ اگرچہ جرمنوں نے پھر زہریلی گاسیں استعمال کیں۔ جو خندقوں میں سے بانیوں کے ذریعے اور خاص قسم کے گولوں میں سے نکل رہی تھیں۔

برطانی ماہی گیر جہاز کی غرقابی

غنیم کی آبدوز کشتیاں برطانی ماہی گیر جہازوں پر برابر وار کر رہی ہیں۔ ابرڈین کی دو کشتیاں غرق کر دی گئی ہیں۔ باقی ماندہ کا تعاقب کیا گیا ہے۔

برطانوی خط مصاف کی جدید ترتیب

لندن ۴ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ فیلڈ مارشل سر جان فرینچ رپورٹ کرتے ہیں کہ غنیم کی طرف سے دم گھوٹنے والی گاسوں کے غیر متوقع استعمال سے یپرز کے سامنے ہمیں اپنے خط مصاف کو نئے سرے سے قائم کرنا پڑا۔ کل شب یہ ترتیب کامیابی سے عمل میں آگئی ہے۔ نیا خط مصاف اب زونی بیک سے بجانب غرب واقع ہے گذشتہ ۲۴ گھنٹہ سے صورت حالات تمام محاذ پر حسب معمول ہے۔ البتہ یپرز کے شمال مشرق کو نیم دلی سے حملہ ہوا تھا۔ جسے آسانی سے پسپا کر دیا گیا۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۴ مئی پیرس۔ کل شام کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بلجیم میں ہماری ترقی شین سٹریٹ کے علاقہ میں جاری ہے بوسچور کے متصل علاقہ شمپین میں جرمنوں کے ۳ جوابی حملے پسپا کئے گئے بکاتیل واقع علاقہ ارگوں میں ہم نے ترقی کی اور روشت پریسٹر میں بھی کچھ فائدہ حاصل کیا۔

لندن ۶ مئی پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے آج بلجیم میں امن و سکون رہا سنگل کے روز ہم نے جرمن خندقوں پر قبضہ کیا۔ اور اپنی لائنوں کو ایزرن اور ہٹساس کے مابین آگے کو بڑھایا سوغرالدکر ہمارے قبضہ میں ہے شمپین اور ارگوں کے علاقہ میں جرمنوں کے تمام حملے ناکام رہے۔ میوز اور موزل کے مابین خونریز جنگ وقوع میں آئی۔ جرمنوں نے لی پارگی اور دشت ایلی پر شدید حملہ کیا پہلا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ لیکن دوسرے حملے میں تین پلٹنوں نے مل کر ایک باڑہ پر اپنے قدم جما لئے۔ لیکن ہم نے جوابی حملہ کر کے نصف باڑہ واپس لے لیا۔ دشت مانمار میں ہم نے خندقوں کی دو قطاریں چھین کر ان کا انتظام کیا۔ اور تین جوابی حملے پسپا کئے۔ الساس میں دریائے یخت کے شمالی کنارے پر ہم نے اپنی پیشقدمی جاری رکھی۔

پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع

لندن ۷ مئی۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے دریائے اورزیکا کے دائیں کنارے پر ایک سخت جرمن حملے کو پسپا کر کے غنیم کو شدید نقصان پہنچایا۔

روسیوں نے ملاوا ریلوے کے مشرق کی طرف حملہ کر کے ایک مزرعہ پر قبضہ کر لیا جس پر وہ مسلسل چھ گھنٹوں کے جوابی حملوں کے باوجود اڑے رہے جرمنوں کے ایک ہزار لاشے میدان جنگ میں پائے گئے۔ کارپیتھین میں سخت خونریز جنگ جاری ہے روسیوں نے غنیم کی بھاری توپوں کی وجہ سے نقصان اٹھایا لیکن روسیوں کے شرنپل گولوں اور بندوقوں

کی آتشباری نے غنیم کو سخت سزا دی۔

روسیوں نے غنیم کو شرج کے ضلع میں شکست دی

مغربی گلیشیہ میں سخت خونریز جنگ

لندن ۹ مئی۔ پیٹروگراڈ۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وسچولا اور کارپیتھین کے درمیان مغربی گلیشیہ میں سخت خونریز لڑائی جاری ہے۔ جنگی لائنوں میں جرمنوں کی بہت زیادہ کمک پہنچی ہے۔ اس کے ہمراہ بیشمار توپیں بھی ہیں۔ غنیم مجتمع ہو کر حملہ کرتا ہے اور سخت نقصان اٹھاتا ہے۔ بعض روسی دوسری لائن کی طرف ہٹ گئے ہیں۔ غنیم نے اتوار کی شب کو کوہ کمود کا پر کچھ خندقیں دوبارہ چھین لیں لیکن شب آئندہ کو اسے پسپا کر دیا گیا۔ روسیوں نے ۱۲۰۰ قیدی گرفتار کئے۔ غنیم نے علاقہ انجلبو واقع بالائے نومنزا میں ایک طویل محاذ پر جارحانہ پہلو اختیار کیا لیکن یہ بے سود ہوا۔

پھر تے جرمن جنگی جہاز لیبو کے نواح میں نمودار ہوئے ہیں۔

کورلینڈ پر بے سود حملہ

لندن ۶ مئی ڈیلی نیوز کو پیٹروگراڈ سے ایک پیغام موصول ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کے شمال مغربی روس پر حملہ آور ہونے کا مقصد یہ تھا کہ ایک عظیم روسی فوج کو روک رکھیں جو کراکو اور کارپیتھین کے درمیانی معرکوں کے لئے مطلوب تھی جرمنوں کی یہ نقل و حرکت محض بے سود ثابت ہوئی ہے اور رسالہ پیر کے روز اس لائن سے پیچھے ہٹ گیا۔ جو لیبو اور مشاؤ کے مابین ہے۔ علاوہ ازیں وہ کچھ ہلکی توپیں بھی پیچھے چھوڑ گیا۔ جو اس نے چھینی تھیں۔

چین و جاپان کے تعلقات میں کشیدگی
الٹی میٹم کی تیاریاں

لندن ۰ مئی چین و جاپان کا سلسلہ نامہ و پیام قطعاً مسدود ہو چکا ہے۔ آخری جلسہ میں چین کے نمایندوں نے کہہ دیا تھا کہ چین زیادہ سے زیادہ کیا مراعات دے سکتا ہے۔ لیکن ان سے جاپانیوں کے مطالبات علی الخصوص جو وادی ینگٹسی، جاپانی مشیروں کی ملازمت اور جاپان سے سامان حرب کی مقررہ مقدار کی خرید کے بارے میں ہیں۔ پورے نہیں ہوئے جاپانی وزیر نے کہا ہے کہ جاپان نے کیاؤچاؤ کو حوالے کرنے کا وعدہ واپس لے لیا ہے۔ کیونکہ چین نے جاپان کی مرمہ شرائط کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی مجلس وزارت نے چین کو الٹی میٹم دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور امید ہے کہ ایک شاہی حکم بھی فی الفور شایع ہوگا

کوانٹنگ کے علاقہ میں جہاں سنگٹاؤ واقع ہے مارشل لا جاری کر دیا ہے

جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے الٹی میٹم کے مسئلہ پر غور کی ہے جاپانی اخبارات پہلے ہی سے نتیجہ نکال رہے ہیں۔ کہ الٹی میٹم چین کو پیش کر دیا جائے گا۔

چین کو الٹی میٹم

لندن ۸ مئی۔ ٹوکیو کا تار مظہر ہے کہ چین کو الٹی میٹم بھیجدیا گیا ہے۔ اور ۴۸ گھنٹے کے اندر جواب طلب کیا گیا ہے

ٹوکیو میں معلوم ہوا ہے کہ چین نے اس قسم کا سمجھوتہ کر لینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جس سے قطع تعلقات تک نوبت نہ پہنچے پیکن کا ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی سفیر کے زبردست مطالبہ پر چین نے عملاً تمام جاپانی مطالبات کو تسلیم کر لینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور ان مطالبات کے متعلق صرف ایک تجویز پیش کی ہے۔

مصالحت کے آثار

لندن ۸ مئی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے چین کی آخری تجویز کو بھی منظور کر لیا ہے اور اب امید ہے کہ عملاً دونوں میں کامل تصفیہ ہو جائیگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے آخری نوٹ میں اپنی سابقہ تجاویز کو اور بھی نرم کر دیا تھا۔ اور جاپانی سفیر متعینہ پیکن اس امر کی کوشش کریگا کہ اس معاملہ کا آشتی آمیز طریق سے تصفیہ ہو جائے۔

میڈرڈ میں سخت آتشزدگی

لندن ۹ مئی میڈرڈ۔ سخت آتشزدگی سے میڈرڈ کی عدالتیں تباہ ہو گئیں جن کی عمارت سترویں صدی کی یادگار تھی۔ صبح ارنڈا نے کچھ سرکاری کاغذات بچانے کی کوشش کی لیکن وہ آگ کی نذر ہو گیا۔ آگ بجھانے والے عملے کو بھی ضربات وغیرہ آئیں۔

طرابلس میں جرمن

لندن ۵ مئی ڈاکٹر ڈلن ڈیلی ٹیلیگراف کو قطانا سے رپورٹ بھیجی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن افسر ترکی وردی پہنے ہوئے طرابلس الغرب میں اسیر یا مقتول ہوئے ہیں۔

قبا تپہ کی جنگ

لندن ۹ مئی۔ ایک نامہ نگار نے جو قبا تپہ کے قریب موٹر بوٹ پر سوار تھا۔ اس لڑائی کی مفصل کیفیت قلمبند کی ہے جو ۲۶ اپریل کی شب کو وقوع میں آئی۔ اس وقت فوج بیڑے کی مدد سے خشکی پر اتر چکی تھی۔ غنیم تمام رات آتشباری کرتا رہا۔ اور فیروں کے تسلسل سے اس وادی کا خاکہ سا معلوم ہو سکتا تھا جس کے بیچ میں خشکی کی فوج آگے بڑھ رہی تھی شریپنل کے گولے بلندی پر ہیبت کر اور بھی ستم ڈھا رہے تھے۔ صبح کے وقت آتشباری کے دھوئیں سے معلوم ہوا کہ برطانی سپاہ شمالی پہاڑی پر قائم ہے ترک تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد جواب دیتے تھے۔ مگر ان کی گولہ باری کمزور تھی۔ ۲۷ اپریل کو ان کے اکثر حصہ میں توپخانہ کی لڑائی جاری رہی جس میں جنگی جہازوں نے بھی حصہ لیا اور بالواسطہ آتشباری سے غنیم کے مورچوں کی تلاش کرتے رہے دریں اثنا دہانہ کے جہاز تنگ ترین حصہ کے قلعوں پر سرگرمی سے آتشباری کرتے رہے۔ اور ان کا دھواں جزیرہ نما گیلی پولی کے اس طرف سے بھی دکھائی دیتا تھا۔ ۵ بجے شام کے قریب غلیظ بادلوں کی وجہ سے تمام مطلع کہر آلود ہو گیا جس سے فائدہ اٹھا کر ترکوں نے اپنی توپوں کو نقل و حرکت دیکر آتشباری شروع کر دی۔ برطانیوں نے بھی اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ چنانچہ ۲۰ منٹ کے بعد غنیم کی آتشباری مدہم پڑ گئی۔ رات کو جزیرہ نما کے ساحل پر مزید فوج اتاری گئی اور ۲۸ اپریل کو دوپہر کے وقت برطانی توپیں آگے بڑھتی ہوئی دکھائی دیں گرد و غبار کا ایک بادل غنیم کی پسپائی کا پتہ دیتا تھا۔ جب وہ ایک ۰۰ فٹ بلند چوٹی پر پہنچ گئے جو ہماری پیشقدمی کے لئے سخت مزاحم ثابت ہوئی۔ تو طرفین کی باٹریوں کی نقل و حرکت صاف طور پر دکھائی دیتی تھی۔ شام تک ترک مقام کریتھیا میں پہنچ گئے جہاں آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد اتحادیوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔

جرمن حملوں کی ناکامی

لندن ۷ مئی۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں نے گذشتہ دو ہفتہ کے اندر غیر جانبدار طاقتوں پر رعب بٹھانے کی غرض سے بلجیم میں دریائے میوز پر اور کوہستان کارپیتھین کی طرف تین عظیم جارحانہ کارروائیوں کی کوشش کی مگر سب جگہ ناکامی ہوئی۔ فرانس اور بلجیم میں ان کا ۳۵ ہزار سے زیادہ نقصان ہوا ہے اور ان کے ۶ بہترین ڈویژنوں کا کچومر نکل گیا ہے

لندن ۵ مئی امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ جنرل وان سیڈیوز میدان جنگ میں مارا گیا ہے۔

لورپول کے اسٹیمروں کی غرقابی

لندن ۶ مئی ایک آبدوز کشتی نے لورپول کے اسٹیمر "کینڈی ڈیٹ" کو بحیرہ آئرلینڈ میں بلا اطلاع غرق کر دیا۔ ایک کشتی میں پانی بھر گیا۔ مگر سب آدمی بچا لئے گئے اگرچہ آبدوز کشتی نے کچھ امداد نہ دی۔

ایک آبدوز کشتی نے اسٹیمر سنٹورین کو بھی بحیرہ آئرلینڈ میں غرق کر دیا۔ جو لورپول سے جنوبی افریقہ کو جا رہا تھا۔ سب آدمی بچا لئے گئے۔

لوسی ٹینیا کی غرقابی

لندن ۸ مئی - کوئینز ٹاؤن (آئرلینڈ) کا ایک تار مظہر ہے کہ کیونرڈ کمپنی کے جہاز لوسی ٹینیا پر اس ٹنیس (جو کوئینز ٹاؤن کے قریب آئرلینڈ کے جنوب میں واقع ہے) کے قریب تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا گیا - امداد روانہ کی گئی ہے کیونرڈ کمپنی کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ لوسی ٹینیا ۲½ بجے بعد دوپہر غرق کیا گیا - مسافروں اور عملے کے آدمیوں کا جن کی تعداد ۱۹۰۰ تھی - کچھ حال معلوم نہیں ؛

تفصیلی حالات

لندن ۸ مئی - ½ ۷ بجے شام - کیونرڈ کمپنی کو جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے پایا جاتا ہے کہ بہت سی جانیں بچ گئی ہیں۔

۵ بجکر ۴۰ منٹ شام - جہاز لوسی ٹینیا پر درجہ اول کے ۲۹۰ درجہ دوم کے ۶۶۲ اور درجہ سوم کے ۳۶۱ مسافر سوار تھے عملے کے آدمیوں کی تعداد ۶۲۵ تھی - کوئنز ٹاؤن (آئرلینڈ) کے امیر البحر نے فوراً لوسی ٹینیا کو امداد بھیجی - اور چار جہاز پانچ ماہیگیر جہاز اور ایک کشتی بھیجی معلوم ہوا ہے کہ لوسی ٹینیا کے پاس صرف جان بچانے والی کشتیاں بھی تھیں۔

۸ بجکر ۲۰ منٹ شام ۲ بجکر ۱۲ منٹ پر معلوم ہوا کہ لوسی ٹینیا سخت مشکل میں پھنسا ہوا ہے - اور ۲ بجکر ۳۳ منٹ پر وہ بالکل غائب ہو گیا - ۲۰ کشتیاں لوسی ٹینیا اور ۱۲ - اور کشتیاں اس موقع پر وہاں موجود تھیں - تارپیڈو کی ضرب کھانے کے بعد لوسی ٹینیا نے ان الفاظ میں امداد طلب کی کہ "صدمہ سے جہاز ایک طرف کو بہت جھک گیا ہے فوراً مدد کو پہنچو"

½ ۱۱ بجے شب لوسی ٹینیا بلا اطلاع غرق کیا گیا متعدد کشتیاں اب ساحل کی طرف جا رہی ہیں

لندن ۸ مئی ½ ۱ بجے شب محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ لوسی ٹینیا کے پسماندے کوئنز ٹاؤن میں اتارے جا رہے ہیں - اور مجروح ہسپتالوں میں بغرض معالجہ بھیجے جا رہے ہیں۔

کوئنز ٹاؤن سے محکمہ بحری کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ پانچ سو کے درمیان پسماندے وہاں خشکی پر اتارے جا چکے ہیں - جن میں سے اکثر مجروح ہیں اور انہیں ہسپتال میں داخل کرایا جائے گا - کئی مسافر مر گئے ہیں - کسی قدر مسافر کنسیل میں اترے ہیں

امریکہ میں دہشت پھیل گئی

لندن ۸ مئی - نیویارک کا تار مظہر ہے کہ لوسی ٹینیا کی غرقابی کی خبر سے اسٹاک اکسچینج میں سخت دہشت پھیل گئی - اور تمسکات کا نرخ یک بیک اتر گیا - واشنگٹن میں اس خبر کے شائع ہونے سے سناٹا سا چھا گیا - اور سرکاری حلقوں میں یہ معلوم کرنے کے متعلق بے صبری کا اظہار کیا جا رہا ہے - کہ اس حادثہ میں کس قدر امریکن ضائع ہوئے ہیں۔

سربرآوردہ اشخاص مفقود الخبر ہیں

لندن ۸ مئی ۹ بجکر ۱ منٹ صبح - اگرچہ صحیح اعداد اب تک معلوم نہیں ہو سکے - مگر اب یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر الفریڈ وینڈربلٹ کروڑپتی بھی غرق ہو گیا ہے دیگر سربرآوردہ اشخاص میں جو جہاز پر سوار تھے مسٹر چارلس فرہمن جو کسی کمپنی کے منیجر ہیں مسٹر فاسٹر - شیک ہاؤس مشہور محقق مسٹر ہربرٹ سٹون جو منیجر ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ کے صاحبزادہ ہیں - اور مسٹر ڈی - اے - ٹامس ویلز کی کوئلہ کی کانوں کے مالک بھی شامل ہیں پسماندوں کا بیان ہے کہ تارپیڈوؤں کے صدمہ سے کئی مسافر ہلاک اور مجروح ہوئے۔

پسماندوں کے متعلق سرکاری بیان

۸ بجکر ۴۰ منٹ صبح محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ لوسی ٹینیا کے کل ۶۵۸ آدمی بچائے گئے جہاز کے کل ۲۱۶۰ مسافروں اور عملے کے آدمیوں میں سے ۴۵ اشخاص کی لاشیں بھی خشکی پر اتاری گئیں۔

ڈیڑھ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے

لندن ۸ مئی بعض مسافروں نے لوسی ٹینیا کے عرشہ پر سے آبدوز کشتی کو قریباً نصف میل کے فاصلہ سے دو تارپیڈو پھینکتے ہوئے دیکھا - کیونرڈ کمپنی کے دفتر میں جب مسافروں کے اعزہ و احباب کو یہ معلوم ہوا کہ ۱۵۰۲ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں تو نہایت پر درد مناظر دیکھنے میں آئے

اس ہولناک قتل عام پر فرانس میں سخت برہمی پھیل گئی ہے - اور غیر جانبدار ممالک اس ہولناک واقعہ سے خوف زدہ رہ گئے ہیں اور اُن کی رائے ہے کہ جرمنی کو اس کا بہت بری طرح خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ اخبارات کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ لوسی ٹینیا مسلح تھا کوئنز ٹاؤن میں اور ۵۴ آدمی پہنچے جس سے غرق اور مفقود الخبر مسافروں کی تعداد ۱۴۵۰ رہ گئی کہ شاید کئی سربرآوردہ امریکن اس حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں - بالخصوص مسٹر وینڈربلٹ اور مسٹر پیرسن (جو کروڑپتی ہیں) مسٹر فورمن اور مسٹر ہبرڈ (مصنفین) مسٹر فرہمن (منیجر تھیٹر) اور مسٹر سٹون (پبلشر) کا نام لیا جا رہا ہے

رنج و غم کا اظہار

لندن ۹ مئی - اطراف و اکناف عالم سے اس مضمون کے تار موصول ہو رہے ہیں کہ لوسی ٹینیا کی غرقابی کا دھبہ جرمنی کے دامن سے کبھی نہ مٹ سکے گا - امریکن اخبارات بالخصوص سخت غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جرمن کے یہ امر فوراً ذہن نشین کر دینا چاہیے - کہ اس قتل عام کو مہذب دنیا کس نگاہ سے دیکھتی ہے - ایطالی اخبارات لوسی ٹینیا کی غرقابی کو پرلے درجہ کی ظالمانہ کارروائی سے تعبیر کرتے ہیں - جو اس جنگ کے سلسلہ میں عمل میں لائی گئی ہے - اوٹاوہ کا ایک تار مظہر ہے کہ سر جارج فاسٹر نے بیان کیا ہے کہ اس کارروائی نے جرمنی پر ایک باغی اور سرکش قوم کی مہر لگا دی ہے۔

دردانیال کی فرانسیسی سپاہ

لندن ۸ مئی - پیرس میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے - کہ قوم قلعہ کے قریب فرانسیسی سپاہ کو خشکی پر اتارنے کی کارروائی محض غنیم کی توجہ بٹانے کی غرض سے اختیار کی گئی تھی اور نہایت کامیابی کے ساتھ عمل میں لائی گئی - فرانسیسی سپاہ ۲۶ اپریل کی رات کو دوبارہ جہازوں پر سوار ہو گئی۔

گیلی پولی میں اتحادیوں کی پیشقدمی

شملہ ۸ مئی - ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے۔

وزیر اعظم نے دیوان عام میں کہا کہ خشکی پر اترنے کے بعد ہماری فوج جزیرہ نمائے گیلی پولی میں بالاستقلال پیشقدمی کر رہی ہے ہر مقام پر اب مورچے مستحکم کر لئے ہیں اور جنگی کارروائی نہایت قابل اطمینان حالات میں جاری ہے

جرمنوں اور آسٹریوں کے سرکاری بیانات

ایک جرمن سرکاری اطلاع میں اس امر کا ادعا کیا گیا ہے - کہ جرمن نہ صرف دسٹوکا کے متعدد مقامات سے گذر گئے ہیں بلکہ اُنہوں نے درہ ڈکلا اور اس کی سڑک پر بھی قریباً قبضہ کر لیا ہے آسٹریوں کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ اُنہوں نے تارنو پر قبضہ کر لیا ہے۔

سٹرج کی طرف روسی کامیابی کے ساتھ پیشقدمی کر رہے ہیں - بالٹک کے صوبجات میں کئی جھڑپیں روسیوں کے حق میں انجام پذیر ہوئیں - شمالی پولینڈ میں بھی غنیم کے حملوں اور جوابی حملوں کا سلسلہ جاری ہے - مگر عام حالت میں زیادہ تبدیلی وقوع میں نہیں آئی - دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر بالکل سکوت ہے

ییپرز کے شمال میں جنگ

۶۰ نمبر کی پہاڑی پر جرمنوں کے زہریلی گاسوں کے استعمال کی وجہ سے جو خندقیں ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھیں اُن پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے برطانی مصروف پیکار ہیں اور سر جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ بعض سرجی ہو گئی ہیں

یونین افواج کی پیشقدمی

جنرل بوتھا نے جنوبی افریقہ میں کرو بیب کے مشہور ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے جو سوا کوپ منڈ سے ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اور امید ہے کہ ونڈھوک پر بھی بہت جلد قبضہ ہو جائیگا۔ یونین گورنمنٹ کی افواج جو شمال اور جنوب کی بستیوں میں سرگرم کار ہوئی ہیں ہناب ریلوے لائن کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب پہنچ رہی ہیں۔

روسی رزمگاہ میں خونریز جنگ

لندن ۸ مئی۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گلیشیہ میں دریائے وسچولا اور کوہستان کارپیتھین کے درمیان نہایت خونریز لڑائی جاری ہے۔ اور اس نے ایک عظیم جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ جرمن سپاہ کے متعدد جیش گلیشیہ میں پہنچ گئے ہیں۔ ملاوا کے علاقہ میں روسی مسلسل کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ اور مٹاؤ کے علاقہ میں جرمنوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔

مسٹر اسکوتھ کے بیٹے کو چشم زخم

لندن ۸ مئی۔ مسٹر لائڈ جارج نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر اسکوتھ کا تیسرا بیٹا جو حال میں رائل نیول والنٹیر ریزرو میں ایک عارضی عہدہ پر مامور ہوا تھا۔ دردانیال کی جنگ میں شدید مجروح ہوا ہے مگر اس کی حالت خطرناک نہیں

روس و جرمنی کی عظیم جنگ

شملہ ۹ مئی ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل پیغام لندن سے موصول ہوا ہے:

روس کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دریائے وسچولا۔ اور کوہ کارپیتھین کے مابین بدستور نہایت شدت سے لڑائی جاری ہے اور اس نے عظیم جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے معلوم ہوا ہے کہ جرمن سپاہ کے متعدد جیش اس رزمگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ وہ دریائے وسلوکا کے دائیں کنارے پر مقام وسلوک کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور روسیوں کا بیان ہے کہ انہوں نے یزولا موریز کی طرف سنگینوں کی مدد سے غنیم کو چھ جوابی حملے پسپا کئے

جرمن کیوں اسقدر عجلت سے کام لے رہے ہیں

روسی اخبار نو ولئے وریمیا کا مبصر رقمطراز ہے کہ جرمنوں کے اس قدر عجلت سے کام لینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ روسیوں کو ترکی کی طرف متوجہ ہونے سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے روسیوں کی پہلی لائن سے دوسری قلعبند لائن کی طرف پیچھے ہٹ آنے کی جو خبر شایع کی ہے وہ سراسر مبالغہ آمیز ہے۔ بالٹک کے صوبجات میں روسی جرمنوں پر شدید دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اور شمالی پولینڈ میں بھی اپنی حال کی کامیابیوں کو نشو ونما دے رہے ہیں۔

کیا اٹلی بھی میدان میں آئیگا؟

مغربی محاذ سے کوئی اہم خبر موصول نہیں ہوئی۔ اٹلی کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہ عنقریب میدان جنگ میں آنے والا ہے۔

برطانوی تباہ کن جہاز سرنگ سے ٹکرا گیا

لندن ۸ مئی محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ تباہ کن میوری جو ساحل بلجیم کے قریب بحری کارروائی میں مصروف تھا کل ایک سرنگ سے ٹکرا گیا۔ اور جب غرق ہونے لگا تو عملے کے آدمی کشتیوں میں بیٹھ گئے۔ تباہ کن جہاز کروسیڈ نے ان کو اٹھانے کے لئے کشتیاں اتاریں۔ مگر ساحلی باٹریوں کی آتشباری سے مجبور ہو کر اور کشتیوں کو وہیں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا جرمن ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ جہاز میوری اور کروسیڈ کی بچانے والی کشتیوں کے عملے کے ۷ افسر اور ۴۸ آدمی قید کر کے زیبروگ میں پہنچا دئے گئے۔

برطانیہ کی پہلی فوج کا حملہ

لندن ۱۰ مئی۔ فیلڈ مارشل سر جان فرینچ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ غنیم نے شنبہ گذشتہ کو یپریز کے مشرق کی طرف حملہ کیا۔ اور آج مزید حملے کئے مگر تمام شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔ وہاں ہماری لائن خوب مستحکم ہے۔ آج صبح پہلی فوج نے دشت گرینیر اور فسٹ برٹ کے درمیان غنیم کی لائن پر حملہ کیا۔ اور فرومل کی طرف کسی قدر زمین پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی جاری ہے۔ ہمارے ہوابازوں نے لِل کے شمال میں سینٹ اینڈر کے ریلوے جنکشن اور دریائے دوئی کے ایک پل پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۸ مئی۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے سینٹ جولین کے قریب برطانیوں پر شدید حملہ کیا۔ مگر شدید نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے۔ برطانیوں نے ۶۰ نمبر کی پہاڑی پر کچھ اور خندقیں جرمنوں سے چھین لیں

پیرس ۸ مئی شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ تمام محاذ پر توپخانہ کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ایک فرانسیسی پلٹن نے لینس کے مغرب میں جرمنوں کی ایک مستحکم قلعبندی پر حملہ کیا اور دشت پر یسٹر میں جرمنوں کے تین حملے فوراً روک دئے گئے۔ دریائے فیوٹ کے دائیں کنارے پر فرانسیسی سپاہ نے یزدال کی سمت میں قریباً ایک کیلومیٹر ترقی کی۔

لندن ۹ مئی پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسیوں نے لینس میں جرمن قیدی گرفتار کئے۔ ہم نے سبگاٹل پر جرمنوں کے تین حملے پسپا کئے محاذ کے باقی حصہ میں توپخانہ کے معرکے وقوع میں آئے۔

پیرس ۱۰ مئی شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ نیوپورٹ اور سمندر کے درمیان جرمنوں کے حملے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے فریلز کے علاقہ میں برطانیوں نے کسی قدر میدان پر قبضہ کیا۔ ایرس کے شمال میں کارنسی کے جنوب اور بوس کی سمت میں ہم نے معتد بہ ترقی کی۔ کارنسی کے علاقہ میں ہم نے مستحکم اور قلعبند خندقوں کی دو اور بعض موقعوں پر تین لائنوں پر ۴ کیلومیٹر کے محاذ میں قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ ہم نے موضع تارگتھ پر اور نیو ویلیٹ واست کے کسی قدر حصہ پر قبضہ کر لیا۔ اور بعض موقعوں پر ۴ کیلومیٹر سے بھی زیادہ ترقی کی۔ اور ۲ ہزار سے زیادہ قیدی اور ۶ توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔

وسٹ کلف پر بم

لندن ۱۰ مئی دو زپلنوں نے وسٹ کلف پر علی الصباح ۱۵ بم گرائے

ایک اور جہاز کی غرقابی

لندن ۸ مئی جرمن آبدوز کشتی یو ۹ نے ڈلمن کمپنی کے جہاز ٹرورو کو ساحل اسکاٹ لینڈ کے قریب غرق کر دیا ہے عملے کے آدمی بچا لئے گئے

ہفتہ بھر کی کارگذاری

محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۵ مئی کے اندر آبدوز کشتیوں نے برطانیہ کے ۵ تجارتی جہاز جن کا مجموعی وزن ۱۱ ہزار ٹن تھا اور ۲ ماہی گیر جہاز جن کا مجموعی وزن ۳ ہزار ٹن تھا۔ غرق کئے۔ اس ہفتہ میں برطانیہ کی بندرگاہوں میں آمد و رفت کرنے والے جہازوں کی کل تعداد ۱۸۰۴ تھی۔

لیباؤ پر جرمنوں کا قبضہ

لندن ۸ مئی۔ برلن کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے لیباؤ پر قبضہ کر لیا ہے

چین اور جاپان

لندن ۹ مئی۔ جاپانی سفارت خانہ نے رائٹر ایجنسی کو مطلع کیا ہے کہ چین نے جاپان کے آخری نوٹ کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

جاپانی الٹی میٹم کی منظوری

پیکن ۱۰ مئی۔ کل ایک بجے شب کے چین نے جاپانی الٹی میٹم کو منظور کر لیا۔

جنگی تمغے اور صلیبیں

لندن ۱۰ مئی۔ لندن گزٹ میں ۱۰ ممتاز خدمات

آخری تار برقیات

دردانیال پر جنگ

لندن ۱۱ مئی۔ ڈیلی کرانیکل کو متی لین سے اس مضمون کا مراسلہ موصول ہوا ہے کہ جنگی جہاز نغرہ کے مشرقی قلعہ پر گولہ باری کر رہے ہیں کیونکہ تنگ ترین حصہ کے قلعوں میں اب صرف اسی قلعہ کو خاموش کرانا باقی رہ گیا ہے۔ بری فوج نے کلید بحر اور اس کے گرد و نواح کی گھاٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

پیرس کا تار مظہر ہے کہ جنرل ڈیمیڈ دردانیال میں بیمار پڑ گئے ہیں۔ ان کی جگہ مراکو کا مشہور جرنیل گوراڈ فرانسیسی سپاہ کا کمان افسر مقرر ہوگا۔

لندن ۱۱ مئی ڈیلی کرانیکل کو دردانیال سے ۲ مئی کا ایک مراسلہ بدیں مضمون موصول ہوا ہے کہ جنگی جہاز دردانیال میں داخل ہو کر کیفیر برولی سے آگے نکل گئے اور تنگ ترین حصہ کے قلعوں پر قریب سے گولہ باری کی۔ عام حالت نہایت قابل اطمینان ہے۔

زپلن ہوائی جہازوں کی سرگرمی

ساوتھ اینڈ (انگلستان) ۱۱ مئی۔ زپلن جہازوں سے جو بم گرائے وہ زیادہ تر آتش خیز تھے یہ بم زیادہ تر سمندر کے کنارے اور سڑکوں پر گرے اور ان کو نصف درجن مکانات کو نقصان پہنچا۔ ایک معمر آدمی جو زخمی ہو گیا تھا ہسپتال میں مر گیا۔

کیلے تک پہنچنے کی کوشش

لندن ۱۱ مئی۔ شمالی فرانس کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ ایرس سے ساحل بحر تک ۵۰ میل کے محاذ میں بہایت خونریز جنگ جاری ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کیلے تک پہنچنے کے لئے فیصلہ کن اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ طرفین کا شدید نقصان ہو رہا ہے۔

ہفتہ کے روز غنیم نے ییرز پر ایسی شدید گولہ باری کی کہ اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ انہوں نے برطانوی خندقوں کو تہس نہس کر دیا۔ اور ہمیں ان کو خالی کرنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ مگر جب غنیم نے جمعیت کثیر کے ساتھ پیشقدمی کی تو ہم نے ان کا صفایا کر کے بالآخر انہیں پسپا کر دیا۔

قیصر گلیشیہ میں

لندن ۱۱ مئی۔ ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ قیصر گلیشیہ میں پہنچ گیا ہے۔ اور ایک معرکہ کی کیفیت بچشم خود ملاحظہ کی جس میں گارڈز کے ایک ڈویژن نے حصہ لیا تھا۔

ہارٹل پول کا جہاز غرق کر دیا گیا

ویسٹ ہارٹل پول کا اسٹیمر کوئین وہلمینا بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا گیا۔ اس نے آبدوز کشتی کی گولہ باری کا بہت دیر تک مقابلہ کیا۔ آہستہ رفتار کی وجہ سے بچ کر بھاگ نہ سکا۔ عملہ کے آدمیوں کو کشتیوں پر سوار ہو جانے کی اجازت دیدی گئی۔ پہلے تارپیڈو کا نشانہ خطا گیا مگر دوسرے تارپیڈو سے سٹیمر غرق ہو گیا۔

دردانیال پر جنگ

پیرس ۱۲ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ نمائے گیلی پولی کی اتحادی سپاہ نے ۸ مئی کی شام کو بیڑے کی مدد سے ترکی مورچوں پر حملہ کیا اور قریتیہ کی متصل گھاٹیوں پر خندقوں کی متعدد لائنوں پر بنوک سنگین قبضہ کر لیا۔ اور ۹ مئی کو دن کے وقت مفتوحہ زمین کو قلعہ بند کیا۔ ترکوں نے کوئی جوابی حملہ نہیں کیا۔ (قریتیہ قلعہ سدالبحر سے جو جزیرہ نمائے گیلی پولی کے جنوبی سرے پر واقع ہے قریب سے تقریباً ۲ میل کے فاصلہ پر اور مشرقی و مغربی ساحلوں سے قریباً ڈیڑھ ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ہے)

ترکوں نے آسٹریلیا کی آبدوز کشتی غرق کر دی

لندن ۱۲ مئی۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ ترکوں کی سرکاری اطلاع کے مطابق ایک ترکی جنگی جہاز نے آسٹریلوی آبدوز کشتی اے ۲ کو بحیرہ مارمورا میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی تھی غرق کر دیا اور ۳ افسروں اور ۲۹ آدمیوں کا عملہ گرفتار کر لیا۔ محکمہ بحری کو ہنوز اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

روسی رزمگاہ

شملہ ۱۲ مئی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۸ مئی کی شام تک غنیم کے پرزور حملے جاری رہے مگر بعد میں ان کا زور کم ہو گیا۔ مغربی گلیشیہ میں آسٹریا کا دعویٰ ہے کہ وہ کوہستان کارپیتھین کو عبور کر کے روسیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور میسو لابوریز کے علاقہ میں انہوں نے غنیم کے حملوں کو کامل طور پر پسپا کر دیا ہے۔ روسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں نے بیڑے کی مدد سے بالٹک کی مشہور روسی بندرگاہ لیباؤ پر قبضہ کر لیا ہے اور روسیوں نے ریگا کے قریب شاؤ کے جنوب و مغرب میں ترقی کی ہے۔

۶۰ نمبر کی پہاڑی پر قبضہ

سر جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ہم نے آرمنشیرز اور لاباسی کے درمیان جرمن خندقوں پر فوج کشی کی اور ہمارے ہوابازوں نے لیل کے شمال میں ریلوے جنکشن پر کامیابی کے ساتھ حملے کئے اور دیگر مقامات پر بھی بم گرائے۔ ۶۰ نمبر کی پہاڑی پر ہم نے خندقوں کے ایک اور حصہ پر قبضہ کر لیا جو تین روز ہوئے ہمارے ہاتھ سے نکل گئی تھیں۔ ایرس کے شمال میں فرانسیسیوں نے معتد بہ ترقی کی۔

لوسی ٹینیا کی غرقابی پر جرمنی کا اظہار ہمدردی

نیو یارک ۱۱ مئی۔ جرمنی نے لوسی ٹینیا کے امریکن باشندوں کے نقصان پر ہوائی پیغام کے ذریعہ سے سرکاری طور پر نہایت ہمدردی کا اظہار کیا۔ مگر لکھا ہے کہ اس نقصان کی تمام ذمہ داری انگلستان کے سر پر ہے جس نے جرمنی کو انتقامانہ کارروائی پر مجبور کیا ہے نیز یہ کہ برطانی جہاز عام طور پر مسلح ہوتے ہیں اور۔۔۔

مقامی حالات

مرض طاعون کی شکایت اب بہت کم ہے

جناب احمد سعید خانصاحب جدید پرمنٹری ڈپٹی کلکٹری پر ۳ مئی کو بجنور تشریف لائے ہیں۔

جناب مولوی عبدالوحید خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ایک ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے کام کی تقسیم اس طرح ہوئی ہے۔ پرگنہ بو ڈپود جناب سید

امیر معاویہ کی اسلام پروری

(نتائج فکر چودھری دتو رام صاحب کوثری)

حضرت علی سے پھر گئے جب دم معاویہ — دونوں میں پھر تو ہو گیا اعلان کارزار
صفین پر صفوں کی صفائی بہم ہوئی — ہر ایک کا تھا جنگ سے نقصان بیشمار
دو ٹکڑے دین کے ہو گئے اور زور گھٹ گیا — تھا خانہ جنگیوں سے بڑا ضعف آشکار
موقعہ یہ تاک کر کوئی دشمن بھی لیکر فوج — ملک علی کی سمت لگا بڑھنے ایکبار
سمجھا وہ اپنا فائدہ ان کے نفاق میں — دو شیر دل کی لڑائی میں بکری ہی کامگار
اسلام کے لحاظ سے اس خصم زشت کو — لکھا معاویہ نے خبردار ہوشیار
ہرگز نہ یہ سمجھ کہ جھگڑتے ہیں ہم بہم — تیرے مقابلہ میں علی کا ہوں جاں نثار
تجھ سے لڑوں گا بنکے میں سالار حیدری — کراؤں گا نیز بیعت مولائے ذوالفقار
خط معاویہ جو ملا اس کو کوثری — بس رہ گیا وہ اپنا سا منہ لیکے نابکار

معاونین مدینہ کا شکریہ

جن حضرات نے ازراہ قدردانی اور قومی اسلامی ہمدردی اپنے پیارے مدینہ کو نئے خریدار عنایت فرماکر اس کی ترقی اشاعت میں حصہ لیا۔ اور آئندہ بھی اسی طرح اپنی کوششوں سے مشکوری کا موقع دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہم ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے انکے اسمائے گرامی ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اُمید ہے کہ دیگر خریداران مدینہ بھی جنہوں نے ہنوز اس جانب توجہ نہیں فرمائی ہے وہ بھی اسی طرح اپنے اپنے حلقہ اثر میں مدینہ کو نئے خریدار بہم پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

امسال جن حضرات نے مدینہ کو خود پسند فرماکر خریداری منظور کی اور جن میں سے اکثر اصحاب نے ترقی اشاعت مدینہ کا وعدہ فرماکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

معاونین کی اس قدردانی کے لحاظ سے ہم نے اخبار کا حجم بجائے ۱۲ کے ۱۶ صفحات کر دیا ہے۔ اگر جملہ خریداران مدینہ اسی طرح توجہ فرماتے اور توسیع اشاعت میں حصہ لیتے رہے تو ہم انشاء اللہ العزیز مدینہ کو بہتر سے بہترین بنانے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھیں گے۔ (مینیجر)

نمبر شمار	اسمائے گرامی معاونین	تعداد خریدار
۱	جناب شیخ محمد عبداللہ خاں صاحب	۵
۲	جناب قاضی محمد مقیم الدین صاحب	۱
۳	جناب محمد خواجہ صاحب ابن دادی صاحب	۱
۴	خریدار نمبر ۸۴۵	۲۵
۵	جناب حاجی غلام حسین صاحب رانچور	۱
۶	جناب مولانا محمد عبدالحفیظ خانصاحب	۲
۷	جناب مولوی محمد عبداللطیف صاحب	۴
۸	جناب منشی محمد بخش صاحب	۱
۹	جناب شیخ محمد سردار بخش صاحب رئیس	۱
۱۰	جناب منشی محمد سراج الدین صاحب	۱
۱۱	جناب منشی بشیر احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر	۱
۱۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب محرر	۱
۱۳	جناب شیخ محمد حسین صاحب ٹھیکیدار	۱
۱۴	جناب منشی علی حسین صاحب	۲
۱۵	جناب سید افضل حسین صاحب ماسٹر	۱
۱۶	جناب قاضی عبدالحق صاحب سب جسٹرار	۲
۱۷	جناب حکیم گل محمد صاحب	۲
۱۸	جناب ڈی۔ ایم صاحب مسافر	۴۰
۱۹	جناب سید شاہ فخرالدین صاحب	۱۰
۲۰	جناب منشی بہادر خانصاحب	۱
۲۱	جناب منشی اللہ وسایا صاحب مدرس	۱
۲۲	جناب منشی محمد عبدالمنیر صاحب	۴
۲۳	جناب منشی محمد غیاث الدین صاحب	۲
۲۴	جناب منشی دلاور خاں صاحب	۱
۲۵	جناب منشی نواب خان صاحب	۱
۲۶	جناب محمد اسحاق خانصاحب ہیڈ ماسٹر	۱
۲۷	جناب منشی یعقوب علی صاحب	۱
۲۸	جناب منشی عبدالعزیز صاحب	۱
۲۹	جناب سید منور علی شاہ صاحب	۲
۳۰	جناب عبدالکریم ولد یعقوب جی صاحب	۱
۳۱	جناب مولانا حکیم محمد یار علی خانصاحب	۳
۳۲	جناب گلزار محمد صاحب	۱
۳۳	جناب منشی محمد یوسف خانصاحب	۱
۳۴	جناب منشی محمد اکبر صاحب صدر مدرس	۱
۳۵	جناب منشی شیخ محمد رکن الدین صاحب	۲
۳۶	جناب منشی عبدالکریم صاحب مدرس	۱

علیگڈہ کالج میں مشاعرہ
اور
مسلم یونیورسٹی فنڈ کا مصرف

انسانی جذبات کو بھڑکانے والا بہترین و موثر ذریعہ شعر شاعری ہے۔ لیکن موجودہ اصلاح طلب شاعری جو گندے خیالات سے لبریز ہوتی ہے۔ فی الحقیقت انسانی اخلاق و عادات پر بے انتہا برا اثر ڈالنے والی ثابت ہوئی ہے اور ہوتی رہے گی۔

موجودہ شاعری یا حسن و عشق کی داستان کا اجتماع کثیر کے ساتھ علیگڈھ کالج کے طلباء (نونہالان قوم) کو جو رجالی جذبات سے لبریز ہوں سنایا جانا آگ اور پھونس کو جمع کر دینے کے مرادف نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

گو اس مشاعرہ کی تحریک کے محرک ماسٹر جلال الدین صاحب مرادآبادی کہلائے جاتے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ اس تجویز کے مجوز اصلی مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مرادآباد ہیں۔

گذشتہ سالوں میں اس امر پر طبع آزمائیاں کیجا رہی تھیں۔ کہ جب مطلوبہ شرائط پر گورنمنٹ مسلم یونیورسٹی کا چارٹر مرحمت نہیں فرماتی تو پھر اس عظیم المقدار روپیہ کو کہاں صرف کیا جائے۔ جو یونیورسٹی کے لئے جمع کیا گیا تھا۔

اس گرانبار عملیت کو دیکھتے ہوئے جہاں دوسرے اہل الرائے اصحاب نے اخبارات میں عجیب و غریب تجاویز شایع کرائی تھیں۔ وہاں قوم کے ہمدرد ائمی مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مرادآباد نے اپنے ظریفانہ طرز میں اس روپیہ کے حسب ذیل مصرف اخبارات میں شائع کرائے تھے "مشاعرے منعقد کئے جائیں، اکھاڑے کھولے جائیں، فن موسیقی کو زندہ کیا جائے"۔

مولوی صاحب موصوف کو مشکور ہونا چاہئے کہ ان کی ظریفانہ تجویز کے ایک حصہ کو ماسٹر صاحب ممدوح نے عملی جامہ پہنا دیا۔

اب قوم و ملک چشم براہ ہے کہ دیکھئے مولوی صاحب ممدوح کی تجویز کے دوسرے حصے کب عملی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کو کامیاب بنانے کا سہرا کس کے سر بندھتا ہے۔

کالج اور مشاعرہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ آنریری سکرٹری، اور ٹرسٹیان کالج کو اس طرف جلد توجہ فرمانے کی ضرورت ہے۔

خاکسار محمد حمید از مرادآباد

صاحب مضمون کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ کالج نہ کبھی پہلے اس گناہ کا مرتکب ہوا تھا اور نہ آئندہ اس میں ملوث ہوگا۔ ورنہ مسلم یونیورسٹی فنڈ کے روپیہ کا اس قسم کا کوئی مصرف ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سرمہ سفید

جناب منشی قمرالدین صاحب قمر بکڈپو اسٹال اجمیر نے عرصہ ہوا ہمارے پاس اپنا تیار کیا ہوا سفید سرمہ بغرض امتحان بھیجا تھا ہم نے اس سرمہ کا کئی مریضان چشم پر تجربہ کیا جو بیحد مفید ثابت ہوا منشی صاحب موصوف کا بیان ہے کہ انہوں نے اس سرمہ کا بہت سے مریضان آشوب چشم کم نظری پھولا اور دھند وغیرہ پر تجربہ کیا ہے جو امید سے زیادہ مفید ثابت ہوا ہے

ہم اپنے تجربہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ یہ سرمہ مریضان چشم کے لئے ایک نہایت مفید چیز ہے امید ہے کہ ضرورت مند اصحاب اس کا تجربہ فرمائیں گے۔ اور منشی صاحب کی کوششوں کی داد دیں گے۔ سرمہ منشی صاحب موصوف سے ملیگا۔

درخواست دعا معزز ناظرین آپ کا یہ نیازمند کچھ عرصہ سے زمانہ کے عجیب تفکرات و مصائب میں مبتلا ہے۔ امید کہ اخوان اسلامی میرے حق میں خداوند کریم سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھ کو جمیع ہجوم افکار اور مصائب سے نجات دے کر میرے نیک اور جائز ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ خاکسار عبدالکریم مدرس بھنڈی ہوکھ

مکتوب ووکنگ (لندن)

برائٹن کی ایک خاتون کا مسلمان ہونا

خدا کی شان نظر آتی ہے جب یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ کس طرح سے وہ ذات بابرکات خود لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اس پیر کو ایک خاتون کا تار آیا ہے کہ میں ملاقات کے لئے آتی ہوں ملاقات کیا تھی وہ اسلام کا عشق تھا جو اُن کو کشاں کشاں مسجد میں لایا۔ اُنہوں نے تھوڑی سی گفتگو کے بعد اظہار کیا کہ میں اسلام پر غور کرتی رہی ہوں اور آپ کا رسالہ میرے زیر نظر رہا ہے۔ اسلام فطری مذہب ہے اور اپنے اندر جذب رکھتا ہے۔ مہربانی کر کے بتائیے آپ کی نماز کا وقت کب ہے کیونکہ مجھے نماز میں شامل ہونیکا اشتیاق ہے پونے ایک کے قریب جلدی سے اُن کے لئے نماز کی تیاری کی گئی مسجد میں جمع ہوئے اور اُن سے اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ وجل شانہٗ کی توحید اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیا۔ کلمۂ طیبہ پڑھایا۔ اُن کے لئے دعا کی گئی۔ اور وہ نماز میں شامل ہوئیں۔ اُنہوں نے اپنے لئے نورجہاں نام پسند کیا ہے۔ اُس کے بعد وہ لندن چلی گئیں۔ دوسرے دن کی دعوت اُنہوں نے قبول کی اور منگل کا اکثر حصہ اُنہوں نے یہاں کے ہندوستانی اور کچھ انگریز مسلمانوں میں بسر کیا۔ والحمد للہ رب العالمین اللہم زد فزد

ایک انگریزی نژاد خاتون کا وصیت کرنا کہ میری نماز جنازہ اسلام کے مطابق ہو

مسز [illegible] جو لندن کی رہنے والی تھیں۔ چھ ماہ سے بیمار تھیں ہمیں اِن سے بہت تعلق تھا۔ کیونکہ اُن کے گھر میں اُن کا لڑکا یوں ہیرس نورالدین اور اُن کی صاحبزادی فاطمہ مسلمان ہیں اس لئے فطرتاً اُن کے والدین اور بڑے بھائی سے بھی تعلق اور اُنس اور ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اِن کے بڑے لڑکے اور اُن کے خاوند اور اُن کے اپنے خیالات اچھے تھے۔ ہمیں اُمید برابر رہی کہ یہ گھر سارے کا سارا مسلمان ہو جاویگا۔ لیکن ایام بیماری میں اِن کی حالت بہت پریشانی کی گذری۔ اللہ تعالیٰ نے اِس خاتون پر بہت فضل کیا۔ کہ اُنہوں نے مرنے سے پیشتر اپنے خاوند اور بچوں کو بلا کر وصیت کی کہ ... مجھے بہت نفرت ہے کہ عیسائی میرا جنازہ پڑھیں۔ میرا جنازہ اہل مسجد کی سپرد کیا جاوے۔ اِس کے بعد وہ جلد رحلت کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

انکا بھائی جنازہ ووکنگ پہنچا۔ اور اُنہوں نے کہا کہ والدہ صاحب درخواست کرتے ہیں کہ آپ والدہ صاحبہ کے جنازہ کے لئے لندن آئیں" چنانچہ بروز منگل ۱۳ اپریل ۱۹۱۵ء لندن اُن کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب اُن کی قبر پر پہنچے تو خدا کی شان نظر آئی اُن کی قبر ٹھیک قبلہ رخ کھدی ہوئی تھی۔ حالانکہ نہ کھودنے والوں نے اس کے متعلق مجھ سے پوچھا اور نہ خود اُن کو اِس امر کا علم تھا۔ خدا تعالیٰ اِس خاتون مرحوم کو اپنے آغوش رحمت میں جگہ دے آمین۔ والسلام

(صدرالدین (امام مسجد ووکنگ)

کتاب مفت نذر

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی گجراتی تامل مرہٹی، تیلوگو، بنگالی، وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے انکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود دیکھو۔ اس کی تصدیق اور تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزار سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ویسے ہی ہمارا **طلاو اگی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ ما پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں، بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی۔ فی البم ۸ محصول ڈاک معاف خرچ وی پی ار

اوپر کی چار اشیار کے ملنے کا پتہ

ویدشاستر منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

پچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ! یہ اخبار آپکی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ اسے کہ جسکو الفت ہوگی اس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرمہ کی عاشق یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ کے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں والسلام۔ نیاز مند مالک اخبار مدینہ



سیاہ سفید خاکی

اعلی اصلی ثمرہ قسم اول قسم دوم قسم سوم

عہ ۔ ۳ ۔ ۲ ۔ ۱ ۔ ۲

چھوٹے بچوں کی کلپاک عہ

اطلاع ضروری۔ حسب قواعد انڈین گورنمنٹ اینڈ ڈزاین ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے لئے پیٹنٹ کرا کر اس کے حقوق محفوظ کرالئے گئے ہیں۔ کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے۔ اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجئے ورنہ مایوسی ہوگی۔

المشتہران

ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی بنارسی منشن۔ دہلی

سرمایۂ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

روغن کنٹھ مالا شیشی عہ۔ **روغن** دافع آواز کان فی شیشی (۱۰) **روغن کان کا بہنا** شیشی (۴) **روغن داد** کسی قسم کا پرانا کیوں نہو رفع ہو علاوہ اس کے بدبو بالکل نہیں فی شیشی ۴ **روغن** باہی جسم شیشی (۴) **سرمہ سفید** جال کا ماڑا پھولی رتوندی ناخنہ، دق ادندہی۔ رتوندی نزلہ ہو فی تولہ عہ **شربت لاچی** جس سے تپ صفرا بلغمی بادی رفع ہو جسم کو موٹا کرے۔ آنو پیچش دستات کو غلیظ کرتا ہے مرض ہچکی۔ ماش طبیعت رفع کرے فی شیشی ۱۲ **شربت محافظ بچہ** ۶ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱۰ برس کی عمر تک کو مفید جس سے بچہ تندرست توانا طاقتور بلا کسی مرض کے ہو جاتا ہے شیشی ۱۲۔ اگر صرف **خون بواسیر** بند کرنا چاہیں دو پیکٹ قیمتی (۴) میں بند ہو جائیگا۔ اگر بواسیر خونی و بادی واسطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں آٹھ پیکٹ ۱۲ **مسہ بواسیر** جس سے مسہ بلا تکلیف دور ہو جاتے ہیں تین پیکٹ عہ

احقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

وارد حال لکھنو محلہ برہانا مکان ۱۱۱

طاعون کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں جو

باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکمار یونان و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر طبیبوں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود سعی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اسم بامسمی ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کار آمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکمار و علمار کا اتفاق ہو چکا کہ واقعی **اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے** قیمت فی شیشی عہ۔ جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن ۵ ایک درجن ۹

تازہ سندات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا **حکیم سید شجاعت حسین** صاحب پھلواروی قادری (پٹنہ) قریباً ۴ سو مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے **سید محمد صاحب** کورٹ انسپکٹر پرتاب گڑھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوا دی حلفیہ و بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۲۴۲ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بدپرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھالی اور دوسرے نے روبصحت ہونے پر شراب پی لی۔ **منشی قلندر خاں** ہوش آر کے اینڈ ایم اوگیمپ بنگلور آپکے مرسلہ عرق طاعون کے استعمال سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے

حاج الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما

موچی دروازہ لاہور

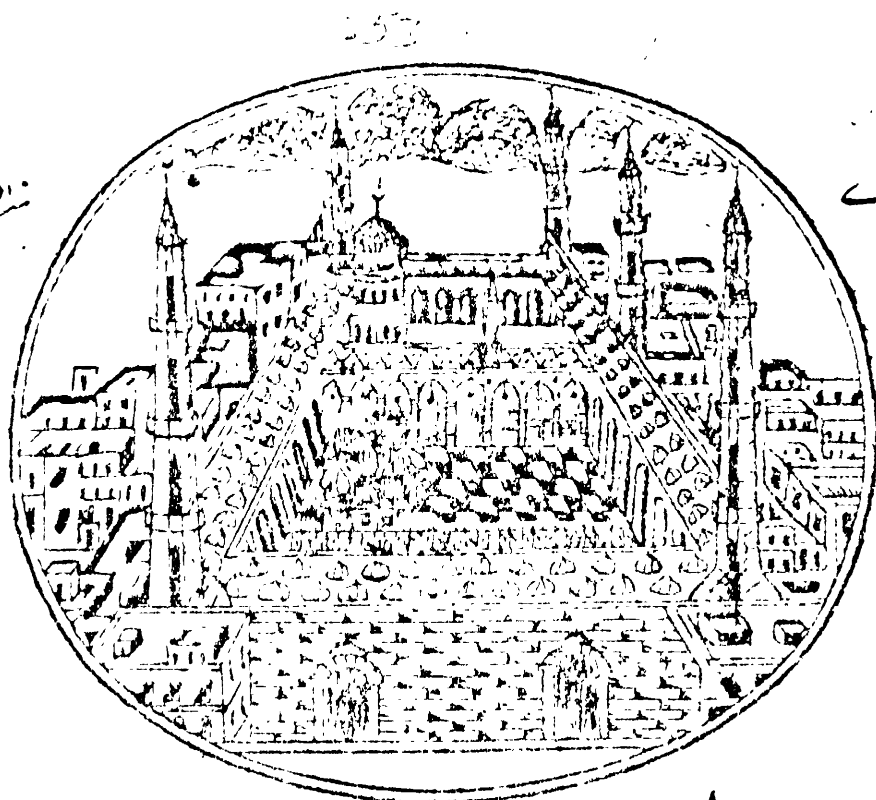
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائیٹر منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل

نمبر [illegible]

[illegible] ۲۲-۱۵-۲ [illegible]

[illegible]



مدینہ

بدن کے سفید داغ و برص
کی اکسیر فقیری جڑی

ہم اسے خریدار و میں تعریف کرنا نہیں چاہتا۔ اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دو گنی قیمت معہ خرچ تحریر آنے پر واپس کردونگا جس طرح چاہیں بذریعہ اقرار نامہ اسٹامپ لکھا لیویں قیمت فی تولہ تین روپیہ۔ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی حوالہ خط اخبار میں ضرور آنا چاہئے۔
پتہ۔ بید راج پنڈت مہابیر پھیانک دربھنگہ

خضاب لاجواب
دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھنورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ۔ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ دی پی طلب فرمائے
پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی نمبر ۳

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا اور علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔
طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں

مقدار سطر	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خوشخطی کی لوح زریں (رجسٹرڈ)

یہ کتاب جو نظم پروین، اثر رنگ چین، اور پند نگار میں ہے سو ضاحت قواعد میں فایق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنما ہے کہ بلا ہو خوشخطی کے علم میں استاد بعد ہے۔ قیمت معہ محصول و خرچ دی پی ۵/
منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

رمن موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں یہ وہ جوانی کی نعمت میں ہے کہ جس کی ملاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائیے۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دلعم دونے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ۱۲ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ ۸ آنہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا اور یہ خوشبودار پھولوں کی روح ہے اس کو ولایت کے ۵ اکٹروں نے ایجاد کیا ہے اس کے لگانے سے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کی سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے مبتلا کے داغ چھیپ مہیں اور جھریاں جہائیں وغیرہ جو چہرہ کو بدنما اور بے رونق ہو جاتا ہے الکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے خوبی یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں جیسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چہری سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عمر
روسمسٹ چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ شہر بجنور (روہیلکھنڈ) کیجائے

حوادث و اخبار

ایک یورپین ہندوستانیوں کی ضرورت

ہوائی فوج [illegible] سے متاثر ہو کر ایک برطانوی [illegible] نے ہندوستانیوں کو سبک [illegible] کا قطع [illegible] کرنے کے لئے ہندوستان میں ایک [illegible] کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ملک معظم کی سالگرہ

گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک معظم کی سالگرہ پر ۳ جون کو عام تعطیل کرنے اور جھنڈے بلند کرنے کے سوا اور کسی قسم کی مراسم ادا نہ کی جائیں۔ سالگرہ کے اعزازات [illegible] حسب معمول شائع ہوں گے۔

برما میں ایک جرمن کی گرفتاری

واٹر لیس کی ایک سرجنٹ کو حال میں برما کی پولیس کے ایک یورپین سارجنٹ نے گرفتار کر کے [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جرمن ہے [illegible] کا ثبوت بہم پہنچ گیا اور عنقریب زیر حراست [illegible] پولیس احمد نگر کو بھیج دیا جائے گا۔

بنگال میں ڈاکہ

تھانہ براست ضلع [illegible] بنگال کے قریب ایک گاؤں میں رات کو [illegible] مسلح ڈاکو ایک متمول بنگالی ساہوکار کا مکان لوٹنے کی نیت سے گھس گئے اور کئی ہزار کا مال لیکر فرار ہوئے۔ گاؤں کے بعض جواں ہمت اشخاص نے ان کا تعاقب کیا [illegible] لیکن کوئی گرفتار نہ ہو سکا۔ ان کی کوشش میں زخمی ہو گئے تھے جان بچا کر بھاگے سوا پتہ نظر نہ آیا۔

گاڑیوں اور چھکڑوں کے لئے پل

لدھیانہ میں ریلوے لائن پر گاڑیوں اور چھکڑوں کے گزرنے کے لئے علیحدہ پل تیار کیا جائے گا۔ گورنمنٹ اس غرض کے لئے زمین لینے کا انتظام کر رہی ہے۔

جواہرات کا سرقہ

ریاست کوچ بہار کے سرقہ جواہرات کے متعلق مسٹر [illegible] انسپکٹر جنرل پولیس بنگال بدھ کے روز کوچ بہار کو روانہ ہوئے۔

دھوکے کے الزام سے بریت

سٹی مجسٹریٹ پونا کی عدالت میں [illegible] مل کے [illegible] دیسی رجمنٹوں پر ۹ ہزار ۲ ہزار اور ۲ ہزار روپیہ کی جعلی ہنڈیوں کے متعلق فریب دہی کا مقدمہ چل رہا تھا۔ مگر عدالت نے ناکافی ثبوت کی بنا پر تینوں ملزموں کو خارج کر دیئے۔ اور ملزموں کو بری کر دیا۔

بمبئی میں آتشزدگی

[illegible] کی شب کو کھبا دیوی روڈ بمبئی میں ایک ہندو فروشی کی دکان میں آگ لگی [illegible] ۲۰ ہزار روپیہ کا [illegible]

[illegible] کا اندازہ کیا جاتا ہے [illegible] دوسری دکانوں کو پہنچنے سے پہلے ہی [illegible] گئی۔

پیداوار گندم

صوبہ متحدہ میں جس قدر خالص گندم کی کاشت کی گئی تھی اس کی پیداوار کا اندازہ ۲۵۱۵۰۰۰ ٹن کیا جاتا ہے۔ سال گذشتہ میں صوبہ مذکور کی پیداوار گندم ۲۵۰۰۰۰۰ ٹن تھی۔ جو گندم اور چنا ملا کر بویا گیا تھا اس کی پیداوار کا اندازہ ۷۶۵۰۰۰ ٹن ہے۔ امسال کل پیداوار گندم کا مجموعہ ۳۲۸۰۰۰۰ ٹن ہے جو سال گذشتہ میں ۳۲۲۱۰۰۰ ٹن تھا۔ اس لحاظ سے اس مرتبہ پیداوار میں ۲ فیصدی بیشی ہے۔

ایک ہندوستانی خاتون کا عطیہ

رانی صاحبہ [illegible] نے ہینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کی ہندوستانی کونسل کو اس قدر رقم روانہ کی ہے جس سے میدان جنگ کے زخمیوں کو [illegible] [illegible] ہندوستانی خاتون کا [illegible] عطیہ ہے جو موٹر لاری کی خرید کے لئے دیا گیا ہے۔

ہندوستان کی انگلستان کو تجارت

اسٹر [illegible] نے یہ عجیب بات بتلائی ہے کہ چونکہ انگلستان کے کثیر التعداد لوگ میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں یا دیگر جنگی کار و بار میں مصروف ہو گئے ہیں اس لئے جو چیزیں بھیجی جاتی ہیں وہ ضرورت کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک عجیب چیز کی انگلستان میں منگوائی گئی ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ ہندوستان کی تجارت برآمد میں [illegible] بھی شامل ہو گئی ہیں۔

مہاراجہ پٹیالہ کا عطیہ

ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے میدان جنگ سے لوٹنے والے سپاہیوں کے لئے ذیل کی اشیاء دی ہیں (۱) کاپیوں کی دس ہزار کی تقسیم (۲) [illegible] ہزار [illegible] (۳) دس ہزار تولیے (۴) دس ہزار [illegible] وغیرہ (۵) دو ہزار مذہبی کتب (۶) پندرہ سو روپیہ کا [illegible] (۷) سات سو روپیہ کا روغن سرسوں

(۸) [illegible] اس کے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نے ہز میجسٹی شہنشاہ معظم کی سالگرہ کے موقع پر میدان جنگ کے کل سپاہیوں میں تقسیم کرنے کے لئے شیرینی بھی دی ہے۔ حضور والسرائے نے ان تحائف کو شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا ہے۔

فوج کی بھرتی

ضلع فیض آباد میں جناب [illegible] سید ابو جعفر صاحب نے اعلان فرمایا تھا کہ ان کی رعایا میں جنگجو طبقے کے لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونا چاہئے اور اس اعلان میں ممدوح نے نہایت پر زور و پر اثر الفاظ میں ترغیب دی تھی۔ اب بابو سری ملاپت پرشاد سنگھ صاحب رئیس [illegible] و بابو اندر سنگھ صاحب رئیس کی جانب سے بھی اسی قسم کا اعلان شائع ہوا ہے۔ چونکہ راجہ سید ابو جعفر صاحب کے اعلان سے فوج کی بھرتی میں سہولت ہوئی ہے۔ امید ہے اس اعلان سے بھی تحریک میں ترقی ہوگی۔

پٹنہ ہائیکورٹ کی عمارت

بانکی پور پٹنہ (ہائیکورٹ) کی عمارت کی [illegible] چھت [illegible] سے گر گئی ہے جس سے عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کی تعمیر میں کوئی [illegible] نہ ہونے کی تحقیقات کی گئی [illegible] سے جیف انجینیر [illegible] گئے ہیں۔

مسٹر شوکت علی و محمد علی کی نظر بندی پر باشندگان دہلی کا جلسہ

آندھی و بوندا باندی کے باوجود ہزارہا اہل دہلی ایک جلسہ میں شریک ہوئے۔ جو ۱۹ مئی کو صدر بازار میں مولوی [illegible] صاحب میونسپل کمشنر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا مقصد یہ تھا کہ مسٹر شوکت علی اور محمد علی کی نظر بندی پر اظہار ہمدردی کیا جائے۔ حاضرین جلسہ کے دلوں میں غیر معمولی جوش و خروش موجزن تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ شہر کے کسی اور حصہ میں اس سے بھی عظیم تر جلسہ ۲۰ مئی کو منعقد ہونے والا تھا۔ ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ چیف کمشنر صاحب انصاف کو مدنظر رکھ کر اپنے حکم پر نظر ثانی فرمائیں۔ علاوہ ازیں باشندگان دہلی کی طرف سے اس ارادہ کا اظہار کیا گیا کہ وہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی خدمت میں [illegible] میموریل بھیجیں۔ پوری ہمت سے کام لیں گے۔ میموریل کو بہت زور دیا گیا۔ مزید برآں [illegible] کی صحت کی بحالی کی دعائیں مانگی گئیں۔

مقامی حالات

۱۹ مئی کو بعد مغرب ایک تیز و تند آندھی آئی جس نے بیشمار درختوں کے ٹہنوں اور اکثر درختوں کو اکھاڑ پھینکا۔ جیل خانہ بجنور کے احاطہ کی ایک دیوار کو صدمہ پہنچا اور وہ شکستہ ہو گئی۔ آندھی کے بعد تھوڑی دیر ترشح ہوتا رہا۔ فصل آنبہ کو بھی نقصان پہنچا۔

جناب سید نظیر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ [illegible] بجنور کو ہو گیا۔

طاعون۔ اب ضلع میں بہت کم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ بجنور

شنبہ ۲۲ مئی ۱۹۱۵ء مطابق ۷ رجب المرجب ۱۳۳۳ھ

قصر الامن

دنیا میں زبان اور دل کا اختلاف ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ جو کچھ ہم زبان سے اقرار یا انکار کرتے ہیں دل اُس کا ذمہ دار نہیں ہوتا حقیقت میں یہ بھی فطرت انسان کا ایک نمایاں نقص ہے۔ اور جن حساس انسانوں کو خداوند کریم نے درد مند دل اور سوچنے والا دماغ دیا ہے وہ اس نقص عظیم کو بخوبی محسوس کر رہے ہیں۔ یورپ والے۔ ہاں مہذب یورپ والے بزعم خود امن و امان کے واعظ ہیں۔ ان کی زبان نے بارہا صلح وصفائی کی تعریف و توصیف کی ہے یہ جذبہ صرف زبان تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ ہاتھ بھی شریک کار ہوئے ہیں لیکن بعد کے بہت سے واقعات نے یہ واضح کر دیا کہ "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا"۔ یورپ کے مساعی امن کا زندہ نمونہ "قصر الامن" ہے جسکو دنیا "ہیگ کانفرنس" کی صورت میں بخوبی جانتی ہے۔ ہم آج اپنے ناظرین کرام کو اسی قصر الامن سے روشناس کراتے ہیں

ہیگ کا خیال

تقریبًا بیس سال کا عرصہ گذرا چند محبان یورپ کے دل میں امن و امان کا جذبہ اُٹھا۔ اُنھوں نے خیال کیا کہ ہر سال ہزاروں لاکھوں جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور کروڑوں اربوں روپیہ کشت و خون پر قربان ہو جاتا ہے۔ ہزاروں گھر ویران، اور لاکھوں خاندان بے نشان ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں بچے یتیم، لاکھوں عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ اور اس افسوسناک حالت کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔ یہ ہمدردِ نوعِ انسان، مدبر آخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک باوقار کانفرنس قائم کی جائے جو یورپ میں سلاطین کے باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کر دیا کرے اس اسکیم کے روح رواں مرحوم مسٹر سٹیڈ اڈیٹر "ریویو آف ریویوز" لندن تھے حقیقت میں مسٹر سٹیڈ ہی کی اعجاز بیانی اور سحر لسانی نے اس تحریک میں جان ڈالی تھی۔ تجویز کا خیال تھا کہ روس کی شرکت مشتبہ ہے لیکن مسٹر سٹیڈ کی کوششوں سے روس بھی شامل ہو گیا ۱۸۹۹ء میں یہ تجویز ہوا کہ ڈچ دار الحکومت "ہیگ" میں یہ کانفرنس قائم ہو۔

"قصر الامن"

ہیگ میں اس کانفرنس کا کام تو شروع ہو گیا لیکن مشکل یہ تھی کہ کانفرنس کا اپنا کوئی مکان نہیں تھا اس ضرورت شدید کا احساس کر کے ۱۹۰۳ء میں امریکہ کا مشہور دولتمند کارنیگی میدان میں آیا۔ اس نے ۱۵ لاکھ روپیہ ڈچ حکومت کو دیا کہ ہیگ کانفرنس کیلئے ایک موزوں قصر الامن تیار کر دیا جائے تاکہ مدبران یورپ بہ آرام اپنا کام جاری رکھ سکیں

قصر الامن کا نقشہ

ہیگ کانفرنس کا اب مکان تیار ہونے والا تھا اخبارات میں مشتہر کر دیا گیا کہ انجینئر اپنے مشوروں سے مستفید کریں۔ انجینیروں کے لئے انعام کا اعلان ہوا۔ اور اس مقابلہ میں سینکڑوں ماہرفن شامل ہوئے۔ فیصلہ کے لئے انگلینڈ فرانس جرمنی، ہالینڈ امریکہ وغیرہ کے انجینیروں کی ایک کمیٹی بیٹھی آخر ایک نقشہ پسند کیا گیا۔ اور عمارت کا کام شروع کر دیا گیا۔ دس سال میں یہ قصر الامن بن کر تیار ہوئے اور اگست ۱۹۱۲ء میں اس کا افتتاحی جلسہ نہایت دھوم دھام سے منعقد کیا گیا جس میں والی ہالینڈ ان کی ملکہ، مسٹر کارنیگی، اور دوسرے قدیم مقام شریک تھے۔

قصر الامن کیسا ہے ؟

یہ عمارت ڈچ او تھیٹنگ نمونہ پر بنائی گئی ہے اس کے بائیں جانب دو سو ساٹھ فٹ بلند مینار ہے۔ دیواروں پر سائنس اور تجارت کے فوٹو آویزاں ہیں۔ صدر دروازہ کے عین وسط میں "امن کی تصویر" ہے بی امن صاحبہ کا ایک فرحت بخش ہاتھ تلوار کو ہاتھ میں لیئے ہوئے ہے صدر دروازہ سے داخل ہو کر اوپر کو جانے کے لیئے ایک سنگ مرمر کا زینہ ہے۔ اس میں کانچ کی کھڑکیاں ہیں جن کا دلآویز عکس تصاویر پر پڑتا ہے۔ ان تصاویر کے علاوہ چار اور فوٹو قصر الامن میں آویزاں ہیں۔ (۱) مسٹر ہیوگو مصنف انٹرنیشنل (۲) مرحوم ایڈورڈ ہفتم "شہزادہ امن" (۳) مسٹر نیلل کو یر سر غنہ امن پارٹی (۴) مسٹر سٹیڈ آنجہانی بانی قصر الامن "بادشاہ اخبار نویساں"

کمرۂ انصاف

قصر الامن کا یہ حصہ ممتاز ہے۔ اسکی لمبائی ۴۲ فٹ چوڑائی ۴۱ فٹ اونچائی ۳۳ فٹ ہے۔ اس میں ۳۰۰ آدمیوں کی نشست کا انتظام ہے اور دنیا کی آزاد حکومتوں کے قائم مقام اس کمرہ میں بہ آسانی بیٹھ کر اجلاس کر سکتے ہیں۔ کرسی صدارت کے پیچھے ایک کمانی دار شیشہ ہے جس پر ... سے جس میں راستی اور انصاف کی تصویریں لٹک رہی ہیں۔ بائیں جانب دار العوام ہے۔

کتب خانہ

قصر الامن میں ایک کتب خانہ بھی ہے جس میں تقریبًا دو لاکھ کتابیں ہیں۔ عوام کے لئے ایک ریڈنگ روم بھی موجود ہے۔ درمیان میں ایک باغ ہے۔ جو ۱۴۳ فٹ لمبا اور ۱۱۱ فٹ چوڑا ہے۔ اس کے علاوہ وکیلوں کے بیٹھنے تنہائی میں مطالعہ کرنے اور کھانا کھانے کے لئے جداگانہ کمرے ہیں۔

بادشاہوں کے عطیات

قصر الامن اگرچہ مسٹر کارنیگی کا رہین منت ہے لیکن اس کی تعمیر میں یورپ کے دیگر بادشاہوں نے بھی کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہے۔ سویڈن ناروے کی طرف سے نفیس بنیادی پتھر بھیجے گئے تھے۔ شاہ ڈنمارک نے صحن میں فوارہ بنوایا ہے راٹلی نے سنگ مرمر بھیجا تھا۔ ہالینڈ نے زینہ بنوایا اور آسٹریا نے بت بنا کر بھیجا۔ انگلینڈ نے بھی چند شیشے بھیجے جن سے قانونی عدالت میں امن و انصاف کی روشنی پہنچ رہی ہے۔ فرانس نے بھی کچھ تصویریں پیشکش کی ہیں۔ روس ہنگری آسٹریا، امریکہ، برازیل چین، جاپان نے بھی مختلف تحائف قصر الامن کی نذر کئے ہیں۔ ان تحائف میں ایک مزہ دار لطیفہ بھی موجود ہے۔ ترکستان نے دریاں بھیجیں جو زبان حال سے ترکستان کی بے بسی اور بے کسی کا اظہار کر رہی تھیں اور علی الاعلان کہہ رہی تھیں کہ ہمیں کا جی چاہے روند ڈالے۔

قصر الامن محض نمائشی ہے

یورپ میں امید لگائی گئی تھی کہ ہیگ کانفرنس ایک زبردست تحریک ثابت ہوگی۔ اس پنچ کے احکام میں وہ طاقت ہوگی جو بندوقوں اور توپوں کی آوازیں ساکت کر سکے گی عظیم الشان مجادلوں مقاتلوں کا آن واحد میں خاتمہ ہو جائیگا۔ اس متبرک عدالت سے امن و انصاف کی لہریں پیدا ہونگی جو روئے زمین کی آتش جنگ کو سرد کر دینگی یہ تحریک دنیا سے جنگ و جدل کا نام و نشان حرف غلط کی طرح مٹا دیگی۔ لیکن یہ سارے منصوبے باد رہوا، قیاسی اور محض خیالی ثابت ہوئے۔ یورپ ایشیا، افریقہ، اور امریکہ میں فضائے سیاست بدستور مکدر ہے۔ اور آسمان امن و انصاف پر بے چینی اور جبر و استبداد کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ دنیا میں ایک عالمگیر کشمکش ہے ہیبت ناک بے چینی ہے۔ تقریبًا دس ماہ سے سارا یورپ ایک محاربہ عالمگیر کا شکار ہو رہا ہے۔ قصر الامن کی بانی مبانی حکومتیں آج شمشیر بکف میدان کارزار میں نمودار ہیں جو گذشتہ دوران میں سیاست قوموں کے تنازعات قلم و زبان سے سلجھانے کے دعویدار تھے وہ تلوار کی

دیا کر حکم فرزند سلطنت ہیں ۔ غرضیکہ قیصر کا سن سے جو خوشگوار امیدیں باندھی گئی تھیں ۔ وہ باد ہوا ثابت ہوئیں ہیں اور اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ

"قیصر الامن محض نمائشی تھی!"

خلق و مروت

اسلام میں آج دو کون کی برائی ثابت تھی جو منسوب کوئی وحدہ میں اور گیتی تھی یا وہ کیا اعجاز تھا کہ جتنے لمبے ہو جاتے تھے ۔ یہ کیا سحر تھا کہ تھوڑے سے عرصہ میں ہی کروڑوں انسان حلقہ بگوش دین متین ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ وہ روح پرور کیفیت خلق و مروت کی منتج گذار تھی ۔ ہمارے رسول کریم خلق عظیم کے کامل نمونہ تھے ۔ مخالفین ذات اقدس پر بسا اوقات کوڑا کرکٹ تک پھینک دیتے لیکن واہ رے تحمل و بردباری کہ کچھ خیال نہ فرماتے ۔ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے ۔ اور ہمارے مبلغین کو خلق و مروت کی جس قدر ضرورت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے لیکن ہم کو نفرت آمیز حسرت کے ساتھ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اب دوسرے بہتیرے اعلیٰ محاسن کے ساتھ ہی خلق و مروت بھی رخصت ہو چکا ہے ۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ لاہور کی ایک مسجد میں مولوی صاحب مستفسرین مسائل شرعیہ سے اس درجہ تنگ ہوئے کہ نوبت زد و کوب تک پہنچ گئی ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مزید حسرت یہ ہے کہ اس وقت ایک نامسلمان بھی سعادت اسلام سے مشرف اندوز ہونے کے لئے مسجد میں حاضر تھا ۔ اس نے جب مسلمانوں کے خلق عظیم کا یہ نقشہ دیکھا تو اپنے خیالات دل ہی میں لیکر چلا گیا ۔ آہ! ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے اسلاف کا خلق عظیم دوسروں کو خواہ مخواہ مسلمان بنا لیتا تھا ۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ غیر مذاہب کے تشنگان حقیقت بھی ہم سے وحشت زدہ ہیں!

ہمت مرداں

اسلام نے ہم کو متنبہ کیا ہے کہ خبردار! کسی حالت میں مایوس نہ ہونا ۔ کیونکہ مایوسی اور نومیدی کفر ہے ۔ اسلام کی اسی زندہ اسپرٹ نے ہمارے اسلاف کو کبھی کسی مشکل میں ہمت ہارنے نہ دی ۔ اب اگرچہ مسلمانوں میں یہ روح نہیں رہی ۔ تاہم دوسرے ادیان والوں میں یہ جذبہ بے شک موجود ہے ۔ اواخر اکتوبر میں محاذ یورپ کا جو نقشہ تھا وہ کسی توضیح کا محتاج نہیں ہے ۔ فرانس میں قیصر پے در پے فوجیں اتار رہا تھا ۔ بلجیم کو وہ فنا کر چکا تھا ۔ انگریزوں کو شدید نقصانات سے ربط پڑ رہا تھا ۔ یہ ایسا نازک وقت تھا کہ جنرل فرنچ بھی پسپائی کے خیالات سے تلملانے والے تھے کہ جنرل [illegible] کو جنرل فوش ان کے پاس آئے ۔ اور جنرل فرنچ سے یوں خطاب کیا "جرمنوں کے بیشتر ہم سے مصالحہ کے لئے بیقرار ہیں ہمارے بار آپ کی سپاہ مل کر کل سو بیش ہیں ۔ اگر آپ نے بھی پسپائی کو منظور کیا ۔ تو میرے پاس صرف ہ جیش باقی رہ جائیں گے ۔ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ برطانوی فوج کبھی پیچھے نہیں ہٹی ۔ اس لئے میں تو پسپائی پر موت کو ترجیح دیتا ہوں آپ بھی اس بات کا اقرار کریں" یہ الفاظ ورد عضب دل سے نکلے تھے اپنا کام کر گئے ۔ فرنچ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہنے لگے "میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کا ساتھ دونگا" دوسرے ہی دن فلینڈرس کی قیامت نما لڑائی شروع ہو گئی ۔ اور انگریزوں نے فرانسیسیوں کے دوش بدوش شجاعت و مردانگی کے وہ جوہر دکھلائے کہ جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا ۔ زندہ رہنے والی قومیں اس جذبہ کی کس قدر محتاج ہیں ۔ اور جو طبقے "نومید مشو کہ نومیدی کفر است" کے فرمان سے غافل ہیں وہ اگر آج نہیں تو کل محو ہو جائیں گے!

یک نشد دو شد

کچھ عرصہ ہوا ہمیں مسٹر محمد علی اڈیٹر ہمدرد کی نظر بندی کے متعلق مشہور و مشتہر ہو رہی تھیں انہوں نے آخر ۱۹ مئی کو یقینی وہ قطعی صورت بھی اختیار کر لی ۔ اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف محمد علی بلکہ ان کے بھائی مسٹر شوکت علی کو بھی مہرولی واقع صوبہ دہلی کے مشتہرہ رقبہ کے اند رہنے کا حکم دیا گیا ۔

کیفیت یہ ہے کہ دوپہر کو جب مسٹر محمد علی و شوکت علی کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے ہوئے مطالعہ اخبار میں مشغول تھے ۔ ایک صاحب کے آنے کی اطلاع ہوئی ۔ اور مسٹر شوکت علی باہر گئے ان سے ملے تو معلوم ہوا کہ وہ ایک انسپکٹر پولیس ہیں جو صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے یہ احکام مسٹر شوکت علی و مسٹر محمد علی کے نام لائے ہیں ۔ جو [illegible] انگریزی میں طباعت کئے ہوئے تھے انہوں نے علیحدہ علیحدہ دونوں بھائیوں کے حوالہ کر کے ۔ اور ان کا مضمون حسب ذیل بتایا گیا:

حکم صاحب چیف کمشنر دہلی

سرکار صاحب چیف کمشنر دہلی کی رائے میں یہ باور کرنے کی وجوہ ہیں کہ محمد علی سابق اڈیٹر کامریڈ اخبار کوچہ چیلاں دہلی نے ایک ایسے طریقہ میں عمل کیا ہے جو حفظ عامہ کے لئے مضر ہے لہٰذا چیف کمشنر موصوف بہ پیروی قاعدہ سوم از قواعد شائع شدہ زیر دفعہ ۲ قانون حفظ ہند (ترمیم قانون فوجداری) بابت جولائی ۱۹۱۵ء مشتہرہ اعلان نمبر ۱۲ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۱۵ء ہدایت کرتے ہیں کہ مذکور باشندہ محمد علی اس وقت سے کہ اس حکم کی ایک نقل ان کو حوالہ کی جائے منسوبہ ذیل کے حدود کے اندر ہیں اور مزید برآں یہ بھی حکم دیتے ہیں کہ وہ ایسے معقول وقت کے اندر جیسی کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی ہدایت کریں اپنی سکونت قصبہ مہرولی واقع صوبہ دہلی کے اعلان شدہ رقبہ کے اندر اختیار کریں ۔ اپنی سکونت وہاں اختیار کر لینے کے بعد متذکرہ صدر اعلان شدہ رقبہ کی حدود سے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی تحریری منظوری کے بغیر نقل و حرکت نہ کریں اور جتنے عرصہ تک یہ حکم نافذ العمل رہے وہ کسی جلسہ میں جو ایک پولیٹیکل یا پبلک نوعیت کا ہو شرکت نہ کریں اس حکم کے مطالب و شرائط کی (اگر) خلاف ورزی کی گئی تو وہ (مذکورہ بالا محمد علی کو اس تعزیر کا مستوجب بنائے گی جو قاعدہ نمبر ۴ منضمہ قواعد شائع شدہ اعلان نمبر ۱۲ مورخہ ۲ اپریل میں شائع ہوئی ہے

دستخط (از یل مسٹر) یو اے میلی
۱۵ مئی ۱۹۱۵ء
چیف کمشنر دہلی

حکم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

محمد علی کو اپنی سکونت زیادہ سے زیادہ ۲۲ مئی ۱۹۱۵ء تک مہرولی میں اختیار کر لینی چاہئے ۔

میجر جی ۔ سی بیڈن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
۱۵ مئی ۱۹۱۵ء

رسید حکم منجانب مسٹر محمد علی

مسٹر محمد علی نے کتاب پر اس حکم کی رسید ثبت کرتے ہوئے انگریزی میں جو عبارت لکھی ہے اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

مسٹر ہیلی کے حکم کی ایک نقل موصول ہوئی یہ صاف طور سے نہیں بتایا جاتا کہ میرے کمانے پینے وغیرہ کا کون انتظام کریگا ۔ نہ یہ کہ آیا میں کامریڈ و ہمدرد کی اڈیٹری مہرولی سے کر سکونگا میں یہ بھی بیان کر دونگا کہ میری صحت اچھی نہیں ہے اور میں ایک سرد تر مقام پر جانے کو ترجیح دیتا ہوں ۔ درحقیقت میں عنقریب نینی تال جانے والا تھا کیا مسٹر ہیلی کو میرے وہاں جانے پر کوئی اعتراض ہے یہاں میں مشکل سے اس کے لئے تیار ہو سکونگا میں اس پر مطلع ہونا بھی پسند کرونگا کہ آیا یہ حکم گورنمنٹ ہند کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں یا مسٹر ہیلی کی کارستانی ہے ۔ دستخط محمد علی ۱۶ مئی ۱۹۱۵ء

مسٹر شوکت علی کے نام آنے والے حکم کا مضمون بجنسہ وہی تھا ۔ اور صرف نام کی بجائے شوکت علی خلف عبد العلی خان شیخ سابق باشندہ ریاست رامپور حال ساکن دہلی ۔ مذکور تھا مسٹر شوکت علی نے اپنے نام کے حکم کی رسید دیتے ہوئے یہ فقرات لکھے ۔

رسید منجانب مسٹر شوکت علی

حکم کی تکمیل ہوگی ۔ میرے مکان اور کھانے کا بھی انتظام ہو گا ۔ میرے مدد گار [illegible] [illegible] ہمدرد کا انتظام کر لیں ۔ [illegible] یہ کہاں [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] بڑھایا جاسکے ۔

دستخط
شوکت علی ۱۶ مئی ۱۹۱۵ء

اقتباسات

شام کے حالات

بیروت کے ایک مسافر سے معلوم ہوا کہ سامان غذا کی کمی سے تمام ملک سخت تکلیف میں ہے اور فوجی حکام نے ۱۲ برس سے ۴۵ برس تک کی عمر کے مردوں کو طلب کر لیا ہے۔ جمال پاشا عکہ واپس آ گئے ہیں۔ حلیفوں کے سفیروں کے مترجم اور امریکن اور انگریزی ڈاکٹر بھی تک قید ہیں۔ اور دردانیال پر اتحادیوں کے برخلاف فتوحات کی خبریں بڑھا چڑھا کر بیان کی جاتی ہیں۔ لبنان کے ایک نجومی نے کوئی کتاب لکھی تھی اُس کو گرفتار کر کے پھانسی دیدی گئی۔ حملہ مصر کے متعلق یہ سنا جاتا ہے کہ ایک بڑی جمعیت اور انتظام کے ساتھ لگے گا مگر سرما میں ہو گا۔

(انقلاب ۲۲ اپریل)

جرمن افسر آستانہ میں

پانچ سو جرمن افسر آستانہ میں پہنچ گئے ہیں

(" درسمارو)

آستانہ کی حالت

اخبار "طان" سے معلوم ہوا ہے کہ عمائد ترک حلیفوں کے ساتھ صلح کرنے کو تیار ہیں مگر وہ انور پاشا سے ڈرتے ہیں۔ اور سفیر جرمنی آستانہ میں اس وقت ایک زبردست حاکم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سفیر آسٹریا کے حکم کے موافق حلیفوں کے غلبہ پا جانے کے بعد آستانہ میں رہیگا۔ اور اسی طرح معتمد ملینہ بھی وہیں رہیگا۔ روس سے ایک تار پہنچا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ آستانہ کی قلعہ بندی بدستور جاری ہے۔ (" ")

ایک روسی قیدی کی داستان

معلوم ہوا ہے کہ محکمہ فوجی نے طرہ کے بعض قیدیوں کو رہا کیا ہے۔ ان میں ایک روسی نوجوان بھی تھا اُس نے بیان کیا کہ جب ترکوں سے جنگ چھڑی تو میں آستانہ میں تھا۔ میں نے بھاگنا چاہا مگر مفلسی کی وجہ سے کہیں نہ جا سکا۔ مصر کے حملہ کے لئے سپاہ بھرتی ہو رہی تھی۔ میں اس میں جا کر شامل ہو گیا۔ اور قبل اس کے کہ سپاہ نہر سویز تک پہنچے میں مع اپنے بھائی کے روپوش ہو گیا۔ اور صحرائے سینا میں بے آب و دانہ پھرتا رہا ہم دونوں ایک کھاری چشمہ پر پہنچے۔ میرے بھائی نے اس میں سے بہت سا پانی پی لیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مر گیا۔ میں پریشان و سرگردان مارا مارا پھرا یہاں تک کہ سویز تک پہنچ گیا۔ اور میں نے خود کو انگریزی فوج کے سپرد کر دیا۔

(" ۱۹ اپریل ")

ایک جہاز کی گرفتاری

اسکندریہ کی خبر سے معلوم ہوا ہے کہ ایک جہاز منارہ رشید کے قریب جا رہا تھا کہ اس نے ایک غیر جہاز کو جاتے دیکھا۔ اس نے اسکو ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور جب وہ نہ ٹھہرا تو اُس پر گولہ چلایا۔ اس پر بھی اس نے ٹھہرنے سے انکار کیا۔ استنے میں ساحل کے اور دو جہاز اُس سرکاری جہاز کے شامل ہو گئے۔ اور ان تینوں نے سلوم تک اُس کا تعاقب کیا۔ اور وہاں ایک گولا اس کے لگا جس سے اس کے آدمی زخمی ہو گئے۔ مگر اس پر بھی وہ جہاز برابر چلتا رہا یہاں تک کہ سرکاری جہاز اُس کے پاس جا پہنچے۔ اور ریوالور لیکر اس کے آدمی اس میں آ گئے اور اس جہاز کے آدمیوں کو گرفتار کر کے اسکندریہ لے آئے اس میں سامان بھرا ہوا تھا۔ (" ")

خاندان مصری حلیمی کا انتظام

ہر ہائنس عباس پاشا حلیم پرنس محمد علی پاشا حلیم پرنس ابراہیم پاشا حلیم پرنسس آمینہ خانم اور پرنسس خدیجہ خانم کی جائدادیں مسٹر رسل کی زیر نگرانی کر دی گئی ہیں۔ جو پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم ترکی کی جائداد کے نگران کار ہیں۔ (" ")

مسٹر اسکوئتھ کی اپیچ اور اپیل

نیو کاسل کی ایک تقریر میں مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم نے بیان کیا کہ یہاں ہزار کارخانے مختلف اقسام کے موجود ہیں۔ اور یہ جو افواہ ہے کہ برطانوی فوج کے لئے میدان میں ذخیرہ کی کمی ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ہے چونکہ ایسی جنگ کی نظیر پہلے کہیں نہیں ملتی اور اس میں سامان سب سے زیادہ صرف ہوتا ہے اس لئے گولے بنانے کی زیادہ ضرورت ہے اور اس کام کے اچھے ماہر فوج میں شامل ہو کر چلے گئے لیکن یہ کمی بھی پوری ہو جائیگی۔ اور ہماری بری و بحری فوج جو کچھ خرچ کرے گی وہ سب پیدا ہو جائیگا اس کے بعد مسٹر اسکوئتھ نے ملت برطانیہ کو بادشاہ اور وطن کا واسطہ دلا کر کہا کہ عمل کی طرف بڑھو اور اس وقت فوج اور بیڑہ کو جن چیزوں کی ضرورت ہے دیدو۔ اس اپیل پر حاضرین نے بالاتفاق خدمات کے لئے خود کو پیش کیا۔ اور ماہرین کاریگروں نے اپنی خدمات نذر کیں۔ (" ")

مصر میں ادبی وظائف

جمعیت تشریعیہ نے شیخ محمود شاہ محمد حمدی آفندی یوسف سلیم آفندی اور عبداللہ مصطفیٰ آفندی کو ادبی وظائف دیا کرے ہیں۔ (" ")

نہر سویز پر نقل و حرکت

اب پھر نہر پر "نقل و حرکت" ہو رہی ہے ترکی سوار جزیرہ نمائے مختلف حصوں میں دیکھے گئے ہیں اور العریش والنخل کے درمیان ایک بڑی فوج خیمہ زن ہے پانی تو ترکوں کے پاس بہت کافی معلوم ہوتا ہے۔ غیر فوجی حلقوں میں جزیرہ نمائے سینا میں پانی کی قلت کے متعلق نہایت غلط اندازہ کیا گیا تھا۔ ترک اونٹوں کے ذریعے سے دن میں کئی دفعہ کنوؤں کا پانی منگاتے ہیں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ کسی وقت یکایک ترک نہر پر حملہ کر بیٹھیں کیونکہ وہ بہت قریب ہیں۔ اگر ان کو ان ذرائع سے جن کو وہ قابل وثوق سمجھتے ہوں یہ خبر ملے کہ ہمارے اندرونی استحکامات کمزور ہو گئے ہیں۔ تو وہ یقیناً حملہ کریں گے ان کا مقصد تو یہ ہے کہ وہ دوسرے مقامات پر ہمارے جنگی کاموں کو اس طرح درہم برہم کریں کہ کبھی نہر پر بھی حملہ کرتے رہیں۔ لیکن وہ اس صورت میں بالکل ناکامیاب رہے ہیں۔ تیس صحرائے سینا کی "نقل و حرکت" کی وجہ سے دردانیال کی فوجی مہم کو نہ کم کیا ہے نہ اس کی روانگی ملتوی کی ہے اور میں ذاتی مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ نہر پر ہماری فوج ویسی ہی ہوشیاری اور طاقت ور ہے جیسی کہ پہلے تھی۔ نیر ایسٹ کے قاہرہ کے نامہ نگار نے ۱۱ اپریل کو مندرجہ بالا الفاظ لکھے تھے (ہمدرد)

جدہ کو سامان خوراک بھیجنے کی اجازت

گذشتہ مارچ میں ترکی حکام نے جدہ میں کچھ سامان جو جہاز سے حجاج کی خاطر روانہ کیا گیا تھا چھین لیا تھا اس پر گورنمنٹ ہند افسوس سے مجبور ہوئی تھی کہ جدہ کی طرف سامان غذا کی روانگی روک دے لیکن اب ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف منعطف کرائی گئی ہے کہ سامان خوراک کی بندش سے حجاج اور بیگناہ باشندوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہے حالانکہ اس امر کا خدشہ ہے کہ ترکی حکام پھر سامان رسد کو چھین لیں گے۔ ورنہ کچھ ضرور نہیں۔ مگر ہز مجسٹی کی گورنمنٹ نے ان دقتوں کا پورا احساس کرتے ہوئے ہندوستان سے اس قدر سامان خوراک جدہ کو بھیجنے کی اجازت دیدی کہ جو حجاج اور وہاں کے باشندوں کی ضروریات کو مکتفی ہو سکے۔ (زمیندار)

ترکی کے لئے ہوائی جہاز

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف ویری غارج سے اطلاع دیتا ہے کہ ۹ مارچ میں جرمنی نے ترکی کے لئے ست سے ہوائی جہاز بھیجے ہیں۔ اور آجکل ترک ان ہوائی جہازوں کی مدد سے باسفورس اور دردانیال پر پرواز کرتے دشمن کے بیڑے پر نظر رکھتے ہیں۔

علاقہ ایران میں ترکی سرگرمیاں

سکریٹری آف سٹیٹ نے محکمہ اخبارات کے توسل سے کل رات ذیل کا اعلان کیا:

ترکوں کو زبردست کمکیں پہنچ جانے سے بالآخر ترکی افواج مقیم عراق عرب نے ہمارے مورچوں پر جو اہواز - قورنا اور شعیبہ میں واقع ہیں - حملہ کرنے سے سرگرمی کا اظہار کیا ہے - قورنا پر ۱۱ تاریخ کو حملہ شروع ہوا - اس میں فاصلہ دراز سے توپوں کی آتشباری ہوتی رہی - لیکن یہ بالکل غیر موثر تھی کیونکہ ترکوں کے تمام گولے ہماری خندقوں سے پرے گرتے - ۱۲ تاریخ کو پھر گولہ باری ہوئی لیکن یہ بھی بے نتیجہ رہی - دریائے دجلہ پر ایک پل تھا - اسے ایک پھٹنے والی سرنگ سے کچھ نقصان پہنچا جس سے اس کا ایک حصہ اڑ گیا - ترکی پیدل پلٹن نے کوئی حرکت نہیں کیا - مگر ہماری سپاہ کو کثیر التعداد ترک دیسی وضع کی کشتیوں پر سوار دکھائی دئے - چنانچہ ہماری ساحلی توپوں اور سرپیوسٹی کے جہاز اوڈین کی توپوں نے انہیں خوب آماجگاہ بنایا -

اہواز پر بھی اسی طرح حملہ ہوا - اور صرف توپخانہ کی آتشباری تک محدود رہا - ۱۲ مارچ کو بھی گولہ باری ہوئی - غنیم کے رسالے کی بڑی بڑی جمعیتیں ہمارے مورچوں کے شمال مغرب اور جنوب کو دکھائی دیں لیکن انہوں نے آتشباری کی زد میں قدم رکھنے کی کوشش نہ کی -

شعیبہ کا معرکہ ان سے زیادہ زبردست تھا - ۱۲ تاریخ کو ۵ بجے صبح غنیم نے توپخانے کی آتشباری سے ہمارے مورچوں پر جنوب - جنوب غرب اور مغرب کی جانب سے حملہ کا آغاز کیا اور ۸ بجے تک لڑائی ہوتی رہی - اس کے بعد غنیم کے توپخانہ کی گولہ باری سست پڑ گئی - اور اس کی پیدل فوج خندقوں میں مقیم ہو گئی -

حملہ کی روک

جنوب کی طرف سے ۳ بجکر ۵ منٹ سہ پہر کو از سر نو حملہ ہوا - لیکن ۳ بجے تک اسے کامل طور پر پسپا کر دیا گیا - ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کی شب کو غنیم گھات میں بیٹھا ہوا ہماری لائنوں پر فائر کرتا رہا - ان فائروں میں کبھی کبھی بندوقوں کی باڑھ اور گاہ گاہ توپوں کی آتشباری بھی شامل ہوتی تھی - ۱۳ تاریخ کو علی الصبح ہمارا رسالہ دیکھ بھال کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ غنیم کی بعض فوجیں بعض مکانات میں اور ایک بلند زمین پر جمی ہوئی ہیں - جو ہمارے مورچوں سے تقریباً ایک میل شمال کو واقع ہے - جنرل افسر کمانڈنگ نے اس مقام کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے کا تہیہ کیا جس میں پوری کامیابی ہوئی - غنیم وہاں سے ۱۱ بجے صبح کو شمال کی طرف پسپا ہو گیا - اس میں بھی کامیابی ہوئی - ہم آگے بڑھے غنیم پیچھے ہٹ گیا - ۲ بجکر ۳۰ منٹ شام کو کمک نے تعاقب بند کر دیا - اس وقت تک ہم نے ۱۸ افسر اور ۳۰۰ سپاہی قید کئے - نیز دو توپیں - اور متعدد علم ہمارے ہاتھ لگے -

قیدیوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیل بے سلیمان عسکری اور علی بے کے ماتحت ۱۰ ہزار باقاعدہ پیدل فوج - ۱ ہزار باقاعدہ رسالہ - ۲۸ توپیں اور ۱۲ ہزار کرد اور عرب تھے - ۱۲ تاریخ والے معرکہ میں اس تمام فوج نے حصہ لیا بجز ۵ ہزار عربوں کے جو جنوب میں جمع ہو رہے تھے - اور جنہیں ہم نے ۱۲ تاریخ کی شام کو غروب آفتاب کے وقت دیکھا تھا

قیدی یہ بھی کہتے تھے کہ غنیم شب و روز اس قسم کے حملوں پر تلا ہوا ہے - بصرہ اور شعیبہ کا درمیانی علاقہ زیادہ تر زیر آب ہے - اور ہماری آمد و رفت میں غنیم کی مسلح جماعتیں جو چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہیں حارج ہوتی اور ہمیں دق کرتی ہیں -

(ڈیلی نیوز ۱۵ اپریل در زمیندار)

جنوبی ایران کی جنگ کا ترکی بیان

انگریزی پیدل سپاہ کے تین دستوں نے دو میدانی توپوں، دو تیز کار پہاڑی توپوں ایک میٹرا لیوز اور چند سواروں کے ساتھ قرون کی سرحد پر پیشقدمی کی اور اہواز کے نزدیک اس علاقہ پر حملہ کیا جو ترک سپاہیوں کے ہاتھوں میں تھا - ترک سپاہیوں نے رضا کاروں کی ایک کثیر تعداد کی مدد سے جوابی حملہ کیا اور دشمن کو قرون کے اس پار بھگا دیا - تعاقب اس تیزی سے کیا کہ دشمن نے چار سو مقتول چھوڑے اور بہت سارے قیدی میدان میں چھوڑ کر اور بڑی جد و جہد کے بعد بمشکل دشواری کشتیوں میں پناہ لینے میں کامیاب ہوئے - جو ناحری میں ان کی منتظر تھیں - ان کشتیوں نے فوراً لنگر اٹھا دیا - مقتولین میں سے پانچ افسر اور ایک جرنیل دیکھے - تین توپیں مع تمام ذخائر و گولہ بارود کے ۵۶۰ بندوقیں ۲۰۰ گھوڑے اور سامان جنگ کی ایک کثیر مقدار ترک سپاہیوں کے ہاتھ آئی - ہمارے نقصانات بہت خفیف تھے - دیگر مقامات پر کوئی بات قابل تذکرہ نہیں ہے - (حبل المتین ۵ مئی)

جرمن قنصل کی گرفتاری

بوشہر سے آئی ہوئی خبریں مظہر ہیں کہ انگریزوں نے وہاں کے جرمن قنصل اور چند آسٹروی رعایا کو گرفتار کر لیا ہے - اس علاقہ کی آبادی - انگریزوں کی اس حرکت سے سخت غیر مطمئن ہو گئی ہے -

طہران کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قونصل جنوبی فوج کے ہاتھ میں رہیگا - (ہمدم)

انگریزی شبخون

... مارچ کی شب کو شعیبہ کے قریب میں جو انگریز تھے وہ کوچ کر کے عثمانی کیمپ تک پہنچ گئے تاکہ شبخون ماریں - لیکن عثمانی لوگ خطرہ سے متنبہ ہو کر پہلے ہی اس مقام کو خالی کر چکے تھے صبح ہوتے ہی انگریزی دستہ محصور کر لیا گیا - اور چار گھنٹہ تک نہایت زور شور سے لڑائی ہوتی رہی - انگریز ناکام ہوئے - اور بقیۃ السیف انگریزی دستہ میدان جنگ میں ایک بڑی تعداد مقتولوں مجروحوں اور قیدیوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا - چھ توپیں مع کثرت ذخائر کے ترکوں کے ہاتھ آئیں

قبائل بنی طرف - ہویزہ - فلاحی اور تمام دیگر قبائل عثمانیوں کے طرفدار ہیں - ایک خاص اطلاع جو ہمکو موصول ہوئی ہے مظہر ہے کہ شیخ غضبان سردار قبیلہ بنی لام شوشتر کے قبیلہ بنی قصیر اور مرسفاذل کے قبیلہ بنی تقسیر کے ساتھ اس غرض سے مل گیا ہے - کہ انگریزوں اور سردار عرفہ کا مقابلہ کرے

بنی طرف قبیلہ کا سردار شیخ جعفر خان جس کو سردار عرفہ سے سخت نقصان پہنچا تھا پورے طور سے شیخ غضبان کے ساتھ مل گیا ہے - اور اس طرح سردار عرفہ کے لوگوں کا ایک معتول جتھہ بن گیا ہے جو اس سے تنگ آ کر ناچار جنگ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں - (حبل المتین ۵ مئی)

قسطنطنیہ میں ہندوستانی سپاہی

اخبار اقدام لکھتا ہے -

..... گذشتہ جمعہ کو چند ہندوستانی سپاہی رسم سلاملق میں شریک ہوئے - اور فوجی طریقہ پر سلطان معظم کو سلامی دی یہ لوگ اپنی ہی وردیاں پہنے ہوئے تھے - رسم ادا ہونے کے بعد انکا فوٹو لیا گیا - اخبار آت کا بیان ہے کہ یہ سپاہی وہ ہیں جو مصر میں انگریزی فوج سے بھاگ کر ترکی فوج میں شامل ہوئے تھے - لیکن زیادہ یقینی امر یہ ہے کہ یہ وہ سپاہی ہیں جن کو جرمنوں نے فرانس میں پکڑ کر بیلاک کو دھوکہ دینے کے لئے قسطنطنیہ بھیجا ہے -

(ایوننگ سٹینڈرڈ ۱۶ اپریل در ہمدرد)

ازمیر کی حالت

خبر ملی ہے کہ ازمیر (سمرنا) کے باشندے حلیفوں کے غلبہ کے خوف سے بھاگے جا رہے ہیں - اور ترک لشکروں اور توپوں سے ازمیر کی حفاظت کے سامان کر رہے ہیں - (المقطم ۱۹ اپریل)

عکہ میں ریلوے کو نقصان

ایک فرانسیسی جہاز نے سواحل شام پر عکہ کے قریب گولہ باری کی - اور ریلوے کو نقصان پہنچایا - (ہمدم)

جرمن شرائط صلح پر مباحثہ

واشنگٹن ۱۱۔ اپریل ۔ اگست

سے ابتک یہ پہلا موقع ہے کہ گذشتہ چند روز میں حقیقی طور پر "گفتگوئے صلح" کا چرچا ہوا ہے۔ اور اس کے متعلق کچھ مراسلات ممکن شرائط صلح پر اور اڈیٹوریل مباحثات بھی شائع ہوئے ہیں۔ آج بھی ملاقات کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو پاؤ ردم اور ہر فان ویگانڈ کے درمیان ہوئی۔ اور جس میں پاپائے نے ممالک متحدہ سے صلح کی کوشش کرنے کی درخواست کی ہے۔ اور اس معاملہ میں ویٹیکن طرف سے امداد دئیے جانیکا وعدہ کیا ہے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ امریکہ کے لوگوں کو اس کا ناواقفیت نہیں ہے۔ کہ اس تحریک کی اصلیت کیا ہے۔ یہ لوگ جانتے ہیں۔ کہ اپنی پیشرو تحریک کی طرح۔ یہ بھی جرمن تدبر کی زائیدہ ہے۔ جو رفتہ رفتہ غیر معتبر ہو چلی ہے۔ وہ شرائط جن پر کہا گیا ہے۔ کہ برلن گفتگوئے صلح کے لئے آمادہ ہو سکیگا۔ اور جو نیویارک کے نامہ نگار نے جمعہ کے دن آپ کو تار کے ذریعہ سے بھیجدی ہیں۔ ایسی شرائط ہیں جن پر اتحادی کبھی گفتگو نہیں کر سکتے۔

نیویارک ٹائمز یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اصلی صورت حالات صلح کے متعلق نتیجہ خیز نہیں ہے لکھتا ہے:

"لیکن معاصر تو تیں کیوں صلح نہ کریں اور اب موجودہ حالات میں جرمنی آیندہ کی نسبت بہتر شرائط طے کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی سپاہ روس فرانس اور بلجیم کی سرزمینوں پر دشمن کے ملک میں موجود ہے اور اس کی اپنی سرزمین حملہ آوروں سے مطلقاً خالی ہے۔ ہر ایک وہ شخص جس نے ایسی شرائط کا مطالعہ کیا ہے۔ جو جنگوں کو ختم کرتی ہیں جانتا ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں یقین غالب ہے کہ انتہائی تاوان جو اس سے (جرمنی سے) طلب کیا جا سکتا ہے۔ کہ اتحادی اسکو یہاں تک دبائیں گے کہ وہ نہ صرف اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی آلات جنگ بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ یورپ کو دینے پر رضامند ہو جائے یہ ایک خون اور تباہی کی پالیسی ہوگی۔ اور انگلستان فرانس اور روس کے عقلمند مدبر کبھی ایسی پالیسی کے اختیار کرنے کو دنیا کے سامنے حق بجانب نہیں ٹھہرا سکتے۔ جرمنوں کو فرانس و بلجیم کی خندقوں سے زبردستی نکالنے۔ اُن کو دریائے رائن کے اپنے خط حفاظت تک واپس لیجانے میں نصف بلکہ شاید ایک ملین جانیں ضائع ہونگی۔ اس میں جو روپیہ اس وقت تک صرف ہو چکا ہے۔ اُس کے علاوہ چند ملین پونڈ اور خرچ کرنا پڑیگا

دو ملین باتوں کا واقعی طور پر اسے یقین کر لینا چاہئے اول یہ کہ اگر جرمنی نے دنیا پر یہ ظاہر کر دیا کہ وہ صلح کرنے کے لئے تیار ہے تو اتحادی اس کوشش لیں گے۔ دوسرے یہ کہ جرمنی آئندہ نقض امن کے خلاف ضمانتیں دینے کے لئے رضامند ہوگا اس بات کا ہمیں یقین کر لینا چاہئے کہ اتحادی جنگ سے محبت ہونے کی وجہ سے نہیں لڑ رہے۔ بلکہ ایک ایسی جنگ کر رہے ہیں جس کا انہیں یقین ہے کہ جرمنی نے زبردستی ان کے سر ڈالی ہے اور اس سے وہ جنگ سے اتنے ہی تنگ آگئے ہیں جتنا کہ وہ (جرمنی) تنگ ہو سکتا ہے۔ اور اس لئے اس بات کی خوشی ہے کہ دشمن گفتگوئے صلح کے لئے تیار ہے فوراً جنگ کو ختم کر دینگے

اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ بالا بیان امریکہ کی عام رائے کو آئینہ کی طرح ظاہر کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ نہایت یقین کے ساتھ اس بات کا احساس کیا جاتا ہے کہ جنگ موسم گرما کے اختتام تک جاری نہیں رہ سکتی یورپ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کو دیکھ کر خوف بڑھتا جاتا ہے۔ اور برلن کی اہمیت اور جنگ جوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ہم جرمن قوم کے استقلال کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے

(ٹائمز ۱۲۔ اپریل از ہمدرد)

ترکی کی مالی حالت

نیر الیسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے: جاوید بے وزیر مال نے جنیوا کے ایک کارسپانڈنٹ کو ملاقات کی۔ اس ملاقات میں انہوں نے جو کچھ کہا۔ وہ کچھ زیادہ اہم نہیں ہے اس لئے انہوں نے وہی کہا ہوگا۔ جو برلن سے بتایا گیا ہوگا۔ لیکن یہ امر خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ جاوید بے اب پھر ملکی معاملات میں حصہ لینے لگے۔ جیسا کہ ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ اعلان جنگ کے بعد ہی جاوید بے نے وزارت کا استعفیٰ دیدیا تھا۔ لیکن بقول نامہ نگار مذکور کے درحقیقت وہ (باوجود استعفیٰ دینے کے) پس پردہ ترکی مالیات کا انتظام کرتے رہے۔ کم از کم مجھے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ماہ میں وہ برلن بھیجے گئے۔ تا کہ وہاں چالیس لاکھ پونڈ قرضہ کی فکر کریں جو اگر ہز ایکسلنسی کی بات کا یقین کیا جائے تو نہ صرف فوراً مل گیا بلکہ اس سے دوگنا مل گیا چنانچہ جاوید بے برلن سے ۸۰ لاکھ پونڈ کا انتظام کر کے آئے ہیں۔ نیر الیسٹ کا نامہ نگار حیران ہے کہ جرمنی نے یہ قرضہ کس بھروسہ پر دیدیا۔ (ر ر)

جمال پاشا کا اعلان شام میں

ایسٹرڈم ۱۲ اپریل کرونز ویٹنگ لکھتا ہے کہ جمال پاشا نے شام کے لوگوں کے نام ایک مطبوعہ اعلان بدین مضمون شائع کیا ہے:

"ہر ایک کو یقین رکھنا چاہئے کہ میں جب جڑونگا تو مصر کو ضرور فتح کرونگا۔ جو فوج اس وقت میری تیاری میں ہے وہ ایک فیصلہ کن جنگ کے لئے بالکل تیار ہے۔ ہر ایک کام نہایت ہوشمندی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور میری فوجوں میں نہایت جوش پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ شام کے باشندے اطمینان کے ساتھ فتح کی خبر کا انتظار کرینگے۔ جو یقیناً ہمارے واسطے لکھی گئی ہے لیکن اگر کوئی شخص غلط خبریں پھیلائے جو عوام کی پریشانی کا باعث ہوں۔ تو اسے یاد رہے کہ میں سخت سزا دونگا۔"

یہی اخبار لکھتا ہے کہ جمال پاشا نے آگے چلکر اس وقت تک اپنی فوج کے کل نقصانات کے اعداد دیئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول مجروح اور مفقود الخبر سب ملا کر ۴۹۸ تعداد ہوتی ہے (لندن ٹائمز ۱۳۔ اپریل رر)

جنرل ہنڈنبرگ کا خیال

کیا سفو رینڈا جو ایک طاوی نامہ نگار سے جنرل فان ہنڈنبرگ سے ایک ملاقات کا حال یوں بیان کرتا ہے کہ جنرل نامعہ کو لارڈ کچنر کی ایک ملین (دس لاکھ) فوج کا بالکل اعتبار نہیں۔ (وہ کہتے ہیں) کہ اگر وہ دس لاکھ بھی جائیں۔ تو اصلی فوج نہیں بن سکتے بلکہ ایک وردی پوش انبوہ کی مانند ہوں گے۔ افسران سرکاری و غیر سرکاری انگلستان میں بہت کمیاب ہیں۔ برخلاف اس کے جرمنی نے کئی پشتوں سے اپنے افسروں کو باقاعدہ تعلیم دی ہے۔ روسیوں نے جنگ جاپان میں سبق لیا ہے۔ اور اب انہیں اچھی طرح خندقیں کھودنی آگئی ہیں لیکن خندقوں کے باہر انکا برا حال ہو جاتا ہے کسی کو روسی افواج کی کثرت سے خائف نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک قدیم ضرب المثل ہے کہ لڑائیاں کبھی کثرت افواج سے فیصل نہیں ہوتیں

فیلڈ مارشل نے (جنرل فان ہنڈنبرگ نے) ملاقات کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا۔ علاوہ ازیں ہم بہت سی ایسی لڑائیاں دیکھتے ہیں جن سے یقیناً یہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے کہ روسی اب کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اُن کا سامان جنگ بہت کچھ ضایع ہو گیا ہے۔ اور قریب الاختتام ہوتا جاتا ہے جس طریقے سے روسی سپاہی آج مقابلہ کرتے ہیں اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ زیادہ عرصہ تک نہیں رہیگی۔

(ٹائمز ۱۳۔ اپریل رر)

قسطنطنیہ کے متعلق دلچسپ معلومات

قسطنطنیہ کی آبادی ۱۲ لاکھ نفوس کے قریب ہے، نصف آبادی مسلمان ہے۔ تجارت اور کاروبار زیادہ تر یورپینوں کے ہاتھ میں ہے۔

قسطنطنیہ کی بنیاد ۳۳۰ء میں پڑی تھی۔ اس کا بانی شاہ کانسٹنٹائن اعظم تھا۔ اس وجہ سے اس شہر کو انگریزی میں کانسٹنٹینوپل کہتے ہیں قسطنطنیہ کے دو حصے ہیں۔ ایک قسطنطنیہ خاص سے دوسرے حصہ کو مسیحی قسطنطنیہ کہنا بجا ہوگا۔ کیونکہ اس میں عیسائیوں کی آبادی ہے۔

قسطنطنیہ کے دونوں حصوں میں شاخ زریں حائل ہے سمندر کا یہ بازو تقریباً ۵ میل طویل اور داہنے پر تقریباً نصف میل عریض ہے۔ شاید اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ یہاں مچھلیوں کی کثرت ہے۔ اور قدیم باشندے مچھلیوں کی نفع مند تجارت سے بہت کچھ زر و مال حاصل کرتے ہیں

ان دونوں قسطنطنیہ کی بندرگاہ نہایت محفوظ ہے جس میں ۲۰ جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ بندرگاہ اتنی گہری ہے کہ ترکوں کا بڑے سے بڑا جنگی جہاز کنارے کے قریب بھی سمندر کی کافی گہرائی پاتا ہے۔

ترکوں کی بحری جمعیت برائے نام ۱۴ ہزار ملاحوں اور بحری سپاہیوں پر مشتمل ہے۔ جن میں افسر کمانڈر اور امیر البحر شامل ہیں۔

ترکی بیڑے میں ۳ ڈریڈ ناٹ جو ۱۹۱۲ء و ۱۹۱۳ء میں تیار ہوئے تھے۔ دو کروزر ۳ کہنہ جنگی جہاز اور چند پرانی مسلح کشتیاں شامل ہیں۔

ترک قسطنطنیہ کو استنبول یا استانبول کہتے ہیں۔

استانبول ہی قسطنطنیہ خاص ہے۔ یہیں تمام قابل دید آثار قدیمہ اور یادگاریں دیکھنے میں آتی ہیں اس میں مشہور ترین مسجد ایا صوفیہ ہے۔ جو زمانہ قدیم میں گرجا تھی۔ اور جسے شاہ کانسٹنٹائن نے دائمی محفل و دانش کی دیوی کو نذر کر دیا تھا۔

قسطنطنیہ میں تقریباً ۳۰۰ مسجدیں ہیں۔ جن میں سلطان احمد اول کی مسجد نہایت عالی شان ہے جو گھوڑ دوڑ کے میدان میں واقع ہے اور باہر سے بلند میناروں کے ذریعہ متمیز ہوتی ہے۔ مسجد نہ جاہیں۔ تو چار عظیم الشان ستون نظر آتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا پیٹ ۳۶ گز ہے۔

راس سرائے یلیو پر جو ویران باغ ہیں ان میں کئی ترکی کوشک پائے جاتے ہیں یہاں ایک منحوس پنجرہ یعنی زندان بھی ہے۔ جہاں وہ بد قسمت شہزادے قید کئے جاتے ہیں جنہوں نے سلطان کے امن و آرام میں کبھی خلل انداز ہونے کی کوشش کی ہو۔ یہاں کے محبوسین کو پھر جیتے جی باہر نکلنا نصیب نہیں ہوتا۔

مسیحی حصہ قسطنطنیہ شاخ زریں کے شمال کو ہے اس کے تین جداگانہ حصے ہیں ایک حصہ کا نام طوفنین ہے جو توپوں کے کارخانوں کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ یہاں ایک مشہور منڈی واقع ہے۔

قسطنطنیہ کے باقیماندہ دو حصے غلطہ اور پیرا ہیں۔ اول الذکر تجارتی حصہ ہے اور یہیں دنیا کے دفاتر اور جہاز راں کمپنیوں کی ایجنسیاں ہیں موخر الذکر کو امراء و روساء کا مسکن سمجھنا چاہیئے یہیں تمام قونصلخانے سفارتخانے وغیرہ تعمیر ہیں۔

پیرا میں ایک انگریزی گرجا بھی ہے جو ان برطانی شہیدوں کی یاد تازہ کرتا ہے جو جنگ کریمیا میں کام آئے تھے۔

آبنائے باسفورس

باسفورس پر روسی افواج بھی حملہ کرتی ہے۔ لہذا ان کی جنگی خبروں کو بخوبی سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ناظرین بحیرہ اسود اور بحیرہ ایجین کے درمیانی سمندر کا نقشہ بخوبی ذہن نشین کریں (جسکو ہم ۸ مئی کے مدینہ میں صفحہ اول پر درج کر چکے ہیں) مذکورہ بالا بحیروں کا درمیانی سمندر نقشہ پر ایک پھکنے کی طرح نظر آتا ہے۔ باسفورس اس پھکنے کی گردن یا بالفاظ دیگر بالائی حصہ کا سوراخ ہے اور دردانیال حصہ زیریں کا۔

باسفورس قسطنطنیہ کے مقابل میں واقع ہے اس کا طول و عرض بالترتیب ۲۰ میل اور ۱½ میل ہے۔ لیکن تنگ ترین حصہ میں عرض صرف نصف میل ہے۔ اس کے دونوں جانب قلعے قدیم واقع ہیں۔ جن سے کوئی سیاح نا آشنا نہیں مختلف مقامات پر باسفورس کا پانی پھیل کر نصف میل یا ایک میل تک خشکی کے اندر چلا گیا ہے۔ اور وہاں خلیجیں بن گئی ہیں۔ بحیرۂ اسود کے سرے سے چار میل پرے آب باسفورس اس طرح پھیل کر نصف میل یا ایک میل کا قطر بناتا ہے۔ اور اس سے آگے بحیرہ اسود تک اس کی یہی صورت ہے۔

سر ایڈمن پیرس کا ایک مراسلہ اس کے متعلق ویسٹ منسٹر گزٹ میں شائع ہوا ہے۔ جو مظہر ہے کہ قابل ذکر قلعے ایشیائی ساحل کے شمالی حصہ پر اور قریہ اناطولی کاواک کے جنوبی ساحل پر واقع ہیں۔ ان کے بالمقابل یعنی یورپ و رومیلیا کی جانب ادھر تو بچانے میں تحسیں گذشتہ ششماہی میں بہت زیادہ مضبوط بنا دیا گیا ہے۔ فرض کیجئے کہ یہ تو بخانے خاموش کرا دئے جائیں اور باسفورس کے شمالی دس میل سرنگوں سے بھی پاک کر دئے جائیں۔ مگر تنگ ترین مقام میں مدافعت پھر بھی آسان ہو گی۔ یہ نصف میل چوڑائی۔ تاریخی نقطہ خیال سے قابل ذکر ہے یہیں سے گذر کر دارا ایشیا سے یورپ میں پہنچا تھا۔ اور اس سے کئی صدی بعد محمد ثانی نے یہاں قلعے تعمیر کئے تھے۔ جو تا حال موجود ہیں۔

کئی اخبارات میں یہ لکھا گیا ہے کہ بحیرہ مارمرا سے نکل کر پانی کی ایک تیز رو دردانیال اور باسفورس میں ہمیشہ بہتی رہتی ہے۔ یہ خلاف واقعہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ۹ مہینے اس قسم کی لہر بہا کرتی ہے۔ (مسلسل ۹ مہینے نہیں بلکہ سال کے مختلف حصوں میں جن کی میعاد کا مجموعہ ۹ مہینے ہوتا ہے) باقی تین مہینوں میں مخالف سمت سے اسی قسم کی رو بہتی ہے۔ یہ اختلاف اہم ہے مگر اس کی تشریح و توضیح بآسانی کی جا سکتی ہے۔ ڈینیوب اور دوسرے دریاؤں کی وجہ سے جو بحیرہ اسود میں آکر گرتے ہیں۔ اس میں پانی کا بہت سا حصہ ذخیرہ ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بحیرہ اسود کا پانی کثرت سے باسفورس میں جمع ہو کر اس کے حصہ بالائی سے اچھل جاتا ہے۔ اور غالباً پانی کی یہی بہتات اور اس کا اچھلنا باسفورس کے وجود میں آنے کا سبب ہوا۔ باسفورس میں پانی کی رفتار کہیں چار کہیں چھ اور کہیں سات بحری میل بھی ہوتی ہے ایسی ہی رو دردانیال میں بھی جاری رہتی ہے جب یہ چلتی ہے تو ہوا کا رخ ضرور شمال کو ہوتا ہے۔ اور جب ہوا کا رخ شمال سے جنوب کو بدلتا ہے تو بحیرہ ایجین کے پانی کا حصہ کثیر سمندر کے شمال مشرقی گوشہ کو چلا جاتا ہے جس سے دردانیال میں سطح آب چند دن پہلے سے تین فٹ بلند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بحیرہ اسود کا جو پانی ہوا کے زور سے باسفورس کی طرف آتا اور اس کے دہانہ میں جمع ہوتا تھا۔ واپس سواحل روس کی طرف چلا جاتا ہے۔ اس پانی کے ذخیرہ کا نتیجہ وہ زبردست مخالف رو ہے جس کا ذکر ہوا (وکیل)

ضرورت ہے

ہوشیار بک بنڈروں (جلد سازوں) کی جو انگریزی کام سے بخوبی واقف ہوں تنخواہ معقول دیجائے گی درخواستیں بپتہ ذیل آنا چاہئیں۔

ایم ایس جان۔ اکونٹ بک مینوفیکچرر کوئٹہ (بلوچستان)

ہنگامہ عالمگیر

دردانیال پر جنگ

شملہ ۱۲ مئی - ذیل کا برقی پیغام انگلستان سے شملہ میں موصول ہوا ہے:

دردانیال کا ایک خاص نامہ نگار ۳۰ اپریل کو لکھتا ہے کہ اتحادی سپاہ کو نہایت مشکل در پیش ہے۔ مگر اب حالت بالکل مستحکم ہوگئی ہے اور فوج اس وقت ہمولر علاقہ کے عمدہ قطعہ پر قابض ہے۔ اور خشکی پر اترنے کے لئے آسمنے بہت سے آرام دہ گھاٹ مل گئے ہیں۔ جو غنیم کی آتشباری سے محفوظ ہیں۔

جنگی جہاز کی غرقابی

لندن ۱۲ مئی - مسٹر چرچل نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ برطانی جنگی جہاز "گولیاتھ" دردانیال میں تارپیڈو سے غرق کردیا گیا۔ اور اندیشہ ہے کہ اس کے ساتھ ۵۰۰ آدمی بھی غرق ہوگئے ہیں۔ مسٹر چرچل نے یہ بھی بیان کیا کہ ہماری آبدوز کشتی ای ۱۴ بحیرہ مارمورا میں گھس گئی اور اس نے ترکوں کی ۲ جنگی کشتیاں اور ایک باربرداری کا جہاز ڈبو دیا۔

۴ بجکر ۵۰ منٹ شام - مسٹر چرچل نے بیان کیا کہ "گولیاتھ" شب گذشتہ کو آبنائے کے اندر داخل ہوکر فرانسیسیوں کے بازو کی حفاظت کررہا تھا۔ کہ تباہ کن جہازوں نے اس پر حملہ کردیا۔ ۲۰ افسر اور ۱۴۰ آدمی بچا لئے گئے ہیں۔

بحیرہ اسود کا روسی بیڑا اور گوبن

لندن ۱۴ مئی - پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ بحیرۂ اسود کے روسی بیڑے نے ۱۰ ماہ رواں کو باسفورس پر گولہ باری کرنے کے بعد گوبن کو مصروف پیکار کیا اور طرفین سے فیر کئے گئے۔ مگر گوبن بھاگ گیا

آسٹریلوی سپاہ کے کارنامے

لندن ۱۲ مئی - میلبورن کا تار مظہر ہے - کہ جنرل سر آئن ہیملٹن نے گورنر جنرل آسٹریلیا کو تار دیا ہے جس میں آسٹریلوی سپاہ کی اس شان شوکت کی تعریف کی ہے جس کے ساتھ اپنی قوم کی بہترین روایات کو قائم رکھا ہے اور میدان جنگ میں ثابت قدمی واستقلال اور مردانگی کے جوہر دکھا کر آسٹریلیا اور

دردانیال کے نقصانات

لندن ۱۰ - ۱۱ مئی مقتولین: کپتان ۲ لفٹنٹ ۲ - دوم لفٹنٹ ۱ - زخموں سے ہلاک: لفٹنٹ ۳ -

لندن ۱۳ مئی - کرنل لے پی اسمتھ آر ایل -

دردانیال کی جنگ میں کام آئے -

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۱۱ مئی - ڈنکرک پر گولے گرانے کے بعد غنیم نے بڑگو پر بھی ۱۱ گولے پھینکے - (جو ڈنکرک کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے) ہماری توپوں نے گولہ باری روک دی۔ فرانسیسیوں نے ایک اور برطانیوں نے ۲ جرمن ہوائی جہاز تباہ کر دیئے۔ جرمنوں نے بھی ایک برطانی جہاز کو نیچے اتار لیا۔

غنیم کا صفایا کردیا

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ دوشنبہ کی سہ پہر کو جرمنوں نے یپرز کے شمال میں ہماری خندقوں پر شدید آتشباری کی۔ گیس کی آڑ میں ان کی پیدل سپاہ نے پیشقدمی کی۔ مگر ناکام رہی۔ ہمارے شرپنیل گولوں کی آتشباری سے انہیں نہایت شدید نقصان پہنچا - اور فی الحقیقت ان کا صفایا کردیا گیا۔ کل محاذ کے اکثر حصہ میں توپخانہ کی لڑائیاں وقوع میں آئیں۔

لندن ۱۲ مئی - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ ایپرس کے شمال میں ہم تمام مفتوحہ زمین پر قابض رہے۔ بجز لوس کے محاذ میں جہاں جرمن متعدد شبخونوں سے اس زمین کی کسی قدر حصہ پر پھر قابض ہوگئے۔ جو ہم نے ان سے چھین لی تھی۔ دیگر مقامات پر توپخانہ کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔

بحر شمالی میں جنگ

لندن ۱۳ مئی - محکمہ بحری نے اعلان کیا کہ یکم مئی کو جرمنی کی ۲ تارپیڈو کشتیوں نے برطانیہ کے چھوٹے امدادی جہازوں باربیڈوس کولمبیا میوڑا اور چرسٹ پر حملہ کیا - مگر ۵ منٹ کی جنگ کے بعد بھاگ گئیں۔ جس سمت کو وہ پسپا ہوئی تھیں۔ اس سے برطانی تباہ کن جہازوں کو اطلاع دیگئی جس پر انہوں نے تعاقب کرکے انہیں تباہ کردیا۔ جہاز کولمبیا مع ۱۶ افسروں اور ایک آدمی کے غرق ہوگیا۔ صرف ایک آدمی بچایا جا سکا چرسٹ اور میوڑا ہر رینڈ سپاہ کے نائب لفٹنٹ کمان کررہے تھے۔

صریح جھوٹ

لندن ۱۱ مئی - جرمن بیڑہ کا ارادہ نے پچھلے دنوں ایک طویل بیان بدیں مضمون شائع کیا تھا - کہ بحر شمالی میں رات کے وقت جرمن اور برطانی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوگئی - جس میں سوپرب اور وار سپائٹ غرق کردئے گئے - اور لائن اور چند اور جہازوں کو سخت نقصان پہنچا - محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ یہ داستان محض بے بنیاد ہے - اور اس سے پایا جاتا ہے کہ جرمن غیر جانبدار ممالک پر اثر ڈالنے کے لئے کیسی چالاکیوں سے کام لیتے ہیں

فرانسیسی سپاہ کی شاندار کامیابی
جرمنوں کا شدید نقصان

لندن ۱۳ مئی - پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایپرس کے شمال میں ہمیں متعدد مواقع پر شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ شب گذشتہ نوٹرڈیم ڈی لورٹ میں شدید جنگ ہوئی صبح ہوتے ہوتے ہم نے تمام مورچوں پر بالکل قبضہ کرلیا - اور دشمن کو شدید نقصان پہنچایا - اس کے علاوہ ہم دشت کارنسی پر اور اس کے شمال میں ایک پہاڑی پر قابض ہوگئے جس پر غنیم نے نہایت مستحکم طور پر قلعہ بند کر رکھا تھا۔ غنیم نے ان خندقوں اور قلعہ بندیوں میں نہایت بے جگری سے مقابلہ کیا - اور ہم نے صدہا جرمنوں کا سنگینوں سے کام تمام کردیا - اور ۴۰ افسر اور ۱۴۰۰ آدمی گرفتار کرلئے۔ سوسیز پر جرمنوں نے شدید حملہ کیا - مگر ہم نے انہیں پسپا کردیا - اور نیوول میں معتد بہ ترقی کی۔ نیول کیونشی کی سڑک پر بھی ہم قابض ہوگئے - گاؤں کے تمام مکانات پر ہم نے ایک ایک کرکے قبضہ کرلیا - اور جرمنوں کو شمالی کنارہ کی طرف بھگا دیا - ہماری سپاہ نے اس موقع پر نہایت جوانمردی اور استقلال کے جوہر دکھائے دشت برینٹر میں ہم نے خندقوں کی ایک لائن پر قبضہ کرلیا۔

پیرس پر ہوائی جہاز

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۱۲ مئی - کل ایک ہوائی جہاز نے پیرس کے مقامات میں بم گرائے - جن سے چند سپاہی زخمی ہوئے۔

گلیشیہ کی معرکہ آرائیاں

پیٹروگراڈ ۱۲ مئی - ایک سرکاری بیان میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ۹ مئی کی شام کو غنیم کے حملوں نے دریائے وسچولا اور کارپیتھین کے مابین ناگوار حالت پیدا کردی - مگر روس کی محفوظ سپاہ نے غنیم کے میمنہ پر شدید حملے کرکے جرمن حملے کو روک دیا جس سے روسی سپاہ جو زد میں آگئی تھی آرام کے ساتھ مقرر کردہ مورچوں کی سمت آنے کے قابل ہوگئی

۱۳ مئی - روس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ روسیوں نے کوہستان جادہ - پنیکہ میں

جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ غنیم گزشتہ چند روز کے اندر پہاڑ کے ڈھلوانوں پر ۵ ہزار مردے چھوڑ گیا۔ روسیوں نے زدنو ویرا و پرزیمیک ۴۰ میل کے محاذ میں کامیابی کے ساتھ پیشقدمی کی۔ اور ۵ ہزار قیدی گرفتار کئے۔ غنیم نے دریائے نیسٹر کا تمام مغربی کنارہ خالی کر دیا۔

انگلستان کے جرمنوں کا طرز عمل

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۱۳ مئی۔ سر فلکس شوسٹر سر ای سیف سر کارل ایسل سر فلکس سیمن سامو کا۔ لیوپولڈ برش اور دیگر جرمنی الاصل اشخاص نے ٹائمز میں ایک چٹھی بدیں مضمون شایع کرائی ہے کہ ہم جرمنی کے طریقہ کارزار کو نفرت اور ملامت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

توطن اختیار کردہ جرمنوں کے وفد پریڈ فورڈ لے ودنانٹنگھم کے میوروں کی خدمت میں گئے ہیں اور لندن کے جرمن بھی اسی غرض سے جلسہ منعقد کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔

اجنبیوں کے خلاف کارروائی

لندن ۱۲ مئی مسٹر اسکویتھ نے دیوان عام میں بیان کیا کہ حال کے واقعات اور ان جذبات کی بناپر جو ان واقعات کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں گورنمنٹ اجنبی متخاصمین کی زیادہ موثر اور مکمل علیحدگی اور نظر بندی کے متعلق تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ امید ہے کہ میں اس بارہ میں کل مزید اعلان کر سکوں گا۔ مسٹر اسکویتھ نے کہا کہ انسانی ہمدردی کے اصول کو پامال کرنے کی کارروائی۔ جو لوسی ٹینیا کی غرقابی پر منتہی ہوئی ہے اس سے تمام طبقوں میں بیزاری اور افروختگی کے جو جذبات پیدا ہو گئے ہیں ان سے کسی کو حیرت کا اظہار نہ کرنا چاہئے۔ افسوس ہے کہ اب ناکردہ گناہ اشخاص کی بھی حقیقت میں شامت آ گئی ہے۔

تسخیر ونڈہوک

لندن ۱۴ مئی۔ کیپ ٹاؤن میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل بوتھا مقام ونڈہوک میں جو جنوبی افریقہ کے جرمن علاقہ کا دارالحکومت ہے بلا مزاحمت داخل ہو گیا۔ اور وہاں یونین جیک بلند کر دیا گیا۔ شہر میں اس وقت ۳ ہزار یوروپین اور ۱۲ ہزار دیسی موجود تھے۔ ریل کی بہت سی گاڑیاں گرفتار کی گئیں جنرل بوتھا نے مفتوحہ علاقہ میں فوجی قانون کا اعلان کر دیا ہے۔ جنرل مذکور نے سپاہیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تم نے گوناگوں مصائب اور مشکلات میں نہایت جرأت استقلال اور جاں نثاری سے کام لیا ہے مگر ونڈہوک کے قبضہ سے جو ذمہ داریاں تم پر عاید ہوتی ہیں انہیں نہ بھول جانا۔ اور جرمن عورتوں اور بچوں کے ننگ و ناموس اور حفاظت کا خیال رکھنا۔ اخیر میں کہا کہ اس جدو

جہد کا نتیجہ سلطنت برطانیہ کے حق میں نہایت مفید نکلیگا۔ کیونکہ اس کارروائی سے عملاً ہم نے جنوبی مغربی افریقہ کے تمام جرمن علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لندن ۱۴ مئی۔ ونڈہوک کا تار مظہر ہے کہ جرمن فوج وہاں سے مقام گروٹ فانٹن کی طرف جو شمالی سمت میں ہے پسپا ہو گئی ہے۔ جہاں جرمنوں نے دارالحکومت تبدیل کیا تھا۔

پیرس کے نواح میں شدید جنگ

لندن ۱۳ مئی۔ سر جان فرنچ کا ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ پیرس کے مشرق میں لڑائی جاری ہے۔ آج جرمنوں نے مینن کی سڑک کے شمال میں شدید گولہ باری کر کے ہماری بعض خندقوں کو تباہ کر دیا جس سے عارضی طور پر ہماری لائن درہم برہم ہو گئی۔ مگر بعد میں ہم نے اس کو مستحکم طور پر قائم کر لیا۔

لندن ۱۴ مئی۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسیوں نے شب گزشتہ مسلسل شبخونوں کے بعد موشیز کے مغرب میں جرمنوں کی بعض خندقوں پر قبضہ کر لیا۔ اور جو مقامات کل ان کے ہاتھ آئے تھے۔ ان پر قابض رہے۔ دریائے این کی وادی میں ہم نے جرمنوں کے چار چوبی قلعوں اور چند خندقوں کو تباہ کر دیا۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۱۳ مئی۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار شمالی فرانس سے پیرز اور لومبرگی پہاڑی کے درمیان کی جنگ کا حال قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ پرنسس پیٹریشیا کی کینیڈین سپاہ اور دوم گورسٹر رجمنٹ کا شدید نقصان ہوا۔ ایک موقع پر تو وہ قریباً محصور ہو گئے۔ مگر رائفل بریگیڈ اور آرگائل اور سدرلینڈ کے ہائیلنڈرون اور دیگر سپاہیوں نے جو نمبر یبر ۱ کو تیر کر جرمنوں پر حملہ آور ہوئے انہیں محاصرہ سے نکال لیا۔

آہنی گوکھرو

اس مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن میدانوں میں آہنی گوکھرو بدیں غرض بکھیر رہے ہیں کہ حملہ آور اتحادیوں کے گھوڑے ان پر گذرنے سے زخمی ہو جائیں۔ مراسلہ کے اخیر میں لکھا ہے کہ فوج کو پھٹنے والے گولوں کی ضرورت ہے ۸۔ اور ۱۱ مئی کے درمیان سپاہیوں نے ۱۵ لاکھ کارتوس استعمال کئے۔

روسی معرکہ آرائیاں

لندن ۱۴ مئی پیٹروگراد کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ شاولی میں جنگ وقوع پذیر ہوئی جس میں ہمارا پلہ بھاری رہا۔ اور ایک ہزار سے زیادہ قیدی اور ۵ کلدار توپیں ہمارے ہاتھ آئیں

مغربی گلیشیہ میں ۱۰ مئی کو جنگ کی شدت کم ہو گئی۔ ہماری سپاہ دریائے سان پر متصلہ محاذ میں مرکوز ہے۔ آسٹریوں نے بلغیریز اور رومانیہ کی سرحد تک نہایت مضبوط اور مستحکم مورچوں کو خالی کر دیا ہے اور ۴۰ کیلومیٹر کے محاذ میں دریائے پروتھ کے اس طرف پسپا ہو گئے ہیں۔ غنیم کے رسالے نے ان کے عقب کو بچانے کی کوشش میں ہماری آتشباری سے نقصان اٹھایا۔ اور پسپا ہوا۔ روسی رسالوں نے کئی موقعوں پر غنیم کی صفوں کو چیر کر آسٹروی دستوں کو درہم برہم کر دیا۔ اب ہم سا عد حالات میں ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ان کے کثیر التعداد قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔

آبدوز کشتی سے ٹکر

لندن ۱۴ مئی۔ ہیوڈن کا تار مظہر ہے کہ ایک تاب ہوائی جہاز نے ایک ماہی گیر جہاز پر جو ولندیزی جھنڈا اڑا رہا تھا بم پھینکے۔ مگر ان کا نشانہ خطا گیا۔ دوسرے ماہی گیر جہاز حملہ کی کیفیت مشاہدہ کرتے رہے۔

جمعہ کا ایک جہاز کالیر لی یہاں پہنچ گیا۔ اور رپورٹ کرتا ہے کہ وہ بحیرہ شمالی میں غیبی اس موقع پر ایک جرمن آبدوز کشتی سے ٹکر گیا جہاں ازکی روز دو ماہی گیر جہازوں پر تارپیڈو پھینکے گئے تھے۔ شلے کے آدمیوں نے ٹکر کا صدمہ محسوس کیا جس کے بعد پانی کی سطح پر بہت سا تیل نمودار ہوا۔ یقین ہے کہ آبدوز کشتی غرق ہو گئی۔

محکمہ بحری کے اعلان سے پایا جاتا ہے کہ گزشتہ ہفتہ کے اندر برطانیہ کی بندرگاہوں میں ۱۴۲۷ جہازوں نے آمد و رفت کی۔ اور صرف چھ غرق کئے گئے۔

اعزاز سے محروم کر دے گئے

یورپ کے مندرجہ ذیل تاجدار آرڈر آف گارٹر کے اعزاز سے محروم کئے گئے ہیں۔ شہنشاہ فرانسس جوزف قیصر جرمنی۔ شاہ ورٹمبرگ۔ گرانڈ ڈیوک آف ہیس پرنس ہنری آف پرشیا۔ ڈیوک سیکس کوبرگ و ڈیوک آف کمبرلینڈ۔

روس کو انگلستان پر بھروسہ

شملہ ۱۴ مئی۔ ذیل کا برقی پیغام انگلستان کو موصول ہوا ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار وارسا سے لکھتا ہے کہ انگلستان کے متعلق روسیوں کا اعتماد اور بھی بڑھ گیا ہے اور وہ اسے نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہانتک کہ وہ اب آنکھیں بند کر کے انگلستان کی ذات پر اعتماد کرنے لگے ہیں۔

ٹرکی کی برطانی رعایا

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۱۵-مئی- ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم ایتھنز مظہر ہے- کہ جو برطانی رعایا گیلی پولی کو بھیجی گئی تھی اب وہاں سے بروصہ کو منتقل کر دی گئی ہے-

روسی رزمگاہ کی نیرنگیاں

شملہ ۱۷-مئی- ہز اکسلنسی ویسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے:-

"جرمنوں کی ایک سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کا ہراول پرزی میسل تک پہنچ گیا ہے اور روسی ان کے آگے دونوں بازوؤں پر پسپا ہو رہے ہیں- روسیوں کی ایک رپورٹ میں بھی اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ سپاہ پسپا ہو رہی ہے- اور لکھا ہے کہ روسی دریائے سان پر اپنی سپاہ کو کامیابی سے فراہم کر رہے ہیں اور قلیل مخاذ میں صف آرا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جہان منزلی گلیشیہ میں روسیوں کی پسپائی جاری ہے- وہاں مشرقی گلیشیہ میں وہ ترقی کر رہے ہیں اور آسٹروی سپاہ بوکووینا سرحد کے مغرب کی طرف ۴۰ میل کے محاذ میں صوبہ بکووینا کے اندر دریائے پروستھ کے مغرب کی طرف پسپا کر دی گئی ہے- روسی رسالہ ان کے محاذ کو چیر گیا ہے اور پیدل کے موافق حالات میں غنیم کا تعاقب سختی کے ساتھ جاری ہے- صوبہ جات بالٹک میں علاقہ شاولی کے اندر لڑائی جاری ہے مگر ہنوز کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا-

قفقاز کی روسی سپاہ اب ترکی سرحد پر پہنچ گئی ہے اور وہان کی سمت میں اور طوطاق کے جنوب میں جو وہی ترکی سرحد سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے غنیم سے مصروف پیکار ہے-

فرانسیسیوں کی ترقی

مغربی رزمگاہ میں جنگی کارروائی بارش کی وجہ سے رک گئی ہے- مگر فرانسیسی سپاہ کے حملے جاری ہیں اور انہوں نے مقام سوئیشر کے جنوب مغرب میں جو نیبک کے مغرب میں پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے کئی خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے اور دیگر سمتوں میں بھی ترقی کی ہے-

گوبن سے جھڑپ

گوبن دردانیال میں نمودار ہوا اور ہنٹا رڈ نیلسن" کا ایک گولہ لگنے پر پیچھے ہٹ گیا-

برطانی جرنیلوں کیلئے اعزاز

لندن ۱۵-مئی- شاہ البرٹ نے لارڈ کچنر اور سر جان فرنچ کو خطاب "گرینڈ گارڈن آف دی آرڈر آف لیوپولڈ" کا اعزاز عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے-

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۱۵-مئی- پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پیرس کے شمال میں گذشتہ چند راتوں کی طرح جنگ بدستور جاری ہے اور ہم نے سوئیشر کی طرف پانسو میٹر ترقی کی ہے- اس محاذ پر فریقین کی شدید گولہ باری جاری ہے-

پیرس ۱۶-مئی- شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے پیرس کے شمال میں غنیم کو شکست دی اور ہٹساس کے سامنے کئی خندقوں اور سٹین سٹریٹ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا- ۵۰ قیدی اور ۱۰ کلدار توپیں ہمارے ہاتھ آئیں- اپریس کے شمال میں لڑائی جاری ہے ہم برابر ترقی کر رہے ہیں-

لندن ۱۷-مئی- پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہٹساس میں فرانسیسیوں کی ترقی جاری ہے اور انہوں نے گزشتہ شام کو ایک مستحکم مکان پر قبضہ کر لیا- اور نہر کے مشرق میں جرمنوں کی پہلی لائن سے بھی آگے بڑھ گئے اور کئی قیدی اور کلدار توپیں ان کے ہاتھ آئیں غنیم نے جوابی حملہ کیا مگر ناکام رہا- ورتخت منہ کی کھائی لورٹیٹ میں بھی جرمنوں نے چار جوابی حملے کئے- مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے- جرمنوں نے پہلی میں مسلمان سپاہیوں پر اثر ڈالنے کے لئے عثمانی سبز جھنڈا بلند کر دیا- مگر افریقی سپاہ نے نہایت زور سے تنباری کی اور سبز جھنڈا گرفتار کر لیا-

پرتگال میں بغاوت

لندن ۱۷-مئی- لزبن (دار الحکومت پرتگال) میں باغیوں کو عام معافی دے دی گئی ہے- قومی وزارت عنقریب مرتب ہونے والی ہے- شہر کو بہت نقصان پہنچا ہے اور سنٹارم میں شدید لڑائی وقوع میں آئی ہے-

لزبن ۱۸-مئی- جدید گورنمنٹ نے سابق وزیر اعظم کو جہاز واسکوڈیگا) پر بھیج دیا ہے-

لندن ۱۷-مئی- لزبن کے برقی پیغامات سے جو یہاں دیر سے پہونچے ہیں اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ واسکو ڈیگاما کا کپتان قتل کر دیا گیا- ساحل کے توپخانہ نے باغی جنگی جہازوں کی آتشباری کا جواب دیا جو بندرگاہ کے گرفتار شدہ جرمن جہازوں کے بیچ میں آ گئے تھے مگر بعد میں کسی قدر سپاہ بھی باغیوں سے مل گئی- کچھ دیر کے بعد عام معافی نامہ کا اعلان کر دیا گیا- اعلان کیا گیا ہے کہ عنقریب قومی وزارت (جو باغیوں کا مقصود ہے) مرتب کی جائے گی- اور اس میں سینیران فرنینڈیز- کوسٹا ڈوارٹ- بیٹ- تیسینو اور پالولنکا شامل ہونگے- سنٹارم میں شدید لڑائی ہوئی جس کی وجہ سے ۱۰۰ مقتول اور ۲۰۰ مجروح ہوئے- سینیر کیلوس اولادو لزبن کا سول گورنر مقرر ہوا ہے-

لندن ۱۷-مئی- میڈرڈ (پایہ تخت سپانیہ) کا تار مظہر ہے کہ جنگی جہاز "سپانیہ" بدیں غرض لزبن کو روانہ کیا گیا ہے کہ سپانوی اور غیر ملکی اغراض کی نگہداشت کرے-

لزبن ۱۸-مئی- جدید گورنمنٹ نے سابق وزیر اعظم اور ایک سابق وزیر کو واسکوڈیگاما پر بھیج دیا ہے-

لزبن ۱۶-مئی- آج شام کو مظاہرین کی کثیر جمعیت انقلابی لیڈروں کو مبارکباد دینے جا رہی تھی- مگر بازاروں میں نامعلوم اطراف سے ان پر فیروں اور بموں سے حملہ کیا گیا- جس سے کئی آدمیوں کو زخم آئے- اور اضطراب پھیل گئے-

اپورٹو ۱۶-مئی- ہجوم خلائق نے آج گورنمنٹ پولیس کے سپاہیوں پر حملہ کیا- پولیس کا ایک آدمی خفیف اور چار دوسرے آدمی مہلک طور پر زخمی ہوئے- بغاوت میں کم از کم ۶۷- آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے ہیں-

اٹلی اور جنگ

لندن- ۱۶-مئی- رومہ کا تار مظہر ہے کہ شاہ اٹلی نے سینیر سلینڈرا کا استعفا منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اور مجلس وزرا کے تمام اراکین اپنے اپنے عہدوں پر بحال رہیں گے رومہ میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں- شہر جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا جوق جوق سینیر سلینڈرا کے مکان پر آتے اور اس کے اعزاز میں چیرز دیتے ہیں اسی طرح لوگ برطانی سفارتخانہ کے گرد جمع ہو کر بھی اظہار مسرت کر رہے ہیں-

لندن ۱۵-مئی- اٹلی میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جنگ کی حمایت میں مظاہرے ہوئے ہیں- سینیر سلینڈرا جب گاڑی میں بیٹھ کر شہر رومہ سے گذرے تو عوام الناس اور سپاہ نے انہیں پر زور چیرز دئے- جرمن پارلیمنٹ کے ایک سربرآوردہ رکن ہر ارزبرگر کو عوام الناس نے بازار میں گھیر کر بے عزت کیا- تازہ ترین برقی پیغامات سے پایا جاتا ہے کہ سینیر گیولٹی کی چالاکیوں نے یہ اندیشناک حالت پیدا کر دی ہے اور ملک میں تہلکہ برپا کر دیا ہے اور عام طور پر سوال کیا جا رہا ہے کہ موجودہ حالت کی گتھی سلجھانے میں سینیر گیولٹی کہاں تک مدد دیں گے- معلوم ہوا ہے کہ شاہ اٹلی نے سینیر سلینڈرا کا استعفا منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے-

اٹلی میں جنگ کے لئے شور

روما ۱۷-مئی- گذشتہ شام کو یہاں جنگ کی حمایت میں عظیم مظاہرہ کیا گیا جس میں اتحادیوں کے جھنڈے دکھائے گئے- نیپلز اور جنوا میں بھی اس قسم کے مظاہرے وقوع میں آئے-

ایک اور مراسلہ سے پایا جاتا ہے کہ مظاہرین کی عظیم تعداد کل شام اتحادی جھنڈے اٹھائے ہوئے مختلف وزرا کے مکانات پر پہنچی- سینیر سلینڈرا کے مکان پر پہونچکر انہوں نے اراکین مجلس وزرا کے نام پر خوب زور سے چیرز دیئے- شاہی محل اور دفتر خارجہ کے پاس موثر مناظر دیکھنے میں آئے- دفتر خارجہ کی کھڑکیاں اور بالاخانے ان اشخاص سے بھرے ہوئے تھے جو مظاہرین کو چیرز دیتے تھے اس قسم کے مظاہرے نیپلز اور جنوا میں بھی کئے گئے-

دردانیال کے نقصانات

لندن ۱۶ مئی - دردانیال کے نقصانات سے پایا جاتا ہے کہ ایک کپتان ۲ لفٹننٹ ۲ دوم لفٹننٹ مجروح ہوئے۔

خلیج فارس کے نقصانات

شملہ ۱۰ مئی - خلیج فارس کی مہم کے نقصانات سے پایا جاتا ہے کہ اسے ایم پرانجتی کلرک ملٹری اکاونٹس ڈیپارٹمنٹ زخموں سے ہلاک ہوا۔

تصحیح - فہرست نمبر ۳ میں یوں پڑھنا چاہئے کہ لفٹننٹ کرنل پی سی پالن (۳۴ سکھان فیروزپور) مجروح ہوئے۔

برطانیوں کی شجاعت

لندن ۱۷ مئی - جرمنوں نے حال میں زہریلی گاسوں کے ذریعہ سے جو حملے کئے ان کے دوران میں حیرت انگیز بہادری کے دو عجیب کارنامے دیکھنے میں آئے۔ ایک سپاہی جو کلدار توپ چلانے پر مامور تھا حملہ کے دوران میں اپنے کام میں مصروف رہا اور غنیم کو تباہ کرتا رہا۔ یہانتک کہ وہ بالآخر دم گھٹ کر اور اندھا ہو کر گر پڑا اور دوسرے روز مر گیا۔ برطانی کلدار توپیں چلانیوالے مقام فرومیلز میں دو جرمن کلدار توپیں جرمنوں کے خلاف استعمال کرتے رہے یہانتک کہ جرمنوں کی عظیم جمعیت ان پر حملہ کر کے غالب آگئی۔

یپرز کی دوسری لڑائی

لندن ۱۶ مئی - ہیڈ کوارٹر کا چشمدید گواہ یپرز کی ہولناک جنگ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ جرمنوں نے ۸ مئی کو برطانی سپاہ کا قافیہ تنگ کرنے اور بلند زاویہ کی آتشباری سے ان کی خندقوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی بعد ازاں نہایت شدید گولہ باری کرنے کے بعد انہوں نے گیس کی نلکیوں سے کام لیا اور ان کی پیدل سپاہ آگے بڑھی مگر اوس نے برطانی سپاہ کو نہایت چوکس اور مستعد پایا۔ اوس کے بعد ایک عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔ یعنی مختلف جنگلوں اور صاف کئے ہوئے راستوں میں سے حملہ آوروں کی ایک منتشر جماعت نکل آئی جس کے بعض آدمی برطانی وردیاں پہنے ہوئے تھے۔ اس پر برطانیوں نے دفعتاً ان پر رائفلوں اور کلدار توپوں سے آتشباری شروع کر دی جس پر وہ چت زمین پر لیٹ گئے۔ برطانی توپخانہ نے شرپنل گولوں سے غنیم کا حوب ستھراؤ کیا اور مردہ جرمنوں کی لاشوں سے تمام میدان بھر گیا۔ ایک موقعہ پر جرمن ایک خندق میں گھس گئے مگر غالباً اپنی ہی گیس کی وجہ سے خالی کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس حملہ نے ماہ اکتوبر کے حملہ کی یاد تازہ کر دی جبکہ اون کے نا ترتیب یافتہ رنگروٹوں نے حملہ کر کے شدید نقصان اوٹھایا تھا اس موقع پر بھی اونہوں نے حسب سابق ناکامی اوٹھائی پھر جرمنوں نے یپرز کو مینن کی نہر کے شمال میں گیسوں کی مدد سے اور حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ہلکیوں کی دو ماڑیاں آدھ گھنٹہ تک گیس نکالتی رہیں اور دشمنوں نے سفید گاس کا ایک بادل خارج کیا جو اسقدر غلیظ تھا کہ ادس میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اس کے اثر سے گھاس کا رنگ زرد پڑ گیا اور ہمیں مجبوراً ایک خندق خالی کرنی پڑی۔ معلوم ہوتا تھا کہ جرمن بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے کیونکہ انہوں نے حملہ نہ کیا بلکہ اپنی خندقوں کو بھی خالی کر کے چلے گئے۔

جرمنوں نے مینن کی سڑک کے شمال میں حملہ کر کے ہماری ایک خندق میں قدم جمالئے مگر ہم نے بہت جلد اونہیں پسپا کر دیا۔ جرمنوں میں کمزوری کی علامات نمودار ہو رہی ہیں۔ اور اون کی امدادی فوج کا میدان کو جرمن لاشوں سے اٹے ہوئے دیکھنا اون کے لئے نہایت حوصلہ شکن منظر پیش کرتا تھا۔

دوسرے روز جرمنوں نے سینٹ جولین پر گولہ باری کی مگر حملہ مینن کی سڑک کی سمت میں کیا گیا۔ جرمنوں نے تین حملے کئے اور جنہیں میں کبھی اندر آگئے بڑھتے آئے مگر ہم نے ہمیشہ جلد اونہیں پسپا کر دیا۔ دوسرے حملہ میں کئی انہیں رائفلوں اور کلدار توپوں کی آتشباری سے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ تیسرا حملہ ہونے سے پیشتر ... کیا گیا جو نہایت خونریز تھا اور کئی جرمنوں نے جو ... کے کوٹ پہن رکھے تھے اونہوں نے ایک چھوٹی سی خندق پر قبضہ کر لیا مگر وہ تنگ کر چور ہو رہے تھے۔ اس لئے ہم نے اونہیں آسانی سے پسپا کر دیا۔ غنیم اب یپرز پر آتش خیز گولے پھینک رہا ہے جن سے شہر میں کئی موقعوں پر آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ گذشتہ موقعہ پر بھی جب انہوں نے یپرز پر اس قسم کی گولہ باری کی تھی تو اس کے بعد شہر کی تسخیر سے دستبردار ہو گئے تھے۔

برطانیہ کا ایک ہوائی جہاز بال بال بچ گیا۔ جہاز ہوا باز کے قابو سے باہر ہو گیا جس پر وہ چھ ہزار فٹ کی بلندی سے چکر لگا کر پھر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور بحفاظت تمام زمین پر اوتر آیا۔ ہوائی جھڑپوں میں کامیابی کا سہرا عموماً برطانیوں ہی کے سر رہا ہے۔

لاباسی کے قریب خونریز جنگ

پیرس ۱۸ مئی - شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے بلجیم میں ہماری جارحی حرکت سے خائف ہو کر شب گذشتہ کو ایزر کے مغرب میں باقی مورچے بھی خالی کر دیئے۔ مشرقی کنارے کے تمام مورچوں پر ہم بدستور قابض ہیں جرمنوں نے اتوار کی شب کو برطانی سپاہ پر لاباسی کے شمال میں نہایت شدید جوابی حملہ کیا۔ مگر برطانی دوشنبہ تک ان کا خوب مقابلہ کرتے رہے اور بالآخر اونہوں نے متعدد خندقوں پر قبضہ کر لیا اور جرمنوں کو سخت نقصان پہونچایا۔ ۰۰۰ سو جرمنوں کا ایک دستہ برطانی کلدار توپوں اور جرمن توپخانہ کے درمیان نرغہ میں آگیا اور اوس کا بالکل صفایا ہو گیا۔

ایکہزار سپاہی اور متعدد کلدار توپیں برطانیوں کے ہاتھ آئیں۔

ایریس کے شمال میں مطلع گہر کی وجہ سے جنگی کارروائیوں میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے مگر نوٹرڈیم ڈی لورٹ کے ڈھلانوں پر شدید جنگ جاری ہے اور ہم نے جرمنوں کے تمام جوابی حملے پسپا کر دیئے ہیں۔ ہم نے علی الصباح دشت ایلی میں حملہ کیا اور جرمنوں کی متعدد ملعبندیوں کو سر کر لیا۔ اور تین کلدار توپیں اور ۵۰ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔

سرجان فرنچ کی رپورٹ

لندن ۱۷ اپریل - فیلڈ مارشل سرجان فرنچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ آج پہلی فوج نے ریشبورگ۔ لیوان کے جنوب میں مزید کامیابی حاصل کی۔ ۲ ڈومیل کے محاذ میں جرمنوں کی خندقوں پر قبضہ کر لیا گیا اور جرمنوں کی متعدد ٹولیوں نے ہمارے سپاہیوں کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے جو نہایت جوانمردی اور استقلال کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں ان میں سے ایک ٹولی ہتھیار ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی کہ جرمن توپخانہ کی آتشباری سے وہیں جل بھن گئی۔ قیدیوں کی تعداد ہنوز دریافت نہیں ہو سکی۔ مگر ۴۵۵ وقت تک منسب کو روانہ کئے جا چکے ہیں۔

آسٹریلوی سپاہ کی شجاعت

لندن ۱۷ مئی - خاص نامہ نگار جو ایتھنز میں پہونچے ہیں بیان کرتے ہیں کہ زمانہ حال کی جنگ کی تاریخ میں آسٹریلوی سپاہ کی بہادری اور شجاعت بے مثل ہے۔

غیر جانبدار سلطنتیں اور آبدوز کشتیوں کی جنگ

لندن ۱۶ مئی - امریکہ کے اعلیٰ حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب تک جرمنی آبدوز کشتیوں کی جنگ ترک نکردے اوسوقت تک سفارتی ذرائع سے قابل اطمینان نتائج برآمد ہو نگے۔

برطانی مشرقی افریقہ کے نقصانات

شملہ ۱۷ مئی - صوبہ دار غلام حیدر (۱۳۰) بلوچان زخموں سے ہلاک ہوئے۔

اٹلی میں اظہار مسرت

روما ۱۸ مئی - سینیور سلینڈرا کے عہدہ وزارت عظمیٰ پر واپس آنے کی وجہ سے اٹلی کے بڑے بڑے شہروں میں عظیم مظاہرے کئے گئے ہیں۔ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اس تنظیم نے اٹلی کو ایک قومی جھنڈے کے نیچے متحد کر دیا ہے۔

مغربی افریقہ میں فرانسیسیوں کی کامیابی

پیرس ۱۷ مئی - فرانسیسیوں نے کیمرون میں مقام اسکا پر قبضہ کر کے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ ہمارا خفیف نقصان ہوا مگر دشمن کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑا۔

مجروحین کی آمد

مدراس سے خبر آئی ہے کہ بحری ہسپتال کا جہاز موسومہ مدراس خلیج فارس سے ۴۳۵ مجروح اور بیمار سپاہی لے کر ۱۰ مئی کو بمبئی پہنچ گیا۔

آخری تار برقیات

بحیرہ روم کے نقصانات

۱۶ مئی بحیرہ روم سے ذیل کے نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے :
مقتولین : کپتان ۴ ۔ لفٹنٹ ۱ ۔ دوم لفٹنٹ ۴
زخموں سے ہلاک : لفٹنٹ کرنل ۱
مجروحین : لفٹنٹ کرنل ۱ ۔ میجر ۳

آبدوز کشتی کی غرقابی کی تصدیق

لندن ۱۵ مئی ۔ امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ ایک آبدوز کشتی نے اس نمبر ۲ کے بحیرہ مارمورا میں ڈوبنے کی رپورٹ غالباً صحیح ہے ۔ نیز اس کے عرشہ سے جو ۳ ۔ افسر اور ۲۹ ملاحوں پر مشتمل تھا ۳ ۔ افسر اور ۱۸ ۔ آدمی گرفتار ہو گئے ۔

اتحادی سپاہ کی ترقی

شملہ ۱۸ مئی ۔ ہز ایکسیلنسی والسرائے کو وزیر ہند کی طرف سے ۱۷ مئی کی ۳ بجے کا مفصلہ ذیل پیغام لندن سے موصول ہوا ہے :
سہ جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ہماری پہلی فوج نے لیشبورگ اور ڈیٹمولٹ کے درمیان لاباسی کے شمال مغرب میں غنیم کے دو میل محاذ کا بہت سا حصہ توڑ ڈالا اور ہم قریباً ایک میل تک جرمن لائن میں گھس گئے ۔ پیرز میں گذشتہ ۴۸ گھنٹے سے کامل سکوت ہے پیرز کے شمال میں فرانسیسیوں نے غنیم کو شکست دی ہے ۔ اور نہر کے ایک پل پر اور نہر کے مغرب میں ایک مشرق کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے متعدد جوابی حملے بھی پسپا کر دیئے ہیں ۔ لورٹ کی سطح مرتفع سے مشرق کی طرف بھی فرانسیسیوں نے ترقی کی ہے ۔

کیلے تک پہنچنے کی کوشش

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

شملہ ۱۸ مئی ذیل کا برقی پیغام انگلستان سے موصول ہوا ہے :
ٹائمز کا نامہ نگار مقیم شمالی فرانس گذشتہ ہفتہ کی جنگی کارروائیوں کا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ برطانیوں نے غنیم کی اس مجتمع کوشش کا جو اس نے آج تک پیرز کو فتح کرنے کیلے تک پہنچنے کے لئے کی پورا پورا مقابلہ کیا ہے ۔ اور گو جرمن حملے کے زور سے ہماری لائنیں جھک گئیں ۔ مگر ٹوٹی نہیں ہیں ۔ اگرچہ شدید نقصان اٹھانا پڑا ۔ مگر اس کی تلافی کر دی گئی جس سے ہماری لائین جیسر منظم و پر زور بن گئی ہے ہم نے ۔۔۔ کے پاس کے ڈھلوانوں پر ناکام بنا دیا ۔ اور دشمن نے وہ شدید نقصان اٹھایا ۔ کہ ڈھلوان کی جرمن تند حملے کو تباہ کرنے کے لئے پہاڑ سے پاس پانی جانے کر گولوں

کا ذخیرہ تھا ۔ مگر تازہ ترین پیشقدمی جاری ہے جس کا لاباسی کے سامنے کی جرمن خندقوں پر نمایاں اثر پڑا ہے ۔

برطانی سپاہ کی کامیابی

لندن ۱۸ مئی ۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار شمالی فرانس سے لکھتا ہے ۔ کہ ریش بورگ کی طرف ہماری پیشقدمی سے صرف لاباسی ہی پر زد نہیں پڑتی بلکہ ہم الینہ کی طرف بھی بڑھ رہے ہیں جس پر قبضہ کرنے کی ہم اس سلسلہ ریلوے کو بھی منقطع کر دیں گے جو ڈوال پر مرکوز ہوتا ہے ۔ اور جہاں سے بیل تک تمام جرمن محاذ کے لئے کمک بھیجی جاتی ہے ۔

(سول کا خاص تار)

زپلن کو بموں سے نقصان

ایک زپلن ہوائی جہاز کینٹ کے ساحلی مقامات پر سے گذرا اور رامز گیٹ پر متعدد بم گرائے جن کی ایک عورت کو سخت چوٹیں آئیں اور ایک ہوٹل اور بعض مکانات کے اسباب کو نقصان پہنچا ۔ برطانی ہوا بازوں نے زپلن کا تعاقب کیا ۔ اور آسیز تو پر سے بم گرائے جس سے زپلن میں سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیا ۔ مگر وہ آسمان کی طرف رخ کر کے بہت بلندی پر چڑھ گیا ۔ اور عقب کی طرف اسے سخت نقصان پہنچا ۔ ہمارے ہوائی جہازوں پر کسی جان کا نقصان نہ ہوا ۔

جارو سلاو کے نواح میں عظیم جنگ کے آثار

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا تار)

لندن ۱۸ مئی ۔ کئی نامہ نگاروں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جارو سلو کے ارد گرد عظیم جنگ شروع ہونے والی ہے ۔ اور پرزی میسل کے بعض قلعے آتشباری کر رہے ہیں ۔ غنیم شمال جنوب اور مغرب کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے ۔

روسیوں نے اپنے تیل کے ذخیرہ میں آگ لگا دی

ڈیلی میل کا نامہ نگار کنبرگ سے لکھتا ہے کہ روسیوں نے باری سلاف کے تیل کے چشمہ میں آگ لگا دی ہے جس کا قطر ۲ میل ہے اور جہاں تیل کے ذخیرہ میں ۸۰ ہزار ٹن پٹرولیم موجود تھا ۔

ٹائمز کا نامہ نگار پیٹرو گراڈ سے لکھتا ہے کہ کوو اور بیلبو نیزلس کے درمیان کی ریلوے لائین پر روسی قابض ہیں ۔

پیٹرو گراڈ کے ایک نیم سرکاری مراسلہ سے پایا جاتا ہے کہ دریائے ڈونا جی کے محاذ سے پسپا ہوتے ہوئے روسی سپاہ کی زیادہ سے زیادہ ۵۰ توپیں غنیم کے ہاتھ آئیں ۔

گلیشیا میں عظیم جنگ

لندن ۱۸ مئی ۔ پیٹرو گراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دو بیوت (پولینڈ) اور دریائے بگوہ کے مغربی کنارے کے درمیان اور گولیسیہ تک گلیشیا کے تمام محاذ پر غنیم کی عظیم جمعیت نے ۱۶ مئی کو ہماری فوج پر حملہ کیا اور پرزی میسل کے شمال اور جنوبی علاقہ پر اپنی توجہ بالخصوص مرکوز کی ۔ دریائے دیچو نا کے مغرب میں ہم نے جرمنوں کے شدید حملے پسپا کئے ۔ اور جوابی حملے کر کے تین ہزار قیدی اور متعدد توپیں گرفتار کیں جارو سلاف کے قریب غنیم غیر معمولی نقصان اٹھانے کے باوجود دریائے سان کے دائیں کنارے پر قدم جمانے کی کوشش کر رہا ہے اور پرزیمیسل کے مغربی قلعوں پر گولہ باری کر رہا ہے پرزیمیسل اور دریائے نیسٹر کی دلدلوں کے درمیان غنیم کے کثیر التعداد آدمی خار دار تار کے جنگلوں پر ہلاک کئے گئے ہیں مگر اس کے باوجود وہ دو پشتوں کی خندقوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ اس تمام علاقہ میں غنیم ہزاروں کی تعداد میں نقصان اٹھا رہا ہے ۔

سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ فرانسیسی اور برطانی جارحانہ کارروائیوں کی وجہ سے روسیوں کو شاولی میں کامیابی حاصل کرنے کا موقع مل گیا ہے ۔ اور دشمن کو شدید نقصان پہنچا ہے

پرتگال میں پولیٹیکل شورش

لندن ۱۸ مئی لسبن میں شورش کرنے والوں کی ایک عارضی کل طے ہو گئی ہے ۔ بعد میں اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ ایک قومی وزارت (جو شورش کا مدعا تھا) قائم کی جائے گی ۔ اس میں سینہوران ۔ فرنینڈیز ۔ کوسٹا ۔ ڈوا ٹرے ۔ لیٹ ۔ بیسلیو اور یانونز شامل ہوں گے ۔ شہر کو بہت صدمہ پہنچا ہے اور سینٹرم میں سخت لڑائی ہوئی ہے جہاں دو سو زخمی اسپتال میں اور ۔۔۔ لاشیں مردہ خانہ میں ہیں ۔

لسبن ۱۶ مئی ۔ نئی گورنمنٹ نے سابق وزیر اعظم کو پانتھا کا سترا اور سابق وزیر میدے اردگر کو جہاز واسکوڈی گاما پر چڑھا کر باہر بھیج دیا ہے (گویا جلاوطن کر دیا ہے) سینہر کیلوس ۔ اوبیوہ سبن کے سول گورنر مامور ہوئے ہیں ۔

میڈرڈ ۱۷ مئی ۔ ۔۔۔ کا اعلان کیا گیا ہے کہ جنگی جہاز "الیسپا" ہسپانیہ و ممالک خارجہ کے فوائد کی حفاظت کرنے کے لئے لسبن جا رہا ہے ۔

میڈرڈ ۱۷ مئی ۔ وزیر اعظم سینہر چاگاس کے لسبن جاتے ہوئے ۔ ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر گولی ماری گئی ۔ اور وہ سخت زخمی ہوئے ۔ حملہ کرنے والا مار ڈالا گیا ۔

لسبن ۱۷ مئی ۔ سب سے آخری رپورٹوں کی بموجب یہاں حال کے فسادات میں جو نقصانات ہوئے وہ دو سو مقتولین اور پانسو مجروحین تک شمار کئے گئے ہیں ۔ شہر میں اب سکون ہے ۔

فراق کی گھڑیاں

آج اسکولوں میں سالانہ نتیجہ سنانے کا دن تھا لڑکوں کے غول کے غول۔ خوشی خوشی کپڑے بدل کر صبح ہی سے آنے شروع ہو گئے تھے۔ آپس میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں دلوں میں مختلف خیالات موجزن تھے۔ گویا خیالات کے پرے کے پرے ڈیرے ڈالے کھڑے تھے۔ ایک خیال آگے سے ہٹتا تھا جھٹ دوسرا اس کی جگہ آموجود ہوتا تھا فراق یار کی گھڑیاں تو جیسے گذرتی ہیں گذرتی ہی ہیں مگر وصال یار نصیب ہونے پر حضرت دل کی جو ہوتی کی حالت ہوتی ہے اس کا اندازہ خوش نصیب عشاق ہی کر سکتے ہیں۔ برسوں کے شکوے جلوۂ یار کے سامنے فراموش ہو جاتے ہیں معشوق کے سامنے لبوں پر مہر خاموشی لگ جاتی ہے۔ زبان گفت کرنے کی سے نکتے کچھ ہیں نکلتا کچھ دل کلیوں اچھلنے لگتا ہے۔ اسی طرح جب نتیجہ کا وقت آیا ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ لڑکوں کا دل بیکھے کی طرح ہل رہا تھا۔ اور ہر لڑکا ہمہ تن منتظر تھا کر دیکھئے پردۂ غیب سے میرے واسطے کیا فیصلہ صادر ہوتا ہے۔ آخر وہ گھڑی جس کا مدت سے یہ نامراد آنکھیں انتظار کر رہی تھیں اور جس وقت لڑکوں کی قسمت کا فیصلہ سنایا جا رہا تھا آ ہی گئی۔ اور بڑی شان سے آئی کسی کو چرکا دیا کسی کے نشتر چبھویا کسی کے برچھی ماری کسی کو تڑپایا۔ کسی کو پھڑکایا۔ آہ! آہ!!

ابھی دن کے لئے آنکھوں میں ہمنے تجھکو پالا تھا
بڑی تو بے مروت ہے نگاہ بے بسیں نکلی

پاس شدہ طالب علم خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ اور ان کی یہ خوشی حق بجانب بھی تھی کیونکہ ان کی ایک سالہ محنت کا ثمرہ ان کو مل گیا۔ مگر ساتھ ہی دلدوز اور حسرت و یاس کا نظارہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو لڑکے فیل ہوئے ہیں ان حرماں نصیبوں کے دل سے پوچھو کہ ان پر کیا گذری ہے۔ جس نے اپنا نام نہ سنا ایک آہ سرد بھری اور کلیجہ تھام کر بیٹھ گیا۔

نہ پوچھو کچھ مصیبت دردمندان محبت کی
کلیجہ تھامے بیٹھے ہیں خدا کو یاد کرتے ہیں

چونکہ خود مجھ پر بھی طالب علمی کا مبارک زمانہ گذر چکا ہے۔ اس لئے میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں ان کی خوشی اور رنج میں شریک ہونا میرا فرض ہے۔ (لہذا کامیاب طلبہ کو دلی مبارکباد عرض ہے) اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی خوشی کے آگے دوسرے کے غم کی پروا نہیں کیا کرتا۔ بہت ممکن ہے کہ کامیاب اپنے ان ہم جماعتوں کو فراموش کر دیں جن کو ناکامی کی منحوس صورت دیکھنی پڑی ہے۔ مگر میرے لئے یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر میں ان کی مصیبت میں شریک نہ ہوں۔ اور ان سے اظہار ہمدردی نہ کروں۔ آہ! یہ کیا عبرتناک سین ہے کہ جن بیچاروں نے راتوں اپنی آنکھوں کے تیل کی روشنی میں محنت کی ہے۔ ان کی تمنائیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ اور ان کی تمام حسرتوں اور امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے یہ فیصلہ قضا و قدر کا ہے۔ اور اس کے خلاف جنگ نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ خدا کی نعمتوں کا شکر اور مصائب پر صبر کرتے ہیں۔ خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے۔ اس لئے بندہ ان کو صبر کی تلقین کرتا ہے:

اصبروا فان اللہ مع الصابرین

امتحان میں فیل ہونے کا رنج موت سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ اور دلوں پر اس کا ایسا گہرا اثر پڑتا ہے۔ کہ آدمی کی حالت ہی متغیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکے جو کامیاب لڑکوں کی فہرست سے خارج تھے جب سکول سے بادیدۂ نم گھروں کو چلے ہیں ان کے جسم نڈھال آنکھوں کے آگے اندھیرا تھا۔ قدم لڑکھڑاتے تھے۔ اکثر فرط غم سے آدمی خودکشی جیسے خلاف فطرت جرم کا مرتکب ہوتا ہے جیسا کہ اکثر واقعات اخبار کی دنیا کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں) لہذا میں تمام دوستوں کو دوستانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ صبر و استقلال سے کام لیں۔ امتحان میں اکثر ایسے واقعات پیش آجایا کرتے ہیں۔ جیسے "دن، رات" "علم، جہالت" "روشنی، تاریکی" "بیماری، صحت" "وصال، فراق" وغیرہ وغیرہ لازم و ملزوم ہیں۔ ایسے ہی رنج و خوشی کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔

خدا دیتا ہے جنکو عیش ان کو غم بھی ہوتے ہیں
جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

پست ہمت نہ ہونا چاہئے۔ پھر کوشش کرنا چاہئے۔ اگر ایک مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا ہے تو کل یقیناً کامیابی کا زریں سہرا ان کے سربند ھے گا۔ انشاء اللہ تعالے۔ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔ مایوس ہونا بدترگناہ ہے۔ میدان کی توپ اور بندوق انسان کو اتنا نہیں مار سکتی جتنا کہ مایوسی۔

اے مسلم دل خستہ مصائب سے نہ گھبرا
خورشید نکلتا ہے سدا پردۂ شب سے

میرا جن لڑکوں سے تعلق ہے ان کا شمار صرف پانچ ہے۔ محمد نور الہی، محمد رشید، خیر الدین، رفیع الرحمن، جمیل الرحمن۔

نور الہی چھٹی جماعت (ہائی اسکول) میں پڑھتا ہے۔ جمیل، محمود، ڈاسکول کے طالب علم ہیں رشید درجہ ۵ اور رفیع درجہ ۳ میں خیر الدین ہنوز پرائیویٹ ہے اور بعد تعطیل کے اسکول میں داخل ہوگا۔ چھوٹا جمیل چھوٹے امدادی اسکول میں پڑھتا ہے اور اپنی جماعت کا امتحان پاس کر چکا ہے۔ مجھے اپنے ذاتی معاملات میں تو کبھی خوشی میسر ہوتی ہی نہ تھی مگر مجھ سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا کہ اپنے دوستوں کی جانب سے بھی مسرت کی آواز کان میں نہیں آئی۔ میری سیاہ بختی یہاں بھی اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہی۔ نور، رشید، رفیع کیا فیل ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ گویا میں فیل ہو گیا ہوں مجھے اپنے فیل ہونے کا بھی اتنا رنج نہ ہوتا جتنا کہ اپنے دوستوں کی ناکامی سے مجھکو قلق ہوا ہے۔ مجھے ان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور کیوں نہ ہو وہ میرے عزیز ہیں۔ دوست ہیں۔ افسوس کہ میرے صدمات کے اسٹاک میں بجائے کمی کے روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے پہلے ہی کچھ کم نہ تھے کہ ان تینوں کے فیل ہونے سے اور بھی اضافہ ہو گیا

روز آفتیں نئی ہیں دل پر محن کے ساتھ
جب دیکھو تازہ زخم ہے نئے غم کہن کے ساتھ

نیرنگ... کا شکر ہے جس حال میں رکھے میں تو اس کے انعام کے قابل نہیں ہوں۔ مرضی مولی از ہمہ اولی

جنت دے یا کہ دوزخ کچھ غم نہیں ہے مولا
راضی تری رضا میں خوش ہیں تری خوشی میں

خستہ جگر سوختہ جاں اقبال بلند شہری

ڈاکٹر منگانا کا قرآن

برادران۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ رسالہ اسلامک ریویو مسلم انڈیا۔ اگلی جمعرات کو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے روانہ ہو جائیگا۔ میں نے اس میں ڈاکٹر منگانا کے قرآن پر ایک مبسوط مضمون لکھا ہے یہ آخری حملہ دجال کا قرآن کریم پر تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

وہ فرماتا ہے یقیناً ہمنے ہی اس ذکر کو جو سچے اصولوں اور مفید اعمال کی یاد دلاتا ہے نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے۔

دنیا بھر کی الہامی کتابوں میں اس وقت بھی ایک مقدس کتاب ہے جو اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ مع اپنی تعلیمات کے زندہ ہے۔ اور لفظاً لفظاً وہی ہے جو ہماری سرکار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ فالحمد للہ رب العالمین

اگر ممکن ہوا تو میں آیندہ ہفتہ اس کا اقتباس بھیج سکونگا یا ہندوستان کے احباب میں سے اگر کوئی ہمت کرے تو اس کو اردو اخبارات میں مختصر درج کر دے

بلالؓ

بلالؓ کی داستانِ محنت اور اقبال کے درد بھرے قلم سے!

چمک اُٹھا جو ستارہ ترے مقدر کا حبش سے تجھکو اُٹھا کر حجاز میں لایا
ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی
وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایکدم کے لئے کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لئے
جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

ستم سے شوق کی آتش کو مثل موج ہوا
"خدا بھلا کرے آزار دینے والوں کا"

نظر تھی مثلِ سلیماں ادا شناس تری شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثلِ کلیم سودا تھا اویسؓ طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا ترے لئے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا

تری نظر کو رہی دید میں بھی حسرتِ دید
خنک دلے کہ تپید و دمے نیاسائید

ترے نصیب کا آخر چمک گیا اختر علیؓ کے سینے میں جو راز تھا کھلا تجھ پر
گری وہ برق تری جانِ ناشکیبا پر کہ خندہ زن تری ظلمت تھی دستِ موسیٰ پر

تپش ز شعلہ گرفتند و بر دلِ تو زدند
چہ برق جلوہ بہ خاشاکِ حاصلِ تو زدند

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری
نمازِ عشق حسینِ حجاز ہے گویا یہی نماز خدا کی نماز ہے گویا
اذاں ازل سے تری عشق کا ترانہ بنی نماز اُس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی

خوشا وہ وقت کہ یثرب مقام تھا تیرا
خوشا وہ روز کہ دیدارِ عام تھا تیرا

جلوۂ حق

یہ جلوۂ حق سبحان اللہ یہ نورِ ہدایت کیا کہنا!
جبریل بھی ہیں شیدا اون کے یہ شانِ نبوت کیا کہنا
وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی اور محفلِ دیں پُر نور ہوئی
یہ مہر ہدای سبحان اللہ یہ صبحِ سعادت کیا کہنا
جس دل میں ہو پرتو کرسی و عرش ہن دلکی بلندی صل علیٰ
جس سینے میں قرآں اترا ہے اوس سینہ کی عظمت کیا کہنا!
تسبیح سے دنیا گونج اوٹھی تکبیر کا غل تا عرش گیا!
تاثیرِ ہدایت صل علیٰ یہ جوشِ عبادت کیا کہنا!
نغمہ ہے ترا دلکش اکبر! مضمون ترا پاکیزہ و تر
بلبل کے ترانے صل علیٰ پھولوں کی لطافت کیا کہنا!

(اکبر الہ آبادی)

کتاب مفت نذر ہو

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے۔ پس اگر تندرستی کے کامل بھید دل سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی، گجراتی، تامل، مرہٹی، تیلوگو، بنگالی، وغیرہ مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے۔

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اُس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُنکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں۔ ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق و تجربہ ہو سکتا ہے نباتاتی اجزاء سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

ایسے ہی ہمارا **طلاء واجی کرن تیل** خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ ماشہ پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳ اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں، بزرگ مہاتماؤں کی وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن کر آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی۔ فی البم ۸ محصولڈاک معاف خرچ وی پی ۳ اور سب چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

ویدیا شاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

ایجنٹ

لچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین۔ مدینہ ایک اخبار ایک کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ و اسکے جسکو الفت ہوگی اُس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرتاج عالم والی مدینہ کرمہ کے عاشقو یہ آپکا ہی سلسلہ ہے جو ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچ کر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں! اسکی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہٰذا امداد دیں مدینہ کو خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں والسلام۔ نیاز مند مالک اخبار مدینہ

کلپاک



نمبر ۲۷۱۲

	سیاہ	سفید	خاکی
اعلیٰ اصلی سمور	قسم اوّل	قسم دوم	قسم سوم
عـہ	لـہ	ـہ	عـہ

چھوٹے بچوں کی کلپاک عـہ

اطلاع ضروری۔ حسب قواعد انڈین کریٹ اینڈ ڈیزاین ایکٹ دوم ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے لئے پیٹنٹ کرا کر اُس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں۔ کوئی صاحب اِس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اُٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے۔ اِس لئے آرڈر بہت جلد بھیجئے ورنہ مایوسی ہو گی۔

المشتہران

ایس۔ ایف چستی اینڈ کمپنی بنارسی

ہنشن۔ دہلی

سرمایہ عمر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

روغن کنٹھ مالا شیشی عہ **روغن دافع آواز کان** فی شیشی (۱۰) **روغن کان کا بہنا** شیشی (۴) **روغن داد** کسی قسم کا پرانا کیوں نہو رفع ہو علاوہ اس کے بدبو بالکل نہیں فی شیشی ۴ **روغن ہمنی** جسم شیشی (۴) **سرمہ سفید** جالا کا مارا پھولی رتوندی ناخنہ دن اوندہی۔ رتوندی نزلہ ہو فیتو عہ **شربت لاثانی** جس سے تپ صفراوی بلغمی بادی رفع ہو جسم کو موٹا کرے۔ آتو بہیش دھات کو غلیظ کرتا ہے مرض بیتی۔ مالش طبیعت رفع کرے فی شیشی ۱۲ **شربت محافظہ بچہ** ۲ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱۰ برس کی عمر تک کو مفید جس سے بچہ تندرست توانا طاقتور بلا کسی مرض کے ہو جاتا ہے شیشی ۱۲۔ اگر صرف خون **بواسیر** بند کرنا چاہیں دو پیکیٹ قیمتی (۴) میں بند ہو جائیگا۔ اگر بواسیر خونی و بادی واسطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں آٹھ پیکیٹ ۱۲ **مسہ بواسیر** جس سے مسہ بلا تکلیف دور ہو جاتے ہیں تین پیکٹ عہ

احقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان ۱۱۱۴

طاعون

کے خواستگار وہ لوگ ہوتے ہیں

جو

باوجود جاننے اِس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونان و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود ہی ہوتی ہے

اگر کنبہ محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کے لئے واقعی اسم با مسمیٰ ہے منگا کر اپنے گھر میں موجود رکھو تاکہ وقت پر کار آمد ہو۔ آج تک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا کہ واقعی **اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج** ہے قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن ۵ ایک درجن لعہ

نقول اسنادات

محمد احمد خان صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواری قادری (پٹنہ) قریباً ۴۰ صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر دیا ہوں مریضوں کو دوا دی حلفیہ دریا سبالغہ لکھتا ہوں کہ ۴۳ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بدپرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھائی اور دوسرے نے رو بصحت ہونے پر شراب پی لی۔

منشی قلندر خاں ہوش آرکے ایند ایم او کیمپ بھسکو تبجور آپکے مرکبات طاعون کے استعمال کرنے سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

حاجی الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما

موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائیٹر منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی تعلیمی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار



قیمت مدینہ
کی سالانہ قیمت پیشگی
صرف تین روپیہ
بلغ تین روپیہ
ششماہی دو روپے
چھ ماہ سے کم
کے لئے جاری نہیں
کیا جاتا

مدینہ
ہر ماہ انگریزی کی
یکم - ۸ - ۱۵ - ۲۳
تاریخ کو شہر بجنور
سے بفضلہ تعالیٰ عین
وقت پر شائع ہوتا
ہے

مدینہ

مدینہ کا نمونہ
طلب فرمانے والے حضرات
خریداری و عدم خریداری
سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں

جملہ خریداران مدینہ
خط کتابت کے وقت اپنے پتہ
کی چٹ کا نمبر خریداری (۵۷۵)
کے علاوہ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل محال

بدن کے سفید داغ و برص کی اکسیر فقیری جڑی

پیارے خریدارو میں تعریف کرنا نہیں چاہتا اگر ایک روز کے تین بار کے لیپ سے سفید داغ کو آرام نہو تو دو گنی قیمت حلفی تحریر آنے پر واپس کر دونگا جسطرح چاہیں یہ اقرار نامہ اسٹامپ لکھا لیویں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ مفت یا بطور نمونہ دوا نہیں روانہ ہوگی حوالہ خط اخبار میں ضرور آنا چاہیئے۔

پتہ بید راج پنڈت مہابیر پھاٹک دربھنگہ

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاندانی معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی پی طلب فرمایئے

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی بمبئی

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اسلام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا و علما کی خدمتمیں بار یاب ہوتا ہے اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کیساتھ گہری محبت ہے انکی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	ما،	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عه	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عه	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خوشخطی کی لوح زمردیں روحِ شریعت

یہ کتاب جو نظم ہر دو اثر نگاہ چین لوریخ نگاریں و نعمت قواعد میں فائق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنما ہے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد و معید ہے قیمت ۸ محصولڈاک وخرچ وی پی ۵

پتہ منیجر اخبار مدینہ - بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے تیار کی ہے چند روز استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی ضعیف اور سست و کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ہمہ وقت مرتبہ اور ہم ۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایکساتھ لینے پر چار روپے چار آنہ

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سانولا چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے تھوڑے ہی دنوں میں جلد کیمثل گلاب کے پھول کے سرخ و سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سینلا کے داغ چھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسا وغیرہ چہرہ خوردہ اور بیرونق ہو جاتا ہے انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کیلئے جھوٹی سفیدی کر لیتی ہیں قیمت فی شیشی عہ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیئے

حوادث و اخبار

مقدمہ ڈاکہ کوٹ وسایا والہ

ملتان کی عدالت خاص نے کوٹ وسایا والہ کے مقدمہ ڈاکہ میں ۵۳ ملزموں میں سے صرف ایک ملزم غلام من کے خلاف زیر دفعات ۳۹۵ اور ۳۹۶ تعزیرات ہند فرد جرم عاید کی باقیماندہ ۴۴ ملزموں کو ۱۹ مئی کو بری کر دیا گیا۔ ۲۶ مئی کو ملزموں کی طرف سے صفائی کی شہادت گذرے گی۔ بستی نورنگ کے ڈاکے کا مقدمہ ۲۱ مئی کو عدالت کے روبرو پیش ہوگا۔

متمول دوکاندار کے گھر پر ڈاکہ

۱۸ مئی کی شب کو ایک متمول دوکاندار مسمی دیال چند بالدار ساکن منتھا واقع جوائے نگر کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ نصف شب کے قریب ۱۵ ڈاکو گھر کا عقبی دروازہ توڑ کر مکان میں گھس گئے۔ دوکاندار کا چھوٹا بھائی معہ اپنی زوجہ کے قیمتی مال و اسباب لے کر ایک ہمسایہ کے گھر میں جا چھپے۔ ڈاکو دیال چندر اور اس کی بیوی پر حملہ آور ہو کر کچھ قیمتی اسباب اور اہم دستاویزات لے گئے۔

دو دیسی عیسائیوں کو سزا

کلکتہ کے ہائی کورٹ سیشن نے دو دیسی عیسائیوں کو ۵ سال اور ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ ایک پر قتل اور دوسرے پر ضرب شدید پہنچانے میں امداد دینے کا جرم عاید کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ چائے کی دکان کے اس بلوے کا ضمیمہ ہے جس میں دیسی عیسائی اور مسلمان دست و گریبان ہوئے تھے۔ اور ایک شخص عبد الصمد مارا گیا تھا۔

روزانہ اردو بلیٹن

روزانہ انگریزی بلیٹن لاہور کے مالکوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی اڈیشن کے علاوہ عنقریب اردو میں بھی روزانہ بلیٹن شایع ہونا شروع ہوگا۔

مقدمہ ڈاکہ ضلع جھنگ

نواب بارہ ضلع جھنگ کے مقدمہ ڈاکہ میں مسٹر والس آئی سی ایس اسپشل مجسٹریٹ جھنگ نے ۱۴۰ ملزموں میں سے ۱۰۸ کو مجرم قرار دے کر ۱۱ کو سات سال عبور دریائے شور اور باقی کو ۲ سے ۶ سال تک قید بامشقت کی سزا دی۔

مجوزہ ہندو یونیورسٹی

بنارس ہندو یونیورسٹی کی سب کمیٹی کے اراکین آج کل شملہ میں افسران محکمہ تعلیم کے ساتھ غیر سرکاری طور پر قواعد و ضوابط کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں۔

چیرا پونجی میں بارش

چیرا پونجی (بنگال) جو تمام ہندوستان میں کثرت باران کے لئے مشہور ہے۔ وہاں دوشنبہ کے روز ۱۷.۱ انچ بارش ہوئی۔

جہازراں کمپنیوں کو انتباہ

کلکتہ کی جہازراں کمپنیوں کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ جنگ اٹلی و آسٹریا کی وجہ سے اب بحیرہ ایڈریاٹک تجارت کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو جہاز وینس کو جانا چاہتے تھے وہ اب جنوا کا رخ کریں۔

ڈاک کے جہاز کو حادثہ

بھارت نامی ڈاک کا جہاز جو رنگون سے پینانگ کی ڈاک لیکر ۱۷ مئی کو روانہ ہوا تھا۔ دو روز کے بعد اتفاقاً ضرر پہنچ جانے کی وجہ سے لنگر انداز ہو گیا اور ایک دوسرا جہاز اُسے کھینچ کر واپس لایا۔

سنگاپور کے ایک مسلمان تاجر کو پھانسی

رنگون کی ایک خبر مورخہ ۱۲ مئی مظہر ہے کہ حال میں سنگاپور کی فوجی عدالت نے ایک تاجر مسمی قاسم اسمٰعیل منصور کے خلاف ایک عجیب و غریب مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے تاجر مذکور سنگاپور کے ہندوستانی تاجروں کے ایک مشہور و معروف خاندان کا رکن ہے اس پر کم از کم اسنگین جرم عاید کئے گئے تھے جن میں سے ۹ بغاوت کے دسواں غنیم کو خبر پہنچانے اور گیارہواں ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کا تھا شہادت کے اختتام پر فیصلہ نہ سنایا گیا تھا بلکہ چند یوم کے بعد جیل خانہ میں پبلک کے روبرو سنایا گیا۔ اور ملزم کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

ضلع باری سال میں مزید ڈاکے

کلکتہ کی ایک خبر مورخہ ۲۱ مئی مظہر ہے کہ ضلع باری سال میں گذشتہ ہفتہ کے اندر دو اور ڈاکے پڑے ۱۲ مئی کو بابو روہنی کمار رائے پلیڈر نفول آباد کے مکان پر ایک سخت ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو تعداد میں ۳۰ تھے انہوں نے پہلے چوکیدار دیہہ کو قابو میں کیا۔ پھر مکان مذکور کا دروازہ توڑ کر اندر گھس گئے۔ اور اہل خانہ خصوصاً بابو گورو پرسن رائے کو جو روہنی کمار رائے کا چچا تھا۔ ڈرا دھمکا کر ۱۵۰۰ روپیہ کی مالیت کا اسباب لے گئے۔ گورو پرسن رائے نے دو اشخاص مسمی عقیما اور گاڈی میر کو شناخت کیا جنہیں پولیس نے ماخوذ کر لیا۔

۱۴ مئی کو ایک ڈاکہ اکھیل چندر داس ساکن دیبی چینی کے مکان پر پڑا۔ ڈاکوؤں نے سخت بیرحمی سے مستورات پر حملہ کیا۔ اور دو آہنی صندوق توڑ کر ۴۰۰۰ سو روپیہ کا مال لے گئے۔ ڈاکوؤں نے مکان کے ارد گرد آگ لگا دی۔ اور بندوقیں چلاتی رہے۔

برآمد برنج کی بندش

ایک خاص لائسنس حاصل کئے بغیر ہندوستان سے سویڈن و ناروے کو چاول نہ بھیجے جاسکیں گے۔

کراچی میں باربرداری کے جہاز

کراچی کی باربرداری کی منڈی نے خبر دی ہے کہ سرکاری گندم کو لیجانے کے لئے وہاں اسٹیمر پہنچ رہے ہیں پارسل لیجانے والے جہاز تاحال دستیاب نہیں ہوئے۔ اس لئے عام اسباب کی باربرداری ابھی ناممکن ہے۔

تین ٹرینیں ٹکرا گئیں

لندن ۲۲ مئی۔ کارلایل کا تار مظہر ہے کہ فوجی ٹرین اور لوکل ٹرین کے باہم ٹکرا جانے سے جب دونوں ٹرینیں آدھی تباہ ہوگئیں۔ تو ایک لندن ایکسپریس ان میں آگھسی جس سے شکستہ گاڑیوں کا ناقابل تمیز ڈھیر لگ گیا۔ آگ ہولناک سرعت کے ساتھ پھیل گئی۔ اور شکستہ سامان بھٹی کی طرح جلنے لگا زخمی سپاہیوں نے ہمراہیوں کو بچانے کے کام میں حیرت انگیز بہادری دکھائی۔

مجروحین کی آمد

اسٹیمر ادونڈا فرانس سے کچھ زخمی اور بیمار فوجیوں کو لیکر ۲۱ مئی کو بمبئی میں پہنچا۔ ان میں ۳۰ افسر بھی شامل ہیں۔

ہسپتالی جہاز کی غرقابی

نہایت افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ ہسپتالی جہاز جہاز بنگالی جسے بنگال ایمبولینس کور نے آراستہ کر کے چند روز ہوئے کلکتہ سے خلیج فارس کو روانہ کیا تھا اور جس کی نامزدگی کی رسم لارڈ کارمائیکل نے ۸ مئی کو ادا فرمائی تھی۔ مدراس سے کچھ فاصلہ پر طوفان کے اثر سے غرق ہو گیا۔

فریدپور میں نظربندیاں

ونیش چندر داس جو مقدمہ بم راجہ بازار میں رہا کر دیا گیا ہے۔ اُسے حکم ملا ہے کہ مقام منشی گنج ضلع ڈھاکہ میں اپنے تئیں معینہ رقبہ میں محدود رکھے اسی طرح پرنا داس کو جو مقدمہ سازش فریدپور میں رہا کر دیا گیا ہے۔ حکم ہوا ہے۔ کہ کاکس بازار کے محدود رقبہ سے باہر نہ جاوے۔

ایک نامی ڈاکو کی گرفتاری

ایک نامی ڈاکو راگھو جس نے بنگال میں کئی ڈاکے ڈالے تھے۔ اور جس کی گرفتاری کے لئے سرکار نے ایک بھاری انعام مشتہر کیا تھا۔ دفعدار سید تفضل حسین نے اُسے ایک موقع پر سنیاسیوں کے بھیس دیکھ کر پہچان لیا۔ دفعدار نے سنیاسی کو گاؤں میں چلکر گانجے کا دم لگانے کی دعوت دی۔ اور وہاں لیجاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ بجنور

شنبہ یکم جون سنہ ۱۹۱۵ء (۱۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۳ھ)

پنجاب کی اخبار نویسی

"پنجاب کی اخبار نویسی" ایک دل دوز اور پرسوز عنوان ہے۔ کاش ہمیں حالات زمانہ نے مجبور نہ کیا ہوتا کہ ہم آج مدینہ کے قیمتی صفحات اس داستان الم افزا سے گلنار کرتے لیکن اب کہ پانی سر سے گذر گیا ہے ہم کو بھی کچھ کہنا پڑا۔ ہم آج "پنجاب کی اخبار نویسی" پر مختصر الفاظ میں تبصرہ کریں گے۔ لیکن یاد رہے ہمیں کسی خاص پرچہ کی حمد و ثنا یا کسی خاص مسلک کی تعریض و تنقید منظور نہیں ہے۔ ہم جو کچھ لکھیں گے "اخبار نویسی" کے نقطہ نگاہ سے لکھیں گے۔ چونکہ ہم صاف صاف لکھنے کے عادی ہیں۔ اس لئے اگر ہمارے بلا تکلف الفاظ کسی قدسی صفات بزرگ کی نظر ادب آموز میں کھٹک جائیں تو ہمیں معاف فرمائیں۔ کہ یہ تقاضائے فطرت ہے!

اور صوبہ جات ہند کی مانند پنجاب میں بھی اردو کے بے شمار اخبارات انطباع پذیر ہوتے ہیں بلکہ ہمارے شمار میں سارے حصص ملک سے زیادہ پرچے نکلتے ہیں۔ اشاعت ان کی معقول ہے۔ چونکہ اشاعت کافی ہے۔ اس لئے ان کی مالی حالت بھی اچھی ہے ان میں اکثر وہ ہیں جن کے اپنے اسٹیم پریس ہیں۔ اکثر وہ ہیں جن کی دیدہ زیب بلڈنگیں ہیں۔ کچھ ہفتہ وار ہیں۔ کچھ روزانہ ایک آدھ ہفتہ میں دو بار نکلتا ہے۔ غرضکہ ہر رنگ کی اخبار نویسی پنجاب میں موجود ہے

اب وہ زمانہ نہیں رہا جب کہ پبلک مذاق میں لطافت و ندرت تھی۔ لوگ ان پرچوں کو پسند کرتے تھے جن میں شعرائے نازک خیال کے پاکیزہ کلام کی مہک آفرینی ہو۔ املا بھی پرانے طرز کا ہو۔ مضامین بھی طرز قدیم پر لکھے گئے ہوں۔ وہ زمانہ تھا کہ لوگوں کی فکر فلک پیما بھی سیاست سے روشناس نہیں ہوئی تھی۔ پنجاب میں کوہ نور جیسے پر نور پرچے ترقی پذیر تھے۔ اگر ہم آج کوہ نور کے مضامین یہاں نقل کریں تو ہمارے ارباب قلم ہنس پڑیں۔ لیکن یہ ہماری خود فراموشی اور کوتاہ نظری پر دال ہے۔ کہ ہم بلا وجہ قدامت پر تمسخر کرتے اور گھبراتے ہیں۔ لہٰذا قدرت کے اس عام نظریہ پر نگاہ نہیں رکھتے کہ ہر چیز انقلاب پذیر ہے" ہماری زبان بدل جاتی ہے ہمارا فیشن بدل جاتا ہے۔ تمدن و معاشرت جدید سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔ طرز ماند و بود میں تغیر آ جاتا ہے پھر اگر اخباری یا ادبی مذاق میں انقلاب رونما ہو جائے تو تعجب ہی کیا ہے؟

"کوہ نور" کی نور افشانی کا جب زمانہ ختم ہوا تو پنجاب میں اخبار نویسی کا دوسرا دور آیا۔ چونکہ یہ زمانہ قدامت اور جدت کے درمیان تھا اس لئے اس کو "دور وسطی" کہہ سکتے ہیں۔ "دور وسطی" میں بے شمار تو نہیں ہاں متعدد پرچے نکل آئے۔ اور ان کے عام مذاق میں بھی فرق آیا۔ سیاسی مباحث پر بھی لکھا جانے لگا۔ شان قدامت بھی برقرار رہی۔ اور جدت کا بھی ظہور ہو گیا۔ "دور وسطی" کے پرچوں میں عام اور پیسہ اخبار قابل ذکر ہیں جو اب تک زندہ ہیں۔ اور خدا انہیں حوادث روزگار سے محفوظ ہی رکھے۔ کیونکہ دور وسطی کی یادگار ہیں۔

"عام" کہتے ہیں ایک عامی پرچہ ہے۔ شاید عامی ہو۔ لیکن ایک لحاظ سے تو "عام" خاصان خاص پر بھی فوقیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس کی مستقل روش ہے۔ عام آج بھی ویسا ہی عامی ہے جیسا نصف صدی پیشتر تھا۔ اور یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کسی اخبار کا حقیقی وصف کہی جا سکتی ہے۔ چونکہ عام ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے ہم عام کا زیادہ تذکرہ فضول سمجھتے ہیں۔ باقی رہا پیسہ اخبار خدا اس کی عمر دراز کرے۔ اور اس کی ہر دلعزیزی و محبوبیت میں اضافہ کرے۔ ہمارا محل نظر خاص ہے۔ اور ہم اس کے متعلق ضرور کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔

اردو اخبار نویسوں کا یہ رستم پہلے گوجرانوالہ سے ہفتہ وار نکلا تھا چونکہ اس کے مالکان ضلع گوجرانوالہ (قصبہ فیروزوالہ) کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے گوجرانوالہ مقام اشاعت تجویز ہوا۔ اس زمانہ میں پیسہ اخبار واقعی پیسہ اخبار تھا۔ اور اپنے نام کے لحاظ سے پیسے ٹکے کا نصب العین ہر وقت پیش نظر رکھتا تھا۔ پالیسی اس کی کچھ نہ تھی۔ تیز ہوا میں جو حالت درخت کی ہوتی ہے۔ وہی پیسہ اخبار کی تھی پیسہ اخبار پبلک مذاق کا مقلد تھا۔ نہ کہ پبلک پیسہ اخبار کی۔ پبلک مذاق کی پیروی کرنے والوں کو بسا اوقات مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور پیسہ اخبار بھی ان تکلیفات سے نہ بچ سکا انیسویں صدی کو ابھی چار پانچ سال ہی گذرے تھے کہ ہندوستان میں ایک عام سیاسی بیداری کا ظہور ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مشرق اقصیٰ میں یورپ کا پہلوان (روس) اپنی ہیبت و جبروت ایک مشرقی نوخیز (جاپان) پر تصدق کر چکا تھا۔ اور یہ فرحت سارا براعظم ایشیا محسوس کر رہا تھا۔ کہ یورپ کی قوتیں بھی دبائی جا سکتی ہیں۔ ہندوستان میں آزادی کا جذبہ اپنا کام کر رہا تھا۔ لارڈ کرزن ہالقابہ کی مجوزہ تقسیم بنگالہ نے ہندوؤں کو ہوش سے بیچین بنا رکھا تھا سودیشی تحریک کا دور دورہ تھا۔ اور نوبت بائیکاٹ تک پہنچ چکی تھی۔ اس وقت وہ اخبارات محبوب خلائق تھے جو پبلک اسپرٹ کی پیروی کریں پیسہ اخبار کے لئے یہ وقت نازک تھا۔ وہ ایک طرف پبلک مذاق کی پیروی کرتا تھا دوسری جانب کار احتساب سے بھی لرزاں ترساں تھا۔ باوجودیکہ کبھی وہ نیشنل کانگرس اور سودیشی کا موید تھا۔

زمانہ نے ایک اور پلٹا کھایا۔ کچھ سرکاری احتساب کچھ پبلک مذاق نے سڈیشن اور مجنونانہ دماغوں کا تنقیہ کرنا شروع کر دیا۔ نوبت بایں رسید کہ سودیشی بائیکاٹ اور بغاوت و سرکشی اہل ایمان کے لئے بمنزلہ کفر تصور ہونے لگے۔ اولیائے سیاست کی روش بدل گئی۔ مسلمانوں نے کمال معاملہ فہمی دور اندیشی تدبر و فراست سے کام لیکر ایک سلامت روی کی صراط مستقیم اختیار کی۔ پیسہ اخبار چونکہ اپنی تلون پالیسی کے لئے مشہور تھا۔ اس لئے تب کانگرس اور سودیشی وغیرہ کی حمایت سے توبہ کی گئی۔ اور حضرت ویسے ہی پکے سچے مسلمان نظر آنے لگے جیسے کہ دوسرے ارباب تسبیح و عمامہ۔

اب مقابلہ شلوار و طربوش (ترکی ٹوپی) سے تھا دھوتی و ہیٹ خارج از بحث قرار پا چکے تھے۔ میدان میں "وطن" تو تھا ہی ایک اور دیہاتی زمیندار اپنی بربریت کو شہریت میں تبدیل کرنے کی غرض سے لاہور چلا آیا۔ اس نے بڑے بڑے حاجیوں کی نیند حرام کر دی۔ ریوٹر کی تار برقیوں پر حصر کرنے والے روزانہ اخبارات کو چیلنج دیا کہ مرد میدان نہیں۔ بازار حسن و عشق میں نقد دل کی ضرورت ہے۔ اخبار نویسی میں حق و صدق، جرأت و اخلاص و ایثار و استقلال کی ایسی ہی سخت ضرورت ہے جیسی مسلمانوں کو ایمان کی جسم کو جان کی۔ فریبندگی کے دوالے اور ریاکاری کے ستارے اب کو کر دئے جائیں گے زبان و قلم کا تطابق دل سے کرنا ہوگا۔

(باقی باقی)

"ناظر" کی جولانی طبع

ملک میں ایک تقدس مآب گروہ ہے جس کو اپنی وفا کیشی پر بجا فخر و ناز ہے۔ ہم چونکہ اپنی سرکار دولتمدار کے حقیقی ہوا خواہ ہیں اس لئے ایسے بزرگوں کا وجود غنیمت سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنی وفاداری کا سکہ بٹھلاتے ہوئے ناکردہ گناہ ارباب حریت پر بھی تبرہ کیا جائے یہ طریقہ مستحسن نہیں کہ ایک بزرگ "ناظر" جن کی شخصیت ناظر کی نقاب میں پوشیدہ رہا کرتی ہے۔ یہ حضرت ہمیشہ وفاداری کا وعظ سنایا کرتے ہیں۔ وفاداری کا وعظ کہنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک مقدس فرض ہے مگر ہم

خود مختلف اوقات میں ارباب وطن کو مشورہ دیتے رہے ہیں کہ وہ اپنی سرکار کے دل وجان سے خیرسگال رہیں لیکن ہم نے کبھی اس دوران میں کسی آزاد خیال بزرگ پر آوازہ نہیں کسا۔ ہم تو صاف کہتے ہیں کہ ایسے مقدس بزرگ ڈبل گناہگار ہیں۔ جناب ناظر جیسا کہ اُن کے ہمہ گیر قلمی سے پایا جاتا ہے ایک نازک خیال شاعر بھی ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جناب ناظر کی شاعری صرف ارباب حریت کو گالیاں دینے تک ہی محدود ہے۔ کیونکہ جب کبھی وہ کلام موزوں فرماتے ہیں ہمیشہ زمیندار پارٹی پر تنزل گراتے ہیں۔ شاید یہ ناظر کا کمال ہوگا۔ یا خصوصیت۔ بہرحال کچھ بھی ہیں ناظر کی یہ شیوا بیانیاں پسند نہیں ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مذاق کی اصلاح کریں۔ پیسہ اخبار کے کالم جناب ناظر کے کلام سے دیدہ زیب بن جاتے ہیں۔ لیکن جناب ناظر اپنا وقار، اعزاز اگر پیسہ اخبار کی دلفریبی پر نثار کریں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ ناظر نے ایک نظم "ہوسے بات کہہ کر گنہگار واعظ" کے عنوان سے موزوں فرمائی ہے جس میں ارباب حریت کو "واعظ" کا پرلطف خطاب دیا گیا ہے۔ اور واعظ کو اپنی خاص زبان میں مشورہ دیا ہے کہ وہ "جا چھوں" اور تقدس مآبوں کو برا بھلا نہ کہا کریں۔ کیونکہ اس زمانہ میں وعظ کہنا ریاکاری ہے۔ ہم خوش ہیں کہ جناب ناظر نے ایک حقیقت حال کا اعتراف کر لیا۔ اصلیت بھی یہی ہے کہ جو جناب لوگوں کو یہ "شد و مد" "وفاداری کا وعظ" سناتے ہیں وہ حقیقت میں منافق ہوتے ہیں۔ کاش جناب ناظر اس نکتہ کو مدنظر رکھتے۔ کہ وہ خود بھی "واعظ" ہیں!

جنگ کب ختم ہوگی؟

آج یہ سوال ہر زبان پر ہے۔ کہ موجودہ ہولناک مصائب کب ختم ہونگے؟ مطلع سیاست کا تکدر کب رفع ہوگا۔ اس سوال کی عمومیت و اکثریت سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ دنیا موجودہ ہیبتناک جنگی مظاہر کو نہایت تشویش و بےچینی کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے حقیقت میں ایسا پرآشوب زمانہ چشم فلک نے پہلے دیکھا بھی نہیں۔ ہر محب نوع انسان کی یہ دلی دعا ہے کہ خدائے قدیر جلد محاربات عالمگیر کا خاتمہ کرائے۔ کہ یہ ساری دنیا کے لئے باعث رنج وغم ہیں باوجودیکہ ایک عالم امن وصلح کے لئے بیقرار ہے۔ جنگ کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کب ختم ہوگی۔ مسٹر لائڈ جارج نے ایک جلسہ میں اس موضوع پر تبصرہ فرمایا۔ اور کہا کہ اکثر لوگ یہ دریافت کرتے ہیں کہ جنگ کب ختم ہوگی؟ میں اس سوال کا جواب "ابراہیم لنکن" کی زبان میں اس طرح دے سکتا ہوں کہ جب تک دلی مقصد حاصل نہ ہو جائے" اور میں بقصد تعالیٰ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب تک ہم اپنے مقاصد پیش نظر میں کامیاب نہ ہو جائیں برابر جنگ جاری رکھ سکتے ہیں جنگ ہم نے نہیں چھیڑی۔ بلکہ جرمنی کے پرغضب ارادے اس کے محرک اصلی ہیں۔ جرمنی ازراہ غرور یہ چاہتا ہے کہ جملہ دول یورپ کو زیر کر لے چونکہ اس کی یہ آرزوئے تفوق بےمعنی اور یورپ کی آزادی میں مخل ہے۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ اس ناجائز خواہش کا استیصال کریں۔ اس بات کا ہمیں اقرار ہے کہ موجودہ جنگی مظاہرہ میں ہمیں عظیم نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ لیکن اگر ہم اس نقصان سے سہم کر مدافعت نہ کرتے تو یقیناً گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے۔ اور ہمیشہ کے لئے قعر گمنامی میں چھپ جاتے اس وقت حالت حوصلہ افزا ہے۔ ہمارے ناکھوں شیران فولادی سینہ سپر کھڑے ہیں۔ اور بیس لاکھ کے قریب نونہالان ملت ریزرو موجود ہیں جو بوقت ضرورت میدان کارزار میں آ سکتے ہیں" مسٹر لائڈ جارج کے یہ ریمارکس ہر پہلو سے حوصلہ افزا ہیں۔ اور مختصر الفاظ میں جنگ کے موجبات پر کافی روشنی ڈالدی گئی ہے۔ افسوس ہے کہ ابھی اس سوال کا کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں مل سکا کہ "جنگ کب ختم ہوگی؟"

تہذیب کے ہیبتناک منظر

مہذب یورپ کے مہذب فرد وحید (جرمنی) نے دنیا کو اپنی تہذیب (بربریت) کے وہ ہیبتناک مظاہرے دکھلائے ہیں جن کے احساس سے ہی تہذیب کا احساس گھٹ جاتا ہے معلوم نہیں ایک شخص ایک ہی وقت میں چور ڈاکو راہزن اور متقی ومہذب کس طرح ہو سکتا ہے؟ جرمنی کی تو وہی بات ہوئی کہ چوری بھی سینہ زوری بھی دعویٰ دینی بھی!! جب سے جنگ یورپ شروع ہوئی ہے جرمنی کی تہذیب کے ہولناک مناظر ہم حیرت واستعجاب سے دیکھ رہے ہیں کہیں بلجیم کی غیر مصاف رعایا کو بےخانماں کیا جاتا ہے۔ کہیں مہلک آلات حرب سے دنیائے امن کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ مفتوحہ علاقوں میں جس قدر خلاف انسانیت افعال سرزد ہوئے ہیں اُن کی تفصیل المناک ہے۔ بحری بری اور فضائی تاخت وتاراج کا ریکارڈ اس قدر طویل ہے کہ ہم مختصر زیویو کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ ڈمڈم (پھٹنے والی) گولیاں بھی استعمال ہوتی رہیں۔ کنوؤں کے پانی میں زہر تک ملا دیا۔ خندقوں کو جلتے ہوئے تیل سے آلود کر دیا۔ زہریلی گیسوں سے بےشمار خلق خدا کو شربت مرگ پلایا۔ سمندروں میں سرنگیں بچھا کر بےگناہ مسافروں کو غرق کیا۔ لوسی ٹینیا جیسے جہاز تباہ وبرباد کر کے اپنی مہذب پیشانی پر کلنگ کا ٹیکہ لگوایا۔ یہ سب واقعات مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ تفصیل کا یہ وقت نہیں۔ کاش جرمنی اپنے ان کارہائے رذیلہ سے توبہ کرے کہ یہ واقعات ایک مہذب ومتمدن گورنمنٹ کے لئے نہایت شرمناک ہیں۔

اٹلی کی شرکت جنگ

"جرمنی وآسٹریا" اور روس وانگلستان وفرانس کے باہم دست وگریباں ہو جانے پر نظریں اٹلی کی جانب اُٹھ رہی تھیں۔ کہ دیکھئے یہ اپنے حلفاء کے ساتھ اس نازک وقت میں شریک ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس نے اپنے مصالح ومفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کرنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ وہ بخوبی واقف تھا کہ اگر اتحاد ثلاثہ کے مقابلہ میں اپنے معاہدوں کی پابندی کے خیال سے جرمنی وآسٹریا کا شریک ہوتا ہے تو ملک اٹلی جو ایک مچھلی کے جسم کی صورت میں تقریباً بالکل بحیرۂ روم میں پڑا ہوا ہے اور جس کے طویل پہلوؤں کی حفاظت کے لئے اُس کے پاس کافی بحری طاقت بھی نہیں متحدہ بیڑے کا بآسانی شکار ہو سکیگا۔ اور اُس کے سر (شمال مغربی حصۂ ملک) کو فرانسیسی افواج کچل ڈالنے کے لئے آمادہ ہونگی نیز اُس کا قلب (دارالسلطنت) ہر وقت خطرہ میں ہوگا۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ وہ اپنے حلیفوں کے ساتھ شامل ہو کر اپنی ہستی کو معرض خطر میں ڈالتا۔

اب دس ماہ بعد اس کی غیر جانبداری نے دشمنی کی صورت اختیار کر لی اور ۲۴ مئی کو باقاعدہ آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا جسکے باعث جرمنی و دولت عثمانیہ کے تعلقات بھی منقطع ہو گئے۔

اٹلی کا ایسے وقت میں جبکہ اس کے قدیم حلیف پہلے ہی سے سخت مشکلات میں مبتلا تھے۔ ۱۱ لاکھ فوج کے ساتھ آسٹریا کے مقابلہ کیلئے تیار ہو جانا جرمنی وآسٹریا کے لئے سخت تشویش کا موجب ہے اور دولت علیہ عثمانیہ کے حق میں بھی اندیشناک۔ نہیں کہا جا سکتا کہ آیندہ اس سے کیا نتائج حاصل ہونگے۔

مقدمہ سازش لاہور

عدالت خاص نے ۲۶ اپریل کو مقدمہ ہذا کی سماعت شروع کی تھی اور گذشتہ شنبہ تک وہ ۱۵۹ گواہوں کی شہادت قلمبند کر چکی تھی۔ اب سرکاری مخبروں کے بیانات کی تائید میں شہادت گذر رہی ہے سہ شنبہ کو ڈاکہ چھینیہ کے متعلق جس میں بم پستول استعمال کئے گئے تھے شہادت پیش ہوئی ڈاکوؤں اور گاؤں والوں کی لڑائی میں ایک ڈاکو اور ایک دیہاتی مارا گیا۔ اور دیگر کئی آدمی زخمی ہوئے شنبہ کو سرکاری پیروکار نے اعلان کیا کہ دلیپ سنگھ نامی سرکاری مخبر کا جس کی شہادت ہونے والی تھی۔ ہیضہ سے انتقال ہو گیا۔ نظر بحالات یہ مقدمہ طول کھینچتا نظر آتا ہے۔

خریداران مدینہ خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور

اقتباسات

درہ دانیال

(ترکی بیان)

درہ دانیال میں فوجوں کے اُتارنے کے متعلق قسطنطنیہ سے آئے ہوئے سرکاری تاروں کا بیان شائع ہوا ہے جس میں قوم قلعہ پر جو ایشیائی ساحل پر ہے اس کوشش کا ذکر کیا گیا ہے جو اتحادیوں نے فوجیں اُتارنے کی کی تھی۔ محکمہ بحری نے کل جو اعلان کیا ہے اس میں صرف جزیرہ نمائے گیلی پولی پر کامیابی سے فوج اُتارنے کا ذکر ہے ترکوں کا بیان حسب ذیل ہے۔

"جنگی جہازوں کی آڑ میں اتوار کو دشمن نے جزیرہ نمائے گیلی پولی کے مغربی ساحل پر چار مختلف مقامات پر فوج اُتارنے کی کوشش کی یعنی دریائے سعادری کے دہانہ پر۔ دی بردن کے قریب وجوا میں غباپتی کے مغرب اور ۔۔۔

قوم قلعہ کے قریب دشمن نے فوج اُتاری مگر کشتیوں سے واپس کر دیئے گئے۔ اور ساحل سمندر تک ہٹا دیئے گئے۔ شب گذشتہ میں اس فوج کا ایک حصہ مجبوراً جلدی سے اپنے جہازوں پر چلا گیا ترک بر موقعہ پر کامیابی کے ساتھ حملہ کر رہے ہیں۔ اُسی وقت جبکہ فوج اُتاری جا رہی تھی دشمن کا ایک بیڑہ درہ دانیال میں بڑھا تاکہ اس سے گذر جائے۔ لیکن ہماری گولہ باری کے مقابلہ میں اسکو واپس ہونا پڑا۔

دشمن کی فوج جو قوم قلعہ کے قریب اُتری تھی اپنے جہازوں کی آڑ میں بڑھی مگر باوجود سخت آتشباری کے ہمنے اُسکو ساحل تک ہٹا دیا۔ دشمن کے چار سو آدمی مارے گئے اور ۲۰۰ ہمنے قید کر لئے ہمارے نقصانات نہایت معمولی ہوئے۔

مسلمان سپاہیوں کی ایک جماعت جو اس موقع پر فرانسیسی فوج کے ساتھ اُتری تھی اسکو چھوڑ کر ہماری فوج میں شامل ہو گئی۔ غبا پتی کے قریب ہم نے بہت سے انگریزی اور آسٹریلیا کے سپاہی پکڑ لئے۔ ان میں ایک کپتان اور ایک لفٹننٹ بھی شامل ہے۔

ایک دوسرا ترکی بیان

ایمسٹرڈم ۳۰-اپریل۔ قسطنطنیہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دشمن نے گیلی پولی کے جنوبی ساحل پر غبا پتی کے قریب پھر کوشش کی لیکن کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ کل دشمن کی تازہ فوج نے قوم قلعہ کے قریب ساحل پر حملہ کیا مگر واپس جانے پر مجبور کر دی گئی۔ اور دو توپیں چھوڑ گئی۔ (ریوٹر)

یمان پاشا کا تار

جرمن ذرائع کی خبروں سے معلوم ہوا کہ "کل سلطان اعظم کے دربار تخت نشینی کے موقع پر وزیر جنگ نے اعلان کیا کہ پانچویں فوج کے کمانڈر یمان پاشا کا تار آیا ہے جسمیں انھوں نے لکھا ہے کہ دشمن کے تلب اور میسرہ کو کامل شکست دیدی گئی اُنھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ دشمن کا میمنہ بھی اُمید کیجاتی ہے کہ شکست کھا چکا ہے (ٹائمز ۲۹ اپریل)

ایمسٹرڈم ۲۷-اپریل آج کا ترکی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ

"مقام سنعان دیری (جو سدالبحر کے مغرب میں ہے) اب دشمن سے خالی ہے۔ غبا پتی پر جنگی جہازوں کی آڑ میں دشمن نے اپنا مورچہ قائم رکھنا چاہا لیکن آج علی الصباح ہماری فوج نے ان مورچوں پر گولہ باری کی اور تمام خط تصادم پر دشمنوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور نقصان کثیر پہنچایا ایک حصہ بھاگا اور کشتیوں میں سوار ہو کر غائب ہو گیا۔ جو لوگ نہ بھاگ سکے اُنھوں نے سفید جھنڈا بلند کر کے اطاعت قبول کر لی۔

دشمن کی رسد کا ایک جہاز سرائے برنو کے قریب ڈبو دیا گیا۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ دشمن کی فوج جس کی تعداد چار بریگیڈ ہے غبا پتی کے ساحل پر ہٹا دی گئی۔

صدر مقام سے اطلاع ملی ہے کہ

قسطنطنیہ۔ دشمن نے غبا پتی اور جزیرہ نما کے جنوبی حصہ پر پھر حملہ شروع کیا۔ لیکن کامیابی کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ کل دشمن نے کمک لیکر قوم قلعہ کے قریب ساحل پر حملہ کیا لیکن پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا اور تین توپیں چھوڑ گیا۔

قسطنطنیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادیوں نے یورپین ساحل پر بھی تین جگہ اور ایشیائی ساحل پر ایک جگہ فوج اُتارنی چاہی تھی۔ جس کی مجموعی تعداد ۸۰ ہزار تھی۔ (ٹائمز ۳۰-اپریل)

ترکوں کا جنگی بیڑہ

ایتھنز۔ ترکی اخبارات جہاز مجیدیہ کے نقصان کو زیادہ نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ لڑائی میں نقصان ہوا ہی کرتا ہے۔ ان کو اُمید ہے کہ عثمانی رعایا کی حب الوطنی اور ان کا ایثار اس نقصان کی تلافی کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ چنانچہ چندہ ہونا شروع ہو گیا ہے تاکہ اس کروزر کی جگہ ایک جنگی جہاز (تعدیہ ناٹ) بنا لیا جائے جسکا نام مجیدیہ ثانی ہوگا۔

مجیدیہ کی غرقابی

ایک طویل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جسمیں مجیدیہ کی غرقابی کا حال بیان کیا گیا ہے جس کے ملاحوں کو تارپیڈو کشتی نے جو اس کے ساتھ تھی غرق ہونے سے بچا لیا تھا۔ خبر ہے کہ ترکی بیڑہ جسمیں جہاز گوبین بھی شامل ہے بحیرہ اسود میں گشت لگا رہا ہے۔ لیکن گوبین کے علاوہ بڑے جہاز جو کام کے قابل ہیں صرف بریسلا اور حمیدیہ ہیں۔

ترکی اخبارات کہتے ہیں کہ باوجود مجیدیہ کے نقصان کے بحیرہ اسود پر ترکی بالکل حاوی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ترکوں نے دو روسی سٹیمر "پراویڈنٹ" اور "اناستاشیا" غرق کر دئے۔ اور ان کے ملاحوں کو قید کر لیا ہے۔ دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ روسیوں نے چار ترکی جہازوں کو جو کوئلہ لئے ہوئے باسفورس کیطرف آ رہے تھے غرق کر دیا۔ (ریزیسٹ ۳۰ اپریل)

درہ دانیال کے متعلق جرمنوں کا خیال

تمام جرمن اخبارات بہت اصرار کے ساتھ یقین دلا رہے ہیں کہ درہ دانیال میں اتحادیوں کی کوششیں ناکامیاب ہونگی۔ وائس ایڈمرل کرشاف نے پنجشنبہ کو لکھا تھا کہ

"۳۲ بار برداری کے جہازوں میں کیا آسکتا ہے؟ بمشکل ایک آرمی کور آ سکتی ہے اگر وہ اپنے ساتھ گھوڑے توپیں۔ گولہ بارود اور ضروری رسد کا سامان بھی لائیں۔ یہ فوج سد اس کے جواب موقع کے قریب موجود ہے دو آرمی کور سے زیادہ نہ ہوگی۔ انکو سالونیکی واس۔ میٹیلین۔ سمرنا وغیرہ پر قبضہ کر لینے دو جنوب میں ہمارے اتحادی باطمینان تمام اور ہر طرح مسلح ہونیکا انکار کر سکتے ہیں اور ان کے استقبال کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ترکوں اور جرمنوں کا اتحاد ہر طرف خشکی اور تری پر اچھی حالت میں ظاہر ہو جائیگا

ایران میں جرمنوں کی سازش

پیٹروگراڈ ۲۲-اپریل - ایران سے جو خبریں آتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قنصل کی کوششیں بہت خطرناک ہیں خصوصاً اصفہان میں۔

ایک ملاقات کے دوران میں وزیر خارجہ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حملہ اس غرض سے کیا گیا تھا کہ ایرانیوں کو خوف دلایا جائے اور اسطرح روس اور برطانیہ کے خلاف جرمن تحریک کی امانت کی جائے۔ اس خیال کی اس واقعہ سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ جرمنی اور آسٹریا کے سفیر اس ترکی فوج کے ساتھ جو کرمانشاہ میں کام کر رہی ہے اپنے صدر مقام کو واپس آ رہے ہیں۔ (ٹائمز ۲۴-اپریل)

مسٹر ولیم گلیڈ اسٹون کی ملک و قوم پر جاں نثاری

مسٹر ولیم گلیڈ اسٹون ممبر پارلیمنٹ جو انگلستان کے مشہور وزیر اعظم مسٹر گلیڈ اسٹون کے پوتے تھے میدان جنگ میں داد شجاعت دیتے ہوئے نذر اجل ہوئے ہیں۔ اُن کی عمر ابھی تیس سال سے متجاوز نہ تھی اس قلیل مدت میں اُنہوں نے ملک و قوم کی ایسی عظیم الشان خدمت کی۔ اور ایسا نام پیدا کیا کہ معمر آدمیوں کو بھی اُن پر رشک آتا تھا۔ میدان جنگ سے اُنہوں نے اپنی والدہ کو ایک چٹھی لکھی جس کے یہ الفاظ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

"اگر کسی کو عمر خضر بھی مل جائے۔ لیکن وہ اس زمان طول میں ملک و قوم کی کوئی خدمت نہ کرسکے تو وہ شخص زمانہ دراز تک زندہ رہنے کے لئے کسی عزت و تعظیم کا مستحق نہیں۔ اور یقیناً اُس کا نام بھی اس کے ساتھ مٹ جائیگا۔ برخلاف اس کے کسی شخص کو قاسم ازل کی طرف سے اس عالم اسباب میں رہنے کے لئے بہت ہی قلیل مہلت عطا ہو لیکن وکار کی ساری خدمت میں گزرے تو اُس شخص کا قیام تا قیام عالم فانی مسلم ہے"

خاتمہ جنگ کے بعد ترک کس طرف ہونگے

جس وقت ترکی اور اتحاد ثلاثہ میں اعلان جنگ ہوا اُس وقت ایک ممتاز روسی افسر شام میں اقامت پذیر تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سلطنت عثمانیہ کے ایک سول افسر کو ایک اعلیٰ فوجی افسر سے یہ الفاظ کہتے سنا کہ "ہماری تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہم نے خالص ترکی اسپرٹ سے کبھی کام نہیں لیا۔ بلکہ ازمنہ مختلفہ میں حسب تقاضائے وقت کبھی انگریزوں کے شریک کار رہے۔ کبھی فرانسیسیوں کے طرفدار بنے۔ یا اُن سے استمداد کرتے رہے۔ چنانچہ اس وقت بھی۔ ہم جرمنی سے مسلک اتفاق و اتحاد میں منسلک ہیں۔ جنگ کا نتیجہ ہمیشہ صلح کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کلیہ کو موجودہ جنگ پر حاوی نہ سمجھا جائے۔ پس اس جنگ کا خاتمہ ہو جانے۔ اور متخاصمین میں صلح ہو جانے کے بعد یہ بالکل اغلب ہے کہ ہم پھر انگریزوں یا فرانسیسیوں کے ساتھ مل کر کسی دشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوں۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ کہ اس تلخ تجربہ کے بعد بھی ہم پھر کبھی جرمنی کے ساتھ کسی کام میں شریک ہوں۔" (وکیل)

نمک کی کان میں ناچ گھر

حال ہی میں ایک موقع پر روسی فوجوں نے کراکو کے شہر پر گولہ باری کی تھی یہ شہر پہلے پولینڈ کا دار الخلافہ تھا۔ آسٹریا جرمنی اور روس نے جب آپس میں پولینڈ کو تقسیم کیا۔ تو یہ شہر آسٹریا کے حصہ میں آیا۔ روس اگر اس شہر پر قابض ہو جائے تو اُس کو وائنا تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ شہر کراکو سے ۱۲ کوس کے فاصلہ پر زمین کی سطح سے نیچے ایک عجیب شہر ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کس قدر قدیم ہے۔ اس شہر کا فرش صاف پتھر جیسے نمک سے بنایا گیا ہے سینڈ نمک کی کان ٹھیک کوئلہ کی کان کی طرح ہے۔ کئی ہزار سالوں سے لوگ اس کان سے نمک نکال رہے ہیں۔ اور وہ اس سے صرف نمک ہی نہیں نکال رہے بلکہ اُنہوں نے ایک وسیع شہر کی بنیاد رکھ دی ہے۔ زمین کے پیٹ میں یہ نمک کا شہر صرف ایک ہی نہیں بلکہ سات ہیں۔ ایک کے اوپر ایک ہے۔ اسی طرح اوپر کے تین شہروں میں انسان جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد باقی چار شہروں میں لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں۔ اس نمک کے شہر میں کتنی ہی جرنیلی سڑکیں ہیں کتنی ہی ریل گاڑیاں ہیں۔ ریل گاڑی سے نمک ڈھونے کا کام لیا جاتا ہے۔ مگر آدمی اس پر آمد و رفت نہیں کر سکتے۔ اس کان کے اندر کتنے ہی گھوڑے ہیں کتنی ہی گھوڑیاں یہاں پیدا ہوتی ہیں وہ نیچے اس اندھیرے میں ادھر اُدھر پھرا کرتے ہیں۔ مگر پیدائش سے لیکر موت تک سورج کو نہیں دیکھ سکتے ... بارہ سو آدمی کام کرتے ہیں۔ ایک سال میں ایک مزدور ستائیس ہزار من نمک کاٹ سکتا ہے رات کو مزدور کان کے اندر نہیں رہتے۔ اور شام کو اوپر آکر رات کو اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ اس کان میں کبھی کھڑے ہو کر کبھی لیٹ کر کبھی سیڑھی پر چڑھ کر مزدور نمک جمع کرتے ہیں۔ اس کان کا پہلا شہر زمین کی سطح سے ۱۵۰ ہاتھ نیچے ہے۔ اس شہر کا نام قیصر فرانسس ہے۔ اس سے نیچے کے دوسرے شہر کا نام ایچ ارجنگ البرٹ اور تیسرے کا نام مون ہے۔ پہلے شہر میں ایک بڑا ناچ گھر ہے اس مکان کا ہر ایک ستون اور تمام سامان سخت پتھر کی قسم کا نمک کاٹ کر بنایا گیا ہے یہ ناچ گھر سنہ ۱۶۵۰ء میں بنا تھا۔ اس کے ایک کمرہ میں نمک سے بنا ہوا ایک تخت ہے۔ آسٹریا کا بادشاہ جب کان کا ملاحظہ کرنے کے لئے جاتا ہے تو کان کے مزدور مرد اور عورتیں ان کو خوش کرنے کے لئے اس مکان میں ناچتے اور گاتے ہیں۔ اسی تخت پر بیٹھ کر بادشاہ ناچ دیکھتا ہے۔ اس ناچ گھر سے کچھ فاصلہ پر نمک کا بنا ہوا۔ ایک وسیع اور عالیشان گرجا ہے سنہ ۱۶۹۰ء میں یعنی اب سے سوا دو سو سال پہلے یہ گرجا تیار ہوا تھا۔ اس گرجے میں نماز وغیرہ ادا کی جاتی کہ اس دن گرد و نواح کے آدمیوں کو کان دیکھنے کی اجازت دیجاتی ہے بہادوں کے ماہ میں جب شاہ آسٹریا کی سالگرہ ہوتی ہے تو یہاں بڑی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس شہر کے نیچے ایک اندھیرا شہر ہے۔ کہ بجلی کی روشنی سے ہزاروں لیمپ وہاں روشن کر دئے جاتے ہیں۔ کان میں روشنی ہونے پر نمک کے نیلے سفید سرخ رنگوں پر روشنی بھی وہی رنگ اختیار کرکے بڑا ہی قابل دید نظارہ پیدا کردیتی ہے۔ پندرہ روپیہ خرچ کرکے ایک دفعہ تمام بجلی کے لیمپ روشن کرائے جاکر اس شہر میں روشنی کرائی جاسکتی ہے۔ اور جب لوگ سیر کرنے جاتے ہیں تو وہ اس خرچ کو خوشی سے برداشت کرلیتے ہیں۔ پہلے شہر سے دوسرے شہر میں اترنے کے لئے نمک کی سیڑھی پر سے اُترنا پڑتا ہے۔ اس شہر میں بائیکلو نام کا ایک کمرہ وسیع قابل دید ہے اس کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ اور اونچائی اسی ہاتھ ہے۔ اس کے اندر تین سو بجلی کے لیمپ جھاڑ فانوس ہیں۔ یہ کمرہ اور اس کا تمام سامان جھاڑ فانوس بھی نمک سے ہی بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے شہر سے تیسرے شہر میں جانے کے لئے ایک اور نمک کی سیڑھی ملتی ہے اس کے ایک منبر میں آسٹریا کے بادشاہ فرانسس جوزف اور ان کی بیگم کی یادگار دو مثلث نما نمک کے ستون ہیں۔

تیسرے شہر میں ریلوے جنکشن اسٹیشن ہے کئی طرف کی ریلوے لائنیں یہاں آکر ٹھہرتی ہیں اس اسٹیشن کے پاس ہی ایک ہوٹل ہے جو کہ صرف موسم گرما میں کھلا رہتا ہے مختلف ممالک کے سیاح آکر اس ہوٹل میں کھانا وغیرہ کھاتے ہیں۔ یہ ہوٹل اور اسٹیشن بھی تمام نمک کا ہی بنا ہوا ہے زمین کی سطح سے قریباً پانچ سو ہاتھ نیچے کان کے اندر وسیع پانی کی جھیل ہے۔ اس جھیل کا پانی سیاہ گاڑھا۔ اور وزنی ہے مختصر بات یہ ہے کہ یہ پانی سمندر کے پانی سے بھی زیادہ نمکین ہے جھیل میں ایک بڑی کشتی ہے یہ کشتی نمک کی نہیں بلکہ لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ کیونکہ نمک کی کشتی گل جاتی ہے۔ کچھ پیسے دیکر سیاح لوگ کشتی میں چڑھ کر ادھر اُدھر کی سیر کرتے ہیں۔ اس کان کے اندر کام کرنے والے انسان و حیوان کسی کی صحت خراب نہیں ہوتی تاہم اب سے پہلے دوسرے ذرائع سے کوئی نہ کوئی واردات ہو جاتی تھی ایکدفعہ چھ ہزار من وزنی نمک کی ایک سل نے گر کر کئی آدمیوں کے لئے درخواست کی تھی۔ جب تنخواہ نہ بڑھی تو اس نے کان کے اندر آگ لگا دی۔ جس سے کئی مزدوروں کی جانیں گئی تھیں۔

(سول ملٹری نیوز لدھیانہ)

آبدوز کشتیوں سے محفوظ رہنے کا ایک حیرت انگیز آلہ

پروفیسر آر اے فیسنڈن

جو بوسٹن امریکہ کی سب میرین سگنل کمپنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حیرت انگیز نئی ایجاد کا انکشاف کیا ہے جس کے ذریعہ سے آیندہ جنگی جہاز آبدوز کشتیوں کے خطرے سے محفوظ رہیں گے۔ یہ آلہ جہازوں کو کانوں کا کام دیگا۔ اور ان ہوائی پیغامات اور انتباہوں کو بھی سن سکیگا جو پانی کے اندر روانہ کئے جاتے ہیں یہانتک کہ کئی میل سے آبدوز کشتیوں کے چلنے کی آواز بھی اس آلہ کے ذریعہ سے سنی جاسکے گی۔

اس آلہ کے ذریعہ سے ایک جہاز کا کمانڈر اپنی آبدوز کشتی کو بھی مناسب ہدایات دے سکے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے آبدوز کشتیاں اور دیگر جہاز بھی باہم گفتگو کرسکیں گے۔ گویا کہ یہ آلہ انہیں پانی کے اندر بے تار کے ٹیلیفون کا کام دے گا۔ اس میں فاصلہ دکھلانے کے لئے ایک ڈائل ہوگا جس سے ہزاروں گزوں کی تعداد میں فاصلہ معلوم ہوسکیگا اور ایک افسر کا یہ کام ہوگا کہ اس فاصلہ کا مسلسل نوٹ رکھے۔ اور اس سے اطلاع دیتا رہے۔ اس کے علاوہ ایک جنگی جہاز اپنی آبدوز کشتیوں سے مرموز الفاظ میں کلام کرسکے گا۔ اور اس کی رفتار سمت اور فاصلہ زیر آب کے متعلق سوال کرسکیگا۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ جو جنگی جہاز اس طریق سے پانی کے اندر آبدوز کشتیوں کی نقل و حرکت پر قابو رکھ سکیگا۔ اسے غنیم کے جہازوں پر نمایاں فوقیت حاصل رہے گی۔ اور اس آلہ کی وساطت سے صرف ایک کروزر نصف درجن آبدوز کشتیوں کی مدد سے جنہیں سطح آب پر آنے کی ضرورت نہ ہوگی اور اس کروزر کی بوجہ احسن تعمیل کرسکیں گی۔ نہایت آسانی کے ساتھ ڈریڈ ناٹ جہازوں کے سالم دستہ کو جن کے پاس اس آلہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہو گی صفحہ ہستی سے مٹا دیگا۔ گویا یہ آلہ جنگی جہازوں کو سمندر میں آنکھ کا کام دیگا۔ اور پانی کے اندر کی آبدوز کشتیاں انہیں بازوؤں کا کام دیں گی۔ اور بالائی حکام کے اشارے پر متخاصم جہازوں پر حملہ کرکے انہیں تباہ کرسکیں گی۔

جنگی جہازوں کیلئے حفاظت

ایک نامہ نگار نے دوران ملاقات میں پروفیسر سے سوال کیا کہ تمہاری ایجاد نے آبدوز کشتیوں کے خطرات میں اور بھی اضافہ کردیا ہے کیونکہ اس سے ڈریڈناٹ جہاز بالکل بے کس و بے بس رہ جائیں گے اس کے جواب میں پروفیسر نے کہا کہ جن ڈریڈناٹوں پر یہ آلہ نصب نہو گا اُن کے لئے بلاشبہ عظیم خطرہ کا سامنا ہوگا۔ مگر جو جہاز ان ہوتی کانوں سے سن سکیں گے اُن کے لئے آبدوز کشتیوں کی ہیبت بالکل گھٹ جائیگی۔ کیونکہ اِن کانوں کی وجہ سے وہ متخاصم آبدوز کشتی کے چلنے کی آواز میلوں سے سن سکیں گے۔ موجودہ آلہ کے ذریعہ سے ہم یہ آواز صرف ۲ میل کے فاصلہ سے سن سکتے ہیں۔ مگر ایکسرا اور آلہ سے اس فاصلہ کو ۵ میل تک وسعت دی جاسکتی ہے۔

یہ آلے امریکہ کے متعدد جنگی جہازوں یعنی ویومنگ ڈیلاویئر۔ اوٹہ۔ فلاریڈا۔ اور چار آبدوز کشتیوں ڈی ۱ ڈی ۲۔ اور کے ۱ کے ۲ پر نصب کئے جاچکے ہیں۔ اور ایک مشہور اجنبی سلطنت کے جہازوں پر بھی ہم ان آلات کو نصب کر رہے ہیں۔

اس جدید آلہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی لہریں پانی میں سے حرکت کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی رفتار ہوا میں سے گزرنے کی بجائے چار چند بڑھ جاتی ہے۔

قسطنطنیہ میں حربیہ کونسل

اخبار ٹائمس کا نامہ نگار دیدیناج سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ قسطنطنیہ میں ایک حربیہ کونسل زیر صدارت پرنس سعید حلیم منعقد ہوئی۔ مارشل وان درگولٹز پاشا نے اپنی تقریر کے سلسلہ میں کہا کہ جرمنی اس وقت ٹرکی کی مدد روپیہ پیسہ اور سامان حرب سے کرسکتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ اپنی فوج کے کچھ حصہ کو ٹرکی کے لئے وقف کردے تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ موجودہ جنگ میں جرمنی کو آدمیوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس وقت جرمنی ٹرکی کو ایک بٹلین تک بھی نہیں دے سکتا۔ اس پر انور پاشا اور طلعت بے نے کہا کہ جرمنی کی واقعی ایسی حالت ہوگئی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں ہم بہت سی عربوں اور کردوں کو مشرقی و مغربی رزمگاہ میں دشمن کے مقابلہ پر بھیج سکتے ہیں۔ ٹرکی کے لئے یہ ناممکن ہے کہ موجودہ حالت میں وہ صلح کے لئے ڈورے ڈالے اس پر سعید حلیم نے کہا کہ عجب نہیں کہ عنقریب ہی بلغاریہ ٹرکی کے ساتھ شریک جنگ ہو جائے۔

جنرل لیمان وان ساندرس نے جو اس جلسہ میں شریک تھے۔ کہا کہ جرمنی کا یہ مقصد ہے کہ روس کا قلع قمع کرنے کے بعد آسٹروی فوجوں کے شریک ہوکر سرویا پر حملہ کرے اور ادھر سے ٹرکی بلغاریہ کے ساتھ ملکر اس کو کچل ڈالے سب سے پہلے ہمارا یہ فرض ہے کہ روس کو خوب مزا چکھا دیا جائے اور اس کی طاقت کو پارہ پارہ کردیا جائے اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ انور پاشا طلعت بے اور وان ڈر گولٹز پاشا ایک موٹر میں سوار ہوکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے

(ماخوذ از پاینیر ۲۴ مئی)

کوائف مصر

پانیر کا مراسلہ نگار خصوصی قاہرہ سے ۱۹ اپریل کو حسب ذیل قمطراز ہے:

محمد خلیل کے متعلق جس نے سلطان مصر پر وار کیا تھا تحقیقات اختتام پذیر ہوچکی ہے اور حکام عدالت نے یہ رائے پختہ کرلی ہے کہ محمد خلیل کی حملہ آوری کی تہ میں کوئی سازش نہاں نہیں۔ نہ محمد خلیل کا اس معاملہ میں کوئی رفیق یا مددگار ہے محمد خلیل کو اب فوجی حکام کے حوالہ کردیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مارشل لا کی وجہ سے وہ محمد خلیل کی تحقیقات کرنے کے مجاز ہیں۔ آج صبح کورٹ مارشل ہوا ہے لیکن میں اس ہفتہ کی ڈاک سے اس کی کاروائی کی رپورٹ نہیں بھیج سکتا۔ کورٹ مارشل کا پریذیڈنٹ بریگیڈیر جنرل فیرتھ ہے۔ جو ایک جرمن مخبر موریسی کی تحقیقات کے وقت بھی پریزیڈنٹ تھا۔ کورٹ مارشل کے لئے ہر ایک طرح کی پیش بندی اور انتظام کرلیا گیا ہے۔

محمد خلیل کے حملہ کی تفصیل جو یہاں مشہور ہوئی ہے یہ ہے کہ محمد خلیل نے ۱۱ فٹ سے کچھ زاید فاصلہ سے سلطان مصر پر فیر کیا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ایک جگہ کھڑا ہوکر سلطان کی گاڑی کا اپنے سامنے آنے کا انتظار کرتا۔ وہ گاڑی کی سمت میں چل دیا غالباً اس نے یہ اس لئے کیا کہ عمدہ نشانہ کا موقع مل سکے۔ اگر سلطان کا اڈیکانگ چابکدستی سے محمد خلیل کے ہاتھ پر تلوار کا ہاتھ نہ مارتا تو یقیناً محمد خلیل دوسرا فیر کرتا۔ کیونکہ گاڑی اُسوقت تک اُس کے سامنے ہی تھی۔ تلوار لگتے ہی محمد خلیل کے ہاتھ سے پستول نیچے گر پڑا۔

تحقیقات کی اثناء میں محمد خلیل نے ہمت و استقلال کا ثبوت دیا۔ جیسے ہی اُس نے اپنا پستول ایک پولیس افسر کے ہاتھ میں دیکھا اُسے جوش آگیا۔ اور فوراً چلا اُٹھا "یہ پستول مجھے دیجئے، لائیے میں اسے بوسہ دوں جب حکام نے اس کا فوٹو لینا چاہا تو اُس وقت بھی وہ اکڑ باز خاں بنا رہا۔ کبھی اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا تھا کبھی اپنے کوٹ سے گرد جھاڑتا اور اُسے سنوارتا تھا۔ اور فوٹو گرافر سے کہتا تھا کہ دیکھو میری تصویر اچھی طرح سے کھینچنا۔

محمد خلیل نے جب یہ خبر سنی کہ مجھے کورٹ مارشل کے روبرو بغرض تحقیقات بھیجا جائیگا تو وہ بہت افسردہ دل ہوا اور کہنے لگا کہ بس اب مجھے ضرور گولی سے مار دیا جائیگا

ہزہائینس سلطان مصر کو موت سے بچنے پر ملک معظم زار روس پریزیڈنٹ پوانکارے اور تاجداران یونان و اٹلی بنیز لارڈ کچنر اور سر رجنیالڈ ونگیٹ کی طرف سے پرجوش مبارکبادیں موصول ہوئی ہیں سلطان مصر نے ان دو مصری افسروں کو کثیر انعام و اکرام بھی مرحمت کیا ہے جنہوں نے ان کے حملہ آور کو گرفتار کرکے غیر مسلح کیا تھا (زمیندار)

بنی عباس کی ایک کنیز عتبہ

ایک دلچسپ واقعہ

خلافت عباسیہ کے آغاز اور بنی عباس کے پہلے خلیفہ ابوالعباس سفاح کے عہد کا واقعہ ہے کہ بصرہ میں عبداللہ بن مالک خزاعی نام ایک دولت مند بردہ فروش کے گھر میں آدم فروشی کا بازار لگا ہوا ہے۔ مکان کے ایک حصہ میں صدہا لونڈی غلام ہیں۔ وہ قیدیوں کی طرح بند ہیں۔ اسی کے قریب ہی ایک مقام پر وہ شائستہ تعلیم یافتہ حسین و نازنین۔ پری جمال و حور خصال لونڈیاں نفیس و صاف ستھرے فرش پر بیٹھی ہیں جو خدا جانے کن کن ملکوں سے اور کن کن ستم زدہ ماں باپ کے آغوش سے چھین کر لائی گئی ہیں۔ تاکہ شوقین امرائے عرب کے ہاتھ بھاری داموں اور بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت کی جائیں۔ اس مکان کے بیرونی حصہ میں ایک کمرہ بڑے تکلف اور امارت کے سازوسامان سے آراستہ ہے جس میں معزز گاہک آ کے آرام سے بیٹھتے۔ اور لونڈی غلاموں کو سامنے بلوا بلوا کے چھانٹتے اور پسند کرتے ہیں۔

انسان فروشی کا یہ بازار خوب گرم ہے۔ اور شرفائے عرب میں سے متعدد نوجوان اور صاحب ثروت امیرزادے بیٹھے لونڈیوں کو چھانٹتے اور پسند کر رہے ہیں۔ کوئی کسی حسینہ کے خد و خال پر غور کرتا ہے کوئی کسی گلرخسار کی تعلیم و قابلیت کا امتحان لے رہا ہے۔ اور عبداللہ بن مالک کے ملازم اُن لونڈیوں کی مدح سرائی اور قدر قیمت بتانے میں مصروف ہیں۔ اتنے میں ایک عالی مرتبہ خاتون جس کی اداؤں اور حرکات و سکنات سے معشوقیت و محبوبیت اور وضع و لباس سے شوکت و امارت ظاہر ہوتی تھی۔ نہایت ہی بھاری پرتکلف کپڑے پہنے۔ چہرے پر نقاب ڈالے۔ دلستان زلفوں کو زرتار خمار میں اور طلائی زیور اور بیش بہا جواہرات کو ریشمی برقع میں چھپائے۔ اور ایک اعلیٰ درجہ کے سفید خچر پر سوار جس پر زربفت کا زین پوش ہے۔ اور ایک سو مسلح حبشی غلام ہٹو بچو کرتے ہمرکاب ہیں دروازہ پر آ کے ٹھہری۔ اور خچر سے اُترنے کا قصد کیا اُس نے نزاکت و دلربائی کی ایک جاں ستاں ادا سے زمین پر پاؤں رکھا ہی تھا کہ بردہ فروش عبداللہ بن مالک اپنی سنہری دستار سنبھالتا ہوا دروازے سے نکلا۔ اور زمین بوس ہو کر دست بستہ کھڑا ہو گیا۔

نازنین (نہایت نغمہ خیز آواز اور شیریں لہجے میں) "میں امیرالمومنین ریطہ کی لونڈی عتبہ ہوں۔ اور انھیں کی بھیجی ہوئی آئی ہوں۔"

بردہ فروش۔ اُن کا جو حکم ہو سر آنکھوں پر ہے غلام حضور کے حکم کی بجا آوری کے لئے بدل و جان حاضر ہے حضور کی رونق افروزی ہی میرے لئے باعث عزت ہے۔

عتبہ: صاحبزادی چاہتی ہیں کہ چند لونڈی غلاموں کو مول لے کر آزاد کریں۔ اسی کام کے لئے مجھے بھیجا ہے کہ دیکھوں تمہارے پاس کون کون غلام یا لونڈیاں زیادہ واجب الرحم ہیں۔ تاکہ اُن کو خرید کے آزاد کر دیا جائے۔"

بردہ فروش۔ "حضور اندر قدم رنجہ فرمائیں۔ جتنے لونڈی غلام حاضر ہیں سب پیش کر دئے جائیں گے۔"

اس جواب پر مطمئن ہو کے عتبہ نازو انداز سے قدم اُٹھاتی ہوئی گھر کے اندر آئی۔ اور خاص کمرے میں جو عالی مرتبہ امراء کے لئے نہایت ہی تکلف سے سجایا گیا تھا حریر کی مسند پر جلوہ افروز ہوئی۔ بردہ فروش ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور اُس کے ملازم اور غلام غلاموں اور لونڈیوں کو لا لا کے پیش کرنے لگے جن میں سے چھ سات کو ضعیف و ناتواں۔ مریض و شکستہ حال دیکھ کے عتبہ نے منہ مانگے داموں پر مول لیا۔ اور یہ کہہ کے انھیں آزاد کر دیا کہ "ہماری محترم خاتون ریطہ بنت امیرالمومنین کو دعائیں دو کہ انھوں نے تمہیں آزاد کرایا!"

یہ کارروائی جاری تھی کہ ایک بدصورت بوڑھا پھٹے پرانے کپڑے پہنے اور حسرت و اندوہ کی مجسم تصویر بنا ہوا ناتوانی کی چال سے ہانپتا عتبہ کے سامنے آ کے زمین بوس ہوا۔ پھر سر اُٹھا کے بولا "بی بی آپ پر قربان ہو جاؤں، میں ایک بے گور پیرفانی ہوں، اتنی طاقت نہیں کہ کسی کی خدمت کروں۔ مناسب جانئے تو مجھے بھی آزاد کرا دیجئے، بڑا ثواب ہو گا؛ اور جب تک جیوں گا دعائیں دوں گا۔"

عتبہ نے اُسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور عبداللہ بردہ فروش کی طرف متوجہ ہو کے کہنے لگی۔ "اس کی ناتوانی و کمزوری تو ظاہر ہی ہے مگر صورت سے شریف بھی معلوم ہوتا ہے۔ دیکھتے نہیں ہو کیسی فصیح زبان بولتا ہے؟ اور بات چیت میں کیسا ادب اور کیسی تمیزداری پائی جاتی ہے؟ کیا مناسب نہ ہو گا کہ اسے مول لے کے میں آزاد کر دوں؟"

بردہ فروش (مسکرا کے) "جو حضور کی مرضی ہو۔ یہ تو یہ اسی قابل"۔

عتبہ "تو میں نے اسے بھی لے کے آزاد کیا۔ (اس بڈھے سے) جاؤ تم آزاد ہو۔ صاحبزادی کو دعا دو جنہوں نے تمہارے بڑھاپے اور تمہاری بیکسی پر ترس کھایا۔

پیرمرد "خدا حضور کو جیتا رکھے۔ مرتے دم تک یہ احسان نہ بھولے گا۔ مگر غلام کو اتنی اجازت ہو کہ شکرگزاری میں ان کنول کے پھولوں کے ایسے نازک ہاتھوں کو بوسہ دوں؟"

عتبہ (ندامت آمیز غرور حسن کے ساتھ) "تمہیں اس کی اجازت ہے"۔

یہ سنتے ہی اُس بڈھے نے دوڑ کے نہایت گرموشی سے کئی بار عتبہ کے ہاتھ چوم لئے۔ اور اپنا یہ شوق پورا کر کے جب وہ چلا تو عبداللہ بردہ فروش کو بے اختیار ہنسی آ گئی۔ اُسے ہنستے دیکھ کر عتبہ نے متعجب ہو کے پوچھا "تم ہنستے کیا ہو؟ اور بتاؤ اُس کی قیمت کیا ہے؟

عبداللہ "حضور میں قیمت کیا عرض کروں؟ حضور نے پہچانا بھی کہ یہ کون شخص ہے؟

عتبہ "میں کیا جانوں؟ تم ہی جانتے ہو گے کہ یہ کون ہے؟"

عبداللہ "حضور نے ابوالعتاہیہ شاعر کا نام سنا ہے؟"

عتبہ "سنتی کیوں نہیں؟ اُسے کون نہیں جانتا؟ اُس کے بعض اشعار بھی مجھے یاد ہیں"۔

عبداللہ "تو یہ وہی شاعر ابوالعتاہیہ ہے"۔

عتبہ (نہایت ہی حیرت زدہ ہو کے) "اور یہ غلام کیسے ہو گیا؟ میں نے تو سنا تھا کہ آزاد اور شریف النسل شخص ہے"۔

عبداللہ "جی ہاں تھا تو آزاد ہی۔ مگر حضور کے نازک ہاتھ چومنے کے شوق میں خود ہی میرا غلام بن گیا۔ اور اپنے دل کی حسرت نکال لی"۔

یہ سن کے مہ جبین عتبہ اُس سے نہایت ناراض ہوئی اس کی گستاخانہ حرکت پر بہت بگڑی۔ اور اپنے خچر پر سوار ہو کے چلی گئی لیکن ابوالعتاہیہ کے منہ کو تو خون لگ گیا تھا۔ اُن بوسوں کی لذت زندگی بھر نہ بھولی۔ جب تک زندہ رہا اپنے اشعار میں عتبہ کے رخ زیبا پر اظہار تعشق کرتا رہا۔ اور ہمیشہ اُس کا نام لے لے کے سر دُھنا کرتا۔ عتبہ سن سن کے اور بگڑتی۔ اور جب کچھ نہ زور چلتا تو اپنی بوٹیاں نوچ کر رہ جاتی۔

آخر اس عشقبازی کو ایک مدت گذر گئی۔ سفاح کے بعد ابوجعفر منصور خلیفہ ہوا پھر اُس کے بعد مہدی نے تاج خلافت سر پر رکھا۔ مگر ابوالعتاہیہ کا عشق اُسی طرح زور وں پر تھا۔ اور اشعار میں تشبیب اور عتبہ کے عشق کی بیقراری بڑھتی جاتی۔ آخر ایک دن عتبہ بالکل عاجز آ گئے مہدی کی خاص محل ملکہ خیزران کے پاس بیٹھ کر رونے اور منہ چھپانے لگی بار بار کہتی کہ "ہائے میری کیسی رسوائی ہو رہی ہے مگر حضور سماعت نہیں فرماتیں" اتنے میں خود خلیفہ مہدی آ گیا۔ اور عتبہ کو روتے دیکھ کر پوچھا "ایں! عتبہ روتی کیوں ہو؟"

عتبہ "اپنے نصیبوں کو روتی ہوں۔ ابوالعتاہیہ نے آبرو لینے میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی۔ اور میرا کچھ زور نہیں چلتا"۔

یہ سنتے ہی مہدی نے حکم دیا کہ "ابوالعتاہیہ کو حاضر کرو" تھوڑی ہی دیر کے بعد اطلاع ہوئی کہ "ابوالعتاہیہ حاضر ہے" فوراً باہر نکل آیا اور ابوالعتاہیہ کا سامنا ہوتے ہی عتبہ کے عشق میں اُس کا ایک شعر پڑھ کے

پوچھا۔ عتبہ کے عشق میں یہ تمہیں نے کہا ہے؟ اور جب اُس نے قبول کیا تو پوچھا۔ تمہیں اُس سے ملنا اور اُس کے پاس بیٹھنا کب نصیب ہوا تھا جو اُس کی ہم صحبتی ظاہر کرتے ہو؟"

ابو العتاہیہ نے اپنے چند اور شعر پڑھے جن میں صرف اتنا ظاہر کیا تھا۔ کہ مجھے اُس کے پاس پہنچنے کی تمنا ہے۔ وہ اشعار سن کے مہدی کچھ دیر تک سر جھکا کے سوچتا رہا۔ اور اُس کے دو اور شعر یاد کر کے سنائے جن میں عتبہ کو بادشاہ کی ایک حرم قبول کر کے اُس پر اظہار عشق کیا تھا۔ اور کہا یہ بھی تو تمہارا ہی کلام ہے"؟

اب ابو العتاہیہ لاجواب تھا۔ اُسے جوابدہی میں عاجز کر کے مہدی نے حکم دیا کہ شرع میں تہمت لگانے والوں کے لیے جتنے دُرّے مقرر ہیں اُس کے لگائے جائیں۔ فوراً اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ اور ابو العتاہیہ کوڑے کھا کے کراہتا ہوا ایوان شاہی سے نکلا۔ اتفاقاً اُسی وقت میں عتبہ سے اُس سے چار آنکھیں ہوگئیں معشوقہ پری وش کی صورت دیکھتے ہی ایک شعر پڑھا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ "مرحبا! مرحبا! آہ تمہاری وجہ سے مہدی نے ایک شخص کو مار ڈالا"!

اِس شعر کو ابو العتاہیہ نے کچھ ایسے حسرت و اندوہ کے درد بھرے لہجے میں سنایا تھا کہ عتبہ کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ آہ! عورت! تجھے لوگ سنگدل اور بے وفا بتاتے ہیں۔ مگر سچ یہ ہے کہ تجھ سے زیادہ ترس اور رحم کسی کے دل میں نہیں ہے۔ تو مرد کے لئے بے بدل رحمت الٰہی بن کے دنیا میں آئی ہے۔ اور مجسم رحم ہے۔ غرض اب جو عتبہ محل کے اندر گئی تو آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے۔ خیزراں کا سامنا ہوا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اور اُس سے بیان کر دیا کہ ابو العتاہیہ کو دُرّوں کے درد سے کراہتے دیکھ کے میرا دل اختیار سے باہر ہوگیا مہدی نے اب کے جو اُسے اِس حال میں دیکھا تو خیزراں سے پوچھا "یہ عتبہ اب کیوں روتی ہے؟"

خیزران نے کہا "اب اِس لئے روتی ہے کہ اِس کا عاشق ابو العتاہیہ پِٹا"

مہدی کو اِس کی یہ سادہ مزاجی اور انسانی ہمدردی بھی معلوم ہوئی۔ کہا "اچھا نہ رو۔ میں ابو العتاہیہ کو انعام و اکرام سے خوش کر دونگا"! پھر حکم دیا۔ کہ اُس دل شکستہ شاعر کو پچاس ہزار درہم انعام میں دیئے جائیں۔ فوراً اُسے بلا کے یہ انعام عطا کیا گیا۔ اور ساتھ ہی اُسے بھی معلوم ہوگیا کہ یہ پری جمال محبوبہ عتبہ کی عنایت ہے۔ جس نے قصر خلافت کے دروازہ ہی پر وہ پچاسوں ہزار درہم لٹا دیئے۔ اور خالی ہاتھ گھر گیا۔

مہدی نے یہ واقعہ سنا تو سخت حیرت ہوئی۔ اُسے بلوا کے پوچھا "تم نے وہ دولت پاتے ہی لٹا کیوں دی"؟ ادب کے ساتھ عرض کیا "امیر المومنین اصل تو یہ ہے کہ غلام جس پری وش پر جان دیتا ہے اُس کو دولت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتا"۔ اِس جواب کو مہدی نے پسند کیا۔ خوش ہو کے پھر پچاس ہزار درہم عنایت کئے۔ اور قسم دلائی کہ خبردار اِن کو نہ لٹانا چنانچہ اُس رقم کو لے کے وہ خوش خوش اپنے گھر گیا۔

اِس کے بعد ایک سال جشن نوروز کے موقع پر جس کا رواج عجمیوں کے اثر سے بنی عباس میں ہوگیا تھا۔ ابو العتاہیہ نے ایک چینی کا نایاب و بے بہا مرتبان خلیفہ مہدی کی خدمت میں پیش کیا۔ اُس کے اندر مشک میں بسایا ہوا کپڑا تھا۔ اور اوپر معطر مسالو کی رنگین روشنائی سے یہ دو شعر لکھے تھے۔

نَفْسِیْ بِشَیْئٍ مِنَ الدُّنْیَا مُعَلَّقَۃٌ
اَللّٰہُ وَالْقَائِمُ الْمَھْدِیُّ یَکْفِیْھَا

میرا جی دنیا کی ایک چیز میں اٹکا ہوا ہے جس تمنا کو اللہ اور خلیفہ قائم مہدی ہی پورا کر سکتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَیْأَسُ مِنْھَا ثُمَّ یُطْمِعُنِیْ
فِیْھَا احْتِقَارُکَ لِلدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا

میں اُس کے ملنے سے بالکل مایوس ہوں پھر بھی یہ دیکھ کے کہ آپ دنیا و مافیہا کو حقیر جانتے ہیں میرے دل میں اُس کی ہوس پیدا ہو جاتی ہے۔

ان شعروں نے مہدی کے دل پر ایسا اثر کیا کہ بلا تامل اس بات پر آمادہ ہوگیا کہ عتبہ کو ہاتھ پکڑ کے ابو العتاہیہ کے حوالے کر دے۔ عتبہ نے جو خلیفہ کا یہ ارادہ دیکھا تو حاضر ہو کے ادب سے عرض کیا "ایسی عزت و حرمت اور ایسی ایسی معزز خدمات خلافت بجا لانے کے بعد لونڈی کی قسمت میں یہ لکھا ہے۔ کہ امیر المومنین ہاتھ پکڑ کے اُسے ایک کاسہ فروش کے حوالہ کر دیں جو فی الحال شعر کہہ کے پیٹ پالتا ہے"؟

ابو العتاہیہ کا نسلی پیشہ یہی تھا کہ مٹی کے برتن بیچا کرتا۔ اکثر نامور ان سلف کے اِسی قسم کے پیشے سُنے جاتے ہیں۔ کوئی بزاز کوئی موچی تھا کوئی جولاہہ تھا۔ کوئی حجام تھا۔ اور اِسی طرح کے بہت سے پیشے جو آج کل نہایت ہی حقیر و ذلیل تصور کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ بالا واقعہ صاف بتاتا ہے کہ ایک شاہی حرم اور قصر خلافت کی نازپروردہ صاحب اقتدار خاتون نے کاسہ فروشی کو حقارت کی نظر سے دیکھا۔ مگر وہ اسی حقارت کی نگاہ سے وزرائے سلطنت تک کو بھی دیکھ سکتی تھی۔ اکثر لوگ ان بزرگوں کے یہ پیشے سن کے خیال کرتے ہیں۔ کہ غالباً وہ ویسے ہی حقیر و ذلیل ہونگے جیسے کہ آج کل اُن کے ہم پیشہ لوگ ہوتے ہیں۔ مگر یہ بہت بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ کسی عہد میں کسی پیشہ کے معزز یا ذلیل ہونے کا اندازہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ اُس عہد میں اُس پیشہ کی کیا حالت اور کیسی عزت تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑھئی تھے۔ حضرت رسول خدا صلعم ایک تجارت کے کارندے تھے۔ مگر نہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ کا بڑھئی آج کل کا بڑھئی تھا نہ حضرت خاتم المرسلین رسول مقبول صلعم کے عہد کے کسی کارخانۂ تجارت کا منیجر آج کل کے کسی دوکاندار کا نوکر تھا۔

عتبہ کے یہ کلمات سن کے اور اُس کی رضامندی نہ پا کے مہدی نے ابو العتاہیہ سے صاف کہہ دیا کہ "عتبہ تو تم کو نہیں مل سکتی لیکن ہم نے حکم دیدیا ہے کہ تمہاری مٹکی نقد سکوں سے بھر دی جائے۔ یہ حکم سننے کے بعد عتبہ باہر آئی۔ اور دل میں کہا: "دیکھوں میرے عشق کا دعوی کرنے والا اس انعام کو لے کے خوش ہوتا ہے یا نہیں"۔ وہاں کیا دیکھتی ہے کہ میاں ابو العتاہیہ خزانچی سے جھگڑ رہے ہیں کہ امیر المومنین نے درہموں (روپیوں) سے نہیں دیناروں (اشرفیوں) سے مٹکی بھرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ دیکھتے ہی ابو العتاہیہ کے پاس گئی۔ اور بولی: "بس تمہارا عشق دیکھ لیا۔ اگر تم عتبہ کے عاشق ہوتے تو چاندی سونے کا امتیاز نہ باقی رہتا"۔

اس کے بعد پھر کبھی اُس کے دل میں عتبہ کے ملنے کی آرزو نہ پیدا ہو سکی۔ مگر اپنی شاعری میں آخری دم تک اُس پر عشق ظاہر کرتا رہا۔ لوگ کہتے ہیں کہ جس طرح وہ عتبہ پر عاشق تھا ویسی ہی عتبہ بھی اُس کی گرویدہ تھی۔ اور جہاں تک بنا اُس کے ساتھ سلوک کرتی۔ مگر باوجود اِس کے دونوں زندگی بھر وصال اور ہم نشینی کی لذت سے محروم رہے جس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ عتبہ کا مرتبہ بہت زیادہ تھا اور باوجود لونڈی ہونے کے شریف سمجھی جاتی اور ابو العتاہیہ حسب و نسب کے لحاظ سے گرا ہوا تھا۔

(دلگداز)

"رسالۂ زراعت"

ہندوستان ایک زرعی ملک ہے۔ اور یہاں کے باشندوں کی سرسبزی و خوشحالی کا بہت بڑا انحصار زراعت پر ہے۔ لیکن ہندوستانی زراعت بہت کچھ قابل اصلاح ہے۔ اور ضرورت ہے کہ ہمارے ملک کے کاشتکار جدید علمی طریقوں سے زراعت کا فن اکتساب کریں۔ اِس لئے ایسے پرچوں کی سخت ضرورت ہے جو زرعی مسائل پر خامہ فرسائی کریں ہم خوش ہیں کہ ہمارے محترم دوست منشی سکندر علیخاں صاحب شروانی نے ایک مفید اور پر از معلومات رسالۂ زراعت مقام نوا شہر ضلع جالندھر سے جاری کیا ہے۔ "زراعت" کے دو نمبر ہم دیکھ چکے ہیں۔ یہ رسالہ اس خصوص میں بہترین ثابت ہوگا۔ مضامین نہایت قابلیت اور محنت سے لکھے جاتے ہیں۔ زمینداروں کی تعلیمی، تمدنی حالت پر بھی نوٹس لیا جاتا ہے۔ زمیندار اور زرعی مذاق رکھنے والے حضرات زراعت کو ضرور خریدیں قیمت سالانہ ع مناسب رکھی گئی ہے۔ منیجر زراعت نواشہر

ہنگامۂ عالمگیر

ناقابل تلافی نقصان

لندن ۲۲ مئی۔ میبورن کا تار مظہر ہے کہ سر آئینسلٹن نے گورنر جنرل آسٹریلیا کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ بریگیڈیر جنرل بیرجز انسپکٹر جنرل افواج نوآبادیات کے انتقال سے جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اس پر تمام سپاہ اظہار افسوس کر رہی ہے۔

موت کے بعد اعزاز

لندن ۲۳ مئی بریگیڈیر جنرل بیرجز کو ان کے انتقال کے بعد کے سی بی کا خطاب ملا ہے۔

آبدوز کشتی کا کارنامہ

لندن ۲۴ مئی۔ محکمہ بحری نے آبدوز کشتی ای ۱۴ کی کارروائیوں کے متعلق جو مفصل رپورٹ شایع کی ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اس نے بحیرہ مارمورہ میں ۱ مئی کو ایک باربرداری کا جہاز جو فوج سے بھرا ہوا تھا غرق کر دیا۔ اور ۳ امئی کو ایک اسٹیمر کو بھگا کر خشکی پر چڑھا دیا ۱۸ مئی کو یہ آبدوز کشتی واپس آگئی دردانیال کے امیرالبحر کا قول ہے۔ کہ اس کشتی کے قابل قدر کام کی پوری تعریف کرسکنا ناممکن ہے۔ اور ہز مجسٹی نے اس کے کارنامہ پر جو اظہار اطمینان فرمایا ہے اور افسروں اور عملے کے آدمیوں کو انعام مرحمت فرمایا ہے۔ اس سے اتحادی بیڑوں میں نہایت مسرت اور اطمینان پیدا ہوا ہے۔

اٹلی اور آسٹریا

شملہ ۲۳ مئی۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی مراسلہ موصول ہوا ہے:

کل اٹلی کے سینٹ نے اس قانون کا مسودہ پاس کر دیا۔ جو جنگ کی صورت میں گورنمنٹ کو غیر معمولی اختیارات تفویض کرنے کی غرض سے پیش کیا گیا تھا۔ اور جمعرات کے روز ایوان کی منظوری حاصل کرچکا تھا۔ رومہ میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مسودہ کے دونوں جگہ سے پاس ہوتے ہی مجلس وزرا کا ایک جلسہ آسٹریا کو اعلان جنگ دینے کی غرض سے منعقد ہوگا آسٹریا کے فوجی حکام نے اٹلی اور آسٹریا کے درمیان ریل تار کا سلسلہ بند کر دیا ہے اور آسٹریا کے ساتھ اٹلی کی گفت وشنید بھی منقطع ہو گئی ہے۔

گلیشیہ میں خونریز جنگ

گلیشیہ میں ۱۹ امئی کو نہایت خونریز جنگ جاری رہی غنیم نے علاقہ سیناوا کے مرکز میں اپنی سپاہ کا سلسلہ پھیلا دیا ہے۔ اور دریائے سان کو دائیں کنارے پر پہنچ گیا ہے۔ گروبچولا اور ہیزی میسل کی طرف دونوں بازوں پر روسیوں کو اہم کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ اور جنوبی پولینڈ میں دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر انہوں نے غنیم کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ اور اس پر شدید دباؤ ڈال رہے ہیں

صوبجات بالٹک میں روسیوں نے شاولی کی ۱۲ میل مغرب کی طرف ایک گاؤں پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے۔ اور غنیم معتدبہ محاذ پر پسپا ہو رہا ہے۔ روسینی کے علاقہ میں غنیم کو کمک پہنچ گئی ہے اور وہ دریائے ڈبیسہ کو عبور کرکے اس کے مغربی کنارے پر پہنچ گیا ہے جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے روسیوں کو دریائے نیمن کے جنوب میں اور کوونو کی طرف ہٹا دیا ہے

فلینڈرز میں جنگ

لندن۔ ۲۱۔ مئی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار سوئٹزرلینڈ کے مقام ڈیلی مونٹ سے لکھتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں آنے والے سیاحوں کا بیان ہے کہ جرمنی نے شمپین یورپ اور وادی واجیز سے بیل اور ییرز کو بھیجنے کے لئے بہت سی فوج ہٹالی ہے۔ ۱۵ مئی کو ۱۰ فوجی ٹرینیں مینز سے ۱۲ میل کے فاصلہ سے گذریں۔

گلیشیہ کے معرکے

لندن ۲۲ مئی۔ پیٹروگراڈ کا سرکاری تار مظہر ہے کہ گلیشیہ میں غنیم کی جارحانہ کارروائی کمزور پڑ رہی ہے۔ اور وہ بعض مقامات پر مدافعانہ کارروائی کر رہا ہے روسیوں نے دریائے سان کے شمالی حصہ میں متعدد دیہات پر حملہ کیا ہے۔

ایطالی افواج کی فراہمی اور آراستگی

لندن ۲۳ مئی۔ ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ صبح۔ اٹلی نے اپنی سپاہ کی فراہمی اور آراستگی کا حکم دیدیا ہے۔ ۲ بجکر ۳۵ منٹ شب۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ اٹلی کے شمالی صوبجات اور ساحل اڈریاٹک کے اضلاع وجزائر اور قلعہ جات میں ۲۳ مئی کو حالت جنگ کا اعلان کیا گیا ہے

آسٹریا کی طرف سے صدائے احتجاج

لندن ۲۲ مئی کل آسٹریا نے اٹلی کو ایک نوٹ بھیجا جس میں اس امر پر بالخصوص زور دیا گیا تھا کہ آسٹریا اس گفت وشنید کے دوران میں ... مراعات دینے پر رضامند رہا ہے۔ اور اس لئے وہ اتحاد ثلاثہ سے اٹلی کی کنارہ کشی کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ اس اتحاد کی میعاد ۱۹۲۰ء تک ہے اور موجودہ کارروائی کے تمام نتایج کا اٹلی کو ذمہ دار قرار دیتا ہے

رومہ شاہ اٹلی نے اس مسودہ پر دستخط کر دئے ہیں جس کی رو سے گورنمنٹ کو دوران جنگ میں غیر معمولی اختیارات حاصل رہیں گے۔

اٹلی نے اعلان جنگ کر دیا

لندن ۲۴ مئی ۱ بجکر ۲ منٹ شب۔ اٹلی نے آسٹریا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا

اٹلی۔ جرمنی اور آسٹریا

امسٹرڈم ۲۴ مئی۔ جرمنی کا ایک سرکاری نوٹ مظہر ہے کہ اٹلی نے آسٹریا پر جو اشتعال انگیز حملہ کیا ہے۔ اس سے اس نے جرمنی کے ساتھ بھی اتحاد کے سلسلہ کو منقطع کر دیا ہے۔ آسٹریا اور جرمنی کا اتحاد جو دونوں سلطنتوں کی جنگی طاقت کے اتحاد پر قائم ہے اسے اٹلی کے اتحادی سلطنتوں کے ساتھ ملجانے سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جرمن سفیر کو حکم ہوا ہے کہ وہ بھی آسٹریا کے سفیر کے ساتھ رومہ سے چلا آئے۔

اعلان جنگ کی نوعیت

اٹلی کی طرف سے وائنا میں جو اعلان جنگ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ آسٹریا کے اتحاد ثلاثہ کی خلاف ورزی کرنے کے بعد اٹلی کو اس کے سوا کچھ چارہ نہ تھا کہ اس اتحاد سے کنارہ کش ہو جائے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ موجودہ اور آئندہ دھمکیوں کے لحاظ سے اٹلی اپنی قومی آرزوؤں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لانے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتا۔ اور اس لئے وہ ۲۴۔ ماہ رواں سے اپنے آپ کو آسٹریا کے ساتھ برسر جنگ سمجھتا ہے۔

وزیر جنگ فرانس کی امیدیں

پیرس ۲۴ مئی۔ موسیو ملرینڈ وزیر جنگ فرانس نے اٹلی کے آسٹریا کو اعلان جنگ دینے سے جنرل جافری کو بذریعہ تار مطلع کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ فوج لاطینی سلسلہ کی ایک قوم (اٹلی) کے اپنے ساتھ شریک جنگ ہونے کا مسرت اور سرگرمی سے خیر مقدم کرے گی۔ اٹلی کی یہ کارروائی اس امر کی مزید ضمانت ہے کہ تہذیب وشائستگی بالآخر وحشت وجہالت پر فتح پائے گی۔

زہریلی گیسوں کے متعلق انتباہ

لندن ۲۲ مئی۔ کمشنر پولیس (لندن) نے اعلان کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ ہوائی حملہ کی صورت میں مکانات کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھنی چاہئیں تاکہ زہریلی گیسوں کے اثر سے محفوظ رہ سکیں (سول اینڈ ملٹری گزٹ)

ایرانی عربستان اور کردستان

لندن ۲۲ مئی۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا کہ حال کی جنگی کارروائیوں نے ایرانی عربستان کو ترکوں سے بالکل پاک کر دیا ہے۔

پیٹروگراڈ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ روسی سپاہ نے مقامات سردشت اور باش قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ترک بطلیس اور اس کے جنوبی علاقہ کی طرف بھاگ گئے۔

جنرل برڈوڈ مجروح ہوگئے

لندن ۲۰ مئی۔ لفٹننٹ جنرل برڈوڈ دردانیال کی رزمگاہ میں زخمی ہوگئے ہیں۔

کیلی پولی میں جنگ

لندن ۲۵ مئی۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دو ترکی ڈویژنوں نے جنرل لیمان وان سینڈرس کے ماتحت قبہ تپہ کے قریب برطانی سپاہ پر شدید حملے کئے۔ مگر انہیں پسپا کر دیا گیا۔ گیلی پولی کے جنوبی حصہ میں فرانسیسیوں نے جو بعض جگہ ترکی خندقوں سے صرف چند گز کے فاصلہ پر ہیں۔ غنیم کی زبردست مدافعت کے باوجود خاصی ترقی کی ہے۔

آسٹریا کے ہوائی بیڑے کا حملہ

لندن ۲۴ مئی۔ رومہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کے ہوائی جہازوں نے آج علی الصباح وینس کے سلح خانہ پر حملہ کیا۔ مگر انہیں بہت جلد پسپا کر دیا۔ انہوں نے پورٹو کورسینی (جو برونا کے قریب واقع ہے) اور اینکونا پر بھی حملہ کیا۔ گر ایطالی ہوا بازوں نے انہیں پسپا کر دیا۔ آسٹریا کے ایک دیکھ بھال کرنے والے جہاز اور متعدد تباہ کن جہازوں نے بندرگاہ بارلٹہ پر حملہ کیا۔ مگر ایک اطالی جہاز اور تار پیڈو کشتیوں نے انہیں پسپا کر دیا۔ پورٹو کورسینی کی ہوائی توپوں نے آسٹریا کے ہوائی جہازوں پر آتشباری اور ایطالی ہوا بازوں نے ان پر حملہ کیا غنیم نے اینکونا میں ریل پر حملہ کیا جسے کسی قدر نقصان پہنچا۔ غنیم نے مقام پرسی میں ایطالی ہوائی جہازوں پر بم پھینکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایطالی تباہ کن جہاز پورٹو بوسو میں داخل ہوا۔ جو سرحد کے قریب ایک چھوٹی سی بندرگاہ ہے۔ اور وہاں کے گھاٹ کو تباہ کر دیا۔ اور متعدد موٹر کشتیاں غرق کر دیں اور ۵۰ قیدی اپنے ہمراہ لایا۔

وینس کے سلح خانہ پر دو ہوائی جہازوں نے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے ۱۱ بم گرائے مگر ان سے کسی قسم کا شدید نقصان نہ پہنچا۔

اٹلی میں جنگ کا جوش

اٹلی میں جنگی مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ اور تمام ملک میں تاریخی شان و شوکت کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ وینس میں سینٹ مارک کا گرجا اس طرح جھنڈوں سے آراستہ کیا گیا ہے جس طرح لیوانٹ میں فتوحات حاصل کرنے کی غرض سے اہل وینس کی روانگی کے وقت آراستہ کیا گیا تھا۔ ایطالی پارلیمنٹ کے قریباً تمام ممبروں اور سنیٹروں نے بحری یا بری فوج میں بھرتی ہونے کی درخواست کی ہے۔ اور مردوں کی جگہ کارخانوں میں اور ٹریم گاڑیوں پر کام کرنے کے لئے عورتیں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ فوجی اجتماع اور آراستگی کی کارروائی کئی روز سے تکمیل پا چکی ہے۔

قیصر جنوبی رزمگاہ کو

لندن ۲۵ مئی۔ قیصر گلیشیہ سے مغرب کو روانہ ہو گیا ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ایطالی رزمگاہ کو جا رہا ہے۔

تجارتی جہازوں کے متعلق اٹلی کا اعلان

لندن ۲۵ مئی۔ رائٹر رومہ سے تار دیتا ہے کہ یہاں ایک اعلان بدیں مضمون شائع کیا گیا ہے کہ معاہدہ ہیگ کی رو سے خاتمہ جنگ پر غنیم کے تجارتی جہاز واپس کر دئے جائیں گے۔

اٹلی سے سفرا کی روانگی

جرمنی آسٹریا ہنگری اور بویریا و پرشیا کے سفیر اور سیاسی قائم مقام جن کا اٹلی کے شاہی اور پاپائی درباروں سے تعلق تھا رومہ سے روانہ ہو گئے۔

سوئیٹزرلینڈ کی غیر جانبداری کا احترام

لندن ۲۵ مئی۔ برن (پایہ تخت سوئیٹزرلینڈ) کا تار مظہر ہے۔ کہ اٹلی آسٹریا اور جرمنی نے اعلان کیا کہ وہ سوئیٹزرلینڈ کی غیر جانبداری کا نہایت پابندی کے ساتھ احترام کریں گے۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۲۴ مئی پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سٹین اسٹریٹ اور ییپرز کے درمیان جرمنوں نے کئی موقعوں پر زہریلی گیس استعمال کرنے کے بعد حملہ کیا مگر سب جگہ پسپا کئے گئے ۲۴ مئی کو تمام دن ایرس کے شمال میں لڑائی نہایت شدت کے ساتھ جاری رہی۔ ۱۲۰ قیدی فرانسیسیوں کے ہاتھ آئے۔ جرمنوں نے مشرقی نیوول کے شمال میں متعدد جوابی حملے کئے مگر پسپا کئے گئے۔ لڑائی نہایت شدت سے جاری ہے تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس علاقہ میں ۲۲ مئی کو جرمنوں کی پیشقدمی روک دی گئی عظیم کمک کے باوجود جو نہایت سرعت کے ساتھ لائی گئی۔ انہوں نے تین مرتبہ حملہ کرنے کی کوشش کی مگر معتدبہ نقصان کے ساتھ پسپا ہوئے

گلیشیہ میں جنگ

لندن ۲۴ مئی۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شاولی کے علاقہ میں غنیم مستحکم مورچوں پر قایم ہے۔ کلیمونتھو کے علاقہ میں ہم نے غنیم کے زبردست جوابی حملے پسپا کئے۔ اور ایک ہزاری ہمارے ہاتھ آئے گلیشیہ میں غنیم عام طور پر مدافعانہ کارروائی کر رہا ہے پرزی میسل اور دریائے نیسٹر کی دلدلوں کے درمیان غنیم نے ہماری لائنوں کو توڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ دریائے نیسٹر کے قریب ہم نے جارحانہ کارروائی شروع کی اور ۲۰۰ قیدی گرفتار کئے۔

لندن ۲۵ مئی۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روس کے جوابی حملوں سے غنیم گلیشیہ کے قریباً تمام محاذ پر مدافعانہ کارروائی کرنے کے لئے مجبور ہو گیا ہے۔ روسیوں نے اتوار کے روز دریائے نیسٹر کے مغربی کنارے پر کئی دیہات پر قبضہ کر لیا اور ۲۲۰ قیدی اور کئی درجن مشین گنیں توپیں گرفتار کیں۔

آسٹریا کا وزیر خارجہ

رومہ ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ بیرن بوریان نے استعفا دیدیا ہے اور کاونٹ ٹیزا ان کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

پیرس ۲۴ مئی۔ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ برطانی سپاہ نے لاباسی کے شمال میں حملہ کر کے مزید ترقی کی جرمنوں نے نیوول کے شمال میں جمعیت کثیر کے ساتھ حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ہمارے توپخانہ نے انہیں روک دیا۔ اور شدید نقصان پہنچایا بعد کی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ کل لوریٹ کے شمال مشرق میں ہمیں اہم کامیابی حاصل ہوئی۔ لگیتو کی خونریز لڑائی میں ہم نے جرمنوں کو تباہ کر دیا اور کلدار توپیں گرفتار کیں۔

لندن ۲۴ مئی۔ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ آج ہمارے توپخانہ نے جرمنوں کی تین باٹریوں کو خاموش کرا دیا۔ اور ایک باٹری کو بالکل تباہ کر دیا۔ ییپرز کے مشرق میں جرمنوں کی پیدل سپاہ نے علی الصبح زہریلی گیس کی مدد سے حملہ کیا۔ اور ان کے توپخانہ نے زہریلی گیس کے گولے پھینکے جن کی وجہ سے ہماری سپاہ کو چند خندقیں خالی کرنی پڑیں اور غنیم دو تین جگہ ہماری لائین میں گھس آیا۔ لڑائی جاری ہے۔ اصل لائن کے بعض حصے دوبارہ لے لئے گئے ہیں۔

پیرس ۲۴ مئی۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ۱۳ روز کی خونریز جنگ کے بعد لوریٹ کی گھاٹیوں پر قبضہ کر لینے سے جنہیں غنیم ناقابل تسخیر سمجھتا تھا۔ اتحادیوں کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ غنیم نے اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے

ے سرزد کوشش کی ہے اس جنگ میں تین ہزار جرمن ہلاک ہوئے اور ایک ہزار قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ اس مال غنیمت کے علاوہ جو ہمارے ہاتھ لگا ہے ہمیں ہر روز بند کی ہوئی خندقوں میں سے بہت سی بیلچے اور خندقوں کی توپیں دستیاب ہو رہی ہیں اگرچہ ہمارا بہت سا نقصان ہوا مگر ہم ایرس کے شمال میں ایک اہم مقصد کے حصول میں کامیاب ہوئے اس سے ہماری سپاہ کا حوصلہ بہت بڑھ جائیگا جسے فتح کا کامل یقین ہے۔ اس موقع پر ہماری جنگی کارروائی کی منفعت کی پھر تصدیق ہوگئی۔

اطالی سپہ سالار میدان جنگ کو

لندن - ۲۴ - مئی - روما کا تار مظہر ہے کہ اطالی سپہ سالار اعظم کاونٹ کیڈورنا آج ہی رات کو میدان جنگ کیطرف روانہ ہوگیا۔ آوسٹہ کا ڈیوک اور دیگر شہزادگان سیوا ئے بھی فوج میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔

اٹلی اور آسٹریا کا محاذ

لندن ۲۵ - مئی برقی پیغامات سے پایا جاتا ہے کہ ودیا - نے اڈیجی کی وادی میں سرحد کی ہر دو جانب ریوولی اور ٹرینٹ کے علاقوں میں فوج جمع ہو رہی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کا سب سے بھاری توپخانہ بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔ کل غنیم نے اٹلی کی بیرونی چوکیوں پر گولہ باری کی مگر اٹلی کیطرف سے کچھ جواب نہ دیا گیا۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ایطالی سرحد سے لکھتا ہے کہ غنیم کی جو فوج اس علاقہ میں موجود ہے وہ کچھ جنگی اہمیت نہیں رکھتی اور اس کے پاس کافی سامان حرب بھی نہیں ہے۔ غنیم کو سوائے اس کے چارہ نہ ہوگا کہ دیگر محاذوں سے سپاہ طلب کرے۔

اطالویوں کی پیشقدمی۔

لندن - ۲۵ - مئی - روما (پایہ تخت اٹلی) کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سرحد پر بمقام کاربنا آسٹریوں نے ہمارے مورچوں پر ناکامی کیساتھ گولہ باری کی۔ اس کے بعد ہمارے توپخانہ نے غنیم کی باڑیوں پر گولہ باری کی - فریوس کے علاقہ میں ہم نے تمام سرحد پر غنیم کے علاقہ میں پیشقدمی کی جس نے کمزور مدافعت کی۔ ہم نے کیپوریٹہ - کورمونس - ودسر سرونگنانو - ٹرز وا ور انڈریوا اور عیسانز وکی درمیانی گھاٹیوں پر قبضہ کرلیا۔ غنیم پلوں کو تباہ کرتا ہوا اور مکانات کو جلاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

اٹلی کی شمالی سرحد پر جنگ

لندن - ۲۶ - مئی - ٹائمز کو کیمپ ندولو سے اس مضمون کا مراسلہ موصول ہوا ہے کہ ۲۴ ماہ رواں کو مشیرالو سے ۲۰ میل مشرق میں بمقام کونڈل ٹونیل جنگ وقوع میں آئی - اطالیوں نے آسٹریوں کو جو اٹلی کے علاقہ میں گھس آتے تھے پسپا کیا اور ان کے کئی سو قیدی گرفتار کیے۔

سرکاری اطلاع

لندن ۲۶ - مئی - سر ہنٹ ہنڈوگی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اطالیوں نے ۲ سے ۴ میل تک پیشقدمی کی اور درّوں اور گھاٹیوں پر قبضہ کرلیا - اور کچھ قیدی گرفتار کیے ہم نے کیڈور کے تمام سرحدی درّوں پر قبضہ کرلیا آسٹریوں کے متوسط درجہ کے توپخانہ نے گولہ باری کی مگر مسیورو - درو ولیفرو پر ہم نے سنگینوں سے حملہ کیا - ٹریسٹ کے محاذ میں ایطالی دستوں نے کامیابی کیساتھ پیشقدمی جاری رکھی - اور گھاٹیوں کو مستحکم کیا - آسٹری توپخانہ نے دوبارہ فضول گولہ باری کی نشیبی سویزن تک پہنچنے کے لیے ہماری جارحانہ کارروائی سب جگہ جاری ہے - غنیم پلوں کو تباہ کرتا ہوا پسپا ہو رہا ہے۔

انگلستان میں انقلاب وزارت

لندن ۲۷ - مئی - محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ وزیراعظم نے سامان حرب کی وزارت قائم کرنیکا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور مسٹر لائڈ جارج اس محکمہ کے عارضی اہتمام کے دوران میں وزارت مال کے عہدہ سے دست بردار رہینگے - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہنڈرسن مزدوری کے مسائل اور مخصوصاً ان مسائل کے بارے میں جو جنگ کیوجہ سے پیدا ہونگے گورنمنٹ کی امداد کرینگے۔

ریاستہائے متحدہ کیطرف سے صدائے احتجاج

لندن - ۲۴ - مئی - ٹائمز کو پیکن سے اس مضمون کا مراسلہ موصول ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے چین اور جاپان کو ایک ہی مضمون کے نوٹ ارسال کیے ہیں جن میں کسی ایسے معاہدہ کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا ہے جس سے چین میں امریکن اغراض کو یا چین کی سلامتی کو یا مساوی حقوق کی پالیسی کو کسی قسم کا نقصان پہنچے۔

معاہدہ چین وجاپان

لندن ۲۵ - مئی پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ معاہدہ چین وجاپان پر دستخط ہوگئے ہیں۔

گلیشیا میں تازہ لڑائیاں

لندن - ۲۶ - مئی پیٹروگراڈ سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاروسلاو اور پرزمسل کے درمیان میں دریائے سان کے دونوں کناروں پر ۲۴ مئی کو از سر نو ایک شدید جنگ ہوئی ہمارے توپخانہ نے دشمن کے گولہ بارود اور کرکنیز پے در پے حملے منتشر کردیے۔

آسٹریوں کی پسپائی

لندن ۲۶ - مئی کیمپ ندولو کو ٹائمز کو ایک تار موصول ہوئی ہے کہ سیرالو کے مشرق میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر مقام کونڈیل ٹونیل پر ۲۴ - مئی کو ایک لڑائی ہوئی اطالیوں نے آسٹریا کو پسپا کردیا جو بظاہر اٹلی میں داخل ہوگئے تھے علاوہ کئی صد آسٹرین سپاہی گرفتار کیے۔

اہل افریقہ کا حملہ اطالیوں پر

روما ۲۵ - مئی - کرنل پلانی دو ہزار اطالویوں اور ۴ ہزار افریقہ والوں کے ساتھ طرابلس اور بارکا کے درمیان واقع مقام سدرا سے روانہ ہوا - تاکہ چند تکلیف دہ اہل قبائل پر حملہ کرے - لیکن ابھی دس میل تک ہی گئے تھے کہ افریقیوں نے بغاوت کردی - اور اطالویوں کو گھیر لیا - ایک سخت لڑائی کے بعد اطالویوں نے انھیں پسپا کردیا - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بغاوت غیر ملکی رشوت کی وجہ سے ہوئی۔

درّوں میں جنگ

روما - سرحد ترینٹی نو سے آمدہ ایک اعلان مظہر ہے کہ اطالوی دستے چار میل تک درّوں اور قلعبندیوں پر قبضہ کرتے اور قیدی گرفتار کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے ہم نے کیڈور میں تمام سرحدی درّوں پر قبضہ کرلیا ہے آسٹرین توپخانہ نے بے اثر گولہ باری کی - سنگینوں کی زور پر اطالوی دستے نہایت کامیابی سے پیشقدمی کر رہے ہیں - اور انھوں نے بلندیوں پر اپنے مورچے مضبوط کرلیے ہیں - آسٹرین توپخانہ نے ایک ہور مسیو د گولہ باری کی لونزا اور سونزو پہنچنے کے لیے ہم ہر جگہ بدستور جارحانہ پہلو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ دشمن پلوں کو تباہ کرتا ہوا پسپا ہو رہا ہے۔

شدید لڑائیاں

لندن ۲۷ - مئی - پیٹروگراڈ - ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۲۴ - اور ۲۵ - تاریخ کو روسیوں نے دسچولا کے بائیں کنارے پر کئی حملے رد کیے سان کے دونوں کناروں پر پرزمسل اور جاروسلا کے درمیان ۲۵ - تاریخ کو تمام دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ دشمن نے توپخانہ کی آتشباری کا طوفان برپا کردیا اور پرزمسل اور ڈنیسٹر کی بڑی دلدلوں کے درمیان لگاتار کثیر التعداد کمک لاتا رہا

جہاز نبراسکن کی غرقابی

لندن ۲۷ - مئی - جہاز نبراسکن ایک بڑا امریکن جھنڈا لہرا رہا تھا - اور اس کے دونوں طرف نمایاں حروف میں لکھا ہوا تھا - یہ بعید از فہم و قیاس ہے کہ آبدوز کشتی کو اس کی قومیت نہ معلوم ہوئی ہو کیونکہ یہ ایک صاف شام تھی - جب کہ تارپیڈو پھینکا گیا تھا۔

آخری تاربرقیان

نہر سویز اور ترکی آبدوز کشتیاں

لندن ۲۸ مئی۔ باب عالی نے دوستدار اور غیر جانبدار سلطنتوں کو ایک نوٹ کے ذریعہ سے مطلع کیا ہے کہ مصر میں برطانیہ اور فرانس کی مخاصمانہ کارروائیوں کی وجہ سے اُس نے بھی اپنی جنگی کارروائی کو نہر سویز تک وسعت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے اگر اس کارروائی میں غیر جانبدار جہازوں یا مال و اسباب کو کسی قسم کا نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ واری برطانیہ و فرانس کے سر پر ہو گی۔ اس کا مطلب غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی آبدوز کشتیوں کی جنگ کو نہر سویز کے منطقہ تک وسعت دینا چاہتا ہے۔

روسی جنگی جہاز کی غرقابی کی افواہ

پیٹروگراڈ ۲۸ مئی۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ ترکی آبدوز کشتی نے روس کے کسی جنگی جہاز کو غرق کر دیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ بحیرہ اسود کے کسی روسی جنگی جہاز کو نقصان نہیں پہنچا نہ کوئی جہاز غرق ہوا ہے۔

بحیرۂ روم کے نقصانات

لندن ۲۷ مئی۔ دردانیال میں ایک دوم لفٹنٹ ہلاک ہوا۔

فہرست نمبر ۱۶۔ ہندوستانی سپاہ کا صوبہ دار میجر سُندر سنگھ اور صوبہ دار سدا خان (۶۲ پنجابیاں) مجروح ہوئے۔

گلیشیہ میں جرمنی و آسٹریا کی سپاہ

شملہ ۲۹ مئی۔ ذیل کا برقی پیغام انگلستان سے موصول ہوا ہے۔ آسٹروی و جرمن کی عظیم نقل و حرکت پر رائے زنی کرتے ہوئے ٹائمز کا فوجی نامہ نگار رقمطراز ہے۔

مشرقی رزمگاہ میں جرمنی و آسٹریا کے غالباً ۳۴-۳۵ جیش روسیوں سے مصروف پیکار ہیں جن کی تعداد ۱۲½ لاکھ سے کم نہ ہوگی۔ اور یہ جنگ فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ اس فوج کے دونوں بازو اب تک روک کر پسپا کر دئے گئے تھے۔ مگر کثیر التعداد بھاری توپخانہ اور گولی بارود کی قریباً بے انتہا مقدار کی مدد سے۔ اور شدید نقصان جان اٹھا کر جرمن دریائے سان کو عبور کر گئے ہیں۔ مگر نہایت اہم اور غالباً نہایت شدید جرمنوں اور آسٹریوں کے وہ حملے ہیں جو پرزمیسل کے جنوب و مشرق میں نشو و نما پا رہے ہیں یہاں ان کی جو فوج مصروف پیکار ہے۔ اس کی تعداد ۱۷ جیش سے کم نہ ہو گی۔

اور اس وقت اس امر کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی کہ اٹلی کا مقابلہ کرنے کے لئے جو فوج روانہ کی گئی ہے اس وجہ سے آسٹروی سپاہ کو کسی قسم کا ضعف پہنچا ہے دونوں بازوؤں کو نقصان پہنچنے کی نسبت روسیوں کو اس امر کا زیادہ اندیشہ ہے کہ غنیم ان کے قلب میں گھس آئے

پاپائے روم اور جنگ

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا تار)

لندن ۲۹ مئی۔ پاپائے روم نے بڑے کارڈینل کو ایک چٹھی لکھی ہے جس میں اس خونریز جنگ کے جاری رہنے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ آپ اس چٹھی میں لکھتے ہیں کہ بحری اور بری جنگ میں نقصان رسانی کے ایسے طریقے ایجاد کئے گئے ہیں جو انسانیت اور بین الاقوامی قانون کے بالکل منافی ہیں۔

رومہ کی سرکاری رپورٹ

لندن ۲۹ مئی۔ آسٹریا کی ایک تارپیڈو کشتی اور تین تباہ کن اور ایک دیکھ بھال کرنیوالی جہاز کو سخت نقصان پہنچا بعد کشتی نہیں ضائع ہوئیں۔ اطالیوں کا تباہ کن جہاز ترپیون ضائع ہو گیا۔ وہ غنیم کے تباہ کن جہاز کا تعاقب کر رہا تھا۔ کہ چار دشمن جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ اور گولہ بارود کا ذخیرہ ختم ہو جانے کی وجہ سے غنیم کی آتشباری سے اُسے آگ لگ گئی۔

مقامی حالات

ڈاکہ دریائے گنگ بجنور سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر موضع راولی۔ جلال پور۔ جہان آباد سے ہوتا ہوا گیا ہے اور جو ضلع بجنور کو اضلاع مظفرنگر و میرٹھ کی حدود سے جدا کرتا ہے ہر سال ماہ اکتوبر سے ان گھاٹوں پر کشتیوں کا پل بندھنے کے لئے سرکار ٹھیکہ دیتی ہے جس سے ۸ ماہ تک پل کے ذریعہ مسافروں کی آمد و رفت میں بیحد آسانی اور سہولت رہتی ہے۔ لیکن مئی جون کی گرمی سے جب پہاڑ سے پگھل کر برف کا پانی آتا ہے تو گنگا میں طغیانی آجاتی ہے ماسوا اس کے یہ آندھیوں کا بھی موسم ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں کشتیوں کا پل تموج پانی اور ہوا کی شدت سے بمشکل قائم رہ سکتا ہے جس روز سے آندھیاں شروع ہوئی ہیں راولی کے گھاٹ کا پل اول ہی آندھی میں ایسا منتشر ہوا تھا کہ پل ٹوٹتے ہی تمام کشتیاں اور کڑیاں کہیں کی کہیں بہ گئی تھیں جس سے ٹھیکیدار کو بہت نقصان پہنچا۔ اور پھر آج تک تیار نہ ہو سکا۔ اسی طرح گھاٹ جلال پور کا پل بھی دو مرتبہ آندھیوں کی نذر ہو چکا تھا۔ لیکن منشی محمد یسین الدین صاحب ٹھیکیدار کی کوششوں اور صرف کثیر نے اُس کو ہر بار بہ عجلت تیار کر دیا۔ ۱۹ مئی کی شب میں آندھی نے جب کہ دوبارہ گھاٹ جلال پور کا پل توڑ دیا تھا۔ اور ۲۰۔۲۱ تاریخ میں پل کی دوبارہ تیاری کا سامان اور منتشر شدہ کشتیوں وغیرہ کی فراہمی میں کوشش کی جا رہی تھی۔ اور مسافروں کو کشتیوں کے ذریعہ عبور کرایا جا رہا تھا۔ ۲۱ مئی کی شام کو ۵-۶ بجے کے قریب جبکہ کافی دن تھا تین تانگے جن میں کچھ مرد میں عورتیں بھی تھیں ضلع مظفرنگر کی جانب سے گنگا کے دائیں کنارے پر پہنچے چونکہ ان سے پہلے آئے ہوئے مسافروں سے کشتی میں جگہ باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے کشتی کی واپسی کے انتظار میں مرد حقہ نوشی کرنے لگے اور مستورات بھی اتر کر گنگا اشنان وغیرہ کی فکر میں تھیں اور ابھی کشتی مذکور مسافروں کو اتار کر واپس ہی ہوئی تھی۔ غالباً وسط دریا میں پہنچی ہو گی کہ اُس طرف سے شور و غل کی آواز سنائی دی۔ اور معلوم ہوا کہ کچھ آدمی جو نصف درجن کے قریب نظر آتے ہیں مرد مسافروں کو مار پیٹ اور عورتوں پر دست درازی کر رہے ہیں۔ دریا میں جو کشتی تھی اُس کے ملاحوں نے بلند آواز سے اُن کی امداد کے لئے اپنے اور ہمراہیوں کو پکارا۔ چنانچہ منشی محمد یسین الدین صاحب ٹھیکہ دار گھاٹ نے فوراً دوسری کشتی چھوڑ وا کر جس قدر آدمی وہاں موجود تھے اپنے ہمراہ لیکر امداد کے لئے روانہ ہوئے۔ ہر دو نوں کشتیاں جب کنارے کے قریب پہنچیں تو ان میں سے چند نے کشتیوں پر ڈھیلوں اور پتھروں کی بارش شروع کر دی اور باقی لوٹ مار میں مصروف رہے بعض کشتیوالوں کے ڈھیلوں سے چوٹیں بھی آئیں۔ بالآخر کشتیاں جائے وقوعہ سے کسی قدر فاصلہ سے کنارے پر پہنچیں۔ اس عرصہ میں وہ مستورات کا جو کچھ زیور اُتار چکے تھے۔ اس امداد کے پہنچتے ہی لیکر فرار ہو گئے گھاٹ والوں نے بہت دور تک ڈاکوؤں کا تعاقب کیا لیکن وہ تیزی کے ساتھ بھاگ کر بیلیا میں غائب ہو گئے۔ اور اُسی آئندہ رات میں راولی کے ٹھیکیدار گھاٹ کی گوٹک چوری گئی ممکن ہے یہ بھی اونہیں ڈاکوؤں کا فعل ہو ہمیں یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ لالہ کرپا شنکر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ بجنور کی بھی چند رشتہ دار عورتیں اس ڈاکہ میں لوٹی گئیں۔ تھانہ جاندپور اور بھوپال کی پولیس سرگرم تحقیقات ہے ہنوز ملزمان میں سے کسی کا پتہ نہیں چلا نتیجہ سے آئندہ اطلاع دیجائے گی۔

آتشزدگی گذشتہ ہفتہ میں تین روز تک متواتر بجنور کے مختلف حصوں میں آتشزدگی سے بہت نقصان پہنچا محلہ چاہ خیریں میں ۲۵ مئی کو ۲۰-۲۵ گھر جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔ ایک معمر عورت اس آگ کی نذر ہو گئی جس کے جسم کے بعض اعضا بالکل جل گئے تھے۔ ایک بکری

مطبوعات جدیدہ

اردو زبان دانی — جناب منشی اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی ایڈیٹر پیغام

صلح لاہور نے ایک مفید سلسلہ صرف نحو اردو طلبار مدارس کیلئے مرتب فرمایا ہے جس کا پہلا نمبر شایع ہوکر بغرض ریویو موصول ہوا ہے۔

نصاب تعلیم ابتدائی کی تیاری میں جب تک مندرجہ ذیل امور کا لحاظ نہ رکھا جائے تب تک وہ طلبار کے حق میں مفید نہیں ہوسکتا۔

(۱) کتاب کی ترتیب بچوں کی سمجھ اور لیاقت کے مطابق ہو ۔ ان کی طبیعت پر غیر معمولی بار نہ ڈالے۔

(۲) دلچسپی کا اسقدر سامان بھی مہیا کیا گیا ہو کہ طالب علم کو ایک سبق پڑھنے کے بعد دوسرے کے مطالعہ کی تحریص ہو

(۳) زبان مستند محاورات صحیح ہوں۔ وغیرہ

علم صرف و نحو بعض دوسرے خشک مضامین کی طرح ایک غیر دلچسپ مضمون ہے جو بچوں کیلئے بالکل زہر کا گھونٹ کہا جاسکتا ہے جس میں کسی قسم کی شیرینی ہے نہ دلچسپی کا سامان ہماری نظر سے اب تک اس موضوع پر جس قدر رسالے گذرے ہیں نہ عبارت کی سلاست کا خیال رکھا گیا ہے اور نہ دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن رسالہ مذکورۃ العنوان میں ہم دیکھتے ہیں کہ مصنف موصوف نے ان دونوں نقصوں کے دور کرنے میں بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہے رسالہ کی عبارت اگر سہل و شستہ ہے تو طرز تحریر دلچسپ و مرغوب اس نمبر میں ۹ صفحات کا دیباچہ جو ضرورتاً لکھا گیا ہے آیندہ اشاعت میں علحدہ کردیا جائیگا۔ رسالہ نمبر اول میں اسم فعل حرف کا مختصر و ضروری بیان ہے۔ حجم ۴۴ صفحات۔

اس سلسلہ میں پانچ نمبر ہونگے پہلے تین نمبروں میں صرف کے تمام ضروری مسائل اور فارسی عربی کے ساتھ سنسکرت و بھاشا کے ضروری قواعد کو بھی نظر انداز نہیں کیا جائیگا۔ نمبر ۴ میں قواعد نحو کے علاوہ تحریر و تقریر کے متعلق ہدایات اور نمبر ۵ میں علم قافیہ و عروض علم بدیع و بیان و معانی وغیرہ پر بحث ہوگی۔ غرض مدارس کے لئے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا ہمیں امید ہے کہ پنجاب کا سررشتہ تعلیم اسے ضرور داخل کورس کریگا۔ دفتر پیغام صلح لاہور سے ملیگا۔

عطر سخن یا جذبات مسلم — ادبیات اردو۔ اور قومی منظومات کا ایک دلکش و مکمل مجموعہ ہے جس کو جناب منظفر حسین صاحب

ظہیر دہلوی نے زمانہ حال کے نامور شعرا کے کلام فصاحت التیام سے مرتب فرمایا ہے۔ اس مجموعہ میں سو سے زیادہ چھوٹی بڑی منظومات شامل ہیں جو بیشتر اکثر رسائل اور اخبارات میں بھی شایع ہوچکی

ہیں تمام مجموعہ انتخابات نعت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اور ان میں جن شعراء کا کلام درج ہوا ہے ان میں سے۔ مولانا حالی شبلی اکبر اقبال ظفر اسمٰعیل میرٹھی۔ نیرنگ۔ آغا حشر۔ خواجہ عشرت۔ نادر لودہانہ وحشت وغیرہ جو شعراء محتاج تعارف نہیں ہیں۔ اور دیگر شعراء گو وہ ملکی دنیا میں خاص شہرت نہ رکھتے ہوں تاہم ان کا کلام بھی معنی خیز اور پر لطف ضرور ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب عمدہ ورجلد کا ہے۔ علاوہ رنگین خوبصورت ٹائیٹل کے ۲۰۴ صفحہ پر یہ مجموعہ تمام ہوا ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ جو دفتر کارخانہ حکیم مظفر حسین صاحب ظہر دہلوی موجد طلسمی تاشن لاہور سے ملسکتا ہے۔

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عدیم المثال نقشے — جناب منشی محمد معین الدین صاحب انجینیر نے تیار پاس مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ۱۱ نقشے بغرض ریویو بھیجے ہیں۔ یہ اپنی حیثیت میں فی الواقع پہلی مرتبہ طبع ہوئے ہیں ان نقشوں میں ہر چیز پیمایش کے ساتھ اور باصول انجنیری صحیح پیمانہ پر درست ہیں نقشوں کے بلاک ہوا کر کلکتہ کی مشہور کمپنی خشیار سپنگ سے چھپواے ہیں

نقشوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) پلین حرم شریف مکہ معظمہ (۲) نقشہ حرم محترم (۳) نقشہ شہر مکہ معظمہ (۴) نقشہ حرم محترم نبی اکرم صلعم (۵) نقشہ ارتفاعی مسجد نبوی صلعم (۶) نقشہ شہر مدینہ (۷) نقشہ قبہ اہل بیت (۸) نقشہ مسجد قبا۔ (۹) نقشہ جبل احد و مزار سیدنا حمزہ (۱۰) نقشہ قبہ سیدنا عثمان (۱۱) قبہ حلیمہ سعدیہ

یہ نقشے اگرچہ عام فہم اور پبلک مذاق کی چیز نہیں کیونکہ صرف سطحی نقشے ہیں۔ جو باصول انجنیری تیار کئے گئے ہیں۔ لیکن تعلیم یافتہ اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک قابلقدر چیز ہے عام طور پر بھی اگر ان نقشوں کو مکان کی زینت کے لئے خرید کر تصاویر کی بجائے لگایا جائے تو موجب برکت و زینت ہوگا۔ اس قسم کے نقشے بوجہ ممانعت اب تک تیار نہیں ہوئے۔ اس لئے منشی محمد معین الدین صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے۔ امید ہے کہ پبلک ان نقشوں کو دلچسپی سے مطالعہ کریگی اعلیٰ قسم کے سٹ کی قیمت عہ اور قسم دوم کے سلسلہ قیمت کسیقدر زیادہ ہے۔ (ملنے کا پتہ)

محمد معین الدین صاحب انجنیر محلہ کسرول مرادآباد (یوپی)

نعت

(از جناب عبد الحکیم خان الفت و نشتر سیانوالی جالندھر حال وارد کوئٹہ)

ہوا مائل ستائے احمد جو دل وقت رقم میرا — بنا یکدم پر جبریل کی صورت قلم میرا
نہ بیٹھونگا نہ بیٹھونگا اگر یاں تیرے پہلو میں — دبا کے ہاتھ دامن حور گلزار ارم میرا
غلام ساقی کوثر ہوں وحدت ہو اب سے — بنا ہے دل سے مے عرفاں کی رشک جام جم میرا
الف احمد کا ہے دل ایک عصا ہی تقدیر گویا — بہار راہ الفت میں پھسل جائے قدم میرا
خیال آتا ہے جب شاہ نجف کی نونہالوں کا — تو اک عضو روتا ہے بسان چشم نم میرا
تڑپتا ہوں شہ یثرب بلا لو اپنے روضہ پر — تمنائے زیارت سے ہے اب کو دم میرا

تصور دل میں ہے الفت کسی کی تیغ ابرو کا
ہو پانی کے دیتی ہے شمشیر دو دم میرا

غزل

(از جناب محزوں و مسافر کشمیر)

ہزاروں شیفتہ ان کے ہوئے جسدم شباب آیا — مٹے لاکھوں کہ آنکھوں میں قیامت کا سماں آیا
جو بہر سیر گلشن بے پردہ اک دن بے نقاب آیا — حیا سے چھا گئی زردی چمن میں آفتاب آیا
اگر وقت شباب آیا تو مرنا حسن والوں پر — مجھے اس کے سوا کیا او دل خانہ خراب آیا
کسی کے انتظار دید میں یہ حال نرگس ہے — نہ چین آیا نہ اس کی آج تک آنکھوں میں خواب آیا
شب وعدہ کبھی تنہا نہ آئے وہ ہمارے گھر — جو آئے بھی تو ان کے ساتھ شرم آئی حجاب آیا
نکالا سر کب وحشت نے گھر سے جب قدم باہر — تو ہمرہ پائی جنوں بھی ہمرکاب آیا
کوئی مرجیتی لیکن حیا اس کی نہیں جب تک — کہ ہر فاتحہ بھی ڈال کر منہ پر نقاب آیا
مگر ناکام ہی مرنا لکھا تھا میری قسمت میں — کہ جان زار ادھر نکلی ادھر خط کا جواب آیا
قدم جب ناز سے رکھا زمیں پر پس گئے فتنے — قیامت کا نمونہ بن کے وہ مست شباب آیا
رہے غیروں میں وہ سرگرم محفل یہ خبر کس کو — کہاں کس وقت شب کو دور میں جام شراب آیا

ہوا کرتے ہیں لاکھوں خون ناحق اونکے کوچہ میں
الہی کیا زمانہ ہے یہہ کیسا انقلاب آیا
چلے آتے ہیں ایسے سیکڑوں وہ جذب الفت سے
ترے در پر یہہ ایک محزون ہی کیا خانہ خراب آیا
نبی کو دیکھکر محشر میں محزون ہر طرف غل ہے
کہ وہ بہر شفاعت شافع روز حساب آیا
کفن سے منہ لپیٹے اسلیئے اوٹھا ہوں اے محزون
یہہ محشر ہے گناہوں سے بہت مجھکو حجاب آیا

معاونین مدینہ کی خدمت میں ایک ضروری عرض

جن معزز خریداران مدینہ کا تیمتی سال ختم ہوجاتا ہے اون کی خدمت میں باقاعدہ اطلاعی خطوط دفتر سے روانہ کئے جانے کے بعد جواب کا کافی انتظار کیا جاتا ہے لیکن گذشتہ سالوں کا مشاہدہ اور تجربہ بتلا رہا ہے کہ مدینہ کے ناظرین محبت آگین میں بہت کم حضرات کی تعداد ایسی ہے۔ جو اطلاعی خطوط کے جواب میں قیمت بذریعہ منی آرڈر عنایت فرماتے ہیں۔ بلکہ بالعموم وی پی کے منتظر رہتے ہیں۔ جس سے ہم بھی اس امر کے عادی ہوگئے ہیں کہ انتظار جواب کے بعد بے تکلف اپنے معاونین کرام کی عنایتوں پر بھروسہ کرکے وی پی کردیتے ہیں۔ جن میں سے بکثرت حضرات وصول فرماکر مدینہ کی قدردانی اور ہمدردی اسلامی کا ثبوت دیکر نیازمند منیجر اور کارکنان مدینہ کو شکریہ کا موقع دیتے ہیں۔ گویا اون کی عنایات کا مجموعہ قطرہ قطرہ کی طرح دریائے کرم بنکر مدینہ کی بہتری اور عمدگی کا ذریعہ بنتا اور ہمارے حوصلہ میں اضافہ کرتا ہے۔ لیکن وہ حضرات جو نہ ہمارے اطلاعی خطوط کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اور نہ وی پی وصول کرتے ہیں۔ اون سے بیشک ہمکو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ غیر معمولی انتظار جواب اور واپسی وی پی کی وجہ تک معلوم نہ ہونے سے تکلیف قلب اور نقصان مال ہوتا ہے۔ کارخانہ سے روزانہ اطلاعی خطوط اور وی پی جاری ہوتے رہتے ہیں امید کہ معاونین کرام جن کی خدمت میں میعاد قیمت ختم ہونے پر اطلاعی خطوط اور وی پی حاضر ہوں۔ پوری توجہ اور مہربانی سے کام لیں

(نیازمند منیجر مدینہ)

شہر وکنگ کے ایک خاندان کا مشرف باسلام ہونا

اللہ تعالے کی حمد و ستائش سے دل لبریز ہوجاتا ہے جب اوسکے کرم اور احسانات دیکھنے میں آتے ہیں۔ اوس کا دست تصرف بہت کامل ہے اور اوسکا ید قدرت بہت قوی ہے وہی مقلب القلوب ہے ایک خاندان جو پانچ اشخاص پر مشتمل ہے بحمدہ تعالے اسلام قبول کرتا ہے۔ میاں بیوی چالیس چالیس سال کے قریب ہیں آپکی دو صاحبزادیاں قریباً پندرہ اور تیرہ سال کی عمر کی ہیں۔ اور اونکا صاحبزادہ قریباً گیارہ سال ہے۔ اللہ تعالے اس خاندان پر بہت بڑے بڑے فضل کرے اور ووکنگ کے لیئے اس گھر کو موجب ہدایت بنائے۔ آمین۔ اللہ تعالے نے انکو اسلام کے لئے بہت انشراح بخشا ہے اور انکے دلکو اپنی محبت سے معمور کردیا ہے۔ وہ قریباً ہر روز نمازوں میں شامل ہوتے ہیں۔ اپنے گھر میں اور دکانوں پر اسلام کی تبلیغ حسب موقعہ کرتے ہیں مسٹر باول جو ہمارے مکرم و معظم خواجہ کمال الدین کی طرح بہاری بہرگرم شخص ہیں قریباً آٹھ ماہ سے بمع اپنی بیوی بچوں کے ہمارے ہاں آتے رہے اور خواب اسلام کا مطالعہ کیا اور سکان مسجد کے عمل کا مطالعہ کیا انکی اہلیہ اور صاحبزادیاں تو چند ماہ سے نمازوں میں شریک ہوتی تھیں اور انکے میاں بیٹھے دیکھا کرتے تھے۔ انہوں نے اکثر میری اور عزیز عبداللہ کی صحبت کی انکے گھر جب کبھی نماز پڑھنے کا موقعہ ملا تو مسٹر باول کے سارے ہی نے نماز ادا کی۔ میں اس خبر کو معرض التوا میں اسلیئے رکھ چھوڑا تھا کہ کب مسٹر باول خود مسلمان ہوں اور یہ مژدہ آپکو پہونچاؤں بہت ہی شریف گھر ہے۔ خدا کرے ایسے بہت سے شریف گھر دائرہ اسلام میں آئیں اور ووکنگ میں ایک دن اسلامی آبادی نظر آئے میں ثم آمین فالحمد للہ رب العالمین۔ رصدرالدین از ووکنگ

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوجاتی ہے اس کا فوراً قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہمہ فی بوتل (عہ) خورد شیشی دو اونس ۴ر ایک اونس ار

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہونے سے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھی چنک پیدا ہوجاتی ہے پیشاب رک رک کر ہوتا ہے اور مواد تھوڑا تھوڑا گرتا ہے۔ ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنا چاہیئے اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال ہوجاتی ہے۔

قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک (۵ر)

زخم کا مرہم

یہ مرہم سب طرح کے زخموں میں فائدہ کرتا ہے زخم کے کیڑے اس سے مرجاتے ہیں بدبو جاتی رہتی ہے اور زخم صاف ہوکر جلد بھرآتا ہے معمولی زخم سے لیکر سڑے گلے زخم تک یہ مساوی اثر دکھلاتا ہے۔ ایک اونس کی ڈبیہ بقیمت ۵ر مرہم لگانے کے ساتھ ہی زخم دھونا بھی چاہیئے جس دوا سے زخم دھونے کا پانی بنتا ہے وہ چھوٹی چھوٹی ٹکیا کی طرح بنی ہوئی ہے ایک ٹکیا سے ایک بوتل زخم دھونیکا پانی بنتا ہے مرہم کیساتھ یہ ٹکیا ملسکتی ہے قیمت ار نصف ہم تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کتاب سفت [illegible]

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو۔ بنگالی مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں

مریض وبیدہ دروانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اُسکے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اُس کے حق میں ہیں یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اُسکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں آپ بے تبہ اسی نا منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اُس کی تصدیق و تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزاء سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ ۱)

ایسے ہی ہمارا طلا واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ ماشہ پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایکروپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۳۲ - اول مینو وکلاس

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی فی البم ۸ محصولڈاک معاف خرچ وی پی ۱

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

لچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اُسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرمہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کیطرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقعہ دیں والسلام نیاز مند مالک اخبار مدینہ

کلپاک



پیٹنٹ و رجسٹرڈ　ٹرکش ڈیزائن

نمبر ۱۷۱۲

اعلیٰ اصلی ریشا سمور قسم اول قسم دوم قسم سوم خاکی عـ۵ سفید سیاہ کے ا چمار

چھوٹے بچوں کی کلپاک عہ

اطلاع ضروری

حسب قواعد انڈین پیٹنٹ اینڈ ڈیزائن ایکٹ دوم ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے ریٹ پیٹنٹ کراکر اُس کے حقوق محفوظ کرائے گئے ہیں کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجئے ورنہ مایوسی ہوگی۔

المشتہر ایس ایف چشتی اینڈ کمپنی ہاشمی بنارس
نشن دہلی

معرفہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

روغن کلنجن مالا شیشی عہ۔ روغن داغ آدار کا فی شیشی ۸۔ روغن کان کا بہنا شیشی ۸۔ روغن دار کسی قسم کا پرانا کیوں نہ ہو رفع ہو علاوہ اسکی بد بو بالکل نہیں فی شیشی ۴۔ روغن ہاتھی چشم شیشی ۴۔ سرمہ سفید جال کا ماڑا پھولی رتوندی ناخنہ۔ دن اوندھی۔ رتوندی نزدہ ہو فیتولہ ۱۔ شربت الائچی جس سے تپ صفرا المعنی و بادی رفع ہوجسم کو موٹا کرے۔ آتوسجیش دھات کو غلیظ کرتا ہے مرض سچکی۔ امس طبیعت رفع کرے۔ فی شیشی ۱۲۔ شربت محافظ بچہ ۲ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱۰ برس کی عمر تک کو مفید۔ جس سے بچہ توانا تندرست طاقتور بلا کسی مرض کے ہو جاتا ہے فی شیشی ۱۲۔ اگر صرف خون بواسیر بند کرنا چاہیں روپیکٹ فیتنی ۱۲ میں بند ہو جائیگا۔ اگر بواسیر خونی و بادی واسطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں تو پیکٹ ۱۲۔ مسہ بواسیر جب سے بلا تکلیف دور ہو جاتے ہیں۔ تین پیکٹ ڈیڑھ روپیہ (عہ)

احقر العباد
چودھری دیبی پرشاد بلگرامی
وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان نمبر ۱۱۴

طاعون کے

غذائے عوام طاعون کی مفید معلومات کا خواستگار

وہ لوگ ہوتے ہیں جو

با وجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونانی و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے۔ جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود و سعی ہوتی ہے

اگر کنبہ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کیلئے واقعی اسم بامسمیٰ ہے اپنے گھر میں منگا کر موجود رکھو آکے وقت پر کار آمد ہے۔ آجتک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء وعلماء کا اتفاق ہو چکا ہے واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے قیمت فی شیشی عہ ۱ جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن عـ۴ ایکدرجن للعہ ۹

تازہ سندات

منشی احمد خاں صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب پھلواروی نادری (پٹنہ) تحریر فرماتے ہیں صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڈہ (اودھ) لکھتے ہیں آپ سے اکسیر شفا کئی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دردی۔ حلفیہ بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۴۰۰ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال دوا میں فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بدپرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھائی اور دوسرے نے صحت ہونے پر شراب پی لی

منشی قلندر خاں [illegible] آر کے اینڈ ایم او کیمپ ہو سکو یہ بنگلور آپ کے مرسلہ عرق طاعون سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

المشتہر
حاجی الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء
موچی دروازہ لاہور

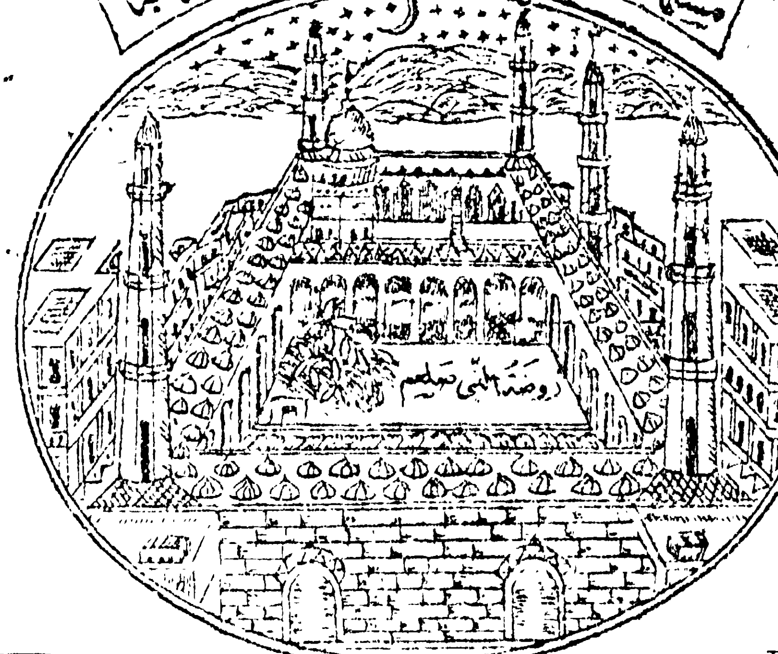
مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ (ا ے) نمبر ۵۷۵

285

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی تعلیمی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

قیمت
مدینہ کی سالانہ قیمت پیشگی
تین روپیہ
ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ
چھ ماہ سے کم کا خریدار نہیں
بنایا جاتا



مدینہ
ہر ماہ انگریزی کی
یکم-۸-۱۵-۲۲
تاریخ کو شہر بجنور
سے بفضلہ تعالیٰ عین
وقت پر شائع ہوتا
ہے

مدینہ

مدینہ کا نمونہ
طلب فرمانے والے حضرات
خریداری و عدم خریداری
سے مطلع فرما کر منگوا فرمائیں

جملہ خریداران مدینہ
خط کتابت کے وقت اپنے پتہ
کی چٹ کا نمبر خریداری (۵۷۵)
کے علاوہ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل محال

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

قانون تحفظ ہند اور ضلع باقر گنج

معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ضلع باقر گنج میں قانون تحفظ ہند کے اطلاق کی اجازت دیدی ہے اور وہاں پونے دوسو کے قریب ایسے مجرم ماخوذ ہیں جن کی عدالت خاص کے ذریعہ سے تحقیقات کی جائیگی

نظر بندی

مقدمہ راجہ بازار کے ملزم سردھا چرن گوہا کو جسے ہائی کورٹ نے رہا کردیا تھا ۱۹۱۴ء کے ہنگامی قانون کی رو سے رنگون میں نظر بند کردیا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ برما کے جس پرچہ میں بنگالی انارکسٹوں کا مقدمہ بمب دہلی سے تعلق ظاہر کیا گیا تھا۔ وہ اسی کے ہاتھ سے چھاپا گیا ہے۔

موٹر کار کا حادثہ

شملہ سے خبر آئی ہے کہ پٹیالہ دربار کی ایک موٹر چکیل سے کالکا کو جارہی تھی کہ سڑک کے ایک خم پر الٹ گئی اور تین آدمی جن میں موٹر بان بھی تھا ہلاک ہوگئے۔ ایک ہندوستانی اسسٹنٹ سرجن مجروح ہوا۔

کوچ بہار کے محلات میں سرقہ

سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست کوچ بہار کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ مہارانی کوچ بہار کے محلات سے جو زیور جواہرات چوری گئے تھے۔ وہ سب دستیاب ہوگئے ہیں۔ بجز ۵ ساورنوں اور ایک جواہرات کی مالا کے جس کی قیمت ۶ ہزار روپیہ بیان کی جاتی ہے

مہاراجہ کشمیر پر عمل جراحی

کشمیر کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ ۲۸ مئی کو مئو ہسپتال کے میجر ہیوگو نے ہز ہائینس مہاراجہ کشمیر پر کامیابی سے جراحی عمل کیا۔ اور اب ان کی صحت روبترقی ہے

نظر بندی کا نوٹس

کلکتہ کی پولیس نے چاٹگام کے ایک شخص جیندر سیکا نامی کو جو متعدد سپاہی مشتبہین میں سے خیال کرتی ہے نظر بندی کا نوٹس دیا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ اسے کس مقام پر نظر بند کیا جائیگا۔

ملزمین کی گرفتاری

علی پور۔ (بنگال) کی پولیس نے حال کی ڈکیتیوں کے متعلق مختلف تھانوں کی ماتحت ۶۰ اشخاص گرفتار کئے ہیں

ڈاکہ میں قتل

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ بدھ کی شب کو موضع بستیاباد میں جو تھانہ کیننگ ٹاؤن کے حلقہ میں واقع ہے قریباً ۲۵ مسلح ڈاکو آدھی رات کے قریب راماداس کے مکان میں گھس گئے۔ مالک مکان اور اس کے بھتیجے نے ان کا مقابلہ کیا جس پر ڈاکوؤں نے اس کے بھتیجے کو مار ڈالا۔ اور دیگر تین شخص کو سخت مجروح کیا گاؤں کے لوگوں کو بھی خبر ہوگئی۔ مگر ان کے آنے سے پیشتر ڈاکو بھاگ گئے تھے۔

فصل و موسم کی حالت

ہفتہ مختتمہ ۲۲۔ مئی کے اندر ملک کے اکثر حصوں میں عام بارش ہوئی جس سے فصلوں کو فائدہ پہنچا۔ اور تخم ریزی میں سہولت پیدا ہوئی۔ استادہ فصل کی توقعات عمدہ ہیں ممالک متوسط کے مویشی کی حالت بھی اچھی ہے۔ چارہ اور پانی کافی ہے۔ اور نرخ اجناس قائم اور روبہ ارزانی ہے

ایک نوجوان طالب علم کی گرفتاری

رنگون سے خبر آئی ہے کہ ایک بنگالی نوجوان طالب علم کو جس کا نام جوگندرا کمار ہوئی تھا اور جو کلکتہ یونیورسٹی کا بی ایس سی اور سراج گنج کا باشندہ تھا۔ ۲ جون کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ اس کے پاس ۲ ماسر پستول اور ۱۵ کارتوس برآمد ہوئے تھے۔

طلبہ کے دارالطعام پر پولیس کا چھاپا

کلکتہ پولیس نے ۳ جون کو طلبا کے ایک دارالطعام واقعہ بوسٹ خانہ ۲ لین پر چھاپا مارا ۵ گھنٹے تک مکان مذکور کی تلاشی ہوتی رہی۔ پولیس کچھ تحریریں ہمراہ لے گئی لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی کہا جاتا ہے کہ یہ خانہ تلاشی بینا کے ڈاکہ کے متعلق تھی

میجر سید حسن بگرامی کا انتقال

شملہ سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ میجر سید حسن بگرامی (انڈین میڈیکل سروس) جو آج کل شملہ پر مقیم تھے اتوار گذشتہ کی شب کو دل کی حرکت بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی تجہیز و تکفین سادہ مگر موثر طور پر عمل میں آئی جنمیں سر سید علی امام۔ آنریبل میاں محمد شفیع مسٹر محمد اظہر علی خاں صاحب مولا بخش خاں بہادر خیرات حسین مسٹر میر محمد خاں رائے بہادر بوم بہادر سنگہ و مسٹر یوا ین سین بھی شامل تھے۔ مرحوم ملازمت سے کنارہ کشی کرنے کے بعد اپنا عزیز وقت مسلمانوں کی تعلیم میں صرف کررہے تھے۔ اور ان کی وفات کی خبر ملک بھر میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔

جرمنوں کے احکام عشرہ

جرمنوں نے دس جنگی احکام شائع کئے ہیں جو جابجا تقسیم ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔ ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔ اور غذا کو ضائع نہ کرو

۲۔ روٹی کی عزت کرو اور اس کے ہر ٹکڑے کو انسانی غذا سمجھو۔

۳۔ گھی کو کفایت کے ساتھ صرف کرو

۴۔ شکر کو نہایت فیاضی سے استعمال کرو۔

۵۔ دودھ خوب پیو۔

۶۔ آلو نیم برشت کھاؤ۔

۷۔ تمام مسکرات سے اجتناب کرو۔

۸۔ ترکاری خوب کثرت سے کھاؤ اور اس کے پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

۹۔ باورچی خانہ کے فضلہ کو جانوروں کا چارہ بناؤ۔

۱۰۔ کہانا پکانے میں بجائے کوئلہ کے گیس استعمال کرو

مقامی حالات

امسال امتحان ورنیکلر فائنل میں ضلع بجنور کے مدارس کے کامیاب طلبا کی تعداد حسب ذیل ہے۔

مقام	کامیاب طلبہ	ہندو مسلمان	مقام	کامیاب	ہندو مسلمان
بجنور	۱۹	۱۳+۶	سیوہارہ	۱۲	۱۰+۲
نگینہ	۱۰	۶+۴	کرتپور	۱۱	۵+۶
دھام پور	۱۶	۱۵+۱	ہنسور	۹	۸+۱
چاندپور	۲۸	۲۱+۷	پرائیویٹ	۱۸	۱۷+۱
نجیب آباد	۱۴	۹+۵	کل	۱۴۱	۱۰۸+۳۳
شیرکوٹ	۴	۴+۰			

۵۔ مئی کو ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر تیز آندہی کے ساتھ بارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ

بجنور

مطبوعہ ۸-جون ۱۹۱۵ء مطابق ۲۴-رجب المرجب ۱۳۳۳ھ

پنجاب کی اخبار نویسی

نمبر ۲

"زمیندار" کا لاہور آنا بعض مقدس بزرگوں کو ناگوار گذرا۔ حقیقت میں اسی وقت سے مقدس بزرگوں کے "مقدس جہاد" کا دور شروع ہوتا ہے۔ قوم کے حق میں یہ نفسانیت یا منافقت بہت سے رازہائے سربستہ کو آشکارا کرنے کی موجب ثابت ہوئی اس لئے اسے دردمندوں کو حقیقی رنگ میں دیکھ لیا اور تاڑ لیا کہ قوم قوم کہنے والے کس درجہ مخلص اور بے ریا خادم قوم ہیں؟ مشکلات میں کسطرح قوم سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور آرام و سکون میں کسطرح خواہ مخواہ کے چارہ ساز و غمگسار بنجاتے ہیں؟ قوم سمجھ گئی کہ سطحی نظر ان چارہ سازان ملت کا وتیرہ ہے اصول دیانت اخوۃ سب ساتھ خود غرضی پر قربان کئے جا سکتے ہیں!

"زمیندار" کہ اردو اخبار نویسی کا ایک نمونہ لاجواب ہے کن کن مشکلات میں سے گذرا اپنے برادروں نے کیا سلوک کیا؟ یہ ایسے رنج سوالات ہیں کہ اگر ہم ان کی تفصیل میں جائیں تو مدینہ کے سارے صفحات اسی داستان الم انگیز سے پر ہوجائیں چونکہ واقعات ابتک ہر ایک حافظہ میں محفوظ ہیں اس لئے تفصیل و تشریح کی چنداں ضرورت بھی نہیں ان تازہ واقعات نے جنہوں نے ہمیں یہ آرٹیکل لکھنے پر مجبور کیا ہے ضرور قابل ذکر ہیں اور ہم آج بصیغہ اختصار لکھے دیتے ہیں۔

"فروری" کا واقعہ ہے لاہور سے قریباً [illegible] مسلمان طلبا (جو لوکل کالجوں میں پڑھتے تھے) یکایک گم ہوگئے۔ چونکہ یہ بدقسمت تلامذہ قومیت کے لحاظ سے مسلمان تھے اس لئے مسلمانوں کو خاص تشویش کا سامنا ہوا۔ چونکہ لڑکے گھروالوں کو اطلاع دیئے بغیر ہی کالج چھوڑ گئے تھے اس لئے ان کی گمشدگی حیرت انگیز سمجھی گئی اور اخبارات نے پُراسرار طریقہ پر ان کا تذکرہ کیا۔ زمیندار نے اس واقعہ کو درج اخبار تو کیا لیکن معاملہ کی اہمیت پر نظر کرکے بلا ثبوت الزام نہیں لگایا۔ لیکن دوسرے محترم پیسہ اخبار نے اس خبر کو اس طرز سے لکھا کہ لڑکوں کا افغانستان کیطرف جانا اور کسی خاص ایجنسی کا ان کو بھیجنا بھی مترشح ہوا پیسہ اخبار کی یہ ندرت یا جدت عام مسلمانوں کی طرح زمیندار کو بھی پسند نہ آئی۔ اپنے پیسہ اخبار کی "بدنت" پر آزادی سے رائے زنی کی۔ اور اس خصوص میں پیسہ اخبار کو متنبہ کیا کہ اس نے جو کچھ لکھا وہ معاملہ فہمی سے بے نیاز ہو کر لکھا اور کہ ایسا ہونا چاہئے تھا۔ اگر اس واقعہ سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ مسلمانوں میں بھی باغیانہ خیالات نشوونما پا سکتے ہیں تو خود پیسہ اخبار بھی باغی و غدار ہوا۔ کیونکہ وہ خواہ غریب مسلمانوں سے کسقدر بھی بے نیاز کیوں نہ ہو آخر دعویٰ اسلام سے ضرور مشرف اندوز ہے۔

اس واقعہ پر کچھ دنوں طبع آزمائیاں ہوتی رہیں ابھی اس کی مہک آفرینی سے مشام جان معطر ہی تھا کہ ایک اور تازہ گل کھلا۔ پنجاب کے لاٹ صاحب نے کونسل میں ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی۔ جو مہمات مسائل پر تبصرہ عمومی کی حیثیت رکھتی تھی۔ تقریر فصیح و بلیغ تھی لیکن ایک حصہ قابل اصلاح تھا جسمیں دیسی پرچوں پر غلط خبریں مشہور کرنیکا الزام لگایا گیا تھا ہز آنر نے ارشاد فرمایا کہ اردو اخبارات بعض اوقات بے سروپا خبریں لکھ دیتے ہیں جن سے رعایا کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں۔ بطور تمثیل لاٹ صاحب نے ان افواہوں کا حوالہ دیا (۱) جرمن ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے لئے افغانستان کو عبور کر رہے ہیں۔ (۲) براہ سمندر کراچی سے دوروز کی مسافت پر رہ گئے ہیں" واقعی یہ بیانات ہولناک ہیں۔ نہ صرف زمیندار بلکہ پنجاب کے متعدد آزاد خیال اخبارات نے ہز آنر سے بادب اختلاف کیا اور بڑے زور سے دعوے کیا کہ اردو اخبارات ہرگز ہرگز ایسی غلط خبروں کی اشاعت کے مرتکب نہیں ہوئے زمیندار نے تقریر محولہ بالا پر ان الفاظ میں نوٹس لیا "ہز آنر کا ارشاد سر آنکھوں پر۔ لیکن کیا بدقسمت اردو اخبارات یہ معلوم کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ ان میں سے مندرجہ بالا افواہیں پنجاب میں کس نے چھاپی ہیں؟ ہم اپنے علم الیقین کی بنا پر بڑے زور بڑے دعوے اور بڑے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا دونوں خبریں پنجاب کے کسی اردو اخبار نے نہیں چھاپیں۔"

"زمیندار" کے یہ ریمارکس۔ زمیندار کا یہ وثوق۔ زمیندار کا یہ دعوے۔ زمیندار کا یہ علم الیقین جمیع پبلک و پریس کی حقیقی آواز تھا۔ لیکن بدقسمتی یا خوش قسمتی سے ہمارا حاجی معاصر پیسہ اخبار جسنے حج کے بعد غالباً جہاد کا خاص ثواب حاصل کیا ہے اس رائے زنی کو گوارا نہ کر سکا۔ چونکہ دعویٰ زمیندار کیطرف سے کیا گیا تھا اس لئے پیسہ اخبار کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی تکذیب و تغلیظ کرے۔ لوگ پوچھینگے کہ پیسہ اخبار بھی تو آخر ایک اردو اخبار ہے اور ہز آنر کے خلاف توقع ارشاد سے پیسہ اخبار کا شیشہ اخلاص بھی غبار آلود ہونا چاہئے تھا پھر اگر جمیع اخبارات کی وکالت غریب زمیندار نے کی تو پیسہ اخبار کیوں تلملایا؟ یہ سوال واقعی دلچسپ اور وزندار ہے لیکن جو لوگ پیسہ اخبار کے خصائص سے باخبر ہیں وہ اس سوال کو بے معنی قرار دینگے!

خیر پیسہ اخبار نے حقیقت میں تو معصوم زمیندار کو لائق گردن زدنی ثابت کرنے اور ہز آنر کو اس کے خلاف اشتعال دینے کی نیت صادقہ سے اور بظاہر ہز آنر کی تقریر کو منزہ عن الخطا ثابت کرنے کیغرض سے اخبارات کے فائل الٹنے پلٹنے۔ اور ایک حوالہ نکال لیا۔ یہ "ہندوستان" لاہور کا ایک نوٹ تھا جو ۱۰-فروری کے پرچہ ہندوستان میں بدیں الفاظ شائع ہوا تھا:-

"جنگ ایک طرف کراچی سے دوروز کے فاصلہ پر اور دوسری طرف سے سات آٹھ دن کے فاصلہ پر آپہنچی ہے۔ خلیج فارس اور نہر سویز دونوں آج جنگ کے حلقہ میں ہیں۔ اب وقت ہے کہ گورنمنٹ عالیہ باہر کے انتظام کو چھوڑ کر ہندوستان کی اندرونی طاقت اور بیرونی حفاظت کے ذرائع سوچے"

بس اس نوٹ کا ہاتھ آنا تھا کہ پیسہ اخبار کا جذبہ احتساب "نکیرین" کی شکل میں غریب زمیندار پر نازل ہوا اور خوب جی کھول کر زمیندار کے علم الیقین اس کے وثوق اور اس کے دعوے پر ناکردہ گناہی کے تیر چلائے۔ پیسہ اخبار کے استدلال کا لب لباب یہ ہے کہ زمیندار نے خواہ مخواہ تعلی کا اظہار کیا ورنہ اردو میں ایسے پرچوں کی کمی نہیں جو جنگ کے کراچی سے دوروز کے فاصلے پر ہونے" کے معتقد ہیں اور یہ بھی خالی از امکان نہیں کہ لاٹ صاحب نے ہندوستان کا یہی نوٹ پڑھکر تقریر مذکور الصدر میں ان افواہوں کا ذکر کیا ہو۔

ہندوستان کا نوٹ غور سے پڑھو۔ آنکھیں کھول کر پڑھو۔ پھر ہز آنر کی مزعومہ غلط خبروں پر بھی ایک نظر کرو۔ اور پیسہ اخبار کے دعوے یکجہتی پر بھی نگاہ ڈالو۔ ہندوستان کے نوٹ میں اس افواہ کا وجود نہیں پایا جاتا۔ "جرمن ہندوستان پر حملہ آور ہونے کے لئے افغانستان کو عبور کر رہے ہیں"

دوسری افواہ جسکو پیسہ اخبار نے طمطراق سے نقل کیا ہے زبان حال سے کہ رہی ہے کہ میں ہزآنر کی مشار الیہ نہیں ہوں۔ ہزآنر کے الفاظ میں "تو تراہ سمندر وہ کراچی سے دو روز کی مسافت پر رہ گئے ہیں" اور ہندوستان کی زبان میں "جنگ ایک طرف کراچی سے دو روز کے فاصلہ پر اور دوسری طرف سے سات آٹھ دن کے فاصلہ پر آپہنچا ہے" صرف یہی نہیں بلکہ ہندوستان نے خلیج فارس اور نہر سویز کی تشریح کرکے معاملہ اور بھی صاف کر دیا ہے۔ لیکن ہمارے تقدس مآب حاجی صاحب پھر بھی یہی کہے جاتے ہیں کہ ہندوستان کا پونٹ ہزآنر کا مشار الیہ ہے! شاید بقول زمیندار پیسہ اخبار کی لغات میں جنگ کے معنی جرمن ہیں اور نہر سویز کا دوسرا نام افغانستان ہے۔!!

اگر مدینہ کے صفحات اجازت دیتے تو ہم حضرت پیسہ اخبار کی ایک جدید تحقیقات متعلقہ تاریخ ہند آف کھائی پر ماند پر بھی نوٹس لیتے لیکن ہمیں یہ مقصود نہیں ہے کہ اس ولدوز داستان کو زیادہ طویل کریں۔ یہ دو واقعات ہی ایسے سنگین اور قابل مواخذہ ہیں کہ پیسہ اخبار مدت العمر ان کی جوابدہی سے فارغ نہیں ہوگا۔ ہم نے اس مضمون کے شروع میں صاف لکھدیا تھا کہ ہمیں کسی خاص پرچہ کی وکالت مدنظر نہیں اور نہ ہی پیسہ اخبار سے ذاتی عناد ہے ہم اپنے ضمیر اپنے اصول کے نقطہ نگاہ سے جو کچھ لکھنا چاہیں گے صاف صاف لکھینگے۔ چنانچہ ہمنے بلا لومۃ لائم یہ واقعات الم نشرح کر دیئے۔ مقصود یہ ہے کہ قوم کو بیدار کیا جائے وہ بے اصول اخبارات سے جواب طلب کرے۔

"پیسہ اخبار" کی شخصیت سے ہم بیخبر نہیں ہیں وہ حکام میں خاص قدر و منزلت سے دیکھے جاتے ہیں۔ قوم کا ایک برگزیدہ طبقہ (جو زیادہ تر خان بہادروں آنریبلوں پر مشتمل ہے) پیسہ اخبار کا حامی کار ہے۔ لیکن ہم یہ صاف کہے دیتے ہیں کہ اگر پیسہ اخبار زمیندار کی مخالفت میں اسی طرح دیانت دارانہ پالیسی سے دور رہا اور عام قومی جذبات پر بجلی گراتا رہا تو خود وہ بھی قوم میں محبوب نہیں رہیگا۔ قوم کسی کی پرفریب شخصیت سے مرعوب نہیں ہو سکتی۔ قوم محض قوم سے سچی الفت کرنے والوں کی ہے۔

جذبات قوم پرستی دنیا میں جذبۂ قوم پرستی کے بغیر کوئی طبقہ سرسبز و کامراں نہیں ہوا۔ "جان بل" میں یہ جذبہ بمقدار کثیر موجود ہے اور یہی وہ جذبہ ہے جس نے آج انگریزوں کو ہفت اقلیم کا مرجع بنا رکھا ہے۔۔ ولایت کے طبقۂ نسواں کی نسبت یہ دیرینہ شکایت تھی کہ ان کے دل و دماغ "حقوق مساوات" سے معمور ہیں اور انتزاعیات کے زور شور میں حب وطن کی سپرٹ مردہ ہو چکی ہے۔ لیکن حال کے واقعات نے دنیا کو ہمارے امین مشاہدہ کرا دیا ہے کہ خوش قسمت اقوام کی عورتیں مصیبت کے وقت مردوں کا ہاتھ بٹانے سے قاصر نہیں رہا کرتیں۔ اس وقت انگلستان میں بقول ڈیلی ٹیلیگراف عورتیں مردوں کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ریلوے سٹیشنوں کے قلی میدان جنگ میں چلے گئے ہیں اور ان کی جگہ محب وطن عورتیں کام کر رہی ہیں موٹر کار چلانے والے بھی مرد چلے گئے ہیں اور ان کا کام بھی عورتیں سرانجام دے رہی ہیں۔ غرضیکہ جس لائن کے آدمی لڑائی پر گئے ہوئے ہیں انکا کام طبقۂ نسواں نے سنبھال لیا ہے۔ ولایتی عورتیں جنکو شوریدہ سر اور مجنون صفت کہا جاتا ہے اسوقت اپنے ملک اور قوم کی جس خلوص اور ایثار سے خدمات سرانجام دے رہی ہیں وہ مسرت انگیز ہے۔ اور ہمیں انگریزی خواتین کا یہ صادقانہ طرز عمل اپنے صنف نازک کے سامنے پیش کرکے امید کرنی چاہیئے کہ وہ اس سے متاثر ہونگی۔

نہر سویز۔ نہر سویز آج سر زبان پر ہے۔ جنگ فرنگ نے اسکو شہرت کے ملاء اعلیٰ پر پہنچا دیا ہے۔ چونکہ آجکل نہر سویز کا ذکر اذکار پبلک کو پسند ہے۔ اسلیئے ہم اپنے قارئین کرام کی دلچسپی کے لیئے نہر سویز کی "تاریخ قدیم" کا ایک ورق ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ وہو ہذا

نہر سویز کے کناروں پر اس کے بوسیدہ کتبے پائے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے سیتی اول شاہ مصر نے بحیرہ قلزم کو بحیرہ روم سے ملانے کی تجویز سوچی تھی معلوم نہیں حقیقت میں یہ سچ ہے یا نہیں؟ لیکن مورخین قدیم مثلاً ہیرودوٹس۔ سٹرابو۔ سیکوس ارسطاطالیس ڈائیو دورس پلائنی وغیرہ اس خیال کی تکذیب کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ نہر سویز کے مجوز و بانی دوسرے بادشاہ تھے۔ ہیرودوٹس کا خیال ہے کہ شاہ نیکو نہر سویز کا اولین محرک و مجوز تھا۔ نیکو مسیح سے ۶۱۰ برس قبل گذرا ہے مصنف مذکور نے یہ بھی وثوق سے لکھا ہے کہ نہر سویز پر کام کرنے والے تقریباً ایک لاکھ مصری (تپ لرزہ یا دیگر امراض مہلکہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔

بعض مصنفین کا یہ خیال ہے کہ نہر سویز کی سکیم شاہ دارا کی رہین منت ہے۔ دارا (شاہ ایران) کا عہد حکومت پانچ صدی قبل مسیح لکھا ہے دارا کی نہر سویز چار روز کی مسافت میں طویل تھی۔ اور عریض اس قدر تھی کہ قدیم طرز کے دو یونانی جہاز دوش بدوش بآسانی گذر سکتے تھے۔

بعض دوسرے مصنفین ارسطاطالیس وغیرہ) کے نزدیک شاہ سیوسٹرس کے ذہن میں آیا۔ یا نیکو نے اسکو بنایا۔ دارا نے اسکو اگر درجہ تکمیل تک پہنچایا ہو تو یہ بعید از قیاس نہیں ہے لیکن دارا نے نہر سویز کا افتتاح نہیں کیا کیونکہ اس کو بتایا گیا تھا کہ بحیرہ قلزم کی سطح سرزمین مصر سے بہت اونچی ہے اور اگر بحیرہ قلزم کو بحیرہ روم سے پیوست کیا گیا تو زمین ملحقہ سیلاب زدہ بنجائیگی۔ اس مشکل کا احساس شاہ ٹولیمی ثانی شاہ مصر کو ہوا۔ اسنے شہر سیوبیس (بحیرہ قلزم کا سرے) پر پانی کے دروازے اور پھاٹک بنوا دئے۔ ڈایوڈورس اور سٹرابو بھی اس قول کی تائید کرتے ہیں۔ ایک اطالوی مورخ پلائنی نے لکھا ہے کہ قدیم نہر سویس کی تکمیل شاہ ٹولیمی کے ہاتھوں ہوئی۔ اسوقت نہر کی لمبائی ۳۷ ½ میل۔ چوڑائی ۱۰۰ فٹ اور گہرائی ۴۰ فٹ تھی۔ یہ مورخ تو دارا سے کریڈٹ چھین رہے ہیں لیکن ہیرودوٹس کے نزدیک نہر سویز کی داغ بیل شاہ دارا نے ہی ڈالی تھی۔ اور اسی نے نہر کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ پرانی زبان فارسی کے جو ربے ہوئے کتبے پائے گئے وہ نہر سویز کا کریڈٹ دارا ہی کو دیتے ہیں ایک فرانسیسی انجنیر کی تحقیقات بھی دارا ہی کو محرک و مجوز قرار دیتی ہے۔ اس لئے قدیم نہر سویس کی تجویز و تکمیل کا سہرا شاہ دارا کے سر بندھتا ہے واللہ اعلم۔

اٹلی اور جنگ محاربات یورپ کا سلسلہ لڑنیوالوں کے گناہوں کیطرح دراز ہو رہا ہے معلوم نہیں اس ہولناک ابتدا کی انتہا کب ہوگی؟ اور کن حالات پر ہوگی یورپ کی جاندار طاقتوں میں سے صرف ایک اٹلی آتش حرب سے محفوظ تھا وہ اب نذر آتش ہو گیا آسٹریا کیساتھ اسکے تعلقات منقطع ہو چکے ہیں باضابطہ اعلان جنگ ہو گیا ہے۔ گویا اس وقت اتحادیوں دنیا کی چار زبردست طاقتوں پر مشتمل ہیں اور اٹلی کا ائتلاف ثلاثہ کی حمایت میں شمشیر بکف ہونا ایک مبارک فال ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ اٹلی کی شمولیت ہی جرمنی اور اس کے رفقا کو راہ راست پر لے آئے۔ بہرحال اب جنگ نے ایک جدید پر ہیبت اور عالمگیر شکل اختیار کرلی ہے ہر محب امن

اقتباسات

کوائف مصر

"پاینیر" کا مراسلہ نگار خصوصی اپنے مراسلہ مورخہ ۲ مئی میں قاہرہ کی حسب ذیل رقمطراز ہے۔

ہفتہ رواں میں نہر سویز کی مشرقی جانب ایک چھوٹی سی جھڑپ وقوع پذیر ہوئی۔ بیکانیری شتری جیش کا ایک دستہ میجر رالنس کی ماتحتی میں پٹرول کر رہا تھا۔ کہ نہر سے ۱۲ میل اسمٰعیلیہ سے قدرے شمال مشرق کو ترکوں کی ایک جمعیت نظر آئی۔ موخر الذکر کی تعداد ڈھائی سو اور تین سو کے مین بین تھی۔ لیکن وہ چند فیر کر کے پیچھے ہٹ گئے۔ اس رات اینگلو انڈین فوج کا دستہ اسمٰعیلیہ سے روانہ کیا گیا۔ کہ غنیم کے کیمپ پر دفعتاً جا پڑے۔ لیکن ترک اس اثنا میں ذرا شمال کو یعنی فرزان کی طرف چلے گئے تھے۔ جو ریلوے کا ایک اسٹیشن اور اسمٰعیلیہ سے تقریباً ۹ میل بجانب شمال ہے۔ جب بالآخر ہمارے ہوائی جہازوں نے صبح کے وقت ان کے پڑاؤ کا پتہ لگایا تو غنیم مشرق کی جانب ہٹ کر چاہ نہادت پر مقیم تھا۔ دوپہر کے وقت ہماری سپاہ کی مڈبھیڑ ترکوں کی عقبی فوج سے ہوئی۔ کیونکہ ان کی فوج کا حصۂ کلاں اور بھی مشرق کی طرف ہٹ گیا تھا ہماری سپاہ نے غنیم کو کچھ نقصان پہنچایا اور ایک درجن قیدی گرفتار کئے۔ ہمارے نقصانات شدید نہ تھے اور اس کے علاوہ اور کوئی اطلاع ہمیں موصول نہیں ہوئی کہ ایک برطانوی افسر کا بازو ٹوٹ گیا۔ مگر یقین رکھنا چاہئے کہ لندن کے اخبارات سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے نقصانات کس قدر تھے۔

دشمن کی دیکھ بھال

قیدیوں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک نہر پر حملہ کرنے سے اسی قدر تنگ آگئے ہیں جس قدر کہ ہماری حفاظت کرنے والی فوج تنگ آگئی ہے۔ اور جس دستہ پر بیکانیری دستے نے حملہ کیا تھا اُس کا جارحانہ کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ یہ پارٹی محض دیکھ بھال کی غرض سے بھیجی گئی تھی۔ علاوہ ازیں ترکوں نے نہر کے قرب وجوار میں اور بھی اس قسم کے دستے روانہ کئے تھے جب تک یہ دیکھ بھال کرنے والی جماعتیں بہت قریب نہیں آجاتیں۔ ہمارے دستوں سے ان کا مقابلہ نہیں ہوتا۔ اور ترک اسی وقت رائفلوں کی زد میں آتے ہیں جب انہیں خیال آتا ہے کہ کسی خاص موقع پر ہماری حفاظتی تدابیر کمزور ہوگئی ہیں۔ یا دیکھ بھال میں کمی آگئی ہے۔

ان چھوٹے چھوٹے واقعات کی بنا پر ہر شخص کو ان مشکلات پر نظر رکھنا چاہئے۔ جو ریگستان میں معتدبہ جمعیت کے ساتھ فوری جنگی کارروائی کرنے سے لاحق ہوتی ہیں۔ اور باوجود اس کے ہماری فوجی جمعیت ترکوں سے عقبی گارڈ سے مصروف پیکار ہوگئی۔ اگرچہ وہ انہیں محاصرہ میں لینے اور ان کے خط رجعت کے کاٹنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اچھا اب انہیں اپنی تمام فوج کے ساتھ جو بھیجی گئی ہے آگے آنے دو۔

درہ دانیال پر حملہ

درہ دانیال کے یوروپی و مشرقی کناروں پر حملہ کرنے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک شام سے جس قدر فوج لے جا سکتے تھے اس رزمگاہ میں لے گئے ہیں۔ اور اسکندرونہ والعریش کے درمیان پچپن ہزار کی زیادہ تر کی فوج موجود نہیں ہے۔ اور خلیج فارس میں کارروائی کرنے والی فوج اس کے علاوہ ہے۔

ان واقعات کی بنا پر معلوم نہیں ہوتا کہ ترک کوئی زبردست حملہ موجودہ وقت میں نہر پر کریں گے۔ البتہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں وقتاً فوقتاً انہیں وجوہ کی بنا پر ہوتی رہیں گی جس کا اظہار میں نے اس خط میں کر دیا ہے۔

درہ دانیال سے ہمیں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ بہت کم ہیں۔ اور اگرچہ فرانسیسی ذرائع سے بہ نسبت برطانوی ذرائع کے زیادہ خبریں موصول ہوتی ہیں۔ مگر ان سے بھی تسکین نہیں ہوتی البتہ ان سے اطمینان وہ حالت کا پتہ چلتا ہے۔ درہ دانیال سے زخمی آنے لگے ہیں۔ اور بہت سے ہوٹل اور تماشہ گاہیں ہسپتالوں کی صورت میں منتقل کر دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نقصانات نہایت شدید ہوئے ہیں۔ اور خصوصاً آسٹریلوی سپاہ کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ جو زخمی یہاں آئے ہیں وہ بہت زیادہ زخم خوردہ نہیں ہیں۔ اور ان میں سے اکثروں کے پاؤں میں ان خاردار گوکھروؤں سے زخم آئے ہیں جو نہایت ہوشیاری سے ان گڑھوں میں پوشیدہ طور پر بچھا دئے گئے تھے جن پر سے انہیں ساحل پر اترنے کے وقت چلنا پڑا۔

شام کی خبریں

ہر ایک طالوی اسٹیمر جو شام سے آتا ہے پناہ گزینوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ اور سب کے سب انتہائی تکالیف ومصائب کے نوحہ خواں ہیں ان پناہ گزینوں میں سے ایک شخص نے بڑے دلچسپ تجربات حاصل کئے تھے۔ یہ شخص ایک روسی میڈیکل طالب علم تھا جس نے اپنی خدمات جافہ کے طالوی سفیر کو صلیب احمر کے لئے پیش کی تھیں۔ اور اسی سفیر نے اسے بعد میں ترکوں کی قید سے چھڑایا۔

جب ٹرکی سے لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص کو بحیثیت جنگی قیدی کے بیرشیبا بھیجا گیا تھا۔ تا کہ ہسپتال میں کام شروع کرے۔ اور اس سے پہلے جرمن کمانڈر نے اسے صرف اس ضد ننگ کی وجہ سے جیل خانہ بھیج دیا تھا کہ اس نے کسی بیمار ترک کی خبرگیری کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

جس وقت نہر سویز پر ترکوں نے زبردست حملہ کیا ہے اُس وقت یہ شخص بیرشیبا ہی میں تھا۔ یہ بیان کرتا ہے کہ ترکوں نے ساٹھ ہزار آدمیوں سے مصر پر حملہ کیا تھا۔ مگر فوجی مرکز کا انتظام بالکل ناقص تھا جو ترک لڑائی میں زخمی ہوئے تھے۔ اُن کے ساتھ بے رحمی کا برتاؤ کیا گیا۔ انہیں میدان جنگ سے ایک ایک اونٹ پر دس دس کو لاد کر لایا گیا۔ اور جب تک کہ یہ اونٹ ہسپتالوں میں پہنچیں ان زخمیوں سے اکثر مصائب سفر کی وجہ سے راہی ملک عدم ہو چکے تھے۔

ان پناہ گزینوں کے ساتھ ایسا بڑا سلوک روا رکھا گیا کہ یہ شخص بدوی عورت کا لباس پہن اور اونٹ پر سوار ہو کر بھاگ آیا۔ چودہ راتوں تک یہ برابر صحرا میں مالک شتر کو ساتھ لئے ہوئے سفر کرتا رہا جو اس کے منزل مقصود سے بالکل ناواقف تھا۔ آخر کار جب یہ العریش پہنچا تو اُس نے ترکی فوج کے نشان قدم پر پاپیادہ سفر شروع کیا اور چودہ دن تر کے سفر کے بعد یہ قنطرہ کے مقابل آیا۔ مگر چونکہ یہاں برطانوی اس پر فیر کرنے کی دھمکی دے رہے تھے۔ اس لئے وہ ترکی دیکھ بھال کرنے والی جمعیت کے ہاتھ پڑ گیا۔ اور پھر اس نے بے تکلف عربی بولنے کی وجہ سے یقین دلایا کہ میں بدوی ہوں یہاں سے پھر اُسے بیرشیبا واپس جانا پڑا۔ مگر چونکہ وہ وہاں ٹھہرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اِس لئے اُس نے غازہ کے راستہ پر شمال کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھا۔ اور مردوں سے بدتر حالت میں جافہ پہنچا جافہ میں وہ اپنے دوستوں سے ملا۔ اور اس نے پاسپورٹ اور زنانہ لباس حاصل کر لیا۔ ان اسباب کی وجہ سے وہ ایک اٹلی کے جہاز پر سوار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ مگر جنگی خانہ میں اسے ایک جرمن عورت کی تلاشی سے خطرہ میں مبتلا ہونا پڑا جس کے متعلق اس نے یہ خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کہ یہ کسی شخص کی تلاشی لے رہی ہے۔

شام میں سب سے زیادہ دقت اس سامان خوراک کے تقسیم کرنے میں پیش آئی۔ جسے غیر ممالک

کے ہمدرد لوگوں نے محتاج باشندگان فلسطین و شام کے لئے خرید کر بھیجا تھا۔ مگر صرف امریکن افسروں کی دخل دہی کی وجہ سے وہ سامان منزل مقصود تک پہنچ گیا۔

امریکہ نے معاون جہاز والکن کو جس پر ایک ہزار ٹن غلہ بار تھا۔ اور جو امریکہ کے یہودیوں نے اس کام کی خاطر روانہ کیا تھا۔ جانے میں ایک غیر معمولی واقعہ کا تجربہ کرنا پڑا جب یہ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا تو ترک افسروں نے بے حد مسرت کا اظہار کیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اُنہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک اس غلہ کو اُترنے نہ دیں گے جب تک کہ اس میں سے ۵۰ فیصدی غلہ ہمیں بطور بخشش نہ دے دیا جائے گا۔ یہ لوگ برابر اپنی ہٹ پر قائم رہے مگر پھر امریکن کونسل نے کہا کہ اگر تم قسطنطنیہ کے افسران اعلیٰ کے اس حکم کی تعمیل نہ کروگے کہ جہاز والکن کے اسباب کو بلا کسی مزاحمت اُتارنے کی اجازت دی جائے تو یہ ٹھیک نہ ہوگا۔ اس پر ان لوگوں نے بدرجہ مجبوری اجازت دے دی۔ الغرض اس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین و شام کی کیا حالت ہے۔

قاہرہ ۱۰ مئی۔ یہ بالکل سچ ہے کہ گذشتہ ۵ ماہ سے مصر ایک جنگی حالت میں ہے۔ اور اس عرصہ میں برطانوی فوجیں مصر آئیں۔ اس کے وسط میں خیمہ زن ہوئیں اور مغربی سنہ مگاہ کو چلی گئیں۔ اور چھ ماہ سے خود اس ملک پر اس کا ہمسایہ مشرقی سرحد سے حملہ کرنے کی دھمکی دیتا رہا ہے بلکہ نہر پر لڑائیاں بھی ہو چکی ہیں اور اگرچہ اس ملک کے دروازہ پر معاندانہ کارروائیاں ہو چکی ہیں۔ اور اس نے اس عظیم جنگ کے مظاہرے دیکھے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات خود بھی اس میں حصہ لے چکا ہے۔ مگر یہ حقیقت بھی بلا چون و چرا قابل تسلیم ہے۔ کہ اس ملک کی بہت کم آبادی بلکہ خود یورپین آبادی نے بھی جو خود گذشتہ جنگوں میں حصہ لے چکے ہیں یا جن کے نہایت قریبی اعزا و اقربا میدان جنگ میں کام آ چکے ہیں اب تک موجودہ جنگ کی حقیقت کو معلوم کیا ہے۔

اور اگرچہ ہم نے وقتاً فوقتاً جنگ میں جانے والے دوستوں اور رجمنٹوں کو خیر باد کہی ہے۔ مگر اس حقیقت کو بہت کم محسوس کیا ہے۔ کہ وہ کس قسم کے دشمن سے مقابلہ کرنے جا رہے ہیں۔ ہم نقصانات جنگ کی فہرست میں اُن لوگوں کے نام دیکھتے ہیں جنہیں ہم جانتے تھے اور اُن کی عزت کرتے تھے۔ مگر اس وقت ہم تھوڑی دیر تک اُن کی موت پر اظہار کرنے کے بعد اپنے خیالات کو دوسری طرف متوجہ کر لیتے ہیں۔ اس قلت توجہ کی یہ وجہ نہیں ہے کہ ہم میں قومی ہمدردی یا رحمدلی کے وہ اعلیٰ جذبات نہیں ہیں۔ جو ہم پر اپنا اثر کریں۔ ہم اس قسم کی کوتاہی سے بہت بعید ہیں۔ مگر اصل وجہ یہ ہے۔ کہ مصر دیوتاؤں کا بگڑا ہوا بچہ ہے۔ کیونکہ یورپ کی موجودہ جنگ نے یہاں کے عملی اغراض کے افعال پر بہت کم تغیر تبدل کیا ہے۔ مصر چونکہ اس مہلک جنگ کے تماشہ گاہ سے بہت فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لئے وہ اس قابل نہیں کہ اسلحہ کی کھڑکھڑاہٹ یا اُن خوفناک مناظر کی سیر کر سکے۔ جو خون و گوشت کی صورت میں جلوہ نما ہو رہے ہیں۔ بلکہ اس ملک میں ہر کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہو رہا ہے۔ اور اپنی روزانہ زندگی کے حوادثات ویسے ہی ہیں جیسے کہ اس جنگ سے پیشتر تھے۔ بلکہ اُس سے بھی اعلیٰ اور خوش نما ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ نمایاں واقعات جنگ جو تاروں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچتے رہتے ہیں۔ وہ صرف ہمارے سینوں میں ہمدردی کے جذبات برانگیختہ کرتے ہیں جو بسا اوقات حد اسراف تک پہنچ جاتے ہیں۔ مگر کسی حالت میں بھی خلوص کی کمی اپنے میں نہاں نہیں رکھتی

گیلی پولی سے زخمیوں کی آمد

مگر اس ہفتہ ان تمام دبے ہوئے جذبات کی انتہا ہو گئی۔ اور ہم نے محسوس کر لیا کہ موجودہ طریقہ حرب کی کیا حقیقت ہے۔ دردانیال سے زخمیوں کے اول گروہ مصر آ گئے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں نامہ نگاران اخبارات اور دوسرے لوگوں نے صرف ایک ماہ کے قلیل عرصہ پیشتر قواعد کرتے ہوئے اسکندریہ اور پورٹ سعید میں دیکھا تھا۔ جن کی فوجی ہنرمندی اور چستی کی تعریف کی گئی تھی۔ بلکہ اُن سے موجودہ حالت کے متعلق بحث بھی کی تھی۔

ان لوگوں کا نظارہ جنہیں ہم نے قلیل عرصہ پیشتر تندرست و توانا اور پوری جوانی کی حالت میں دیکھا تھا زخمی و ناکارہ ہو کر واپس آنا ایسا ذریعہ تھا جس سے معلوم ہوا کہ جنگ کے خوفناک مناظر کیا ہیں جس کے اظہار کے لئے الفاظ میں گنجائش اور بیان میں قدرت نہیں۔ اس جنگ نے ہماری طرز زندگی کو اس طرح بدل دیا ہے جس طرح جادوگر کی طلسماتی چھڑی سے اشیاء انقلاب پذیر ہو جاتی ہیں۔ ان ناقابل شدہ برطانیوں کی آمد نے ہر شخص کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے۔ کہ اگر خود ان لوگوں کی تکالیف کو کم کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو کرے۔ یا اگر یہ نہیں ہو سکتا تو ہسپتالوں کے معالجین کے اُس بوجھ کو ہلکا کرے۔ جو مرضا کی اس عظیم جمعیت کی وجہ سے اُن پر پڑ گیا ہے۔ اسکندریہ اُن زخمیوں سے بھرا ہوا ہے۔ جن کے زخم مہلک ہیں۔ اور جو لوگ کم از کم نقل و حرکت کے مصائب برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ اُن کی خبرگیری کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وکٹوریہ کالج کے تمام ایک ہزار سے زیادہ بستر زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ڈیکینس ہسپتال میں جس قدر زخمی آئے تھے وہ فوجی افسروں نے لے لئے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کثرت مجروحین کی وجہ سے سان اسٹیفانو کیسینو کے ہندوستانی ہسپتال میں بھی جگہ کی گنجائش کی جلد ضرورت ہو گی۔ پورٹ سعید میں اس سے زیادہ زخمی ہیں جس قدر کہ اُس میں آ سکتے تھے۔ دریائے نیل کے ڈیلٹا کے تمام دیسی ہسپتال زخمیوں کے لئے مخصوص کر لئے گئے ہیں۔ خود قاہرہ میں قصر ہیلیوس، قصر عزیزی، قصر الامیتی ہسپتال، اینگلو امریکن ہسپتال یہ تمام عمارتیں مجروحین کے لئے طلب کی گئی ہیں۔ اور چونکہ اینگلو امریکن ہسپتال نے اس درخواست کو منظور کر لیا تھا۔ اس لئے وہ بالکل مجروحین سے پٹا پڑا ہے۔ اور اس کے علاوہ قلعہ کہ صرف وہ ہی قاہرہ میں برطانوی فوج کا ہسپتال ہے زخمیوں سے بھرا ہوا ہے۔

(زمیندار) (باقی آئندہ)

اٹلی کی بحری طاقت

اٹلی نے بالآخر یورپ کے محاربہ عظیم میں حصہ لینے کی ٹھان لی ہے۔ اس لئے ذیل میں اُس کے جہازوں کی تازہ ترین فہرست درج کی جاتی ہے ان میں سے بعض جہاز ہنوز زیر تعمیر ہیں:

جدید نمونے کے جنگی جہاز (۱) جی وزن ۲۸ ہزار ٹن (۲) دوریہ ۲۳ ہزار ٹن (۳) دیولیو ۲۳ ہزار ٹن (۴) کونٹے دی کیوور (۵) جیولیو سیسارے (۶) لیونارڈو دا ونسی ہر ایک ۲۲ ہزار ٹن (۷) دانتے الجھیری ۱۹ ہزار ٹن

پُرانے نمونے کے جنگی جہاز: (۱) ریجنا ایلینا (۲) عمانوئیل سوم (۳) روما (۴) نیپولی ہر ایک ½۱۲ ہزار ٹن (۵) مارگھریٹا (۶) بینیڈٹو برِن ہر ایک ½۱۳ ہزار ٹن (۷) امی فلبرٹو (۸) سینٹ بان ہر ایک ½۹ ہزار ٹن

درجہ اول کے کروزر تعداد میں ۱۰ ہیں جن کی رفتار ۲۰ سے ½۲۲ بحری میل ہے۔ اور وزن ½۶ ہزار سے دس ہزار ٹن تک ہے۔ ہلکے کروزروں کی تعداد ۱۱ ہے جن کی رفتار تو وہی ہے۔ مگر وزن ½۲ ہزار سے ½۳ ہزار ٹن تک ہے۔ علاوہ ازیں ۴۶ تباہ کن جہاز ۵۷ تارپیڈو کشتیاں اور ۲۰ آبدوز کشتیاں زیر تعمیر ہیں۔ (وکیل)

حج کے متعلق سرکاری اعلان

ہمعصر پاینیر رقمطراز ہے کہ حج کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے عنقریب ایک اعلان شایع ہونے والا ہے جو غالباً اس امر پر مبنی ہے کہ وسط ایشیا کے علاقوں سے امسال خلاف معمول کثیر التعداد حاجی بدیں وجہ ہندوستان میں داخل ہو رہے ہیں کہ جنگ کی وجہ سے روس اور ترکی علاقوں کے راستے مخدوش ہیں۔

نور جہاں بنت شیخ ضمیر الدین صاحب ساکن ندیالہ نے آریہ ساہتیہ سبھا کا علمی امتحان سنسکرت کامیابی کے ساتھ پاس کیا ہے جس کے لئے اس کو سبھا مذکور کی طرف سے

مسٹر شوکت علی و محمد علی کی نظر بند

صاحب چیف کمشنر کی چٹھی کا جواب

گذشتہ اشاعت میں ہم صاحب کمشنر دہلی کی اس چٹھی کا پورا ترجمہ درج کر چکے ہیں۔ جو مسٹر شوکت علی و مسٹر محمد علی کے (عرس خواجہ غریب نواز میں شامل ہونے کی غرض سے تین روز کے لیے اجمیر شریف جانے اور قیام مہرولی کے اخراجات منجانب گورنمنٹ عطا ہونے کی) درخواستوں پر بوساطت صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی مسٹر محمد علی کو موصول ہوئی۔ اور جس میں انہیں اجمیر جانے کی اجازت دینے اور اخراجات مہرولی کا کوئی حصہ گورنمنٹ کے ذمہ لینے سے انکار کیا گیا ہے۔ اس چٹھی کے جواب میں مسٹر شوکت علی و مسٹر محمد علی نے ۲۴۔جون کو دو اور چٹھیاں مہرولی سے آنریبل چیف کمشنر صاحب دہلی کی خدمت میں بھیجی ہیں۔ جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسٹر محمد علی کی چٹھی

بخدمت آنریبل چیف کمشنر دہلی

۲۴۔مئی ۱۹۱۵ء

جنابمن۔ مجھے صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی کے ذریعہ سے آپ کے خط نمبری ۵۳۳ مرقومہ ۲۰۔مئی کی نقل ملی ہے جو جناب نے ڈپٹی کمشنر کو ہمارے قیام مہرولی کے اخراجات کے متعلق لکھا تھا۔

مجھے جناب کا حکم نظربندی پا کر کچھ زیادہ تعجب نہیں ہوا کیونکہ مجھے بہت برسوں سے افسران سرکاری کے نقطہ خیال کا کچھ نہ کچھ علم ہے۔ اور میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس قسم کے آدمی جیسا کہ میں ہوں ایک خاص خیال کے افسروں کو کس قدر نفرت ہوگی۔ نیز مجھے قانون تحفظ ہند کی ہمہ گیر وسعت کا بھی علم تھا جس کے تحت میں لوکل گورنمنٹ فرشتہ اعظم جبرئیل کو بھی شیطان کی خفیہ شہادت کی بنا پر نظر بند کر سکتی ہے۔ لیکن میں جناب کے حکم کا مطلب یہی سمجھا تھا کہ اس سے میری نقل و حرکت کی آزادی محدود کرنا مقصود ہے۔ لیکن میں یہ نہ سمجھا تھا۔ کہ اس کا مقصد یہ بھی ہے کہ مجھ پر برابر ایک بھاری جرمانہ بھی ہوتا رہے۔

کیا یہ کافی نہیں ہے کہ مہرولی میں میری نظربندی سے وہ فائدہ جو میری ذات سے ان پرچوں کو پہنچتا ہے جن کا میں مالک اور چلانے والا ہوں بہت ہی زیادہ محدود ہو جائے۔ اور اس طرح میری آمدنی پر بھی اثر پڑے؟ لیکن کیا اب مجھے دہلی اور رامپور دو گھروں کے اخراجات کے علاوہ ایک تیسری جگہ رہنے کے اخراجات بھی برداشت کرنا لازمی ہیں؟۔

اس سخت زیر بار کرنے والی جنگ کی وجہ سے گورنمنٹ کو جو مالی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں میں ان کو اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ لیکن ہم نے اپنے پچھلے خط میں عرض کر دیا تھا۔ کہ ہم نہایت ہی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور یقیناً ہماری معمولی ضروریات گورنمنٹ کی مشکلات میں کچھ زیادہ اضافہ نہ کر سکتیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں تفریحاً نہیں آیا ہوں بلکہ میں یہاں اس لیے آیا ہوں کہ کسی نہ کسی وجہ سے آپ نے سمجھ لیا ہے کہ میری آزادی باوجود گورنمنٹ کے تمام اختیارات کے امن عامہ کے لیے مضر ہوگی۔ اگر یہ سچ ہے تو آپ کو اپنی غلط رائے کا خرچ بھی برداشت کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ہم سب کو اس دنیا میں کرنا پڑتا ہے۔

اگر آپ کے نزدیک آپ کی رائے غلط نہیں ہے تو آپ اس کا امتحان کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر کر سکتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر جیسا کہ آپ نے نظربندی کے حکم میں لکھا ہے۔ آپ کے پاس اس امر کا یقین کرنے کے معقول وجوہ موجود ہیں کہ میں نے کوئی کارروائی ایسی کی ہے جو امن عامہ کے لئے مضر ہے۔ تو آپ ایسا کرنے میں (مقدمہ چلانے میں) کیوں پس و پیش کرتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ کو مسٹر ظفر علی خان کی نظربندی سے غلط فہمی نہ ہوئی ہوگی۔ (یعنی آپ نے ان کی اور میری نظربندی کو یکساں نہ سمجھا ہوگا۔ کیونکہ کرم آباد کی مثال رامپور ہو سکتا ہے نہ کہ مہرولی۔

مجھے امید ہے کہ گورنمنٹ میرے قیام کا تمام خرچ دے گی۔ اس خط کا جواب اگر جلد ملے گا تو میں مشکور ہوں گا۔

آپ کا صادق (دستخط محمد علی)

مسٹر شوکت علی کی چٹھی

مہرولی ۲۴۔مئی ۱۵ء

جنابمن۔ مسٹر محمد علی نے جناب کے خط نمبری ۲۔۳۳۵ (ہوم) مورخہ ۲۰۔مئی ۱۵ء کی نقل مجھے دکھائی۔ میں نے ان کا جواب بھی دیکھا۔ جو انہوں نے آپ کو لکھا ہے۔ میں صرف اس قدر اضافہ کرتا ہوں۔ کہ چونکہ مجھے سلطنت نے ملک کے انتظام کی خاطر یہاں بھیجا ہے اس لیے یہی قرین انصاف ہے کہ سلطنت خود سبقت کر کے خود ہی اپنی انتظامی کارروائیوں کا خرچ برداشت کرے۔ میں نے ہمیشہ اپنی معاش محنت اور ایمانداری سے کمائی ہے۔ اور اگر سلطنت اپنی خاص وجوہ کی بنا پر مجھے کسب معیشت کی طاقت سے محروم کرنا چاہتی ہے تو اس کو سبقت کر کے مجھے اس کا معاوضہ دینا چاہئے۔ کیونکہ میرا خاندان بہت بڑا ہے۔ اور اس سے زیادہ میرا دل بڑا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اپنے فیصلہ پر نظر فرمائیں گے۔ اور اس کی ہمارے حق میں ترمیم کر دیں گے۔

(دستخط) شوکت علی (دہلی)

مسلمانان میرٹھ کا جلسہ

مسلمانان میرٹھ کا عام جلسہ شہر کی جامع مسجد میں بتاریخ ۲۸۔مئی ۱۵ء منعقد ہوا۔ اور باتفاق رائے حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان میرٹھ کا یہ جلسہ مسٹر محمد علی و مسٹر شوکت علی اور ان کے اعزاء و اقرباء سے ان کی اس تازہ مصیبت میں جو بوجہ نظربندی ان پر وارد ہوئی ہے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) مسلمانان میرٹھ کا یہ جلسہ صاحب چیف کمشنر بہادر دہلی سے استدعا کرتا ہے کہ جناب ممدوح براہ مہربانی اپنے فیصلہ دربارہ نظربندی پر نظر ثانی فرمائیں۔ اگر جناب ممدوح کی رائے میں مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی فی الحقیقت کسی جرم کے مجرم ہیں تو ان پر کھلی عدالت میں باقاعدہ مقدمہ چلایا جائے جس سے پبلک کو بھی ایسے حکم کے صدور کی واجبیت پر اطمینان ہو

(۳) مسلمانان میرٹھ کا یہ جلسہ ہندوستان کے نیک اور ہردلعزیز وائسرائے لارڈ ہارڈنگ بہادر سے بادب ملتجی ہے کہ حضور ممدوح اس معاملہ میں بہ نظر انصاف پسندی دست اندازی فرما کر مسلمانان ہند پر مہربانی فرمائیں۔

(۴) نقول اس کارروائی کی حضور وائسرائے بہادر چیف کمشنر بہادر، صاحب ضلع و اخبارات کو بھیجی جائیں۔ (نامہ نگار زمیندار)

دنیا میں دھان کی پیداوار

ذیل کے نقشہ کو معلوم ہوگا۔ کہ دنیا کے خاص خاص ان ملکوں میں کہ جہاں دھان زیادہ ہوتا ہے کس قدر رقبہ پر یہ جنس بوئی جاتی ہے۔ اور ملک میں مجموعی پیداوار کس قدر ہوتی ہے۔ اور فی ایکڑ پیداوار کا پرتہ کیا رہتا ہے

نام ملک	رقبہ ایکڑ	پیداوار ٹن	پیداوار فی ایکڑ
اسپین	۹۶۰۰۰	۲۴۶۰۰۰	۵۷۰۰
اٹلی	۳۶۰۰۰۰	۵۳۴۰۰۰	۵۳۰۰
مصر	۲۵۴۰۰۰	۳۷۵۰۰۰	۳۳۰۰
جاپان	۷۳۹۳۰۰۰	۶۰۲۶۰۰۰	۲۱۰۰
متحدہ امریکہ	۸۳۷۰۰۰	۵۱۷۰۰۰	۱۴۰۰
ہندوستان	۷۰۵۸۰۰۰۰	۲۸۱۶۷۰۰۰	۸۹۰

برٹش جہازوں کا کل نقصان

محکمہ بحری نے ۲۰۔مئی کو اطلاع شائع کی ہے اس میں لکھا ہے کہ جرمن غوطہ خور کشتیوں نے برٹش ساحلوں کی ناکہ بندی ۱۸۔فروری کو شروع کی ہے اور اس ۱۳ ہفتوں کی ناکہ بندی میں کل ۸۴ تجارتی جہاز اور ۲۰ ماہی گیر کشتیاں ضائع ہوئی ہیں اور اس تمام عرصہ کے اندر انگریزی بندرگاہوں میں تقریباً ۱۵ ہزار جہاز لگے گئے ہیں۔ انگریزی جہازوں میں سب

کراماً کاتبین

کڑھتے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

ایکدن میں نے داہنے کندھے کے فرشتے سے پوچھا جو نیکیاں لکھا کرتا ہے کہ میں تمہارا قلم دیکھتا ہوں کہ بہت کم چلتا ہے۔ حالانکہ تمہارے مقابل کے فرشتے کو جب دیکھتا ہوں کہ قلم چل رہا ہے۔ نیکی کے فرشتے نے وہ نقل بیان کی جو مشہور ہے کہ دو مصوروں میں سے ایک نے دردِ دیوار پر بہشتی نقشہ کے نقش و نگار بنائے۔ دوسرا سامنے کی دیوار پر صیقل کرتا رہا۔ گرد و غبار سے بچانے کے لئے دونوں دیواریں پردے سے ڈھکی رہتی تھیں۔ کچھ عرصہ درازکے بعد مالک مکان جو اوپر گیا۔ پردہ اٹھا تو نقش و نگار دیکھ کر مصور کا کام دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ دوسرے سے کہا کہ تم بھی اپنا کام دکھاؤ۔ اس نے جواب دیا کہ حضور میں ابھی دیوار پر جلا دے رہا ہوں مالک خفا ہوا کہ تم نے اب تک نقش و نگار کا کام شروع بھی نہیں کیا۔ مصور نے جواب دیا کہ حضور ملاحظہ کر لیجئیں تو سہی۔ پردہ اٹھا کر دیکھا تو پہلے مصور کے بنائے ہوئے نقش و نگار تمام اس دیوار میں دکھائی دیتے سبب یہ کہ اس مصور نے دیوار کی سطح کو اسقدر چکنا و شفاف کر رکھا تھا کہ آئینہ کی طرح سامنے کے نقش و نگار اس میں نظر آ گئے۔ یعنی یہ وہ کر دکھلی جس سے سوار پیدا ہو گیا۔ گویا شیخ سعدی کے اس شعر کا جواب تھا کہ ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

نیکی کے فرشتے نے کہا کہ میرا کام بھی اسیطرح کا سمجھئے۔ بدی کا فرشتہ جو ہزاروں گناہ لکھا کرتا ہے تمہاری ایک حسرت کو نہیں پہنچتا ؎

من از بازوے خود دارم بسے شکر
کہ زور مردم آزاری ندارم

وہ جو فلانے طائفہ کا ناچ دیکھنے کی تمہیں تمنا تھی اور کھڑی لیکر آدمی کے پیٹنے کا تمہیں مقدور نہ ہوا نہ بڑے دانعام کا۔ یہ حسرت تمہارے دل میں ہی رہی۔ اس کا نقش میرے دل پر جم گیا۔

ابر و باراں میں جو مئے دو آتشہ نصیب نہوئی یہ حسرت تمہاری تمام عمر کی تردامنی کا جواب ہو گئی ؎

مہ دو هفتہ بھی ہوتا تو لطف تھا آتش
اکیلے پی کے شراب دوسالہ کیا کرتا

دو جوان ہیری بات تم نے خیال یار میں تڑپ تڑپ کر کاٹی اس کی مفصل رپورٹ میں نے علیحدہ لکھ کر بارگاہ ایزدی میں بھیجدی تھا حکم ہے کہ ایسی باتیں اُن سے نہ چھپائی جائیں۔

یہ بیقراریاں ہیں تو بس جان بچ چکی
اے ہجر ہم میں یا ابھی ساری رات ہے

میں نے کہا کہ میری اس دن کی نماز کا بھی ذکر کیا کہ جامع مسجد میں گو دیر میں پہنچا تا صفیں چیرتا ہوا پہلی صف میں پہنچ گیا۔ اور وہ تک پکار پکار کر دعائے گنج العرش پڑھتا رہا کہ ساری مسجد گونج اٹھی سا میری نیکی کا فرشتہ ذرا مسکرایا اور کہا کہ تمہارے اسکا نہ لکھا ہوا ہی اچھا ہوتا۔ تعجب نہیں کہ میرے حریف نے لکھ لیا ہو ؎

کاسۂ دریوزۂ رنج است آں تمساز
کہ در پیشم بردم گذاری درازے

میں نے پوچھا میرے وہ چندے دکھاؤ تم نے کہاں لکھے ہیں؟ جو میں نے بڑے بڑے لوگوں کے کہنے سے دئے۔ جواب ملا کہ میرے کاغذ میں تو جمع نہیں ہوئے۔ دوسرے فرشتے نے لیا یہ کرتے ہو نگے۔ میں نے کہا ہیں! ایسی بڑی بڑی نیکیں تم نے کیوں نہیں لکھیں؟ ؎

دھبا رہے جو حشر میں کہ دامن میں رہے داغ
خونِ شہدا آپ کے سر ہے تو نہ ٹھہرا

جواب ملا دیا یا نام و نمود سے تو غرض نہیں۔ تم نے بنانے کی کمائیاں نہیں وہ تمہیں بعض ایسی نماز میں کرتا تھا سب دکھائی نہیں دیتا۔ رستہ بنی ہوئی سواری کا وہاں گذر نہیں وہاں تک پہنچنے والوں کو سواری دور چھوڑنی پڑتی ہے۔

یہ خیال ہی نیکی کا ہے کہ نام و نمود سے گھبراتی ہے میں نے اپنے جی میں کہا کہ بدی پر تو پہلے ہی سے رہنا ہی تھا آج سے نیکی میں بھی لاچاری سی نظر آنے لگی۔ ؎

بلا نہ سرو کو کچھ اپنی راستی سے پھل
کلاہ کج جو نہ کرتا تو لالہ کیا کرتا
کسی نے مول نہ پوچھا دلِ شکستہ کا
کوئی خرید کے ٹوٹا پیالہ کیا کرتا

بھولی بھٹیاری

بھولی بھٹیاری کا قصہ ہے کہ جب ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگے تو ہمایوں نے معمولی مسافروں کا لباس پہن لیا۔ پہلی منزل میں جس سرائے میں ٹھہرے وہ بھولی بھٹیاری کی تھی شام کو بھٹیاری نے اُن سے کہا کہ میاں کچھ دو تو تیل لا کر چراغ جلا دوں۔ ہمایوں نے گو بڑا معمولی مسافروں کی وضع اختیار کر رکھی تھی گر مسافرانہ رسم سے نابلد تھے۔ بھٹیاری کو ایک اشرفی نکال کر دی۔ بھٹیاری تاڑ گئی۔ کہ ہو نہ ہو یہ ہمایوں بادشاہ ہیں جنہیں کوڑی پیسے کی خبر نہیں۔ بازار سے اشرفی بھنا کر ریزگاری لا دی۔ اور سمجھا دیا کہ سفر میں اس کام کے لئے اتنا خرچ ہوتا ہے اس کام کے لئے اتنا۔ اگر اس کا خیال نہ رکھیے گا تو لوگ آپ کو پہچان لینگے۔ اور شیر شاہ کو خبر ہو جائیگی۔ نظام سقہ کیطرح بھٹیاری نے ہمایوں کی جان بچائی۔ ہمایوں کو جب دوبارہ تخت نصیب ہوا تو بھولی بھٹیاری کو بلوایا اور پوچھا کہ اس سفر میں جو تو نے ازراہ وفاداری ہمیں سمجھایا تھا اس کے عوض میں مانگ کیا مانگتی ہے؟ اور کوئی ہوتا تو نظام سقہ کی طرح سلطنت یا امارت کی ہوس کرتا بھٹیاری نے عرض کیا کہ مجھے اپنی قوم کی چودھراہٹ ملجائے۔ بادشاہ کو تعجب ہوا کہ اور کوئی مرتبہ کیوں نہیں مانگتی۔ جواب دیا کہ حضور مجھے کتنا ہی بڑا مرتبہ دیں آخر تو ہونگی بھٹیاری ہی جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ بھٹیاری ہی کہینگے اپنی قوم میں جو مرتبہ ہو وہ زیادہ اعتبار کے لائق ہے۔ کہتے ہیں کہ دہلی کے پاس جو پہاڑی پر پرانے مکانوں کے کھنڈر ہیں اسی کے ہیں۔

میں اس بھٹیاری کی شرافت نفس کا قائل ہوں کہ غیر سے اپنی قوم کو زیادہ عزت دی۔ اسے پیشہ ذلیل نہ رکھئے تو بجا ہے۔

عرب میں چار شخص زمانہ جاہلیت میں نہایت ذہین مشہور تھے۔ مالک بن حارث معاویہ ابن سفیان۔ عمر بن عاص۔ عروہ ابن مسعود الثقفی علاوہ ان کے ایک صاحب اور قاضی ایاس تھے۔ جنکی فراست و دانائی ازبسکہ میں ضرب المثل ہے۔ جن کی دانش و ذکاوت کو نمایاں کرنا ہوتا ہے تو اہل عرب کہتے ہیں:۔ ”فلاں ؛ فراست ایاس“ فلاں شخص ایسا ذہین ہے جیسے ایاس۔ چنانچہ ان کے عہد طفلی کا ایک واقعہ ہے کہ آپ ایک مرد ضعیف کے ہمراہ قاضی کے پاس گئے۔ اور قبل اس کے کہ وہ مرد ضعیف اپنا حال بیان کرتا ایاس نے بولنا شروع کیا۔ قاضی کو لڑکے کی یہ حرکت ناگوار معلوم ہوئی۔ اور کہا کہ میاں صاحبزادے بڑوں کے سامنے بولنے میں تقدیم مناسب نہیں۔ ایاس نے جواب دیا کہ سخن حق مقدم ہے۔ قاضی اور برہم ہوا اور بولا کہ خاموش رہو۔ پھر ایاس نے جواب دیا اگر خاموش رہوں تو میرا مدعا کون کہے۔ قاضی نے کہا تو کیا ہوتا ہے جبکہ تو اس مجلس میں ایک بات بھی صحیح نہیں کہہ سکتا“ ایاس نے یہ سنکر وہیں برجستہ کلمۂ توحید پڑھکر سنا دیا

جن خریداران مدینہ کی خدمت میں وی پی جاری ہو رہے ہیں امید کہ وہ حضرات ازراہ قدر دانی وصول فرما کر مشکور فرمائیں

ہنگامۂ عالمگیر

ٹرائمف کی غرقابی

لندن - ۲۷-مئی ۱۲ بجکر ۵ منٹ شب محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانی جنگی جہاز ٹرائمف جو گیلی پولی میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی فوج کے ساتھ مل کر ترکوں کے خلاف جنگی کاروائی کر رہا تھا ایک آبدوز کشتی نے تار پیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ اکثر افسر اور آدمی بچا لئے گئے جن میں کپتان اور کمانڈر بھی شامل تھا۔ برطانی تباہ کن جہاز اور پٹرول کرنے والے چھوٹے جہاز شام تک اُس کا تعاقب کرتے رہے۔

ٹرائمف ۱۹۰۳ء میں سونفٹ شور کے ساتھ گورنمنٹ چلی سے خریدا گیا تھا اس کا وزن ۱۱۸۰۰ ٹن تھا اور اس پر دس انچ دہانہ کی اور چودہ ۷.۵ انچ دہانے کی توپیں تھیں۔ اور ایک منٹ میں کل توپوں سے ۱۳½ ٹن گولے پھینک سکتا تھا

بحیرۂ روم میں جرمن آبدوز کشتیوں کے مرکز ٹرائمف کی غرقابی سے پیشتر یہ گرم افواہ تھی کہ بحیرۂ روم کے بعض جزائر میں جرمن آبدوز کشتیوں کے مرکز موجود ہیں۔

مجسٹک کی غرقابی

لندن - ۲۷ -مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ غنیم کی آبدوز کشتی نے جنگی جہاز مجسٹک کو جو گیلی پولی کی جنگی کاروائی میں مدد دے رہا تھا تار پیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ قریبًا تمام افسر اور عملہ کے آدمی بچا لیئے گئے۔

انگلستان کی قومی وزارت

۲۶-مئی لندن - ملک معظم نے لارڈ ہالڈین کو آرڈر آف میرٹ عطا فرمایا ہے۔

لندن ۲۶-مئی - جدید مجلس وزرا کی ترتیب پر بہت خوبی پسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مگر لبرل فریق کے لوگ سر ایڈورڈ کارسن کی شمولیت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور مسٹر لائڈ جارج کی وزارت مال سے نکل جانے پر حیرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی عدم موجودگی عارضی ہے۔ اور وہ مسٹر میکنا سے مشورہ دیتے رہینگے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پوسٹ ماسٹر جنرل کا عہدہ مسٹر ریڈمنڈ کے روبرو پیش کیا گیا تھا مگر ڈبلن پارٹی کے فیصلہ کی وجہ سے انہیں بالآخر انکار کرنا پڑا۔

شاہ اٹلی بحیثیت سپہ سالار اعظم

لندن - ۲۷-مئی - شاہ اٹلی میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں اور بحری اور بری افواج کی اعلیٰ کمان اپنے ہاتھ میں لینگے - ان کی عدم موجودگی میں ڈیوک آف جنوا لفٹننٹ جنرل مقرر کیے گئے ہیں۔ اور انہیں شاہی اختیارات عطا کیئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ نے سواحل آسٹریا والبانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے

ہر بیتھمین ہالوگ اور اٹلی

لندن - ۲۹ -مئی امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ ہر بیتھمین ہالوگ نے جرمن پارلیمنٹ میں صدر جہ سخت الفاظ میں اٹلی کے متعلق نفرت و حقارت کا اظہار کیا اور کہا کہ اتحادی سلطنتوں نے غالبًا اُسے رشوت دی ہے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی ہیں انھوں نے اٹیلی مدبرین کو عہد شکنی اور شرائط معاہدہ کی خلاف ورزی کا بھی الزام دیا۔ اٹلی کے شریک جنگ ہونے کی وجہ سے جرمنی میں جو غم و غصہ اور برہمی پیدا ہوئی ہے اسکا اس امر سے ثبوت ملتا ہے کہ وزیر اعظم کی تقریر کے جن حصوں میں اٹلی کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا تھا ان پر حاضرین اجلاس نے پرلے درجے کے جوش اور سرگرمی سے چیرز دیئے۔

امدادی جہاز کی غرقابی

لندن - ۲۸ مئی امدادی جہاز پرنسس ایرین شیرنس دریائے سوان کی بندرگاہ میں اتفاقیہ دھماکہ سے اڑ گیا - غالبًا صرف ایک آدمی زندہ بچا ہے (عملہ کی جو تعداد اندیشہ ہے کہ پرنسس ایرین پر ۲۰۰ آدمی غرق ہو گئے۔ عملہ کے آدمیوں کے علاوہ گودیوں میں کام کرنے والے ۷۶ - آدمی بھی اس پر سوار تھے یہ جہاز پہلے کینیڈا میں پیسفک کمپنی کی ملکیت میں تھا۔ دھماکہ دن کے ۱۱ بجے ہوا اور اس سے تمام شہر ہل گیا یہ بلورک کے دھماکہ سے بھی زیادہ پرزور تھا - شعلوں اور دھوئیں کے بادل جہاز میں سے بلند ہوئے اور جہاز غائب ہو گیا۔

پرزیمسل کے نواح میں جنگ

پرزیمسل کے گرد و نواح میں شدید جنگ کا سلسلہ جاری ہے - آسٹریوں کا دعویٰ ہے کہ انھوں نے پرزیمسل سے ۱۲ میل شمال مشرق کیطرف مقام ٹینورس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر روسیوں کی سرکاری رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انھوں نے اس نواح میں غنیم کا ایک عظیم حملہ پسپا کر دیا اور جو دستے اُن کی لائن میں گھس گئے تھے اُن کا صفایا کر دیا۔

دریائے پروتھ کی لائن پر اور پولینڈ میں حالت غیر متغیر ہے۔

برطانوی تجارتی جہاز کی غرقابی

لندن ۲۹-مئی - آلفرڈ ہولٹ کمپنی کا جہاز ... جمعہ کی صبح کو ۹ بجے رود بار انگلستان کے دہانہ میں تار پیڈو پھینک کر غرق کر دیا گیا۔ افسر اعلیٰ اور ۱۲ ملاح کشتیوں سے اٹھا لئے گئے عملہ کے باقی اشخاص دیگر کشتیوں میں ہیں۔ پسماندہ فالموتھ میں اتارے گئے ہیں۔

فرنچ تجارتی جہاز کی غرقابی

لندن ۲۶ مئی - پیرس کا تار مظہر ہے کہ فرنچ تجارتی جہاز شیمپین جو بحر اوقیانوس میں آمد و رفت کرتا تھا - سینٹ نذیر کے قریب خشکی پر چڑھ گیا جس سے اسے سخت نقصان پہنچا۔ مسافر بچا لیئے گئے بعد کی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ شیمپین ایک بحری چٹان پر چڑھ گیا - اور تھوڑے پانی میں وسط میں سے ٹوٹ گیا۔ خیال ہے کہ وہ بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

نواح پرزیمسل میں جنگ

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جارو سلا اور پرزیمسل کے مابین دریائے سان کے دونوں کناروں پر ۲۵ - مئی کو نہایت شدید جنگ جاری رہی اور جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کے حملے خوب ترقی کر رہے ہیں اور وہ ... کے مشرق میں دریائے سان کو عبور کر گئے ہیں۔ ... پرزیمسل سے ۱۳ میل شمال کیطرف واقع ہے .... اس کے اور شمال کیطرف بھی جرمن ترقی کر رہے ہیں۔ ایک روسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ پرزیمسل اور دریائے نیسٹر کی عظیم دلدلوں کے درمیان جرمن توپخانہ کی آتشباری نے آزادی اور جھگڑ کی صورت پیدا کر دی ہے - اور غنیم مہاکو کے علاقہ میں جو پرزیمسل سے ۱۲ میل جنوب مشرق کیطرف واقع ہے زبردست جمعیت لانے میں مصروف ہے۔

پرتگال کا جدید پریزیڈنٹ

لندن ۲۸ مئی - لزبن کا تار مظہر ہے کہ پریزیڈنٹ ارریاگا نے استعفا دے دیا ہے - اور سنیور ابل برنہو پریزیڈنٹ ہائی کورٹ آف جسٹس عارضی طور پر ان کے جانشین مقرر ہوئے ہیں۔

جاپانی جہازوں کا تصادم

لندن ۲۸ مئی لائڈز کے اعلان سے پایا جاتا ہے کہ جاپانی جہاز میلے مارو جو جاپان کو جا رہا تھا جہاز یادو مارو سے جو شنگھائی سے لندن کو آ رہا تھا ساحل الجیریا کے قریب ٹکرا گیا۔ جس کے آخر الذکر جہاز غرق ہو گیا عملہ کے آدمی بچا لئے گئے میلے مارو کو بھی کسی قدر نقصان پہنچا جس کے لئے اس کی عارضی مرمت کرانی پڑے گی۔

[illegible] کا کارنامہ

[illegible] آبدوز کشتی نمبری ۱۱ [illegible] گئی تمام [illegible] اس سے بڑھ کر [illegible] اندرونی بندرگاہیں [illegible] میں۔

برزی میسل پر جنگ

شملہ ۳۰ مئی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا حسب ذیل برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے۔

برزی میسل [illegible] خونریز جنگ وقوع میں آرہی ہے [illegible] روسی اب تک حیثیت مجموعی خوب جم کر لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے سینیاوا کے شمال و مشرق میں غنیم کے مورچوں پر نہایت سرگرمی سے حملہ کیا۔ اور شدید نقصان پہنچا کر بعض مستحکم چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور ۲۷ مئی کی شب کو خاص سینیاوا پر بھی قبضہ کر لیا۔ جرمنوں نے سرکاری طور پر یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ روسیوں نے انہیں دریائے سان کے مغربی کنارے کی طرف پسپا کر دیا۔

روسیوں کے ایک بیان سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جرمنوں نے ریڈیمنو کے جنوب اور مشرق میں توپخانہ کی شدید گولہ باری کی مدد سے دریائے سان کے دونوں کناروں پر قدم جما لئے۔ اور سامبور کے مشرق میں بھی کئی روز کی نہایت خونریز جنگ کے بعد دو پلٹنوں کی مزید خندقیں چھین لیں اور جنوب کی طرف دریائے نیسٹر کی عظیم دلدلوں اور ڈولینا کے مابین غنیم جس نے ۲۵ مئی کو پرزور جارحانہ کارروائی شروع کی تھی قریباً ہر جگہ پسپا کیا گیا۔

جرمن وزیر اعظم اور اٹلی

اطالوی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ٹرنیٹو کا محاصرہ کرنے میں بالاستقلال ترقی کر رہے ہیں جرمن وزیر اعظم نے اپنی پارلیمنٹ میں ایک تقریر کے دوران میں اٹلی کے شریک جنگ ہونے پر نفرت و حقارت کا اظہار کیا۔ اور اس کی اس کارروائی کو عہد شکنی سے تعبیر کیا۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ آسٹریا مراعات دینے پر آمادہ تھا۔ اور جرمنی نے اپنی ذمہ داری پر یقین دلایا تھا کہ ان مراعات کے متعلق تمام وعدوں کا ایفا کیا جائے گا غرض ہر ممکن طریق سے کوشش کی گئی کہ اٹلی قدیم اتحاد ثلاثہ سے دست بردار نہ ہو۔ مگر دیگر سلطنتوں نے اہل اٹلی کو اکسا بھسلا کر اس عالمگیر جنگ میں شریک ہونے پر آمادہ کر دیا۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۲۹ مئی پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شب گذشتہ کو ایرس کے شمال میں توپخانہ کی نہایت شدید جنگ وقوع میں آئی۔ اور جرمن خاص کر لوڈیو کی گھاٹی کے فرانسیسی مورچوں پر گولہ باری کرتے رہے

ایکس سوشیز کی سڑک کے مشرق میں فرانسیسیوں نے مزید ترقی کی۔ جرمنوں نے نصف شب کو ابلین کی فرانسیسی خندقوں پر بھی حملے کئے۔ مگر پسپا کئے گئے ایک تازہ سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ ہم نے مزید ترقی کی۔ اور اب ابلین کا تمام گاؤں ہمارے قبضہ میں ہے۔

جرمنی اور ریاستہائے متحدہ

لندن ۲۹ مئی۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے۔ کہ جرمنی نے ریاستہائے متحدہ کو اس امر کی طرف فوری توجہ مبذول کرنے کی ہدایت کی ہے کہ امریکن جہاز جنگی حلقہ میں اپنے امتیازی نشان خاص طور پر نمایاں کریں۔ تاکہ آبدوز کشتیوں کو کسی قسم کی غلط فہمی واقع نہ ہو سکے۔

امریکن سفیر متعینہ لندن نے رپورٹ کی ہے کہ جہاز نبراسکن پر تارپیڈو پھینکا گیا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے جواب میں لکھا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن کے مطالبات پر اس وقت تک غور نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ہر دو گورنمنٹیں اس امر کا تصفیہ نہ کریں کہ لوسی ٹینیا کروز رتھا یا تجارتی جہاز

قومی وزارت

لندن ۳۰ مئی۔ لارڈ رابرٹ سیسل محکمہ خارجہ کے مسٹر کیسل میٹ نینڈ نو آبادیات کے اور لارڈ اسلنگٹن ہندوستان کے انڈر سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

جرمنی کی دیدہ دلیری

لندن ۳۰ مئی۔ امریکن نوٹ کے جواب میں جرمنی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو آبدوز کشتیوں کا مسئلہ اس وقت تک ملتوی کر دینا چاہئے جب تک کہ اس امر کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ لوسی ٹینیا تجارتی جہاز تھا یا امدادی کروزر جس میں گولی بارود کے سامان کے علاوہ کینیڈا کی سپاہ کے لئے بھی مواد تھی اس جواب میں اس مسئلہ پر بھی بحث کی گئی ہے کہ آیا لوسی ٹینیا کے پاس کافی کشتیاں تھیں اور کشتنگ اور گلفٹ لائٹ کے لئے معاوضہ ادا کرنے کی آمادگی ظاہر کی گئی ہے مسٹر ولسن نے لوسی ٹینیا کی غرقابی اور آبدوز کشتیوں کی موجودہ کارروائی کو بند کرنے کے متعلق جو مطالبے کئے تھے ان کا اس جواب میں کوئی ذکر نہیں

ٹرول کے علاقہ میں پیشقدمی

لندن ۳۰ مئی روما کا تار مظہر ہے کہ اطالیوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ اطالیوں نے ٹرول کے علاقہ میں دو آسٹریوی قلعوں کو سخت نقصان پہنچایا اور دریائے ایڈریٹی کے دونوں کناروں پر پیشقدمی کر کے شہر آلا پر جو ٹرنٹ کے راستہ میں واقع ہے اچھی طرح قبضہ کر لیا۔ لڑائی دوپہر سے شام تک جاری رہی اطالیوں کو بہت کم نقصان پہنچا۔

روما کی سرکاری اطلاع

روما ۳۱ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ٹرول ٹرنیٹو کی سرحد پر ہم اماسپہ متصل سٹورو میں ایک اہم جگہ پر قابض ہو گئے۔ ہمارے توپخانہ نے جو سطح مرتفع ایسیاگو میں تھا۔ لوسرن کا آہن پوش قلعہ تباہ کر دیا۔ قلعہ مذکور سے سفید علم بلند ہوا۔ اس پر بلوبیہ کے آسٹروی قلعہ نے لوسرن پر گولے پھینکے ہمارے توپخانہ نے مقام سیاوزینا جدید مورچوں کو تباہ کر دیا ہماری پیدل فوج ان میں گھس گئی۔ نیز اس نے بڑھ کر موضع ورزینا پر قبضہ کر لیا ہم درہ و شہر ٹرکوری اور کورٹینا ڈ امپزو کی وادی پر جو علاقہ کاڈور میں ہے قابض ہو گئے۔

آسٹروی فریولی کی سرحد پر دریائے آسانزو کے بائیں کنارے کو بیشمار توپوں سے مستحکم بنا رہے ہیں یہاں سے تمام گھاٹوں پر زد پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ دائیں کنارے پر بھی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں جہاں سے گاریزیا کے شہر پر زد پڑتی ہے۔

کثرت باران نے دریاؤں کو پرجوش ندیوں میں تبدیل کر دیا ہے لیکن اطالوی زور شور سے پیشقدمی کر رہے ہیں۔

گلیشیا میں خونریز جنگ

لندن ۲۹ مئی پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ برزی میسل اور سینیاوا کے درمیان کی عظیم جنگ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی غنیم نے برزیمسل اور دریائے نیسٹر کی دلدلوں اور دریائے نیسٹر سے پرے ڈولینا تک شدید حملے کئے۔ مگر سب پسپا کر دیئے گئے۔ روسیوں نے دریائے سوبزا اور لونیزا کے درمیان پرزور جارحانہ کارروائی اختیار کی۔ اور جمعہ کی شب کو ۳۲۰۲ قیدی گرفتار کئے۔

صوبجات بالٹک کے معرکے

امسٹرڈم ۳۰ مئی۔ برلن کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ روسیوں نے ناگہانی حملہ کر کے جرمنوں کو ساڈیلکی خالی کرنے پر مجبور کیا۔ جو دریائے ڈوبیسہ پر واقع ہے۔ اور جرمن توپیں ان کے ہاتھ آئیں۔ روسی اب جارو سلاف اور پرزی میسل کے علاقوں میں غنیم پر حملے کر رہے ہیں

جرمنوں کی عظیم الشان کوشش

لندن ۳۰ مئی پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ غنیم نے حال میں جس عظیم الشان کوشش سے کام لیا اس کا مقصد پرزی میسل کا محاصرہ تھا۔ جرمنوں نے دریائے سان پر ایک خونریز جنگ کے بعد چار روز اس کوشش میں صرف کئے کہ اپنی جارحانہ کارروائی کا رخ شمال مشرق کی طرف سے جنوب مشرق کی طرف بدل دیں۔ انہوں نے دریائے سینیاوا پر جارو سلاف تک پندرہ پل ڈالے

اور ایک سالم فوج کو مغرب کی طرف منتقل کر دیا جس سے خیال کیا جاتا تھا کہ جرمن پسپا ہو رہے ہیں۔ مگر اس کے بعد جنرل میکنسن نے دریائے سان اور دریائے ویسلا (؟) کے درمیان روسیوں کی جس قدر فوج تھی اس کے مقابلہ میں اپنی سپاہ نہایت پھرتی کے ساتھ بھیجنی شروع کر دی ادھر ڈوبینو (؟) کے نواح میں دریائے سان کے مغربی کنارے پر ایک لاکھ پیدل سپاہ نے ایک ہزار توپوں کی مدد سے ۵۰ میل کے محاذ میں ہم پر حملہ کر دیا جنرل میکنسن در اصل پھر اپنی اس کارروائی کا اعادہ کرنا چاہتے تھے۔ جس پر وہ لودز میں عمل پیرا ہوئے تھے۔ مگر یہاں وہ متفرق جیشوں کی بجائے سالم فوجوں سے کام لے رہے تھے غنیمت ہے کہ یہ فوجیں جیشوں کے برابر سریع الحرکت نہیں۔ اور جنرل میکنسن کو ہنوز اپنے منصوبہ میں کامیابی نہیں ہوئی۔ حالانکہ بعض رجمنٹوں کا اب تک ۵۰ فیصدی نقصان ہو چکا ہے۔

جنرل ارمانوف جس نے پورٹ آرتھر میں بڑی شہرت حاصل کی۔ اس نے موقع پا کر جنرل میکنسن کی فوج کے عقب میں مقام لاسیکو کی قلعہ گیر فوج کو کچل دیا۔ اور جو مال غنیمت اس کے ہاتھ آیا اُس میں وہ مواشی بھی تھے۔ جو جنرل میکنسن کی فوج کے لئے گوشت بہم پہنچانے کے لئے لائے گئے تھے۔ روسیوں نے آسٹریا اور جرمنی کی اُس فوج پر بھی خوب ہاتھ صاف کیا جو جنرل میکنسن کی فوج کے ساتھ مل کر جنوب کی طرف سے پرزیمیسل پر حملہ آور ہونا چاہتی تھی۔ ۲۴ مئی سے اب تک غنیم کی ایک لاکھ فوج ضایع ہو چکی ہے۔ اور اگرچہ اور بھی امید افزا آثار نظر آتے رہے ہیں مگر جنگ کے نتیجہ کی بابت پیشگوئی کرنا ہنوز قبل از وقت ہے۔ کیونکہ اس کا سلسلہ ابھی نہایت شدت کے ساتھ جاری ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تفقاز کا تیسرا جیش جس نے ۲۰ ہزار قیدی گرفتار کئے تھے۔ آسٹریا اور جرمنی کی سرکاری اطلاعوں کے مطابق اس کا ماہ گذشتہ میں دریائے وسلا کا پر بالکل صفایا ہو گیا۔

پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع

پیٹروگراڈ ۱۳ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی جرمنوں پر علاقہ شاولی میں دباؤ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے جمعہ کے روز ۹ توپیں اور ۰ کلدار توپیں چھین لیں۔ گلیشیا میں جنگ جاری ہے۔ ہم نے غنیم کو ہفتہ کے روز دریائے سان کا دایاں کنارہ پر دنا نہ ویا کزیو کا تک خالی کرنے پر مجبور کیا۔ اور فوج کے حصہ کلان پر مسلسل جوابی حملے کر کے ہم نے ۳۰۰ قیدی اور مال غنیمت چھین لیا۔ نیسٹر کے پرے شدید جنگ ہو رہی ہے۔ غنیم کی پیشقدمی کے خلاف جوابی حملہ میں روسی بٹالین غنیم کے عقب میں پہنچ گئے اور ہم نے ۶۱۰ قیدی گرفتار کرکے ۸ کلدار توپیں چھین لیں

وادی ڈولینا میں ہم نے جارحانہ کارروائی کی اور غنیم کو سوینزا تک دریا کا دایاں کنارہ خالی کرنے پر مجبور کیا

بحیرہ روم کے نقصانات

فہرست نمبر ۷ شکر بحیرہ روم سے ذیل کے نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے:۔

مقتولین: کپتان ایچ۔ آر اے وھائیٹ ہیڈ (۱-۶ گورکھا)

مجروحین: لفٹنٹ آر جے۔ ایف پی سیڈ (۱۴ سکھ) کپتان ڈی آر ایچ جیکسن (۱-۶ گورکھا)

ناکہ بندی کا اعلان

ایتھنز ۱۳ مئی۔ برطانیہ نے دردانیال سے ابتدائی سیموس تک تمام ساحل کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا۔

قومی وزارت

لندن ۱۳ مئی۔ ذیل کے سیاسی تقرر عمل میں آئے ہیں

انڈر سکرٹریان۔ مسٹر برس (ہوم آفس) مسٹر ٹینینٹ (محکمہ جنگ)

فنانشل سکرٹریان۔ ڈاکٹر میکنامارا (محکمہ بحری) مسٹر ایچ ڈبلیو فارسٹر (محکمہ جنگ)

سیکرٹریان پارلیمنٹ: مسٹر پریٹی مین (محکمہ تجارت) مسٹر ہیس فشر (لوکل گورنمنٹ بورڈ) مسٹر ایڈیسن (محکمہ سامان حرب) مسٹر گلینیڈ و لارڈ ایڈمنڈ ٹالبٹ (خزانہ)

جونیر لارڈ خزانہ: مسٹر جارج رابرٹس

کنٹرولر خاندان شاہی۔ مسٹر چارلس رابرٹس۔

جدید گورنمنٹ میں اب ۲۶ لبرل اور ۱۸ یونینسٹ۔ ۳ لیبر ممبر اور ایک غیر جانبدار ممبر شامل ہے۔

تجارتی جہاز کی غرقابی

لندن ۱۳ مئی۔ سٹیمر گلنلی جو عدن کو جا رہا تھا۔ رود بار انگلستان میں تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا گیا۔ عملے کے آدمی بچا لئے گئے۔

جرمنوں کی دیدہ دلیری

لندن ۳۰ مئی۔ اخبار نیویارک ہیرلڈ امریکن نوٹ کے متعلق جرمنی کے جواب کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ جرمنی اور مہذب دنیا کے مقابلہ میں ریاستہائے متحدہ مہذب دنیا کا طرفدار ہے۔ جرمنی کو لازم ہے کہ غیر مصافی سلطنتوں کے حقوق کا احترام کرے اور کسی قسم کی حیلہ جوئی امریکہ کو اپنے فرض کی سرانجام دہی سے باز نہ رکھے گی۔ نیویارک ورلڈ رقمطراز ہے کہ جرمنی نے اپنے جواب میں پرلے درجہ کی حیلہ جوئی سے کام لیا ہے۔ اور اس سے عدم خلوص اور پست خیالی کی بو آتی ہے نیویارک جرنل نے لکھا ہے کہ جرمنی کے استدلال کے مطابق جس طرح لووین کی یونیورسٹی اور ریمز کا گرجا قلعہ بندیاں تھیں اسی طرح لوسی ٹینیا بھی جنگی جہاز تھا۔ دیگر اخبارات نے اس جواب کو نہایت توہین آمیز قرار دیا ہے اور لکھتے ہیں کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ باقی نہیں کہ سفارتی تعلقات منقطع کر دئے جائیں۔ اور جرمنی کو ہوش میں لانے کے لئے مناسب کارروائی کی جائے

جرمنی کے جواب سے امریکہ میں جوش

واشنگٹن یکم جون۔ جرمنی کے جواب پر بالخصوص اس وجہ سے کہ اس نے اس میں ریاستہائے متحدہ کے مطالبات کا ذکر تک نہیں کیا سخت مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور اب یہ حقیقت عالم آشکار ہو گئی ہے کہ حالت اندیشناک ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن ۴۸ گھنٹے کے اندر اس کا جواب لکھیں گے۔

"ٹائمز" پر مقدمہ

لندن ۱۳ مئی۔ آج اخبار "ٹائمز" پر قانون تحفظ سلطنت کی رو سے اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے میجر رچرڈسن کی ایک چٹھی "جبری خدمت کی ضرورت" کے متعلق محکمہ احتساب کی بلا اجازت چھاپ دی تھی اس چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ انگلستان سے بالکل نوآموز رنگروٹ میدان جنگ میں فرانس کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ صدہا تنومند اشخاص انگلستان میں مزہ سے خالی پھر رہے ہیں۔ سرکاری وکیل مسٹر باڈکن نے بتایا کہ اس چٹھی سے فرانسیسیوں کے دل میں یہ بالکل بے بنیاد خیال جاگزیں ہوگا کہ برطانیہ میں جنگ کے متعلق سخت بے پروائی سے کام لیا جا رہا ہے۔ مقدمہ آیندہ پیشی پر ملتوی کیا گیا۔

پرزیمیسل لمبرگ ریلوے کو منقطع کرنیکی کوشش

لندن ۲۹ مئی۔ جرمنوں کی سرگرمی اس وقت بالخصوص پرزیمیسل کے جنوب مشرق کی طرف مرکوز ہے۔ اور اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ لمبرگ اور پرزیمیسل کے درمیان سلسلہ ریلوے کو منقطع کر دیں۔

مشترکہ اغراض

لندن ۱۳ مئی۔ شاہ وکٹر عمانویل (فرمانروائے اٹلی) نے شاہ جارج کو اس مضمون کا تار دیا ہے کہ برطانیہ اور اٹلی کے مابین جو دوستی قائم ہے۔ وہ قرابت کے تعلق سے اور بھی مستحکم ہو جائے گی۔ شاہ جارج نے جواب دیا ہے کہ مجھے اس خیال سے بہت اطمینان ہے۔ کہ اس عظیم الشان اور شریفانہ مقصد میں اٹلی اور انگلستان اس قدر متحد ہیں اور مجھے کامل اعتماد ہے کہ کامیابی کا سہرا آخر ہمارے سر رہیگا

جاپان کے وزیر بحری نے مسٹر ونسٹن چرچل کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ برطانیہ اور جاپان کے بیڑوں کا مل کر کارروائی کرنا مسٹر چرچل کی مساعی جمیلہ کی برکت سے تھا مسٹر چرچل نے جواب دیا ہے کہ ہر دو سلطنتوں کی دوستی اور باہمی امداد کا سلسلہ یقیناً اسی طرح جاری رہیگا مسٹر چرچل آخیر میں لکھتے ہیں کہ سب کارروائی قیر و عافیت سے سرانجام

برطانی آبدوز کشتی کی سرگرمی

پیرس یکم جون۔ دیدی غارج کے تاروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ایک برطانی آبدوز کشتی قسطنطنیہ کے سامنے گشت لگارہی ہے۔ اور ٹرکی کے فوجی حکام کو مجبوراً باربرداری کے تمام فوجی جہاز گیلی پولی بھیجنے سے روک لینے پڑے ہیں۔

پرزی میسل کے نواح میں جنگ

شملہ یکم جون۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

پرزی میسل کے نواح کی عظیم جنگ میں روسیوں نے آسٹریا اور جرمنی کی افواج کو شہر سنیا وا سے نیچے دریائے سان کا دایاں کنارہ خالی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ شہر سینیاوا کو انہوں نے حال میں جرمنوں سے چھین لیا تھا۔ جنوب کی طرف دریائے لوبازیوکا کے اتصال تک اور پرزی میسل کے جنوب مشرق میں دریائے نیسٹر سے پرے تک بھی روسیوں نے جارحانہ کاروائی شروع کردی ہے۔ اور وڈلینا کی وادی میں غنیم کو دریائے سویکا کا دایاں کنارہ خالی کرنے پر مجبور کیا ہے۔ روسیوں نے اس علاقہ میں غنیم کے نہایت شدید حملے بھی پسپا کئے ادھر آسٹروی دعوی کررہے ہیں کہ وہ توپخانہ کی آتشباری کی آڑ میں پرزی میسل اور لمبرگ کے درمیانی سلسلہ ریلوے پر قابض ہیں۔ اور اُن کی جناحی حرکت شمال اور جنوب کی طرف سے ترقی کررہی ہے پرزی میسل کے نواح میں حالت یہ معلوم ہوتی ہے کہ آسٹروی اور جرمن افواج نے پرزی میسل کا محاصرہ کررکھا ہے اور روسیوں نے آسٹروی اور جرمن افواج کو محصور کررکھا ہے۔

غنیم کی طرف سے آتشباری کا اسراف
چار گھنٹہ میں ۷ لاکھ گولے

روس کا ایک سرکاری نوٹ مظہر ہے کہ آسٹریا اور جرمنی کی عظیم جارحانہ کارروائی کی ابتدا میں ایک موقع پر غنیم نے روس کے دو جیشوں پر قریباً ۱۵۰۰ توپوں سے گولہ باری کی۔ جن میں سے اکثر متوسط دہانہ کی بھاری توپیں اور ۴۲ سنٹی میٹر کی ہاوٹزر توپیں تھیں۔ ان کے ذریعہ سے غنیم نے چار گھنٹہ کے اندر ۷ لاکھ گولے پھینکے جس کے بالفاظ دیگر یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ غنیم نے ایک حملہ میں ہر روسی سپاہی پر جو ایک گز خندق پر قائم تھا ۰۰۰۰ پونڈ سے زیادہ وزن کے ۱۰ متوسط گولے پھینکے۔

روسیوں کی موثر گولہ باری

اس نوٹ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کراکو اور دیگر قلعوں پر کثرت سے آتشباری کرنے کی وجہ سے جرمنوں پاس سامان حرب تھوڑا گیا ہے۔ اور توپخانہ کی

انداد پر بھروسہ کرتے رہنے نیز اس امر کی وجہ سے کہ وہ گیس سے بیہوش یا دم گھٹے ہوئے دشمن پر حملہ کرنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ اب انہیں زیادہ تکلیف دہ حالات میں جنگ کرنی پڑے گی جرمن قیدیوں کا بیان ہے۔ کہ روسیوں کے پھٹنے والے گولے۔ اگرچہ غنیم کو بیہوش نہیں کردیتے۔ مگر مقتولین اور مجروحین کی صورت میں اُسے نہایت شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔

ٹرنٹینو پر حملہ

ٹرنٹینو میں اطالیوں کی پیشقدمی عمدہ ترقی کررہی ہے۔ ویرونا اور ٹرینٹ کی لائن پر آسٹروی علاقہ میں چینگی کا جو اسٹیشن ہے وہ اطالیوں کے ہاتھ آگیا ہے اور وہ دریائے ایڈیجی کے بالائی حصہ کی طرف پیشقدمی کررہے ہیں۔ اس کے مغرب میں جھیل گارڈا کے دوسری طرف اور پھر شمال مشرق کی سمت میں اطالی سپاہ نے سرحد کو عبور کرکے اہم چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ دریائے اسانزو کے علاقہ میں اطالی ہوائی جہاز نہایت سرگرمی کا اظہار کررہے ہیں۔

تین اسٹیمروں کی غرقابی

لندن یکم جون۔ ایک جرمن آبدوز کشتی نے برطانی اسٹیمر دکسیانا کو سائل اوشانٹ کے قریب گولہ باری سے غرق کردیا۔ اس کے عملے کے آدمی ۴۲ گھنٹہ تک کشتیوں میں سرگرداں رہنے کے بعد بچالئے گئے۔ جہازوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے اس نے بادبان بھی لگا رکھے تھے۔

ڈنمارک کے جہاز سوبورگ پر بحیرہ شمالی میں پرتگیزی جہاز سسنوبر رودبار انگلستان میں تارپیڈو پھینکے گئے۔ مگر دونوں کے عملے بچالئے گئے۔

زپلن جہازوں کا تازہ ترین حملہ

(رسول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن یکم جون۔ لندن کے اکثر باشندوں کو زپلن ہوائی جہازوں کی آمد کی خبر صبح کے اخبارات سے معلوم ہوئی۔ حکام نے ممانعت کردی تھی کہ اس بارہ میں کچھ لکھا یا بیان نہ کیا جائے کہ وہ کس کس مقام تک پہنچے اور کس کس راستہ سے گذرے۔

جنیوا کا ایک اخبار بیان کرتا ہے کہ فریڈرکس ہون میں اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ ساؤتھینڈ پر جس زپلن نے حملہ کیا تھا اُسے توپخانہ کی آتشباری سے نقصان پہنچا۔ اور سمندر میں گر پڑا۔

بلجیم کے الحاق کا ہالینڈ پر کیا اثر پڑیگا؟

لندن یکم جون۔ امسٹرڈم کا اخبار ہنڈلش بلاڈ ان خیالات کا ذکر کرتے ہوئے جو جرمنی کی طرف سے وقتاً فوقتاً اس بارہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ کہ بلجیم کا قبضہ غالباً عارضی سے زیادہ ہوگا۔ ہروان جیگو کے ان الفاظ کا اعادہ کرتا ہے جن میں اس نے برطانیہ کو یقین دلایا تھا کہ ہالینڈ کے بغیر بلجیم کا الحاق جرمنی کے لئے چنداں سود مند نہ ہوگا۔ اخبار مذکور کی رائے میں اگر جرمنی نے بلجیم کے الحاق کا اعلان کردیا تو ہالینڈ کو اسے اعلان جنگ تصور کرنا چاہیئے۔

جرمن ہوائی جہازوں کی تاخت

لندن یکم جون۔ محکمہ بحری کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ زپلن کی تاخت کے دوران میں ایک مرد ایک عورت ایک لڑکا اور ایک بچہ ہلاک ہوگئے۔ بہت کم جانوں کا نقصان ہوا۔ ۹۰ بم جو زیادہ تر آتشگیر تھے گرائے گئے صرف تین مقامات پر فائر بریگیڈ کی ضرورت پیش آئی۔

ہوائی تاخت سے جرمنوں کے خلاف سخت جوش پھیل گیا ہے لندن کے ایسٹ اینڈ میں فساد ہوگیا۔ اور پھر جرمن مکانات اور دکانات پر حملہ کیا جارہا ہے۔

غنیم کے ہوائی جہازوں نے شہر لندن کے مختلف حصوں پر جو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ فاصلہ پر نہ تھے بم گرائے۔ کسی سرکاری مکان کو نقصان نہیں پہنچا۔ خاطر خواہ انتقام کی وجہ سے ہوائی جہازوں کو چنداں نقصان پہنچانے کا موقع نہ دیا گیا۔

اطالویوں کا مدافعانہ استحکام

(رسول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن یکم جون۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم روما کی رائے میں اطالویوں نے ٹرنٹینو میں جو کارروائی سر انجام دی ہے۔ وہ مدافعانہ تدابیر کو استحکام دینے کی غرض سے عمل میں لائی گئی ہے۔ اس کی رائے میں بھی قابل ذکر لڑائی دریائے اسانزو پر وقوع میں آئے گی جہاں آسٹرویوں نے دریائے کے دائیں کنارے پر مقام گورزر کے سامنے مستحکم مورچے تیار کررکھے ہیں۔

اطالیوں کی ہوائی اور بحری سرگرمی

لندن ۳۱ مئی۔ روما میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی کے ایک غبارہ نما جہاز نے پولا کے ریلوے اسٹیشن روغن پٹرول کے گودام اور سلح خانہ پر بم پھینکے جن سے آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ ہوائی توپخانہ کی آتشباری کے باوجود یہ جہاز صحیح سلامت واپس چلا آیا۔

تباہ کن جہازوں کے ایک چھوٹے بیڑے نے مونٹ فالکم کی گودی پر گولہ باری کی اور سخت نقصان پہنچایا۔ اور اس کے علاوہ متعدد کشتیوں کو جن پر اناج لدا ہوا تھا غرق کردیا۔ یعنی تباہ کن جہازوں کو خود کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا۔

آخری تار برقیات

معرکہ پرزی میسل

شملہ ۳ جون ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی جانب سے جو برقی پیغام مورخہ ۲ جون موصول ہوا تھا اُس کا ضروری اقتباس حسب ذیل ہے

نواح پرزی میسل کی جنگ کی متضاد خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بویریا کی فوج نے ۳۱ مئی کو پرزی میسل کے شمال میں قلعہ نمبر ۱۰ - ۱۱ و ۱۲ کو مسخر کر لیا ہے بعد ان کی بچی کچھی قلعہ گیر فوج کو اسیر کر لیا ہے۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے ۳۰ مئی کو روسی افواج کے محاذ پر قلعوں کی ایک قطار ہے۔ غنیم رات کے وقت بعض مکانات پر قلعہ نمبر ۷ کو احاطہ میں قدم رکھنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن ۳۱ مئی کی سہ پہر کو شدید نقصانات کے بعد اُسے پسپا کر دیا گیا۔ غنیم کے جو سپاہی قلعہ میں داخل ہوئے تھے اُن کے پسماندوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

سٹرج کی تسخیر

پرزی میسل کے جنوب میں بھی شدید معرکہ ظہور پذیر ہوا ہے۔ روسی کہتے ہیں کہ دریائے نیسٹر کے پرے غنیم سٹرج کے نواحی علاقہ میں اپنی ریزرو فوج لے آیا ہے۔ لیکن جنگ کا نتیجہ تا حال معلوم نہیں۔

اسی کے متعلق ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پرشین گارڈ (فوج) نے سٹرج پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سٹرج کے نواح اور شمال مغرب میں روسی مورچوں کی قطار کو توڑ دیا گیا ہے۔ ایک آسٹریا کی رپورٹ بھی کہتی ہے کہ آسٹریا و جرمنی کی متحدہ افواج نے سٹرج کو لے لیا ہے۔

وارسا کے بالمقابل جرمنوں کی سرگرمی

پولینڈ میں وارسا کے بالمقابل پھر کچھ سرگرمی کا اظہار ہونے لگا ہے۔ جرمنوں نے دھوئیں اور زہریلی گیسوں کی آڑ میں دریائے بزورا پر روسی مورچوں پر حملہ کیا۔ لیکن انہیں ہر جگہ پسپا کر دیا گیا۔

صوبجات بالٹک میں تا حال بے نتیجہ جنگ جاری ہے۔

اطالویوں کی پیشقدمی

اطالوی مستقل مزاجی سے ٹرنیٹنو کے علاقے اور جیسل گارڈ کے مشرق کی طرف بڑھ رہے ہیں انہوں نے ایک چوٹی پر قبضہ کر لیا ہے جہاں سے رودریڈو پر زد پڑتی ہے۔ اس مقام پر آسٹریا کچھ عرصہ سے قلعہ تعمیر کر رہے تھے۔ علاوہ ازیں اطالوی ایک ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جو بوردگو سے ٹرنٹ کے مشرق کی جانب ۵ میل دور ہے۔ انہوں نے وہاں مضبوطی سے اپنے قدم جما لئے ہیں۔ بارش

کی وجہ سے ٹریسٹ کے مغرب کی طرف آئسونزو پر کوئی کارروائی نہیں ہونے پائی۔

شتلجہ کے استحکام

ایتھنز ۳ جون ترک شتلجہ کو مستحکم کر رہے ہیں۔ بظاہر انہیں بلغاری حملہ کا خوف دامنگیر ہے۔ بلغاری طلبہ قسطنطنیہ سے واپس بلا لئے گئے ہیں

قفقاز کی روسی اطلاع

پیٹروگراڈ ۴ جون۔ قفقاز کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسیوں نے ترکوں کو مقام کوسر ایک (علاقہ وان) میں شکست دی۔ اور مقام مدغیلات میں انہیں شکست دیکر بھگا دیا۔ اور کامیابی کے ساتھ ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔

استرداد پرزی میسل

شملہ ۴ جون (صاحب وزیر ہند کا تار)

آسٹریا کے ایک سرکاری تار میں اس امر کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم نے پرزی میسل کو دوبارہ فتح کر لیا

پرزی میسل اور دریائے نیسٹر کی عظیم دلدلوں کے درمیاں حالت غیر متبدل ہے۔ لیمنزا اور سٹرج کے مابین غنیم نے بھاری توپخانہ اور بہت سی کمک فراہم کر کے عظیم جمعیت کے ساتھ حملے کئے اور کسی قدر ترقی کی۔ اس عظیم جنگ کے شمالی حصہ میں معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کو مزید کامیابی ہوئی ہے۔ اور ان کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ دریائے وسچولا اور پرزی میسل کے مابین پھر خونریز جنگ نشو و نما پا رہی ہے۔ اور انہوں نے دریائے سان کے مغربی کنارہ پر بعض نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ایک سٹیمر کی غرقابی

لندن ۴ جون سٹیمر انگم راس لز رڈ (انگلستان) کے قریب تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا گیا۔ ۴۰ آدمیوں کا عملہ بچا لیا گیا۔

۵ جون۔ ہفتہ مختتمہ ۲ جون کے اندر آبدوز کشتیوں نے آٹھ برطانی تجارتی جہاز غرق کئے

اسلام کو جہاں میں نہ ہوگا کبھی زوال

تاریخ میں یہ واقعہ ہے اے نکو خصال | خود تھے کسی جہاد میں محبوب ذوالجلال
کفار اک طرف تھے مسلمان تھے اک طرف | نار اور نور دونوں میں برپا تھا اک جدال

تھا یکہ تاز مرد مسلماں کوئی وہاں | راہ خدا میں تیغ بکف شیر کی مثال
سینہ سپر ہر ایک بلا میں تھا وہ جوان | ہنگام کارزار نہ لیتا تھا منہ پہ ڈھال
یکتا تھا دار و گیر میں تھا فرد رزم میں | قتال کافریں تھا لقب ساعت قتال
غازی تھا شیر نر تھا مجاہد تھا مرد تھا | تیغ اُس کے سامنے تھے نریمان و سام و زال
مسجد میں وہ ولی تھا جری تھا جہاد میں | تھا عبد سرفروش خداوند لایزال
کرتا تھا صبر عسر میں اور شکر یسر میں | ایسا سخی تھا وہ نہ کسی کا کیا سوال
حتی کہ ایک کافر جنگی نے وقت جنگ | مانگی جو اُس سے تیغ تو دی تیغ بے مقال
کلمہ پڑھا نبی کا مسلمان ہو گیا | سائل نے جب یہ اُس کی سخاوت کا دیکھا حال

اللہ رے یہ ہدایت دیں اور پھر جہاد | آغاز اُس کا نیک تھا اور نیک تھا مآل
حضرت بھی اُس کو اپنا سمجھتے تھے جاں نثار | مقبول کردگار تھا وہ شخص نیک فال

القصہ اُس جہاد میں یوں وہ جری لڑا | پسپا عدو تمام تھے کفار پائمال
دم میں الٹ جواں نے پرے کے پرے دیئے | اعدا کے خون سے ہو گئی ساری زمین لال
میدان جنگ مقتل ارباب شرک تھا | اُس کی حسام تیز کی ڈھالیں بھی تھیں نڈھال
بڑھ بڑھ کے دل ہر ایک کا بڑھاتا تھا بار بار | اس سے ہو ہم نبرد کسی کی نہ تھی مجال
صفدر تھا صف شکن تھا صفیں چیرتا تھا وہ | حاصل تھا اُس کو تیغ زنی میں بڑا کمال

تھا گرم جب یہ معرکہ نار و نور یوں | اُس شیر سے کہا کسی دشمن نے کر کے چال
کیا لڑ رہے ہو تم کہ محمد ہوئے شہید | آیا تمہارے مہر نبوت کو اب زوال

یہ حرف جب سنا تو مجاہد نے یوں کہا | بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو ہے نہیں ملال
لڑتا ہوں کافروں سے بحکم رسول دیں | بے فتح اب تو رن سے مرا ہٹنا ہی محال
مصروف ہوں میں خدمت خالق میں اس گھڑی | فوت رسول کا مجھے مطلق نہیں خیال
حضرت اگر شہید ہوئے تو ہوئے شہید | حافظ ہے ذات خالق مہر و مہ و ہلال
ہمکو خبر جناب رسالت نے جس کی دی | زندہ خدا وہ ہے جو ہے ہر روز و ماہ و سال

آخر ہجوم کفر کو اُس نے کیا ہی سر | کیا شیر نر کے آگے ٹھہرتے سگ و شغال
اس جذبہ مقدسہ کی جب ملی خبر | خوش ہو کے بولے سرور کونین خوش خصال
"جب تک ہیں ایسے ایسے مسلمان خدا پرست | اسلام کو نہ ہو گا جہاں میں کبھی زوال"
حق کہ کوثری وہی، وشمنیہ ہے | سب جس کے دل میں جلوۂ توحید ذوالجلال

خطابات سالگرہ

ہز مجسٹی ملک معظم کی سالگرہ کی تقریب پر جو خطابات سے اعزاز عطا کئے گئے ہیں۔ اُن کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے۔

کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

آنریبل مسٹر شوسوامی ایر (مدراس) سر ولیم ڈیوک (انڈیا کونسل) ہز ہائنس نواب احمد علیخاں (مالیر کوٹلہ) ہز ہائنس راجہ امر پرکاش بہادر (سرمور) لفٹنٹ کرنل اے ایف پنہے رزیڈنٹ ریاست حیدر آباد۔ آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ این کلارک ممبر تجارت۔ آنریبل سر ولیم میئر ممبر مال۔

سی۔ ایس۔ آئی

مسٹر ایس ایم ایڈورڈز سی۔ ایس کمشنر پولیس (بمبئی) آنریبل مسٹر ایچ۔ جے۔ مینارڈ سی ایس کمشنر لاہور ڈویژن آنریبل مسٹر ڈبلیو ایم ہیلی چیف کمشنر دہلی۔

جی۔ سی۔ آئی۔ ای

آنریبل سر چارلس بیلی لفٹنٹ گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ آنریبل مہاراجہ سر رامیشور سنگھ (دربھنگہ)

کے۔ سی۔ آئی۔ ای

آنریبل مسٹر ڈبلیو میکسویل ڈائرکٹر محکمہ ڈاک و تار۔ نواب فریدوں جنگ حیدر آباد دکن۔

سی۔ آئی۔ ای

سردار صاحب سلیمان حاجی قاسم مٹھا (بمبئی) بابو رامچندر متر وکیل (کلکتہ) لفٹنٹ کرنل ڈبلیو گی ڈینس محکمہ پولیس پنجاب مسٹر عبدالکریم جبیل (رنگون) ڈاکٹر ضیاءالدین احمد ایم اے او کالج (علیگڈھ) کنور مہاراج سنگھ اسسٹنٹ سکرٹری محکمہ تعلیم۔ مسٹر ڈی پٹری محکمہ پولیس ہند

نائٹ

ڈاکٹر راش بہاری گھوش (کلکتہ) مسٹر جسٹس ووڈرف (کلکتہ) حاجی محمد یوسف (بمبئی) ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور

نواب

کنور محمد احمد خاں صاحب چھتاری ضلع بلند شہر کو نواب کا ذاتی اعزاز عطا ہوا۔

شمس العلماء

مولوی محمد احمد صاحب دیو بند ضلع سہارنپور۔

سردار بہادر

سردار صاحب سکھا سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (پنجاب) سردار جیون سنگھ پدما آنریری مجسٹریٹ (لاہور)

خان بہادر

خانصاحب غلام یسین غلام مصطفےٰ (بمبئی) مولوی وسیم الدین احمد پٹنہ۔ شیخ محمد حسین سب ڈی نینٹ جج (غازی پور) خان صاحب منشی سیف اللہ خاں ڈپٹی کلکٹر (صوبجات متحدہ) خانصاحب پیر مظفر احمد ڈپٹی کا کمشنر (پنجاب) خلیفہ سید حامد حسین ریونیو و فنانشل سکرٹری (پٹیالہ) میر عبد اللہ شاہ وزیر خارجہ ریاست مالیر کوٹلہ خان صاحب سلطان محمد خاں جاگیردار بیر ضلع ہزارہ خان صاحب سرفراز خاں حکمی (صوبہ سرحدی پنجاب) خان صاحب بہرام خاں (تلور صوبہ سرحدی پنجاب) خانصاحب شیخ عبداللہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی آئی ڈی (دہلی)

رائے بہادر

بابو بہادر سنگھ آنریری مجسٹریٹ (دہلی بھیت) ساہو پرشوتم سرن کوٹھی والا (مراد آباد) رائے صاحب پنڈت بالکشن کول میڈیکل کالج لاہور رائے صاحب پریا ناتھ دت اسسٹنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی۔ لالہ دمودر داس بی اے اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر (پنجاب) رائے صاحب جوالا پرشاد آرہ۔ رائے صاحب دیوان جگن ناتھ (ڈیرہ اسمٰعیل خان)

خان صاحب

شیخ علی محمد حسین (بمبئی) سید عبدالرحمان (بمبئی) قاضی اسمٰعیل قاضی محمد (بمبئی) مولوی عبدالعزیز خان (مالدہ) مولوی سید عبداللطیف (باقر گنج) مولوی سمیع اللہ (بلیا) سید شریف حسین ای اے سی (پنجاب) چودہری غلام رسول انسپکٹر پولیس (لاہور) حاجی سراج الدین احمد (راولپنڈی) خواجہ غلام محمد (فیروز پور) شیخ امیر الدین میر منشی (پنجاب) خان محمد ظفر خاں ای۔ اے سی (پنجاب) محمد عبد اللہ (دربھنگہ) مولوی عبداللطیف خان (دکھن بیہ) مولوی عبدالمنان چودہری (سلہٹ) احمد خان انسپکٹر پولیس (صوبہ سرحدی) غلام حیدر خان (پشاور) صوبہ دار میجر پورے خاں (سرحدی پولیس) سعید جلال میاں (ناصر) شریف اللہ خاں (حکمی) ولی محمد خاں (ہنگو) محمد علی خاں (ٹوچی ایجنسی) رسالدار میجر احمد میر خاں (ڑوب ملیشیا) میر شادی خاں بگٹی زئی (بلوچستان) میر جعیاں خاں مسوری بگھتی (بلوچستان) سردار بہرام خان لہری (بلوچستان) شیخ ولی محمد (بھوپال) قاضی نیاز علی (سروہی) مرزا غلام مصطفےٰ وزیر وزارت جموں و کشمیر منشی عبدالحکیم متعلقہ ترکی ایرانی سرحدی کمیشن۔ حاجی کرم الٰہی سیٹھ۔ ملک داد خاں رسالدار (فوج عدن) ضامن علی صوبیدار میجر ۱۰۴ ویلز انفنٹری۔ شیخ امام بہادر صوبیدار میجر ۱۰۳ مرہٹہ لائٹ انفنٹری۔ منشی مقصود علی خاں (اودھ سیاسی محکمہ)

سردار صاحب

منشی پرتاب سنگھ ڈپٹی کلکٹر نہر (پنجاب) سردار اودہم سنگھ انسپکٹر پولیس (پنجاب) سردار مہر سنگھ چھاچھی (وزیر آباد)

رائے صاحب

بابو بہاری لال سرکار ایڈیٹر بنگواسی (کلکتہ) لالہ سرجو پرشاد (فیض آباد) لالہ بدری داس (جالندھر) لالہ نراین داس محکمہ تعمیرات عامہ (پنجاب) لالہ کانشی رام سابق سپرنٹنڈنٹ دفتر کمشنر حفظان صحت (پنجاب) لالہ جگل کشور انسپکٹر مدارس (انبالہ) لالہ دینا ناتھ ای اے سی (پنجاب) لالہ برجھ پال پبلک پراسکیوٹر (پشاور) دیوان نند رام تحصیلدار (صوبہ سرحدی) لالہ لچھمنداس (کوئٹہ پشین ایجنسی) لالہ رام چند لوہیا (دہلی) لالہ بالا پرشاد (دہلی) لالہ برج لال انسپکٹر پولیس (دہلی) ٹھاکر بکرم سنگھ لفٹنٹ کرنل (افواج جموں و کشمیر) دونی چند میجر (افواج جموں کشمیر) بابو نالی نقشہ بنرجی پرسنل اسسٹنٹ اسٹیٹ انجنیر (کشمیر) لالہ گوبند سہائے (گلگت ایجنسی) مہادیو پرشاد سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل صوبہ متحدہ) بپن بہاری بنرجی سپرنٹنڈنٹ محکمہ تجارت وصنعت و حرفت منشی پنڈت سری کرشن سپرنٹنڈنٹ محکمہ نمک (شمالی ہند) پنڈت رام پرشاد (اجمیر) چودھری نہال سنگھ ٹھیکیدار نارتھ ویسٹرن ریلوے۔

قیصر ہند طلائی تمغا

ہر اکسلنسی لیڈی ولنگڈن۔ لیڈی کار مائیل لیڈی لیوکس۔ رائے بہادر گوپال داس بھنڈاری (امرتسر) خان بہادر نواب آنریبل محمد حسین (مدراس)

قیصر ہند نقرئی تمغا

دلشاد بیگم اہلیہ نواب مرشد آباد۔ مس کیمپ بل ایڈیلان گرلز سکول (پٹھان کوٹ) مسٹر دیدار سنگھ اسکاچ مشن (گجرات)

ضرورت ہے!

ایک ایسے شخص کی جو مسلم ہیوٹ اسکول مراد آباد کے متعلق حسب ذیل سوالات کا جواب دے سکے۔ جو صاحب سوالات مندرجہ ذیل کا صحیح جواب عنایت کرینگے۔ (بشرطیکہ ان جوابات کی صحت کا ثبوت بھی پیش فرمائیں) تو ان کو اخبار مدینہ کی وساطت سے دس روپیہ پیش کئے جائیں گے معزز ٹرسٹی صاحبان میں سے اگر کوئی صاحب پسند فرمائیں تو یہ رقم حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا کسی ٹیچر کے متعلق سکرٹری صاحب ٹرسٹیان کے درمیان کشمکش ہوئی ہے؟

(الف) واقعہ کیا ہے؟

(۲) حال ہی میں ڈپٹی انسپکٹر اسکول کس غرض سے بلا اطلاع یکایک سکول میں آئے تھے؟

(الف) انہوں نے کس خاص امر کی تحقیقات کی؟

(ب) اس تحقیقات کا کیا نتیجہ نکلا؟

(ج) بعض طلبا یکا یک کیوں امتحان کے کمرہ سے اٹھا دئے گئے ؟

(د) کیا ڈپٹی انسپکٹر مدارس نے حاضری اور فیس کے رجسٹروں کا بھی معائنہ کیا تھا ؟

(ہ) نتیجہ کیا نکلا ؟

(۳) کیا بعض معزز ٹرسٹی صاحبان نے استعفیٰ دیدیا ؟ اگر یہ سچ ہے تو کیوں ؟

(۴) کیا وہ روپیہ جس کے جمع کرنے کا گورنمنٹ سے وعدہ کیا گیا تھا ۔ فراہم ہو گیا ؟

(۵) عمارت اسکول کا افتتاح کس تاریخ کو ہوگا ؟ (یہ سوال خاص طور ٹرسٹی صاحبان کی توجہ کا محتاج ہے)

(۶) کیا ٹرسٹی صاحبان کے چندوں کی بقایا ادا ہو گئی ؟

(۷) کیا اس جدید مسودہ قوانین اسکول پر جو چند ماہ ہوئے اجلاس ٹرسٹیان میں منظور ہوا تھا عمل کیا جا رہا ہے ؟

(الف) اگر نہیں تو مسودہ مذکور کس ٹرسٹی صاحب کے پاس ہے ؟ کس کی اجازت سے ہے ؟ اور کیوں ہے ؟

(۸) اس سال بجٹ کے جلسہ کا کے دفعہ نوٹس دیا گیا ۔ اور کتنے ٹرسٹی اس میں تشریف لائے ؟

راقم

جو چپ رہیگی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا

جرمن آبدوز کشتی کا سگنل

(ڈیلی اسکاچ لندن ۲۶ مارچ)

امریکہ کے ایک سیاح کا بیان ہے کہ حال ہی میں اس نے ہمبرگ میں بہت سی جدید طرز کی آبدوز کشتیاں دیکھیں ۔ یہ نہایت سرعت کیساتھ تیار ہو رہی تھیں اور جرمن انجنیران کی غور و پرداخت میں ہمہ تن مصروف تھے ۔ ایک جرمن انجنیر سے میں نے پوچھا ۔ کہ کیا آپ مجھے تعمیر شدہ کشتیاں دیکھنے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ وہ مجھے بغیر کسی قیل و قال کے کارخانہ کے اندر لے گیا ۔ جہاں ہزاروں آدمی جہازوں اور کشتیوں کے بنانے میں مصروف تھے ایک طرف لوہا پگھل رہا تھا ۔ اور دوسری طرف پرزے ڈھل رہے تھے ۔ کارخانہ سے میرا باہر آنا تھا ۔ کہ ایک بگل بجا ۔ میں نے اس انجنیر سے پوچھا کہ اس بگل بجنے کے کیا معنی ہیں ۔ اس نے جواب دیا کہ ہم نے ایک جدید آبدوز کشتی تیار کی ہے ۔ وہ پانی میں اتاری جا رہی ہے ۔ میں بھی انجنیر کے ہمراہ کشتی دیکھنے کے لئے پہنچا ۔ اس وقت کشتی پانی میں اتر چکی تھی ۔ جرمن جدید آبدوز کشتی نہایت بڑی اور مہیب ہے ۔ اس سے ایک بار دس تارپیڈو چلائے جا سکتے ہیں ۔ کشتی کے اوپر لوہے کی ایک مضبوط لاٹ لگی ہوئی تھی ۔ میں نے انجنیر سے اس کے متعلق پوچھا ۔ تو اس نے جواب دیا ۔ کہ یہ آبدوز کشتی کا سگنل ہے ۔ جو برقی رو سے بھرا ہوا ہے ۔ اس سے کشتی کو ہر ایک خطرے کا علم ہو جاتا ہے اگر کشتی غوطہ زنی کی حالت میں خواہ کتنی ہی گہرائی میں سفر کر رہی ہو ۔ اسے اس سگنل کی سطح پر ہر متحرک چیز کا علم ہو جاتا ہے ۔ کشتی میں تازہ ہوا کی اس قدر کافی مقدار موجود ہے کہ وہ تین دن تک غوطہ زنی کی حالت میں رہ سکتی ہے ۔ اس کی رفتار ۳۰ ناٹ فی گھنٹہ ہے

بعد ازاں میں نے دیکھا ۔ کہ بہت سے جنگی جہاز تعمیر ہو رہے ہیں ۔ ان میں سب سے بڑے آہن پوش جہاز کا وزن ۴۵ ہزار ٹن ہے اس پر بڑے سے بڑے دہانہ کی توپیں لگائی گئی ہیں ۔ جہاز کی رفتار ۳۲ ناٹ فی گھنٹہ رکھی گئی ہے ۔ درحقیقت جرمنی بحری لڑائی کے لئے ایک بھاری اور مضبوط بیڑہ تیار کر رہا ہے ۔ انجنیر کا بیان ہے کہ ہمارا جدید بحری بیڑا ایک سال کے اندر بالکل مکمل ہو جائیگا اس وقت ہمبرگ کے مشہور جہاز سازی کے کارخانہ میں ۵۰ ہزار آدمی دن کو اور ۲۰ ہزار رات کو کام کیا کرتے ہیں ۔

شام کے تین بجے ہوں گے کہ ایک غل ہوا بعد میں یہ معلوم ہوا کہ قیصر جرمنی معائنہ کی غرض سے آیا ہے یہاں میں نے قیصر کو دیکھا قیصر ایک سادے فوجی لباس میں موٹر سے اترا ۔ اس کے ہمراہ سلطنت جرمانیہ کے اعیان و اکابر بھی موجود تھے قیصر کوئی تین گھنٹہ تک کارخانہ کا معائنہ کرتا رہا قیصر کے چہرہ سے رعب اور استقلال برس رہا تھا ۔ کسی شخص کی مجال نہیں تھی کہ اس کے سامنے نظر اٹھاتا ۔ تمام آدمیوں کی نظریں زمین پر گڑی تھیں ۔ قیصر نے نہایت مختصر الفاظ میں حسب ذیل تقریر شروع کی :-

(تقریر قیصری) "آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس وقت جرمنی کئی طاقتوں سے برسر پیکار ہے آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ تمام سلطنتیں موجودہ جنگ کا بانی مجھی قرار دیتی ہیں ۔ یہ لڑائی میں اپنی ذاتی اغراض کے لئے نہیں لڑ رہا بلکہ اپنے ملک اپنی قوم بلکہ تمام محکوم اقوام کو آزادی دلوانے کے لئے جرمنی اپنے بہادروں کو دشمن کی تلوار سے کٹوا رہا ہے ۔ آپ کو یہ یاد رہے ۔ کہ اگر جرمنی کو اس جنگ میں کچھ بھی نیچا دیکھنا پڑا ۔ تو سلطنت جرمنی ہمیشہ کے لئے پارہ پارہ ہو جائیگی ہمیں انگریزوں سے نہ ذاتی بغض ہے نہ ذاتی کدورت ، نہ ذاتی عداوت ۔ مگر چونکہ وہ آج کل ہمارے مخالف ہیں ۔ اس لئے جس طرح وہ جرمن قوم کو ٹھکراتے ہیں ہم بھی انہیں ویسا ہی جواب دیتے ہیں انگلستان کا یہ خیال غلط ہے ۔ کہ جرمنی تباہ ہو جائیگا ۔ تو پھر انگلستان کی عمر میں کئی ہزار سال کی زیادتی ہو جائیگی ۔ انگلستان کو واضح رہے کہ اگر جرمنی مٹ گیا ۔ تو روس جو اس وقت دوستی کا دم بھرتا ہے ۔ برطانیہ سے ملک گیری کی ہوس میں برسر پیکار ہوگا ۔ مگر اے میرے بہادران ملک ! آپ کو یہ معلوم ہو جانا چاہئے ۔ کہ اس جنگ کے اخیر میں ہماری فتح ہے ۔ اور اسی فتح کو مدنظر رکھ کر ہم دشمنوں سے آج معرکہ آرا ہیں" اس کے بعد قیصر موٹر میں بیٹھ کر واپس روانہ

(زمیندار)

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرمہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کیطرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچاکر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقعہ دیں والسلام نیاز مند مالک اخبار مدینہ

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

مسلمانوں کا واحد قومی تمدنی تعلیمی مذہبی و سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ
ہر ماہ انگریزی کی
یکم-۸-۱۵-۲۲
تاریخ کو شہر بجنور
سے بفضلہ تعالیٰ عین
وقت پر شائع ہوتا
ہے

قیمت مدینہ
کی سالانہ قیمت پیشگی
بلاٹکٹ تین روپیہ
ششماہی ایک روپیہ
۱۲ آنہ
چھ ماہ سے کم کی
خریداری نہیں
کی جاتی

مدینہ

جملہ خریداران مدینہ
خط کتابت کے وقت اپنے پتہ
کی چٹ کا نمبر خریداری (۵۷۵)
کے علاوہ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل محال

مدینہ کا نمونہ
طلب فرمانے والے حضرات
خریداری و عدم خریداری
سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہئے

حوادث و اخبار

میکسیکو میں فساد اور بدنظمی

واشنگٹن یکم جون۔ انجمن صلیب احمر کی طرف سے میکسیکو میں امداد کے لئے جو اپیل شائع کیا گیا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ تمام ملک قحط کی مصیبت میں مبتلا ہے اور نمبر شہروں میں فاقہ کشی تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ خوراک کے متعلق کئی جگہ فساد ہو گیا اور عام طور میں تقسیم خوراک کے ایک موقع پر کئی عورتیں اور بچے بھیڑ میں دب کر مر گئے یقین کیا جاتا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن میکسیکو پارٹی لیڈروں کی طرف ایک نوٹ بھیجنے والے ہیں جو در اصل الٹی میٹم کے برابر ہوگا۔

ڈھاکے میں قانونی کونسل کا اجلاس

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی ڈھاکے میں بنگال کی قانونی کونسل کا اجلاس برسات کے دنوں میں منعقد ہوگا۔ اجلاس کی تاریخ ۲۹۔جولائی مقرر کی گئی ہے۔

برسات کی آمد کے آثار

موسم کی تازہ ترین سرکاری رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ جنوبی ہندوستان کا موسم عنقریب برساتی ہواؤں کے نمودار ہونے کا پتہ دے رہا ہے۔ ڈاک کے جہاز کی رپورٹ سے بھی پایا جاتا ہے کہ بحیرہ عرب میں برساتی ہوائیں چلنے لگی ہیں۔

عدالت خاص ملتان

معلوم ہوا ہے کہ ملتان کی عدالت خاص ڈاکہ کے مقدمات کا کام جو اس کے سامنے پیش ہے ہفتہ عشرہ کے اندر بالکل ختم کر دے گی۔

آریہ مسافر کے پرچے کی ضبطی

پنجاب گورنمنٹ نے ماہوار اردو رسالہ "آریہ مسافر" کے ماہ مارچ کے پرچے کی تمام کاپیاں بدیں وجہ قابل ضبطی قرار دی ہیں۔ کہ اوس کے ایک مضمون کے متعلق بعض اسلامی اخبارات نے صدائے احتجاج بلند کی تھی۔

حیرت انگیز بارش

چراپونجی میں ۶ ماہ رواں کو ۱۹ انچ بارش ہوئی۔

سکھ مسافروں پر چھرے سے حملہ

چند روز ہوئے لینکا نامی جہاز رنگون سے روانہ ہوا تھا کہ ایک مسلمان اور چند سکھ مسافروں سے کسی بات پر تکرار ہو گئی اور اول الذکر نے دو سکھوں کو چھرے سے سخت زخمی کیا۔ کلکتہ میں جہاز سے اترنے پر حملہ آور پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

بصرہ میں طاعون

آنریبل نواب فتح علی خان قزلباش سی آئی ای نے ہمعصر "سیول" میں اس مضمون کی چٹھی شائع کرائی ہے کہ بصرہ میں طاعون پھوٹ پڑا ہے اس لئے عازمان اماکن مقدسہ کو فی الحال اس طرف جانے کا ارادہ ملتوی رکھنا چاہئے

آل انڈیا مسلم لیگ کا جلسہ

لکھنؤ ۸ جون۔ یہاں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ذیل کے رزولیوشن پاس کئے گئے

(۱) قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ جلسے کے بمبئی میں منعقد ہونے کے متعلق جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس سوال کو سردست ملتوی کر دیا جائے۔

(۲) نواب علی حسین خان رئیس لکھنؤ کو آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ممبر منتخب کیا جائے۔

(۳) مسٹر تصدق احمد بیرسٹر علیگڈھ۔ سید میران رئیس لکھنؤ۔ اور مرزا محمد فصیح وکیل لکھنؤ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا ممبر منتخب کیا جائے۔

شرح سود میں تخفیف

بنیک آف مدراس نے ۷ جون سے ۵ فیصدی سود کی بجائے ۴ فیصدی شرح سود مقرر کر دی ہے۔

عدالت خاص ملتان

۸ جون کو ملتان کی عدالت خاص نے مقدمہ رڈو سلطان میں استغاثہ کی شہادت قلمبند کرنے کے بعد ۵ ملزموں پر زیر دفعات ۳۹۵ و ۳۹۶ فرد قرارداد جرم لگائی۔ اس کے بعد لوہا بھیر کے مقدمہ میں صفائی کے بیانات قلمبند ہوئے جن کے خاتمہ پر عدالت نے چھیوں ملزموں کو سات سات سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا۔

ایک سردار بہادر کا قتل

سردار بہادر اچھر سنگھ رئیس موضع جگت پور ضلع امرتسر کو کسی بدمعاش نے روز روشن میں قتل کر ڈالا۔ وہ ۴ ماہ رواں کو بوقت دوپہر اپنے مکان کے سامنے بیٹھے تھے۔ کہ چند بدمعاش ان کی طرف بڑھے اور ایک نے چھری سے ان کا کام تمام کر دیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

قاضی صاحب گھن پورہ (حیدر آباد)

دکن۔ کی ایک رپورٹ کی بنا پر محکمہ صدارت سے گشتی جاری ہوئی ہے کہ اگر اہل خدمات شرعیہ یعنی قاضی، مفتی، محتسب، خطیب، پیش امام، موذن، ملاجی، متولیان و نائبان درگاہ کی نسبت کوئی ایسی بات ثابت ہو جائے جو ان کی حیثیت کے منافی اور شان خدمت کی مخالف ہو تو ممنوع۔ ان کی معاشوں پر اثر ڈالا جائے گا۔ اس گشتی میں قاضی گھن پورہ کو اطلاع دی گئی ہے کہ اگر وہ کسی اہل خدمت شرعیہ کو مناہی و منکرات میں مبتلا پائیں تو باظہار نام محکمہ صدارت میں رپورٹ کریں

گورنمنٹ ہند نے یورپ میں عربی اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے تین وظائف مفصلہ ذیل طلبا کو عطا کئے ہیں۔ (۱) عربی۔ محمد شفیع پنجاب۔ (۲) سنسکرت، مسٹر فرایک سکھا رام کیٹے بمبئی۔ (۳) ایضاً پنڈت ہری رام چندر۔ دیوکار صوبجات متحدہ۔

امپیریل۔ انڈین ریلیف فنڈ کی تعداد اب ۱/۲ ۲ ملاکھ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

رنگون سے خبر آئی ہے۔ کہ ایک بنگالی نوجوان۔ طالب علم کو جس کا نام جوگندر ناکا رہوی تھا اور جو کلکتہ یونیورسٹی کا بی ایس سی اور سراج گنج کا باشندہ تھا۔ ۲ جون کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس سے ۲ ماسر پستول اور ۱۰ کارتوس برآمد ہوئے تھے۔

پشاور بنک لمیٹڈ دیوالہ نکال چکا ہے۔ اس بنک کے حساب کی جب جانچ و پڑتال کی گئی تو جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ملتان کی شاخ کا چیف منیجر فرضی بیلنس شیٹ بناتا رہا۔ اس جرم میں لالہ سیوانند مول چند منیجر کو چار سال کی قید سخت کا حکم سنایا گیا اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ دوسرے ڈائرکٹروں پر بھی مقدمہ چل رہا ہے۔

جھنگ مظفر گڈھ اور ملتان کے اضلاع میں جہاں حال میں ڈاکوں کی وارداتیں وقوع میں آچکی ہیں تعزیری پولیس کی زبردست جمعیتیں متعین کرنے کی تجویز فی الحال پنجاب گورنمنٹ کے زیر غور ہے

لاہور کے سپیشل حالت مقدمہ سازش کی تحقیقات بھی ماہ حال کے تیسرے یا چوتھے ہفتے کے درمیان ختم ہو جائے گی اور کمشنر اپنا فیصلہ لکھنے کے لئے شملہ پر چلے جائیں گے۔

مہاراجہ صاحب سروہی کا عطیہ

مہاراجہ صاحب سروہی نے میدان جنگ میں مصروف پیکار ہندوستانی سپاہیوں کے لئے سامان آسائش مہیا کئے جانے کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے حضور وائسرائے نے اس عطیہ کو شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا ہے۔

مشرقی بنگال میں طغیانی

مشرقی بنگال اور آسام میں طغیانی نمودار ہوئی ہے جس کی وجہ سے ضلع ڈھاکہ کے جنوبی حصے اور سلہٹ میں مصیبت پھیل رہی ہے۔

مقامی حالات

۵ جون کو شب کے ابتدائی وقت میں نگینہ سے بجنور آنے والے مسافروں کے دو یکہ وسط راستہ میں لوٹ لئے گئے ڈاکو نے بیرحمی و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ بجنور

سہ شنبہ ۱۵ جون ۱۵ء یکم شعبان ۱۳۳۳ھ

صوبہ متحدہ کیلئے اگزکٹو کونسل کی ضرورت

(۱)

۳۰ مئی کو ایک جلسہ بمقام الہ آباد زیر صدارت جناب راجہ سر محمد علی محمد خان صاحب بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ای منعقد ہوا تھا جس میں صوبہ متحدہ کے لئے اگزکٹو کونسل کے مسئلہ پر پرجوش کارروائی عمل میں آئی۔ جناب راجہ صاحب ممدوح نے جو مدلل تقریر اس جلسہ میں فرمائی وہ اگزکٹو کونسل کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہے نیز مخالفین کونسل کے خیالات کی پرزور تردید ہے۔ جسکو ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

"ہم سب کے جمع ہونے کا سبب ہاؤس آف لارڈ (دار الامرا انگلستان) کے چند ممبروں کا یہ ناقابل برداشت فعل ہے کہ انہوں نے اس مسودہ اعلان کے خلاف جس کی رو سے ممالک متحدہ آگرہ واودھ میں ایک اگزکٹو کونسل قائم ہوئی تھی۔ ہمارے حضور ملک معظم سے سفارش کی کہ اسے نامنظور فرمائیں

اس مجمع میں ہر درجہ بدرجہ ہر قوم و ملت کے ڈیلیگیٹ (نمائندے) جوق جوق آکر شریک ہوئے ہیں۔ اور یہ علامت اس امر کی ہے کہ اس مسئلہ میں اور خوش قسمتی سے اور دوسرے مسائل میں اس صوبہ کی دو بڑی قوموں یعنی ہندو اور مسلمانوں میں کوئی اختلاف ظاہر نہیں ہے۔ وہ لوگ شدید غلطی پر ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ان صوبجات کے لئے اگزکٹو کونسل ضروری ہونے کے مسئلہ میں مسلمان بحیثیت ایک قوم کے یا ان کی کوئی معتد بہ تعداد اپنے ہندو بھائیوں کی مخالف ہے۔ یہ مسئلہ نہ کبھی مختص بہ قوم تھا اور نہ ہوگا۔ ہم اہل ہند روز بروز اس بات کو سمجھتے جاتے ہیں کہ اصل حب وطنی اس میں ہے کہ اپنے ملک کے مفاد کی خدمت سب سے پہلے کی جائے۔ اور مسلمان باوجود یکہ وحدت معبود کا قائل ہے۔ ہم وطن کی پرستش کرنے میں کسی بڑے عقیدتمند ہندو پوجاری سے پیچھے نہیں ہیں۔

میں آپ کی خدمت میں ان صوبجات کو اگزکٹو کونسل ملنے کی تاریخ بیان نہ کرونگا کہ کس طرح ۱۸۳۳ء میں پارلیمنٹ نے یہ ایکٹ پاس کیا تھا کہ صوبہ آگرہ کو گورنر سے کونسل ملنا چاہئے۔ اور کس طرح اگزکٹو گورنمنٹ نے اس اختیار تمیزی سے فائدہ اٹھا کر جو انہیں ایک دوسرے ایکٹ کے رو سے حاصل ہوا تھا۔ اس مسئلہ کو طاق نسیان پر رکھدیا۔ اور وہی راستہ اختیار کیا۔ جو ان کے لئے آرام دہ تھا۔ غرضکہ اس صوبہ کو گورنمنٹ مع کونسل نہ دی۔ بہای سال پہلے جو ہونا چاہئے تھا ۱۹۰۹ء میں دی منٹو مارلے سکیم کمیشن نے جس کی سفارش کی تھی۔ لارڈ ہارڈنگ جیسے مدبر نے جس کے ہاتھوں میں خوش قسمتی سے آج ہماری قسمتیں ہیں وزیر ہند سے درخواست کی تھی اور یہاں پر ساتھ احسانمندی کے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ سر جیمس مسٹن کی درخواست پر لارڈ ہارڈنگ نے خواہش کی تھی۔ بیشک سر جیمس کا طرز عمل اس معاملہ میں اپنے پیشرو سے نمایاں اور دل خوش کن امتیاز رکھتا ہے۔ اس لئے کہ سر جیمس مسٹن نے پبلک کی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کی اور جسے حضرت ملک معظم کے وزراء نے بھی قبول کرلیا تھا۔ غرضکہ یہ سب کچھ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ صرف اس لئے کہ عین موقع پر لارڈ میکڈانل نے مداخلت کی یہ بھی ایک خاص بدنصیبی ہے کہ لارڈ میکڈانل جیسا شخص جو آئرلینڈ میں ڈیولیوشن کا اگر بانی نہیں تو جاری کرنیوالا ضرور ہے جو ہوم رول کا مراد سمجھی گئی ہے وہ لفٹنٹ گورنر کو اگزکٹو کونسل دی جانے جیسے سادہ اگرچہ ضروری مسئلہ کی مخالفت کریں۔ اس لباس میں لارڈ میکڈانل کو شناخت کرنا مشکل ہے۔ یہ حال شاید انہیں معلوم نہیں کہ اس وسیع حصہ ملک میں جسے صوبجات متحدہ کہتے ہیں ایک نئی زندگی کا دریا لہریں مار رہا ہے۔ اور نئے خیالات موجزن ہیں۔ اس صوبہ کے باشندے اس حد سے آگے بڑھ گئے ہیں جبکہ ایک شخص کی حکومت ان کے لئے مناسب ہوتی۔ اب وہ اس سے بہتر اور اس سے اعلیٰ حکومت کے متمنی ہیں۔ میں لارڈ میکڈانل سے مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر پارلیمنٹ نے اس اعلان کی منظوری دے دی تو وہ اہل ملک کے فیصدی ۹۸ کی خواہشات کے خلاف کارروائی کرے گی۔ اور ایک ذلیل اقلیت ۲ فیصدی کے مطالبات کو پورا کریگی۔ میں لارڈ موصوف سے عرض کرتا ہوں کہ وہ خود ہندوستان تشریف لائیں۔ وہ ایک [illegible] سے رائے [illegible]۔ مجھ کو اس وقت مجھے یقین ہے کہ نتیجہ انہیں حیرت میں ڈالیگا اور اس وقت وہ لارڈ کرزن کے ہم خیال نہ رہیں گے۔ اور یہ لارڈ میکڈانل کی شہرت کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ کہ وہ لارڈ کرزن جیسے مدبر کی رفاقت سے علیحدہ ہوجائیں۔ کیونکہ لارڈ کرزن اُن مدبروں میں سے نہیں ہیں جو ہندوستان کے ترقی خواہ فرقے سے ہمدردی رکھتے ہوں۔

ہمیں اگزکٹو کونسل دیئے جانے کے خلاف یہ دلیل بھی پیش کی گئی ہے۔ اور بہت زور سے پیش کی گئی ہے کہ اس صوبہ کے ہندو مسلمانوں میں گاہ بگاہ اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ دلیل جو خواہ مخواہ کھینچ تان کے لائی گئی ہے۔ بالکل قائل کرنے والی نہیں ہے۔ اس لئے کہ بدقسمتی سے صرف ہمارے ہی صوبجات وہ صوبے نہیں ہیں جن میں جہاں میں نا اتفاقی پیدا ہوتی رہتی ہے بنگال، بہار، اڑیسہ بھی ان نا اتفاقیوں سے خالی نہ تھے۔ جبکہ انہیں اگزکٹو کونسل نہ ملی تھی اور جبکہ اگزکٹو کونسلیں انہیں مل گئی ہیں تو یہ اختلافات کچھ بڑھ نہیں گئے ہیں بلکہ واقعات کچھ اس کے برعکس ہی ہیں۔ مدراس پریسیڈنسی میں جو کبھی کبھی وہاں کے موپلا باشندوں اور اُن کے ہندو ہمسایوں میں جھگڑے آئے دن ہوتے ہیں وہ اگزکٹو کونسل کی وجہ سے جو وہاں مدت سے قائم ہے زیادہ کثرت سے ہونے لگے ہیں اور نہ شدید ہوگئے ہیں۔ اور میں نے یہ بھی نہیں سنا کہ اس اگزکٹو کونسل یا اس کے ہندوستانی ممبر کی وجہ سے گورنمنٹ مدراس اُن جھگڑوں کا قرار واقعی فیصلہ نہیں کرسکتی ہے۔ یا اس کی قوت میں کچھ کمی آگئی ہے۔

اصل یہ ہے کہ یہ اختلافات اگرچہ افسوسناک ہیں مگر ناگزیر نہیں۔ ہم پر کبھی کبھی ہندوستان کی باد سموم کی طرح حملہ کرتی ہیں اور جھلساتی ہوئی آتی ہیں۔ لیکن ان کے جھونکے نکل جاتے ہیں اور بعد کی اتفاق اور صلح کی باد نسیم کا لطف ان کی وجہ سے دوبالا ہوجاتا ہے۔

دونوں قوموں کی نظر آہستہ آہستہ ایک ہی نقطہ کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے اگرچہ بعض حضرات اس کوشش میں ہیں کہ ایسا نہ ہونے پائے۔

اب میں اس مسئلہ پر بحث کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبہ کو لفٹنٹ گورنر باجلاس کونسل یا گورنر باجلاس کونسل کی حکومت ملنی چاہئے۔ صوبجات متحدہ نے تعلیم صنعت وحرفت اور عام آسودگی میں اتنی ترقی کی ہے کہ ان کا استحقاق ایک اعلیٰ طرز حکومت کے لئے قائم ہوگیا ہے

(باقی آئندہ)

ترکی فتوحات کے دعوے

اخبار لندن ٹائمز کی چند اشاعتوں میں جرمن ذرایع سے آئی ہوئی خبریں دردانیال کی جنگی کارروائیوں کے متعلق درج کی گئی ہیں۔ ہم ان میں سے بعض کا ترجمہ اس لئے شایع کرتے ہیں کہ ناظرین کو جرمنوں کی رنگ آمیزیوں کا علم ہو۔

ایمسٹرڈم ۔ ۳۰ ۔ اپریل۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ کل قسطنطنیہ میں ذیل کا بیان شایع ہوا تھا:

دردانیال کے ایشیائی ساحل پر دشمنوں کی اب کوئی سپاہ باقی نہیں رہی۔ گبا تیپ پر دشمن کی افواج اتحادیوں کے بیڑے کی مدد سے اپنی پوزیشن تھامے ہوئے ہیں جزیرہ نمائے گیلی پولی کے دیگر مقامات سے دشمنوں کو پورے طور سے بھگا دیا گیا ہے۔

سرکاری اطلاع میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ترکوں نے چند جنگی جہاز اور چند جنگی باربردار جہازوں کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔

جرمنوں کی بے تار کی خبر مظہر ہے کہ: دردانیال کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک روز بروز نمایاں شجاعت کا اظہار کر رہے ہیں۔ گیلی پولی کے معرکہ میں ترک کامل دو روز اور ایک شب دشمن کے حملہ آور فوجوں کے مقابلہ میں لڑتے رہے اور اس عرصہ میں اُن سے تکان یا بھوک پیاس کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی قوم قلعہ کے اول معرکہ میں ترکوں نے ایک گولی بھی نہیں چلائی۔ اور دشمنوں کو محض اپنی سنگینوں کے زور سے پسپا کر دیا۔ اس معرکہ میں بہم مخالف جنگی جہازوں نے سد البحر پر گولے برسائے ترکوں نے بندوقوں اور سامان جنگ کی ایک کثیر تعداد گرفتار کی۔

گیلی پولی کے متعلق لیمان پاشا کے دعوے حسب ذیل ہیں۔

پنجشنبہ گذشتہ تک جرمن اخبارات کے تمام شکوک رفع ہو گئے تھے۔ اور ترکی اطلاعون کی بنا پر دردانیال میں ایک فتح عظیم کی خوشیاں منائی جا رہی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ چارشنبہ کو سلطان کی تاجپوشی کی سالگرہ کے موقع پر انور پاشا نے خود گیلی پولی کی فتوحات کا اعلان کیا اور جرمن سفیر نے شہنشاہ ولیم کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کی شہنشاہ ولیم نے اس کے علاوہ ایک نہایت گرمجوشی کا تار بھی سلطان المعظم کی خدمت میں بھیجا ہے۔

اخبارات کے لہجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا دردانیال کے معاملہ کا خاتمہ ہو گیا۔ وہ ان اسباب پر بھی رائے زنی کر رہے ہیں جن سے کہ اُنکی (اخبارات کی) رائے میں اتحادیوں کو دوسری "ناکامی" کا سامنا کرنا پڑا۔ کپتان پرسی ایس اخبار برلنر تیج بلاٹ میں لکھتے ہیں دردانیال کی حال کی کارروائیوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ دشمن کو اِس کام کا پورا تخمینہ نہیں ہوا اسنے (وہ) اُس کی پر مستقل تیاری کرنے اور مناسب ذرایع کو سرانجام تک پہنچانے کی ہمت تھی۔

جہازوں نے مطلقاً کوئی کار نمایاں نہیں کیا۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کے دردانیال پر مدہوشانہ حملے ہمارے اور ہمارے بہادر ترک اتحادیوں کے لئے بہت موزوں ثابت ہوئے ہیں۔

جتنے زیادہ جہاز مشرقی بحیرہ روم میں غرق ہو گئے اتنے ہی کم بحیرہ شمالی میں استعمال ہو سکیں گے۔ اور جتنی زیادہ سپاہیوں کی قبریں گیلی پولی میں بنائی جائیں گی اتنے ہی کم فلینڈرز میں ہمارے مقابلہ میں آئیں گے نائب امیر البحر کرچوف لکھتا ہے۔

پچھلے کئی مہینوں سے جس حملے کے لئے تیاریاں ہو رہی تھیں وہ ابتدا ہی میں ناکام رہا غیر تربیت یافتہ اور ناقابل فوجوں کے اجتماع سے جن میں انگریز اور فرانسیسی اور نو آبادیوں کے ہر قسم کے سپاہی مثلاً قاہری۔ آسٹریلین کینیڈین وغیرہ شامل ہیں۔ بوڑھی عورتوں کو ڈرانے یا لوٹ کھسوٹ کا کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ ترکوں جیسی سنجیدہ قومی فوجوں کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتیں خشکی کا حملہ بھی ایسا ہی تکلیف دہ (دشمن کے لئے) تھا جیسا کہ بحری حملہ اسوقت تک حملہ کی تیاریوں کے متعلق بڑی بڑی ہانکی گئی تھی لیکن اس کی اصلیت کچھ نہیں نکلی۔ قسطنطنیہ کے شایع شدہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں جیش کے جرمن کمانڈر جنرل لیمان فان سانڈرس نے گیلی پولی پر دشمنوں کی خشکی پر اُتاری ہوئی فوجوں کو شکست دینے کا دعویٰ کیا ہے۔ جرمن اخبارات اس بات پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ اور کولون گزٹ لکھتا ہے کہ جرمنوں کی مسرت میں اس خبر سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ کہ اس عثمانی فتح کی سربراہی کا فخر ایک جرمن جنرل کو عطا ہوا۔

ذیل کے بیانات جو دردانیال کے متعلق ہیں جرمن سلسلہ خبر رسانی بے تار کے ذریعہ سے کل برلن سے موصول ہوئے ہیں:

قسطنطنیہ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ فرانسیسی فوجوں کو جو ایشیائی سواحل پر اتری تھیں پورے طور سے بھگا دیا گیا۔ جزیرہ نمائے گیلی پولی کو بھی خالی کرا لیا گیا ہے۔ صرف مقام گبا تیپ پر کچھ فوج جہازوں کے گولوں کی حفاظت میں اپنی ساحلی پوزیشن کو تھامے ہوئے ہے۔

۲۷۔ اور ۲۸۔ اپریل کو اتحادیوں نے نہایت ہولناک گولہ باری کی جس سے ہمارے (ترکی) چند افسر و سپاہی۔ مقتول و مجروح ہوئے۔ لیکن اتحادیوں نے کئی ہزار مقتول و مجروح میدان میں چھوڑے کئی جہازوں پر آگ بھی لگ گئی۔ اور کئی ٹرانسپورٹ اور تباہ کن بھی غرق ہو گئے۔

فرانسیسیوں کا غلبہ

ہمعصر پاینیر کا نامہ نگار اپنے ماہ رواں کے لندنی تار میں خبر دیتا ہے کہ سنٹرل نیوز ایجنسی کے نامہ نگار شمالی فرانس نے اپنے تازہ تار میں لکھا ہے کہ "پچھلے دو روز میں البین و نیو ولی کے محاذ پر جو جنگی کارروائیاں ہوئی ہیں وہ ظاہر کرتی ہیں کہ جرمنوں کو سرحد کے پار دھکیلنے میں اب زیادہ عرصہ نہیں رہا ہے حال میں جرمنوں نے سوشیز کے کارخانہ شکرسازی و دیگر مواقع کو جس طرح اُن کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں کہ اب نہیں مل سکتے واپس لینے کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ جرمن فوجی طاقت کے جوہر کو ظاہر کرتی ہیں جیسی کہ آرار کا معرکہ شروع ہوا ہے۔ دشمن کبھی ایسی جانبازی و بسالت سے نہیں لڑا ہے۔ اور فرانسیسیوں نے کبھی اپنے غلبہ کا اس سے بہتر ثبوت نہیں دیا ہے۔ جرمن بہادری کا مطلب یہ ہے کہ بیفائدہ خون کی ندیاں بہائی جائیں"۔ ہمعصر سول ملٹری گزٹ کا خاص نامہ نگار بھی اپنے ۹۔ جون کے لندنی تار میں لکھتا ہے کہ فرانسیسیوں کی جارحانہ کارروائی برابر بہت بڑی ترقی کر رہی ہے۔ جرمن لائنوں پر پیہم دباؤ نے دشمن کو بعض جگہ اپنی مورچہ بند لائن سے الگ ہٹ جانے پر مجبور کر دیا ہے۔ فرانسیسی پیدلوں کی اسپرٹ قابل قدر ہے۔ جرمن قریب کی لڑائی میں اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

جرمن چونکہ سپاہیوں کی تعداد سے اپنے حسب دلخواہ نتیجہ حاصل کرنے میں قاصر رہے ہیں۔ اس لئے اب وہ گولہ بارود کی لڑائی پر آمادہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن برطانیہ میں سامان جنگ کی برآورد کا جو انتظام کیا گیا ہے اُس سے عمدہ نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ بیانات یقیناً خوشگوار ہیں۔ اور اُن کے بموجب مغربی رزمگاہ میں بہت جلد مفید عملی نتائج کی اُمید رکھنی چاہئے۔

قبول اسلام

مولوی صدر الدین صاحب ووکنگ (لندن) سے ایک اور خوشخبری سناتے ہیں کہ:

"اس اتوار کو مسجد ووکنگ میں بڑا بارونق جلسہ ہوا۔ ایک زیرک نوجوان نے مسجد میں اپنے اسلام اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ اُن سے توحید باری تعالیٰ و رسالت جناب سید المرسلین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ؐ کا اقرار لیا گیا۔ کلمہ طیبہ پڑھایا گیا۔ ازاں بعد انہوں نے ایک مختصر سی تقریر میں وجوہ بیان کئے کہ کیوں میں اسلام کو نصرانیت و یہودیت پر ترجیح دیتا ہوں۔ اسکے بعد ہمارے محترم و معظم نومسلم پروفیسر مصطفیٰ لیون کا وعظ ہوا۔ بہت فصیح و بلیغ تھا اور بہت موثر۔

اقتباسات

جرمن جاسوس مصر میں

وزارت داخلہ مصر نے پولیس کے انسپکٹروں کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ جرمن جاسوس کو جواب تک مصر میں چھپا پھرتا ہے تلاش کرے۔ غالبًا وہ بھیس بدلے ہوئے ہے۔ اسکی عمر ۴۰ سال ہے۔ اور وہ بیرن آٹو وان کنیین کہلاتا ہے۔

ایک دیسی اخبار نے لکھا تھا۔ کہ بیرن ایک ذہین و زیرک شخص ہے۔ وہ انگریزی و فرانسیسی اور اطالوی زبانیں بھی جانتا ہے جنگ طرابلس کے شروع میں وہ یورپ سے سائرنیکا کے قصد سے مصر آیا تھا۔ اور قاہرہ کے قیام میں اس نے سربرآوردہ افسروں سے رسوخ پیدا کر لیا۔

اس کے ساتھ مصر کے مشہو بانی چاویش کے بھائی۔ اور بعض جرمن افسر اور ایک سابق مصری بھی تھے۔ جب جرمن میدان جنگ کو جاسنے لگے ہیں تو اُس وقت ان کا لباس مصری مسلمانوں کا سا تھا۔ اور اُنہوں نے اپنے نام بھی مسلمانوں کے سے رکھ لئے۔

بیرن اپنے تئیں عبدالکریم بے کے نام سے موسوم کیا کرتا تھا۔ اور تمام جرمن افسروں کے ساتھ انور پاشا بے سے تپاک سے پیش آتے تھے۔ کیونکہ وہ برلن سے سفارشی خطوط اپنے ہمراہ لائے تھے۔ بلکہ بعض کو تو انور پاشا بذات خاص ان ایام سے جانتے تھے جبکہ وہ برلن کی ترکی سفارت کے فوجی اتاچی تھے۔ عبدالکریم بے جو جرمن فوج میں لفٹنٹ کے عہدہ پر تھا۔ کمانڈر انچیف کا ایڈیکانگ مقرر ہوگیا۔ اور کیمپ میں وہ ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔

گورنمنٹ مصر نے بیرن مذکور کا پتہ بتانے کے لئے ۴۰ پونڈ کا انعام مشتہر کیا ہے۔

جزیرہ لنکا میں بلوہ

نہایت افسوس ہے کہ جزیرہ لنکا کے مقام کانڈی میں بودھوں کا ایک مذہبی جلوس سنگوا نکلنے کے وقت ان میں اور مسلمانوں میں جو عربی نسل ہیں سخت فساد برپا ہوا۔ اور اس قدر بڑھا کہ پولیس کے علاوہ فوج کے سپاہی بھی مدد کے لئے بلائے گئے۔ جب کہیں جاکر فساد بمشکل فرو ہوا اور جہاں تک معلوم ہوسکا ہے ۴۰ سے زیادہ آدمیوں کے مارے جانے اور دو سو سے زیادہ زخمی ہونے تک نوبت پہنچی۔ بعد میں فساد کی آگ آس پاس کے مواضع تک بھی پہنچ گئی۔ چنانچہ مروانہ میں ایک مسلمان۔ اور ایک سنگھالی مارے گئے اور ایک ملازم پولیس بھی کسی تیز آلہ کے زخم سے ہلاک ہوا۔ پولیس اور بلوائیوں کے مجروحین اسپتال میں بھیج دئے گئے۔ زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ مسلمان دوکانداروں کی تمام دوکانیں لٹ جانے کا انہیں انتظام کرنا پڑا۔ فساد کے وقت دس میل تک ریلوے بند کی گئی۔ اور جنگی قانون کا اعلان کر دیا گیا۔ غنیمت ہے کہ اب وہاں ہر جگہ کامل سکون ہونے کی خبر آئی ہے۔ فساد میں حصہ لینے پر ۱۶۰۵ آدمیوں کا چالان ہوا۔ اور بعد تحقیقات بہت سے آدمیوں کو ایک سال سے لے کر تین سال تک کی سزائیں دی گئی ہیں یقین ہے کہ یہ جھگڑا محض جاہلوں کے مذہبی جوش پر مبنی تھا۔ اور سیاسیات کا اس میں مطلق دخل نہ تھا۔

لوسی ٹینیا کی غرقابی

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں جہاز لوسی ٹینیا کے غرق ہونے کی کیفیت درج کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جس وقت لوسی ٹینیا پر جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو چھنکا ہے اُس وقت جہاز کے مسافر لنچ کھا رہے تھے اور جہاز ساحل کارک سے ۱۰ میل جنوب کی جانب سفر کر رہا تھا۔ جہاز پر دو تارپیڈو پھینکے گئے جن کے لگنے سے جہاز میں بہت بڑا سوراخ ہوگیا جس مقام پر کہ تارپیڈو لگا تھا وہاں جس قدر آدمی موجود تھے سب راہی ملک بقا ہوئے۔ لوسی ٹینیا تارپیڈو لگنے کے آدھ گھنٹہ بعد غرق ہوگیا۔ درجہ اول کے جس قدر مسافر تختہ جہاز پر تھے سب کے سب جہاز کے ساتھ ڈوب گئے۔ بعض مسافروں نے تو اس لئے جہاز پر سے نکلنے کے لئے جستجو نہیں کی کیونکہ انکا خیال تھا کہ جہاز نہیں ڈوبے گا بلکہ سطح آب پر تیرتا رہے گا۔

لوسی ٹینیا کے جس قدر مسافر تھے تمام جہاز کے ساتھ ہی غرق ہوگئے لیکن جہاز کا کپتان ڈبلیو ٹی۔ ٹرنر۔ بچا لیا گیا۔ یہ شخص ۴۰ سال سے کیونارڈ کمپنی میں ملازمت کر رہا تھا۔ پہلے پہل اس کمپنی میں یہ ایک جہاز پر بہرہ کی خدمت پر مامور ہوا تھا حال ہی میں اس نے اس کمپنی کے سب سے بڑے جہاز "اکوٹینیا" نامی پر جس کا وزن ۴۷۵۶۴ ٹن ہے اور رفتار ۲۳ ناٹ فی گھنٹہ ہے۔

جہاز پر سے صرف ۸۰ آدمی بچا لئے گئے جن میں دو تو جہاز کے افسر تھے چار جہاز کے بہرے تھے۔ اور باقی مسافر تھے۔ تارپیڈو جہاز کے اگلے حصہ کو لگا جس وقت جہاز کے مسافر کوئنس ٹاؤن پہونچے ہیں تو ان کی حالت نہایت ہی قابل رحم تھی۔ ایک یونانی عورت جو اسی جہاز میں سفر کر رہی تھی اس کا بیان ہے کہ چونکہ مجھے بچپن سے تیرنے کی عادت تھی۔ اس لئے جس وقت جہاز ڈوبا ہے میں قریبًا ایک گھنٹہ تک تیرتی رہی۔ آخر کار مجھے ایک کشتی نے اُٹھا لیا۔ اور اس طرح میری جان بچی۔ ایک تھیٹریکل کمپنی بھی اس جہاز میں سفر کر رہی تھی۔ یہ کمپنی امریکہ تماشا دکھانے کی غرض سے گئی ہوئی تھی۔ اور اب لندن واپس لوٹ رہی تھی۔

ایک جہاز کے مسافر کا بیان ہے کہ جس وقت جہاز ڈوبنے لگا ہے۔ تو جہاز پر شوہر اپنی بیبیوں کو مائیں اپنے بچوں باپ اپنے بیٹوں سے علیحدہ ہوگئے جہاز جس وقت ڈوب رہا تھا اُس وقت کسی قسم کا غل غپاڑہ یا شور نہیں ہوا۔ بلکہ ایک سکوت کا عالم تھا۔ اور سمندر جہاز کو نہایت آہستگی کے ساتھ اپنے آغوش میں لے رہا تھا۔

ایک مسافر کا بیان

لوسی ٹینیا کے ایک مسافر ڈاکٹر مور کا بیان ہے۔ کہ ایک بجے میں نے ایک آبدوز کشتی کا دیدبان دیکھا۔ آبدوز کشتی کا دیدبان کبھی اوپر آجاتا اور کبھی سطح آب کے نیچے چلا جاتا تھا۔ بعد ازاں لنچ کی گھنٹی بجی اور ہم لنچ کھانے کے لئے کھانے کے کمرہ میں چلے گئے۔ اس وقت جہاز نے اپنی رفتار تیز کر دی جہاز کبھی سیدھا جاتا اور کبھی ٹھہر جاتا تھا۔ میں جلدی سے آیا اور دیکھا کہیں فی الحقیقت وہی آبدوز کشتی تو نہیں جسے میں نے ابھی ابھی افق پر دیکھا تھا۔ غرض وہاں پر کشتی کا نام و نشان بھی نہ تھا میں پھر نیچے چلا آیا۔ اور کھانا کھانے لگا معًا سمندر میں ایک بڑے زور کا دھماکا ہوا اور جہاز لرز گیا۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بڑے زور کا دھماکا ہوا تمام مسافر کھانے کے کمرے سے نکل کر تختہ جہاز پر آگئے۔ اس کے تھوڑے ہی دیر بعد جہاز کے ملاحوں نے جلد جلد زندگی کی پیٹیاں تقسیم کرنی شروع کر دیں۔ تارپیڈو کے لگنے۔ اور بائلر پھٹنے سے غرق ہوگیا۔

جہاز کے ملاح کا بیان

جہاز کے ایک ملاح کا بیان ہے کہ میں انجن میں کوئلہ ڈال رہا تھا کہ جہاز کے اگلے حصہ میں تارپیڈو لگا اور چند منٹ کے لئے جہاز ایک طرف کو اُٹھ گیا اس کے بعد دوسرا تارپیڈو لگا جس نے جہاز کی رہی سہی حالت کو بھی تباہ کر دیا۔ اور پانی نہایت زور کے ساتھ انجن والے کمرہ میں داخل ہوگیا۔ میں وہاں سے نہایت سرعت کے ساتھ بھاگا میں جب تختہ جہاز پر پہونچا تو انجن کا بائلر بڑے زور سے پھٹا اور تھوڑی دیر کے بعد جہاز غرق ہوگیا۔

(ماخوذ از ڈیلی نیوز - یکم مئی ۱۹۱۵ء)

ترکی مظالم

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اصفہان سے ۱۴-۱۳ مارچ کو یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ ارومیہ کے امریکن مشن میں ۶ پناہ گزینوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے۔ امریکن مشن واقع تبریز کے ایک ممبر کا خط مورخہ ۱۵ مارچ وہاں کی صورت حالات پر روشنی ڈالتا ہے اور لکھتا ہے کہ ۱۲ ہزار سے لیکر ۱۵ ہزار مسیحی پناہ گزینوں نے بصد مشکل مشن کی عمارت میں پناہ لی ہے۔ مسیحیوں کے پچاس گاؤں میں صرف ایک گاؤں بچا تھے باقیماندہ تباہ و برباد کر دیے گئے۔ جنوبی اور فرمدی میں ۸۰۰ اشخاص قتل اور ۲ ہزار اشخاص مختلف بیماریوں کی نذر ہوئے۔ علاوہ ازیں کرد بہت سی لڑکیوں کو اوٹھا کر لے گئے جب کرد ملاس سے آئے تھے تو اوسوقت صرف ۲۰۰ باقاعدہ ترکی سپاہی اور بے تعداد کرد تھے اون کی آمد پر جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ سب عثمانی سپاہیوں کی کارستانی تھی حالانکہ ان کی نسبت توقع تھی کہ وہ مہذبانہ سلوک کرینگے اور کردوں جیسے قبائل کو قابو میں رکھیں گے۔ سپاہی مذکور گاؤں میں گھس گھس کر اور آدمیوں کو جو پیچھے رہ گئے تھے پکڑ لاتے اور رات کیوقت قبرستان میں لیجا کر انھیں قتل کر ڈالا۔

بس پھر کیا تھا تمام مستورات اور بچے ان کے قابوں میں آگئے۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے کوئی عورت یا لڑکی ایسی نہیں بچی جس کی عصمت دری نہ کی گئی ہو اور اغلب یہی ہے کہ وہ بیچاریاں اب تک ان وحشی ظالموں کے پنجہ میں گرفتار ہیں یہ مستورات اور لڑکیاں راسخ الاعتقاد عیسائیوں کی دوسری اور تیسری نسل میں سے ہیں جو حیادار۔ راست باز پاک دامن۔ اور مذہبی تعلیم یافتہ تھیں۔ ترک فرانسیسی کیتھولک مشن سے ۶۰ آدمی پکڑ کر لے گئے جنھیں شاید قتل کر دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک سربرآوردہ شخص بھاگ گیا تھا مگر اس کے دو چھوٹے لڑکے باپ کے بدلے قتل کر ڈالے گئے۔

بلغاری حملہ کا اندیشہ

ولایت کے اخبار ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے تحریر کرتا ہے کہ اسوقت کل ۸ لاکھ ترک مسلح ہیں۔ جن میں سے دو لاکھ عیسائی خندقین کھودنے اور سڑکیں اور پل تیار کرنے پر مقرر ہیں۔ ایڈریانوپل۔ شتلجہ اور قسطنطنیہ کے گرد جنرل فانڈر گولٹز ایک لاکھ ترکوں پر کمان کر رہے ہیں جنرل سانڈرس کے ماتحت دردانیال میں ۷ ہزار اور سمرنا میں ۴۵ ہزار جیدہ فوج ہے جس کا ہیڈ کوارٹر گیلی پولی میں ہے۔ ترکوں کو یقین ہے کہ جب تک اتحادی تین لاکھ فوج خشکی پر نہیں اوتاریں گے آن کے لئے دردانیال میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ لیکن انہیں اندیشہ ہے کہ بلغاریہ اتحادیوں سے نہ مل جائے۔ قلعہ حمیدیہ میں جرمن فوج ہے مگر باقی قلعوں میں زیادہ ترک اور تھوڑے تھوڑے جرمن ہیں۔

کوہ قاف کی جنگی کارروائی تپ محرقہ (سخت بخار) کے باعث رکی ہوئی ہے۔ جہاں ڈیڑھ سو موتیں روزانہ ہوتی ہیں۔

مصر پر تازہ حملہ کی تیاریاں

نامہ نگار مذکور ہی یہ بھی لکھتا ہے کہ ماہ جون میں مصر پر پھر حملہ ہوگا جو کہ پہلے حملہ کی نسبت زیادہ سخت ہوگا۔ حجاز ریلوے سے عقبہ کے شمال مشرق (نقشہ نمبر ۲ مربع نمبر ۴) تک ایک لائٹ ریلوے نکالی گئی ہے جو کہ ۲ ہفتہ تک تیار ہو جائے گی۔ اس ریلوے پر سے ہوٹزر توپیں اور جرمن گولنداز بھیجے جائیں گے۔

اطالوی سرحد پر آسٹریا اور جرمنی کی فوج

رومہ سے ۷ مئی کی خبر ہے کہ ٹرینٹو میں ۴ لاکھ جرمن ٹائرل کے شمال (نقشہ نمبر ۱ مربع نمبر ۸) کی جانب گوریشیا میں ۵ لاکھ ہنگرین اور کروشین اور پولا میں نوے ہزار فوج موجود ہے۔ آسٹریا میں جنگی کارروائی بڑھتی جاتی ہے۔

جرمنوں کے ہوائی تارپیڈو

اوسوئیر کے نواح میں جرمن ہوائی تارپیڈو استعمال کر رہے ہیں اور اون کی مدد سے کنگریٹ کے قلعوں کے استحکامات کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہوائی تارپیڈو چھوٹے چھوٹے غبارے ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی آدمی سوار نہیں ہوتا۔ غبارے دبی ہوئی ہوا کے موٹر کے ذریعہ بادپیمائی کرتے ہیں اور کئی میل ایک دم جا سکتے ہیں۔ ہوائی تارپیڈو چلانے کے لئے ان میں ۵۰ پونڈ وزنی "گن کاٹن" ایک پتلے خول میں بھری ہوئی ہوتی ہے جو غبارے کے ایک فاصلہ معینہ طے کرنے کے بعد خود بخود مشتعل ہو کر تارپیڈو کو چھوڑ دیتی ہے۔ اس خول کا زیرین حصہ قیف نما ہوتا ہے اس سے زیادہ اس کی ساخت کے متعلق کچھ معلوم نہیں متذکرہ بالا مقام پر جرمنوں نے حال میں دو ہوائی تارپیڈو چلائے تھے۔ دونوں قلعہ تک آئے لیکن ان سے قلعہ کی دیواروں یا دیگر عمارتوں کو کچھ نقصان نہیں پہونچا۔ پہلا تارپیڈو قلعہ کے دو سو گز کے فاصلہ پر دلدل میں گرا جس سے سخت دھماکا ہوا۔ ساتھ ہی کیچڑ کا ایک فوارہ سا بلند ہوا۔ جو بہت اونچائی تک گیا۔ دوسرے تارپیڈو کا رخ بادتند کے جھونکے نے بدل دیا اور وہ ایک سڑک پر گرا۔ وہاں سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر ایک مزدور سڑک کی مرمت کر رہا تھا وہ اوس کے صدمہ سے بیہوش ہو گیا۔ تارپیڈو چل چکنے کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے غبارے جن میں یہ ہوائی تارپیڈو رکھے ہوئے تھے ہوا میں غائب ہو گئے۔

سر ایڈورڈ گرے اپنا کھانا خود پکاتے ہیں

ضلع ہمپشائر قصبہ چنیا باس کے نواح میں سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ نے ٹین کا ایک سیدھا سادا اور مختصر سا بنگلہ بنا رکھا ہے ایک ندی اس کے قدم چومتی ہوئی گذرتی ہے۔ جب کبھی سر ایڈورڈ کو ملکی معاملات اور سیاسیات سے ذرا فرصت ہوتی ہے تو وہ اس بنگلہ میں تنہا جا ٹھہرتے ہیں اور اس کے گوشہ تنہائی میں وہ آرام و آسائش اور لطف حاصل کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے عالیشان اور پرتکلف شاہی محلوں میں ہرگز نصیب نہیں ہوتا۔ بنگلہ کا محل وقوع نہایت پرفضا جگہ میں ہے۔ اور سر ایڈورڈ گرے کو گوارا نہیں کہ کوئی غیر شخص وہاں آکر ان کے آرام و آسائش میں حصہ دار بنے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بنگلہ کا دروازہ کس و ناکس پر بند کر رکھا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اثنائے قیام میں اپنا کھانا بھی اپنے ہاتھ سے پکاتے ہیں۔ اس تنہائی میں ندی کے کنارے مچھلی پکڑنا ان کا نہایت مرغوب و محبوب مشغلہ ہے۔ بعض اوقات وزیر خارجہ ایسا اہم سیاسی کام بھی ہمراہ لے جاتے ہیں جس کی تکمیل و سرانجام دہی نہایت ضروری ہوتی ہے۔ چنانچہ گھر کے کام کاج اور ماہی گیری سے جو وقت بچتا ہے وہ اسکی نذر کیا جاتا ہے۔

ترکی افواج کی نقل و حرکت

صوفیہ ۲ مئی۔ آج بلغاریا اور ترکی کے مابین آمد و رفت بذریعہ ریل بند ہو گئی ہے اور معلوم نہیں کبتک بند رہے وجہ یہ ہے کہ ترک فوجی حکام عثمانی افواج کو نقل و حرکت میں لا رہے ہیں اس لحاظ سے دیدہ غاج تک بذریعہ سڑک پہنچنا بھی دشوار ہے چشم دید راوی بیان کرتے ہیں کہ ترکی فوجیں ایڈریانوپل کی کمپنیاں کو جا رہی تھیں ان میں زیادہ تر پچاس سال کی عمر والوں سے بھی زیادہ عمر کے آدمی شامل تھے ان کی وردیاں پھٹی پرانی اور ہتھیار خراب تھے آدمیوں کے چہرہ سے بددلی کے آثار ٹپک رہے تھے اور وہ بلا کسی قاعدہ یا ترتیب کے کوچ کر رہے تھے۔

حالانکہ قسطنطنیہ میں سرکاری طور پر خوشیاں منائی جا رہی ہیں مگر آرمینیوں کی سازش کے انکشاف سے کچھ اضطراب پھیلا ہوا ہے جرمن افسر اب غیر مانوسی لباس پہن کر چلتے پھرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پرنس برہان الدین خلف سابق سلطان عبد الحمید بخارسٹ کو جاتے ہوئے یہاں دس گھنٹہ تک ٹھہر کر ہے۔ ان کے

(چند تازہ سرحدی خبریں)

ریاست امب میں جنگ

علاقہ تناول (ہزارہ) کی مشہور ریاست امب سے خبر آئی ہے کہ "جس طرح گذشتہ سے پیوستہ سال بعض سرحدی (پہاڑی) دیہاتیوں نے ریاست کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تہا۔ اسی طرح اس مرتبہ بھی ایک گاؤن نے علانیہ ریاست سے مقابلہ کرنا چاہا۔ جس پر چار و ناچار نواب صاحب کو چڑہائی کرنی پڑی۔ الحمدللہ کہ نتیجہ ریاست کے حق میں نکلا۔ شریر تھوڑی دیر کے مقابلہ کے بعد بہاگ کھڑے ہوئے۔ اور باقی اہل دیہہ نے امان طلب کرلی۔ نواب صاحب کا لشکر مظفر و منصور واپس آگیا اب سنا ہے کہ مفروروں نے نواب صاحب سے معافی مانگنے کے لئے ایک جرگہ بھجوایا ہے۔ امید ہے کہ خان صاحب رحمت اللہ خان وزیر اعظم اور خان صاحب ضرغام اللہ خان مشیر مال ملکر نواب صاحب سے معافی دلا دین گے۔

سوات میں جدید حکومت

علاقہ بنیر کے شہر سوات باجوڑ اور بنیر حضرت صاحب سوات علیہ الرحمۃ کی وجہ سے تمام ہندوستان میں بہت مشہور ہیں۔ پہر پہاڑی علاقہ کچھہ تو نواب صاحب دیر کے ماتحت ہے۔ کچھہ سرکار انگریزی کے زیر اثر ہے۔ اور کچھہ حصہ میں وہ قبائل آباد ہیں جو بالکل آزاد ہیں۔ اور ان کا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہی آزاد علاقہ جو آج سے پہلے شتر بے مہار کے مانند تہا۔ اب پابند ہوگیا ہے۔ اور تمام قبائل نے متفقہ طور پر ایک سید صاحب کو (جن کا نام عبدالجبار شاہ ہے) اپنا بادشاہ بنالیا ہے۔ یہ سید صاحب پہلے غالباً نواب صاحب دربند کے مشیر خاص تھے۔

میلہ زیارت کاکا صاحب

صوبہ سرحدی میں کاکا صاحب علیہ الرحمۃ کی زیارت بہت مشہور ہے اور یہان ہر سال عظیم الشان میلہ لگا کرتا ہے۔ جس میں تمام صوبہ اور غیر علاقہ کے ہزاروں زائر آکر زیارت کرتے ہیں۔ آجکل پہر میلہ لگا ہوا ہے اور باوجودیکہ موسم سخت گرم ہے اور جابجا بیماری بھی پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن زائرین کی اس قدر کثرت ہے کہ سڑکون پر اور رہیلون میں تل دہرنے کو جگہ نہین ہے۔ مجسٹریٹ علاقہ وزیر زادہ سردار محمد اکرم خان صاحب اور تحصیلدار خانصاحب مرزا غلام ہمدانی خان صاحب اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ و انسپکٹر و سب انسپکٹر صاحبان پولیس کئی روز پہلے سے بغرض انتظام وہان قیام پذیر ہیں چند معمولی باتوں کے علاوہ سب سے بڑھ کر جو قابل اصلاح نقص اس میلہ میں ہے وہ قمار بازی کی کثرت ہے جس پر نہ صرف حکام کو بلکہ بزرگان زیارت و علماء علاقہ کو توجہ فرمانی چاہیے۔ کیا یہ شرم کا مقام نہین ہے کہ اہل میلہ جو تمام مسلمان ہیں۔ نوے فیصدی قمار بازی کے لیے آتے ہیں۔ باقی دس فیصدی بھی یا تو دوکاندار ہوتے ہیں یا تماشا والے؟۔ لوگون کی رائے ہے کہ اس سال بہ نسبت سالہائے ماسبق کے انتظام عمدہ ہے جس کے لئے مجسٹریٹ صاحب۔ تحصیلدار صاحب اور پولیس قابل تعریف ہے۔

مہمندوں کی لڑائی

پچھلے مہینہ کی لڑائی کے زخمی ابھی اچھے بھی نہیں ہوئے ہیں کہ اب ۲۵ر رجب سے پھر لڑائی شروع ہونے کی افواہ مشہور ہو رہی ہے۔ اب کے اگر لڑائی ہوئی تو مہمند اتنے پٹیں گے کہ یاد رکھیں گے۔ کیونکہ ہماری گورنمنٹ نے علاوہ موٹر والی مشین گنون کے ڈو ہوائی جہاز بھی منگوالئے ہیں۔ جو ہزارون فٹ کی بلندی سے بم گراکر دشمنون کو تباہ کردینے کے لئے کافی ہیں۔ خدا ہماری سرکار کو فتح دے۔ (زمیندار)

وبائے ہیضہ کی تدابیر حفظ ماتقدم

گرما کی آمد کے ساتھ ہیضہ کی ہلاکت آفرینی بھی شروع ہوگئی ہے۔ اسلئے ذیل میں چند ہدایات درج کی جاتی ہیں جن کی پابندی اس موذی مرض سے بچنے میں مدد دے سکتی ہے۔

(۱) دن میں کم از کم دو تین بار غسل کرو۔ مسواک یا کنگی سے منہ کو صاف کرتے رہو۔ اور صاف ستھرا لباس پہنو۔

(۲) کنوئین کے پانی کو استعمال کرنے سے پہلے جوش دے لو۔

(۳) ہمیشہ جوش دیا ہوا دودہ پیو۔

(۴) بہت پیٹ بھر کر نہ کھاؤ بالخصوص رات کے وقت کھانا خوب چبا کر کھاؤ اور کھانے کی چیزین ایسی جگہ پر نہ رکھو جہان ان پر مکھیان بیٹھتی رہیں۔

(۵) شام کے کھانے کے بعد ۲۰ منٹ تک کھلی ہوا میں چہل قدمی کرو۔

(۶) گرد و غبار میں سانس کو روکے رکھو اور بالخصوص جہان گاڑیون کے پہیوں کی حرکت سے یا جاروب کشی سے گرد اڑ رہی ہو وہاں اپنا چہرہ رومال سے ڈہانک لو۔

(۷) کچے یا حد سے زیادہ پکے ہوئے پھل نہ کھاؤ خربوزہ سے پرہیز کرو۔ جو چیز بہت عرصہ سے پڑی ہو وہ نہ کھاؤ۔

(۸) جس مکان میں ہیضہ کا کوئی بیمار ہو یا جہان کوئی آدمی اس مرض سے مرچکا ہو وہان نہ جاؤ۔ اور اگر وہان جانا ضروری ہو تو اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرو اور لباس تبدیل کردو۔

(۹) اگر کبھی معدہ میں کچھہ تکلیف ہو تو فوراً یہ نہ سمجھہ لو کہ ہیضہ میں مبتلا ہوگئے ہو۔ بلکہ حوصلہ اور تحمل سے کسی لائق ڈاکٹر کو اپنا حال دکھاؤ۔ اور اس کے کہنے پر عمل کرو۔

(۱۰) رات کو جاگتے نہ رہو۔

(۱۱) باورچی خانہ کے برتن پاک صاف رکھو۔

ہیضہ کیلئے شربت

مرچ سرخ پیسہ بھر لیکر آگ پر اس طرح پکادیں کہ جلنے نہ پائیں جب پک جائیں ٹھنڈا کرکے پانی میں پیس کر پیسہ بھر ہی کھانڈ یا مصری ملاکر شربت بناکر پلادین۔

یہ ایک خوراک ہے مرض کے ابتدا میں ہوتے ہی دیدیا گیا تو ضرور ہی مفید پڑے گا۔ دست بند ہوجاوین گے۔ پیشاب رکا ہوا کھل جاوے گا۔ (رفیق الاطبا)

جرمنوں کی پراسرار توپ

معلوم ہوا ہے کہ وہ جرمن توپ جو خفیہ طور پر ۲۰ میل کی زد سے ڈنکرک پر گولہ باری کیا کرتی تہی ہوئٹزر نہیں بلکہ ایک بحری توپ ہے۔ برطانی توپچی یہ سن کر سخت حیران و ششدر ہوئے تھے کہ ایسی طویل زد کی ہوئٹزر بھی جرمنون کے پاس موجود ہیں لیکن اب میدان جنگ کی تازہ رپورٹوں سے یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے اگر اس قدر لمبی زد کی ہوئٹزر توپ ہوتی تو سخت مہلک ہوتی۔ ڈنکرک میں جو گولے گرے وہ ۱۵۔ انچ قطر کے تھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ توپ لامحالہ ۱۵۔ انچی دہانہ کی ہوگی۔ اس قسم کی متعدد توپیں ایسن کے کارخانہ میں زیر ساخت تہیں۔ جنہیں جرمنی کے جدید جنگی جہازون پر نصب کرنا مقصود تہا۔ یا انہیں جرمنی کے پرانے جہازون پر چڑہانا مطلوب تہا۔ اس توپ کا گولہ ۱۶۷۵ پونڈ (تقریباً ۸۲۳ سیر یا ۲۰ من ۲۳ سیر) وزنی ہے۔ اور توپ کے دہانہ سے گولہ ۲۹۲۰ فٹ فی ثانیہ کی رفتار سے نکلتا ہے۔ ایسی توپ کے لئے نصب گاہ خاص طور پر مضبوط و پختہ ہونی لازم ہے کیونکہ معمولی نصب گاہ توپ کے دھکے کو برداشت نہیں کرسکتی۔

آگ لگانیکا نیا آلہ

اٹلی کے ایک سائنس پروفیسر مسمی البوی نے "ایف ریز" کے نام سے ایک نئی قسم کی شعاع ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ بیتار کی مدد سے دور ہی بیٹھے بیٹھے جس مقام پر چاہیں آگ لگاسکتے ہیں۔ بحری ہوائی جہاز اور تیز خشکی پر اس کا آلہ ہر جگہ باسانی رکھا جاسکتا ہے خواہ ریل اور موٹر میں لادلیا جائے۔ اور اکیلا آدمی اوس سے کام لیکر میگزینون اور قلعون وغیرہ کو آگ لگاسکتے ہیں یوں تو سائنس کے طفیل مدت سے زمین اپنے مخفی خزانے اگل رہی ہے۔ لیکن اس عالمگیر جنگ کے زمانہ میں ایسی ایجادات کا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اہل یورپ کا کمال ایک دوسرے کو مٹانے کی دہن میں اب اپنے آپ زوال کے

پیرس آتشکدہ بن گیا

اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار ۲۶ اپریل کو اطلاع دیتا ہے کہ پیرس آجکل آتشکدہ بنا ہوا ہے کیونکہ شہر پر جرمنوں نے اپنی ۱۷-انچ والی ہوٹسرز سے نہایت شدید گولہ باری کی ہے اس کے علاوہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے شہر پر بہت سے بم گرائے گئے ہیں۔ اس مقام پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن اپنی انتہائی کوشش برت رہے ہیں۔ اس مقام کو فتح کرنے کے لئے ہر ایک سپاہی موت کے آغوش میں جانے کے لئے طیار ہے ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے شہر پر زہریلی گاسیں چھوڑی جا رہی ہیں۔ پیرس کے شمالی مغربی محاذ کیطرف اور پہاڑی نمبر ۶۰ پر فرانسیسیوں نے نہایت مضبوط و مستحکم مورچہ بندی کر لی ہے۔ ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ جرمنوں کی کثیر التعداد فوجیں بلجیم اور لکسمبرگ سے "ششمن" کی طرف بڑھ رہی ہیں مگر ہم بھی غافل نہیں ہیں کیونکہ مزید فرانسیسی فوجیں جنوب کیطرف لا باسی میں جمع ہو رہی ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں جرمن جن توپوں کا استعمال کر رہے ہیں وہ زیادہ تر آسٹریا کی ہوٹسرز کیطرح کی ہیں یہ توپیں ۱۳-انچ قطر کے دہانے کی ہیں اور بہت بھاری گولہ پھینکتی ہیں جرمن ان میں جو گولے چلاتے ہیں وہ زہریلی گاسوں سے بھرے ہوتے ہیں جس وقت گولہ چلتا ہے اور گر کر پھٹتا ہے تو یہ زہریلی گیس کرہ ہوا میں پھیل جاتی ہے اس کی بو سے بہت بیہوش اور مدہوش ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں جرمن سنگینوں کا حملہ کر دیتے ہیں اسطرح بہت سے آدمیوں کا نقصان ہو جاتا ہے۔

السیس پر جرمنوں کی گولہ باری

امریکن اخبار نیویارک [illegible] کا نامہ نگار دالعس سے اطلاع دیتا ہے کہ [illegible] نے دالعس پر نہایت شدید اور مہلک گولہ باری کی ہے [illegible] ایک منٹ کے اندر سا [illegible]۔ اسی کے درمیان گر کر پھٹتے تھے۔ اسی حالت میں الپائن فوج سے پے در پے حملے کئے۔ اور ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ پہاڑی کے دامن میں جرمنوں نے [illegible] سرنگیں بچھا رکھی تھیں جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جرمنوں نے گولہ باری بند کر دی اور حملہ کیا اور متحدہ فوجیں بھی ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھیں اور تھوڑی دیر بعد مخالفین آپس میں گتھ گئے گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی توپوں اور تفنگ کا موقع ہاتھ سے جاتا رہا۔ آخر کار متحدہ سپاہ نے مناسب یہی سمجھا کہ پیچھے ہٹ کر دشمن پر حملہ کیا جائے طرفین کا اس جنگ میں بہت نقصان ہوا

تمام زمین لاشوں سے پٹی پڑی تھی یہانتک کہ ستون ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے۔

اس کے علاوہ فرانسیسی رات کو اور دن کو خندقیں کھودنے میں مصروف تھے اور اپنے نہایت عمدہ مورچے باندھ رہے تھے۔ بعدازاں فرانسیسی اپنی جدید خندقوں میں بیٹھ گئے چونکہ اس سے کو میں جرمنوں کا بہت نقصان ہوا تھا اسلئے وہ آگے پیشقدمی نہ کر سکے۔ جرمنوں نے اپنی خندقوں میں بیٹھ کر پھر گولہ باری شروع کر دی۔ درحقیقت جرمن تاوارندازی میں خوب دسترس رکھتے ہیں جرمن آجکل ایسے شل کے گولے استعمال کر رہے ہیں جن میں زہریلی گاسیں بھری ہوتی ہوتی ہیں گولہ جب گر کر پھٹتا ہے تو اس میں سے زہریلی گاز نکل کر کرہ ہوا میں پھیل جاتی ہے اور بہت سے آدمیوں کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔

قیصر اور اسلام

اخبار مارننگ پوسٹ نے اپنی تازہ ترین اشاعت مورخہ ۴-مارچ ۱۹۱۵ء میں ایک جرمن اخبار کا اقتباس درج کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ جرمنوں کو ترکوں کے ساتھ ایک خاص قسم کی محبت ہے اور یہ محبت آج سے نہیں بلکہ سالہا سال سے چلی آتی ہے قیصر جرمنی اسلام کا حامی ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ گر دنیا میں کوئی سچا اور پاک مذہب ہے تو وہ مذہب اسلام ہے۔ اس کے علاوہ قیصر نے خاص طور پر کلام مجید کا جرمن زبان میں ترجمہ کرایا ہے اور اس کی ہر ایک آیت اور پارہ کو نہایت غور و خوض سے پڑھا ہے۔ جنگ طرابلس کے زمانہ میں جرمنی خفیہ طور پر ترکوں کی ساز و سامان سے مدد کرتا رہا سلطنت عثمانیہ کے قدیم نظم و نسق کو اگر درست کیا تو جرمنوں نے۔ قیصر کا سلطنت عثمانیہ کے متعلق بیان ہے کہ اگر ترک اپنی قدیم حالت کو اور دس سال بھی نہ بدلتے اور طرابلس اور بلقان کی لڑائیاں ظہور پذیر ہوتیں تو ترکی ہمیشہ کے لئے کنج مرقد میں سو گیا تھا ترکوں کی اسپرٹ کو میں دیکھ رہا ہوں وہ نہایت عمدہ اور قابل اطمینان ہے۔

اسپر مارننگ پوسٹ لکھتا ہے کہ یہ قیصر کے ڈھکوسلے ہیں اور اسنے ایسی میٹھی باتوں سے ترکوں کا دل اپنے قبضہ میں کر لیا ہے ترک دامن تو ہیں ہی جس طرح عیار قیصر انھیں چلاتا ہے اسی طرح وہ چلتے ہیں

خلیج فارس میں جنگ

سندھ گزٹ مورخہ [illegible] کو مندرجہ ذیل اطلاعات سنسر سے پاس ہونے کے بعد موصول ہوئی ہیں:-

بنی منصور نے اطاعت قبول کر لی ہے اور وہ جرمانہ ادا کر رہے ہیں جن میں بندوقیں بھی شامل ہیں۔

۱۰-مئی سے ۱۳-مئی تک جنرل کارنگ کی فوج دریائے کرخہ کے عبور کرنے میں مصروف رہی۔ گھوڑوں کا دریا میں تیر کر عبور کرنا ایک مشکل کام تھا جو آہستہ آہستہ عمل میں آیا۔ بقیہ فوج کشتیوں اور عارضی پل کے ذریعہ سے اتری۔ دریا کی چوڑائی ۲۰۰ گز تھی اور چونکہ برف پگھل پگھل کر آ رہی تھی اس لئے دریا کا پانی سرد تھا۔ ان دنوں میں برابر مغرب و شمالی سمت سے تیز ہوا چلتی رہی۔ جس سے گھوڑوں کے تیرنے میں اور زیادہ مشکلات پیش آئیں

۱۰-مئی کو کفاجیا پر سواروں کا دستہ دیکھ بھال کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ یہ مقام دشمن سے بالکل خالی تھا۔ مگر ۱۲-مئی کو ہمارے دیکھ بھال کرنیوالے دستہ پر بنی طرف نے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد ایک دوسری دیکھ بھال کرنیوالی جماعت روانہ کی گئی جس کا آگے بڑھنا سواحیہ بساتین سے ۹ میل کے فاصلہ پر رکھا مگر اسے ترکوں کا کوئی نشان نہ مل سکا۔ ایک ہزار عرب کفاجیا کے قریب نکل پڑے اور انھوں نے ہماری دیکھ بھال کرنیوالی جماعت کا دو میل تک تعاقب کیا۔

۱۳-مئی کی شام کو جنرل کارنگ نے دریا سے بڑھکر ذیل کوچ کیا اور جنرل سلیس پوشیدہ مورچوں پر قابض رہنے کے لئے پیچھے چھوڑ دیئے گئے جنرل کارنگ نہایت تیزی سے بڑھکر گیارہ بجے صبح کو بساتین پہنچے مگر وہاں انھیں ترکوں کی کوئی علامت نظر نہ آئی اور عرب نہایت تیزی سے ان کے سامنے پسپا ہو گئے۔

۱۴-مئی کو جنرل سلیس نے کیفلیلیا پر حملہ کیا اور بنی طرف کو معقول سزا دی۔ جنرل لین جو ۱۲ سے ۱۴-مئی کی شام کو آگے بڑھے تھے دریا کے بائیں کنارے پر اس کارروائی میں مدد دیتے رہے۔ جنرل کارنگ کی دیکھ بھال کرنے والی فوج نے قبل اس کے کہ کفاجیا کے حملہ میں شریک ہو پچاس میل زمین پر اپنا تسلط جما لیا تھا۔ گرمی اگرچہ نہایت سخت تھی مگر پھر بھی کارروائی ۱۵-مئی تک ہوتی رہی اور جنرل سلیس نے باوجود ایک ہزار عربوں کی شدید مقاومت کے دریائے کرخہ کو کفاجیا پر عبور کرایا۔ دریا کے عبور کرنے کی کارروائی میں صوبیدار عجب خاں نے جو ضلع اٹک کے ایک پٹھان ہیں اپنی بہادری کا نمایاں ثبوت دیا۔ عربوں نے مٹی کے قلعہ میں مقابلہ کیا مگر میکسیم توپوں اور رائفلوں کی آتشباری سے وہ نکال دیئے گئے۔ اسی اثناء میں جنرل سلیس کے ٹبالین کو جو بائیں کنارے سے نیچے کی جانب حرکت کر رہا تھا ایک ہزار عربوں سے دوچار ہونا پڑا اور انہیں پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ مگر باوجود ان مشکلات کے جنرل [illegible]

پیدل سپاہ نے نہر کو عبور کر کے جنرل سیلس سے ملنے کا راستہ منقطع کر لیا۔ دشمن کا نقصان سخت ہوا۔

ان ہو بجوں کے سزا دینے کا نتیجہ جنہوں نے ہم۔ ناراج کو ہماری فوج سے بدسلوکی و لغاوت کی اور رفتہ رفتہ ہمارے گرد آوری کرنے والے دستوں پر حملہ کرنے رہے یہ ہوا ہے کہ ان دوسرے قبائل کے دلوں میں ہماری فوجی طاقت و شوکت کا سکہ جم گیا ہے۔ ترکوں نے کسی جگہ بھی ہماری فوج کی ھنگر مقاومت نہیں کی اس کے علاوہ اہواز کی سرحد پر کسی قسم کی مخالفت یا عصبیت رونما نہیں ہوئی۔

وانڈر گولڈز کا خط

انگلستان کا جریدہ ڈیلی میل ۸ ۔ اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ وائنا کے اخبار نیو فری پریس میں عثمانی فیلڈ مارشل وانڈر گولڈز کا خط شائع ہوا ہے جس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

"موجودہ حالت میں کوئی شخص یہ پیشگوئی نہیں کر سکتا کہ بحری بیڑے اور بری بیڑوں کی ہنگامہ آرائیوں کا حال کیا ہونیوالا ہے لیکن اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ مردہ دلوں کی پیشگوئیاں خاموش ہو گئیں۔ ہمارے امکان میں جسقدر وسائل تھے وہ ہم نے تیاری حرب میں صرف کر دیئے۔ ٹرکی کو اس وقت اس کے اتحادیوں سے کوئی مدد نہیں مل سکتی ہے۔ اب اسے مجبوراً اپنے وسائل پر بھروسا کرنا ہو گا۔ ترکوں کی کثیر سپاہ مصر۔ قفقاز اور ایران اور عراق کی سرحدوں پر مجتمع ہوئی ہے۔ لیکن بہترین فوج پایہ تخت کی محافظت کے لئے رکھ چھوڑی گئی ہے۔ ۵ نومبر میں عساکر عثمانی کی نقل و حرکت تکمیل کو پہنچ گئی اسقدر سپاہ مجتمع کر لیگئی ہے کہ سلطنت عثمانیہ کی تاریخ میں اس کثرت کی نظیر نہیں ملتی ہے۔ آلات حرب کافی نہ تھے اس لئے سامان حرب کی تقسیم میں دور اندیشی اور کفایت شعاری کا خیال رکھا گیا ہے اگر کل چیزیں اعلیٰ پایہ پر نہیں ہیں تو نکتہ چینیوں کو اس پر غور کرنا چاہئے کہ ہم نے کسقدر قلیل مدت میں تیاری جنگ کی ہے اس وقت تک ترکوں کی نبرد آزمائی کا نتیجہ نہایت اطمینان بخش رہا اگرچہ ترکوں کو کل مقامات پر کامیابیاں نہیں ہوئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ اس وقت تک لڑائی کا کوئی فیصلہ کن نتیجہ بھی نہیں نکلا ہے۔ ٹرکی صرف اپنی سپاہ کی مدد سے درہ دانیال میں اتحادیوں کے خوفناک بیڑوں کا مقابلہ کر رہا ہے کو ہ قاف میں روسیوں سے سرگرم نبرد ہے اور مصر پر یلغار کر رہا ہے

ٹرکی بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن سامان حرب کے بہم پہنچانے کے لئے سنٹرل یورپ کا راستہ کھل جانا چاہئے۔ اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ ٹرکی خود اپنی مدد کر سکتا ہے لیکن یہ دو اس کی ترقی میں سدراہ ہو گی۔ اب اس گتھی کا سلجھانا ٹرکی کے اتحادیوں کا کام ہے۔"

روحانی جاسوس

اگر انسان کا کانشنس درست ہوا اسمیں سچی جستجو سے حق ہو تو اس کی روحانی قوت ہی جاسوس بنجاتی ہے یہی قوت ہے جو انبیاء و اولیاء میں معجزات و کرامات کی شان دکھاتی ہے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ وہ کوئی خلاف فطرت چیز نہیں ملکہ روحانی جاسوس ہے۔ جو اکثر بہت سچی مخبری کیا کرتا ہے۔

چنانچہ اس روحانی جاسوسی کی مخبری کا ایک واقعہ یہ ہے کہ معتضد باللہ عباسی ایکدن سوتے سوتے چونک پڑا گھبرایا ہوا اٹھا اور خدام کو آواز دی اور جیسے ہی لوگ حاضر ہوئے حکم دیا کہ اسی وقت دجلے کے کنارے جاؤ سب سے پہلے جو کشتی ملے اُسے حراست میں کر لو۔ اور ملاح کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ" لوگ گئے اور ایک ملاح کو دیکھا کہ جو اس اور گھبرایا ہوا سا ہے اور کشتی کو ایک طرف بھگائے لئے جاتا ہے۔ فوراً اس کی کشتی روک کے اس پر پہرہ مقرر کر دیا۔ اور اُسے لے کے معتضد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اُس کی صورت دیکھتے ہی معتضد نے بڑی ہی زور سے ڈانٹ بتائی اور کہا "بدمعاش" جلدی بتا کہ جس عورت کو تو نے آج مار ڈالا ہے اُس کا کیا واقعہ ہے۔ اور سچ سچ بتا نہیں تو اسی وقت سر اڑا دونگا" ملاح خلیفہ کی ڈانٹ سنکر سہم گیا۔ اور بولا۔ امیر المومنین قصور تو ہوا ہے آج صبح ہی حسین و پری جمال عورت میری کشتی میں سوار ہوئی اور فلاں مقام پر پہنچانے کو کہا حسن و جمال کے ساتھ ہی وہ نہایت ہی متمول و متمند معلوم ہوتی تھی اسلئے کہ بہت ہی بھاری کپڑے پہنے تھی اور سر سے پاؤں تک مرصع زیور سے لدی ہوئی تھی۔ اس کو تنہا دیکھ کے مجھے لالچ معلوم ہوا۔ کشتی کے اندر گرا کے فوراً حباب میں جھا وہ چیخنے نہیں پائی تھی کہ منھ بند کر کے گلا گھونٹ دیا۔ پھر اس کے کپڑے اور اسکا سارا زیور اُتار لیا اور لاش دریا میں بہا دی اس کے بعد ارادہ کیا کہ ان کپڑوں اور زیور کو گھر پہنچا دوں مگر اندیشہ ہوا کہ اس وقت انھیں لے کے کشتی سے باہر نکلونگا تو ممکن ہے کہ کوئی راستے میں پکڑے اس لئے کشتی کو سیدھا شہر واسط کی طرف بھگا لیگیا۔ وہاں کو جب پہنچا

کہ دریا کشتیوں سے خالی ہے تو پلٹ آیا اور عنقریب کشتی چھوڑ کے گھر جانیکو تھا کہ ان لوگوں نے پکڑ لیا" معتضد نے کہا "اور وہ زیور اور کپڑے کہاں ہیں؟" کہا کشتی کے بیچ میں تختوں کے نیچے رکھے ہیں۔

معتضد نے خدام کو حکم دیا کہ اسی وقت جا کے ان کپڑوں اور زیور کو لے آؤ۔ اور میرے سامنے حاضر کرو" دم بھر میں وہ سب چیزیں آگئیں اور ملاح نے دیکھ کے اور پہچان کے کہا کہ ہاں یہی ہیں۔

اب معتضد کے غصہ کی کوئی انتہا نہ تھی اس ملاح نے جسطرح اُس خاتون کو مارا اور ڈبو دیا تھا اسی طرح اُسے دجلہ میں ڈبوا دیا۔ اور بغداد میں ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ جس گھر کی کوئی جوان عورت آج صبح کو بھاری کپڑے اور زیور پہنے ہوئے فلاں گھاٹ پر جا کے غائب ہو گئی ہو اُس کے لوگ بارگاہ خلافت میں حاضر ہوں۔ دوسرے دن اُس عورت کے گھر والوں نے آکر اطلاع کرائی فوراً دربار میں بلائے گئے۔ خلیفہ نے اُنسے اُس عورت کی کیفیت و حالت دریافت کی پھر وہ کپڑے اور زیور منگوا کے دکھلائے جنہیں اُنھوں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ تب معتضد نے وہ سب زیور اور کپڑے ان کے حوالہ کئے اور بتا دیا کہ وہ خاتون شہید ہوئی اس کی لاش دریا میں بہا دی گئی ہے۔ اور قاتل کو بھی سزا دیجا چکی۔

اس وقت دربار میں ابو محمد حسین بن محمد صالحی موجود تھا جو اس کارروائی کو اول سے آخر تک دیکھتا رہا۔ اُسنے باادب عرض کیا۔ یا امیر المومنین حضور کو اس واقعہ کی کیونکر اطلاع ملی؟ کیا حضور پر آسمان سے وحی اُتری ہے؟ معتضد نے کہا کل دوپہر کو میری ذرا یونہی سی آنکھ لگ گئی تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں ایک مقدس و متبرک صورت کا پیر مرد جس کے سر کے بال برف کے سے ہیں۔ سفید داڑھی نہایت نورانی ہے اور سر سے پاؤں تک سفید نباتی کپڑوں میں لپٹا ہوا ہے۔ میرے سامنے آکے کہہ رہا ہے کہ اے احمد (یہ معتضد باللہ کا اصلی نام ہے۔) اس گھڑی سب سے پہلے جو ملاح دریا میں کشتی لے کے آئے اُسے گرفتار کر لے جس حسینہ کو اس نے قتل کیا ہے اور اُس کے زیور اور کپڑے لئے ہیں اُس کے قتل کا اقرار کرا اور اس پر حد شرع جاری کر۔ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد جو کچھ واقعات پیش آئے ہیں تم دیکھ ہی چکے ہو یہ پیر مرد جو معتضد

ہنگامۂ عالمگیر

قفقاز کا محاذ

لندن ۶ جون - پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کو معلوم ہوا ہے کہ قفقاز کے محاذ سے ترکوں نے اپنی بہت سی سپاہ اور توپخانہ ہٹا لیا ہے اور چیدہ چیدہ رجمنٹیں قسطنطنیہ کو روانہ کردی گئی ہیں۔

جزیرہ نمائے سینا کی ترکی فوج

لندن ۶ جون - قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ یہاں کی آبادی پر جزیرہ نمائے سینا اور علاقہ شام سے بہت سی ترکی سپاہ کے دردانیال کی طرف ہٹائے جانے سے بڑا اثر پڑا ہے۔

والی عمارہ نے ہتھیار ڈالدیئے

شملہ ۵ جون - ہز ایکسلنسی وائسرائے کو جنرل نکسن کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار وصول ہوا ہے۔

جنرل ٹاؤن سنڈ جمعیت کپتان تن آر این وسر پرسی کاکس کئی جنگی کشتیوں کے ایک چھوٹے سے بیڑے میں سوار ہوکر عمارہ میں پہونچے۔ جہاں کے والی نے ۳۰ افسروں اور قریب سات سو سپاہیوں کے ساتھ ہم جیلن کو اپنے دن کو ان کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے۔ اب عمارہ پر ہماری سپاہ قابض ہے۔ جو سپاہ ہمارے ہاتھ آئی اس میں جنرل گورنچ کے آگے پسپا ہونے والی ترکی سپاہ کا ہراول اور اس کے عقب کی اصل فوج شامل ہے جو قریبًا ۳۰ - افسروں ۲ ہزار سپاہیوں - سات میدانی توپوں مارمارس نامی جنگی کشتی کی ۶ بحری توپوں - بڑی بڑی ۱۲ فولادی کشتیوں ایک بڑے اور ۳ چھوٹے دریائی سٹیمروں اور رائفلوں اور گولی بارود کی معتدبہ مقدار پر مشتمل ہے۔ عنقریب اور سپاہ بھی اسی طرح اطاعت قبول کرنیوالی ہے۔

مسٹر اسکوئتھ میدان جنگ میں

لندن ۴ جون - رائٹر کا نامہ نگار برطانی ہیڈکوارٹر سے تار دیتا ہے کہ چند روز ہوئے مسٹر اسکوئتھ بمعیت فیلڈ مارشل سر جان فرنچ میدان جنگ میں تشریف لے گئے اور انہوں نے موقع جنگ پر برطانی سپاہ کی سرگرمی اور استقامت ملاحظہ کی۔ تیز رفتار موٹروں میں بیٹھکر انہوں نے رزمگاہ کے مختلف حصے دیکھے اور سب جگہ ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ سرزمین فرانس میں قدم رکھتے ہی وزیراعظم کو ایک بلند چوٹی پر لے گئے - جہاں سے وہ برطانی محاذ کا بہت سا حصہ دیکھ سکتے تھے یہ نہایت حیرت انگیز منظر تھا۔ اور مطلع بالکل صاف تھا۔ مٹی کے پشتوں کی ایک طویل خمدار لائن غنیم کی خندقوں کا پتہ دیتی تھی۔ پیرز کے کھنڈر روشنی میں صاف نظر آتے تھے اور اس علاقہ پر دھوئیں کا بادل چھایا ہوا تھا کبھی کبھی گولوں کے پھٹنے اور ان کے ساتھ توپوں کے چلنے کی دھیمی آواز سنائی دیتی تھی - اور سیاہ دھوئیں کی دھاریاں ہاوٹزر گولوں کے گرنے کا پتہ دیتی تھیں۔ مسٹر اسکوئتھ نے یہ تمام منظر اچھی دوربین کے ذریعہ سے اچھی طرح دیکھا - اور تفصیلی کیفیت کے لئے نقشہ سے بھی مدد لی - بالخصوص اس بات کے متعلق انہوں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا - جو سینی سے ہینیبیٹ تک پھیلا ہوا ہے - اسی سہ پہر کو مسٹر اسکوئتھ نے جنرل پلٹی کے ایک بریگیڈ کا جو خالی مربع کی صورت میں مرتب کیا گیا معائنہ کیا اور اس کے بیچ میں کھڑے ہوکر مختصر تقریر کی جس میں ان کی عظیم الشان بہادری کی تعریف کرتے اور اسپر انہیں مبارکباد دیتے رہے اور ان کی فتح و نصرت کیلئے دعا کی - یہ تقریر نہایت گرمجوشی سے سنی گئی اور اکثر سپاہی باربار چیرز دیتے اور اپنی ٹوپیاں اور رائفلیں ہوا میں اچھالتے رہے جب مسٹر اسکوئتھ نے ہسپتال کا معائنہ کیا اور زخمیوں کو ہمدردانہ الفاظ میں مخاطب کیا - تو اور بھی زور سے چیرز دیئے گئے - ہسپتال کے کامل انتظام پر انہوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا - اور برطانی سپاہیوں کو گرم غسل کے لئے اپنی اپنی باری کا انتظار کرتے اور بعض کو پانی کے ٹبوں میں غوطہ لگاتے اور سکول کے بچوں کی طرح ہنستے کھیلتے دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے - جب انہیں وزیراعظم کی موجودگی کا علم ہوا تو سب باہر نکل کر ان کے گرد حلقہ باندھ لیا - اور دیر تک چیرز دیتے رہے - اور ان کی اس گرمجوشی کا بظاہر مسٹر اسکوئتھ کے دل پر بہت اثر پڑا - اسکے بعد ایک روز مسٹر اسکوئتھ نے پرواز جیش کے ہیڈکوارٹر کا معائنہ کیا - اور ہوا بازوں کو ہمت - پھرتی - اور چالاکی کے ساتھ مختلف سمتوں میں حیرت انگیز قسم کی حرکتیں کرتے ہوئے دیکھکر نہایت محظوظ ہوئے - مختلف مریض خانوں اور صلیب احمر کے دستوں کو دیکھکر بھی اظہار اطمینان کیا - مریضوں میں جو شفایاب ہو رہے تھے امید کی حیرت انگیز جھلک پائی جاتی تھی - وزیراعظم کی اس تمام سیروسیاحت کے دوران میں موسم نہایت خوشگوار رہا -

سرویا میں پھر جان آگئی

ایمسٹرڈم - ۲۳ - مئی - دائنا کی اطلاعیں مظہر ہیں کہ ایک زبردست سروی فوج مہیب توپخانہ ہمراہ لئے آسٹروی سرحد کی طرف کوچ کر رہی ہے -

ساحل انگلستان پر ہوائی تاخت

لندن - ۵ جون - محکمۂ بحری نے اعلان کیا ہے کہ غنیم کے ہوائی جہاز کل رات آکر انگلستان کی مشرقی اور جنوبی ساحل کی طرف آئے - مختلف مقامات پر بم پھینکے گئے مگر مادی نقصان بہت کم ہوا - جانیں بھی بہت کم ضائع ہوئیں

تخلیہ پرزی میسل

شملہ ۷ جون - ہز ایکسلنسی وائسرائے کو وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے -

"تخلیہ پرزی میسل کے متعلق روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ چونکہ آسٹریوں نے حوالئی پرزی میسل سے پیشتر تمام توپخانے اور قلعہ بندیاں تباہ کردی تھیں - اس لئے یہاں مدافعت کرنا ناممکن تھا - اور اگر ایسا کرنے کی کوشش بھی کی جاتی تو اس کے یہ معنی ہوتے کہ روسی سپاہ کو غیر مساوی اور نہایت خطرناک محاذ پر جو اور ۲۲ میل تک پھیل گیا تھا غنیم سے مصروف پیکار رہنا اور غنیم کی بیشمار بھاری توپوں کی آتشباری کا نشانہ بننا پڑتا - بنا بریں روسیوں نے وہ تمام سامان حرب جو آسٹریوں سے چھینا تھا عقب کی طرف بھیجدیا - اور شہر کی شمالی اور مغربی قلعہ بندی کو خالی کر کے اپنی تمام جمعیت مشرق کی طرف لے آئے - دریں اثنا دریا سان کے مغربی کنارے پر روسیوں نے ۲ جون کو زبردست پیشقدمی کرنے کے بعد غنیم کی لائن کو توڑ دیا اور رڈنیک کے نواح میں ایک اہم قلعہ بند مقام پر قبضہ کرلیا اور اس کے مغرب میں ٹرول کی تین رجمنٹوں کا بالکل صفایا کردیا - دریائے وسلا کے دہانہ تک تمام محاذ پر بھی روسیوں کی جارحانہ کارروائی کامیابی کے ساتھ نشوونما پا رہی ہے - یکم جون کو پرزی میسل اور دریائے نیسٹر کے درمیان غنیم کے حملے پسپا کئے گئے - مگر نیسٹر سے پرے غنیم نے سٹرج کے علاقہ میں عظیم جمعیت فراہم کر کے معتدبہ ترقی کی ہے -

پولینڈ میں غنیم نے گیس کی عظیم مقدار خارج کی جو پہلے دریا تک پہونچ گئی - مگر باد مخالف کی وجہ سے لوٹ کر پھر ان کی خندقوں میں گھس آئی -

آسٹروی سپاہ اور توپخانہ کی نقل و حرکت

لندن ۵ - جون - جنیوا میں بیان کیا گیا ہے کہ آسٹروی اپنی سپاہ اور بھاری توپخانہ بعجلت تمام کوہستان کلر پیتھن اور سٹرج کے علاقہ سے اٹلی کی طرف منتقل کر رہے ہیں -

جزیرہ نمائے گیلی پولی میں اتحادیوں کی پیشقدمی

لندن - ۶ جون - محکمۂ اخبارات کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ جزیرہ نمائے گیلی پولی کے جنوبی حصہ میں جمعہ کی صبح کو ترکی خندقوں پر عام حملہ کیا گیا اور اسی روز رات کو بھی دوسرا حملہ کیا گیا - ان حملوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہم پانسو گز آگے بڑھ گئے - اور قریبًا تین میل کے محاذ میں ترکی خندقوں کی دو لائنوں پر قبضہ کرلیا - چارسو قیدی بھی ہمارے ہاتھ آئے اب ہم نئے موقعوں کو مضبوط اور اپنی لائن کو مستحکم کر رہے ہیں -

ترکی رزمگاہ کے لئے دم بند کرنیوالی گیس

لندن ۸ - جون - بخارسٹ میں بیرشراب کے پیپوں کا

معائنہ کرنے پر دو پیپوں میں دم بند کرنے والی گیس کا سیال مادہ برآمد ہوا۔ جیسے جرمن چوری سے ٹرکی میں بھجانا چاہتے تھے۔ اب یہ پیپے سرکاری حکم سے ضبط کر لئے گئے۔

برطانیہ اور اٹلی کا مالی اتحاد

لندن ۷ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر مکینا اور اطالی وزیر مال نے مالی اتحاد کی تجویز پر غور و بحث کی اور کانفرنس میں جو گفت و شنید ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ دونوں گورنمنٹیں باہم بالکل متفق الرائے ہیں اور فوجی اور بحری طاقت کے اتحاد کی طرح مالی وسائل کو کام میں لانے کے متعلق بھی باہم مل کر کارروائی کرنے پر آمادہ ہیں۔

اطالوی جزیرہ میں جرمن آبدوز کشتیوں کا مرکز

لندن ۸ جون۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ امیر البحر وان ٹرپیز اس بنجر علاقہ کا مالک ہے جو جزیرہ سارڈینیا کے ساحل پر واقع ہے اور جہاں آبدوز کشتیوں کے مرکز کی موجودگی کا گمان کیا جاتا ہے اطالی حکام اس معاملہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

بحیرہ بالٹک میں روسی اور جرمن بیڑوں کی جھڑپ

لندن ۶ جون۔ پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنوں کا ایک زبردست بیڑا بحیرہ بالٹک کے وسطی حصہ میں نمودار ہوا اور اس نے خلیج ریگا کے قریب روس کے جنگی جہازوں سے گولوں کا مبادلہ کیا۔

لندن ۷ جون۔ پیٹروگراڈ میں روسی آبدوز کشتیوں کی رپورٹ بدین مضمون موصول ہوئی ہے کہ خلیج ریگا میں جنگی جہازوں کی آمد سے پیشتر جرمن تباہ کن جہاز نمودار ہوئے۔ مگر روسی بیڑے کی پیشقدمی پر جرمن پیچھے ہٹ گئے جس کے بعد غنیم کے ہوائی آبی جہازوں نے بالکل ناکام حملہ کیا اور روسی توپخانہ کی آتشباری سے بھگا دئے گئے۔ جرمن بیڑا کل پھر روسی ساحل کے قریب نمودار ہوا مگر روس کی آبدوز کشتیوں نے اس پر حملہ کیا اور روسیوں نے اس کے راستہ میں کامیابی کے ساتھ سرنگیں بھی بچھا دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲ جرمن جنگی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں یا انہیں نقصان پہونچا ہے۔ غنیم کی ایک آبدوز کشتی نے مینیسی نامی ایک باربرداری کے جہاز کو غرق کر دیا ۲۴۔ آدمی بچا لئے گئے۔

سٹاک ہولم کا تار مظہر ہے کہ بحیرہ بالٹک میں چھ گھنٹہ تک جنگ ہوتی رہی اور بہت دیر تک فی منٹ ۲۰ گولوں کے حساب سے فیروں کی آواز سنائی دیتی رہی۔

انگلستان پر جدید حملہ کے منصوبے

لندن ۵ جون۔ نیویارک میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ امریکن نوٹ کا جواب دینے میں جرمنی کی طرف سے جو تاخیر وقوع میں آ رہی ہے اس کی وجہ غالباً یہ افواہ ہے کہ جرمن ایک ساتھ ہوا اور سمندر کی راہ سے انگلستان پر حملہ کرنے کے منصوبے سوچ رہے ہیں۔ تجویز یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۵۰ بیڑے انگلستان کی طرف روانہ کئے جائیں۔ جن میں سے ہر ایک میں ایک زپلن اور چار ہوائی جہاز ہوں۔ اور وہ جنوبی ساحل پر دریائے ٹیمز کے علاقہ اور نارفوک کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے لندن پر آملیں۔ جرمنی کا جواب اس تاخیر کے نتیجہ پر منحصر ہوگا۔

پولینڈ میں گیس سے حملہ

لندن ۷ جون۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ جرمنوں نے دریائے راؤکا کے علاقہ میں زہریلی گاس کا جب پہلی مرتبہ استعمال کیا تو اس کے اثر سے ایک نہایت وسیع رقبہ کے اندر کوئی جاندار چیز محفوظ نہ رہی چنانچہ بمشکل کوئی چرند و پرند زندہ بچا۔ اور کثیر التعداد عورتیں اور بچے ہلاک ہو گئے۔ روسی باربرداری کی ٹریناون کے گھوڑے بھاگ کر منتشر ہو گئے۔ یا ہلاک ہوئے۔ آخر محفوظ سپاہ کی ایک رجمنٹ منہ پر ڈھاٹے باندھے ہوئے موقع پر پہونچ گئی اور اس نے جرمنوں کو جو مزہ سے روسیوں کو گرفتار کرنے کے لئے آ رہے تھے ہولناک آتشباری کی مدد سے پسپا کر دیا۔

گلیشیا کے معرکے

لندن ۵ جون۔ پیٹروگراڈ کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ کولومیہ کے مغرب میں غنیم کے شدید حملوں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اور اسے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ہے۔ آسٹروی ایک روسی ڈویژن کے سامنے پانچ ہزار لاشیں چھوڑ گئے۔ اس علاقہ کے حملوں میں سات سو قیدی ہمارے ہاتھ آئے جوراوفہ کے علاقہ میں غنیم کے قلیل دستے دریائے نیسٹر کو عبور کر گئے ہیں۔

سرنگیں بچھانیوالا جہاز اڑ گیا

پیرس ۷ جون۔ سرنگیں بچھانیوالا فرانسیسی جہاز کاسابلانکا بحیرۂ ایجیئن کے دہانہ میں سرنگ کے ذریعہ سے غرق کر دیا گیا۔ ایک برطانی تباہ کن جہاز نے ۲ افسر اور عملے کے ۶۴ آدمی اٹھا لئے۔ ممکن ہے کہ عملے کے اور آدمی ساحل تک پہونچے ہوں اور وہاں ترکوں نے انہیں گرفتار کر لیا ہو۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۸ جون۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اراس کے شمال میں غنیم نے ان خندقوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے جو ہم نے کل اس سے چھین لی تھیں نہایت سر توڑ کوشش کی چنانچہ وہ ۸۰ کیلومیٹر (قریباً ۵۰ میل) کے فاصلہ سے آگ لا کر خونریز جوابی حملے کرتا رہا مگر وہ پسپا کر دیئے گئے۔ غنیم دو ہزار کشتے میدان میں چھوڑ گیا۔ ۲۵۰ قیدی اور ۶ مشین توپیں ہمارے ہاتھ آئیں اور بہت سی ملبہ کے نیچے دب گئیں سائسان اور ریز کے درمیان ہم نے متعدد حملے کئے اور انتقام لینے کے لئے دینکوا کے قریب غنیم کی خندقوں پر جلتا ہوا سیاہ مادہ پھینکا۔

ایپرس کے شمال میں جنگ نہایت شدت کے ساتھ جاری ہے چنانچہ کل سارا دن توپخانہ کی خونریز لڑائی جاری رہی لیبر نتھ کے درمیانی حصہ میں حملہ کر کے اس کے وسطی دمدمہ تک پہونچ گئے جرمنوں کے متعدد جوابی حملے پسپا کئے گئے ہیبوٹرن میں ۴۰۰ قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ اور غنیم کے کئی سو لاشے میدان میں پڑے رہ گئے۔

اٹلی کے ہوائی جہاز کی تباہی

لندن ۹ جون۔ وائنا میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایک آبی ہوائی جہاز نے اطالی ہوائی جہاز فیرارا پر جو علی الصباح نیوم کی طرف سے لوٹ رہا تھا حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا۔ عملے کے سات آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

خدا کی عنایت

لندن ۸ جون۔ جرمنوں کے ایک فوجی حکمنامہ میں جو دریائے بزدرا کی رزمگاہ سے دستیاب ہوا۔ گیس کے حملہ کے متعلق ذیل کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ خدا کی عنایت سے ہمیں گیس کی صورت میں ایک نیا اور زبردست حربہ مل گیا ہے۔ جس کی مدد سے ہم اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے ہیں۔

اطالیوں نے کیا حاصل کیا؟

(سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خاص تار)

لندن ۷ جون۔ اطالی اخبار سیجرو رقمطراز ہے کہ ۱۲ روز کی جنگ میں اٹلی نے ۱۶۸ میل کے محاذ میں آسٹریا کی طرف سے تمام راستے بند کر دیئے ہیں سنٹرل نیوز کا لوگانو کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ غنیم مقامات فیسنیو اور ریلو ریٹو میں ٹھوس چٹانوں میں کئی ہولی خندقیں استعمال کر رہا ہے۔

جنوبی افریقہ میں جنگ

لندن ۷ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ مئی کو بحری گولہ باری کے بعد سپاہیوں کی ایک جماعت نے خشکی پر اتر کر مقام سفنکس ہیون پر حملہ کیا۔ (جو جھیل نیاسا کے کنارے پر واقع ہے) اور جرمنوں کو نقصان کے ساتھ بھگا دیا گیا۔ رائفلیں گولی بارود کا سامان اور ذخائر ہمارے ہاتھ آئے اور سلح سٹیمر ہرمن وان وسمان تباہ کر دیا گیا۔ سپاہ کامیابی کے ساتھ دوبارہ جہاز پر سوار ہو گئی اور ہمارا صرف ایک آدمی مجروح ہوا۔

ہندوستان کی ڈاک لندن میں

لندن ۷ جون۔ ۱۵ مئی کی ہندوستانی ڈاک آج بروز دوشنبہ یعنی ۷ جون کو لندن میں تقسیم کی گئی۔

رومہ کی اطلاع

لندن ۹۔ جون۔ رومہ کا تار مظہر ہے۔ کہ آج کی سرکاری اطلاع میں تمام محاذ پر اطالی فوج کی باقاعدہ پیشقدمی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں اُس نے سرحد کے اُس پار نہایت ہی اہم مقامات پر قبضہ کر لیا۔ آسٹریویوں کی مقاومت زیادہ تر کمزور تھی۔ دو قسم کی جنگی کارروائیاں نشو و نما پا رہی ہیں۔ ایک طرف اطالی تولگیریا کی سطح مرتفع پر لیوروں کی قلعبندیوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ دوسری طرف وریلسیو الینا نزو کی تمام لائن پر غنیم کی عظیم جمعیت فراہم ہوئی ہے۔ اور اطالی بھی زبردست توپخانے کی مدد سے اس دریا تک پہنچ گئے ہیں۔ اس لاین کا مقصد زیادہ تر یہ ہے کہ دریا کے مناسب مقامات پر پل ڈال کر فوج کو پار اتارنے کا انتظام کیا جائے۔ اور مناسب گھاٹ طیار کئے جائیں تین روز کی جنگ کے بعد اب اطالی ٹولمینو پر بھی حملہ کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ ان کا رسالہ اسا نزو کے زیریں حصہ کو عبور کر کے دریا کے مشرقی کنارہ پر خندقیں طیار کر رہا ہے۔ ان معرکوں کے دوران میں۔ اطالیوں کا نسبتاً کم نقصان ہوا۔

برطانیہ کی تجارت

لندن ۷۔ جون۔ ماہ مئی کی تجارت درآمد و برآمد کے متعلق جو شمار وار اعداد شائع کئے گئے ہیں اُن سے پایا جاتا ہے کہ درآمد میں ۲،۵۶۷،۵۴۶،۱۲۵ پونڈ کا اضافہ اور برآمد میں ۸،۲۱۹،۳۳۴ پونڈ کی کمی ہوئی درآمد کے اضافہ میں اشیاء خورد و نوش اور تماکو (۲،۲۶۶،۱۱۴ پونڈ) روئی (۳،۵۰۷،۰۰ پونڈ) اور اون ۲۳،۶۱،۸۶ پونڈ شامل ہیں۔ برآمد کی کمی زیادہ تر سوتی مصنوعات ۲۲،۲۰۹۲۵ پونڈ پر مشتمل ہے۔

شاہ یونان

لندن ۶۔ جون۔ ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ شاہ یونان کی ایک پسلی کا حصہ اس غرض سے کاٹ کر نکال دیا گیا تھا کہ مرض استسقا کی وجہ سے جو پیپ پیدا ہو گئی تھی وہ آسانی سے خارج کی جا سکے۔

لندن ۸۔ جون۔ ایتھنز سے شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شاہ یونان کی حالت میں نمایاں ترقی رونما ہوئی ہے۔ ان کا بخار ۱۰۰،۸ درجہ تک اتر آیا ہے۔ اور استفراغ بھی بند ہو گیا ہے۔

دیوان عام میں جدید وزراء

لندن ۷۔ جون۔ آج دیوان عام میں جب نئے وزراء سوالات کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو قابل ذکر منظر دیکھنے میں آئے اور ان کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ سب سے پہلے مسٹر بونرلا کی آمد پر جوش چیرز دئے گئے۔ اور جب مسٹر اسکوئیتھ دیوان عام میں داخل ہو کر مسٹر بونرلا کے پاس بیٹھ گئے۔ تو جوش اور بھی بڑھ گیا۔ وزیر اعظم نے پرجوش الفاظ میں اٹلی کی اتحادیوں کی موافقت میں شریک ہونے کا خیر مقدم کیا۔ اور کہا کہ برطانیہ نے متحدہ اٹلی کی تجویز کو ہمیشہ نہایت ہمدردی اور توقع کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اب اس کے بہادر سپاہی اور ملاح دنیا کو آزادی دلانے کی جدوجہد میں ہمارے شریک حال ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آیا رنگروٹ بھرتی کرنے کی موجودہ سہولتوں پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔ مسٹر اسکوئیتھ نے بیان کیا۔ کہ آخری اپیل کا جس طرح سے خیر مقدم کیا گیا ہے وہ نہایت قابل اطمینان ہے۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی کا مفصل اعلان عنقریب ہونے والا ہے۔

چین اور جاپان کا عہدنامہ

لارڈ رابرٹ سیل نے بیان کیا کہ مجھے اس امر کا علم ہے کہ امریکن گورنمنٹ نے معاہدہ چین و جاپان کے متعلق گورنمنٹ جاپان کو ایک نوٹ بھیجا ہے اور اس مسئلہ پر گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے فی الحال کسی قسم کے اظہار رائے کی ضرورت نہیں۔

انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چین میں غنیم کے تجارتی کاروبار کو بند کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔

برطانی تجارت کو تباہ کرنے کی کوشش

لندن ۷۔ جون۔ مسٹر بونرلا نے دیوان عام میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آیا ہانگ کانگ میں کوئی ایسے منصوبے روشنی میں لائے گئے ہیں جن کا مقصد جرمن گورنمنٹ کی مدد سے مشرق بعیدہ میں برطانی تجارت کو بالکل تباہ کر دینا ہے؟ کہا کہ بلاشبہ ہانگ کانگ میں اس قسم کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں اور میں گورنر ہانگ کانگ سے اس بارہ میں خط و کتابت کر رہا ہوں۔ مگر فی الحال اس بارہ میں کچھ مزید بیان نہیں کر سکتا۔

جرمنی کی شرط

لندن ۸۔ جون۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار مقیم نیویارک رقمطراز ہے۔ کہ جرمنی نے ایک شرط پیش کی ہے جس پر معاہدہ ہو جانے کی صورت میں۔ وہ امریکن تجارتی جہازوں پر خواہ اُن میں کچھ ہی کیوں نہ لدا ہو۔ اور وہ مسافر بھی لیجا رہے ہوں حملہ نہیں کریگا۔ وہ شرط یہ ہے کہ امریکہ آتشگیر مادہ کا ان پر لادا جانا بند کر دے اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہو۔

جرمن جہاز غرق

لندن ۹۔ جون۔ پیٹروگراڈ۔ ایک روسی آبدوز کشتی نے ونڈاؤ اور گوٹ لینڈ کے درمیان دس جرمن جنگی جہازوں پر حملہ کیا۔ اس نے کئی تارپیڈو پھینکے اور بہت بڑے دھماکے کی آوازیں سنکر غوطہ لگا گئی جرمن فوج آبدوز کشتیوں کی اس سرگرمی کو دیکھ کر اور سرنگوں سے نقصان اُٹھا کر جنوب مغرب کی طرف چلی گئی۔

جرمن اسٹیمر ہیڈنبرگ ایک سرنگ سے غرق کر دیا گیا۔ اور ایک کروند کا بری طرح نقصان ہوا۔ موخرالذکر کو کھینچتے ہوئے ایک جرمن بندرگاہ میں لیجایا گیا ہے۔

روسی میدان جنگ

لندن ۹۔ جون۔ پیٹروگراڈ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ جرمن شاہی کے فرنٹ پر ایک بڑی بھاری لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی فوجوں کی از سر نو ترتیب دی ہے۔ اور موضع ڈوبل پر لگاتار حملہ آور ہو رہے ہیں۔

اس اعلان میں لکھا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ روسیوں نے اس گاؤں کو چھوڑ دیا ہے۔ اور شاولی کے سامنے جمع ہو گئے ہیں۔ سوئرڈ وبیا پر روسی جارحانہ روش قابل اطمینان طور پر جاری ہے۔ علاقہ راؤکا میں جرمنوں نے گیس کے ساتھ حملہ کرنے کی پھر کوشش کی۔

گلیشیا میں بدستور جنگ جاری ہے وسنیا میں ایک شدید جنگ کے بعد روسیوں نے جوابی حملہ کیا اور دو ہزار جرمن اور آسٹرین گرفتار کئے۔

نیسٹر پر اگرزبرگ سے ذمیڈاسٹیں تک روسی استحکامات کے خلاف جرمنوں کے حملے ناکام ثابت ہوئے۔ روسیوں نے سیکڑوں قیدی اور جلد جلد چلنے والی توپیں گرفتار کیں۔ نیسٹر کے بائیں کنارے پر زوراونوں میں دشمن کی افواج میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور یہ سلسلہ ریلوے تک وسیع ہو گیا ہے۔

اخبار برقیہ

کیا لوسی ٹینیا مسلح تھا؟

نیو یارک ۱۱-جون - ریاستہائے متحدہ امریکہ کی اعلیٰ جیوری نے جرمنی ریزرو سٹ گسٹاؤ سٹیبل کی شہادت قلمبند کی ہے جو انگریزی زبان میں گفتگو نہیں کر سکتا تھا - اور اس کے اس حلفی بیان کے متعلق کہ میں نے لوسی ٹینیا پر توپیں چڑھی ہوئی دیکھیں اُسے زیر حراست رکھنے کا حکم دیا ہے

ہوائی حملوں کے نقصان کا معاوضہ

لندن - ۸ -جون - مسٹر مکوتھ نے دیوان عام میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ہوائی حملوں کی وجہ سے لوگوں کو جو نقصان پہنچا ہے اسکا معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے - گورنمنٹ جنگی خطرات کی وجہ سے مال و جائداد کا بیمہ کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے -

پولینڈ میں گیس کے استعمال کا مہلک اثر

شملہ - ۸ - جون - انگلستان سے ذیل کا برقی پیغام موصول ہوا ہے -

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ غلیظ دھوئیں کے زہریلے بادل اس نشیب پر کثرت چھائے ہوئے تھے جہاں روسیوں نے خندقیں کھود رکھی تھیں - اس کے بعد نہایت پرخوف منظر دیکھنے میں آیا اور نہ صرف انسانوں بلکہ ہر جاندار چیز کو زہریلے دھوئیں کے اثر سے نقصان پہنچا - ملحقہ دیہات میں بمشکل کوئی گھوڑا گائے یا دیگر چرند پرند زندہ بچے - عورتیں اور چھوٹے بچے کثرت ہلاک ہوگئے - گیس کے اثر سے دم گھٹا جاتا تھا - سخت درد محسوس ہوتا تھا اور سانس لینا سخت دشوار ہوگیا تھا - اس گیس کے اثر سے روسی سپاہی سخت طیش میں آئے ہوئے ہیں

جرمنوں کی نئی کوشش

لندن ۹ - جون پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شاولی (واقع صوبجات بالٹک) کے محاذ پر جرمن ایک عظیم جنگ کو نشوونما دے رہے ہیں - اور اپنی افواج کو از سر نو ترتیب دیکر موضع ڈوبلی کی سمت میں شدت سے حملہ آور ہو رہے ہیں - سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ مداس وجہ سے روسیوں نے اس گاؤں کو خالی کر کے اپنی سپاہ شاولی کے سامنے فراہم کی ہے - دریائے ڈوبیسہ کے زیریں حصہ پر روسیوں کی جارحانہ کارروائی اطمینان کے ساتھ جاری ہے - دریائے راؤ کا کے علاقہ میں جرمنوں نے گیس سے ایک اور حملہ کرنے کی کوشش کی -

گلیشیہ کی جنگ نہایت شدت سے جاری ہے مقام ڈیزنیا پر نہایت خونریز جنگ کے بعد روسیوں نے جوابی حملہ کیا اور ۲ ہزار جرمن و آسٹروی گرفتار کئے - دریائے نیسٹر پر اعد گرسبرگ سے زیشرائیز تک غنیم نے روسی قلعبندیوں پر جو حملے کئے ناکام ثابت ہوئے - اور صدہا قیدی اور تیز چلنے والی توپیں روسیوں کے ہاتھ آئیں - دریائے نیسٹر کے بائیں کنارے پر مقام زاراوزو میں غنیم کی جمعیت میں اضافہ ہوگیا ہے - اور اب وہ ریلوے لائن تک پھیلا ہوا ہے -

بحیرہ بالٹک میں جنگی کارروائی

لندن ۹ - جون - پٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ ایک روسی آبدوز کشتی نے ونڈاؤ اور گاٹ لینڈ کے درمیان ۱ جرمن جنگی جہازوں پر حملہ کیا اُسنے اُن پر کئی تارپیڈو پھینکے اور دھماکوں کی آواز سننے پر پانی میں ڈوبکی آبدوز کشتیوں کی سرگرمی اور سرنگوں کے رقبہ میں نقصان اُٹھانے کی وجہ سے جرمن جنوبی و مغربی سمت کو چلے گئے ہیں - جرمن سٹیمر ہنڈن برگ ایک سرنگ سے غرق ہوگیا اور ایک کروزر کو سخت نقصان پہنچا مگر جرمن اسے کھینچکر اپنی بندرگاہ میں لے گئے -

جنوبی رزمگاہ

لندن - ۸ -جون - روما کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے اسانزو پر ۷ اور ۸ - ماہ رواں بڑی جنگی کارروائی کی جا رہی ہے کہ غنیم کو دائیں کنارے کے مورچوں سے نکال دیا جائے اور دریا پر پل ڈالنے کا انتظام کیا جائے میدان کی نوعیت سے فائدہ اٹھا کر غنیم نہایت شدت سے مزاحمت کر رہا ہے - اور اسنے اپنی قلعبندیوں کو مستحکم کر لیا ہے - اگرچہ سیلابوں کی وجہ سے پل اور سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں - اطالی سپاہ نہایت بہادری سے لڑ رہی ہے - اور بعض اہم مقامات کو فتح کر کے شہر مون فالکن پر قابض ہوگئی ہے اس کے علاوہ اس نے مونٹی نیگرو میں آسٹرویوں کے ایک اہم موقعہ پر قبضہ کر لیا ہے اور دریائے اسانزو پر ۰۰ ۵ قیدی گرفتار کرلئے -

اطالویوں کی سرگرمی

لندن - ۱۰ -جون - روما کا تار مظہر ہے کہ ٹرول ٹرینٹو کی سرحد پر اطالی ایک عظیم نقل و حرکت کی طیاری کر رہے ہیں اور باقاعدہ کے ساتھ نشوونما دے رہے ہیں - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہماری الپس کی سپاہ نے کئی روز کی شدید جنگ کے بعد کارنک الپس میں پریکونل کے اہم موقع پر قبضہ کر لیا اور بہت سے قیدی گرفتار کرلئے کہ یہاں واقع جنگ دریائے اسانزو کے محاذ پر غنیم کے مستحکم مورچوں کے خلاف جاری ہے - لیکن اطالی ہر جگہ نہایت بہادری اور استقلال سے ... ساتھ [illegible]

ہیں - اگرچہ بہیں شہ - بد نقصان نہیں پہنچا مگر فیدیو کا بیان ہے کہ آسٹرویوں کو نہایت سخت نقصان پہنچا ہے -

گولی بارود اور نقصان جانکا مقابلہ

لندن - ۱۰ -جون - ارل سٹینہوپ نے جو میدان جنگ سے رخصت لیکر واپس آئے ہیں دیوان خاص میں بیان کیا کہ عام طور پر فرانسیسی اپنی مے ملی میٹر والی توپوں اور برطانی اپنی رائفلوں کی آتشباری سے اپنے مورچوں پر قائم ہیں - فرانسیسی طریقہ میں گولہ بارود کا بہت صرف ہے اور ہمارے طریقہ میں جانیں بہت ضائع ہوتی ہیں -

درِدانیال کے لئے برطانی کمک

لندن - ۹ - جون - سر این ہیملٹن نے ۹ - مئی کو سپاہ کے نام ایک حکمنامہ صادر کیا جس میں لکھا تھا کہ گذشتہ تین روز کے اندر تم نے جو بہادری دکھلائی وہ میں نے جنگ روس و جاپان میں بھی نہ دیکھی تھی - انھوں نے لارڈ کچنر کو تار دیا جس میں سپاہ کی بہادری کی تعریف کی اور مزید کمک طلب کی ورمیں اثنا ایسٹ لنکا شائر ڈویژن کا باقی حصہ بدیں غرض جہاز سے خشکی پر اتر رہا ہے کہ فوج کو مفتوحہ موقعوں کے استحکام میں مدد دے -

گلیشیہ میں آسٹریا اور جرمنی کی پیشقدمی

شملہ ۱۰ -جون - ہز ایکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے

"گلیشیہ میں خونریز جنگ جاری ہے آسٹریا و جرمنی کی افواج نے پرزمیسل کے عین مشرق میں تلب کیطرف کسی قسم کی پیشقدمی نہیں کی - اور روسی دریا کے مغربی کنارے پر قابض ہیں مگر اور جنوب کیطرف غنیم کی افواج دریائے نیسٹر کو مقام زراوُ سے عبور کر گئی ہیں - اور روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وہ وہاں اپنی طاقت کو تقویت دے رہے ہیں اور اپنی لائن کو اس ریلوے تک وسعت دے رہے ہیں جو لمبرگ کو جاتی ہے - جرمنی کی سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہماری ایک اور سپاہ مقام سٹانسلاف سے جو لمبرگ کے جنوب میں ۶۰ - ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۱ - میل مغرب کیطرف ایک مقام تک پہنچ گئی ہے -

ہالینڈ کی سرحد پر نقل و حرکت

لندن - ۹ - جون - ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ دریائے ایزر کیطرف جرمن سپاہ کی عظیم نقل و حرکت ہو رہی ہے ہالینڈ اور بلجیم کی درمیانی سرحد بند کر دی گئی ہے اور تمام سرحد پر بجلی کا خاردار تار لگا دیا گیا ہے اور باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ... [illegible]

اشاعت عیسائیت میں مسیحیوں کی اولوالعزمی

مسیحی مشنری اشاعت عیسائیت کے واسطے ایسے مقامات پر جانے سے بھی باک نہیں کرتے جہاں ان کی جان معرض خطر میں ہو۔ چنانچہ جب چینی ترکستان میں پادری پہنچے تو اُنہیں سخت مشاکل پیش آئیں۔ کافر انام نے ان کی جائے قیام تک کو بارہا تباہ و برباد کر ڈالا مگر ان اولوالعزم و سرگرم خدام مذہب عیسوی نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ تکالیف و آلام کو برداشت کیا۔ بالآخر وہ فائز المرام ہوئے۔ اب پادریوں نے وہاں خاص وثوق و اعتبار حاصل کر لیا ہے۔ اور مدارس و شفاخانے کھولنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس علاقہ میں مشنریوں کے چار صد مقام ہیں۔ اور چار مدرسے اور تین شفاخانے جاری ہیں۔ ایک مطبع بھی ہے جس میں آٹھ ہزار کے قریب انجیلیں چھاپ کر مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ ایک ترکی اخبار کے جاری کرنے کی تجویز بھی عنقریب قول سے فعل میں آنے والی ہے۔

غور کرو جناب مسیح علیہ السلام تو صرف بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی مخلصی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان کے نام لیواؤں کی سرگرمی اور اولوالعزمی کا یہ حال ہے کہ وہ اطراف و اکناف عالم میں اشاعت عیسائیت میں مصروف ہیں مگر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کے واسطے مبعوث ہوئے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۲۲ س سبا ع ۱۲) اور اے پیغمبر ہم نے تو تم کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو ایمان لانے پر ہماری خوشنودی کی خوشخبری سنا دو۔ اور کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے ڈراؤ۔ مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے مسلمانوں کو خیر الامم کا لقب کس وجہ سے ملا؟

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ (پ ۴ سورہ آل عمران ع ۱۲) لوگوں کی رہنمائی کے لئے جس قدر امتیں پیدا ہوئیں اُن میں تم مسلمان سب سے بہتر ہو کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بُرے کاموں سے منع کرتے۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جس کا وظیفہ زندگی صرف تبلیغ اسلام ہو اور بس۔ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۴ سورہ آل عمران ع ۱۱) اور تم میں ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ اور آخرت میں ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے۔

مسیحی اقوام پر اشاعت عیسائیت کی اپنے مذہبی اصول کی بنا پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ مگر وہ اس مقصد کے حصول کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ برخلاف اس کے ہر مسلمان پر بموجب احکام اسلام کے تبلیغ اسلام کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مگر آہ ہم اس فرض اہم و اقدم سے غافل ہیں۔ تا کجا ثم آہا ثم آہا"

نور الدین

تاجر چرم گوجرانوالہ

ووکنگ لندن کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ رب العلمین الحمد للہ رب العلمین اللھم زد فزد۔ اس ہفتہ ایک خاتون نے جس کی عمر تقریباً چھیاسٹھ سال کی ہے اسلام اختیار کیا۔ اسلام جو فطری مذہب ہے اہل انگلستان کے قلوب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان میں سے بعض رفتہ رفتہ اس کا اظہار کر رہے ہیں مسلمانوں کی طرف سے ہمت کا اظہار ضروری ہے کیا بلحاظ اس کے کہ یہاں کام کرنے کے لئے آدمی بھیجیں اور کیا بلحاظ اس کے کہ تبلیغ کے فنڈ کو مضبوط کریں اجر عظیم اور ثواب جزیل حاصل کرنے کا موقع ہے۔

صدر الدین امام مسجد ووکنگ

جواں مرگ

لڑکوں کی نگاہیں لیونگ کے نتیجہ پر لگ رہی تھیں چنانچہ نتیجہ اخبار لیڈر میں شایع ہو گیا ہے اور گزٹ میں بھی کو آ ئیگا۔ ایک لڑکا رام لال حسن نے دیوبند میں اپنی ناکامی کے متعلق کچھ سنا تھا۔ لیکن اُس کو کچھ شبہ باقی تھا۔ جب وہ ۴ بجے کی گاڑی کر مظفر نگر آیا تو یہاں آکر اُس کو قطعی طور پر اپنی ناکامی کی تصدیق ہو گئی جس کے اثر سے اُس کا کھانا پینا موقوف ہو گیا۔ اور برابر روتا رہا حتی کہ رات کے وقت اسی صدمہ سے اُس کے قلب کی حرکت بھی یکایک بند ہو گئی۔ اور وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بعض کا خیال ہے کہ کچھ کھا لیا۔ غرض جو کچھ بھی ہو اصلی وجہ ناکامیابی امتحان ضرور ہے۔

رام لال ایک خوبصورت نوجوان لڑکا تھا والدین نہ تھے۔ البتہ چچا ماموں اُس کے نگران تھے اُس کے حقیقی سوگواروں میں اگر کوئی باقی رہا ہے تو وہ اُس کی بیوی ہے سو اس حالت جوانی میں اُس کے رفیق زندگی کی جدائی اُس پر جس قدر شاق ہو وہ کم ہے۔ خدا اُس کو صبر دے۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اقبال لبند شہری

معاونین کرام کا شکریہ

(۱) جناب منشی شیخ محمد عبداللہ صاحب محرر چوکی کھوڑی چند ماہ کے اندر مدینہ کو پانچ خریدار بقیمت سالانہ پیشگی عنایت فرما کر مشکور فرما چکے ہیں اور اس ہفتہ ایک خریدار اور عنایت فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں برابر نئے خریدار بہم پہنچانے میں ساعی ہیں آپ کی یہ ہمدردی اور محبت بے حد قابل شکریہ ہے۔

(۲) جناب مولانا سراج احمد صاحب دیوبند نے جنوبی افریقہ کا ایک خریدار عنایت فرمایا اور ۸ امئی کو اس کی قیمت مبلغ چار روپیہ بھی بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر مشکوری کا موقع دیا۔

(۳) جناب مسٹر محمد عبدالغنی صاحب ہائی کورٹ جسٹس نے ریاست کشمیر سے پانچ مستقل خریدار بقیمت سالانہ پیشگی یکم جون ۱۹۱۴ء سے عنایت فرما کر بے حد ممنون فرمایا۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنے اعزا و احباب کو خریداری مدینہ کی تحریک فرما کر مشکور فرماتے رہیں گے۔

(۴) جناب منشی عبدالکریم صاحب ورنیکلر ٹیچر نے ضلع مظفر گڈھ سے ایک خریدار سالانہ قیمت کا ہفتہ گذشتہ عنایت فرما کر مشکور فرمایا۔

(۵) جناب منشی محمد یوسف خانصاحب ضلع مظفرآباد کشمیر سے یکم جون کو بقیمت سالانہ پیشگی تین خریدار عنایت فرما کر مدینہ سے سچی محبت کا ثبوت دیتے ہیں

(۶) جناب قاضی عبدالحکیم صاحب سب رجسٹرار نے سندھ سے کئی خریدار عنایت فرمائے ہفتہ گذشتہ میں ایک اور خریدار کے نام وی پی منگا کر ممنون فرمایا

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں۔ حالانکہ آج کل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ طیار ہو گیا

اس رگڑہ کو لگا کر اخبار کی خبریں ملاحظہ کیجئے پھر دیکھئے

کہ جرمن و فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے یا نہیں یہ رگڑہ آنکھ کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے زیادہ تعریف فضول تجربہ شرط ہے۔ قیمت فی درجن دس آنے خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

ایس ایم موسیٰ عیسیٰ دفتر طبیہ مرادآباد

شب معراج

شب معراج کہیں سے وہ کہیں جا پہونچے
زش سے اونچے کے سر عرش بریں جا پہونچے
لامکان اور مکان پر نہیں کچھ بھی موقوف
جس جگہ یاد کیا اوس نے وہیں جا پہنچے
خواب راحت میں تھے محبوب خداوند طلب
تو سے سہلانے کو جبریل امیں جا پہنچے
ہے احادیث میں مذکور براق و رفرف
ہم یہ کہتے ہیں وہ بے مرکب وزیں جا پہنچے
جس جگہ جاتے فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں
اوس سے بھی آگے بہت سرور دیں جا پہنچے
قاب قوسین تھا کہ اُن کا مقام ادنے
ہو گئے پاس وہ بالکل ہی قریں جا پہونچے
بج گئی اہل فلک میں شب معراج کی دہوم
غل ہوا عرش پہ اب فرش نشیں جا پہونچے
خاتم مہر و محبت کی نہ کیوں شان بڑہے
جبکہ اس کے لئے اس طرح نگیں جا پہونچے

بعض اصحاب کو ہے قصۂ معراج میں شک
کہتے ہیں عرش پہ کیونکر شہ دیں جا پہنچے
کوئی کہتا ہے اسے خواب کوئی بیداری
بھول کر راہ کہیں سے وہ کہیں جا پہونچے
راز ہے ناز ہے اعجاز ہے یہ اُلفت کا
کس طرح یہ کو بھلا وہم و یقیں جا پہونچے
اس طرح عرش معلےٰ پہ گئے آنحضرتؐ
دل عشاق میں جس طرح حسین جا پہونچے
کوئی رستہ نظر آتا ہے نہ منزل کوئی
دیدۂ و دل میں مگر پھر بھی مکیں جا پہنچے
یہ تو ہے طالب و مطلوب میں اک رمز کی بات
حق کے محبوب تھے وہ حق کے قریں جا پہنچے

اے مسلمانو! ہو تم ایسے نبی کی اُمّت
ایک شب میں جو سر عرش بریں جا پہونچے
اپنی حالت کا بھی احساس کیا کچھ تم نے؟
تم تو کچھ ایسے گرے۔ زیر زمیں جا پہونچے
عبرت انگیز ہے دنیا کے لئے یہ منظر
مجلس دہر میں ناشاد و حزیں جا پہونچے
اب بھی چاہو جو اُبھرنا تو اُبھر سکتے ہو
تم ابھی تحت ثریٰ میں تو نہیں جا پہنچے
اپنی تقدیر کو چمکاؤ۔ یہ کوشش کر لو
سنگ در تک شہ والا کے جبیں جا پہونچے

زمیندار

اضطراب عاشقی

(از حسرت موہانی)

اضطراب عاشقی پھر کارفرما ہو گیا
صبر میرا ناشکیبائی سراپا ہو گیا
سادگی ہائے تمنا کے مزے جاتے رہے
ہو گئے مشتاق ہم اور وہ خود آرا ہو گیا
وائے ناکامی نہ سمجھا کون ہے پیش نظر
میں کہ حسن یار کا محو تماشہ ہو گیا
بعد مدت کے ملے تو شرم مجھ سے کس لئے
تم نئے کچھ ہو گئے یا میں نرالا ہو گیا
نوجوانی تھی کوئی شیدا نہ تھا میرے سوا
ایک حسن یار کا وہ بھی زمانہ ہو گیا
شور شیں جاتی رہیں وہ آرزوئے وصل کی
رنج دوری مرہم زخم تمنا ہو گیا
سحر وہ کیا تھا نگاہ آشنائے یار میں
جو دل بیمار کے حق میں مسیحا ہو گیا
ضبط سے راز محبت کا چھپانا تھا محال
شوق گریہاں ہوا غم آشکارا ہو گیا

اطلاع۔ آج کے اخبار میں سردار شرم سنگہ صاحب ایل ڈبلیو شہر سیالکوٹ شائع کیا جاتا ہے۔ ناظرین اسکو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ انکی ادویات عمدہ بیان کیجاتی ہیں۔

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون رو کی گرمی فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور گرمی خشکی ہو کر مین پاتے سے ہو جاتی ہے۔ اس کا فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا۔ وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے۔ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش تر خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ باین ہمہ فی بوتل (عہ) خورد شیشی دو اونس ۴ ایک اونس ۲

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

آئی اوڈائڈز دسالسہ

گرمی و گٹھیا کی وجہ سے جسم میں چکتا کا ہونا زخم کا ہونا۔ درد پھوڑا پھونسی اور رنگ سیاہ یا ناطاقتی کی وجہ سے خون خراب ہو گیا ہو تو اُس کے لئے یہ سالسہ نہایت ہی مفید ہے۔ کیونکہ اس میں پوٹاس آئی اوڈائڈ وغیرہ آزمودہ ادویات دے کر بنا ہے اس لئے کم مقدار میں زیادہ فائدہ کرنیوالا ہے۔ اور اس کے استعمال میں کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے۔ کہانے پینے میں کسی طرح کا روک ٹوک نہیں ہے۔ فہرست منگا کر ملاحظہ فرمائے۔ قیمت فی شیشی عا ڈاک محصول (۶)

فصلی بخار و طحال کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس برس سے ہمارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے اور بچے سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں۔

(۱) یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے
(۲) اس کی چار یا پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔
(۳) یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے۔ اور خون کو گاڑہا بنا کر قویٰ کو مضبوط کرتی ہے

قیمت بڑی شیشی ۱۴ چھوٹی شیشی ۸
محصول ۹ ۵

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کیساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بے سود جانکر اس سے مرنا بہتر ہے پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجئے جو انگریزی و گجراتی تامل مرہٹی تیلگو۔ بنگالی مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے۔ پتہ ذیل میں درج ہے

عیش ملاد آتنک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اسکے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اسکی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں ایکبار امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اس کی تصدیق و تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزاء سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ ۱)

ایسے ہی ہمارا طلاء واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنادیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ ماشہ پانچ روپیہ کی فرمائش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۳۲ - اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جداجدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا بلکہ مکان میں بھی سے برکت۔ ایک روپیہ فی البم محصولڈاک معاف خرچ دی پی ا

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

وید شاستر منی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ

لچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اسلئے مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کیطرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچاکر کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقع دیں والسلام نیاز مند مالک اخبار مدینہ

کلپاک



بیشک دیرپا **ٹرکش پیٹرن**

نمبر ۱۲ ۷ ۱

اعلیٰ اصلی پیشاسمور قسم اول قسم دوم قسم سوم خاکی سفید سیاہ عہ۵ سے عہ۲ تک

چھوٹے بچوں کی کلپاک عہ

حسب قواعد انڈین کاپی رائیٹ ایکٹ

اطلاع ضروری

ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے رجسٹرڈ کراکر اس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اٹھائیں

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخوان کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجئے ورنہ مایوسی ہوگی۔

المشتہر ایس ایف چشتی اینڈ کمپنی ہاشمی نیا بازار منٹن دہلی

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

روغن کنٹھ مالا شیشی عہ روغن دافع آوازکان فی شیشی ۸ روغن کان کا بہنا شیشی ۸ روغن داد کسی قسم کا ہو اکیوں نہ ہو نفع ہو علاوہ اسکی دبو بالکل نہیں فی شیشی ۸ روغن باہمتی چشم شیشی ۸ سرمہ سفید رحال کا ماڑا پھولی رزندی ناخنہ۔ دان اوندھی۔ رتوندی نزلہ ہو فیتو۔ عہ

شربت الائچی جس سے تپ صفرا بلغمی و بادی نفع جو جسم کو موٹا کرتی۔ آتو بچتی دھات کو غلیظ کرتا ہے رجن بکی۔ اماش طبیعت رفع کرے۔ فی شیشی ۱۲

شربت مقوی اطفال بچہ ۱ ماہ کے بچہ سے لیکر ۱ برس کی عمر تک کو مفید جس سے بچہ توانا تندرست طاقتور بلا کسی مرض کے ہوجاتا ہے شیشی ۱۲ اگر صرف خون

بواسیر بند کرنا چاہیں دو پیکٹ قیمتی ۸ میں بند ہوجائیگا۔ اگر بواسیر خونی و بادی دا سطے تمام عمر کے بند کرنا چاہیں آٹھ پیکٹ ۱۲ مسہ بواسیر جب سے بلا تکلیف رد ہو جاتے ہیں۔ تین پیکٹ ڈیڑہ روپیہ (عہ)

المشتہر

چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان نمبر ۱۱

طاعون

کے

نقد انعام طاعون کی مفید معلومات

کا **خواستگار** مفت

وہ لوگ ہوتے ہیں

جو

باوجود جاننے اس بات کے کہ یہ تیز زہر منٹوں میں گھنٹوں میں مریض کو مار دیتی ہے پھر وہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے اکسیر شفا مجربہ و مصدقہ حکماء یونان و ڈاکٹر صاحبان منگوا کر اپنے پاس کیوں نہیں رکھتے۔ جب گھر میں کوئی مبتلا ہوتا ہے تو پھر حکیموں ڈاکٹروں اور دوا کی تلاش کرتے ہیں جو بلا سود و سعی ہوتی ہے

اگر کنبہ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو

تو اکسیر شفا جو جان عزیز کی حفاظت کیلئے واقعی اسم باسمی ہے اپنے گھر میں منگا کر موجود رکھو تاکہ وقت پر کارآمد ہو۔ آجتک جس قدر مرکبات ایجاد ہوئی ہیں سب سے زیادہ اسی پر حکماء و علماء کا اتفاق ہو چکا ہے واقعی اکسیر شفا مرض طاعون کا سریع الاثر علاج ہے قیمت فی شیشی عہ جو دو مریض کیلئے کافی ہوتی ہے آدھی درجن عہ۵ ایک درجن للعہ۹

تازہ بشارات

منشی احمد خاں صاحب گورنمنٹ رپورٹر اخبارات الہ آباد لکھتے ہیں جو شیشیاں آپ سے منگائی گئی تھیں چند مریضوں پر آزمائی گئیں بہت مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔

حکیم سید شجاعت حسین صاحب کھاوادی تادری (پٹنہ) تحریر فرماتے ہیں صد مریضان طاعون بحکم خدا میرے ہاتھوں سے آپ کی دوا اکسیر شفا کی بدولت شفایاب ہوئے۔

سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پرتاب گڑھ (اودھ) میں نے آپ سے اکسیر شفا کی درجن شیشیاں رفتہ رفتہ منگا کر طاعون کے مریضوں کو دوادی۔ صلفیہ اور بلا مبالغہ لکھتا ہوں کہ ۲۰۰ آدمی شفایاب ہوئے صرف دو شخص جو استعمال کے بعد میں فوت ہوئے وہ بھی بوجہ اپنی بدپرہیزی کے یعنی ایک نے جلیبی کھائی اور دوسرے نے [illegible] صحت ہونے پر شراب پی لی

منشی قلندر خاں بش آر کے اینڈ ایم او کیمپ ہوسکوپیٹ بنگلور آپ کے مرسلہ عرق طاعون سے بہت سے مریضوں کو شفا ہو چکی ہے۔

پتہ

حاذق الحرمین الشریفین حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء

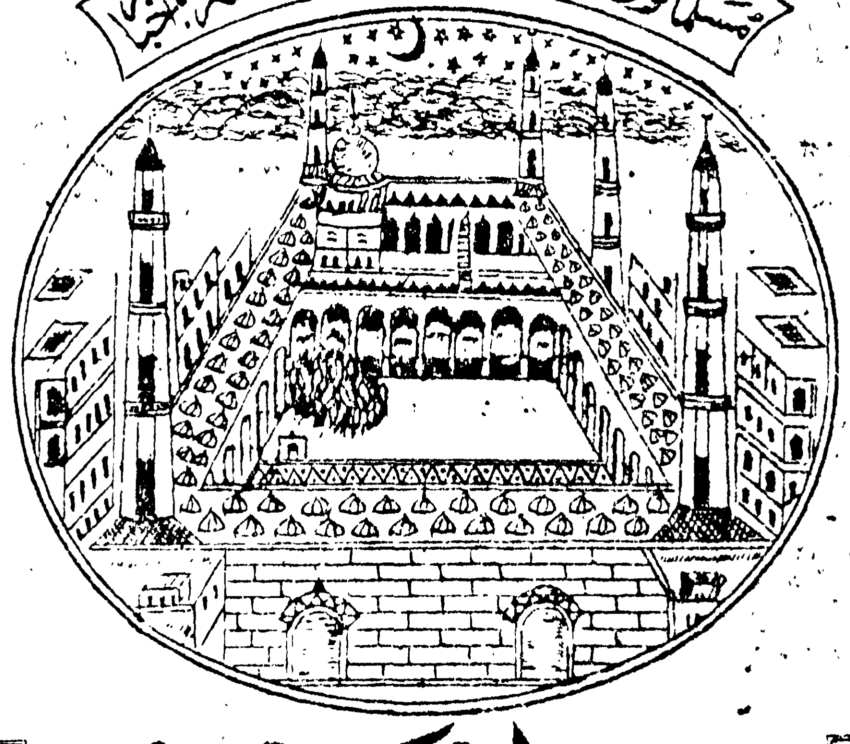
موچی دروازہ لاہور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ۔ ۔ ۔

نمبر (۵۵۵)

مسلمانوں کا قومی، تمدنی، تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار



مدینہ ہر ماہ انگریزی کی ۸، ۱۵، ۲۲ تاریخ کو بمقام بجنور سے بفضلہ تعالیٰ معین وقت پر شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک پیشگی ... ششماہی ... چھ ماہ سے کم کے لئے خریدار نہیں بنائے جاتے

مدینہ

مدینہ کا نمونہ
طلب فرمانے والے حضرات خریداری و عدم خریداری سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں

خریداران مدینہ
خط کتابت کے وقت اپنی پتہ کی چٹ کا نمبر خریداری (۵۵۵) کے علاوہ ضرور لکھا کریں ورنہ تعمیل نہ ہوگی

اشتہار دینے والوں کو مژدہ!

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا و علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اس کے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔

طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دفتر مدینہ کے متعلق تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیے

حوادث و اخبار

دربارِ بھوٹان کا عطیہ

دربار بھوٹان نے ایک ہزار روپیہ امپیریل انڈین وار ریلیف فنڈ میں بطور عطیہ پیش کیا ہے بھوٹان کی آبادی قلیل اور تجارت زیادہ تر تبادلِ اشیا سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ گرانقدر عطیہ نہایت فیاضانہ سمجھنا چاہیئے۔

بنگال کی عدالتہائے خاص

احاطہ بنگال میں ڈھاکہ ڈویژن، چٹاگانگ ڈویژن، راجشاہی ڈویژن۔ اور بردوان و پریزیڈنسی ڈویژن کے لئے الگ الگ خاص عدالتیں مقرر ہو گئی ہیں۔ جن میں قانون تحفظ ہند کے لئے دفعہ کے سنگین مقدمات کی سماعت ہوگی۔

تعزیری پولیس

لفٹنٹ گورنر پنجاب نے حکم دیا ہے کہ موضع سیٹھی کے باشندوں کو اپنے موضع میں زاید پولیس کے رکھنے کے لئے دو سال تک اس کے خرچ کا متحمل ہونا پڑے گا۔ موضع مذکور تھانہ کلر کہار ضلع جہلم میں واقع ہے۔

بصرہ میں طاعون

ہمعصر پاینیر رقمطراز ہے۔ کہ بصرہ سے طاعون پھوٹنے کی خبر آئی ہے۔ مگر سپاہ اس مرض سے بالکل پاک ہے اور غالباً آئندہ بھی پاک رہے گی۔

افریقہ سے مجروحین کی آمد

برٹش انڈیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی کا جہاز زیٹا کو مباسہ سے ۱۰۰ یورپین اور ہندوستانی مریض سپاہی لیکر ۱۲ جون کو بمبئی میں وارد ہوا۔

ہندوستانی خام و بافتہ کی برآمد کی ممانعت

سلطنت متحدہ اور فرانس کے سوائے باقی تمام ممالک کو ہندوستان کی خام منگانیز دھات کی برآمد بند کر دی گئی ہے اسی طرح سے وولفرام اور ٹنگسٹن یا خام ٹنگسٹن کو سلطنت متحدہ کے سوائے اور کہیں بھیجنے کی اجازت نہیں۔

ایک سیاسی مشتبہ کی نظربندی

ڈھاکہ کا ایک شخص چندر گھوش جسے سیاسی مشتبہین میں شمار کیا جاتا ہے۔ قانون تحفظ ہند کی رو سے اپنے مکان واقع کیا میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

پنجاب کے لئے ہائیکورٹ نامنظور

ہمعصر ٹریبون شملہ کے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے رقمطراز ہے کہ صاحب وزیر ہند نے پنجاب ... کو ہائیکورٹ کے درجہ پر ترقی دینے سے انکار کر دیا ہے۔

سرکاری خزانوں میں روپیہ

یکم جون ۱۹۱۵ء کو گورنمنٹ ہند کے سرکاری خزانوں میں ۳۰۰۰۰۰۰ ۱۷۲۶۳ روپیہ جمع تھا۔ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۱۴ء کی اسی تاریخ کو علے الترتیب سرکاری خزانوں میں ۲۵۴۱۵۸۰۰۰۰ اور ۲۲۱۳۲۲۰۰۰ روپیہ جمع تھا۔

شدید طوفان باد و باران

میمن سنگھ کے بعض حصوں میں منگل کے روز نہایت شدید طوفان آیا۔ بعض گاؤں کے مکانات گر گئے اور کئی جانیں ضائع ہوئیں۔ طوفان کے بعد اس شدت سے بارش ہوئی کہ نوٹا دریا چڑھ گیا فصلیں تباہ ہو گئیں۔

جہازوں کا تصادم

لنڈن ۱۴ جون۔ پورٹ سعید کا تار مظہر ہے کہ برطانی سٹیمر ریڈ نور شائر جو لنڈن سے یوکوہامہ کو جا رہا تھا ڈالش تامی ایک اور برطانی سٹیمر سے جو کراچی سے جبرالٹر کو جا رہا تھا۔ نیو پورٹ راک (؟) کے قریب ٹکرا گیا ریڈ نور شائر کے سامنے کے حصہ میں سوراخ ہو گیا۔ اور وہ اپنی لنگر گاہ کو لوٹ آیا۔ ڈالش کے سامنے کے حصہ میں آگ لگ گئی اور وہ خشکی پر چڑھ گیا تین آدمیوں کے چوٹیں آئیں۔

ایمڈن کو تیر الینے کی تجویز

گورنمنٹ آسٹریلیا جرمن کروزر ایمڈن کو تیرا لینے کی تجویزیں کر رہی ہے۔ جہاز مذکور آجکل جزائر کوکس کے ساحل پر پڑا ہے۔

بنگلور کی برقی رو کو نقصان

۲۹ مئی سے بنگلور میں طوفان باران و رعد کا اس قدر زور شور ہے۔ کہ کئی کھمبوں پر برقی رو کے تار۔ الیکٹرک اور ٹیلیفون کے تار ٹوٹ گئے ہیں شہر میں رات کے وقت بالکل اندھیرا ہوتا ہے اور کہیں برقی روشنی نظر نہیں آتی۔

عدالت خاص ملتان کے کمشنروں کی تعیناتی

عدالت خاص ملتان کا کام اختتام پذیر ہونے پر خان عبد الغفور خان پریزیڈنٹ عدالت مذکور اپنی سابقہ جگہ پر یعنی میانوالی کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج ہو جائیں گے مسٹر ایل فرنچ سی آئی ای جو سابق میں ریاست کپورتھلہ میں ایک کار خاص پر متعین تھے ڈائرکٹر کا نذات دیہی پنجاب مقرر ہوں گے اور مسٹر ... فیروز پور کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج تھے اسی حیثیت میں انبالہ میں تشریف لے جائیں گے۔

ہندوستانی جہاز بدلنے میں

... کمپنی کا جہاز ملتان جو ... کی ہندوستانی

... ڈاک لے کر بمبئی سے روانہ ہوا تھا۔ ۱۱ جون کی صبح کو پہونچی۔

بنگال کے لئے عدالت خاص

گورنر بنگال نے اپنے صوبہ کے لئے ایک عدالت خاص قایم کرنے کی تجویز کی ہے جس میں باقرگنج کی ڈکیتیوں کی تحقیقات ہوگی کمشنران عدالت میں ایک انگریز ایک مسلمان اور ایک ہندو صاحب مقرر ہوں گے۔

مہمندوں کی جنگ

جیسی کہ افواہ تھی۔ ۲۵ رجب کو نہیں شروع ہوئی اور شہر میں مشہور ہے۔ کہ اب صلح ہو گئی ہے یہ نہیں معلوم کہ کن شرائط پر صلح ہوئی۔ بہرحال اچھا ہوا کہ طرفین نقصان اور خونریزی سے بچے۔ سنا گیا ہے کہ فوجی افسروں کو کوہ ہرات جانے کی اجازت مل گئی ہے۔

آنریبل

چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ایک مہمندی جرگہ کو شرف اعزاز بخشنے کے واسطے آجکل میں شبقدر تشریف لے جانے والے ہیں۔

شبقدر

سے واپس آکر حضور لاٹ صاحب بہ تقریب دورہ کرم ... علاقہ کی طرف تشریف لے جائیں گے اور پھر وہاں سے بالا بالا نتھیا گلی چلے جائیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ دفتر کو نتھیا گلی جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

انور پاشا کی سواری

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار قسطنطنیہ میں انور پاشا کی سواری کا حسب ذیل حال تحریر کرتا ہے۔

"انور پاشا ایک سرخ موٹر کار پر قسطنطنیہ کی سڑکوں پر گذرا کرتے ہیں۔ اس موٹر میں ایک خاص قسم کا بگل لگا ہوا ہے۔ جب اس بگل کی آواز سنائی دیتی ہے تو گاڑیاں سڑک کے کنارے ہو جاتی ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا فایر انجن آگیا موٹر بہت رفتار سے چلتا ہے بہت سے لوگ اسکی جھپٹ سے زخمی ہو چکے ہیں۔"

جرمن کہنا گالی ہے

لندن کی کنگس بنچ ڈویژن میں ایک عجیب مقدمہ کا فیصلہ ہوا ہے ایک شخص نے اپنے ہمسفر کو جرمن کہہ دیا تھا اس نے ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ اس وقت جرمن سے زیادہ نفرت انگیز اور اہانت آمیز اور کوئی گالی نہیں ہو سکتی ہے لہذا ملزم کو ... ہرجانہ معہ خرچہ مقدمہ ادا کرنا چاہیئے۔

مسٹر جسٹس مسٹن کے صاحبزادہ زخمی

... ۱۲ جون ... لفٹنٹ گورنر کے صاحبزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار

مدینہ بجنور

سہ شنبہ ۲۲ جون ۱۹۱۵ء ۹ شعبان ۱۳۳۳ھ

صوبہ متحدہ کیلئے

اگزکٹو کونسل کی ضرورت

(۲)

جب بہار اڑیسہ کو لفٹنٹ گورنر باجلاس کونسل کی حکومت مل سکتی ہے اور یہ وہ صوبے ہیں جنہیں لارڈ میکڈانل نے ایک استہزا کی ادا سے یہ کہا تھا کہ وہ تمدن کے اس درجہ میں ہیں کہ جب صرف چھری کا استعمال لوگ کر سکتے ہیں۔ حالانکہ اُن فرقوں سے لارڈ موصوف چشم پوشی فرماتے ہیں۔ جو دماغی اور تمدنی ترقی میں بیسویں کی چوٹی پر ہیں۔ اور جو اپنے ملک کے لئے مشعل نور و ہدایت کا کام دیتے ہیں۔ جب بہار و اوڑیسہ کو لفٹنٹ گورنر باجلاس کونسل کی حکومت مل سکتی ہے تو ہمارے صوبجات کا استحقاق بدرجہ اولیٰ زیادہ ہے۔ اِس لئے کہ یہ صوبجات وسعت میں اُن سے زیادہ ہیں۔ اور ترقی میں اُن سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس لئے یہ مطالبہ کرنا کوئی مبالغہ آمیز مطالبہ نہیں ہے۔ کہ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو بھی طرز حکومت میں بنگال، بمبئی اور مدراس کے مساوی درجہ ملنا چاہیئے۔

سر ریجنالڈ کریڈک صاحب نے ہمارے مطالبات متعلقہ اگزکٹو کونسل کی مخالفت کرنے سے ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اپنے نوٹ کے ایک حصہ میں جہاں انہوں نے لفٹنٹ گورنر باجلاس کونسل اور گورنر باجلاس کونسل کی خوبیوں کا تذکرہ اور مقابلہ کیا ہے وہاں ایسی سیاست بیانی اور قوت استدلال کو استعمال فرمایا ہے۔ کہ میں اس سے اقتباس کچھ لینا مناسب سمجھتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں:

گورنمنٹ آف انڈیا یا پریسیڈنسی گورنمنٹ جیسی انتظامی جماعت میں یہاں انتظام یہ ہے کہ وائسرائے یا گورنر حکومت میں اپنی وسعت نظر اور اس تجربہ کو جو ملکی معاملات کا اسے ہندوستان سے باہر حاصل ہوتا ہے۔ داخل کرتا ہے۔ برعکس اس کے ہندوستان کے سویلین عہدہ دار انتظام ہندوستان کے جذبات کا علم اور ملک اور اہل ملک کا عمر بھر کا تجربہ مہیا کرتے ہیں۔ وائسرائے اور گورنر ایک طرف اور اس کے شرکائے کار عہدہ دار دوسری طرف ہوتے ہیں اور دونوں بالکل مختلف حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کا امکان نہیں ہوتا کہ ان کے تجربات یا ان کی قابلیتوں کا مقابلہ کیا جاوے کیونکہ وہ بالکل مختلف قسم کے ہوتے ہیں لیکن لفٹنٹ گورنر اور اُن کی کونسل میں یہ مفید امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اور ان کے شرکائے کار افسر سب ایک محکمے کے ہوتے ہیں۔ اور ان سب کا تجربہ انتظامی قریب قریب ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔ ان کی کونسل کے سویلین ممبر یا تو یہ خود اُمید رکھتے ہیں کہ لفٹنٹ گورنر کے بعد یہ عہدہ جلیلہ انہیں ملیگا۔ یا وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کوشش میں ناکامیاب رہے ہوں اول الذکر صورت میں انہیں آپس میں ایک نا ممدوح رقابت ہوتی ہے۔ صورت ثانی میں ان میں لفٹنٹ گورنر میں اکثر تعلقات کی کشیدگی رہتی ہے۔

گورنر ان تمام رقابتوں سے بالاتر ہوتا ہے اسے ان عہدہ داروں کی پنہاں مخالفتوں کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا جو اس کی جگہ حاصل کرنے کی کوشش میں ناکامیاب رہے ہوں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ کسی تعصبات یا روایات سے بندھا جکڑا نہیں ہوتا۔ اس کی نظر آزاد ہوتی ہے۔ وہ انگلستان کی آزاد محیط سیاسی میں پرورش پاتا ہے۔ اور اس کی شخصیت یہاں کے آفشل طرز عمل کی تقلیدی کرختگی کو ملایم کر دیتی ہے ہم ادب کے ساتھ اور پورے زور کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے گورنر کے فوائد سے جسے کونسل اور ایک ہندوستانی ممبر بھی دیا گیا ہو اب ہم محروم نہ رکھے جائیں۔

ان صوبجات میں ان قبیح اور شدید سیاسی حرکات کا ظہور نہیں ہوا جن سے دوسرے صوبوں کا چہرہ داغدار ہے۔ یہاں کے باشندے اس یقین پر اب تک قایم رہے ہیں کہ قانونی طریقوں سے مطالبہ حقوق کرنا چاہیئے۔ کیا۔ اس کا انعام ان کو اس طریقہ سے دیا جائے گا کہ وہ اس اصلاح سے محروم رکھے جائیں۔ جو اس سے بہت دنوں پیشتر انہیں مل جانی چاہیئے تھی۔ اگر ایسا کیا گیا تو انہیں جو قانونی طریقہ سے کام کرنے کے خلاف ہیں ایک اکسل جائے گا۔ صوبہ متحدہ کے لوگ اس سخت مقابلہ اور مقاتلہ کو جو یورپ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں ہو رہا ہے محض تماشائی کی نظر سے نہیں دیکھتے انہوں نے سلطنت کے حکم کی دلی جوش سے بجا آوری کی اور اس ضرورت کے وقت پر جو کچھ اُنہوں نے روپیہ اور آدمیوں سے اعانت کی ہے۔ وہ معمولی نہیں ہے اس [illegible] کی جنگ آور قومیں سلطنت کی حفاظت میں اور اپنے بادشاہ کی خدمت کے لئے اپنا خون بہا رہی ہیں۔ ہم اِس زمانہ کی اہمیت کو پورے طور پر محسوس کرتے ہیں۔ ہم اس اگزکٹو کونسل کے لئے مطالبہ کرتے ہیں تو یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ ہم موجودہ جنگ یا ان غیر معمولی حالات سے جو جنگ سے پیدا ہو گئے ہیں چشم پوشی کر رہے ہیں۔ یا ان کی طرف سے بے پروا ہیں

جنگ کی اہمیت مسلم ہے اور ہمارے خیالات اُس سے علیحدہ نہیں ہیں لیکن ہمیں اپنے روزمرہ کی زندگی بھی بسر کرنی ہے۔ حکومت کا انتظام ہر روز ہی ہوتا ہے۔ اصلاحات جن کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جاری ہونی ہی چاہئیں۔ ورنہ ملک کا کاروبار بند ہو جائیگا۔ اگزکٹو کونسل کا مسئلہ کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا۔ مگر دار الامرا کے چند ممبروں نے اسے اس درجہ تک پہنچا دیا۔ اور اب وہ اور لارڈ میکڈانل اس کے جواب دہ ہونگے۔ اگر اُن کی اس کاروائی سے مباحثہ اور ایجی ٹیشن اپنی شکل دکھانے لگیں اِس موقع پر میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری رائے میں یہ سخت قابل افسوس ہے کہ دار الامرا کو یہ اختیار ہو کہ وہ ہندوستان کے متعلق کسی اصلاح کو رد کر دیں۔ جسے درجہ بدرجہ ہندوستان کی پبلک نے پسند کیا ہو گورنمنٹ آف انڈیا نے جس کی تائید کی ہو اور وزیر ہند اور ملک معظم کی حکومت نے منظور فرما لیا ہو۔

بعد کامل غور و خوض کے اور اس قدر طول طویل کارروائی کے جو کچھ کیا جائے وہ کالعدم ہو جائے محض اس وجہ سے کہ قانون نے اتفاقاً دار الامرا کو یہ اختیار دیدیا۔ کہ وہ اُسے نامنظور کریں۔ میرے نزدیک یہ ناقابل برداشت ہے۔ قانون میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ اور یہ آلہ جو دار الامرا کے ہاتھ میں دیدیا گیا ہے۔ ان سے لے لینا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ اس صوبہ کے امرا اور زمیندار اس اصلاح کے خلاف ہیں۔ یہ غلط ہے برٹش انڈین ایسوسی ایشن جو تعلقہ داران اودھ کے سیاسی معاملات میں باقاعدہ قائم مقام ہے۔ اِس معاملہ میں دار الامرا کی کارروائی کے خلاف بالاتفاق اور بعض زورکے رزولیوشن پاس کر چکی ہے صوبہ آگرہ کے زمینداروں کے پاس کوئی ایسی پولیٹکل جماعت نہیں ہے جس کی حیثیت برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے برابر ہو یا جو ان کی اسی طرح قایم مقام ہو لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ اس صوبہ کے زمینداروں کا بھی بہت بڑا حصہ تعلقداروں کی ایسوسی ایشن سے اتفاق کلی رکھتا ہے میں یقین کرتا ہوں کہ میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کرتا۔ جب میں یہ کہتا ہوں کہ آنریبل راجہ کشن پال سنگھ صاحب نے اس مسئلہ پر جو تقریر فرمائی ہے وہ صوبہ آگرہ کے

زمینداروں کی رائے کا آئینہ ہے یا جو صاحب موصوف زمینداروں کی طرف سے باقاعدہ منتخب ہو کر بحیثیت قایم مقام کونسل بھیجے گئے ہیں۔

حضرات! کیا آپ کامل طور سے اس تجربہ کار مدبر کے احسانمند ہو سکتے ہیں۔ جس نے اپنی فطری قابلیت سے معاملہ کی اہمیت کو سمجھ لیا۔ اور جیسا کہ بیشتر دوسرے اہم مواقع پر کیا تھا۔ اس دفعہ بھی اس معاملہ کو اپنا ہی معاملہ سمجھ کے کام کیا۔

حضرات! ہمیں اپنی جنگ میں آدھی سے زیادہ فتح تو جب ہی حاصل ہوگی جب ہمارے کام کا بیڑا لارڈ ہارڈنگ جیسے نڈر اور بہادر شخص نے اٹھالیا لیکن ہم کو چاہیے کہ ہم انہیں پوری مدد دیں۔ اور اپنی کوشش قایم رکھیں حضور ممدوح نے امپیریل کونسل میں جو تقریر ۲۵۔ مارچ ۱۹۱۵ء کو فرمائی تھی اس کے دوران میں ارشاد فرمایا۔

کہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کہ جب تہذیب ترقی کرتی ہے اور نئے اور پیچیدہ مسائل۔ وہ پیدا ہوتے ہیں۔ تو اس وقت ایک شخص کی حکومت کونسل کی حکومت سے بہتر ہوتی ہے لوکل گورنمنٹوں کے لئے اگزیکٹو کونسل کا اصول ہندوستان کی زمین میں جڑ پکڑ چکا ہے۔ اور اس کا اکھاڑنا ممکن نہیں۔ اگزیکٹو کونسل کے ذریعہ سے لوکل گورنمنٹ ذاتی اثر کے ماتحت نہیں رہتی۔ اور ایک پالیسی پر مسلسل قایم رہنا ممکن ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں میرے خیال میں لفٹنٹ گورنر یا گورنر کی کونسل میں ہندوستانی ممبر کے ہونے سے حکومت کو بہت قوت حاصل ہوتی ہے میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ میرے دوست علی امام کا کونسل میں ہونا۔ اور ان کا علم اور تجربہ میرے لئے اور میری حکومت کے لئے نہایت درجہ مفید ثابت ہوا۔ میں اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہوں کہ اس ملک کے تمام تعلیمیافتہ لوگوں کو دارالامراء کے چند امراء کی اس حرکت کے نتیجہ سے ضرور ناامیدی ہوئی ہوگی لیکن میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمت نہ ہاریں کیونکہ میری رائے میں ۱۶۔ مارچ کو ہاؤس آف لارڈز میں جو کچھ ہوا وہ محض ایک عارضی رکاوٹ ہے اور جیسا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ رات کے بعد صبح صادق کا ظہور ہوگا۔ اسی طرح میں یقین کرتا ہوں کہ صوبجات متحدہ کو اگزکٹو کونسل بہت جلد ملے گی۔

حضرات یہ خیالات جو ایسے ہی بلند پایہ ہیں جیسا کہ صحیح ہیں۔ ہماری ہمت بڑھائیں گے۔ اور ہمیں چاہیئے کہ ہم پوری کوشش کریں کہ صبح صادق کا ظہور جلد ہو۔ ان ممالک کے باشندوں کا متفق اللسان ہو کر مطالبہ کرنا۔ مجھے یقین ہے کہ خود اس دارالامراء پر بھی اثر کئے بغیر نہ رہے گا جس نے بغیر کافی ... کے ... واقعات کی لاعلمی میں اس بات کے منظور کرنے سے انکار کیا جس کی گورنمنٹ آف انڈیا نے سفارش کی تھی۔ اور جسے وزیر ہند نے اور ملک معظم کی گورنمنٹ نے منظور کیا تھا۔ ہم کو چاہئے کہ قانونی حدود کے اندر رہ کر اس اصلاح کے حاصل کرنے کی ہر ایک امکانی کوشش کریں۔ ہم صرف اگزکٹو کونسل نہیں مانگتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں اور اس سے کم پر ہم قانع نہ ہوں گے کیونکہ اس سے کم پر ہمارے صوبجات کی ضروریات پوری نہ ہوں گی۔ لیکن قبل اس کے کہ میں اس بحث سے علیحدہ ہوں۔ مجھے پورے زور سے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ یہ مباحثہ میں معقولیت اور دلیل کے درجہ سے نیچے نہ اتر آنا چاہئے۔ اگرچہ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ جو حضرات تقریر کریں گے۔ انہیں اپنے جذبات کا روکنا مشکل ہوگا۔ کیونکہ وہ بجا طور پر اسے اپنے حقوق کی پامالی سمجھ رہے ہیں لیکن میں یہ عرض اس بنا پر کرتا ہوں کہ یہ شکایت کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے پبلک پریس نے لارڈ میکڈانل پر شدید ذاتی حملے کئے ہیں جس کے وہ مستحق نہیں ہیں۔

مجھے آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ دوسرا مقصد جس کے لئے آپ سب حضرات یہاں جمع ہوئے ہیں۔ یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ سے درخواست کی جائیں۔ بلکہ اس وسیع ملک کی وفادار رعایا کی تمنا اور شفقت اور دلی آرزو کے پورا کرنے کے لئے اور اس نازک موقع کا خیال جو دنیا کے معاملات میں اس وقت ہے لارڈ ہارڈنگ کی وائسرائلٹی کی میعاد میں توسیع کی جائے۔

میں نے انہیں "ہمارا وائسرائے" کہا ہے حقیقت میں یہی وہ وائسرائے ہیں جنہیں ہم حقیقی طور پر اپنا کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے شہنشاہ جم جاہ جب یہاں تشریف لائے تھے۔ تو حضور ممدوح کی نکتہ رس طبیعت نے فوراً اس بات کا پتہ لگا لیا تھا۔ کہ ہندوستان کی حکومت میں جس چیز کی کمی ہے۔ وہ ہمدردی ہے اس ہمدردی کے لئے اہل ہند اعلیٰ سے لے کے ادنیٰ تک۔ عرصہ سے رعیت تک تمنا کرتے تھے۔ اور وہ نہیں ملی تھی۔ یہ فخر لارڈ ہارڈنگ کے لئے ہی محفوظ تھا۔ کہ انہیں نے ہمیں وہ چیز دی جس کا حکومت ہندوستان میں ملنا ہم محال سمجھتے تھے۔ تاج برطانیہ کے اس عظیم الشان مقبوضہ یعنی ہندوستان کی حکومت جس میں روز نئے نئے پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ جس کا امن خارجی اور داخلی خطرہ سے خالی نہیں۔ خدا کا یہ احسان تھا کہ دنیا کی تاریخ میں جو یہ نازک موقع گذر رہا ہے ایسے وقت میں اس ملک کی حکومت اس فطری مدبر کے قابل ہاتھوں میں تھی جس کا نام لارڈ ہارڈنگ آف پنہرسٹ ہے۔ میں کانپ اٹھتا ہوں۔ جب میں سوچتا ہوں کہ کیا ہوتا۔ اگر کہیں ایسے حاکم کے ہاتھ میں حکومت ہوتی جس قسم کے حاکموں کا افسوس کہ ہم کو بہت کچھ تجربہ ہے وہ حاکم جو ہر چیز کو ان کا بس چلے تو سلطنت کو بھی اپنے معبود (سختی انتظام) پر قربان کر دیں۔ اس قسم کے لوگوں ... رعب کا سط تسلط کئے ... حکومت میں ہمدردی اور معقول مطالبات کو منظور کرنے سے ایسے ہی بیگانہ اور بیزار ہوتے ہیں۔ ہمارے وائسرائے۔ انتقام اور سختی سے جو لوگ کہ قانون اور امن کے دشمن ہیں ان کے کمینہ حملوں سے لارڈ ہارڈنگ بھی نہ بچ سکے۔ اور اگر ان کی وجہ سے لارڈ ہارڈنگ نے کوئی اصلاح کا راستہ چھوڑ کر سختی اور انتقام کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ تو کوئی تعجب انگیز امر نہ تھا لیکن یہ ان کی شان میں ہمیشہ کے لئے کہا جائے گا۔ کہ جن کی قسمت اُن کے ہاتھ میں تھی۔ ان پر لارڈ ہارڈنگ نے ہمیشہ بھروسہ کیا۔ اور کیا اُن کا بھروسہ کرنا درست ثابت نہیں ہوا۔ لہذا ہم اپنے فائدہ کے لئے اور سلطنت کے فائدے کے لئے وزراء سے التجا کرتے ہیں نہیں۔ ہم اپنے بادشاہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ لارڈ ہارڈنگ کو یہاں رہنے دیں۔ اس لئے کہ اس ملک کے کروڑ ہا باشندوں کو اُن پر پورا بھروسہ ہے۔ اور معاملات کا اور آدمیوں کا ان کو غیر معمولی علم اور تجربہ ہے جب سے کہ انہوں نے ساحل ہندوستان پر قدم رکھا ہے۔ اُن کی زندگی ہر وقت کام کرنے اور نگرانی کرنے میں اور پریشانی اٹھانے میں گذری ہے یہی کیا کم تھا کہ قسمت نے اس حلیم الطبع اور محبت کرنے والی ذات کو بھی اُن سے جدا کر دیا جس کا ہونا اُن کے لئے مرہم زخم کا کام دیتا ہوگا پھر ان کا بہادر اور نوجوان لڑکا بھی انہیں داغ مفارقت دے گیا۔ لیکن اپنے ملک کے لئے اس نے جان دی۔ لارڈ ہارڈنگ نے ان صدموں کو مردانہ وار برداشت کیا اور دامن صبر ہاتھ سے نہ دیا۔ سلطنت کی ضروریات یہ کہتی ہیں کہ انہیں ہندوستان میں ابھی اور زمام حکومت اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئے۔ اور مجھے یقین ہے کہ حضور ممدوح کا احساس فرض سلطنت کی خدمت جاری رکھنے پر آمادہ رکھے گا۔ اگرچہ آرام اور اعادہ صحت کی ضرورت کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

بلغاریہ کی شرکت جنگ

اطالیہ کے شریک جنگ ہوتے ہی بلقان میں بھی بعض ایسے آثار نمودار ہوئے ہیں جن کی بنا پر خیال کیا گیا ہے کہ رومانیہ و بلغاریہ کی ہوس توسیع مملکت ان کو کچھ زیادہ عرصہ تک خاموش نہ رہنے دیگی نیرالیسٹ کا نامہ نگار صوفیہ سے لکھتا ہے کہ یہاں عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ اگر بلغاریہ کی خواہشات

پوری کی گئیں۔ تو وہ بھی شریک جنگ ہو جائیگا۔ اور اس طرح اس عالمگیر جنگ کا جلد ہی خاتمہ ہو سکیگا۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ بلغاریہ کی خواہشات حسب ذیل ہیں جن کو وہ پوری کرانا چاہتا ہے۔

(۱) الف۔ مقدونیہ کا وہ حصہ جس کا تذکرہ سرویہ بلغریہ کے عہدنامہ میں ہے۔ دلا دیا جائے۔

(ب) صوبہ ڈابروجا باستثنا سلسٹریہ جیسا کہ سینٹ پیٹرسبرگ کی کانفرنس میں طے ہوا تھا۔ بلغاریہ کی ملکیت قرار دیئے جائیں

(۲) عہدنامہ لندن ۱۹۱۳ء کے بموجب اینوز و میدیہ کی سرحد قایم کی جائے۔

(۳) قوالہ، درامہ، سیرز، ودینہ، فلورینہ، دارداز اور قاستوریہ پر قبضہ دلا یا جائے۔

(۴) اور ضروری مالی امداد دی جائے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بلغاریہ کی یہ خواہشیں کس طرح پوری کی جا سکتی ہیں، آخری خواہش کا پورا ہونا البتہ ایک ممکن امر ہے۔ لیکن یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ سرویہ و یونان اپنے اُن جدید علاقوں کو جو ٹرکی کو تباہ و برباد کر کے، بڑی آرزوؤں اور باہم سخت کشت وخوں کے بعد حاصل کئے تھے۔ بلغاریہ کو نذر کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

رومانیہ جس کو جنگ بلقان میں کوئی خاص حصہ نہیں ملا اپنے ملک کا اہم ترین جز صوبہ ڈابروجا سے جو بحر سیاہ کے مغربی کنارہ پر شمالاً جنوباً ۵۰ میل کے قریب طویل ہے کس لئے دست بردار ہو سکیگا۔

اب رہا ٹرکی کا وہ ملک جو خط میڈیا اینوز کے شمال وغربی جانب واقع ہے اور جسمیں اڈریانوپل کے علاوہ قرق کلیسا، بابا اسکی، دیموطیقہ وغیرہ مشہور مقامات بھی شامل ہیں۔ ان کو بلغاریہ کو بخشنا دینا ایک اُمید موہوم پر مبنی ہے۔

اس قدر موانعات کے ہوتے ہوئے یقین نہیں کیا سکتا کہ بلغاریہ کی یہ خواہشیں پوری ہو سکیں گی۔ اور وہ شریک جنگ ہو جائیگا۔

جاپان کی تجارتی ترقی

ہندوستان میں یورپ کی ساختہ اشیا کی جس قدر کھپت ہے اُس کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ ہر شخص اپنی روزانہ ضروریات میں ان چیزوں کا کس درجہ محتاج ہے یورپ میں جنگ چھڑ جانیکے باعث یورپ کی تجارت میں بید رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور مال کا آنا تقریباً بند ہو گیا ہے۔ اسی لئے ہندوستانی بازاروں میں ولایتی اشیا روز بروز گراں ہوتی جاتی ہیں۔ اس موقع کو غنیمت سمجھ کر جاپان نے اپنی ملکی مصنوعات ہندوستان میں بکثرت بھیجنا شروع کر دی ہیں اور ان کی قیمتوں میں بھی نسبتاً معقول اضافہ کر دیا ہے

اپریل گذشتہ میں ممالک غیر سے ۱۵ لاکھ ۳۳ ہزار ۲۳۳ روپیہ کا اسباب ہندوستان میں لایا گیا جن میں ۹ لاکھ ۹۴ ہزار ۱۴۸ روپیہ کے موزے بنیان ریشم پارچہ شیشہ آلات دیاسلائی وغیرہ چیزیں جاپانی تھیں۔ یعنی تقریباً دو ثلث (⅔) مال جاپان سے اور ایک ثلث دیگر ممالک سے آیا۔

۶ لاکھ ۴ ہزار ۱۳۵ روپیہ کے شیشہ آلات میں سے ۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۱۷۸ روپیہ کا مال جاپانی تھا۔ اور ۲ لاکھ ۱۱ ہزار ۶۶۲ روپیہ کے موزہ بنیان میں ایک لاکھ ۴۴ ہزار ۸۰۰ روپیہ کا سامان جاپانی ساخت کا تھا۔ یہ صرف ایک ماہ کے شمار و اعداد ہیں۔

اگر ہندوستان ہی میں اس قسم کے سامان بہم پہنچانے والے کارخانوں کی طرف توجہ کی جاتی تو ملکی صنعت کی ترقی کے ساتھ بہت سے بیکار آدمی فکر معاش سے سبکدوش ہو سکتے تھے۔

اقتباسات

ٹرکی میں سرگرمی

(ٹائمز کا نامہ نگار قلمی)

قسطنطنیہ ۲۷ اپریل۔ فوج اور ممبران گورنمنٹ میں حیرت انگیز سرگرمی نظر آتی ہے۔ فوج کی قواعد اور استحکامات کی تعمیر کا کام مسلسل جاری ہے۔ بانات وغیرہ کی شل پبلک کے نفع کے کام بھی جلد جلد کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کام تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ محض اس لئے کئے گئے ہیں۔ کہ کچھ اور کرنے کو نہ تھا۔ بلغاری سرحد کے مقام دیموٹیکا سے قسطنطنیہ تک عارضی اور مستقل استحکامات کا ایک سلسلہ قایم کیا جا رہا ہے ہر جگہ خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ شاخ طلا کے اندرونی حصہ میں اور نیز کانسٹی ٹیوشن ہل کے چاروں طرف بھی خندقیں بنائی گئی ہیں۔ ان خندقوں سے جو معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں کی زیر نگرانی تیار کی گئی ہیں۔ یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ترک یا یوں کہا جائے کہ جرمن اگر دار الخلافہ فتح ہو جائے تب بھی مدافعت کا تہیہ کئے ہوئے ہیں بہت سی خندقوں اور استحکامات کا رخ شہر کی طرف ہے جس سے شاید یہ معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کا اندیشہ صرف سمندر کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ دردانیال کے قریب بھی دونوں کناروں پر توپوں کے لئے کنکریٹ کے چبوترے تیار کئے جا رہے ہیں کلید بحر کا سورچہ بلغاری سرحد کی جدید توپوں سے مضبوط تر کر دیا گیا ہے۔ اور طاقتور سرچ لائٹ لگائی گئی ہے ایشیائی ساحل پر بوغاس حصار بھی مضبوط کر دیا گیا ہے۔ چناق قلعہ کی آبادی کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ دفعتاً روانگی کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے مالدار اصحاب اندرون ملک میں چلے گئے ہیں۔

تاخیر میں نقصان ہے

تمام سرکاری افسر غیر متزلزل اُمیدیں ظاہر کرتے ہیں جب دردانیال کے خلاف کارروائی شروع ہوئی تھی تو ہر شخص کا خیال تھا کہ ایک مہینہ سے کچھ زیادہ میں خاتمہ ہو جائیگا۔ لیکن تاخیر نے ترکوں کو مطمئن کر دیا دردانیال کی سخت مدافعت میں جرمنوں نے جو کام کیا ہے اُس کا سہرا بہت خوشی سے انہیں کے سر باندھا جاتا ہے۔ جرمنوں اور جرمن کے تعلیم دیئے ہوئے افسروں کا کام واقعی حیرت انگیز ہے۔ فوجیں ورزات قواعد کرتی ہیں اور تیار کی جاتی ہیں۔ تقریباً تمام فوجیں بہت اچھے خاکی لباس میں نظر آتی ہیں۔ پیادہ فوج کے سر کا لباس ایک پگڑی کی صورت کا ہے جس کے لپٹے ہوئے تین حصے ہیں۔ جب انکو کھولا جاتا ہے تو وہ آسانی گردن اور کندھے ڈھک لیتے ہیں یہ پگڑی جرمنوں کی ایجاد کردہ ہے۔

لوکل جبریہ فوجی خدمت کی بدولت ترکی رجمنٹیں خاص طور پر ایک ہی قسم کے لوگوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اور یقیناً وہ فوجیں اور اُن کے سپاہی جو بڑی تعداد میں مسلسل قسطنطنیہ سے گذرتے رہتے ہیں اُن کی صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسے لوگ نہیں جو بغیر سخت کشمکش کے پسپا کئے جا سکیں۔ جرمنی کی منزلت اسقدر زیادہ ہے اور جرمنوں کے فوجی آئین پر اس قدر بھروسہ ہے۔ جرمن افسروں کے زیر کمان ترکی فوجوں کی نسبت کبھی یہ شبہ نہیں کیا جاتا کہ وہ برطانوی فوجوں کو شکست نہ دے سکیں گی۔

رائفلوں کے کارتوس اور توپوں کے لئے گولہ بارود بھی براہ رومانیہ اور بلغاریہ جرمنی سے آ رہا ہے۔ اسی طرح جرمن انجمن صلیب احمر کے ڈاکٹر اور نرسیں بھی آ رہی ہیں ترکی ہلال احمر کو جرمن ڈاکٹروں نے ترتیب دیا ہے مصری ہلال احمر نے بھی کئی ہسپتال قایم کئے ہیں۔ پیرا میں بھی ایک بڑے مکان میں ہسپتال قایم کر دیا گیا ہے بہت سے ہسپتالوں نے بلا امتیاز قومیت غلاطہ اور پیرا میں زخمیوں کے علاج کرنے کا اعلان کیا ہے اور بہت سے پرائیویٹ مکانات بھی ضروری سامان کے ساتھ ہلال احمر کو دیئے گئے ہیں۔ تنہا قسطنطنیہ میں اب دس ہزار زخمی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اب صرف چند سو زخمی آئے ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ باسفورس اور بحیرہ مارمورا کے قریب ہسپتالوں میں زخمیوں کو بھیج رہی ہے۔ تاکہ اُن کی زیادہ

قسطنطنیہ کی حالت

اخبار مارننگ پوسٹ لندن کے نامہ نگار نے مندرجہ ذیل مراسلہ قسطنطنیہ سے ۱۵۔اپریل کو روانہ کیا تھا۔

وہ ہفتہ کا زمانہ تذبذب و گھبراہٹ میں گذرنے کے بعد اب یہاں ہر شخص نہایت اطمینان سے ہے ہر ایک آدمی نے کامل طور پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ تنگنائے ناقابل گذر ہے۔ اور اتحادیوں کا بیڑہ اس سے گذر نہیں سکتا۔ وہ ترک جو اپنے وطن خاص کو چھوڑ کر ایشائے کوچک میں چلے گئے تھے اب واپس آرہے ہیں۔ اور تعجب کرتے ہیں کہ وہ ٹرکی سے گئے کیوں تھے۔ اس میں کلام نہیں کہ تنگنائے اور دانیال کے تنگ ترین حصہ میں داخل ہونا ایک زبردست مہم ہے جو بہت بڑی قربانی کے بعد پوری ہو گی۔ وہ امریکن نامہ نگار جو چناق میں مقیم تھے۔ اُن میں سے ایک ۱۸۔مارچ کو رقمطراز ہے۔ کہ (اتحادی) بیڑے نے نسبتاً بہت کم نقصان کیا اور کوئی ایسا نقصان نہیں کیا جو فوراً ہی درست نہ ہو سکے۔ صرف ایک توپ کو نقصان پہنچا یا۔ جو ناقابل اعتبار معلوم ہوتا ہے۔ جرمنوں نے مدافعت کے طریقوں میں بہت عجیب طور سے کام کیا ہے۔ تنگنائے کے دونوں طرف تارپیڈو پوشیدہ باتریاں اور توپیں لگائی گئی ہیں جن پر اتحادیوں کے جہازات ہزاروں گولے ضائع کر رہے ہیں۔ توپوں کو ایسے مند مقامات پر لگایا گیا ہے کہ وہ چھپ پڑ جاتی ہیں۔ جرمن تین چار ہفتے سے تنگنائے کے دونوں طرف خندقیں بنا رہے ہیں۔ ٹرائے کا میدان خندقوں کا ایک جال بیان کیا جاتا ہے۔ جرمنوں نے اپنے بہترین توپچیوں کو قلعوں پر بھیجا ہے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تعارو پر سرنگیں بچھائی ہیں۔ وہ ہنس ہنس کے کہتے ہیں کہ ہم روسی سرنگوں کو باسفورس میں داخل ہوتے وقت پکڑ لیتے ہیں اور اُن کو تنگنائے میں ڈال دیتے ہیں۔ دردانیال پر جس قدر توپیں ہیں اُن میں ۱۰۰ جدید طرز کی ہیں جہاز گوبین میں نہایت ہوشیاری سے کنکریٹ سے پیوند لگایا گیا ہے۔ مگر اس کی رفتار میں دس ناٹ کی کمی ہو گئی ہے۔ اس کی تیسری دفعہ مرمت ہوئی تھی۔ اور کوئی دو ہفتہ گذرے کہ یہ باسفورس پر گیا تھا۔ اور بالکل اچھا معلوم ہوتا تھا۔ مگر تعجب نہیں کہ اس کا پیوند خراب ہو گیا ہو۔ کیونکہ یہ استینا بی میں ہے جب سے مجیدیہ غرق ہوا ہے بیڑا استاخ زریں میں ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی کہ گیس کے کھولنے کی کنجی کھو گئی ہے۔

روسیوں نے باسفورس کے باہر دو لنے قلعوں پر جو گولہ باری کی وہ ایک کمزور کارروائی تھی۔ ہم سب کو تعجب ہے کہ روسیوں نے کوئلہ کی آمد کو اُس وقت پورے طور پر کیوں نہ روک دیا جب اُس نے زنگلڈک اور رنگلی پر گولہ باری کی تھی۔ اس کو کوئلہ ڈھونے کے کارخانہ کو تباہ کر دینا چاہیئے تھا۔ اور اس طرح کوئلہ ایک ہفتہ قبل ختم ہو جاتا۔ اور پھر قسطنطنیہ عاجز ہو جاتا۔ یہ زنگلڈک کی گولہ باری کے بعد کی بات ہے کہ انہوں نے فرانسیسی کو کوئلہ ڈھونے کے کارخانہ کو تباہ کرنے کا انتظام کیا ایک امریکن نے مجھ سے کہا کہ اگر اتحادی جلدی نہ آگئے تو یہاں ایک انقلاب پیدا ہو گا۔ اور ہر عیسائی قتل کر دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا کہ اس انقلاب کا سرغنہ کون ہو گا؟ اس کا اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اقتصادی حالت کو قطع کر کے جس سے ساری دنیا نقصان اُٹھا رہی ہے یہاں کاروبار اسی طرح جاری ہیں۔

انور پاشا کہتے ہیں کہ ان کے پاس ۱۳ لاکھ ۲۲ ہزار فوج موجود ہے۔ اور ۵ لاکھ اور مہیا کر سکتی ہیں۔ گو یہ سب سپاہی نہیں ہیں اور ان میں کہ بہت سے خندقیں کھودنے اور سڑک بنانے کا کام کرتے ہیں۔ دو یونانی سپاہیوں نے جو ایڈریا نوپل سے ایسٹر کی تعطیل منانے یہاں آگئے تھے۔ مجھ سے بیان کیا کہ فوج میں عیسائیوں پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور ان سے صرف خندقیں کھودنے اور سڑکیں بنانے کا کام لیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جرمن جانتے ہیں کہ جوں ہی اتحادی دکھائی دیں گے ہم سب ان کے پاس چلے جائیں گے۔

(اسٹیٹسمین ۲ جون در بہار رد)

حفاظت خود اختیاری

ٹائمز کا کارسپانڈنٹ قسطنطنیہ کے حالات لکھتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ:

اس اثنا میں پولیس بہت مصروف ہے باہر کا کوئی اخبار ترکی میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ مسافروں کے تمام کاغذات لے لئے جاتے ہیں اور جب تک اُن کا ترجمہ نہیں ہو جاتا اُن کے مالک قید رکھے جاتے ہیں۔ مسافروں کو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا منکر نکیر اُن کے دائیں بائیں لگے ہوئے ہیں جو ہر ایک نئے آنے والے پر اور جن لوگوں سے وہ ملتے ہیں اُن پر نگاہ رکھتے ہیں۔ سرحد پار کے ممالک مثلاً یونان بلغاریہ اور رومانیہ میں تمام اُن لوگوں کو جو ٹرکی کے ٹکٹ لیتے ہیں تاڑ لیتے ہیں۔ اور جونہی کہ وہ سرحد کے پار پہنچتے ہیں تو اُن کی خبر لیتے ہیں بعض جاسوس خط کھولتے ہیں اور مشتبہ مکتوب الیہم کو گرفتار کرا دیتے ہیں۔ قسطنطنیہ میں ایک ہوشیار عملہ اشتعال دلانے والے شخص کا قائم کیا گیا ہے۔ تم قہوہ خانوں میں اکثر لوگوں کو جوڑ کے ساتھ سنو گے "اب یوں نہیں کام چل سکتا ہمیں اُمید باندھنی چاہیئے کہ فرانس اور برطانیہ کا متحدہ بیڑا جلد آجائیگا۔ جو غیر محتاط مسافر خود کو اس طرح پھنسانے والی گفتگو میں پڑ جانے دیتا ہے وہ اپنے آپ کو حوالات میں پاتا ہے۔ اس نام نہاد خفیہ خدمت پر بہت چالاک عورتیں بھی کامیابی سے مامور کی جاتی ہیں دس ہفتہ کا عرصہ ہوا کہ ترکی حکومت نے ایک نیا اعلان جنگ شایع کیا جس میں ہر ایک اچھے محب وطن ترک کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ حکومت کے خلاف گفتگو کریں یا غلط افواہیں یعنی ایسی خبریں جو سرکاری اطلاع سے مختلف ہوں۔ اُڑائیں اُن کو ملامت کریں۔ اس سیدھے سادھے طریقہ سے تمام آبادی جاسوسوں کی ایک فوج بن گئی ہے۔ کسی شخص کے مخالف حکومت ہونے کے بعد کورٹ مارشل ہوتا ہے۔ اور دو ماہ قید یا اندرونی علاقہ ایشیائے کوچک میں جلا وطنی کی سزا ملتی ہے تمام باہر والوں پر شبہ کیا جاتا ہے امریکہ والوں کو متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ فرانسیسی بولیں اطالیوں کی نسبت اتحاد ثلاثہ سے ہمدردی رکھنے کا یقین کیا جاتا ہے۔ اور اُن سے ایسا برتاؤ ہوتا ہے کہ متعدد گھرانوں نے روانگی کو ترجیح دی ہے یہودیوں کے مکانات پر اکثر پولیس کی دوڑ سونا گرفتار کرنے جاتی رہتی ہے

واقعات ایران

استوفی الممالک کی وزارت چونکہ انگلستان و روس کی منشاء کے خلاف تھی اس لئے وہ توڑ دی گئی لیکن جب مشیر الدولہ کی وزارت قایم ہوئی تو ٹرکی اور جرمنی کو اس امر پر شکایت ہوئی کہ اس کے ممبر روس کی رضاجوئی میں مصروف رہتے ہیں اس لئے اُس کو بھی استعفا دینا پڑا۔ اب پرنس عین الدولہ کی وزارت قایم ہوئی ہے۔ اور رعایا اُسکے کام سے بالکل مطمئن ہے لیکن ابھی تک یہ وزارت دارالشوری میں پیش نہیں ہوئی ہے۔ اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وزارت کام کرنے کے قابل ہوگی بھی یا نہیں۔ مگر پبلک یہ ضرور جانتی ہے کہ عین الدولہ ایک وطن پرست اور صادق ہونے کے ساتھ مدبر اور جری بھی ہے۔ تمام سلطنتوں نے ایران کی غیر جانبداری کا احترام کیا ہے۔ مگر افسوس کہ روس اور ٹرکی نے شمال جنوب اور مشرق میں اس کے خلاف عمل کیا۔ وہ ایران کے حدود میں گھس آئے اور ایک دوسرے سے گرم پیکار ہوکر غریب رعایا کی بربادی کا باعث ہوئے۔ جرمنی نے تو بلجیم کے لئے کچھ بہانہ بھی کیا۔ مگر انگلستان و روس و ٹرکی نے بغیر کسی عذر کے ایران کی غیر جانبداری کو توڑ دیا بجائیکہ ایران سختی کے ساتھ اپنی غیر جانبداری پر قایم رہا اور اُس نے کسی سلطنت کی طرفداری نہیں کی۔ بلجیم کی غیر جانبداری کی شکست پر ہمدردی یا تو کسی سیاسی امر کا مقتضا ہے یا صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ ایک یورومین سلطنت ہے۔ لیکن ایران کے معاملہ میں یورپ کے کسی اخبار میں ایک حرف بھی نہیں لکھا گیا اور یہ صرف اس لئے ہے کہ ایران ایک ایشیائی سلطنت ہے۔ اور ایشیا انسانی خواص سے معرا ہے نہیں بلکہ اصلی وجہ یہ ہے کہ ایران کمزور ہے۔ ورنہ جاپان بھی تو ایک ایشیائی سلطنت ہے پھر اس کے ساتھ اتنی ہمدردی کیوں ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "ہمدردی" "تہذیب" اور "قانون بین الاقوامی" ایک سیاسی اصطلاحیں ہیں۔ حال میں معلوم ہوا ہے کہ ترک کرمان شاہ پہنچ گئے ہیں اور اب ہمدان کی طرف بڑھ رہے ہیں نہیں معلوم ان کا ارادہ طہران کی طرف ہے یا اور شہروں کی طرف۔ ترکی سفارت کا بیان ہے کہ اگر روسی فوج جنوب و شمال ایران کو خالی کردے تو وہ بھی ایسا ہی کرنے کو تیار ہیں۔ اور یہ بھی بیان ہے کہ روس کے قائمقام باوجود غیر جانبداری ایران بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اور روسی یا انگریز جہاں اُن سے ملجاتے ہیں پکڑ لیتے ہیں۔ یا برا بھلا کہتے ہیں اس لئے ہم کو مجبوراً اپنی فوج ایران کے تمام حصوں میں رکھنا چاہئے۔ یا ایران ہم کو ہمارے حقوق کی اور قائمقاموں کی حفاظت کا یقین دلائے۔ پرنس عین الدولہ کی کیبنٹ ان مشکلات کے حل کرنے میں مقدور بھر کوشش کررہی ہے۔ اور روس و انگلستان سے باقاعدہ مراسلت فوجوں کی واپسی اور دوسری سلطنتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کررہی ہے۔ روس و انگلستان کی بہت بڑی غلطی ہے کہ وہ ایران کی غیر جانبداری میں خلل انداز ہیں۔ اس لئے کہ ایران کی غیر جانبداری انہی دو کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر یہ شکست ہوئی اور ایران شریک جنگ ہوگیا۔ تو افغانستان کی بھی یہی حالت ہوجائے گی یعنی افغانستان بھی شریک جنگ ہوجائے گا۔ اور ان دونوں سلطنتوں کے شریک جنگ ہونے سے مشرقی وسطی روس و انگلستان کے لئے نہایت نقصان دہ میدان بنجائیگا۔ ایران کی تمام رعایا ترکوں کے ساتھ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عراق کے تمام علماء ان کو ترغیب دے رہے ہیں اور اندیشہ ہے کہ وہ حکومت کو شرکت جنگ کے لئے مجبور کردیگی رعایا کا یہ بھی خیال ہے کہ حکومت کا ایسی حالت میں جبکہ وہ اپنے حدود غیر جانبداری کی حفاظت نہیں کرسکتی اور دیگر حکومتوں کی فوج برابر آرہی ہے غیر جانبدار رہنا فضول ہے پرنس عین الدولہ کے آیندہ رویہ کے متعلق رعایا میں بےچینی ہے۔ اور اگر وہ احترام غیر جانبداری میں کامیاب ہوگئے تو ایران شریک جنگ نہوگا۔ ورنہ بصورت ناکامی پبلک شرکت جنگ کے لئے مجبور کرے گی۔ ایران کے بہی خواہ اور مدبر بہت پریشان ہیں۔ اور متعجب ہیں کہ کیوں انگلستان ایران کی غیر جانب داری کا احترام نہیں کرتا۔ اس لئے کہ اگر ٹرکی کے پاس اس وقت پچاس ہزار فوج ہے۔ تو علماء عراق کی شمولیت سے پانچ لاکھ آدمی قبائل کے ہوجائیں گے۔ لہذا مدبرین انگلستان کو غور کرنا اور روس کو خلل اندازی سے مانع ہونا چاہئے۔ اور جرمن و ٹرکی کو خاص موقع ندینا چاہئے۔ دارالسلطنت کے اخبارات اس پالیسی کی تائید کررہے ہیں۔ ان کو جنگ کی تمام خبریں ریوٹر اور ترکی و جرمنی کیمونک سے ملتی ہیں۔ اِس کے علاوہ برلن و قسطنطنیہ سے براہ راست بھی خبروں کا انہوں نے انتظام کرلیا ہے۔ اور اِن کے لہجے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹرکی کے ہمراہ ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ علماء اور پبلک کی طرفداری نہ کریں تو اُن کی اشاعت کم ہوجائے۔ مگر ایران کے عقلا حبل المتین کی پالیسی غیر طرفداری کے موید ہیں

حبل المتین ۲۶-مئی۔

دردانیال میں ترکوں سے جنگ

ہمعصر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا نامہ نگار کولمبو سے رقمطراز ہے کہ سیلون کے فوجی دستہ کے ایک رکن نے اپنے ایک سیلونی دوست کو حسب ذیل چٹھی لکھی ہے۔

بالآخر اب ہم خاص میدان جنگ میں پہنچ گئے ہیں اور ترکوں کے گولوں نے ہمارا قافیہ سخت تنگ کررکھا ہے ہم کھانا پکا رہے ہوں یا سمندر میں نہا رہے ہوں یا کوئی اور کام کررہے ہوں۔ ہمارے کیمپوں پر دفعتاً غنیم گولہ باری شروع کردیتا ہے۔ جس پر ہمیں سب کام چھوڑ چھاڑ کر فوراً اپنی خندقوں یا گڑھوں میں آجانے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ اور اس کے بعد انتظار کرنا پڑتا ہے کہ یہ آتشباری کب ختم ہوتی ہے مکار دشمن کو یہ ایک خاصہ مشغلہ ہاتھ آگیا ہے کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد چھ سات گولے پھینک دیتا ہے۔ اور اس کے بعد اس اندیشہ سے گولہ باری بند کردیتا ہے کہ غنیم کو اس کی توپوں کا پتہ نہ چلنے پائے۔ یہ چند گولے اپنا کام کرجاتے ہیں کیونکہ ایک دو آدمی ہلاک و مجروح ہوجاتے ہیں اور خچروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے

ہمیں اپنے کھانے کا خود انتظام کرنا پڑتا ہے اور باہر چولہوں پر تیار کرنا پڑتا ہے۔ ٹین کے بکسوں میں بند کیا ہوا گوشت۔ آلو۔ پیاز۔ چاء۔ چینی۔ خنزیر کا گوشت اور بسکٹ بکثرت مہیا کئے جاتے ہیں۔ کشتیوں کے ذریعہ سے پانی بھی ہر روز بکثرت منگوالیا جاتا ہے۔ مگر سب سے زیادہ ہمیں دیا سلائی کی سخت ضرورت محسوس ہورہی ہے۔

ہمارا کام زیادہ تر جرنیل کے ہیڈ کوارٹر میں معمولی نوکروں کے خدمات بجالانا۔ اور اس کے عملہ کے اراکین کے لئے گارڈ بہم پہنچانا ہے خندقوں کے قریب ہمیں دو کام کبھی انجام دینے پڑتے ہیں اور کبھی چھپ کر لڑنے والوں کا پتہ لگانا پڑتا ہے یا رات کو گارڈوں میں پہرے پر رہنا پڑتا ہے

نو آبادیوں کی فوج نے خوب داد شجاعت دی ہے۔ ترک بھی نہایت خوبی کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ اور نہر سویز سے کہیں اچھی طرح بہادری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ ۲۵- اپریل کو دہانہ دردانیال کی گولہ باری ہم نے بچشم خود دیکھی۔ یہ حیرت انگیز منظر تھا۔ اور جہازوں کی بڑی توپوں کی آواز سے کان پھٹے جاتے تھے۔ اور قلعوں پر آتشباری کا اثر حیرت انگیز تھا۔ ہم نے خشکی پر اترنے کی کاروائی اس طرح شروع کی کہ جہاز کلائڈ کو خشکی پر چڑھا دیا اور فوج جہاز پر سے اتر کر سیدھی کنارے کے موقعوں پر جا حملہ آور ہوئی۔ ہم خود کسی اور جگہ اُترے۔ اور میں یہ خط ایک اور جگہ لکھ رہا ہوں یہاں لڑائی نہایت شدت کے ساتھ جاری رہی ہے۔ اور ہم کئی موقعوں پر بال بال بچے ہیں۔ جہاں ہماری آمد کے پیشتر سمندر کا کنارہ ویران و غیر آباد پڑا تھا وہاں اب ایک خاص ساحلی قصبہ دکھائی دیتا ہے

(زمیندار)

اسما کی عبرت آمیز کہانی

(ترجمہ الہلال مصری)

میرے نے پانچ مہینے ہوئے کہ اس کو بیروت میں چھوڑا پھر نیویارک کی سڑکوں پر وہ سرگرداں ملی۔ میں کھڑا ہو کر اس کے کمہلائے ہوئے سفید رنگ کو دیکھنے لگا جس پر ہلکی ہلکی زردی چھائی ہوئی تھی۔ میں خیال کر رہا تھا کہ یہ اطالیہ کی ان عورتوں میں سے ہے جس کو ایک لاطینی شاعر نے فرشتوں کی بیٹیوں سے استعارہ کیا ہے کہ اس کے لبوں کو حرکت ہوئی۔ اور اس نے دھیمی آواز میں کہا "کیا تم نے مجھے نہیں پہچانا؟" میں نے کہا اسما تم نیویارک میں ہو!! یہاں کس لئے آئیں؟ اور بیروت کیوں چھوڑا؟ یہ سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور کچھ نہ بولی۔ اس وقت ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ میں نے اس سے کہا اسما! تم نہ روؤ تمہارے لئے آسمان رو رہا ہے۔ اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک شامی کے ہوٹل میں جو وشنگٹن روڈ پر واقع تھا چلا گیا۔

اس وقت میرا دماغ فکر سے چکرا رہا تھا۔ اس فکر سے جو بقول ہومر کے ایک منٹ میں مشرق و مغرب کا طواف کرا آتی ہے۔ وہ کبھی بیروت جاتی تھی اور کبھی نیویارک آتی۔ کیونکہ میں اس عورت کی گذشتہ زندگی کا جب میں نے اس کو بیروت میں دیکھا تھا اس کی موجودہ حالت سے جس میں وہ اب میرے سامنے موجود ہے مقابلہ کرنا چاہتا تھا میں نے پہلے اس کو کہاں دیکھا؟ یہ یاد نہیں آتا۔ مگر نہیں نہیں میں نے اس کو بچپن میں اس کے باپ کی گود میں دیکھا تھا۔ کم سنی کی دلفریبیاں اس میں مجتمع تھیں۔ اور پھر مدرسہ میں دیکھا جہاں سہیلیوں کی سردار اور دیکھنے والوں کے لئے بہترین نمونہ تھی۔ پھر میں نے کہاں دیکھا؟ اس کے شوہر کے مکان میں جہاں میں ان دونوں سے ملاقات کے لئے گیا تھا۔ مجھے اس وقت دلوں کی موافقت اور ایک جان دو قالب ہونے کی حقیقت معلوم ہوئی اور میں سمجھا کہ یہی وہ سعادت ہے جس کی ایک عامی سے لیکر فلسفی تک کو تلاش ہے۔ اور یہ نعمت اس مکان کے گوشہ گوشہ میں موجود ہے۔ اور اس سکون و اطمینان پر چھائی ہوئی ہے جو تبسم اور روشن چہرہ کا پرتو ہیں۔ میری نگاہوں میں دنیا کی تمام لذتیں اور خوش فعلیاں اس محبت حقیقی کے جمال جاں فزا کے سامنے جو دونوں میاں بیوی کے اتحاد و اخلاص کا نتیجہ تھیں ہیچ نظر آتی تھیں اس کی موجودہ

مصر و شام وغیرہ میں جہاں عربی بولی جاتی ہے عموماً مسلمان عیسائی عبرانی وغیرہ کے نام باستثنا چند ناموں کے سب میں ناموں کا اشتراک ہے ۱۲

زندگی کو دیکھ کر میری رائے تبدیل ہو گئی۔ کیونکہ میں نے ان کو طرز معاشرت کے لحاظ سے دنیا کی عام مخلوق سے ایک علیحدہ جوڑہ دیکھا۔ میں ازدواج کو قوانین قدرت کی طرح قابل احترام سمجھنے لگا جو بنی نوع انسان پر جاری ہے۔ اور اس ازدواجی زندگی کی عظمت میری نگاہوں میں زیادہ ہو گئی میں نے خیال کیا کہ عزت و عظمت، دولت و جاہ اور اس عالم کی تمام وہ چیزیں جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں سنجیدہ اور پارسا بیوی کے ایک تبسم کی بھی قیمت نہیں رکھتیں۔

یا تو میں نے سب سے آخری مرتبہ اسما کو اس حال میں دیکھا۔ یا اس وقت نیویارک کی سڑکوں پر پڑی پھرتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔

آہ! میں نے اسما کی جس زندگی کو رشک کی نظر سے دیکھا تھا۔ آج اس کی حالت میں کتنا فرق ہے۔

اسما میرے مافی الضمیر کو سمجھ گئی اور اس کی زبان سے چند کلمے نکلے جن کے جواب میں میں نے کہا:

نہیں اسما! تمہارے نیویارک میں ہونے سے مجھے تعجب نہیں ہوا۔ اگرچہ ہونا چاہیئے "زمانہ نے تم کو اکثر ایسے موقعے دیے ہوں گے"

اسما نے میرے یہ الفاظ دہرائے "زمانہ نے تم کو اکثر ایسے موقعے دیے ہوں گے"! اس وقت اسما گویا ایک فونوگراف تھی۔ جو سنی ہوئی آواز کو دہراتی، وہ کہنے لگی۔ "ہاں زمانہ۔ کیا ہم سب زمانہ کے غلام نہیں۔ جو ہم کریں گے یا دنیا نے ہمارے لئے کیا ہے کیا وہ ہمارے گذشتہ افعال سے وابستہ نہیں ہے۔ تم دریافت کرنا چاہتے ہو کہ میں نیویارک میں کیوں ہوں؟ دلی آرزو تو یہ تھی کہ مجھے کوئی شناسا نہ ملتا لیکن جب مڈبھیڑ ہو گئی تو کہنا ہی پڑا سنو!

شادی کے تین مہینے بعد میں اپنے شوہر کے حالات سے واقف ہو سکی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے مشرقی عورتیں عموماً واقف ہوتی ہیں۔ میں جارج کو پیار کرتی اور اس کے حسن صورت و سیرت کو یکساں سمجھتی تھی۔ یوں تو شادی سے مدتوں پہلے سے میں جارج سے واقف تھی لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ وہ تو تعارف صرف نام اور شکل کا تھا۔ ابتدائی ہفتے تو اس کے ساتھ بہ طمانیت گذرے۔ میں اپنے تئیں خوش نصیب خاتون سمجھتی تھی۔ اور جانتی تھی کہ اگر ہم محسود خلائق ہوں تو جائے قابل ملامت نہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جارج آدھی رات سے پہلے مکان نہ آیا۔ میں نے اس وقت تہیہ کیا بدل کر کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ کہ ابتدا ہی سے یہ انداز باعث ملال نہ ہو جائے۔ لیکن افسوس! کچھ دن میں جارج کی یہ عادت طبیعت ثانیہ ہو گئی۔ اسکا معمول تھا کہ شام کا کھانا کھایا اور سیدھا اٹھ کر چل دیا۔ کچھ دن تک سوچا کی کہ اسکی طبیعت کا انداز معلوم کئے بغیر کیونکر چھیڑ چھاڑ کروں۔ مجھے خیال تھا کہ یہ تھکنا بیکاری کے سبب سے ہے اس لئے ایک دن شام کو جارج کے پاس بیٹھ کر میں نے کہا کہ تمہیں اب کچھ کرنا چاہیئے۔ جو دولت موجود ہے اسی سے نفع اٹھاؤ۔ ورنہ یہ جس قدر زیادہ ہے۔ اسی قدر کم ہو جائے گی۔ میری رائے پر جارج نے مسرت کا اظہار کیا لیکن عمل ندارد۔

اسی طرح سال تمام ہو گیا۔ اور جارج گھر سے باہر ہی لطف اٹھاتا رہا۔

اس سال ہم کو خدا نے لڑکا بھی دیا جس کے وجود کو میں مبارک سمجھی اور یہ بھی خیال ہوا۔ کہ یہ ہم دونوں میں مزید رابطہ محبت کا باعث ہوگا۔ اور چونکہ اس مرتبہ سخت گرمی پڑی۔ لہذا ہم لوگ شہر سے پہاڑ چلے گئے۔ یہاں مجھے جارج کی حقیقت معلوم ہوئی کہ وہ جوا بھی کھیلتا ہے، شراب بھی پیتا ہے۔ میں نے بچشم خود اس کو جوئے کی میز پر شراب پیتے ہوئے دیکھا جس کو وہ اپنا بہترین مشغلہ جانتا تھا۔

جارج کا نفس ابھی تک مرض سل کے ابتدائی درجہ میں تھا۔ مجھے قمار خانہ میں دیکھ کر پہلے تو مسکرایا، پھر ایک قہقہہ لگایا۔ انسانی طبیعت سے یہ تو غیر ممکن ہے کہ اپنے عیوب کی پردہ پوشی نہ کرے۔ لیکن حیرت انگیز یہ ہے کہ غلطی کو غلطی نہیں سمجھتی۔ جارج نے نتیجہ پر پہنچنے میں بہت جلدی کی اور میری حیرت کو سادہ لوحی پر محمول کر لیا میں چپ ہو رہی۔ اور شام کو غمگین گھر پلٹی۔ یہاں بیٹھ کر خیال کرنے لگی کہ اسما ایک جواری کی بیوی ہے جو ایک منٹ میں کل دولت برباد کر دیگا۔ اس خیال کے آتے ہی کانپ گئی اور سوچنے لگی کہ میرے شوہر کے سامنے جو خوفناک وادی حائل ہے کیونکر اس سے باز رکھوں ایک مرتبہ میں نے تذکرہ اٹھایا بھی مگر جارج نے ہنسکر ٹالدیا

ہم گرمی گزرنے پر بیروت واپس آئے اور چند مہینے یوں ہی گذر گئے۔ جارج بدستور اسی رنگ میں ڈوبا رہا۔ اور ایک مرتبہ بہت سی دولت کھو بیٹھا۔ معلوم ہونے پر میں شام کو اس کی واپسی کا انتظار کرنے لگی۔ چنانچہ پچھلی رات کو آیا۔ شراب جو غم غلط کرنے کے لئے پی تھی۔ اس کی بو فضا میں پھیل رہی تھی۔ یہ دیکھ کر دم بخود رہ گئی۔ اور صبح تک صبر کیا۔ سویرے جب میں نے اس نقصان کے متعلق پوچھا تو اول انکار کرتا رہا۔ مگر جب میرا اصرار بڑھا۔ تو اس نے خطا کے اعتراف کیساتھ وعدہ کیا۔ کہ آئندہ وہ ایسی حرکت نہ کریگا۔ لیکن میں

سمجھتی تھی کہ اگر وہ کسی کاروبار میں مشغول ہو گا تو اُسے اپنے عہد پر قائم رہنا دشوار ہے۔ اس لئے میں نے اُس کو تجارت کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ کوئی کام شروع کئے بغیر تم اپنے معاہدہ پر ثابت نہیں رہ سکتے۔ جارج اُن لوگوں میں تھا جو دن کے چوبیس گھنٹے لغویت میں گذار دیتے ہیں۔ بڑے جھگڑے کے بعد اُس نے ایک چھوٹے پیمانہ پر تجارت شروع کی۔ ابھی اُس کو کچھ ہی دن گذرے تھے کہ کاروبار بند کر کے سرمایہ تلف کر دیا۔ اور پھر "ہموں آنش درکاسہ" کا مضمون تھا۔ ایک روز شام کو گھر سے جانے لگا تو میں نے قریب بیٹھ کر اُس سے کہا۔ "میں کب تک تمہاری غیر حاضری کو صبر و ثبات کے ساتھ نباہوں" پھر میں نے اُس کے سامنے سر جھکا دیا۔ اُس نے مجھے تسلی دی۔ میں نے کہا جارج! تم مجھے جھوٹی تسلیاں نہ دو۔ ان سے کام نہیں چلتا کیا تمہارا ضمیر مجھے اس مکان میں تن تنہا چھوڑ کر چلے جانے کی اجازت دیتا ہے۔ ازدواجی محبت جس کا دنیا میں ہر جوڑا خواستگار ہے کیا ہمارے لئے سعادت نہیں ہے؟ آؤ ہم اس سے متمتع ہوں اور اگر اجازت دو تو اس موضوع پر جو کتاب لکھی گئی ہے وہ تم کو سناؤں۔ مجھے یقین ہے کہ اُس کو سن کر خوش ہو گے میں اُس کو اپنی طرف متوجہ پا کر خوش ہوئی۔ اور پڑھنے لگی لیکن جب میں نے اُس کے چہرہ پر فوری ملال کے آثار پائے تو میرا دل دُکھا۔ آہ وہ اس وقت گھٹ رہا تھا۔ اور میرا پڑھنا ناگوار گذر رہا تھا۔

دوسرے دن قبل اس کے کہ میں ضروریات سے فارغ ہوؤں وہ چلدیا۔ مبادا میں اُس کے روکنے کی کوشش کروں۔ اِس زندگی نے اُس کے اخلاق میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی وہ بدخلق سنگدل اور سخت مزاج ہو گیا معمولی بات پر بھی جو اُس کے خلاف طبیعت ہوتی بگڑ جاتا بچہ کا رونا ناگوار ہوتا، کسی چیز کی کھٹ کھٹ بھی سماعت پر گراں گذرتی۔ ہر وقت مکھیاں اُڑایا کرتا۔ کیونکہ اُن کی بھنبھناہٹ سے بیزار تھا۔

ایک روز بالاخانہ سے اُتر کر کہیں گیا۔ اپنا فونٹین قلم میز پر چھوڑ گیا تھا۔ واپس آ کر دیکھا تو زمین پر پڑا تھا۔ فوراً مشتعل ہو گیا۔ اور بچہ کو جو سامنے موجود تھا اس خیال سے کہ یہ اسی کا فعل ہے مارنے لگا۔ بچہ بلبلا اٹھا جب مارنے سے سیر ہو چکا تو پھر چلا گیا میں نے تحقیق کیا تو لڑکا بے قصور نکلا سلما کی غفلت سے قلم زمین پر گر کر ٹوٹ گیا تھا۔

اس سال جارج کی حالت میں بہت فرق آ گیا۔ جوئے کی کثرت اور شراب کی زیادتی سے قرض بڑھ گیا۔ عقل و جسم میں ضعف آ گیا۔ اور میری بات پہاڑ سے زیادہ بوجھل معلوم ہونے لگی۔ اب میرا کام صرف گریہ و زاری رہ گیا تھا۔ میرے پاس اس وقت تک کچھ سرمایہ موجود تھا۔ ایک دن اسکو بھی مانگا۔ جب میں نے نہ دیا تو خفا ہو کر چلا گیا تین دن کے بعد جب پلٹا تو چہرہ کا رنگ و روپ اور سرخی ماند پڑ جانے سے میں نہ پہچان سکی۔ میں اُس کو دیکھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر دیئے۔ لیکن میری التجا خدا سے نہ تھی بلکہ شوہر سے میں محبت کی خواہاں تھی۔ اور تھوڑی دیر کے لئے پھر عقل سے کام لینے کی خواستگار تھی۔ تاکہ اپنی حالت سے واقف ہو۔ بظاہر جارج اِس سے متاثر ہوا۔ کیونکہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اِس سے مجھے خیال ہوا کہ تمام برائیاں آنسو بن کر بہ گئیں لیکن دوبارہ نظر اُٹھا کر دیکھا تو اُس کی پیشانی کے گھونگر والے بالوں اور آنکھوں کی زردی کے پیچھے جن کی خوبصورتی زائل ہو چکی تھی حقیقی تاسف جلی حرفوں میں لکھا ہوا نظر آیا۔

مجھے اپنے شوہر پر رحم آیا۔ اور اُس قانون ازلی سے جس نے جارج کے ساتھ مجھے ہمیشہ کے لئے وابستہ کر دیا ہے۔ واقف ہو گئی۔ بلکہ نفس انسانی کا ضعف بھی معلوم ہو گیا۔ جو اپنی حقیقت صرف اسی قدر جانتا ہے کہ دوسرے بنی نوع کو بنظر حقارت دیکھے۔ آسمان و زمین میں کوئی ایسا ذریعہ مجھے نہیں ملتا تھا جو جارج کو پھر اپنا بنا سکتا۔ پھر میں نے آہ سرد بھر کر کہا "جارج! اب اگر تم اپنی موجودہ روش ترک نہیں کر سکتے تو وقت آ گیا ہے کہ ہم دونوں ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائیں۔

جارج رونے لگا۔ میں بھی اُس کے ساتھ رو پڑی اور جوش محبت میں دونوں بیخود ہو گئے۔ اور ہم دونوں کی آنکھوں سے پیہم آنسو جاری تھے پھر اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا۔ اور خود بھی بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔ "ہاں اسما! عقلمند خاتون یقیناً میں نے تیرے ساتھ برائی کی۔ تیری ازدواجی زندگی کو دائمی عذاب بنا دیا۔ اے غریب عورت! اب مجھ سے کیا اُمید رکھتی۔ تو الگ ہو جا ہاں الگ ہو جا۔ میں اسی کا مستحق ہوں۔ میں نے تجھ سے اِس لئے شادی کی تھی کہ میں تیری زندگی کو سنہری زندگی بنا دوں۔ لیکن تو نے ازدواجی زندگی کو بجز بدنصیبی اور غموں کے اور کچھ نہ پایا۔ اسما! مجھ سے علیحدہ ہو جا، ذلیل سمجھ اور یقین کر کہ اسی طرح تو ایک فقیر کی جو کسی طرح شوہر بننے کا مستحق نہیں ہے تحقیر کرتی ہے جس طاقت کے ذریعہ سے میں تجھکو ایک خوش نصیب بیوی بنا سکتا تھا افسوس! اپنی نفسانی خواہشوں میں صرف کر چکا اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے جس کے ذریعہ سے تجھے سعادت اندوز بنا سکوں اور موجودہ زندگی کو راحت و آرام کی زندگی سے تبدیل کر دوں"

پھر مجھ سے موجودہ مفلسی اور فقر کی شکایت کرنے لگا مجھ کو اُس کی جوانی پر افسوس ہوا۔ اور میں زمانہ شباب پر جس کو بے رحمی سے وہ لغویت میں صرف کر چکا تھا۔ اور مال پر جس کو اُڑا چکا تھا متاسف ہوئی۔

پھر میں نے نہایت ہمدردی آمیز لہجہ اور جوش سے کہا۔ کہ نہیں جارج! غلطی میں نہ پڑو۔ تمہارے پاس ہنوز وہ زبردست قوت موجود ہے جس سے مجھے خوش نصیب بیوی بنا سکتے ہو۔ مجھے اپنا دل دیدو۔ میں تم سے صرف یہی مانگتی ہوں۔ تمہارا پیار اور اخلاص یہ وہ دو نعمتیں ہیں جو مجھ کو راحت و آرام دے سکتی ہیں۔ میں تم سے دنیا کی دولت نہیں مانگتی۔ پھر مجھ سے فقر کی کیوں شکایت کرتے ہو اگر تم اُن حقوق کے ادا کرنے میں جو شوہر کے واجبات میں ہیں بخل کرو گے تو مجھے کوئی چیز خوش نصیب نہیں بنا سکتی۔ دولت نہ میرے دل میں تمہاری الفت بڑھا سکتی ہے اور نہ فقر اُس کو کم کر سکتا ہے۔ جارج! مجھے تم سے محبت ہے نہ کہ تمہارے مال سے۔ خوش نصیبی کے لئے دولتمندی اور عزت دونوں میں سے ایک بھی ضروری نہیں ہے۔ غنی کون ہے جو بقول حضرت علیؓ بن ابی طالب لوگوں سے مستغنی ہو۔ اور فقیر وہ ہے جو لوگوں کا محتاج ہو۔ اگر تم ان باتوں کا لحاظ کرو تو میں تمہارے اور اس موجودہ حالت کے بیچ میں جس میں تم مبتلا ہو حائل ہو جانے کا ارادہ رکھتی ہوں یہ وہ حالت ہے جس میں اکثر اشخاص مبتلا ہیں۔ اور بے معنی نمائشی چیزوں کے پردہ میں موجود ہے۔ یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے کہ ہمیشہ عیش و طرب کی زندگی بسر کرے جارج! اللہ نے تم کو دولت مند بنایا ہے مگر تم اپنے کرتوت سے فقیر بننا چاہتے ہو۔ تم نے مستقبل کے لئے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ اُس میں محتاجی لازمی ہے لہٰذا فقر سے بچنے کی کوشش کرو قرض سے ہاتھ روک لو۔ اور خیال کرو جن رپیوں کو تم صرف کر چکے ہو یا اب کرو گے وہ کل ہماری اور ہماری اولاد کی راحت کا وسیلہ ہوتے۔ مفلسی اولاد کو تہذیب سے محروم رکھتی ہے۔ اور اسی کا دوسرا نام جہالت ہے۔ مفلسی اولاد کو عمدہ غذا اور کامل پرداخت سے محروم رکھتی ہے۔ مفلسی انسان کی شجاعت سلب کر لیتی ہے اور اُمیدیں منقطع کر دیتی ہے۔ اور کل، ہاں کل جس طرح تم آج کھڑے ہو اسی طرح کھڑے ہو کر کہو گے کہ دولت صرف ہو چکی۔ اُس وقت ہم محتاج ہوں گے۔ اور ہماری اولاد قعر ذلت و جہالت میں گری ہو گی۔ اُمرا و قت

تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ یہ قیمتی کپڑے اُن لوگوں کی آنکھوں میں تمہاری حقارت کا سبب ہیں۔ جو جانتے ہیں کہ اُن کی قیمت ہمارے بس کی نہیں ہے۔ لیکن افسوس عقلمند اور لطیف الحس جارج اس کے سوا شاہد اور کوئی تھا کیونکہ یہ جارج میری بات کی پروا نہیں کرتا۔ اور تمسخر ٹالدیتا ہے۔

شراب چاہے ہمیشہ نہ پی جائے پھر بھی وہ کسی طرح انتقام لیتی ہے ملوم شرابی کے احساس اور نفس کو فنا کردیتی ہے۔ دن گذرے زمانہ گذرا۔ مگر جارج جیسا تھا ویسا ہی رہا۔ میں نے ایک مرتبہ پھر کہا "جارج تمہاری طبیعت عجیب و غریب واقع ہوئی ہے باوجود اپنی حالت سے واقف ہونے اور اسکی برائیوں کے محسوس کرنے کے کوئی ایسا دن نہیں جاتا کہ قابل نفریں باتوں کا ارتکاب نہ کرتے ہو۔ تم شوہر ہو۔ تمہارے لئے یہ کیونکر جائز ہے کہ اپنی بیوی کو روزانہ شام کو چھوڑ کر چلے جایا کرو۔ اور وہ تم سے دور تمہارے کرتوتوں کے صدمات جھیلا کرے۔

اُس نے کیا جواب دیا؟ قسمت میں یہی لکھا تھا تعجب ہے کہ کاہل آدمی صرف قسمت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ قول عبث ہے۔ قضا و قدر جس پر اکثر ہستیوں کا ایمان ہے ہماری سعادت و شومی کا فیصلہ نہیں کرتا۔ اُس نے ہمارے لئے جدوجہد کا میدان چھوڑ دیا ہے تاکہ ہم اپنے ارادوں کو کام میں لائیں۔

اب مجھے کوئی تدبیر نظر نہ آتی تھی صبر ہاتھ سے جا چکا تھا۔ دن کو رویا کرتی اور رات کو ان فکروں کا شکار ہوجاتی جو جارج کی حقیقت میرے سامنے نمایاں کردیتیں۔ بلکہ اکثر جب وہ میرے ہاتھوں پر لیٹا ہوا۔ آنکھیں بند کرلیتا تو گھٹنوں کے بل جھک جاتی۔ اور آسمانی خدا سے۔ فریاد کرتی کہ میرے شوہر کا دل بچوں پر رحم کر کے نرم کردے لیکن معلوم نہیں خدا کیوں بنی آدم کی دعا ہی نہیں سنتا۔

میں نے جارج کی حالت تم سے بتفصیل بیان کردی۔ بالآخر جب مجھے یقین ہوگیا کہ جارج کی حالت ہمیشہ یہی رہیگی اور اُس کے حق میں میرا قریب رہنا مضر ہے تو اس قدر دور دراز مقام پر رہنے کا فیصلہ کرلیا۔ جہاں عورت اپنی قوت بازو سے روزی پیدا کرسکے۔ مجھے کوئی جگہ ان خوبصورت شہروں سے بہتر نہ معلوم ہوئی۔ کیونکہ یہ مقام ہے جہاں تندرست .. کاروباری کے لئے مایوسی نہیں ہے۔ اور نہ اُس کے حق میں سعی و نشاط بخل کرتے ہیں۔ چنانچہ میں یہاں آگئی۔ تاکہ محنت و مزدوری کروں شاید اس ذریعہ سے کچھ مال جمع کرسکوں جو لڑکے کی تہذیب و تربیت کے لئے کام آئے میری اس عدا... پر بھی اگر جارج کو اپنی حالت کا علم ہو تو خدا اُسکے دل میں بہتری ڈال دے کہ ابتک جو قلیل سرمایہ اُس کے ہاتھ میں ہے دونوں بچوں پر رحم کرکے محفوظ رکھے جن کو میں اُس کے زیرسایہ چھوڑ آئی ہوں۔

اسما یہ کہتی اور زار و قطار رو لی جاتی میں اُسکے سامنے خاموش کھڑا ہوگیا۔ ہنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ میں جانتا تھا۔ کہ جس نے اس نوجوان مسکین خاتون سے بدسلوکی کی ہے وہ مرد ہی تھا۔

اسما نے میری طرف دیکھا۔ اور مجھے چشم پرنم دیکھ کر کہا "تم روتے کیوں ہو؟" میں نے جواب دیا "اسما! تمہاری وہ داستان ہے جسکو سن کر ہر شخص روئیگا۔ میں تمہارے ان مصائب پر نہیں روتا کیونکہ انسان کو مصیبتیں پیش آتی رہتی ہیں ان سے وہ مر نہیں جاتا۔ اور مصیبت تو بقول حکیمین انسان کے لئے ایک نئی قوت ہے۔ بے شک تم کو ان سے ایک قوت حاصل ہوگئی ہے جس کی بدولت اس ملک تک آئی ہو اور میں تمہاری جرأت و ہمت سے متعجب ہوں لیکن انسانی ہمدردی پر روتا ہوں کہ وہ اس ذلیل درجہ پر پہنچ گئی ہے جس میں جارج مبتلا ہے۔ تم ایک مخلص امین اور شوہر سے پیار کرنے والی بیوی تھیں لیکن تم بے سمجھے بوجھے اُس سے محبت کرتی رہیں۔ حالانکہ تم دونوں کی محبت بے بنیاد تھی۔

سنو! حقیقی الفت شادی کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اُس سے پہلے نہیں ہوتی۔ اور شوہر کے ایثار محبت کی اُس وقت نشو و نما ہوتی ہے جب اسکو عورت کے اخلاص کا جس نے اُس کو اپنا مالک بنادیا ہے احساس ہو جائے۔ اور عورت کی محبت کا اُس وقت آغاز ہوتا ہے جب شوہر کے خلوص و امانت سے جس نے اپنی زندگی بیوی کے لئے وقف کردی ہے۔ اور اُس کے راحت و آرام عیش و مسرت مہیا کرنے میں ساعی ہے واقف ہو جائے۔ شادی سے قبل کی محبت بھی کبھی نافع ہوتی ہے لیکن اس کی بنیاد ظاہری اور نفسانی باتوں پر قائم ہوتی ہے اور شادی کے پہلے ہی جھونکے میں گر جاتی ہے جیسا کہ تمہاری اور جارج کی محبت کا حشر ہوا۔ تم نے جارج کو خود انتخاب کیا اور زبانی جمع خرچ پر اصل حقیقت دریافت کئے بغیر ایمان لے آئیں۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو اس خوفناک حقیقت دریافت کئے بغیر ایمان لے آئیں اگر تمہاری مرضی ہو تو اس خوفناک حقیقت کا انکشاف کردوں سنو!

تمہارا شوہر شادی سے پہلے بھی جواری تھا۔ اور تمہارے تعارف سے قبل ہی شراب سے لذت آشنا ہوچکا تھا۔ جن مصائب کو تم شباب کی آفتیں کہتے ہیں وہ شادی سے قبل ہوا کرتی ہیں اُس کے بعد نہیں ہوتیں۔ تم نے پہلے ہی حزم و احتیاط کیوں کام نہ لیا۔ اور اُس کے اخلاق کی کیوں جانچ نہ کرلی جس کی شریک زندگی ہونیوالی تھیں مجھے اس سے انکار نہیں ہے کہ تمہارا شوہر آج کل کے نوجوانوں کی طرح تھا۔ اور کسی طرح شوہر بننے کا مستحق نہ تھا۔ لیکن اُس کو خود تم ہی نے انتخاب کیا لہٰذا یہ عذاب بھی صرف تم ہی اٹھاؤ۔

جو باپ بچے کے رونے پر دردمند نہ ہو وہ شوہر ہونے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور عورت کو حرام ہے کہ اپنے بچے کا باپ کہہ کر پکارے۔ کیونکہ جو شخص جذبات پدری سے عاری ہو وہ صرف آدمی ہی ہوگا۔

ہاں۔ تم ایسے شوہر کے چھوڑنے پر کبیدہ خاطر نہ ہو تمہاری روح جسمانی مفارقت سے پہلے اسکو چھوڑ چکی تھی۔ تم حقیقت کی نگاہوں اور عقلا کی نظروں میں اُن عورتوں سے بہتر ہو جن کے دل شوہروں سے ملے نہیں ہوتے

اسما! شرمندہ نہ ہو! ابنائے زمانہ کی تحقیر پر مغموم نہ ہونا چاہیئے خدائے عادل کے قوانین تمہاری عظمت کرتے ہیں۔ اور شوہر سے تمہارا دور رہنا اس سے بہتر ہے کہ تم دونوں دوسرے میاں بیویوں کی طرح ہو جاؤ دشمن دکھانے کے لئے ایک کا دوسرے کی زیادہ احترام کرتے ہیں۔ مگر باطن میں حقیقت واقعہ کے متاثر ہوا کرتے ہیں۔

تم ان جاہلوں کی باتوں کی پرواہ نہ کرو جو نہیں جانتے کہ مقدس ازدواجی زندگی کیسی ہونی چاہیئے؟ وہ عورت کا شوہر سے جدا ہوجانا گناہ عظیم سمجھتے ہیں اور اس کا بالکل خیال نہیں کرتے کہ مرد گھر کو سرا اور عورت کو لونڈی بنا دیتا ہے اور صرف کھانے کے وقت اس کو دیکھ لیتا ہے۔

میں تمہارے اس ملک میں آنے سے بہت خوش ہوا۔ امریکہ بلکہ ساری دنیا اُس شخص کے لئے کھلی ہے جو ایک تنگ پنجرہ میں جہاں بازو پھیلانے کی قدرت نہ ہو روزی نہیں پیدا کرنا چاہتا۔ تم کو نیک شوہر پرور کرنے والی پہلی عورت بننا چاہیئے موجودہ لوگ گو تم پر نفریں کریں لیکن آیندہ نسلیں عزت کریں گی تم اپنی حالت لوگوں پر ظاہر کرنے سے نہ ڈرو۔ وہ زمانہ گذر گیا جب عورت کے اظہار حال پر ہمیشہ کیلئے مہر سکوت لگادی جاتی تھی۔ تمہارا حصہ زندگی اس قلعہ سے مشابہ ہے جسپر غنیم ... رہا ہو اور فتحیاب ہونے پر اسکو قلعہ ایک چٹیل میدان کی حیثیت سے ملے۔ تم نہ روؤ مصائب عالم اگرچہ عظیم ہیں مگر دلوں کی وسعت اُس سے بڑھکر ہے۔

پھر جب میں نے اس کو رخصت کیا تو ایسی ازدواجی زندگی، میاں بیوی کی زندگی اور کھلے الفاظ میں خانگی

ہنگامۂ عالمگیر

گیلی پولی میں ترکی حملہ پسپا کردیا گیا

لندن ۱۷ - جون محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ شب گذشتہ کو دردانیال میں غنیم کی ایک جماعت نے ایک جرمن افسر کے ماتحت ایک برطانی بریگیڈ کی خندقوں پر شجاعانہ حملہ کیا غنیم کے چند آدمی تو دمدمہ پر ہی ہلاک ہوگئے مگر باقی کا اکثر حصہ جس میں ان کا افسر بھی شامل تھا۔ خندقوں تک پہنچنے سے پیشتر ہی کام آگئے۔

ترکوں نے ان خندقوں پر بھی حملہ کیا جو ۱۲ جون کو ہمارے ہاتھ آئی تھیں۔ حملہ سے پیشتر زبردست بم پھینکنے والی جماعتیں نمودار ہوئیں جنہوں نے ہمیں صبح تک ۳۰ گز پیچھے ہٹا دیا۔ مگر ہماری کلدار توپوں نے خالی کردہ خندقوں پر شدید گولہ باری کی۔ اس کے بعد ڈبلن فیوزلیئرز کے سپاہیوں نے بنوک سنگین حملہ کرکے ان پر پھر قبضہ کرلیا۔ خندقوں میں دو سو ترکوں کی لاشیں پائی گئیں۔ ہمارا نقصان بہت کم ہوا۔

دردانیال کے نقصانات

لندن ۱۵ جون۔ دردانیال کے نقصانات کی فہرست سے پایا جاتا ہے۔ کہ لفٹنٹ کرنل جے فلوز (لنکا شائر فیوزلیئرز) ہلاک ہوگئے۔

جرمن آبدوز کشتیوں کے لئے پٹرول

لندن ۱۵ جون۔ یونانی جہاز جرمن آبدوز کشتیوں کے لئے ترکی کو پٹرول لے جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اور سب کو ٹھہرا کر ان کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ ایک جہاز جو کسی تارپیڈو کشتی کے لئے زاید پٹرول لے جا رہا تھا۔ غرق کردیا گیا۔

گلیشیا میں عظیم جنگ

شملہ ۱۶ جون۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے:

گلیشیہ کی عظیم جنگ میں جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ۱۳ جون کو پرزی میسل کے شمال و مشرقی علاقہ میں موسیسکا اور سینیاوا کے درمیان ۴۴ میل کے محاذ میں ترقی کی اور روسی مورچوں پر حملہ کرکے ۱۶ ہزار قیدی گرفتار کئے۔ روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۱۲ - اور ۱۳ جون کو تمام محاذ پر پھر شدید جنگ شروع ہوئی۔ اور غنیم جمعیت کثیرہ کے ساتھ حملہ کرکے دریائے لوبازوکا کو عبور کرگیا اور ... نے دریائے ... اور وزرینہ کے درمیان موضع تشنا پر قبضہ کرلیا۔ آسٹروی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ دریائے نیسٹر کے جنوب میں شدید جنگ ہوئی۔ اور روسیوں کا بیان ہے کہ غنیم نے مقام زرنیو کے پل کی قلعہ بندی پر جو سٹینسلاف سے ۱۰ میل شمال و مشرق کی طرف واقع ہے حملہ کیا۔ مگر ہم نے اسے پسپا کردیا

شاولی کے قریب جنگ

پولینڈ میں اور دریائے نیمن پر جرمنوں نے تازہ حملے نہیں کئے۔ مگر بالٹک کے صوبجات میں وہ شاولی کی طرف نہایت مستعدی کے ساتھ بڑھنے کی کوشش کررہے ہیں۔ روس کی ایک رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ شاولی کے متصلہ موقع پر قبضہ کرنے کے لئے شدید لڑائی جاری ہے جس میں کبھی ہمارا پلہ بھاری رہتا ہے اور کبھی جرمنوں کا۔ اور غنیم نے شہر پر بھاری توپوں سے گولہ باری کی ہے۔ اور انکا دعویٰ ہے۔ کہ وہ شاولی کے شمال مغرب میں بعض روسی مورچوں پر قابض ہوگیا ہے۔

فرانسیسی سپاہ کی ترقی

فرانسیسیوں نے ایک سرکاری بیان شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ یہ بتانا نہایت ضروری ہے کہ ماہ سے زیادہ عرصہ گذرا ہم ایرس کے شمال اور جنوب میں دریائے آئز اور این کے درمیان مسلسل ترقی کررہے ہیں اور ہمارے تمام حملے کامیاب رہے ہیں۔ جرمن اخبارات کا یہ بیان غلط ہے کہ ان حملوں کی نوعیت محض ادھر اُدھر کی متفرق لڑائی کی سی ہے۔ بلکہ یہ حملے بریگیڈوں اور ڈویژنوں کے محاذ تک وسعت پذیر ہوتے رہے ہیں۔ اور ان میں جرمنوں کا روزانہ دو تین ہزار آدمی کا نقصان ہوتا رہا ہے۔

گلیشیہ میں جرمنوں کی عاجلانہ پیشقدمی

شملہ ۱۷ جون صاحب وزیر ہند کا کل کی تاریخ کا مراسلہ حسب ذیل ہے۔

لیمبرگ تک پہنچنے کی نہایت مستعدانہ کوشش میں جرمنی اور آسٹریا کی افواج نے روسیوں کو پرزی میسل کے شمال مشرق کی طرف پسپا کردیا ہے اور جرمنوں کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ روسیوں نے مقام جوارو کے شمال مغرب میں (جو لیمبرگ سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے) جو مورچے تیار کئے تھے وہ ان پر قابض نہیں رہ سکے غنیم نے سیمنا وا پر جو دریائے سان کے زیریں حصہ پر واقع ہے اور موسیکا پر جو پرزی میسل کے عین مشرق میں واقع ہے قبضہ کرلیا ہے۔ اور غنیم کے عاجلانہ تعاقب کی وجہ سے پرزی میسل اور لیمبرگ کی درمیانی ریلوے لائن کے جنوب میں روسیوں کی جس قدر سپاہ تھی وہ سب پسپا ہونے پر مجبور ہوگئی ہے جنوبی گلیشیہ میں آسٹریا اور جرمن کی سپاہ دریائے نیسٹر کی طرف پیشقدمی کررہی ہے۔ اور شمالی پولینڈ اور صوبجات بالٹک میں جرمن روسی مورچوں پر نہایت شدت سے حملہ آور ہورہے ہیں۔

روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ غنیم کو عظیم کمک پہنچ جانے کی وجہ سے ہمارا گلیشیہ سے پیچھے ہٹ آنا لازمی ہے۔

آسٹریا کی مستحکم خندقیں

اطالی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ٹرول ٹرنٹینو کی سرحد پر وہ رفتہ رفتہ اہم موقعوں پر قبضہ کررہے ہیں۔ کارنیا میں آسٹریوں نے اطالی لاین کو توڑنے کے لئے شدید اور مسلسل حملے کئے مونفالکون کے نواح میں دیکھ بھال کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹروی خندقیں جن کی بعض موقعوں پر کئی کئی لائنیں ہیں۔ اینٹ چونے اور سمنٹ سے بنی ہوئی ہیں اور دھات کی چادروں سے مستحکم اور خاردار تار کے جنگلوں اور سرنگوں سے محفوظ کی گئی ہیں

مشرقی رزمگاہ میں جرمنی و آسٹریا کی فوج

پیٹروگراڈ ۱۶ - جون۔ فوجی مبصروں کے اندازہ کے مطابق مشرقی رزمگاہ میں جرمنوں کے ۵۴ جیش مصروف پیکار ہیں جن کے علاوہ آسٹریا کی ۲۶ اور جرمنی کے ۱۵ جیش لمبرگ کی طرف اور ۷ صوبجات بالٹک میں جنگی کارروائیوں میں مصروف ہیں

گلیشیہ میں خونریز جنگ

لندن ۱۷ جون پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ گلیشیہ میں بالخصوص دریائے سان پر نہایت شدید جنگ وقوع میں آرہی ہے۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم برابر تازہ دم فوجیں میدان جنگ میں لا رہا ہے۔ مگر دریائے نیسٹر پر جنگ ہماری موافقت میں جاری ہے اور ہم نے مزید قیدی اور چھ کلدار توپیں گرفتار کی ہیں۔ دیگر محاذوں پر روسیوں نے قابل ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں صوبجات بالٹک کی جنگ میں ہمارا پلہ بھاری ہے اور ہمارا رسالہ جرمنوں کا تعاقب کرکے انہیں تلوار کے گھاٹ اتار رہا ہے۔

غنیم نے دریائے نیمن کے وسطی حصہ میں جارحانہ حملہ کرنے کی بے سود کوشش میں دو روز کے اندر شدید نقصان اٹھایا۔ جرمنوں نے اوسوویز (پولینڈ) پر دوبارہ گولہ باری کی مگر رات کے ۲ بجے قلعہ کی توپیں

ان کے توپخانہ پر غالب آگئیں۔ اور جنوب کی طرف جرمنوں نے موضع جیونور وجینر پر شدید گولہ باری شروع کی۔ اور تھوڑی سی دیر میں ہزار اگولے پھینک ڈالے پرزاسنیز (پولینڈ) کے شمال میں ہم نے اپنی تمام خندقوں پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔

لندن ۱۸۔جون۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ گلیشیہ میں نہایت شدید اور خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ ایک سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۵۔جون کو وریسئے سان اور شہر لوبازو کے درمیان بالخصوص نہایت خونریز جنگ وقوع میں آئی۔ اور ۱۶۔جون کی شب کو غنیم دریائے تسمنیکا اور سٹرج کے مابین نہایت بے ترتیبی کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ دریائے نیسٹر کے محاذ پر روسیوں نے ۱۴۔ اور ۱۵ جون کو زرونیہ کے جنوبی حصہ میں ۲۰۴۸ قیدی جن میں ۲۰۲ افسر اور ۶ معمولی اور ۲۹ مشین توپیں تھیں گرفتار کئے۔ غنیم کی سپاہ ۱۵۔جون کو مقام نزویلو کے شمال اور جنوب میں دریائے نیسٹر کو عبور کر گئی۔ مگر شمالی حصہ کے آدمی تباہ کردئے گئے۔ اور جنوبی حصہ کی سپاہ آگے نہ بڑھ سکی۔

جرمن ٹرسیٹ میں پہنچ گئے

لندن ۱۵۔جون۔ سنٹرل نیوز کا نامہ نگار امسٹرڈم سے لکھتا ہے کہ گلیشیہ سے توپوں اور سپاہیوں سے بھری ہوئی ٹرینیں اور کیلی پولی سے مستحفظ لفٹنٹوں کے ٹرسیٹ میں پہنچ جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔

فسٹوبرٹ اور ہوگ کی جنگ

لندن ۱۷۔جون۔ برطانی ہیڈ کوارٹر سے رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ہم نے ہوگ اور فسٹوبرٹ پر جارحانہ کارروائی اختیار کرکے مہر سکوت کو توڑ ڈالا ہے فسٹوبرٹ پر ہمارے توپخانہ نے شام کے وقت گولہ باری کی اور غنیم کی خندقوں کو تباہ کردیا۔ اس کے بعد پیدل سپاہ نے پیشقدمی کرکے پہلی لائن اور کسی قدر دوسری لائن کی خندقوں میں قدم جمالئے۔ مگر بعد میں وہ ان موقعوں پر قابض نہ رہ سکے۔ دیگر مقامات پر جہاں انہوں نے قبضہ کیا تھا۔ وہاں وہ زبردست جوابی حملوں کے باوجود مسلط رہے۔ اس موقع پر نہایت خونریز لڑائی وقوع میں آئی۔ ہمارے توپخانہ نے پیدل سپاہ کے لئے حسب معمول اپنی بہادری کے جوہر دکھائے اور غنیم کے ساتھ دو دو ہاتھ کرنے کے لئے متفقہ خواہش کا اظہار کیا۔ اور نہایت بے جگری سے حملہ کر کے مقابلہ کرنے والے جرمنوں کو بندوق کے فیر و یا سنگینوں سے ہلاک کردیا۔ کسی قدر سکوت کے بعد دوپہر کی سہ پہر کو پھر لڑائی شروع ہوگئی۔

ہوگ پر علی الصباح حملہ کیا گیا۔ پیدل سپاہ دشمن پر نہایت جرأت اور کامیابی سے حملہ آور ہوئی ہماری آتش باری نے جرمنوں کا ایک جوابی حملہ بھی پسپا

کیا ان لڑائیوں میں ہمارے نقصانات شدید نہ تھے مگر جرمنوں نے سخت نقصان اُٹھایا۔

جہازوں کو نقصان

لندن ۱۷۔جون۔ پورٹ سعید کا تار مظہر ہے کہ اسٹیمر ڈالش کو تیر اکر بندرگاہ کے اندر لے آئے ہیں۔ اب وہ اپنا مال اُتار رہا ہے۔

لندن ۱۷۔جون۔ مرشلونا کا تار مظہر ہے کہ کوئنس لینڈ (نہ کہ کنگس لینڈ) پر جو آگ مشتعل ہوئی تھی وہ بجھائی گئی ہے۔

ریلوے جنکشن پر اطالیوں کا حملہ

لندن ۱۸۔جون۔ آج کے ایک ہوائی جہاز نے ڈیواکا کے مشہور ریلوے جنکشن پر بم پھینکے اور اسے سخت نقصان پہنچایا۔ یہ مقام ٹریسٹ سے دس میل مشرق کی طرف واقع ہے۔

اور یہاں سے پولا کو ایک برانچ لائن جاتی ہے جس کے اس طرح منقطع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

گلیشیہ میں عظیم جنگ

لندن ۱۹۔جون۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ گلیشیہ کی ہولناک جنگ کے حالات پھر پردہ راز میں نہاں نظر آتے ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ روسی پیچھے ہٹ کر دریائے ٹمین کے طیار شدہ مورچوں اور گروڈک کی جھیلوں کے خط پر آگئے ہیں۔ روسیوں کی تازہ ترین اطلاع سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ غنیم جو دریائے پروتھ اور نیسٹر کے درمیان سرحد کو عبور کر آیا تھا شکست کھا کر آسٹروی علاقہ کی طرف پسپا کردیا گیا۔ جرمن وارسا کے محاذ پر نہایت بے جگری اور جانبازی سے حملے کررہے ہیں اور گومیں کے قریب چار میل کے محاذ میں زہریلی گیس کا استعمال کررہے ہیں۔

خریداران اخبار خط کتابت کے وقت براہ مہربانی نمبر خریداری جو پتہ کی چٹ پر (۵،۵) کے علاوہ کہ ضرور لکھیں

مبارکباد

ہمیں یہ معلوم ہوکر بے حد مسرت ہوئی کہ عالیجناب خان بہادر سید محمد عبداللہ شاہ صاحب فارن منسٹر (وزیر خارجہ) ریاست مالیرکوٹلہ کو بتقریب سالگرہ حضور ملک معظم خطاب "خان بہادر" عطا ہوا ہے۔ اس اعزاز پر ہم ممدوح کی خدمت میں دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں موصوف نہایت قابل خلیق۔ ہمدرد خلایق۔ اور بہت سے اوصاف سے متصف ہیں۔ اس لئے وہ کسی بڑے اعزاز کے مستحق تھے۔

مقامی حالات

نتیجہ امتحان انٹرنس ہائی اسکول بجنور

اس ہفتہ نتیجہ انٹرنس معلوم ہوکر نہایت حیرت و افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ ۳۴ طلبار جو شریک امتحان ہوئے تھے اُن میں سے صرف گیارہ کامیاب ہوئے ہیں۔ یعنی ۲۵ ہندو طلبا میں ۸ اور ۹ مسلمان طلبار میں ۳۔ نتائج سالہائے ماسبق اور اس نتیجہ کو پیش نظر رکھ کر ہیڈ ماسٹر صاحب کی اعلیٰ قابلیت، محنت اور تمام اسکول کی نگرانی کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ اول تو تعلیم ویسے ہی گراں ہوگئی ہے جس سے غریب و متوسط الحال لوگوں کے بچے محروم رہتے ہیں۔ اس پر اگر استادوں کی یہ عدم توجہی ہو تو نتیجہ معلوم۔ ایسی حالت میں لڑکوں کے قیمتی اوقات اور صرف کثیر کا اتلاف اُن پر کس قدر گراں گذرتا ہوگا۔

مبارکباد

خانصاحب سیف اللہ خاں صاحب جو ہمارے ضلع میں عرصہ تک ڈپٹی رہ گئے ہیں۔ آپ میرٹھ کے معزز رئیس اور نوابی خاندان میں ہیں۔ اور آپ میں بہت سی خوبیاں ہیں تقریب سالگرہ پر گورنمنٹ نے آپکو بھی خطاب خان بہادر عطا کیا ہے۔ اس اعزاز پر ہم خانصاحب موصوف کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اٹلی و آسٹریا کی قوت کا مقابل

اٹلی کی فوجی قوت

امن کے زمانہ میں اطالوی سپاہ میں ۳۰ ہزار ۴ سو افسر ۲ لاکھ ۳۶ ہزار سپاہی ہوتے ہیں۔ لیکن جنگ کے موقع پر مندرجہ ذیل تعداد میدان جنگ میں لا سکتا ہے

باقاعدہ فوج ۷ لاکھ ۵۰ ہزار رزرو ۴ لاکھ ۵۵ ہزار موبائل ملیشیا - ۳ لاکھ ۲۰ ہزار - ٹرٹیوریل ملیشیا - ۲۲ لاکھ - کل میزان ۳۲ لاکھ - ۳ ہزار - اس تعداد میں سے - ۱۵ لاکھ ۲۰ ہزار آدمی قواعد دان ہیں۔

آسٹریا کی قوت

عام فوج مع افسران - ۳ لاکھ ۹۳ ہزار ۳ سو ۶۶ آسٹرین لنڈ ور ۵۰ ہزار پانسو ۴۴ ہنگرین سپاہ ۲۸ ہزار پانسو ۲۹ جیش بوسنیا و ہرزی گوینا - ۶ ہزار ۶ سو ۱۸ - میزان ۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۵۷ جنگ سے پہلے جس قدر آدمیوں کا میدان میں لانے کا اندازہ کیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہے -

باقاعدہ فوج ۲۳ لاکھ ۶۰ ہزار لنڈ ور ۲ لاکھ ۴۰ ہزار لان ڈیڈ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار کل میزان ۲۸ لاکھ ۲۰ ہزار - خیال کیا جاتا ہے کہ ضرورت کے وقت آسٹریا ۳۰ لاکھ سے زاید قواعد دان اور غیر قواعد دان فوج عرصۂ مصاف میں لا سکتا ہے - ڈیلی میل کی رپورٹ ناقل ہے کہ آسٹریا کے پاس ڈھائی ہزار توپیں اور اٹلی کے پاس دو ہزار دو سو توپیں ہیں۔

دونوں سلطنتوں کی بحری طاقت

	آسٹریا	اٹلی
افسر	۷۹۵	۱۶۴۲
سپاہی	۲۸۰۰۰	۴۰۰۶۳
جنگی جہاز	۱۱۵	۱۵
مسلح کروزر	۱۳	۱۰
چھوٹے کروزر	۱۱	۱۴
تارپیڈو جہاز	۶۶	۷۵
تارپیڈو بوٹ	۵۵	۹۴
تباہ کن تارپیڈو بوٹ	۱۸	۳۲
آبدوز کشتیاں	۶	۲۰

ان اعداد سے ظاہر ہے کہ اٹلی کی طاقت آسٹریا سے بدرجہا زیادہ ہے۔ (سیارہ)

دنیا کے عظیم ترین جنگی جہاز

امریکہ کے ایک اخبار نے دنیا کے عظیم ترین جنگی جہازوں کے متعلق کچھ حالات شائع کئے ہیں جس کے دوران میں وہ رقمطراز ہے کہ امریکہ کا جدید جنگی جہاز "پنسلوینیا" انگریزی جدید جہاز "کوین الزبتھ" سے زیادہ طاقتور ہے اول الذکر کا وزن ۳۱۴۰۰ ٹن اور رفتار ۲۱ بحری میل ہے - اور اس پر ایک درجن ۱۴ انچی توپیں ہیں - کوین الزبتھ کا وزن ۲۷۵۰۰ ٹن ہے یہ انگلستان کا عظیم ترین جہاز ہے - اس پر ۱۵-انچی ۸ توپیں چڑھی ہوئی ہیں - جو دو دو کی تعداد میں چار چبوتروں پر نصب ہیں - اگرچہ کوین الزبتھ کی توپیں پنسلوینیا کی توپوں سے دہانہ میں ایک انچ بڑی ہیں مگر موخر الذکر کی اطرافی توپوں سے جو شلک ایک وقت میں ہوگا وہ اول الذکر کی توپوں کی شلک سے ۳۴ فیصدی زیادہ ہے - کوین الزبتھ کی رفتار اگرچہ ۴ بحری میل زیادہ ہے لیکن پنسلوینیا کی زرہ کی مضبوطی نسبتاً زیادہ ہے - انگلستان کے ڈریڈ ناٹ جواب بن کر مکمل ہوں گے ان کی رفتار پنسلوینیا کی رفتار کے قریب قریب ہوگی۔

جاپان آج کل ایک جنگی جہاز تیار کر رہا ہے جو قد و قامت کے لحاظ سے دیگر غیر ملکی جہازوں کی بہ نسبت پنسلوینیا کے بہت زیادہ قریب ہے - اس کا نام "فوسو" وزن ۳۰ ہزار ٹن - اور رفتار ۲۱ - بحری میل ہے - اس پر کل ۱۲ توپیں ۱۴ - انچ دہانہ کی نصب ہیں جہاز پر ۶ نصب گاہیں ہیں جن پر دو دو توپیں دوش بدوش لگی ہوئی ہیں مبصرین اندازہ کرتے ہیں کہ پنسلوینیا پر ۴ نصب گاہوں کی ترتیب بہ قابل ترجیح ہیں - (زمیندار)

نیرنگ اٹلی

اخبار اسٹیٹسمین کا نامہ نگار ۱۵-جون کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

گذشتہ زمانہ میں اٹلی کا انداز بالکل اس لومڑی ایسا رہا ہے جو گھات میں لگی ہوئی تھی - اور شیر اور چیتا لومیں ایک ہرن کی نعش کے لئے جنگ ہو رہی تھی خود غرضی اطالوی قوم کا خاصہ ہے شکسپیر کے زمانہ تک یہ جذبہ بے وفائی کے لئے مشہور رہا - اس شاعر کے کلام میں مختلف مقامات پر اس کے اشارے ہیں - اٹلی نے ہوشیاری سے اتحاد ثلثہ کو خیرباد کہا اور یہ عذر پیش کیا کہ اتحاد مدافعانہ تھا نہ کہ جارحانہ اس زمانہ سے لیکر اس وقت تک اٹلی مغربی تلاطم کی سیر دیکھتا رہا - جب اس نے دیکھا کہ اتحادیوں کا پلہ بھاری ہے اب اس نے ادھر کیا مگر اپنی منفعت کا پہلو لئے ہوئے - اس نے آسٹرو جرمنی پر اعلان جنگ کر کے ٹرینٹنو پر چڑھائی کر دی ٹرینٹنو کا فتح کرنا حلوہ نہیں ہے - بہت ممکن ہے کہ آسٹروی سپاہ اطالوی جیش کو اپنے ملک سے نکال دے - اور خود سرزمین اٹلی میں در آئے اس کی جنگی تاریخ ایسی درخشاں نہیں ہے کہ اس پر فخر کیا جائے - فرانس کے سایہ میں ۵۰ سال کے اندر معمولی ترقی کی ہے - سالفرینو کی لڑائی میں آسٹریا کو اٹلی کے بہت سے مقامات دیدینے پڑے جس سے یہ سلطنت قایم ہوئی - چند سالوں کے بعد اٹلی نے پروشیا کا ساتھ دے کر آسٹریا پر حملہ کیا - اس لڑائی میں اس کی سلطنت کا کچھ رقبہ اور بڑھ گیا - اور اڈیج کی وادی اس کے ہاتھ آئی - یورپ میں اس کی پہلی جد و جہد کچھ زیادہ شاندار نہ تھی - برٹش توپوں نے آبرو بچا لی فوجی نقطۂ نگاہ سے اٹلی کی شرکت حرب اطمینان بخش ہے لیکن کیا اطالوی فوج ٹرینٹنو سے آگے بھی بڑھے گی - میرا خیال ہے کہ چونکہ اسکو آگے بڑھنے میں کوئی منفعت نہیں ہے اس لئے اسی مقام پر رک جائے گی - اس لئے ایتلاف ثلثہ کے لئے اسکا ضعیف ہونا بالکل بیکار ہے - اتحادی یورپ میں جرمنی ظلم کے استیصال کے لئے مصروف نبرد ہیں - یہ لڑائی تنازع للبقا ہے - ایک طرف جرمنی و آسٹریا - اور دوسری طرف روس فرانس اور انگلینڈ - ان دونوں حریفوں میں ہر ایک کوشاں ہے کہ جہاں سے مٹ جائیں - مگر فتح ضرور ہو - اٹلی کی ادا نرالی ہے - وہ اپنے حریف کی کمزوری سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے - وہ دیکھتا ہے کہ آسٹریا چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے یہی موقع ہے اس کا ایک صوبہ منضم کرنا چاہئے (سیارہ)

ووکنگ لندن کا خط

ایک قیمتی وجود کا برادری اسلام میں داخل ہونا

ایک ایسے شخص کے مسلمان ہونے کی خبر آپ کو دیتا ہوں جو یہ خیال لیکر ہوا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے آیا ہے کہ امریکہ میں اخوت اسلامیہ کا دائرہ وسیع کرے اور اس فطرتی مذہب کی سچائی اور نور کو ریاستہائے متحدہ شمالی امریکہ میں پھیلائے اللہ تعالیٰ یہ وجود ہمارے لئے مبارک کرے اور انکو اسلامی فیوض سے متمتع کرے - اُن کے اخلاص اور ثواب کو بارآور فرمائے - آمین ثم آمین - فالحمد للہ رب العلمین - والسلام (صدرالدین امام مسجد ووکنگ)

بالکل مفت

شذرات

(از جناب شیخ نورالدین صاحب گوجرانوالہ)

بچوں کو ورغلا کر زیور اُتارنا

ایک شخص رحیم بخش نامی کو ایک لڑکے کو ورغلا کر بالیاں اُتارنے کے جرم میں عدالت سشن جج لاہور سے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے سات دفعہ کا سزا یافتہ ہے چیف کورٹ سے اس کی اپیل بھی نامنظور ہوئی۔

انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذٰلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب عظیم۔

(پ ۶ سورۃ المائدہ ع ۵) جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں۔ اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملک میں دوڑتے پھرتے ہیں اُن کی سزا تو بس یہی ہے کہ ڈھونڈھ کر قتل کر دئے جائیں یا اُن کو سولی دیجائے۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹ دئے جائیں۔ یا اُن کو دیس نکالا دیا جائے یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہوئی اور اس کے علاوہ آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب طیار ہے۔

سٹہ کی دوکانوں کی بندش

ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں کی طرح امرتسر میں بھی سٹہ کی دوکانیں موجود تھیں جو حکام وعمال کی سعائی جمیلہ سے بند ہوگئی ہیں۔ سٹہ اور لاٹری بھی قمار بازی ہی کی اقسام ہیں بعض سطحی خیال کے آدمی ان کا امتناع فری ٹریڈ کے خلاف سمجھتے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں۔ آزادی اُسی حد تک جائز و مستحسن ہے جو سوسائٹی کے حق میں مضر نہ ہو۔ قمار بازی خواہ کسی شکل و صورت میں ہو اور اسی طرح مے نوشی و مے فروشی سوسائٹی کے استیصال و تباہی کے لوازم و اسباب اور باعث صد ہزار ننگ و عار ہیں۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ بعض افراد کو شراب و قمار سے فوائد و عوائد پہنچتے ہیں مگر خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے منافع سے نقصانات زیادہ ہیں اسی بنا پر سوسائٹی کو ان کے امتناع کا حق حاصل ہے

صدق اللہ العلی العظیم یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (پ ۲ س البقرہ ع ۲۷) اے پیغمبر لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارہ میں دریافت کرتے تو اُن لوگوں سے کہدو کہ ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ فائدے بھی ہیں

نظربند

تخمیس بر غزل جناب سیماب اکبرآبادی

صیاد نے بیٹی کا لگایا ہے کمربند   بے بس ہے اسیری میں ادھر بند اُدھر بند
افسوس قفس میں ہے رہائی کی خبر بند   نالوں نے کیا بلبل بیمار کو پر بند
یوں بھی نہ کوئی موسم گل میں ہو نظربند

مونس ہے نہ ہمدم کہاں آئیں کہاں جائیں   افلاک سے آتی ہیں نشیمن پہ بلائیں
ناکام محبت سہے جاتے ہیں جفائیں   کرتے ہیں شب ہجر تڑپ کر جو دعائیں
آتی ہے یہ آواز کہ ہے باب اثر بند

مانا مری تقدیر میں لکھی ہے غلامی   ہے عشق کے بندوں کے لئے قید دوامی
ابتک ہوں مگر اس گل گلزار کا حامی   ہے طالب وسعت مری آزاد خرامی
صیاد مجھے گوشۂ تنہا میں نہ کر بند

جو دوست ملے ہیں جان سے بیزار ملے ہیں   مونس بھی ملے ہیں تو طلبگار ملے ہیں
سب زلف کے پھندوں میں گرفتار ملے ہیں   قسمت سے مقید مجھے غمخوار ملے ہیں
دل بند ہے پہلو میں تو سینہ میں جگر بند

کچھ بات نرالی ہے غریبان وطن میں   آتی ہے ابھی بوئے وفا مشک ختن میں
لالی انہیں نعلوں کی ہے مشہور یمن میں   پامال جنہیں توڑ کے کرتا ہے چمن میں
کلیں انہیں پھولوں میں سمجھے ہیں گل تر بند

وہ رند بلانوش ہوں اے ساقی خود بیں   سن کر مری تقریر کو سب کہتے ہیں تحسین
بادہ کی طرح دل سے اُبلتے ہیں مضامیں   کُھل کھیلوں تو پھر دیکھ مری جوشش رنگیں
بوتل کی طرح میں بھی ہوں لبریز مگر بند

وہ عشق میں بدبخت ہوں وارفتہ و مجنوں   لیلےٰ کی محبت کا رہا سامنے مضموں
اُس مست کے دیکھے نہ کبھی دیدہ میگوں   ہے عقدہ بستہ گرہ قسمت واژوں
شیشہ بھی مرے سامنے آتا ہے تو سربند

اے تیغ جفا لذت آزار نہ کم ہو   اے شوق ستم حسرت دیدار نہ کم ہو
اے سوزش دل آہ شرربار نہ کم ہو   اے باد صبا شوخی رفتار نہ کم ہو
خاکستر دل میں ہے ابھی اور شرر بند

مرنے کا جنہیں غم ہو نہ جینے کی ہوس ہو   احدی کی طرح رہتے ہیں کیا موت کا بس ہو
یکساں ہے زمانہ میں ہوا ہو کہ گھمس ہو   بیکار ہیں سب، قبر ہو یا قید قفس ہو
آزاد ترے ہو نہیں سکتے کسی گھر بند

ادبار کا خیمہ ہے تو اقبال کا ڈیرا   تقدیر کی گردش ہے نہ میرا ہے نہ تیرا
سورج کو چھپایا ہے کہیں چاند کو گھیرا   کھولوں تو سویرا ہے نہ کھولوں تو اندھیرا
میری انہیں آنکھوں میں تو ہیں شام وسحر بند

ہیں عرش معلی پہ گئے نالۂ عالم   افسوس ہے برباد ہوا خانۂ عالم
صد حیف نظربند میں دلدادۂ عالم   اُف رے اثر گرمی ہنگامۂ عالم
سورج بھی فلک پر نظر آتا ہے سپر بند

بندش ہی نہیں یار کی محفل میں کسی کی   طالب جو ہو دولت دیدار اُسے دی
اللہ رے تقدیر ہے اغیار کی کیسی   دشمن کو اجازت ہے کہ دیکھے بھی کہے بھی
اور میری یہ حالت کہ زبان قید نظربند

اس عالم امکاں میں نہاں اور کوئی ہے   دریا کی روانی میں رواں اور کوئی ہے
یہ یاد رہے شاہجہاں اور کوئی ہے   صیاد مرا رزق رساں اور کوئی ہے
کھل جائیں گے سو در جو ہوا ایک بھی در بند

رکھتی ہے ادا ایسا اثر قبر میں اُن کی   ملجائے نظر سے جو نظر قبر میں اُن کی
یاں دھن ہے خلیق آٹھ پہر قبر میں ان کی   یاد آ گئی انگڑائی اگر قبر میں اُن کی
سیماب کفن کا مرے کھل جائے گا در بند

"خلیق" دہلوی

تعلیم نسواں

ازجناب اکبر الہ آبادی

تعلیم عورتوں کی ضروری ہے آجکل
بیٹا علم استری سے ہے ترامیر تعلل
گھر بیٹھے وہ انگلی سبب یہ فائدہ نہ ہو
کیا جانے وہ کہاں ہے عطارد کہاں زحل
شوہر گریجویٹ ہے گرد نکی چیت پہ ہے
گگری لئے ہوئے یہ کنوے کی جگت پہ ہے
لیکن ضرور ہے کہ مناسب ہو تربیت
جس سے برادری میں بڑھے قدر و منزلت
آزادیاں مزاج میں آئیں نہ تمکنت
ہو وہ طریق جس میں ہو نیکی و مصلحت
ہر چند ہو علوم ضروری کی عالمہ
شوہر کی ہو معین تو بچوں کی خادمہ
مذہب کے جو اصول ہیں اسکو بتائے جائیں
با قاعدہ طریق پرستش سکہائے جائیں
اوہام جو غلط ہوں وہ دل سے مٹائے جائیں
سکے خدا کے نام کے دل میں بٹھائے جائیں
عصیان سے محترز ہو خدا سے ڈرا کرے
اور حسن عاقبت کی ہمیشہ دعا کرے
تعلیم خوب ہو تو نہ آئیگی دام میں
خالق سے لو لگائیگی وہ اپنے کام میں
خیرات ہی سے ہوگی غرض نام و علم میں
اسکو بتایا جائے یہ واضح کلام میں
اچھا برا جو کچھ ہے خدا ہی کے ہاتھ ہے
نیکی اگر کریگی تو فطرت بھی ساتھ ہے
تعلیم ہے حساب کی بھی واجبات سے
دیوار پر نشان تو ہیں واہیات سے
یہ کیا ہو زیادہ گن نہ سکے پانچ سات سے
لازم ہے کام لے وہ قلم اور دوات سے
گھر کا حساب سیکھ لے خود آپ جوڑنا
اچھا نہیں ہے غیر پہ یہ کام چھوڑنا
کھانا پکانا جب نہیں آیا تو کیا مزا
جو ہر ہے عورتوں کے لیے یہ بہت بڑا
لندن کے بھی رسالوں میں میں نے یہ ہے پڑھا
مطبخ سے رکھنا چاہئے لیڈی کو سلسلہ
وقت آپڑے تو گاڑہے گزی میں بھی عذر کیا
گھر کے لئے طعام پزی میں بھی عذر کیا
سینا پرونا عورتوں کا خاص ہے ہنر
درزی کی چوریوں سے حفاظت پہ ہو نظر
عورت کے دل میں شوق جہت سا کا اگر
کپڑوں سے بچے اچھی طرح جائینگے سنور
کسب معاش کو بھی یہ فن ہے بڑا مفید
اک شغل بھی ہے دل کے بہلنے کا بھی امید
سب سے زیادہ فکر ہے صحت کی لازمی
صحت نہیں درست تو بیکار زندگی
کھانے بھی بے ضرر رہیں صاف ہو لباس بھی
آفت ہے سخت گھر کی صفائی میں بہونگی
تعلیم کی طرف ابھی اور ایک قدم بڑہیں
صحت کے حفظ کے جو قواعد ہیں وہ پڑہیں
پبلک میں کیا ضرور کہ جا کر تنی رہو
تقلید مغربی پہ عبث کیوں کھنچی رہو
دانا نہ وہن دیا ہو تو دل سے غنی رہو
پڑہ لکھ کے اپنے گھر ہی میں دیوی بنی رہو
مشرق کی چال ڈہال کا معمول اور ہے
مغرب کے ناز و رقص کا اسکول اور ہے
دنیا میں لذتیں ہیں نمائش ہے شان ہے
انکی طلب میں حرص میں سارا جہان ہے
اکبر سے بھی سنو کہ جو اسکا بیان ہے
دنیا کی زندگی فقط اک امتحان ہے
حد سے جو بڑھ گیا تو ہے اسکا عمل خراب
آج اسکا خوشنما ہے مگر ہو گا کل خراب

کالکا شملہ ریلوے پر درمیانہ درجہ۔ سپرنٹنڈنٹ کالکا شملہ ریلوے نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم اگست ۱۹۱۵ء سے تا اطلاع ثانی کالکا شملہ ریلوے پر درمیانہ درجہ بھی کہل جائے گا۔

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ تم کے شیرین پانی میں ملا کر استعمال کیا ہو تا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی نور آ رفع ہوتی ہے اور گرمی کی تکلیف جو نہایت شدت سے ہوتی ہے اس کا فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دورہ وغیرہ کیفیت ورم نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی تسکین مل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملا گیا وہ چند روز میں اچھا ہو گیا علاوہ ازیں یہ شربت مقوی رفع فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض تپ دق کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی سے بیتاب جاتے ہیں اون کے لئے اکسیر ہے۔ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آتی ہے۔ اور خارش تر خشک میں فائدہ دیتا ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ وزن ہمہ فی بوتل (۱۶) خورد شیشی دو اونس ۸ر ایک اونس ۴ر

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

آئی او ڈائڈز د سالسہ

گرمی و گٹھیا کی وجہ سے جسم میں جلنا کا ہونا زخم کا ہونا۔ درد پھوڑا پھنسی اور رنگ سیاہ یا کمطاقتی کی وجہ سے خون خراب ہو گیا ہو تو اسکے لئے یہ سالسہ نہایت ہی مفید ہے۔ کیونکہ اس میں پوٹاس آئی اوڈائڈ وغیرہ آزمودہ دوائیں دے کر بنا ہے اس لئے کم مقدار میں زیادہ فائدہ کرنیوالا ہے۔ اور اس کے استعمال میں کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے۔ کہانے پینے میں کسی طرح کا روک ٹوک نہیں ہے فہرست منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی (عا)
ڈاک محصول (۶)

فصلی بخار و طحال کی دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ دوا تیس برس سے سارے ہندوستان میں گھر گھر مشہور ہے اور بچے سے ضعیف تک اس کے فائدہ سے آگاہ ہیں۔

(۱) یہ ملیریا کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔

(۲) اسکی چار پانچ ہی خوراک سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔

(۳) یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے اور خون کو گاڑہا بنا کر قویٰ کو مضبوط کرتی ہے۔

قیمت بڑی شیشی ۱۲ر چہوٹی شیشی ۸ر
محصول " " ۶ر " " ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوافروشوں سے ملیں گی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کتاب مفت نذر ہے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے پس اگر تندرستی کے کامل بھیدوں سے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلاقیمت منگواکر مطالعہ کیجئے۔ جو انگریزی گجراتی تامل مرہٹی تیلگو، بنگالی مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے اسکا محصول بھی ہم ادا کرینگے پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتشک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اس کے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتشک نگرہ گولیاں غیبی امداد اس کے حق میں ہیں۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرکے اس کی زندگی کو آرام سے گذارنے والی ہیں ایک مرتبہ امتحاناً منگواکر استعمال کرنے سے خود بخود اس کی تصدیق و تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیوں کی ڈبیہ ایک روپیہ عہ

ایسے ہی ہمارا طلاؤ واجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۲ ماشہ تیل پانچ روپیہ کی فرمایش پر ایک روپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۳۔ اہل ہنود

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ فوٹو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کی درشن سے آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا۔ بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی فی البم ۸ محصولڈاک معاف خرچ وی پی ۱

اوپر کی چار اشیاء کے ملنے کا پتہ

ویدشاستر منی شنکر جام نگر کاٹھیاوار

ایجنٹ

لچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اس نبی مدینہ والے سے جس کو الفت ہوگی اُس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ مکرمہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہٰذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو مشکور کا موقع دیں۔ نیازمند مالک و منیجر اخبار مدینہ



سیاہ سفید نمبر ۲۸۱۲ کی

اعلیٰ اصلی سمور، قسم اول، قسم دوم قسم سوم

عـ۵ ۔ ہے ۔ سے ۔ عہ

چھوٹے بچوں کی کلپاک (عـ۲ و عہ)

اطلاع ضروری

حسب قواعد انڈین پیٹنٹ اینڈ ڈیزاین ایکٹ دوم سنہ ۱۹۱۱ء کلپاک ہندوستان کے لئے پیٹنٹ کراکر اس کے حقوق محفوظ کرا لئے گئے ہیں کوئی صاحب اس کی نقل کرنے کی کوشش میں بجائے منفعت کے نقصان نہ اٹھائیں۔

نوٹ جنگ کی وجہ سے استرخواں کپڑے کی آمد بالکل بند ہے اس لئے آرڈر بہت جلد بھیجے ورنہ مایوسی ہوگی۔

المشتہران

ایس ایف چشتی اینڈ کمپنی بناری منشن دہلی

سرمایہ چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

خون نکسیر کیسا ہی کہنہ عارضہ کیوں نہو دو یوم میں رفع ہوتا ہے ۲ پیکٹ ۸

پرمیو پرانا۔ رفع ہوتا ہے قیمت فی پیکٹ ۲

خون حیض ایام مقررہ سے زیادہ آنا قیمت نسخہ (عہ)

گولی ملذذ خوشبودار جس سے فاعل و مفعول دونوں محظوظ ہوں تعریف فضول ہے فی درجن ۸

طلا واسطے کمزوری جو باعث کثرت یا کمی یا کسی غلط کاری کے رگیں موٹی یا پست گئی ہوں یا ٹوٹ گئی ہوں اصلی حالت پر لاتا ہے اور سخت کر دیتا ہے شیشی ۱۲ شیشی خورد (عہ)

سینہ سخت و استادہ کرے جسقدر کہ سینہ بند خورد میں رکھیں۔ اسی قدر چند روز کے استعمال سے رہیگا۔ فیصد ایک روپیہ (عہ)

گولی دمہ جس سے کہ بالی دمہ چند روز کے استعمال سے یا تو گل جاتی ہے یا گر پڑتی ہے فی درجن آٹھ آنے ۸

کھٹمل مچھر دور کرنے کی دوائی شیشی ۱۲

احقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان ۱۱

مقوی اعصاب

(نا کامیاب مریضوں کو کامیاب بنانیوالا مرکب)

اس شربت کے استعمال سے وہ قوی قوی ہو جاتے ہیں جن کی کمی سے مرد نادم اور پورا ہونے سے مرد کہلاتا ہے۔ جب کثرت خواہشات و مسکرات و جوانی کی بدعنوانیاں آپکو عین شباب میں لطف کی جگہ بے لطف کر دیں تو اس مرکب کو تجربہ کریں۔ ہر میدان میں آپ غالب رہینگے اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور افکار مزید و محنت کی کثرت سے درماندہ نہوں۔ اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے یہ نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنا دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ دل و دماغ جگر اور معدہ کو درست کرتا ہے بزدل کو صاحب حوصلہ اور صاحب حوصلہ کو ممتاز ہونے کی طاقت بخشتا ہے اعصابی طاقت اور برقی رفتار اعصاب میں اس سے پیدا ہوتی ہے جو لوگ بیوقت صرف قوت کر لیتے ہیں۔ اور زندگی کے واجبی مزوں سے قاصر ہو جاتے ہیں وہ اس کے چند روزہ استعمال سے اپنی گم شدہ طاقت کو واپس لاسکتے ہیں جب شانہ کمزور ہوکر مادہ زندگی تباہ ہوگیا ہو اور تصور فکر و رنج سے حاجت ادا ہو جاتی ہو اور دماغ میں بیہودہ خیالات کا ہجوم رہتا ہو تو اس کے پینے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیعت شگفتہ رہے اور امراض نہفتہ سے بچے رہیں تو وہ اسکی چند خوراک کا تجربہ کریں نیز وہ لوگ جنکو اپنے ہی اعمال نے ٹھنڈا کر دیا ہو یا بڑھاپا سدراہ مقصود ہو تو وہ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ شہادت میں وہ لوگ موجود ہیں جو کامیاب ہو چکے ہیں اس کے چند روزہ استعمال سے حمل نرینہ قرار پاتا ہے

قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

طلائے نادر جب آلہ کار اپنی ہوتوتی سے بگاڑ بیٹھے ہوں تو اسے آزمائیے قیمت فی تولہ (للعہ)

حب دافع جریان و احتلام ان گولیوں سے جریان کمزوری، نیند کم، رقت سرعت، نسیان وغیرہ دور قیمت ۲ ہفتہ ایکروپیہ (عہ)

حب دافع سیلان الرحم یہ عارضہ عورات کے لئے بڑا موذی ہے اس سے لبہدار رطوبت کا آنا بند ہو جاتا ہے ۲ ہفتہ دو روپے (عـ)

دوائی مدر ایام ماہواری اس سے عورات کو مقررہ ایام باقاعدہ اور کھلکر آتے ہیں قیمت دو ہفتہ دو روپیہ (عـ)

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء

شاہی سند یافتہ لاہور موچی دروازہ۔

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۔ نمبر (۵۱۵)

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپیہ
ششماہی: ایک روپیہ چار آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۔ ۸
۱۵ ۔ ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیئے

جلد ۳ | بجنور یکم جولائی سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۳۳ | نمبر ۲۵

وزارت انگلستان پر ایک نظر

لڑائی کا زور و شور روزانہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور جب سے اٹلی شریک جنگ ہوا ہے ۔ اس زور میں اور قوت پیدا ہو گئی ہے ۔ ادھر روسیوں کی یہ کوشش ہے کہ جرمنوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں اور ادھر جرمن کل یورپ کو نابود کر کے اپنا سکہ بٹھانا چاہتا ہے ۔ خدا کی مخلوق عذاب میں گرفتار ہے ۔ اور وہ نہیں سمجھ سکتی کہ اس مہلک جنگ کا کیا نتیجہ برآمد ہو گا ۔ روس ، فرانس ، انگلستان ، اٹلی ، بلجیم ، سرویہ مصر ، ٹرکی ، آسٹریہ ، جرمنی ۔ لڑائی میں ہمہ تن مشغول ہیں ۔ اور خدا کی زمین خون سے لالہ زار ہو رہی ہے ۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ جانستاں ڈرامہ کب ختم ہو گا ۔

جنگ اور انقلاب وزارت انگلستان پر اس وقت میں کچھ لکھنا ہے ۔ ۱۹۱۱ء میں یہ قاعدہ شروع ہوا ۔ کہ وزارت کی جانب بے اعتباری کا ووٹ پاس کیا جائے ۔ اور سب سے پہلے یہ قرعہ فال لارڈ نارتھ وزیر اعظم کے نام نکلا ۔ اب وہی موقع پھر پیش آیا ہے ۔ اور اس کی وجہ صرف موجودہ لڑائی ہے ہر ملک میں دو گروہ ہوا کرتے ہیں ایک مخالف دوسرا موافق ۔ ہر گروہ یہی چاہا کرتا ہے کہ مجھ کو کسی نہ کسی طرح تفوق حاصل ہو ۔ یہی حالت انگلستان کی ہے ۔ وہاں بھی لبرل (آزاد خیال) کنسرویٹو (قدیم خیال) جماعتیں موجود ہیں ۔ اور انہیں لوگوں میں جنگ کے مخالف و موافق رکن بھی ہیں ۔ چنانچہ اسی کشمکش کا نتیجہ عام رائے کے ساتھ یہ ظہور پذیر ہوا کہ انقلاب وزارت عمل میں آیا ۔

وزرا ملک کے قایم مقام ہیں اُن کی نسبت اس قدر بدگمانی کرنا ٹھیک نہیں بشرطیکہ وہ اپنا کام ٹھیک کر رہے ہوں ۔ البتہ اگر ذرا سی بھی غفلت کریں یا اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی اُن سے سرزد ہو تو ملک کو بلاشک اختیار ہے کہ جواب طلب کرے ۔ اور وزرا کا بھی فرض ہے کہ جن لوگوں کے وہ قائمقام ہیں انہیں ہر طرح مطمئن رکھنے کی کوشش کریں ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا انگلستان نے اس جنگ میں شامل ہونے سے کوئی غلطی کی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر شخص مدافعت کرنے پر مجبور ہے ۔ اور دنیا کا قاعدہ ہے کہ اپنے احباب کی مدد کیا کرتے ہیں ۔ اس لئے اگر انگلستان نے بلجیم کی مدد کی ۔ اور روس و فرانس نے بھی انگلستان کا ساتھ دیا تو محل تعجب نہیں ۔ اس میں وزرار انگلستان کا کوئی قصور نہیں لیکن یہ شکایت سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ کی ابتہ سنی جاتی ہے ۔ کہ صاحب موصوف جب سے کرسی وزارت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں انہوں نے جنگ کے معاملات پر بڑی دلچسپی سے حصہ لیا ہے ۔ جنگ بلقان ۔ جنگ طرابلس ۔ اور موجودہ جنگ میں انکا ہاتھ بہت کچھ ہے ۔ اگرچہ ایک استاد کا مصرعہ ہے "رموز مملکت خویش خسرواں دانند" اُن کے واسطے سپر کا کام دیتا ہے ۔ اور بلاشک اگر وہ تجربہ کار و عقلمند ہوتے تو کیوں وزارت خارجہ جیسی ذمہ داری کے عہدہ کی باگ اُن کے ہاتھ میں دیدی جاتی لیکن عام رائے جس کا نہیں ۔ حالت میں پابند ہو جاتے جس طرح اور وزرائے انگلستان کی بابت بے اعتباری کا اظہار کر رہی ہے ویسی ہی سر گرے کی نسبت بھی ۔ اور مسٹر ونسٹن چرچل وزیر بحریہ سے لارڈ فشر امیر البحر کو یہ شکایت پیدا ہوئی کہ مجھ سے مشورہ کیوں نہیں لیا گیا ۔ اور لارڈ ممدوح نے خود رائی سے کام لیکر خود ہی کارروائی کر لی بہر حال اس دفعہ انقلاب عجیب پارلیمنٹ انگلستان میں نظر آیا ۔

موجودہ وزارت ایسے عناصر سے مرکب ہے جن میں ۔ آتشی ، بادی ، خاکی ، ہوائی مزاج کے انسان ہیں ۔ اور فی الحقیقت صحیح معنوں میں یہ وزارت انگلستان میں عجیب ہے جس کی ترکیب متضاد پرزوں کے اجزا سے کی گئی ہے ۔ سیاست کے ماہرین بہت مطمئن ہیں ۔ اور اُن کو امید ہے ۔ کہ آیندہ چلکر اس وزارت سے ملک کو فائدہ پہنچے گا ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ موجودہ وزارت معاملات جنگ میں کارآمد ثابت ہو گی اور جو گتھیاں پڑی ہوئی ہیں انہیں سلجھانے میں موجودہ وزیر ایک حد تک کامیاب ہو سکیں گے ۔ اگر حقیقتاً ایسا ہی ہوا ۔ اور خلق خدا نے اس آتش جاں سوز سے نجات پائی تو دنیا کی تاریخ میں یہ لوگ "صلح و امن کے دیوتا" کے لقب سے یاد کئے جائیں گے ۔

پراونشل کانفرنس

ہندوستان میں ہندو مسلمان آباد ہیں جن کا چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ لیکن بدقسمتی سے آئے دن ایسے رکیک معاملات میں یہ دونوں قومیں الجھتی رہتی ہیں جن کو اگر ٹھنڈے دل سے سلجھا لیں تو بآسانی فیصلہ ہو جائے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کی موجودہ نااتفاقی مغربی علوم کی وجہ سے ہے ۔ لیکن ہم اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ علوم مغربیہ نے ہم کو دنیا کے معاملات سے آگاہ کر دیا ۔ اور ہم اچھے برے کی تمیز کرنا سیکھ گئے ۔ اس

کی وجہ نفسانیت ہے۔ اور زمانہ کا اقتضا یہی ہے کہ جس قدر مدت گذرتی جائے گی ہم انسانیت سے دور ہوتے جائیں گے بہرحال ۳۰ مئی کا دن ہندو مسلمانوں کے اتفاق کی تاریخ میں نمایاں درجہ رکھتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کے مسلمہ لیڈر اسی دن الہ آباد میں صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کو کونسل ملنے کے واسطے جمع ہوئے۔ جناب راجہ صاحب بہادر محمود آباد صدر نشین تھے۔ اور باتفاق رائے یہ مسائل پیش کئے گئے۔ کہ ہمارا صوبہ ہر حیثیت سے اس قابل ہے کہ یہاں ایک گورنر مع کونسل مقرر کیا جائے۔

مقتدر صدر انجمن نے ہندو مسلمانوں کے اتفاق پر دلچسپ بحث کی اور بتلایا کہ اگر اسی طرح مل کر دونوں قومیں اپنے معاملات کو طے کر لیا کریں تو تمام جھگڑے نبٹ جائیں۔

نہایت افسوس ہے کہ کانفرنس کی روح رواں اور قابل مدبر ڈاکٹر ستیش چندر بنرجی کا بیوقت انتقال ہوگیا۔

مسٹر محمد علی و شوکت علی صاحبان

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

زندہ ہست نام فرخ نوشیرواں بعدل ۔ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند

کسی نیک خیال یا کام کی وجہ سے اگر کسی کو بقائے دوام کا تاج میسر ہو جائے تو اس کی خوش قسمتی قابل رشک ہے۔ مسٹر محمد علی و شوکت علی بلاشک تمام ملک کے محسن اور خادم ہو کر مخدوم کا رتبہ حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے ایثار نفس کی ایسی مثال قائم کردی ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گی۔ اُن کی نظر بندی سے ہم گورنمنٹ پر کسی قسم کا الزام نہیں لگاتے۔ گورنمنٹ مرکب ہے افراد سے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ آدمی اچھے بھی ہیں برے بھی دونوں ہوتے ہیں۔ جیسی گورنمنٹ کے افراد کی رائے ہوئی وہی ظہور میں آیا۔ لیکن اس سے بحیثیت مجموعی گورنمنٹ پر کوئی الزام نہیں آتا۔ البتہ ہمارا حق ہے۔ کہ ادب کے ساتھ گورنمنٹ کے حضور میں مسٹر محمد علی کی بے گناہی ثابت کر کے اُن کی رہائی کی درخواست کریں۔ آنریبل جیمس کمشنر صاحب بہادر دہلی بھی انسان ہیں۔ اور بشر انسان سے خطا کا ہونا ممکن ہے۔ ضرورت نہیں ہے کہ فی الحال ہم اُن کو بھی الزام دیں۔ البتہ بحث کا وہ وقت ہوگا جب ہمارے معقول عرائض پر توجہ نہ کی جائے گی۔

ملک میں اکثر جلسے ہوئے اور اُن سب کا یہی نتیجہ ہے کہ مسٹر محمد علی و شوکت علی بے قصور ہیں اور گورنمنٹ اُن پر رحم فرمائے۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ مسٹر محمد علی کا لہجہ سخت ہے۔ ہم اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ صاف اور کھرے الفاظ سخت نہیں کہلاتے۔ اگر کوئی اُن کو برا کہے تو اس کی غلطی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شاید مسٹر محمد علی نے باغیانہ مضامین لکھے۔ لیکن "ہمدرد" کی کسی اشاعت میں بغاوت کی بو نہیں آتی۔ جو شخص کمبرج اور علی گڈھ کا گریجویٹ ہو۔ علوم مغربی و مشرقی کا عالم اور دنیا کی سیاسیات کو بغور مطالعہ کرنے والا ہو وہ بھلا بغاوت کا مرتکب ہو سکتا ہے؟ ایں خیال است و محال است و جنوں! زبان نہیں روکی جا سکتی۔ لیکن یاد رہے کہ اس غلط الزام کے لگانے والے بہت جلد چپ ہو جائیں گے اور گورنمنٹ جلد یا دیر میں جان جائے گی کہ مولوی ظفر علی خاں، مسٹر محمد علی، مسٹر شوکت علی، اور مولانا ابوالکلام اُس کے سچے اور خیر خواہ مشیر ہیں۔

سکریٹری ایم۔ اے۔ او۔ کالج

جناب نواب محمد اسحاق خاں صاحب بہادر اب ضعیف ہو گئے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جلد یا دیر میں اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ ملک میں معزز ہمعصر "ہمدرد" نے سب سے پہلے اس مضمون کو چھیڑا تھا۔ اور نواب صاحب کی بجائے میجر سید حسن صاحب بلگرامی مرحوم کا نام اس عہدہ کے واسطے لیا تھا لیکن مصلحت الٰہی کہ حال ہی میں میجر صاحب کا انتقال ہوگیا۔ اور تمام اُمیدیں خاک میں مل گئیں۔

اب وہی مضمون پھر تازہ ہو گیا۔ سکرٹری کے عہدہ کا سوال ایسا اہم ہے اور یہ جگہ ایسی ذمہ داری کی ہے۔ کہ جب تک سکرٹری غیر معمولی قابلیت کا انسان نہ ہو کام نہیں چلا سکتا۔ پبلک اور گورنمنٹ کے درمیان وہ اکیلا ہوتا ہے۔ پس خیال کرنے کی بات ہے کہ اُسے کس قدر دور اندیشی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اول تو ہمارے مخدوم نواب صاحب کو خدائے تعالیٰ اس قدر قوت عطا فرمائے کہ وہ اور چند برس تک اس عہدہ کا کام کرتے رہیں۔ اُن کا عہدہ بحیثیت مجموعی اچھا رہا۔ اور اگر خدانخواستہ وہ سبکدوشی پر مصر ہوں تو ہمیں سب سے پہلے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بہادر نظر آتے ہیں۔ جناب ممدوح کی اعلیٰ قابلیت، ایثار و جفاکشی اور قومی فدائیت اس کی مقتضی ہے کہ یہ عہدہ موصوف کو مبین کیا جاتے۔ یا پبلک کی جو رائے ہو۔ ممکن ہے بحث چھڑنے پر اور اصحاب بھی لکھ جائیں۔

ہندوستان کی ریلیں

گورنمنٹ برطانیہ کی برکات میں سے ایک ریل بھی ہے جس نے ہماری زندگی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ فی الحقیقت جب ریل نہ تھی تو ہم اپنی ضروریات اور سفر میں بہت ہی محتاج تھے۔ اور وہی سفر جو آج تین دن میں طے کرتے ہیں تیس دن میں بھی نہ کر سکتے تھے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ ہندوستانیوں کو تسے دن ریلوے کی شکایتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور انکا سد باب کلی طور پر نہیں ہوتا۔ حالانکہ حقیقتاً ریلوے کمپنیوں کو زیادہ تر ہوم کے مسافروں اور ہندوستانی تاجروں کے مال سے ہی فائدہ ہے۔ جب شکایات انتہا سے زیادہ ہو گئیں تو گورنمنٹ ہند نے خود دخل دینے کا ارادہ کیا۔ اور اب معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی تحقیقات ریلوے بورڈ کے ذریعہ سے ہوگی۔ ہم اس بات کے مخالف ہیں کہ ریلوے افسر ان تحقیقات میں شریک ہوں۔ کیونکہ شکایت انہیں کی ذات سے ہے۔ لیکن جب داغ بیل پڑ چکی تو ممکن ہے کہ آئندہ تحقیقاتوں میں یہ نقص دور ہو جائے۔ اور گورنمنٹ کے قابل افسر اور پبلک کے معزز نمایندے اس میں شریک ہوں۔

انگلستان کی ریلوے لائنیں کس قدر قابل رشک ہیں اور اُن کا انتظام کیسا اچھا ہے۔ کہ وہاں کے تیسرے درجے یہاں کے اول درجوں سے بھی بدرجہا بہتر ہیں۔ وہاں نہ یہ گڑبڑ ہے اور نہ پبلک کو اس قدر شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ ہندوستان کی ریلوے لائنوں میں۔ درمیانی۔ اول، درجوں کی گاڑیاں ہندوستانیوں اور یوروپینوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن ایک سفر کرنے والا اس بات کی تصدیق کر سکتا ہے کہ ہندوستانی معززین کے واسطے جو گاڑیاں مخصوص کی گئی ہیں اُن کے گدے، ان کی نشستیں، اُن کے کواڑ بالکل دقیانوس کی یادگار ہیں۔ برخلاف اس کے یوروپینوں کی گاڑیوں میں کل اسباب آرائش و آسایش موجود ہے۔ ہم علیحدہ گاڑیوں کے مخالف نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس بات کے ضرور متمنی ہیں۔ کہ دونوں قسم کی گاڑیاں ایک ہی طرح کی ہوں۔ خدا بھلا کرے سر ابراہیم رحمۃ اللہ کا کہ انہوں نے گورنمنٹ کی توجہ اس بارہ میں مبذول کرائی ہے۔ اور تمام ملک کا فرض ہے کہ متفقہ آواز سے گورنمنٹ کے حضور میں سر ابراہیم موصوف کے مسئلہ کی تائید میں درخواستیں بھیجیں۔

یونیورسٹیوں کا امتحان

ہمارے ملک میں بہت سے کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ اور بارہا یہ شکایت سنی جا چکی ہے۔ کہ امتحانات کا معیار اور خواندگی سخت ہے۔ لیکن جہاں تک ہمیں علم ہے۔ اس بات میں بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ تعلیم روز بروز گراں ہوتی جاتی ہے۔ خواہ اخراجات کے لحاظ سے خواہ خواندگی کی وجہ سے۔ اس کے مقابلہ میں جب ہم ولایت کے کالجوں کو دیکھتے ہیں۔ تو اپنے ملک کی حالت پر افسوس ہوتا ہے۔ ہماری

مہربان گورنمنٹ کو اس طرف ضرور متوجہ ہونا چاہیئے۔

حضور نظام دکن کی قدردانی

حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ نے حال میں نیدرہ ہزار روپیہ ایم۔ اے۔ او کالج کو "قانون مسعودی" اور "کلیات امیر خسرو" کے انطباع کے واسطے عطا فرمائے ہیں "قانون مسعودی" کا نسخہ کالج میں موجود ہے اور ڈاکٹر جوزف ہارووز جرمن مستشرق پروفیسر عربی ایم۔ اے۔ او کالج نے نہایت محنت سے اسکی تصحیح کی ہے۔ رہی کلیات خسرو وہ بھی ایسا قابل قدر مجموعہ فارسی ادب کا ہے جس کی نظیر ہندوستان میں موجود نہیں۔ کالج نے ارادہ کیا ہے کہ مختلف نسخے کلیات کے فراہم کرکے بعد تصحیح ایک عمدہ نسخہ شائع کیا جائے۔ غالباً اس کا انتظام مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب حسرت شروانی کے سپرد کیا جائے گا مولوی صاحب ممدوح کے پاس خود اعلیٰ درجہ کا کتب خانہ اور کلیات خسرو کا صحیح قلمی نسخہ ہے جو اس کام میں بہت زیادہ مدد دے گا۔

انجمن حمایت اسلام کا سکرٹری

ممالک متحدہ میں جس طرح ایم اے او کالج علی گڈھ کا سکرٹری ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ وہی کیفیت انجمن حمایت اسلام لاہور کے سکرٹری کی ہے وہ بھی گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان میں وکیل ہے۔ اور اُس کی حالت بھی نہایت نازک اور ذمہ داری کی ہے۔ آجکل اس عہدہ پر خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ گورنمنٹ پنجاب فائز ہیں مسلمانان لاہور میں مسئلہ درپیش ہے۔ کہ انجمن کا سکرٹری وہ شخص ہونا چاہیئے۔ جو دنیوی بکھیڑوں سے آزاد اور معاش کی طرف سے بے فکر ہو۔ ہم بھی اس کے موید ہیں اور کیا اچھا ہو کہ آنریبل جسٹس شاہدین صاحب یا کوئی اور صاحب جو دنیوی وجاہت کے ساتھ علمی پایہ بھی زبردست رکھتے ہوں بعد پنشن اس عہدہ کو عزت بخشیں۔

مدرسہ عالیہ دیوبند

اول تو قومی کام کرنے والے ملتے نہیں اور جو ہیں بھی تو ان پر بے سروپا الزامات لگاکر بدنام کرنے میں سرخروی سمجھی جاتی ہے، خادم قوم کو عام طور پر تمام معاملات کا ذمہ دار اور بالکل بے نفس سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جا و بیجا جو منہ میں آئے ان بیچاروں کو کہا جائے۔ اور اگر یہ ذرا سا بھی جواب دیں تو ایک ہزار الزامات کے مورد۔ صاحبو خیال فرمانے کی بات ہے کہ جو شخص قومی کام کرتا ہے اُس کا مرتبہ اور لوگوں سے کسقدر بلند ہے! سر سید احمد خاں صاحب مرحوم نے محض اپنی ذات سے علی گڈہ میں ایم اے او کالج دنیوی تعلیم کے واسطے بناکر کھڑا کردیا جس کے طفیل آج دس پانچ تعلیم یافتہ ملک میں نظر آتے ہیں۔ لیکن اُن پر دنیا بھر کے الزامات تھوپے گئے۔ اب وہی کیفیت مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند کی بھی ہو رہی ہے جسکے بانی ہندوستان کے آفتاب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسے پاک نفس بزرگ تھے جن کا ثانی آج تک پیدا نہ ہو سکا ایک صاحب جن کے مضامین پیسہ اخبار اور وکیل وغیرہ میں طبع ہوئے ہیں اراکین مدرسہ پر الزامات لگاتے ہیں۔ کہ (۱) خلاف وصیت مولانا محمد قاسم صاحب اُن کے صاحبزادہ شمس العلماء مولانا حافظ محمد احمد صاحب کو مہتمم کیوں مقرر کیا گیا (۲) مولانا صاحب ۶۰ ماہوار مدرسہ سے تنخواہ لیتے ہیں۔ (۳) کلی اختیارات اُن کو ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

اب ہمیں ٹھنڈے دل سے ہر بات پر بحث کرنی چاہیئے۔ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ کی کیا یہ وصیت تھی کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کے صاحبزادہ صاحب کو خواہ وہ کیسے ہی قابل کیوں نہ ہوں مہتمم نہ کیا جائے؟ اگر فی الحقیقت یہ وصیت تھی تو شمس العلماء ممدوح کو مہتمم مقرر کرنے میں اراکین مدرسہ سے سخت غلطی ہوئی اور اس کے دو سبب سمجھ میں آتے ہیں: ۱۔ یا تو اراکین پر شمس العلماء موصوف کا اس قدر اثر تھا کہ وہ اُن کے خلاف رائے نہ دے سکتے تھے ۲۔ یا وہ خود اس قدر اہل اور سمجھدار تھے کہ اراکین نے اُن سے بہتر کسی کو نہ پایا۔ بہرحال کوئی بات ہو شمس العلماء ممدوح کی ذات پر اس عہدہ کے قبول کرنے سے کوئی الزام نہیں آسکتا۔ اس کے ذمہ دار اراکین ہیں۔ خواہ انہوں نے اثر سے یا شمس العلماء ممدوح کی قابلیت سے متاثر ہوکر اُن کو مہتمم مقرر کیا ہو۔

دوسرا الزام یہ ہے کہ مولانا صاحب مدرسہ سے ساٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ لیتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایک سو تیس روپے ماہوار کی آمدنی حیدر آباد سے بھی ہے گویا کل ماہانہ ۱۹۰ ملتے ہیں جہاں تک ہمارا خیال ہے یہی الزام سب کی جڑ ہے۔ لیکن سمجھنا چاہیئے کہ مولانا صاحب کے اہل وعیال بھی ہیں مہمانداری شادی وغمی بھی ہے۔ غرض وہ سارے جھگڑے ہیں جو ایک متاہل انسان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں سے خرچ چلائیں۔ مدرسہ ۶۰ ماہوار مفت نہیں دیتا جب وہ اس سے زیادہ کا کام لے لیتا ہے تب ۶۰ دیتا ہے رہی حیدر آباد کی آمدنی۔ اس سے معترض صاحب کو کیا بحث؟ اگر اُن کا یہ خیال ہو کہ جب مولوی صاحب کو ماہانہ کی آمدنی مستقل ہے تو پھر مدرسہ سے لینا کیا معنی؟ غالباً اُن کا خیال ایم اے او کالج کے آنریری سکرٹریوں کی جانب گیا جن کی پنشنیں آٹھ سو ماہوار سے کم نہ تھیں۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ ۶۰ کی خفیف رقم اور اتنا بڑا دار العلوم۔ خدانخواستہ مولانا صاحب مدرسہ کے چار سو روپیہ ماہوار اپنے خرچ میں لے آتے تو اعتراض بھی تھا۔ اتنی رقم کے واسطے اخبارات میں مضامین لکھنا بہت شرمناک ہے خدا کے فضل سے "غبن" کا الزام مولانا صاحب کی ذات پر نہیں ہے۔

تیسرا الزام کلی اختیارات کا ہے۔ اس کے ذمہ دار بھی اراکین ہیں۔ یا تو وہ قصداً غفلت کرتے ہیں۔ اور یا اُن کو مولانا صاحب کی ذات پر ایسا بھروسہ ہے کہ نکتہ چینی کی گنجائش نہیں پاتے۔ معترض صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کی علٰحدگی بھی اسی وجہ سے ہوئی۔

نہایت افسوس ہے کہ کس قدر رنگ آمیزی سے پبلک میں اس معاملہ کو لایا گیا ہے مولانا محمود حسن صاحب تو اب تک مدرسہ میں درس دیتے ہیں نہ وہ علٰحدہ ہوئے۔ اور نہ انہیں علٰحدگی کی ضرورت۔ سب سے زیادہ یہ دیکھنے کی بات ہے کہ مدرسہ برسوں سے مولانا محمد احمد صاحب کے زیر اہتمام نہایت خوبی سے چل رہا ہے۔ اور آج تک ایک شکایت بھی نہیں پیدا ہوئی۔ لیکن اب کیا ہو گیا۔ کہ شکایتیں پیدا ہوئیں تو اس قدر زیادہ۔

مدرسہ عالیہ دیوبند وہ درسگاہ ہے۔ کہ اگر یہ نہ ہوتا تو آج دینیات کا کوئی نام بھی نہ جانتا۔ اس کا فیض ہندوستان سے نکلکر بخارا۔ بدخشاں۔ روس افغانستان تک جا پہنچا ہے۔ اور یہاں کے عالم سب جگہ اپنے عظیم الشان دار العلوم کا نام روشن کر رہے ہیں ہمیں نہایت افسوس ہے کہ معترض صاحب نے مضمون لکھنے میں بڑی جلدی سے کام لیا۔ اگر ہمارا یہ مضمون طرفداری پر محمول کیا جائے تو اتنا اور خیال کر لینا چاہیئے کہ دار العلوم دیوبند پبلک کا مدرسہ ہے اور ہم لوگ اس کے کفیل ہیں۔ مولانا محمد احمد صاحب سے بڑھکر کوئی قابل ناظم اگر مل سکتا ہے تو ضرور اُسے مقرر کر دینا چاہیئے۔ بشرطیکہ اُس میں مولانا صاحب جیسی خوبیاں ہوں ؎

قائل نہیں ہے دل یہ کسی شیخ وشاب کا
امتحان بغیر تو یہ آپ کا غلام

مہاراجہ صاحب میسور

ہندوستان کے والیان ریاست میں مہاراجہ بڑودہ اور مہاراجہ میسور کے نام ہمیشہ تعریف کے ساتھ لئے جاتے ہیں۔ درحقیقت ان روسا نے رفاہ عام کے کاموں میں بیدریغ روپیہ صرف کر کے اپنی رعایا کو ہی نہیں نفع پہنچایا۔ بلکہ ہندوستان کے اور باشندوں کو بھی فائدہ حاصل ہوا۔ مہاراجہ صاحب میسور نے ابھی حال

میں تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں کے نام احکام جاری فرمائے ہیں۔ کہ تمام میلے جو میسور کی حدود میں منعقد ہوں اُن میں قمار بازی، شراب خواری وغیرہ اس قسم کی واہیات باتیں نہ ہوا کریں ہم مہاراجہ صاحب بہادر کے ان احکام کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اُمید کرتے ہیں کہ مسلمان والیان ریاست بھی جن پر سب سے پہلے حق ایسے مفید احکام کے اجرا کا ہے جلد تر ہی سے گے

سابق خدیو مصر

عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر آج کل وائنا دارالسلطنت آسٹریا میں تشریف رکھتے ہیں۔ اخبار نیویارک ورلڈ کے نامہ نگار سے ملاقات کرتے ہوئے ممدوح نے فرمایا کہ جب ٹرکی لڑائی میں شریک ہوئی ہے تو میں قسطنطنیہ میں تھا۔ سر لوئیس مالٹ برٹش سفیر نے مجھے اٹلی جانے اور وہیں قیام کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن میں اس پر عمل نہ کر سکا۔ اور یہی وجہ میرے اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان اختلاف کی ہے۔ خدیو موصوف امریکہ اور امریکنوں کی بہت تعریف فرماتے تھے۔

ہندوستان کی صنعت و حرفت

ایک زمانہ میں۔ ہندوستان صنعت و حرفت کے لحاظ سے ایشیا کا مایۂ ناز ملک تھا لیکن جب سے یورپ کی کلوں نے اس کو شکست دی ہے اُسی دن سے اس کی ترقی بالکل رُک گئی۔ فرانس کے شال نے کشمیر کی، مانچسٹر کی ململ نے ڈھاکہ کی، جرمنی کی کمخواب وزری نے بنارس کی، جاپانی ریشم نے بنگال و بہار کی جگہ لے لی۔ اب ہندوستان کا کپڑا یا یہاں کی بنی ہوئی چیزیں یورپ کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتیں۔ اور ہم لوگ بوجہ غربت، اور سب سے زیادہ تر کل جدید لذیذ کے اصول پر کار بند ہو کر ان کی خریداری سے معذور ہیں۔ ملک میں ہمارے بہتیرا روپیہ ہے لیکن ایسے صحیح اور دور اندیش دماغ نہیں۔ جو ملک کی حالت زار پر غور کریں۔ چند کارخانے یہاں ضرور جاری ہیں۔ لیکن کون بتلا سکتا ہے۔ کہ کانپوری اور ناگپوری کپڑا عام طور پر بازار میں ملتا ہے۔ کاغذ کے چند کارخانے ہندوستان میں ضرور موجود ہیں لیکن عام طور پر وہ بھی میسر نہیں آتا جب جنگ نہ تھی تو جرمنی و آسٹریا کا سستا کاغذ کتابوں کی تجارت کو سہارا دئے ہوئے تھا۔ اب دارومدار صرف ہندوستانی اور ولایتی کاغذ پر رہ گیا۔ اور اس کی کمیابی سے اہل مطابع کو بسا اوقات بہت دقتیں پیش آتی ہیں گورنمنٹ عالیہ نے از راہ کرم خسروانہ ہر صوبہ میں صنعت و حرفت کے بورڈ قایم کر رکھے ہیں اور ہر سال ان کے جلسے بھی ہوتے ہیں لیکن ہم اُس دن کے منتظر ہیں جبکہ ہمارا ملک غیر ممالک کی ہر شئے سے بے نیاز ہو جائے۔ ہماری یہ امید بیجا نہیں ہے بخصوص ایسی حالت میں کہ ہماری مہربان گورنمنٹ اس جانب متوجہ رہے۔

حضور وایسرائے کی میعاد حکومت میں توسیع

ہز اکسلنسی وایسرائے نے صاحب وزیر ہند کی طرف سے ذیل کا اعلان اخبارات میں شایع کرایا ہے:۔

"عام طور پر لارڈ ہارڈنگ آف پنہرسٹ کے عہدہ کی میعاد آیندہ ماہ نومبر میں ختم ہونے والی تھی مگر ہز مجسٹی کی گورنمنٹ اُن خدمات کے لحاظ سے جو لارڈ ہارڈنگ نے ہندوستان میں سرانجام دی ہیں۔ اور اس خیال سے کہ آیندہ موسم سرما میں بھی ہندوستان ان کے تجربہ سے مستفید ہو سکے۔ لارڈ موصوف سے آیندہ ماہ مارچ تک اور ہندوستان میں رہنے کی درخواست کی تھی جسے انہوں نے منظور کر لیا اور ملک معظم نے بھی اس انتظام کی منظوری دیدی۔ اس موقع پر میں اس پبلک سپرٹ کے احساس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس کی وجہ سے لارڈ ہارڈنگ نے اپنے اہم فرائض کے بار گران اور پرائیویٹ افکار و آلام کے باوجود اپنی خدمات اور تھوڑے عرصہ کے لئے ہمارے سامنے پیش کر دی ہیں"

صاحب وزیر ہند کی خواہش کے مطابق اس اعلان کی اشاعت کرتے ہوئے میں اس قدر کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگرچہ موجودہ نازک زمانہ میں ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کے ارشادات کی تعمیل کرنا میرا سب سے مقدم فرض ہے مگر میں نے میعاد حکومت کی اس توسیع کو چنداں خوشی سے منظور نہیں کیا۔ تاہم مجھے یہ امر فراموش نہیں کہ ہندوستان کے اکثر والیان ریاست اور مختلف قومی انجمنوں نے بھی میری میعاد حکومت کی توسیع کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور اُن کے دوستانہ اعتماد کا احساس اس بارہ میں میری حوصلہ افزائی کرتا ہے اور میں ہندوستان اور اہل ہند کی بہتری کے لئے اپنی بہترین قابلیت کے مطابق کوشش کرتا رہونگا

بصرہ میں طاعون

جناب نواب حاجی فتح علی خاں صاحب سی۔ آئی ای کو یہ وحشت انگیز خبر نہایت معتبر ذرایع سے موصول ہوئی ہے۔ کہ بصرہ و نواح بصرہ میں طاعون نہایت مہیب شکل میں رونما ہے چونکہ دوران سال میں متعدد زائرین عراق و عجم اور دیگر مسافروں کا گذر برائے زیارات و دیگر کاروبار ان نواح سے ہوتا ہے۔ اس لئے جناب نواب صاحب یہ انتباہ ضروری سمجھتے ہیں کہ جو لوگ عتبات عالیات کے لئے عازم سفر ہوں وہ یہ بات معلوم کر لیں کہ امسال طاعون کی وجہ سے بصرہ وغیرہ میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اسلام ایسے مواقع پر احتیاط کی تاکید کرتا ہے قرآن مجید میں ہے لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یعنی اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے یعنی جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس حوالہ بالا واقعات و حکم خدا کو مد نظر رکھ کر جناب ممدوح کی رائے میں بوجہ طاعون امسال ارادہ زیارت کو ملتوی یا فسخ کر دینا عین متابعت حکم خدا و تحفظ جان ہے۔ نیز یہ امر بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں ہے کہ بصرہ اور مقامات متبرکہ عراق و عجم کے درمیان منقطعہ عساکر بھی موجود ہے۔ لہذا قدرتی طور پر ایسے مخدوش مقامات کا سفر سخت تکلیف کا باعث ہے۔

جناب موصوف نہایت زور دیتے ہیں کہ ایسے پرخطر اور مخدوش موقع پر برادران اسلام اپنے ارادہ کو ملتوی کر دیں۔ نواب صاحب طاعون کے زائل ہوتے ہی برادران اسلام کو اس کی اطلاع دینگے۔ آخر میں نواب صاحب نے اس تمنا کا اظہار فرمایا ہے کہ مسلمان ان کی اس ضروری گذارش پر توجہ کریں

نواب صاحب کی حمیت و حرارت اسلامی قابل ستایش ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو طاعون اور جنگ کی وجہ سے عتبات عالیات کے سفر سے محترز رہنے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی طرف سے ابھی تک اس قسم کا کوئی اعلان شایع نہیں کیا گیا۔ ممکن ہے کہ نواب صاحب کو ارباب حکومت سے بھی پہلے بصرہ میں طاعون پھیل جانے کا علم ہو گیا ہو۔ بہر حال اس معاملہ میں جس غیر معمولی مستعدی اور سرگرمی کا اظہار کیا گیا ہے اُس کے لحاظ سے نواب صاحب ممدوح داد و ستایش کے مستحق ہیں۔

زمیندار کو انتباہ

ملک کے اکثر اردو اخبارات میں ولایتی و نیز ہندوستان کے مقتدر انگریزی جرائد سے وقتاً فوقتاً بغرض اضافہ معلومات جنگ اُن کے بعض مضامین کے تراجم شایع کرنے کا التزام تھا۔ لیکن پنجاب گورنمنٹ نے ایسے اقتباسات کو مضرت رساں خیال کیا ہے لہذا "زمیندار" کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ آیندہ سے سوائے ریوٹر کی تار برقیوں اور وزیر ہند کے مراسلے کے کوئی اور خبر انگریزی اخبارات سے نہ لیا کرے۔ اس بارہ میں زمیندار کے نام جو تار موصول ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے:

"ہر گاہ مقامی حکومت کی رائے میں یہ باور کرنے کے معقول وجوہ ہیں کہ اختر علی خان ولد ظفر علی خان منیجر، اڈیٹر و پرنٹر اخبار زمیندار ساکن موضع کرم آباد تھانہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ نے اس طریق سے کارروائی کی ہے جو امن عامہ کے منافی ہے اس لئے لفٹنٹ گورنر ہدایت کرتے ہیں کہ اختر علیخان مذکور اخبار زمیندار میں جنگ کے متعلق رائٹر کے تاروں کے سوا اور کوئی معلومات شایع نہ کریں" ۱۶۔ جون ۱۵ء

اقتباسات

پنجاب ہائی کورٹ کی نامنظوری

ہمعصر پاینیر اپنی ۱۸ جون کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

جب سر الفرڈ کینسلٹس کی جگہ پنجاب چیف کورٹ میں بحیثیت ایک سویلین جج چیف جسٹس کے عہدہ پر ترقی یاب ہوا۔ تو صوبہ ہذا کے اکثر اصحاب پر یہ بات عیاں ہو گئی تھی۔ کہ سابق وزیر ہند پنجاب چیف کورٹ کو ہائی کورٹ تک ترقی دینے کے موافق نہیں ہیں۔ کیونکہ مشکل سے یہ فرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ جن اشخاص نے اس تجویز کو سکرٹری آف اسٹیٹ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ وہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنی چاہتے ہوں جس کی رو سے ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ایک بیرسٹر ہونا چاہیئے۔ اور اسی بنا پر یہ غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ بہر نوع اس وقت مسترد ہو گا جب سر ڈانلڈ جانسٹن (موجودہ چیف جسٹس پنجاب چیف کورٹ) کے جانشین کے انتخاب کا موقع پیش آئے۔ اس میں شک نہیں کہ پنجاب اپنی اُمیدوں کے بر نہ آنے سے مایوس ہو گا۔ صوبہ ہذا میں اس کے متعلق ہندوستانیوں اور یوروپین اصحاب کے خیالات بالکل متحد تھے۔ اور جیسا کہ ہم نے سمجھا ہے۔ اُن کے خیالات یہ تھے۔ کہ جب تک چیف کورٹ کو ہائی کورٹ کے درجہ تک ترقی نہ دیجائے گی۔ اُس وقت تک غیر آئینی سابقہ حالت درست نہ ہوگی۔ اور نہ یہ صوبہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے برابر ہوگا

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ محض خیال ہی خیال ہے۔ تو اس کا جواب ظاہر ہے جس کی مخالفت کرنا آسان نہیں۔ کہ صوبہ ہذا کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا گیا جس کی اُسے توقع تھی۔ یہ صوبہ افسران اعلیٰ کی سرد مہری سے تکالیف اُٹھاتا رہا ہے۔ اس کے قایم مقام نہ وزیر ہند کی کونسل میں ہیں نہ وائسرائے کی کونسل میں۔ حالانکہ اس کی وجہ یہ نہیں ہو سکتی۔ کہ صوبہ ہذا میں قابل اشخاص کی کمی ہے۔ علاوہ بریں یہ بھی بحث کیجا سکتی ہے۔ کہ جب اس صوبہ کے جج وہی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جو ایک ہمسایہ صوبہ انجام دیتا ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ججوں کی تنخواہیں اور اُن کی عزت بھی اسی درجہ اور مرتبہ کی ہو۔

کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ پنجاب چیف کورٹ کی ذمہ داریاں اور کام کی گرانباری ہندوستان کی دوسری عدالتہائے مرافعہ سے کم ہے۔ اور اس لئے یہ غیر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے ججوں سے وہ سلوک کیا جائے جو دوسرے صوبہ کے ججوں کے سلوک سے بالکل مختلف ہے۔ درحقیقت برما نے بھی ہائی کورٹ کی خواہش کی تھی۔ مگر پنجاب کا حق فایق ہے اور جہاں تک ہمیں یاد ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں پنجاب نے ہائی کورٹ کا مطالبہ کیا تھا۔

موجودہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے جو سرکاری بیان اس معاملہ کے متعلق شایع کیا ہے۔ وہ نہایت مختصر ہے جس کی وجہ سے ہم اصل حقیقت اعتراض کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ مگر جو خیال انگلستان میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہے۔ اور جب یہ حقیقت حال ہے۔ تو ہمیں اُمید ہے کہ پنجاب کو بغیر کسی خوش آیند بے چینی کا اظہار کئے ہوئے جو موجودہ حالت میں مناسب نہیں ان بدگمانیوں کے دور کرنے میں کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑیگا

لازمی فوجی خدمت

انگلستان کے لئے لازمی فوجی خدمت کے مسئلہ پر معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ اشاعت دیروزہ میں حسب ذیل رقمطراز ہے:

مسٹر بونر لا نے اپنی شروز بری کی تقریر میں جو خیال ظاہر کیا ہے۔ اُس سے بظاہر صرف ایک ہی مفہوم منتج ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ قومی مجلس وزرار عنقریب لازمی فوجی خدمت کے لئے قانون پاس کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر بونر لا نے گورنمنٹ کے ایک بااثر رکن کی حیثیت سے یہ خیال ظاہر کیا مگر اس کے مقابلہ میں ہم مسٹر چرچل کی زبان سے یہ بھی سُن چکے ہیں۔ کہ میری رائے میں جبری خدمت کی فی الحال کچھ ضرورت نہیں فی الواقع یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ مختلف وزرا کی زبان سے ایسے اہم مسئلہ کے متعلق متضاد بیانات سننے میں آئیں۔ اور ہمیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق صاحب وزیر اعظم یا دلبر جنگ کے قطعی فیصلہ کا انتظار کریں۔ فی الحال صرف اسی قدر کہا جا سکتا ہے کہ انگلستان کی بہترین اہل الرائے اب قریباً بلا استثنائے احدے اس رائے میں متفق ہو گئے ہیں کہ جنگ کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی غرض سے قوم کی بہترین مساعی حاصل کرنے کے لئے ہمہ گیر فوجی خدمت کی تجویز نہایت موزوں اور نہایت منصفانہ ہے۔

ریاست میسور میں اقتصادی کانفرنس

میسور کی اقتصادی کانفرنس کے چھٹے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے سر ایم وسویسوریا دیوان ریاست میسور نے تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے بیان کیا:

"میرا خیال ہے کہ ہم نے اس عرصہ میں جو کام سرانجام دیا ہے وہ نہایت اطمینان کی نگاہ سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔ اور اس حالت میں کہ ہمارے لئے راستہ صاف اور میدان طیار ہو گیا ہے۔ ہمیں کامل توقع رکھنی چاہیئے کہ ہمارے قومی مستقبل کا کام اس سے بھی بہتر ہو گا۔ اس اقتصادی کانفرنس کا اصل مقصد تضیع کو روکنا اور پیداوار کو بڑھانا ہے اور اس مقصد میں کوئی ایسی بات نہیں جسے ناممکن العمل یا ناقابل حصول قرار دیا جا سکے۔ جو شمار و اعداد میں نے بیان کئے ہیں اُن کو ظاہر ہو گا۔ کہ ہم پیداوار کے متعلق یوروپین معیار تک ترقی نہیں کرنا چاہتے۔ اور نہ لوگوں کے مذہبی خیالات میں بھی کسی قسم کی تبدیلی پیدا کرنا مقصود نہیں ہے۔ پیداوار کا اضافہ جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کا انتظام اشد ضروری ہے۔ کیونکہ معیشت کا معیار اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ عام طور پر ضروریات زندگی کے لئے موجودہ پیداوار اور آمدنی بمشکل کفایت کر سکتی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شدید قحط کے زمانہ میں رعایا کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس کے علاوہ ملک کے اقتصادی دباؤ میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے دنیا کی آبادی میں نہایت سرعت سے ترقی ہو رہی ہے اور زندگی کی جدوجہد بھی نئے دن بڑھ رہی ہے۔ ذرایع آمد و رفت کی سہولتوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور اشیاء خوردنی سنہ ۱۹۰۰ء کی بہ نسبت ۵ ء ۱۷ فیصدی بڑھ گیا ہے۔ اس ترقی اور محنت و مشقت کے زمانہ میں سست اور نالایق لوگوں کو زندگی کے دن گذارنا بھی مشکل ہو گئے ہیں۔ اس لئے اُمید ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے۔ کہ اہل ریاست کی ترقی کے اسباب و وسائل پر غور کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور ہم اس مسئلہ کو زیادہ دیر تک تعویق میں نہیں ڈال سکتے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کو اپنی رعایا کی ترقی کا بہت خیال ہے۔ اور وہ انہیں ترقی کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرنے کے خواہشمند ہیں اور اسی خیال اور مقصد سے ہز ہائینس نے اس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز منظور فرمائی تھی۔ اس کانفرنس کا مقصد لوگوں کو اپنی موجودہ حالت کو ترقی دینے کی طرف توجہ دلانا اور انہیں اپنی آیندہ خوشحالی کی عمارت کو بلند کرنے میں مدد دینا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مدارس کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ کاشتکاری میں اصلاح کی جائے۔ کارخانے قایم کئے جائیں۔ اور تجارت کو ترقی دیجائے۔ یہ کانفرنس ہمیں بہتر زمانہ کی اُمید دلاتی ہے۔ اس لئے میں اس کی کارروائی کو نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں۔ کہ ریاست میسور کے تمام بہی خواہ اس کی اعانت کے لئے آمادہ ہیں" اس کے بعد مختلف کمیٹیوں کی رپورٹیں جلسہ میں پیش کی گئیں

(زمیندار)

نمازی اور بے نمازی

(از مولوی عبد الحمید صاحب ...آبادی)

چونکہ اس زمانہ کے اکثر مسلمان ایسے ہیں جو نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے اور اس کو ایک بے کار اور فضول چیز خیال کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ مسلمانوں کے ایک مشہور کالج کے طالب علم کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی ورزش ہے۔ اور حیدر آباد کے ایک عہدہ دار کو یہ کہتے کہ نماز پڑھنا خلاف تہذیب ہے" لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ عام مسلمانوں کی آگاہی اور عمل کرنے کے لئے قرآن مجید اور حدیث شریف سے نماز پڑھنے کے فضائل اور نماز نہ پڑھنے کی برائیاں بیان کردیں۔

بے نمازی (۱) قرآن مجید سورہ مدثر میں ارشاد ہے: مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ (بہشتی لوگ گنہگاروں سے قیامت کے دن پوچھیں گے) تم دوزخ میں کیوں پڑے۔ وہ جواب دیں گے ہم (دنیا میں) نماز نہیں پڑھتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ دوزخ میں پڑے ہوں گے اللھم احفظنا

(۲) قرآن مجید سورہ روم میں ہے: مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ سب رجوع ہو اُس کی طرف اور اُس سے ڈرتے رہو اور کھڑی رکھو نماز اور مشرکین سے نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ مشرک ہے۔ اور مشرک کیلئے قرآن مجید میں یہ وعیدیں ہیں۔

(ا) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ۔ بیشک اللہ تعالیٰ مشرک کو بخشنے والا نہیں

(ب) إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ تعالیٰ جنت کو اُس پر حرام کر چکا۔ اور اُسکا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار نہ ہوگا)

(۳) قرآن مجید سورہ توبہ میں ہے: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور اُن کو پکڑ لو اور گھیر لو اور اُن کی تاک میں گھات کی جگہ بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز کو درستی سے پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیا کریں تو اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دو۔ بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز بحکم حاکم واجب القتل ہے اور امام ابن القیم نے کتاب الصلوٰۃ میں فرمایا ہے "فتویٰ دیا ہے سفیان ثوری، ابو عیینہ، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، حماد بن زید، وکیع بن جراح مالک بن انس، محمد بن ادریس، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ اور اُن کے اصحاب نے کہ تارک نماز قتل کیا جائے"۔ اور ابن شہاب زہری، سعید بن مسیب، عمر بن عبدالعزیز، اور امام ابوحنیفہ اور داؤد بن علی اور مزنی فرماتے ہیں کہ تارک صلوٰۃ قید کیا جائے تا آنکہ مرجائے یا توبہ کرے

(۴) سورہ بقر میں سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ تمہاری نماز کو ضائع کردے۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز کو ایمان کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نماز ایک ہی چیز ہیں۔ دو مختلف چیزیں نہیں۔ نیز یہ کہ نمازی ایماندار ہے۔ اور بے نمازی کا ایمان نہیں۔

(۵) سورہ ذریت" میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے پیدا کئے ہیں کہ وہ میری بندگی کریں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ وہ گویا اس کام کو بھولے بیٹھے ہیں۔ جس کے لئے وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ اور بوجہ جہالت کے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تو کھانے پینے آرام و آسائش سے رہنے اور عیش کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ؎ عاقبت کی خبر خدا جانے ؞ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔

اسی کا نام ہے "چوری اور سینہ زوری" شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ؞ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

این ہمہ بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ؞ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

(۶) سنن ابی داؤد ترمذی، نسائی۔ ابن ماجہ میں ہے:

ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیامۃ من اعمالھم الصلوٰۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوٰۃ عبدی اتمھا ام نقصھا فان کانت تامۃ کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منھا شیئاً، قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی فریضۃ من تطوعہ ثم توخذ الاعمال علی ذالکم۔ لوگوں کے اعمال میں سے قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رب العزت فرشتوں کو (حکم) فرمائے گا۔ (گو اُس کو پورا علم ہوگا) کہ دیکھو تو سہی آیا میرے بندہ کی نماز پوری ہے یا ناقص۔ پس اگر پوری ہوگی۔ تو پوری لکھی جائے گی۔ اور اگر اُس میں کچھ کمی ہوگی تو (اللہ سبحانہ تعالیٰ) فرمائیگا دیکھو میرے بندہ کے پاس کچھ نماز نفل بھی ہے۔ اور اگر اُس کے پاس نماز نفل ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ نفلی نماز سے فرض پورے کردو۔ پھر اسی طرح دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز پوچھی جائیگی پس جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کی بسم اللہ ہی غلط ہوگی۔ اور وہ اس وقت کیا کریں گے۔ اور کیا اُن کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور اقدس میں ندامت کے مارے پانی پانی نہ ہونا پڑیگا۔ اور کیا اُن کو اُس وقت کف افسوس نہ ملنا ہوگا؟ مگر اس وقت کے تاسف اور ندامت سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جو کچھ کرنا ہے اب کرو زندگی کو غنیمت جانو۔ اور اگر قیامت میں شرمندگی سے ڈرتے ہو تو فوراً نماز شروع کردو۔

(۷) صحیح مسلم اور نسائی میں ہے: بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ بندے اور کفر کے ملاپ کا ذریعہ نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

یعنی اگر بندہ نے نماز ترک کردی تو اُس کے اور کفر کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔ اللھم احفظنا۔

(۸) مشکوٰۃ میں ہے:

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یوماً فقال من حافظ علیھا کانت لہ نوراً وبرھاناً ونجاۃ یوم القیامۃ ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نوراً ولا برھاناً ولا نجاۃ وکان یوم القیامۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مراد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا۔ تو ارشاد ہوا کہ جو نماز کی محافظت کرتا ہے اُس کو قیامت کے دن نور دلیل اور مغفرت ملیگی۔ اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا نہ اُس کو نور ملیگا نہ دلیل نہ نجات اور قیامت کے روز وہ (ملاعنہ) قارون

فرعون، ہامان - اور رئیس المنافقین، ابی بن خلف کے ساتھ عذاب کیا جائیگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص نماز کی حفاظت نہیں کرتا وہ قارون فرعون ہامان ابی بن خلف کے ساتھ قیامت میں عذاب کیا جائیگا۔ پس اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا۔

(۹) بخاری، مسلم، نسائی، منتقی ابن جارود میں ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ جبل فقال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلوۃ وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم رمضان۔

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے (دلتے میں) آپ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ کہ حضور اسلام کسے کہتے ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اسلام اس کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ اور اُس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ اور نماز قایم کرے۔ اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا ایک رکن رکین ہے پس جس نے نماز نہ پڑھی اُس نے اسلام کے بہت بڑے رکن کو ترک کیا۔ اور اُس کا اسلام برائے نام ہے۔

(۱۰) بخاری اور مسلم میں ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنا پانچ چیز پر رکھی گئی ہے۔ اولاً اس امر کی گواہی دینی کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اس لایق نہیں جس کی پرستش کی جائے۔ اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ثانیاً: نماز کا قائم کرنا۔ ثالثاً: زکوٰۃ ادا کرنا۔ رابعاً: حج کرنا خامساً رمضان کے روزے رکھنے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک نماز بھی ہے۔ پس جو نماز نہیں پڑھتا۔ اُس کے اسلام میں پانچویں حصہ کی کمی ہے اور جو نماز جیسی سہل چیز بجا نہیں لاتا۔ جس میں نہ مال کا خرچ ہے اور نہ بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ اُس سے زکوٰۃ او حج کیا ادا ہونگے جس میں روپیہ کا صرفہ ہے اور ایسا شخص روزہ کیا رکھیگا۔ جس میں دن بھر بھوکا پیاسا رہنا اور ترک شہوت کرنا ہوتا ہے۔ یہ باتیں اس امر کی صاف دلیل ہیں کہ تارک الصلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ ادا ہوسکتی ہے نہ حج نہ روزہ یعنی نماز چھوڑ دینے کی وجہ سے اُس سے اسلام کے پانچ ارکان میں سے ۴ - ارکان فوت ہوگئے۔ لہذا خیال کرنے کی جگہ ہے کہ تارک صلوٰۃ کا ⅘ حصہ ایمان کا ضائع ہوگیا اور صرف ⅕ حصہ بچا یعنی صرف طوطے کی طرح کلمہ کا پڑھ لینا۔ مگر ایسا کلمہ کچھ کام نہ آئیگا۔ کیونکہ اس زبانی جمع و خرچ سے کیا ہوتا ہے ہاں اگر جو منہ سے کہتا ہے (یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ) اس کو عمل کرکے دکھاتا۔ یعنی نماز پڑھتا روزہ رکھتا۔ زکوٰۃ دیتا حج کرتا۔ تو کلمہ کا پڑھنا کام کا تھا ورنہ منہ سے کہا۔ اور اُس کے موافق عمل نہ کیا تو اُس کے کہنے کی تکذیب ہوگی۔ الحاصل تارک الصلوٰۃ نے اس طرح اسلام کی پانچوں جڑوں کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اس لئے اے پیارے بھائیو۔ نماز پڑھا کرو جس کے فضائل احاطہ تحریر میں آنے ممکن نہیں مگر ہم آپ کے آگاہ کرنے کے لئے یہاں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند درج کر دیتے ہیں ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے (باقی باقی)

خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور درج فرمائیں۔ منیجر

قرآن کریم کے تین قدیم صفحات

جناب الفاضل مولوی صدرالدین صاحب بی اے نے ڈاکٹر منگانا کے شایع کردہ اوراق منتشرہ پر (جن کو اُس نے بزعم خود اختلاف قرآن کریم کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ لیکن حقیقتاً دنیا کو مغالطہ میں ڈالنے کی ایک ناکام کوشش کی ہے) اپنے رسالہ "مسلم انڈیا" میں ایک بسیط و مدلل مضمون لکھتے ہوئے اُس کے دعاوی کو بے اصل ثابت کرنے میں جو مافوق العادت کامیابی حاصل فرمائی ہے وہ قابل مبارکباد ہے۔ اور ہمارے کرم فرما منشی محمد یوسف خاں صاحب متعلم الف اے کلاس سینٹ اینڈریوز کالج گورکھپور نے نہایت عرقریزی سے اُس کو ترجمہ فرما کر "مدینہ" کے لئے مرحمت فرمایا ہے جسکو ہم نہایت شکریہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اُمید کہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ ایڈیٹر

مذکورہ بالا نام سے ایک کتاب جو کہ طبع ہونے سے پیشتر بہت کچھ شہرت حاصل کر چکی ہے اور جس نے اُن لوگوں کے دلوں میں جو قرآن کی صحت کا کامل یقین رکھتے ہیں ایک عجیب اضطراب کی کیفیت پیدا کر دی تھی حال ہی میں زیر ادارت پادری اے منگانا اور لیڈی اے اسمتھ شایع ہوئی ہے

۱۸۹۵ء میں ڈاکٹر اسمتھ نے ایک نسخہ اتفاقاً سویز کے ایک تاجر اشیاء قدیم سے خرید لیا تھا۔ جو عربی زبان میں تحریر تھا۔ اُس کے تمام مضمون پر تین تحریر اوپر نیچے لکھی ہوئی تھیں تھوڑے عرصہ کے قلبی اطمینان کے مطالعہ نے قابل خریدار پر یہ بات ثابت کر دی کہ اُن میں سے ایک تحریر قرآن کا ماخوذ ہے اُس نے تقریباً ۴۲ الفاظ ایسے پائے جو اُس کی سمجھ میں غلط لکھے ہوئے تھے۔ اور چونکہ وہ پہلے سے سمجھے ہوئی تھی کہ قرآن کا ہر نسخہ بالکل ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس لئے اُس نے ان اوپر نیچے والی تحریروں کے پڑھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ لیکن اتفاقاً ایک اور قابل ڈاکٹر منگانا نے جس کی آنکھیں ڈاکٹر اسمتھ سے بھی زیادہ باریک بین تھیں معلوم کیا کہ ان ۴۲ غلط تحریر کردہ الفاظ میں سے ایک لفظ مروجہ قرآن کے کسی لفظ سے بالکل علیحدہ اور مختلف معنی رکھتا ہے۔ اور اسی سبب سے وہ بہت جلد اس نئی تحقیقات میں مثل کولمبس کے مصروف ہوگیا۔ اس کا نتیجہ ڈاکٹر اسمتھ کو اتنا ہی تعجب خیز معلوم ہوا جتنا کہ دنیا کو کولمبس کی دریافت سے کیونکہ تیرہ سو برس سے دنیا کا یہ خیال چلا آتا ہے کہ قرآن میں کہیں اختلاف ہی نہیں لیکن ڈاکٹر منگانا کی محنت اور قدرے چالاکی نے جسمیں کہ علمی قابلیت اور ذاتی لیاقت کچھ نہ تھی اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ قرآن میں اختلافات و تحریف لفظی ہی نہیں بلکہ غیر صحیح الفاظ کا بھی استعمال ہے۔ لیکن تمام دنیا کی عموماً اور اسلامی دنیا کی نظروں میں خصوصاً یہ تحقیقات بالکل وہم معلوم ہوتی ہے۔ اور خیالی پلاؤ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اور ڈاکٹر منگانا کی تمام محنت جو انہوں نے سچے ارادوں سے کی تھی بیکار گئی حقیقتاً اگر قابل ڈاکٹر نے علاوہ اس کے دنیا کی نظروں میں یہ بات ثابت کی کہ وہ متعصب ہے اپنی رائے قابل یقین زبانی تحقیقات اور سائنس کی تلاش پر خود بدنما دھبا لگا لیا تو کچھ جائے تعجب نہیں۔ کچھ حرج نہ ہوتا اگر ڈاکٹر اسمتھ نویس بجائے ایک تاجر سے چند پریشان اوراق خریدنے کے ممالک مشرقی سے ہزار ہا قرآن کے نسخہ جات میں سے ایک نسخہ خرید کر علم دنیا کے سامنے پیش کرتی تاکہ اُس میں جو اختلافات ہوں اُس پر غور کیا جاوے اور وہ تحقیقات ان کے لئے ویسی ہی نعمت عظمیٰ ہے جیسی کہ اس کی سمجھ میں اہل یہود اور

اہل نصاریٰ کی متبرک کتابوں کے اختلاف کے ثابت کرنے سے مذکورہ بالا اقوام کے بیے ہو ئیں۔

ڈاکٹر منگانا نے اس عربی پمفلٹ کی تشریح و تفسیری کی دقت نہیں اٹھائی جس کو وہ خود ایک بہت مشکل کام سمجھتا ہے لیکن اس نے ایک ۳۲ صفحہ کا دیباچہ بھی کتاب کے شروع میں بڑی قابلیت اور عرقریزی سے لکھا ہے۔ اگرچہ وہ اکثر مقامات پر اصل مبحث سے خارج ہے۔ اس میں اس نے بعض مقامات پر ان اعتراضات کا اعادہ کیا ہے جس کا کافی جواب بارہا علماء اسلام سے مل چکا ہے۔ اور اپنے ہم مذہبوں کی عادت کے موافق رسول کریم پر طعن کی بوچھار کی ہے۔ حالانکہ تاریخ صاف بتلاتی ہے کہ رسول اللہ صلعم بڑے حلیم اور بردبار تھے۔ اور انھیں بچے قدرتی طور سے پیار کرتے تھے۔ اور آپ ہمیشہ ضعیف اور ناتوان لوگوں پر مہربانی فرماتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کو رحمۃ اللعالمین اور امین کہتے تھے۔ اور آج بھی آپ کا نام پاک ۴۹ کروڑ مسلمانوں کے دلوں میں ایک خوشی پیدا کرتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر منگانا بڑی حیرت سے کہتا ہے کہ "تاریخ عالم آج تک محمد (صلعم) کے نام سے زیادہ خوفناک کوئی نام نہیں پیش کر سکی"۔

اس مذکورہ بالا جملہ سے پورا پتہ لگ جاتا ہے کہ مصنف نے کس نیت سے یہ تحقیقات کی ہے اور کس منشائے دل کو پیش نظر رکھ کر یہ زحمت گوارا کی ہے۔ میں اس کتاب کی صرف زبانی تحقیقات اور تاریخی معلومات کا اندازہ کرونگا۔ مجھے ڈاکٹر منگانا کی ان مثالوں سے کچھ علاقہ نہیں۔ جو کچھ افترا پردازی اس نے دیباچہ میں کی ہے۔ قطع نظر اس کے میرا خاص مقصد یہ ہے کہ میں معلوم کروں کہ آیا ڈاکٹر مذکور کی تحقیقات نے اسلام کی مقدس کتاب کی صحت پر دھبہ لگانے میں کامیابی حاصل کی ہے یا نہیں۔ چنانچہ یہ خیال مدنظر رکھتے ہوئے پہلا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پرچہ کی تاریخ تحریر کیا ہے لیڈی ڈاکٹر لوئیس کہتی ہے کہ "غالباً حضرت عثمان رضؓ سے بیشتر"۔ لیکن ڈاکٹر منگانا کہتا ہے کہ "ہم ان مختلف پرچوں کی صحیح تاریخ تحریر قرار دینے کا کام قابل مورخین اور علمائے تواریخ ماضیہ پر چھوڑتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم ان پرچوں کو اس سنہ کا خیال کریں جبکہ قرآن باقاعدہ لکھا جا رہا تھا۔ یا کیا یہ پرچہ جات وہ ہیں جو عثمان رضؓ کے دست تصرف سے بچکر محفوظ رہے۔ اسی لئے ایک صحیح جواب یعنی تاریخ کا اظہار ہماری طرف سے قبل از وقت ہوگا۔

اب جبکہ ان پرچوں کی تاریخ اس قدر غیر قابل یقین ہے تو ایک محقق تاریخ ماضیہ یا ماہر علم لغت کے نقطہ خیال سے ان کی کیا وقعت کی جا سکتی ہے۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ ان علماء نے تاریخ کا تعین محض اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ کہ اس طرح وہ جو کچھ خیالی پلاؤ پکا اور ذخیرہ توہمات جمع کر سکے یہ بھی ذکر سکتے۔ یہ بات قطعی غلط اور ناممکن ہے کہ کسی مسلمان نے قرآن صفحات کسی غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کر دئے ہوں۔ اس لئے کہ قرآن کریم کے اوراق کسی نامسلم کے ہاتھوں سے ہرگز مس نہیں کرائے جا سکتے تھے۔ جیسا کہ خود ڈاکٹر منگانا نے بھی قرآن کی آیۃ لا یمسہ الا المطھرون کی رو سے اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کسی مسلمان کا غیر مسلم کے ہاتھوں اوراق قرآن کا فروخت کرنا بالکل بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ خیال کہ وہ اوراق حضرت عثمان کے دست تصرف سے نکلے ہوئے ہوں غیر یقینی ہے کیونکہ اس وقت تک تو تمام مقدس مقامات غیر مسلم آبادی سے پاک کر دئے گئے تھے۔ اور کوئی مسلمان ان اوراق کو کسی غیر مسلم کے پاس دور دراز ملک میں نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہ تھا کہ جو حضرت عثمان کی عزت اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔ ایسی حالت میں یہ بھی غیر ممکن ہے کہ کوئی مسلمان اپنے قرآن کے نسخے کو ایک کافر کے ہاتھ دور دراز ملک میں فروخت کرنے گیا ہو درحقیقت یہ دونوں خیالات جو ڈاکٹر مذکور نے ظاہر کئے محض خیالی ہیں۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی مسلمان نے اپنے ذاتی حافظہ سے ان اوراق کو لکھا ہو اور چند غلطیاں کی ہوں۔ اور جب وہ ممالک نصاریٰ میں بغرض جہاد گیا ہو ان کو وہاں کھو آیا ہو۔ یا وہ چرا لئے گئے ہوں۔ اور ان پر کچھ لکھ دیا گیا ہو۔ لیکن اگر بفرض محال یہ مان لیا جائے کہ یہ نسخہ حضرت عثمان رضؓ سے پہلے کا ہے۔ تو اس کی صحت کا کیا ثبوت ہے؟ یہ ممکن ہے کہ کسی لکھنے والے نے ہجا میں کچھ غلطیاں کی ہوں۔ جائے غور ہے کہ اس نسخہ قرآن پر جسکی حفاظت کرنے میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور تمام مسلمانوں نے بیحد کوشش اور خبرداری کی ہو۔ ان چند اوراق سے جن کے لکھنے والے اور تاریخ تحریر کا کچھ پتہ نہ ہو کیا حرف آ سکتا ہے۔

قرآن شریف کی ہر ایک آیت جن الفاظ میں نازل ہوئی وہ بدستور رہی۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام تھا۔ اس لئے حضرت رسول مقبول بھی اس میں کمی بیشی نہ کر سکتے تھے۔ اور وہ صرف چمڑے وغیرہ ہی پر نہیں لکھی جاتی تھی بلکہ ہزاروں مسلمانوں کے دلوں میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ اور وہ اکثر نماز میں پڑھی جاتی تھی۔ چنانچہ اب بھی ماہ رمضان میں پورا کلام پاک تمام مساجد میں پڑھ کر نماز میں سنایا جاتا ہے جسکو تراویح کہتے ہیں۔ یہ ممکن الوقوع ہے کہ کتاب میں کوئی غلطی ہو جائے۔ کیونکہ اس وقت ہزارہا نسخے غیر صحیح موجود ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ غلطی کی وجہ سے ان میں اختلاف ہو جائے۔ پھر ہم کیوں ان چند اوراق منتشرہ کو محرف شدہ مانیں۔ اگر ان میں مروجہ نسخہ قرآن سے اختلاف بھی ہو۔ یہ اختلاف جو اس کتاب میں زیر بحث ہیں بہت ہی معمولی ہیں اور زباندانوں کے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر منگانا نے ان اختلافات کو دو حصص پر منقسم کیا ہے۔ اولاً وہ اختلافات جو کسی حد تک اختلافات کہے جا سکتے ہیں (اگر ہم لفظ اختلاف کے معنی ایک غیر مناسب حد تک نہ بڑھائیں) یہ ہیں: کہ بعض الفاظ مروجہ قرآن مجید سے بالکل مختلف ہیں ثانیاً وہ جو حرف اعراب و حرکات میں فرق رکھتے ہیں۔ اور ڈاکٹر منگانا بھی ان پر کچھ زور نہیں دیتا۔ بلکہ خود تسلیم کرتا ہے کہ یہ تحریری غلطیاں ہیں۔ یا پرانے زمانہ کے تلفظ کے موافق لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً اللہ اور واللہ۔ افلا و اولا ضلال و ضل۔ اعرض و استرضن۔ اولیک و اولائیک وغیرہ ڈاکٹر منگانا یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس پرچہ میں الفاظ کے تلفظ کا نیا قاعدہ ہے اور چند الفاظ مثلاً پلیستن نظر آتے ہیں۔ شئی کی بجائے شائی۔ قرآن کی بجائے قرن۔ نبالوا کی جگہ نیبلوا۔ اذا انا کی جگہ اذنا۔ یوحی کی جگہ یوحا۔ انما کی جگہ ان ما۔ علم کی جگہ علیم۔ لیکن جائے تعجب ہے کہ ڈاکٹر منگانا نے چند دیگر الفاظ بھی دوسرے قسم کے اختلافات کی فہرست میں شائع کئے ہیں مثلاً ضلال و ضل۔ اخبتو و خبتو۔ لا یہادی القوم و لا یہدی القوم لانا و انا۔ اراکم و اریکم۔ ائتم و آتم۔ بلی و بل واذا و واذ۔ بارکنا حوله و برکنا حوله وغیرہ

اب اس اخیر اختلاف کی بابت یہ ہے کہ چند نسخے قرآن کے ایسے ہیں جن میں برکنا لکھا ہوا ہے۔ لیکن تمام عربی داں علماء اس بات کو جانتے ہیں کہ بارکنا اور برکنا سے کچھ اختلاف معنی میں نہیں ہوتا۔ اور تلفظ بھی یکساں ہوتا ہے۔ فرق صرف طرز تحریر میں ہے۔

پہلے قسم کے اختلافات پر نظر کرکے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد چار کر زیادہ نہیں یہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ اوراق زیر بحث ۳ مختلف قرآنوں کے اوراق ہیں۔ اور یہ بات زیادہ موثر نہ ہوتی اگر قرآن کریم کی عالمگیر شہرت اس کی صحت کے بارے میں نہ ہوتی۔ لیکن اگر ذرا غور سے ان اختلافات کی جانچ کیجائے تو فوراً تمام غیر متعصب اور معقول آدمی اس بات کو سمجھ جائیں گے کہ اختلافات کچھ بھی نہیں۔

(باقی آئندہ)

ہنگامۂ عالمگیر

گلیشیہ کی جنگ

شملہ ۲۲ جون۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

"گلیشیہ" میں آسٹروی جرمن سپاہ نے لمبرگ کی طرف مزید اہم پیشقدمی کی۔ روس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ غنیم نے ۱۸ و ۱۹ جون کو عظیم جمعیت کے ساتھ جس میں بلجیم کی تازہ وارد فوج بھی شامل تھی راوا روسکا کی سمت میں جو لمبرگ کے شمال مغرب میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے گروڈک کے جھیلوں کے محاذ پر حملہ کیا۔ ۲۰ ماہ رواں کی جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنرل وان میکنسن نے ۱۹ جون کو گروڈک کے مورچوں پر قبضہ کر لیا آسٹروی اور جرمن سپاہ نے روسیوں کی نہایت مستحکم اور قلعبند لائنوں پر حملہ شروع کیا اور جاروف کے شمال میں ۲۲ میل کے محاذ پر شدید جنگ کے بعد روسیوں کی قریباً تمام خندقوں پر یکے بعد دیگرے ہلہ کیا۔ سہ پہر کو اور شام کے وقت روسی اس سڑک کے عقب میں پسپا کئے گئے جو زولکیو (لمبرگ کے شمال میں، ۵ (میل) اور راوا روسکا کے درمیان واقع ہے۔ جرمنوں کی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس شکست سے مجبور ہو کر روسیوں نے گروڈک اور دریائے نیسٹر کی جھیلوں کے درمیانی مورچوں کو بھی خالی کر دیا اور دریائے نیسٹر کی دلدلوں اور سٹریج مابین روسیوں نے دریائے نیسٹر کے جنوبی کنارے کو خالی کر دیا ہے۔ آسٹریا کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ گروڈک اور کومارنو مسخر کر لئے گئے۔

دریائے نیسٹر کے جنوبی حصہ کی لڑائی کے متعلق روسی رپورٹ مظہر ہے کہ غنیم کی فوج جو ژیدیچیف کے جنوب میں دریائے نیسٹر کو عبور کر گئی تھی دریا سے آگے بڑھی مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کی گئی دریائے پروتھ اور نیسٹر کے درمیان پر زور لڑائی جاری ہے

گیس سے مزید حملے

لندن ۲۲ جون۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آج بعض مقامات پر پیدل سپاہ کے معرکے وقوع میں آئے۔ مگر ان کی وجہ سے محاذ کے کسی حصہ میں کچھ تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ ہوائی دستوں نے غنیم کی ہوائی بارکوں پر ایرس کے شمال میں بم گرائے اور چار شیڈوں کو جلا دیا اور دو ہوائی جہازوں اور ایک عمارت کو صدمہ پہونچایا۔ جرمنوں نے اتوار کی شام کو مغربی ارگون میں دم بند کرنے والی گیس کے گولوں سے شدید آتشباری کرنے کے بعد سخت حملہ کیا جس سے ہماری گلی لائن کو بعض مقامات پر ہتھیار ڈال دینے پڑے اور دو کمپنیاں تباہ شدہ خندقوں کے اندر دفن ہو گئیں مگر فوراً جوابی حملہ کرنے سے ہم نے ان تمام خندقوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔ دریائے میوز کی گھاٹیوں پر ہم نے اور ترقی کی اور مزید خندقیں ہمارے ہاتھ آئیں لورین میں ہماری پیٹرول کے آدمیوں نے گونڈرکسن کے مغرب میں جرمن قلعبندیوں کو خالی پایا۔ جرمن اس کے جنوب میں مقام سینٹری کی طرف پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ہم نے میزرل (الساس) کے قبرستان اور سٹیشن پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد گاؤن پر ہلہ کر کے اپنی لائن کو اور مشرق کی طرف ۱۵۰۰ میٹر تک بڑھا لیا کل اور آج ۲۰۰ سے زیادہ قیدی ہمارے ہاتھ آئے جرمنوں نے ریشاکرکوف پر حملہ کیا مگر پسپا کئے گئے۔

لمبرگ پر فوجکشی

شملہ ۲۴ جون۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے

"گلیشیہ کی جنگ کے متعلق شب دوشنبہ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۹ اور ۲۰ کی درمیانی شب کو روسی گروڈک کی جھیلوں سے پیچھے ہٹ کر لمبرگ کے مورچوں پر آپڑے اور راوا روسکا کے علاقہ میں غنیم کی جارحانہ کارروائی جاری ہے۔ جرمنوں کی ایک رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنرل وان میکنسن کا نصب العین لمبرگ ہے اور زولکیو (جو لمبرگ سے ۱۵ میل شمال کی طرف ہے) اور راوا روسکا اس کے ہاتھ آگئے ہیں۔

آسٹرویوں کی آہن پوش خندقیں

"اطالی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ٹرینٹنو میں آسٹرویوں نے نہایت مستحکم زرہ پوش خندقیں تیار کر رکھی ہیں جن میں سے بعض سیمنٹ کی بنی ہوئی ہیں مالبورگیٹو پر گولہ باری جاری ہے دریائے اسونزو پر آسٹروی اطالیوں کو دھکیل کر مغربی کنارے پر پھینک دینے کی کوشش کر رہے ہیں مگر اطالی ہنوز اپنے مورچوں پر قایم ہیں"

آبدوز کشتی کا نیا طرز عمل

لندن ۲۴ جون۔ ناروے کا ڈاک کا جہاز دینس جو نیوکاسل میں پہونچا آبدوز کشتیوں کے جدید طرز عمل کی خبر دیتا ہے۔ وہ نصف سفر طے کر چکا تھا کہ آبدوز کشتی نے اوسے ٹھہرا لیا اور حکم دیا کہ اپنے مال کا بہت سا حصہ جو ذخائر اور سامان رسد پر مشتمل تھا سمندر میں پھینک دے اور باقی مال جس میں زیادہ تر لکڑی تھی لے جائے اور اگر سامان خوراک نہ پھینک دے گا تو جہاز غرق کر دیا جائے گا آخر جب جہاز نے خوراک کا سامان سمندر میں پھینک دیا تو آبدوز کشتی غوطہ لگا کر غائب ہو گئی۔

برطانی کروزر تارپیڈو سے ٹکرا گیا

لندن ۲۴ جون۔ محکمۂ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی کروزر راکسبرگ بتاریخ ۲۰ جون بحیرہ شمالی میں ایک تارپیڈو سے ٹکرا گیا۔ مگر اسے شدید نقصان نہیں پہونچا۔ اور کروزر مذکور اپنی ہی اسٹیم سے منزل مقصود تک جا پہونچا نقصان جان کچھ نہیں ہوا۔

ماہیگیر جہازوں کی غرقابی

لندن ۲۴ جون۔ شب گذشتہ کو بحیرہ شمالی میں ۷ ماہی گیر جہاز تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیئے گئے۔ ایک سٹیمر نے دو جہازوں کے عملے کے آدمی اٹھا لئے

اطالی سپاہ مفتوحہ علاقہ پر قابض ہے

لندن ۲۴ جون۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ تمام محاذ پر لڑائی نہایت شدت پکڑ گئی ہے اور بھاری اور درمیانہ درجہ کی توپیں گولہ باری میں مصروف ہیں غنیم نے شبخون مار کر کھوئے ہوئے مورچوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ آسٹرویوں نے بالخصوص مقام فری کوفل میں شدید جوابی حملے کئے مگر اطالیوں نے توپخانہ کی آتشباری سے اور بم پھینک کر انہیں پسپا کر دیا اور بہت سے مردے میدان جنگ میں چھوڑ گئے۔ سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ آسٹروی اب دریائے اسونزو کے بالائی حصہ پر بھاری توپخانہ نصب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

روس کی سرکاری اطلاع

لندن ۲۴ جون پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے ہمہ حال کو لمبرگ خالی کر دیا ہے اور نئے محاذ کی طرف ہٹ آئے ہیں۔ روسیوں نے لمبرگ کی سمت میں غنیم کی پیشقدمی ۱۲ ماہ رواں کو اور اس سے دوسرے روز شدید جنگ کے بعد روک دی اور غنیم نے متعدد ناکام حملے کر کے شدید نقصان اوٹھایا مگر چونکہ غنیم شہر زولکیو کے علاقہ میں گھس آیا تھا اس لئے شہر کو خالی کر دینے کا فیصلہ کیا گیا روسی رسالہ نے یہاں بھی بڑی بہادری دکھائی اور راوا روسکا کے مغرب میں ۳ کمپنیوں کو تہ تیغ کیا۔ دریائے نیسٹر پر لڑائی جاری

جہان روسیون نے ایک سنگینون کی لڑائی میں ایک ہزار قیدی گرفتار کیے ہین۔

دریائے نیسٹر پر شدید جنگ

پیٹرو گراڈ ۲۴ جون۔ روسیوں کو نجنیوف کے زیرین حصے میں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ ایک عقلمندانہ جنگی تدبیر کا نتیجہ ہے دریائے نیسٹر بڑے بڑے بل کہاتا ہوا چلتا ہے۔ آسٹریون کو کئی مقامات پر سے عبور کرنے کی اجازت دی گئی۔ لیکن وہ ایک محدود رقبے کے اندر اپنی صفین مرتب کرنے کے قابل نہ ہو سکے۔ روسیون نے دریا کے موڑوں کے شمالی کنارون پر ایک ہفتہ تک اپنے کچل ڈالنے والے حملے کو روکے رکہا اس عرصے میں غنیم کی تعداد و مبدم ترقی پذیر رہی۔ بعد ازان روسیون نے دفعتہً تمام محاذ پر حملہ کر دیا۔ اور آسٹریون کو پکڑ لیا۔

موضع سنو و یڈوف میں پہنچنے کے قبل جو آسٹریون کا مضبوط قلعہ بند مقام تہا۔ روسیون کو پہلے تار کے جنگلے اور بعد میں خندقوں کو سر کرنا پڑا۔ ان کے حملے اتوار کی رات کو بہی ہوتے رہے۔ بعد ازان مکان بمکان خونریز معرکون کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

جو اسیران جنگ راوا روسکا سے کیف میں لائے گئے ہیں۔ ان میں ایسے جرمن بہی شامل ہیں جو دو ہفتے پہلے مغربی کارزار میں مصروف پیکار تہے

تسخیر لمبرگ

امسٹرڈم ۲۳ جون۔ وائنا میں ایک سرکاری اطلاع بدین مضمون شائع کی گئی ہے کہ آسٹریا کی دوسری فوج نے لمبرگ کو فتح کر لیا ہے۔

۲۳ جون برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی سپاہ نے کل سہ پہر کو لمبرگ پر دہاوا کیا اور رات کو شہر کے جنوبی مورچوں پر بہی حملہ کیا گیا راوا روسکا کے نواح میں اور اس کے مغرب کی طرف حالت غیر متغیر ہے دریائے سان کے اضلاع اور دریائے وسچولا کے مغربی کنارے کی طرف سے بہی روسیون کی پسپائی شروع ہو گئی ہے۔

پوپ کی غیر جانبداری

لندن ۲۳ جون دو بجے بعد دوپہر۔ پیرس کا تار مظہر ہے کہ فرانسیسی اخبار لیبرٹی کے نامہ نگار مقیم روم نے پاپائے روم سے ملاقات کی جنہون نے جنگ کے ناپاک جرائم پر اظہار نفرت و حقارت سے محترز رہنے کو بدین وجہ حق بجا قرار دیا کہ وہ فریقین کے الزامات کی صحت یا غلطی پر کسی قسم کی رائے قائم نہ کر سکتے تہے انہون نے کہا کہ مختلف مقامات کے گرجا ؤں اور لووین کے کتب خانہ کی تباہی کو میں نہایت حقارت اور افسوس کی نگاہ سے دیکہتا ہون مگر اس کے بارے میں کسی قسم کا فیصلہ نہیں دے سکتا کیونکہ فیصلہ خدا کے ہاتہ میں ہے۔ اس میں کچہ شک نہیں کہ لوسی تینیا کی غرقابی سے زیادہ اور کوئی جرم ہولناک نہیں ہو سکتا مگر میں سوال کرتا ہون کہ کیا کہو کہا ناکردہ گناہ لوگوں کو بہوکو مارنے کے لیے بحری محاصرہ کی کارروائی انسانی ہمدردی کے اصول پر مبنی ہے۔ نامہ نگار نے کہا کہ آپ کے اٹلی کو غیر جانبدار رکہنے کی کوشش سے فرانس میں کلیسائے روم کے متعلق برا اثر پیدا ہوا ہے پاپائے روم نے تسلیم کیا کہ میں غیر جانبداری کا حامی رہا ہون کیونکہ میں زمین پر خدا کا نمایندہ ہون اور اٹلی کو جنگ کے ہولناک نتائج سے محفوظ رکہنا چاہتا تہا۔ اور جنگ کلیسا کی اغراض کو بہی معرض خطر میں ڈال دیتی میرے لئے صلح کے متعلق ابتدا کرنے کا ہنوز وقت نہیں آیا مگر میں نہایت شوق سے ایسے وقت کا انتظار کر رہا ہون اور جو شخص اس مقصد کی سرانجام دہی کے لئے کہڑا ہوگا سب سے پہلے اس سے مصافحہ کرنے کے لئے تیار ہون۔

حضور وایسرائے کا تار

شملہ ۲۶ جون۔ روس

روسیون نے لمبرگ خالی کر دیا۔ ۱۲ ماہ رواں کو اور نیز ۲۲ جون کی شب کو روسیوں نے خونریز نبرد آزمائی سے دشمن کی جارحانہ جد و جہد کو روکنا چاہا اس لڑائی میں دشمن کو سخت نقصان اوٹہانا پڑا لیکن لمبرگ کے شمال میں خطہ ذالکیو پر جرمن اپنے اقدام میں کامیاب ہوئے۔ روسی فوج نے لمبرگ سے نکل کر نئے محاذ کی جانب بازگشت کی۔ ایک جرمنی کیونک ناقل ہے کہ آسٹروی سپاہ بڑہتی ہوئی لمبرگ اور زالکیو کے مشرق میں پہونچ گئی۔ راوا روسکا کی حالت میں کوئی تغیر نہیں ہے۔ اضلاع سان اور وسچولا میں روسیون نے بازگشت شروع کر دی۔ روسی کہتے ہیں کہ نایسٹر پر لڑائی جاری ہے آسٹریون کا بیان ہے کہ عام حالت بدستور ہے۔

فرانس اور بلجیم

فرانسیسیون نے ساوچز کے شمال میں خفیف ترقی کی ہے اور جرمنون کے جوابی حملون کو پسپا کیا ہے۔ لورین میں فرانسیسیون نے اپنے مفتوحہ مورچون کو باوجود سخت جوابی حملون کے اپنے قبضہ میں رکہا۔ اور کسی قدر اقدام بہی کیا۔ آلسیس میں فرانسیسی جیش مٹزرل کے جنوب میں بڑہ رہا ہے۔

اٹلی

اطالوی رپورٹ ناقل ہے کہ تریخا تون کے مقابے نہایت سخت ہوتے جاتے ہیں لیکن محاذ پر کوئی قابل ذکر تغیر واقع نہیں ہوا ہے

زہریلی گیس کے نتائج

پیرس میں جرمنون کی زہریلی گیس کے استعمال سے بہت سے آدمی بیکار ہوگئے ہیں۔ اکثر آدمیوں پر حالت خواب میں اس کا اثر ہوا ہے جرمنون نے ۳ بجے رات کو طلوع صبح صادق سے پیشتر حملہ کیا تہا۔ ایک شاہد عینی ناقل ہے کہ بعض مقامات پر اس سمی بخار کا ابر ۴۵ و ۵۰ فیٹ تک بلند تہا اور زہر میں اس بلا کا اثر تہا کہ ۳ میل کے فاصلہ پر لوگون کو تباہی سے بچنے کے لئے ہواکشوں کی ضرورت تہی۔ جن لوگوں نے ہواکش اپنے منہ پر چڑہا لئے اون پر تو اس بلا کا اثر بہت کم ہوا لیکن کثرت سے لوگون پر یہ آفت ناگہانی نازل ہوئی۔ ڈاکٹر بیان کرتے ہیں کہ گیس کے مجروحین کی حالت دیکہنے کے قابل نہ تہی کوئی بلاکش کہانس رہا تہا کوئی قے کر رہا تہا بعضون کی تو یہ حالت تہی کہ وہ لیکار پکار کہتے تہے کہ ہمیں گولی مار دو۔ ایک ہائی لینڈر اپنے حلق میں اونگلیاں ڈالکر منہ کے چیرنے کی کوشش کرتا تہا۔ دوسرا سپاہی اوس کے پہلو میں پہیپڑے کی خرابی کی وجہ سے سانس نہیں لے سکتا تہا۔ اس آفت کا صرف یہی ایک علاج تہا کہ امونیم کاربونیٹ کو گہولکر اون کے حلق میں ڈالدین تاکہ تہوڑی دیر کے لئے انکو تشفی ہو جائے

قومی وسائل کی رجسٹری

دار العوام میں یہ اعلان ہوا ہے کہ آیندہ ہفتہ میں مسٹر والٹر لانگ ایک بل پیش کرنے والے ہین جسکا منشا یہ ہے کہ تمام قومی وسائل رجسٹرڈ کر لئے جائین۔

برمہ فوجی پولیس

برمہ فوجی پولیس کے دو اور دستے روانہ کئے گئے ہیں۔ ان دونون دستون کو ملاکر برمہ پولیس کی ۵ ڈیٹیچمنٹ لڑائی میں شریک ہوئی ہین۔

درہ دانیال میں آسٹریلوی سپاہ کا نقصان

آسٹریلین وارکنٹن جنٹ کے جلسہ میں مسٹر ریڈ نے بیان کیا کہ درہ دانیال میں آسٹریلوی سپاہ کے نقصان کا تخمینہ ۵۲۰۰ ہے۔ اس میں ۵۵۰ مقتولین بہی شامل ہیں۔

حوادث و اخبار

نظربندان مہرولی کی روانگی۔ مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی کو تاریخ ۲۳۔ جون چیف کمشنر دہلی کا ایک حکم تقریباً ۱۰ بجے صبح موصول ہوا کہ وہ اسی روز ۲ بجے دوپہر کو بذریعہ موٹر مہرولی چھوڑنے کے لئے تیار رہیں۔ اور لینسڈاؤن جانے کے لئے ۴ بجکر ۲۵ منٹ پر ریل میں سوار ہوجائیں۔ لینسڈاؤن گڑھوال میں ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ ہے جس میں چھاونی بھی ہے۔

سرکاری وظیفہ کی منظوری۔ نیز انہیں یہ بھی اطلاع دی گئی۔ کہ گورنمنٹ نے ۲۵۰ روپے مسٹر محمد علی کے لئے اور ۱۰۰ روپے ماہوار مسٹر شوکت علی کے لئے۔ تا اختتام نظربندی منظور کیا ہے۔ (مسٹر شوکت علی کو ۱۵۰ روپیہ ماہوار گورنمنٹ سے پنشن بھی ملتی ہے اس طرح ۲۵۰ روپیہ ماہوار ملیں گے)

احباب کی رفاقت۔ چنانچہ وہ موٹر میں سوار کرا کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ دہلی کی معیت میں شاہدرہ لائے گئے۔ جہاں وہ براہ مرادآباد و لینسڈاؤن جانے کے لئے ریل میں سوار ہوگئے۔ باوجودیکہ اُن کی روانگی بہت عجلت سے عمل میں آئی تھی تاہم اُن کے اکثر احباب اور ہمدرد غازی آباد تک ان کے ہمراہ گئے۔

صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کا خاص حکم۔ غازی آباد پہنچکر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کا ایک حکم ان کے حوالہ کیا۔ جس میں لینسڈاؤن تک جانے کے متعلق خاص ہدایات درج تھیں۔

مزید پابندیاں۔ ان پابندیوں کے علاوہ جو ان پر مہرولی میں عائد کی گئی تھیں۔ لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے مزید حکم یہ دیا کہ وہ ہر ایک تار ہر ایک شی جو بذریعہ ڈاک آئے۔ یا کوئی اور خط و کتابت جو اُن کے پتہ پر موصول ہو۔ کھولنے کے بغیر جانچ پڑتال کے لئے اُس افسر کے حوالہ کریں جو اس مطلب کے لئے مقامی گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ نیز وہ کسی شخص کے ساتھ کوئی خط وکتابت نہ کریں۔ تاوقتیکہ افسر مذکور اسے دیکھ نہ لے۔ یا اس کے بھیجنے کی منظوری نہ دے دے۔

ہمدرد پر سنسر۔ بحوالہ اُن احکام کے جو قاعدہ ۳ مجریہ قواعد تحفظ سلطنت ۱۹۱۵ء کے ماتحت چیف کمشنر صاحب دہلی نے ۱۹۔ جون ۱۹۱۵ء کو نافذ کئے ہیں اور جن کی رو سے اخبار ہمدرد کے پرنٹر و پبلشر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اُن تمام مضامین کو جن کو اخبار مذکور میں شایع کرنا مقصود ہے پہلے ایک افسر کی منظوری کے لئے پیش کریں جنکو چیف کمشنر صاحب نامزد کریں گے۔ صاحب چیف کمشنر منشی محبوب عالم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی کو ایسے افسر کے طور پر نامزد کرتے ہیں جس کے سامنے اس قسم کے مضامین پیش کئے جانے چاہئیں۔

عدن میں قتل۔ ہمعصر لیڈر رقمطراز ہے کہ ۲۹۔ مئی کو ایک سپاہی نے عدن میں صوبیدار میجر بلونت سنگھ بہادر اور صوبیدار پریم سنگھ متعلقہ ۲۳ سکھ پاینیرز کو قتل کرڈالا

آتشگیر اشیا کی دستیابی۔ بقول نامہ نگار ٹریبون ضلع لدھیانہ کی پولیس نے مدرسہ احمد گڑھ واقع ریاست کپورتھلہ کے ایک طالب علم کو گرفتار کیا جس کی تلاشی لینے پر آتشگیر اشیا از قسم بم وغیرہ دستیاب ہوئیں۔

ولایتی ڈاک کی روانگی کا دن۔ ولایتی ڈاک جواب بمبئی سے ہفتہ وار ہفتہ کی سہ پہر کو روانہ ہوا کرتی ہے وہ ۴۔ جولائی سے ایک روز بعد یعنی اتوار کی سہ پہر کو روانہ ہوا کریگی۔ اس لئے ہر مقام پر ولایتی ڈاک کی چٹھیاں خال سے ایک روز بعد ڈاک میں ڈالنی چاہئیں۔

ایک مشتبہ طالب علم کی گرفتاری۔ (۲۳۔ جون پونا) ایک طالب علم مسمی این۔ ایس۔ مارتھا۔ جو جرمنی سے واپس آیا ہے۔ اور جس کے [illegible]

حال میں سی۔ آئی۔ ڈی نے تلاشی لی تھی۔ مدراس سے واپس آنے پر پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

سب انسپکٹر کو سزا۔ (کلکتہ ۲۵۔ جون) مجسٹریٹ نے محمد یوسف سابق انسپکٹر کو جھوٹی شہادت دینے اور بنانے کے جرم میں آٹھ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے

کامیاب ہندوستانی طلبا۔ رائے اننداطلف رائے بہادر سی کرشنا اسامی راؤ جج سردست خفیفہ مدراس کیمبرج کے سب سے اعلیٰ امتحان ریاضی میں کامیاب ہوئے ہیں۔

(۲۴۔ کلکتہ) سکھائی گھوش ایم ایس سی سکالر انجمن ترقی صنعت و سائنس نے بھی ایڈنبرا یونیورسٹی سے ڈی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

لازمی فوجی خدمت۔ (۲۴۔ جون کلکتہ) سنگاپور کونسل میں ایک نیا مسودہ بدیں مضمون پیش کیا جائیگا۔ کہ ان تمام برطانوی باشندوں کو جن کی عمر ۱۸۔ اور ۵۵ کے درمیان ہو فوجی تعلیم کے لئے مجبور کیا جائے۔

ہندو یونیورسٹی بل۔ (۲۴۔ جون کلکتہ) کلکتہ کارپوریشن نے ہندو یونیورسٹی بل کے متعلق سب کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرلیا ہے۔ کئی ایک ترمیمیں پیش کی گئیں لیکن کوئی پاس نہ ہوئی۔

افسران ضلع امرتسر کے لئے نئے احکام۔ ڈپٹی کمشنر ضلع امرتسر نے ضلع میں گذشتہ دو ماہ کی مسلسل بکل کو محسوس کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ تمام مجسٹریٹ ضلع کے مختلف علاقوں میں ۱۵ یوم کے لئے دورہ کریں۔ صاحب ڈسٹرکٹ جج کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس عرصہ کے لئے سب ججوں کو سول کام سے سبکدوش کردیں۔

ایک سادھو کی گرفتاری۔ پولیس لاہور نے ایک سادھو مسمی نہال سنگھ کو بدمعاشوں سے صحبت رکھنے اور بُرے چال چلن کے اشخاص کو چیلا بنانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ پولیس کا بیان ہے کہ وہ عام طور پر سرکار کے خلاف وعظ کرتا رہتا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانت نامنظور کی اور پنجاب چیف کورٹ نے درخواست کو رد کردیا ہے۔

برآمد گندم (۲۲۔ جون۔ کلکتہ) صیغہ اعداد شمار کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۱۹۔ جون میں ریل۔ دریا۔ سمندر اور دیگر ذریعہ سے کراچی۔ بمبئی۔ کلکتہ کے بندرگاہوں میں گیہوں کی برآمد کی مقدار ۶۸۶۷۵ ٹن تھی ۱۹۱۳ء و ۱۹۱۴ء کے اسی ہفتہ یہ مقدار علی الترتیب ۶۴۸۷۹۔ اور ۹۱۹۷۱ ٹن تھی۔ اور بیرون ممالک کو بذریعہ جہاز ۱۹۱۳-۱۴ء کے ۵۹۲۹۰۰۰ ٹن کے مقابلہ میں امسال ۲۶۴۲ ٹن بھیجی گئی ہے۔

حیدرآباد میں بارش۔ (۲۴۔ جون سکندرآباد) زبردست مانسون شروع ہوگئی ہے۔ اور گذشتہ شب سے اب تک ۴ انچہ بارش ہوچکی ہے۔

باریسال کی عدالت خاص۔ (۲۴۔ جون باریسال) عدالت خاص نے اولیاپور کی ڈکیتی کے مقدمہ میں دو مسلمانوں میں سے ایک کو سات اور دوسرے کو ۵ سال قید سخت کی سزا دی۔

رنگون بنک۔ (۲۴۔ جون رنگون) بنک آف رنگون کو ششماہی مختتمہ ۳۱۔ مئی میں ۵۷،۹۵۰ روپیہ منافع ہوا۔ نفع ۵ فیصدی سالانہ کی شرح سے تقسیم کیا جائے گا۔

عطائے خطابات پر شکریہ کا جلسہ

۳ - جون ۱۹۱۵ء کو سالگرہ ملک معظم کی تقریب پر گورنمنٹ برطانیہ کی طرف سے مدرسہ اسلامیہ بلند شہر کے سرپرست عالیجناب کنور حافظ احمد سعید خاں صاحب رئیس چھتاری کو خطاب "نواب" - اور دار العلوم دیوبند (جسکی کہ مدرسہ اسلامیہ بلند شہر ایک شاخ ہے) کے مہتمم عالیجناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب کو خطاب "شمس العلماء" عطا ہوا ہے اس لئے ممبران مدرسہ اسلامیہ بلند شہر نے ۱۳ - جون ۱۹۱۵ء کو اظہار شکریہ کا ایک جلسہ بر مکان محمد خانصاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلند شہر منعقد کیا جس میں حسب ذیل رزولیوشن پیش اور پاس ہوئے۔

رزولیوشن نمبر (۱)۔ ہم جملہ ممبران مدرسہ اسلامیہ بلند شہر گورنمنٹ عالیہ کی اُس گراں بہا قدر افزائی کا جو اُس نے ہمارے مدرسہ کے سرپرست عالیجناب کنور حافظ احمد سعید خانصاحب رئیس چھتاری کو نواب کا ذاتی اعزاز عطا فرما کر اور دار العلوم دیوبند (جسکی کہ مدرسہ اسلامیہ بلند شہر ایک شاخ ہے) کے مہتمم عالیجناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب کو "شمس العلماء" کے خطابات سے معزز فرما کر کی ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

محرک: محمد خاں صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلند شہر

موید: قاضی محمد یوسف صاحب

رزولیوشن نمبر ۲ - اس رزولیوشن کی ایک ایک نقل بذریعہ جناب مجسٹریٹ ضلع لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا نیز جناب نواب حافظ احمد سعید خاں صاحب و شمس العلماء مولانا حافظ محمد احمد صاحب کی خدمات میں بھیجی جائے

محرک: حکیم مولوی سرور احمد خانصاحب امروہی

موید: حکیم عبد الرشید صاحب

رزولیوشن نمبر ۳ - ان رزولیوشنوں کی ایک ایک نقل قومی اخبارات میں بغرض اشاعت روانہ کی جائے

محرک: مولوی آغا رفیق صاحب

موید: حکیم حشمت علی صاحب

محمد خاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلند شہر و آنریری مجسٹریٹ

غزل

از جناب عبد الحکیم خان صاحب الفت نشتر جالندھری

دادخواہی کو جو اک کشتۂ بیداد آیا — سر جھکائے ہوئے محشر میں وہ جلاد آیا
بزم احباب میں چھائی ہے اداسی کیسی — آج شاید کوئی آوارۂ وطن یاد آیا
آشیاں باغ میں بلبل نے بنانے کے لئے — ایک دو تنکے ہی رکھے تھے کہ صیاد آیا
آنکھ اٹھا کر کبھی ظالم نے نہ دیکھا تھا مجھے — شاید اب راہ پہ چرخ ستم ایجاد آیا
آخری وقت گلستاں کا نظارہ کر لو — ذبح کرنے کو تمہیں بلبلو صیاد آیا
چمن دہر میں وہ بلبل غمدیدہ ہوں — پتا کھڑکا تو یہی سمجھا کہ صیاد آیا
نقش حیرت ہوا خود دیکھ کے بانکی صورت — کھینچنے یار کی تصویر جو بہزاد آیا
ساقیا پھر دل بیتاب پہ کیا گذرے گی — نشہ ان آنکھوں کا مستوں کو اگر یاد آیا
کشش دل! تجھے اللہ سلامت رکھے — آپ سے آپ مرے گھر ستم ایجاد آیا
سخت جانی کہیں اسوقت نہ شرمندہ کرے — قتل کرنے کے لئے شوق سے جلاد آیا
اٹھ گیا تخت رواں بن کے جنازہ میرا — کاندھا دینے کے لئے جب وہ پریزاد آیا
کاش بیمار کو غش سے کوئی چونکائے ذرا — دم آخر سر بالیں ستم ایجاد آیا

عشق الفت کا سنا شہرہ تو ملنے کے لئے
ٹھوکریں کھاتا ہوا قبر پہ فرہاد آیا

عدل فاروقی

شرک کا دور ہوا جبکہ عرب سے مفقود — اور قائم ہوا اسلام کا دنیا میں علم
اہل نجد اور تہامہ و حجاز و بطحا — سب قبیلوں کے ہوئے سامنے انکے سر خم
حکمراں ایک وہاں جبلۂ غسانی تھا — صاحب دبدبہ و شوکت و اقبال و حشم
مائل دین ہدیٰ دل سے ہوا تھا وہ بھی — دیکھکر بنتا ہوا سلطنت روم و عجم
دی خبر اُس نے یہ فاروق کو جو کہ اُس وقت — مسند آرائے خلافت تھے بصد جاہ و حشم
رعب سے کانپتے تھے جن کی شہنشاہ زماں — عدل سے جنکی بز و گرگ بھی رہتے تھے بہم
شوق ہے دل میں مدینہ کی زیارت میں کروں — اور حاضر ہوں بدرگاہ نبی اکرم
تاجدار بنی غسان کے آنے کی خوشی — روم و ایران کی فتح سے نہیں تھی کچھ کم
ہو کے خوش حضرت فاروق نے یہ اُسکو کہا — آؤ آؤ کہ ہمایوں ہے تمہارا مقدم
بعد ایماں کے ہم تم میں نہ ہوگی تفریق — ہر حق و فرض میں ہوویں گے برابر ہم تم
سن کے یہ حکم ہوا جانب طیبہ وہ رواں — لیکے ہمراہی میں اپنی خدم و خیل و حشم
دہوم یہ اُس کی سواری کی مدینہ میں ہوئی — مرد و زن دیکھنے کو نکلے گھروں سے یکدم
شرف اندوز ملاقات خلیفہ سے ہوا۔ — اور مکہ کو گیا آیا جو حج کا موسم
طوف کعبہ میں لٹکتا ہوا تھا اُسکا ازار — اتفاقاً پڑا ایک شخص کا اُس پر جو قدم
کھل گیا اور برہنہ ہوا جبلہ جس سے — غصہ میں آکے طمانچہ اُسے مارا اُسدم
دادخواہ آکے ہوا حضرت فاروق سے وہ — جرم ثابت تھا بنایا گیا جبلہ ملزم
حکم صادر ہوا فاروق کا جب بہر قصاص — یا کہ ہو جائیں وہ راضی جو ہو منظور ہم
بولا جبلہ نہیں شایاں ہے کہ اک فرمانروا — ایک ادنیٰ کے مقابل میں کرے سر کو خم
بولے فاروق کہ اسلام میں تم دونوں کو — ہے فضیلت نہ کوئی بھی بجز افعال کرم
ہو کے مجبور کہا دیجئے مہلت مجھ کو — غور جس سے کروں اپنے لئے عدل ہے یم
غرض اس حیلہ سے وہ رات میں مفرور ہوا — چھوڑا اسلام کو مرتد ہوا بے خوف و الم
اللہ اللہ رے عدالت کہ نہیں تھا منظور — ہو رعایت کا ذریعہ نسب و جاہ و حشم
اب مسلمان لئے پھرتے ہیں ایک لفظ شریف — دینے کو اُس کے جو ایسا ہو کریم و اکرم

نسب و دولت و حشمت کو وہ سمجھے بر وقت
قابل عفو اگرچہ کرے کیسا ہی ستم

اخبار مدینہ اور نقشہ مدینۃ الرسول صلعم

ہم نے یکم جولائی سے "مدینہ" کو بحیثیت مضامین و ترتیب بہتر بنانے کا انتظام کیا ہے۔ جس میں انشاء اللہ العزیز ہم ضرور کامیاب ہونگے اور ہمارے معزز ناظرین بھی پسند فرما کر مدینہ کو نئے خریداروں کی امداد سے مشکوری کا موقع دیں گے۔ پرچہ ہذا کی ترتیب پیش نظر ہے مزید توضیح و تشریح کی ضرورت نہیں۔ آئندہ یہی ترتیب رکھنے کا مستقل ارادہ ہے۔ ہر ہفتہ چونکہ اول صفحہ سے ایڈیٹوریل مضامین درج ہوا کریں گے اس لئے نقشہ مدینہ منورہ کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک عمدہ رنگین نقشہ بڑے سائز پر تیار کرا کر جملہ خریداران مدینہ کی خدمت میں روانہ کیا جائے۔ جسکو وہ اپنے مکان کی زینت بنا سکیں۔ اور جو صاحب نئے خریدار ہوں اُن کی خدمت میں بھی وہ نقشہ بھیجدیا جایا کرے۔ نیازمند منیجر اخبار مدینہ بجنور

ضرورت

مجھے "شعر العجم" (چہار حصص) مولفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی ضرورت ہے۔ جو صاحب علٰحدہ فرمانا چاہیں۔ اطلاع دیں۔

المشتہر محمد شفیع الدین خان - محلہ بھٹی - مراد آباد

آخری تار برقیان

دریائے نیسٹر کی جنگ

شملہ ۲۷ جون پیغام مرسلہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند روسی کہتے ہیں کہ ۲۲ جون کی شام اور ۲۳ جون کو دن بھر غنیم حیرت انگیز استقلال سے اُس ریلوے لائن کے ساتھ بڑھنے کی کوشش کرتا رہا۔ جو لمبرگ سے ہریچانی کو جاتی ہے۔ لیکن جوابی حملوں کے طفیل اُن کی کوششیں کارگر نہ ہوئیں۔ دریائے نیسٹر پر ندا و نوا اور سالز کے مابین ایک شدید جنگ ہو رہا ہے۔ اور تاحال روسیوں کی موافقت میں نشو و نما پا رہی ہے جرمنوں کی عظیم فوجیں جو دریائے نیسٹر کو عبور کر کے ضلع کوزاری میں پہنچ گئی تھیں۔ شدید نقصان پہنچانے کے بعد دریا کے پار دھکیل دی گئیں۔ انہیں نہایت دشوار حالات میں مدافعت کا پہلو اختیار کرنا پڑا۔

جو آسٹروی دریا کے بائیں کنارے پر پہنچ گئے تھے انہیں بھی روسیوں کے جانبازانہ جوابی حملوں نے پسپا کر دیا۔

ایک آسٹروی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ملکو لاجوف اور زائیڈادیر آسٹرویوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اول الذکر دریائے نیسٹر کے شمالی کنارے پر لمبرگ سے عین جنوب کو ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے موخر الذکر جنوبی کنارے پر ہے نیز دریا کے نیچے کی طرف آسٹروی جرمن افواج کئی مقامات پر پیشقدمی کر رہی ہیں جرمن کہتے ہیں۔ کہ الز تاحال روسیوں کے قبضہ میں ہے۔

پولینڈ میں جرمنوں کی پیشقدمی

پولینڈ کے بارہ میں روسی بیان مظہر ہے کہ ناریو اور وسچولا کے محاذ پر ہراول کے دستوں کی معمولی جھڑپیں واقع ہوئی ہیں۔ نارنیو کے محاذ پر بھی اسی طرح کا سکوت طاری ہے۔ ایک جرمن رپورٹ مظہر ہے۔ کہ جنوبی پولینڈ میں دریائے سان اور وسچولا کے درمیانی گوشے میں روسی سان اور وسچولا سے گندکر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔

آسٹریا کی اطلاع میں یہ اہم خبر درج ہے کہ روسیوں کی عقبی فوج دریائے کمینہ سے بھی پرے پسپا کر دی گئی ہے۔ جو جنوبی پولینڈ میں دریائے وسچولا کا معاون ہے۔ نیز آسٹرویوں نے آسٹرو ویز پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دریائے کمینہ پر وارسا سے ۹۰ میل بجانب جنوب واقع ہے۔

وارسا کے شمال میں جرمنوں کی سرگرمیاں

ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ جرمن وارسا کے شمال کی طرف اس علاقہ میں جو دریائے ناریو اور مشرقی پروشیا کی سرحد کے مابین ہے نیز وسٹی نمین کے مغرب کی طرف بہت سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہوں نے روسیوں کی طرف پیشقدمی نہیں کی۔ ۲۳ جون کی شب کو اور ۲۴ جون کو دن بھر علاقہ شاولی واقع صوبجات بالٹک میں توپخانہ کی جنگ ہوتی رہی۔

ادویہ مجربہ

روغن رفیق یہ روغن خاص ہمارے بھائی رفیق احمد سندیافتہ مدرسہ طبیہ کا سیکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا ہوا ہے۔ جو کہ نہایت زود اثر اور تریاق ثابت ہوا ہے اور ساٹھ بیماریوں کو فائدہ دکھلاتا ہے۔ اور یہ روغن ہر غریب و امیر ایک شیشی خرید کر سکتے ہیں۔ ترکیب ہر مرض کی شیشی کے ہمراہ روانہ ہوگی۔
قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ عمہ تین شیشیوں کی قیمت عہ ہوگی نمونہ ۲ کو ملیگا

تاثیر اکسیر شورہ برائے تپ و لرزہ ہر قسم ذات الجنب و ذات الصدر و ذات الریہ و قولنج میں زود اثر ثابت ہوا ہے جو کہ سیکڑوں مریضوں کو خداوند کریم نے شفا بخشی ہے۔ ایک سادہو صاحب نے ہم کو بہت ہی خدمت کر لینے سے بتایا ہے۔ اور قیمت بھی اس کی جو لاگت ہوتی ہے سادہو نے بتادی ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ غیر مفید ثابت ہونے پر پانچ روپیہ تاوان دیا جائیگا پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

معجون لاثانی یہ معجون روغن رفیق کا بھائی ہے۔ جو کہ رتیوں ماشوں ساٹھ مرضوں کے واسطے مفید ہے۔ اور سیکڑوں مریضوں پر آزمایا گیا ہے جو کبھی خطا نہیں ہوا ہے۔ آزما کر ملاحظہ کریں۔ بلکہ حکیم صاحبان اس کو اپنے پاس موجود رکھیں۔ قیمت کیا ہے بالکل مفت ہے۔ فی تولہ ایک روپیہ علاوہ اس کے اور بہت ہر مرض جو کہ حکیموں ڈاکٹروں ویدوں کو معلوم ہے وہ سب یہاں موجود ہیں۔ اور سب کا تجربہ ہمارے بھائی حکیم رفیق احمد سندیافتہ کر لیا ہے۔ اور بوڑھوں بچوں عورتوں جوانوں کا علاج بھی ہمارے بھائی حکیم رفیق احمد کرتے ہیں۔ سلاسستی و جریان کی اور آنکھوں کی اور مساک کی اور چند مرضوں کی وہ دوا اکسیر دوایات ہمارے یہاں موجود ہیں جو کہ ایک مرتبہ طلب فرماکر ہمیشہ یاد فرماتے رہیں۔ اور دوکانداروں کو خاص رعایت ہوگی۔ خط کتابت کے وقت اخبار کا ضرور حوالہ دیں۔ اور جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ (اور بشا) ہمارے یہاں جڑی بوٹیاں بھی موجود ہیں جو کہ خط و کتابت سے معلوم ہوں گی۔ پورا پتہ یہ ہے۔

مشتاق احمد سوداگر و عطار جلال آباد ضلع بجنور

اسلام کی عظیم الشان فتح

آریہ سماج کے مشہور و معروف لیڈر سوامی دہرم پال صاحب بی اے کا اسلام قبول کرکے غازی محمود بننے کی مفصل وجوہات و دلچسپ حالات ان کے اپنے قلم سے دو ضخیم جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ کتاب کا نام "فتوح الفرقان" ہے آجکل جبکہ آریہ لوگ مسلم قوم کے بچوں کو اسلام سے برگشتہ کرکے ارتداد کے گڑھے میں پھینکنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہوں۔ مذکورہ بالا کتاب کا ہر ایک مسلم گھرانے میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ حجم سات سو صفحہ کے قریب قیمت فی جلد عہ دونوں جلدوں کی قیمت مع محصولڈاک ہے ہے

ملنے کا پتہ **منیجر "المسلم" لدھیانہ**

دفتر مدینہ سے ان اصحاب کے نام جنکا سال گذشتہ ہفتہ ختم ہو چکا ہے بغرض وصول قیمت سنہ رواں ویلیو روانہ ہونے والے ہیں۔ امید ہے کہ قدردانان مدینہ وصول فرماکر ممنون فرمائیں گے

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں۔ حالانکہ آج کل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار پڑھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ:

ممیری رگڑہ طیار ہوگیا!

اس رگڑہ کو لگا کر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ جرمن و فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے یا نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھ کو تیلہ امراض کا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت فی وزن دس تسنے۔ خرچہ بذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

المشتہر ایس ایم موسیٰ علیٰ رفعت پورہ مرادآباد

مسلمان بچوں کیواسطے نعمت عظمیٰ!

تالیفات منشی محمد شفیع الدین خانصاحب مرادآبادی ایم آر اے ایس، ایم پی ایچ ایس

حیات النبی (جلد ۱) جناب رسالتماب صلعم کی جامع سوانح عمری اختصار کے ساتھ کل واقعات من ابتدا تا وفات شریف۔ شمس العلما علامہ شبلی مرحوم کی دلچسپ تعریب تاریخ "بدء الاسلام" کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ اول میں نقشہ فتوحات۔ اور آخر میں ضروری سوالات درج ہیں قیمت ۶ ر

سیرۃ الصدیق (جلد ۲) حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جامع سوانح عمری اختصار کے ساتھ کل واقعات من ابتدا تا وفات شریف۔ زبان نہایت سلیس و پاکیزہ۔ اول میں نقشہ فتوحات اور آخر میں ضروری سوالات قیمت ۳ ر

سیرۃ العمر (جلد ۳) حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رض کی جامع سوانح عمری مختصر طور کل واقعات من ابتدا تا وفات شریف۔ زبان نہایت سلیس و پاکیزہ۔ اول میں نقشہ فتوحات اور آخر میں ضروری سوالات قیمت ۴ ر

سیرۃ العثمان (جلد ۴) حضرت امیرالمومنین عثمان غنی رض کی جامع سوانح عمری مختصر طور پر ابتدائے ولادت مبارک سے وفات شریف تک کے حالات۔ زبان سلیس و پاکیزہ اول میں نقشہ فتوحات اور آخر میں ضروری سوالات قیمت ۲ ر

سیرۃ العلی (جلد ۵) حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی جامع سوانح عمری مختصر طور پر ابتدائے ولادت مبارک سے وفات تک کے حالات اول میں نقشہ فتوحات اور آخر میں ضروری سوالات بچوں کیواسطے قیمت ۲ ر

دعائے خیر جلد (۶) دعا پر ایک عالمانہ مضمون جس میں بدلائل عقلی ثابت کیا گیا ہے کہ درگاہ باری تعالیٰ میں التجا کرنا ہر مذہب کے شخص کو ضروری ہے۔ مرکۃ الآرا کتاب ہے۔ رسالہ نظام المشائخ دہلی میں شائع ہوکر خلعت قبولیت حاصل کر چکی ہے قیمت ۱ ر

معجزات الرسول جلد ۷
مشاہیر مشائخ ہند جلد ۸ } زیر طبع ہیں۔

المشتہر
محمد رفیع الدین خان۔ بھٹی محلہ مرادآباد (ممالک متحدہ)

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یا اخبار آپ کی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے۔ اس لئے مدینہ والے کی جس کو الفت ہوگی اس کو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپکے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیوں اس کی مزید ترقی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جب تک معاونین مدینہ نئے خریدار ہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو شکوری کا موقع دیں۔ نیاز مند مالک و منیجر اخبار مدینہ

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ
نمبر (۵۷۵)

اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ دو آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم - ۸
۱۵ - ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونی چاہیے

جلد ۴ | بجنور ۸ جولائی ۱۹۱۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۳ھ | نمبر ۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایران کا کیا حال ہے

آج جبکہ تمام دنیا کی قومیں اور سلطنتیں زندگی کو برتر و خوشحال بنانے میں کوشاں اور اس عظیم الشان جنگ کا مقصد بقائے دوام سوچے ہوئے ہیں تو بے اختیار یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایران کی قدیم سلطنت اور اسلامی حکومت کس خواب خرگوش میں مبتلا ہے؟ اور یہ کیوں ایسی خرافت و کثافت میں آلودہ ہے کہ اپنے نفع و ضرر کی جانب ذرا بھی متوجہ نہیں؟ - اللہ - اللہ ایران کا ایک وہ زمانہ تھا کہ کسری و پرویز سے بادشاہان قدیم اور شاہ عباس وغیرہ سے با جبروت حکم ان یہاں دادِ حکومت دے رہے تھے۔ یا وہی ایران ہے کہ ایرانیوں سے زیادہ ذلیل دنیا میں کوئی قوم نہیں گنی جاتی۔ بھلا کوئی ٹھکانہ ہے اس بے حمیتی کا۔ کہ مشہد مقدس پر روسیوں نے گولہ باری کی۔ اور امام عالی مقام کے روضۂ مطہرہ کی توہین پر کمر باندھی لیکن ایرانیوں کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ ایران کے مصلحین اور مقتدایان کو عشرۂ محرم میں سولی دی گئی۔ مگر واہ رے ایرانی کہ ذرا خیال نہ کیا۔ حالانکہ وہ موقع ایسا تھا کہ موت و حیات کی کشمکش کو بالکل آزاد ہو جاتے۔ اور دنیا کو اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیدیتے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ زمانہ نے مسلمانوں پر دست نکبت ایسا پھیر دیا ہے کہ اُس کا اثر خدا ہی دور کرے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

موجودہ حالت میں ایران چاروں طرف گھبرا کر دیکھتا تو ضرور ہے لیکن اندھے کی طرح اور سوچتا ہے تو پاگل کی مانند۔ اس دیکھنے اور سوچنے سے اُس کی ذلت کو سوائے نقصان کے رتی بھر نفع نہیں پہنچتا۔ اتفاق جو بحالی ملک کی کنجی ہے۔ وہاں بالکل نہیں۔ امرا اپنے عیش سے فارغ نہیں۔ غربا کو پیٹ کی فکر نچلا نہیں بیٹھنے دیتی۔ رہے متوسطین۔ انہیں میں ہمدرد ملک و قوم اصحاب ہیں۔ لیکن اوپر سے جب اُن کا گلا گھونٹا جائے تو کیا کریں! ایک دفعہ وہ اپنی کوشش کا نتیجہ تباہی کی صورت میں دیکھ چکے ہیں۔ اب اس بے دست و پا حالت میں کیا کریں۔

سو سال سے ایران کو ایسی حالت پیش نہیں آئی جو اب ہے۔ اسقدر فلاکت و نحوست کبھی اُس پر طاری نہیں ہوئی۔ ایک مبصر تحریر فرماتے ہیں کہ ایرانیوں کی حس آزادی پشّہ سے بھی کم رہ گئی ہے۔ اور جب اُس کو ایک شیشہ میں بند کرکے صرف ایک چھوٹا روزن رہنے دیا جائے تو نتیجہ ہے کہ پشّہ گھبرا کر اسی میں سے نکلنا چاہے گا۔ لیکن تمام جسم اُس کا لہو لہان ہو جائیگا آج کے دن تمام آزادی سلب ہو گئی ہے۔ اور بقول معزز مقابل معاصر حبل المتین کے تمام دروازے آزادی کے ہم لوگوں پر بند ہو گئے ہیں۔ اور ہر روز ہماری قید کی زنجیر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہر جگہ صیاد پھندے لگائے بیٹھے ہیں ایک تو بلبل جانفزا پھر اُس پر نادان کیسے نہ پھنسے۔ افسوس! ہم ایرانیوں پر کہ نہ تو خود سمجھتے ہیں اور نہ دوسروں کے سمجھانے پر کان ہی دھرتے ہیں پھر اس پر دعویٰ ہمہ دانی ؎

صلاح کار کجا و من خراب کجا
ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

صفت غیرت و حمیت و وطن خواہی ایسی چلی گئی کہ گویا ہمارے آب و گل ہی میں نہ تھی۔

ایران نے ناطرفداری کا اعلان کر دیا ہے۔ اور جملہ دول یورپ نے بھی اس اعلان کو قبول کرکے اقرار کیا ہے کہ اُس کی ناطرفداری کی وقعت کی جائیگی لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کیسا اقرار ہے کہ ایران کا علاقہ خوئی سے لیکر بایزید تک جس کا رقبہ ستر میل ہے گھوڑوں کے سموں سے روندا جا رہا ہے اور شاہد ہے ایران پر کہ وہ اس کے متعلق کوئی بھی صدائے احتجاج بلند نہیں کرتا۔ یہ کیا بے طرفی ہے اور کیسا اقرار ہے۔

ایران اپنی حالت زار کو بحیثیت مجموعی محسوس نہیں کرتا۔ چند ہی لوگ ایسے ہیں جو ملک کی [illegible] سرچشم پر آب ہیں۔ اُن کے [illegible] لئے دن رات فکر کا بازار گرم رہتا ہے۔ اور اس کا برا اثر جس قدر ملک پر پڑ سکتا ہے اُس کا اندازہ ہر سمجھدار شخص کا دل کر سکتا ہے۔

امریکہ، چین، ڈنمارک، اسپین، پرتگال، ہالینڈ، ناروے، سوئیڈن، سوئٹزرلینڈ، رومانیہ، بلغاریہ، یونان، افغانستان نے بھی بیطرفی کا اعلان کیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان تیرہ سلطنتوں نے خالی الفاظ میں اعلان کیا ہے یا اپنی

محافظت کے واسطے کوئی سامان بھی کرلیا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ سوائے امریکہ و چین کے جن کی مالی و فوجی قوت ایران سے بڑھی ہوئی ہے باقی ماندہ سلطنتیں باوجود ایران سے کمتر ہونے کے ہمہ وقت مستعد نظر آتی ہیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں بیٹھنے کا نہیں ہے۔ خدا کو علم ہے کہ کون سی سلطنت کو کس وقت میدان میں کودنا پڑے۔ اس لئے ہر ایک اپنے کیل کانٹے سے درست ہے برخلاف ایران کے جس کے سر پر بلا موجود۔ جس کا ملک جولان گاہ بنا ہوا ہے۔ لیکن وہ اپنی حفاظت سے کیسا بیخبر کہ ۔ میل میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کے نزدیک بازیچۂ اطفال ہے۔

خدا رحم کرے ایران پر۔ اس طرح لبظاہر اسباب بیل منڈھے نہیں چڑھا کرتی۔ اگر یہی لیل و نہار ہیں تو ہمیں ایران سے دختاکم بدہاں، ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔

جنگ پر ایک نظر

جنگ کے زور میں کوئی فرق نہیں آیا۔ گمان تھا کہ شاید اس موسم کے بعد بازار جنگ کچھ سرد پڑے۔ مگر یہ محض خیال ثابت ہوا۔ شرق و غرب میں برابر سلسلہ جاری ہے۔ لڑائی کی عظمت یوں معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ ہر میدان میں لاکھ۔ دو لاکھ۔ تین لاکھ جانیں تلف ہوتی اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ، پچاس ہزار اسیر ہوتے ہیں۔ روس و جاپان کی ایک عظیم الشان جنگ تھی لیکن متخاصمین کی تعداد ۱۵ لاکھ اور مقتولین تین لاکھ سے زیادہ نہ تھے۔ جنگ بلقان میں جہاں چار سلطنتیں جمع تھیں تمام اجتماع مع دولت عثمانیہ ۲۰ لاکھ سے بڑھ کر نہ تھا۔ اور ان میں سے چار لاکھ کے قریب ضایع ہوئے تھے۔ لیکن یہ جنگ عالم سوز تمام جنگہائے سلف سے زیادہ ہے۔ تمام لشکر جو میدان میں کام کر رہا ہے۔ اس کی تعداد ایک کروڑ ۵۰ لاکھ سے کم نہیں۔ نقصان طرفین کی تعداد دو ماہ کے عرصہ میں ۴۰ لاکھ سے زیادہ ہوئی۔ ایک مبصر جنگ کا قول ہے۔ کہ اس دو ماہ میں اس قدر سامان حرب صرف ہوا ہے کہ پچھلے سو سال میں بھی نہ ہوا تھا۔ زمانہ گذشتہ میں نپولین بونا پارٹ کی جنگ نے تمام یورپ کے امن میں خلل ڈالدیا تھا۔ لیکن اس کے دشمنوں کی تعداد موجودہ زمانہ کا پندرہواں حصہ ($\frac{1}{15}$) تھی۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ تین چوتھائی قوت دنیائے موجودہ۔ دو ثلث اراضی عالم اور دنیا کی آبادی کا ۲/۳ حصہ اس جنگ میں شامل اور اپنے خون سے میدان کو لالہ زار بنا رہے ہیں۔ جدہر دیکھئے ملک الموت کا ہاتھ تیزی سے کام کر رہا ہے۔ اور کوئی لمحہ نہیں گذرتا کہ ہزاروں کے گلے نہ کٹ جاتے ہوں۔ یورپ، افریقہ، ایشیا۔ امریکہ، آسٹریلیا کی سلاسل ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اور ان براعظموں میں سے جن ممالک نے ناطرفدار رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ وہ بھی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہر ایک کا سلسلہ تجارت ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب درآمد و برآمد مال موقوف ہوگئی تو ضروریات زندگی میں ایک انقلاب عظیم برپا ہو جائے گا۔ اس کا اثر ہندوستان میں دیکھ لیجئے۔ کہ اسباب معیشت کس قدر گران ہوگئے۔ کیونکہ ہمارا ملک جملہ یورپ کا دست نگر تھا۔

غرض کل براعظم علی قدر مراتب مصائب میں مبتلا ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ تجارت کے خسارہ میں ان کا مقابلہ سو سال قبل کی حالت سے ہے۔

ایک مبصر جنگ کا قول ہے کہ اگر ایک سال اس لڑائی نے اور طول پکڑا تو تمام ممالک اور جمیع اقوام و ملل کو مرض فقر و پریشانی گھیر لیگا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عالمگیر مصیبت سے ہر فرد بشر چلا اٹھیگا۔ اور پھر اس کی مدافعت دشوار ہوگی۔

دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اس لڑائی نے ایک سال اور طول پکڑا تو بازار تجارت و صناعت دو سو سال قبل کے انحطاط پر پہنچ جائیگا اور یہ ترقی معکوس اسباب تمدن بلکہ نوع انسان کے واسطے نہایت اہم نتیجہ سے شمار ہوگی۔

ایک اہل فلسفی کا قول ہے۔ کہ سب سے بڑا نقصان اس جنگ عظیم سے یورپ کو یہ پہنچے گا کہ کم از کم ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ عورتیں بے یار و مددگار رہجائیں گی۔ اور خواہ مخواہ اس جماعت بے مونس و رفیق کی سرپرستی ایشیا کو کرنی پڑے گی۔ عورتوں کی بیحد آزادی جس کو فلسفیان یورپ نے خدا معلوم کیوں وضع کیا ہے اس امر کی مقتضی ہے کہ وہ سیل دماں کی مانند ایشیا کے غاروں میں گھس جائیں۔ بالفرض ایسا ہوا تو یہ مہمانان ناخواندہ ایشیائیوں کے لئے جس قدر نامحبوب ہوں گے اُن کا اندازہ ابھی سے ہو سکتا ہے۔

خدا کرے یہ جنگ جلد ختم ہو جائے اور جملہ متخاصمین سمجھ جائیں کہ قدرت کا ہاتھ ایسا زبردست اور قادر ہے کہ وہ ہر حالت میں سب کچھ کر سکتا ہے۔ مادیت و دہریت کا اقتضا یہ جنگ ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس کے بعد یورپ روحانیت کی جانب متوجہ ہو۔ یہ بالکل واقعی بات ہے کہ یورپ میں پادری۔ گرجا اب محض فیشن کی چیزیں رہ گئی ہیں۔ نہ ان سے کوئی کام لینا ہے۔ اور نہ یہ کارآمد چیزیں ہیں۔ بمشکل دنیا میں جس طرح وزارت خارجہ کا درجہ ہونا ضرور ہے اسی طرح گرجا کو بھی سمجھ رکھا ہے۔ ہمیں لارڈ سالسبری کے چند الفاظ یاد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ: کسی ملک میں پہلے پادری جاتا ہے اس کے بعد جنرل اس کے بعد سفیر۔ گویا لڑائی کے ہتھیاروں یا بھالوں میں پادری ہیں۔ خیال فرمانے کی بات ہے کہ جس خطہ میں مذہب کی یہ حالت ہو وہاں کیا فلاح ہو سکتی ہے۔

"آبزرور" لاہور

غالباً اکثر ناظرین واقف ہوں گے کہ لاہور سے ایک انگریزی اخبار مسلمانوں کا "آبزرور" شایع ہوتا ہے۔ اس کے ابتدائی اڈیٹر ہندوستان کے مشہور اہل قلم شیخ عبدالقادر صاحب بی اے۔ بیرسٹرایٹ لا تھے۔ اُن کے بعد خان صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب بی اے ایڈیٹر ہوئے لیکن بعض اختلافات کی وجہ سے شیخ صاحب بھی اس عہدہ سے دستکش ہو گئے۔ اب ملک برکت علی صاحب بی اے ایڈیٹر ہیں ملک صاحب کی بابت ہمعصر پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ وہ اخبار نہیں چلا سکتے اور جو منشا آبزرور کے اجرا کی آنرایبل خواجہ احمد شاہ صاحب کا تھا پورا نہیں ہوتا۔ پچھلے دنوں لاہور پبلک نے خانصاحب شیخ عبدالعزیز صاحب کی بابت یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ انجمن حمایت اسلام کے عہدہ سکریٹری کا استحقاق اس وجہ سے نہیں رکھتے کہ گورنمنٹ کی ملازمت میں ہیں۔ آج ہمعصر پیسہ اخبار آبزرور کے ایڈیٹر صاحب کو کام کا نہیں بتلاتا۔ مسلمانوں کے کاموں کا کیا حشر ہونا ہے؟ اس کا علم خدائے پاک کو ہے۔ ہر قومی درس گاہ اور کام کی بابت اس قدر الزامات و اتہامات اخبارات میں لکھے جاتے ہیں۔ کہ بلا مبالغہ دردمند . . . . دلوں پر بھاری چوٹ لگتی ہے۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ لاہور کی پبلک آپس میں سمجھوتہ کرلے۔ مسلمانوں میں اگر اتفاق ہوتا تو کیا اچھا تھا۔ اس وقت ہمیں اس قدر لکھنے کی بھی ضرورت نہوتی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس

مسلمانوں کی معزز انجمن مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی بابت اخبارات میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں پہلے خیال تھا کہ جلسہ بمبئی میں ہو اور بزرگان بمبئی کے دستخط بھی کرائے گئے لیکن بعد کو وہ خیال ملتوی کر دیا گیا۔ جن اصحاب نے آنرایبل مسٹر محمد علی جناح کو اس التوا کی بابت تحریر بھیجی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اور تعجب ہے کہ جب اصحاب بمبئی لیگ کا اجلاس بمبئی میں باوجوہ ہونا پسند نہیں فرماتے تو ۶۔ جون ۱۵ء کے اجلاس منعقدہ لکھنو میں اطلاع کیوں نہیں دی گئی۔ اور بمبئی پریسیڈنسی مسلم لیگ کو جو آل انڈیا مسلم لیگ کی شاخ ہے مطلع کیوں نہیں کیا گیا۔ ان تمام امور کی وضاحت آنریری سکرٹری صاحب کو کر دی جائے۔ ورنہ ممکن ہے کہ پبلک میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔ تحریر یہ ہے۔

"جناب من۔ ہم حسب ذیل اشخاص جن کے دستخط ثبت ہیں آپ کو

اطلاع دیتے ہیں - کہ مسٹر حبیب الرحمن خاں صاحب کے توسل سے جو سرکلر لیٹر (گشتی چٹھی) آپ نے روانہ فرمائی تھی - اس پر ہم نے بایں خیال دستخط کئے تھے کہ معزز مسلمانوں کا ایک جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کو دعوت دینے کے متعلق بمبئی میں منعقد کیا جائے گا - اس سے یہ منشا نہ تھا کہ لیگ کو بلا لیا جائے - اگر یہ سمجھا گیا تو ہم اپنے دستخط واپس لیتے ہیں -

دستخط - ایم اے کھنڈوانی - حاجی حبیب حاجی کریم اے جی فیج

ان کے علاوہ اور دس پانچ نام ہیں

بہرحال اس معاملہ کو وضاحت کے ساتھ جلد پبلک میں لانا چاہئے -

اسلامی زنانہ یتیم خانہ بمبئی

چوتھی سالانہ رپورٹ عبد اللہ حاجی داؤد زنانہ یتیم خانہ کی شائع ہو گئی - اس کو دیکھنے سے واضح ہوتا کہ سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء میں ۵۹ یتیم داخل ہوئے پہلے ۲۰ تھے معلوم ہوا ہے کہ صاحب کمشنر پولیس بمبئی اپنی عنایت سے بہت کچھ امداد دیتے اور نگرانی کرتے ہیں - لڑکیوں کی شادی کے واسطے درخواستیں آتی رہتی ہیں - اور باخبر کارکنان یتیم خانہ کی مساعی جمیلہ سے جو چار ہزار نو سو سولہ روپے کا سرمایہ جمع ہوا ہے - اس میں سے سامان جہیز حسب حیثیت ہر دلہن کو دیا جاتا ہے - یتیم خانہ کی تعلیم اچھی ہے اور کام خوب چل رہا ہے - پڑھائی کے علاوہ کشیدہ کاری وغیرہ عمدہ طریقہ سے سکھلائی جاتی ہے - یہ خیال رکھنے کی بات ہے کہ بہ نسبت مردانہ یتیم خانہ کے زنانہ یتیم خانہ بہت زیادہ توجہ کا محتاج ہے - خدائے تعالیٰ کا فرمان یتامیٰ کے بارے میں ہمیشہ مہتمم اور کارکنوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے خصوصاً بے ماں باپ لڑکیوں کے واسطے - اگر کوئی شخص ذرا بھی غفلت کرے گا تو وہ عند اللہ مواخذہ دار ہو گا - ہم بہت خوش ہیں کہ زنانہ یتیم خانہ بمبئی ترقی کر رہا ہے - اور دعا کرتے ہیں کہ اس کی ترقی ہو -

ہندوستانی رنگ کی قدر افزائی

نارتھ ویسٹرن ریلوے (پنجاب لائن) نے جس کا کارخانہ بہت بڑا اور وسیع سمجھا جاتا ہے - اشتہار دیا ہے کہ آیندہ سے ہندوستان کے بنے ہوئے رنگ استعمال کئے جائیں گے - ولایتی رنگوں کی بابت صریح تاکید موجود ہے کہ وہ نہ استعمال ہوں گے اور نہ قبول کئے جائیں گے اس میں دو باتیں ہیں - اول ریلوے کا کام تجارتی اصول پر چلایا جاتا ہے - اور ظاہر ہے کہ ہندوستانی رنگ بہ نسبت ولایتی کے ارزاں پڑیں گے کیونکہ یہیں طیار ہوتے اور ہر قسم کے اخراجات سے بری ہوتے ہیں - دوم بہ نسبت ولایتی مال کے ہماری دیسی چیزیں بہت زیادہ پایدار ہوتی ہیں جن کا تجربہ بارہا ہو چکا ہے -

ریلوے شکایت

آئے دن کسی نہ کسی ریلوے لائن کی شکایت اخبارات میں چھپتی رہتی ہے - چنانچہ حال میں کسی یورپین نے ایسٹ انڈیا ریلوے کی بابت ایک آرٹیکل پایونیر الہ آباد میں طبع کرایا ہے ایسٹ انڈیا سب سے پرانی ریلوے لائن ہے - اور جہاں تک ہمارا خیال ہے اس میں بہ نسبت اور ریلوے لائنوں کے مسافروں کے آرام و آسایش کا زیادہ خیال رکھا جاتا ہے - لیکن نامہ نگار اعتراض کرتا ہے کہ مسافروں کو کوئی آرام نہیں پہنچتا - افسران ریلوے بے تعداد مسافروں کو درجوں میں بھر دیتے ہیں - اور ایسی گرمی کے موسم میں جو بری گت ان لوگوں کی بنتی ہے - اس کا اندازہ قلم کے ذریعہ سے نہیں کیا جا سکتا - عام رجحان کہتا ہے کہ اگر گورنمنٹ کل ریلوں کو رفتہ رفتہ بعد اختتام میعاد اپنے ہاتھ میں لے لے تو زیادہ مناسب ہے - پھر کل شکایات کا سدباب ہو جائے گا

ہر ہائی نس بیگم صاحبہ بھوپال کی فیاضی

حضور بیگم صاحبہ کا فیاض ہاتھ خیر کے کاموں میں ہمیشہ بالا رہا ہے - ہندوستان کی قومی درسگاہیں حضور عالیہ کی مرہون احسان اور شکر گذار ہیں - اور آنے والی نسلیں ہمیشہ ان احسانوں کو یاد رکھیں گی - حال میں ہر ہائی نس نے انجمن سینٹ جان ایمبولینس کو عراق عرب میں کام کرنے کے واسطے دو موٹر کشتیاں خریدنے کے واسطے چودہ ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے - ان کے علاوہ بیگم صاحبہ اور راجہ صاحب نرسنگھ گڑھ نے ایک ہزار اور پانچسو روپے برطانوی قیدیاں مقیم جرمنی کی امدادی فنڈ میں بھی عطا فرمائے ہیں -

ممالک متحدہ میں تاریخی سوسائٹی

علم تاریخ ہی ایسی چیز ہے جس کی دلچسپی مستقل اور مطالعہ سب سے زیادہ فائدہ دینے والا ہے - پنجاب میں بسرپرستی ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب ایک تاریخی انجمن قایم کی ہے - لیکن اب یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی ہے کہ صوبہ متحدہ میں بھی ڈاکٹر ونیس کی تحریک سے ایسی ہی سوسائٹی قایم ہونے والی ہے - ڈاکٹر موصوف علم تاریخ کے ماہر اور علوم مشرقیہ کے کامل ہیں انہوں نے قواعد کا مسودہ طیار کر لیا ہے - اور عنقریب اس کا اجرا ہو جائے گا - ہم تہ دل سے تبریک کہتے ہیں -

ہندوستان میں شیل کے گولے بنانے کے کارخانہ کا ملاحظہ

پونا کے نزدیک قصبہ کرکی میں گورنمنٹ آف انڈیا کا سامان جنگ بنانے کا کارخانہ (ایمیونیشن فیکٹری) ہے گذشتہ ہفتہ کو ہز اکسلنسی لارڈ ولنگڈن گورنر بمبئی - اس کارخانہ کے ملاحظہ کے لئے تشریف لے گئے خیال کیا جاتا ہے کہ سامان جنگ کے بکثرت بنانے کے متعلق ہندوستانی مزدوروں مستریوں اور میکینکل انجنیروں سے کام لینے کی جو تجویز جناب وزیر ہند کے زیر غور ہے اس کے متعلق ہز اکسلنسی نے جا کر کرکی کے کارخانہ کو ملاحظہ فرمایا - لارڈ ولنگڈن نے بڑے غور اور موشگافی کے ساتھ شیل بنانے کے ہر ایک طریقہ کو دیکھا - اور اس بات کو دیکھ کر متعجب رہ گئے کہ چھوٹے چھوٹے لڑکے بڑی بڑی مشینوں سے بڑی ہشیاری اور چابکدستی سے کام لیتے تھے - اس کارخانہ میں کچھ عرصہ سے قسم قسم کے گولے بن رہے ہیں - کامل دو گھنٹے تک لارڈ ولنگڈن نے اس کارخانہ کو چل پھر کر دیکھا اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا سامان جنگ اور شیل کے بڑے زور دار گولے بنانے کے متعدد کارخانے ہندوستان ہی میں جاری کئے جاتے ہیں یا ہندوستانی کاریگروں - مستریوں، مزدوروں اور مکینکل انجنیروں کو انگریزی کارخانوں میں کام کرنے کے لئے ہندوستان سے انگلستان لیجایا جائیگا -

موسم اور فصل

ہفتہ مختتمہ ۱۵ جون کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ تمام ہندوستان میں کہیں متوسط درجہ کا اور کہیں ہلکا مینہ برسا - احاطہ مدراس کے مغربی ساحل پر بارش نہایت کثرت سے ہوئی سخت سیلاب سے مشرقی بنگالہ میں کچھ نقصان ہوا - ایستادہ فصل کی حالت کہیں اچھی اور کہیں معمولی ہے - مویشی کی حالت صحت علی العموم سب جگہ اچھی ہے - سوائے آسام - بنگال - بہار و اڑیسہ اور جموں (کشمیر) کے جہاں مویشی بیماری میں مبتلا ہیں - پانی اور چارہ کافی ہے -

رنگون کے جرمن کلب پر قبضہ

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے اور تمام جرمن لوگوں کو ہندوستان میں گرفتار کر کے احمد نگر وغیرہ مقامات پر رکھا گیا ہے تب سے رنگون میں جرمن کلب کی نہایت خوبصورت عمارت بالکل خالی اور بند پڑی تھی - مگر وسط مئی سے اس عمارت

میجر سید حسن صاحب بلگرامی مرحوم

قحط الرجال کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ جو شخص ہماری قوم میں سے اُٹھ جاتا ہے۔ اُس کا جانشین موجود تو کیا پیدا ہونے کی اُمید بھی نہیں ہوتی۔ پچھلے دنوں مولانا ذکاء اللہ، مولانا نذیر احمد، مولانا حالی، مولانا شبلی کے داغہائے مفارقت نے درد مند دلوں کو کباب کر ہی دیا تھا۔ کہ میجر سید حسن بلگرامی کا انتقال مرے پر سو دُرے کا مصداق ہوگیا۔ مشاہیر کی وفات کا سلسلہ سال گذشتہ سے شروع ہوا ہے۔ اور اب تک برابر اُس میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اللہ کی مشیت بڑی زبردست ہے لیکن ہم کیا کریں جب چار سو نظر دوڑا کر ہندوستان میں آفتابوں کو غروب ہوتے دیکھتے اور علم و ہنر کی روشنی کو رو بہ تنزل پاتے ہیں تو ہمارا سینہ ماتم سرا بن جاتا ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ اسی ہندوستان میں فیضی ابوالفضل، خانخاناں، مولانا عبد القادر بدایونی، فرشتہ وغیرہ موجود تھے اور دوسرا دور بھی ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ حالی، شبلی وغیرہ رونق افزائے بزم ہوئے۔ لیکن آج اُسی محفل میں پروانے سوگوارانہ صورت بنائے شمع پر نثار ہو رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو اپنی داستان سُنائے خدا کی رحمت سے بعید نہیں کہ وہ کسی زمانہ میں ان کا نعم البدل ہم کو دیدے لیکن رونا تو آج کا ہے۔

اُٹھائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

میجر سید حسن صاحب بلگرامی کے حالات مختصر معاصر "عصر جدید" نے جون ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں شایع کئے ہیں۔ اور محض اس خیال سے کہ میجر صاحب گو ہم سے جدا ہو گئے لیکن اُن کی یاد اِس خیال سے دہرانی چاہیے کہ داغہائے سینہ اگر تازہ رہیں تو اچھا ہے۔ ہم ذیل میں عصر جدید کا خلاصہ درج کرتے ہیں

مرحوم کے والد مولوی سید زین الدین حسین خان بہادر سادات بلگرام میں نہایت محترم اور عالی نسب تھے۔ اور اودھ کے الحاق سے پہلے صوبہ بنگال میں ڈپٹی کلکٹر رہے تھے۔ اُن کی اصلیت اُن کے لقب سید حسنی حسینی زیدی واسطی بلگرامی سے ظاہر ہوتی ہے۔ سید زین الدین حسین خان بہادر کی دوستی (جیسا کہ کتاب "مشرب سنی" سے معلوم ہوتا ہے کتاب مذکور کے مصنف) سید رحید الدین خاں بہادر پدر شمس العلماء نواب امداد امام خاں بہادر اثر اور جد آنرایبل سر سید علی امام صاحب سے بدرجہ کمال تھی۔

سید زین الدین صاحب کی پہلی شادی اپنے وطن بلگرام میں ہوئی اور اس سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔

(۱) نواب عماد الملک مولانا سید حسین صاحب بی۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای

(۲) مولانا سید بدر الدین صاحب

دونوں بزرگ بفضلہ زندہ ہیں۔ آخر الذکر ایک مرنجاں مرنج بے تکلف اور علم دوست خانہ نشین بزرگ ہیں۔ جو مدت سے سرکار نظام سے پنشن پاتے ہیں ۱۸۶۳ء میں سید صاحب مرحوم کی پہلی بی بی کا انتقال ہوگیا۔ اور انہوں نے مشرقی بنگال کے ایک مشہور سادات کے خاندان میں شادی کی۔ اِس سے سات اولادیں ہوئیں۔ ان میں سے ایک نے بچپن ہی میں انتقال کیا۔ دوسری بی بی کی اولاد میں سے تین بیٹے تھے۔

(۱) شمس العلماء مولانا سید علی بلگرامی مرحوم ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی ڈی ایل بارسٹرایٹ لا۔ سابق ڈائرکٹر ریلوے و زراعت گورنمنٹ نظام۔

(۲) سید محمد صاحب بلگرامی بارسٹرایٹ لا۔ سابق کمشنر گورنمنٹ نظام (پنشنر)

(۳) میجر سید حسن صاحب بلگرامی۔ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس

نواب عماد الملک بہادر کے صاحبزادوں میں سے (۱) سید ہاشم صاحب بی۔ اے۔ بارسٹرایٹ لا۔ ہائی کورٹ حیدرآباد میں جج ہیں (۲) سید مہدی حسن صاحب بی۔ اے۔ (کینٹب) سابق انسپکٹر سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ۔ ہز ایکسیلنسی مدار المہام دولت آصفیہ کے جوائنٹ پرائیویٹ سکرٹری ہیں (۳) سید زین العابدین صاحب بارسٹرایٹ لا۔ حیدرآباد میں جج ہیں (۴) سید عقیل صاحب صاحب جن کی شادی خان بہادر مولوی سید علی حسن صاحب مرحوم برادر اصغر نواب محسن الملک بہادر کے یہاں ہوئی ہے۔ حضور نظام کے سکرٹری صرف خاص ہیں۔

میجر صاحب مرحوم ۱۸۵۹ء میں مانک گنج واقع مشرقی بنگال میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد نے ۱۸۸۳ء میں انتقال فرمایا جبکہ سب بیٹے لایق اور فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ سید حسن صاحب نے بانکی پور پٹنہ میں تعلیم پائی۔ بعد ازاں طبی تعلیم اول کلکتہ میں۔ اور پھر انگلستان میں حاصل کی جبکہ اُن کی عمر ۲۴ سال کی تھی اور پھر مختلف رجمنٹوں میں متعین اور سالاکنڈ وغیرہ کی کئی سرحدی جنگوں میں شریک رہے۔ اور میجر کے درجہ پر پہنچنے کے بعد از خود پنشن لے لی۔

اسی صدی کے آغاز میں انگلستان جا کر مقیم ہوئے۔ اول فن طبابت کی تحقیق و تفتیش میں مصروف رہے۔ انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی یا نوں پر کامل مہارت تھی ہی لیکن انگلستان میں عربی اور فارسی کی بھی تکمیل کرلی سرحد کے قیام کی وجہ سے وہ پشتو بھی خوب جانتے۔ اور امتحان میں کامیابی حاصل کر چکے تھے۔ انگریزی انشا پردازی کی قابلیت اُن کی صدارتی تقریر لکھنؤ سے ظاہر ہے۔

انگلستان میں مرحوم نے ممالک اسلامیہ کی پالیٹکس کو بھی خاص طور پر مطالعہ کیا تھا۔ اور مصر و ٹرکی کے مدبرین کو ہمیشہ مشورے دیتے رہے رائٹ آنرایبل سید امیر علی صاحب کے کارناموں میں بڑی حد تک میجر صاحب کا حصہ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں وہ ہندوستان تشریف لائے۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری مقرر ہوئے۔ تھوڑے دنوں رہ کر پھر ولایت چلے گئے۔ اور ۱۹۱۲ء میں مستقل طور پر علی گڑھ چلے آئے۔ کاموں میں مشغول تھے کہ دفعتاً حرکت قلب بند جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔

"انا للہ و انا الیہ راجعون"

زراعتی کالج کانپور

کانپور میں جو زراعتی کالج کچھ عرصہ سے کھلا ہوا ہے اُس کا دستور العمل شایع ہوگیا معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی دور اکتوبر سے شروع ہوگا۔ دو سال کی خواندگی ہوگی۔ اور امیدواروں کے انتخاب میں ایسے اشخاص کو ترجیح دیجائے گی جو زراعت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زمینداری کا کام کریں اور سرکاری ملازمت میں داخل ہونے کے خواہشمند نہوں۔ اگر کچھ جگہیں اس قسم کے طلبا سے خالی رہ جائیں گی تو وہ آخری قسم کے لوگوں کو دیجاوینگی۔ درخواستیں صاحب ڈائرکٹر بہادر زراعت صوبہ ہذا یا سب ڈپٹی ڈائرکٹر صاحب حلقہ کے نام زیادہ سے زیادہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء تک پہنچنا چاہئیں۔ اس کالج میں جو تعلیم ہوتی ہے۔ اُس کی دو شاخیں ہیں۔ اول تو وہ جس کا نصاب تعلیم دو سال میں ختم ہوگا اور دوسرا وہ جو چار سال میں تمام ہوگا۔ پہلے قسم کی تعلیم دیسی زبان میں دیجاتی ہے اور زیادہ تر عملی طریقہ کی ہوتی ہے۔ چار سال والے نصاب میں تعلیم انگریزی زبان میں۔ اور اُس کے ساتھ علم کیمیا اور علم نباتات بھی سکھایا جاتا ہے۔ اصحاب ملک کو ضرور اس جانب متوجہ ہونا چاہیے ہم مؤید ہیں اس بات کے کہ زمیندار پیشہ یا فارغ البال لوگ جو سرکاری ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اِس سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور اپنے تجربہ و قابلیت سے اہل ملک کو مستفیض کریں۔

اقتباسات

شمالی انگلستان میں فوجی ٹرینوں کی تباہی

پچھلے دنوں ہندوستان میں رویٹر کے ذریعہ یہ خبر آئی تھی کہ تین ٹرینیں آپس میں ٹکرا گئی ہیں۔ جن میں سے ایک فوجی ٹرین تھی۔ ایک لوکل اور تیسری اکسپریس تھی۔ اس ہولناک سانحہ کی تفصیل پچھلی ولایتی ڈاک سے ہندوستان آئی ہے جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

یہ تینوں ٹرینیں جس جگہ ٹکرائیں۔ وہاں چار پٹریاں تھیں ان میں سے دو طول میں کم تھیں۔ وہ صرف شنٹ کے کام میں آتی تھیں۔ جو لوگ سب سے پہلے جائے وقوع پر پہنچے۔ ان کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار پٹریوں پر پانچ ٹرینیں کھڑی تھیں۔ دونوں پہلوؤں کی پٹریوں پر مال گاڑی کے ڈبے اور خالی گاڑیاں ایستادہ تھیں۔ لوکل ٹرین جنوبی سمت کی لائن پر بدل دی گئی تاکہ اکسپریس گذر جائے۔ اس مقام پر ہمیشہ اکسپریس ٹرین لوکل ٹرین سے پہلے پہنچتی ہے۔ مگر اس روز وہ ۴۵ منٹ لیٹ تھی۔ اس لئے آہستہ چلنے والی لوکل ٹرین کو جو ہمیشہ چھ بجکر دس منٹ پر اس مقام سے روانہ ہوا کرتی ہے اسے جانے کی اجازت دیدی گئی۔

تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ لوکل ٹرین ابھی اسٹیشن ہی پر کھڑی تھی۔ کہ ایک فوجی ٹرین جو اسی لائن پر آرہی تھی۔ اس ایستادہ ٹرین سے آکر ٹکرائی۔ دونوں ٹرینیں پٹری سے اتر گئیں۔ اور فوجی ٹرین کی گاڑیاں ایک دوسری پر چڑھ گئیں۔ اس کے ایک یا دو منٹ کے بعد اکسپریس ٹرین بھی جسے دو انجن کھینچ رہے تھے۔ اور جس نے دوسری پٹری غلطی سے چھوڑ دی تھی۔ اس ٹکرائی ہوئی ٹرین میں آگھسی۔

ٹوٹی ہوئی لکڑیوں میں انجنوں سے آگ لگ گئی اور تیز ہوا کی وجہ سے یہ آگ تمام گاڑیوں میں پھیل گئی۔ قبل اس کے کہ فوجی ٹرین کے مسافروں کے بچانے کا کام شروع کیا جائے۔ اس سرے سے لیکر اس سرے تک تمام گاڑی مشتعل ہو گئی۔ اور سپاہی جو اپنے زخموں کی وجہ سے اس ٹوٹی ہوئی ٹرین کے نیچے آگئے تھے۔ اس بھٹی میں جل گئے۔ کیونکہ اس سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ جن لوگوں میں ابھی جان تھی ان کے بچانے کے لئے بچانے والوں نے نہایت بہادری اور ہمت سے کام کیا۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے لوگ زخمی ہوگئے۔ مگر آگ کے وسط میں کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ کارلائل سے آگ بجھانے والے انجن پہنچ گئے۔ اور انہوں نے شعلہ زن لکڑی کے شہتیروں پر پانی ڈالا۔ جہاں شعلے زیادہ تیز نہ تھے وہ بجھ گئے مگر جس جگہ تین انجن ایک دوسرے میں گتھم گتھا ہوئے پڑے تھے وہاں اس قدر شدید شعلہ زنی تھی کہ پانی آگ کو نہ روک سکا۔

موضع گرٹینا سے بذریعہ ٹیلیفون طبی مدد طلب کی گئی اور ڈاکٹر و ہمرضات جس قدر جلد ہو سکتا تھا۔ جائے وقوع پر آپہنچیں۔ ان میں سے ہر شخص کو کام کرنا پڑا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ لوکل اور اکسپریس ٹرین کے نقصانات خوش قسمتی سے زیادہ نہیں ہوئے۔ البتہ فوجی ٹرین میں مشکل سے دس آدمیوں میں ایک ایسا ہوگا جو مرا اور زخمی نہ ہوا ہو۔

مصیبت زدوں کی مدد سب سے پہلے لائن کے مشرقی سمت کے ایک سبز کھیت میں کی گئی۔ اور وہ کھیت فوراً ایک عارضی قبرستان کی صورت میں منتقل ہوگیا۔

زخمی چٹائیوں پر رکھے گئے۔ اس آگ سے جو مردہ اور زخمی بچائے گئے انہیں بہت دیر بعد مدد پہنچی۔ لاشیں گھاس پر پہلو بہ پہلو رکھ دی گئیں اور سفید کپڑوں سے ڈھانپ دی گئیں۔ بعد میں یہ لاشیں اس میدان سے ایک دوسرے مزروعہ کھیت کی طرف روانہ کردی گئیں۔ اور وہاں سے موضع گرٹینا کی چھوٹی سی چوپال میں رکھی گئیں۔ آفتاب کے غروب ہونے سے پیشتر سولاشیں جن میں ان سکاچ سپاہیوں کی جلی ہوئی ہڈیوں اور گوشت کے ٹکڑے بھی شامل تھے جو میدان جنگ میں دشمن سے نبرد آزما ہونے والے تھے۔ اس مقام پر پہنچائی گئیں۔ غرض ہر گھنٹہ کے بعد تمام رات موٹر کاریں ان قابل رحم انسانوں کے جلے ہوئے اجسام کو لاتی رہیں

بچنے والوں کے بیانات

رائل اسکاچ رجمنٹ کے جو سپاہی باقی بچے تھے انہوں نے اپنے تجربات کے دردناک نقش بیان کئے۔ کہا جاتا ہے کہ جب پہلی مرتبہ ان کی ٹرین کی ٹکر ہوئی۔ تو اس وقت انہیں سوچنے کا کوئی موقع نہ ملا، بلکہ وہ فوراً مستعدی سے اپنے بدقسمت ہمراہیوں کے بچانے میں مصروف ہو گئے۔ اور جب یہ کام ختم ہو چکا تو دوسرا سانحہ پیش آیا جس کی وجہ سے ان میں سے بہت سے سپاہی بھی گر پڑے۔

رائل فیلڈ توپ خانہ کے لفٹنٹ لینگ جو گلاسگو کے ایک مشہور باشندہ ہیں۔ اور جن کا چہرہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ جب ٹرین ٹکرائی ہے تو اس وقت میں سو رہا تھا اس دھماکہ سے میں فوراً گاڑی کے فرش پر آرہا۔ اور گاڑی کی سیٹ میں گر گیا اور گاڑی کا فرش بھی ٹوٹ کر گر گیا۔ مگر میں کسی نہ کسی طرح اس پر چڑھ کر نکل آیا۔ مجھے ایک سپاہی نے پانچ سپاہیوں کے بچانے میں مدد دی۔ یہ ایک نہایت خوفناک منظر تھا۔ میں نے ایک سپاہی کو دیکھا کہ اس کا سر اڑا ہوا ہے اور وہ اپنے بازوؤں کے سہارے جھول رہا ہے۔ اور ہر طرف سے زخمی سپاہیوں کے کراہنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

سیکنڈ لائف گارڈ کے سپاہی ای ڈانلڈ نے جو لندن اکسپریس پر سفر کر رہا تھا بیان کیا کہ جو سپاہی میدان جنگ میں رہ چکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خندقوں میں بھی جو حوادث دیکھے وہ اس واقعہ کا عشر عشیر ہیں ان زخمی اور ضرر رسیدہ سپاہیوں کی آہیں جو ٹوٹی ہوئی گاڑیوں کے نیچے دبے ہوئے تھے نہایت دردناک تھیں۔

اس واقعہ کی وجہ

اس واقعہ کی وجہ جیمس ٹنسلے کو نٹس ہل کے کیبن کے سگنل مین نے یہ بیان کی ہے کہ میں لوکل ٹرین کو بالکل بھول گیا تھا۔ جب یہ واقعہ معرض ظہور میں آیا ہے اس سے صرف پندرہ منٹ پہلے ٹنسلے اپنی ڈیوٹی پر آیا تھا۔ اور وہ اس روز دیر سے اپنے ساتھی سے ڈیوٹی بدلوانے پہنچا تھا۔ اور یہ شخص اس لوکل ٹرین کے انجن پر کونٹس ہل آگیا جسے ٹنسلے بالکل فراموش کر چکا تھا۔ بہر حال جب ٹنسلے نے اپنے فرائض کا چارج لیا۔ اس وقت ڈاؤن لوپ لائن پر ایک مال گاڑی کھڑی تھی۔ اور ایک دوسری ٹرین جس میں کوئلے کے خالی چھکڑے تھے۔ اسے شنٹ کرکے اپ لوپ لائن پر کھڑا کر دیا گیا تھا اور لوکل ٹرین کو ڈاؤن مین لائن سے اپ مین لائن پر بدل دیا گیا تھا۔ تاکہ دوسری دونوں اکسپریس ٹرینیں گذر جائیں۔ اس شخص کو اطلاع مل چکی تھی کہ فوجی ٹرین کہاں ہے۔ اور اس نے اسے بھی اسی لائن پر چڑھا دیا جس پر لوکل ٹرین کھڑی تھی۔ اسے اپنی غلطی کا علم اس وقت ہوا جب ...

جلے دل کے پھپھولے

ایمسٹرڈم میں برلن سے ایک تار وصول ہوا ہے جس میں امپیریل چینسلر ڈاکٹر وان ابوگٹ تھیمین کی تقریر درج ہے۔ اس تقریر کے پڑھنے سے ناظرین کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ اٹلی کی شرکت حرب سے جرمنی کس قدر متاثر ہوا ہے۔ چینسلر صاحب فرماتے ہیں کہ اطالیہ نے تاریخ عالم میں خونی حرفوں سے جو کبھی مٹ نہیں سکتے یہ لکھ دیا ہے کہ اہل عالم کبھی اس کے عہد و پیمان پر اعتماد نہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ فیجی ونی نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ جنگ جس طرح ضروری ہے۔ اسی طرح حق پر مبنی ہے اس سنجیدہ سیاسی نقد خیال سے جس میں اخلاقی پہلو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے کیا فی الحقیقت اس جنگ کی ضرورت تھی۔ یہ لڑائی دیوانگی کا کرشمہ ہے۔ اطالیہ کو کسی نے دہمکی بھی نہ دی تھی۔ آسٹریا ہنگری اور جرمنی نے کبھی اس کی مخالفت نہیں کی تھی۔ اتحاد ثلاثہ کے صبر و استقلال پر تاریخ آگے چلکر روشنی ڈالے گی بغیر ایک قطرۂ خون بہائے ہوئے۔ اور کسی اطالوی کی جان معرض ہلاکت میں ڈالے ہوئے ہم اٹلی کو بیشمار مراعات دینے کے لئے تیار تھے۔ میں نے ان رعایتوں کا آپ کے سامنے پہلے بھی ذکر کیا ہے۔ اور اب بھی دہرائے دیتا ہوں۔ ٹائرل کا ایک حصہ آئسنزو کی سرحد میں اس مقام تک جہاں اطالوی زبان رائج ہے اُسے دیا جاتا۔ اس کے علاوہ ٹریسٹ میں اطالوی قومی جذبات کا اطمینان بخش فیصلہ کر دیا جاتا۔ البانیہ میں اُسے پوری آزادی حاصل ہوتی اور ولونا کی بیش بہا بندرگاہ اُس کے حوالہ ہوتی۔ اطالیہ نے یہ سب کچھ کیوں نہیں قبول کیا۔ اب کیا وہ جرمن ٹائرل کو لینا چاہتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

افسوس کیا اطالیہ اپنے محسن جرمنی کو غیظ میں لانا چاہتا ہے کیا ہم نے اسی دن کے لئے اٹلی کو ایک زبردست قوم بنایا تھا۔ بیوفا اٹلی جرمنی نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔ تیری ساری امیدیں جرمنی کے دامن سے وابستہ تھیں کیا تُمنے رومۃ الکبریٰ کو اسی دن کے لئے چھوڑ دیا تھا کہ وہ آسٹریا پر ناگہانی حملہ کرے۔ اور جرمنی لشکر حیران و ششدر رہ جائے آخر اٹلی نے وائنا کی مجوزہ مراعات کے قبول کرنے سے کیوں انکار کیا۔ اٹلی کے اعلان جنگ میں ایک مضطرب ضمیر کو مبہم الفاظ میں چھپایا گیا ہے۔ اس اعلان میں اس بیوفائی کی کوئی تشریح نہیں کی گئی ہے۔ جب جرمنی کی ایسی طاقت اس بات کی ذمہ دار تھی کہ جو رعائتیں پیش کی جاتی ہیں وہ پوری بھی کی جائیں گی تو پھر اٹلی کی بے اعتباری کی کونسی وجہ تھی۔ اس وقت تو یہ کہنا غلطی ہے۔ مگر جس وقت لڑائی چھڑی ہے۔ شاہ اطالیہ اور اُس کی گورنمنٹ اتحاد ثلاثہ میں شریک تھے۔ اور وہ اُسے تسلیم کرتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے اطالوی مدبر ہمارے مخالفوں سے ساز باز کر چکے تھے۔

ماہرین کہتے ہیں کہ مئی کے شروع میں سینٹ کے ۵/۴ ممبر اور چیمبر کے دو ثلث ارکان جنگ کے خلاف تھے۔ مگر جاہلوں کے مقابلہ میں عقلمندوں کی کون سنتا ہے۔ عوام الناس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا گیا حلقہ وزرا کے خاص ممبروں نے جن کو اتحادیوں نے کثیر رقم رشوت میں دی تھی عالم دیوانگی میں شاہ اٹلی کو یہ دھمکی دی کہ اگر جنگ نہ ہوئی تو ہم ملک میں علم بغاوت کھڑا کر دیں گے۔ اور مخالفین جنگ کو تہ تیغ کر دیں گے۔ اُن کی خواہش پوری ہوئی اطالوی رعایا کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالا گیا آسٹریا کی رعایتوں کا کچھ خیال نہ کیا گیا۔ ہم نے حتی الوسع اٹلی کو اتحاد ثلاثہ میں شامل رکھنے کی کوشش کی مگر احسان فراموش اٹلی نے ہمارے اُس وفادار دوست پر ناگہانی حملہ کیا جس کے لشکر کے ساتھ آج ہم موت اور ظفر کے لئے شبانہ روز مصروف حرب ہیں۔ اٹلی کے خوش کرنے کے لئے ہمارے کہنے سے آسٹریا نے اپنا موروثی ملک دینا گوارا کیا۔ آسٹریا ہنگری نے جو کچھ ہمارے واسطے کیا وہ سب کو معلوم ہو جائے گا۔

چینسلر صاحب نے اپنی تقریر میں ٹرکی کی بھی تعریف کی ہے اور اپنی فتح کے نغمے گائے ہیں (سیارہ)

ایک شریر روسی لڑکی

ایک انگریزی جریدہ ناقل ہے کہ روس میں ایک سانزدہ سالہ لڑکی نے عجیب حیرت انگیز مذاق کیا۔ یہ لڑکی زار روس کی صاحبزادی سے بہت مشابہ ہے۔ ایک دن یہ لڑکی مع اپنے دو دوستوں کے اسٹیشن پر پہنچی۔ کوچبان کے ذریعہ سے اسٹیشن ماسٹر کو خبر کی کہ زار روس کی صاحبزادی تشریف لائی ہیں اور کیجنا کے اسٹیشن جانا چاہتی ہیں۔ اسٹیشن ماسٹر دوڑے ہوئے گئے دیکھا کہ شاہزادی ایک بنچ پر خاموشی کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ اسٹیشن ماسٹر نے جھک کر سلام کیا۔ اور عرض کی کہ اگر حکم ہو تو اسپیشل ٹرین تیار کی جائے مصنوعی شاہزادی نے جواب دیا۔ کہ میں معمولی مسافروں کی طرح سفر کرنا پسند کرتی ہوں۔ جب ٹرین اسٹیشن پر پہنچی۔ تو اسٹیشن ماسٹر نے ایک خاص درجہ کو منتخب کیا جس پر ایک لفٹنٹ جنرل سفر کر رہا تھا۔ جنرل کو جب یہ معلوم ہوا کہ شہزادی تشریف لائی ہیں۔ تو اُس نے بخوشی درجہ خالی کر دینا چاہا لیکن اس لڑکی نے یہ کہہ کر روک دیا کہ میں تمہارے ساتھ سفر کروں گی راستہ لطف کے ساتھ کٹے گا۔ چنانچہ جنرل اُسی گاڑی میں رہا۔ اور ٹرین روانہ ہوئی۔ اسٹیشن ماسٹر نے کیجنا اسٹیشن کو شہزادی کے آمد کی بذریعہ تار اطلاع دیدی۔ جب ٹرین کیجنا اسٹیشن پر پہنچی تو اسٹیشن ماسٹر معہ فوجی افسروں کے استقبال کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ سبھوں نے یہ استدعا کی کہ آپ شاہی گاڑی پر سفر کریں۔ لیکن اس مکار لڑکی نے جواب دیا کہ میں معمولی گاڑی میں کیجنا کے اسپتال جانا چاہتی ہوں۔ جنرل مذکور کو ہمراہ لیکر وہ دغاباز لڑکی اسپتال روانہ ہوئی۔ یہاں بھی فوجی حکام نے اس کی پیشوائی کی مصنوعی لڑکی نے کمروں کا معائنہ کیا۔ زخمیوں سے تشفی آمیز گفتگو کی اور افسروں کو حکم دیا۔ کہ گرینڈ ڈیوک کے فنڈ کا روپیہ حاضر کرو اسپتال کی جانب سے چائے پیش کی گئی۔ یہ جعلساز لڑکی ابھی چائے پینے سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ زار کے مصاحب کونٹ مورڈونیوف اُس مقام پر پہنچے اُنہوں نے اُس کو پہچان لیا۔ لڑکی نے اُن کے سوال پر نہایت متانت سے جواب دیا کہ میں زار کی لڑکی نہیں ہوں یہ کہہ کر اُس نے زور سے قہقہہ لگایا۔ اس افشاے راز سے اُس کے چہرے پر انتشار کے آثار نمایاں نہ تھے۔ مصنوعی شہزادی صاحبہ تیسرے درجہ میں سوار ہو کر پیٹروگراڈ بھیجی گئیں۔ لیکن اس مرتبہ بجائے فوجی جنرل کے اُن کے ہمراہیوں میں تو جی پولیس کے آدمی تھے۔"

معلوم نہیں اس دغاباز کا کیا حشر ہوا (د ر)

بے تار خبر رسانی کا جیبی آلہ

حال کی خبر ہے کہ ملک اٹلی کے ایک پروفیسر صاحب نے بے تار خبر رسانی کا جیبی آلہ ایجاد کیا ہے۔ اس آلہ کی لاگت صرف نو روپیہ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ باوجود اتنی کم قیمت کے اس کے ذریعے سات سو تیس میل کے فاصلہ پر پیرس کے مشہور ایفل ٹاور سے خبریں پہنچائی جاسکتی ہیں۔ جرمنی کی گورنمنٹ نے اس ایجاد کے صلہ میں موجد کو زر کثیر نذر کرنا چاہا۔ لیکن حُب وطن کی خاطر موجد نے اس کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ہی گورنمنٹ کی خدمت میں ایجاد کے پیش کرنے کو ترجیح دی ہے۔ یہ ایجاد ممکنات میں سے تو ضرور ہے۔ لیکن اس کی صداقت مزید شہادت کی محتاج ہے (وکیل)

ایڈیٹر ہندوستان کو نوٹس

گورنمنٹ کی شائع کردہ رپورٹ متعلقہ اشاعت اخبارات پر تبصرہ کرتے ہوئے

اخبار ویش نے لکھا تھا۔ کہ ہندوستان کی اشاعت نہایت سرعت سے کم ہو رہی ہے۔ اس کے جواب میں ہندوستان نے لکھا۔ کہ خود ویش کی اشاعت اس قدر گر گئی ہے۔ کہ ۲۰۰ پر آ گئی ہے۔ اور دیش کے ہفتہ وار ایڈیشن "ہمالہ" کی اشاعت ۲۰۰ رہ گئی ہے۔ مالکان ویش و ہمالہ اس بیان کو اپنے حق میں موجب نقصان اور مزیل حیثیت عرفی خیال کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایڈیٹر ہندوستان کو پانچہزار روپیہ کا نوٹس دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر وہ اپنے بیان کو واپس لیکر علانیہ معافی نہ مانگنے کے علاوہ دو ہزار روپیہ نقد مالکان ویش و ہمالہ کو ادا نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کی بنا پر مبلغ پانچہزار روپیہ کی دائر کی جائیگی۔ دو معتدد اخبارات میں اس قسم کی کشمکش باعث افسوس ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ باہمی تفہیم و تفہیم سے انکا تصفیہ کر دیا جائے۔

ہندوستان میں سامان حرب کی تیاری

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار کلکتہ سے۔ قمطراز ہے کہ امپیریل گورنمنٹ کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے یورپ میں استعمال کرنے کے لئے سامان حرب کی بہم رسانی اپنے ذمہ لی ہے۔ اس غرض کے لئے ایک جدید محکمہ قائم کیا گیا ہے جو تا اختتام جنگ قائم رہے گا۔ اور مسٹر وکٹر بیلی اس کے افسر اعلیٰ مقرر ہوئے ہیں۔ جو اس سے پیشتر ریلوے بورڈ (محکمہ اسٹورز) کے اسسٹنٹ سکریٹری تھے۔ مسٹر بیلی نے دوشنبہ کے روز اسٹیٹسمین کے ایک قائم مقام کو ذیل کا سرکاری نوٹ لکھایا۔

صاحب وزیر ہند کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ سامان حرب طیار کرنے کا کام ہندوستان میں شروع کر دیا جائے اور پرائیویٹ اور ریلوے کارخانجات سے بھی اس بارہ میں مدد لی جائے صاحب کمانڈر انچیف و ممبر محکمہ تجارت و حرفت کی منظوری سے اس قسم کے سامان حرب کی طیاری کا کام (بجز ان اشیاء کے جو پھٹنے والی ہوں) ریلوے بورڈ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس لئے بورڈ موصوف نے اس غرض کے لئے ایک خاص شاخ قایم کی ہے۔ جو مسٹر وکٹر بیلی کے زیر اہتمام کام کرے گی۔ جو محکمہ سامان حرب (ریلوے بورڈ) کے سپرنٹنڈنٹ کہلائیں گے۔ اور سامان حرب کی طیاری اور روانگی و حوالگی کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت ان کے نام سے کیجائے گی۔ مسٹر بیلی کے فرائض میں یہ امر داخل ہوگا۔ کہ سامان حرب کے تیار کرنے کے مرکزوں میں جا کر افسران انچارج سے وقتاً فوقتاً مشورہ کرتے رہیں۔ اور اگر خام اشیاء کی بہم رسانی میں کسی قسم کی دقت پیش آئے۔ تو اس کے رفع کرنے کا انتظام کریں۔

مسٹر بیلی نے بیان کیا۔ کہ یہ محکمہ ایک طرح سے گورنمنٹ کے لئے ٹھیکہ دار کی خدمت سرانجام دیگا۔ اور اس پر محکمہ آرڈیننس کی نگرانی قایم رہے گی۔ سامان حرب کی بہم رسانی کا مسئلہ جب پہلے پہل اٹھایا گیا۔ تو پرائیویٹ کارخانہ دار اور بڑے بڑے ریلوے کارخانہ جات کے افسران اعلیٰ ایک کانفرنس میں مدعو کئے گئے تھے۔ جو سرکاری کارخانہ اسلحہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اور وہاں سب کے سامنے مطلوبہ سامان حرب کے نمونے پیش کئے گئے۔ محکمہ ریلوے کے انجنیروں نے کہا کہ ہم مطلوبہ قسم کا سامان طیار کر سکتے ہیں۔ مگر پرائیویٹ کارخانہ جات کے مالکوں کو شبہ تھا کہ آیا جو مشنری ان کے پاس ہے۔ وہ مطلوبہ سامان تیار کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس پر مسٹر بیلی نے منعقدہ کانفرنس کے بعد پیش کردہ شرائط کو کسی قدر نرم کر دیا۔ جس سے پرائیویٹ کارخانے کام کرنے پر رضامند ہو گئے۔ اور اس کا نتیجہ اب یہ ہے کہ عملی طور پر ہندوستان کے سب بڑے بڑے کارخانے سامان حرب کی تیاری میں مصروف ہو جائینگے کلکتہ میں یہ کام فوراً شروع ہونے والا ہے۔ کیونکہ آٹھ بڑے بڑے کارخانوں نے سامان حرب تیار کرنے کی حامی بھر لی ہے۔ اسی غرض کے لئے ہندوستان کے تمام ریلوے کارخانوں میں ریلوے کا کام حتی الامکان بند کر دیا جائے گا۔ جوٹ کے بعض کارخانوں نے مسٹر بیلی کو اس بارہ میں امداد دینے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق خاص سہولتیں حاصل ہیں مسٹر بیلی منگل کے روز کلکتہ اور اس کے نواح کے جوٹ کے کارخانوں کا ملاحظہ کرنے والے تھے۔ (زمیندار)

آسٹریلیا میں مساجد

۱۰۔ جون کو شہر پرتھ کے بازار ولیم سٹریٹ کی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا مسماۃ فاطمہ نو مسلمہ نے جو پہلے انگریز تھیں بڑے جوش و خروش سے اسلام کے متعلق ہمدردی و محبت کا اظہار کیا۔ ان کے علاوہ ایک دوسری نو مسلم خاتون نے بھی جو پہلے فرانسیسی تھیں اسی قسم کے خیالات ظاہر کئے ہر دو خواتین انگریزی و فرانسیسی میں خاص قابلیت رکھتی ہیں۔ ہر دو خواتین نے برضا و رغبت افغانوں سے نکاح کر لئے ہیں۔

اسی جلسہ میں سردار محمود خاں صاحب طرزی مدیر و سرمحرر سراج الاخبار افغانیہ کے لئے بڑے خلوص سے دعا مانگی گئی۔ اور ان خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ جو وہ تمدن افغانیہ کی ترقی کے لئے بذریعہ اخبار انجام دے رہے ہیں۔

شہر پرتھ میں مسجد افغانیہ سراجیہ چار ہزار پونڈ سے زیادہ کی لاگت میں وسیع پیمانہ پر تیار ہوئی ہے جس کی شوکت و رفعت دیکھ کر یورپین سیاح دنگ رہ جاتے ہیں۔ شہر آڈلیڈ کے مقام گل بٹ اسٹریٹ میں بھی ایک مسجد تین ہزار پانسو پونڈ کے زاید خرچ سے تعمیر ہوئی۔ اس میں دو مینار بھی ہیں۔ جو بہت لمبے اور اونچے ہیں۔ اور دیکھنے والوں کے دل پر خاص اثر ڈالتے ہیں۔ شہر بریزبن کے مقام ماؤنٹ گمرا ورمے اور شہر ناردھ بروکن ہل میں بھی ایک ایک وسیع و بارونق مسجد موجود ہے۔ جہاں سے تبلیغ و اشاعت اسلام کا مبارک کام بخوبی و خوش اسلوبی سرانجام دیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ سراج الاخبار کابل کی تحریرات و تعلیمات کا نتیجہ ہے جس کے لئے سردار محمود خان طرزی شکریہ و مبارکباد کے مستحق ہیں۔ امید ہے کہ ہندوستان کے باشندے بھی سراج الاخبار کو خرید کر طرزی صاحب کے کام میں مدد دیں گے اور بلوچستان کے باشندوں سے بھی جن کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں اسی قسم کی توقع ہے۔

(سید جلال شاہ ساکن کراچی از ولیم سٹریٹ شہر پرتھ)

نامہ نگار ٹائمس کا خیال حالت جنگ پر

ہمعصر اسٹیٹسمین کلکتہ کو اس کے نامہ نگار لندن نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ اخبار ٹائمس کو وقائع نگار جنگ تسخیر لیمبرگ پر رائے زنی کرتا ہوا۔ ریمارک کرتا ہے کہ ایسے عظیم الشان مقابلہ کے لئے تیار ہونے کے باعث انگلستان و روس دونوں اپنی اپنی حقیقی طاقت میدان جنگ میں نہیں لا سکے ہیں لہذا آخری تصفیہ دشمن کے ساتھ غالباً آیندہ موسم بہار تک ملتوی رہیگا اس اثنا میں اتحادیوں کا فرض ہے کہ وہ محض علاقہ کے ہاتھ سے نکلنے پر پریشان نہوں بلکہ اپنی تمام تر توجہ مستحکم مورچوں کے قائم رکھنے پر سارے نقصانات اٹھا کر بھی فتح پانے کے نہایت مضبوط ارادہ کے ساتھ مبذول رکھیں۔ ہمیں کوئی ایک لاکھ آدمی ہوائی کے بافراط گولہ بارود کی ضرورت ہے۔ جرمن مدافعت مغربی رزمگاہ میں اور ترکی مدافعت درہ دانیال میں ہنوز غیر شکستہ ہیں۔ اور روس کے معاملات بھی موافقت کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے قومی ذرایع کو درج رجسٹر کرنے کے لئے جو مسودہ پیش کیا ہے وہ ابتدائی ہوشیاری کی ایک تدبیر ہے جسکی زیر التوار مقابلہ کی انتہائی و روز افزوں شدت اور اس کی سخت تنبیہہ کی وجہ سے کہ آیا رضاکارانہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

قرآن کریم کے قدیم صفحات

قرآن پاک میں لفظ اللہ ہے جس کے معنی خدا کے ہیں لیکن جس طریقہ سے اُسکو ڈاکٹر منگانا نے لکھا ہے وہ بالکل بے معنی لفظ ہے۔ لیکن قابل ڈاکٹر نے بہت کوشش کی ہے کہ اُس کے کچھ معنی نکل آئیں۔ لیکن وہ خود لکھتا ہے کہ اگر لفظ اللك یا اللکم کے معنی ضرب یا گھونسہ یا گھونسہ مارنے کے نہوں تو ایک مہمل لفظ ہے۔ فی الحقیقت عربی زبان میں کوئی لفظ اللك یا اللکم نہیں ہے علاوہ بریں ڈاکٹر منگانا نے خود اپنی کتاب میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ لفظ منجملہ اُن الفاظ کے ایک ہے جو کہ پورے طور پر شناخت نہیں ہو سکے۔ اور اسی لئے اُس نے اس کو اپنی کتاب کے صفحہ ۴، فولیو ۱۵۰ الف میں علامت استفہام (؟) سے لفظ مذکور کا مشکوک ہونا تسلیم کیا ہے۔ لیکن باوجود ان امور کے ڈاکٹر مذکور نے اپنے مذہبی تعصب سے یہ چاہا کہ اسکو بھی فہرست اختلافات میں شامل کر دے۔ اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے معنی بھی لگائے ہیں جو اسی شکل کے لفظ کے معنی ہیں۔ اگرچہ قرآن پاک میں اصلی لفظ اور اُس کتاب کے لفظ کا پورا پورا فرق نمایاں ہے۔ لیکن قابل ریورینڈ نے اُس سے چشم پوشی کی ہے۔ ہم اللہ کے آخری حصہ کو (کاف) پڑھ سکتے اور کل لفظ کا تلفظ "اللك" کر سکتے ہیں۔ چونکہ یہ صورت بالکل مہمل ہے اس لئے اللہ کے آخری حصہ (مشوشہ) کو (ك) نہیں کہا جا سکتا۔ ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ اُن اوراق کی قرانی آیات کو پتھر سے گھسا گیا ہے تاکہ عبارت پڑھی نہ جاسکے۔ اور پھر یہ کہ اس تحریر پر ایک اور عبارت تحریر ہے۔ باوجود ان تمام باتوں کے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ڈاکٹر منگانا کو اس کے مان لینے میں کیا تامل ہوا۔ کہ دو غیر درست الفاظ اصل میں قرآن ہی کے الفاظ ہیں۔ جو یا تو کتابت کی غلطی سے۔ یا پتھر کی رگڑ کے باعث یا ایک تحریر پر دوسری تحریر ہونے کی وجہ سے اب صاف نہیں پڑھے جا سکتے جبکہ لفظ کے آخر حصہ کی صحت جس سے اختلاف رونما ہوتا ہے مشتبہ ہے تو اُسکو قرآن کے موافق کیوں نہ سمجھا گیا۔ باوجودیکہ اور الفاظ کو قرآن کے الفاظ کے مطابق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور کیوں اس لفظ کو فہرست اختلافات میں داخل کیا گیا۔ اس سوال کا جواب صرف ڈاکٹر منگانا دے سکتا ہے۔

اب دوسرے اختلاف پر غور کیجئے جو حقیقتاً: لنکیا۔ اور منگانا کے مسودہ میں هکما ہے۔

ایک مبصر بآسانی معلوم کر سکتا ہے کہ یہ دونوں لفظ ایک ہی ہیں۔ لیکن اس کتاب میں اصل لفظ کچھ کا کچھ ہوگیا ہے۔ (ش) کے نقاط چونکہ بہت قریب قریب دئے گئے تھے جو دندانوں سے ملکر (هـ) بن گئے اس کے بعد ہمزہ (ء) جو ملکر اور بگڑ کر (ک) معلوم ہونے لگا۔ اور (ی) کے نقطوں نے مٹ جانے پر (ہ) کی صورت اختیار کرلی۔ غرض اس طرح اصل لفظ شئیاً سے هکما پڑھا جانے لگا۔ اور سخت افسوسناک امر یہ ہے کہ علامہ لیڈی نے اصل مسودہ کو اپنے سے علیحدہ کر دیا۔ اس لئے کوئی نقاد اصل نسخہ کو دیکھ نہیں سکتا۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ کوئی شخص اصل نسخہ یا اُس کی صحیح نقل نہ دیکھ لے وہ اُس کے طرز تحریر وغیرہ پر کوئی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن اس فرضی اختلاف کی جانچ ایک اور طریقہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو معنی اس تبدیل شدہ لفظ کے ہوتے ہیں وہ اس مقام پر چسپاں بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ ڈاکٹر منگانا نے صرف اُس آیت کا ایک حصہ تحریر کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ قرآن میں اس کے یہ معنی ہوں گے "لوگ تیرے لئے کسی بات میں اللہ کی جگہ نہیں لے سکتے" پھر اُن اوراق کی عبارت کے معنی اس طرح بیان کرتا ہے: "تمسخر اور طنزیہ مذاق میں وہ تیرے لئے ایک ضرب کی جگہ نہیں لے سکتے"۔ یہ معنی جو اُس نے آیت قرآنی کے لکھے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ گو ڈاکٹر منگانا عربی کو اپنی مادری زبان بتلاتا ہے لیکن وہ بالکل مبتدی ہے۔ اور فصیح عربی اور اُسکے محاورات سے ناآشنا ہے یہ ڈاکٹر اگر قرآن کے مروجہ ترجموں سے مسٹر راڈویل یا مسٹر جارج سیل کا ترجمہ قرآن دیکھ لیتا تو اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاتا۔ یغنوا۔ مغنی سے مشتق ہے جس کے معنی جگہ کے ہیں۔ لیکن لن یغنوا عنك کے معنی وہ نہیں ہیں جو اُس نے لئے ہیں یعنی "وہ تیرے لئے جگہ نہیں لے سکتے"۔

قاموس میں مفصلہ ذیل امثال ہیں:-

غنی عن: کسی کا حاجتمند ہونا۔ اغنی عن: کافی ہونا۔ اغنا عنہ:

قابل ڈاکٹر نے قواعد زبان سے بے نیاز ہو کر غلط پڑھتے ہوئے فقرہ کو بامعنی بنانے کی کوشش کی ہے اور اس طرح "لن یغنوا عنك" کا ترجمہ "وہ تیرے لئے جگہ نہیں لے سکتے" کیا ہے۔ اگر وہ اپنے اختلاف کا صحیح ترجمہ کرتا تو اُسے یہ دقت پیش آتی کہ وہ صحیح ترجمہ بالکل بے معنی ہو جاتا۔ اور ترجمہ کے ساتھ ہی اصل عبارت بے حقیقت ٹھہرتی۔ اسی لئے اُس نے اپنی عربی زباندانی کی شہرت پر قرآن کی صحت کے مشتبہ ثابت کرنیکو ترجیح دی۔

لیکن افسوس کہ اُس کو اپنی چالاکی سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا۔ اور وہ معنی جو اُس نے گھڑے ہیں جس وقت کل عبارت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں تو بالکل غیر مربوط اور بے محل معلوم ہوتے ہیں۔ اور جب ہم صرف اسی جملہ کو پڑھتے ہیں کہ "تمسخر کرتے ہوئے وہ تیرے لئے ایک ضرب کی جگہ نہیں لے سکتے" تو یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے اور جب ہم کل عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں تو اس فقرہ کا مہمل ہونا اور واضح ہو جاتا ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"پھر ہم نے تجھے دین کی شریعت پر کر دیا۔ تو تو اُسی شریعت کا تابع رہ۔ اور جو نہیں جانتے اُن کی خواہشوں پر نہ چل۔ وہ اللہ کے سامنے تیرے کچھ کام نہ آئیں گے۔ اور ظالم لوگ تو بعض بعض کے دوست ہیں۔ اور اللہ متقیوں کا دوست ہے"

اس کے علاوہ ایک اور طریقہ ہے۔ علم الٰہیات کے فاضل نے اپنی عربی دانی کی شہرت پر دھبا لگایا ہے کہ اپنے اُسقفانہ جوش و تعصب سے قرآن میں اختلاف تلاش کیا۔ شاید اُسے اس بات کا علم نہیں کہ جس محاورہ میں یہ جملہ لکھا گیا ہے۔ اُس لحاظ سے "اغنی عنہ" کے بعد شیئاً کا آنا لازمی ہے۔ اگر وہ قاموس کا حوالہ دیتا ہے تو اُس میں یہ عبارت لکھی ہے ما اغنی فلان شیئا۔ جس کے معنی وہی ہیں جنکو ہم نے اوپر بیان کیا۔ اگر قاموس کی تلاش کی جاتی تو خود قرآن ہی میں یہ محاورہ بہت جگہ ملتا۔ اور صاف طور پر عیاں ہو جاتا کہ "اغنی عن" کے بعد لازمی طور پر شیئاً آیا ہے۔ مثلاً

سورہ آل عمران ۸ و ۱۱۲: لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا

خدا کے سامنے اُن کے اموال اور بال بچے کچھ کام نہ آئیں گے۔

(سورہ انفال ۱۱۹): لن تغنی عنکم فئتکم شیئا۔ سورہ توبہ ۲۵: فلم تغن عنکم شیئا۔ سورہ مریم ۵۱: لا یغنی عنك شیئا۔ سورہ فاطر ۲۲: لا تغنی عنی شفاعتہم شیئا۔ سورہ دخان ۴۱: انہم لن یغنوا عنك من اللہ شیئا۔ سورہ جاثیہ ۱۸: لا یغنی مولی عن مولی شیئا۔ سورہ جاثیہ ۴۶: لا یغنی عنہم کیدہم شیئا۔

باقی آئندہ

ہنگامۂ عالمگیر

برطانی قیدیوں سے حسن سلوک

لندن ۲۸- جون - امریکن سفیر اطلاع دیتا ہے کہ ۶۵ برطانی قیدی جو ترکوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ان سے اچھا سلوک کیا جاتا ہے - اور اُن کی صحت بھی عمدہ ہے

گلیشیہ کی معرکہ آرائیاں

لندن ۲۹- جون پیٹروگراڈ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اوزارو (پولینڈ) کے علاقہ میں شدید جنگ جاری ہے - اور روسی دریا سے وسچولا کے مغربی کنارے کی طرف جرمنوں کی زبردست پیشقدمی کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ رات بھر کی لڑائی کے بعد غنیم ہر جگہ شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیا گیا لیمبرگ کے جنوب مشرق میں دریائے گنیلا لیپا کی طرف پسپا ہونے سے پیشتر روسیوں نے ۲۶- جون کو جرمنوں کے عظیم جانبازانہ حملے پسپا کئے -

آسٹروی جرمن افواج کی پیشقدمی

پیٹروگراڈ ۳۰- جون - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریا سے ویپرز کے منبعوں کے درمیان سوبہ لبن اور مغربی دریائے بگ میں غنیم کی عظیم فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ ہماری عقبی فوج نے اتوار اور پیر کے روز جرمنوں کے متعدد خونریز حملے پسپا کئے - دریائے نیسٹر پر غنیم کی افواج میں تازہ دم جرمن فوج کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ غنیم نے اپنے جانبازانہ حملوں سے پسپا ہونے والے روسیوں کو گنیلا لیپا پر منتشر کرنے کی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی اور سخت نقصان اُٹھانا پڑا -

وارسا معرض خطر میں

شملہ ۲- جولائی - ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے ؛

گلیشیہ کے شمال اور پولینڈ کے جنوب مشرق کی طرف آسٹروی اور جرمن سپاہ کی پیشقدمی جس سے وارسا پر زد پڑتی ہے اس وقت نہایت اہمیت کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے - ۳۰- جون کی ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے ویپرز اور دریائے بگ کے درمیان غنیم کی جارحانہ کارروائی نویروس کی طرف جاری ہے - آسٹریا کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دریائے بگ اور وسچولا کے درمیان روسی اور بھی پیچھے ہٹ رہے ہیں - اور اُن کے عقب کی محافظ فوج پر ہر جگہ حملے کئے جا رہے ہیں اور وہ پسپا ہو رہی ہے - آسٹریا اور جرمنی کی سپاہ نے فریمپول کے قریب ایک گھاٹی پر قبضہ کر لیا - اس رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ وسچولا کے مشرق میں ان کامیابیوں کی وجہ سے روسیوں کو دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر تمام مورچے یکے بعد دیگرے خالی کرنے پڑے - اور زاوی جوسٹ اور ارو اور سینو کے مستحکم موقعوں سے بھی پیچھے ہٹ جانا پڑا - جرمنوں کی ایک رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ لیمبرگ کے مشرق میں حالت غیر متبدل ہے - اور ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ مغربی بگ اور دریائے گنیلا لیپا پر اور سلیز کے قریب دریائے نیسٹر پر روسی غنیم کے متعدد حملے پسپا کر رہے ہیں روسی محاذ کے شمالی حصوں میں سکوت طاری ہے -

زار روس نے ایک پرجوش شاہی فرمان میں ملک کو زور سے توجہ دلائی ہے کہ وہ تکالیف اور مصائب کی کچھ پروانہ کرے اور جنگ کو کامیاب انجام پر پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائے - اس فرمان میں صنعتی کارخانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ فوجی ضروریات بہم پہنچائیں - اور اس غرض کے لئے ایک خاص کمیشن قایم کیا گیا ہے - روس کا اتحاد ناقابل تسخیر ہے -

دردانیال میں کامیابی

"جنرل سر آین ہیملٹن کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے - کہ ۲۸- جون کو دردانیال میں جو کارروائی ہوئی اُس کا مقصد ہماری لائن کے میسرہ کو جناحی حرکت دینا تھا - چنانچہ ہم نصف میل آگے بڑھے - اور وہاں ایک نئی لاین قایم کی جس کا رخ مشرق کی جانب تھا - اس تجویز کے مطابق ہمیں ترکی خندقوں کی لائنوں پر قبضہ کرنا ضروری تھا - پہلے ہم نے موثر گولہ باری کی - اُس کے بعد بارڈر رجمنٹ نے غنیم کی ایک سامنے کی قلعبندی پر جس کا نام بومرنگ کا دمدمہ تھا - شکاری کتوں کی طرح ایک ہی جست لگا کر نہایت مستعدی سے قبضہ کر لیا - خندقوں کی تین لائنیں تو آسانی کے ساتھ ہاتھ آگئیں - دو اور رائل اسکاٹس نے اپنے بریگیڈ کی آمد سے پیشتر سر کیں - اور ۰۰۰۰۰ دو آخری لائنیں رائل فیوزلیرز کے ہاتھ سے سر ہوئیں - جو اپنے بریگیڈ سے آگے پیشقدمی کر رہے تھے - اس طرح اصل مقصد حاصل ہو گیا - مگر گورکھا سپاہیوں نے آگے بڑھ کر ایک چھوٹی سی اہم پہاڑی پر قبضہ کر کے اس پر قدم جما لئے جو کامیابی کی مجوزہ حد سے بہت آگے تھی اور اس طرح کل ۱۹۰۰ (بقول سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹۰۰) گز تک آگے بڑھ آئے - غنیم کے شبخون پسپا کر دئے گئے - اور اس نے شدید نقصان اُٹھایا"

جرمنوں کے شدید حملے

لندن ۲- جولائی - پیرس کا تار مظہر ہے کہ محاذ کے بہت سے حصوں پر شدید گولہ باری جاری ہے اور بالخصوص ییپرز اور سوشینز اور دریائے این پر نہایت شدت سے آتشباری ہو رہی ہے - سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ غنیم نے مقام اینگری کی نہایت مسلسل اور تند گولہ باری کی اور اس کے

بعد پروسشیا کی گرینڈیر سپاہ نے صبح کے ۲ بجے حملہ کیا۔ مگر بالکل ناکام رہا۔ ارگون میں جنگ نہایت شدت کے ساتھ جاری ہے۔ جرمنوں نے بھاری گولوں اور دم بند کرنے والے بموں کے ذریعے سے ترقی کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ دشت برسنہ میں بھی غنیم نے پہلے ہولناک گولہ باری کی مگر جب اس کی پیدل سپاہ نے حملہ کیا تو ہم نے لیے رائفلوں کی آتشباری سے پسپا کردیا

آبدوز کشتیوں کی جنگ

لندن ۳ جولائی پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ بحیرۂ اسود میں ایک روسی آبدوز کشتی نے ایک بڑا جہاز اور دو اسٹیمر غرق کردیئے۔ جن پر کوئلہ اور خوراک کا سامان لدا ہوا تھا۔ اور ایک سٹیمر کو جو ساحل پر لنگر انداز تھا تباہ کر دیا۔ باسفورس کے دہانہ میں ایک آبدوز کشتی نے ایک مسلح جہاز کو معرض بیکار کیا۔ جو ساحل کی طرف بھگا دیا گیا۔

فرانسیسی جرنیل زخمی ہوگیا

لندن ۳ جولائی۔ پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جرنیل گوراجھو وردانیاں کی فرانسیسی سپاہ کا کمانڈر تھا۔ شدید مجروح ہوا ہے۔ اس کی بجائے جنرل بیلوڈ کمان افسر مقرر ہوگا۔

جرمنوں کے شدید حملے

لندن ۳۔ جولائی۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایزر اور ارگون کے درمیان تمام محاذ پر توپخانہ کی لڑائی ہوئی۔ دریائے این پر کونین وٹیرز کے علاقہ میں بالخصوص شدید گولہ باری ہوئی۔ جرمنوں نے ارگون میں شدید گولہ باری کے بعد بگاٹل کے علاقہ میں صبح کے وقت تازہ حملے کیے۔ جس کے بعد نہایت سخت جنگ ہوئی۔ جس میں بعض مقامات پر دست بدست لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ مگر ہم اپنے تمام مورچوں پر بدستور قابض رہے۔ جرمنوں نے جمعرات کی شام کو نہایت سخت گولہ باری کے بعد ملگن فسٹ واقع واسجیز کے فرانسیسی مورچوں پر حملہ کیا۔ ان کے دو حملے تو پسپا کردیئے گئے مگر تیسرے حملہ میں وہ فرانسیسی قلعبندیوں میں داخل ہوگئے۔ لیکن فرانسیسیوں نے آج صبح جوابی حملہ کرکے غنیم کو وہاں سے نکال دیا جو اس کے بعد سے شدید گولہ باری کر رہا ہے۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

پیرس ۴۔ جولائی۔ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج غنیم نے قریبًا تمام محاذوں پر پھر توپخانہ کی گولہ باری شروع کر دی ہے۔ ارگوان میں جرمنوں نے کوئی تازہ حملہ نہیں کیا۔

جنرل بوتھا کی کامیابی۔ جنرل بوتھا نے مقام اوٹاوائی پر قبضہ کرلیا۔

بحیرۂ بالٹک میں بحری جنگ

لندن ۳۔ جولائی۔ روسی کا تار مظہر ہے کہ چار روسی کروزروں نے جرمنی کے سرنگیں بچھانے والے جہاز البٹروس کا تعاقب کیا۔ جو گاٹ لینڈ کے مشرق میں خشکی پر چڑھ گیا۔ اس کے عملے کے ۲۱۔ آدمی ہلاک اور ۲۷ مجروح ہوئے

جرمنوں کی مسلسل پیشقدمی

لندن ۳۔ جولائی۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ لبلن کی سمت میں غنیم نے دریائے وزنیکا اور پولینڈ (؟) کے ساتھ ساتھ ہماری سپاہ کے ساتھ اتصال قایم کرلیا ہے۔ اور دریائے ویپرز اور بگ کے درمیان شمال اور مشرق کی طرف اس کی پیشقدمی جاری ہے

زمیوس کے شمال میں عقب کی محفوظ سپاہ کے درمیان شدید معرکہ آرائی ہوئی ہیلینیکے محاذ پر غنیم نے متعدد حملے کیے۔ جو زیادہ تر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیے گئے۔ اور ہم نے جوابی حملہ کرکے ۲ ہزار قیدی اور متعدد کلدار توپیں گرفتار کرلیں۔ مگر جمعرات کی شام کو غنیم کی جمعیت نے گینلا لیپا کے مغربی کنارے پر روتھاین (روٹاٹن ؟) کے جنوب میں پھر قدم جمالئے۔

آسٹروی مورچوں پر حملہ

لندن ۲۔ جولائی۔ آسٹریا کی ایک سرکاری اطلاع میں مذکور ہے۔ کہ بالخصوص مونفاکن کے شمال مشرقی مورچوں اور گوریزیا کے ایک پل کی قلعبندی پر اطالیوں کے عام حملہ کے بعد شدید لڑائی جاری ہے۔ اس اطلاع میں جہاں اس امر کا دعوی کیا گیا ہے کہ غنیم کے حملے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیے گئے وہاں اس امر کا بھی اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ اطالی ہماری پہلی خندقوں تک پہنچ گئے

اطالوی توپخانہ کی سرگرمی

لندن ۳۔ جولائی۔ روما کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محاذوں پر توپخانہ کی شدید آتشباری ہو رہی ہے۔ بالخصوص کارنیا میں اطالی توپوں نے پیڈل کی قلعبندیوں پر موثر گولہ باری کی۔ الپس کی سپاہ کے جمعرات کے روز پولگریڈ کے شمالی ڈھلوانوں پر خندقین چھین لیں۔ اور غنیم کے دو شدید جوابی حملے پسپا کیے۔ آسٹروی ۱۰۰ لاشیں پیچھے چھوڑ گئے۔ اسونزو کے محاذ پر اطالی توپخانہ نے سامان رسد کے ایک گودام کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور پلیزو کے مشرق میں گولہ بارود کا ایک سٹور اڑا دیا۔

اٹلی میں جنگ کا جوش

لندن ۳۔ جولائی۔ روما کا تار مظہر ہے۔ کہ قومی قرضہ کی خریداری میں قلیل سرمایہ دار نہایت کثرت سے حصہ لے رہے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ تمام اٹلی

میں حب وطن کا جوش پھیلا ہوا ہے۔ بڑے بڑے بنکوں۔ اور ساہو کاروں نے عظیم مقدار میں قرضہ کی خریداری کی ہے۔

گیلی پولی میں شدید جنگ

لندن ۲- جولائی - جنرل سرآین ہملٹن کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ منگل کی سہ پہر کو اچی بابا کے شمال اور کلید بحر کے جنوب میں غنیم ان موقعوں پر جو ہم نے چھین لئے تھے جوابی حملہ کرنے کی تیاریاں کرتا ہوا دیکھا گیا۔ غنیم نے رات کے وقت سرنگوں کی دو گیلریاں اڑا دیں۔ اور ہماری خندقوں پر بھاری اور کلدار توپوں اور رائفلوں اور توپخانہ کی مدد سے آتشباری کرتا رہا۔ اور کسی قدر سکوت کے بعد غنیم نے پھر گولہ باری شروع کر دی۔ اور برطانی میسرہ پر سنگینوں سے شدید حملہ کیا۔ مگر ہم نے اُسے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کیا۔ اتحادیوں کے میمنہ پر ترکوں نے ساحل کے ساتھ ساتھ پر زور حملہ کیا۔ مگر برطانیہ کے تباہ کن جہاز و ڈسٹرائرز نے ان کی اصل فوج پر تجسس روشنی ڈالی اور توپوں کی آتشباری سے انہیں سخت نقصان پہنچایا۔ ترکوں نے شدید گولہ باری کی زد میں دوبارہ ہمارے میسرہ پر حملہ کیا۔ اور آخر ہمارے مورچوں کی دیواروں سے ۴۰ گز کے فاصلہ پر روک دیئے گئے۔ بموں کے حملے۔ اور ٹھہر ٹھہر کر گولہ باری جاری رہی۔ مگر اس کے بعد ان کا عام حملہ بند ہو گیا۔ فرانسیسیوں نے صبح ۶ بجے پیشقدمی کی اور ۶ بجکر ۲۰ منٹ کے قریب ترکوں کی مستحکم خندقوں پر ہلہ کیا۔ اور غنیم کی لائین کے اس تمام حصہ پر قبضہ کر لیا جو ہمارے دو شنبہ کے مفتوحہ علاقہ کے استحکام کے لئے ضروری تھا۔ غنیم کو سب جگہ بھاری نقصان اُٹھانا پڑا۔ مفتوحہ موقعوں کو مستحکم کیا جا رہا ہے۔

نواح شتلجہ میں استحکامات

پیٹروگراڈ ۴- جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ترک پرکس کوئی کے قریب قدیم لائین کو اور شتلجہ کے عقب میں دوسری لائین کو بھی قلعبند کر رہے ہیں

پولینڈ میں جرمنوں کی پیشقدمی

شملہ ۴- جولائی - ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

"آسٹروی اور جرمن افواج گلیشیہ کی طرف سے جنوبی پولینڈ کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔ آسٹریا کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے شہر زیموس پر نیز دریائے ڈنیپو کے شمال میں تمام نشیبی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دریائے وبچولا کے مغرب میں آسٹروی جرمن افواج نے روسیوں کا مقام ٹارنو تک تعاقب کیا۔ روسیوں کی ایک رپورٹ میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ غنیم کی جارحانہ کارروائی جاری ہے اور ۲۹- جون کو عقب کی محفوظ سپاہ اور غنیم کے درمیان نہایت شدید لڑائی وقوع میں آئی۔

مشرقی گلیشیہ کی جنگ کے متعلق روسی رپورٹ مظہر ہے کہ غنیم نے ۲۹- جون کو سارا دن اور ۳۰ کو دوپہر تک کامیوکا سے ہیلیز تک مختلف حصوں میں شدید حملے کئے۔ اور آسٹرویوں کی ایک سرکاری اطلاع میں مذکور ہے کہ آسٹریا اور جرمن سپاہ گینلا لیپا کی مشرقی پہاڑیوں پر کئی جگہ پیشقدمی کر رہی ہے اور دریائے کوہائینی کے مشرقی کنارے تک پہنچ گئی ہے۔ دریائے ڈنیسٹر پر کامل سکوت طاری ہے۔ اور روسی رپورٹ مظہر ہے کہ محاذ کے باقی حصوں پر بالکل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔

جرمنوں کا بحری حملہ

برجرمنوں نے ونڈاؤ کی بندرگاہ پر جو بحیرہ بالٹک کے روسی ساحل پر لیباؤ سے تقریباً ۶۰ میل شرق کی طرف واقع ہے بحری حملہ کیا۔ اور ساحل پر فوج اتارنے کی کوشش کی۔ مگر پسپا کئے گئے۔ جرمنوں کی ایک تارپیڈو کشتی ایک سرنگ سے ٹکرا کر اڑ گئی۔

مغرب میں جنگ

فرانس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے ارگون میں نہایت شدید حملہ کیا۔ ان کے دو تازہ حملے اور دا سجز میں ایک اور شدید حملہ بھی پسپا کیا گیا

اطالیوں کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ پہاڑی علاقوں میں توپخانہ کی لڑائیاں ہوئیں اور اسونزو کے علاقہ میں ان کی ترقی کی رفتار جاری ہے گو اس کی رفتار بدیں وجہ نہایت سست ہے کہ غنیم سے چپہ چپہ زمین چھین کر جوابی حملوں کے اندیشہ سے اُسے اچھی طرح مستحکم کرنا پڑتا ہے آسٹرویوں کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ انہوں نے اطالیوں کے تمام حملے پسپا کئے ہیں۔ اور وہ ابتک اپنے تمام مورچوں پر قائم ہیں اور نئی جنگ کے لئے تیار ہیں۔

گیلی پولی کی حالت

ٹائمز کا نامہ نگار دردانیال سے حال کی لڑائی کی کیفیت قلمبند کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جزیرہ نمائے گیلیپولی کا کوئی حصہ کمزور دکھائی نہیں دیتا۔ اور ہمیں اس وقت تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک مستقل قدم پر حملہ کرنے کی کارروائی درپیش ہے جس کے سامنے کے مورچوں پر ہم نے نہایت حیرت انگیز جنگی کارروائی سے قبضہ کر لیا ہے۔ اور جس کے ڈھلوانوں کو عبور کرنے کے بعد ہم آگے بڑھکر اچی بابا کے برج پر حملہ آور ہو سکتے اور آخیر میں اُس سے آگے کلید بحر کی سطح مرتفع کے قلعہ کی دیوارو پر حملہ کر سکتے ہیں۔

ووکنگ میں بارونق جلسے

(از مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹرایٹ لا)

ماشاء اللہ ووکنگ میں اب تو ہفتہ وار جلسہ ایک مستقل رنگ اختیار کرتا جاتا ہے پچھلی اتوار کو بہت اچھا مجمع ہوگیا۔ یہاں کی خلقت پر اس قسم کے مجمعوں کا بہت ہی اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور خوش آیند حیرت بھی۔

پچھلی اتوار کو یوسف علی آئی سی ایس۔ مرزا عباس علی بیگ صاحب ممبر انڈیا کونسل معہ اپنی بیگم صاحبہ اور بچوں کے تشریف لائے۔ بیگم صاحبہ اپنی زرق برق پوشاک میں تھیں۔ بچے بھی خوبصورت مشرقی لباس میں۔ سیٹھ لطفی صاحب معہ اپنی اہل خانہ اور صاحبزادی کے تشریف لائے۔ یہ دونوں بھی نفیس مشرقی پوشاک میں تھیں۔ تینوں خاتونیں انگریزی زبان نہایت شستگی اور صفائی سے بولتی تھیں۔ اور ان کو دیکھ کر ہماری انگریزی مسلمان بہنیں اور غیر مسلمان عورتیں دنگ رہ گئیں۔ ان کے لئے یہ عملی ثبوت تھا کہ جو بہتان عورتوں کے سلوک کا عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف مشتہر کر رکھا تھا۔ وہ غلط تھا۔ ان کی شائستگی اور تہذیب بھی یہاں کی عورتوں کے لئے ایک قسم کا سبق تھی۔ اور سب سے بہتر سبق اسلامی مساوات و اخوت کا تھا جبکہ عیسائیوں میں گرجوں میں بھی بڑے بڑے لوگوں کے لئے خاص خاص جگہیں مقرر ہوتی ہیں۔ یہاں اسلام میں مذہب بڑے اور چھوٹے کی تمیز نہیں کرتا۔ خدا کے نزدیک سب سے بڑا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ ہمارے مولوی صدرالدین صاحب اب یہاں کے مذاق اور رنگ سے واقف ہو رہے ہیں۔ انہوں نے وعظ میں اس اسلامی رنگ کی طرف خاص کر اشارہ بھی کر دیا۔ شام کے قریب اصفہانی صاحب معہ اپنی خاتون اور ایک دوست کے ایران سے۔ عباس علی بیگ صاحب ہندوستان سے اپنے انگریز بیاہی بہنوں سے کمال محبت اور شفقت، اخوت و مساوات سے ملتے تھے۔

بیگم عباس علی بیگ صاحبہ کو اسلام کا سچا درد ہے۔ انہوں نے تو اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ وہ ہفتوں کے لئے یہاں آویں گی۔ اور جو خدمت کر سکیں گی کریں گی۔

اسلام نے پہلے بھی دنیا میں بہت سی پاکیزہ اور نمایاں عورتیں پیدا کی ہیں۔ اس وقت بھی کم سے کم ہندوستان میں تو چند عورتیں اسلامی خدمت میں مردوں تک کو سبق دے رہی ہیں۔ کون ہے جو اس جاں نثار اسلام والیہ بھوپال کی خدمت اسلام سے نہیں واقف۔ کون ہے جو اس بیگم دل سوزی سے جو ممدوحہ کو اسلام اور مسلمانوں کے ہر کام سے ہے سبقت لے جانے کا دعوی کر سکتا ہے۔

یہاں مرزا عباس علی بیگ صاحب نہ صرف مسجد ووکنگ میں تشریف لائے بلکہ جمعہ کی نماز میں لندن میں بھی تشریف لایا کرتے ہیں۔ مگر ان سے زیادہ ان کی خاتون صاحبہ محترمہ کی دلچسپی اسلامی کاموں میں ہے۔ خدا وہ دن لائے کہ ہندوستان کے مرد روسار و اہل دل میں بھی اسلام کی بے غرض خدمت کا اسی طرح ولولہ پیدا ہو جائے جیسا چند ہندوستانی خاتونوں میں ہوگیا ہے۔ یہاں کے آثار بہت ہی امید افزا ہیں۔ اگر ہندوستان سے کافی مدد ہوتی رہی تو اس کا اطمینان کافی ہے کہ انشاء اللہ تعالی تثلیث کا جھنڈا گر جاوے گا۔ اور خدا واحد لاشریک کی پرستش کے سوا اور کسی کی پرستش باقی نہ رہے گی۔ لتنے ہی دنوں کی کوشش نے تثلیث کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے جس کا ثبوت وہ خطوط ہیں جو نئے دین عیسائیوں کی طرف سے یہاں آتے رہتے ہیں۔

ہفتہ بھر کے اذکار

(از جناب حاجی سید شاہ محمد فضل الرحمن صاحب شطاری حیدرآبادی)

عابد کو چاہیے کہ ہر روز سو بار اس ترتیب سے یہ ادعیہ پڑھا کرے

یوم ہفتہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

یوم یکشنبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔

یوم دوشنبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَمِیْعٌ جَلِیْلٌ لَا یَا عَزِیْزُ یَا جَلِیْلُ ۔

یوم سہ شنبہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔

یوم چہارشنبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُخْلِصًا ۔

یوم پنجشنبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

یوم جمعہ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اس ہفتہ اس کو تمام بلیات اور امراض و آفات سے محفوظ رکھے گا۔ اور اس کے جملہ مقاصد دلی دینی و دنیوی بر لائے گا۔

(ف) حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ ان ادعیہ کو پڑھنے کے بعد اس فقیر کے لئے بھی دعائے خیر کریں۔ ان کی اجازت مجکو میرے والد بزرگوار حضرت زبدۃ العلما مولینا المولوی الحاج الحافظ القاری الواعظ السید شاہ غلام غوث صاحب الحسینی القادری الشطاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنایت فرمائی تھی۔ میں جملہ ناظرین کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ (خطیب)

کلام اکبر

مذہب ہی سے حفاظت قومی ہے اے عزیز
نادان ہے کہ اڑ ہٹائے جو چول سے
اتنا ہی آدمی میں سمجھئے کمال فہم
جتنا کہ احتراز کرے وہ فضول سے
جو کام آئے میرے کروں اس طرف کو رخ
تفسیر سرو سے ہے نہ وحشت ببول سے
ہرگز اس انجمن کو نہ سمجھو ممد قوم!
خالی ہے جو کہ ذکر خدا اور رسول سے

اسلام کی عظیم الشان فتح

آریہ سماج کے مشہور و معروف لیڈر سوامی دہرم پال صاحب بی اے کا اسلام قبول کر کے غازی محمود بننے کی مفصل وجوات و دلچسپ حالات ان کے اپنے قلم سے دو ضخیم جلدوں میں شایع ہوئے ہیں۔ کتاب کا نام "فتوح الفرقان" ہے آج کل جبکہ آریہ لوگ مسلم قوم کے بچوں کو اسلام سے برگشتہ کر کے ارتداد کے گڑھے میں پھینکنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہوں۔ مذکورہ بالا کتاب کا ہر ایک مسلم گھرانے میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ حجم سات سو صفحہ کے قریب قیمت فی جلد عہ دونوں جلدوں کی قیمت معہ محصول ڈاک ۸ر

ملنے کا پتہ: مینجر "المسلم" لدھیانہ

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں۔ حالانکہ آج کل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں اخبار دیکھنے والوں۔ اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ:

ممتنی رگڑہ طیار ہوگیا!

اس رگڑہ کو لگا کر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجئے اور پھر دیکھئے

کہ جرمن و فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے یا نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھ کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے تجربہ شرط ہے قیمت فی دو جن ۱۲ر آنے خرچ بذمہ خریدار (اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے)

المشتہر ایس ایم موسی عیسی رفعت پورہ مرادآباد

حوادث واخبار

کراچی میں گندم کی آمد

گذشتہ ہفتہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذریعہ بالائی حصہ ملک سے ۴۲۵۶۷ ٹن گندم اور ۵۰۴۰ ٹن دیگر اجناس اور تخم کراچی میں پہونچے ہیں -

ہندوستانی ڈاک ولایت میں

پی اینڈ او کمپنی کا جہاز ملتان ہندوستانی ڈاک لے کر ۲۸ جون کو لندن میں پہنچا

جہانسی میں فوجی حادثہ

جہانسی سے خبر آئی ہے کہ رسالہ نمبر ۸ کے دو سوار گذشتہ پیر کو دیوانہ ہو گئے انہوں نے چار افسرون اور ۳ سپاہیون کو نشانہ بندوق بنا ڈالا اس کے بعد انہیں بھی گولی ماردی گئی - مقتول افسرون کے نام یہ ہیں - میجر ایم ایچ - ایل گیل (رسالہ نمبر ۸) کپتان جی - بی کو پر (۵ ویسٹ کینٹس) مجروحین میں لفٹنٹ اے پی کورٹنے (انڈین آرمی ریزرو متعلقہ رسالہ نمبر ۸) اور کپتان بی ارڈسن (رسالہ نمبر ۸) ہیں - اول الذکر بہت سخت زخمی ہوا ہے - سپاہیون میں سے ایک ہلاک ہو گیا ہے - دوسرا خفیف طور پر زخمی ہے - ہر دو سپاہی رایل فیلڈ آرٹلری سے تعلق رکھتے ہیں -

پنجابی کا امتحان

پنجابی زبان کے "اعلے معیار" کا امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۱۰ جولائی کو صبح کے ۹ بجے شروع ہوگا -

سیالکوٹ میں واٹر ورکس

سیالکوٹ میں پانی کی بہم رسانی کے لئے جو انجن منگوائے گئے تھے وہ کراچی پہنچ گئے ہیں اور عنقریب سیالکوٹ پہونچنے والے ہیں - بقول سیالکوٹ پیپر واٹر ورکس کی تعمیر کا کام ۱۵ جولائی کے اخیر تک تکمیل کو پہنچ جائے گا -

سر جیمز مسٹن کا فرزند

سر جیمز مسٹن کے مجروح فرزند کے متعلق تازہ ترین اطلاعیں قابل اطمینان ہیں -

چائے کا عطیہ

لفٹنٹ کرنل راجکمار بیر بکرم سنگھ بہادر ریاست سرمور نے ایک ہزار پونڈ چائے سفر مینا کے ہندوستانی سپاہیون کے لئے جو میدان جنگ میں موجود ہیں - عطا کی ہے جسے وائسرائے نے منظور کر لیا ہے -

بمبئی میں کثرت باران

گذشتہ اتوار کو بمبئی میں سخت بارش ہوئی جس کی مقدار ۵ انچ بتائی جاتی ہے تمام بازارون میں پانی بہنے لگا فرش اڑ گئے کنکر بہ جانے سے اکھڑ گئے بندرگاہ میں ۴ دیسی کشتیان غرق ہو گئیں ان کے ملاح بچا لئے گئے - اب بارش تھم گئی ہے -

کلکتہ میں طغیانی

کثرت بارش کی وجہ سے کلکتہ میں سیلاب آرہے ہیں -

مدرسہ طبیہ انبالہ چھاونی

مدرسہ طبیہ انبالہ چھاونی کا جلسہ جو چوتھی جولائی کو منعقد ہونا قرار پایا تھا - بوجوہ چند - یکم اکتوبر پر ملتوی کر دیا گیا - اور نیز رمضان شریف کی وجہ سے داخلہ مدرسہ تا یکم اکتوبر کھلا رکھا گیا - جو طالب العلم آنا چاہیں آجائیں اور جو بعد رمضان شریف آنا چاہیں وہ بھی جولائی میں اپنا نام درج رجسٹر کرا دیں تاکہ بورڈنگ میں ان کا باقاعدہ انتظام کر دیا جائے -

توپونکو نقصان پہنچانے کی کوشش

سنا گیا ہے کہ ۳۰ جون کی شام کو ایک شخص جو سادھو کا لباس پہنے ہوئے تھا - قلعہ دہلی کے سلیم گڑھ والے برج میں توپون کو نقصان پہونچاتا ہوا دیکھا گیا - غالبًا وہ ریلوے لائن کے راستے برج مذکور میں داخل ہوا ہوگا - کیونکہ ریل کی سڑک وہان سے گذرتی ہے پیشتر اس کے کہ وہ گرفتار کیا جائے - شخص مذکور بعض توپون کے ڈھکنون کو نقصان پہنچا چکا تھا - برج کی ہمپشائر رجمنٹ نے اسے فوراً گرفتار کر لیا اور گذشتہ جمعہ کو عدالت میں پیش کر دیا -

اخباری دنیا میں لڑائی

آریہ گزٹ لکھتا ہے - دیکھئے کون کون کس کس سے لڑ رہا ہے اخبار پرکاش اخبار امرت سے اور امرت پرکاش سے لڑ رہا ہے - پیسہ اخبار - اخبار بلیٹن سے اور بلیٹن پیسہ اخبار سے لڑ رہا ہے - "راجپوت گزٹ لاہور" راجپوت دہلی سے اور راجپوت دہلی راجپوت گزٹ سے لڑ رہا ہے - پیغام صلح "الفضل" قادیان سے اور "الفضل" پیغام صلح سے لڑ رہا ہے - سناتن دھرم پرکاش فیروز پور - سناتن دھرم پرچارک امرت سر سے لڑ رہا ہے - "زمیندار" پیسہ اخبار سے پیسہ اخبار زمیندار سے لڑ رہا ہے تعجب ہے کہ ہمارے ہمعصر نے بہت سی معرکہ کی لڑائیون کو نظر انداز کر دیا ہے ورنہ یہ فہرست بہت طولانی ہو جاتی

ایک جہاز خشکی پر چڑھ گیا

ہنڈرسن کمپنی کا ایک جہاز چند دن ہوئے لورپول سے آرہا تھا کہ بحیرہ قلزم میں جزیرہ جبل ذخبر کے ساحل پر چڑھ گیا - مسافر ایک اور جہاز آدا میں منتقل کئے گئے جہاز کے تیرا لینے کی امید ہے -

مہارانی ریوان کے مقدمہ کا فیصلہ

مہارانی ریوان نے مہاراجہ دمرادن پر تمام راج کا دعوے کیا تھا - اس پر تا حال ۴ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا تھا مگر اب مقدمہ ثالثی طور پر فیصل ہو گیا ہے - رانی اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئی ہے جس کے عوض میں اوسے ریاست کی طرف سے ۴۸ ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ ملا کرے گا -

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن کو ہفتہ مختتمہ ۱۹ جون میں ۲۰ لاکھ ۳۴ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی - حالانکہ سال ماقبل کے اسی ہفتے میں ۱۲ لاکھ ۹۸ ہزار ۵۱۷ روپیہ آمدنی ہوئی تھی - غالبًا یہ کمی نسبتًا تھوڑی گندم باہر بھیجنے سے عمل میں آئی ہے - یکم اپریل سے ۱۹ جون تک کل آمدنی کی مقدار ۱۹۴۴۱۰۲۹ روپیہ تھی اور سال گذشتہ کے بالمقابل عرصے کی آمدنی ۲۰۵۸۶۶۵۴ روپیہ تھی اس حساب سے سال روان میں گویا ۶۴۴۶۲۵ روپیہ کی کمی ہوئی -

راولپنڈی میں طوفان باد و برق

یکم جولائی کو شام کے ۵ بجے راولپنڈی میں آندھی اور برق کا سخت طوفان آیا - کئی مقامات پر بجلی گرتی ہوئی معلوم ہوئی - ایک جگہ ۱۰۰ گز کے فاصلے پر دو مرتبہ بجلی گری - لارنس روڈ پر مکان نمبر ۳۶ کی کھڑکی توڑ کر بجلی اندر گھس گئی چونے کی دیوارون کو سخت نقصان پہونچا بعد میں دیوار پھاڑ کر نکل گئی - ایک یورپین تاجر کو بھی بجلی کا صدمہ پہنچا یہاں سے چند گز کے فاصلے پر ایک فقیر کا جھونپڑا تھا - اس کے متصل ایک درخت بجلی کی زد میں آگیا - علاوہ ازین کئی مکانات اور درخت بجلی سے نقصان رسیدہ ہوئے

گھوڑون اور خچرون کی نسل کشی پر مربعے

تازہ ترین پنجاب گورنمنٹ گزٹ میں نہر لوئر باری دواب پر عطائے اراضی کے قواعد شائع ہوئے ہیں جو گھوڑون اور خچرون کی نسل کشی کے بدلے دی جائے گی -

روغن السی کی برآمد کی ممانعت

گذشتہ ہفتہ سے گورنمنٹ ہند نے سلطنت متحدہ۔ روس (بحیرۂ سوم) بلجیم۔ فرانس سپین اور پرتگال کے سوائے یورپ اور بحیرہ روم و بحیرۂ اسود کی بندرگاہوں کی طرف خام و پختہ روغن السی کی برآمد کی ممانعت کر دی ہے

مدرسہ تکمیل الطب لکھنؤ

اس مدرسہ طبیہ کی رویداد سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء کے آخر تک اس میں مرضیٰ کی تعداد ۹۱۶۷۸ ہے اس مدرسہ کا دائرہ تعلیم چالیس ضلعوں کو حاوی ہو چکا ہے ۱۹۱۳ء کے آخر میں بقایا مبلغ ۱۶۶۶۸ روپیہ ۲ر آنہ تھی۔ ۱۹۱۴ء میں مبلغ ۵۲۴۳ روپیہ ۵ر۶ کی آمدنی ہوئی ۱۹۱۴ء میں مبلغ ۷۱۴۴ روپیہ ۹ر آنہ خرچ ہوئے اور ۱۶۳۲۷ روپیہ ۱۴ر آنہ ۹ پائی باقی بچے اس مدرسہ میں ۱۹۱۴ء میں ۹۷ طالب علم داخل ہوئے اور ۷۵ طلبہ شریک امتحان ہوئے منجملہ اون کے ۵۱ طالب علم کامیاب ہوئے ۱۰ طلبہ کو حسب تجویز کمیٹی انتظامیہ ترقی دی گئی۔

ملتان میں ایک حادثہ

۳ جولائی کو ایک دوازدہ سالہ لڑکا ملتان کمیٹی کی چھڑکاؤ کی دخانی گاڑی کے تلے دب کر مرگیا یہ حادثہ ٹاؤن ہال کے عین سامنے وقوع پذیر ہوا۔

جنگی جہاز

جنگی جہازون کو آبدوز کے حملہ سے محفوظ رکھنے کی ایک نئی ترکیب ایجاد ہوئی ہے جو اگر کامیاب ثابت ہوئی تو آبدوزون کو بیکار کر دے گی۔ یہ ایک مشین ہے جو جہازون میں تہ آب لگائی جا سکتی ہے اور جب کوئی آبدوز جہاز کے قریب آئے گا تو فوراً اس کی گھنٹیاں اہل جہاز کو مطلع کر دیں گی یہ مشین صرف آبدوزون ہی کی آمد کی اطلاع نہ دیگی بلکہ جو چیز بھی پانی کے اندر جہاز کی طرف آئیگی اس سے اہل جہاز کو مطلع کر دیگی۔

خندقوں میں اخبار بینی

میدان جنگ میں کئی خاص پر مذاق اخبار شائع ہوتے ہیں جو خندقون میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہ اخبارات میدان جنگ ہی میں لکھے اور چھاپے جاتے ہیں۔

ایک انگریز کا مشرف باسلام ہونا

اس دفعہ دو خوشخبریاں آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں۔ اول تو ایک بزرگ انگریز کا مشرف باسلام ہونا ہے جو بڑی مسرت بخش خبر ہے۔ دوئم اس سے بھی بڑھکر ہے وہ یہ کہ مسجد ووکنگ کی تبلیغ خدا تعالے کے فضل سے اچھا رنگ اختیار کر رہی ہے۔ نہایت امید افزا امور پیدا ہو رہے ہیں۔ اہل ووکنگ کے دلون میں مسجد کی محبت پیدا ہو رہی ہے اس مسجد میں لوگ بڑی خوشی سے وعظ سننے کے لئے آتے ہیں۔ اپنے تعلقات کا مسجد کے ساتھ ہونا موجب فخر سمجھتے ہیں۔ یہ احاطہ اور مکان نہایت قابل اعتبار اور معزز سمجھا جاتا ہے۔ لوگ اپنی اولاد کو وعظ سننے کے لئے یہاں بھیجتے ہیں۔ اس مذہب کو معقول مذہب یقین کر لیا گیا ہے۔ اور خدائے واحد کی پرستش کا خیال دلون میں جم رہا ہے۔ چنانچہ اس اتوار کو ہماری مسجد میں چار وقتون میں یعنی ظہر عصر مغرب عشا کی نمازون میں چار چار صفیں مشاہدہ میں آئیں اور ان میں دس کے قریب ایسے لوگ تھے جنہون نے اسلام ابھی قبول نہیں کیا۔ لیکن نہایت فراخدلی سے نماز میں شامل ہوتے رہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ آثار نہایت امید افزا ہیں۔ اور دوسرے امور ایسے ہیں جن کے لکھنے کی چندان ضرورت نہیں۔ لیکن وہ سب کے سب یقین دلاتے ہیں کہ خدا تعالے اپنے مقدس مذہب کو جو عین فطرت انسانی کے مطابق ہے اس زمین میں پھیلانا چاہتا ہے۔ انگلستان میں انگریز مرد عورت بچوں کا باجماعت نماز پڑھنا اور خاص تعداد میں نماز پڑھنا طبیعت میں ایک خاص کیفیت پیدا کرتا ہے۔ اور بے اختیار اس کی حمد و ثنا تشکر زبان پر جاری ہوتی۔ اور رسول کریم علیہ الصلواۃ والسلام کے لئے درود زبان پر جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعلٰے خود اس کام کا حامی و ناصر ہو اور خود ہی اسکو سرانجام دے۔ اللھم زد فزد۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

صدرالدین ووکنگ (لندن)

معاونین مدینہ کا دلی شکریہ

ہم اپنے اون معاونین کرام کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے علاوہ اپنے دوستون کو بھی مدینہ کا خریدار بناکر توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔ ہفتہ گذشتہ سے آجتک جن حضرات نے یہ عنایت فرمائے ہیں اون کے نام نامی شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اور جن خریداران نے اب تک اس جانب توجہ نہیں فرمائی۔ امید کہ وہ بھی جلد توجہ فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

اسمائے گرامی معاونین کرام	تعداد خریداران
جناب قاضی حکیم عبدالحق صاحب سب رجسٹرار	۴
جناب ولی الدین صاحب ..	۱
جناب منشی غیاث الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس	۱
جناب منشی محمد اکرم صاحب اہلمد جوڈیشل -	۲
جناب مولوی کفایت اللہ صاحب صدر مدرس	۱
جناب غلام حضرت خان صاحب حاذق پروفیسر آرمز کالج	۱
جناب غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول	۱
جناب شیخ منشی محمد عبداللہ صاحب محرر چوکی پولیس کوٹ	۲
جناب حاجی غلام حسین صاحب مرچنٹ ..	۱

علاوہ ازین ہفتہ گذشتہ سے ۳۵ حضرات نے نمونہ پسند فرماکر مدینہ کو خریداری سے مشکور فرمایا۔ اللھم زد فزد۔

مقامی حالات

اس ہفتہ فصل خریف کی تخم ریزی کے لائق کئی مرتبہ کافی بارش ہو گئی ہے۔ نیشکر کی حالت بہت اچھی ہے۔ بعض اوقات حبس ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ہوا تیز چلتی ہے۔

ترکِ کل

(از حضرت اقبال)

مجنون نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے | نظارہ کی ہوس ہے تو لیلےٰ بھی چھوڑ دے
واعظ کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد | دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے
مینارِ دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ | یہ انتظارِ مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑ دے
تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی | رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے
مانند خامہ تیری زبان پر ہے حرفِ غیر | بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے
لطفِ کلام کیا جو نہ ہو دل میں زخمِ عشق | بسمل نہیں ہے تو تو تڑپنا بھی چھوڑ دے
شبنم کی طرح پھولوں پہ رو اور چمن سے چل | اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے
ہے عاشقی میں رسم الگ سب سے بیٹھنا | بتخانہ بھی حرم بھی کلیسا بھی چھوڑ دے
سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے | او بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے
اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عشق | لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے
جینا وہ کیا جو ہو نفسِ غیر پر مدار | شہرت کی زندگی کا بھروسہ بھی چھوڑ دے
شوخی سہی ہے سوالِ مکرر میں اے کلیم | شرطِ رضا یہ ہے کہ تقاضا بھی چھوڑ دے
ہاں اے شرابِ عشق یہ دن ہیں نمود کے | ایسی اچھل کہ خلوتِ مینا بھی چھوڑ دے
واعظ ثبوت لائے جو مے کے جواز میں | اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

اشتہار دینے والون کو مژدہ!

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبجات اکثر روسا و علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے اسکے سوا ہندوستان کے سر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے انکی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایک سال	چھہ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	ما،	سہ	سے	عسہ	عہ	عمہ
نصف صفحہ	دسہ	بلعہ	لیعہ	عہ	سے	للعہ
نصف کالم	دسہ	لعہ	ﺋﮧ	سے	للعہ	سے

کتاب مفت منگوانے

جو انسان اپنی زندگی کو تندرستی و آرام کے ساتھ گذارنا چاہتا ہے۔ اگر تندرستی نہیں تو ایسی زندگی کو بیہودہ جانکر اس سے مرنا بہتر ہے پس اگر تندرستی کے کامل بھید ہونے آپ واقف و ہمیشہ تندرست نوجوان بنے رہنا چاہتے ہوں تو ہماری کتاب

کام شاستر

ہم سے بلا قیمت منگوا کر مطالعہ کیجیے جو انگریزی گجراتی تامل مرہٹی، تیلگو، بنگالی مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی موجود ہے اسکا حصول بھی ہمارا ادا کرینگے پتہ ذیل میں درج ہے

غیبی امداد آتنک نگرہ گولیاں

مریض دیدہ و دانستہ موت کے منہ میں جانیکا ارادہ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ اُسکے مقصد میں ان کامیابی بخشنے والی ہماری آتنک نگرہ گولیان غیبی امداد اُسکے حق میں ہیں۔ یہ گولیان ہر قسم کی کمزوری اور مادہ تولیہ کی خرابیونکو دور کرکے اُنکی زندگی کو آرام سے گذارنیوالی ہیں ایک مرتبہ امتحاناً منگوا کر استعمال کرنے سے خود بخود اسکی تصدیق و تجربہ ہو سکتا ہے۔ نباتاتی اجزا سے مرکب ہیں فوراً اثر دکھاتی ہیں قیمت ۳۲ گولیون کی ڈبیہ ایکروپیہ عہ

ایسے ہی ہمارا طلا آواجی کرن تیل خارجی علاج ہفتہ میں نامرد کو مرد بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تیل ۵ روپیہ کی فرمایش پر ایکروپیہ کمیشن دیا جائیگا

البم مذہبی تصاویر ۲۴-اہل ہنود کلاں

اس البم میں ہندو دیوتاؤں بزرگ مہاتماؤں کے وہ نو رنگین و خوبصورت جدا جدا موجود ہیں کہ جن کے درشن سے آپکا دل ہمیشہ خوش رہیگا بلکہ مکان میں رکھنے سے برکت رہا کریگی فی البم ۸ محصولڈاک معاف خرچ وی پی ار

اوپر کی چار اشیا کے ملنے کا پتہ

ویدشاستر منشی شنکر جام نگر ا کاٹھیا وار

ایجنٹ

لچھمی نراین جنرل مرچنٹ نجیب آباد ضلع بجنور

معاونین مدینہ سے عرض

ناظرین مدینہ یہ اخبار آپکی کشش عشق و محبت کی سچی تصویر ہے اس لیے مدینہ والے سے جسکو الفت ہوگی اسکو اس اخبار کی ترقی کا خیال ضرور ہوگا۔ سرور عالم والی مدینہ کرمہ کے عاشقو یہ آپکا پیارا پرچہ ہر ہفتہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچکر حضور کی یاد کو تازہ کرتا ہے پھر کیون اس کی مزید ترقی کیطرف توجہ نہیں فرمائی جاتی لہذا معاونین مدینہ نئے خریدار بہم پہنچا کر کارکنان مدینہ کو شکوری کا موقع دیں۔ نیاز مند مالک و منیجر اخبار مدینہ

السنہ مشرقیہ

فہرست مضامین حصہ اول۔ عربی زبان کی تاریخ ابتدائی حالت سے انتہا تک موجدین علوم عربی فصاحت و بلاغت کے نمونے **حصہ دویم** فارسی زبان کی تاریخ ابتدائی حالت سے انتہا تک فارسی پہلوی۔ ژند۔ پاژند سنسکرت زبانوں کے الفاظ کی مماثلت سنسکرت فارسی۔ لاطینی۔ انگریزی الفاظ کی مشابہت۔ عہد اسلامیہ کا اثر فارسی زبان پر۔ قدیم فارسی کتب کی عبارات ۳۴۲ھ ہجری سے لیکر ۱۲۶۰ھ ہجری تک کے تغیرات فارسی زبان پر مسلمانوں نے پارسیون کی جسقدر کتابیں ترجمہ کیں انکا حال مع اسمائے مترجمین **حصہ سویم** سنسکرت کی تاریخ ابتدائی حالت سے انتہا تک محققانہ شجرہ آریوی زبانوں کا۔ عروج و زوال سنسکرت کی۔ معرکۃ الآراء تصانیف کا حال مسلمانوں نے ہندو کی جسقدر کتابیں ترجمہ کیں اون کا حال مع اسمائے مترجمیں۔ کتابت۔ چھپائی کاغذ نہایت عمدہ۔ سرورق رنگین۔ قیمت ۶ر

المشتہر محمد رفیع الدین خان۔

بھٹی محلہ مرادآباد (ممالک متحدہ)

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

خون نکسیر کیسا ہی کہنہ عارضہ کیون نہو دو یوم میں رفع ہوتا ہے ۲ پیکٹ ۸ر

پیر سو پیراتا۔ رفع ہوتا ہے، قیمت فی پیکٹ ۶ر

خون حیض ایام مقررہ سے زیادہ آتا قیمت نسخہ (عہ)

گولی ملذذ خوشبودار جس سے فاعل و مفعول دونوں محظوظ ہوں تعریف فضول ہے فی درجن ۸ر

طلا اوس واسطے کمزوری جو بباعث کثرت یا کمی یا کسی غلط کاری کے رگیں موٹی ہاہٹ گئی ہوں یا ٹوٹ گئی ہون اصلی حالت پر لاتا ہے اور سخت کر دیتا ہے شیشی ۱۲؍ شیشی خورد (عہ)

سینہ سخت و استادہ کرے جسقدر کہ سینہ بند خورتیں رکھیں اسی قدر چند روز کے استعمال سے رہیں فیصدی ایکروپیہ ۱ر

گولی دمہ جس کہ بالی دمہ چند روز کے استعمال سے یا تو گل جاتی ہے یا گر پڑتی ہے فی درجن آٹھ آنے ۸ر

کھٹمل مچھر دور کرنے کی دوائی شیشی ۱ر

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

وارد حال لکھنؤ محلہ بربانا مکان نمبر ۱۱۱/۸

مقوی اعصاب

(ناکامیاب مریضوں کو کامیاب بنانیوالا مرکب)

اس شربت کے استعمال سے وہ قوتیں قوی ہوجاتی ہیں جنکی کمی سے مرد نامرد اور پورا ہونے سے مرد کہلاتا ہے جب کثرت فواحشات و مسکرات و جوانی کی بدعنوانیاں آپکو بیوقت اور عین شباب میں لطف کی جگہ بے لطف کردیں تو اس مرکب کو تجربہ کریں۔ ہر میدان میں آپ غالب ہی رہیں گے اگر آپ چاہتے ہیں کہ روزانہ ڈیوٹی اور انکار مزید و محنت کی کثرت سے درماندہ نہوں۔ اور پیری میں جوانی کا لطف اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھئے یہ نامرد کو مرد اور مرد کو دوا مرد بنا دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ دل و دماغ جگر اور معدہ کو درست کرتا ہے بزدل کو صاحب حوصلہ اور صاحب حوصلہ کو ممتاز ہونیکی طاقت بخشتا ہے اعصابی طاقت اور برقی رفتار اعصاب میں اس سے پیدا ہوتی ہے جو لوگ بیوقت صرف قوت کرلیتے ہیں۔ اور زندگی کے واجبی مزے سے قاصر ہو جاتے ہیں وہ اسکے چند روزہ استعمال سے اپنی گمشدہ طاقت کو واپس لا سکتے ہیں جب مثانہ کمزور ہو کر مادہ زندگی تباہ ہوگیا ہو اور تھوڑے فکر و رنج سے خاجب اوار ہو جاتی ہو اور دماغ میں بیہودہ خیالات کا ہجوم رہتا ہو تو اسکے پینے سے دور ہو جاتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیعت شگفتہ رہے اور امراض خفیہ سے بچے رہیں تو اسکی چند خوراک کا تجربہ کیجیں تیز وہ لوگ جنکو اپنے ہی اعمال نے ٹھنڈا کردیا ہو یا بڈھا یا سدراہ مقصود ہو تو وہ اس سے پورا فائدہ اٹھالیں شہادت ہیں وہ لوگ موجود ہیں جو کامیاب ہوچکے ہیں اس کے چند روز استعمال سے حمل مرتبہ قرار پاتا ہے۔

قیمت فی بوتل چار روپیہ (للعہ)

طلائے نادر جب آلہ کار اپنی بیوقوفی سے بگاڑ بیٹھے ہون تو لیے آزمائیے قیمت فی تولہ (للعہ)

حب دافع جریان و احتلام ان گولیوں سے جریان کمزوری درد کمر، رقت سرعت انسان وغیرہ دور قیمت ۲ ہفتہ ایکروپیہ (عہ)

حب دافع سیلان الرحم یہ عارضہ عورات کے لیے بڑا زبون ہے اس سے لیسدار رطوبت کا آنا بند ہو جاتا ہے ۲ ہفتہ دو روپے (عہ)

دوائی مدر ایام ماہواری اس سے عورات کو مقررہ ایام باقاعدہ اور کھلکر آتے ہیں قیمت دو ہفتہ دو روپیہ (عہ)

حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء

شاہی سند یافتہ لاہور موچی دروازہ

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام مجید حسن پرویپرائٹر - منیجر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

365

ضمیمہ اخبار مدینہ بجنور — مورخہ ۱۲ جولائی ۱۵ء

معذرت

۱۵ جولائی کے مدینہ میں صفحہ ۱۲ پر جو نظم درج کی گئی ہے اس کا ابتدائی حصہ سہواً صفحہ ۱۱ پر درج نہ ہو سکا تھا۔ جس کی اطلاع بھی پرچہ تیار ہونے کے بعد ہوئی اسلئے کسی طرح تصحیح نہ کی جاسکی۔ اب اس کے ابتدائی بند علیحدہ شائع کئے جاتے ہیں۔ ناظرین مدینہ اسکو ۱۵ جولائی کے پرچہ میں شامل فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

سالارِ عادل فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل و انصاف

(از چودھری دلورام "کوثری")

عدلِ عمرؓ کی ایک حکایت رقم کروں	طوبیٰ کی شاخ شاخ کو صرفِ قلم کروں
آنکھوں کی پتلیوں سے سیاہی بہم کروں	پھر دوات کوثر و زمزم کو ضم کروں
لکھوں وہ عدل شیخ مشیخت مآب کا
نہ دفترِ فلک نہ ہو نقطہ کتاب کا

تاریخ دے رہی ہے زمانہ کو یہ خبر	یعنی حسنؓ حسینؓ محمدؐ کے دو گہر
زہراؓ کے نورِ عین۔ علیؓ کے دل و جگر	گلہائے باغِ دیں۔ شجرِ نور کے ثمر
بچپن کا تھا زمانہ مہ و آفتاب تھے
مصروف کھیلنے میں وہ عالیجناب تھے

ناگاہ ابنِ حضرتِ فاروقؓ واں گیا	چاہا حسنؓ حسینؓ کے ہمراہ کھیلنا
بولے حسنؓ نہ بچہ کو کھلائیں گے ہم ذرا	شہزادوں میں غلام کے لڑکے کا کام کیا
تیرا پدر جنابِ نبیؐ کا غلام ہے
نانا ہمارا سرورِ عالی مقام ہے

مخفی نہیں ہے جانتی ہے خلق یہ تمام	تو ہے غلام اور پدر بھی ترا غلام
سن کر چلا یہ ابنِ عمرؓ سن کے وہ کلام	جاکر کہا پدر سے کہ اے آسماں مقام
طعنِ حسنؓ سے غیر مرا حال ہو گیا

۷۸۶

جسٹرڈ — اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار — نمبر ۵۵۵ھ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸
۱۵ ۲۲

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور (روہیلکھنڈ) پنجشنبہ ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء مطابق ۲ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ — نمبر ۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میدان جنگ غربی و شرق

مشرق میں زمین سپاہیوں کے خون سے لالہ زار ہو رہی ہے اور ملک الموت کا ہاتھ زور شور سے کام کر رہا ہے۔ ہر ایک سلطنت علی قدر مراتب جنگ میں مشغول ہے۔ لیکن روس، جرمنی و آسٹریا کی جانب زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ ان تینوں سلطنتوں نے میدان مشرق میں کیا کام کیا۔ ظاہر ہے کہ گلیشیا، لہستان، اور بالٹک میں لڑائی کا زور زیادہ ہے۔ اور وقائع نگار جنگی ٹائمز لنڈن کے بیان کے بموجب کہ ابھی تک پانچواں حصہ روسیوں کا میدان جنگ میں نہیں آیا ہے لیکن پھر بھی زور میں روز افزوں ترقی ہے اگر روس اپنی پوری طاقت کا نصف حصہ میدان میں لے آئے تو پھر یقیناً جرمنی و آسٹریا کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے گا۔ یہی نامہ نگار دوسری جگہ لکھتا ہے۔ کہ روس کی فوج ۳۰ لمین جرمنی و آسٹریا کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اگر ان اعداد پر غور کیا جائے تو دولت روسیہ کی قوت ۱ لمین ہوتی ہے سودکیا سپاہیوں اور افسروں نے قابل تعریف طریقہ پر مدافعت کی ہے۔ لیکن ایک بڑی مجبوری یہ ہے کہ سوائے جرمنی کے دوسری دول یورپ فی الحال جنگ کے لئے تیار نہ تھیں۔ اور نہ اُن کو علم تھا کہ نعلی گھونسا جرمنی خفیہ خفیہ ایسی عظیم لڑائی کا تہیہ کر رہا ہے۔ جب ایکدم سے وہ میدان جنگ میں کود پڑا تو روس۔ فرانس۔ انگلستان مدافعت کو کھڑے ہوئے۔ یہ تینوں سلطنتیں دنیا کی عظیم الشان طاقتیں ہیں۔ اور ان کی افواج قاہرہ و خزائن سے جرمنی کو کوئی نسبت نہیں۔ انہوں نے باوجود طیار نہ ہونے کے بھی ایسی جوانمردی سے جواب دیا کہ جرمنی کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ اور جب یہ مقابلہ کیا جاتا ہے کہ وہ چالیس سال سے زیادہ سامان جنگ کی طیاری میں مشغول تھا اور یہ فوراً طیار ہوئے۔ اور پھر بھی ایسی بہادری سے مقابلہ کرے تو جرمنی کی وقعت وعظمت نظر سے بالکل گر جاتی ہے دہوکہ دینے والا دنیا کے ہر شخص کی نظر میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ جرمنی نے بلاشک دھوکہ سے کام لیا۔ اور آسٹریا کی کچھ بھی سن گن ان طاقتوں کو معلوم ہوئی تو جنگ اب تک کبھی کی ختم ہوگئی ہوتی۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جرمنی کے مقابل میں روس فرانس اور انگلستان کا پایہ زبردست رہے گا۔ عارضی کامیابی استقلال کی دلیل نہیں ہے۔ جب دو شخص لڑتے ہیں تو کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو فوقیت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن صحیح معنوں میں کامیاب وہی کہلاتا ہے جو آخر میں فتحیاب ہو۔

بقول جنرل سرجان فرنچ جرمنی کی عارضی کامیابیاں کثرت سپاہ کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ بعض زیادتی سامان کا سبب ہیں۔ لیکن یقین کر لینا چاہئے کہ انگلستان، روس، فرانس میں بھی اب کثیر التعداد ذخائر جنگ موجود ہوگئے ہیں اور پچھلی عارضی جرمن کامیابیوں کو بہادر روسی، شجاع فرانسیسی، دلیر انگریز ناکامیوں سے بدل رہے ہیں۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ دنیا اس عظیم الشان جنگ کے نتائج جرمنی کی شکست اور اتحاد ثلاثہ کی فتح کی صورت میں دیکھ لیں گے۔ لیکن یہ لڑائی ہے اور خدا کو صحیح علم ہے کہ کتنے دنوں میں آتش رستخیز ختم ہو۔

ہندوستان کا سلسلہ تجارت ہر سلطنت سے وابستہ تھا۔ اور اس لڑائی سے ہماری ضرورتوں پر بہت بڑا اثر پڑا لیکن رعایا پرور اور غریب نواز سرکار برطانیہ نے ہماری ضرورتوں کی طیاری کا اختیار کر کے انکا مستحکم انتظام کر دیا۔ اور امید ہے کہ تھوڑے دنوں میں ہم سوائے انگلستان کے غیر کے محتاج نہ رہیں گے۔

میدان غربی میں بھی لڑائی زور شور سے جاری ہے اور لاکھوں ماؤں کے لال خون میں نہا رہے ہیں۔ جرمنی کا مقابلہ دول ثلثہ نہایت کامیابی سے کر رہی ہیں اور روزانہ خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ یورپ کے آسمان پر سے جنگ کی گھٹا بہت کچھ چھٹ گئی ہے۔

اٹلی کے شریک جنگ ہو جانے سے لڑائی میں رونق آگئی ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے کہ آسٹریا کی برابر اٹلی کی طاقت ہے۔ اور وہ اس وجہ سے بھی توانا ہے۔ کہ آسٹریا مہینوں سے پرانی بدشگونی کے پیچھے ناک کٹا رہا ہے۔ اور لاکھوں سپاہی فضول میدان جنگ میں تلوار کے گھاٹ اتر گئے ہیں لیکن اٹلی سوچ سمجھ کر میدان میں آیا ہے۔ چنانچہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اٹلی آسٹریا کا زبردست مقابل ثابت ہوا ہے۔ اور وہ اکیلا ہی اس کا غرور توڑ دیگا

امریکہ کی طرف بھی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ وہ بالکل غیر جانب دار ہے۔ اور یہاں تک خاموش ہے۔ کہ اُس کے جہازوں کا نقصان اگر جرمنی کے ہاتھوں ہوتا ہے تو کچھ نہیں کہتا۔ ہم اس کو کیا کہیں۔ سوائے اس کے کہ یا تو وہ اس قدر کمزور ہے کہ جرمنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یا جرمنی خفیہ طور پر اُس کے نقصانات کا معاوضہ دیدیتا ہے۔ لیکن ہر بیدار اور دور اندیش کا یہ فرض ہے کہ وہ ایک دفعہ کو ہر ممکن طریقہ سے پیدا کرے۔ اگر امریکہ جرمنی کی سرکوبی پر آمادہ ہوا اور گو بڑے روس فرانس۔ انگلستان کی زد پڑے تو بہت جلد دنیا کو امن نصیب ہو جائے۔

ہمیں اب دو کلمے نہایت عرض کرنے ہیں۔ جنگ کا اثر جہاں ہماری ضرورتوں پر پڑا ہے۔ وہیں ہم میں اخبارات جنگ پڑھنے اور اُن پر تنقید کرنے کا بھی شوق پیدا ہو گیا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہم میں ہیں جو جوشیلے مضامین لکھنے کے عادی اور اکثر اخبارات ایسے مضامین چھاپنے کے متمنی ہیں۔ لیکن دیکھنا چاہیے کہ "ہمارے فرائض" موجودہ زمانہ میں کیا ہونا چاہئیں۔ رعایا کا فرض ہے۔ کہ جب اُس کا حکمران کسی جنگ میں مشغول ہو تو وہ ہرگز ایسے سامان نہ پیدا کرے۔ جس سے اُس کی مشکلات میں اضافہ اور توجہ میں انتشار واقع ہو۔ یہ سچ ہے کہ رعایا کی قدرے شورش سے گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگڑ سکتا۔ مگر تاہم ایک قسم کی تکلیف ضرور ہوتی ہے۔

ہم کو چاہیے کہ جس طرح ہو سکے گورنمنٹ کی مدد کریں ہم نے سالہا سال آرام کے ساتھ گذارے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے احسان کا بدلہ ادا کریں۔ اہل ہند نے اب تک گورنمنٹ ہند کی خدمت کی ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ خدمت استقلالی صورت اختیار کرے اور ہم اگر ایک روٹی کھائیں تو اُس میں سے پاؤ حصہ برطانیہ کے جانباز سپاہیوں کے لیے نکال رکھیں۔ خدانخواستہ اس سے یہ منشا نہیں کہ برطانیہ ہماری مدد کی محتاج ہے۔ بلکہ بحیثیت رعایا یہ ہمارا فرض ہے۔ اور ہم کو اس پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ ہماری امداد گورنمنٹ کی فوج کو ایک دن کے لیے بھی کافی نہیں ہو سکتی لیکن وہی حقیر خدمت ہماری سرپرست گورنمنٹ کے دل میں وفاداری کا نقش زیادہ گہرا کرنے کا باعث ثابت ہوگی۔

امیر صاحب افغانستان کی رعایا پروری

نہایت خوش نصیب ہے وہ ملک جہاں کا بادشاہ اپنی رعایا کے مختلف فرقوں کے مذہبی احساسات کا خیال رکھتا ہو اس صنف میں امیر صاحب افغانستان بھی ممتاز ہیں۔ اُن کے ملک میں اگرچہ ہندوؤں اور سکھوں کی آبادی کم ہے لیکن امیر ممدوح ہر فرقہ کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ کمیسہ کے میلہ میں اعلیٰ حضرت بھی تشریف فرما تھے۔ اور افغانی فوج مع بینڈ بھی متعین تھی۔ حضور ممدوح نے سرداران ہنود کے سامنے یہ تقریر فرمائی۔

> امروز دینی علیحدہ است گر در دنیوی و معاملات جہانداری
>
> چوں خالق یگانہ عالم امروز مارا بادشاہ افغانستان ساختہ
>
> مسلمان و ہندو و رعیت ما گردانیدہ ہمہ را مثل فرزند دانستہ
>
> ازیں سبب در میلہ و خوشنودی شما اشتراک ورزیدم"

اس تقریر کے بعد اکابر ہنود نے اعلیحضرت کی خدمت اقدس میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس پر بہت سے دستخط تھے۔

اخبارات پنجاب

مسٹر عبد العزیز صاحب وکیل امرتسر نے اخبارات پنجاب کی حالت پر ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

[illegible] کی انتظامی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ ۲۴۳ نئے اخبارات جاری ہوئے۔ اور ۱۳۰ میں سے ۵۰ بند ہو گئے۔ خاص پنجاب میں ۲۸۸ اخبار و رسائل تھے جن کی تفصیل یہ ہے۔

اردو: ۱۹۴، انگریزی: ۵۴، گورمکھی: ۲۲، ہندی: ۱۱، روس: ۱، اردو ہندی: ۱۔ مجموعہ ۲۸۸ کے لاہور میں ۱۳۸، امرتسر میں ۱۳، شملہ میں ۹ قادیان میں ۹، راولپنڈی میں ۸، جالندھر میں ۵۔ لودیانہ میں ۴۔ گوجرانوالہ میں ۳۔ سیالکوٹ میں ۲، جھنگ میں ۲۔ روزانہ اخبارات کی تعداد ۱۴ تھی جن میں چار دہلی سے نکلتے تھے اور باقی پنجاب سے جن میں تین انگریزی اور سات اردو تھے۔ صوبہ سرحدی میں چار اخبار شایع ہوتے تھے۔ جملہ اخبارات کی مجموعی اشاعت تین لاکھ بیس ہزار تھی۔

انجمن ترقی اردو کا اعلان

مولوی عبد الحق صاحب بی اے معتمد انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس میں وہ دریافت فرماتے ہیں۔ کہ کون کون سی فارسی، عربی کتابوں کا ترجمہ کرانا مفید ہوگا۔ مولوی صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ خاص صورتوں میں جرمن و فرنچ تصانیف بھی ترجمہ ہو سکیں گی۔ انجمن ترقی اردو کا یہ اعلان دور اندیشی پر مبنی ہے۔ کیونکہ ملک میں مختلف خیال و مذاق کے لوگ موجود ہیں۔ اگر انجمن محض ایک ہی علم کی کتابیں ترجمہ یا تالیف کراتی تو غالباً زیادہ دلچسپی نہ پیدا ہوتی۔ مگر ابھی تک ایک کام انجمن نے نہیں کیا۔ کہ ملک کے اُن گدڑی کے لعلوں کو جنہیں زمانہ کی ستمگاریوں نے پوشیدہ کر رکھا ہے۔ اُبھارتے اور پبلک سے روشناس کراتے۔ ہمارے ملک میں اکثر اصحاب ایسے موجود ہیں جن کی قیمتی تصانیف مختلف علوم پر غیر مطبوعہ ہیں۔ وہ اس قدر مقدرت نہیں رکھتے کہ اُن کو طبع کرائیں۔ ایسے اصحاب کی قدر دانی انجمن کا فرض ہے۔ اور بہتر ہے کہ قرض حسنہ کی ایک مد انجمن قایم کر دے جس سے اصحاب تصنیف کو معقول امداد اقرار نامہ لکھا کر دی جائے۔ اور وہ بعد کو رفتہ رفتہ ادا کر دیں۔ انجمن کو اختیار ہے کہ تصانیف پہلے ملاحظہ کر لے۔

مولانا عبد الحق صاحب اگر پسند فرمائیں تو سب سے پہلے علامہ بیرونی کی بے نظیر کتاب "الہند" اور "الآثار الباقیہ" کا اردو میں ترجمہ کرائیں یہ دونوں کتابیں فن تاریخ میں بے نظیر اور خصوصاً "الہند" محض ہندوستان کے متعلق ہے۔ ہم نے "الناظر" میں دیکھا تھا کہ انجمن علامہ بیرونی کے سوانح عمر شایع کرنے والی ہے مگر بعد کو اُس کا کچھ زیادہ حال معلوم نہ ہوا اگر یہ سوانح عمر جامع طور پر مرتب ہو جائے تو اردو علم ادب میں مفید اضافہ ہوگا سوانح عمر کے ذیل میں اگر امام محی الدین ابن عربی مصنف "فتوحات مکیہ" اور امام فخر الدین رازی مؤلف تفسیر کبیر کے حالات مفصل شایع کیے جائیں تو بہت مناسب ہیں۔

بہرحال انجمن کے کاموں میں مدد دینا ہر اردو دان شخص کا فرض ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مولوی عبد الحق صاحب اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور امید ہے کہ ایک زمانہ میں یہ انجمن یورپ کی بڑی بڑی علمی مجالس کی ہم پلہ ہو جائے گی۔ خدا ہم چنیں کند۔

آسٹریا اٹلی کو کیا دیتا تھا

جرمن وزیر اعظم ڈاکٹر والن بیتھمن ہالوگ نے آسٹریا اور اٹلی کی جنگ پر ایک طویل تقریر کی ہے جس میں وہ بیان کرتا ہے کہ اٹلی کو بلا خونریزی آسٹریا ذیل کے مراعات دیتا تھا۔

"ٹائیرول اور نیز دریائے سونزو پر وہاں تک کہ جہاں اٹلی کی زبان بولی جاتی ہے اُس کا اثر، ٹریسٹ میں خواہشات قومی کا اطمینان۔ ولونا کا اہم بندرگاہ۔

بلاشک یہ رعاتیں معقول تھیں۔لیکن واضح رہے کہ اٹلی اب سے ساٹھ سال قبل کی شکست کا بدلہ آسٹریا سے لینا چاہتا ہے۔ وہ ابھی تین لاکھ فوج میدان میں لایا ہے۔لیکن کوشش کر رہا ہے کہ تھوڑے دنوں میں بیس لاکھ چار سوار جمع کر دے۔بحری قوت بھی اٹلی کی آسٹریا کی برابر ہے۔

جہاں تک خیال ہوتا ہے جنگ کے ختم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے خدا کو علم ہے کہ کیا نتیجہ ہو۔

سلطنت برطانیہ میں ہندوستان کا درجہ کیا ہے

آنریبل سرکرشن گپتا نے ۲۰۔مئی کو ایسٹ اینڈ ویسٹ سوسائٹی کے ایک جلسہ میں بیان کیا کہ ہندوستان کا رقبہ اور وسعت سلطنت انگلشیہ کے واسطے بڑی کار آمد ہے اُس کی حالت مثل محراب کے درمیانی پتھر کی ہے۔ظاہر ہے کہ درمیانی پتھر پر عمارت کی ساری مضبوطی کا دارو مدار ہوتا ہے۔اس کی تائید مسٹر نکسن صدر انجمن نے بھی کی۔ہم گورنمنٹ سے باادب عرض کرتے ہیں کہ اگر ہندوستان واقعی محراب کا درمیانی پتھر ہے تو اور زیادہ دستِ کرم کو دراز فرمائیے۔اور ہماری خواہشات پر نظر توجہ ڈال کر شاد کام بنائیے۔

ایک بی اے شاہزادہ

مسلمان والیان ریاست میں غالباً یہ پہلی مثال ہے۔کہ امسال نواب زادہ میجر محمد حمید اللہ خانصاحب (صاحبزادہ سوئم ہر ہائی نس حضور بیگم صاحبہ بھوپال) نے الہ آباد یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔صاحبزادہ صاحب پانچ سال قبل ایم اے او کالج علی گڈھ میں داخل ہوئے تھے۔اور خدا کے فضل سے ہر امتحان میں کامیاب ہوتے رہے۔یہ مثال اور والیان ریاست کے واسطے بھی قابل تقلید ہے۔اگر کوئی رئیس زادہ تعلیم یافتہ ہوگا۔تو اُس کا اثر عام طبقہ پر بہت زیادہ پڑ سکتا ہے۔اور درحقیقت روساء ہی کی تعلیم ملک کے واسطے زیادہ فائدہ رساں ہے۔بیچارے عوام تو محض پیٹ کی خاطر پڑھتے ہیں۔اُن کو مثل روساء کے فراغ خاطر کہاں نصیب۔اُمید ہے کہ صاحبزادہ صاحب اِس تعلیم سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور رعایا بھوپال بھی آپ کے نیک خیالات سے مستفیض ہوگی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

قحط زدوں کو سرکاری امداد

جوٹ کا نرخ گھٹ جانے اور سیلاب آجانیکے باعث ٹپرا ۔ نواکھولی کے اضلاع میں لوگ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔اور قحط کی وجہ سے سد رمق تک حاصل نہیں کر سکتے۔نامہ نگار "بنگالی" کے مراسلہ سے جو آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج کیا گیا ہے اُن کی دردناک حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔سیکڑوں خاندان خوراک نہ ملنے کے سبب بھوکے مر رہے ہیں۔عورتوں کے پاس ستر پوشی کا سامان نہیں۔بعض آدمی تو فاقے کرتے کرتے اس درجہ ناتوان ہوگئے تھے کہ ان کی حالت زار پر ملک موت نے ترس کھا کر گرسنگی کی تکلیف سے ہمیشہ کے لئے نجات دیدی۔اور بقیہ مصیبت زدوں پر سرکار نے رحم فرما کر اُن کی جان بچانے کا انتظام کر دیا۔

ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ عارضی مگر پریشان کن امور سے دوچار ہے وہ اپنی عزیز رعیت کا ہر وقت خیال رکھتی ہے چنانچہ بنگال گورنمنٹ نے ان اضلاع کے لئے ایک لاکھ روپیہ بطور تقاوی تقسیم کرنا اور ۱۰ ہزار سے مفت امداد پہنچانا منظور فرما لیا ہے۔جس سے اُمید ہے کہ ان لوگوں کو موجودہ حالت درست کرنے کے ساتھ ہی آیندہ کی فکر سے نجات ملیگی

کلکتہ یونیورسٹی پر چودہ لاکھ کی نالش

سر تارک ناتھ پالت مرحوم نے چودہ لاکھ روپے کلکتہ یونیورسٹی کو بایں شرط عطا فرمائے تھے۔کہ وہ چیئر سائنس کے اس رقم سے قائم کئے جائیں۔اب معلوم ہوا ہے۔کہ مرحوم کے صاحبزادہ مسٹر جوتندر ناتھ پالت بیرسٹرایٹ لا نے یونیورسٹی پر اس رقم کی واپسی کا دعویٰ بایں دلیل کیا ہے کہ سر پالت مرحوم نے جو یہ روپیہ دیا تھا وہ عطیہ نہیں ہے بلکہ اس معاہدہ کے ساتھ دیا تھا کہ یونیورسٹی ڈہائی لاکھ سالانہ کی رقم اپنی آمدنی میں سے اس روپیہ کی آمدنی کے ساتھ ملا کر خرچ کرے گی۔مقدمہ دلچسپ ہے۔دونوں طرف سے بڑے بڑے پیروکار ہیں دیکھئے کیا نتیجہ ہو۔

مسٹر لائڈ جارج کی زندگی سے سبق

دنیا کے مشاہیر میں سے اکثر ایسے ہیں جنہوں نے ایک غربتکدہ میں پرورش پائی مگر پھر اپنی خداداد قابلیت سے وہ شہنشاہی ایوانوں کی زینت ہوئے۔مسٹر لائیڈ جارج جو اس وقت برطانیہ عظمیٰ کی وزارت جدیدہ "تیاری سامان حرب" کی کرسی پر متمکن ہیں انہیں مشاہیر میں سے ایک ہیں اخبار "المعظم" نے ان کی آغاز زندگی کا ایک واقعہ درج کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے والدین بہت مفلس تھے۔ایک مرتبہ مسٹر لائیڈ جارج نے اپنے وطن میں ایک ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔تقریر کے بعد ایک ضعیف شخص نے اُن سے بڑھ کر دریافت کیا کہ کیا آپ کا نام مسٹر لائیڈ جارج ہے۔اور جواب اثبات میں ملنے پر اُس نے کہا کہ چالیس برس پیشتر ایک بارانی اور سرد شب میں ایک عورت نے مجھ سے آکر کہا کہ "حکیم صاحب میرے اکلوتے بچے کی خبر لیجئے۔وہ بستر پر تڑپ رہا ہے۔اور اُس کو کوئی سخت مرض ہے"۔مجھے اُس کی گریہ وزاری پر بہت رحم آیا۔اور میں اُس کے ساتھ اُس کے مکان پر گیا۔مکان اُس کا بہت دور تھا اور شب جیسی تھی میں اس کا ذکر کر ہی چکا ہوں وہاں پہنچکر میں نے ایک بچہ کو دیکھا جو بہت سخت مرض میں مبتلا تھا۔میں نے اُس کو دوا دی۔اور پھر دوسرے دن بھی اُس کو جا کر دیکھا۔اور جب تک اُس کو شفا نہ ہوگئی میں برابر وہاں جاتا رہا۔لیکن بعد شفا کے اُس بچے اور اُسکی والدہ کو پھر نہیں دیکھا۔کیا تم وہی بچے ہو؟ مسٹر لائیڈ جارج اِس قصہ کو سن کر بہت متاثر ہوئے۔اور کہا کہ "بیشک میں وہی ہوں" اور اپنی والدہ سے میں نے یہ قصہ سنا ہے۔مسٹر لائیڈ جارج کا یہ قصہ اور اُن کے مدارج ترقی۔اور دنیا کے اس وجود اعظم کا قصہ یاد کرنا چاہئے جس کو ملک القضا نے ایک طوفان زدہ کشتی کے ٹوٹے ہوئے تختہ پر آغوش مادر سے محروم کر دیا تھا۔اور پھر اُس کی پرورش دایۂ خاک و ہوا کے دامن میں بحکم الٰہی ہوئی تھی۔اور آخر کار وہ ایک باغ عظیم کا بانی مشہور ہوا ہمارے ملک و قوم کے خواہش مندان ترقی ان مثالوں سے بڑے بڑے فائدے حاصل کر سکتے ہیں ؎

ناطق رہ طلب میں وجود خموش ہیں ÷ ہر سنگ اک نشان حقیقت سے کم نہیں

مسلمان سپاہیوں کی اعانت

اسلامک سوسائٹی لنڈن نے یکم جولائی کو ایک نہایت پرزور اپیل شائع کی ہے جس میں مقتول مسلمان سپاہیوں کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے لئے امداد پر زور دیا گیا ہے۔اُس وقت جبکہ ہر طرف اور ہر قسم کی امداد کے لئے روپیہ جمع ہو رہا ہے۔اسلامک سوسائٹی کی یہ اپیل نہایت باموقع اور ضروری ہے۔ہمیں اُمید ہے کہ مسلمانان ہند اس کار خیر میں پوری فراخدلی کے ساتھ حصہ لیں گے۔کیونکہ درحقیقت ان یتیموں اور بیواؤں کی امداد جن کے والی و وارث میدان جنگ میں سلطنت کی خدمت کرتے ہوئے قربان ہو رہے ہیں۔نہ صرف اخلاقی فرض ہے بلکہ مذہبی فرض ہے۔

موجودہ رسوم

ہر قوم اور ہر فرقہ میں مختلف قسم کے رسوم مدت سے چلے آتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ہندوستان میں بھی ہندو مسلمانوں میں سیکڑوں رسمیں رائج ہیں جن میں سے بعض ایسی بے سرو پا ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا خصوصاً رسم شادی ان کی وجہ سے ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی خدا کا نیک بندہ اصلاح کرنے کے واسطے نہیں اٹھتا قوم کے دلی ہمدرد آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی اے۔ ایل ایل بی نے صیغہ "اصلاح تمدن" کا کام اپنے ذمہ لے کر بہت کچھ اہل ملک کو فائدہ پہنچایا تھا لیکن بہ چند وجوہات وہ کام جاری نہ رہا۔ ایک بڑی مشکل یہ آگئی ہے کہ قومی کام کرنیوالوں سے کہیں بڑھ کر ایسے اشخاص ہو جاتے ہیں جن کو سوائے اعتراض کرنے کے دوسرا شغل نہیں۔ اور اس قدر شور و غوغا مچاتے ہیں کہ اصل کام ہی مفقود ہو جاتا ہے۔

زراعتی بنک

ہم گورنمنٹ عالیہ کی عنایتوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے کہ آئے دن ہماری حکومت نفع پہنچانے کی ترکیبیں سوچتی رہتی ہے۔ چنانچہ زراعتی بنکوں کے اجراء سے مزارعین کو جس قدر فائدہ پہنچا ہے اس کی تشریح محتاج بیان نہیں۔ اب مسٹر ڈنشا ایڈل جی (بمبئی کے مشہور و معروف ماہر تجارت) نے یہ تجویز کی ہے کہ مصر کی طرح یہاں بھی ایک بڑا زراعتی بنک جاری کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسا بنک کھولدیا گیا تو کاشتکاروں کو بڑے بوجھ سے نجات ملے گی۔

ہمارا ملک زراعتی ہے۔ اور بلا مبالغہ دنیا کے کسی خطہ میں ہندوستان کی سی معدنی و زراعتی دولت نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس دولت کو ترقی دینے کے لئے اہل ملک گورنمنٹ کی سرپرستی میں کوشش کریں۔ تو اُن کا فرض اولین ہے۔ لیکن بڑی مشکل ہے کہ ہم لوگ گورنمنٹ کی تحریک کے منتظر رہتے ہیں۔ اور خود کچھ کرنا نہیں چاہتے۔ تجربہ بتلا رہا ہے کہ جلد سے جلد وہ تدابیر اختیار کی جائیں جن سے ملک کی خوشحالی متصور ہو۔

اردو اور ہندی

کیا تماشہ ہے کہ ہمارے بھائی ہندو اردو کو مخصوص مسلمانوں کی زبان سمجھے ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن بجائے اردو کے ہندی کے رواج میں کوشش کی جاتی ہے۔ نہایت افسوس ہے کہ تاریخ کا مطالعہ بھی اس مسئلہ کا فیصلہ نہ کر سکا بھلا اردو اور ہندی میں کیا فرق ہے۔ لہجہ دونوں کا ایک فرق صرف شکل میں ہے۔ لیکن لفظ ہندی بتلا رہا ہے کہ یہ زبان خاص ہندوستانی ہے اور اردو کی تائید میں بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ کہ یہ زبان بھی خالص ہندوستانی ہے۔ البتہ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ اس کا رسم الخط اسلامی (عربی یا فارسی) اور ایک مسلمان بادشاہ (شاہجہاں) اس کا موجد ہے۔ لیکن محض اس بنا پر سیدھی سادھی زبان کو پامال کرنا کون سی عقلمندی ہے۔ صاحبو! اردو ہندی دونوں سیکھو۔ پڑھو۔ بولو تو کیا ہرج ہے۔ یہ نہیں کہ سر سے پیر تک زور لگا کر ہندی کو اصلی اور اردو کو نقلی زبان ثابت کرنے میں سیکڑوں کالم اخبارات کے، قیمتی وقت کا بڑا حصہ صرف کرو۔ اگر اس کا نام عقلمندی ہے تو خدا حافظ!

پنجاب امپیریل انڈین ریلیف فنڈ

ہمعصر پیسہ اخبار رقمطراز کہ "اس فنڈ میں پنجاب کی پندرہویں فہرست یکم مئی لغایت ۱۲ جون کی جمع شدہ رقوم کی جو مقدار حال میں بنگال بنک میں داخل ہوئی ہے وہ چھیالیس ہزار تراسی روپے ہے۔ اور اس سے پہلے ۱۴ فہرستوں کی مجموعی رقم گیارہ لاکھ پچھتر ہزار نو سو پینتیس روپے ہے۔ کل رقم کی مقدار جو آج تک اس فنڈ میں صوبہ پنجاب کی کمیٹی نے جمع کر کے بھیجی ۱۲ لاکھ ۲۲ ہزار ۱۸ روپے ہے۔"

آبکاری کی آمدنی

ہماری گورنمنٹ کو شراب سے معقول آمدنی ہے ذیل میں ایک نقشہ دیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ ہر سال کی آمدنی کس قدر ہے۔

سال	آمدنی
۱۹۰۱-۲ء	چھ کروڑ بائیس لاکھ اکتیس ہزار چار سو چورانوے روپے
۱۹۰۲-۳ء	چھ کروڑ چھپن لاکھ سات ہزار چار سو چھیانوے روپے
۱۹۰۳-۴ء	سات کروڑ اڑتیس لاکھ تیس ہزار دو سو چھبیس روپے
۱۹۰۴-۵ء	سات کروڑ چورانوے لاکھ چھتیس ہزار نو سو سینتالیس روپے
۱۹۰۵-۶ء	آٹھ کروڑ تینتالیس لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو اٹھہتر روپے
۱۹۰۶-۷ء	آٹھ کروڑ ستاون لاکھ اکتیس ہزار نو سو تیس روپے
۱۹۰۷-۸ء	نو کروڑ چوبیس لاکھ انچاس ہزار چھ سو پینسٹھ روپے
۱۹۰۸-۹ء	نو کروڑ سینتالیس لاکھ چھ ہزار چھ سو چھیاسی روپے
۱۹۰۹-۱۰ء	نو کروڑ اٹھہتر لاکھ چھتیس ہزار تین سو نوے روپے
۱۹۱۰-۱۱ء	دس کروڑ سینتالیس لاکھ ساٹھ ہزار چھ سو چھیاسی روپے
۱۹۱۱-۱۲ء	گیارہ کروڑ انتیس لاکھ ترانوے ہزار دو سو روپے

اس حساب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سال بیشی ہوتی چلی گئی۔ شراب کا نام "ام الخبائث" ہے۔ اور اس سے دنیا بھر کے عیوب پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ہماری دور اندیش گورنمنٹ بتقلید گورنمنٹ روس کل مملکت خصوصاً ہندوستان سے اس نامعقول چیز کو دور کر دے تو یہ اتنا بڑا احسان ہوگا جو تاریخ میں ہمیشہ یاد رہیگا۔ اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ کو کروڑوں کا خسارہ ہوگا۔ لیکن اس اخلاقی فائدہ کے مقابل جو اہل ملک کو اس بلا کے دور ہونے سے پہنچیگا یہ نقصان کچھ ہستی نہیں رکھتا۔ تمام ملک کی غالباً یہی خواہش ہے جو ہماری ہے۔ اور ہمیں کامل امید ہے کہ گورنمنٹ کے عقلمند اور تجربہ کار اہلکار اس جانب توجہ فرمائیں گے۔ خدا ہم چنیں کند۔

مسٹر ایم مالاباری

مسٹر مرحوم ہندوستان کے مشہور و معروف لوگوں میں گذرے ہیں انہوں نے ملک کی جیتی شاندار خدمت کی تھی اس کے احسان سے کوئی شخص بھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اُن کا مشہور رسالہ "ایسٹ اینڈ ویسٹ" و اخبار "انڈین سپیکٹیٹر" لوگوں کو ضرور یاد ہونگے جن کے ذریعہ سے ہندوستان میں انہوں نے حریت، گورنمنٹ کی خیر خواہی، ترقی تعلیم وغیرہ کی روح پھونکدی مسٹر مالاباری ہی وہ شخص تھے جنہوں نے دو مرتبہ "نائٹ" کا خطاب لینے سے انکار کر دیا۔ غرض انکسار و حب وطن کی مثال ان سے بڑھ کر ذرا مشکل سے ملے گی۔ سر ڈینیاین چرول (محرر خارجہ ٹائمس لندن) نے اُن کو ہندوستان کا غیر معمولی شخص قرار دیا ہے۔ بلاشک ہمارے ملک میں مسٹر مالاباری، مسٹر گوکھلے۔ مسٹر راناڈے، سرسید مرحوم وغیرہم غیر معمولی قابلیت کے بزرگ گذرے ہیں۔ اور اُن کے احسانات ہمیشہ یاد رہیں گے۔ کاش ایسے بزرگوں کی مختصر سوانح عمریاں قومی مدارس میں پڑھائی جائیں تو طلباء کی حالت پر بڑا اچھا اثر پڑے۔

مدرسہ تعلیم نسواں علیگڈھ

محمڈن گرلز سکول علیگڈھ (مدرسہ تعلیم نسواں) کی چار لڑکیاں اردو مڈل کے امتحان میں شریک اور تین کامیاب ہوئیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسکول کو ۷۵ فیصدی کامیابی حاصل ہوئی۔ جو ایسی شاندار ہے کہ مردانہ مدارس کو بھی بمشکل نصیب ہوتی ہے شیخ محمد عبداللہ صاحب بی اے ایل ایل بی کی ان تھک کوشش ضرور اس قابل ہے کہ اُنکا دلی شکریہ ادا کیا جائے بلاشک اُن کا لگایا ہوا پودا بڑھ رہا ہے اور ایک وقت میں یہ تناور اور سایہ دار درخت ہو جائیگا۔

اقتباسات

ٹپرہ اور نواکھالی میں خوفناک قحط

(بنگال کے ایک خاص نامہ نگار کے قلم سے)

ضلع ٹپرہ کے اکثر حصص اور خصوصاً چاند پور سب ڈویژن اور نواکھالی کے ضلع میں تمام آبادی ایک شدید قحط کی مصیبت برداشت کر رہی ہے۔ اور بہت سے خاندان تباہ ہو چکے ہیں اور سیکڑوں دوسرے اشخاص موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ فاقہ زدگی سے جو اموات ہوئی ہیں۔ اُن کی تازہ رپورٹیں ثابت کرتی ہیں۔ کہ اس کا سبب عام سامان خوراک کی کمی ہے۔ بلکہ یہ ایک نہایت سخت اور خوفناک قحط ہے ہم نے اس سے بیشتر مذہب اور سوبل آچاریا کی بیوی کی موت کی اطلاع دیدی ہے جو موضع پاک پارہ تھانہ فرید گنج میں ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ اور افسوسناک اموات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ہم ذیل میں صرف اُن واقعات کو درج کرتے ہیں۔ جن کے متعلق ہمیں مستند اور مفصل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ حاجی گنج کے تھانہ میں موضع چاند پور میں تاکومالی کی لڑکی اور موضع جمال پور فرید گنج کے تھانہ میں احمد کی لڑکی بھوک سے مر گئی۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک خبریں ضلع نواکھالی کے تھانہ رام گنج سے موصول ہوئی ہیں۔ وازادی باشندہ موضع اوگھن کہل کا چہار سالہ لڑکا۔ واحدی باشندہ سور سے کا لڑکا علی رضا اور امرادی باشندہ موضع ماسی پور بھوک سے مر گئے۔ علی رضا ایک ماہ تک بھوک کی مصیبت برداشت کرنے کے بعد جو کچھ اُسے مل سکتا تھا۔ اس پر گذارہ کرتا رہا۔ گھاس پتے۔ اور وہ بعض اوقات سرخ کا غذوں کو اُبال اُبال کر زندگی بسر کرتا رہا۔ بدقسمت علی رضا اب اپنی تمام تکلیفوں۔ اور مصیبتوں سے آزاد ہو گیا ہے۔ مگر اس کی غریب بیوہ اپنے دو لڑکوں اور بیٹیوں کے ساتھ خوراک اور لباس نہ ہونے کی وجہ سے نہایت عبرت انگیز زندگی کے دن پورے کر رہی ہے۔

واحدی کی موت کا واقعہ بھی کچھ کم خوفناک نہیں ہے۔ چند ہفتوں تک بھوک کی مصیبت اُٹھانے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ رام گنج میں خیرات تقسیم ہو رہی ہے۔ یہ اُسے لینے کے لئے وہاں گیا مگر اس قدر کمزور ہو چکا تھا کہ جب وہ ہموز بازار پہنچا تو بے حس و حرکت ہو کر گر پڑا۔ اور مر گیا۔ ان اطلاعات اور نیز دوسری خبروں سے جو ہم تک پہنچ رہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں اضلاع کی حالت نہایت نازک ہے۔ مگر حکام اور عوام نے نہایت تیزی اور بڑے پیمانہ پر مدد نہ کی تو اموات کی تعداد خوفناک طریقہ پر بہت بڑھ جائے گی اور پھر کہیں برسوں میں جا کر اس موجودہ قحط عظیم کا اثر اس حصہ ملک سے زائل ہوگا۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایس۔ ایڈی مجسٹریٹ نواکھالی اور مسٹر وی این راؤ سب ڈویژنل افسر چاند پور نے خود ان قحط زدہ مضافات کا معائنہ کیا ہے۔ اور وہ پورے طور پر قحط کی شدت اور حالت کے نازک ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔

ہمیں اس امر کے باور کرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ ان اضلاع میں سخت قحط رونما ہے۔ بہت سے آدمی محض درخت کے پتوں اور گھاس پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بہت سے دیہات کے باشندے صرف ہڈیوں کا ڈھانچ رہ گئے ہیں۔ فارس کے گاؤں میں ایک خاندان کے چودہ آدمی ہیضہ میں مبتلا ہیں۔ جن میں سے تین مر چکے ہیں۔ ان اضلاع کی مصیبت کچھ اس واقعہ سے بھی معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ لوگ اپنے اعزہ اور اولاد کو موت کی مصیبت میں نہیں دیکھ سکتے اور اُن میں سے بہت سے اپنے گھروں سے بھاگ رہے ہیں۔ اس مصیبت سے تنگ آ کر کئی ایک خودکشی کے واقعات کی بھی رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

قلت خوراک کے علاوہ ان اضلاع کی آبادی کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے بھی نہایت مصیبت میں ہے عورتیں اور بچوں کے جسم پر چیتھڑے نظر آتے ہیں بہت سے مقامات میں عورتوں کے پاس اس قدر کم کپڑے ہیں کہ وہ گھروں سے باہر نہیں نکلتیں بعض اوقات وہ اپنے جسم کو صرف چیتھڑوں سے ڈھانکنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی مصیبت اور تکلیف کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ باوجود کئی کئی روز بھوک کی تکلیف برداشت کرنے کے وہ کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے خیرات تک لینے نہیں جا سکتیں۔

تمام گاؤں میں تم دیکھو گے کہ قحط زدہ اشخاص ایک مدوتی کے ٹکڑے کے نیچے اپنے جھریاں پڑے ہوئے ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے ہیں۔ جن کے بدن ہڈیوں کا ڈھانچ ہیں۔ چہرہ میں گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ آنکھیں گڑی ہوئی ہیں۔

اس مصیبت زدہ علاقہ سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے پایا جاتا ہے کہ ضلع نواکھالی میں رام گنج کے علاوہ فینی سب ڈویژن رائے پور یا لکشمی پور اور بیگم گنج تھانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اگرچہ ان کی مصیبت رام گنج سے زیادہ نہیں ہے۔ علاوہ چاند پور سب ڈویژن کے قحط کے کملا اور برہمن باریا کے سیلاب نے اس قحط کی مصیبت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ موضع چاندی پور تھانہ رام گنج میں اڑتیس ۳۸ خاندان ان آفات سے سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ موضع خالص پاڑہ کالا باغ تھانہ رام گنج میں سولہ اور گیارہ خاندان قحط سے تکلیف برداشت کر رہے ہیں ضلع ٹپرہ اور تھانہ حاجی گنج موضع ہتیلا میں سترہ۔ موضع سولہ میں سولہ۔ اور لمبنی پور میں پندرہ خاندان قحط کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان خاندانوں کے اندرونی طبقہ کی حالت جیسا کہ تحقیقات سے اندازہ ہوا ہے۔ نہایت نازک ہے۔

قحط زدہ لوگوں کے گروہ۔ مدد کے لئے بڑے بڑے دیہات میں جمع ہو رہے ہیں۔ اور بعض بعض مقامات پر چاولوں کی تھوڑی سی مقدار کے لالچ میں دس دس میل سے زحمت برداشت کرتے ہیں۔ ان ہوش ربا خوفناک واقعات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ قحط کی وجہ سے ان ہر دو اضلاع کی حالت نہایت ردی ہے۔ اور اس لئے ہم پبلک اور گورنمنٹ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ بے اعتنائی کو چھوڑ کر فوراً اس نازک حالت کو سنبھالنے کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کرے۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کیوں نہیں امپیریل وار فنڈ سے کچھ روپیہ ان مصیبت زدوں کی تکالیف کم کرنے کے لئے مخصوص کر دیتی جن کی مصیبت کی اصلی وجہ جنگ ہی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ راما کرشنا مشن نے معاونت کے تمام ممکن طریقے اختیار کئے ہیں۔ مگر بغیر روپیہ کے اس قسم کے کام انجام پذیر نہیں ہو سکتے۔

اگر پبلک نے اس مشن میں چندہ نہ دیا۔ تو اس کے کام میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جائے گی۔ اور اگرچہ پبلک کاموں کے لئے یہ ایک باقاعدہ مشن ہے۔ مگر بغیر روپیہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہم گورنمنٹ سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ راما کرشنا مشن کے فنڈ میں روپیہ دے۔ اور اس مشن کے ارکان کی اس قحط زدہ آبادی کے سیکڑوں دسیوں کی جان بچانے میں۔ پوری پوری مدد کرے۔

ضلع ٹپرہ کے سنہ ۱۹۰۶ء کے قحط میں اگرچہ قحط کی مصیبت صرف غریب طبقہ تک محدود تھی۔ اور سرکاری رپورٹ کے مطابق کوئی قحط کبھی نہ تھا۔ تب بھی گورنمنٹ نے چھ ہزار روپیہ لوگوں کی مدد کے لئے دیا تھا۔ اور امدادی کام کھولا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ایک لاکھ پینسٹھ ہزار روپیہ کاشتکاروں کو بطور امدادی دیا گیا

تھا۔ موجودہ حالت بلاشک وشبہ ۱۹۰۶ء کی مصیبت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ نہایت تیزی سے ایک وسیع پیمانہ پر امدادی کام جاری کرے ہم اب پھر مخیر حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ چندہ دیں۔ اور ان مصیبت زدوں کے لئے بھی اسی طرح پر جوش طریقہ پر کام کریں۔ جس طرح کہ انہوں نے بردوان کے سیلاب کے دنوں میں کیا تھا اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اپیل رائیگاں نہ جائے گی۔ (بنگالی اور ہتہ دار زمیندار)

جاپانی توپیں روس میں

پانیر کا نامہ نگار ٹوکیو سے اطلاع دیتا ہے کہ اب یقینی طور سے معلوم ہو گیا کہ جاپانی توپیں جن کو جاپانی ہی افسر چلاتے ہیں روسی میدان سے جرمن اور آسٹریا کی خندقوں کو صاف کر رہے ہیں۔ باوجود جاپانی جنگ کے تجربات کے روس نے شروع جنگ میں کہا جاتا ہے کہ پیادہ افواج پر زیادہ قوت بمقابلہ توپخانوں کے صرف کی۔ مگر جرمن اور آسٹریا کے توپخانے کی مقابلہ میں برتری کو دیکھ کر روس نے بھی جلد تر فیر کرنا چاہا۔ منچوریا کی لڑائی میں جاپانی توپخانوں کے کارنامے یاد کر کے روسی افسران نے جاپانی سفارت متعینہ پیٹروگراڈ سے مشورہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض افسر ٹوکیو سے بھیجے گئے جو اپنی منزل مقصود پر ۱۰ اپریل کو معہ توپوں کے پہنچ گئے۔ یہ ہتھیار جدید اور بہت اثر پذیر قسم کے ہیں۔ اور جب سے وہ میدان میں آئے ہیں تو آسٹریا و جرمن کی توپوں سے کسی طرح کم ثابت نہیں ہوئے۔

کچھ عرصہ سے یہ بات معلوم ہے کہ روس سامان جنگ مثل توپوں گولے بارود، کپڑا جاپان سے لے رہا ہے۔ صرف ٹوکیو میں اکثر جگہ ہر وقت ہتھوڑوں کی آواز آتی رہتی ہے۔ جہاں چمڑے کا سامان روسی افواج کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ علاوہ ان لکھو کھا جوتوں کے جو جاپانی کارخانوں میں تیار ہوتے ہیں۔ جنگی کارخانے بھی پہلے سے اور اب بھی توپوں کے اور دیگر سامان جنگ کے بنانے میں مصروف ہیں۔ جو تیار ہو ہو کر روس کو روانہ ہوتا ہے۔ لوگ جو جنگ کا تجربہ رکھتے ہیں جاپانی توپوں کا چلانا سیکھنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ مگر اس کا یقین تو کیا جاتا ہے لیکن ابھی تک قطعی طور سے معلوم نہیں جاپانی فوجوں کو یورپ اتحادیوں کی مدد میں بھیجی جانے کی گفتگو فی الحال دب سی گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ طریقہ جنگی ماہرین کہ جو توپخانوں کے کام میں بہت ہوشیار ہیں بھیجے جانے کی دراصل عملی مدد جاپان نے کی ہے۔ جاپانی توپچیوں کی قابلیت سب کو تسلیم ہے۔ اور ایسے توپچی کثرت کے ساتھ جاپان میں موجود ہیں۔ اور وہ یورپین جنگ میں شرکت کے لئے تیار ہیں۔ کہ کوئی بلائے تو جائیں۔ روس نے سب سے پہلے اس کو جانا اور موقع کے مطابق عملدرآمد کیا۔ اور جاپان نے بسنجیدہ و پیشانی منظور کر لیا۔

جاپان کے مشہور اور بہت ہوشیار توپچی روسی توپچیوں کو سکھانے کے کام پر لگائے گئے ہیں۔ اور سیکھ کر میدان میں جاتے ہیں۔ روسی توپیں زیادہ تر ہلکی قسم کی تھیں اور توپخانوں کی فوج اسی طریقہ پر کام کرتی تھیں جو نپولین کے وقت میں تھا۔ اور جرمن و آسٹریا کے مقابلہ نہ تھیں۔ مگر جرمن و آسٹریا کو یہ دقت تھی کہ ان کو اپنی بھاری توپوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجا کر جانے میں بہت وقت صرف کرنا پڑتا تھا۔ اور ان کو حرکت دینے میں دیر ہوتی تھی۔ لہٰذا ان کی پیادہ سپاہ بھاری توپوں کے قریب محفوظ رہتی تھی۔ مگر جب توپیں جنگ کے وقت نہ آسکتی تھیں تو وہ بالکل زد پر رہ کر نقصان اٹھاتی تھیں۔ اس کمی کو روس اب جاپانی توپوں کا استعمال کر کے پورا کر رہا ہے۔ جو زیادہ تر فرانس اور انگریزی توپوں کے مقابلہ کی ہیں۔ (البشیر)

مسائل صیام

رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو عقل و بالغ ہو فرض ہیں جب تک کوئی عذر قوی نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ روزہ کے لئے نیت یعنی یہ دھیان کرنا کہ کل میرا روزہ ہے۔ اور اس کے بعد صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے اور پینے۔ اور مباشرت سے بچنا فرض ہے۔

روزہ کی نیت بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ

اگر رات کو نیت نہ کی ہو اور کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے رمضان کے روزہ کی نیت کر لینا درست ہے۔

سحری کھانا سنت ہے اگر کچھ نہ ہو تو پانی ہی پی لے مگر ایسی سحری کھانے کا کچھ فائدہ نہیں کہ صبح کی نماز یا جماعت قضا ہو جائے۔ سحری کھانے میں تاخیر اور افطار میں تعجیل مستحب ہے۔ مگر وقت کے تیقن کے لئے دو چار منٹ کی احتیاط کر لینی چاہئے۔

بہتر ہے کہ پانی یا کھجور سے روزہ افطار کرے تاکہ مغرب کی جماعت نہ جائے نماز سے فارغ ہو کر اطمینان سے جو چاہے کھائے پئے۔ رمضان شریف کا روزہ رکھنے کے بعد قصداً توڑ دینا سخت گناہ ہے۔ اور کفارہ واجب ہوگا یعنی دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا ہونگے۔ البتہ اگر دفعتاً ایسا بیمار پڑ جائے کہ روزہ نہ توڑے گا تو جان پر آبنے گی۔ یا بیماری بہت بڑھ جائیگی۔ تو ایسی حالت میں روزہ توڑ دینا جایز ہے۔

مسافر کو بشرطیکہ گھر تین منزل یا اس سے زیادہ دور ہو اور پندرہ دن قیام کرنے کی نیت بھی نہ ہو۔ نیز مریض کو بشرطیکہ دیندار طبیب کی رائے کے موافق روزہ رکھنے سے تکلیف یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ غالب ہو روزہ نہ رکھنا جایز ہے۔ لیکن بعد میں قضا رکھنا ضروری ہے۔ زچہ اور حائضہ عورت روزہ نہ رکھے۔ اور ان دنوں کے بعد قضا رکھے۔

اگر روزہ میں بھول کر کھا پی لیا یا سوتے میں احتلام ہوا۔ یا سر میں تیل ڈالا یا بلا دھوئیں کی خوشبو سونگھی تو روزہ نہیں گیا۔ ہاں اگر لوبان وغیرہ کی دھونی سلگا کر اپنے پاس رکھ کر سونگھا یا حقہ پیا تو روزہ جاتا رہیگا۔ کلی کرنے یا تھوک نگلنے یا سرمہ لگانے سے بھی روزہ نہیں جاتا۔ اگرچہ سنک یا تھوک میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے۔ پان کھا کر اگر کلی کر لی ہو اور اچھی طرح منہ صاف کیا ہو۔ پھر بھی پان کی سرخی تھوک میں نظر آئے تو روزہ میں کچھ خرابی نہیں آتی۔ اگر آپ ہی آپ قے ہو جائے زیادہ ہو یا کم روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اپنے اختیار سے قے کی جائے تو منہ بھر کے ہونے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ اس لئے کان میں تیل ڈالنے اور جلاب کا عمل لینے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہے۔ کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا یا منہ سے خون نکلتا تھا اس کو تھوک کے ساتھ نگل لیا کہ خون کا مزہ حلق میں معلوم ہو یا دانت میں چھالیہ کا دانہ یا گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا اس کو خلال کر کے منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو روزہ جاتا رہا۔ البتہ اگر خون اتنا کم ہو کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس نہ ہو یا ریشہ منہ سے نکالے بغیر اندر ہی اندر نگل لیا تو روزہ ہو جائیگا۔ مگر پھر بھی یہ شرط ہے کہ ریشہ وغیرہ چنے کے دانہ سے کم ہو۔ اور اگر چنے کے برابر یا زیادہ ہوگا تو بلا منہ سے نکالے یوں بھی نگل جانے سے روزہ جاتا رہیگا۔ مسواک کرنا ہر وقت جایز ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یا یہ کلمات مسنونہ پڑھے: ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله

بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ ایک ختم کلام مجید تراویح میں سننا اور بیس رکعت تراویح

قرآن کریم کے تین قدیم صفحات

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ڈاکٹر منگانا نے اپنے دیباچہ میں لکھا ہے کہ علمی تحقیقات کے دور میں ایک شخص جو اسلام کی مقدس کتاب کی تاریخی حیثیت اور ادبی رموز سے واقف ہے اس بات کو قابل یقین سمجھے گا۔ کہ ایک قلمی نسخہ جو کہ "کسی چیز" کے بجائے "حقارت سے ہنسنے" کے معنی دے وہ قابل عزت ہے۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ منجملہ چار اختلافات کے ڈاکٹر منگانا اس اختلاف پر زور دیتا ہے۔ اور اس ایک اختلاف سے قرآن کی بے نظیر تاریخی صحت کو مٹانا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر منگانا نے بیحد کوشش کی کہ کوئی اختلاف پیدا کیا جائے جس سے کہ وہ پرچہ کسی نہ کسی صورت سے دنیا کی نظروں میں قابل وقعت ثابت ہو۔ لیکن یہی قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے کہ وہ اختلاف بھی جس کو ڈاکٹر مذکور نے حکمت عملی سے اختلاف بنا لیا تھا۔ بالکل مہمل ثابت ہوا۔ اور نہ الله کو اللث اور شیئا کو ھکما بنا لینے سے کوئی فائدہ حاصل ہوا اور وہی آیۃ کس درجہ واقعیت کے ساتھ پکار کر کہہ رہی ہے انھم لن یغنوا عنك من الله شیئا بیشک خدا کے خلاف وہ تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یہ قرآنی آیت ہی اس کی افترا پردازی پر دال ہوگئی۔ دوسرا اختلاف حسب ذیل ہے:

(۱) تعلم یا تعلم (منگانا کے مسودہ میں) منھم

(۲) ورحمۃ (" " ") وسلم

اب پہلے نمبر پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ تینوں لفظ باہم مشابہ ہیں اور لفظوں کی بناوٹ بھی یکساں۔ غالبًا لکھنے یا سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہے۔ علاوہ بریں کوئی خصوصیت اس لفظ میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ یہ مفروضہ اختلاف اس فقرہ میں کوئی بات پیدا نہیں کرتا۔ خود ڈاکٹر منگانا نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ اس لفظ کے سمجھنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ کہ جس سے اس لفظ میں اختلاف معنی ہو۔ مگر باوجود اس کے ڈاکٹر مذکور نے اس لفظ کو بھی فہرست اختلافات میں شامل کر دیا۔

نمبر ۲ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ بھی غیر اہم ہے۔ اور ان کے معنی بھی یکساں ہیں اور یہ مترادف معنوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اور عام مسلمان سلام میں اور خطوں کے آخر میں ان کو استعمال کرتے ہیں۔ اگر کاتب کا قلم اس اختلاف کا ذمہ دار نہیں تو اس کی عادت اس کی ذمہ دار ہوگی۔ اب اختلافات بھی ختم ہوگئے۔ لیکن ڈاکٹر منگانا کی تعصبی ایجادوں کا خاتمہ نہیں ہوا۔

تین مصنوعی عبارتیں

ڈاکٹر منگانا لکھتا ہے کہ تین الفاظ ایسے ہیں جو قرآن میں تو پائے جاتے ہیں لیکن ان صفحات میں جن کی اس نے تشریح کی ہے بالکل نہیں۔ تعجب یہ ہے کہ وہ یہ تو نہیں کہتا کہ ان اوراق ہی میں وہ الفاظ غلطی سے نہیں لکھے گئے۔ بلکہ عجیب قسم کی بحث کرتا ہے۔ ذرا غور کرنے کی بات ہے جس ورق کا کچھ بھی اعتبار نہیں نہ کاتب کا پتہ ہے نہ تاریخ تحریر معلوم وہ تو اسقدر قابل اطمینان اور صحیح۔ اور جو مقدس کتاب بیحد حفاظت سے ۱۳۰۰ برس رہی ہو اس پر یہ الزام چونکہ وہ الفاظ ان اوراق پریشان میں نہیں اور قرآن میں موجود ہیں لہذا وہ مصنوعی ہیں۔ واہ کیا اچھی دلیل ہے۔ وہ اوراق کو قرآن پاک کے مقابلہ میں زیادہ قابل وقعت سمجھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ قرآن کریم میں یہ الفاظ کسی کی طرف سے لائے گئے ہیں یعنی صحیح نہیں ہیں۔ کیا خوب کیا معقول طریقہ استدلال ہے۔ جو الفاظ اس بیکار ورق میں نہیں ہیں وہ مصنوعی۔ اور جو اس میں ہیں اور قرآن میں نہیں وہ گویا قرآن شریف سے نکال دیئے گئے ہیں در حقیقت یہ سب فضول بہتان ہیں جس کے لئے بیکار کوشش کی گئی ہے

ڈاکٹر منگانا کے الفاظ ہی اس کے خلاف ہوئے جاتے ہیں

ہمیں اس وقت چنداں ضرورت نہیں۔ کہ قرآن کے لکھے جانے کے طریقہ حزم و احتیاط کو ظاہر کرنے کے لئے مورخانہ بحث کریں۔

ڈاکٹر منگانا لکھتا ہے کہ ہمارے اس پرچہ میں لفظ "ھو" نہیں تھا لیکن کسی مختلف قلم سے یہ لفظ حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اقرار کرتا ہے کہ منجملہ ان تین الفاظ کے (جو اس پرچہ میں نہیں) ایک اس قسم میں داخل نہیں بلکہ یہ کسی دوسرے کاتب کے ہاتھ سے جبکہ وہ نسخہ دوہرایا گیا ہے تو حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے تاکہ وہ اصل کے مطابق ہو سکے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کاتب سے ایک لفظ سہواً چھوٹ سکتا ہے تو دو اور نہیں چھوٹ سکتے؟ خیر ہم اس سوال سے درگزر کر کے اس لفظ پر غور کرتے ہیں کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔

پہلا لفظ "ھو" ہے جسکو حاشیہ پر لکھا گیا ہے۔ یہ ضمیر ہے جو اللہ کے بجائے لائی گئی ہے۔ ایسے لفظ کیا اہمیت رکھ سکتے ہیں۔ ان کو اہم ٹھہرانا بچوں کی سی نادانی ہے۔ یہ لفظ اللہ کے بعد استعمال ہوا ہے۔ اس لئے اللہ ہی اس کا مرجع ہے۔

دوسرا مفروضہ لفظ "کافۃ" ہے جو قرآن میں آیا ہے۔ وقاتلو المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ۔ ایک بچہ بھی جو عربی جانتا ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ خود اس ورق میں چھوٹ گیا ہے جسکے نہ ہونے کی وجہ سے کل فقرہ بے ربط ہو گیا ہے۔ اگر کاتب کی ایسی غلطیوں سے ہمارا معترض یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ قرآن میں یہ الفاظ اپنی طرف سے بڑھا لئے گئے ہیں تو اس طرح سے تو وہ کل قرآن کو فرضی کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اوراق پریشان تو قرآن حمید سے بالکل جداگانہ ہیں۔

تیسری مثال لفظ مالکم ہے۔ ڈاکٹر منگانا لکھتا ہے کہ یہاں مالکم کا حذف مناسب ہے اور موزونیت عبارت کے لحاظ سے یہی الفاظ کافی ہیں۔ خیال فرمائیے جب لفظ مالکم فقرہ میں موزوں نہیں تو پھر کسی مسلمان کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اپنی مقدس کتاب کی خوبی کو ایک غیر ضروری لفظ کے اضافہ سے کھو دیتا۔ اگر اس آیت (یا ایھا الذین امنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثاقلتم الی الارض) کو غور سے دیکھا جائے تو ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ لفظ اس جگہ کس قدر ضروری ہے۔ اور مسودہ میں لفظ "مالکم" کا اڑا دینا کیسی صریح غلطی ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر منگانا نے قرآن میں الفاظ کا چھوڑ دینا پیش کیا ہے۔ جب ہم ڈاکٹر منگانا کی کتاب کو بغور دیکھتے ہیں تو اس کی محنت کی داد دینے کے لئے سخت کشمکش پیش آتی ہے۔

ڈاکٹر مذکور اپنے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ اس نے قرآن میں بعض محذوفات پائے ہیں۔ لیکن تمثیلاً ایک سے زیادہ مثال پیش نہیں کرتا۔ اور وہ یہ کہ سورۂ نحل ۹۵ میں الله نہیں آیا۔ اور ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس پرچہ میں موجود ہے۔ چنانچہ اس ورق کی عبارت یہ ہے:- ولکن یضل الله من یشاء۔ اور قرآن کریم میں اس طرح ہے ولکن یضل من یشاء لیکن ڈاکٹر منگانا نے بڑی چالاکی کی ہے کہ کل عبارت قرآن کی نہیں لکھی ورنہ فوراً قلعی کھل جاتی۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہم جو کچھ داد اس تالیف پر دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چالاکی ختم کر دی ہے چنانچہ پوری عبارت حسب ذیل ہے۔ ولو شاء الله لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء و یھدی من یشاء ولتسئلن عما کنتم تعملون (النحل ۹۳) اس عبارت کو پڑھکر ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ الله کے دوبارہ لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر عبارت اوراق صحیح ہوتی تو لفظ الله مکرر نہ لایا جاتا۔

اگر ڈاکٹر منگانا کل عبارت ویدیتا تو پھر اُس کا یہ مقصد جو اُس نے دنیا کو مغالطہ میں ڈالکر حاصل کرنا چاہا ہے قطعی ناممکن ہو جاتا۔ اور تمام دنیا پر روشن ہو جاتا کہ قرآن سے یہ لفظ علٰحدہ نہیں کیا گیا۔ بلکہ خود اُس کاتب کی غلطی ہے جس نے وہ اوراق پریشان لکھے ہیں۔ اور یہ بات قابل قیاس بھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ کاتب عموماً اس قدر زور صحت پر نہیں دیتے جس قدر حرف کی خوبصورتی و خوشخطی پر۔ اور حق بات ہے کہ یہی وجہ تھی کہ رسول اکرمؐ نے جو کہ پیغمبر آخر الزماں ہیں اور جن کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں مکمل اور جامع بننا تھا صرف اُس مقدس کتاب کے کاغذی پرلکھے جانے پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ ہزار ہا لوگوں کے صفحۂ دل پر منقوش کرا دیا۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ قرآن کے اِس معجزہ نے کہ وہ تیرہ صدی سے بالکل صحیح اور غیر محرف چلا آتا ہے۔ ان لوگوں کے دلوں میں جن کی اپنی مقدس کتب کی صحت کا یقین نہیں ایک حسد کی آگ بھڑکا دی ہو۔ لیکن یہ بیجا زیادتی کہ چند پُرانے اور ناقابل اعتبار اوراق کو ایک باقاعدہ کتاب کی صورت میں مرتب کر کے لوگوں کو بہکانا ہرگز قابل معافی نہیں۔ سوئی کا بھالا اور رائی کا پہاڑ بنا لینا لوگوں کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں۔ ڈاکٹر منگانا نے اِسی مذکورہ بالا طرزِ عمل کے موافق قرآن کی صحت پر حملہ کرنے کے لئے سہو کاتب کو تحریف اور غیر فصیح و متروک الفاظ کو اختلاف کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

اگر ڈاکٹر منگانا اُن چند اوراق کو جان بوجھ کر دنیا کو دھوکہ میں ڈالنے کا اور قرآن کی حقیقت پوشیدہ کرنیکا ذریعہ نہ بناتا۔ تو نہ صرف اُس کی عربی کی ناواقفیت کو بلکہ زبانی اور سائنسی تحقیقات سے بھی چشم پوشی کرتے ہوئے اُسے معافی دیدیجاتی۔

لیڈی اسمتھ نے تو اپنی زنانہ دانش سے ان اوراق کی حقیقت معلوم کرلی تھی کہ یہ صرف کاتب کا سہو ہجا کی غلطیاں ہیں۔ لیکن ڈاکٹر منگانا نے سہو اور کتابت کی غلطیوں کو اختلافات ثابت کرنے میں اپنی شہرت کا راز مضمر پایا۔ لیڈی اسمتھ کے تمام عربی داں دوستوں نے گیارہ سال کے عرصہ میں کبھی انہیں قابل توجہ نہ سمجھا۔ اور نہ کوئی نتیجہ اخذ کیا۔ لیکن ڈاکٹر منگانا نے اپنی فطری چالاکی سے ایک متعصبانہ دیباچہ لکھ کر اور ان معمولی سہو کو اختلاف بنا کر اس نسخہ کو غیر معمولی شہرت دینا چاہی ہے۔ لیکن سوا رجہلا کے اور کوئی شخص اس کی وقعت نہیں کر سکتا ہے۔ ہماری مقدس کتاب کی اہمیت بحیثیت ایک سچی اور آسمانی کتاب ہونے کے ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسے پہلے تھی اور ایسی ہی رہیگی۔ ہاں حاسد لوگ اپنی آخرت کے لئے جہنمی توشہ تیار کر لیتے ہیں۔ خود قرآن کی وہی آیت جس پر ڈاکٹر معترض ہے اِسکو بتلا رہی ہے: اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ یعنی اللہ کے خلاف وہ تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔

اس پر بھی اگر لوگ عبرت پذیر نہوں تو کسی کا کیا قصور۔

(مترجمہ) محمد یوسف خاں بریلوی

سوانح شیخ اکبر محی الدین عربی

مولوی محمد فضل خان صاحب مترجم فتوحات مکیہ نے حضرت ابن عربیؒ کی مختصر سوانح عمری مع عقائد اہل اسلام ماخوذ از قرآن کریم شائع کی ہے اس ۴۹ صفحے کی چھوٹی سی کتاب میں مولوی صاحب نے بقدر ضخامت سوانح عمری کے بعد فتوحات کا تھوڑا سا ترجمہ بھی دیا ہے۔ اگر پوری کتاب کا ایسا ہی ترجمہ ہے۔ تو بلاشک اچھی کتاب ہے۔ جو صاحب فتوحات مکیہ سی بے نظیر کتاب کو ملاحظہ فرمانا چاہتے ہوں پہلے اس رسالہ کو ۲ر قیمت پر حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب موچی بازار دوکان نمبر ۳۹۹ بنگلور لشکر سے طلب فرمائیں۔

کوائف ملتان

ملتان میں جو اسلامیہ اسکول مدت سے جاری ہے۔ وہ عرصہ تک گندم نما جو فروش منتظمان کے ہاتھ میں ہونے کے باعث خراب حالت میں تھا۔ الحمد للہ کہ اب چار سال سے سچے ہمدردان قوم کی نگرانی میں آگیا ہے۔ اس لئے اب مدرسہ کی حالت یکا یک بہ رو بہ ترقی ہوگئی ہے۔ مدرسین بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ آگئے ہیں۔ تعداد طلبا بھی کافی ہوگئی ہے۔ سرکار انگریزی کی طرف سے مسٹر نیگلے صاحب بہادر سابق ڈپٹی کمشنر کی کرم پروری سے اسلامیہ اسکول کو بورڈنگ ہاؤس کے واسطے کافی آراضی مدرسہ کے سامنے مل گئی ہے جسکی تیاری میں ہمدردان قوم ہمہ تن مصروف ہیں۔ کمیٹی اسلامیہ اسکول میں بھی لائق اور بارسوخ و ہمدرد قوم ممبران کا جمگھٹ نظر آتا ہے خاصکر سکرٹری صاحب موجودہ بہت بیدار مغز ہیں۔ پریزیڈنٹ صاحب حاجی نواب احمد یار خاں صاحب اور شیخ رسول بخش صاحب موجودہ کارروائی میں قابل تحسین حضرات ہیں۔ ہمیں ان کی ذات پر کافی بھروسہ ہے اور اُمید ہے کہ وہ ضرور بورڈنگ ہاؤس کو تکمیل پر پہنچائیں گے۔

سید ابراھیم علی صاحب منیجر مدرسہ: ملتان کی وکلا پارٹی میں ایک ہمدرد قوم انسان ہیں۔ مگر ناتجربہ کار ہیں۔ اور مدرسہ کے انتظام میں دلچسپی بھی نہیں لیتے۔ نہ انتظام مدرسہ درست کر سکتے ہیں معلمان میں آپس میں خانہ جنگیاں اور دھڑے بندیاں ہیں۔ اسی تذکرہ میں ماسٹر جلال الدین صاحب قابل ذکر ہیں جن پر بباعث خیانت فیس مبلغ ہا کمیٹی انجمن اسلامیہ نے کچھ جرمانہ بھی کیا ہے۔ رشوت ستانی کی شکایت عام طور پر ہے کہ یوحقین طلبہ کو بوقت سالانہ امتحان تنگ کرتے ہیں۔ اگر کچھ نملے تو وہ لڑکا فیل کر دیا جاتا ہے۔ اس معاملہ میں چند ایک اور معلمین صاحبان قابل تذکرہ ہیں جنکی نسبت ہم کسی دوسری اشاعت میں کچھ پیش کریں گے۔ منیجر صاحب نے گذشتہ ماہ میں ایک ہیڈ ماسٹر صاحب مرزا صفدر علی بیگ صاحب پشاور سے بلائے تھے چونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب اور منیجر صاحب دونوں شیعہ مذہب تھے اس لئے وہ دھوکا کھا بیٹھے۔ یا بوجہ ناتجربہ کاری۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نہ بی اے تھے نہ بی ٹی۔ بلکہ کچھ دنوں کے بعد انجمن کا سفیہہ بھی لیکر چمپت ہو گئے۔ اگر منیجر صاحب ہوشیار ہوتے تو کمیٹی انجمن کو دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند کی کاروائی نہ کرنی پڑتی۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ اب زیر بحث امر یہ ہے کہ بورڈنگ ہاؤس اسلامیہ اسکول کے واسطے چندہ کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ بورڈنگ ہاؤس پر ایک کثیر رقم خرچ ہوگی۔ اگر روسا اور مسلمان زمینداران ملتان قدرے توجہ کے ساتھ دست سخا کو اس طرف دراز کریں تو سب کچھ بآسانی ممکن ہے۔

مسلمانو! خدارا اس مدرسہ لاوارث کی خبر لو اور امداد دو جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ مع المحسنین یعنی جن لوگوں نے ہمارے دین میں کوشش کی ہم بھی اُنکو ضرور اپنے قرب کے راستے دکھائیں گے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اللہ اُنکا ساتھی ہے جو خلوص دل سے نیک عمل کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ) سردار بخش از ملتان

کیا گورنمنٹ اسکول ملتان کا یہ حکم تکلیف دہ نہیں ہے؟

گورنمنٹ اسکول ملتان میں سرکاری قاعدہ کے مطابق ہفتہ میں علاوہ اتوار کے نصف دن کی رخصت ملتی چلی آئی ہے جس کا اصل منشاء گورنمنٹ یہ ہے کہ مسلمان مدرسین اور متعلمین کو ادائیگی فریضہ نماز جمعہ میں تکلیف نہو۔ کیونکہ مسلمانوں کا یہ ایک متبرک دن ہوتا ہے

اور نماز جمعہ کو رسول مقبول نے نماز عید کی برابر بیان فرمایا ہے۔ گورنمنٹ اسکول کے اجرا سے اب تک جس قدر یورپین ہیڈ ماسٹر مدرسہ میں تشریف لائے سب رخصت باقاعدہ طور پر ہر جمعہ کو ہوتی رہی۔ خواہ موسم سرما ہو یا گرما۔ اب لالہ گوکل چند صاحب ہیڈ ماسٹر نے جو قبل ازیں میونسپل بورڈ سکول کے وقت بھی اسی عہدہ پر اس مدرسہ میں رہ چکے ہیں۔ بجائے جمعہ کے جمعرات کو رخصت قرار دی ہے جس کا منشا سوائے طلباء اور مدرسین کو تکلیف پہنچانے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ سخت حیرت اور افسوس ہے کہ ایک لایق اور واقف کار ہیڈ ماسٹر ایسا تکلیف دہ حکم دے۔ امید کہ ہیڈ ماسٹر صاحب اس معاملہ کو طوالت کا موقع نہ دیں گے۔ علاوہ ازیں ہیڈ ماسٹر صاحب نے ماتحت مدرسین کو فہمایش کی ہے کہ وہ طلباء مدرسہ کو مجبور کریں کہ وہ سب اوقات مدرسہ میں کوٹ پہن کر آیا کریں۔ اس حکم کی تعمیل سے لڑکوں کو دو قسم کی تعمیل تکلیف ہے ایک تو بباعث موسم گرما تکلیف اور دوسرے غربا بوجہ نادری مجبور ہیں۔ نہ معلوم ہیڈ ماسٹر صاحب کی اس حکم میں کیا مصلحت ہے۔

مسجد گلفروشاں ملتان میں متولیوں کا باہمی نزاع

مسجد گل فروشان ملتان کے چوک بازار میں ایک عالیشان مسجد ہے جو بادشاہ فرخ سیر نے ۱۱۲۶ھ میں تعمیر کرائی تھی جب سرکار انگریزی کے زیر حکومت ۱۸۴۹ء میں ملتان آیا تو چوک بازار فراخ کیا گیا۔ تو کچھ زمین مسجد کی بازار میں آ گئی تھی۔ جس کے تبادلہ میں مسجد کے مقابل میں پانچ چھ دکانیں مولوی جمال الدین متولی مسجد اس وقت کمشنر تک رسوخ رکھتے تھے حوالہ ہو گئیں۔ جو بغرض خرچ مسجد وقف ہوئیں۔ کئی سال تک بموجودگی متولی مذکور دکانوں کی آمدنی مسجد کے صرف میں لائی گئی۔ مگر بعد میں ہوتے ہوتے مولوی صاحب کے پسماندگان نے انکو فروخت کر دیا۔ اور ہضم کر گئے۔ مگر آفریں ہے اُن مسلمانوں پر جو عرصہ دراز سے مسجد کے قریب جوتہ فروشی کی دوکان کرتے ہیں اور حاجی بھی ہیں، معزز بھی ہیں کچھ بھی دریافت نہیں کیا۔ جناب مولوی غلام سرور صاحب متولی فوت ہو گئے۔ تو اُن کے صاحبزادے بے علم اور نابالغ ہونے کی وجہ سے متولی نہ ہو سکے۔ اپنی طرف سے مولوی غلام رسول موجودہ متولی مسجد کو مقرر کیا اب عرصہ چالیس سال کے بعد مولوی غلام سرور مرحوم کے صاحبزادوں نے مسجد مذکور میں سخت جنگ و جدل کی حتی کہ مولوی غلام رسول صاحب سے مقدمہ بازی شروع ہو گئی۔ نمازی لوگ پریشان ہیں نہ وہ خود نماز پڑھاتے ہیں نہ مولوی غلام رسول صاحب کو پڑھانے دیتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس قدر مسلمان رؤسا ملتان میں ہیں اور کوئی اُن کا تصفیہ نہیں کراتا۔ ہم آخر میں عالیجناب حضرت سید مخدوم صدر الدین شاہ صاحب گیلانی اور جناب مخدوم شیخ حسن بخش صاحب قریشی رئیس اعظم ملتان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کا آپس میں فیصلہ کرا دیں۔ خان بہادر شیخ ریاض حسین صاحب قریشی سی آئی ای اگر ذرا بھی اس معاملہ میں توجہ فرمائیں تو بہت جلد فیصلہ ہو سکتا ہے۔ متولیوں کی جنگ و جدل اسلام کو بدنام کرنا اور سراسر باعث توہین ہے اس کا جلد سے جلد فیصلہ کرا دینا چاہیئے۔ سردار بخش از ملتان۔

ہنگامۂ عالمگیر

دردانیال کی کارروائیاں

لندن ۶ جولائی۔ سر آئین ہملٹن ایک رپورٹ میں اُن واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں جو صغیر دریا پر حال کی عظیم پیشقدمی کے بعد پیش آئے تھے۔ ترکوں نے ۲۹ جون کو رات کے آخری حصے میں جوابی حملے کی کوشش کی لیکن ہمارے توپخانے بندوقوں اور برطانی جہاز سکورپیئن کی آتشباری کی بدولت انہیں پسپا کر دیا گیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ترکوں نے وادی طلا اور علاقہ قریبہ میں دو ہزار لاشے چھوڑے ہیں ۲۹ اور ۳۰ جون کو آسٹریلوی افواج جوابی حملوں کے باعث بہت مصروف رہیں یہاں تک کے غنیم کا زور پورے طور پر توڑ دیا گیا۔ قیدیوں کا بیان ہے کہ یہ حملہ خود انور پاشا کے حکم سے ہوا تھا۔ حالانکہ مدافعانہ کارروائی کرنے کے بارے میں سخت احکام موجود تھے ترکوں نے ۲ جولائی کو شدید گولہ باری کے بعد صغیر دریا کے علاقہ میں حملہ کرنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن میدانی توپوں، بندوقوں علی الخصوص گورکھوں کی مہلک آتشباری نیز سکورپیئن کی صحیح نشانہ بازی نے غنیم کو انسروں کے احکام کے باوجود بے ترتیبی سے پسپا ہونے پر مجبور کیا سر آئین ہملٹن نے اندازہ لگایا ہے کہ ۲۸ جون سے ۲ جولائی تک ۵۱۰۵ ترک مقتول اور ۱۵ ہزار مجروح ہوئے ہیں۔ برطانوی فوجوں نے پہلے ہی کر ۵۱۶ بندوقیں ۲۴۰۰۰ کارتوس ۱۰۰ بم اور دیگر سامان وغیرہ جمع کر لیا۔

ترکوں کی شدید گولہ باری

لندن ۸ جولائی۔ سر این ہملٹن آج شب کو رپورٹ کرتے ہیں کہ ۵ جولائی کو ترکوں نے نہایت شدید گولہ باری کی۔ انہوں نے کم از کم ۵ ہزار بھاری گولے پھینکے۔ جو جنوبی میدان حرب میں ایک عام حملہ کا پیش خیمہ تھے۔ حلیف نہایت شجاعت سے لڑے جس سے غنیم کا حملہ پورے طور پر ناکام رہا ہماری لائن پر کچھ بھی اثر نہ پڑا غنیم کے شدید نقصان جان میں اور بھی اضافہ ہوا۔

انور پاشا بطور کمانڈر افواج گیلی پولی

لندن ۹ جولائی۔ متی لین سے ٹائمز کو ایک پیغام پہنچا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انور پاشا جنرل لیمان سانڈرس کی جگہ جو مجروح ہوا ہے افواج گیلی پولی کی کمان پر مقرر ہوئے ہیں۔

پولینڈ کے خونریز معرکے

شملہ ۸ جولائی۔ ذیل کا تار مورخہ ۸ ماہ حال ہز ایکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے موصول ہوا ہے ا

جنوب مشرقی پولینڈ میں مزید خونریز معرکے وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ ایک آسٹروی اطلاع مورخہ ۷ جولائی مظہر ہے کہ روسی کراسینک سے بجانب شمال لبلن کو پسپا ہو رہے ہیں۔ اور آسٹری اُن کا تعاقب کر رہے ہیں۔ آسٹریوں نے دریائے وسینکا کے شمال کی چند چوٹیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دریائے مذکور

وسچولا کا معاون ہے۔

لیکن پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مورخہ ۷ جولائی مظہر ہے کہ کراسینک کے شمال مشرق کو منگل اور پیر کے روز نہایت خونریز جنگ وقوع میں آئی لیکن کراسینک کے مشرق کو روسیوں نے غنیم کے بازو پہ جو ولکولز سے بجانب شمال مغرب اور کراسینک سے عین شمال کو تھا حملہ کر کے جارحانہ کارروائی روک دی۔

روسیوں کا یہ بھی بیان ہے کہ پیر کے روز دریائے ویپرزا اور دریائے بگ کے مابین انہوں نے غنیم کی جدید جارحانہ کارروائی کو روکا۔ اتوار کی صبح کو دریائے بگ کے بالائی حصے اور زلوٹلیپا و نیسٹر کے ساتھ ساتھ کوئی جنگ وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ روسی محاذ کے شمالی حصہ میں البتہ متفرق معرکے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

پولینڈ میں روسیوں کی شدید مقاومت

شملہ ۹ جولائی۔ روسی جنوب مشرقی پولینڈ میں لبلن کے خلاف غنیم کے حملوں کی مزاحمت کر رہے ہیں۔ ۷ جولائی کی روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کراسینک کے شمال میں شدید جنگ وقوع میں آئی۔ اور غنیم نے شدید حملے کئے مگر اسے کامل بے ترتیبی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ کراسنک کے شمال مشرق میں جہاں غنیم کی جمعیت نمایاں طور پر مرکوز ہے۔ روسیوں نے زور سے جوابی حملہ کیا۔ اور غنیم کو مدافعانہ کارروائی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

جرمنوں کی پراسرار نقل وحرکت

لندن ۷ جولائی۔ اسٹاکہوم۔ نامہ نگار اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ جرمن بلجیم کے راستے مزید توپخانہ اور فوجیں مغربی رزمگاہ کی طرف بھیج رہے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ جرمن اپنی افواج کی نقل وحرکت اور مقام حملہ کے بارے میں حلیفوں کو تاریکی میں رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فرانسیسی نقصانات

لندن ۷ جولائی۔ فرنچ ریلیف کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ مئی تک ۴ لاکھ فرانسیسی مقتول۔ ۱۰ لاکھ مجروح اور ۳ لاکھ مفقود الخبر ہیں۔

اطالوی کروزر کی غرقابی

رومہ ۸ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ شب بحیرۂ اڈریاٹک کے شمالی حصہ میں بحری دیکھ بھال ہو رہی تھی کہ ایک کروزر املفی نامی کو تارپیڈو لگا اور وہ علی الصباح غرق ہو گیا۔

جنگی جہاز ایک طرف کو جھک گیا۔ اور عملہ قابل تعریف ترتیب کے ساتھ عرشہ جہاز پر صف بستہ ہو گیا۔ جہاز چھوڑنے کے قبل ملاحوں نے بادشاہ کے لیے تین چیرز دیئے کپتان سب کے بعد جہاز سے اترا۔ ہمارے جہازوں نے تقریباً سب جانیں بچالیں

قیصر کو مسیحیت کے خواب

لندن ۷ جولائی۔ اخبار جوئش ورلڈ رقمطراز ہے کہ روس سے خبر موصول ہوئی ہے کہ قیصر لوڈز کا معاینہ کرتے وقت یہود کے ایک گرجا میں داخل ہو گیا۔ اور کتاب القانون کو اٹھا کر حاضرین سے یوں مخاطب ہوا "میں خدا کا فرستادہ مسیح اور تمہیں نجات دینے کے لئے آیا ہوں۔"

آسٹروی رعایا کی گرفتاری ونظربندی

لندن ۹ جولائی۔ مانٹی نگرو ی آسٹریا کے ان باشندوں اور رعایا کے افراد کو جو البانیہ میں رہائش پذیر ہیں مانٹی نگرو میں گرفتار اور نظر بند کر رہے ہیں۔ انہوں نے سقوطری سے قونصل اور اس کا تمام عملہ خارج کر دیا ہے۔

جنرل بوتھا کی کامیابی

پریٹوریا ۹ جولائی۔ جنرل بوتھا کے جنوبی حرکت کرنے والے دستے سوسب اور ناموتونی پہونچ گئے ہیں۔ انہوں نے ۵۰ جرمن قید کر لئے ہیں اور متعدد میدانی توپیں چھین لی ہیں۔ نیز انہوں نے یونین کے ان تمام قیدیوں کو رہائی دلوادی ہے جو جرمنوں کے ہاتھ میں اسیر تھے۔ عنقریب غنیم کا باقیماندہ حصہ بھی مطیع و مسخر ہوگا

برطانی آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

لندن ۹ جولائی قسطنطنیہ سے جو لوگ صوفیہ میں وارد ہوئے ہیں اُن کا بیان ہے کہ بحیرہ مارمورا میں برطانی آبدوز کشتیاں فوجی جہازوں کی نقل و حرکت میں خلل انداز ہو رہی ہیں۔ مگر مسافروں سے کسی قسم کا تعارض نہیں کرتیں۔ مسافروں کا ایک جہاز جو قسطنطنیہ سے سقوطری کو جا رہا تھا سطح آب پر ایک آبدوز کشتی سے ملاقی ہوا۔ جس پر یونین جیک لہرا رہا تھا۔ مسافر بہت گھبرائے مگر آبدوز کشتی نے جہاز سے کچھ تعارض نہ کیا۔

قرضۂ جنگ

لندن ۹ جولائی۔ برطانی جنگی قرضہ کے لئے حال میں ذیل کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں: لندن کاونٹی بینک ۲ کروڑ پونڈ۔ لندن سٹی اینڈ مڈلینڈ بینک ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ۔ لائڈز ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ نیشنل بینک آف انڈیا ۱۰ لاکھ پونڈ۔ اس کے علاوہ آخر الذکر بینک نے اپنے گاہکوں کی طرف سے ۵ لاکھ پونڈ قرضہ خریدا ہے۔

سلطان مصر پر حملہ

لندن ۱۰ جولائی۔ اسکندریہ کا تار مظہر ہے کہ سلطان مصر آج صبح ادائے نماز کے لئے جا رہے تھے کہ ان کی گاڑی کی کھڑکی پر ایک بم پھینکا گیا۔ جو گھوڑوں کے قدموں میں گرا۔ اور نہ پھٹا۔ حملہ آور بچ کر نکل گیا۔ سلطان نماز پڑھنے کو

بعد واپس چلے آئے۔ اور سہ پہر کو حسب معمول گاڑی میں بیٹھکر باہر سیر کو گئے۔

جنوب مغربی افریقہ میں جنگ کا خاتمہ

لندن ۹ جولائی۔ پریٹوریا کا تار مظہر ہے کہ جنوب مغربی افریقہ کے گورنر ڈاکٹر سٹیز نے اپنے اطاعت قبول کرنے کے ارادہ سے آج ۲ بجے علی الصباح اطلاع دی۔

۱۰۔ جولائی اطاعت قبول کرنے والی جرمن سپاہ میں ۲۰۴۔ افسر ۳۱۶۶ سپاہی ۳۷ میدانی اور ۲۲ کلدار توپیں شامل تھیں۔

جنرل بوتھا کو دنیا کے تمام حصوں سے مبارکباد کے پیغام موصول ہورہے ہیں۔ جنرل بوتھا کا بیان ہے کہ میری بہادر سپاہ کو شب وروز تگ و دو کرنے کے بعد فاصلہ دراز طے کرنا پڑا اور کئی مقامات پر پانی تک دستیاب نہ ہوا جب کہیں جاکر ہم غنیم کی سپاہ کو محصور کرنے میں کامیاب ہوئے۔

مدافعت کی غرض سے تجارتی جہاز مسلح کئے جائیں

لندن ۸۔ جولائی۔ آج دیوان عام میں مسٹر بیلیٹرس نے سوال کیا کہ چونکہ جرمن غیر مسلح جہازوں پر حملے کرتے ہیں۔ اس لئے کیا گورنمنٹ غیر جانب دار سلطنتوں سے تحریک کرے گی کہ وہ تجارتی جہازوں کو جو حفاظت کی غرض سے صرف ایک ایک توپ سے مسلح کئے جائیں۔ انہیں بندرگاہوں تک آمدورفت کرنے کی اجازت دیں۔

لارڈ رابرٹ سیسل نے جواب دیا کہ متخاصم سلطنتوں کے تجارتی جہازوں کے مقررہ رواج کے متعلق اس امر کا حق حاصل ہے کہ محافظت کی غرض سے اسلحہ کا استعمال کرسکیں جنگ چھڑنے پر اس بارہ میں کئی سلطنتوں سے بہت خط وکتابت کی گئی۔ اور سب نے تجارتی جہازوں کو حفاظت کی غرض سے مسلح کرنے کے اصول کو تسلیم کرلیا ہے۔ چنانچہ ابتدائے جنگ سے برطانیہ کے کئی مسلح تجارتی جہاز مختلف ممالک کے ساتھ آمدورفت کا سلسلہ رکھتے ہیں۔

عدن کے عقبی علاقہ میں بدامنی

لندن ۹۔ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ترکوں کی معتدبہ جمعیت جس کے پاس متعدد توپیں بھی ہیں حال ہی میں لحج پر حملہ آور ہونے کی دھمکی دے رہی ہے۔ جو عدن کے عقبی علاقہ میں واقع ہے سلطان لحج کی درخواست پر قلیل برطانی سپاہ اس کی امداد کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اسپر ۴۔ جولائی کو غنیم نے بمقام لحج حملہ کیا مگر وہ رات تک اپنے مورچوں پر قایم رہی اس کی کمک کے لئے ایک دستہ لحج کو روانہ کیا گیا مگر پانی کی تکلیف اور کوچ کی مشکلات کی وجہ سے اُسے دیر لگ گئی۔ اور اس لئے فیصلہ کیا گیا۔ کہ لحج کی سپاہ واپس چلی آئے

چنانچہ ۵ جولائی کی صبح کو اس کی پسپائی کامیابی کے ساتھ عمل میں آئی۔ اور وہ کمکی دستہ سے آملی۔ یہ دستہ چونکہ گرمی اور پانی کی قلت کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہا تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ تمام سپاہ عدن کو واپس چلی آئے۔ غنیم نے اس کا تعاقب کرنے کی کوشش نہ کی۔ ہمارے نقصانات میں ۳ برطانی افسر شامل ہیں جو زخمی ہوئے۔ ایک ترک میجر اور ۱۳ ترک ہمارے ہاتھ آئے۔

(لحج عدن کے شمال مغرب میں قریباً بیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

جنوب مشرقی پولینڈ میں جنگ

شملہ ۱۱۔ جولائی۔ صاحب وزیر کی طرف سے ذیل کا تار موصول ہوا ہے:

لبلن کے خلاف آسٹریا اور جرمن کی جارحانہ کارروائی رُک گئی ہے۔ روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ لبلن کی حفاظت کے لئے روس کی کثیر التعداد سپاہ نے جوابی حملے کئے۔ جن کے سامنے جرمنی اور آسٹریا کی سپاہ سڑک کے دونوں جانب سے ہٹ کر کراسنک کی شمالی گھاٹیوں کی طرف پسپا ہوئی ہے اور روسی لبلن سے جنوب مشرق کی طرف اپنی جارحانہ کارروائی کو کامیابی کے ساتھ نشو ونما دے رہے ہیں۔ چنانچہ ۵ اور ۶۔ جولائی کے درمیان انہوں نے غنیم پر شدید حملے کئے اور اس کے ۱۱ ہزار قیدی گرفتار کرلئے اب غنیم پسپا ہورہا ہے۔ اور روسی اس کا تعاقب کررہے ہیں۔

وارسا پر فوج کشی

دریائے نگب اور مشرقی گلیشیہ کے محاذ پر حالت غیر متبدل ہے۔ مگر وارسا کے سامنے جرمنوں نے پھر حملہ کیا اور روسیوں کا بیان ہے کہ ۶۔ جولائی کی شب کو غنیم نے زہریلی گیسوں کے عظیم بادلوں کی مدد سے بولی موف کی سمت میں جو دریائے راوکا پر واقع ہے قریباً ۸ میل کے محاذ پر حملہ کیا۔ اور بعض حصوں میں روسی خندقوں کی پہلی لائین پر قابض ہوگئے۔ بجز ایک موقع کے جو بولی موف کی سڑک کے قریب واقع ہے اور جہاں ہنوز لڑائی جاری ہے۔ دیگر مقامات پر متفرق معرکے وقوع میں آئے ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں جرمنوں کا نقصان

بلجیم میں جرمنوں نے ان خندقوں پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے جنہیں برطانیوں نے ییپرز کے شمال میں ۶۔ جولائی کو لے لیا تھا حملے کئے مگر برطانی اور فرانسیسی توپخانہ کی آتشباری نے انہیں شدید نقصان کے ساتھ منتشر کردیا جرمنوں نے شوچینز کے قریب نہایت شدید گولہ باری کے بعد دو اور حملے کئے مگر پسپا کئے گئے فرانسیسیوں نے بھی اس علاقہ میں حملہ کیا اور مدافعین کو دستی بموں اور ہلکی توپوں سے تباہ کرکے خندقوں کی کئی لائنوں پر قابض ہوگئے۔

مجھ کو غلام زادہ کہا اور تمہیں غلام   شہزادے لیتے آپ کو کہتے ہیں لاکلام
سب سے زیادہ آپ جناب تمہیں احتشام   کہتے ہیں سب یہ فرض ہمارا ہے احترام
انصاف کا مقام ہے یہ جائے غور ہے
فاروق اعظمؓ آپ ہیں یا کوئی اور ہے؟

جاہ و حشم ہمارا زمانے میں آج ہے   سر پر ہمارے فخر و خلافت کا تاج ہے
بابا! ہمارا چار سو دنیا میں راج ہے   سب پر عیاں ہے کہنے کی کیا احتیاج ہے
سالار دیں جہان میں جو نیک نام ہے
اس کو کہیں غلام غضب کا مقام ہے

کس سے چھپی ہے عسرت داماد مصطفےٰ   آئی نہ فاطمہؓ کو میسر نئی ردا
چکی سے اور چرخے سے مہلت نہ تھی ذرا   زہرا کی آئی رنج و غم و یاس میں قضا
حیدر یہودیوں کی سدا مزد کرتے ہیں
شہزادے نام کے ہیں یہ فاقے گذرتے ہیں

ہر چند فقر و فاقہ میں ہر دم ہیں مبتلا   لیکن انہیں دماغ سیادت بڑا رہا
سبط رسول نے مجھے کلمہ برا کہا   لڑکوں میں کھیلنا مجھے دشوار ہو گیا
دل کو بڑا قلق ہے میں مضطر مدام ہوں
بیٹا میں ہوں خلیفہ کا کیونکر غلام ہوں

محکوم حکم آج ہمارے ہیں خاص عام   بیعت ہیں اب حضور کی اسلام کے تمام
وہ کون ہے جو آپ کو کرتا نہیں سلام   کس کا لقب ہے فاتح ایران و روم و شام
ہے عرض مختصر کہ نہیں شوق طول ہے
شیطان بھی بھاگتا ہے ہمارے نزول سے

روشن ہے نام آپ کا نزدیک اور دور   پوچھو آپ کی تھی مجلس احمد میں بھی ضرور
مشہور عدل آپ کا ہے جا بجا حضور   ہم کو کہا غلام ہمارا ہے کیا قصور
دریافت اس سخن کا سبب ان سے کیجئے
بابا ذرا جواب طلب ان سے کیجئے

سن کر کہا جناب عمرؓ نے کہ جان من   شک ہے مجھے کہ تیرا غلط ہو نہ یہ سخن
مجھ کو یقین نہیں ہیں یہ وہ کہیں حسن   تحریر ہاں جو لائے حسن کی تو گلبدن
پھر میں توجہ خوب دل صاف سے کروں
فیصل مقدمہ ترا انصاف سے کروں

سن کر پسر سخن یہ پدر کا رواں ہوا   تحریر پھر حسنؓ سے یہ آکر بیاں کیا
تم نے غلام ہم کو سراسر غلط کہا   ہم جانیں جب تمہیں یہ ہمیں لکھ کر دو ذرا
اس دم حسن نے لکھ دیا یہ ذکر عام ہے
یعنی عمرؓ جہاں میں ہمارا غلام ہے

لے کر گیا نوشتہ جو نزد پدر پسر   تحریر دیکھ کر ہوئے شاداں بہت عمرؓ
پھر یوں پسر سے کہنے لگے شیخ نامور   سن اے پسر یہ میری وصیت ہے سر بسر
جب میں مروں تو رکھنا کفن میں نوشتہ یہ
تحریر ہے حسنؓ کی دلیل بہشت یہ

شقہ ملا بہشت کا ناجی میں ہو چکا   پروانہ یہ نجات کا ہے خوف کیا رہا
مجھ کو خط غلامی آل عبا ملا   آزادی سفر کا ہے مژدہ لکھا ہوا
کچھ خوف قبر کا نہیں اب مجھ حقیر کو
چٹھی میں یہ دکھاؤں گا منکر نکیر کو

قہر و عذاب کا نہیں اب خوف لاکلام   دل مطمئن ہے آتش دوزخ سے صبح و شام
اندیشہ روز حشر کا بھی مٹ چکا تمام   ہوں آل مصطفےٰ کا سند یافتہ غلام
بردہ ہوں اہل بیت کا کیا مجھ کو باک ہے
کیا خط ملا تمسک عصیاں بھی چاک ہے

ہم نے یہ فخر و نام جو پایا ہے اس قدر   سب اہل بیت پاک کا صدقہ ہے اے پسر
ہنگام نزع دی تھی نبی نے یہی خبر   قرآن و اہل بیت ہیں امت کے راہبر
دونوں نشاں خدا و رسول امیں کے ہیں
دو لڑیاں جہان میں حبل المتیں کے ہیں

غفران ہر اسی کی جو ان کا فدائی ہے   وہ ہیں خدا کے اور انہیں کی خدائی ہے
جو کچھ کہا ہے تو نے یہ منہ کی بڑائی ہے   کیا تیری ماں کو چادر تطہیر آئی ہے؟
مرحب سے پہلواں کو عمر نے پچھاڑا ہے؟
کیا تیرے باپ نے در خیبر اکھاڑا ہے؟

کاندھے پہ مصطفےٰ نے چڑھایا ہے کیا تجھے   جھولے میں حوریوں نے جھلایا ہے کیا تجھے
علم نبیؐ علیؓ نے سکھایا ہے کیا تجھے   بیٹا نبی نے اپنا بنایا ہے کیا تجھے
جبریل تجھ کو لے گیا کس روز عرش پر
پوشاک خلد کس کے لئے اتری فرش پر

ممتاز کیوں جہان میں اہل عرب ہوئے   اس قدر و منزلت کے فقط دو سبب ہوئے
نطق نبیؐ سے بند فصیحوں کے لب ہوئے   عاری علیؓ کی تیغ سے سیاف سب ہوئے
حقا یہ سب نبیؐ و علیؓ کا ظہور ہے
نور نبیؐ و نور علیؓ ایک نور ہے

سن کر پسر نے باپ سے تعریف اہل بیت   خود کی ہزار صدق سے توصیف اہل بیت
قرآن کا نزول ہے تشریف اہل بیت   ہر نسخہ علوم ہے تالیف اہل بیت
دل کو تری تو ان کے مناقب سے شاد رکھ
عدل مبین حضرت فاروق یاد رکھ

تازہ تار برقیات

لارڈ کچنر کا اپیل

لارڈ کچنر نے گلڈ ہال میں قوم سے مزید رنگروٹون کا مطالبہ کرتے ہوئے مقبوضات ماورائے البحار اور ہندوستان کی شاندار کوششون کا تذکرہ کیا۔ اور کہا کہ ہندوستان کی تیار و مسلح افواج ہی نے سب سے پہلے میدانِ جنگ میں قدم رکھا۔

انہوں نے کہا کہ وہ تمام وجوہ جن کی بنا پر مین نے اگست گذشتہ میں یہ خیال کیا تہا کہ جنگ طول کھینچے گی۔ صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہماری حالت دس ماہ گذشتہ کی بہ نسبت اب بہت بہتر ہے لیکن آج بھی حالت ایسی ہی نازک ہے جیسی کہ اس وقت تھی۔ جرمنی اپنی دیرینہ تیاریوں کیوجہ سے آغاز جنگ سے اپنے تمام ذرائع کو کام میں لانے کے قابل ہو گیا تھا۔ مگر ہماری پالیسی بتدریج اپنی موثر افواج کو بڑہانے کی ہے۔ جرمنی زوال پذیر ہوگا۔ حالانکہ ہم اسوقت ترقی پذیر ہوں گے۔

لارڈ کچنر نے بالآخر یہ کہا کہ ہر شخص کی زندگی میں ایک نہایت اہم ساعت آیا کرتی ہے۔ ہر ایک برطانیہ نیز ہماری قومی زندگی کے لئے وہ اہم ساعت اب آئی ہوئی ہے پس ہم میں سے ہر شخص کو کسی طرح پہلوتہی نہ کرنی چاہئے۔ اور اس ریلے کے سامنے اپنا پورا زور شامل کر دینا چاہئے جو ہمیں مظفر و منصور بنا کر ہماری آرزو اور آزادی کو قایم رکہے۔

غلیظ اور مہلک گیسوں کا استعمال

لندن ۱۲ جولائی۔ پٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اوسو ویز کی قلعہ گیر سپاہ نے جمعہ کی شب کو باہر نکل کر حملہ کیا اور غنیم کی خندقوں کو تباہ کر دیا نبلن کے جنوب میں جو زیغو بہا وا کے محاذ پر لڑائی جاری ہے غنیم کا ایک زبردست جوابی حملہ پسپا کیا گیا اور ۹۰۰ قیدی اور تین میکسم توپیں ہمارے ہاتھ آئیں۔ روسی صلیب احمر کے منتظمین کو اطلاع دی گئی کہ جرمن علاقوں میں ایسی زہریلی گیسوں کا استعمال کر رہے ہیں جو سابقہ گیسوں سے زیادہ غلیظ اور زیادہ سریع السیر ہیں۔ اور سانس لینے والے آلات استعمال کرنے کے باوجود کئی سپاہی مر گئے ہیں

جنگی قرضہ کی خریداری

لندن ۱۰ جولائی۔ شہر میں جنگی قرضہ کی خریداری کے متعلق جو اندازہ لگایا گیا ہے اسکی مجموعی مقدار ۷۰ کروڑ پونڈ تک پہونچ گئی ہے۔ اور آج شب کو خریداری کی فہرست بند ہونے سے پیشتر کسی قدر اور اضافہ کی امید ہے مگر تمسکات اور واؤچر کھلے رہیں گے۔ جنگی وجہ سے چند ماہ کے اندر اس رقم میں اور اضافہ ہو جائیگا۔

۱۱ جولائی۔ جنگی قرضہ کے متعلق بڑی رقوم کی خریداری کی فہرست کل بند ہوگئی۔ سرجان سائمن نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ مسٹر لائڈ جارج نے مجھے یقین دلایا ہے کہ میری توقع کے مطابق ہمیں شہر سے معقول امداد حاصل ہوئی ہے۔

گذارش۔ جن خریداران مدینہ کی خدمت میں وی پی حاضر ہون وہ ازراہِ قدردانی وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔

ہندوستان کی تازہ خبرین

انڈین ریلیف فنڈ کی تفصیل انڈین ریلیف فنڈ میں تاحال ۶ لاکھ ۴۹۹۹۱ روپیہ فراہم ہو چکا ہے جو صوبہ وار بنکوں میں حسب ذیل تفصیل سے جمع کیا گیا ہے۔
الائنس بینک شملہ ۱۴۱۹۱۹ روپیہ۔ بنگال بینک ۲۴۲۱۳۲۵۰ روپیہ۔ بمبئی بینک ۴۲۸۰۷۹ روپیہ۔ مدراس بینک ۶۴۶۲۲۶ روپیہ

برہما میں پاسٹیور انسٹیٹوٹ برہما پاسٹیور انسٹیٹوٹ کی تجویز عرصے سے پختہ ہو رہی تہی چنانچہ اب ایک انسٹیٹوٹ رنگون میں قایم کر دیا گیا ہے جس میں سگ دیوانہ کے کاٹے ہوئے اشخاص کا علاج ہوگا۔

گہاس سے کاغذ کی تیاری صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے گونڈہ اور بہرائچ کے ڈویژنوں میں لکہنور کی بید اور ڈیلپ مینو فکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کو یکم جولائی ۱۹۱۵ء سے بہابڑ گہاس کا ۷ سالہ ٹہیکہ دیا ہے۔

جنوب مغربی افریقہ کی فتح ۱۲ جولائی کو جنوب مغربی افریقہ میں جرمن افواج پر فتح پانے کی خوشی میں شملہ مین جہنڈیاں وغیرہ لگائی گئین۔

گیلی پولی سے زخمیوں کی آمد ۱۶ ماہ حال کو خضر پور (کلکتہ) کی گودی مین کچہ برطانی مجروحین گیلی پولی سے بذریعہ "ایلینورا" پہونچیں گے۔

سیاہ سیسے کی مانگ لنکا میں سیاہ سیسے کی امریکہ کی طرف سے بہت مانگ ہے۔

نو بیا کو تیرانے کی کوشش۔ جہاز نوبیا کو جو لنکا کے ساحل پر خشکی پر چڑہ گیا تہا تیرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن ۹ جولائی کو اس میں پانی کی مقدار پہر زیادہ ہو گئی۔ پمپ جسقدر پانی خارج کرتے تھے اس سے زیادہ پانی جہاز میں بھر جاتا تہا اس لئے ان کوششون کو کچہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مقامی حالات

رویت ہلال:- ۱۳ جولائی کی شام کو افق غربی ابر آلود ہونیکے باعث ہلال نہ دیکہا جا سکا۔ (بعض جنتریوں نے بہی ۱۳ جولائی کو رویت ہلال مشکوک بتلایا تہا) اسلئے بجائے ۱۴ جولائی (چہارشنبہ) کے ۱۵ جولائی (پنجشنبہ) کو پہلا روزہ

حوادث و اخبار

برسات کا رنگ - سرکاری محکمہ موسم رپورٹ کرتا ہے کہ بحیرۂ عرب کی ہوا عملاً کوئی بارش نہیں دے رہی ہے۔ البتہ خلیج بنگال کی ہوا سے معتدل وکثیر بارش۔ شمال مشرق ہند میں ہوئی ہے۔ صوبجات متحدہ کے مغرب اور شمال مشرقی پنجاب میں کچھ پانی پڑا ہے۔

بجلی سے نقصان - موضع قیاس پور ریاست میسور میں بارش سے بچنے کے لئے پانچ مرد اور تین عورتیں ایک برگد کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ درخت پر بجلی گری اور اس سے یہ سب ہلاک ہو گئے اور ۲۳ بھیڑ بکریاں جو ایک کھیت میں چر رہی تھیں وہ بھی مر گئیں۔

قاضی عبدالولی خان کی نظربندی - پشاور سے ہمدرد کا خاص نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ قاضی عبدالولی خان وائس پریسیڈنٹ مسلم لیگ کو۔ جو دائنیشر بکر طرابلس گئے تھے۔ صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی کا ایک حکم زیر قانون تحفظ ہند بدین مطلب پہونچا ہے۔ کہ حکم پہونچنے کی تاریخ سے (۶ جولائی) ساتویں دان تک وہ مانسہرہ ضلع ہزارہ میں سکونت اختیار کریں اور اپنی نقل و حرکت اسی رقبہ میں محدود رکھیں۔ نظربندی کے ایام میں ان کو ۵۰ ماہوار بطور گذارہ ملیں گے۔

مہمندیوں کی زیادتی - اواخر گذشتہ ماہ میں مہمندی ایک ہندو ساہوکار کو بھگا لے گئے تھے اب اس کے وارثوں سے سولہ سو روپیہ طلب کرتے ہیں۔

ممبران کونسل کی توسیع میعاد - گورنمنٹ نے یہ محسوس کرکے کہ دسمبر کے مہینے میں انتخابات کونسل اضلاع کے افسروں کے دورے کے انتظامات میں دقت پیدا کرتے ہیں اب طے کر دیا ہے کہ آئندہ ہمیشہ دسمبر کی بجائے اپریل میں انتخابات ہوا کریں گے اس طرح گویا اس سال امپیریل اور پراونشل کونسلوں کے موجودہ ممبر دسمبر کی بجائے۔ اپریل تک اپنی جگہوں پر رہینگے اور جدید انتخابات اپریل میں ہونگے۔ یہ چار ماہ کی توسیع آئندہ انتخابات کی تیاریوں میں زور شور کے ساتھ صرف کی جائے گی۔

آئندہ اجلاس کانگریس کا پریسیڈنٹ - پانیر لکھتا ہے کہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سر۔ ایس۔ پی سنہا نے آئندہ اجلاس کی صدارت کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف سے بمبئی کی کانگریس کمیٹی نے دریافت کیا ہوگا کہ وہ اس سال صدارت قبول کریں گے یا نہیں۔ اگر صحیح ہے کہ انہوں نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ تو یہ خیال بیجا نہیں ہے کہ غالباً دوسرے اصحاب نے جن کے نام پیش کئے گئے تھے اس سال صدارت سے انکار کر دیا ہے اور اس طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ عنقریب سر ایس۔ پی سنہا کا باقاعدہ انتخاب عمل میں آجائیگا

اطالوی مقیم ہندوستان - (۹ جولائی۔ کلکتہ) اطالوی کونسل جنرل نے اعلان کیا ہے کہ اطالوی رعایا مقیم ہندوستان خواہ وہ افسر ہوں یا غیر کمیشن یافتہ افسر متعلقہ اطالوی فوج کو فی الحال فوج میں شامل ہونے سے بری کیا جاتا ہے۔

بستی کے بلوائیوں کو سزا - ہائی کورٹ الہ آباد نے رامیشور پانڈے و دیگر اشخاص کی درخواست نگرانی کو مسترد کر دیا ہے جو بستی میں بقرعید کے موقع پر بلوا کرنے والوں میں ماخوذ ہوئے تھے۔ مگر قید تنہائی کی سزا معاف ہو گئی ہے۔

ایک نظربند کو سرکاری وظیفہ - سلاوا جرن گوہاسکن بابو پور کو جو بنگال گورنمنٹ کے حکم سے نواکھالی میں نظربند کیا گیا تھا مفت مکان کے علاوہ ۲۰ روپیہ کا وظیفہ عطا ہوا ہے۔

ہالینڈ کو برآمد اشیاء کی ممانعت - گورنمنٹ ہند نے ہالینڈ کو ہر قسم کی اشیاء کی برآمد بند کر دی ہے۔ لیکن اگر نیدرلینڈ اوورسیز ٹرسٹ کے توسط سے ہالینڈ کی بندرگاہوں کو کوئی مال بھیجا جائے تو اس کے لئے لائسنس مل سکتا ہے۔

سرکاری قرضے کے متعلق کانفرنس - ۱۴ جولائی کو شملہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی جس میں مہتمم کرنسی اور صوبہ وار بنکوں کے نمائندے شریک ہوں گے اور گورنمنٹ کے ۴½ کروڑ روپیہ کے قرضے کے متعلق مناسب قواعد و شرائط وضع کریں گے۔

جلپائی گوری کے ڈاکو کی گرفتاری - ۵ جولائی کو بنگال کے محکمہ تفتیش جرائم نے کلکتہ میں ایک سکھ کو گرفتار کیا ہے۔ جو جلپائی گوڑی کے ڈاکہ کا مفرور ملزم بتایا جاتا ہے۔ اس کے پاس سے سو سو روپیہ کے ۹ نوٹ برآمد ہوئے ہیں۔ جو مال مسروقہ کا جزو بتائے جاتے ہیں۔

چائے کا عطیہ - لفٹنٹ کرنل راجکمار بیر بکرم سنگھ سی ایس آئی سی آئی ای ریاست سرمور نے سفر مینا کی پلٹنوں کو جو مدن میدان جنگ میں موجود ہیں ایک ہزار پونڈ چائے کا عطیہ پیش کیا ہے۔ لیکن اس سے انکی اپنی پلٹن مستثنےٰ ہے۔

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن ہیڈ پرائٹر۔ منیجر۔ پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

مدینہ پریس بجنور میں بہ اہتمام محمد مجید حسن پرنٹر پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ل ۔ ۸۲ ۔ نمبر (۵۰۵)

اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپیہ
ششماہی: ایک روپیہ ۹ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام "محمد مجید حسن" مالک ومنیجر اخبار "مدینہ" بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ بجنور ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۱۵ مطابق ۸ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ ہجری نمبر ۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنگ پر ایک نظر

اس جنگ کی اہمیت ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے۔ ایک کروڑ آدمیوں سے زیادہ دونوں طرف سے مشغول حرب ہیں اور خدا کو علم ہے کہ ان میں کتنے تلوار کے گھاٹ اترتے ہوں گے۔ چار ارب لیرہ (پونڈ) بقول حبل المتین کلکتہ خرچ ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد بادی النظر میں گو بہت ہو لیکن جنگ کی یہ حالت ہے کہ ایک چیز جو ہمیں ایک روپیہ کو ملتی ہے وہی میدان جنگ میں سو روپئے کو بھی دستیاب نہیں ہوتی۔ اس جنگ کی وجہ سے زراعت، صناعت وتجارت کو بیس ارب کا خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ یا یوں سمجھنا چاہئے کہ دنیا کی نصف ثروت اس یکسالہ جنگ میں صرف ہوگئی۔ یورپ صنعت وتجارت کا معدن ہے اور ایشیا زراعت کا منبع ان دونوں براعظموں کا اتصال ظاہر ہے۔ کہ اگر ایک کو ٹھوکر لگے تو دوسرا بھی اس کا صدمہ محسوس کرے گا۔ اس لئے یورپ کے نقصان سے ناممکن ہے کہ ایشیا متاثر نہ ہوا ہو۔ یہ بات بلاشبہ ہے کہ ایشیا نے اس جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن اس رشتہ کی وجہ سے اگر اس کو جانی نقصان نہیں پہنچا تو مالی میں کیا شک ہے۔

ایک مبصر فرماتے ہیں۔ کہ بوجہ فقر اہالی ایشیا وکساد بازاری تجارت خاک سی اڑ رہی ہے۔ افسوس! جرمنی نے اپنی ہوس رانی کی بنا پر اس قدر جان ومال کا نقصان کیا۔ اور ایسی سلطنتوں کو جو ہمیشہ امن کی جویاں رہتی تھیں میدان جنگ میں آنے پر مجبور کیا۔ دولت برطانیہ تمام دنیا میں امن پسند حکومت ہے۔ اور اس عادل سلطنت نے غیروں میں جب صلح کرا دی تو خود لڑائی کیا مول لیتی۔ لیکن جرمنی کی بوالہوسی ایسی نہ تھی کہ اس کی روک تھام نہ کی جاتی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کو بکثرت جان ومال کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے کیا دنیا میں سب سے بڑی سلطنت وہ ہے جو محض اپنی ہوس کی وجہ سے دوسرے امن پسند بادشاہوں کو ضیق میں ڈالے! اللھم احفظنا۔

مسٹر لائیڈ جارج نے اپنی تقریر میں فرمایا "جرمنی ڈھائی لاکھ شراپنل گولے کارخانوں سے بناتا ہے" مسٹر بونر لا فرماتے ہیں جب تک اہل برطانیہ کی جیب میں ایک پیسہ ہے ان کو اس دشمن کی مدافعت کرتے رہنا چاہئے۔ ان دو جلیل القدر مدبرین کی تقریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی سامان جنگ کی فراہمی پر کیسا تلا ہوا ہے۔ اور اہل برطانیہ کس استقلال وپامردی کے ساتھ اس کے مقابلہ کو طیار ہیں۔ بلاشک جب تک ایسی ہمت نہ ہو کام نہیں چل سکتا۔

وزیر خزانہ انگلستان نے ساٹھ کروڑ پونڈ کے تمسکات قرضہ ۵ شلنگ (ے) کے حساب سے جاری کئے ہیں اور ۵۔ فیصدی سود مقرر کر کے تیرہ سال ۱۲ تک مدت ادائیگی قرار دی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک ارب پونڈ کی اختتام جنگ تک ضرورت ہوگی۔

سلطنت برطانیہ کے اخراجات کا یہ مجمل خاکہ ہے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ اور دول بھی کم وبیش اسی حالت میں مبتلا ہیں۔ لہذا ان کو بھی ایسی ہی ضروریات لاحق ہونگی۔

اس جنگ سے جاپان کو البتہ فائدہ پہنچا۔ اس نے موقع کو غنیمت سمجھ کر سیاسی واقتصادی منافع چین سے حاصل کر لئے۔ لیکن خیال کر لینا چاہئے کہ اس کے فوائد عارضی ہیں۔ اختتام جنگ پر اسے کوئی مستقل نفع نہ ہوگا۔ کیونکہ امریکہ اس کی کود پھاند کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اور ممکن ہے اختتام پر وہ اس کے مخالفین کے ساتھ ہو جائے۔ پس جب ہم آواز ہی نہ ملیں گے تو جاپان کیا کرے گا۔ اس دو ماہ کے عرصہ میں بازار جنگ کی گرمی نے بتلا دیا ہے کہ شاید ایک آدھ ماہ میں کوئی فریق طالب صلح ہو۔ لیکن ایک مبصر جنگ کا قول ہے۔ کہ چھ ماہ تک تو لفظ صلح درمیان میں آتا نہیں۔ مگر یہ سارے خیالات ہیں۔ صحیح علم تو خدا کو ہے۔ کہ کب دنیا اس بلا سے نجات پائے گی۔

بہر حال کچھ ہو جرمنی کی یہ کار ستانی کسی طرح مستحسن نہیں ہو سکتی اور صلح پر وہ دیکھے گا کہ اس کی ہوس رانی نے خدا کی مخلوق پر کیا ظلم ڈھایا ہے۔

کاش وہ اب بھی سمجھے اور امن کے ساتھ بیٹھ کر اپنی وسیع مملکت کو غنیمت سمجھے۔

اطالیہ اور میدان جنگ

تار کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دولت اطالیہ نے چھ لاکھ مسلح فوج تواعد دان میدان میں بھیجی ہے۔ اور چھ لاکھ مزید تیار ہے جو حکم پر روانہ ہوجائے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا اور اٹلی برابر کی چوٹیں ہیں۔ اور ہر ایک اپنے حقوق کے واسطے زور شور سے لڑے گا۔ ابھی تک ان دونوں میں کوئی اہم معرکہ آرائی نہیں ہوئی۔ لیکن جب فریقین طاقتور ہیں تو کسی نہ کسی وقت اچھی طرح لڑیں گے۔ اور یورپ میں ایک اور خونی منظر دکھلائی دیگا۔

ایران اور جنگ

شروع جنگ سے اب تک ایران ناطرفدار رہا ہے۔ اور اس کا مسلک غالباً اختتام جنگ تک یہی رہے گا لیکن عقلمند اس بیطرفی کو بنظر پسندیدہ نہیں دیکھتے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ناطرفداری ایران کو دول یورپ عزت کی نظر سے دیکھیں نہ کہ صرف لفظ "بیطرفی" کو بار بار دہرائیں۔ یورپی فوجیں اگر ایران میں موجود ہوں تو اُن کو ہٹالیں اور جب وہ کسی سے بولتا ہی نہیں تو اُس کے ملک کو جولانگاہ بنانے سے کیا فائدہ۔

قصہ مختصر علی قدر مراتب اس خونخوار جنگ کا اثر ہر سلطنت پر ہے۔ خدائے تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اس کا خاتمہ کردے۔ آمین۔

ہندوستان اور مقتدر انگریزی افسران

کرنیل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ نے رائل کالونیل انسٹیٹیوٹ لندن میں ایک لیکچر دیتے ہوئے بیان کیا کہ

"جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ معلوم ہوگیا ہے کہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان ایسا مضبوط رشتہ ہے جو توڑے سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ جونہی پہلے گولے انگلستان کے خلاف چلائے گئے۔ ہندوستان اُس کی مدد کو تیار ہوگیا۔ اور جو کچھ اُس کے امکان میں تھا۔ خالص دل سے کیا۔ اہل ہند کی وفاداری اور بے ریا محبت و دردمندی کا مادہ ہندوستان میں سب سے زیادہ ہے۔ ہندوستانیوں نے انگریز مرد اور عورتوں کے ساتھ نہایت درجہ خلوص کا اظہار کیا ہے۔ اور ہم اُس کا شکریہ ادا نہیں کرسکتے۔ ملکہ معظمہ آنجہانی ہمیشہ ہندوستان کو محبت سے یاد فرماتی تھیں۔ اور اُن کا ایسا کرنا بجا تھا۔ کیونکہ فی الحقیقت ہندوستانی محبت کے اہل ہیں۔ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم اور شہنشاہ جارج پنجم نے بھی وراثت میں ملکہ معظمہ آنجہانی سے یہ محبت پائی ہے۔ اور اب تک جیسی شفقت ہمارے ہردلعزیز فرمانرواؤں نے ہندوستانیوں سے برتی ہے وہ بجا طور پر اُس کے مستحق ہیں"

کرنیل سر ینگ ہسبنڈ کے یہ الفاظ بہت وزندار ہیں۔ اور ہمیں اُمید رکھنی چاہیئے کہ ہندوستان کے بھلے دن آگئے۔

ہندوستانی اور سول سروس

سول سروس کے امتحان میں روزانہ اہل ہند کو مشکلات پیش آتی جاتی ہیں۔ اور اُن کے وجوہات یہ ہیں۔ کہ صرف ہندوستان ہی ایسا ملک ہے۔ جہاں کے باشندے سمندر پار انگلستان جاکر محض اس خیال سے کہ ہم بھی ہندوستان میں انگریزوں کی برابر مناصب پائیں گے کٹھن کٹھن امتحانات کی تیاریاں کرتے ہیں۔ لیکن نتیجہ بتلاتا ہے کہ بہت کم کامیاب ہوکر واپس آتے ہیں۔ اول تو وہ اہل انگلستان کے بخلاف غیر ملک سے جاتے ہیں۔ دوسرے انگریزی کو وہ پڑھتے ہیں، اور انگریزوں کی مادری زبان ہے۔ سویم امتحان سول سروس میں انگریزی کا جاننا مثل مادری زبان کے ضروری ہے۔ چہارم امتحان کے ہر شعبہ میں کامیابی ہونی چاہیئے۔ ورنہ سند نہ ملیگی۔ ان کے علاوہ اور چند فوائد ایسے ہیں۔ جو انگریزوں کو بلامشقت حاصل ہوجاتے ہیں اور ہندوستانی بوجہ اجنبی ہونے کے محروم رہتے ہیں۔

اُمور مندرجہ بالا کی وجہ سے کسی ہندوستانی کا کامیاب ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ امتحان صرف انگلستان میں ہوتا ہے جو اہل ہند کے واسطے ہزاروں کوس دور ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی اور دیگر امور بھی اہل ہند کو وہاں جانے میں سدراہ ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کی کچھ زیادہ پروا نہیں کیجاتی۔ لیکن ہماری گورنمنٹ کو اس امر پر بہت زیادہ خیال فرمانے کی ضرورت ہے کہ جو امیدوار ناکامیاب ہوتے ہیں وہ نہ صرف مالی اعتبار سے تباہ ہوتے ہیں بلکہ کوئی ڈگری بھی حاصل نہیں ہوتی۔ امرت بازار پتر کا کا غالباً یہ خیال ہے کہ امتحان اگر ہندوستان میں ہو تو مناسب ہے۔ لیکن ہم اس کے مخالف ہیں۔ امتحان ضرور انگلستان میں ہو۔ لیکن ہندوستانی امیدواروں کو غریب الوطن اور محکوم سمجھ کر چند رعائتیں ضرور دینی چاہئیں۔ ہم امید ہے کہ اس ضروری امر پر توجہ فرمائی جائے گی۔ جبکہ ہماری وفاداری اس جنگ کی وجہ سے مدبرین انگلستان سے بھی ہماری تعریف کراچکی ہے۔

ہندوستان میں تعلیم تجارت

ہمارا ہندوستان زراعتی ملک مشہور ہے۔ اور فی الحقیقت دنیا میں جیسا یہ ملک سرسبز ہے سوائے شام کے اور دوسرا خطہ اس سے لگا نہیں کھاسکتا ہماری مہربان اور دوراندیش گورنمنٹ نے ہندوستان کی ترقی زراعت کے متعلق بہت سی تدابیر کو رواج دیا ہے۔ لیکن اتنے بڑے ملک کے لئے دو ایک کالج کافی نہیں ہوسکتے۔ اس کے علاوہ تجارت کے اور بھی مختلف شعبے ہیں۔ جن کی طرف گورنمنٹ کا متوجہ ہونا ضروری ہے۔ تاریخیں بتلاتی ہیں کہ امور مفیدہ میں رعایا خود قدم رکھا کرتی تھی۔ اور گورنمنٹ کی سرپرستی میں ہر قسم کی تجارت صنعت وغیرہ پروان چڑھتی تھی۔ لیکن اب یکوس حساب ہے۔ کہ گورنمنٹ رعایا سے اگر کچھ کرائے تو خیر ورنہ خود رعایا کو اپنی فکر نہیں۔ لیکن ایک مہربان اور رعایا پرور گورنمنٹ کا یہ فرض ہے۔ کہ اگر رعایا بے خبر ہو تو خود باجبری سے اُس تک امور مفیدہ کو پہنچائے۔

طب یونانی میں جدید اضافہ

"اچھی بات کو اختیار کرنا اور بری کو چھوڑ دینا" عقلمندوں کا اصول ہے۔ جب سے ہم نے اس زرین قاعدہ کو ترک کیا۔ ترقی بھی ہم سے کنارہ کش ہوگئی۔ دنیا خوب جانتی ہے۔ کہ طب یونانی سے بڑھکر کوئی جامع طب موجود نہیں لیکن ہندوستانی اطبا کے لئے یہی کافی ہے کہ انہوں نے دس پانچ قلیل و کثیر الحجم کتابیں پڑھ لیں اور طبیب کامل بن بیٹھے۔ اس کا نتیجہ طب یونانی کی کساد بازاری و انحطاط ہے۔ جس کے جلوے آئے دن ہماری آنکھیں دیکھتی رہتی ہیں۔ تمام ملک کو حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب بہادر دہلوی کا مشکور ہونا چاہیئے۔ کہ ممدوح کی ذات والاصفات سے ایک طبی کالج کا ظہور ہوا۔ جس کی بابت یہ اُمید کرنا کہ وہ ایک زمانہ میں طب یونانی کا مکمل دارالعلوم ہو جائیگا۔ بیجا نہیں ہے۔ خیال ہے کہ اناٹومی (تشریح الابدان)، کیمسٹری (کیمیا)، فزیالوجی (دواسازی) کی تعلیم بھی درس میں داخل کی جائے۔ یہ ارادہ بہت مبارک ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اطبا جو ڈاکٹر اور جراحوں کے محتاج رہتے ہیں خود ہی سب کچھ کرسکیں گے۔ یورپ نے جراحی میں بڑی ترقی کی ہے۔ اگر اُس سے فائدہ اُٹھایا جائے تو عین عقلمندی ہے۔

ہمیں معلوم ہے کہ حاذق الملک بہادر کے کام کی ایک جماعت ہندوستان میں مخالف موجود ہے۔ لیکن اُس کو یہ خیال کرلینا چاہیئے کہ ایک مفید کام کی مخالفت زیادہ فائدہ مند ہے۔ یا اُس کی ترویج۔ اگر وہ موصوف سے اچھا کام کرسکتے ہیں تو کیوں نہیں اپنے مفید مشوروں سے اراکین مدرسہ طبیہ

کو نفع پہنچاتے۔ قوت جب دو جانب منتشر ہو جاتی ہے تو اُس میں ضعف آجاتا ہے ہمیں اُمید ہے کہ اتفاق و خاموشی کے ساتھ بلا اظہار نام و نمود وطیبہ ثانی کی ترقی ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

علمی قدردانی

خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ماقصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم ؛ از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

یک زمانہ وہ تھا کہ اہل علم دنیوی تفکرات سے اہل دول کی بدولت فارغ البال تھے۔ اور فراغ خاطر سے علمی مشاغل میں منہمک رہتے تھے۔ لیکن آج یہ کیفیت ہے کہ بلا مبالغہ بھوکوں مرتے ہیں۔ امرا و رؤسا کو اپنے مشاغل سے فرصت نہیں۔ کہ وہ اس گروہ کی جانب متوجہ ہوں۔ اور خود اہل علم کے پاس روپیہ نہیں۔ کہ اپنی بیش بہا تصانیف کو پبلک میں پیش کرنے کا سامان فراہم کریں پچھلے زمانہ میں۔ سلاطین، امرا۔ خود اہل علم ہوتے تھے۔ اس لئے علما کی قدر بخوبی جانتے تھے۔ اور آج کل کے رئیسوں کو جب اشغال لاطائل سے ہی فرصت نہیں تو بھلا علمی سرپرستی کیا کر سکتے ہیں۔ بھوپال اور حیدرآباد کی ریاستیں علمی قدردانی میں مشہور ہیں۔ لیکن وہی لوگ ان درباروں سے فیض اُٹھا سکتے ہیں۔ جن کے سفارشی موجود ہوں۔ ورنہ عام طبقہ جس میں گدڑی کے لعل بیسیوں پوشیدہ ہیں کیا نفع حاصل کر سکتا ہے حقیقی معنوں میں اگر علمی قدردانی کو ڈھونڈا جائے۔ تو وہ یورپ میں ملے گی جہاں ایک ایک فسانہ نویس محض چھوٹے سے قصہ کو دو تین ہزار روپیہ میں فروخت کر لیتا ہے۔ اگر اُس نے ہر مہینہ چار فسانے لکھے۔ اور ہر ایک کو دو ہزار پر فروخت کیا۔ تو آٹھ ہزار روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوگئی۔ ہمارے ہندوستان میں اگر ایسی آمدنی کسی شخص کو ہو جائے۔ تو وہ امیرالامرا کہلائے۔ خدا رحم فرمائے ہندوستان پر گورنمنٹ عالیہ نے بھی سو روپیہ سالانہ کی رقم مولویوں اور پنڈتوں کے واسطے مقرر کر رکھی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قلیل پنشن سے کیا فراغ خاطر مہیا ہو سکتا ہے۔

معیار امن

اس عنوان سے معاصر پیسہ اخبار لاہور نے ایک مضمون اطالوی وزیر خارجہ کا شایع کیا ہے جسے وزیر موصوف نے اطالوی سفیر مقیم لندن کے پاس بھیجا ہے۔ مضمون دلچسپ اور قابل غور ہے۔ ذیل میں ناظرین کی دلچسپی کے واسطے اُس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:

معاہدوں کا اصول: معاہدوں کی دفعہ اولین ہر ایک معاہدہ کے عام اصول کی تائید میں ہے۔ یعنی کہ سیاسی یا اقتصادی حالات عام طور پر ایسی پیدا ہو جائیں جن پر تبادلہ خیالات کیا جا سکے۔ ارکین اتحاد میں سے کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ بغیر کسی سابقہ قرارداد کے زیر معاہدہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے دوسرے کسی رکن کے حقوق کو کسی قسم کا ضرر پہنچے آسٹریا اپنے ۲۳۔ جولائی والے نوٹ کو بلا اطلاع اٹلی سرویہ کو بھیجکر اس شرط کے پورا کرنے میں قاصر رہا ہے۔ اور اسی طرح سے اُس نے معاہدہ کی ایک نہایت ہی اہم اور ضروری دفعہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ آسٹریہ کو اس بارہ میں اٹلی سے مشورہ کرنا ضروری تھا۔ اس کا پیام جنگ ہی ایسا تھا جس سے ایک عام خونریزی یورپ میں شروع ہو جانے کا ظاہرا خطرہ تھا۔ اور پھر خاصکر ایسی حالت میں جبکہ شروع جولائی ۱۹۱۴ء میں اطالوی گورنمنٹ نے وائنا میں صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی دفعہ اعتدال پسندی کا مشورہ دیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا تھا کہ اگر اعتدال سے کام نہ لیا گیا تو ممکن ہے کہ عام یوروپین جنگ شروع ہو جائے۔ لیکن آسٹریہ نے سرویہ کے متعلق جو رویہ اختیار کیا وہ صاف طور پر جزیرہ نما بلقان میں اطالوی سیاسی اقتصادی اغراض کے مخالف تھا یہ ممکن نہیں۔ کہ آسٹریہ نے اس امر کا خیال نہ کیا ہو کہ اٹلی سرویہ کی آزادی کی پامالی پر کوئی نوٹس نہ لیگا۔ ہم نے بارہا اس امر کا اعلان کیا اور ملک کے سیاست دانوں کو ہمارے ارادہ کی خوب اچھی طرح خبر تھی۔

سرویہ کو نامہ و پیام جنگ: آسٹریہ نے جس طریقہ سے سرویہ کو پیام جنگ بھیجا اُس میں از روئے اتحاد وہ نہ صرف ہم سے مشورہ کرنے میں قاصر رہا بلکہ اُس نے ہم سے چھپانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا یہ طریقہ بالکل اصول کے خلاف تھا۔

مزید گفت وشنید: دسمبر ۱۹۱۴ء میں گفت وشنید اور بھی قطعی طور پر شروع ہو گئی۔ شاہی سفیر متعینہ وائنا کو ہدایات بھیجی گئیں کہ وہ کاونٹ برخٹولڈ کو اس امر سے مطلع کر دے کہ اطالوی گورنمنٹ اس حالت کو جو آسٹریہ نے پیدا کر دی ہے صاف کرنے کے لئے بعض ضروری امور پر گفت وشنید کرنی چاہتی ہے۔ کاونٹ نے اول تو انکار کر دیا۔ اور کہا کہ موجودہ حالات کے اندر کسی قسم کا نامہ و پیام کرنا چنداں ضروری نہیں ہے لیکن ہمارے جواب پر جس میں کہ جرمن گورنمنٹ بھی شامل تھی کاونٹ نے ہماری تجویز کردہ معاملات کی نسبت بحث کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

چنانچہ ہم نے اپنے مطمح نظر سے ضروری مطالبات کو صاف طور پر پیش کر دیا اور بتا دیا۔ کہ ہر صورت میں اگر قیام اتحاد کو ضروری سمجھا جائے۔ تو آسٹریہ کو ان علاقوں سے دست بردار ہونا چاہیے جس میں کہ اطالوی قوم آباد ہے۔ یہ بحث دسمبر سے مارچ تک رہی۔ اور پھر کہیں بیرن بورن نے مارچ کے آخر میں ٹرینٹ شہر کے شمال کی طرف ایک قطعہ پیش کیا لیکن آسٹروی حکومت نے اس علاقہ کی حوالگی کے متعلق بھی ہماری خواہش کے بموجب فوری کارروائی مناسب نہ سمجھی۔ بلکہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے۔ اختتام جنگ کا بہانہ کیا۔ ہم نے اس تجویز کو نامنظور کر دیا اور ساتھ ہی ممکن سے ممکن رعایت دی۔ لیکن اپنی قومی خواہشات اور ایڈریاٹک کی سیاسی حالت کو بھی مدنظر رکھا۔ ان مطالبات میں ہم نے کل معاملات کو صاف طور پر ظاہر کر دیا تھا۔ ہماری اُن تمام درخواستوں کو پہلی پہل نامنظور کیا گیا۔ اور تقریباً ایک ماہ کی مزید گفت وشنید کے بعد آسٹریہ ہنگری اضلاع ٹرنیٹو کی وسعت پر رضامند ہوا۔ یہ سیاسی ضروریات کے خلاف تھا۔ اور اسکے علاوہ آسٹروی حکومت نے اختتام جنگ سے پیشتر کسی تجویز پر عملدرآمد کرنے سے انکار کیا۔

اٹلی کا فرض۔ ان حالات کی وجہ سے اٹلی کا یہ مقدم ترین فرض ہو گیا تھا کہ وہ آزادی عمل کا قدرتی حق حاصل کرے۔ اور ان اغراض کی بابت مطالبہ کرے جن کے حاصل کرنے کے لئے مسلسل پانچ ماہ سے بیفائدہ کوششیں عمل میں لائی جا رہی تھیں۔ اور اب ان کا معاہدہ کے ذریعہ سے حاصل ہونا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا۔ کیونکہ جولائی ۱۹۱۴ء کے آخر میں ہی آسٹریہ نے معاہدہ کا عملی طور پر خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ خیال کرنا بے موقع نہوگا کہ جس حالت میں ایک دفعہ معاہدہ توڑا جا چکا تو اطالوی قوم دوبارہ پھر ایسی ذلت و توہین کیسے برداشت کر سکے گی۔

آسٹریا کے اغراض و مقاصد: یہ صاف طور پر واضح ہے کہ سالہا سال سے آسٹریہ کوشش کر رہا ہے کہ اطالوی تہذیب و قومیت ساحل ایڈریاٹک پر برباد ہو جائے۔ یہ محض اس وجہ سے ہے کہ اٹلی کے چند صوبے آسٹروی سرحد کے بالکل قریب ہیں۔ اور ان کی آبادی اکثر اہم معاملات میں خاصہ اثر رکھتی ہے۔ اس کی تائید میں ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہی کافی ہے کہ جب ۱۹۱۳ء میں اٹلی ترکی سے لڑائی میں مصروف تھا تو ان ایام میں وائنا کے جنرل کانسٹانز نے اٹلی پر حملہ

کرنے کی طیاریاں شروع کردیں۔ اور فوجی فریق نے دوسرے فریقوں کو اُنکے متعلق ہم خیال بنانے کی ازحد کوشش کی تاکہ وہ گورنمنٹ کے اس فعل کے ذمہ دار قرار دیئے جاسکیں۔ اسی حالت میں ہماری سرحد پر ظاہرا طور پر طیاریاں شروع ہوگئیں۔ لیکن بیرونی اثرات کی وجہ سے یہ قضیہ رفع دفع ہوگیا اور ٹل گیا۔ لیکن اُس وقت سے برابر ہم چوکنے رہے۔ اور خیال کرلیا کہ ہم کو جنگ کے واسطے ہمہ وقت طیار رہنا چاہئے۔ باوجود ان تمام باتوں کے دنیا جانتی ہے کہ اطالوی قوم میں امن کا جذبہ موجود تھا۔

بے فائدہ گفت وشنید ؛ جب نئی شرائط پیش کی گئیں۔ تو بھی اٹلی نے اس بات کی ازحد کوشش کی کہ بحالات موجودہ کسی نہ کسی طرح آسٹریہ کے ساتھ قیام معاہدہ کے لئے وجہ تلاش کی جاسکے۔ لیکن اس کے ساتھ تمام جدوجہد جو اس نے جرمنی کی خواہش کے بموجب کی تھی۔ اور جسے وہ عین جائز سمجھتا تھا۔ بالکل فضول اور لاحاصل ثابت ہوئی۔ ان تمام باتوں سے یہ اچھی طرح روشن ہوگیا۔ کہ اٹلی کو حالات نے مجبور کردیا تھا۔ کہ وہ اس کے لئے کوئی اور علاج تجویز کرے۔ اور معاہدہ اتحاد کے حقیقی طور پر ختم ہو جانے کے بعد ضروری تھا کہ اس حجاب کو بھی دور کردیا جاتا۔ جو خاموشی کی صورت میں کسی طرح ممکن نہ تھا۔ اس لئے شاہی سفیر مقیم وائنا کو ہدایت کردی گئی تھی کہ آسٹروی حکومت کو اس امر کی اطلاع دیدی ہے کہ اٹلی ایسے معاہدۂ اتحاد کے قیود سے بالاتر ہے۔ اور اس پر اس کا کوئی حق نہیں۔ یہ اطلاع ۴-مئی کو ارسال کی گئی تھی۔

اس اعلان اور ان تجاویز کو اختیار کرنے کے بعد جو ہم نے اپنے اغراض وفوائد کی حفاظت کے لئے مناسب سمجھیں۔ آسٹریہ کی گورنمنٹ نے ہمیں کچھ نئے اور غیر مکمل سے وعدے دیئے۔ جو ہر حالت میں ہمارے سابقہ مطالبات سے کوئی نسبت نہ رکھتے تھے۔ ان مطالبات کو ہم کسی صورت میں بھی قبول نہیں کرسکتے۔ اطالوی گورنمنٹ نے مذکورہ بالا واقعات پر نظر کرتے ہوئے۔ پارلیمنٹ کی رائے سے مدد پاکر اور قوم کی نہایت خالص توقعات کی بموجب عزم راسخ کرلیا ہے۔ کہ ان تاخیروں کا فیصلہ کردیا جائے۔ اور آسٹروی سفیر مقیم روما کو حضور شاہ اٹلی کی طرف سے آسٹریہ سے برسرپیکار خیال کریگا۔ اور اس مضمون کی ہدایات اطالوی سفیر مقیم ویانا کو بھی کل بذریعہ تار بھیجدی گئی ہیں۔

کلکتہ یونیورسٹی پر نالش کا مقدمہ خارج ہوگیا

کلکتہ یونیورسٹی پر مسٹر جوتندرو ناتھ پالت نے جو نالش دائر کی تھی اُس کے فیصلہ کی کیفیت ہمعصر "ابھیودے" حسب ذیل لکھتا ہے:

"سر تارک ناتھ پالت مرحوم کے صاحبزادہ مسٹر جے این پالت نے کلکتہ ہائی کورٹ میں کلکتہ یونیورسٹی پر یہ مقدمہ چلا رکھا تھا کہ اُن کے والد سر تارک ناتھ نے ۱۵ لاکھ روپے جو کلکتہ یونیورسٹی کو بطور عطیہ دئے تھے وہ غیر درست اور بیقاعدہ تھے۔ اس لئے اُن کو ۱۵ لاکھ روپے واپس دلائے جائیں۔ ہم یہ سن کر خوش ہوئے کہ بروز پنجشنبہ مسٹر جسٹس حسن امام اور مسٹر جسٹس گروبس نے فیصلہ سنادیا۔ اور اس مقدمہ کو معہ خرچہ ڈسمس کردیا۔ اور سر تارک ناتھ کی جن دستاویزات کو اُن کے صاحبزادہ غلط بتلاتے تھے اُنہیں صحیح اور باقاعدہ قرار دیا۔"

ہمیں بہت افسوس ہوا کہ سر تارک ناتھ کے صاحبزادہ نے اپنے قابل احترام والد کے ایسے نیک کام کی مخالفت کرکے کیوں اپنے اعزاز، نیک چلنی اور دولت کو نقصان پہنچایا، اور بے فائدہ بدنامی سرلی؟ نیز یہ کہ یہ حرکت تارک ناتھ جیسے نیک نفس کے بیٹے کے ہرگز شایاں نہ تھی۔

گورنمنٹ کو قرض کی ضرورت

گورنمنٹ ہند مساوی نرخ سے ۴½ کروڑ روپیہ کا قرض لینا چاہتی ہے جس پر ۴ روپیہ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود بھی دیا جائیگا۔ اور جو پانچ سال کے بعد یا زیادہ سے زیادہ سات سال کے اندر ادا کردیا جائے گا۔ جو سرکار کو قرض دینا چاہیں وہ صوبہ کے اکاؤنٹنٹ جنرل یا صوبہ کے اکاؤنٹ افسر اور پریسیڈنسی بنکوں اور اُن کی شاخوں کو درخواست دیں۔ درخواست کے ہمراہ ۵ روپیہ سیکڑہ بھیجکر باقی چار قسطوں میں آخر اکتوبر تک داخل کرنا ہوگا۔ پندرہ دن کے اندر درخواستیں بھیجدینا چاہئیں۔

جاپان ہندوستان کیلئے مفید ہے

اہل جاپان ہندوستانیوں کو فراخ دلی کے ساتھ صنعت سکھلاتے ہیں۔ اور چند چھوٹی چھوٹی باتیں سیکھ کر اہل ہند بہت کچھ روزی کے وسائل مہیا کرسکتے ہیں۔ تعلیمی کورس تین سال کا ہے۔ رنگنا چھاپنا، کاغذ بنانا، موم بتی، دیا سلائی، برقی طاقت سے برتنوں پر ملمع کرنا سیمنٹ بنانا۔ یہ سب کام آسان اور نفع رساں ہیں۔ اہل ہند کو ضرور اس طرف توجہ کرنا چاہئے۔

جرمن مظالم

جرمنی نے بلجیم اور فرانس کا جس قدر حصہ فتح کیا ہے وہاں کی رعایا کے واسطے عجیب سزا تجویز کی ہے یعنی سیل کے گولے بنوانا۔ تمام کارخانوں پر جرمن فوج متعین ہے اور کارخانہ دار مجبور ہیں کہ تعمیل کریں۔ بلجیم اور فرانس کے کثیر التعداد باشندے بھاگ گئے لیکن پھر بھی بلجیم میں ستر لاکھ آدمی موجود ہیں جرمن حکام ان مزدوروں کو نہ پوری خوراک دیتے ہیں اور نہ ٹھیک مزدوری۔ کسی سے ملنے نہیں دیتے۔ افسوس ہے کہ جرمنی جو اپنے آپ کو "دنیا کی شائستہ ترین قوم کہتا تھا" اُس کے یہ کرتوت ہیں

کینیڈا میں کارخانہ شیل

کینیڈا کے ایک مقام میں نہایت طاقتور شیل بنانے کا کارخانہ جاری کیا گیا ہے۔ یہاں سے انگلستان و فرانس کی ضروریات مہیا ہوں گی۔ سات ہفتے سے یہ کارخانہ جاری ہوا ہے۔ خیال تھا کہ چار ماہ سے قبل کام نہ طیار ہو سکے گا۔ مگر جوش حب الوطنی اور ہمدردی ملک نے ساتھ ہفتہ ہی میں کام چلایا۔ ہر ماہ لاکھوں گولے تیار ہوتے ہیں۔ بالمصلحت شہر کا نام اخباری دنیا میں نہیں آیا۔

صنعت وحرفت

مہربان گورنمنٹ انگریزی کی رعایا پروری سے اہل ہند بہت کچھ علوم جدیدہ سے آشنا ہوگئے ہیں لیکن بہت ضرورت ہے کہ اعمال مفیدہ کی بھی تعلیم پر گورنمنٹ غور کرے تاکہ ہندوستانیوں کا نصب العین محض ملازمت سرکاری نہ رہے۔

تین سال کی بچہ کیلئے ۱۲ ہزار روپیہ ماہوار

امریکہ کے ایک رئیس جہاز ٹیٹانک کے ساتھ ڈوب گیا تھا اس کے بعد اگست سنہ ۱۹۱۲ء میں اس کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام جان جیکب آسٹر ہے۔ اس کے والد کی جائداد سے کل آمدنی ۲۸ ہزار پونڈ سالانہ ہے مگر عدالت نے اس کے گذارہ کے لئے ۴ ہزار پونڈ سالانہ کی منظوری دی ہے لیکن اس کی والدہ کہتی ہے کہ اس کا بیٹا اس قدر قلیل رقم میں گذارہ نہیں کرسکتا۔ خرچ کی تفصیل حسب ذیل بیان کی گئی ہے۔ گھر کے اخراجات ۹ ہزار پونڈ، ٹیکس ۲۰۰ پونڈ، ڈاکٹر کی فیس ۱۰۵۰ پونڈ، وکیل کی فیس ۷۰۰ پونڈ، گارڈین کا معاوضہ ۵۰ پونڈ سوداگری اشیا کی خریداری ایک ہزار پونڈ میزان ۱۲۸۰۰۔ اس کی والدہ نے کہا کہ ذاتی رقم وہ اپنی جیب سے ادا کرتی ہے۔ ۱۲۸۰۰ پونڈ (۱۹۲۰۰۰ روپیہ) یا ۱۲ ہزار روپیہ ماہوار سہ سالہ بچہ کا خرچ ہے۔

اقتباسات

جرمن جاسوس

لندن کے اخبارات انگنیش ٹریبیق لنکن کے اقبال کو جو نیویارک کے ایک اخبار میں شایع ہوا ہے بہت اہمیت دے رہے ہیں یہ ۱۹۱۰ء میں ممبر پارلیمنٹ تھا۔ ٹریبنش جو ایک ہنگری یہودی مالک جہازات کا لڑکا ہے ۱۹۰۲ء میں چرچ آف انگلینڈ میں عیسائی ہوا۔ اور ۱۹۰۹ء میں یہ انگلستان میں باضابطہ آباد ہو گیا تھا۔ اور اپنا نام لنکن رکھا تھا تاکہ انتخاب پارلیمنٹ میں بطور ریفارمر شریف ہو سکے۔ یہ مزدوروں کی جماعتوں کو جرمنی لے گیا۔ تاکہ وہاں کے تجربات حاصل کریں۔ جنگ کے شروع ہونے پر یہ شخص آسٹریا میں منسر مقرر ہوا تھا۔ مگر چونکہ انگلستان سے اُس کو سخت نفرت تھی لہذا اُس نے جرمن جاسوس بننے کی ٹھانی۔ اور آسٹریا اور جرمنی کو بہت اہم اطلاعیں بہم پہنچائیں کیونکہ انگلستان میں اُس کے بڑے بڑے آدمی دوست تھے۔ اس نے ایک اور طریقہ نکالنا چاہا۔ اور سر ایڈورڈ گرے اور مسٹر چرچل کو اپنی خدمات پیش کیں۔ مگر ناکامیاب رہا۔ آخرکار راٹرڈم سے جرمن کانسل سے حاصل کی ہوئی مفید اطلاعیں لاکر انگریزی خفیہ محکمہ کے راز داری میں آگیا۔ اُس نے ایک تجویز پیش کی کہ انگریزی بیڑے کا ایک حصہ فلاں خلیج میں جائے جہاں سے جرمن بآسانی زد میں آسکیں گے۔ لیکن انگلستان کے محکمہ خفیہ نے بیڑے کا قیام نہیں بتایا۔ اُس نے وہ کوڈ بھی بتایا جس کے ذریعہ جرمن جاسوس جرمن کو خبریں بھیجتے ہیں۔ اور انگریزی بیڑے کی حرکات کی اطلاعیں بہم پہنچاتے ہیں۔ آخر کار محکمہ خفیہ کو یہ وہو کا ظاہر ہو گیا۔ اور امریکہ بھاگ گیا (اسٹیٹسمین)

ہالینڈ جرمنی کیلئے سامان جنگ بہم پہنچا رہا ہے

اخبار پیٹنٹ جورنل کے پاس جو اطلاعیں آئی ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہالینڈ برابر جرمنی کو بہت زیادہ تعداد میں سامان جنگ پہنچاتا رہا اور اب بھی پہنچا رہا ہے۔ ہالینڈ کی درآمد میں جنگ شروع ہونے کے بعد بہت تعجب خیز زیادتی ہوئی ہے۔ چند ہی ماہ میں دس گنی ہو گئی انہیں ہر قسم کا سامان دریائے راہن میں بلا تعرض ڈچ حکام کے جا سکتا ہے۔ ایک جہاز سامان کا جو برائے نام سوئزرلینڈ کے لئے جا رہا تھا اُس کے مال کے اصلی مالک جرمنی ہی ہیں۔ روک کر کسی ڈچ بندرگاہ پر اُتار لیتے ہیں۔ مع کا غذات۔ تاکہ اُن پر دستخط کر مال کو ڈیلڈارف یا کولون لیجاویں۔ ۷۵ فیصدی ڈچ اسٹاک آلو کا جرمنی کو جا چکا ہے۔ اور ابھی حال میں حکام نے سرخ آلو کی بھی برآمد کا حکم دیدیا ہے پہلے اس قسم کے آلو کی برآمد کی قطعی ممانعت تھی۔ ڈچ تجار خوب رقمیں بنا رہے ہیں۔ اور ڈچ اخبارات کا تخمینہ ہے کہ قومی مالیت ۴۸ لاکھ ماہوار کی شرح سے بڑھ رہی ہے۔ یعنی گذشتہ نو ماہ میں اُن کے ملک نے تقریباً آٹھ کروڑ پونڈ فائدہ حاصل کیا۔ اور ۵۰ ہزار ٹن سے زائد سامان خوراک ہالینڈ سے جرمنی میں صرف ایک ہفتہ میں منتقل ہوا۔ (ر ر)

ہندوستانی خزانہ کا کتنا روپیہ انگلستان جاتا ہے

گورنمنٹ ہند کے ان اخراجات کی تفصیل شایع ہوئی ہے جن کے لئے انگلستان کو ہندوستان کے خزانہ سے روپیہ جاتا ہے۔ وزیر ہند کے تمام دفتر کا خرچ ہندوستان کی آمدنی سے دیا جاتا ہے۔ اور مالی سال ۱۹۱۵ء-۱۹۱۴ء کے لئے اس مد میں ۲۱۳۱۶۴ پونڈ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ گویا تقریباً اکتیس لاکھ روپیہ سالانہ اس ضرورت کے لئے ہندوستانی خزانہ سے لیا جاتا ہے۔ اس رقم میں وزیر ہند کے دفتر کے تمام اخراجات شامل ہیں۔ مثلاً گذشتہ سال ساڑھے چار ہزار پونڈ محض تاروں پر خرچ ہوئے۔ جو وزیر ہند حضور وائسرائے کو بھیجتے ہیں۔ لیکن سال زیر رپورٹ میں اس کا خرچ آٹھ ہزار پونڈ یعنی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ وزیر ہند کی کونسل کے دس ممبروں میں سے تین کو ایک ہزار دوسو پونڈ یعنی ۱۸ ہزار روپیہ سالانہ فی کس اور سات ممبروں کو ایک ہزار پونڈ یعنی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ فی کس تنخواہ ملتی ہے۔ تین سولین ممبروں کو اس تنخواہ کے علاوہ ایک ہزار پونڈ یعنی پندرہ ہزار سالانہ فی کس پنشن بھی ملتی ہے۔ مرزا عباس علی بیگ صاحب کو بھی تنخواہ کے علاوہ ساڑھے پانچ ہزار روپیہ کے قریب پنشن ملتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ملٹری سکرٹری اور مستقل انڈر سکرٹری وغیرہ کو معقول تنخواہیں دیجاتی ہیں۔

متفرقات: اس مد میں مختلف قسم کے بہت سے اخراجات ہیں مثلاً انڈین سول سروس کے طلبار کا الاؤنس اور اخراجات امتحان کی مقدار تقریباً بارہ ہزار پونڈ سالانہ ہے۔ رائل کمیشن کے اخراجات کی مد میں بھی سال زیر رپورٹ میں تقریباً چودہ ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کمیشن پر سات ہزار پونڈ کے قریب خرچ ہو چکے ہیں مصیبت زدہ ہندوستانیوں کی امداد میں ۳۲ پونڈ اور ہندوستانی طلبا کی امداد میں اٹھارہ پونڈ خرچ ہوئے۔ ابتدائی جنگ کے وقت جو سولین رخصت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے بلائے گئے تھے اُن کے آنے کا خرچ بھی خزانہ عامرہ سے دیا گیا۔ جس کی مقدار ڈہائی سو پونڈ کے قریب پائی جاتی ہے۔ گورنمنٹ ہاؤس دہلی کے لئے ملک معظم کی تصویر تیار کرائی گئی ہے جس پر ایک ہزار پونڈ کے قریب خرچ ہوا ہے۔ اسی طرح لارڈ منٹو کی تصویر پر بھی ساڑھے چار سو پونڈ خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ بہت سی مختلف رقوم ہیں جو متفرقہ کے ذیل میں دکھائی گئی ہیں۔

مصارف فوج: اس میں برطانوی فوج کا خرچ جو ہندوستان میں رہتی ہے۔ امپیریل گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے سال زیر رپورٹ میں اُس کی کل میزان ۹۱،۲۸۶ پونڈ ہوتی ہے یعنی ۱۳،۵۹۲۹۰ روپیہ اس کے علاوہ ہندوستانی خزانہ سے ۲۵۱۵۸،۳ پونڈ یعنی ۳۷،۳۸۰۹۵ روپیہ فوجی پنشنوں کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان جنگی جہازوں کی مد میں جو ہندوستان کے سمندروں میں مامور ہیں ۴۷،۰۰۱ پونڈ یعنی ۵۰۰،۰۰۵ روپے دئے گئے۔ (ہمدرد)

بمبئی میں مفت اور جبریہ تعلیم کا انجام

بمبئی کارخانوں کے مزدوروں کی اولاد کو تعلیم دینے کا معاملہ گورنمنٹ بمبئی کی رائے سے ایک کمیٹی کے سپرد غور و خوض کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس کمیٹی کی سفارشات کا نتیجہ نہایت خراب نکلا۔ کمیٹی کے صدر نشین اور تین ممبروں کی رائے تو یہ تھی۔ کہ ان بچوں کو مفت بلا فیس اور لازماً تعلیم دی جائے۔ مگر چار دیگر ممبر تعلیم کے بالکل خلاف تھے۔ اُن کی رائے یہ تھی کہ صرف ہفتہ کے روز دو چار گھنٹہ تک تعلیم دیجایا کرے۔ ہز ایکسلنسی گورنر بمبئی نے آخری چار ممبروں کی سفارش پسند کر کے منظور کرلی۔ ضرورت سے بہت کم تعلیم منظور کی گئی ہے۔ یہ امر بچوں کے وارثوں کے لئے جبریہ اور مفت تعلیم کے مطالبہ کے لئے آیندہ زہر ہلاہل کا کام دیگا یہ اس بات کی مثال ہے کہ ہر ایک اصلاح خواہ اصل میں کتنی ہی فائدہ مند ہو وہ عمل درآمد کے وقت نامنظور کردی جاتی ہے۔ جب یہ حال ہے تو اس ادنیٰ تعلیم سے ان بچوں کو فائدہ ہونے کی جگہ لابدی نقصان پہنچے گا۔ (پیسہ)

پیاری ہتکڑی

(از خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی)

پہلا باب

نامۂ شوق

میری جولی سلام۔ اُف کتنی مشکل سے سانس آیا ہے سوچتے سوچتے آج تین دن ہوگئے۔ تم کو خط بھیجنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ میں شہری تم دیہاتی دونوں کی وضع قطع الگ، رسم ورواج الگ، خیال الگ۔ تمہارے یہاں جو باتیں عیب ہیں ہمارے اُن ہی کی تعریف کی جاتی ہے۔ میں حیران تھا کیونکر تم کو اپنے عندیہ سے آگاہ کروں۔ اور خود تمہارے خیالات کو خبردار ہوں۔ اس پیام سلام سے تو میرا ناک میں دم آگیا۔ ابا جان پرانے خیال کے آدمی ہیں۔ وہی ہیں جو سات پیڑ سے تمہارے گاؤں کی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں مجھے تو اس کشمکش کے خیال کرنے کی الجھن ہوتی ہے۔

پیارے آج خدا خدا کرکے تمہارے اُستاد مولوی صاحب سے ملنا ہوا۔ بہت بھولے بھالے اور نیک آدمی ہیں۔ اُنہوں نے ماموں جان سے بیان کیا کہ اب تو نئی روشنی دیہات میں بھی پھیلتی جاتی ہے۔ چودہری خواص خاں کو دیکھو بیچارے سیدھے سادے زمیندار ہیں جنہیں دنیا جہان کی کچھ خبر نہیں دھوتی باندھے ہوئے کاشتکاروں میں گشت لگاتے پھرتے ہیں۔ مگر اُن کی صاحبزادی کا رنگ ہی اور ہے۔ آٹھویں دسویں کانپور سے مس صاحب پڑھانے جاتی ہیں۔ اس منحوس نے خبر نہیں کیا جادو کیا ہے کہ لڑکی رات دن انگریزی فیشن کی آرائش میں لگی رہتی ہے میں مشکوۃ شریف کا ترجمہ پڑھاتا تھا تو دیکھتا تھا کہ ماشاء اللہ بہت ہی ذہین اور ہونہار لڑکی ہے۔ حدیثوں کے مطالب کو بہت اچھی طرح سمجھ لیتی ہے۔ مگر جب سے مس صاحب کے قدم آئے ہیں لڑکی کے مزاج ہی کچھ اور ہوگئے۔ اچھا خاصا جہاں آرا بیگم نام ہے۔ مگر جب سے اس فرنگن نے مس جولی کہہ کر پکارا ہے سارا گھر مس جولی مس جولی کہتا ہے۔ اور غضب تو یہ ہے کہ لڑکی بھی اس نام سے خوش ہوتی ہے۔ میں دونوں وقت پڑھانے جاتا ہوں۔ مگر اُس کو اخباروں ناولوں ہی سے فرصت نہیں۔ میں تو بڑے خانصاحب سے ملتا تو صاف کہدیتا کہ آپ ایسی نیم عیسائی لڑکی کو بیاہ کرلائیں گے تو سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے۔

ڈیر جولی! بس یہی گفتگو تھی جس کو سن کر مجھے یہ خط لکھنے کی جرأت ہوئی۔ یہ خط لانے والی میری معتبر ماما ہے تم اس کے ہاتھ جواب بھیج سکتی ہو۔ اب مجھ کو کچھ عرض حال کی اجازت دو۔

میں بہت خوش ہوا جب میں نے مولوی صاحب سے تمہاری یہ حالت سُنی۔ پہلے میں ڈرتا تھا کہ ابا جان کہیں گاؤں میں میری تقدیر ایسی جگہ نہ پھوڑدیں جس سے میری ساری زندگی برباد ہوجائے۔ مگر مجھ کو اپنی قسمت پر ناز ہے۔ کہ قدرت نے ہم خیال شریک زندگی دینے کا سامان مہیا کیا۔ میں نہایت پاکبازانہ لہجہ میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اور تم کو یقین کرنا چاہئے کہ اس سے پہلے مجھے اس قسم کے اور کسی خط لکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ میں امسال بی اے کا امتحان دینے والا ہوں۔ اور اس تعلیم کی محنت میں سوائے تمہارے خیال کے اور کوئی چیز تفریح کی مجھکو نصیب نہیں ہے۔ میری خوشی آسمان بالا تک پہنچ جائے گی اگر دو حرف جواب کے لکھو گی اور آیندہ خط وکتابت کے سلسلہ کو منظور کرو گی۔

راقم: تمہارا سچا طلبگار "نصرت"

جواب

دیکھو صاحب میرے اس خط کو آخری جانو۔ تم نے جو کچھ سُنا اُس میں بہت مبالغہ ہے نہ میں اتنی آزاد ہوں نہ ایسی بے لحاظ آزادی کو پسند کرتی ہوں۔

والسلام — راقمہ "ایک گنواری"

دوسرا باب

(رضامندی)

قدرت خانصاحب نے خواص خانصاحب کو بیٹی دینے کے لئے راضی کرلیا۔ اور منگنی کے لین دین کی رسمیں بھی ادا ہوگئیں۔ ایک روز نصرت خان کا بیٹا اپنے کمرہ میں بیٹھا جولی کے روکھے پھیکے خط کا خیال کررہا تھا اور دل ہی دل میں پیچ وتاب کھاتا تھا۔ کہ عجب مزاج دار لڑکی ہے۔ دیکھئے کیونکر نباہ ہوتا ہے کہ اتنے میں ڈاکیہ نے ایک خط دیا۔ اُس نے کھولکر دیکھا تو یہ عبارت درج تھی۔

"خانصاحب رسم ورواج کی تکمیل نے مجھ کو اجازت دی ہے کہ میں اپنی سابقہ ترش نویسی کو واپس لوں۔ اس کے بعد زیادہ کھلنے کی آپ کو اجازت نہیں ہے۔ دنیا کی مراسم کے ساتھ ساتھ ہمارے مراسم میں ترقی ہونی مناسب ہے"

راقمہ "اپنے گھر والوں کی جولی"

نصرت خاں اس خط کو دیکھتے ہی پھڑک گیا۔ اُس کے جذبات میں طوفان برپا ہوگیا۔ وہ اٹھا کہ لیمپ کو تیز کرکے فوراً جواب لکھنے بیٹھ جائے۔ گھبراہٹ میں لیمپ کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ گر کر چکنا چور ہوگیا۔ اور کمرہ میں آگ لگ گئی۔ نصرت آگ بجھانے سے پہلے خط کو بچانے کو دوڑا۔ مگر آگ اس تیزی سے بھڑکی کہ یہ اپنے دامن بھی نہ بچاسکا۔ اور اُس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ اس حالت میں یہ باہر نکلا اور بیہوش ہوکر گر پڑا۔ نوکروں نے بمشکل پہلے اس کے کپڑوں کی آگ بجھائی۔ اس کے بعد کمرہ کو ٹھنڈا کیا۔ مگر اس اثنا میں کمرہ کا کل سامان خاکستر ہوچکا تھا۔ نصرت کے زخم خفیف تھے لیکن گردن اور سینہ پر دو ایک زخم گہرے تھے گھر میں کہرام مچ گیا۔ حکیم، ڈاکٹر، جراح آنے لگے۔ تیسرے دن گاؤں میں اُن کے سسرال والوں کو خبر پہنچی۔ اور خواص خاں بھی داماد کی مزاج پرسی کو آئے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ جولی کا خط ڈاکیہ نے لاکر نوکر کو دیا۔ نصرت نے لفافہ کو دیکھ کر خط پہچان لیا۔ اور سسرے کے لحاظ سے اس کو الٹا کرکے رکھ لیا۔ جب وہ چلے گئے تو کھولکر دیکھا یہ لکھا تھا۔

"زخمی خاں کو سلام۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ آپ نے اپنے گھر کے لیمپوں کو اتنا شوخ کیوں کر رکھا ہے۔ جو اتنی بڑی بڑی گستاخیاں کرسکتے ہیں۔ معلوم نہیں مجھے آپ کے زخموں کی تشریح پوچھنے کا حق ابھی حاصل ہوا ہے یا نہیں۔ تاہم اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ اجنبیوں کی بیمار پرسی کرلوں۔ میرا دل اس قسم کے بیماروں کے لئے ہمیشہ کڑھتا ہے۔ خدا کرے وہ سب اور آپ جلدی تندرست ہوجائیں"۔

راقمہ: اپنی مس صاحب کی جولی۔

نصرت نے اُسی حالت میں قلم دوات منگائی اور لیٹے لیٹے یہ خط لکھا۔

"میں آپ کا خطاب نہیں جانتا۔ میں آپ سے ابھی زیادہ واقف نہیں ہوں۔ پھر یہ نمک اور مرہم کیوں بھیجا ہے۔ جو کچھ کیا اُس خط نے جو چار دن پہلے آیا تھا۔ لیمپ کی شرارت میں شک نہیں۔ اُس نے جواب نہ لکھنے دیا۔ اور گھر میں آگ لگا دی۔ اچھا ہوں۔ زخم صرف دو ہیں۔ سینہ کے اوپر بائیں جانب دل کے پاس گردن میں شہ رگ کے قریب۔ ڈاکٹروں کو اسی کی تشویش ہے۔ مگر تم فکر نہ کرنا۔ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی۔ میں نہیں تو مجھ جیسے اور بیمار ضرور اچھے ہوجائیں گے جن کو میرے ساتھ شریک کیا گیا ہے۔

راقم: بہت سے بیماروں میں ایک زخمی بیمار

تیسرا باب

شادی کی دُھوم

جہاں آرا خواص خاں کی اکلوتی لڑکی تھی۔ اور بڑے بڑے لاڈوں سے پلی تھی۔ اس کی شادی میں جتنی خوشی کی جاتی کم تھی۔ جہاں آرا کی فضول خرچیوں سے خواص خاں کا پہلے ہی ناک میں دم تھا۔ اور اب تو ایک بڑی دھوم دھام

کا وقت آیا تھا۔ جائداد گرے اور پچیس ہزار روپے قرض لینے کا سامان شروع ہوا جب یہ خبر جہاں آرا کے استاد مولوی صاحب کو ہوئی تو انہوں نے خواص خاں کو تخلیہ میں بلا کر سمجھایا اور کہا میاں جتنی چادر دیکھو اُتنے پاؤں پھیلاؤ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ یعنی اسراف نہ کرو کیونکہ اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں دوسری جگہ فرمایا، کلوا وشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین۔ کھاؤ پیو مگر فضول خرچی نہ کرو۔ خدا فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

میں نے سُنا ہے کہ آپ جائداد رہن کرکے سود پر قرض لینے والے ہیں۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے۔ قیامت کے دن آپ حضرت رسولؐ خدا کو کیا مُنہ دکھائیں گے کہ ان کی سنت کی تقریب اور سودی لین دین سے ہو۔ آپ کو معلوم بھی ہے سود کا لینا۔ اور دینا کتنا گناہ ہے۔

خواص خاں نے کہا: تو پھر آپ ہی تبلائیے کہ کیا کروں ساری زندگی میں ایک شادی لیکر بیٹھا ہوں اسمیں بھی دل کے ارمان نہ نکلے تو لوگ کیا کہیں گے نام بہت بڑا ہے۔ گاؤں در گاؤں جوئی کی شادی کے چرچے ہیں۔ اگر میں نے خرچ کرنے میں کچھ کمی کی تو ناک کٹ جائیگی۔ بے شک آپ نے جو فرمایا۔ آمنا وصدقنا مگر جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب جوئی کے لئے ہے۔ مجھے تو دو جَو کی روٹیاں اور کٹورا بھر چھاچھ زندگی بسر کرنے کو کافی ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا: خبر بھی ہے اس نام ونمود کی خاطر کتنے لوگ بے نام ونشاں ہو گئے۔ میرے دیکھتے دیکھتے سیکڑوں جاگیرداروں کی زمینیں سودخوار بنیوں کے پاس چلی گئیں۔ اور ہر جگہ یہی شادی غمی کی رسمیں نام ونمود اور ناک کا خیال ان لوگوں کو برباد کرتا تھا۔ اگر تم خرچ کم کرو گے تو دو چار دن طعن وتشنیع کی باتوں کے چرچے رہیں گے اُس کے بعد کسی کو یاد بھی نہیں رہیگا۔ کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ اور تم اسی عزت وآبرو سے زندگی بسر کرتے رہو گے۔ اور جائداد ہاتھ سے گئی تو چار دن کی واہ واہ تو ہو جائے گی۔ لیکن یہی واہ واہ کرنے والے ہمیشہ تم کو ذلت وحقارت کی نظروں سے دیکھیں گے۔

خانصاحب اس زمانہ میں بڑی عزت پیسہ کی ہے۔ آدمی کسی کو کچھ نہ دے مگر روپئے والا ہو تو سب لوگ یہاں تک کہ حکام وقت بھی اُس کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔ خواہ ذات میں وہ چمار ہو یا حلال خور اور مفلس بادشاہزادہ ہو یا پیرزادہ۔ شیخ ہو یا مغل سید ہو یا پٹھان۔ کوئی بات نہیں پوچھتا۔ تو پھر ایسی بات کیجئے کہ دین میں بھی بھلا اور دنیا میں بھی بھلا۔

خواص خاں کے دل پر اس تقریر کا بڑا اثر ہوا۔ اور انہوں نے قرض لینے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ مگر قدرت خاں بہت شان وشوکت سے برات لیکر آئے۔ اور جب خواص خاں کے ہاں اپنی شان کے مطابق مدارات نہ دیکھی تو بہت بگڑے جھلائے۔ اور کہنے لگے۔ میری آبرو دو کوڑی کی کر دی۔ ایسی بھی کیا بخیلی ہے۔ میں شہر کے جن رئیسوں کو لایا ہوں کیا اُن کی شان گائے کے گوشت اور اس موٹے چاولوں کے دموبیا پلاؤ کے کھانے کی ہے۔ خواص خاں کو خبر ہوئی تو وہ ہاتھ جوڑ کر سامنے آئے اور بھرے مجمع میں کہا کہ بھائی صاحب خدا کے فضل سے میں بھوکا ننگا نہیں ہوں جتنے آدمی آپ اپنے ہمراہ لائے ہیں چالیس دن ان کی مکلف دعوت کر سکتا ہوں۔ مگر مجھ کو تو ان مولوی صاحب نے خدا کے غضب سے ڈرایا۔ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ اور زیادہ خرچ کرنے سے روکا۔ میں نے خدا رسولؐ کا حکم مانا ہے یہ حضرات ہمیشہ اپنے گروہ میں نفیس سے نفیس کھانے کھاتے ہیں۔ آج اگر اپنے ایک دوست کی خاطر ذرا سی تکلیف اُٹھائیں گے تو کیا مضائقہ ہے۔ میں اپنی تمام جائداد جوئی کے نام لکھتا ہوں۔ اور لیجئے یہ ہبہ نامہ موجود ہے۔ جبتک زندہ ہوں خود انتظام کرونگا اور اس کے عوض دو روکھی سوکھی روٹیاں کھاؤں گا اور موٹا جھوٹا کپڑا پہنونگا اور پیسہ پیسہ آمدنی کا سب آپ کے گھر میں پہنچا دونگا۔ جب میری آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ تو میاں نصرت جزو کل کے مختار ہیں۔

خواص خاں نے یہ باتیں اس انداز سے کیں کہ قدرت خان اور تمام حاضرین متاثر ہو گئے۔ اور چاروں طرف سے آفریں و مرحبا کے نعرے بلند ہونے لگے

چوتھا باب

دولھا کی حیرت

جب دلہن گھر میں آئیں اور نصرت تخلیہ کے کمرہ میں گیا تو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ جس جوئی کو اُس نے آرسی مصحف میں دیکھا تھا یہ وہ نہیں ہے۔ بلکہ کوئی اور کالی صورت کی بدقطع لڑکی ہے۔ نصرت نے ہرچند اُس نیک بخت سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ مگر وہ مُنہ سے نہ بولی۔ نصرت آشفتہ ہو کر دوسرے کمرہ میں چلا گیا۔ اور وہاں جا کر سو گیا۔ صبح ہوئی تو عورتیں دلہن کے کمرہ میں گئیں تو وہاں دیکھا کہ دلہن غائب ہے پہلے خیال ہوا کہ پاخانہ میں ہوں گی مگر جب وہاں بھی نہ پایا۔ تو پریشانی کے چرچے ہونے لگے۔ نصرت ابھی سو رہا تھا۔ اُس کو جگا کر یہ ماجرا کہا گیا۔ اب تو نصرت کی حیرانی اور بھی بڑھی۔ اور اُس نے دوستوں سے رات کا سارا قصہ بیان کیا۔ اُسی وقت گاؤں کو ایک آدمی دوڑا گیا۔ اور شادی کے گھر میں ماتم برپا ہو گیا۔ دوپہر کو نصرت کے نام ایک تار جبل پور سے آیا جس میں یہ تحریر تھا "پھر ملیں گے اگر خدا لایا" راقم خود جہاں

شام کو گاؤں سے خبر آئی کہ یہاں بھی دلہن کا پتہ نہیں۔ نہ دلہن کی محرم راز چھوکری کریمن ملتی ہے۔ وہ بھی کل سے غائب ہے۔ ہر گھر میں شور وبکا تھا۔ آخر پولیس میں خبر دی گئی۔ اور تفتیش ہونے لگی۔ نصرت بار بار خیال کرتا تھا۔ کہ یہ تار ہو نہ ہو جہاں آرا کا ہے۔ لیکن وہ سوچتا تھا کہ عورت ذات شادی کے بھرے گھر سے کیونکر اور کس کے ساتھ جبل پور پہنچ گئی۔ آخر اُس کو خیال آیا کہ مشن کی مس سے اُس کا حال معلوم ہو گا۔ چنانچہ وہ گرجا گیا اور پادری صاحب سے مس روزی کا حال دریافت کیا۔ پادری صاحب نے کہا: دو ہفتے ہوئے وہ رخصت لیکر اپنے ماں باپ کے پاس بمبئی گئی ہے۔ بمبئی کا پتہ معلوم کرکے نصرت اپنے گھر آیا۔ اور یہاں اُس نے بمبئی جانے کی تیاری شروع کی اتنے میں اس کو ایک خط ملا جو ایک اجنبی آدمی کا تھا۔ اُس پر مہر جبل پور کی تھی۔ مگر لکھنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ نہ جہاں آرا کے خط سے خط ملتا تھا۔ عبارت یہ تھی:

"فکرمند دولہا کو معلوم ہو کہ یہ دنیا عیش وآسایش اتنی جلدی نہیں دیتی جتنی انسان کو اس کی آرزو ہوتی ہے۔ جو چیز محنت ومشقت وتلاش کے بعد میسر آتی ہے۔ آدمی اُس کو قدردانی سے عزیز رکھتا ہے۔ اس امتحان کا کورس مستعدی سے پڑھو۔ تمہاری چیز محفوظ ہے۔ وہ تم کو ملے گی۔ وہ چیز اپنی حفاظت اپنی شان کے موافق خود کرے گی۔ اس کا اندیشہ نہ کرو۔ والسلام"

یہ خط دیکھ کر نصرت نے اپنے والد سے اجازت مانگی۔ اور سیدھا جبلپور پہنچا وہاں جا کر اُس نے سب سے پہلے اپنے ہدف شک وشبہ مشن کی تفتیش شروع کی مگر کہیں کچھ سراغ نہ چلا۔ یہ ڈاک بنگلہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ ایک خانساماں نے رات کے وقت کسی شخص کا ایک کارڈ لا کر دیا۔ جو اس سے ملنا چاہتا تھا۔ کارڈ پر "مس روزی" لکھا ہوا تھا۔ نصرت گھبرا کر پلنگ سے اُٹھ بیٹھا۔ اور خانساماں سے کہا: کرسی بچھا دو۔ اور مس روزی کو اندر بلا لو۔ نصرت نے مس روزی کو دیکھا نہ تھا۔ مگر اس کے خیال میں وہ ایک چالیس سالہ عورت تھی لیکن جس وقت مس روزی اندر آئی تو اُس نے دیکھا۔ کہ سانولی صورت کی ایک سترہ سالہ لڑکی ہے جو ہیروں سی لنگ کرتی ہوئی چلی آتی ہے۔ نصرت کھڑا ہو گیا۔ مصافحہ کرکے بٹھایا۔ اور گھبرا کر پوچھا آپ بمبئی سے کب آئیں مس روزی نے ہنس کر کہا، میں بمبئی کبھی نہیں گئی۔ میرا مکان اسی شہر میں ہے کل پادری صاحب سے میں نے آپ کی پریشانی کا حال سنا تھا۔ اس لئے بغرض ہمدردی آپ کے پاس آئی ہوں۔ نصرت نے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا: کیا

آپ مجھ کو میری اس مصیبت میں کچھ مدد دے سکتی ہیں؟ مس روزی بولی: افسوس ہے: نہ سوائے ہمدردی کے میں کچھ اور نہیں کر سکتی۔ لیکن آپ ایک ایسی عورت کی تلاش کیوں کرتے ہیں۔ جو بے اطلاع کے غائب ہو گئی۔ اور جس کے چال چلن پر ان واقعات سے شبہ کرنے کا ہر شریف آدمی کو حق حاصل ہے۔ یہ کہہ کر مس روزی ایک موثر انداز سے مسکرائی۔ نصرت مبہوت تھا۔ کہ وہ کیا جواب دے۔ اس کا نفس کچھ اور کہتا تھا اور دل کچھ اور۔ آخر کچھ دیر کے سکوت کے بعد نصرت نے دبی زبان سے کہا: مس صاحب اس سلسلہ کو ختم کیجئے۔ اب آپ کے آرام کا وقت ہوگا۔ میں بھی تھکا ماندہ ہوں۔ اپنا پتہ بتلائیے۔ کل میں وہیں ملنے آؤں گا۔ مس روزی بہت اچھا کہہ کر کھڑی ہو گئی۔ اور گڈ بائی کہہ کر جھٹ سے باہر نکل گئی۔ آدھی رات تک نصرت اسی خلجان میں مبتلا رہا۔ کہ میں کس لئے آیا ہوں۔ اور یہ کیا پیش آرہا ہے۔ دوسرے دن مس روزی کے بتلائے ہوئے پتہ پر گیا۔ وہاں ایک آیا دروازے پر ملی جس نے اس کو یہ خط دیا:

"ڈیر نصرت! جس کو تم نے مس روزی سمجھا۔ وہ تمہاری جولی تھی۔ تم میں ابھی خامی باقی ہے۔ کیا تم جولی کی تلاش میں آئے تھے۔ اور مس روزی کو دیکھ کر اپنی جولی کو بھول چلے تھے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ تین مہینے کی قید تنہائی میں رہو۔ اب تم اس گھر سے باہر نہیں جا سکتے۔"

نصرت نے خط ختم کیا۔ اور مڑ کر دیکھا۔ تو دروازہ بند تھا۔ آیا نے کہا: یہاں ہر قسم کا سامان تفریح موجود ہے۔ آپ یہاں رہیے۔ میں خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ کو باہر جانے کی اجازت نہیں۔ اپنے والدین کو بے پتہ خیریت نامہ دیجئے۔ جس میں تحریر ہو میں تین مہینے کے بعد آجاؤں گا۔ اور جولی میرے ساتھ آئے گی۔ نصرت اور حیران ہوا۔ کہ میں کیا سن رہا ہوں۔ اور جب باہر جانے کا راستہ نہ پایا تو مجبور ہو کر بیٹھ گیا۔ اور اسی مکان میں رہنے لگا۔ تیسرے دن اس نے اپنے والدین کو خط بھی لکھدیا۔ اس مکان میں سوائے اس آیا کے کوئی نہ تھا۔ جو مکان سے باہر نہ جاتی تھی۔ مگر ضرورت کی سب چیزیں خود بخود مہیا ہو جاتی تھیں جب ایک مہینہ اسی طرح سے گذر گیا۔ تو ایک رات کو گھٹا چھائی ہوئی تھی بجلی چمک رہی تھی۔ اور نصرت اپنے کمرہ میں پڑا سوتا تھا کہ کسی نے اس کی چادر منہ سے ہٹائی۔ اور اس کو ہوشیار کیا۔ نصرت نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو جولی سامنے کھڑی تھی۔ نصرت اٹھ بیٹھا اور اس نے جولی سے باتیں کرنی چاہیں۔ مگر اس نے سوائے مسکرانے کے کسی بات کا جواب نہ دیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک جولی نصرت کے پاس بیٹھی رہی اس کے بعد سگار سلگا کر نصرت کو دیا۔ نصرت نے سگار پینا شروع کیا۔ اور اس پر نیند نے اتنا غلبہ کیا کہ وہ بیٹھے بیٹھے یکایک سو گیا۔ آنکھ کھلی تو نہ وہ مکان تھا۔ نہ وہ آیا۔ بلکہ نصرت کا اپنا گھر تھا۔ اور سامنے جولی بیٹھی ہوئی تھی نصرت نے حیرت سے پوچھا۔ اب تو بتاؤ! یہ کیا ماجرا ہے: جولی بولی: بتانے کی ضرورت نہیں۔ اب تم اپنے گھر میں ہو۔ اپنے والد اور تمہارے والدین کی پریشانیوں کو میں نے وجوہات گمشدگی بتا کر مطمئن کر دیا۔ اب ہم تم ہر طرح آزاد ہیں۔

پانچواں باب

زندگی

نصرت اور جولی ہنسی خوشی رہنے لگے۔ مگر جب کبھی نصرت اس راز کو معلوم کرنا چاہتا تھا۔ جولی اس کو ڈانٹ دیتی تھی۔ اور کہتی خبردار اس کو نہ پوچھنا۔ نصرت اس سے اتنا مرعوب تھا۔ کہ زیادہ زبان نہ کھول سکتا تھا۔ جولی کے پاس مشن کی عورتیں برابر آتی جاتی رہتی تھیں۔ اور وہ ان سے تاش کھیلا کرتی تھی۔ اور عموماً یہ تاش شرط لگا کر کھیلا جاتا تھا جس میں جولی اکثر ہارتی تھی جولی کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ والدین بھیجتے تھے۔ اور سو روپیہ مہینے کا نصرت نوکر تھا۔ مگر فیشن کے کپڑوں۔ انگریزی زیورات اور جوئے بازی میں روپیہ اس بیدردی سے لٹتا تھا۔ کہ کبھی ان میاں بیوی کا ہاتھ فراغت سے نہ رہا۔ بیوی کو دیکھ کر نصرت کو بھی جوئے کی لت لگی اور کلب گھر میں جا کر۔ اور اس کے بعد گھوڑ دوڑ کی شرطوں کا شوق ہوا۔ جس میں اس نے گھر کا تمام اثاثہ برباد کر دیا اسی اثنا میں اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر کا اکیلا خود مختار تھا مگر جولی کا باپ خواص خاں ابھی زندہ تھا۔ جو اپنی جائداد کی آمدنی جولی کو ہر سال بھیجدیا کرتا تھا۔

نصرت سے کسی نے کہا: خواص خاں کو اس جائداد میں بڑی آمدنی ہے اور تم کو وہ بہت کم دیتا ہے۔ یہ سن کر نصرت کو خیال ہوا کہ کسی طرح خواص خاں کا کام تمام کرنا چاہیے تاکہ جاگیر پر قبضہ ہو۔ چنانچہ وہ ایک روز گاؤں میں گیا اور اپنے سسر سے کا مہمان تھا۔ رات کے وقت اس کے دودھ میں ایک ایسی دوا۔ ڈالدی جس کو پی کر خواص خاں کو خون کے دست آنے لگے اور سات روز کے بعد اس کا کام تمام ہو گیا۔ خواص خاں کے مرنے کے بعد حسب قاعدہ نصرت اس جائداد کا منتظم مقرر ہوا۔ مگر سال ہی بھر کے اندر جوئے کی بدولت یہ جائداد سود خوار بنیوں کے پاس چلی گئی۔ اب نصرت اور جولی کی زندگی بہت عسرت سے بسر ہوتی تھی۔ سو روپیہ میں گذارا مشکل ہو گیا تھا۔ جولی وہ مستعد اور پراسرار جولی نہیں رہی تھی۔ بلکہ نہایت کاہل وجود اور آرام طلب عورت تھی جس کو رات دن پڑے رہنے کے سوا کچھ کام نہ تھا۔ اس کے ایک لڑکی تھی۔ مگر اس کی خدمت بھی اس سے نہ ہو سکتی تھی۔ غرض نصرت اور جولی کی زندگی نہایت پریشان اور عسرت کی زندگی تھی۔ مگر کم بخت جوئے کی عادت اب تک ان میں موجود تھی۔

چھٹا باب

مصائب

ایک روز صبح دفتر جانے سے پہلے نصرت جولی کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا کہ باہر کسی نے آواز دی۔ نصرت دروازہ سے نکلا تو دیکھا۔ پولیس کا ایک افسر اور چند سپاہی کھڑے ہیں۔ انہوں نے وارنٹ دکھا کر اس کو گرفتار کر لیا۔ اور کوتوالی لے گئے۔ جولی کو معلوم ہوا۔ اس نے فوراً گاڑی منگائی اور ایک بیرسٹر کو لے کر کوتوالی پہنچی۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ نصرت پر خواص خاں کے قتل کا الزام ہے۔ سال بھر کے بعد کسی نے مخبری کی ہے۔ اور جہاں کہ نصرت نے زہر لیا تھا۔ وہاں یہ بھانڈا پھوٹا ہے۔ اور ثبوت ہر طرح مکمل ہے مقدمہ شروع ہوا۔ اور جولی نے اپنے زیور و کپڑے یہاں تک کہ مکان بھی فروخت کر کے مقدمہ کی پیروی کی۔ مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اور نصرت چودہ برس کے لئے جیلخانہ بھیجدیا گیا

اب جولی کا عالم تباہ تھا۔ اس کے پاس ایک پیسہ باقی نہ تھا مشن کی مسیں جو اس کی دوست تھیں۔ وہ مدت سے نہ آتی تھیں۔ کیونکہ ان کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ جولی یوں تو ہر طرح آزاد ہے۔ مگر اپنے مذہب اسلام میں بڑی پکی ہے۔ اور عیسائی مذہب سے اُسے سخت نفرت ہے۔

آخر جولی نے نوکری کرنے کی ٹھانی۔ اور ایک ہیڈ ماسٹر صاحب کے ہاں ماگیری کی نوکری کی۔ اس کو اپنی سابقہ زندگی یاد آتی تھی۔ تو تلملا جاتی تھی۔ مگر چونکہ تعلیمیافتہ تھی۔ اس واسطے دل کو تسلی دے لیتی تھی۔

ایک دفعہ عید کا دن تھا۔ ہیڈ ماسٹر کی بیوی اور بچے عید کا سامان کر رہے تھے۔ اس کی لڑکی نے جو اب تین برس کی ہو گئی تھی کہا: اماں ہم کو بھی نئے کپڑے بنا دو۔ تو اس کے کلیجہ پر سانپ لوٹ گیا۔ اور اس کو گلے لگا کر خوب روئی۔ ہیڈ ماسٹر کی بیوی نے جو اس کو روتے دیکھا۔ تو بہت برا بھلا کہا۔ اور

اپنے گھر سے نکال دیا۔ اور بولی کہ ایسی عورت کا میرے گھر میں کام نہیں جو تہوار کے دن نحوست سے بہا کر بدشگونی کرے۔ جولی اس گھر سے نکل کر لڑکی کا ہاتھ پکڑے بازار کے ایک راستہ میں جا کھڑی ہوئی۔ اس کو زمین آسمان میں ایک اندھیرا نظر آتا تھا۔ وہ سوچتی تھی کہ کل کیا تھا۔ اور آج کیا ہو گیا۔ اور اپنے گذشتہ اعمال پر نفرین کرتی تھی۔ یہ سوچتے سوچتے وہ رستہ کے ایک کنارے بیٹھ گئی۔ عیدگاہ سے نمازی اُلٹے پھرے تو اُس کو فقیر سمجھ کر کچھ دینا چاہا۔ پہلے تو اُس نے انکار کیا۔ پھر سوچی۔ کہ جب قدرت ہی کو منظور ہے۔ تو پھر بھیک مانگنے میں عیب کیا ہے۔ اس نے پیسے لینے شروع کئے۔ اور پھر تو اُس کا یہ طریقہ ہو گیا کہ دن بھر ایک قبرستان میں پڑی رہتی اور رات کو محلہ میں بھیک مانگنے جاتی۔ اور یہ صدا لگاتی۔

بھیک کی صدا

دولت والو ٹکڑا دو، عزت والو ٹکڑا دو، اپنے بچوں کا صدقہ ٹکڑا دو، اپنے لالوں کا صدقہ ٹکڑا دو، تمہاری چوڑی کی خیر، تمہاری مہندی کی خیر، ایک نوالہ دو میرا خالی پیالہ۔

لوگو: تمہارے محلہ میں ٹھوکریں کھانے والی بھکارن آئی۔ ساتھ میں اس کے جائی ہے۔ ہم دونوں پر بھوک کی ماری آئی ہے۔ دوہائی ہے دوہائی ہے ایک نوالہ مجھ کو دو، سونے والو جاگو میں بھی ایک دن سوتی تھی، پیا کا ہیرا موتی تھی۔ دنیا نے تاراج کیا۔ اُس کو جس نے راج کیا۔ اب گدڑی میرا جوڑا ہے اور پاؤں کا چھالا گھوڑا ہے۔

عیش کی راتیں فانی ہیں۔ ہونے کے دن سب پانی ہیں۔ کنڈی کھولو ٹکڑا دو، ہاتھ بڑھاؤ ٹکڑا دو، روکھا ہو، باسی ہو۔ سب ہے نعمت، بھوک سے میری بُری ہے نوبت۔ یہ ننھی بچی روتی ہے۔ جو خاک کے اوپر سوتی ہے یہ محل کی ملکہ گود میں تھی، اب گدا کی دختر پیدل ہے۔ یہ باپ کی پیاری دکھ کی ماری۔ تیرے دوارے آئی بھکارن۔ ٹکڑا دو، پیسہ دو۔

یہ دنیا آنی جانی ہے، ذرہ ذرہ فانی ہے غفلت میں مدہوش نہ ہو، عبرت سے باہوش ہو۔ صدقہ کا ایک ٹکڑا دو۔

جولی کی صدا سنکر محلہ میں تہلکہ مچ جاتا تھا۔ لوگ اس کا حال پوچھتے تھے۔ عورتیں اندر بلاتی تھیں۔ مگر کسی کے پاس نہ جاتی تھی۔ بھیک لیکر وہیں قبرستان میں جا پڑتی تھی۔

ساتواں باب

جیلخانہ

جولی مدت تک اس حال میں رہی، ایک دن قبرستان میں سانپ نے اس کی لڑکی کو کاٹا اور وہ غریب مر گئی۔ جولی کا حال غیر ہوا، اور ایک دن اس نے جیلخانہ جا کر داروغہ سے درخواست کی کہ میرے قیدی خاوند سے مجھے ملا دو۔ رحم دل جیلر نے ایک سپاہی کے ساتھ اُس کو جیل کے اندر بھیجا۔ یا شام ہو گئی تھی۔ جولی اندر گئی۔ تو نصرت مشقت سے فارغ ہو کر تھکا ماندہ اپنی کوٹھری میں پڑا تھا۔ جولی کو دیکھ کر چیخ مار کر رونے لگا جولی نے کہا ہراساں نہ ہو۔ اپنی اس جولی کو دیکھو جو ایک دن تمہارے گھر کی شہزادی تھی۔ چوتھے روز چیتھڑے پہنے ہوئے بھکارن ہے۔ مگر پیارے یہ انقلابات میرے اعمال کا خمیازہ ہیں نہ میں اتنی آزاد ہوتی۔ نہ مجھ کو بُری صحبت برباد کرتی ناقص مغربی تعلیم کی بدولت مجھ کو تمہارے امتحان کی ہوس ہوئی۔ عجیب وغریب حرکتیں کیں اور تم کو آزمایا۔ آزاد خیالی فیشن پرستی، اور جوئے نے یہ نتیجہ دکھایا۔ مگر اب زندگی دشوار ہے سانس لینے سے بھی بیزار ہے۔ تم یہاں ایک سہارے سے تو ہو میں تو بالکل بے کس ولاچار ہوں۔ آنکھوں کا تارا موت نے توڑ لیا۔ خوشی کا سہارا جیل نے نے چھین لیا۔ اب جینا بے سود ہے۔ مرنے آئی ہوں۔ مگر ذلیل مرنا نہیں مرونگی دل کے ارمان نکال کر مرونگی۔ لاؤ۔ اپنے ہاتھ بڑھاؤ میں ان میں پیاری ہتکڑی ڈالوں نصرت نے متعجب ہو کر ہاتھ بڑھائے۔ جولی نے اپنے بالوں سے ان کو باندھ دیا۔ اور مسکرا کر نصرت کو دیکھا۔ نصرت کو وہی لطف آیا جو جبلپور کے ڈاک بنگلہ اور جولی کے سابقہ جیل خانہ میں ایک رات اُٹھایا تھا۔ مگر نصرت کی مسرت ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ جولی نے اپنے سینہ میں ایک چاقو بھونک لیا۔ اور جیل کی کوٹھری میں تڑپنے لگی نصرت نے یہ عالم دیکھا تو اُس نے بھی چاقو اپنے سینہ میں مار لیا۔ اور دونوں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ مگر مرتے دم تک نصرت نے اپنی جولی کے بالوں کو اپنے ہاتھ میں پیاری ہتکڑی بنائے رکھا۔

دیکھا: ناقص تعلیم، مشنریوں کی صحبت، آزادی، فضول خرچی، اور جوئے بازی کا انجام۔ اچھی زندگیاں کیسی ناشاد و نامراد ہو گئیں۔ (داستوجسنہ)

ترکوں کی جانبازی

افتتاح دردانیال کا مسئلہ روس کی سیاسی و اقتصادی زندگی کی تقویت کا مسئلہ ہے اور یہی وہ میدان ہے جہاں تمام اتحادی حلیف روس فرانس انگریز روس کی طاقتیں کچی نظر آتی ہیں۔ اس مہم کی بدولت اتحادیوں کو سخت جانی ومالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مدبرین کے خیال میں انقلاب وزارت برطانیہ کا باعث مہم دردانیال کی تعجیل ہے۔ اگرچہ دردانیال میں اتحادیوں کا نقصان ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ مگر قراین بتاتے ہیں کہ یہ مہم قبل از وقت تھی۔ انگریز ترکوں کی بہادری اور استقلال اور اصول مدافعت کی بری وبحری دونوں اعتبار سے تعریف کرتے ہیں۔ کسی طرح یہ گمان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ عثمانی اس استقلال یا مردمی کے ساتھ اتنی بڑی دول کے مقابلہ میں ڈٹ سکیں گے۔ ہم نے بار بار لکھا ہے کہ فتح وشکست دلیری و بزدلی کا معیار نہیں جو چیز قابل لحاظ اوراق تاریخ کے لئے باعث افتخار ہے وہ سختیوں کے مقابل جنگ آزماؤں کا استقلال واستقامت ہے اور عثمانیوں نے اس اعتبار سے بے شبہ اس ہنگامہ دار وگیر میں اپنے آپ کو نہایت لایق ثابت کیا۔ کاش ترک اتحادیوں کے شامل حال ہوتے۔ انگلستان کے چند منصف مزاج اخبار ترکوں کے اصول مدافعت کو جرمن پر بھی ترجیح دیتے ہیں۔ اور افسوس کرتے ہیں کہ ترکوں کو کیوں اپنی طرف نہ شامل کر لیا۔ اور صاف صاف لکھتے ہیں کہ اگر عثمانی اتحادیوں کے حلیف ہوتے تو اب تک ہمیں فتح حاصل ہو گئی ہوتی۔ (حبل المتین)

جرمن نہا جنوں نے قیصر کو متنبہ کیا ہے کہ اگر جنگ موسم سرما کے آخر تک جاری رہی تو جرمن حکومت کا دوالہ نکل جائیگا۔ دیکھئے دوالہ کا اندیشہ جنگ کے ختم کرنے میں کس قدر حصہ لیتا ہے۔ (البشیر)

ہنگامۂ عالمگیر

میدان غربی

جرمنوں کے شدید حملے

پیرس ۱۲ جولائی۔ آج سہ پہر کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی رزمگاہ میں عظیم سرگرمی ظہور میں آرہی ہے۔ جرمنوں نے ایریس کی جنگ میں از سر نو حملے کئے۔ اور سوشیز کے جنوب میں آدھی رات کو کثیر التعداد گلوگیر گولوں کی مدد سے حملہ کیا۔ مگر ناکام رہے۔ لیکن دو گھنٹہ کے بعد انہوں نے پھر حملہ کرکے رہان کے قبرستان اور اس کی متصلہ خندقوں کے بعض حصوں پر قبضہ کر لیا۔ اور جنوب کی طرف دستی بموں کی شدید لڑائی ہوئی۔ مگر ہم بدستور اپنے مورچوں پر جمے رہے مختلف مقامات پر گولہ باری بھی شدت سے جاری رہی۔ غنیم نے فرتنی (وودور) میں بھی پر زور جارحانہ کارروائی کی۔ اور ہر قسم کے گولے استعمال کئے۔ جرمنوں کے متعدد حملے پسپا کر دئے گئے۔ وودر میں غنیم نے ایک اور مقام پر شدید حملے کئے۔ مگر اسے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ اور فرانسیسی سپاہ نے قیدی اور خندق توڑ کے لوہے [illegible] نکالیں۔

۱۳ جولائی۔ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ غنیم نے لومرٹ زانڈ اور نیوپورٹ کے سامنے کی خندقوں پر گولہ باری کی اور کارلتی اور سوشیز میں ہماری خندقوں کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔ جو ۱۱ جولائی کو ہمنے خالی کر دی تھیں۔ ارگون کے تمام علاقہ میں عظیم سرگرمی ظہور میں آرہی ہے۔ دشت پرینٹر میں جرمنوں کے ۲ حملے پسپا کر دئے گئے۔

جدید جنگی قرضہ

لندن ۱۳ جولائی۔ آج مسٹر بکنا نے دیوان عام میں بیان کیا۔ کہ جنگی قرضہ کی خریداری کے لئے ابتک قریبًا ۱۰ کروڑ پونڈ کی مجموعی رقوم پیش کی جا چکی ہیں اخبارات میں ۲۰ کروڑ پونڈ بیان کیا گیا تھا مگر نہ تو اس قدر رقم کی توقع تھی نہ گورنمنٹ کو اس قدر روپیہ کی ضرورت تھی۔

مسٹر بکنا نے بیان کیا کہ ۵ لاکھ خریداروں نے بنک آف انگلینڈ کی وساطت سے ۱۵ کروڑ پونڈ اور ۰۰،۰۰۰،۳۴ اشخاص نے ڈاکخانہ کی وساطت سے ۱ کروڑ پونڈ کے تمسکات خرید ے قلیل رقوم کے متعلق ہنوز شمار و اعداد مرتب نہیں کئے جا سکے۔

لندن ۱۳ جولائی۔ دیوان عام میں مسٹر بکنا نے بتایا کہ ۱۰ کروڑ پونڈ کا جو جنگی قرضہ خریدا گیا ہے یہ سلطنت کے بے نظیر مالی وسائل کا ثبوت ہے اور ہمارے حلیفوں نیز دشمنوں کے لئے اس بات کا سبق ہے کہ برطانیہ اپنے قول کا سچا ثابت ہوا ہے۔

جرمنوں کی سرگرمی

لندن ۱۴ جولائی۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے ہمیم اور ایریس کے شمال میں دم بند کرنے والی گیس کے گولوں سے برطانی اور فرانسیسی لائنوں پر گولہ باری کی۔ ولیعہد کی فوج نے عظیم جمعیت کے ساتھ پھر ارگون میں جارحانہ کارروائی شروع کی۔ اور شکست کھائی ان مقامات پر جہاں ہماری لائن عارضی طور پر دب گئی تھی پرزور جوابی حملے کئے گئے اور غنیم کی پیشقدمی کو روک کر اسے پسپا کر دیا گیا

ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۱۲ جولائی۔ پیرس کا تار مظہر ہے کہ جرمنوں نے آتشیں پردہ کی آڑ میں لیبر تھ میں جانبازانہ حملہ کرنے کی کوشش کی مگر سخت نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔

سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ ارگون کے علاقہ میں دستی بموں کی شدید لڑائی وقوع میں آئی اور وادی واتمیز میں جرمنوں کی پیشقدمی روک دی گئی

۵۳ ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے شدید طوفان کے باوجود دیمولزلی سیٹن شینل کے جرمن ہیوسے اسٹیشن پر ۱۰۱ بڑے بم گرائے یہاں سے علاقہ کیلون اور دشت ابری سونٹ دونوں طرف ریل جاتی ہے یہاں سامان کا عظیم ذخیرہ جمع تھا۔ شدید گولہ باری کے باوجود ہوائی جہاز صحیح سالم واپس چلے آئے۔

شملہ ۱۶ جولائی (وزیر ہند کا تار) پیرز کے شمال میں برطانیوں نے ۵ جولائی کو جن خندقوں پر قبضہ کیا تھا۔ ان پر جرمنوں نے حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیئے گئے۔ ایریس کے شمال میں جرمنوں نے سوشیز کے قریب اپنی خندقوں سے باہر نکلنے کی بیہودہ کوشش کی۔ انہوں نے ایریس اور سایسان کی بھی بھاری وزن کے گولے پھینکے دریائے این کی وادی میں توپخانہ کی شدید لڑائی ہوئی۔ ارگون میں جرمنوں کا دعوٰی ہے کہ ان کا حملہ پوری طرح کامیاب ہوا۔ مگر فرانسیسیوں کا بیان ہے۔ کہ غنیم کی پیشقدمی کسی مقام پر ۴۳۰ گز سے زیادہ نہیں بڑھی۔ اور دشت ارگون کے مغرب میں بھی فرانسیسیوں نے جرمن خندقوں پر حملہ کرکے کسی قدر قدم جمائے ہیں

فرانس کے ہوائی بیڑے نے ہوا میں سے بم گرانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ لہ لیعبر کورت ریلوے جنکشن پر بہت نقصان پہنچایا۔ ڈووئی اور لیل کے مابین جنگی ہوائی جہازوں نے جو ایک ہوائی دستے کے ہمراہ تھے ایک ٹرین پہ گولہ باری کی۔

میدان شرقی

روسی مبصروں کا انتباہ

لندن ۱۳۔جولائی ۔پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ روسی مبصروں نے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ آرچ ڈیوک جوزف کی شکست پر خوشی منانا ہنوز قبل از وقت ہے کیونکہ غنیم ایک ہزار میل کے محاذ پر قایم ہے اور ۴۰ میل کے محاذ میں صوبجات بالٹک کی طرف فوج کشی کریں گے۔ اور مغرب کی طرف بھی حملہ آور ہوں گے۔

جنرل میکنس کا خفیہ فوجی حکم

جنرل میکنس کا ایک خفیہ فوجی حکم حال کی جنگ میں دستیاب ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ گلیشیہ کی دوبارہ تسخیر عظیم جنگی ڈرامہ کی محض تمہید ہے اور اس کا آخری ایکٹ کیف کے گرد و نواح میں وقوع پذیر ہوگا۔ اگر گلیشیہ کی قلعہ بندیاں جن پر روسیوں کے دس ماہ صرف ہوئے تھے ایک ماہ کے اندر تباہ کر دی گئیں۔ تو امید رکھنی چاہیئے کہ ہم اس سے بھی کم عرصہ میں روس کے قدیم پایہ تخت پر پہنچ جائیں گے اور اس کے جنوبی و مغربی علاقہ پر مستقل قبضہ کر لیں گے

پولینڈ میں غنیم کی جارحانہ کارروائی

شملہ ۱۴۔جولائی (صاحب وزیر ہند کا تار) روسی سپاہ آسٹریا اور جرمنی کی جارحانہ کارروائی کو جنوبی و مشرقی پولینڈ میں روکے ہوئے ہیں۔چنانچہ ۱۲۔جولائی کی روسی رپورٹ مظہر ہے کہ ہماری سپاہ نے ۵۔جولائی کو جو جوابی جارحانہ کارروائی شروع کی تھی اُسے اختتام پر پہنچا کر اب وہ دریائے اردنیڈوک کے شمالی کنارے کی گھاٹیوں کے مورچوں پر جا پڑی ہے۔ یہ دریائے کراسنک کے شمال میں آٹھ دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غنیم نے کامیابی کے ساتھ ان روسی خندقوں کے قریب پہنچنے کی کوشش کی جو جولم کے جنوب میں قریبًا ۲۵ میل کے فاصلہ پر دریائے وایکا کے قریب واقع ہیں۔

ایک جرمن سرکاری اطلاع میں صرف اس قدر لکھا ہے کہ جنوب مشرقی رزمگاہ میں حالت غیر متبدل ہے۔ دیگر مقامات میں متفرق لڑائیاں اور توپخانہ کی گولہ باری ہوئی۔

وارسا پر فوج کشی

لندن ۱۵۔جولائی ۔پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن وارسا کے شمالی علاقہ میں عظیم نقل و حرکت کر رہے ہیں چنانچہ سرکاری اطلاع میں لکھا ہے۔ کہ غنیم نے ۱۲۔جولائی کو دریائے نیریو کے محاذ پر جارحانہ کارروائی شروع کر کے دوسرے روز دریائے پیسیا کے دائیں کنارہ پر قریبًا ۱½ میل کے محاذ میں ہماری خندقوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر جوابی حملوں سے انہیں ان خندقوں میں سے نکال دیا گیا۔ دریائے اور جیزا اور لڈینیا کے مابین غنیم کی عظیم جمعیت پیشقدمی کر رہی ہے ۔اسی علاقہ میں روسی سپاہ لڑائی سے پہلو تہی کر کے منگل کی شب کو دوسری لائن کے مورچوں کی طرف ہٹ آئی رڈیوں نے لبلن کے جنوب کی جنگ میں چار سے ۱۱۔جولائی تک ۲۲۷۱ قیدی گرفتار کئے۔ ہولم (جولم ؟) کی سمت میں بھی لڑائی جاری ہے۔

شمالی پولینڈ پر حملہ

شملہ ۱۶۔جولائی (صاحب وزیر ہند کا تار) جنوب مشرقی پولینڈ میں آسٹریا وجرمنی کی جارحانہ کارروائی کے مزید نشو و نما پانے کے آثار دکھائی نہیں دیتے ۔مگر معلوم ہوتا ہے کہ جرمن وارسا کے شمال اور شمال مشرق میں پچاس ساٹھ میل کے فاصلہ پر جارحانہ کارروائی کی ابتدا کر رہے ہیں ۔۱۴ ماہ رواں کی روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے ۔کہ لومزا کے سمت میں غنیم نے نہایت شدید گولہ باری کی اور دریائے پیسیا کے دائیں کنارے پر جرمنوں نے روسی خندقوں پر قبضہ کر لیا۔ اگرچہ بعد میں انہیں وہاں سے نکال دیا گیا دریائے نکوا کے دونوں کناروں پر خونریز جنگ وقوع میں آئی ۔اور دریائے اورزی اور لڈینیا کے مابین پراسینز کے نواح میں غنیم کی زبردست جمعیتوں نے جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے اور روسی فیصلہ کن جنگ سے پہلو تہی کر کے اپنی دوسری لائن کے مورچوں کی طرف ہٹ گئے ہیں۔

وارسا پر فوج کشی کرنیکی تجویز

لندن ۱۷۔جولائی ۔پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ بیرونی چوکیوں کے معرکوں کے بعد غنیم نے جمعرات کے روز دریائے ونڈاؤ اور دریائے ونتا کے دائیں کنارے پر قبضہ کر لیا۔ اور مشرق کی طرف اس کی پیشقدمی جاری رہی۔ دریائے نیریو کے محاذ پر دریائے اور جیزا اور پیسا کے مابین روسی سپاہ دریائے نیریو کے دائیں کنارے پر زیادہ مستحکم مورچوں کی طرف ہٹائی

اور جیزکے مغرب میں جمعرات کو جرمنوں کے زبردست حملے بشدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ غنیم نے جمعرات کے روز مغرب اور شمال مغرب کی طرف سے ریڈوم کو جانے والی دو سڑکوں کے ساتھ ساتھ حملہ کرنے کی کوشش کی مگر پسپا کیا گیا۔ دریائے ویپرزا اور دریائے بگ کے درمیان اور دریائے زوتا لیپا کے دہانہ کے قریب بھی شدید جنگ وقوع میں آ رہی ہے۔ اور روسیوں نے غنیم کی دو عظیم جماعتوں پر جو گروڈک کے قریب دریائے نیسٹر کو عبور کر رہی تھی حملہ کیا ہے۔

لندن ۱۷ جولائی۔ پیٹروگراڈ کے مبصرین کا بیان ہے کہ شمال کی طرف سے ملاوا اور ساریلو سے اور دریائے بیسا کے درمیان ایک سو میل کے محاذ میں وارسا پر جرمنوں کی پیشقدمی شروع ہو گئی ہے جس کا مقصد گلیشیہ کی فوج کے ساتھ جو اب ان سے ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اتصال قایم کرنا۔ اور بیچ میں آنے والی سب چیزوں کو کچل ڈالنا ہے۔ اس درمیانی علاقہ میں روسیوں کی مدافعت اس قلعبند رقبہ پر مشتمل ہے جو شمالاً جنوباً ۸۰ میل اور شرقاً غرباً ۱۲۰ میل ایک طرف قلعہ نوو جارجیو سک سے قلعہ آئیون گوراڈ تک اور دوسری طرف دریائے بزورا کی قلعبند لائنوں سے قلعہ بریسٹ لٹوسک تک وسعت پذیر ہے جرمنوں کو ہر جگہ بری ذی حملے کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا۔ اور روسی اس کے مقابلہ میں غنیم کی پیشقدمی کو تاخیر میں ڈالنے کے لئے اسی قسم کی جنگی کارروائیاں عمل میں لانے کی طیاری کر رہے ہیں جن پر وہ گلیشیہ سے پسپائی کی صورت میں عمل پیرا ہوئے تھے

روس کی سرکاری اطلاع

لندن ۱۸ جولائی۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ دریائے اور جیزا پر شدید جنگ وقوع میں آئی۔ غنیم کی تین پلٹنوں نے دریا کو عبور کیا۔ مگر روسیوں نے شدید جوابی حملہ کر کے غنیم کا سنگینوں سے کام تمام کر دیا۔ دیگر مقامات سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں فریقین کی فتح و شکست کا ذکر ہے۔

جرمن افواج کی طاقت

لندن ۱۸ جولائی۔ پٹروگراڈ کے مبصرین کی رائے میں گلیشیہ اور پولن کے محاذ پر جرمنوں کی چھ فوجیں اور شمالی محاذ پر ۳ فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ اور رسالہ کی عظیم جمعیت ان کے علاوہ ہے۔

معرکہ دردانیال

لندن ۱۵ جولائی۔ جنرل سر آیان ہملٹن کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۲ جولائی کو علی الصباح برطانی سپاہ کے میمنہ نے فرانسیسی جیش کی مدد سے غنیم پر حملہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سارا دن شدید لڑائی ہوتی رہی اور گھمسان کا رن پڑا۔ اور ہم ۲۰۰ سے

...۰۰ گز تک نہایت مستحکم اور قلعبند لائنوں پر قابض ہو گئے۔ اسی روز برطانی میسرہ نے بھی ۲ لائنوں پر قبضہ کیا۔ اور ۳۰۰ گز تک پیشقدمی کی۔ غنیم کے شخون پسپا کر دیئے گئے۔ اس عرصہ میں فرانسیسی دریائے کریوس ورکے دہانہ تک پہنچ گئے۔ غنیم کے تمام جوابی حملے آسانی کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے اور ۴۲۲ قیدی ہمارے ہاتھ لگے۔

میدان جنوبی

لندن ۱۸ جولائی۔ روما کا تار مظہر ہے کہ کیڈا کے محاذ پر حال ہی میں جن قلعوں پر حملہ کیا گیا تھا۔ ان کے درمیانی دشوار گذار سطح مرتفع پر اطالی کامیابی کے ساتھ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ جغرافیائی مشکلات اور غنیم کی پرزور مقاومت پر غالب آنے کے بعد اطالی اس خط تک پہنچ گئے ہیں۔ جو دریائے... سے وادی فرنیزا میں ہوتا ہوا درہ نالا نا کے ڈھلوانوں تک پہنچتا ہے۔ آخر الذکر ڈھلوانوں پر قبضہ کرنے میں پیدل سپاہ نے بڑی بہادری دکھائی۔ اور بہناک آتشباری کے باوجود غنیم کی اگلی خندقوں پر سنگینوں سے کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔ اور اب ان خندقوں کو مستحکم کیا جا رہا ہے۔ آسٹروی دریائے سونرو کے محاذ پر روز افزوں مگر ناکام سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔

سلطان لحج کی وفات

گورنمنٹ ہند نے ۱۹ جولائی کو شملہ سے حسب ذیل سرکاری اطلاع شایع کی ہے: "۱۳ جولائی کو سلطان لحج کا بمقام عدن انتقال ہو گیا سلطان متوفی کا پورا نام سلطان سر علی بن احمد بن علی کے سی آئی ای تھا۔ وہ ایک حملہ میں مجروح ہوئے تھے۔ جو حال میں ترکوں اور عربوں کی مشترکہ فوج نے ان کے پایہ تخت پر کیا تھا زخمی ہونے کے بعد انکو عدن میں لے آئے تھے۔ جہاں ان پر ایک نازک عمل جراحی کیا گیا تھا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور بہت جلد راہی ملک عدم ہوئے۔

سر علی بن احمد بن علی عام طور پر سلطان ابدالی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی وفات سے گورنمنٹ ہند کا ایک وفادار دوست اور حامی کم ہو گیا ہے۔ متوفی عدن پر ڈیکٹوریٹ کے سربرآوردہ سردار تھے۔ اور ان کی امداد غنیمت تھی ملک معظم اور ہز ایکسلینسی وائسرائے نے سلطان متوفی کے خاندان کو تعزیت کے پیغام بھیجے ہیں

حوادث واخبار

ایک بی اے مسلمان خاتون۔ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں ایک مسلمان خاتون مس صونیا قاضی جی بی پاس ہوئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنگال کے مسلمانوں میں تعلیم نسوان کا خیال پیدا ہو گیا ہے اسکولوں میں مسلمان لڑکیوں کی تعداد اس سال سنین ماسبق سے قابل تعریف طریقہ پر ترقی کر گئی ہے۔

باریسال میں ڈاکے۔ ۷ جولائی کو کاکبرا دا ہاری منڈی میں ایک بزاز مسمی جگدیش رائے کی دکان پر ڈاکہ پڑا۔ بوقت واردات مالک دکان وہیں موجود تھا۔ نیز اس کے پاس ایک نوکر تھا۔ منڈی میں چوکیدار پہرہ دے رہا تھا ڈاکوؤں نے جگدیش کو وہیں مار ڈالا۔ نوکر کو بھی چوٹ لگی۔ اور اس کی حالت اندیشناک ہے چوکیدار کو بھی لاٹھی کی ضرب لگی۔ ڈاکو دکان سے متعدد اشیا اور زر نقد لیکر چلتے بنے۔

۸ جولائی کو ایک دفعدار مسمی ادماچرن سل ساکن گابھا کے مکان پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکہ کے وقت مالک مکان موجود نہ تھا ڈاکوؤں نے اہل خانہ کو مار ڈالنے کی دھمکی دی اور بالآخر ۲۰ من دھان اور ۲۰۰ روپیہ نقد لے کر رفوچکر ہو گئے۔

چاٹگام میں غیر معمولی طغیانی۔ چاٹگام میں غیر معمولی طغیانی برابر جاری ہے۔ ایسٹرن بنگال سٹیٹ ریلوے کے کوہستانی حصے میں پلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ تار کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا ہے۔ آمد و رفت کا سلسلہ قایم کرنے میں تاخیر متصور ہے اسی وجہ سے سلچار برانچ اور سلہٹ برانچ پر گاڑیوں کی آمد و رفت فنچو گنج گہاٹ اور سلہٹ کے درمیان ملتوی ہے۔

تجارتی جہازوں کی خرید۔ ہنولولو۔ ۱۲ جولائی۔ ایک چینی تاجر جو یہاں پہونچا ہے اور جو سان فرانسسکو کو جا رہا تھا ہے بیان کرتا ہے کہ مجھے چین کے سرمایہ داروں نے دو جہازوں کے خریدنے پر مامور کیا ہے جو امریکہ تک جہاز رانی کے امدادی سلسلے کی بنیاد ثابت ہوں گے

جرمن مشنریوں کی نظربندی۔ ۱۶ جرمن مشنری گوہٹی واقع آسام سے فوجی حراست میں کلکتہ لائے گئے اور انہیں نظربندی کی خاطر جبلپور بھیجدیا گیا۔

کراچی میں غلہ کی آمد۔ گذشتہ ہفتے میں نارتھ ویسٹرن ریلوے لائن کے ذریعہ کراچی میں ۱۷۱۲ ٹن گندم اور ۱۰۲۹۷ ٹن دیگر اجناس پہنچی۔

ہفتہ وار زرعی ریورٹ۔ زرعی رپورٹروں سے جو بابت ہفتہ مختتمہ ۱۰ جولائی میں کوئی معتدبہ تبدیلی دکھائی دیتی پٹنہ اور نواکہالی کے اضلاع میں قحط زدوں کی خاطر کام امتحاناً جاری کر دیئے گئے ہیں۔ نرخ اجناس بدستور ہے۔

ہندوستانی ریلوں کے محاصل۔ ہندوستانی ریلوں کے محاصل کا گوشوارہ بابت سہ ماہی اول سال رواں شائع ہو گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میزان کل میں بہ نسبت سال ماقبل ۷۴ لاکھ کی کمی ہے لیکن بعض ریلوں کی مثالیں قابل لحاظ ہیں مثلاً اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کی آمدنی ۲ لاکھ ایسٹ انڈین ریلوے کی ۵ لاکھ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ۳۰ لاکھ اور مدراس وسدرن مرہٹہ ریلوے کی آمدنی ایک لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

طغیانیوں سے ریل کا نقصان۔ ایسٹرن بنگال ریلوے لائن کو سوربہوگ اور امین گاؤں کے درمیان طغیانیوں کی وجہ سے جو نقصان پہونچا تھا اس کی ضمن میں معلوم ہوا ہے کہ چار پل شکستہ ہو گئے ہیں۔ تین پل پانی سے شق ہو چکے ہیں۔ اور پشتوں میں ۳۰ مقامات پر رخنے پڑ گئے ہیں جن میں سے ہر ایک ۲۰ سے ۱۰۰ فٹ ہے۔ امید ہے کہ لاین ۱۰ روز تک کھل جائے گی۔

بنگال میں طغیانیاں۔ شہر نراین گنج کے نواح میں طغیانیاں پہنچ گئی ہیں نیز بہت سا علاقہ زیر آب ہو گیا ہے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

باریسال کی عدالت خاص کے مقدمے۔ باریسال کی عدالت خاص میں بونواں مقدمہ پیش ہوا تھا۔ اس میں ساتوں ملزموں کو ۵-۵ سال قید کی سزا دیگئی۔

صوبہ متحدہ میں جنگی فنڈ کی تجویز۔ انڈین ڈیلی ٹیلیگراف نے تجویز کی ہے کہ لفٹننٹ گورنر صوبہ متحدہ اپنے صوبے کے باشندوں کا ایک جلسہ منعقد کر کے جنگی فنڈ کی بنا ڈالیں۔ چنانچہ ۱۵ لاکھ روپیہ فراہم ہو جانا چنداں مشکل نہ ہوگا۔ یہ چندہ صیغہ جنگ کے حوالہ کیا جائے گا۔ اور لارڈ اکچز اس سے بھاری توپخانہ اور سامان حرب خرید کریں گے۔

فوجی افسر کی افسوسناک ہلاکت۔ بمبئی سے خبر آئی ہے کہ آنریبل کپتان ڈبلیو ایل گروہم جو بمبئی کے میسرز گریہم اینڈ کمپنی کے مینجر اور حصہ دار تھے۔ اور آج کل سپاہ کی روانگی کے متعلق بمبئی میں فوجی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ بدھ کی سہ پہر کو گودی میں سپاہیوں کو اتارنے چڑھانے کی کارروائی میں مصروف تھے کہ اتفاقاً ایک سیڑہی سے پھسل کر ۳۰ فٹ کے فاصلہ سے کوئلہ کی خالی کوٹھری میں گر پڑے اور اگرچہ انہیں ہسپتال میں پہنچایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے۔

ہسپتالی جہاز کی واپسی۔ بمبئی سے خبر آئی ہے کہ ہسپتالی جہاز مدراس جو بصرہ سے ۸ جولائی کو روانہ ہوا تھا۔ ۳۰ برطانی افسروں اور ۲۸۳ ہندوستانی مجروحین اور بیکار شدہ سپاہیوں کو لے کر بدھ کے روز وہاں پہنچا

ولایتی ڈاک۔ پی اینڈ او کمپنی کا جہاز سالسٹ ۲ جولائی کی ولایتی ڈاک لے کر اتوار کی صبح کو بمبئی میں پہونچنے والا ہے۔

تعزیری پولیس۔ موضع کفری وتھوآ بورم خان (تھانہ تلہ گنگ ضلع اٹک) کے باشندوں کی بدعنوانی کی وجہ سے گورنمنٹ پنجاب نے وہاں قریباً ۴ ہزار روپیہ کے خرچ سے ایک سال تک تعزیری پولیس رکھنے کا حکم دیا ہے۔

لکھنؤ میں بارش۔ بدھ کے روز لکھنؤ میں قریباً ۱۔۴ انچ بارش ہوئی۔ لیکن ابھی مزید بارش کی ضرورت ہے۔ گذشتہ ایام میں وہاں چند مرتبہ ٹڈی دل بھی نمودار ہو چکا ہے۔

ڈگری یافتہ خواتین۔ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں امسال ایک مسلمان اور ۲ برہمو لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔

قحط فنڈ کے لئے امداد۔ معلوم ہوا ہے کہ امپیریل وار ریلیف فنڈ میں ۲ ہزار روپیہ ٹپیرا اور نواکہالی کے قحط فنڈ میں دیا گیا ہے۔

فوجی ہوائی جہاز کا عطیہ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ہائینس میر سر امام بخش خان جی سی آئی ای والی ریاست خیرپور سندھ نے ایرو پلین فنڈ کی وساطت سے میدان جنگ میں استعمال کرنے کی غرض سے ایک فوجی ہوائی جہاز سلطنت کی نذر کیا ہے۔

تاروں کی روانگی۔ محکمہ ڈاک و تار نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ اندرون ملک کے تاروں میں مرسل کا نام پیغام کے اخیر میں درج کرنے کی ضرورت نہیں البتہ ہندوستان کے بیرنگیزی علاقہ سے آنے جانے والے تاروں کے لئے ہنوز یہ بندش قایم رہے گی۔

نقشہ اوقات سحری و افطار ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۳ھ

برائے ضلع بجنور

تاریخہائے ہجری	تاریخہائے عیسوی	یوم	اوقات سحر گھنٹہ	اوقات سحر منٹ	اوقات افطار گھنٹہ	اوقات افطار منٹ
یکم رمضان	۱۵ جولائی	پنجشنبہ	۳ بجکر	۴۰	۷ بجکر	۲۷
۲	۱۶	جمعہ	۳	۴۰½	۷	۲۶½
۳	۱۷	شنبہ	۳	۴۱	۷	۲۶
۴	۱۸	یکشنبہ	۳	۴۱½	۷	۲۵½
۵	۱۹	دوشنبہ	۳	۴۲	۷	۲۵
۶	۲۰	سہ شنبہ	۳	۴۲½	۷	۲۴½
۷	۲۱	چہارشنبہ	۳	۴۳	۷	۲۳¾
۸	۲۲	پنجشنبہ	۳	۴۳½	۷	۲۳
۹	۲۳	جمعہ	۳	۴۴	۷	۲۲½
۱۰	۲۴	شنبہ	۳	۴۴½	۷	۲۲
۱۱	۲۵	یکشنبہ	۳	۴۵	۷	۲۱½
۱۲	۲۶	دوشنبہ	۳	۴۵½	۷	۲۱
۱۳	۲۷	سہ شنبہ	۳	۴۶	۷	۲۰½
۱۴	۲۸	چہارشنبہ	۳	۴۶½	۷	۱۹¾
۱۵	۲۹	پنجشنبہ	۳	۴۷	۷	۱۹
۱۶	۳۰	جمعہ	۳	۴۷½	۷	۱۸½
۱۷	۳۱	شنبہ	۳	۴۸	۷	۱۸
۱۸	یکم اگست	یکشنبہ	۳	۴۸½	۷	۱۷½
۱۹	۲	دوشنبہ	۳	۴۹	۷	۱۷
۲۰	۳	سہ شنبہ	۳	۴۹½	۷	۱۶¼
۲۱	۴	چہارشنبہ	۳	۵۰	۷	۱۵¾
۲۲	۵	پنجشنبہ	۳	۵۰½	۷	۱۵
۲۳	۶	جمعہ	۳	۵۱	۷	۱۴½
۲۴	۷	شنبہ	۳	۵۱½	۷	۱۳
۲۵	۸	یکشنبہ	۳	۵۲	۷	۱۲½
۲۶	۹	دوشنبہ	۳	۵۲½	۷	۱۲
۲۷	۱۰	سہ شنبہ	۳	۵۳	۷	۱۱½
۲۸	۱۱	چہارشنبہ	۳	۵۳½	۷	۱۰¾
۲۹	۱۲	پنجشنبہ	۳	۵۴	۷	۱۰

اس نقشہ پر عمل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی گھڑی کو کسی اسٹیشن یا تارگھر کی گھڑی سے ۸ بجے کے وقت جبکہ یہ گھڑیاں روزانہ درست کیجاتی ہیں مطابق کر لیا جائے۔

کلام سعیدی

جناب مولوی صوفی حافظ محمد سعید خان صاحب سعیدی کا نیا دیوان جو اس ہفتہ سے مدینہ پریس میں زیر طبع ہے۔ اوس میں سے ہم کچھ کلام بغرض دلچسپی ناظرین درج ذیل کرتے ہیں۔ جس کی خوبی کے اظہار کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی آپ کے اس دیوان میں نعتیہ اور عشقیہ غزلوں کے علاوہ رباعیات قطعات اور متفرق نظمیں بھی ہیں۔ جو حضرات پسند فرمائیں دفتر مدینہ میں خریداری کی درخواست بھیجدیں۔ ایک ماہ کے بعد انشاء اللہ دیوان تیار ہو کر شائقین کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ اور قیمت غالباً چار آنے (۴/) سے زیادہ نہ ہوگی۔

غزل

اشارا کرکے دیکھو تم ذرا مژگاں کے خنجر سے
ابھی باہر نکل آئیگا دل سینے کے اندر سے

کہا مانو اگر میرا تو دیدو آگ چلمن کو
نہ تم اندر سے جھانکو گے نہ میں تاکونگا باہر سے

بتوں کو نذر میں دل دیدیا کرتا ہوں میں اکثر
مری عادت ہے شیشہ کو لڑا دیتا ہوں پتھر سے

یہ کس کے سوز ہجراں نے لگائی آگ پانی میں
کہ موجوں کی جگہ شعلے نکلتے ہیں سمندر سے

کھچی تیغیں ہیں مژگاں تیر ہیں برچھی نگہ جسکی
بچاؤں کسطرح دل کو میں اس شوخ ستمگر سے

اگر دیتا نہیں ہے شربت دیدار کا قطرہ
بجھادے تشنگی کو میری ظالم آب خنجر سے

اٹھائیں عشق میں اس بت کے کیسی سختیاں تو نے
سعیدی آخریں تجھپر لگایا دل کو پتھر سے

ایضاً

قضا نے رکھدیا کیسا انہیں گل دل کے مرقد میں
جو کہتے تھے نزاکت سے کہ ہم پھولوں سے ہیں ہلکے

پڑی ہیں اسقدر کثرت سے لاشیں تیرے کشتوں کی
کہ تل رکھنے کی گنجایش نہیں میدان میں مقتل کے

بجھاتے تھے ہماری تشنگی کو پاؤں کے چھالے
رہے صحرا نوردی میں نہ ہم محتاج چھاگل کے

قیامت تک سحر کا منہ نظر آتا نہ دنیا میں
لئے جاتا جو میں قصے تری زلف مسلسل کے

لئے منصور سے ساقی نے ساغر بھر دیا میرا
مگر پیماں لیا مجھ سے نہ پیمانہ سے مے چھلکے

برستا ہے اب اس کے ناز میں بھی بانکپن ایسا
جدھر پھیری نگہ اوس نے اودھر ناوک ہی چل کے

بھڑکتے دیکھکر آنکھوں کو آئینہ میں یوں بولے
یہ وہ آہو ہیں جنسے بھاگتے ہیں شیر جنگل کے

فراست کا شہ کابل کی اک عالم ہوا قائل
کس اسلوبی سے طے جھگڑے کئے ہیں قوم منگل کے

سعیدی جو مجھے شرم و حیا سے دور رکھتے تھے
مری میت پہ روتے ہیں کف افسوس مل مل کے

مقامی حالت

موسم برساتی ہوائیں چل رہی ہیں۔ یہ ہفتہ بھی بارش سے خالی گیا۔ گھٹائیں بھی جھوم جھوم کر آتی ہیں۔ قدرے ترشح بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن کافی بارش نہیں ہوتی۔ گرمی تیزی پر ہے۔ کبھی شب کو سرد ہوا کے جھونکے کہیں بارش ہونے کا پتہ

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جس کی آنکھوں میں لگے غبار پیدا ہو گیس کا انجن آٹے کی مشین کا انجن برف کا انجن بند کر دے۔ غرضکہ کوئی انجن ایسا نہیں جو بجائے نقصان کے آنکھوں کو فائدہ دے اور روشنی بڑھائے ہاں! ایک ہے۔

اصلی انجن کیسی ہی سرخی ہو غبار ہو دہند ہو جالا ہو کھٹک ہو دہند ہو نزلہ ہو [illegible] ہو ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن سے۔ یا اصلی آنکھوں کی خرابی کے سبب سے سب کو دفع کرتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ جس طرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہونچانیوالا ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھوں کی جملہ خرابیوں کو دفع کرتا ہے۔ منٹوں میں اپنا اثر دکھائے گا اور زبان سے واہ واہ کہلائے گا۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنہ چھ ماشہ چار آنہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو اور مفت طلب کرو اپنا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

ایس ایم موسیٰ اعلیٰ رفعت پورہ مراد آباد

نقشہ جنگ اردو

اس نقشہ میں یورپ ایشیا افریقہ و آسٹریلیا کی کل سلطنتوں کی ملحقہ سرحدات نہایت [illegible] دکھائیگی علاوہ پہلے سے بہت زیادہ مقامات کا اضافہ کر دیا گیا ہے جہاں جہاں کہ جنگ ہو چکی یا ہو رہی اور ہونے کا احتمال ہے۔ اس نقشے میں مشہور ریلوے اور [illegible] راستے بندرگاہیں دار الخلافے و مشہور مقامات بھی وضاحت سے دکھائے گئے علاوہ ذیل میں نقشہ جزائر برطانیہ۔ بلجیم۔ فرانس نہر سویز۔ یورپین ٹرکی معہ دانیال کے علیحدہ علیحدہ بڑی سکیل میں دکھائے گئے ہیں اور ایک طرف یورپ و ایشیا کی سلطنتوں کا کل رقبہ و آبادی بھی لکھا ہے اور ساتھ ہی نقشے کو یورپ کے چودہ ان تاجداروں کی صحیح تصویروں سے جنکو اس جنگ سے خاص تعلق ہے اور آٹھ ان والیان ریاست کی تصویروں سے جو ہندوستان کی طرف سے شریک جنگ ہوئے ہیں مزین کیا گیا ہے سائز نقشہ ۳۰ انچ عرض ۴۴ انچ طول چھپائی معہ تصاویر کے مختلف رنگوں میں نگلد [illegible] ہوئی ہے اس نقشے کے ہوتے ہوئے جنگ کی تاربرقی خبروں کے سمجھنے کیلئے اور کسی نقشے یا اٹلس کی ضرورت نہیں یادگار جنگ کمروں و دوکانوں کی سجاوٹ و زیبائش کیلئے [illegible] زبان میں کوئی نقشہ نہیں قیمت فی نقشہ سادہ ۱۲ رنگدار روغنی معہ رول [illegible]

مرقع شاہان یہ گروپ شہنشاہ جارج پنجم۔ پریزیڈنٹ فرانس قیصر جرمن زار روس شاہ بلجیم شہنشاہ آسٹریا ہنگری۔ شاہ جاپان۔ شاہ سرویہ کی صحیح تصاویر اور جنرل جوفر۔ ایڈمرل جیلی کوئی۔ لارڈ کچنر جنرل فرنچ جنرل سمتھ ڈورین جنرل [illegible] کی تصویروں سے مزین ہونیکے علاوہ فرانس میں ہندوستانی و یورپین فوج و توپخانیکا نظارہ و سرکار برطانیہ کا آہن پوش جنگی جہاز توپ ایروپلین زیپلین کی تصویروں سے سجا ہوا ہے سب تصویریں ہاف ٹون نوٹوکی بنی ہوئیں اور ولایتی آرٹ پیپر پر ولایتی چھپی ہوئی ہیں۔ سائز ۱۸ انچ عرض ۲۲ انچ طول قیمت فی ۸ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ نوٹ حوالہ اخبار ضرور دیں۔

ملنے کا پتہ **مینیجر دی مسلم آرٹ ورکس لاہور**

ضرورت

مجھے "شعر العجم" (چہار حصص) مولفہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی ضرورت ہے جو صاحب علیحدہ فرمانا چاہیں اطلاع دیں۔

المشتہر محمد شفیع الدین خان محلہ کھٹی مراد آباد

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں

یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کے آپ ایسی ایسی الفاظی ملاحظہ فرمائیں گے کہ جس میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں ذات آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری

اتنگ نگرہ گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال ظاہر ہو جائیگا گولیاں اپنا اپنا اثر خود دکھلا کر مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں ویدوں طبیبوں نے انکا امتحان فرما کر انکو تیر بہدف اکسیر نافع تسلیم کر لیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو انکی بدولت اولاد بھی مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں مرد عورت ہر دو کے لئے مفید ہیں۔ ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے۔ ان میں رسائن نہیں ہے۔ جڑی بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب ان میں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی (عہ) ایکروپیہ۔ قیمت چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایکروپیہ کی دوا کمیشن میں زائد ملیگی

ملنے کا پتہ **وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار**

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد سر گٹھیا کیوں نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی (۵) **معجون مرہل** ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بہدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ہر خوراک (عہ) **خواہش** مستورات زیادہ کرے فی درجن (عہ) **خواہش** مستورات کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فی درجن (۱۲) **پیروال** شیشی (۵) **کھانسی** تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فی درجن (عہ) **طلسمات شما** آپ نے امرت دھارا عرق پودینہ۔ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اٹھائینگے جو کہ مفید ہے۔ درد سر۔ بدہضمی۔ اعضا شکنی تپ ہیضہ پیچش۔ ریح۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی (۸) **حبوب آتشک** یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جس کا کہ جسم بباعث عطائی دوائیوں کے جن میں جزو پارا رسکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقی ماندہ جسم کو اصلی حالت پر کر دیتا ہے خوراک ۲۸ گولی (عہ)

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ سبانا مکان ۱۱

قانون رجسٹری

اس کتاب کا نام رجسٹریشن ہینڈ بک ہے۔ یعنی شرح ایکٹ رجسٹری ہند نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۸ء مع تمہید ضروری نظائر و قواعد و ضوابط و احکامات متعلقہ رجسٹری و ضمیمہ جات بحوالہ دیگر قوانین و قواعد رجسٹری و طریقہ شناخت نشانات انگوٹھہ معہ حلیہ و شرح نامہ رسوم و قواعد رخصت و سفر خرچ وغیرہ۔ تقریباً دو سو صفحات پر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک ہے۔

ملنے کا پتہ **مینیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)**

اشتہار دینے والون کو مژدہ!

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ موجودہ اکثر روسا و علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے کے سوا ہندوستان کے برگزیدہ مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے انکی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا نرخ نامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجائش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایک سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	ما ر	صہ	سـہ	عـہ	عہ	معہ
نصف صفحہ	۲سـ	للعہ	۲عـہ	عہ	ـے	للعہ
نصف کالم	۲سـ	عـسہ	۳عـہ	ـے	للعہ	ـے

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر، منیجر، پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۔ ‏ نمبر ۵۵

اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپئے
ششماہی: ایک روپیہ ۹ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۳ ‏ بجنور یکم اگست ۱۹۱۵ء مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۳۳ ہجری ‏ نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یورپ کی نظر میں "روزہ"

اسلام میں روزہ کی تعریف یہ ہے: "بقصد تقرب الہی اپنے نفس کو کھانے پینے اور جماع سے بچانا۔ جس کی ابتدا صبح صادق سے اور انتہا غروب آفتاب پر ہوتی ہے"۔ روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ (فرض کیے گئے تم پر روزے جس طرح کے تمہارے اگلوں پر فرض تھے) نہایت افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو خود روزہ نہیں رکھتے اور دوسرے روزہ داروں پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ فرمان خداوندی کی تحقیر کرنا۔ ایک ناقابل معافی گناہ ہے۔

اصول طب کے لحاظ سے بھی روزہ بڑے فائدہ کی چیز ہے۔ مسلمان تو جانتے ہی ہیں کہ اس کے کیا کیا منافع ہیں۔ لیکن اس مضمون میں ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یورپ والوں کے نزدیک روزہ کیسا مفید اور ضروری ہے۔

مسٹر اپٹن سنکلیر انگلستان کے ایک قابل مصنف ہیں۔ انہوں نے اپنا حال رسالہ "کنٹمپریری ریویو" میں لکھا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بیمار، مردہ دل، بہت موٹا۔ یا بہت دبلا ہو۔ تو اُسے تندرستی حاصل کرنے کے لئے دس روزہ رکھنا چاہئے۔

مسٹر سنکلیر کے مضمون کا جستہ جستہ انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

"میں اپنی اور گرد و پیش کے مرد و عورتوں کی بیماری اور علالت کا متواتر دس سال تک مطالعہ کرتا رہا۔ اور اس طویل عرصہ میں غور و فکر کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ گیا۔ کہ روزہ کل بیماریوں کا علاج ہے۔ میں نے جب سے روزہ کی مزاولت کی۔ اسی وقت سے کامل تندرستی حاصل کرلی۔ نئی طاقت اور اُمنگ جسم میں معلوم ہونے لگی۔ طبیعت ایسی بشاش ہوگئی کہ مجھے اپنی زندگی میں محال معلوم ہوتی تھی۔

روزہ کا اعجاز

ہم کثرت سے غذا کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ سبزی خوار اور میوہ کھانے والے بھی حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں زہریلا مادہ بکثرت جمع ہوجاتا ہے۔ اور قدرتی آلات جسم اس کو خارج کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اگر کوئی شخص روزہ دار ہو۔ اور بھوک کی پہلی شدت برداشت کرلے تو اخلاط فاسدہ خون و امعاء سے جدا ہونے لگتے ہیں۔ روزہ کے دوران میں بالعموم جسم کا وزن ایک پونڈ یومیہ کم ہوتا ہے۔ پہلے چربی پگھلتی ہے۔ بعد ازاں اعصاب اور رگیں صاف ہوتی ہیں۔ چالیس پچاس دن کا روزہ معمولی بات ہے جس بڑے سے بڑے روزہ کی مجھے اطلاع ملی ہے۔ وہ ۷۲ دن کا ہے عجیب بات ہے کہ روزہ توی الجثہ اور نحیف دونوں کو یکساں فائدہ کرتا ہے۔ موٹے آدمی تو ایک پونڈ یومیہ کم ہوتے ہیں لیکن دبلے ایک پونڈ بعد ازاں کے حساب سے بڑھ جاتے ہیں۔

میں قدرتاً قوی اور توانا جسم کا شخص تھا لیکن بے قاعدہ کھانے پینے سے صحت خراب ہوگئی تھی۔ میں نے کبھی شراب، تمباکو، قہوہ، چاء نہیں پی۔ اور سختی کے ساتھ سبزی کھانے کے اصول پر کاربند تھا۔ لیکن دماغی محنت شاقہ بوقت خورد و نوش سے بدہضمی کی شکایت پیدا ہوگئی۔ یہاں تک کہ دودھ اور دلیا بھی منہضم نہیں ہوتا تھا۔ میں اسی حالت میں مبتلا تھا کہ ایک لیڈی سے ملاقات ہوئی۔ اس کی صحت ایسی عمدہ اور قابل رشک تھی کہ وہ ۲۸ میل تک میرے ساتھ ابر و باراں میں گھوڑے پر سوار آئی اور تازہ دم تھی لیڈی نے مجھے بتلایا۔ کہ دس پندرہ سال قبل میری حالت بہت خراب تھی اور مختلف امراض نے مجھے گھیرے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ گھر والے بھی تنگ آگئے تھے۔ اور میں خود بھی دوا اور علاج سے نفرت کرنے لگی تھی۔ بقول شخصے۔

ہم اور طبیب دونوں میں اب زیست سے خفا
وہ تو بیمار کرکے دوا۔ اور دوا سے ہم

میں نے مرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ اور آٹھ روز تک کوئی چیز نہ کھائی۔ لیکن نہایت حیرت و تعجب ہے کہ غذا ترک کرنے سے بجائے مرنے کے تندرست ہوگئی۔ تمام شکایات خود بخود رفع ہونے لگیں۔ اور رفتہ رفتہ کامل صحت ہوگئی۔ میرے بڑے لڑکے اور اس کے ایک دوست کو بدہضمی وغیرہ کی شکایتیں تھیں میں نے ان دونوں [illegible] مسلسل بارہ دن کا روزہ رکھایا [illegible] کل ہے ان کے کل امراض دور ہوگئے۔ [illegible] ایک بہن نے میرے [illegible] آٹھ دن -

کاٹ دیا گیا۔ اور اس کی گٹھیا کو بالکل آرام ہوگیا۔ ڈاکٹر کے اس قصہ کو میں نے بہت توجہ سے سنا۔ لیکن کامل طور پر یقین نہ آیا۔ انگریز ڈاکٹروں نے اپنی کتابوں میں روزہ پر مضامین ضرور لکھے ہیں۔ اور انکا مطالعہ بھی میں نے کیا تھا لیکن اس نے کہ خیال نہ پیدا ہوا تھا اور نہ اب۔ اتفاق وقت کہ کالیفورنیا سے آتے ہوئے مجھے میکسیکو میں مجھے لو لگ گئی۔ اور ایک ہفتہ تک ہسپتال میں پڑا رہا۔ جب ذرا اچھا ہوا تو مکان پر واپس آیا۔ لیکن پھر بھی طبیعت اس قدر خراب تھی کہ دودھ اور دلیا بھی ہضم کرنا مشکل تھا۔ مجبور ہو کر میں نے ارادہ کیا کہ اس تکلیف کی زندگی سے تو مرجانا اچھا۔ اس لئے مسلسل روزہ رکھنا چاہئے۔

پہلے چار دن کی کیفیت حسب ذیل ہے۔ اول دن مجھے نہایت سخت بھوک معلوم ہوئی جس کی شدت کو سوہضمی کا ہر ایک مریض اچھی طرح محسوس کر سکتا ہے۔ دوسرے روز بہت خفیف بھوک محسوس ہوئی لیکن اس کے بعد بھی اس کا اثر جاتا رہا۔ گویا کبھی بھوک سے آشنا ہی نہ تھا۔ روزہ رکھنے سے دو تین ہفتہ قبل میرے سر میں درد رہتا تھا لیکن جونہی روزہ شروع ہوا یہ بھی جاتا رہا۔ قصہ مختصر میں مسلسل پانچ دن تک روزہ رکھتا رہا۔ جسم تو ذرا سست معلوم ہوتا تھا لیکن طبیعت چاق چوبند تھی۔ رات کو نیند آرام سے آتی تھی۔ پانچویں دن میں نے نارنگی کے عرق سے روزہ افطار کیا۔ پہلے دو دن تک یہ عرق نارنگی پیتا رہا۔ اس کے بعد تیسرے روز دودھ کا ایک پیالہ پیا۔ تیسرے دن میرا وزن ساڑھے چار پونڈ اور ۲۰ دن میں ۳۲ پونڈ بڑھ گیا۔ میں ان کل ایام میں مسلسل لکھتا رہا۔ اور محنت و مشقت کے کاموں میں طبیعت بہت لگتی تھی۔

یہ ہے مسٹر سنکلیر کی سرگذشت۔ اس کو پڑھ کر بے اختیار کسی بزرگ کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

غیر قوم۔ غیر ملک اور غیر مذہب والے تو روزہ کی تعریف میں رطب اللسان ہوں اور مسلمان اس نعمت کی جانب سے بے پروائی کریں۔ یہ ہماری بدنصیبی ہے اور چونکہ امور مذہبی جو سراسر حکمت پر مبنی ہیں توجہ نہیں کرتے۔ اس کی وجہ سے دین و دنیا دونوں میں خسارہ اٹھاتے ہیں۔ آجکل رمضان المبارک کا زمانہ ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے روزہ کو ترک نہ کریں۔ صرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں۔ بلکہ بیہودگیوں اور اعمال شر سے بھی بچنا لازمی ہے۔ ورنہ روزہ ایک فاقہ سے زیادہ درجہ حاصل نہ کر سکیگا۔ مسلمانوں کو ہر وقت اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ الحمد للہ

قصد دختر کشی

ہمعصر پیسہ اخبار رقمطراز ہے "ڈھاکہ ہیرلڈ نے مشرقی بنگالہ کی ایک اعلیٰ ذات کلین برہمن کی تین لڑکیوں کا دلدوز اور رقت انگیز بیان لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ موضع کرم پور میں اعلیٰ ذات کا ایک کلین برہمن رہتا تھا۔ اس کی تین بیٹیاں تھیں۔ بڑی مشکل یہ آپڑی کہ برابر کے تین داماد وں کا ملنا بہت دشوار تھا لہٰذا برہمن نے ایک ہی شخص کے ساتھ تینوں کا نکاح کر دیا۔ اتفاق سے داماد مرگیا۔ اور تینوں لڑکیاں بیوہ ہوگئیں"

اس رسم کی حالت دیکھ کر ہم تو نہایت ہی متعجب ہوئے۔ اول تو تین حقیقی بہنوں کا ایک ہی شخص سے بیاہا جانا دوئم برابر درجہ کے تین دامادوں کا نہ ملنا۔ یہ مذہب کا کون سا اصول ہے۔ تعصب کی تو اور بات ہے۔ اگر ٹھنڈے دل سے اسلامی اصول و احکام پر غور کیا جائے تو ان وحشیانہ اور لغو رسموں کا شائبہ بھی نہ پائیگا۔ ہم جانتے ہیں کہ زمانہ موجودہ کے تعلیم یافتہ بنگالیوں کو ایسی بیہودہ رسموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن ان کا فرض ہے کہ اگر کوئی شخص اس خیال کا ہو یا کسی گاؤں میں ان مراسم کا وجود ہو تو ان کی بیخ کنی

میں کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا چاہئے۔

نامپور یونیورسٹی

ممالک متوسط میں گورنمنٹ نے ایک یونیورسٹی قائم کرنے کے واسطے کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ لوکل گورنمنٹ کے حضور میں پیش کر دی ہے۔ اور سب سے زیادہ عجیب شرط جو اس کیفیت میں لکھی ہے وہ یہ ہے۔ کہ یونیورسٹی ہر حالت میں آزاد رہے گی۔ آمدنی و خرچ کا حساب خود رکھے گی مختصر یہ کہ گورنمنٹ کو اس ایک تجارتی کارخانہ سمجھنا چاہئے جس میں ایک سرکاری ممبر بھی ہوگا ممالک متوسط کے چھ کالج اس میں شامل ہونگے۔ عمارت ناگپور سول اسٹیشن کے قریب بنائی جائے گی۔ تعلیم۔ آرٹس۔ سائنس۔ اور قانون کی ہوگی۔ ان چھ کالجوں میں انیس سو پچیس طالبعلم پڑھ سکیں گے۔

کمیٹی نے یونیورسٹی کے بارہ میں بڑی آزادی سے کام لیا ہے۔ مگر گورنمنٹ اس شرط کو غالباً منظور نہ کریگی۔ ایک مہذب سلطنت کے واسطے ناممکن ہے کہ وہ اپنے کاموں کی نگرانی پورے طور پر نہ کرے۔ مگر یہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ غور کرنے کے بعد کوئی اور ایسی تدبیر بتلا دے جو اس شرط کی برابر اور گورنمنٹ کے خیال پر بھی اثر نہ ڈالنے والی ہو۔

قابل مشکوری حکم

گورنمنٹ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ پونا اور بمبئی کے ایوان ہائے سرکاری میں تا اختتام جنگ شراب کا استعمال ہرگز نہ ہوگا۔ یہ حکم اس قابل ہے کہ اہل ہند متفقہ طور پر بمبئی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کریں۔ اور دوسرے صوبے اس کی تقلید میں احکام جاری کر کے ثواب میں حصہ لیں۔ شراب ام الخبائث کہلاتی ہے۔ اس ناپاک چیز کو پینے والا شخص دل و دماغ کے ساتھ دین و ایمان بھی کھو بیٹھتا ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ مثل دولت روس ہندوستان سے اس بلا کو دور کر دے۔ تو باشندوں کی اخلاقی حالت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ خدا کے فضل سے امید ہے کہ کبھی نہ کبھی ہماری یہ آرزو پوری ہوجائے گی۔

لارڈ میکائیل کی تقریر

ہز ایکسلنسی لارڈ میکائیل صاحب گورنر بنگال نے یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ کلکتہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے ایک دلچسپ تقریر فرمائی جس کا ضروری حصہ درج ذیل ہے

"آج کے دن آپ کے دلوں میں سب سے بڑی آرزو کیا ہے؟ غالباً یہ ہے کہ ہمارا ملک (ہندوستان) ہمیشہ سرسبز و آباد رہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندوستان کا مستقبل نہایت شاندار ہوگا۔ اور یہ وہ ملک ہے جس کے وجود نے سلطنت برطانیہ کو قوی کر رکھا ہے۔ ہندوستانیوں اور انگریزوں نے انگریزی اور ہندوستانی تاریخوں اور ادب کو مطالعہ کیا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان ہمدردی نہ پیدا ہو۔

سرکار برطانیہ کے دو رخ ہیں ۱۔ ہندوستانی ۲۔ برطانوی۔ اور ہمیں دونوں کی پاسداری کرنی لازم ہے۔ خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ اس کام میں کامیابی ہوگی۔ اور خصوصاً یہ نئی عمارت اتفاق و ہمدردی کی ایک بیش بہا نشانی ثابت ہوگی۔

ہمارے سیکڑوں بھائی انگریز اور ہندوستانی میدان جدال میں خون بہا رہے ہیں ان کی یاد ہم کو ہر وقت رہتی ہے۔ بنگال کی شریف اولاد ہمہ وقت ہمیں مدد دینے کو تیار ہے۔ اور دنیا دیکھے گی کہ ہندوستان کے سورماؤں نے کیسا خون پانی ایک کیا۔ ہز ایکسلنسی ممدوح کے الفاظ بہت وزندار اور قابل شکر گزاری ہیں۔ خدا کرے ہندوستان اور ہندوستانیوں کی محبت۔ انگریزوں کے دلوں میں راسخ ہوئی ہو اور وہ ہماری وفاداری و محکومی کو بنظر استحسان دیکھتے رہیں

ممالک غیر کے فری میسن

غالباً ناظرین فری میسن سوسائٹی سے خوب واقف ہوں گے۔ اس انجمن کو دنیا

میں سوائے اتفاق و اتحاد پھیلانے کے دوسرا کام نہیں ہے۔ لیکن موجودہ انسانیت سوز جنگ نے باپ بھائی تک کا رشتہ کھو دیا ہے تو فری میسن سوسائٹی کس شمار و قطار میں ہے۔ انگلستان کی بڑی فری میسن سوسائٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جرمنی، آسٹریا، ترکی، ہنگری میں جس قدر اراکین ہیں خواہ انگریز ہوں یا انہیں نسلوں کے اختتام جنگ تک بالکل معذور سمجھے جائیں۔ اس سے یہ منشا ہے کہ اگر وہ محافظت ملک کی خاطر جنگ میں بھی شریک ہوں تو کوئی الزام کی بات نہیں ہے۔ لیکن ہمارے خیال ناقص میں سوسائٹی کو اپنا اصول توڑنا نہیں چاہئے۔ خواہ لڑائی ہو یا صلح۔ اگر اس کے یہاں لڑائی ناجائز ہے تو ہر حالت میں احتراز کرنا چاہئے۔ قواعد برتنے کے واسطے ہوتے ہیں۔ نہ کہ دکھلانے کے لئے۔

میدان جنگ کا نظارہ

اخبار ایوننگ پوسٹ نیویارک یکم جون کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ معزز تجارت پیشہ شخص میدان جنگ کے قریب سے وہ بیان کرتا ہے۔ کہ جرمنی کی فوج تقریباً ستر لاکھ ہے۔ اور تیس لاکھ تو اعد سیکھ رہی ہے۔ قیصر کا ارادہ ہے کہ اپنی فوج کو پوری ایک کروڑ کر دے۔ جرمنی میں کثرت تانبا موجود ہے قبل از جنگ ایک ملین ٹن تانبہ جرمنی نے خرید لیا تھا۔ تمام ملک میں زراعت کی گرم بازاری ہے۔ جب کسی کاشتکار کو مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ قریب کے جیل خانہ سے قیدیوں کو لے آتا ہے۔ اور ان سے کام لیکر ۲ یا ۳ شلنگ یومیہ کے حساب سے مزدوری دیدیتا ہے۔ میرے خیال میں انگریزی قیدیوں کے ساتھ ایسا عمدہ سلوک نہیں کیا جاتا جیسا انگریز جرمن قیدیوں سے کرتے ہیں۔

فرانس کی بابت تاجر بیان کرتا ہے کہ اس غریب کا بڑا نقصان ہوا۔ اگر حقیقت میں انگلستان سہارا نہ دیتا۔ تو فرانس اب تک کب کا ہمت ہار گیا ہوتا۔ لیکن انگریزوں کی بابت اس کا بیان ہے کہ یہ لوگ ہرگز اس امر کی پروا نہیں کرتے کہ جنگ کب ختم ہوگی۔

ایک دیسی کمپنی کی کامیابی

منیجر صاحب بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ لاہور رپورٹ کرتے ہیں کہ پچھلے دنوں کی افسوسناک حالت دیکھتے ہوئے کمپنی مذکور نے پانچ لاکھ کی تعداد پالیسیاں ششماہی حال میں فروخت کیں۔ اسی ذیل میں پنجاب نیشنل بنک لاہور کا ذکر غیر موزوں نہوگا جس نے باوجود اس کشمکش اور مصیبت کے زمانہ کے جبکہ بڑے بڑے بنکوں کے دیوالے نکل گئے اور تجارت پر بہت بڑا اثر پڑا اپنے آپ کو سنبھالے رکھا۔ اور امسال معقول نفع حصہ داروں میں تقسیم کیا۔ تجارت میں ایمانداری اور مستعدی بڑی چیزیں ہیں۔ جب یہ حاصل ہوں تو کبھی تاجر کو نقصان کا اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔

بارش کا اثر گیہوں پر

ممالک متحدہ، پنجاب۔ ممالک متوسط کے بڑے بڑے بازاروں میں گیہوں کا نرخ ٹھہر گیا ہے۔ حالانکہ دوسرے مقامات پر بھاؤ ارزانی کی جانب مائل ہے جس کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ ابھی تک بارش کے آثار سے ٹھیک پتہ نہیں چلا کہ کیسی ہوگی۔ ورنہ تاجر ضرور ایک نرخ قائم کر دیتے۔ مئی اور جون میں گیہوں کی قیمت تمام دنیا میں گھٹ گئی۔ پنجاب اور ممالک متحدہ کے غلہ فروشوں نے گذشتہ فصل کا غلہ بہت سا بھر رکھا ہے۔ بایں ہمہ جب تک بارش کہنچی رہیگی۔ تاجر بھی کھینچے رہیں گے۔ لیکن امید ہے کہ بہت جلد بحر عرب اور خلیج بنگال کی طرف سے مانسون شروع ہوجائے گی اور یہ مصیبت دور ہوگی۔

زخمیوں کی مدد

کسی قوم یا مذہب کے زخمی ہوں ان کی مدد کرنا واجب ہے۔ آج جبکہ ہمارے بھائی ہندوستانی میدان جنگ میں سرفروشی کر رہے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اپنی مہربان گورنمنٹ کا ہاتھ زخمیوں کو مدد دینے کی صورت میں بٹائیں۔ مولوی عبد الغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر کی رائے ہے کہ جس قدر پنشنر اصحاب ہیں وہ اگر عرصہ ماہوار بھی اپنی تنخواہوں سے دیدیا کریں تو گورنمنٹ کی خدمت میں ایک معقول تعداد پیش کی جاسکتی ہے۔ بلاشک گورنمنٹ برسوں تک اپنے ملازمین کو معقول تنخواہ دیکر کام لیتی ہے۔ اور بعد ایک میعاد کے حسب استحقاق پنشن دیتی ہے۔ پس اگر پنشن خوار بعض ہندوستانیوں کے لئے کچھ ماہوار چندہ دیدیا کریں تو بیجا نہ ہوگا۔ گورنمنٹ نے اپنی طرف سے کوئی تحریک نہیں پیش کی ہے اور نہ وہ اس قسم کی کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے

صوبہ متحدہ کے جیلخانے

جیلخانوں کی رپورٹ دیکھنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں قیدیوں کی تعداد بمقابلہ ۱۹۱۳ء زیادہ ہوئی ہے۔ ورنہ جیلخانہ کی بدقسمت آبادی ۱۹۱۳ء کے روزانہ اوسط میں ۳۰۹۲ تک بڑھ گئی ہے۔ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر جیلخانہ جات اس زیادتی کا یہ سبب بتلاتے ہیں کہ زراعت کی حالت قابل اطمینان نہ تھی۔ اور لڑائی کے بعد سے غلہ میں گرانی شروع ہوگئی انہیں باعث سے جرائم میں زیادتی ہوئی۔ ہمارے صوبہ میں تو فقیروں کی بھی زیادتی ہے۔ اندیشہ ہے کہ جب اس فرقہ کو بالکل ہی فاقے ہونے لگیں گے تو مصداق "مرتا کیا نہ کرتا" خواہ نخواہ جرائم کی طرف متوجہ ہونگے۔

اردو اور ہندی

اردو کو مٹانے اور ہندی کو رواج دینے کی برادران وطن مختلف پیرایوں میں کوشش کرتے رہتے ہیں۔ افسوس وہ نہیں سوچتے کہ ہندو مسلمان ہندوستان کی دو قومیں ہیں ان میں سے اگر ایک کے جذبات کو صدمہ پہنچا تو دوسرا بھی صحیح نہیں رہ سکتا لالہ لاجپت رائے صاحب کا ارشاد اہل ہند کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہندو مسلمان ہندوستان کے دو ہاتھ ہیں اور صدق دل سے اس قول پر عمل کرنا چاہئے ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضو ہا را نماند قرار

لیڈر وغیرہ ہندو پرچے کیوں اردو کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں ان جھگڑوں سے باز رہنا چاہئے۔ کیونکہ یہ کوئی مستحسن فعل نہیں ہے۔

اسی ضمن میں یہ خبر بھی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے۔ کہ ریاست الور سے اردو فاسخ کر دی گئی جہاں کسی زمانہ میں مہاراجہ بنی سنگھ سرپرستی فارسی اور اردو کے عدیم المثال ماہر تھے۔ اور راجپوتانہ کی بعض ریاستوں میں تو مسلمان ہونا جرم خیال کیا جاتا ہے

پنجاب میں مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

اعزز معاصر وکیل امرتسر رقمطراز ہے کہ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء میں مشترکہ سرمایہ کی پنجاب میں ۹۹ کمپنیاں تھیں۔ بمقابلہ سابق کے صرف ۶ نئی کمپنیاں قایم ہوئیں۔ اور ۲۵ بند ہوئیں۔ ان کے علاوہ ۵۵ کمپنیوں کا کاروبار اور بند ہوچکا ہے۔ مگر ابھی ان کے لیکوڈیشن کی اطلاع نہیں ملی۔ نئی کمپنیوں میں سے دو بنک ہیں۔ دو تجارتی کمپنیاں اور دو میں سے ایک برف بنانے کا کارخانہ اور دوسری مل لیکن دونوں بنک کون سے تھے۔ نیشنلیز بنک اور انڈیا دوابہ بنک مگر دونوں ہی کھڑے نہ ہوسکے۔ بند شدہ کمپنیوں میں ۱۵ بنک تھے۔ اور بیمہ کمپنی۔ ۲۲ تجارتی کمپنیاں۔ ۵ ملز اور روئی کے بیج۔ ایک کان کنی کی۔ دو عمارتی۔ اور ۲ شکر سازی کے۔ ان کمپنیوں کے ٹوٹنے سے صوبہ کی تجارت اور حرفت کو سخت نقصان پہنچا"

اقتباسات

ازروئے شریعت ترکہ میں عورت کے حقوق

اسلام کے سوا اور کسی قوم اور مذہب نے عورت کے حقوق کی نگہداشت نہیں کی۔ پابند عیسویت یورپ میں اس کمزور فرقہ کو اپنا نام تک رکھنے کی اجازت نہیں جب تک عورت اپنے باپ کے گھر میں رہتی مس فلاں، اور جب شوہر کے یہاں گئی تو مسز فلاں کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ پس جب نام تک اس کا اپنا نہیں۔ تو اور کونسی چیز اس کی اپنی ہو سکتی ہے۔

ہندو مذہب میں صرف بیوہ ایک ترکہ شوہر ہو سکتی ہے مگر اس کے اختیارات اس قدر محدود ہوتے ہیں کہ اسے مالک کے لفظ سے تعبیر کرنا سراب کو آب سے نامزد کرنے کے مشابہ ہے۔

اسلام سے پیشتر عرب جیسے آزادی پسند ملک میں بھی عورتوں کی ویسی ہی حق تلفی ہوتی تھی جیسی اسلامی دنیا کے ماسوا اب بھی روئے زمین پر ہوتی ہے ان کے حقوق ویسے ہی غصب کئے جاتے ہیں جیسے آج کل کی مہذب دنیا میں دن دہاڑے کئے جاتے ہیں مگر اسلام نے جو بنی نوع انسان کے حقوق کا محافظ ہے۔ اور تمام خلق اللہ کو ایک آنکھ دیکھتا ہے۔ الرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان مما قل منه اوکثر نصیبا مفروضا کا حکم سنا کر عورتوں کو مردوں کی ساتھ والدین اور اقربا کے ترکہ میں حصہ دار مقرر کر دیا۔

اسلام نے عورت کی ہر مصیبت کے وقت دستگیری کی ہے۔ اور ایسا قانون نافذ فرما دیا ہے جس کی رو سے وہ غم و الم کے دن باطمینان بسر کر سکتی ہے۔ اور اُسے غیروں کی دست نگری اور محتاجی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ عورت ایک کمزور مخلوق ہے اس کا گذارا زیادہ تر دوسروں کی کمائی پر ہے۔ اس لئے اس کے مربیوں اور سرپرستوں کی زندگی اس کی زندگی۔ اور اُن کی موت اس کی موت خیال کرنی چاہئے۔ کیا اسلام نے یہ روا رکھا ہے کہ جب تک عورت کا سرپرست زندہ رہے وہ اُس سے متمتع ہونے کی حقدار ہو۔ اور جب مرجائے تو اُس کی جائداد میں سے اس کا کوئی حق نہ ہو۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ دیکھو مندرجہ ذیل ایام مصائب میں اسلام نے اس کی کیسی سرپرستی کی ہے :

(۱) عورت کے ایام زندگی کا پہلا دور ہے کہ وہ اپنے والدین کے زیر سایہ عاطفت خوش و خرم بستی ہے کہ قضائے الٰہی سے اس کے والد کا سایہ سر کا اُٹھ گیا ہے۔ اس وقت جبکہ تقدیر نے اس کو یتیم بنا دیا ہے غم و الم کا پہاڑ اس کے سر پر ٹوٹ پڑا ہے۔ اور کوئی مربی نہیں جو اس کی دستگیری کرے ایک بھائی ہے جو مردمی کی ترنگ میں اپنی بہن کو بے دست و پا سمجھ کر اور گرد و پیش کے رواج کے بل پر اُسے محروم الارث رکھنا چاہتا ہے۔ اسلامی قانون الذکر مثل حظ الانثیین (مرد کا حصہ دو عورتوں کی برابر ہے) کا حکم سنا کر اس یتیم عورت کو اُس کا حق دلا دیتا ہے۔ اور اس کو دربدری سے بچا لیتا ہے

(۲) اب عورت پر ایک اور روزِ مصیبت آتا ہے۔ اُس کا قوت بازو ماں جایا (بھائی) داعی اجل کو لبیک کہتا ہے۔ اور کوئی اولاد نہیں چھوڑتا مرحوم کے چچا رواج کفار سے متاثر ہو کر اس ارادہ سے اُٹھتے ہیں کہ غم کی ماری بہن کو بے دخل کر کے بھتیجے کی کل جائداد پر قابض و متصرف ہو جائیں۔ مگر اس عالم بیکسی اور بے بسی میں بھی شریعت الٰہی فلها نصف ما ترك (بہن کے لئے مال متروکہ کا نصف ہے) کا فتویٰ دیتی ہے۔ اور اس بازو شکستہ عورت کو دل شکستگی اور بیچارگی سے محفوظ رکھتی ہے۔

(۳) اس عورت پر جبکہ وہ خاوند کے گھر آرام بسی ہوتی ہے ایک اور دوسری مصیبت آتی ہے یعنی قضائے الٰہی سے اُس کا شوہر ایک بیٹا چھوڑ کر ودیعت حیات خالق لازوال کو سونپ دیتا ہے۔ اور اس دکھ کی ماری کو صف بوگی پر بٹھا دیتا ہے کیا یہ مصیبت زدہ بیوہ جو کل تک گھر کی مالک و مختار تھی۔ بالکل سرکش بیٹے کی دست نگر بن جائے گی۔ اور خدائی قانون اس کی کوئی مدد نہ کرے گا؟ کریگا اور ضرور کرے گا۔ اور اس صورت میں کریگا کہ اس کے خاوند کے ترکہ سے اُس کو ایک ثمن (آٹھواں حصہ) دلا دیگا۔ جس پر وہ آج کل کے رواج کے مطابق برائے نام قابض نہ ہوگی۔ بلکہ اُسے اس کے بیع و ہبہ کا پورا اختیار ہوگا۔

(۴) آہ اس ضعیف الفطرت پر ایک چوتھا وقت پڑتا ہے یعنی اُس کا نورِ عین اور لخت جگر چند ایک بیٹے بیٹیاں چھوڑ کر اسے داغ مفارقت دے جاتا ہے۔ اور عالم پیری میں اس پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔ اس مصیبت کے وقت بھی دین الفطرت فرزند کے ترکہ میں سے اسے سدس (چھٹا حصہ) دلا کر اس کا غم غلط کر دیتا ہے اور پوتوں کی محتاجی سے مصئوں و مامون رکھتا ہے۔

(۵) جب کہ عورت عالم کہولت میں ہوتی ہے۔ اور اس کا کوئی یتیم پوتا یا نواسا داعی اجل کو لبیک کہہ کر بوڑھی دادی یا نانی کی کمر کو بارِ غم سے توڑ ڈالتا ہے اُس وقت بھی شریعت اسلامی اُسے ڈھارس بندھائے بغیر نہیں رہتی اور زندگی کے آخری دن دریغ انجامی سے کاٹنے کے لئے اس کو ابن ابن یا ابن بنت کے ترکہ میں سے ایک سدس دلا دیتی ہے

یہ عام حالتیں ہیں جو اکثر عورتوں کو پیش آتی رہتی ہیں۔ اور جن میں اسلام نے اُن کے حقوق کی نگہداشت کی ہے۔ ماسوا اس کے اور خاص صورتیں بھی ہیں جن میں عورتیں میت کی پوتی پڑپوتی اور مادری بہن ہونے کی حیثیت سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ مگر بنظر اختصار میں نے ان کو نظر انداز کر دیا۔

کیا مسلمانوں کے لئے ادائے حقوق نساء ایک فعل مستحب ہے کہ کرنے سے ثواب ہو اور نہ کرنے سے عذاب نہ ہو! نہیں بلکہ یہ عین فرض ہے۔ سورۃ نساء میں یہ حقوق ایسے واضح طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں کہ ایسی حقوق اللہ کی بھی کہیں توضیح نہیں۔ اور ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ مرد عورت پر اور قوی کمزور پر ظلم نہ کرے ان احکام پر چلنے والے کو جنت کی بشارت دی گئی ہے جو مشرکوں اور کافروں کے لئے خاص ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب ایسی بشارت اور وعید وارد ہے تو بعض مسلمانوں میں عام طور پر کیوں روزِ روشن میں عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ اور احکام الٰہی سے کیوں روگردانی کی جاتی ہے۔ اس کا جواب سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ علماء نے زیادہ زور حقوق اللہ پر دیا۔ اور حقوق العباد کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ اس قانون کی عظمت لوگوں کے دلوں سے بالکل اُٹھ گئی۔ اور مسلمان یہ کلمہ کفر کہہ دینا کہ "ہم رواج کے پابند ہیں شریعت پر نہیں چلتے" ایک معمولی بات سمجھنے لگے پس علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ پابندی شریعت کی اہمیت لوگوں پر ثابت کر دیں اور اُن کو غصب حقوق کے معاصی سے بچائیں ورنہ وہ یاد رکھیں نہ جاہلوں کے بارِ گناہ سے سبکدوش نہیں ہوں گے۔ اور بارگاہ الٰہی میں "نہی عن المنکر" سے بے اعتنائی کی ان سے ضرور پرسش ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ (زمیندار)

مولف انیس الوارثین

جنگ موجودہ میں ایران کی محرومی

اس عالم سوز جنگ میں غیر جانبدار سلطنتوں میں سے ہر ایک نے کسی نہ کسی عنوان سے فائدہ اُٹھایا اور اپنی حالت درست کی۔ امریکہ کروڑوں روپیہ کا مال تجارت بہت زیادہ نرخ پر فریقین جنگ کے ہاتھ فروخت کر چکا اور کر رہا ہے۔ اور اپنے تئیں غیر جانبدار اور صلح جو ہے۔ دیگر فریقین کو قرض بھی دے رہا ہے اور کھلم کھلا آلات حرب بھی ان کے ہاتھ فروخت کر رہا ہے۔ ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ اپنی سیاسی و جغرافیائی اہمیت کے موافق غیر جانبداری کی آڑ میں تجارتی و سیاسی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ رومانیہ نے اپنی غیر جانبداری کے صلہ میں پچاس لاکھ پونڈ قرض کے نام سے انگلستان سے لیا۔ اور اسی طرح بلغاریہ نے جرمنی سے۔ اور یونان نے دونوں جانب سے حاصل کیا۔ اٹلی کروڑوں روپیہ اینٹھ کر شریک جنگ ہوا ہے۔ اور ٹرکی بھی علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن بدنصیب رہا تو وہ ایران۔ کہ باوجود اپنی سیاسی و جغرافیائی اہمیت کے اپنی حیثیت اور مقام پر ذرہ بھر کا اضافہ نہ کر سکا۔ اور اپنی بے طرفی سے کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ اس نے جس قدر جانی اور مالی نقصان اٹھایا ہے۔ وہ شرکائے جنگ کے نقصانات سے ملتا جلتا ہے۔ ایران کی ... میں زمین شرکائے جنگ کے گھوڑوں کے سموں سے روندی جا رہی ہے۔ اسّی لاکھ آدمی جنگ کی بلا میں گرفتار ہیں۔ باہر والے جس طرح چاہتے ہیں۔ ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتے ہیں بغیر سلطنت کی اجازت حاصل کئے سفر جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں بغیر سلطنت کی تصدیق کے ہر طرف بے تار کی خبر رسانی کئے جاتے ہیں۔ غیر جانبدار سلطنتوں نے جس قدر فائدے حاصل کئے ہیں۔ ایران نے اسی قدر نقصان اٹھایا۔ اور ابھی اور بھی اٹھائے گا۔ (حبل المتین ۱۲- جولائی ۱۵ء)

اجودھیا میں مسلمانوں کی مذہبی توہین

مساوات کے ایک نامہ نگار نے مساجد اجودھیا کی خستگی و بربادی کا ایک نہایت عبرت انگیز نظارہ دکھایا ہے۔ اور اپنی ذاتی مشاہدات کی بنا پر لکھا ہے کہ آج اس مسجد میں پاخانے اور نجاستوں کا ڈھیر پڑا ہوا ہے جس مسجد کو حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیر کرا کر ایک تولیت نامہ لکھا تھا جس کی عبارت بجنسہ حسب ذیل ہے:

نقل عبارت متولی نامہ نوشتہ حضرت ابوالمظفر اورنگ زیب

مہر شاہی۔
بادی غلام
شاہ عالمگیر

"متصدیان مہمات حال و استقبال بلدہ اودھ بدانند چوں محلہ اسلام آباد عرف سرگدواری کان کفر معبد ہنوداں بود آں را منہدم ساختہ مسجد محمدی بمقتضائے استحکام دین احمدی تعمیر ساختہ بر بنا داشتن جمعیت شریعت غرہ بجا دمان آستانہ قدوۃ الواصلین و زبدۃ السالکین صاحب سلاسل دین متین سید شاہ محمد ابراہیم درویش متوکل آن مسجد مرقوم بحدود اربعہ ذیل حسب الضمن داخلی و خارجی آن بہ تولیت دادیم کہ بطن بعد بطن فرزندان شاہ موصوف قابض و متصرف باشند و ہر کرا بخواہند در ضمن و حوالی آن آباد سازند احدے را ازاں مزاحمت نباشد و تغیر و تبدل راہ نہ دہند کہ بخاطر جمع در امور متعلقہ آن مواظبت نمایند۔ تحریر فی التاریخ بست چہارم شہر جمادی الاول ۱۰۹۵ھ"

اس مسجد میں بیراگی دھڑلے سے پاخانہ پیشاب کرتے ہیں۔ مسجد نواب حیدر بیگ مرحوم پر جس میں بیراگی بھس بھرا کرتے تھے۔ جناب شاہ عبداللطیف صاحب (دستمن شریف) نے بصرف کثیر قبضہ پایا۔ ہنوز نواب صاحب کا مقبرہ مسجد کا صدر دروازہ اور حجرہ اور دکانیں تقریباً دس بیراگیوں کے قبضہ میں اور تصرف میں ہیں۔ اندر جا کر دیکھا۔ تو حسب ذیل اس مسجد کی تعمیر کے تاریخی اشعار ہیں

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد نواب حیدر بیگ مرحوم

بعہد شاہ عالم پادشاہ ہند — وزیر مملکت خان جہان شد
امیر الدولہ اور اشاہ چو نامے — ورا توفیق خیر بے کراں شد
درین جا مسجد عالی بنا کرد — کہ جائے طاعت دین پروراں شد
خیال سال تعمیرش نمودم
ملک ذکر رب تاریخ آں کرد

۱۲ ھ ...

مسجد ملا بائی گھاٹ اس کے ساتھ بھی بیراگیوں نے وہی سلوک کیا بیرونی زینہ جو مسجد کے اوپر جانے کا ہے۔ اس کو اپنے قبضہ میں کر کے ایک کوٹھری مسجد کے پہلو میں مسجد کے حصہ سے بنا کر زیر استعمال کر لی مسجد مذکور قلعہ کی جس کا پشتہ بہت کمزور ہے۔ اب دریائے گھاگرا دور ہے۔ اگر مرمت نہ کی گئی تو مسجد ضرور گر جائے گی۔ اور بیراگیوں کے قبضہ میں چلی جائے گی۔

یہ حال تو مختصر طور پر مسجدوں کا ہے۔ اب قبور کی کیفیت سنیئے۔ حضرت مولانا نقی علی صاحب علم بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مزار جیون کٹیا مندر کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ جس کی بے حرمتی ہر طرح سے کی جاتی ہے۔ اس کو راستہ بنا لیا ہے۔ اور اسی پر ہو کر بیراگی گذرتے ہیں۔ مقام خرد مکہ حضرت سید علاء الدین صاحب ماہرو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار ہیں۔ جس کی چہار دیواری شکست ہو گئی ہے اس میں بھی بیراگی پاخانہ پیشاب پھرتے ہیں۔ حضرت شیث علیہ السلام کے مزار کی چہار دیواری بھی منہدم ہو گئی ہے۔ اس میں بیراگی لوگ پاخانہ و پیشاب پھرتے ہیں۔ قبریں سیکڑوں کھود کھود کر مکانات بنا لئے گئے ہیں۔ اور بنائے جا رہے ہیں۔ مسلمان اجودھیا بہت کمزور ہیں۔ دیکھئے کیا ہو۔ جمیع اہل اسلام کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

ترکی ٹوپیاں

مشرق قریب اور شمالی عراق میں ترکی ٹوپیوں کی مانگ بہت ہے۔ اس لئے عقلمند تجار کی رائے ہے کہ انگلستان میں ٹوپی بنانے کے چند اور کارخانے قائم کئے جائیں ۱۹۱۳ء کے دوران میں ۹ لاکھ ٹوپیاں ملک مصر میں دوسری جگہ سے آئیں۔ ان کی قیمت ۶۰،۷۶۳،۲ پونڈ تھی۔ جس میں سے صرف ۲ ہزار ۵ سو، پونڈ آسٹریا لے گیا۔

ہمارے ہندوستان میں کثرت کے ساتھ ترکی ٹوپیاں استعمال کی جاتی ہیں لیکن کوئی بتلا سکتا ہے کہ کبھی کوئی کارخانہ قائم کرنے کی فکر کی گئی۔ سنا جاتا ہے کہ علی گڈھ میں شرما برادرس نے چھوٹے سے پیمانہ پر ترکی ٹوپیاں بنانے کا کارخانہ کیا ہے لیکن اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا افسوس کرنا فضول ہے۔ ہندوستان تو ہر چیز میں غیر ممالک کا محتاج ہے پھر ٹوپیوں کا کیا گلہ یہاں کی دولت سے فائدہ حاصل کرنا تو دوسروں ہی کی قسمت میں ہے۔

منشی دیانرائن صاحب نگم آنریری مجسٹریٹ

ہمدرد میں یہ خبر دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی کہ ہمارے قابل معاصر منشی دیانرائن صاحب نگم بی اے۔ ایڈیٹر زمانہ و آزاد کانپور۔ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہو گئے۔ اخباری برادری میں۔ آنریبل بابو گنگا پرشاد ورما۔ حکیم برہم صاحب وغیرہ کے بعد نگم صاحب کا نمبر ہے۔ اُمید ہے کہ منشی صاحب پبلک کو بہت کچھ نفع پہنچائیں گے۔

اخبار نوویل ریویو ... یک سوال چھڑ ہوا ہے کہ قیصر نے کبھی پیرس کو دیکھا ہے۔ موسیو ہروی ... ثابت کیا ہے ... کہ ... نے پیرس کو ... دیکھا ہے۔ لیکن ... ۱۹۰۰ء کی ...

ہنگامۂ عالمگیر

جرمن اور آسٹروی افواج کی تعداد

پیٹروگراڈ ۱۹-جولائی - مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹروی اور جرمن سپاہ کے ۳۴ حصص دریائے وسچولا اور بگ کے محاذ پر آٹھ بگ اور نیسٹر کے محاذ پر سات دریائے نیمن کے محاذ پر سات ریگا اور شاولی کے علاقہ میں اور پانچ دریائے نیمن کے محاذ پر موجود ہیں۔

پولینڈ میں شدید جنگ

لندن ۱۸-جولائی - جرمن اور روسی سرکاری اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شمال مغربی اور جنوب مشرقی پولینڈ میں شدید جنگ وقوع میں آرہی ہے۔ جرمنوں کی سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ ۱۷-جولائی سے روسی دریائے پیسا اور وسچولا کے مابین تمام محاذ پر دریائے نیرو کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔ روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ ملاوا کے علاقہ میں ہم چیچانو کے جنوب کی طرف پیچھے ہٹ گئے جس کی وجہ یہ تھی کہ غنیم نے اپنی محفوظ سپاہ کی تعداد دوچند کر دی تھی۔

دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان غنیم نے عام جارحانہ کارروائی انتیار کی اور ویپرز کے مشرق میں اس کے حملے پسپا کر دیئے۔ غنیم نے کئی مرتبہ ہمارے خاردار تاروں کے جنگلوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی مگر بندقوں کی آتشباری اور سنگینوں کے ذریعہ سے اسے پسپا کر دیا گیا۔ خونریز جنگ کے بعد غنیم نے ویپرز کے مشرق کی طرف کسی قدر ترقی کی۔

ہالینڈ کی غیر جانبداری

لندن ۱۷-جولائی - مسٹر ونسٹن چرچل نے ایک ولندیزی اخبار کے نامہ نگار سے اثنائے ملاقات میں کہا کہ اتحادیوں کو کسی صورت میں اس امر کا خیال تک نہیں آسکتا کہ وہ ہالینڈ کو غیر جانبداری ترک کرنے پر مجبور کریں، مگر جرمنی کے ہالینڈ پر حملہ آور ہونے کا امکان موجود ہے۔

آسٹریا میں ہیضہ

لندن ۱۹-جولائی - ویرونا کا تار مظہر ہے کہ آسٹریا ہنگری میں ہیضہ کا مرض ترقی کر رہا ہے - اور روزانہ ایک ہزار کیس ہو رہے ہیں۔

متخاصم رعایا مقیم ہند کے متعلق مزید احتیاط

لندن ۱۹-جولائی - دیوان عام میں ہندوستان کی متخاصم رعایا کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا کہ مجھے گورنمنٹ ہند کی طرف سے ابھی ایک رپورٹ بذریعہ تار موصول ہوئی ہے - جس میں لکھا ہے کہ ہمارے خیال میں اب وقت آگیا ہے - کہ متخاصم رعایا کے طرز عمل کے متعلق مزید احتیاط عمل میں لائی جائے - اس بارہ میں جو کارروائی کی جائے گی - وہ غالباً انگلستان کی کارروائی کے مطابق ہوگی۔

غنیم کی زبردست جارحانہ کارروائی

شملہ ۲۰-جولائی - ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

روسیوں کے خلاف آسٹروی و جرمن افواج کی جارحانہ کارروائی شمال کی طرف جنرل وان ہینڈن برگ اور جنوب کی طرف جنرل وان میکنسن کے زیر کمان تمام محاذ پر جاری ہے - جنرل وان ویلو کی فوج نے جو ۱۴ جولائی کو صوبجات بالٹک میں دریائے ونڈاوا کو عبور کر کے بھی پیشقدمی کر کے دریا کے مشرقی کنارے پر قدم جما لئے ہیں - اور مقام ٹوکوم کی طرف جو ریگا کے مغرب میں واقع ہے - اور آلٹ اوشز کی طرف جو مٹاو کی طرف واقع ہے پیشقدمی کر رہی ہے روسی سپاہ پرنا سینز واقع شمالی پولینڈ کو خالی کرنے کے بعد ان مورچوں کی طرف جو پہلے سے مستحکم کئے گئے تھے پیچھے ہٹ آئی - مگر جرمنوں نے ان مورچوں پر بھی ۱۵ جولائی کو حملہ کیا - اور روسی ۱۶ جولائی سے دریا پیسا اور وسچولا کے درمیان تمام محاذ پر نیرو کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔

دریاؤں کی جنگ

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ یہ تھی کہ غنیم نے اپنی محفوظ سپاہ کی تعداد دوچند کر دی تھی اس لئے وہ پیچھے ہٹ کر دریائے نیرو کے قریب آپڑے - اور دریائے وسچولا کے مغرب کی افواج کو از سر نو مرتب کرنے کی ضرورت پیش آئی - چنانچہ یہ کارروائی بلا مزاحمت عمل میں آرہی ہے - جنرل وان ویرش نے ودسا کے جنوب میں دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر جارحانہ کارروائی شروع کی اور روسی دریائے الزانکا کے عقب میں زولن کے جنوبی علاقہ کی طرف پسپا ہو گئے جو ریڈوم کے مشرق میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جنوب مشرقی پولینڈ میں بھی غنیم کی ترقی جاری ہے - اور جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان جنرل وان میکنسن کے ماتحت وسطی محاذ پر جنگ نشو ونما پا رہی ہے - روسی کراسنوستوف کی بلندیوں سے پیچھے ہٹ گئے ہیں - اور ان کا بیان ہے کہ غنیم نے دریائے بگ کو عبور کر کے دائیں کنارے تک پہنچنے کی کوشش کی مگر پسپا کر دیئے گئے۔

وارسا پر عظیم فوج کشی

لندن ۱۹-جولائی - روسیوں کے تمام جنگی محاذ پر عام خونریز جنگ جاری ہے - یہ محاذ بحیرہ بالٹک سے بسرابیا تک ایک ہزار میل کی وسعت میں پھیلا ہوا ہے - اور جمعرات سے جنرل ہینڈن برگ نے شمال میں اور میکنسن نے جنوب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے - روسیوں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ کہیں کہیں پیچھے ہٹ گئے ہیں - مگر اس حالت میں بھی انہوں نے غنیم کو سخت نقصان پہنچایا ہے - روس اور جرمنی کی سرکاری اطلاعوں میں صوبجات بالٹک کے اندر رسالہ کی فوج کے عظیم معرکوں کا تذکرہ ہے - اور لکھا ہے کہ جنرل بوئیلو دریائے ونڈاوا کو عبور کر کے مٹاو کے شمال اور جنوب کی طرف پیشقدمی کر رہا ہے۔

غنیم پراسینز کے علاقہ میں خاص طور پر کوشش کر رہا ہے اور وسیع محاذ پر جنگی کارروائی سر انجام دے رہا ہے - روسیوں کو اعتراف ہے کہ انہیں مختلف مقامات سے پیچھے ہٹ کر اپنی فوجی جمعیت کو دریائے نیرو کے قریب مرکوز کرنا - اور اس سے دریائے وسچولا کے قریب کی سپاہ کو از سر نو مرتب کرنا پڑا ہے - اور یہ کارروائی کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر عمل میں آرہی ہے۔

جنرل میکنسن نے جو دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان کارروائی کر رہا ہے ہفتہ کے روز وکولاز کے قریب جو لبلن کے جنوب میں واقع ہے جارحانہ حملہ کیا اور روسیوں نے دن بھر میں ہولم کے جنوب کی طرف جرمنوں کے دس سے زیادہ حملے پسپا کئے - روسی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں - کہ غنیم نے عظیم جمعیت کے ساتھ شام تک حملہ کرنے کے بعد اس علاقہ میں شمال کی طرف ترقی کی۔

روسیوں کے اعلان سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے دو ہزار آسٹرویوں کو جو جمعہ کے روز دریائے نیسٹر کو عبور کر گئے تھے گرفتار کر لیا۔

مسلح اطالی کروزر کی غرقابی

لندن ۲۰-جولائی - روما میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ کروزر گری بالڈی اتوار کے روز کٹارو کے قریب تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا گیا - اس کے عملے کے اکثر آدمی بچا لئے گئے۔

دردانیال کے نقصانات

لندن ۱۹ جولائی - مسٹر اسکوئیتھ نے دیوان عام میں بیان کیا کہ ۱۱ جون کے اختتام تک دردانیال کے بری اور بحری نقصانات حسب ذیل تھے۔
۱۳۳ - افسر ہلاک ۲۰۱ ، ۱۲ مجروح اور ۵ ، ۱۳ مفقود الخبر ۳۳ ، ۵ سپاہی ہلاک ۵۵ ، ۲ مجروح اور ۴۰۱ مفقود الخبر

برطانی آبدوز کشتی کی سرگرمی

لندن ۱۹ جولائی - قسطنطنیہ سے صوفیہ میں جو اطلاعیں پہنچی ہیں اُن سے پایا جاتا ہے - کہ ایک برطانی آبدوز کشتی نے دو اسٹیمروں اور دو بڑی کشتیوں کو تارپیڈو سے ڈبو دیا - اور قسطنطنیہ کے گھاٹوں کو نقصان پہنچایا -

دریائے ناریو کی جنگ

شملہ ۲۱ جولائی (سکرٹری آف اسٹیٹ کا تار مورخہ ۲۰ جولائی)

آسٹروی و جرمن جارحانہ کارروائی نے تقریباً تمام محاذ پر ترقی و پیشقدمی کی ہے - ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ ونڈاؤ واقع بحیرہ بالٹک پر قبضہ کرلیا گیا ہے - ایک روسی رپورٹ معترف ہے کہ غنیم ٹکم اور دوبلن میں پہنچ گیا ہے - اول الذکر ریگا سے ۴۰ میل مغرب کو ہے - اور موخر الذکر شاولی سے ۱۶ میل مغرب کو - روسیوں نے کامیابی کے ساتھ شاولی پر جرمن حملوں کو پسپا کیا - اور غنیم کو ایک خندق سے نکال دیا - جو اس نے ۱۵ تاریخ کو چھینی تھی - ناریو کے محاذ پر روسی کہتے ہیں کہ ہم دریا کی جانب ہٹتے آتے ہیں - ایک جرمن رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل گولیرا کی فوج اب دریائے ناریو پر آسٹرولنکا اور نو دو جارجیوسک کے جنوب مغربی کنارہ سے برسرِ پیکار ہے - اور روسی دریائے ناریو کو عبور کرکے پیچھے ہٹ گئے ہیں -

جنوب مشرقی پولینڈ کی حالت

جرمن کہتے ہیں کہ پولینڈ میں دریائے وسچولا اور پلیکا کے درمیان روسی مشرقی جانب پسپا ہو رہے ہیں - جنوب مشرقی پولینڈ میں روسی کہتے ہیں کہ غنیم نے کراسنوسٹاف پر قبضہ کرلیا ہے - اور ہم نے اپنی افواج کو کراسنوسٹاف کے مشرق سے مورچوں کی دوسری قطار کی طرف ہٹا لیا ہے -

مشرقی گلیشیہ کی حالت

غنیم سوکل واقع مشرقی گلیشیا پر دریائے سوکل کو عبور کر گیا ہے - دریائے نیسٹر پر جنگ جاری ہے - باقی مقامات پر بھی خونریز معرکے وقوع میں آئے ہیں -

مغربی کارزار کی حالت

غنیم نے سوشیز کے نواح میں حملہ کیا - لیکن پسپا کیا گیا - علاقہ ارگون میں جرمنوں کے حملے بمقام سینٹ ہیوبرٹ جو وائنی لی شیتو سے تین میل شمال مشرق کو ہے پسپا کئے گئے - لڑائی دستی گولوں وغیرہ کی مدد سے ہوتی رہی - جرمنوں نے لی ایپارجی کے نواح میں پے در پے حملے کئے - لیکن انہیں کامل طور پر پسپا کیا گیا -

اطالوی جارحانہ کارروائی

اطالیوں نے - اسانزو پر جارحانہ کارروائی اختیار کرلی ہے - ایک آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اطالیوں نے سختی کے ساتھ گوریزیا پر گولہ باری کی - نیز ایک سطح مرتفع پر حملہ کیا - اطالی کہتے ہیں - کہ پیدل فوج کے میدانی اور بھاری توپخانہ کی مدد سے بعض خندقوں کی قطاریں حسمر کرکے چھین لیں جو آہن پوش اور تاروں کے جنگلوں سے محفوظ تھیں سطح مرتفع کریسو پر جو ٹریسٹ کی طرف بڑھی ہوئی ہے اطالوی دو چند طاقت سے از سرِ نو حملے کر رہے ہیں

ایک آبدوز کشتی نے ایک اطالوی کروزر غرق کردیا ہے - کروزر مذکور اپنے بحری دستہ کے ساتھ بحیرہ ایڈریاٹک میں غنیم کے ساحل پر حملہ کر رہا تھا

صوبجات بالٹک کی جنگ

۲۱ جولائی - آسٹروی جرمن جارحانہ کارروائی تاحال ترقی پذیر ہے - ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ پیشقدمی صوبجات بالٹک میں برابر جاری ہے اور جرمنی کہتا ہے کہ روسی ٹکم سے مشرق کو ریگا کی سمت میں ہٹا دئے گئے ہیں -
جرمنوں نے علاقہ ماورائے نیمن میں سوالکی کے شمال میں ایک چھوٹا سا حملہ کیا - اور چند روسی خندقوں پر قبضہ کرلیا -

ناریو کی جنگ

ایک اور جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے سکروزا اور پیسا کے مقام اتصال اور دریائے ناریو کے جنکشن کے شمال کو جو نووگوراڈ کے نواح میں ہے انگریزی مورچوں پر قبضہ کرلیا - نیز جرمن زاکوا کے شمال کو دریائے ناریو پر پہنچ گئے ہیں - اور انہوں نے آسٹرولنکا کی مستقل قلعہ بندیوں پر قبضہ کرلیا ہے جو دریائے ناریو کے شمال مغربی کنارے پر ہیں -

ایک روسی سرکاری اطلاع میں صرف اتنا تذکرہ ہے کہ ناریو کے محاذ پر توپخانہ کی متفرق جنگ ہوئی - اور ہراول دستوں کی جھڑپ وقوع میں آئی - نو دو جارجیوسک کا محاصرہ توپخانہ کامیابی کے ساتھ غنیم کے دستوں کے سروں پر گولہ باری کر رہا ہے -

وارسا کے جنوب کی جنگ

ایک جرمن سرکاری رپورٹ مظہر ہے - کہ وسچولا کے جنوب کو جرمن بلونی گراجک کے محاذ پر پہنچ گئے ہیں جو وارسا سے مغرب و جنوب مغرب کو ۱۵ میل کے فاصلہ پر اور بزورا اور راوکا کے مورچوں کے عین عقب میں واقع ہے - جہاں اب تک روسی قابض ہیں -

کہا جاتا ہے کہ جنرل ورش نے روسیوں کو لجانک کے مورچوں سے جو وارسا کے جنوب کو واقع ہیں نکال دیا ہے - اور اس کا رسالہ رودم میں پہنچ گیا ہے - جو وسچولا اور بگ کے مابین واقع ہے -

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نہایت احتیاط سے ان کے جدید مورچوں تک پہنچ گیا ہے -

جرمنوں کی جدید ترین وحشت

لندن ۲۱ جولائی - کمیشن مظالم نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ایسے گولے بھی استعمال کرتے ہیں جن میں پرسک ایسڈ بھرا ہوا ہے -

وارسا کے لئے شدید جنگ

لندن ۲۰ جولائی - پیٹروگراڈ - وارسا کے لئے عظیم جنگ پوری تندی کے ساتھ رونما ہے - خط مصاف ادلتا بدلتا رہتا ہے - غنیم اس کارروائی میں مزید زمین حاصل کرنا چاہتا ہے - لیکن اسے شدید نقصانات پہنچ رہے ہیں - اور مناسب موقعوں پر روسی جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں - اور اہم خطوط مصاف میں سے ایک اس ضلع میں واقع ہے - جو قلعوں کے اس خط کے سامنے ہے جو نوو دو جارجیوسک سے آسٹرولنکا کو دریائے ناریو کے ساتھ ساتھ جاتا ہے - دوسرا خط کراسنوسٹاف کے نواح میں لبلن اور چولم کے جنوب کو اور ریل کے قریب ہے

ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے - کہ جرمنوں نے جارحانہ کارروائی کرکے ناریو کے محاذ میں موضع پولری پر قبضہ کرلیا - لیکن دوسرے حملے وہاں سے مزید جنوب کو کامیابی سے پسپا کئے گئے - اس کے بعد روسیوں نے آسٹرولنکا کی سمت میں عقبی فوج سے ایک شدید مقاومت کی - نیز ایک شاندار جوابی حملہ ان کی طرف سے ظہور میں آیا -

لبلن چولم ریلوے کے جنوب کو لڑائی بہت شدید تھی - روسیوں نے جنرل میکنسن کو تمام دن روکے رکھا - لیکن علی الصباح جرمنوں نے ٹرانوسٹاف اور وہاں کے گھاٹوں پر قبضہ کرلیا - دن کے وقت روسیوں نے کراسنوسٹاف اور وہاں کے گھاٹوں پر قبضہ کرلیا

وہاں کے وقت روسیوں نے کراسنوسٹاف کے فوج میں نہایت کی زبردست شکست کیے ۔ آسٹرویوں نے دریائے ویکا پرڈ کے رستے کے بعد دائیں کنارے پر کراسنوسٹاف سے جنوب مشرق کو ایک موضع پر قبضہ کر لیا جس پر روسی مزید مشرق کو دوسری قطار کے مورچوں کی طرف ہٹ گئے ۔ روسیوں نے ۴ جانباز حملے روکے جو ایک طویل محاذ پر توپ خانہ کی مدد سے کئے گئے تھے نیز آسٹرویوں اور جرمنوں کو اپنی خندقوں سے باہر نکال دیا ۔ دریائے نیسٹر پر روسیوں نے اپنے تمام مورچوں کو قائم رکھا ۔

صوبجات بالٹک کی جنگ

آسٹرو جرمن جارحانہ کارروائی مزید ترقی کر گئی ہے ۔ ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبجات بالٹک میں ریگا شاولی کے علاقہ میں ایک معرکہ وقوع پذیر ہوا ۔ اور ایک جرمن اطلاع مظہر ہے کہ روسی وہاں پسپا ہو رہے ہیں ۔ اور شاولی کے مغرب کو آخری خندقیں چھین لی گئی ہیں ۔ مشرق کی سمت میں تعاقب جاری ہے جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مریم پول کوونو کی سڑک پر ۳ روسی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جو ایک دوسرے کے پیچھے واقع تھے ۔

وارسا کے لئے شدید جنگ

لندن ۲۲ ۔ جولائی ۔ ۷ بجکر ۵۰ منٹ شام ۔ امسٹرڈم ۔ برلن کی آج شب کی سرکاری اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ وارسا کے لئے جنگ ویسی ہی تندی سے جاری ہے ۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ روسی تمام محاذ پر ہر ایک ضروری اور اہم موقع پر کامیابی سے جمے ہوئے ہیں ۔ تمام قلعے جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں اور ضروری ضروری ریلیں تا حال صحیح و سالم ہیں ۔

جرمن کہتے ہیں کہ ہمیں صوبجات بالٹک میں کامیابی ہوئی ہے ۔ لیکن اپنے عظیم حملے کی نسبت جو دریائے ناریو کے روسی قلعوں کی لائن پر کیا گیا ہے جرمنوں کا قول ہے کہ غنیم نے اپنے بے سود جوابی حملے بند کر دئے ہیں ۔

مزید جنوب کو روسی خود وارسا کے سامنے بہت زبردست مدافعت پیش کر رہے ہیں ۔ وارسا کے مغرب کو تمام علاقہ پل کا ایک عظیم مورچہ بند سرا بنا ہوا ہے ۔ اور روسی سپاہ سے بھرا ہوا ہے ۔

جرمنوں کا دعویٰ ہے ۔ کہ ہم ایون گوراڈ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں ۔ لیکن آسٹروی تسلیم کرتے ہیں کہ تم قلعہ مذکور کے شمال کو ابھی تک دریائے ویچولا کے بائیں کنارے پر ہیں ۔ جنرل میکنسن کے متعلق صرف اتنا ہی تذکرہ ہے کہ جنگ تا حال جاری ہے ۔

وارسا کو بچانے کی عظیم جدوجہد

لندن ۲۳ ۔ جولائی ۔ امسٹرڈم روسی وارسا کو بچانے کے لئے عظیم الشان جنگ کر رہے ہیں ۔ دریائے ناریو پر عظیم قلعوں کی قطار صحیح سالم کھڑی ہے ۔ مدات کے حملوں میں روسیوں نے جو کچھ لیا تھا ۔ اس سے زیادہ دے دیا ۔ برلن کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے ایک گاؤں اور روشن کے سامنے ایک مقام کو حملہ کر کے بنوک سنگین لے لیا ۔ اور ۲۹۰ قیدی گرفتار کئے ۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اطلاع مذکور میں خود وارسا یا ایون گوراڈ کے نواح کی جنگی کارروائیوں کا کچھ تذکرہ نہیں ۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ مزید جنوب کو جنگ وچولا کے مغرب کو جنگل کے علاقہ میں جاری ہے ۔

ترکی حملہ پسپا کیا گیا

لندن ۲۳ ۔ جولائی ۔ جنرل سر این ہملٹن کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ترک شمالی خندقوں پر جو ہمارے میمنہ کی طرف واقع ہیں گئے اور ۲ ۔ ۔ ۔ ہیں ہماری سامنے کی خندقوں پر شدید گولہ باری کی گئی ۔ اور ترکوں کی قلیل جمعیت نے گولہ باری کی آڑ میں ہماری خندقوں پر حملہ کیا ۔ ہماری دو کارگر توپوں نے آتشباری شروع کی اور پسماندے ہماری خندقوں کے سامنے قریباً ۴۰ لاشیں

چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں سے اوجھل اور بھی لاشیں تھیں کیونکہ ہماری آتشباری موثر تھی ۔ یہ تمام واقعہ ۲۰ منٹ تک رہا ۔

وارسا کے لئے جنگ

شملہ ۲۵ ۔ جولائی ۔ آسٹروی اور جرمن جارحانہ کارروائی کی ترقی ایسی نمایاں نہیں اگرچہ غنیم نے کسی قدر وارسا اور ایون گوراڈ کو گھیرے میں لے لیا ہے ۔ ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ صوبجات بالٹک میں غنیم ان خطوط کی طرف مجتمع ہو رہا ہے ۔ جو مٹاؤ اور شاولی کی سڑک سے بجانب غرب ہیں ۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے شاولی کے شمال مشرق کو فاتحانہ پیشقدمی کی ہے اور مریم پول کوونو کی سڑک کے جنوب کو کچھ زمین پر قبضہ کیا ہے ۔

ناریو کے محاذ پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ وارسا کے مغرب کو بزورا راوکا لائن چھوڑ دی گئی ہے ۔ اور روسی وارسا کے قریب تر ایک مقام پر جم گئے ہیں ۔

ایک جرمن اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کو وارسا کے پل کے ایک وسیع مورچہ بند سرے کی طرف دھکیل دیا گیا ہے ۔ جو اس خط پر ہے جو بلونی سے ندرزاین اور گاوا کلودجا کو جاتا ہے ۔ ندرزاین وارسا سے ۱۲ میل جنوب مغرب کو ہے ۔ اور گاوا کلودجا ۲۱ میل جنوب مشرق کو ہے ۔ دریائے ویچولا پر بھی روسی اسی طرح پسپا ہو کر ایون گوراڈ کے دفاعی استحکامات کی طرف آگئے ہیں ۔

اسونزو کے محاذ پر شدید جنگ

لندن ۲۴ ۔ جولائی ۔ دریائے اسونزو کے محاذ پر اب شدید جنگ جاری ہے ۔ جہاں آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں محض اطالیوں کی پسپائی کا دعویٰ کیا گیا ہے ۔ وہاں اطالیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ آسٹرویوں کے جانبازانہ حملے پسپا کر دئے گئے ۔ اور جنگی کارروائی غنیم کی شکست پر منتج ہوتی ہے ۔ اس کارروائی میں اطالیوں کے توپخانہ نے معتد بہ حصہ لیا ۔ مونٹینر علاقہ میں اپنی سپاہ نے ایک دشوار گذار باڑھ کے ساتھ پیشقدمی کی اور شدید مقاومت کے باوجود سامنے کے بعض مورچوں پر قبضہ کر لیا ۔ اور ایک سو قیدی گرفتار کئے ۔ کارسو کی سطح مرتفع پر بدھ کے روز آسٹرویوں کے بہت سے حملے پسپا کئے جا سکے اور جمعرات کی صبح کو انہیں کمک پہنچ گئی ۔ اور توپخانہ کی شدید گولہ باری کے بعد پیدل سپاہ کی کثیر جمعیت خصوصاً اطالی میسرہ کے مقابلہ میں آگے بڑھی ۔ اول لائن کی خندقوں کے مدافعین کئی روز کی مسلسل جنگ کی وجہ سے تھک کر چور ہو گئے تھے ۔ مگر اپنی جگہ پر قایم رہے ۔ یہاں تک کہ کمک جو نہایت سرعت کے ساتھ روانہ کی جا رہی تھی آ پہنچی ۔ جس کی مدد کر انہوں نے اپنی خندقوں سے باہر نکل کر دشمن پر قبضہ پا لیا ۔ اور اسے شکست فاش دی ۔ جہاں ایک طرف توپخانہ کی آتشباری نے غنیم کے دستوں کا صفایا کر دیا ۔ وہاں اطالیوں کی پیدل سپاہ نے ان کا تعاقب جاری رکھا ۔ اور جناحی حرکت سے ان کو گھیرے میں لیکر ۱۵۰۰ قیدی گرفتار کئے جن میں ۶ افسر بھی تھے ۔ تمام میدان مقتولین سے پٹا پڑا تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دشمن کو عظیم نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔

۲۲ ۔ جولائی ۔ ابتدائے جولائی سے اب تک ۲۰ ہزار سے زاید آسٹروی قیدی اوڈین (اٹلی) میں سے گذر رہے ہیں ۔

قریباً ۲ ہزار آدمی غرق ہوگئے

لندن ۲۵ ۔ جولائی ۔ اب اندازہ کیا گیا ہے کہ شکاگو کے تفریحی جہاز ایسٹ لینڈ پر ۲ ہزار آدمی غرق ہوگئے ۔ اس پر ویسٹرن الیکٹرک کمپنی کے کاریگر کرشن سے سوار تھے ۔ جو اور قریب پہلی اور دوستوں کے ہمراہ ۱۵ شہر ... کی سیر کو جا رہے تھے ۔ حادثہ کا سبب ہنوز نہیں بتایا گیا ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ مسافروں کی کثرت کی وجہ سے جہاز ایک طرف ... رہا تھا ۔ اور رستے ٹوٹ جانے کی وجہ سے وہ نہر کے وسط میں پہنچ کر الٹ گیا ۔ اس کے بعد خوفناک مناظر دیکھنے

میں آئے صدہا آدمی مختلف عرشوں کے درمیان بند ہوگئے۔ اور انہیں نکلنے کی راہ نہ مل سکی کئی لاشیں سوراخ کاٹ کر باہر نکالی گئیں۔ عملے آدمی تیر کر باہر نکل آئے۔ حکام نے افسروں کی گرفتاری کا حکم دیدیا ہے

صوبجات بالٹک میں غنیم کی پیشقدمی

لندن ۲۶ - جولائی - پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کے جوابی حملوں نے دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان غنیم کی جارحانہ کار روائی کو روک دیا ہے مگر گر منیرو کے علاقہ میں غنیم نے جمعہ کی رات اور ہفتہ کے روز حملے کئے جو پسپا کردیئے گئے۔

صوبجات بالٹک میں غنیم کی پیشقدمی جاری ہے۔ اور وہ شاولی اور روزمینی کی سڑکوں سے مقام پونیرج کی طرف جو دریائے لونتا پر واقع ہے بڑھ رہا ہے۔ اور وہاں ہفتہ کے روز جنگ وقوع میں آئی ہے۔

دریا سے نیریو کے محاذ پر غنیم نے جمعہ کی رات اور ہفتہ کے روز دریائے پیسا کے مشرقی کنارے پر متعدد جانبازانہ حملے کئے۔ مگر شدید نقصان اٹھا کر ناکام رہا۔ اس نے اسٹرولنکا اور روجانی کے مابین دریائے نیریو کو عبور کرنے کی ازحد کوشش کی۔ مگر اسے پسپا کردیا گیا۔ مگر وہ جمعہ کے روز روجانی اور پلٹسک کے مابین دریائے مذکور کو عبور کر گیا۔

پیٹروگراڈ میں بیان کیا گیا ہے کہ جنرل میکنسن ہفتہ کے روز مقام پلٹسک میں جو وارسا کے شمال کی طرف واقع ہے۔ بدیں غرض پہنچا کہ دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان اپنی عظیم سپاہ کے لئے معتدبہ مستحفظ سپاہ حاصل کرنے کے مسئلہ پر غور کرے۔ کیونکہ مقام کھبل کے قریب جرمن اور آسٹروی افواج کے مقام اتصال پر نمایاں کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ جو لبلن سے ۱۲ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔

دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان غنیم کی سپاہ کا اندازہ سات آٹھ لاکھ کیا گیا ہے۔ جن میں ۵ لاکھ صرف جرمن ہیں۔ اور نو وو جارجیو سک اور ایوں گوراڈ کے محاذ پر جارحیش مصروف پیکار ہیں۔ آخرالذکر قلعے ہنوز محصور نہیں ہوئے۔ اور جرمنوں نے وہاں ابھی اپنی بھاری توپیں استعمال نہیں کیں۔

صوبجات بالٹک میں بظاہر ایک جدید نقل وحرکت عمل میں آرہی ہے جہاں جرمنوں نے ریگا سے کوچ کرتے ہوئے دفعتہً جنوب مشرق کی طرف رخ کیا ہے۔ اور ایک اور عظیم فوج کے ساتھ مل کر کوچ کر رہے ہیں۔ جو روزمینی سے مشرق کی طرف پیشقدمی کر رہی ہے۔ آخرالذکر مقام شاولی سے ۴۰ میل جنوب کی طرف واقع ہے۔

روسی پیچھے ہٹا دیئے گئے

شملہ ۲۷ - جولائی (صاحب وزیر ہند کا تار) صوبجات بالٹک میں جرمن روسیوں کو پیچھے ہٹانے اور دریائے نیریو کو وارسا کے شمال کی طرف سے عبور کر جانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ مگر جنوب مشرقی پولینڈ میں روسی ہنوز اپنے مورچوں پر قایم ہیں۔ اور وارسا کو جانے والی ریلوے لائن کی حفاظت کر رہے ہیں۔ صوبجات بالٹک کے متعلق روسیوں کا بیان ہے کہ مٹاؤ کے علاقہ میں کوئی اہم تبدیلی نہیں۔ مگر غنیم شاولی کے مشرق میں مقام پونیوگز کی طرف ترقی کر رہا

ہے۔ جرمنوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جنرل موشیلو نے روس کی پانچویں فوج کو شکست دیدی ہے۔ دریا نیریو کے متعلق ۲۵ - جولائی کی روسی رپورٹ مظہر ہے کہ جمعہ کی رات اور ہفتہ کی صبح کو غنیم نے دریائے پیسا کے مشرقی کنارے پر شدید اور جانبازانہ حملے کئے۔ مگر شدید نقصان اٹھایا۔ اور ناکام رہا۔ پیسا لومزا کے مغرب میں دریائے نیریو کا مغربی معاون ہے۔ جرمنوں نے اوسٹرولنکا اور روژان کے مابین دریائے نیریو کو عبور کرنے کی سرتوڑ کوشش کی۔ مگر ناکام رہے مگر وہ روژان اور پلٹسک کے مابین جمعہ کے روز دریائے نیریو کو عبور کر گئے اور وہاں قدم جمانے کی کوشش کی ۲۴ - جولائی کو جرمنوں کا بیان ہے کہ جنرل گالویز روژان اور پلٹسک کے درمیان دریائے نیریو کو عبور کر گیا۔ اور ۲۵ جولائی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمن اوسٹرولنکا کے جنوب سے پلٹسک تک دریائے نیریو کو عبور کر گئے ہیں۔ اور پلٹسک کے جنوب مشرق میں دریائے بگ کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جو دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان واقع ہے۔ روسیوں کا بیان ہے کہ جنوب مشرقی پولینڈ میں غنیم رک جانے پر مجبور کیا گیا اور آسٹریا یا جرمنی میں سے کوئی بھی پیشقدمی کرنے کا دعوی نہیں کرسکتا۔

جنوبی رزمگاہ

اطالیوں کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ سطح مرتفع کارسو کی جنگ ان کی موافقت میں جاری ہے۔ اور غنیم نے ان کے میمنہ پر جو عظیم جمعیت سے حملہ کیا تھا وہ پسپا کردیا گیا۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۲۶ - جولائی - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ توپخانہ کی آتشباری کے علاوہ دستی بموں سے متفرق معرکے وقوع میں آتے رہے فرانس کے ہوائی جہازوں نے تانتی لاے کے جرمن فوجی اسٹیشن پر بھاری بم اور آہنی تیر برسائے۔

نمبر ۶۰ کی پہاڑی

لندن ۲۶ جولائی - رائٹر کا نامہ نگار جو برطانی ہیڈ کوارٹر سے متعلق ہے ۶۰ نمبر کی مشہور پہاڑی کو دیکھنے گیا تھا کہ جرمنوں نے اسپرگیس کے استعمال سے دوبارہ ۵ - مئی کو قبضہ کرلیا۔ نامہ نگار کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ پہاڑی کی چوٹی اور بالائی ڈھلوانوں پر صرف ۳۰ - ۴۰ فٹ بلند ہے۔ جرمن خندقیں دہری قطاروں میں واقع ہیں۔ برطانی خندقیں نچلے ڈھلوان کے کنارے پر ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ایک مقام پر ہماری خندق غنیم سے صرف چھ گز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ برطانیوں اور غنیم کے درمیان آمدورفت کرنے والی ایک پرانی خندق ہے جس میں طرفین نے بند تعمیر کرلئے ہیں۔ قریب کے ایک ریلوے کٹ پر استادہ پانی کا ایک کنڈ ہے جس میں کئی مہینوں سے لاشیں پڑی ہیں مگر کسی فریق کو جرأت نہیں پڑتی کہ اس میں سے اپنے مردے نکال کر دفن کردے

ایک اور امریکن جہاز کی غرقابی

لندن ۲۶ - جولائی - امریکن اسٹیمر لیلانا د اور برطانی اسٹیمر گرینج وڈ کو جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کردیا ہے عملے کے آدمی اپنی ہی کشتیوں میں بچا لئے گئے۔

حوادث و اخبار

ہندوستان سے گیہوں کی برآمد:- محکمۂ شمار و اعداد نے اپریل سے جون تک کے سہ ماہی گیہوں کی برآمد کے اعداد شائع کئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین لاکھ چوالیس ہزار ٹن گیہوں جس کی قیمت چار کروڑ جون لاکھ روپیہ ہوئی۔ گورنمنٹ نے حساب میں باہر بھیجا گیا۔ دو لاکھ چون ہزار جبرالٹر اور پانچ ہزار ٹن آسٹریلیا روانہ کیا گیا۔

دوسری کمپنیوں کے حساب میں تریسٹھ ہزار ٹن جس کی قیمت چوراسی لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ باہر روانہ کیا گیا۔ اس میں سے چھبیس ہزار سات سو ٹن سلطنت متحدہ کو اور پانچ ہزار نو سو ٹن فرانس بھیجا گیا۔

کراچی میں غلہ کی آمد:- گزشتہ ہفتہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۵۱۴۰۵ ٹن گندم اور ۱۶۲۴۹ ٹن دیگر اجناس و تخم کراچی میں پہنچائے ہیں۔

نیل کی برآمد بند:- ڈائرکٹر محکمۂ رجبی سلطنت ایران نے جملہ قونصلوں کو مطلع کر دیا ہے کہ ۲۸ جون ۱۹۱۵ء سے ہر قسم کی برآمد نیل بند کیجاتی ہے۔

امپیریل ریلیف فنڈ:- اس مفید فنڈ کی مجموعی تعداد چھیانوے لاکھ انچاس ہزار نو سو اکیانوے ہزار روپے ہو گئی۔

قحط زدوں کے لئے عطیہ- نواکھالی اور ٹپیرہ کی فاقہ زدہ اور مفلس لوگوں کے واسطے امپیریل و ریلیف فنڈ نے دو ہزار کا معقول عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

اینگلو انڈین کی درخواست خدمت:- مسٹر اے۔ سی۔ ٹلکنس صدر انجمن اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے ایک خط اخبار انگلش مین کو لکھا ہے کہ ہم لوگ نہایت خوشی کے ساتھ فوجی خدمت ادا کرنے کو موجود ہیں۔ اسی خط میں صاحب موصوف نے لوگوں سے رنگروٹوں میں داخل ہونے کے لئے اپیل بھی کیا ہے۔

ریاست خیرپور سندھ کی شاہانہ امداد:- اعلیٰ حضرت سر میر امام بخش خان صاحب بہادر نالپر جی۔ سی۔ آئی۔ اے فرمانروائے خیرپور سندھ نے ارادہ کیا ہے کہ ایک فوجی طیارہ سلطنت برطانیہ کی نذر کریں۔

منشی دیا نرائن صاحب نگم آنریری مجسٹریٹ:- ہم درد میں یہ خبر دیکھکر نہایت مسرت ہوئی کہ ہمارے قابل ہمعصر منشی دیا نرائن صاحب نگم۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر زمانہ و آزاد کانپور۔ آنریری مجسٹریٹ مقرر کی گئی۔ اخباری برادری میں آنریبل بابو گنگا پرشاد ورما۔ حکیم برہم صاحب وغیرہ کے بعد نگم صاحب کا نمبر ہے۔ امید ہے کہ منشی صاحب اپنی قابلیت سے پبلک کو بہت کچھ نفع پہونچائیں گے۔

ہندو یونیورسٹی- سنا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر دربھنگہ نے گورنمنٹ سے جملہ مراحل ہندو یونیورسٹی کے متعلق طے کر لئے ہیں۔ اور عنقریب ہمارے ملک میں ایک خالص ہندوستانی یونیورسٹی ہو جائے گی۔

ضلع کھلنا میں ڈاکہ- بدھ کی آدھی رات کو موضع بارک پور صدر سب ڈویژن ضلع کھلنا میں کرسٹو گوپال داس کے مکان میں ایک حیرت ناک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد چودہ تھی اور وہ آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے۔ اور ان کے ہاتھوں میں لالٹینیں بھی تھیں۔ ایک ڈاکو نے کرسٹو گوپال کو اس کا نام لے کر آواز دی۔ اور اس سے کہا کہ دروازہ کھول دو۔ کرسٹو گوپال نے یہ سمجھکر کہ میرا چچیرا بھائی آواز دے رہا ہے دروازہ کھول دیا۔ ڈاکوؤں نے اسے زخمی کر دیا۔ مگر وہ بھاگ کر بچ نکلا۔ ڈاکوؤں نے قیمتی اسباب لے لیا جس کی قیمت ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ اور ایک کشتی میں بیٹھ کر بھاگ گئے۔ گاؤں والوں نے کچھ دور تک ان کا تعاقب کیا مگر کشتی سے جب رائفل کا فیر کیا گیا تو سب واپس چلے آئے۔ ایک پولیس کی جماعت موقع واردات پر پہونچ گئی۔

ضلع ہوڑہ میں ڈاکہ- لوٹ مار اور ڈاکوؤں کی وجہ سے ہوگلی [illegible] کی سڑک پر پڑتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ بنگال نے بدمعاشی کے انسداد کی خاطر اس طرح کے بعض سربرآوردہ اشخاص کو چھ ماہ کے لئے سپیشل کانسٹبل مقرر کیا ہے جو منتالہ سے ناگرد ہیرا کی سڑک پر پہرہ دیا کریں گے۔ سڑک کے اسی حصہ پر ڈاکہ کی زیادہ وارداتیں وقوع میں آئی ہیں۔

گزشتہ پیر کو تقریباً ۲۰۔ آدمیوں کا ایک گروہ مہتاب الدین طرفدار ساکن موضع بجباڑہ ضلع ہوڑہ کے مکان پر حملہ آور ہوا۔ اور کچھ زر و زیور لے گیا جس کی مالیت کا کچھ علم نہیں۔ دو اہل خانہ نے ڈاکوؤں کی مزاحمت کرنی چاہی لیکن ان کے ساتھ سختی کا سلوک ہوا۔ ڈویژنل انسپکٹر پولیس ہوڑہ اس واقعہ کی تفتیش میں مصروف ہے ۳ مقامی اشخاص کو ایک اہل خانہ کی شناخت پر گرفتار کیا گیا ہے۔

فرید کوٹ میں ڈاکہ- ۱۹۔ جولائی کی شب کو موضع بھگتانا ریاست فرید کوٹ میں ایک ساہوکار کے گھر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں کی تعداد چھ یا سات تھی اور ان کے پاس ایک بندوق اور کئی چھریاں تھیں۔ انہوں نے ساہوکار اور اسکی بیوی کو زخمی کر دیا اور کچھ مال لیکر چلتے بنے۔

بارہ بنگالی نظر بند- بنگال لیجسلیٹو کونسل کے تازہ اجلاس ڈھاکہ میں آنریبل بابو سریندر ناتھ بنرجی کے سوال پر آنریبل مسٹر کیر نے جواب دیا کہ "احکام زیر قاعدہ نمبر ۱۲ قانون تحفظ ہند ۱۴۔ اشخاص کو حوالہ کئے گئے ہیں جن میں سے ۱۲ آدمی اسوقت ان مقامات میں رہتے ہیں جو ان احکام میں ان کے لئے معین کئے گئے ہیں۔ ایک حکم ایک شخص کے برخلاف اسکی صحت کے بارہ میں تحقیقات ہو چکنے تک التواء میں رکھا گیا ہے۔ اور ایک شخص حکم بھیجے جانے کے بعد بحکم ہائیکورٹ جیل نہ لیجایا گیا ہے۔ گورنمنٹ ان اشخاص یا مقامات کے نام شائع کرنا پبلک مفاد کے موافق نہیں سمجھتی۔ لیکن آنریبل ممبر یا کسی دوسرے ممبر کو بطریق راز بتا دینے میں اسے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ نو اشخاص کو ۲۰۔ ۳۰ روپیہ ماہوار ایک کو ۲۲ اور ایک کو ۲۰ روپیہ ماہوار کا الاؤنس دیا گیا ہے جس شخص کے بارہ میں حکم نظر بندی ملتوی رکھا گیا ہے۔ اسکو کوئی الاؤنس نہیں دیا جاتا۔ کیونکہ اسے اپنا کام کرنے کی اجازت ہے آٹھ آدمیوں کے اخراجات سفر ان مقامات تک جہاں انہیں رہنے کا حکم ہوا ہے دئے گئے ہیں۔ اور جس شخص کے بارہ میں حکم زیر التواء ہے اسکو عند الطلب کلکتہ واپس آنے کے خرچ کے طور پر عطا ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ نے تمام حالتوں میں قیام گاہ مہیا کی ہے۔ سوائے ان حالتوں کے جن میں لوگوں کو ان کے اپنے مکانات میں یا عزیزوں کے ساتھ رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

ٹپیرہ میں سیلاب- ٹپیرہ کے سیلابوں کی بابت آزاد ٹپیرہ کے وزیر اعظم رقمطراز ہیں کہ ملک کا قریب ایکہزار مربع میل رقبہ اسوقت زیر آب ہو رہا ہے۔ چونکہ یہ علاقہ نشیب ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ پانی دو تین ماہ تک اس جگہ رہیگا۔

کمیلا میں قحط کی مصیبت- کمیلا سے آمدہ تازہ ترین تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت خراب ہے۔ اس ضلع میں تقریباً ۲۵ ہزار آدمی قحط زدہ ہیں اور قریب دو لاکھ مصیبت میں ہیں امدادی کمیٹی نے کام کرنے کے مرکزوں کی تعداد بڑھا کر ۲ سے ۱۵ کر دی ہے۔

مہاراجہ صاحب گوالیار کا عطیہ- ہز ہائینس مہاراجہ صاحب گوالیار نے حضور وائسرائے کی معرفت وزیر اسلح کی خدمت میں نوے ہزار روپے پیش کیا ہے تاکہ وہ جس طرح مناسب سمجھیں استعمال کریں۔ مسٹر لائڈ جارج نے شکریہ کے ساتھ اسے قبول کر لیا۔

مشرقی بنگال میں قحط- مشرقی بنگال میں قحط سے تنگ آئے ہوئے لوگوں کی امداد کے لئے گورنمنٹ زبردست کارروائی کر رہی ہے۔ اور ۲۱۔ تاریخ کو رات تک [illegible] مسٹر [illegible] ڈویژن نے [illegible]

[illegible]

مفرور ڈاکو کی گرفتاری: جیون معروف بہ سردار اجسکا تعلق خطرناک ڈاکوؤں کے گروہ سے بتایا جاتا ہے۔ اور جو کئی مقامات فوجداری میں مفرور ملزم ہے خانیوال سٹیشن پر گرفتار ہوا تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹی تھی اس کا زیر دفعہ ۱۹۔۲۰ قانون اسلحہ چالان کیا گیا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان نے اسے ۲ سال قید سخت کی سزا دی۔

شملہ میں بارش: ۱۹ جولائی کو شملہ پر زور کی بارش ہوئی جس سے کئی مقامات پر زمین دھنس گئی۔

امپیریل ریلیف فنڈ: امپیریل انڈین ریلیف فنڈ کے چندہ کی مقدار اب ۱۹۶ لاکھ روپیہ تک پہنچ گئی ہے۔

تقرر: مسٹر ایچ جیکسن اسسٹنٹ لوکوموٹو سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۲۷ جون سے ڈسٹرکٹ لوکوموٹو سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔

سر علی امام کو الوداعی ڈنر: شملہ کی الوداعی کمیٹی ماہ ستمبر میں آنریبل سر علی امام کو الوداعی ڈنر دینے والی ہے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے بصدارت راجہ سر ہرنام سنگھ ایک زبردست کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

پٹنہ ہائی کورٹ: ہمعصر ایکسپریس بانکی پور رقمطراز ہے۔ کہ پٹنہ ہائی کورٹ میں ججی کی ایک اسامی رائے جوالا پرشاد بہادر گورنمنٹ پنیڈر آرہ کے روبرو پیش کی گئی تھی۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا ہے۔

توبیا کی حالت: جہاز توبیا جو لنکا کے ساحل کے قریب خشکی پر چڑھ گیا تھا متلاطم سمندر کی وجہ سے بہت بری حالت میں ہے۔ ساز و سامان و زنجیر وغیرہ بہ کر کنارے پر آ رہا ہے خراب موسم کی وجہ سے جہاز میں پانی بھرتا جاتا ہے۔ تمام ملاح اور افسر جہاز سے اتر گئے ہیں امید نہیں کہ جہاز مذکور اب تیرایا جا سکے۔

پولیس کانسٹیبلوں کے خلاف مقدمہ۔ جالندھر پولیس ہے: ہیڈ کانسٹیبل رحمت خان اور کانسٹیبل محمد علی کے خلاف ایک شخص سیوارام حلوائی کے زدوکوب کرنے جیس بیجا میں رکھنے اور مارنے کی وجہ سے نقدی اور مٹھائی کے نقصان ہو جانے کے متعلق مقدمہ دائر کیا ہے گذشتہ پیشی میں استغاثہ نے ثابت کیا کہ دوکان کو بڑھانے کے متعلق میونسپل کمیٹی سے باقاعدہ اجازت حاصل کر لی گئی تھی۔ عدالت نے ملزمان پر زیر دفعات ۳۴۲ اور ۵۰۹ تعزیرات ہند فرد جرم لگا دیا ۱۰ جولائی کو ملزمان کی طرف سے شہادت صفائی پیش ہوئی ایک مقدمہ زیر دفعہ ۳۴۲ ملزمان کی طرف سے بھی سیوارام کے خلاف دائر ہے۔

صوبجات متحدہ میں پولیس کانسٹیبلوں کی تنخواہ: ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اب تک صوبجات متحدہ میں پولیس کانسٹیبلوں کی تنخواہ آٹھ روپے ماہوار تھی لیکن دیگر صوبجات میں کم از کم تنخواہ پولیس کانسٹیبل کی آٹھ روپے ماہوار یا اس سے زیادہ تھی یہ تفاوت اب دور ہو جائے گا سیکرٹری آف سٹیٹ نے یکم جون ۱۹۱۴ء سے صوبجات متحدہ کے تمام کانسٹیبلوں کی تنخواہ میں ایک روپے ماہوار کا اضافہ کیا جانا منظور فرمایا ہے اس پر قریباً ایک لاکھ روپیہ زائد خرچ آئے گا۔

ایک جیل میں قیدیوں کی کثرت: باریسال کا ڈسٹرکٹ جیل اس وقت قیدیوں اور مقدمات زیر تحقیقات کے قیدیوں سے بھر لیا ہے اس جیل میں درحقیقت ۷۰۰ قیدیوں کے لئے گنجائش ہے۔ لیکن اس وقت ۱۱ سو قیدی اس میں رہائش پذیر ہیں یہ اضافہ موجودہ مقدمات ڈاکہ زنی میں کثیر التعداد ملزمان کی گرفتاری کے باعث ہے۔ عدالت خاص ٹریبونل ۱۰ مقدمات کا فیصلہ کر دیا ہے جن میں سے ۴۰ سے زیادہ ملزمان نے جیل میں اس کثرت کو کم کرنے کے لئے تبدیلوں کی ایک تعداد دیگر

مقامات کو بھیج گئی ہے۔

کلکتہ کے ایک مشہور سوداگر کی وفات: بڑا بازار کلکتہ کے سرکردہ اور با رسوخ سوداگر حاجی نور محمد ذکریا صاحب ۶۰ سال کی عمر میں ۲۵ جولائی کی صبح کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ مخیر طبع انسان تھے اور آپکی خیرات کا شہرہ ہندوستان سے نکلکر عرب تک پہنچا ہوا تھا مسلمانان کلکتہ کے آپ لیڈر تھے اور ہندو مسلمانوں کے فسادات کو دور کرنے میں آپ کا رسوخ بہت کام کرتا تھا۔ اور گورنمنٹ نے اس امر میں کئی دفعہ آپسے مدد لی تھی امرتولہ کی تجارتی دوکانیں اس بزرگ شخص کی اعزاز میں اس دن بند کی گئیں۔

اخلاق النبی صلعم

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب عرف ملا لطیف احمد صاحب دیوبندی)

کلام پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب کی شان میں ارشاد فرماتا ہے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ - اے محمد رسول اللہ تو اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق پر مخلوق ہے تیرے اخلاق تیری عادات تیری سیرت اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہے حقیقت میں حضور کے اخلاق بشری درجہ کی اعلیٰ حد پر واقع تھے۔ شجاعت شہامت، سخاوت، حلم، تحمل، توکل، استقامت، الفت، حیا، زہد، اتقا، عبادت، ریاضت تمام اخلاق فاضلہ میں حضور کا پایہ اعلیٰ معراج پر تھا۔ جناب حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت کا خلق قرآن تھا۔ یعنی اخلاق حسنہ کا جو اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا۔ وہ آپ کو حاصل تھا۔ اور حضور کے تمام اخلاق و عادات فرمان الٰہی کے تابع اور قرآن شریف کے مطابق تھے۔ سبحان اللہ جس ذات عالی کے اوصاف اعلیٰ کی حق تعالیٰ خود تعریف بیان کرے۔ اور اسے اخلاق عظیم پر مخلوق بنائے کس انسان کی طاقت ہے کہ اونکے اخلاق محمودہ اور اوصاف ستودہ کا ایک کرشمہ بھی بیان کر سکے۔ اللہ اللہ کس قسم کے اخلاق حمیدہ ہیں جس کی نظیر تمام دنیا میں کسی شخص کی بزرگی میں ہرگز ہرگز پائی نہیں جاتی۔ بجز اس ذات مقدس کے جو تمام رسولوں کا سردار نبیوں کا خاتم۔ اور تمام جہان کے واسطے رحمت ہو کر آیا ہے۔

رسول خدا نے کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ غیر کو نہ اپنی بی بی کو نہ خادم کو البتہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ رسول اللہ بیحیائی کی بات کبھی نہ بولتے نہ لعنت کرتے۔ نہ کسی کو گالی زبان مبارک سے نکالتے۔ البتہ غصہ کی حالت میں صرف اتنا ارشاد فرماتے کہ "اس کو کیا ہوا" اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔ بازار میں بازاریوں کی طرح نہ چلاتے تھے۔ نہ کبھی بدی کے مقابلہ میں برائی کرتے۔ مگر جب کہ حدود الٰہی کا تجاوز ہو۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کے واسطے آپ میں ایسا غصہ ہوتا۔ کہ کوئی تاب غصہ کی نہ لا سکتا تھا۔ جب کافروں نے سخت تکلیفیں آپ کو پہنچائیں۔ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت اِنکے لئے بد دعا کیجئے۔ حضور نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لِعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً میں نہیں بھیجا گیا تاکہ لوگوں کے لئے لعنت کروں اور بددعا کروں میں تو صرف رحمت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ آپ مسکینوں سے محبت رکھتے کسی مسکین کو اس کے مفلس ہونے کے سبب سے حقیر نہ سمجھتے ہر ایک امیر اور غریب اور اسیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے۔ اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے ہر ایک شخص سے اس کے مرتبہ اور درجہ کے موافق سلوک کرتے۔ اپنے اصحاب کو کمال محبت رکھتے۔ جو بیمار ہوتا اس کی عیادت کو جایا کرتے جو کوئی۔ اور عزیزوں کے گھر ماتم پرسی کے واسطے تشریف لیجایا کرتے۔ جنازوں پر تشریف لیجایا کرتے۔ جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے۔ اور اکثر اس کا بدلہ دیتے۔ اسی قدر یا اس سے زیادہ۔ جس سے ملتے پہلے مصافحہ کرتے۔ کھانے پینے کی چیزوں اور خوابگاہ پر کبھی عیب نہ لگاتے۔ اگر کسی نے بستر دیا تو لیٹ رہتے۔ بستر نہ ہوا تو زمین پر لیٹ رہتے یہ حق تعالیٰ سب عادات میں تواضع و فروتنی فرماتے کھانے پینے کے وقت مغرور کی طرح بیٹھ کر تکیہ لگا کر نہ کھاتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں۔ اور بندوں کی طرح کھاتا ہوں۔ کھانے کو کبھی برا نہ کہتے۔ پسند ہوتا کھا لیتے نہیں تو اٹھا دیتے۔ دودھ اور شیرینی۔ اور گوشت پسند فرماتے۔ بسم اللہ کرکے کھاتے۔ اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے۔ اور ہر کام داہنے ہاتھ سے شروع کرتے۔ مگر استنجا یا ناک صاف کرنے میں بایاں ہاتھ استعمال فرماتے۔ جس چیز میں بدبو ہوتی۔ جیسے کچی لہسن یا کچی پیاز۔ اس کو نہ کھاتے لعنی ناپسند فرماتے۔ مسواک کو بہت پسند فرماتے۔ اس لئے کہ صفائی اور پاکیزگی کا باعث ہے سستی اور بے تکلف چیز کو پسند فرماتے۔ عطر لگایا کرتے۔ اور خوشبو کو بھی واپس نہ کرتے۔ پانی پیتے ہوئے تین سانس کیا کرتے۔ (باقی آیندہ)

صدمۂ جانکاہ

جناب سید غلام رسول شاہ صاحب تکیہ سید کمال الدین شاہ (کشمیر) سے بصد افسوس تحریر فرماتے ہیں کہ سید علی شاہ فرزند جناب حاجی سید احمد شاہ صاحب سجادہ نشین تکیہ سید کمال الدین صاحب نے عین عالم جوانی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان کا اکیلا چشم و چراغ تھا۔ صرف چار یوم لعارضہ ضعف قلب بیمار رہ کر ہمیشہ کے لئے والدین اور اعزہ و احباب کو داغ مفارقت دے گیا۔ ع۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم کی وفات پر خواجہ غلام محمد عرف کیلو اسلام آبادی کا مرثیہ وفات بوجہ عدم گنجایش درج نہیں کیا جا سکا۔

آثارِ عبرت

کیا جانے کوئی موت کی لذت کیا ہے — اور روح نکلنے کی صعوبت کیا ہے
دنیا والوں سے کچھ کہو تو آخر — اے اہلِ عدم تمہاری حالت کیا ہے

منزل ہے یہ ویران اسے کیا دیکھیں گے — ہاں بعد فنا دورِ بقا دیکھیں گے
دنیائے دنی کی ابتدا دیکھ چکے — اب جا کے ہم اس کی انتہا دیکھیں گے

دیکھا نہ کبھی عدم کا رستہ خالی — پایا نہ کبھی دام اجل کا خالی
غافل ہشیار جائے عبرت ہے یہ گھر — ہوتی جاتی ہے روز دنیا خالی

معلوم ہے دنیا کی حقیقت کیا ہے — سمجھا کوئی طلسم خلقت کیا ہے
چلتی ہوئی سانس پر ہے ہستی کا مدار — پھر موت سے بے خبر یہ غفلت کیا ہے

سب ہوگئے آخر دم آخر رخصت — اور روح بھی ہوگئی بظاہر رخصت
کس یاس سے کہتے ہیں سر قبر احباب — اے منزل غربت کے مسافر رخصت

روزہ کی فلاسفی

یہ وہ معرکۃ الآرا تالیف ہے جس کے مقابل اس وقت تک کوئی دوسری تصنیف نہیں پیش کی گئی۔ اس نادر رسالہ میں دیگر اقوام اور اسلامی عبادت کا فرق روزہ کی تاریخ اقوام غیر اور اسلامی روزہ کا فرق اسلامی روزہ کی صحیح تعریف۔ انسان کی حقیقت۔ اسلامی روزہ کی روحانی اخلاقی مادی فوائد کے تحت میں عجیب عجیب فلسفیانہ۔ اور محققانہ نکات و رموز کا حل کیا گیا ہے۔ اور آخر میں تمام احکام و مسائل روزہ نہایت تشریح کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ غرضکہ یہ رسالہ بحیثیت مجموعی ہر مسلمان کے کتب خانہ میں ہونا نہایت ضروری ہے قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

دانتوں کی قلعی

لو کیا یاد کرو گے! ہم نے وہ ایجاد کی ہے جس سے حکیم لرسلو بھی قبر میں اچھل پڑے ہوں گے یعنی جن کے دانت میلے ہوگئے ہوں، کمزور ہوں اُن کو یہ دم قلعی کر دے اور قلعی بھی کچی خالص مراد آبادی کہ پھر کبھی دوسرے قلعی کی ضرورت نہ پڑے یعنی یہ نامی منجن جملہ دانت کی بیماریوں کو شفا سے کامل دیتا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ تمام انگریزی اور ہندوستانی منجن اس کے سامنے گرد ہیں قیمت فی درجن دس آنے (اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے)

رمضان المبارک میں دار العلوم دیوبند کی ایک ضروری گذارش

رمضان المبارک کا چاند نظر آیا دوزخ کے کواڑ لگ گئے جنت کے در کھولدیے گئے کرم کی گھٹائیں امڈی چلی آرہی ہیں جود وسخا کی بارش ہورہی ہے روزہ دار کا سونا عبادت ہے اور عبادت کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ اس مبارک ماہ میں ایک رات ہے جس کی عبادت ہزار مہینون کی عبادت سے افضل ہے جسمیں غروب آفتاب سے صبح صادق تک بندون پر رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے اور سچ یہ ہے کہ ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی۔ روزہ میں گو ہزارون حکمتیں ہیں مگر ایک کھلی ہوئی حکمت کہ جسکو سب جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ اپنی بھوک پیاس سے انسان کو غریب نوازی کی سمجھ آتی ہے مومنون میں مواسات اور ہمدردی و ایثار کی جو شان اس مبارک ماہ میں بڑھ جاتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ مسلمانو۔ اس سے بہتر اور کونسا موقع ہوگا کہ آپکی خدمت میں ایک اسلامی ضرورت پیش کیجائے کہ دار العلوم دیوبند ایک اسلامی و مذہبی مرکز ہے۔ قرآن و حدیث کی خدمت اسکا نصب العین ہے جسکے بدولت آج ہندوستان میں سیکڑون ہزارون مدرس واعظ مناظر مقرر محرر۔ لایق فایق مستعد کارگذار علمار حقانی کی صورتیں اس پر آشوب زمانہ میں نظر آتی ہیں۔ اس میں آج بحمدہ تعالے پانسو طلبہ عربی بیرونی کم و بیش موجود رہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے طالب حجاز یمن شام عراق چین سمرقند تاشقند روس اٹلی وغیرہ سے دیوبند کا سفر کرتے ہیں یہ ہندوستان کے سارے مسلمانون کا مدرسہ ہے۔ امسال جنگ یورپ کا اثر دار العلوم دیوبند کی آمدنی پر بھی زیادہ پڑ رہا ہے مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ طلبہ علم دین جو درحقیقت حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور آپ کی مہمان ہیں بھوکے رہیں یا مدرسہ میں طلبہ کی خوراک کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے انکو جواب دیا جائے کیا کسی مسلمان کی حمیت اور غیرت اسکو گوارا کریگی کہ ماہ شوال میں امتحان داخلہ کے وقت خدام دار العلوم دیوبند چندہ مصارف طلبہ میں کمی ہونیکے باعث طلبہ کو جواب دیں یہ وقت ہے کہ ہم خدام دار العلوم اور مسلمانان ہندوستان خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بجا لائیں کہ اوس نے ہم سے اپنی ایک گران بہا خدمت متعلق کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانون کی میزبانی کی عزت سے ہمکو سرفراز فرمایا ہے۔۔ ہماری درخواست ہے کہ اس ماہ مبارک میں جب آپ زکوۃ و صدقات فرض بالنقل ادا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون مہمانون کو جو ہماری نگرانی میں آپ کے مہمان ہیں (طلبہ دار العلوم دیوبند) ضرور یاد رکھیے۔ کچھ حصہ اپنی زکوۃ و صدقات کا ان کے لیے ضرور عنایت فرمائیے

ہم یہ نہیں کہتے۔

کہ آپ زکوۃ و صدقات وغیرہ سب کی سب سمیٹ کر یہان بھیجدیجیے اپنے مقامی مساکین و یتامیٰ اور حاجتمندون کی حق تلفی نہ کیجیے انکو ضرور دیجیے مگر دار العلوم دیوبند کو مسافت کی دوری کی وجہ سے غیر نہ سمجھیے یہ بھی آپ کا ہے اور بہت وجوہ سے مقامی حاجتمندون سے زیادہ مستحق ہے اسلئے خدا کیلیے اسکو نہ بھولیے۔ برعایت قاعدہ تصریح بقدر حصہ اسکی اعانت و امداد فرمائیے مسلمانو اسوقت آپکو صرف دار العلوم کے مسافر غریب بیکس طلبہ کے مصارف کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے جنکے مصارف کے لیے بیس پچیس ہزار روپیہ فراہم کردینا ہندوستان کے کثیر التعداد مسلمانون کے لیے کیا دشوار ہے صرف توجہ کیضرورت ہے امید کہ یہ عرض ناچیز کان نجابت اور گوش قبول سے سنی جاویگی اور مسلمان اسکی اشاعت میں کوشش فرمائینگے اور اس تحریک میں عملی حصہ لیکر اجر عظیم حاصل کرینگے۔

خدام دار العلوم نہایت شکر گذار اور تہ دل سے دعاگو ہیں اون حضرات کے جنھون نے ہماری یاد دہانی پر پچھلے سال اسی ماہ مبارک میں توجہ دیکر ایک معقول مقدار اس مصرف خیر کیلیے عطا فرمائی تھی۔ واللہ الموفق وما علینا الا البلاغ

خادم اہل اسلام بندہ محمد احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کارروائی جلسہ افتتاحی مدرسہ ویتیم خانہ رونق اسلام نندرولی

للہ الحمد سر آن چیز کہ خاطر میخواست ٭ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
پاک و بے نیاز بے ہمتا لاانزال کا لاکھ لاکھ شکر کرکے اور صلوٰۃ و سلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں بار بھیجکر آج مجھکو یہ موقع ہاتھ آیا کہ میرے ایک ہمدرد مسلمان بھائی کا دلی منشاء جو کہ مدت مدید سے موضع نندرولی کی بابت تھا ایسے وجہ میں پورا ہوا جس کی امید مفقود تھی یعنی تعمیر مدرسہ و مسجد بنا بر تعلیم نسوان و ذکور کا افتتاح ہوا۔ سنگ بنیاد روز یوم جمعہ ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء تھا۔ موضع نندرولی کے جملہ زمینداران و ساکنان نے نماز ادا کی۔

سید دانش علی کو مبارکباد دیجاتی ہے اور اُن کی عالی ہمتی یہ جو قوم کی بہبودی کا باعث ہے تعریف کیجاتی ہے اور اللہ پاک سے دعا ہے کہ مدرسہ روز بروز ترقی پذیر ہو۔ اور جملہ مقاصد دلی جو کہ خالصًا لوجہ اللہ ہے پورا ہونے کی دعا مانگی کہ خدا پاک اس میں ترقی کرے ۲۸۔ مئی ۱۹۱۵ء بعد نماز جمعہ دعا مانگی گئی اُس کے ساتھ ہی اپنے بادشاہ حقیقی کے فتحیابی کی مناجات کی گئی۔ تقسیم شیرینی ہوکر کارروائی اجتماع طلبہ اور تقرر مدرسین اور فراہمی چندہ و اسباب ضروری متعلق مدرسہ ... کے مشورہ کرکے جلسہ برخاست ہوا۔

اُس وقت سے ۱۱۔ جولائی ۱۹۱۵ء تک مولوی سید دانش علی صاحب کی متعدد کوششوں اور بہترین محنت کا یہ نتیجہ ہوا کہ آج ۱۱ تاریخ جولائی ۱۹۱۵ء یوم یکشنبہ کو باقاعدہ جلسہ افتتاحی یتیم خانہ و مدرسہ کیا گیا

آج کا دن کیسا مبارک ہے کہ اس جلسہ میں عالیجناب مولوی محمد فایق صاحب وکیل فیض آباد اور جناب سید نواب علی صاحب تحصیلدار بیکاپور اور جناب نواب مرزا ولاور حسین صاحب رئیس فیض آباد اور جناب مولوی محمد سعید خانصاحب کی تشریف آوری بہت غنیمت ہوئی ہے جس کی وجہ سے مدرسہ و یتیم خانہ کی ترقی روز افزوں کی امید ہوگئی ہے یہ صاحبان موصوف قریب ۱۰ بجے تشریف لائے۔ مدرسہ میں مولوی سید دانش علی صاحب نے اچھا انتظام کر رکھا تھا اور مہمانوں کا استقبال ساتھ خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا اور غریب و محتاج سب لوگوں کے لئے خوب کھانے پینے کا بھی انتظام تھا۔ قرب و جوار کے چند رئیسوں نے مثل مولوی نثار حسین صاحب ساکن بحدرسہ و بابو شمبھو دت معہ رئیس ... علی حسین صاحب ضلعدار و ارباب گنج و منشی تکیشر پرشاد پٹواری موضع نندرولی نے شرکت فرماکر جلسہ کو رونق بخشی۔ اکثر باشندگان و ارباب گنج و جملہ زمینداران نندرولی بھی رونق افزوز جلسہ تھے۔

پھولوں کا ہار طلباء مدرسہ نے بہت خوشی کے ساتھ علی قدر مراتب حاضرین جلسہ کو پہنایا۔ اور دودھ کا شربت ہر ایک حاضرین جلسہ کو نوش کرایا اور پان تقسیم کرایا٭

جناب تحصیلدار صاحب و جناب مولوی محمد فایق صاحب نے مدرسہ کے طلباء کی باقاعدہ حاضری لیکر اور اُن کی قلیل زمانہ کی تعلیم اور موجودہ تہذیب و گفتگو و شائستگی سے ملاحظہ فرماکر مولوی سید دانش علی صاحب کو مستحق تعریف قرار دیا۔ اور اپنے ہاتھوں سے بہ پیشوائی جناب تحصیلدار صاحب مدرسہ کا دروازہ کھول کر جملہ ارباب جلسہ اور حضوصًا سید دانش علیصاحب منیجر مدرسہ کو مرہون منت فرمایا۔

مولوی سید دانش علیصاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کی دلی آرزو ظاہر کی کہ مولوی محمد فایق صاحب و جناب تحصیلدار صاحب و نواب ولاور حسین صاحب سرپرستی اس مدرسہ کی قبول فرمادیں جس کے جواب میں ان صاحبان نے نہایت زور کے ساتھ دائمی ہمدردی کا اظہار کیا جس سے تمام حاضرین جلسہ نہایت محظوظ اور صاحبان موصوف کے دل سے دعاگو ہوئے۔ مولوی سید دانش علیصاحب نے بڑے زور کے ساتھ عارف ابراہیم حلیم و قاسم شیل و حاجی ولی محمد حسین صاحبان تاجران رنگون جنھوں نے پانسو روپیہ نقد سے زر کی مدد کی تھی و نیز مدرسین مدرسہ و یتیم خانہ رونق اسلام رنگون کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ مولوی ایس۔ ایم علی حیدر صاحب پوسٹماسٹر ٹانڈے حال پوسٹماسٹر بردوان کے لئے منیجر موصوف دل سے دعاگو رہے کہ نندرولی اور رنگون دونوں مقامات کے مدارس کے لئے آپ نے فراخدلی و حوصلگی سے کام لیا اور دامے درمے قدمے سخنے مدد دیتے رہے۔ اور یہ آرزو ظاہر کی کہ کاش کہیں ایسا ہو کہ یہانتک قدم مبارک راجہ محمود آباد و راجہ جہانگیر آباد و محبوب حسین صاحب منیجر ریاست دیوگانوں اور دیگر راجگان و نوابان ہندوستان کا آوے۔ تب انشاء اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کی امداد و ترقی کی بہت بڑی امید ہوسکیگی۔ اور یہ مولوی محمد فایق صاحب اور اُن کے دوستوں کی تحریک سے ہونا نہایت آسان ہے۔

بعدہٗ بہ ترغیب و تحریص تحصیلدار صاحب و نیز مولوی محمد فایق صاحبان نندرولی و نیز دیگر حاضرین جلسہ نے امداد مدرسہ و یتیم خانہ میں حسب ذیل امداد دیکر اپنے دستخط کرکے یتیم خانہ و مدرسہ کی قدر افزائی فرمائی۔ تفصیل چندہ یہ ہے۔

عالیجناب مولوی محمد فایق صاحب وکیل فیض آباد عطیہ ۲۰ – عالیجناب تحصیلدار صاحب بیکاپور عطیہ ...

عطیہ ۱۲ سالانہ کی بنا بر اد میں مدرسہ و یتیم خانہ کو ہمیشہ کے واسطے ہبہ کرتا ہوں اور قبضہ دیدیا ہوا اور اپنا قبضہ اٹھا لیا اور یہ اقرار میں نے زبانی کیا مالک ... کھیت۔ دستخط امام الدین صاحب ولد حسین علی ساکن نندرولی بقلم خود

عطیہ ... روپیہ میں مدرسہ کو ... دونگا۔ دستخط مرزا ولاور حسین صاحب بقلم خود میں ایک روپیہ ماہوار دونگا۔ دستخط قائم علیصاحب ساکن نندرولی دو بیگہ ... کا کھیت ... ہے بانی ... اور میرے گھر کے دکھن ... میراں بخش حوالدار والو) مدرسہ و یتیم خانہ کو بانی ہبہ کیا۔ دستخط انگریزی سید باسط علیصاحب ساکن نندرولی

... جو سید عنایت حسین کی جوت میں ہے لگانی عمر بانی ہبہ کیا اور قبضہ اٹھا لیا – دستخط سید تصدق حسین صاحب گورنمنٹ پنشنر٭

۴ روپیہ ماہواری مدرسہ کے واسطے دیا کرونگا۔ اور آئندہ بڑھا دونگا۔ نظام حسین صاحب ساکن نندرولی۔

بنی بخش ولد موتی نور باف ساکن نندرولی ۸ سالانہ جبتک زندہ رہونگا دیا کرونگا۔ نشانی انگوٹھا بنی بخش

شیوراج دھوبی کی جوت ۱۰ بسوہ خام نندرولی کے دکھن لگانی ہے مدرسہ کو زبانی ہبہ کیا اور قبضہ دیدیا اور اپنا قبضہ اٹھا لیا دستخط عنایت حسین ساکن نندرولی

چھوٹے مرزا صاحب ۴ سالانہ منگو صاحب ولد امام بخش ۴ سالانہ سیف الدین صاحب ولد نبی بخش ... سالانہ پونی صاحب ولد خدا بخش ...

سالانہ۔ لوزخاں صاحب ولد اشرف خاں عہ سالانہ قدرت خاں صاحب ولد قربانعلی ۸ر سالانہ ولی محمد صاحب لوزباف ۲ر ماہوار یعنی عہ سالانہ
بھلی کی جوت گوگھاٹ ایک بگہ خام کا ثلث مدرسہ ویتیم خانہ کو دیتا ہوں قبضہ دیدیا اپنا قبضہ اٹھالیا نشانی عاشق علی ساکن نندروئی
عبدال بنھیارہ ولد شہاب الدین ساکن داراب گنج عہ سالانہ بھگو ولد دولت عہ سالانہ۔ رحمن شاہ ولد خدابخش ۸ر سالانہ۔ حافظ عبدالغفار صاحب عہ سالانہ لالہ گنگیشرلال صاحب پٹواری نندروئی عہ سالانہ
دستخط گنگیشرلال
مولوی شکراللہ صاحب نے روپیہ سالانہ زمینداری سے کے سالانہ ملازمت
دستخط مولوی شکراللہ صاحب
بعد اس کے مہمانان آمدہ فیض آباد و بجد مدرسہ و نیز جملہ موجودہ صاحبان کی مہمان نوازی میں مولوی دانش علیصاحب نے بہت اچھا حصہ لیکر سب کو محظوظ فرمایا۔ قریب ۴ بجے کے جلسہ برخاست ہوکر حسب ایما جناب تحصیلدار صاحب بیکاپور جملہ حاضرین جلسہ وطلباء نے نعتیاں گورنمنٹ اور ترقی و بہبودی اسکول و یتیم خانہ بدرگاہ مجیب الدعوات نہایت خشوع و خضوع سے دعا کرکے کارروائی جلسہ کو ختم کیا۔ اور جناب تحصیلدار صاحب بیکاپور و مولوی محمد فایق صاحب نے حسب ذیل ریمارک داخل یادداشت فرمایا

ریمارک تحصیلدار صاحب

آج اس مدرسہ دارالاسلام و یتیم خانہ واقع موضع نندروئی کو ہمراہی مولوی محمد فائق صاحب و نواب ولاور حسین صاحب مولوی محمد سعید خاں صاحب۔ افتتاح کے موقع پر حسب خواہش مولوی دانش علیصاحب رئیس مقام مذکور دیکھا۔ الحمدللہ کہ ہندو و مسلمان ۷۵ لڑکے اور لڑکیاں اس موقع پر موجود ملیں۔ بقول مشہور

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

خداوند کریم اس کی ترقی روزافزوں فرمائے۔ طلباء و حاضرین نے بادشاہ دسلامت کی فتح کی دعا مانگی۔ بالفعل چار مدرس اس میں ہیں لو ورکے لئے اور تجویز ہے۔ (دستخط سید نواب علی صاحب تحصیلدار بیکاپور انگریزی میں)

ریمارک جناب مولوی محمد فایق صاحب

میں جناب منشی سید نواب علی صاحب قبلہ تحصیلدار کی تحریر سے اتفاق کرتا ہوں۔ مولوی سید دانش علیصاحب کا جوش نہایت قابل تعریف ہے۔
خدا جزا دے دہد بہ دنیا داجروانی بہ اعقبیٰ کہ بہر بہبود و نفع مخلوق این چنیں اہتمام کردی
خوشنما پختہ عمارت استادوں کا معقول انتظام نہایت ہمت افزا ہے
فیض آباد کے وسیع ضلع میں یہ مدرسہ اپنی خود مثال ہے اور اس لحاظ سے زیادہ قابل ستائش ہے کہ منتظمین مدرسہ دارالیتام کے اعلیٰ اصول پر عمل کرتے ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ یہ مدرسہ تعلیم کے اعلیٰ زینہ پر پہنچے
۱۱۔ جولائی ۱۹۱۵ء دستخط مولوی محمد فایق صاحب
جناب مولوی محمد فایق صاحب و نیز جناب سید نواب علیصاحب تحصیلدار و منیجر مدرسہ نے عدم تشریف آوری مولوی محبوب حسن صاحب اڈیٹر اخبار مدینہ و قاضی محمد حامد صاحب حسرت اڈیٹر اخبار نیصر ہند بوجہ مشغولی کار ضروری و محمد اسمعیل صاحب وکیل فیض آباد و چودھری نعمت اللہ صاحب و منشی امتیاز علیصاحب وکیل فیض آباد۔ بابو محبوب حسن خاں صاحب منیجر ریاست دیوگاؤں وغیرہ وغیرہ پر اظہار تاسف فرمایا۔

اور دیگر حاضرین جلسہ کو بھی افسوس ہوا۔

اعلان جنگ فرنگ

کے باعث ترکی ٹوپی کی درآمد قسطنطنیہ و مصر سے نیز زیادہ تر آسٹریا سے اب بالکل مسدود ہوگئی ہے۔ آئندہ عرصہ نامعلوم تک آمد کی امید نہیں۔ ہمارے بہی خواہ و ترکی ٹوپی کے شائقین اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور عیدالفطر سے پیشتر پیشتر ضرورتاً نہیں تو تبرکاً ہی ترکی ٹوپی کے لئے بہت جلد آج ہی آرڈر بھیجدیں۔ ہمارے اسٹاک میں تقریباً ستر درجن سے زائد ترکی ٹوپیاں موجود ہیں۔ آرڈر جلد نہ آنے پر مایوسی کا خیال ہے۔

کلپاک نہایت اعلیٰ استرخان کپڑے کی سیاہ و سفید۔ خاکی۔ ہر سائز کی موجود ہیں۔ قیمت چار روپیہ (للعہ) سے ایک روپیہ آٹھ آنے تک

قالب۔ ڈل مین کا صندوقچہ جس پر نہایت خوشنما سبز کاہی رنگ پر سنہرے بیل بوٹے نیز علیگڈہ کالج کا اسلامی نشان بنا ہے۔ قالب کے اندر آئینہ کنگھی۔ کالر۔ ٹائی۔ رومال۔ صابن۔ تیل و عطر کی شیشیاں رکھنے کی گنجائش ہے گون کی قیمت دو روپیہ اور چمڑے کے دو روپیہ چار آنہ

چادر نشف انصاری جسے ترکی خواتین استعمال کرتی ہیں۔ نہایت خوشنما فیشنیبل

ٹوپیہ نظامی۔ عبا اور کوٹ کی وضع سر کی ٹوپی نہایت خوشنما۔ کلپاک کے ساتھ کیپ لگا ہے۔ جو گردن اور بدن کے حصہ کو آستینوں کی لمبائی تک ڈھانک دیتا ہے۔ پردہ کا پورا محافظ ہے۔ جسے مولانا حسن نظامی صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے۔

حمیدیہ کابلی پرانی وضع مگر نئی تراش کا جس میں کابل و پشاور کی خوشنما سوزنی کا کام کڑھا ہوا سامنے کو رومال۔ آنکھیں دٹوپی لگی ہے۔ ہر قسم عـہ ـعـہ ـعـہ

آئی شیڈ امریکن۔ نہایت خوشنما سبز رنگ کا شیڈ جو ترکی کلپاک ایرانی۔ غرض ہر قسم کی ٹوپی کے ساتھ لگ سکتا ہے۔ لیمپ و آفتاب کی شعاعوں سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے اسے لگاکر چھتری کی ضرورت نہیں رہتی۔ نہایت آرام دہ چیز ہے۔ طلباء کے لئے خصوصیت سے نہایت مفید ہے۔

المشتہران ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی دہلی

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں۔ حالانکہ آجکل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ طیار ہوگیا

اس رگڑہ کو لگاکر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجئے۔ اور پھر دیکھئے کہ

جب سرمہ

اور فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے یا نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھوں کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے۔ قیمت فی رگڑہ دس آنے خرچہ بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ایس۔ ایم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ رفعت پورہ۔ مرادآباد

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اوٹھائیں یہ وہ شے ہے کہ جسکی تلاش میں بڈھے جوان راتدن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھ کر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست و کمزور کیون نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کہائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوانوں کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیون کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام دونے واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایکسر ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنے۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر لگا کر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ و سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جھائیں چھیپ اور جھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ نورانی اور بے رونق ہو جاتا ہے۔ اسکو ملنا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتین لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان

یون تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جس میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتناہی عرض کرتے ہین کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہوکر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیان ضروری استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال ظاہر ہو جاویگا گولیان اپنا اپنا اثر خود دکھلا کر مریضوں کو تعریف کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبون ڈاکٹرون۔ ویدون طبیبون نے اسکا امتحان فرما کر اسکو پُر اثر واکسیر نافع تسلیم کر لیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اشخاص کو انکی بدولت اولاد بھی مالک نے بخشی ہے۔ گئی ہوئی طاقت کو واپس لانے میں یہ گولیان بے نظیر ہیں ہر دو صورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہے ان میں سائن نہیں ہے جڑی بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں فقط ان میں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فیڈبیہ ۴۰ گولی عہ یکمشت چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی دوا کمیشن میں زائد ملے گی۔

ملنے کا پتہ **وید شاستری جام نگر کاٹھیا دار**

قانون رجسٹری

اس کتاب کا نام رجسٹریشن مینول بک ہے یعنی شرح ایکٹ رجسٹری ہند نمبر ۱۶ ۱۹۰۸ء مع تمہید و ضروری نظائر۔ قواعد و ضوابط و احکامات متعلقہ رجسٹری و ضمیمہ جات بحوالہ دیگر قوانین قواعد رجسٹری و طریقہ شناخت نشان انگوٹھہ مع حلیہ و شرح نامہ سوم و قواعد رخصت سفر خرچ وغیرہ تقریباً دو صفحات پر ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے قیمت مجلد دو روپیہ مع محصولڈاک عہ

ملنے کا پتہ **منیجر اخبار مدینہ بجنور سار وہیلکھنڈ**

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جسکی آنکھوں میں کیسے غبار پیدا ہو گیس کا انجن آٹے کی مشین کا انجن برف کا انجن دھند پیدا کرے غرضکہ کوئی انجن ایسا نہیں جو بجائے نقصان کے آنکھوں کو فائدہ دے اور روشنی بڑھائے ہان ایک ہے

تاجی انجن۔ کیسی ہی سرخی ہو غبار ہو دھند ہو جالا ہو کھٹک ہو درد ہو نزلہ ہو رتوندہ ہو ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن سے یا اصلی آنکھوں کی خرابی کے سبب سب کو دفع کرتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ جسطرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہنچانیوالا ہوتا ہے اسیطرح یہ بھی جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھوں کی جلد خرابیونکو دفع کرتا ہے منٹوں میں اپنا اثر دکھائے گا۔ اور زبان سے واہ واہ کہلائے گا۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے چھ ماشہ چار آنہ: ایجنٹونکی ضرورت ہے معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ اور اس پتہ سے طلب کرو اپنا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

ایس ایم موسیٰ علیسی رفعت پورہ مراد آباد

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد جسم گٹھیا کیون جھو جاتا رہتا ہے۔ فی شیشی ۵ر معجون مرمہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۱ خوراک عہ خواہش مستورات زیادہ کرے قید رحم عہ خواہش مستورات کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۱ہر پروال شیشی ۵ر کہانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۱ہر طلسمات سما آپنے امرت دہارا عرق پودینہ۔ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اوٹھائے گا۔ جو کہ مفید بخار۔ درد سر بدہضمی۔ اعضا شکنی تخمہ ہیضہ بچپش ریح قولنج کل امراض کو مفید ہے۔ فی شیشی ۱ہر حبوب آتشک یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث خطائی دوائیون کے جن میں جزو پارا رسکپور وغیرہ تہا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقی ماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے، خوراک ۲۸ گولی عما۔

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ بر ہما مکان ۱۱۸

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کی شیرین پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودہ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اوترتے ہی آنکھہ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں پھڑک جاتے ہیں اُنکے لئے ایسا مسکن ہے پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچون کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہمہ فی بوتل ۲ عا خوراک فی دو دو تولہ ایک آدھ اونس

ملنے کا پتہ
حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور۔

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

۱۱۷

رجسٹرڈ ایل — نمبر ۵۷۵

اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپیہ
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد — بجنور ۱۵ اگست ۱۹۱۵ء مطابق ۳ شعبان المکرم ۱۳۳۳ ہجری — نمبر ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"وارسا"

"وارسا" روسی پولینڈ کا صدر ہے جو برلن سے ۳۲۰ میل جانب شرق دریائے وسچولا کے بائیں کنارہ پر واقع ہے اور جس کی آبادی ۸۶۴۰۰۰ نفوس اور شہر کا دور ۲۰ میل ہے۔ یہ مملکت روس میں بلحاظ آبادی تیسرے درجہ کا شہر شمار کیا جاتا ہے۔ سابق میں پولینڈ کی جمہوری حکومت کا بھی دارالامارت تھا۔ آج اس میں بہت سے کارخانے اور سر چہار طرف مستحکم قلعے ہیں۔ پولینڈ کو جرمنی و آسٹریا کے ممالک تین طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔

جس روز سے جرمن نے وارسا پر فوج کشی کی ہے تمام دنیا کی نظریں اس کے نتیجہ پر لگی ہوئی ہیں۔ اور اس کے مقابل میں دوسرے میادین کی خبریں دیکھنے میں زیادہ دلچسپی نہیں لی جاتی۔ جرمنی و آسٹریا کی فوجیں شمال و جنوب سے نہایت سرعت کے ساتھ وارسا کی جانب پیشقدمی میں مصروف تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے صوبجات بالٹک میں بھی جرمن فوجیں ترقی کر رہی تھیں۔ غرض ہر دو جانب ۴۰ لاکھ فوج مشغول جنگ بیان کی جاتی ہے۔

جہاں روزانہ تاروں کے ذریعہ بعض جرمن حملوں میں کامیابی کی صورت نظر آتی ہے۔ وہاں اکثر تاروں سے یہ معلوم ہو کر اطمینان بھی ہو جاتا ہے کہ روسی فوج نہایت بہادری کے ساتھ جرمنوں کے حملے پسپا کر رہی ہے لیکن جہاں تک خیال کیا جاتا ہے جرمن نے اپنی تمام تر قوت کو وارسا پر نہایت بے جگری کے ساتھ صرف کر دیا ہے۔ اور نقصان کثیر اٹھا کر بھی وہ اپنے ارادہ سے بازگشت نہیں کرتا۔ لیکن روسی فوج بھی نہایت سختی کے ساتھ دشمن کی مدافعت میں مصروف ہے۔ خدا کی شان ہے۔ ایک وہ دن تھا کہ روس نے آسٹریا کا صوبہ گلیشیا فتح کر لیا تھا۔ اور ہنگری کے میدانوں میں کوہستانی سلسلہ کارپیتھین کو طے کر کے داخل ہونے والا تھا۔ یا اب جرمن و آسٹریا کی متفقہ فوج کے مقابلہ میں روس کو پرزمیسل اور لمبرگ چھوڑ کر فوراً آسٹریا سے پولینڈ کے علاقہ میں واپس آنا پڑا۔ اس وقت جرمن فوج نے صرف پولینڈ ہی میں روسیوں پر زور نہیں دے رکھا۔ بلکہ پولینڈ کے شمال مشرق اور صوبجات بالٹک میں بھی زور دے رہا ہے۔ اس وقت یہ لڑائی تقریباً ایک ہزار میل تک نشو و نما پا چکی ہے۔ اور وارسا خاص طور پر اس خونریز جنگ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ لاکھوں انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اور اس ہفتہ کے بعض تاروں سے وارسا کی نسبت یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا ہے کہ:

روسی وارسا سے پیچھے ہٹ گئے ہیں

لیکن کافی گولے فراہم ہونے پر پھر لڑیں گے۔ وارسا کی جنگ کے تفصیلی حالات آج کے تاروں میں ناظرین مدینہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اخبار ڈیلی نیوز کو پیٹرو گراڈ سے اس مضمون کا مراسلہ پہنچا ہے۔ کہ دریائے نرے کے تمام خاذ پر جرمن توپخانہ اس قدر بکھیر دیا گیا ہے کہ وارسا کی بے سود مدافعت کے لئے کثیر التعداد فوج کا نقصان اٹھانا فضول ہے۔ دشمن برابر اپنے استحکامات اور ترقی میں ساعی ہے۔ امید ہے کہ روس وارسا کی واپسی میں ایک بار تو ضروری کوشش سے کام لیگا۔

جرمن و آسٹریا کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیے۔ کہ وہ روس کو دنیا سے محو کر دیگا۔ معاصر حبل المتین لکھتا ہے کہ مسئلہ وارسا طے ہونے پر خیال ہے کہ روس۔ جرمن اور آسٹریا میں صلح کی آواز بلند ہو۔ اور اگر وارسا مسخر ہو جانے پر بھی روس نے صلح نہ کی تو اس جنگ کے چند سال اور طول پکڑ جانے کا احتمال ہے جس کے متعلق انگلستان کے مبصرین جنگی کا بیان ہے کہ یہ لڑائی آیندہ جس قدر طول پکڑے گی متحدین کی قوت میں اضافہ ہو گا۔ اور جرمن و آسٹریا کی قوت کم ہوتی جائے گی۔ اور یہ وہ نکتہ ہے۔ جو روس فرانس اور انگلستان کو اپنی آخری فتح کا یقین دلاتا ہے۔ اور جس وقت روس۔ جرمن اور آسٹریا سے صلح کا خواہشمند ہو گا فوراً جنگ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ اس جنگ کی فتح و شکست روس کی طاقت اور عدم طاقت پر منحصر ہے۔ اس جنگ کو شروع ہوئے کامل ایک سال ہو گیا اس عرصہ میں روسیوں نے جو کچھ ان سے توقع تھی انہوں نے نہایت استقامت اور

اور بہادری کے ساتھ آج تک دشمن کا مقابلہ کیا۔ اور اپنے وعدہ کو فرانس اور انگلستان کے ساتھ پورا کر دکھایا۔ اور ہنوز برابر ڈٹا ہوا ہے۔

جرمنی کو امریکہ سے نفرت

لنڈن ٹائمز کا امریکن نامہ نگار مقیم جرمنی سلطنت متحدہ امریکہ و جرمنی کے اسباب کشیدگی کے متعلق لکھتا ہے کہ۔ آجکل باشندگان جرمنی کا یہ مقولہ ہے کہ جس قدر دشمن زیادہ اسی قدر عزت زیادہ" اور اہل جرمنی بجائے اس ضرب المثل کے کہ "خدا ہمارے ساتھ ہے" "خدا انگلینڈ کو سزا دیگا" استعمال کرتے ہیں۔ گذشتہ چار ماہ سے اہل جرمنی کا یہ خیال ہے کہ سلطنت متحدہ امریکہ اتحادیوں کے زیر اثر ہے اور بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انگلینڈ و امریکہ کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ عہد نامہ ہو گیا ہے۔ جرمن پریس میں اس عہد نامہ پر خوب بحثیں ہوتی ہیں۔ اتحادیوں کے ہاتھوں سامان جنگ خریدنا اور ہر قسم کا سامان رسد بہم پہنچانا جرمن ماہرین کے خیال میں الگ تھلگ رہنے کی پالیسی کے بالکل خلاف ہے۔ اور وہ کھلم کھلا اپنی دشمنی کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ علانیہ کہتے ہیں کہ اس سے تو یہ بہتر کہ امریکہ ظاہر طور پر اتحادیوں کے ساتھ ہو جائے۔ وہ اپنی نفرت کو علانیہ طور پر ظاہر کرتے ہیں۔

علامات دشمنی

آگے چلکر نامہ نگار مذکور لکھتا ہے۔ کہ میں نے حال میں تمام جرمنی کا سفر کیا ہے۔ جہاں ہر جگہ امریکہ سے نفرت بڑھتے ہوئے جذبات دیکھے۔ اور امریکن رعایا کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ پایا۔ ایک شہر میں دیکھا۔ کہ ایک سائن بورڈ کا لفظ "امریکہ" کاغذ کے سفید ٹکڑے سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس میں امریکن معاملات پر بے عزتی سے بحث نہ کی جاتی ہو۔

جرمنی کا ایک مشہور آور دہ اخبار ایک لمبے چوڑے مضمون میں تفصیل کے ساتھ امریکنوں پر یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ سب کے سب جاسوس ہیں۔ اور صناعوں پر زور ڈالتا ہے کہ وہ کسی قسم کی واقفیت کسی امریکن کو نہ دیں۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ جرمنی کے ایک بڑے شہر ہیمبرگ میں جہاز لوسی ٹینیا اور امریکن مسافروں کی غرقابی پر بہر بڑے اڑائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں میں نے جرمنی بھر میں جہاز مذکور کی غرقابی پر افسوس کی جھلک بھی نہیں دیکھی اور بہت سے جرمنوں نے مجھ سے فخریہ طور پر یہ کہا کہ چونکہ امریکہ والوں کو اٹلانٹک پر سبق سکھا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ آئیندہ جرمنی کے مخالفوں سے با ہمہ پیش آئیں گے۔ قریب قریب سب جرمنوں کا یہ خیال پایا گیا۔ کہ ایک جرمن سپاہی کا خون۔ غیر جانب دار ملک کے نصف درجن سو ٹیلین یا ایک درجن عورتوں اور بچوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ ایک خاص جرمنی افسر نے مجھ سے کہا کہ تم لوگوں سے ہم کو نفرت ضرور کرنی چاہئے۔ کیونکہ تم ہمارے دشمنوں کو جنگ جاری رکھنے کے لئے سامان جنگ سے مدد کرتے ہو۔

سردار ایوب خان کے صاحبزادوں کی نظربندی

ناظرین مدینہ کو یاد ہو گا کہ چند روز ہوئے ہم نے دریائے اٹک کے پل پر سردار ایوب خاں صاحب کے صاحبزادوں کو موٹر پر سرحد کو جاتے ہوئے روکے جانے اور تلاشی پر اُن کے پاس سے بہت سا زر نقد اور بندوقیں وغیرہ برآمد ہونے کی جو خبر شائع کی تھی اُس کے متعلق اب یہ معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں صاحبزادوں کے نام سردار اکرام اور سردار محمد اعظم ہیں۔ اُن کو اور اُن کے ملازم خاص غلام محمد کو سرکاری حکم سے اوٹا کمنڈ میں نظر بند کیا گیا ہے۔ اور اُن کے مصاحب عبد الحکیم خاں بہرام خان۔ میر افضل خان۔ اور یعقوب علی کو رنگون میں نظر بندی کا حکم ہوا اُن کے علاوہ غوث الدین خلف جہاں داد خان ولزئی کو چار دیگر اشخاص کے ساتھ جبل پور میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے

مسجد مچھلی بازار کانپور

تعجب ہے اس مسجد کے واقعات آج تک ختم نہیں ہوئے۔ پہلے آنریبل مسٹر مظہر الحق کے ساتھ جھگڑا رہا۔ بعد میں جناب راجہ صاحب محمود آباد کے ساتھ گفت و گو رہی۔ اس کے بعد کریم احمد صاحب متولی نے پھر بوساطت مولانا عبد الباری صاحب راجہ صاحب سے خواہش کی کہ منجملہ مبلغ اکیاسی ہزار روپیہ سرمایہ مسجد کانپور جو مسٹر مظہر الحق نے تاریخ ۴۔ اپریل ۱۹۱۵ء کو بمقام علی گڈھ آن کے حوالہ کر دیا تھا۔ سات ہزار روپیہ تعمیر کے واسطے متولیوں کو ملجائے۔ تاکہ تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔ مگر جناب راجہ صاحب کی جانب سے جواب دیا گیا کہ۔ سرمایہ مسجد سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

اس سے پیشتر کریم احمد صاحب اور راجہ صاحب کے مابین جو خط و کتابت ہوئی اُس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ سرمایہ مسجد راجہ صاحب کے پاس نہیں ہے لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کے پاس ہے۔ بایں ہمہ وہ تعمیر مسجد کے لئے ایک حبہ بھی دینے کو تیار نہیں ہیں۔ متولی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ تعمیر مذکور کے لئے قبل میں سات ہزار روپیہ خرچہ کا تخمینہ لیا گیا تھا۔ مگر اب مسلمانوں کی خواہش ہے۔ کہ مسجد کے اُتر جانب کی زمین خرید کر صحن مسجد کو وسعت دیجائے اور وضو کے واسطے حوض بنایا جائے۔ اس صورت میں کل خرچہ کا تخمینہ ۱۰ ہزار روپیہ کا ہے۔ لہذا وہ مجبوراً قوم سے فراہمی چندہ کی اپیل کرتے ہیں۔

بقول ہمعصر وکیل اس قدر سرمایہ کی موجودگی میں چندہ کی اپیل فضول ہے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ سرمایہ موجودہ میں سے روپیہ تعمیر کے لئے حاصل کیا جائے۔

۴ کروڑ روپیہ کے قرضہ کی ضرورت

جیسا کہ پیشتر لکھا گیا تھا کہ گورنمنٹ ۴ فیصدی سود کے حساب سے قرض لینا چاہتی ہے۔ اس کے متعلق گورنمنٹ نے ایک اعلان میں یہ فیصلہ دیا ہے۔ کہ سرکاری کاموں کے لئے ۴ کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے اعلان میں اس امر کا بھی ذکر ہے۔ کہ اگر یہ قرضہ پہلے سے نہ ادا کیا گیا تو ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء کو برابر مقابلہ میں ادا کر دیا جائے گا۔ لیکن حضور گورنر جنرل کو یہ اختیار رہیگا کہ وہ کل روپیہ نذر قرضہ کا یا اس کا کوئی جزو کسی وقت بین ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء یا اُس کے بعد ادا کر دے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ۳ ماہ پیشتر اطلاع شائع کر دی جائے گی۔ تمام قرضہ یا کسی حصہ کے واسطے درخواستیں کسی دن ۲۰ اگست روز دوشنبہ سے ۱۰ اگست روز چہار شنبہ تک آنی چاہئیں۔ درخواست دینے کا وقت علاوہ شنبہ کے دن کے ۱۱ اور ۳ بجے کے درمیان رکھا گیا ہے اور شنبہ کے دن صرف ۲ بجے تک رہیگا۔

ملک کے سرمایہ دار جن کو سود لینے میں تامل ہو اپنی درخواستیں بھیجنے میں عجلت سے کام لیں۔ اور اس قرضہ میں سرکار کو مدد دیں۔ ایک سو روپیہ تک کے حصے بھی اس قرضہ میں خریدے جا سکتے ہیں۔ انگلستان میں تو گورنمنٹ نے ڈاکخانہ کی معرفت پانچ پانچ شلنگ کے قرضہ کے حصے بھی بیچنے شروع کئے ہیں۔ نہ معلوم ہندوستان میں اس قدر کم حصے کسی مصلحت خاص سے نہیں رکھے گئے۔ یا یہ خیال کیا گیا ہو کہ ہمیں غریب لوگ اس کے حصے خرید کر پریشان ہوں

بمبئی میں تقریباً ۶۰۰ عازمان حج منتظر احکام ہیں

ہمعصر روزانہ پیسہ اخبار کا نامہ نگار بمبئی سے اطلاع دیتا ہے کہ سرکار انتظام کی طرف سے کچھ اشتہارات محافظ حجاج بمبئی کو آئے تھے جو انہوں نے عام اطلاع کے لئے مسافر خانوں وغیرہ میں چسپاں کرا دئے تھے جس کی نقل درج ذیل ہے۔ اس وقت تقریباً ۶۰۰ سو حاجی بمبئی کے مختلف مسافر خانوں میں ہیں۔ اور ہر روز دس پانچ آتے ہیں اور جنہوں نے دو تین مہینے یہاں ٹھہر کر ساری پونجی خرچ کر دی۔ اُن میں کو ہر روز

یا پنج حالت واپس بھی چلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ ہند کی طرف سے اب تک کوئی حکم شائع نہیں ہوا بمبئی کے حکام کو گورنمنٹ عالیہ کے حکم کا انتظار ہے

نقل اعلان گورنمنٹ نظام

(التوا رروانگی قافلہ عازمین حج بابت ۱۳۳۳ء)

سال گذشتہ بوجہ جنگ یورپ بحری سفر دشوار گذار پایا گیا تھا۔ اور نیز مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ عظمتہا میں درآمد غلہ کی رکاوٹوں کے باعث گرانی غلہ اور قحط کا سامنا تھا جس کے باعث مجبوراً منجانب سرکار عالی قافلہ عازمین حج کی روانگی موقوف کر دی گئی تھی اس سال بھی جنگ کی وہی حالت ہے اور اسباب و موانع حائل سفر ہیں اور بصورت سفر جان و مال معرض خطر میں ہوگا۔ اور سرکار پر فرض ہے۔ کہ اپنی رعایا کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ اور ایسی پرخطر حالت میں حج کی شرعاً بھی ضرورت نہیں۔ لہٰذا عام طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال بھی بوجوہ مذکورہ بالا روانگی قافلہ حرمین شریفین زادہما شرفاً و تعظیماً بالکل ملتوی کر دی گئی ہے۔ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی سے کوئی شخص بامید امداد وارد بلدہ نہو۔

نابیناؤں کا یونیورسٹی کے امتحان پاس کرنا

یہ خبر نہایت دلچسپی سے پڑھے جانے کے لائق ہے کہ ... کے شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر کلکتہ بلائنڈ سکول (مدرسہ نابینایاں) کلکتہ نے اخبار انگلشمین میں ایک چٹھی شائع کرائی ہے کہ ایک نابینا لڑکے نے امسال یونیورسٹی کے امتحان انٹرنیس میں دوسرے درجہ کی کامیابی حاصل کی جو کلکتہ کے بلائنڈ سکول کا شاگرد تھا۔ یہ پہلا اندھا لڑکا ہے جس نے انٹرنیس کا امتحان پاس کیا ہے"۔ پنجاب یونیورسٹی میں اس سے پہلے سردار چند سنگھ نابینا (وکیل چیفکورٹ) اور شاید دوسرے نابینا طالب علم بھی انٹرنیس کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ کئی مسلمان اور ہندو نابینا طالب علم اور نٹیل کالج سے عربی۔ فارسی اور سنسکرت کے امتحانات پاس کر چکے ہیں۔ مثلاً حافظ کمال الدین مرحوم نے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحان پاس کئے تھے اور قانون کے امتحان میں چند نمبروں کے لئے فیل ہو گئے جو مادرزاد نابینا تھے۔

ایک مجروح جرمنی افسر سے ایک نامہ نگار کی ملاقات

"ڈیلی ایکسپریس" کا نامہ نگار انگلستان کے فوجی مقام سے اطلاع دیتا ہے کہ مجھ کو ایک مجروح جرمنی افسر سے جو اسیر تھا ملاقات کا اتفاق ہوا۔ اور اس سے پہلے چونکہ برلن میں اس سے ملاقات کا موقع ملا تھا۔ اس لئے اس نے مجھ کو پہچان لیا۔ اور باواز بلند بلا کر اپنے پاس بلا لیا۔

ایک گولہ اس کی بغل میں لگا تھا اور کمر میں بھی ایک بہت بڑا زخم آیا تھا میں اس سے دیر تک گفتگو کرتا رہا۔ اور جب یہ سوال کیا کہ جنگ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ اگرچہ سال تک بھی اس لڑائی نے طول پکڑا تو ہمارا ملک کمال خوبی اور اطمینان کے ساتھ روس فرانس اور انگلستان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور ہماری قوم کا ہر فرد یہی آرزو رکھتا ہے کہ لشکر میں داخل ہو کر دشمن کے ساتھ میدان جنگ میں لڑے۔ اور ہمارے وطن کی بوڑھی عورتیں جو بالکل از کار رفتہ ہو گئی ہیں۔ وہ بھی اپنے دل میں حب وطن کا اس قدر جوش رکھتی ہیں۔ کہ زخمی سپاہیوں کی مرہم پٹی کرنے سے دریغ نہیں کرتیں۔ عام تھیٹر اور قہوہ خانے بند پڑے ہیں نہ ہوٹلوں وغیرہ میں کچھ رونق اور چہل پہل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کا دل میدان جنگ میں جانے کو چاہتا ہے۔ اور جسقدر نوجوان کاشتکار ہیں۔ وہ بھی میدان میں آ گئے ہیں مجروح چونکہ زخم سے زیادہ ناتواں اور ضعیف تھا۔ اسلئے زیادہ گفتگو نہ

نہ کر سکا۔ اور خود توقع قیام کر کے معافی کے بعد خاموش ہو گیا۔

ایک جرمن ڈاکٹر کی خودکشی

اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ مسٹر ... مدیر "مینول ہینڈ" ایک جرمن عالم جو لندن کے مشہور دارالعلوم میں پروفیسر تھا خودکشی کرلی۔ اس کی خودکشی کے کچھ دیر بعد اس کی میز پر سے ایک کاغذ ملا جس میں اس نے اپنی خودکشی کا سبب لکھا ہے کہ:

اس وقت چونکہ میرا وطن انگلستان و فرانس سے برسرپیکار ہے۔ اس لئے میرے دل میں بعض خواہشیں تھیں۔ کہ کسی طرح اپنے وطن پہنچکر کام آؤں مگر چند کوشش کی لیکن کسی طرح نہیں جا سکا۔ مجھ سے وہ شخص بدرجہا بہتر ہے جو ہاتھ پاؤں شل ہو جانے کے باعث قطعاً حرکت نہ کر سکتا ہو۔ لیکن خدمت ملک و قوم کر سکے۔ خدا نے مجھ کو ہاتھ پاؤں، ناک کان عطا فرمائے ہیں۔ مگر افسوس کہ میں ان کو خدمت قوم و وطن میں صرف نہیں کر سکتا۔ میرے واسطے یہی مناسب ہے کہ خودکشی کر لوں۔ اول ارادہ کیا کہ گلے میں پھانسی ڈالکر لٹک جاؤں۔ لیکن اس صورت سے چونکہ جان نکلنے میں زیادہ حرکت اور تکلیف ہوگی۔ اس لئے تیز استرے سے لیتے گئے کو آپ کاٹتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ اس طرح ... ۱۵ منٹ میں ملک عدم پہنچ جاؤنگا۔ پس اگر اہل انگلستان میری نعش کے ساتھ ہمدردی کرنا چاہیں۔ تو اس طرح ممکن ہے کہ میری نعش کو کسی جرمن شفاخانہ میں بھیجا دیں تاکہ وہاں جرمن طالب علم میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس سے طبی معلومات حاصل کریں یعنی فن جراحی میں کامیاب ہوں۔ اور ... مرنے کے بعد فخر کر سکوں کہ میں بدنصیب بھی اپنے وطن کے کسی کام میں آ کر ایک خدمت کر سکا

تازہ تار ۔ شملہ ۔ ۸ اگست اسکندریہ آف اسٹیٹ کا تار۔ آسٹرو جرمن جارحانہ کارروائی دریائے وسچولا اور بوگ مین ریوے کے پار ترقی کر گئی ہے۔

ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ صوبجات بالٹک میں جرمن ایک خونریز جنگ کے بعد دریا کے دائیں کنارے پر پوسک سے شپ ... گئے جو ریگا سے ۴۰ میل جنوب کو ناریو کے منبع پر واقع ہے

زکوا کے جنوب کے نواح میں دریا کے مشرقی کنارے پر غنیم نے اپنے پاؤں جما لئے لیکن اسے پسپا کر کے دریا کی ... کی طرف دھکیل دیا گیا۔

اس سے مزید جنوب کو ناریو کے مشرقی کنارے پر روزان کے بالمقابل غنیم نے کثیر التعداد افواج سے جارحانہ کارروائی کی جس پر نہایت خونریز جنگ ظہور پذیر ہوئی۔ غنیم نے زہریلی گیسیں بہت استعمال کیں سنگینوں سے کثیر التعداد حملے کرنے غنیم نے کینکا کے قریب تھوڑی سی پیشقدمی کی۔

ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ وسچولا کے مشرق کو روسی جرمنوں سے جنگ آزما ہوئے۔ جرمن ایون گوراڈ کے شمال مغرب کو لڑتے لڑتے دریائے وسچولا کو عبور کر گئے تھے۔ اس جنگ میں طرفین نے باری باری سے جارحانہ پہلو اختیار کیا تھا

مقامی حالات

موسم ۔ اس ہفتہ کئی مرتبہ اچھی بارش ہو گئی لیکن دقت حبس زیادہ ہوتا ہے۔

رائے بہادر ... صاحب چیئرمین میونسپل بورڈ بجنور جو ایک عرصہ سے ... میں تھے اور چیئرمینی کے مستعفی ہو گئے ہیں ... چودھری جوگراج سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی ... واپس چیئرمینی کا کام کر رہے تھے ... سے چیئرمین منتخب کئے گئے۔ امید ہے کہ آپ پبلک کے حق میں مفید ثابت ہونگے اور کسی کو شکایت کا موقع نہ دینگے۔

مولوی عبدالحئی صاحب وکیل ... سرکاری ممبر میونسپل بورڈ بجنور مقرر ہوئے

دعائیہ جلسے ۔ ۴ اگست کو جنگ کی سالگرہ میں مسلمانان بجنور نے عیدگاہ

اخلاق النبی

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

۲

میٹھا اور ٹھنڈا پانی آپؐ کو بہت مرغوب تھا۔ آپؐ کا پیالہ لکڑی کا تھا۔ جو لوہے کی زنجیر سے جکڑا رہتا تھا۔ اُس میں ہر قسم کی چیز نوش فرمایا کرتے تھے کھانے کے قبل اور بعد ہاتھ دھونے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں یہ الفاظ زبان مبارک سے ادا کرتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین (سب تعریف ہے اُس پاک پروردگار کے لئے جس نے ہم کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا۔ اور مسلمان بنایا) آپ تین انگلیوں سے کھایا کرتے۔ اور سادہ طور پر زمین پر بیٹھ کر کھایا کرتے۔ اور آپ فرمایا کرتے کہ میں مثل ایک غلام کے کھاتا ہوں جیسا کہ وہ مالک کے حکم کا منتظر رہتا ہے دل لگا کر نہیں کھاتا۔ اسی طرح میں بھی دل لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔ بلکہ چند لقمے جو زندگی کو کافی ہوسکیں کھا لیتا ہوں۔ اور جناب کے انکسار کا یہ حال تھا کہ آپ ہمیشہ یہ کمال فروتنی سے فرمایا کرتے۔ لاتفضلونی علی یونس (مجھے یونسؑ نبی پر بڑائی نہ دو) ورع اور اتقا کا یہ حال کہ آپ نے بیعت کے وقت بھی کبھی اجنبی عورت کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا۔ نہ خلوت میں کسی عورت سے بات وغیرہ کی۔ شرم وحیا کا یہ حال تھا کہ آپ کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے جب آپ مکان میں تشریف لاتے تو گھر والوں کی خدمت اور گھر کے کل کاروبار میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ پھر نماز کے وقت مسجد میں تشریف لیجایا کرتے تھے۔ حضورؐ اپنا کام اپنے دست مبارک سے کیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے آپ سی لیتے تھے۔ پاپوش آپ گانٹھ لیتے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ اور اسی طرح اور کام کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ سفر کو تشریف لے گئے چند اصحاب جناب کے ہمراہ تھے۔ جب کھانا پکانے کا وقت آیا۔ تو ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لے لیا کوئی بکری ذبح کرنے لگا کوئی اُس کے صاف کرنے پر تیار ہوا کسی نے کوئی کام کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ لکڑیاں جنگل سے میں لاؤنگا۔ اصحابؓ نے بہت کچھ عرض کیا۔ کہ یہ کام بھی ہم ہی کر لیں گے حضورؐ تکلیف نہ فرمائیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کرتا ہے۔ کہ ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کر بیٹھے اور کسی کام میں شرکت نہ کرے۔ حضورؐ جا کر لکڑیاں اپنے دست مبارک سے اُٹھا لائے۔ حضور کمال وجیہہ اور باوقار تھے۔ جو شخص دفعۃً آپ کو دیکھتا ہیبت کھاتا۔ مگر جب حضور کے قریب ہوتا اور کلام کرتا تو آپ کی محبت اُس کے دل میں سما جاتی۔ ملاقات کے وقت حضور پہلے سے سلام کرتے اس بات کے منتظر نہ رہتے کہ پہلے دوسرا سلام کرے۔ آپ کا گذر جب لڑکوں پر ہوتا تو آپ اُن کو سلام کرتے۔ ہر ایک شخص سے بہ کشادہ پیشانی اور خندہ زن ہو کر ملتے۔ جو کوئی آپؐ کو پکارتا آپ فرماتے "لبیک" یعنی حاضر ہوں۔ آپ اصحاب میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے جس مجلس میں آپ تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے۔ قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نہ کرتے۔ (باقی آیندہ)

قبضۂ لحج کی اہمیت۔ ہمارے حلیف سلطان لحج کو امداد بھیجنے میں کوتاہی اچھی نہیں۔ گذشتہ چند سال امام یمن ٹرکی کے پہلو میں ایک کانٹا تھا مگر آخر ترکوں نے اُس کو پہچانا۔ اور کامل اقتدار بخشا امام نہایت متعصب شخص ہے اور ترکی افواج کا یورپین پتلون پہننا بیہودہ سمجھتا ہے۔ یورپ والے یمن اور لحج کی سرسبزی اور پیداوار پر کسی طرح یقین نہیں کر سکتے لحج کا قبضہ ایک حد تک عدن کے لئے مخدوش ہے۔ ممکن ہے کہ خطرہ عظیم نہو۔ مگر قابل لحاظ ہے۔ لہٰذا لحج کو کسی طرح واپس لیکر محفوظ کر لینا چاہیئے۔ (المیزان)

اقتباسات

مانٹی نیگرو سقوطری پر قابض ہوگیا چند ہفتے ہوئے سرویوں نے البانیہ میں داخل ہو کر البشان اور ترانا لے لیے۔ پھر درازو پر بڑھے تھے۔ مگر اس امر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ وہ اس مقام تک پہنچے بھی یا نہیں۔ اب مونٹی نیگرو البانیا میں کچھ کارروائی کر رہا تھا۔ اُنھوں نے سان ہیابووانی ڈی میڈوا تو لے لیا۔ اس پر پہلے البانی قابض ہو گئے تھے۔ اور مونٹی نیگرو کے جہازوں کو دریائے بوشانا میں سے لوٹکر چلے جاتے تھے۔ ۲۷۔ جون کو سقوطری پر قبضہ کر لیا البانیا والے آسٹریوں کے بھرے میں آ کر سرویوں اور مونٹی نیگریوں پر چڑھ چڑھ آتے ہیں۔ اور اسی طرح اُن کو دق کرتے ہیں۔ مگر اب یہ دونوں ریاستیں پھر آسٹریا پر حملہ کرنے والی ہیں۔ اور یہ مناسب نہ تھا۔ کہ البانیا کی سرحد کو خطرہ میں چھوڑ دیا جاتا۔ اس وجہ سے اُنہوں نے یہ سوچا کہ آسٹروی شر سے محفوظ رہنے کے لئے البانیا پر قبضہ کر لینا چاہیئے۔ اس ارادہ میں سرویوں کو تو پوری کامیابی ہوئی اور اب مونٹی نیگرو بھی بلا روک ٹوک بڑھتا چلا جاتا ہے سرحد پر جو درہ وزکوونسا ہے اُس کی لڑائی میں البتہ کچھ دقت پیش آ گئی تھی۔

اٹلی سے جو اطلاع ملی ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سقوطری پر بالکل چپ چپاتے قبضہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہاں کی رعایا خوشی سے اس بات کو چاہتی تھی۔ سرگروہ کے تمام مقام مونٹی نیگرو کی فوج کے استقبال کو گئے۔ اور اُس کو اپنے ہمراہ شہر میں لے آئے۔ جنرل ووکووچ نے اُس کا قبضہ شاہ نکولس کی طرف سے لیا اور رعایا سے کہدیا کہ اب تم مونٹی نیگرو رعایا ہو۔ آسٹروی قنصل کا جھنڈا بھی اُتار دیا گیا۔ اس سے مونٹی نیگرو کو بیحد خوشی ہوئی ہوگی کیونکہ دو سال ہوئے اُنہوں نے پہلی ہی نہایت کامیابی کے ساتھ اسی سقوطری پر قبضہ کیا تھا مگر دول نے اُس کو خالی کرا لیا تھا۔ یہ کارروائی آسٹریا کے کہنے سے ہوئی تھی تو اب اُس کی تلافی ہو گئی۔

جن سلطنتوں سے مونٹی نیگرو کی دوستی ہے اُن کے پاس اُس نے ایک تحریر بھیجی ہے۔ اُس تحریر میں اُس نے اُن حالتوں کو بیان کیا ہے جس میں سقوطری پر قبضہ کیا گیا۔ اور اینڈرے ربدووچ صاحب انگلستان میں بھی آئے ہیں۔ یہ پہلے مونٹی نیگرو کے وزیراعظم تھے۔ چنانچہ اپنی طرف سے برطانیہ اور فرانس کو یقین دلانے آئے ہیں کہ سرزمین البانیہ کو محض جنگ آرائی کی ضروریات کی وجہ سے لے لیا ہے۔ یہ منشا نہیں ہے۔ کہ سقوطری پر جو قبضہ کر لیا سو کر لیا گو اس میں کچھ شک نہیں کہ البانیا کے معاملات سے مونٹی نگرو کو تعلق تو بہت ہے۔ تاہم وہ دول عظمیٰ کے فیصلہ کا ہمیشہ لحاظ و پاس کرتا رہیگا۔

نیرالیسٹ اسی ضمن میں لکھتا ہے کہ یہ موقع ایسا ہے کہ کوئی اس بات کو خیال ہی نہ کریگا۔ کہ اس بیان میں اور مونٹی نیگرو کی خبر کے اعلان میں کتنا فرق ہے علاوہ بریں البانیہ کے فضول قضیوں سے سوائے آسٹریا اور جرمنی کے باہر والوں کو غرض وواسطہ ہی کیا ہے۔ اب تو اتحادی صرف یہ چاہتے ہیں کہ البانیا میں امن رہے۔ اگر سرویا اور مونٹی نیگرو کے ہاتھ میں رہا تو بدامنی کا اندیشہ بہت کم ہوگا۔ نیرالیسٹ (نیر اعظم)

قیصر ولیم کے نام سے نفرت

اٹلی کے مقام جنیوا میں فریڈرک ولیم برج نامی جو پل قیصر جرمنی کے نام پر موسوم تھا اب اُس کی بجائے کنگ البرٹ شاہ بلجیم کے نام پر موسوم کر دیا گیا ہے اسی طرح فرانس میں بھی ایک کوچہ کا نام قیصر ولیم کے نام پر تھا جو بدل دیا گیا ہے۔

افغانستان کا کارخانہ پشمینہ بافی

کابل میں ایک عظیم الشان کارخانہ پشمینہ بافی کا مدت سے قائم ہے جس میں جلالت مآب امیر کابل خاص دلچسپی لیتے ہیں چنانچہ آپ نے ۵ شعبان کو کارخانہ مذکور کو معہ حضرت نائب السلطنت و خدم و حشم معائنہ فرمایا۔ اور ہر ایک مشین اور کارگاہ کو نہایت غور سے ملاحظ فرماتے اور اپنے ہمراہیوں کو سمجھاتے رہے دوران معائنہ میں آپ نے ایک جگہ افغانستان کی پشم کا ذکر کرتے ہوئے۔ اپنے ہمراہیوں کو ایک دلچسپ و معنی خیز واقعہ سنایا۔ جو ہز مجسٹی کو دوران سیاحت ہند میں پیش آیا تھا۔ آپ نے فرمایا:

"در ہندوستان در یک کارخانہ پشمینہ بافی رفتہ بودم۔ آنجا یک کی پشم نشاں دادند و گفتند بہترین پشم ہا پشم افغانستان است چوں دیدم گفتم لیکن زیں ایں پشم نصیب تاں نخواہد شد گفتند آیا تجارت آنرا منع می کنید۔ گفتم نے چوں ارادہ دارم در افغانستان انشاء اللہ کارخانہ ہائے پشمینہ بافی بنیاد کنیم ازیں رو چوں پشم ہا در ملک خود ما بکار شود بیروں چرا بیارند؟"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ افغانستان کے روشن ضمیر تاجدار کو ملکی بہبود و فلاح کا کس قدر خیال ہے۔ اس کے بعد آپ مختلف چیزیں ملاحظہ فرماتے رہے اور جب کارخانہ مذکور کے افسر اعلیٰ نے آپ کی خدمت میں اڈریس کیا۔ تو آپ نے اس کے جواب میں بعض نہایت معقول اور دور اندیشانہ خیالات ظاہر فرمائے۔ فرمایا:

"من امروز شمارا برائے دیدن ماشین ہائے پشمینہ بافی ازیں سبب آوردم کہ شما بدانید کہ من بعد انشاء اللہ مردہ ما بے کفن و بے چین مردہ و زندہ ما بے چین نخواہد ماند۔ ہر چند کہ تا حال ہم الحمد للہ بے کفن و بے چین مردہ و زندہ ما ماندہ و سے چوں ما آنرا از خارج میخریدیم و بہ بیگانگاں محتاج بودیم ما خود را برہنہ می شمردیم علی الخصوص دریں اوقات کہ بسبب محاربہ دولت ہا راہ تجارت مسدود است و چیز ہا نیرسند اگر کیبار ہمیں راہ تنگ بستہ شود۔ آیا ما چہ خواہیم کرد انیست کہ شما را برائے ایں آوردم کہ شما بدانید کہ ما انشاء اللہ بسعی و توسیع ایں فابریک تا یک حدے از احتیاج غیر خود را اخلاص می کنیم۔ و نیز خدمتے کہ من برائے قوم خود کردہ ام بشما نشان بدہیم"

یہ بھی جذبات صادقہ کا نتیجہ ہے۔ کہ رعایائے افغانستان میں بھی اپنی مدد آپ کرنے کے خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر سمجھدار شخص قومیت و وطنیت کے رنگ میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ خود حضرت نائب السلطنت بھی اپنے جلیل القدر باپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان کے تمام خیالات میں سراج الملۃ والدین کے حسیات ملی و قومی کی جھلک عیاں ہے۔

رنگوں کی کمیابی کی جو شکایت ہندوستان میں ہے وہی افغانستان میں بھی پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہاں بھی رنگوں کی ساخت کی کوشش ہو رہی ہے چنانچہ افسر کارخانہ مذکور نے حضرت امیر المعظم کی خدمت میں عرض کی کہ "انشاء اللہ عنقریب رنگہا را ہم ساختہ بحضور ہمایونی تقدیم می کنیم سبب ساختن رنگ جنگ موجودہ است۔ کہ رنگ از جرمنی پیدا می شد و حالا بواسطہ جنگ نمی رسید و نمیتواند لہٰذا در ہمیں جا مے خواہیم بسازیم"۔

اس طرح افغانستان رفتہ رفتہ ترقی کی شاہراہ پر قدم بڑھا رہا ہے جس سے دیگر غیر جانبدار اسلامی ممالک سبق سیکھ سکتے ہیں۔ (وکیل)

اشانٹی میں اسلام کی ترقی

ریورنڈ جے ڈینی رسل ماہ اپریل کے رسالہ فارن فیلڈ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اسلام مغربی افریقہ کے باشندوں میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ حبشی آبادی میں اس کا اثر نہایت زبردست ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کے اصول سادہ ہیں۔ اور نومسلم کو سوسائٹی میں ممتاز حیثیت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ مغربی افریقہ میں یورپین افسر دیسی عیسائیوں کی نسبت مسلمانوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مسلمانوں کی تعداد بسرعت تمام ترقی کر رہی ہے تین سال کا زمانہ گذرا۔ کہ کماسی میں صرف دو مسجدیں تھیں لیکن اس وقت ان کی تعداد پانچ تک پہنچ گئی ہے۔ اشانٹی کا محلہ زونگو (جہاں مسلمان بستے ہیں) شہر کا سب سے زیادہ آباد حصہ ہے۔ ہر ایک گاؤں اسلامی تعلیم کے زیر اثر آ رہا ہے۔ ہر ایک سردار کے گھر میں دفع شر کے لئے علاوہ اُن کی اپنی کتابوں کے قرآن کریم کی آیتیں بھی معلق رہتی ہیں۔ اس میں کلام نہیں کہ اس سرزمین کے بعض حصص میں اسلام کا قوی اثر موجود ہے" (د ر)

مسز اینی بیسنٹ اور تعلیم

مدنا پلی کے ہندو ہائی سکول اور کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مسز اینی بیسنٹ نے انعام تقسیم کرنے کے بعد ایک ایڈریس دیا جس میں انہوں تعلیم کے مسئلہ پر بحث کی اور موجودہ امتحانات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ لارڈ کرزن نے تعلیم کے متعلق جو کام کیا ہے۔ اور جو ہندوستان کی یونیورسٹی ایکٹ میں موجود ہے۔ وہ عملی طور پر ملک کی تعلیم کو کم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ انہوں نے کلکتہ یونیورسٹی کے بعض نتائج کو تعجب آمیز نگاہ سے دیکھا۔ ایک سال یونیورسٹی مذکور میں بہت سے لڑکے فیل ہوئے۔ اور اس کے بعد تمام ملک میں ایک عام شور و غلغلہ مچا۔ بنگال نے یونیورسٹی کے خلاف ایجی ٹیشن کیا۔ اور کلکتہ یونیورسٹی کو دھکا دیا جس سے یونیورسٹی کو اپنا طرز عمل بدلنا پڑا مگر اب یہ حالت ہے کہ اسی یونیورسٹی کے سینٹ کا ایک ممبر شکایت کرتا ہے کہ پاس ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر جب ملک کی آبادی تیرہ لکھوں کی مختصر تعداد پر غور کیا جائے۔ تو یہ شکایت نہایت تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے۔

ہندوستان کی تعلیم بذاتہ نہایت افسوسناک ہے اور اس لئے ممبران سینٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ خود شرمندہ ہوں۔ ہندوستان کی تو یہ حالت ہے کہ خود سینٹ کا ایک ممبر شاکی ہے کہ پاس ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیاں جو ساٹھ سے ستر فیصدی تک طلبہ پاس کرتی ہیں۔ اپنے نتیجہ پر خوش ہوتی ہیں۔ بلکہ افسوس کرتی ہیں کہ کیوں اس قابل نہ ہو سکیں کہ اس سے زیادہ طلبہ پاس کرتیں۔

مدعا علیہ درہ دانیال میں

۱۲-جولائی کو کلکتہ ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس چودھری کے سامنے جی آر نیولینڈ کی حمایت میں ایک عرضی پیش کی گئی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ نرسنگھ داس ناتھو لال کو ہنڈیوں کے متعلق اڑتالیس ہزار روپیہ کی جو ڈگری جج نے منظور کی ہے اسے منسوخ کر دیا جائے کیونکہ مدعا علیہ کو خلاف دی گئی ہے۔ اس سے قاعدہ کے مطابق جج آر نیولینڈ کو علیحدہ رکھا جائے۔ مسٹر نیولینڈ کے وکیل نے بیان کیا کہ جب رجسٹری شدہ خط کے ذریعہ مدعا علیہ ثانی کو سمن بھیجا گیا ہے۔ وہ اس وقت ملک معظم کی فوج کے ہمراہ دردانیال میں تھا۔ اس نے فوراً اپنے وکیل کو پیروی مقدمہ کے لئے لکھا۔ حالانکہ وہ اس وقت دردانیال میں لڑ رہا تھا۔ وکیل نے عدالت سے درخواست کی کہ انگلستان میں یہ قاعدہ رائج ہے کہ جب مدعا علیہ میدان جنگ میں ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ اس کے خلاف مقدمہ ملتوی رکھا جائے۔ مگر مجھے اس کا علم نہیں کہ آیا اس قانون کو ہائی کورٹ کلکتہ میں بھی نافذ کیا گیا ہے یا نہیں جسٹس موصوف نے کہا کہ یہ قاعدہ ابھی تک ہائی کورٹ تک وسعت پذیر نہیں ہوا۔ مگر مقدمہ کے تمام حالات پر غور کرنے کے بعد

اسی قسم کا ایک حکم جاری کردیا گیا کہ مدعا علیہ کو میدان جنگ میں رہنے کا فائدہ اٹھانے کا حق دیا جائے۔

مسلمان سرکاری درسگاہوں میں

ہمعصر البشیر نے صوبہ متحدہ کے حرفتی کالجوں اور اسکولوں میں جو گورنمنٹ کی جانب سے جاری ہیں مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل دکھائی ہے

نام کالج	کل تعداد	مسلمان
یونیورسٹی لا اسکول الہ آباد	۳۹۹	۴۱
رڑکی کالج	۳۲۹	۳۳
لکھنؤ میڈیکل	۱۰۸	۹
آگرہ میڈیکل اسکول	۲۵۹	۳۲
الہ ٹریننگ کالج	۳۴	۸
لکھنؤ ٹریننگ کالج	۵۴	۱۶
میزان	۱۱۸۳	۱۳۹

مذکورہ بالا مفید تعلیم گاہوں میں مسلمانوں کی تعداد کس قدر کم ہے۔ کاش مسلمان غور کریں کہ آخر یہ کمی کیوں ہے اور کس طرح اس میں ترقی ہو سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ تقریباً یہی حالت ہر ایک صوبہ میں ہے۔ اور ہر جگہ مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں جس پر کسی کو تنبہ نہیں ہوتا۔

آسام میں طغیانی کی مصیبت

انگلشمین کا نامہ نگار آسام میں طغیانی کی مصیبت کا حسب ذیل دردانگیز نقشہ کھینچتا ہے:

طغیانی آخرکار رو بہ تخفیف ہے۔ لیکن اس سے بے انتہا نقصان پہنچا یا ہے چائے کے اکثر باغوں میں چائے کے پودے پانی میں بالکل ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور لوگ ان پر کشتی رانی کرتے ہیں۔ یوروپین اور ہندوستانیوں الغرض ہر دو کو مختلف طریقوں سے نقصان پہنچا ہے۔ اول الذکر کو تو کئی روز تک متصل ڈبل روٹی یا دیگر سامان نہیں پہنچ سکا۔ چاول بھی بہت کمیاب ہیں علی الخصوص چائے کے باغات متصلہ بستیوں میں تمام لوگ فاقہ کشی کر رہے ہیں۔ نرخ اجناس بڑھ گیا ہے۔ کم استطاعت لوگ جو چاول خرید نہیں سکتے۔ مجبوراً مقروض ہو رہے ہیں۔ یا بھوک کی مصیبت برداشت کر رہے ہیں۔ بستی والوں کے مویشی تمام بنگلوں کے ٹیلوں یا خشک جگہوں پر ہیں کثیر التعداد مویشی غرق یا گم ہوگئے۔

ایک نوجوان ہندو عورت کی افسوسناک خودکشی

۲۹۔ جولائی کو کلکتہ سٹی کورونرس میں ایک نہایت سنسنی خیز مقدمہ کی سماعت ہوئی جس میں ایک نوجوان بنگالی عورت نے خودکشی کرلی تھی۔ اس بدنصیب عورت کا خاوند ایک فضول خرچ نوجوان تھیٹروں اور بدچلن عورتوں کے پاس جایا کرتا تھا۔ ۲۲۔ جولائی کی رات کو اس عورت کا خاوند باہر جانے لگا تو عورت نے منع کیا۔ اور التجا کی کہ خدا کے واسطے باہر نہ جاؤ۔ لیکن اس کمبخت نے ایک نہ سنی۔ عدالت میں بیان دیتے ہوئے۔ اس شقی القلب نے نہایت لاپروائی سے کہا۔ میں نے کہا ہے میں جلدی واپس آجاؤنگا۔ جب میں باہر جانے لگا تو میں نے اُسے بتلایا۔ لیکن اُس نے پھر مجھ سے کہا کہ نہ جاؤ میں نے کہا بہت جلد واپس آجاؤنگا۔ پھر میری عورت نے کہا کہ اس حالت میں تم مجھے جیتا نہ پاؤ۔ میں پہلے ٹھہر گیا۔ پھر ایک عورت کے گھر گیا۔ میری عورت کو معلوم تھا کہ میں کیا کرونگا۔ قریب پونے چار بجے رات مرحومہ کے معصوم بچوں کی چیخوں نے اُس کی ساس کو جگا دیا وہ بھاگی ہوئی کمرے میں گئی لیکن مرحومہ کو وہاں نہ پایا۔ اس پر اُس نے شور مچانا شروع کیا اور اُس کے دو بیٹوں نے مکان میں تلاش شروع کی اور آخر اس بدبخت نوجوان عورت کو سیڑھیوں کے نیچے مردہ پایا۔ اُس کا جسم جھلسا ہوا تھا۔ اور مٹی کے تیل کا ایک کنستر پاس پڑا تھا۔ تیل کی سخت بدبو آرہی تھی۔ پولیس کو بلایا گیا۔ اور وہ تحقیقات کر رہی تھی کہ مرحومہ کا خاوند بھی آپہنچا۔ کورونر نے یہ مقدمہ جیوری کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ وجہ خودکشی کافی بیان کردی گئی ہے۔ لیکن جیوری کی اگر تسلی نہیں ہوئی تو میں پولیس کو مزید تحقیقات کا حکم دونگا۔ جیوری کی چونکہ تشفی ہوچکی تھی اس لئے اُس نے فیصلہ کیا کہ خاوند کی غفلت کی وجہ سے مرحومہ نے خودکشی کی ہے۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس شملہ کا پروگرام

جیسا کہ حضور وائسرائے نے اس سے پہلے قرار دیا ہے۔ شملہ کے اجلاس میں کوئی متنازعہ مضمون پیش ہوگا۔ اس لئے جنگ کے بعد لیجسلیٹو کونسل کا پروگرام لازمی طور پر طویل ہوگا۔ ملتوی شدہ مسودہ جات میں سے چھوٹی بہائی پیروشپی کے متعلق پیروشپی بل۔ انلینڈ سٹیم ویسلز بل اور ہندو یونیورسٹی بل آیندہ اجلاس موسم خزاں میں پیش ہونگے اور غالباً پاس کئے جائینگے۔ باقی ماندہ تینوں بل میں ضابطہ فوجداری کے متعلق بل۔ اخلاقی بل اور توہین عدالت کا بل جنگ کے بعد پیش ہونگے۔

یہ عام طور پر معلوم ہے کہ جو مسودہ جات قوانین زیرغور ہیں ان میں کہ قانون انتقال جائداد کو ترمیم کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹی بل طیار ہے لیکن امید نہیں کہ کچھ عرصہ تک پیش ہو سکے۔

مسودہ قانون رازداری کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ چونکہ قانون تحفظ سلطنت نے اس قسم کے جرائم کو روکنے کے لئے گورنمنٹ کو کافی اختیار دیدیا ہے اس لئے اُس کی اشد ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ آیندہ موسم خزاں میں ایک بل طبی ڈگریوں کے متعلق پیش کیا جائیگا۔ اور لوکل گورنمنٹس اور پبلک باڈیز کے پاس اُن کی رائے لینے کے لئے بھیجا جائیگا۔ مذہبی اور خیراتی اوقاف کے متعلق جو مسودہ قانون ہے اُس کا ڈرافٹ سکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس بھیجے جانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ سرحدی پولس کے متعلق بل بھی جو ایک غیر متنازعہ بل ہے تیار ہوگا۔ کورٹ فیس ایکٹ کی ترمیم بھی زیرغور ہے۔ زیادہ سود کے تدارک کے لئے بھی لوکل گورنمنٹس تجاویز پیش کر رہی ہیں۔ انڈین ٹرسٹ ایکٹ اور پورٹ ڈیوز بل موسم خزاں میں پیش ہوگا

دو غیر سرکاری بل پنڈت مدن موہن مالوی پیش کریں گے۔ ایک رجسٹریشن بل اور دوسرا انتقال جائداد کا بل ہے۔ دونوں بل غیر متنازعہ ہیں۔ اور ان کے مسودہ جات لوکل گورنمنٹوں کو بھیجے گئے ہیں یہ بل پریوی کونسل کے گذشتہ فیصلہ جات کو قانون کی شکل میں لے آئیں گے علاوہ ازیں شاید سٹہ کے متعلق بھی۔ ایک آدھ غیر متنازعہ بل پیش ہو جن میں سے سب سے زیادہ اہم اُس آرڈیننس کو قانون کی شکل دینا ہے جو میدان کو گئے ہوئے سپاہیوں کے مقدمات کے متعلق ہے۔

جنگ میں آقا اور خادم برابر ہیں

ارل آف کیتھ جو انگلستان کے ایک نامور لارڈ ہیں وہ فوج میں بحیثیت ایک عام سپاہی کے بھرتی ہوئے ہیں۔ اور ایسا ہی اُنکا بہرہ بھی بھرتی ہو گیا ہے۔ واقعی جنگ بھی ایک عجیب ہموار کر دینے والی چیز ہے۔ بلور کیا عجب ہے کہ ارل آف کیتھ کا ٹیلر سارجنٹ ہو جائے۔ اور اپنے سابق آقا پر حکومت کرنے لگے۔

مصارف جنگ ساڑھے گیارہ لاکھ روپیہ فی گھنٹہ

پیرس کے مقتدر اخبار ٹائمز میں ایڈیٹر

مشہور ماہر اقتصادیات نے موجودہ جنگ میں فوجی جنگی اغراض کے لئے مصارف کے تخمینہ کے متعلق ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے چنانچہ ان کی رائے میں اب تک اتحادی دو ارب پونڈ یا تیس ارب روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ اور اس کے مقابل میں آسٹریا و جرمنی نے ۲۲۔ارب ۲۰ کروڑ خرچ کیا ہے جس سے ۱۴ کروڑ ۵۲ لاکھ یومیہ اور تقریباً ۶۰ لاکھ فی کی اوسط نکلتی ہے۔

اللہ میاں کے کھیل

ایک شخص نے شیطان سے دوستی پیدا کی۔ اور پوچھا یار تم کو لوگ کیوں بدنام کرتے ہیں۔ اُس نے کہا میرا تو کچھ بھی قصور نہیں صرف دشمنی سے لوگ بُرا بھلا کہتے ہیں۔

آؤ میں تم کو ایک تماشا دکھاؤں مگر خاموش دیکھتے رہو۔ کچھ دم نہ مارو۔ ایک شہر میں لے گیا اور کہا کہ آج اس کی بربادی کا حکم ہے۔ اب دیکھو کیا ہوتا ہے! حلوائی کی دکان میں چاشنی پک رہی تھی۔ شیطان نے اس میں سے انگلی بھر کر دیوار سے لگا دی فوراً مکھیوں کا جھمگٹ ہو گیا چھپکلی نے اُن کی تاک لگائی حلوائی کی بلی نے چھپکلی پر داؤ لگایا کہ جھپٹا مارے ناگہاں ایک فوج کا سپاہی اُدھر سے گذرا۔ اُس کے ساتھ نہایت تیز شکاری کتا تھا۔ اُس نے جو بلی دیکھی جھٹ اُس کو جا دبوچا۔ بلی چاشنی کے اندر گری اور پھنس گئی۔ حلوائی کو غصہ آگیا کتے کے سر میں ایسا کفچہ مارا کہ وہیں لوٹ گیا۔ پھر سپاہی کو کہاں تاب تھی بگڑ گیا۔ اور حلوائی کا مارتے مارتے خون کر دیا۔ حلوائیوں نے جمع ہو کر سپاہی پر یورش کی۔ وہ بھی وہیں کھیت رہا لشکر میں جو سپاہی کے قتل کی خبر پہنچی تو لگا کے توپخانہ تمام شہر کو اُڑا دیا۔ جب یہ ماجرا گذر چکا تو شیطان اس شخص کی طرف متوجہ ہوا۔ کہ کہو دوست اب اس میں میرا کیا قصور ہے۔ صرف ایک انگلی چاشنی میں نے لگا دی تھی۔ باقی بکھیڑا کس نے کیا لیکن کرنے والے کا نام کوئی نہیں لیتا۔ مجھی کو نشانہ بنا رکھا ہے۔ سے

آپ کرتے ہیں جہاں کا نام ہے ٭ آپ کے ہاتھوں میں سارا کام ہے

مجھ کو کچھ اختیار نہیں جو کام ہونے والا ہوتا ہے اسی کو میں کرتا ہوں ورنہ میری کیا مجال ہے۔

بخت نصر بادشاہ ابتدا میں نہایت نیک بخت و صالح تھا حضرت زکریا و یحییٰ علیہ السلام کی نہایت اطاعت کرتا تھا۔ اتفاقاً اُس نے ایک عورت سے نکاح کیا جس کے ہمراہ ایک لڑکی نہایت حسینہ اور جمیلہ پہلے شوہر سے تھی۔ جب وہ لڑکی سن بلوغ کو پہنچی۔ تو بادشاہ حسن کی بہار دیکھ کر فریفتہ و دیوانہ ہو گیا۔ اُس کی ماں کو پیام دیا۔ وہ بہت خوش ہوئی۔ مگر دل میں اندیشہ کیا کہ بادشاہ پیغمبروں کا مطیع فرمان ہے۔ اور یہ نکاح پیغمبران خدا کی شریعت کے خلاف ہے۔ وہ کاہے کو اس کام کی اجازت دیں گے۔ اس لئے بادشاہ سے کہا کہ تم اس کا مہر ادا نہ کر سکو گے۔ اُس نے دریافت کیا کہ ایسا کتنا مہر ہے۔ جو کچھ کہو میں دونگا۔ عورت نے کہا کہ اس کا مہر تمہارے دونوں پیغمبروں کا سر ہے۔ اگر تم یہ ادا کر سکو تو لڑکی حاضر ہے۔ ورنہ اس کا نام مت لو۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ دو بیچارے مسکین۔ خدا کے دوست بیت المقدس کے مجاور ہیں کسی کام میں دخل نہیں دیتے۔ بلکہ ہمارے خیر خواہ دعا گو ہیں۔ اُن کو بے جرم و گناہ قتل کرنا گناہ عظیم ہے۔ اس کے سوا جو کچھ مانگو جو مہر کہو مجھ کو منظور ہے۔ اُس نے کہا اِس کے سوا اور کوئی مہر نہیں۔ بادشاہ نے ہوائے نفسانی سے مغلوب ہو کر جلادوں کو حکم دیا کہ دونوں کے سر کاٹ لاؤ۔ حکم کے بموجب جلادوں نے جا کر اول حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بیت المقدس میں قتل کیا زکریا یہ حال دیکھ کر جنگل کی طرف بھاگ نکلے۔ جلاد پیچھے ہوئے شیطان کو حکم ہوا۔ اُس نے رہنمائی کی جب سپاہیوں نے آ دبایا اور گھیر لیا تو حضرت زکریا نے ایک درخت سے التجا کی۔ تو مجھ کو اس وقت پناہ دے۔ وہ درخت پھٹ گیا اور یہ اُس کے اندر سما گئے۔ وہ پھر بند ہو گیا۔ لیکن قدرے کپڑا باہر رہ گیا۔ یہ کپڑا اُن کے ہونے کی علامت ہے۔ شیطان نے آرہ کی ترکیب بتلائی۔ درخت چیرا گیا جب آرہ کی نوبت سر تک پہنچی تو حضرت نے سسکی بھری۔ حکم الٰہی نازل ہوا کہ اگر اُف کرو گے تو پیغمبری سے خارج کر دئے جاؤ گے تم نے غیر سے کیوں پناہ مانگی اگر ہم سے التجا کرتے تو کیا ہم نہیں دے سکتے تھے اب اس کا مزہ چکھو اور چپ چاپ سر پر آرہ چلنے دو۔ غرض کہ سر سے پاؤں تک جسم چیرا گیا اور حضرت زکریا علیہ السلام نے دم نہ مارا۔

جبکہ اللہ میاں کے یہاں روزمرہ یہ کھیل کھیلے جاتے ہوں۔ اور سب پر قادر ہے۔ تو ہمارے دنیا کے دکھ، درد، رنج، غم، قلق، اور صدمات جو ہمیشہ ہم کو پیش آتے ہیں۔ یہ ہم کس کے سر تھوپ دیں۔ ہم کو ہر حالت میں اوپر کے دونوں برگزیدہ امثال پر صابر و قانع رہنا چاہئے۔ کیونکہ آیت قرآن مجید و فرقان حمید میں فرمان نازل ہے کہ ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر کسی اُستاد نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اے دل دیکھ تو لطف و عنایت کس سے　ہے ظلم کدھر سے اور حمایت کس سے

جب دیکھ لیا کہ جو کرے ہے سو دوست　پھر اے سفلہ مزاج یہ شکایت کس سے

سید محمد امیر علی (صلائے عام)

تبسم

کلی کو مسکراتے اُس نے بے شک بارہا دیکھا　گل رعنا کو بھی گلشن میں ہنستے بارہا دیکھا

نسیم صبح کی اٹکھیلیاں دیکھیں درختوں سے　گل و بلبل کی الفت کا بھی اُس نے ماجرا دیکھا

مئے خوش رنگ کو دیکھا چھلکتا رند کا ساغر　نماز فجر میں زاہد کے سر کو بھی جھکا دیکھا

غزال دشت کو دیکھا چھلانگیں مارتے اکثر　نشاط و شوق سے بچوں کا اُس نے کھیلنا دیکھا

چمک الماس میں دیکھی وہ جس سے آنکھ خیرہ تھی　دُر خوش آب دیکھا اور لعل بے بہا دیکھا

شب مہتاب میں نظارہ دیکھا شاخ زریں کا　اور اُس نے تاج کی صنعت کا نقش دلربا دیکھا

تڑپ بجلی کی دیکھی آبشاروں کی روانی بھی　شفق دیکھی وادی کشمیر سے حیرت فزا دیکھا

طلوع شمس دیکھا اور ہلال عید کا منظر　شب تاریک میں زہرہ کو اُس نے پرضیا دیکھا

دکھائی اُس کو نظارے ہزاروں بزم ہستی نے　بہت کچھ آئینہ خانہ میں اُس نے خوشنما دیکھا

مگر یہ جلوہ حسن ہیں سب ہند تاروں میں　تبسم جب تمہارا اے حبیب دلربا دیکھا

تبسم جس کا جلوہ ہے لبوں پر اور آنکھوں میں　تبسم جس کو اُس نے سر سے پیر تک پا دیکھا

تبسم جو نشانی ہے محبت اور صداقت کی　چھپا سایہ میں جس کے اُس نے قلب باصفا دیکھا

تبسم جو بشارت ہے خوشی اور شادمانی کی　تبسم جس کو اُس نے کچھ عجب جادو ادا دیکھا

تبسم جس کو خالق نے دیا ہے صرف انساں کو　تبسم جس میں اُس نے جلوۂ خود کبریا دیکھا

مشیر عشق پرور بھول بیٹھا سارے عالم کو

جب اس جلوہ کو اُس نے آنکھ اُٹھا کر اے ندا دیکھا

مشیر حسین قدوائی (ازلنڈن)

یہیں باز آیا ہی ہے گر محبت کا اثر ہونا　وہاں سو کر سحر کرنا یہاں رو کر بسر ہونا

ترقی پر ہیں شوق دید میں بیتابیاں دل کی　ابھی اچھا نہیں ہے شوخیوں کا پردہ در ہونا

ذرا سی چوٹ بھی دل کو بہت تکلیف دیتی ہے　جب ایک سید پروز نگاہ کا بسر ہونا

یہ میں راز دیوانہ عشق کو ذکر کیا سمجھو ہاشمی نگاہیں اس طرف تڑپنا ادھر درد جگر ہونا

ہنگامۂ عالمگیر

آسٹریا و جرمنی کی جارحانہ کارروائی

شملہ ۲۸ جولائی۔ ہز ایکسلنسی حضور وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔

"آسٹریا اور جرمنی کی جارحانہ کارروائی آج کل زیادہ تر شمالی حصہ کی طرف عمل میں آ رہی ہے۔ جہاں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کوونو اور شاید ولنا کے گرد بھی محاصرہ ڈال رہے ہیں۔ ۱۷ جولائی کو سرکاری روسی اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے ٹوکو سے مقام جولم کی طرف جو ریگا سے ۲۰ میل مغرب میں بحیرہ بالٹک کے ساحل پر واقع ہے جارحانہ کارروائی کی۔ مگر اسے روسی جہازوں کی توپوں کی مدد سے پسپا کر دیا گیا۔ گرشاولی سے اور جنوب کی طرف غنیم کو نوکی سڑک پر پونیویز شرانی کے محاذ تک آگے بڑھا۔ اور جرمنوں کا بیان ہے کہ جنرل بوئیلو پوسوٹل اور پونیویز کے علاقوں میں پہنچ گیا۔ جو شاولی سے علی الترتیب شمال مشرق اور جنوب مشرق کی سمت میں تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔

دریائے نیرو کے محاذ کے متعلق روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نیرو کے مغرب میں دریائے پیسا پر روسی مورچوں پر مسلسل ناکام حملہ کر رہا ہے۔ اور اس کے جنوب میں روسیوں نے دریائے اوچی کے دہانے کے قریب جرمنوں کو جو پولتسک کے جنوب مشرق میں دریائے نیرو کو عبور کر گئے تھے پیچھے ہٹا دیا ہے۔ غنیم نے ندیلسے پر وتھ پر جو حملے کئے پسپا کر دئے گئے اور نووو جارجیوسک کے سامنے کی قلعہ بندیوں پر اس کے ابتدائی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ جرمنی کی سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ سیروتسک کے شمال میں جرمن سپاہ دریائے نیرو کو عبور کر گئی۔ اور اس کے جنوب میں وہ روسیوں کو رفتہ رفتہ دریائے بگ کی طرف پسپا کر رہے ہیں۔

دریاؤں کے عظیم معرکے

دریائے وسچولا کے جنوب میں کسی مقام کی سرکاری اطلاع میں کسی قسم کی اہم جنگی کارروائی کا ذکر نہیں بجز اس کے کہ جرمنوں نے آئیون گوراڈ کے سامنے کی قلعہ بندیوں پر حملہ کیا ہے مگر دریائے ویپرز اور بگ کے درمیان جنگ نہایت شدت سے جاری ہے ۲۵ جولائی کی روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے تمام محاذ پر حملہ کیا۔ اور خصوصاً مقام گروبیچوں کے شمال میں غنیم نے عظیم جمعیت کے ساتھ نہایت شدید حملے کئے مگر روسیوں نے تمام حملے پسپا کر دئے اور کامیابی سے جوابی حملے کئے۔ چند دیہات کے تبادلہ کے سوا روسیوں کے قول کے مطابق۔ اور کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی۔ جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ واسٹس لاوی گرو ہیتر یو کے خط کے شمال میں جرمنوں نے غنیم کو اور پیچھے ہٹا دیا ہے۔ اس کے سوا دریائے وسچولا کے مغربی محاذ اور جنرل میکنسن کی افواج کی حالت غیر متبدل ہے۔

مغربی رزمگاہ میں کوئی اہم تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔

اطالیوں کی ترقی

اطالوی دریائے اسونزو کے زیریں حصہ میں نمایاں ترقی کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہر محاذ کے ہر مقام پر جانبازانہ معرکے وقوع میں آ رہے ہیں۔ ایک آسٹروی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اطالیوں نے شبانہ روز تمام محاذ پر نہایت جانبازی سے حملے کئے۔ مگر محض عارضی مقامی کامیابیاں حاصل کیں۔

گیلی پولی میں جنگ

مسٹر ایشمیڈ بارٹلٹ دردانیال سے رقمطراز ہیں کہ اچی بابا کے سامنے بالکل وہی صورت رونما ہو رہی ہے جو ییپرز یا سوشیز کے سامنے رونما ہے۔ اور فرانس کی طرح وہاں بھی ایک روز میں فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔ غنیم کے لائن کے بعض حصوں کو پہلے گولہ باری سے تباہ کرنا پھر اُن پر حملہ کر کے قبضہ کرنا۔ اور بالآخر جوابی حملوں کے مقابلہ میں ان پر قابض رہنا ضروری ہے۔

ترکوں کو شبخون مارنے کا خاص طور پر شوق ہے کیونکہ رات کے وقت ان کے توپخانہ کی کمزوری پر پردہ پڑ رہتا ہے۔

غنیم مستحفظ فوج لا رہا ہے

روشان کے مشرقی جنگل میں شدید جنگ وقوع پذیر ہوئی۔ اور غنیم مقام سیروکا سے جو دریائے نیرو کے مغرب میں پولتسک اور دریائے بگ کے مقام اتصال کے مقابل میں واقع ہے مستحفظ سپاہ کی عظیم جمعیت لا رہا جرمنوں کے ایک بیان سے پایا جاتا ہے کہ روسیوں نے یہاں ۲۵ میل کے محاذ پر ایک ساتھ حملے کر کے جرمنوں کو جو دریائے نیرو سے پار گزر گئے تھے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور اب دریائے پروتھ پر قدم جمانے کے لئے لڑائی جاری ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی ندی ہے جو مشرق کی طرف سے پولتسک اور دریائے بگ کے مقام اتصال کے درمیان دریائے نیرو میں گرتی ہے روسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ جرمن نے بیرونی ڈفنس لائن پر جو وارسا کے جنوب مغرب میں پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے حملہ کیا۔ مگر پسپا کئے گئے۔ دریائے وسچولا اور دریائے ویپرز پر سکوت طاری ہے۔ ویپرز کے مشرق میں دریائے بگ تک لڑائی جاری ہے۔ مگر غنیم ریلو کی طرف ترقی نہیں کر سکا۔ ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ یا کوبولی سیڈن۔ اوسٹروسکی کے علاقہ میں جو جولم کے جنوب کی طرف ۱۲ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ غنیم نے روسی خندقوں کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا تھا مگر جوابی حملہ کر کے اسے وہاں سے نکال دیا گیا۔

کارسو کی سطح مرتفع پر جنگ

اطالیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کارسو کی سطح مرتفع پر ۲۶ جولائی کو بھی لڑائی شدت سے جاری رہی۔ اور مشرقی سرحد کی طرف پیشقدمی کی گئی اطالیوں نے سان مائیکل کے نہایت مستحکم موقع پر جو گریڈسکا کے مشرق و جنوب مشرق میں دو۔ ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جہاں سے سطح مرتفع کے بڑے حصہ پر زد پڑتی ہے قبضہ کر لیا۔ مگر انہیں مجبوراً چوٹی سے کچھ پیچھے کی طرف ہٹ آنا پڑا۔ اطالیوں نے سان مائینو کی گھاٹیوں کی طرف بھی ترقی کی۔ جو سان گریڈر کے مشرق میں واقع ہے۔ اور غنیم کو خندقوں اور دمدموں سے باہر نکال دیا۔ اور اس کے علاوہ کوسیبوسی پر جو ۴۰۰ فٹ بلند اور کارسو کی سطح مرتفع کے جنوب اور مونفالکن کے شمال میں واقع ہے قبضہ کر لیا۔

گیلی پولی میں جنگ

لندن ۲۸ جولائی۔ فرانسیسیوں نے دردانیال میں داہنے بازو پر کسی قدر ترقی کی فرانسیسی ہوا بازوں نے چناق کے جدید ہوائی کیمپ پر گولے گرائے اور شیڈوں کو نشانہ بنایا۔ نیز روغن پٹرول کے ذخیرہ پر بھی بم گرائے جس سے آگ لگ گئی۔

وسط جولائی تک برطانیہ کے نقصانات

لندن ۲۷ جولائی۔ مسٹر اسکوتھ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۸ جولائی تک نقصانات کی مجموعی تعداد حسب ذیل تھی۔

بحری ۹۱۰۶، بری ۳۲۱۸۸۹

مقتولین کی تفصیل درج ذیل ہے:

بری فوج کے مقتول۔ افسر (۴۰۰۰) سپاہی (۵۴،۳۵۴)
بحری فوج کے مقتول۔ افسر (۴۹۹) سپاہی (۷،۴۳۰)

فلینڈرز (بلجیم) کے مجموعی نقصانات

افسر (۱۳۵۴۱) سپاہی (۲۵۵،۶۴۹)
فلینڈرز کے مقتول افسر (۳۲۸۸) سپاہی (۴۰،۳۷۲)

دردانیال کے مجموعی نقصانات

افسر (۲۱۴۴) سپاہی (۴۸۳،۷۲)
دردانیال کے مقتول۔ افسر (۵۲۷) سپاہی (۷،۵۶۷)

مشرقی افریقہ کے نقصانات

شملہ ۔ ۲۸- جولائی ۔ مشرقی افریقہ کے نقصانات
بحروحین ۔ کاپیسل ۱۱ ۔ کوپردوالینیر موٹرسائکلسٹ سیکشن رائل انجنیرس سارجنٹ ۸۰۱۰ ۔ الیڈ مز کارپول ۹۴۱۹ ۔ کیلن دبپاہیان ۹۳۱۱ کمنیل ۹۹۷۷ ۔ پنولی ۹۰۷۴ ۔ دہاسیٹ سبیڈ ۹۳۱۴ وڈز ۹۲۶۶ ۔ رابرٹسن ۱۰۴۰۶ ۔ دان بینک

جرمنوں کا بیان

لندن ۔ ۲۹- جولائی ۔ اسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ وارسا کی جنگ سے ہنوز کوئی فیصلہ کن نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔ جرمنوں نے بعض اہم حصوں میں نہ صرف یہ کہ کسی قسم کی ترقی ہی نہیں کی بلکہ برلن کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی سپاہ ہم پر بار بار حملے کر رہی ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ دریائے نیمن کے شمال میں حالت غیر متبدل ہے ۔ مگر اس امر کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ سوکی کے شمال مشرق میں جرمنوں نے روسی مورچوں کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے ۔ جنوب مشرقی رزمگاہ کے تمام محاذ کے متعلق سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ حالت غیر متبدل ہے۔

شدید لڑائی جاری ہے

لندن ۔ ۳۰- جولائی ۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے ہریو کے محاذ پر شدید لڑائی وقوع میں آرہی ہے ۔ مگر حالت میں کسی قسم کی تبدیلی ظہور پذیر نہیں ہوئی ۔ غنیم نے توپخانہ کی آتشباری کے ذریعہ سے دریائے سیکوا کے دہانہ کے جنوب میں دریائے نریو کے مغربی کنارے پر قدم جمانے کی کوشش میں شدید نقصان اٹھایا ۔ وارسا کے شمال میں سیرڈ ٹزک اور پولٹسک کی طرف لڑائی جاری ہے جس میں کبھی ہمارا پلہ بھاری رہتا ہے اور کبھی جرمنوں کا ۔ غنیم نے دریائے وسیرز اور بگ کے درمیان گرو بیز دف کے شمال میں ۲۷- جولائی کو متواتر شدید حملے کئے اور سخت نقصان اٹھایا ۔ ہم نے اس کے تمام حملے پسپا کر دئے ۔ چھ آسٹروی رجمنٹوں نے کاسیونکا کے قریب دریائے بگ کو عبور کر کے ہماری خندقوں کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ۔ مگر ہم نے ۲۸- جولائی کو جوابی حملے کر کے انھیں بے ترتیبی کی حالت میں دریا سے پرے ہٹا دیا ۔ اور ان کے ڈیڑھ ہزار قیدی گرفتار کئے۔

وارسا پر فوجکشی

وارسا کے قریب اور دریائے وسچولا کے مغربی کنارے پر حالت غیر متبدل ہے ۔ گو جرمنوں کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ انھوں نے بلونی سے دو میل جنوب کی طرف یعنی وارسا سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر قبضہ کیا ہے ۔ دریائے ییرز اور بگ کے درمیان نہایت شدید جنگ وقوع میں آئی اور روسیوں نے ہیجڈن اور سٹروکی کی شمالی گھاٹیوں پر غنیم کے تین حملے پسپا کرنے کے بعد جارحانہ کارروائی اختیار کی ۔ اور اوسٹرنکی پر جو پالم کے قریباً دس میل جنوب کی طرف واقع ہے مع دیگر مقامات کے قبضہ کر لیا ۔ جرمنوں نے جولو سے دس میل جنوب مشرق میں موضع گیپیس ریتیا کے شمالی محاذ پر دشمن کو توڑنے کی کوشش کی اور تین مرتبہ شدید حملہ کیا مگر روسیوں نے انھیں پسپا کر دیا ۔ ایک جرمن رپورٹ میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ حالت عام طور پر غیر متبدل ہے۔

محاربہ پولینڈ

شملہ ۳۱- جولائی ۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۳۰ جولائی سکرٹری آف سٹیٹ ہند کی جانب سے موصول ہوا ہے۔

آسٹروی ۔ جرمن جارحانہ کارروائی نے کوئی مزید ترقی نہیں کی ۔ ایک روسی سرکاری اطلاع مورخہ ۲۹- جولائی مظہر ہے کہ صوبجات بالٹک میں اہم تبدیلی ظہور پذیر نہیں ہوئی اور ناریو کے محاذ پر جہاں خونریز جنگ کا سلسلہ برابر جاری ہے تمام خطوط مصاف بھی جوں توں ہے ۔ غنیم نے دریائے ناریو کے بائیں کنارے پر ذکوا کے دہانہ کے قریب توپخانہ کی مدد سے اپنے قدم جمانے کی کوشش کی لیکن اسے سخت نقصان پہنچا ۔ ناریو کے دیگر محاذ میں غیر مستقل نوعیت کی جنگ واقع ہوئی طرفین نے اپنی عمومی حالت کو ہاتھ سے دئے بغیر ایک دوسرے پر حملہ کیا اور اپنی مدافعت کی ۔ وارسا کے جنوب میں بھی کچھ جنگ ہوئی جس کا کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا

وسیرز اور بگ کے درمیان غنیم نے لوبے تین اور الزبیٹ کے محاذ پر جو عین ہوم ریلوے سے ۲۰ میل بجانب جنوب ہے ۲۷- جولائی کو نہایت شدید اور مسلسل حملے کئے ۔ لیکن اسے بیشمار نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا ۔ ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جنگ کی حالت غیر متغیر ہے ۔ البتہ سوکل واقع دریائے بگ پر کچھ جنگ ہوئی تھی آسٹرویوں نے دریائے پار مزید فوج بھیجنے کی کوشش کی ۔ لیکن روسیوں نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔

روسی وارسا سے پیچھے ہٹ گئے

کافی کمک فراہم ہونے پر پھر لڑینگے۔

لندن ۲۹- جولائی ۔ پیٹروگراڈ کے فوجی مبصر وارسا پر قبضہ رکھنے کے فوائد و نقصانات کے متعلق سرگرمی سے بحث کر رہے ہیں ۔ بعض اہل الرائے اس چھوٹے محاذ پر ہٹ آنے کی صلاح دے رہے ہیں جو روسی مدبرین نے سنہ ۱۹۱۰ء میں تجویز کیا تھا ۔ ڈوما کا جو اجلاس اتوار کے روز منعقد ہوگا اس میں گورنمنٹ کیطرف سے جدید فوجی حالت پر کامل روشنی ڈالی جائیگی۔

لندن ۔ ۳۰- جولائی ۱/۲ ۹ بجے صبح پیٹروگراڈ کے نامہ نگار رائٹر کے نامہ نگار مقیم پیٹروگراڈ کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں کہ روس عنقریب ایک اہم فیصلہ کرنیوالا ہے اور اغلب ہے کہ اس وقت تک یہ فیصلہ ہو چکا ہو۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار اس امر پر زور دیتا ہے کہ روس نے اپنے حلیفوں کے مشورہ سے رحولہ بالا فیصلہ کر دیا ہے اور لکھتا ہے کہ وارسا کے قلعوں اور دریائے وسچولا کے خط محاذ کو چھوڑ دینے سے روسی محاذ پر جرمنوں کی موجودگی متیقن رہیگی ۔ کیونکہ یہ امر اس وقت تک نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ ڈیلی نیوز کو پیٹروگراڈ سے اس مضمون کا مراسلہ پہنچا ہے کہ دریائے نیر کے تمام محاذ پر جرمن توپخانہ اس طرح بکھیر دیا گیا ہے کہ حالت ناقابل برداشت ہو گئی ہے اور روسیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وارسا کی بیسود مدافعت کے لئے کثیر التعداد سپاہ کا نقصان اٹھانا فضول ہے ۔ کیونکہ یہ بالکل ایک غیر قلعبند شہر ہے۔

ڈیلی کرانیکل نے پیٹروگراڈ کا ایک مراسلہ شائع کیا ہے کہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ جرمن شدید نقصان اٹھا کر مختلف مقامات سے دریائے نریو کو عبور کر گئے اور جنرل سیکنس قلعہ بریسٹ لٹوسک کو محصور کرنے کی غرض سے دریائے

دریائے بگ کو عبور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے روسیوں کے لئے ضروری ہے کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ اور اسطرح غنیم کو ان کا تعقب منقطع کرنے کی کوشش میں کامیاب نہونے دیں۔ روسی سپاہ اسی طرح جرمنوں کا قافیہ تنگ کرنے کی کوشش کرتی رہیگی اور جب غنیم اس طرح تھک کر چور ہوجائیگا بعد پولینڈ کی رزمگاہ پر قبضہ کریگا تو وہ اسے ایک غیر آباد ویرانہ پائیگا۔

ڈیلی میل کو پیٹروگراڈ سے اس مضمون کا مراسلہ پہنچا ہے کہ غنیم کے شمال کیطرف سے پیشقدمی کرنے اور شہر کے مغرب میں لبلوتی کے مورچوں کے سخر ہوجانے کی وجہ سے وارسا پر زیادہ دیر تک مدافعت کرنا نامناسب ہے چنانچہ یہ سپاہ اب نئے مورچوں پر جا پڑی ہے۔ اور اس کے حوصلہ اور جوش میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

محکمہ جنگ کیطرف سے ایک نیم سرکاری بیان شائع کیا گیا ہے جسمیں موجودہ حالت کا سنہ ۱۸۱۲ء کی جنگی حالت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ روس اسی طرح ہوشیاری سے چالیں چلتا رہیگا یہانتک کہ جارحانہ کارروائی اختیار کرنے کے لئے اس کے پاس گولوں کا کافی ذخیرہ فراہم ہوجائے

جرمن سپاہ دریائے نرو کو عبور کر رہی ہے

لندن۔ ۳۱۔ جولائی پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم کے ہر ڈل گارڈ جنوب مغرب کی طرف سے پیشقدمی کرکے قلعہ کودنو کی بیرونی قلعبندیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ روسیوں نے سیرو ٹسنک کے شمال میں دریائے نیریو کے دائیں کنارے پر غنیم کا حملہ پسپا کیا۔ غنیم کی سپاہ کھمیل اور پیاسکی کے درمیان تو پسپا کر دی گئی۔ لیکن لڑائی کے بعد دریائے ویپرز کو عبور کرکے دائیں کنارے پر پہنچ گئی اور موضع ٹراونکی پر قبضہ کرلیا۔ روسیوں نے دریائے ویپرز اور بگ کے درمیان غنیم کے تمام حملے پسپا کئے اور سوکل کے علاقہ میں غنیم کو خندقوں کی دو لائنوں سے نکالدیا۔ اور ایک ہزار قیدی اور ۴ میکسم توپیں گرفتار کیں۔

آسٹریلیا اور جنگ

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ سڈنی کا تار مظہر ہے کہ آسٹریلیا میں مجروحین جنگ کی امداد کے لئے چندہ فراہم کرنے کیغرض سے جو دن مقرر کیا گیا تھا اس روز نہایت کامیابی ہوئی۔ تمام ملک میں وفاداری اور حب وطن کے نہایت پر جوش مظاہرے دیکھنے میں آئے۔ اور سڈنی میں تو اس روز تمام کاروبار بند رہا اور جو لوگ بازاروں میں پھر کر چندہ جمع کر رہے تھے انھیں مکانات اور پاس سے گذرنے والی گاڑیوں اور ٹریم کاروں سے لوگوں نے نہایت دل کھول کر چندہ دیا۔ اشیاء نہایت کثرت سے بذریعہ نیلام نہ صرف ایک مرتبہ بلکہ دوسری تیسری مرتبہ فروخت کی گئیں جس سے ان کی قیمتیں بہت چڑھ گئیں۔ پبلک نے نہایت دلی جوش کا اظہار کیا اور سڈنی کے بازاروں میں سازدن باجہ بجانے و عام لوگ قومی گیت گاتے رہے۔ درد انیال سے جو زخمی وہاں پہنچے تھے انھیں گاڑیوں میں دیکھ کر نہایت جوش پیدا ہوا الغرض ۔ ابھی تک چندہ کی کل مقدار ۲۳۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گئی ہے جس میں سے ۲۰ ہزار پونڈ صرف بازاروں میں سے پھر کر وصول ہوئے۔ وصولی چندہ کی کامیابی کے متعلق ملک معظم کا ایک پیغام پڑھا گیا جس سے نہایت سرگرمی پیدا ہوئی۔

ایڈیلیڈ میں بھی اسی قسم کے مناظر دیکھنے میں آئے۔ اور بازاروں میں مظاہرے کئے گئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ عوام الناس کو اس امر کا احساس ہے کہ قوم کو کیا حالت درپیش ہے۔ اور انھیں آخری نتیجہ کی بابت کلی اعتماد ہے۔ اور اس ذمہ داری کو محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ سلطنت کے لئے میدان جنگ میں جانفشانی کر رہے ہیں ان کے آرام و آسائش کا ہمیں ہر طرح خیال رکھنا چاہئے۔

اعلان جنگ کی سالگرہ
عالمگیر تحریک

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام قلمرو برطانیہ میں اعلان جنگ کی سالگرہ کے موقع سے اس امر کے حیرت انگیز اظہار کا فائدہ اٹھایا جائیگا کہ ہم نے جنگ کو فاتحانہ انجام تک جاری رکھنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے۔ انگلستان میں بمشکل کوئی ایسا گاؤں یا قصبہ ہوگا جہاں اس قسم کے جلسے منعقد کرنیکا انتظام نہ کیا گیا ہو۔ ممبران پارلیمنٹ لارڈ لفٹنٹ میئر صاحبان اور دیگر سربرآوردہ اشخاص کاونٹی اور دیہاتی کونسلوں کے ساتھ مل کر ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اکثر صورتوں میں چھاونیوں کے سپاہی ان مظاہروں میں حصہ لینگے جو زیادہ تر مذہبی نوعیت کے ہونگے۔ لندن اوپیرا ہاؤس کے مظاہرے کے علاوہ لندن کے ہر میونسپل حصہ میں جلسے منعقد کرنیکا انتظام کیا گیا ہے۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

پیرس۔ ۳۱۔ جولائی۔ جرمن ہوا بازوں نے سینٹ پول گریولائنز پر بم پھینکے جن سے ایک بچہ ہلاک ہوا۔

ارگوں کے علاقہ میں سڑکوں کے اتصال پر جرمنوں نے ایک سرنگ اڑائی فرانسیسیوں نے شدید جدوجہد کے بعد اس گڑھے پر قبضہ کرلیا

جرمن ہوا بازوں نے نینسی پر بم گرائے مگر ان سے بہت کم نقصان پہنچا۔ ایک ہوائی جہاز لائنوں کے درمیان گرا لیا گیا

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ غنیم نے جمعہ کی صبح کو ہوگ کے شمال اور مشرق میں برطانی خندقوں پر گولہ باری کی اور اس کے بعد شعلہ پیدا کرنے والے آلات سے ان خندقوں پر حملہ کیا جو حال میں ہمارے ہاتھ آئی تھیں۔ اس طرح وہ ۵۰۰ گز کے محاذ پر ہماری اول لائن کی خندقوں میں گھس گیا۔ لڑائی جاری ہے۔

یکم اگست پیرس۔ کا تار مظہر ہے کہ شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع میں پیدل سپاہ کے کسی حملہ کا ذکر نہیں۔ ایک خوش زدگی تو پ نے کیمین پر ۹ گولے پھینکے جس سے صرف اس قدر نقصان ہوا کہ آگ لگ گئی۔ مگر بہت جلد بجھائی گئی۔ دیگر مقامات پر شدید گولہ باری ہوتی رہی فرانسیسی ہوا بازوں نے پھر مقام ذی برگ واقع برسگاو پر حملہ کیا۔

آسٹرو جرمن جارحانہ کارروائی

شملہ۔ یکم اگست۔ ہزایکسلنسی ویسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔

آسٹرو جرمن جارحانہ کارروائی نے نمایاں ترقی کی ہے۔ اور غنیم وارسا کے جنوب میں دریائے وسچولا کو عبور کر گیا ہے اور اس نے چولم لبلن ریلوے لائن کو بھی کاٹ دیا ہے۔ پیٹروگراڈ کے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ روسی وارسا کو خالی کرنے اور اس کے مشرق کیطرف ہٹ آنے کی طیاریاں کر رہے ہیں۔ صوبجات بالٹک میں اور دریائے نیریو کے محاذ پر کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم دریائے ریڈزنکا کے مقام اتصال پر آیوان گوراڈ کے شمال میں اور دہانہ دریائے پیزلس سے جنوب کیطرف دریائے وسچولا کو عبور کرکے دائیں کنارے پر پہنچ گیا ہے۔ روسی غنیم کے ان دستوں پر جو دریا کو عبور کر گئے تھے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور ان کے بھاری توپخانہ نے مقام کوسل نیزا میں جو آیون گوراڈ کے شمال مشرق میں اسی نام کے دریا پر واقع ہے غنیم کا ایک پل تباہ کر دیا ہے۔

جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وہ بدھ کی صبح کو دریائے وسچولا کو عبور کر گئے۔

غنیم کا شدید نقصان

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے دسچولا اور بگ کے درمیان غنیم کی جمعیت نے خیل اور پیاسٹی پر حملے کئے جن میں سے اول الذکر سٹین سے ۱۴ میل اور آخر الذکر ۱۰ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے غنیم شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا مگر اس نے دریائے دسپرز کے بائیں کنارے پر پیشقدمی کی اور مقام ٹراونیکی پر قبضہ کر لیا۔ جہاں ریلوے لائن دریائے دسپرز کو عبور کرتی ہے۔ اور اس کے بعد ٹراونیکی سے آگے بڑھکر دریا کو عبور کر کے دائیں کنارے پر پہنچگیا

روسی محاذ پر تزلزل

جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جنرل وان میکنسن کے تحت اتحادی سپاہ پھر جارحانہ کارروائی اختیار کر کے دسپرز کے مغرب میں روسی مورچوں کو چیر گئی ہے۔ اور سکی۔ بسکومیس کی لائن اور اس کے مشرقی ریلوے تک پہنچگئی ہے۔ بسکومیس ٹراونیکی کے قریب واقع ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ اس کامیابی سے نیز آسٹروی جرمن افواج کے دسچولا کے مشرق کی طرف عبور کر جانے اور روسی گارڈ کے گروپ کیطرف پیشقدمی کرنے سے (جو کراسنوشاف کے شمال مشرق میں اور ریلوے سے ۶ میل جنوب کیطرف واقع ہے) نیز وائس لاڈیزا کے علاقہ کیطرف دیگر جرمن افواج کی پیشقدمی سے دریائے دسچولا اور بگ کے درمیان روسی محاذ متزلزل ہوگیا ہے اور جمعہ کی صبح کو روسیوں نے تمام محاذ پر اپنے مورچے خالی کر دیئے۔ اور اب صرف مقام گرد مشیو کے شمال میں مقاومت کر رہے ہیں۔

برطانی خندقوں میں گھس گئے

سرجان فرنچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ۱۳ ماہ رواں کو غنیم نے ہوگ کے شمال میں اور جنوب میں برطانی خندقوں پر گولہ باری کی اور اس کے بعد جلد پیدا کرنے والے آلات سے حملہ کیا اور اسطرح قریباً ۵۰۰ گز محاذ پر پہلی لائن کی خندقوں میں گھس گیا۔ لڑائی ہنوز جاری ہے۔

لبلن خالی کر دیا گیا

لندن۔ ۳۰۔ جولائی۔ ۸ بجکر ۵۰ منٹ شام دارالسلطنت برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ وارسا کی فوجکشی کے متعلق عام حالت غیر متبدل ہے۔ مگر جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ جنرل میکنسن نے لبلن کے جنوب مشرق میں پھر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔

یکم اگست۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع میں لبلن کو خالی کر دینے کا اعتراف کیا گیا ہے جس کے علاوہ نوو الگزنڈریہ اور ریویرز کے درمیان ریلوے لائن خالی کر دی گئی ہے۔ اسی سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ دریائے دسچولا اور بگ کے درمیان سپاہ کو حکم دیا گیا تھا کہ عقب کے مورچوں کی طرف ہٹ آئے چنانچہ یہ کارروائی کامیابی کے ساتھ بلا مزاحمت عمل میں لائی گئی۔

جرمن وارسا میں کیا پائینگے

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ ۲ بجکر ۵۵ منٹ بعد دوپہر پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ جرمن وارسا کو زیادہ تر سفید ریش (یعنی بوڑھے) مردوں عورتوں اور بچوں سے آباد پائینگے اور روسی وہاں سے تمام ان اشیا کو جو فوجی نقطہ خیال سے کارآمد ہونگی اٹھالے گئے ہونگے۔

سرایڈورڈ گرے کا خطاب اہل امریکہ کو

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ نیویارک کا تار مظہر ہے کہ سرایڈورڈ گرے نے اعلان کیا ہے کہ سالگرہ کی تقریب پر امریکن اخبارات کو ذیل کا پیغام ارسال کیا کہ "جن وجوہ کی بنا پر برطانیہ کو اعلان جنگ کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی تھی اور جن اغراض و مقاصد کے لئے ہم لڑ رہے ہیں ان کا امریکہ کے اخبارات میں اکثر ذکر آچکا ہے۔ اور اہل امریکہ ان سے بخوبی واقف ہیں۔ میں بالکل آمادہ ہوں کہ اہل امریکہ ان اغراض و مقاصد اور اس طریق کے متعلق جسپر یہ جنگ انصرام پا رہی ہے آزادی سے رائے قائم کریں۔ تمام قلمرو برطانیہ اور ہمارے بہادر حلیف آج اسبات پر نہایت عزم و استقلال کے ساتھ قائم ہیں کہ اس جنگ کو کامیاب خاتمہ تک سرانجام دیں جسکا نتیجہ ایسا پائدار اور دیرپا امن و امان ہو جس کی بنا آزادی پر قائم ہو نہ کہ تکلیف دہ جنگجویانہ حکومت ہو

صلح کے لئے پاپائے روم کا اپیل

لندن۔ ۳۱۔ جولائی۔ روما کا تار مظہر ہے کہ پاپائے اعظم کے سرکاری اخبار اوسرویٹور رومانو میں اعلان جنگ کی سالگرہ کے موقع پر متخاصمین جنگ کے نام ایک چھٹی شائع ہوئی ہے جسمیں نہایت گرمجوشی سے جنگ کا خاتمہ کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے اور متخاصمین سے درخواست کی گئی ہے کہ ایک دوسرے کو تباہ کرنے کی خواہش سے دست بردار ہو جائیں اور اس خیال کو سر سے نکالدیں کہ اس تمنا کی تکمیل صلح کو کرائی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اسمیں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ قومیں ذلتیں سہکر اور ظلم اٹھا کر مر نہیں جاتیں بلکہ انتقام لینے کی تیاری کرتی رہتی ہیں اور یہ نفرت و حقارت اور انتقام کے خیالات ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اس چھٹی میں لکھا ہے کہ بلاواسطہ یا بالواسطہ تبادلہ خیالات کیوں نہ انتظام کیا جائے اور اگر ممکن ہو تو تمناؤں کو باترتیب کرنے کی کوشش کیجائے۔ تاکہ سب مطمئن ہو جائیں۔ یہ صلح کے لئے اپیل ہے۔ ہم تمام ہوا خواہان امن سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جنگ کا خاتمہ کرانے اور عدل و انصاف کی سلطنت دوبارہ قائم کرنے میں ہماری مدد کریں اور آئندہ اپنے اختلافات کا تلوار سے نہیں بلکہ عدل و انصاف کی وساطت سے فیصلہ کرنیکا عزم بالجزم کریں۔ ہم ان لوگوں کو بھی اپنی طرف سے برکت دیتے ہیں جن کا ہنوز رومی کلیسا سے کچھ تعلق نہیں۔

جنگ اخیر تک جاری رہیگی

لندن۔ یکم اگست۔ آج جنگ کی برسی کا دن ہے اور اس وجہ سے مسٹر اسکوئتھ سرایڈورڈ گرے۔ لارڈ برٹس وغیرہ نے امریکہ کو پیغامات بھیجے ہیں کہ جنگ کو جاری رکھنا برطانیہ کا فرض ہے۔ یہ امیدوں کا سوال نہیں بلکہ ہمارے فرائض کا سوال ہے جنہیں ہم پورا کرینگے اور وہ کارروائی کرینگے جس سے جائز اور دیرپا امن حاصل ہو اور قائم رہے تمام حلیفوں کا بھی یہی عزم ہے روس پر اگرچہ مقامی طور پر بہت دباؤ پڑ رہا ہے تاہم اسے صدق دل سے اپنی آخری فتح کا یقین ہے۔

زار روس کا اعلان

روسی اخبارات زار کا ایک سال قبل کا اعلان شائع کر رہے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

"میں یہاں متانت سے اعلان کرتا ہوں کہ ہم اس وقت تک صلح نہ کرینگے جبتک غنیم کا آخری سپاہی ہماری سرزمین سے نہ چلا جائیگا۔ روس آج اپنے حلیفوں کو مبارکباد دیتا ہے اور اس بات کا معترف ہے کہ انہوں نے ایثار نفس کا اظہار کیا ہے اور غنیم پر ہر طرف سے دباؤ ڈالا ہے۔

زار روس کی افواج

زار نے اپنے حکمنامہ میں اپنی بری و بحری فوج کو یوں مخاطب کیا ہے۔ "روس کی شاندار کوششوں کے باوجود غنیم کا زور ابھی نہیں ٹوٹا ہمیں ہمت نہ ہارنی چاہیئے بلکہ جدید قربانیوں اور آزمائشوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے جو روس کو فتح کیطرف لیجائیں۔ روس پر اکثر دردناک مصیبتیں آئی ہیں لیکن اس نے ہمیشہ نئی طاقت

حوادث واخبار

بمبئی سے حجاج کی روانگی - دہلی - ۲ - اگست - انجمن خدام کعبہ نے اعلان کیا ہے کہ ٹرنر ماریسن کا جہاز "اکبر" ۱۵ - اگست کے قریب حاجیوں کو لیکر بمبئی سے جدہ کیجانب روانہ ہوگا - جہانگیر سٹیمر ۲۵ - اگست کے قریب روانہ ہوگا - عرشہ جہاز کا کرایہ آمد و رفت صرف ۲۲۵ روپے ہے -

ضبط شدہ پرچے - صاحب کمشنر دہلی نے ذیل کے دو پرچے جن میں سے اول الذکر انگریزی زبان میں اور آخر الذکر بنگالی زبان میں ہے بحق سرکار معظم ضبط شدہ قرار دیئے ہیں (۱) آزادی - آٹھواں کو اور منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے دم نلو" (۲) سوادھین بھارت -

گورنمنٹ ہند اور حج - انجمن ضیاء الاسلام کراچی نے امسال حج کے متعلق گورنمنٹ ہند سے درخواست کی تھی کہ وہ حجاج کے لیئے آسانیاں بہم پہنچائے - گورنمنٹ ہند نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اس مسئلہ پر غور نہیں ہو رہا ہے -

ہندوستان میں طلا و نقرہ کی درآمد - اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال رواں کے ابتدائی ۴ ماہ میں ایک کروڑ ۸۵ لاکھ روپیہ کے سونے اور ۲ کروڑ ۲۹ - لاکھ روپیہ کی چاندی کا اضافہ ہوا ہے اس سال ہندوستان کی ٹکسالوں نے ۳۴ لاکھ روپیہ مضروب کئے -

گورنمنٹ ہند کے دفاتر - گورنمنٹ ہند کے دفاتر شملہ سے واپس آنے کے بعد ۲ - نومبر کو دہلی میں کھلینگے -

سر بی - سی چیٹر جی مستعفی ہوگئے - سر برتول چندر چیٹر جی جو ایک سال کے لئے ریاست نابھہ کے وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے اس میعاد کے خاتمہ پر اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے ہیں -

آل انڈیا شیعہ کانفرنس - اس امر کا فیصلہ ہوگیا ہے کہ امسال آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس ماہ اکتوبر میں بمقام الہ آباد منعقد ہوگا - تاریخوں کی ہنوز تعین نہیں ہوئی -

قبول اسلام - ۲۰ - جولائی ۱۹۱۵ء کو جوتی پرشاد ولد رام سروپ قوم گوڑ برہمن ساکن مارک پور لنگا ضلع مظفر نگر نے سکندرآباد ضلع بلند شہر میں بطیب خاطر بدست مولوی عبدالرزاق صاحب اسلام قبول کیا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا - خداوند تعالیٰ استقامت بخشے -

بار بیال کے نواح میں ڈاکہ - ۲۱ - جولائی کو موضع اکھریں بابو بنیسور چکر ورتی کے ہاں ڈاکہ پڑا - ۳۰ - ۴۰ ڈاکو - رامداؤ - لاٹھیاں - اور مشعلیں لیکر مکان میں جا گھسے - اور صندوقوں کی چابیاں لیکر ۴ ہزار روپیہ کی مالیت کا زیور اور زر نقد وغیرہ لے گئے - ہمسایوں نے ڈاکوؤں کے گرفتار کرنے کی کوشش نہ کی -

وائسرائے کا دورہ - ہز اکسلنسی وائسرائے جمعہ کے روز شملہ سے عازم دہلی و دہرہ دون ہونیوالے تھے - اور ۱۲ - اگست کو شملہ واپس تشریف لیجانے کو تھے - وائسرائے کی آمد پرائیوٹ ہوگی -

لاٹصاحب پنجاب کا دورہ - ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب اپنے موسم برسات کے دورہ پر شملہ سے روانہ ہوچکے ہیں - ہز آنر جمعہ کی صبح کو لاہور پہنچے - اس دورہ میں لاٹ صاحب راولپنڈی - مری - سیالکوٹ امرتسر - اور جالندھر تشریف لیجائینگے - اور وسط اگست میں شملہ کو واپس تشریف لیجائینگے -

جرمنی میں ہندو قیدی - عام اطلاع کے لئے اعلان کیا گیا ہے کہ انڈیا آفس سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں جو ہندو اسیران جنگ ہیں انکو اپنے مذہبی فرائض کی سرانجام دہی کا پورا موقعہ دیا جاتا ہے -

تعلیمی کاموں میں گورنمنٹ مدراس کی امداد - گورنمنٹ مدراس نے صوبہ مدراس کی لوکل باڈیوں میں ۱۶۳۸۰۹۷ روپیہ تعلیمی کاموں کے لئے تقسیم کیا جانا منظور کیا ہے -

ہائی کورٹ الہ آباد - الہ آباد ۴ - اگست کو موسم گرما کی رخصتوں کے باعث بند ہوگی - اور چیف جسٹس سر ہنری رچرڈز رخصت کے دنوں میں اجلاس کرینگے -

اٹلی سے آلو آنے بند - اٹلی سے آلوؤں کی درآمد بند ہوجانے کے باعث ہندوستان میں آلو بہت مہنگے ہو رہے ہیں - اور بمبئی کے سوداگر اس پر نہایت متفکر ہیں - نرخ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور اگر یہ بندش قائم رہی تو نرخ اور بھی زیادہ ہوگا -

ایک مشہور و معروف حکیم کا انتقال - نہایت افسوس ہے کہ الہ آباد کے مشہور و معروف حکیم مولوی مسیح الدین صاحب ۲۸ - جولائی کو الہ آباد میں انتقال کر گئے - وفات کے وقت تمام عدالتیں آپ کے اعزاز میں اور اس غرض سے کہ لوگ آپ کے جنازے کے ساتھ شامل ہوسکیں بند کیگئیں -

سر جیمز مسٹن کا دورہ - صوبجات متحدہ کے لاٹ صاحب سر جیمز مسٹن پہاڑی گاؤں کے ایک مختصر دورہ کیلئے ۱۰ - اگست کو نینی تال سے روانہ ہونگے اور ۱۸ - اگست

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جس کی آنکھوں میں لگے غبار پیدا ہو۔ گیس کا انجن۔ آٹے کی مشین کا انجن پیٹ کا انجن معدہ پیدا کر دے۔ خوشبو کہ کوئی انجن ایسا ہو جو بجائے نقصان کے آنکھوں کو نفع دے۔ اور روشنی بڑھا دے۔ ہاں ایک انجن ہے۔
ناصحی انجن۔ کیسی ہی سرخی ہو۔ غبار ہو۔ دھند ہو جالا ہو۔ کھٹک ہو۔ درد ہو نزلہ ہو۔ موتیا بند ہو۔ ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن سے۔ یا اصلی انجنوں کی خرابی کی وجہ سے سب کو دفع کرتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ جس طرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہنچانے والا ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھوں کی جملہ خرابیوں کو دفع کرتا ہے۔ منٹوں میں اپنا اثر دکھائیگا اور داد دوا کملائیگا۔ قیمت فی تولہ ۸ روپیہ ماشہ ۱۲ آنے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ... خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ اور اس پتہ ... طلب کرو اپنا نام و پتہ مع ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

ایس۔ ایم موسیٰ عیسیٰ رفعت پورہ مراد آباد

من موہنی شوقین مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی اٹھائیں۔ یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے جوان دانا نادان سرگرم رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے۔ آدمی کیسا ہی نحیف و سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کریں۔ ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس عمر ... تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپے چار آنے۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولائتی خوشبو دار پھولوں کی روح ہے۔ اسکو ولائت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ چھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ فوڑہ اور بدرونق ہو جاتا ہے انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کر لیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

روشن چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

دانتوں کی قلعی

لو کیا یاد کرو گے ہم نے وہ ایجاد کی ہے جس سے حکیم ارسطو بھی قبر میں اچھل پڑے ہونگے۔ یعنی جن کے دانت میلے ہو گئے ہوں۔ کمزور ہوں انکو ایک دم قلعی کر دے۔ اور قلعی بھی پکی خالص مراد آبادی کہ پھر کبھی دوسری قلعی کرکی ضرورت نہو۔ یعنی یہ ناصحی انجن جملہ دانت کی بیماریوں کو شفائے کامل دیتا ہے آپ یقین کیجئے کہ تمام انگریزی اور ہندوستانی منجن اس کے سامنے گرد ہیں قیمت فی درجن دس آنے (اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔)

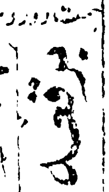
ایس ایم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ رفعت پورہ مراد آباد

اعلان جنگ فرنگ

کے باعث ترکی ٹوپی کی درآمد قسطنطنیہ و مصر سے نیز زیادہ تر آسٹریلیے اب بالکل مسدود ہو گئی ہے۔ آئندہ عرصہ نامعلوم تک آمد کی امید نہیں ہے۔ ہمارے ہی خواہ و ترکی ٹوپی کے شائقین اس نادر موقع کو غنیمت سمجھیں اور عید الفطر سے پیشتر پیشتر ضرورتاً نہیں، تو تبرکاً ہی ترکی ٹوپی کے لئے بہت جلد آج ہی آرڈر بھیجدیں۔ ہمارے اسٹاک میں تقریباً سو درجن سے زائد ترکی ٹوپیاں موجود ہیں۔ آرڈر جلد نہ آنے پر مایوسی کا خیال ہے

کلپاک نہایت اعلیٰ استرخان کپڑے کی سیاہ و سفید۔ خاکی۔ ہر سائز کی موجود ہیں قیمت چار روپے دا ... سے عہ ایک روپیہ آٹھ آنے تک۔

قالب۔ ڈبل زین کا مسند و فیچ جسپر نہایت خوشنما سنہری کا بی رنگ پر سنہرے بیل بوٹے نیز علیگڈھ کالج کا اسلامی نشان بنا ہے۔ قالب کے اندر آسٹر سنگھی۔ کالر ٹائی رومال۔ صابن۔ تیل و عطر کی شیشیاں رکھنے کی گنجائش ہے۔ گول کی قیمت دو روپیہ اور چوکس کی دو روپیہ چار آنے۔



چادر نصف الضمار جسے ترکی خواتین استعمال کرتی ہیں نہایت خوشنما لیٹین۔
انور یہ نظامی۔ عبا و کوٹ کی وضع۔ سرکی ٹوپی نہایت خوشنما۔ کلپاک کے ساتھ کیپ لگتا ہے گردن اور بدن کے حصہ کو ... کی لمبائی تک ڈھانک لیتا ہے۔ پردہ کا پورا محافظ ہے۔ جسے مولانا حسن نظامی صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے۔

حمیدیہ کابلی ایرانی وضع کمرٹی تراش کا جسپر کابلی دستکاری خوشنما سوزنی کا کام کڑھا ہوا ساتھ کا رومال۔ آستینیں ... قیمت ۵ عہ ۲ ... ۳ عہ ۲

آئی شیڈ امریکن نہایت خوشنما سبز رنگ کا شیڈ جو ترکی کلپاک۔ ایرانی غرض ہر قسم کی ٹوپی کیساتھ لگ سکتا ہے لیمپ آفتاب کی شعاعوں سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اسے لگا کر چھتری کی ضرورت نہیں رہتی۔ نہایت آرام وہ چیز ہے۔ طلبا کے لئے خصوصیت سے نہایت مفید ہے۔

المشتہران ایس۔ ایف چشتی اینڈ کمپنی۔ دہلی

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

دن دیکھئے جس کی آنکھیں روشن ہوں۔ حالانکہ آجکل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ تیار ہو گیا

اس رگڑہ کو لگا کر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ

جرمن

اور فرانس کے میدانوں کے سیر نظر آتی ہے یا نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھوں کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت فی درجن ۱۰ ار خرچہ بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ایس۔ ایم موسیٰ۔ عیسیٰ رفعت پورہ مراد آباد

پادری زویمر صاحب مسجد ووکنگ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۔ جون ۱۵ء کی صبح ۹ بجے کے قریب پادری زویمر صاحب معہ زوجہ خود ایک اور دوست کو ہمراہ لیئے ہوئے مسجد ووکنگ کی زیارت کے لیے تشریف لائے پادری زویمر صاحب کو کون نہیں جانتا اُنہوں نے اسلام کو گندی سے گندی تصاویر میں پیش کیا ہے۔ اور اپنے پرچے اور کتابوں کو نہایت فریب دہ اسمار سے موسوم کیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمدیہ کو خوب پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں کارڈ ملاقات کے واسطے مولانا صاحب یعنی امام مسجد کی خدمت میں پہنچا یا ملاقات ہوئی۔ اس اثنا میں جو گفتگو ہا ہیں مولانا صاحب ہوئی آپ کو برائے ضیافت طبع احباب اپنے الفاظ میں تحریر کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ گفتگو بزبان انگریزی تھی۔

پ (پادری صاحب) میں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔ میری خواہش ہے کہ آپ میری دوستی قبول کریں گے۔

مولوی صاحب: یہ بات تو آپ نے صحیح نہیں فرمائی۔ آپ مجھ سے کس طرح دوستی کا تعلق رکھ سکتے ہیں۔ میں محمد رسول اللہ کا خادم ہوں۔ اور آپ آنحضرت کے سخت دشمن ہیں۔ اور ہمیشہ گالیاں دینے کے عادی ہیں۔ لیکن ہم اہل اسلام کو بڑی فراخ دلی کا سبق دیا گیا ہے۔ کل انبیاء علیہم السلام کو صادق راستباز خدا کا مرسل مانتے ہیں ہمیں قرآن کریم نے تعلیم دی ہے کہ کوئی ملک اور قوم خالی نہیں ہے جہاں خدا تعالیٰ نے اُس وقت کے لوگوں کی تعلیم کے واسطے کوئی نبی مبعوث نہ کیا ہو۔ ہاں یہود و نصاریٰ نے بعض انبیاء کو مانا ہے۔ اور بعض کا انکار کیا ہے۔ دیکھئے یہود نے حضرت عیسیٰ کی کیا حالت بنائی۔ اور اُن کی والدہ صدیقہ پر کیا کیا ناگفتنی قبیح الزام لگائے۔ ان واقعات کو دہرانے سے بھی ایک سچے باغیرت مسلم کی جان کانپ جاتی ہے۔ سبحان اللہ قرآن کریم اور نبی اسلام کا از حد احسان اُن پر ہے۔ ایک طرف تو اُن پر سے جھوٹے الزام کا دفعیہ کیا اور دوسری طرف اپنے خدام سے تاکید کر دی کہ کبھی کسی نبی کی شان میں کوئی بے ادبی کا لفظ استعمال نہ کریں۔ چنانچہ اہل اسلام جب کبھی کسی کا نام لیتے ہیں تو اُن کے نام کے ساتھ لفظ "علیہ السلام" کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور ہمارے روبرو اگر کوئی غیر مسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یا اُن کی والدہ ماجدہ کو بے ادبی سے یاد کرے تو ہم ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ فوراً اُس غلط اعتراض کو رفع کر کے ان کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی جگہ ووکنگ میں کئی دفعہ عیسائی صاحبان نے ہم پر اعتراض کیا ہے۔ کہ جس عیسیٰ صاحب کی آپ اس قدر تعریف کرتے ہیں وہ تو (نعوذ باللہ) اس تعریف کا مستوجب نہ تھا۔ بلکہ اُس کا چال چلن اچھا نہ تھا۔ مگر ہم سے جہاں تک بن پڑا ہے اُس کی عزت کی حفاظت کرتے ہیں۔ جملہ انبیاء پر ایمان لانا ہمارا جزو ایمان ہے۔ اسی واسطے ہم کو کامل یقین ہے کہ فردا قیامت کو کسی نبی علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کے حضور ہم مسلموں کے خلاف شکایت کا موقع نہ ملیگا۔ ہاں یہود اور نصاریٰ کے لیئے وہ گھڑی سخت تکلیف دہ ہوگی۔ کیونکہ اُنہوں نے اکثر انبیاء علیہم السلام کو چور اور بٹ مار کہہ کر رد کیا اور کئی بے گناہ قتل کیئے۔

پ: عیسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر تھے۔ کیونکہ موسیٰ نے گناہ کیا اور عیسیٰ گناہ سے پاک تھا۔

مولوی صاحب: دیکھو پادری صاحب میں نے آپ سے اول ہی عرض کر دیا تھا کہ ہمارے برحق ہادی نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ کسی نبی کی شان میں برا لفظ مت بولو۔ مگر آپ نے میرے روبرو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گناہگار کہہ کر مجھے دکھ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک اولوالعزم نبی اللہ گذرے ہیں اور حضرت عیسیٰ ایک خلیفہ خادم شریعت موسوی کا ہوا ہے۔ آپ کا یہ دعویٰ کہ عیسیٰ حضرت موسیٰ سے افضل تھا۔ محتاج ثبوت ہے جس کا ثابت کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ باقی رہا حضرت موسیٰ کا گناہگار ہونا اس قسم کی غلطیاں جن کو آپ لوگ گناہ خیال کرتے ہیں حضرت عیسیٰ سے بھی بکثرت سرزد ہوئی ہیں ان غلطیوں کو گناہ سے تعبیر کرنا بھی گناہ ہے۔

پ: محمد (صلعم) گناہگار تھے۔ جابجا قرآن نے اُن کو تعلیم دی ہے (چند آیات پادری صاحب نے تلاوت کیں جن میں الفاظ استغفار آتا ہے) کہ گناہوں سے معافی طلب کرو۔

مولوی صاحب: پادری صاحب آپنے تو ماشاء اللہ عربی زبان خوب تحصیل کی ہے بلکہ جیسا ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے شام بیروت اور مصر وغیرہ میں رہ کر عربی پڑھی ہے مگر مجھے تو افسوس ہی آیا۔ کہ آپ جیسا علم والا انسان اس لفظ "غفر" کے معنی نہ جانتا ہو۔ اور اگر آپ نے اس لفظ کے معنی غلط نہیں سمجھے تو کم از کم یہ تو میں ضرور کہوں گا کہ آپ نے عمداً غلط معنی بیان کر کے دوسرے انسان کو مغالطہ میں ڈالنے کی تو ضرور کوشش کی ہے (اس موقع پر مولوی صاحب نے چند آیات قرآن شریف سے تلاوت کیں اور سورت "النصر" کی بہت لطیف تفسیر کرتے ہوئے پادری صاحب کو ملزم کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح۔ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ "اے محمد صلعم جب خدا تعالیٰ کی نصرت اس رنگ میں آجائے کہ لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں آجائیں یعنی شرک اور بت پرستی سے مجتنب ہو کر سچے واحد خدا کی پرستش میں سرنگوں ہو جائیں اور اللہ اکبر کا شور مچ جائے۔ تو پھر تم استغفار کرنا۔ بقول پادری صاحب کیونکہ یا محمد صلعم تم نے سخت گناہ کیا ہے" کیوں پادری صاحب یہ معنی آپ کے نزدیک درست ہیں۔ پھر اگر یہی معنی استغفار کے گناہ سے معافی مانگنے کے کریں گے تو ایک اندھیر مچ جائے گا۔

جس عظیم الشان کام کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامور تھے اُس کام کو آپ نے بوجہ احسن سرانجام دیا تھا کہ خود اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ کہ جب فوج در فوج لوگوں کو اسلام میں داخل ہوتے ہوئے اے محمد تو دیکھ لے گا تو پھر تم استغفار اور حمد الٰہی کرنا۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ تم اُن لوگوں کو توحید سکھا کر اپنا ہم خیال بنا لیا یہ ایک گناہ کا کام کیا۔ یہ معنی صحیح نہیں ہیں۔ بلکہ استغفار کے یہ معنی ہوئے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا تعالیٰ کی نصرتیں آپ کے شامل حال ہوں تو آپ اُن دنیا داروں کے ناقص خیالات اور توہمات سے بچنے کے واسطے بطور حفظ ماتقدم خدا سے استغفار کی دعا کرنا۔ کہ الٰہی مجھے اُن ناشکروں اور سرکش انسانوں کے ناقص خیالات اور اُن کے توہمات کو بچا۔ جن میں یہ اہل دنیا گر جاتے ہیں۔ کیونکہ فتوحات کے بعد اکثر لوگ کبر اور خودپسندی وغیرہ وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور نصرتیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے رنگ میں شامل حال ہوئی تھیں وہ انکو اپنی ہنرمندی اور کارکردگی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسا نہ تھا۔ اب آپ نے سمجھ لیا کہ استغفار کے معنی آنے والے مصائب سے خدا تعالیٰ کے حضور غفر کی دعا کرنا ہے۔ کہ وہ ذات پاک ہم کو ڈھانپ لے۔ وہ بجائے خود ڈھال بن جاوے۔ غفر ڈھال کو بھی کہتے ہیں۔ ہم تو نماز کے بعد بھی رب اغفر وارحم وانت ارحم الراحمین پڑھتے ہیں تو کیا اس سے ہماری یہ مراد ہوتی ہے کہ ہم نے جو ابھی نماز پڑھی ہے وہ بہت گناہ کا کام کیا ہے۔ اب توبہ کرتے ہیں۔ اور معافی طلب کرتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں اس استغفار سے ہماری مراد یہ نہیں ہوتی۔ لفظ غفر کے معنی ڈھانپنے اور دبانے کے ہیں۔ محمد رسول اللہ جو نہایت ہی مزکی اور مطہر انسان تھے اور

سے قدوس کے مظہر اتم تھے۔ اور حضرت باری تعالیٰ کے محبوب ہونے کا فخر رکھتے تھے۔ انہوں نے استغفار کے عمل سے علم اخلاق کو نہایت بلند درجہ تک پہنچا دیا۔ انسان کو اگرچہ خدا تعالیٰ نے دماغ اور عقل عطا کی ہے اور قوت ارادی بخشی ہے۔ لیکن اس کی خلقت میں ایک حصہ ہے جس کو جذبات کہتے ہیں۔ وہ جذبات نہ علم و عقل کی حکومت کو مانتے ہیں اور نہ قوت ارادی سے ہمیشہ دب کر چلتے ہیں۔ بڑے بڑے علما اور بڑے بڑے ابدال ایک وقت میں ایک چھوٹے سے جذبہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پھر شیکسپیر، بارٹن، سکیٹ وغیرہ وغیرہ عمدار جذبات پر قابو نہ پا سکے۔

استغفار مومن سپاہی کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہے۔ وہ خدا کے حضور دعا کرتا رہتا ہے۔ کہ الٰہی میرے تمہارے جذبات کو دبائے رکھیو۔ اللہ اکبر محمد رسول اللہ کی معرفت کس قدر بلند ہے

میں چیلنج کرتا ہوں کہ کسی نبی یا ریفارمر کی اخلاقی تعلیم کا معلم ہو اس کی تعلیم میں یہ بات دکھلا دیں کہ اس نے اپنے شاگردوں کو آنے والے سرکش جذبات سے بچنے کے واسطے کوئی نسخہ استغفار جیسا بتلایا ہو۔ کسی ایک کا تو نام لو۔

پ: میں نے مسلمانوں کی حالت اسلامی ممالک میں بھی نہیں دیکھی۔ اب آپ نے اس عیسائی ملک کو دیکھا۔ اب آپ مقابلہ کر کے دیکھئے۔ کہ کون سی تعلیم بہتر ہے۔ انجیل بہتر ہے یا قرآن۔

مولوی صاحب: مجھے اس عیسائی ملک کو دیکھ کر بہت شرم آئی جو کچھ ان لوگوں کا حال ہے۔ وہ انجیل کی تعلیم کے ناکمل اور ناقص ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اگر انجیل کامل کتاب ہوتی تو آج ان عیسائی ممالک کی یہ خطرناک گندی اور ناقص حالت نہ ہوتی۔ کیا پادری گرجوں میں کیا لیکچرار لیکچروں میں اور اخبار نویس اپنے اخباروں میں سب کے سب اس بات کا رونا روتے ہیں کہ اخلاقی حالت دن بدن گندی اور ابتر ہوتی جاتی ہے۔ جو محتاج تشریح نہیں میاں را چہ بیاں۔

پ: آپ نے نہیں دیکھا کہ ان ممالک میں سب عورت و مرد لکھے پڑھے ہیں برخلاف اسلامی ممالک میں بکثرت لوگ جاہل ان پڑھ ہیں۔

مولوی صاحب: پادری صاحب کیا مجھے آپ کوئی حکم انجیل شریف کا تحصیل علم کے متعلق دکھا سکتے ہیں۔ جو اس قسم کا ہو "رب زدنی علما" یا یہ تاکیدی فرمان ہو کہ ہر مسلم مرد اور عورت کو علم کا سیکھنا فرض ہے۔ تو ساری انجیل کو پڑھ جائیے آپ کو ایسا کوئی فقرہ نہیں ملیگا۔ جس میں تحصیل علم پر زور دیا گیا ہو۔ پھر اس ملک کے مرد و زن کا علم سیکھنا انجیل کی تعلیم کے ماتحت تو نہ ہوا۔ ہاں اس کا سرچشمہ کوئی اور ہے۔ میرا یہ کہنا کوئی بے جا نہ ہوگا کہ عیسائی ممالک کے مدبرین نے مسلمانوں سے حسب تعلیم قرآن کریم یہ بات اخذ کی اور اناجیل کی تعلیم کو جو ناکمل و ناقص تھی ترک کر کے قرآن کریم کے ماتحت تعلیم عام کر دی جس کا یہ نتیجہ ہے ورنہ انجیل تحصیل علم کے متعلق ساکت ہے۔ (باقی آئندہ)

روزہ

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب متعلم مدرسہ عالیہ نظامیہ لکھنؤ)

اسلام اور اس کی مقدس تعلیم پر ایک غائر اور گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام فی نفسہ ایک قربانی ہے اور اس کے احکام قربانی کے سب سے بڑے ہادی اور پورا کرنے والے ہیں۔

گر اسلام تمام دنیاوی خواہشوں اور تعلقات کو خدا اور اس کے محترم رسول کی رضاجوئی پر تصدق کر دینے کا نام ہے۔ تو اس کا ہر ہر حکم بھی اس قربانی پر مشتمل ہے۔ نماز کیا ہے؟ قربانی ہے، حج اور زکوٰۃ کیا ہے؟ قربانی اگر کسی میں راحت اور آرام کی قربانی ہے تو کسی میں وطنی آسائش کی اور اگر کسی میں تن آسانی کی بھینٹ دینی ہے تو کسی میں اپنے عزیز و اقارب مشغلات... یہ مفہوم ذہن نشین کر لینے کے بعد ہمارے ذہن میں حضرت جل وعلا کے ان تمام ارشادات کا راز بخوبی سمجھ میں آ جاتا ہے جن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ہمارے واسطے اسوۂ حسنہ فرمایا گیا ہے قال کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ (ترجمہ تمہارے واسطے ابراہیم اور اُن کے ساتھی بہتر نمونہ ہیں" کیونکہ یہ محترم خدا کا پیارا وہ ہے جس نے محض خدا کی رضاجوئی کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز چیز یعنی اولاد اور پھر اپنے تمام لڑکوں میں سب سے زائد عزیز لڑکے کی قربانی کر کے ہمارے سامنے ایثار اور رضاجوئی کی نادر اور روشن مثال پیش کر دی ہے۔ غرض اسلام اور اس کا ہر عمل اسی سنت ابراہیمی کا ایک مکمل نمونہ ہے۔

اس وقت جبکہ آپ اس رسالہ کو شرف قبول عنایت کر کے بغرض مطالعہ کھول رہے ہیں۔ ایک معظم بالشان اور ضروری قربانی میں مشغول ہیں۔ یہ قربانی کیا ہے؟ یہ قربانی روزہ یا صوم ہے۔ روزہ کیا ہے محض خدا کے تقرب کے لئے طلوع فجر سے غروب شمس تک اپنے تمام بدنی قلبی خواہشوں کو پامال کر کے قربان کر دینا۔ وھو عبارۃ عن ترک الاکل والشرب والجماع من الصبح الی غروب الشمس بنیۃ التقرب۔ روزہ انسان کی سب بڑی خواہش بھوک اور پیاس کی قربانی کے علاوہ دنیاوی راحت کے جز اعظم مباشرت یا جماع کی بھی بھینٹ چاہتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص عمداً اس کے خلاف کریگا تو وہ شرعاً قضا و کفارہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ نیز بعض علما نے غسل بہ نیت برودت و سکون باطنی اور غرارہ بغرض دفع تشنگی کو مکروہ اور ناجائز تحریر فرمایا ہے۔ یہی خواہشات کی قربانی یا روزہ مختلف قوموں میں مختلف صورتوں میں پایا جاتا ہے۔ اسلام سے قبل حضرت موسیٰ کے زمانہ میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا۔ ہنود کے یہاں بھی مختلف ایام میں روزہ یا برت ہوتا ہے۔ پروٹسٹنٹ (عیسائیوں کا ایک فرقہ ہے) فرقہ میں بھی روزہ اس طریقہ سے رکھا جاتا ہے کہ وہ چیزیں جو غذا کے یومیہ کھائی جاتی ہیں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ غرض اُن مفید مصالح کو جو روزہ کرنے میں ہیں اقوام نے سمجھ لیا ہے۔ اُن کو اس کی ضرورت تسلیم کرنا پڑی طبی حیثیت سے سال بھر کے بعد معدہ کا تنقیہ ہر حیثیت سے مفید ہے۔ اور رطوبات فضلیہ تعفن اخلاط کا انسداد روزہ کا ظاہری فائدہ ہے اپنے غریب بھائیوں کی فاقہ کشی کی تکلیف کا تجربہ اُنکی مصیبتوں کا احساس بھی روزہ سے کافی طریقہ سے ہو جاتا ہے۔

روزہ ہر عاقل بالغ صحیح آدمی پر شرعاً فرض ہے مسافر پر بغرض آسانی روزہ ایام رمضان میں فرض نہیں ہے۔ مریض جس کے لئے طبیب حاذق کی رائے میں روزہ مضر ہو روزہ کا مکلف نہیں ہے شیخ فانی پر روزہ فرض نہیں ہے لیکن بعد انقضائے سفر و مرض قضا ضروری ہے۔ ضعیف العمر بڈھا روزہ کا فدیہ دے سکتا ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ ہر روزہ دار کو جھوٹ، غیبت، جنگ و جدال سب و شتم سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اپنے دن اچھے اور مباح کاموں میں صرف کرنا چاہئیں اس کے بعد ہم مختصر احکام روزہ کے تحریر کرتے ہیں

وہ صورتیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا: روزہ کا خیال نہ ہو اور کھا لے یا جماع کرے حلق میں غبار یا دھوئیں کے خود بخود چلے جانے سے، سر میں تیل لگانے سے، سرمہ لگانے سے دانتوں کی ریخوں سے خون حلق کے اندر چلے جانے سے احتلام ہونے سے۔

وہ صورتیں جن سے قضا واجب ہوتی ہے: بھول کر کھانا پینا یا جماع کرنا سحر کھانے طلوع فجر کا شبہ ہو اور روزہ دار خیال کرے کہ روزہ ٹوٹ گیا کھانا پینا اور حقنہ پینا ناک سے کوئی چیز سڑک لینا۔ کان میں تیل ڈالا اور وہ دماغ تک پہنچ گیا

وہ صورتیں جو کفارہ واجب کر دیتی ہیں۔ عمداً کھانا پینا اور مباشرت کرنا

وہ صورتیں جو مکروہ ہیں۔ بلا عذر کسی چیز کا مزہ چکھنا۔ بوسہ لینا۔ برہنہ ہو کر معانقہ

رجسٹرڈ اے — اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار — نمبر ۵۷۵

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ تین روپیہ
ششماہی ایک روپیہ ۹ آنہ
فی پرچہ ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم - ۸
۱۵ - ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

نمبر ۳۱ — بجنور - ۱۵ - اگست ۱۹۱۵ء مطابق ۴ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ — جلد ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنگ فرنگ

شاہان یورپ کی منازعت نے ایسا طول کھینچا ہے کہ اس کے اثر سے افریقہ۔ ایشیا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ بھی بدون متاثر ہوئے نہ رہ سکے۔ امریکہ اور آسٹریلیا اگرچہ براہ راست شریک جنگ نہیں ہے مگر ان کے جہاز اور آدمی ضرور جنگ کی نذر ہوئے امریکہ کے مسافر اور جہاز آسٹریلیا کے آدمی فوج میں شامل ہو کر اپنی بہادری کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ خدا اس جنگ کو فرو کرے۔ اس کے شعلوں نے ہر گھر میں بواسطہ یا بلاواسطہ آگ لگا دی۔ شاہان روئے زمین کو اپنی فکر ہے۔ متوسلین اور غرباء کو اپنا تردد۔ ایک غم ہے جو ہر دل کو گھیرے ہوئے ہے ابتداء میں اس جنگ نے بلجیم کا خاتمہ کیا۔ اب وارسا کو ختم کر کے جرمنی کا اور حوصلہ بڑھا دیا۔ دیکھئے اب اس کا رخ کس طرف ہوتا ہے اور کس وقت تک یہ ہولناک معاربات ختم ہوتے ہیں۔ دردانیال۔ گیلی پولی میں ہمارے نقصانات برابر ہو رہے ہیں۔ لیکن نتیجہ کچھ برآمد نہیں ہوتا۔ کوہ قاف کے سلاسل۔ سرکیشیا۔ کاکیشیا۔ آرمینیا۔ تبریز وغیرہ کی خبروں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ مصر پر ڈراپ سین ہے۔ ہمدان و بصرہ کی خبر کبھی کچھ کچھ کانوں میں پڑ جاتی ہے۔ شط العرب میں خاموشی ہے۔ جنوبی افریقہ میں بھی جنگ کا اثر نمایاں ہے۔ فرانس میں فرنچ اور برطانیہ عظمیٰ غالب ہیں مگر ارگون اور وردون کی طرف ولیعہد جرمنی کی کوشش پھر شروع ہو گئی ہے اٹلی۔ آسٹریا کی جنگ کچھ عجیب ثابت ہوئی۔ امید تھی کہ اطالیہ آسٹریا کا مار کے بھرکس نکال دے گا۔ لیکن روز اول ہے۔ ایران دونوں جانب سے پامالی میں ہے۔ بقول شخصے کمزور مار کھانے کی نشانی۔ کسی کا طرفدار نہیں کسی کا مخالف نہیں اس کے ملک اور رعایا کو خواہ مخواہ جنگی نتائج برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔ عدن میں سلطان لحج کا قتل زیادہ قابل افسوس ہے مگر ترک و عرب بیر والناس تک آ کر رک گئے۔ ہماری جرار فوج نے انکو بڑھنے نہیں دیا۔ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ نقصان پریس کی قوت کو پہنچ رہا ہے۔ خدا جانے کس غرض سے

خبروں کا رنگ اور اخبارات کی پالیسی بدل گئی۔ اگر آزادی کامل کے ذریعہ سے اجازت ہوتی تو اس کے نقصانات و غلط خبروں سے بچ رہے ہیں دکھا سکتے۔ ہماری گورنمنٹ زیادہ مصلحت بین ہے جس کے لئے تمام ملک میں دعائیں ہو رہی ہیں۔ بہر صورت حقیقت میں خدا پر ہی ٹھیک ہے۔ وہ جسکو چاہے غالب کرے جسکو چاہے مغلوب۔ چونکہ اس ہفتہ میں وارسا نکل جانے کی خبریں متواتر آ رہی ہیں اس لئے ہم ان مختصر حالات اور ذیل کے تار خبروں پر ناظرین کو متوجہ کرنا بہتر خیال کرتے ہیں ایام عید ہونے نے رسم اخبار کو بجائے انتشار کے اور طویل کر دیئے۔

تخلیہ وارسا و آیون گوراڈ۔ شملہ - ۸ - اگست - حضور وائسرائے کو سکرٹری آف سٹیٹ ہند کیجانب سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۶ اگست موصول ہوا ہے۔

روسیوں نے وارسا و آیون گوراڈ کو خالی کر دیا ہے

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بنظر حالت عمومی وارسا کی روسی محافظ فوج جمعرات کی صبح کو پیچھے ہٹ گئی۔ اور وسچولا کے دائیں کنارے پر نئے محاذ پر قائم ہو گئی۔ غنیم نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ روسی فوج نے واپسی کے وقت وسچولا کے تمام پل بھی اڑا دیئے۔ آیون گوراڈ کے ضلع میں روسی بلا مزاحمت وسچولا کے دائیں کنارے چلے گئے اور انھوں نے پلوں کو توڑ ڈالا۔ دیگر محاذوں پر روسی کہتے ہیں کہ ریگا کے قریب غنیم دریائے مشابہ جنگ کر کے دریائے اکاڑ کی جانب پسپا ہو گیا۔ پونی ویز کے مشرق کو جرمن پھر کسی قدر بڑھ گئے اور اب اولگسیا سے ۵۳ میل بجانب مشرق ہیں

جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے نریو کے محاذ پر غنیم نے لومزا کی سمت میں اور آسٹرولنکا سے روزان کے محاذ پر حملے اور کثیر افواج سے آسٹرو کی سڑکوں پر جارحانہ کارروائی کرتا رہا۔ جنگ نہایت خونریزی سے جاری ہے۔ بدھ کے روز غنیم کئی مقامات پر دریائے اوزج کو عبور کر گیا

ایک جرمن رپورٹ مظہر ہے کہ جرمن لومزا - آسٹرو اور ویازکو کی شرک کیجانب وسچولا اور دریائے بگ کے بائیں کنارے پر بلا مزاحمت ایک جدید اور بہتر محاذ پر قائم ہونے کے قابل ہو گئے۔ علاوہ ازیں انھوں نے

ولاڈیمیر وانلسکی اور کوول کی سمت میں بھی بگ کے مشرق کو اپنے قدم جما لئے ۔ برلن کہتے ہیں کہ ہمارا رسالہ ولاڈیمیر وانلسکی میں داخل ہو گیا ہے ۔

مغربی رزمگاہ ۔ فرانسیسی کہتے ہیں کہ علاقہ واسجیز میں ان چوٹیوں پر جو شمال کی طرف سے دریائے میوٹ پر حاوی ہیں نہایت شدید حملے ہوئے فرانسیسیوں نے اپنے تمام مورچے قائم رکھے ۔

اطالوی رزمگاہ ۔ اطالوی کہتے ہیں کہ غنیم نے سطح مرتفع کارسو میں شست پر کو پر شدید حملہ کیا ۔ اطالوی اس صدمہ کو برداشت کر گئے مزید براں انھوں نے فت جارحانہ کارروائی کر کے وسیع خندقوں پر قبضہ کر لیا جہاں سے سان مرٹینو ڈل کارسو کو راستہ جاتا ہے ۔ جو سگراڈو واقع دریائے اسانزو سے ۳ میل مشرق کو ہے ۔

روسیوں کی پسپائی ۔ شملہ ۔ ۱۰ اگست ہز ایکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۹ اگست موصول ہوا ہے ۔ روسی آہستہ آہستہ پسپا ہو رہے ہیں اور قدم قدم پر جانبازی سے مقابلہ کرتے ہیں ۔ ایک روسی رپورٹ مظہر ہے کہ صوبجات بالٹک میں دریائے ڈونیا اور نیمن کے درمیان کوئی قابل لحاظ تغیر واقع نہیں ہوا ۔ ۴ ۔ اگست کو دریائے نیرو کے مشرقی کنارے پر روژان ۔ آسٹرولنکا اور آسٹرو کی سڑکوں پر رات بھر شدید جوابی حملوں نے غنیم کو ایک وسیع محاذ پر دریا سے ۷ ۔ میل کے فاصلے پر روکے رکھا ۔ ایک جرمن رپورٹ مظہر ہے کہ دریائے بگ اور نیلسک کے درمیان جو نووو عاجیوسک سے ۲۰ میل شمال مشرق کو ہے فوج کا ایک دستہ باشندہ وسلو کے مورچے کو چیر گیا جو نیلسک سے ۶ میل مشرق کو ہے ۔ اور وسطی وسچولا کے ساتھ ساتھ مزید پیشقدمی کر گیا ۔ اس کے بعد سے سکوت طاری رہا ہے ۔ دریائے وسچولا اور بگ کے درمیان ۵ ۔ اگست کو ولوڈوا کی سڑک کے ساتھ ساتھ معرکے ہوئے ۔ جنہیں نہایت جانبازی سے جنگ ہوتی رہی ۔ مگر غنیم کی مجتمع توپخانہ کی گولہ باری نے روسیوں کو شمال کی طرف پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ۔ دریائے بگ ۔ زلوٹا ۔ لیپا اور نیسٹر کے دائیں کناروں پر کوئی تبدیلی ظہور پذیر نہیں ہوئی ۔

مغربی رزمگاہ ۔ فرانسیسی کہتے ہیں کہ ارگون میں اور ووز کی چوٹیوں پر توپخانہ کی شدید جھڑپیں ہوئیں ۔ غنیم نے دو مرتبہ ناکام حملے کئے ۔

اطالوی محاذ پر کوئی اہم امر قابل تذکرہ نہیں ۔

تخلیہ وارسا کی کیفیتیں ۔ لندن ۔ ۷ ۔ اگست ۔ وارسا کے مکمل تخلیہ کا ثبوت ایک امریکن نامہ نگار کے بیان سے ملتا ہے جو ۲۵ ۔ جولائی کو وارسا سے روانہ ہوا تھا ۔ وہ لکھتا ہے کہ ۱۳ ۔ جولائی کو روسی حکام نے برطانی کونسل سے دریافت کیا تھا کہ انھیں اپنی برطانی بستی کے لئے کسقدر ٹکٹ مطلوب ہیں ۔ وارسا کے اخبارات نے بھی ۱۵ ۔ جولائی کو اعلان کر دیا تھا کہ ۳ روز بعد تخلیہ کی ابتدا ہو جائیگی ۔ لیکن اس وقت سے پہلے ہی مجمع خلائق ہزارہا مال گاڑیوں میں سوار ہو کے جو وہاں جمع کر لیگئیں تھیں مشرق کی طرف چلدیا ۔ ہزارہا کسانوں کے علاوہ جو اپنے گھروں کے جل جانے اور فصلوں کے نیست و نابود ہو جانے کے بعد وارسا میں آ گئے تھے ۔ شہر کی پوری نصف آبادی نکل گئی ۔ تمام دیہاتی علاقہ قطعًا خالی ہو گیا ۔ اور دیہات کا ایک ایک ٹکڑا تک نکال کر باہر بھیجدیا گیا ۔ جس میں برقی تار ۔ ٹیلیفون ۔ گرجاؤں کے گھنٹے ۔ کارخانوں کی کلیں شامل تھیں ۔ کارخانوں کی عمارات کو منہدم کر دیا گیا تھا ۔ صوری اور آثار قدیمہ کے خزاین ماسکو بھیجدئے گئے تھے ۔ جرمن میں شوپن کا قلب ۔ (شوپن سرزمین ۔ پولینڈ کا پیانو بجانیوالا اور مشہور گویا تھا اس کا سال پیدائش و وفات ۱۸۱۰ء و ۱۸۴۹ء ہے) جو صلیب مقدس کے ... [illegible] ... تبرکات شامل

تھے ۔ ۲ ۔ لاکھ پونڈ زر نقد اس کے علاوہ تھا ۔

وارسا ۔ ۱۲ ۔ جولائی کو خالی ہو گیا تھا اور وہاں کوئی گاڑی یا گھوڑا تک باقی نہ رہا تھا ۔ ہزارہا مکانات پیوند خاک کئے گئے تھے ۔ اور پانی کی بہم رسانی عامہ کا کوئی انتظام نہ تھا ۔ کیونکہ تمام پمپ نکال لئے گئے تھے

روسی جرمنوں کے داخلے تک پولینڈ کی شہری کمیٹی کو شہر کے انتظام کی خاطر پیچھے چھوڑ گئے ۔ گورنر بر آوردہ شہری بھی وہاں سے روانہ ہو گئے ۔ کیونکہ ان کے نام خارج البلد ہونیوالے اشخاص کی جرمن فہرستوں میں مندرج تھے ۔ پولینڈ کے ہزارہا مفرورین اندرون ملک کی طرف بھاگ گئے ہیں انھیں آسٹریا اور جرمنوں کی زیادتیوں کا خوف ہے ۔ کیونکہ وہ اہل پولینڈ پر وسط یورپ کی اغراض کے ساتھ بیوفائی کا الزام لگاتے ہیں ۔

تخلیہ وارسا کے قبل جو خیالات وارسا سے موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس اپنے افسر اعلیٰ سمیت آخری دن تک وہیں تھی ۔ جرمن ہواباز شہر پر روزانہ بم گراتے تھے ۔ سامان خوراک قحط کے نرخوں پر فروخت ہوتا تھا ۔ جرمن افواج کی ایک جماعت نے دریائے وسچولا کو عبور کر لیا تھا لیکن وہ گرفتار ہو گئی ۔ جرمنوں کا پیشقدمی کے وقت بیشمار آتشزدگیوں سے سامنا ہوا ان کے آگے آگے فوجی فیزمینوں کے دستے چلتے تھے ۔ جس وقت غنیم نے جرار ڈوف گروائیز ۔ اور بلونی پر قبضہ کیا تو یہ شہر آگ سے مشتعل ہو رہے تھے ۔

روسیوں کا عزم بالجزم ۔ لندن ۱۰ ۔ اگست وارسا کے تخلیہ سے روسیوں کے دل دکھے گئے ہیں ۔ لیکن استقدر اثر یہ ہے کہ اس سے جنگ کو قاتحانہ انجام تک پہنچانے کے لئے روسیوں کا عزم اور بھی محکم و مضبوط ہو گیا ہے ۔ ایک اخبار ریلیش رنظراز ہے کہ جب تک فوج صحیح و سالم ہے ۔ ہم نقصان سے آئندہ کا سامنا کر سکتے ہیں ۔ بورس گزٹ لکھتا ہے کہ جرمنی روس کو مہلک ضرب پہنچانے کی تلاش میں اپنی طاقت کو بیفائدہ ضائع نہ کریگا ۔ ایک اور اخبار یہ رائے ظاہر کرتا ہے کہ روس اپنے قومی مسائل سے دستکش ہوئے اور ایک نیم لسانی سلطنت کی حالت کو قبول کئے بغیر پولینڈ اور صوبجات بالٹک نہیں کھو سکتا ۔

جرمنی اور روس کی تجاویز صلح ۔ لندن ۔ ۸ ۔ اگست ۔ پیٹروگراڈ اخبار نووی وریمیا ان افواہوں کا حوالہ دیتے ہوئے جو جرمنوں کی روس کے ساتھ تجاویز صلح کے متعلق پیٹروگراڈ اور ماسکو میں پھیلی ہوئی ہیں رقمطراز ہے نہ روس صلح کا خواہاں نہیں ۔ بلکہ فتح کا طلبگار ہے ۔ علاوہ ازیں روس نے اپنے حلیفوں کے ساتھ اس امر کا معاہدہ کر رکھا ہے کہ وہ کوئی جداگانہ صلحنامہ نہ کریگا روس کے نزدیک معاہدے محض کاغذ کے پرزے نہیں ۔

اہل پولینڈ کے جذبات ۔ لندن ۔ ۷ ۔ اگست ۔ پیٹروگراڈ ۔ پولینڈ کے لیڈر اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جو امر فوجی دور اندیشی کے مطابق تھا وارسا کو بچانے کے لئے کیا گیا ۔ اور اگر سپاہ وہاں زیادہ دیر ٹھہرتی تو اس سے روسی افواج معرض خطر میں پڑ جاتیں ۔ موسیو جبیکوسنے جو کونسل سلطنت کا پولینڈ کی طرف سے ممبر ہے کونسل کے ایک جلسہ میں جوش سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اہل پولینڈ کو اپنے مصائب کے زمانے میں یاد ہے کہ تاریخی واقعات کے ایک طویل سلسلہ نے انہیں ایک ایسی قوم بنا دیا ہے جو روسیوں کے ساتھ ناقابل تفریق طور پر متحد ہے ۔ اور انھیں کی معیت میں وہ آخری دم تک جنگ کرتے رہیں گے ۔

جرمنوں کی مایوسی بخش فتح ۔ لندن ۔ ۷ ۔ اگست ۔ چار سابقہ حملوں میں ناکام رہنے کے بعد جن میں سے پہلے کی ابتدا گذشتہ اکتوبر میں ہوئی تھی ۔ جرمن آخرکار وارسا پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ لیکن اس مقصد کو حاصل کر لینے کے لئے ۳ ۔ ماہ کی جنگ لازم تھی ۔ اور ان سے نہ صرف انھیں نقصانات برداشت کرنا پڑے ہیں بلکہ محاربہ پولینڈ کی حالت کا زیادہ تر ابھی کچھ فیصلہ

بیاض محفوظ و ... عرض ... جرمن خرد سال ... خدا تعالیٰ ... [illegible]

نہیں ہوا۔ ادھر مغربی حلیفوں کو ستانے کا کسقدر موقع ملگیا۔ ممکن ہے کہ وارسا کی گلاں تسخیر سے بڑھ کر جنگ کے انجام پر اثر پڑے۔ شہر مذکور کا ہاتھ سے نکل جانا یقیناً ایک طرح کا صدمہ ہے۔ وارسا مغربی روس میں عظیم ترین جنگی ڈپو تھا اور روسی افواج کے لئے بہم رسانی اشیا کا مرکز تھا۔ عام طور پر اسے اول درجے کا قلعہ شمار کیا جاتا ہے اور یہ آیون گوراڈ سمیت دریائے وسچولا پر ہیں۔ کا ... مورچہ بند سرا ہے۔ دریائے وسچولا کے بائیں کنارے حدود شہر ... ان قلعوں کا اندرونی حلقہ ہے۔ ان قلعوں کا بیرونی حلقہ بائیں طرف ... قلعوں کو وسچولا کی دائیں طرف اس کے علاوہ ہے۔ یہ سب کے سب شہر ... دس میل سے زیادہ دور نہیں۔ اس اعتبار سے وارسا کا شہر زمانہ حال کی توپوں کے رحم پر تھا۔ غالباً روسی اسی وجہ سے اسے خالی کر گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ قلعے ۱۴۰۰ توپوں سے مسلح تھے۔ یہ غیر اغلب ہے کہ کوئی توپ یا دیگر مال غنیمت جرمنوں کے ہاتھ لگا ہو۔ امسٹرڈم کے ذریعے جو ... موصول ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنی میں بہت خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ لیکن اس خوشی میں مایوسی کی بھی آمیزش ہے کیونکہ ان سرکاری اطلاعوں میں جن میں واقعہ مذکور کا ذکر ہے مال غنیمت اور قیدیوں کی گرفتاری کی کوئی تفصیل پائی نہیں جاتی۔

برلن میں شادمانی - لندن ۔ ۶ - اگست - آثار سے پایا جاتا ہے کہ روسی ترتیب کے ساتھ پسپا ہو رہے ہیں اور اصل جنگی اہمیت کی کوئی شئے پیچھے نہیں چھوڑ جاتے۔

قیصر نے اپنی دختر کو ٹیلیفون کے ذریعے جو خبر بھیجی تھی موخر الذکر نے جنرل کیل کمانڈر برلن کو حکم دیا کہ پایہ تخت جرمنی میں بائیسکل سوار بھیج دئے جائیں جو تخلیہ کا اعلان کر دیں چنانچہ بائیسکل سوار بھڑ بھاڑ والے بازاروں میں تیزی کے ساتھ چکر لگاتے اور چیخ چیخ کر لوگوں کو تخلیہ کی خبر سناتے رہے۔ جس پر جوش و خروش کے ناقابل بیان نظارے دیکھنے میں آئے۔ شہری اور پولیس والے ایک دوسرے کو بوسہ دینے تھے۔ لوگوں کے گروہ قومی ترانہ گانے لگے مدارس بند کر دیئے گئے۔ گرجے گھنٹے بجانے لگے۔ مکانات پر جھنڈیاں لہرانے لگیں اخبارات کی خاص اڈیشنیں چھپ کر بازاروں میں آگئیں۔ اور لوگ پرچے خریدنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔

پرنس لیوپولڈ آف بویریا کا سرکاری رپورٹوں میں اب تک بہت کم تذکرہ آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل میکنسن کو اس وقت تک وارسا میں داخل ہو جانا چاہئے تھا لیکن اہل بویریا کے اطمینان و تسلی کی خاطر جن کے نقصانات پولینڈ میں شدید ترین ہیں جنرل میکنسن نے افواج کی کمان پرنس لیوپولڈ کے حوالہ کر دی ہے۔

پولینڈ کا جدید بادشاہ بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر دیٹ میں پہنچ گیا ہے جو ڈانزگ کے نواح میں ہے اور امید ہے کہ اتوار کے روز وہ برلن میں واپس آ کر ایک اہم کانفرنس کی صدارت کریگا۔ جس کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ پولینڈ کی نیم خود مختاری کا اعلان کیا جائے۔ اور آسٹریا کے آرچ ڈیوک چارلس سٹیفن کو وہاں کا بادشاہ قرار دیا ہے۔

جرمن نامہ نگاروں کے بیانات - جرمن اخبارات میں صرف اس قدر مال غنیمت کا تذکرہ آیا ہے کہ آیون گوراڈ میں آتشزدگی کے ذخائر ہمارے ہاتھ آئے۔ جرمن نامہ نگار ایک مقام سے جو وارسا سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ برقی پیغام بھیجتے ہیں کہ جمعرات کے روز علی الصبح شہر وارسا کا نظارہ خوفناک تھا۔ شہر شعلوں کے حلقوں میں گھرا ہوا تھا اور دھوئیں کے عظیم ستون بلند ہو رہے تھے یہ باتیں پلوں اور سامان حرب کی آتشزدگی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں جو روسیوں کے ہاتھ سے عمل میں آئی۔ روسی ہوا باز پیش قدمی کرنے والے جرمنوں پر شب و روز بم گراتے رہے۔

محاربہ وارسا کے مزید حالات - لندن - ۶ - اگست - امسٹرڈم آج شب کی برلن کی سرکاری رپورٹ میں وارسا کے مزید حالات مندرج ہیں لکھا ہے کہ روسیوں کو بیرونی و اندرونی حلقہ استحکامات سے شہر کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر نکال دیا گیا۔ روسی پراگ کے مضافات کی طرف پسپا ہو گئے جو وسچولا کے داہنے کنارے پر واقع ہے۔ مگر ابھی تک پایہ تخت کے شمال اور جنوب کو خوفناک معرکے ظہور میں آ رہے ہیں اور روس کی عقبی افواج بظاہر نہایت بہادری اور تندی سے حملہ کر رہی ہیں برلن نہایت مبہم سے دعوے کرتے ہیں اور کسی تسخیر یا گرفتاری کا تذکرہ نہیں کرتے۔

رپورٹ مذکور میں مختصراً یہ بھی لکھا ہے کہ کورلینڈ میں رسالہ کی جنگ ہوئی نیز اس میں نوو جارجیوسک کے محاصرہ کا اشارہ ہے۔ اس میں نیریو کے کنارے اور جنوب مشرقی رزمگاہ میں روسی حملوں کا اعتراف کیا گیا ہے۔

کورلینڈ میں جرمن پیشقدمی - لندن ۔ ۶ - اگست - پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی صوبجات بالٹک میں جاری ہے۔ اور وہ دریائے مسا پر پہنچ گئے ہیں۔ جو دریائے اکاوٗ سے ۱۱ میل مشرق کو ہے۔ موخر الذکر دریائے ... کا معاون ہے۔ لیکن ۴ - اگست کو جرمنوں کو بے ترتیبی سے ... کی جانب پسپا کر دیا گیا۔ جرمن اپنی خندقوں میں بہت سا سامان حرب چھوڑ گئے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ریگا پر بم گرائے۔ جو اب براہ راست معرض خطر میں ہے۔ جرمن دلدلوں اور جھیلوں کے علاقے سے گذر گئے ہیں۔ اور اب اچھے وحشی علاقے میں جا پہنچے ہیں۔ جہاں مقامی جرمن جو اگرچہ روسی رعایا ہیں ان کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ جب روسی ریگا کو چھوڑنے کی تیاریاں کر رہے تھے تو جرمن جو پہلے دکھائی ہی نہ دیتے تھے بازاروں میں جمع ہو گئے۔ اور اپنی مسرت و شادمانی کو چھپا نہ سکے۔ ریگا کی سمت میں غنیم کی پیشقدمی ظاہر کرتی ہے کہ جرمن بہت ہی وسیع جناحی حرکت کر رہے ہیں۔

پونی ویز کے مشرق کو شدید جنگ جاری ہے جہاں جرمن بہت آہستہ آہستہ ترقی کر رہے ہیں۔

ریگا کے مفرورین - لندن - ۷ - اگست - ریگا سے ہر روز دس ہزار اشخاص نکل کر جا رہے ہیں۔

سرویا پر حملے کی تیاریاں - لندن - ۱۱ - اگست - کئی اطالوی تار خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن سپاہی سرویا اور رومانیا کی سرحد پر جمع کئے گئے ہیں۔ اور ترکوں کو سامان پہنچانے کے لئے سرویا پر بہت جلد حملہ کیا جانیوالا ہے۔

مقامی حالات

حکیم محمد حسن رضا صاحب سیوہاروی نے جو گورنمنٹ کے واسطے دعائے فتح کی تقریر مسجد نینی تال میں بہ تحریک خانبہادر چودھری محمد امیر حسن خاں صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سیوہارہ مقیم نینی تال فرمائی ہے اسکا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خلاصہ تقریر - "مسلمانوں کو غیر وقت میں جلسہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں بے نماز بے وضو شامل ہوتے ہیں۔ پانچ وقت کی نماز مسجد میں گویا ایک جلسہ ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ دعا بعد نماز فرض قبول ہوتی ہے۔ اب جمعہ اور عید کا موقع ہے۔ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے اس لئے میں نے گورنمنٹ آف انڈیا کے واسطے دعا کی"

ایک بلند طبقہ کا خاندان اور اُنکا اسلام

پروفیسر نورالدین سٹیفن کی تجدید اسلام

برادران سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پچھلی ڈاک میں ایک خوشخبری کے متعلق عریضہ بخدمت جناب مخدومی مولنا مولوی محمد علی صاحب ارسال کیا تھا۔ ممکن ہے اُسکا اقتباس اخبار پیغام صلح میں شائع ہوکر جناب کی نگاہ سے گذرا ہو اس میں میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے ایک نہایت ہی مخلص گھر عطا کیا ہے اور عجب راہ سے۔ اہلیہ میجر بیگ کی دادی صاحبہ فوت ہوئیں اور اُنھوں نے انڈیا آفس سے دریافت کیا کہ کوئی مسلمانوں کا امام انگلستان میں ہے جو ہماری دادی صاحبہ کی تجہیز و تکفین کے لئے ہدایات دے سکے وہاں سے اُنھیں عاجز راقم کا پتہ ملگیا۔ اس گھر میں جاکر نہایت ہی مسرت حاصل ہوئی۔ وہاں اسلام ہی اسلام نظر آیا۔ دیواروں پر عربی قطعات سنہری اور روپہلی زینت خانہ ہو رہی تھی۔ اُن کی دادی صاحبہ کی چھاتی پر قرآن کریم کا ایک ایسا قیمتی نسخہ رکھا تھا جو سلاطین یا بہت بڑے روساً کے ہاں سے مل سکتا ہے۔ اہلیہ میجر بیگ کا اخلاص اور اسلامی تعشق اور گھر کی یہ شان اسلامی وسط لنڈن میں جسقدر تعجب انگیز تھی اسیقدر فرحت افزا بھی تھی۔ یہ خاتون بہت بڑے پایہ کی ہیں۔ ان کے والد ماجد سلیم پاشا فرانس میں قونصل تھے ان کے دادا دو بزرگ ہیں جو الجوائب کے اڈیٹر تھے اور بہت سی اعلیٰ درجہ کی درسی کتابوں کے مصنف تھے۔ اُن کی عربی گرامر اکسفورڈ یونیورسٹی میں کورس ہے۔ اُن کی ایک کتاب جسکا نام سر اللیال ہے علم لغت اور علم فلالوجی میں سب سے اعلیٰ پایہ رکھتی ہے اس کتاب کو میں نے اول مرتبہ قادیان کے اُس بےنظیر کتب خانہ میں دیکھا جو زر کثیر کے صرفہ سے حضرت اُستاذی فاضل جلیل عالم ادب عربیہ وعالم نبیل علم قرآن وحدیث حکیم شاہی حاجی الحرمین الشریفین حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب طاب اللہ ثراہ ورفع اللہ مقامہ فی العلیین نے جمع کیا تھا۔ اس قلیل عرصہ میں وہ تین مرتبہ مسجد ووکنگ میں مع اپنے شوہر کے جو اسوقت ایک دستہ فوج کے میجر ہیں اور جنہیں اُنھوں نے شادی کرنے سے پیشتر خود مسلمان کیا تشریف لائیں۔ اُن کے شوہر کا نام میجر نور جمال الدین ہے۔ اُن کے بڑے صاحبزادہ کا نام احمد ہے۔ صاحبزادی کا نام صفیہ ہے۔ چھوٹے صاحبزادہ کا نام سلیم اور سب سے چھوٹے صاحبزادہ کا نام مجھسے رکھوایا۔ اُسکا نام جمیل ہے اُن کی دادی صاحبہ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو وہ نامکمل چھوڑکر رب حقیقی کے پاس تشریف لیگئی ہیں۔ اوسکا نام ہے روح اسلام دادا صاحب کی کتاب تناقص اناجیل بھی ابھی طبع نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے یا اس گھر کو اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ کتابیں شائع ہوکر انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک پروفیسر کی تجدید اسلام کی خوشخبری ہے جو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ پروفیسر نورالدین سٹیفن نے تھوڑی خط وکتابت کے بعد تجدید اسلام کی ہے اور اس رسالہ اگست کے لئے اُنھوں نے ایک عالمانہ مضمون بھی لکھا ہے اللھم زد فزد۔ فالحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد المصطفیٰ احمد المجتبیٰ۔ والسلام۔ خاکسار صدر الدین

(از ووکنگ لنڈن)

۱۵-جولائی ۱۹۱۵ء

اخلاق النبی صلعم

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب۔ موف المرلیف احمد صاحب تبریزی)

(۳)

کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا۔ جس وقت تک وہ حضور کے دست مبارک کو نہ چھوڑتا حضور نہ چھڑاتے۔ بوڑھی عورتیں اکثر آپکو اپنے کام کے واسطے ساتھ لے لیتیں۔ آپ اُن کے ہمراہ ہولیتے۔ اور اُن کے کام کو کردیتے مدینہ کے لونڈی غلام اور لوگوں کے خادم پانی کے برتن حضور میں اکثر لایا کرتے۔ تاکہ برکت ہو حضور اپنا دست مبارک اُس پانی میں ڈالدیتے باوجودیکہ جاڑے کی شدت ہوتی تھی آپ نے کبھی انکار نہیں کیا فوراً حکم کی تعمیل بجا لاتے۔ (رحمت کی یہ شان تھی) ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا وہ آپ کے رعب سے کانپ رہا تھا حضور نے فرمایا مت ڈر میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو قریش کی ایک عورت کا فرزند ہوں۔ جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ حضور ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے کھانا کھاتے اور پانی پیتے اُٹھتے بیٹھتے سوتے وقت مسجد سے نکلتے گھر پر جاتے گھر سے نکلتے یہانتک کہ جاے ضرور کو جاتے وقت بھی خدا کی یاد سے غافل نہ ہوتے۔ ہمیشہ دل بیار و دست بکار رہتے۔ خانہ داری کا یہ حال کہ باوجود نو بیویوں کے سب سے نباہ کیا اور سبکو آسودہ رکھا۔ باری باری سے ہر بیوی کے یہاں رہا کرتے اور تدبیر منزل کا اعلیٰ نمونہ دکھایا حضور کی خوش بیانی ایسی کہ عرب کے بڑے بڑے فصحا و بلغا کی کوئی عقل کلام نہ کرتی شیریں بیانی ایسی کہ دشمن دوست ہوجاتا حضور کا انصاف اس درجہ پر تھا کہ حدود الٰہی کے جاری کرنے میں کبھی آپ نے مجرموں پر رحم نہیں کھایا۔ استقامت کا یہ عالم تھا کہ کبھی آپ کے پاے استقلال نے جنبش نہ کی۔ آپکا توکل ایسا کہ سارا عرب ساری قومیں جمیع اہل مذاہب باطلہ آپ کے مخالف تھے مگر کبھی آپ نے پرواہ نہ کی۔ دشمنوں میں بغیر نگہبان تنہا پھرتے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی نے کہا کہ حضرت وہ دشمن آپہنچے تو آپ نے فرمایا لَاتَحزَن اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم مت کھاؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تدبیر اور راے ایسی صائب کہ تمام دشمنوں اور مخالفوں کی تدبیریں اُن کے سامنے بیکار ہوجاتیں۔ حضور کی دیانت وامانت وصداقت کا یہ حال کہ ابتدا شباب ہی سے سارے عرب میں صادق اور امین مشہور تھے۔ آپکی عفت اور عصمت اور اعلیٰ اخلاق کے دشمن بھی قائل۔ غرضیکہ آپ میں اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق تھے جن کی نظیر آجتک اگر تمام عالم میں دیکھی جاے تو ملنا محال ہے۔ آپکی نرم دلی اور ملائمت ایسی ہی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں اپنے پیارے حبیب کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے۔ فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ۔ یہ اللہ ہی کی مہربانی ہے کہ تو ان لوگوں کو نرم دل نبی ملا اور اگر تو درشت خو سخت دل ہوتا تو سب کے سب تمہارے پاس سے تتر بتر ہوجاتے اور پھر ایک جگہ اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ تمہارے پاس ایک رسول تم میں سے آیا کہ تمہارا رنج میں پڑنا اُس پر شاق ہے۔ تمہاری بہبود کا اُسے ہر وقت خیال رہتا ہے۔ مومنوں پر شفیق اور مہربان ہے۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اور ہم نے تجھکو نہیں بھیجا مگر جہان کے لئے رحمت۔

(باقی آئندہ)

بیس کروڑ پونڈ تاوان جنگ

ایتھنز پایۂ تخت یونان سے یہ عجیب و غریب خبر آئی ہے کہ جرمنی نے سلطنت عثمانیہ سے اس بات کی گارنٹی کر لی ہے کہ برطانیہ اعظم ترکی کو ۲۰ کروڑ پاؤنڈ یا تین ارب روپیہ بطور تاوان ادا کریگا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس خبر کی کیا اصلیت ہے لیکن چونکہ یہ خبر ہندوستان تک پہنچ گئی ہے اس لئے گو نیا سات کو دخل دینا بھی آجکل زیادہ مناسب نہیں ہے لیکن عجب نہیں جہاں جرمنی نے ترکی کو اور سینکڑوں قسم کے سبز باغ دکھا کر اس جنگ میں اپنا شریک کیا ہے وہاں یہ بھی اس کی ایک چال ہو جو دوسرے الفاظ میں جنگ کے آخری نتیجہ کے متعلق ترکوں کے دل میں ایک یقینی اُمید پیدا کر دینے والی سمجھی گئی۔

جرمنی میں دس لاکھ فوج کا اضافہ

ایسی حالتمیں کہ جرمنی اپنی فوجی قوت روز بروز بڑھاتا جاتا ہے کون یہ کہہ سکتا ہے کہ جنگ کب تک ختم ہوگی اب لندن ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار برن کی خبروں کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ جرمن افواج میں دس لاکھ فوج کا مزید اضافہ ہوا ہے جس میں زیادہ تر ۱۷-۱۸ سال کے نوعمر ہیں اُن کی تربیت نہایت سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اس کے بعد وہ مشرقی سرحد کیطرف روانہ کر دیئے جائینگے۔ اسی نامہ نگار کو وثوق کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مئی اور جولائی کے درمیان میں مشرقی میدان جنگ میں جرمنی کے ڈھائی لاکھ سے زیادہ سپاہی مارے گئے۔

کیا رومانیہ بھی شریک جنگ ہوگا؟

یورپ کا پیچیدہ پالٹکس اور واقعات کا اُلٹ پھیر صاف بتلا رہا ہے آج ہی کل میں رومانیہ بھی اتحادیوں کے ساتھ شریک جنگ ہوا چاہتا ہے۔ یہ اُمید اب روز بروز مبدل بہ یقین ہوتی جاتی ہے اور یورپ کے مختلف دار السلطنتوں کے اخبارات کا لہجہ اب ہمیں ایک اور سلطنت کے حلیف بننے کے لئے طیار کر رہا ہے۔ رومانیہ کے طرز عمل کے متعلق جرمنی میں اُسیوقت سے چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں تھیں جبکہ رومانیہ نے اُس کثیر سامان رسد کو روک دیا تھا جو جرمنی ترکوں کی کمک میں بھیج رہا تھا۔ اُسیوقت سے اُس کی غیر جانبداری جرمنی کی نظروں میں مشتبہ تھی اور اُسوقت چونکہ رومانیہ اپنی فوجی طیاریوں کو مکمل نہیں کر چکا تھا اس لئے اُس نے جرمنی کے اس طرز عمل کے متعلق بجائے اس کے کہ غصہ اور ناراضگی کا اظہار کرتا مہذب اور نرم الفاظ میں صدائے احتجاج بلند کی تھی جرمنی رومانیہ سے اس درجہ برافروختہ ہو گیا تھا کہ اب مختلف طریقوں سے دھمکیاں دے رہا تھا۔ اور رومانیہ کے نام و نشان مٹا دینے پر طیار تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے ایک کمینی چال یہ بھی چل رہا تھا کہ رومانیہ کی پبلک کو یقین دلا رہا تھا کہ روس اور انگلستان نے ایک خفیہ معاہدہ کے ذریعہ سے بلقانی ریاستوں کا حصہ بخرہ کر لیا ہے۔ جرمنی کی یہ سب کارروائی محض اس وجہ سے تھی کہ اُسے کسی طرح یہ یقین ہو گیا تھا کہ رومانیہ ایک معاہدہ کے ذریعہ سے اتحادیوں کا ایک خاص موقع اور وقت پر شریک ہونیکا پابند ہے بہرحال اس گمان و یقین کیوجہ سے جرمنی رومانیہ کو بھی اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنانا چاہتا تھا۔ لیکن اب یورپ کے مدبرین کے حلقوں میں یہ پورے طور سے یقین کیا جاتا ہے رومانیہ عنقریب اتحادیوں کا شریک ہو جائیگا۔

قیصر کا عارضی محل غوطہ خوروں کا مرکز

پٹرول کی بہت بڑی مقدار کارفو میں قیصر کے عارضی محل کے پاس زمین کے نیچے پوشیدہ پائی گئی۔ کارفو بحر روم میں بحر ایڈریاٹک کے دہانہ پر نہایت اہم جزیرہ ہے۔ کئی جرمن افسر مقام گستوری میں مقیم تھے اور وہ بظاہر قدیم عمارات و اشیاء کا پتہ لگا رہے ہیں۔ مگر تمام سواحل دیکھ بھال کر رہے تھے اور قریب کے جزائر میں بھی جاتے تھے۔ قیصر کے محل کے ساتھ ایک بے تار کی خبر رسانی کا سلسلہ بھی قائم کر دیا تھا تاکہ جرمن غوطہ خور کشتیوں سے سلسلہ خبر رسانی قائم رہے۔ کارفو سے آنے والوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ قیصر کا محل غوطہ خور کشتیوں کے مرکز طور پر استعمال ہوتا ہے۔

مدراس میں سامان جنگ کی طیاری

مسٹر اینڈرسن جو ریلوے بورڈ سے تعلق رکھتے ہیں اُنھوں نے شہر مدراس میں تمام کارخانوں کو دیکھا اور انھیں معلوم ہوا کہ مدراس اور صوبوں سے تیاری سامان جنگ میں پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ کولار کی طلائی معادن کے کارخانوں نے بھی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

بنگال میں سیاسی مشتبہین کی گرفتاریاں

ایک بنگالی مسمی بپن بہاری گنگولی ساکن موضع بالی سہر واقع ضلع علیپور پرسکے روز اگرپاڑہ میں گرفتار ہوا۔ پولیس نے اس کے پاس سے ایک ریوالور بھی برآمد کیا۔ ماخوذ نوجوان شخص ہے۔ اور اس کا نام حال کی سیاسی وارداتوں سے متعلق بتایا جاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور سیاسی مشتبہ شخص مسمی پورن چندر چکرورتی ڈھاکہ میں گرفتار کیا گیا ہے

اخبار ابھیودیہ سے ڈھائی ہزار کی ضمانت

صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے الہ آباد کے ہندی اخبار ابھیودیہ سے قانون مطبوعات کے ماتحت ڈھائی ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ بقول پایونیر اخبار مذکور کی مقامی اشاعت بہت ہے اور آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ کے خاندان کی ملکیت ہے۔ پنڈت کرشنا کنت مالویہ اس کے ایڈیٹر ہیں۔

روانگی حجاج

انجمن خدام کعبہ کے ایک رکن جناب غلام محمد صاحب شملوی شیدائی کعبہ پورٹ نمبر ۹ سے مطلع فرماتے ہیں کہ حسب ذیل جہاز حاجیوں کو لے کر روانہ ہونگے۔

ایک خاص جہاز "اکبر" ۱۵ ماہ اگست ۱۹۱۵ء کو بمبئی سے روانہ ہو جائیگا۔

دوسرا جہاز "جہانگیر" ۲۵ ماہ مذکور کو روانہ ہوگا

تھرڈ کلاس کا کرایہ ٹکٹ آمد و رفت ایک سو چھبیس روپے ہیں۔ ایک طرفی ٹکٹ ندارد

مالکان جہاز اور حاجی اپنی حفاظت کے ذمہ دار خود ہونگے سرکار اپنے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں اُٹھائیگی۔ اب جو صاحب زیارت بیت اللہ شریف کا سودا سر میں رکھتے ہوں وہ بہت جلد بمبئی میں حاضر ہو جائیں۔

ابھیودیہ کی ضمانت کی وجہ

الہ آباد کا ہمقلم لیڈر لکھتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے پنڈت مدن موہن مالویہ مالک اخبار ابھیودیہ سے ۲۶ جون کے ایک مضمون کی پاداش میں ڈھائی ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔ زیر بحث مضمون گولڈ گوسٹ نوآبادی کے کسی پرچہ میں شائع ہوا ہے۔ بعد ازاں جنوبی افریقہ کے انڈین اوپنین نے اسے شائع کیا مؤخر الذکر اخبار سے پھر ابھیودیہ میں اس کا ترجمہ چھاپا گیا تھا۔ اس مضمون میں فرانسیسی بنگالی سپاہ اور برطانی ہندوستانی سپاہ کے سلوک کا جو فرانس اور برطانیہ ان سے کر رہے ہیں مقابلہ کیا گیا تھا۔

لاہور کے مقدمہ سازش کے ایک گواہ کا قتل

خبر ملی ہے کہ کپور سنگھ ساہوکار کو جس نے حال میں لاہور کے مقدمہ سازش میں عدالت خاص کے روبرو شہادت دی تھی ترن تارن ضلع امرتسر میں ایک دن غروب آفتاب کے بعد ۱۲ شخصوں نے جو چھویوں سے مسلح تھے قتل کر دیا۔

صاحبوں کی خانساماں

خواجہ حسن نظامی کا شکریہ

کہو بسم اللہ۔ اللہ اکبر، اور گردہ ذبح مرغی کو۔ بطخ کو تیتر کو چھری کی قسم کانٹے کی قسم۔ میز پوش کی قسم۔ فدا ہوں میں اور میرے ہم پیشہ۔ باورچی آیا۔ اور بوائے (Boy)، خواجہ صاحب کے نام پر۔ اور اُن کی خدمتوں پر۔ جنہوں نے لیے اچھے روزگار پر لگا دیا۔ گلے ہوئے آلو کی قسم اس نوکری میں بڑے مزے ہیں۔ اچھا کھانا، اچھا پینا۔ اور اچھا ہی پہننا۔ اگر ہمارے صاحب ٹوٹے ہوئے بوٹ بھی عنایت فرماتے ہیں۔ تو سوا دو آنہ میں موچی سے گٹھوا لیا کرتا ہوں۔ گھٹنوں سے اوپر تک کی پتلونیں، پرانی ٹوپیاں پھٹی ہوئی جاکٹیں۔ اُدھڑے ہوئے کوٹ، اور کوٹ پہننے کو ملتے ہیں۔ ہیں میم صاحب بھی اپنا پچھلے سال کا گرم کوٹ عطا فرما دیتی ہیں اور مجھے پہنے دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہیں۔

وردی کی چپکن کی قسم۔ میرا عہدہ اگرچہ ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ مگر بنگلہ پر بڑے بڑے بابوؤں، ہیڈ کلرکوں، ڈپٹیوں تحصیلداروں کو خاطر میں نہیں لاتا ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے لئے اینجانب کا قرب حاصل کئے بغیر بڑے صاحب کی بارگاہ تک پہنچنا مشکل نہیں تو آسان بھی نہیں ہے۔

کالے آدمی کی قسم۔ صاحب لوگ ہم پر مہربان بھی بہت ہوتے ہیں ہمیں خطا کار دیکھ کے ڈگ بھی دیتے ہیں۔ ڈیم فول سے بھی تواضع کر دیتے ہیں۔ ٹھوکر بھی کرتے ہیں۔ خورد برد کرنے پر جرمانہ بھی کر دیتے ہیں۔ تنخواہ بھی کاٹ لیتے ہیں۔ اپنے نیک و بد معاملات بھی ہمیں پر چھوڑتے ہیں۔ بیکن (Bacon) اور بیف (Beef) بھی ہمیں سے پکواتے ہیں۔ ان کی ہر قسم کی ضروریات زندگی بھی ہمیں لوگ فراہم کرتے ہیں۔ بیئر بھی، وسکی بھی، شامپین بھی، برانڈی اور پورٹ وائن بھی۔ ان نوکریوں پر اکثر ہمارے مسلمان بھائی ہی ہوتے ہیں۔ مگر آج کل دیسی کرسٹان بھی جوق جوق بھرتی ہونے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ یعنی کہ بہت فائدہ اور عزت کی نوکری۔ کاش ہم بھی پڑھے ہوتے تو اس نوکری کی ترقی کرتے کرتے کسی دن خود ہی صاحب بہادر بن جاتے۔

ایک زمانہ میں ایک نواب حاجی صاحب نے اس ضرورت پر ایک مضمون لکھا تھا۔ مگر مسلمانوں کے اور قومی کاموں کی طرح غفلت اور لاپروائی کے باعث کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ ورنہ آج آپ کو دنیا میں خانساموں اور بیروں کے سوا کوئی اور نظر نہ آتا۔

کمربند اور بلّے کی قسم۔ مسلمان خواہ مخواہ بیس بیس اور پچیس پچیس کی نوکریوں کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ اس پیشہ کی طرف کیوں راغب نہیں ہوتے کیونکہ تھوڑے تجربہ کے بعد خود ہی سودے سلف میں کتر بیونت کرنے کا ڈھب آ جاتا ہے۔ شہر کے روسا اور ملاقات کرنے والوں ڈالی دینے والوں سلام کرنے والوں سے انعام حاصل کرنیکا طریقہ سیکھنے میں بھی کچھ زیادہ عقل خرچ نہیں کرنی پڑتی۔ کام کو دیکھا جائے تو کچھ بھی نہیں۔ صرف میز صاف کرنی۔ بوٹوں پر پالش کرنی۔ رکابیاں دھونی۔ دیگچیاں مانجھنی پڑتی ہیں ہم لوگوں کے بلانے کا طریقہ بھی سو دیشی نہیں کہ منو ادھر آؤ کلوا چلم بھر لاؤ۔ بلکہ ہم لوگ گھنٹی کی آواز پر لگے ہوتے ہیں۔ ذرا ٹن ٹن ہوئی اور بندہ کھٹ سے موجود۔ ویسے پکارنا ہی ہو تو "کوئی ہے" کا مختصر سا جملہ کانوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

پلیٹ کی قسم۔ ہم لوگ پکے مسلمان ہوتے ہیں۔ اور صاحب لوگوں کا جھوٹا نہیں کھاتے۔ مگر جب سے ایک دقیانوسی فلاسفر کا یہ خیال ہاتھ لگا ہے کہ آقا کا جھوٹا کھانے سے نوکر بھی۔ اس کی قسمت کا مالک ہو جاتا ہے اور زیادہ نہیں تو مالک سے غلام دو انگل ترقی کی دوڑ میں آگے نکل جاتا ہے بندہ مٹن چاپ۔ اور کٹلس قاب سموچے ہی نگل جاتا ہے۔ کہ شاید جھوٹا کھانے سے اگر میرا آقا انجینیر ہو تو اوورسیر۔ مجسٹریٹ ہو تو ریڈر۔ سول سرجن ہو تو ڈاکٹر پورا نہیں تو آدھا ضرور بن جاؤں۔ سنا ہے کہ کسی کی جھوٹی شراب پینے سے طرفین کے دلوں میں محبت بہت بڑھ جاتی ہے پہلے سے موجود نہ ہو تو پیدا ہو جاتی ہے خدا کرے مجھے بھی کسی صاحب کی جھوٹی شراب پینے کا اتفاق ہو جائے۔ تو مزہ ہو جائے۔ محبت ٹھکانے لگ جائے۔ مگر رونا اس بات کا ہے کہ صاحب لوگ ایک قطرہ تک تو ساغر میں چھوڑتے نہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے بہت سے بھائی۔ ان فلاسفیوں سے واقف نہیں ہوئے۔ اور اگر بتا یا بھی جائے تو فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ چنانچہ دربار کے دنوں میں ہمارے ایک ہم پیشہ نے کسی صاحب کا جھوٹا کھا لیا۔ اور دوسرے خانسامہ کو پتہ لگ گیا۔ پھر کیا تھا۔ اللہ دے اور بندہ لے۔ بہت سے بھاؤ کی پڑیں۔ پکڑ کر لے چلے۔ کہ دوبارہ مسلمان کریں۔ میں نے سمجھایا بھائیو اس نے تو جھوٹا کھا کر اپنی آیندہ ترقی اور بہبود کے لئے کوشش کی ہے۔ خدا جانے کلکٹر ہو جائے یا جج ڈپٹی بن جائے یا ڈاکٹر۔ بڑی مشکل سے یہ فلسفہ اُن کے ذہن نشین کرایا

سیدی و مولائی حشر کے روز میرے شافع بننا۔ سور پکاتا ہوں۔ مگر چکھتا نہیں۔ جھوٹا کھاتا ہوں۔ مگر اہل کتاب سمجھ کر۔ رشوت لیتا ہوں۔ مگر گڑگڑا کر۔ پاجامے اور کوٹ کی قسم نئی تہذیب کے مطابق تو میں اب سارا نہیں آدھا جنٹلمین ضرور بن گیا ہوں۔ کھڑا ہو کر پیشاب کرتا ہوں۔ سر ننگا رکھتا ہوں۔ پاؤں میں گرمی کے موسم میں بھی جرابیں اور فل بوٹ لٹے رکھتا ہوں۔ پتلون پہنتا ہوں خواہ گھٹنوں سے اوپر کی سلے۔ کوٹ ضرور گلے میں پڑا ہو۔ کرتا ہو نہ ہو۔ صاحب ٹینس کھیلتے ہیں میں فٹ بال۔ وہ ہاکی کھیلتے ہیں گاف وہ بلیرڈ (زنٹہ) کی مشق کرتے ہیں تو آواز لگاتا ہوں۔ بیلون چھکا ڈالتا ہوں۔ کتیں پھینکتا ہوں۔ وہ ایک گلاس وسکی سوڈا کی پیئیں۔ میں خم کے خم لنڈھاتا ہوں۔ یہ سب باتیں مجھے صاحب بہادروں کی صحبت میں رہ کر حاصل ہو گئی ہیں۔

اگر میں بھی سچے مومن۔ اور پکے مسلمان کی طرح نماز پڑھا کرتا۔ تو صاحب بہادر بھی مجھے دیکھ کر ایسا ہی کرتے۔ اگر میں بھی کسی صوفی منش بزرگ کی طرح عالم باعمل ہوتا تو آج تک کئی انگریزوں کو مسلمان کر لیتا۔ میرے خیال میں ندوۃ العلما اور مدرسہ عالیہ دیوبند کے کامیاب اور ناکامیاب طالب علم جو مسجدوں میں جگہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ اگر نئے اصولوں اور جدید طریقوں پر عمل پیرا ہو کر اس پیشہ کو اختیار کریں۔ تو بہت مناسب بلکہ انسب ہے۔ کیونکہ اس میں فائدہ ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں۔ یعنی تبلیغ کا کام جس کے لئے اتنے چندے جمع کرتے ہیں انجمنیں بناتے ہیں۔ اور جس کے لئے خواجہ کمال الدین اور مولوی صدرالدین صاحب انگلستان میں اور قاری سرفراز حسین جیسے اصحاب جاپان میں تکلیف برداشت کرتے پھرتے ہیں۔ گھر میں ہی ہو جایا کرے گا۔ اور بڑے بڑے انگریز مسلمان ہو جایا کریں گے چنانچہ اسی نیت سے۔ اگر یہ پیشہ اختیار کیا جائے تو ثواب کی بھی اُمید ہے۔ دنیوی طور پر بھی وفادار اور قابل اعتبار نوکر ہونے کے باعث ہم لوگ تمام قوم کے خیالات جو کونسلوں کے ممبر اور اخباروں کے اڈیٹر صاحب لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ اپنے اپنے آقاؤں کے گوش گذار کر دیا کریں گے۔ اور اسی طرح سے رعایا اور حکومت کے تعلقات میں ایک خوشگوار اضافہ ہوگا۔"

میں نے نہایت صاف اور نیک نیتی سے یہ حالات لکھے ہیں۔ اور عربی خواں اور انگریزی خواں، فارسی خواں، اور جاپانی خواں حضرات سے میری درخواست ہے کہ ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر غور کریں اور خواہ مخواہ کباب سیخ نہ ہو جائیں باسی کڑہی کی طرح ابال میں نہ آ جائیں سوڈا واٹر کی طرح جوش نہ لگائیں۔

کیونکہ اس نوکری میں فائدے بہت ہیں۔ مثال کے طور پر مجھے دیکھ لیجئے کہ میں ایک خانساماں تین پر بھاری ہوں۔ اور خدمتگار مجھ سے بہت ڈرتا ہے۔ دوئم گراس کٹ مجھ سے الگ کنی کتراتا ہے۔ تیسرے پرسوں سے آیا کی کو بھی مجھ سے دبنے لگی ہے۔ غرض کہ میں اکیلا ہی حاوی ہوں میرا پیشہ ایسا موزوں ہے کہ حلقہ نظام المشائخ کے مدیر خصوصی، درویشان ہند کے لیڈر، رہنما، ہندوستان میں نئی روشنی کے صوفیانہ طریقوں کے داغ بیل ڈالنے والے۔ مچھروں اور اُلّوؤں پر مضمون لکھنے والے۔ ہند میں سنوسیت کے بانی، خادم درگاہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ مولانا خواجہ حسن نظامی جیسے بزرگ اطوار اہل قلم میرے ہمعصر ہونے کے آرزو مند ہیں۔ اُمید ہے آپ بھی آج ہی جنٹ صاحب کے ہزانٹ خانساماں کے اُن بھاؤن اور چمچہ لیکر کام سیکھنا شروع کردیں گے۔ اور راقم کو چا بسکٹ سے یاد فرمائیں گے (راقم اپنے خواجہ کا خانساماں پر شیا) (از زمیندار ہفتہ وار)

ہنگامہ عالمگیر

پولینڈ کی سلف گورنمنٹ

لندن ۲۔ اگست۔ پیٹروگراڈ۔ ڈوما میں موسیو گورکن صدر اعظم نے بیان کیا کہ زار نے ایوان کو مسودہ لئے قوانین تیار کرنے کا حکم دیا ہے جن کی رو سے پولینڈ کو کامل سلف گورنمنٹ عطا ہوگی۔

جنرل یوسیوتوف وزیر جنگ نے کہا کہ فرانس اور انگلستان کی قائم کردہ مثال کی روس کو تقلید کرنی چاہیئے۔ جو کہ نہایت کامیابی سے سامان جنگ تیار کررہے ہیں۔ روس شاید آج وارسا خالی کردیگا۔ جیسا کہ اس نے ۱۸۱۲ء میں آخری فتح کے یقین میں ماسکو خالی کیا تھا۔

جنرل مذکور نے اس پر بھی زور دیا کہ روس کی اقتصادی حالت کسی طرح سے متزلزل نہیں ہوئی۔ عمدہ زرعی پیداوار سے روس سالوں تک جنگ کو جاری رکھ سکیگا۔

موسیو سازونوف وزیر خارجہ نے اٹلی کی تعریف کی۔ اور یہ اُمید ظاہر کی کہ غیر جانبدار ممالک جو تا حال متامل ہیں۔ صرف اسی طرز عمل کو اختیار کرنے کا فیصلہ کریں گے جس سے ان کے قومی مسائل کا تصفیہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے سویڈن کے درست رویہ کا اعتراف کیا۔ نیز اہل امریکہ کی ترقی پذیر نفرت و حقارت کا حوالہ دیا جو ان مہیب طریقوں پر پیدا ہوئی ہے۔ جو لوسی ٹینیا کی سنگ دلانہ اور بیہودہ تباہی میں منتہی ہوتے ہیں یہی کارروائی جرمنی کے نام پر ایسا دھبہ ہے جو کبھی نہیں مٹے گا۔

علاوہ ازیں انہوں نے جزیرہ نما گیلی پولی میں حلیفوں کی عدیم المثال شجاعت کی بھی تعریف کی جس سے وہ وقت قریب تر ہوجاتا ہے جبکہ روس اور اس کے حلیفوں کا اتحاد و اتفاق اور بھی مضبوط اور مستحکم تر ہو جائیگا۔

تمام محاذ پر شدید جنگ

لندن ۲۔ اگست، بجکر ۸ منٹ شام۔ ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ وارسا کے سامنے حالت غیر متغیر ہے اور روسی تا حال جنرل میکنسن کی فوج سے مصروف پیکار ہیں۔

لندن ۲۔ اگست پیٹروگراڈ ایک سرکاری اطلاع میں مذکور ہے۔ کہ کورلینڈ سے چلم کے شہر کے جنوب تک تمام محاذ پر شدید جنگ وقوع میں آئی روسیوں نے بنوک سنگین کی جوابی حملے کرکے سخت نقصان پہنچایا۔ ایک خونریز جنگ کے بعد جو دور و نزدیک جاری رہی جرمن کورلینڈ میں دریا آکو یوسک کے نواح میں عبور کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جو شاؤ سے جنوب مشرق کو ہے۔ یہاں سے مزید جنوب کو پونی ویز کی سڑک پر مشاؤ اور کوونو کے عین درمیان روسیوں نے ایک پیشقدمی کرنے والے جرمن دستے کو شکست دی۔ اور کئی سو قیدی گرفتار کرلئے نیز کئی خندقیں چھین لیں جو غنیم کے مقتولین سے بھری ہوئی تھیں۔

جرمن شدید حملوں کی بدولت دریائے نیرو کو وارسا سے شمال مشرق کی طرف عبور کرگئے۔ لیکن روسیوں نے بنوک سنگین جوابی حملے کرکے انہیں دریا کی تہ کی طرف پیچھے دھکیل دیا۔ غنیم نے اس حصہ محاذ میں کثرت سے زہریلی گیس استعمال کی لیکن پھر بھی کچھ ترقی نہ کرسکا۔ جس سے جرمنوں کی ہزارہا قیدی اور توپوں کی سالم بیٹریاں روسیوں کے ہاتھ پڑیں۔ ہفتہ کے روز وارسا کے جنوب مشرق کو بھی ایک سخت جنگ ہوئی جس کا پتہ زیر و زبر ہوتا رہا۔ چوم اور دریائے بگ کے درمیان۔ روسی خونریز جنگ کے بعد کثیر التعداد دشمن کے دباؤ کی وجہ سے پسپا ہوگئے۔

ایک آسٹروی اطلاع میں وارسا کے جنوب مشرق کو زبردست روسی جوابی حملوں کا تذکرہ ہے علاوہ ازیں یہ بھی لکھا ہے کہ روسی وبیچولا کے مشرق کو لبلن کے نواح میں تا حال مقابلہ کررہے ہیں۔ اور انہوں نے دریائے بگ کی طرف مزید مشرق کو پسپائی بھی شروع کردی ہے۔

فریقین کی حالت

لندن ۳۔ اگست۔ تمام بیانات میں روسیوں کی پسپائی کے فیصلے اور اُن نقصانات کی شدت کا تذکرہ ہے۔ جو روسیوں نے غنیم کو پہنچائے ہیں۔ اول الذکر سنگین کے استعمال میں بہت ہی اچھے ہیں۔ دونوں طرفوں سے حملے بعض اوقات ایک ہی وقت میں ہوجاتے ہیں۔ پسپائی کسی خوف کی وجہ سے عمل میں نہیں آئی۔ لیکن دور اندیشی کی جنگی چال کا نتیجہ ہے جیسا کہ جرمن اخبارات کی نکتہ چینیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اخبارات مذکور ناخوشی سے تسلیم کرتے ہیں کہ گرانڈ ڈیوک نے ہماری توقع سے بہت بڑھکر کام کیا ہے۔

پیٹروگراڈ کی ایک نیم سرکاری خبر مظہر ہے کہ روسی محاذ عام طور پر غیر متزلزل ہے۔ لیکن پولینڈ کی بڑی ہوئی رزمگاہ سے پیچھے ہٹنے کے لئے عمیق در عمیق وجوہ ہیں۔ یہ علاقہ عرصہ تک متروک نہ رہیگا۔ غنیم ہماری پسپائی کی مزاحمت نہیں کررہا جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنرل میکنسن نے اپنی افواج آگے روانہ کرنے میں ان پر بہت دباؤ ڈالا ہے۔ اور صرف انہیں ریزرو راشن دیا گیا ہے۔ انہیں نیند لینے کا انہیں موقع بھی نہیں ملا۔ گذشتہ ماہ میں روسیوں کو جو مقابلہ کرنا پڑا ہے وہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کے پاس فی ہزار آدمی ۳۰۰ کلدار توپیں تھیں جب روسیوں نے جرمنوں کو خندقوں کی تیسری اور چوتھی لائن سے خارج کیا تو انہیں ایک فوج میدانی توپیں لئے ہوئے ملی ان کے علاوہ سینکڑوں توپیں درختوں پر چھپی ہوئی تھیں۔

وارسا کی حالت

لندن ۳۔ اگست پیٹروگراڈ کے برقی پیغام مظہر ہیں کہ وارسا میں غیر مصافی زندگی بدستور ہے۔ لوگ قہوہ خانوں۔ اور بارگوں میں جاتے ہیں لیکن ہوٹل خالی ہیں۔ اب تک روسی افواج کے تعین کے متعلق ہر معاملہ خوبی سے انجام پاگیا ہے۔ پولینڈ کی رزمگاہ کا دائرہ بتدریج تنگ ہوتا جاتا ہے۔ لیکن مختلف خونریز جنگوں میں جرمن شدید نقصانات برداشت کررہے ہیں۔ جنرل ہنڈنبرگ کو پھر مجبوراً نیرو کے محاذ کی فوج کو کمک پہنچانی پڑی ہے۔ جہاں دریائے امج جو دریائے نیرو کا معاون ہے جرمنوں کے منصوبوں میں بہت حارج ہورہا ہے کیونکہ جرمن ریلوے تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اگر جرمن آسٹروں کے اسٹیشن تک پہنچ بھی جائیں۔ جو برانچ لائن پر واقع ہے۔ تو اس سے آگے علاقہ ایسا دشوار گذار ہے

بلجیم میں مظاہروں کی بندش

لندن ۴- اگست- انٹورپ اور برسلز میں جرمن اعلانات کے ذریعہ اس بات کی ممانعت کی گئی تھی کہ جنگ کی سالگرہ پر کوئی مظاہرے یا تمغے نہ پہنے جائیں- علاوہ ازیں اس کی تصریح بھی کردی گئی تھی کہ اگر خفیہ طور پر مظاہرے کئے گئے تو بزور اسلحہ انھیں بند کردیا جائیگا۔

یونان اور جنگ

لندن ۴- اگست- یونانی وزیر نے پیرس میں کہا ہے کہ فرانس کی عمدہ فوجی حالت سے یونان بیحد متاثر ہوا ہے- پارلیمنٹ کے التوا کی وجہ گفتگو بند ہوچکی ہے- ہر بات سے مترشح ہوتا ہے کہ موسیو وینز یلوس ایک جدید مجلس وزارت مرتب کرینگے-

اطالویوں کی پُرزور کارروائی

لندن- ۶- اگست- رومہ- مختلف حصوں میں اطالوی جارحانہ کارروائی زور شور سے جاری ہے- آسٹریوں نے سطح مرتفع کارسو پر اطالوی قلب پر شدید جوابی حملے کئے اور ہماری پیشقدمی کو روکنا چاہا-

ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اطالویوں نے اس صدمہ کو برداشت کیا اور پھر سختی سے غنیم پر حملہ کردیا جس سے ایک بہت وسیع خندق کو سر کرلیا- جہاں سے ایک اہم جنگل کے دروازے اور ایک ضروری چوٹی پر زد پڑتی تھی- غنیم نے کل شام اس خندق کو واپس لینے کے لئے بہت جانبازی دکھلائی مگر اسے کامل طور پر پسپا کردیا گیا

ایشیائے کوچک کے ساحل پر فرانسیسی حملہ

لندن- ۶- اگست- پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور دو کروزروں نے تباہ کن جہازوں- سرنگ صاف کرنیوالے جہازوں اور ایک ہوائی جہاز کی معیت میں صیغہ چق اور سوالا نیوا پر جو ساحل ایشیائے کوچک پر جزیرہ ساموس کے شمال کو واقع ہیں ۳- اور ۴- اگست کو گولہ باری کی جس سے تکمہ پرسٹ اور استحکامات تباہ ہوگئے- ایک کروزر نے موضع سپالیہ کو تباہ کردیا جو غنیم کی آبدوز کشتیوں کا مرکز تھا

محاربات پولینڈ

شملہ- ۶- اگست- ہزایکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف اسٹیٹ سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۵- اگست موصول ہوا ہے-

روسی وارسا اور آیون گوراڈ کی بیرونی لائنوں سے پیچھے ہٹ رہے ہیں لیکن وہ دیگر مقامات پر آسٹروی جرمن جارحانہ کارروائی کا جم کر مقابلہ کررہے ہیں-

صوبجات بالٹک میں دریائے مسا پر ریگا اور یوسک کی سمت میں ۳- اگست کو معرکے وقوع میں آئے- جرمن کہتے ہیں کہ ہماری سپاہ ضلع کیونو کی میں پہنچ گئی ہے جو پونو دیز سے ۲۷ میل مشرق کو ہے۔

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۳- اگست کو دریائے نیریو پر روسیوں نے لومزا اور کونو کی سمت میں مسلسل حملے پسپا کئے مؤخر الذکر لومزا سے ۱۱ میل بجانب شمال شمالمغرب ہے- لیکن نذکوا اور نیریو کے مقام اتصال کے قریب روسی جوانمردی سے لڑتے ہوئے وارسا کے مغرب کی طرف نئی جگہ پر جم گئے- روسی احکام کے مطابق بلونی تدارز این کے محاذ سے پسپا ہوکر وارسا کے مورچہ کیطرف آرہے ہیں یہ نقل و حرکت غنیم کی مزاحمت کے بغیر عمل میں آئی-

ایک مجوزہ تجویز کے مطابق روسی وسچولا کے بائیں کنارے پر آیون گوراڈ کے سامنے اپنے محاذ کو تدریج چھوٹا کررہے ہیں- جرمن سپاہ نے جو دریائے وسچولا کو آیون گوراڈ کے شمال مغرب میں عبور کرگئی تھی ۲- اگست کو پندرہ اور بے سود حملے کئے اور پیشقدمی کی بے سود کوشش کی-

جانبازی کی انتہا

وسچولا اور بگ کے مابین جس علاقے پر غنیم قابض ہے وہاں غنیم نے کثیر افواج سے جس ڈرانے کی نزدیک روسی محاذ کو چیرنے کی کوشش کی- یہ مقام لیبرنا کے محاذ سے ۴ میل شمال مشرق کو ہے- یہاں جنگ جانبازی کی انتہائی صورت اختیار کرگئی جس کی مثال نہیں مل سکتی دن بھر روسی خندقوں پر غنیم کے گولوں کی بارش ہوتی رہی- لیکن روسی دستے مستقل مزاج رہے اور گولوں سے گڑھوں میں پناہ لیتے رہے- نیز انھوں نے غنیم کی کثیر افواج کے حملے بہادری سے اور پے در پے پسپا کئے اور رات کے وقت اعلیٰ درجہ کی شجاعت سے جارحانہ کارروائی شروع کردی جس سے جرمنوں کی گنجان صفیں شکست کھاگئیں اور بے ترتیبی سے پسپا ہوگئیں

ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۴- اگست کی صبح سے روسی وسچولا اور بگ کے درمیان شمال کیطرف پسپا ہورہے ہیں- علاوہ ازیں آسٹی لوگ کے نزدیک بگ کے مشرق کو اور دلاڈمی والسکی کے نواح میں بھی روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں-

فرانسیسی کہتے ہیں کہ ہم نے ارگون میں غنیم کے دو حملے پسپا کئے اور دستی گولوں وغیرہ سے جنگ ہوئی-

اطالوی محاذ پر کوئی اہم تغیر واقع نہیں ہوا- اگرچہ بہت سے حملے جاری ہیں- مسٹر بالفور نے ایک قومی جلسے میں برطانیہ کے بحری تفوق کی قدر و قیمت پر زور دیا اور کہا کہ ہماری دفاعی عمارت کی بنیاد محض اس امر پر واقع ہے کہ ان مہینوں میں حلیفوں کو بحری تفوق حاصل رہا ہے-

ولیعہد جرمنی کے نقصانات

لندن- ۵- اگست- ولیعہد جرمنی ارگون پر بے سود حملے کرکے اپنے بہترین سپاہ کو کام میں لارہا ہے- یہاں جنگلوں میں شدید لڑائیاں ہوئیں اور جرمنوں نے زہریلی گیس اور سیال آتش استعمال کی- جرمنوں کو فرانسیسی توپوں کی خوفناک آتشباری سے عظیم نقصانات پہنچے-

پیرس- فرانسیسیوں کو باندے سپٹ میں ایک تازہ کامیابی حاصل ہوئی ہے جہاں ۹۰ جرمن قیدی گرفتار کئے گئے تھے- اس سے فرانسیسی پیدل فوج کی قابلیت کا اظہار ہوتا ہے- فوج مذکور جرمنوں پر فوقیت رکھتی ہے ایک جرمن حملے کے بعد ایک پہاڑی کے ڈھلوانوں پر سے ہزار سے زائد جرمن لاشے اٹھائے گئے تھے فرانسیسیوں کے ۴ مقتول اور ۲۵ مجروح ہوئے تھے-

خونریز معرکے

لندن- ۶- اگست- پیرس- کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغرب میں توپوں نے متوسط درجے کی سرگرمی دکھائی- ارگون کے علاقے میں یوں ہی جنگ نہایت خونریز تھی- واسجز کے معرکوں میں ان چوٹیوں پر جو دریائے فیچٹ پر حاوی ہیں غنیم نے ایک مورچے بندمکان پر قبضہ کرلیا لیکن جوابی حملے کر اسے فوراً نکال دیا گیا- ہمارے شرنپل گولوں نے جرمنوں کو بہت سخت نقصان پہنچایا-

برطانی جہازوں کی غرقابی

لندن- ۵- اگست- برطانی سیٹمر کاشلر غرق کردیا گیا ہے- اسکا صرف ایک آدمی ڈوبا ہے- دوسرا آدمی مفقود الخبر ہے-

۶- اگست- لورپول کا جہاز یورشیا غرق کردیا گیا ہے ۱۴- جانیں بچائی گئیں-

امارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۴- اگست میں تجارتی جہاز اور ۱۰ ماہی گیر جہاز ڈبوئے گئے ہیں-

حوادث و اخبار

حجاج کی روانگی کا پہلا جہاز۔ ڈپٹی کمشنر پولیس بندرگاہ بمبئی اپنے مراسلہ مورخہ ۹ اگست میں عوام کی آگاہی کے لئے اطلاع دیتے ہیں کہ میسرز ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی کا جہاز مدجہانگیرہ ۲۰ اگست کے قریب حجیون کو سوار کرکے بمبئی سے جدہ کی جانب روانہ ہوگا۔ کمپنی مذکور عرشہ جہاز کے لئے ایک سو پچیس روپیہ کرایہ آمد و رفت لیگی۔

ملتان چھاؤنی کی ایک ۱۷-۱۸ سالہ پارسی خاتون مسمی ابابائی کرشش اسلام میں اپنے گھر سے نکل پڑی تاکہ دائرہ اسلام میں علے الاعلان داخل ہوجائے جب اس غیر معمولی واقعہ کی خبر اس کے اعزہ و اقربا کو ملی تو انہوں نے ہر ممکن طریقہ سے واپس لانے کی کوشش کی یہاں تک کے قانون کے شکنجہ میں لاکر مقدمہ بھی دائر کردیا۔ دوران مقدمہ میں یہ خاتون پولیس کی اجازت سے منشی محمد حسین صاحب ملازم محمد شریف صاحب تاجر چرم کے مکان میں رہی۔

پندرہ میں روز کی کارروائی کے بعد مقدمہ خارج ہوگیا اور ۲۰ رمضان المبارک کو بروز جمعہ بوقت صبح ایک مجمع میں بہ رضا و رغبت اسلام قبول کیا اسلامی نام کنیز فاطمہ رکھا گیا۔ اللہ تعالے استقامت بخشے۔

ایک سنسنی خیز واقعہ۔ ۶ اگست بمبئی۔ ویلو بندا میں آج صبح ایک ہولناک حادثہ وقوع میں آیا معلوم ہوتا ہے کہ لینسڈون ہاوس کے بالائی فرش پر دو سپاہیوں نے گولیوں کے چلنے کی آواز سنی۔ ایک پولیس کا سپاہی وہاں گیا تو دیکھا کہ تین یورپین فرش پر لیٹے ہوئے ہیں انمیں ایک مسٹر دکنسن نامی فرش پر چیت لیٹا ہوا تھا۔ اور اوس کے سر میں گولی لگی ہوئی تھی اور باقی دو کے دل کے قریب گولیاں لگی ہوئی تھیں لیکن تا حال وہ زندہ تھے وہیں فوراً یورپین جنرل ہسپتال میں پہونچا یا گیا۔ اون میں سے ایک کے سخت زخم لگے ہوئے تھے۔ اور مردہ آدمی کی لاش مارگ بھیجدی گئی۔

پولیس کی سختی سے ایک قیدی کی موت ۸ اگست مدراس سشن جج میسور نے ایک دفعدار اور کانسٹبل کو اس جرم میں علی الترتیب سزائے موت و حبس عبور دریائے شور کی سزا دی ہے کہ انہوں نے ایک قیدی پر سختی کرکے اوسے مار ڈالا تھا۔

اخبار جھنگ سیال ہفتہ وار بند۔ یہ خبر نہایت افسوس سے سنی ہے کہ لالہ بانکے دیال کے چھوٹے بھائی لالہ بھگوانداس گھر والوں کو بغیر پتہ بتائے کہیں چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان کا پتہ نہیں ملا چونکہ یہ ہفتہ وار اخبار جھنگ سیال کے جائنٹ ایڈیٹر تھے اور سنا ہے کہ زیادہ تر وہی کام کیا کرتے تھے اس لئے ہفتہ وار جھنگ سیال بھی بند کردیا گیا ہے۔

ایک پریس کی ضمانت ضبط۔ ہمیں یہ سنکر نہایت افسوس ہوا ہے کہ مشہور مسلم پریس لاہور کی دو ہزار روپے کی ضمانت ضبط ہوگئی ہے اور سنا گیا ہے کہ آئندہ کے لئے دس ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ یہ ضبطی ضمانت رسالہ آریہ مسافر کے ماہ جون کے پرچے میں سانہ چند قابل اعتراض مضامین کے باعث ہوئی ہے

دانتوں کی قلعی

لو کیا یاد کروگے ہم نے وہ ایجاد کی ہے جس سے حکیم ارسطو بھی قبر میں اچھل پڑے ہونگے۔ یعنی جنکے دانت میلے ہوگئے ہوں۔ کمزور ہوں انکو ایک دم قلعی کردیے اور قلعی بھی پکی خالص مراد آبادی کہ پھر کبھی دوسرے قلعی گر کی ضرورت نہو یعنی نا صحی انجن جملہ دانت کی بیماریوں کو شفائے کامل دیتا ہے آپ یقین کیجیے کہ تمام انگریزی اور ہندوستانی منجن اس کے سامنے گرد ہیں قیمت فی درجن دس آنے

(اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے)

ایس ایم موسیٰ اعلیٰ رفعت پورہ مراد آباد

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھئے جسکی آنکھیں دشمن ہوں حالانکہ آجکل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ طیار ہوگیا

اس رگڑہ کو لگاکر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجیے اور پھر دیکھئے کہ

جرمن

اور فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے یا نہیں یہ رگڑہ آنکھوں کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت فی درجن ۱۰ ار خرچہ بذمہ خریدار۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ .. ..

ایس۔ ایم موسیٰ عیسیٰ رفعت پورہ مراد آباد

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی جلدی بیماری کی دوا

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی و ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملاکر بنایا گیا ہے اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری یعنی چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن اپرس وغیرہ رفع ہوتے ہیں برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنیوالی دوا اینڈو ڈائیبرڈ سالسا بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہئے قیمت فی شیشی ۸ محصول ۵ ایک سے چار تک سالسا قیمت دو روپیہ ۱۲ محصولڈاک ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی کھجلی کی دوا

کھجلی سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہوجانے سے آرام نہیں ہوتا مگر تھوڑے دن کا درم رہتے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے کھجلی کو آرام کرنے کا دعوے رکھتی ہے۔ دوا ایک ماہ تک کرنا چاہیئے اس میں صرفہ بھی کم ہے دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔ قیمت کھانے کی دوا بارہ آنے لگانے کی دوا ۸ محصولڈاک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پادری زویمر صاحب مسجد ووکنگ میں

۲

پ: مسلم کثرت سے بیویاں کرتے ہیں اور اُن کے حقوق نگاہ نہیں رکھتے

مولوی صاحب: افسوس پادری صاحب آپ لوگوں نے تو اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں پر ناواجب الزام لگانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ جو زبان پر آتا ہے کہہ ڈالتے ہو خواہ وہ غلط اور جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ کاش اس اعتراض کثرت ازدواج پر اعتراض کرنے سے پہلے ہندوستان کے ملک کی رپورٹ مردم شماری جو سرکاری کاغذات میں شائع ہو چکی ہے دیکھتے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ آپ یہ لغو اعتراض میرے روبرو نہ کرتے۔ میں ملک ہندوستان کا باشندہ ہوں اور اپنے علم سے کہتا ہوں کہ وہاں کئی ہزار کے بعد آپ کو ایک آدھ گھر ملیگا جہاں ایک سے زیادہ بیویاں ایک مرد کے نکاح میں ہوں گی۔ اس کے برخلاف ان عیسائی ممالک میں جہاں ایک کے سوا دوسری زوجہ کا نکاح میں لانا گناہ اور جرم خیال کیا گیا ہے۔ بہت بُرا حال ہے یہاں بے نکاحی ماؤں کی بے شمار تعداد دیکھی جاتی ہے جنہیں Un married Mother کا لقب ملا ہے۔

آجکل عام گرجاؤں میں وعظ ہوتے ہیں کہ فوجی سپاہی ملک میں عام طور پر پھرتے ہیں عنقریب بہت سے ناجائز بچے پیدا ہوں گے ماؤں کو چاہئے کہ اپنی نوجوان ناکتخدا لڑکیوں کو بحفاظت رکھیں۔ ظاہر تو یہ کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا جرم ہے۔ مگر عمل کا یہ حال ہے۔ کہ جو ناجائز کہ جو ناجائز اور بے نکاح رکھی جاتی ہیں اُن کی تعداد بیسیوں ہیں۔ پھر میں پادری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر ایک سے زیادہ بیویاں کرنا حرام ہے تو کبھی آپ نے اُس نسب نامہ کی طرف بھی توجہ کی جو شروع انجیل شریف میں حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد کا دیا گیا ہے۔ ماشاءاللہ اُن جملہ بزرگواروں میں سے تو کوئی ایک بھی نظر نہیں آتا جس نے ایک سے زیادہ بیویاں نہ کی ہوں۔ حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ نے تو سیکڑوں تک کی نوبت پہنچائی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بھی حیرت ہے کہ عیسائی صاحبان کے خداوند کی بھی تو دو مائیں تھیں یعنی مریم صدیقہ سے جس شخص کا نکاح ہوا تھا اُس کے گھر اول زوج موجود تھی۔ اب نہ معلوم آپ ان لوگوں کی شان میں کیا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ اسلام تو ضرورت کے ماتحت تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔ لیکن اس ملک کے لوگ اس کام کو تو کرتے ہیں کیونکہ فطرتی تقاضا ہے لیکن حرام طور پر۔

پ: (پادری صاحب سٹ پٹا گئے ذرا گھبرائے ہوئے لہجہ میں) میں تو اُن کو گنہگار ہی کہونگا جنہوں نے ایک سے زیادہ بیویاں کیں

مولوی صاحب: انجیل میں تعدد ازدواج کے خلاف کوئی حکم نہیں اور حضرت عیسیٰ کے آبا و اجداد کا عمل شاہد ہے جو اسلام کے مطابق ہے۔ پھر کون دانا ہے جو آپ کے اس غلط فتوے کو صحیح تسلیم کریگا۔ پھر رہا حقوق نسواں کی نگاہ داشت قرآن کریم نے جسقدر عورت کے حقوق کی حفاظت کی ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی دیگر مذہب میں نہیں ملتا۔ دیکھئے خداوند عالم نے تو ایک مستقل سورت قرآن کریم میں نازل فرما کر عورت کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جس کا نام سورۃ النساء ہے جس میں فرمایا ہے عورت اپنے باپ بھائی بہن اور خاوند و فرزند کی جائدادوں سے حصہ لینے کی مستحق ہے۔ یہ مساوات ہے جو آپ لوگ کہتے ہیں۔ اُس کے معنی ہماری سمجھ میں نہیں آتے۔ عورت اور مرد کس طرح برابر ہو سکتے ہیں۔ جبکہ فطرت نے مرد اور عورت کو مختلف قویٰ عطا کئے ہیں جن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ پھر وہ مساوات جو آپ لوگ کہتے ہیں بالکل لغو اور بیہودہ ہے۔ آپ کے نزدیک تو عورت کی ذات گناہ کا سرچشمہ ہے۔ اور رات دن گرجاؤں میں یہ کہہ کر واویلا کیا جاتا ہے کہ گناہ عورت کے ذریعہ دنیا میں آیا۔ اگر عورت کی ذات گناہ کا آلہ ہے تو پھر اس گناہ کے آلہ کو دن رات بغل میں لئے ہوئے کیوں پھرتے ہو۔ وہ انسان سخت احمق ہے جس کا قول تو یہ ہے کہ عورت آلۂ گناہ ہے۔ اور فعل اُس کا یہ ہے کہ بلا اُس کے چین بھر نہیں لیتا۔ دن رات اس آلۂ گناہ کی پوجا میں لگا رہتا ہے جس انسان کا قول اور فعل یکساں نہیں وہ کب قابل بھروسہ و اعتبار ہے۔ جس قوم کا یہ دین و مذہب ہو وہ عورت کے حقوق کی خاک حفاظت کریگی۔ وہ خاتون کبھی اپنی قوم کے مردوں سے مطمئن نہیں رہ سکتی جس کے کانوں میں ہمیشہ یہی آواز پہنچتی ہو کہ عورت کی ذات منبع گناہ ہے۔ اس کے ذریعہ سے گناہ دنیا میں آیا ہے۔ پھر وہ یہ بھی دیکھتی ہے کہ ایک طرف تو اُس کو آلۂ گناہ کہہ کر بے عزت کہا جاتا ہے دوسری طرف اس امر کا کوئی علاج نہیں سوچا جاتا۔ کہ کس طرح سے یہ داغ ملامت اُس کی پیشانی سے دور کیا جاوے جس قوم کے مردوں کا یہ حال ہو اُس کا کیا حق ہے کہ وہ اصول اسلام پر ناجائز حملہ کریں کہ مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتے۔ غور فرمائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر کہ ماں کے پاؤں تلے بہشت ہے ''عورت کی عزت قایم کر دی۔ بھلا اس قسم کا کوئی جملہ انجیل شریف سے تو دکھلا دیں۔ میں تو عورت کی ذات کو بے گناہ خیال کرتا ہوں۔ کہ اس کے ذریعہ سے دنیا میں گناہ آیا ہو۔ عورت ذات کی بریت اس ایک زبردست دلیل سے بھی ہوتی ہے۔ کہ آخر اس کو حضرت عیسیٰ کی ماں بننے کا فخر حاصل ہوا نہ کسی مرد کو۔

پ: کیا آپ اپنے دین کا انحصار قرآن اور حدیث و اقوال و تفاسیر پر رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب: میرے مذہب کا انحصار قرآن کریم اور فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔

پ: تو کیا آپ حدیث کے منکر ہیں

مولوی صاحب: وہ حدیث جو قرآن کریم کی تفسیر و تشریح ہے میرا اُس پر ایمان ہے۔ باقی جو حدیث قرآن کریم اور فعل رسول اللہ کے خلاف ہو میں اُس کو تسلیم نہیں کرتا۔

پ: (ایک وضعی حدیث پڑھ کر) دیکھئے مولوی صاحب نبی اسلام نے جان بچانے کی خاطر جھوٹ کا بولنا جائز رکھا ہے

مولوی صاحب: (جو پہلے سے تاڑ گئے تھے کہ اب پادری صاحب کوئی وضعی حدیث پیش کریں گے وہ سچ نکلا) یہ حدیث وضعی ہے اور جھوٹی ہے اس کی تردید آیت قرآن اور رسول صلعم سے یوں ہوتی ہے۔ قرآن شریف بار بار سچ بولنے کی تاکید کرتا ہے۔ اور جھوٹ سے پرہیز کرنا سکھاتا ہے اور اسی کے مطابق فعل رسول کریم ہے۔ دیکھئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ ایک دن جنگل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک درخت کے سایہ تلے آرام فرما رہے تھے۔ کہ ایک مشرک بدوی تلوار سونت کر سر پر کھڑے ہو کر آپ کو بیدار کیا اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو کون میری تلوار سے بچا سکتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اللہ! دیکھو جان جاتی ہے۔ مگر جھوٹ نہیں بولا۔ اس واقعہ کے بالمقابل جب حضرت عیسیٰ کو جان کے لالے پڑے۔ اور عدالت میں پیشی ہوئی منصف سوال کرتا ہے۔ کہ کیا تم ہی وہ ہو جو کہتے ہو کہ داؤد کی سلطنت دوبارہ قائم کرنے آیا ہوں۔ تو حضرت عیسیٰ نے جواب یہ دیا کہ آپ ہی یہ کہتے ہیں۔ ... پھر دوسرے موقع پر شاگردوں سے بمنت کہتا ہے کہ یہ مت کہو کہ میں یہاں ہوں۔ جائے غور ہے۔ جھوٹ کی تعلیم کس نے دی۔ قرآن نے یا انجیل نے۔

پ: محمد رسول اللہ نے کثرت سے بیویاں کیں حتیٰ کہ آپ نے اپنے متبنیٰ زید کی زوجہ بھی نہ چھوڑی۔

مولوی صاحب۔ کثرت ازدواج کے متعلق میں ابھی عرض کرچکا ہوں جس کے جواب میں آپ نے یہ جواب دیا ہے کہ آپ کے نزدیک کل انبیا علیہم السلام گناہگار ہیں۔ جس کو کوئی شریف عقلمند انسان صحیح قرار نہیں دے سکتا۔ باقی زید کی زوجہ کے متعلق جو آپ نے اعتراض کیا ہے اُس کا جواب سن لیجئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمت العالمین تھے۔ انہوں نے غلامی کو دور کرنے کے لئے بہت زور لگایا۔ اور ان کو مساوات عطا کی۔ اور اُس پر سب سے پہلے خود کاربند ہوئے مقنن کے لئے قانون تجویز کرنا بہت سہل ہوتا ہے مگر اُس پر عمل کرنا نہایت مشکل۔ عرب میں غلام کی قطعی کوئی حیثیت نہ تھی۔ وہ جانوروں سے بدتر سمجھے جاتے تھے۔ محمد رسول اللہ ایک سب سے معزز خاندان کا انسان ہے۔ پھر عرب کا بادشاہ ہے۔ اپنی پھوپھی کی لڑکی غلام کے نکاح میں دیتا ہے۔ یہ ہیں رسول کریم صلعم کے اخلاق اور شان۔ لیکن وہ لڑکی جو اتنے بلند خاندان کی لخت جگر ہے۔ غلام کے لئے دوبھر ہوگئی۔ وہ گفتگو میں زیادتی کرتی تھی۔ زید اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا تھا جب یہ صورت واقعہ ہوگئی تو زید کو مجبوراً طلاق دینا پڑی۔ اب بے ایمانوں نے یہ تو نہ سمجھا کہ رسول اللہ نے کیوں اُس سے نکاح کیا۔ لیکن اُس رحیم کریم انسان کی مصیبت کو نہیں جانتے کہ اگر آنحضرت کی مرضی خود نکاح کرنے کی ہوتی تو وہ اُسکو اس طرح مطلقہ بنا کر نکاح نہ کرتے۔ بلکہ باکرہ سے نکاح کرتے وہ خود اُس کے ولی تھے۔ اُن کی پھوپی کی لڑکی تھی۔ اور خود آنحضرت نے زید کی عزت بڑھانے کی خاطر نکاح زید سے کیا تھا جب زید نے طلاق دیدی۔ تو وہ خاندان ایک مصیبت میں آگیا۔ اور مطلقہ عورت کی عزت عربوں کی نگاہ میں بالکل نہیں رہتی تھی۔ اُس کے لواحقین جنہوں نے حسب الحکم نبی کریم شادی کی تھی زیر ابتلا ہوگئے۔ اُن کی دلجوئی کی خاطر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح اپنا کیا۔ ایک تو یہ کہ مطلقہ کی عزت قایم ہوجائے۔ دوم اُس کے لواحقین کی دلجوئی ہوجائے۔ اگر اس نکاح میں رسول کریم کے نفس کا دخل ہوتا یا معاذ اللہ کوئی چال ہوتی تو زید جو آخری دم تک حضرتؐ کا سچا خادم مسلم رہا کبھی نہ رہتا۔ بلکہ ایسے نازک معاملہ سے رسول اللہ سے ضرور بگڑ جاتا۔

پ: محمدی لوگ اپنے آپ کو پاک خیال کرتے ہیں اور عیسائی لوگ اپنے آپ کو گناہگار خیال کرتے ہیں۔

مولوی صاحب: سچ ہے مسلموں کے نزدیک گناہ ایک عارضی مرض ہے جو دور ہوسکتا ہے۔ بلکہ دور کردیا گیا ہے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک گناہ انسان کی سرشت میں ہے، گناہ کا انسان سے ایسا تعلق ہے جیسا روح کا جسم سے۔ یا پھول کا رنگ و بو سے جو اگر ایک دوسرے سے جدا ہوں تو فنا ہوجاتے ہیں مسلمان اسلامی تعلیم پر چلکر خدا کا قرب حاصل کرلیتے ہیں۔

پادری صاحب نے چلتے وقت ہفتہ کے دن واپس تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ اور کہا ڈاکٹر منگانگ کے قران کا جواب جو آپ نے لکھا ہے وہ بہت عمدہ اور صحیح جواب ہے۔

افسوس پادری صاحب واپس تشریف نہ لائے۔ والسلام بلال نور احمد

خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب قریشی رئیس اعظم ملتان نے بھی جنگ کی سالگرہ کے دن شام کے وقت اپنے مورث اعلیٰ یعنی حضرت غوث بہاؤالدین کی خانقاہ پاک پر شام کے چھ بجے گورنمنٹ برطانیہ اور اُس کے حلیفوں کی نصرت و فتح کی دعا کی جلسہ کرکے تمام روزہ داروں کے افطار کا کافی انتظام فرمایا تھا۔ اس جلسہ کا اعلان جلسہ عیدگاہ ملتان میں کردیا تھا اس لئے مسلمانوں کی تعداد صبح کے جلسہ عیدگاہ سے المضاعف ہوگئی تھی۔ دیگر مسلمانوں کو غوث صاحبؒ سے دلی عقیدت بھی ہے بغرض وہاں بھی گورنمنٹ کی فتح کے لئے نہایت جوش کے ساتھ دعا مانگی گئی

حمد

حمد خالق میں عندلیب قلم　گل فشاں ہے زہے نصیب قلم
غنچے دیتے ہیں یوں چٹک کے صدا　وحدہ لاشریک ہے وہ خدا
بیل بوٹوں میں رنگ قدرت کا　پتا پتا گواہ صنعت کا
کوئی سمجھا نہ آج تک یہ راز　سرو قمری میں کیوں ہے ناز و نیاز
کرتی ہے نالہ و بکا بلبل　گل تو مر ہے کیوں فدا بلبل
لالہ و گل کے روئے رنگیں سے　سرخ مخمل کے ہیں کھلے طاقے
ڈھنگ نرگس میں چشم مردم کا　رنگ غنچوں میں ہے تبسم کا
سر اُٹھائے ہوئے پہاڑ کہیں　بلبل و گل میں چھیڑ چھاڑ کہیں
اُس کی قدرت کا کچھ حساب نہیں　اُس کی صنعت کا کچھ جواب نہیں
کیسے کیسے حسیں کئے پیدا　نازنیں مہ جبیں کئے پیدا
باغ عالم کو زیب و زینت دی　لوٹ ہوجائیں دل وہ صورت دی
کیسا تاروں کا خوشنما ہے چمن　آسماں کا بنا دیا ہے گگن

ہر جگہ ہے غرض وہی مستور
چاند سورج میں ہے اُسی کا ظہور

دیکھ کر جلوہ اُس کی قدرت کا　ہے فرشتوں میں شور صل علیٰ
حمد کرتے ہیں اُس کی جن و بشر　اُس کے اوصاف ہیں زبانوں پر
ایسی آنکھیں کہاں سے لائیں ہم　اُس کی قدرت کو دیکھ پائیں ہم
آنکھیں بینا مری اگر ہوجائیں　آئینہ صنعتیں مگر ہوجائیں
ذات باری کو کوئی کیا جانے　آپ اپنے کو وہ خدا جانے

محو حیرت ہے چشم اہل نظر
خامشی یاں سخن سے ہے بہتر

تہما ہمدانی

گورنمنٹ کی فتح کے لئے مسلمانان ملتان کا جلسہ دعا

جنگ کی سالگرہ کے روز مسلمانان ملتان نے صبح ۸ بجے عیدگاہ میں جمع ہوکر گورنمنٹ برطانیہ اور اُس کے حلیفوں کی فتح و نصرت کے لئے خدا سے نہایت خلوص کے ساتھ دعا کی اور اپنی گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ کمال اظہار ہمدردی کیا۔ مجمع کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی۔ عہدہ داراں اور وساء کے نام نامی درج ذیل ہیں۔

خان بہادر مخدوم حسین بخش صاحب رئیس اعظم ملتان سجادہ نشین خانقاہ غوث بہاؤالدین زکریا و شاہ رکن عالم ملتان۔ خان بہادر شیخ دیا من حسین صاحب قریشی آنریری مجسٹریٹ۔ ای لے سی ایس آئی۔ ملتان۔ خان بہادر سردار مہر اسد یار خاں آنریری مجسٹریٹ خاں بہادر سید حسین بخش صاحب گردیزی سید شیخ راجو صاحب سشن جج ملتان۔ نواب صاحب نواب سعد اللہ خاں صاحب ڈسٹرکٹ جج ملتان۔ شیخ فضل حسین صاحب افسر جنگلات، مسٹر عبد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا شیخ محمد عمر بیرسٹر۔ قاضی احمد الدین صاحب، قاضی سلامت خان نصیر علی خاں صاحب منصف ملتان ملک محرم خاں صاحب منصف ملتان شیخ عبد الرزاق صاحب وکیل، شیخ احمد حسین صاحب بیرسٹر، شیخ محمد بخش صاحب وکیل۔ شیخ نیاز علی صاحب وکیل۔ حضرت عالی جناب مخدوم سید صدر الدین شاہ صاحب گیلانی۔ سید راضی شاہ صاحب گیلانی وائس پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی مولوی محمد نواز صاحب سکنڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول ملتان۔ شیخ رسول بخش صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان۔ حاجی نواب احمد یار خانصاحب۔ فیروز الدین صاحب وکیل شیخ سردار بخش صاحب انصاری قریشی رئیس ملتان وغیرہ اصحاب بھی شریک جلسہ تھے۔ دعا کے وقت آمین کہنے والوں کی آوازیں دور تک جاری تھیں۔ جلسہ کے انتظام

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر مینجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا ـ

رجسٹرڈ اے — اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار — نمبر ۵۷۵

شرح قیمت
سالانہ تین روپے
ششماہی
فی پرچہ ایک آنہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم - ۸
۱۵ - ۲۲

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور - ۲۲ - اگست ۱۹۱۵ء مطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۳۳۳ ہجری — نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ تعدد ازدواج پر مشرق اور مغرب کا اتفاق

فطرتاً انسان کو تعدد ازدواج کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ مرد کی طاقت ہر حیثیت سے فرقہ اناث کی بہ نسبت قوی تر ہوتی ہے۔ عوام میں مشہور ہے کہ بحیثیت قوت شہوانی عورت کی قوت مرد سے زیادہ ہے۔ یہ غلط اور نہایت غلط ہے۔ اس کے دلائل یہ ہیں کہ جسم کی جتنی قوتیں ہیں۔ حتیٰ کہ صورت سب مردوں کو زیادہ اور بہتر دی گئی ہیں۔ جرأت و ہمت میں مرد فائق تر ہے۔ صف جنگ میں ہمیشہ دشمن سے مقابل رہتا ہے۔ اگر کہیں عورت سے کوئی بات ظہور میں آئے تو وہ اپنی اس حرکت کے سبب مردانی عورت کہلاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ قوت مرد ہی کو دی گئی ہے۔ مرد کے اعضاء مضبوط اور عورت کے نازک ہوتے ہیں۔ نازک چیز ہمیشہ کمزور ہوتی ہے۔ دونوں کے آلات تناسل بھی نسبتاً قوی اور کمزور ہوتے ہیں۔ جس قدر امراض مخصوص زناں ہیں اُس کی شاہد رحم کی نزاکت خود ہے۔ کوئی عضو رحم سے زیادہ ذی حس نہیں ہوتا۔ اعضاء مردانہ نہ ایسے امراض کو قبول کرتے ہیں نہ اُن میں یہ کمزوری ہے۔ رستہ طے کرنے میں مرد تیز تر اور قد میں بلند ہوتا ہے۔ دماغی قوتوں سے جو کام مرد لیتا ہے وہ اُس کی فوقیت کو خود ثابت کرتی ہے۔ حاملہ رہنے کی حالت میں کم سے کم نو مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو سال بچہ کو دودھ پلانے میں دو تین سال عورت بیکار رہتی ہے۔ مہینہ میں پانچ یا نو دن خدا کی عبادت کے کام کے بھی نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو اس کے حالات پر نظر کر کے اپنے لئے دوسری عورت کی تلاش ضرور ہے۔ اس لئے کہ وہ کبھی معطل اور بیکار نہیں ہوتا۔ یہ اپنی کمی قوت کی وجہ سے جلد بوڑھی ہو جاتی ہے اور جوانی ختم کر کے آسیا بنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ یعنی قوت توالد اس کے اندر سے جاتی رہتی ہے۔ ایام ماہوار بھی اس وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ اور یہی علامت اُس کی قوت کے زوال اور ناامیدی کی ہے۔ مرد اپنی زندگی تک ہمیشہ قابل توالد و تناسل رہتا ہے یہ دوسری دلیل عورت کی تلاش کی ہے

عورت میں قوت نسائی اور شہوانی زیادہ کمزور ہونے کی قوی دلیل یہ ہے کہ اسکو شرم زیادہ ہوتی ہے۔ شدت عشق اور حدت شہوت شرم کو توڑنے والی چیزیں ہیں۔ جب قوت شہوانی کا غلبہ ہوتا ہے تو کسی قسم کی شرم وحیا باقی نہیں رہ سکتی۔ یہانتک کہ عورت جو قوت شہوانیہ رکھتی ہو کبھی کسی کی شرم نہیں کرتی۔ اولاد۔ جس سے زیادہ مانوس ہوتی ہے اسکو چھوڑ کر یا قتل کر کے تمام عزیزوں سے منہ موڑ کر اپنے دوست کے ساتھ ہو لیتی ہے۔

اس کے علاوہ مرد کو قوت فاعلہ دی گئی ہے۔ عورت کو مفعولہ۔ فاعل ہمیشہ مفعول سے قوی ہوتا ہے۔ عورت میں قوت قبول اور تاثر۔ مرد موثر ہوتا ہے۔ مادۂ منویہ مرد کے مادۂ ضامن کا محتاج ہے۔ ورنہ عورت تنہا اولاد پیدا کیا کرتی۔ اگر مرد کی طرف یہ اعتراض عائد کیا جاوے تو یہ غلط ہے۔ اسواسطے کہ وہ ضامن دیتا ہے لیتا نہیں۔ کوئی ظرف ایسا نہیں بنے ہر ناکہ وہ آس میں ضامن مانگنے جائے۔ ضامن لینے والا انسانی ظرف بہت محفوظ بتولیت کی قوت کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ مرد کے قوی ہونے کی ایک یہ دلیل ہے کہ عورت باوجود مطلوبہ ہونے کے مرد کے گھر ہمیشہ کے لئے جاتی ہے اور اس کی تابعداری اختیار کرتی ہے۔ ایک عجیب تر برہان دیکھئے کہ مرد بے شمار عورتوں کو حاملہ کر سکتا ہے۔ عورت ایک زمانہ میں چند نطفے نہیں لے سکتی۔ نہ اُس کی قوت قابلہ چند نطفوں کو پرورش کرنے کے لائق ہے۔ نہ چند ظروف رکھتی ہے۔ آلات نسائی بصورت ظرف بنائے گئے ہیں اور مردانہ آلات توالد بصورت آلات و اوزار۔ عورت میں قوت مقناطیسی زیادہ ہے اور مرد کے جسم میں لوہا زیادہ رکھا گیا ہے۔ اگرچہ قوت مقناطیسی مرد کو بھی دی گئی ہے مگر کم۔ جس طرح آہنی قوت عورت کو کم عطا ہوئی ہے۔ دونوں کی باہمی کشش ہمارے اس دعوے کو بین طور پر ثابت کر رہی ہے۔ جب ایک عورت ایک وقت میں چند مردوں کے قابل نہیں تو ضرور چند عورتیں ایک مرد کے لئے قابل استعمال ٹھہرینگی۔ ایک عورت اگر ایک

دن میں چند مردوں کی مفعول بنے اور متواتر ایسا ہی کرے۔ تو نطفہ ضائع ہوگا اور نئے امراض پیدا ہونگے۔ زن و مرد کی صحبت باہمی اگر اس طریقہ پر رہیگی تو بہت جلد آتشک۔ اور سوزاک وغیرہ پیدا ہونگے۔ چند مردوں کی منی رحم میں جمع ہوکر نار پارسی یا بادفرنگ یا آتشک یا امراض رحمی پیدا کرنیکا باعث ہے اب رہی صورت جنس انسانی سے قطع نظر کرکے غور کیجئے۔ نر حیوانات کی صورت بہتر ہوتی ہے یا مادہ کی۔ لال اور اُس کی مادہ چتی۔ سانپ اور سانپن۔ اسی طرح تمام جانور گزندہ ہوں یا خزندہ۔ درندہ ہوں یا پرندہ سب میں یہی تناسب ہے۔ نزاکت ضرور ہر جنس میں مادہ کے لئے مخصوص ہے۔ گو صورت نسائی اور صورت مردانہ بحیثیت تناسب اعضا اور چہرہ مہرہ کی ساخت کے فرق بین رکھتی ہے مگر موازنہ کی غرض سے صورت نسائی کو صورت امرد سے مقابل کیا جائے تو حسن مردانہ کو تفوق حاصل ہوگا۔ مگر یہ جانچ شیوخ کی نظر سے ہونی چاہئے۔ ورنہ مرد کو عورت اور عورت کو مرد حسین سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ خریداری کی نظر اُس کی خوبیوں کو ذہن نشین کردیتی ہے۔ اب دیکھئے کہ صورت مردانہ اور صورت زنانہ علاوہ نزاکت اور صلابت کے منصفانہ نظر میں خوبی کے مستحق کون ہیں۔ اور اعلیٰ درجہ کس کو دیا جاتا ہے۔ ایک قوت ضبط جو شرم و حیا کا نتیجہ ہے مردانہ خریداری کو اور بڑھاتی ہے جس طرح مرد کو ضرورت عورت کی ہے۔ عورت کو اُس سے زیادہ مرد کی حاجت ہے۔ ورنہ اُس کی صحت و عافیت معرض خطر میں رہتی ہے۔ کنواری اور بیوہ عورتیں کبھی صحت اور تندرستی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرسکتیں

تعدد ازدواج

توالد و تناسل کو بڑھاتا ہے۔ ایک بیوی والے مرد کی اتنی اولاد نہیں ہوتی جس قدر دو تین چار والے کی ہوتی ہے۔ ہر حیثیت سے تعدد ازدواج ضروری امر ہے۔ یورپ میں تو عورتیں بہت زیادہ ہیں۔ اور زیادہ ہوگئیں اور ہوجائینگی۔ ہندوستان کی مردم شماری میں بھی عورتیں ہی زیادہ ہیں تعدد اور کثرت ازدواج پر عیسائی لوگ مسلمانوں کے مذہب پر بڑے اعتراضات کرتے آئے ہیں مگر اس روز بد کی خبر نہ تھی کہ آسمانی تغیرات زمین کو کس قدر متلون کردیتے ہیں۔ فرانس میں عورتوں مردوں کی جو باہمی حالت تھی اب تمام یورپ میں اُس سے بھی زیادہ ہوجائیگی۔

عیسائی جن پیغمبروں کو مانتے ہیں اُن کے متعلق اس امر کو جانتے ہیں کہ اُن پیغمبروں کے کتنی کتنی بیویاں تھیں۔ مثلاً ابراہیمؑ۔ نوحؑ یعقوبؑ داؤدؑ۔ سلیمانؑ کے کتنے محل رکھتے تھے۔ اور تمام پیغمبروں کی اُمتوں میں تعدد ازدواج کا کس درجہ رواج رہا ہے لیکن اب ضرورت نے خود ہی اس اعتراض کو رفع کردیا کہ مجبوراً یورپ کو تعدد ازدواج تسلیم کرنا پڑا۔ اب ہمکو کسی عقلی یا نقلی جواب دینے کی ضرورت نہیں وہ کمال شوق سے اُس کشتی میں سوار ہوگئے جس سے ہم اترتے جاتے ہیں۔

دوسری قومیں بھی اس کی شاہد ہیں۔ چنانچہ گیتا میں لکھا ہے کہ جب کروکشیتر کے میدان میں۔ کوروں۔ پانڈوں کی جنگ ہوئی۔ اور ارجن نے صف مقابل میں اپنے اعزہ و اقارب بزرگوں اور اُستادوں کو دیکھا تو اُس کا دل بھر آیا اور اُس نے کرشن جی سے کہا کہ بھلا ایسے تخت سے کیا فائدہ ہے جو اپنے ہی بھائیوں۔ بزرگوں کی لاشوں کو روندکر حاصل ہو۔ ایسی خونریز جنگ کا نتیجہ نہایت بُرا ہوتا ہے۔ ملک میں ویرانی ہوجائیگی۔ ہزاروں لاکھوں بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوجائینگی۔ بیواؤں کی کثرت سے ملک میں بدکاری کو نشوونما ہوگا۔ جس سے بالآخر ملک تباہ ہوگا۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ جنگ سے اجتناب کیا جائے

کرشن جی نے اگرچہ ارجن جی کو اپنے پرزور فلسفہ اور جادو بھری تقریر سے لڑنے پر آمادہ کرلیا لیکن اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ ارجن کی پیشگوئی بعد از جنگ لفظ بہ لفظ درست ثابت ہوئی۔ یہی حال اس وقت یورپ کا ہورہا ہے اور فرقہ ذکور میں کمی آنے سے اس امر پر ابھی سے غور کیا جارہا ہے کہ فرقہ اناث کی حالت کو کسطرح درست رکھا جائے۔ چنانچہ آجکل یورپ میں کثرت ازدواج کے مسئلہ پر نہایت سنجیدگی سے غور کیا جارہا ہے۔ یورپ کی ایک مشہور مورخہ بی بی اخبار "نیویارک امریکن" میں لکھتی ہیں:۔ "میری تجویز ہے کہ ایک ایسا قانون پاس کیا جانا چاہئے جس کی رو سے ایک مرد کو اجازت ہوجائے کہ وہ ایک دو یا تین عورتوں سے شادی کرسکے۔ اور وہ جائز عورتیں سمجھی جائیں۔ ہاں شرط یہ ہونی چاہئے کہ وہ حکام کے پاس اس امر کی ضمانت دے کہ اُس کی ایسی حیثیت ہے کہ وہ اُن کی اچھی طرح سے اپنے مرتبہ کے مطابق مدد کرسکیگا"۔

یہی مشہور مورخہ اپنے اس مضمون میں مشرقی حرم کی زندگی کا نقشہ جہاں یہ خود مہمان رہ چکی ہے اور اُس نے تمام حال بچشم خود دیکھا ہے بیان کرتی ہوئی لکھتی ہے۔ کہ باوجودیکہ ہم شیخی بگھارتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ ترقی کرلی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک عالمگیر مسئلہ کا حل صرف یہی پایا جاتا ہے میں تمہیں بتلانا چاہتی ہوں کہ مشرقی حرم کی زندگی جیسی کہ ہم ناولوں میں پڑھتے یا تھیٹروں میں دیکھتے ہیں اُس سے بالکل مختلف ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں ہم کئی ایسے سبق سیکھتے ہیں جو ہم عورتوں کو ذہن نشین کرکے اُن پر عمل کرنا چاہئے۔ میں نے حرم کی زندگی سے زیادہ خوش و خرم مطمئن۔ اور قانع چہرے اپنی زندگی بھر میں کہیں نہیں دیکھے۔ آجتک مغرب میں کثرت ازدواج کے مسئلہ کو زمانہ بعید کا ایک وحشیانہ مسئلہ ظاہر کیا جاتا تھا اور مشرقی اقوام کو اس کے لئے بہت کچھ مطعون کیا جاتا تھا۔ لیکن آج بغیر اس طریق پر عمل کئے یورپ کو موجودہ اُلجھن کو دور کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں سوجھتا

انگلستان کے مشہور کینن ہنسلی ہینن نے جو ڈرہم کے دین بھی ہیں نیوکاسل کے ایک جلسہ میں عیسائیت اور جنگ پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حالات جنگ پر غور و خوض کرنے سے جنگ کے بعد جائز نتائج پیدا ہونیکا اندیشہ کیا جاتا ہے جو نتائج اُنھوں نے بیان کئے اُن میں سے ایک نتیجہ یہ ہوگا سوسائٹی کی بندشیں ڈھیلی ہوجائیگی اور جنس ذکور کے میدان جنگ میں زیادہ تلف ہوجانے سے اجناس کا موازنہ قائم رہنا مشکل ہوجائیگا اور ابتدائی اخلاقی تعلقات میں برے اثر نمایاں ہونگے یہ خیال کیلئے ڈین آف ڈرہم کا ہی نہیں ہے اس لئے اس کا علاج اس سے بہتر ملنا مشکل ہے۔ جو یورپ کی ایک مورخہ نے نیویارک امریکن میں شائع کرایا ہے گو اُس نے ہر صاحب استطاعت مرد کو صرف تین عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن چونکہ یہ اسلام کا ایک مشہور مسئلہ ہے کہ چار نکاحوں تک کی اجازت ہے (گو اس سے بہت ہی کم مسلمان فائدہ اُٹھاتے ہیں) تو کیوں نہ عیسائیوں کے اس نئے قانون کی ترمیم بھی چار تک کی اجازت تک کی جائے۔ یہاں یہ بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ دنیا میں نہ صرف مسلمان بلکہ تمام یہودی ہندو اور چینی اور قدیم زمانہ میں عیسائی بھی تعدد ازدواج سے مستفید ہوتے رہے ہیں اور ہوتے ہیں۔ بلکہ آج سے نصف صدی پیشتر ایک عیسائی فرقہ (مارمن حال نیک سٹی امریکہ) نے بھی باوجود عیسائی رہنے کے تعدد ازدواج کو اپنے لئے ضروری سمجھ کر اُسے قبول کرلیا۔

گورنمنٹ ہند کی فیاضی

واقعی گورنمنٹ ہند اپنے جاں نثاروں کی سچی قدردان ہے جو اُس پر قربان ہوتے ہیں اُن کے ساتھ وہ خاص مراعات سے پیش آتی ہے۔ چنانچہ چیف سکرٹری گورنمنٹ بنگال کی ایک تازہ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے یکم مارچ سے ذیل کی پنشیں اور مراعات سرکشن چند مکرجی سب انسپکٹر کلکتہ پولس کے لئے منظور فرمائی ہیں۔ جو ۲۶۔فروری سنہ ۱۹۱۵ کو قتل ہوا تھا۔

(۱) ۱۲۰۔روپیہ ماہوار کی پنشن مقتول کی بیوہ کو تاحین حیات جس سے بیوہ اپنا، اپنی لڑکیوں اور ایک لڑکے کا گذارا کریگی۔

(۲) ۲۵-۲۵-۲۵۔روپیہ ماہوار الاؤنس تینوں لڑکیوں کو بشرطیکہ اُن کی والدہ اُن کی شادی کے قبل فوت ہو جائے۔ یہ الاؤنس شادی کے بعد بند ہو جائے گا۔

(۳) ۲۵ روپیہ ماہوار کا الاؤنس لڑکے کو بشرطیکہ اُسکی والدہ لڑکے کی ۲۴ سال کی عمر ہونے کے قبل وفات پائے۔ ۲۴ سال کی عمر کے بعد یہ الاؤنس بند ہو جائیگا

(۴) ۲۰ روپیہ ماہوار کی پنشن بیوہ کے لئے تاحین حیات

(۵) ۴۵ روپیہ ماہوار کی پنشن بیوہ کی ماں کو مگر جب وہ اپنی اولاد سے پہلے فوت ہو جائے تو اُس کی اولاد کے نام۔ اگر اس کی لڑکی ہو تو شادی ہونے کے بعد اور لڑکا ہو تو ۲۴ سال کی عمر پانے کے بعد یہ پنشن بند ہو جائے گی۔

(۶) ۲۰ روپیہ ماہوار کی پنشن مقتول کے برادر خورد کالی داس مکرجی کو تاحین حیات دی جائے گی۔

(۷) ۵۰۔ روپیہ کا عطیہ برائے جہیز ہر دختر اور ۵۰۰ روپیہ ہر بھانجی کو تقریب شادی دیا جائے گا۔

(۸) ایک ہزار روپیہ کا عطیہ برائے بیباقی قرضہ مقتول۔

وارسا یونیورسٹی کی لائبریری

۲۱۔جولائی کو وارسا خالی کرتے وقت۔ روسیوں نے وہاں کوئی گاڑی گھوڑا وغیرہ باقی نہیں رہنے دیا۔ ہزاروں مکانات جلا کر خاک سیاہ کردیئے۔ تاکہ دشمن اُن سے آرام حاصل نہ کرسکیں اور پانی کے پمپ بھی تمام نکال کرلے گئے۔ لیکن جرمنوں اور آسٹریوں کی زیادتیوں کے خوف سے جب ہزارہا باشندگان وارسا اندرون ملک کو بھاگ رہے تھے۔ ایسے موقع پر کیا کچھ تشویش نہ ہوگی۔ ہر ایک قیمتی سامان کا لیکر بھاگنا یا ضائع کردینا واقعی مشکل تھا۔ چنانچہ وارسا یونیورسٹی کی لائبریری بسبب قلت وقت وہاں سے منتقل نہ کیجا سکی اس لئے جرمنوں کے ہاتھ پڑ گئی۔ یہ لائبریری یونیورسٹی کے بہترین خزائن میں سے ایک تھی۔ اس میں ۵ لاکھ سے زیادہ نہایت بیش قیمت کتب تھیں۔ وارسا میں ایسا علمی نقصان پہلی مرتبہ نہیں ہوا۔ بلکہ سنہ ۱۷۹۵ کا مشہور قومی کتب خانہ جو جیسوٹ کالج وارسا کے زیر انتظام تھا۔ روسیوں نے لڑائی کے دوران میں بطور مال غنیمت چھین لیا تھا۔ اور اسے پیٹروگریڈ کی امپیریل لائبریری میں پہنچا دیا گیا تھا۔ اب دیکھیں جرمن اس سے کیا سلوک کرتے ہیں۔

چیف کمشنر صاحب سرحد کی خدمت میں قاضی عبدالولی خان کا اپیل

معاصر زمیندار لکھتا ہے۔ کہ قاضی عبدالولی خان ساکن پشاور نے جو قانون تحفظ ہند کی رو سے نظر بند کئے گئے ہیں۔ ایک اپیل چیف کمشنر صاحب سرحد کی خدمت میں روانہ کیا ہے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کی مقامی برانچ کا وائس پریزیڈنٹ تھا۔ جو مسلمہ طور پر وفادار جماعت تسلیم کی جاتی ہے۔ اور نیز مجھے کسی وقت میں بیگم صاحبہ بھوپال کے ملٹری سکرٹری رہنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ مزید براں گذشتہ دنوں میں نے ویلدلیف فنڈ کے لئے تیرہ سو روپیہ جمع کرکے دیا تھا۔ اور اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ میں نے میدان جنگ میں جانے کے لئے حضور وائسرائے ہند سے بذریعہ تار درخواست کی تھی۔ الغرض میں گورنمنٹ عالیہ کا ایک سرگرم وفادار شخص ہوں۔ اور یقینی طور پر میری نسبت کوئی غلط فہمی گورنمنٹ کو ہوئی ہے۔ نظر بندی کی حالت میں مجھے صرف پچاس روپیہ ماہوار کا الاؤنس دیا جاتا ہے۔ جو میرے بال بچوں کے لئے تو درکنار خود میری خوراک کے لئے بھی کافی نہیں۔ کیونکہ نظر بند ہونے سے پہلے میری آمدنی تین سو روپیہ ماہوار کے قریب تھی۔ لہذا مودبانہ اپیل کرتا ہوں کہ جہاں میرا الاؤنس بڑھایا جائے۔ وہاں مجھے حاضر خدمت ہوکر اپنی نسبت غلط فہمی رفع کرنے کا موقع عطا کیا جائے

دیکھئے چیف کمشنر صاحب اس پر کہاں تک توجہ فرماتے ہیں۔

ابھیودیہ پریس الہ آباد کی ضمانت

گذشتہ اشاعت میں یہ کہا گیا تھا کہ اخبار ابھیودیہ سے قانون مطابع کے ماتحت ۲ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ ۷۔اگست کے ابھیودیہ سے جو اس مرتبہ خلاف معمول کئی روز کے بعد موصول ہوا ہے حسب ذیل تفصیل معلوم ہوئی ہے:

آنریبل پنڈت مدن موہن مالویہ (مالک پریس مذکور) نے داخلہ ضمانت کے نوٹس کے جواب میں گورنمنٹ متحدہ کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی جسکو بطور ضمیمہ اخبار ابھیودیہ بھی شایع کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضمانت اخبار سے نہیں بلکہ پریس سے طلب کی گئی ہے جس میں "ابھیودیہ" کے علاوہ ایک ہندی کا ماہوار رسالہ "مریادا" اور ایک انگریزی میگزین "کروسی بل" طبع ہوتا تھا۔

مالویہ صاحب ضمانت کا داخل کرنا، اپنی ذات کے ساتھ خود ناانصافی کرنا خیال کرتے ہیں۔ اسی لئے اُنہوں نے ضمانت داخل کرنے کے بجائے پریس ہی کو بند کردینا زیادہ مناسب سمجھا۔

اخبار کو بند کرتے ہوئے یہ بھی تبلایا گیا ہے۔ کہ چونکہ ہمارے عقیدہ کے موافق ہر چیز فنا ہونے کے بعد دوسرا جنم لیتی ہے۔ اس لئے ابھیودیہ بھی جلد دوسری جون میں ظاہر ہوکر حسب دستور رائی و رعیت کی خدمت بجا لاتا رہیگا ہماری بھی یہی آرزو ہے کہ ہم اپنے معزز معاصر کو پھر اُسی آب و تاب کے ساتھ قوم و ملک کی خدمت کرتے دیکھیں۔

سرحد پر دھاوا

شملہ سے ایک پریس کمیونک جاری ہوا ہے جس کا مضمون حسب ذیل ہے:

۱۷۔ ماہ رواں کی صبح کو شمال مغربی سرحد پر رستم کیمپ کے پٹرولی گارڈ نے اطلاع دی کہ درہ امبیلا کے قریب ہی نچلی پہاڑیوں پر بنیر والوں کی ایک مخالف جماعت قبضہ کررہی ہے۔ اس روز سہ پہر کے قریب اس قبیلے کے اشخاص کی ایک عظیم جمعیت جو چار ہزار کے قریب تھی بہت سے جھنڈے لئے ہوئے۔ پہاڑیوں کے دامن سے پرطانوی کیمپ کے شمال مشرق کی طرف بڑھی ہماری توپوں نے فوراً موثر گولہ باری شروع کردی۔ اور پیادہ سپاہ نے ایک زبردست حملہ کیا۔ دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے اور ۲۰ لاشیں چھوڑنے کے بعد وہ پہاڑیوں کی طرف پسپا ہوا۔ ہمارے نقصانات دو مقتول اور دو مجروح ہیں۔

عید میں اختلاف

اس مرتبہ ہندوستان کے بعض شہروں میں مطلع صاف نہ ہونے کے باعث یوم عید میں ایک بے اصول اختلاف پیدا ہوگیا۔

گورکھپور میں شنبہ کو عید ہوئی اور اس کے مغربی اضلاع میں جمعہ کو اگر گورکھپور کے مشرق میں بھی شنبہ کی عید قرار پائی ہو تو وہاں قاعدہ کے موافق عید کا دن درست تھا۔ اس طرح دوسرے مغربی ضلعوں کا عید کا دن جمعہ

اقتباسات

مراد آباد میں ہندو مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات

الحمد للہ کہ حسن اتفاق کا سہرا مراد آباد شہر کے سر بندھا۔ اور یہ فخر صوبہ متحدہ کے ایک شہر کو حاصل ہوا ہے۔ خدا کرے کہ استقلال کے ساتھ قایم رہے۔ اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ کہ ۱۳ اگست سنہ کو مراد آباد میں جو نظارہ عید سعید کے موقع پر دیکھا گیا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس سے قبل کبھی اور کہیں ظہور میں نہ آیا ہوگا۔ شہر مراد آباد میں انفرادی اتفاق و اتحاد پیشتر سے قایم تھا۔ مگر مجموعی حیثیت سے ایک سال گذرا کہ رونما ہو گذشتہ ہولی کے موقع پر مسلمانوں نے جذبہ شوق سے ہندو بھائیوں کے ساتھ اتفاق و محبت کی عملی صورت کی جو مثال پیش کی تھی اُس کی کافی وافی قدردانی شریف ہمسایہ نے عید سعید پر کی، عیدگاہ کے متصل ایک وسیع و کشادہ شامیانہ نصب کر کے فرش اور کرسیوں سے مزین کر کے ایشیائی مذاق کے پورے پورے تکلفات سے مسلمانوں کی مدارات کی گئی وہ سماں کبھی فراموش نہ ہوگا جبکہ عالی جناب ڈپٹی جگن ناتھ صاحب پنشنر و آنریری مجسٹریٹ و رسالدار ٹھاکر بلدیو سنگھ صاحب مد ظلہم نہایت کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے غریب سے غریب مسلمانوں کی تواضع اسی توجہ اور شوق سے فرماتے تھے جیسی کہ عالی طبقہ حضرات کی۔ جا بجا محلوں، بازاروں، سڑکوں، پر پان، سگرٹ، برف کا کافی سے زاید انتظام تھا اور ہر شخص کی نہایت محبت سے مدارات کی جاتی تھی۔ خاص خصوصیت جو اس موقع پر دیکھی گئی وہ یہ تھی کہ چھوت چھات کا مکروہ طریقہ بالکل اٹھا دیا گیا تھا اور تھالیاں و گلاس صرف ہاتھوں ہی میں نہیں دیئے جاتے تھے۔ بلکہ لبوں تک لیجا کر بوسہ لینے کی اجازت تھی۔

مسلمانوں کو اگرچہ فریضہ نماز جمعہ ادا کرنے کا اضطراب تھا مگر سب اس کوشش میں تھے۔ کہ اپنے شہری بھائیوں سے خوب خوب گلے مل لیں۔ (نامہ نگار از بنیاد)

آسام میں طوفان آب

پچھلی بارشوں کی وجہ سے جس قدر طوفان آب آسام میں آیا ہے۔ اُس کی مثال روئے زمین پر کہیں نہیں مل سکتی سنہ ۱۸۹۰ء کے آغاز میں ایک نہایت ہیبت ناک زلزلہ آیا جس سے تمام ملک کو نقصان پہنچا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً طوفان آب آسام کے دشت و بیابانوں کو نہایت بے ترتیبی سے تباہ و برباد کرتا رہا سلہٹ جو آسام میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مقام ہے۔ اس دفعہ وہاں ۵۰۔ انچ بارش ہوئی ہے۔ بلکہ گرد و نواح کے علاقوں میں اس کے بھی زیادہ بارش ہوئی۔ اس سال چراپونجی میں ۴۵۰۔ انچ بارش ہوئی ہے آسام میں جو بارشیں ہوئی ہیں اُن سے تجارت اور متعدد اشیاء کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ ریل کی پٹری سیلاب کی وجہ سے بالکل بیکار ہوگئی ہے۔ ڈاک کی آمد و رفت میں وقتاً فوقتاً تساہل ہوتا رہا ہے۔ اس راستہ میں ریل کے پچاس بڑے بڑے پل تھے۔ جو بالکل تباہ و برباد ہوگئے ہیں۔ متعدد تالابوں کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اب ان تمام کی مرمت کے لئے کم از کم پانچسو لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ جو ایک بہت بڑی رقم ہے۔

ایک ہمہ آموز تعلیم گاہ

ریلوے روڈ لاہور پر ایک معمولی سا مکان ہے جس پر چیمبر آف آرٹس (ایوان فنون) کا بورڈ آویزاں ہے۔ یہ تعلیم گاہ ہر قسم کے علوم و فنون سکھانے کی مدعی ہے۔ اور ٹائپ رائٹنگ برقی تار لگانا، شارٹ ہینڈ، انگریزی ٹائپ، موٹر چلانا، اور خوشخطی وغیرہ کے مضامین۔ جو ایک دوسرے سے بعد المشرقین پر ہیں۔ سکھانے کا بیڑہ اٹھاتی ہے۔ حال میں اس تعلیم گاہ کے ۵ طلبہ نے پولیس میں شکایت کی کہ ہم نے موٹر چلانے کا کام سیکھنے کی غرض سے مقررہ فیس تعلیم گاہ میں ادا کردی تھی لیکن ہمیں کچھ بھی سکھایا نہیں جاتا۔ اور نہ یہ کام سکھانے کی تعلیم گاہ مذکور میں قابلیت موجود ہے۔ اس پر پولیس ہفتہ کے روز وہاں پہنچی تو پرنسپل صاحب نے جو اپنے آپ کو ایم بی گوہری کے نام سے مشہور کرتے ہیں پولیس کو کہا کہ آپ پیر کو آئیں۔ اس روز تعلیم گاہ کا کام مکمل ہوگا۔ چنانچہ پیر کو ۱۰ بجے کے قریب پھر وہاں جا موجود ہوئی اور پرنسپل صاحب کا انتظار کرتی رہی۔ مگر وہ چار بجے شام تک تشریف نہ لائے۔ آخر سخت انتظار کے بعد پولیس نے کئی رجسٹروں کی پڑتال کی اور تعلیم گاہ کے پروفیسروں کو جو کچھ حال معلوم تھا۔ انہوں نے پولیس کو بتادیا۔ دیکھئے مزید کارروائی کیا ہوتی ہے۔

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

۱۵۔ اگست سنہ ۱۵ء کو آنریبل فرارڈسی آئی۔ اِی۔ کمشنر قسمت الٰہ آباد نے اس یتیم خانہ کا بنیادی پتھر اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا۔ حافظ محمد حلیم پریسیڈنٹ نے ایڈریس پڑھکر سنایا جس کا جواب کمشنر صاحب بہادر نے بزبان اردو نہایت فصاحت سے دیا۔ پانچہزار روپیہ کا چندہ ہوا جس میں چند معزز ہنود کی فیاضی بھی شامل تھی۔ ۵۰۰ گورنمنٹ نے دیا۔ سو روپیہ مسٹر ٹیلر کلکٹر کانپور نے اور سو روپیہ آنریبل لالہ بشمبر ناتھ نے اور ڈھائی ہزار روپیہ حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ نے دیا۔

یتیم خانہ کی تعمیر کا تخمینہ بارہ ہزار روپیہ کا ہے اس لئے تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے عام چندہ کی اپیل کی گئی ہے۔

خدام کعبہ

جناب عطا محمد صاحب امین بیت المال جمعیت مرکزیہ انجمن خدام کعبہ نے ایک خاص امر کی جانب توجہ دلائی ہے۔ جو کسی طرح نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ کی مہربانی سے عازمان حج کے لئے راستہ کھل گیا ہے۔ ۱۲ ستمبر ۱۵ء تک تین جہازوں کی روانگی کا اعلان بھی ہوچکا ہے۔ اور واپسی ٹکٹ لازمی کردیا گیا ہے۔ مگر مولانا غلام محمد صاحب شیدائی جو خدمت حجاج کے لئے انجمن خدام کعبہ کی طرف سے بمبئی میں متعین ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں کہ واپسی ٹکٹ کے لازمی ہوجانے کی وجہ سے اکثر عازمان حج اپنے قصد زیارت بیت اللہ شریف کو مجبوراً منسوخ کر کے واپس ہو رہے ہیں۔

اس حرمان نصیبی کا اندازہ ہر شخص بخوبی کرسکتا ہے کہ جو صاحب ایک ماہ یا اس سے بھی زاید بانتظار روانگی جہاز بمبئی میں ہر طرح کی صعوبت سفر و غربت برداشت کر کے محض جہاز ران کمپنیوں کی عنایت کے باعث مجبوراً مایوسی کی حالت میں بے نیل مرام اپنے وطن پہنچیں گے اُن کے قلوب کی کیا کیفیت ہوگی۔

ایسی حالت میں نہایت ضروری ہے کہ اس مذہبی سوال کو جس سے عام مسلمانوں کی پریشانی خاص طور پر بڑھ رہی ہے۔ گورنمنٹ تک پہنچایا جائے تاکہ اس واپسی ٹکٹ کی بلا سے غریب مسلمان نجات پائیں۔

انجمن خدام کعبہ کو حسب ذیل جہازات کی روانگی کا علم ہوا ہے۔ جو حاجیوں کو لے کر جائیں گے۔

نام جہاز	تاریخ روانگی	تفصیل کرایہ جو واپسی ہوگا اور میعاد دو سال کیلئے
۱۔ جہانگیر	۲۵۔ اگست ۱۵ء	تتی قریش سیلوں درجہ اول
۲۔ حجاز	۵۔ ستمبر ۱۵ء	ماڈرن ۱۲۵ م ۲۰۰ ۳۰۰ روپیہ
۳۔ ایس ایس نوبانی	۱۲۔ ستمبر ۱۵ء	خوراک شامل نہیں ہے

ان کے علاوہ اگر اور حاجی جمع ہوگئے۔ تو ممکن ہے کہ اور بھی جہاز روانہ ہوں بمبئی میں خدمت حجاج کے لئے انجمن خدام کعبہ کی طرف سے عملہ موجود ہے جس میں اردو۔ فارسی، عربی، انگریزی، پشتو، سندھی زبانیں جاننے والے صاحب

موجود ہیں۔ اگر مزید حالات بمبئی سے معلوم کرنے ہوں تو انجمن خدام کعبہ کے دفتر واقع بھنڈی بازار پوسٹ نمبر ۹ بمبئی سے دریافت کرنا چاہیے۔

آلیو کمرشیل کالج لاہور

تجارتی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے اور تجارت پیشہ اصحاب کو سہولتیں بہم پہنچانے کی خاطر شہر لاہور میں کئی تجارتی تعلیم گاہیں قایم ہیں جن میں انگریزی مختصر نویسی ٹائپ رائٹنگ، انگریزی حساب و کتاب۔ اور اُس کی پڑتال تجارتی خط کتابت تجارتی قوانین، کاروبار کے طریقے وغیرہ سکھلائے جاتے ہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے ان تجارتی تعلیم گاہوں میں الیو کمرشیل کالج کو درجہ امتیاز و اختصاص حاصل ہے۔ اس کے کارکنوں کا دعویٰ ہے کہ کالج مذکور شمالی ہند میں سب سے پرانا ہے۔ اس کے معلم قابل اور مستند ہیں۔ اور دوسروں کی طرح جعلی ڈگریوں کی دم اپنے نام کے ساتھ نہیں لگاتے۔ شارٹ ہینڈ (مختصر نویسی) سکھانے کے لئے مسٹر پرسی سین پروفیسر مقرر ہیں جنہیں اپنے فن میں ید طولیٰ حاصل ہے۔

حال میں کالج مذکور میں سینئر کیمبرج کی جماعتوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو طالب علم انگلستان جا کر ڈاکٹری، بیرسٹری، اور انجنیری کی تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اگر لاہور میں سینیر کیمبرج کا امتحان پاس کریں گے۔ تو انہیں مزید امتحان کے بغیر انگلستان کے کالجوں میں داخل کر لیا جائیگا یا اگر وہ ہندوستان میں انجنیری کی تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو رڑکی کا انجنیرنگ کالج داخلہ کا امتحان لئے بغیر انہیں داخل کریگا۔

کالج مذکور کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نہ صرف اپنے متعلمین کو مختلف علوم و فنون سے بہرہ اندوز کرتا ہے۔ بلکہ مستحق اور خواہشمند طلبہ کے لئے مناسب ملازمت بھی تلاش کر دیتا ہے۔ چنانچہ اب تک بہت سے طلبہ اس کالج کی سعی اور سفارش سے معقول تنخواہوں کی آسامیوں پر مقرر ہو چکے ہیں۔

الغرض کالج مذکور دیانت داری سے چل رہا ہے ہم عوام سے سفارش کرتے ہیں کہ جو شخص مذکورہ بالا مضامین کی تعلیم حاصل کرنا چاہے وہ لاہور کے الیو کمرشیل کالج میں داخل ہونے کو ترجیح دے۔

قرضہ ۴۱/۲ کروڑ

صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب اطلاع دیتے ہیں کہ قرضہ ۴۱/۲ کروڑ کے متعلق کل درخواستیں ڈاکخانہ کی درخواستوں کے علاوہ ۶ کروڑ ۶۳ لاکھ ۸۱ ہزار ۹ سو روپے کی موصول ہوگئی ہیں۔ ۴۱/۲ کروڑ کی درخواستیں منظور کی گئی ہیں۔ دو ہزار سے زاید منظور شدہ درخواستوں کی نسبت ۶۶ء۶۷ فیصدی ہے۔ دو ہزار یا کم کی تمام درخواستیں متعلق قرضہ ہذا منظور کر لی گئی ہیں۔

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں حالانکہ آج کل فیصدی ۹۰۔ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ طیار ہوگیا

اس رگڑہ کو لگا کر اخباروں کی خبریں ملاحظہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ

جرمن

اور فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے کہ نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھوں کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ تجربہ شرط ہے قیمت فی درجن ۱۰ ؍ خرچہ بذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ایس ایم موسیٰ اعلیٰ عیسیٰ رفعت پورہ مرادآباد

حاجیوں کے متعلق اعداد و شمار

بمبئی سے جو حاجی ۱۹۱۵ء میں حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے اُن کی تعداد صرف (۱۱۴۰۰) تھی حالانکہ اس سے ماقبل سال میں ان کی تعداد (۱۵۳۲۰) تھی۔ یہ کمی جنگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ بخلاف اس کے جو حاجی بمبئی پر واپس آتے ہوئے اُترے ہیں۔ اُن کی تعداد (۱۸۸۳۴) تھی حالانکہ گزشتہ سال میں ان کی تعداد (۱۲۴۰۰) تھی حج سے واپس آنے والوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ بمبئی کو آنے کا راستہ بہ نسبت دیگر راستوں کے زیادہ محفوظ سمجھا گیا ہے۔ نیز بہت کم حاجیوں نے حجاز میں زیادہ عرصہ تک ٹھہرنا مناسب سمجھا۔ گورنمنٹ بمبئی نے محافظ حجاج کی رپورٹ پر ایک رزولیوشن میں لکھا ہے۔ کہ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ باوجود غیر معمولی حالات کے حاجیوں کے آرام و آسایش کے لئے بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ مولوی عبد اللہ احمد صاحب بی اے محافظ حجاج بھی نہایت ہمدردی سے حجاج کی مدد کرتے ہیں۔

ٹڈی دل نے دو بچے کھا لئے

ٹڈی دل کے متعلق اور تو بہت باتیں ہر شخص جانتا ہے۔ کہ نہ صرف کھیتی باڑی اور فصلوں یا درختوں کا نقصان کر دیتی ہے بلکہ بعض اوقات درختوں کی سبز چھال تک کو کھا جاتی ہے۔ مگر یہ میں نے کہیں نہیں سنا کہ ٹڈی دل نے کسی بچہ کو کھا لیا ہو۔ مگر اب سراج الاخبار افغانیہ منتشرہ کابل مورخہ ۵ ار رمضان مطابق ۲۸ جولائی میں وہاں کی سرکاری خبروں میں ٹڈی دل سے نقصان کی کئی خبریں درج ہیں۔ ان میں سے ایک میں لکھا ہے کہ فلاں مقام پر ایک سات سال کا لڑکا اور چھ سال کی لڑکی کھیت کٹنے کے بعد خوشہ چینی کر رہے تھے کہ وہ جنگل کی طرف گئے کہ انہیں کھا لیا۔ ان کا تمام گوشت صاف کر دیا صرف ان کے ڈھیر کی ہڈیاں اور سر باقی رہ گئے۔ کہ جن سے وہ شناخت ہو سکتے تھے۔ اور محمد صدیق خان لورزالی خاں قریہ مذکور نے اس خبر کی تائید کی ہے اور اسی طرح اس علاقہ کے بعض دوسرے معتبروں نے بھی ٹڈی کی کثرت اور نقصان کی تصدیق کی ہے۔

قسطنطنیہ میں سونے کی فراوانی

ڈیلی اکسپرس کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے:

میں ہمیشہ سنتا رہا ہوں کہ ٹرکی ایک افلاس زدہ ملک ہے۔ لیکن جب میں ایک ترکی بنک میں پچاس پونڈ کا ایک آسٹروی نوٹ خوردہ کرانے گیا تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ جتنی اشرفیاں میں طلب کروں مجھے مل سکتی تھیں۔ ہر طرف لوگوں کو اشرفیاں مل رہی تھیں۔ جنگ چھڑنے کے بعد سے میں جن جن شریک جنگ ممالک میں پھرا ہوں کہیں اتنا سونا نہیں دیکھا جتنا ٹرکی میں۔ مجھ کو اس پر بھی تعجب ہوا کہ یہ سونا بالکل نیا معلوم ہوتا تھا اور جب میں نے قسطنطنیہ میں وائنا بنک کے ہیڈ کلرک سے اس کے متعلق سوال کیا تو اُس نے کہا کہ یہ سب سونا جرمنی اور اسٹریا سے ٹرکی میں لایا گیا ہے۔

دانتوں کی قلعی

لو کیا یاد کرو گے۔ ہم نے وہ ایجاد کی کہ جس سے حکیم ارسطو بھی قبر میں اچھل پڑے ہونگے یعنی جن کے دانت میلے ہوگئے ہوں، کمزور ہوں اُن کو ایک دم قلعی کر دے اور قلعی بھی پکی خالص مرادآبادی۔ کہ پھر کبھی دوسرے قلعی گر کی ضرورت نہ ہو یعنی ماسخی منجن جملہ دانت کی بیماریوں کو شفا کا حکم دیتا ہے آپ یقین کیجئے کہ تمام انگریزی اور ہندوستانی منجن اس کے سامنے گرد ہیں۔ قیمت فی درجن دس آنے ۱۰ ؍

ایس ایم موسیٰ اعلیٰ عیسیٰ رفعت پورہ مرادآباد

اسلامی تاریخ کا ایک ورق

خلافت فاروقی اپنی کثیر فتوحات - غیر محدود عدل و انصاف اور لا منتہی صدق و سادگی و مساوات کے سبب تاریخ اسلام میں ایک درخشاں اور ممتاز ترین حیثیت رکھتی ہے - ایام خلافت کے ایک معمولی واقعہ سے اُس زمانہ کے مسلمانوں کے صدق و سادگی - زہد و ورع و اتقا کا مقابلہ آجکل کے مسلمانوں سے کیا گیا ہے - ناظرین کرام خود اندازہ لگا لیں گے کہ ہمارے افعال کیا تھے اور کیا ہو گئے - کیا اب بھی ہمارے اوپر لفظ مسلمان کا اطلاق ہو سکتا ہے -

شام بڑے بڑے مقامات کی، فتح و حلقہ اطاعت میں آنے کے بعد (جن کی فہرست یہاں لکھنا موجب طوالت ہے) انطاکیہ دار السلطنت شام ۶۳۸ء میں مطیع ہو گیا - اگرچہ قیصر ہرقل کے سپہ سالار نے کمال بہادری سے مدافعت کی - لیکن سیدھے سادے مگر پُر جوش و بیدار مسلمانوں پر پیش نہ گئی - ایک بڑی خونریزی کے بعد شہر انطاکیہ ۲۱ - اگست ۶۳۸ء کو حلقہ اطاعت میں آیا - اور تین لاکھ اشرفیاں دینا قبول کیں - حضرت امین الامتہ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اس خوف سے کہ مبادا ان کا لشکر شام کی آرائشوں اور انطاکیہ کی عورتوں کے حسن میں مبتلا ہو جاوے - صرف تین دن قیام کر کے شام کی فتح کے ارادہ سے روانہ ہوئے - قبل روانگی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ایک خط خلیفہ وقت کو بایں مضمون لکھا کہ شام کا دار السلطنت انطاکیہ فتح ہو گیا - اور قیصر مع خدم و حشم قسطنطنیہ بھاگ گیا - اور نیز یہ کہ میرے لشکریوں میں یہ خراب اثر ہوتا جاتا ہے کہ یونانی عورتوں سے نکاح کرنا چاہتے ہیں ہم نے ان کو اس سے باز رکھا ہے - یہ خط حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اُس وقت ملا جبکہ آپ مع ازواج رسول اللہ صلعم حج بیت اللہ کو روانہ ہونے والے تھے - خلیفہ نے اُس خط کو تمام و کمال پڑھا - آپؓ نے انطاکیہ کی کامیابی پر شکر کیا اور نماز ادا کی - اور ابو عبیدہ کی سپاہیوں پر اس قدر سختی روا رکھنے اور اُنکو نکاح سے باز رکھنے پر بہت گریہ کیا اور زمین پر بیٹھ گئے

یہ وہی عمرؓ ہیں جو ایک وقت میں اسلام کی مخالفت کے لئے مشہور تھے یہ وہی عمرؓ تو ہیں جنکو کفار قریش نے حضرت صلعم کے قتل کے منصوبے کے وقت دیگر قریش پر ترجیح دی تھی - یہی وہ عمرؓ ہیں جن کی نسبت حضرت صلعم نے ایک مرتبہ دعا فرمائی تھی کہ " اسلام کو عمرؓ یا ابوجہل سے زینت دے " اور وہی عمرؓ آج ہیں کہ اسلام پر فدا ہیں اور اسلام آپ پر -

اے مسلمانو کاش تم اپنے سلف کی پیروی کرنے لگو تو اسی اسلام میں تمکو سب کچھ ملیگا - اور علاوہ ازیں تمکو یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ اسلام ہی کے یہ سب خوشہ چین ہیں ہ غرض حضرت عمرؓ نے فوراً ایک حکمنامہ سپہ سالار افواج شام کو یعنی ابو عبیدہ کو لکھا جس میں ان کی کامیابیوں پر خوشی اور مسرت کا اظہار تھا اور اس میں اجازت تھی کہ لشکریوں پر اس قدر سخت نہ ہوجئے - جنہوں نے اسلام کے لئے اس قدر تکالیف اُٹھائی ہیں ان کو آرام و راحت ملے - اور جو حاصل کیا ہے اُس سے متنفع ہونے دیجئے - آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ جن کی بیبیاں نہیں ہیں وہ وہاں نکاح کر سکتے ہیں - اور جن کی خواہش لونڈیوں کی ہو جس قدر چاہیں خرید کریں

اصل لشکر بعد فتح انطاکیہ آرام میں رہا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھوڑے سے لشکر کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے تک مثل منبج (قدیم ہیرا پولیس) اور بیراہ اور بیلس اور نیز دوسری جگہوں کو بھی فتح کرتے ہوئے چلے گئے - اور یہ سب بذریعہ معاہدہ حکومت اسلام میں داخل ہوئے - ایک لاکھ اشرفی خراج دینا قبول کیا - حضرت ابو عبیدہؓ نے شام کے پہاڑوں کے فتح کرنیکا قصد کیا اور اپنے لشکر کے لوگوں سے مشورہ لیا - حضرت میسرہ ابن مسروق رضی اللہ عنہ ایک مختصر مگر چیدہ لشکر کے سردار منتخب ہوئے اور ایک سیاہ جھنڈا جس پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھا تھا دیکر روانہ کیا - ان کے ہمراہ (اُس ریگزار سے جس نے حلب فتح کیا تھا) بھی مع ایک ہزار حبشی غلاموں کے ہمراہ تھا - اگرچہ لشکر کو پہاڑ کی سرد آب و ہوا سے جس کے وہ عادی نہ تھے نہایت ایذا پہنچی مگر ان تکالیف کی انھوں نے اسلام کی خاطر کچھ پرواہ نہ کی -

پہاڑی باشندے مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ کر بھاگ گئے جن میں سے ایک پکڑا گیا - جس کے ذریعہ معلوم ہوا کہ قیصر کا لشکر تین میل پر مسلمانوں کا منتظر ہے اور اس کی تصدیق فوراً ایک مسلمان جاسوس سے ہو گئی - یہ خبر ایک تیز قاصد کے ذریعے حضرت ابو عبیدہ کے پاس پہنچائی گئی - قاصد ایسا تیز آیا کہ پہنچتے ہی بیہوش ہو گیا -

حضرت خالدؓ جو لب فرات کی فتوحات سے واپس آئے تھے فوراً ہی حضرت میسرہؓ کی کمک کو مع تین ہزار لشکریوں کے روانہ ہوئے - عیاض بن غنم بھی ان کے ساتھ تھے - حضرت خالدؓ نے میسرہ کو مایوسی کے ساتھ مقابلہ کرتے دیکھا - کیونکہ دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی - مسلمانوں کا امدادی لشکر خالدؓ کے تحت میں دیکھ کر کفار اپنے خیمہ گاہ کو واپس گئے اور وہاں سے خیمے چھوڑ کر رات ہی کو فرار ہو گئے - مگر عبداللہ ابن حذیفہ ابن عم رسول اللہ صلعم جو حضرت عمرؓ کے بڑے گہرے دوست تھے گرفتار کر لئے گئے - حضرت عبداللہ ابن حذیفہ کو اُسی دن ہرقل کے پاس قسطنطنیہ روانہ کر دیا گیا - مسلمان دشمنوں کا تعاقب ان دشوار گذار پہاڑوں میں نہ کر سکے اُن کے خیمہ گاہ سے لوٹ کر اپنے کیمپ میں واپس آئے - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہؓ کی اس طرح گرفتاری کی خبر پہنچی تو آنکو نہایت صدمہ ہوا - فوراً ہی ایک قاصد قیصر ہرقل کے پاس قسطنطنیہ روانہ کیا - قیصر کو علاوہ زبانی پیغام کے اس مضمون کا ایک خط بھی دیا گیا تھا -

" بسم اللہ الرحمن الرحیم " سب تعریف اللہ کو ہے کہ جو اس جہان کا مالک ہے اور اُس جہان کا بھی -- جس کا نہ بیٹا ہے نہ جورو - اور درود ہو محمد رسول صلعم پر کہ پیغمبر ہیں - منجانب عبداللہ عمر بن خطاب بنام قیصر ہرقل جیسے ہی یہ خط پاؤ مسلمان قیدی عبداللہ بن حذیفہ کو میرے پاس بھیجنے سے باز نہ آؤ - اگر تم ایسا کرو گے تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تمکو راہ راست پر رکھے اگر اس کی تعمیل نہ کرو گے تو ہم تمہارے پاس آدمی بھیجینگے کہ جو مثل تاجروں کے ہیں اور اللہ کے ڈر سے پیٹھ نہیں پھیرتے - جو لوگ راہ راست پر چلیں اُنکو عافیت ہے "

اس درمیان میں قیصر نے حضرت عبداللہ کی بڑی تعظیم کی تھی اور چونکہ آپ حضرت صلعم کے چچا زاد بھائی تھے اس لئے قسطنطنیہ کے لوگوں کو نہایت تعجب ہوا - قیصر کی بڑی استدعا تھی کہ حضرت عبداللہ صلیب کی پرستش کریں اور اگر عیسائی مذہب قبول کر لیں تو بڑا جاگیر و انعام دیا جائیگا - لیکن اُنھوں نے دونوں سے انکار کیا ہرقل نے تب ایسا سلوک کرنا بند کیا یعنی تعظیم وغیرہ ترک کر دی - اور تین دن تک آپ کو ایک مکان میں بند رکھا جس میں سوائے سور کے گوشت اور شراب کے کہ جو قصداً رکھے گئے تھے کچھ نہ تھا - چوتھے روز جب مکان کھول کر آپ کو اُس میں سے نکالا تب شراب اور گوشت موجود تھا - اس سے زیادہ حضرت عبداللہ کی آزمائش نہ کی گئی - اب خلیفہ وقت کا خط پہنچا اور عبداللہ بن حذیفہ کو بہت انعام دیکر رہا کر دیا - قیصر نے حضرت عبداللہ کے ہاتھ ایک بڑی مقدار کا ہیرا حضرت عمرؓ کو تحفہ بھیجا جس کی قیمت مدینہ کے جوہری نہ لگا سکے جتنی

عمرؓ نے اُس کے استعمال سے انکار کیا اگرچہ اوروں کو اُس کے استعمال کی اجازت دی۔ مگر وہ بیت المال میں رہا اور کچھ دنوں کے بعد دام سے بکا یہ تھی اسلام اور یہ ہے مسلمانی۔ کیا اُمت مرحومہ میں کوئی ایک فرد بھی ایسا موجود ہے۔ واللہ میں کوئی مناسبت اکابرین سلف میں اور آجکل کے مسلمانوں میں نہیں دیکھتا۔ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ حضرت عمرؓ آجکل کے نام نہاد مسلمانوں کی طرح حضرت ابو عبیدہ کے نکاح نہ کر دینے کی رپورٹ کی ہیچ کرتے اور منافقین کی بات کو بالا رکھتے۔ وہ کون قوت تھی جس نے ان کو روکا وہ تھی حقانیت اسلام۔ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ تیسرے روز آجکل کے مسلمانوں کی طرح حضرت عبداللہ ابن حذیفہ شراب پی لیتے۔ جبکہ تین روز آب و دانہ نہ ملنے پر حرام بھی حلال ہو جاتا ہے۔ مگر یہ کون زبردست قوت تھی جس نے اس قبیح ترفعل سے باز رکھا۔ یہ تھا یقین بالاسلام اور رضا بالقدر۔ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ قیصر کا تحفہ بیرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ استعمال فرما لیتے۔ ضرور ممکن تھا۔ کیونکہ آپ کے ہی استعمال کے لئے بھیجا گیا تھا اور وہ کوئی مال غنیمت بھی نہیں تھا کہ بلا حصہ تقسیم کئے ہوئے خلیفہ لے لیتے وہ تو صرف آپ ہی کے لئے تھا کون لامتناہی قوت تھی جس نے اُنکو استعمال سے روکا۔ وہ تھا کمال اتقا وہ تھی اتباع سنت وہ تھی حمیت اور مساوات اسلامی کہ میں تو ہیرا استعمال کروں اور دوسرے مسلمان محروم رہیں اور اسی لئے آپ نے دیگر اصحاب کو استعمال کی اجازت دیدی تھی۔ مگر وہاں تو سب کے سب اسی رنگ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ کون پہنتا۔ سب کے انکار پر آخر کار بیت المال میں داخل ہوا۔ آج ہے کوئی مسلمان ایسا جو ان افعال حسنہ میں سے ایک فعل بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔

صاحب میں اکابرین سلف سے اور آجکل کے مسلمانوں سے کیسے مناسبت دے دوں جبکہ میں دیکھتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کا ستاون ہزار روپیہ گنجلک میں پڑا ہوا ہے اور اُس کی حساب فہمی نہ کرائی جاتی ہے نہ کیجاتی ہے۔ غریب مسلمانوں کا روپیہ معرض خطر میں ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ مسجد مچھلی بازار کانپور کا اکیاسی ہزار روپیہ دو تین بانوں میں پہنچکر بیکار پڑا ہوا ہے تو مجملاً اکیاسی ہزار کے ساٹھ ہزار برائے تعمیر مسجد مچھلی بازار طلب کرتی ہے تو سوکھا جواب پاتی ہے پھر کیونکر اُن کے افعال سے ان کی تشبیہ دیجا سکتی ہے آہ یہ سچ ہے ع

مسلمانان در گور۔ مسلمانی در کتاب

اس کے علاوہ ہمیں اسلام بہت کم نظر آتا ہے۔ اے قوم کاش تو آج بیدار ہو اور اپنے افعال قبیحہ کو ترک کر کے امتحاناً اسلامی شعار کو اختیار کر اور احکام اسلام بجا لا اور دیکھ کہ کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ تقلید غیر اقوام میں اندھے ہو کر اپنے روپیہ کو خیر باد کہدیا تو وہ بھی صرف دنیا کے لئے مگر انجام کچھ نہیں۔ ہمکو تو کچھ دنیا دی جاہ بھی مسلمانوں میں نظر نہیں آتا۔ دین کے چھوڑ دینے سے دنیا بھی ہاتھ سے گئی اور وہی مثل صادق آئی ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

(راقم محمد قاسم عتیق بہوگامی)

کچھ اپنی نسبت

جن خریداران کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہے اون کی خدمت میں دفتر سے وی پی۔ بھیجے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ حضرات معاونین۔ وی پی وصول فرما کر منیجر و کارکنان مدینہ کو مشکوری کا موقعہ عطا فرمائیں گے ؎

بہ بزرگان کار ہا دشوار نیست

(منیجر مدینہ)

دربار شہنشاہ اور عدالت و مساوات

(از مولوی ابو عنایت ندوی)

شہنشہ بادشہ ہند کے اک لڑکا تھا   جان عادل کے جو ہے نام سے ابتک مشہور
آگرہ میں کہیں ہاتھی پہ وہ چڑھکر نکلا   اور ہوا شہر میں اُس روز کسی سمت مرور
راہ میں ایک مہاجن کا ملا گھر اسکو   ہے اُسی خاص مکاں ہی کا یہ قصہ مذکور
اس کا ہاتھی تھا بلند اور وہ گھر تھا نیچا   اُسکو سب کچھ نظر آتا تھا کہ گھر تھا بھی دور
گھر میں اک حسن مجسم پہ پڑی اس کی نظر   خوبیٔ حسن و شمائل میں جو تھی غیرت حور
نوجوانی کا نشہ اور طبیعت کی اُمنگ   عقل پر جس سے کہ انسان کی آجائے فتور
کچھ رہی ضبط کی پھر تاب نہ شہزادہ میں   شیشہ ضبط و تحمل تھا اب اک ٹھیس میں چور
شاہزادہ نے پھر اک پان کا بیڑا پھینکا   جس سے تھا اپنی طرف پھیرنا رخ کا منظور
وہ عفیفہ تھی بہت پاک صفت پاک نہاد   ایسی باتوں سے وہ رہتی تھی طبیعت میں نفور
حفظ ناموس حیا کا تھا بہت اسکو لحاظ   ایسی باتوں میں کہاں رہتی تھی وہ غیرت حور
جوش عفت میں عفیفہ نے کیا موت کا قصد   نشۂ عفت و غیرت میں تھی از بسکہ وہ چور

کھلگیا راز اعزہ پہ کسی طرح مگر
سب نے رکھا اسے سمجھا کے بہل پھسلا کر دور

اس کے شوہر کو جو یہ واقعہ معلوم ہوا   پان لیتا ہوا آیا وہ شہنشہ کے حضور
گرم دربار تھا حاضر تھے وہاں پر جو لوگ   نہ تھا آنے میں کسیطرح سے کوئی معذور
شاہ کرتا تھا عدالت کے فرائض کو ادا   نہ وہاں تھا کوئی دروازہ پہ حاجب مامور
در انصاف عدالت کے لئے ہو در باں   یہ تو خود شیوۂ انصاف پرستی سے ہے دور
شاہ کے پانو پہ سر رکھ کے قدمبوس ہوا   شاہزادہ کے بیاں آسنے کئے سارے قصور
کہ یہ وہ ظلم ہے جس کیلئے آیا ہوں یہاں   حکم ہو بیوی بھی ہو حاضر دربار حضور
خود حضور اسکو عدالت کی نظر سے دیکھیں   آپکی عدل پرستی ہے جہاں میں مشہور

سنکے آزردہ ہوا شاہ پھر اس سے یہ کہا
شاہزادہ کی خطا اسمیں تو ثابت ہے ضرور

شاہ نے پھر یہ دیا حکم کہ انصاف ہے یہ   مجھکو اس میں ہے رعایت نہ کسی کی منظور
ہاں اسیطرح اُسی حال میں لائی جائے   یعنی شہزادہ کی بی بی بھی مہاجن کے حضور

پھر اسیطرح سے یہ پان کا بیڑا پھینکے
کیونکہ دنیا میں عدالت کا یہی ہے دستور

سنکے یہ حکم شہنشاہ کا دربار کے لوگ   سب لرز اُٹھے مگر چل نہ سکا کچھ مقدور
جتنے ارکان حکومت تھے لگے سب کہنے   حفظ ناموس کا کچھ پاس تو کرنا ہے ضرور

جرم میں شک نہیں ہے اور سزا ہو اسکی
اور یہ بھی تو ہے ممکن کہ کریں عفو حضور

شاہ نے اُنسے کہا پھر کہ یہ ہے وہ موقع   جسمیں مجھکو نہ رعایت نہ سفارش منظور
میری اولاد و رعایا ہیں برابر دونوں   تفرقہ ان میں تو آئین عدالت سے ہے دور

میری اولاد اور اس کے ہوں یہ انداز عجب
کب گوارا ہی کریگی یہ مری طبع غیور

تھا مہاجن بھی کھڑا اور یہ سب سنتا تھا   عرض کی اسنے یہ خود آکے شہنشہ کے حضور
کہ شہنشاہ نے ارشاد کیا ہے جو کچھ   رسم و آئین عدالت کے مطابق ہے ضرور
میری فریاد تھی جو کچھ وہ سنی شاہ نے خوب   پھر کیا عدل جو ہے شرع نبی کا دستور
دست بردار مگر خود ہوں میں اس دعوے سے   مجھکو شہزادہ سے بدلا نہیں لینا منظور

شاہزادہ کی خطا عفو کریں آپ بھی اب
شرط انصاف تھی جو کچھ وہ بجا لائے حضور

یہ عدالت یہ مساوات یہ فریاد رسی   جس سے عشرت کدۂ ہند تھا اکثر معمور
اک حکایت ہے اُسی فصل دیرینہ کی   جسمیں ہیں ایسی بہ تعابات بزامعل مذکور

ہنگامۂ عالمگیر

ساحل گیلی پولی پر مزید فوج اُتار دی گئی

لندن - ۱۰ اگست جنرل سر آئن ہملٹن کی رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ چند روز کی جنگ میں ہم نے خاص ترقی کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جنوبی رقبہ میں قریتیہ کی سڑک کے سڑک کے مشرق میں ... ۳ گز کے محاذ پر ہم نے ... ۲ گز ترقی کی اور اس جگہ پر سخت جوابی حملوں کے باوجود قابض ہے - حملے پسپا کئے گئے دیگر مقامات پر بھی ترکوں کے حملے پسپا ہوئے ہیں۔

سر آئن ہملٹن فرانسیسیوں کے ہیجان دول مددیت کے مداح ہیں اور لکھتے ہیں کہ انزاک کے حصہ میں ایک اہم کامیابی حاصل ہوئی ہے (لفظ انزاک آسٹریلین و نیوزیلینڈ آرمی کور کے انگریزی الفاظ کے ابتدائی حروف کو ملا کر بنایا گیا ہے -) کوہستان ساری بیر کے حصہ جنگ بیر پر بھی قدم جمائے گئے ہیں - شدید جنگ کرنے اور مضبوط مورچوں کو کامیابی سے سر کرنے کے بعد پہاڑی کی چوٹی پر قبضہ کیا گیا تھا - غنیم کا پھر بہت زیادہ نقصان ہوا ... ۳ ترک قیدی پکڑے گئے - اور ایک نارڈن فلٹ توپ دو خندقوں کی توپیں ۹ - کلدار توپیں اور کثیر التعداد بم - بندوقیں وغیرہ چھینی گئیں برطانوی فوج نے ساحل پر کامیابی کے ساتھ پھر فوج اتاری۔

لندن - ۱۰ اگست - اسٹرڈم - ایک ترکی سرکاری اطلاع میں ایک نہایت اہم بیان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ حلیفوں نے ۷ - اگست کی رات کو بیڑے کی امداد سے کراجلی میں فوج اتاری مقام مذکور خلیج سارس کے منبع پر سرزمین ٹرکی میں اُس سڑک پر واقع ہے جو انوس سے بولار کو جاتی ہے - اطلاع مذکور میں انزاک کے حصہ کے نواح میں دو مرتبہ اور فوج اتارنے کا تذکرہ ہے -

ایک پہاڑی چوٹی پر قبضہ

لندن - ۱۰ اگست - جنرل سر آئن ہملٹن کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ دردانیال کی کامیابی بہت دل خوش کن ہے کیونکہ ساری بیر سر بلند پہاڑ ہے - جس کی اونچائی ۹۷۰ فٹ ہے اور یہاں سے تمام جزیرہ نما اور آبنائے کے تنگ ترین حصہ پر زد پڑتی ہے - علاوہ ازیں یہاں سے جنوبی حلقہ کی ترکی فوج بھی جو عقب میں ہے معرض خطر میں پڑ سکتی ہے - انزاک کا حملہ رات کے وقت شروع ہوا تھا - تباہ کن جہاز سے متجسس روشنی پڑ رہی تھی - اس کے ساتھ ہی ایک اور مقام پر بھی فوج اتار دی گئی اور معتدبہ ترقی کی گئی - تمام میدان جنگ میں ٹرکی بندوقیں - سامان حرب اور متفرق سامان بکھرا ہوا پایا گیا - سر آئن ہملٹن کہتے ہیں کہ فرانسیسی جیش نے متعدد حملے کئے اور وہ بہت ہی کار آمد ثابت ہوئے -

قفقاز میں خونریز جنگ

لندن - ۱۱ - اگست پیٹروگراڈ - ایک سرکاری اطلاع میں مذکور ہے کہ اتوار کے روز قفقاز کے تمام محاذ پر ترکوں کے حملے پسپا کئے گئے ... مرغیبر کے قبضہ کے لئے خونریز جنگ ہوئی جس میں ترک پسپا کر دئے گئے جو بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ گئے - روسیوں نے بالائی فرات کی سمت میں چند مورچوں پر قبضہ کر لیا اور اب وہ ترکوں کا تعاقب کر رہے ہیں اب تک انھوں نے دو توپیں ایک دستہ کا ردان جنگی قیدی اور بہت سا سامان چھینا ہے -

سر آئن ہملٹن کی رپورٹ

لندن - ۱۱ - اگست - آج رات سر آئن ہملٹن نے رپورٹ کی گیلی پولی میں کل شدید جنگ ہوتی رہی - علی الخصوص انزاک کے حصہ اور شمالی رقبہ میں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مقبوضہ جگہوں میں کہیں کہیں کچھ تغیر و تبدل ہوا ہے لیکن عام نتیجہ یہ ہے کہ انزاک کے پاس جس قدر رقبہ تھا وہ انزاک افواج کی بہادری اور حملہ آوری کی بدولت اب تقریباً سہ چند ہو گیا ہے - مگر شمال کی جانب تا حال کوئی مزید ترقی نہیں ہوئی -

نیز میں سر آئن ہملٹن نے کہا ہے کہ ہماری سپاہ نے غنیم کو شدید نقصان پہنچایا ہے -

فرانسیسی جنگی جہاز کہتا ہے کہ میں نے ایشیائی ساحل کی باڑیوں میں سے منجملہ ۷ توپوں کے ۵ توپوں کو بیکار کر دیا ہے -

دردانیال میں آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

لندن ۱۲ - اگست دردانیال میں ایک نائب امیر البحر نے رپورٹ کی ہے کہ ایک برطانی آبدوز کشتی نے جوان سمندروں میں کارروائی کر رہی تھی ۸ - اگست کو بحر مارمورا کے دہانے پر جنگی جہاز بار بروسا کو غرق کر دیا - سیج کشتی برق سلوت اور ایک باربرداری کے خالی جہاز پر بھی کسی برطانی غوطہ نے دردانیال کے اندر تار پیڈو پھینکے +

ہوائی تاخت کے مزید نقصانات

لندن - ۱۱ - اگست - محکمہ اخبارات کا بیان ہے کہ زیپلنوں کی ہوائی تاخت سے ایک اور عورت مقتول اور ایک عورت و مرد مجروح ہوئے -

زیپلنوں کی واپسی

لندن ۱۱ - اگست - اسٹرڈم - چار زیپلن مغرب سے جرمنی کی طرف جاتے ہوئے آکلینڈ پر سے گذرے - ایک روز پہلے ۵ زیپلن مشرق کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے تھے -

لفٹنٹ لارڈ کی ہلاکت

لندن - ۱۱ - اگست معلوم ہوتا ہے کہ لفٹنٹ لارڈ ایک ہی نشست کے دیکھ بھال کے ہوائی جہاز میں اڑا تھا اور اندھیرے میں نیچے اترا اس کا جہاز ایک کھیت میں دور تک چلا گیا جس سے جہاز الٹ گیا لفٹنٹ لارڈ نیچے گر پڑا اس کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں اور اندرونی ضربات کی وجہ سے موت واقع ہوئی -

برطانی ہوائی جہازوں کی گمشدگی

لندن ۱۰ - اگست - پیرس ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آج سکوت طاری رہا - مگر توپخانہ کی کچھ جھڑپیں وقوع میں آئیں - ۴ ہوائی جہاز سار برگ پر ہوائی حملے کے بعد واپس نہیں لوٹے ایک جہاز سوئٹزرلینڈ میں اتر گیا -

پیرس کی سرکاری اطلاع

لندن - ۱۱ - اگست پیرس کی سرکاری اطلاع میں کوئی خاص بات مندرج نہیں - البتہ یہ لکھا ہے کہ سوشیز میں جرمنوں کا ایک بیہودہ حملہ ہوا تھا اور ارگون میں جرمنوں نے نہایت شدید گولہ باری کی تھی

لندن ۱۲ - اگست پیرس - کل شب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایرس کے شمال میں توپخانے کی جھڑپیں وقوع میں آئیں - ارگون میں دو چند گولہ باری ہوئی - جس میں زہریلی گیسوں کے کثیر گولے استعمال کئے گئے تھے صبح کے وقت ایک نہایت شدید جرمن حملہ ہوا - تین رجمنٹیں ان مورچوں پر حملہ آور ہوئیں جو بنارول کی سڑک وابونیل شیٹو اور ہاردیٹ کی کھوہ کی جانب تھے - شب میں جرمن ہمارے مورچوں میں گھس آئے لیکن آئندہ روز جوابی حملہ سے انہیں پسپا کر دیا گیا - ہماری پہلی لائن کا صرف ایک حصہ

پسپا ہوا۔ ہم نے قیدی گرفتار کئے۔ غنیم نے مزید مشرق کی طرف ہماری خندقوں پر حملہ کیا۔ لیکن اسے کامل طور پر پسپا کیا گیا۔

ولیعہد جرمنی کی سرگرمی

لندن - ۲۱۔ اگست - پیرس علاقہ ارگون میں ولیعہد جرمنی کی فوج نے میری تھریسی اور لافونٹین اور شارمیز پر گذشتہ شب کو حملے کئے جو سب کے سب پسپا کئے گئے۔ دشت لا پریٹر میں خاص جنگ ہو رہی ہے اور غنیم نے واسجیز میں بے سود حملہ کیا ہے۔

پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع

لندن - ۱۰۔ اگست - پیٹروگراڈ - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کی سڑکوں پر اتوار کی رات کو روسیوں نے دست بدست جنگ کے جرمنوں کے کئی حملے پسپا کئے۔ جنہیں جرمنوں کا بھاری توپخانہ مدد دے رہا تھا۔ غنیم اتوار کی شب اور پیر کے روز ضلع ڈونسک - شوبنرگ اور دلکومبر میں جنگ کرتا کرتا روسی دباؤ کے سامنے پسپا ہو گیا۔ اور ۰۰ ا قیدی اور کثیر سامان پیچھے چھوڑ گیا۔ نیریو کے محاذ پر نوزالوذو جارجیوسک پر دریا نرجیلا کے بائیں کنارے پر کے ساتھ ساتھ جرمنوں کی جارحانہ کارروائی روک دی۔ بیلن - کودنو اور دلوڈوڈو کی سمت میں غنیم کے حملے پسپا کئے گئے۔

جرمنوں کی سنگدلی

لندن - ۱۱۔ اگست - پیٹرگراڈ - دو زیپلنوں نے ہفتہ کے روز روسی صلیب احمر کی دو ٹرینوں پر حملہ کیا۔ جس سے کثیر التعداد مجروحین۔ اور تیمار دار مقتول و مجروح ہوئے۔

جرمنوں کے شدید نقصانات

لندن - ۱۱۔ اگست پیٹروگراڈ - کودنو پر حملہ کی تفصیلوں سے پایا جاتا ہے کہ غنیم نے ۷۔ اگست کو نصف شب کے بعد ہر قسم کے دھانے کی توپوں سے جن میں ۱۶۔ انچی دہانے کی توپیں بھی شامل تھیں گولہ باری کی۔ یہ طوفان آتش دو گھنٹے تک قائم رہا۔ روسی باٹریوں نے بھی سختی سے جواب دیا۔ علی الصباح ۴ بجے غنیم کے دستے یلکر حملہ کے لئے بڑھے۔ لیکن وہ توپخانے اور بندوقوں کی آتشباری اور خندقوں کے اڑنے سے دوچار ہوئے جن کی بابت پہلے ہی تجویز کر لی گئی تھی۔ پھر روسیوں کے متواتر جوابی حملوں نے جرمنوں کو بالآخر ۸ بجے تک سخت نقصانات کے ساتھ پسپا کر دیا۔ جرمن متصلہ غاروں میں تازہ حملے کے لئے مجتمع ہوئے۔ اور ان کی توپوں نے دوپہر کے وقت پھر طوفان آتش کا آغاز کر دیا۔ تمام دن سخت آتشباری کا غیر متناہی سلسلہ جاری رہا لیکن روسی پیدل فوج بالاستقلال اپنی جگہ جمی رہی۔ غنیم کے دستوں نے رات کو پھر شبخون مارا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس سے جرمن مقدم خندقوں کے ایک حصے پر قابض ہو گئے۔ جسے توپخانہ نے توڑ ڈالا تھا لیکن روسی محفوظ فوج نے غنیم کو نکال دیا جس کے ہاتھ میں موضع پپل کے نواح میں کچھ مورچے رہ گئے۔ جو غنیم نے انتہا درجے کی جد و جہد اور سخت نقصان اٹھا کر حاصل کئے تھے۔

بالٹک میں بحری جنگ

لندن - ۱۰۔ اگست - پیٹروگراڈ - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کے ۹۔ جنگی جہازوں ۱۲۔ کروزروں اور بے شمار تباہ کن جہازوں نے ۸۔ اگست کو خلیج ریگا کے دہانہ پر حملہ کیا۔ جنہیں پسپا کیا گیا۔ ہمارے ہوائی آبی جہاز بم گرا کے ہماری کامیابی میں ممد ہوئے۔ روسی بحری سرنگوں سے غنیم کا ایک کروزر اور ۲ تباہ کن جہاز نقصان رسیدہ ہوئے۔ یہاں بحری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن خلیج ریگا پر بحری قبضہ کے لئے کوشاں ہے۔ جس سے اس کا بیڑا اس فوج کو مدد دے سکیگا جو خلیج مذکور کے مغربی کنارے پر قابض ہے۔ جرمن بیڑا اتوار کے روز آبنائے ڈربن کے نواح نمودار ہوا کیونکہ خلیج میں داخل ہونے کے لئے بڑے جہازوں کے واسطے یہی آبنائے آمد و رفت کے قابل ہے۔ غنیم نے ۴ حملے کئے اور دفاعی سرنگوں کو چیر کر نکل جانے کی کوشش کی مگر روسی بیڑے نے ہوائی آبی جہازوں کی مدد سے ان کی مخالفت کی تمام حملے پسپا کئے گئے۔

لندن - ۱۱۔ اگست - پیٹروگراڈ اتوار کے روز بالٹک میں موجودہ جنگ کا عظیم ترین معرکہ دیکھنے میں آیا۔ جرمن جہازوں کے دو ڈریڈنٹ کروزروں اور تارپیڈو پھینکنے والے بیشمار جہازوں کو ہمراہ لیکر خلیج ریگا کی جانب تیزی سے بڑھتے بندرگاہ ریگا سے لیکر اس آبی راستے تک جو جزیرہ اوسل اور کورلینڈ کے مابین ہے جنگ ۱۰۰ کیلو میٹر کے محاذ پر ہوتی رہی۔ اس کی شدت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جرمن رہ رہ کر حملہ آور ہوتے تھے لیکن روسیوں کی بہادری اور ہوشیاری کی بدولت شکست کھا جاتے تھے۔ زبردستی راستہ بنانے کی کوشش روس کی سرکاری یادداشت کے الفاظ کے بموجب آسان کام نہ تھا۔ جرمن بیڑے کے سامنے نہ صرف روسی بحری سرنگوں کی خوفناک رکاوٹ تھی بلکہ روسی بیڑا بھی تھا۔ روسی بحری سرنگوں اور روسی نشانہ بازی سے عہدہ برآ ہونے کے مشکل کام میں ہوائی آبی جہازوں کا عملہ بہت ہی پریشان کن تھا۔ جو سروں کے اوپر بہادری اور کامیابی سے کارروائی کر رہے تھے روسیوں کے دفاعی استحکامات مضبوط و مستحکم رہے اور روسیوں کو کثیر التعداد دشمن کے مقابلہ میں شاندار فتح حاصل ہوئی۔

مستند حلقوں میں یہ مشہور ہے کہ روسیوں کا ایک جہاز بھی ضائع نہیں ہوا۔

جرمن کودنو کے نواح میں

لندن ۱۱۔ اگست پیٹرگراڈ۔ جرمن کودنو سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہیں یہ مقام پہلے ہی سے خالی چھلکے کی مانند ہے۔ کمیں دوسرے شہروں میں پہنچا دی گئی ہیں اور اہل شہر بھی مرخص ہو گئے ہیں۔ جرمن ہوائی جہاز ہر روز ریگا پر اڑتے ہیں۔ ایک زیپلن کل آیا تھا اور بہت بلندی پر اڑتا ہوا قلعہ کی فصیلوں کے گرد چکر کاٹتا رہا۔

روسی قلعگیر فوج کے شدید حملے

لندن - ۱۱۔ اگست - پیٹرگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے پیر کی رات کو اور منگل کے روز کودنو کی مشرقی قلعبندیوں پر جابجا نہ حملے کئے۔ قلعگیر فوج کے جوابی حملوں نے ۳ پلٹنوں کا صفایا کر دیا اور ۱۰۰ قیدی گرفتار کئے۔ نیز کچھ توپیں چھین لیں۔ نوو جارجیوسک کی جنوبی قلعبندیوں پر جرمنوں کا حملہ پسپا کیا گیا۔ آسٹرولنکا - روزان - اور پلوٹسک کی سمت جرمنوں کی شدید جارحانہ کارروائی جاری ہے۔ حال کے مسلسل معرکوں میں نقصانات اٹھانے کے باوجود روسیوں کو کمک پہنچ گئی ہے اور وہ تمام دریائے نارب کی لائن پر شدت سے مقاومت کر رہے ہیں۔

روسیوں نے پیر کی شام کو دریائے اکا اور ریگا کی سڑک پر حملے پسپا کئے اور جرمنوں کو شونبرگ کے ضلع سے مزید جنوب کی طرف پسپا کر دیا۔ علاوہ ازیں وہ پسپا ہوتے ہوئے دشمن پر ڈونسک سے پونی ویز کے محاذ پر دباؤ ڈالتے رہے۔ بلکہ انھوں نے غنیم کے بعض دستوں کو نوک سنگین مورچوں سے نکال دیا۔

ویپرز سے لکاؤ اور دلوڈلوا کی سڑکوں پر نیز چولم کی سڑک پر شدید جنگ وقوع پذیر ہوئی اور جرمنوں کے حملے پسپا ہوئے۔

وارسا میں جرمن اعلان

لندن ۱۱۔ اگست۔ امسٹرڈم بویریا کے پرنس ہیوپولڈ نے وارسا میں ایک اعلان

شائع کیا ہے کہ جرمن صرف معاند سپاہ کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور امن پسند شہریوں سے نہیں لڑتے۔ امن اور انتظام قائم رکھا جائیگا اور حقوق کی محافظت کی جائیگی۔ مجھے امید ہے کہ وارسا کے باشندے کوئی معاندانہ کارروائی نہیں کرینگے۔ اور جرمنوں کی نصفت شعاری پر بھروسہ کرینگے۔ لیکن چونکہ معلوم ہوا ہے کہ غنیم نے وارسا پر حملوں کی تیاری کر رکھی ہے اس لئے لیڈر اور سربرآوردہ اہل شہر بطور یرغمال رکھ لئے گئے ہیں

اعلان مذکور میں یہ الفاظ بھی مندرج ہیں۔ اے باشندگان شہر اپنے ابنائے شہر کی جان بچانا تمھارے ہی ہاتھ میں ہے۔

پرنس مذکور نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ اگر ایسے حملوں کا علم ہو تو اہل شہر فوراً اس کی اطلاع پہنچائیں۔ اگر اس بارے میں غفلت ہوئی تو اس کی سزا موت ہو گی۔

وارسا کے مفرورین بیان کرتے ہیں کہ زیادہ تر اہل پولینڈ ہی شہر وارسا پر قابض ہیں۔ پولینڈ والے باوجود جنگ کی مصائب کے باوجود بھلا چنگا معلوم ہوتا ہے۔ اہل پولینڈ باشندگان شہر کے ساتھ رابطہ اتحاد قائم کرنے کی سخت کوشش کر رہے ہیں۔ قہوہ خانے بھرے ہوئے ہیں اور ٹریموے حسب معمول چلتی ہے۔ جرمن افواج کا بیشتر حصہ مسلم طور پر یقین رکھتا ہے کہ وارسا کی تسخیر سے امن پیش نظر ہے۔ وہ تھکے ہوئے ہیں اور وطن کو لوٹنے کے خواہشمند ہیں۔

تخلیہ ڈونیسک کی طیاریاں

لندن۔ ۱۲۔ اگست۔ پٹروگراڈ۔ سویلین ڈونیسک کو خالی کر رہے ہیں۔ اور سرکاری دفاتر بھی جانے کی طیاریاں کر رہے ہیں۔

وارسا میں پراسرار آتشزدگیاں

لندن۔ ۱۳۔ اگست۔ بوڈاپسٹ کے ایک اخبار کا نامہ نگار مقیم وارسا لکھتا ہے کہ جب سے جرمن وارسا میں داخل ہوئے ہیں تب سے رات کے وقت پراسرار آتشزدگیاں اور دھماکے ہو رہے ہیں۔ تخلیہ کے بعد پراگ کے نواح میں روسیوں اور جرمنوں کے مابین جو جنگ ہوئی تھی اس میں ۱۵ اہل شہر مقتول اور ۲۰۰ مجروح ہوئے تھے۔

برطانی کشتی کی غرقابی

لندن۔ ۱۱۔ اگست۔ وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ پٹرول کرنیوالی ایک چھوٹی کشتی رمزے کو جس کا کمانڈر لفٹننٹ ایچ۔ راب تھا۔ ایک مددگار جرمن کروزر میٹیار نے بحیرہ شمالی میں ۸۔ اگست کو غرق کر دیا۔ ۴۔ افسر اور ۳۹ ملاح بچا لئے گئے۔

میٹیار نے بعد ازاں برطانی کروزروں کا ایک دستہ دیکھا اور اس کے کمانڈر نے یہ محسوس کر کے کہ اب بچنا محال ہے اپنے ملاحوں کو جہاز سے اتر آنے کا حکم دیا۔ پھر اپنے جہاز کو بھک سے اڑا دیا۔

سٹیمروں کی غرقابی

لندن۔ ۱۱۔ اگست۔ ۷۔ ماہی گیر جہاز ایک ناروے کا بجرا۔ ناروے کا سٹیمر گرینجر۔ ایک روسی بجرا۔ اور ایک برطانی سٹیمر روزیلی کنارے پر لایا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام ملاح بچا لئے گئے ہیں۔

انڈیا کی تباہی

لندن ۱۳۔ اگست۔ وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ مددگار کروزر انڈیا جو بحیرہ شمالی میں پٹرول کرنے پر مامور تھا ۸۔ اگست کو تارپیڈو سے غرق کر دیا گیا۔ ۲۲۔ افسر اور ۱۱۹ ملاح بچا لئے گئے۔

لندن۔ ۱۳۔ اگست۔ کرسچیانا۔ انڈیا کے ۳ ملاح جو جہاز کو تارپیڈو لگنے کے وقت ہلاک ہو گئے تھے انھیں سپیڈ میں دفن کیا گیا۔ شہر کے گرجا میں شاندار نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جہاں ایک گلی سوسائٹی نے راگ گایا۔ تابوتوں پر پھول چڑھائے گئے۔ گورستان میں ناروے کی بحری گارڈ موجود تھی۔ تمام بندر میں جھنڈے نصف ستول پر چڑھائے گئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ انڈیا کے ۸۰ ملاح اپنی دو کشتیوں میں ساحل پر اترے ۱۱ آدمی خشکی پر اترنے کے بعد موسم کی سختی کی وجہ سے مر گئے۔

آسٹروی غواصہ اور برطانوی جہاز کی غرقابی

لندن۔ ۱۳۔ اگست روما ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی غواصہ یو ۳ کل زیریں ایڈریاٹک میں غرق کر دی گئی۔ نائب کمانڈر اور ۱۱ ملاحوں کی جان بچا کر انھیں قید کر لیا گیا

برطانی سٹیمر سمرفیلد غرق کر دیا گیا ہے۔ میٹ۔ اس کی اہلیہ اور چیف انجنیر غرق ہو گئے۔ دو شخص زخمی ہو گئے انھیں ہسپتال پہنچایا گیا۔ باقیماندہ ملاح ساحل پر اتارے گئے۔

روسی فتح

لندن۔ ۱۲۔ اگست۔ پیٹرگراڈ۔ قفقاز میں روسی فتح بہت وسعت پذیر ہو رہی ہے۔ دریائے فرات پر ہمارے ایک ہی دستے نے ترکوں کا تعاقب کر کے گذشتہ چند دنوں میں ۱۹۔ افسر اور ۱۲۶ سپاہی گرفتار کئے ہیں۔ علاوہ ازیں اسلحہ۔ سامان حرب اور اوزاروں سے لدی ہوئی سینکڑوں گاڑیاں اس کے ہاتھ آئیں۔ گاؤں میں روسیوں کو کئی مجروح ترک اور سڑکوں پر سامان حرب کے ڈھیر اور توپخانہ ملتا ہے۔

جرمنوں کی جدید ترین وحشت

لندن ۱۲۔ اگست۔ ایک افسر جو ہوگ پر جرمنوں کی آتشیں حملہ آوری کے وقت موجود تھا جرمنوں کی تازہ ترین شیطنت کو یوں بیان کرتا ہے

"معلوم ہوتا تھا کئی گزوں کے فاصلے تک ہر شے شعلوں کی لپیٹ میں ہے ہم اس قدر سخت پیاسے تھے کہ اگر ہمیں سمندر بھی مل جاتا تو اسے نوش کر کے خشک کر دیتے۔ جو مجروح شعلوں میں ملفوف تھے ان کی آہ و بکا اور چیخ پکار سے ہمیں خوفناک صورت حالات کا علم ہوا۔ ہماری ایک کمپنی نے اپنے مصیبت زدہ ہمراہیوں کی امداد کے لئے واپس جانے پر اصرار کیا اور تین شعلوں کے درمیان سے بڑھ کر جرمنوں کو بری طرح کاٹ ڈالا۔ زمین اسطرح شعلہ زن تھی جیسے دہکتی کا سمندر آگ بنا ہوا ہو۔ ہمارے آدمی شعلوں میں سے زخمیوں کو بچاتے رہے۔ اور آتے جاتے جھلس جاتے تھے۔ زخمیوں کی حالت انتہا درجے کی افسوسناک تھی بعض کے سر سے پاؤں تک آبلے پڑے ہوئے تھے۔ ایک بیچارہ مجروح جو جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا تھا بصد منت مار ڈالے جانے کی درخواست کر رہا تھا۔ عوام کو معلوم رہنا چاہئے کہ برطانوی سپاہ نے کس مردانگی سے جرمنوں کی جدید دہشت اور سنگدلی کا مقابلہ کیا"

تین روسی شہروں کا تخلیہ

لندن۔ ۱۴۔ اگست۔ پٹروگراڈ۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جرمن شاڈ کے جنوب مشرق کو دریا کے پرے دھکیل دئے گئے ہیں۔ ڈونیسک اور نولکومیر کی نواح میں شدید مقاومت کے باوجود ہم دشمن پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ جرمنوں نے کوونو کے علاقہ میں عارضی طور پر اپنے حملے التوا میں ڈال دئے ہیں۔ لیکن توپخانہ کی جھڑپ جاری ہے۔ ۱۱ اگست روسیوں نے نیرو اور بگ کے درمیان جوابی حملہ کیا جس سے اس فوج کو پسپائی میں مدد ملی جو اس محاذ کے شمال میں تھی۔

وسطی وسچولا پر روسیوں نے عام حالات کی ضروریات کے مطابق سکولوف سڈلٹز اور لوکوف خالی کر دئے ہیں۔

پیٹروگراڈ کے معرض خطر میں پڑنے کی افواہیں

لنڈن-۱۴-اگست- پیٹروگراڈ-جنرل سٹاف نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ غنیم کی پیشقدمی پیٹروگراڈ کی جانب عزم اغلب ہے- کیونکہ پیٹروگراڈ کی قدرتی طور پر اور جنگی وسائل سے مضبوطی کے ساتھ محافظت کی گئی ہے۔

ریگا-کوونو-اور دنکو سیر کے نواح میں روسیوں کی کامیابیوں نے منظم پسپائی میں بہت بڑی مدد دی ہے۔ یہ امر کہ روسیوں کو کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئی اور جرمن بھکان سے چور ہو گئے ہیں اسی سے ظاہر ہے کہ جرمنوں کے سو بڑے بڑے لشکروں میں بہت زیادہ بعد ہو گیا ہے۔ گلو میز کا میمنہ زیریں نیرو پر آسرچ ڈیوک جوزف کے میسرہ سے جو دریائے ویپرز کے کنارے پر ہے ۵۰ میل دور ہے۔ اسی طرح گلو میز کا میسرہ جو لومزا میں ہے میکنسن سے مقام ولوڈاوا پر ۱۵۰ میل دور ہے اس لحاظ سے روسیوں کو جنگی چالیں چلنے میں پوری آزادی حاصل ہے۔ جنرل میکنسن کی منتخب و اعلیٰ جرمن افواج کا بیشتر حصہ مستقل طور پر تھکا رہنا ثابت ہوا ہے اور پورے پورے دستے معدوم ہیں اسی وجہ سے مصالحت کی گفتگو حوصلہ افزا ہے۔

سرکاری اعلان کہ پیٹروگراڈ معرض خطر میں نہیں اخبارات کی بحث پر مبنی ہے جو اس وجہ سے چھڑی ہوئی ہے کہ غنیم برعکس اس خیال کے کہ وہ بہت جلد اپنی تمام سپاہ مغربی رزمگاہ کی طرف لیجائیگا روس کے اندرونی علاقہ کی طرف جدید جارحانہ کارروائی کر رہا ہے- غنیم بظاہر بہت بڑی جدید سپاہ لیکر ان روسیوں کو محاصرہ میں لینے کی کوشش کر رہا ہے جو دسچولا سے پسپا ہو رہے ہیں- مگر ساتھ ہی وہ کوونو کو سر کرنے کے لئے کوشاں ہے- اور ایک وسیع محاذ پر دریائے نیمن اور ڈونیا کے مابین شمال میں ریگا کی طرف مشرق میں ڈومنیاک کی جانب اور جنوب میں ولنا کی سمت کو بڑھ رہا ہے۔

سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ سکاؤ کے صوبہ میں جھڑپیں ہوئی ہیں جن میں ایک زبردست فوجی نقل و حرکت اور جنگی چال کی لائن بن گئی ہے۔

انڈیا کی غرقابی کی کیفیت

لنڈن-۱۳-اگست- کرسچیانا جب انڈیا کو تارپیڈو لگا تو کپتان کینیڈی جہاز پر موجود رہا- حتیٰ کہ جہاز زیر آب چلا گیا- بعد میں کپتان مذکور کو بچا لیا گیا- اکثر ملاح اپنے اپنے بستروں میں تھے چنانچہ وہ نیم عریانی کی حالت میں ورشہ جہاز پر بھاگے چلے آئے- پانی میں رہنے کی وجہ سے سردی سے انھیں تکلیف پہنچی کئی جہاز ان کی امداد کو آئے اور انھوں نے کئی ملاحوں کو بچا لیا جو ڈوبتے ہوئے جہاز کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے بعض ملاح ایک قسم کے بیڑے پر سوار اور مذہبی "راگ" گا رہے تھے- انھیں اسی حالت میں بچایا گیا۔

۱۲-اور ملاح بیڈو میں پورے جنگی اعزاز کے ساتھ دفن کئے گئے ہیں ان کے لئے بہت سے پھولوں کے گلدستے بھیجے گئے تھے ایک گلدستہ ناروے کی جمعیت بحریہ کیطرف سے بھی تھا- ناروے کے سپاہیوں نے آخری سلامی اتاری برطانی افسر اپنے مردہ ہمراہیوں کے ساتھ نیاز مندانہ اعزازات سے بہت ہی متاثر ہوئے ہیں۔

دو سٹیمروں کی غرقابی

لنڈن-۱۳-اگست- ناروے کا سٹیمر اودرا غرق کر دیا گیا ہے معلوم نہیں کہ ملاحوں کی کیا حالت ہوئی۔

ڈنڈی کا سٹیمر جنکن بھی غرق کر دیا گیا ہے- تمام آدمی بچا لئے گئے۔

روما کی سرکاری اطلاع

لنڈن-۱۴-اگست- روما کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ذیلئے اسلنزو میں آسٹرویوں نے کچھ مسلسل جنگی کارروائیاں کیں جنھیں آسانی سے روک دیا گیا- ان کارروائیوں میں ایک دفعتاً حملہ بھی شامل تھا جو ۱۲-اگست کو ایک شدید طوفان کے دوران میں سطح مرتفع کارسو پر کیا گیا تھا۔

سربلند پہاڑوں پر معرکہ آرائیاں

لنڈن-۱۴-اگست- روما- سطح مرتفع کارسو پر سکوت طاری ہے- لیکن وادی اڈا کی سربلند چوٹیوں اور گلیشیر (سیل برف) کے حصوں میں شدید جنگ وقوع میں آئی- سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ آسٹرویوں نے اتوار کی شب کو فارلو کا گلیشیر عبور کر کے اطالویوں پر حملہ کیا جو درہ دلوز کے نواح میں ۱۱ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک ہوٹل میں جمے ہوئے تھے اس کے ساتھ ہی ایک اور آسٹروی فوج درہ سیوڈیل کو جو ۱۲ ہزار فٹ کی بلندی پر تھا عبور کر کے مقام میڈا پر حملہ آور ہوئی- لیکن ہوشیار اطالوی الپنی فوج نے پیشقدمی کرنے والے آسٹرویوں کو فوراً تاڑ لیا اور ایک جوابی حملہ کر کے بے ترتیبی سے انھیں پسپا کر دیا۔

علاقہ کیمرون کی جنگ

لنڈن-۱۳-اگست- پیرس حلیفوں نے شمالی کیمرون میں گرگر کی اہم بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے- غنیم جو بھاگ گیا تھا کمک لے کر لوٹا اور قابضین فوج پر حملہ آور ہوا- مگر موخر الذکر نے اسے پسپا کر کے کامل شکست دی- حلیفوں کا بہت کم نقصان ہوا- غنیم نے کئی مقتول میدان جنگ میں چھوڑے

ایک ترکی بندرگاہ پر گولہ باری

لنڈن-۱۳-اگست- برطانی ہوائی جہازوں اور ایک تباہ کن جہاز نے منگل کے روز عیدوادیق پر جو سمرنا کے نواح میں ہے گولہ باری کی

آسٹروی-جرمن جارحانہ کارروائی

شملہ ۱۵-اگست- ہز ایکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف سٹیٹ کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۱۴-ماہ حال موصول ہوا ہے۔

روسی- آسٹروی-جرمن افواج کی جارحانہ کارروائی اکثر مقامات پر روکے ہوئے ہیں- روس کی اطلاعیں مظہر ہیں کہ ریگا کے علاقہ میں جرمنوں نے بیرونی چوکیوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کی- لیکن انھیں پسپا کیا گیا- جیکب سٹیٹ اور ڈونیسک کی سمت میں روسی مستقل مزاجی سے بڑھ رہے ہیں اور انھوں نے دنکو سیر کے شمال میں کوار ٹودیانی پر قبضہ کر لیا ہے- کوونو کے قریب روسی دریائے نیمن کے محاذ پر جیسیا تک جرمن حملے پسپا کر رہے ہیں نیرو کے محاذ پر جرمن برابر حملے کر رہے ہیں- علی الخصوص لومزا اور سنیاڈو دو کی سڑکوں پر موخر الذکر مقام لومزا سے ۱۰ میل جنوب کو واقع ہے- لیکن یہاں سے مزید جنوب میں روسی جارحانہ پہلو اختیار کر رہے ہیں- زیریں دسچولا کی سڑکوں پر کوئی اہم تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

تسخیر لکاؤ

ایک آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی افواج نے ۱۳-اگست کو لکاؤ پر قبضہ کر لیا- یہ مقام ایک اہم ریلوے جنکشن اور برسٹ لٹوسک سے ۵۵ میل مغرب کو واقع ہے

روسی کہتے ہیں کہ ۹ کے روز غنیم نے پاریزو کی سمت میں ابوبولم اور ولوڈاوا کی دونوں سڑکوں پر مسلسل جانبازانہ حملے کئے جنھیں غنیم کو بہت سخت نقصان پہنچا کے بعد پسپا کیا گیا ایک حصہ میں روسی مورچوں کے سامنے جرمن کشتوں کے پشتے لگے ہوئے تھے

ایک آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جمعرات کے روز علی الصباح غنیم نے

میدان جنگ خالی کر دیا۔ اور پسپا ہو گیا۔ دوسرے مقاموں میں کوئی اہم تغیر و تبدل نہیں ہوا۔

شملہ۔ ۱۵۔ اگست۔ ذیل کی خبریں اُس برقی پیغام مورخہ ۱۴۔ اگست سے لی گئی ہیں جو ہز اکسلنسی ویسرائے کو سکریٹری آف سٹیٹ کی طرف سے موصول ہوا ہے:۔

شمال میں روسی جرمنوں کو روکے ہوئے ہیں اور قلب میں ایک سوچی ہوئی تجویز کے مطابق عمداً پسپا ہو رہے ہیں۔

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ مشاؤ کے جنوب شرقی علاقہ میں جرمن دریائے آکے پرے تک دھکیل دیئے گئے تھے۔ جیکب سٹیٹ ڈومینک اور ملکو کی سمت میں روسی جانفشانانہ مقاومت سے عمدیتاً ہو کر غنیم پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کوونو کے ضلع میں جرمنوں نے عارضی طور پر اپنے حملے ملتوی کر دیئے ہیں

علاقہ وسچولا میں روسی پسپائی۔

دریائے نیرو اور بگ کے درمیان روسیوں نے ۱۱۔ اگست کو ایک جوابی حملہ کیا جس سے روسیوں کو علاقہ وسچولا کے وسط کی طرف اور بھی پیچھے ہٹ جانے میں مدد ملی۔

شہروں کا تخلیہ

عام حالت کے تقاضے کے بموجب روسیوں نے کماؤ سیڈلز اور لکاؤ خالی کر دیئے ہیں۔ یہ شہر وارسا اور برسٹ لٹوسک کے درمیان واقع ہیں۔ دریائے بگ اور ویپرز کے درمیان کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور مشرقی گلیشیا کی حالت بھی غیر متبدل ہے۔

۱۰۔ اگست کو جرمنوں کی زبردست بحری جمعیت خلیج ریگا اور جزیرہ الیلینڈ کی طرف بڑھی لیکن روسی جنگی جہازوں اور ساحلی باٹریوں کی آتشباری کی زد میں آتے ہی فوراً سمندر کو بھاگ گئی۔

دو جہازوں کی غرقابی

لندن۔ ۱۴۔ اگست جہاز آسپرے غرق کر دیا گیا ہے۔ اس کے ملاح (اپنی کشتیوں) میں ہی بحالت ماندگی ساحل پر آ اترے۔

کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے کہ ایک ڈونگہ مودنا نامی غرق کر دیا گیا ہے ملاح خشکی پر آ اتارے گئے۔

معاونین مدینہ کا شکریہ

سخت ناشکری ہوگی اگر ہم اُن معاونین مدینہ کے معترف نہوں جنہوں نے مدینہ کو اپنا سمجھ کر بہ تحریک یا بلا تحریک ایک ماہ سے نئے خریدار عنایت فرمائے ہیں۔ بیشک مدینہ اُنکا ہے جو اُسکو اپنا سمجھتے ہیں۔ تمام ناظرین کرام اگر معاونین ذیل کی طرح ایک ایک دو دو نئے خریدار بہم پہنچائیں تو مدینہ ملک کی نمایاں خدمات انجام دے سکتا ہے۔ اور ملک و قوم کے لئے ایک قابل فخر پرچہ بن سکتا ہے۔ گو اپنی تین چار سالہ عمر میں بہت کچھ خدمت کر چکا ہے لیکن اس کی مالی مشکلات میں سہولت ہو جانے پر اور زیادہ قابل قدر خدمات کر سکتا ہے۔

اسمائے گرامی معاونین مدینہ جنہوں نے نئے خریدار عنایت فرمائے۔

جناب مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس ۱
جناب محمد عبدالمنیر صاحب ۱
جناب علی اصغر شاہ صاحب ۱
ایک معزز صاحب جو کسی مصلحت سے اپنے نام کا اظہار نہیں فرماتے ۱
جناب منشی محمد غیاث الدین صاحب انسپکٹر دیم ۱

جناب مولانا محمد عرفان صاحب ۲
ایک اور صاحب کشمیری جو نام کا اظہار نہیں چاہتے۔ ۱
جناب امانت اللہ صاحب پٹواری ۱
میسرز محمد عبدالغنی صاحب اینڈ کمپنی واچ مرچنٹس۔ ۱
جناب محمد ناصر علی صاحب قریشی ۱
جناب قاضی عبدالرحمن صاحب عربی ٹیچر ۱
جناب شیخ محمد رکن الدین صاحب صدر مدرس ۱
جناب محمد حسین صاحب کے زئی ۱
جناب میر سید غلام رسول شاہ صاحب ۱
جناب علی حسین صاحب ۱
جناب غلام قادر صاحب اوورسیر ۱
جناب مولوی محمد عبدالرشید صاحب رئیس اعظم ۱
جناب عبدالعزیز صاحب شجرہ کش ۱

اُن حضرات کے اسمائے گرامی جنہوں نے از خود مدینہ کو خرید فرما کر مشکور فرمایا

(۱) جناب قاضی اللہ بخش صاحب
(۲) جناب منشی محمد نواز خانصاحب
(۳) جناب حکیم میر نصرت علیخاں صاحب انسپکٹر کنزروگری
(۴) جناب ملک سعدین صاحب نمبردار
(۵) جناب شیخ حسن احمد صاحب کارخانہ بیٹری
(۶) جناب کے آر عبدالستار صاحب سوداگر چرم
(۷) جناب دولو میاں صاحب رئیس
(۸) جناب محمد ناصر علیشاہ صاحب عرف صاحبزادہ سیاح حسین خانصاحب قریشی
(۹) جناب مستری محمد الدین صاحب کارخانہ ملٹری ورکس
(۱۰) جناب محمد نواز خانصاحب زیلدار
(۱۱) جناب سید انش علیصاحب منیجر مدرسہ
(۱۲) جناب منشی عبدالکریم صاحب
(۱۳) جناب شیخ کرم شاہ صاحب قریشی
(۱۴) جناب ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز صاحب۔
(۱۵) جناب مولوی حافظ محمد سعید خاں صاحب سعیدی۔
(۱۶) جناب مولوی خدا بخش صاحب مدرس اول
(۱۷) جناب شیر محمد صاحب ولد ملک پیر بخش صاحب کرسی نشین۔
(۱۸) جناب شیخ سید رسول محمد صاحب رئیس خورجہ سوداگر چرم وجنت
(۱۹) جناب محمد مالک صاحب
(۲۰) جناب عبدالحمید خانصاحب امام مسجد
(۲۱) جناب وارث محمد خانصاحب
(۲۲) جناب سید چراغ الدین صاحب محرر کمیٹی۔
(۲۳) جناب سید محمد میر علی نواز شاہ صاحب علوی۔
(۲۴) حکیم اللہ پریزیڈنٹ انجمن اسلام
(۲۵) جناب سید مظفر حسین صاحب
(۲۶) جناب سید انوار حسین صاحب
(۲۷) جناب میاں محمد حسین صاحب طالبعلم
(۲۸) جناب منشی محمد الطاف حسین خاں صاحب ٹھیکیدار عمارت۔
(۲۹) جناب شیخ محمد مقصود علیصاحب
(۳۰) جناب اللہ بیلی کریم بخش صاحب نیارگر۔
(۳۱) جناب بھنڈاری شرت چند صاحب
(۳۲) جناب مولوی سید محمد کرم حسین شاہ صاحب چشتی پیش امام عشرتی مسجد
(۳۳) جناب فخرالدین میانصاحب
(۳۴) جناب سید محمد ناظم علیصاحب نمبردار

(نیاز مند منیجر مدینہ)

مقامی حالات

موسم ۔ اس ہفتہ میں کئی مرتبہ کم و بیش بارش ہوئی۔ گرمی بدستور ہے۔

ڈاکہ ۔ سنا گیا ہے کہ موضع گوکل پور میں ڈاکہ کی واردات ہوگئی ہے۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ تفصیلی حالات آیندہ لکھے جائیں گے۔

حوادث و اخبار

مہاراجہ جودھپور کی واپسی ۔ مہاراجہ صاحب جودھپور رزمگاہ فرانس سے واپس تشریف لے آئے ہیں ان کی مراجعت پر کوئی دھوم دھام عمل میں نہیں آئی ۔ سنا جاتا ہے کہ انہیں عنقریب اختیارات ملنے والے ہیں۔

والیسرائے کا دورہ ۔ ہز ایکسلنسی والیسرائے وسط اکتوبر میں شملہ سے روانہ ہوں گے اور نینی تال میں سر جیمز مسٹن سے ملاقات فرمائیں گے وہاں سے ڈیرہ دون ہوتے ہوئے اوایل نومبر میں دہلی پہنچ جائیں گے اس کے بعد اخیر نومبر میں مہاراجہ بیکانیر سے ملاقی ہوں گے اور نہر زیریں جہلم کے افتتاح کی رسم ادا کرکے لاہور میں لفٹنٹ گورنر پنجاب سے ملاقات فرمائیں گے۔

بوائلروں کے جدید قوانین ۔ بوائلروں کے متعلق ایک جدید قانون وضع ہوا ہے جس کی رو سے بوائلر کے ہر مالک یا مہتمم کو بوائلر کے حادثے کی تحریری اطلاع ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر بوائلر انسپکٹر کو پہنچانی ہوگی اگر بوائلر کو کوئی ایسا حادثہ پیش آئیگا جس سے بوائلر کمزور یا پھٹنے کے قابل ہو جائے تو بوائلر انسپکٹر کا عطا کردہ سارٹیفکٹ چھین لیا جائیگا۔

ولایتی ڈاک کی روانگی ۔ ہندوستان سے ولایتی ڈاک جہاز سالسٹ کے ذریعہ ۱۶ اگست کی سہ پہر کو بمبئی سے روانہ ہوئی۔

کراچی میں غلہ کی آمد ۔ گذشتہ ہفتے میں نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ۹۸۳ ٹن گندم اور ۲۰۴۴۱ ٹن دیگر اجناس و تخم کراچی میں پہنچائے ہیں۔

پولیس پر حملہ ۔ ۲ مئی کو رویت چند سب انسپکٹر باقاعدہ واقع بارلیسال چند سپاہیوں کو ہمراہ لیکر ایک بدمعاش مسمی نادر علی کی گرفتاری کے لئے گیا ۔ نادر علی اور اس کے ہمراہیوں نے پولیس کو دیکھتے ہی تلواروں اور برچھوں سے حملے کئے اور سب انسپکٹر اور سپاہیوں کو زخمی کر دیا ۔ آخرکار پولیس نے ملزموں کو پکڑ ہی لیا ۔ اور مجسٹریٹ نے انہیں ابتدائی تحقیقات کے بعد سپرد سشن کر دیا۔

بنگال اور آسام میں طغیانیاں ۔ دیبر وگڑھ کا سیل آب نرائن گنج تک پہنچ گیا ہے کئی بازار اب تیسری مرتبہ زیر آب ہو گئے ہیں ۔ حتی ہاری کے مقام پر بھی دریا کا پانی سخت طغیانی کی وجہ سے چڑھ گیا ہے اور شہر میں بھر رہا ہے بازاروں کے بعض بعض حصوں میں ۹-۹ فٹ گہرا پانی ہے۔

انڈین سپیشی بنک ۔ انڈین سپیشی بنک بمبئی (زیر دیوالہ) نے اپنے قرض خواہوں کو ایک روپیہ میں سے ۴ روپئے لوٹانے کا اعلان کیا ہے۔

صفحہ ۱۲ کے بقیہ جنگی تار

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۱۷ اگست ۔ ہز ایکسلنسی والیسرائے کو ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۱۶ ماہ حال سیکرٹری آف سٹیٹ کی جانب سے موصول ہوا ہے۔

جرمنوں کی پیشقدمی

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ لیکن جیکب سٹیٹ اور ڈونبسک کی سمت میں ۱۳ ۔ ۱۴ اور ۱۴ تاریخ کو جنگ اور بھی شدت پکڑ گئی ۔ روسیوں نے کودنو کے مغربی محاذ پر حملے پسپا کئے نیرلو اور بگ کے درمیان جرمن بہت بڑھ گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم دریائے سلینا پہنچ گئے ہیں ۔ اور نورزک کے گھاٹ کے بالمقابل ہیں دریائے سلینا جنوب کی طرف سے دریائے نیریو میں گرتا ہے اور لومزا سے ۲۶ میل مشرق کو ہے ۔ دریائے نورزک شمال کی طرف سے دریائے بگسا میں گرتا ہے اور سکولن سے ۱۸ میل شمال مشرق کی طرف ہے۔ نووو جارجیوسک تاحال روسیوں کے ہاتھ میں ہے جرمن بھاری توپوں سے اسپر گولہ باری کر رہے ہیں۔

وارسا کے مشرق کی حالت

وارسا کے مشرق میں جرمنوں کا دعوی ہے کہ لوزالس کے نواح اور شمال میں اور لوزالس و میزریس کے مابین جرمن آسٹروی افواج روسی مورچوں کو توڑ کر نکل گئی ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جنرل میکنسن کی فوجیں روز انکا سے میزریس تک روسیوں پر دباؤ ڈال رہی ہیں ۔ لوزالس اور میزریس بسٹ لٹوسک سے علی الترتیب ۶۳ اور ۶۴ میل شمال مغرب میں واقع ہیں روز انکا دریائے بگ پر بریسٹ لٹوسک سے ۴۴ میل جنوب میں ہے۔

سرویا پر حملہ

سرویا کا محکمہ اخبارات رقمطراز ہے کہ ۱۲ اگست کو غنیم نے بھاری ہوٹزر توپوں سے ملغراد پر گولہ باری کی سرویوں نے اسکا جواب دیا آسٹرویوں نے دریائے سیوا اور دریائے ڈینیوب کی بائیں کنارے خندق زن ہونے کی کوشش کی جسے سرویوں نے روک دیا۔

گیلی پولی میں مزید برطانی فوج

ایک فرانسیسی رپورٹ مظہر ہے کہ ۶ اگست کے بعد برطانویوں نے خلیج سولا کے ساحل پر کامیابی سے فوج اتاری ۔ اور قباتپہ کے مزید جنوب میں کچھ ترقی کی جس سے سلسلہ سرائے بیر کے ڈھلوانوں پر اپنے قدم بھی جما لیے۔

اخلاق النبی صلعم

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب خلف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

(۴)

حضور سرور عالم دشمنوں کے ساتھ بھی سلوک عفو اور رحم فرماتے باوجود قدرت اور طاقت کے ہمیشہ لوگوں کو معاف کر دیتے اہل مکہ کہ جہاں پر حضور سرور عالم کو ۱۳ سال تک دشمنوں نے اس قدر تکالیف اور رنج پہنچائے کہ جس کے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جناب کو دن رات گالیاں دیتے، راستوں میں کانٹے اور پتھر ڈالدیتے تاکہ حضور کو تکلیف پہنچے۔ نماز پڑھتے وقت ناپاک چیزیں اوپر ڈالتے حضور کے دشمنوں نے کئی صحابہؓ کو قتل کیا۔ دوپہر کی جلتی ہوئی ریت پر لٹایا۔ وطن سے نکالا اور پھر وطن سے باہر بھی انہیں آرام سے نہ رہنے دیا۔ ان پر حملے کئے سیکڑوں کو شہید کیا۔ اور بیجان لاشوں کے ساتھ بے ادبیاں کیں جس وقت مکہ شریف فتح ہوا اہل مکہ کو پورا یقین ہوگیا تھا۔ کہ حضور سرور عالم آج ہم سے پہلی شرارتوں اور ظلم کا خوب بدلہ لیں گے اور علاوہ اسکی جو کچھ چاہیں گے سو کریں گے لیکن جناب سرور عالم کے انصاف اور رحم کو دیکھئے کہ کس حد تک واقع ہوا ہے حضور نے تمام اہل مکہ کو جمع کرکے وعظ فرمایا۔ اور اس کے بعد آپ فرمانے لگے کہ اے اہل قریش اب تم سب کی کیا رائے ہے۔ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آؤں اور کیا سلوک کروں اہل قریش نے حضور صلعم کو یہ جواب دیا کہ اے ہمارے بھائی اے ہمارے بھتیجے رحم و شفقت کے ساتھ۔ طبریؒ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ نے یہ سنا تو آپ کا رحیم دل بھر آیا۔ اور آپ رونے لگے۔ اور فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک کروں گا۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔ اور یہ فرماکر اپنی زبان مبارک سے ہزار جان صدقہ اس پیاری زبان پر) وآیۃ کلام پاک کی پڑھی جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ یوسفؑ کی زبان سے فرماتا ہے۔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔ وہ سب سے بڑھکر مہربان ہے) کفار کے دلوں پر اس رحمت اور مہربانی کا یہ اثر ہوا کہ تمام حلقہ بگوش اور دل سے ممنون ہوتے۔ اور جوق در جوق حلقہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اور جناب سرور عالم کوہ صفا پر بیٹھے ہوئے سبھوں سے بیعت لیتے جاتے اس حالت میں حضور سرور عالم بشاشت سے مسکرانے لگے۔ اور جل شانہٗ کا شکر ادا کرتے تھے۔ کہ ایک وہ دن تھا کہ یہ تمام اہل قریش ہمارے دشمن تھے۔ اب یہ سب غلام بن گئے۔ واقع میں یہ بات ضرور ہے کہ تمام اہل تواریخ اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت اپنے عہد کے منافقوں کے ساتھ ایسا سلوک فرمایا کرتے تھے کہ آج تک جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ماسوا دیگی کوئی ایسا سلوک نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ ہمارے حضور سرور عالمؐ نے کیا کہ اللہ جل شانہٗ ارحم الراحمین ہیں۔ آپکو سختی کرنے کے واسطے تادیب فرماتا کہ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم (اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے اور تند خوئی کر ان پر۔ جناب حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودیہ عورت آپ کے پاس ایک بکری لائی جسکو زہر کھلایا گیا تھا۔ اور عرض کی کہ یہ ہدیہ ہے۔ آپ اسے ذبح کرکے کھائیں۔ الہام الٰہی سے آپ کو اس کا حال معلوم ہوگیا۔ آپ نے اس عورت سے یہ حال دریافت کیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں چاہتی تھی کہ اگر آپ سچے نبی مثل موسیٰ کے ہیں تو بچ جائیں گے۔ اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم آپ سے نجات پائیں گے اس لئے میں نے یہ کام کیا ہے (باقی آیندہ)

رسول مقبول صلعم کی پاک تعلیم اور

اخلاقی زندگی کے برتاؤ

رسول عربی صلعم کی زندگی صرف عام باشندگان شہر کے لیے ہی حسن معاشرت کی عمدہ اشاعت نہیں کرتی بلکہ مدبرین ملک کے لیے بھی علم اخلاق کے بڑے سودمند اسباق مہیا کرتی ہے۔ معاملات ملکی کو بطرز احسن انجام دینے کے لئے۔ جن کا قوم کی آیندہ قسمت اور بہبود پر بڑا اثر پڑتا ہے ایک غیر معمولی اخلاقی قوت کی ضرورت ہے۔ جبکہ دنیاوی معاملات اور کانشنس (ضمیر) میں اختلاف پڑتا ہے۔ تو اس وقت مشاہیر عالم کی مثالیں بڑی سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ ایسے پیغمبر بہت کم ہیں جن کی زندگی سے پولیٹکل اخلاق کے سبق جو نازک موقعوں پر صادر ہوئے سبھوں حاصل ہوسکیں

آجکل ملک یورپ میں معاہدوں میں ایک ایسی ڈپلومیسی شامل یا داخل ہوگئی ہے جس کی وجہ سے فریقین حسب موقع اور منشاء ہر وقت خلاف ورزی کرسکتے ہیں۔ اور آج کل کی حکمت عملی میں راستبازی کو کچھ دخل نہیں دنیاوی نفع کے لئے خود غرضی، بیجا اور ادنیٰ خواہشات نے اخلاق کے اعلیٰ مفہوم کا خون کردیا ہے۔ چنانچہ آج کل تمام یورپی اقوام ایک دوسرے پر راستبازی سے خلاف ورزی کا الزام لگاتی ہیں۔ اور تمام یورپ میں بہت زور شور سے اس پر نکتہ چینیاں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ تو سب ایک ہی مذہب پر چل رہی ہیں۔ جو ان کو اس معاملہ میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتا نہ ان کے مذہب وحشی پن کو کچھ ریفارم کرسکتا ہے

قومی معاہدے تو برطرف۔ حضرت مسیح کی زندگی سے ہمکو میاں بیوی کے تعلقات کا بھی کوئی سبق نہیں ملتا۔ نہ مسیح کبھی معاشرتی و ملکی یا مذہبی معاملات میں کوئی نمونہ پیش کرسکے انہوں نے خود اس امر کا اعلان کردیا تھا کہ خدا کے حکم کے موافق وہ اپنے پیروکاروں کے لئے ایک تسلی دہندہ کا وعدہ کرکے دنیا سے رخصت ہوجاویگا۔ اور وہ تسلی دہندہ ایسا ہوگا کہ دنیا کو اس کی زندگی اور شرع ایک حقیقی آرام اور صلح بخشیگی اور وہ موعودہ فارقلیط حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنہوں نے اپنی پرائیویٹ زندگی سے تمام دنیا کو معاشرتی، اخلاقی، مذہبی، ملکی اور آئینی اسباق تمام اقوام کو دئے آنحضرت صلعم نبی بھی تھے اور حکمراں بھی۔ نبی کی حیثیت سے آپ نے سچائی اور حق کی تعلیم دی۔ اور بحیثیت حکمران اعلیٰ اخلاقی قوانین جاری کئے اور معاہدوں پر قایم رہنے کی ضرورت پر بہت زور دیا۔ آپ کی راے میں وہ مسلمان ہی نہ تھا جو وعدہ خلاف اور دغاباز ہو۔ اور آپ نے ان ناشایستہ رسوم کی بڑے زور سے مخالفت کی اسلامی اخلاقی قانون کے مطابق جو شخص وعدہ خلافی کرے وہ ریاکار ہے۔ اس میں اور ایک سچے مسلمان میں کوئی مشابہت نہیں۔ آپؐ نے اور آپ کے متبعین نے ان اسلامی مسئلوں کا جو فائدہ رساں ہیں جس قدر زبان سے اعلان کیا اسیقدر عمل کرکے دکھایا معاہدوں پر قایم رہنے کی بابت قرآن پاک میں بہت سخت احکام ہیں۔ اور یہ مقدس کتاب ایسے احکام سے پُر ہے

ایسی تعلیمات کا عملی پہلو دکھانے کے لئے ہمکو تاریخ کی طرف رجوع ہوکر رسول صلعم کی زندگی میں سے صرف ایک واقعہ پر غور کرنا چاہیے۔ وہ یہ کہ مدینہ منورہ میں جہاں آپ دشمنان لعین کی جابرانہ کارروائیوں سے مجبور ہوکر اقامت گزین ہونے پر مجبور ہوئے تھے چھ سال رہنے کے بعد آپ نے بیت اللہ شریف جانے کا قصد کیا۔ مذہبی جوش اور وطن مالوفہ کی یاد دشمنوں کی مخالفت اور ان کی ناجائز حرکات کے خیال پر غالب آگئی

اور ۱۴۰۰ النفوس یقین کر کے کہ خانہ خدا تمام باشندگان عرب کے لئے جو وہاں پاک نیت سے جائیں کھلا ہوا ہے بسفر کو روانہ ہوگئے۔ لیکن اہل قریش نے اپنے پرانے معاہدوں کی خلاف ورزی کر کے ایک مسلح جماعت علانیہ اہل اسلام کے روکنے کی نیت سے تیار کی رسول خدا نے ایک ایلچی عربوں سے اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ لیکن اُس کی توہین کی گئی۔ بلکہ ایک دستہ فوج نے آپؐ پر تیروں کی بوچھار بھی کی۔ لیکن سخت سے سخت آزمایش بھی رسولؐ کے حلم کو متزلزل نہیں کر سکتی تھی۔ اور نہ بدترین برتاؤ ہی آپ کو آپ کی علو ہمتی سے باز رکھ سکتا تھا۔ آپ کے ہمراہیوں نے ۸۰ آدمی گرفتار بھی کئے لیکن آپ نے اُن کو وہیں معاف کر دیا۔ الا یہ مہربانی بالکل بے سود ثابت ہوئی۔ اور اہل عرب برابر مخالفت کرتے رہے۔ آخرالامر ایک صلحنامہ قرار پایا۔ جو بحث کہ رسول خدا اور اہل قریش کے درمیان ہوئی اُس سے آنحضرت کی بردباری اور انکساری اور دشمنان دین کی ہٹ دھرمی کا پورا پتہ لگتا ہے۔ رسولؐ اللہ نے اس طرح آغاز کیا۔

"شروع اللہ کے نام سے جو رحیم اور رحمان ہے"۔ ان الفاظ کی مخالفین نے تردید کی۔ اور آنحضرت اُن کے ان الفاظ پر راضی ہوگئے۔ "اے خدا تیرے نام سے" بعدازاں رسولؐ اللہ نے لکھایا: مفصلہ ذیل شرائط صلح محمدؐ رسول اللہ کی طے کی ہوئی ہیں۔ ان الفاظ پر بھی رسالؐ کے پیروؤں اور مخالفین میں ایک سخت مباحثہ ہوا۔ اور یہ الفاظ قرار پائے۔ یہ شرائط محمدؐ بن عبداللہ اور اہل قریش کے درمیان طے پائے ہیں۔ ان باتوں سے اہل اسلام کے دل جو پہلے ہی سے بھرے ہوئے تھے اور بھی بھڑک اُٹھے۔ لیکن صلح کن اور رحیم پیغمبر نے ازراہ دور اندیشی اپنے ہمراہیوں کی تسلی کر دی اور ان شرائط پر جو قریش نے بطیب خاطر طے کئے راضی ہو کر نزاع کا خاتمہ کیا۔ یہ شرائط بذات خود دلچسپ ہیں۔ کیونکہ ان شرائط سے رسول کریمؐ کی دلی شرافت اور نیک نیتی پر روشنی پڑتی ہے۔

(۱) کوئی شخص خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جو قریش سے رسولؐ کی جماعت میں جائے فوراً قریش کو واپس دیا جائے۔

(۲) کوئی شخص جو مسلمانوں کی طرف سے اہل مکہ کے پاس چلا جائے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(۳) ہر قبیلہ جو مسلمانوں یا قریش کا حلیف بننا چاہے بن سکتا ہے۔

(۴) مسلمان بغیر حج کئے مدینہ واپس جائیں گے۔

(۵) ۱۰ برس کے واسطے مسلمانوں اور قریش میں قضیہ بند

(۶) اگلے سال مسلمانوں کو بیت اللہ کی زیارت کی اجازت ملجائے گی۔ صرف تین دن کے لئے۔ لیکن ہتیار نیام میں رہیں۔

یہ صلحنامہ حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔

صلحنامہ کے اختتام ہی پر ایک بڑی سخت آزمائش کا موقع آگیا۔ ایک شریف سردار نوجوان جو دل میں اسلامی محبت رکھتا تھا مسلمانوں کے خیمہ میں آیا۔ اور اسلام میں شریک ہونے کا اعلان کیا۔ ابن سہیل کے اسلام لانے پر مسلمانوں میں کچھ تھوڑی خوشی نہیں ہوئی۔ لیکن رسولؐ خدا جو کہ عہد کے بڑے پکے اور پابند تھے۔ اُنہوں نے سفراء قریش کو یہ نوجوان واپس دیدیا۔ اگرچہ ایسے زبردست اور با اثر شخص کا اپنی جماعت میں رکھنا بہت فائدہ مند تھا پر جوش نوجوان نے اپنے دینی آقا سے بہت گفت و شنید کی لیکن سب بے فائدہ تھی۔ جبکہ لوگ اُسے کشاں کشاں لئے جاتے تھے۔ رسول اللہؐ نے اس سے خطاب کیا اے ابوجندل صبر کر اور اللہ کی مرضی پر صابر و شاکر رہ اور اس پر اعتماد رکھ وہ تیرے لئے اور ان دیگر نوجوانوں کے لئے جو تیری طرح دُکھ اٹھا رہے ہیں مناسب انتظام کرنے والا ہے۔

اس سے بڑھ کر سنسنی خیز واقعہ اُس وقت ہوا جبکہ مسلمان مدینہ واپس آئے ایک اور نوجوان مذہبی جوش کی وجہ سے مکہ سے مدینہ آگیا۔ اس پر اہل مکہ نے دو سرداروں کو رسول خدا کے پاس بھیجا کہ وہ نوجوان واپس دیا جائے رسول خدا راضی ہوگئے۔ ابوبصیر نے اہل مکہ کے ایلچی سے گفتگو کی۔ اِس پر اُس نو مسلم نوجوان کو بڑی مایوسی ہوئی۔ اور اُس نے مکہ نہ جانے کا مستقل ارادہ کر لیا۔

جبکہ لوگ اُسے لے جارہے تھے۔ اُس نے ایک محافظ کو قتل کر دیا اور دوسرا خوفزدہ ہو کر مدینہ کو بھاگا تاکہ رسولؐ اللہ سے قتل کا واقعہ بیان کرے۔ اتفاقاً وہاں ابوبصیر بھی آگئے اور اُنہوں نے اپنی آزادی کی بابت جو خود اپنی قوت بازو سے پیدا کی تھی وکالت کی۔ اور یہ بھی کہا کہ اب آپؐ پر کوئی الزام نہیں۔ کیونکہ آپ نے مفرور کو اُن اشخاص کے سپرد کر دیا تھا۔ اور اس طرح معاہدہ کی شرط بھی پوری کر دی تھی۔ لیکن وہ مقرر خدا صلعم اِن تمام باتوں کے خلاف تھے۔ جبکہ ایک مرتبہ کسی سی شرط کی اُس کا برابر پاس کیا۔ جب ابوبصیر نے دیکھا کہ رسول خدا ان باتوں کو نہیں مانتے لوانہیں واپس دیدینے پر آمادہ ہیں تو وہ ایک غیر جانبدار مقام کو چلے گئے۔ اور وہاں ایک جماعت تیار کی

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد پر قایم رہنے کے باعث اُس مدد کو کھو دیا جو اِن لوگوں سے حاصل ہوتی۔ لیکن آپ اپنی زبان کے پابند رہے۔ اور دنیا کے لئے ایک ناقابل فراموش مثال قایم کر دی ہم اسی بات کے آرزومند ہیں کہ یہی طرز عمل آج کل یورپی اقوام کا ہو جائے اور وہ سنجیدہ معاہدے جو آج کل محض پالیسی کی باتیں سمجھے جاتے ہیں کچھ وقعت پیدا کریں۔

محمد یوسف خاں بریلوی

تحصیل کرناہ ضلع مظفر آباد کشمیر میں جلسہ

ایک جلسہ ۱۵۔ اگست ۱۵ء کو ۱۱ بجے دن کے بمقام ٹنگڈارہ بصدارت جناب معلی القاب منشی غلام حیدر خانصاحب تحصیلدار کرناہ منعقد ہوا جس میں کل عملہ تحصیل وسکول و ماسٹر و طلباء ہر دو اسکول ٹیٹوال و ٹنگڈارہ و دیگر زمینداران و لمبرداران علاقہ کرناہ و دراہ شامل تھے۔ اول طلبا ہر دو سکول نے نظم "تعریف اُس خدا کی جس نے جہاں بنایا" اور نظم برعہد معدلت مہد سرکار انگلیشیہ و وصف سری سرکار والا مدار فلمرو جموں و کشمیر پڑھکر سنائیں جن سے اہل جلسہ بے حد محظوظ ہوئے۔ بعدازاں جناب منشی غلام حیدر خانصاحب تحصیلدار نے سلطنت سرکار انگلیشیہ کے فوائد حاضرین جلسہ کے ذہن نشین کئے۔ اور ان سے فتح سرکار انگلیشیہ و سری سرکار والا مدار کے لئے دعا کرائی۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب اسکول ٹیٹوال و اسکول ٹنگڈارہ نے بھی اپنے اپنے طلبہ سے دعا کرائی اور صاحب ممدوح نے مبلغ ۵ؔ کی شیرینی حاضرین جلسہ پر تقسیم فرمائی۔ اور دس دس روپیہ شیرینی کے لئے طلبائے ہر دو سکول کو مرحمت فرمائے۔ اور جلسہ ۳ بجے دن کے برخاست ہوا۔ جناب تحصیلدار صاحب تعلیم کے نہایت شایق ہیں۔ اور ہر طرح سے اسکول ماسٹروں اور طلبہ کی عزت و حوصلہ افزائی کا خیال رکھتے ہیں۔ مکان مدرسہ ٹیٹوال جس کی نسبت دو سال سے دقت محسوس ہو رہی تھی۔ صاحب ممدوح نے اپنی جیب سے خرچ کر کے تیار کرا دیا ہے۔ جو کہ اُن کی مہربانی اور فراخدلی کا ثبوت ہے۔ ہم اسکول ماسٹر اور طلباء اُن کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہر دو سکول میں تعداد طلبہ بہت کم ہے۔ اگر جناب تحصیلدار صاحب جو کہ فرشتہ سیرت ہیں اور نہایت خلیق ہیں اس طرف توجہ مبذول فرما کر زیادتی طلبہ کے لئے۔ اس علاقہ کے باشندوں کو رغبت دلائیں گے۔ تو

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کا شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہوتی ہے اور گرمی خشکی جو کو نین یا کشتہ سے ہو جاتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتی ہے اور دودھ گھی وغیرہ کیلئے ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ بخار فساد خون بواسیر تخبیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہی مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں کھڑک جاتے ہیں انکے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچہ نکو راحت نیند آجاتی ہے اور خارش تر خشک ہیں فائدہ رسان ہے بکثرت تیار رہتا ہے باین ہمہ فی بوتل (عہ) خورد شیشی ۲ دو اونس ۱۲ کلاں ایک اونس ۱۱ٖ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان لیا یون تو اس زمانہ میں اشتہار دینگی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ ہمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضا رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری اکسیر نگر گولیان ضرور ہی استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیان اپنا اثر دکھلا کر خود مرلینے والوں کو فریفتہ کرینگے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں ویدوں طبیبوں نے اسکا استعمال کر اسکو پورا اثر دار اکسیر نافع تسلیم کر لیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو انکی بدولت اولاد بھی مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بینظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انمیں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شئے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی دبیہ ۱۶ گولی (عہ) یکمشت چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی کمیشن میں زائد ملے گی۔

ملنے کا پتہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

سرمایہ چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

دیسی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد جسم گٹھیا کیون نہ ہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ر **معجون مرمل** ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۱۴ خوراک (عہ) **خواہش مستورات** زیادہ کرے فی درجن (عہ) **خواہش مستورات** کو کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فی درجن ۱۲ر **پروال** شیشی ۵ر **کھانسی** تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فی درجن ۸ر **طلسمات شفا** آپ نے امرت دہارا عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اس کی بھی آزمائش کر کے فائدہ اٹھائے گا چونکہ مفید بخار درد سر بدہضمی۔ اعضا شکنی تخمہ ہیضہ بچش۔ ریح۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۸ر **حبوب آتشک** یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جس کا کہ جسم بباعث عطائی دوا کہ مون ہے جس ہیں کہ جزو یا پارا سکیوں وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کر کے باقی ماندہ جسم کو اصلی حالت پر کر دیتا ہے۔

ملنے کا پتہ

حقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ سرہا نا مکان ۱۱۴۹

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالون پہ لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک بذمہ خریدار وی پی طلب نامہ

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی

مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جسکی آنکھون میں لگے غبار پیدا ہو گیس کا انجن آٹے کی مشین کا انجن برف کا انجن دہند پیدا کریے مزضیکہ کوئی انجن ایسا نہیں جو بجائے نقصان کے آنکھون کو فائدہ دے۔ اور روشنی بڑھا وے۔ ہان ایک ہے۔ **ناکھی انجن** کیسی ہی سرخی ہو غبار ہو۔ دہند ہو۔ جالا ہو۔ کھٹک ہو ملد ہو۔ نزلہ ہو رتوندہ ہو ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن یا اصلی آنکھون کی خرابی کی وجہ سے سب کو دفع کرتا ہے پھر لطف یہ کہ جس طرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہنچانے والا ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھون کی جملہ خرابیون کو دفع کرتا ہے منٹون میں اپنا اثر دکھائے گا اور واہ واہ کہلائے گا قیمت فی تولہ ۱۲ر چھ ماشہ ۷ر ایجنٹون کی ضرورت ہے معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ اور اس پتہ سے طلب کرو اپنا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

ایس ایم موسیٰ علیسی رفعت پورہ مراد آباد

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اوٹھائیں یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدہ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیون کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس (۱۲) تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنہ۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولائتی خوشبودار پہولونکی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بناکر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پہول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جہائیں چھیپ اور جھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ فوڑہ اور بیرونق ہو جاتا ہے انکو مٹا کر ایسی تازگی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگاکر تھوڑی دیر کے لیے چہرہ سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل (عہ) تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پرو پرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۔

نمبر ۵۷۵

اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت
سالانہ: تین روپئے
ششماہی: ایک روپیہ ۹ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور۔ یوم چہارشنبہ یکم ستمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۹۔ شوال المکرم ۱۳۳۳ھ ہجری — نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٹلی کا ترکی کے خلاف اعلانِ جنگ

محاربہ عظیم یورپ جس ہیبت ناک صورت میں نمایاں ہوا۔ اور جس سرعت کے ساتھ اس کے جہاں سوز شعلے ممالک متصلہ میں نار حرب کو مشتعل کرنے کا باعث بنے، اُس کی مثال نہ تو کہیں قرون اولیٰ میں ملتی ہے اور نہ قرون متوسطہ میں اس کی کوئی نظیر ہاتھ آتی ہے

ہندوستان کے محاربہ عظیم (مہابھارت) کو اس کے مقابل لانا۔ بعینہٖ آفتاب عالمتاب کے سامنے چراغ روشن کرنے کے معنی رکھتا ہے۔ حروب صلیبیہ جن کے مستحاربین کی تعداد لاکھوں بیان کی جاتی ہے۔ موجودہ جنگ کے مقابلہ میں زیادہ وقیع نہیں ٹھہرتیں۔

آج جبکہ تمام دنیا اس جنگ کے اثر سے متاثر اور تقریباً دو تہائی نفوس عالم متالم، اور ایک تہائی رقبہ میں پامال نظر آتا ہے، نیز یہ کہ یورپ کی دول عظمیٰ اپنے اپنے رکھ رکھاؤ کے لئے۔ باہم دست و گریباں ہیں۔ تو کیا یہ موجودہ صورت کچھ کم تشویش انگیز نہیں ؟ کہ ان گتھیوں پہ یکے بعد دیگرے نئی گرہیں پڑتی جاتی ہیں۔ افسوس کہ معاملات ابھی زیادہ پیچدار اور حالات حاضرہ یوماً فیوماً مہیب صورت اختیار کرتے جاری ہیں

خدانخواستہ اگر چندے یہی صورت رہی تو اُن جانوں کے علاوہ جو حفاظت و مدافعت وطن کے لئے پیش ہونگی، دنیا کا ایک بڑا حصہ تباہ و برباد ہو کر رہ جائیگا آبادیاں کھنڈروں کی صورت میں تبدیل ہو جائیں گی۔ بلاد و امصار بابل و نینوا کی یاد تازہ کریں گے۔ نظام عالم میں ایک فتور عظیم رونما ہو گا۔ دنیا کا ایک بڑا حصہ تہذیب و ترقی کی دوڑ میں تھک کر اس درجہ مضمحل ہو جائیگا۔ کہ از سرِ نو آباد ہونے کی صورت میں ایک صدی قبل کا تمدن بمشکل قایم رہ سکیگا۔ غرض اس طرح جو نقصانات لاتعد و لاتحصیٰ اہل دنیا اور حکومتوں کو برداشت کرنا پڑینگے اُن کی تلافی کئی صدی تک ممکن نہو گی۔

اِس ہفتہ حربی سلاسل میں جو ایک نئی گرہ پڑی ہے۔ وہ اٹلی کا ترکی کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

اِس جنگ کی یہ خصوصیت کہ ہر ایک سلطنت کئی کئی دشمنوں سے مختلف میدانوں میں زور آزما ہے ابھی تک اٹلی کو حاصل نہ تھی۔ دولت برطانیہ ایک طرف فرانس کی معیت میں بلجیم اور سرحد فرانس کی رزمگاہوں میں جرمنوں سے اور دردانیال میں ترکوں سے جنگ آزما ہے اور شط العرب و عدن میں تنہا۔ اور روس پولینڈ و صوبجات بالٹک میں جرمن و آسٹریا کے سخت سے سخت حملے برداشت کرنے کے باوجود آرمینیہ میں ترکوں پر ہجوم کر رہا ہے البتہ اٹلی ابھی تک صرف آسٹریا کے مختصر محاذ پر حملہ آور تھا لیکن اُس نے اِس اعلان جنگ کی صورت میں اپنے لئے ایک اور میدان تلاش کرتے ہوئے مذکورۂ بالا تخصیص بھی حاصل کر لی۔

اطالیہ اور دولت عثمانیہ کے تعلقات جنگ طرابلس الغرب کے بعد اندوکی معاہدہ لوزان پھر مصالحانہ ہو گئے تھے جو جنگ موجودہ میں آج تک مصلحتاً قایم تھے۔ یا یوں سمجھئے کہ اُن کے قطع ہونے کا وقت نہ آیا تھا

ناظرین کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ اٹلی اس جنگ سے پہلے آسٹریا و جرمنی کا حلیف تھا۔ لیکن موجودہ حالت میں اُس نے اپنے مواعید سابقہ پر کاربند ہونا اپنے لئے غیر مفید اور آسٹریا سے الجھ پڑنے میں باغ آرزو کو نزدیک تر پایا۔ تو ترکی کو جو ابھی چند سال قبل اُسکا ایک دلچسپ شکار تھی۔ اس موقع پر فراموش کر دینا اُس کے مقاصد کے منافی تھا۔

اطالیہ کی ایک عرصہ تک غیر جانبداری۔ اور بعدہ اپنے حلفاء ہی سے برسر پیکار ہونا۔ اس خیال کا موید تھا۔ کہ یہ عنقریب پھر آل عثمان کے مقابل آنے والی ہے۔ کیونکہ سنہ ۱۹۱۱ء میں جس اُمید کیساتھ طرابلس الغرب پر حملہ کیا گیا تھا اُس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور نقصانات کثیرہ کے مقابلہ میں جو کچھ ہاتھ آیا وہ بہت ہی گراں قیمت کا سودہ رہا۔ تو جو خسارہ اس طرح برداشت کرنا پڑا۔ اُس کے پورا کرنیکا موقع اس بہتر اور کب میسر آسکتا تھا

اب دیکھنا یہ ہے کہ اِس اعلانِ جنگ سے اطالیہ کے خساروں کی تلافی کہاں تک ہو سکے گی۔ کیونکہ جزائر بحیرہ ایجین کا جز اہم جنگ بلقان میں یونان کے حصہ میں آچکا۔ رہوڈس اور اُس کے شمالی و غربی جزائر وہ خود حاصل کر چکی اس لئے اِس سفرہ پر کسی نرم لقمہ کی تو توقع نہیں۔ البتہ سواحل سوریا (شام) وانا ضول اِس کی آرزو برلانے کے لئے اپنا اپنا آغوش پھیلائے ہوئے ہیں

یا دردانیال کی سعادہ امداد کا مستحق ہے۔

ہمارا یہ خیال کچھ بیجا نہیں۔ کہ اگر اٹلی کو ایٹلائین کے خلاف زور آزمائی کرنا تھی تو وہ کیوں اعلانِ جنگ کے بعد ہی اتحادیں کے ساتھ شامل نہ ہوگیا۔ اس کو ہم خود غرضی پر محمول کئے بغیر نہ رہیں گے۔ کہ اس نے اپنے منافع پر نظر رکھتے ہوئے اب تک الگ رہنا اپنے لئے مفید سمجھا۔ اگر یہ اس وقت جبکہ روس گلیشیہ میں بڑھتا چلا آرہا تھا۔ آسٹریا پر حملہ آور ہوتا۔ یا بحر روم و دردانیال کے معرکوں کی ابتدا میں ہاتھ بٹاتا تو ضرور اچھے نتائج حاصل ہوتے۔ اور برطانیہ و فرانس کے دلوں میں اس کی جگہ ہوتی۔ لیکن اس سے حسب عادت مستمرہ ایک خود غرضانہ حرکت سرزد ہوئی جس کے باعث وہ کسی فائدہ کا مستحق نہیں ٹھہرتا۔

بعض مبصروں کا خیال تھا کہ اٹلی کی شرکت جنگ اس جنگی ڈرامہ کا آخری سین ہوگا لیکن کوئی قرینہ ابھی تک اس خیال کا موید نظر نہیں آتا۔ ہماری مدت سے آرزو ہے کہ جس طرح ممکن ہو جلد سے جلد امن قایم ہو اور تلاطم مصائب سکون اختیار کرے ہماری اولین خواہش یہی ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کو اس میں خاطرخواہ کامیابیاں حاصل ہوں اور اس کا مسلمہ تفوق ہمیشہ قائم رہے۔ اس کے ساتھ ہی ہماری یہ آرزو ہے۔ کہ ممالک اسلامیہ حتی المقدور پامالی سے محفوظ رہیں

"ابھیودیہ" کا دوسرا جنم

اخبار ابھیودیہ نے ضمانت طلب کئے جانے اور آنریبل پنڈت مدن موہن صاحب مالوی کا اپنے ساتھ ضمانت داخل کرنے کی صورت میں ناانصافی سمجھ کر ادخال ضمانت سے انکار کرنے کے متعلق ہم اپنی پچھلی اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھ چکے ہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ صوبہ کے اعلیٰ حاکم سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے نہایت دور اندیشی اور غایت منصف مزاجی سے ضمانت کا حکم واپس لے لیا ہے۔ اخباری دنیا یہ خبر نہایت مسرت کیساتھ پڑھیگی۔ کہ اخبار "ابھیودیہ" اسی شان کے ساتھ اسی ہفتہ میں شایع ہوجائیگا۔

سر جیمس مسٹن بالقابہ کی یہ عدل گستری عوام کی نگاہوں میں اعلیٰ عزت کو کئی گنا زیادہ کردے گی۔ بہرنہج ہمارے لاٹ صاحب کا یہ کام قابل تعریف ہے۔

مدینہ اپنے معصر کو اس کی دوبارہ زندگی پانے پر دلی مبارکباد دیتا ہے۔

فیجی کے ہندوستانی قلیوں کی افسوسناک حالت

گورنمنٹ ہند نے حال میں ہندوستان سے باہر جانے والے قلیوں کی حالت کی تفتیش کرنے والے کمشنروں کی رپورٹ شایع کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جزیرہ فیجی کے غربت زدہ ہندوستانیوں کی حالت بہت ہی افسوسناک ہے۔ ہرسال وہاں دس لاکھ معاہد قلیوں میں سے تقریبًا ۹۲۶ آدمی خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو مزدور پابند معاہدہ نہیں ہیں اُن میں ۱۴۷ کی شرح سے خودکشی کرکے مرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں ہر ۸۵ آدمیوں میں سے ایک نے خودکشی کی۔ یہ تعداد نیٹال کے مقابلہ میں بھی زیادہ ہولناک ہے۔ نیٹال میں جب ہندوستانیوں نے سب سے زیادہ خودکشی کی تھی تب بھی ہر دس لاکھ پر ۶۲۲ سے زیادہ کا اوسط نہ تھا۔ یعنی ۱۴۵۰ میں سے صرف ایک خودکشی کا مرتکب ہوا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ فیجی کے ہندوستانی قلیوں کو نیٹال سے بھی زیادہ مصیبت اٹھانی پڑتی ہے۔

سرکاری قانون یہ ہے کہ اگر ۱۰۰ پابند معاہدہ قلی ملک سے باہر بھیجے جائیں تو اُن کے ساتھ صرف ۴۰ عورتیں رہیں۔ یہ قانون جو تقریبًا ۳۰ سال سے جاری ہے ظاہر کرتا ہے کہ یہ طریقہ کس قدر برائیوں کا موجب ہے۔ یہ تھوڑی سی عورتیں وہاں یورپین زمینداروں کے علاقہ میں بہت سے مردوں کے ساتھ کس طرح رہتی ہیں۔ اس کا حال سرکاری رپورٹ اس طرح بیان کرتی ہے

زیادہ تر پابندہ معاہدہ عورتیں اُن مردوں کی منکوحہ نہیں ہوتیں جن کے ساتھ وہ رہتی ہیں۔ ان بے نکاح عورتوں میں کچھ طوائفوں کی طرح بھی رہتی ہیں۔ اگر کوئی آدمی (نکاح) فقط بھی ہوتا ہے تو برائے نام۔ بالعموم وہ انہیں کے ساتھ رہتی ہیں جن کے ساتھ وہ ناجائز تعلق پیدا کرلیتی ہیں۔ لیکن اُن کے لئے بہت سے راستے ترغیب و تحریص کے کھلے رہتے ہیں۔ کیونکہ ان مقامات پر بہت سے ایسے غیرشادی شدہ نوجوان رہتے ہیں جن کے پاس اپنی ضرورتوں سے زیادہ دولت ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر عورتیں اپنے پہلے محافظوں کو چھوڑکر دوسروں سے تعلق کرلیتی ہیں جس کے باعث عمومًا لڑائی جھگڑوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہر مقام پر عورتوں کے جھگڑے خودکشی اور مارپیٹ کی سنگین وارداتوں کا باعث ہوتے ہیں۔

اسی رپورٹ میں دوسری جگہ لکھا ہے۔ "عورتوں کو کام سے غیر حاضر ہونے کی اجازت دینے میں اندیشہ ہے۔ کہ غیر منکوحہ و نیز دوسری عورتیں جو یونہی اپنے محافظوں کے ساتھ رہتی ہیں بہکالی جائیں گی"۔ جو عورتیں ہندوستان سے آتی ہیں اُن کا بیشتر حصہ فاحشہ اور بدچلن نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لوگ انہیں خیال کرتے ہیں۔ جو آفت رسیدہ ناپاک زندگی سے بچنا چاہتی ہیں وہ ہی اپنے ملکوں کو چھوڑتی ہیں۔

انگلستان کی عورتوں کا جدید مطالبہ

حقوق طلب عورتوں نے جذبات حب الوطنی سے مجبور، اور اپنی جنگجویانہ کارروائیوں سے دست کش ہوکر تمام دنیا سے جو خراج تحسین حاصل کیا تھا۔ اب وہ ہر جگہ جلوس نکالکر نوجوانوں کو ملک کی حفاظت کے لئے بھرتی ہونے پر آمادہ کرنے کے لئے سرگرمی سے کام کررہی ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ انہوں نے اپنے حقوق طلبی کے کام کو چھوڑ دیا ہے۔ ہرگز نہیں آج کل چونکہ مردوں کے میدان جنگ میں مصروفیت کے باعث عورتوں کی ایک کثیر تعداد اُن کی جگہ مختلف کاموں پر لگی ہوئی ہے۔ اس لئے کام کرنے والے آدمیوں کو خطرہ ہے۔ کہ کہیں ہمیشہ کے لئے عورتیں اُن کی جگہ نہ لے لیں۔ کیونکہ جس جس صیغہ میں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ وہاں شرح مزدوری کم ہے کیونکہ عورتیں کم شرح پر بھی کام کرنا منظور کرلیتی ہیں۔ اس لئے کام کرنے والے مردوں کو بجا طور پر خوف ہورہا ہے کہ کہیں عورتیں ہر ایک کام میں حصہ لے کر اُن کی مزدوری کو کم نہ کرادیں۔ اِس لئے سول سروس اور محکمہ تعلیم میں سوائے خاص حالات کے عورتوں کو مردوں کے مساوی تنخواہ نہیں دیجاتی۔ مسز پنکہرسٹ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ عورتوں کو سرکاری کام کے لئے بھی فی گھنٹہ اسی شرح سے مزدوری دی جانی چاہیئے جس شرح سے کہ مردوں کو دیجاتی ہے۔ لیکن مسٹر لائیڈ جارج نے اس مطالبہ کو شرف قبولیت بخشنے سے انکار کردیا۔ اور اس کی وجہ یہ قرار دی ہے۔ کہ عورتیں ایک گھنٹہ میں اتنا کام نہیں کرسکتیں جتنا کہ مرد کرسکتے ہیں۔ البتہ آپ نے یہ منظور فرمالیا ہے کہ گورنمنٹ جو نئے کارخانے کھول رہی ہے اُس میں کچھ عرصہ تک کام کرنیوالی عورتوں کو مردوں کے مطابق ہی مزدوری دی جائے گی۔

امریکہ میں جرمنوں کی ریشہ دوانیاں

اخبار "نیو یارک ورلڈ" ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جرمن ریشہ دوانیوں کے متعلق مزید انکشافات شائع کرتا ہے۔ سامانِ خوراک حاصل کرنے کا ایک طریق یہ سوچا گیا تھا کہ ڈنمارک میں نہایت کثرت سے گیہوں اور دیگر اشیاء خوردنی کی درآمد کا انتظام کیا جائے تاکہ اہل ڈنمارک اس غلہ کو جو ان کی ضروریات سے زاید ہو آسانی سے باہر بھیجنے پر آمادہ ہوجائیں۔

امریکن اخبارات جہاز عربی کی غرقابی پر سخت برہمی کا اظہار کررہے ہیں۔ ان کے خیال میں جرمنی سے معقول پسندی کی توقع رکھنا محض فضول اور عبث ہے۔

تازہ تار

جرمنی کی طرف سے رومانیہ کو دھمکی۔ الٹی میٹم تک نوبت پہنچنے کا اندیشہ

لندن۔ ۲۳۔ اگست صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ بخارسٹ پایہ تخت رومانیہ میں اندیشہ کیا جاتا ہے کہ ترکی کو سامان حرب روانہ کرنے کے مسئلہ کے متعلق جرمنی عنقریب رومانیہ کو الٹی میٹم دینے والا ہے معلوم ہوا ہے کہ رومانوی سپاہ مقام پریڈیل جمع ہو رہی ہے۔ جہاں ترکی کو جانے والے سامان حرب کی لدی ہوئی بہت سی گاڑیاں رکی پڑی ہیں اس کے علاوہ مقام جیسی میں بھی سپاہ فراہم ہو رہی ہے۔ اور سپاہ نے ٹیرولیم کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

قسطنطنیہ میں اضطراب

لندن۔ ۲۵۔ اگست۔ صوفیا پایہ تخت بلغاریہ میں قسطنطنیہ سے اطلاع پہنچی ہے کہ عوام الناس موجودہ حالت کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں گذشتہ ہفتہ کے اندر گیلی پولی میں شدید جنگ وقوع پذیر ہوئی ہے اور ہر روز ہزارہا مجروح قسطنطنیہ میں آرہے ہیں اور تازہ دم سپاہی دردانیال کو جا رہے ہیں روٹی اور کوئلہ کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔

سرویہ پر حملہ کرنے کی طیاریاں
بلغاریہ کو انتباہ

لندن۔ ۲۶۔ اگست خبر آئی ہے کہ سرویہ پر حملہ کرنے کی غرض سے دریائے ڈینوب کے شمالی کنارے پر آسٹروی اور جرمن سپاہ کی عظیم جمعیت فراہم ہو رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ماہ گذشتہ میں مغربی سرویہ پر فوج کشی کرنے کے مصیبت خیز نتائج سے فائدہ اٹھا کر آسٹروی اور جرمن کمانڈروں نے شمال مشرق کی طرف سے سرویا پر حملہ کرنیکا فیصلہ کیا ہے اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ بلغاریہ میں سے اپنی پیش قدمی جاری رکھیں

بخارسٹ سے ٹائمز کو اس مضمون کا پیغام پہنچا ہے کہ مجوزہ چیرہ دستی کے متعلق بلغاریہ کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ اگر اس نے مخالفت کی تو اس کا بھی الجیم کا سا حشر ہوگا اور اگر اس نے جرمنی کی تجویز کو منظور کر لیا تو اسے ۱۹۱۳ء کی شکستوں کا انتقام لینے کے لئے آزادی سے موقع دیا جائیگا۔ یہ سب باتیں رومانیہ کے طرز عمل پر منحصر ہیں۔ جس کے متعلق فی الحال کوئی آثار و قرائن نہیں پائے جاتے۔

آسٹروی جرمن افواج کی پیشقدمی

شملہ ۲۰۔ اگست۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

روسی اپنے نئے مورچوں کی طرف پسپا ہوتے ہوئے ساتھ ساتھ غنیم کی پیشقدمی کی حتی الامکان روک تھام کئے جاتے ہیں۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور مغرب کی جانب جیکب سٹیٹ اور ڈونسک کی سمت میں لڑائی قریباً سابقہ محاذ پر جاری ہے ولنا کیطرف غنیم نے متفرق مقامات پر حملے کئے ہیں

دریائے نیمن کے وسطی حصہ میں روسی رفتہ رفتہ دریا کے مغربی کنارے پسپا ہو رہے ہیں۔ دریلیئے بو برا اور بریسٹ لٹوسک کے درمیانی علاقہ میں غنیم نے بیلسک اور بریسٹ لٹوسک کے مابین نہایت شدت سے حملہ کیا اور روسی سپاہ پر دباؤ ڈالا

جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمن دریائے نیرو کو متدم ٹوکن کے جنوب میں عبور کر گئے ہیں۔

بریسٹ لٹوسک کے مغرب میں غنیم نے دریلیئے بگ کے دائیں کنارے سے روسی مورچوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر دسیوں نے انہیں پسپا کر دیا۔ غنیم پیانیٹیا سے بریسٹ لٹوسک کو جانیوالی سڑک پر پیشقدمی کرنے کی کوشش کر رہا ہے

روسی پسپا ہو رہے ہیں

لندن۔ ۲۶۔ اگست۔ روسی ہنوز غنیم کی پیشقدمی کی برابر روک تھام کر رہے ہیں اور نئے مورچوں کی طرف ہٹتے جاتے ہیں۔ مغرب اور شمال مغرب کیطرف سے دو جرمن افواج بیلوسٹاک پر فوجکشی کر رہی ہیں۔ مگر تخلیہ اور سوالویز کی طرح دریائے نیمن کے مشرقی کنارے کی طرف ہٹ آنے سے روسی بیلوسٹاک کو خالی کر دینگے۔ البتہ امید ہے کہ روسی گروڈنو پر جو نہایت مستحکم طور سے قلعہ بند کیا ہوا ہے اس وقت تک قابض رہینگے جب تک کہ ان کی فوج کا کثیر حصہ ولنا کے مشرق میں مجوزہ مورچوں تک نہ پہنچ جائے۔

۲۷۔ اگست۔ پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے غنیم کو ڈونسک کے قریب دریائے سوٹا پر پسپا کیا۔ ہدایات کے بموجب روسی دریا کے نیمن پر پسپا ہو رہے ہیں۔

ایران میں بد امنی

پیٹروگراڈ۔ ۲۰۔ اگست۔ طہران کے برقی پیغامات سے پایا جاتا ہے کہ قزاقوں کے مقامی جتھے ایرانی جنڈرمریر حملہ کر رہے ہیں اور انہوں نے مقام بروجرد میں جنڈرمہ کی دو توپیں اور گولہ بارود کا سامان چھین لیا ہے۔ سویڈنی افسر بمشکل جان بچا کر نکل گیا۔

بریسٹ لٹوسک میں روسیوں نے ہتھیار ڈالدیئے

ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار موصول ہوا ہے

”روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ غنیم نے کمک پہنچ جانے پر فریڈرک سٹیٹ کے جنوب مغرب میں پھر جارحانہ کارروائی اختیار کی اور ڈونسک کیطرف نہایت شدید اور خونریز جنگ وقوع میں آئی پونیویز سے ۳۰ میل جنوب دریائے سوٹا پر روسیوں نے جرمنوں کو دریائے ولنا کیطرف پسپا کر دیا اور ۲۵۔ اگست کو غنیم کے حملہ کی روک تھام کرنے کے بعد روسی بتدریج دریائے ولنا کے کنارہ پر پسپا ہو رہی ہے دریائے نیمن کے وسطی حصہ میں روسی سپاہ افسران اعلیٰ کی ہدایات پر کاربند ہو کر مشرق کیطرف پسپا ہو رہی ہے اور ...

ویدیر پکشا یہ کتاب ناگری زبان اور ناگری خط میں جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب انتقادری (باباجی) میرٹھی کی تصنیف ہے۔ بابو رام داس صاحب اگروال کے اہتمام سے رجنٹل پریس شہر جبل پور (سی پی) میں چھپی ہے اور جناب مستری غلام محمد صاحب مشین شاپ گن کیریج فیکٹری جبل پور (سی پی) سے مفت ملتی ہے آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں کتاب کیا ہے پورے بجروید کا بھاشیہ جو کہ پنڈت دیانندجی نے کیا تھا اس کا خلاصہ ہے۔ مولویصاحب کی طرف سے بعض اسپر نوٹ ہیں اور وہ بھی از حد مختصر ہیں۔ کتاب کی خوبی تو دیکھنے اور پڑھنے سننے پر منحصر ہے۔ تقطیع ۱۸×۲۲۔ صفحہ ۴۴۔ ٹائپ معمولی ہے۔

(۱) دعوت الحسن یہ ایک مختصر مگر نہایت خوشخط اور مترجمہ قرآنی دعاؤں کا مجموعہ۔ ۲۰×۳۰ کا غذ پر سولہ صفحہ کا رسالہ ہے اس میں وہ تمام دعائیں درج ہیں جو کہ قرآن مجید میں وارد ہیں اور ہر ایک کے پڑھنے کا طریقہ حاشیہ پر درج ہے۔

(۲) سی حرفی میاں سلطان احمد صاحب صوفی عاشقانہ سوز۔ پنجابی زبان میں ۲۰×۳۰ کا غذ پر زبان پنجابی میں نظم ہے اور اس کے ساتھ سی حرفی غمگین کی بھی ملتی ہے۔ یہ تینوں کتابیں میرٹھ شہر سہراب دروازہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب انتقادری (باباجی) سے مفت ملتی ہیں۔ اس زمانہ کے طالب ان سے طلب فرمائیں۔ آدھ آنہ کے ٹکٹ میں تینوں آسکتی ہیں۔

اقتباسات

راجا اشوک کے فرمان شاہی کی برآمد

مدراس میل رقمطراز ہے کہ ریاست حیدرآباد میں آثار قدیمہ کی ایک عجیب دریافت ہوئی ہے یعنی راجا اشوک کا ایک اور فرمان برآمد ہوا ہے۔ راجا مذکور بدھ مذہب اور برہما کے سوائے تقریباً تمام قلمروئے ہندوستان پر حکمران تھا جس کو آج ۲۱۳۲ صدیاں منقضی ہوتی ہیں۔

جنوبی ہندوستان میں راجا اشوک کے ۳ فرمان میں ایک دہلی اور دوسرا جانگوا واقع ساحل مشرقی میں تیسرا فرمان بمقام سدھاریاست میسور موجود ہے اب ایک جدید فرمان ہتی کی کانوں کے نواح میں پایا گیا ہے بعض اشخاص سونے کی تلاش میں تھے کہ انہیں فرمان مذکور پڑا ہوا مل گیا۔ ایک شخص نے دیکھا کہ کسی غار دار چٹان پر قدیم اور متروک الاستعمال وضع کے کچھ حروف کھدے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اُسے اس کی اصلیت دریافت کرنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا۔ پھر اس نے حروف مذکور کا ایک خاکہ کھینچکر گورنمنٹ ہند کے کتابہ شناس کے پاس بھیجا جو کتابہ مذکور کی اہمیت بھانپ کر فوراً مدراس اور حیدرآباد کی گورنمنٹوں کی اجازت لیکر موقع پر جا پہنچا۔ کتابہ کو بغور دیکھنے سے اس کا پہلا خیال کہ راجا اشوک کا فرمان شاہی معلوم ہوتا ہے پایۂ تصدیق کو پہنچ گیا جس مقام پر یہ دریافت ہوئی ہے۔ وہ ایک غیر مشہور اور چھوٹا سا ہے۔ اور رائچور دہلی سے چندان دور نہیں۔ اس کے نواح میں سونے کے پتھروں والی چٹانیں پائی جاتی ہیں۔ سرکاری کتابہ شناس عنقریب مدراس گورنمنٹ کو اپنی مفصل رپورٹ بھیجیگا جس سے اس قیمتی دریافت کا پورا پورا حال معلوم ہوگا۔

جیا بگا میں اضطراب انگیز واقعہ

۱۰ اگست کی شب کو جیا بگا واقع ضلع لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر ایک اضطراب انگیز واقعہ پیش آیا۔ اسٹیشن ماسٹر اسٹیشن میں موجود تھا۔ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مہندرو ناتھ نے ۳ دیہاتی جاٹ اور ایک بدچلن نوجوان عورت بلالی۔ اور سب شراب خوری کرنے لگے۔ اسٹیشن ماسٹر کو اس کی اطلاع دی گئی چنانچہ اس نے آکر اپنے اسسٹنٹ سے جواب طلب کیا۔ اس پر اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر طیش میں آگیا۔ اور جواب دہی کے بجائے اس نے اسٹیشن ماسٹر کے سر پر ضرب لگائی چوٹ کھاکر اسٹیشن ماسٹر حکام بالادست کو تار دینے کے لئے لپکا۔ لیکن مہندرو ناتھ نے اس میں بھی سبقت کی۔ اور دفتر میں داخل ہوتے ہی اس نے کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے جس سے اس کا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا۔ بعد میں اس نے ریلوے پولیس کو اس امر کا تار دے دیا۔ کہ اسٹیشن ماسٹر مجھے مارنا چاہتا ہے۔ لاہور ریلوے اسٹیشن کا انسپکٹر مسٹر گرین وڈ فوراً موقع واردات پر پہنچا۔ اور سرگرم تفتیش ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر اپنے فرائض کی انجام دہی کے وقت مدہوش تھا۔ اس نے خود ہی اپنا ہاتھ زخمی کر لیا۔ بلکہ اسٹیشن ماسٹر پر حملہ بھی کیا۔ مزید تحقیقات ہو رہی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ حکام بالادست اس معاملہ کا نہایت سختی سے نوٹس لیں گے۔

کتوں سے زخمیوں کی تلاش میں مدد

رسالہ یونائیٹڈ سروس میگزین نے فرانس کے ایک اخبار سے بعض نہایت دلچسپ حالات جنگی کتوں کے متعلق اخذ کرکے شائع کئے ہیں جنکو ہم سول ملٹری نیوز سے لیکر لکھتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ میں اہل فرانس کتوں سے بہت فائدہ مند کام لے رہے ہیں۔ بالخصوص زخمیوں کے تلاش کرنے اور زخمیوں کو امداد پہنچانے میں کتے بہت مفید ثابت ہوئے پہلے پہل کتوں کو چار متفرق طریقے سکھائے گئے اور انکا بغور تجربہ کیا گیا۔ اول طریقہ تو یہ ہے کہ کتوں کو یہ سکھلایا گیا ہے کہ جب وہ کسی زخمی کو معلوم کریں تو اس کے پاس کھڑے رہیں اور مسلسل بھونکنا شروع کردیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کتا زخمی سپاہی کی ٹوپی لے آئے مگر تجربہ سے اس طریقہ میں نقص پایا گیا۔ اس لئے کہ سخت منہ والے کتے کے منہ میں اس ٹوپی کا کنارہ آنا ذرا دقت کا کام ہے اور اگر ٹھڈی کے تسمہ کے ساتھ وہ ٹوپی زخمی کے سر پر ہو تو کتے کو اس کا اتارنا زیادہ تر مشکل ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ وہ اپنی اس کوشش میں زخمی آدمی کے سر پر کاٹ بھی کھائے۔ تیسرا طریقہ یہ کہ کتے کے کاسہ میں ایک ہلکی سی تھیلی لگاکر اس میں روئی کا پھایہ رکھ دیتے ہیں اور اس پھایہ کو نکال کر زخمی اپنے زخم میں لگا لیتا ہے۔ مگر اس طریقہ میں یہ نقص ہے کہ اگر زخمی بیہوش ہو تو وہ اس روئی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ چوتھا طریقہ یہ ہے کہ زخمی کا کھوج لگا کر کتا واپس جائے اور پھر ہسپتالی اردلی کی رہنمائی کرکے اس کو زخمی کے پاس لیجائے۔

بہت سے تجربوں کے بعد آخر کار فرنچ فوجی حکام نے یہ تجویز کی ہے کہ آخری تینوں طریقوں کو اکٹھا کر دیا۔ اب یہ کام بہت ہی غریب اور حلیم کتوں سے لیا جاتا ہے۔ ان کو تربیت دی گئی ہے کہ اگر زخمی کی ٹوپی ٹھڈی کے تسمہ سے زخمی کے سر پر مضبوطی سے رکھی ہوئی ہو تو وہ ٹوپی کے لینے کی کوشش نہ کیا کریں اس کے علاوہ ہر ایک کتے کے کالر میں مرہم کی روئی رکھ دیجاتی ہے۔ اگر کوئی کتا بغیر فوجی ٹوپی یا روئی کے واپس آجائے تو یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ زخمی کے ہوش قایم ہیں۔ اور اس نے روئی سے فائدہ اٹھا لیا۔ اور اگر کتا ٹوپی اور روئی سمیت واپس آجائے تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ زخمی بیہوش ہے۔ اس وقت کتے کے ہمراہ ہسپتال اردلی زخمی کی تلاش میں جاتا ہے۔

کتوں کو اردلی کا کام بھی سکھایا گیا ہے اس کام کو بھی کتے بہت اچھی طرح انجام دیتے ہیں۔ کتے کے گلے میں ایک کھوکھلا کالر لگایا جاتا ہے اس کالر میں پیغام لکھ کر رکھ دیا جاتا ہے۔ کتوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ رکنا سرنگ پٹرول (دشمن کی دیکھ بھال کرنے والی پٹرول) کے پاس سے پیغام لیکر ان کی اسپورٹ کرنے والی فوج کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح سے پکٹ اور اسکے سنتریوں کے درمیان لگاؤ قایم رکھتے ہیں۔ یہ کام کتوں کو اول تھوڑی فاصلہ تک جانے کا سکھلایا جاتا ہے۔ اس فاصلہ کو بتدریج زاید کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ آخر میں کتے چار یا پانچ میل تک خبریں لا اور لیجا سکتے ہیں اس طرح کتے خاص اشارہ سے اس جگہ چلے جاتے ہیں کہ جہاں وہ کسی کو بھی نہیں پہچانتے۔ اس کام کے لئے کتوں کی بہت بڑی تعداد کی آج کل سکھلائی ہو رہی ہے۔ ان کتوں کو چھوٹی چھوٹی گاڑیوں میں بھی جوت دیا جاتا ہے ان گاڑیوں میں سامان خوراک اور سامان جنگ یہ کتے خندقوں میں لیجاتے ہیں کئے پہیہ دار مختصر میدانی باورچی خانہ سٹریچر بھی کھینچ لیجاتے ہیں۔ اس سے کتے علی العموم بہت فائدہ مند ثابت ہو رہے ہیں۔

انور پاشا کا اعلان

رپوٹر کا نامہ نگار ملبورن سے اطلاع دیتا ہے کہ انور پاشا نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں ترکی فوجوں سے خطاب کرکے کہا ہے کہ سرویہ ہمارے اور ہمارے اتحادیوں (جرمنی و آسٹریا) کے مابین ایک مہینہ سے زیادہ مدت حائل نہ رہے گا۔ اس کے بعد جرمن فوجیں ترکوں کی امداد کے لئے پیشقدمی کریں گی

صوبہ متحدہ میں مسلمانوں کی ابتدائی تعلیم

اس وقت صوبجات متحدہ میں (جملہ اقوام کے) کم و بیش چار لاکھ طلبہ ابتدائی مدارس میں زیر تعلیم ہیں۔ مگر اب گورنمنٹ نے طے کیا ہے کہ رفتہ رفتہ ترقی دیکر اس تعداد کو ۸ لاکھ تک پہنچا یا جاوے۔ اس تعداد کا صرفہ ۳۰ ۸ لاکھ سالانہ تجویز کیا گیا ہے جس میں سے سردست ۲ ۲ لاکھ روپے سالانہ صرف کیا جائیگا اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی نگرانی میں ابتدائی تعلیم کے مکاتب کھولے جائینگے۔

چونکہ مسلمان بہ نسبت دیگر اقوام کے خاص طور پر تعلیم میں بہت پیچھے ہیں اس لئے ان کے لئے یہ رعایت تجویز کیگئی ہے کہ جس جگہ بیس مسلمان طالبعلم فراہم ہو سکیں وہاں سرکاری خرچ سے ایک اسلامیہ اسکول کھولدیا جائیگا جس میں صرف مسلمان مدرس مقرر کئے جائینگے۔ اور جس میں صرف مسلمان بچے ہی تعلیم پائینگے۔ ان طلباء کے والدین اگر چاہیں تو ان مدارس میں خارج از اوقات مدرسہ مذہبی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جا سکیگا۔ اس کے علاوہ یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ پرائیوٹ اسکولوں اور دیسی مکاتب کو امداد دیجائیگی۔

پرائیوٹ اسکول سے وہ اسکول مراد ہیں جو کسی جماعت کمیٹی یا پنچایت وغیرہ کیطرف سے جاری ہوں۔ اگر ایسے اسکول باقاعدہ حالت میں ہوں اور سررشتہ تعلیم کے قواعد کی پابندی کریں تو انھیں بورڈ سے امداد مل سکیگی۔

نیز دیسی مکاتب اور لڑکیوں کے مدرسوں کو اس ریزولیوشن کے بموجب مناسب امداد دیجائیگی۔

گورنمنٹ کی یہ تمام رعائتیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمانوں کو اپنی بہتری کا کچھ بھی خیال ہو تو انھیں اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور کمر ہمت باندھکر اس ریزولیوشن سے جس قدر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اٹھانا چاہئے۔

ضلع بریلی میں ڈسٹرکٹ بورڈ کیطرف سے مکتب کمیٹی بنگئی ہے اور اس نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ پس بریلی کے جو مسلمان اس ریزولیوشن کے بموجب کسی مکتب یا مدرسہ کے لئے کسی قسم کی امداد حاصل کرنا چاہتے ہوں یا جس گاؤں کے باشندے یا زمیندار صاحبان اپنے موضع میں اس قسم کا مدرسہ جاری کر سکتے ہوں جس میں کم از کم بیس مسلمان طلباء فراہم ہو سکیں یا اگر کوئی صاحب شہر کے کسی محلہ یا کسی موضع میں لڑکیوں کا مدرسہ جاری کرنا چاہتے ہوں انھیں چاہئے کہ وہ جلد تر اپنی درخواستیں خاکسار (شہر) کے پاس بھیجدیں اور اگر ممکن ہو تو مجھ سے ملکر اس بارہ میں زبانی گفتگو کریں میں ہر قسم کی امداد دینے اور سہل الحصول ذرائع بتلانے کے لئے طیار ہوں۔ جس قدر درخواستیں دفتر لوکل کمیٹی میں وصول ہونگی وہ مکتب کمیٹی ضلع بریلی میں پیش کردیجائینگی اور مستحق مدارس و مکاتب کو امداد دلوانے میں پوری کوشش کیجائیگی۔

نوٹ ۔ جملہ حامیان تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ ایسے مسلمان زمینداران اور سربرآوردہ اصحاب کی فہرست (جنہیں وہ جانتے ہوں) بناکر میرے پاس بھیجدیں جن کے مواضع میں مسلمانوں کی مردم شماری زیادہ ہو تاکہ ایسے اصحاب سے تحریک کرکے ان کے گاؤں میں مدرسے کھلوا دیئے جاویں۔ نیز شہر بریلی کے ایسے محلہ اور مواقع بتائے جائیں جہاں قرب و جوار میں کوئی مدرسہ لڑکوں یا لڑکیوں کا موجود نہو۔

الغرض یہ ایک ایسا مفید اور ضروری کام ہے جس میں ہر شخص کچھ نہ کچھ مدد دیسکتا ہے۔

خاکسار۔ خادم المسلمین سید محمد عبد الودود غفرلہٗ (آنریری سکرٹری لوکل کمیٹی محمدن ایجوکیشنل کانفرنس بریلی محلہ برنالہ)

پنجاب میں موٹر کاروں کے متعلق ضوابط اور قوانین

ہندوستانی موٹر ایکٹ ۱۹۱۴ء کے تحت میں پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ ضوابط میں حسب ذیل اضافہ کیا ہے

شارع عام پر گذرنے والی موٹر کار کو حسب ذیل شرائط کی نگہداشت لازمی ہے۔

(۱) موٹر کار کے ساتھ ایک مضبوط آلہ انتقال حرکت ہو۔ جس سے حسب ضرورت گاڑی کو فوراً موڑا جا سکے۔ اس کے ہمراہ دو جداگانہ بریک بھی ہوں۔ جن میں سے کم از کم ایک کا تعلق براہ راست پیّوں کے ساتھ ہو۔

(۲) ۷۰ ، پونڈ سے زیادہ وزنی موٹر کار کی ساخت اس قسم کی ہو کہ وہ اپنی طاقت سے پیچھے کیطرف حرکت کر سکے۔

(۳) تمام مشین اس طور پر ترتیب دی گئی ہو کہ ڈرائیور شاہراہ کا خیال رکھتے ہوئے اسے حسب ضرورت باآسانی استعمال کر سکے۔ ضابطہ ۱۹۔ اس امر کا مقتضی ہے کہ میونسپلٹی یا چھاؤنی کی حدود میں موٹر کار کے ساتھ شور بند کرنیکا آلہ ہو۔ بوقت حرکت انجن کے ساتھ وابستہ ہو کسی شخص کو موٹر میں سے نظر آنیوالے بخارات یا دھواں نکالنے کی اجازت نہوگی جنکی مقدار پبلک کے لئے خطرہ یا تکلیف کا باعث ہوں۔

بغداد ریلوے کی تعمیر

جنگ یورپ کی وجہ سے اس عظیم الشان و اہم ریلوے کا معاملہ فراموش کردیا گیا تھا اور ولایت کے اخبارات میں اس کا بہت کم ذکر دیکھنے میں آتا تھا۔ حال میں لنڈن کے اخبار "انجنیرنگ" نے ریلوے مذکور کی موجودہ حالت پر روشنی ڈالی ہے اور لکھا ہے کہ "باوجود جنگ موجودہ کے بغداد ریلوے کی تعمیر کا کام بڑی تیزی اور عجلت کے ساتھ جاری ہے۔ اور اس کے مختلف حصے تدریج مال اور مسافروں کی آمد و رفت کے لئے کھولے جارہے ہیں حال میں ریلوے مذکور کا نہایت عظیم الشان ٹنل پہاڑوں کو کھود کر بنایا گیا ہے اسکو باغچہ ٹنل کہتے ہیں۔ اس ٹنل کی تعمیر کی عنقریب تکمیل ہونیوالی ہے اور وہ ۱۸۲۶ میٹر طویل ہے۔ کوہستان سلسلہ طارس اور کوہستان امانوس کے اقطاع میں مسافروں کی آمد و رفت سب سے زیادہ ہے۔ جب ساحل باسفورس (قسطنطنیہ) سے سرحد مصر تک ریلوے لائن کا سلسلہ براہ راست مکمل ہوجائیگا تو فوجی نقطہ خیال سے بھی یہ لائن سلطنت عثمانیہ کے لئے نہایت فائدہ مند اور اہم ریلوے ہوجائیگی۔ بغداد ریلوے کے مذکورہ بالا سیکشنوں ہی پر کام بعجلت نہیں ہو رہا ہے بلکہ اس ریلوے لائن کے مشرقی حصوں پر بھی کام بڑی سرعت سے انجام پا رہا ہے۔ حالانکہ ان حصوں سے جنگ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اب کئی جدید سیکشن مسافروں کی آمد و رفت کے لئے کھولے گئے ہیں ان میں سے بعض سیکشن عراق عرب کے انتہائے شمال میں ہیں اور بعض سیکشن بغداد کیطرف اور بعض دریائے فرات کیجانب ہیں تونیہ سے دریائے فرات تک بغداد ریلوے کے نامکمل حصص تین سیکشنوں میں منقسم ہیں چوتھا سیکشن ان لائنوں کو سمجھنا چاہیے جو بغداد سے یمین جانب شمال بن رہی ہے اور جس کی لمبائی ۱۲۰ کیلو میٹر ہے۔

دول متحاربہ کی فوجی طاقت

حال میں دول متحاربہ کی فوجی قوت کے متعلق مسٹر اسپنسر ولکنس نے آخر جولائی تک کے عدد و شمار فراہم کئے ہیں آسٹریا جرمن متحدہ افواج کی مجموعی تعداد آخر جولائی تک ..... ۶۳ آدمی تھی اور اتحادیوں کی معہ اٹلی سمیت ..... ۱۱۵ تھی۔ انہیں سے ۲۰ لاکھ برطانیہ کی سپاہ ہے ۴۰ لاکھ روس کی اور ۳۵ لاکھ فرانس کی اور ۲۰ لاکھ اٹلی کی ہے۔ اسکے علاوہ اتحادیوں کے پاس جو محفوظ فوجیں ہیں انہیں ۵۰ لاکھ روس کی اور ۲۵ لاکھ برطانیہ فرانس اور اٹلی کے پاس۔ اس سوال کا جواب کہ آسٹریا و جرمن افواج کی تعداد کیونکر معلوم ہوئی یہ ہے کہ ابتدا ۴۰ لاکھ بتائی گئی تھی اور نئی بھرتی ۳۲ لاکھ ظاہر کی گئی جس کی رو سے کل میزان ۷۲ لاکھ ہوتی ہے اس ۷۲ لاکھ میں سے ۳۶ لاکھ ۶۰ ہزار (نقصانات) کو منہا کردینا چاہئے اور تخمینہ میں دا کے خوف سے احتیاطاً ۴ لاکھ ۶۰ ہزار کا اضافہ کردینا چاہئے پس آخر جولائی تک مجموعی تعداد ۴۰ لاکھ ٹھہری آسٹریا کی افواج کی تعداد ابتدا میں ۲۵ لاکھ بتائی گئی تھی اسمیں آغاز جنگ سے [illegible] ۱۲ لاکھ اضافہ ہوا [illegible] ۱۰ لاکھ نقصانات کی مد میں [illegible]

طبیب حاذق

ذرا میلے کچیلے کپڑوں کو دیکھئے

کیسی سڑی ہوئی بو۔ زمین کی رنگت کپڑے ہو رہے ہیں۔ اپنے ہاتھوں اپنے گھروں میں ہر طرح دھوتے اور صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں میل کی زیادہ صابون لگاتے ہیں مگر جب بھی وہ اتنے صاف اور ستھرے نہیں ہوتے جتنے کہ دھوبی کے ہاتھوں۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ کپڑے دھونے کی ترکیبوں سے واقف ہے۔ اُس کو ایسے ایسے مصالح معلوم ہیں کہ جہاں کپڑے پر لگایا جھٹ کپڑے سے میل چھوٹنے لگتا ہے۔ اور پھر بھٹی پر کپڑے کا چڑھا دینا۔ تو گویا ایسا ہی ہے جیسے کسی لوہار نے زنگ آلود لوہا آگ کی بھٹی میں ڈال دیا ہو کہ ذرا سی دیر میں اصل اور کھرا لوہا بن جاتا ہے۔ نہ اُس میں زنگ رہتا ہے نہ میل کچیل نام کو۔ یہ ہی حال اُن کپڑوں کا ہے کہ میل کھاتے کھاتے آخر کار اس قدر غلیظ اور نجس اور مکروہ ہو جاتے ہیں کہ کسی طرح پہننے کو دل نہیں چاہتا۔ اور جس قدر میلے زیادہ ہوتے جاتے ہیں اُن کے استعمال سے دل اندر ہی اندر کند اور کرفتار رہتا ہے۔ گویا انسان کے لئے جہاں صدہا جسمی بیماریاں ہیں جو قلب کو محسوس ہوتی ہیں۔ وہاں بدن پر میلے کپڑے ہونا بھی ایک طرح کی بیماری ہے۔ کہ ویسے ہی طبع مکدر رہتی ہے جیسے کسی خفیف بیماری کے اثر سے۔ پس جس طرح علالت سے حکیم کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اس علاج کے لئے دھوبیوں سے رجوع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ دراصل وہ کپڑوں کا ایک "طبیب حاذق" ہے۔ کہ نام کو میل کچیل باقی نہیں چھوڑتا جس طرح طبیب حاذق بڑے سے بڑے مرض کا ازالہ کرتا ہے۔

ہمارے جسموں کو کپڑوں سے ایک خاص تعلق ہے

ہم بغیر کپڑوں کے ایسے خوش نہیں رہ سکتے جیسے کوئی بیمار اپنی بیماری سے خوش نہیں رہ سکتا۔ یہ کپڑے صاف اور ستھرے ہمارے لئے خوشی ہے اور یہ خوشی ایسی ہی ہے جیسے تندرست کو اپنی صحت اور تندرستی سے خوشی ہوتی ہے۔ ہماری علالت کا ہونا ایک امر فطرتی ہے اور بہ سبب تعلق نزدیکی کے جو کپڑوں کو ہم سے ہے۔ اون کی علالت بھی ویسی ہی مسلم ہے جیسی صحت اور علالت ہمارے لئے لازم و ملزوم۔ پس جس طرح ہمارا علاج ایک طبیب کرتا ہے جس سے ہم کو صحت اور عافیت ملتی ہے۔ ویسی ہی کپڑوں کا علاج بھی ایک دھوبی کرتا ہے جس سے ہم کو صحت اور مسرت ہوتی ہے اس لئے دھوبی ہمارا ایک طبیب حاذق ٹھہرا۔ کہ وہ علالت کی ایک شق کو یا ایک حصہ کو اس طرح آرام دیتا ہے۔ اور جلد شفایاب کرتا ہے اور شرطیہ صحتیاب کرتا ہے جو واقعی ایک بڑے طبیب حاذق کا کام ہے

طب روحانی

حکیموں نے انسان کے اندر کئی ہزار بیماریاں بتلائی ہیں۔ جن میں صدہا کے علاج بتلائے ہیں۔ اور سیکڑوں کو لا علاج بتایا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اُن کی دوا ہی نہیں۔ مگر ہمیں جہاں تک علم ہے۔ وہ یہ ہے کہ حدیث کا اندر آیا ہے "ایسا کوئی مرض نہیں جس کی حق تعالیٰ نے دوا پیدا نہ کی ہو" لاریب قول حق صحیح ہے۔ لیکن ہاں اُنکا انکار یوں جائز ہو سکتا ہے۔ کہ مشیت اپنے موافق کام کرا لیتی ہے۔ جب موت آتی ہے تو طبیبوں کا علاج کارگر نہیں ہوتا کوئی دوا نہیں لگتی تشخیص صحیح نہیں اترتی۔ گویا حکماء کی عقلیں اور دعا کی تاثیرات اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہر وقت رہتی ہیں۔ جیسا چاہا اُن سے کام لیا۔ اکثر مشیت کو جب منظور ہوتا ہے نہایت نازک موقعوں پر حکماء وہ کام کر جاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور جب مشیت اس کی تائید نہیں کرتی تو معمولی سے معمولی مرض میں فحش غلطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں جس کو معمولی عقل والا بھی دیکھ کر ہنستا ہے۔ اور کبھی خود بھی حکیم صاحب کو اپنی عقل سلب یا قضا کے مقدر ہونے کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ غرض خدا کے ہاتھ میں شفا ہے اور یہ ہی مقدر ہے۔

جس طرح انسان کے ظاہری بیماریوں کی تشخیص اور علاج کے لئے قدرت نے حکماء حاذق پیدا کئے اور اُن کو اس فن میں کامل دستگاہ اپنی قدرت سے عنایت فرمائی۔ اور علاج جسمانی کے لئے اُن کو ذریعہ ٹھہرایا۔ ایسی ہی انسان میں باطنی بیماریاں بہت سی ہیں جنکا شمار ممکن نہیں بعض کے نام زکام، نزلہ، دمہ، کھانسی بخار وغیرہ ہیں۔ اور باطنی بیماریوں میں حسد، بغض، عداوت، کینہ، غیبت، جھوٹ، بخل، کبر و عجب، چوری، زنا، اور سب میں بڑا مہلک مرض خدا اور ...... رسول کے ساتھ کفر اور شرک ہے۔ جیسا ظاہری بیماریوں سے قلب موثر ہوتا ہے۔ اور تکلیف و کرب محسوس کرتا ہے۔ ویسے ہی فطرتاً باطنی امراض سے قلب متکدر اور مشوش ہوتا ہے۔ اور ایک قسم کی اُس میں اُلجھن اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ وہ قلب جو خدا کی یاد بسانے اور خدا سے دل لگانے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ اور جو خدا کی تجلی گاہ تھا۔ ظالم معصیت کے ہاتھوں روندا جاتا ہو۔ برباد ہو رہا ہو۔ نور کی جگہ کدورت اور ظلمت برس رہی ہو۔ تنگ و تاریک دل میں رات دن تمام معاصی اور فتن کو جگہ ملتی ہے جو دشمنی میں خدا کے ساتھ ضرب المثل ہو۔ اے کاش ایسا دل پیدا ہی نہ ہوتا۔ جو خدا کی نافرمانی کا موجب اور شیطان کا حامی ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مذہبی روایات میں بعد انبیاء علیہم السلام اول درجہ میں افضل الامۃ قدسی نفس ہیں فرماتے ہیں کہ کاش میری ماں مجھ کو نہ جنتی تو بہتر تھا اس سے کہ کہیں خدا کی نافرمانی کا مرتکب نہ ہو جاؤں

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو جماعت صحابہ میں بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھے جاتے ہیں جن کی مذہبی خصوصیات و روایات بکثرت مشہور ہیں اور جن کی نسبت حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے۔ فرمایا کرتے تھے کاش میں گھاس ہوتا اور جانور مجھے چر ڈالتے۔ وہ اچھا تھا ہزار درجہ اس سے کہ مبادا مجھ سے کوئی گناہ خدا کا سرزد ہو جائے۔ اور حساب میں کل پکڑا جاؤں۔ ان حکایات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اکابر ملت کے نزدیک خدا کی نافرمانی اور خدا کا گناہ تمام مہلک مرضوں اور مصیبتوں سے صد گونہ عذاب تھا۔ ظاہری امراض و مصائب کی ان حضرات کو کبھی پرواہ نہیں ہوئی۔ جب ڈرتے تو اسی سے کہ کہیں خدا کی نافرمانی نہ ہو جائے۔ غرض اس خیال میں اس قدر مستغرق اور منہمک رہتے تھے۔ کہ اپنی اطاعت پر بھی کبھی مستغنی نہ ہوئے۔ اور نہ کبھی اُسکا واہمہ گذرا کہ ہم سے کچھ نیکی بھی ہوتی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس بحث سے یہ بات صاف ہو جائیگی کہ انسان کو جس طرح اپنی صحت اور عافیت کے لئے ظاہری طب کی ضرورت ہے ویسے ہی مذہبی زندگی قائم رکھنے کے لئے روحانی طب کی ضرورت ہے۔ جس طرح ظاہری مرض کا ازالہ بغیر علاج اور تشخیص کے قریب ناممکن ہے اُسی طرح باطنی امراض کا ازالہ بغیر طب روحانی اور روحانی طبیب حاذق کے دشوار تر ہے۔ لہذا اس ضرورت کو پوری طور پر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے محسوس فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا کی۔ کہ اے ہمارے رب ہماری اولاد میں سے ایک رسول پیدا کر کہ وہ اُن کو تیری آیات سناوے

جو ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم کرے۔ اور ان کو پاک کرے" اس حکایت کو نقل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اے سننے والو سمجھ جاؤ کہ ضروری چیزیں یہ ہیں جن کا اہتمام سیدنا ابراہیمؑ نے کیا اور وہ تین چیزیں ہیں۔ یتلوا و تعلیم اور تزکیہ۔ اور مجموعہ ایک چیز ہے جس کو دین کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب دین ہی کے شعبے ہیں۔ اس لئے کہ دین مرکب ہے دو چیزوں سے ایک علم اور دوسرا عمل جیسے فن طب کہ اس میں اول علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر عمل کی تو قرآن بھی حقیقت میں طب روحانی ہے۔ کہ اس میں روحانی امراض کے علاج کے قواعد اور جزئیات بتلائے گئے ہیں۔ امراض خواہ متعلق قلب ہوں یا جوارح کے اور امراض قلب کا مرض ہونا حواس سے معلوم نہیں ہوتا بلکہ وجدان سے معلوم ہوتا ہے۔ اور جب تک وجدان صحیح نہیں ہوتا اُس وقت تک اُسکی اطلاع الدلیل ہوتی ہے۔ وہ دلیل یہ ہے کہ اطاعت خداوندی صراطِ مستقیم ہے۔ اور صراطِ مستقیم سے خارج ہونا۔ اعتدال سے خارج ہونا ہے کیونکہ خط مستقیم ایک ہی خط ہوتا ہے۔ یعنی اگر دو نقطوں کے درمیان بہت سے خطوط سے اتصال کیا جائے تو اُن خطوط میں خطِ مستقیم ایک ہی ہوگا۔ جو کہ سب سے اقصر ہوتا ہے۔ اور سب ٹیڑھے ہونگے۔ اور اعتدال سے خارج ہونا مرض ہے۔ "تو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنا مرض ہوا"۔ اور اس سے معلوم ہوا ہوگا۔ کہ سب طریقوں سے مختصر طریق اور اقصر طریق شریعت اسلامی ہے تو اس اعتدال سے جب کوئی خارج ہوگا وہ مریض کہلاویگا۔ اور قرآن میں اُس کو مرض کہا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ فِی قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ اس کی تفسیر جب تک کہ وجدان صحیح نہ ہو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کیونکہ اس کے مرض ہونے کی صفت امر مبطن ہے۔ جو حواس سے ادراک نہیں ہوتا لیکن جب وجدان صحیح ہو جاتا ہے تو اُس کا مرض ہونا وجدان سے معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بعض نہیں ہوتا۔ تو جیسے امراض طبیہ میں بعض امراض ہیں اسی طرح امراض باطنی بھی وجدانی ہیں۔ کہ جب وجدان صحیح ہوتا ہے۔ تو اُنکا ادراک ہوتا ہے۔ اور اُس کے امتحان کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی گناہ ہو جاوے۔ تو دیکھئے کیسی تکلیف اور رنج ہوتا ہے۔ اور اپنے نفس کو انسان کیسی ملامت کرتا ہے اگر کوئی کہے کہ ہم کو تو کبھی نہیں ہوتا دن رات گناہ کرتے ہیں لیکن کچھ بھی تکلیف اور رنج کا احساس نہیں ہوتا۔ تو کہا جائیگا کہ اس کا سبب یہ ہے۔ ابتدا سے آج تک یہ شخص مرض ہی میں مبتلا ہے صحت کبھی نصیب ہی نہیں ہوئی کہ اُس کی راحت کا ادراک ہو اور اُس سے مرض گناہ کی کلفت کا احساس ہو اس شخص کی ایسی مثال ہے۔ جیسے ایک اندھا مادرزاد کہ اُس کو یہ ہی ادراک نہیں ہوسکیگا کہ میں اندھا ہوں۔ کیونکہ عمی عدم البصر کو کہتے ہیں تو جس کو بصر کا ادراک نہ ہوگا اُس کو عمی کا ادراک کیونکر ہوگا۔ تو مریض بھی اپنے کو وہی سمجھے گا۔ اور مرض کی کلفت بھی اُسی کو ہوگی جس نے کبھی صحت دیکھی ہو پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم کو تو کبھی تکدر نہیں ہوتا۔ تو وجہ اُس کی یہ ہے کہ اُس کو کبھی انشراح ہی نہیں ہوا۔ اُس کو چاہیئے کہ انشراح پیدا کرے۔ اُس کے بعد دیکھئے کہ اگر کبھی کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اُس میں کس قدر تکلیف ہوتی ہے کم از کم یہی کرے کہ امتحان ہی کے لئے ایک ہفتہ کی رخصت اپنے معمولی کاموں سے لے اور کسی صاحب برکت کے پاس جا کر رہے۔ اور اُس سے اللہ کا نام پوچھکر جس طرح وہ تبلائے ایک ہفتہ تک کام میں مشغول رہے۔ کام میں مشغول ہونے کے بعد دیکھے گا کہ دل کی ایک نئی حالت ہوگی۔ جو اس سے قبل نہ تھی اس کو محفوظ رکھیئے پھر دیکھئے کہ پہلی حالت اور اس جدید حالت میں کوئی فرق ہے۔ یا نہیں۔ واللہ آپ دیکھیں گے کہ پہلی حالت نہایت مکدر تھی۔ اور اب ایک صحت نصیب ہو گئی ہے اور ایک قسم کا انشراح قلب ہے۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ جب وجدان صحیح ہو جاتا ہے تو وجدان سے اس کا مرض ہونا معلوم ہو جاتا ہے تو اس کی کوشش کیجیئے کہ وجدان صحیح ہو تاکہ مرض کا مرض ہونا تو معلوم ہو جائے۔ کہ اسکے بعد علاج پر توجہ ہو۔ یہ تقریر حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ العالی کی ختم ہوئی۔ میری اوپر والی تقریر میں جو بات سمجھ میں نہ آئی ہو وہ مولانا کی اس تقریر سے کہ میری تقریر سے بالکل علیحدہ ہے۔ اور اس کو میں نے بحث کے طور پر اپنے کلام کی تائید میں لکھا ہے جس سے اُمید ہے کہ اب کوئی شبہ ناظرین کرام کو باقی نہ رہیگا۔ اور اس سے بالکل میری تقریر کا مطلب واضح ہو جائیگا۔ اس کے بعد آخر تک میرا مضمون ہوگا۔

دیکھئے اگر معمولی زکام ہو جاتا ہے۔ تو اس کے لئے کس قدر اہتمام کیا جاتا ہے مگر افسوس کہ اتنا بڑا مرض ہم کو لگ رہا ہے کہ ہماری روح اُسمیں تحلیل ہو رہی ہے لیکن ہم کو ذرا فکر نہیں۔ ایک بارسوخ مشہور ڈاکٹر یا حکیم دنیوی وجاہت کے اعتبار سے یا صحت تشخیص کے باعث اس درجہ مقبول ہو چکا ہو کہ لوگوں کو اُس کی بات کا ٹالنا ایک سخت درجہ ناگوار ہو یا مضرت رساں سمجھا جائے تب وہ اگر کسی سے یہ کہدے کہ میاں تم اپنا علاج کراؤ فلاں خلط مثلاً صفرا یا سودا غالب ہے۔ فکر کرو ورنہ کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ پھر دیکھئے کیسی فکر پڑتی ہے۔ لاکھ کا گھر خاک ہی کیوں نہ ہو جائے۔ چاہے کسی ترکیب سے اُس کا یہ وہم دور کرنے کی کوشش کیجائے۔ مگر سب بے سود ہوگی۔ اور کسی طرح وہ مطمئن نہ ہوگا۔ برخلاف اس کے قرآن حدیث میں امراض روحانی کی ایک تفصیل موجود ہے۔ اور اُن کے علاج کے لئے علماء کی طرف رجوع دلائی گئی ہے۔ مگر اس پر ذرہ برابر التفات نہیں کرتے اور قرآن و حدیث کے قول کو اُس دنیا دار حکیم کے قول کے برابر بھی نہیں مانتے۔ اور نہ اُس پر اتنا وثوق و اعتماد ہوتا ہے جتنا اُس ظاہر دار حکیم کی ایک رائے پر حالانکہ حکیم سے خطا اور لغزش ہونا بہت ممکن ہے رات دن دیکھتے ہیں کہ حکماء کے اقوال ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ تشخیص امراض و ترتیب نسخہ میں ہمیشہ اختلاف رہتا ہے اکثر ہوتا ہے کہ دو طبیب حاذقوں کے درمیان مریض کو ایک طبیب سے شفا ملتی ہے۔ اور دوسرے سے نہیں۔ حالانکہ علم و فضل میں ایک دوسرے سے کم نہیں یا مریض عقیدتاً اُن کو دوسرے سے کم نہیں سمجھتا مگر ایک سے ایک ہی وقت میں شفا پاتا ہے۔ اور دوسرے سے نہیں برخلاف اسکے حکماء باطنی جو درحقیقت انبیاء علیہم السلام ہیں جن کا ہر فعل اصدار وحی پر ہوتا ہے۔ اور وحی میں کسی قسم کی تلبیس نہیں ہوتی۔ اور ارادہ خداوندی سے ایک حرف آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ اور اُن کو روز بعثت سے اسی علوم باطنی کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور وہ اس کے اندر ایسے مشاق اور ماہر ہوتے ہیں کہ اُن سے اس راہ میں غلطی اور لغزش ممکن نہیں۔ اور وہ تمام عیوب اور معائب سے معرا اور تمام صفات و کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ و پیراستہ ہوتے ہیں جن کی نسبت قرآن کریم میں بھی کھلے ہوئے لفظوں میں اس طرف اشارہ ہی نہیں بلکہ واضح الفاظ موجود ہیں۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ترجیح بلا مرجح کیسی پس یہ ہمارے کمال ضعف ایمان کی ایک کھلی دلیل ہے کہ جس کو خدا اور رسول مرض بتلائیں اُس کو یہ شفا جانے۔ اور جس کو وہ شفا بتائیں یہ بدبخت مرض سمجھے۔ کسی نے افلاطون سے پوچھا تھا کہ تیرے نزدیک لا علاج کون کون مرض ہیں۔ اس پر اُس نے کہا تھا کہ مرض کوئی ایسا نہیں جس کی دوا حق نے نہ کی ہو پیدا۔ البتہ وہ مرض ہے لاعلاج جسکو طبیب مرض کہے وہ اُس کو شفا سمجھے۔

حضرات آپ کو تجربہ ہوگا کہ جب کبھی بیمار کو حکیم کسی جائز فعل سے روک دیتا ہے مثلاً یہ کہ گوشت نہ کھانا گھی نہ کھانا کہ اندیشہ زیادتی مرض ہے تو یقیناً اُس طبیب کے کہنے سے وہ رک جاتا ہے۔ اور کسی طرح بدپرہیزی گوارا نہیں کرتا۔ دنیا کے معاملات میں تو اس قدر احتیاط محض اس وجہ سے کہ کہیں مرض

مر نہ جاؤ۔ حالانکہ یہ اُسکا خیال خام ہے۔ وقت سے پہلے کوئی نہیں مرتا اور جب وقت آتا ہے تو کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ طبیب اور اطبا رحاذق سب طاق میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور یہ جلاد وچلا عزیز واقربا سب دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہاتھوں کے طوطے اس طرح اُڑ جاتے ہیں کہ نہ اپنی کہتے ہیں۔ نہ دوسرے کی سنتے ہیں۔ افسوس ہے کہ دین کی طرف سے اِس قدر استغنا اور لاپروائی کہ طبیب حاذق جو انبیا علیہم السلام اور اُن کے نائب سچے اِس لقب کے مستحق ہیں۔ وہ منع کریں خود خدا منع کرے کہ امراض روحانی کے لئے فلاں فلاں چیزوں سے پرہیز کرو اور اُن سے بچو۔ بلا وجہ اُن کے استعمال سے قعر ذلت میں نہ گر پڑو یا گمرہی میں نہ پڑ جاؤ یا تمہارے مذہبی زندگی خطرہ میں نہ پڑ جائے۔ پھر اُس پر طبیب کامل کی ایک فہرست مکمل تمہارے پاس موجود ہو کہ ان اشیاء سے پرہیز کرو سود نہ لو۔ رشوت نہ لو۔ چوری نہ کرو حرام غذا نہ کھاؤ مگر ہم ہیں کہ اُس حکیم کے کہنے کا تو اتنا اثر قلب پر لیں۔ کہ جب تک وہ کہہ نہ دے اُس کو اپنے اوپر حرام کر لیں۔ اور کبھی اُس کے پاس نہ جائیں اور خدا اور رسول جن باتوں کو کہ در اصل وہ ہر شے کے حسن و قبح کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ منع کریں اُن سے باز آویں اپنی اور بلا طوطاؤ کر اُس کو اپنے لئے غیر مضر اور جائز سمجھیں۔ اس اندھیر کا نام ملیخولیا یا جنون یا مرض یا بیہودگی یا جہالت نہیں ہے۔ تو کیا ہے افسوس ہمارے دل میں خدا کے احکام کی عظمت اتنی بھی نہیں جتنی اُس کی ایک ادنیٰ مخلوق نام کے حکیم کی۔ پس سب میں بڑا مرض یہ ہے کہ باوجود مریض ہونے کے اپنے کو تندرست سمجھے ہوئے ہو۔ یاد رکھو کسی روز انہی امراض مہلکہ میں اجل کا فرشتہ آ کھڑا ہوگا۔ اور جوتیاں مارتا ہوا لیجائیگا۔

افسوس جسم کی ظاہری ٹیم ٹام اور صفائی اور کپڑوں کی درستی و آراستگی و آرایش ظاہری اور صورت کی بناوٹ سجاوٹ کا اس درجہ اہتمام اور غلو ہو۔ کہ اکیلے بالوں کی درستگی اور کنگھا چوٹی میں گھنٹوں صرف ہوں لیکن خدا کے احکام بجا لانے میں یا فریضہ ادا کرنے میں چند منٹ بھی صرف نہ کئے جاویں۔ اور پیٹ کے اندر اور قلب میں خواہ کتنی ہی غلاظت اور گندگی بھری ہو۔ اُس کے دھونے کی مطلق فکر نہ کی جائے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ جس قدر ظاہری آرایش و آسایش میں وقت کھویا جاتا ہے اُسکا یا دُ(؟) تزکیہ نفس۔ اور صفائی قلب کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے کہ ایک نتیجہ دو کا ج ظاہری و باطنی دونوں صفائی حاصل ہوتیں۔ اِس کے بعد خود اندازہ کرتے کہ ایک میں مزہ ہے یا دو میں۔ افسوس ایک وہ دل جو خدا کی نذر کے لئے اجل سے تاکا گیا تھا۔ آج صنم خانہ بنا ہوا ہے جس گھر خاص خدا کی پوجا ہو چاہئے تھی آج اُس میں سیکڑوں بتوں کی بھینٹ چڑھ رہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب خلعت نبوت سے نوازے گئے۔ حکم باری تعالیٰ ہوا کہ دونوں کے بچھڑے ہوئے بندوں کو مجھ سے ملاؤ آپ کی بعثت مقصد یہی ایک بات ہے۔ آپ لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کے لئے دیس باہر چل کھڑے ہوئے چلتے چلتے ایک چشمہ پانی پر آپ کا گذر ہوا۔ دیکھا کہ چند دھوبی کپڑے دہو رہے ہیں آپ نے پوچھا کیا کر رہے ہو اُنہوں نے کہا کہ کپڑے صاف کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تعجب ہے اُن پر جو دوسروں کے میل کچیل کو صاف کرتے ہیں۔ دوسروں کے لئے صاف اور ستھری چیز بناتے ہیں مگر خود اپنی خبر نہیں لیتے کہ قلوب تمہارے نجاست اور گندگیوں سے شرک اور کفر کی سے لبریز ہیں۔ کاش تم اپنے قلبوں کو صاف کرو جس طرح دوسروں کے کپڑے صاف کر رہے ہو۔ کہا حضرت ہم دل صاف کرنا نہیں جانتے۔ فرمایا کہ یہ کام ہمارا ہے جیسے تمہارا کام کپڑا دھونا ہے۔ ہمارا کام لوگوں کے قلبوں کو گندگیوں اور نجاستوں سے پاک کرنا ہے یہ سنتے ہی سب کے سب آپ کے ساتھ ہوئے۔ اور سابقین امت عیسوی میں شمار ہوئے جن کو حواری کہتے ہیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

کتبہ احقر عبد العلیم خاں عفی عنہ ہونگامی

ہنگامۂ عالمگیر

قفقاز میں جنگ

لندن ۱۸۔ اگست۔ قفقاز میں خونریز جنگ جاری رہی جس میں چند روز تک کبھی روسیوں کا پلہ بھاری رہا اور کبھی ترکوں کا۔ ترکوں نے دعوی کیا تھا کہ ہم نے شہروان پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو جنگی پہلو سے ایک اہم مقام ہے۔ مگر آج پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کو عظیم فتح حاصل ہوئی ہے۔ اور انہوں نے شہر پر دوبارہ قبضہ کر کے ترکوں کو پسپا کر دیا ہے۔ اور ان کا تعاقب کر کے دیہات پر قبضہ کر رہے ہیں۔ اور قیدی اور مال غنیمت گرفتار کر رہے ہیں۔

ترکوں کے میمنہ کو بھی سخت شکست ہوئی۔ روسی جناحی حرکت کی کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے درہ کلیش پر قبضہ کر کے دریائے فرات کے دائیں کنارے پر ترکوں کے ذرایع آمد و رفت کو روک لیا ہے ترکوں نے اس درہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اور سخت نقصان اُٹھایا۔ اِس پر اُنہوں نے قریب کے دوسرے درے سے گذرنے کی کوشش کی مگر روس کی کمکی سپاہ نے انہیں بنوک سنگین پسپا کر دیا۔

ترکوں کی جناحی حرکت کا یہ نتیجہ ہوا کہ ترکوں کی ۱۱ ڈویژنوں کو جنہوں نے شمالی علاقہ کی طرف نہایت متمردانہ طریق سے جارحانہ کارروائی اختیار کر رکھی تھی۔ کامل شکست ہوئی۔ جو بچکر دریائے فرات کے بائیں کنارے پہنچ گئے وہ نہایت سراسیمگی کی حالت میں پسپا ہوئے۔ جو مال غنیمت روسیوں کے ہاتھ آیا اُس کا ہنوز صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکا۔ مگر بہت سی توپیں، کلدار توپیں رائفلیں اور بہت سا سامان حرب اِن کے ہاتھ آیا۔ قیدیوں میں کئی کمانڈر بہت سے افسر اور ہزار ہا سپاہی شامل ہیں۔ یہ تمام علاقہ ترکوں سے بھرا ہوا ہے اور وہ بلا زحمت ہتھیار ڈال رہے ہیں ترکی گولوں اور چھکڑوں سے سڑکیں پٹی پڑی ہیں۔

سر آین ہملٹن کی رپورٹ

لندن ۱۸۔ اگست جنرل سر آئن ہملٹن کی رپورٹ مظہر ہے کہ جنوبی حلقہ میں ۱۴۔ ۱۵۔ اگست کو حالت غیر متبدل تھی۔ ترک حسب دستور توپخانہ سے آتشباری کرتے رہے جو چنداں موثر نہ تھی۔ ۱۴۔ ۱۵ کی درمیانی شب کو ترکوں نے آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی سپاہ کے دائیں بازو پر شدید حملہ کیا مگر ان کے تمام حملے پسپا کئے گئے۔ مغربی محاذ کے مقام سولا پر جہاں ہم نے حال میں فوج اتاری ہے۔ ہماری سپاہ نے اپنی لائن کو سیدھا کرنے کی غرض سے ۱۵۔ اگست کی سہ پہر کو خفیف پیشقدمی کی۔ وہ توپخانہ اور رائفلوں کی آتشباری میں ۵۰۰ گز تک آگے بڑھی اور ایک ترکی خندق پر قبضہ کرنے کے علاوہ کچھ قیدی گرفتار کرنے میں کامیابی ہوئی۔

نہایت جانبازانہ لڑائی

لندن ۱۹۔ اگست۔ مالٹا کا تار مظہر ہے کہ متعدد ہسپتالی جہاز مجروحین کو لے کر یہاں پہنچے ہیں۔ یہ زخمی حال کی لڑائی کو جزیرہ نما گیلی پولی کی نہایت ہی شدید

مگر نہایت کامیاب لڑائی سے تیر کر رہے ہیں

شدید گولہ باری

لندن ۱۹۔ اگست۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مختلف مقامات پر شدید گولہ اور سرنگوں کی جنگ وقوع میں آئی میری تھرلیس کے علاقہ میں غنیم نے دستی بموں کے ذریعہ سے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمن وادی میونسٹر کو بدیں وجہ خالی کر رہے ہیں کہ مقام گیپ ویکری سپاہ اور کومرکی عام آبادی ٹائیفس بخار پھیل گیا ہے۔

تجارتی جہاز کی غرقابی

لندن ۱۹۔ اگست۔ ولسن کمپنی کا تجارتی جہاز کروڈ نو غرق کر دیا گیا اور عملے کے آدمی بچا لیے گئے۔

ناروے کی ڈاک پکڑلی گئی

کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے۔ کہ ناروے ایک جرمن آبدوز کشتی کی اس کارروائی سے برہم ہو رہا ہے۔ کہ اس نے ناروے کی ڈاک کے جہاز ہیکن کو ٹھہرا کر ڈاک کے تھیلے پکڑ لئے۔ ناروے نے اس بارہ میں برلن سے شکایت کی ہے اور درخواست کی ہے کہ ڈاک کے تھیلے واپس دیئے جائیں۔

مزید غرقابیاں

لندن ۱۹۔ اگست ناروے کے دو اسٹیمر مینرل و رومیولس ہسپانوی اسٹیمر اسیڈ و مدا اور برطانوی اسٹیمر بونی اور ایک ماہی گیر جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں عملے کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

مشرقی انگلستان میں زپلینوں کا حملہ

لندن ۱۸۔ اگست۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ رات زپلین مشرقی اضلاع پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے بم گرائے ہوائی جہازوں پر گولہ باری کرنے والی توپیں آتشبازی کرنے لگیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ زپلین کے گولے بھی لگے۔ دیکھ بھال والے ہوائی جہاز بھی سرگرم پرواز ہوگئے لیکن موسمی مشکلات کے باعث زپلین بچ کر نکل گئے۔ کئی مکانات اور عمارتیں جن میں ایک گرجا بھی تھا نقصان رسیدہ ہوئے۔ ۷ مرد ۲ عورتیں اور ایک بچہ مارا گیا۔ ۵ مرد ۱۸ عورتیں اور ۳ بچے زخمی ہوگئے یہ تمام شہری تھے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع

لندن ۱۸۔ اگست۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مختلف حصوں میں توپخانہ کے معرکے وقوع پذیر ہوئے۔ لینج پر بھاری گولہ باری کی رو بھاری باٹریاں تباہ ہوگئیں اور کئی سامان حرب کے ذخائر اڑ گئے جرمنوں نے ساڈر یخ کی چوٹی پر ایک مورچے پر جو ہم نے چھین لیا تھا۔ دو شدید جوابی حملے کئے لیکن انہیں پوری طرح پسپا کر دیا گیا۔

سربلند پہاڑیوں پر اطالویوں کے جانبازانہ حملے

لندن ۱۸۔ اگست۔ روما کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کوہستان بالائی اڈلے کے سلسلے میں جو وادی آدا اور اوڈیج کے مابین ہے۔ ایک اطالوی دستہ نے پیر کی شب کو گروہ در گروہ ایک ہی رشتہ میں منسلک ہو کر درہ کامنی کو عبور کیا جو ۱۱۰۱۸ فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اور برف سے مستور تشپیٹز کی چوٹی پر جا چڑھا جو ۱۱۳۸۲ فٹ بلند ہے پھر غنیم پر دفعۃً حملہ کر کے مادش سپیٹز تک چڑھ گیا جو ۱۲۲۶۰ فٹ بلند ہے۔ یہاں بھی اس نے غنیم کے ایک دستے کو نکال کر چوٹی پر قبضہ کر لیا۔

اطالیوں نے ٹالمیتو کے علاقہ میں سنیٹا واما اور سینٹا بوشا کی پہاڑیوں پر جو دریائے اسانزو کے دائیں کنارے کے مورچوں پر حاوی ہیں۔ ایک دلیرانہ حملہ کر کے ٹھوس خندقوں کی ایک لائن پر بنوک سنگیں قبضہ کر لیا۔ نیز انہوں نے ۴۵۶ قیدی ۴ میکسیم توپیں۔ اور بہت سا سامان حرب چھینا۔

شدت پذیر معرکے

لندن ۱۷۔ اگست۔ امسٹرڈم جرمنی کے جنگی نامہ نگار کہتے ہیں کہ جوں جوں آسٹروی جرمن افواج کا محاذ روسیوں کے دفاعی رخنے کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ توں توں روسی ان کی زیادہ شدید مقاومت کرتے ہیں۔ روسیوں کی مرکزی دفاعی لائن اس ریلوے کے ساتھ ساتھ ہے جو برسٹ لٹوسک سے بیالسٹاک کو جاتی ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ چند روز تک نہایت شدید معرکوں کی امید ہے اور ممکن ہے کہ آسٹروی جرمن پیشقدمی بھی رک جائے۔

برلینر تخیلات کا نامہ نگار جو جنرل وٹرش کے ہمراہ ہے رقمطراز ہے روسی پسپائی کو ناقابل الزام کہا جا سکتا ہے۔ تمام ریلین گھائیوں کے پل۔ سرنگیں اور پل حکم کے مطابق اڑا دیئے گئے ہیں۔ لیکن شہروں کے مکانات کو بچا لیا گیا ہے۔ غیر مناسب طریق پر کچھ بھی تباہ نہیں کیا گیا۔ کلیس کو مطلق نہیں چھیڑا

اٹلی کا ترکی کے خلاف اعلان جنگ

لندن ۲۲۔ اگست اٹلی نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

یونان کو تنبیہ

لندن ۱۸- اگست- ایتھنز کے جرمن سفیر نے گورنمنٹ یونان کو نوٹ کے ذریعہ سے مطلع کیا ہے کہ بحیرۂ ایجین میں آبدوز کشتیوں کی وجہ سے بہتر ہو کہ یونانی جہاز زیادہ بڑے جھنڈے استعمال کیا کریں۔

تسخیر کوونو

شملہ ۲۰- اگست- ہز اکسیلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کیطرف سے کل کی تاریخ کا جو برقی مراسلہ موصول ہوا ہے اس میں ذیل کی خبر درج ہے۔

جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کوونو اور اس کے تمام قلعے غنیم کی شدید مقاومت کے باوجود ہلہ کر کے سر کر لئے گئے۔ مگر روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے نیمن کے دائیں کنارے پر روسی تمام قلعبندیوں پر قابض ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ مقام کوونو میں ۱۱ روز کی شدید لڑائی کے بعد جس میں جرمنوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا جرمن دریائے نیمن کے مغربی قلعوں کے کنارے پر قابض ہو گئے۔ جرمن اب اس ندی کو عبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں روسی ریگا اور جیکب سٹیٹ کی سمت میں ہنوز بعض قلعبندیوں پر قابض ہیں۔ ڈونسک کیجانب کوئی اہم تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔

بالائی نیریو کے محاذ پر جرمنوں نے جارحانہ کارروائی کرنے کی جو کوشش کی تھی اسے روسیوں نے ناکام بنا دیا ہے جس میں کبھی ایک فریق کا پلہ بھاری رہتا ہے اور کبھی دوسرے کا۔ غنیم نے مغرب کی طرف سے بیلوسٹاک اور بیلسک کی سڑک پر شدید حملے کئے۔ جرمنوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے روسیوں کو بریسٹ لٹوسک کے بیرونی مورچوں اور ولوڈاوا کے مشرق کیطرف پسپا کر دیا۔ جرمنوں نے چولم اور بریسٹ لٹوسک کے درمیان ریلوے لائن کو عبور کر کے مشرق کیطرف پیشقدمی کی اور دریائے بگ کے مغربی کنارے پر پہنچ گئے۔ آسٹریوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی کنارے پر محاصرہ کا حلقہ بند کر دیا گیا ہے۔

ایک اور عظیم جہاز کی غرقابی

لندن ۱۹- اگست- وہائٹ سٹار کمپنی کا جہاز "عربی" تارپیڈو سے غرق کر دیا گیا ہے۔ کمپنی مذکور نے اعلان کیا ہے کہ جہاز کے مسافروں سے ۳۷۵ آدمی بچا لئے گئے۔ اور ۴۴ ہنوز مفقود الخبر ہیں۔ محکمۂ اخبارات نے اس خبر کو تصدیق کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ جہاز پر ۲۶ امریکن سوار تھے۔ جہاز "عربی" جو ۱۵ ہزار ٹن کا تھا سہ پہر کو لورپول سے نیویارک کو روانہ ہوا۔ فاسٹنٹ کے قریب ۹ بجے اس پر تارپیڈو پھینکا گیا۔ جس کے بعد وہ صرف ۱۱ منٹ تیرتا رہا۔ یہ تارپیڈو اس پر بلا اطلاع پھینکا گیا۔ اس پر اول درجے کا کوئی مسافر سوار نہ تھا۔ البتہ دوسرے درجہ کے ۱۴۳ اور ۴۸ دیگر مسافر تھے عملے کے ۲۴۳ آدمی ان کے علاوہ تھے۔ جہاز پر کثیر التعداد مسافروں کے لئے کشتیاں موجود تھیں اور جسقدر پانی میں ڈالی گئیں ان پر مذکورہ بالا تعداد نہایت آسانی سے سوار ہو سکتی تھی۔

لندن ۲۰- اگست- کل شام کو دو جہاز ۱۷۵ سوار اور ۲۱۶ عملے کے آدمی لیکر کوئنز ٹاؤن میں پہنچے یہ سب ۱۱ کشتیوں میں سوار تھے صرف پانچ چھ مسافر مفقود الخبر تھے۔ ان لوگوں کی ہیئت کذائی نہایت قابل رحم تھی اکثروں کے سر اور چہرے پر چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے انھیں موٹر کاروں میں سوار کرا کر ہوٹلوں میں پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے ان کی مرہم پٹی کی۔

تارپیڈو کے حملے سے پیشتر مسافروں نے ایک برطانی سٹیمر پر تارپیڈو پڑتے دیکھا جس پر وہ خوفزدہ ہو کر جان بچانے کی پیٹیوں کے لئے دوڑے اور ابھی پیٹیاں پہن کر فارغ ہی ہوئے تھے کہ عربی پر بھی تارپیڈو پھینکا گیا۔ اس پر فوراً کشتیاں پانی میں اتار دی گئیں۔ اور مسافران میں اتر کر جمع ہو گئے اور کئی اس کوشش میں پانی میں گر گئے۔ دو ملاحوں نے تیر کر کئی عورتوں کو جو مدد کے لئے چیخ رہی تھیں کشتیوں میں سوار کرانے میں مدد دی کئی عورتیں تارپیڈو پھینکے جانے کے وقت اپنے کمروں میں سو رہی تھیں۔ چنانچہ وہ اس حالت میں عرشہ کیطرف بھاگ اٹھیں آخر انھیں کمل بہم پہنچائے گئے ایک امریکن مسافر کا بیان ہے کہ اگر ملاح مستعدی سے کام نہ لیتے تو ۲۰۰ سے زیادہ مسافر ہلاک ہو جاتے وہائٹ سٹار کمپنی کے منتظمین کا بیان ہے کہ آٹھ کے سوا جہاز کے باقی تمام مسافر بچا لئے گئے۔ ان میں ۴ امریکن بھی تھے۔

مزید جہازوں کی غرقابی

لندن ۱۹- اگست- ولسن کمپنی کا جہاز سربینو اور ۲ چھوٹے برطانی سٹیمر غرق کر دئے گئے ہیں۔ عملے کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

کرسٹیانا کا اخبار آفٹن پوسٹ مظہر ہے کہ جرمن آبدوز کشتی نے ناروے کی ڈاک کے جہاز کے ساتھ جو سلوک کیا اس پر اہل ناروے سخت چیں بہ جبیں ہو رہے ہیں اور راس شمالی سے لنڈسکیپ تک اس پر صدائے احتجاج بلند کیجائیگی۔ ناروے کی ڈاک پکڑ لینے سے انگلستان کو جو نقصان پہنچا ہے وہ ہمارے نقصان کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ غیر جانبدار ممالک کی ڈاک کا سرقہ مہذبانہ جنگ کا جزو نہیں۔

کوپن ہیگن۔ ڈنمارک کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ناروے کی راہ سے انگلستان کو ڈاک روانہ نہ کیجائیگی۔ بلکہ اس کے ملکی جہازوں میں بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا۔

لندن ۲۰- اگست- برطانی سٹیمر سیرن اور سکاٹ ٹن ۵ ہزار ٹن اور سٹورل ۳ ہزار ٹن غرق کر دئے گئے ہیں عملے کے آدمی بچا لئے گئے۔

توپخانہ کی شدید آتشباری

لندن ۱۹- اگست- پیرس کا تار مظہر ہے کہ آرٹوئس کے علاقہ میں عظیم سرگرمی جاری ہے۔ فرانسیسیوں نے سوشیز کے علاقہ میں جرمن مورچوں پر حملہ کیا اور جرمنوں کے متعدد جوابی حملے پسپا کئے۔ فرانسیسی توپخانہ مختلف حصوں میں غنیم کی باٹریوں پر غالب آیا۔ لنج کی چوٹی پر شدید دست بدست لڑائی جاری ہے فرانسیسیوں نے بمقام شریز مانڈ مزید ترقی کی اور قیدی گرفتار کئے۔

۲۰- اگست پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محاذ کے اکثر حصہ پر شدید گولہ باری جاری رہی۔ جرمنوں نے واسجیز کے علاقہ میں لنج کوف اور شریز مانڈ پر شدید آتشباری کی۔ کل ہم نے آرٹوئس میں پیشقدمی کر کے قیدی اور ۵ مٹرلیوز توپیں گرفتار کیں۔

جرمنوں کے کامیاب حملے

لندن ۲۰- اگست پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے کوونو میں جو کامیابی حاصل کی تھی اسے اور بھی زور کے ساتھ جاری رکھا اور شہر پر قبضہ کر کے آگے بڑھا اور دریائے نیمن اور ولنا کے درمیانی علاقے میں پہنچ گیا۔ اور سوونیز پر جرمنوں کے حملے منگل کی رات اور بدھ کو پسپا کر دئے گئے اور سوونیز سے بریسٹ لٹوسک اور اس کے جنوب میں تمام محاذ پر لڑائی جاری ہے۔ جو بعض حصوں میں نہایت شدت کے ساتھ وقوع میں آرہی ہے۔ غنیم نے بالخصوص منگل اور بدھ کے روز دریائے بوبر کے زیریں حصہ کیطرف بلسیک کی سمت میں اور چرمکا ریلوے کے ساتھ ساتھ اور ولوڈاوا کے قریب قریب نہایت شدید حملے کئے۔ نووو جارجیوسک کے قلعوں پر غنیم پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ حملے کر رہا ہے اور دریائے وسچولا اور نیریو کے شمال کیطرف نہایت خونریز جنگ وقوع میں آرہی ہے ہمارے جنگلوں کے پاس جرمن کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ مگر جرمن ہیکسم نوین

کی آتشباری نے ہماری توپوں کو خاموش کرا دیا اور دریا سے دکرا در نیریو کی درمیانی قلعبندیوں کو منہدم کر دیا۔ اس کے بعد روسی کمال جد وجہد کے باوجود دریائے دلکر کے دائیں کنارے کی طرف پسپا ہونے کو مجبور ہوئے۔ جس سے جرمنوں کو دریائے داکرا اور دسچولا کی درمیانی قلعبندیوں کی شمالی حصہ کی طرف توجہ منعطف کرنیکا موقعہ مل گیا۔

روسی بیڑا پیچھے ہٹ گیا

لندن۔ ۲۰۔ اگست۔ پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہمارے جنگی جہاز جو خلیج ریگا کے دہانہ کی حفاظت کر رہے تھے جرمن بیڑے کی عظیم فوقیت کی وجہ سے لڑائی کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔

برطانوی آبدوز کشتی خشکی پر چڑھ گئی

لندن۔ ۲۰۔ اگست۔ محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ برطانی آبدوز کشتی ای ۱۳ جو بحیرہ بالٹک کو جا رہی تھی کل ڈنمارک کے جزیرہ سالتھولم کے ساحل پر خشکی پر چڑھ گئی۔ ۱۵۔ افسر اور آدمی بچائے گئے۔ اور ۱۵ مفقود الخبر ہیں۔

مزید غرقابیاں

لندن۔ ۲۰۔ اگست۔ برطانی سٹیمر موسومہ نیویارک سٹی جو برسٹل سے نیویارک کو جا رہا تھا اور ناروے کا سٹیمر دیر سبورگ غرق کر دئے گئے۔

برطانی محکمہ بحری کی ہفتہ وار رپورٹ کے مطابق گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ۱۴۸ جہازوں میں سے ۲ برطانی سٹیمر سرنگوں سے اور ۱۱ آبدوز کشتیوں کے ذریعہ سے غرق کئے گئے۔ ان کے علاوہ ۱۰ چھوٹے ماہی گیر جہاز بھی ڈبو دئے گئے۔

جرمنوں کی موسلا دھار گولہ باری

لندن۔ ۲۱۔ اگست۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جب جرمنوں نے کوونو کے قلعوں پر قبضہ کر لیا تو قلعہ گیر فوج کا باقی حصہ میدانی فوج کے ساتھ جا ملا جو جانوو دجیدٹری ریلوے کے مغرب میں مورچہ زن تھی۔ کوونو کے جنوب میں ہماری سپاہ ہنوز نیمن کے مغربی کنارے پر مورچہ زن ہے۔

جرمنوں نے منگل اور بدھ کے روز ادسویز کے جنوب میں بیزو اور بگ کے تمام محاذ پر شدت سے حملہ کیا۔ مگر دریائے نیریو کے دائیں کنارے پر سٹریو کو دا گورا۔ بیلسک اور لیپنیزا کے علاقہ سے لیکر بریسٹ لٹوسک کے شمال مغرب میں ۱۲ میل کے فاصلہ تک ہماری سپاہ غنیم کے حملوں کی مدافعت کر رہی ہے۔ لیپنیزا کے قریب رسالہ کی عظیم جمعیت نے جرمن حملہ کو پسپا کرنے میں مدد دی۔ غنیم نے ولوڈاوا کے مشرق میں دریائے بگ کے دائیں کنارے پر مسلط ہو کر جمعرات کی صبح کو مقام پچیشہ کی سڑک پر حملے کئے۔

نوو دجارجیوسک کے قریب جرمنوں نے دریائے ورکا کے بائیں کنارے پر مسلط ہو کر اش کے شمال مغرب سے لیکر دریائے وسچولا تک حملے کئے۔ جرمنوں کی موسلا دھار گولہ باری سے ہماری قلعبندیاں منہدم ہو گئیں۔ بدھ کی شام کو جرمنوں نے دمیسلوف کے علاقہ میں ایک قلعہ کا محاصرہ کرنے کے بعد شدید نقصان برداشت کرنے کے باوجود علاقہ زکروتھم کی عقبی مورچہ بندی پر حملہ کیا۔ اس سے ہماری سپاہ جمعرات کے روز مجبوراً پسپا ہو کر وسطی استحکامات کے سامنے کے پرانے قلعوں پر آ پڑی۔ دوسرے روز جرمنوں نے ان میں سے ۲ قلعے تباہ کر دئے اور پھر مسلسل خونریز معرکوں کے بعد ان کے کھنڈروں پر قبضہ کر لیا اور بالآخر وسطی استحکامات پر بھی گولہ باری شروع کر دی۔ ہم نے دریائے نیریو کا ایک پل اڑا دیا اور اس کے بعد شمالی قلعوں کو خالی کر دیا۔

خلیج ریگا میں بحری جنگ

لندن۔ ۲۰۔ اگست۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمن بیڑے کی عظیم جمعیت خلیج ریگا میں گھس گئی اور بحری جنگ جاری ہے۔

اٹلی کیطرف سے ٹرکی کو اعلان جنگ

لندن۔ ۲۲۔ اگست۔ اٹلی نے ٹرکی کو اعلان جنگ دیدیا ہے۔

تسخیر نوو دجارجیوسک

شملہ ۲۲۔ اگست۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۲۲۔ اگست سکرٹری آف سٹیٹ کیجانب سے موصول ہوا ہے۔

جرمنوں نے نوو دجارجیوسک سخر کر لیا ہے۔ اور اب بریسٹ لٹوسک کو گھیرے میں لے رہے ہیں۔ جرمن بیڑہ بھی خلیج ریگا میں گھس گیا ہے۔ جہاں روسی اور جرمن بیڑوں کی جنگ ہو رہی ہے۔

روسیوں کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریگا سے مغرب کیطرف تمام محاذ پر زیریں ونسانک کوئی اہم تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہوئی۔ جس وقت جرمنوں نے کوونو کی قلعبندیوں پر قبضہ کر لیا تو باقیماندہ قلعہ گیر فوج روس کی اس میدانی فوجوں سے جا ملی جو اس ریلوے لائن کے مغربی مورچوں میں مقیم تھی۔ جو جانا دسے کو جادری کو جاتی ہے۔ موخر الذکر مقام کوونو سے ۲۵ میل شمال مشرق کو واقع ہے کوونو کے جنوب میں روسی ابھی تک نیمن کے بائیں کنارے پر ہیں۔ ادسویز سے جنوب کیطرف دریائے نیریو کے بالائی حصے اور دریائے بگ کے تمام محاذ کے ساتھ ساتھ جرمنوں نے زبردست حملے کئے اس لائن کے ساتھ جو بلیو سٹاک۔ وبیلسک کے مابین ہے اور لیپنیٹا پر جو بریسٹ لٹوسک سے ۱۲ میل شمال مغرب کیطرف ہے روسی غنیم کو روکے ہوئے ہیں

روسیوں کی بحری کامیابی جرمن جہازوں کی غرقابی

لندن۔ ۲۲۔ اگست۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع ہے جس میں یہ مختصر بیان درج تھا کہ جرمن بیڑا خلیج ریگا سے روانہ ہو گیا ہے روس کی ایک عظیم بحری فتح کا پتہ چلتا تھا۔ جس کی تفصیلی کیفیت بعد میں ڈوما کے پریزیڈنٹ موسیو رزیانکو نے بھرے اجلاس میں پڑھ کر سنائی۔ جسکی تفصیلی کیفیت بعد میں ڈوما کے پریزیڈنٹ موسیو رزیانکو نے بھرے اجلاس میں سنائی۔ اور جس کے معلوم ہونے پر تمام شہر میں اظہار مسرت وشادمانی کے نعرے بلند ہوئے۔ موسیو رزیانکو نے بیان کیا کہ جرمن سوپر ڈریڈ ناٹ مولتکے تین کروزر اور ۷ تارپیڈو کشتیاں غرق کر دی گئی ہیں۔ جس پر جرمن بیڑے کے باقی جہاز خلیج ریگا سے واپس چلے گئے ہیں۔ جرمنوں نے مقام پرناؤ پر چار بڑے بجروں میں سے سپاہ اتارنیکی کوشش کی مگر روسیوں کی ملیشیا فوج نے توپخانہ کی مدد کے بغیر حملہ آوروں کا صفایا کر دیا۔ اور بجروں کو پکڑ لیا۔

اٹلی اور ٹرکی

لندن ۲۲۔ اگست۔ ٹرکی کیساتھ اٹلی کے قطع تعلق کرنے کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کا بلقان کیحالت پر کیا اثر پڑیگا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس سے اتحادیوں کے عہد وپیمان کو بہت تقویت پہنچیگی اور دردانیال کی مشکل کا مداوا میں بہت مدد ملیگی۔ اٹلی کے ٹرکی کو اعلان جنگ دینے کی وجوہ یہ بیان کیجاتی ہیں کہ (۱) ترکوں نے برقہ (لیبیا) میں اہل طرابلس کو اطالویوں کے خلاف بغاوت برپا کرنے میں مدد دی (۲) ٹرکی نے سمرنا اور دیگر مقامات کے اطالی باشندوں کو ملک سے باہر جانے سے روکا۔ برلن میں اس خبر کے سننے سے نہایت گہرا اثر پڑا ہے۔ امسٹرڈم میں اس امر کا تار موصول ہوا ہے کہ جرمنی میں اس امر کا اندیشہ کیا جا رہا ہے کہ مشرق ادنیٰ کی رزمگاہ میں اٹلی کے شامل ہونے سے دردانیال کے مستقبل کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائیگا۔

دانتوں کی قلعی

لو کیا یاد کرو گے۔ ہم نے وہ ایجاد کی ہے کہ جس سے حکیم ارسطو بھی قبر میں اچھل پڑے ہونگے یعنی جن کے دانت میلے ہو گئے ہوں۔ کمزور ہوں آنکو ایکدم قلعی کر دے۔ اور قلعی بھی پکی خالص مراد آبادی کہ پھر کبھی دوسرے قلعی گر کی ضرورت نہو یعنی نا ممکن حملہ دانت کی بیماریوں کو شفا کامل دیتا ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ تمام انگریزی اور ہندوستانی منجن اس کے سامنے گرد ہیں قیمت فی ڈبہ صرف دس آنے ۱۰/

ایس۔ ایم ہاشمی نعیمی۔ رفعت پورہ مراد آباد

ووکنگ (لندن) کی چٹھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ تین چار ہفتے بڑی کیفیت کے گذرے۔ ہر اتوار مسجد میں بڑے زور کا جلسہ ہوتا رہا اور جلسہ کے بعد مکان ومسجد کے پُرفضا احاطہ میں جسپر قدرت نے سبز مخمل کا فرش بچھا رکھا ہے اور جس کے گرد دیواریں بھی سبز درختوں کی قطاروں سے بنی ہیں مہمانوں کی ضیافت ہوتی رہی۔ لارڈ ہیڈلے بالقابہم متواتر بڑے اخلاص کے ساتھ تشریف لاتے رہے۔ اور ہر دفعہ اپنے ساتھ کسی معزز مہمان کو لائے تاکہ اُن کو اسلام کی تبلیغ کیجا دے۔ دو دفعہ تو اُن کے ساتھ مسٹر ولیم مکینٹوش تھے جو انگلستان کے مشہور مصنفین میں سے ہیں مع ایک خاتون کے تشریف لائے۔ اور وعظ کے بعد اظہار کیا کہ اسلام نہایت ہی صاف اور معقول مذہب ہے۔ اور فطرت کے مطابق ہے اور لارڈ صاحب کو اُن کی پرائیوٹ گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ انپر اسلامی تعلیم کا گہرا اثر ہے ممکن ہے خدا تعالیٰ ان کو اس چشمہ سے سیراب فرمادے۔ آمین۔

پچھلے اتوار کو لارڈ ہیڈلے سیف الرحمٰن شیخ رحمت اللہ فاروق صاحب بالقابہم ایک بڑے معزز گھرانے کی معمر خاتون کو ساتھ لائے۔ ان سے دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور انھوں نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ لارڈ ہیڈلے صاحب خوب جانتے ہیں کہ میں اگر پوری مسلم نہیں تو بہت حصہ میرے خیالات کا اسلام ہے۔ ہاں کچھ اعتراضات باقی ہیں ان میں سے تعدد ازدواج کے متعلق بڑی دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ آخر فرمایا کہ اگرچہ گفتگو سے مسئلہ حل تو ہوا ہے لیکن طبیعت سے یہ خلجان دور نہیں ہوا کہ اسلام نے کیوں تعدد ازدواج جائز رکھا۔ قریباً تمام دن یہاں صرف کیا اور اپنے اعلیٰ اخلاق اور محبت کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے سینوں کو کھولدے اور لارڈ صاحب بالقابہم کو ان کے اخلاص اور محنت کا اجر عظیم عطا کرے ایسے مخلص بادشاہ کیطرح صاف اور صاف گو اور دوستی کا حق ادا کرنے والے اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق رکھنے والے بزرگ کو ہماری خاطر دیر تک زندہ رکھے اور ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔

اس پرسوں ایک ہندی سوار کی نعش نے مسجد ووکنگ کو بڑا مشہور کیا۔ میں نے ایک کمانڈنگ افسر کو لکھکر گورے منگوالئے تھے جو قبر پر تین باڑیں فائر کریں اور اس کے بعد ماتمی بگل بجائیں۔ اس نظارے کو دیکھنے کے لئے اور ہندوستانی بہادر کے ساتھ ہمدردی دکھانے کے لئے اہل ووکنگ کے زن ومرد مع بچوں کے بازاروں میں کھڑے ہوگئے اور احاطہ قبرستان میں آدم ہی آدم نظر آتا تھا۔ نماز جنازہ میں ہندوستانی اور انگریز مرد اور عورتیں بچے شریک تھے۔ نماز کے بعد لڑکیوں نے قبر کو پھولوں سے ڈھانپ دیا۔ اللہ تعالیٰ اہل ووکنگ کو بہت بڑا اجر عطا کرے اور انکو اسلام جیسی نعمت عظمیٰ سے شادکام فرمائے۔ انھوں نے ہمیشہ ہر موقع پر اہل مسجد کا اکرام کیا اور کبھی کسی نے بھولے سے بھی کسی قسم کی اذیت نہیں دی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین والسلام (مولوی صدرالدین)

مجموعۃ الخطب مع ترجمہ اردو

جمعہ اور عیدین میں خطبہ سننے سے یہ مراد ہے کہ نصیحت اور دینی استفادہ حاصل کیا جائے۔ لیکن آجکل کے بعض خطیب بوجہ کم علمی صرف ایک خطبہ ہر جمعہ میں سال بھر تک پڑھتے رہتے ہیں۔ جس سے اصل مطلب یعنی حصول نصیحت باحسن وجوہ حاصل نہیں ہوتا۔ جناب مولانا مولوی الحاج الحافظ محمد عبدالحی صاحب مرحوم فرنگی محلی لکھنوی نے اس بڑی کمی کو محسوس کرکے یہ مجموعہ خطب تصنیف فرمایا تھا۔ جنکا بامحاورہ اردو ترجمہ اُن کے نبیرہ مولوی محمد یونس صاحب لکھنوی فرنگی محلی نے کرکے اور بھی آسانی پیدا کردی ہے اس ترجمہ سے عربی اور اردو داں اصحاب یکساں مستفید ہوسکتے ہیں۔ مضمون ہر خطبہ کا جدا جدا ہے۔ اور ہر ایک مہینہ کے پانچ پانچ خطبے ہیں۔ عیدالفطر عیدالضحیٰ بکلام کے خطب بھی مترجمہ ہیں۔ غرض مجموعہ خطب باعتبار اپنی معنوی اور صوری خوبیوں کے قابل دید ہے۔ جو حاجی محمد محی الدین سوداگر تاجر کتب ۲۹۹ موچی بازار لشکر بنگلور سے مجلد بقیمت ۱۲ مع محصولڈاک مل سکتا ہے۔

جنگ یورپ

اس میں متخاصمین ملکوں کا مختصر جغرافیہ اُن کی مالی حالت بحری وبری طاقت۔ مختصر تاریخ حروب قدیمہ۔ جنگ کے قبل یورپ کا پولٹیکل مطلع اور موجودہ جنگ کے اسباب اور جنگ کے متعلق دیگر تمام ضروری باتیں درج کی گئی ہیں۔ سید محمد ابراہیم صاحب عجمی مولف ومصنف جنگ روس وجاپان۔ تاریخ مصر۔ تبت۔ جاپان۔ سیتا وعجمی منات کا نام نامی اس کتاب کی عمدگی اور نتیجہ خیز ہونے کی کافی ضمانت ہے کتاب $\frac{۲۲ \times ۱۸}{۸}$ تقطیع اور ۱۴۸ صفحے پر مطلع العلوم پریس مرادآباد میں چھپی ہے۔ جو مولف یا مطلع العلوم پریس مرادآباد سے علاوہ محصول ۸ر میں مل سکتی ہے۔

دردِ سر اور دردِ دنداں کی مجرب دویہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوایات عرصہ دراز سے ملک میں تجربہ کے بعد جانے پر مفید ثابت ہورہی ہیں۔ ہمارے پاس بھی ڈاکٹر صاحب نے دردِ سر اور دردِ دنداں کی دوائیں بھیجی تھیں۔ جو تجربہ میں واقعی زود اثر نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ اور لطف یہ کہ نہایت کم قیمت ہیں۔ جو پتہ ذیل سے مل سکتی ہیں۔ (ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ)

عقائد اسلام

یہ کتاب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ایک زبردست تصنیف موسومہ فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ جو حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ۱۰۴ عقائد پر مشتمل ہے اہل سنت والجماعت کے لئے یہ کتاب ازبس ضروری ہے۔ جناب مولوی سید دوست محمد صاحب اجمیری صاحبزادہ درگاہ حضرت خواجہ خواجگان ہند محمد معین الدین حسن اجمیری قدس سرہ العزیز نے اس کا بامحاورہ ترجمہ کمال محنت سے فرماکر اہل سنت والجماعت پر احسان کیا ہے۔ کاغذ ایوری فنشن اعلیٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ اگرچہ لکھائی چھپائی معمولی اور ضخامت ۳۲ صفحے علاوہ سرورق ہے۔ جناب حاجی محمد محی الدین صاحب تاجر کتب لشکر بنگلور متصل مسجد ابراہیم صاحب دوکان نمبر ۲۹۹ سے ۲ر میں مل سکتی ہے۔

آئینہ جنگ

معاصر ایڈیٹر نیر اعظم نے ہمارے پاس آئینہ جنگ کے عنوان سے فلس کیپ کی چھوٹی آٹھ صفحی تقطیع پر جنگ یورپ کے متعلق ایک مبسوط ڈائرکٹری کا مجموعہ ۹۶ صفحات پر بغرض ریویو بھیجا ہے اس کے ۱۲ صفحے وہ ہر ہفتے شائع کرتے ہیں۔ جس کی قیمت ایک آنہ رکھی گئی ہے اس حساب سے مجموعہ کی قیمت ۸ر ہوتی ہے۔ اس مجموعہ میں اسباب جنگ (۲) مصلحات جنگ (۳) متخاصمین کی فوجی بری وبحری قوت (۴) جنگ کے مشہور مقامات کی

فہرست مع حالات (۲) فہرست شاہیر (۷) روز نامچہ جنگ (۸) ضروری تشریحات ۔ (۹) آلات جنگ کم تصاویر و تشریح (۱۰) ضروری نقشے گویا ابواب قائم کئے گئے ہیں ۔ مولف کا ارادہ اسکو اور وسعت دینے کا ہے ۔ جو مطبع مطلع العلوم و نیر اعظم پریس مرادآباد سے مل سکتا ہے ۔

نقشے جنگ یورپ ہمارے پاس دو نقشے صادق مینو فیکچرز سپلائی ایجنسی خیر نگر میرٹھ نے بغرض ریویو بھیجے ہیں واقعی یہ نقشے محنت سے طیار کئے گئے ہیں ۔

(۱) مصر کا پورا نقشہ ہے ۔ غالباً مصر کا اس سے بڑا نقشہ پبلک کی نظر سے نہ گذرا ہوگا ۔ مقامات ۔ دریا ۔ قلعہ جات ۔ ریلوے لائن ۔ مینارہائے روشنی ۔

(۲) دوسرا نقشہ ایک کتابی صورت میں دو ورقہ ۲۰ × ۲۶ سائز پر ہے اس میں ۔ یورپ شمالی افریقہ ۔ مصر ۔ ایشیائے کوچک عرب معہ بحر احمر و بحر اسود و سرحد ایران دکھلائے گئے ہیں ۔ یعنی ایک طرف پورے صفحہ پر یورپ اور دوسری سمت نصف حصہ پر نقشہ عرب مصر ۔ حجاز وغیرہ ہے اور بقیہ نصف حصہ پر ٹائمٹیبل درج ہے ۔ نقشے رنگین ہیں ہر ایک نقشہ کی قیمت ۲ ر مقرر ہے ۔ جو صادق مینو فیکچرز سپلائی ایجنسی خیر نگر میرٹھ سے مل سکتا ہے ۔

حوادث و اخبار

ضلع ملتان کے ڈاکے مقدمہ ڈاکہ کوٹلہ میں پولیس نے چار اشخاص گرفتار کئے ہیں اور مسٹر فنشر جیرلڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈاکوؤں کی تلاش میں ہیں ۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ایک ڈاکو کے مکان سے مقام شینی کے ڈاکہ کا کچھ مال برآمد ہوا ہے شینی کے ڈاکہ کا مقدمہ عدالت خاص کے سامنے زیر سماعت تھا اور سرکار اس کی پیروی کرنے سے دست بردار ہوگئی ہے ۔

شملہ اور وائسرائے ۔ معلوم ہوا ہے کہ شملہ کی میونسپل کمیٹی ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے سرمائی دورہ پر روانہ ہونے سے پیشتر ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایڈریس تیار کر رہی ہے کیونکہ ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ تمام طور پر اب شملہ میں واپس تشریف نہ لائینگے ۔

شملہ میں داخل ہونے کی ممانعت ۔ قانون اجانب ۱۹۱۴ء کی رو سے تمام متخاصم اجنبیوں کو حکم ہوا ہے کہ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کی بلا اجازت شہر شملہ میں داخل نہ ہونے پائیں ۔

جرمن مشنری کی واپسی ۔ ریورنڈ مسٹر ارلس ۔ مدراس کے علاقہ میں ایک جرمن مشنری کو ایک ماہ کے اندر جرمنی کو واپس چلے جانے کا نوٹس دیا گیا تھا ۔ مگر انھوں نے اعتراض کیا ہے کہ میں امریکن مشن کا ملازم ہوں اس لئے مجھے جرمنی کی بجائے امریکہ جانے کی اجازت دیجائے ۔

ضلع ہوگلی میں ڈاکے ۔ ہفتہ کی شب کو ایک شخص انادا خاں کے مکان متصل ترکیسور پر حملہ آور ہوئے ۔ انھوں نے اہل خانہ پر وار کیا ۔ اور نقرئی و طلائی زیور لیکر روپوش ہوگئے ۔ پولیس نے دو آدمی اتوار کی شب کو بری پور کے سٹیشن پر گاڑی میں گرفتار کئے ۔ ان کے پاس نقب زنی کے آلے تھے

اسی طرح ایک اور ڈاکہ ادا ورپال کے مکان واقع موضع دیہی پور کے پڑا کوئی شخص تاحال گرفتار نہیں ہوا ۔

آسام میں اضطرار ۔ یعنی ۔ چاولوں کی فصل کے پکنے اور امان کی ضرورت کی وجہ سے مقامی ریلیف کمیٹی نے خود ہی ریلیف بند کردی ہے ۔ لیکن گذشتہ دو یوم کی بارش کی کثرت سے تشویش سی پیدا ہوگئی ہے ۔

برسات

(از سید قمر الدین احمد قمر سندیلوی)

گھٹا گھر کر چلی آتی ہے برساتی ہوئی پانی
اٹھا ہے شور میخانہ سے بہر تہنیت خوانی

کبھی چھاگل کی چھم چھم ہے صدا پانی کی یہ چھم چھم
حسینوں کی یہ چھل بل ہے نہیں کمنی کی جولانی

گھٹا ٹوپ اٹھا ہے بادل اندھیرا ہر طرف چھایا
دکھاتی پھرتی ہے مشعل مگر برق درخشانی

بدلتا رنگ ہے بادل مزاج یار کی صورت
کبھی نیلا کبھی پیلا کبھی اودا کبھی دھانی

کنارے ابر کے ہے کہکشاں کی آج یہ صورت
کہ جیسے پن بھری پنگھٹ پہ بھرتی ہو کوئی پانی

ادھر چمکی ادھر چمکی ادھر تڑپی ادھر تڑپی
کوئی چنچل ہے پردہ میں نہیں برق درخشانی

عجب گلشن پہ خیمہ بادلوں نے آج تانا ہے
طنابیں جس کی بیلیں اور چوبیں سرو بستانی

جوانان چمن نے بھی نئی بدلی ہیں پوشاکیں
ہری پہنے ہوئے کوئی کوئی اودی کوئی دھانی

بھلا آئی تو عصمت کی بھی چادر ساتھ ہی لائی
نظر بوٹوں پہ پڑتے ہی چھپی شاخوں کی عریانی

اثر نامیہ کا ہے عوض کانٹوں کے گل نکلے
چھڑی پھولوں کی ہر اک بن گئی شاخ مغیلانی

جو سنبل زلف جاناں ہے تو گل رخسار معشوقاں
صف مژگاں کی رکھتا ہے ہر اک خار بیابانی

عجب عالم نیاز و ناز کا ہے آج گلشن میں
صبا کے چھیڑنے پر ہنستے ہیں گلہائے بستانی

چمن میں کس مزے سے سبزۂ خوابیدہ سوتا ہے
نسیم صبح نادم بن کے کرتی ہے مگس رانی

نہیں شبنم کے قطرے دامن گل میں یہ ہیں موتی
نہیں برسات کا بادل یہ ہے اک ابر نیسانی

لئے پھرتی ہے شبنم روش پر پانی کے مشکیزے
بجھا دے گر کرے کچھ آتش گل شعلہ افشانی

نہ کیونکر باغ میں اب رات دن برسا کرے کچھن
ہے شبنم کی درافشانی زر گل کی زرافشانی

شمیم جانفزا لا کر معطر کرتی ہے کیا کیا
نسیم صبح کرتی ہے دماغ جاں کی مہمانی

چمن میں دیکھتے ہیں جب کسی شمشاد قامت کو
اکڑ جاتے ہیں تن جاتے ہیں یہ سرو گلستانی

زباں دھوئی ہوئی کوثر سے مرغان چمن کی ہے
نہ ترکی ہے نہ انگریزی نہ ایرانی نہ عبرانی

اٹھا کرتی ہے ولیں ہوک سنکر قمری کی کو کو
جگر میں چٹکیاں لیتی ہے بلبل کی خوش الحانی

عنادل شاخ گل پر شادیانے گاتے ہیں بیٹھ کر
چٹک غنچوں کی دیتی ہے صدائے تہنیت خوانی

یہ منت کی ہے بلبل نے نہ اب کے گر خزاں آئے
کرونگا جگنوؤں کی گل کی شاخوں پر چراغانی

عجب عالم مزے کا ہے کہ صوفی بھی ابل اٹھے
گئے اک رنگ ہی میں ڈوب دونوں شیخ و زہدانی

وہ آیا گھر کے پھر بادل وہ پھر بجلی چمک اٹھی
الا اے فکر بس کر سند فکر خوار و گریہ و انی

حال و قال

(از ناظر)

مری آنکھوں میں رہکر پتلیوں کا نور ہو جانا
اندھیرے گھر میں تم آکر چراغ طور ہو جانا

پلا کر جام وحدت کہتے ہو مخمور ہو جانا
اگر بیکے تو سولی کے لئے منصور ہو جانا

کسی شب کو مرے گھر پر بھی رشک حور ہو جانا
سیہ خانے کا منشا ہے سراپا نور ہو جانا

جو آؤ رات کو چھپکر تو یاں مستور ہو جانا
سپیدی سحر سے پیشتر کافور ہو جانا

ہمارے ہی قریں رہکر ہمیں سے دور ہو جانا
خدا کی شان ہے اتنا تمھیں مقدور ہو جانا

تجلی رخ دلدار سے وہ غش پہ غش آنا
کسی کے بام کا پل بھر میں کوہ طور ہو جانا

نہ اٹھتے خواب نوشیں سے مگر کیا کام آیا ہے
کسی آوازۂ لا غز کا شور صور ہو جانا

سفر ہے تجلی کا یہ مصرعہ داد کے قابل
مجھے مخمور کرتے کرتے خود مخمور ہو جانا

فریاد کی کوئی لے نہیں

میں بنگیا ایڈیٹر سے مجبر و فادار
اور نیش کیں سے میرے چیخ اٹھے سارے اخبار

ہمدرد ۔ الہلال ۔ اور کامرڈ زمیندار
پر ہونے کو ہے سرکار اس راز سے خبردار

دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدا را
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

اسپیچیں دیں دھواں دھار اور پمفلٹ بھی لکھے
اور ریویو نہ ہم نے پہلے بٹھائے سکے

گلچھرے خوب اڑائے پھر جمع کرکے چندے
اب قوم مانگتی ہے انکا حساب ہم سے

دل میرود ز دستم صاحبدلاں خدا را
دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

(الناظر)

شربت دافع لو مفرح

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ و گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو نسخہ اکسیر ہے۔ صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے۔ بکثرت طیار ہوتا ہے۔ بایں ہمہ قیمت فی تولہ (۲) خورد شیشی دو اونس ۳ ر ایک اونس ۱ ر ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں

یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا۔ گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مرتفضو کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں۔ بڑے بڑے یورپین صاحبوں، ڈاکٹروں وید و طبیبوں نے اس کا استعمال فرما کر اسکو پُر اثر و اکسیر نافع تسلیم کر لیا۔ مصفی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بینظیر ہیں۔ مرد و عورت ہر دو کے لئے مفید ہیں اور ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہے۔ ان میں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں۔ خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی ۱ ر ہشت چار روپے کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی کمیشن میں زائد ملیگی۔ ملنے کا پتہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی — دیبی لال

جس سے کیسا ہی کمزور بچہ نو زائد جسم گٹھیا کیوں نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ ر **معجون مسہل** ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جس قدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ ۴ ر خوراک دعہ **خواہش** مستورات زیادہ کرے فیدرجن عہ **خواہش مستورات** کو کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۲ ر **سوال** شیشی ۵ ر **کھانسی** تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۳ ر **طلسات شما** آپ نے امرت دھارا۔ عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اس کی بھی آزمائش کرکے فائدہ اٹھائینگا جو کہ مفید بخار و درد سر۔ بدہضمی۔ اعضا شکنی تخمہ ہیضہ۔ پیچش ریح۔ قولنج۔ کل امراض کو مفید ہے۔ فی شیشی ۲ ر **حبوب آتشک** یہ اس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث عطائی دوائیوں کے جنمیں کہ جزو پارا و سنکھیا وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو۔ یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کر دیتا ہے۔

ملنے کا پتہ

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ پیپا مکان ۲/۱۴

خضاب لاجواب دل پسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے۔ تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے سے بال نہایت کالے بھونرا او چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں جسقدر رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس ... ملتا ہے۔ فی بکس عہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی پی طلب فرمائے۔

پتہ **حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید سرنور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی۔**

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جس کی آنکھو نمیں لگے غبار پیدا ہو گئیں کا انجن آٹے کی مشین کا انجن برف کا انجن دھند پیدا کردے۔ غرضیکہ کوئی انجن ایسا نہیں جو بجائے نقصان کے آنکھوں کو فائدہ دے۔ اور روشنی بڑھا دے۔ ہاں ایک ہے **ناصحی انجن** کیسی ہی سرخی ہو غبار ہو۔ دھند ہو۔ جالا ہو۔ کھٹک ہو۔ درد ہو نزلہ ہو تند ہو۔ ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن یا اصلی آنکھوں کی خرابی کیوجہ سے سب کو دفع کرتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ جس طرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہنچانیوالا ہوتا ہے اسی طرح یہ جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھوں کی جملہ خرابیوں کو دفع کرتا ہے۔ منٹوں میں اپنا اثر دکھائیگا اور واہ واہ کہلائیگا قیمت فی تولہ ۲ ر جو ماشہ ۸ ر ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ اور اس پتہ سے طلب کرو۔ اپنا نام و پتہ معہ ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

ایس۔ ایم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ رفعت پورہ۔ مراد آباد

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں۔ لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعدہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیا ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمیونکو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس ۱ ر۔ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپیہ چار آنہ۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولائتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے۔ انگلستان کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے۔ سیتلا کے داغ۔ جھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ فوراً اور بیرونق ہو جاتا ہے انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کر لیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل (عہ) تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر۔ منیجر۔ پرنٹر۔ پبلشر چھپکر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۱۷۲ — نمبر ۵۸۵

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

شرح قیمت
سالانہ: تین روپیے
ششماہی: ایک روپیہ دو آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

مدینہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور ، یوم چہارشنبہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۲۶ شوال المکرم سنہ ۱۳۳۳ ہجری — نمبر ۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خانصاحب)

(۱)

تمہید

بندوں میں توحید اور رسالت کی تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ شانہ نے اول سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور اُن کے نائبین کے سپرد فرما دیا ہے چنانچہ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے کہ

(۱) نافرمانوں کو اُن کی خطرناک حالت سے آگاہ کریں ، اور انجام سے ڈرائیں

(۲) اللہ کی ربوبیت اور کبریائی اور عظمت و جلال کو آشکارا کریں۔

(۳) لوگوں کو اعتقاد اور اعمال کی ظاہری و باطنی نجاستوں اور کجرویوں سے علیحدہ رہنے کی تعلیم دیں

(۴) پاکیزگی صفائی اور پاکدامنی سکھلائیں۔

(۵) الٰہی تعلیم کو مفت دیں ، نہ اُن پر احسان جتلائیں نہ اُن سے کسی مالی فائدہ کی توقع رکھیں۔

(۶) اس کام میں جس قدر بھی مصائب اور شداید جھیلنے پڑیں سب کی برداشت کریں۔

دنیا میں بہت سے نبی قرناً بعد قرن آتے رہے اور جیسا کچھ اُن کا حق تھا ارشاد خداوندی بجالانے میں ذرہ بھر کوتاہی نہیں کی۔ بلکہ اس راہ میں سخت سے سخت ناقابل برداشت قوم کے ہاتھوں ظلم اور عذاب اور تکالیف اس قدر برداشت کیں کہ بجز انبیاء علیہم السلام کے دوسرا ہرگز اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ باوجود ان تمام مشکلات کے اپنے مقاصد کی بجا آوری میں نہایت خوش اسلوبی۔ کشادہ پیشانی۔ جی توڑ کوششوں اور بے نظیر حلم استقامت اور تحمل سے وہ کام کئے جو ایک سچے اور مقدس نبی کے شایان شان تھے۔ ہرگز کوئی جھوٹا مدعی نبوت اس میدان میں انجام نہیں سکتا۔ یہ صرف خدا کی توفیق اور ہدایت و رہبری کا مقتضیٰ تھا۔ غرض دنیا کی تاریخ اسی طرح بدلتی گئی۔ اور نبیوں کے کارنامے پچھلی آنے والی قوم اور نسلوں کے لئے نصائح اور عبرت بنتے گئے۔ یہاں تک اُن تمام انبیاء علیہم السلام کے دور ختم ہو گئے جو خدا کی مرضی اور مشیت میں مقرر ہو چکے ہیں۔ آخرکار پچھلے زمانہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے کئی سو برس کے بعد جبکہ دنیا ظاہری طور پر نبیوں کے وجود سے بالکلیہ خالی ہو چکی تھی۔ اور کوئی صحیح معنوں اور صدق و راستبازی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے والا اور خدا کا نام لینے والا دنیا میں نہ رہا۔ اور خدا کی وحدانیت و حق پرستی اور نبیوں کا اصلی منصب درعرض معرض خطر میں آچکا۔ اور ظلم و فساد اور بدامنی عام طور پر پھیل گئی اور حقانیت و صداقت سے لوگ کوسوں دور ہو گئے ، مذہب اور خداوندی قانون میں تحریف اور ایزاد بندہ ہونے لگی ، اُس وقت خدا کی غیرت حرکت میں آئی۔ اور پھر اُس کی مشیت نے چاہا کہ دین حق کا نظام ایک جدید اور پُرحکمت طریق پر مرتب کیا جائے۔ جو موجودہ اور آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے قیامت تک کو ایک نافع قانون دستور العمل یا قطعی فیصلہ ہو۔ اور مطیع و فرمانبرداروں کے لئے انعام و رحمت ، نصیحت اور بشارت ، نافرمانوں کے لئے خدا کی طرف سے حجت اور حجت تازیانہ عبرت ہو۔

پس چونکہ خداوند قدیر کو ایک اعلیٰ پیمانہ پر دین حق کی بنیاد قائم کرنا تھی اور اپنے گمراہ اور کھوئے ہوئے بندوں کی اصلاح منظور ہو چکی تھی۔ اس لئے ویسے ہی عظیم الشان نبوت کے مقاصد کی تکمیل اور اشاعت کے لئے ایک بڑے اولوالعزم اور برگزیدہ نبی کی بعثت منظور ہوئی جو باوجہ سابقین انبیاء علیہم السلام سے فایق فی المدارج ہو اور نبوت کے مقاصد کی اشاعت میں بے نظیر حلم استقلال اور ان تھک کوششوں سے سرگرم رہے کہ اسکے مقابلہ میں بڑی سی بڑی مخالفت اور تکالیف و شداید و مصائب کا خندہ روئی اور مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کرے جو ہر طرح ایک انسان کی قوت اور فعل سے بالاتر ہو۔ پس اس مہتم بالشان مذہب کے لئے ازل سے ہی حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف عربی کو تاک رکھا تھا۔ آخرکار جب خدا کی مشیت میں آپ کی بعثت کا وقت آیا آپکو

جزیرہ نمائے عرب میں جس کے مغرب میں بحر احمر اور جنوب میں بحیرۂ ہند۔ مشرق میں خلیج فارس اور شمال میں ملک شام ہے۔ لے شام سے وہ سلسلہ کوہ جدا کرتا ہے جو اس کے شمال میں چلا گیا ہے۔ اور مصر سے آبنائے سویز جو چالیس برس پہلے خاک نائے سویز سے موسوم تھی۔ الگ کرتی ہے۔ ہندوستان اور عرب میں خلیج فارس حائل ہے۔ عرب وسعت میں مملکت فرانس سے تقریباً دوچند بڑا ہے۔ ملک کے مختلف حصے اپنی اپنی خاص خصوصیتوں کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ یمن کی وادی اور طائف کے پہاڑ ایسے سرسبز ہیں کہ ہندوستان کے بہترین حصوں کو رشک آتا ہے الحجر کی پتھریلی زمین اور وسط عرب کا وسیع ریگستان اس قدر بے آب و گیاہ ہے کہ صحرائے اعظم افریقہ سے مقابلہ کھاتا ہے۔ عرب کو کرۂ ارض کے نقشہ پر دیکھنے سے اس کے محل وقوع سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اسے ایشیا، یورپ و افریقہ کے براعظموں کے وسط میں جگہ دی ہے خشکی تری دونوں راستوں سے دنیا کو اپنے داہنے اور بائیں ہاتھ سے ملا کر ایک کر رہا ہے اس لئے ایسے ملک میں دنیا کے جملہ مذاہب کا پہنچ جانا اور جہالت کی حکومت اعلیٰ کے زیر اثر ہو کر سب کا ہی بگڑ جانا زیادہ مستبعد نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ سمجھ میں نہیں آتا ہے اور قیاس کہتا ہے کہ اگر تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ایک واحد مرکز قایم کرنے کے لئے جگہ کا انتخاب کرنا چاہیں تو عرب ہی اس کے لئے موزوں ہے خصوصاً اُس زمانہ پر نظر کر کے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب افریقہ اور یورپ اور ایشیا کی تین بڑی سلطنتوں کا عرب سے تعلق تھا تو عرب کی آواز ان براعظموں میں بہت جلد پہنچ جانے کے عمدہ ذرایع موجود تھے۔ جہاں تک راقم کی سمجھ کام دیتی ہے سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو عرب میں پیدا کرنے اور اُن کو بتدریج قوم اور ملک اور عالم کی ہدایت کا کام سپرد فرمانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ ہی بڑی مصلحت ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔

قبل اس سے کہ ہم اشاعت اور تبلیغ کے متعلق قلم فرسائی کریں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عرب وحوالیٔ عرب اور اطراف واکناف وگرد وپیش کے حالات تاریخی وجغرافیائی، ملکی ومذہبی تمدنی، معاشرتی واقتصادی طور پر اس جگہ لکھدیں تاکہ بآسانی سمجھ میں آجائے کہ جب عالم میں جہالت اور ضلالت کا عام ہیجان اور تموّج ہوتا ہے۔ اور خدا کی نافرمانیاں بندوں سے جب بکثرت ظہور پذیر ہوتی ہیں اُس وقت اللہ کی عادت جاریہ یوں ہے۔ کہ وہ کسی نبی کو اُس قوم پر مبعوث فرماتا ہے تاکہ وہ اُن پر دلیل اور حجت قایم کریں پس سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کا مبعوث ہونا تمام دنیا کیلئے اس لئے تھا۔ کہ قیامت تک لوگوں کے لئے روشن دلیل اور قوی حجت رہیں آپ کی نبوت کسی خاص فرقے اور گروہ کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ جسطرح سب کے لئے آپ کی نبوت عام تھی اسی طرح سب کے لئے آپ کی رحمت بھی عام تھی کہ اس رحمت سے کوئی شخص کوئی گروہ کوئی فرقہ نہیں بچا۔ ہم آپ کے مبارک حالات کو تھوڑی دیر کے لئے یہاں ہی چھوڑتے ہیں۔ اور اب ناظرین کرام کی توجہ کو اسطرف پھیرتے ہیں۔ اور اب یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے سپرد کس قدر مشکل اور اہم کام ہوا تھا۔ اور آپ نے اُس کو کس خوبی، صبر وحلم، استقامت اور تحمل کے ساتھ شروع کیا۔ اور ایک بڑی حد تک آخر کار عین خدا کی مشیت کے مطابق کامیابی کے ساتھ تمام کو پہنچایا قبل اس سے کہ ہم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے روشن اور کامیاب تاریخی تمدنی مذہبی اور ملکی کارناموں کا ذکر کریں۔ یا دنیا کی روشن تاریخ میں آپ کے مقدس ذکر اور پاک حالات کا اضافہ کریں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی تاریخ کے سیاہ اور تاریک غبار آلود صفحات کو ناظرین کرام کے سامنے کھولدیں اور دکھلادیں کہ سیدنا محمد صلعم نے نہ صرف تاریخ میں ایک درخشان اور نمایاں مکمل اضافہ کیا ہے۔ بلکہ تاریخ کے اُن تمام تاریک پہلوؤں کو جو دنیا کی پیشانی کے لئے ایک سخت بدنما دھبا یا داغ تھا روشن اور ستھرا کر دیا ہے جو آیندہ دیکھنے والی نسلوں اور قوموں کے لئے بجائے کریہ منظر کے خوش مناظر اور عمدہ سین ہے اور آپکی ذات ستودہ صفات نے دنیا کی تاریخ کی تاریکیوں کو اپنے صفات وکمالات ظاہری وباطنی سے اس طرح منور کر دیا ہے جیسے چودھویں شب کا چاند اپنے پرتو کمالات نوری سے جسطرح دنیا کو اور خصوصاً شب کی تاریکی کو منور کرتا ہے۔ یا آفتاب عالمتاب اپنے نور سے طلوع ہوتے ہی تاریک اور سیاہ جہاں کو دم کے دم میں روشن اور درخشاں بنا دیتا ہے کہ پھر دنیا کی کوئی شے ایسی نہیں رہتی جہاں اور جس پر آفتاب کی شعاعیں نہ پڑتی ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

لکھنؤ کی تباہی

اودھ اخبار لکھتا ہے کہ لکھنؤ میں بارش کا جو طوفان ۳۰ اگست کو آیا تھا اُس کا سلسلہ یکم ستمبر کی شام تک برابر جاری رہا۔ سارے شہر میں تین روز قیامت کبریٰ برپا رہی صرف ۲۴ گھنٹوں میں ۱۹۰ انچ بارش ہوئی ۵ انچ پہلے ہو چکی تھی۔ اسکے بعد کو جس قدر بارش ہوئی اُس کا اندازہ ہنوز معلوم نہیں ہوا۔ گورنمنٹ نے بعض سرکاری عمارتوں میں لوگوں کو رہنے کی اجازت دے دی ہے۔ پولیس نے بعض دوکان اور پرائیوٹ مکانات میں بھی لوگوں کو ٹھہرانے کی کوشش کی کینگ کالج کے طلبہ بطور والنٹیر لوگوں کی امداد کو شہر میں گشت لگا رہے تھے۔ بارش کے علاوہ دریا کی طغیانی بھی کچھ کم قیامت خیز نہ تھی قرب وجوار کے کتنے ہی گانوں بہ گئے۔ اور دریا کے قریب کی آبادی تہ آب ہو گئی ہے۔ خلق خدا کی تباہی کا نظارہ نہایت عبرتناک تھا۔ اچھے اچھے شریف خاندانوں کی بیویاں اور بچے پانی میں بھیگے۔ سردی سے تھرتھر کانپتے اور ٹھنڈی سانسیں بھرتے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ مکانات کے گرنے کی ہولناک صدائیں کلیجہ پاش پاش کئے دیتی تھیں۔ لوگ ایک دوسرے کی امداد سے قاصر تھے اور جس کو جہاں جگہ ملتی تھی بلا اجازت چلا جاتا تھا۔ اثاث البیت بھی تباہ ہوگئے۔ اور لوگوں کو اس قدر مہلت ملنا محال تھا۔ کہ گرتے ہوئے مکانات سے اپنی جانوں کے سوا کوئی ضروری یا غیر ضروری چیز نکال سکیں۔

دریا کی طغیانی سے قریب کی سب سڑکیں ڈوب گئیں ہیں۔ اور موتی محل چھتر منزل لا مارٹینیر اور حسین آباد کی عمارتوں میں دریا موجیں مار رہا ہے وکٹوریہ پارک کے قریب نہر کا پل خطرہ میں ہے اور وسے روڈ چاپلنگ روڈ۔ ریاس روڈ سانڈرس روڈ اور بٹلر روڈ جا بجا سے تہ آب ہوگئی ہیں۔ اور وکٹوریہ پارک تک پانی آچکا ہے۔ گومتی پار گرتے ہوئے مکانات کے کھنڈروں میں دریا بھرا ہوا ہے۔ اور کناروں پر بڑے بڑے غار ہوگئے ہیں۔ پانی کا بہاؤ صدہا مکانوں اور گاؤں کو بہالے گیا ہے۔ اُس کی علاتین دریا میں چھپروں کا بہنا ہے بعض چھپروں پر لوگ بیٹھے ہوئے امداد کے لئے چلا رہے تھے۔ بہت سے جانور اور دو تین عورتیں بھی بہ گئیں۔ موتی محل کے پل پر ایک تانگہ مع گھوڑے کے بہ گیا۔ اور اسی طرح کی بہت سی خبریں مشہور ہیں۔ شہر میں اموات کے متعلق مشہور ہے کہ تقریباً دوسو جانیں ضائع ہوئیں۔ کنگ جارج میڈیکل کالج جوبلی ہائی اسکول سنٹیل اسکول، کرسچین کالج اور بورڈنگ ہاؤس اور ہوسٹل وغیرہ کی عمارتیں۔ پبلک کے لئے کھول دی گئی تھیں۔ سرکاری عمارتوں کے علاوہ شہر کے مندروں، دھرم سالوں مسجدوں اور امام باڑوں میں بھی مصیبت زدوں کی کافی تعداد بھری تھی۔ بعض لوگوں نے پرائیوٹ عمارتوں کو بھی پناہوں کے لئے کھولدیا تھا۔ اور بعض بعض فیاض رؤسا نے لوگوں کو کھانے پینے کی چیزیں بھی بہم پہنچائیں لیکن لاکھوں مصیبت زدوں کی امداد ناممکن تھی اور اب بھی محض پرائیوٹ فیاضی سے اس تاریکی مصیبت کا رفع ہونا محال ہے۔

اس ذیل میں یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ رائے بہادر منشی پراگ نراین صاحب

بھار گو مالک مطبع منشی لکھنؤنے اعلان کیاہے کہ جو لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں اور جن کو خور و نوش کی سخت تکلیف ہے۔ اُن کے لئے سامان خورش برابر دیا جارہا ہے اور جن کو ضرورت ہو وہ شوق سے لے جایا کریں۔ تمام مصیبت زدوں کے ساتھ کامل ہمدردی کیجائے گی۔ اور حتی الامکان سب کو مدد دی جائے گی۔ ممدوح کی یہ بھی رائے ہے کہ مصیبت زدوں کی اعانت کے لئے شہر کے دولتمند اصحاب نقد سے بھی امداد دیں اور ایک معقول رقم جمع کر کے جلد سے جلد اُن لوگوں کو تقسیم کی جائے جو سخت زحمت میں مبتلا ہیں۔

آنریبل خواجہ غلام الثقلین مرحوم

آنریبل خواجہ غلام الثقلین بی اے ایل ایل بی نے ۴ ستمبر ۱۹۱۵ء کی شب میں بمقام پانی پت (اپنے اصلی وطن) میں انتقال فرمایا۔

مرحوم ایک مدت سے علیل تھے۔ اور اس حالت میں بھی حتی المقدور قومی خدمت گذاری سے غافل نہیں رہتے تھے کہ یکایک حرکت قلب رک گئی۔ اور جان جاتی رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ دردمند نفس قدسی ہمیشہ مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح میں سرگرم رہا۔ حیدرآباد۔ مالیرکوٹلہ کے اعلےٰ عہدہ ہائے جلیلہ بھی اس کو ادائے فرائض ملیہ سے باز نہ رکھ سکے۔ لکھنو و میرٹھ کی وکالت میں بھی قومی کاموں ہی کی دُھن رہی، اور آخر موت بھی آئی تو اسی انہماک میں آئی۔

مرحوم کا اصلاحی رسالہ (عصر جدید) تہذیب نفس و اصلاح معاشرت کا ایک بہترین مخزن تھا۔ اس کے لئے کانفرنس کی زیر سرپرستی انہوں نے ایک اصلاحی صیغہ بھی قائم کر رکھا تھا جس کے وہ خود ہی سکرٹری تھے، مگر علیگڑہ کی ناگوار سازشوں نے آخر اُن کو مجبور کر دیا اور ناچار ہو کر وہ مستعفی ہو گئے رسالہ بھی بند ہو گیا۔ اور گو پچھلے سال اُس کا مکرر اجرا ہوا مگر اب وہ بھی جاں بلب ہے

قانونی کونسل میں قوم کی صحیح نمایندگی کی تحریک بندش سود درسود اُن کا ایک نہایت روشن کارنامہ ہے جس کی تکمیل کرنا اب ہمارا خاص فرض ہے۔

جدید تعلیم یافتہ گروہ میں اُن کی مذہبی سرگرمی قابل تحسین و آفرین تھی۔

شیعہ کانفرنس کے بانیوں میں اُن کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مگر بہت جلد اس سے علیحدہ ہو گئے۔ کہ جہاں بازار مخالفت گرم ہوا اس سے عزلت ہی اولیٰ ہے

شیعہ سنیوں کا اتحاد بھی اُن کا خاص نصب العین تھا مگر افسوس ہے کہ یہ کوشش بھی ادھوری رہ گئی۔

ان کی سب سے اچھی یادگار یہی ہے کہ جن قومی کاموں کو نامکمل چھوڑ گئے ہیں مسلمان اُٹھیں اور اُن کو پورا کریں۔

فوجی سپاہیوں کا کورٹ مارشل

شملہ سے خبر آئی ہے کہ مقام ڈگشائی میں ۱۴۔ اگست کو اور اس کے بعد کے ایام میں رسالہ نمبر ۲۳ (فوج سرحد) کے ۱۶ سواروں ایک لیس دفعدار اور ایک دفعدار کی جنرل کورٹ مارشل کے ذریعہ سے تحقیقات کی گئی۔ الزام یہ تھا کہ انہوں نے ۱۵۔ اکتوبر ۱۴ء اور ۱۵ مئی ۱۵ء کے درمیان رسالہ نمبر ۲۳ میں غدر برپا کرانے کی غرض سے سازش کی تھی چنانچہ اس سازش کا یہ نتیجہ ہوا کہ بم طیار کئے گئے۔ برقی تار کاٹ ڈالے گئے۔ اور غدر برپا کرانے کی تجاویز سوچنے کے لئے جلسے منعقد کئے گئے۔ اور اس طرح اس فعل کی اعانت کی گئی۔ مذکورہ بالا نن کمیشنڈ افسروں اور سپاہیوں میں سے ۸ پر یہ الزام بھی عاید کیا گیا تھا۔ کہ ان میں سے ہر ایک کو ۱۵۔ اگست اور ۱۵ مئی ۱۵ء کے مابین اس امر کا علم تھا کہ "غدر" پارٹی کے اراکین گورنمنٹ ہند کو جو از روئے قانون ملک ہند میں قایم ہے درہم برہم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ اور اس سازش کی وجہ سے اسی رجمنٹ کے بعض نن کمیشنڈ افسروں اور سپاہیوں نے علانیہ بغاوت کرنے کا وعدہ کر لیا تھا۔ مگر ان لوگوں نے اس بارہ میں اپنے افسران بالا دست کو بلا تاخیر کسی قسم کی اطلاع بہم نہ پہنچائی فوجی عدالت نے ۱۷۔ ملزموں کو پہلے جرم کا مجرم قرار دے کر انہیں پھانسی کا حکم سنایا۔ اور اٹھارویں ملزم کو دوسرے الزام پر حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف نے ان سزاؤں کی منظوری کا حکم دیتے ہوئے ۵ سواروں کی موت کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور میں تبدیل کر دی۔ اور اٹھارویں ملزم کے لئے حبس دوام کی بجائے ۱۰ سال بعبور دریائے شور کی سزا کافی سمجھی۔ چنانچہ جن ملزموں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا انہیں ۳ ستمبر کو انبالہ کے سول جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا

فصل و موسم کی رپورٹ

ہفتہ گذشتہ کی سرکاری رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ صوبہ متحدہ اور مشرقی بنگال و آسام میں بارش سے سخت سیلاب آئے۔ اور راجپوتانہ پنجاب اور گجرات میں بدستور خشک سالی پائی جاتی ہے۔ راجپوتانہ میں خشک اور سبز چارہ کی قلت وسیع رقبہ میں محسوس ہو رہی ہے جس کی وجہ سے مواشی کی حالت نہایت خراب ہے۔ ہندوستان کے باقی حصوں میں زرعی حالات عام طور پر قابل اطمینان ہیں۔

حجاج کے جہاز

حاجیوں کے دو جہاز عجمی اور نورانی بالترتیب ۸۔ اور ۱۸ ستمبر کو بمبئی سے جدہ کی طرف روانہ ہوں گے۔ پہلا جہاز ۳۸۷۶ ٹن کا دوسرا ۴۴۳۳۱ ٹن کا ہے۔

تازہ تار

انور پاشا کو قیصر کی طرف سے تمغا

لندن ۳ ستمبر۔ امسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ قیصر نے انور پاشا کو نشان "پور لی میرٹ" (بصلۂ خدمات نمایاں) مرحمت کیا ہے۔

مشرقی رزمگاہ میں خونریز جنگ

شملہ ۴ ستمبر۔ روسی ہنوز اپنے محاذ کے بڑے حصہ میں پسپا کئے جا رہے ہیں روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عام طور پر کسی قسم کی تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔ اور فریڈرک اسٹیٹ کے علاقہ میں جرمن حملے پسپا کئے گئے ہیں۔ دریائے سونٹا اور ولیا کے درمیان روسی سپاہ کوونو و ونسک کی شاہراہ پر ولکومیر کی طرف قابل اطمینان ترقی کر رہی ہے۔ اور کوونو اور ولنا کے درمیانی علاقہ میں کامیابی سے لڑ رہی ہے۔ دریائے ولیا اور نیمن کے درمیان حالت عام طور پر غیر متبدل ہے مگر مقام اوڈالی پر جو گروڈنو اور ولنا کے عین وسط میں اور ریلوے کی صرف ۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے نہایت خونریز جنگ وقوع میں آئی ہے۔ گروڈنو کے قریب غنیم کی اتنی دیر تک روک تھام کرنے کے بعد جو روسی سپاہ کو مقام مذکور خالی کر دینے لئے ضروری تھی۔ روسی دریائے نیمن کو عبور کر کے اس کے دائیں کنارے کی طرف چلے گئے۔

لزک اور براڈی پر قبضہ

گراڈنو کے جنوب میں دریائے پرپیٹ تک تمام محاذ پر جنگی حالت میں عام طور پر کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی۔ لزک کے علاقہ میں دریائے سیٹر کے کنارے پر غنیم کا شدید مقابلہ کرنے کے بعد روسی سپاہ یکم ستمبر کو مقام اوبیکا کی طرف پسپا ہو گئی جو ۲۰ میل مشرق کو واقع ہے اور غنیم نے لزک پر قبضہ کر لیا۔ اس رجعی حرکت کے اقتضا سے گلیشیہ کی روسی سپاہ بھی پیچھے ہٹ کر نئے مورچوں پر آپڑی۔

آسٹریا کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریوں نے براڈی پر قبضہ کر لیا ہے اور مشرق کی طرف پیشقدمی کر کے سرحد کو عبور کر گئے ہیں۔

اقتباسات

سرحد پر شورش

شمالی و مغربی سرحدی صوبے کی سرحد پر ۲۶-۱ اگست کی صبح کو ستم کیمپ سے لیکر درۂ امبیلا کے دہانہ تک جو سرخوئی کے نواح میں ہے کامیابی کے ساتھ فوجی دیکھ بھال کی کارروائی عمل میں آئی۔ ہماری طرف سے صرف دو آدمی زخمی ہوئے غنیم کے تقریباً ۴۴ آدمی مقتول ہوئے۔ جن میں متعدد ہندوستانی مذہبی دیوانے بھی شامل تھے۔ جس وقت ہماری سپاہ اپنے کیمپ کی طرف لوٹی تو اُس کی مزاحمت کی کوشش نہ کی گئی۔ اس کامیاب جنگی کارروائی کے بعد بونیروال خاموش ہو گئے۔

۲۸ اور ۲۹ اگست کی درمیانی شب کو سواتیوں کے عظیم لشکر نے ہماری بیرونی چوکی پر جو زیریں وادی سوات میں چکدرہ کے قریب متعدد پرجوش حملے کئے غنیم کے تمام حملے اُسے سخت نقصان پہنچا کر پسپا کئے گئے۔ حالانکہ جنگ دست بدست ہوئی۔ مگر ہمارے صرف ۳ آدمی مجروح ہوئے ہم نے غنیم کے دو جھنڈے چھین لئے۔ ۲۹ اگست کو ہماری سپاہ کا ایک دستہ آگے بڑھا۔ اُس نے غنیم کو جو قلعہ کاک میں تھا۔ اور لشکر کو جو شاموزئی کے دہانہ پر جمع تھا مصروف پیکار کیا۔ لشکر منتشر ہو کر پسپا ہو گیا۔ اہل قبیلہ کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ اور اُسے قلعہ کاک سے نکال دیا گیا۔ ہمارے گائیڈز رسالہ کی ایک جماعت نے دریا کو ایک دشوار گزار اور خطرناک گھاٹ پر عبور کر کے قلعہ کو آگ لگا دی۔ اور اُسے بالکل تباہ کر دیا۔

بچوں کو زیور مت پہناؤ

صوبجات متحدہ کے لاٹ صاحب سر جیمس مسٹن نے اپنے صوبہ کے چند مقتدر ہندوستانی اصحاب کو توجہ دلائی ہے کہ زیور کے لالچ سے معصوم بچوں کی ہلاکت کی وارداتیں کثرت سے ہوتی ہیں۔ اور یہ جرم روز افزوں ترقی پر ہے ہز آنر نے فرمایا کہ جب تک انسانی نیچر میں بدی کا مادہ ہے۔ چوری اور رہزنی بند نہیں ہو سکتی۔ لیکن بچوں کو زیور پہنانا بند کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ زیور پہنانا کوئی مذہبی رسم نہیں ہے۔ یہ محض اُن کے والدین کی خواہش کا نتیجہ ہے۔ کہ بچے زیور پہنے ہوئے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ جو خطرہ ہے اُس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اگر امیر آدمی اِس رواج کو ترک کر دیں تو غریب آدمی ان کی تقلید کریں گے۔ میں آپ کی انسانی ہمدردی کے جذبہ سے اپیل کرتا ہوں کہ اِس معاملہ میں عام رائے کو بیدار کریں اور اِس طرح سے بہت سی افسوسناک جرائم کے انسداد میں مدد دیں۔ ہز آنر نے مثال کے طور پر دس وارداتوں کا ذکر کیا۔ ضلع میرٹھ میں ایک ۷ سالہ جاٹ کا لڑکا ۱۵ روپے کے زیور کی خاطر مارا گیا۔ ضلع بدایوں میں ۸ سالہ بنئے کا لڑکا ۱۲ روپے کے لقری کڑوں کی خاطر۔ ضلع مراد آباد میں مسلمان کی ۷ سالہ لڑکی ۶ روپے کے زیور کی خاطر مار ڈالی گئی۔ فرخ آباد میں ۱۱ سالہ برہمن لڑکا مارا گیا۔ اسی طرح کانپور اور الہ آباد میں کئی وارداتیں ہوئیں۔

مہاراجہ دربھنگہ شملہ میں

گذشتہ منگل کی سہ پہر کو مہاراجہ صاحب دربھنگہ شملہ پہنچے۔ اور ۱۰ ستمبر تک وہیں مقیم رہیں گے۔ ان کی آمد ہندو یونیورسٹی کے قانون کے متعلق ہے۔ سر ہارکورٹ بٹلر کی آمد پر مہاراجہ صاحب قانون مذکور کے متعلق کچھ مشورہ کریں گے شملہ جاتے ہوئے مہاراجہ صاحب ایک روز کے لئے دہلی میں ٹھہرے جہاں ہندو کالج کے کارپردازوں کا ایک وفد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہاراجہ

نے کہا کہ اگر تم ۵۰ ہزار روپیہ جمع کر لو تو میں ۵ ہزار۔ اور لاکھ جمع کرو تو ۱۰ ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔

لنکا میں فوجی قانون کی منسوخی

کولمبو سے خبر آئی ہے کہ ۳۰-۱ اگست کی نصف شب سے لنکا میں فوجی قانون منسوخ کر دیا گیا۔ ہز میجسٹی ملک معظم با جلاس کونسل کے ایک حکم مورخہ ۱۲ اگست سے محکمہ فوج کی تمام کارروائیوں کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اور حکم ہوا ہے کہ حکام کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

مقدمہ قتل ملتان

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ ضلع ملتان کے ایک فارسٹ گارڈ مسمی غلام محمد پر بہادر نامی ایک شخص کو رقابت کی وجہ سے قتل کر دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اور مقدمہ سشن جج کی عدالت میں پیش تھا۔ عدالت نے تین اسیسروں کی مدد سے مقدمہ کی سماعت اور موقع واردات کا معائنہ کرنے کے بعد باتفاق رائے اسیسران ملزم کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے چیف کورٹ کی منظوری کے بعد عمل درآمد ہوگا۔

سمندر کی کائی سے بیوں کی کھال

صناعان یورپ نے سمندر کی کائی سے ایک ایسی شے تیار کی ہے جو بیوں کے گرد کھال چڑھانے کے کام آسکتی ہے۔ اور بالکل ربڑ کی طرح نرم اور پائیدار ہے۔ بلکہ ربڑ اور چمڑے کی نعم البدل ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اب اُس سے بوٹ تیار کرنے کی کوشش ہو رہی ہے طرفہ بات یہ ہے کہ سمندر کی کائی سے ساختہ اشیا نہ صرف ربڑ یا چمڑے سے ارزاں ہوتی ہیں بلکہ زیادہ پائیدار اور حفظان صحت کے اصول کے مطابق ہوتی ہیں۔

جرمنی میں صلح کی سرگوشیاں

لندن ۲۳ اگست۔ اسٹرڈیم ٹیلیگراف کو جنیوا سے خبر ملی ہے کہ ڈاکٹر وان بتھمان ہالویگ نے انعقاد پارلیمنٹ سے پہلے وزرا اور سربر آوردہ مدبرین کا ایک خفیہ مجمع کیا۔ جہاں وزیر مال نے بیان کیا کہ نیا قرض جرمنی کے مالی ذرائع کا بالکل خاتمہ کر دیگا۔ اور تمسکات کی زیادتی سے بالکل دیوالہ نکل جائے گا۔ لہذا ایک باعزت صلح کا سامان کرنا ضروری ہے ڈاکٹر بتھمان نے کہا کہ تمسکات بڑھتے جاتے ہیں۔ اس نے حاضرین کو صلاح دی کہ ریکسٹیگ (امپیریل پارلیمنٹ) اور ملک کے جنگجو میلان اور پالیسی کو نرم کرنے کے لئے اپنے اثر سے کام لیں اور ہشیاری سے ایسی تجاویز صلح تیار کریں جسے اتحادی منظور کر سکیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کے خیالات کے متعلق ہرڈربرگ کی رپورٹ نے خاص خیالات پیدا کئے۔ جرنل وان ہالٹیک نے اس سے پورا اتفاق کیا اور کہا۔ کہ وہی لوگ جو اصل حالات سے ناواقف ہیں روسیوں کی کامل شکست کے امکان کی اُمید کر سکتے ہیں بہر کیف مجمع نے پارلیمنٹ کو اعتدال کی صلاح قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس پر ڈاکٹر بتھمان نے کہا۔ اگر جمہور پارلیمنٹ نے اختلاف کیا تو میں استعفا دینے پر مجبور ہو جاؤنگا۔ کیونکہ میں کسی مصیبت کی ذمہ داری اپنے سر لینا نہیں چاہتا۔ (ریوٹر)

جرمن سپاہ میدان جنگ میں کتنی ہے

لندن ۲۴ اگست اوائل جنگ سے لوگ اس امر میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں کہ جرمنی کی جنگی قوت کسقدر ہے جس پر بڑی بڑی بحثیں بھی ہو چکی ہیں۔ اور اکثر غلط اندازے بھی پیش کئے گئے ہیں۔ ریوٹر کو اب معتبر ذرائع سے صحیح حالات معلوم ہوئے ہیں جس کے متعلق اواخر جولائی تک کی حسب ذیل تعداد بتاتا ہے:۔ مغربی رزمگاہ میں ۱۸ لاکھ جرمن اور مشرقی جنگگاہ میں

باریسال کی عدالت خاص

عدالت خاص باریسال میں ۲۶۔ اگست کو سرکار بنام امانذی سردار وغیرہ کا مقدمہ پیش ہوا۔ بابو اندر بھوشن سین سرکار کی طرف سے پیروکار مقدمہ تھا اور ملزموں کا کوئی وکیل نہ تھا۔

استغاثہ نے واقعات مقدمہ یوں بیان کئے کہ ۷۔ اپریل کو ایک ڈاکہ جگت موہن سل ساکن گوپالدی متصل گولا چیپا کے مکان پر پڑا ڈاکو نصف شب کے قریب جگت سل کے گھر میں داخل ہوئے۔ انھوں نے چوبی دروازہ توڑ ڈالا۔ اور جگت کو رامداؤ کی کند دھار سے پیٹا اور اس سے بجبر روپیہ رکھنے کی جگہ کو دریافت کیا۔ پھر ڈاکوؤں نے ۴۰۰ روپیہ کھود کر نکالا۔ اور جگت سل کی بیوی پر حملہ کرکے اس کا تمام زیور اتار لیا۔ اہل تھانہ نے بعض ڈاکوؤں کو شناخت کر لیا۔ چنانچہ انھوں نے پولیس میں رپٹ لکھا دی۔ سب انسپکٹر پولیس نے تفتیش کرکے امانذی سردار منگانی اور نواب علی کا چالان کر دیا۔ ملزم منگانی نے پولیس میں جرم کا اعتراف کیا۔ ۱۶ گواہوں کی شہادت ہوئی۔ اس کے بعد مقدمہ ملتوی ہو گیا

۲۸۔ اگست کو عدالت نے فیصلہ صادر کر دیا۔ امانذی اور نواب علی کو زیر دفعہ ۳۹۸ ۔ تعزیرات ہند ۸-۸ سال قید سخت کی سزا دی گئی اور منگانی کو زیر دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند ۵ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

گیہوں روئی - اور جوٹ

گورنمنٹ ہند کے محکمہ شمار و اعداد کیطرف سے حال میں شمار و اعداد کے جو نقشے شائع کئے گئے ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ ریل دریا اور سمندر (ممالک غیر اور ساحلی مقامات) کی راہ سے ہفتہ مختتمہ ۱۴۔ اگست کے اندر بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ کی بندرگاہوں میں جو گیہوں پہنچے ان کی مقدار ۴۱۷۶ ٹن تھی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ء کے اسی عرصہ میں ان بندرگاہوں میں بالترتیب ۱۹۸۵۷ ٹن اور ۹۴۴۵ ٹن گیہوں آئے اس کے مقابلہ میں ان گیہوں کی مقدار جو ان ہر سہ بندرگاہوں میں سے غیر ممالک کو بھیجے گئے ۲۵۹۳ ٹن تھی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ کے اندر ان کی مقدار بالترتیب ۱۴۱۲۷ ٹن اور ۶۰۳۱ ٹن تھی۔ ریل دریا اور سمندر کی راہ سے گیہوں کی درآمد یکم اپریل سے ۱۴۔ اگست تک حسب ذیل تھی۔ بمبئی ۱۵۱۹۱۲۱ ٹن کراچی ۲۸۱۲۷۴ ٹن۔ کلکتہ ۱۲۲۲۹۱ ٹن میزان ۵۸۴۶۱۷ ٹن۔ درآمد کی یہ مجموعی میزان سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی درآمد (۱۱۹۳۵۸ ٹن) سے ۲۲ فیصدی زیادہ ہے۔ یکم اپریل سے ۱۴۔ اگست تک سمندر کی راہ سے گیہوں کی برآمد ۸۰۰۴۳۲ ٹن تھی۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ء و سنہ ۱۹۱۴ء میں اس کی برآمد مقدار بالترتیب ۷۷۵۸۵۷ ٹن اور ۴۰۹۸۷۰ ٹن تھی۔

خام جوٹ کی مقدار جو ہفتہ زیر رپورٹ کے اندر ہر قسم کی راہ سے کلکتہ پہنچی سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ء کے ۲۰۹۵۳۹ - ۸۸۴۴ گٹھوں کے مقابلہ میں ۱۱۵۱۹۵ گٹھے تھی۔ اس کے مقابلہ میں کلکتہ اور چاٹگام کی بندرگاہوں سے خام جوٹ کی برآمد سنہ ۱۹۱۳ء (۱۴۱۲۱۴۲) اور سنہ ۱۹۱۴ء (۶۳۰) کے مقابلہ میں (۵۹۳۴۸) گٹھے تھی۔ جوٹ کی بوریاں اسی عرصہ میں ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کی تعداد میں غیر ممالک کو بھیجی گئیں۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ میں بالترتیب ان کی تعداد صرف ۹۰ لاکھ اور ۳۰ لاکھ تھی۔ اسی عرصہ میں ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ گز ٹاٹ غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ء میں اس کی مقدار بالترتیب ۴ کروڑ ۴ لاکھ پونڈ اور ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ گز تھی۔ بمبئی کی بندرگاہ میں اس ہفتہ کے اندر روئی کے ۲۹۵۲ گٹھے پہنچے۔ حالانکہ سنہ ۱۹۱۳ و سنہ ۱۹۱۴ میں اس کی مقدار ۴۰۳۴ ڈن اور ۴۹۹۶ گٹھے ہیں۔

لنکا کے ہنگاموں میں سزائیں

کولمبو کی فوجی عدالتوں نے ۲۶۔ جولائی سے ۱۷۔ اگست تک سزائے موت کے جو پانچ حکم صادر کئے تھے انھیں گورنر نے گھٹا دیا ہے۔ ۴۔ ملزموں کو ۱۴-۱۴ سال قید سخت کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ دو ملزموں کو ۷ سال قید کی سزا دی گئی۔ تین اور مقدمات میں ۱۰ سالہ سزاؤں کو ۷ سال قید سے تبدیل کر دیا گیا۔ باقیماندہ سزاؤں کو مصدق کر دیا گیا۔

کولمبو کی فوجی عدالت میں جو مقدمات ۹ سے ۱۱ تک فیصل ہوئے اس میں ۴ ملزموں کو سزائے موت دی گئی ایک ملزم کو ۱۰ سال قید کا حکم سنایا گیا اور ایک رہا کر دیا گیا۔

بمقام گگلی ۲ سے ۴۔ اگست تک سزائے موت کے ۶۔ احکام سنائے گئے ۲۹ ملزموں کو مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی۔ ایک رہا کر دیا گیا۔

بمقام گگلی ۹ سے ۱۱۔ اگست تک ۴ ملزموں کو موت کی سزا دی گئی ۱۶ ملزموں کو مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی۔ تین کو رہا کر دیا گیا۔

بمقام ستارا ۱۲ سے ۱۴۔ اگست تک ۷ ملزموں کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا دو ملزموں کو حبس دوام کی اور ایک ملزم کو ۱۴ سال قید کی سزا دی گئی دس ملزم رہا کر دیئے گئے۔

بمقام کانڈی دو ملزموں کو بغاوت کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔ ۴۔ ملزم بے قصور پائے گئے ۲۰۔ ملزموں کو ایک سال سے لیکر حبس دوام کی سزا دی گئی۔

بمقام ویان گوڈا ایک ملزم کو حبس دوام کی سزا ملی۔ ایک بے قصور ثابت ہوا باقیماندہ کو مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی۔

رپورٹ فصل و موسم پنجاب

ہفتہ مختتمہ ۲۴۔ اگست کے اندر ملتان کے سوا باقی قریباً تمام اضلاع میں ہلکی یا متوسط بارش ہوئی مگر یہ ناکافی تھی۔ اور مزید بارش کی سخت ضرورت ہے۔ زائد فصل خریف کی تخم ریزی جاری ہے اور آبپاش شدہ اراضی میں اس کا رقبہ معمول سے کم اور غیر آبپاش شدہ اراضی میں نہایت محدود ہے۔ استادہ آبپاش شدہ فصلوں کی حالت عام طور پر اچھی ہے مگر دوسری فصلوں کو بارش نہونے کی وجہ سے سخت نقصان پہنچ رہا ہے اور بعض علاقوں کی فصلیں مرجھا رہی ہیں۔ جنوب مشرقی اضلاع میں ٹڈیوں سے فصل کو کسی قدر نقصان پہنچا ہے۔ مواشی کی حالت عام طور پر اچھی اور خشک چارہ کافی مگر سبز چارہ کمیاب ہے۔ پینے اور آبپاشی کے لئے پانی کافی ہے مگر لاہور لائلپور اور ملتان کے اضلاع میں آبپاشی کے لئے نہر کے پانی کی قلت محسوس ہو رہی ہے۔ نرخ اجناس عام طور پر ٹھہرا ہوا ہے اور بعض اضلاع میں گھٹ بڑھ رہا ہے۔ مگر عام طور پر ابتدائی اور نیم قحط کے نرخوں کے درمیان ہے گیہوں کا نرخ اضلاع انبالہ فیروزپور اور لاہور میں ۸½ سیر۔ اور راولپنڈی میں ۹ سیر اور لائلپور میں ۹½ سیر فی روپیہ ہے۔

شیر نے قاتل کو بھگا دیا

تھوڑے روز کی بات ہے کہ بنگال پولیس کے چند سپاہی ایک مبینہ قاتل کو گاؤں سے قصبہ مالدہ کیطرف لے جا رہے تھے اور انھوں نے ملزم کی کمر میں ایک رسی باندھ کر پکڑ رکھی تھی۔ راستے میں ایک شیر نمودار ہوا جس کی صورت دیکھتے ہی تمام سپاہی بندوقیں چوٹی پر رکھ کر بھاگے اور ملزم کو اپنے حال پر چھوڑ گئے۔ ملزم نے جب دیکھا کہ میرا کوئی نگران اور پرساں حال سامنے نظر نہیں آتا تو وہ بھی موقع کو غنیمت جان کر کسی طرف کو لمبا ہو گیا۔ پولیس آجتک اس کی تفتیش میں سرگرم ہے مگر اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

تاریخ روم کا ایک قصہ

سلطنت روم کے زوال کے بعد بھی شہر اثینہ ایک مدت تک تہذیب اور علوم و فنون کا مرکز رہا ہے۔ اس کس مپرسی کے زمانہ میں بھی شہنشاہ اور حاکموں میں علوم و فنون کا شوق تھا۔ لہذا ہر ایک نے اس شہر میں کوئی نئی عمارت بنوادی یا مدرس مقرر کردیئے۔ شہنشاہ تھیوڈرک بھی انہیں میں تھا۔ اس نے ان درسگاہوں کی جو زمانہ کی ناشائستگی کے ہاتھوں مٹی جاتی تھیں مرمت کرائی۔ اہل کمال کے وظائف پھر جاری کردیئے جنہیں حریص اور طامع گورنر خود ہضم کرگئے تھے۔

اسی شہر میں اور اسی زمانہ میں جس کا حال ہم اوپر بیان کرگئے ہیں دو طالبعلم جن کے نام "الکندر" اور "سیٹی مس" تھے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ ان میں سے ایک لیسیم[1] کا سب سے بڑا دقیقہ رس مبحث تھا۔ دوسرا افلاطون کی جھاڑیوں[2] کا نہایت فصیح تقریر کرنے والا۔ دونوں میں ایک ایک کمال تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے معروف تھے۔ لہذا آپس میں ملاقات بھی ہوگئی۔ اور چونکہ دونوں کی طبیعتیں بھی ایک ہی طرح کی واقع ہوئی تھیں۔ بہت جلد گہری دوستی قایم ہوگئی۔ دونوں کے ذرائع آمدنی بھی قریب قریب برابر تھے۔ علمی ذوق دونوں میں موجود تھا اور دونوں دنیا کے دو نہایت مشہور شہروں کے رہنے والے تھے۔ الکندر کا مکان خاص اثینہ میں تھا۔ اور سیٹی مس رومۃ الکبری کا رہنے والا تھا۔

کچھ دنوں دونوں اثینہ میں۔ اسی یکجہتی اور لطف سے بسر کرتے رہے آخرکار الکندر کو اپنے نوجوانی کی ابتدائی چند روز فلسفہ کی خاموشی میں گذارنے کے بعد اس کا خیال پیدا ہوا۔ کہ دنیاوی امور کا عملی تجربہ بھی حاصل کرلے لہذا اس نے ایک نہایت حسین عورت "ہائی پیشیا" سے شادی کی درخواست کی۔ ہائی پیشیا نے اس سے انکار نہیں کیا۔ شادی کا دن مقرر ہوگیا۔ ابتدائی مراسم سب طے ہوگئے۔ اور اب کوئی بات سوا اس کے نہیں باقی رہ گئی تھی کہ اپنی دلہن کو رخصت کرالائے۔

اپنی خوشی میں محو ہوکر یا اس خیال سے کہ مجھے اپنے دوست سیٹی مس کے بغیر کسی خوشی میں لطف نہ آئے گا۔ اس نے اپنے ساتھی کا اپنی معشوقہ سے تعارف کرادیا۔ مگر افسوس اس ملاقات نے دونوں کی خوشی اور چین کا خاتمہ کردیا۔ کیونکہ سیٹی مس کے دل میں اسے دیکھتے ہی خودبخود ایک خاص قسم کا خیال پیدا ہوگیا اس نے ہزار کوشش کی کہ میرے دل سے یہ بیہودہ اور ناحق خیال دور ہو جائے۔ مگر دل میں ایک ناقابل بیان درد تھا مغموم اور پریشان وہ اپنے کمرہ میں واپس آیا مگر جو تحریک اس کے دل میں پیدا ہوچکی تھی۔ اس قدر بڑھ گئی کہ آخرکار اسے بخار آنے لگا۔ اور طبیبوں نے فیصلہ کردیا کہ اس کی حالت ناقابل علاج ہوتی جاتی ہے۔

اس بیماری کے زمانہ میں اپنی دوستی کا حق ادا کرنے کے خیال سے الکندر ہی اس کی تیمارداری نہیں کرتا رہا بلکہ اکثر اس نے اپنی معشوقہ کو بھی بلالیا۔ تاکہ وہ بھی مدد کرے۔ اب طبیبوں نے اپنی دانائی سے فوراً پہچان لیا کہ کیسا مرض ہے۔ لہذا جب الکندر کو یہ معلوم ہوا تو اس نے اپنے خاموش اور نیم جان دوست سے بھی دریافت کرکے اس کا اعتراف کرالیا۔

اس وقت الکندر کے دل میں جو عشق کے جذبات اور دوستی کے خیالات موجزن تھے وہ بیان نہیں کئے جاسکتے۔ اثینہ والے اس وقت اخلاق کے اس درجہ پر پہنچ گئے تھے جب ان کی خوبیاں بھی حد سے متجاوز ہوچکی تھیں مختصر یہ کہ اس نے اپنی خوشی اور مسرت کو نظرانداز کرکے اپنی خوبصورت معشوقہ کو جو چند روز میں اس کی دلہن بننے والی تھی اپنے نوجوان رومی دوست۔ کے حوالہ کردیا۔ اسی کی تجویز کے مطابق خفیہ طور پر ان کی شادی ہوگئی۔ اپنی آرزو کے اس خلاف امید طریقہ پر پورے ہوجانے سے سیٹی مس کے مرض میں فوری افاقہ ہوا چند ہی روز میں وہ بالکل اچھا تھا۔ اور اپنی نازک بدن معشوقہ کو ساتھ لے کے اپنے وطن رومۃ الکبری میں چلا آیا۔ یہاں اپنی لیاقت کی بدولت چندہی برسوں میں سلطنت کی ایک اعلیٰ ترین خدمت پر پہنچ کے شہر کا پریٹر یعنی ناظم فوجداری مقرر ہوگیا۔

اب الکندر کو صرف اپنے دوست اور اپنی معشوقہ کی جدائی ہی کی تکلیف نہیں برداشت کرنا پڑی بلکہ اس کے خلاف ایک مقدمہ بھی ہائی پیشیا کے اعزہ نے عدالت میں دائر کردیا۔ جن کا یہ بیان تھا کہ اس نے ہائی پیشیا کو کچھ روپیہ کے معاوضہ میں فروخت کرڈالا ہے۔ ایک بااثر اور زبردست جماعت کے مقابلہ میں نہ تو اس کی بیگناہی کام آئی اور نہ اس کی فصاحت بیانی کچھ اثر کرسکی۔ بہرحال اسے سزا ہوئی اور اس پر ایک بہت بڑی رقم جرمانہ کی عاید ہوگئی اس کی مقدار اتنی زیادہ تھی کہ وہ مقررہ میعاد کے اندر فراہم نہ کرسکا۔ اس کی تمام جائداد اور مال و اسباب ضبط ہوگیا۔ اور خود اس کی ذات بھی آزاد نہ رہنے پائی۔ کیونکہ عام بازار میں ایک غلام کی حیثیت سے فروخت کرڈالا گیا۔

تھریس کے ایک سوداگر نے اسے خریدا تھا لہذا الکندر اور اس کے ساتھ کے چند اور مصیبت کے ساتھی غلام اس کے ویران اور ریگستانی ملک میں پہنچ۔ وہاں اس کا مقررہ کام یہ تھا کہ روزانہ اپنے ظالم مالک کے مویشیوں کے گلوں کو جنگل سے چرالایا کرے۔ اور اپنے شکاری محنت سے وہ کچھ لاسکتا اسی کا ایک حصہ اسے کھانے کو دیا جاتا تھا۔ اس مایوسی کی حالت میں ہر صبح کو جب وہ اٹھتا تھا اسے اپنی فاقہ کشی اور مشقت کا خیال سب سے پہلے آتا تھا اور ہر موسم کی تبدیلی پر اس کی مصیبتوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہی ہوجاتا تھا۔ لہذا اس کے لئے موت اور بھاگ جانے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

بھاگنے کی صورت میں بظاہر اس کا نتیجہ بھی موت ہی معلوم ہوتا تھا۔ آخرکار کئی برس کی غلامی کے بعد اسے ایک دن چپکے سے نکل جانے کا موقع ملگیا راتوں کو سفر کرکے اور دن کو سراؤں میں ٹھہر ٹھہر کر وہ بہزار خرابی رومہ میں پہنچ گیا جس دن الکندر رومہ میں داخل ہوا ہے۔ اس کا دوست سیٹی مس عدالت میں بیٹھا فیصلہ کررہا تھا یہیں بیچارا آوارہ گرد مسافر بھی اس امید میں کہ فوراً پہچان لیا جاوئنگا پہنچا۔ یہاں عام لوگوں میں وہ تمام دن کھڑا حاکم کی طرف دیکھتا رہا۔ کہ وہ نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھے۔ مگر مصیبتیں برداشت کرتے کرتے اس کی صورت اتنی بدل گئی تھی کہ وہ اس کو نہ پہچان سکا۔ شام کو جب اس نے جرأت کی کہ خود ہی آپ کو اس کے پاس تک پہنچائے۔ تو عدالت کے چپراسیوں نے اسے ڈھکیل کے پیچھے ہٹادیا۔ غریب آدمی ایک جگہ سے مایوس ہوتا ہے تو دوسری جگہ جاکے درخواست کرتا ہے۔ رات سر پر آرہی تھی اور اب اسے اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنے سونے کے لئے کوئی جگہ تجویز کرے۔ مگر اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کرے اور کہاں جائے۔ اس قدر میلا کچیلا اور چیتھڑے لگائے تھا کہ کسی نے اپنے یہاں جگہ نہ دی۔ گلی یا کوچہ میں پڑ رہنا بھی خوف سے خالی نہ تھا مجبوراً اسے شہر سے باہر ایک مقبرہ میں جاکے لیٹنا پڑا۔ ایسے مقامات عموماً گناہ، افلاس، اور ناامیدی کے گھر ہوا کرتے ہیں۔

اس خوف کے محل میں ایک ٹوٹا ہوا مٹی کا کونڈا سرہانے رکھ کے وہ سو رہا اور غنودگی میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے مصائب بھول گیا۔ اور نیکی کی بدولت اس سخت ناہموار بستر پر بھی ایسی اچھی نیند آئی کہ کسی گنہگار شخص کو مخمل کے بچھونے پر بھی نہ آتی۔

---

[1] لیسیم وہ مقام تھا جہاں مباحثہ کرنا سکھایا جاتا تھا۔ [2] افلاطون جن جھاڑیوں میں درس دیا کرتا تھا۔ وہاں ایک درسگاہ قایم تھی اور اسی کے نام سے موسوم تھی۔

ادھی رات کو وہ جھگڑتے جھگڑتے اتفاقاً اسی مقام پر پہنچے۔ اور مال کی تقسیم میں آپس میں جھگڑا ہونے لگا۔ جو اس قدر بڑھا کہ ایک نے دوسرے کو سینہ میں زخمی کیا اور عین دروازے کے پاس اُسے خون میں لتھڑا ہوا ڈال کے بھاگ گیا۔ صبح کو اُس کی لاش وہاں پڑی ملی۔ اور مزید تحقیقات کے خیال سے مقبرہ کے اندر تلاشی لی گئی۔ وہاں الکندر سوتا ملا۔ اور فوراً اُس پر چوری اور قتل کا جرم عاید کیا گیا۔ واقعات اُس کے خلاف تھے۔ اور اُس کی تباہ شدہ حالت نے اور بھی شبہ کو یقین کے درجہ تک پہنچا دیا۔ قسمت کے ہاتھوں وہ ابتک اتنا پریشان رہ چکا تھا۔ کہ اب اُسے اپنی جان کی پروا نہیں رہی تھی۔ اس دنیا سے جس میں سوا ناشکری جھوٹ اور ظلم کے کچھ نہ تھا۔ اُسے نفرت ہو گئی تھی۔ لہذا اپنے حق میں وہ کوئی صفائی بھی نہیں پیش کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے اس خیال میں مستقل تھا۔ اور لوگ اُسی رسی میں باندھے سیٹی مس کی عدالت میں لئے جاتے تھے۔ تمام ثبوت موجود تھے اس نے اپنے حق میں کچھ نہیں کہا۔ لہذا حاکم اپنا فیصلہ سنانے والا ہی تھا کہ خدا کی طرف سے اُس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اور باوجود اس تباہ حالی کے اُس نے اپنے پرانے محب الکندر کے خط و خال پہچان لئے۔ اس موقع پر اُسے جیسی خوشی۔ اور اُس کے ساتھ ہی جس قسم کی تکلیف ہوئی ہے وہ بیان نہیں کیجا سکتی۔ خوشی اس بات کی تھی کہ ایک ایسا شخص جو اُسے دنیا بھر میں سب کی زیادہ عزیز ہے مل گیا۔ اور تکلیف اس بات کی کہ ایسی حالت میں ملا۔ اِن متضاد جذبات سے پریشان ہو کر وہ دفعۃً اپنی کرسی سے اُٹھا۔ اور اپنے دوست الکندر کے گلے لپٹ کے بے اختیار رونے لگا۔

عدالت کے اور سب لوگ اُس وقت ایک دوسری جانب متوجہ تھے۔ وہ اصلی چور جو درحقیقت مجرم تھا چوری کا مال بیچتا ہوا پکڑا گیا جس نے خوف زدہ ہو کر سب باتوں کا اقبال کر لیا۔ وہ بھی اسی عدالت میں لایا گیا۔ اور اُس نے خود اپنی زبان سے۔ غربت زدہ الکندر کو اس جرم سے بری ثابت کر دیا۔ کیا اب بھی نتیجہ بیان کرنے کی ضرورت ہے؟ الکندر چھوڑ دیا گیا۔ اور اپنے دوست سیٹی مس کے ساتھ عزت و آبرو اور آرام سے بسر کرنے لگا۔ مرتے وقت اُس نے وصیت کر دی کہ میری قبر پر یہ کندہ کرا دیا جائے۔ کہ

"کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ نجات نہ دیتا ہو"

وَلاتقنطوا من رحمۃ اللہ

دیوان سعیدی

جناب حافظ محمد سعید خاں صاحب سعیدی کا دیوان جو مدینہ پریس میں زیر طبع ہے۔ اور جس کی قیمت صرف ۲ مجلد ہے، اُس کی ذیل کی دو غزلیں بغرض دلچسپی ناظرین درج کی جاتی ہیں

(۱)

دوبالا ہوئی عزو جاہِ مدینہ　مدینہ میں آئے جو شاہِ مدینہ
وہی لوگ اچھے ہیں دیکھ آئے جاکر　میں تکتا رہا ہائے راہِ مدینہ
سراسر ہے جس میں گلِ خلد کی بو　مقرر ہے ایسی گیاہِ مدینہ
الٰہی مجھے تو وہ ہمت عطا کر　کہ دیکھ آؤں میں بارگاہِ مدینہ

کنو بن مجھ سے جھکو ابھی آس ہے سعید
بھری ایسی دل میں ہے چاہِ مدینہ

(۲)

کیسے گذر نظر کا ہو اُس جلوہ گاہ میں　جبریل بھی نہ جا سکے جس بارگاہ میں
کٹتا ہے پیٹ پیٹ کر دن ہجرِ یار کا　گذرے ہے رات نالۂ و فریاد و آہ میں
مجھ کو یہ جذبِ عشقِ زلیخا سے تھا یقین　یوسف گرے بغیر رہیں گے نہ چاہ میں
ارمان لاکھوں جمع ہیں دل کے حضور میں　بھرتی ہیں ان سپاہیوں کی فوجِ شاہ میں
منصور کے نشانِ قدم پر چل اے سعید　سرمد کا ساتھ چھوڑ نہ الفت کی راہ میں

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے نام کھلی چٹھی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار مدینہ بجنور۔ زاد مجدکم۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف
براہ کرم اس خط کو اپنے قیمتی اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مشکور فرمائیے

مجھکو چند سال سے اپنے بعض عنایت فرماؤں کے طفیل میں اکثر اسلامی اخبارات کا دیکھنا نصیب ہو رہا ہے مگر علمی قابلیت میں حروف شناسی کا درجہ ہونے کی وجہ سے نظر سطحی ہے۔ جب سے معلوم ہوا کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اُن مضامین اور رزولیوشنوں پر بھی جو ہندوستان کے مہذب اور نیم وحشی مسلمان باشندوں میں توکیا خانہ بدوش سنتھال اور بھیل صفت میں بھی پیش ہوتے تو ہر ایک بجان نذماں بننے کا شوق دلاتے۔ بعض کوتاہ بیں یا غائر نظر والوں کا ہر سال انعقاد جلسہ کانفرنس کے قبل یا بعد اور کبھی کبھی خاص جلسہ میں بھی یہی اظہار خیال ہوتا رہا کہ کانفرنس کی کارروائی لفظی ہے عملی نہیں۔ نہ معلوم عملی سے آپکی اور کیا مراد ہے۔ اگر آن کے خیال میں کانفرنس ایک ایسا مطب ہے جو قوم کے اطبائے قوم کو مرض جہل میں ہلاک ہوتے دیکھ کر قائم کیا ہے جسمیں تمام لوازمات مطب فراہم رکھنا اور ہر اُس فرد کو جو مبتلائے مرض ہو اُٹھا کر لیجانا اور علاج کرنا اُن کا فرض ہے تب بھی اطباء (دارکین) کانفرنس کا مطب (کانفرنس) مختلف حصص ملک میں ہر سال ہمارے سامنے ہے پھر نا اُس کی عملی کارروائی کا ثبوت ہے۔ اور جسکی وجہ سے بفضل خدا قوم میں ہر کس و ناکس کے دلوں میں تحصیل علم کا وہ شوق پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی کثرت تعداد کو دیکھکر گو اب بعض ہمدردانِ قوم کی صدا بلند ہونے لگی ہے کہ اب صنعت و حرفت والوں کو صرف پرائمری تعلیم کی ضرورت ہے۔ اعلیٰ تعلیم پانے والوں کی تعداد ہمسایوں میں پادری طبقہ کی طرح اور ہندوؤں میں برہمن طبقہ کی طرح مسلمانوں میں صرف اعلیٰ طبقہ کی کافی ہے۔ مگر اس پر بھی کانفرنس کا صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ سے مسلمانوں کی تعلیمی سہولت کیلئے بیس مسلمان طلباء کی اوسط حاضری پر گورنمنٹ سے امداد کا منظور کرانا۔ اور اپنے زیر اثر طبقہ میں صدہا اس قسم کے مدارس کا اجرا کرا کر باقی کے لئے اُن گذشتہ نصف صدی کے مخالفوں نے جو کانفرنس کی کوششوں میں سدِ راہ بنے سب کانفرنس کی مدح و ثنا صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کا دست بستہ عرض کرنا اس امر کی بین دلیل ہے۔ اگر اِن کوتاہ بیں یا غائر نظر والوں کو نظر نہ آوے تو "چشمۂ آفتاب را چہ گناہ" کا مصداق ہے۔ مگر اب مجھ جیسے سطحی نظر والے کی نگاہ میں کانفرنس کو چنداں ایسی جد و جہد کی ضرورت نظر نہیں آتی اور نہ علماء سے ادب کیساتھ اس التماس کی کہ اپنے جدید علوم فلسفہ کو مذہب کے خلاف بتلا کر مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچایا۔ کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس وقت تو جدید علوم فلسفہ کے مفید نتائج نے علماء کا اثر زیادہ تر اس طبقہ پر باقی چھوڑا ہے جو دنیا کے عروج و زوال سے بے خبر اور انسانی جذبات سے بچیں ہیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے قرنہا قرن کی کوششوں کا نتیجہ ہے کیونکہ بیچارے بھا شے سمدیوجی دنیا میں ہمیشہ سے اعلیٰ طبقہ انسانی نے ادنیٰ طبقہ انسانی کے جذبات کو دبا کر اُنکو ایسا خوگر بنا دیا کہ اُس جبر و تشدد کے بھی متحمل ہو سکے جو حیوانات تک نہ برداشت کر سکیں۔ اور خود عیش و عشرت و ناز و نعم کا عادی بن گیا جو ادنیٰ طبقہ کی پائمالی ہی سے اُسکو حاصل ہے۔

ایسے علماء سے جنہوں نے آجتک وعظ میں عالم کا سونا جاہل کی عبادت سے بہتر بتلا کر اور اُن کوتاہ بیں یا غائر نظر والوں کے نزدیک عملی کارروائی میں صدہا مدارس، دارالعلوم کی فضیلت کو حصول کیغرض سے جنہیں ہر کس و ناکس کی تعلیم ہی کا انتظام نہیں بلکہ خورد و نوش کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور جس سے بہتر طریقہ کسی کام کے رغبت دلانیکا نہیں ہے قائم کر کے قوم کو نقصان بھی پہنچایا ہے۔ ایسے طبقہ میں عملی تحریک کرنے کے لئے دست بستہ التماس کرنے سے کیا فائدہ۔ ہاں اگر بمضمونِ وذکر فان الذکر تنفع المومنین کے جیسا کہ مولانا ابوالکلام نے اس عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہ تحریک

ادنیٰ طبقہ کے لئے ادر زیادہ مصیبت کا باعث ہے۔ جس کی جوابدہی کانفرنس کو خدا تعالےٰ کے دربار میں کرنی ہوگی۔ جیسا کہ مولانا شبلی مرحوم کی نظم میں سادات حضرت بلالؓ کے واقعے کے متعلق اخبارات میں پڑھکر ادنیٰ طبقہ کی اس جد وجہد کو دیکھکر ایک غریب مسلمان جنٹلمینوں کے جلسہ میں سلام علیک کرکے بنچ پر جا بیٹھا تو جس طرف نظر اٹھائی بوٹ ہی بوٹ جھلکے نظر آئے۔ اس لئے اس قسم کی آزادی کی بجائے ادنیٰ طبقے کے لئے پست و نابودی کا موجب ہے۔ اور مثل اُس طائر قفس کی ہے۔ جکو پنجرے میں بند کرکے اجازت پرواز دیجاتی ہے۔ بدیں وجہ اُن کے حال پر رحم فرما کر انکو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جاوے۔ رفتہ رفتہ گورنمنٹ برطانیہ کی امن و آزادی خود انکو انسان بنا لیگی اور اگر کانفرنس کا ہمیں طلبہ کی حاضری پر سرکاری امداد ملنے کے ریزولیوشن سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہی اٹھانا مقصود ہے تو پہلے اُن مدارس کی امداد کے لئے کوشش کیجاوے جو پہلے سے مسلمانوں کے یہاں قائم ہیں جسکو دیکھکر ہر جگہ خود بخود اس قسم کے مدارس قائم ہو جاوینگے ورنہ اس عرض و معروض کو کوتاہ بیں یا غائر نظر والے لفظی دل خوش کن کا مدد والی خیال کرینگے۔ جیسا کہ ابھی مدرسہ اسلامیہ بدنام المومنین قصبہ شیرکوٹ کے ایک کارکن نے مجھے کہا کہ پہلے اس مدرسہ کی امداد کی نسبت ڈسٹرکٹ بورڈ سے درخواست کیجارہی تھی جس کی ہر ایک عرض و معروض کا جواب ڈسٹرکٹ بورڈ سے مل رہا تھا مگر جب کانفرنس نے یہ ریزولیوشن پاس کرایا تو جواب ملا کہ مسلمانوں کی مکتب کمیٹی کے نصاب تعلیم آنے پر جواب دیا جاویگا۔ جس سے ایک درخواست رجسٹری شدہ ضلع بجنور کی مکتب کمیٹی کے پریزیڈنٹ صاحب کی خدمت میں ارسال کی۔ پندرہ روز تک جواب نہ ملنے پر ایک افاضہ مولوی بشیر الدین صاحب کی خدمت میں (جو کہ اس جلسہ کے جسمیں یہ ریزولیوشن پاس ہوا سکرٹری تھے) ارسال کیا اور آپسے اجرا امداد کی کوشش چاہی۔ مگر آج چھ ماہ سے زائد ہوا کہیں سے جواب تک نہیں ملا۔ اور صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب علماء سے ہر جگہ اس قسم کے مدارس قائم کرنیکی اپنے وعظ و نصیحت میں ترغیب دیتے ہیں اور جنکی امداد کرانیکا اپنا ذمہ لیتے ہیں

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

گو ہر مضمون پر جسمیں یہ جملہ ہوتا تھا کہ ہر فرد قوم کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے ایسے ہی اظہار خیال کا ارادہ ہوتا تھا۔ مگر آپکے صاحبزادہ صاحب کے پرجوش الفاظ میں اس جملہ کے اظہار نے مجھے بھی اپنے اظہار خیال کی کافی جرات دلائی اگرچہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ہے مگر اُمید ہے کہ اس پر قوم غور کریگی اور دیگر اخبارات بھی شاید جو قوم کی بہبودی کا بیڑہ اُٹھائے ہوئے ہیں اپنے اخبارات کے کالموں میں اسکو جگہ دیکر ہر فرد قوم کے گوش گذار کرینگے تاکہ ادنیٰ طبقہ اس مصیبت سے جو اسپر آنے والی ہے محفوظ رہے۔

راقم ایک نامہ نگار

جرمن اور فرانس کی اصلی حالت

وہ دیکھے جس کی آنکھیں روشن ہوں حالانکہ آجکل فیصدی ۹۰ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ اخبار دیکھنے والوں اور آنکھوں کے مریضوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ

محسنی رگڑہ طیار ہوگیا

اس رگڑہ کو لگا کر اخبار روب کو ملاحظہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ

جرمن

اور فرانس کے میدانوں کی سیر نظر آتی ہے کہ نہیں۔ یہ رگڑہ آنکھوں کے جملہ امراض کو اکسیر کا حکم رکھتا ہے زیادہ تعریف فضول ہے تجربہ شرط ہے قیمت فی درجن ۱۰ ۔ خرچہ بذمہ خریدار اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

المشتہر حکیم موسیٰ عیسیٰ رفعت پورہ مراد آباد

اخلاق النبیؐ

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

(۵)

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات منظور نہیں کہ تو اپنے ارادہ میں کامیاب ہو۔ عمارؓ نے عرض کی کہ حکم ہو تو اسے قتل کر دیا جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں اسی طرح یہود نے ایک مرتبہ آپکو بجائے السلام علیک کے السام علیک کہا یعنی تجھے ہلاکت ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے غصہ ہوکر کہا کہ تمھیں پر موت اور ہلاکت آئے۔ حضورؐ نے اُنکو سخت کلامی سے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے وہ نرمی کو بہت پسند کرتا ہے۔ اے عائشہؓ نرمی اختیار کر اور سخت کلامی سے احتراز کر

جنگ اُحد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور سر مبارک میں ضرب آئی۔ جس سے چہرۂ مبارک پر خون بہتا تھا۔ حضور سرور عالم خون کو پونچھتے جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِی وَاھْدِ قَوْمِی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔

ثمامہ بن اثال ایک رئیس عرب نے جو آنحضرتؐ کا مورد عنایات تھا کفار مکہ کی سخت عداوت دایذا کو جو وہ حضور سرور عالم کو پہنچاتے تھے دیکھ کر یمامہ سے غلہ کا مکہ میں جانا بند کر دیا۔ اسپر کفار مکہ نے آپکو لکھا کہ آپ تو صلہ رحم کا وعظ فرماتے ہیں اور ہماری یہ حالت ہو رہی ہے کہ بھوکے مر رہے ہیں آنحضرتؐ نے ثمامہ کو لکھا کہ غلہ کی راہ کو چھوڑ دے۔ اللہ اکبر اس سے بڑھ کر اور کیا رحم ہو سکتا ہے کہ وطن سے نکالنے والوں۔ خون کے پیاسوں کے ساتھ سلوک مرعی ہو رہا ہے۔ صدق اللہ عزوجل۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

حضورؐ نے یہود اور نصاریٰ کے حال پر بھی بہت شفقت فرمائی دشمنوں کے ساتھ حضورؐ کے برتاؤ اور سلوک کی حقیقت اس عہدنامہ سے جو مینا بونکو لکھدیا تھا۔ اس عہدنامہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضور سرور عالم نے غیر قوموں کے ساتھ کیا فیاضانہ سلوک کیا تھا جس کی نظیر آج تک دنیا میں نہیں ملتی راہب لوگ کسی پہاڑ پر ہوں یا کسی وادی میں کسی شہر میں ہوں یا کسی جنگل میں۔ کسی گرجا میں ہوں یا کسی خانقاہ میں خود اُنکی اور جان و مال کی حفاظت کرونگا۔ اور میرے تمام دوست اور رفقا بھی اُن کی نگہبانی اور حفاظت کرینگے کیونکہ وہ میری رعیت ہیں اور میری حمایت کے سایہ میں ہیں۔ کوئی بات ایسی نہیں کی جائیگی جس سے وہ ناراض ہوں یا انکو تکلیف پہنچے یا جس میں اُن کا ضرر ہو نہ اسپر کسی طرح کا جبر سمجھا جائیگا نہ اُن کے ساتھ بے مروتی اور بے رحمی کا برتاؤ کیا جائیگا نہ اُن کی کوئی چیز غصب کیجائیگی نہ ان کے قاضیوں کو ان کے منصب سے ہٹایا جائیگا نہ راہبوں کو خانقاہوں سے نکالا جائیگا۔ نہ اُن کا کوئی گرجا برباد کیا جائیگا نہ اُن کی کوئی چیز جو جبر و ستم سے لی گئی ہو مسلمانوں کے گھر میں داخل ہو سکیگی۔ کوئی مسلمان جنگ کے زمانہ میں اُنکو لڑنے یا تلوار اُٹھانے پر مجبور نہیں کریگا۔ خود مسلمان اُن کیطرف سے لڑینگے اور اُن کی حمایت و حفاظت کا پورا حق ادا کرینگے۔

(باقی آئندہ)

حجاج کی روانگی

بمبئی ۲۵۔ اگست ۱۵ء

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب مدینہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، الحمد للہ۔ آج جہانگیر ۹ بج کے ۴ منٹ پر بمبئی سے حاجیوں کو لے کر جدہ مبارک کو روانہ ہوگیا۔ اور جو خدمات شیدائیان کعبہ نے انجام دی ہیں۔ ذیل میں بغرض آگاہی ناظرین درج کرتا ہوں۔ سب سے پہلے حاجیوں کے واسطے ناشتہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر ایک حاجی کو ایک نان اور [illegible] کیلیے دیئے گئے۔ اسکا خرچہ مسٹر سیٹھ احمد ولد حاجی سیٹھ صدیق صاحب کھتری رنگاری محلہ نے برداشت کیا ہے۔ حاجیوں کی کل تعداد ۲۰۲ تھی جس میں ۴۰ عورتیں ایک بچہ اور ایک لڑکا شامل تھا۔ بھپارہ میں اُن کی تشویش رفع کرنے کی ہر طرح کوشش کی گئی ہے۔ اور ٹکٹوں اور پرچوں کے درمیان میں ایک خاص امتیازی طریقہ بتلا دیا گیا۔ بھپارہ کے بعد جہاز پر سوار کرنے میں پوری مدد دی گئی ہے جس سے حاجیوں کو بہت ہی سہولیت ہوئی۔ اور جو عورتیں اس کس مپرسی کی حالت میں اپنے مردوں سے جدا ہوگئی تھیں اُن کو اُن سے ملا دیا۔ یہ وقت عجیب پُر لطف تھا۔ اور عشاق بیت اللہ شریف کی وجدانی حالت قابل دید تھی۔ جہاز میں اکثر کو پانی وغیرہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پانی دلوایا گیا۔ اور بھی چند ضروری تجاویز پیش کرتی ہیں۔ جو کسی اور وقت پیش کرینگے۔ امسال جہاز کنارے پر تھا۔ اور سال گذشتہ کی طرح دریان میں نہ تھا کشتیوں پر سوار ہونے کی نوبت نہ آئی۔ جہاز میں ۱۴۰۰ آدمیوں کی گنجایش تھی۔ لیکن صرف ۲۰۲ سوار ہوئے ہیں سنگل ٹکٹ ۱۲ بخاری آدمیوں کو دیئے گئے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ریٹرن ٹکٹ صرف ۶۰ ۳ تھے۔ اور آج کل مسافرخانے حاجیوں سے پُر ہیں اور آمد برابر جاری ہے۔ اور لاوا جہاز کی ۱۰۳ ٹکٹیں فروخت ہوچکی ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی ایکطرفہ ٹکٹ زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مزید حالات آیندہ تحریر کرونگا

"غلام محمد شلوی شیدائی کعبہ"

رشحات ریاض

انجمن میں شور تھا مینا اُٹھے ساغر اُٹھو　اتنی ساقی نے پلائی رند توبہ کر اُٹھے
بزم محشر سے غلام ساقی کوثر اُٹھے　آئے یاران میخانہ ذرا ساغر اُٹھے
وزن دیکھو لے جائیں یا جاب ہم اُٹھے　ہم غریبوں کے دلو دولت سے اب بستر اُٹھے
جاگ اُٹھے سب تے فتنے اُنکی انگڑائی کیساتھ　سونیوالے خوابگاہ ناز سے سوکر اُٹھے
کیا ہماری جان لینے کو کوئی بات ٹھہری　وہ اُٹھے دشمن اُٹھا پھر ہاں اُٹھیں خنجر اُٹھے
اُٹھتے ہیں طوف حرم کو ہم بھی اے زاہد ٹھہر　دور آخر ہے یہ ساغر کا ابھی پی کر اُٹھے
چرتے جاتے عرصہ گاہ حشر تک جو حال ہو　اُٹھتے اُٹھتے قبر میں سو فتنۂ محشر اُٹھے
کچھ ہمارے کان پھونکے اس طرح ناقوس نے　بتکدہ سے جب اُٹھے تو بن کے ہم پتھر اُٹھے
وہ بھی دن ہو میں رہا ہو کر نشیمن میں قفس　شور ماتم اس طرح صیاد تیری گھر اُٹھے
سوئے صحرا جاؤں میں آنکھوں سے لیکن کیا کروں　اے جنوں گھر سے نکل کر پاؤں جب باہر اُٹھے
ہم سمجھتے تھے نکالیں گے ہماری دل کی پھانس　وہ اُٹھے بھی تو چبھونے کیلئے نشتر اُٹھے
اتنی کثرت سے اُنے ساقی پر اتنی تند و تیز　پھر بھی پینے والے آج توبہ کر اُٹھے
کیا کروں کاندھا نہیں دیتے فرشتے ساتھ کے　دوش پر بار گران اعمال کا کیونکر اُٹھے
پھول برسے جس طرف واعظ ہوا تیرا گذر　ہم سے دیوانے جدھر گزرے اُدھر پتھر اُٹھے
میکدہ سے شیخ فانی کہہ کے یہ رخصت ہوئے　دیکھئے اب لطف صحبت کب لب کوثر اُٹھے
بے پیے بھی صبح محشر ہمکو لغزش ہی بہت　قبر سے کیونکر اُٹھیں بار گنہ کیونکر اُٹھے
جبہ سائی جسنے کی قسمت چمک اُٹھی ریاض　حضرت ساغر کے در سے کیوں ہمارا سر اُٹھے

ھنگامۂ عالمگیر

دردانیال کے نقصانات

لندن ۲۸۔ اگست۔ ذیل کے برطانی نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے۔

مقتولین: میجر ۲۔ کپتان ۵۔ لفٹنٹ ۵۔ دوم لفٹنٹ ۴۔

زخموں سے ھلاک۔ کپتان ۱۔ لفٹنٹ ۳۔

مجروح: لفٹنٹ کرنل ۲ میجر ۳ کپتان ۲۲۔ لفٹنٹ ۱۴۔ دوم لفٹنٹ ۲۱۔

روسیوں کی پسپائی

شملہ ۲۹۔ اگست۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل مراسلہ لندن سے موصول ہوا ہے۔

روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ریگا کے علاقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ باسک اور بر پا کی طرف غنیم نے بدھ اور جمعرات کے روز پرزور جارحانہ کارروائی کی۔ ولنا کی طرف بدھ کے روز کوئی اہم تبدیلی نہیں ہوئی۔ دریائے نیمن کے وسطی حصہ پر اور دریائے بوبرا اور دریائے پر کلیپانی کے منبعوں کے درمیانی محاذ سے روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور اُن کے عقب کی محافظ فوج غنیم سے مصروف پیکار ہے۔

جرمنی کی سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ روسی سپاہ نے مقام اولیتیا (جو کونو اور گروڈنو کے عین وسط میں واقع ہے) کے قلعوں کو خالی کردیا۔ اور جرمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا۔

غنیم کے شدید نقصانات

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے بدھ کی شام کو اور جمعرات کے روز بیلوسٹاک کی طرف اور اس کے شمال میں نہایت سرگرمی سے حملہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہم نے شدید نقصان کے ساتھ انہیں پسپا کردیا۔ بریسٹ لٹوسک میں روسیوں نے افسران بالا کی ہدایات کی بموجب قلعوں کو اُڑا دیا۔ اور قلعہ گیر فوج میدانی فوج سے جا ملی۔

جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمن دریائے لینا کو عبور کرنے کے لئے لڑائی کررہے ہیں۔ یہ دریا مقام کامینسی لٹوسک کے شمال مشرق میں واقع ہے جو بریسٹ لٹوسک سے ۲۰ میل شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ بریسٹ لٹوسک کے جنوب مشرق میں روسیوں کو دریائے رد ٹا پر پسپا کیا گیا ہے۔

پیرس کی روزانہ رپورٹ

لندن ۲۸۔ اگست۔ پیرس کی سرکاری اطلاع دلچسپی سے خالی ہے اس میں صرف متفرق مقامات پر توپخانہ کی آتشباری اور ہوائی جہازوں کی سرگرمی کا ذکر ہے۔ ہوائی جہازوں نے چیل واقع ارگون کے ریلوے اسٹیشن پر بم گرائے۔

۲۹۔ اگست پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے نیو پورٹ اور ہٹاس (بلجیم) کے علاقہ میں اور ایرس کے شمال اور لیل کی سڑک کے مشرق میں جرمن خندقوں پر شدید گولہ باری کی۔ ارگون میں توپخانہ کی لڑائیاں ہوئیں اور فرانسیسی سپاہ نے جرمنوں کو گولہ باری شروع کرنے سے روکدیا۔

جرمنوں کی مزید جارحانہ کارروائی

لندن ۲۹۔ اگست۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ روسیوں نے ولنا کی طرف جرمنوں کی پیشقدمی کامیابی کے ساتھ روک دی۔ اور [illegible]

ایران میں جرمنی کی چیرہ دستی

پٹروگراد - ۲۸ - اگست طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ جب روسی اور برطانی قونصل مع حفاظتی سپاہ کے مقام کنگوور سے جو ہمدان اور کرمان شاہ کے قریباً وسط میں واقع ہے - واپس بلائے جا رہے تھے تو تبریز کے جرمن قونصل ہرشونین میں نے ایک مسلح جتھے کی مدد سے ان پر حملہ کیا - ہر چند حفاظتی سپاہ کے آدمیوں نے رائفلوں سے ان کا مقابلہ کیا مگر نقصان اٹھایا - جنڈارمہ کے سپاہی اس موقع پر مدد دینے سے عاجز تھے - اسپر فوراً مجلس وزرا کا اجلاس منعقد ہوا اور کاسکوں کے ایرانی بریگیڈ کے کمانڈر سے درخواست کی گئی سنہ کے فوجی دستہ کو طلب کرے - آخر الذکر مقام کنگوور سے چار روز کی مسافت پر ہے

بلغاریہ اور جنگ

لندن - ۳۰ - اگست - صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ کے پارلیمنٹ کا خاص اجلاس طلب کرنے سے انکار کر دینے پر تمام بلغاریہ میں تشویش پھیل گئی ہے - اجلاس کا مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی حالت کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا جائے - فریق مخالف کو امید ہے کہ تمام ملک فوجی طاقتوں سے ملک کا رفع کرنیکا مطالبہ کریگا - اور اس غرض سے فوراً پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد کرنے پر زور دیگا

گورنمنٹ کیطرف سے بیان کیا گیا ہے کہ حالت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی - بلغاریہ اس وقت تک اپنی ناطرفداری سے دست بردار نہ ہوگا جب تک اس کے قومی حقوق جو معاہدہ بکارسٹ کیوجہ سے پامال کئے گئے تھے بحال نہ کر دئے جائیں

اتحادیوں کی سرگرمی

لندن - ۳۰ - اگست - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محاذ کے بڑے حصہ پر فرانسیسی توپخانہ کی سرگرمی جاری ہے جس سے کئی موقعوں پر نہایت کامیاب نتائج پیدا ہوئے -

آسٹریا کی جدید جد و جہد

لندن - ۳۰ - اگست - پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی چپہ چپہ زمین پر لڑائی کرتے ہوئے ولاڈی میر والنسک کے عقب میں ایک اور محاذ پر پسپا ہو گئے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ آسٹروی سپاہ نے گلیشیہ کے روسی مورچوں کو محاصرہ میں لینے کے لئے عظیم جارحانہ حرکت کی تھی -

کیف پر فوجکشی کرنے کا اندیشہ

لندن - ۳۰ - اگست - پٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ تازہ ترین اطلاعات کے بموجب روسی ہنوز گروڈنو پر قابض ہیں - غنیم نے ولاڈی میر والنسکی پر جو اچانک فوجکشی کی ہے اس سے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کیف پر فوجکشی کرنیکا ارادہ کر رہا ہے - مگر فوجی مبصروں کی رائے میں یہ نقل و حرکت اور آسٹروی سپاہ کا جنوبی و مشرقی گلیشیہ میں پیشقدمی کرکے دریائے زلوٹالیپا کو عبور کر جانا صرف اس فوج کی حفاظت کی غرض سے ہے جو بریسٹ لٹوسک سے مشرق کیطرف پیشقدمی کر رہی ہے -

آسٹروی مورچوں پر قبضہ

لندن - ۳۰ - اگست - رومہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اطالویوں نے بالائی اسونزو پر آسٹریوں کے ایک مستحکم مورچے پر جو ایک ... ۷ فٹ بلند چوٹی پر واقع تھا حملہ کیا - غنیم نے توپخانہ اور رائفلوں کی آتشباری سے پر زور مقابلہ کیا اور اطالویوں پر دستی بم اور بڑے بڑے پتھر لڑھکا کر کثرت سے پھینکے - مگر بالآخر اطالوی خندقوں پر قابض ہو گئے - غنیم ہنوز انتہائی چوٹی پر اطالویوں کا مقابلہ کر رہا ہے -

جاپان سے سامان حرب

لندن - ۳۰ - اگست - نیویارک کا تار مظہر ہے کہ جاپان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اتحادیوں اور بالخصوص روس کو کثرت کے ساتھ سامان حرب بہم پہنچانے کے لئے حتی الامکان تمام گورنمنٹی اور پرائیوٹ وسائل سے کام لے

جرمنوں کا آتش انداز آلہ

لندن - ۳۱ - اگست - ٹائمز کا نامہ نگار برطانی ہیڈ کوارٹر سے لکھتا ہے کہ مقام ہوگ میں جرمنوں کا آتشین سیال پھینکنے والا جو آلہ ہمارے ہاتھ آیا ہے اب اسکا ہم غور و احتیاط سے دیکھ رہے ہیں - یہ ایک دھات کا بکس ہوتا ہے جو سپاہی کے تھیلے کی طرح اوڑھ لیا جاتا ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ چند نلکیاں بھی ہوتی ہیں جن میں سے شدید دباؤ کے ساتھ دشمن پر تارکول پھینکا جاتا ہے - اس کا اگلا سرا نہایت حیرت انگیز وضع کا ہوتا ہے جس میں چند بتیاں کسی دوا میں تر رہتی ہیں - اور ان کے تیز شعلہ سے تارکول کو آگ لگ جاتی ہے -

ماسکو میں ایک نہایت اہم جلسہ

اہل روس کا عزم بالجزم

لندن - ۳۰ - اگست - ماسکو کا تار مظہر ہے کہ وہاں کی تمام انسٹیٹیوشنوں کے (جن میں پراونشل میونسپل پولیٹیکل فنانشل انڈسٹریل اور کمرشل شامل ہیں) قائم مقاموں کے ایک جلسہ میں بالاتفاق یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ خواہ کیسے ہی خطرات پیش آئیں جنگ کو فاتحانہ انجام تک پہنچایا جائے اور صلح کے متعلق تمام تجاویز مسترد کر دی جائیں - اہل جلسہ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ ملکی حفاظت کی مجلس وزرا ہ مرتب کی جائے جس میں ایسے مدبر اور ارباب سیاست شامل کئے جائیں جن پر ملک کو کامل اعتماد ہو -

آسٹریلیا اور سامان حرب کی تیاری

لندن - ۳۰ - اگست - سڈنی کا تار مظہر ہے کہ سامان حرب کی تیاری کے متعلق آسٹریلیا نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے - چنانچہ آسٹریلیا کا سرکاری اسلحہ سازی کا کارخانہ (سمال آرمز فیکٹری) دو چند کلوں سے کام لیکر سامان حرب کی مقدار میں عظیم اضافہ کر رہا ہے - نیوساؤتھ ویلز کے سرکاری کارخانے کلدار توپیں تیار کرنے کیلئے قریباً سلح خانوں کی صورت میں بدل دئے گئے - یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اس کارروائی میں دنیا کے کسی کارخانہ سے کم نہیں -

آسٹریلیا کی بحری طاقت

لندن - ۳۰ - اگست - سڈنی کا تار مظہر ہے کہ آسٹریلیا کا ایک جدید تباہ کن جہاز عظیم ہجوم خلائق کی موجودگی میں سمندر میں ڈالا گیا - جبپر سب نے نہایت گرمجوشی کا اظہار کیا - شاہ جارج نے ایک برقی پیغام کے ذریعہ سے اس امر پر اظہار مسرت فرمایا اور آسٹریلیا کو مبارکباد دی کہ آسٹریلیا کی بحری طاقت میں اس قدر جلد اضافہ کرنیکا موقعہ ملا ہے جس سے سلطنت کی بحری طاقت کو امداد پہنچیگی -

آسٹریا اور جرمنی کی جدید جارحانہ کارروائی - کوبرن پر غنیم کی فوجکشی

شملہ - ۳۱ - اگست - ہز ایکسلنسی ویسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لنڈن سے موصول ہوا ہے

مشرقی گلیشیہ میں آسٹریا اور جرمنی کی جدید جارحانہ کارروائی نشوونما پا رہی ہے - روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی - فریڈرک سٹیٹ کیطرف خونریز جنگ وقوع میں آئی ہے - اور غنیم ملاؤ کروزبرگ ریلوے پر فوجکشی کرنیکی کوشش کر رہا ہے - روسی فریڈرک سٹیٹ کے مغرب میں اپنے مورچوں سے پیچھے ہٹ رہے ہیں - ولنا کے شمال میں دریائے ولیا اور نیمن کے درمیان غنیم نہایت شدت سے جارحانہ کارروائی کر رہا ہے - چنانچہ جمعہ اور ہفتہ کے روز ریوڈ برزیا کے محاذ پر شدید جنگ جاری رہی - یہ مقام ولنا سے جو پٹروگراڈ ریلوے پر واقع ہے ۲۰ میل شمال مشرق کیطرف ہے دریائے نیمن کے وسطی حصہ اور دریائے لوبرا اور پرپیٹ کے محاذ پر روسیوں کی پسپائی جاری ہے - بیلوسٹوک کے شمال میں دشت بیلو ویزکا کی مغربی سرحد پر (بریسٹ)

لڈسک کے شمال میں اور کوبرن کی سرحدوں کی طرف غنیم کی پیشقدمی نہایت سرگرمی کے ساتھ جاری ہے"

پیزلو بیز قبضہ کر لیا گیا

"جرمنی کی سرکاری اطلاع منظہر ہے کہ جرمن ایک طرف گروڈنو کے جنوب میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر اور دوسری طرف بیلوسٹوک کے مشرق میں، ۲۰ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں۔ جو بیلوسٹوک کے جنوب مشرق اور بیلسک کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ نیز بیلوویز کا کے عظیم جنگل کے کنارے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ انھوں نے کوبرن کے قریب تک روسیوں کا تعاقب کیا"

"روس کی سرکاری اطلاع منظہر ہے کہ جنوبی علاقہ کیطرف غنیم نے ولادیمیر والنسکی کے جنوب میں عظیم جمعیت فراہم کرکے گلیشیہ کے روسی میمنہ کو محاصرہ میں لینے کی غرض سے لزک کیطرف جارحانہ کارروائی کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے روسیوں نے اپنی فوج کی ترتیب بدل دی۔ مشرقی گلیشیہ میں دریائے بگ کے بالائی حصہ دریائے زلوٹالیپا اور دریائے نیسٹر پر غنیم نے حملہ کیا اور بالخصوص مقام بریزان کے شمال میں جولمبرگ سے ۵۰ میل مشرق کیجانب ہے نہایت شدت سے حملہ آور ہوا"

زلوکزوو پر قبضہ

آسٹریا کی ایک سرکاری اطلاع منظہر ہے کہ آسٹریوں نے مقام زلوکزوو پر جو لمبرگ سے اہم میل مشرق کی طرف ہے روسیوں کی آتشباری کے بعد قبضہ کر لیا۔ اور زبراز کیطرف جو دریائے سرپیا پر واقع ہے ان کا تعاقب کیا"

وارسا میں جرمن اعلان

لندن - ۳۱ اگست - جرمن پولینڈ میں ابھی انہیں طریقوں پر کاربند ہو رہے ہیں جن پر وہ بلجیم میں کاربند ہوئے تھے۔ گورنر جنرل وارسا نے اعلان شائع کیا ہے کہ جو بینک یا تجارتی کوٹھیاں جرمنوں سے کاروبار کرنے سے انکار کرینگی۔ انھیں بند کر دیا جائیگا اور اُن کے مالک نظر بندی کے کیمپوں میں بھیجدیئے جائینگے۔ جو شخص ان روسی اعلانات کی طرف توجہ دلائے گا کہ غنیم سے تجارتی تعلقات قائم نہ کیے جائیں وہ ۵ سال قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

جرمنوں کا لاف وگزاف

لندن یکم ستمبر - کل شب کی پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع اور کل کے جرمن اعترافات منظہر ہیں کہ گلیشیہ میں آسٹروی۔ جرمن جارحانہ کارروائی سختی سے رک گئی ہے۔ محاذ کے دیگر حصوں کی حالت سے بھی روسیوں کے جوابی حملوں کی زبردستی کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جرمن سرکاری بیان میں یہ لاف وگزاف شائع ہوا تھا کہ معزور روسی تین حصوں میں منقسم ہونے کو ہیں اور عنقریب جرمن فوجیں خانہ کی طرح ان میں گھس کر انھیں ایک دوسرے سے متفرق کردینگی۔ اس وقت اسیران جنگ کی تعداد ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچیگی۔ اور ایک عظیم روسی جیش ہمارے ہاتھ گرفتار ہوگا۔ اگر اس بیان کے مقابلہ روسی سرکاری اطلاع شائع ہوگئی اور روسی کمانڈروں نے اپنی ہوشیاری سے اپنی فوجوں کو محفوظ رکھا۔ انھیں خطرات سے بچایا وہ زبردست حملے کرنے کے لئے ہر مناسب موقع کا انتظار کرتے رہے یہ سب کارروائی گویا ایسی ہی مکمل ہوئی جیسی کہ ہمیشہ ہوتی تھی۔

نہایت شدید شبخون

آسٹروی۔ جرمن افواج مقیم گلیشیہ نے ایک طویل بیکاری کے بعد ۲۹ - اور ۳۰ - اگست کو تمام محاذ پر حملوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا جس کے قبل بھاری اور ہلکی توپوں نے شدید گولہ باری کی۔ زلوکزو کے شمال میں خاص طور پر شدید حملے ہوئے۔ پوموزانی اور زبوروو کے اضلاع میں نیز سٹریپا کے محاذ پر نہایت شدید شبخون پڑے۔ تمام حملے نہایت شدید نقصانات پہنچانے کے بعد پسپا کیے گئے۔ غنیم کو بعض اضلاع میں دفعتہً پسپا ہونا پڑا روسیوں نے ایک وسیع محاذ پر کامیاب جوابی حملہ کیا جس میں ۳۰ توپیں - ۴۴ - کلدار توپیں روسیوں نے چھینیں - اور ۳ ہزار قیدی گرفتار کیے جن میں نصف قیدی جرمن تھے۔

پاپائے روم کیطرف سے صلح کی تجویز

لندن - ۴ - ستمبر - واشنگٹن میں اعلان کیا گیا ہے کہ پاپائے روم کیطرف سے صلح کی جو تجویز پیش کی گئی ہے اسے شائع نہیں کیا جائیگا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے یہ خیال کرنے کی وجوہ پائی جاتی ہیں کہ آسٹریا۔ جرمنی اور ٹرکی شرائط صلح پر گفت وشنید کرنے کے مخالف نہیں۔

یونان اور جنگ

لندن ۴ - ستمبر - ایتھنز کا تار منظہر ہے کہ دول اتحاف ثلثہ انگلستان فرانس و روس، اور یونان کے مابین ایک اہم معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کی رو سے یونان ممنوعات جنگ کی تجارت کا انسداد کرے گا - اور دول اتحاف ثلثہ یونانی بندرگاہوں کے مابین جہازوں کا معائنہ ترک کردینگی - اور بعض اشیا ربرآمد کی ایک خاص حد تک - اور انتظامی ضروریات کیلئے

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے - جہاں بارہا کونین یا کونین ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہے یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں اس کے استعمال سے پرانے سے پرانا ملیریا فوراً دفع ہوجاتا ہے قیمت ۴۲ گولیاں فی ڈبیہ آٹھ آنے ۸ر محصولڈاک ۵ر

پیپرمنٹ کا تیل

پیپرمنٹ کا تیل - درد، قے، ہیضہ - اور ریاح کے فساد کے لئے ایک بہت ہی مشہور دوا ہے - یہ پیپرمنٹ امریکہ سے منگایا جاتا ہے - ولایتی پیپرمنٹ سے کہیں بڑھکر بہتر اور مفید ہے - اسی پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملاکر ایک کی تین تین شیشیاں بناکر لوگ بازار میں چار چار آنے چھ چھ آنے پر بیچتے ہیں۔ قیمت بڑا ڈیڑھ اونس شیشی دس آنے - ور محصولڈاک وغیرہ ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنہ

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلادیں کلیجہ کی کمزوری وکھانسی ولاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلادیں پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا یکساں فائدہ کرتی ہے۔ پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کے وجہ سے لڑکے خواہش سے پیتے ہیں

آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کراکے آزمائش کریجیے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی محصولڈاک چار آنہ ۴ر

کان بہنے کی دوا

کان کے اندر سے ریم آتا ہو پڑ اتا ہو یا بہتا ہو تین مراتب کے استعمال سے بہنا بند ہوجاتا ہے قیمت ۴ر پچکاری کان صاف کرنے کی خرچ ہر دو چیز کا ۵ر

ڈاکٹر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

گیلی پولی میں شدید جنگ

لندن ۲ ستمبر۔ سر آین ہملٹن نے رپورٹ کی ہے کہ ہماری لائن کے شمالی حصہ میں ۲۷۔ اور ۲۸ اگست کو مزید جنگ وقوع میں آئی جس سے ایک اہم موقع پر قبضہ کر لیا گیا۔ جہاں سے مشرق کی جانب یوک انافورطہ کی وادی پر نظر پڑتی ہے۔ شمال میں آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی سپاہ نے کچھ معتدبہ زمین حاصل کی۔ جنگ قریباً تمام تر دست بدست تھی اور نہایت شدید تھی۔ ترکوں کو سخت نقصانات پہنچائے گئے۔ ان کی تین کلدار توپیں۔ ۳ خندق کی توپیں ۳۰۰ بندوقیں ۵۰۰ بم اور کثیر التعداد چھوٹے اسلحہ اور سامان حرب چھین لیا گیا۔

دردانیال کی جنگ

لندن ۲ ستمبر۔ دردانیال کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اگست کے آخری ہفتہ میں جنوبی حلقے میں سکوت طاری رہا۔ لیکن شمالی حلقے میں برطانی فوج نے کامیابی سے جنگ کی جس سے انہوں نے ایک چوٹی پر یوک انافورطہ کے مغرب میں قبضہ کر لیا جس کی نسبت سخت جنگ ہوئی تھی۔ مقام مذکور جزیرہ نما میں تقریباً ۴ میل اندر ہے

اورانی پر جرمن قبضہ

شملہ ۳ ستمبر۔ ہز ایکسیلنسی وایسرائے کو ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۲ ستمبر سکرٹری آف اسٹیٹ کی طرف سے موصول ہوا ہے ؛

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دریائے ولنا کے دائیں کنارے پر شہر ولنا کے مغرب میں ہماری جارحانہ کارروائی قابل اطمینان طریق پر جاری ہے۔ ولنا اور نیمن کے مابین جرمنوں نے اورانی پر جو ولنا اور گراڈنو کی درمیانی لائن پر بیچوں بیچ واقع ہے قبضہ کر لیا ہے۔ گراڈنو کے مغرب میں جرمنوں کے جانبازانہ حملے پسپا کئے گئے۔

روسیوں کا تعاقب

جرمنوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ مغربی گراڈنو میں جرمن قلعوں کی بیرونی لائن پر پہنچ گئے ہیں۔ روسیوں کا اوڈسک اور دشت بیالوویسکا کے مابین تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اوڈسک گراڈنو کے جنوب میں ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مزید جنوب میں روسیوں کو دلدلی علاقہ میں پسپا کیا جا رہا ہے۔

قلعہ لزک پر آسٹروی قبضہ

ایک آسٹروی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ قلعہ لزک آسٹروی قبضہ میں ہے۔ اور شہر لزک تمام روسیوں سے پاک کر دیا گیا ہے۔

آسٹروی حملوں کی پسپائی

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ لزک کے نواح میں روسی غنیم کو روکے ہوئے ہیں۔ اور چھوٹے محاذ کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔ غنیم نے شمالی اور مشرقی گلیشیہ میں لمبرگ سے ۵۰ میل مشرق میں اور دریائے سٹریپا پر خاص طور پر شدید حملے کئے۔ لیکن غنیم کو سخت نقصان پہنچا کر پسپا کیا گیا علاقہ ذبورو میں غنیم کے متواتر حملے پسپا ہوئے۔ اور روسیوں نے جوابی حملے کئے۔ ذبورو لمبرگ سے ۵۰ میل جنوب مشرق میں ہے۔

فرانسیسی محاذ پر زہریلی گیس کے گولے

فرانسیسی محاذ سے شدید گولہ باری کی خبر موصول ہوئی ہے۔ واسجیز میں زہریلی گیسوں کے گولے استعمال کرنے کے بعد غنیم نے فرانسیسی خندقوں پر شدید حملہ کیا لیکن فرانسیسی اپنی جگہوں پر قایم رہے۔

فرانسیسی ہوابازوں نے آسٹنڈ کی چھاؤنی۔ مڈلکرک اور تھورٹ پر بم پھینکے۔ غنیم کے ہوابازوں نے لونی ول پر بم گرائے۔

برطانی اسٹیمروں کی غرقابی

لندن ۳ ستمبر۔ کل برطانی اسٹیمر وائٹ فیلڈ ۱۵۰۰ ٹن غرق کر دیئے گئے اب تک جرمنوں نے کل ۳۰۸ برطانی تجارتی جہاز غرق کئے ہیں جن میں سے اکثر چھوٹے چھوٹے جہاز۔ پرانے اور سست رفتار تھے۔ منجملہ ان ۳۲۸ ۱۱ جہازوں کے ہیں جو لائڈ کے رجسٹروں میں ۱۹۱۴ء میں درج تھے۔ یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کو باوجود اپنے وعدوں کے تمام تجارتی جہازوں کو بلا اطلاع غرق کرنے کا حق حاصل ہے جو مسافر بردار جہاز ہوں۔

توپخانہ کی معمولی چھیڑ ہیں

لندن ۲ ستمبر۔ پیرس۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مغربی محاذ پر صرف دستی گولوں سے لڑائیاں یا توپخانے کی چھیڑ ہیں ہوئیں۔

طرفین کی شدید آتشباری

لندن ۳ ستمبر۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے بلجیم میں غنیم کی باٹریوں اور کیمپ پر موثر گولہ باری کی آٹو اس میں خندقوں کے قبضوں پر ہوائی تیروں اور دستی گولوں سے جنگ ہوئی فرانسیسی باٹریوں نے جرمنوں کو سورن اور آوائز کے مابین خاموش کرا دیا۔ ارگون اور ستمیین کے اضلاع میں طرفین نے شدید آتشبازی کی اور واسجیز میں بھی اس سے کچھ کم گولہ باری ہوتی رہی

پاپائے روم اور صلح

لندن ۳ ستمبر۔ واشنگٹن۔ کارڈینل گبنز نے پریزیڈنٹ ولسن کو صلح کے بارے میں ایک پیغام پوپ کی طرف سے دیا ہے۔

صلح کی امید ہنوز دور ہے

لندن ۳ ستمبر۔ واشنگٹن۔ کارڈینل گبنز نے ظاہر کیا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن سے ان کی ملاقات نہایت قابل اطمینان تھی۔ لیکن امید نہیں کہ اس سے کوئی نتیجہ برآمد ہو۔ کیونکہ کارڈینل گبنز نے اپنی تمام امیدوں کی بنا تمام سمندروں کی آزادی کے متعلق ابتدائی انگریزی و جرمن معاہدہ پر رکھی ہے جس سے ان کے خیال میں مصالحت کی سلسلہ جنبانی ہوگی حلیفوں کے سفارتخانے کہتے ہیں کہ حلیف کسی صلحنامہ کے خواہاں نہیں بجز اس صلح کے جو اُن شرطوں پر قایم ہو جن کے لئے وہ جنگ کر رہے ہیں

جاپان کی امداد کا اعتراف

لندن ۳ ستمبر جاپان میں حال کے سیاسی نازک واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے ٹائمز رقمطراز ہے کہ حلیفوں کو اس بات کے علم سے بہت اطمینان ہوا ہے کہ کاؤنٹ اوکوما اپنے عہدہ کو قایم رکھ سکے ہیں۔ کاؤنٹ مذکور نہ صرف ایک پختہ دوستدار ہیں جنہوں نے صاف طور پر یہ معلوم کر لیا کہ ان کی ملک کے بہترین مفاد جاپان کی بہادر تلوار کو حلیفوں کی حمایت میں کھینچنے میں ہیں بلکہ وہ ایک اعلیٰ منتظم بھی ہیں۔ انہوں نے قلمرو کو صدق دل سے اپنے وسیع تر مقصوموں کی طرف جن کا انکشاف اب ہو رہا ہے بحفاظت چلانے کی کوشش کی حلیفوں کو جو قیمتی امداد جاپان کی طرف سے ملی ہے اُسے نہایت وقعت اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا ہے۔ جاپان کی کسی خبر نے اس کے دوستوں کو یورپ میں اس سے بڑھ کر خوش نہیں کیا جتنا اس خبر نے کیا ہے کہ جاپان اپنے ہاں سامان حرب کی تیاری کو وسعت دینا چاہتا ہے تاکہ روس کو اس نازک وقت میں خاص طور پر مدد دے۔

کیمروں میں جنگ

لندن یکم ستمبر۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ نائجیریا رپورٹ کرتی ہے۔ کہ ہم نے شہر گاسیپا کا واقع کیمروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز ہماری افواج نے ۲۹ اگست کو غنیم کے ایک متصلہ مورچے پر حملہ کیا اور غنیم کو پسپا ہونا پڑا۔

حوادث و اخبار

نظر بندی کی رہائی۔ رام چندر موزندار جو قانون تحفظ ہند کی رو سے گرفتار کیا گیا تھا اسے کمشنر پولیس کلکتہ نے رہا کر دیا۔

کامل پاشا سرینگر میں۔ موجودہ سلطان مصر کے صاحبزادہ پرنس کامل پاشا سرینگر کی سیر فرما رہے ہیں اور مہاراجہ کشمیر کے مہمان ہیں۔

موٹر ایمبولینس کا عطیہ۔ ہز ہائینس راجہ صاحب منی پور نے اندرون ہند میں استعمال کرنے کی غرض سے ۲۸ ہزار روپیہ کی رقم گورنمنٹ ہند کے سامنے پیش کی ہے جسے ہز ایکسلنسی وائسرائے نے منظور فرما لیا ہے۔

کشمیر میں امداد قرضہ باہمی کی تحریک۔ برٹش انڈیا کی طرح دربار کشمیر بھی اپنی ریاست میں امداد قرضہ باہمی کی تحریک برپا کرنا چاہتا ہے چنانچہ کاشتکاروں کو مدد دینے کی غرض سے وہاں ایک بینک بھی جاری کر دیا گیا ہے اور انہیں آسان شرائط پر قرضہ کی رقوم دی جاتی ہیں۔

بارش۔ سرکاری رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ہفتہ کے روز صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ اور ممالک متوسط کے اکثر اضلاع میں خوب بارش ہوئی اور سرکاری محکمہ آب و ہوا کی پیشگوئی سے پایا جاتا ہے کہ اس بارش کا مغرب (پنجاب و راجپوتانہ) کی طرف وسعت پذیر ہونا بعید از قیاس نہیں۔

ضلع لاہور میں ٹڈی دل۔ گذشتہ اتوار کو شالامار باغ لاہور سے کچھ فاصلہ پر عظیم ٹڈی دل گذرا جو معلوم ہوا کہ استادہ فصلوں کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے لاہور کے ملحقہ اضلاع میں ٹڈیاں نمودار ہوئی ہیں۔

اطالوی ڈاک کی عدم رسی۔ ڈاک کا جہاز سالسٹ جو گذشتہ اتوار کو ولایتی ڈاک لے کر بمبئی پہونچا تھا اس میں اٹلی کی کوئی ڈاک نہیں نکلی۔

باریسال میں کثرت باراں۔ باریسال میں کثرت سے بارش ہو رہی ہے شہر کے ایک حصہ میں سیلاب پھر رہا ہے۔ ضلع میں بھی کئی جگہ طغیانی آئی ہے۔

گوکھلے میموریل فنڈ۔ گوکھلے میموریل فنڈ کے چندہ کی تعداد ۴۷۵۵۴ روپیہ تک پہنچ گئی ہے جس میں گذشتہ ہفتہ کے اندر ذیل کی رقوم وصول ہوئیں۔ ہز ہائینس نظام حیدرآباد و مہاراجہ ہولکر پانچ پانچ ہزار روپیہ۔ مہاراجہ میسور ۲ ہزار روپیہ۔ یوورا ج ریاست میسور ایک ہزار روپیہ۔ مہاراجہ بھاؤنگر ۱۲۰۰ روپیہ۔ ٹھاکر صاحب لمبڈی ایک ہزار روپیہ ٹھاکر صاحب گونڈل ایک ہزار روپیہ۔

بارش سے لائن ٹوٹ گئی۔ لکھنؤ سے خبر آئی ہے کہ کثرت باراں سے گمروا ازہ اور کانپور کے درمیان فرخ آباد اور تنگ پٹری کی دونوں لائنیں ٹوٹ گئیں چنانچہ مال اور مسافروں کو ایک گاڑی سے اتار کر دوسری گاڑی میں سوار کرایا جا رہا ہے۔

وکٹوریہ میموریل کو نذر۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے شاہ اودھ اور نواب ارکاٹ کی روغنی رنگوں کی تصاویر جو آجکل قصر بکنگھم میں آویزاں ہیں وکٹوریہ میموریل کلکتہ کو تحفتہً ارسال فرمائی ہیں۔ موسم سرما سے پیشتر کلکتہ پہنچ جائیں گی۔

کراچی میں غلہ کی درآمد۔ گذشتہ ہفتہ کے اندر کراچی میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ذریعہ سے ۳۰۱۴۰ ٹن گیہوں اور ۱۶۶۷۳ ٹن چنے اور دیگر اجناس پہنچیں۔

مصیبت زدہ کاشتکاروں کی امداد۔ گورنمنٹ ہند نے ۶ لاکھ روپیہ کی زائد رقم گورنمنٹ بنگال کو دی ہے تاکہ چاٹگام ڈویژن میں سیلاب کی وجہ سے جو کاشتکار گرفتار مصیبت ہیں انہیں قرضہ دیا جا سکے۔

برآمد قہوہ کی بندش۔ گورنمنٹ ہند نے سلطنت متحدہ فرانس۔ اٹلی۔ روس و باستثنائے بالٹک کی بندرگاہوں کے ہسپانیہ اور پرتگال کے سوائے باقی ممالک کو قہوہ کی برآمد کی ممانعت کر دی ہے۔

غنیم سے تجارتی تعلقات۔ مسٹر ایف۔ ایچ ہوپر منیجنگ ڈائرکٹر میسرز میکڈ و دل اینڈ کو مدراس پر جو سگرٹ اور سگار بنانے کے تاجر ہیں غنیم کے ساتھ تجارتی تعلقات رکھنے کی بنا پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

سو کاموں کو چھوڑ اسے پڑھئے۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے ایک ہندی پمفلٹ موسومہ "سو کاموں کو چھوڑ اسے پڑھئے" کو بحق ملک معظم قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

کلکتہ میں خانہ تلاشیاں۔ کلکتہ کے محکمہ تفتیش جرائم نے ۲ ستمبر کو کشور موہن مکرجی کے گھر واقع دوالین کی خانہ تلاشی لی اور وہاں سے ڈی جی۔ مکرجی کے بہت سے لکھے ہوئے خطوط جو آجکل امریکہ میں ہے برآمد کئے۔ علاوہ ازیں اور بھی کئی مکانات کی خانہ تلاشی ہوئی۔ لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

کانپور میں سخت بارش۔ کانپور میں دوشنبہ کی شب سے سخت بارش ہو رہی ہے۔ آج تیسرا روز ہے۔ ایک منٹ کو بھی بارش بند نہیں ہوئی ہوا بھی تیزی کر رہی ہے۔ طوفانی حالت ہے۔ سینکڑوں مکان پختہ و خام گر گئے اور گر رہے ہیں۔ بندگان خدا پریشان ہیں۔ بارش بند ہونے کی دعائیں مانگی جا رہی ہیں شب گذشتہ کو اکثر مساجد میں اذان بھی کہی گئی۔

مولوی کفایت اللہ۔ بانی ساکن ہوڑہ نے ایک اردو اخبار بنام "ہاوڑہ گزٹ" جاری کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ اخبار ماہواری اہفتہ وار۔ روزانہ ہو گا۔

مدراس کے بزازوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا ہے کہ امسال ہم پر انکم ٹیکس نہ لگایا جائے یا اسے گھٹا کر۔ یا بہت قلیل کر دیا جائے کیونکہ جنگ کی وجہ سے ہمیں سخت مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں

مسٹر ایڈورڈ لونگ اڈیٹر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف ۲۹ ستمبر کو پی۔ اینڈ او کمپنی کے جہاز موسومہ مالویہ میں شمولیت فوج کے لئے ولایت کو روانہ ہونگے۔

مدراس گورنمنٹ کا ایک حکم مظہر ہے کہ دوران جنگ میں ان تمام درسگاہوں کی امداد میں بند رکھی جائیں جو دشمن کی رعایا کے ممبروں کے زیر انتظام ہیں۔ ڈائرکٹر صیغہ تعلیمات ایسی تمام درسگاہوں کے نام نوٹس جاری کر دینگے کہ ۱۵ ستمبر سے تمام امدادیں بند کر دیجائینگی۔ ان مشنریوں کے طلبا اور دیگر متعلقین کے حقوق کی نگہداشت کا انتظام کیا جائے گا طبی درسگاہوں کے متعلق ایسی ہی ہدایات سرجن جنرل کے ہاں بھیجدی گئی ہیں۔

ہوڑہ کی عدالت سشن میں لکھنور کے ایک یوروپین ڈبلیو بی لاین کا مقدمہ پیش ہوا۔ ملزم پر ۱۲ اسیر افیون ناجائز طور پر قبضہ رکھنے کا الزام لگایا گیا ہے سماعت جیوری کی مدد سے ہو رہی تھی لیکن جیوری نے متفقہ طور پر اسے بے گناہ قرار دیا۔ سشن جج نے جیوری کی رائے سے متفقہ طور پر اسے بے گناہ قرار دیا سشن جج نے جیوری کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے مقدمہ کو ہائی کورٹ میں بھیجدیا۔

شمال مغربی ہندوستان کے میدان تاحال خشک ہیں اور بارش کی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ اگرچہ ملک بھر میں خاصی بارش ہوئی ہے شمالی پنجاب میں صرف چند چھینٹے پڑے ہیں۔

نواب بہاولپور کی علالت۔ افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور آجکل بمقام مری ایک قسم کے سخت بخار میں مبتلا ہیں اور انکی حالت تشویشناک ہے

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جا

بیشہ اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہوتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اُترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو پلگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازین یہ شربت جملہ فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت طیار رہتا ہے۔ باین ہمہ فی بوتل (۱۲) خورد شیشی ۸ اونس ۱۲ ایک اونس ۱۰

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان

یون تو اس زمانہ میں اشتہار دون کی آیا ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جنمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضا رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہوکر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری اکسیر نگرہ گولیان ضرور ہی استعمال فرماکر اطمینان فرمائیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا۔ گولیاں اپنا اثر دکھلاکر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں۔ بڑے بڑے یورپین صاحبوں۔ ڈاکٹرون ویدون طبیبوں نے اسکا استعمال فرماکر اسکو بہت اثر دار اکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بےنظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کے لئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انمیں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں۔ خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فیڈبیہ ۴۸ گولی عہ یکمشت چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایکروپیہ کی کمیشن میں نمائندگی۔

ملنے کا پتہ

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

سرمایہ چودہری دیبی پرشاد بلگرامی

دیسی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد جسم۔ تھکیا کیون نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ر۔

معجون مسہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ ۴۰ خوراک دعہ خواہش مستورات زیادہ کرے فیدرجن عہ خواہش مستورات کو کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۱۲ سپرول شیشی ۵ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۱۲ طلسما شمائ آپ نے امرت دھارا عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اٹھائیگا جو کہ مفید ہے بخار درد سر بدہضمی۔ اعضا شکنی تخمہ ہیضہ پیچش ریح۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۱۲ محبوب آتشک یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم ۱ بباعث غلطی دوائیوں کے جس میں کہ جز عہ پارا اور سکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو۔ یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے۔

ملنے کا پتہ

احقر العباد چودہری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ بہریا نامکان ۲۱۴

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے۔ تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید یا لونیر لگاتے ہی بال نہایت کالے بہونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ ویسا لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے بکس عہ صحیح لہذا ایک بار خرید کر امتحان فرمائیے۔ پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی۔

مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۲ بمبئی

بجلی کا انجن ریل کا انجن

جسکی آنکھونمیں لگے غبار پیدا ہو۔ گیس کا انجن آٹے کی مشین کا انجن برف کا انجن دہند پیدا کردے۔ غرضیکہ کوئی انجن ایسا نہیں جو بجائے نقصان کے آنکھون کو فائدہ دے۔ اور روشنی بڑھا دے۔ ہاں ایک ہے۔

ناصحی انجن کیسی ہی سرخی ہو غبار ہو سبلہ ہو جالا ہو کھٹک ہو۔ ضعف ہو نزلہ ہو تو نزلہ ہو ریل کے انجن سے ہو یا بجلی کے انجن یا اصلی آنکھون کی خرابی کی وجہ سے سب کو دفع کرتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ جس طرح ریل کا انجن تیز اور جلد منزل پر پہنچانیوالا ہوتا ہے اسی طرح یہ جھٹ پٹ فائدہ دیتا اور آنکھون کی جملہ خرابیون کو دفع کرتا ہے منٹون میں اپنا اثر دکھلائے گا اور واہ واہ کہلائے گا۔ قیمت فی تولہ ۸ چھ ماشہ ۴ر ایجنٹون کی ضرورت ہے معاملہ بذریعہ خط و کتابت طے کرو۔ اخبار کا حوالہ ضرور دو۔ اور اس پتہ سے طلب کرو۔ اپنا نام و پتہ مع ڈاکخانہ بالکل صاف قلم روک کر لکھو۔

پتہ

ایس۔ ایم موسیٰ علیٰ رفعت پورہ مراد آباد

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائین۔ لطف جوانی اُٹھائیں یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔

اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کہائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے ہے جوان کو مات کردین ایک بکس ایک آدمی کو ۴۴ مرتبہ اور ۴۴ آدمیونکو ایک مرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر چار روپے چار آنے۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پہولون کی روح ہے۔ اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پہول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سینتلا کے داغ۔ جہائیں جھیپ اور جھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ فوڑہ اور بیرونق ہو جاتا ہے ان کو مٹا کر ایسی خوب صورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوب صورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کرلیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل ۱عہ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل ۔ | اسلامی، تمدنی، تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار | نمبر ۵۷۵

شرح قیمت
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ ۸ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ | بجنور۔ یوم چہار شنبہ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۵۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری | نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خانصاحب)

(۳)

دنیا اور عرب کے تاریک پہلو اور اُن پر ایک نظر

جس وقت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ عالم کے لیے مبعوث ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ تمام عالم پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ وحشت و درندگی دنیا پر تسلط تھا۔ انسانیت ۔ تہذیب الاخلاق کے نام صرف کتابوں میں نظر آسکتے تھے جن کا دلوں پر کوئی اثر نہ تھا۔

بنی اسرائیل اپنی ہمسایہ قوموں کے اثر سے بت پرست بن چکے تھے۔

یورپ میں وحشت و جہالت کا دور دورہ تھا۔

انگلستان میں برٹن و سیکسن وحشی قومیں آباد تھیں ، نارتھمبرلینڈ ، مڈلینڈ ، کوئنز نارفوک ، سوفوک ، بہا سیکس (اضلاع انگلستان) میں "وودن" بت کی پرستش ہوتی تھی۔

فرانس ۔ برن ہلڈ ، سگ برٹ ، فرے دی گونڈ دی ، ل ہے اک کی بے دی کا افسانہ زمانہ میں تھا جہاں پادریوں کی ایما سے بہت سی بیہودگیاں روا رکھی جاتی تھیں۔

فرانس ہمیشہ سیکسن قوم سے دریائے الپ پر معرکہ آرا رہتا تھا ۔ یہ لڑائی ۷۸۲ء کے بعد تک جاری رہی جس میں ۴½ ہزار سیکسن قیدی نہایت بیرحمی سے شہر وردن میں ہلاک کیے گئے۔

ہنگری ان دنوں انتہا درجہ کی وحشی و ناشایستہ آوارہ قوم کے ہاتھوں میں تھا جس کو وحشیانہ بیرحمانہ وسائل سے اپنے اپنے مذہب میں لایا گیا تھا۔

ایران پر مزدکیہ کا زور تھا جنہوں نے زر ، زن ، زمین کو وقف عام کر دینے سے اخلاق اور انسانی ترقیات کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔

ہندوستان میں پنڈتوں کا زمانہ شروع ہو گیا تھا ۔ اور بام مارگی فرقہ تو بیانتہ تھا ۔ وہ اپنے گندے اصولوں کی طرف بندگان خدا کی راہبری کرتے تھے۔ مندروں میں زن و مرد کی برہنگی کی تمثالیں بنا کر رکھی جاتی تھیں ۔ اور انھیں کی پرستش کی جاتی تھی ۔ عبادت خانوں کے در و دیوار پر ایسی سراپا فحش تصویریں کندہ کی جاتی تھیں جن کے تصور سے ایک مہذب اور باحیا شخص کو نفرت آنی چاہیے۔

چین کے باشندوں نے اپنے ملک کو آسمانی فرزند کی بادشاہت سمجھ کر خدا سے منہ موڑ اور رشتہ توڑ رکھا تھا ۔ ہر کام کے بت جدا جدا مقرر تھے ۔ کوئی بارش کا کوئی اولاد کا ۔ کوئی جنگ کا کوئی امن کا ۔ اور ہر ایک بت کو سزا دینا بھی بادشاہ ہی کے متعلق تھا ۔ گویا بادشاہ کے یہ وزیر تھے ۔ یا آسمانی خدا کے وزیر سمجھیے ۔ کانفوشش کو چین کا مصلح سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن اُس وقت تک اُس کا بھی ظہور نہ ہوا تھا۔

مصر میں عیسائیت زوروں پر تھی ۔ مسیح علیہ السلام کی شخصیت اور ابنیت کی تعریف و تحدید ۔ توحد و تفریق کے متعلق روز بروز نئے اعتقادات پیدا ہوتے تھے ۔ نئے نئے فرقے بنتے تھے ۔ ایک فرقہ دوسرے کی تکفیر کرتا ۔ اپنے مخالف کو قتل کرنے اور آگ میں جلانے سے بھی دریغ نہ کرتا تھا۔

یہ مختصر حالات اُن ممالک کے ہیں جو زبردست حکومتوں اور شریعتوں کے زیر اثر تھے ۔ اور جن میں سے ہر ایک کو بجائے خود علم و تہذیب کے بڑے بڑے دعوے تھے ۔ عرب کا قیاس انہی ممالک پر کر لیجیے ۔ اور قیاس کرتے ہوئے یہ بھی ملحوظ رکھیے کہ یہ ایک ایسا ملک تھا جہاں صدیوں سے نہ کسی بادشاہ کا تسلط ہوا تھا نہ کوئی اثر قانون نے ڈالا تھا ۔ نہ کوئی ہادی ان کی ہدایت کو پہنچا تھا ۔ اس حیوانی آزادی پر بے علمی جہالت اور اقوام متمدنہ سے علیحدگی اجنبیت نے ان کی حالت کو اور بھی تباہ کر دیا تھا۔

عرب کے اندرونی ملک کے باشندوں پر خود مختاری نے بہت بُرا اثر ڈالا تھا ۔ اور خود مختاری سے ان میں خود سری پیدا ہو گئی تھی ۔ انہوں نے اپنی شجاعت و جرأت کا نشانہ اپنے ہی بھائیوں کو بنا رکھا تھا ۔ بیکاری اور کاہلی نے جوئے اور شراب خواری کی عادت پیدا کر دی تھی ۔ اور طبیعت ثانیہ بنا دی تھی ممالک غیر سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے ان کی زبان اور نسل بیشک اعلیٰ اور کھری تھی لیکن

فصاحت کا استعمال وہ زیادہ تر خودستائی - یا دوسری قوموں کی تحقیر میں کیا کرتے تھے - یا اپنے فسق کارناموں کو مشتہر کرنے کے لئے زبان کی ساری طاقت خرچ کر کے اپنے ساتھ اپنی بیشرمی کی آوارگی کی بھی خوب اشاعت کرتے تھے - الگ تھلگ تھے۔ مصاہرت کی برائی انکے ذہن میں قایم کردی تھی اور مدعیان شرافت بڑی دلیری سے اپنی بیٹیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے۔

جہالت نے اُن میں بت پرستی رائج کر دی تھی - اور بت پرستی نے انسانی دل و دماغ پر قابض ہو کر اُنکو توہم پرست بنا دیا تھا - فطرت کی ہر ایک چیز پتھر، درخت، چاند، سورج پہاڑ، دریا وغیرہ کو وہ اپنا معبود سمجھنے لگ گئے تھے - اور اس طرح پر وہ خدا کی عظمت و جلال کے فراموش کر دینے کے ساتھ خود اپنی قدر و قیمت کو بھی بھول گئے تھے اس لئے انسانی حقوق کے لئے نہ کوئی ضابطہ تھا - اور نہ ایسے حقوق کو صحیح مرکز پر لانے کے لئے کوئی قانون تھا - قتل انسان، رہزنی حبس بیجا تصرف ناجائز، مداخلت بیجا، عورتوں کو جبر یا پھسلاوٹ سے بھگا لیجانا - بیٹیوں کو زندہ پیوند خاک کر دینا - اسی شجر کے ثمر تھے - کہ بت پرستی نے اُن کی نگاہ میں سب سے زیادہ حقیر ہستی انسان کی نسل کو ہی بنا دیا تھا -

برسوں بلکہ صدیوں اور نسلوں کے جمود نے اُن کے دل و دماغ میں یہ ہی نقش کر دیا تھا - کہ اُن کی حالت سے بہتر کوئی حالت اور اُن کے تمدن سے بہتر کوئی تمدن، اور اُن کے تدین سے بہتر کوئی تدین ہو ہی نہیں سکتا -

عرب کے مختلف اطراف میں مختلف حکومتوں اور سلطنتوں کے تعلق کی وجہ سے تمام ملک میں مختلف مذاہب پائے جاتے تھے -

یہودی عیسائی، صابی ایسے مذاہب ہیں جن کے نام سن کر ناواقف شخص دھوکہ کھا سکتا ہے کہ ان لوگوں میں اِن مذاہب کی عمدگیوں کے نمونے بھی پائے جاتے ہونگے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو مذہب سے درست کرنے کے بجائے مذہب کو اپنی وجہ سے خراب کر دیا تھا - اگر موسیٰؑ و عیسیٰؑ و شعیب و صالح علیہم السلام پیغمبروں کو اُن کے دیکھنے کا موقع ملتا تو وہ ہرگز نہ پہچان سکتے - کہ یہ ہمارے ہی اصول پر چلنے والے لوگ ہیں -

عام عیسائی ایک مسیح کو ابن اللہ کہتے ہیں - لیکن عرب کے عیسائی مریمؑ کو خدا کی جورو اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بھی کہا کرتے تھے - اور بت پرست تو لات و عزیٰ کو مونث خدا (لات مونث ہے الہ کا اور عزیٰ ہے عزیز کا) بھی کہا کرتے تھے -

اس زمانہ کے عام یہودی حضرت عزیرؑ کو توریت کو از بر لکھ دینے سے ابن اللہ کہا کرتے ہیں - مگر عرب کے یہودی اپنی قوم کے سب زن و مرد کو خدا کے بیٹے بیٹی، پیارے پیاری کہا کرتے تھے -

آتش پرست غالباً بیٹی بہن کو گھروں میں ڈال لیا کرتے تھے - عرب کے مقلد حقیقی والدہ کو چھوڑ کر باپ کی تمام جوروؤں کو اپنی لونڈیاں بنا لیا کرتے تھے

عرب کی جملہ اقوام (باستثنائے بعض افراد) لکھنے پڑھنے سے بے خبر علوم سے بے بہرہ، فنون سے عاری، تمدن سے ناواقف مصاحت اور معانی سے ناآشنا تھے -

ملحد اور دہریے بھی ملک میں آباد تھے - وہ حیات اور موت کو اتفاق اور وقت سے موسوم کر کے دنیا کے ہر انقلاب کو دور زمانہ سے منسوب کیا کرتے تھے - خدا کی ہستی کا اقرار اور جزا و سزا کا تصور نیک و بد افعال پر نیک و بد نتائج کا مرتب ہونا اُن کے نزدیک قابل تمسخر خیالی تھا - ان جملہ برائیوں کی وجہ سے عرب گویا دنیا پر پھیلے ہوئے جملہ مذاہب اور تخیلات کی برائیوں کا مجموعہ تھا دنیا کے ان حالات سے واقف ہونے کے بعد بہت آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکیں گے کہ موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے ایک نبی کی دنیا بھر کی ہدایت کے لئے کس قدر ضرورت تھی اور بغیر کسی نبی اور مرسل کے آئے ہوئے دنیا گمراہی و ضلالت و الحاد و کفر سے کسی طرح نکل نہیں سکتی تھی - اور خدا کی عادت یہ ہی رہی ہے - کہ جب لوگوں کے حالات ہر پہلو سے ناگفتہ بہ ہو گئے - اور کسی طرح سدھرنے کی اُمید نہ رہی اُس وقت ایک برگزیدہ نبی کی بعثت ظہور میں آتی رہی ہے - اس سے غالباً کسی کو انکار نہ ہوگا - پس اس موقع کے لئے جبکہ دنیا بھر میں ضلالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی - کیوں نہ ایسے نبی اور مرسل کی بعثت ظہور پذیر ہو جائے - جو دنیا بھر کے حالات کو ایک تھوڑی سی مدت میں کایا پلٹ کر دے اور اُس کے سبب لوگوں کے خیالات حالات عقاید اعمال میں ایک بڑا تغیر عظیم واقعہ ہو جاوے - اگر دوسری امم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کے کارناموں سے مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو یقیناً ہر منصف اور غیر متعصب پکار اُٹھے کہ جو کام سیدنا محمد صلعم پیغمبر اسلام نے کیا ہے وہ کسی غیر نبی اور غیر موثر شخص کا کام نہیں ہے - کہ اس قدر مشکل کام جسکو دنیا بھر مانے ہوئے ہے کیسی خوش اسلوبی، صبر و حلم، استقامت اور تحمل سے شروع کیا - کیونکر تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق کو پھیلایا کیونکر قوموں اور ملکوں کو ایک بنایا - کس طرح انسان کا درجہ بلند کیا - کس طرح توحید کی اشاعت کی - اور انسان کے دل پر عظمت و کبریائی خداوندی کا نقش قایم کر دینے کے بعد کس طرح جملہ اشیاء و اسباب کا خادم انسان ہونا ثابت کر دیا - اور کس طرح پر نسل اور قومیت کی خصوصیتوں اور ملک و مقام کی حالتوں اور امیری و غریبی کے امتیازوں اور فاتح و مفتوح کے فرقوں مختلف زبانوں مختلف رنگتوں کے بایہ لاامتیازوں سے قطع نظر کر کے کیسی خوش اسلوبی سے سب کو دین واحد کے رشتہ سے متحد و متفق یکساں مساوی ہم سطح، و ہم خیال، ہم اعتقاد، و ہم آواز بنایا اور جب وہ اس عظیم الشان کام کو انجام دے چکے بندوں کو خدا سے نزدیک اور قوموں کو قوموں کے قریب بنا چکے - نفرت و عداوت کی جگہ نصرت و اخوت کو پھیلا چکے، ظلمت اور جہالت کو نکال کر دل و دماغ پر نور صداقت و علم کو متمکن کر چکے - تب کیسی فارغبالی کشادہ پیشانی، اور مسرت کے ساتھ اس دنیا سے سدھار گئے - کیا اِن واقعات کو دیکھتے ہوئے بھی آپ کی صداقت اور نبوت اور للہیت و اخلاص سے انکار کیا جا سکتا ہے - کیا اب بھی شک ہو سکتا ہے - کہ آپ جھوٹے نبی یا حریص دنیا دار محض حب و جاہ کے طالب تھے کیا آپ کی تاریخ میں اسکا کوئی بار ثبوت اپنے ذمے لے سکتا ہے - کہ آپ نے دنیا کمانے اور دنیا کی عزت پیدا کرنے کی خاطر یہ سب کچھ کیا - حاشا و کلا ہرگز نہیں - آپکی صاف اور روشن تاریخ ایسے نمود و ریا اور تفاخر اور بیجا حرکتوں سے بالکل پاک اور صاف ہے - کذب و دروغ، افترا اور فساد کا آپ کی طرف مخالف سے مخالف بھی احتمال نہیں کر سکتا کیا یہ ایسا مشکل اور نہایت اہم مشکل کام ایسے شخص سے بلا تائید الٰہی اس خوبی اور عمدگی کے ساتھ انجام پا سکتا ہے - جو علم کے اعتبار سے محض اُمی ان پڑھ ہو مال و جاہ اور دنیا کی حیثیت سے ایک بالکل معمولی شخص اور گمنام ہو عرب کی چہار دیواری یا اپنے گھر کے باہر کبھی قدم بھی نہ نکالا ہو - اور کبھی کسی مجلس یا مکتب یا انجمنوں میں شریک نہ ہوا ہو یقین کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایسا اولوالعزم، بہادر، کریم النفس، رحیم و شفیق اور علو ہمت اور جری ہو - کہ دنیا کو زیر و زبر کر دے اور اُس کی روحانی طاقت کے سامنے بڑے بڑے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے پتے پانی ہوتے ہوں عظیم الشان سلطنتوں کے پارے پارے ہو کر آپ کی اطاعت و حلقہ اثر میں آ گئے ہوں - یہ سب واقعات ہیں ان سے کس کو انکار ہو سکتا ہے آپ جس حزم و استقلال اور نہایت بہادری اور علم و ثبات قدمی سے نبوت کا دعوےٰ کر بیٹھے - اور آخر دم تک جس خوبی اور استقلال اور صبر سے نبھایا اُس کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی - آپ کے زمانہ مبارک میں

بھی دعویدار نبوت پیدا ہوئے۔ لیکن وہ آپ ہی کے سامنے اور آپ ہی کے جاں نثاروں کے ہاتھوں نہایت ذلت اور موت کے گڑھے میں اسطرح گرائے گئے کہ پھر آج تک ابھرنا نصیب نہ ہوا۔ اور اُن کے نشانات اور اُن کے حالات دنیا سے اس طرح محو ہوئے کہ گویا دنیا میں کبھی اِن کا وجود ہی نہ تھا۔

اب جس سرعت کے ساتھ آپکے دین متین کی حقانیت اور آپکے ارشادات کی وقعت، اور آپکی عظمت و محبت لوگوں کے قلوب میں بیٹھتی ہوئی ہے وہ زیادہ محتاج اظہار نہیں۔ آج تک غیر قوموں کے لوگ جوق در جوق اس چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے کی تمنا اور آرزو میں اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور آپکی حلقہ بگوشی کو فخر سمجھتے ہیں۔ اس کی تفصیل کو ایک دفتر چاہیئے۔ مگر اب ہم مختصر طور پر اس مبحث میں کچھ لکھیں گے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپکی تبلیغ سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا۔ اور یہ بھی دکھایا جا سکے کہ تبلیغ واشاعت کا کام باوجود اس قدر اہم اور مشکل ہونے کے آپ نے اور آپکے پیروان نے کس عمدگی سے انجام دیا ہے۔ جو ہمارے لئے بھی اور دوسری قوموں کے لئے بہترین سبق اور ہدایت اور ایک عمدہ یادگار اور مثال ہے لہذا اب ہم کو اس موضوع پر کچھ لکھنا باقی ہے کہ آپ نے اور آپکے رفقا اور ساتھیوں نے دنیا میں کس طرح اسلام پھیلایا۔ اور کس طریق سے تبلیغ واشاعت کا کام خلق میں انجام دیا۔ اس کے بعد اس زمانہ کے علماء و واعظین کے حالات اور طریق اشاعت پر بحث کریں گے کہ اس میں اپ کا کیا طرز عمل رہا۔ اور آج کل کے ہمارے علماء کرام کا جو در اصل نائب رسول ہیں کیا عمل ہے۔ اور اُن کے طرز عمل سے مخلوق کو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے اور آیا یہ طریق ہدایت و تلقین جناب رسول اللہ صلعم کے منشا اور اُن کے واقعات کے مطابق بھی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو اُس کے لئے کیا تدبیر کرنا چاہئے آیا موجودہ زمانہ کے جہال کی اصلاح کے لئے وہی تدبیر عمل مفید و کارگر ہو سکتی ہے جو حضور کا عمل آج سے تیرہ سو برس پہلے یا چند صدی پہلے تھا۔ یا اب کسی جدید طریق و قواعد کے وضع کرنے کی ضرورت لاحق ہو گی (باقی آئندہ)

معرکہ شبقدر

معرکہ شبقدر جو گذشتہ اتوار کو وقوع پذیر ہوا تھا اس کے متعلق شملہ سے حسب ذیل مزید حالات موصول ہوئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس معاملہ کے قبل مہمندیوں نے سرحد پر غارتگری مچا رکھی ہے۔ وہ گاؤں کو لوٹتے جلاتے عورتوں کو پکڑ لیتے اور مردوں اور بچوں کو مار ڈالتے تھے۔ ان کی قلیل جماعتیں برطانی فوج کے بازو کے اردگرد پھیل گئی تھیں۔ اور سڑک پر تانگوں اور ٹمٹموں کو روک لیتی تھیں اور قلیوں پر حملہ آور ہوتی تھیں۔ اتوار کی صبح کو معاملہ انتہائی حد پر پہنچ گیا جبکہ جنرل کیمبل نے شبقدر کے سامنے فوجی نقل وحرکت کر کے غنیم پر حملہ کر دیا۔ اس کا محاذ ۸ بجے صبح تقریباً ۴ میل لمبا تھا۔ اور شبقدر سے بائیں جانب ڈھائی میل اور دائیں جانب ڈیڑھ میل تک پھیلا ہوا تھا۔ جنرل کیمبل قلعہ کی دیواروں کو نقل وحرکت کے احکام صادر کر رہا تھا۔ جہاں سے میدان جنگ کا نہایت عمدہ نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ ٹیلیفون کے تار مختلف مرکزوں تک لگے ہوئے تھے۔ جہاں حالت کی نشوونما کے مطابق احکام بھیجے جاتے تھے۔ جنرل ٹلسٹرول اور کرنیچین پیدل بلٹن کے کمانڈر تھے۔ جنرل کرو کر رسالہ کی کمان پر تھا جس میں دو دستے ۲۱ لانسرز کے۔ اور ایک ایک دستہ ۱۴ لانسرز گائیڈز اور رسالہ نمبر۱ کا تھا۔

معلوم ہوتا ہے۔ عام خیال یہ تھا کہ غنیم کو اپنی خندقوں اور سنگروں (برجوں) سے باہر نکالا جائے۔ اور دونوں بازوؤں کی طرف سے دبا کر ایک مشترکہ مرکزی مقام کی طرف لایا جائے۔ تاکہ ہمارا توپخانہ ان پر گولہ باری کر سکے۔ اس طرح سے برطانی حملہ کی ترتیب زولو کے جسم کی طرح قایم کی گئی۔ دائیں جانب سینگ (یعنی آگے کو نکلا ہوا حصہ) تھا۔ جسے سب سے پہلے پیشقدمی کرنی تھی۔ اس میں نارتھ اسٹیفرڈز کی نصف فوج شامل تھی۔ دو کمپنیاں آتشباری کی لائن میں تھیں ان کے عقب میں دو کمپنیاں امداد پر تھیں علاوہ ازیں ۲۹- اور ۳۰ پنجابیز کا ایک دستہ کوہستانی باٹری، گھوڑوں کی باٹری (دو توپیں) اور کوہستانی باٹری نمبر۷ تھی۔ بائیں جانب کے سینگ میں کوہستانی باٹری نمبر۶ کا نصف حصہ ۱۲ لانسرز اور ۸ گنگز بلٹن تھی۔ قلب میں ہوٹزر باٹری میدانی توپخانہ نمبر ۹ (حصہ نمبر۱) ۲۱ پنجابیز - ۳۶ سکھ - ۲، پنجابیز - ۸۴ پنجابیز بلٹن کے چھوٹے چھوٹے دستے تھے۔

ہماری توپوں نے بائیں جانب آتشباری کا آغاز کیا۔ کوہستانی باٹری اور پیدل فوج غنیم کو بازو کی طرف سے گھیرنے اور اسے وادی کے قلب کی طرف لانے لگی۔ یہ وہی مقام تھا جہاں ۱۸ اپریل گذشتہ کو جنگ ہو چکی تھی۔ اس کے بعد توپوں نے بیچوں بیچ سے اور دائیں جانب آتشباری شروع کر دی۔ اور ایک بازو پر سے دباؤ ڈالا جس سے غنیم اس حصہ میں اپنے ہمراہیوں کی طرف سمٹ کر آگیا۔ یہ اجتماع ہونا تھا کہ جنرل کیمبل کی بڑی توپوں نے ان پر گولہ باری شروع کر دی اور لڈائٹ کے پھٹنے والے گولوں نے ایک طوفان برپا کر دیا۔

لڑائی کے دوران میں جس کا سلسلہ تقریباً ۶ گھنٹہ تک جاری رہا۔ ۲۱ لانسرز نے اپنے بہادر کمان افسر کی ماتحتی میں ایک زمین پر سے جسے وہ ہموار سمجھتے تھے غنیم کے ایک عظیم متفارق دستے پر حملہ کیا۔ لیکن ان کے آگے ایک بند نالہ حائل تھا۔ اس رجمنٹ کے کم از کم ۴ نفوس مقتول و مجروح ہوئے۔

نقصانات حسب ذیل تھے۔

مقتول: لفٹنٹ کرنل جے بی سکرین۔ کپتان پی۔ اے اینڈرسن۔ اور لفٹنٹ این۔ آر۔ تھاسن۔

مجروح - کپتان سی اردہار سلے۔ لفٹنٹ ایس کیکی وچ۔ اور لفٹنٹ۔ آر۔ اے میبری۔

گنگز اور سٹیفرڈز رجمنٹوں کو دست بدست لڑائی کرنی پڑی۔ اول الذکر رجمنٹ کے، مقتول اور ۱۱ - ۱۲ مجروح ہوئے۔

تقریباً ۴۵ مجروح بذریعہ موٹر سٹیشن ہسپتال میں لائے گئے۔ صرف جنرل کیمبل کا موٹر تقریباً ۲۰ مجروح لایا۔ بعض بعض اشخاص کو سخت زخم آئے تھے۔ ایک آدمی کے کاسہ سر میں سے ۳۰۳ کی گولی نکل گئی۔ مگر وہ تاحال زندہ ہے۔ ایک کے معدہ میں گولی لگی۔ دوسروں کے بازوؤں اور پاؤں میں گولیاں لگیں ایک آدمی کی بندوق کی اگلی نشست کے سرے پر گولی لگی۔ اور اس کے چہرے میں کہیں گھس گئی۔ ۲۱ ملانسرز کے بعض گھوڑے بھی مجروح و مقتول ہوئے۔

غنیم کی جمعیت ۸-۱۰ ہزار کے بین بین تھی۔ ان کی نشانہ بازی درست تھی۔ حملہ کے وقت ترتیب اور تنظیم کا اظہار کرتے تھے۔ پیر کے روز ہم نے غنیم کے مورچے خالی پائے۔ اور اب بظاہر امن و سکوت طاری ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ غنیم کے ۱۱۵۰-۱۲۰۰ مقتول و مجروح ہوئے ہیں

راجپوتانہ میں خشک سالی

راجپوتانہ کی اطلاعوں سے وہاں کی خشک سالی اور گرانی کا حال معلوم ہو کر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ کوہ آبو میں ایک من گھاس تین روپیہ کو ملتی ہے۔ اس لئے مویشیوں اور گھوڑوں کی مصیبت ناگفتہ بہ ہے بیچارے بیزبان ہڈیوں کے ڈھیر رہ گئے ہیں۔ لکھنؤ، کانپور، ٹیہرہ، نواکھالی وغیرہ کو تو طوفان باراں نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور راجپوتانہ، کاٹھیاواڑ، پنجاب بارش کو ترس رہا ہے۔ کاش باران رحمت کا نزول ان مقامات پر بھی ہوتا۔

اقتباسات

وہ دل جو قومیت کا درد رکھتے ہیں

ہندوستان میں کتنے نوجوان ہیں جن کے لئے کوئی سبیل روزگار موجود نہیں، کتنے لڑکے ہیں جن کی تعلیم و تربیت کا کوئی معقول و مطمئن انتظام نہیں، کتنے بچے ہیں جو در بدر پھرتے ہیں، کتنے بیمار ہیں جن کا علاج صرف فرشتۂ مرگ کرتا ہے، کتنے بوڑھے ہیں جنہیں کوئی پانی دینے والا نہیں، کتنی بیوائیں ہیں جو شریفانہ وجہ معاش سے محروم ہیں۔ کتنی دوشیزہ لڑکیاں ہیں جنہیں مستقبل ہر سمت سے تاریک نظر آتا ہے۔ ا

یہ سب کچھ ہے مگر وہ محبانِ ہند جو گورنمنٹ سے حقوق مانگتے ہیں جو پبلک کی پیشوائی کرتے ہیں۔ جو علم بردار سیاست مانے جاتے ہیں۔ وہ اس جانب کچھ بھی توجہ کرنا گناہ سمجھتے ہیں

اسی پنجاب کو دیکھو، اسی لاہور پر نظر کرو، بے شمار ہندو مسلمانوں کی زندگی تباہ ہو رہی ہے۔ مگر کیا کسی جانب سے دست امداد بلند ہوتا ہے کیا کسی طرف سے صدائے اعانت اٹھتی ہے۔

اس کے مقابلہ میں بنگال کو دیکھو، بنگالیوں کی ہمت کو دیکھو کہ ایک غریب برہمن لڑکی جو مشرقی بنگال کے ایک معزز برہمن خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ حادثات کی وجہ سے تباہ و برباد ہو کر ایسی خستہ حالت میں رہ گئی کہ اپنے گزارہ کے لئے اسے بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرنا پڑا۔ وہ نوجوان تھی۔ اور خوبصورت تھی۔ جب بعض نوجوان بنگالیوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ایسی غریب بیکس اور بے بس برہمن لڑکی کی حالت درست کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اس کی شادی کے لئے ایک برہمن لڑکا پسند کیا۔ اور شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ شادی کے لئے کلکتہ کے منموہن تھیٹر کے مالک نے ۵ ستمبر کو اپنے تھیٹر کی تمام آمدنی اسی کام کے لئے وقف کر دی۔ اس روز اس کثرت سے لوگ تماشہ دیکھنے گئے کہ ہزار ہا روپیہ جمع ہو گیا۔ جج صاحب ہائی کورٹ بھی تھیٹر میں گئے تھے۔ غریب لڑکی آن کی آن میں تقدیر سے امیر بن گئی۔ اور شادی بڑی دھوم دھام سے سرانجام پائی۔

مبارک ہے وہ قوم ہے۔ جو اپنے درماندوں کی دست گیری کرتی ہے۔ اور سخت بے غیرت ہیں وہ لوگ جو اپنی قوم کے بیشتر افراد کو بے برگ و نوا دیکھتے ہیں مگر ان کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ (زمیندار)

کانپور کی تباہی و بربادی

جو حالت لکھنؤ کی لکھی جا چکی ہے قریب قریب وہی کانپور کی بھی ہو رہی ہے کانپور میں جانوں کا نقصان اور زیادہ ہوا ہے۔ تمام راستے بند پڑے ہوئے ہیں۔ ٹراموے کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ حکام شہر پریشان ہیں رعایا تباہ و برباد ہے۔ مقامی حکام مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دوڑے دوڑے پھرتے ہیں۔ لکھنؤ میں تو صرف اڑتالیس ہی گھنٹے بارش ہوئی تھی لیکن کانپور میں ساٹھ گھنٹے لگاتار پانی برسا۔ اور کہا جاتا ہے کہ ۲۵۔ انچ بارش ہوئی۔ ای آئی آر پر اٹاوہ اور کانپور کے درمیان جہاں تک نظر جاتی ہے پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ گویا یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ زمین پر ریل چل رہی ہے میل ٹرین کی رفتار بعض مقامات پر دس میل فی گھنٹہ کر دی گئی ہے اور بعض مقامات پر پٹری ٹوٹ جانے کے باعث سے راستہ میں مسافروں کو اتر جانا پڑتا ہے اور دوسری گاڑی پر سوار ہو کر جانا پڑتا ہے۔ ہر گاڑی وقت معینہ سے گھنٹوں دیر کر کے پہنچتی ہے (المیزان)

لکھنؤ تباہ ہو گیا

لکھنؤ تباہ ہو گیا، لکھنؤ برباد ہو گیا۔ اس قدیم اور تاریخی شہر پر قہر خدا نازل ہوا۔ اور تین دن کے اندر چودہ ہزار مکان بقول معصر ہندوستانی مٹی کا ڈھیر بن گئے۔ مفلس لکھنؤ قلانچ لکھنؤ جس کے خاص باشندوں کی روٹی کا دار و مدار یا تو وثیقہ پر تھا اور یا چکن کی دستکاری پر اور یا باپ دادا کے بنائے ہوئے مکانوں کے کرایہ پر تھا۔ آج اس طرح تباہ و برباد ہو رہا ہے کہ ہزاروں خانماں برباد پھر رہے ہیں۔ جن کے پاس نہ کھانے کو سوکھا ٹکڑا ہے۔ اور نہ پاؤں پھیلانے کو ایسی گز بھر زمین ہے کہ رات بسر کر سکیں دریا کے کنارہ کے جتنے مکانات تھے وہ سب تہ آب ہیں۔ تمام اسکول، بورڈنگ مساجد مقابر۔ معابد خانہ بدوش مصیبت زدوں سے پٹے ہوئے ہیں۔ عالی ہمت روسائے شہر نے اپنے مکانات خالی کر دئے ہیں۔ ہر قسم کی امداد پہنچانا چاہتے ہیں لیکن آخر کہاں تک کب تک۔ آہ اس باعظمت اور خوبصورت شہر کی حالت آج دیکھی نہیں جاتی۔ جو تمام صوبہ متحدہ میں اول درجہ کا اور تمام ہندوستان میں پانچویں درجہ کا شمار کیا جاتا تھا پچھلی اشاعت میں ہم نے لکھا تھا کہ مزدور چھ آنہ فی گھنٹہ پر بمشکل ملتے ہیں لیکن اس کے بعد جو پرائیوٹ خطوط ہمارے پاس لکھنؤ سے آئے ان سے معلوم ہوا کہ چوک کی طرف جس حصہ میں خاکسار اڈیٹر کے مکانات بھی برباد ہوئے ہیں۔ وہاں ایک روپیہ گھنٹہ پر مزدور کام کر رہے ہیں مصیبت جب آتی ہے چاروں طرف سے آتی ہے آفات آسمانی سے چھٹکارا نہیں ملا تھا۔ کہ زمین نے بھی پھریری لی اور ابھی اور اندیشہ ہے کہ زلزلہ پھر آئیگا۔ کمشنر صاحب لکھنؤ کی صدارت میں روسا و تعلقداروں نے دوشنبہ کو ایک جلسہ منعقد کر کے امدادی فنڈ جاری کیا ہے۔ (المیزان)

بلیا میں سیکڑوں آدمی بہ گئے

علاوہ لکھنؤ کے صوبہ متحدہ کے تمام مشرقی اضلاع میں کم و بیش طغیانی اور کثرت باران نے فصل کو نہایت سخت نقصان پہنچایا ہے۔ بہت سے مقامات پر مکانات کے منہدم ہونے کی ویسی ہی خبریں آ رہی ہیں جیسی لکھنؤ کے متعلق آئی ہیں۔ ضلع بلیا کی حالت خصوصیت کے ساتھ قابل افسوس ہے۔ بلیا کا شہر تیس سال کے اندر تین مرتبہ اجڑا۔ اور پھر نئے مقامات پر آباد کیا گیا۔ اس ضلع میں دریا کا کاٹ نہایت سخت ہوتا ہے۔ تیس سال کے اندر تین چار میل دریا ہٹ آیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو سرکاری عمارات اور شہر پھر بنانا پڑا اب کی مرتبہ بھی وہاں کی دلخراش حالت کی تصویر اخبار لیڈر کے نامہ نگار نے کھینچ کر پبلک چندہ کا اپیل کیا ہے۔ (")

بلغاریہ پر نازک ساعت آنیوالی ہے

اخبار ٹمیس کا نامہ نگار صوفیا بیان کرتا ہے۔ کہ ملغاریہ کے اصلی حقیقی خیالات کے متعلق ایک نوٹ کی تحقیق اور غور و خوض سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ملغاریہ پر بہت جلد ایک نازک ترین ساعت آنیوالی ہے

بصرہ میں میونسپلٹی اور ہاوس ٹیکس

عراق کے مشہور شہر بصرہ پر برٹش فوج نے قبضہ کر کے وہاں مقدمات کے تصفیہ کے لئے عدالتیں قایم کر دیں۔ اور جن قوانین کے رو سے یہ عدالتیں مقدمات فیصل کیا کریں گی۔ گورنمنٹ ان قوانین کا ترجمہ عربی میں کرا رہی ہے تاکہ باشندوں کو قوانین کے اپنی ہی زبان میں سمجھنے میں آسانی رہے۔ اب برٹش حکام نے بصرہ میں ایک میونسپل کمیٹی شہر کی صفائی اور روشنی وغیرہ کے انتظام کے لئے قایم کر دی ہے۔ اور صفائی وغیرہ کے خرچ کے بہم

کیننگ کالج لکھنؤ کا پولیس کی طرف سے محاصرہ

ہمعصر ایڈوکیٹ لکھنؤ نے کیننگ کالج لکھنؤ اور پولیس کے باہمی فساد کے متعلق حسب ذیل تفصیل شائع کی ہے:-

"گزشتہ جمعرات کی شام کو پولیس نے کیننگ کالج لکھنؤ اور بورڈنگ ہاؤس کا محاصرہ کر لیا۔ اور دیوانہ وار طلبا، نوکروں اور یورپین پروفیسروں پر حملے کرنے لگی اِس کی وجہ یہ بتلائی جاتی تھی کہ ایک طالب علم نے ایک سپاہی کو پیٹا ہے۔ پولیس کی یہ کارروائی گویا اس کا بدلہ لینے کے لئے تھی۔ اصل جھگڑا ایک کشتی پر ہوا تھا جسے کیننگ کالج کے طلبا نے جو سینٹ جان ایمبولینس کور سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک ڈوبتے ہوئے تانگہ کو امداد پہنچانے کے لئے لے لیا تھا۔ اتنے میں دو سپاہی گھاٹ پر پہنچے۔ ایک سپاہی کے پاس کچھ ڈاک تھی جسے وہ ایک تھانہ کو لے جا رہا تھا۔ سپاہیوں نے کشتی کو بجبر چھیننا چاہا۔ طالب علم اس بات پر رضا مند تھے کہ ایک سپاہی کشتی میں سوار ہو جائے لیکن وہ کلیۃً کشتی سپاہیوں کو دینا نہیں چاہتے تھے۔ اِس سے ایک سپاہی غصہ میں بھر کر بدزبانی اور ناقابل برداشت گالیوں پر اتر آیا۔ طالب علموں کو یہ حرکت بہت بُری معلوم ہوئی۔ اور اُنہوں نے اس کے خلاف اعتراض کیا۔ زبانی باتوں سے نوبت ہاتا پائی تک پہنچ گئی ایک سپاہی دوڑ کر پولیس لائن میں چلا گیا۔ جو قریب ہی تھی۔ اور اپنے زخمی ساتھی کو لڑکوں کے حوالہ کر گیا۔ لڑکے سپاہی کی چوٹ کی ابتدائی غور و پرداخت کے لئے اُسے اوٹھا کر کیننگ کالج کی طرف لے گئے۔ تاکہ اپنے کپتان کو جو ایک یورپین پروفیسر تھا واقعہ مذکور کی اطلاع دیں۔

اس اثنا میں دوسرے کانسٹبل نے شور و غل مچایا جس پر کثیر التعداد رنگروٹ لاٹھیاں اور ڈنڈے لے کر اپنے زخمی سپاہی کی امداد اور اس کا انتقام لینے کے لئے آموجود ہوئے۔ یہ مجمع کالج کے احاطہ میں گھس گیا۔ پروفیسر براؤن نے اپنی خاص ہمت و مردانگی اور اطمینان قلب کے ساتھ ان جوش میں بھرے ہوئے بلوائیوں کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن غصہ ور رنگروٹوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور اپنی لاٹھیاں پھرانے لگے جن میں سے ایک دو ہاؤں کو لگیں اور اُن کے کندھے اور بازو پر خفیف سا نشان بھی چھوڑ گئیں۔ ایک اور انگریز پروفیسر مسٹر استھ قریب ہی رہتا تھا۔ وہ بھی یہ ہنگامہ دیکھ کر موقع پر آپہنچا۔ اس کی بھی پروفیسر براؤن کی طرح گت بنتی۔ لیکن اُس نے اپنے ہوش و حواس بجا رکھ کر اپنا گھوڑا منگوایا۔ اور اُس پر سوار ہو کر بلوائی رنگروٹوں پر حملہ آور ہوا۔

اسی اثنا میں سب سے سینیر پروفیسر اپنے بنگلہ سے باہر نکلا۔ اور دریافت کرنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جدید ہوسٹل میں اسے یہ معلوم ہوا کہ کسی سپاہی نے کشتی کے جھگڑے میں ایک طالب علم کو لاٹھیوں سے پیٹا ہے پروفیسر وارڈ کو اس سپاہی کی نشان دہی کی گئی جس نے طالب علم پر حملہ کیا تھا۔ چنانچہ پروفیسر مذکور نے اسے بازو سے پکڑ کر سپاہیوں کے لیڈر کے روبرو پیش کرنا چاہا۔ تاکہ اُسے ریزرو انسپکٹر کے سپرد کر دے۔ اور کالج کے احاطہ میں سے سپاہی نکال دے۔

مگر اس کی یہ ترکیب کارگر نہ ہوئی۔ ایک سپاہی نے اس طالب علم کو جو کشتی کے جھگڑے میں شریک تھا۔ اپنی لاٹھی سے زور کی ضرب لگائی۔ پروفیسر وارڈ نے طالب علم کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر اس کے ساتھ بھی سختی کا سلوک کیا گیا۔ ایک بڑی سی اینٹ اس پر پھینکی گئی جس سے اس کے سر میں گہرا زخم پڑ گیا۔ علاوہ ازیں اِس پر لاٹھیوں کی بھی بوچھاڑ پڑی۔ جس سے اِس کا دایاں بازو اور پشت خاص کر زخمی ہو گئی۔ کالج کے ملازم سپاہیوں کو باہر نکالنے کے لئے دوڑے۔ لیکن اُن کی بھی بُری گت بنی۔ یہ گویا امن کے قائم رکھنے والے تھے جو آزادی کے ساتھ لاٹھیاں چلا رہے تھے۔

غصہ ور سپاہیوں کو کشتی کے منازعہ میں خواہ کچھ ہی شکایت ہوتی لیکن اِنکا کیننگ کالج پر حملہ کرنا اور پروفیسر طلبا اور نوکروں پر حملہ آور ہونا بالکل بیجا اور نامناسب تھا۔ سپاہیوں کی یہ حرکت نہایت ناشائستہ تھی ہمیں توقع ہے کہ غیر ذمہ وار ماتحت افسروں کو اپنے کئے کی قرار واقعی سزا ملے گی اور صرف ایک دو آدمیوں کو سزا دینا کافی نہ سمجھا جائے گا۔

مہمندیوں کی شورش

شملہ سے ایک سرکاری اطلاع بدین مضمون شایع ہوئی ہے کہ گذشتہ چند روز میں یہ خبر موصول ہو رہی تھی کہ مہمندیوں کے لشکر زیریں گنداب کی وادی میں جمع ہو رہے ہیں۔ اور ۵ ستمبر کی صبح کو میجر جنرل کیمبل کمانڈر اول ڈویژن حافظ خور کے قریب ان پر حملہ کرنے کے لئے باہر نکلے۔ غنیم نے استقلال کے ساتھ لڑائی کی مگر ہر موقع پر اُسے شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ چنانچہ وہ بالآخر پہاڑیوں کی طرف پیچھے ہٹ گیا۔ ہماری سپاہ بلا مزاحمت اپنے کیمپوں کو واپس چلی آئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غنیم کو خوب سزا ملی ہے۔ دوسرے روز ہماری سپاہ پھر اسی میدان کی طرف گئی۔ مگر کسی نے اس کی مزاحمت نہ کی اور نہ وہاں غنیم کا کچھ نشان دکھائی دیا۔

۲۴ پرگنہ میں قانون تحفظ ہند

۲۴ پرگنہ میں قانون تحفظ ہند کے ماتحت پہلا مقدمہ علی پور (کلکتہ) کے اڈیشنل سشن جج اور اُن کے جلیس کمشنروں کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزم پر اگرپاڑہ کے نواح میں شاہراہ پر راہزنی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ ایک خاص گواہ کا باپ ۱۰ روز کا عرصہ گذرا اگرپاڑہ میں گولی سے مار دیا گیا۔ قاتل حال گرفتار نہیں ہوئے۔ ڈاکہ کا موقع کمشنران عدالت نے ملاحظہ کیا۔

وکیل استغاثہ نے مقدمہ کے واقعات بیان کئے پہلے اس امر پر بحث ہوئی کہ قانون تحفظ ہند کے ماتحت مقدمات میں عدالتی کارروائی کا طریق کیا ہونا چاہئے۔ اس کے بعد کمشنران عدالت نے ڈاکہ کا جرم عاید کیا۔ ملزم نے اپنے آپ کو بے قصور بتایا۔

ایک محب وطن چور

سلطنت فرانس کو آجکل طلائی سکے کی اشد ضرورت ہے۔ چنانچہ اس تحریک سے پیرس کے ایک با مذاق چور نے نہایت عجیب و غریب طریق میں فائدہ اُٹھایا۔ شہر پیرس کے ایک محلہ میں ایک پنشن یافتہ افسر رہتا تھا۔ یہ چور نقب لگا کر اس کے مکان میں جا گھسا۔ میز کی دراز میں سے اُس نے ایک ڈبیہ نکالی جس میں ۲۰-۲۰ فرانک کے ۱۰۰ طلائی سکے موجود تھے جنہیں لیکر وہ رفوچکر ہوا۔ صبح کو مالک مکان نے پولیس میں نقب زنی کی رپٹ لکھائی۔ پولیس نے لاکھ سر پٹکا مگر چور کا کوئی سراغ نہ ملا۔ مگر تھوڑے روز بعد مالک مکان کو ذیل کا خط ملا۔ جو اسی کا لکھا ہوا تھا۔

جناب من ایک محب وطن جو آپ سے بہت ناراض ہے خط ہذا کا راقم ہے آپ نے اپنے مکان میں ۲۰-۲۰ فرانک کے ۱۰۰ طلائی سکے چھپا رکھے تھے۔ حالانکہ خاک پاک وطن کو طلائی سکوں کی بہت ضرورت ہے۔ اور ہر جگہ ان کی تلاش جاری ہے۔ ان حالات میں جو کچھ آپ کو کرنا چاہئے تھا وہ میں نے اب کر دیا ہے میں آپ کے طلائی سکے یعنی ۲ ہزار فرانک لیکر بینک پہنچا۔ اور چونکہ میں دیانتدار ہوں اس لئے میں نے وہ سکے آپ کے نام پر جمع کرا دیئے۔ اِن کے داخلہ کی رسید آپ کو بھیجی جاتی ہے۔ بینک نے مجھے سکوں کے مبادلہ میں ۲ ہزار فرانک کے نوٹ دیدیئے جنہیں میں نے اپنی تکلیف کے معاوضہ میں رکھ لیا ہے

"راقم ایک محب وطن"

خریداران مدینہ خط کتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ تعمیل محال ہے۔ اور یہ ملحوظ رہے کہ (۵،۵ رجسٹرڈ) نمبر خریداری نہیں ہے

وارث وہی ہیں جو شریعت نے مقرر کئے ہیں

خداوند تعالیٰ نے وارثین کے حصے مقرر کرتے ہوئے کھلے لفظوں میں فرمادیا ہے کہ "تمہارے باپ ہوں یا بیٹے تم نہیں جانتے کہ اُن میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نافع ہے۔ لہذا ہر ایک کی میراث اللہ کی طرف سے مقرر کردی گئی ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا اور حکمت والا ہے"۔ پس ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ ہمارے لئے وہی انسب و اولیٰ ہے جو خدا کی طرف سے مقرر ہوچکا ہے اور اس کے خلاف ورزی کرکے ہم کسی طرح کامیاب نہیں ہوسکتے۔ مگر ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے جو اپنی طمع یا جہالت کی وجہ سے رواج کفار کے پابند ہیں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ فطرتاً وہی وارثین زیادہ نافع ہیں جو شریعت نے مقرر کئے ہیں۔

(۱) فطرت کا تقاضا ہے کہ والدین کو سب سے زیادہ اپنی اولاد سے محبت ہو اور والدین مجبور ہیں کہ اپنی نالائق سے نالائق اور کمزور سے کمزور اولاد کی تکلیف سے بیتاب اور اُن کی راحت سے شادان و فرحاں ہوں۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ اگر بچہ (لڑکا ہو یا لڑکی) کسی عارضہ سے بیکل ہو تو ماں باپ کو نیند نہیں آتی اسے گود میں اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور جان و دل سے اُس کی تکلیف دور کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ بیٹی کو بھی اُسی الفت سے پالتے پوستے اور بیاہتے ہیں جس طرح کہ بیٹے کی پرورش کرتے ہیں پس تقاضا فطرت تھا کہ جس طرح والدین کی طرف سے حیات میں بیٹے بیٹی سے سلوک ہوتا ہے ویسا ہی بعد از ممات بھی ہو۔ اور جس طرح وہ ان کو اپنی زندگی میں ایک آنکھ دیکھتے رہے ہیں مرنے کے بعد بھی انہیں اُسی طرح دیکھا جائے۔ اِس لئے خدائے پاک نے بیٹے کے ساتھ بیٹی کو بھی والدین کی جائداد کا حصہ دار ٹھہرایا۔ اور سب وارثین سے زیادہ اولاد ہی کو دلایا۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ بیٹی کو جتنی ماں باپ سے محبت ہوتی ہے اتنی بیٹے کو نہیں ہوتی۔ اگر والدین میں سے کوئی بیمار ہو تو بیٹی ہر وقت خدمت میں کمربستہ رہتی ہے۔ اور اپنی نیند بھی حرام کردیتی ہے۔ اب جبکہ تقدیر نے اِس کو یتیم کردیا ہے۔ یہ انصاف نہیں ہے کہ اِس بیچاری کی تمام محبت و محنت و خدمت کا صلہ یہ دیا جائے کہ اِس کو محروم الارث رکھا جائے۔ اور اس کے والدین کی جائداد پر یا تو اس کا بھائی یا چچا قابض ہوجائے۔ یا اُس کے باپ کے دور کے عصبی رشتہ دار جو وارثان بازگشت کہلاتے ہیں۔ ذرا اپنے نفس پر قیاس کرکے دیکھو کہ اگر تمہارے والد کے ترکہ کو تمہارا بھائی یا چچا دبا بیٹھے۔ اور تمہیں کچھ نہ دے تو تمہیں کیسا شاق گزرے۔ پس تم دوسروں کے لئے کیوں ایسی بات پسند کرتے ہو جس کو تم خود کبھی قبول نہیں کرسکتے۔ اگر والدین اناث کو محروم رکھنے کی نظیر قائم نہیں کرگئے تو اُن کی دختری اولاد کی پانچوں وقت دل سے نکلی ہوئی دعا (رب اغفر لی والوالدی (اے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو بخشدے) ضرور قبول ہوگی اور وہ بخشے جائیں گے۔ وارثان بازگشت جو مستحقین کو محروم کرنے سے بدف بد دعا بنے رہتے ہیں اِس شخص کے لئے جس کے ترکہ پر از روئے رواج اُنہوں نے قبضہ کیا ہے۔ نہ دعائے مغفرت مانگتے ہیں اور نہ مانگ سکتے ہیں۔ اور نہ حرام خوروں کی خدا سنتا ہے پس وہ مرنے والے کے لئے ہرگز نافع نہیں ہوسکتی

اولاد سے دوسرے درجہ پر انسان کے دل میں اپنے والدین سے محبت ہوتی ہے۔ اِس لئے شریعت نے اولاد کے بعد میت کے ترکہ میں سے سب سے زیادہ ماں باپ ہی کو حصہ دلایا ہے۔ اور اگر آدمی لاولد ہو تو احد الزوجین کا حق دینے کے بعد سب مال متروکہ کے حقدار والدین ہی ہوتے ہیں۔ مگر ہم آج کل اکثر مشاہدہ کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بعد کوئی اولاد نرینہ نہ چھوڑے اور اُس کی والدہ اور بیٹیاں ہوں تو اُن کو بالکل ہیچ سمجھا جاتا ہے۔ اور مرنے والے کے بھائی وغیرہ کل جائداد پر قابض و متصرف ہوجاتے ہیں جو سراسر ظلم ہے اور ہرگز حکم الٰہی کے مطابق اور قرین انصاف نہیں۔

(۳) اولاد اور والدین کے بعد بھائی بہنوں کی محبت کا نمبر ہے۔ اِس لئے از روئے شریعت وہ ترکۂ میت کے وارث اسی صورت میں بن سکتے ہیں جبکہ مرنے والے کی نہ کوئی اولاد ہو اور نہ والد مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہن کے حقوق کو جو ماں کی محبت کی نشانی ہوتی ہے۔ اور بھائی کی ذرا سی تکلیف پر بیتاب ہوجاتی ہے۔ اور اُس پر اپنی جان و مال نثار کرنے سے دریغ نہیں کرتی علانیہ غصب کرلیا جاتا ہے۔ اور اُس کو اس کا حصہ جو خدا نے مقرر فرمایا ہے نہیں دیا جاتا ذرا انصاف سے بتاؤ کہ انسان فطرتاً اپنے بھائی بہنوں سے زیادہ مانوس ہوتا ہے یا دادا کی اولاد سے؟ یقیناً اپنے بھائی بہنوں سے۔ تو کیا یہ سراسر ظلم اور قانون فطرت کے خلاف نہیں ہے کہ بھائی کے مرنے کے بعد اس کی بہن کو محروم الارث کردیا جائے۔ اور اُس کے چچاؤں وغیرہ کو وارث بنایا جائے۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ چچا بھتیجے کو موقع ملنے پر نقصان رسانی سے دریغ نہیں کرتا مگر بہن بھائی کو خواہ وہ اُس کے ہاتھ سے کتنی ہی تنگ ہو کبھی بددعا بھی نہ دے گی۔ پس اِس سے ثابت ہوگیا کہ چچاؤں کی نسبت بہنوں کا حق فائق ہے۔ اور اُن کے حقوق کو غصب کرلینا نیچر کے خلاف ہے۔

(۴) اسباب میراث میں سے ایک سبب تزوج یعنی تعلق نکاح ہے۔ جس کی رو سے زوجہ زوج کی اور شوہر زن کی جائداد سے حصہ پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ بیوی کا حق تھا کہ اس کو ان خدمات کا جو اُس نے خاوند کی کی تھیں اس کے ترکہ میں سے معاوضہ دیا جاتا تاکہ وہ رنڈاپے کے دن ذرا فارغ البالی سے کاٹ لیتی۔ اور زوج کا بھی حق تھا کہ اُس کو ان محنتوں اور صعوبتوں کا جو اُس نے اپنی اہلیہ کے لئے اُٹھائی تھیں بدلہ دیا جاتا۔ اِس لئے رازق مطلق نے ہر ایک کو دوسرے کا وارث مقرر فرمادیا۔ اور ایسے انصاف سے فرمایا کہ دوسرے اقربا کو بھی نقصان نہ پہنچے۔ اب ذرا رواج کی لغویت ملاحظہ کرو کہ اگر اولاد نرینہ ہو تو میت کا خاوند یا بیوی منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔ اور بیوی کی اکثر دفعہ اپنی سگی اولاد کے ہاتھوں تمام عمر مصیبت و پریشانی میں گزرتی ہے۔ اگر شریعت کی پیروی کی جاتی اور وہ اپنے شوہر کے مال متروکہ میں سے اپنا مقررہ حصہ پالیتی تو اس کی یہ حالت زار نہ ہوتی۔ پھر اگر بیوی کے ساتھ صرف اولاد دختری ہو تو یہ اولاد قطعاً محروم رکھی جاتی ہے اور تمام جائداد کی ملکیت کا اندراج برائے نام بنام بیوہ ہوجاتا ہے جس میں میت کے وارثان بازگشت اکثر خلل اندازی کرتے رہتے ہیں۔ جس سے نا اتفاقی ہر روز بڑھتی رہتی ہے۔ پس میت کی زوجہ یا اولاد اناث کے حقوق غصب کرنے والے ہرگز میت کو نفع پہنچانیوالے وارثین نہیں کہے جاسکتے۔ بلکہ وہی اشخاص زیادہ نافع ہوسکتے ہیں جن کو اسلام نے مقرر فرمایا ہے۔

اے مسلمانو! احکام شریعت پر غور کرو اور رواج کی قید سے اپنے آپ کو چھڑاؤ۔

غلام دستگیر

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

فارسی ڈراما "وزیر خان لنکران" کا بامحاورہ اور دلچسپ اردو ترجمہ جسکا کچھ حصہ رسالہ ادیب الہ آباد میں شائع ہوکر خلعت قبولیت حاصل کرچکا ہے۔ اور بقیہ حصہ ادیب کے بند ہوجانے پر شائع نہ ہوسکا تھا۔ اب کتابی صورت میں چھپکر تیار ہوگیا ہے شائقین ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

المشتہر مینیجر اخبار مدینہ بجنور

فریاد کئے جاؤں

یوں عشق کی مستحکم بنیاد کئے جاؤں — تو مجھ کو بھلائے جا میں یاد کئے جاؤں
تم شوق سے تکلیف فرمائیے جاؤ — میں شوق سے تعمیل ارشاد کئے جاؤں
اُن کا تو یہ کہنا ہے اُن کا تو یہ مطلب ہے — تو داد دیئے جا میں بیداد کئے جاؤں
اے اہل ستم آخر کچھ حد بھی تغافل کی — کب تک یونہی رو رو کر فریاد کئے جاؤں
اتنی تو عنایت کر اے حیرت نظارہ — نشتر میں تماشائے فصّاد کئے جاؤں
کی عمر یونہیں غارت افسوس نہ سمجھا میں — دو دن میں انہیں کب تک برباد کئے جاؤں
یا رب مجھ کو وہ ہمت دے ضبط مصیبت کی — میں قید میں بھی شکر صیاد کئے جاؤں
ایک اور بھی نالہ ایک اور بھی نالہ — کیوں ماتم صد آہ برباد کئے جاؤں
سینہ میں پھپھولے ہیں اور دل میں ہیں تکانیں — تا چند یونہیں ضبط فریاد کئے جاؤں
اے حسن اگر تیری شانیں بھی دکھا جائیں — روز ایک نیا عالم ایجاد کئے جاؤں
کافی ہیں مرے ناخن بہر خلش گردن — کیوں منت شمشیر جلاد کئے جاؤں
ہے صبر شکن فکر مرحمت آئندہ — اب عیش گذشتہ کو کیا یاد کئے جاؤں
نقاشی فطرت پہ ہوں لوٹ کہ حیرت سے — نظارۂ تصویر بہزاد کئے جاؤں

اچھا ہی اچھا ہے تم ظلم کئے جاؤ
اچھا ہی بہتر ہے فریاد کئے جاؤں

غزل

فقر کے پردہ میں پنہاں ہے غنا میرے لئے — مسند شاہی ہے میرا بوریا میرے لئے
اس کی تجویز کچھ ایسی دوا میرے لئے — دوست میرے کر رہے ہیں اب دعا میرے لئے
تو نہ کر افسوس اے جان وفا میرے لئے — عشق تھا شرط اور محرومی جزا میرے لئے
کوئے جاناں کے لئے میں ہی نہیں مضطرب — کوئے جاناں بھی ہے آتش زیر پا میرے لئے
وہ نگاہیں کاہے کو ہوتیں مروت آشنا — رہ گئی سر پیٹتی میری وفا میرے لئے
کب مقصود ہے مجھ کو کسی کا رہ گذر — ہے گل امید ہر نقش پا میرے لئے
غنچۂ گل کے چٹکنے سے مجھے صدمہ جا — تھی شکست دل کی آواز بھی صدا میرے لئے
اب خفا ہونے لگے ہو مجھ سے ہر ہر بات پر — تم کہ ہو جاتے تھے دشمن سے خفا میرے لئے
فیض قسام ازل سے کوئی بے بہرہ نہیں — گر جفا تیرے لئے ہے تو وفا میرے لئے
دل اُدھر کتا ہے اِدھر اور تمنا اُدھر نگاہ منع — کس قدر مشکل ہے عرض مدعا میرے لئے
کھل گیا ہے مجھ کو اب اُس کی مشیت کا جو راز — رنج بھی ہونے لگا راحت فزا میرے لئے
جام مو دینے کی کیا حاجت ہے مجھ وارفتہ کو — کون کم تھی تیرے ساقی کی ادا میرے لئے
کوئے جاناں میں کر برباد میری خاک کو — خاک چھانے گی پھرے باد صبا میرے لئے

محفل اغیار میں وحشت نہیں میرا مراد
مضطرب ہے وہ نگاہ آشنا میرے لئے

نعت

مومنو بھیجو درود اُس شہ والا کیلئے — سید ختم رسل ساکن طیبہ کے لئے
رات دن پڑھتے رہو اُن پہ درود و سلام — یہی تحفہ ہے شہ یثرب و بطحیٰ کے لئے
آج تک کوئی نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا وہاں — جس جگہ حق نے بلایا اُنہیں اُدنیٰ کے لئے
فرق اقدس کے لئے تاج شفاعت بخشا — اور رحمت کی قبا دی قد رعنا کے لئے
والضحیٰ آپ کے وصف رخ انور میں کہی — شرح واللیل ہوئی زلف چلیپا کے لئے
شب معراج میں حضرت کا قدم رکھ دینا — باعث فخر ہوا عرش معلّیٰ کے لئے
شوق دیدار میں آنکھیں تھیں ملائک کی بچھیں — عرش سے فرش تک اُس سرور والا کے لئے
میم احمد نے احد کو ہے چھپایا کیسا — خوب پردہ ہے یہ اُس ذات کے اخفا کے لئے
آپ کے در پہ چلا حاضر ہے سعید عاصی — اے شہنشاہ امم عرض تمنا کے لئے

یہ نعت دیوان سعیدی سے لی گئی ہے۔ جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے۔ دفتر مدینہ سے ملسکتا ہے قیمت ۸/ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

اخلاق النبی صلعم

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

(۶)

اگر ان کے ساتھ مناظرہ اور مباحثہ کیا جائیگا تو نہایت سنجیدگی اور نرمی کے ساتھ اُن سے مباحثہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ کلام پاک میں ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان مرد سے شادی کرنا چاہے تو یہ تمام باتیں اُس عورت کی مرضی پر منحصر ہیں۔ اُس عورت کو مسلمان مرد کے ساتھ بیوی بن کر رہنے کی صورت میں اُس کو کبھی گرجا میں جانے سے نہ روکا جائیگا۔ جو عیسائی یا یہودی عورت کسی مسلمان کی عورت ہو اُس کو وہ تمام حقوق ادا کئے جائینگے جیسا کہ مسلمان عورتوں کو ادا کئے جاتے ہیں۔ مسلمان مرد کو اِس بات کی سخت تاکید کی گئی ہے کہ وہ عیسائی یا یہودی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا کہ مسلمان بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔

اللہ اکبر یہ کس قدر آزادانہ اور فیاضانہ سلوک ہے کہ غیر قوموں کو مسلمانوں کے ساتھ برابر حقوق ادا کئے جاتے ہیں جس کی نظیر تمام عالم کی کسی قوم، کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی یہ تمام برکت حضور رسول مقبول صلعم کی ہے بڑھیا عیسائی والدہ کو اتوار کے روز اپنے کندھے پر اُٹھا کر گرجا میں لیجانا اور پھر وہاں سے لے آنا۔ اگر تمام دنیا کے مذاہب دیکھے جاویں تو اِس قدر آزادی نہ ہوگی

حضور کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ آپ سے کوئی چیز مانگی نہیں گئی جس کے جواب میں آپ نے نہیں فرمایا ہو۔ اگر حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا۔ اور سائل سوال کرتا تو اپنے کپڑے اُتار کر دیدیتے۔ اُس کو خالی نہ جانے دیتے۔ رمضان شریف میں حضور کی سخاوت مثل آندھی کے ہوتی تھی بغیر کوئی چیز دیئے ہرگز نہ چھوڑتے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ اُس نے اتنی بکریاں مانگیں کہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک جتنی جگہ ہو وے سب کو گھیر لیں۔ آپ نے اُسی قدر بکریاں اُس کو عنایت فرمائیں۔ اُس نے اپنی قوم میں آکر سب سے کہا کہ تم سب آج ہی مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ محمدؐ تو اتنی سخاوت کرتے ہیں کہ اپنے مفلس ہو جانیکا خوف نہیں کرتے حقیقت میں اُس شخص نے اس بے انتہا سخاوت کو دلیل نبوت تصور کرلیا۔ اور جود و عطا آپکا چند قسم پر تھا کبھی ہبہ کر دیتے اور جو اپنا حق اور دَین کسی پر ہوتا۔ اُس کو معاف کر دیتے۔ اور کبھی ہدیہ اور تحفہ بھیجتے اور کبھی کوئی چیز کسی سے خرید فرماتے اور اُس کی قیمت ادا کر کے پھر وہ چیز اُسی شخص کو مرحمت فرما دیتے۔ اور کبھی قرض لیتے پھر جب اُس کو ادا کرتے جتنا لیا تھا اُس سے زیادہ اُسکو دیتے اور کبھی کوئی چیز خرید فرماتے۔ اور قیمت جس قدر قرار پاتی اُس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے۔ اور بعوض اُس کے دو چند سہ چند انعام عطا فرماتے غرض جس طرح ہوتا خیرات و مبرات کرتے۔ مگر خود وہ سلطان عالم باوجود اپنی ایسی دولت اور سخاوت کے آپ اپنی زندگی فقیرانہ بسر کرتے دو دو ماہ گزر جاتے کہ مکان میں آگ روشن نہ ہوتی اور کبھی آپ ایسے بھوکے ہوتے کہ بسبب اپنی بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے (باقی آیندہ)

ہنگامۂ عالمگیر

روسیوں کی پسپائی

شملہ ۵ ستمبر۔ ہز اکسلنسی والیسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے:

روسیوں کی پسپائی جاری ہے۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا ڈونسک کے محاذ پر روسی سپاہ خونریز مقاومت کے بعد اودیل کو آگ لگا کر موضع لندن کے قریب جو فریڈرک سٹیٹ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ دریا کے مشرقی کنارے کی طرف پسپا ہو گئی۔

دریائے سوشا اور ولیا کے مابین روسیوں نے جارحانہ کارروائی کی مگر جرمنوں نے نہایت شدت سے ان کا مقابلہ کیا۔ دریائے ولیا اور نیمن کے مابین روسیوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ اور گروڈنو کے قریب غنیم کی فوج کا کچھ حصہ دریائے نیمن کو عبور کر کے اس کے مشرقی کنارے پر پہنچ گیا ہے اور شمالی اور مغربی مضافات میں شدید معرکے وقوع میں آئے ہیں۔

جرمنی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گروڈنو پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور اس کے جنوب میں جرمن دریائے جنیلڈا پر (جو سلبس کے قریب واقع ہے) اور مقام بوریزا کرٹور کا (جو پرولوانی سے ۲۰ میل مشرق کی طرف واقع ہے) اور اٹوپل میں (جو کوبرن سے ۲۰ میل مشرق کی طرف کی واقع ہے) پہنچ گئے ہیں۔ لٹزک سے ۲۰ میل مشرق کی طرف جنگ جاری ہے۔ اور مشرقی گلیشیہ میں روسی دریائے بیرتھ کی طرف پسپا ہو گئے ہیں۔

مغربی رزمگاہ سے توپخانہ کی شدید گولہ باری کی رپوٹیں موصول ہو رہی ہیں۔

اطالی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ اطالیوں نے بالائی پریو اور وال دی گینس کے مابین نہایت سنعدی اور استقلال سے کارروائی کرنے کے بعد ایک پہاڑ پر قبضہ کر لیا۔

مسافروں کے جہاز پر تارپیڈو

لندن ۵ ستمبر کوئینز ٹاؤن کا تار مظہر ہے کہ آمین جہاز ران کمپنی کے جہاز ہسپیرین پر کل شام کے ۸½ بجے فاسٹنٹ کے مغرب میں بلا اطلاع تارپیڈو پھینکا گیا۔ یہ جہاز لورپول سے مونٹریال (کینیڈا) کو جا رہا تھا اور ۳۵۰ مسافر اور ۲۵۰ عملے کے آدمی سوار تھے۔ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا۔ اور امداد فوراً روانہ کی گئی۔ لائنرز کمپنی کا ایجنٹ اتوار کی سہ پہر کو لکھتا ہے کہ جہاز ابھی تیر رہا ہے اور کپتان اور ۲۰۔ آدمی جہاز پر ہیں۔ تمام مسافر اور عملے کے آدمیوں کا کچھ حصہ کوئینز ٹاؤن میں اتار دیا گیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ جہاز کو بھی جوں توں کر کے لے آئیں گے۔

بعد کا تار مظہر ہے کہ ۲۰ زخمی جہاز پر سے اُتارے گئے ہیں جن میں بعض ایسے سپاہی بھی شامل ہیں جو فلینڈرز کی لڑائی میں بیکار ہو گئے تھے۔ اور کینیڈا کو واپس جا رہے تھے۔ کینیڈا کا ایک سپاہی جس کی قوت باصرہ ضائع ہو چکی تھی دھماکہ کے صدمے سے اس کی بینائی پھر عود کر آئی۔ دھماکہ سے چند اور اشخاص کو بھی ضربیں آئیں۔ دخانی اور سرکاری جہاز پسماندوں کو لے واپس آ رہے ہیں۔

ترکوں نے جنوبی حصہ پر شبخون مارا

لندن ۵ ستمبر۔ پیرس میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ترکوں نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی فوج کے جنوبی حصہ پر شبخون مارا۔ مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔

سد البحر کے علاقہ پر گولہ باری

ایمسٹرڈیم ترکوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اتحادیوں نے سد البحر کے علاقہ میں دیر تک شدید گولہ باری کی۔

دردانیال کی شمالی رزمگاہ

لندن ۶ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ برطانیوں نے دردانیال کی شمالی رزمگاہ میں ترقی کی۔

جرمنوں کی روش میں تبدیلی

لندن ۴ ستمبر۔ اتحادیوں نے حال میں گیلی پولی میں فوج اُتار کر جو فوجی کارروائی کی ہے۔ اس سے دردانیال کے متعلق جرمنوں کی روش میں تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اور مختلف لوگوں کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ فوجی مبصران تازہ کارروائیوں کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے ہیں۔ اور لوگوں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ کہ دردانیال کی کامیابیوں پر چنداں اُمید نہ لگائیں۔ مبصر کپتان پرسیں کا قول ہے کہ اتحادیوں کو توقع تھی۔ کہ وہ دردانیال میں فوراً انقلاب عظیم پیدا کر دیں گے۔ مگر انہیں اس میں مایوسی ہوئی۔ لیکن انگلستان میں پہلے سے کہا گیا ہے کہ آخری کامیابی سے پیشتر ہمیں کئی ناکامیاں اور شدید نقصانات برداشت کرنا پڑیں گے۔ اس لئے ہمیں انگریزوں کے عزم و استقلال کو بے وقعتی کی نگاہ سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ خلیج سولا کے نئے مورچوں پر انگریز نہایت مضبوطی سے قائم ہیں۔ یہاں انہوں نے حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ فوج اُتاری۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ غنیم نے جزیرہ نما کے تین موقعوں پر نہایت آسانی کے ساتھ قدم جما لئے۔ اور جب اُس نے آخر الذکر مقام پر فوج اُتاری تو اُس کی چنداں شدید مزاحمت نہ کی گئی۔

جرمن سامان حرب کی روک تھام

لندن ۴ ستمبر۔ بخارسٹ کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے طلا کے گذرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے جرمنی آیندہ ترکی کو اور روپیہ نہ بھیج سکیگا۔

۵ ستمبر رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ رومانیا نہایت شدت سے۔ آسٹریا اور جرمنی کے سامان حرب کو ترکی میں جانے سے روک رہا ہے۔ حال میں پھر تو اُس سے بچنے کی کوشش کی گئی۔ رومانیہ نے جرمنی کو اجازت دی تھی۔ کہ ہسپتالی ضروریات کے ۲۰ چھکڑے گذارے جائے۔ مگر بغور معائنہ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ جن گاڑیاں جن میں صاف روئی کا بار ہونا بیان کیا جاتا تھا اُن میں دراصل پھٹنے والی اشیار اور زہریلی گیسیں تیار کرنے کا مصالحہ بار تھا۔ رومانی حکام نے یہ تمام مال فوراً ضبط کر لیا۔

جہاز ہسپیرین کی غرقابی

لندن ۶ ستمبر۔ جہاز ہسپیرین آج صبح ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر غرق ہو گیا۔ ہوائی ہوائی پیغام سے پایا جاتا ہے کہ غرقابی سے پیشتر عملہ کے تمام آدمی بچا لئے گئے۔

۵ ستمبر۔ کوئینز ٹاؤن کے امریکن قونصل نے اطلاع دی ہے کہ ہسپیرین پر صرف ایک دو امریکن سوار تھے۔ اور کسی امریکن کی جان ضائع نہیں ہوئی اس کے بعد ایلن کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جہاز کے تمام مسافر بچا لئے گئے ہیں

۶ ستمبر ہسپیرین کے دائیں پہلو پر تارپیڈو پڑنے سے پیشتر عرشہ پر سے کئی آدمیوں نے آبدوز کشتی کو دیکھا اُس پر کوارٹر ماسٹر نے چلا کر کہا کہ کشتی کے دائیں جانب آبدوز کشتی ہے۔ اس کے بعد چند سیکنڈ نہیں گذرے ہونگے کہ دھماکہ کی آواز سنائی دی۔

بیان کیا گیا ہے کہ جہاز ہسپیرین کے ساتھ ڈاک کے ۳ ہزار تھیلے بھی غرق ہو گئے۔ ایک اور بڑی عمر کی عورت مس کاربری صدمہ اور زخموں کے اثر سے جانبر نہ ہو سکی۔

ایک اور اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۶ ستمبر۔ لائیڈز کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانی اسٹیمر سمبلاین غرق کردیا گیا ہے۔ عملہ کے ۱۱۴۔ آدمی خشکی پر اتار دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۰۔ ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے

مزید گولہ باری

لندن ۶ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ نیول اور لوکلن کورٹ کے ارد گرد اور سودین کے قریب بیین کے محاذ پر توپخانہ کی سرگرمی جاری ہے ارگوں میں توپخانہ کے نہایت شدید معرکے وقوع میں آئے۔ ایپری مونٹ میں اور فلیوری کے شمال کی طرف ہلکی گولہ باری ہوئی۔

زار روس میدان جنگ میں

لندن ۶ ستمبر۔ پیٹروگراد کا تار مظہر ہے۔ کہ زار روس میدان جنگ میں پہنچ گئے ہیں۔

جرمنوں کے ہوائی آبی جہاز ۳ و ۴ ستمبر کو خلیج ریگا کے شمال میں نمودار ہوئے۔ اور انہوں نے روس کی تارپیڈو کشتیوں پر بم گرائے مگر بحری توپوں کی مدد سے انہیں بھگا دیا گیا۔

روسیوں نے فریڈرک اسٹیٹ کے علاقہ میں جرمنوں کا جنہیں کمک پہنچ گئی تھی مقابلہ کیا۔ اور شدید جنگ کے بعد انہیں پھر ڈونیا کو عبور کرکے بمقام دلنڈن پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔ روسیوں نے ولنا کے قریب ہنوز جرمنوں کو ان کے سابقہ مورچوں پر روک رکھا ہے۔ اور گروڈنو کے علاقہ میں جرمنوں نے ان کے ذرائع آمد و رفت کو منقطع کرنے کے لیے جو حملہ کیا تھا اُسے کامیابی کے ساتھ پسپا کیا ہے۔ دیگر مقامات پر بھی انہوں نے جرمن حملے پسپا کئے۔ اور قیدی گرفتار کئے۔

جرمنی صلح کا خواستگار ہے

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے سویا سے ہائے متحدہ امریکہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ صلح کے متعلق گفت و شنید کی تجویز کا برلن میں خیر مقدم کیا جائے گا۔ مگر یہ امر یقینی ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن اس بارہ میں اس وقت تک کسی قسم کی مزید کوشش نہ کریں گے جب تک کہ انہیں اس امر کا یقین نہ ہو کہ متحاربہ سلطنتیں بھی اس گفت و شنید کے متعلق کارروائی کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

امریکہ میں ہولناک آتشزدگی

جرمنوں پر شبہ

لندن ۶ ستمبر۔ نیویارک کا تار مظہر ہے کہ مقام نیوپورٹ میں غلہ کا عظیم الشان گودام آگ سے جل کر تباہ ہوگیا۔ یہ گودام امریکہ کے عظیم ترین گوداموں میں شمار کیا جاتا تھا۔ اور اس میں ۵ لاکھ بوشل غلہ بھرا ہوا تھا۔ جو انگلستان کو روانہ کیا جانے والا تھا۔ دو برطانی اسٹیمر نقصان اُٹھائے بغیر بچکر نکل گئے۔ پولیس کو یقین ہے کہ یہ جرمن سازشیوں کا کام ہے۔

جرمنی میں سپاہ کی قلت

لندن ۶ ستمبر۔ فرانس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمن حکام ۴۲۔ اور ۵۰ برس کے درمیان کی عمر کے آدمیوں کا نقشہ طیار کر رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جرمنی میدان جنگ کے قابل آدمی بہم پہنچانے کے مشکل مسئلہ کی گتھی سلجھانے میں مصروف ہے۔ دوران جنگ میں جرمنی نے انسانی جانیں ایسی بیدردی سے ضائع کی ہیں کہ اب اس کے پاس ۱۹۱۶ء کے رنگروٹوں کے سوا اور کوئی آدمی نہیں جن میں اکثر پیشتر ہی والنٹیر بن گئے ہیں۔

بحیرہ اسود میں بحری جھڑپ

لندن ۳ ستمبر۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دو روسی تباہ کن کشتیوں نے زونگلڈرگ کے قریب ترکی کروزر حمیدیہ اور دو تارپیڈو کشتیوں پر حملہ کیا۔ جس سے انہیں نقصان پہنچا۔ اور وہ دو گھنٹہ کی لڑائی کے بعد آبنائے باسفورس کی طرف بھاگ گئے۔ اور چار کوئلے کے جہاز پیچھے چھوڑ گئے۔ جو غرق کردیئے گئے۔

بعد کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ دو روسی تباہ کن جہاز جنہوں نے بحیرہ اسود میں حمیدیہ پر حملہ کیا۔ صرف ۴ انچ کی توپوں سے مسلح تھے۔ اور دو تباہ کن جہاز حمیدیہ کے ہمراہ تھے۔ وہ ترکی کے جدید ترین جہازوں میں سے تھے۔ یہ تمام جہاز جن کے ہمراہ ۴ کوئلے کے بھی بڑے جہاز تھے قسطنطنیہ کو جا رہے تھے۔ روسی جہاز کمی تعداد کے باوجود نہایت شدت سے لڑے۔ اور حمیدیہ کو شدید ضربیں آئیں۔ اور اس کی ایک چھ انچ کی توپ بیکار ہوگئی۔ اس پر ترک بار برداری کے جہازوں کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ روسی ان کا تعاقب کرکے مسلسل آتشباری کرتے ہوئے ڈیپیکرس کے قریب پہنچ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے واپس لوٹ کر بار برداری کے جہازوں کو غرق کردیا۔

بحیرہ مارمورہ میں آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

ایتھنز ، ستمبر۔ سفارتی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آبدوز کشتی نے بحیرہ مارمورہ میں ترکی تباہ کن جہاز یار حصار کو غرق کردیا۔

روسی پیچھے ہٹ رہے ہیں

شملہ ، ستمبر۔ صاحب وزیر ہند کا تار ہے روسیوں کی پسپائی جاری ہے اگرچہ غنیم کی پیشقدمی کی ہر قدم پر نہایت شدت سے روک تھام کی جا رہی ہے۔ روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے خلیج ریگا کے دہانہ سے غنیم کے ہوائی آبی جہازوں کو پسپا کیا۔

چونکہ جرمنوں کو کمک پہنچ گئی تھی اس لئے روسیوں کو مقام لنڈن کے قریب دریائے ڈونیا کے مشرقی کنارے کی طرف پیچھے ہٹ جانے کے سوا چارا نظر نہ آیا۔ اور وہ فریڈرک اسٹیٹ سے ۳ ستمبر کو اس لئے پیچھے ہٹ گئے کہ غنیم کے توپخانہ نے دریائے ڈونیا کے پل کو آگ لگا دی تھی۔ ریگا کے علاقہ میں اور بمقام جیکب اسٹیٹ سے جرمنوں کی کارروائی صرف روسی پیشقدمی کی مزاحمت تک محدود رہی۔ ولنا کی طرف روسیوں نے غنیم کو اس کے سابقہ مورچوں میں روک رکھا ہے۔ دریائے سورلشانٹ کے زیریں حصہ میں جو ولنا اور گروڈنو کے وسط میں واقع ہے۔ روسیوں نے غنیم کا ایک حملہ نہایت مشکل سے روکا۔ کیونکہ وہ اُن کے عقب کو منقطع کرنا چاہتا تھا۔

دریائے نیمن کے محاذ پر گروڈنو کے علاقہ میں گروڈنو کے شمال سے لیکر دریائے جیبولڈانک پر بیرا کا ونزکا کے قریب روسیوں نے غنیم کے متعدد حملے پسپا کئے مگر اُس نے اس کے باوجود انہیں والکو ویسک کی طرف پسپا کردیا۔

اسمرنا میں جبر و تشدد

لندن ، ستمبر۔ اطالی پناہ گزین جو یونان میں پہنچے ہیں بیان کرتے ہیں کہ اسمرنا میں ہر طرف جبر و تشدد کا بازار گرم ہے باشی بزوق یونانیوں کو قتل و غارت کر رہے ہیں۔ اور بلا خوف و خطر اطالیوں سے بدسلوکی کر رہے ہیں شہر میں تاریکی چھائی ہوئی ہے اور کوئلہ نہ ملنے کی وجہ سے ریلیں بند ہیں۔

مصر کے وزیر پر حملہ

لندن ، ستمبر۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے کہ مصری وزیر فتحی پاشا پر بمقام ریلوے اسٹیشن تین مرتبہ خنجر سے حملہ کیا گیا۔ وزیر مذکور نے تپنچہ نکال کر اپنے حملہ آور پر جو دیسی تھا فیر کئے۔ مگر نشانہ خطا گیا۔ اور حملہ آور کو لوگوں نے گرفتار کرلیا۔ حملہ کا

سبب معلوم نہیں ہوا۔ حملہ آور وزیر مال کا ایک ملازم تھا۔

انگلستان کے مشرقی ساحل پر ہوائی حملہ

لنڈن۔ ۸-ستمبر۔ محکمۂ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ غنیم کے ہوائی جہاز شب گذشتہ کو مشرقی اضلاع پر نمودار ہوئے اور بم گرائے جن سے بعض مقامات پر آگ لگ گئی۔ اور کسی قدر نقصان جان ہوا۔ مگر اس کی تفصیل ہنوز معلوم نہیں ہوسکی۔

۱۳ ہلاک اور ۴۳ مجروح

لنڈن ۸-ستمبر۔ محکمۂ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ شب گذشتہ کو غنیم کے ہوائی جہازوں کی تاخت سے ۱۳۔ آدمی ہلاک ہوئے۔ ہوائی جہازوں پر آتش باری کرنے والی توپوں نے سرگرمی دکھائی اور ہوائی جہاز بھی اوپر چڑھے مگر انہیں حملہ آور جہازوں کا کچھ پتہ نہ لگا۔ ۱۵ چھوٹے مکان مسمار ہوگئے اور کئی دروازے کھڑکیاں اور طاق وغیرہ ٹوٹ گئے۔ بعض مقامات پر جہاں آگ لگی تھی فوراً بجھادی گئی۔ اس کے علاوہ اور کسی قسم کا شدید نقصان وقوع میں نہ آیا۔

نقصانات کی پوری تفصیل درج ذیل ہے۔

مقتولین۔ دو مرد تین عورتیں اور پانچ بچے۔

شدید مجروح۔ ۹ مرد۔ ۵ عورتیں اور ۹ بچے۔

ان کے علاوہ ایک مرد اور دو عورتیں مفقود الخبر ہیں اور یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ملبے کے نیچے دب کر مرگئی ہیں یہ سب لوگ سول آبادی کے تھے صرف ایک سپاہی تھا۔ جسکے سخت زخم آئے۔

ساحل پر گولہ باری

لنڈن ۸-ستمبر۔ ڈنکرک کا تار مظہر ہے کہ ۳۰-۴۰ جنگی جہازوں نے کل صبح اوسٹنڈ تک تمام ساحل پر گولہ باری کی۔

جرمن فرانسیسی مورچوں پر قابض ہوگئے

لنڈن ۹-ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ایرس اور رائے کے اردگرد اور دریائے آئز اور این کے مابین اور شمپین میں توپخانہ کی کشمکش جاری ہے۔ جرمنوں نے کثیر التعداد زہریلی گیس کے گولوں کے ساتھ آتش باری کرنے کے بعد مغربی ارگون میں دو ڈویژنوں کے ساتھ پُرزور حملہ کیا۔ اور ہماری پہلی خندقوں میں بعض موقعوں پر قدم جما لیئے۔ اس کے بعد ان پر شدید جوابی حملے کئے گئے۔ جن کی وجہ سے وہ ہمارے محاذ کو توڑنے کی مزید کوششوں میں ناکام رہے۔ جرمن ہوائی جہازوں کے نینسی پر گولہ باری کرنے کی وجہ سے فرنچ ہوابازوں نے فریکائی کے فوجی پڑاؤ اور میبز کے اسٹیشن پر گولے پھینکے

حلیف تاجداروں میں نامہ و پیام

لنڈن۔ ۷-ستمبر۔ پیرس میں اعلان کیا گیا ہے کہ زار روس نے پریسیڈنٹ پوانکارے کو ذیل کا تار دیا ہے۔ آج میں اپنی بہادر افواج کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں اور میری بڑی خواہش ہے کہ فرانس کی عظمت اور اس کی شاندار فوج کی فتح اور نصرت کے لئے آپ سے دلی خواہش کا اظہار کروں اس کے جواب میں موسیو پوانکارے نے لکھا ہے کہ مجھے اس امر کا علم ہے کہ یور میجسٹی اپنی بہادر افواج کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لینے سے اس جنگ کو جو جبراً اتحادیوں کے گلے ڈالی گئی ہے۔ نہایت سرگرمی سے آخری فتح تک سرانجام دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

پیٹروگراڈ میں اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ جارج نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ روسی سپاہ کے ہر ایک آدمی کے کان تک یہ بات پہونچا دی جائے کہ شاہ ممدوح بہادر روسی سپاہیوں سے ہمدردی فرماتے اور ان کے کارناموں کو قدر و ستائش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

عظیم جنگ کی ابتداء

لنڈن۔ ۸-ستمبر۔ مقام والکووسک۔ جو گروڈنو سے ۵۴ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ اسوقت ایک عظیم جنگ کا مرکز بن رہا ہے۔ جو وسطی پولینڈ میں دریائے نیمن اور پریپٹ کے درمیان ۱۱۰ میل کے محاذ میں شروع ہوگئی ہے۔ برلن کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا کہ روسی بیسکائید اور والکووسک ۳۰ میل کے محاذ میں شدید مقاومت کر رہے ہیں۔ اور پٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم اتوار اور پیر کے روز گراڈنو کے مشرق اور جنوب مشرق اور جنوب مشرق کی طرف جنگی کارروائی کو نشوونما دیتا رہا۔ روسی عقب کی محافظ سپاہ پیر کی صبح کو والکووسک کے قریب اور اس کے جنوب میں زسکانی۔ سلونم کی سڑک تک تمام محاذ پر شدید معرکہ آرائی میں مصروف رہی۔ سرکاری اطلاع میں یہ بھی لکھا ہے کہ روس متعدد معرکوں کے بعد خوسک۔ ڈربکن۔ جانٹن کی سڑک کے کسی قدر مشرق میں غنیم کی جارحانہ کارروائی کو روکے ہوئے ہیں۔

غنیم کی پیشقدمی جاری ہے

شملہ ۱۰-ستمبر۔ صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل مراسلہ ہز اکسلنسی والیسرائے کو موصول ہوا ہے۔

روسیوں نے مشرقی گلیشیہ میں آسٹریا اور جرمنی کی افواج پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا ہے مگر مرکز میں ان کی پیشقدمی ہنوز جاری ہے۔ روسیوں کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا ڈونسک کے محاذ پر عام حالت غیر متبدل ہے۔ گروس ایجاؤ اور نیوہٹ کے قریب جرمنوں نے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی مگر پسپا کئے گئے۔ روسی دریائے یوز کے مشرقی کنارے سے کسی قدر پیچھے ہٹ گئے ہیں ولنا کو جانے والی سڑکوں پر کوئی تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔ جرمنوں نے روسی سپاہ پر جو ولنا کے جنوب مغرب میں نوڈی ٹرکی کی متصلہ جھیلوں کی ندیوں پر قابض تھی زہریلی گیس کے گولے پھینکے اور توپخانہ سے شدید آتشباری کی۔

ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے مقام والکودیا پر قبضہ کرلیا ہے۔

مغربی رزمگاہ پر جرمنوں کی کامیابی

فرانس میں جرمنوں نے شدید گولہ باری کے بعد جسمیں انہوں نے زہریلی گیس کے بھی کثیر التعداد گولے پھینکے مغربی ارگون کے فرنچ مورچوں پر دو ڈویژنوں سے پُرزور حملہ کیا اور بعض موقعوں پر فرانسیسیوں کو پہلی لائن کی خندقوں میں قدم جمالئے مگر ان پر شدید جوابی حملے کئے گئے اور وہ فرانسیسی محاذ کو توڑنے کی کوشش میں ناکام رہے۔

برطانیہ کے بحری ہوائی جہازوں کے ساتھ مل کر فرنچ ہوابازوں نے اوسٹنڈ کے ہوائی شیڈوں پر گولے پھینکے اطالیوں نے کیڈور میں کو فوجیوس کے درہ کے قریب غنیم پر حملہ کیا اور اس کے بعض اہم موقعوں پر قبضہ کرلیا۔ شب گذشتہ کو جرمن ہوائی جہازوں نے مشرقی اضلاع اور علاقہ لنڈن پر حملہ کیا اور آتشخیز اور پھٹنے والے بم گرائے جن سے بعض مقامات پر آگ لگ گئی۔

نہر پنامہ کی بندش
گواٹی مالا میں شدید زلزلہ

لنڈن ۸-ستمبر۔ کچھ عرصہ سے نہر پنامہ میں ساحلی زمین کے دھنس جانے کی وجہ سے بہت رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی۔ اور اب یہ بالکل بند ہوگئی ہے جس کیوجہ سے ۳۰ جہاز رکے پڑے ہیں۔ ادھر گواٹی مالا کے مقام سان سالویڈور میں شدید زلزلہ آیا ہے۔

روسی سپاہ کی شدید مقاومت اور باقاعدہ پسپائی

شملہ ۱۱-ستمبر۔ ہز اکسیلنسی والیسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لنڈن سے موصول ہوا ہے۔

"روسیوں نے مشرقی گلیشیہ میں جارحانہ کارروائی اختیار کرکے مزید کامیابی

حاصل کی ہے۔ حالانکہ مرکز میں ان کی پسپائی نہایت ترتیب کے ساتھ عمل میں آرہی ہے

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کے علاقہ میں اور فریڈرکس سٹیٹ کے قریب کوئی اہم تبدیلی وقوع میں نہیں آئی۔ دریائے سیاؤزلور جیکب سٹیٹ کے درمیان نہایت شدت کے ساتھ لڑائی جاری ہے۔ اور جرمن روسیوں کے سنگین حملوں کی تاب نہیں لاسکے۔ ولنا کی سڑکوں پر جنگی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور غنیم نہایت سرگرمی سے مورچہ بندی کررہا ہے۔ سکائیڈل کے گرد و نواح میں جوگروڈنو سے ۲۰ میل جنوب مغرب کیطرف واقع ہے غنیم غیر معمولی حملے کررہا ہے۔ مگر روسیوں نے جانبازانہ مقاومت سے اس کی جارحانہ کاروائی روک دی ہے۔

روسیوں کی باقاعدہ پسپائی

دریائے نیمن پر پیٹ کے درمیان روسی مقام روشالی کیطرف ترتیب کے ساتھ پسپا ہورہے ہیں۔ اور دریائے پرپیٹ کے مغربی کنارے پر روسی سپاہ پنسک کی سڑک پر غنیم کی زبردست جارحانہ کارروائی کی روک تھام کررہی ہے غنیم رودنو کی سڑک کی طرف عظیم جمعیت کے ساتھ پیشقدمی کررہا ہے اور ساتھ ہی توپخانہ کی نہایت شدید گولہ باری سے مدد لے رہا ہے۔ مگر روسی دریائے سٹینل اور ہیوائے مورچوں پر اسکی پیشقدمی کی روک تھام کررہے ہیں۔

حوادث واخبار

حجاج کے جہازکی روانگی۔ بمبئی ۱۰ ستمبر۔ اسلامی اسٹیمر سردار ۲۰ ستمبر کو یہاں سے روانہ ہوگا اور ۱۱ اکتوبر کو جدہ پہونچے گا۔ ایک طرف کا کرایہ ۷۰ روپیہ ہے۔

مسلم یونیورسٹی کے فنڈ سے مسلم طلباء کی امداد۔ مسلم یونیورسٹی کی تحریک کے ضمن میں کارپردازان یونیورسٹی اس تجویز پر غور کررہے ہیں کہ یونیورسٹی کے جمع شدہ سرمایہ سے ہرسال ۲۰ وظائف مسلمان طلباء کو دئے جائیں جو انگلستان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرسکیں۔

تبت میں فساد۔ کلیم پونگ سے خبر وصول ہوئی ہے کہ تبت کے تاجر کہتے ہیں کہ اہل تبت اور اہل چین کے مابین خان فو کی سرحد پر فساد برپا ہوا۔ چینیوں کی ایک مختصر جماعت کو گھیر کر تبتیوں نے مار ڈالا نیز شانگھی کی خبر مظہر ہے کہ جنرل شانگ کا کورٹ مارشل کرکے اوسے گولی سے مار ڈالا گیا ہے۔ یہ تبت کی آخری مہم کا کمانڈر تھا اس کے مقتول باپ نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر میرے بیٹے کی جان بخشی کی جائے تو میں ایک جدید مہم کا خرچ برداشت کرنے کو تیار اور مہم کے ہمراہ جانے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ درخواست منظور نہوئی۔

آہنی خرادوں کی ضرورت۔ انسپکٹر کارخانجات پنجاب نے اشتہار دیا ہے کہ جو شخص اپنا آہنی خراد سامان حرب کی تیاری کے لئے گورنمنٹ کو کرایہ پر دینا چاہے اسے خراد کی مالیت کا ۱۵ فیصدی کرایہ سالانہ تا اختتام جنگ ملتا رہے گا۔

پارسیوں کی خیرات۔ ۱۲ ستمبر سے پارسیوں کے شاہنشاہی سال نو یعنی ۱۲۸۵ یزدجردی کی ابتداء ہوگئی۔ گذشتہ سال یعنی ۱۲۸۴ یزدجردی (۱۵-۱۹۱۴ء) میں پارسی قوم نے ۱۸ لاکھ روپیہ خیراتی کاموں میں صرف کیا۔

طاعونی اموات۔ ہفتہ مختتمہ ۴ ستمبر کے اندر کل ہندوستان میں حسب ذیل طاعونی اموات وقوع میں آئیں۔

احاطہ بمبئی ۴۹۸ - ممالک متوسط ۸۱ - ریاست میسور ۵۷ - ریاست حیدرآباد ۱۷۱ - وسط ہند ۲۲ - صوبجات متحدہ ۲۸ - احاطہ مدراس ۳۴ - بہار و اڑیسہ ۵ - پنجاب ۳ - برہما ۲۲ -

ممنوع پمفلٹ۔ گورنمنٹ ہند نے یوگانتر آشرم سان فرانسسکو کے مطبوعہ پمفلٹ انگریزی گواہی اور ماہوار رسالہ اوپن کورٹ سکاگو بابتہ ماہ اگست ۱۹۱۵ء کے ہندوستان میں لانیکی ممانعت

مقامی حالات

ٹڈی دل ۸ ستمبر کو ۱۲ بجے کے قریب بکثرت ٹڈی دل آیا جس سے ایستادہ زراعت کو کسی قدر نقصان پہونچا۔

بارش ۱۲ ستمبر کو تمام دن تیز و سرد ہوا چلتی رہی۔ شام کو آسمان ابر آلود ہوگیا۔ اور شب میں قدرے تقاطر بھی ہوا گیا۔ ۱۳ کو تقریباً تمام دن اور آئندہ شب میں اچھی بارش ہوئی۔ اور ۱۴ کو بھی تیز ہوا کے ساتھ بادل موجود اور خفیف ترشح ہوتا رہا۔ اور رات میں خاصی بارش ہوگئی۔

ڈاکہ ۱۳ ستمبر کو بعد مغرب اسٹیشن نگینہ سے جو گھوڑا گاڑی مسافروں کو لیکر بجنور آرہی تھی۔ اور ابھی نگینہ سے دو ڈھائی میل ہی پہونچی تھی کہ یکایک آٹھ دس ڈاکوؤں نے آگھیرا۔ مسافروں سے جبراً مال و اسباب اور زر نقد لیکر چلتے بنے۔ سنا ہے بعض مسافروں کے خفیف ضربیں بھی آئی ہیں۔ ڈاکو مسلح معلوم ہوتے تھے۔ نگینہ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔ آئندہ اس قسم کے خدشات سے محفوظ رکھنے کے لئے پولیس کو خاص اہتمام کیضرورت ہے۔

اشتہار دینے والون کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا و علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جن کو اسلام کے ساتھ سچی محبت ہے اون کی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ مندرج ذیل ہے۔ جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایکماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

المشتہر:- محمد مجید حسین مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے۔

اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہوجاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہوجاتا ہے۔ اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو مل گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازین یہ شربت جملہ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے۔ صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہین اون کے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت طلید ہوتا ہے۔ بلیج ہم فی بوتل دو روپیہ (عہ) خورد شیشی دو اونس ۲ر۔ ایک اونس ۱ر۔

پتہ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ۔ ضلع بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہوجاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی۔ پی طلب فرمائے۔

پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی
مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی ۳ بمبئی

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان

یوں تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ جس میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اتناہی عرض کرتے ہین کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضا، ریسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہوکر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیان ضروری استعمال فرماکر اطمینان فرمالین۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہوجائیگا۔ گولیان اپنا اثر دکھلاکر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں۔ بڑے بڑے یورپین صاحبوں۔ ڈاکٹروں۔ ویدوں طبیبوں نے اس کا استعمال فرماکر اسکو پُراثر و اکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے۔ گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بے نظیر ہیں۔ مرد و عورت ہر دو کے لئے مفید ہیں۔ ہر موسم میں ان کا استعمال ہوسکتا ہے۔ ان میں رسائن نہیں ہے۔ جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں۔ خلاف مذہب ان میں کوئی شے نہیں۔ نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں۔ قیمت فی فیڈ ہیہ ۲۴ گولی عہ یکمشت چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی کمیشن مین ایدے گی۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اوٹھائیں۔ یہ وہ شے ہے جس کی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردین ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمیون کو ایکمرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایکساتھ لینے پر للعہ

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے اپنی عجیب بناکر بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر مل کر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے۔ سینلا کے داغ۔ چھائیں چھیپ اور جھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہوجاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ قایم رہتی ہے۔ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتین لگاکر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کرلیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل ایکروپیہ آٹھ آنے۔ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جسکے کیسا ہی کہنہ بخار۔ درد جسم۔ گٹھیا کیون نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ر معجون مرمہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھیرا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ ۱۴ خوراک (عہ) خواہش مستورات زیادہ کرے فیدرجن عہ۔ خواہش مستورات کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۴ر پروال شیشی ۵ر کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۳ر طلسمات شفا آپ نے امرت دھارا۔ عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی۔ کیا آپ اسکی بھی آزمایش کرکے فائدہ اٹھائیگا جو کہ مفید ہے بخار۔ درد سر۔ بدہضمی۔ اعضا شکنی۔ تخمہ۔ ہیضہ۔ پیچش ریح۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے۔ فی شیشی ۴ر حبوب آتشک یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جس کا کہ جسم باعث عطائی دوائیون کے جس میں کہ جزو پارہ اور رسکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو۔ یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے۔ پتہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برانا مکان ملاہ

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسین پروپرائٹر منیجر ایڈیٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

498

رجسٹرڈ اے

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

نمبر ۵۷۵

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸
۱۵ ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور - یوم چہار شنبہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۳ ہجری — نمبر ۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از مولوی عبد العلیم خانصاحب بھونگامی)

(۳) آنحضرت صلعم کی تبلیغ اسلام قوم میں

چونکہ عرب میں گھر گھر بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ قبیلہ قبیلہ کا بت جدا تھا۔ خانہ کعبہ زاد اللہ شرفہا بتوں کی منڈی بنا ہوا تھا۔ تین سو ساٹھ بت اُس میں رکھے تھے۔ عوام و خواص کے ہر چھوٹے بڑے اوہام پرستی اور خود اختراعی و تراشی ہوئی طبیعتوں کی باتوں کے پابند تھے۔ ان میں نہ کوئی قانون مذہبی و ملکی تھا۔ نہ کوئی قانون دان۔ نہ یہ کسی کے تابع تھے نہ حکمران۔ اپنی آزادی اور انوکھی جہلت میں آپ ہی اپنے نظیر تھے۔ جس قدر اطوار و عادات رذیلہ ایک کمینہ اور غیر متمدن نامہذب انسان میں ہونا چاہئیں وہ سب بدتر سے بدتر اور ذلیل ترین اعمال اور قابل نفرت خصائص ان میں پائے جاتے تھے۔ گویا معصیت اور نافرمانی خدا میں سب لوگوں سے زیادہ قریش اور سب ملکوں سے زیادہ ضرب المثل اعراب و عرب ہی تھے۔ اُن کے مقابلہ میں اتنی بدیاں اور گمراہیاں دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں میں اُس وقت نہیں پائی جاتی تھیں۔ گویا تمام بدیوں اور برائیوں کی جڑ عرب ہی تھا۔ اور یہاں ہی سب برائیوں خرافات اور لغویات کی نشو و نما ہوتی تھی۔ اور اس طرح عرب تمام فضولیات اور بیہودگیوں بدترین سیرتوں اور نامہذب طریقوں کی ماں بنا ہوا تھا۔

اس ناگزیر حالت نے اعراب کو خدا کے نزدیک زیادہ واجب الرحم ٹھہرایا اور خداوند عالم نے اصلاح عالم کا آغاز اسی جگہ ہونا پسند فرمایا۔ پس نبی کریم صلعم نے حکم ربانی کے موافق تبلیغ کا مشکل اور اہم کام نہایت استحکام، کمال استقلال، علو ہمت اور کشادہ پیشانی اور نزہت خاطر سے اول اپنے قریب کے رشتہ داروں میں شروع کیا۔ اور پھر ضرورت کے موافق اہم کام میں بتدریج ترقی کرتے گئے حتیٰ کہ تمام عالم میں آپ کی تبلیغ عام ہونے لگی اور اسلامی منادو واعظ دور دراز ملکوں اور دنیا کے گوشوں میں اشاعت و تبلیغ کے لئے بھیجے جانے لگے۔ جن کا اس موقع پر ہم کچھ تفصیل کے ساتھ ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ

سب سے پہلے وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کی خصوصیت سے آپ (صلعم) نے اپنے کنبہ والوں کو جمع کرکے ایک دعوت کے موقع پر (جو خاص اسی مقصد کے لئے کی گئی تھی) یوں تقریر فرمائی:

اے حاضرین! میں تم سب کے لئے دنیا و آخرت کی بہبودی لے کر آیا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ عرب بھر میں کوئی شخص بھی اپنی قوم کے لئے اس سے بہتر اور افضل شے لایا ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ لوگوں کو اس کی دعوت دوں۔ بتلاؤ تم میں کون میرا ساتھ دیگا۔ یہ سن کر سب لوگ خاموش ہوگئے۔ مگر علیؓ نے اُٹھ کر کہا "یا رسول اللہ میں حاضر ہوں"۔ نبی صلعم نے فرمایا: "تم سب اِس کی بات مانا کرو۔ اور جو کہا کرے سنا کرو" اس موقع پر آپ کے چچا ابو طالب والد حضرت علیؓ بھی موجود تھے آپ کی اس تقریر پر سب لوگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اور ابو طالب سے تمسخر کیا کہ دیکھے محمد کہتے ہیں کہ تم بھی علیؓ کا حکم مانا کرو۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ آپ کی ان باتوں کا کسی پر مطلق اثر نہ ہوا۔ بلکہ اُس پر آپ کی ہنسی مذاق اُڑائی گئی۔ مگر حضرت علی کا ایمان اُن کی تمام بیہودگیوں لاف و گزاف و خندہ زنی کے مقابلہ بہت وزنی تھا۔ اِس لئے حضرت علیؓ کا مشرف باسلام ہونا قریش مکہ کے لئے کچھ کم عبرت یا تازیانہ نہ تھا۔

ایک روز نبی صلعم نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ وہاں کی عادت اور رسم کے بموجب سب لوگ جمع ہوگئے۔ اُس وقت آپ نے سب کو مخاطب کرکے فرمایا: "تم مجھے بتلاؤ کہ تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا جانتے ہو"۔ سب نے ایک آواز کہا۔ "ہم نے کوئی بات غلط یا بیہودہ آپ کے منہ سے کبھی نہیں سنی ہم یقین کرتے ہیں کہ آپ صادق اور امین ہیں"۔ نبی عربی نے فرمایا۔ دیکھو میں پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوں اور تم اُس کے نیچے ہو میں پہاڑ کے ادھر بھی دیکھ رہا ہوں اور اُدھر بھی۔ اچھا اگر میں یہ کہوں کہ رہزنوں کا ایک مسلح گروہ دور سے آتا نظر آتا ہے جو تم پر حملہ آور ہوگا۔ کیا تم اس کا یقین کروگے" لوگوں

نے کہا "بیشک۔ ہمارے پاس تم جیسے صادق القول اور راست باز آدمی کے جھٹلانے کی کوئی وجہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ وہ ایسے بلند مقام پر کھڑا ہے کہ دونوں طرف دیکھ رہا ہے"۔ نبی صلعم نے فرمایا۔ یہ سب کچھ سمجھانے کے لیئے ایک مثال تھی۔ اب یہ یقین کرلو کہ تمہارے سر پر موت آرہی ہے اور تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور میں عالم آخرت کو بھی ایسا ہی دیکھ رہا ہوں۔ جیساکہ دنیا پر تمہاری نظر ہے"۔ غرض اس مفید اور دلنشین وعظ کا بھی اُن پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اور سب لوگ فضول اور بیکار گفتگو سمجھ کر چلے گئے اور اس طرح رسولؐ نے حق تبلیغ اور رسالت ادا کیا جس کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

عرب میں **عکاظ** اور **یعنیۃ** اور **ذی المجاز** کے میلے بہت مشہور تھے۔ دور دور سے لوگ وہاں آیا کرتے تھے نبی صلعم ان مقامات پر جاتے اور میلہ میں آئے ہوئے لوگوں کو اسلام اور توحید کی دعوت فرمایا کرتے تھے۔

مغرور قریش کو جو عرب میں اپنے آپ کو سب سے بڑا سمجھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ پسند نہ آیا۔ اُس کی چند وجوہات تھیں۔

(۱) وہ نبوت کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے۔ اور بعید سمجھتے تھے کہ خدا کے حکم سے کوئی انسان، انسانوں کے سمجھانے کے لئے آئے۔

(۲) وہ جزا و سزائے اعمال کے قائل نہ تھے۔ اور موت کے بعد اعمال کی جوابدہی ہونے کی تعلیم اُن کے نزدیک بالکل قابل تمسخر تھی۔

(۳) وہ خاندان، اور شرافتِ بزرگان پر نہایت مغرور تھے۔ اور اُنہیں اسلامی مساوات اور اسلامی اخوت کے قبول کرنے میں ایک قسم کی حقارت اور ذلت محسوس ہوتی تھی۔

(۴) ان میں اکثر قبایل بنو ہاشم سے مخالفت رکھتے تھے۔ اور دشمن قبیلہ کے ایک شخص کی تعلیم پر چلنا اُنہیں عار معلوم ہوتا تھا

(۵) وہ بت پرستی پر بالکل مطمئن تھے اور اس سے برتر کسی مذہب میں کسی خوبی کا امکان بھی اُن کے تصور میں نہ آتا تھا۔

(۶) وہ زنا، جوا، بے حد عورتوں کو گھر میں ڈالنا، رہزنی، قتل، عہد شکنی آوارگی، ہر ایک قانون اور قاعدہ کی بندش و قیود سے آزادی کے عادی تھے۔ اور اسلام کی تعلیم ان کو اپنی پیاری عادات کے خلاف معلوم ہوتی تھی اس لئے انہوں نے آن حضرت کی مخالفت پر کمر باندہی۔ اور اسلام کا نام و نشان مٹا دینے کا فیصلہ کیا۔ اور متفقہ طور پر اسلام کے خلاف تدبیریں شروع کردیں اور طرح بطرح آنحضرت صلعم اور آپ کے پیرواں کو سخت سے سخت اذیت اور کوفت پہنچانا شروع کیا جس سے اُن کا مقصد یہ تھا کہ محمد صلعم اپنے دعوے اور ارادہ سے جو قریب قریب سب پر ظاہر ہو چکا تھا باز آجائیں۔ اور اسلام لانے والوں کو اس لئے کہ وہ اسلام سے برگشتہ ہوکر پھر واپس آجاویں، اور نئے لوگ عبرت پکڑیں اور اسلام لانے سے محترز رہیں۔

قریش نے اسلام لانے والوں پر جو مظالم کئے اُنہیں جو تکالیف اور اذیتیں دیں اُنکا مفصل بیان دشوار ہے

بلال رضی اللہ عنہ حبشی تھے۔ اُمیہ بن خلف کے غلام تھے جب اُمیہ نے سنا کہ بلال مسلمان ہوگئے ہیں۔ گوناگوں عذاب ان کے لئے ایجاد کئے گلے گردن میں رسّی ڈال کر لڑکوں کے ہاتھ میں دیجاتی تھی اور وہ مکہ کی پہاڑیوں میں اُنہیں لئے پھرتے۔ رسّی کا نشان گردن پر نمایاں ہو جاتا۔ وادی مکہ کے گرم ریت پر اُنہیں لٹا دیا جاتا۔ اور گرم گرم پتھر ان کی چھاتی پر رکھ دیا جاتا مشکیں باندھ کر لکڑیوں کے ساتھ پیٹا جاتا۔ دہوپ میں لٹا دیا جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھوکا رکھا جاتا۔ حضرت بلالؓ ان سب حالتوں میں احد احد کے نعرے لگاتے ابو بکر صدیقؓ نے حضرت بلالؓ کو خریدا اور خدا کے لئے آزاد کردیا۔ عمارؓ۔ اور اُن کے والد یاسرؓ اُن کی والدہ سمیہؓ مسلمان ہوگئے تھے۔ ابوجہل نے اُن کو گوناگوں عذاب پہنچائے۔ ایک دن نبی صلعم نے انہیں مار کہاتے عذاب سہتے دیکھا۔ فرمایا " اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ (یا سر والو صبر کرو تمہارا مقام جنت ہے) کم بخت ابوجہل نے بی بی سمیہ کی اندام نہانی میں نیزہ مارا اور اُسے جان سے مار ڈالا۔

ابو فکیہ جنکا نام افلح تھا اُن کے پاؤں میں رسّی باندھ کر پتھریلی زمین پر گھسیٹا جاتا۔ خباب بن ارث کے سر کے بال کھینچے جاتے۔ گردن مروڑی جاتی گرم پتھروں سے جسم پر داغ دیئے جاتے

لبینہ، زنیرہ، نہدیہ، اور ام عبیس بیچاری لونڈیاں تھیں اُن کے سنگدل آقا اُن کو ایسی ہی سزائیں دیا کرتے۔ اور اُن کے ساتھ ایسا ہی وحشیانہ سلوک رکھتے۔

قریش کا یہ سلوک غلاموں اور ضعیفوں کے ساتھ ہی نہ تھا اپنے فرزندوں اور عزیزوں کے ساتھ بھی وہ ایسی ہی سنگدلی سے برتاؤ کیا کرتے تھے۔

عثمان بن عفان کے اسلام لانے کی خبر اُن کے چچا کو ہوئی تو وہ کمبخت حضرت عثمان کو کھجور کی صف میں لپیٹ کر باندھ دیتا اور نیچے دہواں دیا کرتا تھا مصعب بن عمیرؓ کو اُن کی ماں نے گھر سے نکال دیا تھا۔ اسی جرم میں کہ وہ اسلام لے آئے تھے۔

بعض صحابہ کو قریش گائے اور اونٹ کے کچے چمڑے میں لپیٹ کر پھینکدیتے تھے بعض کو لوہے کی زرہ پہنا کر جلتے ہوئے پتھروں پر گرادیا کرتے تھے۔

غرض ایسی وحشیانہ سزائیں دیتے کہ صرف اسلام کی صداقت ہی اُنکا مقابلہ کرسکتی تھی باوجود اتنی سختی اور گوناگوں عذاب اور تازہ بتازہ مصیبت جھیلنے کے ان میں سے ایک بھی پُر درد تکلیف اور شدت کوفت سے موثر ہوکر اسلام سے منحرف نہیں ہوا۔ بلکہ جوں جوں عذاب اور سزاؤں میں اُن پر زیادتی ہوتی تھی اُتنا ہی اُن کے ایمان اور اعتقاد میں تازگی، بشاشت اور پختگی ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ سزا دینے والے سزائیں دیتے دیتے تھک جاتے۔ لیکن اُن کے استقلال اور اسلام میں ذرہ بھر فرق نہ آتا تھا سینکڑوں عذاب بھگتنے کے باوجود خدا کا نام اُن کے منہ سے کسی وقت بند نہیں ہوتا تھا یہ وہ زمانہ ہے جبکہ اسلام کے دور کا آغاز ہی ہوا تھا۔ اُس وقت اُنگلی پر گنتی کے مسلمان تھے جو چھپ کے اِدھر اُدھر اسلام لاتے اور اسلام کی لوگوں میں اشاعت کرتے جب کسی مخالف کو خبر ہوجاتی تو بیچارے مسلمان نشانۂ کرب و مصیبت بنتے۔ اور طرح بطرح کی عقوبتوں کے یہ بیچارے تختہ مشق بنائے جاتے۔

آہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کی بدسلوکیاں روز بروز بڑھتی جاتی تھیں۔ اور جو جو عذاب و سزائیں لوگوں نے آپ کے نام لیواؤں کے ساتھ روا رکھی تھیں اُن سے بہت زیادہ کے مستحق اُن کے نزدیک آپ صلعم تھے۔ اس لئے کہ یہ آگ تو آپ ہی کی لگائی ہوئی تھی جو ہوا کے ساتھ ساتھ دنیا میں پھیلتی جاتی تھی جوں جوں اِس کے فرو کرنے کی اُن کی طرف سے کوشش ہوتی تھی وہ قدرتی طور پر قوموں اور عربوں کے قبیلوں، ملکوں ملکوں بلکہ لوگوں کے دلوں میں تیزی کے ساتھ دوڑتی تھی۔

جس نے تعصب اور ہٹ دہرمی کو علیحدہ کرکے ایک دفعہ بھی صدق اور راستبازی کے ساتھ آپ کا وعظ یا کلام سن لیا وہ آپ ہی کا ہوگیا۔ اور وہ آپ ہی کی طرف خود بخود جھکا جاتا ہے خواہ اُس کو اس طریق میں اپنے بھائی بندوں قوم کی طرف سے کتنی ہی دشواریاں کیوں نہ جھیلنا پڑیں۔ یہ سب کچھ للہیت اور صداقت اسلام کی ایک تاثیر تھی جو جادو کی طرح اُن کے دلوں پر اثر کرتی تھی

لیکن معاذ اللہ لوگ اِس کو سحر و جادو نہ سمجھیں۔ واللہ سحر میں یہ قوت اور تاثیر کہاں جو محمد صلعم کی ہدایت و تلقین میں اثر تھا کہ سیکڑوں برس ہوئے جو جادو کیا ہے وہ ہمارے دلوں اور سروں پر اُسی آن بان کے ساتھ قایم ہے۔ اور یہ ایسا سودا ہے کہ کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ بھلا جادو میں تاثیر کہاں کہ تیرہ سو برس سے پشتہا پشت تک نسلاً بعد نسل لوگوں کے قلبوں پر اُسی دم خم کے ساتھ سکہ جمائے ہے جس کو زمانہ کی آب و ہوا اور امتداد زمانہ بھی اُکھیڑ نہ سکے اور جس آب و تاب کے ساتھ آپ کی محبت دلوں پر حکومت کر رہی ہے۔ دنیا میں ایسی مثالیں شاذ و نادر ہیں یہ واقعات ہیں اِن سے کسی کو کب انکار ہو سکتا ہے۔

(باقی آیندہ)

لکھنؤ میں مزید شدید بارش

لکھنؤ کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ وہاں یکم ستمبر کو طوفانی بارش ختم ہونے کے بعد پھر چند روز سے طوفانی موسم کی حالت رونما ہو رہی تھی۔ آخر ۱۳۔ ستمبر کی صبح کو خوب زور سے بارش شروع ہوئی۔ اور دوسرے روز ۸ بجے صبح تک یعنی تقریباً ۲۴ گھنٹہ میں ۱۰۔ انچ پانی برسا۔ اکثر مکانات کے صحن پانی سے بھر گئے ہیں۔ اور اگر اس شدت باران کے ساتھ گذشتہ ہفتہ کی طرح دریائے گومتی میں بھی سیلاب آگیا۔ تو شہر اور مضافات کو سخت نقصان پہنچے گا۔ لکھنؤ کے روزانہ انگریزی اخبار "انڈین ڈیلی ٹیلیگراف" کے مشین روم اور دوسرے کمروں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے منگل کے روز پرچہ شایع نہ ہو سکا۔ شہر میں کئی مکان سر بسجود ہو رہے ہیں۔

یہ امر قابل اطمینان ہے کہ لکھنؤ کے مصیبت زدگان سیلاب کی امداد کے لئے لوکل گورنمنٹ نے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اِس کے علاوہ ہز ایکسلنسی وائسرائے نے اس فنڈ میں ۵۰۰ روپیہ اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ نے ۳۰۰ روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ اور سر ہارکورٹ بٹلر نے بھی ۱۵۰ روپیہ دیا ہے۔

جبتک ریگا پر قبضہ نہو پٹیرو گراڈ محفوظ ہی

ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار پٹیرو گراڈ کا بیان ہے کہ یہ اُمید نہیں کہ ولنا پر جو ایک غیر محفوظ مقام ہے قبضہ رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ اور جرمن جب تک ریگا پر قبضہ نہ کریں وہ پٹیرو گراڈ کی طرف رخ کرنے کی جرأت نہ کریں گے۔ خصوصاً اس حال میں کہ موسم سرما قریب ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ اس رزمگاہ پر جرمنوں کی ۸۔ انچہ سے ۱۶ انچہ دہانہ کی بیس ہزار توپیں ہیں جنمیں ہر ۲۴ گھنٹہ میں پچاس گاڑی (ریل) گولے پھینکتے ہیں۔

اہل مصر کو حج کی ممانعت

پانیر کا مصری نامہ نگار لکھتا ہے کہ میل والے ہفتہ میں قاہرہ (مصر) کی عدالتوں میں اس مقدمہ کے متعلق بڑی چہل پہل رہی جس میں وقف خدیوی کے ڈائرکٹر پر خیانت کا جرم عاید کیا گیا تھا۔ مصری حکومت نے اعلان شایع کرایا ہے جس سے مصر اور حجاز کے مابین ہر طرح کی آمد و رفت قطعاً بند کر دی گئی ہے۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے مفتی اعظم سے مشورہ کر لیا ہے۔ جس نے جنگ کی موجودہ حالت میں اس قسم کی کارروائی کو نہایت مناسب بتایا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایسی حالت میں مقامات مقدسہ کی زیارت ضروری نہیں ہے۔ زخمیوں کے علاج کے متعلق مصر میں صلیب احمر کی انجمنیں بڑا کام کر رہی ہیں۔ چونکہ دردانیال میں غیر معمولی نقصانات ہو رہے ہیں اس وجہ سے علحدہ صورت میں خبر رساں کمیٹیاں قاہرہ (مصر) اور اسکندریہ میں قایم ہوئی ہیں۔ جو مجروح و گم شدگان کے متعلق تحقیقات کیا کریں گے۔

مقدمہ سازش لاہور کا فیصلہ

مقدمہ سازش لاہور میں ۱۳۔ ستمبر کو سنٹرل جیل لاہور میں عدالت خاص کا فیصلہ سنایا گیا۔ اِس مقدمہ میں کل ۶۳ ملزم تھے۔ جن میں سے دو دوران تحقیقات میں رہا کر دئے گئے تھے۔ باقیماندہ ۶۱ ملزموں کے بارے میں فیصلہ محفوظ رکھا گیا تھا۔ چنانچہ اب عدالت خاص لاہور نے اُن میں سے ۲۴ کو موت ۲۷ کو حبس دوام بعبور دریائے شور اور ۶ کو مختلف میعاد کی قید کی سزا دی ہے۔ علاوہ ازیں حبس دوام کے سزایاب ملزموں میں ۱۱ ملزموں کے لئے عدالت مذکور نے رحم کی سفارش کی ہے سزاؤں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سزائے موت

(۱) بلونت سنگھ (۲) نِدھان سنگھ (۳) ہرنام سنگھ ٹنڈہ (۴) ہرنام سنگھ سیالکوٹی (۵) ہردے رام (۶) جگت رام (۷) جگت سنگھ (۸) کالا سنگھ (۹) کرتار سنگھ (۱۰) کیسر سنگھ (۱۱) خوشحال سنگھ (۱۲) نند سنگھ (۱۳) ندہان سنگھ (۱۴) بھائی پرمانند (۱۵) پرمانند ثانی (۱۶) پرتھی سنگھ (۱۷) پنگلے (۱۸) رام سرنداس (۱۹) رلیا سنگھ (۲۰) ساون سنگھ (۲۱) سوہن سنگھ (۲۲) سراین سنگھ اول (۲۳) سراین سنگھ ثانی (۲۴) وساوا سنگھ

حبس دوام بعبور دریائے شور

(۱) لشن سنگھ اول (۲) لشن سنگھ (۳) چوہڑ سنگھ (۴) گورکھ سنگھ (۵) ہزارا سنگھ (۶) اندر سنگھ گرنتھی (۷) جوالا سنگھ (۸) لال سنگھ (۹) مدن سنگھ (۱۰) منگل سنگھ (۱۱) پیارا سنگھ (۱۲) روڈا سنگھ (۱۳) روڑ سنگھ (۱۴) شیر سنگھ (۱۵) ادھم سنگھ (۱۶) بساکھا سنگھ (۱۷) بھان سنگھ (۱۸) گردت سنگھ (۱۹) اندر سنگھ حجام (۲۰) اندر سنگھ جاٹ (۲۱) جیون سنگھ (۲۲) کالا سنگھ (۲۳) کیہر سنگھ (۲۴) کھڑک سنگھ (۲۵) کرپال سنگھ (۲۶) پورن سنگھ (۲۷) شو سنگھ

نوٹ۔ ملزم نمبر ۱۷ سے لیکر نمبر ۲۷ تک عدالت خاص نے رحم کی سفارش کی ہے

سزائے قید

(۱) باجا سنگھ۔ ۲ سال (۲) دلیپ سنگھ۔ ۷ سال (۳) دیوا سنگھ۔ ۴ سال (۴) ہری سنگھ۔ ۱۰ سال (۵) جمنا داس۔ ۳ سال (۶) کشن داس۔ تا اختتام عدالت۔

بری کئے گئے

(۱) گجر سنگھ (۲) ہردت سنگھ (۳) کدار ناتھ (۴) نورنگ سنگھ۔

ہندو خواتین کی تعلیم کیلئے عطیہ

یہ امر موجب مسرت ہے کہ ہمارے ملک کی اعلیٰ طبقہ کی خواتین میں تعلیم نسوان کے لئے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنی غریب بہنوں کی تعلیمی ترقی میں حتی الوسع کوشاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ بیگم صاحبہ بھوپال اور مہارانی صاحبہ بڑودہ اس میں نمایاں دلچسپی لے رہی ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ مہارانی صاحبہ بڑودہ نے ہندو خواتین کی تعلیمی ترقی کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ وقف کر دیا ہے جس کے منافع سے مستحق ہندو خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دئے جائیں گے۔ اس فنڈ کی نگہداشت اور اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک بورڈ آف ٹرسٹیز مقرر کیا گیا ہے۔ فی الحال ۲۹ وظائف مقرر کئے گئے ہیں جن میں سے ۱۶ پانچ پانچ روپیہ کے ۸ دس دس روپیہ کے۔ اور ۴ پچیس پچیس روپیے کے۔ اور ایک ۳۵ روپے کا ہے اس طرح ٹرسٹ فنڈ کی آمدنی سے جو روپیہ بچ رہے گا اُسے ان خواتین کو جو ہندوستان سے باہر تکمیل تعلیم کے لئے جانا چاہیں خاص وظائف دئے جائیں گے۔ جو مہارانی چمنا بائی گائیکواڑ کے نام سے موسوم ہونگے مہارانی صاحبہ بڑودہ کی اس فیاضی پر جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔

شیخ الاسلام کا استعفا

قسطنطنیہ ۱۳ ستمبر۔ ایتھنز۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ شیخ الاسلام نے مجلس وزراء کے ایک جلسہ میں اپنا استعفا داخل کردیا کیونکہ وہ قلمروئے عثمانیہ میں سے مسیحی عنصر کے استیصال کے بزور مخالف تھے۔

بعد کی خبر۔ مصدق طور پر معلوم ہوا ہے کہ شیخ الاسلام کے مستعفی ہونے کی یہ وجہ ہے کہ وہ ارمنیوں کے قتل عام پر رضامند نہیں جس کے خلاف انہوں نے مجلس وزراء کے ایک جلسہ میں بھی اعتراض کیا تھا۔

آبدوز کشتی کی غرقابی

لندن ۱۶ ستمبر برطانیہ کی امارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ غنیم دردانیال میں آبدوز کشتی ای، کی غرقابی کا مدعی ہے۔ اے کو جرمن اس کا کمانڈر تھا نیز وہ ۳۔ افسر اور ۲۵۔ آدمی آسیر کرنے کا دعویدار ہے چونکہ ۴ ستمبر کے بعد اس آبدوز کشتی کا کوئی خبر موصول نہیں ہوئی اس سے اطلاع مذکور کو صحیح کرنا چاہیئے۔

جرمن آبدوز کشتیاں

لندن ۱۷ ستمبر پیرس۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کی آبدوز کشتیاں دریائے لوائر اور گرانڈی کے دہانوں کے نواح میں اظہار مستعدی کر رہی ہیں۔

جرمن ادعا

لندن ۱۳ ستمبر۔ امسٹرڈم۔ آج شب جرمنوں کا دعوی ہے کہ ہم ڈونسک اور ولنا کی ریل پر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ تارنو پول کے علاقہ میں ہمیں ایک اور شکست ہوئی ہے۔ آسٹروی اور جرمن افواج رات کے وقت چند کیلومیٹر مغرب کی طرف ہٹ کر جدید مورچوں پر قایم ہو گئیں۔

آج شب کی برلن کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جنرل ہنڈنبرگ نے فریڈرک اسٹیٹ اور جیکب اسٹیٹ کے مابین بعض مقامات پر سے روسیوں کو نکال دیا ہے لیکن روسی ریگا علاقہ میں مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں

اطلاع مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ روسیوں نے زلوبا نکا پر مزید زبردست حملے کیے۔ پرنس لیوپولڈ اور جنرل لیکنسن ابھی تک آہستہ آہستہ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور روسیوں نے تارنو پول کے مغرب اور جنوب مغرب کی طرف زبردست جارحانہ کارروائی اختیار کر لی ہے۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۱۶ ستمبر۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف اسٹیٹ کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۱۵ ستمبر موصول ہوا ہے۔

روسی جنوب میں آسٹروی جرمن افواج کو پیچھے دھکیل رہے ہیں اور شمال میں جرمنوں کو روکے ہوئے ہیں۔ مگر قلب میں بتدریج پسپا ہو رہے ہیں

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جھیل پکسٹرن اور جھیل سواکن کے علاقہ میں جو جیکب اسٹیٹ سے بالترتیب ۱۳ میل اور ۲۴ میل جنوب مغرب میں واقع ہیں۔ جرمن دباؤ پڑ رہا ہے۔ پوڈ براڈزی کے علاقہ میں جو ولنا سے شمال مشرق کو کوڈونسک کی لاین پر ہے غنیم کے مسلسل حملے پسپا کیے گئے۔ پوڈ براڈزی کے مغرب میں جرمنوں کے حملے نہایت شدید تھے۔

ضلع اورانی سے غنیم مشرق کی جانب احتیاط سے پیشقدمی کر رہا ہے سلونیم کے مغرب میں شدید جنگ وقوع پذیر ہوئی ضلع ڈرازنو میں رونو کے شمال مغرب کو روسیوں نے آسٹروی جرمن افواج کو پسپا کر دیا اور گورین کو دوبارہ عبور کر کے لڑتے لڑتے آگے بڑھے علاوہ ازیں انہوں نے کلیوان کے مغرب میں ایک شدید اور جوابی حملے سے غنیم کا حملہ پسپا کیا۔

مغربی رزمگاہ سے مسلسل اور شدید گولہ باری کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں فرانسیسی ہوائی جہاز نے میز کے جنوب مشرق میں ایک ریلوے جنکشن اور غنیم کی دو چھاؤنیوں پر بم گرائے۔

۱۱-۱۲ ستمبر کو بالائی اسانزو پر جو جنگ ہوئی تھی اس کے مفصل حالات سے پتہ چلتا ہے کہ اطالوی ان چوٹیوں پر جو وادی پلزرو پر حاوی ہیں۔ غنیم سے بعض سنگین مورچے چھیننے میں کامیاب ہوئے ہیں حالانکہ غنیم وہاں نہایت مضبوطی سے خندقیں کھود کر جما ہوا ہے اور مدافعت کا ہر ایک سامان مثلاً بم زہریلی گیس اور سیال محرقہ کا استعمال کرتا ہے۔

۱۳ ستمبر کی شب کو ایک زپلن انگلستان کے مشرقی ساحل پر حملہ آور ہوا جہاں تک معلوم ہوا ہے کوئی نقصان جان یا املاک نہیں ہوا۔

آسٹرویوں کو کمک پہنچ گئی

لندن ۱۴ ستمبر۔ روما۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ چند روز میں غنیم کو بہت کمک پہنچ گئی ہے۔ اور اس نے توپ خانہ کی زبردست آتش باری کے بعد کئی مقامات پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن تمام حملے پسپا کیے گئے۔

رومانیہ اور جرمنی

لندن ۱۴ ستمبر۔ صوفیہ کا ایک تار بنام ٹایمز مظہر ہے کہ رومانیہ اور جرمنی و آسٹریا کے تعلقات نازک ہوتے جاتے ہیں۔ جرمنی کے ایک تازہ نوٹ میں رومانیہ میں سے کچھ فوج گذارنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نیز اس سے کہا گیا تھا کہ وہ تبزین اور دیگر ضروری اشیا مالیتی ۸ لاکھ پونڈ کی بہم رسانی کا انتظام کرے۔

برطانی افواج کا نقصان

لندن ۱۴ ستمبر۔ دیوان عام میں مسٹر ٹینفنٹ نے اعلان کیا کہ جنگ کے سال اول میں برطانی افواج کا کل نقصان حسب ذیل ہے۔

مقتول: افسر ۴۹۶۵ - سپاہی ۷۰۹۹۲

مجروح: افسر ۹۹۷۳ - سپاہی ۲۴۱۰۸۶

مفقود الخبر: افسر ۱۵۰۱ سپاہی ۵۳۴۶۶

توپخانہ کی آتشباری

پیرس ۱۶ ستمبر۔ توپخانہ کی آتشباری اور سرنگوں کی کارروائی کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ جرمنوں نے ایرس کے مضافات کی طرف اپنی توپوں کا رخ کیا۔ مگر اس کے مقابلہ میں فرانسیسیوں نے غنیم کی باڑیوں اور خندقوں پر گولوں کا طوفان برپا کر دیا۔ رائے کے علاقہ میں فرانسیسی توپخانہ کی آتشباری سے بعض جگہ آگ لگ گئی۔

شدید گولہ باری

لندن ۱۷ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ تمام محاذ پر شدید گولہ باری جاری ہے۔ اور ارگون کے علاقہ میں بموں اور خندقوں کی توپوں سے لڑائی ہو رہی ہے۔

ہوائی معرکے

سر جان فرینچ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ طرفین سے توپخانہ کی خاصی آتشباری جاری رہی۔ اور آرمنٹیرز کے جنوب و مشرق اور یپرز کے نواح میں تو بالخصوص نہایت شدت سے ہوتی رہی۔ تین متخاصم ہوائی جہاز نیچے گرا لیے گئے جن میں سے ۲۔ اس مقصد کی مخصوص توپوں سے گرائے گئے۔ اس ہفتہ میں ہوائی جہازوں کی کل ۲۱ لڑائیاں جرمن لائنوں پر وقوع میں آئیں جن میں سے گیارہ میں جرمنوں کو زمین کی طرف بھگا دیا گیا۔

یہ تحقیق بھی یہاں کرنی پڑی اور میں اس امر کے لئے جسقدر سجدات شکر ادا کروں تھوڑے ہیں کہ میں اپنی تحقیق میں حسب اطمینان خود کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ میری تحقیق اسوقت صرف زبان انگریزی تک محدود رہی اور وہ بھی پانچ صد الفاظ انگریزی کی سکلگ بہگ۔ لیکن جب میں اس اپنی تحقیقات کا مغربی تحقیق سے مقابلہ کرتا ہوں۔ جہاں صرف چند الفاظ کی بعید از قیاس اور نہایت ہی رکیک مجانست پر مغربی فلولوجسٹ (ماہران علم الالسنہ) دو زبانوں کو ہم مخرج قرار دیتے ہیں تو میں بلا تامل اس نتیجہ پر آجاتا ہوں کہ ان فضلا کو ہماری تحقیق سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ جہاں ان کو ایک دھندلی سی روشنی نظر آرہی ہے وہاں ہم بفضلہ اپنے آپ کو نصف النہار میں پاتے ہیں۔ یہ لوگ ایک غلط راہ پر پڑکر حقیقت سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ اگر یہ لوگ اپنی اس ناکافی اور نا اطمینان بخش تحقیق پر سنسکرت فارسی اور کل یورپین زبانوں کو قریب المخرج سمجھتے ہیں اور عربی کو اپنے سی بہت دور جانتے ہیں اور اس دعوے کی تائید میں نہایت ہی بودے دلائل اور کمزور شہادت پیش کرتے ہیں تو جو ثبوت بفضلہ تعالیٰ ہم نے بہم پہونچالیا ہے وہ ایک محقق کو اس نتیجہ پر مجبوراً لے آویگا کہ ایک عربی زبان ہی ایسی جامع زبان واقع ہوئی ہے جو ان سب زبانوں سے معرب ہے۔ جس میں اس لسانی تحقیق کے لئے کافی اور صحیح اور محفوظ مصالحہ موجود ہے۔ اور یہ زبان ان زبانوں کے مقابل ایک اور خاندان سے نہیں۔ جیسے کہ یورپین تحقیق کا نتیجہ ہے بلکہ اون میں سے اور سب کی ماں ہے یہ میری تالیف دراصل اوس ضخیم کتاب کا دیباچہ ہے۔ جو میں ولایت واپس جاکر انگریزی زبان میں لکھنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک بڑا بھاری کام ہے۔ جو برسوں کی محنت شاقہ کا محتاج ہے اور اس میں بہت سے مستعد ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے اپنی ارادہ کردہ کتاب کا خلاصہ اسوقت اردو میں لکھ دیا ہے کہ ہندوستان میں جو کثرت سے ایسے بزرگ موجود ہیں جو عربی زبان سے تو واقف ہیں لیکن انگریزی سے ناآشنا ہیں۔ وہ اصحاب بھی میرے اون طریقوں سے واقف ہوجاویں جن پر میں اس تحقیق کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہوں اور جسکو خدا تعالیٰ نے توفیق دے وہ مجھے امداد دے۔ ایسے اصحاب بھی۔ پنجابی۔ ہندی۔ بنگالی۔ کشمیری۔ پشتو۔ مرہٹی۔ تلوگو۔ تامل۔ کناری اور دیگر ہندوستان کی زبانوں کے متعلق اپنے ہاں تحقیق شروع کردیں۔ اور اس طرح اس عظیم الشان کام میں محض عند اللہ میرے معین و مددگار بنجاویں۔ اس سے نہ صرف یہ کام جو میرے ہاتھ میں ہے جلد تکمیل کی صورت دیکھے گا۔ بلکہ اگر یہ ہماری تحقیق مکمل ہوجاوے تو عربی زبان حاصل کرنے کا ایک آسان سے آسان طریق دنیا میں پیدا ہوجاوے گا۔ زبان کا سیکھنا بہت حد تک لغت سے واقفیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ قواعد زبان سے واقف ہونا تو بہت ہی تھوڑا وقت چاہتا ہے واقفیت لغت ہی ایک مشکل کام ہے۔ اب انشاء اللہ لغت کا سیکھنا بھی اس شخص پر نہایت ہی آسان ہوجاویگا۔ جس کے سامنے اسکی اپنی زبان کے صدہا الفاظ عربی زبان سے ملے جلے رکھدیئے جاویں۔ مثلاً اگر دو ہزار پنجابی یا اردو کے الفاظ ہم عربی الفاظ سے شکل و معنی میں ملتے جلتے ایک پنجابی یا ہندوستانی کے سامنے رکھدیں تو انہیں دو ہزار عربی الفاظ آسانی سے آجاوینگے۔ مثلاً اگر ہم ایک بچہ کو اول یہ سکھلاویں کہ زبان کی تبدیلی میں کونسی حروف کن حرفوں سے بدل جاتے ہیں اسے یہ بتلاویں کہ اردو الفاظ۔ چاک۔ ہوا۔ آگ۔ ڈہائی۔ بنجا ور کے مقابل عربی زبان میں شق۔ ہوا۔ آج۔ دعا۔ نثار موجود ہیں ایسا ہی اوسے یہ بتلایا جاوے کہ جسے تم اپنی زبان میں لقا لنگارا کہتے ہو عربی میں اسے لکع یا لقع کہتے ہیں۔ یہاں جسے راب کہتے ہیں عربی میں اوسے رب کہتے ہیں پنجابی بلفظ جاہری (مددگار) اور چوہا کو عربی میں عانی اور جب کہتے ہیں۔ تو پھر

ممکن نہیں کہ آن واحد میں وہ بچہ ان عربی لغات سے ویسا ہی واقف نہوجاوے کہ جیسے وہ اپنی مادری زبان کے الفاظ سے آشنا ہوتا ہے۔ آج ہم اپنے اسلاف کے بہت سے نادر علوم سے اسلئے ناواقف ہیں کہ ہم عربی زبان سے ناآشنا ہیں۔ عربی زبان ہی ہماری مذہبی زبان ہے۔ عربی زبان کی ناواقفی نے ہمیں اسلام اور قرآن سے ناآشنا رکھکر ہمیں اسکی خدمت سے محروم کر رکھا ہے۔ ہماری سب تعلیمی انجمنوں کا اول فرض یہ ہونا چاہئے تھا کہ وہ عربی زبان کی ترویج اور تعلیم میں از حد کوشش کرتے۔ اور یہ کوشش کرتے کہ ہم میں سے خواندہ مسلمان عربی داں ہوجاویں۔ اور اس کا سہل طریق یہی ہے۔ جو میری سمجھ میں آیا ہے۔ اگر ہم اس قسم کی لغاتیں اور ڈکشنریاں تصنیف کرنے میں کامیاب ہوجاویں۔ تو ہم نے آنے والی پشتوں پر بڑا بھاری احسان کردیا۔ عزیزو۔ یہ کام کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں یاد رکھو عربی کی اشاعت اسلام کی اشاعت ہے۔ کیا خدمت عربیت بھی کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ میرے نزدیک اسلام کی پہلی خدمت اسکو سمجھو کہ تم اپنے اپنے فرقہ کی خصوصیات کو تو بیشک قائم رکھو لیکن ایسے امور میں مشترک ہوکر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاؤ۔ میں نے مختلف امور میں آگے بھی آپ سب فرقہائے اسلام کو مخاطب کیا۔ اب اس علمی تحقیق میں بھی آپ سبکو ہاتھ بٹانے کی دعوت دیتا ہوں محض عند اللہ اٹھو اور میرے ساتھ شریک ہوجاؤ۔ میری آئندہ کتاب کے اس دیباچہ کو پڑھو اور دیکھو کہ مجھے عربی زبان کی تحقیق میں کن کن علمی خزانوں کا دستیاب ہونا نظر آتا ہے۔ میں عربی زبان کو نہ صرف ام الالسنہ یعنی کل زبانوں کی ماں ہی کہتا ہوں بلکہ اسے الہامی اور خدا کے ہاتھ کی بنائی ہوئی زبان سمجھتا ہوں۔ میں نے اس مختصر اردو کتاب میں اُن وجوہ کو علے وجہ الکمال نہیں لکھا جن میں سے عربی زبان کا الہامی ہونا ثابت کرنا چاہتا ہوں میرے ذہن میں جو اصول ہیں ان کے ماتحت میں نے نہایت مختصر سی تحقیق ان ایام رمضان شریف میں کی اور اس تحقیق کا خلاصہ میں اس کتاب میں جو اسی ہفتہ پریس میں چلی جاوے گی اس خیال سے درج کرتا ہوں کہ ہمارے مسلم بھائی اُن پر تنقیدی نگاہ ڈالیں اگر وہ اصول غلط ہیں تو مجھے اون سے اطلاع دیں تاکہ میں انگریزی کتاب لکھنے سے پہلے ان کی اصلاح کرلوں اور اگر وہ اصول صحیح نظر آویں تو جن راہوں سے میں اس عظیم الشان نتیجہ پر آنا چاہتا ہوں وہ بھی اس پر قدم ماریں اور یہ امر یاد رہے کہ اگر عربی زبان علمی اصولوں پر نہ کہ مذہبی معتقدات کی رو سے الہامی زبان ثابت ہوجاوے تو آج اگناسٹیسزم (مذہب متشککین) کا دنیا سے خاتمہ ہوجاتا ہے۔ آج الہام کا وجود علمی رنگ میں ثابت ہوجاتا ہے۔ اور آج ناطق اور خاتم الہام کے لئے موزوں سے موزوں زبان عربی ثابت ہوکر قرآن کی صداقت پر مُہر لگ جاتی ہے۔ یاد رکھو آج الہامی مذہب کا اگر کوئی دشمن ہے تو دہریت نہیں بلکہ اگناسٹیسزم ہے جس کے ماتحت من جانب اللہ الہام کا امکان مشتبہ ہوگیا ہے۔ یہی عقیدہ یورپ کو نہیں بلکہ مغربی تعلیم کے زیر اثر کل مذاہب کے پیروؤں کو الہام کی حقیقت سے متزلزل اور متشکک کررہا ہے۔ اسلئے یہ خدمت ایک بھاری مذہبی خدمت ہے اور اسلام کی صداقت منوانے کے لئے مخالفین پر ایک کاری حملہ۔ وما توفیقی الا باللہ

(خواجہ کمال الدین)

ـــــــــــــــ

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

فارسی ڈراما "وزیر خان لنکران" کا بامحاورہ اور دلچسپ اردو ترجمہ جسکا کچھ حصہ رسالہ ادیب الہ آباد میں شائع ہوکر خلعت قبولیت حاصل کرچکا ہے اور بقیہ حصہ ادیب کے بند ہوجانے پر شائع نہو سکا تھا۔ اب کتابی صورت میں چھپ کر تیار ہوگیا ہے۔ شائقین ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

المشتہر:۔ مینجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

ـــــــــــــــ

؎ اس تحقیق میں میں نے ان الفاظ کو شامل نہیں کیا جو محققین فرنگ خود عربی الاصل قرار دیتے ہیں۔

بوشہر میں جنگ

شملہ سے حسب ذیل سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے سابقہ اطلاع میں لکھا گیا تھا۔ کہ ایک قلیل برطانی فوج نے بوشہر پر قبضہ کرلیا ہے۔ ۸۔ اور ۹ ستمبر کی درمیانی شب کو بعض اہل قبیلہ نے جن کی تعداد ۶ سو کے قریب بتائی جاتی ہے۔ دو بدمعاش مقامی سرداروں کی ماتحتی میں برطانی بیرونی چوکی پر حملہ کیا۔

ہماری محفوظ فوج لائی گئی۔ جس نے غنیم کو بنوک سنگین ان نالوں سے جو جزیرہ کے مشرق میں تھے۔ اور جہاں اہل قبیلہ جمع تھے پیچھے ہٹادیا۔ اس کے بعد رسالہ نے مفرورین پر حملہ کیا۔ اور دو توپیں جو پست چٹانوں پر جزیرہ کے کنارے پر لائی گئی تھیں ایک ہموار دلدلی میدان میں جو جزیرہ اور اصل ملک کے مابین واقع ہے دو تین میل تک اُن پر برابر گولہ باری کرتی رہیں۔

تار دینے کے وقت تک ۴۰ مقتول اہل قبیلہ اُٹھالے جاچکے ہیں۔ اکثر مقتول و مجروح اشخاص کو غنیم میدان میں سے اُٹھاکر لے گیا۔

ہمارے نقصانات کا تا حال پورا علم نہیں ہوا۔ لیکن سنا ہے کہ وہ ناقابل لحاظ ہیں۔ افسروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

مقتول ؛ میجر مکنگٹن (۱۲۔ رسالہ متعلقہ رسالہ نمبر ۱۶) دویم لفٹنٹ تھارن (انڈین آرمی ریاونٹ متعلقہ رسالہ نمبر ۱۶)

مجروح: دویم لفٹنٹ رابنس (انڈین آرمی ریاونٹ متعلقہ پلٹن نمبر ۹) لفٹنٹ سکدامور (۱۱۔ راجپوت) لفٹنٹ لیول (۱۱۔ راجپوت) لفٹنٹ سٹیپلٹر (۱۱۔ راجپوت)

حافظ خور کے کامیاب معرکہ کی حقیقت

شملہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ حال میں حافظ خور پر ایک کامیاب معرکے کے حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ لیکن سرکاری رپورٹ کے موصول ہونے پر معلوم ہوا ہے کہ اُن میں بعض غلط بیانیاں ہیں۔ اس لئے معرکہ مذکور کے متعلق اب ذیل کے واقعات شائع کئے جاتے ہیں۔

اطلاع موصول ہوئی تھی کہ ۳۔ اور ۴ ستمبر کو اہل قبیلہ کی ایک جمعیت جس کی تعداد ۱۰ ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ بابرہ ملا کی ماتحتی میں برطانی سرحد پر حافظ خور کے نواح میں جمع ہو رہی ہے۔ اور جمعیت مذکور کا بیشتر حصہ زمانہ حال کی رائفلوں سے مسلح ہے۔ اس جمعیت کو منتشر کرنے کی غرض کہ پیشتر اس کے کہ یہ برطانی علاقہ پر پیشقدمی کرے۔ ہماری سپاہ نے میجر جنرل کیمبل کمانڈر اول پشاور ڈویژن کی ماتحتی میں ساڑھے سات بجے صبح غنیم کی صفوں پر حملہ کیا۔ جو پست پہاڑیوں کے پار تقریباً ۳ ½ میل کے محاذ پر پھیلی ہوئی تھیں۔ ۵ ستمبر کو پیدل فوج کے اول و چہارم برگیڈ نے (موخر الذکر نے بائیں جانب سے) بڑھنا اور حملہ کرنا شروع کردیا۔ ۸ بجکر ۵۰ منٹ تک ان کی کوئی مزاحمت نہیں ہوئی۔ مگر اس کے بعد سبحان خور کی گھاٹی سے شدید آتشباری کا آغاز ہوا جس سے اول برگیڈ کی پیشقدمی رک گئی۔ مزید کمک لاکر ساڑھے نو بجے اس گھاٹی پر قبضہ کرلیا گیا۔ اور اس برگیڈ کی تمام پہلی لائن پست پہاڑیوں کے جنوبی و مشرقی کنارے پر قابض ہوگئی۔ اور اس کا محاذ ڈیڑھ میل لمبا ہوگیا۔

۸ بجکر ۵ منٹ پر مردان کا سہل الحرکت دستہ چہارم برگیڈ کی میمنہ کو تقویت پہنچانے کے لئے آگے بڑھایا گیا۔ کیونکہ اس برگیڈ کے پہلو پر پیشقدمی کی حالت میں پہاڑیوں کی طرف سے آتشباری ہوتی تھی۔ ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر چہارم برگیڈ نے پست پہاڑیوں کے سنگھروں پر جو دائیں جانب تھیں ۱۲۰۰ گز پر قبضہ کرلیا۔

پھر چہارم برگیڈ کے میسرہ کو حرکت دیکر اول برگیڈ کے برابر لاکھڑا کیا۔ یہ عام لائن قایم رکھی گئی۔ اور ایک بجے دوپہر تک بندوقوں اور کلدار توپوں کی آتشباری جاری رہی۔ اس کے بعد سپاہ اپنے کیمپ کو لوٹ آئی چنانچہ یہ کارروائی بھی ڈھائی بجے تک کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوگئی

اس اثنا میں ساڑھے آٹھ بجے صبح کے قریب سواروں کا ایک دستہ اول پیدل برگیڈ کے میسرہ کے اوپر سے بھیجا گیا۔ کہ غنیم کے میمنہ کے عقب میں پہنچ جائے۔ اور اس کے خط مراجعت کو منقطع کردے۔ اس دستہ نے چند جماعتوں کو مصروف پیکار کیا۔ ۲۱۔ لانسرز کے دو تریوں نے غنیم کے چند گروہوں پر حملہ کیا۔ جو نہر مجنی کو کھلی جگہ پر عبور کررہے تھے مگر غنیم نے اس دستے کے بائیں بازو کے گرد گھومنے کی کوشش کی تاکہ اول پیدل برگیڈ کے کیمپ تک جا پہنچے۔ مگر ۹ بجکر ۳۵ منٹ پر ۲۱ و ۲۲ لانسرز کو حکم ملا کہ غنیم پر کھلے میدان میں حملہ کرے۔ یہ وہی حملہ تھا جس میں وہ نقصانات ہوئے۔ جن کا پہلے تذکرہ ہوچکا ہے۔ ۲۱۔ لانسرز کے حملہ میں اول لانسرز کے دو دستوں نے بھی بہت امداد پہنچائی۔ یہ دستے اول پیدل برگیڈ کے میسرہ پر کارروائی کررہے تھے۔ انہوں نے حملہ کی تیاری دیکھ کر نہر کے اوپر سے خود بھی حملہ کردیا۔

ان تینوں فوجوں نے بہت کچھ کشت و خون کیا۔ اور ان کے حملوں سے غنیم اول برگیڈ کے کیمپ پر حملہ کرنے کی مزید کوشش سے رُک گیا نہر کے مشرق کی طرف دستہ کی از سر نو ترتیب عمل میں آئی اور وہ آتشباری کرتا ہوا اپنی جگہ پر قایم رہا۔ حتی کہ پھر اپنے کیمپ کی طرف واپس ہوگیا۔

ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے صبح تک ڈویژن کے توپخانے نے پیدل برگیڈوں کے حملوں میں ایک مقام سے جو قصبہ شبقدر کے نواح میں تھا مدد دی۔ توپخانہ ساڑھے نو بجے صبح آگے بڑھا۔ اس نے ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر مزید ترقی کی۔ اور ساڑھے بارہ بجے تک حاصل کردہ مقام پر جم کر غنیم کے پڑاؤ۔ سنگھروں، موضعات اور قرب و جوار کے ٹیلوں پر گولہ باری کرتا رہا۔ جب پیدل فوج کیمپ کی طرف ہٹ گئی تو توپخانہ بھی ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو اپنی سابقہ جگہ پر آگیا۔ اور دو بجے بعد دوپہر قلعہ شبقدر میں پہنچ گیا۔

غنیم کے نقصانات کا اندازہ وہی ہے جو پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ یعنی اس کے ۱۵۰ مقتول و مجروح ہوئے ہیں۔ ہماری سپاہ کے ۲۲ مقتول اور ۸۹ مجروح ہوئے۔ ۶ ستمبر کو ہماری سپاہ پھر موقع جنگ کی طرف گئی۔ مگر غنیم کی کوئی جمعیت نظر نہ آئی۔ نہ اس کی کوئی مزاحمت ہوئی۔

پولیس پر فیر

بلاسپور سے خبر موصول ہوئی ہے کہ پولیس اور چند مسلح اشخاص کے مابین سخت فساد ہوا جس کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ پولیس کو اطلاع ملی کہ مسلح اشخاص جو اجنبی سے معلوم ہوتے ہیں بغیر کسی ظاہری مقصد کے علاقہ میں گھومتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ پولیس اُن کی گرفتاری کے درپے ہوئی۔ مسلح اشخاص نے پولیس پر فیر کئے۔ اور طرفین کے بہت سے آدمی زخمی ہوئے اجنبیوں میں سے ۳ شخص مجروح ہوئے۔ جن میں سے ایک کہا جاتا ہے کہ موقع ہی پر مرگیا۔ لیکن اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ حکام کی طرف سے کئی آدمیوں کو زخم پہنچے۔ ڈسٹرکٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موقع واردات پر موجود تھے۔ کمشنر عنقریب بلاسپور میں پہنچنے والا ہے۔

خریداران مدینہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ یہ واضح رہے کہ ۵۰۵ نمبر خریداری نہیں ہے مینجر

مکتوب وُوکنگ (انگلستان)

عید مبارک

لفٹنٹ بیری گفرڈ صاحب بہادر ڈڈلی رائٹ صاحب اور ایک خاتون کا مشرف باسلام ہونا

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اُس نے اِس عید الفطر کو بھی ہمارے لیئے بڑا با برکت کیا۔ اور توقع سے کہیں بڑھکر اِس کا اثر پیدا کیا۔ کوئی چار سو آدمی کا مجمع ہوا۔ اس مجمع کے لئے مسجد اور صحن مسجد کفتی نہوئے مسجد سے باہر نماز ادا کرنے کا تہیہ ہوتے دیکھ کر ہماری ایک نومسلم بہن کو بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ انہوں نے مسجد کو رنگ برنگ پھولوں اور سبز پتیوں اور خوشنما گلدانوں سے اور سنہری عربی قطعات سے عروس کی طرح مزین کر رکھا تھا مسجد کے صحن سے ملحق اپنے مکان کے سامنے ایک اپنا میدان ہے قدرت نے اُس پر سبز قالین بچھا رکھا ہے اِس میدان کے تین طرف صنوبر کے درخت گھنی قطاروں میں نمازیوں کی حفاظت کے لیئے با ادب قیام میں تھے۔ مجمع تو بڑا تھا ہی اہل ووکنگ اور اہل لندن کے زائرین نے تمام اِس میدان کو جو ۱۵۰ فٹ چوڑا اور تقریباً ۲۰۰ فٹ لمبا ہے معمور کر دیا۔ لندن اور ووکنگ کے اخبار نویسوں کو دعوت دی رکھی تھی۔ سات نامہ نگار اور چار مصور پیچھے سے فوٹو لینے والے اور متحرک تصاویر تیار کرنے والے موجود ہوئے۔ یہ مجمع صبح دس بجے سے لیکر شام تک اس میدان میں رہا۔ یوم عید کے پیشتر برابر ایک ہفتہ بارش رہی اور اسی طرح اس کے بعد بھی جاری ہے۔ خدا نے خاص فضل کیا کہ عید کے دن مسلمانوں کی یاوری کی کہ بارش کو تھامے رکھا۔ ہر انگریز کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔ کہ مسلمانوں کی خاطر خدا تعالیٰ نے آج سورج کو حکم کر رکھا ہے کہ روشن رہے۔ اور میلہ والوں کو ہشاش بشاش رکھے۔ ہم تمام دن خدائے تعالیٰ کی حمد گاتے رہے۔ کہ اُس نے ہم پر بڑے فضل کئے۔ ورنہ ہمارے پاس مکان ہی کہاں تھا جس میں یہ لوگ پناہ لیتے۔

ہندوستانی سپاہیوں کو بھی گورنمنٹ نے مسجد ووکنگ میں نماز عید ادا کرنے کے لیے بھیجا۔ اُن کے انتظار میں سوا گیارہ بج گئے۔ نماز عید کے لئے پانچ صفیں آراستہ ہوئیں۔ مولوی عبد المجید عرب اپنے عربی لباس میں الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکار رہے تھے۔ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ بلند آواز سے تکبیریں کہی گئیں اور تمام کا تمام مجمع آواز بلند تکبیرات پکارنے لگا یہ ایک عجیب سماں تھا اور عجب اسلامی شان تھی۔ جو نمازیوں پر اور حاضرین پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکتی تھی نماز کے اختتام پر خطبہ ہوا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت علی خلق اللہ و رحمت اللعالمین ہونے کا ذکر تھا حضور علیہ الصلوٰۃ رب العلمین کی طرف سے رحمۃ اللعالمین ہو کر تشریف لائے۔ اور آس سرکار نے توحید سے تمام اقوام کو ایک کر دیا۔ عید کے دن چالیس کروڑ مسلمان اللہ تعالیٰ کی توحید کے آوازے بلند کرتے ہیں۔ اور مختلف اقوام اور مختلف ممالک اور مختلف مراتب کے مومنین اخوت کی لڑی میں منسلک ہو جاتے ہیں مجمع مسجد ووکنگ سے اہل انگلستان کے لئے سبق ہے۔ کہ اس میں مصری، سوڈانی شامی، بغدادی، ایرانی، عربی، ہندی، روسی، انگریزی مسلمان بلا تفریق شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اِس میں ہندوستانی شہزادے۔ اور نواب زادے ہیں اور مصری شہزادی صاحبہ بھی موجود ہے۔ لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہم ہیں اور مسٹر یوسف علی صاحب سابق ڈپٹی کمشنر اور مسٹر لطیفی صاحب اور رائٹ آنریبل جسٹس عبد الرحیم صاحب جج ہائی کورٹ مدراس۔ پروفیسر ہارون مصطفیٰ لیون اور تمام مراتب اور حیثیتوں کے بزرگ عملی رنگ میں دکھا رہے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصبحتم بنعمتہ اخوانا میں کس قدر کامیابی حاصل کی اور کس قدر ہم پر احسان اور فضل کیا۔

اس دن چالیس کروڑ مسلمان خیرات کریں گے اور ایک دن کے بچہ کا صدقہ بھی لازمی ہے۔ تاکہ تنگدست لوگوں کی مدد کی جائے۔ جہاں العظمۃ لا معبود کا سبق دیا۔ اور خدا واحد و یگانہ کی عبادت اور تکبیریت کا سبق دیا۔ اُس کے ساتھ الشفقۃ علی خلق اللہ کا سبق بھی عملی رنگ میں سکھایا۔ اور یہی دو رکن ہیں اسلام کے۔ اِس کے بعد چند نصائح اردو زبان میں ہندوستانی سپاہیوں کے لیے بھی ضروری تھیں جو عرض کی گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سفر میں دعا قبول ہوتی ہے اور فرمایا صف کارزار میں دعا قبول ہوتی ہے۔ سپاہیوں کو دونوں موقعے خدا تعالیٰ نے عطا کئے ہیں۔ اگر آپ لوگ رو رو کر الحاح و تضرع کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑائیں تو اسلام کا بول بالا ہو جائے۔ اس وقت آپکا امتحان ہے۔ جس طرح حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتحان ہوا۔ اُن کے لئے اگر ایک زلیخا تھی تو یہاں سیکڑوں زلیخا گرد و پیش ہیں۔ اگر اپنے تئیں عفیف رکھو گے اور اپنے ایمان پر خاک نہ ڈالو گے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور پسند کئے جاؤ گے یوسف بننے کے موقع ہر شخص کو میسر نہیں آتے میرے پاس تمہاری رپورٹیں آتی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کے چلن پر کسی قسم کے دھبے کی رپورٹ میرے کان میں پہنچے

خطبہ کے بعد دوسرا خطبہ نماز جمعہ کا مختصراً پڑھا گیا۔ اسکے بعد عید مبارک کے کلمات اور مصافحہ اور معانقہ شروع ہوا جس میں شہزادے اور لارڈ عام لوگوں اور سپاہیوں سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ اِس نے اسلامی اخوت کا بڑا نقشہ کھینچا۔ اِس کے بعد اہل جلسہ کے سامنے کھانا رکھا گیا اتنے بڑے مجمع کے کھانے کا انتظام اس ملک میں بہت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ سے زیادہ اس اہتمام میں صرف ہوا۔ دو قسم کا قورمہ جسمیں مٹر اور آلو ڈالے گئے تھے۔ اور سویاں تمام مجمع کے لئے مہیا تھیں اگر ہند میں اِس عید پر ہر شخص سویاں نوش کرتا ہے۔ تو انگلینڈ میں بھی اس دن حاضرین میں سے ہر ایک شخص کو سویاں دودھ مکھن اور بالائی کے ساتھ سیر ہو کر کھانے کا موقع ملا۔ ہندوستانی سپاہیوں کو سویاں اور قورمے سے سیر ہوتے دیکھ کر بار بار الحمد للہ رب العلمین زبان پر جاری ہوتا تھا۔ تمام مسلمانوں کا اور حاضرین کا ایک جگہ کھانا کھانا دوسرا اسلامی تعلیم کی برکات کا سبق لوگوں کے لئے تھا۔ اس مجمع کے اہتمام نے۔ اور فکر نے میری کمر کو ہفتہ بھر سے ٹیڑھا کر رکھا تھا۔ لیکن اس دن نہ صرف بوجھ ہلکا ہوا بلکہ بڑی خوشی ہوئی کیونکہ ہر چیز کافی تھی۔ کھانے کے بعد ایک شاندار مجمع معہ ہندی بہادروں کے ووکنگ کے بڑے بازار میں سے گذرا۔ اِسکا نتیجہ خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ ہوگا۔

پانچ بجے نماز عصر ہوئی۔ اور اُس کے بعد ٹی پارٹی دی گئی جس نے شام تک مجمع کو مشغول رکھا۔ اس تمام کارروائی میں اپنے ہندوستانی بھائیوں کے لئے تو خوشی ہی خوشی کا سامان تھا۔ نومسلم مردوں اور خواتین کے ازدیاد ایمان کا موجب تھا۔ اور حاضرین کے لئے ایک عجب نظارہ اخوت تھا۔ انگریز مرد اور خواتین نے تو فرداً فرداً کہا کہ ہمنے اپنی عمر بھر میں یہ رنگ نہیں دیکھا۔ اور عجائبات کا نظارہ کرتے کرتے آنکھیں تھک گئیں تھیں۔ اور بہت سے ہندی بھائیوں نے بھی کہا کہ ہند کی عید بھی کسی مقام پر اسکو نہیں پہنچتی ہوگی۔ شام کے وقت لوگ خوشی خوشی الوداع کہتے ہوئے تشریف لے گئے۔ صرف پچیس آدمی رات کے کھانے پر موجود تھے۔ نومسلم بھائیوں اور بہنوں نے اِس موقع پر اتنی بڑی خدمت کی ہے کہ اُن کا احسان میں اتار نہیں سکتا۔ اتنے مجمع کے لئے برتنوں

کو صاف کرنا۔ چاقو اور کانٹوں کا رگڑنا، چائے کے پیالوں وغیرہ کا صاف کرنا۔ اور کھانا کھلانا۔ اور مہمانوں کی خدمت میں صبح سے رات تک کھڑے رہنا۔ بہت بڑے اخلاص اور ثواب کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے فضل کرے۔ آمین۔

صبح کے وقت کیا دیکھتے ہیں تمام انگلینڈ میں مسجد ووکنگ کی نماز اور میلہ کا ذکر ہے۔ اور چار پرچوں میں مختلف ہئیت کی تصاویر ہیں۔ ڈیلی مرر اور گرافک نے اپنے پہلے صفحات کو ان تصاویر سے مزین کیا۔ اور دو اخباروں کی تو بیس لاکھ کے قریب اشاعت ہے۔ دوسرے دو اخبارات کی اشاعت ان سے ذرا کم ہے۔ اور تین اور پرچے ہیں جن میں تصاویر نہ تھیں۔ صرف الفاظ میں نقشہ کھینچا تھا۔ متحرک تصاویر کا تماشا متعلق میلہ عید و نماز تمام انگلستان میں جاری ہوگیا ہے۔ جو بہت بڑا اشتہار ہے۔ جو اشتہار کا کام دیگا۔ ہم اگر ہزاروں روپیہ بھی صرف کرتے تو اتنا بڑا اشتہار اور اس پایہ کا اشتہار انگلستان کے ہر شہر میں نہ پہنچ سکتا۔ اصحاب ہند کے لئے میں نے دو تصاویر اسلامک ریویو و مسلم انڈیا کے ستمبر نمبر میں دیدی ہیں۔ یہ رسالہ عزیز منزل نولکھا لاہور سے مل سکتا ہے۔ یہ خدا کے افضال کی باتیں ہیں۔ اُس کا اپنا یہ تصرف ظہور پذیر ہے۔ فالحمد للہ رب العلمین۔ اُس نے ہمیں بڑے بڑے سجدات شکر بجا لانے کا موقع دیا ہے۔ دل شکر اور خوشی سے لبریز ہے۔ ہم نے تو اس بیج کا پھل بھی دم نقد کھا لیا۔ لفٹنٹ ہیری گفرڈ صاحب بہادر مسلمان ہوئے جن کا اسلامی نام محمد اسد اللہ صاحب رکھا گیا۔ ایک زبردست اڈیٹر مسٹر موڈلی رائٹ مسلمان ہوئے جن کا مضمون آپ نے اسلامک ریویو کے اگست نمبر میں پڑھ لیا ہوگا۔ اور دوسرا مضمون رسالہ ماہ ستمبر کے لئے اُنہوں نے بھیجا ہے۔ اُن کا نام محمد صادق رکھا گیا۔ اور ایک خاتون نے خود اپنا نام "عائشہ" رکھا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آگئیں۔ فالحمد للہ رب العلمین

عید مبارک! والسلام مولوی صدر الدین بقلم بلال نور احمد

بہن کا خط بھائی کے نام

گورستان شاہجہاں آباد

عزیز میاں صرف اتنے قصور پر کہ اماں جان کا دیا ہوا ترکہ خوشی سے قبول کرلیا۔ پورے آٹھ سال تمہاری صورت کو ترسی اور آخر وقت ترستی پھڑکتی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ جس دنیا نے تمہاری آنکھوں پر خود غرضی کے پردے ڈال دیے وہ آج مجھ سے چھوٹ گئی۔ مگر تمہارے سامنے موجود ہے۔ اور گو میری آرزو نہیں کہ ماجائے بھائی پر یہ وقت آئے۔ مگر پیارے عزیز! خدا تمہاری عمر دراز کرے جو وقت مجھ پر گزر گیا۔ وہ تم پر آنے والا ہے جس طرح میری آنکھیں اس حالت میں کہ سانس سینہ میں تھا پیارے بھائی کی صورت کو چاروں طرف ڈھونڈھ رہی تھیں وہ خدا دشمن کو نہ دکھلائے۔

عزیز میاں وہ جنتی بیوی جس کے کلیجہ پر میں اور تم دونوں دنوں اور راتوں لوٹے جس کا خون جگر پی کر ہم دونوں پلے اور بڑے ہے جس کے سایہ عاطفت میں ہم نے پرورش پائی جب ہم سے ہمیشہ کو جدا ہوئی۔ اور قدرت نے ایک ایسا رفیق ہم سے چھین لیا جس سے بہتر دوست میسر آنا ناممکن تھا ایک ایسا شفیق ہم سے جدا کر دیا جس کے بعد شفقت کی توقع فضول تھی۔ تو اس مرحوم کی یادگار اس بیگم کی نشانی ہم دو بھائی بہن باقی رہے

عزیز! دنیا میرے اور تمہارے دونوں کے سامنے تھی۔ گو ننھی والا منّا اماجان نے مجھکو دیا۔ مگر کیوں بھیا۔ صاحب اولاد ہو! اما کی ممتا دونوں کے لئے ایک تھی۔ تم مرد تھے۔ ماشاء اللہ کمانے والے اور میں رانڈ بیوہ! خدا مرنے والی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کہ سب سے بھی کم دیا۔ کہ تم کو ناگوار نہ ہو۔ باپ دادا کی کمائی میں خفا ہونا بشرع اسلام کے موافق میرا بھی کچھ حصہ تھا نہ تھا؟

ماجائے بیرن! میں بھی تھی عزیز سر بدلے کا سر اور ما بدلے کا بھائی تک گر تم ایسے فرنٹ ہوئے کہ دکھیاری بہن کو آخر وقت شکل تک نہ دکھلائی۔ بھائی جان آلہی دودھوں نہائیں اور پوتوں پھلیں۔ تم اور وہ بچوں کی بہار دیکھو گر عزیز میاں دم واپسیں بہت نازک وقت ہے۔ میں تمہارے دودھ کی شریک تھی میں نے اور تم نے ایک پیٹ میں پاؤں پھیلائے تھے۔ میں اور تم ایک درخت کے پھل ایک شاخ کے پھول تھے۔ جب حالت نزع شروع ہوئی وہ جسم جو بچپن اور جوانی کی منزلیں طے کرکے اب ضعیفی میں بیجان ہونے کے قریب پہنچا ٹھنڈا ہو رہا تھا۔ ہاتھ پاؤں جو ہر دم و ہر لحظہ یار و مددگار رہے ساتھ چھوڑ رہے تھے۔ اور وہ جان جو سب سے زیادہ پیاری تھی نکلنے کو آمادہ ہوئی تو خدا شاہد ہے صرف ایک صورت کے دیکھنے کا ارمان تھا۔ ماں جس کے سپرد کر گئی تھی۔ اور باپ کے نام کو جو زندہ کرنے والا تھا۔

ہائے عزیز عزیزوں کے ہاتھ سے شہد کا آخری گھونٹ حلق میں پہنچا مگر میسر ہوا تو تمہارے ہاتھ کا۔

کیوں! پیارے بھائی! دودھ کی شرکت یہی تھی کہ ایک محلہ میں ماجائی بہن دنیا سے رخصت ہو رہی ہو اور تم آکر اول منزل بھی نہ کرو۔

عزیز میاں: مرنا برحق ہے! میں مرچکی اور تم کو مرنا ہے۔ مگر غور کرو کہ بدنصیب بہن کی روح جو تمہاری صورت میں اٹکی ہوئی تھی کس طرح نکلی ہوگی اور یاد رکھو فانی دنیا ساتھ رہنے والی نہیں خدا نہ کرے کہ تم اس ناپائیدار دنیا سے اس طرح جاؤ کہ کسی پیارے کی صورت کو ترسو اور اس کی صورت دیکھنی نصیب نہ ہو۔

(عصمت)

افکارِ یاس

جہاں کا ہر ادائے شوخ میں مطلب ادا ہوتا — اگر میری طرح سے نامرادی مدعا ہوتا
کوئی بالفرض اگر دنیا میں غم ناآشنا ہوتا — تو وہ ناآشنائے رنج و غم انسان کیا ہوتا
کمالِ عشق ہی خواری وہ کیوں عاشق سے بری تھی — ستم اک نازِ الفت تھا بھلا دشمن پہ کیا ہوتا
شب فرقت نہ پہنچا کوئی بھی فریادِ بیکس کو — خدا کے درد ہمت باندھکر تو ہی اٹھا ہوتا
مجھے کھویا ہی تھا حیرت نے تشخیص مظاہر میں — سنبھالا تیرے جلووں نے بہت ورنہ گرا ہوتا
وہاں تو ذبح کرنا تھا یہاں شوق شہادت تھا — گلے پر جس طرح خنجر ہے خنجر پر گلا ہوتا
ہمیں خود بڑھ گئے مقتل میں ورنہ جذبِ دل کہ — قدم آپ کے خود بیساختہ قاتل گرا ہوتا
یہ کچھ آپے میں رہنا بھی تو اک آشوب فاں ہے — اٹھاتے ہم نہ پردہ کو تو پردہ ہی رہا ہوتا
فقط اک حرفِ مطلب تھا جو آج اک معجزہ ٹھہرا — زمانہ کس لئے سنتا جو تم نے سن لیا ہوتا

لگاتا یاس اپنے نام کو کس واسطے دھبا
وگرنہ مدعا سو بار پورا ہوگیا ہوتا

ھنگامۂ عالمگیر

شط العرب کے نقصانات

۱۲ ستمبر ذیل کے مزید ہندوستانی نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے۔

مقتولین: میجر ڈبلیو ایچ پنگلن (رسالہ نمبر ۱۲) لفٹنٹ ایل آئی ایل تھارٹن (رسالہ نمبر ۱۶) دوم لفٹنٹ ایل ڈبلیو بانسن (۲۶ ۹ برار انفنٹری)

مجروحین - لفٹنٹ پی سی سکوڈیمور - لیفٹیننٹ ای سی شیلپز (۱۱۔ راجپوتان)

بلغاریہ اور ٹرکی کے تعلقات

ارمنوں کا وفد

لندن ۱۲ ستمبر صوفیہ کا ایک تار مورخہ ۶ ستمبر مظہر ہے کہ ارمنوں کے ایک وفد نے بلغاری ممبران پارلیمنٹ اور اخبار نویسوں کی تائید و حمایت کی وزیر اعظم سے درخواست کی کہ ترکی ارمنوں کی حمایت میں جن کی حالت نہایت قابل رحم ہے باب عالی کو توجہ دلائے۔ میو سیو ریڈوسلیوف نے جواب دیا کہ میں بلغاری سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو ہدایت کرونگا کہ اس کے متعلق باب عالی میں مناسب درخواست پیش کرے۔ اور مجھے یقین ہے کہ باب عالی بلغاریہ کے دوستانہ مشوروں پر مناسب توجہ کرے گا۔ کیونکہ ٹرکی اور بلغاریہ کے تعلقات آجکل نہایت۔

روس کی عظیم جدوجہد

شملہ ۱۲ ستمبر (وزیر ہند کا تار) شمالی اور جنوبی ہر دو حصوں میں روسی جوابی حملے کر رہے ہیں اور وسطی حصہ سے بتدریج پسپا ہو رہے ہیں۔ روسی سپاہ کی عام حالت سکوت آمیز اطمینان کی ہے۔ اور متفرق حملوں میں رفتہ رفتہ انہیں کی طرف سے ابتدا ہونے لگی ہے۔ ڈونیا کے مغربی علاقہ میں ریگا اور فریڈرک سٹیٹ کے مابین روسی پیشقدمی کر رہے ہیں۔ جیکب اسٹیٹ کے مغرب میں لڑائی ویسی ہی شدت کے ساتھ جاری ہے اور ڈوینسک کے مغرب میں ۳۰ میل کے محاذ پر ہراولی دستوں کی لڑائی جاری ہے۔ غنیم نے ڈوینسک اور کوونو کے قریباً وسط میں ریلوے لائن پر معتدبہ جمیعت کے ساتھ پرزور جارحانہ کاروائی شروع کردی نیزولنا کے شمال مغرب میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر پیدل سپاہ اور رسالہ سے حملہ کیا۔ گروڈنو کے جنوب مغرب میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر غنیم نے توپخانہ کی پرزور آتشباری کی مدد سے سکائیڈل کے قریب روسی مورچوں پر حملے کیے مگر پسپا کیے گئے۔

مغربی رزمگاہ میں جرمنوں کے حملے

مغربی رزمگاہ سے ارگون اور واسجیز کے علاقوں میں شدید جنگ ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ارگون میں جرمنوں نے بھاری توپوں کی مدد سے لا فانیٹن اور چارسیر کے نالے پر گولہ باری کی۔ اور اس کے بعد حملہ کرنے کی کوشش کی مگر انہیں بہت جلد پسپا کر دیا گیا۔ واسجیز میں جرمنوں نے منسٹر کی شمالی بلندیوں پر حملہ کیا اور زہریلی گیسوں کے گولے استعمال کیے آتشین سیال کی وجہ سے فرنچ سپاہ نے ایک لائن کو خالی کر دیا۔ مگر بعد میں جوابی حملہ کر کے کھوئی ہوئی خندقوں پر پھر قبضہ کر لیا۔ اور جرمنوں کو پسپا کر دیا۔

اٹلی کے تمام محاذ پر خفیف مگر اہم معرکے وقوع میں آ رہے ہیں جن میں عموماً اطالیوں کا پلہ بھاری رہتا ہے۔

کیمپین پر گولے گرائے گئے

پیرس ۱۱ ستمبر۔ دو جرمن ہوائی جہازوں نے کیمپین پر گولے گرائے اور بالخصوص ہسپتالوں کو نشانہ بنایا مگر نقصان جان نہ ہوا۔ فرنچ لائنوں میں بمقام سانٹر ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ اور ہوا باز گرفتار کر لیے گئے چھ جرمن ہوا بازوں نے سینٹ مین ہولڈ کی طرف پرواز کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہماری آتشباری کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ گئے۔

شدید اور مسلسل گولہ باری

لندن ۱۱ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ نیوول اور راکلن کورٹ پر پیزا پیرس کے جنوب اور ایمارچی کے مشرق میں اور لورین کے محاذ پر رات بھر شدید اور مسلسل گولہ باری ہوتی رہی۔ دیگر مقامات پر محض بموں کی لڑائی ہوتی رہی ہے۔

لندن ۱۲ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آرٹوئس کے محاذ پر اور رائے کے مضافات میں توپخانہ کی شدید آتشباری جاری ہے۔ غنیم نے دریائے این اور مارن کی درمیانی نہر پر اچانک حملے کرنے کی کوشش کی مگر بالکل ناکام رہی۔

یونان کی تیاریاں

لندن ۱۲ ستمبر۔ یونان اپنے تمام افسر باہر سے واپس بلا رہا ہے۔

ترکوں کی شدید گولہ باری

لندن ۱۳ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ پانچ روز سے دردانیال میں خاموشی طاری ہے ترکوں نے شمالی حلقہ میں مختلف حصوں پر شدید گولہ باری کی۔ مگر اپنی خندقوں سے باہر نہ نکلے جنوبی حلقہ میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہیں آیا بجز اس کے کہ ہماری خندقی توپوں نے موثر گولہ باری کی اور دو چھوٹے قلعوں کو تباہ کر دیا۔ اور غنیم کو معتدبہ نقصان پہنچایا۔

بحیرہ اسود میں جرمن آبدوز کشتی

پیٹروگراڈ ۱۳ ستمبر۔ روس کا ایک گشتی جہاز ساحل کریمیا کے قریب ایک جرمن آبدوز کشتی سے دوچار ہوا جس پر گولے پھینکے گئے تو جلدی سے پیچھے ہٹ گئی۔

توپخانہ کی آتشباری جاری ہے

پیرس ۱۲ ستمبر۔ آرٹوئس کے علاقہ میں باستثنائے نیوول بدستور توپخانہ کی لڑائیاں وقوع میں آ رہی ہیں۔ اسی طرح شمپین میں اور دنیگ میوز اور موزل کے درمیان اور لورین میں بھی آتشباری جاری ہے۔

نہر پنامہ کی بندش

لندن ۱۳ ستمبر۔ نہر پنامہ میں اب ۲۹ فٹ گہرا پانی ہے اور جو جہاز جال میں وہاں رکے پڑے تھے اُن میں سے ، انہر میں سے گذر گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ عنقریب سابقہ حالت برقرار ہو جائیگی۔

کاریگر اور جنگ

لندن ۷ ستمبر۔ تاجروں کی اتحادی انجمنوں کی کانگریس کے جلسہ میں بمقام برسٹل مسٹر سیڈن نے بحیثیت صدر جلسہ جنگ کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے بلجیمی مزدوروں کے وکلا سے اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ ان کے برطانی رفقا اس امر پر کمربستہ ہیں۔ کہ صلح سے پیشتر بلجیم انہیں واپس دلا دیا جائے۔ یہ لڑائی آزادی کی آخری جدوجہد ہے پروشیا کی جنگجویانہ سپرٹ اور اس کے لوازم یعنی قتل و غارت اور بے رحمی کا استیصال ضروری ہے۔ انہوں نے برطانیہ میں بھی کسی قسم کی جابرانہ جنگجوئی پر اظہار ...

اور بتایا کہ اس وقت فوج میں کاریگروں کی نہایت کثیر تعداد موجود ہے۔

آسٹروی جرمن افواج کی جارحانہ کارروائی

شملہ ۱۴ ستمبر (وزیر ہند کا تار) گلیشیہ میں روسیوں نے غنیم کے مقابلہ میں جارحانہ کارروائی کر کے جنوب کی طرف آسٹروی جرمن افواج کی پیشقدمی روک دی ہے اور شمال کی طرف ان کی شدید مزاحمت جرمن پیشقدمی میں سخت رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

روسیوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ریگا اور فریڈرک اسٹیٹ کے علاقہ میں روسیوں نے جارحانہ کارروائی اختیار کی۔ یہاں سے جرمن تین اطراف سے ڈونسک پر فوج کشی کر رہے ہیں۔ اول سودی نیوز کی طرف سے جو ۹۰ میل شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ دوم سکوپزکی سے جو ۵۵ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور سوم دلکومیر سے اور یانی کی طرف جو جنوب مغرب میں ۴۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آخری سمت میں روسیوں کو پیچھے ہٹنا پڑا ہے اور جرمن زبردست کمک پہنچ گئی ہے برابر پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن ولنا سے ڈونسک کو جانے والی ریلوے لائن پر پوڈبروس اشٹن کی سمت میں جو ولنا سے ۲۶ میل شمال مشرق کی طرف واقع ہے پرزور حملہ کر رہے ہیں

جرمن پیشقدمی کی روک تھام

جرمنوں کے شدید جارحانہ حملوں کے باوجود روسی سپاہ ان کی پیشقدمی کی روک تھام کر رہی ہے۔ سکائنڈل کے علاقہ میں جو گرودنو کے مشرق و جنوب مشرق کی طرف واقع ہے خونریز جنگ وقوع میں آئی۔ قیدیوں کا بیان ہے کہ جرمن حال کی لڑائی میں حد سے زیادہ تھک گئے ہیں۔

روسیوں نے دریائے نیمن کے محاذ سے کسی قدر پیچھے ہٹ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر برابر غنیم کی پیشقدمی کو روک رہے ہیں۔ جرمن دریائے زنولا سکا کے علاقہ میں شدید حملے کر رہے ہیں۔ یہ دریا جنوب سے شمال کی طرف سلونم کے قریباً ۲۰ میل مغرب کی طرف بہتا ہے۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کو عبور کر گئے ہیں پنسک کی سمت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ رودنو کے علاقہ میں غنیم کو کمک پہنچ گئی ہے۔ اور اس کی پیشقدمی جاری ہے۔ مشرقی گلیشیہ کے علاقہ ٹارنوپول میں روسیوں نے ۹۲ افسر اور ۴۲۰۰ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔ اور شدید نقصان کے ساتھ غنیم کے حملے پسپا کر رہے ہیں

مغربی رزمگاہ کے واقعات

مغربی رزمگاہ میں دونوں طرف سے توپخانہ کی شدید گولہ باری جاری ہے۔ غنیم کے ہوائی جہازوں نے کمپین پر گولے پھینکے۔ اور فرانسیسی ہوائی جہازوں نے برٹیل کے ہوائی شیڈوں پر بھاری گولے پھینکے۔

غنیم کے زپلین ہوائی جہازوں نے مشرقی ساحل پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور بم گرائے۔ مگر کچھ نقصان نہوا۔ اور نہ کوئی جان ضائع ہوئی۔

اطالی محاذ پر کہر کی وجہ سے طرفین کی گولہ باری میں عظیم رکاوٹ پیدا ہوئی

جنوبی گلیشیہ میں جنگ

لندن ۱۴ ستمبر۔ آسٹریا کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی گلیشیہ میں روسی سپاہ کے حملہ کے بعد جو لڑائی وقوع میں آئی۔ وہ اس قدر شدید تھی کہ اکثر دست بدست جنگ تک نوبت پہنچ گئی۔ اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ آسٹروی جرمن افواج رات کے وقت دریائے سٹریپا کے مورچوں کی طرف ہٹ آئیں

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے غنیم کے توپخانہ کی موسلا دھار آتشباری کے باوجود پھر ٹارنوپول کے علاقہ میں کسی قدر ترقی کی۔ اور مشین توپیں اور قیدی گرفتار کئے۔ اور جرمنوں کو پسپا کر دیا۔ جو شمال کی طرف پیچھے ہٹ گئے۔ غنیم نے دریائے سیرتہ کے زیریں حصہ پر بدیں غرض حملہ کیا کہ مغرب کی طرف روسیوں کی پیشقدمی کو روکے مگر شدید جنگ

کے بعد اس نے پھر شکست کھائی۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عام طور پر آسٹروی جرمن سپاہ جارحانہ کارروائی کرنے کی کوشش کر رہی ہے جس میں وہ فائدہ کے مقابلہ میں بدرجہا زیادہ نقصان اٹھا رہی ہے۔

جرمنوں نے روسی ریلوے کو کاٹ ڈالا

غنیم نے ڈونسک کے مغرب اور جنوب مغرب میں پرزور حملہ کر کے شدید لڑائی کے بعد نو دو وسوین زیانی کے مابین غنیم کے دباؤ کی وجہ سے روسی سپاہ پیچھے ہٹ گئی۔ جرمن جنہیں عظیم کمک پہنچ گئی ہے۔ سکائنڈل کے مشرق میں نہایت شدت سے حملے کر رہے ہیں روسی توپخانہ نے ہر جگہ عقب کی جنگی کارروائی میں نہایت سرگرمی دکھائی اور غنیم کو روسیوں کی شدید مزاحمت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ آخر روسی سپاہ مقررہ تجویز کے مطابق باقاعدگی سے پیچھے ہٹ آئی۔ اور غنیم کے حملوں کا اس پر کچھ اثر نہ پڑا۔

۲ اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن کاٹ دی ولنا اور دو دوسرے ... ڈالی ہے

امریکہ و جرمنی

واشنگٹن ۱۳ ستمبر۔ امریکہ اور جرمنی کے تعلقات منقطع ہو جانے کے اندیشہ سے کاؤنٹ برنسٹورف سخت خائف ہو گیا ہے۔ اور اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ کل اس معاملہ کی نزاکت حد کو پہنچ جائے گی۔ کاونٹ برنسٹورف نے جنگ کے متعلق جو دھمکی دی ہے اس پر بہت کچھ منحصر ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بیانات کی صحت سے انکار کر دیگا۔ مگر حکام کا خیال ہے کہ کاونٹ مذکور محکمہ خارجہ کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے اور انقطاع تعلقات کو روکنا چاہتا ہے

جرمن فوجی اتاشی کپتان وان پین ڈاکڑ ڈمبا کی سی کارروائیوں کی وجہ سے غالباً کسی اور عہدہ پر تبدیل کر دیا جائے گا۔ یا اسے رخصت پر جانے کی اجازت دیدی جائے گی جس کے بعد وہ کبھی واپس نہ آئے گا۔

کاونٹ برنسٹورف سے جواب طلب کیا گیا

۱۴ ستمبر۔ کاؤنٹ برنسٹورف نے مسٹر لانسنگ کی ملاقات سے فراغت پانے کے بعد اپنے ملاقاتیوں سے بیان کیا کہ میرے خیال میں جہاز عربک کے معاملہ کا نتیجہ اچھا نکلے گا دیگر ذرائع سے بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر لانسنگ نے اس بات پر زور دیا کہ کاؤنٹ برنسٹورف اس امر کے متعلق قطعی ثبوت پیش کرے کہ جرمنی خلوص دل سے مسافروں کے جہازوں کا احترام کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ کاونٹ برنسٹورف نے برلن سے خط و کتابت کرنے کے لئے مزید مہلت مانگی ہے۔ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں میں مایوسی کی حالت پائی جاتی ہے۔

اقتباسات

اُمّ الالسنہ

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی)

اغلباً سال ۱۸۹۶ء میں حضرت مرشد و مجدد وقت عالی حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب قدس اللہ سرہ مسیح موعود نے ایک کتاب موسومہ "منن الرحمن" تصنیف فرمانے کا ارادہ فرمایا جس میں یہ تحقیق کی جانی تھی کہ عربی زبان سے دیگر زبانیں نکلی ہوئی ہیں۔ آپ کا مشن اگرچہ مذہبی مشن تھا۔ لیکن خدمت قرآن نے ہی آپ کو اس نادر تحقیق کی طرف متوجہ کیا۔ آپ کے زمانہ میں قرآن کی حقانیت پر ایک یہ حملہ بھی ہوا کہ جب قرآن نے "وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه" (کسی قوم کا رسول اُس قوم کی زبان میں ہی آیا کرتا ہے) کا اصول باندھ کر اپنی تعلیم کو عرب تک ہی محدود و مخصوص کر دیا۔ تو پھر اس کتاب نے عرب کے ماسوا غیر عربی زبانیں بولنے والی اقوام کو کیوں اپنے دائرہ اصلاح میں لے لیا۔ اور اپنا مخاطب کل اہل دنیا کو بنایا۔ یہ ایک صریح تناقض تھا۔ جس پر کہا گیا کہ قرآن اپنی ہی تعلیم کے مطابق منجانب اللہ نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ قرآن نے یہ امر بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اگر یہ کتاب خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو اس میں بہت اختلافات ہوتے۔ (ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیه اختلافا کثیرا) یہ حملہ ایسا نہ تھا کہ جسے مجدد وقت نظر انداز کرتا۔

قرآن کریم نے جہاں کل اقوام عالم کیطرف فرداً فرداً الہام کا آنا۔ اور ایسے الہام کے انسانی ہاتھ سے محرف و مبدل ہونے پر از سر نو الہام کا نزول تسلیم کیا ہے۔ وہاں ان سب الہاموں کی موجودگی میں اپنے نزول کی دو خاص وجوہ بتلائی ہیں۔ ایک یہ کہ نزول قرآن کے وقت قریباً کل کی کل کتب الہیہ مسلمہ محرف و مبدل ہو چکی تھیں۔ دوسرا نزول قرآن پر دنیا عنقریب اُن ایام کو دیکھنے والی تھی۔ جب مختلف اقوام عالم کے افراد ہر ملک میں جمع ہو جانے تھے ایسے وقت وحدت عامہ اس بات کو چاہتی تھی کہ سب اقوام عالم کی ہدایت کے لئے از سر نو ایک ہی کتاب آوے جس میں جہاں کل کتب سابقہ کی تعلیم کو ان کی اصل شکل میں جمع کر دیا جاوے۔ وہاں ان پر اور امور ضروریہ بھی ایزاد کر کے شریعت کی تکمیل کر دی جاوے۔ اب سوال یہ رہا کہ یہ آخری اور خاتم نبوت الہام کس زبان میں ہو۔ اصول مندرجہ بالا کے ماتحت کہ ہر رسول کا الہام اپنی قوم کی زبان میں ہی آیا کرتا ہے۔ آخری کتاب جو کل دنیا کے لئے ہو۔ اُسی زبان میں نازل ہونی چاہیئے تھی۔ کہ جو سب قوموں کی مشترک زبان ہو۔ اب اگر یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاوے۔ کہ عربی زبان کل زبانوں کی ماخذ ہے۔ تو پھر کل اقوام عالم کی زبانیں عربی یا عربی کی کوئی بگڑی ہوئی صورت ٹھہر جاتی ہیں۔ اور اس طرح قرآن کریم گویا اس زبان میں نازل ہوا ہے۔ جو اپنی شکل و صورت میں کل انسانوں کی مشترک زبان ہے اور اس طرح اعتراض بالا رفع ہو جاتا ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کی طرف خود قرآن نے "ولتنذر ام القرى ومن حولها" میں صریح اشارہ فرمایا یعنی قرآن ام القریٰ اور اس کے ارد گرد کل دنیا کو خوف دلانے کے لئے نازل ہوا ہے۔ عرب لوگ مکہ کو قدیم سے ام القریٰ یعنی شہروں کی ماں پکارا کرتے تھے۔ کیونکہ اُن کے نزدیک مکہ ہی ابو البشر کی جگہ تھا۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ کہ کل بنی نوع انسان ایک نہ ایک وقت کسی ایک ہی مقام پر آباد تھے۔ جب وہ تعداد میں بڑھے انھوں نے مختلف اکناف عالم کی طرف رُخ کیا۔ ہاں ابو البشر کی جائے سکونت کہاں تھی یہ سوال اس وقت تک لاینحل رہا ہے۔ فزیالوجی کی بنا پر ام القریٰ کی تعیین کرنے کی کوشش اس وقت تک بے سود ثابت ہوئی۔ مقابل زبان ہی ایک بہترین ذریعہ تسلیم کی گئی ہے۔ جس سے یہ سوال آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے۔ یعنی جس جگہ کی زبان کے متعلق یہ ثابت ہو جائے۔ کہ کل دیگر السنہ اُس زبان سے مشتق ہیں۔ وہی جگہ ام القریٰ کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ اب اگر عربی زبان اُم الالسنہ ثابت ہو جائے تو پھر مکہ ہی اُم القریٰ اور وہاں کی زبان میں قرآن کا نازل ہونا گویا اس کا کل امصار و دیار دنیا کی زبان میں نازل ہونا ہے چنانچہ آیت بالا میں اس طرف اشارہ کیا گیا۔ الغرض ان وجوہ پر حضرت مرزا صاحب نے اس امر کی طرف توجہ فرمائی۔ اور آپ کی ہدایت کے ماتحت ہم چند مریدان حضرت نے بعض دیگر زبانوں کے الفاظ کے متعلق تحقیق شروع کی۔ دوسری طرف حضرت اعلیٰ نے اس کتاب کا لکھنا شروع کیا کچھ ہی عرصہ بعد نئے واقعات اور اس کام سے اہم تر نئی ضروریات نے پیدا ہو کر آپ کو اس ارادہ کی تکمیل کا موقع نہ دیا۔ اور یہ مرواہاں کا وہیں رہا۔ میں کیا اور میری بساط کیا۔ کہ اس امر کو اس کمال تک پہنچا سکوں جہاں ایک مبعوث و مامور کے ہاتھوں یہ کام پہنچتا۔ چنانچہ اس کتاب کی تمہید ہی جو آپ نے لکھی۔ اور وہ ساتھ ہی ساتھ چھپ بھی گئی اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سلطان القلم کے دماغ نے اس تحقیق کے لئے کیسے کیسے نادر اصول تجویز فرمائے تھے۔ اور عربی زبان کے کیا کیا عجیب خصائص بیان کئے۔ وہ اصول انشاءاللہ ہمیں اس راہ میں ایک حقیقی راہ نما کا کام دیں گے۔ اور در اصل جو کچھ بھی میں لکھونگا۔ یہ اُس چشمہ آب زلال میں سے ایک قطرہ ہوگا۔ جہاں وہ خضر حقیقت دنیا کو اس کتاب کے ذریعہ پہنچا دیتا۔ میں تو اس اسلامی لشکر کا ایک سپاہی ہوں جس کا وہ سپہ سالار تھا۔ اور ہم جو کچھ فتوحات بھی کریں۔ سب اس کے نام پر ہیں۔ حضرت اعلیٰ کے اس ارادہ کی تکمیل ہمیشہ میرے سامنے رہی۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۲ء میں میں نے انگلستان میں اس کام کی طرف متوجہ ہونا چاہا لیکن حضرت قبلہ حکیم نور الدین صاحب قدس اللہ سرہٗ نے میرے تبلیغی فرائض کی اہمیت کے مقابل اس کام کے لئے میرا وہ وقت موزوں نہ سمجھا اب جو میں ہندوستان میں آیا تو میں نے چاہا کہ اس کام کو شروع کروں۔ لیکن آج سے دو ماہ پہلے مجھے اطمینان سے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع نہ ملا۔ امسال موسم گرما کی سختی مجھے ابتدائے جولائی میں یہاں لے آئی چنانچہ میں نے بھی پسند کیا کہ یہاں کے موسم سے فائدہ اُٹھا کر اس عظیم الشان کام کو شروع کر دوں جس کی تکمیل ہر احمدی کے ذمہ ہے یہاں اتفاق کی میں نے ایک انگریزی کتاب موسومہ بہ ہندوستان میں موجودہ مذہبی تحریکات ایک پادری ڈاکٹر (Farquhar) فرقوہار کی لکھی ہوئی دیکھی اُس نے حضرت مرزا صاحب پر جہاں اور ناپاک حملے کئے۔ وہاں حضرت مرزا صاحب کے اس دعوی کے متعلق عربی زبان کی طرف اشارہ کر کے اُس نے حضرت کے مبلغ علم پر بھی حملہ کیا۔ یہ حملہ علی الخصوص میرے اس کتاب کے جلد شائع کرنے کا موجب ہوا۔ اس امر کے لئے سب سے پہلا کام الفاظ کی تحقیق تھا۔ ہماری سابقہ تحقیق کے نتائج شائد اس وقت قادیان میں ہوں لیکن حالات موجودہ کے ماتحت میرا قادیان کی طرف دیکھنا کسی نتیجہ کو پیدا نہیں کرسکتا۔ اس لئے مجھے از سر نو ......

گذارش : جن خریداران مدینہ کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہے اُن کی خدمت میں اطلاعی خطوط اور وی پی جاری ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ وی پی وصول فرما کر ممنون مدینہ کو مشکور فرمائیں۔ اور جدید خریدار فراہم فرما کر مدینہ کو تقویت بخشیں۔ منیجر

برطانیہ میں رنگروٹوں کی بھرتی

لندن ۱۵ ستمبر۔ مسٹر ایسکویتھ نے آج اعلان کیا کہ ابتدائے جنگ سے تقریباً ۳۰ لاکھ آدمی بحری اور بری فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ بھرتی کا سلسلہ نہایت خوبی سے جاری رہا ہے۔ گو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں بھرتی کی رفتار میں کمی واقع ہوئی ہے۔

نہایت شدید گولہ باری

لندن ۱۷ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ محاذ کے اکثر حصہ پر توپخانہ کی لڑائیاں جاری رہیں۔ اور بالخصوص ابرس کے شمال اور جنوب اور راسئے کے علاقہ میں نہایت شدت کے ساتھ وقوع میں آئیں بعض مقامات پر بموں کی لڑائی ہوئی۔ اور دریائے میوز کی گھاٹیوں پر غنیم کی ایک باٹری تباہ کر دی گئی۔

کوہستان الپس میں جنگ

لندن ۱۷ ستمبر روما کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اطالیوں نے کرسٹا ولا کورنا پر جو ۹ ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہے نہایت دلیری سے فوجکشی کی اپنی سپاہ کی مستعدی اور ہوشیاری کوہستانی علاقہ کی شدید مشکلات پر غالب آگئی۔ اور وہ برفانی دروں سے پلوں کے ذریعہ گزر کر غنیم کی مورچہ بندیوں تک پہنچ گئے۔ اور انہیں کئی جگہ تباہ کر کے نقصان اٹھائے بغیر واپس آگئے حال میں معلوم ہوا ہے کہ آسٹروی کارسو کی سطح مرتفع پر بہت زور سے پھٹنے والے گولے استعمال کر رہے ہیں۔ اور تجربہ کرنے سے پایا جاتا ہے کہ ان میں پروسک ایسڈ کی کثیر مقدار استعمال کی گئی ہے۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۱۸ ستمبر۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے کو صاحب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل برقی مراسلہ موصول ہوا ہے۔

روسی سپاہ بہیت مجموعی آسٹروی جرمن افواج کی جارحانہ کارروائی کی روک تھام کر رہی ہے۔ گو جرمن وسطی حصہ میں ترقی کر رہے ہیں۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر کہ ڈونسک کے جنوب مغرب میں قریباً ۱۸ میل کے فاصلہ پر روسیوں نے غنیم کے متواتر حملے پسپا کئے۔ جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع میں ہے کہ جیکب اسٹیٹ سے قریباً ۱۴ میل جنوب مشرق کی طرف روسیوں کو لیپا کر کے دریائے ڈوینا کے مشرقی کنارے پر بھگا دیا گیا۔ جرمن رسالہ کا ایک قلیل دستہ ریلوے لائن کے ایک مقام پر نمودار ہوا ہے جو دریائے ڈوینا سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ولنا کی طرف واقع ہے۔ ولنا کے شمال مشرق میں جرمن دریائے ولیا کو عبور کر کے اس کے مغربی کنارے پر پہنچ گئے۔

پنسک کی سمت میں غنیم کے دباؤ کی وجہ سے روسی پیچھے کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ اور اب جرمن وہاں سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ ویراجنو کے علاقہ میں اور گلیشوی محاذ کے مختلف حصوں پر غنیم کے جوابی حملے جاری ہیں۔ مگر روسی برابر مزاحمت کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے غنیم کو ٹارنوپول کے مغرب کی طرف نیز دریائے سٹریپا کی لائن کے آس پار پسپا کر دیا ہے۔

فرانسیسی رزمگاہ کی رپوٹوں سے پایا جاتا ہے کہ توپخانہ کی آتشباری برابر جاری ہے۔

اطالی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ اُن کے کوہی توپخانہ نے نہایت دلیری سے غنیم کے مورچوں پر حملہ کیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آسٹرویوں نے کارسو کی سطح مرتفع پر نہایت زور سے جو پھٹنے والے گولے استعمال کئے ان کے کیمیائی امتحان سے پایا جاتا ہے کہ اُن کی ساخت میں کثرت سے پروسک ایسڈ استعمال کیا گیا ہے۔

غنیم کا دعویٰ ہے کہ اس نے رودبار انگلستان میں برطانیہ کی آبدوز کشتی ای ۷ غرق کر دی اور چونکہ اس آبدوز کشتی کے متعلق ۴ ستمبر سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے غالباً یہ رپورٹ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

ولنا کے قریب شدید جنگ

لندن ۱۸ ستمبر۔ پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ڈونسک کے مغرب اور جنوب مغرب میں غنیم کے حملے جاری ہیں۔ خونریز جنگ جو ولنا کے مشرق میں مدت سے جاری ہے۔ مزید شدت اختیار کر رہی ہے۔ غنیم کے دستے دریائے ولیا کے مغرب میں مختلف مقامات پر ریلوے لائن تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اس علاقہ کے اکثر مقامات میں رسالہ کی زبردست جمعیتوں میں لڑائی وقوع میں آئی ہے۔

جنوبی حصہ میں بالخصوص ویراجنو کی جنگ میں روسیوں کو مزید کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں جب روسی سپاہ اس شہر میں داخل ہوئی تو اس نے غنیم کو ایک قریب کے گاؤں کی طرف بھگا دیا جس پر انہوں نے حملہ کر کے ۲ ہزار قیدی گرفتار کر لئے۔ اور گو روسی سپاہ گوٹووا کے سرحدی گاؤں پر جو وشنیویز کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ جوابی حملہ کر کے اس پر قبضہ کرنے میں ناکام رہی۔ مگر اس نے ۵۶۲ قیدی گرفتار کئے۔ دریائے سٹریپا پر مقام بوچانی کے شمال میں ایک اور جنگ کے دوران میں ۸۱۴ قیدی گرفتار کئے۔ غنیم کو متصلہ دیہات سے بھی نکال دیا گیا۔ اور وہ سراسیمہ ہو کر بھاگ گیا سرکاری اطلاع کے اخیر میں لکھا ہے کہ ہماری سپاہ رودنو کے جنوب میں تمام محاذ پر نہایت بہادری سے کام لیکر غنیم کے جوابی حملوں کو جو عظیم جمعیت کے ساتھ کئے گئے ہیں پسپا کر رہی ہے۔

اتحادی سلطنتوں کی کمکی سپاہ

پیرس ۱۷ ستمبر۔ گورنمنٹ فرانس نے ایک مسودہ بدیں غرض پیش کیا ہے کہ ۱۹۱۷ء کے رنگروٹ ۱۵ اکتوبر کو طلب کئے جائیں۔

پیٹروگراڈ۔ اگرچہ کل کے شاہی فرمان کے مطابق ۸۰ لاکھ آدمی فراہم کئے جا سکتے ہیں مگر فی الحال غالباً صرف بیس لاکھ طلب کئے جائیں گے

حوادث و اخبار

کشمیر کا جدید سر لشکر۔ ۱ ستمبر کو تاریخ ریاست کشمیر میں ایک نیا ورق الٹا گیا۔ یعنی راج کمار ہری سنگھ پسر جنرل راجا سر امر سنگھ سر لشکر ریاست کشمیر مقرر ہوئے۔ راج کمار مضبوط و توانا سپاہیانہ شکل و صورت کے ادر نوجوان ہیں۔ انہون نے میو کالج اجمیر اور دیرہ دون امپیریل کیڈٹ کور میں چھ سال تک عام تعلیم اور جنگی ترتیب حاصل کی ہے۔ مہاراجا صاحب کشمیر نے انہیں جنرل کا خطاب عطا کر کے با اختیار کمانڈر انچیف مقرر فرمایا۔ باشندگان کشمیر راج کمار صاحب کے حیات عامہ میں یون قدم رکھنے سے بہت خوش و خرم ہیں۔

لبرٹی کے پرچے۔ کلکتہ کی خبر مظہر ہے کہ ۱۰ ستمبر کو بنگا باشی کالج کی دیوار سے لبرٹی کا ایک پرچہ لٹکا ہوا پایا گیا۔ اسی قسم کے مغویانہ پرچے ۱۲ ستمبر کی شام کو کمبلا میں بھی تقسیم ہوئے۔ ایک مغویانہ پرچہ فرید پور کی وکلا کی لائبریری کی بیرونی دیوار سے چسپاں تھا۔

کشمیر میں تعلیم۔ سری نگر کی خبرون سے پایا جاتا ہے کہ دربار کشمیر کی درخواست پر گورنمنٹ ہند نے چند ماہ کے لئے آنریبل مسٹر شارپ سیکرٹری محکمہ تعلیم گورنمنٹ ہند کا تقرر ریاست کشمیر میں منظور فرمایا ہے مسٹر شارپ ریاست کی موجودہ تعلیمی حالت کی تحقیقات کرین گے اور اس بارے میں وہان کے وزیر تعلیم اور دیگر اصحاب سے مشورہ کرین گے اور اس کے بعد بتائیں گے کہ کس طرح بہترین طور پر ریاست میں تعلیم کو زیادہ ہر دلعزیز بنایا جا سکتا ہے اور کشمیر کے سکولون اور کالجوں میں تعلیمی معیار کو بلندی پر پہونچایا جا سکتا ہے

نمک کے محاصل میں کمی۔ اپریل سے لے کر اگست تک یعنی پانچ ماہ میں ہندوستان و برہما میں ۱۵۵۲۲۰۰۰ من نمک خرچ ہوا ہے مگر یہ مقدار سال ماقبل کے اسی عرصہ کی بہ نسبت بقدر ۲۴۷۰۰۰ من کم ہے اس نمک سے کل آمدنی تخمیناً ۱۶۰۹۵۰۰۰ روپیہ ہوئی ہے۔ جو سال گذشتہ کی بالمقابل آمدنی سے ۴۸۵۵۰۰۰ روپیہ کم ہے۔

میدان جنگ کو۔ لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ کے پرائیویٹ سکرٹری کپتان واٹسن سمتھ عنقریب اپنے عہدہ سے مستعفی ہو کر میدان جنگ کو جانے والے ہیں۔

سر علی امام کا عزم یورپ۔ سر علی امام ۵ دسمبر کو ہندوستان سے روانہ یورپ ہون گے اور ۲۰ فروری کے قریب بانکی پور میں واپس پہنچیں گے۔ جہان معلوم ہوا ہے کہ آپ جدید ہائی کورٹ میں پریکٹس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مہمندی اسیر۔ حال کے معرکہ شبقدر میں کثیر التعداد اہل قبیلہ گرفتار ہوئے ہیں جنہیں جیل خانہ میں مقید کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پشاور کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ قلیل میعاد کے قیدیون سے ان کی بقیہ قید کے بدلے خاص رقم جرمانہ وصول کر کے انہیں رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۱ ماہ حال کو اس قسم کے متعدد قیدی پشاور کے جیل خانہ سے رہا کئے گئے۔

افیون کی بجائے کارتوس۔ ۱۲ ستمبر کو ایک نوجوان بنگالی مغل سرائے کی گاڑی سے ہوڑہ کے سٹیشن پر اترا۔ افیون کے شبہ میں اس کے اسباب کی تلاشی کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے پاس ماسر پستول کے ۵۰۰ کارتوس ہیں جس پر بنگالی کو فوراً زیر حراست کر لیا گیا۔

ہندوستان میں نرخ گندم۔ پندرہ روزہ مختتمہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء کے درمیان غلہ گندم کا نرخ بندرگاہ پر ۵؍۲ فی من سے لے کر چار روپے ۱۰؍۵ پائی تک تھا۔ امرت سر میں یہی نرخ ؁ ملتان میں ؁ اور لاہور میں ؁ تھا اور کل ہندوستان میں غلہ گندم کے نرخون کی اوسط للعہ تھی ۱۵ اگست کو بندرگاہ پر گندم کا نرخ للعہ اور للعہ کے درمیان تھا۔ حالانکہ پنجاب کے مختلف شہرون میں نرخ بتفصیل ذیل تہا۔

ملتان للعہ۔ امرت سر للعہ۔ لایل پور للعہ۔ فیروز پور للعہ ۳ پائی۔ راولپنڈی للعہ۔ لاہور للعہ۔

جولائی ۱۹۱۴ء سے قیمتون میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے اور امسال جو خشک سالی پنجاب میں لاحق حال ہے وہ خاتمہ سال کے متعلق اور بھی اضطراب پیدا کر رہی ہے خدا کرے کہ ستمبر اور اکتوبر میں کچھ بارشین ہو جائین۔

ایک مغویانہ پرچہ۔ ایک نہایت ہی مغویانہ پرچہ بعنوان برٹی کلکتہ شمالی حصہ میں اکثر مکانات کی دیوارون پر لگا ہوا پایا گیا۔ ایسا ہی ایک اور پرچہ بار لائبریری فیروز پور کی دیوارون پر لگا ہوا دیکھا گیا۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

صوبجات متحدہ کا یونیورسٹی بل۔ میونسپل بل کے متعلق جو کانفرنس منعقد ہوئی اوس میں صوبہ کے اکثر معززین شامل تھے اور اجلاس بہت ہی بارونق تھا۔ جلسہ کی کارروائی سات گھنٹوں تک جاری رہی۔ کئی ریزولیوشن پاس ہوئے۔ اگزیکٹو افسر کی تقرری کے متعلق طویل مباحثہ ہوا اور آخر کانفرنس نے اس کے برخلاف فیصلہ کیا۔ مگر ساتھ ہی کانفرنس نے اس رائے کا اظہار کر دیا کہ اگر گورنمنٹ ضروری خیال کرے تو اون میونسپلٹیون میں جن کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہے کوئی اگزیکٹو افسر مقرر فرما سکتی ہے۔ مگر دوسرے شہرون میں کسی افسر کا تقرر ممبران میونسپل بورڈ کی مرضی پر رہنے دینا چاہئے۔

ہندو یونیورسٹی بل۔ ہندو یونیورسٹی بل کی انتخابیہ کمیٹی کا دوسرا اجلاس منگل کے دن ہونے والا تھا۔ اور امید ہے کہ تیسرے اجلاس میں جملہ امور الفصال پذیر ہو جائیں گے۔ اگرچہ خیال ہے کہ بعض ممبران آخری اجلاس میں بعض دفعات میں ترمیم کئے جانے کی تحریک کرین گے۔ مگر توقع ہے کہ یہ بل قانون کی صورت اختیار کر لے گا۔

ہندوستان میں بارش۔ صوبجات متحدہ، مشرقی پنجاب۔ لودیہل اور ٹیبہ چھوٹا ناگ پور۔ صوبجات متوسط (مشرقی حصہ) میں عموماً بارش ہوئی ہے۔ اپر برہما آسام۔ بنگال مشرقی راجپوتانہ اور شمالی مدراس سے بھی کسی قدر بارش کی اطلاع ملی ہے۔ مختلف مقامات میں جسقدر بارش ہوئی اسکی تفصیل درج ذیل ہے

پورٹ بلیر ایک انچ۔ وکٹوریہ پوائنٹ ½ ۱۔ انچ۔ جزیرہ ایمنڈ ۲ انچ مولمین ۲۔ انچ۔ لکھنؤ ۱۰۔ انچ۔ بنارس ۴۔ انچ۔ کانپور ½ ۱۔ انچ۔ بریلی ۴۔ انچ۔ میرٹھ ۲۔ انچ۔ روڑکی ½ ۱۔ انچ۔ کمشرا۔ انچ انبالہ ۲۔ انچ لودہیانہ ½۔ انچ۔ دہلی ½ ۱۔ انچ۔ دستنا ۴۔ انچ۔

مان سون کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ شمالی مغربی ہندوستان میں مزید بارش کی توقع ہے۔

رسیدی ٹکٹون کی آمدنی میں کمی۔ قانون اسٹامپ کورٹ فیس کی رو سے رسیدون پر جو ٹکٹ چسپان کئے جاتے ہیں انکی آمدنی ۱۹۱۳ء-۱۹۱۴ء میں ۲۲۱۹۰۰۰ تھی۔ جو امسال ۲۰۵۴۴۰۰ رہ گئی ہے۔ اسکی اہم وجہ انحطاط تجارت ہے جو محاربۂ یورپ کا نتیجہ ہے۔

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا و علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُن کی نظر گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمیں کمی کی گنجائش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایک ماہ	دوبار	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	۲۲	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پتہ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالو نپر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس ۲ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس عہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی پی طلب فرمائے۔

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ناگدوی عث بمبئی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھانا یہ وہ شئے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھلیے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۳۲ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہو فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایکساتھ لینے پر للعہ

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے۔ سات دن چہرہ اور بدن پر مل کر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سینلا کے داغ جھائیں چھپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہو جاتا ہے اُن کو دور کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

روشن چند راپند کو سوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے۔ اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔ یہ شربت جس مریض کو دیا گیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا۔ علاوہ ازین یہ شربت جملہ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اونکے لئے ایسا مسکن کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچونکو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت طیار رہتا ہے۔ بایں ہمنی بوتل (عہ) خورد شیشی دو اونس ۳ر۔ ایک اونس ا ر۔

ملنے کا پتہ

حکیم محمد محسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور۔

سچے کا بول بالا ہی

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں یوں تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائیں گے۔ کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتشک نگرہ گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مریضونکو فریفتہ کرنیکو حاضر ہیں۔ بڑے بڑے یورپین صاحبوں۔ ڈاکٹروں۔ ویدوں طبیبوں نے اسکا استعمال فرما کر اسکو ٹیا اثر واکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں۔ مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انمیں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شئے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۲۴ گولی عہ کمیشنٹ للعہ کی دوا کے خریدار کو ایکروپیہ کی کمیشن میں زاید ملے گی۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیا واڑ

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار در دجسم کیون نہو۔ جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ معجون مرمہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑھا اور بڑھا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۴ خوراک عہ خواہش مستورات زیادہ کرے فی درجن عہ خواہش مستورات کو کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فی درجن ۴ر پر وال شیشی ۵ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی فی درجن ۴ر طلسما شما آپ نے امرت دہارا، عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اٹھائیگا جو کہ مفید ہی بخار درد سر بدہضمی اعضا شکنی۔ تخمہ ہیضہ پیچش پیٹ۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۲ر جواب آتشک یہ اُس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث عطائی دوا کے جسمیں کہ جزو پارہ اور رسکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے۔

ملنے کا پتہ

چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان ع۱۱۴

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

512

رجسٹرڈ ایل — نمبر ۵۷۵

اسلامی تمدنی تاریخی و مذہبی سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ دو آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خطوکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور - یوم جمعہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری المقدس — نمبر ۳۷.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشاعت و تبلیغ اسلام

(ازجناب مولوی محمد عبد العلیم خانصاحب)

(۴)

بسا اوقات نبی صلعم کے راستہ میں کانٹے بچھائے جاتے تاکہ رات کی اندھیاری میں آپؐ کے پاؤں زخمی ہوں۔ گھر کے دروازہ پر عفونت بھینکی جاتیں تاکہ صحت اور جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو۔

نبی صلعم اس قدر فرما دیا کرتے۔ کہ فرزندان عبد مناف! حق ہمسائیگی خوب ادا کرتے ہو۔

ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کا چشم دید بیان ہے کہ ایکروز نبی صلعم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن ابی معیط آیا اُس نے اپنی چادر کو لپیٹ کر رسی جیسا بنایا۔ اور جب نبی صلعم سجدہ میں گئے۔ تو چادر کو حضور کی گردن میں ڈالدیا۔ اور پیچ در پیچ دینے شروع کئے۔ گردن مبارک بہت بھنچ گئی تھی۔ تاہم حضور صلعم اُسی اطمینان قلب سے سجدہ میں پڑے رہے اتنے میں ابو بکر صدیق رضؓ آئے اُنہوں نے دھکے دیکر عقبہ کو ہٹایا۔ اور زبان سے یہ آیت بھی پڑھکر سنائی۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

(ترجمہ) کیا تم ایک بزرگ آدمی کو مارتے ہو اور صرف اس جرم میں کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے۔ اور تمہارے پاس اپنی روشن دلایل بھی لیکر آیا ہے۔

چند شریر ابو بکر صدیق رضؓ کو لپٹ گئے اور اُن کو بہت زدوکوب کیا۔

ایک دوسری دفعہ کا ذکر کہ نبی صلعم خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے لگے قریش بھی صحن کعبہ میں جا بیٹھے تھے۔ ابو جہل بولا کہ آج شہر میں فلاں جگہ اونٹ ذبح ہوا ہے۔ اوجھڑی پڑی ہے کوئی جائے اور اُٹھا لائے۔ اور اس (نبی صلعم) کے اوپر دہر دے شقی عقبہ اُٹھا نجاست بھری ہوئی اوجھڑی اُٹھا لایا جب نبی صلعم سجدہ میں گئے تو پشت مبارک پر رکھ دی۔ آنحضرت تو رب العزت کی جانب متوجہ تھے کچھ خبر بھی نہ ہوئی۔ کفار ہنسی کے مارے لوٹے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے جاتے تھے۔

ابن مسعود صحابی بھی موجود تھے کافروں کا ہجوم دیکھکر اُن کا تو حوصلہ نہ پڑا مگر معصوم فاطمہ زہرا رضؓ آگئیں اُنہوں نے باپ کی پشت سے اوجھڑی کو پرے پھینکدیا۔ اور ان سنگدلوں کو سخت و سست بھی کہا۔ جب کفار نے دیکھا کہ ان شدائد اور مظالم پر بھی محمد (صلعم) اپنے کام سے باز نہیں آتے اور اشاعت و تبلیغ اسلام میں اُن کی کوشش اور سعی ہلکی نہیں اور اُن کی ہمت ضعیف نہیں ہوتی۔ آخرکار اُنہوں نے مستقل طور پر ایک کمیٹی ایذا رسانی کے لئے قایم کی جس کا مقصد آنحضرت صلعم اور آپ کے رفقا کو رنگ برنگ کی ایذا دہی اور تکلیف دہی تھی پس اُنہوں نے اپنی متفرق کوششوں سے دق آکر ایک باقاعدہ اور متفقہ کمیٹی قایم کی جس کا پریذیڈنٹ ابو لہب تھا۔ اور مکہ کے ۲۵ سردار جو اس کام میں آپ کے ساتھ خاص عداوت رکھتے تھے ممبر منتخب ہوئے۔ اور اُنہوں نے اس طرح کام شروع کیا

اس کمیٹی میں ایک حل طلب سوال یہ بھی تھا کہ جو لوگ دور دراز سے مکہ میں آتے ہیں اُنہیں محمد کی نسبت کیا کہا جائے تاکہ وہ لوگ اسکی باتوں میں نہ پھنسیں اور اس کی عظمت کے قایل نہ ہوں۔

ایک نے کہا ہم بتایا کریں گے کہ وہ کاہن ہے

ولید بن مغیرہ (جو ایک خرانٹ بڈھا تھا) بولا میں نے بہتیرے کاہن دیکھے ہیں لیکن کہاں تو کاہنوں کی تک بندیاں اور کجا محمد (صلعم) کا کلام۔ ہم کو ایسی بات نہ کہنی چاہئے جس سے قبایل عرب یہ سمجھ جائیں کہ ہم جھوٹ بھی بولتے ہیں۔

ایک نے کہا ہم اسے دیوانہ تبلایا کریں گے

ولید بولا: دیوانگی کو محمدؐ سے کیا نسبت ہے؟

ایک بولا: اچھا ہم کہیں گے وہ شاعر ہے۔

ولید نے کہا ہم جانتے ہیں کہ شعر کیسا ہوتا ہے۔ محمدؐ کے کلام کو شعر سے ذرا مشابہت نہیں ہے۔

ایک نے کہا: ہم اُنکو جادوگر تبلایا کریں گے۔

ولید نے کہا: جس طہارت و لطافت و نفاست سے محمدؐ رہتا ہے وہ جادوگروں

میں کہاں ہوتی ہے۔ جادوگروں کی منحوس صورتیں، نجس عادتیں الگ ہی ہوتی ہیں۔ آخر اس جلسہ میں دشمن آپ کی توصیف سے عاجز آکر ولید سے پوچھنے لگے۔ کہ آپ ہی بتلاؤ کہ اب ہمیں محمدؐ کی نسبت کیا کرنا چاہئے۔

ولید نے کہا سچ تو یہ ہے کہ محمد (صلعم) کے کلام میں عجیب شیرینی ہے اُن کی گفتگو میں وہ حلاوت ہے جس کو جھوٹے اور ناشائستہ کلام کو تعبیر نہیں دیجا سکتی۔ ہم نے ہر طرح کے کلام دیکھے اور سُنے ہیں یہ تو وہ کلام سنا تکے ہے جو نہ دیکھا نہ سنا۔ اِس کے کلام میں یہ بھی ایک تاثیر ہے کہ سننے والوں کے دلوں پر ایسا گہرا اثر ڈالتا ہے جس سے باپ بیٹے بھائی بھائی، شوہر و زن میں ایک نمایاں تفرقہ ہو جاتا ہے۔

بس اس موقع پر سب نے اِس پر اکتفا کیا کہ محمد صلعم کو ہر طرح سے دق کیا جائے۔ بات بات پر اُس کی ہنسی اُڑائی جائے تمسخر اور ایذا سے ایسی سخت تکلیف دیجائے، محمدؐ کے سچا سمجھنے والوں کو انتہا درجہ کی تکالیف کا نشانہ بنایا جائے۔

جب کفار نے مسلمانوں کو بہت ستانا شروع کیا تو نبی صلعم نے صحابہ کو اجازت دی کہ جو چاہے وہ اپنی جان و ایمان کے بچاؤ کے لیے حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے ملک میں چلا جائے۔

اِس اجازت کے بعد ایک چھوٹا سا قافلہ ۱۲ مرد چار عورتوں کا رات کی تاریکی میں نکلا۔ اور بندرگاہ شعیبہ سے جہاز میں سوار ہو کر حبشہ کو روانہ ہو گیا۔ اُنہیں ایک حضرت عثمان بن عفان مع اپنی بیوی محترمہ سیدہ رقیہ بنت نبی صلعم اِس قافلہ کے سردار تھے۔ نبی صلعم نے فرمایا حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان وہ پہلا شخص ہے جس نے راہ خدا میں ہجرت کی ہے۔ ان سے پیچھے اور بھی ۸۳ مرد۔ اور ۱۸ عورتیں مکہ سے نکلے اور حبشہ کو روانہ ہوئے۔ ان میں حضرتؐ کے چچیرے بھائی جعفر طیار بھی تھے۔

قریش نے جب اِس کی خبر پائی فوراً اُن کا تعاقب کیا۔ مگر یہ کشتیوں میں بیٹھ کر روانہ ہو چکے تھے۔ آخر کار اس تعاقب کے سلسلہ میں کفار بھی حبشہ میں جا پہنچے۔ اور تحفے تحائف لیکر بادشاہ حبش کے پاس گئے اور جاکر کہا کہ ان لوگوں کو جو ہمارے ملک سے بھاگ کر آئیں ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ مسلمان دربار میں بلائے گئے۔ تب نبی صلعم کے چچیرے بھائی جعفر طیار نے دربار میں یہ تقریر کی:۔

"اے بادشاہ! ہم جہالت میں مبتلا تھے، بتوں کو پوجتے تھے، نجاست میں آلودہ تھے، مُردار کھاتے تھے، بیہودہ بکا کرتے تھے، ہم میں انسانیت اور مہمانداری کا نشان نہ تھا، ہمسایہ کی رعایت نہ تھی، کوئی قاعدہ قانون نہ تھا۔ ایسی حالت میں خدا نے ہم میں سے ایک بزرگ کو مبعوث کیا جس کے حسب نسب، سچائی، دیانتداری، تقویٰ، پاکیزگی سے ہم خوب واقف تھے۔ اُس نے ہمکو توحید کی دعوت دی۔ اور سمجھایا کہ اُس کیلئے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اُس نے ہم کو پتھروں کی پوجا سے روکا۔ اُس نے فرمایا کہ ہم سچ بولا کریں۔ وعدہ پورا کیا کریں، رحم کریں۔ گناہوں سے دور رہیں، برائیوں سے بچیں۔ اُس نے حکم دیا کہ ہم نماز پڑھیں، صدقہ دیا کریں، اور روزے رکھا کریں"۔

ہماری قوم ہم سے ان باتوں میں بگڑ بیٹھی ہے۔ قوم سے جہاں تک ہوسکا ہم کو ستایا۔ تاکہ ہم وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرنا چھوڑ دیں اور لکڑی و پتھر کی مورتوں کی پوجا کرنے لگ جائیں۔ ہم نے اِن کے ہاتھوں بہت ظلم اور تکلیفیں اُٹھائیں اور جب مجبور ہو گئے تب تیرے ملک میں پناہ لینے کے لئے آئے ہیں۔

بادشاہ نے یہ تقریر سنکر کہا مجھے قرآن سناؤ جعفر طیار نے اسے سورۂ مریم سنائی۔ بادشاہ پر ایسی تاثیر ہوئی کہ وہ رونے لگا۔ اور اُس نے کہا کہ محمدؐ تو وہی رسول ہیں جن کی خبر یسوع مسیح نے دی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس رسول کا زمانہ ملا۔ پھر بادشاہ نے مکہ کے کافروں کو دربار سے نکلوا دیا۔

جب قریش نے دیکھا یہ ترکیب بھی کارگر نہیں ہوئی تو باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ مکہ کا مشہور سردار عتبہ نامی نبی صلعم کے پاس جائے۔ اور اُن کو لالچ دلائیں اور دھمکی دیں شاید اس کو مان جائیں چنانچہ عتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس طرح تقریر کی؛

"میرے بھتیجے محمدؐ! اگر تم اپنی اس کارروائی سے مال و دولت جمع کرنی چاہو تو ہم طیار ہیں۔ کہ تم مالا مال ہو جاؤ۔ اگر تم عزت کے خواہاں ہو تو اچھا ہم سب تمکو اپنا رئیس مان لیتے ہیں۔ اگر حکومت چاہتے ہو تو ہم تم کو بادشاہ عرب بنا دیتے ہیں جو چاہو وہ کرنے کو حاضر ہیں۔ لیکن یہ طریق کسی طرح گوارا نہیں جو تم نے اختیار کر رکھا ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں کچھ خلل آگیا ہے تو ہم سے کہو ہم بہتر سے بہتر تمہارا علاج کروانے کو موجود ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کچھ تم نے میری بابت کہا وہ ذرا بھی صحیح نہیں۔ مجھے مال و دولت، عزت و جاہ و حشمت، خدم و حشم، شاہی گدی کی درکار نہیں، اور نہ میرے دماغ میں خلل ہے۔ بلکہ میری حقیقت تمکو قرآن کی اس آیت سے معلوم ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمۗ تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت اٰیاتہ۔ قرآنا عربیا لقوم یعلمون بشیراً و نذیراً فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ الخ

یہ فرمان خدا کے حضور سے آیا ہے۔ وہ بڑی رحمت والا اور نہایت رحم والا ہے یہ برابر پڑھی جانے والی کتاب ہے عربی زبان میں سمجھ دار لوگوں کے لئے۔ اس میں سب باتیں کھلی کھلی درج ہیں جو لوگ خدا کا حکم مانتے ہیں اُن کے واسطے اِس میں بشارت ہے۔ جو انکار کرتے ہیں اُن کو خدا کے عذاب سے ڈراتا ہے۔ تاہم بہت سے لوگوں نے اس فرمان سے منہ موڑ لیا ہے۔ وہ اسے سنتے ہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کا ہمارے دل پر کچھ اثر نہیں۔ اور ہمارے کان اِسکے شنوا نہیں۔ اور ہم میں تم میں ایک طرح کا پردہ پڑا ہے تم اپنی تدبیر کرو ہم اپنی تدبیر کر رہے ہیں۔ اے نبی لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا بشر ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ بتلا دیا ہے کہ سب لوگوں کا معبود صرف ایک ہے اسی کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اُسی سے گناہوں کی معافی مانگنا لازم ہے اُن لوگوں پر افسوس ہے جو شرک کرتے ہیں۔ اور صدقہ نہیں دیتے۔ اور آخرت کا انکار کرتے ہیں لیکن جو خدا پر ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کئے اُن کے لئے آخرت میں بڑا اجر ہے۔ کلام پاک کے سننے سے عتبہ پر ایک محویت کا عالم طاری ہو گیا۔ وہ ہاتھوں پر سہارا دیئے گردن ڈالے ہوئے سنتا رہا اور بالآخر چپ چاپ اُٹھ کر چلا گیا۔ قریش جو نتیجہ ملاقات معلوم کرنے کے منتظر اور مشتاق بیٹھے تھے سردار عتبہ کے پاس جمع ہو گئے کہ کیا دیکھا۔ عتبہ بولا:

معشر قریش میں ایسا کلام سنکر آیا ہوں جو نہ کہانت ہے اور نہ شعر ہے نہ جادو ہے نہ منتر ہے۔ تم میرا کہا مانو میری رائے پر چلو محمدؐ کو اُن کے حال پر چھوڑ دو لوگوں نے یہ سُنکر کہا کہ لو محمدؐ کی زبان کا جادو عتبہ پر بھی چل گیا۔

غرض قریش کی کوئی تدبیر آپ کے باز رکھنے کے متعلق جب کارگر نہ ہوئی تو سب کے سب سارے قبیلے کے سردار اکٹھے ہوئے۔ اور نبیؐ کے چچا ابوطالب کے پاس آکر یوں فریادی ہوئے، ہم نے آپ کا بہت ادب کیا۔ آپ کا بھتیجہ ہمارے ٹھاکروں اور بتوں کو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے اتنا سخت

شست کہنے لگا ہے کہ ہم اب صبر نہیں کر سکتے۔ آپ اُسے سمجھا دیں اور چپ رہنے کی ہدایت کریں، ورنہ ہم اُسے جان سے مار ڈالیں گے اور تم اکیلے سب کا کیا بنا سکوگے۔ سارے ملک کی عداوت دیکھ کر چچا کا دل بھتیجہ کی محبت اور درد سے بھر گیا۔ اُس نے نبی صلعم کو بلایا اور سمجھایا کہ تم اُن باتوں سے باز آجاؤ اور بت پرستی کا رد نہ کیا کرو۔ ورنہ میں تمہاری حمایت اور کفالت سے دست بردار ہو جاؤنگا۔ (باقی آیندہ)

ایران و افغانستان میں جرمنی فوجیں اُترنیکا احتمال

معاصر المیزان لکھتا ہے کہ "ایک ایسے زمانہ میں جنگ کے معاملات پر قلم اُٹھاتے ہوئے ہر اخبار نویس کے ہاتھ کانپتے ہیں ہمعصر "حبل المتین" کلکتہ بعض ممکن خطرات کا تذکرہ ۱۶ ستمبر کی اشاعت میں بالفاظ ذیل کرتا ہے۔ جواب ایسی حالت میں کہ روس کو زبردست فتوحات بھی نصیب ہوئے ہیں۔ اور گولہ بارود اور ذخائر جنگ کیطرف سے بھی اب اُسے اطمینان ہو گیا ہے۔ ایسا لکھنا ہمعصر مذکور کے قوت واہمہ کا نتیجہ ہے چنانچہ وہ اندیشہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مشرقی رزمگاہ کی صورت حال اور روس کے جنوبی صوبوں میں جرمنی اور آسٹریہ کی پیشقدمی سے یہ خوف ہونے لگا ہے کہ یہ خونریز جنگ وسط ایشیا تک وسیع ہو جائے گی۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ کیف اور اڈیسہ کی طرف جرمنی و آسٹریا کی پیشقدمی کی غرض یہی ہے۔ کہ جب اڈیسہ اُن کے قبضہ میں آجائیگا۔ اور باطوم تک اپنا لشکر ترکی لشکر سے متصل کر دیں گے۔ تو خواہ مخواہ قفقاز (کوہ قاف) کی طرف بھی رخ کریں گے اس صورت میں جرمنی اور ٹرکی بلا کسی قسم کی مزاحمت کے برلن، وائنا، اور قسطنطنیہ کی راہ سے ایران کے شمالی صوبوں او پایۂ تخت بلکہ تمام ایران و افغانستان میں فوجیں اُتار سکیں گے۔ وسط ایشیا میں ان کی خفیہ چالوں کی غرض یہ ہے کہ کسی طرح برطانیہ کو ہندوستانی سرحدوں میں اُلجھائے رہیں۔

اس کے بعد ہمعصر موصوف ایران کی ناطرفداری کی اہمیت پر زور دیتا ہوا رقمطراز ہے، کہ دول متحدہ سے سب سے بڑی سیاسی غلطی یہ سرزد ہوئی ہے کہ اُنہوں نے جرمنی کو موقع دیدیا کہ ٹرکی کو اپنی طرف کھینچ لے۔ اگر ترک روس و انگلستان و فرانس کے ساتھ ہوتے تو آج جنگ کا خاتمہ اتحادیوں کے حسب خواہ ہوا ہوتا۔

کیننگ کالج لکھنؤ کے قضیہ کا فیصلہ

۲۴ ستمبر کو لکھنو سے حسب ذیل سرکاری اطلاع شایع ہوئی ہے:۔

"مقامی حکومت کو کمشنر لکھنو کی طرف سے اس فساد کے متعلق ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ جو ۲ ستمبر کو کیننگ کالج لکھنو کے پروفیسروں و طلبار اور پولیس کے مابین برپا ہوا تھا۔

مقامی حکومت کی رائے میں، واقعہ اس لئے نہایت افسوسناک ہے۔ کہ اس کے لیے کوئی سابقہ عناد بطور سبب محرکہ موجود نہ تھا۔ طلبار اور پولیس برسوں سے ایک دوسرے کے پڑوس میں صلح اور امن سے بود و ماند رکھتے تھے، فساد محض ناگہانی اور افسوسناک حالات کے جمع ہو جانے سے برپا ہوا۔ پولیس کا رویہ بہت کچھ قابل ملامت ہے۔ ابتدائی تنازعہ کے واقعات کا کچھ صحیح علم نہیں۔ لیکن کالج کے احاطہ پر رنگروٹوں کی طرف سے حملہ درست نہ تھا۔ اور ان کی زیادتی کسی طرح بھی معقول وجہ پر مبنی نہیں۔ اعلیٰ و متعلقہ افسروں نے بھی اپنی کمزوری اور عدم قوت فیصلہ کا اظہار کیا۔ انسپکٹر مرفی خبر موصولہ کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگانے سے قاصر رہا۔ بعد کی نشو و نما اسی کی غلطی کا نتیجہ اور انسپکٹر لچفیلڈ کی غیر دانشمندی اور عدم قابلیت کا ثمرہ ہے طلبار بھی اس بارہ میں قطعاً بے قصور نہیں۔

کلو رام کانسٹبل سے اُنہوں نے جو سلوک کیا وہ کلیتہً حق بجانب نہ تھا جبکہ اسے اُٹھا کر کالج کے احاطہ میں لے گئے اور بلاشبہ اسی وجہ کر رنگروٹوں نے کالج پر حملہ کر دیا۔

بعض طلبار اور سپاہی بلاشبہ اپنی کارروائیوں کی بنا پر فوجداری تحقیقات کے مستوجب ہیں لیکن عدالتی کارروائی کے خلاف صریح اور زبردست اعتراض ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ طرفین میں شکر رنجی اور بھی بڑھ جائے گی۔ اور فوجداری قانون کی طرف رجوع کرنے کے بغیر ہی انصاف عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ کیننگ کالج کے افسر زیادہ تر اسی خیال کے موید ہیں۔ وہ طول طویل فوجداری تحقیقات کے سخت مخالف ہیں۔ کیونکہ اس کا اثر طلبار اور کالج پر اچھا نہ ہوگا۔ بالآخر گورنمنٹ نے کارپردازان کالج کی درخواست کو منظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ قانونی کارروائی کو روکنے کے لئے مناسب احکام جاری کر دیئے گئے ہیں جن اشخاص کو تکلیف پہنچی ہے۔ اُنہیں معاوضہ دلانے کا انتظام کیا جائے گا۔ طلبار کے بارے میں کالج کے افسر جو انتظامی کارروائی مناسب سمجھیں گے کریں گے۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے بھی ان سپاہیوں کے بارے میں محکمانہ تحقیقات کا حکم دے دیا ہے جو فساد میں شامل تھے۔

تین انگلش خواتین کا قبول اسلام

مولوی صدرالدین صاحب ووکنگ (انگلستان) سے تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ اس ملک تثلیث میں سعید روحوں کو اپنے مقدس اور فطری مذہب اسلام کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ اس دفعہ تین خواتین کو اُس نے اپنے فضل سے توفیق دی کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھیں۔ اور ہماری اسلامی برادری میں شامل ہوں یہ تینوں خواتین ووکنگ میں رہتی ہیں۔ اور ایک عرصہ سے نماز میں شامل ہو رہی تھیں۔ آج اُن کو توفیق میسر آئی کہ وہ علانیہ مشرف باسلام ہوں اُنہوں نے اسلامی نام حاصل کرنے کی خواہش بڑے اشتیاق سے ظاہر کی چنانچہ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) مس اسمتھ کو فاطمہ (۲) مس اسکاٹ کو زبیدہ (۳) مس رابرٹ کو زہرا کے ناموں سے موسوم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر طرح کی نیکی کی توفیق دے اور اُن کو ہمارے لئے مبارک کرے۔ اللّٰہم زد فزد۔

کمشنری آگرہ و میرٹھ کی انتخاب کی تاریخیں

میرٹھ اور آگرہ کمشنری میں خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم کی جگہ کا انتخاب عارضی طور سے ۲۸۔ اکتوبر کو گیارہ بجے سے ایک بجے تک ہوگا۔ پریس کمیونیک سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ ستمبر کو گورنمنٹ گزٹ میں مسلمان ووٹراں کی فہرست چھپ جائیگی۔ ۴ر اکتوبر کو نامزدگی کے پرچے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اجلاس میں داخل ہونگے۔ ۱۳۔ اکتوبر کو ہر ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ووٹ لیں گے اور ۵ر نومبر کو ۱۱ بجے دن سے ایک بجے تک کمشنر صاحب میرٹھ ووٹ شمار کریں گے۔ غرض ۱۰ر نومبر سے پیشتر مرحوم خواجہ غلام الثقلین صاحب کی جگہ پر دوسرے اُمیدوار کا انتخاب ہوگا۔ خان بہادر سید آل نبی صاحب اس جگہ کے لئے بیحد دوڑ دھوپ کر رہے ہیں اور غالباً ابھی کوئی دوسرا اُمیدوار میدان میں نہیں ہے۔ یہ انتخاب صرف چھ ماہ کے واسطے ہوگا اُس کے بعد اپریل ۱۶ء میں از سر نو تین سال کے واسطے انتخاب ہوگا۔

اقتباسات

ولنا کا مختصر حال

آج کل اس شہر پر جرمن نہایت سختی سے حملے کر رہے ہیں۔ اور قیاس کیا جاتا ہے کہ شاید روسی اسے آخر کار خالی کر جائیں گے۔ کیونکہ پیٹروگراڈ سے آمدہ تار خبریں مظہر ہیں کہ روسی ولنا کے کارخانوں کو خالی کر رہے ہیں۔ شہر سے قریباً تمام لوگ بھاگ گئے ہیں۔ اور ہر ایک کارآمد چیزیں نکال لی گئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ولنا کا تخلیہ روس کے لئے ایک اور سخت ضرب ہوگی۔ لیکن جرمنی کو اس سے چنداں فائدہ نہ پہنچیگا۔ کیونکہ حسب معمول روسی اس شہر کو تمام ضروری سامان سے خالی کرکے آگ کی نذر کرنے پر آمادہ ہیں۔ اور اگر جرمن اس میں داخل ہوگئے تو سوائے چند کھنڈرات کے اور کچھ نہ پائیں گے۔ یہ شہر پیٹروگراڈ سے جنوب مغرب کی طرف ۴۳۶ میل کے فاصلہ پر روسی دارالحکومت سے وارسا کو لباؤ سے دہانہ دریائے ڈان کو جانیوالی ریلوے لائنوں کے مقام اتصال پر واقع ہے اس کی آبادی ۱۶۲۶۳۳ ہے اور نواحی مقامات انٹوکول، لوکشکی، پوگلیانکا اور سایریمی کیساتھ ولنا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ اس کا شاہی محل اور سینٹ اسٹینس لاس کا گرجا جو ۱۳۸۶ء میں تعمیر ہوا تھا اور جس کی ۱۸۰۱ء میں دوبارہ مرمت ہوئی تھی۔ نہایت خوبصورت عمارتیں ہیں جن میں سینٹ کاسمیر کی چاندی کا تابوت اور شہزادہ ٹوفٹ کا مقبرہ ہے اس شہر میں ایک خوبصورت گرجا سینٹ نکولاس کا ہے جو ۱۵۹۶ء-۱۶۰۴ء میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی گرجے چودھویں صدی سے لیکر سولہویں صدی تک کے ہیں۔ یہ شہر لکڑی اور غلہ کی تجارت کا ایک مشہور مرکز ہے۔ اور کئی سینٹفک سوسائیٹیوں کی قیامگاہ ہے گذشتہ زمانہ میں ولنا لتھیونیا والوں کا دارالخلافت تھا۔ اور اس کا پہلے پہل ۱۱۲۸ء میں ذکر آیا ہے ۱۴۴۷ء میں اسے پولینڈ کیساتھ ملحق کیا گیا۔ روسیوں نے اسے ۱۶۵۵ء میں فتح کیا۔ ازاں بعد ۱۷۰۲ء و ۱۷۰۶ء میں پولینڈ کی تقسیم کے بعد روس کے ساتھ ملحق کر لیا گیا۔ اس قدر لکھے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جرمنوں نے ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔

مقدمہ سازش بنارس

بنارس کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ بجل چند مکرجی جو الہ آباد کے کسی کالج میں ایم اے کی جماعت میں تعلیم پاتا تھا ہفتہ کے روز گرفتار کیا گیا۔ اب تک مقدمہ سازش بنارس کے ملزمین کی تعداد ۳۲ تک پہنچ چکی ہے اور ۲۱ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ بعض ملزموں کے نام درج ذیل ہیں۔ سوچندر ناتھ سنیال، تلسی پاداسترہ، روبندر ناتھ سنیال، کلی پارامترجی، سریندر ناتھ مکرجی، جتندر ناتھ سنیال، جمناداس دہلوی، منی لال گجراتی اور راش بہاری بوس جو عرصہ سے روپوش ہے۔

اول الذکر ملزم مقدمہ سازش لاہور کے ضمنی مقدمہ میں بھی ملزم ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس تمام مقدمہ کی روح رواں ہے۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ تین ملزم سرکاری گواہ بن گئے ہیں پولیس نے ان ملزموں کا زیر دفعات ۱۲۱ - ۱۲۱ - الف - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - الف و ۱۳۱ مجموعہ تعزیرات ہند چالان کیا ہے۔ عدالت کا اجلاس سنٹرل جیل بنارس میں ہوگا۔ مگر چونکہ چند روز تک اجلاس کی جگہ جو زیر تعمیر ہے طیار نہ ہو سکے گی اس لئے اجلاس چند روز تک ملتوی رہیگا مقدمہ کی سماعت غالباً عدالت خاص میں ہوگی۔

ڈیڑھ لاکھ برس کا قدیم انسان

مشرقی افریقہ میں ایک خشک جھیل کی تہ میں سے ڈیڑھ لاکھ برس کا ایک پرانا انسانی پنجر برآمد ہوا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شخص جھیل میں ڈوب کر مر گیا ہوگا۔ اس کے نیچے زمین کا ایک اور طبقہ تھا جس میں بہت سے گینڈوں کے پنجر دبے ہوئے تھے۔ مٹی کی ایک تہ انسانی پنجر کو چھپائے ہوئے تھی۔ اس پر مرور زمانہ سے مٹی کے اور طبقات بنتے اور جمتے چلے گئے حتی کہ جھیل ہی خشک ہوگئی۔

ایک جرمن پروفیسر نے مذکورہ بالا قدیم انسانی پنجر کی دریافت کی ہے اور وہ جرمنی میں اس پر لکچر دیتا پھرتا ہے اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ پنجر کی حالت عمومی بنی نوع انسان کے اس حبشی نمونہ پر دلالت کرتی ہے جو سرزمین یورپ کے غاروں اور طبقات الارض میں پایا جاتا ہے۔ خانہ چشم اور استخوان بینی کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ ماقبل تاریخ کا یہ انسان جنوبی افریقہ کے بدنما اور بھدے وحشی انسانوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ افریقہ کے وحشی انسانوں نے تو کھڑے ہو کر چلنا سیکھ لیا ہے لیکن قدیم انسان مذکور سیدھا چلنا نہ جانتا تھا۔ اس کی پسلیاں اور سینہ لنگور کی طرح ہے۔ لیکن کاسہ سر اور دانت موجودہ انسانوں کے سے ہیں۔ جو شخص تشریح الانسان سے واقف ہو وہ پنجر کے انسانی ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں کر سکتا۔

ضلع مظفر نگر میں ڈاکہ

مظفر نگر کی خبر مظہر ہے کہ حال میں موضع میراں پور میں لالہ متھراداس ساہوکار کے ہاں ایک حیرتناک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو تعداد میں ۳۰ اور بندوقوں سے مسلح تھے انہوں نے ساہوکار، اس کے نوکر اور ایک آدمی کو جان سے ہلاک کر دیا۔ جو اہل موضع موقعہ واردات پر جمع ہوئے۔ ان پر ڈاکوؤں نے بے دردی سے فائر کئے۔ ۱۵ اہل دیہ زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجروحین میں چار چوکیدار اور ایک پولیس کانسٹبل ہے نقصان کا اندازہ ۲۰ - ۳۰ ہزار روپیہ

حاذق الملک اور شمس العلماء کی گم گشتگی

ہم قلم "رسالت" کلکتہ کو اُس کے نامہ نگار دہلی سے حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں۔

"کئی روز سے شہر دہلی میں یہ خبر گشت کررہی ہے کہ شمس العلماء سید احمد صاحب امام جامع مسجد اور جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب وغیرہ کسی طرف چلے گئے ہیں۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ کہاں۔ براہ کرم بذریعہ اخبار کے دریافت فرمائیں کہ یہ حضرات کہاں تشریف لے گئے ہیں"

اس کے متعلق لاہور میں یہ افواہ مشہور تھی کہ شمس العلماء امام مسجد جامع دہلی و مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی اور آنریری مجسٹریٹ اور ایک اور صاحب جن کا نام معلوم نہ ہوسکا کسی کام کے لئے سرحد کی طرف گئے ہیں لیکن جہاں تک اس افواہ کا تعلق حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب کی ذات سے ہے۔ اُس کی کوئی اصلیت نہیں کیونکہ حکیم صاحب آج کل شملہ میں مقیم ہیں۔

پیسہ اخبار کے دہلوی نامہ نگار نے حاذق الملک کے شملہ میں مقیم ہونے کی اطلاع دی ہے۔ لیکن امام صاحب کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ ممکن ہے وہ بھی کہیں اِدھر اُدھر ہوں اور حاذق الملک کی طرح اُنکا بھی عنقریب پتہ ملجائے

پشاور کی گرفتاریاں

معاصر زمیندار کا نامہ نگار رقمطراز ہے جس روز پشاور میں بالزام سازش تلاشیاں ہورہی تھیں۔ اسی دن نوشہرہ میں بھی سات آدمیوں کی تلاشی لی گئی جن میں سے ۶۔ اشخاص ریلوے کے احاطہ میں کام کرتے تھے صرف ایک بنگالی ہے۔ کہتے ہیں کہ نوشہرہ پولیس نے ان تلاشیوں میں چند انارکسٹوں اور بھائی پرمانند کی تصاویر کے علاوہ کتاب "تاریخ ہند" کی کاپیاں بھی پائی ہیں۔

۲۰۔ستمبر ۱۵ء کو بھارت مترا اور میاں عبد اللہ کے مقدمہ تفتیش مزید کے لئے پولیس نے اور دس دن کی مہلت حاصل کرلی ہے

۲۲۔ستمبر کو گردکل کے برہمچاری لالہ شیوارام عرائض نویس کے بیٹے کی دوہزار روپیہ کی ضمانت لے کر سٹی مجسٹریٹ نے اُسے چھوڑ دیا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک پوسٹل کلرک ٹھلورام کو چارسدہ سے پولیس آج گرفتار کرکے پشاور لائی ہے۔ اس شخص کے مکان کی بھی ۱۷۔ستمبر کو پشاور میں تلاشی ہوئی تھی۔

سیلاب جون پور

دریائے گومتی میں گذشتہ دوشنبہ سے طغیانی شروع ہوئی اور ابھی تک دریا طغیانی پر ہے ۱۸۔ستمبر تک ۳۲ انچ پانی بڑھ گیا۔ اور یہ طغیانی ۱۸۹۴ء کے سیلاب سے صرف ڈیڑھ فٹ کم ہے۔ سیکڑوں مکانات مسمار اور ہزاروں مکیں بے خانماں ہوگئے ہیں۔ نبجے پور بلوا گھاٹ سپاس منڈل۔ جہانگیر آباد۔ طوطی پور۔ تارٹولہ۔ ہنومان دروازہ دولن گنج روہٹہ جوگیا پور۔ گولہ گھاٹ میاں پورہ شیخ پورہ وغیرہ محلے جن میں کہ زیادہ تر غربا رہتے تھے بالکل تہ آب ہیں۔ سڑکوں گلی کوچوں میں۔ اور دریائے گومتی کے مشہور پل پر کشتیاں چل رہی ہیں اور ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں صرف کشتیوں کے ذریعہ سے جانے کا راستہ ہے۔ پل کا وہ حصہ جو وارڈ نمبر ۲ کے جنوب میں ہے بالکل تہ آب ہے لیکن شمالی حصہ کسی قدر پانی سے باہر نظر آتا ہے۔ بکثرت کشتیاں گاڑیاں اور مزدور مہیا کردیئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ نقل و حرکت کرسکیں۔ جن غربا کو کہیں سر کا ٹھکانا نہ تھا۔ اُن کو اٹالہ مسجد۔ فری اسکول۔ تحصیل اور دیگر سرکاری عمارتوں میں جگہ دیدی گئی ہے۔ تمام عدالتیں چہارشنبہ تک بند رہیں۔ حکام ضلع نے افسران اودھ روہیلکھنڈ ریلوے سے ملکر انتظام کرلیا ہے کہ ظفرآباد سے جونپور تک ٹرین آتی جاتی رہی۔ تاکہ ظفرآباد ہوکر اہل مقدمہ جون پور آسکیں اور تحصیلدار صاحب نے یہ بندوبست کیا ہے کہ بڑی بڑی کشتیوں کے ذریعہ سے لوگ جون پور سے ڈسٹرکٹ جیل تک جو کلکٹری کے قریب ہے پہنچ سکیں۔ باوجود ان انتظامات کے لوگوں کو عدالتوں کی حاضری میں بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ عدالت ججی حسب الحکم ہائی کورٹ تا قیام سیلاب بند کردی گئی ہے۔ لیکن باقی تمام عدالتوں میں کام ہورہا ہے۔ لکھنو کے سیلاب کی خبر سننے پر ۱۹۔ستمبر کو مجسٹریٹ ضلع نے تمام احتیاطی تدابیر کرلی تھیں مجسٹریٹ ضلع تو رخصت پر چلے گئے ہیں لیکن مسٹر سید نصیر الدین قایم مقام کلکٹر شبانہ روز مصیبت زدوں کی امداد میں اپنی انتہائی کوشش صرف کررہے ہیں۔

اخلاق النبیؐ

(۷)

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض صحبت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا۔ کہ مال اسباب اور گھر راہ خدا میں دے کر پھر بھی نبی کریم کی خدمت میں یہی عرض کرتے تھے کہ یارسول اللہ ہم سے خوش ہوجائیں ہماری جان تک حاضر ہے۔ اللہ کے نام سے ہم کو کوئی چیز زیادہ عزیز نہیں۔ لکھا ہے کہ جس وقت یہ آیت شریف نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ بیشک اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کی عوض میں خرید لیا ہے حضرت کعب قرظی رضی روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں ہم نے (۷۰) انصار نے حضور نبی کریم صلعم سے بعیت کی اُس وقت ہم لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ جو آپ اپنے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کرلیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی جلشانہ نے۔ اس آیۃ میں جنت کے عوض میں ان ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا بائع روح مشتری اللہ بیع جسم و مال اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسی کو اللہ کا شریک نہ کرو تیسرے تم جان و مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہاں تک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اُس وقت تم کو جنت ملے گی۔ اُنہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں آپ کے حکم سے کوئی انکار نہیں روایت کی ہے صحیح ترمذی میں کہ ایک مرتبہ حضور کے پاس بحرین کے ملک سے نوے ہزار درہم آئے آپ نے اُن کو اپنی مسجد کے بوریوں پر ڈھیر کروائے۔ صبح کی نماز پڑھ کر بانٹنے لگے ظہر تک اُن میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔ اور اس درمیان میں جو مانگنے آیا اسکو دیا کئے۔ بانٹنے سے فارغ ہونے کے بعد اتفاق ایک مانگنے والا آنکلا اُس سے آپ نے فرمایا اب تو میرے پاس کچھ باقی نہیں رہا جو تجھے دوں۔ البتہ تو بازار کو جا اور بیوپاریوں سے میرے نام سے جو کچھ چاہے خرید کر میرے ذمہ لکھادے جس وقت میرے پاس آویگا ادا کردونگا اتنے میں حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حق تعالی آپ کو مقدور سے زیادہ تکلیف نہیں دینا پھر کس واسطے آپ اپنے اوپر قرض کا بوجھ اُٹھاتے ہیں حضرت رسول مقبول کو یہ بات پسند نہ آئی اور آپ کے چہرہ مبارک پر خفگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ ایک انصار نے جو وہاں حاضر تھا عرض کیا۔ اَنْفِقْ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔ (ترجمہ) دئے جا اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا خوف مت کر۔ یہ کلام سنتے ہی آپ ہنسے اور آپ کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ اسی طور سے مجھے حکم ہوا اور مامور ہوں۔ حاصل کلام کا یہ ہے کہ

اسی ہزار بے خانماں لکھنؤ میں

ہم اس سے پیشتر کثرت باران اور سیلاب کے وجہ سے لکھنؤ کی تباہی کا حال درج اخبار کر چکے ہیں۔ اس کے بعد جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے پایا جاتا ہے کہ ۲۹۔ اگست کے بعد اندازاً ۱۸ ہزار مکانات سرنگوں ہو گئے ہیں۔ ۴۶ جانیں ضایع ہو چکی ہیں جس کی وجہ کسی قدر یہ بھی تھی کہ بعض لوگوں نے بروقت انتباہ سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ چار آدمی اور ایک لڑکی جنہوں نے اپنا مکان چھوڑنے سے انکار کر دیا تھا۔ وکٹوریہ اسٹریٹ میں مکان کی چھت پر سو رہے تھے۔ کہ اچانک سب کے سب مع چارپائیوں کے دو منزلہ چھت سے نیچے ملبہ میں گر پڑے۔ مقامی انتظام کی غرض سے گورنمنٹ نے باہر سے مزید افسر منگوائے ہیں۔ ہمعصر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف اُمید ظاہر کرتا ہے کہ لکھنؤ تازہ مصیبت سے محفوظ رہیگا۔ ۱۸ ماہ حال کو شدید بارش کا سلسلہ جاری تھا۔ اور جب تک اس کے بند ہو جانے کی خبر موصول ہو اُس وقت کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ کہ لکھنؤ کی قسمت میں ابھی کثرت باران کی وجہ سے کس قدر تباہی لکھی ہے۔

مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب

مولوی سید عبدالودود صاحب بریلوی مسلمانوں کو عبرت دلاتے ہیں کہ وقت اور موقع پر خاموش و غافل رہنا۔ اور قبل از وقت یا بعد از وقت جد و جہد اور سرگرمی کا اظہار کرنا یہ بھی ہماری قومی مخصوصات میں داخل ہے مثال کے طور پر انہوں نے میونسپل بورڈوں میں مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کا مسئلہ پیش کیا ہے جس کے متعلق اس سے قبل بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور ہر طریقہ سے اس اہم مطالبہ پر شد و مد کے ساتھ زور دیا گیا ہے۔ لیکن اب کہ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کی مجلس وضع آئین و قوانین میں میونسپلٹیوں کے لئے جدید قانون وضع کیا جا رہا ہے۔ اور وقت ہے کہ مسلمان اپنے اس اہم ترین و دیرینہ خواہش کا مطالبہ پوری طاقت اور یکجہتی کے ساتھ کریں تمام صوبہ خاموش اور پنبہ بگوش نظر آتا ہے (الاماشاء اللہ) واقف حال اصحاب پر مخفی نہیں ہے کہ اس سے قبل گورنمنٹ نے نیم باضابطہ طور پر مسلمانوں کے اس ضروری مطالبہ کو تسلیم کر لیا تھا۔ اور یہ توقع تھی کہ عنقریب اس کی باضابطہ منظوری حاصل ہو جائے گی۔ لیکن تعجب اور حیرت ہے کہ قانون بناتے وقت یہ مسئلہ نظر انداز کیا جا رہا ہے اور مسلمانوں کی اقلیت کے تحفظ حقوق کا لحاظ جیسا کہ چاہیئے نہیں کیا جاتا۔

مولوی صاحب موصوف زور دیتے ہیں کہ مسلمان بغیر اس کے کہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں ان کی جداگانہ اور کافی نیابت تسلیم کی جائے۔ ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اور کبھی چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ اس موقع کو بیکار نہ کھونا چاہیئے۔ اور عین کوشش کے وقت غافل و خاموش رہ کر خودکشی نہ کرنی چاہیئے۔ صوبہ کے ہر بڑے اور چھوٹے شہر اور قصبہ میں جلد سے جلد مسلمانوں کے عام جلسے ہونے کی ضرورت ہے جنمیں جداگانہ انتخاب کا زبردست مطالبہ کیا جائے۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور پراونشل لیگ اگر زندہ ہیں تو اُنہیں بھی اپنی زندگی کا ثبوت کرنا چاہیئے۔ پراونشل کونسل کے مسلمان ممبروں کی جد و جہد کا بھی یہی وقت ہے۔

یہ مسودہ قانون گورنمنٹ کی طرف سے تمام میونسپل بورڈوں میں بغرض اظہار رائے بھیجا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ جس وقت کسی بورڈ میں یہ مسودہ پیش ہو اُس بورڈ کے تمام مسلمان ممبر متفق اللفظ ہو کر جداگانہ انتخاب پر زور دیں خواہ اُن کی تحریک مخالف کثرت رائے سے مغلوب ہی کیوں نہ ہو جائے۔ تاہم یہ بات گورنمنٹ کے نوٹس میں آنی چاہیئے۔ کہ ہر بورڈ کے مسلمان ممبر اس مطالبہ پر مصر ہیں۔

پولس کے رنگروٹوں کی قلت

شہر کلکتہ اور اُس کے مضافات سے متعلق محکمہ پولیس کی رپورٹ بابت ۱۹۱۴ء شایع ہوئی ہے اس میں لکھا ہے کہ رنگروٹ سپاہیوں کی بہت قلت ہے۔ سال کے اختتام پر ۲۹۱ آسامیاں خالی تھیں بالائی حصۂ ملک سے جو رنگروٹ بھرتی ہونے آیا کرتے تھے۔ اب نہیں آتے۔ شہر کلکتہ میں جو کام پولیس سے لیا جاتا ہے وہ اُن کے لئے باعث کشش نہیں۔ رنگروٹ بھرتی کرنے کی ایک جماعت سارن، پٹنہ، شاہ آباد اور الہ آباد کے اضلاع میں بھیجی گئی تھی۔ لیکن اُسے دو ماہ کے عرصہ میں کل ۹۱ رنگروٹ میسر آئے ایک اور جماعت جیسور، کھلنا اور مدنا پور کی طرف روانہ کرنے کی تجویز تھی لیکن کامیابی کے چنداں آثار دکھلائی نہ دیتے تھے۔ اس لیئے اس کی روانگی ملتوی کر دی گئی۔

صوبہ متحدہ میں سیلاب سے نقصان

معلوم ہوا ہے کہ جب گومتی میں بار اول طغیانی آئی۔ اور اگست کے مہینہ میں ۲ دن متواتر موسلادھار بارش ہوتی رہی تو اس سے شہر لکھنؤ میں ۱۲۲۲۹ مکان بیٹھ گئے۔ مکانوں کے گرنے سے ۳۵ اشخاص ہلاک ہوئے لیکن کوئی جان غرقابی سے ضائع نہیں ہوئی۔ دوسری طغیانی اور سیلاب میں نیز کثرت باران کی وجہ سے جو ۴ ستمبر کو وقوع پذیر ہوئی۔ ۵ ہزار مکان اور پیوند خاک ہو گئے۔ اور ۱۱ جانیں ضایع ہوئیں اول طغیانی میں مکانات کی مالیت کا اندازہ ۵ لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے کیونکہ اس دفعہ بہت سے خام مکانات منہدم ہوئے تھے۔ دوم طغیانی میں زیادہ تر پختہ مکانات گرے ہیں۔ اس لئے اِن کے مالی نقصانات کا اندازہ ۱۰۔ اور ۲۰ لاکھ روپیہ کے بین بین کیا گیا ہے۔ ضلع لکھنؤ میں سیلاب کی وجہ سے بے شمار نقصان ہوا ہے۔

تحصیل ملیح آباد میں جس کی آبادی ۲ لاکھ نفوس ہے ۸۰ فیصدی مکانات مسمار ہو گئے ہیں فصلوں کا نقصان اندازہ سے کم ہی ہے۔ البتہ گومتی کے کناروں پر زیادہ نقصان ہوا ہے۔ یہاں کی اِیستادہ فصلیں تاحال زیر آب ہیں۔

جون پور میں بھی ہزارہا لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں اور شہر کا ایک حصہ تاحال پانی میں ہے۔ مقامی حکام نے دوراندیشی سے کام لے کر فوری انتظامات کر دیئے ہیں جن کی بدولت بے خانمان لوگوں کی مصیبت کم ہو گئی ہے گورنمنٹ کے روبرو یہ تجویز درپیش ہے کہ لوگوں کو تعمیر مکانات میں امداد دی جائے۔ لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں کہ امداد مکانوں کی ضمانت پر دی جائے

بارود سے اڑ گئے

باریسال کی خبر مظہر ہے کہ چند روز ہوئے چوروں کا ایک گروہ ایک مکان میں نقب زنی کرنے کے بعد مسروقہ صندوقوں اور ٹرنکوں کو کہیں کھول کھول کر دیکھ رہا تھا۔ اتفاق سے ایک صندوق میں آتشبازی کی کچھ بارود اور بنے ہوئے گولے بھی تھے۔ رات تاریک تھی چوروں نے صندوق کے مشمولات کا جایزہ لینے کو دیاسلائی جلائی۔ اتفاق سے دیاسلائی کا جلتا ہوا سرا بارود میں گر پڑا معاً ایک زور کا دھماکا ہوا جس سے ۳ چور وہیں ڈھیر ہو گئے دوسروں کو سخت ضربیں لگیں۔

بھائی پرمانند

بھائی پرمانند ایم اے نے ۱۵ ستمبر کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں تار کے ذریعہ سے رحم کی درخواست کی تھی۔ اس کے جواب میں ہز آنر نے فرمایا کہ حسب ضابطہ تحریری درخواست پیش کی جائے۔ اور جب تک یہ مسئلہ زیر غور ہے پھانسی ملتوی رہے گی۔

مکتوب ووکنگ (انگلستان)

عید کے دو چاند

خوشی مشیر کے دل میں نہ کیوں دوبالا ہو
دیار یار میں دیکھے جو چاند عید کے دو

اس شعر کی تشریح اُس خوش نصیب وارفتہ مزاج عاشق سے کرانا چاہئے جس کی عید دیار یار میں ہو۔ ایک طرف آسمان پر عید کا چاند نظر آئے۔ دوسری طرف لب بام کوئی قمر طلعت اپنی جادو فگن نگاہوں اور ہلال نما ابروؤں کا نظارہ دکھلائے۔

مشیر کی وارفتہ مزاجی کیسی ہے نہیں معلوم۔ گو شاید ایسی محرومی قسمت کا پتہ نہ ہو کہ دیار یار میں بھی دو چاند کیسے ایک چاند بھی نظر نہ آوے۔ ایک کو ابر سیاہ چھپا دے دوسرے کو حجاب بے جا لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اس عید کو مشیر کے دل بد مست کی مخمور فرحت آنکھوں نے دو چاند واضح دیکھے پردیس میں، شلیستان میں جو بلے آلو اور اُبالی مچھلی کے کھانے والوں میں کسی مسلمان کو عید محرم سے کم نہیں ہوتی۔ لیکن اس مرتبہ ووکنگ شریف میں ہم آوارہ وطن مسلمانوں کو بھی خاصی گھر کی سی عید نصیب ہوئی۔ گویا عید کا چاند واقعی ہم سب کو نظر آیا۔ گھر ہی کی طرح اچھے اچھے کپڑے زیب تن کئے۔ عید کا انتظام کیا۔ نماز ایک بڑی جماعت سے کھلی ہوئی جگہ ادا کی۔ بعد نماز حسب معمول ایک دوسرے سے محبت اور لطف سے بغلگیر ہوئے۔ ہم مصافحہ ہوئے۔ مولوی صدر الدین صاحب کی مہمان نوازی سے سویاں (لکھنو کی نہیں سہی) بھی اوڑیں۔ کچھ شک نہیں اگر اس مقام پر عید کی صرف اسی قدر خوشی میسر ہوتی وہ بھی قابل صد شکر و حمد ہوتی لیکن صد ہزار احسان اُس کردگار عالم کا ہے۔ کہ اس ایک چاند۔ ایک خوشی کے بجائے۔ اُس نے دوسرے چاند دوہری خوشیاں نصیب کیں۔ ایک چاند ایک خوشی دیکھنا تو ہر گھر میں بھی نصیب ہونا تھا۔ یہاں جو چاند دیکھا۔ جو خوشی نصیب ہوئی وہ گھر میں کہاں میسر۔

ہم سیکڑوں مسلمان یہاں جمع تھے۔ اور کیا دیکھتے تھے۔ یہ کہ اُس ایک دن تو اسلام کا قبضہ اس جگہ کامل ہو گیا تھا۔ دور دور کے انسان مختلف رنگ مختلف مرتبہ۔ مختلف حیثیت۔ مختلف قابلیت۔ مختلف پیشہ مختلف انداز مختلف طریقہ معاشرت مختلف جگہوں کے موجود تھے۔ اور سب کے سب ایک رشتہ اخوت میں منسلک سب کے سب ایک خدا کی پرستش میں مصروف سب کے سب ایک ہی رحمۃ اللعالمین کی محبت میں سرشار تھے۔ چاروں طرف سے تکبیر کی صدا بلند ہوتی تھی۔ جگہ جگہ سے کلمۂ طیبہ کا آوازہ نکلتا تھا۔ نہ گورے کالے کا فرق تھا۔ نہ امیر و دہقان کا امتیاز۔ ہندوستانی شہزادے تھے مصری پاشا زادیاں۔ انگریزی لارڈ شامی [illegible] افریقہ و ایشیا کے اہل علم تھے۔ یورپ کے اہل ہنر تھے۔ انگلستان، بغداد، شام وغیرہ وغیرہ کے زراعت پیشہ تجارت پیشہ قطار در قطار۔ سب کے سب ایک معبود حقیقی کے آگے رکوع و سجود بجا لا رہے تھے۔ اس شہر کے اور دور نزدیک کے بھی لوگ اس نظارہ کو دیکھنے آئے تھے۔ سینکڑوں تصویروں کے آلے اپنا کام کر رہے تھے انگلستان کا تلون طبع موسم بھی پُر رعب ہو گیا تھا۔ آفتاب مہینوں بعد جلوہ آرائے فلک تھا۔ اور نسیم زمین تشنوں کے جھونکے اور دھوپ میں بھی حرارت پیدا کر رہا تھا۔ اسلامی اخوت کا نظارہ دیکھ دیکھ کر لوگ دنگ تھے حیرت تھی۔ کہ یہ کیا افسوں ہے کہ امیر دہقان کے دوش بدوش کھڑا ہے۔ انگریز ہندوستانی کو سلام علیک کہہ رہا ہے۔ غریب امیر سے بغلگیر ہو رہا ہے۔ ایسا حیرت ناک نظارہ یہاں اس ملک میں تو اس سے پہلے کبھی بھی نظر نہ آیا تھا۔ اور واقف کاروں کا قول ہے کہ اور کسی ملک میں بھی یہ نظر نہ آیا تھا۔ کچھ انگریزوں نے محبت سے پگڑیاں باندھی تھیں۔ کچھ نے ٹرکی ٹوپی دی تھی میمیں بھی علی الاعلان اسلامیت جتا رہی تھیں ہندوستانی سپاہیوں نے اپنی خاکی میلی وردی اُتار پھینکی تھی۔ اور سفید شلواروں میں فرض ادا کر رہے تھے جسٹس عبد الرحیم صاحب ایک طرف عجز و انکسار سے کھڑے تھے۔ ہمارے ردولی کے درویشی خاندان کے صوفی مصطفےٰ احمد صاحب اعلیٰ مارننگ سوٹ میں تھے۔ مگر [illegible] ہیم صاحب (اسلامی نام شمس الدین ہے) اور چھوٹا بچہ ([illegible]) ہیرلڈ (اسلامی نام قاسم رکھا گیا ہے) پگڑی اور قمیص میں اُسی صف میں ویسے ہی خشوع و خضوع سے کھڑے تھے۔ چونکہ عید اتوار کو نہیں ہوئی اور یہاں سوا اتوار کے اور تعطیل ملتی نہیں۔ یہ ملک کسب و حرفت کا ملک ہے یہاں لوگوں کو گھر میں موت ہو جانے پر بھی چھٹی نہیں ملتی۔ اس وجہ سے بہت سے انگریز مسلمان مرد اور عورت یہاں آ سکنے سے معذور رہے۔ ہاں بعض ایسے صادق العقیدت انگریز مرد اور عورت تھے کہ اُنھوں نے ایک دن کی تعطیل جس طرح بنی لے لی تھی۔

جیسا بعد کے واقعات سے معلوم ہوا اور ہو رہا ہے۔ اس عید کا۔۔۔ یہاں کے لوگوں کے دلوں پر بہت گہرا اثر پڑا کئی قابل لوگوں نے اسلام کا اعلان کیا ہے۔ بہت سے انگریز دریافت کر رہے ہیں کہ یہ تقریب اب پھر کب ہوگی۔ انگلستان کے ہر ہر شہر میں تصویروں کے ذریعہ سے اسلام کا اعلان ہو گیا۔ جو لاکھوں روپیہ صرف کرنے سے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ سب خداوند کریم کا اپنا فضل ہے۔ اوسکی مرضی ہوئی تو ایک عید نہیں ہر سال اس سے بھی زیادہ کامیابی سے عیدیں ہوں گی۔ اور اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا ہوگا۔ آمین۔

لیکن اس عید نے اس بات کو بھی دکھا دیا کہ ابھی یہاں کی مشن کی حالت ہرگز قابل اطمینان نہیں۔ اور جس پیمانہ کا کام اُٹھایا گیا ہے اُس کے پورا کرنے کے لئے جو سرمایہ ہے یا جو آمدنی ہوتی ہے ناکافی اور سخت ناکافی ہے۔ رسالہ کی چھپائی وغیرہ کا صرفہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ اشاعت کافی نہیں ہو سکتی۔ ہمت کر کے عید کے سے جلسے کر دیئے جاتے ہیں۔ یا یہاں بدھ اور اتوار کو مجمع کر لیا جاتا ہے۔ مگر مالی حالت اندیشہ ناک ہے۔ اب ضرورت تھی کہ اس عید کے اشتہار و اعلان سے فائدہ اُٹھا کر لندن میں بھی بار بار لکچر و وعظ وغیرہ کے ساتھ جلسے ہوتے۔ قابل قابل لوگ مثل مسٹر یوسف علی صاحب یا پروفیسر لیول کے لکچر دینے کو موجود ہیں مگر مشکل روپیہ کی ہے۔ یورپ میں یورپ کے رہنے والوں کا خدا ترس کر یہاں روپیہ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ہمارے لئے روپیہ ہی کی کمی ہے۔ معلوم ہوا کہ پار سال یہاں جناب نواب صاحب بہاولپور سے اور سر آغا خاں سے اور نواب عماد الملک بہادر سے اچھی اچھی رقمیں آگئی تھیں۔ امسال ایسی آمدنی کوئی نہیں ہوئی۔ ابھی والیہ بھوپال کا گراں بہا وظیفہ بھی نہیں پہنچا۔ اور کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ اسلام کی حیثیت کا خیال رکھنا بھی تو ہے۔ یہاں کے لوگوں کو یہ بھی تو معلوم ہے کہ اسلام کے شیدائی تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں ہی کروڑوں ہیں۔ اُن کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ ذرا سی مسجد انگلستان بھر میں تنہا واحد خدا کی پرستش کی جگہ ہے۔ اور یہاں کے کام کرنے والے انگلستان بھر میں کل دنیا کے مسلمانوں کے قائم مقام ہیں۔ اس سے ہمارے ہندوستانی بھائیوں کو شاید اندازہ ہو کہ یہاں کے کام کی ذمہ داری کس قدر اہم ہے۔ اور کس قدر زیادہ خرچ کی ضرورت ہے۔ کہ اسلام کا نام نہ میلا ہو سکے۔ جو

توصاف مسجد ہو تو صاف۔ اندر باہر ہر جگہ درستی اور رونق چاہیئے۔ ذرا ذرا سے گرجے، لوگوں کے ذرا ذرا سے گھر سب یہاں صاف رہتے ہیں۔ اور قریب قریب سب کے آگے لان اور پیچھے باغیچے مثل چمن درست رہتے ہیں۔ یہاں غریب مولوی صاحب اپنے کھانے پینے میں تو دال اور مولی کے پتوں کی بھاجی وغیرہ ہی کو رکھتے ہیں مگر چینٹ کے لئے ایک مالی بھی ۱۸ روپیہ ہفتہ یعنی ۷۲ روپیہ ماہوار لیتے ہیں بائیسکل پر تشریف لاتے ہیں۔ وقت مقررہ سے ایک منٹ بھی زائد کام لو تو زاید مزدوری چاہتے ہیں۔ پس خدا ہی اس کشتی کا پار لگانے والا ہے۔ نہ المامون سہروردی کو جب انہوں نے اشاعت و اتحاد اسلام کا تخم بویا یہ خیال تھا کہ اس قدر جلد "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" کا کلمہ یہاں چاروں طرف سے بلند ہو جائیگا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی یہ تو امید نہ ہوگی کہ وہ مع اپنے دو رفیقوں کے اس فضا سے دیہات میں اگر ایسا تخم لگائیں گے جو دو سال کے اندر ہی اندر ایسا بڑا پودا ہو جائیگا جس کی شاخیں انگلستان کے چاروں طرف تیزی کے ساتھ پھیلنا شروع کر دیں گی۔ کاش خدا اس پودے کی آبیاری کا مناسب انتظام فرمادے۔ آمین۔ جب میں اس مرتبہ کی عید کی صف در صف دیکھتا تھا تو بیساختہ حمد خدا ادا کرتا تھا۔ کہاں یہ مقام جس کو پانی نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ اب اسی ملک میں اس زور و شان سے اسلام داخل ہوا کہ عید کی نماز اسی طرح ادا ہوئی کہ جس طرح کسی اسلامی مقام پر۔ شکر ہے لاکھ شکر ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی پوری ہمت سے اسپر آمادہ ہو جائیں کہ یہاں اگر ہر شہر اور قریہ میں نہیں تو بڑے بڑے شہروں میں تو ایک مسجد ہو جائے ابھی تو خاص لندن میں بھی کوئی مسجد نہیں۔ خدا ہر عید کو ہم سب کو یہاں اسی طرح دُو دُو چاند دکھایا کرے۔ عید بھی ہو، اشاعت اسلام بھی، آسمان پر ہلال عید کا جلوہ، زمیں پر نور اسلام کی روشنی۔ آمین۔

مشیر حسین قدوائی

روح کیا چیز ہے؟

سوال

روح کیا چیز ہے، روح کی پیدائش اخلاط سے یا ہوا سے، عقل کا نام بھی روح ہے یا نہیں۔

جواب

(منجانب مولانا حکیم محمد یاور علی خانصاحب مدظلہ)

روح کی حقیقت کے ادراک میں علمائے اسلام اطبا، فلاسفہ وغیرہ چار مختلف فرقے ہیں۔ ایک فرقے والے اس کی حقیقت میں غور کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ اُن میں سے ایک شیخ عزالدین ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ جلشانہ نے روح لطیف کو اس جسم کثیف میں اس واسطے رکھا ہے کہ اُس کی وحدانیت اور ربانیت پر دلالت کرے۔ تفصیل اُس کی دس طرح ہے

(۱) جسم انسان کے لئے کسی مدبر اور محرک کی ضرورت ہے۔

(۲) جب جسم انسان کا مدبر ایک ہی روح ہے تو معلوم ہوا کہ تمام جہان کا مدبر بھی ایک ہی خدا ہے۔ جس کی تدبیر و تقدیر میں کوئی شریک نہیں۔

(۳) جبکہ یہ جسم روح کے ارادہ اور اُس کی تحریک کے بغیر حرکت نہیں کرسکتا تو معلوم ہوا کہ کوئی خیر و شر اُس کے ارادہ کے بغیر نہیں واقع ہو سکتی

(۴) جب تمام جسمانی حرکات و سکنات روح کے علم میں ہیں۔ اور کوئی چیز اُسکے علم اور ارادہ سے باہر نہیں تو ثابت ہوا۔ کہ زمین اور آسمان کی بھی کوئی چیز اللہ تعالی سے پوشیدہ نہیں۔

(۵) جب روح ہر ایک جسمانی حصہ کے بہت ہی قریب ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی بھی تمام چیزوں کے نزدیک ہے۔ اور تمام عالم کا خیال بلحاظ قرب و بعد اُس کے سامنے یکساں ہے

(۶) جب روح کا وجود جسم کی پیدایش سے پہلے ہے تو معلوم ہوا کہ خدا بھی تمام کائنات سے پہلے ہے۔ اور تمام مخلوقات اور موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد بھی رہیگا۔

(۷) جب روح جسم میں ہے اور اُس کا کوئی خاص مقام مقرر اور معین نہیں تو معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالی بھی خاص مقام سے منزہ ہے۔

(۸) جب روح بغیر کسی کیفیت اور خاص حالت۔ کے قایم ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ جلشانہ بھی کیفیت سے پاک ہے (

(۹) جب روح جسم میں موجود ہے مگر نظر نہیں آتی اور نہ کسی چیز کے مشابہ ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ جلشانہ کو بھی کوئی شخص نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ وہ کسی کی مثل یا بند ہے۔

(۱۰) جب روح حواس ظاہری اور باطنی سے محسوس نہیں ہوتا اور نہ وہ مس کیا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ جلشانہ بھی حس و مس میں نہیں آسکتا اور ان دونوں طاقتوں کے ادراک سے پاک ہے

حضرت محی الدین ابن عربی بھی اسی گروہ میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے روح کو اس جہان میں اپنی ذات و صفات کی مثال بنایا ہے۔ اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ شاید ان بزرگوں نے امر ربی سے فنا فی التوحید مراد لی ہے۔ جیسا کہ بعض اکابر صوفیاء کرام سے منقول ہے۔ ورنہ جس چیز پر قرآن مجید کے دلائل نہوں اُس میں خوض کرنا دین میں فساد پھیلانا ہے۔

ایک فرقہ والے روح کی حقیقت میں غور کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور نہ غور کرتے ہیں جن میں اکثر سلف صالحین شریک ہیں۔ اُن کا قول کہ روح علم خدا کا خاصہ ہے اُس نے مخلوق میں سے کسی کو اس علم پر مطلع نہیں کیا بلکہ ائمہ اعلام سے منقول ہے کہ روح کی حقیقت کو آنحضرت سے پہلے بھی کسی نبی رسول نے بیان نہیں کیا۔ اور آنحضرت کو اپنی وفات سے قبل بھی روح کی کیفیت اور حقیقت معلوم ہوئی یا نہیں بعض کہتے ہیں کہ آپ کو علم ہوگیا تھا۔ قیامت کی طرح اس کا علم بھی پوشیدہ رکھنے کے لئے حکم دیا گیا۔ یہی صحیح ہے اس لئے بحکم آیۂ کریمہ قل الروح من امر ربی پڑھ کر خاموش ہو جانا بہتر ہے

تیسرا گروہ فلاسفہ کا ہے جو روح کو نفس ناطقہ کہتے ہیں جمہور کے نزدیک روح عقل سے مراد ہے

چوتھا گروہ اطبا کا ہے۔ ان کے نزدیک جب خون دل کے بائیں پہلو میں پک کر لطیف ہوتا ہے اُس سے کچھ شے مثل بخار لطیف کے پیدا ہوتی ہے اسی کا نام روح ہے۔ اور وہ تین ہیں ایک طبعی جس کا مقام جگر ہے۔ دوسری نفسانی دماغ میں۔ تیسری حیوانی جس کا مقام دل کہ تازگی روح کی کھانا کھانے سے۔ پژمردگی نہ کھانے سے۔ دلیل ہے اس بات پر کہ روح اخلاط سے پیدا ہوتی ہے بعض ہوا کو پیدایش روح کا سبب بیان کرتے ہیں۔ اس لئے کہ دم رکنے سے ہلاکت حیوان واقع ہوتی ہے۔ لیکن یہ دلیل معقول نہیں۔ اگر روح کی پیدایش ہوا سے ہوتی تو بقائے حیات کے لئے بجائے غذا کے استنشاق ہوا ہی کافی ہوتا۔ دم رکنے سے جو حیوان ہلاک ہوتا ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ روح گرم ہے اور ہوا بہ نسبت اُس کے سرد اس لئے ہوا کی مدد دم بدم روح کو پہنچتی ہے حرارت روح معتدل ہوتی رہتی ہے حبس دم کی صورت میں روح اپنی گرمی سے جل جاتی ہے۔ قوت حیوانی قبول نہیں کرسکتی۔ اس سبب سے حیوان ہلاک ہوتا ہے۔

ھنگامۂ عالمگیر

سرنگوں کی کارروائی

لندن ۱۸ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ چند روز کے اندر دردانیال میں کوئی قابل ذکر کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ مگر ترکوں نے کئی مقامات پر سرنگوں کی کاروائی شروع کر دی ہے جو ان کے لئے ایک نئی بات ہے۔ ہم نے کسی قسم کے نقصان کے بغیر ان کی سرنگوں کو تباہ کر دیا

بادبانی کشتیوں کی غرقابی

لندن ۱۸ ستمبر۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ روس کے تباہ کن جہازوں نے مقام سینوپ کے قریب ترکی بادبانی کشتیوں کا ایک اور بیڑا غرق کر دیا کہ جن پر سامان حرب لدا ہوا تھا جس کے آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۱۹ ستمبر۔ سر اکسلاشی دائسرائے کو نواب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے:

روسی سپاہ آسٹروی و جرمن افواج کو جنوبی رزمگاہ میں پیچھے دھکیل رہی ہے۔ مگر شمال اور وسط میں جرمنوں نے کسی قدر ترقی کی ہے جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے ڈونسک سے ۱۲ میل جنوب میں مقام دیزی پر قبضہ کر لیا ہے اور اس سڑک پر پہنچ گئے ہیں جو ولنا ڈونسک ریلوے کے مشرق میں ۱۶ سے ۲۵ میل تک کے فاصلہ پر واقع ہے۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع میں یہ بھی کہا ہے کہ جرمنوں نے مقام سونزیانی کے شمال میں ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ گاؤں ولنا ڈونسک ریلوے سے چند میل مشرق کی طرف واقع ہوگا جرمن دستے مقام ولیکا کے نواح میں پہنچ گئے ہیں۔ جو ولنا سے ۲۷ میل مشرق اور جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور مزید جنوب کی طرف کو دریائے ئیمں سے جا ملتا ہے

پنسک کے مغرب میں صرف ۷ میل کے فاصلہ پر ایک ریلوے اسٹیشن پر لڑائی وقوع میں آئی ہے۔ روسیوں نے غنیم کو ڈیراجنو سے باہر نکال دیا ہے۔ اور دونوں کے جنوب میں تمام محاذ پر غنیم کے مقامی حملوں کی ترقی کو کامیابی سے روک رہی ہیں۔ کیونکہ یہ جوابی حملے بعض مقامات میں مہیب جمعیت کے ساتھ کئے جا رہے ہیں۔

مغربی رزمگاہ سے توپخانہ کی مسلسل آتشباری کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ اطالی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے غنیم کے دستوں پر کامیابی سے گولہ باری کی اور ان کے ہوائی جہازوں نے ٹریسٹ کو جانے والی ریلوے لائن پر گولے پھینکے۔

فرانس۔ بحری وزیر بحری کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ آبی ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے پورٹ سعید سے چیکال یور کے پل پر گولہ باری کی جو ایک اہم رگذر ہے۔ اور ایک اور مقام پر فرانس کے آبی ہوائی جہازوں کے دستہ اور آسٹروی ہوائی جہازوں میں مڈبھیڑ ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آسٹروی جہاز پسپا ہو گئے۔

ولنا معرض خطر میں

لندن ۱۷ ستمبر۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ شمال کی طرف سے ولنا پر فوج کشی کرنے کے علاوہ جرمن شہر سے قریباً ۵ میل جنوب کی طرف رسالہ کے ۸ مشین گنوں کے ساتھ قانہ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے پاس معمولی اور جلد چلنے والی توپوں کے علاوہ موٹر گاڑیوں پر جنگیری بھی موجود ہیں اس جنگی چال سے ولنا کی حالت سخت معرض خطر میں پڑ گئی ہے۔ جو لوگ وہاں سے بھاگ کر آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ شب و روز مسلسل گولہ باری ہو رہی ہے۔ اور ٹاب اور البٹراس وضع کے ہوائی جہاز بم پھینک رہے ہیں روسی کارخانوں کو خالی کر رہے ہیں اور باقی سب چیزیں وہاں سے روانہ ہو چکی ہیں۔ قریباً تمام باشندے شہر چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

روسی عقب کو منقطع کرنے کی کوشش

لندن ۱۹ ستمبر پیٹروگراڈ کے مبصروں کی رائے ہے کہ مغربی اور شمالی رزمگاہوں میں جنگی کاروائیوں کے لحاظ سے ایک اہم زمانہ کا آغاز ہوا ہے اور عنقریب عظیم جمعیتوں کے خونریز معرکے ایک عظیم جنگ کی صورت میں نشو و نما پانے والے ہیں جو وارسا کی جنگ کے بعد آج تک رونما نہیں ہوئی۔

رود نو میں جرمنوں کی پیشقدمی روک دی گئی ہے۔ اور ڈیراجنو سے ۲۵ میل شمال مغرب میں دالہینیا کے شمالی و مغربی علاقہ میں روسی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں اور گلیشیہ کے متصلہ علاقوں میں پیشقدمی کر رہے ہیں۔

ولنا اوراتی کے علاقہ میں جرمنوں کے پیدل رسالہ جیش روسیوں کی پسپائی کو منقطع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر غنیم کی حالت خود معرض خطر میں ہے خصوصاً اس فوجی جمعیت کی جو نوو سونیزیانی کے قریب ہے کیونکہ اس کے محصور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مبصرین کی رائے میں یہ جنگ اوراتی ولنا سونیزیانی ولیکا، مولو ڈیشنو۔ لیڈا۔ اور اوراتی کے حلقہ میں دائرہ کی صورت میں وقوع پذیر ہوگی

سرزمین ہالینڈ پر زپلن

امسٹرڈم ۱۸ ستمبر۔ زپلن جہازوں کے آئے دن ولندیزی علاقہ کی بے حرمتی کرنے سے ہالینڈ میں بے چینی اور برہمی پیدا ہو رہی ہے۔

سویڈن کی غیر جانبداری

لندن ۱۸ ستمبر کوپن ہیگن کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ سویڈن نے اپنے مختلف بندرگاہوں سے باہر اس قسم کے تمام تجارتی مال کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے جس کی برآمد ملکی قانون کی رو سے ممنوع ہے۔ جو جہاز اس قسم کی تجارت میں مصروف تھے۔ وہ بیان کردہ منازل مقصود پر نہیں پہنچے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بعض جرمن بندرگاہوں میں جا پہنچے ہیں یا وہاں پہنچا دئے گئے ہیں۔ سٹوک ہولم کے حکام نے ایک سٹیمر کو جو ہالمو سے ۵ لاکھ کیلوگرام خنزیر کی چربی لے کر روانہ ہوا تھا پکڑ لیا ہے سویڈن میں انگلستان کے کوئلہ کی درآمد بند کر دئیے جانے پر نہایت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور گیس کے اور دوسرے کارخانوں کی حالت نہایت تشویشناک ہے۔ رائٹر معتبر سند کی بنا پر بیان کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ سویڈن کے لئے مختلف قسم کے مال کے متعلق جس کی برآمد عام طور پر ممنوع ہے۔ بدیں شرط لائسنس دینے پر آمادہ ہے کہ اس کے معاوضہ میں سویڈن مال کی مقررہ مقدار روس کو جانے کی اجازت دے

امریکہ کی طرف سے صدائے احتجاج

واشنگٹن ۱۸ ستمبر۔ مسٹر لانسنگ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کو عنقریب ایک نوٹ روانہ کیا جانے والا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روانگی میں بدیں وجہ توقف عمل میں آیا تھا۔ کہ آبدوز کشتیوں کی کارروائی کے متعلق جرمنی کی طرف سے مزید جواب کا انتظار تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس نوٹ میں تجارتی مال کی گرفتاری کے متعلق بار ثبوت امریکن تاجروں اور مال روانہ کرنے والوں پر نہیں۔ بلکہ برطانیہ پر ڈالا گیا۔

مسلسل گولہ باری

لندن ۲۰ ستمبر پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہمارے بھاری توپخانہ نے برطانی بیڑہ کے ساتھ مل کر ساحل بلجیم کے جرمن استحکامات پر گولہ باری کی۔ آرٹوئس کے علاقہ میں غنیم کی آتشباری مدہم پڑ گئی ہے۔ اور ہمارا توپخانہ غنیم کی قلعبندیوں اور باٹریوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ غنیم نے دریائے این اور مارن کی نہر پر تین مرتبہ حملہ کیا۔ مگر ہم مقام سینیوں کے پل کی قلعبندیوں پر قایم رہے۔ ہمارا توپخانہ دریائے میوز کی گھاٹیوں پر لورین اور واسجیز میں غنیم کے استحکامات کو تباہ کرنے کی غرض سے نہایت شدید گولہ باری کرتا رہا

جرمن آبدوز کشتی کی غرقابی

لندن ۲۰ ستمبر ناروے کے ماہی گیر جو مقام سٹاونجر میں پہنچے ہیں بیان کرتے ہیں کہ خلیج سٹاونجر کے قریب ایک جرمن آبدوز کشتی پر تارپیڈ پھینکا گیا اور وہ عملے کے تمام آدمیوں سمیت غرق ہو گئی۔

ولنا کے نواح میں جنگ

پٹروگراڈ ۲۰ ستمبر روس کی سرکاری اطلاع میں تسخیر ولنا کا ذکر نہیں اس میں لکھا ہے کہ روسی ڈونسک کے مغرب اور شمال مغرب میں نہایت شدت سے مزاحمت کر رہے ہیں۔ مگر ڈونسک کے مغرب میں آتشباری کے ایک شدید طوفان نے ہماری خندقوں کو تباہ کر دیا۔ اور سپاہیوں کو وہاں سے نکال کر پیچھے ہٹا دیا۔ غنیم کے رسالہ نے دریائے ڈریس ویاٹسک کو جو ڈونسک کے جنوب مشرق میں واقع ہے عبور کرنے کی کوشش کی مگر اس میں ناکام رہا۔ ولنا کے جنوب میں لیڈر کے ضلع میں بھی غنیم نے متعدد حملے کئے۔ مگر پسپا کیا گیا۔ ہمارے توپخانہ نے سلونم کے شمال میں دریائے شارا کا ایک کشتیوں کا پل تباہ کر دیا۔ اور غنیم کی جو سپاہ مشرقی کنارہ کی طرف آ گئی تھی اُسے گرفتار کر لیا۔ ہمارے توپخانہ نے اس سپاہ پر بھی حملہ کیا۔ جو دریا کو عبور کر کے سلونم کے جنوب میں پہنچ گئی تھی۔ اور اُسے معتدبہ نقصان پہنچایا۔ پنسک کے شمال میں اوگنگی کی نہر پر بھی غنیم کے حملے پسپا کئے گئے سرکاری اطلاع میں آگے چلکر لکھا ہے۔ کہ جنوبی رزمگاہ میں ابتک روسی کامیابی کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے دریائے پرپیٹ کی دلدلوں کے نصف جنوبی حصہ میں غنیم کے مستحکم مورچوں کا رخ بدل دیا ہے۔ اور غنیم کو فوراً وہاں سے نکال دیا ہے۔ روسی ڈوبنو کے علاقہ میں دریا سٹری کے ساتھ ساتھ حملے کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے پسپا ہوتے ہوئے اس دریا کے ایک اہم پل کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر روسیوں نے کئی مقامات پر حملے کر کے قیدی گرفتار کئے۔ دریائے سیرتھ کے محاذ پر مقامی معرکے جاری ہیں۔ اور اُن کا نہایت نمایاں پہلو روسی کلدار توپوں کی تباہی خیز گولہ باری ہے اس کے علاوہ روسی رسالہ کے آدمیوں نے حیرت انگیز حملہ کیا جس میں اُنہوں نے نہایت خفیف نقصان اٹھا کر غنیم کی خندقوں پر قبضہ کرنے کے علاوہ کلدار توپیں اور قیدی گرفتار کر لئے۔

سرویا کی حالت

لندن ۲۱ ستمبر پیرس کا تار مظہر ہے کہ سرویا کے وزیر اعظم موسیو پاسش نے پٹیت پیرسین کے نامہ نگار سے بمقام نش اثنائے ملاقات میں کہا کہ فرنچ ہوائی جہازوں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب تک غنیم کی کوئی فوج دریائے ڈینوب کے کنارے پر جمع نہیں ہوئی ہرحال اب سروی فوج از سر نو مرتب ہو گئی ہے اور اُسے سامان حرب کثرت سے مہیا کر دیا گیا ہے اور اب سروی لائن کو توڑ کر ترکوں کے ساتھ سلسلہ قایم کرنے کے لئے بہت زیادہ فوج درکار ہے۔ اور اسپر وزیر اعظم نے سوال کیا کہ آیا جرمنی اس وقت اتنی فوج اس غرض کے لئے مخصوص کر سکتا ہے۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۲۱ ستمبر ہز اکسلنسی وایسرائے کو نواب وزیر ہند کی طرف سے کل کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے۔

جرمنوں نے ولنا پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر جنوبی حصہ میں روسی آسٹریا اور جرمنی کی افواج کو پیچھے ہٹا رہے ہیں۔

روس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ خلیج کے علاقہ میں ڈونسک کے مغرب کی طرف شدید جنگ جاری ہے۔ اور ڈونسک سے ۱۲ میل شمال مغرب میں جرمنوں کے شدید حملے پسپا کئے گئے ہیں۔ ڈونسک سے ۱۰ میل جنوب مغرب میں روسی دستے ایک گاؤں سے نکال دیئے گئے۔

غنیم کے جس رسالہ نے دریائے ڈریس ویاٹیزا کو جو ولنا ڈونسک ریلوے سے ۲۲ میل مشرق کی طرف واقع ہے عبور کرنے کی کوشش کی تھی اسے روسیوں نے پیچھے ہٹا دیا ہے۔ غنیم کا ایک دستہ جس نے ولنا اور ڈونسک کے وسط میں مقام مولوڈیشنو پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی پسپا کیا گیا غنیم نے ولنا لیڈا براینج ریلوے کے مغربی محاذ پر متعدد حملے کئے مگر انہیں شدید نقصان کے ساتھ پسپا کیا گیا۔ جرمنوں کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ولنا کا قلعبند شہر ہمارے قبضہ میں آ گیا ہے۔

روسیوں نے سلونم کے شمال میں کشتیوں کا ایک پل تباہ کر دیا سلونم کے جنوب میں روسی ان متخاصم افواج کو جو دریا کے دائیں کنارے پر پہنچ گئی تھیں معتدبہ نقصان پہنچا رہے ہیں۔ روسیوں نے مقام کولکی پر جو رووما کے شمال مغرب میں ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے قبضہ کر لیا۔ اور ڈونیوکروموناز کی لاین پر انہوں نے کئی جگہ غنیم پر حملہ کیا ہے۔ اور اس کی بے ترتیبی سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ دریائے سیرتھ سے بالکل قریب جنگ وقوع میں آ رہی ہے۔

برطانی بیڑے نے فرانسیسی توپخانہ کی مدد سے ساحل بلجیم کے جرمن استحکامات پر گولہ باری کی۔ فرانسیسی سپاہ کے تمام محاذ پر توپ خانہ کی شدید لڑائی جاری رہی۔ اور سینٹ میہل کے سامنے فرانسیسی توپخانہ نے ایک بڑا کشتیوں کا پل اور ۳ دوسرے پل توڑ ڈالے

اطالیوں کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے کارسو کی سطح مرتفع پر سان مائیکل کے علاقہ میں رفتہ رفتہ ایک جنگل پر قبضہ کر لیا ہے جس کے اندر غنیم نے مستحکم مورچے تیار کئے ہوئے تھے۔ اطالوی ہوا بازوں نے غنیم کے ہوائی کیمپ پر ۴۰ بم گرائے اور ریلوے لاین پر گولے پھینکے۔

روسی فوج ولنا سے پیچھے ہٹ گئی

لندن ۲۱ ستمبر پٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ ولنا کے علاقہ میں دریائے ولیا کے گھاٹوں کے لئے مصروف پیکار رہنے کے بعد روسی سپاہ کسی قدر مشرق کی طرف پیچھے ہٹ گئی۔ نئی اور گھاٹوں کے لئے لڑائی جاری ہے۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسی سپاہ کے جوابی حملے نہایت تکلیف دہ حالت میں مگر نہایت عزم و استقلال کے ساتھ وقوع میں آ رہے ہیں۔ ریگا کے جنوب میں پھر نہایت شدت سے جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور غنیم کے توپخانہ کی آتشباری بیش از بیش شدت سے جاری ہے۔ جرمن مٹاو کے شمال و مغرب میں دریائے آذا پر ایک پل ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر روسیوں نے اُسے اڑا دیا۔ ڈونسک کے جنوب و مغرب کی طرف جھیل کے علاقہ میں بھی خونریز جنگ ہوتی رہی۔ اور ایک مقام پر روسی سپاہ نے کامیابی حاصل کر کے اپنی سابقہ خندقوں پر پھر قبضہ کر لیا۔ اور وہاں سے غنیم کی کثیر التعداد نعشیں

اور گولہ بارود کا سامان دستیاب ہوا۔ روسی پیدل سپاہ نے سنگینوں سے اور رسالہ کے سواروں نے حملہ کرکے آسٹریوں کو لزک کے شمال میں شکست فاش دی اور اُن کے ... سے زیادہ قیدی اور میدانی تنوروں سمیت رسد پہنچانے والا ایک بڑا دستہ اُن کے ہاتھ آیا۔ اور رسالہ کے سپاہیوں نے غنیم کا تین میل تک تعاقب کرکے بیسیوں آسٹریوں کو تہ تیغ کیا۔

ڈونسک کے نواح میں شدید جنگ

نامہ نگار ٹائمز کا بیان

لندن ۱۹ ستمبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار ۱۸ ماہ رواں کو ڈونسک سے تار دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

میں گذشتہ تین روز سے اس محاذ پر ہوں جہاں ہولناک جنگ کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ حملے اگر ایک جگہ بند ہوتے ہیں تو فوراً دوسری جگہ شروع ہو جاتے ہیں۔ قریب ترین محاذ یہاں سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور یہاں کے خالی بازاروں میں بھاری توپوں کے چلنے کی آواز صدائے بازگشت کی طرح گونج رہی ہے۔ روسی نہایت مستحکم خندقوں سے اب تک غنیم کے شدید حملے پسپا کرتے رہے ہیں۔ مگر جرمنوں کی تعداد اُن سے دوگنی تگنی ہے۔ اور ان کے پاس توپیں بھی روسیوں سے بہت زیادہ ہیں۔ اس صورت میں جرمنوں کو شہر فتح کرنے میں شدید نقصان اُٹھانا پڑیگا۔ جرمن جو قیدیوں کے بیان کے مطابق سخت مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں دھوکا دیا گیا ہے کیونکہ ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ وارسا کی تسخیر کے بعد جنگ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جرمن روسیوں سے یقیناً دوچند نقصان اُٹھا رہے ہیں اور روسی سپاہ نہایت بےجگری سے لڑ رہی ہے اور کسی صورت میں مایوس نہیں ہوئی جاڑوں کا موسم آرہا ہے۔ اور موسم کی تبدیلی سے پیشتر کوئی اہم مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ غنیم کے دل میں اندیشہ پیدا ہو رہا ہے کہ اس قدر الوالعزمی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

آسٹروی توپخانہ کی تباہی خیز آتشباری

لندن ۲۰ ستمبر اطالوی محاذ پر لڑائی جاری ہے اور اطالیوں کے حق میں نشو و نما پا رہی ہے۔ ایک سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ ہم نے بمقام ارسیرو اسم کامیابی حاصل کی جہاں غنیم کی عظیم جمعیتوں نے حملہ کیا تھا۔ مگر چار گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد پسپا کر دی گئیں۔ ایک اور حملہ بھی اسی طرح پسپا کر دیا گیا۔ پلیزو کے طاس کی ناکامی سے طیش میں آکر آسٹریوں نے مقامات زرسوشیا ہوار اور پلیزو پر آتشگیر گولے پھینکے اور ہرسہ مقامات کو جلا کر راکھ کر دیا۔ اطالیوں نے بھی اس کے جواب میں آتشباری کی اور مقام کورنٹیکا میں چاروں طرف آگ لگا دی جہاں متخاصم افواج کی نقل و حرکت عمل میں آرہی تھی۔

جرمن آبدوز کشتی کی غرقابی

پیرس ۲۱ ستمبر اوڈیسہ (روس) روس کا تار مظہر ہے کہ ترکوں جرمنوں کی ایک آبدوز کشتی کو جو بحیرہ اسود کے روسی علاقہ میں کارروائی کر رہی تھی روسی جہازوں نے غرق کر دیا۔

ٹرکی میں علماء کی شورش

لندن ۲۲ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلی گراف کا نامہ نگار رومہ سے لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ کے اکثر مراسلات سے پایا جاتا ہے کہ ٹرکی کے علما نے نوجوان ترکوں انور پاشا اور جرمنوں کے خلاف باقاعدہ علم بغاوت بلند کر دیا ہے بیان کیا گیا ہے کہ سربرآوردہ علما کی ایک جماعت نے سینٹ صوفیہ کے ایک جلسہ میں انور پاشا اور اس کے ہمراہیوں کو اسلامی برادری سے خارج کر دیا ہے علما کی شورش کا عوام الناس اور فوج پر بہت اثر پڑا ہے۔

معرکہ شط العرب

معلومات حاصل کرنیکے لئے اپیل

لندن ۲۲ ستمبر۔ سر جان ریس نے دیوان عام میں اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اگرچہ ہماری افواج نے شط العرب کے معرکہ کو نہایت ہی کامیابی سے سرانجام دیا ہے۔ مگر اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سخت دقت پیش آئی ہے۔ ہماری فوج اور ہندوستان کی بحری شاہی سپاہ کو خلیج فارس میں اور اس کے بعد دریائے دجلہ پر پیشقدمی کرنے میں جو عظیم مشکلات پیش آئیں اُن کا علم بدیں وجہ عوام الناس کو ہونا ضروری ہے کہ تمام ملک ہماری سپاہ کے بہادرانہ کارناموں پر اظہار مسرت کر سکے جو نہ صرف ترکوں اور عربوں کے ساتھ مصروف پیکار رہی بلکہ اُسے وبا آلود آب و ہوا میں زندگی بسر کرنا پڑی اور اس کے علاوہ اور کئی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

مسٹر ٹینینٹ نے اس کے جواب میں کہا کہ شط العرب کی جنگی کارروائیوں کا در اصل انڈیا آفس سے تعلق ہے۔ مگر چونکہ یہ کارروائی معتد بہ اہمیت رکھتی ہے اور ملک اور پارلیمنٹ کی نہایت شکر گذاری کا باعث ہے۔ اس لئے جو تجویز اب پیش کی گئی ہے اُس پر میں مسٹر چیمبرلین کو توجہ دلاؤں گا اور ان بہادرانہ کارناموں کی پوری تفصیل بہم پہنچانے کی تحریک کرونگا۔

شط العرب کے نقصانات

شملہ ۲۲ ستمبر شط العرب سے ذیل کے مزید نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے

مفقود الخبر: کپتان بی ایس انگلش (۱۱ راجپوتان)

مرض سے ہلاک: لفٹنٹ ٹی بی پال (انڈین میڈیکل سروس)

اسیر جنگ: کپتان ڈبلیو این ٹرائیلر (شاہی جیش پرواز آسٹریلیا)

سرویا کی سرحد پر گولہ باری

لندن ۲۲ ستمبر۔ سرویا کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے اتوار کی شب کو پھر ہمارے مورچوں پر گولہ باری شروع کر دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی پیدل سپاہ اور کلدار توپوں نے بھی آتشباری کی۔ مگر اس کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ہمارے توپخانہ نے بھی کسی قدر جواب دیا۔

بلغاری سپاہ کی فراہمی و آراستگی

لندن ۲۲ ستمبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ لندن کے بلغاری سفیر کو خبر پہنچی ہے کہ بلغاریہ میں فوج کی عام فراہمی و آراستگی کا حکم دیا گیا ہے۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۲۵ ستمبر۔ ہز اکسلنسی وائسرائے کو نواب وزیر ہند کی طرف سے پرسوں کی تاریخ کا مفصلہ ذیل تار لندن سے موصول ہوا ہے :-

معلوم ہوتا ہے کہ روسی جرمن پیشقدمی کی روک تھام کر رہے ہیں۔ اور ولنا سے روسی سپاہ کی پسپائی تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ روس کی ایک سرکاری اطلاع میں دریائے ڈوینا سے ۲۸ میل جنوب مشرق کی طرف اور چھ میل مغرب کی طرف ایک گاؤں پر قبضہ کرنے کا ذکر ہے۔ ڈوِنسک سے ۲۱ میل جنوب مغرب اور مغرب کی طرف کئی مقامات پر نہایت جانبازانہ اور مسلسل حملے وقوع میں آ رہے ہیں۔ اور بعض جگہ سنگینوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اور غنیم کا توپخانہ شدید آتشباری کر رہا ہے۔ ریلوے لائن کے متصلہ علاقہ میں اور ولنا اور منسک کے درمیان روسی نہایت شدید جوابی حملے کر رہے ہیں اور انہوں نے شہر سمورگونا پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے ولنا سے ۳۳ میل جنوب مشرق اور لیڈا سے ۲۲ میل شمال مشرق کی طرف نیز سلونم اور نووگروڈک کے وسط میں جنگ وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ انہوں نے سلونم سے ۳۰ میل جنوب مشرق کی طرف مقام اوسٹروف پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی محاذ کے جنوبی حصہ سے کسی اہم تبدیلی کی خبر موصول نہیں ہوئی۔

فرانسیسی ہوا باز نہایت جرأت اور بے باکی سے کام لیکر جرمن شہروں اور جنگی موقعوں پر جو جرمنوں نے گزشتہ چند ماہ میں مستحکم کئے ہیں جس قسم کے ہوائی حملے کر رہے ہیں وہ حد کمال کو پہنچ گئے۔ چنانچہ فرانسیسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں کے فرانس و انگلستان کے ناقلعہ بند شہروں اور سول آبادی پر ہوائی جہازوں سے گولہ باری کرنے کا انتقام لینے کی غرض سے ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے سٹٹ گارڈ پر ہوائی تاخت کی اور ورٹمبرگ کے شاہی محل اور ریلوے اسٹیشن پر ۳۰ گولے گرائے۔ فرانسیسی ہوا بازوں نے ٹڈل کرک کی چھاؤنی اور فلانس کے ریلوے اسٹیشن پر جو دریوز اور منیز کے درمیان واقع ہے گولہ باری کی توپخانہ کی آتشباری نہایت زور سے جاری ہے۔

اطالوی محاذ پر کوئی اہم کارروائی عمل میں نہیں آئی۔

بلغاری سفارتخانہ کا بیان ہے کہ مسلح غیر جانبداری قایم رکھنے کی غرض سے بلغاری افواج کی فراہمی و آراستگی کا حکم موصول ہوا ہے۔ سرویا کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے ۱۹ ستمبر کی شب کو دریائے ڈینوب اور دریائے سیو پر گولہ باری کی مگر بے سود

سروی سرحد پر گولہ باری

لندن ۲۴ ستمبر۔ سرحد سرویہ کی تازہ ترین خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ آسٹروی جرمن افواج کی کوئی عظیم جمعیت ہنوز فراہم نہیں ہوئی۔ گو توپخانہ اور بھاری توپوں سے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد گولہ باری ہو رہی ہے۔

بلغاریہ و یونان کی جنگی تیاریاں

لندن ۲۵ ستمبر۔ بلغاریہ اور یونان میں فراہمی و آراستگی افواج کا حکم صادر ہونے پر سفارتی حلقوں میں عظیم سرگرمی پیدا ہو گئی ہے۔ یونانی رومانوی سرو اور بلغاری سفرائے کل سر ایڈورڈ گرے کے ساتھ مشورہ کیا یونانی سفیر نے اپنی گورنمنٹ کا ایک تار دکھایا جس میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ بلغاریہ کے فراہمی و آراستگی افواج کا حکم دینے کی وجہ سے گورنمنٹ یونان نے بھی بطور مآل اندیشی اپنی افواج کی عام فراہمی و آراستگی کا حکم دے دیا ہے۔

اتھینز میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شاہ یونان اور موسیو وینی زیلوس آج صبح باہم مشورہ کرتے رہے۔ ان تدابیر کے بارے میں جو موجودہ حالت کے متعلق اختیار کی گئی ہیں۔ یا آیندہ اختیار کی جانے والی ہیں۔ دونوں میں کامل ہم آہنگی کی صورت رونما ہوئی۔ یونانی عہدنامجات کے متعلق بھی مناسب سمجھوتہ ہو گیا۔

مقامی حالات

بارش: اس ضلع میں بکثرت ہو رہی ہے جو اعتدال سے زیادہ ہے۔

کیا مردہ زندہ ہو گیا؟ (عدم سے جانب ہستی تلاش یار میں آئے: ہوئے گل سے ہم کشش وادی پرخار میں آئے) موضع سنگھا پرگنہ چاندپور جو گوٹلی سادات سے متصل ہے اُس میں ایک عجیب واقعہ جس میں تہ بہ تہ کئی پردے پڑے ہیں ظہور میں آیا۔ ایک پردہ مذہبی رنگ کا ہے۔ اس لئے کہ اُس گاؤں میں آریہ آباد ہیں، دوسرا آسیب کی شان دکھاتا ہے۔ تیسرے پردہ میں نسائی جھلک نظر آتی ہے شاید کیا دی ہو۔ عورتوں کے مکر عجیب ہوتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ ایک چوہان کا لڑکا جس کی ۳۰ سال کی عمر تھی سال گزشتہ میں مرض طاعون سے راہی عدم ہوا تھا۔ مگر یہ لڑکا بھیس بدل کی گٹھری لایا ہے۔ اُس کی بہن نے جو ۳۰ سالہ اور اُس کا شوہر ۴۰ سالہ ہے۔ اس نے بیان کیا کہ بھائی نہیں مرا وہ پھر آجائیگا۔ اب ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا بیان کیا کہ اُس کے کپڑے آنیوالے ہیں۔ ایک ہفتہ میں وہ بھی آجائیگا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا کفن اڑتا ہوا آیا۔ اور کہا گیا کہ بھورے ہاتھی پر آئیگا۔ گھنٹہ بجتا ہوگا گاؤں والوں نے شور کیا کہ گھنٹے کی آواز آتی ہے اور ہاتھی نظر نہیں آتا غرض کہ بت سے حاشیے چڑھائے گئے۔ ایک زمین پوتی گئی اُس پر کرسی بچھائی گئی پردہ ڈالا گیا۔ لڑکا بیٹھا ہوا وہاں پایا گیا۔ مگر پردہ اور تاریکی میں۔ بولتا کچھ نہ تھا پولیس نے پوچھا تو کہا کہ ٹھاکر جی مہاراج یعنی بھوت پریت کا بولنے کے لئے حکم نہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ جمعہ یا اتوار کو بولیگا۔ بالآخر ۲۸ ستمبر کو دریافت ہوا کہ وہ غایب ہو گیا۔ سماۃ کہتی ہے کہ وہ پھر آئیگا۔ کچھ گاؤں والے کہتے ہیں کہ صورت وہی ہے۔ مگر اُس کے ساتھ رہنے والے اُس کی موجودہ صورت سے شناخت نہیں کرتے۔ اور غلط بتاتے ہیں۔ اس میں چند راز پوشیدہ معلوم ہوتے ہیں جو ضرور کھل کر رہیں گے۔ ابتدائے آفرینش سے اس طرح کوئی مردہ زندہ نہیں ہوا۔ اور نہ جن یوں متشکل ہوا۔ اگر یہ ترکیب صحیح ہے تو جنگی جماعتوں کے بڑھانے کے واسطے استعمال کی جائے۔ قتل ہوں اور پھر زندہ آئیں۔ ٹھاکر جی مہاراج سے ضرور عرض کرنا چاہئے۔

حوادث و اخبار

انبالہ میں ڈویژنل دربار۔ ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب ۱۴ اکتوبر کو انبالہ میں ایک ڈویژنل دربار منعقد کریں گے۔ ہز آنر کی کوٹ گڑھ اور بر کانڈہ کی روانگی ۷ اکتوبر سے ۹۔ اکتوبر تک ملتوی ہو گئی ہے اور وہ ۱۵ کو شملہ پہنچیں گے۔

نرخ گندم۔ پنجشنبہ کے دن دہلی میں گندم کا نرخ گر کر ۸½ ہو گیا ہے۔ دیگر مقامات پر شرح نرخ بہ تفصیل ذیل ہے۔

میرٹھ ۹ سیر۔ لاہور و جبلپور ۸½ سیر کانپور ۸¼ سیر۔

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور و نواب محمد اسحاق خان صاحب عنقریب بمبئی تشریف لے جائیں گے۔ جہاں مسلم لیگ کے متعلق بعض ضروری باتیں ہونی ہیں۔

کوٹلہ بھٹیاں (ملتان) کے مقدمہ ڈاکہ کی سماعت ضلع کی کچہری میں نہیں ہوگی بلکہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شیخ نجم الدین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کو اس کام پر مامور کیا ہے۔ کہ وہ موقعہ واردات پر پہونچکر مقدمہ مذکور کی سماعت کریں۔ چنانچہ شیخ صاحب موقعہ واردات پر پہنچ گئے ہیں اور سماعت شہادت شروع ہونے والی ہے۔

کلکتہ کی پولیس کو گورنمنٹ کی طرف سے حکم موصول ہوا ہے۔ کہ جرمن ننوں (راہبہ عورتوں) کو چند شرائط کے ساتھ ہندوستان ہی میں رہنے دیا جائے باقی جرمن لوگ جو یہاں آباد تھے اور تین کے سوا سب اپنے ملک کو واپس بھیجدئے گئے ہیں۔

بنگال میں ڈاکہ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ ستمبر کی شب کو ۲۰-۲۵ ڈاکو لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اور مشعلیں ہاتھ میں لئے بابو رکھینا لوپین چکر بتی ساہوکار ساکن موضع میراندی واقع کور بگرام کے مکان پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے ایک آہنی صندوق زبردستی توڑ ڈالا۔ پھر ۵۱ سو روپیہ کا زیور اور کئی سو روپیہ نقد لیکر رفو چکر ہو گئے ایک ڈاکو موقع پر گرفتار ہوا۔ مزید تفتیش ہو رہی ہے۔

مفویانہ پرچے۔ لبرٹی کے پرچے کلکتہ کے سٹی۔ رپن و دیگر کالجوں کی دیواروں پر چسپاں پائے گئے۔ کار پردازان کالج نے انہیں فوراً اتار لیا علاقے میں بھی باغی لوگ اس قسم کے پرچے تقسیم کر رہے ہیں۔

میدان جنگ کی وسعت سنڈیخ اخبار ،، مارننگ کا بیان ہے کہ اس وقت اتحادی طاقتوں کی فوجیں ۱۶۶۷½ میل کے محاذ پر مصروف پیکار ہیں جس میں سے ۱۴۱¼ میل پر توسپاہ برطانیہ ہے۔ ۵۴۳¼ میل پر فرنچ افواج ۱۷½ میل بلجین جمیعت ۸۵۶½ میل پر لشکر روسیہ۔ ان کے علاوہ جنوبی افریقہ۔ عراق۔ کوہ قاف ایران و ترکی میں جو افواج متحدہ لڑ رہی ہیں وہ اگر ۳۲۲½ میل پر بھی چھائی ہوئی ہوں تو یہ سمجھنا چاہئے کہ تقریباً دو ہزار میل کا طویل خط محاذ ان ٹڈی دل لشکروں اور جنگی جوانوں سے پٹا پڑا ہے۔ کیا تاریخ کے اوراق اس سے پہلے کسی ایسے ہی معرکہ عظیم کا پتہ دے سکتے ہیں نہیں ہرگز نہیں۔

بصرہ کے ریونیو کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ تمباکو کے تھوک فروشوں کو بھی لائسنس لینا لازمی ہے۔ درخواست تمباکو سپرنٹنڈنٹ عشر کے پاس فیس آٹھ روپیہ ہے۔ ہر تین ماہ بعد لائسنس کی تجدید لازمی ہوگی۔

بوشہر سے آنے اور وہاں جانے والے خطوط وغیرہ پر ہندوستانی شرح اور امپیریل پنی پوسٹیج سسٹم کے مطابق محصول لیا جائیگا۔ ۲۰ ستمبر

جرمنی کی تیاریاں جنگ کے لئے۔ بقول ایک معاصر کے ایک معتبر ذریعے سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جرمنی جنگ کے لئے یہاں تک تیار تھا کہ اوس نے ہر شخص کے لئے جو فوجی وردی پہن سکتا ہو پانچ رائفل (بندوقیں) اور فی ہزار پیدل سپاہ کے لئے اتحادیوں سے چار گونہ زائد کلدار توپیں مہیا کر رکھی تھیں۔

انور پاشا کا اقتدار۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنی ۱۱ ستمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ انور پاشا کے ایک انگریز داروغہ اسپان نے قسطنطنیہ سے واپس آکر بیان کیا ہے کہ انور پاشا کا اقتدار ہے کہ جرمن بھی زیادہ مداخلت کی جرأت نہیں کر سکتے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اکثر نئے رنگروٹوں کے لئے جن میں سے سفید ریش بھی سامان ورانقلبین نہیں ہیں۔ اسی لئے جرمنی رومانیہ اور بلغاریہ کے راستہ سامان بھیجنے کے لئے بیتاب ہو رہا ہے۔

ایران میں بے چینی۔ لندن ۷ ستمبر دار العلوم میں سر جان بینز کے جواب میں سر ایڈورڈ گرے نے فرمایا کہ ایران میں موجودہ بدامنی کے متعلق گورنمنٹ غور کر رہی ہے اور ایسی تدبیر اختیار کر رہی ہے کہ ایران میں برٹش جان و مال کی حفاظت ہو سکے۔

کلکتہ کے بڑے بازار میں لوٹ کی افواہ جمعہ کی شام کو کلکتہ میں کسی شخص نے یہ افواہ مشہور کر دی کہ ڈاکو بڑے بازار میں دوکانیں لوٹ رہے ہیں شہر بھر میں یہ بے بنیاد افواہ پھیل گئی بڑا بازار ہیریسن روڈ وغیرہ میں تمام دوکانیں بند ہو گئیں۔ اور یہ بازار بالکل سنسان ہو گئے اس کی اطلاع بڑے بازار کے تھانہ میں پہنچی۔ وہاں سے انسپکٹر پولیس معہ عملہ ماتحت کے موقعہ واردات پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ چند قلیوں کا مزدوری پر آپس میں جھگڑا نکلا جس سے لوگوں نے بغیر دیکھ بھال یہ افواہ اڑا دی پولیس نے دوکانداروں کو اطمینان دلا کر انکی دوکانیں پھر کھلوا دیں ورنہ وہ بیچارے بہت خوفزدہ ہو رہے تھے۔

ترکوں کے شجاعانہ اخلاق بقول نیر ایسٹ رپورٹر کا ایک خاص نامہ نگار دردانیال سے معرکہ گیلی پولی کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مراسلہ ارسال کرتا ہے جس میں ترکوں کی تعریف کرتا ہے اور بالکل بجا تعریف کرتا ہے وہ لکھتا ہے کہ جو مورخ غنیم کے طریق جنگ پر انصافانہ بحث نہ کرے وہ بے ایمان ہے برطانوی اور آسٹریلوی دونوں سپاہی یک زبان ہو کر غنیم کے شریفانہ طریق جنگ کی جسطرح مدح سرائی کر رہے ہیں اس نے مجھے متحیر کر رکھا ہے ترکوں کی دلیری اور رحمدلی نے انکو وہ عزت بخشی ہے جو جرمنوں کو نصیب نہیں وہ اپنے نفس کی تکلیف اور رنج کی پرواہ نہیں کرتے بہت سخت جنگ ثابت قدمی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اپنی مشہور سپہ گری کی داد دیتے ہیں وہ انگریزوں سے لڑنے پر افسوس کرتے ہیں جو کئی بار دوستی کا سلوک کر چکے ہیں اور اپنی موجودہ پالیسی پر سخت پریشان و متحیر ہیں۔

ایک کروڑ سے زائد آدمیوں کا نقصان لندن ۴ ستمبر ۱۰ ستمبر کے رسالہ نائنٹینتھ سنچری میں ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس میں متخاصمین (یعنی تمام لڑنے والے ممالک) کے مجموعی نقصانات کا اندازہ بتایا ہے جس میں مذکور ہے کہ اب تک تمام متخاصمین کو ۱۱۵۲۸۸۹۵ آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے

اشتہار دینے والون کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر روسا و علما و تجارت مین بار یاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے اُنکی نظر سے گذرنے کا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جسمین کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	یکسال	۶ ماہ	۳ ماہ	ایکماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	ما ر/۲	سے ۶۰	۳۴	۲۸	عہ ۱۰	۷
نصف صفحہ	۳۵	للعہ ۴۲	۲۵	عہ ۱۰	سے ۶	للعہ ۴
نصف کالم	۳۵	۲۲	۱۵	سے ۶	للعہ ۴	۳

پتہ محمد جنید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالو نپر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا۔ اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک مین مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائے۔

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید میر نور شاہ صاحب ہمدانی۔
مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ٹانڈوی عسے بمبئی

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائین لطف جوانی اُٹھائین یہ وہ شئے ہے جسکی تلاش میں بڈہے جوان رانڈین لگے رہتے ہین۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈہے جوان کو مات کردین ایک بکس آدمی کو ۴۸ مرتبہ اور ۴۸۔۲ آدمیونکو ایکمرتبہ کافی ہے۔ فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس ایک ساتھ لینے پر للعہ ۱۴

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا۔

یہ ذدا ولایتی خوشبودار پھولون کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سینلا کی داغ جھائیں جھیپ اور جھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ کھبورا اور بے رونق ہو جاتا ہے انگو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتین لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چہرہ بھی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ آٹھ آنے تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

روشن چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی مین ملا کر استعمال کیا جاتا ہے

اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا گشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازین یہ شربت جمد فساد خون۔ بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صبیٰ بچے جو گرمی میں تھرک جاتے ہیں اُن کیلئے ایسا اکسیر ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچون کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ یکشربت طیار رہتا ہے بائین ہمہ فی بوتل دو روپیہ (عگہ) خورد شیشی دو اونس ۲؍ ایک اونس ۱؍

پتہ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور۔

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان یون تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ۔

ایسی ایسی لفاظی ملاحظ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہوکر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایکبار ہماری آتنک نگرہ گولیان ضرور ہی استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیان اپنا اثر دکھلا کر خود مریضونکو فریفتہ کرنیکو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبون ڈاکٹروں ویدوں طبیبون نے اسکا استعمال فرماکر اسکو پراثر و اکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بے نظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے۔ انمیں رسا بن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شئے نہیں۔ نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فیڈبیہ ۴۰ گولی عہ یکمشت للعہ کی دوا کے خریدار کو عہ کی کمیشن میں زاید ملے گی۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار در د جسم کیٹھیا کیون نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵؍

معجون مرہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۱۴ خوراک عہ خواہش مستورات زیادہ کرے فیدرجن عہ خواہش مستورات کو کم کرے ایک گولی ایک ۱۰ کو کافی ہے فیدرجن ۴ پروال شیشی ۵؍ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۳ طلسمات شما آپ نے امرت دہارا عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہوگی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اُٹھائیگا جو کہ مفید ہے بخار درد سر بدہضمی اعضاء شکنی تخمہ ہیضہ پیچش پیچ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۴؍ حبوب آتشک ۱ یہ اوس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث عطائی دوائیونکے جسمیں کہ تیز دوا اور سکیور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے

ملنے کا پتہ

چودہری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنو محلہ بہاٹا مکان ۱۱؍۴۰

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل ۔   نمبر ۵۷۵ر

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

شرح قیمت پیشگی
سالانہ ے
ششماہی ۹ر
فی پرچہ ار

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جلد ۴   بجنور ۔ یوم جمعہ ، ۸ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۲۸ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری   نمبر ۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمِ قدس

ہمارے ہاں کے علما نے جن میں خصوصیت کے ساتھ تصوف کا مذاق پایا جاتا ہے ظاہر کیا ہے کہ علاوہ اس عالم کے جس میں ہم پیدا ہوتے ہیں اور ایک وقت مُعینہ تک زندگی بسر کرکے مرجاتے ہیں ایک اور عالم ہے جسکو وہ ملاءِ اعلیٰ، عالمِ ملکوت، عالمِ عقل، عالمِ مثال، عالمِ ارواح، عالمِ ربوبیت، عالمِ امر، عالمِ قدس، عالمِ جبروت، عالمِ احدیت وغیرہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی نسبت جو معلومات اُن کے زبان وقلم سے ہمیں معلوم ہوتی ہیں وہ اتنی ہی زیادہ دلچسپ ہیں جتنی علماء یونان کی۔ یہ عام خیال ہے کہ یہ عالمِ شہادت (جس میں ہم رہتے ہیں) پرتو اور انعکاس ہے اُس عالمِ قدس کا اور ہرچند یہ عالم مادّی ہے لیکن وہ عالم جسکا یہ پرتو ہے غیر مادی ہے چنانچہ "کشاف اصطلاحات الفنون" میں لکھا ہے کہ والعالم الغیب عند المتصوفة یطلق علی عالم وجد بلا مدة وبلا مادة مثل العقول والنفوس کما ان الخلق یطلق علیٰ عالم وجد بمادة کالافلاک والعناصر والمواليد الثلثة (یعنی عالمِ غیب صوفیہ کے نزدیک ایک غیر مادی عالم ہے جیسے عقول ونفوس، جس طرح لفظ خلق اس عالم پر بولا جاتا ہے جو مادی ہو جیسے آسمان، عناصر، نباتات، اجمادات، حیوانات)

علماء اسلام نے جو جو حالات اس غیر مرئی عالمِ مثال کے بیان کئے ہیں وہ ایسے ہیں جن کو معلوم کرنے کے بعد حیرت ہوتی ہے۔ کہ آخر ان کو کیونکر معلوم ہو گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ مکاشفہ اُس عالم کا حال بتاتا ہے۔ ممکن ہے یہ صحیح ہو۔ لیکن قبل اس کے اُس پر اعتماد و یقین کر لیا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ از روئے مذہب اس کی تحقیق کی جائے۔ کہ وہ کیا ہے ؟ احادیث میں اس کا ذکر کس حد تک ہے۔ اور علماء اسلام میں یہ خیال جو غالباً علماء یونان سے منتقل ہو کر آیا ہے کس طرح پہنچا۔ اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ عالمِ مثال ایک چیز ہے۔ اور یہ عالم اُس کا پرتو ہے تو ہمارے لئے کوئی دقت و دشواری نہیں ہے۔ جبکہ ہم اس عالم کے تمام موجودات وکائنات کو علم الٰہی سے خارج نہیں سمجھتے۔ تو کیا عالمِ مثال سے مراد علم الٰہی ہے؟ نہیں علماء تصوف کچھ اور کہتے ہیں۔ اور یہی وجہ تحقیق وتدقیق کی ہے۔ سب سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ یونان میں اس عالم کے متعلق کیا خیالات تھے۔

ارسطو نے اپنی مشہور تصنیف "اتولوجیا" میں اس عالم کی بابت تحریر کیا ہے کہ "یہ عالمِ حسّی عالمِ عقل کا نمونہ ہے۔ اور اُس کی مثال ہے۔ پس اگر یہ عالم (جس میں ہم رہتے ہیں) زندہ ہے تو وہ عالم (یعنی عالمِ قدس) بطریق اولیٰ زندہ ہوگا اور اگر یہ عالم تام اور کامل ہے، تو وہ عالم اتم و اکمل ہوگا۔ کیونکہ زندگی، قوت کمال و دوام کا فیضان اس دنیا میں اُسی عالم سے جاری ہوتا ہے۔ پس اگر عالمِ اعلیٰ اکمل و اتم ہے۔ تو یہ بات محال نہیں ہے کہ جتنی چیزیں یہاں ہیں وہاں بھی ہوں۔ مگر یہاں کی چیزوں سے اشرف و اعلیٰ۔ پس وہاں زندہ آسمان ہے اور اُس میں ایسے ہی ستارے ہیں۔ جیسے اِس آسمان میں مگر ان سے بلند روشن وکامل ہیں۔ اور جدا جدا نہیں ہیں جیسے یہاں کے ستارے کیونکہ وہ مادی نہیں ہیں۔ وہاں زمین بھی ہے مگر ویران اور بنجر نہیں ہے۔ بلکہ زندہ اور آباد ہے اور اُس میں ہماری زمین کے حیوانات کی طبیعت رکھنے والے حیوان موجود ہیں۔ اور زندہ نباتات ہیں۔ اِس میں سمندر اور نہریں بھی جاری ہیں۔ پانی کے سارے جانور موجود ہیں۔ اور وہ چیزیں سب پائی جاتی ہیں جو ہماری زندگی کے لئے ضروری ہیں، وہاں ہوا بھی ہے۔ اور اُس میں ایسے ہی زندہ ہوائی جانور ہیں جیسے اس عالم کی ہوا میں، وہاں کی سب چیزیں زندہ ہیں اور کیوں نہ ہوں اِس لئے کہ وہ ایسے عالم میں جو زندگی محض ہے جہاں موت کا گذر نہیں، وہاں کے حیوانات کی طبیعت یہاں کے حیوانات کے طبائع کی مانند ہے لیکن اِن کی نسبت اعلیٰ واشرف ہیں کیونکہ وہ طبیعتیں عقلی ہیں حیوانی نہیں ہیں، اگر کوئی شخص ہمارے اس قول کا انکار کرے کہ عالمِ اعلیٰ میں حیوان آسمان اور تمام وہ چیزیں جن کا ہم نے ذکر کیا کہاں سے آئیں تو ہم جواب دینگے کہ عالمِ اعلیٰ ایک زندہ اور کامل دنیا ہے جس میں تمام چیزیں موجود ہیں کیونکہ وہ عالمِ کامل مبدع اول کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اِسی لئے اُس میں ہر نفس، ہر عقل موجود ہے۔ اور کسی طرح کی ضرورت اور احتیاج وہاں نہیں ہے کیونکہ تمام اشیاء جو

وہاں موجود ہیں زندگی و کمال سے معمور ہیں، گویا زندگی وہاں فوارہ کی طرح جوش زن ہے۔ اور اُن تمام چیزوں کی زندگی ایک سرچشمہ سے جاری ہے۔ وہاں نہ فقط ایک طرح کی حرارت ہے نہ ایک قسم کی ہوا، بلکہ ہر ایک قسم کی کیفیت اور ہر قسم کا ذائقہ ایک ہی کیفیت میں موجود ہے۔ اس کیفیت واحدہ میں شیرینی، شراب کا مزہ ہے، اور تمام خوشبودار چیزیں اور تمام رنگ جو بصارت پر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور تمام چیزیں جو چھوئی جا سکتی ہیں اور کل باتیں جو سنی جا سکتی ہیں اور تمام چیزیں جو محسوس ہو سکتی ہیں سب ایک بسیط کیفیت میں وہاں موجود ہیں، کیونکہ یہ کیفیت عقلی ہے حیوانی نہیں۔ اور تمام مذکورہ بالا کیفیات کو شامل ہے۔ ایک چیز بھی جدا نہیں ہے۔ نہ ایک کیفیت دوسرے سے ملتی ہے، نہ بگڑتی ہے۔ بلکہ ساری کیفیتیں جدا جدا محفوظ ہیں"۔

یہ تھا یونانیوں کا خیال عالم اعلیٰ یا عالم قدس کی نسبت۔ اب علماء اسلام میں دیکھئے شاہ ولی اللہ صاحب اپنی مشہور تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں بیان کرتے ہیں کہ:

"بہت سی حدیثیں ایک عالم غیر عنصری کے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ اُس عالم میں معنویات اجسام کے ساتھ جو اُن کے صفات کے لئے مناسب ہیں متمثل ہوتی ہیں اور اس عالم میں تمام اشیاء قبل اس کے کہ ان کا وجود زمین پر ہو ایک طرح کی تحقیق سے متحقق ہوتی ہیں۔ پس جب وہ اشیاء پائی جاویں گی تو وہ ہونگی ہو بہو ایک مفہوم میں ہو بہو کے مفہوموں میں سے۔ اور بیشک عام لوگوں کے نزدیک بہت سی چیزیں جن کے لئے کوئی جسم نہیں ہے منتقل ہوتی ہیں اور اترتی ہیں اور سب لوگ انہیں نہیں دیکھتے"

اسی ذیل میں شاہ صاحب موصوف نے بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں اور کلام مجید سے بھی ایسا ہونا ثابت کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب خدا نے رحم کو پیدا کیا تو رحم خدا کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور کہا کہ یہ وہ مقام ہے کہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قطع رحم کرنے والوں سے اور سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن بادلوں یا پرندوں کے غول کی طرح آوینگی۔ اور قیامت کے دن اعمال آئینگے، نماز آئے گی پھر خیرات آئے گی اور پھر روزے آئیں گے۔

اچھے کام اور بُرے کام مخلوق ہو کر قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑے ہونگے

اللہ تعالیٰ قیامت میں نوں کو جیسی اُن کی صورت ہو لائیگا اور جمعہ کا دن چمکتا ہوگا

دنیا قیامت میں ایک بدصورت منہ پھٹی، دانت نکلے بڑھیا کی شکل میں لائی جاوے گی۔

فرمایا آنحضرت نے کہ تم نہیں دیکھتے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنہ مینہ کی طرح برستا ہے۔

آنحضرت نے معراج میں چار دریا دیکھے دو ظاہر میں اور دو باطن میں ظاہر کے دو دریا جو آپ نے ملاحظہ فرمائے اُن کی نسبت جبرئیل نے کہا کہ وہ دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔

آنحضرت کو جنت و نار کی صورت دکھائی گئی۔ اور آپ نے جنت میں انگور کا ایک خوشہ توڑنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ اور دوزخ کی آگ کی گرمی سے آپ پیچھے ہٹ گئے۔

دوزخ میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھ کر مار ڈالا تھا۔ اور جنت میں ایک بدکار عورت کو دیکھا جس نے کتے کو پانی پلایا تھا

آنحضرت نے فرمایا کہ جنت تکلیف اٹھانے سے اور نار بُری خواہشوں سے ڈھانکی گئی ہے۔

فرمایا آنحضرت نے کہ آسمان سے بلا اترتی ہے اور دعا اس سے کشتی لڑتی ہے

فرمایا آنحضرت نے کہ خدائے تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا۔ اور اُس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی، کہا پیچھے ہٹ، وہ پیچھے ہٹ گئی۔ کہا بیٹھ وہ بیٹھ گئی پھر کہا اُٹھ وہ اُٹھ گئی۔

قیامت کے دن موت ایک مینڈھے کی شکل میں آویگی۔ اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک جگہ ذبح کر دی جائے گی

خدا نے اپنی روح کو مریم کے پاس بھیجا وہ آدمی بن گئی۔

جبرئیل آنحضرت کے پاس آتے تھے آپ دیکھتے تھے۔ اور باتیں کرتے تھے اور دوسرے لوگ نہیں دیکھتے تھے۔

مردہ کے دفن ہونے کے بعد قبر ستر گز مربع وسیع ہو جاتی ہے اور پھر ملتی ہے یہاں تک کہ مردہ کی ہڈی پسلیاں چور چور ہو جاتی ہیں۔

فرشتے قبر میں مردہ کے پاس آتے ہیں، اور مردے سے سوال کرتے ہیں مردہ کے عمل متمثل ہو جاتے ہیں۔

فرشتے جان کنی کے وقت آتے ہیں اور اُن کے ہاتھ میں حریر اور ٹاٹ ہوتا ہے۔

فرشتے مردہ کو آہنی ہتوڑوں سے مارتے ہیں، وہ چیختا ہے اور اُس کی چیخ اہل مشرق و مغرب سنتے ہیں۔

کافر کی قبر میں ۹۹ اژدہے رات دن اُسے ڈستے رہتے ہیں۔

جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس کو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آفتاب ڈوب رہا ہے، پھر وہ اُٹھ بیٹھتا ہے، آنکھیں ملتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مجھ کو چھوڑ دو تاکہ نماز پڑھ لوں۔

اللہ تعالیٰ بہت سی صورتوں میں اہل جنت پر اپنی تجلی کا اظہار کرتا ہے

آنحضرت صلعم اپنے پروردگار کے پاس جاتے تھے درانحالیکہ اللہ اپنی کرسی پر ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ آدمی سے باتیں کرتا ہے رُو در رُو

ان احادیث کے بعد شاہ صاحب موصوف اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں"۔ والناظر فی ھذہ الاحادیث بین احدی ثلث اما ان یقر بظاھرھا فیفطر الی اثبات عالم ذکرنا شانہ وھذہ ھی التی یقتضیھا قاعدۃ اھل الحدیث منبہ علیٰ ذلک سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وبھا والیھا اذھب او یقول ان ھذہ الوقایع تتراد لحس الرائی وتمثل لدنی بصرہ وان لم تکن خارج حسہ وقال بنظیر ذلک عبداللہ ابن مسعود فی قولہ تعالیٰ "یوم تاتی السماء بدخان مبین" انھم اصابھم جدب فکان احدھم ینظر الی السماء فیری کھیئۃ الدخان من الجوع ویذکر عن ابن الماجشون ان کل حدیث جاء فی التنقل والرویۃ فی المحشر فمعناہ انہ یغیر ابصار خلقہ فیرونہ نازلا متجلیا ویناجی خلقہ ویخاطبھم وھو غیر متغیر عن عظمتہ ولا منتقل لیعلموا ان اللہ علی کل شیء قدیر او یجعلھا تمثیلا لتفھم معان اخری ولست اری المقتصر علی الثالثۃ من اھل الحق یعنی:

(ان احادیث کے دیکھنے والوں کے لئے تین صورتیں ہیں یا تو ان کے ظاہری مطالب کو تسلیم کرے اور اس صورت میں اُسے عالم مثال کا ماننا ضروری ہوگا۔ اور اہل حدیث کا اصول اسی بات کا مقتضی ہے چنانچہ سیوطی نے بھی یہی کہا ہے، اور میرا مذہب بھی یہی ہے۔ یا وہ شخص یہ قرار دے کہ یہ واقعات دیکھنے والے کو ظاہر میں اس طرح نظر آئیں گے۔ اور اُس کی نگاہ میں ایسی صورت اختیار کریں گے۔ اگرچہ اس کی حس سے باہر کہیں اُن کا وجود نہو۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود نے قرآن کی آیۃ "یوم تاتی السماء بدخان" کی تفسیر میں ایسا ہی کہا ہے۔ کہ اُن لوگوں پر قحط پڑا تھا اور اس وجہ سے جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تھے تو بھوک کی شدت سے اُنھیں دھواں سا نظر آتا تھا اور

ابن الماجشون سے منقول ہے کہ قیامت میں چلنے پھرنے اور دیکھنے کے متعلق جو احادیث مروی ہیں اُن سے مدعا یہ ہے کہ خدا اپنے بندوں کی نگاہ میں تغیر پیدا کر دیگا اور ایسا دیکھنے لگیں گے۔ گویا خدا اُترا آیا ہے۔ اور لوگوں سے خطاب کر رہا ہے۔ حالانکہ وہ نہ بدلا ہے نہ منتقل ہوا ہے، یا تیسری صورت یہ ہے کہ ان باتوں کو ایک تمثیل قرار دے جس سے مقصود کچھ اور ہے۔ اور جو شخص اس تیسری صورت کو مانتا ہے وہ میرے نزدیک حق پر نہیں ہے)

یہ تھا شاہ صاحب کا بیان متعلق بہ عالم مثال، لیکن اُنہوں نے عالم اعلیٰ کی نسبت جداگانہ بحث کی ہے۔ اور اس کے متعلق اُنہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ "شریعت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص خاص بندے ہیں اور وہ اعلیٰ درجہ کے فرشتے ہیں اور مقربین بارگاہ سے ہیں، جو شخص اپنے نفس میں صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اور اُس کو مہذب بنا لیتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح میں کوشش کرتا ہے۔ اس کے حق میں دعا کیا کرتے ہیں۔ اور وہ دعا کیا کرتے ہیں اور وہ دعا اُن کے اوپر نزول برکات کا باعث ہوتی ہے اور جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور فتنہ فساد پھیلاتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرتے ہیں اور یہ لعنت باعث ہوتی ہے اس بات کی کہ نافرمانی کرنے والوں کے دل حسرت و ندامت سے بھر جاویں۔ اور زمین کے فرشتے بغض و عداوت کے ساتھ اُس سے پیش آئیں بیرون دنیا میں یا اُس وقت جبکہ موت بدن کا پردہ ہٹاتی ہے۔ یہ فرشتے خدا اور اُس کے بندوں کے درمیان سفیر ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں نیکی کرنے کی خواہش پیدا کرتے ہیں یعنی ان میں کسی نہ کسی طرح نیکی کرنے کے جذبات کا باعث ہوتے ہیں اور اسی لحاظ سے اُنھیں رفیق، ندی اعلیٰ اور ملاء اعلیٰ سے تعبیر کرتے ہیں، اعلیٰ مرتبت انسانوں کی روحیں ان میں شامل ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (یعنی اے تسلی پانے والی روح اپنے رب کی طرف خوش خوش چلی آ، میرے بندوں میں شامل ہو، میری جنت میں داخل ہو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں فرشتوں کے ساتھ جعفر بن ابی طالب کو ایک فرشتہ کی صورت میں دو بازوؤں سے اُڑتے دیکھا۔

اسی ملاء اعلیٰ میں احکام نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ امر متعین ہوتا ہے جس کا اشارہ اس آیت میں ہے کہ فیہا یفرق کل امر حکیم (یعنی شب قدر میں ہر امر محکم پھیلایا جاتا ہے)۔ ملاء اعلیٰ کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم میں تو وہ فرشتے ہیں جن پر نیکی کا نظام موقوف ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ لطیف بخارات سے ایک ایسا مزاج ترکیب پائے کہ نفوس عالیہ کے فیضان کا مستحق ہو جائے اور بہیمانہ کثافتوں کو بالکل چھوڑ دے، تیسری قسم میں وہ نفوس انسانی ہیں جو ملاء اعلیٰ سے قریب الماخذ ہیں اور جو ایسے اعمال کرتے رہتے ہیں جن سے وہ ملاء اعلیٰ میں جا ملتے ہیں، اُن کے جسمانی پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ملاء اعلیٰ میں شامل ہو کر نجات پا جاتے ہیں۔ ملاء اعلیٰ والوں کا یہ حال ہے کہ وہ ہر وقت خدا کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور ایسی گہری توجہ رکھتے ہیں کہ کوئی چیز انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی اس توجہ سے ہٹا نہیں سکتی۔ اور یہی معنی ہیں خدا کے اُس قول کے کہ "یسبحون بحمد ربہم ویومنون بہ" (وہ اپنے رب کی تعریف اور پاکی بیان کرتے ہیں، اور اُن پر ایمان لاتے ہیں) وہ لوگ عمدہ نظام کی خوبی اور برے نظام کی برائی سمجھتے ہیں جس سے وہ خدا کی بخشش کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہی معنی ہیں خدا کے اس قول کے کہ یستغفرون للذین آمنوا (اہل ایمان کے لئے مغفرت چاہتے ہیں)، ان میں سے اعلیٰ درجے والوں کا نور مجتمع ہوتا ہے۔ اور اُس روح کے پاس جس کی نسبت رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اس کے بہت سے چہرے اور زبانیں ہیں، وہ سب ملکر ایک چیز ہو جاتے ہیں اور اس مقام کا نام خطیرۂ قدس ہے اور کبھی خطیرۂ قدس میں بنی آدم کو دنیا و عقبیٰ کی مصیبتوں سے نجات دلانے کی تدبیر پر ایسا اجماع ہوتا ہے کہ اس وقت خلق اللہ میں سے سب سے زیادہ پاکیزہ نفس کو کامل بنا دیتے ہیں اور اُس کے حکم کو انسانوں میں جاری کرتے ہیں، پھر یہی اجماع اُن لوگوں کے دلوں میں جو پہلے سے طیار ہیں، اس بات کا الہام کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اور ایک ایسی قوم بنائیں جو انسان کی بہبودی کے لئے پیدا کی گئی ہے اور یہی اجماع ایسے علوم کو جن سے قوم کی بہبودی و ہدایت متصور ہے اُس کے دل میں وحی، رویا، اور غیبی آواز دل کی صورت میں ڈالتا اور متمثل کرتا ہے۔ اور یہی اجماع اُس کے اعوان و انصار کی مدد کرتا ہے۔ ہر نیک کام میں اُن کو تقویت دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اُن پر لعنت کرتا ہے اور اُن کو تکلیف سے قریب کرتا ہے۔ اس اجماع کو روح القدس کی تائید کہتے ہیں۔ اور یہ اجماع ایسے برکات پیدا کرتا ہے جو عام طور سے پیدا نہیں ہوتے۔ اور اُنہیں کو معجزات کہتے ہیں۔ ان سے ادنیٰ درجہ کے وہ نفوس ہیں جن کو نفوس عالیہ کا فیضان بخارات لطیفہ میں ایک مزاج معتدل پیدا ہونے کے قابل بنا دیتا ہے۔ ان کی سعادت پہلے نفوس کی برابر نہیں ہے ان کا کمال یہی ہے کہ عالم بالا سے فیض کے منتظر رہیں۔ اور جب فاعل کی تاثیر اور قبول کرنے والے کی استعداد کے موافق نزول برکات ہو تو اُس طرف متحرک ہوں۔ یہ نفوس بلحاظ اپنی ذات کے فانی ہیں، لیکن بالائی الہام کے لحاظ سے غیر فانی ہیں۔ وہ انسان و بہائم کے دلوں میں اپنی تاثیر ڈالتے ہیں۔ اور اُن کے ارادے اور اُن کے دلوں کی باتیں امر مقصود کے موافق بدلجاتی ہیں۔ اور بعض طبعی اشیاء کی حرکتوں اور تبدیلیوں میں بھی اثر کرتی ہیں مثلاً ایک پتھر لڑھکایا جاوے تو اس وقت اُس میں ایک بزرگ فرشتہ اپنا اثر پیدا کرتا ہے پھر وہ پتھر اپنی عادت کے لحاظ سے جتنا تصور میں آتا ہے اُس سے زیادہ زمین پر چلتا ہے۔ اور کبھی ایک شکاری دریا میں جال ڈالتا ہے تو فرشتوں کی فوجیں آتی ہیں اور اس مچھلی کے دل میں یہ ڈالدیتے ہیں کہ وہ جال میں گھس جائے اور اُس مچھلی کے دل میں کہ بھاگ جائے، اور ایک رسی کو کھینچے، دوسری ڈھیلی چھوڑ دے اور وہ نہیں جانتی کہ یہ کام کیوں کرتی ہے، مگر جو کچھ اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ اس کی پیروی کرتی ہے۔ اور کبھی دو گروہ باہم لڑتے ہیں تو فرشتے آتے ہیں اور ایک گروہ کے دل میں دلیری و استقلال پیدا کر دیتے ہیں جس سے وہ غالب آسکیں، دشمنوں پر تیر پھینکنے۔ اور اسی طرح کے اور کاموں میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ اور دوسرے گروہ کے دل میں ان باتوں کے خلاف باتیں پیدا کر دیتے ہیں تاکہ جو کام خدا کو کرنا ہے وہ پورا ہو جائے۔ کبھی جب کسی نفس انسانی پر ملامت کرنے یا اُس کو نعمت دینے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو فرشتے جہاں تک ان کے امکان میں ہے کوشش اور دوڑ دھوپ کرتے ہیں، اور ان کے مقابل میں جن میں شبکی اور مزاج کی تیزی اور بدی کی ناتیں ہیں تاریک اور کثیف بخارات کے متعفن ہونے سے ظہور میں آتی ہیں۔ یہ گروہ شیاطین کے نام سے موسوم ہے۔ فرشتے جس کام میں کوشش کرتے ہیں یہ ہمیشہ اُن کے خلاف چلتے ہیں"

یہ تھا خیال شاہ صاحب کا ملاء اعلیٰ و عالم مثال کے متعلق جو بیان کیا گیا۔ ان سب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ شاہ صاحب نے تحریر کیا ہے وہ حقیقتاً اس رنگ میں لکھا ہے جس کو کسی اعتبار سے فلسفیانہ رنگ نہیں کہہ سکتے، بلکہ زیادہ تر اُس رنگ کی جھلک نمایاں ہے جو مذہب سے بھی زیادہ گہرے رنگ کا پتہ دیتی ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ شاہ صاحب اُن چند مقدس نفوس میں سے تھے جنہوں نے مذہب کا مطالعہ فلسفیانہ رنگ میں کیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اُنہوں نے کبھی صاف صاف الفاظ میں اپنے حقیقی معتقدات کو صرف اس وجہ کہ ظاہر نہیں ہونے دیا۔ کہ اُن کا زمانہ واقعی اس کا اہل نہ تھا۔ کہ اس کے سامنے کھلے الفاظ میں وہ باتیں

بیان کردی جاتیں کیونکہ صاف صاف کہدینے سے گمراہی کا اندیشہ تھا۔ لیکن چونکہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ اپنے تمام معتقدات کو از روئے عقل صحیح و راست ثابت کر سکتا ہے۔

اِس لئے علمائے اسلام کا فرض ہے کہ وہ ہر اُس مسئلہ کی نسبت جو عوام میں ایک طرح مانا جاتا ہے۔ تحقیق و تدقیق سے حقیقت کو واضح کر دیں تاکہ وہ لوگ جو مذہب کو عقل کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں (خاصکر غیر مذاہب والے) غور کریں اور دیکھیں کہ مذہب اسلام اس بات میں بھی سب مذاہب سے اعلیٰ و بہتر ہے۔

رسالہ نقاد آگرہ

رسالہ نقاد آج چھ سات ماہ کے بعد پھر اس طرح رونما ہوا ہے جیسے ساون میں آفتاب۔ یا بدلی سے چاند نکلتا ہے۔ دیکھتے ہی یہ شعر یاد آیا، اور کیا اس مضمون کی اطلاع اڈیٹر نقاد کو ہو گئی جو تمنا کے ساتھ قلب کو گدگدا رہا تھا۔ ؎

لب بام آکے شک مٹا جاؤ دو چاند میں اختلاف کرتے ہیں

ہمارے نقاد کے دیدار سے سیری ہوئی۔ مگر اُس کے ساتھ بند ہونے کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔ برسات کا موسم تو گذر چکا۔ اب کیوں منہ چھپانے کی ٹھہرتی ہے نقاد نے اپنی داستان طویل مختصر لفظوں میں سُنائی ہے۔ اُس سے اہل ملک کی بے توجہی۔ اڈیٹر پر ذاتی مقدمہ کی مصیبت ہویدا ہوتی ہے۔ نقاد نہایت آب و تاب سے نکلتا رہا۔ جبکہ المقدمہ بند ہو گیا تھا۔ یہ ادبی پرچہ قدر دانی ملک کا مستحق ہے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ دامے، قلمے، قدمے، سخنے اس کی امداد کیجائے ایک ہزار روپیہ کا خسارہ جو اُس کو کمی اشاعت اور مفت پرچے تقسیم کرنے اور بعض نا دہندہ خریداروں کے سبب پہنچا ہے۔ اہل ملک اُس کی تلافی کر دیں۔ اور تمام اردو اخبارات اپنے قلم سے اس کی اشاعت میں کوشش بلیغ فرمائیں۔ اس لئے کہ مہتمم نقاد نے لکھا ہے کہ آئندہ بددل قوی اُمید کے پرچہ نہ نکل سکیگا۔ اور پوری قدر افزائی ہوئی تو ماہوار سے مہینہ میں دو بار ہو سکیگا۔

اردو کی کم مائیگی اور نقاد کی ادبی خدمات کو دیکھتے ہوئے۔ یہ امر ضروری ٹھہرتا ہے۔ کہ اس کو زندہ رکھنے کی صورت میں ملک کے اُن مشہور اہل قلم حضرات کے مقالات عالیہ سے جو نقاد میں بالالتزام لکھتے رہے ہیں سبق حاصل کیا جائے اگر یہ پرچہ اپنی عمر کے ابتدائی سالوں میں ہی محو خواب ہو گیا۔ تو اردو علم ادب کو ایک نقصان عظیم برداشت کرنا پڑیگا۔

اعلیٰ لٹریچر مضامین کی بندش، . . . . زبان کی صفائی خیالات کی پاکیزگی، خوشخطی، موقت الشیوع ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر سراہنے۔ اور قدر کے لائق ہے۔ اہل ملک اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالیں اور اس نامور انشاپرداز سے ہاتھ ملائیں۔ اور اس پر عمل نہ کریں۔

کام جب رُک گیا روانہ ہوا

ورنہ پہلے مصرعہ کا مضمون قوم کے زخم کے متعلق صحیح ثابت ہو جائیگا

زخم جب دب گیا لہو نہ تھما

مہتمم و اڈیٹر شاہ نظام الدین صاحب دلگیر سے ہماری استدعا ہے کہ رسالہ کو برابر جاری رکھیں۔ ملک ضرور قدر کی نگاہوں سے دیکھیگا۔ اور امداد پر کمربستہ ہوگا۔

اے کہ از لعل تو لعلے بے بہا شد بے بہا ۔ نسبت غفلت ز حسن تو خطا باشد خطا

دو انگریز خواتین کا قبول اسلام

مولوی صدر الدین صاحب امام مسجد ووکنگ تحریر فرماتے ہیں کہ: اس دفعہ لندن میں جمعہ کے روز جو اجتماع ہوا۔ اس میں تیس کے قریب ہندوستانی سپاہی بھی موجود تھے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے ہندوستانی بہادروں کے ازدیاد ایمان کے لئے ایسا سامان کیا کہ خطبہ جمعہ میں دو انگریزی نژاد خواتین نے کھڑے ہو کر اسلام کا اعلان کیا۔ اُن کو کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھایا گیا۔ اور انہوں نے اسلامی زندگی اختیار کرنیکا اقرار کیا ایک کا نام آمنہ، اور دوسری کا نام فاطمہ رکھا گیا اللھم زد فزد

تنخواہوں میں اضافہ

ہز آنر سر جیمس مسٹن صاحب بہادر بالقابہ نے اس زمانہ جنگ میں جبکہ روپیہ کی وجہ سے بہت سے ضروری کام بند کئے گئے ہیں۔ نہایت دریا دلی کے ساتھ پانچ لاکھ تیس ہزار روپیہ سالانہ کا صرف منظور فرمالیا ہے۔ اور یہ اضافہ یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے منظور ہوا ہے۔

(۱) کسی کی تنخواہ بیس روپیہ سے کم نہوگی۔ صرف محافظ خانہ کے محرروں کی ۱۵ ہوگی۔ مگر اُن کو حق پنشن دیکر یہ کمی پوری کردی گئی ہے

(۲) جنرل سپرنٹنڈنٹ ۱۵ سے ۱۸، محافظ دفتر ۱۵ سے ۱۸، ناظر ۲۵ سے ۳۰، چیف ریڈر ۱۸ سے ۳۰، پیشکار ۲۵ سے ۳۵، محافظ فوجداری ۲۵ سے ۳۰، ہیڈ اسسٹنٹ کمشنر چار سو سے پانچسو، نقل نویس ۱۵ سے ۲۰، اہلمد ۲۰ سے ۲۵، صدر واصلباقی نویس ۲۰ سے ۲۵

(۳) تعداد محرران محافظ خانہ مال و فوجداری میں کثرت کام کی وجہ سے اضافہ کیا گیا ہے۔ تاکہ بار ہلکا ہو جائے۔ یہ عام انتظام تمام صوبہ بھر کا ہے اور غالباً اِس سے ہر قسم کے لوگ خوش ہونگے۔ اور گورنمنٹ کے احسان عمیم کا شکریہ ادا کرینگے۔ سپاہی چپراسی گو اس وقت محروم رہتے ہیں مگر خیال ہے کہ جلد تر وہ بھی فائز المرام ہونگے۔

تحصیلات میں نائب واصلباقی نویس، نائب محرر مال، نائب ناظر، نائب سیاہہ نویس عارضی طور پر مقرر ہوا کرتے تھے۔ اب یہ جگہیں مستقل کردی گئی ہیں۔ اور تنخواہ ۲۰ مقرر کی گئی ہے۔ صدر میں پیشکاروں اور اہلمدوں کی بہت کمی تھی۔ عارضی طور پر انتظام ہوتا تھا۔ اب یہ کمی پوری کردی گئی ہے سات سے گیارہ پیشکار کر دیئے گئے ہیں اور اہلمدوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

حاجیوں کا آخری جہاز

آخری جہاز سردار جو مسٹر شوستری کا ہے۔ بروز جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء ۶ پونے ایک بجے حجاج کو لیکر جدہ مبارک کی طرف مع الخیر روانہ ہوا۔

اس جہاز میں ۶۲۲ حاجی جس میں ۴۸۵ مرد، ۱۰۷ عورتیں۔ ۱۴ لڑکے اور ۹ لڑکیاں، شیرخوار بچے سوار

بعض حاجی جن کے پاس ٹکٹ خریدنے کے لئے کافی روپیہ موجود تھا یہ لوگ بمبارہ میں بھی حاضر رہے اور بندر تک بھی ساتھ ساتھ چلے۔ کیونکہ ان کو اُمید دلائی گئی تھی کہ ٹکٹ ملجائیگا۔ مگر وہی مثل ہوئی کہ

جائے تنگ است و مرداں بسیار

اگر تھوڑی بہت گنجایش بھی تھی۔ تو کسٹم کی طرف سے حاجیوں کی تعداد مقرر ہو چکی تھی۔ اِس لئے اُن کو بہ کمال مایوسی اپنی بدقسمتی پر حسرتناک پرائشک ریزاں واپس لوٹنا پڑا۔ ہائے بدقسمتی، وائے مصیبت کے نعرے مارتے تھے۔

سچ ہے جس کے سر میں سودائے کعبہ، دل میں عشق مدینہ نہ ہو، جب تک گنبد خضرا کے مشاہدہ سے دیدۂ دل منور و مبصر نہ ہو جائیں۔ اس کو کیونکر چین آئے۔ اور وہ کس مصرف کا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے، مَنْ زَارَ قَبْرِیْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ جب یہ نعمت عظمیٰ ملنے کی اُمید ہے۔ پھر کیوں نہ مسلم حق پرست پروانہ وار والہ و شیفتہ ہو۔ اپنی محرومی پر آنکھوں سے خون جگر نہ بہائے۔

اقتباسات

ہمارے آیندہ وائسرائے

جن جلیل القدر فرزندانِ انگلستان کا نام لارڈ ہارڈنگ کی جانشینی کے لئے لیا جارہا ہے۔ اُن میں سب سے زیادہ ممتاز شخصیت مسٹر ونسٹن چرچل کی ہے۔ جن کی زندگی کے اہم واقعات اہل ہند کے لئے خاص طور پر سبق آموز ہیں مسٹر موصوف ابھی ۲۰ برس کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ وہ پانچ جنگی معرکوں میں شامل ہوچکے تھے۔ اُنہوں نے ایک نہایت قابلانہ اور فاضلانہ سوانحعمری لکھی جس کا حق تصنیف اُن کو ۸۰ ہزار پونڈ (۱۲ لاکھ روپیہ) ملا تھا۔ اِس کے مقابلہ میں ہندوستانی اہل قلم کی حالت عیاں ہے۔ ۳۲ سال کی عمر میں وہ رکن وزارت ہوگئے تھے۔ کام کے اس قدر شائق ہیں کہ لیٹے لیٹے اپنے مختصر نویس کو مضامین و اعداد یات لکھوایا کرتے ہیں۔ خود بھی صفحے کے صفحے لکھ ڈالتے ہیں۔ خط پاکیزہ اور خوشنما ہے۔ سپاہیانہ دل رکھتے ہیں۔ اِس لئے اُن کے ہر کام میں جرأت ہے۔ وہ اس قدر حاضر دماغ ہیں کہ لباس پہنتے پہنتے بھی لکھواتے رہتے ہیں۔ وہ ہر معاملہ پر سپاہیانہ نگاہ ڈالتے ہیں اُن کا بدن چھریرا ہے، بہت سرخ و سفید ہیں صحت ماشاء اللہ اچھی ہے سر کو جھکائے رکھتے ہیں۔ وہ جلدی دوست بننے اور بنانے کے عادی نہیں۔ بلکہ محض صورت آشناؤں کو کبھی کبھی ان سے رنج بھی پہنچ جاتا ہے۔ مگر جب دوست بن جاتے ہیں تو دوست پر احسان کرنے سے زیادہ خوشی ان کو کسی امر میں نہیں ہوتی۔ وہ منطقی اور معقول پسند ہیں۔ ان کا صحیح و منتظم دماغ اکثر اس امر کو تسلیم نہیں کرتا۔ کہ اکثر انسانی امور دائرۂ منطق سے خارج ہیں"

غور سے دیکھا جائے تو ہندوستان کو یا تو لارڈ ہارڈنگ ایسے نیکدل و ہمدرد وائسرائے کی ضرورت ہے۔ یا مسٹر چرچل جیسے منطقی اور معقول پسند کی یہی دو صورتیں ہیں جن سے ہندوستانیوں کی جایز خواہشات پوری ہوسکتی ہیں لہذا ہندوستان کے آیندہ وائسرائے اگر مسٹر ونسٹن چرچل ہوجائیں تو یہ اہل ہند کی خوش قسمتی ہوگی۔

ہندو یونیورسٹی اور مسلم یونیورسٹی

اسلامی یونیورسٹی کی مانند ہندو یونیورسٹی کا خیال بھی برادرانِ ہنود کو محض قومی تعلیم کی ترقی کے لئے آیا تھا۔ اور شروع ہی سے پبلک کو یہ بتایا جاتا رہا ہے۔ کہ اس میں ہندوؤں کو مذہبی تعلیم لازمی طور پر دی جائیگی۔ گورنمنٹ ہند اور صاحب وزیر ہند نے بھی اس شرط کو منظور کرلیا تھا۔ اور سر ہارکورٹ بٹلر نے بھی مجالس وضع آئین و قوانین ہند میں یونیورسٹی کا مسودہ قانون پیش کرتے ہوئے۔ اِس خاص پہلو پر زور دیا تھا۔ مگر منتخب کمیٹی نے جو ترمیمات پیش کی ہیں اُن میں مذہبی تعلیم کو بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے۔ آنریبل مسٹر مدن موہن مالوی اور مہاراجہ صاحب قاسم بازار نے اِس کے خلاف آواز بلند کی ہے اور مسٹر مالوی نے تو یہاں تک بھی کہدیا ہے۔ کہ اگر لازمی مذہبی تعلیم کا اصول نہ مانا جائے۔ تو کم از کم اس قدر ترمیم تو قبول کرلی جائے کہ ہندو طلباء کی تعلیم مذہبی تعلیم اس یونیورسٹی کی عام تعلیم کا جزو لاینفک ہوگی۔ سردست آخری تصفیہ کی نسبت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن ہندوؤں کی عام رائے لازمی مذہبی تعلیم اُٹھائے جانے کے سخت خلاف ہے۔ چنانچہ معاصر اودھ اخبار رقمطراز ہے۔ کہ ایسی یونیورسٹی جو برائے نام ہندو یونیورسٹی ہمارے لئے فضول ہے۔ اور قوم اپنا عظیم الشان سرمایہ اس پر فضول صرف نہیں کرے گی۔ بلکہ اس صورت میں ہندو یونیورسٹی سوسائٹی کے لئے بہتر ہوگا کہ اس گراں قدر رقم سے ہندو طلبہ کو امریکہ، یورپ، جاپان بھیجکر صنعتی تعلیم کی تکمیل کرائے۔ اور صنعت و حرفت کا کوئی بڑا کارخانہ کھول کر ان طالب علموں کے تجربات سے فائدہ اُٹھائے اور ہندو سنٹرل کالج کو بدستور قائم رکھنے کے ساتھ ہی ملک کے دوسرے حصوں میں قومی کالجوں کی بنیاد ڈالے"۔

معاصر موصوف یہ بھی لکھتا ہے کہ یونیورسٹی کا کل انتظام اور تمام نصاب تعلیم کلیتہً ہمارے اختیار میں ہو۔

گویا مجوزہ یونیورسٹیوں میں مذہبی و قومی تعلیم اور نظم و نسق کے متعلق ہندوستان کی دونوں قومیں بالکل متحد و متفق ہیں۔ اور فی الحقیقت جب اس قدر زر و قوت اور سرمایہ کے صرف کے بعد بھی حسب منشا یونیورسٹی نہ مل سکی تو ہم نہیں سمجھتے موجودہ سرکاری یونیورسٹیوں کی موجودگی میں" ندوادن و درد سر خریدن" کی کیا ضرورت ہے؟

بایں ہمہ سنا گیا ہے کہ شمر بعض مسلمان لیڈروں نے باہمی مشورہ کے بعد قرار دیا ہے۔ کہ مسلم یونیورسٹی کو شرائط معلومہ پر لے لیا جائے۔ اور معاملہ کا نہایت دلچسپ پہلو یہ ہے کہ راجہ صاحب محمود آباد جو گذشتہ اپریل میں مسٹر مالوی کی عقل پر اِس لئے آنسو بہاتے تھے۔ کہ وہ مجوزہ شرائط پر یونیورسٹی لے لینے پر آمادہ ہیں۔ اب بخوشی خاطر خود اُس قسم کی یونیورسٹی لینے پر رضامند ہوگئے ہیں حتیٰ کہ اُنھوں نے بعض دیگر اصحاب کو بھی جو یونیورسٹی نہ لینے میں اُن کے ہم آہنگ تھے، بذریعہ تار تبدیل رائے کی تحریک کی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ آنریبل جسٹس حسن امام، مسٹر جناح، مسٹر مظہر الحق اور مسٹر جسٹس عبدالرحیم جنہوں نے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے اجلاس منعقدہ اپریل ۱۹۱۵ء میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ تاوقتیکہ گورنمنٹ ہمارے منشائے خیال کے مطابق ہمیں یونیورسٹی دینی منظور نہ کرے، ہمیں یونیورسٹی کے متعلق گورنمنٹ کو قانون سازی کی تکلیف نہیں دینی چاہیئے"۔ اور صاف طور پر کہا تھا۔ کہ ہندو یونیورسٹی جیسی شرائط پر ہمیں یونیورسٹی لینا منظور نہیں ہے۔ اب اِس بارہ میں کیا خیال ظاہر کرتے ہیں؟

لیکن اُن کا خیال جو کچھ بھی ہو۔ مسلمان پبلک کا خیال ہندو پبلک کے خیال کی مانند بالکل پختہ ہے۔ اور ہندو یونیورسٹی کے قبول کرنے والے ہندو لیڈروں کی طرح وہ خواہ مسلم یونیورسٹی کو منظور کرلیں۔ مسلمانوں کی عام رائے اُسے قبول نہیں کرسکتی

جرمنوں کے خفیہ جلسے
مقبوضہ علاقوں کا الحاق

جرمن پروفیسر ابھی تک مقبوضہ علاقوں کے الحاق کے لئے جوڑ توڑ کررہے ہیں۔ برابر جلسے ہورہے ہیں جن میں موجودہ جرمن سرحدوں کی توسیع پر زور دیا جارہا ہے۔ اِس قسم کا ایک جلسہ برلن میں منعقد ہوا جس میں صرف وہی لوگ موجود تھے جو مدعو کئے گئے تھے۔ برلن اسکو ما یئر پروفیسر بون یونیورسٹی نے تقریر کی۔ یہ تقریر علیحدہ پرچوں پر چھاپی گئی پرچے سب گنے ہوئے تھے۔ اور سب پر نہایت رازدارانہ، نہایت نمایاں خط میں لکھا ہوا تھا۔ اس تقریر میں پروفیسر موصوف نے سامعین سے بیان کیا کہ بلجیم کا الحاق ضروری ہے، زیادہ تر اس لئے۔ کہ اس سے آیندہ انگلستان پر حملہ کرنے میں آسانیاں پیدا ہوجائیں گی۔ اگر جرمن آبدوزوں، تارپیڈو کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے سارے رستے۔ برٹش چینل میں دریائے ٹیمس کے مقابل اور قریب رہیں۔ تو انگلستان کی بحری حالت مخدوش رہیگی۔ اہل بلجیم کو پولیس کے مضبوط دستوں کی زیر نگرانی رکھنا چاہئے۔ اور کسی لحاظ سے اُن کو جرمن حکومت کی سیاست میں مداخلت کی اجازت نہ دینا چاہئے۔ انگلستان کے بحری تسلط کو مٹانے اور برباد کرنے کے لئے جرمنی کو ساری دنیا میں بحری مرکز قایم کرنا ضرور ہے۔ بالخصوص ہندوستان [illegible] یہاں بحری مرکز قایم کرنے کے لئے

فرانسیسی سوالی لینڈ بہترین مقام ہے۔ جرمنی کے لئے اپنی مغربی سرحد کی توسیع بھی لازمی ہے اور جرمن افواج کی ضروریات کے لئے لودین کا کارخانہ آہنگری بہت ضروری ہے۔

حیرت انگیز عمل جراحی

مقام مالٹی مور (انگلستان) میں پچھلے دنوں ایک نہایت حیرت انگیز عمل جراحی کیا گیا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کے دماغ کا کل حصہ گل کر خراب ہوگیا تھا۔ ڈاکٹر کشناگ نے کسی تازہ مردہ کا بھیجہ نکال کر اُس کی جگہ لگا دیا۔ اور ٹلکے بھر دیئے تھوڑے ہی دنوں میں وہ شخص بھلا چنگا ہوگیا۔ اور اب اُس کا دماغ بخوبی کام دیتا ہے۔

آگ لگانے کا نیا آلہ

اٹلی کے ایک سائنس پروفیسر مسٹر البوی نے "ایف ریز" کے نام سے ایک نئی قسم کی شعاع ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ سے بغیر تار کی مدد کے دوری سے بیٹھے بیٹھے جس مقام پر چاہیں آگ لگا سکتے ہیں۔ بحری ہوائی جہاز اور نیز خشکی پر اس کا آلہ ہر جگہ بآسانی رکھا جا سکتا ہے۔ خواہ ریل اور موٹر میں لا دیا جائے۔ ایک اکیلا آدمی اس سے کام لیکر میگزینوں قلعوں وغیرہ کو آگ لگا سکتا ہے۔ یوں تو سائنس کے طفیل مدت سے زمین اپنے مخفی خزانے اُگل رہی ہے۔ لیکن اس عالمگیر جنگ کے زمانہ میں ایسی ایجادات کا ظاہر کیا جانا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اہل یورپ کمال ایک دوسرے کو مٹانے کی دُھن میں اب اپنے آپ زوال کے سامان کر رہے ہیں۔

تازہ برقی خبریں

روس کی طرف سے بلغاریہ کو الٹی میٹم

لندن ۳- اکتوبر۔ پٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ روس نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دیا ہے کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر جرمن افسروں کو معزول کر دے۔

پٹروگراڈ ۴- اکتوبر۔ صوفیہ کے روسی سفیر کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ بلغاری وزیر اعظم ڈاکٹر ریڈ وسلیواف کو ذیل کا نوٹس حوالہ کر دے۔

آجکل بلغاریہ میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اُن سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ شاہ فرڈی نند کی گورنمنٹ نے بلغاریہ کی قسمت کی باگ جرمنوں کے ہاتھ میں دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے وزارت جنگ اور فوجی اسٹاف میں جرمن اور آسٹروی افسروں کی موجودگی۔ سرویہ کے سرحدی علاقہ پر فوجی اجتماع اور سہارے طریقوں سے معتد بہ مالی امداد کرنا ایسے امور ہیں جن پر لحاظ کرتے ہوئے بلغاریہ کی موجودہ فوجی طیاریوں کے مقصد کے متعلق کسی قسم کے شبہ کی گنجایش باقی نہیں رہتی وُدل ائتلاف ثلاثہ جنکو اہل بلغاریہ کی دلی تمناؤں سے دلی ہمدردی ہے کئی مرتبہ ڈاکٹر ریڈ وسلیواف کو متنبہ کر چکی ہیں کہ اگر بلغاریہ نے سرویہ کے خلاف کسی قسم کی متخاصمانہ کارروائی شروع کی تو اس کارروائی کو ائتلاف ثلاثہ کے خلاف سمجھا جائیگا۔ اس کے جواب میں بلغاری وزیر اعظم نے آج تک جس قسم کا اطمینان دلایا ہے اس کی حال کے واقعات سے تردید ہوتی ہے۔ روس کا نمایندہ جس کے تعلقات بلغاریہ کے ساتھ اُس کے ترکی اطاعت سے آزادی دلانے کی ناقابل فراموش یاد سے وابستہ ہیں وہاں موجود رہنے کی حالت میں ایسی جنگی طیاریوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا جن کا مقصد ایک سلافی اور متحدہ قوم کے ساتھ برادر کشی کی جنگ کرنا ہے۔ اس لیے روسی سفیر کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر گورنمنٹ بلغاریہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر سلافی اقوام اور روس کے دشمنوں سے علانیہ قطع تعلق نہ کر لے اور دول ائتلاف ثلاثہ کے ساتھ جو سلطنتیں مصروف پیکار ہیں ان کے افسروں کو فوراً روانہ نہ کر دے تو سفارتخانہ اور قونصل خانہ کے آدمیوں سمیت فوراً بلغاریہ سے چلا آئے۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے آخری اجلاس میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

اجلاس کو ختم کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی یوں گویا ہوئے:

مجھے درحقیقت بڑی خوشی ہوئی کہ ہندو یونیورسٹی بل جو گذشتہ چار سال سے زیر بحث تھا آج منظور ہو گیا ہے۔ میں معاونین کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ باوجود تجویز شدہ یونیورسٹی کی کانسٹیٹیوشن پر اختلاف آرا زمانہ دکھائیگا۔ کہ ہندو کمیونٹی کے لئے اس کے نتائج کیسے مفید ہیں۔

لڑائی کو شروع ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ اور اگرچہ ہماری یہ اُمید تھی کہ لڑائی گذشتہ بارہ مہینوں میں ہی ختم ہو جاوےگی۔ اور جرمنی و آسٹریا کو مخالف قوتیں تباہ و برباد کر دیں گی بر نہ آئیں۔ پھر بھی یہ معاملہ تو اظہر من الشمس ہے کہ دشمن کو سخت مایوسی ہوئی ہے۔ مختلف شہادتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی پوشیدہ طور پر بیس سال سے اس واسطے تیاری کرتی رہی ہے کہ وہ ایک زبردست حملہ کر کے یورپ اور دنیا کے تمام ممالک پر قبضہ کر لے۔ اُسے اُمید تھی کہ وہ فرانس کو چند ہفتوں میں کچل ڈالے گی۔ اور بعد ازیں اپنی اور آسٹریا کی متحدہ طاقت سے روس کو شکست دیکر ایسی صلح پر مجبور کرے گی جس کی رو سے وہ ہمیشہ اُن کا مطیع و فرمانبردار رہے۔

یورش چند مہینوں میں ہی ختم ہو جانی چاہئے تھی لیکن اگرچہ جرمنی نے غریب بلجیم کی غیر جانبداری کو توڑا جس کا اُسے ضرور لحاظ رکھنا چاہئے تھا۔ پھر بھی اُس کے پاس بلجیم شمالی فرانس اور روس کا بہت سا ملک ہے اُس نے اپنی تجاویز پر پوری طرح سے عمل کیا ہے۔ اور وہ اپنے مدعا کے حصول میں بہت دور جا پڑی ہے۔ ہم روس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس نے باوجود قلت فوج و بارود کے جرمنی کے خونخوار حملوں کا نہایت بہادری سے جواب دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ہم روسی کمانڈروں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جرمنی کے جارحانہ حملوں کی مدافعت کرتے ہوئے کمال دانشمندی سے اپنی فوج کو نقصان سے محفوظ رکھا ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اس قسم کی چالیں جلد دشمن کو تباہ اور جنگ کو ختم کر دیں گی۔

زمانہ جرمنی کے مخالف ہے

اس جنگ کا خاتمہ بالآخر انگلستان کی بحری طاقت ہی کریگی جس کے طفیل ابھی سے جرمنی کی نو آبادیاں اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ اور اُس کی مالی۔ تجارتی۔ تمدنی حالت تباہ و برباد ہو گئی ہے۔ جرمنی بھی اب چاروں طرف سے گھر گئی ہے۔ گو اُس نے اپنی سرزمین پر ابھی تک حملہ نہیں ہونے دیا۔ لیکن زمانہ اُس کے برخلاف ہے۔ جبکہ اتحادیوں کی طاقت لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ اور اُن کے گولہ بارود کی قلت کو تمام دنیا کی فیکٹریاں اور کارخانے پورا کر رہے ہیں۔ تو اسکے مقابلہ میں دشمن اپنی گھٹتی ہوئی تعداد اور قلیل سامان سے لڑ رہا ہے۔ اور مالی و اقتصادی حالتیں دن بدن اُس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں۔ اس تمام عرصہ میں بلجیم ایک بھاری پتھر کی طرح جرمنی کی گردن میں لٹک رہا ہے۔ کیونکہ آپ سے معلوم ہے کہ اُن طاقتوں میں سے ایک طاقت بھی جنہوں نے حق کی صداقت کے لئے خزانہ اور جان کی بہت سی قربانی کی ہے اپنی شمشیر کو میان میں نہ لیجاویگی۔ جب تک کہ ایک جرمن سپاہی بھی بلجیم کی سرزمین پر موجود ہے۔ تمام قبول شدہ عہدوں اور پیمانوں کو جنگ میں توڑ دینے اور بیکس لوگوں سے جرمنی کے وحشیانہ سلوک نے دلوں کو پتھر کر دیا ہے۔ اور ان مظالم نے اتحادیوں کے دلوں میں ایک راسخ ارادہ پیدا کر دیا ہے کہ اس مغرور قوم کی گردن کو توڑ دیا جائے

جس کا مدعا تہذیب کا تنزل اور آزادی کی بیخ کنی ہے

ہندوستان میں پوزیشن

ہندوستان میں امن قایم ہوگیا ہے۔ اور تحفظ ہند کے ایکٹ پر عمل کرنے سے پھر وہی نظام قایم ہوگیا ہے جو کہ کنیڈا سے تارکان وطن کی آمد پر درہم برہم ہوگیا تھا۔ ہزآنر لفٹنٹ گورنر نے اُن اختیارات کو جو تحفظ ہند ایکٹ کی رو سے اُنہیں ملے تھے۔ نہایت دانشمندی سے استعمال کیا ہے۔ اور یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ پنجاب کے وفاشعار لوگ اسپشل ٹریبونل کے کام سے مطمئن ہیں۔

ساتھ ہی میں چاہتا ہوں کہ پنجابیوں کی وفاشعاری اور اُس امداد کا جو اُنہوں نے اُن خطرات کی رفعت کے لئے پولیس کو دی شکریہ ادا کروں اور میں پنجاب پولیس کی بھی تعریف کرتا ہوں جس نے اس اہم ڈیوٹی کو اعلیٰ طور پر سرانجام دیا ہے۔

سرحد پر حملے

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سرحد پر ہماری فوجی چوکیوں پر قبیلے والوں نے متعدد حملے کئے ہیں۔ لیکن ہم نے ہر دفعہ نہایت کامیابی اور نقصان جان سے اُن کو پیچھے ہٹا دیا ہے پھر بھی ہمارے چند سپاہی اس کام میں مارے گئے ہیں۔ مجھے ہمیشہ اپنے سپاہیوں کے بیفائدہ نقصان پر جو ان قبیلے والوں کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ بہت افسوس ہوا کرتا ہے۔ لیکن ہماری سرحد میں جو قبیلے آباد ہیں وہ نہایت عقیدت کیش اور وفاشعار ہیں۔

امیر کی غیر جانبداری

امیر افغانستان جنگ کے آغاز سے ہی غیر جانبدار رہے ہیں۔ اور مجھے کامل یقین ہے کہ وہ اپنی اس پالیسی کو قایم رکھیں گے

ایران کی موجودہ حالت

ایران کی موجودہ حالت بہت قابل اصلاح ہے جرمنوں اور آسٹریوں کے گروہ رائیفلوں اور مشین سے چلنے والی توپوں سے مسلح ہو کر تمام ملک میں پھر رہے ہیں۔ اُن کا مدعا یہ ہے کہ شورش پیدا کی جائے۔ اور ایران کو بھی ٹرکی کی طرح اتحادیوں کے برخلاف لڑنے پر امادہ کیا جاوے۔ ہم جرمن ایجنٹوں کے مشکور ہیں۔ حال میں ہی ایک ہندوستانی سپاہی اور دو برطانوی افسر بوشہر کے نزدیک مار ڈالے گئے۔ اور برطانی سفیر پر بھی گولی چلائی گئی تھی جس سے اُس کا اردلی مر گیا۔ بوشہر میں اس مال و جان کے خطرہ کی وجہ سے ہماری فوجوں نے اُس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ایرانی گورنمنٹ کی منشا کے بموجب وہ اُس وقت تک رہینگی۔ جب تک دوبارہ امن و نظام نہ قایم ہو جائے

توسیع میعاد

اب ذاتی معاملہ کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ مجھے اُس اپیل کی بھی خبر ہے۔ جو آپ نے میری میعاد کی وسعت کے لئے سکرٹری آف اسٹیٹ کے پاس کی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمام ہندوستان کے ذی اثر جلسوں نے آپ کی تائید میں آواز بلند کی تھی لیکن جیسا کہ میں ۲۵۔ مارچ کی کونسل میں کہہ چکا ہوں کہ ان معاملات کا فیصلہ میرے اختیار میں ہی نہ تھا۔ جیسا کہ آپ کو اور ہز میجسٹی کی گورنمنٹ کو معلوم ہے۔ کہ میں سلطنت اور ہندوستان کی بہتری کے لئے سب کچھ کرنیکو طیار ہوں۔ ایسے معاملہ میں میں اپنی ذاتی رائے کو کوئی وقعت نہیں دیا کرتا۔ اور اگر میری صحت اور طاقت بحال ہے تو میں شہنشاہ اور اس کی گورنمنٹ کے ہر فرمان کو بجالانے کے لئے بہمہ وجوہ طیار ہوں۔ جب پرایم منسٹر نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ کیا میں آیندہ مارچ کے خاتمہ تک رہنے کے لئے امادہ ہوں۔ تو میں نے فوراً مان لیا۔ اور میرا فیصلہ اور بھی مستحکم ہوگیا جب میں نے سوچا کہ ایسا کرنے میں میں ہندوستان کے لوگوں کو خوش کر رہا ہوں۔ اور اُس محبت و ہمدردی کا جو وہ مجھ پر ہمیشہ کرتے رہے ہیں کچھ معمولی سا بدلہ دے رہا ہوں علاوہ ازیں یہ میری نہایت مسرت کا باعث ہے کہ میں اس نازک وقت میں سلطنت کی کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور خاصکر ایسا کرنے میں جب میں ہندوستان کی خدمت کروں جس کے بسنے والے مجھ پر بہت بھروسہ اور اعتماد رکھتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ میعاد زیادہ وسیع نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو کسی قدر ناامیدی ہوئی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جیسا کہ مجھے بھی ہے کہ اس معاملہ کو برطانوی گورنمنٹ سب سے بہتر سمجھتی ہے اور اُنہوں نے ہندوستان کی اعلیٰ اغراض کو مدنظر رکھکر ہی یہ فیصلہ کیا ہے۔ ہمیں اُمید اور اعتماد رکھنا چاہیئے کہ آیندہ موسم بہار تک یہ خوفناک جنگ ختم ہو جائیگی۔

اس ذاتی بیان کے بعد میں اپنے اُن دوستوں کو کچھ کہنا چاہتا ہوں جو متواتر تین سال سے میرے ساتھ کام کر رہے ہیں مجھ سے زیادہ فخر کے ساتھ کوئی شخص گذشتہ ۱۴ ماہ کی جنگ اور ہندوستان کے شاندار کام کو نہیں دیکھ سکتا۔ اور نہ ہی ہندوستانیوں کی گہری ہمدردی اور حب الوطنی کو محسوس کر سکتا ہے۔ جو کہ ہمیشہ اس ملک کی تاریخ میں درخشاں رہے گی لیکن جیسا کہ جنگ بڑھتی جاتی ہے یعنیہ اس کا دباؤ بھی زیادہ محسوس ہوگا۔ اس کے آخری نتیجہ کا کچھ پتہ نہیں۔ لیکن ممکن ہوسکتا ہے کہ ہمیں آیندہ رنج اور مصیبت کا منہہ دیکھنا پڑے۔ اگر کبھی ایسا وقت آجائے تو ہمیں یہ دکھا دینا چاہیئے کہ ہندوستان میں اتحاد موجود ہے۔ کہ ہندوستانیوں اور انگریزوں کا خون جنگ کے میدانوں میں ضائع نہیں ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ کہ ملک میں بغاوت اور شورش پیدا کرنے کی تمام کوششیں بیکار ہیں۔ اور میں اس کام میں آپ لوگوں کی امداد اور آپ لوگوں کے ملاپ پر پورا بھروسہ کرتا ہوں۔

بقیہ تار برقیال

جرمنوں کی طرف سے امداد

لندن ۴۔ اکتوبر۔ ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ چھ جرمن ہوا باز صوفیہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اور تربیت یافتہ جرمن مزدور قسطنطنیہ سے بلغاریہ کو روانہ ہو رہے ہیں

ہنگری کے اسیران جنگ

نو ہزار قیدی جن میں ۱۸۸۔ افسر بھی شامل ہیں کیف میں لائے گئے ہیں اور ہنگری کی پانچ رجمنٹوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ لوٹ چیف کی مشہور خانقاہ کے قریب مورچہ زن تھے۔ جو والھینیا میں واقع ہے۔ روسیوں نے نہایت ہوشیاری سے جناحی حرکت کر کے اُنہیں محصور کر لیا تھا۔ مگر وہ وادیوں میں بھاگ گئے۔ روسیوں نے پہاڑی پر قبضہ کر لیا۔ اور تباہی خیز آتشباری نے ہنگروی سپاہ کو ہتھیار رکھدینے پر مجبور کیا۔

جرمنوں کا وحشیانہ سلوک

لندن ۴۔ اکتوبر۔ انجمن صلیب احمر نے ۴۶ نرسوں کی ایک فہرست شایع کی ہے جو ہسپتالوں پر گولہ باری کئے جانے کے دوران میں ہلاک ہوئی ہیں

حوادث و اخبار

چیف کمشنر آسام کا عطیہ۔ آنریبل سر آرچ ڈیل ارل چیف کمشنر آسام سلہٹ ریلیف کمیٹی کو کاچر اور سلہٹ کے مفلوک الحال لوگوں کی امداد کے لئے دو ہزار پانچسو روپیہ عطا کیا ہے۔

سلہٹ میں قحط۔ دارجیلنگ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ علاقہ سلہٹ کے لوگوں کی حالت روبہ اصلاح ہے۔

ہندو یونیورسٹی بل پاس ہوگیا۔ یکم اکتوبر کو امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں ہندو یونیورسٹی بل پر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اور سر ہارکورٹ بٹلر نے اس پر ایک نہایت اہم تقریر کی۔ اور مختلف ممبروں نے جو سوالات کئے تھے اُن کے جوابات دیئے ازاں بعد مسٹر اچاریہ نے چند ترمیمات پیش کیں جن میں سے ایک نامنظور کی گئی۔ اور باقی اُنہوں نے واپس لے لیں۔ اس کے بعد سر ہارکورٹ بٹلر نے تحریک کی کہ بل پاس کیا جائے۔ اس تحریک پر ڈاکٹر سندر لال سر جی چٹنویس۔ پنڈت مدن موہن مالوی ڈاکٹر سیتا ناتھ رائے۔ مہاراجہ صاحب قاسم بازار مسٹر اچاریہ، مسٹر دادا بھائی، سر علی امام صاحب نے تقریریں کیں اور سب سے آخر سر ہارکورٹ بٹلر نے کونسل اور ہندو یونیورسٹی کے تین سرگرم کارکنندگان مہاراجہ صاحب دربھنگہ۔ پنڈت مدن موہن مالوی اور پنڈت سندر لال کو مبارکباد دی۔ اور خواہش ظاہر کی کہ یونیورسٹی کامیاب ہو۔ نیز ایک لاکھ روپیہ سالانہ گرانٹ کا اعلان کیا۔ بل پاس کیا گیا۔

پنجاب میں نرخ غلہ۔ پنجاب میں غلہ کا نرخ بدستور ہے قحط اور خطرۂ قحط کے نرخوں کے درمیان ہے۔ چنانچہ انبالہ میں غلہ کا نرخ ۸ سیر فیروزپور میں ۸ سیر لاہور راولپنڈی اور لائلپور میں ۹ سیر فی روپیہ ہے۔

حضور وائسرائے کا دورہ۔ حضور وائسرائے بروز جمعہ بتاریخ ۱۵ اکتوبر شملہ سے شام کو ۴ بجکر ۵ منٹ پر آنریبل ڈائمنڈ ہارڈنگ لفٹنٹ کرنل سکول سر جیمز ڈیوبولے مسٹر مٹکاف اور کپتان بروں اور آنریبل لے ہارڈنگ کے ہمراہ روانہ ہونگے۔ روانگی پبلک ہوگی۔ شملہ والنٹیرز اور گورکھا وائسریگل لاج میں ۴ بجے شام صف بستہ ہوں گے ہز ایکسیلنسی شملہ سے روانہ ہوکر نینی تال اور ڈیرہ دون میں آمد اور روانگی اور دہلی میں آمد پرائیوٹ ہوگی۔

ہز ہائینس بیگم صاحب بھوپال نے بروز سہ شنبہ حبیبیہ ٹیکنیکل سکول کا افتتاح پولیٹکل ایجنٹ، سرگروہ جاگیرداران اور اہلکاران ریاست کی موجودگی میں اپنے دست مبارک سے کیا۔ یہ سکول ولیعہد ریاست نواب نصیر اللہ خاں صاحب نے قائم کیا ہے بیگم صاحبہ بھوپال کا دم نشر علوم وفنون کے لئے ہزار نعمت ہے۔

مسٹر کیر ہارڈی ممبر پارلیمنٹ کا انتقال ہوگیا۔

سب جج کو قید سخت اور جرمانہ کی سزا۔ بمبئی کا ۲۸ ستمبر کا ایک مظہر ہے کہ مسٹر گینٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں گوبند بلونت لاگھیٹ سب جج کا مقدمہ پیش تھا۔ جس پر رشوت ستانی کے تین مختلف الزام تھے مجسٹریٹ نے سب جج مذکور کو ہر ایک جرم کی پاداش میں ایک سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ایک جرم کی سزا ختم ہونے پر دوسرے کی سزا شروع ہوگی۔ یسی چند کو ۱۰ ماہ کی قید سخت کی سزا دی گئی۔

شملہ میں حضور وائسرائے کو الوداعی دعوت انڈین کمیونٹی شملہ کی طرف سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کو بتاریخ ۲۹ ستمبر بوقت سہ پہر ایک دعوت دی گئی ہر فرقہ و طبقہ کے آدمی شریک دعوت ہوئے۔ پانچ سال کا عرصہ ہوا جب شملہ میں لارڈ منٹو کو اسی قسم کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر اس وقت عام ہندوستانی آبادی نے علیحدہ دعوت دی تھی۔ اور شملہ کی اسلامی آبادی نے علیحدہ لیکن اس وقت سب نے متفق و متحد ہوکر اس کام میں حصہ لیا ہے۔ بعد اس دعوت کی یاد عرصہ تک دماغوں سے محو نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس سے پہلے گرمائی دارالخلافہ کی آبادی سے ایسا گہرا تعلق پیدا کیا ہے۔ اور نہ لوگوں نے کسی وائسرائے کے ساتھ کبھی اس سے زیادہ محبت کا ثبوت دیا۔ ہز ایکسیلنسی کو شملہ کی آبادی سے جو محبت تھی اُس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ وہ اہل شملہ کے بچوں کو ہر سال دعوت دیا کرتے تھے۔ جس میں لیڈی ہارڈنگ آنجہانی گہری دلچسپی لیا کرتی تھیں۔

دعوت کا انتظام نہایت مکمل تھا جس کے لئے انتظامیہ کمیٹی مستحق تعریف ہے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے وقت تشریف آوری ایڈریس آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

مسلم ہائی اسکول انبالہ شہر کو شہریار دکن کا عطیہ۔ اسکول سنڈیکیٹ کی عرضداشت پر جس میں حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ سے تعلیم سائنس کے لئے امداد کی درخواست کی گئی تھی۔ حضور ممدوح نے ازراہ دریا دلی مبلغ دو ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مدرسہ کے واسطے عنایت فرمایا ہے۔

محمل شریف کا جلوس۔ لندن یکم اکتوبر کل قاہرہ میں حسب معمول محمل شریف کا جلوس شان و شوکت سے نکلا۔

مسلم لیگ کا اجلاس معلوم ہوا ہے کہ موجودہ قرار داد کے مطابق آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس آئندہ ماہ مارچ تک منعقد نہ ہوگا۔

عطیے۔ لیڈی ہارڈنگ میموریل فنڈ میں ہز ہائینس مہاراجہ نابھہ نے ۲۵ ہزار اور مہاولپور دربار نے ۱۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

طاعونی اموات۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ ستمبر کے سرکاری نقشوں سے پایا جاتا ہے کہ احاطہ بمبئی میں ۱۴۱، ممالک متوسط میں ۳۷۷ اور ریاست حیدرآباد میں ۱۳۴ اموات وقوع میں آئیں۔

ہوتی نہیں لفظوں میں ادا شان مدینہ

(و شمالملک شیخ محمد علی میر احدی اجمیری)

آنکھیں ہیں مری رو کش ایوانِ مدینہ — سینہ ہے مرا مسندِ سلطانِ مدینہ
بلبل کی طرح نند کرے غنچۂ دل کو — گلچیں کو نظر آئے جو بستانِ مدینہ
خاطر میں ذرا لاتے نہ پھر صحنِ ارم کو — رضوان اگر دیکھ لے میدانِ مدینہ
قسمت مری بڑھ جائے سلاطین جہاں سے — آجائیں نظر گر مجھے سلطانِ مدینہ
اس میں ہی نہاں اگلے "تمدن" کا منبع — کس طرح مسلمان نہ ہوں قربانِ مدینہ
سینہ میں ہمارے ہی نہاں اسکی بزرگی — ہوتی نہیں لفظوں میں ادا شانِ مدینہ

سمجھوں میں اسے تیر گل تر سے زیادہ
ملجائے اگر خارِ بیابانِ مدینہ

جذباتِ دلگیر

(از جناب شاہ نظام الدین صاحب دلگیر اڈیٹر نقاد)

مجھ کو وہ لذت ملی احساس مشکل ہوگیا — رہتے رہتے دل میں تیرا درد بھی دل ہوگیا
اپنی مشتاقی کا قائل آپ قائل ہوگیا — ہاتھ جب پیدا پڑا دو ہاتھ کا دل ہوگیا
جب ترازو ناوک دلدوز قاتل ہوگیا — اور دل کے پاس پیدا اک نیا دل ہوگیا
آنکھ بن کر کیوں نہ محو روئے قاتل ہوگیا — اک وہ ٹکڑا گوشت کا پہلو میں جو دل ہوگیا
اے نگاہِ یاس یہ کیا رنگِ محفل ہوگیا — میں نے جس دل کی طرف دیکھا مرا دل ہوگیا
پھول کملایا تو آئی خاک بلبل سے صدا — ہائے کیا تو بھی مرا حسرت بھرا دل ہوگیا
میں سمجھا تھا کہ مرنا ہجر میں آسان ہے — سانس لینا ہی مجھے فرقت میں مشکل ہوگیا
کوئی میرا پوچھنے والا نہیں فرقت کی رات — درد بھی اٹھ کر شریکِ ماتمِ دل ہوگیا
عشق کی دشواریوں کو کچھ نہیں پوچھئے — جس قدر آسان ہوا یہ کام مشکل ہوگیا
آہ وہ کافر طبیعت جو کسی پر آگئی — ہائے وہ دل جو کسی کا فریفتہ مائل ہوگیا
دل سے میں نے کب کہا تھا گیسوؤں میں جا الجھ — خود ہی دیوانہ گرفتارِ سلاسل ہوگیا
وہ جواں ہو کر حیا کرنے لگا ای تیری شان — چاند جب پورا ہوا چھپنے کے قابل ہوگیا
جلوہ گاہِ حسن میں بھی قاتلوں کی کیا کمی — ہر حسیں جس پر جوانی آئی قاتل ہوگیا
میرے دامن کی ہوا ہی آہ پروانہ بھی — کیوں پریشان مجھ کو دودِ شمعِ محفل ہوگیا
شیشۂ میکش سے نہ ٹوٹا ساغرِ صہبا کبھی — نالہ کیوں وجہ شکستِ شیشۂ دل ہوگیا
کیجئے فریاد دستِ انقلابِ دہر سے — توڑ ڈالا پھول جب کھلنے کے قابل ہوگیا
ہے سلامت باغِ عالم تو دلوں کی کیا کمی — ہر شگفتہ پھول جب مرجھا گیا دل ہوگیا
جوشِ وحشت میں مری کیا ہی نظر بند ہی ہوئی — میں نگاہِ یار میں رہنے کے قابل ہوگیا
آرزو، ارمان، حسرت، نا امیدی، اضطرا — سب یہ مل بیٹھے جہاں پیدا وہیں دل ہوگیا

شانہ جب گیسو میں الجھا ناز سے بولا کوئی
یہ بھی میری جان کو دلگیر کا دل ہوگیا

بیس روپیہ انعام

میری ایک راس بھینس جو نو خرید گابھن قریب بیانے کے تھی یا بیا ہوئی ہو ۲۲ ستمبر ۱۵ء کو تالاب سے گم ہوگئی ہے جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ جو صاحب خواہ ملازم پولیس خواہ مکھیا دیہہ خواہ محرران کا بھی ہوں یا کوئی اور شخص بھینس مذکور کے صحیح پتہ کی اطلاع دیگے یا کسی شخص کے قبضہ سے گرفتار کرائیں گے اُن کو بھینس ملنے پر بیس روپیہ انعام دیا جائیگا۔ حلیہ، رنگ لوہی، سینگ موڑی جن کا رخ کانوں کی طرف ہے اور اندازاً ایک ایک ہاتھ لمبے ہیں تھن بڑے اور سرخی مائل سینہ پر سفید نشان اور دو دیگر کنٹھے کا نشان زیر ٹھوڑی یعنی قریب حلق عمر تقریباً

اخلاق النبیؐ

(۸)

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

اللہ نے آپ کو میانہ روی سے مامور کیا اور بہت دینے اور زیادہ خرچ کرنے پر آیت نہی نازل ہوئی۔ چنانچہ سورۃ   کی تفسیر میں مذکور ہے روایت کی کہ ایک روز آنحضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے ایک لڑکے نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں عرض کرتی ہے کہ میرے پاس کوئی کرتہ نہیں جو پہنوں۔ ایک کرتہ مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ گھڑی بھر بعد آنا میں دونگا۔ وہ لڑکا گیا اور پھر آکر عرض کرنے لگا۔ کہ میری ماں عرض کرتی ہے کہ یہی کرتا جو آپ پہنکر بیٹھے ہیں مجھے عنایت فرمائیں۔ آنحضرتؐ اسی وقت دولت خانہ کو تشریف لے گئے۔ اور اس کرتہ کو اپنے بدن مبارک سے اُتارا اور تہ کرکے اُس لڑکے کو بھجوا دیا۔ اور فرمایا کہ جا اپنی ماں کو دے۔ اور آپ برہنہ بیٹھے رہے۔ اُس روز صحابہ کرام کہ آپ کے انتظار میں بیٹھے تھے تنگ آکر اُٹھ کر چلے گئے۔ حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ولا تبسطها كل البسط یعنی اپنا ہاتھ کشادہ مت کرکہ برہنہ ہوکر گھر میں بیٹھ رہے

حضور کے پاس ایک مرتبہ ایام مرض میں کچھ اشرفیاں آگئی تھیں آپ نے فرمایا کہ اُن کو فقرا پر تقسیم کرو مگر چھ یا سات اشرفیاں آپ نے عائشہؓ کے حوالہ فرمائیں۔ اس کے بعد آپ کو کچھ غشی سی طاری ہوئی اور سر مبارک سینہ عائشہؓ پر رکھے ہوئے تھے۔ جب ہوش میں آئے فرمایا کہ اے عائشہ وہ اشرفیاں تم نے کیا کیں کہا میرے پاس ہیں۔ فرمایا کہ فقرا پر تصدق کرو۔ پھر آپکو غشی طاری ہوگئی جب پھر ہوش میں آئے فرمایا تم نے اشرفیاں خیرات کیں کہا نہیں فرمایا کہ میرے پاس لاؤ۔ آپ نے اخیر اشرفیوں کو اُن سے لیکر اپنی ہتیلی پر رکھا۔ اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اُس کے دربار میں میں جاتا۔ اور یہ اشرفیاں اُس کے پاس رہتیں۔ پھر آپ نے وہ اشرفیاں حضرت علیؓ کو دیں۔ کہ فقرا پر خیرات کردیں اور فرمایا کہ اب مجھے راحت ملی ہے۔ خوش بیانی کا حضور کی یہ عالم تھا کہ منہ مبارک سے پھول جھڑتے تھے معمولی گفتگو میں آپکا کلام مفصل اور فوق تھا۔ لفظ کم از کم اور معنی زیادہ سے زیادہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت عائشہ ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت ہم لوگوں کی طرح جلد جلد باتیں نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی باتیں ایسی ہوتی تھیں کہ کوئی اُن کو گننا چاہتا تو گن لیتا۔ مگر وعظ کے وقت آپکی آنکھیں سرخ اور آواز بھاری اور بلند ہوجاتی تھی۔ اور تمام جسم آپ کا ایسے جوش و خروش کی حالت میں ہوجاتا تھا کہ گویا آپ لوگوں کو کسی غنیم کے آنے کی خبر دیتے ہیں۔ کہ وہ غنیم اسی دن یا اُسی رات کو آپڑیگا۔ آپ نے اپنی خوش بیانی سے ایک عالم کو مسخر کرلیا۔ کلام الٰہی ایسا لائے جس کی فصاحت و بلاغت پر عرب کے تمام فصحا و بلغا حیران رہ گئے۔ اُن سے بہت کچھ ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے۔ اُنھوں نے قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت کا لوہا مان لیا حضرت کی تعلیم کا اثر ایسا تھا کہ تمام دنیا میں اُس کی نظیر نہیں۔ وہ عرب جو سخت درجہ کے اکھڑ، ضدی اور جہالت پر اڑے ہوئے تھے اور جن پر عیسوی اور یہودی تعلیم کا بھی کچھ اثر نہ ہوسکا۔ آپ کے فیض تعلیم سے تھوڑے ہی عرصہ میں بت پرستی اور جہالت کو چھوڑ مہذب اور بت شکن بن گئے۔ باوجودیکہ تمام عرب ایک طرف تھے مگر حضور تنہا تھے۔ پھر بھی حضور نے تمام عرب کے دلوں کو مسخر کرلیا۔ جسکی نظیر آج تک تمام عالم میں نہ پائی گئی۔ اور نہ پائی جاویگی۔ یہ تعلیم برکت ہمارے رسول مقبول کی ہے عرب جیسے اکھڑ ملک کو حضور نے تھوڑی ہی عرصہ میں وحشی سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان . . . .

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خان صاحب بھونگامی)

(۶)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شفیق چچا سے یہ سنا ارزدہ ہو کر آپ نے فرمایا چچا اگر یہ لوگ سورج کو میرے داہنے ہاتھ پر لا رکھیں اور چاند کو بائیں ہاتھ پر تب بھی میں اپنے کام سے نہ ہٹونگا۔ اور خدا کے حکم میں سے ایک حرف بھی کم و بیش نہ کرونگا۔ خواہ میری جان ہی جاتی رہے اس کے بعد پھر تمام لوگوں نے آپ کو کعبہ میں مدعو کیا اور وہی گفتگو زبان پر لائے۔ جو اُن سے پہلے عتبہ اور اُس کے ساتھی کر چکے تھے البتہ اس مرتبہ اتنی بات زیادہ تھی کہ جہاں آپ کو اشاعت و تبلیغ میں صدہا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اور تمام تکالیف اور دقتیں اٹھانا پڑتی تھیں اوسکے سوا قریش کا مطالبہ دن بدن طلب معجزہ کی صورت میں بڑھنے لگا اور اُن کی اس قسم کی کارروائیوں میں آپکا وقت زیادہ صرف ہونے لگا۔ لیکن آپ بڑی خوشی سے اُن کی دعوتیں قبول کرتے رہتے۔ کیونکہ آپ کو اُن کے ایمان لانے کی انتہائی آرزو تھی۔ ان کارروائیوں سے قریش کا اصل منشاء آپ کو حیران اور پریشان کرنا تھا۔ ورنہ محقق اور طالب حق لوگوں کا یہ کام نہیں ہے کہ یہ پہاڑ جو ہمارے سامنے ہیں مکہ سے ہٹ جائیں۔ اور صاف کھلا میدان بن جاوے۔ اور میدانوں میں ایسی نہریں صاف اور شیریں پانی کی جاری ہو جائیں جیسی شام و عراق میں جاری ہیں۔ اور ہمارے باپ دادا زندہ ہو جائیں۔ اور ان زندہ ہونے والوں میں قصی بن کلاب ضرور ہو۔ کیونکہ وہ ہمارا سردار تھا۔ اور سچ بولا کرتا تھا۔ ہم اُس سے تیری بابت بھی پوچھ لیں گے۔ اگر اُس نے تیری باتوں کی تصدیق کر دی اور ہمارے دوسرے سوال بھی پورے کر دئے۔ تو ہم تجھ کو سچا جان لیں گے اور مان لیں گے کہ خدا کے یہاں فی الحقیقت تمہارا کچھ درجہ ہے۔ تم دراصل خدا کے رسول ہو۔ اُس کے متعلق آپ کا صاف جواب یہی ہوا کہ میں ان کاموں کے لئے رسول بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ میں تو تعلیم کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں نے خدا کے پیغامات سُنا دئے ہیں۔ اب تم مانو یا نہ مانو۔ یہ تو تمہارے لئے آخرت کو سرمایہ ہے رد کر دو گے اُس کے ذمہ دار ہوگے۔ اور میں اپنے اور تمہارے معاملہ میں خدا سے فیصلہ چاہونگا۔ وہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

جب اس پر بھی اُن کو تشفی نہیں ہوئی اور دل اُن کے ملایم نہیں ہوئے تب قریش نے کہا اچھا تم اپنے خدا سے کہہ کر اپنے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرا لو جو تمہارے ساتھ رہے۔ اور یہ کہتا رہا کرے کہ یہ شخص سچا ہے۔ اور ہم کو تیری مخالفت سے بھی منع کر دے۔ اور تم اپنے لئے یہ سوال کرو کہ تمہارے واسطے پر فضا باغ لگ جاویں۔ بڑے بڑے محل بن جائیں۔ خزانہ میں سونا چاندی جمع ہو جائے جس کی تجھے ضرورت بھی ہے اب تک تو خود ہی بازار میں جاتا ہے۔ اور معاش تلاش کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے ہم تیری فضیلت اور رسالت کے قائل ہو جائیں گے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا میں ایسا نہ کرونگا۔ اور خدا سے بھی ایسا سوال نہ کرونگا۔ اور ان باتوں کے لئے میں مبعوث نہیں ہوا۔ تم میرا کہنا مانو یہ تمہارے لئے ذخیرہ دارین ہے۔ ورنہ میں صبر کرونگا۔ اور خدا کے فیصلہ کا منتظر ہونگا قریش نے یہ سنکر کہا اچھا تم آسمان کا ٹکڑا ہی ہم پر گرا دو تا کہ تمہارا یہ زعم بھی نکل جائے۔ کہ میں خدا سے فیصلہ کا منتظر ہوں غرض ایسے ایسے انمل بے جوڑ قریش آپ سے سوالات کرتے تھے۔ اور اس طرح آپ کو فضول اور ناحق باتوں کی دق کیا کرتے تھے جس کا تحمل و برداشت آپ ہی کی ذات والا صفات کرتی تھی۔ ورنہ ایسا ویسا کوئی مدعی نبوت ہوتا تو کبھی کا اُکھڑ گیا ہوتا۔

نبی صلعم اس انکار اور رد پر بھی برابر قریش کو اسلام کی ہدایت کرتے رہے اور فرمایا کرتے۔ کہ میری تعلیم میں ہی سب کچھ تمہارے لئے موجود ہے۔ دانشمندوں نے ایمان قبول کیا اور تعلیم نبوی پر کاربند ہوئے۔ انہیں آج بھی زیادہ معارف و فوائد حاصل ہو گئے۔ جس کا سوال کفار نے کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا کے برگزیدہ رسول اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنی کو پیش کیا کرتے ہیں۔ معجزہ یا خرق عادت کو پیش نہیں کیا کرتے۔ کیونکہ پھر صفت ایمان بالغیب کی خوبی باقی نہیں رہتی۔ اگرچہ کسی دیگر موقعوں پر کسی ضرورت کے لئے اُن سے معجزہ کا صدور بھی بکثرت ہوتا رہتا ہے۔

نبوت کے چھٹے برس کا ذکر ہے۔ ایک روز حضور صلعم کوہ صفا پر تشریف رکھتے تھے۔ ابوجہل وہاں پہنچ گیا وہ ہر وقت اسی تاک میں رہتا تھا۔ کہ کہیں محمد ملیں اور اُن سے دو دو باتیں ہوں نبی صلعم کو دیکھتے ہی گالیاں دینے لگا اور جب آپ گالیاں سُنکر چپ رہے تو اُس نے ایک پتھر نبیؐ کے سر پر پھینک مارا۔ نبیؐ کے سر پر خون چلنے لگا۔ آپ کے چچا حمزہ وہاں موجود تھے چونکہ بھتیجہ کے ساتھ ابوجہل کا یہ برتاؤ دیکھ نہ سکے آپ کا دل بھر آیا۔ اور ابوجہل کے پاس جا کر اس زور سے کمان کھینچ ماری کہ وہ زخمی ہو گیا۔ پھر حمزہؓ نبیؐ کے پاس آئے اور سارا ماجرا کہا۔ آپ نے فرمایا چچا ان باتوں سے میں خوش نہیں ہوتا ہاں تم مسلمان ہو جاؤ۔ تو مجھے بڑی خوشی ہو۔ حمزہؓ اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ حمزہ رضی اللہ عنہ کے تین روز بعد کا واقعہ ہے کہ قریش کی ایک کمیٹی آپ کے قتل کے منصوبے اور تدبیر سوچنے کے لئے منعقد ہوئی اور اُس میں یہ لالچ دیا گیا کہ جو محمد صلعم کو قتل کریگا سو اونٹ انعام پائے گا۔ اس موقع پر عمر بن الخطاب بھی بدن پر سب ہتھیار لگائے موجود تھے یہ بڑے دلیر اور بہادر تھے قریش کی طرف سے بیرونی ممالک کی سفارت کا کام ان سے متعلق تھا۔ آخر اپنی بہادری کے بھروسہ پر نبیؐ کے قتل پر آمادہ ہو گئے اور برہنہ تلوار لیکر اس جگہ سے رخصت ہو گئے۔ اور کہہ گئے کہ میں ابھی محمد (صلعم) کا سر لاتا ہوں۔ اطمینان رکھو۔ راستہ میں ایک شخص اُن کو مل گئے جو اسلام لا چکے تھے انہوں نے اُن کی خود رفتگی دیکھ کر پوچھا کہ اے عمر کیا حال ہے۔ عمر کے خیال میں تو محمدؐ کے قتل کا سودا ایسا ہوا تھا بے دھڑک کہہ دیا۔ کہ محمد صلعم کے قتل کو جا رہا ہوں۔ اور جب تک اُن کا سر نہ لے آونگا تلوار نیام میں نہ جائیگی۔ یہ پیارے رسول کے سچے دوست اور حامی تھے گھبرا گئے کہنے لگے پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہارے بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ سنتے ہی عمر کی آنکھیں خون کے ڈوروں سے بھر گئیں۔ اور غیض میں اُسی طرف کا رخ کر دیا جہاں اُن کے بہن اور بہنوئی رہتے تھے۔ باہر سے اُنہوں نے سنا کہ بہن اور بہنوئی کچھ پڑھ رہے ہیں۔ اور اندر سے کواڑ بند ہیں۔ اُنہوں نے کواڑ کھلوائے۔ بہن نے کواڑ کھول دیئے۔ اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ یہاں تو اُن پر محمدؐ کی مخالفت کا جنون سوار تھا۔ لگے وہی جہالت کی باتیں کرنے۔ آخر بہن نے کہا میرے مسلمان ہونے کا سبب صرف کلام الٰہی کی تاثیر ہے جو قلب پر اپنا پورا قبضہ جمائے ہوئے ہے اُس کے مقابلہ میں عزیز سے عزیز چیز بھی ہیچ ہے۔ ان دونوں کو عمر نے خوب مارا۔ اس پر بہن نے کہا۔ اے عمر پہلے وہ کتاب سن لو جو ہمارے دلوں میں رچی ہوئی ہے اور جسے سُن کر ہم اسلام کا سودا مول لے چکے ہیں۔ وہ اب تیرے لئے تیار ہے اور اب یہ وہ سودا ہے جو کسی طرح ہمارے سر سے نکالے نہیں نکل سکتا۔ اس بارہ میں تمہاری تنگی فضول اور عبث ہے۔ پہلے اُس کتاب کو سُن لو اُس کے بعد تمکو اختیار باقی ہے چاہو مار ڈالنا یا خود مر جانا۔ عمر نے کہا اچھا۔ اس وقت حضرت صلعم کے ایک صحابی اس گھر میں پہلے سے موجود تھے۔ جو اِن دونوں کو قرآن کی تعلیم دینے آیا کرتے تھے جب اُنہوں نے عمر کے مُنہ سے اچھا سُنا اطمینان کے ساتھ یہ بھی باہر نکل آئے کہ اب تو خدا کی کتاب ہی پر فیصلہ ٹھہرتا ہے کیا اچھا فیصلہ طرفین میں ٹھہرا ہے (باقی)

وقت کا ترانہ

مسافر نہیں ہوں ٹھہر جانے والا — ادہر آنے والا اُدہر جانے والا
نہاں ہو کے شکلِ نظر جانے والا — نگاہوں سے پل میں گزر جانیوالا
وہ ہوں آنے والا کہ جو آ کے جائے
وہ ہوں جانے والا کہ جا کر نہ آئے

اگر آج آیا تو کل جانے والا — میں ہوں ہاتھ آ کر نکل جانیوالا
کوئی آن میں ہوں بدل جانیوالا — زمیں پر میں سایہ ہوں ڈھل جانیوالا
نہ کھو مجھ کو نادان غفلت میں سو کے
جو سوتے ہیں پاتے نہیں مجھکو کھو کے

دکھاتا ہوں نیرنگیٔ عمر فانی — کبھی ہوں میں پیری کبھی ہوں جوانی
جس انسان نے قدر میری نہ جانی — لٹا اُس کا سرمایۂ زندگانی
بڑی ہر گھڑی بیش قیمت ہے میری
بہت قدر دانوں میں عزت ہے میری

میں تار شعاعی کبھی چرخ پر ہوں — کبھی مشعل افروز بزم قمر ہوں
غرض نت نئی شکلیں جلوہ گر ہوں — کبھی آدہی رات اور کبھی دوپہر ہوں
کبھی صبح ہوں میں، کبھی شام ہوں میں
کبھی آفتابِ لبِ بام ہوں میں

وہ دولت ہوں مفلس بنیں جو لٹائے — وہ نعمت ہوں جا کر نہ جو ہاتھ آئے
وہ قسمت ہوں خوش قسمتی سے جو پائے — جگہ اپنی ہر دل میں انساں بنائے
جو پیار رکھے مجھکو پیارا وہی ہے
دو عالم کی آنکھوں کا تارہ وہی ہے

لڑکپن کو لہو و لعب میں گنوا کر ... — جوانی کو غفلت کی نیندیں سلا کر
بڑھاپے کا پھر بوجھ سر پر اُٹھا کر — چلا دو قدم اور گرا لڑکھڑا کر
یہ اُس کا نتیجہ ہے جو مجھ کو کھوئے
جو کھوئے مجھے زندگی بھر کو روئے

خبردار! او بیخبر سونے والے — جو ہیں سونیوالے وہ ہیں رونیوالے
متاع گرانمایہ کے کھونے والے — ہیں آخر پشیماں بہت ہونیوالے
جو رہرو ہے رہزن سے ہشیار ہو جا!
چلا وقت غافل جلد بیدار ہو جا!

روان یاں ہے پل بھر میں ہر کاروان کے — جرس میرا نوبت نوازِ جہاں ہے
گجر کی صدا میں بھی میری فغاں ہے — سحر کو مرا شور بانگِ اذاں ہے
بجے کیوں نہ میرے دموں کا دمامہ
ترانہ مرا ہے شفق کا ہے خامہ

معاونین مدینہ کا شکریہ

سخت ناشکری ہوگی اگر ہم اپنے ان معاونین کرام کے الطاف و کرم کا اعتراف نہ کریں جنہوں نے بہ تحریک یا بلا تحریک گذشتہ ماہ میں جدید خریدار بہم پہنچا کر مدینہ کی امداد فرمائی۔ کاش ہر صاحب اثر اپنے حلقہ احباب میں مدینہ کی توسیع اشاعت کی کوشش فرماتے۔ تو ہم بھی مدینہ کو زیادہ بہتر بنانے میں کامیاب ہو سکتے۔ ماہ ستمبر میں بمقابلہ ماہ اگست کے بہت کم خریدار ہوئے۔ تاہم ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے کرمفرما اپنی عنایت کا جلد ثبوت دیں گے۔

اسمائے گرامی معاونین مدینہ جنہوں نے جدید خریدار مرحمت فرمائے

(۱) جناب منشی محمد غیاث الدین صاحب سب انسپکٹر دوم ۳ — ۳
(۲) قاضی عبد الحق صاحب سب رجسٹرار — ۲
(۳) مولانا محمد عرفان صاحب — ۳
(۴) غمگین خاں صاحب، د کشمیر — ۲
(۵) جناب شیخ رکن الدین صاحب — ۲
(۶) جناب مولانا محمد عبد الرحمن صاحب مدرس — ۱
(۷) جناب محمد عبد المنیر صاحب — ۱
(۸) جناب محمد حسین صاحب گے زئی — ۱
(۹) جناب منشی امانت اللہ صاحب پٹواری — ۱
(۱۰) جناب علی حسین صاحب — ۱
(۱۱) جناب میسرز محمد عبد الغنی صاحب اینڈ کمپنی — ۱
(۱۲) جناب غلام قادر صاحب سب اورسیر - ۱ — (۱۳) جناب مولوی محمد عبد الرشید صاحب مدرس ۱
(۱۴) جناب عبد العزیز صاحب شجرہ کش - ۱ — (۱۵) جناب محمد غوث صاحب قریشی ۱
(۱۶) جناب میر علی نواز شاہ صاحب ۱ — (۱۷) جناب منشی محمد بخش صاحب ۱
(۱۸) جناب فوجدار محمد زماں خاں صاحب سوداگر ۱ — (۱۹) جناب خان محمد صاحب ۱
(۲۰) جناب سید میر نور شاہ صاحب ہمدانی ۱ — (۲۱) جناب سید غلام مرتضیٰ صاحب ۱

نیاز مند منیجر

اشتہار دینے والون کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا، علماء کیخدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے آنکی نظر سے گذرنیکا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	۱۱۱	۶۰	۳۲	۱۰	۱۰	۷
نصف صفحہ	۶۵	۴۲	۲۵	۱۰	۶	۴
ربع صفحہ	۳۵	۲۲	۱۵	۶	۴	۲

پتہ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

خضاب لاجواب ولپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید یا بھورے بالوں پر لگانے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ۱عہ محصولڈاک بذمہ خریدار وی۔ پی طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی

مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی بمبئی

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کیضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازین یہ شربت جملہ فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں انکیلئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچونکو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے بکثرت طیار ہوتا ہے باین ہمہ فی بوتل دو روپیہ خورد شیشی دو اونس ۱۲ ایک اونس ۱

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان یون تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اسقدر ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہین یا آپکے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری آتنگ نگرہ گولیان ضرور ہی استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیان اپنا اثر دکھلاکر خود مریضونکو فریفتہ کرنیکو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبون ڈاکٹرون ویدون طبیبون نے اسکا استعمال فرماکر اسکو پُر اثر و اکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہتے اچھا کو اولاد بھی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بے نظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انمیں رسا ئن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فیشیشہ ۴۰ گولی عہ ہشت للعہ کی دوا کے خریدار کو عہ کی کمیشن میں زائد ملے گی۔

ملنے کا پتہ ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان ہاندن لگے رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردین ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۴۲ آدمیون کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس عہ تین بکس ایک ساتھ لینے پر للعہ

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولون کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سانولے چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جھائیں چھیپ اور جھریان مہانسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہو جاتا انکو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتین لگا کر تھوڑی دیر کے لئے چمڑی سفید کرلیتی ہیں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد جسم گٹھیا کیون نہو جاتا رہتا ہے فی شیشی ۵ معجون مرحل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۱۴ خوراک عہ خواہش مستورات زیادہ کرے فیدرجن عہ خواہش مستورات کو کم کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۴ ریم دوال فی شیشی ۵ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۲ طلسمات شما آپنے امرت دھارا عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمایش کرکے فائدہ اٹھائیگا جو کہ مفید ہی بخار دردسر بدہضمی اعضا شکنی تخمہ سینہ بخش پیچ۔ قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۴ حبوب انشک یہ اُس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث عطائی دوائیون کے جسمیں کہ جزو پارہ اور رسکپور وغیرہ تھا بگڑگیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کر دیتا ہے پتہ

چودہری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان ۴۱۱

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

ہنگامہ عالمگیر

گیلی پولی میں جنگ

لندن ۳۰ ستمبر۔ محکمۂ احتساب اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ گیلی پولی کی حال کی جنگی کارروائیاں زیادہ تر ہوائی جہازوں کے حملوں۔ توپخانہ کی گولہ باری اور کسیقدر سرنگ بازی تک محدود ہیں ایک موقع پر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ترک اپنے بھاری توپخانہ سے خلیج سولا اور آسٹریلیا و نیوزیلینڈ کی سپاہ کے مورچوں پر گولہ باری کرنے کے بعد عام حملہ کرنا چاہتے ہیں مگر انھوں نے قلیل جمعیت سے صرف خلیج سولا کے وائیں قلب پر حملہ کیا اور غنیم کو رائفلوں کی آتشباری سے نہایت آسانی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ اسکے بعد دو مرتبہ پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ شام ہوائی جہازوں کے مرکز پر حملہ کیا ہے مگر جو گولے گرائے گئے ان سے کچھ نقصان نہ پہنچا۔ اس کے جواب میں ہمارے ہوائی جہازوں نے بھی گولے پھینک کر غنیم کا ایک شیڈ تباہ کر دیا۔ اور مقام بر غاص میں جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ ۲۴ ستمبر کی شب کو ترکوں نے فرانسیسی تیزدل کے سپاہیوں پر اپنے اسمان گتے چھوڑ دئے۔ مگر ہم نے انھیں ہلاک کر ڈالا

عدن کے نقصانات

شملہ ۲۹ ستمبر۔ عدن کے زائد نقصانات کی فہرست سے پایا جاتا ہے کہ کپتان سی ایف سٹوہرد (۳ سفر مینا) دوسری مرتبہ مجروح ہوے۔

سروی سرحد پر حملے

لندن ۲۸ ستمبر۔ نش کا تار مظہر ہے کہ غنیم نے جمعرات کی شب کو دو مرتبہ دریائے ڈرینا کو عبور کر کے راشا اور ویش گراڈ کی طرف پیشقدمی کرنے کی کوشش کی اور توپخانہ کی مدد سے شدید آتشباری کی مگر پسپا کیا گیا۔

رومانیہ میں جرمنوں کے خلاف شورش

لندن ۲۸ ستمبر۔ کارڈف میں یونانی سٹیمروں کو حکم پہنچا ہے کہ وہ فوراً پیریس میں پہنچیں۔

بکارسٹ (پایہ تخت رومانیہ) میں اہل شہر اور طلبا کا ایک [illegible]

کی جانب سے مفت میں جنگ میں ملوث کیا گیا، اور اب اسی کا مطمع اور اسی پر منحصر ہے تاکہ جرمنی کی ہوس ملک گیری برلن سے بغداد تک بر آسکے۔ اسی طریق میں جرمنی کی یہ پالیسی ہے کہ وہ بلقان کو مطیع و فرمانبردار بنائے جس سے بلقان کی خود مختاری مرفص ہو جائیگی۔ مگر یہ حلیفوں کی پالیسی کے بالکل متضاد ہے۔ (رمیرز ندر جیرز)

عراق عرب میں برطانی فتح

لندن ۲۹ ستمبر۔ دیوان عام میں مسٹر چیمبرلین نے عراق عرب میں ایک عظیم الشان فتح حاصل ہونے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ غنیم کے مورچے سے لئے گئے ہیں۔ اور غنیم پورے طور پر بغداد کی سمت میں پسپا ہو رہا ہے۔ برطانی فوج ان کا تعاقب کر رہی ہے۔

ایران میں بد امنی

لندن ۲۹ ستمبر۔ دیوان عام میں کرنل ییٹ کے سوال کے جواب میں لارڈ رابرٹ سیسل نے ان زیادتیوں پر تبصرہ کیا۔ جو سرزمین ایران میں برطانیون کے خلاف کی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آسٹروی جرمن اشتعال انگیزی کا نتیجہ ہے۔ حکومت ایران نے اسپر معذرت کی ہے اور امید ہے کہ اس نے جو کارروائی کی ہے اس سے ایسی باتوں کا سد باب ہو جائیگا۔

فتحی بے کا حملہ آور

لندن ۲۹ ستمبر قاہرہ۔ فتحی بے وزیر مصر کے حملہ آور کو موت کی سزا دیگئی ہے

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ ۲۹ ستمبر۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے کو سیکرٹری آف سٹیٹ سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۲۸ ستمبر موصول ہوا ہے۔

فرانسیسی اور برطانی سپاہ مفتوحہ علاقے پر قائم رہی۔ اور اس نے کچھ مزید ترقی بھی کی۔ روسی۔ آسٹروی جرمن جارحانہ کارروائی کو روکے ہوئے ہیں۔

[illegible]

سمندر میں [illegible] زیادہ [illegible] ہوائی جہازوں کی معرکہ آرائیاں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں کچھ توپخانہ کی آتشباری اور سرنگوں کی کھدائی وقوع میں آئی ہے۔

جرمنی کا شدید نقصان

لندن ۲۹ ستمبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آرٹوا اور شمپین میں جرمنی کے نقصانات کی تعداد ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زاید ہے۔ اسیران جنگ کی تعداد ۲۳ ہزار سے زیادہ ہے۔ اور ۷۹ توپیں گرفتار ہو چکی ہیں۔

خونریز معرکے

لندن ۲۹ ستمبر۔ پیٹروگراڈ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ توپخانے کی آتشباری میں کچھ کمی نہیں آئی۔ اس لئے علاقہ ڈونسک میں جنگ کی شدت میں بھی کچھ فرق نہیں پڑا غنیم ولنا کے مشرق میں اسمیانا اور ولیکا کے اضلاع میں خونریز حملے کر رہا ہے۔ ایک روسی رجمنٹ کے محاذ پر غنیم نے پہر کے روز دس ہزار بھاری گولے برسائے۔ غنیم دریائے پریپٹ کے جنوب میں بھی عظیم فوجیں لے آیا گلیشیا کے محاذ پر بھی اس کے حملوں سے خونریز معرکے ظہور میں آرہے ہیں۔ خاص کر علاقہ نوولکی میں۔ روسیون نے پھر سنگین سے نہایت موثر کارروائی کی۔ اور تار نوپل کے شمال مغرب میں ایک گاؤں میں خندقوں پر قبضہ کر لیا۔

کسانون کے مسلح دستوں کی کارروائی

لندن ۲۹ ستمبر۔ پیٹروگراڈ۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ فریڈرک سٹیٹ اور ڈونسک کے نواح میں جرمنون کے حملے پسپا کئے گئے لیکن اسمیانا کے قریب ولنا کے مشرق میں روسی قدرے دب گئے۔ پریپٹ کے جنوب میں جرمنون کے متواتر حملوں نے جنہیں زبردست کمک بھیج گئی تھی روسیون کو دریائے سٹیر کے داہنے کنارے کی طرف پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ غنیم کے تین حملے بمقام نوویل انسز ناکام رہے تار نوپل کے مغرب میں سٹر پر بھی ایک خونریز جنگ ہوئی جہاں روسیوں نے زبردست توپخانہ کی مدد سے خندقوں کی دو قطاریں چھین لیں۔

مارننگ پوسٹ کو پیٹروگراڈ سے ایک تار موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کے عقب میں کسانوں کے مسلح گروہ جن کے مزرعے جل گئے ہیں کاسکوں کی ماتحتی میں [illegible]

کہ وہ بشرط ضرورت نہایت وفاداری سے سرویا کے معاہدہ کی شرایط کو انجام پہنچائے گی مخالف پارٹی کے لیڈر موسیو گونبرش نے بیان کیا کہ مخالف پارٹی اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ گورنمنٹ نے صرف وہی طرز عمل اختیار کیا ہے جو موجودہ حالت میں اختیار کرنا ممکن تھا آج کے اجلاس میں پارٹی سپرٹ کے کامل فقدان سے عام طور پر نہایت عمدہ اثر پیدا ہوا ہے۔

جرمنوں کی سرکاری اطلاع

لندن یکم ستمبر۔ مشرقی رزمگاہ کے متعلق جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا دعوے کیا گیا ہے کہ جرمن سمورگون کے مشرق میں روسی مورچون میں گھس گئے ہیں مگر سمورگون کے جنوب میں ہنوز لڑائی جاری ہے۔

مسلسل بارش

لندن یکم اکتوبر۔ فرانس کا ایک ہوائی مراسلہ مظہر ہے کہ تمام روس میں مسلسل بارش ہو رہی ہے

آسٹریون کا شدید جوابی حملہ

لندن ۲ اکتوبر۔ روما کا تار مظہر ہے کہ غلیظ کہر کی کثرت کی وجہ سے کوہستان کی جنگی کارروائیون میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے مگر پیدل سپاہ غنیم کے مورچون پر دلیری سے تاخت کرتی ہے اور اون کے بیرونی استحکامات کو تباہ کر رہی ہے اطالیون نے ٹولمینو کے حصہ میں جمعرات کی شب کو تمام محاذ پر حملہ کر کے کسی قدر ترقی کی مگر غنیم کے شدید جوابی حملے کی وجہ سے ہماری فوج کے میسرہ کو پیچھے ہٹ آنا پڑا مگر میمنہ اپنی جگہ پر قایم رہا

بلغاریہ کا طرز عمل

لندن یکم اکتوبر۔ سر ایڈورڈ گرے کی اجازت سے جو بیان شایع کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ کئی روز سے آسٹروی اور جرمن افسر بلغاری سپاہ کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بلغاریہ میں آرہے ہیں یہ کارروائی بعینہ ترکی کی کارروائی کے مشابہ ہے جہاں جرمنی افسرون نے ترکی کو بلا اشتعال روسی سپاہ پر حملہ آور ہونے کے لئے مجبور کیا تھا۔ اس بیان کے آخر میں لکھا ہے کہ چونکہ بلغاریہ میں اس قسم کی کارروائی عمل میں آنے سے اتحادی سلطنتوں کو اون ریاستوں کی مدد کرنا ازبس ضروری ہے جن پر انکا زد پڑتا ہے۔ اسلئے اس خبر کو نہایت اہمیت کی نگاہ سے

کر جوناً پیرس میں پہنچیں۔

بکاپسٹ (پایہ تخت رومانیہ) میں اہل شہر اور طلبا کا ایک عظیم جلوس جرمنوں کے خلاف مظاہرہ میں شریک ہوا جنھوں نے ایک اخبار کا دفتر بھی تباہ کر دیا جو جرمنی کی حمایت میں مضامین لکھتا تھا۔

سر ایڈورڈ گرے کی تقریر

لندن ۲۸ ستمبر۔ دیوان عام میں سوالات کے وقت سر ایڈورڈ گرے نے ایوان کو مطلع کیا کہ حکومت بلغاریہ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنے حقوق اور خود مختاری کے تحفظ میں مسلح غیر جانبداری کی روش اختیار کی ہے اپنے بلقانی ہمسایوں پر کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کرنا اس کی نیت میں داخل نہیں۔

سر ایڈورڈ گرے نے بلقان کی حالت حاضرہ کے متعلق ایک مختصر تقریر کی اور کہا کہ برطانیہ عظمیٰ کو بلغاریہ سے ہرگز کوئی عناد نہیں۔ بلکہ اہل بلغاریہ کے ساتھ اسے قدیم پُرجوش احساس ہمدردی ہے۔ پس جب تک بلغاریہ برطانیہ عظمیٰ کے حریفوں کا طرفدار نہیں بن جاتا اُس وقت تک برطانی اثر و رسوخ بلغاری مفاد یا ہمارے باہمی دوستانہ تعلقات کے منافی نہیں ہو سکتا۔ اگر برعکس اس کے بلغاریہ نے جارحانہ روش اختیار کر لی تو ہم اپنے بلقانی دوستداروں کو حتی الامکان ہر طرح کی امداد دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ ہم ایسے طریق میں اپنے حلیفوں کے مشورہ سے بلا کم و کاست اور بلا حیلہ جوئی انھیں مدد دینگے۔ ہمارے بلقانی دوست اس سے بہترین طور پر متمتع ہو سکینگے۔ (ہر ہر ندر چیرز) حلیفوں کی پالیسی یہی رہی ہے کہ بلقانی ریاستوں میں باہم اتفاق و اتحاد ہو جائے جس سے نہ صرف خود مختاری کو توثیق حاصل ہو بلکہ مستقبل بھی کامیاب ہو سکے۔ اور جو قرابت اور قومیت کے ملکی و سیاسی اتحاد کے اصول عامہ پر مبنی ہو (چیرز) لیکن جرمنی کی روش یہ ہے کہ اپنے ذاتی اغراض کی خاطر بلقانی ریاستوں میں نفاق اور جنگ پھیلا دے۔

بعد کی خبر۔ دیوان عام میں حالت بلقان پر تبصرہ کرتے ہوئے سر ایڈورڈ گرے نے ظاہر کیا کہ جرمنی نے جنگ یورپ جلد تر برپا کرنے میں آسٹریا ہنگری کو کس طرح آلہ بنایا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شہنشاہ آسٹریا اب جرمنی کا بالکل مطیع اور اسی کے سہارے پر ہے۔ نیز سر ایڈورڈ گرے نے یہ کہا کہ ٹرکی کے حسب کے فوائد کی نسبت بے طرفی نگہداشت کیجاتی جرمنی

اور اس نے کچھ مزید تسلی بھی لی۔ روسی آسٹریوی حریف جارحانہ کارروائی کو روکے ہوئے ہیں۔

مسٹر جان فرنچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ بلوک کے شمال مغرب میں ہم نے متعدد جوابی حملے پسپا کئے۔ اور غنیم کو شدید نقصان پہنچایا۔ لوس کے مشرق میں ہماری جارحانہ کارروائی ابھی جاری ہے ہم نے تاحال ۵۲ افسر ۲۸۰۰ سپاہی گرفتار کئے ہیں اور ۱۸ توپیں اور ۳۲ کلدار توپیں چھینی ہیں بہت سا سامان حرب ان کے علاوہ ہے جس کی ہنوز جماعت بندی نہیں ہوئی۔

سوشیز کے مشرق میں فرانسیسی سپاہ اپنی جگہ قائم رہی شمپین میں جنگ تمام محاذ پر سختی سے جاری ہے فرانسیسی اب ایک وسیع محاذ پر جرمنوں کی دوسری لائن کے سامنے ہیں جو سودین اور سوپی کے عین درمیان سے مشرق کی جانب پھیلی ہوئی ہے۔ فرانسیسیوں اور برطانیوں نے ۷ میدانی اور بھاری توپیں خریدی ہیں۔

جرمنوں نے ارگون میں فرانسیسیوں پر پیدل فوج سے ۴ مرتبہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کے قبل چھوٹے بڑے اور زہریلے گولے برسائے مگر وہ فرانسیسیوں کی پہلی لائن کی خندقوں پر کہیں کہیں پہنچ سکے۔ اور معاون خندقوں کی آتشباری سے انہیں وہیں روک دیا گیا۔ باقی مقامات پر انہیں شدید نقصان پہونچا کر پسپا کیا گیا۔

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں کا ایک حملہ اکاؤ کے نواح میں جو ریگا سے ۲۵ میل جنوب میں ہے پسپا کیا گیا۔ ڈوینسک کے جنوب مغرب میں پھر معرکہ آرائی ہوئی لیکن جرمن پسپا ہوئے۔ ولیکا کے مغرب میں سخت خونریز جنگ ہوئی۔ جرمنوں کے ۴ حملے پسپا کئے گئے۔ کوول سارنی ریلوے کے علاقے میں دریائے سیٹر کے کناروں پر سخت جنگ ہوئی غنیم نے کولکی پر جو لزک سے ۲۸ میل شمال مشرق میں ہے شدید آتشباری کی۔

گلیشیا کے محاذ میں دریائے سیٹر پر خونریز جنگ وقوع میں آئی۔

سرویا کہتے ہیں کہ ۲۴ ستمبر کی شب کو ڈرنیا کے محاذ پر غنیم نے ریشی کی سمت میں پیدل فوج سے شدید آتشباری کی۔ روازے کے مقام اتصال پر اسی طرح کی ایک کوشش پسپا کی گئی۔

اطالویوں نے سطح مرتفع کا سو پر مزید ترقی کی۔

اسب سے طاقتور ... مسلح گروہ ... کے مزید جل گئے ہیں کا سکوں کی ماتحتی میں ... جرمنی ... اسلحہ سے مسلح تھا۔ حال میں ایک چھوٹی سی جمعیت کے نرغہ میں آیا۔ جمعیت مذکور دلدلوں کی پوشیدہ راہوں سے چپکے چپکے چلی آئی۔ اور اس نے ہر طرف سے جرمن دستہ کو للکارا جرمن اس سے بدحواس ہو گئے اور سارے کا سارا دستہ ایک دھوکہ دینے والی دلدل میں غائب ہو گیا۔

اطالیہ کے جنگی جہاز کو حادثہ

لندن ۲۹ ستمبر۔ برنڈزی اطالیہ کے جنگی جہاز "بینی ڈٹو برن" پر جو بندرگاہ میں لنگرانداز تھا۔ آتشزدگی وقوع میں آئی۔ جس سے اس کا میگزین بھک سے اڑ گیا۔ سات سو نفوس میں سے صرف ۱۸ افسر اور ۳۷۹ ملاح تاحال بچائے گئے۔ مقتولین میں امیر البحر روبندیرون بھی شامل تھے۔

سرویا کو دھمکی

لندن ۲۸ ستمبر۔ اس بیان سے کہ آسٹریا و جرمنی نے سرویا کے خلاف بہت سی فوج جمع کر دی ہے بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اس فوج کی جمعیت تھی بھر فوج سے لے کر ۲ لاکھ سے زاید تک اندازہ کی جاتی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ فوج دریائے ورنیا اور سیوہ کے درمیان نیز سرویا کی شمالی سرحد پر جمع ہے۔ ایتھنز کے تار عظیم جمعیت کی تائید کرتے ہیں مگر بکارسٹ کے پیغامات سے پایا جاتا ہے کہ یہ فوج صرف آسٹروی سرحد کی حفاظت کے لئے کافی ہے تاہم باصرار بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کی امداد حاصل کرنے کی کوشش میں جرمنی نے اس سے غیر معمولی وعدے کر رکھے ہیں۔

بلغاریہ کی حالت

لندن ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ فرڈی ننڈ نے موسیو میلی نوف کو وزارت مرتب کرنے کا حکم دیا تھا بلکہ صرف موجودہ وزارت میں شامل ہونے یا اس کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے کہا تھا۔ مگر موسیو میلی نوف نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

یونان کا اتحاد

ایتھنز ۲۸ ستمبر۔ ایوان نے ۱۵ کروڑ فرانک قرضہ کے مسودہ کی پہلی خواندگی پاس کی۔ موسیو وینی زیلوس نے اس موقع پر بیان کیا کہ جہاں گورنمنٹ نے غیر جانبداری قایم رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے وہاں اس نے اپنے اس ارادہ کو نہیں چھپایا

کہ وہ بلغاریہ کے ... اس ... کے ... سے اتحادی سلطنتوں کو ان ریاستوں کی مدد کرنا از بس ضروری ہے جن پر آفت پڑتی ہے۔ اسلئے اس خبر کو نہایت اہمیت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔

لندن ۲ اکتوبر۔ لندن کی جنوبی سلافی کمیٹی نے بلغاری سوبرانیہ کے پریزیڈنٹ کو حسب ذیل تار دیا ہے۔

یہ امر بعید از قیاس ہے کہ بلغاریہ ایسی کارروائی عمل میں لائے جس کا نتیجہ سلافی قوم کو جرمن اور آسٹریا کے وحشیانہ مظالم کا آماجگاہ بنانا ہو۔ پیرس کے بلغاری باشندوں نے شاہ بلغاریہ کو تار دیا ہے کہ یہ امر بلغاری تمناؤں کے متقاضی نہیں کہ اہل بلغاریہ کو برادر کشی کی جنگ میں دھکیل دیا جائے کیونکہ وہ یہ امر فراموش نہیں کر سکتے کہ فرانس ان کا دوسرا وطن ہے اور روس ان کا نجات دہندہ۔ اور انگلستان ان کا محافظ ہے۔

خلیج ریگا کی جنگ

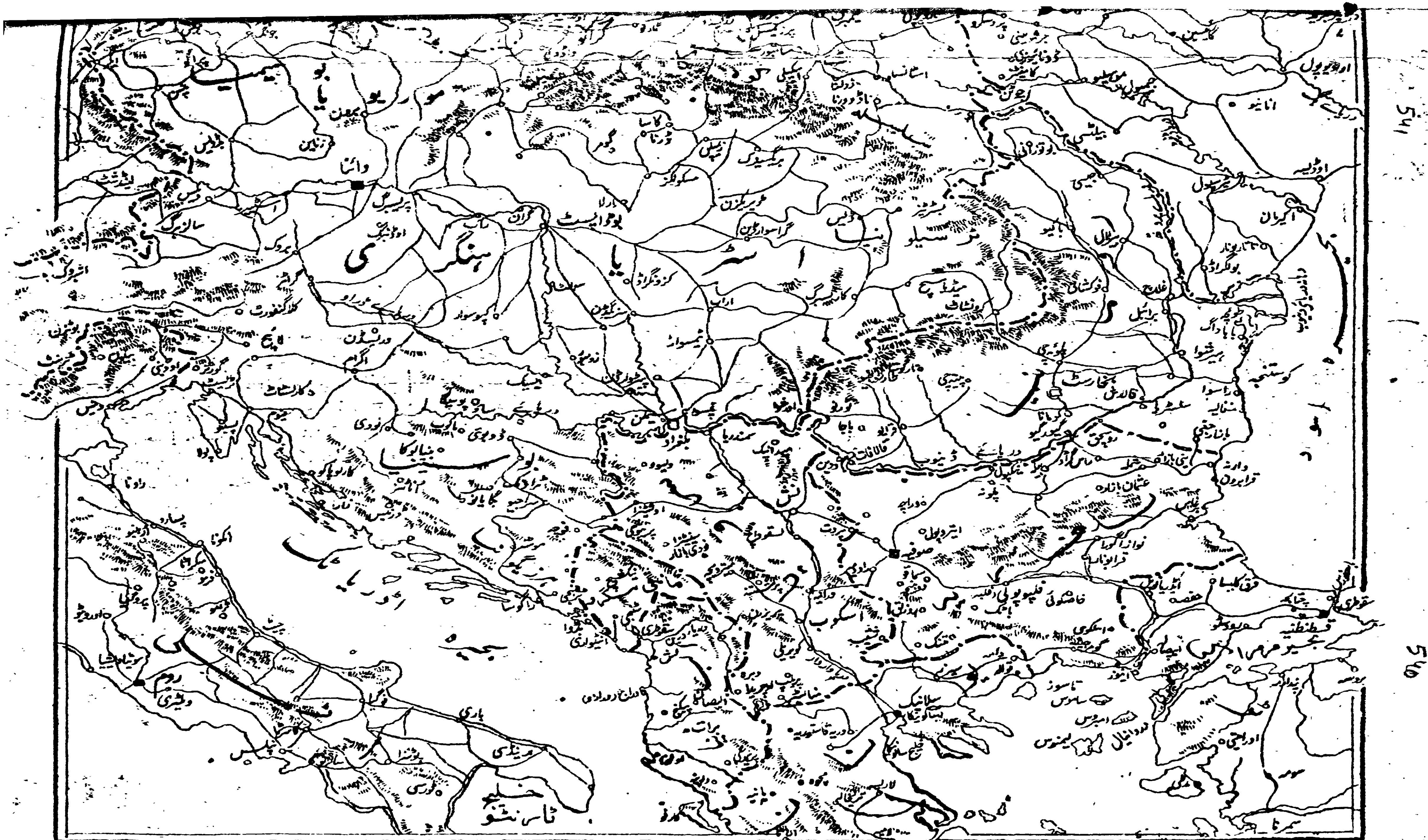
لندن ۲ اکتوبر۔ ریگا کے مغربی ساحل کی جرمن بارکوں اور روس کے جنگی جہازوں کے مابین جو جھڑپ ہوئی تھی اور جس میں ایک روسی اور کپتان کمانڈر ہلاک ہو گئے تھے ان کے تفصیلی بیانات سے پایا جاتا ہے کہ ان کی ہلاکت ایک اتفاقی گولہ سے وقوع میں آئی جو ایک جنگی جہاز کے دیدبان میں آ کر پھٹا۔ اس کے بعد روس کے تمام جنگی جہازوں نے ایک جگہ جمع ہو کر اپنی تمام بھاری توپوں سے آتشباری کی اور متخاصم بیٹریوں پر آتشیں طوفان کی کیفیت پیدا کر کے فوراً اپنے ہر دلعزیز افسروں کی ہلاکت کا انتقام لیا جہازوں کا دستہ کسی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر پیچھے ہٹ گیا۔

گولی بارود کا اصراف

لندن ۲ اکتوبر۔ روما کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے دریائے اسونزو کے تمام محاذ پر لوبجانہ اور رائقلون کی آتشباری میں گولی بارود کی نہایت کثیر مقدار ضائع کی۔ بعض مقامات پر آتشباری ایسی خراب تھی کہ بڑے گولے غنیم کی خندقوں ہی میں گر پڑے۔ ایک موقع کے سوا اور کسی جگہ پیدل فوج نمودار نہوئی مگر اسے فوراً پسپا کر دیا گیا۔

شدید طوفان سے نقصان

لندن ۲ اکتوبر۔ نیو اورلینز کا تار مظہر ہے کہ دریائے مسیسپی اور لوسیانا کے ساحلوں پر نہایت شدید طوفان آنے کی وجہ سے ۲۵۵ آدمی ہلاک اور ۵۰۰ مفقود الخبر ہیں مال و جائداد کا نقصان ایک کروڑ ڈالر بیان کیا گیا ہے۔



"براے ناظرین اخبار مدینہ تیار کیا گیا۔"

A. Qaiyum el-Khattat.

رجسٹرڈ ایل ۔ اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار نمبر ۵۷۵

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپیہ
ششماہی: ایک روپیہ نو آنے
فی پرچہ: ایک آنہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم، ۸
۱۵، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور: یوم جمعہ ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری — نمبر ۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

یوم الحج یا تذکار میثاق الٰہیہ

جس وقت اُس قوت مجردہ نے ملائکہ مقربین و قوائے علیین کو مخاطب بنا کر اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کے ارادہ کی، اس بحر خروشان پر پھیلی ہوئی افسردہ و مضمحل زمین کے سوئے ہوئے ذرات کو ناگہاں مسرت بیداری سی بیقرار و مضطر کر دیا، اُسی وقت ظلمت و جہل کا وہ سکوت جو حقیقتاً حجاب نور و نقاب ضیا بنا ہوا عالم کو محیط تھا، ٹوٹا، مگر اُس انکسار کے ساتھ جس میں اُس کی آخری کراہ شامل تھی، اُسکے پردے شق ہو گئے۔ مگر اس انشقاق کیسا تھ جس میں نالہ و شیون نہاں تھا، لیکن ملائکہ بیخبر تھے کہ ماوراء عالم قوت جس میں زندگی بسر کر رہے تھے کیسا عظیم انقلاب ہو گیا اور ذرات عالم ناآشنا تھے کہ اُن کے طغیانِ مسرت و نشاط میں کن کن کے ولولے ہمیشہ کے لئے مستغرق ہو گئے۔ وہ ایک لمحہ تھا جب ظلمت و نور کی جنگ شروع ہوئی، علم و جہل میں سخت تصادم ہوا، اور موت و حیات کے تضارب سے ساری کائنات گونج اُٹھی۔ نور کی فتح ظلمت کی شکست ہے، علم کی کامیابی جہل کا خسران و فقدان، لیکن اس نکتہ کے حل کرنے کے لئے کہ حیات کی فتحمندی موت کا جنازہ ہے، وہ قوت برتر ایک وقت خاص کی منتظر تھی جسکا علم کسی کو اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک وہ وقت نہیں آ گیا۔ اور وہ ساعت اُس وقت تک مستور رہی جب تک اِس کشف حجاب کے لئے خدا نے سارا سامان مکمل نہیں کر لیا۔ لیکن آج جبکہ اِس فسانہ کو گذرے ہوئے ہزاروں برس ہو گئے کتنے لوگ ہیں جو اصل حیات کو سمجھ کر اپنی زندگی کا اعلان کر سکتے ہیں۔ اور کتنے نفوس ایسے ہیں جنہوں نے موت کے حقیقی مفہوم کو جانکر بیتے جی اپنے تئیں اموات میں شامل نہیں کر لیا۔

وہ فرشتے جن کی زندگی یکسر عبدیت مجبور ہے نہیں سمجھ سکتے تھے کہ آفرینش کس عبدیت کی متلاشی ہے، وہ مخلوقات جو حیات محض تھی نہیں جان سکتی تھے کہ موت کیا چیز ہے۔ اور وہ حیات جو موت کو شکست دینے کے بعد حاصل کیجاتی ہے کیا معنی رکھتی ہے۔ اُن کے اعتراض پر خدا ہنسا، اور پھر کچھ چھیڑی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ کہہ کر دبا دیا کہ "بس خاموش رہو تم کیا جانو، ہم جانتے ہیں جو ہمارا مقصود و مدعا ہے"

کیا آدم و حوا کا وجود تکمیل مدعا کہا جا سکتا ہے، کیا شیثؑ و نوحؑ اِس مقصود کو پورا کرنے والے تھے؟ نہیں۔ تو کیا سلیمانؑ کی تسخیر وحوش و طیور سے وہ مقصد پورا ہوا۔ کیا یوسفؑ کے حسن درخشاں میں اُس مدعا کا ظہور ہوا۔ لَا فَوَاللّٰہِ لَا رَیْبَ مراسم تقریب کی مختلف صورتیں تھیں جو مختلف زمانوں میں ظہور پذیر ہوتی رہیں، یہاں تک کہ خدا نے "کالڈیا" کا ایک گھر تلاش کر لیا اور ایک صنمکدہ میں ایک نوجوان بُت تراش کے بیٹے کو منتخب کر کے اُس کی ذات کو اپنے ظہور مدعا کا نشیمن بنایا۔ خدا کے نزدیک اِس سے زیادہ محبوب بات اور کوئی نہیں کہ اُس کی تلاش کی جائے اُس کی جستجو کا ایک درد دل کے اندر پیدا کیا جائے اور یہی ہے وہ منزل جو تفریق حیات و ممات کرتی ہے۔ اور جہاں شہادتِ نفس حیات سے تعبیر کیجاتی ہے، پس حیف ہے اُن لوگوں پر جو جسم سے روح کے جُدا ہو جانے کو موت کہتے ہیں جبکہ وہ اِسی جستجو میں جُدا ہوئی ہے، اور ویل ہے اُن پر جو جسم و روح کے اتصال کو حیات سمجھتے ہیں جبکہ کبھی اُس روح میں اس تلاش و جستجو کیلئے اضطرار پیدا نہیں ہوا۔ ابھی یہ عقدہ حل نہوا تھا، دنیا میٹھی نیند سو رہی تھی کہ خدائے برتر و اعلیٰ رات کو اُسی فرزند بت تراش کی خوابگاہ میں آیا اور اُس کی نیند کو اپنے انوار سے معمور کر کے چلا گیا، کیونکہ صبح کو اُس کے عشق کا امتحان لینا تھا، اُس کے ایثار کی جانچ کرنی تھی، اِس لئے کیسا مبارک تھا وہ بندہ، اور کیسا صادق الوّد تھا وہ نفس جس نے صرف ایک جلوۂ گریزپا کی تہنیت مواصلت میں اپنے تمام سامانِ مسرت کو لٹا دیا، اور اپنے تنہا عزیز بیٹے کو قربانگاہ پر چڑھا دیا کہ کہیں وہ محبت اُس سے روٹھ نہ جائے جس کے سامنے دنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہیں اور وہ دردِ جستجو غیر رقیع نہ ہو جائے جس کے مقابلہ میں ساری تمنائیں اور آرزوئیں بے سود و بیکار ہیں۔ مگر وہ سخت ترین ابتلا میں ڈالکر، دشوار ترین امتحانات میں پھنسا کر صبر و استقلال، عزم و وفاداری کا منظر دیکھنا پسند کرتا ہے، یہ بھی جانتا ہے کہ اس قرار و ثبات کا صلہ کس طرح دینا چاہئے اور کس انداز سے ہدایا عجز و نیاز کو قبول کرنا چاہئے، چنانچہ اس عظیم الشان قربانی کو بھی

اُس نے نظرِ استحسان سے دیکھا، اور اُس دردمند دل کو فوراً تسکین دی کہ:

يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا، إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ، إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اے ابراہیم! بس کرو، تم نے خواب کو پورا کرکے دکھا دیا، ہم ہمیشہ اسی طرح اربابِ احسان کی قربانیوں کا صلہ دیا کرتے ہیں چنانچہ ہم نے یہ قربانی اس طرح قبول کرلی کہ اس کے فدیہ میں ایک عظیم الشان اور دائمی قربانی قرار دیدی)، اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ابراہیم کی اس دعا کو بھی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (اے خدا انہیں میں سے ایک کو اپنا قاصد بنا کے متعین کر کہ تیری ہدایات انہیں بتلائے۔ اور تیرے نصائح اُن کو سکھلائے اور اُن کے نفوس کا تزکیہ کرے) قبول کرلیا۔ اور ان الفاظ میں اُسکا اظہار کیا کہ:

إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا، قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي؛ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (تمہیں انسانوں کی امامت دیجاتی ہے جسپر حضرت ابراہیم نے سوال کیا کہ "میری نسل کو بھی" فرمایا کہ "ہاں مگر انھیں نہیں جو ہمارے عہد کو ظالمانہ طریقہ سے توڑ ڈالیں)

پھر دیکھو کہ آج ملک حجاز میں یہ کس واقعہ کبریٰ کی یاد میں قربانیاں کی جارہی ہیں اور وہ کیا میثاق خداوندی تھا جس کی یادگار میں سرزمینِ عرب آج لاکھوں برہنہ پا عشاق سے معمور نظر آتی ہے، ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، ورنہ ہم معلوم کرتے کہ زمین حجاز کا ذرہ ذرہ اُس دردِ محبت سے بیتاب نظر آتا ہے جو جگر گوشۂ آذر کے پہلو میں پیدا ہوا تھا، ہمارے کان نہیں ورنہ سنتے کہ کوہ بن ابراہیم کے ہنگامہ عشق سے گونج رہے ہیں۔ اس لئے اگر آج ہماری بصیرت و بصارۃ چھین لی گئی ہے تو ہمارا اولین فرض ہے کہ زوال سامعہ و فقدان باصرہ پر ماتم کریں اور اس پر ایک مجلسِ نالہ و شیون قایم کریں کہ واحسرتا، وا اسفا، وہ حس ہم میں نہیں جس کو لاکھوں برس کا انتظار کرنے کے بعد خدائے قدوس نے ہمارے دلوں میں پیدا کر کی تھی اور وہ شیفتگی و فنادگی ہم سے جاتی رہی جس کی ابتدا ر کالڈیا میں ہوئی اور تکمیل کوہِ سینا کے ایک غار میں۔

سال پر سال دن پر دن گذرتے جاتے ہیں لیکن ہماری زندگی میں کوئی سال ایسا نہیں جس کو ہم مایۂ حیات کہہ سکیں اور کوئی دن ایسا نہیں جسے حاصل زندگی سمجھیں، یوم الحج ہر سال فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوتا ہے اور اُس میثاقِ ربانی کی یاد دلاتا ہوا غروب ہوجاتا ہے، لیکن ہم لوگ جو لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ کی کڑیاں جھیل رہے ہیں خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ اور اپنی کسی حرکت سے اُس ذوق و شوق کا پتہ نہیں دیتے جو اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا۔ کا طرۂ امتیاز بخشنے والا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جانوں کا خون بہا دینا کافی ہے، ہم اب تک اس زعمِ باطل میں گرفتار ہیں کہ بقر و غنم کی قربانیاں کفارۂ سئیات ہونے کے لئے بس کرتی ہیں، لیکن یہ کیسا صریح ظلم ہے جو میثاقِ ابراہیمی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ کیسی کھلی ہوئی توہین ہے جس سے ہم منشاءِ خداوندی کو بیزار کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرتے۔ کاش ہم سمجھتے کہ اُس تیغ و گلو کی باہم رسم پذیرائی کا وہ ظاہری عہد تو گذر گیا جو حقیقتاً ایک تمثیل تھی اُس قربانی کی جو روح پر طاری ہوتی ہے۔ اب تو صرف تکمیل مدعا و مقصود کی تکرار چاہیئے جو ہرگز گردن پر چھری پھیرنے سے حاصل نہیں ہوسکتی، بلکہ اُس کا سررشتہ تو ایثارِ نفس، تزکیہ روح اور عجز و نیاز کے ہاتھ میں ہے جو افسوس ہے کہ ہم سے کوسوں دور جا پڑا ہے۔ اگر ایک شخص ہزار قربانیاں کرنے کے بعد بھی اپنے نفس کی قربانی کا خیال دل میں نہیں لاتا، تو اُس کی قربانیاں لاشئے محض ہیں اُس مخلص کے تنہا غریب قربانی کے سامنے جس نے اِس ظاہری رسمی قربانی کی استطاعت نہ رکھ کر صرف اپنا انفعال ایک پر عجز و انکسار اعتراف عبودیت کے ساتھ اُس خدا قدوس کے دربار میں پیش کرنا مناسب سمجھا۔ اگر آج مقبول قربانیاں صرف اِس طرح پہچانی جاسکتیں کہ وہ ہماری نگاہوں سے غایب ہوجائیں یا جلکر خاک سیاہ ہوجاتیں تو ہم دیکھتے کہ یہ مذبح عظیم کیسا قربانیوں سے معمور رہتا ہے اور قبولیت کی ایک چنگاری بھی اُن کو آکر نہیں چھوتی، لیکن وہ زمانہ نہیں کہ ہابیل کی طرح ہمیں بھی اپنی قربانیوں کی وقعت معلوم ہوجائے اور ہمکو افسوس کرنا پڑے۔ نیتوں کے معلوم کرنے کا وہ طریقہ نہیں کہ کھلم کھلا ہابیل کی قربانی کی طرح ہمیں بھی اپنی قربانیوں کی قبولیت کا علم ہوجائے اور ہم اطمینان سے اظہارِ مسرت کرسکیں۔ اب تو ہماری نیتیں صرف ہمارے ہی احتساب پر چھوڑ دی گئی ہیں اور ہمیں پر اُس کا فیصلہ چھوڑ دیا گیا ہے، پھر جب معاملہ کی صورت ایسی نازک و دقیق ہے تو سوائے اِس کے اور کوئی چارۂ کار ہمارے پاس نہیں کہ ہم اپنے انداز فدویت و عبدیت کو اُس حد تک پہنچا دیں کہ خود ہماری ضمیر کو بھی اُن کے خلوص و صداقت میں شبہ باقی نہ رہے اور یہی ہے وہ نکتہ جو الفاظ نفسِ مطمئنہ سے کلامِ پاک میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ زائرین مکہ و مدینہ میں کتنے لوگ ایسے نکلتے ہیں جو احتساب نفس کے لحاظ سے صحیح معنی میں مقبول قربانیاں کرنے والے کہے جائیں، لیکن وہ لوگ جو وہاں جاکر یہ ہدیۂ عشق و محبت نہیں پیش کرسکتے۔ بلکہ یہیں سے اپنے نیاز کو بارگاہِ احدیت میں پیش کرنا چاہتے ہیں اُن کی نسبت ہم ضرور یہ کہیں گے کہ کہیں وہ نقصانِ مایہ و شماتتِ ہمسایہ کے مصداق نہ ٹھہریں، کیونکہ دنیاوی جاہ و جلال، نام و نمود کا خفیف سا خفیف شائبہ اس فعل مستحسن کو بدترین گناہ بنا سکتا ہے۔

عالمِ قدس

اشاعت گذشتہ (۲) سے پیوستہ

آپ نے ارسطو کی تحقیق اس باب میں دیکھ لی، شاہ ولی اللہ صاحب کی رائے ملاحظہ کرلی، لیکن افلاطون نے اِس مسئلہ پر ایک جداگانہ حیثیت سے نگاہ ڈالی ہے۔ اور وہ بھی سُننے اور دیکھنے کے لایق ہے وہ کہتا ہے کہ جس طرح مادی جزئی افراد (جیسے زید، بکر وغیرہ) خارج میں موجود پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح اجناس کلی کا بھی وجود خارج میں موجود ہے۔ وہ ان اجناس کلی کو امثال اور جس عالم میں وہ موجود ہیں اُسے عالم مثال کہتا ہے۔ اِس کا خیال تھا کہ موالید ثلثہ کے جو افراد اس دنیا میں پائے جاتے ہیں مثلاً پتھر، درخت، انسان جانور وہ سب کے سب اُنھیں اعیان یعنی اجناس کلی کے جو عالم مثال میں موجود ہیں مظاہر و آثار ہیں۔ وہ اس بات میں ارسطو کا ہم خیال تھا کہ تعریف یا حد صرف معقولات یا اعیان کی ہوسکتی ہے محسوسات یا آثار اس کے اہل نہیں کیونکہ یہ بدلتے رہتے ہیں اور ایک حال پر قایم نہیں ہیں۔ وہ کہتا تھا کہ مادی محسوسات عین امثال نہیں ہیں مگر انھیں اعیان کے ساتھ ایک نوع کی مشارکت ضرور ہے۔ مگر اسی مشارکت کی مقدار و ماہیت کی بابت وہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکا کہ بشری علم ناقص ہے جس وقت روح جسم کی مزاحمت سے آزاد ہوجاتی ہے۔ اُس وقت اُس کو واقعیت کا پتہ چلتا ہے۔ ایک جگہ اور اُس نے اسی کی بابت لکھا ہے کہ آدمی اُسی چیز کا درک کرسکتا ہے جو موجود ہے، معدوم بالکل

مجہول ہیں۔ موجودات یا تو ایسے ہیں جن کا وجود اصلی ہے۔ اور جو تغیر سے بری ہیں۔ (یعنی عالم مثال) یا ایسے جن کا وجود نقلی اور بننے والا ہے (یعنی دنیا کی مادی چیزیں) اور دونوں قسموں کے دریافت کرنے کے لئے انسان میں جداگانہ قوتیں پائی جاتی ہیں۔ اعیان مثالیہ کا درک عقل سے ہوتا ہے جس کا علم بالکل واقعہ کے مطابق اور صحیح صحیح ہے۔ اور مادیات محسوسہ کا درک رائے سے ہوتا ہے جو جہل محض کی تاریکی سے تو زیادہ روشن ہے، لیکن اُس کا مرتبہ اُس علم سے کم ہے جو عقل کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ متعدد اشیاء کو حسین یا معتدل کہنا رائے ہے اصلی علم نہیں۔ حسن مطلق یا اعتدال حقیقی جو عالم مثال میں موجود ہے۔ اُس کا دریافت کرنا حقیقی علم و حکمت ہے۔ مختصراً یہ کہ وہ مادی مظاہر و آثار جن کو ہم دنیا میں اپنے حواس سے محسوس کرتے ہیں اعیان مثالیہ کے ناقص نمونے ہیں۔ یا یوں سمجھنا چاہئے کہ اعیان مثالیہ صور اصلیہ ہیں۔ اور دنیا کی چیزیں اُن کی مادی نقلیں ہیں، وہ عین ہیں اور یہ اُس عین کے آثار اور اُس کی مثال ہے۔ آدمی اور آدمی کی تصویر کہ تصویر ہر چند اُسی آدمی کی ہے لیکن آدمی سے اُسے کیا واسطہ و تعلق۔

اب عالم مثال مان لینے کے بعد اور یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ اعیان اصلیہ و آثار مادیہ میں تفاوت ہے یہ سمجھنا باقی رہجاتا ہے کہ آخر انسان جو صرف آثار مادیہ کو دیکھ سکتا ہے، اعیان اصلیہ کا علم کیونکر حاصل کرسکتا ہے۔ اس کی بابت افلاطون کا عقیدہ معلوم کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ پہلے اُس کا خیال روح کی بابت معلوم کیا جائے۔ وہ کہتا ہے کہ روح کی ماہیت معلوم نہیں مگر تمثیل یہ ہے کہ ہم تصور کرسکتے ہیں کہ وہ ایک گاڑی ہے جس میں پردار گھوڑے لگے ہیں اور جس پر کوچوان ہے ان کو اُن کے ہانکنے میں دشواری ہوتی ہے، روحوں کا کام یہ ہے کہ وہ بیجان چیزوں کی خبر رکھیں اس لئے وہ مختلف صورتوں میں اِدھر اُدھر سیر و سیاحت کرتی رہتی ہیں۔ اگر روح کامل ہے اور پردار تو اوپر چڑھ جاتی ہے، لیکن وہ روح جس کے پر جھڑ جاتے ہیں زمین پر گرپڑتی ہے اور کسی مادی مسکن میں رہنے لگتی ہے اور اسی مادی مسکن کو جس میں وہ روح رہنے لگی ہے "جاندار" کہتے ہیں

جیوپیٹر وغیرہ دیوتا اپنی گاڑی عالم میں اُڑائے پھرتے ہیں اور عالم و مافی العالم کا انتظام اپنے اپنے مقررہ عمل کے مطابق کرتے رہتے ہیں۔ اور لوگ جن کو قدرت و رغبت ہے وہ بھی اُنھیں کی پیروی کرتے ہیں، لیکن دیوتاؤں کی گاڑیاں تو اوپر چڑھ جاتی ہیں کیونکہ اُن کے دونوں گھوڑے عمدہ اور پردار ہیں، البتہ اور لوگوں کو مشکل پڑتی ہے کیونکہ اُن کی گاڑی کا ایک گھوڑا خراب ہے اور گاڑی کو زمین کی طرف لیجاتا ہے۔ غیرفانی یعنی دیوتاؤں کی روحیں آسمان کے پار اُس سطح خارجی تک پہنچ جاتی ہیں اور وہاں کھڑے ہوکر آسمان کے ساتھ چکر کھاتی ہیں اور جو چیزیں آسمان کے باہر ہوتی ہیں اُن کے جلووں کا مشاہدہ کرتی ہیں اور یہی ما فوق السماء مسکن ہے وجود مطلق کا جو رنگ و صورت و مادیت سے منزہ ہے جسے نفس ناطقہ صرف دیکھ سکتا ہے۔ اور جو علم واقعی کا موضوع ہے۔ دیوتاؤں کی روحوں کا تو یہ حال ہے مگر وہ لوگ جنکی روحیں فی الجملہ دیوتاؤں کی روحوں سے ملتی جلتی ہیں وہ بھی اُن جلووں کے مشاہدہ کے لئے سعی کرتی ہیں۔ اور جو کامیاب نہیں ہوتیں وہ نیچے زمین پر اُتر آتی ہیں اور کسی بیجان جسم میں گھس کر اُسے جاندار بنا دیتی ہیں، لیکن وہ روح جو عالم بالا کو زیادہ دیکھ چکی ہیں وہ حکیم، عاشق، یا موسیقی داں کے جسم میں اُترتی ہے، اُس سے گھٹ کر جو روح ہے وہ بادشاہ یا سپہ سالار کے قالب میں آتی ہے، تیسرے درجہ کی وزیر سلطنت کے قالب میں، چوتھے درجہ کی مرشد و پروہت کے قالب میں پانچویں درجہ کی شاعر یا کاریگر کے جسم میں، چھٹے درجہ کی کاشتکار کے جسم میں، ساتویں درجہ کی سوفسطائی کے جسم میں اور آٹھویں درجہ کی ظالم اور سود خوار کے جسم میں اُترتی ہے۔ اِن قالبوں میں آنے کے بعد اگر روح نیک چلن رہتی ہے۔ تو وہ اپنے سے برتر قالب میں چلی جاتی ہے اور بدچلنی کرتی ہے تو اور زیادہ بدتر قالب میں اُتر جاتی ہے۔ بہرحال روح قدیم ہے اور وہ اپنی پہلی حالت میں ملاء اعلیٰ اور عالم مثال میں واقعیت سرمدی کو دیکھ لیتی ہے۔ مگر جب دنیا میں اُتر آتی ہے، تو وہ مادی آثار کو درک کرسکتی ہے اور اگر روح کو کبھی کبھی عالم مثال کے اعیان یاد نہ آجایا کریں تو وہ سوائے مادی تغیرات کے اور کبھی کچھ نہ درک کرسکے اس لئے جب ہم کسی کار خیر کا ذکر سنتے ہیں تو علاوہ اس واقعہ کے جسکا ذکر ہم نے سنا ہے روح کو خیر مطلق کا تعقل ہوجاتا ہے۔ اور اس طرح ہم کو عالم مثال کی تمام موجودات یاد آجاتی ہیں۔ غرضکہ احساسات عالم مثال کو یاد دلاتے ہیں۔ اور وہ یاد واقعیت اصلیہ کی ہوتی ہے۔

یہ تھا افلاطون کا خیال عالم مثال و ملاء اعلیٰ کی نسبت اب ہم ان سب رایوں کے جمع کرنے کے بعد ایک تحقیقی و تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں کہ کہاں تک یہ قابل قبول ہیں اور کہاں تک قابل رد اور فی الواقع عالم مثال و ملاء اعلیٰ سے کیا مراد ہے (باقی)

مصری محمل شریف

پنجشنبہ کو قاہرہ سے محمل شریف کی ارض حجاز کو روانگی کی مراسم حسب معمول نہایت تزک و احتشام و ادب و احترام سے سرانجام پذیر ہوئے۔ یہ سال کی نہایت اہم اور معرکۃ الآرا تقریب ہے۔ جو مصری مسلمانوں اور حضرت رسولؐ خدا کی جائے پیدائش کے باہمی تعلق کو مزید استحکام بخشتی ہے۔ حضرت رسولؐ خدا کے زمانہ میں کعبہ کی بیرونی دیواروں پر دھاری دار بردیمانی کا غلاف چڑھایا جاتا تھا بقول ٹائمز آف انڈیا خلفا کمخواب و زردوزی کا غلاف چڑھانے لگے۔ اب عرصہ سے مصری گورنمنٹ عازمان حج کے کاروان کے ساتھ ہر سال سیاہ زربفت کا نیا غلاف بھیجتی ہے۔ پرانا غلاف جو کسوہ کہلاتا ہے۔ اُتار لیا جاتا ہے۔ کسوہ کے ٹکڑے حجاج بطور تبرک گران قیمت پر خرید لیتے ہیں۔ دس روز کعبہ کی دیواریں برہنہ رہنے کے بعد یہ مصری ہدیہ پہنچتا ہے۔ جس پر طلائی حروف میں قرآن شریف کی آیات کڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ نیز دروازہ کے واسطے بھی مصر سے ایک قیمتی پردہ بھیجا جاتا ہے۔ غرضکہ یہ ہدایا معمول کے مطابق بڑی شان و شوکت سے ارض مقدس کو روانہ ہوئیں

معرکہ شبقدر

۸۔ اکتوبر کو شبقدر میں ایک اور معرکہ مہمندیوں کے ساتھ ہوا۔ اور سرکاری فوج نے بڑے نقصان کے ساتھ اُن کو بھگا دیا۔ علی الصباح مہمند قبایل کے لشکر شبقدر سے وارتار گئی تک نیچی پہاڑیوں پر ۸ میل کے محاذ میں قابض دیکھے گئے۔ ان کی جمعیت ۹ ہزار کے قریب اندازہ کی گئی تھی جنرل کیمبل کمانڈنگ اول ڈویژن نے حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ابتدائی نقل و حرکت ہی کامیاب ثابت ہوئی۔ دشمن نے میدان میں بڑھکر مقابلہ کرنے کا کوئی میلان ظاہر نہیں کیا۔ لیکن سرپار کی پہاڑیوں پر جارہا ہماری پیشقدمی توپخانہ سے شروع ہوئی اور دائیں پہلو کے برگیڈ کو دشمن کی مضبوط تر پوزیشن سے مقابلہ پیش آیا۔ معرکہ کی جنگ ہوئی۔ اور آخر کار حملہ کامیاب ہوا بعد ازاں دشمن نے ہمارے دونوں بازوؤں پر حملہ کرنا چاہا لیکن اس کے اس منصوبہ کو ہمارے دائیں بازو کے رسالہ اور انفنٹری برگیڈ اور خیبر رائفلز کے ایک دستہ نے بائیں طرف سے بڑھ کر رد کیا۔ مسلح موٹر کاروں سے بھی دیکھ بھال کے کام میں پوری مدد لی گئی۔ اور رسالہ کی واپسی کے وقت اُن سے آڑ کا بھی کام لیا گیا۔ توپخانہ نے خصوصیت سے بڑا کشت و خون کیا اور رپورٹ ملی ہے کہ دشمن کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ہماری فوج کامیابی کے ساتھ واپس آگئی۔ دشمن نے پیچھا کرنے کی جرأت نہیں کی۔ ہماری طرف سے ۴۰ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے جن میں تین برٹش اور ایک ہندوستانی افسر مجروح ہوئے اور چار ہندوستانی عہدیدار اور سپاہی ہلاک ہوئے۔

کونسل صوبہ متحدہ

۵-اکتوبر ۱۹۱۵ء کے اجلاس کونسل صوبہ متحدہ میں آنریبل سید رضا علی بی اے ایل ایل بی - نامور بہی خواہ اسلام و سربرآوردہ وکیل مراد آباد نے جو سوالات کئے تھے اور گورنمنٹ کی جانب سے اُن کے جواب دیئے گئے ہم اُن کو ذیل میں درج کرتے ہیں:

(۱) طوالت جنگ کو مدنظر رکھ کر کیا گورنمنٹ براہ عنایت اس تجویز پر غور کرے گی کہ ممالک متحدہ کے خاص خاص شہروں میں جنگ اور برطانیہ عظمیٰ کے اہم جنگی کارناموں پر کوئی فوجی حاکم ایک سلسلہ لکچروں کا شروع کرے؟

(۲) کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائے گی کہ مسلمانوں کو مقامی جماعتوں میں جداگانہ حق نیابت دیئے جانے کی کب تجویز ہے؟

(۳) اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بہت سے مسلمان زمینداروں نے جو مسلمان ممبروں کے صوبجات اور امپیریل کونسل کے انتخاب میں ووٹ کا حق رکھتے تھے اپنی جائدادوں کو زیرایکٹ (۴) ۱۹۱۳ء وقف کر دیا ہے - کیا گورنمنٹ براہ مہربانی قواعد میں اس قسم کی ترمیم فرمائے گی جس سے ایسی جائداد کے متولی کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو جائے جس کی مالگذاری مقررہ تعداد کے مطابق ہو؟

(۴) کیا یہ درست ہے کہ جمعۃ الوداع اودھ میں تعطیل کا دن تصور نہیں ہوتا؟ اگر ایسا ہے تو کیا براہ عنایت گورنمنٹ روز مذکور کی مذہبی اہمیت کو مدنظر رکھ کر اُس کے یوم تعطیل ہونے کا اعلان فرمائے گی؟

(۵) کیا اجودھیا کے ہندو مسلمانوں کے مابین بقرعید کے موقع پر قربانی گائے کی بابت برضا و رغبت کوئی تصفیہ ہوا ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو کیا گورنمنٹ نے اس بابت کچھ احکام نافذ فرمائے ہیں؟ اگر یہ درست ہے تو وہ احکام کیا ہیں؟

(۶) ا کیا گورنمنٹ پچھلے ایل ایل بی (سال اول و دوم) اور وکیل ہائی کورٹ کے امتحانوں کی فہرست مہیا کرنے کی زحمت گوارا فرمائے گی - اس طرح کے ہر ممتحن کے نام کے مقابل اُس کا مضمون درج ہو؟

ب - گذشتہ دس سالوں میں کیا مسلمان سوائے شرع محمدی کے اور کسی مضمون کا ممتحن مقرر ہوا ہے؟

(۷) ا - بحوالہ اُس سوال کے جو میں نے اجلاس کونسل منعقدہ ۱۹-جولائی ۱۹۱۵ء میں کیا تھا - اور جس کا جواب بھی دیا جا چکا ہے - کیا گورنمنٹ براہ عنایت لا رپورٹنگ کونسل کے ممبروں کے نام بتائے گی؟

ب - کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائے گی کہ مسٹر جے - این - بنرجی کو مسٹر پورٹر کی بجائے رپورٹر کے کام کے واسطے کس نے منتخب کیا؟ کیا مسٹر جے - این بنرجی نے ہندوستان میں یا انگلستان میں کوئی یونیورسٹی ڈگری حاصل کی ہے؟ اگر یہ درست ہے تو وہ ڈگری کیا ہے؟

(۸) کیا گورنمنٹ اِس سے واقف ہے کہ جو خطابات عام طور سے مسلمانوں کو دیئے جاتے ہیں اُس میں ہندو خطاب "دیوان بہادر" کا ہم پلہ کوئی نہیں ہے کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ایسی کوئی کارروائی عمل میں لائیگی جس سے مستحق مسلمانوں کے لئے "ذوالقدر بہادر" کا نیا خطاب وجود میں آئے؟

(۹) شروع جنگ سے یکم جولائی ۱۹۱۵ء تک جو ہرجانہ بہتنہ ہندوستانی سول سروس کے ممبروں کو صوبجات متحدہ میں دیا گیا ہے - اُس کی مجموعی تعداد کیا ہے؟

(۱۰) ا - کیا گورنمنٹ براہ عنایت اُس جرم یا عمل کی نوعیت کی تخصیص فرمائے گی جس کی پاداش میں مسٹر محمد علی اور مسٹر شوکت علی لینسڈاؤن میں نظربند کئے گئے ہیں؟

ب - کیا گورنمنٹ کو اس بات کا علم ہے کہ لینسڈاؤن کی آب و ہوا محمد علی کی صحت کے لئے مضر ہے - کیا دونوں بھائیوں کو کسی دوسری جگہ بھیجنے کی تجویز ہے؟ اگر ایسا ہے تو کہاں؟

(۱۱) ا - بحوالہ اُس سوال کے جو میں نے کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۹-مارچ ۱۹۱۵ء میں کیا تھا - کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائے گی کہ بلند شہر میں ججی کب قایم کیجائیگی؟

ب - کیا اُن آٹھ ججیوں کے پُر کرنے میں کوئی دشواری پیش آئی ہے جو پراونشل سروس کے واسطے مخصوص کر دی گئی ہیں جبکہ بلند شہر کی عدالت ججی کو عارضی طور پر علی گڈھ میں قایم کیا گیا ہے؟

(۱۲) بحوالہ اُس جواب کے جو گورنمنٹ نے میرے اور ایک دوسرے آنریبل ممبر کے سوال پر کونسل کے اجلاس منعقدہ ۱۹-جولائی ۱۹۱۵ء میں دیا تھا - کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائے گی کہ آیا اُس نے تجویز سشن جج بنارس بمقدمہ اپیل فوجداری جان ارسینٹ رچرڈ بارمنیں بنام قیصر ہند پڑھی ہے - اگر ایسا ہے تو گورنمنٹ کا اس معاملہ میں کیا مزید کارروائی عمل میں لانے کا خیال ہے؟

(۱۳) ڈپٹی کلکٹروں کی تعداد میں اضافہ سے تحصیلداروں کو کس قدر نفع پہنچا ہے؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ تحصیلداروں میں اس بنا پر بہت کچھ بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے کہ بہت سے لوگوں کو جن کا محکمہ مال سے کچھ تعلق نہ تھا ڈپٹی کلکٹری پر ترقی دی گئی ہے؟

(۱۴) ا - حریف سلطان ٹرکی کی رعایا کی ان صوبجات میں کیا تعداد ہے؟ کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے بعض قیدخانوں میں رکھے گئے ہیں جہاں کہ جرائم پیشہ لوگ محبوس کئے جاتے ہیں - اور دو عرب رعایائے سلطان ڈسٹرکٹ جیل مراد آباد میں نظربند کئے گئے ہیں -

ب - کیا کوئی جرمن یا آسٹروی ان صوبجات کے قیدخانوں میں سے کسی میں نظربند کیا گیا ہے؟

ج - دشمن کی رعایا کی نظربندی کرنے کے لئے کیا قواعد ہیں؟ اور کیا جرمن آسٹروی اور ترکی رعایا پر ایک ہی قسم کے قوانین کا اطلاق ہوتا ہے؟

(۱۵) ا - کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائے گی کہ آیا سپرنٹنڈنٹ پولیس ہندوستانی ملاقاتیوں کے واسطے ایک علیحدہ کمرہ رکھتے ہیں؟ کیا یہ واقعہ ہے کہ صرف انسپکٹر و سب انسپکٹروں کو بلکہ اُن رئیسوں کو بھی جو اُ دلیوں کی نشست کی جگہ پر انتظار کرنا پڑتا ہے؟

ب - اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ شریف خاندان کے نوجوان کثرت سے ملازمت پولیس اختیار کرتے جاتے ہیں - اور بہت سے پولیس کے افسروں کو سپرنٹنڈنٹ کے پاس بکار سرکار قریب قریب روزانہ جانا پڑتا ہے کیا گورنمنٹ براہ عنایت احکام نافذ فرمائے گی کہ ہر ایک سپرنٹنڈنٹ کے گھر میں ایک کمرہ سرکاری اور غیرسرکاری ملاقاتیوں کے واسطے علیحدہ چھوڑ دیا جائے جس طرح کہ کلکٹروں کے گھروں میں ملاقاتیوں کے واسطے مقرر ہے؟

(۱۶) یورپین اور انگلو انڈین انسپکٹروں کی کیا تعداد ہے جو آجکل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا کام کر رہے ہیں؟ ہندوستانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں سے اُن کا تناسب کیا ہے؟

(۱۷) کیا یہ واقعہ ہے کہ ایک رزرو انسپکٹر کا تقرر چھ ہفتے کے لئے بجائے سپرنٹنڈنٹ پولیس سلطان پور کے ہوا ہے؟ کیا کوئی قابل ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ میسر آ سکتا تھا؟

(۱۸) جز اول ا - کیا گورنمنٹ کوئی ایسی تحریر مہیا کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیگی جس میں ایسے ہندوستانی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹوں کے نام درج ہوں جو کہ یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے ۳۰ جون ۱۹۱۵ء تک سپرنٹنڈنٹ کی عدم موجودگی میں انچارج ضلع تھے؟

ب - اُن کی مدت قایم مقامی کیا تھی؟

ج - ان میں سے کس کا براہ راست تقرر ہوا - اور کس کا نیچے سے؟

جز دوم - کیا یہ تجویز ہے کہ ایک مدت معین کر دی جائے (مثلاً تین یا چار ماہ) جس کے دوران میں عارضی جگہ خالی ہونے پر مقامی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انچارج ضلع بنا دیا جائے - تاکہ ایک افسر کو دوسرے ضلع سے وہاں بھیجنے کی ضرورت جاتی رہے -

(۱۹) صوبجات متحدہ کے ریلوے کی تینوں شاخوں میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس

کی کتنی آسامیاں ہیں؟ کیا اُن میں سے کوئی ہندوستانی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے تو کیا گورنمنٹ براہ عنایت کچھ ہندوستانیوں کا ان آسامیوں پر تقرر فرمائیگی؟

(۲۰) ا۔ بحوالہ گورنمنٹ کے اُس رزولیوشن کے جو پرائمری ایجوکیشنل کی بابت ۲۹۔ اگست ۱۹۱۴ء کے گزٹ میں شایع ہوچکا ہے کیا گورنمنٹ براہ عنایت بتائیگی کہ ۳۰۔ جون ۱۹۱۵ء تک کتنے اسپیشل مسلم اسکول کھولے گئے اور اُن پر کتنا روپیہ صرف ہوا؟

(ب) اگر جزو اول کا جواب نفی میں ہو تو کیا گورنمنٹ براہِ عنایت وجوہ بتائیگی کہ کیوں فیاضانہ تجویز مندرجہ رزولیوشن میں اب تک اتنی تھوڑی کامیابی ہوئی؟

(۲۱) الف۔ شروع جنگ سے گورنمنٹ نے شیشے کی صنعت کو ترقی دینے اور شیشہ سازوں کو جرمن اور آسٹروی تاجروں کے شیشہ اور چوڑیوں کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لینے کے قابل بنانے میں کیا کارروائی کی ہے؟

ب۔ کیا یہ تجویز ہے کہ شیشہ کے ماہرین کو ممالک متحدہ کے شیشہ سازوں کی امداد کے واسطے ولایت سے بلایا جائے؟

(۲۲) اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ دراصل قابل انگریزی ماہر باہر جانیکی پروا نہ کریں گے اور قابل ہندوستانیوں کی ایک معقول تعداد جنہوں نے اس صنعت کی تعلیم جاپان یا یورپین ممالک میں حاصل کی ہے اور جو مقامی حالات اور ان دشواریوں کو جو آب وہوا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں بخوبی سمجھتے ہیں۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت اُن قابل ہندوستانیوں کی خدمات سے فائدہ اُٹھائیگی۔ جو اس لایق ہیں کہ جرمن اور آسٹروی صناعوں کی جنگ کے بعد دوبارہ تجارت قایم کرنے کی کوشش کا مقابلہ کرسکیں؟

(۲۳) ا۔ کیا گورنمنٹ کی توجہ ۵، ستمبر ۱۹۱۵ء کے "البشیر" کے مضمون افتتاحیہ بعنوان "مسلمانانِ جھانسی پر حکام کی بدگمانی" کی طرف مبذول ہوچکی ہے جس کی ایک کاپی اِسی کے ساتھ ملفوف ہے؟

ب۔ کیا گورنمنٹ اِس سے واقف ہے کہ شریعت اسلام کے مطابق نماز جنازہ میں شرکت متوفیوں کے ساتھ ہمدردی لازمی قرار نہیں دیتی؟

ج۔ کیا یہ درست ہے کہ افسر دویم نے محض انچارج تھانہ کے احکام کی تعمیل کی؟

د۔ کیا یہ واقعہ ہے کہ میکڈانل ہائی اسکول کے ہیڈ مولوی اس وجہ سے برخاست کئے گئے۔ کہ ان کے لڑکے نے نماز جنازہ میں شرکت کی تھی۔

ہ۔ کیا انہیں وجوہ پر محرر پونڈ اور ٹیکس کلکٹر کی برطرفی عمل میں آئی؟

و۔ کیا گورنمنٹ براہ عنایت چاروں برخاست شدہ افسروں کے چال چلن کی آزاد تفتیش کی بابت احکام نافذ فرمانے کی ضرورت پر اور تفتیش کے نتایج کی روشنی میں بحالی کے سوال پر غور فرمائے گی؟

جوابات

ان سوالات کے جواب جو من جانب سرکار دئے گئے وہ حسب ذیل ہیں: ناظرین کرام ان کو مطالعہ کرتے وقت سوالات کے نمبر بھی ملحوظ رکھیں کیونکہ جواب اُسی ترتیب سے ہیں۔

(۱) نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس تجویز پر غور فرمائیں گے۔ پچھلے جاڑوں میں میجر جنرل رے کمانڈنگ آٹھویں پلٹن (لکھنؤ) نے الہ آباد میں ایک پبلک لیکچر دیا تھا۔ جو بہت پسند کیا گیا تھا۔

(۲) گورنمنٹ ان کا جواب اختتام جنگ پر دینا پسند کریگی۔

(۳) تجویز مذکور پر کافی غور کیا جائے گا۔

(۵) سوال کے پہلے حصہ کا جواب نفی میں ہے۔ ایک نقل ان احکام کی جو نافذ ہونے والے ہیں۔ مہیا کی جاتی ہے۔

(۸) اس سوال پر گورنمنٹ نے حال ہی میں غور کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ نئے خطاب "ذوالقدر بہادر" کے وجود میں لانے کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر، رائے، راؤ، خان بہادر کے ہم پلہ تصور کرلئے گئے ہیں۔

(۹) اکاونٹنٹ جنرل بہادر سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اعداد و اطلاع مطلوبہ مہیا کریں۔ وصول یابی پر آنریبل ممبر صاحب کے پاس بھیج دی جائے گی۔

(۱۰) الف۔ حسب قاعدہ نمبر ۱۳۔ قانون تحفظ ہند ۱۹۱۵ء حکم نظر بندی عمل میں آیا۔ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اس سے زیادہ جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ب۔ شکایتیں پہنچ چکی ہیں کہ لینسڈاؤن کی سردی مسٹر محمد علی کے لئے مضر ہے۔ ان کو دوسری جگہ بھیجنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

(۱۱) ا۔ جب عمارات کا انتظام ہوجائے۔

ب۔ گورنمنٹ کو آگاہ کیا گیا ہے کہ بلند شہر کا جج علی گڈھ میں اجلاس نہیں کرسکتا۔ بلند شہر ابھی تک علی گڈھ کی ججی میں شامل ہے۔ آٹھواں ڈویژنل جج اس وقت مقرر ہوگا۔ جب بلند شہر میں علیحدہ ججی قایم ہوگی۔

(۱۳) حسب قاعدہ (۱۰۶) بنوال گورنمنٹ آڈرس ڈپٹی کلکٹروں کی بھرتی کی مقررہ تعداد علی الترتیب ۹ اور ۱۰۔ ہر دوسرے سال قرار دی گئی ہے۔ تحصیلداروں میں سے حسب دستور ریونیو بورڈ کی طرف سے نامزدگی عمل میں آتی ہے۔ ایگزکٹو افسر دوسری گریڈ کی بھی انتخاب کا حق رکھتے ہیں۔ تین سال (۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۵ء تک) کے دوران میں جبکہ تعداد معینہ کے علاوہ بھرتی عمل میں آئی چھتیس تحصیلدار منتخب کئے گئے تھے یعنی معمولی میزان ترقی سے آٹھ زاید ڈپٹی کلکٹروں کے انتخاب کا کل نظام پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ وصول ہونے پر از سر نو عمل میں آئے گا۔

(۱۵) ا۔ گورنمنٹ کو اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

ب۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سپرنٹنڈنٹ کے گھروں میں عام طور سے بہ نسبت اسسٹنٹ کلکٹر کی کم گنجایش ہوتی ہے۔ اس لئے یہ تجویز ناقابل عمل معلوم ہوتی ہے۔

(۱۶) ایک یورپین انسپکٹر بحالت موجودہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کا قایم مقام ہے ایک ہندوستانی انسپکٹر پولیس بھی۔ جو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی قایم مقامی کررہا ہے۔ اس وقت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بیالیس کی تعداد میں ہیں۔ جن میں سے پانچ یورپین ہیں۔ یورپین اور ہندوستانی کی نسبت ۵ ر ۱۳ فیصدی ہے۔

(۱۷) سوال کے پہلے حصہ کا جواب اثبات میں ہے۔ افسر منتخب شدہ اسی مقام پر موجود تھا۔ اور اتنی قابلیت رکھتا تھا کہ تھوڑے عرصہ کے واسطے انچارج ہوسکے، تمام واقعات پر نظر ڈالتے ہوئے انتظام نہایت ہی مناسب تھا۔

(۱۸) (حصہ اول) تحریر مطلوبہ میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(حصہ دوم) اس مسئلہ پر کوئی قانون زیر بحث نہیں ہے، پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

(۱۹) صوبجات متحدہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ریلوے کی تینوں شاخوں میں تین آسامیاں ہیں (ہر شاخ کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے) اور بجالت

موجودہ تینوں یورپین کے قبضوں میں ہیں۔ چونکہ ان ریلوے آسامیوں کی کوئی بڑی تنخواہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ موجودہ نظام کو درہم برہم کیا جائے۔ علاوہ اس کے تینوں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جو ان عہدوں پر مامور ہیں۔ ریلوے پولیس کی ٹرینڈ اور تجربہ کار افسر ہیں۔

(۲۱) الف۔ شیشہ کی صنعت کی معاونت میں جو ابتدائی جنگ سے اس وقت تک گورنمنٹ نے کارروائی کی ہے۔ وہ دو ضروری اجزا یا کرومیٹ آف پوٹاس اور اکسائڈ آف کو بالٹ کی بہم رسانی کو آسان کر دیتا ہے۔ نینی کے کارخانہ شیشہ سازی کو اس شرط پر تین ہزار روپیہ کی پانچ سال کے واسطے امداد دی گئی ہے۔ کہ وہ اُمیدواروں کو اپنے کارخانہ میں کام سکھائے۔ چوڑی سازی کے متعلق بھی ایک کواپریٹیو سوسائٹی قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

ب۔ صاحب وزیر ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ ان صوبجات میں صناعوں کی امداد کی غرض سے دو بلجیم یا انگریز شیشہ ساز بھرتی کئے جائیں۔ ہمیں معلوم کہ ایسے لوگ سر دست دستیاب ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(۲۲) بورڈ آف انڈسٹریز سے مشورہ لیا گیا ہے۔ کہ وہ کون سا بہتر طریقہ ہے جس سے اس جنٹلمین کے تجربات سے فائدہ اُٹھایا جائے جس نے سنا گیا ہے کہ جاپان میں اس صنعت کی تعلیم پائی ہے۔ بورڈ مذکور سے اس قسم کے اور امور میں بھی مشورہ لیا جائیگا۔

(۲۳) الف۔ اس کا جواب اثبات میں ہے۔

ب۔ اس کا جواب نفی میں ہے

ج۔ جواب نفی میں ہے۔ ہیڈ مولوی نے خود استعفا دیا۔

د۔ محرر کانجی ہاؤس اور ٹیکس کلکٹر کو کنٹونمنٹ کمیٹی نے برخاست کیا لیکن اصلی وجوہ کی گورنمنٹ کو رپورٹ نہیں کی گئی۔

ہ۔ اس کا جواب نفی میں ہے۔

احکام عید الاضحیٰ

(۱) بقر عید کی نماز بھی مثل نماز عید الفطر کے واجب ہے اور ترکیب اس نماز کی وہی ہے جو نماز عید الفطر کی اور وقت اُسکا آفتاب کے بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے اور جلد پڑھنا اس نماز کا مستحب ہے تاکہ اُسکے بعد قربانی کرنے میں مصروف ہوں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں قربانی اور تکبیرات تشریق وغیرہ کے احکام تبلا دے اس نماز کے لئے بھی باہر عیدگاہ میں جانا مستحب ہے اور راستہ میں پکار کر تکبیر پڑھتا رہے اور دوسرے راستہ سے واپس ہو۔

(۲) بقر عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں اگرچہ حرام بھی نہیں بہتر یہ ہے کہ بعد نماز کے قربانی میں سے کھاوے۔

(۳) تکبیر تشریق ایک دفعہ ہر ایک نماز فرض کے بعد جو جماعت سے پڑھی گئی ہو کہنا واجب ہے۔ امام اور مقتدی سب ایکبار اس طرح تکبیر کہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک۔

قربانی کے احکام

(۴) ہر ایک مسلمان آزاد مقیم پر جس پر صدقہ فطر واجب ہے ایک بکرا یا بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ گائے بیل بھینس اونٹ کا یعنی ایک گائے بیل وغیرہ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں لیکن اگر دو یا تین یا چار یا پانچ یا چھ آدمی شریک ہو کر پوری گائے کریں تب بھی درست ہے۔ بکرا بکری ایک برس کا پورا ہونا چاہیے۔ اور گائے بیل بھینس دو برس کی اور اونٹ پانچ برس کا۔ اور گائے کی قربانی بہتر ہے بیل سے اور مینڈھا بہتر ہے بھیڑ سے اور بکرا بکری میں مادہ بہتر ہے نر سے کذا فی الدر المختار دنبہ دنبی اور بھیڑ اور مینڈھا چھ ماہ سے زیادہ کا بھی درست ہے بشرطیکہ موٹا اور تیار ہو کہ ایک برس کا معلوم ہوتا ہو۔

(۵) قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جاوے اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔ لیکن اگر کسی طرف پائے یا کھال بھی لگا دی جاوے تو اندازہ سے بھی تقسیم کرنا درست ہے

(۶) شہر والے قربانی بعد نماز کے کریں اور اگر کسی عذر سے اُس دن نماز ادا نہ ہوئی تو جسوقت نماز کا وقت گذر جاوے اُسوقت قربانی کرنا درست ہے۔ یعنی بعد زوال کے اور دوسرے اور تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی درست ہے یعنی اگر نماز بقر عید کی کسی عذر سے قضا ہوگئی تو اگلے دن نماز سے پہلے بھی قربانی جایز ہے۔ اسی طرح بارہویں تاریخ کو بھی۔ اور گاؤں والوں کو صبح صادق ہونے کے بعد قربانی کرنا درست ہے (۷) قربانی کے تین دن ہیں۔ دسویں گیارہویں بارہویں۔ ذی الحجہ کی۔ مگر پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے اور تیسرے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے قربانی ہوسکتی ہے۔

(۸) بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی غربا و مساکین پر صدقہ کرے اور ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے رکھے لیکن جس شخص کے کنبہ بہت ہو یا اور کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کرسکتا ہے۔ البتہ فروخت کرنا منع ہے

(۹) جس کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی اگر اُس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خرید اتو اُس کے ذمہ اُس کا قربانی کرنا واجب ہوگیا۔ اُس کو فروخت نہیں کرسکتا۔ اگر قربانی کے دن گذر گئے اور اُس نے اُس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ واسطے محتاجوں کو دیدینا چاہئے۔ نذر کرنیوالے کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۰) جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور وہ قربانی نہ کرے۔ تو اُس کے ذمہ قربانی کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے

(۱۱) جس جانور کے سینگ پیدائشی نہوں اُس کی قربانی درست ہے۔ اور اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی درست ہے۔ اگر جڑ سے اُکھڑ گیا ہو تو درست نہیں۔ اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے خواہ مگر بدھیا کیا گیا ہو یا نکال کر۔ اندھے اور کانے کی درست نہیں۔ اور ایسے دُبلے کی قربانی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو۔ اور نہ ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے۔ اور نہ ایسے بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی کے زیادہ کان کٹا ہو۔ یا تہائی سے زیادہ دم کٹی ہوئی ہو۔ اور نہ ایسے جانور کی جس کے دانت نہوں۔ اور نہ اُس کی جس کے بالکل کان نہوں

(۱۲) چرم قربانی کو بدوں فروخت کرنے کے اپنے کام میں لاسکتا ہے یعنی ڈول وغیرہ اُس سے بنا سکتا ہے۔ خود اُس کو فروخت نہ کرنا چاہیے لیکن اگر فروخت کردیا تو فروخت کرنے کے بعد اُس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اجرت قصاب کی قربانی میں سے دینا ناجایز ہے۔

(۱۳) چرم قربانی یا اُس کی قیمت کو کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام مسجد یا مؤذن کو بسبب اُس کی امامت واذان کے دینا درست نہیں ہے۔ اور طالب علم دین اس کے بہتر مصرف ہیں۔ کہ اس میں دُہرا ثواب ہے۔ صدقہ کا اور اشاعت علم دین کا جیسا کہ وارد ہوا ہے الصدقة على المسكين صدقة وهي على ذي الرحم اثنتان صدقة وصلة طالبان علم دین کی مدارات اور اُن کے ساتھ ہر قسم کا سلوک کرنیکا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید فرمایا ہے۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لكم تبع وان رجالا ياتونكم من اقطار الارض يتفقهون في الدين فاذا اتوكم فاستوصوا بهم خيرا رواه الترمذی۔ حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو خطاب کرکے ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام آدمی تمہارے تابع ہیں اور اطراف عالم سے تمہارے پاس بہت سے آدمی علم دین سیکھنے اور دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لئے آوینگے سو جب وہ تمہارے پاس آویں تو میں تمکو وصیت

قیصر کا خط شیخ سنوسی کے نام

"نیر ایسٹ" لکھتا ہے کہ قبل اِس کے کہ اٹلی اعلان جنگ کرے ترکوں نے عربوں کو اطالویوں کے خلاف اُبھارنے کی کوشش کی غالبا جرمنوں کا خیال تھا کہ طرابلس کا اُبھاؤ اطالیوں کو جنگ کی شرکت سے باز رکھیگا۔ اس مصلحت کو مدنظر رکھ کر عرب کو رشوت دی گئی۔ طرح طرح کے لالچ دئے گئے۔ اور شاید کچھ ترک افسر بھی اُن کے پاس بھیجے گئے تاکہ اُن کو اُبھار کر اٹلی کو طرابلس کی طرف متوجہ کریں۔ ان ساری کوششوں کا خلاصہ شہنشاہ ولیم قیصر جرمنی کا خط بنام شیخ سنوسی ہے جو ایک یونانی جہاز پر طرابلس کے قریب گرفتار کرکے ضبط کیا گیا۔ یہ خط ایک خوبصورت صندوقچہ میں بند تھا جس میں جبہ ہزار پونڈ اشرفیاں پہنچے اور دیگر مشرقی تحائف بھی رکھے ہوئے تھے۔ القاب میں "اللہ کا ایلچی، اسلام کا محافظ و نگہبان" وغیرہ لکھ کر لکھا ہے "اصلی عیسائی جرمن شہنشاہ کہتا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ سنوسی کے دلیر مجاہدین کافروں کو اُس زمین سے خارج کردیں جو مومنین اور اُن کے امیر کی ملک ہے" اس ترجمہ کی صحت کا ذمہ نہیں کیا جاسکتا مگر اس حقیقت میں شبہ نہیں معلوم ہوتا کہ قیصر ولیم نے روئے زمین کے مسلمانوں کو لپنے عیسائی ہمسایوں کے خلاف اکسانے میں ذاتی حصّہ لیا ہے۔ اس تدبیر میں ابتک دو جگہ اُن کو کامیابی ہوئی ہے۔ آرمینیہ اور ایران میں جہاں ہزاروں بے پناہ آدمی قتل کر دیئے گئے۔ اپنی اِنہا خواہش کے مطابق لپنے قومی شیخوں سے کہتا ہے " اے اللہ ہم لوگوں کے مشرک دشمنوں کو ایک ایک کرکے فنا کردے۔ اس کے بعد اپنے دل میں اُس نے اتنا اضافہ اور کرلیا ہوگا کہ" ایک عورت اور بچے کو بھی۔

آگ برسانے والی پچکاری

جرمنوں کی عقل نے حال میں ایک اور شیطانی ایجاد کی ہے۔ جو ایک قسم کی زہریلی گیس ہے۔ اس گیس کو جرمن ایک گیس کے ذریعہ سے چلاتے ہیں۔ اِس سے اُنہوں نے گذشتہ اکتوبر میں اس وقت کام لیا تھا جبکہ وہ مدمقابل سے تھوڑے ہی فاصلہ پر رہ گئے تھے۔ یہ پچکاری سپاہی لپنے ہمراہ لے جاتے ہیں۔ جو اُن کی پشت پر لٹکی رہتی ہے۔ جب اِس سے کام لیتے ہیں تو اِس کے اندر سے شعلہ نمودار ہوتا ہے۔ اور جس کو شعلہ جا کر لگتا ہے اُسے فی الفور ہلاک کردیتا ہے۔ یہ شعلہ دو ڈیڑھ منٹ تک روشن رہتا ہے۔ اس پچکاری کے اندر ایک خانہ میں تیل ہوتا ہے اور دوسرے میں ہوا۔ پچکاری کے چلاتے وقت ہوا زور مارتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے تیل آگے بڑھتا ہے اور اُس کے پچکاری سے نکلتے ہی ایک شعلہ کی قطار بندھ جاتی ہے جو اُس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ ہوا کا دباؤ نہ گھٹ جائے۔ یا تیل ختم نہ ہوجائے۔

مصر کے متعلق گورنمنٹ کے ارادے

پانیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جس روز سے بم پھینکا گیا مصری گورنمنٹ نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ باغیانہ خیالات رکھنے والے اور مشتبہ اشخاص کا بالکل خاتمہ کردینا چاہئے۔ اگر آغاز ہی میں ایسا کیا جاتا تو سب بہتر ہوتا۔ اس وقت جبکہ سلطان کی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے دو دفعہ کوششیں کی گئی ہیں۔ افسروں کو یہ معلوم ہوگیا ہے کہ مصر جیسی سلطنت میں خاموشی اور تحمل سے کام لینا بالکل بے سود ہے۔ اول تو حکم دیا گیا ہے کہ غنیم کی رعایا کو لپنے مقام اقامت سے کسی صورت باہر جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ دوم یہ خدیو معزول کے پرانے ہوا خواہوں یا ایجنٹوں کو کام سے برطرف کیا جائے۔ اگر حکام صرف ایمانداری اور باقاعدگی سے کام کریں۔ تو گذشتہ چالیس سال کے بعد مصر اب پہلی مرتبہ لپنے تمام عیوب سے بری ہوجائیگا۔ اور سرکاری نظم و نسق میں بھی خاطر خواہ ترقی ہوگی۔

بصرہ کا نیا انتظام

بصرہ میں جو برطانیہ کی فوجی گورنمنٹ ہے اُس نے یہ اعلان شایع کیا ہے کہ عام لوگوں کو ان اعلانوں کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے جو اسلحہ کے متعلق وقتاً فوقتاً شائع کئے جاتے رہے ہیں تاکہ بصرہ اور شہر میں کسی کے شک وشبہ کا امکان نہ رہے

(۱) رات کو پہرہ دینے والے با اختیار چوکیداروں کے سوا باقی سب کو اسلحہ رکھنا منع ہے۔

(ب) لائسنس کے بغیر ہتھیار رکھنا جرم ہے۔

(ج) اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ فلاں شخص کے قبضہ میں بلا لائسنس ہتھیار ہیں اور اگر وہ اس امر کی اطلاع کسی نزدیک کی پولیس چوکی میں نہ دے تو وہ مجرم گردانا جائیگا۔ جو لوگ باہر سے بصرہ اور شہر میں آئیں وہ لپنے ہتھیار بغداد کی سڑک پر کی پولیس چوکیوں کے حوالہ کردیں۔ یا دروازہ زبیر کی پولیس چوکی کے حوالے۔ ان کو ایک رسید دیجائیگی جس کو دکھا کر وہ اپنا مال واپس لے سکتے ہیں۔ ان احکام میں سے کسی کی خلاف ورزی کی سزا سے موت تک دی جاسکتی ہے۔

جرمن کا ایک جدید ہتھیار۔ شیشوں کے زہر آلود ٹکڑے

ایک پانزدہ سالہ فرانسیسی طالب علم جو ملٹری کلاس میں بحیثیت کرایمسٹر (ڈرمر) آیا ہے یہ لڑکا بیان کرتا ہے کہ جرمن کمانڈروں نے فرانس کے شہر لیل بیرس ویلنسائینز انزی اور تمام فرانسیسی شہروں میں جو اُن کے قبضہ میں ہیں بھری ہوئی اور خالی بوتلیں توڑی جاتی ہیں۔ اِن پر زہر چھڑکا جاتا ہے اور ہر رات ریلوں سے اُٹھا اُٹھا کر میدانِ جنگ میں منتشر کر دیا جاتا ہے۔ اس علمی طریق جنگ کی ہدایت جرمن صدر دفتر سے آئی ہے۔ اور اس کو فرانسیسیوں اور انگریزوں کی نوآبادیوں کی سپاہ کے مقابلہ میں ایک نہایت موثر ترکیب بتایا ہے۔ کیونکہ جرمنوں کے خیال میں یہ لوگ ننگے پاؤں لڑتے ہیں۔

ترکی عملداری سے یونانیوں کا اخراج

نیر ایسٹ کا نامہ نگار جزیرہ سائپرس سے لکھتا ہے۔ یونانی اور بلقانی خبروں کے متعلق یونان کے تمام اخبارات بہت کچھ دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ یونان کی گورنمنٹ ایک مصیبت کی حالت میں مبتلا ہے۔ بہت ہی غور اور انتظام کے بعد یونانی گورنمنٹ وینزیلوس کے خیالات کی طرف مائل ہوتی جاتی ہے۔

اہل یونان کے ساتھ ترکوں کا سلوک آتش غضب کو اور بھڑکا رہا ہے۔ مقامات گیلی پولی ڈرکو اور جزائر بحر مارمورہ سے قریباً ۳۰۰۰ یونانی خارج البلد کرکے وہاں بھیجدیئے گئے ہیں جہاں مسلمان زیادہ آباد ہیں۔ دوسرے مقامات مثلاً سینرکیس، پینورس ارتاکی میں بھی یونانی باشندوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جارہا ہے۔ بعض جگہوں میں یہ بیان کیا گیا کہ ترکوں نے ان کو جبراً اسلام میں داخل کیا۔ قید خانے ان یونانیوں سے پُر ہیں۔ جو اتحادیوں کو مدد دینے کے جرم میں گرفتار کئے گئے۔ پانچ بندوق اور دوسری بیقاعدہ فوج استعمال کیجاتی ہے۔ ایک اخبار کا بیان ہے کہ جنرل لیمان وان ساندرس نے دولت عثمانیہ کو صلاح دی ہے کہ ایشیائے کوچک سے جہانتک ممکن ہو یونانی عنصر کو خارج کردیں کیونکہ اِن کا وجود ترکی اور جرمن مفاد کے منافی ہے۔ یونانی تجارت کو برباد کرنے کی غرض سے ترکی و بلغاروی لیگ کی تجویز پر بحث ہورہی ہے۔ اس بات کا یقین کیا جاتا ہے کہ ترکوں کا اصل منشا سلطنت عثمانیہ سے تمام یونانیوں کو نکالدینے کا ہے۔ صرف وہ عورتیں مستثنیٰ رہیں گی جن کا عقد (نکاح) ترکوں سے جبراً کیا جائے گا۔

ہنگامۂ عالمگیر

قفقاز میں جنگ

پٹروگراڈ ۶ر اکتوبر۔ قفقاز کے علاقہ وان میں شدید جنگ وقوع میں آئی ہے اور ترکون کو جنہوں نے سرحد کی طرف پیشقدمی کرنے کی کوشش کی تھی آسانی کے ساتھ پسپا کر دیا گیا ہے۔ روسی سپاہ نے شہر وان کے جنوب مغرب میں مصروف پیکار ہونے کے بعد کوہستانی سڑکون کے ذریعہ سے جھیل کے جنوبی کنارے کی طرف ترکون کا تعاقب کیا اور ۹ ہزار فٹ کی بلندی پر نہایت ڈھلوان چٹانون پر پہنچ گئے۔

سالونیکا میں فرانسیسی فوج اتار دی گئی

اتھنز ۵۔ اکتوبر۔ موسیو وینی زیلوس نے ایوان میں اعلان کیا کہ فرانسیسی سپاہ سالونیکا میں اتار دی گئی ہے اور دول اتحاد نے بلغاریہ کے روبرو جو تجاویز پیش کی تھین ان کو منسوخ کر دیا ہے۔

رومانیہ میں احتیاطی تدابیر

لندن ۴ر اکتوبر۔ سفارتی حلقہ کا ایک اہل الرائے جو گذشتہ ہفتہ بکارسٹ سے روانہ ہوا تھا بیان کرتا ہے۔ کہ تمام ملک میں عظیم سرگرمی پائی جاتی ہے اور تمام سرحدون پر بنظر احتیاط مناسب فوجی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ ناجائز طریق سے ٹرکی کو سامان حرب لے جانے کی مزید کوشش کا سد باب کیا گیا ہے۔ ایک آسٹروی جو قسطنطنیہ کو ایک مراسلہ لے جا رہا تھا اس کے پاس سے ۲۸ بم برآمد ہوئے اور بھاری صندوق برآمد ہوئے جنہیں رومانوی حکام نے ضبط کر لیا۔

یونان اور ریلون کا انتظام

لندن ۵ر اکتوبر۔ گورنمنٹ یونان مناستر سالونیکا ریلوے پر مقام کنالی تک سالونیکا قسطنطنیہ ریلوے پر مقام ادر بیلا زنگ اور اور نیٹ لاین پر جو سالونیکا سے اسکوب کو جاتی ہے مقام شیوگیلی تک قبضہ کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ ان میں سے پہلی اور تیسری لاین آسٹریون کے اور دوسری لاین فرانسیسیون کے اہتمام سے چل رہی ہے۔ گورنمنٹ یونان ان لائنون پر یونانی افسر مامور کرے گی۔

یونانی مجلس وزرا مستعفی ہو گئی

لندن ۶ر اکتوبر۔ اتھنز کا تار مظہر ہے کہ موسیو وینی زیلوس آج شاہ یونان کی خدمت میں باریاب ہوئے جس نے اوسے مطلع کیا کہ مجلس وزرا کی پالیسی پر کاربند نہیں ہو سکتا۔ اس پر موسیو وینی زیلوس نے استعفا دیدیا۔ موسیو وینی زیلوس نے ایوان میں شاہ یونان کے ساتھ اختلاف کی وجہ بیان کی جس پر وزرا کے تمام اراکین نے استعفا دیدیا۔

رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ شاہ کانسٹنٹائن نے ارکین مجلس وزرا کا استعفا منظور کر لیا ہے۔

اتھنز ۶ر اکتوبر۔ شاہ یونان اور سابق وزرائے یونان میں ایک کانفرنس ہوئی جس نے فیصلہ کیا کہ موسیو زیامس کی سرکردگی میں مخلوط مجلس وزرا مرتب کی جائے اور اس میں موسیو وینی زیلوس کو شامل نہ کیا جائے

بعد کا تار مظہر ہے کہ موسیو زیامس نے مجلس وزرا مرتب کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اس میں مخالف پارٹی کے لیڈر بھی شامل ہون گے۔

لندن ۶ر اکتوبر۔ فرانس کا ایک ہوائی تار مظہر ہے۔ کہ موسیو وینی زیلوس کے مستعفی ہو جانے سے واقعات نہیں بدل سکتے اور اتحادی سپاہ کے خشکی پر اترنے کی کارروائی عمل میں آ کر رہے گی لوگون نے عام طور پر اور برطانی سپاہ کا نہایت جوش سے خیر مقدم کیا ہے۔

اتھنز ۶ر اکتوبر۔ پالمال گزٹ کے ایک نامہ نگار نے موسیو وینی زیلوس سے ملاقات کی جس میں آخر الذکر نے بیان کیا کہ یونان اور سرویا کے معاہدہ کے بارہ میں شاہ یونان اور میرے مابین اختلاف رائے ہونے کی وجہ سے مستعفی ہونا یقینی اور مخلوط مجلس وزرا کا قیام اغلب تھا۔

بلغاریہ کی حالت

پٹروگراڈ ۶ر اکتوبر۔ ماسکو کے سرویٔ گرجا کے ہیڈ پادری کو خبر پہنچی ہے کہ بلغاریہ نے روسی مطالبات کو مسترد کر دیا ہے اور مقدونیہ کے متعلق سرویا کو الٹی میٹم بھیج کر ۲۴ گھنٹہ کے اندر جواب مانگا ہے۔

بلغاریہ کی طرف سے روسی الٹی میٹم کا جواب

پٹروگراڈ ۷ر اکتوبر۔ صوفیہ کا ایک تار مورخہ ۵ر اکتوبر مظہر ہے کہ بلغاریہ نے روسی الٹی میٹم کا جواب آج سہ پہر کو ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر روسی سفیر کے حوالہ کر دیا اور چونکہ یہ جواب ناقابل اطمینان تھا اس لیے روسی سفیر نے ڈاکٹر ریڈ وسلیوات کو پیام تعلقات منقطع ہو جانے کی اطلاع دیدی ولندیزی سفیر نے روسی اغراض کی نگہداشت اپنے ذمہ لی ہے۔

روسی سفیر کی روانگی

صوفیہ ۵ر اکتوبر۔ روس۔ برطانیہ فرانس اور اٹلی کے سفرا نے راہداری کے پروانے طلب کئے ہیں۔

پیرس ۷ر اکتوبر۔ سرویٔ وزیر مقیم صوفیہ نے کل صبح پروانہ راہداری طلب کیا۔

لندن ۷ر اکتوبر۔ روسی سفیر صوفیہ سے روانہ ہو گیا ہے۔

رومانیہ کی سرگرمی

اتھنز ۶ر اکتوبر۔ بکارسٹ کی خبرون سے پایا جاتا ہے کہ رومانیہ بہ نظر احتیاط غیر معمولی فوجی تدابیر اختیار کر رہا ہے بلغاریہ سرحد کی طرف فوج بھیج دی گئی ہے۔ اور مقام گیورجیو نہایت سرگرمی سے قلعہ بند کیا جا رہا ہے۔ بلغاری الاصل افسرون کو فوج میں شامل ہونے کے لیے بلایا گیا ہے۔ اور دیگر مستحفظ سپاہ کو بھی منتشر کر دینے کی بجائے بارکون میں ٹھہرا لیا گیا ہے۔

سرویا پر فوج کشی

لندن ۶ر اکتوبر۔ زیورچ کا تار مظہر ہے کہ کثیر التعداد آسٹروی اور جرمن سپاہ بوروس اور گلیشیا کی رزمگاہون سے واپس بلائی گئی ہے ٹرینسلوینیا کی راہ سے جنوبی ہنگری کو بھیجی جا رہی ہے۔ اور سرویا کے خلاف جارحانہ کارروائی میں شریک ہو گی۔

اتھنز کا تار مظہر ہے کہ وہان کے فرانسیسی سفیر نے سالونیکا میں اترنے والی فوج کے نام جو پیغام بھیجا ہے اس میں اس فوج کو سرویٔ مہم کے جیش سے خطاب کیا ہے۔ اور اس امر کا اعتماد ظاہر کیا ہے۔ کہ ان کا طرز عمل اس دوست دار علاقہ میں جہان سے گذر کر وہ اپنے بہادر حلیف کے علاقہ میں پہنچنے والے ہیں بہترین اثر چھوڑے گا۔

معاملات بلقان کے متعلق اٹلی کا رویہ

لندن ۶ر اکتوبر۔ رومہ۔ وزرا کی ایک اہم مجلس میں بیرن سینو نے معاملات بلقان کے متعلق ایتلاف اربعہ کے اتفاق پر زور دیا علاوہ ازین اس امر پر بھی بحث ہوئی کہ اٹلی کو اس جنگ میں کیا حصہ لینا چاہیئے۔

شاہ سیام

لندن ۷۔ اکتوبر لنڈن گزٹ میں شاہ سیام کے آنریری جنرل مقرر کئے جانیکا اعلان ہوا ہے۔

اٹلی و بلغاریہ

لندن ۷ اکتوبر۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ بیرن سونینو نے پروانہ راہداری بلغاری سفیر کے حوالہ کر دیا ہے۔

جدید مجلس وزرائے یونان

اتھنز ۷ اکتوبر۔ جدید مجلس وزراء مرتب ہو گئی ہے جس میں موسیو زیمس وزیر اعظم اور وزیر خارجہ موسیو گوناریس وزیر داخلہ موسیو ثانیتسس وزیر جنگ موسیو کونڈوکٹس وزیر بحر موسیو ڈریگومس وزیر مال موسیو تھیوٹوکس وزیر محکمہ تعلیم اور موسیو رالس وزیر عدالت مقرر ہوئے ہیں۔

وینی زیلوس کے حامی تعداد کثیر جدید گورنمنٹ کی تائید و حمایت کر رہے ہیں جس سے ان کا منشا یہ ہے کہ ایسے نازک وقت میں کسی قسم کی پیچیدگی رونما نہ ہونے پائے۔

گورنمنٹ یونان کا طرز عمل

لندن ۸ اکتوبر۔ اخبار "ٹائمز" نے آج سہ پہر کو اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ یونان نے اس امر کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ کہ وہ دول ائتلاف ثلاثہ کے متعلق فیاضانہ غیر جانبداری کا طرز عمل اختیار کرے گی۔

جرمنی اور بلغاریہ کا معاہدہ

لندن ۷ اکتوبر سالونیکا سے ایک فرانسیسی نامہ نگار نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ بلغاریہ کے ایک حامی جرمن اخبار کی تحریر کے مطابق جرمنی اور بلغاریہ میں معاہدہ طے پا گیا ہے جس کی رو سے بلغاریہ بعد میں اپنی ریلیں جرمنی کے حوالہ کر دے گا اور ۱ لاکھ جرمن فوج کے ساتھ ایک ساتھ سرویا پر حملہ کرے گا پھر اگر رومانیہ نے مداخلت کی تو جرمنی مزید ۲ لاکھ فوج سے اس پر بھی حملہ کرے گا اس امداد کے معاوضہ میں بلغاریہ کو بلغاری اور سروی مقدونیہ دلایا جائے گا اور آئندہ یونان کے ساتھ اپنے معاملات فیصل کرنے میں آزادی دیجائے گی۔

وارنا پر روسی گولہ باری

امسٹرڈم ۸ اکتوبر۔ کولون گزٹ کو برلن سے معلوم ہوا ہے کہ دو روسی کروزر وارنا پر زور سے گولہ باری کر رہے ہیں۔

روسی سفیر ہنوز صوفیہ میں موجود ہے۔ اور مرض اپنڈسائٹس سے صاحب فراش ہے۔

اتحادی سپاہ سالونیکا میں

لندن ۸ اکتوبر۔ میلان کے اخبار اسکولو کا نامہ نگار سالونیکا کا اتحادی سپاہ کے سالونیکا میں اترنے کی کیفیت قلم بند کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ بحیرہ اطلانطک میں آمد و رفت کرنے والے بڑے جہاز جنکے ہمراہ سامان حرب وغیرہ سے لدے ہوئے بار برداری کے چھوٹے جہاز تھے اور حفاظت کی غرض سے تباہ کن جہاز بھی ساتھ تھے صبح کے آٹھ بجے بندرگاہ میں داخل ہوئے جبکہ جنگی جہاز دہانہ کی حفاظت کر رہے تھے خشکی پر اترنے کی کارروائی ۹ بجے شروع ہوئی۔ یونانی جنڈارمہ کے سپاہی امن قایم رکھنے کے لیے موجود تھے گھاٹ پر ایک یونانی اور ۲ فرانسیسی کرنل اور ۲ سرویا کے سٹاف افسر موجود تھے گھاٹ کے سامنے یونانی باربرداری کے جہاز بھی پریڈس سے فوج لا کر لنگر انداز تھے جب پہلا فرانسیسی دستہ خشکی پر اترا تو اتھنز کے فرانسیسی سفیر نے ایک مخلصانہ پیغام سے اس کا خیر مقدم کیا۔ ½ ۹ بجے پہلی توپ اتاری گئی۔ سپاہیوں کی کمپنیاں جن کے آگے بگل نواز اور طبل نواز جا رہے تھے اپنے اپنے کیمپوں کو روانہ ہوئیں۔ اہل شہر خاموشی سے اس نظارہ کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور سپاہیوں کے ساز و سامان کی تعریف کر رہے تھے کیمپ میں چار برطانی سٹاف افسر سپاہیوں کا انتظار کر رہے تھے برطانیوں نے اونچی جگہ پر اور فرانسیسیوں نے نشیبی جگہ پر اپنے کیمپ نصب کر رکھے تھے۔ باربرداری کے جہازوں پر کئی ۷۵ کی ہاتھیاں تیز چلنے

والی توپیں گولہ بارود کا سامان اور گھوڑے بار تھے سالونیکا کے بازاروں میں چہل پہل نظر آتی تھی اور برطانی اور فرانسیسی افسر یونانی سپاہیوں کے میل جول کر رہے تھے۔

سرویہ پر فوج کشی غنیم دریا عبور کر گیا

لندن ۸ اکتوبر۔ سرویا کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے دریائے سیو کو بمقام پارک گروگا رسکی و زیبسرج مقامات او سٹرونیترا اور سکا نلیہ کے مقابل کی اور دریائے ڈینوب کو بلغراد کے گھاٹ اور مقام رامی سے عبور کر لیا ہے جو ہر اول بلغراد سے گزر کر آیا تھا کسی قدر تباہ کر دیا گیا اور کسی قدر گرفتار کر لیا گیا اور ۱۰۰ اسے زیادہ قیدی ہمارے ہاتھ آئے ان میں کچھ جرمن بھی تھے جن میں کے بعض اطالی محاذ سے اس طرف منتقل کئے گئے تھے۔ پارک زیبسرج اور رہیو گا کا میں غنیم کو شدید نقصان پہونچا اور اسے دریا کے کنارہ ہی پر محدود کر دیا گیا دیگر گھاٹوں پر لڑائی جاری ہے۔

ترکی میں یونانیوں پر سختیاں

پیرس ۸ اکتوبر۔ اخبار "طان" رقمطراز ہے کہ ترکی بلغاریہ کے معاہدہ کے بعد ترکی میں یونانیوں پر اور بھی زیادہ سختیاں ہونے لگی ہیں۔ یونانی زبان کی سب جگہ بندش کر دی گئی ہے اور کئی جگہ یونانی باشندے قتل کر دیے گئے ہیں اکثر یونانی ایشیائے کوچک کے اندرونی علاقہ کی طرف بھگا دیے گئے ہیں جہاں وہ موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

اتحادی فوج جو سالونیکا میں اتاری گئی

لندن ۹ اکتوبر۔ "ڈیلی میل" کو سالونیکا سے ۷ اکتوبر کا ایک پیغام بدین مضمون موصول ہوا ہے کہ اتحادیوں کی ۲۰ ہزار فوج جس میں ۵ ہزار برطانی ہیں مع توپ خانہ اور گولہ بارود بمعیت خشکی پر اتر چکی ہے۔ یونانی سرحد کی بلغاری فوج کو سروی سرحد کی طرف بڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ ۴ ہزار بلغاری فوج سے بھاگ گئے ہیں کیونکہ وہ روس کے خلاف لڑنے سے انکار کرتے تھے۔

سفرائے دول صوفیہ سے روانہ ہو گئے

صوفیہ ۹ اکتوبر۔ اتحادیوں کے نمائندے کل رات روانہ ہو گئے بادشاہ اور گورنمنٹ کے نمائندوں نے انہیں سٹیشن پر الوداع کہا۔

شاہ بلغاریہ نے روانگی سے قبل برطانی اور فرانسیسی سفرا کو شرف باریابی بخشا۔

امسٹرڈم ۸ اکتوبر۔ صوفیہ کا تار مظہر ہے کہ آج بلغاریوں نے مصطفےٰ سے دیدی غاچ تک ریلوے لائن کا چارج لے لیا اور اسی وقت ایک بلغاری ٹرین اس لائن پر روانہ ہوئی۔

سرویہ پر فوج کشی

امسٹرڈم ۱۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹروی اور جرمن سپاہ دریائے سیو کو دریائے ڈرینا کے دہانہ اور آئرن گیٹ کے درمیان عبور کر گئی۔

بلغاری سپاہ کا کمانڈر

امسٹرڈم ۹ اکتوبر۔ صوفیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ شاہ فرڈی ننڈ نے کل سہ پہر کو اراکین مجلس وزرا کو مطلع کیا کہ جنرل جیکو وزیر جنگ میدان جنگ کی فوج کے کمان افسر مقرر ہونگے۔

سالونیکا میں اتحادی سپاہ

لندن ۹ اکتوبر۔ سالونیکا میں اتحادی سپاہ کے اترنے کے متعلق اطالی بیانات سے پایا جاتا ہے کہ سپاہ نے کیمپ میں صف بندی توڑنے سے پہلے شہر کو سلامی دی اس کے بعد پھر صف بستہ ہو کر یونانی بارکوں کی طرف گئے جہاں انہوں نے نقارے اور بگل بجا کر پھر شہر کو سلامی اتاری۔

سرویوں نے اتحادی سپاہ کا جو سالونیکا سے آ رہی تھی نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور ان پر پھولوں اور پھلوں کی بوچھاڑ کی۔

یونان کی غیر جانبداری

پیرس ۸ اکتوبر۔ اتھنز کی نیم سرکاری اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ جدید مجلس وزراء نے شاہ یونان کی خواہش کے مطابق کامل غیر جانبداری قایم رکھنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ سنا ہے کہ شاہ یونان نے اعلان کیا ہے کہ میرا کسی سلطنت سے برسر پرخاش ہونے کا منشا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رائے میں۔ یونان سروی یونانی عہدنامہ کی روسے سرویا کو بحالات موجودہ مدد دینے کا پابند نہیں۔ درحقیقت اس کی پالیسی موسیو دینی زیلوس کے بالکل خلاف معلوم ہوتی ہے۔

جرمنی آسٹریا اور بلغاریہ کی خفیہ معاہدہ کی شرائط

اتھنز ۱۰ اکتوبر۔ اخبار پیرس کو اطلاع ملی ہے کہ جرمنی آسٹریا اور بلغاریہ میں ۱۷ جولائی کو ایک خفیہ عہدنامہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کی روسے بلغاریہ کو شریک جنگ ہونے کے معاوضہ میں ترکی بلغاریہ کے حوالہ کردیا جائے گا۔ اور اس کے علاوہ البانیہ تمام سروی یونانی مقدونیہ اور جدید سرویہ نیز سالونیکا اور حوالہ بھی اسے دئے جائینگے۔

۱۱ اکتوبر۔ اتھنز کے برطانی سفیر نے اس خفیہ عہدنامہ کی نقل جس کا اخبار پیرس نے حوالہ دیا ہے موسیو زیمس کے حوالہ کردی ہے۔ کل اس پر یقیناً بڑے زور شور سے بحث کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ دینی زیلوس کی پارٹی کے لوگ برسراقتدار گورنمنٹ کو صرف اسقدر ووٹ دینگے جو صرف اوس کے شکست سے بچنے کیلئے کافی ہوں۔

تسخیر بلغراد کی افواہ

ایمسٹرڈم ۱۱ اکتوبر۔ آسٹریا کی ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں نے شہر بلغراد (پایۂ تخت سرویا) پر قبضہ کرنے سے پیشتر شہر کے بازاروں میں خونریز جنگ وقوع میں آئی۔ جرمنی کی سرکاری اطلاع میں صرف جنگ کے وقوع میں آنے کا تذکرہ ہے۔

عید قربان

عید قرباں کا زمانہ آپہونچا۔ نیک دل پاکباز مسلمان جنکو خداوند عالم جل جلالہ نے وسعت دی ہے۔ بتوفیق الہی فریضۂ خداوندی کی ادا میں دل وجان سے مصروف ہوں گے اور جنپر از روئے احکام شریعت قربانی فرض نہیں ہے وہ بھی کوشش کرینگے کہ اُن لکھوکھا حجاج بیت اللہ وزائرین حرم محترم مکہ کی (جو جان عزیز کے فدیہ میں اضحیہ پیش کرکے سنتہ ابراہیمی علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کے ادا کرنے میں اپنے اخلاص ومحبت وجذبۂ عشق الٰہی کا ثبوت دینے کیلئے تیار ہونگے) مشابہت پیدا کرنے کیلئے بطور نفل قربانی کو اپنی سعادت وفلاح کا ذریعہ سمجھیں۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ سوائے شاذ افرادکے کل مسلمان کھالوں کی قیمت کا بھی صدقہ کرتے ہیں ایسی حالت میں کہ جب مسلمان لکھوکھا روپیہ کا صدقہ کرنے کے لئے دلی شوق ورغبت سے آمادہ ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم بہترین مصرف کو اُن کے سامنے پیش کریں۔ اور اون کا فرض ہے کہ اس تجویز کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

علوم دین مسلمانوں کے تمام امید آخرت کا مدار ہیں اسلئے اسلامی مدارس کی خدمت اُن کا فرض اولین ہے اور یہ بھی تسلیم شدہ ہے کہ

ہو دار العلوم دیوبند

اپنی قدامت۔ عظمت۔ عموم فیض رسانی کے لحاظ سے مسلمانوں کا دینی مرکز ہے۔ اسلامی مدارس کا اصل اصول ہے۔ دیوبند اون تو ایسا مقام نہیں جہاں کے باشندے تنہا اوسکی ضروریات کو پورا کرسکیں۔ دار العلوم کے متعلق ایسی جائداد نہیں جو اس کے مصارف کا تکفل کرسکے۔ اسکے علاوہ تمام ہندوستان بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا اوس سے تعلق ہے۔ ہر جگہ کے طلبا اوسکی طرف رجوع کرتے ہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمان اُس کے استحکام وبقا کو اپنا فرض نہ سمجھیں۔ ایسی حالت میں ہمکو دعوے کے ساتھ یہ درخواست پیش کرنیکا حق حاصل ہے کہ اس وقتی صدقہ میں دار العلوم کا حق فائق سمجھا جائے اس لئے

ہماری درخواست ہے کہ

جس مقام پر کوئی اسلامی مدرسہ یا اسلامی دینی انجمن ہے جہاں صدقہ کا روپیہ ٹھکانے لگتا ہے ایسے مقامات پر اگر اس قسم کے روپیہ کے چار حصہ کرکے ایک چہارم دار العلوم کیلئے اور تین چہارم مقامی مدارس اور فقراء ومساکین کیلئے رکھہ لئے جائیں۔ اور جہاں کوئی ایسا مدرسہ یا انجمن نہیں ہے وہاں سے بقدر حصہ دار العلوم میں بھیجدیا جائے تو ایک طرف دار العلوم کے اُس حق سے جو جملہ اہل اسلام پر ہے سبکدوشی ہوگی۔ دوسری جانب دار العلوم کو اپنی حالت سنبھالنے اور رفتار کو قایم رکھنے میں بیش از بیش امداد ملیگی۔

دار العلوم میں اس روپیہ سے درسی کتب خریدی جاتی ہیں۔ طلبہ مسافرین کی خدمت گذاری کیجاتی ہے اور یہ اتنا بڑا صدقہ جاریہ ہے کہ جبتک کتابیں موجود ہیں یا وہ طلبہ جنپر یہ روپیہ خرچ کیا گیا خود یا اُنکے فیض یافتہ موجود ہیں دینیوالوں کو برابر ثواب پہنچتا رہے گا۔

اگر مسلمان ذرا غور فرمائیں تو یہ بھی ظاہر ہے کہ دار العلوم میں یہ صدقہ یا اور صدقات کا بھیجنا عین مقامی خدمت ہے۔ کیونکہ دار العلوم میں جسقدر طلبہ ہیں وہ دوسرے ہی مقامات کے ہیں خاص دیوبند کے باشندے نہیں ہیں۔ علاوہ طالبعلم دینی ہونے کے وہ مسافر بھی ہیں اور مسافر وابن السبیل مصارف صدقہ کے اصناف میں بنص قرآنی داخل ہیں۔

اگر ہر جگہ کے مسلمان مقامی ضرورتوں کو دار العلوم کیخدمت پر مقدم سمجھیں تو یہ ہمکو بتلا دینا چاہیئے کہ دار العلوم جو ہندوستان کا دینی مرکز اور امور شرعیہ کا مرجع ہے اُسکے بقاء واستحکام کی صورت کیا ہے اور وہ کون ہے جو اس کی ضروریات کا متکفل سمجھا جائے۔ اسلئے ہم کو کامل توقع ہے کہ مسلمان اس طرف ضرور توجہ فرماکر صدقہ کا اجر اور علم دین کی بقا واستحکام کا اجر حاصل کرکے واللہ یضاعف لمن یشاء کے مصداق میں داخل ہونگے۔ وما علینا الا البلاغ واللہ ولی التوفیق۔

خادم اہل اسلام:۔ بندہ محمد احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

مقامی حالات

رویت ہلال:۔ ۱۰۔ اکتوبر کو بروز اتوار اکثر آدمیوں نے اور اسٹاف مدینہ نے بھی بعد مغرب اچھی طرح نہایت صاف طور پر چاند دیکھا۔ لہذا بجنور میں ۲۰۔ اکتوبر کو عید الضحیٰ کا دن ہوگا۔

۱۴۔ اکتوبر کا روزانہ زمیندار بھی رقمطراز ہے کہ "جناب خواجہ عبد العزیز صاحب نے لودیانہ سے۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ دہلوی نے کسولی سے۔ اور جناب سردار بیگ صاحب نے نتھا گلی ضلع ہزارہ سے ۱۰۔ اکتوبر (یکشنبہ) کو رویت ہلال ذی الحجہ کی تائید میں خطوط تحریر فرمائے ہیں۔

قبول اسلام:۔ یکم اکتوبر کو بروز جمعہ جناب منشی مولوی اکبر شاہ خانصاحب کا نجیب آباد میں بعد مغرب عبد الغفور خانصاحب کے مکان پر جو لکچر ہوا تہا اس میں چند آریہ صاحبان بھی شریک تھے اور مسلمانوں کا اچھا مجمع تہا۔ اُس میں منشی چندر پرکاش صاحب آریہ کو اون کی خواہش کے مطابق خاتمۂ لکچر پر اونکے اعتراضات کے جوابات دیکر اکبر صاحب نے کچھ ایسی تسلی فرمائی کہ وہ بفضلہ تعالیٰ مشرف باسلام ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

خریداران مدینہ میں سے جن صاحب کا اخبار خدانخواستہ اگر کسی ہفتہ نہ پہونچے تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار فرماکر فوراً مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد کو پرچہ مفت نہ ملیگا۔
منیجر

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از جناب مولوی محمد عبدالعلیم خاں صاحب بھونگامی)

چونکہ اطمینان تھا کہ قرآن پاک کو عمرؓ جس وقت سُنیں گے ضرور اُنکا دل سچائی کی حمایت میں بول اُٹھیگا۔ کیونکہ یہ ابوجہل وغیرہ کفار قریش کی طرح ہٹ دھرم اور ضدی واقع نہ ہوئے تھے بلکہ نہایت معاملہ فہم اور طبیعت میں انصاف پسند تھے صحابی رسول اللہ صلعم نے نکل کر قرآن مجید کی سورہ "طٰہٰ" کا پہلا رکوع سُنایا عمرؓ قرآن سن رہا تھا۔ اور بے اختیار رو رہا تھا۔ غرض قرآن کی تاثیران کو اب واپس کب جانے دیتی تھی، نبیؐ اور قرآن پر ایمان لے آئے۔ جو گھر سے قاتل بنکر نکلا تھا وہ جان نثار بن گیا۔ آگے چلکر اُن کا لقب فاروق اعظمؓ پڑتا ہے۔ ماشاءاللہ کیا اکسیر تھی آہن زنگ آلود کو آن واحد میں کندن اور خالص طلا بنا دیا۔

اس وقت تک مسلمان بیچارے چھپ چھپا کر گھروں میں نماز پڑھتے تھے عمرؓ کے مسلمان ہونتے ہی اُن کے ساتھ کعبہ میں نماز پڑھنے لگے کافر یہ دیکھکر اور زیادہ جلے اور مسلمانوں کو تکلیف دینے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی اور نبیؐ کے ساتھ بھی گستاخی سے پیش آتے تھے

جب کفار نے دیکھا کہ ایسی اذیتوں اور تکلیفوں پر بھی نبیؐ اپنی تعلیم پر قایم ہے اور بے نظیر جراۤت اور ان تھک محنت سے اپنا کام کئے جاتا ہے تو اُنہوں نے دوسری چال چلی اور ماہ محرم ۷ سنہ نبوت بنو ہاشم (جو نبیؐ کا قبیلہ ہی) مسلمان نہونے کی صورت میں بھی محمد صلعم کا ساتھ نہ چھوڑا تھا اُن سے ناطہ رشتہ منقطع کرنا چاہیئے، اور انہیں گلی بازار میں پھرنے اور سودا سلف کی خرید و فروخت سے باز رکھا جاوے۔ غرض اس کے متعلق قریش میں ایک معاہدہ لکھا گیا اور کعبہ پر لٹکایا گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکا قبیلہ گھر بار چھوڑنے اور پہاڑ کی گھاٹی میں محبوس رہ کر زندگی کے دن کاٹنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ قریش نے اجناس خوردنی کا جانا بھی بند کر دیا۔ اب بنو ہاشم کے بچے بھوک کے مارے اس قدر رویا کرتے کہ اُن کی آواز گھاٹی کے باہر تک سنائی دیتی۔ تین برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے خاندان نے اسی طرح کاٹے، اور جو مسلمان تھے وہ بھی قیدی بنکر اپنے گھروں میں رہنے لگے۔ حج کے دنوں میں نبی صلعم اس گھاٹی سے باہر نکلا کرتے۔ اور لوگوں کو خدا پر ایمان لانے کا وعظ سنایا کرتے تھے، کیونکہ یہی ایام مکہ میں امن کے سمجھے جاتے تھے۔ کفار بھی ان دنوں لڑائی لڑنا حرام جانتے تھے کم بخت ابولہب صبح سے شام تک نبی صلعم کے پیچھے پیچھے پھرا کرتا۔ اور کہا کرتا لوگو یہ دیوانہ ہے اس کی بات نہ سنو جو کوئی اس کی بات سُنے گا اور مانے گا وہ تباہ ہو جائیگا۔ مگر آپ کی زبان خدا کے احکام مخلوق کو پہنچانے میں کبھی خاموش نہ ہی

تین برس تک نبی صلعم نے اس سختی کو نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا جب اِن کافروں نے گھاٹی پر سے پہرے اُٹھا لئے، اور دیمک نے ان کے معاہدہ کا کاغذ کھا لیا جو کعبہ پر لٹکایا گیا تھا۔ تب نبی صلعم باہر نکلے اور پھر وعظ کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک روز خبر پاتے ہی کہ مشرکین سردارِ مکہ مسجد الحرام میں بیٹھے ہیں وہاں تشریف لے گئے۔ آپ کو دیکھتے ہی ابوجہل نے ازراہ تمسخر کہا "کہ عبد مناف والو دیکھو تمہارا نبی آ گیا"

عتبہ بن ربیعہ بولا ہمیں کیا انکار ہے ہم میں سے کوئی نبی بن بیٹھے کوئی فرشتہ کہلائے نبی صلعم یہ سُنکر لوٹ کر اُن کے پاس آئے پہلے عتبہ سے فرمایا "عتبہ تم نے خدا اور رسولؐ کی کبھی حمایت نہیں کی تو اپنی بات کی پیچ پر اڑ رہا ہے۔

پھر ابوجہل سے فرمایا "تیرے لئے وہ وقت قریب آرہا ہے کہ تو تھوڑا ہنسیگا اور بہت روئیگا"۔ پھر قریش سے فرمایا "تمہارے لئے وہ وقت قریب آرہا ہے کہ جس دین کا تم انکار کرتے ہو آخر ش اُس میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۰ سنہ نبوت میں نبی صلعم اور مسلمانوں کو دو بڑے صدمے اور غم اُٹھانا پڑے ایک ابوطالب والد حضرت علیؓ کے انتقال کا جنہوں نے نبی صلعم کو اپنے بچوں کی طرح تربیت کی تھی۔ اور آپؐ کی اشاعت اسلام میں بڑی مدد کی تھی اور آپ کے حد درجہ شفیق اور حامی تھے دوسرے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اسی سال انتقال ہوا۔ اِسی وجہ سے مسلمانوں میں یہ سال غم کا سال مشہور ہے۔ کیونکہ اسلام پر سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا سایہ اُٹھ جانا حد درجہ ملال کا باعث ہوا۔ سیدہ مرحومہ نے حضرت کو تبلیغ و اشاعت اسلام میں بڑی مالی امداد پہنچائی تھی۔ اور سارا مال اپنا اسلام کی اشاعت میں صرف کر دیا تھا۔ اور سب سے پہلے مسلمان ہونے کے سبب آپکا درجہ بلند تھا۔ فرشتے آکر حضرت بی بی کو خدا کا سلام پہنچایا کرتے تھے۔ غرض آنحضرت صلعم کو اُن کی رحلت کا رنج اور غم حد درجہ پہنچا ہے۔ اِس لئے کہ یہ بی بی آپؐ کی نہایت دوست ہمدرد اور بڑی رفیق تھیں۔ جب یہ دو قوت بازو آپکے جاتے رہے تو قریش نے آپ کو اور ستانا شروع کیا۔ ایک دفعہ ایک شریر نے آپؐ کے سر پر کیچڑ ڈال دیا آپ اسی طرح دولت خانہ میں داخل ہوئے نبیؐ کی بیٹی اُٹھیں وہ سر دُھلاتی جاتی تھیں، اور روتی جاتی تھیں آپؐ نے فرمایا "بیٹی تم کیوں روتی ہو تیرے باپ کی حفاظت خدا خود فرمائے گا۔ اگرچہ ابوطالب کا سہارا جاتا رہا اگرچہ خدیجہؓ جیسی پیاری بیوی جو مصیبتوں اور تکلیفوں میں نہایت غمگسار تھی جدا ہو گی مگر نبی صلعم نے زیادہ جوش سے وعظ کا کام شروع کر دیا۔

چنانچہ تھوڑے دنوں بعد ہی نبیؐ خدا مکہ سے نکلے اور بیرون جات کے وعظ کو تشریف لے گئے۔ نبی صلعم کے ساتھ اس سفر میں صرف زید بن حارثہ تھے مکہ اور طائف کے درمیان جتنے قبایل تھے سب کو وعظ فرماتے توحید کی منادی کرتے ہوئے نبی صلعم پا پیادہ طائف جا پہنچے، طائف میں بنو ثقیف آباد تھے۔ سر سبز ملک اور مرد پہاڑ پر رہنے کے سبب اُن کے غرور کی کوئی حد نہ تھی۔ عبد مسعود، حبیب تینوں بھائی وہاں کے سردار تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ان ہی سے ملے اور اُنھیں اسلام کی دعوت فرمائی، اُن میں سے ایک بولا "میں کعبہ کے سامنے داڑھی مُنڈا دوں اگر تجھے اللہ نے رسول بنایا ہو۔ دوسرا بولا کیا خدا کو تیرے سوا۔ اور کوئی رسول بنانے کو نہیں ملا جسے چڑھنے کو سواری بھی میسر نہیں اُس کو رسول بنانا تھا کسی سردار یا حاکم کو بنایا ہوتا جس کا کچھ اثر بھی پڑتا۔

تیسرا بولا میں تجھ سے کبھی بات ہی نہیں کرنے کا کیونکہ اگر تو خدا کا رسول ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تب تو یہ بہت اندیشہ ناک بات ہے کہ میں تیرے کلام کو رد کروں اگر تو خدا پر جھوٹ بولتا ہے تو مجھے شایاں نہیں کہ تجھ سے بات کروں"۔

نبیؐ اللہ نے فرمایا اب میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات اپنے ہی پاس رکھو ایسا نہو کہ یہ خیالات دوسرے لوگوں کے ٹھوکر کھانے کا سبب بن جائیں۔

اللہ کے رسول نے وعظ کہنا شروع کیا۔ ان سرداروں نے اپنے غلاموں اور شہر کے لڑکوں کو سکھلا دیا وہ لوگ وعظ کے وقت نبی صلعم پر اتنے پتھر پھینکتے کہ حضور لہو میں تر بتر ہو جاتے، لہو بہ کر جوتے میں جم جاتا۔ اور وضو کے لئے پاؤں سے جوتا نکالنا مشکل ہو جاتا۔۔

(باقی آیندہ)

حوادث و اخبار

مولود مسعود۔ تمام قوم کو یہ سنکر بیحد خوشی ہوگی کہ مسٹر سید راس مسعود کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ ایک سال کا عرصہ ہوا کہ سید راس مسعود کی شادی جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی تھی۔ ہم مسٹر سید راس مسعود صاحب اور جناب صاحبزادہ صاحب دلی مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا بچے کو صاحب عمر اور صاحب اقبال کرے اور اپنے نامور اسلاف کی طرح وہ بھی قوم کے لیے مایۂ ناز ہو۔

میسرز محمد علی اور شوکت علی۔ گمان غالب ہے کہ اوایل اکتوبر میں مسٹر سریندرا ناتھ بنرجی اور مسٹر قمر الہدے اجلاس کونسل میں میسرز محمد علی اور شوکت علی کے متعلق متعدد سوالات پیش کرینگے۔ مسٹر مدن موہن مالوی کا بھی ان سوالات میں حصہ لینا ممکن ہے۔ ابھی وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ راجہ محمود آباد اس میں حصہ لینگے یا نہیں۔ (رسالت)

گائیں ذبح نہ ہونگی۔ احمد آباد سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اس علاقہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے جو قحط پڑ گیا ہے اس کو مد نظر رکھکر اس علاقہ کے بہت سے کسانوں نے اپنے جانور فروخت کرنے شروع کردیے ہیں۔ گائے اور بیل کے زیادہ خریدار قصاب ہی ہوتے تھے جو انہیں ذبح کرنے کے لیے خریدتے تھے۔ مسئلہ گاؤکشی کو بند کرنے کے خیال سے احمد آباد کے چند ہندو رئیسوں نے کسانوں کی امداد کے لیے ایک فنڈ مقرر کیا ہے اور اس میں چندے دیئے ہیں سیٹھ مانک لال ۲۵ ہزار مسٹر لیپت بھائی ۱۱ ہزار۔ مسٹر انبالال ۱۰ ہزار۔

ایک پل بہ گیا۔ مدراس سے ۲۷ ستمبر کو یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ڈروجی ریلوے اسٹیشن کے قریب جو ریل کا پل تھا۔ کثرت بارش کی وجہ سے بہ گیا اور ایک مسافر گاڑی بھی پٹری سے اتر گئی۔ گاڑی کے پٹری سے اتر جانے کی وجہ سے گارڈ کو شدید چوٹ آئی۔

شب پور کے ڈاکہ میں گرفتاریاں ۱۲ اشخاص جو ڈاکہ شب پور کے مجرم بنائے جاتے ہیں۔ یکم اکتوبر کی شب کو موضع پیرو اسنفانی واقع ضلع بردوان میں گرفتار کیے گیے ہیں ان کے پاس ریوالور تھے۔ باقی ملزم کو جنگل میں چھپ گیے کل صبح بتھواداری میں کلکتہ سے ایک بھاری پارسل پہونچا اسے مشتبہ سمجھ کر روک لیا گیا تھا۔ کھولنے سے معلوم ہوا کہ اس میں ڈاکوؤں کے بیئے کارتوس ہیں مال مسروقہ کا اندازہ ۵۰ ہزار روپیہ سے لے کر ایک لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ تک کیا جاتا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر۔ تازہ ترین پنجاب گزٹ میں اعلان ہوا ہے کہ سول سکریٹریٹ کا دفتر ۱۴۔ اکتوبر کی شام کو شملہ میں بند ہو جائے گا اور لاہور میں ۱۸۔ اکتوبر کی صبح کو بروز پیر کھلے گا معمولی خطوط جو ۱۱۔ اکتوبر کی شام تک شملہ نہیں پہونچ سکتے۔ لاہور کے پتہ پر بھیجنے چاہئیں ضروری خطوط اور تار (باستثنا ان تاروں کے جو چیف سکریٹری گورنمنٹ پنجاب کے نام ہوں) جو ۱۴۔ اکتوبر کی شام تک نہیں پہنچ سکتے۔ لاہور ہی بھیجنے چاہیں چیف سکریٹری گورنمنٹ پنجاب کے نام تار اور نیم سرکاری خطوط ۱۶۔ اکتوبر تک شملہ بھیجنے جاسکتے ہیں۔ اس کے بعد نہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کیمپ کے پتہ پر بھیجا جائے

بمبئی میں مستعمل نوٹوں کی بندش۔ کرنسی آفس بمبئی کے کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی کے کرنسی آفس سے کرنسی نوٹوں کا دوبارہ اجرا بند کردیا گیا ہے۔ جو لوگ سرکاری سکہ یا مستعمل نوٹوں کے بدلہ میں نوٹ لینے کے لئے درخواست کریں گے ان کو نئے نوٹ دئیے جائیں گے۔ یہ طرز عمل گورنمنٹ ہند کی جدید پالیسی کے مطابق اختیار کیا گیا ہے کہ جب ایک دفعہ مستعمل نوٹ خزانہ میں آجائیں تو انہیں دوبارہ جاری نہ کیا جائے۔

پریزیڈنٹ ولسن کی نسبت قرار پاگئی۔ لندن ۷ ستمبر۔ واشنگٹن کا مظہر ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن نے مسز نارمن گالٹ کے ساتھ اپنی نسبت قرار پا جانے کا اعلان کیا ہے شادی کی رسم غالبا ماہ دسمبر میں عمل میں آئیگی

کوٹلہ بھٹیاں کے ڈاکہ کا مقدمہ۔ کوٹلہ بھٹیاں کے ڈاکہ کا مقدمہ ۱۲۔ اکتوبر کو میجر نکولس اڈیشنل سشن جج ملتان کی عدالت میں شروع ہوگا۔ اس مقدمہ میں کل ۲۵ ملزم ہیں۔ جن میں سے ۶ تا حال روپوش ہوں۔ باقی ملزموں کے خلاف کارروائی شروع ہوگی۔

کلکتہ میں گرفتاریاں حال ہی میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شب پور کے ڈاکہ میں جن لوگوں نے حصہ لیا تھا ان میں سے پانچ ملزم ضلع ندیا میں پکڑے گئے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پانچوں ملزم کلکتہ کالج کے طالب علم ہیں۔ اسی پر خفیہ پولیس نے ان میں سے تین ملزموں کے مکانوں کی تلاشی لی جہاں انہوں نے اور چار نوجوان طالبعلموں اور ایک مدرسہ کے مدرس کو جن کا تعلق اس ڈاکہ سے بعد میں ثابت ہوا گرفتار کیا۔

مہمندی شدید نقصان کیساتھ پسپا کیے گئے شملہ کے تازہ تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ بروز جمعہ شبقدر کے قریب کامیاب جنگی کارروائی وقوع میں آئی اور مہمندی شدید نقصان کے ساتھ پسپا کردیے گئے۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس بصدارت جسٹس عبد الرحیم پونہ میں منعقد ہوگا اور چونکہ امید ہے کہ اوسوقت تک یونیورسٹی کے متعلق کوئی قطعی رائے قایم ہوچکے گی اس لئے یقین ہے کہ مجمع اچھا ہو۔

بیس سال یا اس سے زیادہ عمر کے طلبا پر سکول کی دروازی بند حلقہ جالندھر کے انسپکٹر آف سکولز نے اپنے حلقہ کے تمام سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے نام یہ حکم جاری کردیا ہے کہ ۲۰ سال یا اس سے زیادہ عمر کے جسقدر طلبا ہیں۔ وہ سب خارج کردیے جائیں۔ یہ سختی اس حالت میں اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ چند ماہ بعد امتحان انٹرنس میں شامل ہونیوالے طلبا بھی سکولوں سے خارج کیے جائینگے اس سختی کا اندازہ زیادہ تر وہ طلبا کر سکتے ہیں جو اپنی کامیابی کی امید پر دن رات ایک کررہے تھے۔ یا اس کے والدین جو اپنے بچوں کی کامیابی کی امید پر اس وقت تک اپنا پیٹ کاٹ کر انہیں خرچ بھیجتے رہے ہیں۔ حکام بالا کو اسطرف فوری توجہ مبذول فرمانی چاہیئے۔ کم از کم ان بدقسمت طلبا پر رحم فرمانا چاہیئے جو چند ماہ بعد امتحان انٹرنس میں شامل ہونے والے ہیں۔

بنگال و پٹنہ کی ہائیکورٹ۔ بقول انڈین ڈیلی نیوز سکریٹری آف سٹیٹ ہند نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہائیکورٹ کلکتہ میں ججوں کی تعداد ۱۲۔ اور ہائیکورٹ پٹنہ میں ۶ تک محدود رہے گی۔

مقدمہ کیننگ کالج لکھنؤ۔ المیزان بحوالہ اودہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ کیننگ کالج کے معاملہ میں مسٹر لویٹ کمشنر نے پرنسپل کیننگ۔ کالج کے ذریعہ سے طلبا کو ہدایت کی ہے کہ اونہیں تیز مزاجی اور اشتعال سے کام نہ لینا چاہیے تھا اسی طرح مسٹر مرنی رزرو انسپکٹر کو اسبات پر سرزنش کی گئی ہے کہ انہوں نے ادائے فرائض میں مناسب سمجھداری سے کام نہیں لیا۔ مسٹر بمفلیڈ دوسرے انسپکٹر کی برخاستگی کی رائے دی گئی ہے۔ دو ہیڈ کانسٹبل برخواست کیے گئے ہیں اور نیاز علی کو تین ماہ قید سخت کی سزا تجویز ہوئی ہے ابھی تک سرکاری طور سے کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے اس لیے یہ خبر تصدیق طلب ہے

قانون تحفظ ہند کا اطلاق۔ ضلع بنارس میں قانون تحفظ ہند کی دفعات ۴ لغایت ۱۲ کا نفاذ ہوگیا ہے۔

افسانۂ اسلاف

(از جناب محمد حسین صاحب شیرکوٹی)

جب کہ انسان کا دنیا میں ہوا خلق وجود / ساتھ ہی ساتھ میں اصلاح کو مذہب آیا
اپنے معصروں میں پیری کو ہر ایک مذہب کے / شرفِ انسانی کا ہر وقت میں تمغہ پایا
دین اسلام مگر سب کے مقابل بڑھکر / سارے عالم کی تھا اصلاح کا دعویٰ لایا
صادق ہر قول کو اور فعل کو دنیا کے لئے / جان نثاروں نے اُسکے وہ کر دکھلایا
واقعہ پہلا ہے ایک پیش بطور تمثیل / دین اسلام کا تھا رنگ جب اصلی آیا
ہیبت و عظمت وفاروق نے دیکھو ہرگز / تھا نہ پالیسی و حکمت سے یہ رتبہ پایا
تھی نہ پروائے حکومت نہ خیالِ دولت / تھا یہ منظور کہ ہو عدل کا بھاری پایا
نقض عہد اور امانت میں خیانت کرنا / اہلِ اسلام کے دل میں نہ کبھی تھا آیا
جرم اُس وقت میں ایک مرد مسلماں سے ہوا / سہوِ انسانی سے تھا اُس نے یہ دھوکا کھایا
کر گرفتار عدالت میں اُسے جب لائے / قابلِ موت عدالت نے اُسے ٹھہرایا
بولا منظور خوشی سے ہے مگر فکر یہ ہے / مالِ امانت کا میرے پاس تھا کچھ رکھوایا
مال ہے چند یتیموں کا امانت میرے پاس / کیسے پہنچے گا اُنہیں غم یہ کہ دلبر چھایا
اس لئے میری عدالت سے یہ خواہش ہے کہ اگر / حکم ایک دن کی جو مہلت کا جو میں نے پایا
سونپکر اُن کی امانت کو میں واپس آؤں / جی چراتا نہیں مرنے سے نہ ہوں گھبرایا
حکم صادر ہوا منظور ہے خواہش تیری / کوئی ضامن ہو اگر پیش عدالت لایا
جب ملا حکم عدالت سے یہ اُسکو تو خیال / سارے مجمع کی طرف اُس نے بہت دوڑایا
حسرت و غم ہوا چہرہ سے نمایاں اُس کے / اپنا۔ بیگانہ وہاں اُس نے جو سکو پایا
گرچہ سب غیر تھے پر کیسے یہ ہوتا ممکن / ایک مسلم کا نہو مطلب دل بر آیا
مجمع عام سے بوذر نے کہا یوں بڑھکر / میں ہوں ضامن ترا کیوں کسلئے تو کملایا
پا کے مہلت وہ چلا گھر کو عزیزوں کو بلا / اپنا یہ ماجرا سب اُن سے وہاں دُھرایا
بعدہٗ دے کے امانت کو یتیموں پہ گیا / اور تجسس سے بہت دیر میں اُنکو پایا
سونپ کر اُنکو امانت چلا مقتل کی طرف / مگر اس دیر نے ہنگامہ یہاں مچوایا
گو ابوذر تھے صحابیِ رسولِ برحق / اور اصحاب میں تھا رتبہ بھی اعلیٰ پایا
ہو گئی دیر تو اُن کو ہی بجائے ملزم / کی رعایت نہ عدالت نے پکڑ بلوایا
ایسی مہمل میں لگی حکم کی تعمیل میں دیر / چیرتا بھیڑ کو اتنے میں وہ مجرم آیا
اور کہا گرچہ میں جان اپنی بچا سکتا تھا / نقض سے عہد کے لیکن میں بہت گھبرایا
سن کے یہ مدعی مجمع سے نکل کر بولا / سبق عفو ہے مذہب نے ہمیں سکھلایا
اسلئے اب میں نہیں چاہتا ہوں اُس سے قصاص / ہو رہائی اسے دعوی سے میں ہوں بھر پایا
یہ تھی اسلام کی تعلیم حقیقی دیکھو / اس سے تھا مذہب اسلام کا اعلیٰ پایا
وائے افسوس کہ اب ہم نے بقولِ حالی / نہ کسی بات میں اسلام سے لگا کھایا
ہاں مگر لیڈروں اور رہبرِ مذہب نے / جلسوں انجمنوں میں جہاں موقع پایا
ہر جگہ اپنے مضامیں کو اخباروں میں / کارناموں کو اسلاف کے سب جتلایا
شیخی کہتے ہیں حریفانِ مقابل ہنس کر / پدرم بود شہنشاہ سے صادق آیا

اپنے اسلاف کا یہ تذکرہ کرتے ہو
تم نے بھی اس کا کوئی حصہ بھلا کر پایا

اشتہار دینے والون کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا علما کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے انکی نظر سے گذرنیکا بھی فخر حاصل کرتا ہے طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	دو بار	ایک بار
پورا صفحہ	۱۲۰	۶۰	۳۴	۱۸	۱۰	۶
نصف صفحہ	۹۵	۴۲	۲۵	۱۰	۶	۴
نصف کالم	۳۵	۲۲	۱۵	۶	۴	۲

پتہ محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالونپر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہوجاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے۔ رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس ۲ ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس ۱؎ محصولڈاک بذمہ خریدار وی پی طلب فرمائے

پتہ

حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی ۳ بمبئی۔

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائین لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیون نہو ایک گولی معدہ کے ہمراہ کھانے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کردین ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیون کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ۱؎ تین بکس ایک ساتھ لینے پر للعہ

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولون کی روح سے اسکو ولایت کے ڈاکٹرون نے ابھی ابھی بناکر بھیجا ہے۔ رات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہوجاتی ہے سینلا کے داغ جھائیں چھیپ اور چہریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہوجاتا ہے انکو مٹاکر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگاکر تھوڑی دیر کے لیے چمڑی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

پتہ روبیش چندر اینڈ گوسوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً رفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوا ہے اس سے فوراً قلع قمع ہوجاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازین یہ شربت جملہ فساد خون۔ بواسیر۔ تبخیر۔ مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں اون کے لیے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچون کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے۔ بائین ہمہ فی بوتل ۳ خورد شیشی دو اونس ۲؎ ایک اونس ۱؎

ملنے کا پتہ

حکیم محمد محسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی و قوت بخشنے والی عجیب گولیان

یون تو اس زمانہ میں اشتہارون کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضا رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہوکر علاج کرتے تھک گئے ہون تو ایک بار ہماری اتنگ نگرہ گولیان ضرور ہی استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہوجائیگا گولیان اپنا اثر دکھلاکر خود مریضونکو فریفتہ کرینگی جو حاضر ہیں بڑے بڑے یوپیں۔ صاحبون ڈاکٹرون ویدون طبیبون نے اسکا استعمال فرماکر اسکو بہاثر و اکسیر نافع تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیان بے نظیر ہیں۔ مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہوسکتا ہے انہیں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیان مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شئے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ ہشت ۸ للعہ کی دوا کے خریدار کو ایکروپیہ کمیشن میں زاید ملے گی

ملنے کا پتہ وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار درد جسم کتھیا کیون نہو۔ جاتا رہتا ہے

فی شیشی ۵ معجون مسہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بڑا اور بھدا ہوجاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے خوراک ۱۲ خواہش مستورات زیادہ کرنے فیدرجن ۱۲ خواہش مستورات کو کرے ایک گولی ایک ماہ کو کافی ہے فیدرجن ۱۲ سیرال شیشی ۵ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے فیدرجن ۳ طلسمات شمال آپ نے امرت دہارا عرق پودینہ روح حیات وغیرہ استعمال کی ہونگی کیا آپ اسکی بھی آزمایش کرکے فائدہ اٹھائینگا جو کہ مفید ہے بخار مدد سر درد ہضمی اعضا شکنی تخمہ سیفہ پیچش ریح قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی ۱۲ مجوب آتشک یہ اس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم باعث عطائی دوائیون کے جس میں کہ جزو پارہ اور رسکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقیماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے۔

چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برہانا مکان نمبر ۱۴

دو مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا

رجسٹرڈ ایل ۔۔۔ اسلامی، تمدنی، تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار نمبر ۵۷۵

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸
۱۵ ۲۲

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلبا سے: ۲؍ سالانہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ... بجنور یوم جمعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری ... نمبر ۴۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاہدین بلقان

سب جوش شیشۂ ساعت کی سمجھ دونوں ۔ کبھی مل بھی گئے دو دل جو کدورت تو ہے

وہ معاہدے جو ایسے متحارب و متخاصم حکمرانوں کے درمیان امن و امان قایم کرنے، شر و فساد مٹانے، ممالک محروسہ کو پامالی سے محفوظ رکھنے کے لئے تحریر ہوتے ہیں، جو ایک دوسرے کو صفحۂ ہستی سے محو کرنے کی کوشش کرتے ہوئے خود اپنی ہستی کو معرض خطر میں پاتے یا توسیع ملک کی خاطر اپنے مقابل کو نقصان پہنچانے میں ناکامی سے دوچار ہونے کا احتمال دیکھتے ہیں ہرگز اس کی کافی ضمانت نہیں ہیں کہ معاہدین دفعات معاہدہ کی کسی ایک دفعہ پر بھی اس وقت کاربند ہونگے، جبکہ وہ اپنے سینہ میں گھٹی دبی ہوئی خصومتوں کی چنگاریوں کو بھڑکتا ہوا پائیں جن کے سرد کرنے کے لئے یہ موثر تعویذات بصورت عہدنامہ لکھے گئے تھے۔ جنگ کے بعد صلح ایک سیاسی مصالحہ ہے جس کے لئے ہاتھ رکے ہوئے مصلحتاً ٹھیکر امن کا اظہار کرتے ہیں کہ انشاء اللہ پوری طاقت کے ساتھ اب پھر کسی دوسرے وقت آمنا سامنا ہوگا۔ کیونکہ اس وقت ہر دو جانب محبت و خلوص کے بجائے خود غرضانہ مصلحتیں پیش پیش ہوتی ہیں [illegible]

معاہدہ بخارسٹ جس کی رو سے رومانیہ، بلغاریہ، سرویہ یونانی حدود قایم ہوئیں جس پر بلغاری نقطۂ خیال سے کہا جا سکتا ہے کہ بلغاریہ کو اپنے ملک کے شمال مشرقی حصہ کا جو سلسٹریہ، ہمدہ، بحیرہ، طوترہ قان وغیرہ مقامات پر مشتمل تھا، رومانیہ کو تسلیم کرنا، اور یونان کے مقابلہ میں قوالہ، ڈراما، سیرز سے دست بردار ہونا، اور گو ملنجو، مناستر، فلورینہ، دیبرہ، کوپری وغیرہ کی بمقابلہ سرویہ ناقدرہ ہونا ایسے امور ہیں جو اُن کو بےچین رکھنے والے کہے جا سکتے ہیں۔ اور ممکن ہے اسی قسم کی شکایات سرویہ و یونان بھی رکھتے ہوں۔ پس عہدنامہ بخارسٹ آئندہ ہونے والی ایک خونی دنگل کے لئے ایک مہلت تھا اور معاہدین بلقان موقع کے منتظر۔ اگرچہ وہ بلقان میں امن و سکون کا باعث ہوا لیکن اس میں اتحاد بلقان کو فنا کر دینے والے جرم بھی موجود تھے۔

بلقان میں مخالفت و مخاصمت کا مواد کافی طور پر پہلے ہی سے موجود تھا، اور بلغاریہ کو تو صرف ایک تحریک کی ضرورت تھی چنانچہ جرمنی نے اس کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ضروری و مفید عنصر سمجھ کر اپنے ساتھ شامل کر لیا اور بلقان کی وہ آتش جنگ جو لاکھوں بندگان خدا کا خون بہانے کے بعد بشکل سرد ہو گئی تھی پھر مشتعل کر دی گئی۔ اس مرتبہ اس کے شعلے یقیناً جہانسوز ہوں گے۔

کہا جاتا ہے کہ رومانیہ و یونان غیر جانبدار رہیں گے لیکن ایسی حالت میں جبکہ سرویہ پر شمال سے جرمنی و آسٹریا اور مشرق سے بلغاریہ حملہ آور ہو اور یہ کوشش کی جائے کہ نِش و بغداد ریلوے پر قبضہ کر کے قسطنطنیہ کا راستہ محفوظ کر لیا جائے تاکہ ہر قسم کی ضروریات اور سامان حرب و ضرب ٹرکی اور بلغاریہ میں پہنچایا جا سکے۔ اس وقت ممکن نہیں کہ بلغاریہ اپنے اس علاقہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے خیال سے باز آئے جو عہدنامہ بخارسٹ کی وجہ سے کھونا پڑا تھا۔ اس وقت یونان کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریہ کے بڑھتے ہوئے حوصلے جلد جلد پست کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں جس کے لئے یونان کا شریک جنگ ہونا لازمی ٹھہرتا ہے۔ رہا رومانیہ وہ بھی شرکت جنگ پر مجبور ہوگا۔ غرض بلقان میں وہی منظر نظر آئیگا جو قبل عہدنامہ بخارسٹ سنہ ۱۳ء میں دیکھا گیا تھا۔

قسطنطنیہ تک پہنچنے کی کوششیں جو جرمنی و آسٹریا باہم ملکر کر رہے ہیں کامیاب ہوئیں تو جرمنی حلفا میں ایک تازہ طاقت آجائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جرمنی شرارتیں ایران تک ترقی کر جائیں۔ اور قفقاز میں مزید سرگرمیاں ظہور پذیر ہوں۔

ان تمام حالات و کیفیات کو دیکھتے ہوئے کوئی رائے قائم نہیں کی جا سکتی کہ انجام کیا ہوگا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ انگلستان و فرانس و روس کے سامنے جرمنی کی پیش نہ جائے گی۔ اور جملہ تدبیریں بے سود ثابت ہونگی

برٹش قیدیوں سے ترکوں کا شائستہ سلوک

یہ امر عام طور پر تسلیم ہو چکا ہے کہ ترک اپنے قیدیوں سے نہایت شائستگی سے پیش آتے ہیں۔ اور اُن سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں۔ قول [illegible] پانیر ترک انگریز قیدیوں کو ماہانہ وظائف دیتے ہیں۔ اور اُن کو [illegible] میں جگہ دی ہے۔ صرف ایک قیدی کا جو آسٹریلین تھا۔ اب تک انتقال ہوا ہے۔ رفقا نے معمولی طور پر دفن کرنے کی تجویز کی [illegible] کہ دفعتہً بغیر کسی اطلاع کے ترکی سپاہ کا ایک دستہ [illegible] پہنچی جسکے کمانڈر نے مطلع کیا کہ آسٹریلین قیدی کو دفن [illegible] فوجی اعزاز سے تم سکی تدفین عمل میں آئیگی۔ چنانچہ ترکی سپاہی تابوت کو عیسائی قبرستان میں لے گئے۔ بازاروں سے گذرتے ہوئے لوگ تعظیماً تابوت کو سلام کرتے تھے۔ غرضکہ قبرستان میں باقاعدہ فوجی اعزاز سے دفن کی گئی۔

جبکہ ترک اپنے دشمنوں سے اس شریفانہ طریق سے سلوک کرتے ہیں [illegible] ایک دنیا تعریف کر رہی ہے تو یورپ کا خونریزی ازمنی [illegible] لاکھوں کی تعداد میں [illegible] قتل کر دیا۔ ایسا استثنا معلوم ہوتا ہے جو مزید تفصیل و تصدیق کا محتاج ہے۔

جامعہ ملیہ یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی کاروائی

[illegible] مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا جلسہ ہوا جو حال [illegible] مسلم یونیورسٹی کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ شرکائے جلسہ کی تعداد [illegible] تھی۔ [illegible] ایسوسی ایشن کے نمایندوں نے اس میں شرکت کی۔ [illegible] یہ تجویز پیش ہوا۔ [illegible] ریزولیوشن اس بارہ میں پیش ہوا۔ کہ مسلم یونیورسٹی [illegible] کہ مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی ان تمام اصولوں [illegible] قبول کرلے جو ہندو یونیورسٹی کے مسودہ قانون میں مندرج [illegible] ریزولیوشن پر یہ ترمیم پیش ہوئی۔ کہ یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی رائے ہے کہ مسلم یونیورسٹی کو قطعاً رد یا قبول کرنا اختتام جنگ تک ملتوی میں ڈالنا چاہیے۔ طول طویل اور پرجوش بحث کے بعد اس ترمیم کے متعلق رائیں لی گئیں۔ ۳۰ رائیں موافق نکلیں اور ۳۰ رائیں ترمیم کے مخالف تھیں بعض مخالفین ترمیم نے اپنے جدید طرفداروں کی آمد سے فائدہ اُٹھا کر دوبارہ رائیں لینے کا تقاضا کیا۔ جنہوں نے مخالف جماعت کے مطالبہ کو مد نظر رکھ کر دوبارہ رائیں لینے کی تجویز پیش کی۔ حامیان ترمیم نے جو شرکائے جلسہ کے بیشتر حصہ پر مشتمل تھے۔ اور جو اس تجویز کو اختیار سے باہر سمجھتے تھے۔ اس کاروائی پر اعتراض کیا۔ اور جب بار بار اُن کی صدائے احتجاج [illegible] توجہ نہ کی گئی تو سب کے سب جلسہ سے اُٹھ کر چلے گئے۔

مسلم یونیورسٹی اسکیم

گذشتہ اشاعت میں ہم اس کی تفصیل دے چکے ہیں مگر علیگڈھ کے ارباب استبداد نے اس کے متعلق انگریزی اخبارات میں جو شایع کرائی ہے وہ یہ ہے کہ ۱۶۔ اکتوبر کو مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کا اجلاس [illegible] منعقد ہوا جس میں تمام صوبجات کے نمایندے شامل تھے۔ اس جلسہ میں ذیل کا ریزولیوشن کثرت رائے پاس کیا گیا کہ یہ ایسوسی ایشن فاونڈیشن کمیٹی سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ہندو یونیورسٹی کے مسودہ پر یونیورسٹی تسلیم کرلے۔

ظاہر ہے کہ احرار نے اس کی سخت مخالفت کی اور وہ سب کے سب جلسہ سے اُٹھ آئے مگر اس پر بھی حامیان استبداد کی یہ برخود غلط جرأت قابل [illegible] ہے کہ وہ ایک صریح بے ضابطہ کاروائی کو ریزولیوشن کی منظوری سے تعبیر کرتے ہیں [illegible]

تازہ برقی خبریں

گیلی پولی میں سرنگوں کی لڑائی

لندن ۱۸۔ اکتوبر۔ درہ دانیال کے متعلق ایک فرنچ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۵۔ اکتوبر کے پہلے دو ہفتوں میں ہم نے غنیم کی سرنگ بازی کو اس طرح روکا کہ ان کے مقابلہ میں ہم نے بھی سرنگیں اڑائیں۔ ترکی توپخانہ نے سرگرمی سے کام لیا۔ مگر فرانسیسی بیٹریوں کے مقابلہ میں وہ چنداں موثر ثابت نہ ہوا۔ فرانسیسی ہوائی جہاز برابر ترکی پڑاؤں پر گولے پھینکتے رہے۔

حملہ آوروں کا شدید نقصان

نش ۱۸۔ اکتوبر۔ جزیرہ سمندریا کے قریب نہایت شدید لڑائی وقوع پذیر ہوئی ہے۔ سرویوں کو محصور کرنے کی کوشش میں جرمن سمندریا کے قریب بہت بری طرح دلدلوں میں پھنس گئے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جمعرات تک سترہ ہزار جرمن ہلاک ۱۰ ہزار مقتول اور ۲۰ ہزار مجروح ہوئے۔ سرویوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ مگر حملہ آوروں کے مقابلہ میں بنہایت کم۔ سروی نہایت جرأت اور حوصلہ سے کام لے رہے ہیں۔ اور اتحادی سپاہ کی آمد پر وہ بالکل ناقابل تسخیر ہو جائیں گے۔

بلغاریہ کی بحری ناکہ بندی

لندن ۱۶۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ مشرقی بحیرہ روم کے اتحادی بیڑہ کے نائب امیر البحر نے بحیرہ ایجیئن میں بلغاری ساحل کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ جو ۱۶۔ اکتوبر سے نفاذ پذیر ہو جائیگا۔ [illegible] جہازوں کی روانگی کے لئے ۴۸ گھنٹہ کی مہلت منظور کی گئی ہے۔

سروی ریل کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا

ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ستروویا اور نش کے درمیان ۴۴ میل کے فاصلہ تک ریل کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ سروی پناہ گزین سالونیکا پہنچ رہے ہیں۔

اتحادی سپاہ کی روانگی

ایتھنز ۱۸۔ اکتوبر۔ اتحادی سپاہ متفقہ کی ہندوستانی سالونیکا سے بلغاری سروی سرحد کی طرف سروی رزمگاہ کو روانہ ہو گئی۔

رومانیہ غیر جانبدار رہیگا

پیرس ۱۸۔ اکتوبر۔ رومانی وزیر اعظم موسیو براتیانو کی تجویز رومانیہ کی مجلس وزراء نے کامل غیر جانبداری ملحوظ رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مگر موجودہ حالت میں جن فوجی تدابیر کی ضرورت ہے وہ تمام سرحدوں پر عمل میں لائی جائینگی۔

مانٹی نیگرو پر فوج کشی

سنتجی ۱۹۔ اکتوبر۔ آسٹریا نے کل مانٹی نیگرو کی تمام سرحد پر جارحانہ کاروائی شروع کر دی۔ آسٹریوں نے تین مقامات پر دریائے ڈرینا کو عبور کر کے مانٹی نگروی سپاہ پر جو سینا میں جنگی کاروائی کر رہی ہے حملہ آور ہونے کی کوشش کی۔ مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دئیے گئے۔

اٹلی کا رویہ

لندن ۱۸۔ اکتوبر۔ روم کے ایک نیم سرکاری بیان سے پایا جاتا ہے کہ اٹلی نے سالونیکا کی فوجی مہم کے متعلق مشورہ کیا ہے۔ اس کی رائے میں وہ سرویا کو اس طریق سے بہترین امداد بہم پہنچا سکتا ہے۔ کہ کوہ الپس کی طرف فوجی دباؤ کو کم نہ ہونے دے۔ مگر اس نے اپنے جہاز اور اسلحہ اور دیگر سامان حرب اتحادیوں کے حوالہ کر دیا ہے۔ اور اگر بعد میں ضرورت محسوس ہوئی تو وہ سپاہ بھی بھیجے گا۔

اقتباسات

انگلستان کی زنانہ پولس

عورتیں چونکہ فطرتاً خانہ داری کے لیے پیدا کی گئی ہیں۔ اِس لیئے جب کبھی اُن سے کوئی دلیری اور شجاعت ظاہر ہوتی ہے یا جب کبھی یہ سُنا جاتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو دوسروں کی مدد اور ہمدردی کے لیئے خطرہ میں ڈالا ہے یا اپنے ملک وطن کی جان نثاری میں گھر کی چار دیواری سے نکلکر میدان کارزار میں قدم رکھا ہے تو حقیقتاً نہایت تعجب ہوتا ہے۔ اِس قسم کے واقعات دنیا کی کل قوموں کی تاریخ میں نظر آتے ہیں لیکن یہ ایک وقتی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور وقت گذر جانے کے بعد ایسے واقعات ایک تاریخی افسانہ رہجاتے ہیں۔ مگر اس عالمگیر جنگ نے جس میں آج کل دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ شریک ہے جہاں سائنس کے کرشمے دکھلائے ہیں۔ وہاں اُن کاموں میں جنہیں مرد صرف اپنا ہی حصہ سمجھ کرتے تھے عورتوں کی حیرت انگیز ترقی بھی ہو رہی ہے۔

عورتوں نے مستقل طور سے پولیس کے محکمہ میں اپنے آپ کو مفید ثابت کیا ہے۔ اور انگلستان میں زنانہ پولس کی ایک جماعت قایم ہوگئی ہے۔

ہماری قدیم تاریخوں سے یہ پتہ تو لگتا ہے کہ حرم سرائے شاہی کی حفاظت اور پہرے چوکی کا کام عورتوں کے سپرد ہوتا تھا۔ جو قلما قنیاں کہلاتی تھیں۔ اور اب بھی غالباً حیدر آباد کے محلات شاہی میں ایسی جماعت موجود ہے۔ لیکن پھر بھی وہ جماعت چار دیواری کے اندر ہے۔ اور یہ لیڈیز کی جماعت سڑکوں، میدانوں اور گلی کوچوں میں امن کی حفاظت کرتی ہے۔ اور بد اخلاقی کو روکتی ہے۔ (ظل السلطان)

منکرین شریعت کے لئے فتوے

لاہور سے ایک غیور مسلمان نے جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد سے ان اشخاص کے بارہ میں جو شریعت پر رواج کو ترجیح دیتے ہیں۔ استفتار کیا تھا۔ اور جواب کے لیئے ٹکٹ بھی بھیجا تھا جسے جناب مولوی صاحب نے بدیں جواب واپس کر دیا۔ کہ "ٹکٹ واپس ہے، شرعی سوالات کا جواب ہمار فرایض میں داخل ہے"

کاش ہم میں ایسے غیور فرض شناس علمار زیادہ ہوتے اور مسلمانوں کی حالت سنور جاتی۔

فتوے حسب ذیل ہے:

"شریعت کے کسی ایک حکم صریح منصوص کا انکار کل کا انکار ہے۔ حکم توریث و تقسیم ورثار قران کریم سے ثابت ہے اور اول روز سے آج تک تمام مسلمانوں نے نسلاً بعد نسل اس پر عمل کیا ہے۔ اس کا منکر منکر قران ہے۔ اگر احکام اسلامیہ جاری ہوں تو ان لوگوں سے بالکل اِسی طرح پیش آنا چاہیئے جس طرح حضرت ابو بکرؓ منکرین زکوٰۃ سے پیش آئے تھے۔ جب تک وہ توبہ نہ کریں ان پر حکم انکار کا ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ اور ان کی تذلیل و تحقیر کی پوری سعی کریں۔ کہ اِس سے شریعت کی تعظیم ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نسبت فرمایا کہ نومن ببعض ونکفر ببعض"

جناب ممدوح یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ معاملہ برسوں سے درپیش ہے مگر صرف فتوے بیکار ہیں مسلمانانِ پنجاب کو اس کے متعلق ایک عظیم الشان جلسہ کرکے ان کے خلاف دینی و قومی فیصلہ کرنا چاہیئے"۔

کیا ہم توقع کر سکتے ہیں کہ پنجاب کے مسلمانوں میں ایسے غیور مسلمان نکل آئینگے جو منکرین شریعت سے اظہار نفرت کریں اور الحب للہ والبغض للہ پر عمل کرکے دکھا دیں۔

ہندوستان کا نصب العین کتنی دور ہے

یونائیٹڈ سروس کلب شملہ میں اپنا جام صحت نوش کیئے جانے کے جواب میں لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند نے ایک تقریر میں کئی ضروری باتیں بیان کیں جن میں سب سے ضروری ہندوستان کے شاندار مستقبل کے متعلق تھی۔ کہ اگرچہ ہندوستان میں گذشتہ زمانہ میں برطانیہ کو بڑی بھاری خدمت انجام دینی پڑی ہے۔ لیکن آیندہ اسے اِس سے بھی زیادہ شاندار کام انجام دینا ہوگا۔ وہ کام یہ ہے۔ کہ اہل ہند کو پولیٹکل ترقی کرنے میں مدد دیجائے۔ اور اُن کا حوصلہ بڑھایا جائے جس درجہ پر ہندوستان پہنچنے کی خواہش کر سکتا ہے۔ وہ ابھی دور ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اِس کے راستہ میں انقلابات حائل ہوں۔ لیکن وہ وقت مجھے صاف نظر آرہا ہے جبکہ اہل ہند مضبوط سیرۃ (کیرکٹر) اور خودداری کے جذبات سے مسلح ہوکر اور محبت اور شکر گذاری کے رشتوں میں منسلک ہوکر برٹش سلطنت کے سچے دوست نہ کہ محض تابعدار سمجھے جاسکیں گے ابھی اس نصب العین کی کامیابی کا وقت نہیں آیا ہے۔ لیکن ہند کے برٹش افسروں کو اسی دور منزل کی طرف اپنی نگاہیں بلند کر لی چاہئیں۔

لارڈ ممدوح نے جس مطمح نظر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ سلف گورنمنٹ زیر سایہ برطانیہ ہے۔ اور ان کی تقریر گویا اُن لوگوں کے لئے ایک تنبیہ اور جواب ہے۔ جو ابھی سے حکومت خود اختیاری کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

سرکار اردو اخبارات کی قدر افزائی میں

کونسل صوبہ متحدہ کے اجلاس منعقدہ ۸ اکتوبر میں آنریبل ڈاکٹر تیج بہادر سپرو کے سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر برن نے ارشاد فرمایا۔ کہ گورنمنٹ اخبارات ذیل خریدتی ہے۔

۱ زمانہ کانپور	۱۵۰ کاپیاں	بہ قیمت ۶۰۰ روپیہ سالانہ
۲ مشرق گورکھپور	۱۰۰ کاپیاں	بہ قیمت ۴۰۰ روپیہ سالانہ
۳ فوجی اخبار شملہ	۱۲۲۵ کاپیاں	بہ قیمت ۱۲۲۵ روپیہ ششماہی
۴ مخبر عالم مرادآباد	۱۰۰ کاپیاں	بہ قیمت ۳۷۵ روپیہ سالانہ

ہم نہیں کہہ سکتے کہ گورنمنٹ ان اخبارات کو اُن کی پالیسی کی وجہ سے خریدتی ہے۔ یا ان پرچوں کی موجودہ پالیسی گورنمنٹ کی اِس سرپرستی کا نتیجہ ہے۔ معزز ہمقلم "ہندوستانی" اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

بہر حال یہ اخبارات مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ اُن کی قدر افزائی تو ہو رہی ہے خواہ کسی کی طرف سے ہو۔ ورنہ آج ملک کے مخدوش اقتصادی حالات کی وجہ سے جو کیفیت پبلک کی نظر عنایت کے سہارے جینے والے اخبارات ورسائل کی ہو رہی ہے۔ وہ اُسی افتتاحیہ سے ظاہر ہے جو خود "مشرق" ہی کے ایک تازہ پرچہ میں شایع ہوئی ہے " (وکیل)

ایک ہندو عورت عیسائی مشنری لیڈیوں کے زیر اثر

جونیر سب جج لدھیانہ کی عدالت میں ایک عجیب و غریب مقدمہ چل رہا ہے مسماۃ لکشمی ذات جھیور کچھ عرصہ کے لیے سکھ اور کرسچین زنانہ اسکول میں پڑھتی رہی تھی۔ سال گذشتہ اس کی شادی بسنت سنگھ سے ہو گئی۔ جو کہ ذات کا جھیور ہے۔ اور گورداس پور میں مستری کا کام کرتا ہے۔ وہ دو دفعہ اپنے خاوند کے ساتھ گورداسپور گئی۔ اور وہاں تقریباً ۹ روز ہی لیکن اگست میں اُس کا بھائی اسے بدیں غرض لے آیا تھا کہ لدھیانہ میں والدین کے ہاں دو چار مہینے رہ جائے۔ لڑکی نے ماہ ستمبر سے زنانہ مشن اسکول میں جانا شروع کر دیا۔ اور گذشتہ اتوار کو اُسے اسکول میں اس لئے بلایا گیا کہ تقسیم انعامات کا جلسہ ہونے والا ہے۔ لیکن اس دن لڑکی گھر واپس نہ آئی۔ اس کے بھائی نے تلاش کی۔ مس گرین فیلڈ سے معلوم ہوا کہ لڑکی اسکول سے گھر واپس جانے کو طیار نہیں ہے اگر اس کا بھائی چاہے تو اس کا زیور لے جا سکتا ہے۔ بسنت سنگھ جو کہ بذریعہ تار بلا لیا گیا تھا۔ مس گرین فیلڈ اور میس کے پاس پہنچا۔ جہاں اُس کی بیوی ٹھہری ہوئی تھی۔ اُسے بھی کہا گیا کہ زیورات لیجا وے۔ لڑکی جانے پر رضامند نہیں ہے لڑکی کی عمر اکیس سال کی ہے۔ اس کے خاوند نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ مدعی کی ایک درخواست پر کہ لڑکی کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہے۔ عدالت نے حکمنامہ جاری کر دیا۔ کہ مدعا علیہم ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت داخل کریں۔ اور اس بات کا وعدہ کریں کہ مقررہ تاریخ پر لڑکی کو عدالت میں حاضر کریں گے مشنری لیڈیوں نے نہ تو ضمانت دی اور نہ لڑکی کو حوالہ عدالت کیا۔ کیونکہ وہ بقول اپنے وارنٹ نہیں پڑھ سکتی تھیں۔ جو کہ اردو میں لکھا ہوا تھا۔ ۔ ماہ رواں کو عدالت نے پھر نائب ناظر کو بھیجا کہ وارنٹ کی تعمیل کر دے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا لیڈیاں لڑکی کے بغیر عدالت میں حاضر ہوئیں۔ اور مس گرین فیلڈ نے طلب شدہ ضمانت داخل کر دی۔ ڈسٹرکٹ کورٹ میں ایک اپیل لڑکی کی طرف سے ضمانت کے برخلاف دائر کر دی گئی ہے۔ سب جج کی عدالت میں اس مقدمہ کی سماعت ۱۳ ماہ حال کو تھی نہیں معلوم مسماۃ لکشمی نے عدالت میں کیا کچھ کہا۔ پبلک اس مقدمہ کا نہایت دلچسپی سے انتظار کر رہی ہے۔

بالوں کے کپڑے

جاپان نے انسانی بالوں کی پارچہ بافی شروع کی ہے۔ چونکہ جاپان میں مستورات کے بال عموماً بہت لمبے چمکدار اور مضبوط ہوتے ہیں۔ اس لئے اہل جاپان نے ان سے اس قسم کا کام لینا شروع کیا ہے۔ امریکہ اور فرانس میں ان بالوں کی بڑی قدر ہے پہلے انہیں رنگ لیا جاتا ہے۔ اور بعد ازاں ریشم کے فیتہ کے ساتھ ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ چھ پاؤنڈ فی گز تک فروخت ہوتے ہیں۔

انسانی بالوں کا کپڑا نہایت عمدہ خوبصورت اور گرم ہوتا ہے جس وقت تیار ہو جائے ہرگز کوئی شناخت نہیں کر سکتا۔ کہ آیا یہ انسانی بالوں کا کپڑا ہے یا نہیں

قیمت ہائے اجناس و شرح مزدوری

مسٹر جی فنڈسے شراس ڈائرکٹر شماریات نے ہندوستان کی قیمت ہائے اجناس و شرح مزدوری کی رپورٹ پر تمہید لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ء تک کے پانچ برسوں میں اور سنہ ۱۸۹۴ء تک کے پانچ برسوں کے مقابلہ میں قیمتیں ۳۰ فیصدی بڑھ گئی ہیں سنہ ۱۹۰۵ء سے قیمتیں یکبار گی بڑھ گئی ہیں مگر ملک میں توسیع ریل سے ہر ایک ضلع میں نرخوں کا چنداں فرق نہیں رہا۔ اور مزدوریاں نرخ ہائے اجناس سے نسبتاً تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہیں جس سے ظاہر ہے کہ سفید پوش اور تعلیم یافتہ اصحاب کاریگروں اور مزدوروں کے ظلم ناحق اُٹھاتے ہیں۔ اس سے ان کی حالت تو بہتر ہو گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی تعلیم یافتہ جماعت کو معاش دوبھر ہو گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ملک کا وہ حصہ جو اپنے تئیں اشرف و افضل سمجھتا ہے وہ ملک میں فراخ دستی اور فتا

کے ساتھ رہنے کا مدعی ہے جیسا کہ قدیم رواج چلا آتا ہے۔

میسور میں کاغذ کے گودے کی صنعت

انڈین ریویو کی تازہ ترین اشاعت سے معلوم ہوا ہے کہ میسور میں کاغذ بنانے کی تجویز نہایت زور شور سے عمل میں لائی جا رہی ہے محض اس خیال کی بنا پر کاغذ کا گودا دریافت کرنے کے لئے بہت سے افسر مقرر کئے گئے ہیں بعض اشخاص کا یہ خیال ہے کہ بانس کے درخت کا گودا مضبوط کاغذ کی ساخت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ ریاست میسور کے جنگلوں میں بہت سی ایسی گھاس بھی موجود ہے جس سے نہایت عمدہ گودا تیار ہو سکتا ہے اس وقت میسور کے کاغذ بنانے والے کارخانہ میں ۲۰ تن بانس کا گودا پہنچ چکا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بانس کا گودا کاغذ کی ساخت کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے جو کاغذ بنا ہے وہ عمدہ اور چکنا ہے۔

روسی پارلیمنٹ میں یہودی ممبر کا داخلہ

لندن کا مشہور اخبار ڈیلی ہیرلڈ اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھتا ہے کہ ایک زمانہ میں اہل زمانہ یہودیوں کے ساتھ نہایت ناجائز اور بدترین طرز عمل روا رکھتے تھے۔ اور اُن کے مذہبی رسوم اور مقدس مقامات کی توہین کی جاتی تھی۔ لیکن زمانہ کی ترقی کے ساتھ اس طرز عمل میں کمی آگئی ہے۔

اب یہودیوں کو یہ رتبہ حاصل ہو گیا ہے کہ روسی کونسل آف ایمپائر میں یہودی ممبروں کو داخلہ کی اجازت دی گئی ہے

روسی پارلیمنٹ میں تو فی الحال کئی ایک یہودی ممبر ہیں۔ لیکن "کونسل آف ایمپائر" میں جو بعض صورتوں میں انگلستان کے "ہاؤس آف لارڈ" سے کسی طرح کم نہیں ایک یہودی زار روس کے حکم سے داخل کیا گیا ہے۔

نواب صاحب لوہارو کی روانگی بصرہ کو

نواب سر امیر الدین صاحب رئیس لوہارو سر پرسی کاکس کے ہمراہ ایک سیاسی مشن کیساتھ بصرہ روانہ ہوئے ہیں۔ آفیشل سکرٹ بل (قانون رازداری) کی وجہ سے ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا ہے کہ کن اہم معاملات کے طے کرنے کے لئے نواب صاحب ممدوح کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا بصرہ میں ہر قسم کی دیوانی اور فوجداری عدالتیں قایم کر رہی ہے۔ مختلف دفاتر بمبئی سے بصرہ پہنچ چکے ہیں۔ اسٹاف اور عملہ بہت کچھ بمبئی سے جا چکا ہے عجب نہیں اسی سلسلہ میں بعض اور امور کے انصرام کے لئے ایک مسلمان رئیس کی ضرورت محسوس کی گئی ہو نئے انتظامات میں ہر مقام پر ابتدا میں بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس وقت گورنمنٹ آف انڈیا کے وہ مشکلات اگر اس وجہ سے کم ہو گئے ہوں تو تعجب نہیں کہ عرب کے بہت سے باوقعت اور با اثر رئیس اور شیخوں نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ گہری دوستی کا اظہار کیا ہے۔ ان وجوہ سے ملک کی تمام اصلاح میں برٹش گورنمنٹ کو بہت سہولت ہو رہی ہے۔

عورت ہے

(از جناب مولوی ظفر احسن صاحب علوی۔ ناظم دائرۃ الادب)

او سراب نشاط تیری فتنہ سامانیوں نے خدا جانے کیا کیا بلاخیز ہنگامے راحت بخشی کے پردہ میں اب تک برپا کئے ہیں، اور کون جانتا ہے کہ ابھی تیری عجیب و غریب ذات سے کیا کیا مظالم و مصائب اٹھانے ہونگے، مجھ کو اب تک تیری سب سے پہلی نوازش یاد ہے جبکہ تیرے لئے میرے بائیں پہلو کو چاک کیا گیا تھا۔ اور تو نامعلوم و غیر محسوس طریقہ سے میرے پہلو میں میرے سکون نصیب خلوت پر قابض تھی

او فریب نشاط۔ ہابیل و قابیل کی سب سے پہلی عداوت میں تیرے ہی رخسار آتشیں کا جلوہ تھا۔

او ہنگامہ خاموش۔ بنی اسرائیل میں فسادات کی ابتدا تیری ہی نگاہ فسوں ساز سے رو براہ ہوئی تھی۔

او شربت سم آلود۔ او میٹھی چھری۔ تیری ہی نامعلوم دھار برسوں مصر کے قیدخانہ میں ایک معصوم کی آزادی پر پڑتی رہی۔ کیا تو وہ نہیں ہے جس نے ہفت خانہ بناکر ایک نبی کی عصمت اور ناموس الٰہی کو پھسلا کر لوٹ لینا چاہا تھا۔

او زاہد فریب شیخ (صفا) کا طویل زہد کس نے بیک اشارہ ابرو ہمیشہ کیواسطے پامال کرڈالا۔ بدسے کیا تو نہ تھی۔

او پرستش مبہم۔ غریب فرہاد کا خون اب تک تیری نقرے بازیوں کا نوحہ خواں ہے

او مقابل مجہول۔ اچھا بتا، ننکا کس کے نام پر راکھ کا ڈھیر بنائی گئی۔ او **زنجیر فراعت** کیا تجھ کو یاد نہیں رہا غریب رتن سین پر تو نے کیا کیا مصائب ڈالے اچھا وہ کون تھا جس نے دل سے حکومت چھڑائی، **او آتش سرد** شیر افگن کا رخت ہستی کس کی چنگاری سے خاک ہوا۔

او تصویر قیامت تجھ کو موقع ملنا شہد ہے، تو بلائے ناگہانی ہے؛ "جام غفلت" ہے: زہر ہے، مرگ ہوش و حواس ہے: زندان آزادی، غرضکہ وہ سب کچھ ہے جو ابتلائے عظیم کے لئے درکار ہونا چاہیئے۔

او پھسلانے والی گڑیا۔ تو بظاہر نہایت بھولی بھالی، غریب صورت، ترحم خواہ بے کس، نازک یا نحیف بمزور، دل بہلانے والی ہے۔ مگر اف تو بڑی ظالم و جابر ہے تو سراپا جرمنیت ہے۔ تیرے فیصلہ میں لاکھوں حیات سوز اداؤں کا خونخوار ناقابل شکست لشکر ہے جن کے پاس ہلالی ابروؤں کے دوہرے تیغے ہیں جن کے شانوں پر شدذور کی مشکیں کس لینے کو ہزاروں کمندیں ہیں جن کے پاس مسموم کردینے والی گیس شمیم زلف ہے، جن کے پاس قلوب کے سنگین حصاروں کے پاش پاش کردینے والی (برقی رو) برق تبسم ہے، جن کے پاس سرچ لائٹ (رخ روشن) اپنے شکار کو دور سے دیکھ لینے کے لئے ہے۔

تیری ان آنکھوں میں مد اور رس کہاں ہے۔ ان میں تو **دجالیت** ہے جس کو چاہتی ہیں زندہ کرتی ہیں جس کو چاہتی ہیں مار ڈالتی ہیں۔

او قیامت صغرا۔ خدا جانے تیرے پر آشوب سینہ پر کس عالمگیر آتش زن مادہ کا ڈھیر ہے، شاید آتش فشاں پہاڑ یہی ہیں۔ تیری چتون کا بل، وہ بل نہیں جو قسمت میں کبھی پڑ جاتا ہے، اور کبھی نکل جاتا ہے۔ بلکہ یہ وہ بل ہے جو کہیں جام زہر بنکر حلق میں اتر جاتا ہے اور کہیں خنجر جانستاں بنکر کلیجہ میں تیر جاتا ہے۔

او فریب محبت۔ تیری لگاوٹیں۔ آہ خون کو سفید کردیتی ہیں، قدرتی محبتوں کو توڑ دیتی ہیں، پانی میں آگ لگادیتی ہیں۔

او تقوی شکن، جب تو چاہتی ہے انسانوں سے خدا کو بھلا دیتی ہے۔ تیری شراب التفات کچھ اس قدر پرشد ہے۔ اس قدر تند ہے کہ ناچیز انسان اس جبار و قہار کی قدرت کی پرواہ کو بھول جاتا ہے۔

او خوبصورت بلا جب تو اپنی طرف بلالیتی ہے۔ پھر اس کو جسے تو نے بلایا کوئی قوت روک نہیں سکتی۔ خواہ اس کے سامنے بھڑکتی ہوئی آگ لائی جائے یا امواج سمندر۔ یا مہیب دشوار گذار پہاڑ، یا سنسان وحشت خیز جنگل۔ وہ ضرور تیرے مشق ناز کے لئے تیرے پاس ہوتا ہے۔

او صبح کاذب جب تیری زبان سے کسی کے واسطے ہاں نکل جاتی ہے تو پھر "نہیں" نہیں ہوتی، نہیں ہوتی۔ خواہ کچھ بھی کیوں نہو جائے۔

او سفید جھوٹ۔ جب تو چاہتی ہے بڑے بڑے گھرانوں کی عزتیں سر بازار لٹا کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کیا تو وہ نہیں ہے جو راتوں کو شیطان کی پرستش کرتی ہے اور صبح کو نہیں شرماتی۔

او آکال الامم امویوں کو تو نے کھو یا۔ عباسیوں کو تو نے برباد کیا، ایرانیوں کو غارت کیا۔ ہندوستان کو تباہ کیا۔ افریقہ کو غارت کررہی ہے۔ خانوادہ خلافت میں تیری لگائی ہوئی آگ اب تک نہیں بجھی۔ باوجودیکہ لاکھوں بہادروں نے اپنے عزیز پاک خون سے بجھائی غریب بے زبان پارسیوں پر تو سبے بڑھے جن کی طرح سوار ہے۔ یورپ کو عنقریب یکسر غارت کرنے والی ہے۔ وہ کون سی ریاست ہے جس کا دامن تیرے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی لپٹ سے بچا ہوا ہے پناہ بخدا الحذر الحذر۔

اچھا بتا، تو کس طمانیت پر ہم سے چاہتی ہے کہ تجھ پر بھروسہ کیا جائے۔ یورپ نے تجھ پر بھروسہ کیا، کیا پایا۔ آج تیرے ہاتوں وہ اسقدر مجبور ہیں کہ تیرے خلاف آواز بھی نہیں نکال سکتے۔ مشرق میں جو کچھ تو نے کیا۔ اگر وہ بھول گئی ہو تو جا اور ابراہیم کی چتا سے پوچھ یا سعدی کی قبر سے دریافت کر، یا ملا حسین سے معلوم کر، یا عنایت اللہ کی گور بے نشان سے سن۔ یا یورپ ہی میں تجھ کو پوچھنا ہو تو شکسپیر سے پوچھ، پوچھتے ہوئے شرماتی ہے تو۔ ایڈیسن کے کارخانہ میں جا جہاں فلمیں تیار ہوتی ہیں چشم عبرت طول اور اپنے سیاہ کارنامے دیکھ اپنے مظالم کی کہانیاں سن اپنی فتنہ پردازیوں کی داستانیں پڑھ اور شرما۔ اب ہمارے پاس تیرے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔ گو تیری چلتی ہوئی تدبیریں اب بھی بے پناہ ہیں۔

کس ضمانت پر ہم تجھکو آزادی دیں۔ کیا تو یہ چاہتی ہے، تجھے دولتوں کو عزتوں کو نیکوں کو تباہ کرنے کے واسطے بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تو اب یہ چاہتی ہے کہ تیرے عالم آشوب چہرہ سے نقاب اس لئے دور کردیا جائے کہ قتل عام میں تجھے آسانیاں مل جائیں۔ یا تو اس سرے سے اس سرے تک اطمینان کے ساتھ آگ لگا سکے۔ اب چار دیواریوں سے تو کیا اس لئے باہر آنا چاہتی ہے کہ ہماری رہی سہی زندگی کا بھی خاتمہ کردے۔ او ظالم اس قدر تاب کس مظالم پر بھی تجھ کو صبر نہ آیا، اب بھی تیری پیاس نہ بجھی۔

گو تیرے سحر میں مخسور۔ لاکھ دھوکے دیں، تربیت اولاد، تعلیم اولاد تکمیل تہذیب، ترقی تمدن کے افسانے گائیں، لیکن جسے خدا نے عقل دی ہے وہ تیری سرشت کو تیرے انجام کو خوب پہچان گئے ہیں۔ اب تو چاہے علی گڑھ میں اپنی تعلیم و تہذیب کا ڈھونگ تصنیف کر یا لکھنؤ میں تیرے لئے نظامی کا یہ فیصلہ

اگر نیک بودے سر انجام زن	زناں را مزن نام بودے نہ زن

بالکل درست ہے تو اسی کی مستحق ہے جا سامنے سے دور ہو اور کسی پاگل کو تہذیب و تعلیم کا تازہ فریب دے، تو جن کے لئے مایۂ ناز ہے انہیں کے سروں پر سوار ہو۔ اور انہیں کو اپنی شرارتوں کا آلہ بنا۔ گو عقلمند تجھ کو منہ نہ لگائیگا تو غضب الٰہی کی متحرک تصویر ہے۔ میرا دامن چھوڑ چھوڑ معاف کر (خطیب)

ایک اور نظربندی: حال ہی میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مداری پور کا رہنے والا بامن چندر چکرورتی کو جس کا کہ فرید پور کی سازش میں تعلق تھا۔ گورنمنٹ نے قانون تحفظ ہند کی رو سے مذکورہ بالا شخص کو اس کے گاؤں میں مداری پور میں نظربند کردیا ہے۔

اشاعت و تبلیغ اسلام

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خان صاحب بھونگامی)

(۸)

ایک دفعہ بدمعاشوں اوباشوں نے نبی صلی اللہ وسلم کو اس قدر گالیاں دیں تالیاں بجائیں پھبتیاں لگائیں کہ خدا کے نبی ایک مکان کے احاطہ میں پناہ کے لئے چلے گئے۔ یہ مکان عقبہ و شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا۔ اُنہوں نے دور کر اس حالت کو دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ترس کھاکر اپنے غلام عداس کو کہا۔ کہ ایک پلیٹ میں انگور رکھ کر اس شخص کو دے آؤ۔ غلام نے انگور نبی صلعم کے سامنے لاکر رکھ دئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور زبان سے فرمایا "بسم اللہ" اور پھر انگور کھانا شروع کئے۔

عداس نے حیرت سے نبی صلعم کی طرف دیکھا۔ اور پھر کہا یہ ایسا کلام ہے کہ یہاں کے باشندے نہیں بولا کرتے۔

نبی صلعم نے فرمایا: تم کہاں کے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے۔

عداس نے جواب دیا، میں عیسائی ہوں اور نینویٰ کا باشندہ ہوں۔ نبی نے فرمایا کیا تم مرد صالح یونس بن متی کے شہر کے باشندے ہو۔ عداس نے کہا: ہاں، آپ کو کیا خبر ہے کہ یونس بن متی کون تھا اور کب تھا۔

نبی صلعم نے فرمایا، وہ میرا بھائی ہے وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں۔

عداس یہ سنتے ہی جھک پڑا اور اس نے نبی صلعم کا سر، ہاتھ، قدم چوم لئے عقبہ اور شیبہ نے دور سے غلام کو ایسا کرتے دیکھا۔ اور آپس میں کہنے لگے کہ غلام تو ہاتھوں سے نکل گیا۔ جب عداس اپنے آقا کے پاس لوٹ کر گیا تو انہوں نے کہا کم بخت تجھے کیا ہوگیا تھا۔ کہ اس شخص کے ہاتھ پاؤں سر چومنے لگا تھا عداس نے کہا۔ حضور عالی آج اس شخص سے بہتر روئے زمین پر کوئی بھی نہیں۔ اس نے مجھے ایسی بات بتلائی جو صرف نبی ہی بتلا سکتا ہے۔

اُنھوں نے عداس کو ڈانٹ دیا۔ کہ خبردار اپنا دین نہ چھوڑ بیٹھنا تیرا دین تو اُس کے دین سے بہتر ہے۔

اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے خدا کے رسولؐ کے اتنی چوٹیں لگیں کہ حضور بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ زیدؓ نے اُن کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا۔ آبادی سے باہر لے گئے۔ پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آیا۔ اس سفر میں اتنی تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد اور ایک شخص تک کے مسلمان نہ ہونے کے رنج اور صدمہ کے وقت بھی نبی صلعم کا دل خدا کی عظمت اور محبت سے بھر پور تھا۔ اس وقت جو دعا اُنھوں نے مانگی اُس کے الفاظ یہ ہیں۔

اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی الناس یا ارحم الرحمین۔ انت رب المستضعفین وانت ربی الی من تکلنی الی بعید یتجھمنی اوالی عدو ملکتہ امری۔ ان لم یکن بک علی غضب فلا ابالی ولکن عافیتک ھی اوسع لی اعوذ بنور وجھک الذی اشرقت لہ الظلمات وصلح علیہ امر الدنیا والاخرۃ من ان ینزل لی غضبک او یحل علی سخطک لک العتبی حتی ترضی لاحول ولاقوۃ الا بک

ترجمہ: "الٰہی اپنی کمزوری بے سروسامانی، اور لوگوں کی تحقیر کی بابت تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں۔ تو سب رحم کرنے والوں کو زیادہ رحم کرنیوالا ہے۔ درماندہ عاجزوں کا مالک تو ہی تو ہے۔ اور میرا مالک بھی تو ہی ہے۔ مجھے کس کے سپرد کیا جاتا ہے کیا بیگانہ ترشرو کے یا اُس دشمن کے جو کام پر قابو رکھتا ہے۔ لیکن جب مجھ پر تیرا غضب نہیں تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ کیونکہ تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسیع ہے میں تیری ذات کے نور سے پناہ چاہتا ہوں جس سے سب تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں۔ اور دنیا و دین کے کام اس سے ٹھیک ہو جاتے ہیں کہ تیرا غضب مجھ پر اُترے۔ یا تیری رضامندی مجھ پر وارد ہو مجھے تیری ہی رضامندی اور خوشنودی درکار ہے۔ اور نیکی کرنے یا بدی سے بچنے کی طاقت مجھے تیری ہی طرف سے ملتی ہے"۔

پس نبی صلعم نے طائف سے واپس ہوتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔ میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں دعا کروں اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا اُمید ہے کہ اُن کی آیندہ نسلیں ضرور ایک خدا پر ایمان لانے والی ہونگی

مکہ میں واپس آنے کے بعد نبی کریم صلعم مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے تشریف لیجاتے اور کبھی مکہ سے باہر بھی جاکر تبلیغ فرماتے۔ اگر کوئی مسافر آ جاتا تو اُسے ایمان اور خدا پرستی کا وعظ فرماتے۔ انہی ایام قبیلہ بنو کندہ میں تشریف لے گئے سردار قبیلہ کا نام ملیح تھا۔ نیز قبیلہ بنو حنیفہ کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ اُنہوں نے سارے عرب میں سب سے بدتر طریق پر انکار کیا۔ قبیلہ بنو عامر بن صوصعہ کے پاس گئے۔ سردار قبیلہ کا نام بحیرہ بن فراس تھا۔ اس نے دعوت اسلام سن کر نبی صلعم سے پوچھا۔ بھلا اگر ہم تیری بات مان لیں اور تو مخالفین پر غالب آجائے تو کیا یہ وعدہ کرتا ہے کہ تیرے بعد یہ امر مجھ سے متعلق ہوگا۔ نبی صلعم نے فرمایا یہ تو خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ جسے چاہیگا میرے بعد مقرر کریگا۔ بحیرہ بولا کیا خوب اس وقت تو عرب کے سامنے سینہ سپر ہم بنیں اور جب تمہارا کام بنجائے تو مزے کوئی اور اڑائے۔ جا ہم کو تیرے کام سے کچھ سروکار نہیں ہے۔

انہی ایام میں ابوالحیسر انس بن رافع مکہ آیا۔ اسکے ساتھ بنی عبدالاشہل کے بھی چند نوجوان تھے جن میں ایاس بن معاذ بھی تھا۔ یہ لوگ قریش کے ساتھ اُسی قوم خزرج کی طرف سے معاہدہ کرنے آئے تھے نبی صلعم ان کے پاس گئے اور جاکر فرمایا۔ میرے پاس ایسی چیز ہے جو تمہارے سب کے لئے بہبودی ہے کیا تم کو اس کی طرف رغبت ہے۔ بولے ایسی کیا چیز ہے۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، مخلوق کی طرف مبعوث ہوں بندگان خدا کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا ہی کی عبادت کریں۔ اور شرک نہ کریں۔ مجھ پر خدا کی کتاب نازل ہوئی ہے۔ پھر اُن کے سامنے اسلام کے اصول بیان فرمائے۔ اور قرآن مجید بھی پڑھ کر سنایا۔ ایاس بن معاذ جو ابھی نوجوان تھا سنتے ہی بولا۔ اے میری قوم بخدا یہ تمہارے لئے اُس مقصد سے بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو۔ انس بن رافع نے کنکریوں کی مٹھی بھر کر اٹھائی اور ایاس کے مُنہ پر پھینک ماری اور کہا بس چپ رہو ہم اس کام کے لئے تو نہیں آئے۔ رسول اللہ صلعم اُٹھ کر چلے گئے۔ یہ واقعہ جنگ بعاث سے جو اوس وخزرج میں ہوئی پہلے کا واقعہ ہے۔ ایاس واپس جاکے چند روز بعد مرگیا مرتے وقت اُس کی زبان پر تسبیح و تحمید تہلیل، تکبیر جاری تھی۔ مرحوم نے نبی صلعم کے اس وعظ سے ہی اسلام کا بیج اپنے دل میں بو لیا تھا۔ انہی ایام میں ضماد ازدی مکہ میں آیا۔ یہ یمن کا باشندہ اور عرب کا مشہور افسوں گر تھا۔ جب اس نے سنا۔ کہ محمد پر جنات کا اثر ہے۔ تو اس نے قریش سے کہا کہ میں محمد کا علاج اپنے منتر سے کرسکتا ہوں۔ یہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا محمد! آؤ تمہیں منتر سنائیں۔ نبی صلعم نے فرمایا کہ پہلے مجھ سے سن لو پھر آنحضرت نے اُسکو سنایا: الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد (ترجمہ) سب تعریف اللہ کے واسطے ہے ہم اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہیں اور ہر کام میں اُسی کی اعانت چاہتے ہیں جسے خدا راہ دکھاتا ہے۔ اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے خدا ہی راستہ نہ دکھائے اُسکی کوئی رہبری نہیں کرسکتا میری شہادت یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں یہ بھی ظاہر کرتا ہوں کہ محمد خدا کا بندہ اور رسول ہے اسکے بعد علیہ

صحابہ نے اسی قدر سنا تھا۔ بول اُٹھا کہ انہی کلمات کو پھر سنا دیجئے۔ دو تین دفعہ اس نے انہی کلمات کو سنا۔ اور پھر بے اختیار بول اُٹھا۔ میں نے بہتیرے کاہن دیکھے ساحر دیکھے، شاعر سنے لیکن ایسا کلام تو میں نے کسی سے بھی نہ سنا یہ کلمات تو ایک تہا سمندر کے موافق ہیں محمد خدارا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں اسلام کی بیعت کر لوں۔ (باقی آیندہ)

اخلاق النبی صلعم

(۹)

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

سارا عرب آپ کے جیتے جی مسخر اور مسلمان ہو گیا۔ اور حضور نے اپنے صحابہؓ کو دنیا اور دین کا بادشاہ بنا دیا۔ بڑے بڑے بادشاہوں اور شہنشاہوں کو تخت سے گرا دیا۔ اور ان کی جگہ غریبوں کو تخت پر بٹھایا۔ اور حق تعالیٰ کی شان بلند کا ایک زبردست نشان دکھایا۔

عبادت اور تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ہر وقت ذکر و فکر میں مصروف رہتے تھے اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہمیشہ خدا کی یاد آپؐ کے دل میں ہوا کرتی۔ آپ ہمیشہ دعاؤں میں مصروف رہتے۔ اور فرماتے کہ میں تم میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ آپ کی نشست اکثر قبلہ رو ہوا کرتی تھی۔ نماز کو کمال خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ تہجد میں اتنا قیام کرتے کہ پاؤں مبارک ورم کر جاتے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ حضور آپ اتنی ریاضت کیوں کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے ہیں آپؐ نے فرمایا افلا اکون عبداً شکورا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں یعنی بندہ کا فرض ہے کہ اپنے مالک کی بندگی کرے آنحضرتؐ نماز ضحیٰ بھی پڑھا کرتے اور تہجد بھی۔ نفلی روزے بھی اکثر رکھا کرتے اور جمعہ کا روزہ بہت ہی کم چھوڑتے۔ کلام الٰہی کی ہمیشہ تلاوت کرتے اور ترتیل اور اداب کا ہمیشہ لحاظ رکھتے۔ اکثر قاری صحابہؓ سے بھی کلام پاک سنا کرتے۔ اور سنکر رویا کرتے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپؐ کے چند بال سفید دیکھ کر عرض کیا کہ حضرتؐ آپ تو بوڑھے ہو گئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون نے بوڑھا کر دیا۔ (جس میں خدائے تعالےٰ کے عذاب کا ذکر ہے) اس قدر ڈر سے کہ میری امت کے آدمی دوزخ میں نہ جائیں۔ آپ مہمانوں کی خاطر داری کیا کرتے خواہ وہ مہمان کسی مذہب کا ہو۔ اور کیسا ہی بُرا ہو۔ اور فرماتے کہ مہمان کی خاطر داری شعایر اسلام میں سے ہے، حضور کی دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا جیسا کہ آپ کی زندگی کے واقعات سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضور کو تبلیغ رسالت سے کوئی دنیاوی جاہ و عزت دولت و حشمت ہرگز مقصود نہ تھا بلکہ آپؐ دنیاوی عزت اور دولت سے نفرت فرمایا کرتے۔ آپؐ صاف یہ الفاظ مبارک فرمایا کرتے اَطْلُبُ اَمْوَالَکُمْ وَلَا الشَّرَفَ فِیْکُمْ وَلَا الْمُلْکَ عَلَیْکُمْ (میں تمہارے مال نہیں مانگتا نہ تم پر بزرگی چاہتا ہوں نہ تم پر بادشاہ ہونا مطلوب ہے۔ عتبہ بن ربیعہ کفار کی جانب سے وکیل ہو کر آیا اور اُس نے صاف کہدیا اے پسر برادر اگر اس دعویٰ رسالت سے تیرا مقصد مال و دولت حاصل کرنا ہے تو ہم تم کو اتنی دولت جمع کر دیتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کے پاس نہیں۔ اور اگر عزت و وقار مطلوب ہے تو ہم تجھ کو اپنا سردار اور رئیس بنا لیتے ہیں اور کوئی بات بغیر تیرے دریافت کئے ہرگز نہ کریں گے۔ اور اگر بادشاہت منظور ہے تو ہم تجھ کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ اور اگر جنون غالب آگیا ہے تو معالج بتا دیتے ہیں۔

ہنگامۂ عالمگیر

بادبانی جہازوں کی غرقابی

لندن ۱۱۔ اکتوبر۔ پیٹروگراڈ۔ ایک بحری سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۲ روسی تارپیڈو کشتیوں نے ساحل اناطولیہ کے نواح میں ترکوں کے ۱۹۔ بادبانی جہازوں کو غرق کر دیا۔ جو ترکی سپاہ کے لئے سامان سے جا رہے تھے۔ ایک جہاز دھماکہ سے اُڑ گیا۔ دوسرے جہازوں پر غلہ بار تھا۔

فلسطین کے استحکامات

لندن ۱۱۔ اکتوبر۔ علاقہ شام اور فلسطین کے پناگزین جو اسکندریہ میں پہنچے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ جرمنوں نے کوہ زیتون پر نگرانی کی چوکیاں قایم کی ہیں اور گولگوتھا پر گولہ باری کی زد قایم کی اور ہزار ہا کسانوں کو ارض مقدس میں خندقیں کھودنے کے کام پر لگا دیا ہے۔

بلغاریہ سے مقابلہ کی تیاریاں

لندن ۱۱۔ اکتوبر۔ رومہ کے برقی پیغامات سے پایا جاتا ہے کہ مقدونیہ کے باشندے مسلح جتھوں کی صورت میں بلغاریوں سے مقابلہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ جو میدان جنگ میں جانے کے قابل نہیں ہیں بچے عورتیں اور بوڑھے آدمی سرویہ میں سب جگہ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ہتھیار اُٹھا رہے ہیں۔ رومانیہ بلغاریہ کی سرحد پر فوج جمع کر رہا ہے۔ بخارسٹ میں ارکین ایوان کے ایک جلسہ نے باتفاق رائے ریزولیوشن پاس کرکے فراہمی و آراستگی افواج کا مطالبہ کیا

سالونیکا میں اتحادی سپاہ

لندن ۱۱۔ اکتوبر۔ سالونیکا سے ایک فرانسیسی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اتحادی اپنی سپاہ کو خشکی پر اُتارنے کا سلسلہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ ہفتہ کے روز ایک سالم ڈویژن توپخانہ سمیت اندرونی علاقہ کو روانہ ہوئی ڈیلی نیوز کو ایتھنز سے اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ اتحادیوں نے اپنی سابقہ تجویز بدل دی ہے۔ فوج ابھی سالونیکا میں اُتر رہی ہے اور قلیل جماعتیں روانہ کرتے جانے کی بجائے سالونیکا میں عظیم جمعیت فراہم کی جا رہی ہے

سرویا کیا کر سکتا ہے

پیرس کا تار مظہر ہے کہ موسیو ویسنیز سروی سفیر مقیم پیرس نے تسخیر بلغراد کی خبر سننے کے بعد اخبار ماتن کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ اگر وہ فوج جس کی ہمیں اتحادیوں سے توقع ہے ہمیں اپنی تمام طاقت شمالی حملہ آوروں کے مقابلہ میں صرف کرنے کا موقع دے تو ہم اس کام کو نہایت آسانی کے ساتھ سرانجام دے سکیں گے۔ ہمارے حریفوں کے منصوبے بالاخر انہیں کے لئے وبال جان ثابت ہونگے۔ اور پھر ایک مرتبہ سرویہ کامیابی کے ساتھ حملے کی لہر کا مقابلہ کریگا۔

ایک سروی کپتان نے جو کسی سرکاری کام کے لئے پیرس آیا ہوا ہے کہا کہ اتحادی سپاہ بلغاریوں کی خبر لے اور ہم گیت گاتے ہوئے میدان جنگ کو جائیں گے۔

بدنامی کا دھبہ

امسٹرڈم ۱۱۔ اکتوبر۔ موسیو مجاروف بلغاری سفیر نے پیٹروگراڈ میں لندنی اخبار ڈیلی گراف کے ایک نامہ نگار سے دوران ملاقات میں کہا کہ گورنمنٹ بلغاریہ کی یہ کارروائی اس کے دامن عزت پر ہمیشہ بدنامی کا دھبہ رہے گی۔ کیونکہ بلغاریہ کو روس نے ہی آزادی دلائی تھی۔ اور میں بلغاریہ کے مستقبل کو

نہایت تاریک سمجھتا ہوں کیونکہ وہ اپنا وعدہ ایفا نہیں کر سکا۔ میں بلغاریہ میں واپس جا کر اصل حقیقت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا۔

جنگ کی خبریں براہ شملہ

شملہ۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے کو سکرٹری آف اسٹیٹ کی طرف سے ذیل کا برقی پیغام مورخہ ۱۱۔ اکتوبر موصول ہوا ہے:۔

فرانسیسیوں اور برطانیوں نے جرمنوں کے پر زور حملے پسپا کئے ہیں روسی اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں۔ آسٹروی جرمن افواج نے بلغراد پر قبضہ کر لیا ہے۔

سرجان فرنچ کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ غنیم لاباسی کے جنوب میں جدید خندقوں پر متواتر گولہ باری کر رہا ہے۔ نیز اس نے ایشنبرہ ہنزولرن کے جنوبی حصہ میں جو برطانیوں کے قبضہ میں ہے بم پھینکے لیکن غنیم کے تمام حملے پسپا کئے گئے لوس کے شمال مشرق میں ہم نے ۵۰۰ ... سے کر ۵۰۰ ... گز تک آگے کو ترقی کی۔

ایک فرانسیسی اطلاع مظہر ہے کہ اس جارحانہ کارروائی میں جرمنوں کے نقصانات نہایت شدید تھے حملہ علی التواتر بھاری لہروں میں کیا گیا۔ اس کے بعد صف چند عناصر بڑھے۔ فرانسیسی اپنی جدید پیش قدمی پر برابر قائم ہیں شمپین میں فرانسیسیوں نے پہاڑی ٹاہور پر ایک حملہ پسپا کیا۔ اور ٹاہور کے شمال مشرق میں ترقی کی۔ نیز جنوب کی طرف ایک جرمن خندق پر قبضہ کر لیا ایک فرانسیسی ہوائی جہازوں کے دستے نے شمپین کے محاذ کے عقب میں ایک اسٹیشن اور سپاہ پر بم گرائے

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ ریگا کے نواح میں اب سرگرمی کا اظہار نہیں ہوا۔ دونسک کے شمال مغرب میں خونریز معرکے ہوتے رہے۔ کئی گاؤں کا قبضہ متعدد مرتبہ ادلتا بدلتا رہا۔ لیکن

قلب میں کوئی تغیر و تبدیل نہیں ہوا۔ دریائے سٹر پر کول ساری ریلوے کے جنوب میں غنیم مشرقی کنارے پر پہنچ گیا ہے۔

مشرقی گلیشیا میں دریائے سٹریپا پر روسی رسالہ نے غنیم کے حملوں کا موثر طریق پر مقابلہ کیا ہے۔

ایک جرمن سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلغراد کا شہر اور اس کے جنوب مغرب اور جنوب مشرق کی پہاڑیاں لے لی گئی ہیں

ایک روسی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بحیرہ بالٹک میں ایک برطانی آبدوز کشتی نے ایک جرمن باربرداری کے جہاز پر گولہ باری کر کے اسے غرق کر دیا۔

ڈینوب عبور کر لیا گیا

لندن ۱۱۔ اکتوبر۔ امسٹرڈم ہمہ روزی خبروں کا بیشتر حصہ ہنوز جرمن ذرائع ہی سے موصول ہوتا ہے۔ غیر جانب داروں پر اثر ڈالنے کے لئے ان میں لفاظی سے خوب کام لیا جاتا ہے۔ آج شب کی برلن کی اطلاع مظہر ہے کہ دریائے ڈرینا پر شاباچ اور گراڈش کے مابین مزید معرکے ظہور میں آئے ہیں۔ ڈینیوب کو عبور کرنے کی کارروائی تکمیل پا چکی ہے۔

بلغاریوں کی سرویوں پر حملہ آوری

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ دو بلغاری ڈویژن نیاشیواز کی سمت میں سرویوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہ مقام نش سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بلغاری حملہ

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ نش۔ ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ بلغاری نیاشیواز پر حملہ کر رہے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ بلغاری دریائے ولاشین کے ساتھ ساتھ نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ اور ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جو نش سے ۲۶ میل جنوب مشرق کو ہے اور ریلوے لائن سے ۱ میل مشرق میں ہے۔ لیکن اس وقت تمام حملے سختی سے پسپا کئے گئے ہیں۔

سرویا اور مانٹی نگرو پر فوج کشی

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ روما میں اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۸ آسٹروی اور جرمن جیش سرویوں پر ۵۰ میل کے محاذ میں حملہ کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شہزادہ وڈ سابق شاہ البانیا جرمنوں کے ہمراہ ہے جو سرویا پر فوج کشی کر رہے ہیں۔ البانیا میں ایسے فوجی دستے مرتب کئے گئے ہیں جو بلغاری افسروں کے ماتحت ہیں۔ اور جو مانٹی نگرو اور سرویا پر حملہ آور ہونگے۔ جرمنی اخبارات کہتے ہیں کہ صیف و یدی غاچ میں فوج اتارنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

بلغراد کا مال غنیمت

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ امسٹرڈم۔ وائنا کی ایک سرکاری اطلاع جو سرویا کے میدان جنگ سے موصول ہوئی ہے۔ بہت سی زمین حاصل کرنے اور صرف ۶۰۰ قیدی اسیر کرنے کی مدعی ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ آسٹرویوں نے بلغراد میں ۹ بحری توپیں اور ۲۶ میدانی توپیں حاصل کیں۔ جنگ خونریز تھی۔ اس کے خاتمہ پر لکھا ہے۔ کہ دریائے ڈینیوب کا بیڑا دریائی سرنگوں اور سرویوں کی بحری سرنگوں کو صاف کر رہا ہے۔

سالونیکا میں حلیفوں کی سپاہ

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ ایک فرانسیسی پارلیمنٹری کمیشن کے چیرمین نے دوران ملاقات میں بیان کیا کہ قابل وثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سالونیکا میں حلیفوں کی ۳ لاکھ افواج ہیں۔ جو سرویا کی حفاظت کے لئے کافی ہیں۔

انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ کمیشن کو یقین کامل ہے کہ ہر ایک رکاوٹ کے باوجود بلا تاخیر یہ مقصد ضرور حاصل ہوگا۔

اخبار طان رقمطراز ہے کہ دیوان کی بحث میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ سرویا کے بچاؤ کی خاطر روس اور اٹلی کو بھی برطانویوں اور فرانسیسیوں کا ہاتھ بٹانا چاہیئے

بلغاری سفیر کو پروانہ راہداری

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ بلغاری سفیر مقیم لندن کو پروانہ راہداری دے دیا گیا ہے۔

یونان کا موجودہ رویہ

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ ایتھنز ۱۱۔ اکتوبر موسیو زیمس نے ایوان میں اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی وہی ہے۔ جو ابتدائے جنگ میں تھی۔ یعنی غیر جنبداری اور حالت حاضرہ میں مسلح تیاری۔ آئندہ واقعات کے بموجب پالیسی میں تغیر تبدل ہوتا رہیگا

موسیو وینی زیلوس نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ایوان کے بیشتر ممبر گورنمنٹ کے اس وقت تک موید رہیں گے جب تک اس پالیسی کے اصول میں تبدیل نہ ہو۔ سوال یہ نہیں کہ آیا یونان کو جنگ میں شامل ہونا چاہیئے۔ یا نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ یونان کو اس وقت شریک جنگ ہونا چاہیئے۔ جب بلغاریہ کی پائمالی ہیں

جن خریداران مدینہ کی خدمت میں میعاد قیمت ختم ہونے کے خطوط حاضر ہوں وہ براہ کرم فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں تاکہ پیشگی قیمت کا حسب طریقہ کارخانہ وی پی کیا جائے یا منی آرڈر کا انتظار رہے۔ ورنہ جواب آنے پر وی پی ہوگا۔ منیجر مدینہ

یونان کو فائدہ مدنظر ہو۔ اگر بلغاریہ کو فتحمندی نصیب ہوئی۔ تو تہذیب یونان قطعاً معدوم ہو جائے گی۔

موسیو وینی زیلوس نے اثنائے تقریر میں ان واثق وعدوں کا بھی اظہار کیا۔ جو ائتلاف ثلاثہ کی طرف سے جزائر ایجئین اور جزیرہ قبرس کو حوالہ یونان کرنے کے بارے میں موصول ہوئے ہیں۔

پھر مجلس ۱۸ ماہ پر ملتوی ہوگئی

ایک اسٹیمر کی غرقابی

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ ہاوسٹن کمپنی کا اسٹیمر "ہائی زون" جو ہندوستان سے انگلستان کو جا رہا تھا۔ غرق کر دیا گیا۔ عملہ بچا لیا گیا ہے۔

فرانس کے وزیر خارجہ کا استعفا

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ پیرس۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ موسیو ڈلکاسی وزیر خارجہ مستعفی ہوگئے ہیں۔ استعفا منظور ہو چکا ہے۔ اور موسیو دویانی وزیر اعظم کے عہدے کے علاوہ وزارت خارجہ کا بھی اہتمام اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

بلغراد پر گولہ باری کی کیفیت

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ پیرس۔ نیش کا ایک تار مورخہ ۱۰۔ اکتوبر میں مذکور ہے کہ بلغراد کے حوالی میں پہاڑوں پر سخت خونریز جنگ ہوئی۔ چوٹیاں کبھی ایک اور کبھی دوسرے کے قبضہ میں گئیں۔ توپخانہ ۳ روز سے مسلسل گولہ باری کر رہا ہے۔ سرویوں نے صبح کے وقت ٹوپشڈار کے نواح میں نہایت عمدہ مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ اور جرمنوں کو سواد بلغراد کی طرف پسپا کر دیا۔ جنگ تندہی کے ساتھ جاری ہے غنیم نے ۔ دہ ہزار سے زاید گولے شہر میں پھینکے۔ ور شفا خانوں اور گرجاؤں کو بھی نہ بچایا۔ یہودیوں کا ایک معبد تباہ ہوگیا۔ اور یہود کے سینکڑوں کنبے جو اس میں پناہ گزین تھے نیچے دب گئے۔ پایہ حکومت کی مدافعت میں فرانسیسی توپخانہ کی ایک باڑی نے بھی حصہ لیا۔ اور برطانی سپاہ نے بھاری توپوں کے ساتھ غنیم کو سخت نقصان پہنچایا۔ نیز غنیم کے دو آہن پوش چھوٹے جہازوں کو دریائے ڈینوب میں غرق کر دیا۔

اتحاد بلقان کی کوشش

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ حالت بلقان پر تقریر کرتے ہوئے موسیو دویانی نے ایوان میں بتایا کہ حلیفوں نے اتحاد بلقان کو قایم کرنے میں کیا کیا سعی کی تھی۔ ان کی تجویز باہمی قربانیوں پر مبنی تھی۔ سرویا بیرجمی کی قربانیوں پر رضامند ہوگیا تھا۔

اور یونان و رومانیا نے دل سے اس کی تائید کی تھی۔ لیکن بلغاریہ کی غداری نے ان کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ اب بہادر سرویہ کی امداد کرنا حلیفوں کا فرض ہے۔ جو دو طرف سے معرض خطر میں ہے۔ ریاستہائے بلقان اس غرض کے حصول کے لئے اپنی اپنی سرحدوں کو کمزور کئے بغیر کوشش کر رہی تھیں۔ ان کا منشا یہ تھا کہ سرویا، یونان اور رومانیا عہدنامہ بکارسٹ کا احترام یقینی طور پر کریں۔ کیونکہ وہ اس کے فریق معاہدہ ہیں۔

موسیو دویانی نے اس امر پر مضحکہ اڑایا کہ سالونیکا میں فوج اتارنے کی کارروائی کو جرمنی کی بلجیم کی غیر جانبداری توڑنے کا مترادف قرار دیا جاتا ہے آخیر میں انہوں نے کہا کہ برطانی اور فرانسیسی گورنمنٹیں کام میں لانے والی افواج کی اہمیت کے بارے میں متفق ہیں۔ ہم جنرل جوفرے کے پورے طور پر موید ہیں۔ روس نے بھی سرویا کی امداد میں حصہ لینے کی خواہش کی ہے۔ اور کل اس کی سپاہ ہماری افواج کے دوش بدوش مصروف پیکار ہوں گی۔ حلیفوں کے درمیان کبھی ایسا گہرا اور مکمل اتحاد نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی ہمیں مشترکہ فتحمندی کا ایسا یقین ہوا ہے جیسا کہ اس وقت۔

توپخانے کی شدید جھڑپیں

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ پیرس۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہم نے سوشیز کے شمال مشرق میں کل جن خندقوں پر قبضہ کیا تھا۔ آج سہ پہر کو غنیم نے ان پر نہایت شدت سے آتشباری کی۔ ہم نے ۱۶۴ قیدی اسیر کئے سوم کے جنوب میں اور این کے محاذ پر توپخانہ کی شدید جھڑپیں وقوع میں آئیں۔ لا گوٹ کی گھاٹی کی طرف ہماری ترقی جاری ہے۔ مغرب کی طرف ہم اس گھاٹی پر حاوی ہیں۔ غنیم نے لورین اور واسجیز میں حملوں کی بے سود کوشش کی۔

جرمنی کے کارخانے بند ہیں

لندن ۱۲۔ اکتوبر۔ اسٹرڈم۔ جرمنی کے پارچہ بافی کے کارخانے خام مصالحے کی قلت کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔

نش کو محصور کرنے کی کوشش

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ بلغاری سپاہ مقام زیشار کے جنوب کی طرف بھی حملہ آور ہو رہی ہے۔ جو نش سے ۴۰ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بلغاری سرویا کے جدید پایہ تخت کو محاصرہ میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قیصر سروی محاذ پر

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ قیصر سروی محاذ پر آسٹروی جرمن سپاہ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گیا ہے۔

رومانیہ کے خلاف طیاریاں

بکارسٹ کے تار مظہر ہیں کہ دریائے ڈینیوب کے بلغاری ساحل پر جو رومانیہ کے مقابل میں واقع ہے سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اور مقام روشوک میں نہایت سرگرمی سے خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ ویڈن کی عام آبادی کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔

موسیو ویویانی کا بیان

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ موسیو ویویانی کے اس بیان کو کہ مشرقی یا مغربی رزم گاہ کو کمزور کئے بغیر اتحادی سلطنتیں سرویا کی حمایت میں پر زور کارروائی کریں گی۔ انگلستان کے اخبارات طمینان کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اس امر پر اصرار کر رہے ہیں کہ یونان زیادہ عرصہ تک اپنی غیر جانبداری قائم نہیں رکھ سکتا۔ جیسے ممکن ہے کہ اتحادی عنقریب ناقابل برداشت پانے لگیں۔

ایوان کی اجلاس ختم ہونے کے بعد فرانسیسی مجلس وزرا کا جلسہ بصدارت موسیو پوانکارہ منعقد ہوا جس میں موجودہ فوجی اور سیاسی حالت پر بحث کی گئی۔ یہ ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اور فرانسیسی ایوان کے بیرونی کمروں میں اس امر پر بہت کچھ چہ میگوئیاں ہوئیں کہ موسیو ویویانی نے رزمگاہ بلقان میں اٹلی کی شرکت کے متعلق کچھ ذکر نہ کیا۔

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ مجلس وزرا نے کل شام تین گھنٹہ تک اجلاس کر کے سر ایڈورڈ گرے کے بیان دربارہ بلقان کا تصفیہ کیا۔

سرویا پر جنگ
بلغاریہ کی پیش قدمی

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ بقول رائٹر نش کی آج کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ غنیم کا دباؤ تینوں طرف سے ترقی کر رہا ہے۔ غنیم مزید فوج جمع کر رہا ہے اور سروی ذرائع آمد و رفت کو منقطع کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر ۹۔ اکتوبر کے بعد شبانہ روز کے شدید حملوں کے باوجود غنیم نہایت قلیل ترقی کر سکا ہے بلغاری ایک موقع پر سرحد سے صرف ایک میل آگے بڑھے ہیں۔

یونان کی طرف سے سرویا کو اطلاع

ایتھنز ۱۴۔ اکتوبر۔ بلغاری سفیر نے موسیو زیمس کو سرکاری طور پر مطلع کیا ہے کہ بلغاریہ نے سرویہ کو اعلان جنگ دیدیا ہے۔

گورنمنٹ یونان نے سرویہ کو باضابطہ مطلع کر دیا ہے کہ اس پر بلغاریہ کا حملہ آور ہونا یورپین جنگ کے حلقہ اثر کے وسعت پذیر ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ جنگ بلقان کی وجہ سے۔ اس لئے یونان اس موقع پر یونانی سروی معاہدہ کا پابند نہیں ہو سکتا۔

مزید ہوائی تاخت (۸ ہلاک ۳۴ مجروح)

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ محکمہ احتساب اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ کل شام علاقہ لندن کے ایک حصہ پر زپلین جہازوں نے حملہ کیا۔ اور متعدد آتش خیز اور پھٹنے والے بم گرائے جن سے مال و جائداد کو خفیف نقصان پہنچا۔ اور جن چند مقامات پر آگ لگ گئی تھی۔ وہ بہت جلد بجھا دی گئی۔ کسی سرکاری عمارت کو نقصان نہ پہنچا۔ اب تک

صرف دو عورتیں اور چھ مرد ہلاک اور ۳۴ مجروح ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں صرف ایک سپاہی تھا

اس تاخت کے دوران میں دیوان عام کے اندر فیروں کی آواز صاف طور پر سنائی دیتی تھی۔ مگر کسی شخص نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور مباحثہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی۔

مجلس وزرا اور جبری فوجی خدمت

لندن ۱۳۔ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی نیوز مظہر ہے کہ ان وزرا نے جو جبری فوجی خدمت کے حامی ہیں۔ کل مجلس وزرا کے اجلاس میں اس کے رائج کرنے پر بہت زور دیا لارڈ کرزن اور مسٹر چرچل اب اس تحریک کے سب سے بڑے حامی ہیں۔ مسٹر لائڈ جارج زیادہ اعتدال پسند ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ لارڈ کرزن اب سے ایک ماہ پیشتر اس تحریک کے اس قدر مؤید نہ تھے جتنے کہ اب ہیں۔

جرمنوں کے شدید حملے

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے زبردست جمعیت کے ساتھ سوشینر کے شمال مشرق اور پانچ دیگر مقامات پر جن میں دشت گیونشی بھی شامل تھا۔ از سر نو حملے کئے۔ مگر نہایت شدید ابتدائی گولہ باری کے باوجود وہ دشت گیونشی کی خندقوں کے صرف چند حصوں میں قدم جما سکے جو شدت گولہ باری سے بالکل منہدم ہو گئے تھے۔ اور سب جگہ ہم اپنے مورچوں پر قائم رہے اور جرمنوں کے حملوں کو شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔ دریائے یوم کے قریب میں علاقہ ہیتمین کے اندر ارگون کے مضافات میں اور دریائے میوز و موزیل کے درمیان بالخصوص توپخانہ کے نہایت شدید معرکے وقوع میں آئے

جرمن فوجی ٹرین کو حادثہ

امسٹرڈم ۱۳۔ اکتوبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کو معلوم ہوا ہے کہ فیلڈرز میں ایک جرمن فوجی ٹرین کو جو سپاہ کو ایک حصہ سے دوسرے حصہ کی طرف لیجا رہی تھی سخت حادثہ پیش آیا مقتولین کی تعداد معلوم نہیں ہوئی۔ مگر فوراً صلیب احمر کی گاڑی بغرض امداد روانہ کی گئی۔ ایک اور جرمن ٹرین زیبروگ کے قریب ایک نہر میں گر گئی۔ اور ۶۵ سپاہی غرق ہو گئے۔

زپلین جہازوں کی مزید تاخت
۵۵ ہلاک ۱۱۴ مجروح

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ متخاصمانہ ہوائی جہازوں کا ایک بیڑا شب گذشتہ کو مشرقی اضلاع اور علاقہ لندن کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوا۔ اور بم گرائے۔ میدانی توپخانہ کی ہوائی توپوں نے ان پر آتشباری کی اور ایک ہوائی جہاز الٹ کر کسی قدر نیچے کی طرف گرتا ہوا دیکھا گیا۔ پانچ ہوائی جہاز اوپر چڑھے۔ مگر کہر کی وجہ سے صرف ایک جہاز ایک زپلین کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوا۔ لیکن تعاقب کرنے پر وہ کہر میں غایب ہو گیا بعض مکانات کو نقصان پہنچا۔ اور کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر فوجی سامان کو چنداں شدید نقصان نہ پہنچا سب جگہ بہت جلد آگ بجھا دی گئی۔

محکمہ اخبارات کا بیان ہے کہ زپلینوں کی ہوائی تاخت سے حسب ذیل نقصان ہوا: فوجی سپاہی ۱۴ ہلاک ۱۳ مجروح۔ سویلین ۲۷ مرد۔ ۹ عورتیں اور ۵ بچے ہلاک اور ۶۴ مرد ۳۰ عورتیں۔ اور ۷ بچے مجروح ان میں سے لندن کے علاقہ میں ۳۲ ہلاک اور ۹۵ مجروح ہوئے۔

اخبارات ڈیلی مرر اور ڈیلی سکیچ نے ایک زپلین کے فوٹوگراف شائع کئے ہیں۔ جو لندن پر اڑ رہا تھا۔ اور جس پر نیچے سے برقی روشنی ڈالی گئی تھی۔

سربیا میں اتحادی سپاہ کا انتظار

پیرس ۱۴ اکتوبر ۔ نش کی تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سرو ی سپاہ ہمت و جرأت کی اعلیٰ قابل یادگار کشمکش میں غنیم کا نہایت جانبازی کیساتھ مقابلہ کر رہی ہے ۔ آسٹریون اور جرمنون کے اب تک ابتدائی فوائد بلغراد و سمنڈریا گرادیشٹ کے محاذ پر دس ہزار بلکہ ۱۴ ہزار مجروح ہو چکے ہیں جرمنوں نے صوفیہ کے جرمن سفارتخانہ میں مضمون کا اعلان کیا ہے کہ انہیں ہولناک نقصان پہنچا کر اور سربیا کی بالکل خلاف توقع مقاومت کیا ہے نیز تاکید کی گئی ہے کہ بلغاریہ بلا توقف سربیا پر حملہ کردے ۔ غنیم کے نہایت شدید حملوں اور بھاری توپخانہ کی فوقیت کے باوجود سرو ی جنود صرف ۔ ڈرینا ۔ بیو اور ڈینیوب کے ایسے موقعوں پر قابض ہیں جہاں سے بلغراد اور سمنڈریا پر زد پڑتی ہے ۔ موراویا کے میدان میں غنیم صرف دس میل پیشقدمی کر سکا ہے ۔ اور عظیم جمعیت کے ساتھ ان پہاڑیوں پر حملہ کر رہا ہے جو موراویا اور وادی تیموک کے درمیان واقع ہیں ۔ ان کا مقصد بظاہر شیار کے عظیم تانبہ کے کارخانوں پر قبضہ کرنا اور وادی تیموک میں بلغاریوں کے ساتھ اتصال پیدا کرنا معلوم ہوتا ہے ۔

جرمنوں کو عظیم کمک پہنچ جانے کی وجہ سے جس کی تعداد ۲۰ ہزار بیان کیجاتی ہے سرویوں کے لیے سخت دباؤ ڈالا جا رہا ہے ۔ اور یہ اندیشہ ہے کہ سرو ی فوج جو نہایت بہادری سے ہر جگہ دشمن کے مقابلہ پر مدافعت کر رہی ہے ۔ دو حصوں میں نہ کاٹ دی جائے ۔ اور اس کا میمنہ سرحد مونٹی نیگرو کی طرف نہ دھکیل دیا جائے اس لیے برطانی اور فرانسیسی سپاہ کی آمد کا نہایت بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے ۔ سرویوں کو یقین ہے کہ اگر اتحادیوں کی سپاہ کافی تعداد میں بروقت پہنچ گئی تو آسٹرویوں اور جرمنوں کی قبریں سربیا ہی میں بنیں گی ۔

جنگ بلقان اور اٹلی

پیرس ۱۵ اکتوبر ۔ مسیو و یویانی نے سینٹ میں اعلان کیا کہ اس امر کے اقرار کرنے کی وجہ ہے کہ بلقان کی جنگی کارروائی میں اٹلی اتحادیوں کو کنارہ کش نہ رہے گا ۔

بخارسٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ بریگیڈیر جنرل لے بی میں نش میں پہنچ گیا ہے ۔

احرار بھی ہیں خاتم ملت کا نگینہ

تعویق جو پیدا ہوئی ہے قوم میں اسوقت ۔ ۔ ۔ پذیر اس سے ہے ملت کا مدینہ
کچھ ہم میں ہیں جوان سالار ہیں کچھ بہرہ مند ۔ ۔ ہے زیر نظر جن کے سیاست کا خزینہ
جو پیر ہیں نوخیز کو کہتے ہیں وہ باغی ۔ ۔ ۔ ہے نظر ان کو بغاوت کا قرینہ
کہتے ہیں وفادار جوان ہو نہیں سکتے ۔ ۔ مجروح ہے جو ہمدردی ملت کا ہے سینہ
احرار کو باغی کا سمجھتے ہیں مرادف ۔ ۔ پایا ہے انہوں نے جو اطاعت کا خزینہ
۔ ۔ ۔
احرار یہ کہتے ہیں کہ ہیں پیر بھی گمراہ ۔ ۔ گر ہم کو سمجھتے ہیں ہلاکت کا وہ زینہ
قرآن کی تعلیم کو ڈالے ہیں پس پشت ۔ ۔ سمجھے ہیں ملائم کو طریقت کا سفینہ
حریت حق ہی جو ہمارے رگ و پے میں ۔ ۔ ہرگز نہیں ہے حاکم کی بغاوت کا وہ زینہ
گر پیر ہیں وہ مدار انگشتری ہیں ۔ ۔ نوخیز بھی ہیں خاتم ملت کا نگینہ

ہم سے بدل گئی ہے نظر آفتاب کی

احرار چاہتے تھے کہ کچھ ہم بھی کر دکھائیں ۔ ۔ پھر کیا کریں ہو جو انہیں پسند باپ کی
ملت فروش پیر جو میدان میں آ گئے ۔ ۔ اچھے نہیں جوان بیکلیں عتاب کی
آخر کو رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوئی کہ اب ۔ ۔ ان سے بدل گئی ہے نظر آفتاب کی

(زمیندار) ۔ ۔ (محمد انصاری)

حوادث و اخبار

ڈاکوؤں کا حملہ ایک گاؤں پر ۔ سرحدی پولس کی ایک تازہ ترین رپورٹ جو ابھی ابھی صوبہ شمال و مغربی سرحد سے موصول ہوئی ہے مظہر ہے کہ مسلح ڈاکوؤں نے جن کی تعداد ۳۵ اور ۴۰ کے درمیان تھی ۔ ایک گاؤں پر حملہ آور ہو کر ایک بنئے کی دوکان کو لوٹنا شروع کیا ۔ اسی اثنا میں چند ڈاکو جو بندوقوں سے مسلح تھے بنئے کے مکان پر چڑھ گئے ۔ ایک چوکیدار جو بالکل نہتا تھا اس وقت پہرہ دے رہا تھا ۔ اس نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا ۔ لیکن اس موقع پر اس کی کچھ پیش نہ گئی ۔ اہل قصبہ نے ڈاکوؤں کا بندوقوں سے مقابلہ کیا ۔ لیکن وہ بھی ناکامیاب رہے ۔ مذکورہ بالا قصبہ میں گورنمنٹ کی طرف سے ۱۵ بندوقیں تقسیم ہوئی تھیں جن میں سے چھ متذکرہ بالا بنئے کے مکان میں تھیں ڈاکوؤں نے بنئے کا بہت سا مال و متاع لوٹا اور ان چھ بندوقوں میں سے بھی کوشش نے ساتھ لیتے گئے ۔

نواح اکیاب میں طوفان ۔ شملہ سے اطلاع ملی ہے کہ خلیج اکیاب کے شمال مغربی حصہ میں ۱۴ اکتوبر کی صبح کو ایک سخت شدت کا طوفان آیا ۔ اس کے علاوہ برما اور بنگال میں اچھی خاصی بارشیں ہو گئی ہیں ۔ اور بہار اڑیسہ بمبئی اور دکن میں بھی بارش کافی مقدار میں ہو چکی ہے ۔ اس وقت اکیاب میں ۴ انچ بارش ہو چکی ہے اور ابھی تک بارش کا سلسلہ بدستور جاری ہے ۔ کثرت بارش کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو گیا ہے ۔

بلغاریہ سے جنگ ۔ گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت میں عام اطلاع کے لیے اعلان کیا گیا ہے کہ بحیثیتی ملک معظم قیصر ہند اور بلغاریہ کے مابین جنگ کی حالت قائم ہے ۔ حکام ڈاک نے اعلان کیا ہے کہ بلغاریہ اور ہندوستان کے مابین تاروں کی آمد و رفت بالکل بند کر دی گئی ہے ۔

سنگاپور میں بے تار پیام رسانی کا اسٹیشن ۔ محکمہ ڈاک نے اطلاع دی ہے کہ سنگاپور میں بے تار پیام رسانی کا ایک اسٹیشن کھولا گیا ہے ۔ اس کے پیغامات کا محصول ۲۰ فی لفظ ہو گا ۔ اور تار سادہ زبان میں جو انگریزی یا فرانسیسی ہو لیے جائیں گے ۔

واردات ستی ۔ بانکی پور میں بروز پیر ایک ہندو عورت ستی ہو گئی ۔ اس کا شوہر بابو ہری نرائن سنہا جو کچھ عرصہ سے بیمار تھا پیر کے روز ۸ بجے صبح فوت ہو گیا ۔ غم شوہر برداشت نہ کر کے اپنے دوسرے کمرہ میں جا کر اپنے کپڑوں کو آگ لگا لی پیشتر اس کے کہ لوگوں کو علم ہو بہت زیادہ جل گئی ۔ اور ہسپتال پہنچ کر مر گئی ۔

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

یہ اخبار اپنے نام کے شرف سے ایسا مقبول عام ہے کہ صوبہ کے اکثر رؤسا و علماء کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے۔ اسکے سوا ہندوستان کے ہر گوشہ کے مسلمان جنکو اسلام کے ساتھ گہری محبت ہے ان کی نظر سے گذرنیکا بھی فخر حاصل کرتا ہے۔ طبع اشتہارات کا رعایتی نرخنامہ درج ذیل ہے جس میں کمی کی گنجایش نہیں۔

مقدار صفحہ	ایکسال	چھ ماہ	تین ماہ	ایکماہ	دوبار	ایکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۳۵	۱۵	۱۰	۷
نصف صفحہ	۶۵	۴۲	۲۵	۹	۶	۴
نصف کالم	۳۵	۲۲	۱۵	۶	۴	۳

پتہ: محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور زیر و میلکھپتہ

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے چمکدار اور چلدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگا ہوا الا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس عہ محصولڈاک بذمہ خریدار دی پی طلب فرمایئے۔

پتہ: حضرت مولانا عاشق حسین مدنی حاجی سید پیر نور شاہ وصاحب مدنی
مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ بڈنڈوری نہرا ولکتی

من موہنی

نحیف مزاج تو جہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان پھرا کرتے ہیں

رہتے ہیں یہ کی ایک گولی جو اہرات سے تیار کی گئی ہے چند روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی ضعیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴ مرتبہ اور ۲ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے۔ اس خوبی پر فی بکس عہ میں ایکبار تجربہ لینے پر چار روپے چار آنے۔ المشتہر

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح سے ایک ولایت کے ڈاکٹر ن نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے اسکے چہرہ اور بدن پر ملنے اور نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیاہ داغ جھائیں چھیپ اور جھریاں بالکل دور ہوکر چہرہ فوراً اور بہر رونق ہو جاتا ہے ایسی خوبصورتی آتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے ہم تعریف نہیں کرتے۔ خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے پوڈر نہیں ہے جیسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چہری سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل ایک روپیہ آٹھ آنے تین بوتل ایکدم خرید نے پر خرچ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

روشن چند اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون و ہیضہ کی گرمی فوراً رفع ہوتی ہے اور گرمی و خشکی جو کہ بیجد تشنگی ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ لسی دہی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی جلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ ہم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ فساد خون لو امیر تبخیر المعدہ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو اکسیر ہے اکسیر ہے جو گرمی میں پھر رک جاتے ہیں انکیلئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش نزلہ خشک میں قائم مقام ہے بکثرت تیار ہوتا ہے باین ہمہ قیمت کم رکھا۔ خوشبو دو روپیہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں تو اس زمانہ میں اشتہار دینے والوں کی آپ ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا۔ لیکن ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدر دان ہیں یا آپکو کسی قسم کی کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ سے تنگ آگئے ہیں علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایکبار ہماری اکسیر گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا۔ گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مریضوں کو فریفتہ کر لیتی ہیں۔ ہمارے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں وید اور طبیبوں نے اسکا استعمال فرما کر اسکو مثل اکسیر نافع تسلیم کر لیا ہے مقوی جگر و مقوی باہ ہونے کی علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے کھوئی ہوئی طاقت واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں۔ مرد و عورت ہر دو کیلئے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب نہیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی شیشی ۴۰ گولی صرف للعہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی کمیشن میں نادم ملیگی۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیسی تیل جس سال کیلئے تجویز کیا گیا ہوں بجائے ہر دم قسم

جا بجا تیار ہوتی شیشی معجون سہل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ جسقدر بیشتر بڑا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ بہا خوبانگی خواہش مستورات نہ ہو کر سے فی دن عہ خواہش مستورات کو کم کرے ایک گولی یہ ماہ کو کافی ہے فی درجن ۴ روپیہ شیشی کھانسی ز ہرا خشک رفع ہوتی ہے فی درجن ہم طلب نہ فرمائیں تو یقینی امرت دھارا عرف پورن سرچ حیات وغیرہ استعمال کرتے ہوئی لیا آپ اسکی بھی آزمائش کر کے فائدہ اٹھائینگے جو کہ مفید ہے کیا یہ درد سر بد ہضمی اعضا شکنی تخمہ ضعف ہیضہ ریح قولنج کل امراض کو مفید ہے فی شیشی جوب آتشک یہ اس شخص کو نہایت مفید ہے جسکا کہ جسم بباعث حلالی دوائیوں کے جسمیں کہ جو پارہ وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا گل گیا ہو یہ خون صاف کرکے بیماری جسم کو اصلی حالت پر کر دیتا ہے

چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ برتنا مکان ۔۔

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائیٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل — نمبر ۵۷۵
اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپیہ
ششماہی: ایک روپیہ دو آنے
طلباء سے: ڈھائی روپیہ سالانہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم، ۸، ۱۵، ۲۲

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور، یوم دوشنبہ یکم نومبر ۱۹۱۵ء مطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ — نمبر ۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہ اکتوبر

اس عہد میں جس کو ہم "خواب مسلم یونیورسٹی" سے تعبیر کرسکتے ہیں یہ تاریخ بھی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی، کیونکہ یہی وہ تاریخ تھی جب بہت سی صداقتیں بے حجاب اور وہ حقیقتیں جو اس وقت تک مستور تھیں بے نقاب کی گئیں۔ اگر ہم اسے انقلاب و تعجب سے تعبیر کریں تو یہ کیسا انقلاب عظیم تھا کہ وہ ہستیاں جو چند دن پہلے مشرق کی طرف جارہی تھیں، دفعتہً اُن کا مُنہ مغرب کی طرف پھر گیا جس سے نفرت تھی اُس سے الفت اور جس کی خواہش تھی اُس سے اُنھیں نفرت ہوگئی۔ مگر نہیں یہ انقلاب نہ تھا کہ ہم کو اُس پر حیرت ہو یہ کوئی تغیر فطرت نہ تھا کہ ہم متعجب ہوں، بلکہ یہ ایک کشف حقیقت تھا جو دفعتہً یوں ہمارے لئے سامان حیرت و استعجاب ثابت ہوا اور جس کے لئے ہم کو بہت پہلے سے آمادۂ نظارہ رہنا چاہیئے تھا، اگر ہم کو اس وقت کوئی حیرانی ہے تو یہ خود ہماری غلطی ہے اور اگر کوئی تاسف ہو تو یہ خود ہماری حماقت کیونکہ ہمکو پہلے ہی جاننا چاہیئے تھا کہ:

ہیولیٰ برق خرمن کا ہے خون گرم دہقاں کا

جلسہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے مفصل حالات تمام اخبارات میں شایع ہوچکے ہیں اس لئے آج کی صحبت میں ہمارا مدعا اُن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ صرف یہ دکھانا منظور ہے کہ اس جلسہ کا کیا منشاء تھا اور کس طرح وہاں دو فریق پیدا ہوگئے۔ جس وقت تک ہندو یونیورسٹی بل منظور نہ ہوا تھا ہمکو یہ بتایا جاتا تھا کہ مسلم یونیورسٹی کے متعلق جو تعویق ہورہی ہے اُس کا سبب صرف یہ ہے کہ ہندو یونیورسٹی کا مسئلہ گورنمنٹ کے پیش نظر ہے، اور جس وقت اس کا فیصلہ ہوجائیگا مسلم یونیورسٹی کے متعلق بھی کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ جب ہندو یونیورسٹی بل پاس ہوگیا تو وہ وقت آیا کہ کوئی انقطاعی فیصلہ مسلم یونیورسٹی کی نسبت بھی کیا جاتا لیکن ہمیں سخت حیرت ہے کہ جب فونڈیشن کمیٹی نے اس کا فیصلہ کردیا تھا کہ اُن اصولوں پر یونیورسٹی لینا ہمیں ہرگز منظور نہیں جن اصول پر گورنمنٹ دینا چاہتی ہے۔ تو پھر انتظار کس بات کا تھا، کیا یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ ہندو یونیورسٹی بل میں اپنے مجوزہ خطوط سے تجاوز کرکے انھیں کوئی خاص رعایت دیدیگی۔ اور جبکہ ہندو یونیورسٹی منظور ہوگئی ہے تو کیا یہ خیال ہوسکتا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کی کوئی اور شان ہوگی؟ ہرگز نہیں چنانچہ مسٹر ہارکورٹ بٹلر کی تحریر بنام راجہ صاحب محمود آباد اس کی شاہد و مصدق ہے کہ "اگر ان اصولوں کو پیش نظر رکھ کر جو ہندو یونیورسٹی سے متعلق ہیں مسلمانوں کا کوئی ڈیپوٹیشن آنا چاہتا ہے تو شوق سے آئے، ورنہ فضول ہے کہ اس قدر زحمت گوارا کی جائے"! اگر مسٹر ہارکورٹ بٹلر کی یہ تحریر نہ بھی آتی تو بھی ہر ذی فہم یہی سمجھ سکتا تھا کہ اب اُس مسلم یونیورسٹی کی خواہش کرنا جو مسلمانوں کی حقیقی نصب العین ہے بالکل عبث ہے۔ مگر نہیں راجہ صاحب محمود آباد جو اب کے تین ہفتہ قبل ایسی یونیورسٹی کے لینے کے خلاف تھے، اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن و آنریبل سید رضا علی جو اُن کے ہمنوا تھے اب جبکہ مسٹر ہارکورٹ بٹلر کی یہ تحریر آتی ہے تو اُس کے سامنے سر تسلیم خم کردیتے ہیں۔ اور بآواز بلند اپنے اُن خیالات کی تردید کرتے ہیں جو کچھ زمانہ پیشتر وہ نشر کرچکے تھے یہ کیسی بوالعجبی ہے۔ راجہ صاحب بالقابہم نے بہ حیثیت مستقل پریسیڈنٹ ہونے ایسوسی ایشن کا جلسہ بتاریخ ۱۵۔ اکتوبر علیگڈہ میں طلب کیا تا کہ فونڈیشن کمیٹی کو یہ مشفقانہ نصیحت دی جائے کہ وہ مسلم یونیورسٹی کا لینا منظور کرے خواہ وہ شرائط کیسے ہی منافی عقل و مصلحت کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ لوگ جمع ہوئے اور کسی نہ کسی طرح یہ ریزولیوشن جو اُن کی پندار میں بالکل ناصحانہ شفقت پر مبنی ہے پاس کیا گیا۔

ہرچند اس رزولیوشن کی شدید مخالفت ہوئی اور بتایا گیا کہ اس قسم کی کارروائی ایسوسی ایشن کے اختیار سے باہر ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو بھی ابھی دوران جنگ میں اس نوع کے مطالبات کا پیش کرنا نامناسب ہے، مگر نہیں زبردستی وہی کیا گیا جس کا پہلے سے ارادہ کرلیا گیا تھا، اور فونڈیشن کمیٹی کو نصیحت و مشورہ کے پیرایہ میں مجبور کیا گیا۔ کہ مسلم یونیورسٹی کو منظور کرلے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ راز کیا ہے جس نے ہمارے مقاصد و اغراض کو اس قدر جلد بدل دیا اور وہ کونسی قوت ہے جس نے ہمارے دلوں کو یوں یک بیک پھیر دیا۔ بہرحال ایسوسی ایشن کا کام تو ختم ہوگیا اب فونڈیشن کمیٹی کا مرحلہ اور باقی رہ گیا ہے۔ اگر نیاز مندانہ مساعی کا یہی حال ہے تو وہ بھی بہ خیر و خوبی انجام پائے گا وھذا ما نبغی لیکن

قبل اس کے کہ یہ مسئلہ فونڈیشن کمیٹی کے سامنے پیش ہو ضرورت ہے کہ پبلک کو بارہا مختلف متفرق صحبتوں میں بتایا جائے کہ ہندو یونیورسٹی کیا اور مسلم یونیورسٹی جو انہیں اصول پر لیجائے گی کیا ہوگی۔ جن لوگوں نے ہندو یونیورسٹی بل کا مطالعہ کیا ہے وہ اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ سوائے اس نمایش کے کہ یونیورسٹی کے ساتھ لفظ "ہندو" ملا دیا گیا ہے۔ اور کوئی رعایت ایسی نہیں دی گئی ہے جس کی بنا پر اُسے کوئی قومی یا ملی یونیورسٹی کہا جا سکے۔ تمام اختیارات عزل و نصب، ترقی و تنزل، تشکیل و تحلیل گورنمنٹ ہند کو حاصل ہیں اور باختیار خود قوم کچھ نہیں کر سکتی۔ اصل مسئلہ الحاق جس کی بنا پر مسلم یونیورسٹی کا لینا رد کر دیا گیا تھا اب بھی بدستور ہے اور اُس میں کوئی ترمیم نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مسلم یونیورسٹی جو انہیں اصول پر لی جائے گی کیا ہوگی۔

مسلمانوں کو سمجھنا چاہئے کہ ایسی یونیورسٹی جس میں نہ ہمارا چانسلر ہو اور نہ وایس چانسلر، نہ ہمارے ممتحن ہوں اور نہ ہمارا کوئی اختیار اگر مفید ثابت ہو سکتی ہے تو سب سے پہلے اُن یونیورسٹیوں کو ہمارے لئے مفید ثابت ہونا چاہئے تھا جن کے زیر اثر عرصۂ دراز سے ہمارے اسکول و کالج قایم ہیں۔ لیکن جب وہ ہمارے درد کی دوا نہیں ہو سکتیں تو ایسی مسلم یونیورسٹی سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ اصل مقصود یہ تھا کہ "سر رشتۂ تعلیم با در دست ما باشد" اس لئے اگر وہ بدستور در دست غیر رہتا ہے تو پھر کونسی جدت اس یونیورسٹی میں ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اُس میں کوئی قومی کیرکٹر پیدا نہ ہو، اور قومی کیرکٹر حسب مراد کبھی پیدا نہیں ہو سکتا جب تک تعلیم میں کوئی خصوصیت نہ ہو اور تعلیم میں خصوصیت اُسی وقت ہو سکتی ہے جب وہ قوم کے اوپر چھوڑ دی جائے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جو تعلیم قوم کے ہاتھ میں نہ ہوگی وہ کوئی قومی کیرکٹر نہ پیدا کر سکے گی اور مقصود اصلی فوت ہو جائے گا۔ پھر کیوں ہم مسلم یونیورسٹی کا سودائے خام اپنے دماغوں میں بیکار سے ہیں اور کیوں اپنا وقت ایسے کام میں ضائع کرتے ہیں جو کبھی ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ یہ امر یقینی ہے کہ قبل حضور وایسرائے کی واپسی کے اس کا کوئی فیصلہ ہو کر رہیگا اور بہت جلد فونڈیشن کمیٹی کا جلسہ طلب کیا جائیگا، اس لئے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ یہی آخری وقت جد و جہد کا ہے۔ اور اگر مسلمانوں نے تساہل سے کام لیا تو پھر اُن کو کف افسوس ملنا پڑیگا اور "مشتے کہ بعد از جنگ" کا مصداق اُن کو بننا ہوگا کل ۲۰۰ ممبروں پر فونڈیشن کمیٹی کی جماعت مشتمل ہے، اور کوشش کرنا چاہئے کہ وہ اس موقع پر ضرور شریک ہوں۔ اور اُس عزم کو دل میں لیکر جائیں جس کو کوئی قوت و ترغیب جنبش نہ دے سکے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ہمارے فیصلہ یا رائے کو بالکل صحیح سمجھ لیں، بلکہ وہ خود تنہائی میں اس مسئلہ پر خوب غور کریں، ہندو یونیورسٹی بل کا مطالعہ کریں۔ پھر اپنی قوم کی حالت کو دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ کیا مناسب ہے۔ اگر اُن کا ضمیر ایسی یونیورسٹی لینے کو مناسب سمجھے تو خیر، ورنہ یہ عہد کر کے جائیں کہ وہ کبھی اپنے ضمیر کو مصالح دنیوی کے عوض میں فروخت نہیں کریں گے اور خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کی جائے وہ اپنے ارادہ سے نہیں ہٹیں گے۔ ہم یہ بھی بتانا مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ فونڈیشن کمیٹی کا جلسہ کسی ایسی جگہ طلب کیا جائے جہاں پہنچنا ہر شخص کے لئے آسان نہ ہو لیکن غالباً راہ کی دشواریاں اور سفر کی مشکلات کچھ ایسی چیزیں نہیں جو قومی کاموں کے لئے نظر انداز نہ کر دی جائیں۔ خیال تھا کہ ایسوسی ایشن کے جلسہ میں بھی کافی تعداد ممبران کی شریک ہوگی لیکن کس قدر افسوسناک امر ہے کہ ۲۰۰ ممبروں میں سے صرف ۶۰ ممبر شریک ہوئے اور اس طرح اس معاملہ نے طوالت اختیار کر لی جس کو وہیں ختم ہو جانا چاہئے تھا۔

کیا سرویہ جلد پامال کر دیا جائیگا

دنیا جس نے بلجیم کی تباہی کی دردناک داستان سنی ہے غالباً یہ خیال کرتی ہوگی کہ سرویہ جو کسی لحاظ سے بلجیم کے برابر بھی نہیں ہے کسی طرح آسٹریا، جرمن اور بلغاریہ کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اُس کا نتیجہ بھی وہی ہوگا جو مظلوم بلجیم کا ہوا۔ لیکن یہ خیال غلط ہے، کیونکہ بلجیم پر جرمن کا حملہ بالکل ناگہاں ہوا، اور اتحادیان ثلاثہ کو ذرا اس بات کا موقعہ نہیں ملا کہ وہ بلجیم کی مدد کرتے برخلاف اس کے سرویہ میں جنگ کا چھڑ جانا غیر متوقع نہیں ہے برطانیہ کو اس کا پہلے سے علم تھا اور سرویا کو قبل از وقت ہر قسم کی مدد پہنچائی جا رہی تھی۔ علاوہ اس کے بلجیم میں برطانیہ کی فوجیں اس وقت پہنچ سکیں جب وہ بالکل تباہ ہو گیا اور سرویہ میں تو شروع ہی سے برطانیہ و فرانس کی فوجیں آنے لگیں تیسرے یہ کہ بلجیم کے راستے بہت صاف اور پہاڑ سے علیحدہ تھے جو جرمن کے لئے بہت کار آمد ثابت ہوئے برخلاف اس کے سرویہ خوش قسمتی سے بالکل پہاڑی ملک ہے اول تو سڑکیں ہی نہیں اور اگر کہیں ہیں بھی تو بہت دشوار گذار، اور پیچیدہ، چوتھے بلجیم سے لڑائی اُس وقت شروع ہوئی جب موسم بہار تھا اور کوئی موسمی مانع ایسا نہ تھا جو جرمن کو روکتا اور سرویہ سے لڑائی اُس وقت ہوئی ہے جب موسم سرما شروع ہو گیا ہے اور قدرتاً ہر جگہ میدان کارزار میں افسردگی و اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔

اس میں کلام نہیں کہ بلغاریہ نے بلغراد پر قبضہ کر لیا ہے، دریائے ڈنیوب کو بھی عبور کر لیا ہے، لیکن وہ لوگ جو سرزمین سرویہ سے واقف ہیں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کامیابی بلغاریہ کی صحیح معنی میں، کامیابی نہیں کہی جا سکتی۔ دو خاص مقام ایسے ہیں کہ جب تک اُن پر حریف کا قبضہ نہ ہو جائے جنگ کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ ایک تو مورا وا کی گھاٹی ہے جس کا سلسلہ قریب قریب سالونیکا تک چلا گیا ہے۔ اور دوسرے وہ خط الحدید (ریلوے لاین) ہے جو شرقی سرویا سے گذر کر سالونیکا سے ملتا ہے اور اس وقت تک جرمن و بلغاریہ کی فوجیں ان دونوں پر قبضہ نہیں کر سکی ہیں۔ مورا وا کی گھاٹیاں سخت پیچیدہ اور دشوار گذار ہیں جن سے گذر جانا بہت مشکل ہے کیونکہ گھاٹی کے دونوں طرف مختلف مقامات پر سرویہ کی فوجیں پورے سامان کے ساتھ موجود ہیں اور یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بغیر ان فوجوں کا مقابلہ کئے ہوئے کوئی اُن گھاٹیوں سے گذر جائے۔ اور اگر جرمن و بلغاریہ نے اس کو گوارا بھی کیا تو سوائے نقصان کے اور کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ سرویہ کی فوجیں نہایت آسانی کے ساتھ انہیں اپنے مقامات پناہ سے تباہ کر دیں گی۔ رہا خط الحدید اس کے متعلق خبریں آئی ہیں کہ بلغاریہ نے ۴۰ میل تک نیش اور پراہوا کے درمیان اُسے خراب کر دیا۔ مگر یہ بالکل ہنگامی نقصانات ہیں اور ان کا اثر سالونیکا سے آنے والی کمک کی فوجوں پر کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ اتحادیان ثلثہ کی فوجیں بہت سے ایسے مقامات پر پھیل گئی ہیں جو اس ریلوے لائن سے بالکل متصل ہیں اور اس طرح وہ خطرہ جو بلغاریہ کی فوجوں نے نیش کی طرف بڑھ کر پیدا کر دیا تھا جاتا رہا ہے

ہز ہائی نس آغا خان کا خط مسلم لیگ کے نام

مسلم لیگ کے اجلاس کے متعلق ہز ہائینس آغا خان نے ایک خط آل انڈیا مسلم لیگ کو تحریر کیا ہے، جس کا منشاء یہ ہے کہ "مسلم لیگ کا اجلاس اس مرتبہ کسی حالت میں بھی نہ ہونا چاہئے، اگر ہوا تو اُس سے سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، وہ اور اُن کے ہمراہ بعض دوسرے معتمد اصحاب لیگ سے علیحدہ ہو جائیں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلم لیگ فنا ہو جائیگی نیز اُس کا اثر و اقتدار بھی زایل ہو جائیگا" لیکن بعض اہل فہم کی رائے ہے کہ جلسہ کا انعقاد نہایت ضروری ہے، خواہ اس طرح کچھ حضرات علیحدہ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔ وہ لوگ جو دھمکی دیکر دوسروں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اُنکا ساتھ کتنے دنوں تک نبھ سکتا ہے؟

ہم بھی جناب ہز ہائی آغا خان کی رائے سے متفق نہیں ہیں اور مسلم لیگ کے اجلاس کو کسی حالت میں غیر مناسب خیال نہیں کرتے۔

بوشہر حوالہ ایران ہو گیا

ذیل کی سرکاری اطلاع شائع کی گئی ہے گذشتہ ماہ اگست میں بوشہر اور ملحقہ علاقہ میں قبائل کی بدامنی اور برطانی رعایا و برطانی املاک کے معرض خطر میں ہونے کی وجہ سے ہزمیجسٹی کی گورنمنٹ ہند کو بوشہر پر عارضی قبضہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا تھی لیکن اب حکومت ایران نے برطانی فوائد کی نگہداشت کی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اس لئے باہمی قرارداد کے موجب برطانی قبضہ ۱۴ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ جدید ایرانی گورنر دریا بیگی ایک برطانی کشتی میں بوشہر پہنچے انہیں لانے کے لئے کشتی شیف میں بھیج دی گئی تھی۔ بوشہر میں برطانی فوجی گورنر سول حکمران اور اعلیٰ بحری افسروں نے مع اپنے عملہ کے ان کا استقبال کیا۔ گورنر کو جھنڈے کے پاس لے گئے جہاں ایک اعزازی دستہ صف بستہ تھا۔ ایک اعلان بزبان انگریزی و فارسی پڑھ کر سنایا گیا۔ برطانی جنگی جہاز دون نے ۲۱ توپوں کی سلامی اتاری۔ پھر برطانی علم اتار کر ایرانی پرچم بلند کر دیا گیا۔ گورنر نے اپنی اور اپنی حکومت کی جانب سے اپنے استقبال کے متعلق شکریہ ادا کیا۔

مشہور مستشرق پروفیسر براؤن کا انتقال

یہ خبر دنیائے اسلام میں نہایت افسوس سے سنی جائے گی۔ کہ مسٹر ای جی براؤن کا جو کیمبرج یونیورسٹی میں فارسی کے پروفیسر تھے۔ انتقال ہو گیا۔ پروفیسر موصوف مسلمانوں سے بہت ہمدردی رکھتے تھے۔ اور اسلامی تہذیب و شائستگی کے قدردان تھے۔ ایرانی شاعری پر پروفیسر براؤن کی تالیف و تصنیف نہایت مفید اور نتیجہ خیز ہے۔ یہ ہمیشہ مشرق و مغرب کے باہم تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانے میں ساعی رہے۔ فارسی میں ان کی تقریر و تحریر نہایت بلیغ ہوتی تھی اور فارسی اخبارات کو مضامین بھی لکھا کرتے تھے ایران کے گذشتہ مصائب میں انہوں نے زبان و قلم سے ان کی ہمدردی و حمایت میں کوتاہی نہیں کی وہ گو مسلمان نہ تھے تاہم پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ کا ادب کرتے تھے جس کی نظیر زمانہ حال کے غیر اقوام کے مصنفین میں مشکل سے مل سکیگی۔

پروفیسر مرحوم کی خدمات ایران

ہر چند کہ پروفیسر براؤن صرف فارسی کے پروفیسر تھے لیکن ایران کے وہ بڑے ماہر تھے۔ اور جس کے متعلق انہوں نے اپنی تاریخ زبان فارسی کی دو جلدوں کے علاوہ کئی کتابیں ایران کے متعلق لکھی ہیں۔ تاہم عربی زبان کے بھی وہ بڑے فاضل تھے۔ اور عربی بھی بڑی بے تکلفی اور صفائی سے بولتے تھے۔ دو تین سال پہلے ایران پر روس کی مداخلت کے خلاف انہوں نے نہ صرف انگلستان کے اخبارات میں مضمون لکھے اور کتابیں چھاپیں بلکہ لنڈن کی پرشین سوسائٹیوں میں زبردست لیکچر دئیے جن سے ایران سے ان کی ہمدردی صاف نمایاں تھی۔ ایرانی محب وطن ان کی ان خدمات کے بڑے شکر گذار تھے اور ان کی آخری کتاب کا جو ایران پر شائع ہوئی تھی فارسی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

مسودہ میونسپلٹیہائے صوبجات متحدہ پر کانگریس کمیٹی صوبجات کی رائے

الہ آباد ۲۰ اکتوبر آنریبل ڈاکٹر سپرو پریزیڈنٹ کانگریس کمیٹی صوبجات متحدہ میونسپل ڈیپارٹمنٹ کی خدمت میں مسودہ میونسپلٹیہائے صوبجات متحدہ کے متعلق ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جو ڈی کانسٹی ٹیوشن کا ذکر کرتے ہوئے کمیٹی نے طریق نامزدگی کو جاری رکھنے پر اعتراض کیا ہے اور اس امر پر زور دیا ہے کہ سرکاری افسروں کو آئندہ ہرگز بورڈ کے ممبر مقرر نہ کیا جائے چند مقامات میں جہاں تمام ممبر انتخاب کے ذریعے مقرر نہ کئے جا سکیں وہاں منتخب شدہ ممبروں کی تعداد تمام ممبروں کے ۴/۵ سے کم نہ ہونی چاہیئے۔

اگرچہ کمیٹی اصولاً جداگانہ نیابت کی مخالف ہے مگر وہ ایک خاص قوم کے متعلق اس اصول کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اور اس لئے یہ تجویز پیش کرتی ہے گورنمنٹ پر اس بارہ میں دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اگر وہ اس کی مزاحمت نہیں کر سکتی تو تناسب عددی سے زیادہ جس قدر نیابت ہو وہ صرف انہی مقامات کے لئے منظور کی جائے جہاں قلیل التعداد قوم کے لوگ کل آبادی کے ۲/۵ حصہ سے کم ہوں اور اس صورت میں بھی ان کی تعداد کل اراکین بورڈ کے ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ اور جن لوگوں کے لئے جداگانہ انتخابی حلقے منظور کئے گئے ہوں انہیں عام انتخابی حلقوں میں شریک ہونے کی اجازت نہ ملنی چاہیئے۔

انتخاب کنندگان و امیدواران انتخاب کے اوصاف کے متعلق تعلیمی قابلیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ ہر شخص کو جس نے میٹرکولیشن یا اس کے مساوی کسی دیگر یونیورسٹی کا پبلک امتحان پاس کیا ہو یا کسی صوبہ کا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو۔ اور سن بلوغ کو پہنچ گیا ہو رائے دینے اور ہر گریجویٹ کو اپنے تئیں انتخاب کے لئے پیش کرنے کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔

چیئرمین چونکہ بورڈ کا نمائندہ ہوتا ہے اس لئے کمیٹی کی رائے میں اس کا تقرر گورنمنٹ کی منظوری پر منحصر نہ ہونا چاہیئے۔ کمیٹی اس امر کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری خیال کرتی ہے کہ سرکاری افسر چیئرمین منتخب نہ کئے جا سکیں۔

اگزیکٹو افسر کے تقرر کے متعلق کمیٹی کے اکثر اراکین کی رائے میں اول درجہ کی میونسپلٹیوں کے لئے ایک ایسے افسر کی ضرورت ہے جو اس غرض کے لئے اپنا پورا وقت دے سکے اور تنخواہ دار ہو مگر اس کی رائے میں گورنمنٹ کو اس امر کا اختیار حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس قسم کے اگزیکٹو افسر صرف ایسی میونسپلٹیوں میں مقرر کرے جن کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہو مگر اس کے ساتھ ہی کمیٹی کو اس بات پر سخت اعتراض ہے کہ اس اگزیکٹو افسر کو اس قسم کے وسیع اختیارات دئیے جائیں جن سے ان کا رتبہ چیئرمین اور بورڈ سے بھی بالاتر ہو جائے۔ اور اس لئے کمیٹی گذارش کرتی ہے کہ وہ ایک ایسے افسر سے جسے اس قسم کے وسیع اختیارات ہوں اس امر کو بدرجہا ترجیح دے گی کہ کوئی اگزیکٹو افسر مقرر ہی نہ کیا جائے۔

کمیٹی یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ میونسپلٹیاں اپنی آمدنی کا کم از کم ۱۰ فیصدی ابتدائی تعلیم پر خرچ کریں۔ میونسپلٹیوں کو یہ اختیار بھی عطا ہونا چاہیئے کہ باشندوں سے تعلیمی ابواب وصول کر سکیں اور جو میونسپلٹیاں ایسے وصول کریں وہ بطور استحقاق گورنمنٹ سے ان ابواب کی مقدار کے برابر گرانٹ حاصل کر سکیں۔ اور یہ رقم کلیۃً ابتدائی تعلیم پر صرف کی جائے۔

بورڈوں کے وسائل کو ترقی دینے کی غرض سے کمیٹی یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ مسافروں پر ٹیکس عائد کیا جائے اور محاصل آبکاری کا کسی قدر حصہ بورڈوں کے حوالہ کیا جائے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مولوی صدر الدین صاحب ووکنگ سے تحریر فرماتے ہیں:

(۱) ایک تیرہ سالہ لڑکی مشرف با سلام ہوئی۔ جو مدت سے نماز میں شریک ہوتی تھی۔ اب علانیہ اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسلامی نام سلیمہ رکھا گیا۔ اس نو عمر خاتون کا مشرف با سلام ہونا بڑی خوشی کی بات ہے کیونکہ ایک سال پہلے ایک سترہ سالہ خاتون کو قانونی گرفت کے باعث مسلمان نہیں کر سکتے تھے۔ اب ایک سال میں خدائے عزیز و حکیم نے حالات کو اس قدر بدل دیا ہے کہ بلا تمیز سن بلوغ ایک تیرہ سالہ انگریزی نژاد خاتون کو ہم مسلمان کر سکے۔

(۲) ایک اور خاتون بھی مشرف با سلام ہوئی ہیں جن میں مہمان نوازی اور خوش اخلاقی کی خاص صفات موجود ہیں۔ اور خدا نے انکو حیثیت بھی عطا فرمائی ہے انکا اسلامی نام سکینہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک بزرگ مسٹر اسٹیٹن نے بھی مشرف

مطبوعات جدیدہ

النبی والاسلام

ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خاں صاحب ایم بی (جو متعدد اسلامی و طبی کتابوں کے مولف و مصنف ہیں) کی ایک جدید تالیف کتاب "النبی والاسلام" ہمیں بغرض تنقید موصول ہوئی ہے۔ یہ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور دول اسلام کی تاریخ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی تعلیم و عقاید پر بھی ضروری بحث کی گئی ہے۔ نیز اسلام کے متعلق یورپین مصنفوں کے خیالات و آراء بھی بیان کئے ہیں۔ خاص خاص مضامین حسب ذیل ہیں:

(۱) قدیم عرب کا جغرافیہ و تاریخ اور اہل عرب کے مذاہب، رسوم اور اخلاق و عادات قبل از اسلام (۲) نبی موعود کے حق میں انبیاء اولیاء سابقہ کی بشارات اور اہل عرب کے خوابات و مکاشفات (۳) نبی موعود کی صحیح و مکمل سوانح عمری آپ کی تعلیم و منشاء اصلاحی، اور عظیم الشان کامیابیاں، آپ کے معجزات و پیشگوئیاں مشاہیر یورپ کے اقوال (۴) خلفاء راشدین کی سیرت و فتوحات (۵) خلفائے بنی امیہ و عباسیہ کی تاریخ (۶) مصر، افریقہ، اسپانیہ، ایران، روم، افغانستان بلوچستان، ہندوستان، خراسان اور ترکستان میں اسلامی سلطنتیں کس طرح قایم ہوئیں۔ اور ان میں اسلام کس طرح پھیلا (۷) دنیا کے مفتوحہ و غیر مفتوحہ حصوں میں اسلام کس طرح پھیلا (۸) کس طرح مسلمان دنیا میں با اقبال ہوئے اور کیونکر ان میں زوال آیا۔

ضخامت تقریباً ۲۵۰ صفحات، تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ قیمت ؎ دو روپیہ ساڑھے چار آنے۔

عام شایقین تاریخ کے لئے ایک اچھی کتاب ہے۔ منیجر کارخانہ تراوڑی ضلع کرنال پنجاب سے مل سکتی ہے۔

اخلاق النبی صلعم

(۱۰)

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب نقشبندی)

یہ سب کچھ سننے کے پہلے تو آپ نے ربیعہ کو کلام ربانی کا کچھ حصہ سنایا جسکی فصاحت و بلاغت پر وہ حیران رہ گیا۔ اور بڑا متاثر ہوا۔ اور اس کے بعد آپ نے اسکی باتوں کا جواب ان حقانی الفاظ میں بیان فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے:

جو کچھ تم نے کہا اُن میں سے مجھے کچھ بھی نہیں۔ میں تمہارے پاس دین حق اس لئے نہیں لایا کہ تم سے مال یا نگوں اور نہ میں تم پر بڑائی اور بادشاہت چاہتا ہوں۔ لیکن مجھے تمہارے پاس اللہ نے رسول کر کے بھیجا ہے اور مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور مجھے حکم کیا ہے کہ تمہیں اس کی رحمت کی بشارت دوں اور اس کے غضب سے ڈراؤں۔ سو میں نے تمہیں اپنے رب اپنے مولا کے پیغام پہنچا دیئے۔ اور تمہیں خیر خواہی کی باتیں سنادیں جو کچھ میں لایا ہوں اگر تم نے مان لیا تو آخرت میں تمہاری سعادت ہے۔ اور اگر رد کیا تو میں صبر کرونگا۔ اکبر یہ نازک وقت کہ سارا عرب آپ کے خون کا پیاسا اور تنہائی کا عالم، امداد کی سخت ضرورت۔ ایک بڑی قوم کی طرف سے اشارہ اور آیندہ کے وعدہ پر ساتھ دینے اور جان قربان کرنے کو تیار۔ مگر اللہ اکبر آپ کی کیا صداقت اور صفائی تھی کہ آپ نے کبھی کسی قسم کا دھوکا دینا پسند نہیں فرمایا۔ ایک دفعہ قبیلہ بنی ... کے ایک شخص بحیرہ بن فراس نے آپکو دیکھا اور آپ کے رعب و جلال اور عظمت و شان کو دیکھکر جو آپ کے بشرہ مبارک سے عیاں تھا کہنے لگا۔ خدا کی قسم اگر یہ جوان قریش میرے بس میں ہوتا تو اس کے ذریعہ سے میں سارے عرب کو اپنے قابو میں کر لیتا پھر اس نے آنحضرت صلعم سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ کہ یا حضرت بھلا یہ تو بتلایئے اگر ہم نے آپکی اطاعت قبول کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخالفوں پر غالب بھی کر دیا تو آپ کے پیچھے زمام حکومت ہمارے ہاتھ میں ہوگی؟ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ یَضَعُہٗ حَیْثُ یَشَآءُ سب امور اللہ کے دست قدرت میں ہیں جہاں مناسب خیال کرتا ہے دیدیتا ہے۔ یہاں سے بھی آنحضرتؐ کی صداقت اور حقانیت ملاحظہ کرلی جاوے۔ اگر آپ دنیا کے طالب جاہ ہوتے تو فوراً اس شخص کو اپنے ساتھ ملا لیتے اور دونوں ملکر سارے عرب کو قابو میں کر لیتے آپ کی رسالت آدمیوں کی طرح حیلوں پر مبنی تھی۔ اور قیامت تک رہے گی نہ اب دوسرا پیغمبر ہو سکتا ہے نہ یہ دین منسوخ ہو گا۔ حضور ہی پر سلسلہ نبوت کا خاتمہ اور دین حق کا تکملہ ہے۔

اقتباسات

سرکاری انتظامات

شملہ ۵ اکتوبر۔ آنریبل سرہارکورٹ بٹلر لفٹننٹ گورنر برما کے عہدہ پر جا رہے ہیں جو پہلے وائسرائے کی کونسل کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ اور اُن کی جگہ پر سر ولیم کلارک کا تقرر ہوا ہے۔ کونسل میں اس وقت سر علی امام سینیر ممبر ہیں لیکن وہ اب اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اور اس لحاظ سے سر ولیم کلارک کا نمبر ہے۔ سر ولیم کا وجود کونسل کے سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ موسم سرما کے اخیر میں گورنمنٹ ہند اپنے محکموں میں بہت سے اہم تغیر و تبدلات کرے گی۔ مسٹر ایچ ویلر ہوم سکرٹری چھٹی لیں گے۔ اور بعد ازاں بنگال کو جائیں گے۔ مسٹر رسل پی ڈبلیو ڈی سکرٹری ضعیف العمر ہونے کے باعث اپنی خدمت سے مستعفی ہو جائیں گے مسٹر بریٹ فنانشل سکرٹری کی تین سالہ خدمت ماہ اپریل میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن توسیع میعاد کے لئے کوشش کی جائے گی۔ سر رشتہ صیغہ تعلیم اور مال کی دونوں بڑی آسامیاں خالی ہیں اور مذکورہ بالا اصحاب ان دونوں صیغوں میں بھرتی نہیں کئے جائیں گے مسٹر ایکنسن ڈپٹی سکرٹری پی ڈبلیو ڈی بہت جلد اپنی مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد چھٹی لیں گے۔ مسٹر ز ...ٹ جو سالسٹر اور ناش انڈر سکرٹری ماہ مارچ میں اپنی مدت ملازمت ختم ہونے کے بعد چھٹی لیں گے۔ اور اپنے قدیم عہدوں پر آجائیں گے۔ کپتان راج سنگھ اور مسٹر نیسی اسسٹنٹ سکرٹریاں بہت جلدی اپنی ملازمتوں سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ ریلوے بورڈ میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوگی۔ مسٹر رائن سکرٹری چھٹی سے واپس آکر مسٹر ینگ سے چارج لیں گے اور زمانہ جنگ مسٹر ینگ آرمی ڈیپارٹمنٹ ہیڈکوارٹرس کا کام انجام دیں گے۔

ایک دلچسپ ڈراما

جس کا کچھ حصہ رسالہ ادیب الہ آباد میں شایع ہو کر خلعت قبولیت حاصل کر چکا ہے ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیجئے۔ منیجر اخبار مدینہ بجنور

مسلمانانِ پونچھ کشمیر

ہندوستان بھر میں شاید ہی کوئی ایسا مقام ہوگا جہاں مسلمان قابلِ اطمینان حیثیت رکھتے ہوں۔ مگر ریاست پونچھ کے جو واقعات ہم کو اپنے نامہ نگار سے معلوم ہوئے ہیں وہ سب سے عجیب ہیں۔

ریاست پونچھ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ۹۵ فیصدی سے بھی زائد آبادی مسلمانوں کی ہے مگر افسوس ہے کہ جیسی خراب حالت یہاں کے مسلمانوں کی ہے۔ ویسی ہندوستان بھر میں اور کہیں بھی نہیں۔

مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کے لئے چند مراعات بھی دی گئی ہیں۔ مثلاً اگر وزیر صاحب ہندو ہوں تو گورنر ریاست ضرور مسلمان ہونا چاہئے۔ اسی طرح یہاں کا سپرنٹنڈنٹ پولیس جس سے رعایا کے تعلقات (کہ تمام کی تمام مسلمان ہے بلا واسطہ وابستہ ہیں) مسلمان ہوتا چلا آیا ہے۔

ریاست میں اب گورنری کا (؟) افسری اس کا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اختیارات کو نہایت سختی سے کم کیا جا رہا ہے۔ یہی ایک عہدہ ہے جس پر غریب رعایا کی بہبود کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔

اس عہدہ کے اختیارات کم ہونے کی یہ وجہ تو شاید کسی حد تک بے جا ہوگی کہ اختیارات اس لئے کم ہوئے کہ یہ عہدہ مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ تاہم اتنی بات ضرور کہی جا سکتی ہے کہ ان اختیارات کے کم ہونے پر غریب مسلمان رعایا کی ترقی اور بہتری میں بہت فرق آ جائے گا۔

سٹیٹ ہائی سکول تقریباً بیس بائیس سال سے پونچھ میں قائم ہے مگر آج تک (بجز ایک مسلمان طالب علم کے جس نے اسی سال انٹرنس پاس کیا ہے) کوئی بھی مسلمان کامیاب نہیں ہوا۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سٹیٹ ہائی اسکول نے جس کا مقصد رعایا کی خدمت ہے۔ اس قدر کثیر التعداد مسلمان آبادی کی کیا خدمت کی ہے۔

غالباً یہی وجہ تھی جسے مدنظر رکھتے ہوئے ریزیڈنٹ کشمیر نے ایک نوٹ میں تحریر کیا تھا کہ "جب کبھی کوئی عہدہ اسٹیٹ سکول میں خالی ہو تو اس جگہ پر مسلمان استاد بلایا جائے تا وقتیکہ ہندو و مسلمان اساتذہ کی تعداد یکساں نہ ہو جائے"۔

پچھلے دنوں ہیڈ ماسٹر کی جگہ خالی ہوئی تو اس جگہ ایک نامسلمان ہی کو بلا لیا گیا اور نوٹ کے مطابق عمل میں نہ آیا۔

آجکل سپرنٹنڈنٹ پولس کی جگہ بھی خالی ہے اور عنقریب کوئی امیدوار نامزد ہونے والا ہے۔

موجودہ وزیر صاحب پونچھ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بڑے تجربہ کار اور بے تعصب ہیں۔ اگر واقعی وہ ایسے ہی ہیں تو ہمیں کامل یقین رکھنا چاہئے کہ وہ ضرور کسی ایسے بے تعصب کے تقرر میں سعی کریں گے جس کو مسلمانوں سے ہمدردی ہوگی۔

اگر کوئی باپ اپنے دو بیٹوں میں سے ایک کو زیادہ چاہے اور دوسرے کے حقوق کو نظر انداز کرے تو ان دونوں بیٹوں میں ضرور حسد و بغض پیدا ہو جائیگا۔ اور ان کے باہمی تعلقات خوشگوار نہ رہیں گے۔ اور اگر دونوں سے یکساں سلوک ہو جیسا کہ انصاف پسند باپ کا طریقہ سمجھتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں وہ اپنی زندگیاں باہم ملے جلے اور خوشگوار طریقہ پر بسر کریں۔ یہی مثال حاکم اور رعایا پر عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ حکام بالادست ریاست پونچھ کشمیر ان امور پر ضرور اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے۔ (نمیندار)

شیعہ کانفرنس

کانفرنس مذکور کا سالانہ جلسہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو لکھنؤ میں زیر صدارت سید ابو جعفر صاحب تعلقہ دار منعقد ہوا جس میں متعدد تجاویز پاس ہوئیں۔ اہم ترین تجویز ایک شیعہ کالج قائم کرنے کے متعلق تھی۔ جس کا خیال مدت سے شیعی بزرگوں کے دلوں میں راسخ ہو رہا تھا۔ کالج کے لئے جلسہ میں تین لاکھ روپیہ کا چندہ لکھایا گیا جس میں سے دو لاکھ ہز ہائی نس نواب صاحب رامپور مرحمت فرمائیں گے۔ زمانہ حال میں کالجوں کا قیام تعلیمی بیداری کا ثبوت سمجھا جاتا ہے، اور اس لحاظ سے اہل تشیع قابل مبارکباد ہیں کہ باوجود قلت تعداد وہ ایک کالج قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا اگر شیعہ کالج کے بجائے ایک اور اسلامی کالج قائم کیا جاتا اور ان تفرقات کو عملاً مٹانے کی کوشش کی جاتی۔ جو حیف ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے ملنے نہیں دیتیں۔ تاہم ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ یہ کالج ان تعصبات مذہبی کو کم نہ کہ زیادہ کرنے کا باعث ہوگا۔ جو بدقسمتی سے سنیوں کو اہل تشیع سے جدا کئے ہوئے ہیں۔

سول سروس کے امتحان میں التواء

جنگ کی وجہ سے بہت سے امیدواران امتحان سروس جنگی خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہیں اس وجہ سے انگلستان کے دار الامراء میں ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ کہ یہ امیدواران دوران جنگ میں یا دو سال بعد بلا امتحان انڈین سول سروس میں داخل کئے جائیں۔ اس خبر نے اینگلو انڈین جماعت میں بہت خوشی پیدا کی ہے۔ لیکن بہی خواہان ہند پریشان ہیں کہ جو ہندوستانی اسوقت انگلستان میں سول سروس کے امتحان کی طیاریاں کر رہے ہیں ان کا کیا حشر ہوگا؟ یقیناً انہیں عرصہ تک سول سروس کے امتحان سے محروم رہ کر علاوہ تضیع اوقات کے سخت مصارف بھی برداشت کرنا پڑیں گے اور عجب نہیں کہ بہت سے امیدوار گھبرا کر تعلیم چھوڑ کر ہندوستان واپس آئیں۔ ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ بحیثیت سکرٹری انڈین ایسوسی ایشن بابو سریندر ناتھ بنرجی نے بذریعہ تار سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیر ہند) سے اپیل کیا ہے کہ یہ بل ہرگز نہ پاس ہونے دیا جائے جس سے ہندوستانیوں کی سخت حق تلفی ہوتی ہے۔

کلکتہ میں انسپکٹر خفیہ پولیس کا قتل

کلکتہ کے محلہ مسجد باڑی میں ۱۲۔ اکتوبر کی رات کو ایک تبدیل شدہ سی۔ آئی۔ ڈی افسر کو الوداعی دعوت دینے کے لئے خفیہ پولیس بنگال کے چار افسر جن میں سب انسپکٹر گریندر ناتھ بنرجی اور اپیندر ناتھ چٹرجی بھی تھے، جمع ہوئے۔ دفعتہً ایک بنگالی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اور پستول سے فیر کرنا شروع کر دئے جس سے گریندر ناتھ اسی جگہ ڈھیر ہو گیا اور اپیندر ناتھ چٹرجی کو بازو اور پشت پر زخم آئے۔ ان دونوں افسروں کے پاس بھی بھرے ہوئے پستول تھے لیکن حملہ چونکہ اچانک کیا گیا۔ اس لئے وہ ان سے کام نہ لے سکے۔ مقتول انسپکٹر کی لاش مردہ گھر میں پہنچائی گئی۔ اور زخمی سب انسپکٹر اپیندر ناتھ کو موٹر کار میں ڈال کر میڈیکل ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ باقی افسر ایک دوسرے کمرہ میں بھاگ کر بچ گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد مسٹر کلارک کمشنر پولیس مسٹر لومیں اور مسٹر بیموج ڈپٹی کمشنران پولیس اور رائے صاحب پورن چند لاہری سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچ گئے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

بعد کی خبر ہے۔ کہ پولیس نے محلہ مسجد باڑی کے نزدیک ہی ایک مکان پر دھاوا کیا اور ایک بنگالی نوجوان امرناتھ گھوش کو گرفتار کیا یہ نوجوان گارڈن ریچ ڈکیتی کیس میں گرفتار کیا گیا۔ مگر بعد میں رہا کر دیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں دو اور پولیٹیکل مشتبہ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے جن میں سے ایک گنندر چند داس ہے۔

جن خریداران مدینہ ... کی خدمت میں میعاد خریداری ختم ہونے کے خطوط حاضر ہوں وہ براہ کرم فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں بغرض وصول قیمت حسب طریقہ کارخانہ وی پی کیا جائے یا منی آرڈر کا انتظار ہے ورنہ جواب نہ آنے پر وی پی ہوگا "مینجر مدینہ"

ہندوستان میں تعلیم نسواں

سنہ ۱۹۱۳ء کی بابت گورنمنٹ ہند کے صیغۂ تعلیم نے جو رپورٹ نسواں تعلیم کی بابت لکھی وہ مختصر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

پبلک انسٹی ٹیوشنوں میں لڑکیوں کی تعداد ۶۹۹۲ سے ۷۷۵۹۱۱ تک بڑھ گئی ہے۔ اور اُن کی مجموعی تعداد ۶۶۲۳۶ سے ۲۲۲۴۲ ۱۱ ہو گئی ہے۔ عورتوں کے اس حصہ میں سے جن کی عمر تعلیم کی ہے ۹۰۵ اسکول میں جا کر پڑھتی ہیں۔ اُن کی اصلی تعداد پھر بھی کم ہے۔ گو نسبتاً اُن کا رفتار تسلی بخش ہے۔ کیونکہ بنگال میں سب سے زیادہ تعداد میں ترقی ہوئی ہے۔ امپیریل گورنمنٹ نے ہے۔ اسکول کھولنے کی اجازت دیدی ہے۔ گورنمنٹ بنگال پنجابی یونین گرل اسکولوں کا تجربہ کر رہی ہے۔ البتہ مدراس میں دو سال کے عرصہ میں مسلمان لڑکیاں اسکولوں میں دو فیصدی سے زیادہ ہو گئی ہیں۔ لڑکوں کے لوئر کلاسوں میں لڑکیوں کا داخل ہونا گویا لڑکیوں کے اسکول کے افتتاح کی تمہید ہے۔ جہاں کہیں بھی لڑکیوں کے اسکول کھولے گئے ہیں یہی تجربہ ہوا ہے کہ عورتیں کامل طور سے پڑھا نہیں سکتیں۔ پنجاب میں بھی یہ طریقہ عام طور پر کامیاب نہیں ہوا۔ صوبہ متحدہ بہار اُڑیسہ کی رپورٹیں بھی بس پر اظہار پسندیدگی کرتی ہیں۔ صرف بنگال میں یہ کام تسلی بخش معلوم ہوتا ہے۔

گرل اسکولوں کے لئے کسی مفید کورس کے تیار کرنے کی اہل تعلیم کوشش کر رہے ہیں۔ خصوصاً پنجاب میں جہاں کوئین میری کالج۔ بنگال کی لیڈی انسپکٹر کا خیال ہے کہ یہ تمام تعلیم محض پاس ہونے کے لئے حاصل کی جا رہی ہے۔ اور سوشیل اور خانگی معاملات کی طرف سے بالکل بے توجہی ہے۔ وہ امتحان میٹریکولیشن کو گرل اسکولوں کے لئے غیر ضروری خیال کرتی ہیں۔ یہ سن کر بھی کافی تسکین ہوتی ہے کہ بمبئی کے امدادی پردہ اردو اسکول کی اعلیٰ جماعتوں میں ایک تجربہ کار معلمہ تیمارداری کا کام سکھاتی ہیں۔

ہر صوبہ میں استانیوں کی سخت ضرورت ہے۔ درحقیقت یہی کمی لڑکیوں کی تعلیم میں ایک سخت رکاوٹ ہے۔ اس کا حل بھی ایک بڑے پیمانہ پر کرنا ہے۔ وہ طریقے جو اب تک استعمال کئے جا چکے ہیں۔ ان میں اس امر کا بھی ذکر کر دینا چاہیئے کہ مدارس میں برہمن بیواؤں کے لئے ایک ہوسٹل ہے جس میں جیسی عورتیں رہتی ہیں۔

برٹش ایسوسی ایشن (لندن) کی شاخ مدراس نے ترقی تعلیم نسواں میں جو کوشش کی ہے اُس کا خلاصہ بیان حسب ذیل ہے۔

انڈین نیشنل ایسوسی ایشن کی شاخ مدراس ۱۸۸۵ء میں قائم ہوئی تھی۔ مگر ۱۸۹۱ء تک اس نے تعلیم نسواں کے متعلق کچھ نہیں کیا تھا۔ ایسوسی ایشن نے شروع ہی میں معلوم کر لیا تھا کہ اگر ہندوستانی لڑکیاں مدرسوں میں داخل بھی کیجاتی ہیں تو وہ سن کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی مدرسہ سے اُٹھا لی جاتی ہیں۔ اس بنا پر ایسوسی ایشن نے ۱۸۹۲ء میں دو ٹرینڈ استانیاں اس غرض سے مقرر کی تھیں کہ وہ لڑکیوں کو ایسوسی ایشن کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق خود اُن کے گھروں پر تعلیم دیں۔ ان استانیوں نے ۲۴ گھروں میں ۱۰ لڑکیوں کے ساتھ کام شروع کیا۔ بلاشبہ مشکلات پیش آئیں مگر یورپین و ہندوستانی حامیان تعلیم نسواں کی ان تھک کوششوں سے اُن تمام مشکلات پر عبور ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک تیسری اور استانی کے تقرر کی ضرورت پڑی۔ انسپکٹرس صاحبہ مدراس نسواں مہینہ میں ایک بار یا دو بار شاگردوں کی ترقی کا معائنہ کرتی رہیں کچھ عرصہ کے بعد شاگردوں کی تعداد ۵۰ ہو گئی۔ مگر لڑکیوں کو اس امر کی ترغیب نہ دی جا سکی کہ وہ مدرسہ میں تعلیم پانا پسند کریں جس کی وجہ سے استانیوں کا ایک گھر سے دوسرے گھر جانے میں بہت وقت ضائع ہوا۔ اور کچھ عرصہ سے زنان کاری کی تعلیم لکچروں اور یورپین و ہندوستانی خواتین کے اجتماع کا سلسلہ شروع ہوا۔ مس میننگ (جو صدر ایسوسی ایشن کی سکریٹری اور ہم کی روح رواں تھیں) اُنہوں نے اپنی ۱۸۸۸ء سے پہلے دورہ کے بعد جب ۱۸۹۵ء میں دوبارہ دورہ کیا ہے تو حالت اور بھی قابل اطمینان تھی۔ مجلس میں طالبات کی تعداد ۱۲۷ اور ۱۹۰۶ء میں ۷۰ تھی۔ مسز ملٹن نامی ایک ہندوستانی خاص اُن مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئیں جنھوں نے انگریزی پڑھنے کی خواہش کی تھی۔ رفتہ رفتہ ہندو و مسلمان دونوں میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اُن کی لڑکیاں ایک مقام خاص پر جمع ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ چنانچہ اس خواہش کی تعمیل کی گئی۔ مگر چند در چند دقتوں کی وجہ سے یہ اسکیم بہت عرصہ تک نہ چل سکی۔ اور ان جماعتوں کو توڑ دینا پڑا۔ اسی جد و جہد کا یہ نتیجہ تھا کہ بعض اصحاب کی جانب سے یہ خواہش ہوئی کہ وہ لڑکیوں کو استانیوں کے پریسیڈنسی ٹریننگ اسکول میں اس شرط پر بھیج سکتے ہیں کہ وہاں انگریزی کے ساتھ دیسی زبانوں کی تعلیم کا بھی بندوبست ہو جائے۔

اس کی نسبت ایسوسی ایشن کی جانب سے صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم سے خط کتابت کی گئی۔ اور معلوم ہوا ہے کہ پریسیڈنسی ٹریننگ اسکول میں دیسی زبانوں کی تعلیم کے لئے اُستاد مقرر کر دئے گئے ہیں۔ ۱۹۱۲ء سے ایک زنانہ تفریحی کلب قائم ہے جس کا مقصد اعلیٰ یورپین اور ہندوستانی خواتین کا میل ملاپ ہے۔ اس کلب کے آج کل ۲۴۳ ممبر ہیں۔

ایک اور آل انڈیا اردو کانفرنس

ترقی اردو کے لئے کئی کانفرنسیں اور انجمنیں بنیں اور ٹوٹ گئیں مگر کانفرنس قائم کرنے کا شوق ہنوز مسلمانوں میں باقی ہے۔ ایک صاحب لاہور سے ایک اور "آل انڈیا اردو کانفرنس" کے ماہواری جلسے کی اطلاع دیتے ہیں جس میں قرار پایا ہے کہ

"(۱) اردو زبان کے احیا و ترقی کے لئے اسلامی اخبارات کی ترقی اشاعت کی کوشش کی جائے۔ اور اس مدعا کے لئے کانفرنس اپنے صرف سے اسلامی اخبارات خرید کر مسلمانوں میں تقسیم کریگی اور انھیں اُن اخبارات کے ممبر بنانے کی پوری کوشش کرے گی۔

(۲) کانفرنس ایک بڑا بھاری کتبخانہ قائم کریگی جس میں اردو زبان کی تمام کتابیں اور اخبارات رکھے جائیں گے"

یہ اس روداد کا خلاصہ ہے جو کانفرنس کے اسسٹنٹ سکریٹری نے مہیا کی ہے لیکن اُنھوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کانفرنس کب قائم ہوئی تھی۔ اس سے پیشتر وہ کس قدر ماہانہ جلسے کر چکی ہے۔ اور اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اُس نے اب تک کیا کیا ہے۔ ہم اہل کانفرنس سے اس قدر ضرور کہیں گے کہ اگر وہ فی الواقع کام کرنا چاہتے ہیں تو نہیں "آل انڈیا" کا لفظ اُڑا کر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے شعبہ ترقی اردو شاخ بن جانا چاہئے۔ ورنہ افراد کی قوتوں کو منفرد کوششوں میں بے سود صرف کرنے کے بجائے مرکزی وابستگی کے حصول سے نا ہمت دانشمندی اور دور اندیشی سے اردو کی خدمت کرنی چاہئے۔

مرد سے

مدینہ کے گذشتہ نمبر میں ایک مضمون "عورت سے" ماہنامہ خطیب سے نقل کیا گیا تھا جس کے جواب میں ایک خاتون نے مذکورہ الذیل مضمون بوساطت (وکالت) حضرت نیاز فتحپوری خطیب میں شایع کرایا ہے جسے ہم بغرض دلچسپی ناظرین درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اے **احسان فراموش** اے تو وہ کہ تجھے کبھی حقیقت کے انکار کرنے سے شرم نہیں آئی، اور اے تو وہ کہ تجھے کبھی صداقت کو دنیا سے ہٹا دینے کے لئے اپنی جسارت سے شکایت نہیں ہوئی۔ دیکھ مجھ کو اپنے اُن کارناموں کی یاد نہ دلا جو ہر چند تیرے ناصیہ کا ذیر کے لئے طرۂ فخر و امتیاز ہوں، مگر ہماری جنس کی تباہی اور بربادی کی سخت دردمند ہیبتناک داستانیں ہیں۔ اے **حق ناشناس** آج تو اپنے بائیں پہلو کے چیرے جانے کی شکایت کرتا ہے اور مدعا یہ ہے کہ میری اولین آفرینش کو بھی اپنے لئے باعث تکلیف ثابت کرے، حالانکہ تجھے یاد ہوگا کہ تو باوصف ایک وسیع فضا والی، پربہار جنت کے مالک ہونے کے بھی افسردہ و مضمحل تھا اور جنت سے بیزار تھا۔ تو نے آہ کے ساتھ فریاد کی کہ "خلد ہو تو کیوں نہ ہو" فردوس جسے حقیقتاً گلشن ہی کہنا چاہئے۔ کیوں اُجاڑ سا نظر آتا ہے؟ کیا ان لہلہانے والے پھولوں، تر و تازہ پھلوں، شاداب درختوں، پرسکون نظر نہروں کے علاوہ بھی کسی اور چیز کی ضرورت ہے جو باغ جنان میں نہیں ہے، اگر ہے تو وہ کیا ہے؟ جب بارگاہِ قدس میں اسی تیرے عالمِ اسی بیقراری اضطرار کو فرشتے لے گئے تو تیرا وہ کھویا ہوا سکون جس کے لئے تو تڑپ رہا تھا، تیری وہ حقیقی طمانیت اور راحت جس کا عوض جنت کی کوئی چیز نہیں ہو سکتی تھی تجھے میری صورت شکل میں عنایت ہوئی (اب چاہے تو پہلو کو چیرے جانے کی فریاد کرتا پھر، یا کوئی اور الزام خدا پر دے، کیونکہ جب آگے میں ظاہر کرونگی، تو الزام رکھنے میں بڑا مشتاق و شاطر ہے، مگر یہ تو سمجھ کہ تجھے (بقول تیرے) اس عمل جراحی کی ضرورت تھی یا نہیں، اگر ہم مان بھی لیں کہ جب تیری پسلیاں ایک دوسرے سے جدا کی گئیں تو تجھے تکلیف ہوئی لیکن اے کم فہم کیا تجھے اس تکلیف سے یہ سبق نہیں ملا کہ دنیا میں تجھے کوئی راحت کوئی لذت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک تو پہلے صعوبتوں کو نہ برداشت کر لے، اور اسی کے ساتھ کیا یہ تیری فطرت نہیں ہے کہ ہر اس چیز کی تو زیادہ قدر کرے جو زیادہ محنت و مصیبت سے ہاتھ آئی ہے، لیکن اے تو وہ **فریب مجسم** کہ جب تک کوئی چیز تجھے دستیاب نہ ہو سراپا عہد و پیمان ہے اور جب مل جائے تو یکسر غفلت و نسیان، تجھے یہ بات تو یاد رہ گئی کہ میں تیرے لئے جراحت پہلو تھی، لیکن یہ بتا کہ راحتِ پہلو کون تھا۔ اگر احسان بھلا دیتا تو اپنی خو نہ کر لیتا، اگر احسان کرنے والے کو ٹھکرا دینا تیری زندگی کا اہم ناستان کارنامہ نہ ہوتا، اگر حمیت و غیرت کے الفاظ تیری لغت میں اصطلاحات مہملہ نہ ہوتے، اگر تو نکتہ شناس ہوتا تو اے خیرہ چشم، تو سمجھتا کہ میرا تیرے پہلو سے پیدا کیا جانا سوائے اس کے کوئی معنی رکھتا ہی نہ تھا کہ تو مجھے ہمیشہ اپنے پہلو سے لگائے رکھتا۔ اور تو قدر کرتا کہ میں تیرے اس پہلو کا جزو لطیف ہوں، جہاں اے ظالم تیرا دل اب بھی تیری بے رحمیوں پر سر دھن رہا ہے۔

اے **صداقت نواز** اے تو وہ کہ **کذب و افترا** کا تنہا مالک بنا بیٹھا ہے **ہابیل و قابیل** کی پہلی عداوت کا ذمہ دار مجھے ٹھہراتا ہے۔ **بنی اسرائیل** کی تباہی میرے سر تھوپتا ہے شاہان سلف کی بربادیاں میری وجہ سے بتاتا ہے، زاہدوں کی لغزشوں کو میری خطاؤں میں شمار کرتا ہے مجھے ہنسی آتی ہے (حالانکہ میرا ہنسنا بھی تیرے نزدیک جرم عظیم ہے، اور عجب نہیں جو اتنا کہہ دینے سے اپنے کسی اور گناہ کو بھی جس کا ذکر کرنا تو پہلے بھول گیا ہو، اب اس میری ہنسی کی وجہ سے بتا دے) لیکن میں ہنسوں گی اور کیوں نہ ہنسوں، جب میں یہ دیکھتی ہوں کہ تو نے اپنے زعم باطل پر اعتماد کر کے تاریخ کو بھی مجروح کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ (جس کی وجہ شاید یہ ہوگی کہ وہ بھی بدقسمتی سے مونث ہی بولی اور لکھی جاتی ہے) کیا تجھے خبر نہیں کہ تیرے بھائی قابیل کی قربانی خدا نے رد کر دی تھی، اور ہابیل کی قبول کر لی تھی، کیا تجھے علم نہیں کہ قابیل و ہابیل کی باہم عداوت کی وجہ یہی تھی مگر جب تیری اشارہ میں کسی پر بہتان رکھنے کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں ہے تجھے کیا، تو کہدیگا کہ "اگر قربانی کا جھگڑا تھا تو کیا ہوا، قربانی بھی تو آخر مونث ہی ہے"۔

بنی اسرائیل کی تباہی میرے سر تھوپتا ہے۔ اے **کافر نعمت**، من و سلویٰ کھاتے کھاتے لہسن و پیاز کو میرا ہی جی للچایا ہوگا، موسیٰ جب کوہ طور سے لوٹے ہونگے تو گوسالہ سامری کی پرستش کرتے مجھی کو دیکھا ہوگا، احکام خدا و رسول سے سرتابی میں نے کی ہوگی، تباہ و برباد ہوا اپنی نافرمانی سے اور الزام رکھے مجھ پر، مگر کہدے کہ "نافرمانی بھی تو مونث ہی ہے"۔

بنو اُمیّہ کی بربادی کا سبب مجھے بتاتا ہے **بنو عباس** کا زوال میری ذات سے متعلق کرتا ہے، مگر جب تو نے مجھ کو مجرم گردانتے میں تاریخ کی ورق گردانی کی ہوگی تو کیا تیری نظر سے یہ نہ گذرا ہوگا کہ بنو امیہ کی سلطنت حسینؑ کے خون سے قایم ہوئی اور اس لئے وہ سلطنت جو ایسے حادثہ کبریٰ سے شروع ہوئی ہو اور جس کے تمام افراد نے بنو فاطمہ کے تباہ کرنے میں بیجا ظلم و ستم اپنا شعار کر لیا ہو وہ زیادہ عرصہ تک قایم نہیں رہ سکتی ہشام بن عبد الملک کا حال پڑھ جو ایک قوی تاجدار اس خاندان کا تھا، اور سمجھ کہ کیوں اس کے مرتے ہی سلطنت کا زوال شروع ہو گیا، اور کیوں ۷۳ برس کی مختصر مدت میں سلطنت حکومت زوال سب ہی کچھ ختم ہو گیا۔ بنو عباس اور بنو فاطمہ جو دونوں ایک دادا کی اولاد تھے، چاہئے تھا کہ بنی امیہ کے بعد ملکر زندگی بسر کرتے مگر نہیں وہ صلح و آشتی سے نہیں رہ سکتے تھے۔ کیونکہ وہ مرد تھے جن کے خمیر میں باہم جنگ و فساد موجود ہے، بنو عباس نے بھی بنو فاطمہ پر وہی بلکہ اس سے زیادہ ظلم توڑے جو بنی امیہ نے کئے تھے۔ کیا عبداللہ نبیرۂ حسن بن علی کو منصور عباسی نے قید کر کے مار نہیں ڈالا، کیا عبداللہ کے تیسرے بیٹے یحییٰ کو ہارون الرشید نے نہیں مروا ڈالا، کیا خلیفہ ہادی عورت تھا جس نے حسن مثلث کے پوتے حسینؓ کو موضع فخ میں تہ تیغ کر دیا۔ خلیفہ معتصم باللہ مرد نہیں تھا جس نے عمر بن علی بن حسین کے پوتے محمدؐ کو قید میں گھلا گھلا کر مار ڈالا، کیا ہلاکو تیری جنس کا ایک بہادر فرد نہیں تھا جس نے خلافت عباسیہ کا تختہ بغداد میں جا کر الٹ دیا، مگر تو جواب دیگا کہ بنو امیہ تباہ ہوئے بنو فاطمہ کی بنا دو سے، بنی عباس برباد ہوئے اس وجہ سے کہ آخیر وقت میں وزرا سلطنت بنی فاطمہ سے مل گئے تھے۔ اور چونکہ بنی فاطمہ، فاطمہ کی اولاد تھے۔ اس لئے تیرا الزام پھر وہی رہا کیونکہ فاطمہ بھی عورت ہی تھیں!

تو نے فرہاد، مجنوں، رتن سین کا بھی ذکر کر دیا ہے لیکن میں اس پر التفات نہیں کرتی، کیونکہ تجھے کیا خبر انہیں کوئی تکلیف تھی بھی یا نہیں، ممکن ہے جسے تو ناکامی سمجھ رہا ہو وہ اُن کے لئے کامرانی ہو، اور جس سے تو اب نفرت کر رہا ہے وہ اُن کے لئے باعث محبت و راحت ہو، تو اُن باتوں کا ذکر کیوں کرتا ہے جس سے کبھی تجھے واسطہ نہیں پڑا اور اس کوچہ کا حال کیا بتاتا ہے جس سے تو نابلد ہے۔ زلیخا کا ذکر یوسف سے کر کے پوچھ کہ پیغمبری کیونکر ملی، یہی کافی ہے۔

اے **گندم نما جو فروش** یہاں تک تو مختصراً جواب تھا تیرے رکیک الزامات کا اب سن کہ جن کی تو شکایت کر رہا ہے۔ وہ تیری کس قدر شاکی ہیں اور جن کی داستان ظلم تو نے سنائی ہے وہ کتنی دکھ بھری کہانیاں اپنے دلوں میں لئے ہوئے ہیں۔

عورت کی جنس اس لحاظ سے کہ انبیاء کی ماں تھی، اولیاء و فقراء کی ماں تھی، ساری دنیا کی ماں تھی۔ اس کا احترام کیا جاتا، لیکن اے مرد، کہ تو نے ہمیشہ عورت کے نام سے زہر اگلا تو ایک ماں کی بھی عزت کیوں کرتا، اور تو یوں

کیا عزت کرتا، تو نے یہ بھی تو گوارا نہیں کیا کہ خدا کی دی ہوئی عزت اس کے پاس آتی رہے۔

عیسیٰ بن باپ کے پیدا ہوا، یہ معجزہ تھا مریم کا لیکن تو نے یہ گوارا نہیں کیا کہ ایک عورت حامل معجزہ ہو، اس لئے آج دنیا میں کوئی مریم کا نام اس لحاظ سے نہیں لیتا اور یہ شرف بھی عیسیٰ کو دیدیا گیا۔

ایران جس کی تباہی کا تو نے ڈھنڈورا پیٹا، ہندوستان کا جس کے برباد ہونے پر تو نے ماتم کیا تجھے خبر ہے کہ وہ کیوں برباد ہوئے، اور کیا تجھے علم ہے کہ وہاں میرے ساتھ کیا سلوک ہوتا تھا، ایران میں تو تیری جنس نے بیوی اور بہن کی تمیز اٹھا دی تھی اور ہندوستان میں ایک عورت تمام بھائیوں کے تصرف میں رہتی تھی، کیا تو ایسا کرنے پر بھی دنیا میں جینے اور باقی رہنے کی تمنا کرتا ہے۔

میری جنس کی وہ رہبانیتیں جن کی لغزشوں کا ذمہ دار مجھے ٹھہرایا جاتا ہے کہ ان کی محافظ ہیں، ان کے معابد کیا تھے۔ مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے، یورپ چلے جاؤ۔ اور ان کو کھدوا کر دیکھو اب بھی تہہ خانوں میں ہزاروں چھوٹے چھوٹے ان معصوم بچوں کے ملیں گے جو ماؤں کی گود سے چھین کر زندہ دفن کرا دیئے گئے تھے۔ صرف اس لئے کہ تیرے عیب دنیا پر ظاہر نہ ہونے پائیں اور تو ویسا کا ویسا ہی زاہد بنا رہے، ہزاروں لڑکیاں جو تیرے تقدس آب گروہ کے پاس طلب آخرت و بیعت توبہ وسلوک کے لئے آتی تھیں حکماً بند کر دی جاتی تھیں، جاتی تھیں کنواریاں، اور لوٹتی تھیں زبردستی مائیں بن کر۔

کیا تو نے دومۃ الکبریٰ کی تاریخ نہیں دیکھی، جہاں آن واحد میں ہزاروں عورتیں ایک ایک مقدس راہب کے ادنیٰ اشارہ پر شاہراہوں پر ذبح کر ڈالی جاتی تھیں۔

سنہ ۱۴۸۴ء میں پاپائے روم کے حکم سے میری جنس کی ہزاروں عورتیں صرف اس لغو شبہ پر گرفتار کر کے سولی پر نہیں چڑھا دی گئیں کہ انہیں سحر آتا ہے، کیا سترھویں صدی کے وسط میں غریب عورتیں اسی بیہودہ اعتقاد کی بنا پر گرفتار ہوتی تھیں۔ تو وہ اقرار نہ کر لیتی تھیں صرف اس ڈر سے کہ اگر انہوں نے انکار کیا تو ناخنوں میں کیلیں کس سے ٹھکوائی جائیں گی، گرم لوہے کے داغ کس سے کھاتے جائیں گے۔ اے مرد تیرے الزاموں کا کچھ ٹھیک ہے۔ انگلستان کی لانگ پارلیمنٹ کے زمانہ میں کیا تو نے ایک عورت پر الزام رکھ کر کہ وہ اپنی جرابیں اتار کے اور صابون میں گھول کر طوفان برپا کر رہی ہے۔ پہلے اس کے نو سال کے معصوم بچے کو اور پھر اسے سولی پر نہیں چڑھایا۔ کیا تو نے اسی سال ایک خاص قانون عورتوں کو پکڑ پکڑ کے جلانے مار ڈالنے کا نافذ نہیں کیا تھا، ٹھیک اٹھا اور لپیٹے ان کارناموں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو کہ تو نے اس طرح نو سو لاکھ عورتیں زندہ جلا دیں، غرضکہ تو نے کوئی دقیقہ جسمانی و اخلاقی تباہیوں کے لئے نہیں اٹھا رکھا، مگر وہ خدا جس نے تجھے اور ہمیں اس دنیا میں یکساں حقوق دیکر بھیجا تھا۔ زیادہ عرصہ تک اس طوفان عدوان و بغاوت کو نہ دیکھ سکا۔ اور اس نے سرزمین عرب سے ایک ایسے شخص کو پیدا کیا جس نے سب سے پہلے ہماری خراب حالت پر دل دکھایا۔ اور اپنی تعلیمات سے، اپنی عملی زندگی سے دنیا کو بتایا کہ عورت تو دنیا کی محبوب ترین اشیا میں سے ہے۔

اے ظالم اگر تو عورت کو بے ستم کرنا روا رکھتا ہے تو تجھے کیا حق حاصل ہے کہ تو عورت سے محبت ولطف کا طلبگار رہے، لیکن نہیں تو ان تمام زیادتیوں پر منفعل ہوگا شرمائے گا۔ اگر کبھی تجھے ہمارے دل کی حقیقی حالت کا اندازہ ہو جائے گا۔ کہ ہم تو اس پر بھی کچھ نہیں کہتے۔ اور تیری اطاعت فرض جانتے ہیں۔ مگر تو ان کے ہاتھوں کے چھالوں کی جو تیرے لئے چکی پیسنے میں پڑ جاتے ہیں، تو ان بیماریوں کی جو تیری پرورش کے خیال میں غریب عورت کی نصف زندگی ہیں، قدر کرنے کا اہل نہیں،

کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ تو اس قابل تھا ہی نہیں، کہ تیرے لئے اتنا دکھ درد برداشت کیا جاتا۔

تو میری بے وفائیوں کی شکایت کرتا ہے، لیکن کیا تجھے یہ کہتے شرم نہیں آتی جبکہ وہ تمام باتیں جو میرے لئے باعث ننگ و عار قرار دیجاتی ہیں تیری بے حمیت زندگی کے لئے مایۂ نشاط ہیں۔ تو اسی لغزش میں تو عورت کو گھر کے نکال دینے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے حالانکہ اسی طرح کی ہزاروں لغزشوں سے تیری ہر رات معمور ہوتی ہے۔ مگر عورت تجھ سے یہ بھی سوال نہیں کر سکتی کہ "بہ ہر کہ بودی امشب"

اگر میں یہ کہوں کہ کائنات کی ساری رونق گیتی کا یہ بازار عمل سب میرے دم سے ہے تو تو فوراً انکار کر دیگا کہ مرد کا بھی اس میں برابر کا حصہ ہے، لیکن تیرا انکار خدا کے فیصلہ سے انکار کرنا ہوگا جس نے مریم کے پیٹ سے عیسیٰؑ کو پیدا کر کے یہ دکھلا دیا کہ اگر تو دنیا میں نہ ہوتا تو بھی یہ ساری آبادی یونہی ملیا ہو سکتی تھی، اب تو کوئی مثال ایسی بتا کہ (بغیر عورت کے) صرف تو نے کبھی بچہ جنا ہو۔

میں بھی اگر تیری طرح الزامات لگانا چاہوں تو کہہ سکتی ہوں کہ ابلیس جس نے سب سے پہلے حکم خدا کے انحراف کی بنیاد ڈالی مرد ہی تھا۔ وہ کوئی ابلیسہ نہ تھی، اگر تھی تو قرآن حدیث تاریخ سے تلاش کر کے مجھے بتا کہ کبھی کسی عورت نے خدائی کا دعویٰ کیا، یہ تیری ہی انانیت تھی کہ اس نے تجھ سے مصر کے تخت جبروت و اجلال پر انا ربکم الاعلیٰ کہلوایا، اور یہ تیری ہی سرکشی و نافرمانی تھی کہ مسیلمہ کو کذاب و بطال کا خطاب عنایت کرایا۔

تو شکایت کرتا ہے کہ یورپ میرے ہاتھوں سے تنگ ہے، حالانکہ تو اس سے زیادہ ظلم اور کیا کر سکتا تھا کہ تو نے مجھ سے میری نسائیت چھین لی، تو نے چاہا کہ تو ہی وہ سب کام کرے جو تو نہیں کر سکتا تھا، تو آزادی کا الزام عورتوں پر رکھتا ہے، حالانکہ تو ہی وہ تھا جس نے سب سے پہلے ہماری طبیعتوں کے خلاف ہماری فطرت کے منافی ہمارا پردہ توڑنا چاہا، لیکن اے نٹ کھٹ پہلے تو خود ہی میرے چہرہ سے نقاب نوچ کر پھینک دیا۔ اور پھر خود ہی بگڑ بیٹھا کہ یہ نقاب کیوں جدا ہوا، اللہ رے تیری ستم آرائیاں!

تو تو اس دیوانہ کی طرح ہے جو خنجر و شمشیر سے اپنی حالت صحت میں کام لینا اچھی طرح جانتا تھا، لیکن جب تیرا دماغ پھر گیا اور ان کا استعمال بھول گیا اور اس طرح اپنا ہاتھ آپ کاٹ لیا تو تلوار توڑ ڈالی کہ سارا قصور اس کا ہے، خنجر پھینک دیا کہ اسی نے میرا ہاتھ زخمی کیا، مگر کوئی ذی فہم صرف اس وجہ کر تلوار و خنجر کو برا سمجھنے لگے گا، تجھی کو الزام دیگا کہ تو ان کا اہل نہیں رہا۔

سن اور کان کھول کے سن لے:

میں ایک نغمۂ نشاط ہوں، اگر تو قرینہ سے رہے، لیکن یہ کیسا ظلم ہے کہ وہ نغمہ جو صرف تیرے کانوں کے لئے ہے تو اسے پکڑ کر اپنے منہ میں رکھنا چاہتا ہے، اے دیوانے!

میں اک نکہت دل آویز ہوں، اگر تیرے حواس خراب نہوں، لیکن یہ کیسی قیامت ہے کہ وہ شمیم جو صرف تیرے شامہ کے لئے ہے تو اس کو اپنے آغوش میں لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا آرزو مند ہے، اے پاگل!

میں ایک پھول ہوں اگر تجھے کچھ تمیز ہو، لیکن یہ کیا ستم ہے کہ وہ پھول جس کی خوشبو و رنگینی صرف تیرے دل کو مسرور بنانے کے لئے ہے، اس کی پنکھڑیاں الگ الگ کر کے تو اسے کھا جانا چاہتا ہے، اے بد دماغ!

میں ایک نورانی تسلی ہوں اگر تجھ میں کچھ عقل ہو لیکن یہ کیسا غضب ہے کہ وہ سکون جو صرف تھکے ہوئے دماغ اور کسلمند طبیعت کے لئے تھا تو اس کی طمانیت نہ پانے کی شکایت کرتا ہے، حالانکہ تیرے دماغ نے کوئی کام نہیں کیا کہ وہ تھک جائے۔ اور پھر میری تلاش کرے تیری طبیعت نت سے کسلمند نہیں ہوئی کہ اسے میرے وجود کی ضرورت ہو، اگر تو میری حقیقی وقعت کرنا جانتا اور تجھے میری لذتوں کا

علم ہوتا، تو تو رات دن کام کرتا مختیں کرتا اور دنیا میں بیکار نہ رہتا، اور پھر جب تجھ کو شکستگی و ماندگی کی ضرورت ہوتی تو میری جستجو کرتا اور پھر تازہ دم ہوکر کام میں لگ جاتا۔ تو شاعر ہے یعنی اپنے جذبات کے ساتھ میرا ذکر کرنا تیرا شعار ہے۔ لیکن تجھے شرم نہیں آتی، کہ کس قدر ظلاف واقعہ میری توہین کرنے پر آمادہ نظر آتا ہے۔ تو محفل میں میری برائیاں کرتا ہے، میری اُن بیوفائیوں کا ذکر کرتا ہے جو مجھ میں نہیں ہیں، اور کبھی تو نے اپنے اُن مظالم کا حال بیان نہیں کیا جن سے تیری زندگی نے تربیت پائی ہے۔ تو یہ تو سمجھتا ہے کہ صورت صرف سلسلۂ تناسل کا ذریعہ ہے لیکن اے خیرہ نگاہ تجھے یہ خبر نہیں کہ میرا احترام کرنے میں حقیقی راز ترقی کا نہاں ہے۔ مجھے بتا

کہ کبھی اس عورت سے کسی مرد نے کوئی اچھی صحیح الدماغ اور تندرست و توانا اولاد پائی ہے جس سے اس نے نفرت کا اظہار کیا ہے۔ بے خبر! وہ صرف عورت کی معاشرت پر موقوف ہے چاہے تیری نسل کو دنیا میں بگاڑے، چاہے بنائے۔ دیکھ اس قدر بیزاری کا اظہار نہ کر، تجھے معلوم ہوگا کہ لوط کی قوم نے مجھ سے بیزار ہوکر کیا ثمرہ پایا۔ اللہ نے وہ بستی کی بستی الٹ دی جس میں وہ نابکار، مردود، ملعون قوم عورت سے نفرت کرنے والی بستی تھی۔ تو کہتا ہے کہ میرا دامن چھوڑ، میں کہتی ہوں کہ چل ہٹ، مجھ سے بات نہ کر کہ تجھ پر بوسے خون آتی ہے۔ تو نے اپنی عاقبت بگاڑ دی تو میں کیوں تیرے پیچھے اس عذاب میں مبتلا ہوں جو تیرا انتظار دست خدا میں کر رہا ہے۔

ہنگامۂ عالمگیر

درۂ دانیال کی فوج میں تخفیف نہیں کی گئی

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار ایتھنز سے تار دیتا ہے کہ درۂ دانیال کی فوج میں تخفیف کرنے اور وہاں کی جنگ کارروائی میں سستی اختیار کرنے کی افواہوں کو ایک اعلیٰ فوجی افسر خیال اور دور از قیاس بیان کرتا ہے۔ بخلاف اس کے تعزیرہ تکمیل ہو رہی ہیں اتحادیوں کی سپاہ کو کمک پہنچائی جا رہی ہے۔

اٹلی کی طرف سے بلغاریہ کو اعلان جنگ

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ اٹلی نے بلغاریہ کو اعلان جنگ دے دیا ہے۔

سرویہ پر فوج کشی، شدید اور خونریز جنگ

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ پیرس کا اخبار طان رقمطراز ہے کہ مقام ظانیہ کے قریب نش اسکوپ ریلوے کے کاٹے جانے کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لائن کے قریب صرف ایک چوبی پل تباہ کیا گیا تھا۔

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ جنرل سارئیل جو فرانس کی مشرقی فوج کا کمانڈر انچیف ہے سالونیکا سے سرویا کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔

تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ سرویا کے تمام محاذ پر نہایت شدید جنگ وقوع میں آ رہی ہے۔ غنیم کے توپ خانہ کی شدید آتشباری کی وجہ سے سرویا کی فوج بلغراد کے قریب سے ایک قلعہ بند لائن پر کسی قدر جنوب کی طرف پیچھے ہٹ آئی۔ اور محصور ہو جانے کے اندیشہ سے پوساری محاذ کو خالی کرنے والی فوج بھی جنوب مشرق کی طرف پیچھے ہٹ گئی۔ کثیر التعداد جمعیت کے باوجود بلغاری سپاہ بھونڈی پڑ رہی ہے۔ غنیم سول آبادی پر ناگفتہ بہ مظالم کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن آسٹروی اور بلغاری قیدیوں کو گرفتار نہیں کرتے۔

منسٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرویا کی جنگی حالت کے متعلق خیالات امید افزا ہیں۔ سٹرومنزا کے قبضہ سے پیشتر کی لڑائی کے جو حالات ایتھنز میں پہنچے ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ [illegible] بلغاریوں نے سرویوں پر حملہ کیا اور ابتداً ان کو ڈیران کے شمال مشرق میں اور [illegible] کے قریب شکست قابو کیا۔ مگر تحتی کی سپاہ کے بروقت پہنچ جانے سے لڑائی کا پلہ جھک گیا اور اُنہوں نے بلغاریوں کو شدید نقصان کے ساتھ پسپا کرکے سرحد سے باہر نکال دیا۔ اصل جنگ [illegible] کے قریب وقوع میں آئی جو سرحد [illegible] کے فاصلہ پر [illegible] طرف واقع ہے اور جہاں بلغاریوں کی [illegible] کر دی گئیں۔

یونان سے اتحادیوں کی ناراضی

[illegible] اکتوبر۔ [illegible] برطانی اور روسی سفیر [illegible] کے ساتھ مشورہ کرکے انہیں اطلاع دی تھی کہ ہماری سلطنتیں [illegible]

متفق الرائے نہیں جو یونان سرویا یونانی معاہدہ کے متعلق قرار دیتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے گذر گئے ہیں۔ مگر اب تک کسی قسم کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

اٹلی کس طریق سے امداد دے سکتا ہے

لندن ۱۹۔ اکتوبر۔ مسٹر لائڈ جارج نے دیوان عام میں مسٹر ایسکوئیتھ کی طرف سے کہا کہ جن وسائل اور ذرائع سے اٹلی سرویا کو بہترین امداد بہم پہنچا سکتا ہے یا اتحادیوں کی مشترکہ اغراض کے لئے کوشش کر سکتا ہے۔ ان پر اتحادی سلطنتیں غور و خوض کر رہی ہیں۔ (ریوٹر)

سرویوں کی پسپائی

پیرس ۲۰۔ اکتوبر۔ نش کے تازہ ترین تاروں سے پایا جاتا ہے کہ سرویا کی شجاعانہ مقاومت کے باوجود متخاصم توپ خانہ کی فوقیت کی وجہ سے سروی سپاہ شمالی حصہ سے پسپا ہو رہی ہے۔ ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ سمندریا کے جنوب کی فوج بلغراد کی متصل سپاہ کے ساتھ پسپا ہونے پر مجبور ہوئی ہے۔ بلغاریہ کی سرحد پر وادی پلاسینا میں ورانیا اور راسنواز کے مابین لڑائی جاری ہے۔ غنیم جنوبی حصہ کی ریلوے پر پہنچ گیا ہے اور ہماری سپاہ کو مانووا کے مشرق میں کوہ سٹرازین اور بریگا لینیزا کے مغربی کنارے کے دہانی علاقہ پر قابض ہے۔

نش سے روانگی کی طیاریاں

ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ ارباب سیاست نش کو تمام تر روانہ ہو رہے ہیں۔ اور قدیم قومی کاغذات اور دستاویزیں اپنے ہمراہ لے جا رہے ہیں۔ نیشنل بنک اور گورنمنٹ سرویا کے اراکین ہنوز نش میں ہیں۔

روس اور بلغاریہ

لندن ۲۰۔ اکتوبر۔ پیٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ زار روس نے ایک شاہی اعلان بدیں مضمون صادر کیا ہے کہ روس نہایت رنج و افسوس کے ساتھ بلغاریہ کے خلاف تلوار ہاتھ میں لیتا ہے۔ اور سلافیوں کے قوم فروش کی قسمت کا فیصلہ خدا کے عدل و انصاف پر چھوڑتا ہے۔

ریگا کے قریب جرمنوں کی پیشقدمی

پیٹروگراڈ ۲۰۔ اکتوبر۔ ریگا کے علاقہ میں خونریز جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اور ایک سرکاری اطلاع کے مطابق جرمن [illegible] کے حوالی میں شمال کی طرف پیشقدمی کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ڈونسک کے محاذ کی جنگ توپخانہ کے شدید معرکوں تک محدود ہے۔ مگر دریائے سٹیر کے وسطی حصہ میں روسی ترقی کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اچانک حملہ کرکے مقام [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے۔

جہاں وہ معمولی جماعت کی کلدار توپیں اور ۵۰۰ قیدی ان کے ہاتھ آئے۔ یہ کامیابی ایک ہی وقت میں جرمن بازوؤں پر حملہ کرنے سے حاصل ہوئی۔ جرمن قیدی ولیعہد کی اول گرینیڈیر رجمنٹ سے تعلق رکھتے تھے۔

سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ جرمنوں کی پھٹنے والی گولیوں سے سخت طیش میں آ کر روسیوں نے اس رجمنٹ کے اکثر سپاہیوں کا سنگینوں سے کام تمام کر دیا۔ اس علاقہ میں غنیم کا تعاقب جاری ہے۔ ساریٹوریسک کے شمال میں روسیوں نے پہاڑی پر حملہ کر کے جرمنوں اور آسٹریوں کو بھگا دیا۔ اور معدد گاؤں پر قبضہ کیا جہاں سے قیدی اور کلدار توپیں روسیوں کے ہاتھ آئیں۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں کی دانشمندی اور کامیاب نتائج کا حال اسی سے ظاہر ہے کہ ان کی جس قوم نے ۱۸ اکتوبر کو ایک مقام پر سامان حرب اور اسلحہ کی کثیر مقدار کے علاوہ غنیم کے قریباً دو ہزار قیدی گرفتار کئے۔ اس کے صرف ۴۰ آدمی ضائع ہوئے۔ آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ روسی سپاہ متواتر شدید حملے کرتی ہوئی دریائے سٹر کے مغربی کنارے پر اور نشارٹوسک کے قریب کئی موقعوں تک پہنچ گئی ہے۔

بحیرہ روم میں فرانسیسی سٹیمر کی غرقابی

لنڈن ۱۸۔ اکتوبر۔ مارسیلز کا تار مظہر ہے کہ تونس کی ڈاک کا جہاز اسٹیمر امیرل ہملن کے پسماندوں کو لے کر یہاں پہنچا ہے۔ اس اسٹیمر کو بحیرہ روم میں تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا گیا۔ جس سے ۲۰ آدمی زخمی ہوئے اور ۵۰ غرق ہو گئے۔

پیرس کا تار مظہر ہے کہ امیرل ہملن کی غرقابی ایک مکروہ حملے سے تعبیر کی جا رہی ہے۔ آبدوز کشتی نے بلا اطلاع فیر کیا۔ اور بعد میں چند مسافر اور عملے کے آدمی کشتیوں میں سوار ہو رہے تھے تو ان پر زیادہ پھٹنے والے گولے اُن پر پھینکے گئے۔ فیرول کا شور سن کر ایک فرنچ تباہ کن جہاز اور ایک برطانی ہسپتالی جہاز موقع پر پہنچ گئے۔ مگر آبدوز کشتی نے غائب ہونے سے پیشتر امیرل ہملن کو دو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

جرمنی میں برطانی قیدی

لنڈن ۱۹۔ اکتوبر۔ مسٹر ٹینینٹ نے دیوان عام میں بیان کیا کہ ۹۔۱۰ ستمبر کے اخیر میں جرمنی میں برطانی قیدی قریباً ۲۵ ہزار تھے۔

جرمنوں کی بحری قزاقی

نیویارک ۱۹۔ اکتوبر۔ گورنمنٹ کولمبیا نے مقام بوناونچرا کے قریب ایک امریکن تفریحی جہاز کو جس پر معمول سے بہت زیادہ عملے کے آدمی سوار تھے روک لیا ہے۔ اس کا کپتان ایک جرمن خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس گرفتاری سے اس شبہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ جرمن بحر دبحر اٹلانٹک اور بحر الکاہل میں تجارتی جہازوں کی تاخت و تاراج کے لئے اس قسم کے جہاز مہیا کر رہے ہیں۔ نارفوک واقع ورجینیا میں جرمنوں کے جو جہاز رکے پڑے تھے اُن پر سے نصف درجن جرمن افسر ایک موٹر کشتی میں سوار ہو کر غالباً کیوبا کی طرف بھاگ گئے ہیں۔

دردانیال میں برطانیہ کے آہن پوش جہاز

لنڈن ۲۰۔ اکتوبر۔ دردانیال کا ایک نامہ نگار اس خیرت انگیز نئے بیڑے کے مفصل کوائف ارسال کرتا ہے جو بحیرہ روم کے جنگی جہازوں کی جگہ آئے ہیں اس بیڑے میں ہر وضع اور قد کے آہن پوش جنگی جہاز ہیں اور سب سے بڑا جہاز ۱۴ چودہ انچ کی توپوں سے مسلح ہے جو ہم ٹن (قریباً ۴۰ من) وزن کا گولہ ۱۰ میل تک پھینک سکتا ہے۔ سطح آب سے نیچے وہ دونوں طرف دس دس فٹ عریض بنے ہوئے ہیں جس سے جہاز کی درمیانی حصے پر تارپیڈو کی زد نہیں پڑ سکتی۔ چھوٹے گروند ایڈمن اور مجبیس از سو نو مرتب ہو کر آتے ہیں۔ اور باب ان کے اندر گر نہایت مضبوط آہنی چادریں لگی ہوئی ہیں۔ ان جہازوں نے خلیج سولا میں تو آتے ہی جنگی کارروائی میں نمایاں حصہ لیا۔

سرویہ کی حالت

لنڈن ۲۱۔ اکتوبر۔ مہم سرویا پر بحث کرتے ہوئے ٹائمز رقمطراز ہے کہ سرویہ پر نصف درجن مقامات سے حملہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اُس کی حالت اندیشناک ہے۔ کیونکہ علاقہ زیادہ تر کوہستانی ہے۔ اور متفرق و بے قاعدہ جنگ کے لئے بہت موزون ہے۔ سرویوں کے پاس دو قابل عبور سڑکیں ہیں جو البانیا کو جاتی ہیں اور انہیں اس راستہ سے تقریباً تمام سامان وغیرہ بھیجنا ممکن ہو گا۔ ہسپانیہ نپولین کی تباہی کا باعث ہوا تھا کیا سرویہ قیصر کی بربادی کا باعث ہو گا۔ گورنمنٹ رومانیہ نے پیٹرو گراڈ کو ایک وفد روانہ کیا ہے جسے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

نواب وزیر ہند کا تار متعلقہ جنگ

شملہ ۲۲۔ اکتوبر۔ مغربی رزمگاہ سے صرف توپخانہ کی لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اور ہم ہن ریمز کے مشرق میں نہایت شدت سے گولہ باری کر رہے ہیں۔ روسی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ریگا کے جنوب مغرب ۲۰ میل کے فاصلہ پر جنگ وقوع میں آ رہی ہے۔ اور انہوں نے ڈونسک سے ۱۰ میل جنوب مغرب میں جرمن حملے پسپا کئے ہیں۔

روسی سپاہ دریائے سٹر کے مغرب میں غنیم کا تعاقب کر رہی ہے اور اسے جنگل میں منتشر کر رہی ہے۔ بلغاریوں نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ انہوں نے سالونیکا ریلوے پر نش اور اسکوب کے درمیان مقام ورانیہ پر قبضہ کر لیا ہے مگر لنڈن کا سروی سفارت خانہ اعلان کرتا ہے کہ بلغاریوں نے صرف ایسے مقام پر قبضہ کیا ہے جہاں سے اس لائن پر زد پڑتی ہے۔

اطالیوں نے ٹرول ٹرنشیم کے علاقہ میں معتدبہ ترقی کی۔ اور دیہلے اسونزو اور کارسو کی سطح مرتفع پر توپخانہ کی لڑائی جاری ہے گیلی پولی کی رزمگاہ میں سرنگیں اُڑانے کی سرگرمی جاری ہے۔

مقدونیہ میں بلغاری پیشقدمی

لنڈن ۲۱۔ اکتوبر۔ ایتھنز۔ بلغاریہ بہم سرکاری طور پر اشتیپ اور ورادو وش کے شہروں میں داخل ہونے کا مدعی ہے۔ یہ دونوں شہر صوبہ مقدونیہ میں واقع ہیں۔ یہ امر اس اعتبار سے باعث دلچسپی ہے۔ کہ اس سے بلغاریوں کا رخ زیادہ تر شمالی یونان اور حلیفوں کی پیشقدمی کو روکنے کی جانب معلوم ہوتا ہے آسٹریوں اور جرمنوں سے بڑھ کر مل جانے کی بجائے غالباً مقدونیہ کا قبضہ بلغاریہ کو زیادہ مدنظر ہے۔ سرویوں کو اعتماد ہے کہ وہ حلیفوں کی آمد تک مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ساحل ایجیں پر برطانی بیڑے کی گولہ باری

امسٹرڈم ۲۲۔ اکتوبر۔ صوفیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ برطانی بیڑے نے دیدی غاچ پر گولہ باری کی ہے۔

ایتھنز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دیدی غاچ سے لے کر پورٹو لاگوس تک بحیرہ ایجین کے تمام ساحل پر گولہ باری کی گئی ہے۔

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بلغاری کوہستان رہوڈ ہوپ کے دروں کو قلعبند بنا رہے ہیں۔ شمالی اضلاع سے کثیر التعداد پناہ گزین مناستر میں آ رہے ہیں۔

برطانی سپاہ سرویہ میں

لنڈن ۲۳۔ اکتوبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار پیرس سے رقمطراز ہے کہ مجھے بہترین ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ برطانی سپاہ سرویہ میں داخل ہو گئی ہے۔

نش کی سرکاری اطلاع

لنڈن ۲۲۔ اکتوبر۔ نش کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ سروی عظیم لڑائیوں میں مصروف ہیں۔ اور انہوں نے پیروٹ کے علاقہ میں غنیم کے حملے پسپا کئے ہیں۔

اہل یونان کے خیالات میں تبدیلی

لندن ۲۴۔ اکتوبر۔ جو لوگ ایتھنز سے برنڈزی میں پہنچے ہیں ان کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ اہل یونان کے خیالات میں سریع تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس سے حیرت انگیز نشو و نما ظہور میں آ جائے۔ فوج میں یہ خیال ترقی کر رہا ہے کہ اب زیادہ دیر تک جنگی کارروائی کرنا ممکن ہے اور بخصوص غیر کمیشن یافتہ طبقہ نہایت جوش کا اظہار کر رہا ہے۔ کیونکہ عام سپاہی بلغاریہ کو نہایت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سالونیکا میں فرانسیسی اور برطانی مورچیں آنے سے یونانی آبادی پر گہرا اثر پڑا ہے

بغاوت کی افواہ

لندن ۲۴۔ اکتوبر۔ بمبئی ویسٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ اطلاع پہنچی ہے کہ مقام [illegible] کے باشندوں نے یہ خبر سنکر کہ ترک بلغاریہ کے حلیف کی حیثیت میں [illegible] ہیں بغاوت کر دی۔ جنیلا رمنہ کے سپاہیوں نے ان پر [illegible] اور حملہ پولیس کے افسر اعلیٰ نے جب مقام [illegible] لوگوں کو مطلب کرنے کی کوشش کی تو اسے قتل کر دیا گیا

پایائے روم اور صلح
شاہ البرٹ سے اپیل کی افواہ

لندن ۲۱۔ اکتوبر۔ یہاں اطلاع پہنچی ہے کہ پایائے اعظم کو اپنی چٹھی کے جواب میں جس میں پریزیڈنٹ ولسن نے شدہ ممالک سے صلح کے بارہ میں سلسلہ جنبانی کرنے کی درخواست کی تھی تاجدار موصوف کی طرف سے ایک دستخطی چٹھی موصول ہوئی ہے جس میں بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ البرٹ نے پایائے اعظم کا ان کے اس وعدہ کے لئے شکریہ ادا کیا ہے کہ وہ شرائط صلح کے متعلق اس امر کو لازمی قرار دینے کی کوشش کریں گے کہ جرمنی بلجیم کو خالی کر دے۔ اور لکھا ہے کہ میں اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھونگا جب تک میرا ملک غلامی کی حالت سے نہ نکل جائیگا۔ بیان کیا گیا ہے کہ پایائے روم کو اپیل کے اس نتیجہ سے نہایت مایوسی ہوئی ہے۔ مگر یہ امر قابل ذکر ہے کہ رومی کلیسا کا سرکاری اخبار اس تمام داستان کو بے سند یا قرار دیتا ہے

تسخیر اسکوب

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ سرویا کی ایک سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ غنیم نے اسکوب کو فتح کر لیا ہے

اندیشناک حالت

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرویا کے جنگی حلقوں میں موجودہ حالت پر اطمینان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ فرانسیسی سپاہ غنیم کی سخت سرکوبی کر رہی ہے۔ شمال کی حالت البتہ اندیشناک ہے جہاں بلغاری مقام پریڈا میں جرمنوں کا انتظار کر رہے ہیں جو پریڈا سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر مقام اورشوا میں پہنچ گئے ہیں۔ اس گوشہ میں سرویوں کی قلیل فوج دونوں طرف سے قابو میں آ گئی ہے۔ مگر جرمنوں کی جارحانہ کارروائی ایک نہایت اہم موقع یعنی موروا پر روک دی گئی ہے۔ اور گو جنوب میں اتحادیوں کی طرف سے بروقت امداد پہنچ گئی اور انہوں نے سرویوں پر سے دباؤ کم کر دیا تو سرویوں کو یقین ہے کہ وہ بالآخر حملہ آوروں کو اپنے ملک سے باہر نکال دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ویدی غاچ پر گولہ باری

لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ ایتھنز میں ویدی غاچ پر گولہ باری کی کیفیت شائع ہوئی ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ جمعرات کی سہ پہر کو ۲۰ جنگی جہازوں نے کُل چار گھنٹہ تک ساحل پر گولہ باری اور ہوائی جہاز جو شہر پر اڑ رہا تھا ان کو ہدایت دیتا رہا۔ آتشباری سے ایک ہزار سپاہی ہلاک ہوئے جن میں سے دو کمپنیاں ملبہ کے نیچے دب گئیں۔ ریلوے۔ اسٹیشن اور بارکیں جلکر تباہ ہو گئیں۔ کُل جنگی جہازوں نے لیگوس پر گولہ باری کی۔

افواہیں اور اطلاعیں

پیرس ۲۵ اکتوبر۔ اخبار تان کا نامہ نگار ایتھنز سے لکھتا ہے کہ ایک معتبر سیاسی ذریعہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اتحادیوں نے سرویا کو مدد دینے کی جدید اور موثر تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بالخصوص جاپان نے پورے ساز و سامان کے ساتھ فوراً کثیر تعداد سپاہ روانہ کرنے کا وعدہ کیا ہے

ایتھنز کے سرویں سفارتخانہ نے ۲۴۔ اکتوبر کے اعلان میں بیان کیا ہے کہ بنارہ کی طرف بلغاری لائن سخت معرض خطر میں ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مقامات کریو دلاک اور سٹرومیتزا میں فرانسیسی سپاہ موجود ہے، سفارتخانہ اس خبر کی تردید کرتا ہے کہ گورنمنٹ نش سے روانہ ہو گئی ہے

روم میں اطلاع پہنچی ہے کہ اتحادیوں نے سالونیکا اکیدیا نوپل ریلوے کا سلسلہ منقطع کرنے کی غرض سے کل ویدی غاچ میں فوج اتارنی شروع کر دی ہے

سنی رسٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ گوبن دارنا میں پہنچ گیا ہے

جرمنوں کے فوجی ڈویژن

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ پیرس۔ پیٹروگراڈ کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے کہ بقول فوجی حکام غنیم کے فوجی ڈویژنوں کی تعداد [illegible] میل کے طویل محاذ میں ایک ماہ قبل ۳۰ تھی آج [illegible] میل کے محاذ میں ۱۲۵ ہے۔ ریگا کے محاذ میں غنیم نے اپنے فوجی ڈویژن تقریباً دو چند کر لئے ہیں۔ اور دیگر مقامات سے کچھ فوج شامل کی گئی ہے۔ وہاں کے ڈویژنوں میں بلحاظ اضافہ ہو گیا ہے

اسٹیمروں کی گرفتاری

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ جرمن سٹیمر گروا کو روسی آبدوز کشتیاں پکڑ کر مشرق کی طرف لے گئی ہیں۔ اور اسٹیمر بندرگاہ کا رخ کرنے پر مجبور ہوئے ہیں

سٹاک ہولم کے اخبارات رقمطراز ہیں کہ سٹاک ہولم کے سٹیمر والی کو جو عازم ریو تھا اور جس پر [illegible] لدا تھا۔ ایک جرمن آبدوز کشتی نے پکڑ لیا۔

دربار انبالہ

(ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب کی تقریر)

اب سے چھ سات ہفتہ بیشتر جبکہ میں نے اس دربار کے منعقد کرنے کا انتظام کیا تو زرعی حالت کے متعلق سخت تشویش رونما ہوئی تھی لیکن ستمبر کے نصف آخری حصہ میں اور اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں جو بارش ہوئی اس سے یہ حالت بہت کچھ بہتر ہو گئی قسمت انبالہ کے چھ میں سے تین اضلاع میں فصل خریف بہت تھوڑی ہوئی ہے لیکن حال کی بارشوں کی بدولت امید کی جاتی ہے کہ فصل ربیع کی تخم ریزی غیر معمولی طور سے زیادہ ہوگی۔ اور اگر موسم سرما میں بارش اچھی ہوئی تو ہم سب کو ایک بہت تشویش سے نجات مل جائے گی اس ڈویژن کے بعض علاقوں میں چارہ کی کمی بہت سختی کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے گورنمنٹ ان کے لئے تو اب سے پیشتر ہی رعایات منظور ہو چکی ہیں اور حصار اور دیگر اضلاع کے لئے جو رعایات ہو چارہ کے دوسرے مقامات سے لانے سے متعلق ہیں زیر غور ہیں محکمہ مال کے افسر انتظام کر رہے ہیں کہ چند افسروں کو مقرر کیا جائے اور وہ جگہ جگہ دورہ کریں اور تقاوی بڑے پیمانہ پر تقسیم کی جائے جس سے وہ تخم اور زیادہ مواشی خرید کرسکیں۔ اسی ڈویژن میں زرعی حالت ہمیشہ زیادہ خطرناک رہتی ہے یہ سچ ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں اس ڈویژن میں نہر جمنا اور نہر سرہند کو بہت توسیع دی جا چکی ہے لیکن اب بھی نہری توسیع کی بعض اسکیمیں زیر غور ہیں۔ انجینیر اس سوال کو حل کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے کہ انبالہ ڈویژن کے زیادہ خشک علاقوں میں آبپاشی کے لئے پانی کیونکر بہم پہنچایا جائے۔ مجھ سے اکثر درخواست کی گئی ہے کہ اس کمشنری کے لوگ خصوصاً جاٹ جنہوں نے اپنے آپ کو بڑے عمدہ زمیندار اور بہادر سپاہی ثابت کیا ہے ان کو سرکاری ملازمت میں یکساں حصہ نہیں دیا گیا۔ میں اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ جس قدر وسیع رقبہ سے گورنمنٹ کی ملازمت میں لئے جائیں گے اسی قدر گورنمنٹ اور رعایا کے لئے مفید ہوگا کیونکہ اس طرح سے تمام مشہور فرقوں سے قائم مقام سرکاری ملازمت میں آسکتے ہیں۔ جو لوگ گورنمنٹ اور رعایا کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں سرکاری ملازمت کے لئے وفاداری، دیانتداری اور فہم و فراست کی ضرورت ہے۔ یہ صفات کچھ تو قدرتی ہوتی ہیں اور کچھ تعلیم سے پیدا کی جاتی ہیں۔ اور اگر تعلیم کی کمی جو اس کمشنری کے لوگوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے دور کر دی جائے تو گورنمنٹ ان کے لئے سرکاری ملازمت کے دروازے کھولنے کے لئے طیار ہے۔ اس کمشنری میں کسی پولیٹیکل جرائم یا باقاعدہ ڈاکوؤں کا ارتکاب بالکل نہیں ہوا جن سے وسطی اور جنوب مغربی پنجاب میں کچھ عرصہ کے لئے پریشانی اتنی پھیل گئی تھی۔ راولپنڈی کی طرح اس کمشنری میں بھی قانون حفاظت ہند کو رائج کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اور مجھے امید ہے کہ پڑے گی بھی نہیں۔ معمولی اور عام جرائم کے لحاظ سے بھی یہ امر اطمینان بخش ہے کہ اس کمشنری کے سارے اضلاع میں جرائم میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ جرائم کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ رعایا کے ساتھ مل کر کام کرنے میں جو ناکامی ہوتی ہے اس کی ایک وجہ مذہبی جھگڑے اور مذہبی جھگڑوں کی خطرناک صورتیں ہیں۔ ہر ایک فرقہ میں مذہب کا سچا جذبہ ہونا چاہئے۔ کہ تعلیم انسانی بہبودی اور اخلاق کی بھی مضبوط ترین بنا ہے۔ لیکن دوسروں کے ساتھ فیاضانہ سلوک کرنا خواہ وہ دوسرے مذہب کے ہوں ہر ایک مذہب اور ملت جو مذہب کہلانے کا مستحق ہے اس کا پہلا اصول ہے۔ آدمی جتنا اپنے مذہب سے زیادہ الفت کرتا ہے اسی قدر وہ دوسرے مذہب والوں کے جذبات کا بھی پاس کرتا ہے۔ بدقسمتی کہ اس کمشنری میں اس اصول کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اس سے بعض مقامات ایسے ہیں جہاں مذہبی جھگڑوں کی وجہ سے سخت مشکل اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے لیکن یہ جھگڑے جو جہالت اور باہمی غلط فہمی کے باعث ہوتے ہیں کم ہو رہے ہیں اور امید ہے کہ طرفین کے لیڈروں کی متحدہ کوشش سے ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ گورنمنٹ اگر کوئی جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے تو اس میں انہیں لیڈروں کے ساتھ مشورہ کرے گی۔

حوادث و اخبار

ہندو یونیورسٹی کا عطیہ۔ الہ آباد ۲۲۔ اکتوبر مہاراجہ صاحب بلرامپور نے ہندو یونیورسٹی کو سوا لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے ممکن ہے کہ الہ آباد کی جدید عدالت عالیہ کے افتتاح کی رسم بھی ہز ایکسلنسی وائسرائے کے ہاتھوں سے ماہ فروری کو سر انجام پائے۔

سندھ میں قحط کا نتیجہ۔ ۲۳۔ اکتوبر کو کراچی سے ایک برقی پیغام موصول ہوا ہے کہ کمشنر سندھ کے ایما سے سندھ کے قحط زدوں کے لئے بہت سا چندہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک چندہ کی کافی مقدار فراہم نہیں ہو سکی ہے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ اس کام میں نہایت جانفشانی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں لیکن تاحال کوئی کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی۔ بہت سے زمیندار اور دیہات کے لوگوں کی حالت سخت ہو رہی ہے اور آجکل شہروں میں فقیروں اور بھیک مانگنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور خود گورنمنٹ ان باتوں کو محسوس کر رہی ہے۔

باپ اور لڑکی عدالت میں۔ بمبئی ۲۶۔ اکتوبر۔ ایک برقی پیغام بمبئی سے اس امر کا موصول ہوا ہے کہ بمبئی کے ایک بہت بڑے رئیس اور دولتمند نے جس کا نام مسٹر دوارکا داس للو بھائی ہے اپنی ایک ہمشیرہ لڑکی دمایتی بائی پر یہ مقدمہ دائر کیا کہ میری لڑکی نے پچاس ہزار روپیہ مالیت کا زیور چرا لیا ہے۔ یہ مقدمہ دوم پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ دمایتی بائی نے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر ہو کر یہ کہا کہ چونکہ میرے والد کے اور مسٹر سنیل مجسٹریٹ کے بہت گہرے تعلقات ہیں۔ ان کی بنا پر میرا مقدمہ کسی اور جج کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن چیف مجسٹریٹ نے اس خیال کو لغو سمجھ کر کہا کہ اس قسم کی کارروائی ہرگز نہیں ہوسکتی۔

ولایتی ڈاک کے جہاز۔ ۲۷۔ اکتوبر پی اینڈ او کمپنی کا پرشیا نامی جہاز جو ۱۵ ماہ حال کی ڈاک لے کر انگلستان سے روانہ ہوا تھا آئندہ اتوار کو صبح کے وقت بمبئی پہنچے گا۔ اسی کمپنی کا ایک اور جہاز سالسٹ نامی جو ۳ ماہ رواں کی ڈاک لے کر انگلستان روانہ ہوا تھا ۲۶۔ اکتوبر کو بخیر و خوبی انگلستان پہنچ گیا۔

دو روپے دے کر طلبہ اپنے نمبر امتحان دریافت کریں۔ الہ آباد ۲۶۔ اکتوبر۔ ڈاکٹر ضیاء الدین پروفیسر علی گڈھ کالج نے اطلاع دی ہے۔ کہ موجودہ امتحانات میں جن طالب علموں نے جو جو نمبر کہ ہر ایک مضمون میں حاصل کئے ہیں وہ اس شرط پر بتلائے جا سکتے ہیں کہ طالب علم اپنے مدرسہ اور کالجوں کے مہتمم صاحبان کی وساطت سے ان سے خط و کتابت کریں۔ ساتھ میں یہ بھی شرط ہے کہ دو روپیہ کی رقم بھیجنے پر تمام نمبر وغیرہ بتائے جا سکتے ہیں۔

مقامی حالات

موسم: نہایت خوشگوار ہے۔ دن کو گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی البتہ رات کو اچھی سردی ہونے لگی ہے کسی قدر موسمی بخار و زکام کی شکایت ہے۔

جناب ابو ہمت سنگھ صاحب ایم اے ڈپٹی کلکٹر کو تحصیل دھامپور کا کام سپرد ہوا ہے۔

جناب بابو آنند سروپ صاحب ڈپٹی کلکٹر کو باشندہ چاندپور و پوڑپور کا اور میونسپلٹی دھامپور کے چیئرمین بھی آپ بدستور رہے۔

جناب مولوی عبد الوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر کو بجنور اور منڈاور کا کام دیا گیا۔

کلامِ حمید

جناب زاہد یہ کہتے ہیں کہ ہم فدائے جناں رہینگے
میں دل سے رو رو کے پوچھتا ہوں کہ ایسے عاشق کہاں رہینگے
کمالِ الفت کا مقتضا ہے کہ خود کو انسان بھول جائے
جو دوسروں کے لئے مرے ہیں وہ زندۂ جاوداں رہینگے
نہیں ہے کوئی کسی کا دشمن ہم اپنے خود ہی عدو جاں ہیں
اُٹھے جو پردہ مغائرت کا تو سب پہ وہ مہرباں رہینگے
سُنا ہے دیر و حرم کی راہیں رہ ہدا سے ملی ہوئی ہیں
تو برہمن اور شیخ کب تک تپ ستم سے تپاں رہینگے
جنھوں نے پی ہے مئے معارف وہ رازِ ہستی سمجھ گئے ہیں
مرید کیسے وہ پیر بنکر فدائے پیرِ مغاں رہینگے
بھریں نہ پیرِ مغاں کا دم کیوں لطف کرنے میکشوں ہے
ملی ہے پیری بھی اس طرح کی کہ عمر بھر وہ جواں رہینگے
لگے ہیں تیر ستم ہزاروں مگر یہ دل سے اُسی ہوا میں
ہمیں تو اُن کی وفا کے چرچے مدام وردِ زباں رہینگے
نہ ہو گا اے چارہ گر کسی سے علاج دردِ جگر ہمارا
کہ ان کی تیغِ ادا کے بسمل اُسی طرح نیم جاں رہینگے
حمید یاروں کی تلخ باتیں سنو تم ہرگز برا نہ مانو
کھلے گی اُن پر حقیقت آخر وہ کب تلک بدگماں رہینگے

حمید کوٹلوی

معاونین مدینہ کا شکریہ

سخت ناشکری ہوگی اگر ہم اپنے اُن معاونین کرام کے الطاف کرم کا اعتراف نہ کریں جنہوں نے بہ تحریک یا بلا تحریک گذشتہ تین ہفتوں میں جدید خریدار بہم پہنچا کر مدینہ کی امداد فرمائی، گو یہ تعداد ماہ اگست دسمبر کے مقابلہ میں گری ہوئی ہے تاہم ہمیں معاونین کی توجہ فرمائی سے اُمید ہے کہ وہ اس کی تلافی کی کوشش فرمائیں گے

(۱) عبدالقیوم الخطاط مرادآبادی کاتب مدینہ	۱ خریدار	
(۲) جناب منشی اکبر خاں صاحب ہال جاورہ	۱ خریدار	
(۳) جناب خان محمد خانصاحب ٹیچر کلاس (کشمیر)	۱	″
(۴) جناب قاضی عبدالحق صاحب سب رجسٹرار	۱	″
(۵) جناب مُلا عتیق صاحب بھونگامی	۱	″
(۶) جناب منشی عبدالسبحان صاحب عرف مینڈھو	۱	″
(۷) جناب منشی علی جو صاحب اسلام آبادی	۱	″
(۸) جناب منشی فضل الدین صاحب پھلوال	۱	″
(۹) جناب نادر علی خاں صاحب کشمیر	۱	″
(۱۰) جناب محمد عبدالکریم صاحب کلرک جنجولی	۱	″
(۱۱) جناب سید محبوب علی صاحب مدرس بید	۳	″
(۱۲) جناب مولوی محمد عبدالعلیم خانصاحب بھونگامی	۱	″

اخبار مدینہ بجنور

پینہ: حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ازواجی فداہ کی یادکو تازہ کرنیوالا ہے
مدینہ بہادبی لطیف مضامین، تاریخ اسلام کے خصوصی واقعات، اخبارات و رسائل
دلچسپ اقتباسات، دلآویز منظومات، دنیا بھر کی خبروں اور جنگی تار برقیات کے
شائع کرنے میں ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔
مدینہ: کے ملکی و قومی و مذہبی مقالات قابل دید ہوتے ہیں۔
مدینہ: خادم ملت خیر خواہ حکومت ہے۔
مدینہ: کی تحریر خوشخط چھپائی خوشنما تقطیع مناسب ہے
مدینہ: ہر ماہ انگریزی کی یکم ۸۔ ۵۱۔ ۲۲ تاریخ کو وقت پر شائع ہوتا ہے اور سال میں
کسی تعطیل کا عادی نہیں۔
مدینہ: کی قیمت سالانہ پیشگی ہے ششماہی ہے سہ ماہی ہے طلبا سے ہے نمونہ مفت
مشتہر محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی سے لگا لو سفید بال خوشرنگ ہی بال نہایت
ملائم بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ہندوستان میں مشہور
ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانیوالا اچھا نامہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس
ماہ تک چلتا ہے۔ فی بکس عہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہو ری پی طلب فرمایئے
حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی
مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی پیٹھ بمبئی

... موہنی

ستونین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں
یہ وہ شئے ہے جسکی تلاش میں ... جوان ... دن
... ہیں اسکی ایک گولی جو اہرات سے بڑھکر ہے چند روز کے استعمال سے بدن
بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ
ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو
... کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہے
... نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ... ایکسا کھ
... پتہ ...

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

... ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے اچھی
... بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل
... کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ چھایاں
... اور جھریاں نہانے وغیرہ جو چہرہ کھوٹا اور بے رونق ہو جاتا ہے ان کو
... ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ
... اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں
... بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چہرہ سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل
... آٹھ آنے تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ
رونبش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت کے طاعون
معدہ کی گرمی فوراً رفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے
فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی
آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہو گیا علاوہ ازیں
یہ شربت جملہ فساد خون، بواسیر، تجبیر، مالیخولیا، اختلاج قلب، تپ محرقہ میں نہایت مفید
ثابت ہوا ہے۔ مرض قلبی کو مثل اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں جھڑک جاتے ہیں
انکیلئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور بچوں کو راحت سے نیند
آجاتی ہے اور حرارت تر و خشک میں فائدہ رسان ہے۔ بکثرت تیار ہوتا ہے باین ہمہ
فی بوتل ... خوراک ... دو ... ایک اونس ... ملنے کا پتہ
حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کابول بالا ہی

تندرستی و قوت بخشنے والی عجیب گولیاں
یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی
ایسی لفاظی ملاحظ فرمائینگے کہ جنمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی
عرض کیتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدر دان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو
کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا سریان۔ احتلام، ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے
تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری اکسیر نمبر ۲ گولیاں ضرور
استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال ظاہر ہو جاویگا گولیاں
اپنا اپنا اثر خود دکھلاکر مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبوں
ڈاکٹروں ویدوں طبیبوں نے اس کا امتحان فرماکر اسکو پُر اثر اکسیر نافع تسلیم کرلیا
مصفی خون و مقوی باہ ہونیکے علاوہ بہت سے اصحاب کو ان کی بدولت اولاد بھی
مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت پھر واپس لاتی ہیں یہ گولیاں بے نظیر ہیں مرد و عورت
ہر درد کیلئے مفید ہیں۔ ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انکی رسائی نہیں ہے۔
جڑی بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شئے نہیں نہایت
احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۲۴ گولی عہ ایکروپیہ ہشت
چار روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایکروپیہ کی دوا کمیشن میں زائد ملیگی۔
پتہ دیا شانسٹری جام نگر کاٹھیاواڑ

مہاراجہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

دیبی تیل جس سے کیسا ہی کہنہ بخار ہو درد جسم گٹھیا کیوں نہو
جاتا رہتا ہے فی شیشی ٥ معجون مرحل ایک ہفتہ کے استعمال سے مستورات کا پیٹ
جسقدر بڑا اور ڈھیلا ہو جاتا ہے اصلی حالت پر آجاتا ہے ۱۲ خوراک عہ خواہش
مستورات زیادہ کرنے میں ... عہ خواہش مستورات کم کرنے ایک گولی ایک ماہ
کو کافی ہے فیدرجن ۱۲ ہر روال شیشی ٥ کھانسی تر ہو یا خشک رفع ہوتی ہے
فیدرجن ... شما آپ نے امرت دھارا عرق پودینہ روح حیات
وغیرہ استعمال کی ہوں گی کیا آپ اسکی بھی آزمائش کرکے فائدہ اٹھائینگے جو کہ
مفید بخار، درد سر، بدہضمی، اعضا شکنی تخمہ، سیضہ، ہیجش، ریح، قولنج کل امراض کو
مفید ہے فی شیشی ۲ حبوب آتشک ادس شخص کو نہایت مفید ہے جس کا کہ
جسم بباعث عطائی دوائیوں کے جن میں جند پارا رسکپور وغیرہ تھا بگڑ گیا ہو یا بگڑ
چلا ہو یہ خون صاف کرکے باقی ماندہ جسم کو اصلی حالت پر کردیتا ہے خوراک ۲۰ گولی
(عمر)
المشتہر چودھری دیبی پرشاد بلگرامی وارد حال لکھنؤ محلہ بریانا مکان ۲۱۱

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل

نمبر ۵۵۸

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم، ۸، ۱۵، ۲۲

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلباء سے: دو روپے سالانہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور، یوم دوشنبہ ۸ - نومبر ۱۹۱۵ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ — نمبر ۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رواج بہ مقابل شرع

یہ مسلمات میں داخل ہے کہ مسلمانوں کے لئے فلاح و برکت اسی میں ہے کہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں وہ مذہبیت پیدا کریں اور ان کا کوئی دستور العمل ایسا نہ ہو جس کی بنیاد تعلیمات مذہبی پر نہ ہو اسی لئے آج اگر ہمارے کانوں میں یہ بات پڑتی ہے کہ گورنمنٹ پنجاب ایک ایسا قانون وراثت نافذ کرنا چاہتی ہے جو شریعت حقہ اسلامیہ کے خلاف محض رواج کی تائید کرنے والا ہے، تو ظاہر ہے کہ ہم یا کوئی مسلمان اس صدا کا ہم آہنگ نہیں ہو سکتا - اور اگر کوئی ایسا ہے تو وہ یقیناً خارج از اسلام ہے - ہم نہیں کہتے کہ گورنمنٹ پنجاب کی اس مسئلہ میں کوئی بدنیتی ہے بلکہ وہ اپنی پندار میں اس کو ذریعہ فلاح خیال کرتی ہے کہ مقدمہ بازیاں کم ہو جائیں گی اور عدالتوں کا وقت جو اس نوع کے مقدمات کے انفصال میں صرف ہوتا ہے زیادہ صرف ہوتا ہے بچ رہیگا لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کے لئے یہ تو خیر بہت کمزور ناقص حجت ہے کوئی بڑی سی بڑی دلیل، زبردست سے زبردست برہان بھی جادہ شرع سے ہٹا دینے والی ثابت نہیں ہو سکتی - شملہ میں ایک کانفرنس اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے طلب کی گئی تھی اور ہز آنر نے اس جلسہ میں ایک بسیط و فاضلانہ تقریر کے ذریعہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا - کہ جاپان و فرانس کی ترقی کا راز یہی ہے کہ وہاں کا قانون زیادہ تر رواج پر مبنی ہے ہز آنر نے یہ بھی امید ظاہر کی ہے کہ اس مسئلہ کو اب طے ہو جانا چاہئے کیونکہ عرصہ سے پنجاب گورنمنٹ اس پر غور کر رہی ہے - اور یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ پنجاب میں رواج بہ مقابلہ شرع زیادہ مقبول ہے - اور اقتصادی حالت کو دیکھتے ہوئے ایسے قانون کا نفاذ ضروری ہے - اس میں کلام نہیں کہ ہز آنر کا یہ خیال ایک حد تک درست ہے اور بالکل ممکن ہے اس قانون کا نفاذ اہل پنجاب کی اقتصادی حالت کے مناسب ہو لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ مسلمانوں کی نگاہ میں ایسے قانون کا نفاذ قانون اسلامی کی شکست کو ہی ہے جس کو وہ ساری دنیا کے بدلے بھی گوارا نہیں کر سکتے ہم کو نہیں معلوم کہ اہل پنجاب نے اس خیال کا خیر مقدم کیا یا نہیں، لیکن اگر کیا ہے تو اس سے زیادہ سخت وقت اسلام پر اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ خود اس کے فرزند اسکو پامال کر کے بجائے اس کے کمزور انسان کے بنائے ہوئے قانون کو صحیح سمجھیں - غالباً ہز آنر نے اس مسئلہ کے مذہبی پہلو پر غور نہیں کیا ورنہ وہ بھی اس کو گوارا نہ کرتے - یہ بالکل ممکن ہے کہ چند ضمیر فروش مسلمان ہز آنر کے سامنے اس قانون کے نفاذ پر اظہار رضامندی و مسرت کریں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ خیال جمہور کا خیال نہیں ہو سکتا اور اس لئے پنجاب گورنمنٹ کے کارنامہ رواداری میں یہ سخت بدنما داغ لگ جائیگا - کہ اس نے چند ملت فروش افراد کی ہمنوائی کو وقیع خیال کر کے لاکھوں مسلمانوں کی دل شکنی گوارا کی، علاوہ اس کے اگر ہز آنر غور فرمائینگے تو یہ بات بھی بخوبی ان پر روشن ہو جائیگی کہ متعلق مسئلہ وراثت شریعت اسلامیہ نے جس انصاف کو دخل دیا ہے وہ کسی دوسرے قانون سے ممکن نہیں، پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ صرف عدالتوں کی آسانی کے لئے کیوں ایسے قانون کی توہین کیجاتی ہے جس سے بہتر قانون دنیا کا کوئی مدبر نہ مارغ بنا کر پیش نہیں کر سکتا

مسلمانان ہند علی الخصوص مسلمان پنجاب کو نہایت رفعت آہنگی کے ساتھ صدائے احتجاج اس خیال کے خلاف بلند کرنا چاہئے، کیونکہ یہ مسئلہ صرف کسی قانون مختص المقام (Local law) کے نفاذ کا ہی نہیں ہے بلکہ اس قانون کی تنسیخ کا ہے جس کی عظمت و اقتدار کا قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے - اگر اس میں ذرا تساہلی سے کام لیا گیا تو یقیناً گورنمنٹ پنجاب خاموشی کو رضامندی سمجھ کر اس کا نفاذ کر دیگی اور پھر کوئی علاج نہ ہو سکیگا - پنجاب کے تمام مسلمان اخبارات کو مسلسل اس مسئلہ پر مضامین لکھنا چاہئیں کہ اس سے زیادہ پر رنج واقعہ فی الحال کوئی نہیں ہے -

جرمن قوت کا صحیح اندازہ

اس میں شک نہیں کہ اب ایک سے زائد وجوہ ایسے پائے جاتے ہیں - جن کی بنا پر ہمیں جرمن قوت کا انحطاط تسلیم کرنا پڑتا ہے - اب سے ہم ہفتہ پیشتر جب جرمن نے ولنا پر قبضہ کیا ہے اور روس کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا ہے - ہر گز یہ امید نہ کی جاتی تھی کہ روس زیادہ عرصہ تک ڈونسک میں رہ سکیگا

کیونکہ جرمن نے اپنی ساری قوت اس طرف مبذول کر دی تھی۔ اور ۷۰ میل کا محاصرہ قایم کیا تھا، لیکن یہ سن کے کیسی حیرت ہوتی ہے کہ آج وہی ڈونسک جس کا روسیوں کے ہاتھ سے نکل جانا یقین کر لیا گیا تھا۔ اب تک روسیوں کے پاس ہے اور جرمن فوج کا وہ محاصرہ جو ۷۰ میل زمین کو محیط تھا آج صرف ۲۷ میل رہ گیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اُس نے بہ مصالح یہاں کی فوج کو دوسری طرف منتقل کیا ہوگا تو اس کے متعلق بھی یہ بتایا جاتا ہے کہ صرف ۳ یا ۴ ڈویژن اس نے روس کے مقابلہ سے ہٹا کے ۲ فرانس کی طرف اور ۲ سرویہ کی طرف روانہ کئے ہیں جن کے سپاہیوں کی مجموعی تعداد ۳ - لاکھ ہوتی ہے، تو کیا صرف ۳ لاکھ سپاہیوں کا ہٹ جانا یا چلا جانا محاصرہ کے احاطہ کو اس قدر کم کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس اثنا میں میدان فرانس کی طرف جرمن کو شدید نقصانات پہنچے اور اُن کی تلافی کے لئے مجبوراً اُس کو بہت بڑا حصہ اپنی فوج کا مغربی رزمگاہ کی طرف بھیجنا پڑا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمن کا ملک زیادہ تعداد سپاہیوں کی نہیں دے سکتا اور مجبوراً اُسے ایسا کرنا پڑتا ہے۔ جرمن کا اصل منشاء سرویا پر حملہ کرنے سے یہی ہے کہ براہ بلغاریہ سلطنت ٹرکی کے حدود تک ایک سلسلہ قایم کرے اور ایشیا سے کوچک سے رنگروٹ مہیا کرے، لیکن کسے معلوم ہے کہ وہ اس تمنا میں کامیاب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں، بہر حال جنگ کے فیصلہ اختتامی میں جس قدر تاخیر ہوتی جاتی ہے، سلطنت متحدہ کی آرزوئیں بلند اور اتحاد ثلثہ کی ضعیف پست ہوتی جاتی ہیں۔ جرمن نے دفعتہً اپنے ملک کا دو تہائی حصہ جنگ پر بھیج دیا اور اب وہ حیران ہے کہ آیندہ کیا کریگا، برخلاف اس کے روس و برطانیہ و فرانس و اٹلی کثرت سے رنگروٹ مہیا کر رہے ہیں۔ اور جو دن گزرتا ہے اُن کی قوت میں اضافہ کرتے جاتا ہے۔ دیکھئے جرمن اب بھی صلح کرنے پر آمادہ ہو جائے جس کی توقع مشکل سے کی جا سکتی ہے۔

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

کا آیندہ اجلاس بمقام پونا منعقد ہونا قرار پا گیا ہے۔ یہ اجلاس حسب دستور ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ اور آنریبل مسٹر جسٹس عبد الرحیم (کلکتہ) اس کے پریسیڈنٹ ہونگے، مسٹر موصوف ایک نہایت روشن خیال اور قابل آدمی ہیں۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں اور تعلیمی معاملات سے بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کا صدر ہونا کانفرنس کے لئے ہر طرح مفید ثابت ہوگا۔ امسال اجلاس کانفرنس میں مسلم یونیورسٹی کے متعلق بھی کافی غور و خوض ہوگا۔ اور اِس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان کثرت سے شریک ہو کے ممبران کانفرنس کی اِس مسئلہ کے حل کرنے میں مدد دیں۔ ہمکو معلوم ہے کہ آپ نے سکرٹری صاحب علیگڈھ کالج کے نام گذشتہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے اجتماع پر ایک تحریر بھیجی تھی جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ مسلمان یونیورسٹی لینے میں جلدی کریں یا ہندو یونیورسٹی کے اصول کے مطابق وہ بھی مسلم یونیورسٹی کو قبول کر لیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہم اس انتخاب پر ممبران کانفرنس کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ آیندہ کانفرنس کا اجلاس اس حد تک کہ اُس کا تعلق پریسیڈنشل ایڈریس سے ہے بہت مبارک ثابت ہوگا۔

سرویا کی حالت جنگ

سروی وزیر اعظم نے اپنے ایک دوست کو انگلستان میں اس مضمون کا تار دیا ہے کہ سرویہ اپنی زندگی کو قایم رکھنے کے لئے مافوق الفطرت جد و جہد سے کام لے رہا ہے اور جرمن آسٹریا اور بلغاریہ نے اس کے پامال کرنے پر کمر باندھ لی ہے۔ ہم باوجود سپاہیوں کی شجاعت کے اپنی حفاظت کو لامحدود عرصہ تک قایم نہیں رکھ سکتے ہم سرویا کے اُن دوستوں سے جو انگلستان میں مقیم ہیں اپیل کرتے ہیں۔۔۔

کہ وہ حتی الامکان اس امر کی کوشش کریں کہ انگریزی سپاہ بہت جلد ہمارے پاس پہنچ جائے۔

ٹایمز لندن بھی لکھتا ہے کہ جرمن اور آسٹریا اِس کوشش میں ہیں کہ سرویا کو فرانس، روس، انگلستان اور اٹلی کی کافی امداد پہنچنے سے پہلے پہلے بلجیم کی طرح پامال کر کے اپنا راستہ سرویا سے بلغاریہ اور قسطنطنیہ تک ایک کر لیں۔ چنانچہ جرمن و آسٹریا نے اپنی اس وقت تک کی جد و جہد سے دریائے ڈینیوب کو عبور کر لیا ہے اور وہ بلغراد و سمندریا پر بھی قابض ہیں بلکہ بوزاراو داٹا پر بھی قبضہ کر لینے کے مدعی ہیں۔ جو سمندریا کے نزدیک واقع ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ نش اور پراہوز کے درمیان ۴۰ میل تک بلغاریہ نے ریلوے لاین خراب کر دی ہے۔

ایک تازہ تار مظہر ہے کہ بلغاریوں نے کو پرولو پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور پیروٹ پر بھی بلغاریوں کا قبضہ ہو جانا بیان کیا جاتا ہے اور اُن کے ایک بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونہوں نے جنوبی جانب کے تمام مستحکم مقامات کو تباہ کر دیا ہے۔ اور شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن رات کے وقت اُن کی طاقت سلب ہو گئی تھی۔

نش (پایہ تخت سرویہ) کا تار ہے کہ سروی فوج ایک عظیم لڑائی میں مصروف ہے اور پیروٹ کے عقب میں مورچہ بند ہو گئی ہے۔

جرمن و آسٹروی فوجیں بھی بکثرت اس محاذ پر جمع ہو گئی ہیں اور خود قیصر جرمن بھی سروی محاذ پر موجود ہے۔

لندن کے ایک تار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سرویا کا شمال مشرقی کنارہ غنیم کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اور ایک جرمن اعلان میں مذکور ہے کہ اس علاقہ میں آسٹریا جرمنی اور بلغاریہ فوجوں کے مابین اتصال قایم ہو گیا ہے اور آسٹریا جرمنی کے گشت لگانے والے افسر بلغراد کے جنوب میں تقریباً ۴۰ میل کے محاذ پر ہیں۔

ٹایمز کا ابتدائی نامہ نگار مقیم بخارسٹ بھی بیان کرتا ہے کہ آسٹروی آرسووا کے مقام سے دریائے ڈینیوب کو عبور کر گئے ہیں۔ اور اب اُن کی بلغاریہ تک سیدھی راہ کھل جائیگی۔ سامان جنگ سے لدے ہوئے چھوٹے بڑے ۱۰۰ جہاز انتظار کر رہے ہیں۔ سروی دریائے ڈینیوب سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور یہ خطرہ خیال ہے کہ سرویوں کی بڑی فوج کو جو دریائے ڈینیوب کے کنارہ موجود ہے بلغاریوی و آسٹروی فوجیں منقطع کر دیں گی۔

گو یہ سب کچھ ہی لیکن بقول وزیر سرویا اس بات کا یقین ہے کہ اتحادیوں کی مزید فوجیں بہت جلد سرویا پہنچکر اُس کے ساتھ ملجائیں گی۔ اور سروی آخر دم تک لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ باوجود دشمنوں کی کوششوں کے سروی کمانڈروں کو لڑائی کا نتیجہ اپنے حق میں مفید ثابت ہونے کا پورا یقین ہے

یکم نومبر کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ وادی ٹماک کی لڑائی خاص طور پر سخت تھی۔ کئی دفعہ دست بدست مقابلہ ہوا۔ تین بلغاری رجمنٹوں میں صرف ۵۰ آدمی بچے ہیں ویڈن کی بارکیں اور ہسپتال زخمیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ۲۔ نومبر کا تار مظہر ہے کہ سرویا کے ۲۰ ہزار خانماں برباد رومانیہ میں آ گئے ہیں حکام اور اہل شہر ان کی امداد کر رہے ہیں۔ اور سالونیکا کی معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ سرویہ کی حالت نازک ہے مگر وہ آسٹروی و جرمن فوج کا مردانگی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں دوسری طرف بلغاریہ کا محاذ لمبا ہے جس پر دونوں جانب سے حملہ ہونیوالا ہے۔ بلغاریہ نے اپنے کثیر نقصان کی وجہ سے نئی دو قسم کی فوجوں کو بلایا ہے۔ ایک تار یہ بھی ہے کہ متحدہ بیڑہ نے بحر ایجین میں بلغاروی ساحل پر پھر گولہ باری کی ہے

اور ایک تازہ ترین تار مظہر ہے کہ آسٹریا و جرمنی کی فوجیں کراگنی واٹز سے دس میل کے اندر پہنچ گئی ہیں۔ جو سرویہ کا سب سے بڑا اسلحہ خانہ ہے۔

بلغاریوں نے نِش کے شمالی مشرقی جانب ۲۰ میل کے فاصلہ پر ایک مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے درہ پیننگ پر بھی قبضہ کر لیا ہے جو اسکب کے شمالی مغربی جانب ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سرویا بیان کرتے ہیں کہ ان کی جو فوج پیرروٹ کی جا رہی تھی آہستہ شہر کے پیچھے پسپا ہو رہا ہے ...

لیکن تازہ ترین ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ سروی گورنمنٹ ... نہیں گئی ہے۔ کیونکہ اب اُن کو ... وفاداری کا یقین نہیں رہا اور ... وہاں سے بہت ... سرحد کے قریب چلی گئی ہے۔ نامہ نگار مذکور ... کا بھی ذکر کرتا ہے کہ بلغاریوں نے اس قسم کے کہیں وہ گھر نہ جائیں اسکب خالی کر دیا ہے لیکن سرویا کے ایک کمیونکیشن میں ... واقعہ کا اعتراف کیا گیا ہے کہ وادی کچانک پر جو اسکب سے تین میل ہے اور ... ریلوے پر واقع ہے بلغاریوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اور اخبار ... کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرویوں نے وادی ... کو نہیں چھوڑا بلکہ وہ ... کی آڑ میں ... آگئے۔ یہ وادی نہایت ... مورچہ ہے۔ ... کا نامہ نگار مختصر بیان کرتا ہے کہ ... تمام خط تصادم پر بلغاریہ ... گھمسان ... ہے۔ ... کا ایک غیر ... کہ سروی ... پہاڑوں کی آڑ میں ... ہیں۔ ... آسٹروی ... پر سخت مقابلہ کا ذکر کیا گیا ہے ... مقام ... سرویوں کا بہت بڑا اسلحہ خانہ ہے ... ایک دن کی ... ہے لیکن ... کی موجودگی ... معمولی ... سے ... سرویا کا شہر کراگنی واٹز جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اُس کے متعلق ... ہم نومبر کو ... سے ... ہے۔

آسٹریا اور جرمنی کی فوجوں نے کراگنی واٹز پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو نِش کے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور جہاں سرویوں کا سب سے بڑا اسلحہ خانہ موجود تھا۔ بلغاریوں نے وادی ... کی گھاٹیوں پر قبضہ کر لیا جو نِش کے مشرق کی طرف ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ بلغاری پیرروٹ سے وادی کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ فرانسیسی ... کے گرد کی گھاٹیوں پر قابض ہیں جو دریا کے بائیں کنارے پر ہیں۔

روسی میدان جنگ

آج کل روسی نہایت شجاعت کے ساتھ دشمن کو پسپا کر رہے ہیں۔ اس وقت ... اور ڈونسک ... کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ جہاں نہایت خونریز معرکے ہو رہے ہیں۔ ریگا اور ڈونسک میں جرمن اس وقت کوئی مزید ترقی نہیں کر سکے بحیرہ بالٹک میں بھی جرمنوں کی سرگرمی بہت پڑ گئی ہے جس کی وجہ بحیرہ بالٹک میں برطانی آبدوز کشتیوں کی سرگرمی اور جرمنوں کے پاس ذخیرہ گولہ بارود ختم ہو جانا بیان کیا جاتا ہے۔ آجکل کسی قسم کی تبدیلی دقوع میں نہیں آئی۔ صرف دریائے سٹیر پر کچھ خفیف سی جھڑپ جاری ہے جہاں جرمنوں کو پسپا کر دیا گیا ہے۔

پیٹروگراڈ کے ایک تار مورخہ یکم نومبر سے معلوم ہوا کہ ... پر برف پڑنے لگا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان موسم سرما وہاں جلد آئیگا۔ جرمنوں کے پاس جاڑوں کے کپڑے کافی بیان کئے جاتے ہیں جس سے بعض کا خیال ہے کہ شاید وہ ریگا پر قابض ہو جائیں۔ روس کے فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ اس دفعہ پہلے سے بھی زیادہ جمعیت کے ساتھ حملہ کیا جائیگا۔ لیکن جرمن فوج کی باقاعدگی میں کمی نظر آتی ہے۔ اور افسر اپنے سپاہیوں کو لوٹ مار سے نہیں روک سکتے۔

آج کل جرمنی اس کوشش میں ہیں کہ موسم سرما آنے سے قبل ہی ریگا اور شہر ڈونسک پر قابض ہو جائیں تاکہ پیٹروگراڈ پر آسانی حملہ ہو سکے لیکن ... کے خیال میں جرمنی شاید ہی اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو سکیں۔ کیونکہ موسم سرما میں اُن کا قیام وہاں بہت دشوار ہو گا۔ اگر کچھ ٹھہرے بھی تو بہت نقصان اٹھائیں گے۔

آج کل روسی جرمنوں کو صرف پسپا ہی نہیں کر رہے بلکہ ان پر حملہ آور ...

ہو رہے ہیں۔ ۳۰ نومبر کا تار مظہر ہے کہ دشمن نے دریائے ڈوینا کو کشتیوں کے ذریعہ عبور کرنے کی ناکامیاب کوشش کی۔ ... کے شمال و مغرب میں ۳۱ اکتوبر کی شب میں روسیوں نے خندقوں پر دھاوا کیا۔ ... اور چار سو آسٹروی افسر گرفتار کر لئے۔ دشمن کنار دو کے دلدلوں کی طرف بھگا دیا گیا۔ گلیشیا میں روسیوں نے جھیل ... کو عبور کر لیا۔ اور رات کے وقت دوسرے کنارے پر جا اُترے۔ وہاں اُنہوں نے تاروں کے جال کو کاٹ ڈالا۔ اور آسٹریوں اور جرمنوں کو سنگینوں سے مارا۔ آسٹریا کے علاقہ میں مزید کامیابی کی اطلاع ملی ہے۔ اور بہت سے قیدی بھی گرفتار کئے ہیں۔

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ آج کل جرمنی دریائے سٹیر پر خاص کوشش کر رہے ہیں۔ اور روسی اس علاقہ میں دشمن کی نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف پیکار ہیں۔ تاکہ یہ اپنی کچھ فوج یہاں سے سرویا نہ بھیج سکے لیکن ... کے متعلق کہ ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مشرقی رزمگاہ سے کچھ اور فوج ہٹائی گئی ہے تاکہ سرویا میں جنرل میکنسن کی فوج میں جا کر شامل ہو جائے روسی دشمن کی نقل و حرکت کو غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جس وقت موقع ملیگا ضرور حملہ کریں گے۔ اگر اس خبر کی تصدیق ہو گئی کہ جرمنوں کی فوج اب صرف ۴۸ ڈویژن رہ گئی ہے تو اُمید ہے کہ جنگ کی رفتار تیز ہو جائے گی۔

درہ دانیال ور گیلی پولی

اس ہفتہ درہ دانیال اور گیلی پولی میں چند روز سے بالکل سکوت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ترک ساحلی حملہ کی مدافعت کے لئے اپنے آپ کو مستحکم بنا رہے ہیں۔

مسٹر ایسکوئتھ وزیر اعظم انگلستان نے ۲ نومبر کو دیوان عام میں جو ایک اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس میں درہ دانیال کے متعلق فرمایا۔ کہ بحری ماہرین جنگ سے ہر طرح مشورہ کرنے کے بعد اور باوجودیکہ لارڈ فشر کو شبہات باقی تھے گورنمنٹ نے مہم درہ دانیال کی منظوری دی تھی۔ فرانس نے بھی اس تجویز کو پسند کیا تھا۔ اور گرانڈ ڈیوک نکولاس نے بڑی خوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا تھا۔ وزیر اعظم نے اس بات پر بھی اظہار افسوس فرمایا کہ اس مہم کی تمام ذمہ واری کسی ایک وزیر پر کیوں ڈالی جاتی ہے۔ ... برطانوی ... کی جو بحر مارمورا میں کام کر رہے ہیں۔ اور گیلی پولی کی وہ فوج جو دو لاکھ ترکوں کو روکے ہوئے ہے تعریف کی۔ اور فرمایا کہ درہ دانیال کے تمام مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ گذشتہ اگست میں گیلی پولی کی مہم کے نتائج سے جیسی مایوسی ہم کو ہوئی ایسی مایوسی کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس لئے کہ اگر وہاں کامیابی ہو گئی ہوتی تو بلغاریہ جنگ میں شریک نہ ہوتا۔

تمام دوران جنگ میں اس مایوسی سے زیادہ کوئی مایوسی ہم نے محسوس نہیں کی جو اگست میں مہم کی ناکامیابی کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی۔ نہ صرف کامیابی کی بہت اُمید تھی۔ بلکہ اگر کامیابی ہو جاتی تو بلقان کے تمام معاملات کا فیصلہ ہو جاتا اور بلغاریہ بھی جنگ میں شریک نہ ہوتا۔ لیکن یہ مہم کامیاب نہ ہوئی باوجودیکہ ہماری فوج نے عدیم المثال بہادری دکھلائی۔

اور اس امر کے متعلق کہ یونان نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے افسوس کا اعتراف فرمایا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ اتحادی سرویا کو دشمنوں کا شکار ہونے نہ دیں گے۔ جنرل ... کے آنے سے یہ امر بالکل طے ہو گیا کہ سرویا کی آزادی قائم رکھنا اس جنگ کا خاص مقصد ہے۔

ملک معظم کے ناگہانی صدمہ پر افسوس

اس ہفتہ یہ خبر تمام ہندوستانی رعایا میں نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ہز میجسٹی جبکہ فرانس میں فوج کا معائنہ فرمانے کے لئے جا رہے تھے گھوڑا سپاہیوں کے نعرہائے مسرت سے ڈر کر دو مرتبہ الف ہو گیا کہ

حملۂ مصر کے لئے ترکوں کی زبردست تیاریاں

ایک جرمن اخبار موسومہ "بیلر تشریتین" نے فلسطین کی موجودہ حالت کے متعلق ایک مضمون شایع کیا ہے جس میں ترکوں کی جنگی تیاریوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہے اور یہ تحریر کیا ہے کہ ترک مصر پر حملہ کرنے کے لئے طرح طرح کی فوجی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اگرچہ جرمن نامہ نگار نے ترکی فوج کی نسبت نہایت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے پھر بھی نفس مضمون سے فلسطین کی اقتصادی حالت پر بہت روشنی پڑتی ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگی کارروائیوں سے وہاں کے باشندوں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ یہ مضمون ہم مقامی معاصر اسٹیٹسمین مورخہ ۲۰ اکتوبر کی اشاعت سے مختصر طور پر ترجمہ کرکے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس عالمگیر جنگ کا ارض مقدس پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ ابتدا میں ترکوں کے حملۂ مصر کی نسبت بہت کچھ ذکر اذکار ہوا کرتے تھے لیکن ان خبروں کی ابھی کسی تصدیق نہیں ہوئی۔ جہاد میں شامل ہونے کا جو اعلان کیا گیا تھا اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ دولت عثمانیہ کے علاوہ کسی اور حکومت نے خلافت کی مدافعت کے لئے ہتھیار نہیں اٹھائے سنوسی بھی مصر پر نہیں ٹوٹے۔ اور جمعیہ مہدی نہر السلس نے بھی اس وقت تک کوئی جنگ نہیں شروع کی۔ کیونکہ جرمن اخبارات میں یہ تحریر تھا کہ اس کے جھنڈے کے گرد شیخ الابیض اور فاشودہ کے علاقہ سے چالیس ہزار سوار آکر جمع ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ اس نے خرطوم میں تمام برطانی قلعہ گیر فوج کو تہ تیغ کر ڈالا ہے۔ لیکن ان تمام واقعات کی نسبت کوئی بات سننے میں نہیں آئی۔ واقعی بات یہ ہے کہ نہر سویز پر ابھی حملہ ہونے والا ہے جس کے لئے ہر ایک قسم کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ فلسطین میں بہت سی ترکی فوج جمع ہے۔ اور ہر ایک مقام پر ترکوں کے سفید خیمے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سارون اور جرزیل کی وادیوں میں جو سرسبز چراگاہیں اور دلدلیں ہیں ان میں یہ سفید خیمے صاف چمکتے ہیں۔ اور شاہان بنی اسرائیل کے قدیم پایۂ تخت سامریہ کی نہایت بلند چوٹیوں پر سپاہیوں کا کیمپ پڑا ہوا ہے۔ بیت المقدس کے سامنے عیسائیوں کی خانقاہ اور شاہی یتیم خانہ کے قرب و جوار میں چاروں طرف خیمے نصب ہیں اور انہیں سے بازار بنائے گئے ہیں۔ ان خیموں پر سرخ جھنڈے اڑ رہے ہیں جن میں سفید ہلال بنا ہوا ہے جبل زیتون اور گلگتھ کے ضلع میں ترکی سپاہیوں کے قدموں کی آواز اور قواعد کرنے سے تمام علاقہ گونج اٹھتا ہے۔ خاص بیت المقدس میں فرانسیسی، برطانوی اور روسی خانقاہوں اور ہسپتالوں سے بارکوں کا کام لیا جا رہا ہے۔ بیت المقدس میں یافہ اور بیت اللحم کی سڑکوں پر ترکوں کے بہت سے فوجی دستوں کو دیکھنے سے عجیب و غریب نظارہ پیدا ہوتا ہے۔ شروع شروع میں تو ہر شخص سپاہیوں کی سبزی مائل وردی کو دیکھ کر بہت تعجب کرتا تھا کیونکہ اس سے قبل ہم نے وردیوں کا یہ رنگ نہیں دیکھا تھا۔ اس رنگ میں مشرق کے موجودہ رنگوں سے نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن سے یہاں کے لوگ بالکل ناواقف ہیں۔ تمام بوڑھے اور جوان ان کو نہایت تعجب کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہوائی جہاز جو آسمان پر اڑا کرتے ہیں۔ فوجی موٹر گاڑیاں جو کچی سڑکوں پر چلتی ہیں۔ جدید قسم کی توپیں نئی وضع کی موٹریں۔ گویا بار کی گاڑیاں جن کو بیل کھینچتے ہیں اور بہت سی گاڑیاں جن کو صرف ایک ہی گھوڑا کھینچتا ہے بہت سے اونٹوں کے قافلے گھوڑے اور خچروں کی بہت لمبی قطار اور اسی طرح کی اور بہت سی چیزیں ہیں۔ اس جنگ میں ناصریہ کی حالت بھی بہت بدل گئی ہے۔ جو شخص اس بات کو جانتا ہے کہ یہ چھوٹا سا شہر گلیلی کی پہاڑوں میں ایک وادی کی بلندی پر واقع ہے وہ اب اس شہر کو جنگی لباس میں دیکھ کر بہت مشکل سے پہچان سکیگا۔ شہر کے تمام بازار سپاہیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور ہزارہا سپاہی مذہبی عمارتوں میں جنکو اب بارکیں بنا لیا گیا ہے اقامت گزین ہیں۔ اس وقت تک یہ سپاہی ترکی افسروں کی ماتحتی میں نہایت اچھی طرح سے پیش آرہے ہیں۔ ناصریہ کی پہاڑیوں پر کھڑے ہو کر جنوب کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جرزیل و سگیڈ کے میدانوں میں ایک جدید ریلوے قائم کر دی گئی ہے اور جس پر سامان جنگ کی ایک بہت بڑی مقدار ریل گاڑیوں کے ذریعہ سے جن کو انجن کھینچ رہا ہے۔ جنوب کی طرف جا رہی ہے۔ مغرب کی طرف چار پانچ میل کے فاصلہ پر بحیرۂ روم آئینہ کی طرح چمک رہا ہے۔ وہاں ان تمام شہروں پر جو عکہ، طبریہ اور لیدیہ کو جاتی ہیں فوج موجود ہے۔ اور کسی شخص کو مورچوں اور خندقوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مورچے اس واسطے بنائے گئے ہیں کہ دشمن کے جنگی جہازات اگر جائیں تو ان سے مقابلہ کیا جا سکے۔

جس جدید ریلوے کا ذکر کیا گیا ہے وہ ناصریہ سے لیدیہ کی طرف جاتی ہے۔ جو بحیرۂ روم کے کنارہ پر واقع ہے ناصریہ کے قرب و جوار میں جہاں عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بچپن کا زمانہ گذارا تھا ہر روز ریل کی بہت لمبی ٹرینیں گذرا کرتی ہیں۔ ان گاڑیوں میں تمام جنگی سامان بھرا ہوتا ہے۔ اور جن صندوقوں میں سامان جنگ ہوتا ہے ان پر لفظ "کرپ" درج ہوتا ہے۔ اس لفظ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ سامان کس مقام سے آیا ہے۔ اب ہر شخص بیت المقدس سے بیدیہ، بیرشیبہ، سامریہ، ناصریہ، گلیلی، رملہ، دمشق، شام اور فلسطین کے علاقوں سے گذر کر کوہ اناطس تک برابر سفر کر سکتا ہے۔

ہر شخص اس بات میں ترکوں کی تعریف کریگا کہ وہ ہر ایک کام کو پابندی وقت کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس سے قبل دولت عثمانیہ میں یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ ترکی سول حکام نے بھی تمام ملک میں نہایت عمدہ امن و امان قائم رکھا ہے۔ خاصکر ترکی کیمپوں میں تو انتظام اور صفائی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ نارنگی کے چھلکے کو بھی ادھر ادھر پھینکنے کی اجازت نہیں ہے۔ سپاہیوں کی صحت اور ان کے خورونوش کے سامان کی اس قدر احتیاط اور نگرانی کی جاتی ہے جو اس سے قبل دولت عثمانیہ میں بالکل نہیں تھی۔ حفظان صحت کے اعتبار سے بیت المقدس کی حالت میں نہایت معقول ترقی ہو گئی ہے اور ہر ایک مقام پر صفائی اور انتظامات پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ شہر کے باہر جو سڑکیں زیادہ تنگ تھیں ان کو اب وسیع کر دیا گیا ہے۔ جن دکانوں پر کھانا فروخت ہوتا ہے۔ ان کے مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قسم کی آمیزش نہ کی جائے۔ اور ان لوگوں کو نہایت سختی سے ان احکامات پر عملدرآمد کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ تمام ملک میں باشندوں کا سیاسی رجحان نہایت عمدہ اور قابل اطمینان ہے۔ (رسالت)

ترک خوب نشانہ لگاتے ہیں

اخبار مارننگ پوسٹ میں درِ دانیال سے آنریبل میک لارین ممبر پارلیمنٹ کا ایک خط شایع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

"ترک عجیب نشانہ انداز ہیں۔ ان کی آنکھیں شکاری باز کی طرح تیز ہیں۔ جس وقت ہم پیریسکوپ لگاتے ہیں، اسی وقت ترکوں کی گولی ایک ہاتھ کے فاصلہ پر ہمارا کام تمام کر دیگی۔ ایک موقع پر جب میں ایک کلدار توپ کے افسر کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا تو اس نے مجھ سے کہا کہ ترک کس جرأت اور استقلال سے رات کو حملہ کرتے ہیں۔ ایک ترکی قیدی کی مجھ سے باتیں ہوئیں اس نے کہا کہ مجھے صرف زیتون کی روٹی ملتی ہے"

خریداران مدینہ خط کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری جو نمبر شمار کے علاوہ ہوتا ہے ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔ مینیجر

ایران میں جرمنوں کی فتنہ پردازی

(ماخوذ از انڈین ڈیلی نیوز)

ایران میں جرمنوں کی سرگرمی و مستعدی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انگلستان اور روس کے سیاسی اور اقتصادی اقتدار کے خلاف جرمنوں کی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ کئی سال سے جاری ہے۔ مگر جنگ کے آغاز سے جرمنوں نے خصوصیت کے ساتھ غیر معمولی سرگرمی و مستعدی سے کام لیا ہے یہ کارروائی نہ صرف خطرناک بلکہ ایران کی غیر جانبداری کے منافی ہے۔ جرمنوں کا یہ مقصد ہے کہ انگلستان اور روس کے خلاف ایران کے عام لوگوں کو بھڑکایا جائے۔ اور نہ صرف ایران بلکہ افغانستان کو بھی جنگ میں شریک کر لیا جائے۔ جرمن ایجنٹ اس تحریک کو ایران کے تمام بڑے بڑے شہروں میں پھیلا رہے ہیں۔ قبائل میں ہتھیار اور روپیہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور ہر طرح سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ٹرکی اور اس کے حلیفوں کے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کے لئے ایران کے سربرآوردہ عمائد کے مذہبی قومی اور جمہوری جذبات سے کام لیا جائے۔

اصفہان اس تحریک کا مرکز ہے اور جو شخص اس میں سب سے زیادہ حصہ لے رہا ہے وہ موسیو پوشن ہے جو پہلے سے آباد تھا وہ کسی زمانہ میں سوسیس روشنز لمیٹڈ باشندہ بنایا جاتا تھا۔ پھر فرانسیسی مشہور ہوا اور اب وہ کئی سال سے جرمنوں کا ایجنٹ ہے۔ چند سال ہوئے کہ ڈاکٹر پوشن ایک تجارتی کمپنی کے نائب کی حیثیت سے تہران میں آیا تھا جس کا یہ کام تھا کہ ایرانی غالیچوں کو بیرونی ممالک کی طرف بھیجے اور غالیچہ بافوں کے لئے جرمن رنگ بہم پہنچائے بعد ازاں ڈاکٹر پوشن نے اصفہان کے گرد ایک قیمتی جائداد خرید لی اور کاروبار چلانے کے لئے وہیں اقامت اختیار کر لی۔

موسیو کیور کا قتل

یہ بات بہت جلد معلوم ہو گئی کہ جو جائداد ڈاکٹر پوشن نے خریدی ہے اس کا بیشتر حصہ شاہ کے بڑے چچا پرنس ظل السلطان کی ملکیت تھا جس نے مقامی روسی بنک کے قایم مقام موسیو کیور کو اب رہن اپنی جائداد دیدی موسیو کیور روس کا وائس یا نائب قونصل تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ صرف جائداد کے دعویداروں بلکہ قبائل میں سخت جھگڑا پیدا ہو گیا۔ قبائل کی ایک جماعت نے ایک رات موسیو کیور پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر ڈالا۔ قاتلوں میں کوئی شخص گرفتار نہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض قاتلوں نے جرمن سفارتخانہ میں پناہ لی۔ لیکن روسیوں نے اس امر کے اظہار میں کوئی تامل نہ کیا کہ ڈاکٹر پوشن موسیو کیور کا قاتل ہے۔ طہران کے جرمن سفیر پرنس ہنرتیج نے امریکن سفارتخانہ کے ذریعہ سے۔ روسی سفیر کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ اصفہان کی پولیس کا اعلیٰ افسر برخاست کر دیا گیا۔ خود گورنر جنرل کو مذکورہ بالا واقعہ کے متعلق ایک خاص کمیشن کے سامنے جواب دینا پڑا۔ اور بعد ازاں وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گیا۔ اس کے علاوہ ایرانی گورنمنٹ نے متوفی کے پسماندگان کو ایک بہت بڑی رقم بطور خوں بہا ادا کرنے کا ذمہ لیا۔ اس وقت سے اصفہان برابر ہنگامہ اور فساد کا مرکز بن گیا ہے جہاں مسلح ڈاکو اور جرمنوں کے ایجنٹ بہ تعداد کثیر موجود ہیں جن کا بجز اس کے کوئی کام نہیں کہ روس و انگلستان کے خلاف شورش کا سلسلہ جاری رکھیں اور ہمسایہ قبائل کو جہاد میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کریں۔ برطانوی قونصل جنرل پر جو پچھلے دنوں حملہ کیا گیا تھا وہ بلاشبہ انہیں سازشوں کا نتیجہ ہے۔

کس طرح افغانستان پر اثر ڈالا جاتا ہے

موسیو کیور کے قتل کا واقعہ مئی میں وقوع پذیر ہوا اور اسی زمانہ میں یہ معلوم ہو گیا کہ اصفہان میں ترکی سرحد سے ہتھیاروں کی ایک بہت بڑی تعداد پہنچی ہے۔ ان کے ساتھ دو جرمن افسر اور چار جرمن ایجنٹ تھے جو مسلح سواروں کے ساتھ افغانی سرحد کی طرف جا رہے تھے۔ اس کے بعد اصفہان میں اور دس جرمن افسر آئے جن کے ساتھ علاوہ سامان حرب کے فدائیوں کا ایک دستہ اور چودہ ہزار بختیاری تھے اور آخرش اصفہان میں ایک وائرلس اسٹیشن قایم کیا گیا جہاں سے ہر روز جرمن اور ترکی فوجوں کی کامیابی کی خبریں بھیجی جاتی تھیں۔ روسی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ طہران کے قریب ایک بم کا کارخانہ قایم کیا گیا تھا۔ اور تین ہزار آدمیوں کو قواعد اور نشانہ بازی کی تعلیم دینے کے لئے زمین حاصل کی گئی تھی۔ تاکہ جرمن ایرانی فوج کی بنیاد قایم کرنے کے لئے طرح ڈالی جائے۔

ہمیں اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ پرنس ہنرتیج نے ان تمام کارروائیوں میں کبھی براہ راست یا علانیہ کوئی حصہ نہیں لیا۔ لیکن اسی کے ساتھ ان پر شبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان تمام منصوبوں کے لئے روپیہ بہم پہنچاتے اور اپنے سرکاری و غیر سرکاری اقتدار سے منصوبہ بازوں کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ انگلستان اور روس کے مدبرین ان تمام کارروائیوں سے غافل نہ تھے۔ لیکن ان کی زبانی شکایات کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ آخر جب روسی گورنمنٹ نے انزلی میں تازہ فوج اتاری اور قزوین میں اپنی فوجی جمعیت کو زیادہ مستحکم کیا تو جرمنوں کی سرگرمی کسی قدر ٹھنڈی پڑ گئی۔ لیکن یہ حالت صرف چند دنوں کے لئے رہی جب جرمنوں نے یہ دیکھا کہ انگلستان اور روس کو طہران کی گورنمنٹ کے خلاف جارحانہ کارروائی کرنے میں تامل ہے تو انہوں نے پھر اسی مستعدی و سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف بندر بوشہر میں ہمارے ریزیڈنٹ نے ایک نئے طریقہ سے کارروائی کی۔ ریزیڈنٹ نے جب یہ دیکھا کہ جرمنی کا مقامی قونصل مقامی قبایل کو روپیہ ہتھیار اور فوجی معلموں سے امداد دے رہا ہے تو اس نے فوراً قونصل مذکور کو گرفتار کر کے ہندوستان روانہ کر دیا۔ ریزیڈنٹ کے پاس اس امر کی شہادت موجود تھی کہ جرمن سفارتخانہ میں ایسے کاغذات پائے گئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے ایران کی غیر جانبداری کا کوئی پاس نہیں کیا۔

ایرانی گورنمنٹ کی مشکلات

ایرانی گورنمنٹ کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ خواہ اس کی منشاء اور نیت کچھ ہی ہو وہ اپنے ملک کی غیر جانبداری کے قایم رکھنے یا جرمنوں کی عیارانہ چالوں سے عہدہ برآ ہونے کے بالکل قابل نہیں۔ ایران کی مجلس شوریٰ کو وہ تمام شکایتیں یاد ہیں جو انگلستان و روس کے معاہدہ ۱۹۰۷ء سے پیدا ہوئی تھیں۔ اس لئے وہ علانیہ جرمنوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور اس کے سامنے وزراء کی کوئی دال نہیں گلتی مجلس شوریٰ کا لیڈر سلیمان مرزا جو جمہوری جماعت کا سب سے بڑا رکن ہے علانیہ انگلستان اور روس کی سیاست کے خلاف یہ شورش پیدا کر رہا ہے۔ اور اسی کی تحریر سے بختیاری خاص طور پر متاثر ہوئے ہیں۔ بختیاریوں نے صاف یہ دھمکی دیدی ہے۔ کہ اگر ایرانی گورنمنٹ نے انگلستان اور روس کی خواہش کے مطابق کوئی کارروائی کی تو وہ علم بغاوت بلند کر دیں گے۔ وزارت کی حالت پہلے سے زیادہ نازک ہو گئی ہے۔ اور اب مستقل طور پر گورنمنٹ کی طاقت کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ اگر انگلستان اور روس ایران کی موجودہ حالت پر بحث کریں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ (ترجمان ۲۔ نومبر)

اطلاع: جن خریداران مدینہ کی خدمت میں میعاد خریداری ختم ہونے کے خطوط حاضر ہوں وہ براہ کرم فوراً اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ کہ حسب طریقہ کارخانہ بغرض وصولی قیمت وی پی کیا جائے یا منی آرڈر کا انتظار رہے۔ جواب آنے پر وی پی

عراق عرب میں برطانیہ کے ارادے

گورنمنٹ عالیہ ہند کی طرف سے حسب ذیل اطلاع شایع کی گئی ہے:-

انگریزی سپاہ مقیم عراق عرب کے افسر اعلیٰ کے حکم سے حسب ذیل گشتی چٹھی دجلہ کی مختلف اقوام کے شیخوں کے نام جاری کی گئی ہے۔ تاکہ انھیں یقین دلایا جائے۔ کہ عراق میں گورنمنٹ برطانیہ کے ارادے اور مقاصد کیا ہیں۔

"جیسا کہ تمہیں معلوم ہے برٹش افواج نے سند میں خندق نشین ترکی فوج کو شکست دیکر قطالعمارہ پر قبضہ کر لیا ہے اور اب ہزیمت یافتہ ترکی فوج کا دجلہ تک تعاقب کیا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ شیشتر کی طرح عربوں کو انگریزوں کے خلاف برانگیختہ کرنے کے لئے دشمن علمہ طلاعوں اور جھوٹی کہانیوں سے دھوکا دے رہا ہے۔ اور تمہیں جہاد پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تم عرب کے مشیوخ دھوکے میں نہیں آؤ گے۔ لیکن تمہارے قبیلوں کے بعض ناواقف لوگوں کے فریب میں آجانے کی امید ہے۔ اس لئے تم لوگوں کو مندرجہ ذیل امور واقعات سے جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ آگاہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔

(۱) برطانیہ عظمیٰ اس جنگ میں اپنی ارادہ سے شریک نہیں ہوا۔ اُسے اس جنگ میں جرمنی کی سازشوں نے مجبوراً شریک کیا ہے جس نے خود غرضی کی بنا پر ترکی کو انگلستان کے خلاف بھڑکایا۔ اور انگلستان کے خلاف مخالفانہ کارروائیاں کرنے پر آمادہ کیا تاکہ وہ بھی اس جنگ میں الجھ پڑے۔

(۲) آغاز جنگ سے بعد فوراً برطانیہ عظمیٰ نے اعلان کردیا تھا کہ جب تک مقامات مقدسہ کے باشندے برطانی ہندوستانی حجاج کے ساتھ بدسلوکی کرنے سے محترز رہیں گے۔ برطانیہ کی افواج کسی حالت میں بھی مقامات مقدسہ پر دست اندازی نہ کرے گی۔

(۳) شط العرب میں برٹش افواج کے فوراً پہنچنے کے بعد ہم نے اعلان کردیا تھا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کا عراق کی اقوام سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اور نہ ان کے مذہب کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے۔ جنگ صرف ترکی گورنمنٹ اور ان کی افواج کے خلاف ہے۔ اور برٹش افواج عربوں پر اُس وقت تک کوئی تعرض یا حملہ نہ کریگی جب تک وہ غیر جانبدار رہیں گے۔

(۴) فوجی کمانڈروں نے ہمیشہ مقامی عربی قبایل کے آدمیوں کو ان کے واعظو اور اُن کے پیروؤں سے جو اُن کے ہاتھ قید ہو جاتے ہیں ہمیشہ رحمدلانہ اور شریفانہ سلوک کیا ہے۔ اور اُن کو ترکی قیدیوں کے ساتھ ہندوستان میں جلاوطن کرنے سے احتراز کیا ہے۔ یہ واقعات تمہیں واضح کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ برٹش حکام کے جذبات باشندگان عراق کے مذہبی سرگروہ اور مقامات مقدسہ کے باشندوں اور عربوں کے قبیلوں کے متعلق نہایت دوستانہ ہیں بارہا ظاہر کیا جاچکا ہے کہ ہمارا جھگڑا صرف ترکی گورنمنٹ سے ہے۔ جو ہمارے خلاف شریک جنگ ہوئی۔ آپ لوگوں کو مطمئن رہنا چاہئے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ کا اس ملک کے قومی مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرنے کا قطعاً کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اور آپ کے مقامات مقدسہ کا ادب ملحوظ رکھا جائیگا۔ اور ہماری افواج کی خفیف ترین دست اندازی سے بھی انھیں محفوظ رکھا جائیگا۔

مندرجہ بالا واقعات پر یقین دلانے سے آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائیگا کہ اگر تم سلطنتوں کے مابین جنگ میں غیر ضروری طور پر دخل دو گے تو تمہیں بھی خواہ مخواہ نقصان اور تکلیف اٹھانی پڑیگی۔ اس لئے تمہیں بالکل اس کشمکش سے علیحدہ رہنا چاہئے۔ اور غیر جانبدارانہ رویہ کو کسی حالت میں بھی ترک نہیں کرنا چاہئے۔ کہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

بدھ مذہب کی قدیمی کتابیں ترکستان کے غاروں میں

مئی ۱۹۱۴ء میں روسی سائنسدانوں اور علماء کا ایک گروہ ترکستان میں بدھوں اور چینیوں کی ساتویں صدی کی قلمی کتابوں کی تحقیقات کرنے کے لئے گیا تھا۔ یہ گروہ ۱۴ مئی گذشتہ کو واپس پیٹروگراڈ پہنچ گیا۔ اس کا سرگروہ ڈاکٹر اولڈن برگ ہے۔ بقول ٹائمز لندن جن قلمی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ چودھویں صدی کے بدھوں کے علوم و فنون کا مخزن ہیں۔ یہ کتابیں ڈن کھوان سے کوئی ۸ میل کے فاصلہ پر غاروں میں محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔ اس گروہ کے ممبروں نے ایسے ۴۴۴ غاروں کے حالات تیار کئے ہیں جن میں یہ کتابیں محفوظ تھیں۔ روزبرگ مصور نے ان کے متعلق کئی رنگین فوٹو لئے ہیں۔ زیورات کی تصویریں کمال خوبی کے ساتھ اتاری گئی ہیں۔ ہر ایک تصویر کا کچھ حصہ تو روغنی رنگ میں ہے اور کچھ آبی رنگ میں ہے۔ یہ گروہ برباد شدہ غاروں سے رنگین کھلونوں اور تصویروں کے کوئی ۳۰۰ نمونے اور بت اپنے ہمراہ لایا ہے۔ اور ۲۰۰ قدیم قلمی کتابیں اس کے ہاتھ لگی ہیں۔ روسی ہم سے پہلے ترکستان کے اس حصہ میں لندن سے سر اسٹین اور پیرس سے پروفیسر پالیر گئے تھے۔ لیکن انھوں نے صرف قلمی کتابوں ہی کا مطالعہ کیا۔ تصویروں کا معائنہ پہلے پہل روسی سائنسدانوں نے کیا۔ اہل مشرق کے لئے یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ جو کام اُن کو کرنا چاہئے وہ اہل مغرب کر رہے ہیں۔

ایک یورپین کی رحمدلی

کلکتہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک ہندوستانی بوڑھا جو بالکل مفلس اور نادار تھا ویسٹ اینڈ واچ کمپنی کے دروازے کے قریب نہایت کسمپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا۔ بہت سے آدمیوں اور راہگیروں کی جماعت وہاں کھڑی ہوگئی۔ چند شخصوں نے پولیس کو کہا کہ اس غریب بوڑھے کو ہسپتال پہنچا دیا جائے۔ لیکن پولیس نے صاف انکار کردیا اور کہا کہ "یہ ہمارا فرض نہیں ہے" اس پر چند یورپین وہاں آکھڑے ہوئے اُن سے بھی استدعا کی گئی۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر ٹال دیا کہ "اگر یہ ہماری قوم کا باشندہ ہوتا تو ہم یقیناً اس کی مدد کرتے۔ ہم یورپین ہیں اور وہ انڈین اس لئے اس سے کسی قسم کی ہمدردی کرنا ہمارا فرض نہیں ہے"۔ اتفاقیہ طور پر کلکتہ پولیس کے سارجنٹ مسٹر ہنگٹن ایک ٹرام گاڑی میں وہاں سے گذر رہے تھے یہ واقعہ دیکھ کر وہ ٹرام سے کود پڑے۔ اور ایک گاڑی کرایہ کرکے فوراً اُس بوڑھے کو ہسپتال پہنچایا۔ جہاں اس کی حالت قابل اطمینان ہے۔ مسٹر ہنگٹن حال ہی میں انگلستان سے آکر پولیس میں بھرتی ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ "یہ نہایت ہی شرمناک بات ہے کہ لوگ اس بوڑھے کی مدد اس لئے نہیں کرتے تھے کہ وہ کالا ہے اور انڈین ہے۔ مگر یہ واضح رہنا چاہئے کہ خدا کے نزدیک کالا گورا لال پیلا سب ایک ہیں ہمدردی بنی نوع انسان ہمارا فرض ہونا چاہئے"۔ کاش تمام یورپین حضرات میں یہی فرض شناسی کی خصوصیت ہوتی اور کاش پولیس جو ہندوستان کے روپے سے پرورش پاتی ہے اور جو ہندوستانیوں ہی کی راحت و آسایش کے لئے مامور و متعین ہے وہ بھی حقیقت میں آرام رسانی کی ہوتی اور اس امر میں اس شریف یورپین کے نقش قدم پر چلتی کہ ہندوستان کو بھی

اشاعت و تبلیغ اسلام

(۸)

(از جناب مولوی محمد عبدالسلیم خاں صاحب بھونگانوی)

انہیں دنوں طفیل بن عمرو مکہ میں آیا۔ یہ قبیلہ اوس کا سردار تھا۔ اور نواحِ یمن میں اس کے خاندان میں ریاست و حکومت تھی۔ طفیل بذات خود مشہور شاعر اور دانشمند شخص تھا۔ اس کا اہل مکہ نے بڑی تپاک سے خیر مقدم کیا اور اعلیٰ پیمانہ پر تواضع و خدمت کی گئی۔ اسی طفیل کا بیان ہے کہ اہل مکہ نے مجھ سے یہ کہہ دیا تھا کہ یہ شخص جو ہم میں سے نکلا ہے اس سے ذرا بچنا۔ اسے جادو آتا ہے۔ باپ بیٹے، زن و شوہر، بھائی بھائی میں جدائی اور تفرقہ ڈال دیتا ہے۔ ہماری جمعیت کو پریشان اور تتر بتر اور ہم سب کے سب کام تمام کر رہے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہاری قوم پر بھی وہ مصیبت پڑے جس میں آجکل ہم مبتلا ہیں۔ اس لئے ہماری نصیحت مانو تو ہرگز اس کے پاس نہ جانا نہ اس کی بات سننا اور نہ بات چیت کرنا۔

چونکہ یہ باتیں انہوں نے سلیقہ اور سعی سے میرے ذہن نشین کر دی تھیں اس لئے محمد صلعم سے ملنا تو درکنار میں تو ان کی پرچھائیں سے بھی بچا کرتا تھا۔ جب کبھی کعبہ میں جاتا تو کانوں میں روئی ٹھونس لیتا کہ مبادا محمد صلعم یہاں موجود ہوں اور ان کی آواز کی بھنک میرے کان تک پہنچ جائے۔ ایک روز علی الصبح خانہ کعبہ گیا نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے۔ اور میں حسب دستور کانوں میں روئی اڑائے ہوئے تھا چونکہ خدا کی مشیت تھی کہ ان کی آواز میری سماعت تک پہنچے اس لئے میں نے سنا کہ ایک نہایت عجیب کلام وہ پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت میں نے خود کو ملامت کی کہ کیوں تو اتنا متعصب بنا ہوا ہے خدا نے علم اور عقل اور اچھے برے کی تمیز دی ہے خود شعر و سخن میں خاصہ ملکہ رکھتا ہے۔ یہ بہت ہٹ دھرمی کی بات ہے کہ کسی کی بات نہ سمجھنا اور انکار پر اڑے رہنا۔ اسی وقت ارادہ کیا کہ ضرور سنونگا۔ اچھی ہو گی مان لونگا، بری ہوگی نہ مانونگا۔ یہ ارادہ کرکے ٹھہر گیا جب نبی صلعم گھر کو تشریف لیجانے لگے میں بھی پیچھے ہولیا جب آنحضرت صلعم گھر پہنچے میں بھی ساتھ تھا۔ وہاں پہنچکر سارا ماجرا اپنے مکہ میں آنیکا اور لوگوں کے بہکانے کا، پنبہ در گوش ہونیکا اور زبان فیض ترجمان سے کچھ کلام سن پانے کا من و عن کہہ سنایا۔ اور عرض کیا مجھے اپنی بات سنائیے۔ نبی صلعم نے قرآن پڑھا۔ بخدا میں نے ایسا پاکیزہ کلام کبھی نہیں سنا تھا۔ جو ایسی قدوسی اور انصاف کی طرف ہدایت کرتا ہو۔ الغرض میں نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔ قریش کو میرا مسلمان ہونا بہت شاق گذرا، لیکن مجھے اس کی کچھ پروا نہیں ہوئی۔

طفیل نو مسلم یہ وہ شخص ہے جسے قریش بات بات میں مخدوم و مطاع کہتے تھے وہ بات کی بات میں محمد صلعم کا مطیع فرمانبردار خادم جان نثار بن گیا۔ حضرت کی مقدس زندگی میں اس قسم کے واقعات بکثرت ملیں گے جن سے کتب سیر بھری پڑی ہیں یہ حالات اختصار کے ساتھ بطور نمونہ اور مثال کے لکھ دیئے ہیں تاکہ لوگ اندازہ کریں کہ تبلیغ و اشاعت کا کام کتنا مشکل اور اہم ہے اور خاصکر اس وقت جبکہ لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت نہ ہو اور اچھی بری بات کا سننا بھی گوارا نہ کریں، کانوں میں روئی دے لیں۔ پھر کون صورت ان کے اصلاح کی ہو سکتی تھی، مگر آپ کی مردانہ ہمت اور مستقل طبیعت میں کبھی بھی خوف و ہراس نہ آیا۔ ہمیشہ باوجود دقت مصیبتیں اور تکلیف برداشت کرکے تبلیغ و اشاعت کے کاموں میں سرگرمیاں فرماتے رہے۔

زمانہ حج میں جناب نبی کریم صلعم کبھی رات کو شہر سے باہر نکل جاتے تھے تاکہ آنے والے لوگوں سے ملیں اور ان میں تبلیغ کریں جو باہر سے حج کے ارادہ سے آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے سنہ ۱۱ نبوت میں آپ رات کی تاریکی میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے شہر سے چند میل پرے مقام عقبہ پر آپ نے کئی آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے سنا۔ آپ آواز پر ان لوگوں کے پاس پہنچے، یہ چھ آدمی تھے اور یثرب کے آئے تھے۔ آپ نے ان کے سامنے خدا کی عظمت و جلال کا بیان شروع کیا۔ ان کی محبت کو خدا کے ساتھ گرمایا۔ بتوں کی ان کو نفرت دلائی، نیکی و پاکیزگی کی تعلیم دیکر گناہوں اور برائیوں سے منع فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت فرما کر ان کے دلوں کو نکتہ فرمایا۔ یہ لوگ اگرچہ بت پرست تھے لیکن انہوں نے اپنے شہر کے یہودیوں کو بہت دفعہ یہ کہتے سنا تھا کہ اب ایک نبی عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے۔ آپ کے وعظ سے ان کو یقین ہو گیا کہ بیشک آپ ہی وہ نبی ہیں جن کی خبر یہودی دیا کرتے تھے وہ آپکی اس تعلیم سے اسی وقت ایمان لے آئے۔ اور جب اپنے وطن کو لوٹ کر گئے دین حق کے سچے منادی بن گئے۔ اب ہر ایک کو یہ خوشخبری سناتے تھے کہ وہ نبی جس کا انتظار تھا آ گیا۔ اور ہمارے کانوں نے اس کا کلام سنا۔ ہماری آنکھوں نے اس کا دیدار دیکھا۔ ہمکو اس نے زندہ رہنے والے خدا سے ملا دیا ہے۔ اور دنیا کی زندگی اور موت اب ہمارے سامنے ہیچ ہے۔

ان لوگوں کی بشارت دیے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یثرب کے گھر گھر میں آنحضرت کا ذکر ہونے لگا اور اگلے سال سنہ ۱۲ نبوت کو مدینہ کے بارہ باشندے مکہ میں حاضر ہوئے۔ اور نبی صلعم کے فیضان سے دولت ایمان حاصل کی

ان لوگوں سے آنحضرت صلعم نے چوری اور زنا کاری سے، لڑکیوں کے قتل اور زندہ گاڑ دینے سے کسی پر جھوٹی تہمت لگانے سے اور لوگوں کی چغلی و غیبت کرنے سے توبہ کرائی۔ اور وعدہ لیا کہ ہر ایک بات میں نبی کی اطاعت کیا کرینگے

جب یہ لوگ واپس جانے لگے تو آنحضرت صلعم نے ان کی تعلیم کے لئے مصعب بن عمیر کو ساتھ کر دیا۔ مصعب بن عمیر اپنے گھرانے کے لاڈلے اور چہیتے بیٹے تھے جب گھوڑے پر سوار ہو کر نکلتے تو آگے پیچھے غلام چلا کرتے تھے بدن پر دو سو روپیہ سے کم کی پوشاک کبھی نہ پہنتے۔ مگر جب ان کو اسلام کی برکت سے روحانی لذت و مسرت حاصل ہوا تب ان جسمانی آرائشوں اور نمائشوں کو آپ نے بالکل خیرباد کہہ دیا۔ جن دنوں مصعب دین حق کی تبلیغ کے لئے مدینہ بھیجے گئے تھے ان دنوں آپ کے کندھے پر صرف کمبل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا پڑا ہوتا تھا جسکو گلی طرف سے کیکر کے کانٹوں سے اٹکا لیا کرتے تھے اسی حالت میں مدینہ میں دین حق کی منادی کرتے اور لوگوں میں وعظ کہا کرتے تھے۔ آپ کی نصیحت کا لوگوں کے دلوں پر جس درجہ اثر پڑتا ہوگا اس کا اندازہ تو ہمیں مشکل سے معلوم ہوگا مگر ہاں آپ کے حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ اسلامی رنگ میں ایسے رنگے تھے تو بھلا دوسروں کو اپنے رنگ میں کیونکر نہ رنگا ہوگا۔ مصعب مدینہ میں اسعد بن زرارہ کے گھر اترے تھے۔ ان کو مدینہ والے المقری (پڑھانے والا) کہا کرتے تھے۔ ایک دن مصعب اور اسعد اور بھی چند مسلمان بئیر مرق پر جمع ہوئے یہ تجویز کرنے کے لئے کہ بنی عبدالاشہل اور بنی ظفر میں کیونکر اسلام کی منادی کی جائے۔

سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر ان قبائل کے سردار تھے۔ اور ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ انہیں بھی خبر ہوئی سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر سے کہا تم کس غفلت میں پڑے ہو۔ دیکھو یہ دونوں ہمارے گھروں میں آکر ہمارے سیدھے سادھے بیوقوف لوگوں کو بہکانے میں تم جاؤ انہیں جھڑک دو اور کہہ دو کہ ہمارے محلہ میں پھر کبھی نہ آئیں، میں خود ایسا کرتا مگر اس لئے خاموش ہوں کہ اسعد میری خالہ کا بیٹا ہے۔

اسید بن حضیر اپنا ہتھیار لے کر روانہ ہوا۔ اسعد نے مصعب کو کہا دیکھو یہ قبیلہ کا سردار آ رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ تیری بات مان جائے۔ مصعب نے کہا کہ اگر وہ آکر بیٹھ گیا تو میں اس سے ضرور کلام کرونگا۔ اتنے میں اسید آپہنچا اور کھڑے کھڑے گالیاں دیتا رہا، اور یہ بھی کہا کہ تم ہمارے احمق اور ناداں لوگوں کو پھسلانے آئے ہو۔

مصعب نے کہا کہ کاش آپ بیٹھکر کچھ سن لیں۔ اگر پسند آئے قبول فرمالیں نا پسند ہو تو اسے چھوڑ دیجئے۔ اسید نے کہا خیر کیا مضائقہ ہے۔

مصعب نے سمجھایا کہ اسلام کیا ہے، اور پھر اُسے کلام مجید سُنایا۔ اوسید نے چپ چاپ سنا۔ بالآخر کہا ہاں یہ تو بتلاؤ کہ جب کوئی تمہارے دین میں داخل ہونا چاہتا ہے تو تم کیا کرتے ہو۔ انہوں نے کہا نہلا کر پاک کپڑے پہنا کر کلمۂ شہادت پڑھا دیتے ہیں، اور دو رکعت نفل پڑھوا دیتے ہیں۔ اُسید اُٹھا اور آپ کی ہدایت کے بموجب سب کچھ کر کے مسلمان ہوا۔ اور کلمۂ شہادت پڑھا اور کہا کہ میرے پیچھے ایک اور شخص ہے اگر وہ تمہارا پیرو ہو گیا۔ تو پھر کوئی تمہارا مخالف نہ رہیگا۔ میں جا کر ابھی تمہارے پاس اُسے بھیجتا ہوں۔ اوسید یہ کہہ کر چلا گیا۔ سعد بن معاذ اُس کے انتظار میں تھا دور سے دیکھتے ہی بولا۔ یا تمہارا وہ چہرہ نہیں ہے جو جاتے وقت تھا اور پوچھا کہ بتلاؤ تو سہی کیسے گذری۔ اوسید بولا میں نے اُنہیں سمجھا دیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے منشاء کے خلاف کچھ نہ کرینگے۔ مگر وہاں تو ایک اور حادثہ پیش آیا۔ بنو حارثہ وہاں آ گئے تھے اور وہ اسعد بن زرارہ کو اس لیے قتل کرنے پر آمادہ ہیں کہ وہ تیرا بھائی ہے یہ سُنکر سعد غصہ میں بھر گیا۔ اور اپنا حربہ لیکر روانہ ہو گیا۔ اُسے ڈر تھا کہ بنو حارثہ اُس کے بھائی کو مار نہ ڈالیں۔ اُس نے چلتے وقت یہ بھی کہا کہ اوسید تم کچھ بھی کام بنا کر نہ آئے۔ سعد وہاں پہنچا، دیکھا کہ مصعب و اسعد دونوں باطمینان بیٹھے ہوئے ہیں۔ سعد سمجھا کہ اوسید نے مجھے اِن کی باتیں سن لینے کے لئے غالباً بھیجا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اُنھیں گالیاں دینے لگا۔ اور اسعد کو بھی کہا کہ اگر میرے تمہارے درمیان قرابت نہ ہوتی تو تمہاری کیا مجال تھی کہ ہمارے محلے میں چلے آتے۔ اسعد نے مصعب سے کہا دیکھو یہ بڑے سردار ہیں۔ اگر ان کو سمجھا دو تو پھر کوئی مخالف نہ رہیگا۔ مصعب نے سعد سے کہا۔ آیئے بیٹھ جایئے۔ کوئی بات کریں۔ ہماری بات پسند آئے تو قبول فرمایئے ورنہ انکار کیجئے۔ اسعد حربہ رکھ کر بیٹھ گیا۔ مصعب نے اُس کے سامنے اسلام کی خوبی اور اُس کی حقیقت بیان کی اور قرآن مجید بھی سنایا۔ آخر سعد نے بھی وہی سوال کیا جو اوسید نے کیا تھا۔ الغرض سعد اُٹھا نہایا کپڑے دھوئے کلمہ پڑھا نفل ادا کئے۔ اور ہتھیار لیکر اپنی مجلس میں واپس آیا۔ (باقی ہے)

مکہ معظمہ میں اسلام کیونکر پھیلا

(۱)

(از جناب مولوی حکیم مرزا محمد ابراہیم صاحب پروپرائٹر شفاخانہ محمدیہ فیروزپور ضلع ملتان)

مکہ معظمہ وہ شہر ہے جہاں اسلام پیدا ہوا اور جس طور سے اسلام اس مبارک شہر میں پھیلا وہ صاف ثابت کر رہا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی قوت قدسیہ اور اپنی سچائی کے زور سے پھیلا نہ کسی اور ذریعہ سے۔ عرب کی حالت اور خصوصاً مکہ معظمہ کی حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت ایسی تھی کہ اسلام کی قبولیت کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ اہل عرب بت پرستی پر ایسے جمے ہوئے تھے اور شرک کی جڑیں عرب کی سرزمین میں ایسی گہری گڑی ہوئی تھیں کہ بنی اسرائیل کے نبی بھی اپنی قوم کے آگے اہل عرب کو بطور مثال پیش کرتے اور جب اُن کی قوم واحد خدا کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کی پرستش اختیار کرتی تو اُن کو ملامت کرتے کہ تم اپنے سچے خدا کو چھوڑ بیٹھے ہو حالانکہ عرب کے ریگستان کی قوم بنی قیدار اپنے جھوٹے معبودوں پر ایسی جمی ہوئی تھی کہ کوئی چیز اُس کو بت پرستی سے پھیر نہیں سکتی (یرمیاہ باب ۲ درس ۱۰-۱۲)

کئی انبیاء عرب کی حدود پر ظاہر ہوئے مگر اُن کی تعلیم کا اثر اہل عرب تک نہ پہنچا عیسائیت کی لہر بھی دنیا کے ایک بڑے حصہ پر پھیل گئی۔ مگر عرب کا ریگستان جو عیسائیت کے پڑوس میں واقع تھا وہ ایسا ہی خشک پڑا رہا جیسا پہلے تھا۔ سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتا ہے "اگرچہ عیسائی پانسو سال تک ملک عرب میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کرتے رہے مگر پھر بھی سوائے ایک قلیل تعداد کے کسی نے عیسائی مذہب کو قبول نہ کیا یہود نے بھی اپنے مذہب کو پھیلانے کے لئے بہت کوشش کی۔ اور اُن کی طاقت بھی عیسائیوں سے کہیں بڑھ کر تھی مگر آخر وہ بھی تھک کر رہ گئے"، پھر اپنی کتاب کے دیباچہ صفحہ ۸۴ پر لکھتا ہے "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظہور سے پہلے ملک عرب کی حالت جیسے ملکی اتحاد اور تمدنی اصلاح کے مخالف تھی ایسی ہی مذہبی اصلاح کے بھی مخالف تھی۔ عربوں کے مذہب کی بنیاد ایک نہایت ہی گہری بت پرستی پر قایم تھی جس پر شام اور مصر سے کئی حملے کئے گئے مگر صدہا سال تک اس نے ان حملوں کا سختی سے مقابلہ کیا۔ اور اس میں کوئی زوال یا کمزوری کے آثار نمودار نہیں ہوئے تھے۔ عرب کی حالت ہمیشہ سے ایسی چلی آتی تھی کہ وہاں کبھی اصلاح میں کامیابی حاصل کرنے کی کسی کو اُمید نہیں ہوئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حالت اور بھی ابتر تھی۔ چنانچہ سر ولیم میور اس امر کی شہادت دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جوانی کے زمانہ میں جزیرہ نما عرب میں آبائی مذہب پر قائم رہنے کا میلان بڑے زور کے ساتھ پایا جاتا تھا۔ اور شاید کسی پہلے زمانہ میں اصلاح کی ایسی مایوسی کی حالت نہیں تھی جیسا کہ اُس وقت تھی" علاوہ ازیں اسلام ایک رنگ کی جمہوریت کی تعلیم دیتا تھا۔ اور اسلام کے خدا کی نظر میں سب انسان ایک رنگ کی مساوات رکھتے تھے۔ اور وہ تمام امتیاز جو قدیم سے اہل عرب میں چلا آتا تھا اسلام نے اُس کو بالکل محو کر دیا تھا۔ اس لئے عرب کے قبائل کے نزدیک اسلام ایک انقلاب پیدا کرنے والا مذہب تھا۔ اور اُن کو خطرہ تھا کہ وہ عرب کی دیرینہ رسوم اور پیاری یادگاروں کو مٹا دیگا۔ اہل مکہ کو خصوصاً خطرہ تھا کعبہ کے بتوں کی پرستش اُن کے دلوں میں جاگزین تھی۔ اور کعبہ نہ صرف مکہ والوں کے لئے بلکہ کل عرب کے لئے موجب فخر تھا۔ وہ گھر جو پہلے واحد خدا کی پرستش کے لئے کھڑا کیا گیا تھا۔ اب اُس میں اس قدر بت تھے جتنے کہ سال میں دن ہوتے ہیں جزیرہ نما عرب کی تمام اطراف سے لوگ جوق در جوق کعبہ کی زیارت کے لئے آتے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کو ایک خاص عزت اور اقتدار حاصل ہو گیا۔ وہ کعبہ کے بتوں کے محافظ اور چابی بردار تھے اور وہی کعبہ میں پوجا کرانے کے پروہت تھے۔ ایک دوسرا فائدہ اُن کو یہ تھا کہ کعبہ کل جزیرہ عرب کا مذہبی مرکز ہونے کی وجہ سے تمام عرب کا تجارتی مرکز بھی ہو گیا تھا۔ اور اس طرح کعبہ کی پوجا قایم رکھنے میں اُن کا دنیاوی فائدہ بھی تھا۔ اور وہ کعبے کے بتوں کے قیام پر اپنا قیام منحصر سمجھتے تھے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی کی بیخ کنی چاہتے تھے۔ اس لئے کفار مکہ کو خوف تھا کہ اسلام کے پھیلنے سے نہ صرف ملک عرب میں اُن کا رعب و اقتدار معدوم ہو جائیگا بلکہ اُس تجارت کو بھی نقصان پہنچے گا جس پر اُن کی معاش کا بہت کچھ انحصار تھا۔ اور اسلام کی کامیابی کے بعد اُن کی ساری عظمت جاتی رہے گی اس لئے اُنہوں نے .... ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ اسلام مکہ معظمہ اور قبائل عرب میں پھیلنے نہ پائے تا قدیمی رواج قایم رہیں اور اُن کی عزت اور عظمت میں کچھ فرق نہ آئے۔ نہ صرف مذہبی لحاظ سے وہ بتوں کی حمایت کرتے تھے بلکہ اپنی دنیاوی وجاہت اور حیثیت کو قایم رکھنے کے لئے بھی وہ اسلام کی اشاعت کو روکنا ضروری سمجھتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا تو جو لوگ سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے وہ ایسے اشخاص تھے جو آپ کے حالات سے نہایت ہی گہری واقفیت رکھتے تھے آپ کی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی لڑکیاں آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے محرم راز دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ یہ وہ لوگ تھے جو سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ میں نے کسی شخص کو اسلام قبول کرنے کے لئے نہیں بلایا جس نے کچھ تامل نہ کیا ہو - سوائے ابوبکرؓ کے کیونکہ جب میں نے اُس کے آگے اسلام پیش کیا تو اُس نے اُس کے قبول کرنے میں کچھ دیر نہ لگائی اور کچھ شک و شبہ نہ کیا - حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق ولیم میور لکھتا ہے کہ جلدی سے یا جوش سے وہ کسی کام کو نہیں کرتے تھے - ہر ایک کام وہ سوچ سمجھ کر اور اطمینان اور یقین کے ساتھ کرتے تھے - اُن کی رائے بڑی صائب اور انصاف پر مبنی ہوتی تھی - اُن کی تقریر نہایت ہی دلپذیر تھی اور اُن کے اخلاق نہایت ہی پسندیدہ اور دلکش تھے یہی وجہ تھی کہ قریش اُن کی مجلس اور مشورے کو بہت طلب کرتے تھے - اور وہ تمام شہر بھر میں ہر دلعزیز تھے" (لائف آف محمد صفحہ ۶۷) ان پہلے موقنین کا ایمان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے محرم تھے - اور علاوہ ازیں نہایت سمجھ دار اور راستباز آدمی تھے - اُن کا ایمان لانا اور پھر بصدق دل سے ایمان لانا - اور ہمیشہ جان نثار رہنا اس امر کی ایک کھلی کھلی اور زبردست شہادت ہے کہ آپ کے دعوے کی بنا نہایت سچائی اور صداقت پر تھی - یہ ایسی صریح شہادت ہے کہ دشمن اسلام ولیم میور بھی اس شہادت کو تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے "یہ امر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت کا بڑے زور سے موید ہے کہ جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام کو قبول کیا وہ نہ صرف راست باز لوگ تھے بلکہ آپ کے محرم راز دوست یا آپ کے خاندان کے لوگ تھے جو کہ آپ کی پرائیویٹ زندگی سے کامل آگاہی رکھتے تھے - اور وہ اُس اختلاف سے بے خبر نہیں رہ سکتے تھے جو کہ ایک مفتری کے اندرونی اور بیرونی حالت میں لازمی طور پر ہوتا ہے"

(باقی دارد)

ہنگامۂ عالمگیر

سرویوں کی پیشقدمی

ایتھنز ۲۰ - اکتوبر سروی ذریعہ سے اطلاع پہنچی ہے کہ کوپریلی پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد اب سروی اشتیب کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں -

ساحل البانیہ پر فرنچ کروزر

لندن ۲۸ - اکتوبر ایک فرنچ کروزر ساحل البانیہ کے مقام سانتی کوارنٹا پر پہنچا ہے - اور افسروں نے خشکی پر اتر کر بندرگاہ اور عمارات کو دیکھا -

سرویا میں اتحادی سپاہ

لندن ۲۰ - اکتوبر دیوان عام میں مسٹر ٹینٹ نے اعلان کیا کہ اب برطانی سپاہ سروی یونانی سرحد پر فرانسیسی سپاہ کے ساتھ ملکر کارروائی کر رہی ہے -

دیوان خاص کی تقریر میں لارڈ لینسڈاؤن نے فرمایا کہ ہمیں برطانی سپاہ کی طاقت سے جرمنی و آسٹروی افواج کو بلغاریہ میں سے گذرنے سے روکنا چاہئے کہ اس کارروائی کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے -

اخبار ٹائمز تصفیہ بلقان کے متعلق لارڈ لینسڈاؤن کی تقریر پر اظہار رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ یہ تقریر اکثر اہل انگلستان کو شاق گذرے گی - ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ گو موجودہ حالت نہایت اندیشہ ناک ہے مگر یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ جنگ کا بلقان ہی میں فیصلہ نہ ہوگا -

انگلستان سے اپیل

لندن ۲۸ - اکتوبر سروی وزیر اعظم نے اپنے ایک دوست کو انگلستان میں اس مضمون کا تار دیا ہے کہ سرویا اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے مافوق الفطرت جد و جہد سے کام لے رہا ہے جس کے لئے آسٹریا جرمنی اور بلغاریہ نے اس کے استیصال پر کمر باندھی ہے - مگر سپاہیوں کی شجاعت کے باوجود ہم اپنی مدافعت کو محدود عرصہ تک قائم نہیں رکھ سکتے ہم سرویا کے ان دوستوں سے جو انگلستان میں مقیم ہیں اپیل کرتے ہیں کہ وہ حتی الامکان اس امر کی کوشش کریں کہ انگریزی سپاہ بہت جلد ہمارے پاس پہنچ جائے -

یونان کی غداری

نیویارک ۲۸ - اکتوبر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مقیم ایتھنز نے شاہ یونان سے یونان کے اس جواب کے متعلق ملاقات کی جو سرویا کی طرف سے یونانی سروی عہد نامہ کی شرائط کا ایفا کرنے کے اپیل کے بارے میں دیا گیا تھا شاہ یونان نے کہا کہ یونان نفس حفظ ما تقدم کے طور پر مناسب تدابیر عمل میں [illegible] اور اگرچہ وہ کسی کو دھمکی نہیں دیتا - مگر وہ اس امر کو روا نہیں رکھ سکتا کہ موجودہ واقعات یونان کی سلامتی یا اہل یونان کی آزادی کے لئے تہدید آمیز ثابت ہوں میرا فرض ہے کہ یورپ کی تمام جنگ میں ملوث ہو کر جنگ کو تباہی کے خطرہ میں ڈالنے سے محفوظ رکھوں اور اس امر کے لئے میں حتی الامکان اخیر دم تک کوشش کرونگا -

بخارسٹ میں مظاہرہ

لندن ۲۷ - اکتوبر اسٹرڈم کا تار مظہر ہے کہ بخارسٹ میں گورنمنٹ کے خلاف جدید اغراض مظاہرہ کیا گیا ہے کہ رومانیہ میں فراہمی و آراستگی افواج کا حکم دیا جائے - اور جرمنی بلغاریہ اور ہنگری کے اتصال کی روک تھام کے لئے فوری کارروائی عمل میں لائی جائے سابق وزراء فلیپسکو اور جونیسکو نے پرجوش تقریریں کیں جس میں انہوں نے بیان کیا کہ ہم گورنمنٹ کو تہ و بالا کر دیں گے

بلغاری بندرگاہوں پر گولہ باری

لندن ۲۸ - اکتوبر بکارسٹ کا تار مظہر ہے کہ روسی بیڑے نے کل پھر وارنا اور برغاس پر سات گھنٹہ تک گولہ باری کی اور اہم نقصان پہنچایا -

پیرس کا تار مظہر ہے - کہ یونانی وزیر اعظم نے فرانسیسی وزیر خارجہ کو اطمینان دلایا ہے - کہ گورنمنٹ یونان فرانسیسی یا برطانی افواج کے خلاف کسی قسم کی مخاصمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی گو جرمنی اخبارات نہایت کوشش سے اس قسم کی خبریں مشتہر کر رہے ہیں -

پسپائی کی طیاریاں

پیرس ۲۸ - اکتوبر ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ سروی سپاہ نے وردار کے مغرب میں مقام ویلیسا کے قریب بلغاریوں کا نہایت شدت سے مقابلہ کیا جس کی وجہ سے امید ہے کہ سروی مناستر کی لائن سے عمدہ ترتیب کے ساتھ پسپا ہونے کے قابل ہو جائیں گے -

ریگا کے جنوب میں جنگ

لندن ۲۸ - اکتوبر روسی بالخصوص ریگا کے قریب ہنوز جرمنی حملوں کو پسپا کر رہے ہیں - اور موقع پا کر غنیم کے خلاف جوابی حملہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور بعض اوقات کامیابی سے جارحانہ کارروائی اختیار کرتے ہیں -

ایران میں شورش

پیٹروگراڈ ۲۱- اکتوبر طہران کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ۳۰۰ ایرانی کاسک معہ ۲۰ افسروں کے جن میں دو روسی ہیں۔ ہمدان میں پہنچے ہیں جہاں وہ گورنمنٹ ایران کی طرف سے روسی سفارتخانہ کے ایما پر اس غرض کے لئے بھیجے گئے ہیں کہ روسی اور برطانی کونسلوں کو مدد دیں۔

مقدونیہ میں اتحادی سپاہ

ایتھنز ۲۸- اکتوبر۔ بلغاریہ کے نیم سرکاری اخبارات رقمطراز ہیں کہ ترکی اور بلغاری سفرا اور موسیو ڈیس کے مابین مقدونیہ میں برطانی اور فرانسیسی سپاہ کی موجودگی کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ موسیو ڈیس کے طرز عمل سے صوفیہ کی گورنمنٹ کو بظاہر اطمینان نہیں ہوا

سرویا کی سرکاری اطلاع

نش ۲۹- اکتوبر۔ سرویا کی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ دریا موراوا کے دائیں کنارے سے ۰۰۰ ۱۰ سرویوں کو شدید جنگ کے بعد مجبوراً جنوب کی طرف پسپا ہونا پڑا۔ اور اب وہ سوبلا، جیناف گرا بوداز چیناگن کی لائن پر مورچہ زن ہیں۔ مزید جنوب کی طرف دریائے موراوا کے ملاؤ پر انہوں نے غنیم کو پسپا کر دیا ہے۔ ناجیواز کی سمت میں سروی سپاہ غنیم کے شدید دباؤ پرنسٹس کے مشرق کی طرف ٹریسی ہاپا کے مورچوں کی طرف پیچھے ہٹ گئی۔

سالونیکا اور کوپرولو میں پھر ریل جاری ہوگئی

ایتھنز ۲۹- اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوپرولو اور سالونیکا کے مابین ریل کی آمد و رفت پھر جاری ہوگئی ہے۔

بلغاری ساحل پر گولہ باری کا سرحساب

اسٹرڈم ۲۹- اکتوبر۔ ویدی غاچ پر اتحادیوں کی گولہ باری کا ایک حیرت انگیز نتیجہ اس اعلان کی صورت میں برآمد ہوا ہے۔ کہ اس گولہ باری سے جن بلغاریوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اُن کو اس کا معاوضہ دلانے کی ضمانت کے لئے گورنمنٹ بجائے اپنے ملک کے تمام برطانی اور فرانسیسی باشندوں کی جائداد پر قبضہ کر لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ گویا اس گولہ باری سے یقیناً سخت نقصان پہنچا ہے۔

وارنا پر گولہ باری کی کیفیت

پیٹروگراڈ- ۲۹- اکتوبر۔ وارنا کی گولہ باری کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ روسی بیڑے نے ۲۴- اکتوبر کو شہر کے قریب پہنچ کر بھاری توپوں سے گھاٹوں پر گولہ باری شروع کی۔ ادھر سے آبی ہوائی جہاز گولہ اندازوں کو ہدایت کرتے رہے اور خود بھی مہلک بم گراتے رہے۔ روسی گولے جو خاص بندرگاہ کے لئے مقصود تھے۔ اور سکونتی حصہ کو نقصان پہنچانا مطلوب نہ تھا۔ بالکل نشانہ پر بیٹھتے تھے اس کارروائی کے دوران میں جرمن آبدوز کشتیاں نمودار ہوئیں۔ مگر وہ گولہ باری میں خلل انداز نہ ہوسکیں کیونکہ روسی چھوٹی توپوں سے ان کو پسپا کرتے رہے۔ اور بڑی توپوں سے بندرگاہ پر آتشباری کرتے رہے۔ بالآخر روسی بیڑہ خلیج میں سے گذر کر واپس چلا آیا۔ اور کسی جہاز کو یا کسی آدمی کو کچھ نقصان نہ پہنچا۔ اسی روز روسیوں نے جرمنوں کا ایک ہوائی تار جو آر ٹی آر قسطنطنیہ کے نام بھیجا گیا تھا بدیں مضمون اُچک لیا گیا "کہ روسیوں کے ایک جنگی جہاز کو نقصان پہنچا جس کے بعد روسی بھاگ گئے" روسی اس کو جرمنوں کی معمولی دروغ بافی سے تعبیر کرتے ہیں۔

وارنا پر مزید گولہ باری
متخاصم آبدوز کشتیوں کی سرگرمی

لندن ۲۹- اکتوبر۔ پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی بیڑے نے پھر وارنا پر گولہ باری کی اور اس اثنا میں ہوائی جہاز بندرگاہ پر گولے پھینکتے رہے غنیم کی ایک آبدوز کشتی پکڑ لی گئی۔ غنیم کی آبدوز کشتیوں نے بیڑے پر کامیابی سے حملے کئے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع

لندن ۲۹- اکتوبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلجیم میں سٹاس سٹین سٹریٹ کے محاذ پر نیز ابرس کے شمال میں بمقام بوائیسن ہیج اور راکلن کوٹ کے علاقہ میں بہت دیر تک شدید گولہ باری ہوتی رہی۔

غنیم نے سیمنی کے علاقہ میں ہمارے ناہور اور میسنز ڈی شمپین کے مورچوں پر نہایت شدید گولہ باری کی ہماری باٹریوں نے بھی اس کا جواب دیا۔ اور جرمن خندقوں کو گولوں سے بھر دیا۔ فرانسیسی سپاہ نے واسچیز میں مارپیچ ساکر کوڈ پر مزید کامیابی حاصل کی اور جرمن خندقوں کو تباہ کر دینے کے علاوہ غنیم کے جوابی حملے پسپا کئے

ملک معظم کو چشم زخم

لندن ۲۹- اکتوبر۔ ملک معظم کل صبح کو فرانس میں فوج کا معائنہ فرما رہے تھے کہ شاہی گھوڑا سپاہ کے چیرز سے بھڑک اٹھا اور الف ہو کر پیچھے گر پڑا ملک معظم کو سخت چوٹ آئی اور وہ صاحب فراش ہو گئے رات اچھی طرح گذری۔ اور نیند بھی آئی درجہ حرارت ۹۹ اور حرکات نبض کی تعداد ۵۰ تھی ان کی حالت عمومی بصورت ہے اور کوئی پیچیدگی رونما نہیں ہوئی۔

برطانیہ کے مجموعی نقصانات

لندن ۲۹- اکتوبر۔ مسٹر اسکویتھ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے نقصانات ۱۹ اکتوبر تک تمام رزمگاہوں میں حسب ذیل تھے۔

مقتولین: افسر ۱۶۶۲۰، سپاہی ۹۴۹۹۲۱

مجروحین: افسر ۳۳۲۲۲، سپاہی ۳۰۴۸۳۴

مفقود الخبر: افسر ۲۰۰۰، سپاہی ۲۱۱۶۶

کل میزان ۳۴۲۹۳-۴۹۔ ان میں سے مغربی رزمگاہ کے مجموعی نقصانات کی مقدار ۳۲۵۰۴۲ تھی۔

برطانی مجلس وزرا میں تخفیف

لندن ۲۶- اکتوبر بقول ڈیلی کرانیکل اس امر کے باور کرنے کی وجہ ہے کہ مسٹر اسکویتھ اراکین مجلس وزرا کی موجودہ تعداد کو گھٹا کر دس پر لانا چاہتے ہیں جن میں آٹھ یقیناً اصحاب ذیل ہونگے۔ مسٹر ایسکویتھ، سرایڈورڈ گرے مسٹر بالفور، لارڈ کچنر، مسٹر لائڈ جارج، مسٹر چیمبرلین، مسٹر میکنا و مسٹر لونز (لا) (ہ) لارڈ کرزن نے دیوان خاص میں بیان کیا کہ مسٹر ایسکویتھ اراکین مجلس وزرا کی تعداد میں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔

جنگ کی خبریں براہ دہلی

دہلی ۳۰- اکتوبر۔ وزیر ہند نے حسب ذیل تار ہز ایکسلنسی وائسرائے کو ۲۹- اکتوبر کو دیا ہے۔

آسٹریہ و جرمن فوجیں ایک سروی شہر کراجی ریواد سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر رہ گئیں ہیں۔ آسٹرویوں کی فوجوں نے کوٹو برا کو طے کر لیا ہے اور اس کے علاوہ مشرق کی جانب "ورکی گرادی" کی جانب پیشقدمی شروع کر دی ہے۔

بلغاریوں نے کناس کوزٹ پر قبضہ کر لیا ہے

روسی بیڑے نے وارنا پر گولہ باری کی ہے

فرانسیسیوں کی ایک رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ انہوں نے شدید اور طویل گولہ باری ہے۔ اور نامور پر جنگ جاری ہے۔

ریگا کے اطراف میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

ڈونسک کے شمال مغربی جانب جرمنوں نے پے در پے نہایت شدید حملے کئے لیکن روسیوں نے انہیں پسپا کر دیا۔

دریائے سیرپر غنیم نے پیشقدمی کرنے کی کوشش کی۔ مگر روک دیا گیا۔ اطالویوں نے دریائے ایدیجی کے دائیں کنارے پر جنوبی موقع پر حاصل کئے ہیں ان سے واسّی وادی کے ذرائع آمدورفت پر زد پڑتی ہے بالائی کورڈیوال اور پلوا کے علاقہ میں انہوں نے غنیم کے دمدموں پر قبضہ کر لیا۔ اور تینو کے مقابل میں مزید ترقی کی۔

ہز میجسٹی ملک معظم نے برطانیہ کے مرکزی ہسپتالوں واقع فرانس کا معائنہ کیا۔ اور اس کے بعد فرانسیسی وزیر جنگ کے ہمراہ تیسرے جیش کی پلٹنوں کے نمایندوں کا ملاحظہ فرمایا۔ بعد ازاں فرانسیسی پریزیڈنٹ اور جنرل جافرے کے ہمراہ ہز میجسٹی نے نوآبادیوں کے جیش کا معائنہ فرمایا۔

یونان سے متعلق اشاعت کاذبہ

لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ یونانی سفیر مقیم لندن کو وزیر اعظم (یونان) کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی ہے کہ وہ ان افواہوں کا قطعاً رد کرے۔ کہ یونان کے ایلچی ۔ ۔ فرڈیننڈ سے ملاقات کریں گے۔ یا یونان کا ارادہ افواج متحدہ مقیم سلانیکا کو کسی طرح دھمکی دینے کا ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ ایسی اشاعات کاذبہ یونان اور اتحاد ثلاثہ کے درمیان عناد کا تخم بونے کو مشتہر کی جاتی ہیں۔

روما۔ یونانی سفیر نے بیرن سونینو کے نام ایک اطلاع میں ان اشاعات کاذبہ کا تذکرہ کیا ہے جو برلن، وائنا اور صوفیہ میں پھیلائی گئی ہیں۔ اور یہ کہا ہے کہ ان سے یونان کے خلاف عناد اور عدم اعتماد کا دائرہ پھیلانا۔ اور یونان کی رائے کو اتحاد ثلاثہ کا دشمن بنانا مقصود ہے۔

سفیر مذکور نے یہ بھی کہا کہ یونان نے سربیا اور اتحاد ثلاثہ کو بے انداز مدد دی ہے اور اب بھی دے رہا ہے۔

قتل عام کے خوفناک مناظر

پیٹروگراڈ ۳۰۔ اکتوبر۔ دریائے ڈوینہ کے جزیرہ ڈالن میں جو رِگا کے جنوب مشرق میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے قتل عام کا ایک نہایت خوفناک منظر دیکھنے میں آیا جس کی نظیر اس جنگ کے سابقہ واقعات میں مشکل سے مل سکے گی۔ روسیوں نے پہلے چالاکی سے جرمنوں کو اس جزیرہ میں آنے کا موقع دیا اس کے بعد روسی توپخانہ نے دونوں طرف سے جزیرہ پر نہایت شدید گولہ باری کی۔ اہل رِگا نے اس گولہ باری کا ڈوینا کے ایک پل پر سے مشاہدہ کیا اور انہوں نے دیکھا کہ تمام دریا جرمنوں کی لاشوں سے جو اس طرف بہہ رہی تھیں قریباً بند ہو گیا۔

جرمن کمانداروں نے صرف ڈونسک کے شمال ہی میں اپنی پیدل سپاہ کو پیشقدمی کرنے کے لئے دھکیل نہ دیا بلکہ ڈونسک کے جنوب کی طرف بھی انہوں نے اسی تدبیر پر عمل کیا اور مفت میں جرمن پیدل سپاہ کے آدمیوں کو روسی سنگینوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ رِگا اور ڈونسک پر جرمنوں کی ناکامیابی صرف گھنے جنگلوں کی وجہ ہی سے وقوع میں نہیں آئی جن کی وجہ سے جرمن کثیر التعداد فوج کو حملہ آوری کی غرض سے کام میں نہیں لا سکے بلکہ انہوں نے گولہ باری میں اس قدر اسراف سے کام لیا ہے کہ ان کا ذخیرہ قریباً ختم ہو گیا ہے۔

جنوبی محاذ کی سپاہ نے زار روس اور شہنشاہ بیگم روس کا غایت درجہ کے جوش اور سرگرمی سے خیر مقدم کیا۔ ہز میجسٹی نے سپاہ کا اس میدان میں معائنہ فرمایا جس کے عقب میں فریقین کے توپخانے سخت گولہ باری میں مصروف تھے

معرکہ عراق عرب

لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ خلیج فارس کی جنگی کارروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے کہ برطانیہ کی عزت اور وقار کو قایم رکھنے کے خیال سے برطانیہ کی عدم مداخلت ناممکن تھی۔ ہندوستانی سپاہ کے دستوں نے نہایت نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہ توقع سے بڑھ کر ہیں۔ ان کے مصائب اور فتوحات کی داستان بھی ہمیشہ یادگار رہے گی

نواح گیلی پولی میں مددگار کروزر غرق

لندن ۳۰۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۶۔ اکتوبر کی شب کو ایک مددگار سرنگ صفا جہاز ہاتھ جزیرہ نمائے گیلی پولی کے نواح میں ایک جنگی جہاز سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ہاتھ پر ۲۵۰ آدمی عملہ کے علاوہ تھے ۱۰۰ اشخاص مفقود الخبر بتائے جاتے ہیں

(بعدہٗ) ہاتھ کے نقصانات کے متعلق سرکاری فہرست مظہر ہے کہ عملہ کے ۱۰ آدمی۔ دو فوجی افسر اور ۱۴۰ سپاہی مفقود الخبر ہیں۔

ٹرکی کا جدید جرمن سفیر

لندن ۳۰۔ اکتوبر۔ مسٹر ڈم کا تار مظہر ہے کہ کاونٹ وان وولف میٹرنک سابق جرمنی سفیر متعینہ لندن جرمنی کی طرف سے قسطنطنیہ میں سفیر مقرر ہوا ہے۔

روما کی سرکاری اطلاع

لندن ۳۰۔ اکتوبر۔ روما کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہماری پرزور جارحانہ کارروائی کی وجہ سے کولڈ نیانا اور بالائی کورڈیوال میں غنیم کی مقاومت کا زور گھٹ گیا ہے۔ اطالیوں نے جمعرات کی صبح کو کوہستان سالیسیم کی چوٹی پر، امزارمنٹ کی پہاڑی پر غنیم کے ایک مدافعانہ موقع پر قبضہ کیا جس میں ایک دمدمہ اور خندقوں کی متعدد دلانیں تھیں۔ اور کئی سو قیدی اور بہت سا سامان ان کے ہاتھ آیا۔

غنیم نے وڈوریال اور زاگورا کے حصوں میں حملے کئے مگر شدید نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ کارسو کے علاقہ میں اطالیوں نے سان مائیکل کے حلقہ میں ایک اور بڑی خندق پر حملہ کیا ہے اور قلب کی متعدد خندقوں پر قابض ہو گئے۔

حوادث و اخبار

ایک جرمن وزیر کا خواب مہذب ماہر روزانہ ترجمان بحوالہ اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ جرمنی کے کولونیل منسٹر ہر ریف نے کہا جس وقت ہم درہ دانیال اور قسطنطنیہ کا راستہ کھول لینگے اور متحدہ افواج کو معہ اطالویوں اور ان کے ساتھیوں کے طرابلس کے سمندر میں ڈھکیل دینگے اسی وقت ترکی فوج ایشیا کو چک ادھر ادھر سے گذرے گی تاکہ دمشق کی طرف پیشقدمی کرنے کے لیے جمع ہو۔ عربی فوج جو صلاح الدین کے شہروں سے گذرے گی لندن کی سینٹ کو ہلا دے گی۔ جس دن مصر کی انگریزی فوج آسٹریلیوں اور ہندوستانیوں کے ساتھ ترکوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی یا جب وہ سمندر میں جہازوں پر چڑھ جائینگے تو انگلستان کی عالمگیر طاقت جبرالٹر سے سنگاپور تک سمندر کی تہ میں غرق ہو جائے گی۔ اس حادثہ سے جو کچھ بچ رہے گا اس کا تنہا ہندوستان فیصلہ نہیں کر سکے گا۔ [illegible] کی خوش خیالیوں کی یہ ادنیٰ مثال ہے لیکن یہ خیالات پورے نہیں ہو رہے [illegible] ابھی تو [illegible] شروع ہوئی نہیں ہوئی جس کی جرمنوں کو بڑی امیدیں تھیں۔

سرحد پر مقابلہ پشاور سرکاری کمیونک سے ظاہر ہے کہ ۲۰ اکتوبر کی صبح کو جانب [illegible] میں جو سرکاری فوج ہے وہ اور [illegible] کے علاقہ میں بڑی اور [illegible] باجوڑیوں کی فوج سے مقابلہ کیا جس کی تعداد دو اور تین ہزار کے درمیان تھی اور جو گذشتہ شام کو اس علاقہ میں اس غرض سے آئی تھی کہ تیرا اور بالائی سواتی کو قبائل کو بھڑکا ئے۔ دشمن پر حملہ کیا گیا اور سخت گولہ باری کے بعد اسکو کاٹ کر لالی جانب ہٹا دیا گیا چونکہ وہ کیطرف جب ہماری فوج واپس ہوئی تو دشمن نے تعاقب نہیں کیا۔ ہندوستانی فوج کا ایک آدمی مارا گیا اور تین زخمی ہوئے۔ دشمن کے نقصانات کا ابھی علم نہیں ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ بہت نقصان ہوا ہے۔

سرویا کی امداد میں دیر نہیں ہوئی لندن ۲ نومبر۔ کل دارالعوام میں مسٹر ایڈورڈ گرے نے زور کے ساتھ اس خیال کی تردید کی کہ شش و پنج کی حالت میں سرویا کو مدد نہ دی گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم فرانس سے مشورہ کر رہے تھے کہ مشرق بعیدہ میں فوجوں کے استعمال کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہوگا۔ امداد دینے میں ہرگز دیر نہیں ہوئی بلکہ جتنی فوج ممکن تھی سالونیکا پر اتار دی گئی ہے اور اب بلقان کے مہم میں کام کر رہی ہے۔ علاوہ برین مزید فوج بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ سرویا کو روس کی ضرورت کے وقت جبکہ یونان نے اپنے اور سرویا کے معاہدے کو نظر انداز کر دیا فرانس و برطانیہ سے جتنی مدد ممکن تھی وہ انہوں نے سرویا کو دی ہے۔

بخارسٹ پر فوجی قبضہ لندن ۲ نومبر ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار روما سے بخارسٹ کے ایک تار کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ بخارسٹ (دارالسلطنت رومانیا) پر فوج نے قبضہ کر لیا ہے تاکہ مداخلت کے حامیوں کو جمع ہونے سے روکا جائے۔ رومانیا کے جنرل اسٹاف کا ایک خاص اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تمام فوجی دستوں کے کمانڈر شامل تھے ایک ہنگامہ خیز مباحثہ کے بعد دو تہائی ڈیریلوں نے مداخلت کے لیے ووٹ دئیے۔ اخبار ماتان سالونیکا سے ایک رپورٹ شائع کرتا ہے کہ رومانوی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ مداخلت کے حامیوں کی کوشش سے کئی مقامات پر بلوہ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اخبار کوریرا ڈیلا سیرا کا نامہ نگار مقیم بخارسٹ بیان کرتا ہے کہ مداخلت کا معاملہ تمام تر بلقان میں متحدہ افواج کی طاقت پر منحصر ہے۔ سیورا ئیا تو کسی خطرہ میں نہیں پڑنا چاہتے۔

وارنا پر گولہ باری۔ لندن یکم نومبر ٹائمز کا نامہ نگار بلقان بخارسٹ سے تار دیتا ہے کہ وارنا پر گولہ باری کرنے والا بیڑا ساحل سے [illegible] میل کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔ گیوبن بریسلا اور حمیدیہ نے گولہ باری کا جواب دیا جو بے اثر ثابت ہوا۔ گولہ باری کرنے والوں کے ساتھ کچھ بار برداری کے جہاز بھی تھے جسمیں خیال کیا جاتا ہے کہ فوج سوار تھی۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ روسی بیڑہ جرمن سرنگوں سے دور رہتا ہے۔

بلغاریہ فی ہفتہ چالیس ہزار پاونڈ لے رہا ہے۔ جرمنی کا اخبار فرینک فرٹر زیٹنگ نے ایک تحریر شائع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاہدہ بخارسٹ کے بعد جرمنی بلغاریہ کو بغیر کسی پولیٹکل شرائط کے ۴۰ ہزار پاونڈ کی رقم فی ہفتہ دیتا رہا ہے۔ جرمنی اور آسٹریا نے وعدہ کیا ہے کہ بلغاریہ کو اس کی خدمات کے معاوضہ میں تمام مقدونیہ (جسمیں اسکب شامل ہے) بلغاریہ دیدیا جائے۔ مناستر اچریڈا وغیرہ کا علاقہ بلکہ اس کے علاوہ اسے اور بہت سی امیدیں دلائی گئی ہیں (ماخوذ از اسٹیٹسمین)

ہر جرمن سپاہی کے پاس ٹین کی چھوٹی سیٹی ہوتی ہے تاکہ وہ زخمی ہونے کی صورت میں سیٹی بجا کر طبی امداد حاصل کر سکے۔

دولت عثمانیہ نے پہلی مرتبہ اپنے سپاہیوں میں ایک نئی قسم کا اعزازی تمغہ تقسیم کیا ہے جو "آئرن کریسنٹ" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ تمغہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے لوہے کا ہے اور شکل میں ہلال نما ہے۔ جرمنی کے سپاہیوں کو آئرن کراس (آہنی صلیب) دیا جاتا ہے۔

انگلستان اور فرانس کے فوجی شفاخانوں میں مریض اور زخمی سپاہی کے لئے ہر گھنٹہ چار ہزار تازہ انڈوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ انڈوں کی فراہمی کے لئے ایک خاص کمیٹی قائم کی گئی ہے اور ملکہ الگزنڈرا اس کی سرپرست ہیں۔ مالٹا اور مصر کے فوجی شفاخانوں میں درۂ دانیال کے زخمی سپاہیوں کے لئے انڈوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ رکھنا پڑتا ہے۔ اور کوشش کیجاتی ہے کہ ہفتہ میں ۱۲ لاکھ انڈے باقاعدہ پہنچتے رہیں۔ اس وقت تک کمیٹی نے ۰۰ لاکھ انڈے جمع اور روانہ کئے ہیں۔ دو ہزار آدمیوں کا صرف یہی کام ہے کہ وہ انڈے جمع کرتے پھریں۔ اس جماعت میں بچے بھی شامل ہیں۔ تمام ملک میں جا بجا انڈوں کے گڈے قائم کئے گئے ہیں۔

سیلاب زدگان لکھنو کا فنڈ چند دنوں لکھنو کو کثرت باران اور دریائے گومتی کے باخیر سیلابوں سے جان و مال کا جو نقصان کثیر برداشت کرنا پڑا ہے جس کی ہولناک یاد ناظرین کے دلوں میں ہنوز تازہ ہوگی اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی تاریخ میں یہ روح فرسا حادثہ ہمیشہ تاریک حروف میں نمایاں رہیگا۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک فنڈ بھی کھولا گیا ہے جسمیں حضور نظام حیدر آباد دکن نے اپنی معمولی فیاضی سے ۱۰ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ اس میں سے ۰ ہزار روپیہ شہر لکھنو کی امدادی فنڈ کو تفویض ہوا ہے۔ موخر الذکر سرمایہ کی مقدار ۵۵ ہزار دو سو ۹۲ تک پہنچ چکی ہے لیکن ہنوز فنڈ مذا میں مزید چندہ کی ضرورت ہے۔

مقامی حالات **دورہ حکام** جو ہر سال موسم سرما میں ہوا کرتا ہے اس کے متعلق امسال ہمارے بیدار مغز کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع مسٹر ایل ایم اسٹبس صاحب بہادر نے یہ حکم نافذ فرمایا ہے کہ ڈپٹی کلکٹران صرف دو ماہ دورہ کیا کریں۔ اور مہتمم خزانہ کے علاوہ ایک ڈپٹی کلکٹر درجہ اول صدر میں رہیں جب دو ماہ کا دورہ ختم ہو جائے تب وہ دورہ شروع کریں واقعی یہ حکم پبلک اور اہل معاملہ کے حق میں نہایت مفید اور آرام دہ ثابت ہوگا۔ فی الحال بابو ہمت سنگھ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول بجنور میں رہیں گے اور مولوی عبدالمجید خاں اور بابو نند سروپ صاحبان ڈپٹی کلکٹران دورہ میں تشریف لیجائیں گے۔

موسم شہر میں موسمی جاڑے بخار کی زیادہ شکایت ہے خدا رحم فرمائے

کلام اکبر

جہاں تک اپنے لئے ہوں وہ تیری کی ہستی ہے — جو کچھ خدا کے لئے ہوں وہ اصل ہستی ہے
نہ بھول شہر خموشاں کا نقشہ لے کا لج — خیال رکھ کہ یہی بستری کی بستی ہے
بتوں کو مجھ سے توقع ہے مدح کی اکبر — یہ سُن لیا ہے کہ اردو زبان سستی ہے

دل لگا کر آجکل قرآن پڑھتا کون ہے — بحث ظاہر پڑھتی ہے باطن میں رہتا کون ہے

نئی تہذیب کی عورت میں کہاں دین کی قید — بیچاری جو ہوا اس میں تو فصاحت کیا ہے
نور اسلام نے سمجھا تھا مناسب پردہ — شمع خاموش کو فانوس کی حاجت کیا ہے

درد تو موجود ہے اس کی دوا ہو یا نہ ہو — بندگی حالت سے ظاہر ہے خدا ہو یا نہ ہو

شیخ جی مجھ سے دیر سے اکراہ کہاں ہے — لیکن بت خود دین کی طرف راہ کہاں ہے
اسلام کے دعوی سے میں باز آتا ہوں حضرت — پر کون بتائے تمہیں اللہ کہاں ہے

نہ میرے زخم دل کو ہر گز ہی نہیں بھاتا — چھوڑ شاید مگر آرام سے اب جی نہیں سکتا
خدا ہی کر بالآخر کام پڑ جاتا ہے اکبر — کسی کا کوئی اور مونس کیا نہیں سکتا

قصبہ میران پور میں ہندو مسلمانوں کی باہمی بغض وعناد کی بیخکنی

جناب قاضی حکیم سید ریاض علی صاحب نے ہمارے پاس جو مراسلت بھیجی ہے ہم اُس کو بوجہ عدم گنجائش بالاختصار درج ذیل کرتے ہیں۔

"تین سال سے ہمارے قصبہ میں عشرہ محرم اور قربانی عید الضحی ہندو مسلمانوں میں تفرقہ انداز ہو رہے تھے جنکی نوبت حکام اعلیٰ تک بھی پہنچ چکی تھی۔ اور کوئی صورت باہمی صفائی کی نظر نہ آتی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارے نیک دل۔ قابل خلیق اور غیر متعصب سب انسپکٹر پولیس جناب رگھنا تھ داس صاحب نے یہاں تعینات ہو کر فریقین کے دلی بغض وعناد کو اپنی حسن تدبیر سے پاک صاف کرکے اُن کو باہمی رشتہ محبت میں منسلک فرما دیا ہے جس پر وہ قصبہ کے تمام ہندو مسلمانوں کی جانب سے بیحد شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں

پیپل اور گولر کے درخت جو ہر سال عشرہ محرم میں تعزیوں اور علم کی آمد ورفت میں رکاوٹ کا باعث ہوتے تھے اور اہل ہنود جن کی ایک شاخ کی جدائی بھی ایک مذہبی پوجا کے خلاف خیال کرتے تھے۔ چنانچہ سب انسپکٹر صاحب نے اپنی حکمت عملی اور سحر بیانی سے بموجودگی خود اہل ہنود سے ہی بقدر ضرورت اُنکو کٹوا دیا جس سے باطمینان کہا جاسکتا ہے کہ اس سال کو عشرہ محرم بھی نہایت امن و امان کے ساتھ گزرا کریں گے۔ عید الضحیٰ اور دسہرہ لیلہ بھی بعافیت گزر گئے۔ اور تمام ہندو مسلمانوں نے اس اتحاد پر دلی مسرت کا اظہار کیا

انگلستان میں تبلیغ اسلام

پچھلے ہفتہ ایک بزرگ مسٹر اشبیٹن کے اسلام لانے کی امید ظاہر کی گئی تھی۔ الحمد للہ کہ وہ مشرف باسلام ہو گئے۔ اور اُن کے خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے برادر لوگ بھی اسلام کی محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بھی توفیق ایمان عطا فرمائے۔ آمین

سمرویا کی عورتیں نہاتی کاروبار میں بہت زیادہ حصہ لیتی ہیں اسکے علاوہ وہ اپنے خانگی استعمال کے لئے کپڑا بھی بنتی ہیں عورتوں کے ایسے کام کی قدر یہاں تک کی جاتی ہے کہ بسا اوقات والدین اپنی جوان لڑکی کی شادی پر رضامند [illegible]

مدینہ میں اشتہار دیکر نفع اٹھائیے

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بہت دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور صوبہ میں اسکی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے اسلیے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی نسبت ہرگز نقصان میں نہ رہیں گے، کم از کم فی الحال بطور تجربہ اپنا اشتہار دیکر ملاحظہ کیجئے امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائیں گے۔

نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار صفحہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف (ایک کالم)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک کالم (ربع صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم (⅛ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ — نرخنامہ میں باہمی سہولت کے لئے جو قیمتیں درج کی گئی ہیں جن میں مزید رعایت کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے اس لیے اس معاملہ میں خط و کتابت بے سود ہوگی۔

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

شربت مفرح دل دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کیفر دریافت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملا دہ چشم زدن میں چنگا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت حمیہ ضاد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا۔ اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کیلئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت طیار ہوتا ہے باین ہمہ فی بوتل ... روپیہ خوردہ شیشی دو اونس ... ایک اونس ...

پتہ حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کابول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی ہی لفاظی ملاحظہ فرمائیں گے کہ ہمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان۔ احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری اکسیر گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں۔ پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیاں ایسا زود اثر ہیں کہ مریضوں کو فریفتہ کرنیکو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین تجربہ کار ڈاکٹروں اور ویدوں طبیبوں نے اس کا استعمال کرا کر اس کو پُر اثر و اکسیر تسلیم کر لیا ہے خون و منی پیدا ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے کہ ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں۔ مرد و عورت سب مرد کے لیے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے انکے ساتھ کوئی پرہیز نہیں ہے۔ جڑی بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں ڈالی گئی احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۲ گولی ایک روپیہ ... ایک مرتبہ کی دوا اسکے خریدار کو ... کمیشن میں ... دی جائے گی۔

پتہ وید شاستری حجام نگر کا چھپا وائڑ

اخبار مدینہ بجنور

مدینہ: حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کی یاد کو تازہ کرنیوالا ہے۔
مدینہ۔ ادبی لطیف مضامین، تاریخ اسلام کے خصوصی واقعات، اخبارات و رسائل سے دلچسپ اقتباسات، دلآویز منظومات، دنیا بھر کی خبروں اور جنگی تاربرقیات کے شائع کرنے میں ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے۔
مدینہ: کے ملکی و قومی و مذہبی مقالات قابل دید ہوتے ہیں۔
مدینہ: رعایا و ہمدرد خیر خواہ حکومت ہے۔
مدینہ کی تحریر خوشخط چھپائی خوشنما تقطیع مناسب ہے۔
مدینہ ہر ماہ انگریزی کی یکم۔ ۸۔ ۱۵۔ ۲۲۔ تاریخ کو وقت پر شائع ہوتا ہے اور سال میں کسی تعطیل کا عادی نہیں۔
مدینہ کی قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی ... سہ ماہی ... طلباء سے ... سالانہ نمونہ مفت۔

المشتہر محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

مسن موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی بوڑھا اور سست اور کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھاسے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۴۲ مرتبہ اور ۲۲ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ... تین بکس ایک ... لینے پر ...

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے اکسیر بنا کر بھیجا ہے۔ سوتے وقت چہرہ اور بدن پر ملکر سوجانے سے سیاہ بدن بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتا ہے۔ سیتلا کے داغ جھائیں چھیپ اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوٹ اور بے رونق ہو جاتا ہے ان کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاندی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ دوا پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چمڑی سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل ... تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر محصول پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

بدریش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

لوح زمردین

یہ کتاب جو نظم ... تنگ چین بیچ رنگا رنگ سے وضاحت قواعد میں ... ترسیل اور فن خوشنویسی کے واسطے ... کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بے عدیل ہے طالب العلم اور شوقین سیکھنے والے حضرات منگا کر ضرور فائدہ اٹھائیں قیمت بھی معہ محصولڈاک ... ہے

پتہ منیجر اخبار مدینہ بجنور

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل — نمبر ۵۰۰

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلباء سے: ڈھائی روپیہ سالانہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸ ۱
۱۵ ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہو

جلد ۴ — بجنور۔ یوم دوشنبہ ۱۵۔ نومبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق محرم الحرام سنہ ۱۳۳۴ھ — نمبر ۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفتار جنگ

سرویا آج کل سرویا میں تمام میادین جنگ سے زیادہ آگ اور خون کا سیلاب آرہا ہے۔ اور ساعت بساعت نقشہ بدل رہا ہے ایک گرہ کھلنے نہیں پاتی کہ دوسری لگ جاتی ہے۔ تمام مدبرین یورپ عجیب الجھن میں مبتلا ہیں۔ لیکن کوئی صورت اس خونی دائشیں سیلاب کے بند ہونے کی نظر نہیں آتی۔ غریب سرویا ۱۵۱۵ء سے برابر شریک جنگ ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنی بہت سی قوت اب تک اس جنگ کی نذر کر چکا ہے۔ اور اب جبکہ دو زبردست غنیم جرمن و آسٹریا سامنے سے مقابلہ پر ہیں اور پشت بلغاری خنجر لگا ہوا ہے۔ اور اتحادی فوج بھی ابھی کافی تعداد میں اس تک نہیں پہنچی تو اس کی حالت کس قدر نازک ہوگی لیکن اس پر بھی سرویا نے قابل یادگار بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ اس وقت تک بلغاریہ کے نقصانات کی تعداد ۹۵ ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے اس کی کل فوجی طاقت ۴ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر نقصانات کی تعداد صحیح مان لی جائے تو یقیناً بلغاریہ کی چوتھائی قوت سلب ہو چکی ہے۔ اور تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی اپنی مزید فوجیں سرویا کی امداد کے لئے بلغاریہ کے مقابلہ میں پہنچا رہے ہیں۔ اور روزانہ ۵ ہزار فوج خشکی پر اتر رہی ہے۔ اور برطانیہ عظمیٰ کی بڑی فوج سالونیکا آگئی ہے جس دن اتحادیوں کی یہ پوری طاقت بلغاریہ کے مقابلہ میں جمع ہو گئی جس میں ڈیڑھ لاکھ فوج خاص انگلستان اور فرانس کی ہوگی تو اس دن بلغاریہ کی باقی طاقت غالباً ایک ہفتہ سے زیادہ کام نہ دے سکیگی۔ لیکن اس عرصہ میں دشمن کی فوجیں سرویا پر مسلط ہوتی جاتی ہیں۔ اور بلغراد، کروجی، واشز، کرد گیو واٹز، پیرڈٹ، اسکب، کردلو نیش سرویا سے نکل جانے کا افسوس ہے۔ اور ۷۔ نومبر کے ایک تار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ تین دن لڑائی کے بعد جب نیش بلغاریوں کے قبضہ میں چلا گیا اور سروی بظاہر خوش نظمی اور ترتیب کے ساتھ واپس ہو گئے تو بلغاری فوجیں جرمن و آسٹریا فوجوں سے مل گئیں۔ لیکن نیش اور بلغراد کے درمیان ریل کا سلسلہ ابھی صاف نہیں ہے۔

اور نیز ۸۔ نومبر کے ایک تار میں جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ شمال میں جرمن اور بلغاری فوجیں مل گئی ہیں۔ اور کارسیو دیر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اور ۸۔ نومبر ایتھنز کا ایک تار ہے کہ گولہ بارود سے بھرے ہوئے تین آسٹری جہاز براہ ڈنیوب بلغاری بندرگاہ ویڈن میں صحیح سلامت پہنچ گئے ہیں لیکن سروی وزیر اعظم کا یہ بیان نہایت امید افزا ہے کہ اتحادیوں کی پوری کمک جلد آنیوالی ہے جس سے یقینی فتح کی امید ہے۔ اور وہ فتح جنگ کے خاتمہ کا پیش خیمہ ہوگی۔ نیز ۹ نومبر کا ایک تار اس بیان کی تائید بھی کرتا ہے یعنی اتحادیوں کی تین لاکھ فوج سالونیکا پہنچ گئی ہے۔ اور ۱۰۔ نومبر کا ایک تار ہے کہ بلغاری جواب تک اسکب اور پرزرینڈ کے محاذ میں بڑھے چلے آرہے تھے ان کو سرویوں نے شکست فاش دیدی ہے۔ اور کوپرولو میں بلغاریوں کی حالت خطرناک ہو گئی ہے۔ کیونکہ اتحادیوں کی امداد سے سرویا میں اب جان آگئی ہے۔ اور مناستر کو بھی خطرہ سے بچا لیا ہے بلکہ فرانسیسی نیزن کی اہم بلندیوں کو لے کر وادی بابونا میں سروی فوج سے مل گئے ہیں۔ اور یہ معلوم ہو کر بھی اطمینان ہوتا ہے کہ برطانوی فوج کے سب سے بڑے ماہر جنگ یعنی لارڈ کچنر بلقان تشریف لے گئے ہیں جن کی موجودگی سے وہاں یقیناً خوشگوار اثرات پیدا ہونگے۔ اور مسٹر بالفور نے بھی اپنی تقریر میں لارڈ کچنر کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ اس جنگ میں دشمن کامیابی کی انتہائی حد تک پہنچ چکا ہے۔ اب اس کی شکست شروع ہوگی۔

بلغاریہ دو وجوہ سے دشمن کا شریک ہوا ہے۔ ایک ہوس اور دوسرے خوف لیکن اس کو جرمنی کی کامیابی پر جو امید لگی ہوئی ہے وہ اب جلد جاتی رہے گی۔ اور اس کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑیگا۔

۱۰ نومبر کا ایک تار مظہر ہے کہ بلغاری افواج دریائے مورادا کے تمام خط پر پہنچ گئی ہے۔ اور بائیں کنارے کو عبور کرنے کی تیاری میں مصروف ہے۔ اور الکسناک اور دیگر قصبوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے

رومانیا اور یونان اس وقت تک غیر جانبدار بنے ہوئے ہیں دیکھئے آیندہ

کیا ہو۔ لیکن یونان کا رجحان اتحادیوں کی جانب معلوم ہوتا ہے۔ برطانیہ عظمیٰ فرانس اور روس نے یونان کو ہم کروڑ قرضہ دینا بھی منظور کیا تھا لیکن یہ معاملہ اس وقت سے رہا تھا جب وینزیلاس برسر حکومت تھا۔

اور حال میں یونان نے اتحادیوں سے ۱۶ لاکھ پونڈ قرضہ کی درخواست کی ہے۔ جس پر اتحادی مزید غور کر رہے ہیں۔

لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاہ یونان قیصر جرمنی کے پھندے میں پھنسا ہوا ہے۔ اور جرمن سفیر بھی رات دن یونان کے شاہی محل ہی میں رہتا ہے۔ قیصر اور شاہ یونان کے درمیان بے تار کی تار برقی کا سلسلہ بھی قائم ہے۔ جس سے براہ راست گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ ماسوا اس کے شاہ یونان کی ملکہ قیصر کی بہن ہیں ایک حالت میں آن کا اثر بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پس اس صورت میں یونان کا اتحادیوں کے ساتھ ہو جانا کس طرح یقینی کہا جا سکتا ہے۔ البتہ بلغاریہ کی کامل شکست یہ امید ضرور کی جاتی ہے کہ یونان اور رومانیا اتحادیوں کے ساتھ ہو جائیں گے لیکن اس وقت یہ دونوں اچھی نظروں سے دیکھے جانے کے مستحق نہ رہیں گے۔

زار روس نے ایک پروانہ اعلان میں بلغاریہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلغاریہ جو ہمارا ہم مذہب ہے اور جس کو ہم نے ہی تقریباً ۴۰ عرصہ ہوا ترکیوں کی دست تعدی سے نجات دلائی تھی سلافی مذہب اور روس کے دشمنوں کا ساتھ دے رہا ہے۔ اہل روس بلغاریہ کی اس غداری کو افسوس کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور روس اس کے خلاف اس طرح تلوار اٹھاتا ہے کہ اس کا دل خون ہو رہا ہے لیکن وہ اب اس غدار کو خدا کے حوالہ کرتا ہے وہی اس کو سزا دیگا۔

واقعی ایسے ظالموں اور احسان فراموشوں کو خدا ہی بہتر سزا دینے والا ہے۔

روس

روسی میدان جنگ میں۔ اس ہفتہ کے تاروں سے جرمنوں کی حالت بہت کمزور پائی جاتی ہے۔ روسی تمام مقامات پر غالب نظر آتے ہیں۔ ریگا اور منٹاؤ کے علاقہ میں روس ترقی کر رہا ہے۔ اور علاقہ کے مشرق میں جرمنوں کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے اور قیدی بھی بکثرت ہاتھ آگئے ہیں۔ ریگا اور ڈونسک میں جرمنی آرام سے ساتھ موسم سرما نہ گذار سکیں گے کیونکہ ۱۴ ڈگری کا برف پڑنا شروع ہو گیا ہے گلیشیا میں ناکامیوں کی وجہ سے جرمن دوسرے مقامات سے اس جگہ فوج منگانے پر مجبور ہوئے ہیں۔ آسٹرویوں نے کو دل اور لمبرگ سے ذخائر اٹھانے شروع کر دئے ہیں۔

۹۔ نومبر کا تار مظہر ہے کہ روسیوں نے علاقہ فرنکیڈ ارف اور پاوسر پر جو ریگا سے ۱۴ میل ہیں قبضہ کر لیا ہے۔ اور اسی سمت میں جھیل بابت کی طرف کسی قدر ترقی کی ہے نیز یاؤ کی طرف اور ڈونسک کے مغرب میں بھی ترقی کی ہے۔

پیٹروگراڈ سے ۱۱ نومبر کا تار مظہر ہے کہ کورمنسٹڈ اور ڈوونسک کے علاقوں پر خاموشی طاری ہے لیکن جنوبی محاذ پر خونریز جنگ ہو رہی ہے جہاں روسی کامیاب ہو رہے ہیں اور علاقہ کیمرن پر جو ریگا سے ۲۰ میل مغرب میں ہے روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

فرانس

یہاں بھی عرصہ سے جرمنوں کو کچھ کامیابی نہیں ہوئی تمام حملے بے نتیجہ ثابت ہو رہے ہیں اور ترکی بہ ترکی جواب مل رہا ہے۔ مورچوں اور خندقوں کے تبادلہ کے سوا کسی اہم معرکہ کی خبر نہیں آتی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی قوت تمام میدان جنگ سے کم و بیش سمٹ کر سرویا کے میدان میں زیادہ آگئی ہے پس

لئے روس اور فرانس میں اس کی حالت اب بہت کمزور ہو گئی ہے۔

دردانیال و گیلی پولی

باخبر حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ برطانی سپاہ گیلی پولی میں موسم سرما بسر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور دردانیال کے متعلق ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آہنی جالوں اور سرنگوں کی متعدد دقتوں کے باوجود فرانسیسی اور برطانی آبدوز کشتیاں آبنائے میں سے گذر کر بحیرہ مارمورہ میں ملکر کارروائی کر رہی ہیں۔ اور سمندر کی راہ سے گیلی پولی میں ترکی فوج کو سامان رسد بہم پہنچانے اور ترکی جہازوں کی نقل و حرکت میں سخت مشکلات کا باعث بنی ہوئی ہیں۔

موسم بہار تک انگلستان کو ۳۰ لاکھ آدمیوں کی ضرورت

معزز ہمعصر ترجمان رقمطراز ہے کہ بریگیڈیر جنرل سر ایرک سوین نے جو نئی فوج بھرتی کرنے کے ڈائرکٹر ہیں بمقام ہل دوران تقریر میں فرمایا:۔

"ہم نہیں چاہتے کہ برطانیہ میں فوجی خدمت کے لئے جبر کیا جائے لیکن تا وقتیکہ موسم بہار تک تیس لاکھ آدمی ہمارے پاس نہو جائیں فوجی حکام جنگ کے نتائج کی کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔"

اس بیان سے پہلی بار ظاہر ہوتا ہے کہ فوج کے لئے کتنے آدمیوں کی دراصل ضرورت ہے۔ سر ایرک سوین آگے چلکر فرماتے ہیں:۔

میرا تخمینہ ہے کہ جرمنی کے پاس اٹھارہ اور پینتالیس سال کی عمر کے درمیان ۹۰ لاکھ سے ایک کروڑ تک آدمی موجود ہیں۔ اس لئے میں جرمنی کی کمر توڑ دینے کے متعلق کچھ بھی پیشگوئیاں نہیں کرنی چاہئیں جنگ جلد ختم ہونے والی نہیں ہے اور خیال ہے کہ موسم بہار میں بمقابلہ اتحادیوں کے جرمنی کی بہت زیادہ سپاہ کام میں آجائے گی اور پھر میرا اندازہ ہے کہ اتحادیوں اور جرمنوں اور آسٹریا کی فوجوں کی قوت متوازن ہو جائے گی۔ اگر برطانیہ عظمیٰ کے پاس تیس لاکھ سپاہ ہو جائے تو جرمنی اس بات کو تسلیم کر لے گی کہ اب لڑائی کا جاری رکھنا اس کے لئے بے سود ہے۔

مسلم لیگ کے جلسہ کا فیصلہ

مسلم لیگ کے متعلق جس جلسہ کا انتظار تھا وہ بالآخر ۱۰ نومبر کو جناب منشی احتشام علی صاحب سینیر وائس پریزیڈنٹ کے زیر صدارت لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد صرف اتنی اور تمام کارروائی دروازے بند کر کے عمل میں آئی۔ بہت سا وقت ممبروں کی رائے اور خطوط پڑھنے میں صرف ہوا جلسہ میں مہمات امور پر کچھ بھی بحث نہیں ہوئی کیونکہ ممبروں کی اکثریت انعقاد جلسہ کے حق میں تھی۔ جلسہ کے ختم ہونے پر جب ووٹ شماری کی گئی۔ تو معلوم ہوا کہ کل ۶۲ ووٹ آئے تھے۔ جن میں سے ۵۱ بیرونی تھے۔ اور ۱۱ حاضرین کے تھے۔ ۴۹ ووٹ بمبئی میں جلسہ کئے جانے کے حق میں تھے۔ اور صرف ۱۳ خلاف تھے۔ موخرالذکر ووٹوں میں سے ۷ ووٹ دوران جنگ میں بحث طلب مسائل سے اجتناب کرنے کے اصول پر جلسہ کے قطعاً خلاف تھے ۴ ووٹ بمبئی میں جلسہ نہیں چاہتے تھے۔ اور ۲ نے کوئی خیالات بجز اختلاف کے ظاہر نہیں کئے تھے۔ بنگال مدراس دہلی برہما اور شمال مغربی سرحد سے ۲۴ ووٹ آئے اور یہ تمام جلسہ کے موافق تھے۔ صوبہ متحدہ سے ووٹوں کی سب سے بڑی تعداد ۲۲ موصول ہوئی ان میں ۱۷ موافق۔ ۵ مخالف تھے۔ بہار کے ۸ ووٹوں میں سے ۲ مخالف تھے۔ بمبئی اور پنجاب میں سے ہر ایک سے ۵۔ ۵ ووٹ پہنچے اور ہر ایک میں سے ۳ موافق اور ۲ مخالف تھے۔

جلسہ میں تمام ممبروں کے خطوط پڑھکر سنائے گئے مخالفین جلسہ میں سے سر فضل بھائی کریم بھائی۔ خان بہادر میاں محمد شفیع اور سردار سلیمان قاسم مٹھا کے خلاف اور باقی مخالف تھے۔ لیگ کا آئندہ اجلاس جسکے اہتمام کے لیے مسٹر وزیر حسن بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ کامیاب ثابت ہوگا

دردانیال کی جنگی کارروائیاں

مسٹر اسکوتھ وزیر اعظم انگلستان نے ۲۔ نومبر کو دیوان عام میں جنگی حالات پر جو ایک کثیر مجمع میں اہم تقریر فرمائی تھی۔ اور جس کا کچھ اقتباس ہم ہفتہ گذشتہ میں بھی مدینہ ناظرین کر چکے ہیں۔ اس ہفتہ رائٹر ایجنسی نے اس کی مفصل کیفیت شائع کی ہے جس میں وزیر اعظم نے دردانیال کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا کہ:

اب میں اس مشرقی رزمگاہ کا ذکر کرتا ہوں جس میں ہماری جنگی کارروائیاں دیگر رزمگاہوں کی بہ نسبت چنداں بلا مزاحمت عمل میں نہیں آئیں۔ اور اس سے میری مراد دردانیال کی رزمگاہ سے ہے جونہی کہ ترکی میدان جنگ میں کود پڑا اسی وقت سے کیا جنگی اور کیا سیاسی نقطۂ خیال سے ہمیں اپنی تمام سعی کو مغربی رزمگاہ تک محدود رکھنا ناممکن ہو گیا کیونکہ ترک ایک طرف تو روسیوں کو قفقاز میں اور دوسری طرف بواسطہ مصر کو نہر سویز خطرہ میں ڈالنے کی دھمکی دے رہے تھے۔

ترکوں نے میدان میں آتے ہی بحیرہ اسود کو بند کر دیا جس کی وجہ سے بحیرہ اسود کی بندرگاہوں سے انگلستان کی طرف گیہوں آنے بند ہو گئے۔ اس کے علاوہ ان کی اس کارروائی کا بلقانی ریاستوں کے طرز عمل پر بھی عظیم اور دیرپا اثر پڑا۔ بنا بریں گورنمنٹ کو مشرقی قریب کے مسئلہ پر نہ صرف جنگی پہلو سے غور کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ بلکہ فوجی اور بحری مشیروں کے ساتھ مشورہ کر کے اس کے متعلق بہترین اور مناسب طریق عمل اختیار کرنے کے مسئلہ پر غور کرنا پڑا عام اس سے کہ یہ کارروائی جارحانہ ہوتی یا مدافعانہ ماہ جنوری میں برطانیہ کے پاس مشرقی خدمات کے لئے فوج کی تعداد کافی تھی اور اس لئے سردست ترکوں کے مقابلہ میں صرف مصر کی مقامی مدافعت کے لئے کافی فوج روانہ کی جا سکی جس کی مدد سے حملہ آوروں کو ماہ فروری میں بالآخر پسپا کر دیا گیا۔

اس وقت گورنمنٹ کو دردانیال پر بحری حملہ کے امکان کی طرف توجہ دلائی گئی۔ بحری مبصروں کے ساتھ جن میں بحیرہ روم کے انچارج کا امیر البحر بھی شامل تھا مشورہ کرنے اور کامل تحقیقات کرنے کے بعد تو اس تجویز کے متعلق لارڈ فشر کے دل میں کچھ شک وشبہ وتامل تھا۔ گورنمنٹ نے بحری حملہ کی منظوری دینے میں اپنے کو حق بجانب سمجھا۔ جن لوگوں کا یہ خیال اور قول ہے کہ اس حملہ کے تمام باطنی امکانات پر کامل غور کرنے کے بغیر اس کی منظوری دے دی گئی وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اس معاملہ کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کر لیا گیا تھا یہ تجویز مشرقی بحیرہ روم کے امیر البحر اور محکمہ بحری کے جنگی اسٹاف کے مابین کامل مشورہ کے بعد پختگی کو پہنچی۔ اور آخری فیصلہ سے پیشتر اس کے متعلق فرانس کے محکمہ بحری کو اطلاع دی گئی جس نے اس پر کامل پسندیدگی ظاہر کرنے کے علاوہ اس میں شرکت کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور صاحب شان گرانڈ ڈیوک نکولس نے بھی جو اس وقت روسی افواج کی کمان پر تھے اس تجویز کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اور بجا طور پر یہ خیال ظاہر کیا کہ اس سے مجھے قفقاز میں مدد ملے گی جن کی کونسل نے اس مسئلہ پر بکرات ومرات نہایت حزم واحتیاط سے غور وخوض کر لیا تھا

اس وقت صرف بحری کارروائی کی تجویز تھی اس وقت ہم بقول لارڈ کچنر کسی قسم کی معتدبہ فوجی امداد بہم نہ پہنچا سکتے تھے۔ اور ہمیں بھی اس سے کامل اتفاق تھا۔ اس لئے صرف بحری طاقت سے جنگی کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کارروائی کی منظوری دینے کے لئے میں اپنی ذمہ داری کا کامل بوجھ ان کامل بوجھ اپنے سر پر لیتا ہوں۔ اور میں اس کوشش کو کہ اس کا بار ایک یا کسی دوسرے وزیر پر ڈالا جائے یا اس خیال کو کہ یہ تمام کارروائی کسی خاص عظیم المرتبت وغالب الارادت مگر مجہول الکیفیت شخصیت کے طرز عمل کا نتیجہ تھی نہایت نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں" یہ بالکل صحیح نہیں۔ اور اس کارروائی کا مجھ سے زیادہ اور کوئی ذمہ دار نہیں۔ اس وقت میرا خیال تھا۔ اور میرا کیا ہر شخص کا جو حقیقت حال سے واقفیت رکھتا تھا یہی خیال تھا کہ ہمیں عظیم مقاصد سرانجام دینے ہیں۔ یعنی ریاستہائے بلقان کو اتحادی اغراض سے ہم آہنگ بنانا ہے بحیرہ اسود کے ساتھ پھر ذرائع آمد و رفت کو قایم کرنا ہے اور سلطنت ترکی کے خاص قلب پر ضرب لگانی ہے۔ یہ جنگی کارروائی رفتہ رفتہ دردانیال کے تنگ ترین حصے کے حملہ پر منتج ہوئی مگر اس کا انجام یہ ہوا کہ ہمیں پیچھے ہٹ آنا پڑا۔ اس کے بعد گورنمنٹ کو اس مسئلہ پر غور کرنا پڑا کہ آیا مزید کارروائی جاری رکھی جائے۔ گورنمنٹ کے مشیروں کی رائے تھی اور نہایت صائب رائے معلوم ہوتی تھی۔ کہ کافی فوجی جمعیت کی امداد سے غنیم کے خلاف سلسلہ کو کامیابی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کی سرانجام دہی کے لئے سر آئن ہملٹن منتخب کئے گئے۔ انہوں نے ۱۸۔ مارچ کے حملہ کا بچشم خود مشاہدہ کیا تھا اور ان کی اور موجود الوقت امیر البحر کی رائے تھی کہ ایک مشترکہ فوجی اور بحری حملہ ضروری ہے چنانچہ عملی کارروائی کی تجویز ہر دو موجود الانصرام کمانڈروں کے فیصلہ پر چھوڑ دی گئی اور ان کے اور جنرل اسٹاف مقیم برطانیہ کے مابین میں کبھی تخالف ظہور پذیر نہ ہوا۔

روزانہ ترجمان کلکتہ

یہ روزانہ اردو اخبار ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء سے چار بڑے صفحوں پر شائع ہونا شروع ہوا ہے جناب چودہری غلام حیدر خاں صاحب ایڈیٹر ہیں۔ نیز دیگر اہل قلم حضرات بھی ایڈیٹوریل اسٹاف میں شامل ہیں۔ ملکی۔ قومی اور سیاسی امور پر نہایت خوبی کے ساتھ بحث کی جاتی ہے۔ مضامین عالی۔ انگریزی اخبارات کے عجیب اقتباسات قابل دید ہوتے ہیں۔ قیمت ۔۔۔ سالانہ۔ ہمیں امید ہے کہ ترجمان ملک وقوم کا حقیقی خیرخواہ ثابت ہوگا۔ پتہ حسب ذیل ہے

سراج الدین نمبر ۱۳ ۔۔۔ رود کلکتہ۔

ذخیرہ

اس نام کا ایک نیا رسالہ جناب سید ناظر الحسن صاحب ہوش بلگرامی کی زیر ایڈیٹری وملکیت اکتوبر ۱۹۱۵ء سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جس کے اول میں ہز ہائینس نواب میر عثمان علیخاں صاحب بہادر شاہ دکن کا فوٹو دیا گیا ہے۔ کاغذ اور تقطیع نہایت موزوں۔ ادیب اور العصر جیسی سے لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ فی صفحہ دو کالم ہیں۔ علمی اخلاقی مضامین کا ۴۴ صفحات میں قابل دید ذخیرہ ہے۔ حصہ نظم بھی کافی اور دلچسپ ہے قیمت سالانہ بلا امتیاز ۔۔۔ نمونہ کا پرچہ ۲ر انسدون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن سے مل سکتا ہے۔ ملک کو اس رسالہ کی قدر کرنی چاہئے۔

مذہبی ناولوں کا سلسلہ

بابو محمد حسین صاحب کلرک لاہور چھاونی خراسی محلہ نے مذہبی ناولوں کا دلچسپ سلسلہ تصنیف فرمانا شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ کے دو ابتدائی ناول موسومہ خورشید عاقل اور بلبلہ کامل ہمارے پاس بھی بغرض ریویو آئے ہیں بلبلہ کامل میں ایک آریہ کے بعض سوالوں کے جوابات قابلیت کے ساتھ دئے گئے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ خورشید عاقل میں بھی اسی قسم کی بحث ہے۔ یہ دونوں ناول ۲ر کے ٹکٹ بھیجنے پر مصنف صاحب سے پتہ بالا پر مل سکتے ہیں۔ یہ قیمت کچھ زیادہ نہیں ہے۔

عرس کی فلاسفی۔ جس میں عرس کی اصل حقیقت اور اس کے فوائد ونتائج پر بحث ہے۔ چھوٹی تقطیع کے ۱۶ صفحے ہیں قیمت صرف ۔ر ہے

عقد بیوگان کی تحریک۔ اس رسالہ میں نوجوان بیوہ عورتوں کو نکاح ثانی سے روکنے کی خرابیاں دکھلائی گئی ہیں۔ اور نکاح ثانی کی پر زور تحریک کی گئی ہے قیمت صرف ۔ر ہے یہ دونوں رسالے بھی بابو محمد حسین صاحب سے پتہ بالا پر مل سکتے ہیں۔

اقتباسات

شیخ الاسلام ٹرکی کا استعفا

ناظرین کرام کو یاد ہوگا ۲۳ ستمبر کو ایتھنز (پایہ تخت یونان) سے رائٹر ایجنسی کے ذریعہ یہ خبر موصول ہوئی تھی۔ کہ حضرت شیخ الاسلام ٹرکی نے آرمنوں کے قتل سے بیزار ہوکر ... اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے اور پھر ۲ ستمبر کو ذرمن کی ایک خبر میں بیان کیا گیا تھا کہ شیخ الاسلام کا استعفا بہت اہم ہے وہ جنگ جاری رکھنے کے خلاف ہیں۔ قسطنطنیہ کے حاکم شہر نے بھی اسی بنا پر استعفا دیدیا ہے"

ان خبروں سے جناب شیخ الاسلام کا مستعفی ہونا ثابت ہے۔ لیکن اخبار نیر الیسٹ کی ۱ اکتوبر کی اشاعت میں اس کے خاص نامہ نگار ایتھنز کا ایک مراسلہ مرقومہ ۲۰ ستمبر شایع ہوا ہے جس میں یہ الفاظ درج ہیں:

"ترکوں میں باہمی منازعات کی خبریں تو غالباً غلط نہیں ہیں مگر جنگ یہ صحیح ہے کہ شیخ الاسلام مستعفی ہونے کے لئے آمادہ ضرور ہو گئے۔ تاہم وہ ابھی تک اپنے عہدہ پر مامور ہیں"

کیا تماشہ ہے۔ کہ ایتھنز سے ایک خبر ۲ ستمبر کو شایع ہوتی ہے جس میں شیخ الاسلام کے استعفا کی اطلاع دیجاتی ہے اور اس کے ۵ روز بعد ایتھنز ہی سے ایک دوسری خبر شایع ہوتی ہے جس میں شیخ الاسلام کا اپنے عہدہ پر بدستور موجود ہونا بتایا جاتا ہے۔ پھر فرانس سے اسی سابقہ خبر کی تائید ہوتی ہے جس کا ماخذ باغلب وجوہ ایتھنز ہی ہوگا۔

لیکن جس حکومت (یونان) نے دولت برطانیہ کو اپنے طرز عمل سے دو مرتبہ دہوکا دیا ہے اس کے پایہ تخت سے شیخ الاسلام کے متعلق اس قسم کی متضاد اور مغالطہ آمیز خبریں شایع ہوں تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ (وکیل)

ہندو عورتوں کا لباس

ایک آریہ اخبار میں ایک غوریں ہندو مضمون نگار لکھتا ہے۔ کہ "آج کس محب وطن کا دل عورتوں ... بازاری عورتوں کا یکسان لباس دیکھکر پاش پاش نہیں ہوجاتا۔ باریک ساڑھی اور باریک جالی کا دوپٹہ پہنکر جو دکھاوے کا گھونگٹ نکالا جاتا ہے۔ وہ کیسا مضحکہ خیز اور بناوٹی ہے۔ وہ عورتیں گھر کا کام خاک کرسکتی ہیں جنہیں ہروقت اپنی قیمتی ساڑی پر دھبہ لگ جانے کا خوف رہتا ہو جو ہروقت انگریزی فیشن کی قمیص کو سنوارنے میں لگی رہتی ہیں یہ عورتیں اور وہ بھی غریب گھروں ایک دوکاندار کے گھر میں، ایک تھوڑی تنخواہ والے کلرک کے گھر میں کیسے گذارا کرسکتی ہیں۔ جو دس دس روپیہ کا بوٹ یا چھ چھ روپیہ کا بمبئی کا بنا ہوا پارسی فیشن کا سلیپر جن دیویوں کے نزدیک چمڑے کا چھونا پاپ سمجھا جاتا تھا۔ وہ ... ڈپٹی یا وکیل صاحب کی بیوی کو دکھلانے کے لئے پہنے ... ہیں "

میرے خیال میں ہندوستان کے تمام ہندوؤں کو ہندو عورتوں کے لباس کے سوال کو ... حل کرنا چاہئے۔ اور اس کے متعلق ایک کانفرنس کرلی چاہئے لباس کا سوال جاتی کی عزت کیرکٹر اور اتحاد کا سوال ہے۔ اپنی بہتری کے لئے ... کے لئے اپنے آپ کو ایک جاتی ثابت کرنے کے لئے ہمیں اپنا لباس مقرر کرنا چاہئے۔ اور وہ سیدھا سادھا اور ہماری عادات، افعال، آب و ہوا اور مادی حالت وطن کے مطابق ہونا چاہئے"

ہندو یونیورسٹی

شنبہ کی رات کو ہندو یونیورسٹی سوسائٹی کا ایک عام جلسہ الہ آباد میں منعقد ہوا۔ صدر جلسہ مہاراجہ دربھنگہ دنارام بنائے گئے تھے۔ جلسہ میں ہندوستان کے مقتدر اصحاب بھی موجود تھے جس وقت حساب پیش کیا گیا۔ اور ۲۵ لاکھ کی رقم کا گوشوارہ جو انڈر سکرٹری نے ہندو یونیورسٹی کے لئے بنایا تھا پیش کیا۔ اس وقت ایک کمیٹی اس غرض کے لئے قائم ہوئی کہ یونیورسٹی میں تعلیمی معاملات کس طرح پیش ہونگے کمیٹی مذکور کے ممبر ڈاکٹر سندر لال، رائے جی این چکراورتی بہادر۔ بابو بھگوان داس پنڈت مدن موہن مالوی۔ اور مسٹر مرت رام مقرر ہوئے ہیں۔ پانچ لاکھ کی رقم اس کام کے لئے منظور کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ باقی تین لاکھ مشرقی حدود اور عمارات بنانے کے لئے صرف کی جائیگی۔ دس ہزار روپیہ کی رقم کمیٹی کے اخراجات کے لئے منظور کی گئی ہے۔ دو کمیٹیاں اور بنائی گئی ہیں جو اپنا کام ۱۰ نومبر سے شروع کرینگی۔ اس کے ساتھ ہی یونیورسٹی کا سنگ بنیاد ... فروری ۱۹۱۶ء کو ہز ایکسلنسی اپنے دست مبارک سے رکھیں گے۔ چونکہ یہ روز ہندوؤں کے نزدیک زیادہ مقدس ہے۔ اس لئے اب قطعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسلنسی وائسرائے سابقہ تاریخ یعنی ۴ فروری کو بدلینگے

جامع مسجد دہلی کی رپورٹ

ممبران منتظم کمیٹی جامع مسجد دہلی نے جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ سے آخر ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک چار سال سات ماہ کی رپورٹ اندنوں شایع کی ہے قبل ازیں دو سال حساب آمد و خرچ کی رپورٹ نہایت جمادی الاول ۱۳۳۰ھ چھاپی گئی تھی اتنے سالوں کا یکجا حساب شایع کرنا موزوں نہیں معلوم ہوتا۔ خوشی کی بات ہے کہ آیندہ مجلس منتظمہ نے سالانہ حسابات مع بجٹ سال آیندہ عین وقت پر شایع کرنے کا ارادہ کیا ہے پہلے سات ماہ میں دو ہزار پانچسو چھبیس روپے آمدنی اور (۲۲۴۱) روپے خرچ ہوا۔ دوسرے سال (۲۳۲۹) روپے آمدنی اور (۵۸۶۴) روپے خرچ ہوا تیسرے چوتھے اور پانچویں سالوں کی آمدنی علی الترتیب (۱۳۶۸۱) (۱۵۳۰۷) اور (۸۲۱۰) اور خرچ بترتیب (۳۹۸۱۰) (۵۴۴۰) اور (۲۶۴۳۷) روپے تھا۔ یکم جمادی الاول ۱۳۲۸ھ کا بقایا (۹۲۲۴) روپے بتایا گیا ہے پس کل آمدنی (۶۳۴۰۰) اور کل خرچ (۵۶۱۹۰) روپے ہوا۔ اور سات ہزار دوسو دس روپے پس انداز ہوئے ۱۳۲۹ھ میں اضافہ آمدنی کی وجہ دربار دہلی پر مسجد کے تینوں اطراف کی سیڑھیوں اور پاسوں کی زاید بابت بقدر سولہ ہزار چھ سو روپیہ کے تھی اور ۱۳۳۰ھ میں ۳۳ ہزار کی جائداد خریدنے سے زیادہ خرچ ہوا۔

بغداد کی طرف برطانوی فوج کی پیشقدمی

یکم اکتوبر کے ڈیلی میل میں مسٹر لوٹ فریزر لکھتے ہیں:

کل ہم نے یہ تعجب انگیز خبر سنی کہ ہندوستانی اور برطانوی فوج بغداد سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے۔ اگر ہماری فوج اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئی، تو وہ اس جنگ کی تاریخ میں ایک بے نظیر کارنامہ ہوگا، یہ فوج خلیج فارس سے ارض نوح اور ارض روم میں ۴۰۰ میل کا سفر طے کرلینے کے بعد اس شہر کو لینے کے لئے بڑھ رہی ہے جس کو ابھی تک "ترک عظیم الشان شہر" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کارنامے سے زیادہ جنگ یورپ کا کوئی واقعہ دلچسپ نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر اتحادی بیت المقدس فتح کرلیں تو وہ شاید اس واقعہ سے زیادہ اہم سمجھا جاسکیگا۔

وہ مہم جو اس قدر ترقی کرچکی ہے گذشتہ نومبر میں بہت معمولی طور پر شروع ہوئی تھی یعنی خلیج فارس سے تھوڑی سی فوج نے شط العرب پر دھاوا کیا تھا۔ صرف ایک اہم لڑائی کے بعد یہ فوج بصرہ پہنچ گئی جو سمندر سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور شاید ایشیا کا سب سے بڑا بندرگاہ سمجھا جاتا ہے۔

جاپان کا نیا جنگی جہاز۔ ٹوکیو ۴ نومبر جاپان نے فیوسو درجہ کا ایک نیا جنگی جہاز سمندر میں ڈالا ہے۔

ہندوستان کی سابق سپہ سالار کی چٹھی

ذیل میں ہم سرا و مور کریسے سابق سپہ سالار افواج ہند کی ایک چٹھی کا ترجمہ درج کرتے ہیں جو ٹائمز میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس کا اقتباس ریوٹر اپنی برقی خبروں میں دے چکا ہے۔

"آپ نے آج کے لیڈر میں معرکہ گیلی پولی کے متعلق ایک اہم پہلو یعنی ترکی فوج کی جنگی قابلیت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ کیا حملہ کرنے سے پہلے کبھی اس بات کا خیال کیا گیا تھا؟ گذشتہ ڈیڑھ سو سال سے جسقدر لڑائیاں ترک لڑے ہیں ان میں مجھے ایک بھی ایسی مثال یاد نہیں پڑتی جس میں ان جفاکش جنگجو سپاہیوں کو قلعوں اور موریچوں کے پیچھے حملہ وہ خندقیں ہوں کبھی شکست نصیب ہوئی ہو بجز اس صورت کے کہ یا تو ان پر بہت سخت حملہ کیا جائے اور یا وہ فاقہ کشی میں مبتلا ہوں گیلی پولی میں جگہ کی قلت کے باعث کامیابی کے ساتھ سخت حملہ ممکن ہے جب تک کہ ترکوں کے پاس کافی رسد اور ایشیائی ساحل موجود ہے انہیں بھوکا سے مارنا ناممکن ہے"

"آپ پھر پوچھتے ہیں کہ کیا ان واقعات سے مصر اور ہندوستان کو پوری طور پر باخبر رکھا گیا ہے جو ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کی نسبت تو میں رائے دے سکتا ہوں جہاں میں ۱۹۰۹ء سے مارچ ۱۹۱۴ء تک کمانڈر انچیف رہا۔ ہندوستان کو بغداد ریلوے کی پوری خبر تھی لیکن خلیج فارس اور ایران جرمنوں کی کارروائیوں اور انکی سازشوں کا پورا علم نہ تھا ہم میں بہت سے آدمیوں کا شبہ یقین کے درجہ تک پہنچ گیا تھا کہ جرمنوں کی سازشوں کا سلسلہ ہندوستان میں جاری ہے جہاں جرمنی کے مدبر اپنے ملک کے حقوق اور اغراض کی نیابت کرنے تھے۔ پرنس ہنری آف ولیس ان کا سرگروہ تھا جرمن پادری اور جرمن بینڈ ماسٹر اپنے کام میں مصروف تھے۔ جرمن بینڈ ماسٹر ہندوستانی رجمنٹوں کے انچارج تھے۔ خود وائسرائے کے انگریزی بینڈ کا بینڈ ماسٹر جرمن تھا۔ مجھے امید ہے کہ اب یہ سب نظر بند ہوں گے لیکن مجھ اس بات کا قوی شبہ ہے کہ بعض جرمن ابھی تک آزاد پھر رہے ہیں۔ اس مسلم سے کیا فائدہ اٹھایا گیا؟ ہندوستان پہنچنے اور وہاں سے روانہ ہونے کے دوران میں میرا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ مجھے فوجی اخراجات میں تخفیف کے لئے بار بار بلایا جاتا تھا جب ۱۹۱۱ء میں شہنشاہ جرمنی نے جرمنی کی بحری اور فوجی قوت میں اضافہ کرنے کا اعلان کیا جس کے مدعا کا سمجھنا مشکل نہ تھا تو مجھ سے صاف طور پر کہا گیا کہ میں دیسی فوج کی تعداد میں خاص تخفیف کے لئے تجاویز پیش کروں۔ اور یہی وقت تھا جبکہ گورنمنٹ ہند نے تعلیمی اغراض کے لئے جرمن پادریوں کو گرانٹ دیئے اور نئے شہروں کی تعمیر اور دیگر فضول اخراجات پر روپیہ صرف کیا۔ بہت سی تکلیف اور تضیع اوقات کے بعد ہم نے ان فوجوں کی روانگی کا انتظام کیا جو میدان جنگ میں بھیجی جا چکی ہے۔ اگر ہم یہ انتظام نہ کرتے تو فوج کے بھیجنے میں زیادہ دیر لگ جاتی۔ جنگ میں وقت نہایت قیمتی چیز ہے گورنمنٹ ہند سے مراد وائسرائے ہے۔ کیونکہ اس کی انتظامی کونسل کو بجز مشورہ دینے کے کوئی اختیار نہیں۔ اس لئے اگر یہ مقصود ہو کہ جو اطلاع گورنمنٹ ہند کو بھیجی جائے وہ کارگر ہو تو اسے ہدایات کی شکل میں بھیجنا چاہیے جب سے قیصر جرمنی تخت پر بیٹھا ہے۔ اس کے تمام اقوال اور افعال سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اپنے آپکو ایک فاتح سمجھتا رہا۔ اور اسی حیثیت سے اس نے کام کیا کہ اسکندر سے نپولین تک تمام فاتحوں نے دیکھ لیا ہے کہ دنیا کی کنجیاں ایشیائے کوچک اور مصر میں ہیں۔ ایسی حالت میں ظاہر تھا کہ جرمن سازشوں سے کیا مراد ہے۔ کم از کم یہ حقیقت تمام سپاہیوں پر عیاں تھی۔" (ترجمان)

قیصر کا پروگرام پہلے بغداد پھر مصر

روزانہ معاصر ترجمان کلکتہ ولایتی ڈاک کے عنوان سے حسب ذیل رقمطراز ہے:

لندن ۱۴۔ اکتوبر۔ بلقان میں معاملات نے ایک نیا رنگ اختیار کیا ہے بلغراد پر جرمن قابض ہو گئے ہیں بلغاریہ نے اتحادیوں سے غداری کی ہے اور جرمنی کے سرکاری اخبارات نے صاف اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ قیصر کا جدید مقصد بغداد ہے۔ اس کے بعد وہ مصر اور مشرق کا رخ کریگا۔ ان تمام باتوں نے بیج اور انٹورپ کی تسخیر سے بھی زیادہ انگلستان کی پبلک میں بےچینی پیدا کر دی ہے ایتھنز کے برطانوی سفیر سر فرانسس ایلیٹ نے بلغاریہ کی غدارانہ جنس کی قیمت کا معلوم کر دیا ہے۔ جرمنی کی امداد کے معاوضہ میں بلغاریہ کو جو علاقہ ملیگا۔ اس کے متعلق ۱۷ جولائی گذشتہ کو صوفیہ میں ایک خاص قرار داد ہوئی ہے اور اور پرنس ہوہنلوہے نیابت صوفیہ کے دوران میں جرمنی کی طرف سے اس معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ بلغاریہ کو سرویہ اور یونانی افواج کے خلاف فوج کشی کے صلہ میں حسب ذیل علاقے دئے جائینگے: تمام البانیا۔ سرویہ میں ہر ز ذنگ مقدونوی علاقہ جس میں مناستر چیوٹی اور دوتران کے اضلاع شامل ہیں۔ یونان کا تمام مقبوضہ مقدونوی علاقہ سالونیکا، ذراما، قوالہ، فلورنیا، کستوریا۔ برلن کے اخبار تیغ بلاٹ نے جرمنی کے مقاصد کی حسب ذیل الفاظ میں تشریح کی ہے: "ہماری پبلک ایک عرصہ سے اس غلط خیال میں مبتلا ہے کہ جنگ کا فیصلہ کیلے میں ہوگا۔ ہر جرمن حب وطن کے درجہ سے گرا ہوا خیال کیا جاتا ہے جس کی رائے میں کیلے کی تسخیر جرمنی کے لئے ناممکن ہے۔ حالات بدل گئے ہیں کیونکہ ہمیں وقت پر علوم ہو گیا ہے کہ ہمارا المغربی دشمن (انگلستان سے مراد ہے) یورپ کی دوسری جانب زیادہ زخمی کیا جا سکتا ہے۔ اب ہم اس سیدھے راستہ پر ہیں جو قسطنطنیہ کی طرف جاتا ہے۔ کیا جرمنی، آسٹریا، ترکی اور بلغاریہ جیسی فوجی طاقتوں کو انگلستان اور اس کے اہلکن نوکر داکی سے فرمانبردار بنا سکتے ہیں محض اس لئے کہ انگلستان عارضی طور پر سمندر کا مالک ہے دردہ دانیال اور ڈینوب کے درمیان اس سوال کا بھی جلد فیصلہ ہو جائیگا۔ ہر شخص یاد رکھے کہ درہ دانیال کے پیچھے مصر ہے۔ اگر انگلستان لڑائی کی انتہا تک پہنچنا چاہتا ہے تو اسے لڑنا پڑیگا۔ جرمنی اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ وہ روس کو شکست نہیں دے سکتا۔ وہ پیرس یا رود بار انگلستان میں اپنا راستہ نہیں نکال سکتا۔ اس لئے وہ ایشیائے کوچک میں اس سلطنت کے لئے راستہ نکالنے پر تلا ہوا ہے جس کے خواب وہ سالہا سال سے دیکھ رہا ہے۔ اگر وہ اپنے اس مقصد میں ناکامیاب رہا تو جنگ کا جلد خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اگر وہ کامیاب ہو گیا تو پھر لڑائی کا سلسلہ کئی سال تک جاری رہیگا۔ اس بارہ میں ہمبرگ کے اخبار فریمڈن بلاٹ نے زیادہ صاف گوئی سے کام لیا ہے وہ کہتا ہے:

"جو گولے ڈینوب کے پار پھینکے گئے ہیں وہ اس عالمگیر جنگ کے نہایت اہم اور شاید سب سے آخری باب کی تمہید ہیں۔ درحقیقت سرویا کی قسمت کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ بازی اس سے زیادہ کی لگائی گئی ہے۔ یہ بلقان اور دردانیال کا معاملہ ہے۔ یہ قیصر اور عالمگیر جنگ کا آخری فیصلہ ہے۔"

(انا سٹیٹمین)

ٹرنسوال میں ہندوستانی مسلمانوں کی کانگرس

ٹرنسوال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ہندوستانی مسلمانوں نے حال ہی میں بمقام جوہانسبرگ ایک عام جلسہ منعقد کر کے "ٹرنسوال انڈین محمڈن کانگرس" کے نام سے ایک کانفرنس کی بنیاد ڈالی ہے جس کا مقصد یہ ہوگا کہ ہندوستانی مسلمانان مقیم ٹرنسوال کے مذہبی تمدنی اور سیاسی فلاح و بہبود کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔

کارخانہ آہن و فولاد ٹاٹا کی رپورٹ

ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل لمیٹڈ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ سال مختتمہ ۳۰ جون کے دوران اس کمپنی کو ۸۴،۳۰،۰۰۰ روپیہ خالص منافع ہوا۔ ڈائرکٹران کمپنی نے معمولی حصوں کے لئے ۰ فیصدی اور ترجیحی حصوں کے لئے ۶ فیصدی منافع کی سفارش کی ہے۔

اس رپورٹ میں کارخانہ کو وسعت دینے کے عظیم پروگرام کی تفصیلی کیفیت قلمبند کرنے کے بعد لکھا ہے کہ بھٹیوں کے شعبہ میں جس قدر جرمن کاریگر ملازم تھے ان میں سے نصف ماہ اکتوبر ۱۴ء میں اور باقی ماندہ ماہ دسمبر میں واپس بھیج دیئے گئے۔ جس کی وجہ سے قریباً تمام عملہ از سر نو بھرتی کرنا پڑا۔ اور دیسی کاریگروں کے حالات موجودہ سے غیر مانوس ہونے کی وجہ سے چند ماہ تک کام حسب دلخواہ کی سابقہ رفتار قائم نہ رہ سکی۔ چنانچہ اس کے بعد معتد بہ ترقی ہو گئی ہے اور عمدگی کے لحاظ سے کارخانہ نہایت قابل اطمینان خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ (زمیندار)

خلیج فارس کی کامیاب مہم

خلیج فارس کی مہم میں برطانوی فوج کو جو کامیابیاں ہوئی ہیں۔ وہ ہرگز نظر انداز نہیں کی جا سکتی ہیں بحیثیت مجموعی اگر دیکھا جائے تو برطانوی فوج نے شط العرب سے بصرہ تک بہت ہی قلیل عرصہ میں قبضہ کر لیا۔ اہل بصیرت کے لئے یہ نظارہ ایک عجیب نظارہ ہوگا جب اُسی بندرگاہ میں جہاں سے قرون اولیٰ میں عربوں کی بادبانی کشتیاں تجارت، سیاحی اور ملک گیری کے لئے روانہ ہوا کرتی تھیں۔ برطانوی جہازوں نے لنگر ڈالے ہوں گے۔ بصرہ پر جو سمندر سے ۷۰ میل ہے قابض ہو جانے کے بعد برطانوی فوج ۵۰ میل اور آگے بڑھ کر دریائے قرنا تک پہنچی۔ اس کے بعد سے یہ مہم برابر ترقی کرتی رہی ہے اور تازہ خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی فوج بغداد کو بخط مستقیم کم و بیش ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن دریا کے راستہ سے ۵۰۰ میل ہے۔ مگر موجودہ مورچوں سے آگے بڑھنے کا قصد کیا گیا تو غالباً پانی کے آسانی لینے کے خیال سے دریا کا راستہ اختیار کیا جائیگا۔ اور اس طرح بغداد پہنچنے کے لئے برطانوی فوج کو دو سو میل کا سفر کرنا ہے جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے بغداد دنیا کے تاریخی مقامات میں سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والا شہر ہے۔ عربوں کے عروج کا سرچشمہ بغداد ہی تھا۔ اس سے علم و عمل کے جو دریا بہتے تھے انہوں نے یورپ کے میدان کو سیراب کر دیا تھا۔ آج جس قطعہ زمین پر برطانوی فوج کامیابی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اُس کی خاک کا ایک ایک ذرہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔

بہت سی تاریخی اور غیر تاریخی روایات اس حصہ ملک سے وابستہ ہیں۔ حضرت آدم کا سب سے پہلے یہاں قدم رکھنا۔ نوحؑ کی کشتی کا طوفان کے بعد یہیں ٹھہرنا۔ سندباد کے افسانے۔ ہارون رشید کی عظمت و صولت کے قصے۔ عربی تہذیب کے کارنامے غرضیکہ اس ملک میں قدم قدم پر تاریخ کے صفحے لکھے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ برطانوی فوج نے شاید اس سے زیادہ تاریخی اہمیت رکھنے والے ملک میں کبھی پہلے قدم نہ رکھا ہوگا۔ (ترجمان)

مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن

فونڈیشن کمیٹی نے منجملہ پچاس ممبران مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کے انتخاب کا حق مسلمانان دہلی کو عطا کیا تھا۔ اس کی بابت حاجی عبد الرزاق صاحب سکرٹری مسلم یونیورسٹی فنڈ دہلی نے مطلع فرمایا ہے کہ اس ممبر کے انتخاب کے واسطے ۲۴ اکتوبر ۱۵ء کو ایک جلسہ مسلمانان دہلی بنا بر شرکت ڈیپوٹیشن مذکور ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری کا انتخاب کہ متفقہ طور سے عمل میں آیا۔

۲۸ اکتوبر ۱۵ء — خاکسار محمد اسحاق خان عفی عنہ آنریری سکرٹری مسلم یونیورسٹی

حضور وائسرائے کی کونسل کا جدید تعلیمی ممبر

آنریبل سر شنکران نائر جو مدراس ہائیکورٹ کے جج تھے کونسل حضور وائسرائے کے تعلیمی ممبر مقرر ہوئے ہیں اور آپ نے یکم نومبر کو اپنے عہدہ کا چارج دہلی میں سلامی کی توپوں کے ساتھ لے لیا۔ جس پر ہم تمام قوم کی جانب سے ان کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہ امپیریل کونسل کے تیسرے اور سیغہ تعلیمات کے پہلے ہندوستانی ممبر ہیں۔ اور ممدوح کی مسلمہ قابلیت جس کی بنا پر آپ کا انتخاب ہوا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے اپنے انتخاب کے بعد وقتاً فوقتاً مختلف مواقع پر فرمایا ہے اُس کے اعتبار پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ توقعات ضرور پوری ہوں گی جو اُن سے وابستہ کی گئی ہیں۔ اور ملک کی حقیقی تعلیمی ضرورتوں کو آپ کی ذات سے کافی امداد حاصل ہوگی۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ)

مسلم لیگ کا آیندہ اجلاس

پونا میں تحریک ہوئی ہے کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ختم ہونے کے ایام کرسمس میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس منعقد کرنے کا بھی انتظام کیا جائے۔ مگر یہ تجویز اس صورت میں قابل عمل سمجھی جائیگی کہ ۱۰ نومبر کو لکھنؤ میں مسلم لیگ کا جو جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ اُس میں اس بات کا فیصلہ ہو جائے۔ کہ امسال بمبئی میں جلسہ کا انعقاد نہ ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ احاطہ بمبئی کی مسلم لیگ کے معاملات آجکل خاص غور و توجہ کے محتاج ہیں۔ اس لیگ نے ۱۹۱۲ء میں ۲۰ ہزار روپیہ کے فنڈ سے کام شروع کیا۔ اور معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تمام روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اور نئی آمدنی بھی گھٹ گئی ہے۔ روپیہ کی ضرورت کی وجہ سے لیگ کا اخبار دی مسلم بھی بند ہو گیا ہے۔ اور ۱۹۱۳ء کے بعد لیگ کے نئے عہدہ داروں کا بھی کوئی انتخاب عمل میں نہیں آیا۔ ان تمام امور پر غور کرنے کی غرض سے تجویز کی گئی ہے کہ احاطہ بمبئی کی مسلم لیگ کا خاص اجلاس منعقد کیا جائے۔ اور اسی غرض سے پونا میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔

حال ہی میں اس مسئلہ پر ایک انگریزی اخبار کے قائم مقام نے مسٹر زین الدین بیرسٹر۔ آنریری جائنٹ سکرٹری مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن جنوبی ہند سے گفتگو کی تو ممبر موصوف نے کہا کہ مسلم لیگ اور مسلم یونیورسٹی کے متعلق جو واقعات حال میں رونما ہوئے ہیں اُن سے پبلک کا دل سخت مضطرب ہو رہا ہے۔ جب ہندوستان کے اکثر صوبے انعقاد جلسہ کے خواہاں ہیں اور علاوہ ازیں گذشتہ دو سال سے لیگ کا کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ تو یہ ضروری ہے کہ لیگ امسال ضرور اپنا اجلاس منعقد کرے۔ اور اگر بمبئی میں مخالفت کی توقع ہے تو کسی اور ضروری مرکز میں اس مقصد کو تکمیل تک پہنچائے۔ جبکہ نیشنل کانگریس باوجود طوفان جنگ کے تدبر و قابلیت کے مختلف مسائل پر کھلم کھلا غور و خوض کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمان ایسا نہ کر سکیں اور اپنے اجلاس میں ان بحث طلب امور کے زیر بحث لانے سے اجتناب کر سکیں جن سے گورنمنٹ کی تشویش میں اضافہ ہونا ممکن ہے۔

لیگ کا التوائے اجلاس یا عدم تحریک موجودہ وقت میں شدید غلط فہمیاں پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ اس لئے ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ اپنے خیالات و جذبات آزادی اور دلیری کے ساتھ ظاہر کرکے غلط فہمیوں کے امکان کو مٹا دیں خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ گورنمنٹ لیگ اور کانگریس دونوں کی مستقل اور پختہ رائیں سننے کی قدرتاً خواہشمند ہے تو ہمارے لئے آزادانہ اظہار رائے از بس ضروری ہے۔

بعینہ اسی قسم کے خیالات ہم بارہا ان کالموں میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اور ہمیں ان خیالات کی موجودگی میں تعجب ہوگا۔ اگر لیگ کا جلسہ امسال بھی ملتوی کر دیا جائے۔ (وکیل)

اشاعت و تبلیغ اسلام

(۱۰)

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خان صاحب بھوگانوی)

آتے ہی اپنے قبیلہ کے لوگوں کو پکار کر کہا۔ اے بنی عبد الاشہل تم لوگوں کی میرے بارے میں کیا رائے ہے۔ سب نے کہا تم ہمارے سردار ہو تمہاری رائے تمہاری تلاش بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہے۔ سعد بولا سنو خواہ کوئی مرد ہو یا عورت میں اس سے بات کرنا حرام سمجھتا ہوں جب تک کہ وہ خدا اور رسول پر ایمان نہ لائے۔ اس کہنے کا یہ اثر ہوا کہ تمام قبیلہ ایک دن میں مسلمان ہو ا۔ بنی عبد الاشہل میں شام تک کوئی عورت کوئی مرد اسلام سے خالی نہ رہا۔

مصعب کی تعلیم سے اسلام کا چرچا اسی طرح انصار کے تمام قبیلوں میں پھیل گیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے سال ۱۳ نبوت کو ۷۳ مرد۔ ۲ عورتیں یثرب کے قافلہ میں ملکر مکہ آئے۔ اُن کو یثرب کے اہل ایمان نے اس لئے بھیجا تھا کہ رسول اللہ صلعم کو اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیں اور نبی سے منظوری حاصل کریں۔ یہ راستبازوں کا گروہ اُسی متبرک مقام پر جہاں دو سال سے اہل شہر یثرب کے مشتاق حاضر ہوا کرتے تھے۔ رات کی تاریکی میں پہنچ گیا۔ اور خدا کا برگزیدہ رسول بھی اپنے چچا عباس کو ساتھ لئے ہوئے وہاں جا پہنچا۔

حضرت عباس نے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) اس وقت ایک بات کام کی کہی۔ انہوں نے کہا لوگو تمہیں معلوم ہے کہ قریش مکہ محمدؐ کے جانی دشمن ہیں اگر تم ایسے کوئی عہد و اقرار کرنے لگے ہو تو پہلے سمجھ لینا۔ کہ یہ ایک نازک اور مشکل کام ہے۔ محمدؐ سے عہد و پیمان کرنا سرخ و سیاہ لڑائیوں کو دعوت دینا ہے۔ جو کچھ کرو سوچ سمجھ کر کرو ورنہ بہتر ہے کہ کچھ بھی نہ کرو۔

ان راستبازوں نے عباس کو کچھ بھی جواب نہ دیا ہاں رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ حضور کچھ ارشاد فرماویں۔

رسول اللہ صلعم نے اُن کو خدا کا کلام اور خدا کا پیغام جو انسان کے لئے ہے پڑھ کر سنایا جس کے سننے سے وہ ایمان و ایقان کے نور سے بھرپور ہوگئے۔ اب لوگوں نے عرض کی کہ خدا کا نبی ہمارے شہر میں چلکر بسے تاکہ ہمیں پورا پورا فیض حاصل ہوسکے۔

نبی صلعم نے فرمایا۔

(۱) کیا تم دین حق کی اشاعت میں میری پوری پوری مدد کروگے۔

(۲) اور جب میں تمہارے شہر میں چل بسوں۔ کیا تم میری اور میرے ساتھیوں کی جماعت اپنے اہل و عیال کی مانند کروگے۔

(۳) ایمان والوں نے پوچھا ایسا کرنے کا ہم کو کیا معاوضہ ملیگا۔

(۴) نبی صلعم نے فرمایا بہشت (جو نعمات اور خوشنودی خدا کا محل ہے)

(۵) ایمان والوں نے عرض کیا اے خدا کے رسول یہ تو ہماری تسلی فرما دیجئے کہ حضور ہم کو کبھی چھوڑ دینگے تو نہیں۔

نبی صلعم نے فرمایا نہیں میرا جینا میرا مرنا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس آخری فقرہ کا سننا تھا کہ عاشقان صداقت شیدایان رسول صلعم عجیب سرور و نشاط کے ساتھ جان نثاری کی بیعت کرنے لگے۔ براء بن معرور وہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اس شب سب سے پہلے بیعت کی تھی۔

ایک شیطان نے پہاڑ کی چوٹی سے یہ نظارہ دیکھا اور چیخ کر اہل مکہ کو پکار کر کہا۔ لوگو آؤ دیکھو کہ محمدؐ اور اُس کے فرقہ کے لوگ تم سے لڑائی کے مشورہ کر رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس آواز کی پرواہ نہ کرو عباس بن عبادہ نے کہا اگر حضور کی اجازت ہو تو ہم کل ہی مکہ والوں کو اپنی تلوار کے جوہر دکھا دیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں مجھے جنگ کی اجازت نہیں۔ اس کے بعد نبی صلعم نے ان میں ۱۲ شخصوں کا انتخاب کیا اور ان کا نام نقیب رکھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جسطرح عیسیٰ بن مریم نے اپنے لئے ۱۲ شخصوں کو چن لیا تھا اسی طرح میں تمہیں انتخاب کرتا ہوں تاکہ تم جا کر اہل یثرب میں دین کی اشاعت کرو، مکہ والوں میں میں خود یہ کام کرونگا۔

پہلے اسلامی نقیبوں کے نام

قبیلہ خزرج کے نو۔ سعد بن زرارہ۔ رافع بن مالک۔ عبادہ بن صامت یہ تینوں عقبیٰ اولیٰ میں بھی تھے۔ سعد بن ربیع۔ ثعلبہ بن کعب۔ عبد اللہ بن رواحہ براء بن معرور۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرام۔ سعد بن عبادہ قبیلہ اوس کے تین۔ اسید بن حضیر۔ سعد بن خیثمہ۔ رفاعہ بن المنذر۔

قریش کو دن نکلنے کے بعد کچھ بھنک سی معلوم ہوئی وہ اہل یثرب کی تلاش میں نکلے۔ لیکن اُن کا قافلہ صبح ہی روانہ ہوچکا تھا۔ قریش نے سعد بن عبادہ اور منذر بن عمرو کو وہاں پایا۔ منذر تو بھاگ گیا اور اُن کے ہاتھ نہ آیا۔ مگر سعد بن عبادہ کو انہوں نے پکڑ لیا اس کی سواری کے اونٹ کا تنگ کھولکر اس کی مشکیں باندھ دیں۔ مکہ میں لاکے انہیں مارتے اور اس کے سر کے لمبے لمبے بالوں کو کھینچتے تھے۔ یہ سعد بن عبادہ وہی ہیں جن کو نبی صلعم نے اُن بارہ شخصوں میں سے ایک نقیب ٹھہرایا تھا۔ اُنکا اپنا بیان ہے کہ جب قریش اُنہیں زدوکوب کررہے تھے تو ایک سرخ و سفید شیریں شمائل شخص اُنہیں اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس قوم میں کسی شخص سے مجھے بھلائی پہنچ سکتی ہے تو وہ یہی ہوگا۔ جب وہ میرے پاس آگیا تو اس نے بہت زور سے میرے منہ پر طمانچہ لگایا۔ اس وقت مجھے یقین آگیا کہ ان میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس سے امید خیر کی جاسکے۔ اتنے میں اور شخص آیا۔ اُس نے میرے حال پر ترس کھا کر کہا کیا قریش کے کسی شخص کے ساتھ تجھے حق ہمسائیگیت حاصل نہیں۔ اور کسی سے بھی تیرا عہد و پیمان نہیں۔ میں نے کہا ہاں جبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ جو عبد مناف کے پوتے ہیں وہ تجارت کے لئے ہمارے یہاں جاتے ہیں۔ اور میں نے بارہا اُن کی حفاظت کی ہے اس نے کہا پھر اُن دونوں نام کی دہائی دے اور اپنے تعلقات کا اعلان کرتا جا میں نے ایسا ہی کیا پھر وہی شخص ان دونوں کے پاس پہنچا اور انہیں بتلایا کہ خزرج کا ایک آدمی پٹ رہا ہے اور وہ تمہارا نام لے لیکر تمہیں پکار رہا ہے۔ ان دونوں نے پوچھا وہ کون ہے اس نے بتلایا سعد بن عبادہ وہ بولے ہاں اُس کا ہم پر احسان بھی ہے۔ اُنہوں نے آکر سعد بن عبادہ کو چھڑا دیا۔ اور یہ ثابت قدم شخص یثرب کو سدھار گیا۔

اخلاق نبی

[illegible]

(از قلم جناب مولوی حکیم محمد عرف ظریف احمد صاحب ... [illegible])

جس سال ابرہہ یمن کا حاکم ہاتھیوں کا لشکر لیکر چڑھ آیا کہ خانہ کعبہ اٹھا لے جائے اور اپنا شہر زیارت گاہ خلق بنائے آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب اپنی قوم کو لیکر پہاڑ پر چلے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں سورہ الم تر کیف میں ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ نے حفاظت کی ... [illegible] ... دریا سے ابابیلیں اڑیں جن کے دونوں پنجوں میں دو کنکریاں اور ایک چونچ میں ... [illegible] ... اور اس بنا پر حضرت عبدالمطلب کی عظمت ... [illegible] ... ظاہر ہوگئی۔ اسی سال حضور حضرت آمنہ کے گھر ... [illegible] ... تشریف لائے ... آپ کے پدر بزرگوار حضرت عبداللہ نے انتقال فرمایا اور حضور کی والدہ ... [illegible] ... وفات فرمائی اس وقت عمر ... [illegible]

[illegible]

حضرت خدیجۃ الکبریٰ ... [illegible] ... نکاح ہوا ... خلوت کی طرف ... [illegible] ... غار حرا میں جا جا کر ... [illegible] ... چالیس برس کے سن ... [illegible] ... جبرئیل ... [illegible]

[illegible]

... حضرت جعفر طیار ... [illegible] ... قریش نے سفیر ... [illegible] ... بادشاہ عیسائی ... [illegible] ... حضرت جعفر نے اسلام کی خوبیاں اور حضور کے اخلاق حمیدہ ... [illegible] ... مشتاق ہوگیا۔ اور حضرت جعفر سے نجاشی نے قرآن شریف سننے کی استدعا کی حضرت جعفر نے سورۂ مریم ... [illegible] ... اس پر ... [illegible] قدر رقت طاری ہوئی کہ ... [illegible]

غزل

ہماری آنکھ سے ان کو حجاب کیا ہوگا … نقاب رخ آفتاب کیا ہوگا

ادا سمجھ کے وہ آنچل کو منہ چھپاتے ہیں … حجاب ہے جو یہی تو حجاب کیا ہوگا

جواب کیا تری شوخی کا دل کی بیتابی … اب اور اس سے سوا اضطراب کیا ہوگا

کسی حساب میں ٹھہری نہ زندگی اپنی … بروز حشر ہمارا حساب کیا ہوگا

نہ کوئی ٹھکانہ دشت میں صفدر … تری طرح کوئی خانہ خراب کیا ہوگا

ایک دلچسپ ڈراما

جس کا کچھ حصہ رسالہ ادیب الہ آباد میں شائع ہوکر خلعت قبولیت حاصل کرچکا ہے ۲ کے ٹکٹ بھیجکر منیجر اخبار مدینہ بجنور سے طلب فرمائیے

سوز پروانہ

سر تا پا پروانہ ہے اک شعلۂ جوش جنوں … اس کے دل میں کیا ہے جلنے کیلئے اک قطرۂ خوں

اس کی ہستی پر متاع صد طلسمات و فسوں … پھونک دے خرمن یہ جس پر وہ آتش درو

اس کے بال و پر ہیں مثل شمع جلنے کیلئے

اور کلیجہ اس کا شعلوں سے کھیلنے کیلئے

شعلہ زن ہے اس کے دل میں الفت پنہاں کی آگ … اور کیا ہے آگ کو اس قالب خاکی سے لاگ

جیسے شوہر کی چتا پر اسکی دلہن کا سہاگ … جل بجھے جس طرح ققنس چھیڑ کر دیپک کا راگ

عشق جل بجھتا ہے خود سارا زمانہ پھونک کے

خاک ہو جاتی ہے بلبل آشیانہ پھونک کے

بھولنا اپنے کو صورت پر کسی کی یاد کی … یعنی معراج بھی ایک شکل ہے افتاد کی

جس شیریں کا فسانہ موت ہے فرہاد کی … ہے خوشی محنت کش غم عالم ایجاد کی

نالۂ قمری ہے وجہ خندۂ صبح بہار

... آغوش گل ... [illegible]

زندگی کا کیا ... پروانہ اس سادہ ... … موت کا عاشق ہے ہمدم مرگ کا دلدادہ ہے

مرنے کو ... کرنا ... استادہ ہے … المدد ... مرگ پہ آمادہ ہے

[illegible]

[illegible]

وقتِ سحر

[illegible]

(از ... لاہور)

اطلاع جن خریداران مدینہ کی خدمت میں میعاد خریداری ختم ہونے کے خطوط حاضر ہوں وہ براہ کرم فوراً اپنے ارادے سے مطلع فرمائیں کہ حسب طریقہ کار رجانہ ... [illegible] ... قیمت وی پی کیا جائے یا منی آرڈر کا انتظار رہے۔ جواب آنے پر ... ہوگا ... [illegible]

ہنگامہ عالمگیر

ترکی حملے پسپا کئے گئے

لندن ۵۔ نومبر۔ محکمہ احتساب اخبارات مظہر ہے کہ ترکوں نے شب گذشتہ کو اسٹریلیا اور نیوزیلینڈ کی فوج کے انتہائی میمنہ پر چار مرتبہ برطانی سپاہ پر حملہ کیا۔ انہوں نے ریت سے بھری ہوئی بوریوں کے ساتھ پیشقدمی کی اور چھوٹے چھوٹے پشتے بنائے۔ مگر کلی طور پر پسپا کر دیئے گئے ہمارا نقصان نہایت خفیف تھا۔

موسیو زیمس کو صدر اعظم بنانے کی تجویز

لندن ۶۔ نومبر ایتھنز۔ شاہ یونان نے تجویز پیش کی تھی کہ موسیو زیمس کو صدارت عظمیٰ پر قائم رہنا چاہیئے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بتلائی کہ ایک سابقہ موقع پر میں نے اس شرط پر عہدہ مذکور کو قبول کیا تھا کہ صورت حالات مصالحت پذیر ہو جائے۔ اگر میں نے سیاست داخلہ میں سرگرمی سے دخل دیا جس کا میں پہلے ہی سے انکار کر چکا ہوں۔ تو ممکن ہے کہ وزارت ٹوٹ جائے۔ اب شاہ یونان نے وزراء کو مشورہ کے لئے طلب کیا ہے۔

یونان کی مجلس وزرا کی جدید ترتیب

لندن ۶۔ نومبر۔ ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ مجلس وزرا کی از سر نو ترتیب موسیو زیمس کے ذمہ ہوگی۔ دیوان برخاست ہو جائیگا۔ اور سابقہ وزرا اپنے اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے۔ بیشتر بحریہ اور عدالت کے جدید وزرا مقرر ہونگے (مدینہ) یونان کے محکمہ احتساب کی پیدا کردہ تار خبروں سے تاروں کی تار بیکار نظام کا سنسنیا ناس ہو گیا ہے چنانچہ نازک حالت کی اصلیت کے متعلق سخت پریشانی رونما ہوئی ہے تازہ ترین تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیو زیمس مجلس وزرا کی ترتیب سے انکار کرنے پر مصر ہے۔

بلغاریوں اور فرانسیسیوں کا مقابلہ

لندن ۵۔ نومبر۔ پیرس کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے بلغاری کریوولا کے سامنے فرانسیسی بیرونی چوکیوں سے ۔۔ گز کے فاصلہ پر خندق زن ہیں رابردود کے شمال میں جنگ جاری ہے۔ فرانسیسیوں نے کریوولاک کے شمال مغرب میں بلوں پر قبضہ کر لیا ہے

پیرس کی سرکاری اطلاع

لندن ۵۔ نومبر۔ پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے:

بلجیم میں ہمارے توپخانہ نے علاقہ لمبار ٹسنرائیڈ میں دشمن کی پوزیشن پر آتشباری کی اور جرمنوں نے جواب دینے کے لئے جو کوشش کی تھی اسے مسلوب کر دیا گیا۔ گونستی کے نزدیک آرٹسز اور سوشے کے جنوب میں جنگ شدید گولہ باری کی صورت میں مشکل رہی۔ سیونہرنے کے نزدیک علاقہ شمپین میں دن بھر شدید معرکے ظہور پذیر رہے۔ خندقوں کے منہدم حصوں سے دشمن کو کامل طور پر بے دخل کر دیا گیا۔ لیکن سرشام شدید جوابی حملوں کے دوران میں اکا دکا مقام پر وہ از سر نو متصرف ہو گئے۔

کورٹائن کے رقبہ میں دشمن کے حملوں کو مکمل طور پر روکا گیا۔ ووجیز میں گولہ باری کی جنگ ہوتی رہی جس کے دوران میں توپخانہ کی تباہی بخش آتشباری کا استمرار ہوتا رہا۔

توپخانے کی جھڑپیں

لندن ۶۔ نومبر۔ پیرس، ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ آرٹو اعلی الخصوص لوس کے نواح میں توپخانے کی جھڑپیں وقوع پذیر ہوئیں شمپین میں شدید جنگ جاری ہے۔ اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی سیسٹر کے شمال میں غنیم نے معمولی تیاریوں کے

ساتھ عظیم افواج سے پیشقدمی کی اور وہ پہاڑی نمبر ۱۹۹ پر فرانسیسیوں کی پہلی لائن کے قلیل حصوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن باقی مقامات پر ہر جگہ سے روک دیا گیا یا پسپا کر دیا گیا۔

ہوائی معرکے

لندن ۶۔ نومبر فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کی ایک سرکاری رپورٹ میں رقمطراز ہیں:

کل پانچ ہوائی معرکے ہوئے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک جرمن ہوائی جہاز ہمارے لائنوں میں نیچے گرایا گیا۔ یکم نومبر سے موسم بہت مرطوب رہا ہے طرفین ہر نگوں کی کھدائی میں سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

مغربی افریقہ میں جنگ

لندن ۴۔ نومبر۔ محکمہ احتساب اخبارات کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ گورنمنٹ نائجیریا کی طرف سے ایک مراسلہ بدیں مضمون موصول ہوا کہ برطانی سپاہ نے مقام بامنڈا پر ۲۲۔ اکتوبر کو اور مقام بانیو جی کی جنگ میں ۳ جرمن اور ۲۵ دیسی ہلاک ہوئے۔ برطانی سپاہ کے ۴ دیسی سپاہی ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے۔

ہالینڈ کے لئے آبدوز کشتیاں

امسٹرڈم ۵۔ نومبر۔ مقام فرنیواڈ میں ایک برطانی کارخانہ کی شرکت سے ہالینڈ کے لئے تین بڑی آبدوز کشتیاں طیار کی جا رہی ہیں۔ ان کے علاوہ امسٹرڈم اور فلشنگ میں ایک ایک کروزر بھی زیر تعمیر ہے۔

جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس

لندن ۵ نومبر۔ امسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ چنسر سے سوشلسٹ فریق کی ضد سے ۔۔ جز آگر فیصلہ کر دیا ہے کہ اجناس کی ہمرسانی اور جرمنی کے معاشر کے متعلق بحث کرنے کے لئے عنقریب پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔

برلن میں ایرانی سفیر

لندن ۵ نومبر۔ برلن کے ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ حسین قلی خان سابق وزیر خارجہ سلطنت ایران جرمنی میں ایرانی سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہ ۔۔۔ جرمنی پہنچ گیا ہے۔

چین کے لئے شاہی حکومت

لندن ۵۔ نومبر پیکن کا تار مظہر ہے کہ جاپانی نائب سفیر نے گورنمنٹ جاپان کی طرف سے درخواست کی ہے کہ جاپان نے شاہی حکومت کی تحریک کو ملتوی رکھنے کے متعلق جو مشورہ دیا تھا اس کا جواب زیادہ واضح الفاظ میں دیا جائے فرانسیسی سفیر نے چین کے وزیر خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ مجھے ہدایت موصول ہوئی ہے کہ گورنمنٹ فرانس بھی اس معاملہ میں برطانیہ روس اور جاپان کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ نصف سے زیادہ صوبجات نے شاہی حکومت کے حق میں رائے دی ہے چین کے اخبارات سوال کر رہے ہیں کہ اس تحریک کے آغاز میں دول عظمی نے کیوں مشورہ نہ دیا تھا۔ تاکہ اس وقت اسے سہولت کے ساتھ ملتوی کیا جا سکتا۔

مسٹر اسکوتھ اور صیغہ جنگ

لندن ۵۔ نومبر محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے۔ کہ لارڈ کچنر کی عارضی غیر حاضری میں مسٹر اسکوتھ صیغہ جنگ کے کام کو بھی انجام فرمائیں گے۔

صلح کے متعلق گفت و شنید

ہیگ ۵۔ نومبر۔ اس امر کی تصدیق ہوئی ہے کہ امسٹرڈم میں صلح کے متعلق گفت و شنید عمل میں آئی ہے جس میں جرمن پارلیمنٹ کے سوشلسٹ ممبر بھی شریک تھے

نیش پر بلغاریوں کا قبضہ ہوگیا

لندن ۶۔ نومبر۔ یہ خبر کہ بلغاریوں نے نیش پر قبضہ کر لیا عام طور پر صحیح سمجھی جاتی ہے تین دن کی لڑائی کے بعد سروی نظام و خوش نظمی اور ترتیب کے ساتھ واپس ہو گئے بلغاری اور جرمن فوجیں ایک دوسرے سے مل گئی ہیں لیکن نیش اور بلغراد کے درمیان ریل کا سلسلہ ابھی صاف نہیں ہے۔

بلغاری اور جرمن فوجوں کا سنگم

لندن ۸۔ نومبر۔ جرمن اطلاع دیتے ہیں کہ شمال میں جرمن اور بلغاری فوجیں مل گئی ہیں اور کارلیسو پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

فرانسیسی اطلاع دیتے ہیں کہ علاقہ ارابر دہ میں مسلسل ترقی جاری ہے۔ اور وادی کرلو دنگ میں سالونیکا اور نیش کی ریلوے لائن پر دیلس کے جنوب مشرق میں بلغاری خندقوں میں قدم جمائے ہوئے ہیں۔

یونان میں جرمنوں کی ریشہ دوانی

لندن ۸۔ نومبر۔ ایتھنز کی خبر مظہر ہے کہ جرمن سفیر بالکل شاہی محل ہی میں رہتا ہے اور شاہ قسطنطین بے تار کی تار برقی کے ذریعہ سے براہ راست قیصر سے گفتگو کر رہا ہے۔ مسیو وینزیلاس کے پاس دہمکی آمیز خطوط آرہے ہیں اور اوس کے احباب انکی حفاظت کر رہے ہیں کسی نہ کسی وقت دفعتاً حیرت انگیز واقعات پیش آجائینگے۔

پیرس اخبار پیتی جرنل کو وینزیلاس کے پھر برسر حکومت آنے کا خطرہ ہے اور وہ امید ظاہر کرتا ہے کہ شاہ قسطنطین اپنے کو خطرناک پالیسی میں نہ ڈالے گا اخبار مذکور شاہ یونان کو یاد دلاتا ہے کہ وینزیلاس کی طاقت کتنی ہی کیوں نہ ہو لیکن یونانی فوج ہمیشہ بادشاہی کا حکم مانے گی۔

بندرگاہ سالونیکا کی توسیع

سالونیکا ۸۔ نومبر۔ اتحادیوں نے بندرگاہ سالونیکا میں ایک نئی جیٹی بنانے اور ایک نیا راستہ کھولنے کا کام شروع کیا ہے گورنمنٹ یونان نے اقرار کیا ہے کہ اسٹیشن کی رسل و رسائل میں سہولت پیدا ہو جائے یونانی حکام ہر قسم کی مدد دینگے۔

بلغاریوں کے لیے گولہ بارود

ایتھنز ۸۔ نومبر۔ اس رپورٹ کو بہت وقعت دیجا رہی ہے کہ گولہ بارود سے بھرے ہوئے تین آسٹروی جہاز براہ ڈینوب بلغاری بندرگاہ ودین میں صحیح و سلامت پہنچ گئے۔

سرویا میں فرانسیسیوں کی ترقی

سالونیکا ۸۔ نومبر۔ گراڈسکو سے جھیل دائرن کے شمال تک جہاں برطانوی فوج لڑ رہی ہے جو فوجی کاروائی کیجا رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرانسیسی۔ جنرل اسٹاف بیان کرتا ہے کہ شہر منشر اسکے جنوب و مشرق میں لڑائی ہو رہی ہے۔ فرانسیسی شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور برطانوی اُن کی داہنی طرف کام کر رہے ہیں۔ وارڈر کے بائیں کنارے پر کرلودیک کے قریب فرانسیسیوں نے بلغاریوں کے ایک سخت حملہ کو پسپا کیا۔ اور اب وارڈر کے کنارے کنارے گراڈسکو تک بڑھ گئے ہیں اور جنوب میں سرنا یا تک پہنچ گئے ہیں اور ردد گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

علاقہ والان ڈریو میں دونوں طرف سے توپخانوں کی آتشباری جس میں سروی بھی حصہ لے رہے ہیں۔ ۶ نومبر کو دن بھر ہوتی رہی فرانسیسی توپوں نے بلغاری فوج کو بہت تباہ کیا۔ اور ان کو واپسی پر مجبور کر دیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ ورپیا کے علاقہ میں سرویوں نے بلغاریوں پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اتحادیوں کی فوج ساحل پر اتاری جارہی ہے۔

ایک لاکھ یونانی فوج کا اجتماع

لندن ۲۔ نومبر۔ سراقیوز کا ایک تار روم سے اطلاع دیتا ہے جس میں بیان ہے کہ ایک لاکھ یونانی فوج سالونیکا میں جمع ہو رہی ہے۔

نیا یونانی وزیر اعظم

لندن ۸۔ نومبر۔ ایم اسقولودیس ایک جنگ آزمودہ مدبر ہیں اور اپنی راستی اور صاف طبیعت، کسی پارٹی سے تعلق نہ رکھنے اور انتہائی جدت کے باعث بہت معزز و ممتاز ہیں۔ انہیں خارجی امور میں خصوصاً بڑا تجربہ ہے۔ اتحادیوں کے نقطۂ نظر سے انکا انتخاب بہترین ہے۔ اس لئے کہ وہ اتحاد ثلاثہ اور خصوصاً برطانیہ کے جہاں وہ مدت العمر تک رہ چکے ہیں موافق ہیں۔

دشمن کی قلیل ترقی

لندن ۸۔ نومبر۔ فرانسیسی خبر دیتے ہیں کہ میسنجز کے شمال اور شمپین میں گولہ باری جاری ہے۔ اور تاہورے کے فرانسیسی مورچہ پر بھی دشمن کے حملہ کی خبر دیتے ہیں دشمن نے فرانس کے پہلے خط تصادم کی خندقوں میں جو پہاڑی ملا ۱۹۹ پر واقعہ ہیں حملہ کیا۔ اس کے سوا اور ہر جگہ اُس کو پسپا کر دیا گیا۔

موجودہ صورت حالات پر قیصر کی رائے

لندن ۸۔ نومبر۔ شمالی فرانس کا ایک تار مظہر ہے کہ تھیلٹ پر پچاس ہزار فوج کو مخاطب کرتے قیصر نے تقریر کی جس میں اُس نے برطانیہ کا سخت الفاظ میں ذکر کیا۔ ضمناً اُس نے مغربی رزمگاہ کے حالات کے متعلق بے چینی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ "گو بلقان میں اہم نتائج پیدا ہونے والے ہیں لیکن اصل چیز مغربی رزمگاہ ہے جس پر تمام آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اور یہاں کامیابی حاصل کرنے کی سخت ضرورت ہے"۔

لارڈ کچنر کا مشن

مشرقی رزمگاہ جانے کا مدعا

پیرس ۸۔ نومبر۔ اخبار پیتیٹ پیریسین میں ایک اہم بیان سے لارڈ کچنر کے مشن پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ اس بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ لارڈ کچنر کا فرانسیسی گورنمنٹ سے کامل سمجھوتہ ہونے کے بعد وہ درہ دانیال، مصر اور سلونیکا روانہ ہو گئے ہیں۔ اُن کا مدعا یہ ہے کہ مختلف رزمگاہوں کو جہاں لڑائی ہو رہی ہے یا ہونے کا اندیشہ ہے ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنی تفتیش و تحقیق کی رپورٹ لندن اور پیرس ارسال فرمائیں امید کیجاتی ہے کہ یہ رپورٹ اتحادیوں کی مساعی کو کامل طور پر متحد و متفق کر دے گی اور شاید اس قسم کی تدابیر کی راہ بتائے جنکا بحالات موجودہ سان و گمان بھی نہیں ہے۔

فرانس میں خاموشی

پیرس ۸۔ نومبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ فرانس میں کوئی بات قابل ذکر نہیں۔

فرانس پر گولہ باری

پیرس ۹۔ نومبر۔ علاقہ ارتوا میں۔ لوس۔ گومشی شمپین۔ تاہورے کے مشرق اور میسنجز کے شمال میں سخت گولہ باری ہوتی رہی و اسجز میں تیزی کے ساتھ لڑائی ہوئی۔

ڈینوب میں بحری معرکہ

لندن ۷۔ نومبر۔ اخبار سنٹرل نیوز کا نامہ نگار روم رقمطراز ہے کہ آسٹروی اور روسی جنگی جہازوں میں عنقریب دریائے ڈینوب میں معرکہ آرائی ہونے والی ہے۔

بلغاریہ سے قیصر کے وعدے

ایمسٹرڈم ۲۱۔ اکتوبر۔ قیصر نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں بلغاری فوج کی ہمت اور بہادری کی بہت تعریف کی اور لکھا ہے کہ

"بلغاریہ یقیناً تمام بلقان کا مالک ہوگا اور بحیرہ اسود سے بحیرہ ایجین اور اڈریاٹک تک اُس کی حکومت ہوگی"

دونوں سے

(یعنی مرد اور عورت)

عورت سے خطاب مرد کا۔ اور مرد سے خطاب عورت کا دونوں سن چکے۔ اب میری بھی سن لو یہ خطاب ہے مرد اور عورت دونوں سے۔ خطاب کرنے والا اس کا کون ہونا چاہئے۔ فرشتہ نہیں تو کم از کم فرشتہ سیرت انسان تو ہو۔ جو اوصاف ملکوتی بھی رکھتا ہو۔ تو کیا بات ہے۔ لیکن ان میں ایک وصف خاص کا ہونا از بس لازمی ہے کہ حق پسندی وحق گوئی اس کی سیرت ہو۔ اور اپنے خالق و مالک کی رضا جوئی اس کا شعار ہو۔

حق گوئی وحق پسندی کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ جن پر دو کی اندھیری دھری ہے نہ وہ بہروں کی سچی بات سنتے اور ماننے سے دریغ کرتے۔ نہ تو دلفریبی بھری بہنے سے چوکے کیونکہ یہ بات اگر آج دنیا سے بالکل اٹھ جائے۔ تو تمام بیہودہ قصوں کا خون ہوجا دیر نہ ہو۔ جب کوئی سچائی کو زبان پر لائے اور اسے قبول کرنے والا ہی نہ رہے تو پھر دنیا پر اندھیر چھا جانے میں کیا شک رہ سکتا ہے۔ مالک کی رضا جوئی اس لئے ضروری ہے کہ جب کسی انسان میں یہ ترپ نہ ہو وہ فرشتہ سیرت تو کیا انسان بھی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ حیوانوں سے بھی گیا گذرا سمجھا جائے گا۔ فرشتوں کا تو یہ حال ہے کہ "یفعلون ما یؤمرون" جو کچھ انہیں حکم ہوتا ہے وہی بجا لاتے ہیں۔ حیوانات بھی اپنے متعلق مقررہ قوانین کی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔ بطلوم وجہول کا فرنعمت انسان ہی ہے جو خالق و مالک کی بے شمار نعمتیں پاکر بھی ہمیشہ سرکشی و نافرمانی پر ہی تلا رہتا ہے۔ پس سمجھ لو کہ یہ مضمون چونکہ مرد وعورت دونوں کو مخاطب کرکے ملکوتی نقطہ نظر سے لکھا گیا ہے۔ اس واسطے گویا کسی فرشتہ کی طرف سے ہے ورنہ کاغذ کا منہ کالا کرنے والا پچھلے دو مضمونوں میں بھی آہنی قلم اور ہڈی رگ پٹھوں اور گوشت کا بنا کھال کا منڈھا ہوا ہاتھ تھا۔ اور اس میں بھی وہی۔

مرد عورت دونوں سنو۔ دیکھو تم کو دنیا میں صرف باتیں بنانے عیش اڑانے اور عمر گنوانے کی غرض سے نہیں بھیجا گیا تھا۔ میرا اور سب کا رب فرماتا ہے کہ ذکور واناث نسل انسانی تو درکنار ہم نے تو جنات کو بھی محض اس لئے پیدا کیا تھا۔ کہ ہماری عبادت کریں۔ جنات تو یہاں خارج از بحث ہیں۔ تم انسان کچھ ایسے خود فراموش اور غفلت شعار ہو کہ اپنی پیدائش کی غرض و غایت کو فانی مکروہات پر فریفتہ ہوکر ایسے بھولتے ہو۔ گویا پھر خالق و مالک کے پاس لوٹ کر جانا اور منہ دکھانا ہی نہیں۔ تمہاری اور غفلتیں غلط کاریاں اور نافرمانیاں تو الگ رہیں خاص مرد عورت کے باہمی تعلقات میں تمہارے جرائم کی فہرست اتنی طویل اور ہولناک ہے کہ اگر اس مالک کا دریائے رحمت ہی جوش میں آکر نار جہنم کو تمہارے لئے ٹھنڈا کردے ورنہ تم تو بالکل دوزخ کا کندا بنتے گئے ہیں۔

مرد عورت دونو سنو! تم کو اسی مالک نے اپنے ایک پیارے کی معرفت ایسا بے نظیر دستور العمل دیا تھا۔ کہ اگر تم اس پر کاربند ہوتے تو جیتے جی جنت کے مزے لوٹ سکتے تھے۔ مگر تم اور ہی اور من گھڑت ڈھکوسلوں میں پھنس گئے۔ دیکھو اس بے مثال دستور العمل میں تم کو بتلایا گیا تھا۔ کہ "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ" یعنی عورتوں کے بھی مردوں پر حقوق ہیں۔ جیسے مردوں کے عورتوں پر اب ذرا خدا کو حاضر و ناظر جان کر عقبیٰ کی بازپرس کا خیال کرکے اور ذرا خدا ترسی بتاؤ تو سہی کہ تم میں سے کتنے مرد اپنی عورتوں کے حقوق کی پوری پوری نگہداشت کرتے ہیں اور کتنی بیویاں خاوندوں کے حقوق کی پروا کرتی ہیں؟ دیکھو ہمارے بلاد اعلیٰ میں تو اس قسم کے جھگڑے قضیوں کا کچھ کام ہی نہیں تمہارے عالم اسفل میں آج کل ایک سوال زیر بحث ہے کہ مسلمان قانون الٰہی سے بیزار ہوکر رسم و رواج کی بیڑیوں میں اس قدر جکڑے جا چکے ہیں۔ کہ اب وہ اپنے معاملات و مقدمات کا انفصال بجائے احکام شرع کے اپنے خانہ ساز رواج ہی کے مطابق ہونا پسند کرنے لگے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے کہ ان کے واسطے ایک نیا آئین بنام قانون رواج سرکار کی طرف سے وضع ہو جائے کیا تمہارے لئے مقام شرم نہیں۔ کہ خدا کے احکام تو بالکل بالائے طاق رکھدیئے جائیں۔ اور تمہاری اپنی گھڑی ہوئی شیطانی لغویات برقرار رہیں دیکھو خدا نے تو عورتوں کے بھی حقوق قایم کئے تھے۔ مگر تم نے تقسیم ترکہ میں انکو اکثر و بیشتر جگہ نظر انداز کر رکھا ہے۔ پھر یہ تمہاری انسانیت کیا خاک ہوئی اور مسلمانی کہاں باقی رہ گئی۔ کہ دنیا کی نصف بلکہ نصف سے زیادہ آبادی کے حقوق پھر خود خدا کے بتلائے ہوئے حقوق پامال کئے ڈالتے ہو۔ انہی باتوں سے تو تم تباہ و برباد ہوگئے اور درپے تباہ ہوتے جاتے ہو۔

اچھا اور سنو۔ تم کو ارشاد ہوا تھا کہ "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ" (وہ عورتیں تمہاری پردہ پوش ہیں اور تم ان کے) ذرا انصاف سے کہنا تم میں کتنے ایسے ہیں جو اس بلیغ و پر حکمت ارشاد کو جیسا چاہئے سمجھنے کی بھی کوشش کرتے ہوں عمل تو درکنار بلکہ نام بہادر انسانوا اور رسمی مسلمانو میری سمجھ سے تو تم میں کوئی اکا دکا ہی خدا کے دئے ہوئے لباس میں ٹھیک ٹھیک ملبوس ہوگا ورنہ میں تو اکثروں کو ننگا ہی دیکھتا ہوں۔ خدا تمہارے پردے ڈھانکے اطلس و کمخواب کے چیتھڑوں پر نہ اترانا اپنے تمدنی حالات زن وشوہر کے تعلقات شرمناک مقدمات پھر اپنی مجالس، مشاغل، خلوتوں اور جلوتوں کو ذرا میری آنکھ سے دیکھو اور ایمان سے کہنا تمہارے جسم ملبوس ننگ و ناموس سے عاری دکھلائی دیتے ہیں۔ یا نہیں؟ تمہارے ان ذہروں کو کھول کر بیان کرنے لگوں تو دنیا میں ایک کھلبلی اور افراتفری پھیل جائے۔ بس ڈھکا ہی رہنے دو۔ اس تودہ نجاست کو۔ خدا کی ستاری تمہاری لاج نہ رکھے تو اے ناشکرے نافرمان انسان تیری اوپری قلعی اتر کر دو دن میں تو دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ایسا بدنام ہو جائے کہ پھر منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے۔

پھر دیکھو اسی دستور العمل میں میرے ہاں میرے اور سب کے رب نے ایک اور شان یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ "الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ" تم میں کتنے خدا ترس ایسے ہیں جو اس کی پروا بھی کرتے ہوں۔ تمہارے مرد تو اکثر اس کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ عورت مرد کے پاؤں کی جوتی ہے۔ اور عورتیں بعض زن مرید حماقتوں کے بہکانے میں اگر یہ خیال کرنے لگی ہیں کہ مرد ان کا غلام ہے۔ جسے ہر وقت حکم بجالانے کے لئے چاکر کی طرح ہاتھ باندھے کھڑا رہنا چاہئے۔ غرض تمہارے جو کام ہیں۔ افراط تفریط کی جو باتیں ہیں اعتدال و صلاحیت سے خالی ہاں اسی مالک نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تمہارے تعلقات زن وشوئی

محصنین غیر مسافحین

کے مصداق عفت واحصان اور پرہیزگاری وتقویٰ شعاری کی خاطر ہوں نہ کہ نفس دنی کو خوش کرنے کے لئے ... کے رنگ میں خدارا سچ بتاؤ تم آپس میں میاں بیوی کا رشتہ جوڑ کے اور اس سے تمتع اٹھاتے وقت کہاں تک اس غرض کو ملحوظ رکھتے ہو۔ ذات، برادری، مال، دولت، شکل، صورت وغیرہ اور بہت سی باتوں کی تو تمہیں بڑی فکر ہوتی ہے۔ مگر رعایت تقویٰ کو تو تم میں کوئی ایک فیصدی بھی شاید ہی مدنظر رکھتا ہو۔ پھر بھلا تمہاری یہ لغاظیاں اور پناہ جنیں تمہارے کس کام آئے گی۔ جب میدان محشر میں تمہاری طویل فرد جرم تمہارے ہاتھوں میں دیجائے گی اور بازپرس ہوگی کہ تبلاؤ تم نے ہمارے کھلے کھلے احکام کیوں ٹالے۔ بتد ذرا اپنی حالت پر غور کرو گریبان میں منہ ڈالو۔ ایک دوسرے پر عیب لگانے کے ہی درپے نہ ہو اپنی اپنی اصلاح کی بھی فکر کرو اگر تم میں سے مرد عورتوں میں اور عورتیں مردوں میں کیڑے ہی ڈالتے رہے تو آپس میں سلوک کیا خاک ہوگا۔ اور یہ دلدر دور کیسے ہوں گے۔ خدا نے تو تمہارا جوڑا "لیسکن الیها" فرماکر ایک دوسرے کے لئے باعث تسکین بتایا تھا تم کیوں "ہم دریں عالم است دوزخ او" کے سامان کرتے ہو؟ چھپے ڈھکے عیبوں کو کیوں

اچھالا کرتے ہو۔ تم کو

تخلقوا باخلاق اللہ

کی تعلیم دی گئی تھی۔ اس پاک تعلیم کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ کچھ خدا کی صفت ستاری کا بھی پرتو اپنے اوپر پڑنے دو۔ اب تک جو کچھ ہوا ہوا۔ آگے ہی کو تمہیں کان ہو۔ تمہیں خوشخبری دی گئی تھی کہ

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

گناہ سے تائب ایسا دودھ دھویا ہو جاتا ہے۔ گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا۔ پس تم کیا مرد کیا عورت سب کے سب اس مالک کے حضور اپنی اگلی پچھلی خطائیں بخشوانے کی طرف رجوع ہو کر آئندہ کے لئے اس سے توفیق چاہو کہ تمہاری بشری کمزوریوں نے پہرہ سے سرتو ٹکنے رہیں۔ زمانہ نازک ہر جگہ پھونک پھونک کر قدم رکھو حیات کم ہے اور کام زیادہ دور از کار بہانے رہے تو دست حیات اٹھ سے جاتا رہیگا۔ یاد رکھو ہمارا کام تو سمجھا دینا ہے۔ ہم بر فطرۃ مجبور ہیں کہ بفعلون مایؤمرون کی حدود سے باہر قدم نہ رکھیں۔ مگر تمہیں جو یہ وسیع اختیارات دئے گئے ہیں حکمت سے خالی نہیں۔ "خلق الموت والحیات لیبلوکم ایکم احسن عملاً" کی رمز کو پیش نظر رکھو اور کچھ کام کرو ورنہ پچھتاؤ گے۔ (خطیب)

مکہ معظمہ میں اسلام کیونکر پھیلا

(۲)

(از جناب مولوی حکیم مرزا محمد ابراہیم صاحب پروپرائیٹر شفاخانہ محمدیہ فیروزپور ضلع ملتان)

جن لوگوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ان میں آپ کا آزاد غلام زید بھی تھا۔ وہ چھوٹی عمر میں ایک لڑائی میں پکڑا گیا تھا اور حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے نے اس کو خرید کر حضرت خدیجہؓ کو دیا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اسے فوراً آزاد کر دیا۔ مگر زید آپ کے حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر آپ کا غلام ہو گیا۔ اور اگرچہ اس کے رشتہ دار اس کا پتہ لگا کر مکہ معظمہ میں آئے اور اس کو واپس لیجانا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جانے کی اجازت دیدی۔ مگر وہ آپ پر ایسا شیدا تھا کہ اس نے اپنے باپ کے ساتھ اپنے وطن مالوف میں جانا گوارا نہ کیا۔ اور آپ کا ساتھ نہ چھوڑا۔

جیسا حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سنتے ہی آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی تھی اسی طرح ایک اور بزرگ پیشتر ہی کہ آپ کے پاس خدا کا فرشتہ کلام الٰہی لے کر آیا ہے پکار اٹھا۔ قدوس قدوس والذی نفس ورقۃ بیدہ لقد جاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی موسیٰ وانہ نبی ھذہ الامۃ کہ یہ ناموس الاکبر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا کرتا تھا اور آپ اس امت کے نبی ہیں یہ بزرگ ورقہ بن نوفل تھے جو یہود اور نصاریٰ کی کتابوں سے اچھی واقفیت رکھتے تھے اور ان پیشگوئیوں کا بھی ان کو علم تھا جو ایک آنے والے نبی کے متعلق تھیں۔ ورقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے درجے کے لئے انتخاب کیا ہے۔ آپ کے پاس ناموس الاکبر آیا ہے۔ قوم آپکی تکذیب کریگی۔ اور آپ کو تکلیف دیگی اور آپ کے ساتھ جنگ کریگی۔ اور جب کبھی آپ جیسا نبی دنیا میں آیا تو ہمیشہ قوم نے اس کی مخالفت کی کاش کہ میں بھی اس وقت تک زندہ رہوں اور آپ کے لئے لڑوں۔

اول اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ تر اپنے اقارب اور آشناؤں میں دعوت شروع کی۔ چونکہ ابتدا ہی سے سخت مخالفت شروع ہو گئی تھی اس لئے آپ کھلے طور پر نماز ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اور ابتدا میں آپ اور آپ کے صحابہؓ تنہا مقامات میں نماز ادا کرنے جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اور حضرت علیؓ تنہائی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ابو طالب وہاں آنکلے اور پوچھا۔ یا ابن اخی ماھذا الذی اراک تدین بہ یعنی اے میرے بھتیجے یہ کیا دین ہے کہ جس پر میں تجھے چلتے ہوئے دیکھتا ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر نہایت ہی تلطف سے اپنے چچا کو مندرجہ ذیل محبت آمیز الفاظ میں تبلیغ شروع کی ای عم ھذا دین اللہ ودین ملٰئکتہ ودین رسلہ ودین انبیاء ابراھیم۔ بعثنی اللہ بہ رسولاً الی العباد وانت ای عم احق من بذلت لہ النصیحۃ ودعوتہ الی الھدیٰ واحق من اجابنی علیہ واعاننی علیہ اے میرے چچا یہ دین ہے خدا کا۔ خدا کے فرشتوں کا اور خدا کے انبیاء کا اور ہمارے باپ ابراہیم کا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ اس دین کے لئے رسول بنا کر دنیا کی طرف بھیجا ہے اور میرے چچا تو سب سے زیادہ اس بات کے لائق ہے کہ میں تجھے نصیحت کروں اور ہدایت کی طرف بلاؤں اور لوگوں میں سے تو سب سے زیادہ اس بات کے لائق ہے کہ میری دعوت کو قبول کرے اور اس کام میں میرا مددگار ہو۔ اس پرشفقت تبلیغ کے جواب میں ابو طالب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے میں اپنے آباؤ اجداد کا مذہب نہیں چھوڑ سکتا لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم جب تک میں زندہ ہوں تجھے کوئی شخص تکلیف پہنچانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ پھر اپنے بیٹے علی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ تیرا کیا مذہب ہے علیؓ نے جواب دیا کہ اے میرے باپ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں۔ اور اس کی اتباع کرتا ہوں۔ اس پر ابو طالب نے کہا اما انہ لم یدعک الا الی الخیر فالزمہ یعنی مجھے یقین ہے کہ وہ تجھے نیکی کی طرف بلائیگا پس تجھے اجازت ہے۔ تو اس کی اتباع کر۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا یقین تھا۔ اسی سے اس نے بیٹے کو اجازت دی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ مگر خود اپنے آبائی مذہب کو چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اس لئے نہیں کہ وہ اس مذہب کو سچا سمجھتا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے باپ دادوں کا مذہب تھا۔ اور اس میں وہ اپنی ہتک سمجھتا تھا کہ آبائی مذہب کو چھوڑ کر لوگوں کی ملامت کا نشانہ بنے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تبلیغ کا کام برابر جاری رکھا۔ اور ان لوگوں کے سوا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے حضرت عثمان بن عفان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیسرے خلیفہ تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوف۔ سعد ابن ابی وقاص فاتح ایران حضرت خدیجہؓ کا برادر زادہ حضرت زبیر اور طلحہ مسلمان ہوئے پہلے تین سال کے عرصہ میں جن اشخاص نے برملا اسلام قبول کیا اور جن کے نام کا پتہ لگ سکتا ہے ان کی تعداد چالیس کے قریب ہے۔ ممکن ہے کہ اصل تعداد اس سے زیادہ ہو مگر چالیس کے قریب آدمیوں کے اسلام قبول کرنیکا ذکر بالصراحت پایا جاتا ہے۔ کفار کی طرف سے ایذا رسانی ابتدا ہی سے شروع ہو گئی تھی چنانچہ اول اول مسلمان کھلے طور پر نماز بھی ادا نہیں کر سکتے تھے اور کفار کے خوف کی وجہ سے پہاڑیوں کے کھنڈروں اور وادیوں میں جا کر نماز ادا کرتے تھے۔ بعد ازاں غالباً بعثت کے چوتھے سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت ایک صحابی "ارقم" کے مکان میں جو کعبہ کے قریب تھا دروازہ بند کر کے نماز پڑھنے لگی۔ اور اسی مکان میں لوگ جا کر اسلام قبول کرتے اور اسلامی تعلیم کو سنتے۔ اسی جگہ صحابی جمع ہوتے تھے یہاں تک کہ بعثت سے چھٹے سال کے اختتام کے قریب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ (باقی)

انگلستان میں اشاعت اسلام

الحمد للہ رب العٰلمین۔ کل صبح ایک صاحب مسمیٰ ہارڈنگ صاحب کا اعلان متعلق قبول اسلام وصول ہو کر باعث خوشی ہوا۔ یہ صرف دوسرا خط ہے جو انکی طرف سے پہنچا ہے خط میں اسلامی اخلاص اور تڑپ بھری ہوئی ہے۔ اس نئے موحد کے خط میں چونکہ آپ کی خوشی کا سامان ہے۔ اس لئے تھوڑا سا اقتباس نقل کر دیتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہوں اور یقین کرتا ہوں۔ اور اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ اس کے ماسوائے کسی

اوسکی عبادت کا خیال بھی نہ کرونگا وہ حی قیوم خدا ہے۔ تمام نقائص اور رذائل سے مبرا ہے اور منبع جمیع صفات کاملہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہون کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی رسالت پر ایمان رکھونگا۔ اور میرا ایمان ہے کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) خاتم المرسلین ہیں اور اسلام جو تمام انبیاء کا مذہب تھا اوس کے وہ آخری شارح ہیں۔ اپنے عمل کے متعلق میں اقرار کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ کی عامہ مخلوق کے ساتھ شفقت کرونگا بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی رکھونگا۔ اور ان سے حسن سلوک کا طریقہ اختیار کرونگا۔ میں ایک سچے مسلمان کی سچی بھری زندگی کا وطیرہ اختیار کرونگا۔ اور اس بات کا بھی اقرار کرتا ہون کہ شراب جوا اور بدکاری اور تمام گندی راہوں سے مجتنب رہونگا۔ جب تک میں زندہ رہونگا۔ اور اس عہد پر اللہ تعالیٰ سے توفیق اور استعانت چاہتا ہون آمین۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انقلاب ان کو مبارک کرے

اون کا اسلامی نام محمد صدیق رکہا گیا۔ الحمد للہ رب العالمین اللہم زد فزد

لعمہ بالدین اللہم محمد و بکثرت

مولوی سید حسن صاحب وکیل مراد آباد کا انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکہا جاتا ہے کہ ۹ نومبر کی شب کو مولوی سید حسن صاحب وکیل مراد آباد نے سینہ یا سینہ کے ریاحی درد میں مبتلا ہوکر انتقال فرمایا۔ مرحوم بہت سی خوبیون کا مجموعہ تھے آپکی قانونی معلومات بھی بے نظیر تھی۔ ملکی و قومی کامون میں خاص دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ آپکے انتقال کا اہل مراد آباد ہی کو نہیں بلکہ آپکے بیرونی احباب اور جاننے والون کو بھی سخت صدمہ ہوا ہے۔ خدا آپکی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عنایت کرے۔

حوادث و اخبار

قانونی کونسل کا جدید ممبر۔ آلہ آباد ۶ نومبر۔ خواجہ غلام الثقلین مرحوم کی جگہ سید آل نبی صوبجات متحدہ کی قانونی کونسل کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

مسافران افریقہ کے لیے پروانہ راہداری۔ ۶ نومبر لوشملہ سے اعلان ہوا ہے کہ انگریزی مشرقی حکومت مقبوضات و مستعمرات افریقہ نے مطلع کیا ہے کہ آئندہ کسی مسافر کو اس کی بندرگاہون پر اوترنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک وہ مجاز حکام کی طرف سے پروانہ راہداری سے مہیا نہ ہوگا۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خان۔ علیگڈہ ۹ نومبر۔ بقول علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مسٹر صاحبزادہ آفتاب احمد بجائے سید حسن بلگرامی مرحوم کی بجائے ٹرسٹیان علیگڈہ کالج کے سنڈیکیٹ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

عازمان مصر کے لیے پاسپورٹ کی ضرورت۔ الہ آباد ۱۱ نومبر مقامی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ مصر کو جانا چاہیں یا سرزمین مصر پر اترنا چاہیں ان کو پروانہ راہداری کی ضرورت ہے۔ اور برطانی رعایا کی صورت میں ان پروانجات پر کسی برطانی قونصل سے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

سرحد پر امن۔ بیکدرہ کے شمال میں حملہ آور لشکر کو جو سزا حال میں دی گئی ہے اس کا نہایت ہی عمدہ اثر پڑا ہے۔ اب شمال مغربی سرحد پر بالکل امن و امان ہے۔

سمن بنام مدعا علیہ عدالت دیوانی

بنام مدعا علیہ

مقدمہ دیوانی نمبر ۵۳۶ سنہ ۱۹۱۵ء بعدالت منصف بلدار صاحب کاشی پور ضلع نینی تال مدعی ہے گوپال ولد باسدیو مہاتو قوم کہتری ساکن کاشی پور بنام مدعا علیہ۔ رام پرشاد ولد گنگا رام برہمن ساکن ڈہیال ضلع مراد آباد۔ دعوی دلانے مبلغ للعہ چونکہ بتاریخ ۲۱ اگست سنہ ۱۹۱۵ء کو عدالت ہذا میں یہ نالش دائر ہوئی ہے اور مدعا علیہ سمن تعمیل سے گریز کرتا ہے لہذا واسطے قطعی فیصلہ کے تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۱۵ء مقرر کی گئی ہے کہ مدعا علیہ تاریخ مذکور کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر باضابطہ پیروی کرے ورنہ یکطرفہ کارروائی عمل میں آوے گی۔ المرقوم ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء دستخط حاکم بخط انگریزی۔ (مہر عدالت)

مدینہ میں اشتہار دیکر نفع اٹھائیے

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بیحد دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُسکی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور صوبہ میں اس کی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے اس لیے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی نسبت ہرگز نقصان میں نہ رہیں گے کم از کم فی الحال بطور تجربہ اپنا اشتہار دیکر اندازہ کیجیے امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائیں گے۔

رعایتی نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار صفحہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ (ایک کالم)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	لعہ	[illegible]
½ کالم (¼ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم (⅛ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	لعہ	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ نرخنامہ میں باہمی سہولت کے لیے وہ اجرتیں تحریر کی گئی ہیں جن میں مزید رعایت کی گنجایش باقی نہیں رہی ہے اس لیے اس معاملہ میں خط و کتابت بے سود ہوگی

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اوٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈہے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے روزکے استعمال سے بدن کو فولاد بنادیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کہائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈہے جوان کو مات کردیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک ساتھ لینے پر [illegible]

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی عرق ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بناکر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید ململ کی مانند ملایم ہوجاتی ہے سیتلا کے داغ جہائیں چھیپ اور چھریان مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہوجاتا ہے اون کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگاکر تہوڑی دیر کے لیے چمڑی سفید کرلیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

روشن چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

لوح زردین

یہ کتاب جو قلم پر دین۔ انڈنگ چین پنجہ نگارین سے وضاحت قواعد میں فایق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں اُستاد بے بدل ہے طالبعلم اور خوشخطی سیکھنے والے حضرات منگا کر ضرور فائدہ اوٹھائیں قیمت بھی معہ محصولڈاک وصرف وی پی صرف چھ آنے (۶)

منیجر اخبار مدینہ بجنور

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملاکر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہوجاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کنتہ سے ہوتی ہے اس کو فوراً قلع قمع ہوجاتا ہے اور معدہ کبہی دجبرہ کیفرد رت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو تلگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازین یہ شربت مصفی خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لیے ایسا مسکن ہے کہ پھر وہ کیفر درت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے

قیمت فی بوتل عہ خورد شیشی دو اونس ۴ر ایک اونس ۲ر

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

بچپے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں یوں تو اس زمانہ میں اشتہار دوں کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ ہمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضا رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیاں ضروری استعمال فرماکر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود دیسی مصنوعات کا حال معلوم ہوجائیگا گولیاں اپنا اثر دکھلاکر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں وغیرہ طبیبوں نے اس کا استعمال کرکے ان کو پر اثر و اکسیر ثابت تسلیم کرلیا مصفی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ مدت سے احباب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بینظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کے لیے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہوسکتا ہے انہیں رسائن نہیں ہے جڑی اور بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ ایکمشت للعہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کمیشن میں دیا جائیگی۔

دیا شنکر شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

خوشخبری! مبارک!

	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
اوورکوٹ امیروں کیواسطے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گرم کوٹ دوہرے سرج کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
واسکٹ دوہری سرج کی	عہ	۱۲ر	۱۰ر

کمبل نفیس قیمت رعایتی صرف [illegible]

منیجر بی۔ آر کمپنی کھرڑ ضلع انبالہ

[illegible]

مدینہ پریس بجنور باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۵

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلباء سے: ڈھائی روپیہ سالانہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸
۱۵ ۲۲

مدینہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونا چاہیے

جلد ۴ — بجنور۔ یوم دوشنبہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۴ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ — نمبر ۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وزارت انگلستان میں ردّ و بدل

مسٹر چرچل نے اپنے استعفے کے متعلق جو خط مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم کو لکھا ہے۔ اُس سے مظہر ہے کہ وہ دار کی جنگی کونسل میں ان کی عدم شمولیت ہی ان کے استعفے کا باعث ہوئی ہے۔ جیسا وہ لکھتے ہیں:

"جب میں نے امارت بحری کو خیر باد کہی تھی تو میں نے آپ کی خواہش کے بموجب جنگی کونسل کی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لئے ایک ایسا عہدہ منظور کر لیا تھا جس کے متعلق معدود سے چند فرائض تھے۔ اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ میں جدید وزراء کو موجودہ کارروائیوں سے آگاہ کرنے میں مدد دوں جن کے متعلق مجھے خاص طور پر معلومات حاصل تھیں میں نے جو مشورے دیئے ہیں وہ امپیریل ڈیفنس کی کمیٹی کی روئدادوں اور اس یادداشت میں مندرج ہیں جو میں نے مجلس وزرا میں شائع کی تھی۔ اور اس وقت میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں میں دل سے ایک مختصر جنگی کونسل کے قیام کا مؤید ہوں چھ ہفتے گذرے جب آپ نے مجھے اس میں شامل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو میں نے اُسے وقعت کی نگاہ سے دیکھا تھا میں نے اس وقت ان شخصی مشکلات کو بھانپ لیا تھا۔ جو اس کی ترتیب میں آپ کو پیش آنے والی تھیں۔ مجھے اس امر کی ہرگز شکایت نہیں کہ آپ کی تجویز میں تغیر تبدل واقع ہوا لیکن اس تبدیلی سے میرا کام جو گورنمنٹ کے متعلق ہے طبعاً اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ موجودہ حالت اور انتظامی طاقت کے آنے کے بارے میں مجھے جو معلومات حاصل ہیں اس کی بنا پر میں جنگ کی پالیسی کے متعلق عام ذمہ داری کا عہدہ قبول نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ مجھے اس کے انصرام و انتظام میں مؤثر حصہ نہ ملے اگر اصولی فیصلوں کو بھی بجا طور ملحوظ رکھا جائے تو ان کے انصرام کی رفتار اور طریقہ دو ایسی باتیں ہیں جن پر نتیجہ مبنی ہوتا ہے علاوہ بریں میں ایسے وقت میں جیسا کہ موجودہ ہے اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا کہ بیکار معقول تنخواہ لیتا رہوں۔ اس لئے میں ملتمس ہوں کہ آپ میرا استعفا ہز مجسٹی معظم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ میں افسر ہوں اور اپنی خدمات بلا پس و پیش فوجی حکام کے روبرو پیش کرتا ہوں اور میری رجمنٹ بھی اس وقت فرانس میں ہے۔ میرا ضمیر بالکل پاک و صاف ہے اور اطمینان قلب کے ساتھ گذشتہ واقعات کے متعلق اپنی ذمہ داری کو برداشت کر سکتا ہوں۔ وقت امارت بحری میں میرے انتظام کی خوبیوں کو ظاہر کر دیگا۔ اور اُن کارروائیوں کے لئے وسیع اور مفصل تیاریوں میں میرا مناسب حصہ مجھے دیگا جن کی بدولت بحری تفوق حاصل ہے۔ اب میں نہایت ادب اور غیر متغیر ذاتی دوستی کے خیالات لئے ہوئے آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔"

جس کا جواب مسٹر اسکوئتھ وزیر اعظم نے یہ دیا کہ:-

"مجھے توقع تھی کہ آپ اپنے ارادہ پر نظر ثانی کریں گے لیکن افسوس کہ آپ نے اپنے آپ کو اس قابل نہ پایا جنگ کے انصرام و اہتمام کے بارے میں آپ نے کونسل اور انتظامی محکمہ میں ایسی ایسی خدمات سرانجام دیں جنہیں کوئی شخص مجھ سے بڑھ کر وقعت دینے کے قابل نہیں۔ مجھے اس پر بھی سخت افسوس ہے کہ آپ مجلس وزراء سے علیحدہ ہونا اپنا فرض خیال کرتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ جنگ کے انصرام میں برابر سرگرم اور مؤثر حصہ لیتے رہیں گے۔ جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں۔ ذاتی طور پر مجھے ایک عرصہ طویل تک آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے مفارقت کا بدرجہ غایت قلق ہے۔"

اور بقول معاصر "ترجمان" سب سے پہلے لارڈ مارلے اور لارڈ ہالڈین کی علیحدگی، اس کے بعد دفعتاً لارڈ فشر کی کنارہ کشی اس کے بعد سر ایڈورڈ کارسن کا رخصت ہونا پھر یکایک مسٹر چرچل کا استعفا ایسے واقعات نہیں ہیں جن پر تفصیلی خیالات معلوم ہوئے بغیر تبصرہ کیا جا سکے۔ بقول لوکل معاصر ڈیلی ٹیلیگراف بعض لوگ سر ایڈورڈ کارسن اور مسٹر چرچل کی علیحدگی کا باعث مسٹر چرچل کو قرار دیتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اس الزام کی حقیقت کیا ہے لیکن یہ کہنا بھی قبل از وقت ہے کہ مسٹر چرچل محض اس وجہ سے مستعفی ہوئے

کہ ان کو جنگی کونسل میں شریک نہیں کیا گیا۔ مسٹر چرچل کو پرنے لارڈ ہالڈین کے متعلق پارلیمنٹ میں کچھ عجیب سوالات کئے تھے جس سے یہ بات مترشح ہوتی تھی کہ صاحب ممدوح کے خیال میں لارڈ ہالڈین کسی خاص کام پر متعین ہیں۔ اور کسی وجہ سے مستعفی ہوتے ہیں۔ مگر ان سوالات کا صاف جواب نہیں دیا گیا لیکن اس معاملہ میں وزیر اعظم کی خاموشی بجائے خود معنی خیز ضرور ہے۔ ریوز ملکیت کا انحصار جز [illegible] کچھ بھی ہو لیکن ہمیں امید کرنی چاہئے کہ آئندہ مجلس وزراء میں مزید تغیر و تبدیل نہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت سلطنت کو سب سے زیادہ ثبات اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ مسٹر چرچل مجلس وزراء کے دروازہ سے [illegible] سے میدان جنگ گئے [illegible] ان کو بھی [illegible] تغیر و تبدیل یقیناً تکلیف دہ ہوگا۔ ہم جانتے ہیں کہ مسٹر چرچل ایک نہایت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں لیکن وہ مسٹر اسکوئتھ اور لارڈ ہالڈین کی طرح ایک [illegible] مدبر نہیں [illegible] کہ مجلس وزراء میں ان کی کمی زیادہ محسوس نہ کی جائے گی۔ [illegible] وزارت کے قابل [illegible] سپاہی کی وردی زیادہ [illegible] معلوم ہوگی۔ مسٹر چرچل کی اس تقریر سے جس میں صاحب موصوف نے استعفیٰ کے وجوہ بیان کئے ہیں یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ بعض حلقوں میں ان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ [illegible] نقصانات ہوا [illegible] کی ذمہ دار مسٹر چرچل ہیں لیکن مسٹر اسکوئتھ [illegible] الزام کی تردید کر دی گئی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ضرور غلط ہوگا۔

سرویا میں کیا ہو رہا ہے؟

اس وقت کے تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سرویہ میں [illegible] معرکے ہو رہے ہیں [illegible] سرویوں اور بلغاریوں کے درمیان [illegible] سخت لڑائی جاری رہی [illegible] بلغاری [illegible] فرانسیسیوں

کی ناکن میں گھس جانے کی جانبازانہ کوشش کی جو کامیاب نہیں ہوئی۔ بلکہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا ہونا پڑا۔ اور باوجود ناکامیابی کے بلغاری سرنا کے بائیں کنارے پر برابر حملہ کر رہے ہیں۔ ۱۲۔ نومبر تک ایک لاکھ ۲۰ ہزار فرانسیسی اور برطانی سپاہ سالونیکا اتر چکی ہے۔ جس میں سے ۸ ہزار سپاہ سرویا کی طرف بھی گئی ہے۔ سرویوں امداد پہنچنے پر اسکپ کی طرف سخت کوشش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے

۱۱۔ نومبر کا ایک تار مظہر ہے کہ بلغاریہ کے پاس بھی بہت بڑی کمک پہنچ گئی ہے جو سرویوں کو وادی بابونہ سے واپس ہونے پر مجبور کرے گی تاکہ وہ گھر نہ جائے [illegible] خطرہ میں ہے۔ [illegible] کی مخلوق نہایت پریشان اور سراسیمگی کی حالت میں بھاگی جا رہی ہے۔ [illegible] کے کئی قنصل شہر چھوڑ کر سالونیکا پہنچ گئے ہیں

[illegible] ظاہر ہے کہ آسٹریا اور جرمن فوجیں وادی ٹاملیکا میں بنی پر دکپ تک پہنچ گئی ہیں جو نیش سے گوشہ جنوب و مغرب میں ۱۱ میل کے فاصلہ پر ہے اور بلغاریوں نے [illegible] پر جو اسکپ کے مغرب میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے قبضہ کر لیا ہے۔

اور ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ سرولی انتہائی جدوجہد سے ۱۹۔ نومبر تک غنیم کی مدافعت کر سکتے ہیں اس کے بعد بے بس ہو جائیں گے [illegible] سے سالونیکا کو جس قدر فوجیں جا رہی ہیں وہ تمام مہاجرین سے بھری ہوئی ہیں خبار [illegible] کا نامہ نگار سالونیکا سے تار دیتا ہے کہ اسکپ کی لڑائی میں سرویوں کی فوج میں اختلال واقع ہو گیا ہے اس لئے کہ کم بخت مقدونیہ کی رجمنٹوں نے ہتھیار [illegible] چھوڑ کر بھاگ گئے۔ البانیہ سے خوفناک اطلاعیں آرہی ہیں [illegible] اور [illegible] البانی سرویوں کے خلاف

بلقانی میدان جنگ

بلغاریوں کی شدید گولہ باری

فرانسیسی سپاہ کی کامیابی

لندن ۱۳۔ نومبر پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی فوج نے ۷۔ اور ۸ نومبر کے درمیان نواحی علاقوں میں دیکھ بھال کی غرض سے کئی چکر لگائے مگر غنیم کے ساتھ کوئی اہم معرکہ پیش نہ آیا۔ بلغاریوں نے ۸ نومبر کو کر یورلاگ کے اسٹیشن پر شدید گولہ باری کی ہم نے سرنا کے مشرقی کنارے پر موضع کرد سیپو اور سرکو دو پر قبضہ کر لیا۔ ۱۱۔ نومبر کو [illegible] کی سمت میں کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا سالونیکا ایک تار مورخہ ۱۰۔ نومبر مظہر ہے کہ یقین کیا گیا ہے کہ اسکاٹش [illegible] کا سرحدی ہسپتال [illegible] وقت خالی کر دیا گیا۔ اور اس کے متعلق اب فکر و اندیشہ کی کوئی وجہ نہیں۔

سر ایڈورڈ گرے کی تقریر

لندن ۱۲۔ نومبر دیوان عام میں قرضہ کی منظوری کی بحث کی اثنا میں سرویا کا سوال اٹھایا گیا ہے سر ایڈورڈ گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ فرانسیسیوں نے ہم سے زیادہ سپاہ بھیجی تو اس کی یہ وجہ ہے کہ ہم نے فرانسیسی افواج کے ایک حصہ کو اپنے جہازوں پر سوار کر کے پہنچایا تھا بار برداری کے متعدد جہازوں کے پہنچے بغیر برطانی سپاہ کو روانہ کرنا غیر ممکن تھا جب یہ عیاں ہو گیا کہ یونان اپنے عہد نامہ کے شرائط کی پابندی نہ کرے گا تو گورنمنٹ نے فرانس سے استصواب کرنے کے بعد اس امر پر غور کیا کہ آیا یونان کی امداد کے بغیر جنگی کارروائی کو جاری رکھنا خالی از خطرہ ہے؟ سر ایڈورڈ کارسن مستعفی ہو گئے لیکن یہ تیاریاں سپاہ کی روانگی کے متعلق نہ تھیں۔ بالآخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ جونہی

سپاہ تیار ہو فوراً سالونیکا روانہ کر دیا جائے۔

سالونیکا میں برطانی افواج کا کمانڈر

لندن ۱۳۔ نومبر فرانس کا ایک ہوائی تار مظہر ہے کہ جنرل مانرو عنقریب سالونیکا میں پہنچ کر برطانی افواج کی اعلیٰ کمان اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے گیلی پولی اور سرویا کی جنگی کارروائیوں کو باہم دگر ملا دینے کا اظہار ہوتا ہے

بلغاریوں کے جوابی حملے

لندن ۱۳۔ نومبر پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلغاریوں نے پنجشنبہ کے روز موضع کلنیو [illegible] اور [illegible] پر حملہ کیا جن پر ہم بدھ کے روز قابض ہوئے تھے ہم نے ان کے حملے پسپا کر کے ان پر جوابی حملہ کیا۔ اور موضع [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

علاوہ بریں ہم نے [illegible] کے شمال میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا جس پر ایک بلغاری قلعہ بھی تھا۔

جنگ بلقان میں اٹلی کی شرکت

ویدھی غاچ پر اطالوی کروزر کی گولہ باری

پیرس ۱۳۔ نومبر سالونیکا سے اخبارات کو اس مضمون کا تار پہنچا ہے کہ اطالوی کروزر پی مونٹ نے ویدھی غاچ پر گولہ باری کی۔ اور اسے بہت نقصان پہنچایا معرکہ بلقان میں یہ اٹلی کی پہلی شرکت ہے

ایک وزیر فرانس کی روانگی یونان کو

لندن ۱۲۔ نومبر پیرس وزیر [illegible] کو چین کل شب فرانسیسی سپاہ کا معائنہ کرنے کے لئے روانہ سالونیکا ہو گئے

لندن ۱۲۔ نومبر پیرس [illegible] کو چین جن کے سپرد قائم وزارت کا

اُکھڑ رہے ہیں۔ موسم نہایت خوفناک ہے۔ اور اس نے جرمنوں اور آسٹریوں کے آنے میں توقف کر رکھا ہے۔ یہ موسم سرویا کی آخری اُمید ہے۔

البانیہ کی حالت انتہا درجہ کی نازک ہو گئی ہے۔ باغیوں نے اسد پاشا کی فوج کو شکست دی ہے۔ اور سرویوں کو اپنی صدود میں آنے سے روک رہے ہیں۔

اطالوی پریس صلاح دیتا ہے کہ اطالیہ کو ویونا تک کے خطہ کو مستحکم کر لینا چاہیئے۔ ایک سردی جیش البانیہ کی صدود میں متعین کیا گیا ہے کہ وہ سرویوں کے خلاف تحریک کا قلع قمع کرے۔

غرض جرمن و آسٹریا نے بہت خفیف ترقی کی ہے۔ گورنمنٹ سرویہ شروگہ میں منتقل ہو رہی ہے۔ اور سردی سپاہ بھی اسی سمت میں حسن ترتیب کے ساتھ پسپا ہوتی جاتی ہے۔ غنیم نے بہت کوشش کی کہ مانٹی نگرو کی سپاہ کو سرویا کی جنوبی سپاہ سے الگ کر دے۔ مگر اس میں ناکام رہا۔ ولیس کو بدلی کو انگریزی و فرانسیسی سپاہ نے ابھی دوبارہ فتح نہیں کیا۔

یونان کے لئے ۴ کروڑ فرانک قرضہ کا انتظام برطانیہ، فرانس اور روس نے کر دیا ہے۔ یہ رقم گورنمنٹ یونان کے پاس پہنچ بھی گئی ہے۔ ابھی تک یونان بدستور غیر جانبدار بنا ہوا ہے۔ اگر یہ بھی سرویا کی امداد میں کھڑا ہو جاتا تو بلغاریہ کو ہرگز مقابلہ کی جرات نہ ہوتی

لارڈ کچنر مصر میں

تازہ تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ کچنر مصر کے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ موڈراس پہنچ گئے ہیں اور برٹش سفیر متعینہ یونان بھی ان سے ملنے گئے ہیں۔ ابھی تک سرکاری طور پر لارڈ کچنر کے آنے کی کوئی اطلاع نہیں پہنچی ہے۔

لارڈ کچنر واپسی کے وقت جنرل کنڈور ماسے بھی ملیں گے لارڈ کچنر کے اس سفر سے جرمن اخبارات بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ جرمن اخبار تغیلد ش "

بیان کرتا ہے کہ اپنے دشمن کو حقیر سمجھنے سے زیادہ کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت میں کہ برطانیہ اپنے بہترین فوجی آدمی کو ایسے علاقہ میں بھیج رہی ہے جہاں ممکن ہے کہ جنگ کا آخری فیصلہ ہونیوالا ہو۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم آزادی کے اس شخص کی قابلیت پر تبصرہ کریں۔ اس جنگ میں لارڈ کچنر کی قابلیتیں نہایت عزت کی مستحق ہیں۔ وہ جرمنوں کے اس "غلط تدبر" کو کہ اُنہوں نے فرانس و روس کو چھوڑ کر سرویا میں بازار جنگ گرم کر دیا لندن کے اخبارات کی طرح وہ محض برطانوی مقاصد کے لئے لڑاتے ہیں۔

لارڈ کچنر خاص طور پر مصر کی حفاظت اور اُس کے بعد ہندوستان کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اور وہ ہر شخص کو کوشش سے اپنے کام میں شریک کر لیں گے تاکہ یہ حفاظت یقینی ہو جائے۔ تب وہ ایسے مد مقابل ہونگے جن کو حقارت سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

مصارف جنگ

مسٹر اسکوئتھ نے دیوان عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے روزانہ مصارف کی تعداد اب ۴۳ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ ۳۰ ستمبر کو ختم ہونے والی ششماہی میں ۱۵ کروڑ پونڈ کی بچت ہوئی۔ اور یکم اپریل سے ۶ نومبر تک کل مصارف ۴۰ کروڑ ۳۱ لاکھ پونڈ تک پہنچ گئے جن میں سے محکمہ بحری و بری پر ۱۵ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ قرضہ کی قوم پر ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ اور سامان رسد وغیرہ پر ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ صرف ہوئے۔

مسٹر محمد علی و شوکت علی لینڈرون کی چھندواڑہ

گذشتہ موسم گرما میں مسٹر محمد علی و شوکت علی دہلی سے جہاں اُس وقت موسم ناقابل برداشت تھا۔ لینڈرون بھیجدیئے گئے تھے کیونکہ یہاں کی آب ہوا ایام گرما میں خوش گوار رہتی ہے لیکن سرما میں اور پہاڑی مقامات کی طرح یہاں کا تمام کیف وہ ہو جاتا ہے۔ غالباً اسی لحاظ سے

کوئی کام نہیں ہوا۔ ایک خاص مقصد سے یونان کو جا رہے ہیں۔ ان کی یہ روانگی اہم متصور ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ سربرآوردہ یونانی مدبروں کے گہرے دوست ہیں۔

گورنمنٹ رومانیا نے روسی جہاز روک لئے

لندن ۱۱ نومبر۔ بکارسٹ کا ایک تار نامہ ٹائمز مظہر ہے کہ ۸۶۰ روسی ملاح مسلح کشتیوں سے جو دریائے ڈینیوب کے رومانوی ساحل پر تھیں ٹورنو سیورین میں پہنچے ہیں۔ گورنمنٹ رومانیہ نے روسی جہازوں کو جو سامان حرب سے لدے ہوئے اور رومانوی بندرگاہوں میں ہوں روک لینے اور غیر مسلح کرنے کے متعلق تدابیر اختیار کی ہیں۔

مشرقی رزمگاہ

زار روس ریوال میں

لندن ۱۴ نومبر۔ پٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ زار روس معہ شہنشاہ بیگم بدھ کے روز ریوال میں تشریف لائے اور بحری قلعے اور قلعہ گیر فوج کا معائنہ کیا پھر ممدوحین اس باربردار جہاز پر چڑھ گئے جس پر برطانی اور روسی بحری سپاہ صف بستہ تھے۔ زار روس نے دو برطانی آبدوز کشتیوں کے کمانڈروں کو سینٹ جارج کی صلیب سے مزین کیا۔ اور اس کے بعد آبدوز کشتیوں کا اچھی طرح ملاحظہ کیا۔ بعدہٗ ہز مجسٹی نے شہر کے کارخانوں کا ملاحظہ فرمایا۔ جہاں کاریگروں نے انہیں خوب چیرز دیئے۔ بعد میں ہز مجسٹی نے بحری ہسپتال کا بھی معائنہ کیا۔ جمعہ کے روز ہز مجسٹی نے ان ڈویژنوں کا معائنہ کیا جو وانیسبک کے قریب خیمہ زن تھیں۔ نیز دونسک کے فوجی علاقہ کی سپاہ کا جن کی بہادرانہ کوششوں کے لئے زار روس نے شکریہ ادا کیا۔

جرمنوں کی پسپائی

لندن ۱۴ نومبر۔ پٹروگراڈ کا تار مظہر ہے کہ ریگا کے مغرب میں جرمن پسپا ہو رہے ہیں۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ روسیوں نے شلوک کے علاقہ میں جرمنوں کا تعاقب کر کے انہیں شدید نقصان پہنچایا۔ اور کیمرن کے مغرب کی طرف بڑھ گئے۔

۱۵ نومبر۔ پٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں نے اکسکل کے علاقہ میں از سر نو جارحانہ کارروائی اختیار کرنے کی کوشش کی مگر پسپا کئے گئے۔ ضلع ٹورسک میں خونریز جنگ جاری ہے۔ غنیم نے دریائے سیٹر کی طرف پیشقدمی کرنے کی کوشش کی مگر ہمارے توپخانہ نے اسے روک دیا۔

جنوبی رزمگاہ

آسٹریوں کی سنگدلی

رومہ ۱۴ نومبر۔ متخاصم ہوائی جہازوں نے ویرونا کے پیازادل ادب پر جو فوجی عمارات سے دور فاصلہ پر واقع ہے اور جہاں ہمیشہ لوگوں کا ہجوم رہتا ہے بم گرائے جن سے ۹ ہلاک اور ۴۸ مجروح ہوئے۔

انکونا کی غرقابی پر صدائے احتجاج

لندن ۱۵ نومبر۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ اٹلی نے انکونا کی غرقابی پر تمام سلطنتوں سے احتجاج کیا ہے اور لکھا ہے کہ آبدوز کشتی نے اسے بلا اطلاع غرق کر دیا جس سے عورتوں اور بچوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں اور اس کی یہ کارروائی شائستہ قوانین کے خلاف ہے۔

اطالیوں کی ترقی

لندن ۱۵ نومبر۔ رومہ کا تار مظہر ہے کہ اطالوی پیزرو کے طاس میں اور گوریزا کے شمال مشرق کی گھاٹیوں پر ترقی کر رہے ہیں۔

اقتباسات

فلسطین و ایشیائے کوچک میں ترکوں کی سرگرمی

لیمبوس کے امریکن واپس قنصل نے اس سرگرمی کا ذکر کیا ہے جو باوجود جنگ کے ایشیائے کوچک کے جنوب و مشرق اور فلسطین میں ریلوے بنانے میں ظاہر کی جا رہی ہے۔ باوجود غیر معمولی حالات کے دو مہینے ہوئے مسلسل بغداد ریلوے جاری کر دی گئی ہے اب حالت یہ ہے کہ اس ۱۰۰ میل ریلوے میں سے جو بغداد اور ایلیپو کے درمیان بنائی جانے والی تھی، ۲۲ میل تیار ہو چکی ہے۔ ۳۱ میل سے ۲ میل ریلوے جو بغداد سے شمال کی سمت عنقریب سمرا تک جا ملے گی … باقی بڑا مشکل حصہ جو ایلیپو اور بلگبریو کے درمیان ہے جہاں ریل کا راستہ پہاڑوں میں گذرتا ہے۔ وہاں جرمن انجینیر بہت تیزی کے ساتھ … بنا رہے ہیں اور جس وقت یہ سرنگیں تیار ہو جائیں گی تو ایلیپو اور قسطنطنیہ کے درمیان بلا انقطاع راستہ قائم ہو جائیگا۔ ایلیپو ہے اب بھی مدینہ تک ریل جا سکتی ہے اور جرمنوں کا ارادہ یہ ہے کہ ایلیپو کو قسطنطنیہ، بغداد اور حجاز ریلوے لائنوں کا مرکز بنا دیں …

جرمن اور بلغاریہ کا خفیہ معاہدہ

یونان میں جرمنی اور بلغاریہ کے ایک خفیہ معاہدہ کی اشاعت نے سخت سنسنی پیدا کی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ بلقان کے عہد و اثر میں نو قائم کی گئی ہیں۔ اور یونان کا کچھ خیال نہیں کیا گیا۔ اس معاہدہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے

(۱) بلغاریہ ایک لاکھ کی جمعیت سے سرویا کے عقب میں اسی وقت حملہ کریگا جس وقت جرمنی شمالی ساحل پر دھاوا کریگا۔

(۲) بلغاریہ آسٹریا اور جرمنی کی فوجوں کو فوجی مقاصد کے لئے تمام ریلوے کے استعمال کرنے کی اجازت دیگا۔

(۳) جرمنی ۳ لاکھ کی جمعیت سے سرویا پر حملہ کریگا۔

(۴) اگر رومانیا بھی بلغاریہ کے خلاف ہو جائیگا تو اس پر بھی جرمنی اسی قدر فوج کے ساتھ حملہ کریگا۔

(۵) جرمن یونان کے ساتھ بلغاریہ کا سمجھوتا کرا دیگا۔

(۶) جرمن بلغاریہ کو سرویا کا وہ حصہ جس کی حد دریائے موراوا ہوگا۔ اور مقدونی سرویا دیگا۔

اس معاہدہ کا حال کھلنے پر ایم وینیزیلاس نے پارلیمنٹ میں ایک پُر جوش تقریر کی اس نے کہا کہ: اگر سرویا کے ساتھ ہمارا معاہدہ نہ بھی ہوتا تب بھی ہمارے مقاصد ہم کو غیر جانبداری ترک کرنے پر مجبور کرتے۔ کیونکہ یک دوسرا ملک اس قسم کا نفع اٹھانا چاہتا ہے جس سے ہمارا نقصان ہوگا ہمارا فرض ہے کہ ہم بلغاریہ کے ہاتھوں سے سرویا کو تباہ نہ ہونے دیں اس لئے کہ اس کو تباہ کر کے بلغاریہ ہم پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ اگر بلغاریہ فتحیاب ہوا۔ تو یونانی طاقت ختم ہو جاویگی۔ (نیوز آف دی ورلڈ)

آل انڈیا مسلم لیگ

آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کے انعقاد کے متعلق جو مسلمانوں میں اختلاف آرا رہے اس ضمن میں رہبران بنگال کی رائے پڑھنے کے قابل ہے۔

آنریبل مسٹر مظہر الحق سکرٹری بنگال مسلم لیگ انعقاد جلسہ بمبئی کے پورے حامی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں مشرق قریب میں صورت حالات نے بدقسمتی سے مسلمانان ہند کے ایک جزو کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ سردست مسلمانوں کو بالکل خاموش رہنا چاہئے۔ اور اپنی جائز شکایتوں کو بھی حکام بالادست کی خدمت میں پیش کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ یہ ایک ایسا میلان طبع ہے جس پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے کہ اگر بنظر عدل و انصاف دیکھا جائے۔ تو مشرق قریب کے معاملات کسی عنوان ہمارے جائز شکووں کے سننے کے لئے گورنمنٹ المعظم عذر پیش نہیں کر سکتی۔ شکوہ و شکایت کا اظہار پبلک پلیٹ فارم پر ہمیشہ سرکار دولت مدار کی وفاداری و خیر خواہی کو بخوبی مدنظر رکھ کر بلا روک ٹوک کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ وقت آزمائش پر انعقاد جلسہ آل انڈیا مسلم لیگ کو گورنمنٹ کی راہ میں دشواریاں پیدا کرنے سے تعبیر کرنا خیال خام ہے۔ اگر مسلمانوں کو گورنمنٹ سے شکایتیں ہیں اور ان کا وجود بلا شک و شبہ ہے۔ اور ان کی چارہ سازی فوری مدکار ہے تو رہبران قوم کا یہ طرز عمل بالکل غلط ہوگا۔ کہ وہ اپنے طور پر گورنمنٹ کی خدمت میں عرض و معروض کرنے کی بجائے دل ہی دل میں کڑھا کریں۔ اور خون جگر پیا کریں … ارکین لیگ کی کثرت رائے اسی طرف ہے قوم کو کبھی لگی لپٹی نہیں رکھنی چاہئے۔ اور ملک معاملات میں ہمیشہ صاف آزاد و بے باکانہ طرز عمل اختیار کرنا چاہئے۔

مسٹر رسول بیرسٹرایٹ لا نے بھی اس امر کی زور سے تائید کی کہ امسال مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ قطعی ہونا چاہئے۔

علی ہذا مسٹر احمد بیرسٹرایٹ لا جو مسلم لیگ میں ایک بڑی جماعت کی نیابت کرتے ہیں۔ انعقاد جلسہ کے بہت زور سے موید ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ بنگال مسلم لیگ کے تمام ارکین نے متفقہ طور پر انعقاد جلسہ سالانہ کی زور سے سفارش کی ہے۔

شہتوت کا کاغذ

درخت شہتوت کا عجیب و غریب ریشہ ایک قسم کے جاپانی کاغذ کی ساخت میں بہت مستعمل ہے جسے جاپانی زبان میں "ہاسنی ازارو" کہتے ہیں۔ اہل جاپان اس کاغذ سے سو طرح کے کام لیتے ہیں۔ عمدہ کاغذ وہ ہوتا ہے جس میں ریشوں کا تانا ہو۔ چنانچہ جب اس کاغذ کے دو تختے اس طرح سے اوپر تلے رکھ دیے جائیں کہ ان کے طولانی ریشے ایک دوسرے سے مخالف سمت میں زاویہ قائمہ بنائیں اور انہیں جوڑ کر واٹر پروف مصالحہ سے محفوظ کر دیا جائے تو دو شخص اس کاغذ کو کھینچ کر پھاڑ نہیں سکتے۔ شہتوت کا کاغذ پانی میں خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ ڈوبا رہے۔ لیکن قطعاً نہیں گلتا۔ اسی وجہ سے جاپان کے ایک عقبی امیر البحر نے تجویز پیش کی ہے کہ اس سے آبدوز کشتیوں کے جال بنانے کی کشتیاں بنائی جائیں جو تیر سکیں۔ امیر البحر مذکور نے تجربہ کے طور پر اس کاغذ کی نالیاں بنا کر ان سے ایک بیڑا مرتب کیا تھا جو ایک مکعب فٹ جگہ میں حل ہو جاتا ہے۔ ایسے امواج بحر کے تھپیڑوں کا مطلق خوف نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر اتفاق سے کوئی نالی پھٹ بھی جائے تو باقی نالیاں بیڑے کو بہت اچھی طرح سے سنبھالے رہتی ہیں۔

اگر کاغذ مذکور کو پانی کے اثر سے محفوظ کرنے کے لئے کوئی خاص روغن استعمال کیا جائے۔ تو اس سے بچھونوں کے غلاف۔ باران کوٹ۔ اور موم جامے بن سکتے ہیں۔ کاغذ کے مہین ریشوں کو سوت کی طرح بٹ لیا جاتا ہے اور حسب معمول کپڑا بن لیا جاتا ہے۔ جو غباروں کی چھتریاں، ہوائی جہازوں کے بازوؤں کے غلاف۔ ہوا بازوں کا لباس۔ دیوان خانے کی دیواروں پر چسپاں کرنے۔ فرش بچھانے، چھت پر ڈالنے اور ارزاں تابوت بنانے کے کام آ سکتا ہے۔

جاپان کی تجارتی ترقی

ممالک آسٹریا اور جرمنی کے ایوان تجارت تو لڑائی کی وجہ سے بالکل بند پڑے ہیں اور وہ ممالک بھی جو شریک جنگ نہیں تجارتی فروغ میں کچھ زیادہ حصہ نہیں لے سکتے ہیں لیکن جاپان جو کسی سے آویزش جنگ نہیں رکھتا اپنی تجارت کو فروغ دینے اور صنعت و حرفت کو چمکانے میں بہت زیادہ مصروف و مشغول ہے۔ چنانچہ دیا سلائیں، بنیان، چھتریاں، اچھا سے اور بہت سی چیزیں جن کو صرف غنیم بے شمار تعداد میں ہندوستان بھیجتا تھا۔ اب سب جاپان سے آرہی ہیں۔ گو خوبصورتی نفاست اور پائداری میں ان سے ہم پلہ نہیں ہوتیں تاہم وہ اپنے تجارتی کاروبار کو نہایت سرعت کے ساتھ فروغ دے رہا ہے۔ اگر جاپان کی تجارتی اولوالعزمیاں اسی پایہ پر رہیں تو عجب نہیں ہے کہ وہ موجودہ ہنگامہ آفریں وقت میں اپنی تجارت کی گیند کو سب سے آگے لے جائے۔ اور میدان تجارت میں صرف وہی مرد میدان نظر آئے۔

دشمن اور مصر

الہ آباد ۱۴- نومبر۔ پانیر کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ برطانوی ہائی کمشنر کا مرکزی محل قاہرہ میں گیا۔ سلطان اور آپ کے وزرا بھی ہمراہ گئے۔ نامہ نگار خود ایک عجیب واقعہ لکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ مصری ڈاک کے جہاز بروراس پر بحیرۂ مڈیٹرینین میں ایک آبدوز نے حملہ کیا۔ اس جہاز پر "سید ہرتی" کے ۲۳ ملاح بھی تھے جن کو کئی دن پہلے وہیں ایک آبدوز کشتی نے غرق کیا تھا۔ بروراس کے کپتان نے نشان آبدوز کا دیکھا آبدوز نے اطلاعی فیر کئے۔ اور وہ تیزی سے قریب آتا جاتا تھا۔ آبدوز نے اس کے پہلو پر ایک گولہ مارا۔ مگر وہ نشانہ سے دور گرا۔ اس گولے کے چلنے سے فوراً میں عجیب پریشانی ہوئی۔ وہ سمجھے کہ ہمارا جہاز غرق کر دیا جائیگا۔ لہذا لوگ کشتیوں میں سوار ہونے لگے۔ کشتیاں پانی تک پہنچتے پہنچتے ٹوٹ گئیں اور جو مسافر جہاز پر رہ گئے تھے انہوں نے اپنے بچوں کو پانی میں پھینکا۔ اور پھر خود کود پڑے۔ غرض اس تاریکی میں ۱۵۰ مسافر پانی میں تیرتے پھرتے تھے۔ آبدوز فوراً جہاز کے پاس آگئی۔ اور اس نے ان لوگوں کو بچانا شروع کر دیا۔ خصوصاً بچوں اور عورتوں کو پانی سے نکالنا شروع کیا۔ اسی دوران میں انگریزی جہاز کے جو ملاح موجود تھے وہ بھی پوری مدد دے رہے تھے۔ آبدوز کا کپتان اور ملاح آسٹری تھے ان کا جہاز نہایت عمدہ تھا اور آخر کار انہوں نے جہاز کو جانے کی اجازت دیدی اسطرح "بروراس" آدھی رات کو اسکندریہ کی طرف روانہ ہو گیا مگر اس پریشانی کے عالم میں اس کے ۲۲ مسافر غرق ہو گئے۔

ترکوں کی قوت پیکار

لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے رقمطراز ہے کہ قفقاز میں ہمارے محاذ کے مختلف حصوں پر ترکوں کی جارحانہ کارروائی کا روسی سرکاری مراسلات میں بہت دنوں سے برابر ذکر ہو رہا ہے جھیل وان کے شمال و جنوب میں حریف کی مساعی بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ جہاں اس نے حال ہی میں بڑی ہزیمتیں اٹھائی ہیں لیکن اس کے باوجود اولٹی کی جانب ہمارے قلب پر کسی کی کارپردازیوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ عام رائے ہے کہ گرانڈ ڈیوک نکولاس کا قفقاز میں آنا اور فوجوں کا کمان لینا ہماری سپاہ کے لئے فال نیک ہے۔ اس تبدیلی سے ترکی افواج کے جرمن افسر سرگرمی سے روسی حملوں کی پیش بندی کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ترکی خط تصادم پر ایک جرار فوج موجود ہے۔ پندرہ روز کا عرصہ ہوا کہ روسی سرحد کے مغرب میں ارضروم کے متوازی خط تک تیسرے اور چوتھے جیش کو آراستہ کیا گیا تھا یہ خط پندرہ سے تیس میل تک لمبا ہے۔ یہاں سے ان کا خط تصادم جانب جنوب وان جھیل کے مغربی انتہا تک جاری رہ کر ملازگرد سے ہوتا ہوا جھیل وان کے جنوب میں تیس میل تک قائم ہے۔

غنیم کی افواج قریب قریب حسب ذیل ترتیب سے تقسیم کی گئی ہے۔ پہلی تیسری اور چوتھی جیش کی اٹھارہ پلٹنیں چورک کے شمال میں ہیں۔ دسویں اور بارہویں جیش کی بیالیس پلٹنیں قریاق کے شمال میں ہیں نویں اور گیارہویں جیش کی ستر پلٹنیں علاقہ اراک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ تیرہویں جیش کی چالیس پلٹنیں فرات کے علاقہ میں جھیل وان کے شمال میں منقسم ہیں۔ ۔۔۔ جیش کی تیس پلٹنیں جھیل کے جنوب میں کردوں کے ساتھ موجود ہیں۔

مذکورہ بالا پلٹنوں کی قوت پیکار بہت زبردست ہے گو ہمارے بیڑے بحیرہ اسود کی سرگرم نگہداشت نے غنیم کی رسد رسانی میں غایت درجہ دشواریاں پیدا کر رکھی ہیں۔

روسی نامہ نگاروں کے بقول عثمانی جیوش کو کھانا کپڑا اور آلات حرب وغیرہ اچھی طرح میسر نہیں ہیں۔

باایں ہمہ گرینڈ ڈیوک کا کام کسی عنوان سے آسان نہیں ہے اور ترک کئی دفعہ عظیم الشان تحمل ظاہر کر چکے ہیں۔

دشمن روسیاہ کے ہوائی حملے

تازہ ولایتی اخبارات میں دشمن کے بزدلانہ ہوائی حملوں کی سرکاری تفصیل شایع ہوئی ہے۔ نابکار حریف نے اوائل جنوری ۱۹۱۵ء سے ۱۳- اکتوبر تک زیادہ تر ضلع جو آبادی پر اڑانیں ہوائی کیں جن سے ۱۲۷ جانیں تلف ہوئیں اور ۴۸۴ مجروح ہوئے۔ ضلع لندن ۸- ستمبر سے ان وحشیانہ حملوں کی دستبرد سے بچا ہوا تھا۔ لیکن ۱۳- اکتوبر کی ہوائی یورش سے لندن اور مشرقی اضلاع میں سخت نقصان جان و مال ہوا۔ ہفتہ مختتمہ ۱۲- ستمبر میں غنیم پانچ دفعہ کرہ ہوا میں چڑھ چڑھ کے آیا لیکن شکر ہے ان میں سے تین وار خالی گئے۔ نقصانات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تاریخ	ضلع	مقتول	مجروح
۱۹- جنوری	یارمتھ اور کنگس لن	۴	۹
۱۴- اپریل	پنتھ اور ٹنا ٹڈ	۰	۲
۳۰ - ،،	نورتھ فلیٹ اپسوچ اور بری سینٹ ایڈمنڈز	۰	۰
۱۰- مئی	ساؤتھ اینڈ	۱	۰
۱۷- ،،	رامزگیٹ	۲	۵
۲۶- ،،	ساؤتھ اینڈ	۳	۰
۳۱- ،،	لندن کے بیرونی اضلاع	۶	۰
۴- جون	مشرقی اور جنوب مشرقی ساحل	۰	۰
۶- ،،	مشرقی ساحل	۲۴	۴۰
۱۵ ،،	شمال مشرقی ساحل	۱۵	۱۵
۹- اگست	مشرقی ساحل	۱۳	۱۲
۱۲- ،،	،،	۶	۲۳
۱۷- ،،	مشرقی اضلاع	۱۰	۳۶
۷ ستمبر	مشرقی اضلاع و رقبہ لندن	۱۷	۳۹
۸- ،،	،،	۲۰	۸۶
۱۱- ،،	مشرقی ساحل	۰	۰
۱۲- ،،	،،	۰	۰
۱۳- ،،	،،	۰	۰
۱۳- اکتوبر	مشرقی اضلاع و رقبہ لندن	۵۶	۱۱۴

۱۳- اکتوبر شب چہارشنبہ کو سب حملوں سے زیادہ نقصان ہوا۔ ایک شب کے نقصانات ۱۰۰ ہیں۔ (ترجمان)

مکہ معظمہ میں اسلام کیونکر پھیلا

(۳۲)

(از جناب مولوی حکیم مرزا محمد ابراہیم صاحب پروپرائیٹر شفاخانہ محمدیہ فیروزپور ضلع ملتان)

اسلام کی روزافزوں کامیابی دیکھ کر کفار خوف زدہ ہوگئے۔ اور انہوں نے باقاعدہ طور پر مسلمانوں کو ستانا اور طرح طرح کا عذاب دینا شروع کیا۔ اُس زمانہ میں کوئی سلطنت نہ تھی جو مسلمانوں کی جانوں کی حفاظت کرتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر سخت ظلم کئے گئے خصوصاً ان غریب مسلمانوں پر جن کا کوئی مربی ومحافظ یا زبردست قبیلہ نہ تھا۔ جو اُن کی حمایت کرتا۔ اور اکثر مسلمان اسی قسم کے لوگ تھے۔ کئی مسلمان غلامی کی حالت میں تھے۔ ور اُن کے مالک اُن کو ناقابل برداشت تکالیف پہنچاتے۔ غریب مسلمانوں کو کفار پکڑ لیتے اور قید میں ڈالدیتے۔ یا جب سورج نصف النہار پر ہوتا اُن کو لیجا کر دوپہر کے جلتے ہوئے سنگریزوں اور جلانے والی ریت پر لٹا دیتے۔ اور پیاس سے اُن کی زبانیں باہر آجاتیں اور ایسے بیہوش ہوجاتے کہ انہیں جانتے بھی نہ تھے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ اور اُن کے سینوں پر تپی ہوئی پتھر کی بھاری بھاری سلیں رکھی جاتیں بعض اپنی جانیں بچانے کے لئے بظاہر اسلام سے انکار بھی کر دیتے تھے۔ مگر اکثر باوجود ان تکالیف کے اسلام پر قایم رہتے۔ کس قدر سخت سخت تکالیف مسلمانوں کو دی جاتیں اور کیسی استقامت سے بیچارے مسلمان اُن ظلموں کو برداشت کرتے یہ حضرت بلال کے قصے سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

حضرت بلال کو اُن کا مالک اُمیہ بن خلف ہر روز بطحا میں لیجاتا جبکہ سخت گرمی کا وقت ہوتا۔ اور اُن کو جلتی ہوئی ریت اور سنگریزوں پر لٹا کر اور اُن کا منہ سورج کی طرف کرکے اُن کے سینہ پر ایک بھاری پتھر رکھدیتا۔ اور کہتا کہ تو اسی حالت میں پڑا رہیگا یہاں تک کہ تو اسلام سے انکار کرے۔ مگر حضرت بلال کی استقامت دیکھئے کہ جب بھاری پتھر کی وجہ سے اُن کا دم گھٹا ہوا ہوتا تھا اور سخت پیاس سے مرے ہوتے تھے وہی جواب دیتے تھے کہ اَحَدٌ اَحَدٌ یعنی ایک ہی خدا ہے ایک ہی خدا ہے۔ ظالم کئی دن تک لگاتار ایسا ہی کرتا رہا۔ یہاںتک کہ وہ موت کے کنارے پر پہنچ گئے۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت بلال کے علاوہ اور بھی کئی غلاموں کو خرید کر طرح طرح کی تکالیف سے اُن کو خلاصی دلوائی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم دوسری نسل کے لوگوں کو اُن کے زخموں کے نشان دکھایا کرتے تھے۔ جو اُن کو مکہ کی زندگی میں ظالم کفار کے ہاتھ سے پہنچے تھے۔ بعض مسلمان ظالم قریش کے ہاتھ سے دکھ اٹھا اُٹھا کر شہید بھی ہوگئے۔ ابوجہل نے حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو ایسی تکلیف دی جس سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُس بیچاری کے اندام نہانی میں برچھے مارے گئے مگر اس بہادر مظلومہ کی استقامت حیرت انگیز ہے کہ اُس نے اِس ہیبتناک قتل کو منظور کیا۔ مگر اسلام سے مُنہ نہ پھیرا۔ حضرت عمار کے والد یاسر بھی اسی طرح سخت تکلیف کے ساتھ شہید کئے گئے۔ اور خود حضرت عمار کو بھی خوفناک تکالیف دی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان تکالیف کا مشاہدہ کرتے اور جو دُکھ آپ کو اپنے صحابہ کی تکلیف دیکھ کر پہنچتا تھا اُس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اول اول ایسے صحابہ جو زبردست قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے اپنے قبایل کی عصبیت کی وجہ سے ان تکالیف سے محفوظ رہے جو اکثر مسلمانوں پر وارد ہوئیں۔ جن کا کسی طاقتور قبیلہ سے تعلق نہ تھا۔ لیکن جب کفار نے دیکھا کہ اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ تو انہوں نے زیادہ سخت تجاویز سے کام لینا شروع کیا۔ اور چونکہ بعض مسلمان اپنی اپنی قوم کی حمایت کی وجہ سے ایک حد تک محفوظ تھے۔ اِس لئے آیندہ باتفاق یہ تجویز ہوئی کہ ہر ایک قبیلہ اپنے اپنے رشتہ داروں کو اسلام قبول کرنے سے روکے اور اپنے اپنے رشتہ کے مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیف پہنچا کر اسلام سے پھیرے۔ اور اسی طرح ہر ایک خاندان اپنے اپنے دائرہ کے اندر اسلام کی بیخ کنی کردے۔ اس نئی تجویز کے مطابق ہر ایک قبیلہ نے اپنے اپنے دائرہ کے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا اور اپنے سرداروں کی اولاد تک کو نہ چھوڑا۔ چنانچہ ولیم میور شہادت دیتا ہے کہ جب بنی مخزوم نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنے قبیلہ کے مسلمانوں کو سزائیں دیں ان مسلمانوں میں اُن کے بوڑھے سردار کا بیٹا ولید تھا وہ اس کے بھائی ہشام کے پاس گئے اور اُس سے اجازت چاہی۔ ہشام اسلام کا ایسا سخت دشمن تھا کہ اُس نے اجازت دیدی کہ اُس کے حقیقی بھائی کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے پیٹا جائے یہاں تک کہ وہ اسلام سے باز آجائے صرف اتنی شرط لگائی کہ اُس کو جان سے نہ مارا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ممتاز خادم جیسے حضرت ابوبکر بھی کفار کی ایذارسانی سے نہ بچے آپ اپنے مکان میں بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے جس کی کشش سے بعض لوگ آپ کے پاس آکر قرآن شریف سنتے اور اُس سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرنا چاہتے تھے لیکن کفار اس بات کو برداشت نہ کرسکے اور فساد پر آمادہ ہوگئے اور کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا اور چونکہ جان خطرہ میں تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو مکہ معظمہ سے چلے جانے کی اجازت دیدی۔ (باقی آیندہ)

اخلاق النبی

(۱۲)

(از جناب مولوی حکیم محمد احمد عرف ظریف احمد صاحب دیوبندی)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔ اور ایمان لایا۔ اور اسکے دربار کے دو افسر بھی ایمان لائے اور نجاشی نے کہا کہ خدا کی قسم اگر کار سلطنت میرے متعلق نہ ہوتا تو میں حاضر ہوکر آنکا خادم بنتا اور اُن کو وضو کرایا کرتا۔ اور حضور کے واسطے کچھ تحائف بھی روانہ کئے اور قریش کے تحفے پھیر دئیے گئے اور ایلچی ناکام واپس کئے گئے۔ اور مسلمان بخوشی خاطر وہاں مقیم رہے پھر آپکو حکم ہوا کہ چھپ کر مدینہ منورہ چلے جائیں اُدھر کفار آپ کے قتل پر یکایک دولتخانہ پر آئے۔ حضرت اپنے دوست حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ رات ہی کو غار ثور میں چلے گئے تھے۔ کفار نے ڈھونڈا کہیں پتہ نہ ملا۔ پھر آپ وہاں سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور ابوایوب کے گھر میں جس کی وصیت شاہ تبع نے کی تھی اب کیا تھا مدینہ والے یعنی اوس وخزرج جان سے قربان دل سے نثار زن ومرد صغیر وکبیر کو غلامی پر ناز نہ صرف حضور بلکہ جو حضرات مسلمان ہو ہوکر آتے جاتے اُن کے بھی مددگار رہے۔ جو مکہ چھوڑ کر مدینہ آئے وہ مہاجرین اور مدینہ والے انصار اور جو مکہ سے فتح ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے اُن کے مراتب اُن سے بدرجہا بڑے ہیں جو اُن کے بعد ایمان لائے۔ پھر مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی چند روز کے بعد مسجد نبوی اور بیت الشرف کی تعمیر کے لئے ارشاد کیا گیا۔ مہاجرین کے لئے گھر بننے لگے۔ مسجد نبوی تو بالکل سادہ تھی جو اس سیدھے دین کے لئے عین موزوں تھی۔ مسجد کیا تھی صرف ایک چبوترہ سا تھا جس پر قد آدم کچی اینٹوں کی ایک دیوار بنالی گئی اور بعد ازاں ستونوں کی جگہ کھجور کی لکڑیاں گاڑ کر پتوں اور گھاس پھونس سے ایک چھپر سا بنالیا تھا جس سے دھوپ کا تو آرام تھا مگر بارش کا بچاؤ نہ تھا۔ اِس مسجد میں کبھی فرش پر اور کبھی یونہی اور کبھی ستون کے سہارے آپ وعظ ونصیحت اور تلقین اسلام فرمایا کرتے اس کا ایک حصہ مفلس

اشاعت و تبلیغ اسلام

(۱۱)

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خانصاحب بھونگانی)

عقبۂ ثانی کی بیعت کے بعد نبی صلعم نے اُن مسلمانوں کو بھی مکہ چھوڑ دینے کی اجازت دیدی جو ابھی تک مکہ کے باہر نہ گئے تھے۔ اور طرح طرح کے مظالم قریش کے ہاتھوں اُٹھا رہے تھے اور وطن اُن کے لئے آگ کی بھٹی بنا ہوا تھا۔ ان ایمان والوں نے گھر بار خویش و اقارب باپ بھائی زن و فرزند کے چھوڑ دینے کا ذرا غم نہ کیا بلکہ خوشی سے یثرب کو سدھار گئے جن کی مدت سے یہ آرزو تھی کہ مدینہ پہنچکر آزادی کے ساتھ اپنے وحدہٗ لاشریک خدا کی عبادت کرسکیں۔ اور مذہب حق کی تبلیغ کریں۔

ان ہجرت کرنے والوں کا قریش مکہ نے سخت مقابلہ کیا۔ اور بڑا ستم کیا۔ صہیب رومی رضی اللہ عنہ جب ہجرت کیلئے جانے لگے تو کفار نے اُنہیں آ گھیرا۔ کہا صہیب جب تو مکہ میں آیا تھا مفلس قلاش آیا تھا۔ اب تو یہاں کا مزا اسول کماکر بھاگا جاتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ساری دولت یہاں کی ساتھ لیجاوے۔ ایسا کبھی نہیں ہونے کا۔ صہیب نے کہا کہ مال و اسباب میں تم کو دئے دیتا ہوں۔ اب تو تم میرے جانے میں مزاحم نہ ہوگے قریش بولے ہاں جب جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت صہیب نے سارا مال اُنہیں دیدیا۔ اور مدینہ کو روانہ ہوگئے۔ نبی صلعم نے یہ قصہ سُنکر فرمایا اس سودے میں صہیب نے نفع کمایا۔

حضرت اُم سلمہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر ابو سلمہ نے ہجرت کا ارادہ کیا مجھے اونٹ پر چڑھایا۔ میری گود میں میرا بچہ سلمہ تھا جب ہم چل پڑے تو بنو مغیرہ نے آکر ابو سلمہ کو گھیر لیا۔ کہا تو جاسکتا ہے مگر ہماری لڑکی کو نہیں لیجا سکتا۔ اب بنو عبد الاسد بھی آگئے اُنہوں نے بھی ابو سلمہ سے کہا کہ تو جاسکتا ہے۔ لیکن ہمارے بچہ کو جو ہمارے قبیلہ کا بچہ ہے نہیں لیجا سکتا۔ غرض اُنہوں نے ابو سلمہ سے اونٹ کی مہار لیکر اونٹ بٹھا دیا۔ اور بنو عبد الاسد تو گود کے بچہ کو ماں سے چھین لے گئے۔ اور بنی مغیرہ ام سلمہ کو لے آئے۔ ابو سلمہ جو دین کے لئے ہجرت کرنا فرض سمجھتا تھا زن و بچہ کے بغیر مدینہ کو روانہ ہوگیا۔

بیچاری ام سلمہ روز شام کو اُسی جگہ جہاں بچہ اور شوہر سے وہ الگ کی گئی تھی پہنچ جاتی گھنٹوں رو دھوکر واپس آجاتی۔ ایک سال تک اسی طرح روتے چلاتے گذر گیا۔ آخر اُن کے چچیرے بھائی کو رحم آیا۔ اور ہر دو قبائل سے کہہ سنکر اُم سلمہ کو اجازت دلادی کہ اپنے شوہر کے پاس چلی جائے بچہ بھی اُن کو واپس دیدیا گیا۔ ام سلمہ اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ کو تن تنہا چلدیں۔ ایسے ہی مصائب و مشکلات کا سامنا قریب ہر ایک صحابی کو کرنا پڑا تھا۔

ان حکایات سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ہجرت کے وقت بھی مسلمانوں کو کیسی سخت مصیبتوں پر غالب آنا پڑا۔ گھربار چھوڑنا بھی خاص جد جہد اور ابتلا و امتحان کے آسان نہ تھا۔ نبوت کے تیرھویں سال مکہ میں جس طرح گذرے اُن کا مختصر حال یہ تھا جو لکھا گیا۔ پوری پوری کیفیت تو خدا کو معلوم ہے یا اُن حضرات کو جن کے اسلام لاتے وقت پیش پیش تھیں۔ تاریخ اُن کی مصیبتوں کا کہاں تک اعادہ کراسکتی ہے اصل یہ ہے جو مطلب اور غرض ان حضرات کی تھی وہ بلطف ایزدی پالی تھی۔ خواہ اُس میں اُن کو کتنی ہی کیوں مصائب نہ اُٹھانا پڑے ہوں اور کتنی ہی قربانی کرنا پڑی ہو یہ سب اسلام کے صدقے اور وہ اسلام کے صدقے اس تیرہ سال کے عرصہ میں اگرچہ مسلمانوں کی تعداد سیکڑوں سے زیادہ نہیں بڑھی تھی۔ لیکن یہ عجیب کامیابی تھی کہ ان ایمان والوں میں علیؓ۔ ابو بکرؓ عثمانؓ عمرؓ کی شان کے بزرگوار تھے جن کی علمی فضیلت عملی کشش و طاقت، روشن ضمیری اور بہترین قابلیت کے اوصاف نے چار دانگ عالم کی رہنمائی کی۔

یا مصعب بن عمیر، جعفر طیار، اور ابو عبیدہ بن جراح کی سی اعلیٰ استعداد کے تھے جنہوں نے یثرب و حبش و نجران کو وعظ کے ذریعہ سے مسلمان کیا۔ عبد اللہ بن مسعود و عبد الرحمٰن بن عوف کے منصب کے تھے جن کی علمی سیکڑوں علمی نکات کے مخزن ہیں۔ و زبیر طلحہ و عمار یاسر کے درجہ کے جانباز و حق پسندی کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ قاصر ہے۔ بلال سمیہ، اور یاسر و کعب کے نمونوں کے جنہوں نے اپنے استقلال و استقامت سے فرعون طبع ظالموں کو ظلم کرتے کرتے تھکا دیا تھا۔ سکران۔ شموس۔ اُم حبیبہ و خنیس کے حوصلے کے جنہوں نے دین حقہ کے لئے خویش و اقارب وطن و مولد کو چھوڑ کر حبش میں جا اقامت کی تھی۔ لبید اور سوید بن سامت الملقب کامل و اُنیس برادر ابو ذر جیسے فصیح و بلیغ جو ایک ایک تقریر یا ایک قصیدے سے کئی کئی قبیلوں پر قابو حاصل کرلیتے تھے۔ اور جو دنیا میں اپنے سے بڑھ کر کسی کو حقایق داں، معانی سنج، نکتہ سنج، اور انسانی طبیعت کا رمز شناس نہ جانتے تھے۔

انہیں ایام میں اسلام مکہ سے باہر پھیل گیا تھا جس کی چند مثالیں یہ ہیں طفیل بن عمرو دوسی جو ملک یمن کے ایک حصہ کا فرمانروا تھا مکہ میں مسلمان ہوا تھا اور اس طفیل کی برکت سے اس ملک میں بھی اسلام پھیل گیا تھا۔

ابو ذر غفاری اور اُن کا بھائی اُن کی ماں اور نصف قبیلہ غفار۔ عیسائیان نجران میں سے ۲۰ کس، ضمادی الازدی قبیلہ بنی الاشہل تیم و نعیم اور کچھ باشندگان ملک شام و حبش کے بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوچکے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہجرت کئے ہوئے یثرب کو (مدینہ منورہ) جارہے تھے۔ اثناء راہ میں بریدہ اسلمی ملا یہ اپنی قوم کا سردار تھا۔ قریش نے آنحضرت کی گرفتاری پر سو اونٹ کا انعام مشتہر کیا تھا۔ اور بریدہ اسی انعام کے حصول میں کوشش کرتا ہوا آنحضرت کی تلاش میں یہاں تک آگیا تھا جب نبی عربی کے سامنے ہوا اور حضور سے ہمکلام ہونے کا موقع ملا تو بریدہ ستر آدمیوں سمیت مسلمان ہوگیا۔ اپنی پگڑی اوتار کر نیزہ پر باندھ لی جس کا سفید پھریرہ ہوا میں لہراتا اور بشارت سناتا تھا۔ کہ امن کا بادشاہ صلح کا حامی سچائی کا دولت دنیا کو عدالت اور انصاف سے بہرہ ور کرنے والا تشریف لارہا ہے۔

مسلمانوں کی ہجرت کے بعد جب مسلمان مکہ میں گنتی کے رہ گئے اور مشہور صحابہ میں سے صرف ابو بکرؓ و علیؓ ہی باقی رہے تو قریش مکہ نے اس موقعہ کو غنیمت جانکر آنحضرت صلعم کے قتل کرنے کے لئے ایک کمیٹی منعقد کرنے کی تجویز کی چنانچہ تدبیر قتل پر غور کرنے کے لئے دار الندوہ میں اجلاس کا خفیہ اعلان کیا گیا۔ دار الندوہ کو قصی بن کلاب نے قایم کیا تھا۔ یہ گویا قریش کا ایوان پارلیمنٹ تھا۔ اس اجلاس میں نجد کا ایک تجربہ کار بوڑھا شیطان بھی آکر شامل ہوا تھا اور قریش کے مشہور مشہور قبایل میں سے مندرجہ ذیل سردار موجود تھے۔

(۱) بنو عبد شمس میں سے۔ شیبہ، عقبہ، فرزندان ربیعہ اور ابو سفیان بن حرب

(۲) بنو عبد الدار میں سے۔ نضر بن حارث بن کلادہ

(۳) بنی نوفل میں سے۔ طعیمہ بن عدی۔ جبیر بن مطعم، حارث بن عامر۔

(۴) بنو اسد بن عبد العزیٰ میں سے۔ ابو البختری بن ہشام، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام

(۵) بنو مخزوم میں سے۔ ابو جہل بن ہشام

(۶) بنو سہم میں سے۔ نبیہ و منبیہ فرزندان حجاج

(۷) بنو جمح میں سے۔ اُمیہ بن خلف

یہ کمیٹی منعقد کی گئی اور اُس میں یہ سوال غور طلب تھا کہ محمد کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے۔ (باقی آیندہ)

زہر ہلاہل

(ایک دلچسپ قصہ)

(از جناب سید ناصر نذیر صاحب فراق دہلوی)

رو رو کے مری قبر پہ کہتی ہے محبت
یوں خاک میں ملتے ہوئے ارماں نہیں دیکھا

نورالدین جہانگیر شاہنشاہ ہندوستان ولیعہدی کے وقت میں بھی گجرات کو دیکھ بھال آئے تھے۔ اور جلال الدین اکبر کی وفات کے بعد جب تخت سلطنت نشین ہوئے تو بھی گجرات تشریف لے گئے۔ بھروچ ہوتے ہوئے نربدا اتر کر سفر کر رہے تھے۔ جو شام کو ایک جنگل میں خیمہ ہوا۔ سب سے پہلے میاں سواروں نے یہ رپورٹ دی کہ اردو (یعنی کیمپ) سے سو قدم کے فاصلہ پر چھوٹا سا ایک نالہ بہتا ہے۔ اس کا پانی جو جانور پیتا ہے فوراً مر جاتا ہے۔ بادشاہ سلامت کو ایسی باتوں کی حقیقت معلوم کرنے اور ایسے انوکھے تماشے دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ خود نالے پر جا کر بیٹھے آزمانے کے لئے دو تین جانوروں کو اپنے سامنے اس کا پانی پلوایا۔ یہ سب جانور مویشیوں کا کہنا سچ نکلا دو چار منٹ میں بے زبان جانور مر کر رہ گئے۔ اس معاملہ کو دیکھ کر بادشاہ بہت حیران ہوئے۔ حکیم طبیب تو حضور والا کے ساتھ میں کوئی نہ تھے مگر حکم ہوا کہ اس ملک کے کسی طبیب کو حاضر کیا جاوے۔ وہ پہنچے دن کی سرزمین کی آب و ہوا کا ماہر ہو گا۔ معلوم ہوا کہ قصبہ انکلیسر جو یہاں سے قریب ہے ایک طبیب روح اللہ خاں بڑا علامہ رہتا ہے۔ فرمان کے پہنچنے کی دیر تھی روح اللہ خاں صاحب آن پہنچے اور حضور والا نے فوراً سوال کر ہی دیا۔ کہ اس نالہ کے پانی میں ایسی کیا سمیت ہے کہ انسان حیوان پیتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔

روح اللہ خاں۔ ظل اللہ اس نالہ کے پانی میں سمیت ہمیشہ نہیں رہتی۔ صرف چار مہینے برسات کے اس کا پانی زہر قاتل بنا رہتا ہے۔ برسات کے بعد آٹھ مہینے مویشی اس کا پانی پیتے ہیں اور کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے چالیس کوس ایک پہاڑ ہے۔ جسے یہاں والے ناگ پارہ کہتے ہیں۔ اس پہاڑ کے اوپر بہت سی زہریلی بوٹیاں بھی اگتی ہیں۔ اور حشرات الارض بھی ایسے زہریلے پیدا ہوتے ہیں جن کی ہوا لگنے سے جاندار مر جاتا ہے۔ سانپ بچھوؤں کا تو ذکر کیا ہے۔ ناگ پارہ پر مکڑی بھی بڑے اخروٹ کی برابر ہوتی ہے۔ برسات میں دھواں دھار مینہ برستے ہیں تو اس پہاڑ کی زہریلی جڑی بوٹیوں اور حشرات الارض کی سمیت پانی میں مل کر اس نالہ میں آتی ہے اور پانی پائیزن بنجاتا ہے۔

بادشاہ سلامت۔ پانی کیا زہر ہلاہل بنجاتا ہے

حکیم روح اللہ خان۔ ہلاہل تو حبش کی ایک قوم کو کہتے ہیں جیساکہ صاحب بحرالجواہر کہتا ہے " الہلیل و الہلاہل نوع من الحبش تقتل الانسان بالرائحۃ" یعنی ہلیل یا ہلاہل حبش کی ایک قوم سے مراد ہے جس کی بو آدمی کو ہلاک کر دیتی ہے۔ ہندی میں اس زہر کا نام میٹھا تیلیا بھی ہے، بچھناگ بھی ہے چنڈال بھی اسی کو کہتے ہیں۔ یہ زہر ہندوستان ہی کے پہاڑوں میں زیادہ ملتا ہے۔ اگر کسی آدمی کو پسینہ آ رہا ہو اور اسے چھوے تو اسی وقت مر جاتا ہے اگر گائے کے سینگوں پر اس کا لیپ کر دیا جائے تو اس کے تھنوں سے دودھ کے بدلے خون نکلیگا۔ اگر گھوڑے کا سوار موزہ پہنے ہو اور اسے لوہے کی رکاب پر لگا دیا جائے تو یک بیک دونوں مر جائیں گے۔ اگلے بادشاہوں کی انگوٹھی کے نگینہ کے نیچے ہلاہل کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا تھا۔ اگر کسی مصیبت کے وقت وہ اپنے تئیں ہلاک کرنا چاہتے تھے تو انگوٹھی میں سے نکال کر کھا لیا کرتے تھے۔ اور ان کی آن میں خاتمہ ہو جایا کرتا تھا۔ اگر حضور فرمائیں تو فدوی ناگ پہاڑ کی زہر حیوانی اور نباتاتی دونوں کو اکٹھا کر کے ایسا زہر ہلاہل بنا دے جس کی ہوا سے ایک دم میں سو ہزار آدمی پانی ہو کر بہ جائیں۔

بادشاہ سلامت۔ حکیم صاحب میں آپ کی قابلیت سے بہت خوش ہوا آپ جانتے ہیں بادشاہوں کی سرکار میں نایاب چیز ہوا کرتی ہے۔ اگر آپ ایسا تیزاب مجھے بنا کر دکھائیں گے تو میں آپ کو بہت انعام دونگا مجھ کو اس کی بھی پروا نہیں کہ اس کی تیاری میں لاکھ دو لاکھ روپیہ صرف ہو جائے آپ کو جس قدر روپے کی ضرورت ہو فرما دیجئے آپ کے مکان پر بھیج دیا جائے۔

حکیم روح اللہ خاں۔ حضور کی خوشنودی فدوی کے لئے بڑا انعام ہے انشاء اللہ تعالیٰ چھ مہینہ میں وہ زہر تیار کر کے۔ بندگان عالی کے حضور میں پیش کرونگا بادشاہ آگے تشریف لے گئے۔ اور حکیم روح اللہ خاں نے تیزاب کی تیاری کا اہتمام شروع کیا۔ صاحب تاریخ لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے حکیم روح اللہ خاں نے نیر سنگات سے ایک ٹونٹی دار لوٹیا تیار کی جو بظاہر تانبہ کی معلوم ہوتی تھی ٹونٹی کے اندر سوئی کے ناکے کے برابر چھید رکھا۔ اور یہ لوٹیا قہوہ دان سے بڑی نہ تھی۔ زیادہ سے زیادہ اس میں ایک پونڈ پانی آ سکتا تھا۔ لوٹیا کے اوپر ڈھکنا بھی تھا۔ پھر اس نے ایک قرع انبیق ایسا بنایا جو زہروں کی حدت اور تیزی کو سہار سکے۔ پھر اس نے قرع انبیق میں نباتات ڈالکر چولہے پر چڑھایا اور چولہے میں ایندھن بھر کر اس ظرف حکمت (لوٹیا) کو ایندھن کے اوپر رکھ دیا۔ پھر ظرف حکمت کے نیچے ایک چنگاری آگ کی دھر دی۔ ظرف حکمت کی تاثیر سے آگ سلگی۔ اور ظرف حکمت کے اندر پانی گرم ہو کر ٹونٹی کے باریک چھید میں سے بھاپ اس زور شور سے نکلنی شروع ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا آندھی آئی ہے۔ حکیم ہوا کا رخ بچا کر دور جا کر کھڑا ہوا اور عینک یا دوربین کے ذریعہ سے قرع انبیق کو دیکھتا رہا جب عرق تیار ہو گیا تو حکیم نے اسے ایک آلہ کی مدد سے ہفت جوش شیشی میں بھر کر شیشی کے منہ پر مہر لگا دی۔ ناظرین کے سمجھانے کے لئے مجھے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ بغیر اس ظرف حکمت کی بھاپ کے ایسے تیزاب کا تیار ہونا ناممکن تھا۔ کیونکہ انسان کا کام نہ تھا کہ اس قرع انبیق کے پاس بیٹھ کر آنچ کو دیکھتا۔ اور زہریلی بھاپ سے بچا رہتا۔ اس لئے حکیم نے وہ ظرف حکمت کیا بنایا تھا گویا ایک قسم کی دھونکنی تھی جو آگ کو موقع اور مناسبت کے ساتھ قایم رکھتی تھی۔ مصنف تاریخ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے حکیم غلام محی الدین عرف بڑے صاحب نے جو بھروچ میں حاکم فوجداری تھے وہ ظرف حکمت لا کر اور اس کے نیچے آگ رکھ کر دکھایا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ ہمارے مورث حکیم روح اللہ خاں کا ایجاد ہے۔ فقیر ناصر نذیر فراق نے وہ تاریخ کتب خانہ سورت میں دیکھی ہے۔ الغرض حکیم روح اللہ خاں صاحب وہ عرق ہلاہل یا آفت کی پڑیا لے کر آگرہ پہنچا۔ اور شہنشاہ جہانگیر کے سامنے اسے پیش کیا۔ حضور والا نے دواخانہ کے داروغہ کو خلوت میں بلوا کر وہ شیشی سپرد کر کے سمجھا دیا کہ اسے سات سات قفلوں میں احتیاط سے رکھنا کسی کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔ یا کوئی نادان اسے کھول نہ ڈالے یہ ایسی بلا ہے خبردار ہوشیار کان کھول کر سن لو۔ داروغہ معتمد تھا شیشی لے کر اور بجا درست کہہ کر چلا آیا حکیم صاحب بھی کچھ دنوں بعد رخصت لے کر گجرات چلے آئے برس چھ مہینے پیچھے حضور کو اس زہر کا خیال آیا۔ داروغہ کو بلا کر کہا وہ چیز لے آؤ داروغہ گیا اور ایک خالی شیشیا حضور کے سامنے لاکے ڈالدی

بادشاہ سلامت۔ میں اس میں سے تیزاب کیا ہوا اڑ گیا

داروغہ۔ اڑ تو نہیں گیا۔ داروغہ نے سر جھکا لیا، اور بادشاہ کی بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ جواب نہ دینا بھی ایک قسم کی گستاخی سمجھی جاتی تھی۔ داروغہ کو چپ دیکھ کر بادشاہ سلامت بگڑ گئے۔ چلا کر کہا سچ بتاؤ۔ اس میں سے دوا کیا ہوئی۔ ایسی خطرناک چیز کا تمہاری تحویل میں سے غایب ہو جانا نہیں

بدگمان کرتا ہے قسم قسم کے وسوسہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر تو نے شافی جواب نہ دیا تو ابھی سر کٹوا دونگا۔

داروغہ - بہت اچھی بات ہے حضور میرا سر کٹوا دیں میں بھی مرنے کے لئے تیار ہوں۔ بادشاہوں کی عقل بھی اُنھی کے لایق ہوا کرتی ہے۔ داروغہ کو مرنے کے لئے تلا ہوا دیکھ کر بادشاہ سمجھے کہ اس کے صاف صاف نہ کہنے میں کوئی بھید ہے اگر میں نے اسے مروا دیا تو کیا ہوگا۔ زہر کے غائب ہونے کا حال تو کھلیگا نہیں اس لئے بادشاہ نے دھیمے ہوکر دو چار باتیں اُس سے میٹھی میٹھی کیں تو داروغہ بدنصیب کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ اور اُس نے کہا حضور میں آپ کے نمک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو تیزاب میں نے کسی کو نہیں دیا۔ شیشیا ٹوٹی نہ وہ اُڑا نہ چوری گیا۔

بادشاہ سلامت - تو پھر کیا ہوا۔

داروغہ - بعض سچی بات ایسی ٹیڑھی ہوتی ہے کہ اُس کا یقین نہیں آتا۔ اس لئے موت پھر میرے لئے موجود ہے۔ حضور جلاد کو بلوائیں اور میری گردن اُڑوا دیں۔

بادشاہ سلامت - نہیں نہیں سچ کا سب کو یقین آجاتا ہے سچی بات دل کو لگتی ہے تم کہو ہم اُس پر ضرور یقین کرینگے۔

داروغہ - حضور سچ تو یہ ہے وہ تیزاب میں نے پی لیا۔ اس بات کو سنکر بادشاہ کو سناٹا آگیا۔ وہ بہت دیر تک حیران داروغہ کا منہ تکتے رہے پھر سنکر فرمایا تم نے تیزاب کیوں پی لیا۔

داروغہ - حضور مرنے کے لئے۔

بادشاہ سلامت - پھر تم مرے نہیں۔

داروغہ - بے حیا کو تھر بار کی موت نہیں آئی تیزاب پی کر بھی نہیں مرا۔

بادشاہ سلامت - اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم نے مرنا کیوں چاہا تھا۔

داروغہ - حضور اسے نہ پوچھیں۔ یہ بات کہنے کے قابل نہیں ہے حضور ابھی مجھے قتل کرا دیں گے میں بڑا خطا وار ہوں۔

بادشاہ سلامت - ہم تمہاری خطا سے درگذر کرتے ہیں۔ اگر تم نے کسی کا خون کیا ہے ہم نے اُسے بھی معاف کر دیا۔ مگر تم جلدی سے بتاؤ کہ تم نے زہر کیوں پیا۔ داروغہ کہنے میں جھجکا یا جھی ڈرا بھی سہما بھی۔ مگر آخر اُس نے بھید کھول ہی دیا۔

داروغہ - حضور والا جس دن مجھے زہر کی شیشیا سپرد کی تھی اُس کے تیسرے چوتھے دن میں نے دواخانہ میں بیٹھے بیٹھے یہ دیکھا کہ دواخانہ کی طرف جو زنانہ محل کی دیوار ہے اُس کے غرفہ میں سے ایک خوبصورت نازک ہاتھ نکلا جس میں مہندی لگی ہوئی تھی۔ اور انگلیوں میں جڑاؤ انگوٹھیاں تھیں۔ ہاتھ کیا کوہ طور کا کرشمہ دیکھتے ہی میں اُس پر فریفتہ ہوگیا۔ میرے دل نے کہا جس نازنین کا ہاتھ اتنا پیارا ہے اُس کا مکھڑا کیا خوب ہوگا۔ میری طبیعت بے قابو ہوگئی میں منتظر رہا کہ وہ ہاتھ مجھے پھر کبھی دکھائی دے۔ مگر جب سے آج تک وہ کافر ہاتھ جھروکے سے کبھی نہ نکلا میں نے خیال کیا کہ اچھا ہوا۔ وہ ہاتھ نہ نکلا کیونکہ نکلتا تو کبھی میرے گلے میں پھانسی ہی ڈلواتا۔ آقا سے نفرت کی کسی لونڈی یا پرستار کی طرف غلام کا بری نظر سے دیکھنا بھی رنگ لائیگا۔ اس لئے میں نے جینے سے مرنا اچھا سمجھا۔ اور وہ عرق زہر سب کا سب پی گیا۔ وہ تھا ہی کتنا تولہ بھر ایک گھونٹ ہوا۔ مگر اُس نے کوئی اثر نہ دکھایا۔ اور میں بے غیرت حضور کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہوں ے

سخت جانی مجھے مرنے بھی نہیں دیتی ہے زہر کھایا تو لگا جان کو دندان ہوکر

برائے خدا اب تو حضور مجھے جیتا گڑوا کر تھوتنے تیروں سے اُڑوا دیں میں کور نمک اسی سزا کے لایق ہوں ے

بادشاہ سلامت - داروغہ تو نے ہمارے سامنے سچا سچا حال کہہ دیا ہم اس سے بہت خوش ہیں تو گھبرا نہیں ہم تجھے خوش کر دیں گے۔ اچھا دربار شاہی کے سب حکیم حاضر ہوں۔ اُسی وقت سب حکیم آ موجود ہوئے۔ بادشاہ نے سارا قصہ حکیموں کے سامنے بیان فرما کر اشارہ کیا۔ کہ اس بیچارے کی نبض تو دیکھو۔ اس تیزاب کی گرمی تیزی یا سمیت کچھ بھی پائی جاتی ہے حکیموں نے باری باری سے نبض دیکھ کر کہا۔ جہاں پناہ کوئی علامت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ زہر نے اسے نقصان پہنچایا۔ یہ تو بالکل ہٹا کٹا ہے۔ نورالدین جہانگیر خود عاشق مزاج تھے داروغہ بدنصیب کی یہ مصیبت سُن کر رحم آگیا۔ فرمایا داروغہ تو جاکر دواخانہ میں بیٹھ اور اُس جھروکہ کی طرف دیکھ۔ ہم محل میں جاکر محل والیوں کے ہاتھ اُس میں سے نکلواتے ہیں جب وہ ہاتھ نکلے جس نے تجھے دیوانہ بنا کر زہر پلوایا ہے تو پہچان لینا۔ اور چلا کر کہنا یہی ہے وہ عورت۔ ہم تجھے عنایت فرما دیں گے۔ اس بات کو سُن کر داروغہ جہاں پناہ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور خوش خوش ہوکر دواخانہ کو گیا۔ ادھر جہاں پناہ محل میں پہنچے دیکھا تو بی نورجہاں بارہ سنگار اور سولہ سنگار کئے بیٹھی ہیں۔ حضور نے مسکرا کر بیگم کی طرف دیکھا اور فرمایا ے

تمہیں بھی کھولنی زلفیں پڑیں گی ۔۔۔ دل گم گشتہ گر میرا نہ پایا

نورجہاں بیگم - حضور میں اس شعر کے پڑھنے کا مدعا نہ سمجھی۔

بادشاہ سلامت - سبحان اللہ میرے غریب داروغہ کا تو کام تمام ہو گیا اور آپ ابھی مدعا ہی نہیں سمجھیں۔ بیگم مجھے اپنے سب نوکر پیارے ہیں۔ اگر ان معمولی عورتوں میں وہ ہاتھ نہ ہوا۔ تو خدا کی قسم آپ کو بھی اپنا ہاتھ جھروکہ سے نکالنا پڑیگا۔

نورجہاں بیگم - بادشاہ اسپر آج رام رنگی کے دو چار پیالے حضور نے زیادہ نوش فرمائے ہیں وہی بے تکی باتیں کروا رہی ہیں۔

بادشاہ سلامت - واہ واہ بات تو آپ نہیں سمجھیں اور رام رنگی کو الزام دینے لگیں۔ اس کے آگے بادشاہ نے داروغہ کے ہاتھ دیکھ لینے اور تیزاب پی جانے کا قصہ سنایا۔ تو نورجہاں بیگم کو بھی ترس آیا۔ بادشاہ اور بیگم نے حکم دیا کہ محل میں جتنی عورتیں ہیں ایک ایک کرکے اپنا ہاتھ جھروکہ میں سے نکالے۔ اور ایک لونڈی جھروکہ کے پاس بیٹھی دیکھتی رہے جس ہاتھ کو داروغہ کہدے کہ یہ وہی ہے اُس کی ہمیں خبر کر دے۔ بات تو بے موقع تھی مگر بادشاہ کے ڈر سے کسی نے اُف نہ کی۔ اور حکم کی تعمیل شروع ہوگئی۔ کوئی پچاس عورتوں نے اپنے ہاتھ نکالے تھے جو ایک ہاتھ کو دیکھ کر داروغہ نے چیخ کر چلا کر کہا۔ دوہائی ہے بادشاہ جہاں پناہ عالم پناہ کی اسی ظالم ہاتھ نے میرے صبر اور تقوے کا قافلہ لوٹا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ ایک ترکن لونڈی کا ہاتھ جو ابھی بادشاہ ایران نے تحفہ میں بھیجی ہے۔ اور بیگم نے اُس کی خوبصورتی اور خوش ادائی دیکھ کر اُس کا نام تصویر رکھ دیا ہے۔ جہانگیر بادشاہ نے بیگم سے سفارش کی کہ یہ لونڈی ہمارے داروغہ کو دیدو۔ اُس کی جان بچ جائیگی۔ اور تمہیں بڑا ثواب ہوگا۔ بیگم نے فرمایا اچھا حضور مجھے یہ لونڈی ہر گو بڑی پیاری مگر جو مرضی جہاں پناہ کی۔ نگوڑی کنواری بالی ہے۔ اُس نے ابھی دنیا کا کیا دیکھا ہے۔ آپ کے حکم سے تصویر کا نکاح آپ کے داروغہ سے کردونگی۔ نکاح کی تاریخ مقرر ہوگئی بیگم نے تصویر کا نکاح بڑی دھوم سے کیا۔ اور تصویر دلہن بن کر داروغہ کے گھر گئی۔ سمجھ لیجئے کہ داروغہ کو محبوب کے ملنے سے کیا خوشی ہوئی ہوگی۔ اور اُس کا دل کیا کھتا ہوگا۔ رات کے وقت وہ بڑے شوق اور ارمان سے کر اُس کے کمرہ میں گیا۔ جہاں تصویر دلہن بنی عطر سہاگ میں بسی ہوئی بیٹھی تھی۔ داروغہ نے گھونگٹ اُٹھا کر اُس کا منہ ہی دیکھا تھا۔ کہ داروغہ کا کام تمام ہو گیا وہ دلہن کے چھپر کھٹ میں بیجان ہوکر گرا۔ اُس کی لاش تصویر کو چھو گئی۔ اور

چھوٹتے ہی تصویر بھی پانی ہوگئی کسی نے یہ حال دیکھ کر غل مچایا کہ ذرا آکر دیکھنا یہ کیا ہوا۔ لہٰذا بادشاہ کے گھر والے جتنے آدمی تھے ایکدم سے دوڑ کر کمرہ میں آگئے۔ اور آتے ہی اُن کا کام تمام ہوا۔ محلہ والے شور فریاد سنکر کمرہ میں گھس لئے اُن کو مردوں کی ہوا لگی تو وہ بھی ملک عدم کو چلدیئے۔ اُن مردوں کی لاش کا پانی گھر کی موری سے نکلکر گلی میں۔ اور جس جاندار کو اُس کی ہوا لگی فنا ہوگیا۔ بادشاہ نے یہ حال سنا تو کف افسوس ملکر حکیموں سے پوچھا کہ تیزاب اتنے دن تک دارو غہ کے پیٹ میں رہا اور اُس نے اثر نہ کیا۔ اور آج آناً فاناً کیوں عود کر آیا۔

حکیم: خداوند طبیعت ایک ہے اور وہ ذوق شوق کے ساتھ ایک ہی کام کرتی ہے جب داروغہ نے زہر پیا تو اُس کی طبیعت تصویر کے عشق میں ڈوبی ہوئی تھی اُس نے تیزاب کے اندر تصرف ہی نہیں کیا۔ وہ تیزاب اُس کے بدن میں امانت رہا۔ اب جو طبیعت کی مراد برآئی تو اُس نے فارغ ہو کر تیزاب کی طرف توجہ کی اور تیزاب نے اپنا جوہر دکھایا۔ دستو عشق مجازی کی یہ حالت ہوتی ہے کہ زہر ہلاہل کی تاثیر کو کھوتی ہے۔ مگر عشق مجازی کمزور ہے آخر کار وہ گھٹتا ہے اور زہر ہلاہل اپنا اثر دکھا دیتا ہے۔ انسان فنا ہو جاتا ہے مگر عشق حقیقی کی حرارت بالذات ہوتی ہے اُس پر کسی کا کوئی ہلاہل غالب نہیں ہو سکتا۔ اور جام وحدت کے پینے والے باقی باللہ ہو جاتے ہیں۔ اور فنا کے دائرہ سے نکل جاتے ہیں۔

مقامی حالات

حادثہ غمناک یعنی انتقال عم محترم

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے عم مکرم جناب منشی نور الحسن صاحب ایڈیٹر و سرپرست اخبار صحیفہ نے پورے دو ہفتہ کی علالت کے بعد ۱۰ نومبر ۱۹۱۵ء کی شام کو بروز چہار شنبہ بعمر ۶۴ سال اس دنیا ئے فانی سے رخصت ہو کر تمام خاندان اور احباب کو صدمہ مفارقت دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چند روز سے خلاف معمول نیاز مندر قم سے نہایت محبت اور بزرگانہ شفقت سے پیش آتے تھے جس سے بعض اوقات ایک قسم کا خیال ہو جاتا تھا۔ دوران علالت میں بھی نہایت خندہ پیشانی اور خلوص کے ساتھ سب باتیں کرتے رہے افسوس یہ خبر نہ تھی کہ یہ آخری شفقت ہے اور وہ جلد ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوکر جنت کو سدھار جائیں گے۔

آں مرحوم کے بعد صحیفہ کو بدستور جاری رکھنے کی کوشش کیجارہی ہے کیونکہ یہ قبلہ مولوی فیض الحسن صاحب مرحوم کی یادگار اور اُن کے نابالغ بچوں کا سہارا ہے اخبار صحیفہ انشاء اللہ العزیز ضرور ہی جاری رہیگا۔　محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ

عشرہ محرم

خاص بجنور اور مضافات میں عشرہ محرم بخیریت گزرا۔ صرف رامپور سے خبر آئی تھی کہ وہاں کچھ معمولی جھگڑا ہوا۔ اُمید ہے صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی توجہ سے وہ بھی بآسانی طے ہوگیا ہوگا۔

میلہ گنگا اشنان

۲۰ نومبر اس میلہ کا خاص دن تھا۔ یہ میلہ بھی اس ہفتہ بڑی رونق کے ساتھ بخیریت گذر گیا تحصیل و پولیس کا انتظام اچھا رہا

آنریری مجسٹریٹی کا اختیار

نہایت خوشی کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب بابو جگل راج سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی چیئرمین میونسپل بورڈ کو گورنمنٹ سے آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات عطا ہوئے ہیں۔ آپ بجنور تشریف رکھیں گے ہم آپ کو اس اعزاز پر مبارکباد دیتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ آپ کے تعلقات پبلک میں ہر دلعزیزی پیدا کرنیوالے ثابت ہونگے۔

نگینہ میں جناب حاجی احمد سعید صاحب میونسپل کمشنر کو بھی اختیارات آنریری مجسٹریٹی عطا

غزل

جناب شمس العلما مولینا رنجور صاحب

تری جلوے ہیں موجود لیت عالم میں عیاں کیا کیا
ترے انوار ہیں آنکھوں کے پردوں میں نہاں کیا کیا

میں ہوں مست کہ عرفان حق مجھ سے کوئی پوچھے
کہ ان آنکھوں کے پردوں میں ہیں نہاں کیا کیا

الم، اندوہ، حرماں، یاس، غصہ، رنج، ناکامی
عطیے ہیں تمہارے تیرے پاس لے مہرباں کیا کیا

کبھی غفلت کبھی جور و ستم سے کام لیتے ہیں
ہوا کرتے ہیں میری عاشقی کے امتحاں کیا کیا

ہجوم شوق، انبوہ تمنا، جوش ارماں
لٹے میں وادی عشق بتاں میں کارواں کیا کیا

نہ اب قصر فریدوں ہے، نہ اب ایوان کسریٰ ہے
مٹائے نامیوں کے چرخ نے نام و نشاں کیا کیا

مثال دانہ۔ افلاطون و بطلیموس سے دانا
پسے ہیں۔ آہ زیر آسیائے آسماں کیا کیا

یہ سر سید کی تربت ہے یہ شبلی کی یہ حالی کی
ہوئے زیر زمیں رنجور اب گنج نہاں کیا کیا

ترجمان

اپنے پہ کر رہے ہیں قیاس اہل دہر کا

از جناب محمد حسین صاحب (بھارتی)

بیکار ہوں خود سب کو بیکار سمجھتا ہوں
بعثت میں تنزل کے آثار سمجھتا ہوں

دل ہے مرا حقیقت کا، اخلاص سے عاری ہوں
احکام شریعت کو بیکار سمجھتا ہوں

الفاظ مخالف ہوں تبدیل روش کر جب
تاویل معانی میں اسرار سمجھتا ہوں

خود دیکھ نہیں سکتا جب کوری دیدہ ست
خالی گل خنداں سے گلزار سمجھتا ہوں

اظہار مجازی کا مفتون یہاں تک ہوں
آرام محبت کو آزار سمجھتا ہوں

ہوں غیر کی خوبی کا اس درجہ ہو قائل
خود بین کمینہ کو خود دار سمجھتا ہوں

دیوانوں کی کثرت کر لیتی ہے ہو صحرا
صحرا کا ہر اک حصہ بازار سمجھتا ہوں

گو پاس تو زر ہے فابو میں مرا بس ہے
زردار کو سچ پوچھو نادار سمجھتا ہوں

غیروں سے کے بھروسہ پہ ہر رنج اٹھاتا ہوں
اپنوں کو مصیبت میں اغیار سمجھتا ہوں

تھا شوق فقط اُس کے محمل کے نکلنے تک
اب قیس کو لیلی سے بیزار سمجھتا ہوں

(زمیندار)

غزل

حکیم مظفر حسین صاحب ظہر دہلوی

ہوری عبر کا وہ یار کا منشا ہے یہی
عشق ہی چھوڑ دو، غیرت کا تقاضا ہے یہی

میں کسی اور کو دل دوں، وہ کسی اور کو لے
اب تو ہم دونوں کے حق میں، مگر اچھا ہے یہی

مر مٹے خاک ہوئے اُن کی محبت میں مگر
بدگماں اب بھی ہیں وہ، بس یہ تماشا ہے یہی

درد الفت کو نہ کیوں دل میں چھپا کر رکھوں
سبب زیست یہی، باعث ایذا ہے یہی

تم جو کہتے ہو تو انکار محبت ہی سہی
ورنہ لے دیکھ مری زیست کا منشا ہے یہی

اور بھی آب ملامت سے یہ شعلہ بھڑکے
مفتی عشق کا اس باب میں فتویٰ ہے یہی

ستم و جور بھی ہے ضبط کی تاکید بھی ہے
اور کہتے ہو کہ عشاق کا حصہ ہے یہی

میں وفادار نہیں اور وہ ستمگار نہیں
دشمن و دوست کی ہر بزم میں چرچا ہے یہی

یار و اغیار مرے حال پہ روئیں، اور تم
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو مجھے رونا ہے یہی

اے خدا خیر ہو اس خرمن ایمانی کی
یہ کہاں آگر تپش برق کلیسا ہے یہی

گلہ جور نہ ہو، شکوہ بیداد نہ ہو
صبر کی داد خدا کر ملے، سوچا ہے یہی

بڑھ گیا بدر ہوا، گھٹنے ہوا تو ہے ہلال
بس سمجھ لے تری تقدیر میں لکھا ہے یہی

مائل جور ہے شوخ ستم ایجاد مگر
دل یہ کہتا ہے کہ معشوق کا شیوہ ہے یہی

خون زینت ہے رخ لالہ و گل کی اظہر
خون جائز ہے مجھے حسن کا دعویٰ ہے یہی

"ذخیرہ"

جرمن کو شکست فاش

جسطرح ہونیوالی ہے اسی طرح ہمارے راجہ خضاب نے تمام انڈیا کے خضابوں کو شکست فاش دیدی ہے یہ فیصلہ ملاحظہ ہو (ترجمہ انگریزی چٹھی) میں نے امرت سر کی عدالت کے ایک مقدمہ کے دوران میں راجہ خضاب کا امتحان کیا۔ یہ معلوم کرنے کی غرض سے آیا یہ خضاب دوسرے فرنچ خضابات سے بڑھکر ہے میں نے ہر دو خضابوں کو تسلی بخش طریقہ سے جانچا۔ اور اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ راجہ خضاب ہر پہلو سے اعلےٰ درجہ کا ہے یہ نہایت صفائی سے تیار شدہ خضاب عمدہ اور دیر پا رنگ دینے والا ہے۔ دستخط انگریزی ڈاکٹر سی اے اولڈن ایم ڈی ایف آر سی ایس ریٹائرڈ سول سرجن لاہور

دوسرا فیصلہ ملاحظہ ہو۔ (ترجمہ انگریزی چٹھی) میں نے راجہ خضاب پر کافی امتحان کیا سو واقعی بالوں کو چمکدار اور ملایم وخوب صورت بناتا ہے۔ اور نہایت عمدہ ہے دستخط انگریزی ڈاکٹر ایم سوڈی صاحب ایم بی سی ایم ایل ڈی پی ایم آنریبل خاص امراض چشم شاہی شفاخانہ لنڈن سابق سول سرجن چیف میڈیکل آفیسر بیرلو سٹیٹ

تیسرا فیصلہ ملاحظہ ہو۔ (ترجمہ انگریزی چٹھی) میں نے راجہ خضاب کا امتحان کیا اور نہایت مفید پایا میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ راجہ خضاب بالوں کو ملایم اور خوبصورت ملایم بنا دیتا ہے اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے دستخط انگریزی ڈاکٹر ڈی ایس کانسٹیبل صاحب ایل آر سی پی ایم آر سی ایس خاص لنڈن و دایہ حال [illegible] بیگم صاحبہ بھوپال

راجہ خضاب گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹری شدہ ہے

راجہ خضاب ایک منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ چمکیلا ریشم کی طرح ملایم کر دیتا ہے۔ بال نہایت خوبصورت سیاہ ہو جاتے ہیں۔ دھبہ وغیرہ کسی قسم کا نہیں ہوتا ایک شیشی مدت کے لیے کافی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک علاوہ

(نوٹ) ہمارے پاس بیسیوں ڈاکٹروں سوداگروں وغیرہ کے راجہ خضاب کی عمدگی کے سرٹیفکیٹ موجود ہیں

المشتہر

منیجر انڈین ویدک ایجنسی فورٹ روڈ لودیانہ

قوت کی گولیاں

جو برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس اسکینا ڈامینا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں اس لیے رگ رگ اور خون کو طاقت دینے کا خاص درجہ رکھتی ہیں بیا محنت جوانی کی خرابی بے احتیاطی خواہ کسی وجہ سے ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی دفعہ فایدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت آجاتی ہے گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور جوانی کی سی حالت ہونے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت ہم گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا عہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵

دیکھئے جناب ایڈیٹر صاحب مخبر دکن کیا تحریر فرماتے ہیں ہم نے ڈاکٹر صاحب کی تعریف پر خیال کر کے کمیشن گولیاں منگائیں اس کے تیر بہدف اثر اور فوائد پر نظر کرتے ہیں تو ان گولیوں کی قیمت بجائے ایک روپیہ کے سو روپیہ رکھنی چاہیے تھی

کلوروڈین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد سر درد وغیرہ خواہ کسی وجہ سے ہو اسکی ایک دو خوراک ہی جاتا ہے۔ اسہال آنوں کے دست پیچش کے لیے بہت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دوا خانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈاین سے کہیں بہتر ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ۵

جلاب کی گولیاں

کاروباری آدمی کے لیے بغیر تکلیف دست خلاصہ لانے کی اکسیر گولیاں ہیں۔ رات کے سوتے وقت دو گولیاں کھا لیجیے دوسرے دن خلاصہ دست ہو جائیگا پیٹ میں گرمی اور مروڑ وغیرہ نہیں ہوگی اور کھانے پینے میں کوئی احتیاط کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ گولیاں شکل میں چھوٹی ہیں اس لیے ہر ایک وزن میں برابر ور چمکدار ہیں اور کھاتے وقت کوئی تکلیف اور بد ذائقہ نہیں معلوم ہوتی سفر کیلیے نہایت فائدہ کی چیز ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۲ محصولڈاک ۶ ڈبیہ تک ۵ اور ۱۲ ڈبیہ ۶

شوقینوں کی شکایت دور

انعام دیتے ہیں

(۱) ۸ روزہ چالی دار جیبی گھڑی سیاہ مال
(۲) کلائی پر باندھنے کی دستی واچ گارنٹی مال
(۳) راسکوپ جیبی گھڑی گارنٹی مال
(۴) بکس ہیر آئیل عجیب خوشبودار

الانعام کس کو ملیگا

روبیش صابن



بال ارجاتے ہیں پھر پیدا نہیں ہوتے۔ بال اڑانے کا خوشبودار صابن اسے کہتے ہیں خوشبودار روبیش صابن صرف تین چار منٹ میں بغیر جلن یا تکلیف کے بالوں کو اڑا کر ریشم کے موافق ملایم اور چمکدار کر دیتا ہے۔ روبیش صابن میں وگیانک ریت سے وہ چیزیں ملائی گئی ہیں جو آتا فاتا میں بال اڑانے سے پورا نا اور خارش اور زہریلے جانوروں کے زہر کو دور کر دیتا ہے قیمت تین ٹکیوں کا خوبصورت بکس بارہ آنے چار بکس ایک ساتھ خریدنے سے ایک شیشی بکس ہیر آئیل مفت انعام ملے گی۔

آٹھ بکس ” ” راسکوپ جیبی گھڑی انعام میں ملیگی
۱۰ بکس ” ” رسٹ واچ کلائی پر باندھنے کی انعام میں ملیگی
۱۲ بکس ” ” آٹھ روزہ واچ انعام میں ملیگی

وی پی خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔

روبیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ برانچ نمبر (۲) متھرا

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ کوتا ار اچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مدینہ میں اشتہار دیکر نفع اوٹھائیے

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بجد دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس کی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور صوبہ میں اس کی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے اس لیے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی نسبت ہرگز نقصان میں نہ رہیں گے کم از کم فی الحال بطور تجربہ اپنا اشتہار دیکر دیکھیے امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائیں گے۔

رعایتی نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار صفحہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار	ایک بار
پورا صفحہ	۱۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف (ایک کالم)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱/۲ کالم (ربع صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱/۴ کالم (۱/۸ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ نرخنامہ میں باہمی سہولت کے لیے دو ایڈیشن تحریر کیے گئے ہیں جن میں خریدار رعایت کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے اس لیے اس معاملہ میں خط و کتابت بے سود ہوگی۔

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس کو فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ تیسرے دن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ فساد خون لو سیر تبخیر یا بخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے نیز سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لیے ایسا سکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے بکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہمہ فی بوتل عہ خوردہ نشیشی دو اونس ہر ایک اونس ۱۰ر

پتہ **حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور**

سچ کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جنہیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری بتنگ نگرہ گولیاں ضرور ہی استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں بعد خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں۔ بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں دیسی دوان طبیبوں نے اس کا استعمال فرما کر اسکو بڑا اثر دار اکسیر نافع تسلیم کر لیا ہے مقوی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے احباب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بینظیر ہیں مرد و عورت ہر ایک کے لیے مفید ہیں ہر موسم میں انکا استعمال ہو سکتا ہے کچھ رسائن نہیں ہے جڑی بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب اس میں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۲ گولی ۴۰ عدد قیمت ۱ روپیہ کی دوا کے خریدار کو ایک روپیہ کی قیمت میں زائد ملے گی۔

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اوٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں۔ اسکی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے۔ اس کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک آدمی کو ۲۴ مرتبہ اور ۳ آدمیوں کو ۸ مرتبہ کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک تھ لینے پر چار روپیہ چار آنے

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ایجاد کیا ہے۔ صرف سات دن چہرہ اور بدن پر ملنے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کی پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جھائیں جھریاں مہاسے وغیرہ چہرہ پھوڑا اور سبز رونق ہو جاتا ہے اُن کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاندی کی مانند چمکنے لگتا ہے خوبی یہ ہے کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چہرے سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

روشن چند رابینڈ کو موائی گھاٹ متھرا

خوشخبری مبارک!

	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم
اوورکوٹ امیروں کے واسطے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گرم کوٹ دوہری سرج کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
واسکٹ دوہری سرج کی	عہ	۱۲	۱۰ر

کمیل نفیس قیمت رعایتی صرف عہ

منیجر بی ۔ آر کمپنی کھرڑ ضلع انبالہ

لوح زمردین

یہ کتاب جو نظم پروین۔ اور رنگ چمن پنجہ نگارین سے ہر وضاحت ۲۲ عدد فائق تر کے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بے عدیل ہے طالب علم اور خوشخطی سیکھنے والے حضرات منگا کر ضرور فائدہ اوٹھائیں۔

قیمت بھی معہ محصولڈاک و صرفہ وی پی چھ آنے (۶ر)

پتہ **منیجر اخبار مدینہ بجنور**

[illegible]

مدینہ پریس بجنور باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل — اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار — نمبر ۱۵۰۵

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلبا سے: دو روپے

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مولوی مجید حسن مالک و مہتمم اخبار مدینہ بجنور (یوپی) ہونا چاہیے

جلد ۴ — بجنور یوم چہار شنبہ یکم دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۲۳ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ — نمبر ۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برطانوی فوج بغداد سے پچیس میل پر

۱۵ نومبر کے مدینہ میں یہ خبر درج کی گئی تھی کہ برطانوی فوج بغداد سے ... میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے یہ فوج خلیج فارس سے ... قدم ... ۴۰۰ میل کا سفر طے کر لینے کے بعد بغداد جیسے عظیم الشان شہر کے قریب پہنچی ہے لیکن اس ہفتہ تازہ ترین سرکاری اطلاعات سے اس امر کی تصدیق ہوئی کہ دریائے دجلہ پر ۲۲ اور ۲۳ نومبر کو معرکہ کارزار گرم ہوا جس میں ترکوں کو اپنے مورچوں سے پسپا ہونا پڑا۔ یہ مقام بغداد سے صرف ۱۸ میل کے فاصلہ پر دجلہ کے بائیں کنارے پر آباد ہے۔ جہاں کبھی مدائن کی سربفلک عمارتیں اور قصر کسریٰ کے کنگرے نظر آتے تھے ۳۲۲ سنہ قبل مسیح سے آج تک اس سرزمین کا نام تاریخ کے صفحات میں لکھا جاتا رہا ہے اور لکھا جاتا رہیگا۔ یونانیوں کے بعد مدائن کا سب سے روشن زمانہ ۱۶۴ سنہ سے شروع ہوا جبکہ اردشیر نے ساسانی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اور طیسفون کو اپنا دار الحکومت قرار دیا۔ روما کی فتوحات کی موجوں نے اکثر مدائن کی دیواروں سے سر ٹکرایا ہے۔ عربوں کی تلوار اکثر اس کی دیوار کے پتھر چکی ہے۔ اور آج برطانوی توپیں اسی سرزمین پر گرج رہی ہیں جن کی آواز کیا تعجب کہ اہل ملل سابقہ کو بھی پہنچتی ہو جن کے خاک کے ڈھیر آج بھی مدائن کے چاروں طرف پڑے ہوئے ہیں۔ بصرہ و بغداد کی شان و شوکت اس دن شروع ہوئی جس دن مدائن کی عظمت کم ہونے لگی۔ اس جگہ جہاں طاقی جھنڈا قایم ہے قصر کسریٰ کے آثار اب تک نظر آتے ہیں یہ ایک ۸۰ فٹ چوڑا دیوان خانہ تھا جس کی چھت ۹۰ فٹ بلند تھی مسلمانوں کے جاہ و حشم کی یہ یادگار ابھی تک عبرت کے سبق دے رہی ہے۔

اشتہین نے اس میدان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حصہ ملک جہاں آج ہماری فوج بڑھ رہی ہے غیر معمولی دلچسپی رکھتا ہے گو کہ اس تمام قطعہ زمین میں جو فرات و دجلہ کے درمیان واقع ہے نہ کوئی پہاڑی ہے اور نہ درخت نظر آتا ہے۔ یہ ایک غیر محدود میدان ہے۔ یہاں کی زمین دنیا میں سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ قرون اولیٰ میں یہ ملک تمام دنیا کے لئے گیہوں بہم پہنچاتا ہے۔ جب انسان نے سب سے پہلے زمین پر قدم رکھا تھا تو اس نے اس سرزمین پر خود رو گیہوں اگتے دیکھے تھے۔ اسی رقبہ میں کسی طرف وہ قطعہ زمین تھا جہاں باغ عدن کا ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ عربوں کے خیال میں باغ عدن اس جگہ تھا جہاں آج قرنا آباد ہے اور جہاں اس وقت برطانوی فوج جنوری سے خیمہ زن ہے لیکن سر ولیم ولکاکس کا خیال ہے کہ باغ عدن مقام ہیت کے قریب تھا۔ جو بابل کے اوپر فرات کے کنارے پر واقع ہے۔ برطانوی فوج آج اس سرزمین پر بڑھ رہی ہے جہاں ڈاکٹر سر ولیم ولکاکس کے دلچسپ خیالات کا یقین کیا جائے تو کسی زمانہ میں کشتی نوح تیرتی پھرتی ہوگی۔ آج ہماری فوج جس جگہ خیمہ زن ہے وہاں سے بہت بڑے ٹیلوں کا سلسلہ جن کو شہر بابل کے کھنڈر کہا جاتا ہے موٹر سے دو گھنٹہ سے زیادہ کا راستہ نہیں ہے برطانوی فوج عنقریب ان آثار قدیمہ میں سے گذریگی جہاں کبھی یونانی ۵ لاکھ انسانوں پر حکومت کیا کرتے تھے۔

غرض کہ اگر یہ مہم اسی طرح جاری رہی تو ایک دن ہماری فوج کو مسجد کاظمین کے چمکتے ہوئے گنبد و مینار اور کھجور و نارنگی کے باغوں میں شہر بغداد کی چھپن نظر آئیگی۔ اس طرح ہماری فوج قصہ کہانیوں کے میدان سے نکل کر الف لیلہ کے جائے وقوع تک پہنچ جائے گی۔ اور ان مقامات پر قدم رکھیگی جہاں ہارون رشید پھرا کرتا تھا۔

بغداد کی تسخیر مشرقی دنیا میں اس طرح گونجے گی کہ وارسا اور سٹنڈ کے درمیان جتنے معرکے ہوئے ہیں سب گرد ہو جائیں گے۔ ایک زمانہ میں بغداد ایشیا کی نظر میں دنیا کا سب سے زیادہ شاندار شہر تھا۔ وہ خلافت و سریر تخت اسلام کا مرکز اور اسلامی علم و فضل کی کان تھا۔ وہ اتنا بڑا شہر تھا کہ اس کی آبادی بیس لاکھ سے کم نہ تھی۔ ایشیا میں روایات کا اثر بمقابلہ یورپ کے زیادہ دیرپا ہے۔ اس لئے گو کہ آج بغداد کی آبادی ایک لاکھ بیس ہزار رہ گئی ہے تاہم اس کی عظمت اور شہرت دہلی اور پیکنگ سے زیادہ ہے۔ قدامت کے لحاظ سے ایشیا اور مشرق کا کوئی

شہر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس کے گھاٹوں پر اب بھی شاہ بابل کے آثار نظر آتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ برطانیہ خلیج فارس میں ترکوں سے پہلے پہنچا تھا جن کے قبضہ میں بغداد ۳۰۰ سال سے ہے۔ فرات دجلہ کے بعض صوبوں کو وہ اب تک قبضہ میں نہ کرسکے۔ بغداد سے نیچے اُن کی حقیقت چوکیدار سے زیادہ نہیں۔ بغداد اور بصرہ میں کبھی ترکوں کی تعداد زیادہ نہیں رہی۔ صرف چند ترک سپاہی یا سرکاری اہلکار وہاں رہتے تھے۔

بغداد کا ہاتھ سے نکل جانا ترکی اقتدار کو ناقابل علاج صدمہ پہنچائیگا۔ لیکن سب سے بڑا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمنی کے وہ خواب ختم ہو جائیں گے جو وہ مشرقی یورپ اور مغربی ایشیا میں اپنی سلطنت قائم کرنے کے متعلق دیکھا کرتے تھے اور جس کی وجہ سے جنگ موجودہ شروع ہوئی ہے۔ وہ خواب ختم ہوگا۔ اس لئے کہ برطانیہ عظمیٰ بغداد کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور بصرہ جسے کہ جرمن خلیج فارس کا دروازہ سمجھتے ہیں اُس کے قبضہ میں ہے۔ اس یادگار تسخیر سے آئندہ پیدا ہونے والے نتائج کے متعلق ابھی سے رائے دینا قبل از وقت ہے ذرائع آبپاشی پیدا کیے جانے کے بعد یہ حصہ ملک پھر اس قابل ہوگا کہ تمام دنیا کو غلہ پہنچا سکے۔ اور بصرہ گویا مشرق کا ہمبرگ ہو جائیگا۔ یہ سوالات اس امن و امان کے زمانہ میں زیر بحث لائے جاسکیں گے جو ابھی بہت دور ہے۔

گیلی پولی میں ہماری غلطیاں

مسٹر ایلس اشمیڈ بارٹلٹ نے جو لڑائی کے پریس کے دروانیال میں سرکاری نامہ نگار ہوکر گئے تھے کوینز ہال لندن میں مشرق قریبہ کی جنگ کے متعلق ایک لکچر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ قسطنطنیہ کے راستہ کو زبردستی تسخیر کرنے کی تجویز اگرچہ آغاز میں نہایت عظیم الشان معلوم ہوتی تھی۔ اس لئے کہ اگر اس میں کامیابی ہو جاتی تو جنگ کا نقشہ بالکل پلٹ جاتا۔ مگر افواج کی جانبازی اور انتہائی کوشش کے باوجود مہم کو کامیاب بنانے کے لئے جو طریق عمل رہا ہے۔ وہ اس درجہ ناقص تھا کہ میں سخت نکتہ چینی کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مسٹر بارٹلٹ کا خیال ہے کہ ہماری سرکار دولت مدار نے اس مہم میں دولت عثمانیہ کی صحیح قوت کا اندازہ کئے بغیر ہاتھ ڈالدیا۔ اور اسکی توجیہ و تعلیل یہ کرتے ہیں کہ جنگ بلقان نے ہمیں اس دہوکہ میں ڈالدیا تھا کہ ترکوں میں اب بالکل سکت نہیں رہی۔ باوجودیکہ ترکوں کا دردانیال میں سخت نقصان ہوا ہے لیکن اُن کے خیال میں ترکوں کی اب بھی آٹھ لاکھ فوج متفرق رزمگاہوں میں مصروف پیکار ہے۔

ابتدائی بحری حملوں کی توضیح کے بعد انہوں نے کیپ ہیلز میں فوج اُترنے اور ترکوں سے خوفناک ساحلی کشمکش کو دلربا پیرایہ میں بیان کیا انہوں نے کہا میرے خیال میں کیپ ہیلز اُترنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا لیکن انزاک میں فوجیں اُتارنا غلطی تھی۔ اگر آسٹریلیا کی فوجوں کو بھی کیپ ہیلز میں۔ تیسویں ڈویژن، بحری ڈویژن اور فرانسیسی فوج کے ساتھ اُتارا جاتا، تو ہماری قوت مستحکم ہو جاتی اور پھر اچی بابا کو تسخیر کرنے کی اگر یقینی نہیں تو دور کی اُمید ہو جاتی اور اس جانب سے غنیم کو دھکیلنے میں بڑی مدد ملتی۔

مسٹر بارٹلٹ نے اسکے بعد اچی بابا کے زبردست استحکامات کی تفصیل بیان کی اور کہا کہ ہمیں کے حملے کے بعد جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ہماری فوج ناکافی ہے اور اس سے میدان مارنا ناممکن ہے تو چہرہ ہمیں تمام حالت محاربہ پر نظر غائر ڈالنی چاہئے تھی۔ اسکی بجائے ہم وہیں پڑے رہے۔ اور جوں جوں نئے ڈویژن آتے گئے اُن کو چھوٹے چھوٹے مختلف مقامی حملوں میں صرف کرتے گئے جس کا ہمارے لئے کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ترکوں کی ہمت بلند ہوتی گئی خشکی پر ہمارے فوجی عمل میں اس وجہ سے بہت مزاحمت ہوئی کہ ہمارا توپخانہ غنیم کی خاص خاص خندقوں پر پوری پوری آتشباری نہ کرسکا۔ ہماری فوج کو ملک کی جغرافیائی حالت کی کوئی خبر نہ تھی اور وہ قدم قدم پر

شوکریں کھاتی تھی۔ توپخانہ محدود قوت کا تھا۔ اور شروع زمانہ میں آلات حرب و گولہ بارود کی رسد بھی محدود تھی۔ ہمارے پاس ہاوٹزر بالخصوص بہت کم تھے اور اگرچہ ہم نے اُن کی تلافی بحری توپوں سے کرنی چاہی اور گی مگر خندقوں کے خالی کرانے میں وہ بے اثر ثابت ہوئیں۔ جولائی میں وزراء نے تصفیہ کیا کہ امدادی فوج بھیجی جائے اسکی سخت ضرورت تھی اور اس سے زیادہ ضروری یہ تھا اور اسکا امکان بھی تھا کہ اگر بلغاریہ کو اپنی طرف توڑلیا جاتا۔ ایسی حالت میں ہم کیا کرتے کہ ساحل کی برابر بہت دور اپنی فوج کو ترکی سرحد پر بھیجدیتے اور وہ وہیں جمی رہتی اور ترکوں کو بھوکا مار مار کے ہتھیار ڈلوادیتی۔ ہمکو بلغاریہ بھی ایک موثر وفد بھیجنا چاہئے تھا بلقانی ریاستوں سے گفت و شنید کرنے میں بہت کشمش و پیچ سے کام لیا گیا۔ اگر اسکے بجائے ہمارا ایک ہفتہ کا خرچ بلغاریہ کی نذر کیا جاتا اور اسیطرح یونان کو آمادہ کرلیا جاتا تو کام بنجاتا۔ افواج کو اگر جزیرہ قبرص میں اُتارا جاتا تو اس میں تو کلام نہیں کہ رسل و رسائل کا خط بہت طویل ہو جاتا۔ مگر اس کے ساتھ ہی بلغاریہ پر خاطر خواہ اثر پڑ جاتا۔ ہمارے ہاں ہر شخص کا یہ خیال تھا کہ ایک دفعہ تنگنائے سے نکلجائیں تو پھر آنکھ بند کرکے قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے۔ مگر یہ کسی کو خیال نہ آیا کہ ترکوں نے تمام تنگنائے گیلی پولی تک استحکامات بنائے ہیں اور بحیرہ مارمورا کے ساحل کو بھی مضبوط کرلیا ہے۔ (اسٹیٹسمین در ترجمان)

بلغاریہ میں سامان جنگ آرہا ہے

بخارسٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ سامان جنگ دریائے ڈینوب کے راستہ کو بلغاریہ میں آرہا ہے۔ یہ سامان ملکی کشتیوں میں آتا ہے جن میں سے ہر ایک پر ۵۰ اور اکثر پر سو گاڑیوں کا سامان بھرا ہوتا ہے۔ اب تک ۸۰ کشتیاں دریا پر گذر چکی ہیں۔ اور اسطرح ایک ہزار گاڑیوں کا بھرت جاچکا ہے۔ کلنٹے دار تار پہاڑی توپخانہ اور کچھ فوج بھی بھیجی گئی ہے۔ دریا میں روسیوں نے جو سرنگیں ڈالی تھیں وہ نکال دی گئی ہیں۔

بغداد سے صرف دس میل

مزید خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کٹیسفان پر ۲۲ و ۲۳ تاریخ کو لڑائی ہونے کے بعد جنرل ٹون شنڈ کی فوج پانی کی کمی کی وجہ سے ۲۴ کی صبح کو دریا کی طرف چلی گئی مگر پانی کا ذخیرہ لینے کے بعد اُس نے پھر کو بلا مزاحمت کٹیسفان کے مورچوں پر قبضہ کرلیا۔ اب وہ میدان جنگ سے زخمیوں اور لاشوں کو اٹھانے میں مصروف ہے جن سے دشمن کی خندقیں بھری ہوئی ہیں۔ ترکی قیدیوں کی تعداد اب ۱۶۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اور بہت سا سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

ہمارے ہوا باز اطلاع دیتے ہیں کہ ترک دیالا کی طرف پسپا ہو رہے ہیں جو بغداد سے دس میل کے فاصلہ پر ہے اور جہاں وہ معلوم ہوتا ہے کہ جدید مورچہ تیار کر رہے ہیں۔ ہمارے

خلیج فارس سے بغداد تک کا نقشہ



انگلستان میں اسلامی شان

عید الضحیٰ ووکنگ (لندن) میں

منزل پہ چل رہا ہے اب قافلہ ہمارا
بانگ جرس برابر گویا سنا رہی ہے
ہاں لے مشیر دیکھو مشعل وہ بجھ نہ جائے
ظلمت میں راستہ جو سب کو دکھا رہی ہے

۲۰ اکتوبر کو یوم چہارشنبہ عید الضحیٰ کا دن بھی آ گیا۔ اور آیا تو کس آن بان سے آیا۔ یہاں اب سردی شروع ہوئی ہے۔ پانی قریب قریب روز رہتا ہے۔ موسم یوں بھی گندہ رہتا ہے۔ آفتاب نقاب پوش۔ اندیشہ اور پھر مسلمانوں کی وہ کب خالی جا سکتی ہے۔ ۱۹ اکتوبر کو دن خراب اور بہت خراب تھا۔ مولوی صدرالدین صاحب نے خیال کیا تھا کہ شامیانہ کہیں سے مل سکے تو منگا لیا جاوے۔ یہاں سے قریب ایک شہر گلفرڈ ہے وہاں ایک بڑا کرایہ پر منگا یا گیا۔ مگر وہ یہاں آیا تو معلوم ہوا کہ بیکار ہے۔ شامیانہ یہاں ہوتا نہیں۔ یہ بڑا سا تھا مگر وہ کیا کافی تھا۔ واپس کیا گیا۔ صرف دعا پر بھروسہ رکھا گیا۔ اور الحمد للہ کہ خداوند کریم نے دعاؤں کو سن لیا۔ ۲۰ اکتوبر کا دن غیر معمولی طور سے صاف نکلا۔ اور برابر اچھا ہی رہا۔ دوپہر سے دن چھوٹے ہی گننے لگے مگر دوپہر دن سے ہمیں کیا مطلب۔ اس مرتبہ عید پر مجمع پہلے سے بھی زیادہ ہوا۔ سپاہی بھی تعداد میں زیادہ تھے۔ افسروں نے بطور خود تعطیل دے لی تھی۔ اور غنیمت ہوا کہ مل گئی۔ ورنہ ان سب کو بہت مایوسی ہوتی۔ مذہبی جذبات مسلمانوں کے زبردست ہوتے ہیں۔ ان کا لحاظ لازمی ہے۔ پھر اس پردیس میں اذان کی آواز بھی پر رعب اثر کرتی ہے۔ اور اتنے بڑے مجمع کے ساتھ شریک نماز ہو کر خداوند کارساز کا کس قدر شکر بجا لایا جاوے۔ ایسے تو یہ حال تھا کہ تیس برس تک یہاں کی مسجد قریب قریب سونی پڑی رہی۔ ہم لوگ کبھی کبھی ایسے یہاں آ جاتے تھے۔ وہ بھی صرف کسی خاص موقع پر۔ مگر اب تو ماشاء اللہ ہر روز نماز ہوتی ہے۔ مسجد کی درستی بھی اب خوب ہو گئی ہے۔ مولوی صاحب کو دل سے خیال رہتا ہے۔ برقی روشنی ہے۔ گرم کرنے کا چولہا ہے۔ خدا تمام دین اور دنیا کی برکتیں بیگم صاحبہ بھوپال پر نازل کرے کہ ان کے صاحبزادہ حمید اللہ خاں صاحب کی فیاضی سے ایک نہایت قیمتی گداز ملائم قالین بھی اس مسجد میں بچھ گیا ہے جس پر سجدہ کرنے دل کو خوشی ہوتی ہے۔ کچھ شبہ نہیں کہ ہر مسلمان کے دل سے ریاست بھوپال کے لئے دعا نکلتی ہوگی۔ یا تو وہ پرانے قالین تھے جن پر سجدہ کرنا گویا پر سجدہ کرنے کے برابر تھا۔ زرد بھی بے جوڑ۔ یا اب ایسا قالین ہے کہ جس پر سجدہ میں ہی پڑے رہنے کو دل چاہتا ہے۔ یا تو وہ سونی حالت مسجد کی تھی۔ دیوار شق ہو رہی تھی۔ سردی نے بنیاد کو پکڑ لیا تھا۔ اور یا اب صاف ستھری گرم مسجد رہتی ہے۔ اور خدا کی کارسازی کہ یہ سب تبدیل مولوی صدرالدین صاحب کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ مسجد کے متولی ہیں ان کے پاس روپیہ نہیں۔ اور صاف تو یہ ہے کہ دل ہی نہیں۔ اسلام کا ہر کام جو دل سے کیا جائیگا پورا ہوگا۔ اب خدا نے وہ دن دکھایا ہے کہ ہماری نمازوں کے لئے مسجد کافی نہیں ہوتی۔ عید کی تو خیر جگہ ہوتی ہی نہیں۔ اس دن ظہر اور عصر کی نمازوں میں مسجد بھر گئی تھی۔ عید کی نماز حسب سابق مسجد کے باہر ہوئی۔ قالین بچھا کر۔ نمازوں سے قبل ہو جانی ضروری تھی۔ اس کا خاص انتظام کیا گیا۔ جو لوگ نہیں آئے تھے۔ مثلاً ہز ہائی نس سر آغا خان صاحب یا لارڈ ہیڈلے بالقابہم ان کا انتظار نہیں کیا جا سکا۔ نماز شروع ہو گئی۔ لیکن جب خطبہ کے لئے مولوی صاحب کھڑے ہوئے تو ہم لوگوں نے لارڈ ہیڈلے صاحب کو کو پشت پر بیٹھے دیکھا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ان کی نظر ہز ہائی نس سر آغا خان پر بھی پڑی جو ترکی ٹوپی دئے سب سے آخر کی صف میں معمولی سپاہیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت اسلام کی مساوات کا عجیب رعب تھا۔ ایک شخص جو بادشاہ سے دوستی کا شرف رکھتا ہے جس کی جماعت کے لوگ اسے بادشاہ سے زیادہ ممتاز سمجھتے ہیں جب نماز میں آتا ہے تو اپنے دوسرے ساتھیوں سے مطلق کوئی امتیاز نہیں رکھتا۔

سبحان اللہ وبحمدہ۔

یہاں کے نومسلموں کا ایک طرح امتحان بھی ہو گیا۔ ایک لڑکی جس کا نام آرلو (Zeitoon ?) تھا اور جس کو اب زیتون کے نام پر اس لئے فخر ہے کہ اس نے نماز میں امام صاحب کو قرآن کریم کی آیت میں بھی زیتون پڑھتے سنا تھا۔ ہز ہائی نس کے پاس سے گذری جیسے ان کو سکھایا گیا ہے "السلام علیکم" اس نے کہا۔ ہز ہائی نس نے جواب دیا اور پوچھا کہ اس کے معنی بھی ان لوگوں کو بتائے گئے ہیں۔ لڑکی نے فوراً جواب دیا:۔

"Peace be upon you" زیتون کی والدہ جو نہایت ہی نیک خاتون ہے اور اسلام میں نہایت پاسخ۔ وہ۔ اور شمس الدین مسلم جو اکثر موذن کی خدمت ادا کرتے ہیں وہ سب مہمانوں کی خاطرداری میں نہایت دلسوزی دکھا رہے تھے۔ حسب معمول اس عید میں بھی دور دور سے لوگ آئے تھے۔ مختلف طبقہ مختلف ممالک مختلف رنگ کے لوگ موجود تھے۔ سب ایک خدا کے آگے سربسجدہ ہوتے تھے اور زبان حال سے نہ صرف اس ملک بلکہ تمام دنیا کو یہ پیغام پہنچا رہے تھے کہ اسلام کے عروج کو قوت روک نہیں سکتی۔ اگر ہم مسلمان واقعی مسلمان ہو جاویں۔ اگر ہم میں اپنے بھائیوں کی محبت کا جوش جیسا چاہئے ہو جاوے اخوت اتحاد پیدا ہو جاوے۔ اور اسلام سے وہی محبت ہم لوگوں کو ہو جاوے جو زمانہ موجودہ کے رنگ سے واقف ہیں جو تعلیم عمل کو جانتے ہیں ہو جاوے۔ جس قدر ہمارے غریب بھائیوں کے دل میں اسلام کا درد ہے۔ تو دنیا پھر ہمارے قدموں کے نیچے ہو۔ اگر ہم اسلام کی خدمت پر دل سے آمادہ ہو جاویں تو ضرور کامیاب ہوں۔ خدا نے فرمایا ہے کہ وہ مومن کا ساتھی رہیگا۔ لیکن ہم کو چاہئے کہ مومن ہو جاویں۔ اس مرتبہ یہاں کی لڑکیوں نے اسلامی شعار یہ بھی اختیار کر لیا تھا کہ سر پر دوپٹہ ڈالا تھا۔ اور اب انشاء اللہ بڑی عورتیں بھی ایسا ہی کریں گی۔ رفتہ رفتہ یہ تحریکیں ہو رہی ہیں۔

ووکنگ میں الحمد للہ اسلامی تحریک زور سے ہوئی ہے۔ لیکن ابھی کافی طور سے یہاں بھی نہیں ہو سکتی مالی مدد کی ضرورت ہے۔ اخراجات بڑے ہوئے ہیں۔ ان کی تلافی پوری ہندوستان ہی سے ہو سکتی ہے میں نے تو ہز ہائی نس سے کہا کہ لندن میں ایک مسجد کے شروع کر دینے کا یہی وقت ہے کچھ نہ کچھ روپیہ ہاتھ میں موجود بھی ہے کام چھیڑتے ہی انشاء اللہ اور مدد بھی آ جاویگی یہاں ہماری مسجد کے پاس ہی ایک بہت ہی عظیم الشان عمارت ڈاکٹر لائٹنر کی ہندوستانی روپیہ سے بنوائی ہوئی ہے جس کی بابت طلبا کے لئے بورڈنگ ہاؤس ہونے کا خیال تھا۔ کمروں پر ریاستوں کے نام بھی لگے ہوئے ہیں۔ رقبہ میں بہت بڑا ہے۔ عمارت بہت شان کی ہے اور شان سے زیادہ صنعت کاری سے بھی آراستہ ہے لاکھوں روپیہ اس پر خرچ ہوا جب ایک معمولی شخص کو ریاستوں نے (اسلامی ریاستیں۔ شاہ حیدرآباد وغیرہ بھی شریک تھیں) اس قدر روپیہ دیا۔ تو ہز ہائی نس وغیرہ اگر تحریک کریں تو لندن میں مسجد بن جانی کیا دشوار ہوگی۔ میرے خیال میں تو بادشاہ کو

بھی مدد کرنی چاہئے۔

لندن میں مسجد کا کام شروع کر دیا جاوے اور یہاں ووکنگ میں بھی اور زیادہ استحکام سے کام جاری رکھا جاوے۔ یہاں انگریزی مسلمانوں کی ایک جماعت مضبوط ہونا چاہئے۔ مگر لندن کے مرکز میں بھی کام شروع کر دینا ضروری ہے۔ ووکنگ ایک دیہات میں ہے لندن سے پچیس میل کے فاصلہ پر۔ یہاں لوگ آسانی سے نہیں پہنچ سکتے۔ لندن میں اگر تحریک ہو تو وہاں کا اثر دور دور تک پھیلیگا۔ اور وہاں یہ مقصد بھی حاصل ہوگا کہ اسلام قابل لوگوں کے سامنے زیادہ پیش ہو سکیگا۔ ہمارا دعویٰ تو یہی ہے کہ صرف اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو عقل اور ضمیر دونوں کو مطمئن کر سکتا ہے۔ ہم یورپ کی طرف جب آنکھیں اٹھاتے ہیں تو اصلی بھروسہ ہے کہ یہاں کی حالت دنیا جو مذہب کے لئے پیدا ہو رہی ہے کہ اس کے سامنے ایک نادرہ مذہب تھا جب وہ اپنے مذہب کو دیکھیگی اور سمجھیگی کہ دین اور دنیا دونوں کے لئے بہترین شریعت و طریقت رکھتا ہے تو اس کی نسبت ان میں ضرور ... ہو جاویگا اور وہ اسلام کی طرف ضرور رجوع ہو جاوینگی۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ تخم جو بہت امید کے ساتھ سرسبز ہو رہا ہے ایک نوجوان پودہ جو روز افزوں ترقی کر رہا ہے مضبوط کر دیا جاوے۔ عید وغیرہ کے مجمعوں سے جو عام اثر ہوتا ہے اس سے فائدہ اٹھانے کا بھی وقت ہے۔ اسلام کے واعظ اور ہونا چاہئیں۔ تو یہاں کے انتظام اشاعت کی بھی فکر چاہئے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ انتظام ایسے ہی لوگوں میں رہنا چاہئے جن کے دل میں واقعی اسلام کا درد ہو۔ وجاہت طلب خود غرض حضرات جلتی گاڑی میں روڑے اٹکا سکنے کے سوا اور کچھ نہ کریں گے

ناز پرورده تنعم نبرد راه بدوست
عاشقی شیوه رندان بلاکش باشد

یہ خوش قسمتی ہے کہ خواجہ کمال الدین کے جانشین بھی ویسے ہی دل سوز اور دردمند ہیں جو باوجود اکثر خون دل پینے کے کام کر رہے ہیں

عید کے دن ایک خاتون مسلمان ہوئیں ان کا نام حسینہ رکھا گیا۔ عید سے قبل کے اتوار کو ایک خوبصورت وجیہہ انگریز نے مسجد میں اعلان کیا۔ ان کا نام برہان الدین احمد رکھا گیا۔

مشیر حسین قدوائی (بقلم بلال نور احمد)

اقتباسات

حاجیوں کے پہلے جہاز کی واپسی

حاجی تاج محمد صاحب شیدائی لبیہ بمبئی سے رقمطراز ہیں کہ میسرز ٹرنر مارین کا جہاز "کویت" ۶۵ حاجیوں کو لے کر ۱۲ ماہ حال کو جدہ سے بمبئی میں پہنچا۔ یہ حاجی اثنائے سفر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ جہاز سمندر میں ٹھہرا جہاں سے کشتیوں کے ذریعے حاجی ساحل پر اتارے گئے۔ ہر ایک حاجی کو چار چار آنے کشتی کا کرایہ ادا کرنا پڑا۔ سیٹھ حاجی اسمعیل حاجی احمد نے حجاج کو روٹیاں، کیلے اور برف کا پانی تقسیم کیا۔ کئی حاجیوں نے ۳۰ روپے دیکر اور بعض نے ۴۰ روپیہ دے کر واپسی میں یکطرفہ ٹکٹ خریدا تھا۔ ۶ ۔یا، بنگالیوں نے شکایت کی کہ ہمارے واپسی ٹکٹوں کے شتے جدہ میں گم ہوگئے تھے۔ اس لئے ہمیں .... جدہ میں اپنے احباب سے روپیہ مانگ کر نئے ٹکٹ خریدنے پڑے۔

بہت سے حاجی سمرہنٹ مسافر خانوں میں مقیم ہیں بعض نے اپنے اپنے گھروں سے بذریعہ تار روپیہ طلب کیا ہے

پیرس میں پیسہ غائب

اخبار اسٹیٹسمین کا نامہ نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے کہ تانبے کے سکوں کے پراسرار طریقہ پر غائب ہو جانے کے باعث پیرس میں سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے چھ کروڑ روپے کی قیمت کے دس اور پانچ سینٹ کے تمام سکے غائب ہیں۔ اس باب میں گونا گوں افواہیں گرم ہیں لیکن سب سے زیادہ قابل وثوق قول یہ ہے کہ یہ جرمنی کی کارستانی ہے۔ اور اس کی سیاہ کاری اس حد تک پہنچ گئی ہے کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بعض نالائق اشخاص تھوڑے سے لالچ کی خاطر دشمن روسیاہ کے پاس تانبہ کے تمام سکے جمع کرکے اس لئے بھیج رہے ہیں کہ دشمن ان کے ملک کے سپاہیوں کی ہلاکت کے لئے اپنی فوج کو گولے گولیاں مہیا کرسکے۔ گورنمنٹ فرانس نے اس نامعقول حرکت کو روکنے کے لئے سخت انتظامات کئے ہیں۔ امید ہے کہ پیرس میں عنقریب اکنی کے پیسے نہ ملنے کی تکلیف رفع ہو جائے گی (ترجمان)

پنجاب سے ہوائی جہازوں کا بیڑہ

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب سر مائیکل اوڈوائر کی سرپرستی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے کہ اہل پنجاب چندہ کرکے برطانیہ کو ہوائی جہازوں کا ایک بیڑہ نذر دیں۔

یہ ہوائی بیڑہ جو پنجاب۔ صوبہ سرحدی اور صوبہ دہلی کی طرف سے نذر کیا جائے گا۔ وہ زرہ پوش ہوائی جہازوں پر مشتمل ہوگا جن کے نام پنجاب کے پانچ دریاؤں کے نام پر رکھے جائیں گے یعنی ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب اور جہلم۔

اگر سرمایہ اجازت دے گا تو دو اور جہاز "سندھ" اور "جمنا" کے نام سے بھی نذر کئے جائیں گے۔ یہ امر پایہ تحقیق کو پہنچ چکا ہے کہ جدید قسم کے ایک زرہ پوش آلہ پرواز پر جو اچھے سامان سے آراستہ ہو ۵ ہزار پونڈ یا ۷۵ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اس لئے کمیٹی نے اپیل کیا ہے کہ اس کام کے لئے ایک فنڈ کھولا جائے۔ اور اس سے شہنشاہ معظم کو سات ہوائی جہازوں کا ایک مکمل بیڑہ نذر کیا جائے۔

اصحاب ذیل نے اس فنڈ کے سکرٹریوں کے فرائض ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے:

آنریبل خان بہادر ذوالفقار علی خاں سی۔ ایس۔ آئی، مسٹر ٹی پی ایلس، مسٹر لے بی براڈوے، رائے صاحب لالہ رنا تھ۔

نہر جہلم کا افتتاح

قرار پایا ہے کہ ہز اکسلنسی وایسرائے ۹۔ دسمبر کو بمقام منگلا نہر بالائی جہلم کا افتتاح فرمائیں گے محکمہ آبپاشی کی طرف سے رسم افتتاح میں شریک ہونے والے حکام اور دیگر اصحاب کو منگلا میں پہنچانے کے لئے اسپیشل ٹرین کا انتظام کیا گیا ہے جو لاہور سے ۸ دسمبر کو رات کے ۹ بجکر ۱۰ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور گوجرانوالہ وزیرآباد گجرات لالہ موسیٰ سے عازم منگلا ہوتی ہوئی سرائے عالمگیر کی راہ سے ۹ دسمبر کی صبح کے سات بجے منگلا میں پہنچے گی۔ اور رسم افتتاح ادا ہو چکنے کے بعد اسی روز دوپہر کو وہاں سے روانہ ہوکر شام کے ۸ بجے واپس لاہور پہنچ جائے گی۔

خریداران مدینہ۔ خط کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں۔ لیکن یہ ملحوظ رہے کہ "نمبر رجسٹری" (۵۰۵) نمبر خریداری نہیں کہتے۔ ایڈیٹر

جنگ کے متعلق نجومی کیا کہتے ہیں

پیشین گوئیوں اور نجوم پر زمانہ حال کی نئی روشنی میں یقین کرنے والے بہت تھوڑے ہیں تاہم نجومیوں کی باتوں کو دلچسپی کی نظر سے ہر شخص سننا چاہتا ہے خواہ اُس پر اعتماد کرے یا نہ کرے۔ ولایت میں ہر سال اولڈ مورس المینک کے نام سے ایک جنتری شائع ہوتی ہے جو ۱۲۱ سال سے جاری ہے۔ اس میں سیاروں کی گردش سے احکامات اخذ کر کے دئے جاتے ہیں۔ نئی جنتری میں جنگ کے متعلق حسب ذیل پیشین گوئیاں شائع کی گئی ہیں۔

۱۹۱۵ء میں صلح یا امن ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ماہ فروری ۱۹۱۶ء میں جو سورج گرہن ہونے والا ہے اُس وقت سے جرمنی کو شکست ہونی شروع ہوگی۔ اور اُس کے حلیفوں کو بھی اپنے اپنے ملک کی حدود میں گھس جانا پڑیگا۔ برطانوی سپاہ کو فتح پر فتح حاصل ہوگی۔ اور نہایت سخت تکالیف برداشت کرنا ہوا جنگ میں شریک ہونے پر مجبور ہوگا۔ موسم بہار میں سخت خونریزی ہوگی۔ اور افواج متحدہ قدم بقدم بڑھتی چلی جائیں گی۔ مئی میں ایک فیصلہ کن بحری فتح حاصل ہوگی لیکن جنگ کا خاتمہ ۱۹۱۶ء میں بھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس سے اگلے سال جاکر ہی جرمنی کو کامل شکست دیجا سکیگی کیونکہ بروئے زائچہ سیارگان ۱۹۱۷ء تک جنگ کے جاری رہنے کا پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر ۱۹۱۶ء میں رفتار جنگ کے متعلق حسب ذیل ماہواری پیشینگوئیاں کی گئی ہیں۔

جنوری۔ جرمن پسپا ہوکر اپنے حدود میں چلے جائیں گے

فروری۔ جنگ کے شعلے اب جرمنی پر جا پہنچیں گے۔ اور اُسے سخت نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔

مارچ۔ پرشین سپاہ کو شکست فاش ہوگی۔

اپریل۔ اس ماہ میں صلح کی تحریک ہوگی اور مدبرین بہت مصروف رہیں گے

مئی۔ برٹش بیڑہ کو ایک شاندار فتح نصیب ہوگی۔

جون۔ افواج متحدہ کو اور فتوحات حاصل ہوں گی۔

جولائی۔ برٹش سپاہ کو عزت و کامیابی نصیب ہوگی۔

اگست۔ قیصر کے تنزل کا آغاز ہوگا

ستمبر۔ اس ماہ میں فیصلہ کن لڑائیاں ہوں گی

اکتوبر۔ سوشلسٹ فرقہ جرمنی میں سر اُٹھا کر جرمن سلطنت کو درہم برہم کردیگا۔

نومبر۔ جرمن کا خزانہ خالی ہوجائیگا۔

دسمبر۔ اگرچہ اس مہینہ میں لڑائی کا خاتمہ تو نہیں ہوگا لیکن برطانیہ کو یقیناً مسلسل و متواتر فتوحات حاصل ہوتی رہیں گی

(ہندوستان)

ہندوستان جنگ کے بعد

موجودہ معرکۂ عالمگیر اس قدر اہم و وسیع ہے کہ اس کے اختتام کے بعد دنیا میں اخلاقاً و فتنا ایک انقلاب عظیم پیدا ہوجائیگا۔ اور دیگر ممالک کے مثل ہندوستان کی کیفیت میں بھی گوناگوں تبدیلی پیدا ہوجائے گی۔ میدان سیاست میں پیش گوئی خطرہ آمیز ہوتی ہے لیکن مسٹر سی سانڈرز ایم اے کو ہندوستان کے تین رفیع الشان راہوں سے باشندگان ہند کی قومی زندگی میں ابھی سے انقلاب نظر آنے لگا ہے۔ چنانچہ ویلتھ آف انڈیا مطبوعہ ستمبر میں انہوں نے اپنے نقوش دلی کا حسب ذیل الفاظ میں اظہار کیا ہے۔

جنگ کا نمایاں نتیجہ احساس قومیت کے ازدیاد میں نکلیگا ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں تمام عالم کی کیفیات پائی جاتی ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک ایسی سلطنت ہے جہاں مختلف قومیں مختلف مذاہب مختلف زبانیں ہیں۔ موجودہ جنگ ہندوستان کے متضاد عناصر کو۔ اس کی کروڑہا آبادی کو ایک ہی سلک میں منسلک کررہی ہے۔ ہندوستان ایک سلطنت ہے۔ اس کے باشندے دوش بدوش کھڑے ہورہے ہیں۔ اسکے باشندے اپنے بخت کو بیدار ہوتا دیکھنے لگے ہیں۔ اور اس حقیقت کو سمجھنے لگے ہیں کہ اقوام کی صف میں اب اُنہیں جگہ ملنی چاہئے۔

فی الحقیقت ہندوستان نے اب دریافت کرنا شروع کردیا ہے کہ مجموعی دنیا کی سود و بہبود میں کیا کیا کرنا چاہئے۔ اسے قومی ذمہ داریوں اور مواقع کا پورا احساس ہونے لگا ہے۔ مسٹر سانڈرز کہتے ہیں۔

دوسرا اہم نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوستان کی مصنوعات سرعت سے ترقی کرینگی۔ جنگ سے قبل ہندوستان میں مزدور پیشہ لوگ نہایت کثرت سے سستے داموں پر ملجاتے تھے جن کے ذریعہ اجناس خام سے سینکڑوں چیزیں ممالک غیر میں بنتی تھیں۔ اور پھر بڑے داموں پر ہندوستان کو واپس بھیجدیجاتی تھیں۔ ایسے عالم اسباب میں کوئی ملک کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ جنگ کے بعد ہندوستان سابق سے کہیں زیادہ ہر چیز خود اپنی خام جنسوں سے بنانے لگیگا۔ اور ممالک غیر کی دست نگری سے نسبتاً آزاد ہوجائے گا۔ اگر ہندوستان آج اس کا پورا احساس کرکے اس زریں موقع کی فولاد کے پنجہ سے گرفت کرے تو اس کی مصنوعات کا مستقبل عظیم الشان ہوجائے۔ صاحب موصوف آخر میں فرماتے ہیں۔

سیاسی نقطہ نظر سے ہندوستان کی جو حالت جنگ سے پہلے تھی وہ جنگ کے بعد ہرگز نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان دولت برطانیہ اعظم کا عقیدتمند و محبت کیش جزو ہے۔ اس کی ذلا و سپاہ سلطنت کی دیگر اقوام کی فوج کے دوش بدوش مصروف پیکار ہے۔ اس کی دولت فراخدلی سے امداد جنگ میں دیجا رہی ہے اور خرچ ہورہی ہے۔ اس کے فرزند عام خطرہ کی مدافعت میں خوشی خوشی اپنا خون بہارہے ہیں۔ وہ درحقیقت سلطنت کی خاطر اور اپنی خاطر عزت و حرمت، آزادی و انصاف پر کٹ مر رہے ہیں۔ ہندوستان کے طول و عرض میں ایک زبردست نیشنل پارٹی پیدا ہوگئی ہے جو جنگ کے بعد موجودہ طریق نظم و اصول سیاسی سے ہرگز مطمئن نہ ہوگی۔ ہندوستان جنگ کے بعد یقیناً سلطنت برطانیہ میں بیش از بیش اور زیادہ خودمختار جگہ کا مطالبہ کرے گا۔

دیکھا گیا ہے کہ جب دو سلطنتوں میں معرکہ آرائی ہوتی ہے تو اُس کی بدولت بعض امپیریل مسائل سلجھ جاتے ہیں۔ اور بعض نئے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور پھر انکا تصفیہ بلند نظری، حریت پسندی اور امپیریل اصولوں پر کرنا چاہئے مسٹر سانڈرز کی رائے میں۔ اس جنگ سے صحیح قانون بین الاقوام اور دنیا کی امپیریل سیاسیات کا دور جدید شروع ہوتا ہے (انڈین ریویو)

مصری شہزادی کی شادی

عید قرباں کی تقریبات کے بعد تسیم ایک ہفتہ صرف ہوا۔ ہز ہائی نس سلطان حسین فرمانروائے مصر کی دختر نیک اختر کی شادی نے اس ہفتہ بھر کی مسرتوں کو دوبالا کردیا شہزادی کی شادی کتخدائی پرنس اسمٰعیل کے ساتھ ہوئی ہے جو سلطان مصر کے مصاحب (ایڈیکانگ) اور سلطانہ کا رشتہ دار ہے۔ اس کا باپ بالی حکومت مصر محمد علی پاشا کا پوتا اور پرنس داؤد پاشا کے نام سے موسوم تھا۔ اگرچہ لڑائی کیوجہ سے شہزادی کی شادی کے مراسم اس وسیع پیمانہ پر اور شان و شوکت سے ادا نہیں ہوئے جو ترک و احتشام کہ معمولاً شہزادیوں کی عروسی پر دیکھنے میں آتا ہے تاہم یہ تقریب مسرت سے خالی نہ تھی۔ اور ہز ہائی نس سلطان نے وہ روپیہ جو دعوتوں اور دیگر تکلفات پر صرف کیا جاتا بطور خیرات مرحمت فرمادیا جسے نسبتاً بہتر مصرف کہا جاسکتا ہے۔

حقوقِ نسواں

(از قلم ملا محمد عبد الباسط صاحب مولوی فاضل)

روشن خیال اور قدیم طبقہ کے حضرات دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق عطا کئے ہیں اور جس قدر ان کے حقوق کی حفاظت وحمایت کی ہے۔ اس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کے تمام مذاہب قاصر ہیں۔ قرآن میں صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے "لھن مثل الذی علیھن بالمعروف" (مردوں پر عورتوں کے وہی حقوق ہیں جو مردوں کے ان پر ہیں) آنحضرت نے فرمایا ہے "رفقا بالقوارير" مطلب یہ کہ جنس لطیف یعنی عورتیں مثل آبگینوں کے ہیں ان کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ ہونا چاہیئے کہ کہیں انہیں ٹھیس نہ لگ جائے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام کا عمل درآمد اس بارہ میں بالکل صاف ہے۔ اور اگر محض ہدایات اسلامی پر نظر ڈالی جائے تو کسی مذہب کے نقص کو اس سے زیادہ مکمل اور عادلانہ دستور العمل حقوق نسواں کے متعلق نہیں مل سکیگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ معاشرت اسلامی کی بنیاد کیا انہی اصول پر قائم ہے۔ اور کیا مسلمانوں کا برتاؤ عورتوں کے ساتھ انہی اصول کے مطابق ہے جو رفع اعتراض کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں اور ہدایات اسلامی پر مسلمانوں کا عملدرآمد نہیں رہا ہے وہاں اس کے متعلق بھی وہ اصول اسلام سے ہٹے ہوئے ہیں۔ فقہ کی رو سے رشتہ زوجیت منقطع کرنیکا اختیار صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ جب اصولاً نص قرآنی کی رو سے مرد عورت دونوں کے حقوق مساوی تسلیم کئے گئے تو پھر عورت کو یہ حق کیوں نہیں دیا گیا حقیقت یہ ہے کہ محض طلاق و افتراق کا ایک ایسا زبردست حق ہے جو دوسرے تمام حقوق پر بھاری ہے اور اگر اس کو عورت سے چھین لیا جائے تو اس کے دوسرے تمام حقوق معطل ہو جاتے ہیں۔ اور عورت کی وہ منزلت ہرگز باقی نہیں رہتی۔ جو اسلام اور بانی اسلام نے اس کو عطا کی ہے۔ نکاح کے بعد عورت کی حیثیت محکوم کی سی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اپنے آقا یعنی شوہر سے حقوق کا مطالبہ تو کر سکتی ہے لیکن ان کو لے نہیں سکتی۔ وہ مرد سے کھانا کپڑا مانگ سکتی ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات زوجیت باقی نہ رکھ سکتی ہو تو اس سے آزادی حاصل نہیں کر سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ عورت کے لئے خلع افتراق کی ایک ایسی شکل ہے جس سے وہ بمعاوضہ مہر مرد سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے لیکن احکام فقہیہ کی رو سے اس کا نفاذ بالکلیہ مرد کے اختیار اور مرضی پر منحصر رکھا گیا ہے۔ اور عورت کو عملدرآمد موجودہ کے لحاظ سے کوئی ایسا حق نہیں دیا گیا ہے جس کی رو سے وہ حکماً مرد کے خلاف مرضی خلع کا نفاذ کرا سکے جب زن وشو کے حقوق مساوی سمجھے جاتے ہیں تو انصافاً اور عقلاً اور اصول اسلام کی رو سے کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ مرد جب چاہے جس وقت چاہے، بغیر وجہ موجہ کے عورت کو طلاق دینے کا حق رکھے اور عورت باوجود وجہ موجہ اور اسباب قویہ کے اس حق سے محروم رہے۔ ایسی حالت میں کیا یہ دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے کہ اسلام نے زن وشو کو مساوی حقوق عطا کئے ہیں؟ اس حق کے نہ ہونے کی وجہ سے عورت جس بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ہے اس کی تصویر "المراۃ الجدیدہ" کا مصنف جو مصر کا ایک روشن خیال عالم ہے بالفاظ ذیل کھینچتا ہے:

"وہ عورت کیونکر آزاد خیال کی جا سکتی ہے جس کو اس کا باپ مثل جانوروں کے گھر سے باہر دھکیل دیتا ہے۔ اور ایسے شوہر کے سپرد کر دیتا ہے جس کو وہ نہیں جانتی۔ اور نہ اس کے حالات سے اس قدر واقفیت پیدا کر سکتی ہے۔ کہ اس کی نسبت کوئی رائے دے سکے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے ہر طبقہ میں لوگ عموماً شادیاں اسی طرح کرتے ہیں۔ اور عورتوں سے ایسے عظیم الشان کام میں جس پر ان کی آیندہ خوش نصیبی یا بدبختی کا دار مدار ہے رائے نہیں لیجاتی۔ اس موقع پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح عورتیں اپنے شوہر کی نسبت شادی سے پیشتر کچھ نہیں جان سکتیں اسی طرح مرد بھی اپنی ہونے والی بیویوں کے حالات کے متعلق واقف نہیں ہوتے۔ کیونکہ مرد کو اس بات کی اجازت ہے کہ اگر بیوی ناپسند ہو تو اس کو طلاق دیدے یا دوسری تیسری اور چوتھی بیوی کر سکے۔ برخلاف اس کے اگر عورت کو شوہر ایسا ملے جس کے ساتھ زندگی بسر کرنا ناگوار ہو تو اس کے لئے نجات کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ پس عورتوں کا ایسے مردوں کے ساتھ منسوب ہونا جن کے حالات سے وہ مطلق آگاہ نہیں ہیں اور ناپسند ہونے کی حالت میں ان سے نجات نہ پا سکنا غلامی نہیں تو اور کیا ہے"

گو مصنف مذکور کے وہ خیالات جو اس نے اپنی کتاب میں آزادی نسواں کے متعلق ظاہر کئے ہیں بعض حضرات کے نزدیک قابل غور ہوں مگر سطور بالا میں اس نے جن امور کا اظہار کیا ہے کیا ان کی اصلیت سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے، کیا ہندوستان میں علی العموم اس قسم کی شادیاں نہیں ہوتیں؟ کیا بہت سے مواقع پر لڑکیوں کی شادی ان کے خلاف مرضی نہیں کر دیجاتی؟ اور کیا ایسی حالت میں ان کو اس امر کا حق نہ دینا کہ اگر وہ اپنے شوہر سے ناراض ہوں تو اس سے جدائی اختیار کر سکیں۔ ان پر ظلم شدید نہ ہوگا؟ اور کیا ایک ایسا مذہب جو رحمت کاملہ کا نمونہ اور عدل وانصاف ومساوات کا حامی ہے ایک ایسے کمزور اور ضعیف فرقہ پر اس تشدد وجبر وزیادتی کا روادار ہوگا؟

اسی جبر وتشدد کا نتیجہ ہے کہ عام طور پر مردوں کے اخلاق فاسد ہوتے جاتے ہیں اور ان میں انواع واقسام کی معاشرتی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ایک طرف تو ان کو مطلق العنان اور بے لگام چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف عورتوں کو ان کا محکوم بنا دیا گیا ہے انہیں اس کا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ مردوں کی معاشرتی خرابیوں کا انسداد کریں اور جو خرابی خاندان میں پھیل رہی ہے اس کو روک سکیں یا کم از کم خود ہی کو اس کے برے اثرات سے بچا سکیں۔

عموماً مرد باوجودیکہ استطاعت نہیں رکھتے بہ لطائف الحیل کئی کئی شادیاں کر لیتے ہیں عورت جب ان کے گھر جاتی ہے تو اپنے آپ کو انواع واقسام کی تکالیف میں مبتلا پاتی ہے اور دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں ہوتی جو اس کو ان آفات سے نجات دلا سکے۔ اگر اس کے والدین یا دوسرے قرابتدار ذی استطاعت ہوتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ حفاظت حقوق زوجیت کے لئے دعویٰ کیا جاتا ہے۔ اور ایک مدت مدید کے بعد عدالت شوہر سے ضمانت عدم ایذا رسانی لیکر نان ونفقہ کی ڈگری صادر کرتی ہے۔ مگر کیا اس سے عورت کو مرد کی ایذا رسانیوں سے نجات ملجاتی ہے۔ اور اس کو آرام واطمینان نصیب ہو جاتا ہے افسوس ہے کہ واقعات بالکل اس کے خلاف ہیں۔ پہلے تو عدالت سے نان ونفقہ کی جو ڈگری صادر ہوتی ہے اس میں مرد کی آمدنی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ دوسرے عدم ایذا رسانی کی ضمانت محض بیکار چیز ہے اس سے مرد کے مظالم کا حقیقی طور پر انسداد نہیں ہوتا۔ اور اذل ضمانت داخل کرکے عورت کو اپنے گھر لیجانے کے بعد پہلے سے زیادہ ظلم وستم کا تختہ مشق بناتے ہیں۔ شوہر کے گھر میں عورت کا کون ایسا ہمدرد ہوتا ہے جو اس کا حامی بن کر عدالت میں رپورٹ دے اور ثبوت پیش کرے اور جب تک قوی شہادت سے ثابت نہ ہو جائے ان زیادتیوں کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا۔ عدالت میں جو مقدمات دائر ہوتے ہیں ان سے بدرجہا زیادہ روزمرہ اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں

اور اس طرح ایک بے زبان، بیکس، اور بے بس فرقہ پر ہزاروں مظالم برپا کئے جاتے ہیں۔ اور یہ سب اس لئے کہ اس کا چارہ کار عورت کے ہاتھ میں نہیں رکھا گیا ہے۔

ان خرابیوں اور زیادتیوں کا صرف یہی نتیجہ نہیں ہوا کہ ملک کا شیرازۂ اخلاق بکھر رہا ہے۔ بداخلاقی، بدتہذیبی، اور خانگی معاشرت میں بدنظمی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس سے ہونہار بچوں اور آئندہ نسلوں پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ بلکہ ایک بہت بڑی خرابی یہ پیدا ہو گئی ہے کہ عورتوں کی صحت، اخلاق اور زندگی پر بے حد مضر نتائج مترتب ہو رہے ہیں۔ عورتوں کی تعداد دن بدن گھٹ رہی ہے۔ جو لوگ تعداد ازدواج کی تائید میں بزعم خود ایک بہت بڑی دلیل یہ لایا کرتے ہیں کہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے اس لئے تعداد ازدواج قانون فطرت کے موافق ہے وہ ہندوستان کی مردم شماری پر نظر ڈالیں جس کے آخری اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی تعداد میں عام طور پر کمی اور مردوں کی تعداد میں زیادتی ہے چنانچہ صرف صوبہ متحدہ میں ۳، ۲۱ یا ۳ر ۵ فیصدی عورتیں کم ہو گئی ہیں اور مردوں کی تعداد میں بقدر ۴۰۶۶ یا ۳ر ۱ فیصدی کے اضافہ ہوا ہے۔ بنگال و پنجاب اور دیگر صوبوں میں بھی فرقۂ اناث کی تعداد گھٹ گئی ہے جس کے تین وجوہ بتائے جاتے ہیں۔

(۱) ملک میں طاعون دلیریا کا پھیلنا، غریب مستورات کا بند و غلیظ و مضر صحت گھروں میں مقیم رہنا۔ اور بوجہ جہالت کے اصول حفظان صحت سے ناواقف ہونا۔

(۲) کم عمر اور کم سن لڑکیوں کی شادی کر دینا، اور ان بے زبان بچیوں کا خاوند اور خوشدامن کی بدسلوکیوں سے تنگ آ کر خودکشی کر لینا اور امراض میں مبتلا ہونا،

(۳) پوشیدہ امراض کا لاحق ہونا اور مارے شرم کے لڑکیوں اور نوعمر بیویوں کا ان کے اظہار سے باز رہنا، اور امراض کا بڑھتے بڑھتے مہلک ہو جانا،

لہٰذا ملک کے بہی خواہوں کا فرض ہے کہ ان سوشل خرابیوں کے انسداد کی تدابیر سوچیں اور بے زبان فرقۂ نسوان کی حالت پر رحم کریں۔

پہلی وجہ جو بیان کی ہے وہ ایسی ہے جو کم و بیش مردوں سے بھی متعلق ہو سکتی ہے۔ کیونکہ طاعون ملیریا کی جس طرح عورتیں شکار ہوتی ہیں اسی طرح مرد بھی کم و بیش ان امراض کے اندر ہوتے ہیں۔ تیسری وجہ جو بیان کی گئی ہے وہ بھی ایسی نہیں ہے جو مردوں سے متعلق نہ ہو سکتی ہو۔ کیونکہ کم عمری اور کم سنی میں مردوں کو بھی ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جن کو ماں باپ سے بیان کرنے میں انہیں شرم و حجاب دامنگیر ہوتا ہے۔ اور وہ ان کا دفعیہ نہیں کر سکتے بلکہ یہ وجہ بہ نسبت عورتوں کے مردوں سے زیادہ متعلق ہے کیونکہ اس زمانہ میں بہ نسبت عورتوں کے مردوں کے اخلاق زیادہ خراب ہو گئے ہیں۔ ابتدائے عمر ہی میں وہ طرح طرح کے ناقابل بیان امراض میں گرفتار ہو جاتے ہیں برخلاف اس کے عورتوں کی صحت ابتدائی عمر میں نسبتاً زیادہ اچھی رہتی ہے شادی ہونے کے بعد سے البتہ اُن کی صحت، تندرستی اور خوشحالی ہر چیز کا زوال شروع ہو جاتا ہے لیکن مرد شادی ہونے کے بعد اکثر سنبھل جاتے ہیں۔ اور شادی سے ان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا ایک حد تک انسداد ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ البتہ ایسی ہے جس کا تعلق براہ راست عورتوں سے ہے۔ اور اس کو ہم عورتوں کے انحطاط مردم شماری کی ایک بڑی وجہ قرار دے سکتے ہیں اور یہ محض اس سبب سے پیدا ہوئی ہے کہ عورتوں کے ہاتھ میں ان آفات و مصائب سے نجات پانے کا کوئی ذریعہ نہیں دیا گیا ہے۔

عورتوں کی خودکشی کے متعلق کلکتہ کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ سال بھر میں گیارہ لڑکیوں نے جن کی عمر دس اور بیس کے درمیان تھی خودکشی کا ارتکاب کیا۔ جس کے راز پر مفصلہ ذیل واقعہ کسی قدر روشنی ڈالتا ہے۔

سب ڈویژنل ہوڑہ کے اجلاس میں ایک چودہ سالہ لڑکی نے اپنے اظہار میں لکھوایا ہے کہ "میرے بیاہ کو چار برس ہوئے۔ میں تین دفعہ اپنے خاوند کے گھر ہو آئی ہوں، میرا خاوند کسی اور عورت سے مانوس ہے، وہ مجھے زد و کوب کرتا۔ اور دن میں ایک دفعہ کھانا دیتا رہا۔ مجھے سونے کے لئے چارپائی کے بجائے چٹائی ملتی رہی۔ میں نے دو دو تین تین دن کھانا نہیں کھایا۔ تین ماہ تک مجھے گھر کے اندر بند رکھا گیا"

ان حالات کی موجودگی میں اگر بدقسمت لڑکیاں اپنے دامن عصمت کو سیاہ کر لیں یا اپنی زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیں تو کیا تعجب ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ اور قومیں اپنے مذہبی و سوشل رسوم سے مجبور ہو کر کچھ نہ کر سکیں لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے کہ مسلمان بھی اس جہالت کا شکار ہو رہے ہیں۔ والدین لڑکیوں کی شادی کرنے کے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ جب تک لڑکی رضامند نہ ہو نکاح نہیں ہو سکتا۔ سسرال والے اس حکم کو فراموش کر دیتے ہیں۔ کہ جس طرح مرد کو نا موافقت اور مجبوری کے عالم میں طلاق کا اختیار ہے۔ اسی طرح عورت بھی خلع کرا لینے کی مجاز ہے۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تم میں سب سے زیادہ بہتر وہی شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے زیادہ بہتر ثابت ہو مشکل یہ ہے کہ اگر لڑکی کی رضامندی شادی کرنے کے وقت حاصل کر لی جائے تو اس سے کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہندوستان میں لڑکی اپنے شوہر کے حالات اور ہیئت و خصلت سے عموماً ناواقف ہوتی ہے پس اگر وہ سنی سنائی باتوں پر اپنی رضامندی کا اظہار بھی کر دے تو اس سے ان آئندہ ہونے والی خرابیوں کا کیا انسداد ہو سکتا ہے۔ اگرچہ مردوں کو بھی اس قسم کی خرابیوں کا سامنا ہوتا ہے لیکن اُن کے پاس ایک ایسا ذریعہ ہے یعنی طلاق! جس سے وہ آئندہ مکروہات کا انسداد کر سکتے ہیں جس سے عورتیں بالکل محروم ہیں۔

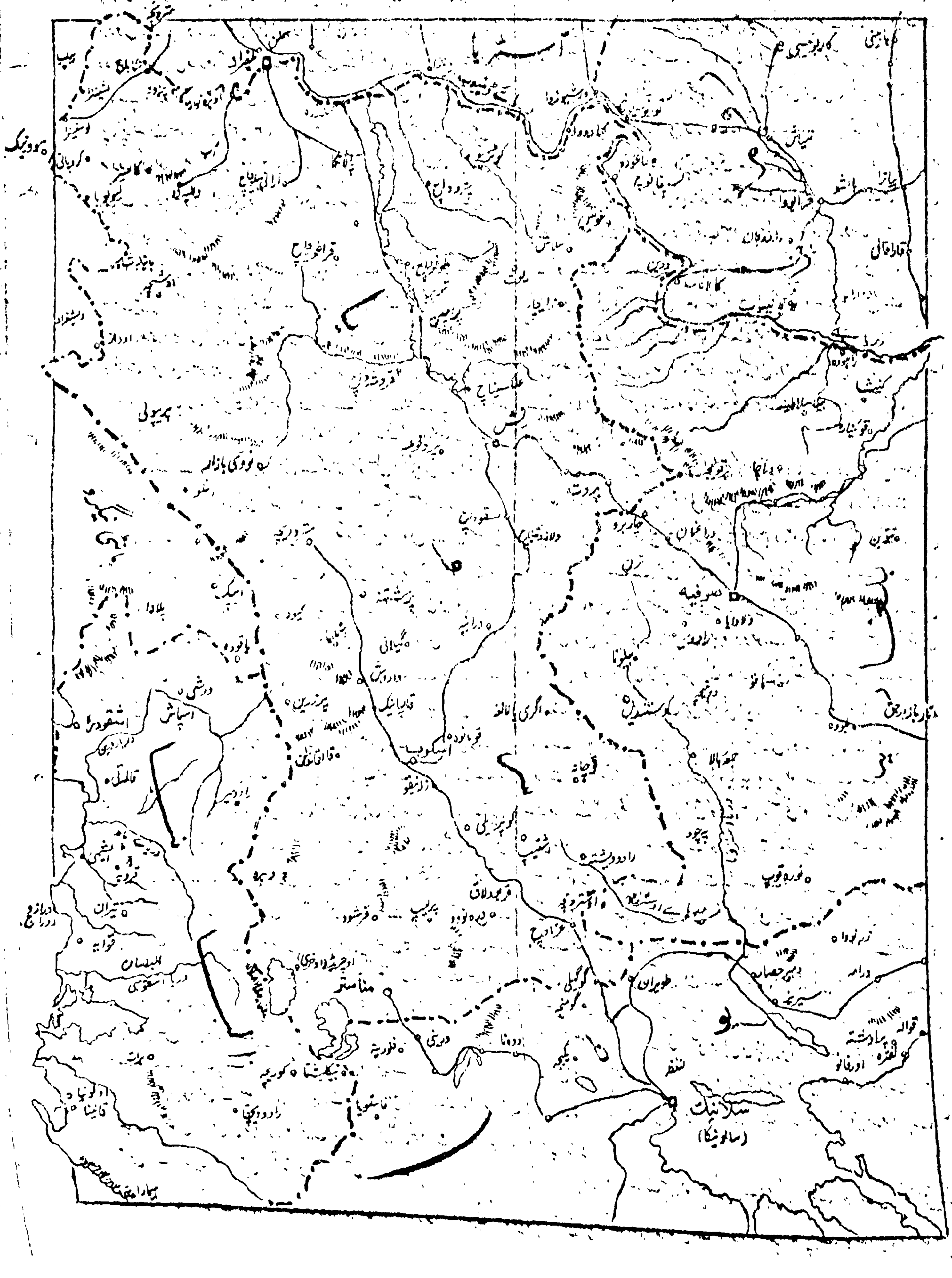
شرع نے اگرچہ عورت کو خلع کا اختیار دیا ہے اور اصول اسلام اور احادیث صحیحہ اور احکام قرآنی پر نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہوگا کہ عورت کا یہ اختیار مرد کی مرضی کا تابع نہیں ہے۔ لیکن موجودہ عملدرآمد اور فقہا کے تعامل کی رو سے عورت کے لئے یہ حق اس قدر محدود اور مقید کر دیا گیا ہے کہ اس کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔ مثلاً اگر کوئی مرد خلع پر راضی نہ ہو تو فقہ حنفی کے مطابق دنیا میں کوئی ایسی قوت نہیں ہے جو مرد و عورت میں تفریق کرا سکے۔ فقہ شافعی و مالکی کی رو سے قاضی کو جبراً مرد کے خلاف مرضی تفریق کا اختیار ہے۔ مگر اسی صورت میں جبکہ شرعی عدالت میں مرد کی زیادتی اور عورت کی مظلومیت ثابت ہو جائے۔ بہرکیف کسی مذہب کے احکام فقہیہ کی رو سے یہ ثابت نہیں ہے کہ عورت کے ہاتھ میں اس حق کا نفاذ دیا گیا ہو۔ یا عورت اپنے اختیار اور مرضی سے مرد کے علی الرغم اپنے اس حق کو حاصل کر سکتی ہو۔ ایسی حالت میں اُن مظالم کا کیا انسداد ہو سکتا ہے جو مرد عورت کو خفیہ طور سے پہنچا سکتا ہے۔ جس کا ثبوت وہ قاضی یا حاکم عدالت کے سامنے پیش نہیں کر سکتی مرد کے لئے حق طلاق کے مباح ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ زن و شوئے تعلقات نازک ہوتے ہیں کہ اُن سے دوسروں کو واقفیت نہیں ہو سکتی اور جو بُری بھلی باتیں اُن کے درمیان وقوع پذیر ہوتی ہیں ان سے ہر شخص آگاہ نہیں ہو سکتا اس صورت میں ان کے معاملات کا تصفیہ دوسروں کے ہاتھ میں دینا خطرناک تھا۔ اسی دلیل کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ اس حق سے محض مرد مستفید ہو اور عورت محروم رکھی جائے کیا وجہ ہے کہ اس فیصلہ کا اختیار صرف ایک فریق کو حاصل رہے اور دوسرا فریق محکوم اور بے دست و پا کر دیا جائے۔

یہ وہ اعتراضات ہیں جو اصول اسلام کی رو سے مسئلہ طلاق و افتراق کے متعلق مروجہ فقہ اور مسلمانوں کے موجودہ عملدرآمد پر کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے

تعلیم یافتہ طبقہ کو اس کی جانب گہری دلچسپی کے ساتھ اپنی توجہ معطوف کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے غلط طور پر رائج ہوجانے کی وجہ سے مسلمانوں کے انتظام معاشرت میں بڑے بڑے رخنے پڑ گئے ہیں اور ان کی خانگی زندگی آفات و مصائب اور خانہ جنگیوں کا مرکز بن گئی ہے۔ نصوص قرآنی اور احادیث نبوی موجود ہیں، اگرچہ کس قدر منافی اور مخالف واقع ہوئے ہیں۔ اس پر بشرط زندگی آیندہ بحث کی جائے گی۔ (ذخیرہ) ۹

سرویا کا میدانِ جنگ

پیمانہ ۱۰۰ ۵۰ ۴۰ ۳۰ ۲۰ میل انگریزی



ہنگامۂ عالمگیر

بلغاریہ کی ٹڈی دَل فوج کی مدافعت مشکل ہے

لندن ۱۹۔ نومبر۔ ایتھنز کے ۱۸۔ نومبر کے تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرویا کی حالت بہت خطرناک ہے۔ خوف کیا جاتا ہے کہ مناستر کی حفاظت بلغاریوں کی کثیر فوج کے مقابلہ میں نہیں کی سکتی۔ سرویا کی فوجیں اولڈ سرویا کے درہ تچانیک میں ہیں۔ اور نہایت جوانمردی سے مدافعت کر رہی ہیں۔ فرانسیسی افواج کی حالت بہت اچھی بتائی جاتی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کمک آنے کے بعد فرانسیسی جنرل اس قابل ہوجائیگا کہ بلغاریوں پر حملہ کرے اور انکو اس آفت سے بچالے پھر بلغاریوں کو دوسرے خطوط تصادم سے اپنی فوج کو ہٹانا پڑے گا۔

حالت نازک ہوتی جاتی ہے

لندن ۱۹۔ نومبر۔ ریوٹر کا نامہ نگار متعینہ ایتھنز روم کی اس خبر کی کہ بلغاری مناستر میں داخل ہوگئے ہیں تردید کرتا ہے۔ گو یہ تسلیم کرتا ہے کہ حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ہے معلوم ہوتا ہے بلغاری فوج کا مدعا یہ ہے کہ سرویا کے شمالی جیش کا جنوبی فوج سے سلسلہ منقطع کردے موخرالذکر کو دھکیل کے یونان میں پہنچا دے۔ اور خود البانی سرحد پر جا پہنچے۔ اطالیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویوں نے درہ بابونہ کو خالی کردیا ہے۔ سولہ روز تک بلغاریوں کی پچاس ہزار فوج کے مقابلہ میں اس پر قابض رہے۔ اور آخر اپنی تمام توپیں لے کر اور ایک قیدی بھی نہ دیکر بخیریت ہٹ گئے۔ بلغاریوں کے پانچ ہزار آدمی کام آئے۔ سرویوں کی ان کے مقابل کل جمعیت اتنی ہی تھی۔ لڑائی کا آخری وقت بہت ہی دلخراش تھا۔ بلغاری اور سرویوں کے پچھلے دستے ایک کوہستانی مورچہ پر چاقوؤں سے لڑ رہے تھے اور سروی مناستر کی طرف بھاگے چلے جا رہے تھے۔

مناستر کی آبادی کی حالت زار

لندن۔ ۱۹۔ نومبر۔ فلورینہ سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مناستر کے نظارہ سے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتے ہیں۔ تمام آبادی کی خوف کے مارے جان نکلی جاتی تھی کہ کہیں بلغاری کوئی حاجی جو پہلے کی شہر میں موجود تھے قتل و غارت شروع نہ کردیں۔

بلغاری اور فرانسیسی

لندن ۱۹۔ نومبر۔ غنیم سرویوں پر اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ آسٹروی جرمن فوج بھی نووی بازار کے شمال میں پندرہ میل کے فاصلہ پر بلندیوں پر آگئی ہے۔ اور بلغاری ریدان کی بلندیوں پر عزنیش کے جنوب مغرب میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئے ہیں۔

فرانسیسی رپورٹ سے سرنا یا مدوار میں کسی نئی بات کا حال معلوم نہیں ہوتا بلغاریوں نے ابہا ود کے شمال میں اُن پر حملہ کیا لیکن کچھ نہ بگاڑ سکے۔

سروی ابھی تک جارحانہ کارروائی کے قابل ہیں

لندن ۲۲۔ نومبر۔ یہ بیان کہ آسٹروی فوج نے وادی ابار میں نووی بازار کے مشرق کی طرف ایک سروی حملے کو پسپا کیا ظاہر کرتا ہے کہ ابھی تک سروی جارحانہ کارروائی کے قابل ہیں۔

بلغاریوں کے مظالم

ایتھنز ۲۰۔ نومبر۔ میدان جنگ سے جو لوگ آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ سرویوں کی واپسی نہایت باقاعدہ ہے۔ اور اُن کے پاس ابھی تک ایک ہزار توپیں موجود ہیں۔

مقدونیہ میں امداد نہ ملنے کی وجہ سے جسپر بلغاریوں کو بہت بھروسہ تھا وہ اسکب پر بڑھے اور قدیم سرویا میں داخل ہوگئے۔ پاپرات میں بلغاریوں نے ایسے سخت مظالم کیے کہ آسٹریا اور جرمنی کو مداخلت کرنی پڑی۔ اور انہوں نے عام آبادی کی حفاظت کے لئے نیش میں پولیس کو مقرر کردیا۔

حالت اچھی ہوتی جاتی ہے

سالونیکا ۲۱۔ نومبر۔ جنوبی سرویا میں صورت حالات ہر گھنٹہ ترقی پذیر ہیں۔ بلغاری پریلیپ کو دو سرب ڈویژنوں سے گھر جانے کے خوف سے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ سرویا کا رسالہ درہ بابونہ تک بڑھ گیا ہے لیکن ابھی تک اُسے غنیم کا پتہ نہیں چلا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ دشمن سرعت سے مشرق کی طرف ہٹ رہا ہے۔

لارڈ کچنر یونان میں

ایتھنز ۲۰۔ نومبر۔ آج لارڈ کچنر یہاں پہنچے۔ انہوں نے شاہ قسطنطین اور سرایلیٹ برطانوی سفیر سے ملاقات کی۔ بادشاہ سے ایک گھنٹہ سے زیادہ تک ملاقات رہی۔ ۔۔۔ ہے۔ لارڈ کچنر نوسیو اسکولوڈس سے ملنے گئے اور یہ ملاقات بھی ایک گھنٹہ سے زیادہ رہی۔ سرایلیٹ بھی موجود تھے۔ لارڈ کچنر کے کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہوجانے کے بعد یونانی مجلس وزرا کا ایک طویل جلسہ منعقد ہوا۔

جنگ ختم کرنیکی حیرت انگیز تجاویز

لندن ۲۱۔ نومبر۔ آسٹروی اور جرمنی پارلیمنٹوں کے درمیان ممبروں نے بلنا مربطہ خود پمفلٹ شائع کئے ہیں جن میں جنگ ختم کرنے کے یہ تجاویز ہیں کہ تمام مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کا کھانا پینا بند کردیا جائے۔ اور نہ باہر سے اُن کے پاس رسد آنے دیجائے۔ مزید برآں جرمنوں نے یہ بھی صلاح دی ہے کہ جنگ کے قیدیوں میں سے ایک لاکھ کو قتل کردیا جائے۔

قدیم سرویا پر قبضہ

لندن ۲۳۔ نومبر۔ آسٹریا اور جرمن کی فوج اب تمام قدیم سرویا پر قابض ہوگئی ہے۔ جرمن نووی بازار اور رسکا پر قابض ہیں۔

اطالیہ بھی آتش بلقان میں کودنے والا ہے

پیرس ۲۳۔ نومبر۔ سنیر سالینڈرا نے اتوار کے دن پالرمو میں ایک تقریر کی تھی جسکا فرانسیسی نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کر رہے ہیں اور پیشین گوئیاں ہورہی ہیں کہ اطالیہ بلقان میں بہت جلد حصہ لینے والا ہے اطالوی سرکاری بیان کی بہت جلد توقع کیجاتی ہے

بلغاریوں کی ہزیمت

لیتھان ۲۳۔ نومبر۔ فرانسیسیوں نے دریا سرنا پر ۱۹ تاریخ کو بلغاریوں کو شکست

لے لوگ کہتے ہیں دل ہے نہیں ہے جواب عرش مجید ہے

(از نثار الملک شیخ محمد علی میر آصدی (اجمیر شریف))

تری تیغ ناز کا ناز ہیں جو ذبیح ہے جو شہید ہے
لے رات دن ترا وصل ہے اُسے ہر گھڑی تری دید ہے
تری یاد اس میں ہے جسمیں ترا درد اس میں ہو جاگزیں
لے لوگ کہتے ہیں دل ہے نہیں یہ جواب عرش مجید ہے
ترے زلف و رخ کی اگر جھلک نظر آئے انکو تو پھر وہیں
ترے جال نثاروں کے واسطے شب قدر صبح عید ہے
یہ کرامت ہیں مشاہد مجھے میرے دیدۂ حق نما
کہ نگاہ شاہد غیب کا جو تمثیل ہے وہ شہید ہے
میں ہی کیا اسباب حسین پر ہیں فدا جہان کے سب ہیں
جو ہے اُن کی ذات سے منحرف وہ لعین کردہ پلید ہے

محفوظ اس رواج سے پروردگار رکھ

دو دن کی زندگی پہ نہ کچھ اعتبار رکھ　دنیا میں رہ کے موت کا بھی انتظار رکھ
ہر وقت رہ اطاعت پروردگار میں　شارع کا حکم مان شریعت سے پیار رکھ
پابند شرع ہو کے رواجوں کو چھوڑ دے　جنت کی آرزو ہے اگر خوف نار رکھ
بیٹوں کے ساتھ بیٹیاں بھی حصہ اپنا لیں　اس بات کا خیال تو لیل و نہار رکھ
ہرگز نہ بن تو تشنہ مشق رواج غیر　قائم یہاں میں اپنا بھی کچھ اقتدار رکھ
تقسیم ترکہ کر نہ شریعت کے برخلاف　ہر وقت خوف مالک روز شمار رکھ
عقبیٰ میں ہو نہ جائے کہیں یہ وبال جاں　دولت سے اس قدر نہ عزیز جان پیار رکھ
جن کے حصہ آتا ہو ترکہ کرا دا　حق دینے میں نہ پائی کا بھی تو ادھار رکھ
قانون بن گیا تو ستم اور ڈھائیگا　محفوظ اس رواج سے پروردگار رکھ
بہتر ہے اس کو شرع کے کوڑے سے ٹھیک کر　نفس لعین کو ہر گھڑی ہر وقت خوار رکھ
کھاتا نہیں ہے شیر کبھی غیر کا شکار　گھر مرد ہے تو عورتوں کا حق نہ مار رکھ
لکا جہاں سے ہو کے ازل جا تو سوئے　(ازل لاہور)
کر دے ادا حقوق نہ کچھ سر یہ بار رکھ　(در زمیندار)

مدینہ میں اشتہار دیکر نفع اٹھائیے

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں یکساں دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اور صوبہ میں اسکی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے اس لیے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی نسبت ہرگز نقصان میں نہ رہیں گے کم از کم ایک بار بطور تجربہ اپنا اشتہار دیکر اندازہ کیجیے امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائینگے۔

نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

ایک بار	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	مقدار اشتہار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ایک کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چوتھائی صفحہ

نوٹ نرخنامہ میں باہمی سہولت کے لیے [illegible] تحریر کی گئی ہیں [illegible] مزید [illegible] کی گنجائش [illegible] اپنے [illegible] معاملہ میں خط و کتابت سے بے سود ہوگی۔

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اور شاعرین یہ وہ [illegible] جسکی تلاش میں [illegible] [illegible] گولی جواہرات سے مرکب روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے اور ایک آدھ گھنٹہ کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ [illegible] جوان [illegible] ایک بکس ایک آدمی کو [illegible] مرتبہ اور [illegible] کو ایک [illegible] کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک [illegible] چار آنے۔

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا انتہی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ایجاد کی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر لگا کر نہانے سے سیاہ خلد بھی [illegible] گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے [illegible] کے داغ [illegible] اور پھنسیاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ [illegible] اور بے رونق ہو جاتا ہے ان کو مٹا کر ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاندی کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ کہ رنگت اور خوشبو جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کے لیے [illegible] سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل [illegible] تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

ملنے کا پتہ

رومیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے ایسے سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دوا کی بھی [illegible] ضرورت نہیں رہتی حلق سے اتر ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ چشم زدن اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت تمام فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں کمزور ہو جاتے ہیں ان کے لیے ایسا ممکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش [illegible] خشک میں فائدہ رسان ہے مکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہم فی بوتل [illegible] خورد [illegible] ڈیڑھ اونس [illegible] ایک اونس ۱

پتہ　حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

[illegible] سستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں [illegible] اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ بسبب حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ [illegible] کے قدر دان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری [illegible] کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیاں ضرور استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود [illegible] کا حال معلوم ہو جائیگا گولیاں [illegible] [illegible] لیجیے [illegible] بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں وید دن [illegible] استعمال فرما کر اسکو [illegible] اکسیر نافع تسلیم کر لیا مصفی خون [illegible] ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد [illegible] کی بدولت مالک [illegible] سے کھوئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں مرد عورت پیر دونوں کے لیے مفید ہیں ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہے اکسیر [illegible] نہیں [illegible] اور [illegible] سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب [illegible] کوئی شے نہیں [illegible] اشیا ذاتی ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ [illegible] گولی [illegible] [illegible] ایک روپیہ [illegible] نہ ملے گی۔

وید شاستری جامنگر کاٹھیاوار

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا تیلی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی پی طلب فرمائیے۔

پتہ　حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی [illegible] بمبئی

[illegible]

لوح زمردین

خوشخطی کی لاجواب کتاب

یہ کتاب جو نظم پردین ارژنگ چین بحیثیت نگارین سے وضاحت قواعد میں فائق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بے عدیل ہے طالبعلم اور خوشخطی سیکھنے والے حضرات مدگا کر ضرور فائدہ اوٹھائیں قیمت بھی معہ محصولڈاک وصرف وی پی چھ آنے (۶)

منیجر اخبار مدینہ بجنور

مدینہ پریس بجنور باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر و پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل ۔ اسلامی تمدنی تاریخی و مذہبی ہفتہ وار اخبار نمبر ۵۰۵

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلبا سے: ڈھائی روپیہ سالانہ

مدینہ

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور روہیلکھنڈ ہونا چاہئے

جلد ۴ | بجنور ۔ یوم چہار شنبہ ۸ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۳۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۴ھ | نمبر ۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبان مدینہ ملاحظہ فرمائیں

مدینہ خدا کے فضل و کرم اور اپنے معاونین کرام کی قدر دانی اور ہمدردی اسلامی کے سبب سے رات دن ترقی کر رہا ہے اور روزانہ نئے خریداروں کے خطوط پسندیدگی بہت کچھ ہماری حوصلہ افزائی فرما رہے ہیں۔ لیکن جب ہم ان درخواستوں میں یہ دیکھتے ہیں کہ جملہ خریداران مدینہ میں اُن برگزیدہ حضرات کی تعداد بہت کم ہے جن کو مدینہ کی ترقی اور نئے خریدار بہم پہنچانے کا خیال ہے۔ اور بمقابلہ اُن کے اُن قدردانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو محض نمونہ پسند فرما کر وی پی طلب فرمانے یا منی آرڈر روانہ کر کے ہماری ہمت بڑھاتے ہیں لہذا ہم اُن تمام خریداران مدینہ کی خدمت میں جن کو آج تک کسی وجہ سے مدینہ کی توسیع اشاعت کی جانب توجہ فرمانے کا موقع نہیں ملا اور وہ کوئی نیا خریدار بھی آج تک عنایت نہیں فرما سکے با دب گذارش کرتے ہیں کہ اس وقت جبکہ

نیا سال شروع ہونیوالا ہے

کم از کم ایک ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر مدینہ کی توسیع اشاعت سے کارکنان مدینہ اور نیازمند راقم کو شکریہ کا موقع دیں۔ اور انشاء اللہ العزیز

یکم جنوری سے مدینہ بڑی تقطیع پر کر دیا جائیگا

جس میں معزز ناظرین کی دلچسپیوں کا بہت زیادہ ذخیرہ ہوا کریگا۔ اگرچہ موجودہ جنگ نے کاغذ اور دیگر سامان پریس بہت کچھ گراں کر دیا ہے۔ تاہم ہم نے خدا کے فضل اور محبان مدینہ کی قدردانی پر بھروسہ کر کے مدینہ کو بڑے سائز پر کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔

پس اپنے تمام ارادوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ناظرین مدینہ کی خدمت عالیات میں پھر با دب ملتجی ہیں کہ وہ بھی اپنی کریمانہ و مخلصانہ توجہ کم و بیش مدینہ کی توسیع اشاعت میں صرف فرما کر ہماری ہمت افزائی فرمائیں کیونکہ آپ کا ایک ایک خریدار عنایت فرمانا بھی مدینہ میں ہزاروں کا اضافہ کر دیگا۔ گویا قطرہ قطرہ سے دریا، کرم بنجائیگا۔

مدینہ کے نمبر خریداری کی نسبت

تقریباً ہر ہفتہ لکھا جاتا ہے کہ خط و کتابت کے وقت جملہ خریداران مدینہ اپنے اخبار کے پتہ کی چٹ کا نمبر جو نام سے پہلے ہوتا ہے ضرور تحریر فرمایا کریں لیکن اس پر بھی بعض حضرات توجہ نہیں فرماتے اور جو توجہ فرماتے ہیں تو بجائے اس نمبر کے ڈاکخانہ کی منظوری کا رجسٹرڈ نمبر ۵۰۵ جو ہر اخبار کی چٹ پر ہوتا ہے۔ رقم فرما دیتے ہیں۔ اور اسی کو خریداری کا نمبر خیال کر لیتے ہیں۔ ایسے خطوط جن میں اصل نمبر خریداری نہیں ہوتا اُن کی تعمیل قریب قریب غیر ممکن ہو جاتی ہے کیونکہ کثیر التعداد خریداروں کے رجسٹر میں بغیر نمبر کسی نام کا فوراً ملنا آسان نہیں۔ اور نمبر سے فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً تبدیل پتہ کے متعلق کسی کا خط ہے یا کوئی شکایت عدم رسی اخبار کی ہے تو جب تک نمبر نہ ہو کیسے رجسٹر یا مطبوعہ چٹوں میں درستی اور جانچ ممکن ہے اس لئے ایسے خطوط دیر تک عدم تعمیل کی صورت میں جمع رہتے ہیں۔ اور بہت کچھ تلاش کے بعد جس وقت کسی خط کا پتہ ملتا ہے تعمیل کیجاتی ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ خط و کتابت میں نمبر خریداری کا ضرور خیال رکھا کریں۔ ورنہ شکایت معاف

دیگر

جن حضرات کی خدمت میں کسی ہفتہ کا مدینہ حاضر نہ ہو ان کو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ انتظار کر کے مطلع فرمانا چاہئے۔ دو چار ہفتہ بعد اطلاع آنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس طرح بعض ہفتہ کے پرچے جدید فرمائشوں میں ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت تعمیل ارشاد سے معذوری ہوتی ہے۔

محمد مجید حسن مالک منیجر مدینہ بجنور

مدینہ کی ایجنٹوں کو معقول کمیشن

مدینہ باوجود ایک ہفتہ وار اخبار ہونے کے اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بیحد دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ روز بروز ترقی اشاعت کے علاوہ ایجنسیوں میں بھی بکثرت جاتا۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتا ہے۔ اور اب یکم جنوری ۱۹۱۳ء سے بڑی تقطیع پر اور زیادہ وقیع اور دلچسپ ہو جائیگا۔ ہر مقام پر ایک ہی ایجنٹ رکھا جاتا ہے۔ جو صاحب ایجنٹ بننا چاہیں دفتر مدینہ سے قواعد ایجنسی طلب فرما کر اس معقول تجارت سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرات ناظرین مدینہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مدینہ کو کثیر الاشاعت بنانے کے لئے اپنے شہر اور قصبہ میں کسی ایک کتب فروش یا سوداگر یا جس شخص کو وہ مناسب خیال فرمائیں مدینہ کا ایجنٹ بنا کر شکریہ کا موقع دیں۔ ایک ایجنٹ کا مقرر کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ قدرے توجہ کی ضرورت ہے۔ اور ایجنٹ کے لئے فائدہ یہ ہے کہ اندر گشت لگا کر فروخت کرنے سے بکثرت پرچے ہفتہ وار نکل سکتے ہیں۔

مینیجر مدینہ

مدینہ کی وی پی

جن حضرات کی میعاد خریداری ختم ہو گئی ہے اُن کی خدمت میں حسب طریقہ محمودہ پیشگی قیمت کے لئے وی پی مدینہ روانہ ہو رہے ہیں۔ قدردانان مدینہ کی نہایت سے امید ہے کہ وی پی وصول فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ اور دفتر کو نقصان سے بچائیں گے۔ اور جن حضرات کو خدانخواستہ کسی وجہ سے خریداری منظور نہ ہو وہ براہ کرم بذریعہ کارڈ مطلع فرمائیں۔ تاکہ کارخانہ ان کے سکوت سے دھوکہ میں رہ کر نقصان سے محفوظ رہے۔ یا اُن کے خلاف منشاء اخبار بند کرنے پر مجبور نہو۔ بہرکیف صفائی معاملہ نہایت عمدہ بات ہے۔

مینیجر مدینہ

مدرسہ انجمن فیض عام شہر متھرا کے سفیر

جناب مولوی محمد عثمان علی صاحب دہلوی آجکل ہمارے ضلع بجنور کا دورہ فرما رہے ہیں اور اس وقت مدرسہ کے لئے خاص بجنور سے چندہ کی وصولیابی میں مصروف ہیں

متھرا اہل ہنود کی ایک بڑی تیرتھ گاہ ہے اس شہر کی کل آبادی ساٹھ ہزار ایک سو چودہ نفوس ہے جس میں چوالیس ہزار تین سو چوہتر اہل ہنود ہیں اور صرف بارہ ہزار چھبیس مسلمان اور ۰۰۰ دیگر اقوام آباد ہیں۔ پس ایسے مقام پر اسلامی تعلیم کی جس قدر ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں چنانچہ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے وہاں کے چند باہمت اور معزز مسلمانوں نے یہ اسلامی مدرسہ سات آٹھ سو روپیہ لگا کر ۱۹۰۳ء سے جاری کیا ہے۔ اور ایک مختصر درسگاہ بھی تعمیر کرالی ہے طلباء کی تعداد بھی ۰۰ تک پہنچ گئی ہے الحمد للہ۔ حفظ قرآن شریف اور دینیات کی باقاعدہ تعلیم دیجاتی ہے۔ اس مدرسہ کے مزید حالات اُن رسیدات اور اشتہارات سے معلوم ہو سکتے ہیں جو سفیر صاحب کے پاس موجود ہیں۔ ہمدردان اسلام کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس مدرسہ کی اعانت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

جناب قاضی سید محمد امیر صاحب قاضی شہر متھرا اس مدرسہ اور انجمن کے سرپرست ہیں۔ اور منشی محمد عبدالکریم صاحب سکرٹری۔ خدا ان اصحاب کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب فرمائے۔

بغداد کے قریب خونریز لڑائی

ہفتہ گذشتہ عراق عرب کی جنگ کے متعلق یہ خبر شائع کی جا چکی ہے کہ ترک ڈیلا کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔ جو بغداد سے دس میل کٹسیفان اور بغداد کے درمیان ہے۔ اس جنگ کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت میں سرکاری طور پر ۳۰ نومبر کے ایک تار سے صرف اس قدر معلوم ہوا ہے کہ کٹسیفان کی خونریز لڑائی میں ترکوں کے چار ڈویژن برطانوی فوج سے مصروف پیکار تھے۔ قیدیوں کا بیان ہے کہ ایک ڈویژن اُڑا دیا گیا۔ لیکن ترکوں کی امدادی فوج آنے کی بھی انہیں اطلاع ملی ہے۔ جنرل ٹاؤن شینڈ ہمارے زخمیوں اور قیدیوں کو حفاظت کی جگہ ہٹانے کے بعد خود بھی دریا کے زیریں حصہ میں ہٹ آئے ہیں۔ کٹسیفان بغداد سے ۲۵ میل دریائے دجلہ کے بائیں کنارے پر آباد ہے۔ نقصانات کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری فوج کے ۴۴۔ افسر مقتول اور ۴۸ مجروح ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ نہایت شدید تھی۔ دشمن کا بھی بہت کچھ نقصان ہوا ہوگا۔ کیونکہ ایک ڈویژن میں حسب ذیل فوجی قوت مع سامان ہوتی ہے۔

پیدل فوج کے تین بریگیڈ (ایک بریگیڈ میں چار ہزار آدمی ہوتے ہیں) میدانی توپخانے۔ ایک ہاوٹزر دستہ (ہاوٹزر ایک قسم کی توپ کو کہتے ہیں جس کا گولہ بہت بھاری اور چلتے وقت ہوا میں اونچا جاتا اور معمولی زاویہ پر جا کر گرتا ہے ایسی توپ کا گولہ دس ہزار گز سے زیادہ کی مار کا ہوتا ہے۔ اور یہ توپ قلعہ شکن ہوتی ہے) ایک بیٹری (جس میں چند توپیں اور جس کی طاقت ۱۹۶ آدمیوں کے مساوی ہوتی ہے) سفر مینا کی دو کمپنیاں۔ سگنل (اشارہ دینے والی کمپنی)۔ توپخانہ کا ایک ایمونیشن دستہ۔ رسالہ کی دو فوجیں ہوتی ہیں۔ اور مجموعی تعداد (۱۵) ہوائی جہازوں کا ایک اسکواڈرن اور تین میدانی ہسپتال ہوتے ہیں افسروں کی مجموعی تعداد ۵۹۵ اور باقی سپاہیوں کی تعداد ۱۸۰۰۵ ہوتی ہے۔ گھوڑوں کی تعداد ۶۱۲۱۔ اور توپوں کی تعداد ۷۶ ہوتی ہے بحیثیت مجموعی آدمیوں کی تعداد ۱۸۶۰۰ ہوتی ہے۔ رسالہ کا ڈویژن رسالہ کے چار بریگیڈ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں ۴۸۶ افسر اور ۸۴۱۰ سپاہی۔ اور ۱۰۱۹۵ گھوڑے اور ۲۴ توپیں ہوتی ہیں کل طاقت دس ہزار آدمیوں کی برابر ہوتی ہے

غور فرمایئے جب ایک ڈویژن میں اس قدر فوجی قوت اور سامان ہو تو چار ڈویژنوں میں کس قدر ہوگا۔ اور ہماری برطانوی فوج کی قوت وہاں کس قدر زیادہ ہوگی جس نے ترکوں کی ایک سالم ڈویژن کو اُڑا دیا۔ دیکھئے آیندہ اس جنگ کا کیا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ جنگ ابھی آجکل سرویا کی طرح دلچسپی کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

کیا سرویا بلجیم ثانی سمجھ لیا گیا ہے؟

جرمنی، آسٹریا، سرویہ، اور بلغاریہ نے اگرچہ سرویا پر کئی طرف سے یورش کر رکھی ہے۔ اور اوس کو بلجیم کی طرح پامال کرنے میں بے حد کوشش سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس لئے اُس کی نازک حالت پر تمام دنیا کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ لیکن سرویا کے دوست اُس کو برابر امداد پہنچا رہے ہیں۔ اور انگلستان و فرانس کی کثیر التعداد افواج برابر سالونیکا جمع ہو رہی ہیں۔ روس اندا بھی کافی امداد کا وعدہ کیا ہے۔ ایک تار مظہر ہے کہ جرمن فوج بلغاریہ جا رہی ہے تاکہ روس کے مقابلہ میں بلغاریوں کو مدد دے۔ اور یہ بھی خبر ہے۔ کہ بلغاریہ اپنی فوجوں کو ترکی سرحد سے بلا کر اپنی مغربی سرحد پر بھیج رہا ہے۔

سالونیکا سے ایک تار ۳۔ دسمبر کا مظہر ہے کہ مناستر سرویوں نے خالی کر دیا ہے اور لندن کا ایک تار اسی تاریخ کا یہ خبر دیتا ہے کہ سروی مناستر پر جمے ہوئے ہیں۔ دیکھئے اسکی آیندہ کیا تصدیق ہوتی ہے۔ ابھی سرویہ کے دوست اُس کو بچانے میں برابر کوشاں ہیں۔ وہ ابھی بلجیم ثانی نہیں کہا جا سکتا۔ سرویا اور دیگر میادین جنگ کی مزید خبریں

اقتباسات

ہندوستانی فوج کے نام مالک معظم کا پیام
فرانس سے ہندوستانی فوج کہیں اور بھیجی جا رہی ہے

شملہ ۲ دسمبر۔ آج یہاں ذیل کا خاص فوجی حکم شائع ہوا ہے ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف ذیل کے پیغامات کی اشاعت کا حکم دیتے ہیں جو مالک معظم نے اپنی ہندوستانی فوج کو جو فرانس سے روانہ ہو رہی ہے ہز رائل ہائنس ولیعہد برطانیہ کے ذریعہ سے بھیجے ہیں اور ۲۹۔ نومبر کو سنائے گئے

ایک سال سے زائد عرصہ ہوا کہ میں نے تمکو ہندوستان سے بلایا تھا تا کہ تم حفاظت سلطنت اور میرے وعدوں کی عزت کے لئے مجرم فرانس کے میدان جنگ میں لڑو۔

وہ اعتماد جو میں نے اس وقت تمہاری احساس فرائض تمہاری جرأت اور جانبازی پر ظاہر کیا ہے اُس کو تم نے صحیح ثابت کر دیا۔

اب مجھے ایک دوسرے میدان جنگ میں تمہاری خدمات کی ضرورت ہے لیکن پہلے اس سے کہ تم فرانس سے روانہ ہو میں اپنے بھائی بیٹے پرنس آف ویلز کو جنہوں نے ہندوستانی فوج کے ہمراہ خطرات و مشکلات کا سامنا کیا ہے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہاری خدمات کے متعلق میرے اطمینان کا اظہار کریں۔

برطانوی اور ہندوستانی سپاہیو! تم دونوں تکالیف اٹھانے میں ایک دوسرے کے ساتھی رہو۔

تم نے اپنے سے بڑی تعداد کے مقابلہ میں دلاوری دکھائی اور اس جنگ میں جو بالکل نئے حالات میں ہوئی ہے اعلیٰ سپاہیانہ خدمات کر کے سلطنت کی عزت اور میری ہندوستانی فوج کی روایات کو برقرار رکھا ہے۔

میں تمہارے کاموں کو نہایت دلچسپی۔ اور تمہارے دلادرانہ کارناموں کو فخر اور اطمینان سے دیکھتا ہوں میں تمہاری ہی طرح بہادر افسروں۔ اور سپاہیوں کا غم کرتا ہوں۔

تمہیں مطمئن ہونا چاہیے جس طرح کہ وہ فخر کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی جان بخوشی اپنے بادشاہ کی عزت اور سلطنت کی حفاظت کے لئے قربان کر دی وہ بہادروں کی طرح لڑے اور میں ہمیشہ شکر گذاری کے ساتھ انہیں یاد کرونگا

تم ان کارناموں پر کہ جو تم نے کئے ہیں بجا طور پر فخر کرتے ہوئے جاتے ہو اور میں یقین دلاتا ہوں کہ مجھے پورا یقین ہے کہ تمہاری آزمودہ بہادری اور تجربہ کی وجہ سے دوسرے میدانوں میں جہاں تم جا رہے ہو مزید کامیابیاں حاصل ہونگی۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تمہیں برکت دے اور تمہاری حفاظت کرے اور تم سب کو فتح کے بعد گھروں پر پہنچائے۔ تا کہ وہاں تم اپنے لوگوں میں عزت کے ساتھ لئے جاؤ۔

کلکتہ میں ایک اور زبردست ڈکیتی

معاصر ترجمان ۴ دسمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ کلکتہ کے عین قلب میں ایک نہایت زبردست ڈکیتی پرسوں شب کو ہوئی۔ بنگالی ڈاکو ماسو پستولوں سے مسلح تھے۔

کارپوریشن اسٹریٹ میں ۲۶ کے مکان میں ایک تجارت پیشہ رہتا ہے اسکے ہاں ڈاکو جا دھمکے اور پچاس ہزار کے جواہرات صاف لے گئے جو تمام مرہونہ تھے۔ اخبار اسٹیٹس مین کے نامہ نگار کو حسب ذیل اطلاع بہت معتبر ذریعہ سے ملی ہے:۔

شام کو ساڑھے سات بجے کے قریب ایک شخص انگریزی لباس پہنے ہوئے ڈاکٹر درگا چرن لین کی طرف ٹہلتا ہوا آیا۔ اور جہاں کارپوریشن اسٹریٹ سے یہ لین ملتی ہے ٹھہر گیا اور فقیر چند دت راہن کی دوکان کی کھڑکی میں سے جھانکا۔ مالک دوکان اور اُن کے چار اسسٹنٹ اس وقت حساب کتاب دیکھ رہے تھے۔ اتنے ہی میں ایک موٹر گاڑی لوور سرکلر روڈ کی طرف سے آئی۔ اور فقیر چند کی دوکان سے کچھ فاصلہ پر ٹھہر گئی۔ موٹر گاڑی سیاہی مائل گہرے سرخ رنگ کی تھی۔ اسکا ڈرائیور سکھ تھا۔ موٹر میں پانچ بنگالی تھے انگریزی لباس والے شخص نے موٹر کو دیکھتے ہی زور سے چیخ کے اِن لوگوں سے کہا کہ جلدی کرو۔ یہ سنتے ہی موٹر گاڑی کو وہ عین فقیر چند کی دوکان کے سامنے لے آئے۔ اور سوائے ڈرائیور کے سب بنگالی اترے اور اترتے ہی انہوں نے دو گولیاں ہوا میں چلائیں اور فقیر چند دت کی دکان میں گھس گئے۔ دو بنگالیوں نے پستول دکھائے اور تین نے جواہرات سمیٹنے شروع کئے۔ دکان میں اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار کے جواہرات و زیورات موجود تھے۔ وہ کپڑے کی تھیلیاں اپنے ہمراہ لائے تھے ایک دوکان میں خالی چھوڑ گئے۔ ایک تھیلی اور ریوالور میں جواہرات و زیورات بھر کے لے گئے۔ موٹر گاڑی باہر کھڑی ہوئی تھی۔ اس میں بیٹھ غائب ہو گئے

جرمنی کا خسارہ

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے موجودہ جنگ میں دیگر ممالک کے مقبوضات پر قبضہ کر کے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مثلاً قریباً تمام بلجیم اور ایک خاص حصہ فرانس کا اس کے قبضہ میں ہے۔ اور دوسری طرف قریباً تمام روسی پولینڈ اور اضلاع بالٹک کا ایک حصہ بھی اُس کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ لیکن اصلیت میں بہیئت مجموعی اُسے بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

لندن کے اخبار "آبزرور" نے حساب لگایا ہے کہ ایک سال کی مدت میں جہاں جرمنی نے یورپ میں ۶۲ ہزار مربع میل رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے وہاں نیوگانا مجمع الجزائر بسمارک، جزائر سلیمان، جرمن جنوب مغربی افریقہ کیمرون، ٹوگولینڈ، جزائر سوموا اور کیاچاؤ میں چار لاکھ ۹۳ ہزار مربع میل کی نوآبادیاں اُس نے کھو دی ہیں۔ لندن ٹائمز کے اندازہ کے مطابق جرمنی نے ۸۰ ہزار میل رقبہ پر قبضہ کیا۔ اور ۱۴ لاکھ مربع رقبہ اُس نے کھویا ہے۔ ان دونوں میں سے خواہ کوئی اندازہ صحیح ہو اس میں کلام نہیں کہ ایک سال کی جنگ میں جرمنی خسارہ میں رہا۔

اس خسارہ کے باوجود جرمنی کا نہ صرف سابقہ میدانوں میں مصروف پیکار رہنا بلکہ ہر روز ایک نیا میدان جنگ پیدا کرنا حیرت انگیز ہے۔

برطانیہ میں پہلی مجسٹریٹ عورت

انگلستان میں عورتوں کو بیرسٹری یا وکالت کا پیشہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اگرچہ ۱۹۱۳ء میں عورتوں کے متعلق یہ قید اڑانے کی بہت کوشش کی گئی ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی لیکن برطانیہ کی نوآبادیوں میں یہ پابندی روا نہیں رکھی جاتی۔ چنانچہ کینیڈا، مغربی آسٹریلیا اور ہندوستان میں عورتیں کامیابی کے ساتھ بیرسٹری کی پریکٹس کرتی ہیں۔ فرانس میں کئی عورتیں سرکاری وکیل ہیں اور ایک عورت جج ہے۔ اُس کا خاص کام ملازموں اور آقاؤں کے جھگڑے فیصل کرنا ہے۔ اب جنوبی آسٹریلیا نے سلطنت برطانیہ میں پہلے پہل عورتوں کو مجسٹریٹ مقرر کرنے کی مثال قائم کی ہے۔ ان میں سے ایک مسز پرائس ہیں جو سابق وزیر اعظم آسٹریلیا کی بیوی ہیں۔ جو حال میں اڈل ایڈ کی مقامی عدالت میں مسٹر رسل کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ایک پہلا مقدمہ جس کی سماعت مسز پرائس نے مسٹر رسل کے ساتھ

جنگ کب ختم ہوگی

(لندن ٹائمز کے ایک آرٹکل کا خلاصہ)

عام طور پر سوال کیا جاتا ہے کہ یہ مہیب جنگ جس میں ہر روز ہزارہا بندگان خدا کا خون ہو رہا ہے، کب ختم ہوگی لیکن اس سوال کا جواب پورا پورا نہ ابتک ملا ہے اور نہ ملنے کی جلدی اُمید ہے۔ کیونکہ اسی قسم کی دیگر لڑائیوں کی طرح یہ جنگ بھی اُس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک جرمن استبداد کا قلع قمع نہ کردیا جائے۔ اس کام کے لئے کس قدر عرصہ درکار ہوگا۔ یہ ایک ایسا سوال ہوگا جس کا تسلی بخش جواب اب تک کوئی مدبر نہیں دے سکا جملہ مدبرین کی رائے کا نچوڑ یہ ہے جیسا کہ لارڈ کچنر بہادر نے کہا تھا کہ یہ جنگ ضرور طویل ہوگی

برٹش وزیر جنگ کی پیشین گوئی

آج بارہ ماہ سے زیادہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ لارڈ کچنر نے دیوان اُمرا میں اپنا یقین ظاہر کیا تھا کہ جنگ طوالت پذیر ہوگی۔ اُس کے بعد جو واقعات ظہور میں آئے ہیں انہوں نے ثابت کردیا ہے کہ وزیر جنگ کی پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ہونے والی ہے۔ اگرچہ یہ تحقیق نہیں ہے کہ زمانہ حال کے لائق ترین جنگی مبصر لارڈ کچنر بالقا۔ نے اپنے خیال میں جنگ کی طوالت کے لئے کوئی خاص عرصہ مقرر کیا ہو لیکن تاریخ عالم کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں بعض جنگیں بہت قلیل عرصہ میں ختم ہوگئی ہیں۔ اور بعض بہت عرصہ تک جاری رہیں پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب لارڈ کچنر نے موجودہ جنگ کی طوالت کا ذکر کیا تھا اُس وقت اُن کے ذہن میں مقابلہ کے لئے ۱۸۶۶ء میں جنگ پرشیا و آسٹریا تھی جو صرف ۶ ہفتہ میں ختم ہوگئی۔ یا جنگ انگلستان و فرانس جو پورے سو سال تک جاری رہی اور اسی وجہ سے اُسے تاریخ میں

"صد سالہ جنگ"

کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگر صاحب موصوف کے خیال میں اول الذکر جنگ ہو تو اُن کا قول صحیح نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس تقریر کے وقت بھی جنگ کو ۶ ہفتہ سے زیادہ عرصہ ہوچکا تھا اور اگر اُن کے خیال میں صد سالہ جنگ ہو تو بعض اصحاب یقیناً اسے مبالغہ سمجھیں گے۔ بہرصورت ہم مقابلہ کے خیال کو اپنے ذہن سے خارج کرسکتے ہیں۔ لیکن جنگ کا عرصہ مقرر کرنے کے لئے نہ تو کوئی معیار ہے اور نہ ہی ایسا کوئی قاعدہ کلیہ ہے جس سے کہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ یہ جنگ کب تک جاری رہے گی۔

موجودہ جنگ کے متعلق مورخوں کا خیال

مورخین میں موجودہ جنگ کے متعلق اختلاف رائے ہے ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ جنگ دس سال تک رہیگی۔ دوسرے کا خیال ہے کہ آٹھ سال تک ختم ہوگی تیسرے مورخ نے لکھا تھا کہ ۱۹۱۶ء کے جاڑے میں جنگ کا خاتمہ ہوجائے گا۔

شرائط صلح کی مشکلات

علاوہ ازیں صلح کے متعلق جن مشکلات کا پیدا ہونا لازمی ہے وہ بھی جنگ کو طوالت دینگی۔ کیونکہ اس جنگ کا فیصلہ ایک قوم کے اپنا ملک و مال دوسری زبردست قوم کے حوالہ کردینے سے نہیں ہوسکتا۔ یہ سارے یورپ کے حقوق کی جنگ ہمیشہ طویل ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۸۱۵ء سے اب تک جس قدر لڑائیاں ہوچکی ہیں اُن سب میں امریکن سول وار زیادہ طویل تھی اور جن وجوہات سے وہ جنگ دوسری جنگوں کی نسبت زیادہ دیرپا رہی تھی۔ وہی وجوہات موجودہ صورت میں بھی کام کررہی ہیں

جنگ میں والیان ریاست کی اعانت

مسٹر کنگ نے ہوس آف کامنز میں سکرٹری آف اسٹیٹ ہند سے دریافت کیا تھا۔ کہ آغاز جنگ سے ابتک ہندستانی والیان ریاست نے روپے، اجناس اور دیگر پیرایوں سے برٹش گورنمنٹ کو کس قدر امداد دی ہے؟ مسٹر چیمبرلین کی عدم موجودگی میں مسٹر مانٹیگو نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر آنریبل ممبر وہ کاغذات جو لائبریری میں رکھے گئے ہیں معائنہ کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ عطیات مذکور کی مقدار جنگ کے لئے دس لاکھ پونڈ اور خیراتی اغراض سے تین لاکھ پونڈ تک پہنچتی ہے۔ یہ جواب ۲۱۔ اکتوبر کو دیا گیا تھا کاغذات ہذا لائبریری میں رکھے جانے کے بعد بھی والیان ریاست اور سرداروں کی طرف سے بہت سے عطیات کا اعلان ہوا ہے۔ اور ہوتا رہتا ہے کہ جس کا سلسلہ اختتام جنگ تک نسبتاً زیادہ فیاضی سے جاری رکھے جانے کی ضرورت ہے۔

امریکہ میں جرمنوں کی شرمناک کارستانیاں

امریکہ میں اب اس بات کی تحقیقات شروع ہوئی ہے کہ ۹۰ لاکھ پاؤنڈ کی جو رقم جرمن تمسکات کی فروخت سے فراہم کی گئی تھی وہ کیا ہوئی جرمن ساہوکار کے اس دعوی پر کوئی اعتبار نہیں کیا جاتا کہ رقم جرمنی کو بے تار کے سلسلہ پیغام رسانی کے ذریعہ سے بھیجی گئی تھی بہت سے حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ عظیم الشان رقم تین اغراض کے لئے جمع کی گئی تھی۔

(۱) جرمن امریکن کے نام سے کئی جہاز خریدے جائیں جو غیر جانبدارانہ حیثیت سے سکنڈ ینویکو سامان رسد اور تجارت پہنچائیں تاکہ وہاں سے مال جرمنی پہنچ جائے۔

(۲) جنگ اعلی درجہ کی آتشگیر سامان حرب کے بنانے کے لئے کیمیائی ادویات اور ایسڈ کی ایک بہت بڑی مقدار خریدی جائے

(۳) میکسیکو یا ویسٹ انڈیز میں جرمن کشتیوں کے لئے آب دوز کشتیوں کا صدر مقام بنایا جائے

جرمن جنرل اسٹاف کی وار بک (کتاب جنگ) سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں فوجی افسروں کو حسب ذیل ہدایتیں دی گئی ہیں۔ دشمن کی رعایا کو رشوت دی جائے۔ غداری کی تجاویز کو منظور کرلیا جائے۔ دشمن کی فوج کے بھگوڑوں کا خیر مقدم کیا جائے۔ آبادی کے اُن لوگوں کی خدمات سے فائدہ اوٹھایا جائے جو اپنی گورنمنٹ سے ناراض ہیں حکومت کے دعویداروں کی حمایت کی جائے اس کے علاوہ مذکورہ بالا کتاب میں آتشزنی قتل اور چوری کی پوری اجازت دی گئی ہے۔

اتلاف اور اٹلی کی قرارداد

جریدہ نوما بازار میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۲۴۔ مئی کو جو قرارداد اتلاف اور اٹلی کے درمیان ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

(۱) اٹلی کو ۵۔ ارب فرانک قرض دئیے جائیں

(۲) انگلستان وعدہ کرے کہ امریکہ سے ۵ کروڑ کا سامان جنگ اٹلی کو ملے گا۔

(۳) فرانس اپنے کارخانوں سے کافی توپیں اٹلی کو دے۔

(۴) اتلاف ثلاثہ وعدہ کرتا ہے کہ اٹلی کو وہ ممالک جنکو وہ لینا چاہتا ہے دئیے جائیں گے۔ علاوہ بریں سوائے بندرگاہ انٹیواری اور ایک دوسری بندرگاہ کے جو سرویا کو دیا جائیگا باقی تمام ساحل بحر ایڈریاٹک اٹلی کو دیا جائیگا۔ اس کے بدلے میں اٹلی وعدہ کرتا ہے کہ وہ پندرہ لاکھ فوج حاضر کریگا۔ (سراج الاخبار)۔

سیٹھ درلوداس سالم جی کپول کے ایک بلبہ نے تیس ہزار روپیہ اپنی قوم کے بچوں کی تعلیم کے لئے دیا ہے۔

ایران کی حالت

معاصر ترجمان رقمطراز ہے :-
افسوس کہ آج ایران کسی قابل نہیں۔ ایک کمزور کی غیر جنبہ داری بھی قابل وقعت نہیں ہوتی۔ آزادی وہی ہوتی ہے جس کی کافی حفاظت ہو سکے۔ یہاں حال یہ ہے کہ ایرانیوں کی باقاعدہ فوج کیسی بے قاعدہ بھی نہیں معمولی پولیس کے جو دستے ہیں وہ اس بیسویں صدی عیسوی میں پرانی توڑے دار بندوقیں لئے پھرتے ہیں۔ خزانہ سے وہ خالی، تجارت جو کچھ برائے نام تھی بھی وہ جنگ کی وجہ سے ختم ہوگئی۔ اقتصادیات ایک بے معنی لفظ ہے جیب نہ ہاتھ میں اور نہ جیب میں پیسہ ایسی حالت میں پھر اگر ایران جرمنوں کی شرارت کا جولانگاہ قرار پائے تو تعجب کیا ہے "خانہ خالی را دیو میگیرد" ایران جہاں تک اس کے بس میں تھا غیر جنبہ دار رہا، اور ہے، اور رہیگا۔ لیکن بیچارگی کی حالت میں گورنمنٹ کی غیر جنبہ داری کوئی اثر نہیں رکھ سکتی۔ دو انتہا پسند دشمن کے ایجنٹ اہل ایران کو بھڑکانے سے باز نہیں آتے۔ ایران کی جغرافیائی حالت کچھ ایسی ہے کہ وہ اگر دشمنوں کے قابو میں آجائے تو بہت سی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ بہت سی غیر خوشگوار واقعات پیش آئے جنہوں نے آخر کار اتحادیوں کو اس خطرہ کی طرف متوجہ کر دیا۔ اور اب ہم سنتے ہیں کہ جرمنوں کی شرارتوں کا تدارک واقعی انسداد کر دیا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ایرانی گورنمنٹ بھی اتحادیوں کے خلاف نہ ہوگی۔ لیکن اس کے وعدے عملی صورت اسی حالت میں اختیار کر سکتے ہیں جبکہ اتحادی اس کی عملی مدد بھی کریں۔ امید ہے کہ جو طرز عمل اب اختیار کیا گیا ہے اس نے آئندہ کے لئے ایرانی غیر جنبہ داری کو محفوظ کر دیا ہوگا۔

ایران کی کمزوری اور اسی کمزوری کی وجہ سے ایفاء مواعید کی ناقابلیت کا ثبوت اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ ابھی یہ تمام وعدے ہو ہی رہے تھے کہ تبریز اور دیگر حصص ملک میں اتحادیوں کے خلاف قبایل نے شور و شر برپا کر دیا حتی کہ بعض مقامات پر پولیس نے بھی فتنہ کو فرو کرنے کے بجائے شورش انگیز قبایل کا ساتھ دیا۔ انگریز گرفتار کئے گئے۔ اور نظر بند کر دیے گئے۔ ان کی عورتیں جو شہر میں تھیں حکام کے پاس بھیجدی گئیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے لیکن وہ جس قدر افسوسناک ہے اسی قدر ناقابل انکار بھی ہے۔ کاش ایران کو پہلے ہی اس قابل بنایا گیا ہوتا کہ برطانیہ کے ساتھ اپنی دوستی کا ثبوت دے سکتا۔ بہر حال اب بھی محض تدبر اور گفت و شنید پر معاملہ کو چھوڑنا مناسب نہیں بلکہ ضرورت اس کی ہے کہ ایرانی گورنمنٹ کو عملی امداد دی جائے تاکہ وہ کافی فوج بہم پہنچا کر اپنی اندرونی شورش و شر کو جو جرمنوں کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے رفع کر سکیں۔

جاپانی کارخانے

پانیر کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ جاپان اتحادیوں کو سامان حرب بہ تعداد کثیر پہنچا رہا ہے۔ اور اس سے وہ خوب فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اگرچہ انگلستان اور فرانس کو بھی سامان جاتا ہے لیکن زیادہ مانگ روس کی ہے گولہ بارود کے کارخانے دن رات کام کر رہے ہیں۔ جہاں لاکھوں من سامان تیار کیا جاتا ہے۔ روسی فوج کے لئے بوٹ اور کپڑوں کی بہم رسانی کے لئے جاپان کے کارخانے انتہائی کام کر رہے ہیں۔
اس ہفتہ یوکوہامہ سے پانچ اور جرمنوں کو اس جرم میں خارج البلد کر دیا کہ وہ جاپان کے دشمنوں کو تار بھیجتے تھے۔

بہار لیجسلیٹو کونسل

بانکی پور ۲۶ نومبر بہار لیجسلیٹو کونسل کا جلسہ آج زیر صدارت نئے لفٹنٹ گورنر گلزار باغ ہال پٹنہ میں منعقد ہوا۔ تمام ممبران باستثنائے مہاراجہ صاحب دربھنگہ موجود تھے ہز آنر نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ گورنمنٹ کو غیر سرکاری ممبروں سے بہت مدد ملی ہے۔
ہز آنر نے اس امر پر افسوس کیا کہ تمام عمارتوں کی تعمیر کا کام بند ہو گیا ہے۔
بہار اوڑیسہ کے چوکیدارہ کے متعلق ترمیمی بل پاس ہو گیا۔ اور آبکاری کے متعلق بل بہت کچھ بحث مباحثہ کے بعد پاس ہوا۔ ان کے علاوہ میڈیکل بل اور پٹنہ کے بندوبست کے متعلق بل بھی پاس ہو گئے۔ ڈی سینٹرالائزیشن بل کے متعلق یہ طے ہوا کہ وہ ایک منتخبہ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔
مسٹر فلکیٹ نے ایک ریزولیوشن اس مسئلہ پر پیش کیا کہ گذشتہ دس سال کی میونسپلٹیوں کے انتخابات کے متعلق پوری تحقیقات کرنے کے لئے کمیشن مقرر کیا جائے لیکن اس کی ہندوستانی ممبروں نے سخت مخالفت کی گورنمنٹ کی طرف سے یہ بھی جواب ملا کہ اس ریزولیوشن میں ترمیم کر کے سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کی کمیٹی بنائی جائے جو اس باب میں تحقیقات کر کے ایسی کارروائی بتائے جس سے انتخاب کی قبیح رسموں کا سد باب کیا جا سکے۔

دریائے دجلہ کا قصبہ عمارہ

چونکہ عراق عرب کے بعض مقامات مثلاً بصرہ و عمارہ وغیرہ میں ان دنوں برٹش سپاہ موجود ہے۔ اس لئے ان کی مختصر کیفیت کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ عمارہ ایک صحت بخش قصبہ ہے جو دریائے ٹگرس (دجلہ) پر واقع ہے۔ اس کے جنوب میں گیارہ میل کے فاصلہ پر دجلہ و فرات باہم ملتے ہیں۔ یہ دریا نہ تو زیادہ فراخ اور نہ زیادہ گہرے ہیں۔ مگر تمام راستہ میں سانپ کی طرح پیچ و خم کھاتے ہوئے جاتے ہیں۔ شدت گرما میں بھی پانی نہایت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ کوزہ گلی میں رکھنے سے مثل برفاب ہو جاتا ہے۔ دجلہ میں مچھلیاں بافراط ہیں۔ اور بعض بڑے بڑے قد و قامت کی ہیں۔ عمارہ کی آب و ہوا خشک ہے گرما میں سخت گرمی اور سرما میں شدت سے پالا پڑتا ہے۔ پرندے کم اور چھوٹی قسم کے ہیں زاغ و زغن نہیں پائے جاتے۔ نہ جنگلات ہیں اور نہ وحشی حیوانات، صرف گیدڑ ہوتے ہیں۔ ایندھن کی بڑی کمی ہے۔ لکڑی کوئلہ نہیں ملتا۔ عرب قدرے ساگ پات بوتے ہیں۔ اور کسی قسم کے میوہ جات بجز خرما کے سوا نہیں ہوتے دریا کے کناروں پر کھجوروں کے اشجار بکثرت ہیں۔

بصرہ ثانی وینس اور بغداد

بصرہ بمقابلہ عمارہ کے بڑا ہے۔ بلکہ بغداد تک جس قدر قصبات آباد ہیں ان سب سے یہ شاندار ہے۔ بصرہ کی خصوصیت یہ ہے کہ وینس کی طرح اس میں نہریں رواں دواں ہیں۔ ان میں چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں لوگ آتے جاتے ہیں۔ بغداد دریائے دجلہ کے تمام قصبات سے بڑا ہے۔ جہاں عربوں اور یہودیوں کی مخلوط آبادی ہے۔ یہ یورپینوں کی طرح سرخ و سفید اور خوبصورت ہیں۔ یہودی قصبات کے اندر رہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں عربوں کی غارت گری کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ کسی عرب کو اگر کہیں جانیکا اتفاق ہو تو وہ گھوڑا اور رائفل ہمراہ لیجاتا ہے۔ لوگوں کی غذا روٹی گوشت۔ انڈے ساگ پات پر مشتمل ہے۔ بغداد خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں تاریخ اسلام میں نہایت شاندار دولتمند مخزن علوم اور وسیع شہر گذرا ہے۔ جیسے کہ آج لندن اور برلن و پیرس اپنے وقت میں ہیں۔ مگر اب اس زمانہ میں اس کی آبادی کو دولت اور وسعت سابقہ سے کوئی نسبت نہیں۔

رومانیہ کس کا ساتھ دیگا؟

بلقان کی قسمت کا پانسہ بہت زیادہ ممکن ہے کہ روس کی فوج سے پلٹ جائے اور سرویہ موت کے چنگل سے نجات پائے۔ برلن میں اس وقت سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے کیونکہ روس رومانیہ کی سرحد پر اس غرض سے فوج جمع کر رہا ہے کہ رومانیہ سے گذر کر بلغاریہ پر حملہ کرے اگر رومانیہ نے روسی فوج کو راستہ دیدیا تو ان خبروں کی پوری تصدیق ہو جائے گی جو اس ہفتہ میں آرہی ہیں یعنی یہ کہ رومانیہ نے جرمنی اور آسٹریا کو صاف جواب دیدیا ہے۔ کہ وہ ان دونوں سلطنتوں کے جہازات ڈینیوب سے ہرگز نہ گذرنے دیگا۔ اگر یہ

مکہ معظمہ میں اسلام کیونکر پھیلا

(۴)

(از جناب مولوی حکیم مرزا محمد ابراہیم صاحب پروپرائیٹر شفاخانہ محمدیہ فیروزپور ضلع ملتان)

حضرت ابوبکرؓ شہر سے نکل گئے۔ پھرتے پھرتے ایک قبیلہ عرب کے سردار ابن دغنہ سے ان کی ملاقات ہوئی جس پر کہ انہوں نے پہلے ایک احسان کیا تھا۔ جب اس کو آپ کے مکہ سے نکلنے کا حال معلوم ہوا تو اس نے سخت تعجب کیا۔ اور کہا کہ میں نہیں مان سکتا کہ آپ جیسے انسان کو اہل مکہ شہر سے نکال دیں۔ اور وہ آپ کو مکہ میں واپس لایا۔ چونکہ وہ ایک زبردست جتھے کا انسان تھا قریش کے لئے اس کی بات کا رد کرنا آسان نہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابوبکر کو اس شرط پر رہنے کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ قرآن شریف بلند آواز سے نہ پڑھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں اس شرط کو منظور نہیں کر سکتا۔ مگر چونکہ سردار مذکور ایک طاقتور شخص تھا۔ اور اس نے زور دیا کہ حضرت ابوبکرؓ کو مکہ میں رہنے سے نہ روکا جائے۔ اس لئے آخر قریش کو ناچار منظور کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی حضرت ابوبکرؓ اس ایذا رسانی سے کلی طور پر محفوظ نہ تھے۔ جو مکہ کے مسلمانوں کو قریش کی طرف سے برداشت کرنی پڑتی تھی۔ اگرچہ ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حامی تھا مگر قریش کی ایذا رسانی حضرت صلعم تک بھی پہنچتی تھی۔ مکہ والے حتی الوسع تکلیف پہنچانے سے کبھی باز نہیں رہتے تھے۔ کعبہ میں آپ کو عبادت کرنے سے روکتے۔ اور جدھر آپ تشریف لے جاتے آپ کا تعاقب کرتے۔ نماز میں جب آپ سجدہ میں جاتے غلاظت کے بوجھ آپ کی پشت مبارک پر رکھتے۔ بدچلنوں اور گنڈوں کو ایذا رسانی کے لئے اکساتے۔ بعض دفعہ آپ کی جان بھی خطرہ میں ہو جاتی۔ ایک دفعہ آپ طواف کعبہ کر رہے تھے کہ قریش کی ایک جماعت آپ کو تنہا پا کر یک لخت آپ پر اکٹھی ہو کر ٹوٹ پڑی۔ اور آپ کی چادر کو پکڑ کر گلا گھونٹنا چاہا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اتفاق سے وہاں آ نکلے آپ نے ان کو ڈانٹ کر کہا کہ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ کیا تم ایک آدمی کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ تب وہ لوگ منتشر ہو گئے۔ حضرت امیر حمزہؓ کے برملا اسلام ظاہر کرنے کا باعث بھی یہی ایذا رسانی ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صفا پر بیٹھے تھے کہ ظالم ابوجہل وہاں جا نکلا اور آپکو نہایت شرمناک گالیاں دیں آپنے نہایت صبر سے اس کی بدزبانی کو سنا اور برداشت کیا اور خاموش ہو رہے۔ ایک لونڈی اس واقعہ کو دیکھ رہی تھی ابوجہل کی سختی اور آپ کی بردباری دیکھ کر اس کا دل بھر آیا۔ آپنے تو کسی کے پاس اس امر کا ذکر نہ کیا۔ مگر اس لونڈی نے حضرت حمزہؓ کے پاس جو شکار سے واپس آ رہے تھے بیان کیا کہ ابوجہل نے آج تیرے بھتیجے کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ حضرت حمزہ کی غیرت کب ایسی ہتک کو برداشت کر سکتی تھی سیدھے ابوجہل کے پاس آئے جو ایک جماعت کے ساتھ کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے سر پر اپنی کمان ایسے زور سے ماری کہ اس کا سر زخمی ہو گیا۔ اور کہا اتشتمه فانا علی دینه اقول ما یقول فرد ذلك علی ان استطعت۔ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا رہا ہے جبکہ میں بھی آپکا پیرو ہوں۔ اگر تجھے جرأت ہے تو میرے اس حملہ کا جواب دے۔ اس کے بعد آپ برملا مسلمان ہو گئے۔ اور اسلام کے بہادر پہلوانوں میں سے تھے۔

حضرت عمرؓ بھی اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن تلوار ہاتھ میں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف قتل کے ارادہ سے روانہ ہوئے مگر پیشتر اس کے کہ وہ اپنی تلوار چلائیں ایک اور تلوار آپ کا کام کر گئی خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ دکھایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا معجزہ ظاہر ہوا کہ وہ جو تلوار لے کر قتل کے ارادہ سے روانہ ہوا تھا۔ وہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو مسلمان ہو کر پہنچا۔

پیسہ کی کرامات

(از جناب چودھری دتو رام صاحب کوثری قصبہ ناڑی ضلع حصار)

سردفتر حصار نے ایک دن مجھے کہا — پیسے بغیر آدمی ہے مثل خاک پا
پیسے بغیر حضرت انساں ذلیل ہے — پیسے بغیر قدر بشر کی نہیں ذرا
پیسے بغیر بیٹے سے ناخوش ہیں والدین — پیسے بغیر جورو بھی ہو جاتی ہے خفا
پیسے بغیر حسن حسیناں ہے مال غنیمت — پیسے بغیر وصف بھی ہیں عیب مطلقاً
پیسے بغیر غنچہ گل بھی ہے خار دشت — پیسے بغیر سیر چمن میں نہیں مزا
پیسے بغیر باد سحر جیٹھ کی ہے لو — پیسے سے ہے سموم بھی باد طرب فزا
پیسے بغیر زندگی انساں کی ہے خراب — پیسے بغیر زیست سے ممتاز ہے قضا
پیسے بغیر گرمی بہار بھی سرد ہے — پیسے بغیر نیت عابد ہے جابجا
پیسے سے کام چلتے ہیں دنیا و دیں کے سب — پیسے بغیر حاجتیں ہوتی نہیں روا
پیسے بغیر درخت کرم چوب خشک ہے — پیسے بغیر لب صفا ہے ضلال زا
پیسے بغیر مرد خدا بے وقار ہے — پیسے سے بت پرست بھی ہے آدمی بڑا
پیسے سے مرد نیک بھی ہو جاتا ہے شہر بدر — پیسے بغیر اہل شرف کی ہے پوچھ کیا
پیسہ خدا نہیں ہے پہ کرتا ہے کار حق — ہے کشتی حیات کا پیسہ ہی ناخدا

دنیا کے عیب چھپتے ہیں پیسے سے بیگماں — دشمن بھی ہو غلام اگر کیجے سخا
افلاس سے بشر کا پراگندہ دل رہے — پیسے سے قلب یاد خدا پر رہے جما
وسعت تہی کی دست ہر دو ہی خوب ہے — خالی جو جیب ہے وہ ہے پیوند بدنما
شیریں کا وصل پیسے سے خسرو کو تھا نصیب — پیسے بغیر وصل سے تھا کوہکن جدا
پیسے بغیر کوئی کسی کا یہاں نہیں — پیسہ اگر ہے پاس تو پھر پاس ہے خدا
پیسے بغیر جوش و دلیل و بیاں کچھ نہیں — پیسے بغیر کار نکوئی رہے ... کا
کیا منہ مرا جو بھی کرامات زر کہوں — انساں کو پیسہ دیتا ہے معبود کبریا
پیسے بغیر حضرت یوسفؑ بھی بک گئے — پیسے کی ذات حق سے سلیمانؑ نے کی دعا
یوسف کے آگے جھک گئے اخوان برائے زر — ورنہ کنوئیں میں ان کو گرایا تھا بے خطا
آدم نے چھوڑا خلد کو روٹی کے واسطے — ہر چند ان کے واسطے حکم خدا نہ تھا
"جاری کیا ہے دین کو خدیجہؓ کے مال نے" — مشہور ہے زمانہ میں یہ قول مصطفےٰ

سردفتر حصار کی باتیں سنیں یہ جب — میں نے کہا کہ جائے تعجب ہے مشفقا
پیسے نے کی ہر ایک سے ہیں بے وفائیاں — خاتم نے چھوڑا ساتھ سلیماں کا حسرتا
مردان راہ پیسے کے محتاج کچھ نہیں — رہتے ہیں مست یاد الٰہی میں وہ سدا
پیسے نے کی خراب ہزاروں کی عاقبت — پیسے سے دور رہتے ہیں مطلوب زہد کا
شیطاں کی شیطنت میں ہے پیسہ شریک حال — انسان اس کے زعم میں نمرود بن گیا
فرعون پیسے ہی سے بنا تھا خدائے مصر — قاروں کو پیسہ ہی نے تو غرق زمیں کیا
سمجھا تھا اپنا فخر محمدؐ نے فقر کو — پیسے پہ پیسے ہی کے سبب کی گئی جفا
پیسے نے کی حسینؑ پہ کیا کیا ستمگری — لعنت خدا کی پیسے پہ یہ ظلم ناروا!!
پیسے سے ہو یزید برابر حسینؑ کے؟ — ابلیس کا وہ دوست یہ حضرت کا لاڈلا
خانہ خراب پیسہ ہے اے یار دفتری — پیسہ ہے جس کے پاس وہ ہے مورد بلا

یہ بحث تھی کہ آ گیا اتنے میں کوثری — کہنے لگا کہ دونوں جھگڑتے ہو کیوں بھلا
ہر شخص اپنے طبقہ میں ممتاز ہے ضرور — رندوں میں ہے رند زاہدوں میں مرد پارسا
درویشوں میں امیر کی پرسش نہ ہوگی کچھ — درویش بھی حقیر ہے نزدیک اغنیا
بے قدر سمجھتے ہیں کہ ہر شیخ صومعہ — معبد میں بادہ خوار کو کہتے ہیں بے حیا
درویش کی نگاہ میں پیسہ ہے مثل سنگ — شاہوں کے واسطے یہی پیسہ ہے کیمیا

جس طرح پیسہ خرچ کروگے جہان میں — ویساہی یہ نتیجہ دکھائے گا بر ملا
پیسہ ہی سے بہشت یہ پیسہ ہی سے سقر — پیسہ ہی ہادونا ہے یہ پیسہ ہی ہے وفا
قارون کو مال و زرنے کیا ممسک بخیل — زر کے کرم سے حاتم طائی سخی ہوا
رشوت میں دیجئے تو جہنم میں جایئے — راہِ خدا میں بخشئے تو خُلد ہو عطا
جیسا کروگے ویسا بھروگے ضرور تم — نیکی کی نیک اور بدی کی ہے بد جزا
گندم کہاں سے کھاؤگے بوؤگے جو اگر — آخر بھلا رہے گا بھلا اور بُرا بُرا

خاموش کو تمری کہ بہت پند ہو چکے
ایسا نہ ہو کہ طول سے گھبرائیں آشنا (زمیندار)

تاریخی رسالہ

میں ایک ماہوار تاریخی رسالہ جاری کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا ہوں جو تہذیب اخلاق اور تہذیب نفس کا کام انجام دیتا ہوا ملک و قوم کی صحیح تاریخ پیش کر سکیگا۔ جس کا نمبر انشاء اللہ تعالی جنوری میں شائع ہو جائیگا۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس گذارش کے ملاحظہ فرمانے کی بعد ارادہ سے مطلع فرمائیں کہ آیا آپ رسالہ کی (جس کا نام عبرت ہوگا) خریداری پر آمادہ ہیں۔ نیز اپنے قیمتی مشوروں اور اعانت سے دریغ نہ فرمائیں۔ رسالہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ششماہی ہے اور ضخامت تیس چالیس صفحات ہوگی مجھ کو طلب کرنے کے لئے ذیل کا پتہ کافی ہے۔
اکبر شاہ خاں نجیب آباد ضلع بجنور۔

ہمارے محترم دوست مولانا اکبر شاہ خاں صاحب اکبر نجیب آبادی (سابق اڈیٹر پیغام صلح) جن کی قابلیت سے اخباری دنیا بخوبی واقف ہے۔ ماہ جنوری ۱۹۱۶ء سے اپنا ایک ماہوار تاریخی رسالہ نکالنے والے ہیں جس کا اشتہار ناظرین مدینہ کی پیش نظر ہے۔ اور جس کی منظوری بھی وہ ہفتہ گذشتہ پیشگاہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور سے حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کی قابلیت سے ہمیں امید ہے کہ آپ اس رسالہ کے چلانے میں انشاء اللہ ضرور کامیاب ہونگے۔ اور یہ رسالہ اپنی نوعیت میں نرالا اور تاریخی مضامین کے لحاظ سے دلچسپ اور مفید معلومات کا خزانہ ہوگا۔ ہمیں اپنے ضلع سے ایک ایسے رسالہ کے اجراء پر بے حد خوشی ہے۔ خدا ہمارے معزز دوست کو اس ارادہ میں پوری کامیابی عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر)

روزانہ ترجمان کلکتہ

کو جو محض قومی خدمت کے لئے جاری کیا گیا ہے آپکے سامنے پیش کرنے کے لئے کسی تمہید کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک اخبار کی حیثیت کا ثبوت اس کی

"عام مقبولیت"

ہوتی ہے۔ ترجمان نے اپنی بہت ہی تھوڑی عمر میں جو رنگ اختیار کر لیا ہے وہ جس قدر تیزی سے ملک و قوم کی نگاہ میں مقبول ہوتا جاتا ہے اُس کی صرف دو ہی وجہ ہیں یعنی

اُس کی پالیسی اور اُسکے مضامین

نمونہ منگا کر دیکھئے اور آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کیجئے۔ قیمت سالانہ ننے ششماہی صہ سہ ماہی ہے ماہواری عہ
ہر مقام پر ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔
المشتہر منیجر ترجمان ۱۳ نوچیت پور روڈ کلکتہ

ھنگامہ عالمگیر

بلغاری فوج کا اجتماع

سنٹرل نیوز کا نامہ نگار روما بیان کرتا ہے کہ بلغاری فوج کا ڈھائی لاکھ تخمینہ کیا جاتا ہے کل اجتماع ۳ لاکھ تھا جس میں سے ایک لاکھ کا نقصان ہو چکا ہے۔

سرب فوجیں مانٹینگرو کی طرف ہٹ رہی ہیں

دہلی ۲۸ - نومبر حضور وائسرائے کے نام وزیر ہند کا ایک تار برقی پیام مرسلہ ۲۰ نومبر مطلب ہے: فرانسیسی اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے کریوالاک کے مشرق میں بلغاریوں پر حملہ کرکے بروسنک پر قبضہ کر لیا انگریزی و فرانسیسی امدادی فوجیں سالونیکا میں اب تک برابر اتر رہی ہیں۔
جرمن کہتے ہیں کہ ہم نے متروپچہ کے جنوب مغرب میں سرویوں کے عقبی دستوں کو پسپا کیا۔ آسٹرین کہتے ہیں کہ میدان قسوہ اب آسٹریا اور جرمنی کے تصرف میں ہے۔ بلغاری مناستر کے چاروں طرف جمع ہو رہے ہیں سرویوں کی بڑی فوج سقوطری اور مانٹینگرو کی سمت ہٹ رہی ہے۔

یونان نے ائتلاف اربعہ کے مطالبات پورے کر دیئے

دہلی ۲۷ نومبر یونانی گورنمنٹ نے ائتلاف اربعہ کے مطالبات کو پورا کر دیا اور ضروری ضمانت دیدی ہے۔ برطانوی گورنمنٹ نے مالٹا سے یونان کے رُکے ہوئے جہازوں کی روانگی کا حکم دیدیا ہے۔

یونان کو غداری کا مزہ چکھنا پڑتا

لندن ۲۷ - نومبر پیرس کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مالٹا میں یونانی گورنمنٹ کو غداری کا مزہ چکھانے کے لئے برطانیہ اور فرانس کے بیڑے موجود ہیں - لورپول اور نیوکاسل میں یونان کے ۹ جہاز روک لئے گئے ہیں مارننگ پوسٹ نے برٹش گورنمنٹ کی اس پالیسی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب تک شاہ یونان کو یہ نہ بتایا جائے کہ خاص صورتوں میں اس کی تجارت اور بندرگاہ برباد کر دیئے جائیں گے ممکن ہے کہ ہماری بھی فوجیں دشمن کے جال میں پھنس جائیں۔

سالونیکا میں مخبر

لندن ۲۶ - نومبر رویٹر کا خاص نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ سالونیکا میں اس وقت مختلف قوموں اور رنگوں کے مخبر پوری آزادی کے ساتھ پھر رہے ہیں - جرمن - آسٹروی - بلغاری اور ترکی مخبر ہر ایک پوسٹ اور فوجی نقل و حرکت کو غور سے دیکھتے ہیں - برطانوی اور فرانسیسی حکام اسوقت بے بس ہیں - اتحادیوں کو لوگوں کی آمد و رفت اور تمام تاروں کی نگرانی کرنی اور فوجی حلقہ سے تمام مشتبہ آدمیوں کو خارج کر دینا چاہئے۔

ریگا کے جرمنوں کی واپسی

لندن ۲۶ نومبر پیٹروگراڈ کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن اب ریگا پر قبضہ کرنے کے خیال خام سے دست بردار ہو کر واپس ہونیکا انتظام کر رہے ہیں۔ منا وسے تمام جرمنی سامان روانہ کر دیا گیا ہے
لندن ۲۶ - نومبر اخبار مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار پیٹروگراڈ سے لکھتا ہے کہ دریائے ڈوینا پر روسیوں نے ... ان مورچوں پر کامیابی کے

ساتھ حملہ کیا۔ اس پر قبضہ ہو جانے سے تمام پیشقدمی بند ہو جاتی ہے۔

رپوٹر کا نامہ نگار ہیڈ کوارٹر سے لکھتا ہے کہ ہمارے ہوا باز نے ڈیوسٹ کے قریب ایک ہوائی جہاز کا تعاقب کیا جو بھاگنے کا راستہ نہ پا کر ایک دلدل پر جا گرا۔ ایک گھنٹہ کے بعد ہمارے سوار جب وہاں گئے اور جا کر دیکھا تو مشین کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا تھا مگر اس کے ہوا باز سردی میں اکڑ کر مر چکے تھے۔

جرمن پھر زہریلی ہوا چھوڑنے لگے ہیں

جرمن ہوائی جہاز دریا میں گر پڑا

پیرس ۲۰۔ نومبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ کل دشمن نے زہریلی گیس کا ایک بادل دریائے میوز کے مغرب میں تیئن کورٹ کے قریب اڑایا لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ایک جرمن ہوائی جہاز دریائے آئین میں گر پڑا اور ہوا باز تیر کر کنارے آ گئے فرانسیسی توپ خانہ نے ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا۔

پیرس ۲۶۔ نومبر۔ آج کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بلجیم اور سوم کے جنوب میں برابر شعلہ باری ہوتی رہی ہمارے توپخانہ نے حریف کی چند توپوں کو سینٹ ہیل کے شمال میں تباہ و برباد کر دیا۔ جرمنوں کے ساتھ معلوم ہوا ہے کہ تیئن کورٹ کے نومبر۔ دشمن نے زہریلی گیس کے بادل چھوڑنے کے بعد بہت شدید گولہ باری کی لیکن ہمارے توپخانے نے جرمنوں کو جنگی حملہ سے باز رکھا۔

گیسلی پولی

پیرس ۲۸۔ نومبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ دردانیال میں ہمارے توپخانہ نے چہارشنبہ سے پنجشنبہ تک ترکوں کے بھاری توپخانہ پر گولہ باری کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دشمن کی گولہ باری کمزور ہو گئی ہے۔

لندن ۲۶۔ نومبر۔ ایک فرانسیسی کمیونک مظہر ہے کہ ۲۱۔ نومبر کو گیسلی پولی میں ترکوں نے برطانوی محاذ پر ان خندقوں کو واپس لینے کے لئے جو ۱۶ نومبر کو ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھیں تین حملے کئے لیکن برطانوی پیادہ فوج اور فرانسیسی توپخانہ نے ان کو پسپا کر دیا۔ ترکوں کے پاس گولہ بارود بہت ہے لیکن ان کو آلات ہوائی کا خطرہ بہت لگا رہتا ہے جو قسطنطنیہ اور ڈیڈیغاچ کے درمیان ریلوے پر گولہ باری کرتے اور ترکوں اور بلغاری فوج کے مقابلہ پر تبصرہ کر دیتے ہیں

لندن میں روسی

لندن ۲۰ نومبر۔ ریوٹر کو اطلاع ملی ہے کہ لندن میں ایک روسی مشن آیا ہے جس میں اکثر افسر اور اعلیٰ بحری عہدہ دار شامل ہیں۔ یہ مشن اسلئے آیا ہے کہ لارڈ کچنر نے خواہش کی تھی کہ روس اور برطانیہ کے درمیان زیادہ تعلقات ہونے چاہئیں مشن گورنمنٹ سے جنگ کے متعلق مشورہ کرے گا۔ ان کے سامان جنگ کا ذخیرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔

لارڈ کچنر اٹلی میں پہنچ گئے

روم ۲۰۔ نومبر۔ لارڈ کچنر یہاں پہنچ گئے اور ان کے استقبال میں بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔ لارڈ کچنر اور برطانوی سفیر روم نے علیحدہ علیحدہ سگنور سالانڈرا اور بیرن سونینو سے ملاقات کی برطانوی سفارت خانہ میں ایک دعوت ہوئی اس کے بعد لارڈ کچنر جنرل پارو سے ملے اور فرانسیسی سفارت خانہ میں گئے۔ اخباروں میں جوش کے ساتھ لارڈ کچنر کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

روما ۲۶۔ نومبر۔ لارڈ کچنر آج جنوبی خطہ تصادم پر گئے ہیں تا کہ جنرل کا ڈورنا اور شاہ اٹلی سے ملاقات کریں۔

جرمن کے نقصانات

لندن ۲۲۔ نومبر۔ برطانوی اخبارات کا سرکاری قائم مقام جو فرانسیسی فوج کے ہمراہ ہے اندازہ کرتا ہے کہ ۱۵ نومبر تک جرمنوں کو ۴۵ لاکھ آدمیوں کا نقصان ہوا جن میں سے ۳۰ لاکھ اب واپس نہیں آ سکتے۔ وہ مسٹر ٹکینن کے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے کہ جرمنوں کا ماہوار نقصان ۲ لاکھ سے کم نہیں۔ اگر ایسا نقصان ہوتا رہا تو جرمنی کو ۴۵ سے زیادہ عمر کے آدمی بھی میدان جنگ میں لانا پڑیں گے۔ بلکہ ایک خفیہ سرکلر شائع ہو گیا ہے کہ تمام وہ لوگ جن کی عمر ۴۲ اور ۵۰ کے درمیان ہے بھرتی کئے جائیں۔

ایران میں جرمنوں کی سازو باز

حسب ذیل تار برقیات آسٹریلین اخبارات سے لی گئی ہیں:-

پیٹرو گراڈ ۱۱ نومبر۔ طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ مجلس کے ایک خفیہ جلسہ میں مبوثین کی کثرت رائے نے اس امر کا تصفیہ کیا کہ روس اور ایران کے تعلقات درست ہو جانے چاہئیں۔ وزراء کی کونسل کامل ۴۲ گھنٹہ تک ان شرائط پر غور و خوض کرتی رہی جو روس اور برطانیہ کو پیش کی جانیوالی ہیں۔ جرمن اور آسٹریا کی سفیر دل نے اپنے دفاتر اور اپنے سامان کو امریکن سفارت خانہ میں بھیج دیا ہے۔

تازہ ترین اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی فوج طہران سے ۶۵ ورسٹ (۴۴ میل) کے فاصلہ پر رکی ہے جس کو جرمن اور ترک بظاہر خالی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور بار برداری کے لئے جانور جرمن سفارتخانہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ اتحادیوں کے دشمنوں کے اس پراسرار طرز عمل سے مخلوق میں حد درجہ پریشانی پھیل رہی ہے۔ اور افواہیں اڑ رہی ہیں کہ اگر روس نے شاہ ایران کی شرائط و تجاویز کو منظور نہ کیا تو شاہ اور گورنمنٹ اصفہان چلی جائیگی۔

شیراز میں انگریزوں کے خلاف مظاہرہ

برطانی قونصل اور دیگر انگریز گرفتار کر لئے گئے

رنگون سے حسب ذیل سرکاری اطلاع بنام اخبارات شائع کی گئی ہے:

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شیراز میں ۱۰ ماہ رواں کو گورنمنٹ ایران کے احکام کے خلاف اور ان کے علم کے بغیر انگریزوں کے خلاف مظاہرہ کیا گیا جس میں جندارمہ کی سپاہ بھی شریک تھی۔ برطانی قونصل ایران کے امپیریل بنک کا منیجر اور دیگر ذکور برطانی افراد رعایا گرفتار کر کے جنوب کی طرف قبائلی علاقہ میں بھیج دیئے گئے جہاں وہ زیر حراست ہیں۔ مگر ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ برطانی خواتین کو زیر حفاظت بوشہر بھیج دیا گیا جہاں وہ صحیح و سلامت برطانی حکام کے حوالہ کر دی گئیں۔ گورنمنٹ ایران جسے اس مقامی فساد سے نہایت رنج پہنچا ہے۔ اس بارے میں تحقیقات کر رہی ہے۔

اس کے بعد لندن سے حسب ذیل تار رائٹر ایجنسی کی وساطت سے شائع کیا گیا:

لندن ۲۶۔ نومبر۔ ریوٹر کو باخبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ شیراز کے سازشیوں نے تار کاٹ ڈالے جس کی وجہ سے پایۂ تخت سے آنے ہوئے مبنیہ احکام کی تصدیق کے متعلق طہران کے ساتھ نامہ و پیام ناممکن ہو گیا۔ مگر گورنمنٹ ایران کے جائے وقوع کی وجہ سے یہ سازش ناکام رہی۔ کیونکہ برطانیہ اور روس کو جن کے تعلقات اس وقت گورنمنٹ ایران کے ساتھ نہایت قابل اطمینان ہیں اس کے متعلق پورا پورا خیال ہے۔

شاہ مانٹی نگرو کا اعلان

لندن ۲۷۔ نومبر شاہ مانٹی نگرو نے اپنی رعایا کے نام ایک اعلان شائع

کیا ہے۔ اور اس میں تعلیم دی ہے کہ غلامی سے بہتر موت ہے۔ اعلان میں درج ہے کہ سرویا کی فوجیں مانٹی نگرو کے پہاڑوں میں آنے کے لئے مجبور ہو گئی ہیں تاکہ وہاں سب ملکر اپنے غنیم کی مردانگی اور دلاوری سے مدافعت کریں اور جانیں دیدیں۔ اعلان میں یہ بھی درج ہے کہ اتحادیوں نے فوج اور آبادی کو ضروریات زندگی کے بہم پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ فوج نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ اپنی جان دینے میں کوئی دریغ نہ کریگی۔ بلکہ اپنے بادشاہ کے گرد پیش رہ کر آخری فتح کے اعتماد پر جان توڑ کر لڑیگی۔

سرویا کے نئے مورچے

لندن ۲۸۔ نومبر۔ ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ سرویا کی فوجیں نئے مورچے سرحد البانیہ کے خط کے متوازی بنا رہے ہیں اور دورازو سے مسلسل سلسلہ رسل و رسائل قائم کر لیا ہے۔ تاکہ سامان خورد و نوش کی رسد بلا مزاحمت جاری رہ سکے مناستر پر قبضہ کرنے کے متعلق جرمنوں اور بلغاریوں میں شکر رنجی ہو گئی ہے۔

ترک بھی زہریلی ہوا استعمال کر رہے ہیں

لندن ۲۹۔ نومبر۔ ترکوں نے پہلی دفعہ برطانی فوج کے مقابلہ میں زہریلی گیس استعمال کی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

مناستر خالی ہو گیا

لندن یکم دسمبر۔ سرویوں نے مناستر خالی کر دیا۔ بلغاریوں نے پریزرنڈ پر قبضہ کر لیا۔

مانٹی نگرو نے آسٹرویوں کو شکست دی

لندن یکم دسمبر۔ مانٹی نگرو کی ایک سرکاری مراسلت مظہر ہے کہ ہم نے فوچا کے علاقہ میں آسٹرویوں پر حملہ کیا اور شکست دی جو سرویا کو براہ وادی جانب بھاگے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

سرویوں کا نقصان

یکم دسمبر لندن۔ اخبار ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار سالونیکا رقمطراز ہے کہ اس وقت تک جو کچھ بھی دشمن کو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اُن سے صاف پتہ ملتا ہے کہ دشمن اپنے اصلی مقصد یعنی سرویوں کی بڑی فوج کو گھیرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ سرویا کے چار پانچ ہزار کے درمیان سپاہی مارے گئے، سترہ ہزار زخمی ہوئے۔ اور پندرہ ہزار قید۔ و[illegible] پازیکجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ سرویوں نے پریزرنڈ کے قریب چارسو جرمنوں کو گرفتار کیا۔ دشمن کے نقصانات میں پانچ ہزار بلغاری بھی شامل ہیں۔

ملک معظم کی صحت

لندن یکم دسمبر۔ آج ملک معظم آرام کرسی پر بٹھا کر باغ میں لائے گئے۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ حادثہ کے بعد حضور ممدوح باہر نکلے ہیں۔

آج ملک معظم پہلی دفعہ باہر نکلے ہز مجسٹی ملکہ الیگزنڈرا کو اُن کی سالگرہ کی مبارکباد دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور دوپہر کا کھانا وہیں کھایا۔ اس کے بعد لارڈ کچنر سے ملاقات فرمائی۔

اب تک ملک معظم دو لکڑیوں کے سہارے سے چلتے تھے لیکن آج ہز مجسٹی نے صرف ایک لکڑی استعمال کی گو ابھی تک ہز مجسٹی داہنی ٹانگ کو اچھی طرح استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن اب حالت بہت رو بہ ترقی ہے۔

دو برطانوی اسٹیمروں کی غرقابی

مالٹا اور لندن سے خبر آئی ہے کہ برطانوی اسٹیمر مالیمی اور کنگسو غرق ہو گئے تھے۔

ایک امریکن کارخانہ اڑ گیا

لندن یکم دسمبر ورنگٹن میں بارود کا ایک کارخانہ پراسرار طور پر اڑ گیا۔ جس سے تیس آدمی ہلاک ہوئے۔

آوارہ وطن سرویوں کی مصیبت

سالونیکا ۳۰۔ نومبر۔ بہت برفباری ہو رہی ہے کچھ لوگ ۲۹ نومبر کو برطانوی قونصل نشش کے ساتھ البانیہ میں سخت مسافت طے کرنے کے بعد یہاں پہنچے سواری نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ جن میں ۹ عورتیں بھی تھیں مجبوراً نو دن تک برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں اور خطرناک سڑکوں پر پیادہ پا سفر کرتے رہے۔ آخر کار ڈبرا پہنچ کر ان کو سواری ملی۔ وہ کہتے ہیں کہ سرویا سے جو سڑک جنوب و مغرب کی طرف جاتی ہیں اُن پر بہت مجمع ہے۔ بہت سے لوگ نان میں پناہ پانے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گے بہت سے آوارہ وطن جنمیں اکثر بالکل مفلس ہیں سالونیکا آ رہے ہیں اور اُن کے لئے امداد کی سخت ضرورت ہے۔

آسٹروی کمک

لندن ۳۰۔ نومبر بخارسٹ کا ایک تار مظہر ہے کہ تین آسٹروی رجمنٹ بزشک آ رہی ہیں۔

لارڈ کچنر دردانیال بھی گئے

لندن ۳۰۔ نومبر۔ ریوٹر کا خاص نامہ نگار دردانیال سے تار دیتا ہے کہ لارڈ کچنر موڈراس ہیلس اور انزاک کے علاقوں میں بھی گئے تھے۔ انہوں نے جنرل منرو سے مشورہ کیا۔ وہ بغیر کسی اطلاع کے پہنچے تھے لیکن اُن کی آمد کی خبر آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی اور سپاہیوں نے ساحل سمندر پر آ کر ان کا نہایت پرجوش خیر مقدم کیا۔ لارڈ کچنر نے سپاہ کو بتایا کہ اُن کی خدمت کو ملک معظم کس قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لارڈ موصوف نہایت تندرست معلوم ہوتے تھے اور اُن کو خطرہ کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی۔ ایک دفعہ تو وہ ترکوں سے ۳۰ گز کے فاصلہ پر پہنچ گئے تھے۔ وہ تمام بڑے آسٹریلین افسروں سے ملے۔ ان کے جانے سے سپاہیوں کی ہمت تازہ ہو گئی۔

لندن ۳۰۔ نومبر۔ لارڈ کچنر لندن پہنچ گئے ہیں۔

قیصر جرمنی اور شاہ آسٹریا کی ملاقات

امسٹرڈم ۳۰۔ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل قیصر وائنا میں شہنشاہ فرانسس جوزف (شاہ آسٹریا) سے ملنے آیا۔ ابتدائے جنگ سے اب تک ان دونوں بادشاہوں کی یہ پہلی ملاقات ہے۔ اسٹیشن پر ولیعہد آسٹریا اور دیگر امراء نے قیصر کا استقبال کیا۔ انکا جلوس دیکھنے کے لئے بہت مخلوق جمع تھی۔ جو تالیاں بجا رہی تھی۔ دونوں بادشاہوں اور ولیعہد نے تنہائی میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ قیصر نے وزیر خارجہ وزیراعظم کونٹ ٹیزا سے ملاقات کی اور اس کے بعد ولیعہد آسٹریا کے ساتھ جرمن سفارت خانہ میں چلے گئے۔ قیصر شب کو روانہ ہو گیا۔ اور ولیعہد آسٹریا نے اسٹیشن پر رخصت کیا۔ روانگی سے پہلے قیصر نے وزیر جنگ اور وائنا کے برگوماسٹر سے بھی ملاقات کی

حوادث و اخبار

عراق میں ایک لاکھ کے گرم کپڑوں کی مانگ۔ عراق کے جنرل چیف کمانڈنگ نے سینٹ جان ایمبولنس کی انڈین کونسل سے رضائی، جیکٹ قمیص پاجامے، مفلر وغیرہ طلب کئے تھے جو بمبئی سے روانہ کر دیئے گئے (ان پارچہ جات کی قیمت ایک لاکھ سے زاید بتائی جاتی ہے)

بنگال گورنمنٹ اور کفایت شعاری۔ بمبئی گورنمنٹ نے ایک گشتی چٹھی شائع کی ہے۔ اور اس میں اس امر کی ضرورت کو دکھایا ہے کہ چونکہ جنگ طول پکڑتی جاتی ہے اس لئے پبلک اخراجات میں صد درجہ کفایت شعاری مدنظر رکھنی چاہئے۔

جیل سے قیدیوں کی فراری۔ اخبار ڈیلی گزٹ کا نامہ نگار جیکب آباد کی خبر دیتا ہے کہ جیل خانہ میں ایک قیدی نے اپنی شکایت پیش کرنے کے لئے داروغہ سے ملنا چاہا۔ اور نصف دروازہ کے کھلنے سے فائدہ اٹھا کر اس کے ذریعہ بھاگ نکلا۔ اس کے ساتھ دیگر قیدیوں نے بھی کھلے دروازہ سے اس قدر جلدی جلدی نکلنا شروع کیا کہ روکنا مشکل ہو گیا بھاگنے والے قیدیوں میں سے ایک نے ایک پولیس مین کی جو اپنی ڈیوٹی پر کھڑا تھا بندوق چھین لی اور دیگر قیدی اسلحہ جات کے کمرہ کی طرف بھاگ لیکن یہ کمرہ مقفل تھا۔ انہوں نے قفل توڑنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ اور پھر پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے۔ اسی اثنا میں لوکل افسران اور مسلح پولیس بھی آ پہنچی جس نے مفروروں کا تعاقب اور ان پر فیر کیا مفروروں میں سے ۵ قیدی مارے گئے۔ اور ۵ زخمی اور گرفتار ہوئے۔ اور تقریباً دس بھاگ گئے۔

نظام حیدرآباد دکن ملک معظم کے اعزازی ایڈیکانگ مقرر نہیں ہوئے بلکہ کرنل محمد علی بیگ نواب سر افسر جنگ حیدرآباد فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں

حاجیوں کی واپسی۔ انجمن خدام کعبہ بمبئی اطلاع دیتی ہے کہ ۲۳ ماہ حال تک صرف دو دخانی جہاز حجاج کو ارض مقدس سے لیکر آئے ہیں اول کویت جس میں ۷۵۰ حاجی تھے دوئم سردا جس میں ۳۰۰ حاجیوں کا قافلہ تھا مزید اسٹیمروں کے آنے کی جلد توقع ہے۔

برآمد گندم۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے تا احکام ثانی گندم کوئی سوداگر بیرون ہندوستان نہیں بھیج سکیگا۔ یہ حکم پہلے بھی جاری ہوا تھا۔ لیکن اس کے عملدرآمد کی میعاد ۳۱۔ مارچ کو ختم ہونے والی تھی۔ برآمد گندم کا سد باب ہندوستان کے حق میں مفید بات ہے۔

کشمیر۔ محکمہ تعمیرات نے ایک نیا ڈویژن بنی ہال ڈویژن کے نام سے جموں سے براہ بنی ہال کشمیر کی سڑک کے انتظام کے لئے کھولا ہے اور ایک یورپین انجینیر کو اس کا چارج لینے کے لئے مقرر کیا ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ۔ مسٹر سیل ہنری والش کو گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے الہ آباد کی گورنمنٹ کالج کی مستقل آسامی کے خالی ہونے تک عارضی طور پر کیا ہے۔ اب سے دو سال پہلے تک صاحب ممدوح آکسفورڈ کے طبقہ ثانی کے لایق اور قابل بیرسٹروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ ہارڈوک کی انجمن مناظرہ قانونی کے وہ پریزیڈنٹ بھی رہ چکے ہیں۔ اور سال بھر ہوا انہوں نے ایک مشہور بیرسٹر کے اسی انجمن کے پریسیڈنٹ ہونے کے انتخاب پر نہایت کامیابی سے اس بنا

بر مخالفت کی تھی۔ کہ وہ غیر ملک کا باشندہ ہے گو بعد میں اس نے باشندہ انگلستان ہونے کی سند حاصل کر لی تھی۔

صوبہ متحدہ میں آنے کی ممانعت۔ افسوس مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سابق ایڈیٹر "الہلال" کلکتہ کے لئے گورنمنٹ نے قانون تحفظ ہند مجریہ ۱۹۱۵ء کی رو سے صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں آنے اور رہنے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔

میرانپور کا عشرہ محرم

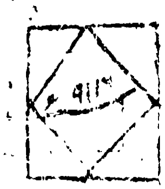
جناب ذاتی سید ریاض علی صاحب نے عشرہ محرم کے متعلق ہفتہ گذشتہ ایک مراسلہ ہمارے پاس بھیجی تھی اسکو ہم بوجہ عدم گنجائش اوس ہفتہ درج نہ کرسکے اور اس ہفتہ بھی تمام وکمال درج نہیں کرسکتے البتہ اوسکا خلاصہ بالاختصار درج ذیل کرتے ہیں عشرہ محرم بخیریت گذر گیا قصبہ انصرالی ہنود صاحبان نے مسلمانوں کی مذہبی مراسم کی ادائیگی میں کسی قسم کی مغائرت کا اظہار نہیں کیا علیٰ ہذا امام لیلا کے موقع پر اہل ہنود صاحبان کے جلسہ میں سید مبارکحسین و سید محمد عباس و نواب سید شبیر حسن و نواب سید ولایت حسن صاحبان وغیرہ رئیسان قصبہ نے بھی شرکت کی تھی جسپر اہل ہنود صاحبان نے اپنی دلی مسرت اور محبت کا اظہار کیا تھا اسی طرح اب عشرہ محرم میں عموماً ہنود کے روزانہ نو ہدایوں سائے ولالہ زوار کا پرشاد ولیسیری ل ویشنت حکیم نہین لال پو صاحبان وغیرہ رساتھ مجیعت مظمند ان دونوں صاحب سب انسپکٹر پولیس کو ہمراہ لیکر تنتر کیک ہو کر خلوص دلی کا ثبوت دیا اور جابجا لوجشتی میں شرکت فرماکر تمام مسلمانوں کو مشکور فرمایا۔

شکر ہے کہ اب قصبہ مذکور کے ہندو مسلمانوں میں کسی قسم کا بغض وعناد اور فساد باقی نہیں رہا۔ اس باہمی صفائی پر ہم انسپکٹر صاحب موصوف کو بھی ازحد شکریہ کا مستحق خیال کرتے اور اس کامیابی پران کو دلی مبارکباد دیتے ہیں

مقامی حالات

بابو بہت سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر بجنور لبندشہ تبدیل کئے گئے آپ ایک ماہ تک گورکھپور میں بندوبست کا کام سیکھنے کے بعد

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن



ستہ ۱۹۱۳ کی ڈائری جنتری نہایت خوبصورت رنگ کے نئے درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلاقیمت و محصول ڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس منتخب دوستوں کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجئے جنتری بذریعہ ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردی جائیگی۔

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو " " "

لال شربت

پلادیں کھانسی کی کمزوری دکھانسی کو دور کرنا چاہتے ہیں تو " " " "

لال شربت

پلادیں پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک دوا ایک سان فائدہ کرتی ہے بچے بہت شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ لڑکے خواہش سے پیتے ہیں آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کرا کے آزمائش کر لیجیے۔

قیمت بارہ آنے فی شیشی محصولڈاک چار آنہ ۴ر

ڈاکٹر ایس کے برمن ۶۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایک سچا آریہ اشتہار

فقیری گولیان

ایک فقیرانہ حکیم سپچے مہاتما کا بتلایا ہوا نسخہ ہے اس ہیے فقیری گولیان نام ہے لکھے مطابق فائدہ نہ پہنچائیں تو قیمت واپس صرف دو شیشی کا استعمال۔ جریان۔ پرمیہ۔ خواب ہونا۔ پیشاب کے ساتھ زیادتی پیشاب۔ کمزوری باہ۔ دردکمر۔ دردگنٹھیہ۔ کمزوری دماغ۔ دردسر۔ کھانسی دمہ۔ نزلہ۔ زکام۔ قبض دائمی وغیرہ کو عمر بھر کے لئے جڑ سے دور کر کے بھوک بڑھاتا اور جسم کو ہر کام میں کامیاب ہونے کے قابل طاقتور بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی چوبیس گولیان پانچ آنے دو شیشی نو آنے چار شیشی ایکروپیہ بارہ شیشی ۳ محصول چار شیشی تک ۴ر

کام کلیان گھرت

صرف دو ہفتہ کی مالش بچپن کی غلط کاریوں کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ تمام رگ و پٹھے اصلی طاقتور ہوجاتے ہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت فی شیشی دو ہفتہ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔

جواہرات کا ڈبہ

۴۸ صفحہ کی چھوٹی سی ہر شخص کے کارآمد کتاب ہے جس میں مرد عورتوں۔ بچوں بوڑھوں کی بکثرت ہونیوالی بیماریوں کا مجرب علاج آجکل کے مایوس نوجوانوں کی پوشیدہ شکایتوں کے لیے شرطیہ تیر بہدف نسخے۔ شوقین مزاج لوگوں کی حسب ضرورت حیرت انگیز لٹکے ہر شخص کو تسخیر کرنے کا منتر طالب علموں کے لئے امتحان میں کامیاب ہونیکا آزمودہ نسخہ بیروزگاروں اور غریبوں کے لئے ایک روپیہ روزانہ کمانیکا آسان طریقہ قیمت ۱ر ۱۲ کتاب ۲۵ کتاب ۱۰ر علاوہ محصول ہر ایک کتاب ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر منگانا چاہئے

المشتہر لالہ خیالی رام آریہ اگروال اچار مربہ علی گڈھ

شوقینوں کی شکایت دو

رمیش صابن



انعام میں دیتے ہیں

۱۔ آٹھ روزہ جاپانی ٹیبل گھڑی گارنٹی ۴ سال
۲۔ کلائی پر باندھنے کی رسٹ واچ ۲ سال
۳۔ راسکوپ سسٹم جیبی گھڑی گارنٹی ۳ سال
۴۔ کیس بہار ہیر آئیل عجیب خوشبودار

انعام کس کو ملیگا؟

بال اڑجاتے ہیں پھر پیدا نہوں۔ بال اڑانے کا خوشبودار صابن اسے کہتے ہیں۔ خوشبودار رمیش صابن صرف تین چار منٹ میں بغیر جلن یا تکلیف کے بالوں کو اڑا کر جلد جسم کے موافق ملائم اور چمکدار کر دیتا ہے۔

رمیش صابن میں وکیانک رہت سے وہ چیزیں ملائی گئی ہیں جو آتا فاناً میں پورے سے پورا نے داد۔ خارش اور زہریلے جانوروں کے زہر کو دور کر دیتا ہے۔

قیمت تین ٹکیوں کا خوبصورت بکس بارہ آنے (۱۲ر)
چار بکس ایکساتھ خریدنے سے ایک شیشی کیس ہیر آئیل مفت انعام ملے گی۔
آٹھ بکس " " " " " " " راسکوپ جیبی گھڑی " انعام ملے گی
بارہ بکس " " " " " " " رسٹ واچ کلائی پر باندھنے کی انعام ملیگی۔
سولہ بکس " " " " " " آٹھ روزہ واچ " انعام ملےگی۔

وی پی خرچ بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ

رمیش چندر اینڈکو سوامی گھاٹ برانچ نمبر ۹ متھرا

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بیحد دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور صوبہ میں اس کی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے اس لئے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی بہ نسبت ہرگز نقصان میں نہ رہیں گے کہ اگر فی الحال لبطور تجربہ اپنا اشتہار دیکر اندازہ کیجئے امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائینگے۔

نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار صفحہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار	ایک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ (ایک کالم)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ثلث صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ نرخنامہ میں باہمی سمجھوتہ کیلئے جو اجرت مقرر کی گئی ہے اس میں مزید رعایت کی گنجائش نہیں رہی ہے اس لیے اس معاملہ میں خط و کتابت بے سود ہوگی۔

المشتہر محمد مجید حسن مالک و مینیجر اخبار مدینہ بجنور

شربت مفرح دافع الوبا

یہ شربت عمدہ قسم کے شیرین پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کونین یا کشتہ سے ہوتی ہے اس سے فوراً قلع قمع ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو لگیا وہ چشم زدن میں اچھا ہوگیا علاوہ ازیں یہ شربت جملہ فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تپ محرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیر سن بچے جو گرمی میں بھڑک جاتے ہیں ان کے لیے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے اور خارش تر و خشک میں فائدہ رسان ہے بکثرت تیار ہوتا ہے باین ہمہ فی بوتل محصول ڈاک علاوہ ایک اونس ۱ر

حکیم محمد حسن رضا سیوہارہ ضلع بجنور

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیاں یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ ایسی بیسی لفاظی ملاحظہ فرمائیں گے کہ جس میں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعصاب رعشہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیاں ضرور استعمال فرما کر اطمینان فرمالیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائے گا گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یورپین صاحبوں ڈاکٹروں ویدوں طبیبوں نے اسکا استعمال فرما کر اس کو یہ اثر و اکسیر نافع تسلیم کر لیا مقوی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد دیکھنی انکی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بینظیر ہیں مرد و عورت ہر دو کے لیے مفید ہیں ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہے ان میں رسائن نہیں ہے جڑی بوٹی سے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ر کی دو ڈبیہ کے خریدار کو ایک روپیہ کمیشن میں زائد ملے گی۔

وید شاستری اجام نگر کاٹھیاواڑ

من موہنی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں لطف جوانی اٹھائیں یہ وہ شے ہے جسکی تلاش میں بڈھے جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھکر ہے روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہ ہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھائے اور ایک آدھ گھنٹے کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ بڈھے جوانوں کو مات کر دیں ایک بکس آدمی کو ۴۸ مرتبہ اور ۲۴ آدمیوں کو ایک مرتبہ کافی ہے فائدہ نہ ہو تو دام واپس دینے کی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک ساتھ دینے پر للعہ چار روپیہ چار آنے۔

گورے اور خوبصورت ہونیکی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار پھولوں کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی ہم کو بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر دھانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کے پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملائم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جھائیں چیچک اور جھریاں مہاسے وغیرہ جو چہرہ بھونڈا کر دیتے ہیں دور ہو جاتا ہے انگوٹھی کیسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ چہرہ چاند کی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ کہ رنگت اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قائم رہتی ہے یہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری جو رنگین لگا کر تھوڑی دیر کے لیے چمڑی سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل ۱ر تین بوتل ایک ساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف۔

ملنے کا پتہ

روشن چندر ابند کے سوامی گھاٹ متھرا

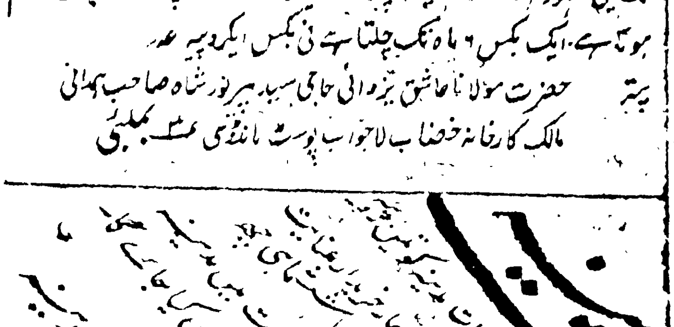
خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگاتے ہی بال نہایت کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ لگانے والا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے۔ ایک بکس ۶ ماہ تک چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ عہ

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید میر نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی ممبئی

لوح زمردین - خوشخطی کی لاجواب کتاب یہ کتاب جو نظم پر دین از رنگ چمن تجنہ نگاریں سے وضاحت قواعد میں فائق تر ہے اور فن خوشنویسی کے واسطے رہنمائے کامل اور خطاطی کے علم میں استاد بے عدیل ہے طالبعلم و خوشخطی سیکھنے والے حضرات منگا کر ضرور فائدہ اٹھائیں قیمت معہ محصول ڈاک صرف دی پی ۲ر

منیجر اخبار مدینہ بجنور



مدینہ ریلی بجنور باہتمام محمد حسن پروپرائٹر منیجر و پرنٹر پبلشر چھپ کر شائع ہوا۔

رجسٹرڈ ایل ۵۵۵ نمبر

اسلامی تمدنی تاریخی و سیاسی ہفتہ وار اخبار

تارِیخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ، ۸
۱۵ ، ۲۲

مدینہ

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے
طلباء سے: عہ سالانہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونا چاہئے

جلد ۴ — بجنور یوم چہارشنبہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۷ صفر ۱۳۳۴ھ ہجری — نمبر ۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرویا میں اب کیا ہو رہا ہے؟

اس ہفتہ سرویا کے متعلق جو تار آئندہ صفحات پر درج ہیں اُن کے علاوہ تازہ تاروں اور دیگر واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویا کو جرمن و آسٹریا اور بلغاریہ کے ظالمانہ حملوں نے بجسم ثانی بنا دیا ہے۔ اور سرویا کی قلبی فوج کچھ عرصہ ہوا البانیہ میں پناہ لے چکی ہے۔ اور دیگر فوج مانٹی نگرو۔ البانیہ اور ایپائرس کے جنگلوں میں منتشر ہو گئی ہے۔ اور پسپا ہونے والی فوج نے جھیل کے مشرقی کنارے کی حد بندی کر لی ہے۔ تاہم برطانیہ عظمیٰ کی زبردست فوج اُس کی مدد کے لئے سالونیکا موجود ہے۔ غرض لے دے کر مناستر بچا ہوا تھا سو وہ بھی نکل گیا۔ اُس کے نکل جانے کی کیفیت ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار ۸۔ دسمبر کے تار میں اس طرح بیان کرتا ہے کہ ۲۸۔ نومبر کو بلغاریوں نے زور شور سے پیش قدمی شروع کی۔ اور سڑک اسنا پر سرویوں کی واپسی کا راستہ روکنا چاہا۔ ۳۰۔ نومبر کو جنوب سے بہت سے بلغاری آ گئے۔ اور دریائے شرنا کو عبور کر کے کنالی پہنچ گئے۔ اور اس طرح یونان کی طرف سرویوں کے جانے کا راستہ روک دیا۔ کرنل وسیشن نے دیکھا کہ اب اگر خاموش رہے تو اطاعت کرنی پڑے گی۔ اس لئے ۲۔ دسمبر کو ۵ بجے شام تک سب فوج مناستر سے نکل گئی۔ اسی شام کو دشمن کی ایک موٹر شہر میں داخل ہوئی اور آسٹریا کا جھنڈا بلند کر دیا گیا۔ رسنا کی سڑک پر سروی باسانی نکل گئے۔ اور اس طرح اُن کو البانیہ میں جانے کا راستہ مل گیا۔ یہ سڑک حال ہی میں ۵۳ ہزار آسٹروی قیدیوں نے البانیوں کی مدد سے تیار کی تھی۔

غرض سرویہ کی جنگ سے جرمنوں کا جو مقصود تھا وہ پورا ہو گیا اور

سرویہ کا راستہ بالکل صاف کر کے

اپنی فوجیں اور سامان قسطنطنیہ پہنچانے لگے جس کی تائید میں اخبار انگلستان کا خاص نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ جرمنوں نے اپنی بلقانی جد و جہد کا اصلی مقصد حاصل کر لیا ہے۔ اور بار برداری کی بڑی بڑی گاڑیاں جن میں سامان جنگ بھرا ہوا ہے ٹرکی کو جا رہی ہیں۔ اور ایسے ہی غلہ سے بھری ہوئی جرمنی کو جا رہی ہیں۔ اس طرح جرمنوں کی پیشقدمی نے ایک حد تک ترکی میں سامان جنگ کے قحط کو اور جرمنی میں اقتصادی فاقہ کشی کو کم کر دیا ہے صرف اسی حد تک دشمن نے اتحادیوں کے جنگی بیڑے کے نیچے سے اُس کی پانے کا ایک ذرا سا موقع پایا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ یہ ساری کارروائی جرمنی کے لئے مہلک ثابت نہ ہو گی۔ بلقانی جد و جہد کے صرف یہ معنی ہیں کہ دول وسطی کی حالت صرف اسی قدر بہتر ہو گئی ہے کہ اُن کا ہاتھ اب قسطنطنیہ پہنچنے لگا ہے۔ اگر اتحادیوں نے کافی فوج بلقان میں جمع کر لی تو وہ اب بھی نہ صرف بلقانی ریاستوں کو مرعوب کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں جو دول وسطی سے اتحاد کرنے کے لئے کان پھٹے ہوئے تیار ہیں۔ بلکہ وہ دشمن کے بڑھے ہوئے بازو کو بھی کچل سکتے ہیں جس کا نتیجہ دول وسطی کے لئے مصیبت انگیز ہو گا۔

سوال یہ ہے کہ آیا جرمنی بلقان میں مزید پیشقدمی کا ارادہ رکھتا ہے (تاکہ یونان اور رومانیہ کو مجبور کرے) یا وہ ٹرکی سے سامان خوراک ملنے پر اکتفا کریگا۔ اور اب مغربی یا مشرقی رزمگاہ میں پھر جارحانہ کارروائی شروع کرنے کے لئے کوشش کریگا۔ اب جو دودھ گر پڑا اُس پر رونا فضول ہے۔ اور گذشتہ غلطیوں کے متعلق (جن کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا) کہ فرانس میں فوج کو جمع کرنے کی بجائے بہتر ہوتا کہ ہم اپنی وہ فوج جو ملسکتی لیکر قسطنطنیہ پر حملہ کرتے کوئی شخص یقین نہیں کر سکتا کہ اگر خاص حملہ میں غلطی نہ ہوتی تو ہم گیلی پولی پر قابض نہ ہو جاتے۔ گو کہ یہ بتا دینا قرین انصاف ہے کہ جزیرہ نما کے زیادہ محدود رقبہ میں توپخانہ اور زیادہ فوج کی کارروائی کے لئے وہ کسا نیاں نہیں۔ جو مغربی رزمگاہ میں ہیں۔

۱۰۔ دسمبر کا ایک لندنی تار خبر دیتا ہے کہ آسٹروی جنگی جہازوں نے دوروزو پر اور اطالیہ کے بے تار کی تار برقی کے اسٹیشن پر گولہ باری کی۔ مانٹی نگرو اور البانیہ کی بہت سی بادبانی کشتیاں ڈوب گئیں۔

ایران میں گڑبڑ

دفتر خارجیہ نے اخبارات میں شائع کرنے کے لئے جو اطلاع جاری کی ہے اُس کو معاصر ترجمان بحوالہ ٹائمز آف لندن حسب ذیل رقمطراز ہے:۔

۱۴ جولائی ۱۹۱۵ء کو باغی قبائل کی ایک جمعیت دولت عظمٰی برطانیہ کے ریزیڈنٹ اور قونصل جنرل کے دیہی مکان کی طرف جو بوشہر سے باہر واقع ہے بڑی۔ سیکنڈ لیفٹیننٹ رورکیتان رینکنگ ہندوستانی سواروں اور پیادوں کی ایک پارٹی لیکر ان کی ٹوہ میں نکلے۔ شومیٔ قسمت وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں باغی لوگ کمین میں بہت قریب بیٹھے تھے انہوں نے اچانک برطانوی دستہ اور افسروں پر آگ برسانی شروع کر دی۔ دونوں افسر اور ایک سپاہی جاں بحق تسلیم ہوئے۔ دو سپاہی مجروح ہوئے۔ اس کے بعد غنیم کمین گاہ سے نکل کر آیا اور برطانی جمعیت پر حملہ آور ہوا۔ دونوں طرف سے خوب گولیاں چلیں۔ اسی روز شام کے وقت ایک اور سمت سے حملہ کرنے کی تجویز کی گئی تھی مگر اس حادثہ کے باعث اُسے چھوڑ دیا گیا۔

یکم ستمبر کو ہز مجسٹی ملک معظم کے قونصل جنرل پر جبکہ وہ چند اردلیوں کی معیت میں ہواخوری کے لئے گھوڑے پر باہر نکلے تھے باغیوں نے گولیاں چلائیں۔ مسٹر گراہم زخمی ہوئے۔ اور ایک ہندوستانی اردلی بھی مارا گیا۔

۳ ستمبر کو غلام علی خان برطانوی وائس قونصل متعینہ شیراز پر دو فیر کئے گئے۔ وائس قونصل مذکور زخمی ہوئے۔ اور دوسرے روز رخصت لیکر عازم جاوہ روانی ہوئے

۲۹ ستمبر کو قونصل شیراز کا ایک منشی اور ایک سوار گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ سوار چند روز بعد راہی ملک عدم ہوا۔

۲۵ اگست کو برطانوی اور روسی قونصل متعینہ کرمان شاہ ہمدان سے اپنی جگہ پر واپس آرہے تھے اور کنگاور میں مقیم تھے کہ جرمن قونصل کرمان شاہ نے دو سو سپاہیوں اور دو میکسم توپوں سے قرب وجوار کی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ اور گورنر کو اطلاع دی کہ تین گھنٹے دئے جاتے ہیں۔ ان میں برطانوی اور روسی قونصل چلے جائیں۔ اگر اس کی تعمیل نہ کی گئی تو وہ شہر پر حملہ کر دینگے دونوں قونصلوں کو مجبوراً ہمدان واپس جانا پڑا۔ جب چلے گئے تو جرمن قونصل نے محاصرہ اٹھایا۔ اس حملہ کا اصلی مقصد یہ تھا کہ دول اتحاد ثلاثہ کے سفراء کو کرمان شاہ میں نہ آنے دیا جائے۔ یہ مقام جرمن ایجنٹوں کے ایران میں آنے کا دروازہ ہے۔

اب ایک اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہز میجسٹی کے قونصل متعینہ شیراز اور امپیریل بنک کے منیجر کو طہران کے حکام کی روگردانی کر لیا گیا ہے۔ چونکہ شیراز سے سلسلہ تار برقی منقطع ہو گیا ہے۔ اس لئے رپورٹ ہذا کی تصدیق یا تردید ہنوز موصول نہیں ہوئی ہے

بلجیم میں جرمنوں کی لوٹ مار

ایمسٹرڈم ۱۳ نومبر۔ برسلز کا ایک تار برقی پیغام مظہر ہے کہ بلجیم کے گورنر جنرل نے حسب ذیل حکم صادر کیا ہے۔

خشکی پر جنگ کے قواعد وضوابط۔ رسم و آئین کے متعلق دفعہ ۴۹ جو ہیگ کانفرنس میں طے ہو چکی ہے۔ اُس کی رُو سے چار کروڑ فرانکس (سولہ لاکھ پونڈ) ماہوار کا ٹیکس تا اطلاع ثانی باشندگان بلجیم پر لگایا جاتا ہے۔ جو فوج کی ضروریات و اخراجات اور مقبوضہ ملک کے نظم ونسق میں صرف کیا جائیگا۔ گورنمنٹ جرمنی یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ اس چندہ کی ادائیگی ماہانہ اقساط میں طلب کرے۔ جو جزوی یا تمامہ جرمنی سکہ میں بشرح بینک یعنی ۱۰۰ فرانکس کے ۸۰ مارکس کے حساب سے ادا کرنی ہوگی

روپیہ کی ادائیگی کا فرض بلجیم کے نو صوبوں پر مشترکہ قرضداروں کی

اقتباسات

دنیا کا کوئی بیڑہ دردانیال کے قلعوں کو مسخر نہیں کرسکتا

پیٹرگراڈ ۲۲ نومبر۔ روسی بورس گزٹ میں جرنیل شوسکی مہم دردانیال پر تبصرہ کرتے ہوئے میجر جنرل منرو کی رپورٹ سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس سے مقامی حالات جنگ کے لحاظ سے واپسی مہم کی تائید ہوتی ہے اور لکھتے ہیں کہ گیلی پولی پر فوج اُتارنے ہی پر سخت اعتراضات ہوئے تھے کیونکہ یہ بات خیال تھی کہ دردانیال کی قسمت کا آخری فیصلہ برلن میں ہوگا۔ تاہم ترکوں کی جنگی جماعت اس جانب ٹوٹ آئی اور مصر کو وقات پر ان کا زور ٹوٹ گیا قسطنطنیہ کی تسخیر عمل میں نہیں آسکتی تھی کیونکہ اس کے لئے اس فوج کی نسبت زیادہ سپاہ کی ضرورت تھی جو بلا خطرہ ان بھیجنا ممکن ہوتی۔ تنگنائے پر پہلے ہی حملہ سے ثابت ہو گیا کہ دنیا کا کوئی بیڑہ ساحلی قلعہ جات کو مغلوب نہیں کرسکتا خواہ اس کی محافظت کیسی ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ اب یہ امر یقینی ہے کہ اگر یہ فوج ایسی بہن حصوں میں منقسم تھے۔ اور غنیم ایک ہی جگہ جمع تھا اسی بنا پر جنرل منرو نے گیلی پولی کو چھوڑ دینے کی بابت رپورٹ کی ہے۔ جرنیل شوسکی یہ بھی ارقام فرماتے ہیں کہ بلقان کو چھوڑ دینا نہایت نامناسب ہے۔ آسٹریوں اور جرمنوں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ بلقانی گٹھ بندھنوں سے اپنے وسائل بھرتی کو قوی کریں۔ یا ایشیائے کوچک سے مصر تک ان کو کھلا راستہ ملجائے جرنیل منرو صاف الفاظ میں یہ چاہتے ہیں کہ متحدہ افواج کی تمام جماعتیں بلقان میں جمع ہو جائیں جس کی اصول جنگ کے مطابق سخت ضرورت ہے۔ سستا بیکار رہی مصر کی نسبت مقدونیہ کی فتح سے قسطنطنیہ کی سڑک بہت جلد اتحادیوں کے لئے کھل جائیگی (سٹیٹس مین)

یونان کی دغابازی

یونان وبلغاریہ کے اس معاہدہ کے واقعات شائع ہوئے ہیں جو ۵ اکتوبر کو لکھا گیا تھا جن کو پڑھنے کے بعد شاہ قسطنطین کی دغابازی میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ دفعات حسب ذیل ہیں

یونانی گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ وہ جہاں تک بلغاریہ ٹرکی اور دول وسطی کا تعلق ہے بالکل غیر جانبدار رہیگی بلغاری سرحد کی طرف یونانی فوج کے اجتماع کو ایسی صورت کر دیا جائیگا۔ کہ اس سے دفعتہً کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہے یونان اتحادیوں کی فوج کو بہاں کی طرح بھیجیگا جس کا آنا اچھا تو نہیں معلوم ہوتا۔ مگر اسکو نکالا بھی نہیں جاسکتا۔ تاہم یونان اتحادیوں کی فوج کے لئے وہ آسانیاں نہیں پیدا کریگا۔ جو کسی دوست کی فوج کے لئے کی جاسکتی ہیں۔ یونانی گورنمنٹ البانیہ وسرویہ کے عہدنامہ کو بیکار سمجھتی ہے۔ بلغاریہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی فوج یونانی سرحد سے ہٹالیگا۔ اور یونان کی اجتماع افواج میں کوئی دشواری پیدا نہ کریگا۔ بلغاریہ کولا اور یونانی مقدونیہ کی دوسرے حصوں کے متعلق اپنے دعاوی سے دست بردار ہوتا ہے۔ وہ البانیہ کے متعلق یونانی خواہشات کی مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور یہ بھی وعدہ کرتا ہے جو سامان رسد وغیرہ یونان کو سمندر کے راستہ سے نہ ملسکیگا وہ بلغاریہ بہم پہنچائیگا۔ (سٹیٹسمین)

خریداران مدینہ خط وکتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری جو لفافہ کے علاوہ ہوتا ہے ضرور تحریر فرمایا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف۔ منیجر

ہندوستان کے آئندہ وائسرائے

بقول معاصر انگلشمین باخبر حلقوں میں یہ خیال یقین کی حد تک پہنچ گیا ہے کہ حضور لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کو موجودہ میعاد کے ختم ہونے پر مزید توسیع کے قبول کرنے کی تکلیف نہ دی جائے گی بہرحال جس وقت یہ جلیل القدر عہدہ خالی ہوگا تو آئندہ وائسرائے کو موجودہ صورت میں سخت مشکل خدمات انجام دینی پڑیں گی حضور والا کے جانشینی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ہارکورٹ جن کا نام اکثر اس عہدہ کے لئے پیش کیا جاتا رہا ہے برطانیہ کی پولیٹکل لائف سے منسلک ہو کر اس عہدہ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسی طرح مسٹر چیمبرلین بھی وزارت کی آئندہ ترتیب کے وقت انگلستان کو نہیں چھوڑنا چاہتے۔ اب لارڈ ڈربی کے علاوہ لارڈ کرافورڈ صاحب کا نام بڑے وثوق کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے یہ صاحب نہایت ہی دیندار اور باثروت امیر کبیر ہیں۔ اور اس قدر شریف النفس منکسر مزاج کہ آج کل میدان کارزار میں پرائیویٹ (معمولی سپاہی) کی حیثیت میں سرگرم جنگ ہیں۔ آثار قدیمہ کے پورے ماہر اور عالم یکتا ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک نہایت عالمانہ کتاب [illegible] کے نقش و نگار کے متعلق تصنیف فرمائی ہے۔

تار کے شرح محصول میں تخفیف

محکمہ ڈاک و تار نے اعلان کیا ہے کہ یکم ۵ دسمبر سے ان برقی پیغامات کے لئے جو ہندوستان یا برما سے کراچی کے راستے ایران و عراق عرب کے مفصلہ ذیل مقامات کو روانہ کئے جائیں ذیل کی تخفیف شدہ شرح عمل میں آئے گی:

(۱) بندر عباس واقع ایران ۵ آنہ فی لفظ (۲) دیگر مقامات واقع ایران ۶؍ (۳) چاربار ۴؍ (۴) جاسک ۴؍ مسقط ۸؍ (۵) عراق عرب ۵؍ سرکاری شرح محصول (۶) بندر عباس کے لئے ۲؍ اور دیگر مقامات کے لئے ۳؍ فی لفظ ہوگی۔

عراق عرب میں یہ تخفیف شدہ شرح فی الحال ذیل کے مقامات پر عاید کی جائے گی۔

عمارہ، بصرہ، فاؤ، قرنہ، قط العمارہ، نصیریہ و سوق الشیوخ

مشرقی بنگال میں ڈکیتی اور قتل

میمن سنگھ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قصبہ رسول پور میں بر سونا کمار کے مکان پر چند نوجوان مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ موضع رسول پور دلار ریلوے اسٹیشن سے ۳ میل فاصلہ پر واقع ہے۔ ڈاکوؤں نے مکان میں داخل ہو کر پہلے ایک آہنی صندوق کو توڑا۔ اور اس میں سے ۱۵۰ روپیہ نکال لے گئے۔ اس کے علاوہ بہت سا زیور بھی اٹھا لے گئے۔ قصبہ کے ایک آدمی نے ان کا تعاقب کیا لیکن انہوں نے اُسے فوراً پیالہ اجل پلایا کالی بازار اور بکھیل کے درمیانی تار کاٹ دیئے گئے۔ اس کے بعد اس وقت تک اور کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔

اس کے علاوہ ایک اور اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہی ڈاکوؤں نے قصبہ جہتی میں راج نرائن گوپ کے مکان پر ڈاکہ ڈالا اور ۳۰۰ روپیہ کے قریب نقد و زیور اڑا لے گئے۔ ڈاکوؤں کا سراغ اس وقت تک نہیں لگا۔

شاہزادہ یونان گھوڑے سے گر پڑا

رویٹر کا خاص نامہ نگار ایتھنز سے اطلاع دیتا ہے کہ شاہ یونان کا منجھلا لڑکا شہزادہ الکزنڈر جو یونانی توپخانہ میں ایک افسر اعلیٰ ہیں وہ فوجی قواعد کے وقت گھوڑے پر سے گر پڑا۔ اور اس کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس خبر کے سنتے ہی ولیعہد یونان اور اس کی والدہ فوراً جزیرہ پارس کی طرف روانہ ہو گئے۔ کیونکہ اسی مقام پر یہ خوفناک حادثہ وقوع میں آیا۔ چنانچہ یہ لوگ شہزادہ مذکور کو موٹر میں بٹھا کر ایتھنز میں معالجہ کے واسطے لے آئے۔

کوائف کشمیر

ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے مسٹر ڈبلیو ایچ لوگر و کنزرویٹر محکمہ جنگلات کشمیر کی میعاد ملازمت میں دو سال کی توسیع کر دی ہے۔ مسٹر لوگر و فی الحال ایک سال کی رخصت پر انگلستان گئے ہیں۔ اور ان کی غیبت میں مسٹر لی اوکانشری نے محکمہ جنگلات کا اہتمام ہاتھ میں لیا ہے۔

مہاراجہ بہادر عنقریب ریاست پونچھ میں تشریف لیجائیں گے۔ مسٹر ٹامکنس [illegible] سائینس اکاؤنٹنٹ جنرل کشمیر مسٹر فریزر شاہی انجنیر دربار کشمیر کے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔

قید خانہ سے بھاگنے کی کوشش

[illegible] جیل کے چند قیدیوں نے باہم مشورہ کر کے قید خانہ سے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ اور اس خیال کو دل میں جگہ دے کر انہوں نے ۲۷ نومبر کی درمیانی شب کو ایک دم ہلہ کر کے جیل سے نکل جانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اس میں ناکامیاب رہے دیوار کے بلند ہونے کی وجہ سے چند قیدی تو زمین پر گر پڑے۔ اور ان میں سے دو قیدی اسی وقت مر گئے۔ باقی فوراً گرفتار کر لئے گئے۔

ڈھاکہ میں خانہ تلاشیاں

ڈھاکہ میں ۲۵ نومبر کو جمعرات کے دن صبح کے وقت پولس نے ساکھا پریس کی تلاشی لی۔ اس موقع پر پولیس کے ہاتھ دو پستول ۳۰ کارتوس دو سونے کے کڑے اور زیور آیا۔ اس کے علاوہ پولیس ابھی تحقیقات میں مصروف ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس مسروقہ مال کا تعلق مقدمہ سازش باریسال سے ہے۔ پولیس نے ابولی موہن پروپرائٹر اور کارکنان پریس کو اسی وقت گرفتار کر لیا ہے۔

ریاست حیدرآباد میں شراب کا سدباب

ایام عشرہ محرم میں برابر دس یوم تک اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے حکم سے شراب فروشی کی ممانعت کی خبر کو سن کر امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی نے ۲۴ نومبر کی شام کے وقت پبلک میٹنگ میں ہز ہائینس ممدوح کی اس مہربانی پر دلی شکریہ کا اظہار کیا اور ممدوح کے اقبال اور درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی۔ تمام حاضرین نے اس پر خوشی کے نعرے بلند کئے۔ ہز ہائینس کو شکریہ کا تار دیا گیا اور سر مہاراجہ کرشن پرشاد بہادر یمین السلطنت کی خدمت میں بھی مبارکباد کا ٹیلیگرام ارسال کیا گیا جس میں استدعا کی گئی کہ حضور ممدوح ہز ہائینس کی خدمت میں ٹمپرنس سوسائٹی کی طرف سے یہ دعائیہ پیغام پہنچا دیں۔

پنجاب کے مجوزہ قانون رواج کے متعلق

مسٹر سید وزیر حسن آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے آنریبل میاں محمد شفیع کو ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کا جواب دیتے ہوئے آنریبل ممدوح نے یقین دلایا ہے کہ آپ خاطر جمع رکھیں مجھے اس معاملہ کا خود خیال ہے اور بے اطمینانی کی کوئی وجہ نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا ہے کہ "اگر کانفرنس کی یہ سفارش منظور ہو گئی تو جو مسلمان اقوام آئندہ کثرت رائے سے وراثت وغیرہ کے معاملات میں اصول شرعیہ اسلام کو اختیار کرنا چاہیں گے وہ بآسانی کر سکیں گے"

اس پر معاصر ترجمان کی یہ رائے نہایت قیمتی لکھ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ اگر کثرت رائے کی شرط بھی لازمی ہے جیسا کہ آنریبل محمد شفیع صاحب کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو پھر مسلمان مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ انفرادی آزادی اس شرط کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتی شریعت کا ہر حکم افراد کے لئے ہے گویا اگر کثرت رائے کسی خلاف شریعت کام کو جائز تصور کرے تو اس کو قانون کی صورت میں لانا مناسب ہوگا۔ اور کیا آنریبل میاں محمد شفیع جیسے مسلمان لیڈران قوم کے لئے موزوں ہوگا کہ وہ اسی قانون کی تائید کریں۔ اور کونسل میں بحیثیت مسلمانوں کی اسلامی حقوق کی صحیح تصویر گورنمنٹ کے سامنے پیش نہ کریں۔ نہایت افسوس ہے کہ آنریبل ممدوح کے الفاظ نہایت مبہم ہیں۔ اور کثرت رائے کی شرط جو انہوں نے لگائی ہے نہایت خطرناک ہے۔ مناسب ہوگا۔ اگر وہ شریعت کو الفاظ کی کابوں بھنیوں میں نہ پھنسائیں۔ جیسا کہ آنریبل ممدوح نے یقین دلایا ہے۔ ہم منتظر ہیں کہ اس کانفرنس کی تجاویز جو شملہ میں ہوئی تھی جلد سے جلد شائع ہو جائیں تاکہ ہم بتا سکیں کہ اصل صورت کیا ہے۔ ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ مسودہ قانون مرتب ہو جانے کے بعد اس کی اشاعت سے کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ وقت تو یہ ہے کہ ہر معاملہ پر پبلک کی عام رائے کا اندازہ کیا جائے۔ اور پبلک کو تمام اصولی نکات سے آشنا کر دیا جائے تاکہ اگر اس قانون میں واقعی کوئی مفید پہلو موجود ہے تو وہ نظر آ جائے۔ آنریبل ممدوح نے اس تشویش کا ذکر کونسل میں بھی کیا تھا۔ اور اس کا جواب گورنمنٹ پنجاب کے سکرٹری نے ان الفاظ میں دیا ہے:

"معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر شفیع کا خیال ہے کہ گورنمنٹ کا ارادہ بہر حال رواج کو بصورت قانون تبدیل کرنے کا ہے۔ یہ گورنمنٹ کا خیال نہیں ہے"

ہم افسوس کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ جواب ایک ذرہ تسکین بخش نہیں ہے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر گورنمنٹ کا یہ خیال نہیں ہے تو کیا خیال ہے؟

بلقان میں اتحادی فوج کی موجودہ حیثیت

اخبار پانیر کے نام ایک خاص تار مورخہ ۲۔ دسمبر لندن سے آیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سالونیکا میں ایک نامہ نگار جو لندن کے بہت سے اخباروں کی نمائندگی کر رہا ہے۔ اتحادیوں کی افواج کی موجودہ حیثیت کو بوتل کی گردن میں مٹر کے دانوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہماری بڑھنے والی فوج خچر اور گھوڑوں کے ذریعہ رسد لینے پر اکتفا کریگی۔ اس لئے کہ ان تنگ راستوں کو کیا ہی نہیں جا سکتا سال کے ان بدترین دنوں میں غنیم کو پیچھے ہٹانے کے لئے وائیا قسطنطنیہ کی ریل تک پہنچنا بہت دشوار کام ہے نامہ نگار مذکور کو اس کا یقین ہے کہ روس شمال کی جانب سے جنگی عمل کرنے والا ہے۔ اس افواہ کی تصدیق مختلف ذرائع سے ہوری ہے جرمنی کی فوجیں سرویا سے مشرق کی طرف روسیوں سے مقابلہ کے لئے بھی جا رہی ہے۔ دریائے ڈینیوب میں سرنگیں بھی ہوئی ہیں رومانیہ کے ممالک غیر کے نمائندوں کو ہم نے کامل بتا دیا تھا اور یہ بھی کہا تھا۔

کہ اوسرنگیں روس اور بلغاریہ کی مزاحمت کے لئے بھی ڈال دی جائینگی۔

ایک یونانی جو ابھی قسطنطنیہ سے سالونیکا آیا ہے بیان کرتا ہے کہ بلغراد نِش ریلوے پانچ ہفتوں میں کھل جائے گی گو بلغاریہ نے مقدونیہ پر قبضہ کر لیا ہے لیکن پھر بھی بہت کچھ بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ جرمنی کی امداد توقعات سے بہت کم ہے اور فتح کی قیمت دس ہزار نقصانات سے جسکا پہلے اندازہ کیا گیا تھا بہت بڑھی ہوئی ہے۔

جبریہ فوجی قانون جاری ہے اور سرکاری مراسلتوں ہی سے کچھ خیر و خبر ملتی ہے زخمیوں کو رشتہ داروں کے دیکھنے کی اجازت نہیں جرمنی کا اثر بالاتر ہے۔

سر علی امام کا اعزاز

واقعی بخیال معاصر ترجمان ہندوستان میں انگریزی عہد حکومت کا یہ پہلا مسرت انگیز واقعہ ہے کہ برطانیہ کے نائب السلطنت ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ نے اپنے ایک ہندوستانی مشیر کے اعزاز میں الوداعی جلسہ دعوت منعقد کیا۔ اور جن اعلیٰ و برجستہ الفاظ میں سر علی امام کے غیر معمولی ایثار تدبر اور قابلیت کا اعتراف فرمایا اُس پر اہل ہند جسقدر فخر کریں بجا ہے

ناظرین کو معلوم ہے کہ امپیریل کونسل کی کرسی صدارت پر ہمیشہ ویسرائے متمکن ہوتا ہے اس لئے ویسرائے کی غیر حاضری میں جو شخص اس سب سے اعلیٰ و ارفع سرکاری کرسی پر بیٹھنے کا مجاز ہو اس کی حیثیت اس خاص وقت تک ویسرائے سے دوسرے درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ اعزاز بھی سر علی امام کو حاصل ہے۔ ہم ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس اعزاز کے عطا کرنے میں اپنی جنہتی کا ثبوت دیا۔ اس حقیقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا کہ دماغی اور انتظامی قابلیت کے اعتبار سے ہندوستانی دماغ کسی طرح یورپین دماغ سے کم نہیں۔ ہز اکسلنسی کو اس امر کا بھی ذاتی تجربہ ہو گیا ہے کہ اگر اہم ملکی معاملات کے انصرام میں ہندوستانی مشیر پر اعتبار کیا جائے تو وہ ہر طرح سے اس اعتبار کے قابل ہوتا ہے۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے ہم دیکھتے ہیں کہ امپیریل کونسل کے ایک یادو ممبر جو سر علی امام سے جونیر تھے وہ لفٹنٹ گورنر بنا دیئے گئے۔ اور سر علی امام لفٹنٹ گورنری تو کہیں رہی ہائیکورٹ کے چیف جسٹس بھی نہ ہو سکے۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم پر "چھوٹا منہ بڑی بات" کی پھبتی نہ اڑائی جائے۔ لیکن ہمارے نزدیک وہ دن حقیقت میں برطانیہ کے عہد حکومت کے لئے مبارک ہوگا جب ہم کسی ہندوستانی کو لفٹنٹ گورنر دیکھیں گے۔ ہماری خوشی اس لئے نہیں ہوگی کہ ایک ہندوستانی ایک ایسے جلیل القدر عہدے پر مامور کیا گیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس دن "من تو شدم تو من شدی" کی ابتدا ہوگی۔ باہمی غیریت معدوم ہو جائے گی۔ اور اتحاد و استحکام اپنی اصلی شان میں نظر آئیگا۔ ہماری یہ آرزو کوئی نئی آرزو نہیں ہے۔ اور تاریخ اس کی شہادت دے سکتی ہے۔

انگلستان میں سونے کا ذخیرہ

وزیر خارجہ انگلستان تحقیقات کر رہے ہیں کہ انگلستان میں سکے کے علاوہ سونے کی مقدار کس قدر ہے بقول ایک اخبار کے زیورات کی شکل میں ۲ کروڑ پونڈ کا سونا انگلستان میں موجود ہے۔ بحساب اوسط یہ دو پونڈ فی کس آتا ہے۔ ہندوستانیوں پر یہ طعن کی جاتی ہے کہ وہ زیورات بنا کر روپیہ کو کاٹھ مار دیتے ہیں۔ مگر اس حساب کے ہندوستان میں ۶۰ کروڑ کے زیورات ہونے چاہئیں حالانکہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں

بے تنخواہ کے وزیر

مسٹر راسن نے پارلیمنٹ میں تحریری سوال کیا اور تحریری جواب ملا سوال یہ تھا کہ مجلس وزرا کا وہ کونسا وزیر ہے جس نے حب الوطنی کی وجہ سے دوران جنگ میں تنخواہ لینے سے انکار کیا ہے۔ اور بغیر کسی معاوضہ

اشاعت و تبلیغ اسلام

(۱۲)

(از جناب مولوی محمد عبد العلیم خاں صاحب بھونگامی)

چنانچہ اسپر آپس میں چہ میگوئیاں اور رائے زنیاں ہونے لگیں ایک نے کہا طوق و زنجیر ڈالکر ایک مکان میں بند کر دو ایک نے کہا مکان کا دروازہ تیغہ کر دو تاکہ یہ بھی زہیر اور نابغہ شاعروں کی طرح موت کا مزہ چکھتا ہوا مر جائے۔ بوڑھے نجدی نے کہا کہ محمد کے قید ہونے کی خبر باہر پھیل جائیگی اور پھر اُن کے حامی آکر چھڑا لیجاوینگے اُس وقت ہم سب کے لئے بھی خطرہ ہو گا۔

دوسرے نے کہا ایک سرکش اونٹ پر بٹھلا کر ہمارے ریاست سے نکال دیں ہماری طرف سے کہیں جائے کہیں مرے۔

نجدی بوڑھے نے اس کی بھی بڑی مخالفت کی کہنے لگا کیا تم محمد کی دل آویز باتوں کو بھول گئے ہو جس سے وہ بات کرتا ہے وہ اُسی کا ہو جاتا ہے۔ یہاں سے نکالنے کے بعد جس شہر میں پہنچیگا وہاں کے لوگ اُس کا کلمہ پڑھنے لگیں گے۔

آخر ابو جہل نے یہ تدبیر بتلائی کہ عرب کے ہر ایک مشہور قبیلے سے ایک ایک فرد کا انتخاب کیا جاوے اور یہ سب نوجوان بہادر شب کی تاریکی میں محمد کے گھر کو سوتے میں گھیر لیں جب محمد صبح کی نماز کو باہر نکلے اُس وقت سب لوگ اپنی اپنی تلوار سے اُن پر وار کریں۔ اور اُس کی بوٹی بوٹی کر دیں۔ اس تدبیر میں یہ فائدہ ہے کہ اس قتل میں تمام قبیلے شامل ہو گئے تو پھر کوئی قبیلہ محمد کا بدلہ نہ لے سکیگا اور نہ محمد کے حامی دیا کسی شہر و قصبہ دیا ہمارا کچھ کر سکیں گے۔ اس پر کل کفار نے اتفاق کر لیا اور بالآخر سب کی رائے سے یہ بات قرار پا گئی۔

رات کے وقت کفار نے اپنی قرارداد کی بموجب آنحضرت صلعم کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ خدا نے آپ کو خبر کر دی اور کفار کے منصوبے قتل سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا۔ آپ اُس وقت اُٹھے اور اپنے پیارے بھائی حضرت علی کو فرمایا تم میرے بستر پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو ذرا فکر نہ کرنا کوئی شخص تیرا بال بیکا نہ کر سکیگا۔ حضرت علی تلواروں کے سایہ میں نہایت بیفکری سے مزے کی نیند سو رہے۔ اور آپ صلعم خدا کی حفاظت میں گھر سے باہر نکلے۔ اور ایک مٹھی بھر خاک آپ نے محاصرین کی طرف بسم اللہ کرکے پھینکدی یہ سب کی سب آنکھوں کو ٹٹولتے رہے۔ اور آنحضرت صلعم بیفکر سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے صاف نکل گئے کسی نے نبی صلعم کو جاتے نہ دیکھا۔ یہ واقعہ ۲۷ صفر ۱۳ نبوت روز پنجشنبہ ۱۰ دسمبر ۶۲۲ء کا ہے۔

خدا کے مرسل ابو بکر کے گھر پہنچے وہاں جلدی سے سفر کا ضروری سامان درست کرکے اُسی شب میں دونوں بزرگوار چل پڑے۔ مکہ سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر کوہ ثور ہے اس کی چڑہائی دشوار اور راستہ سنگلاخ تھا۔ نکیلے پتھر آپ کے پائے مبارک کو زخمی کر رہے تھے اور اُدھر راستہ ہموار نہ ہونے سے جا بجا ٹھوکریں لگتی تھیں۔ یہ تکلیف دیکھ کر آپ کے دوست صادق ابو بکر نے آپ کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا۔ آخر ایک غار تک پہنچے۔ ابو بکرؓ نے نبی صلعم کو باہر ٹھہرا یا خود غار کو صاف کیا۔ بدن کے کپڑے پھاڑ کر غار و روزن بند کئے اور پھر وہاں حضرت کو بلا لیا صبح ہوئی حضرت علی حسب معمول خواب سے بیدار ہوئے۔ قریش نے قریب جا کر اُنہیں پہچانا۔ پوچھا محمد کہاں ہیں علیؓ نے جواب دیا مجھے کیا خبر کیا میں پہرا تھا تم لوگوں نے اُنہیں نکل جانے دیا۔ اور وہ بخیریت نکل گئے۔ قریش غصہ اور ندامت سے حضرت علیؓ پر ٹوٹ پڑے۔ ان کو مارا اور خانہ کعبہ تک پکڑ لائے۔ اور تھوڑی دیر تک حبس میں رکھا۔ آخر چھوڑ دیا۔ غرض کفار ابو بکر کے گھر آئے وہاں اسماء بنت ابو بکرؓ کا حال پوچھا۔ اُس نے بھی صاف جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اور قسم بھی کھائی

مگر بدبخت ابو جہل سرکش بوجہل کو اس پر غصہ آیا۔ اور بیچاری اسماء کے اس زور سے طمانچہ کھینچ مارا کہ کان کی بالی ٹوٹ کر گر پڑی۔ غرض آپ تین دن اُسی غار میں رہے اور اسماء بنت ابو بکر گھر سے روٹی پکا کر روزانہ دیجاتی تھی۔ عبد اللہ بن ابو بکرؓ مکہ کی باتیں سُنا جاتا۔ اور عامر بن فہیرہ جو غلام تھا بکریوں کا ریوڑ غار تک لے آتا۔ اور بقدر ضرورت آپ کو دودھ دے جاتا اور نقش قدم مٹا کر چلا جاتا تھا چوتھی شب کو ابو بکر کے گھر سے دو اونٹنیاں آگئیں جن کو اس سفر کے لئے فربہ اور طیار کیا تھا۔ ایک پر نبی صلعم اور دوسری پر ابو بکر اور عامر بن فہیرہ غلام اور عبد اللہ بن اریقط جو راستہ کی رہبری کے لئے مامور تھا سوار ہوئے۔ اور مدینہ کی جانب یکم ربیع الاول اور دوشنبہ مطابق ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء کو روانہ ہوئے۔

مکہ معظمہ میں اسلام کیونکر پھیلا

(۵)

(از جناب مولوی حکیم مرزا محمد ابراہیم صاحب پروپرائٹر شفاخانہ محمدیہ فیروز پور ضلع ملتان)

وہ کون سی چیز تھی جس نے ایک دم میں ایک خونخوار قاتل کو جان نثار خادم بنا دیا۔ وہ قرآن شریف تھا جس نے حضرت عمر میں یہ حیرت انگیز معجزانہ تغیر پیدا کیا۔ حضرت عمر تلوار لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جا رہے تھے تو راستہ میں ایک شخص نے اُن سے کہا کہ تو پہلے اپنے گھر کی تو خبر لے تیری بہن اور تیرا بہنوئی دونوں اُس شخص کے پیرو ہو چکے ہیں جس کے قتل کرنے کے لئے تو جا رہا ہے۔ اس پر حضرت عمر کا غصہ بھڑکا اور سیدھے اپنی بہن کی طرف روانہ ہوئے۔ اُس گھر میں حضرت خباب سورۂ طٰہٰ گھر والوں کو سنا رہے تھے حضرت عمر نے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت خبابؓ ان کے ڈر سے چھپ گئے حضرت عمرؓ گھر میں داخل ہوئے۔ قرآن شریف کے پڑھنے کی آواز تو وہ سُن ہی چکے تھے جب اُن کو اُس خبر کی تصدیق ہو گئی جو انہوں نے راستہ میں سنی تھی۔ اُنہوں نے اپنے بہنوئی پر حملہ کیا۔ اُن کی ہمشیرہ نے اپنے خاوند کے بچانے کے لئے مداخلت کی۔ اس کشمکش میں اُن کی ہمشیرہ کو زخم لگ گیا۔ اور خون بہنے لگا آخر وہ بھی حضرت عمر کی ہمشیرہ تھیں۔ جواب دیا ہاں ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ اب جو کچھ تجھ کو کرنا ہے کر لے اپنی ہمشیرہ کا چہرہ خون سے آلودہ دیکھ کر حضرت عمر کا دل نرم ہو گیا۔ اور پوچھا کہ وہ کاغذ کہاں ہے جو تم پڑھ رہے تھے۔ اُن کی ہمشیرہ نے جواب دیا۔ کہ تم مشرک ہو۔ تمہارے ہاتھ ناپاک ہیں۔ ناپاک ہاتھ اُس صحیفہ کو نہیں چھو سکتے غسل کرو پھر تم اُس کاغذ کو دیکھ سکتے ہو حضرت عمر نے غسل کیا۔ اُن کی ہمشیرہ نے صحیفہ نکالکر دکھایا حضرت عمر نے اُس صحیفہ کو پڑھنا شروع کیا۔ اور اُس صحیفہ نے آپکے دل کو مسخر کرنا شروع کیا جب آپ سورہ طٰہٰ کا ایک حصہ پڑھ چکے تو بول اُٹھے کہ یہ کلام کیسا احسن اور اکرم ہے یہ سنکر حضرت خباب بھی باہر نکل آئے حضرت عمرؓ سیدھے ارقم کے مکان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے مسلمان کفار کے خوف سے دروازہ بند کئے بیٹھے تھے۔ دروازہ کھٹکھٹایا حضرت حمزہؓ اور دیگر صحابہ نے بند دروازہ میں جھانک کر دیکھا تو چونک کر پیچھے ہٹ گئے اور بولے کہ یہ عمر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دروازہ کھولدو اور جب حضرت عمر داخل ہوئے تو آپ نے اُن کا دامن اور تلوار کی پیٹی پکڑ کر فرمایا کہ تو کب تک ہمیں ستائیگا۔ حضرت عمر نے جواب دیا: "میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کا رسول برحق ہے۔" آ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے کہ اے خدا دو عمروں میں سے یعنی ابو جہل جسکا نام عمر تھا اور عمر بن الخطاب میں سے جو دونوں مسلمانوں کے دشمنی

سوال

نفس ناطقہ کو اس عالم اجسام میں آنے سے کیا فائدہ ہے اور نفس بدن کا محتاج کیوں ہے۔

جواب

نفس ایک لطیفہ ربانی منبع معارف و حقائق منبع علوم و فنون ہے اور تمام حکما اور علما کا اتفاق ہے کہ امور کلیہ کا جاننے والا نفس ہے اگرچہ پیدائش اصلی میں کمالات اور افعال عقلی کے ثبوت سے آراستہ ہوتا ہے تاہم بہت سے کام ایسے ہیں جن کی تکمیل اور تحصیل جسم سے متعلق ہے۔ اور بغیر استعمال آلات ظاہری و باطنی اس جسم کی تکمیل کمال ممکن نہ تھی اس لئے نفس ناطقہ کو اس عالم اجسام میں آنے سے یہ فائدہ ہے کہ وہ اپنی مخفی اور پوشیدہ کمالات کو ظاہر کرے اور عالم عقلی میں جن کاموں کے اظہار کی اس کو استعداد تھی اس کو عالم ظاہر میں کرلے۔ کیونکہ اگر وہ افعال وقوع میں نہ آئیں تو اس کے تمام قوی و افعال باطل ہو جاتے جیسی کہ نفس ناطقہ اپنی خصائل پسندیدہ اور فضائل حمیدہ سے محروم ہو جاتا۔ نفس اگرچہ اپنی ذات اور مطلق حقیقت کی رو سے بدن کا محتاج نہیں ہے۔ لیکن خدا نے عمر دراز اس کی فطرت میں ایسے کمالات ودیعت رکھے ہیں ان کا حاصل کرنا اس کو ضروری ہے۔ اور ان کے لئے مقامات محمودہ یا درجات مذمومہ مقرر کئے جہاں تک اس کا پہنچنا لازمی ہے تاکہ آخرت میں مستحق خیالات نعیم یا عذاب الیم کا ہو سکے پس ان امورات کے ظاہر ہونے کے لئے مختلف آلات اور متعدد حواس کی ضرورت تھی۔

اس لئے حکیم مطلق نے اس کو بعد انقضائے مدت عالم عقلی فطرت اول سے معرفت والا ک روحانی وجود عقلی مسلوب کر کے عالم اجساد میں بھیجا تاکہ وہ اس خاص شکل میں آکر اخلاق حمیدہ اعتقادات صالحہ یا خیالات فاسدہ کا اکتساب کرے اور درجہ امکان سے نکل کر مرتبہ وقوع تک پہنچے اور اخلاق فاضلہ سے لباس سعادت پہن کر فرشتوں کے رتبہ تک یا بدکرداریوں سے سرحد شقاوت تک پہنچ کر اشرار کے زمرہ میں داخل ہو۔ غرض نفس کے بدن سے متعلق ہونے میں یہ حکمت ہے کہ نفس کو اپنے حصول کمالات اور معرفت الٰہی کے واسطے ایک سواری کی ضرورت تھی جو اسکو منزل مقصود تک پہنچا دے۔

پس سواری بدن ہے اور علم معرفت اور طاعت الٰہی اس کی زاد راہ۔ حکما نے انسانی جسم کو ایک مضبوط کشتی سے تشبیہ دی ہے۔

ق

جسم انسان صورت کشتی در آب ستادہ ۔۔۔ می برد گاہ بہ موافق با دو گاہی خلاف
بحر عالم عمر کشتی باد او آہنگ او ۔۔۔ می کند ہر دم ز ہر جانب کشتی اش مصاف

جس طرح دریا میں ٹھہری ہوئی کشتی ہوا کے سوا نہیں چل سکتی اسی طرح بدن کی کشتی روح کے ارادہ کی ہوا کے بغیر حرکت نہیں کر سکتی جس طرح کشتی کے اجزا ٹوٹ جانے سے سوار ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بدن میں کوئی خلط غالب آجائے اور علاج نہ کیا جائے۔ تو انتظام جسمانی درہم برہم ہو جائیگا جسطرح ہوا کشتی کے ٹوٹ جانے کے بعد باقی رہتی ہے اسی طرح نفس اپنی معدن میں بعد فنائے جسم باقی رہتا ہے جس طرح تیز و تند ہوا سے آلات اور اجزائے کشتی پاش پاش ہو جاتے ہیں اسی طرح جو ہر روح کے قوی ہو جانے سے جسم میں قوت تحمل نہیں رہتی۔ آخر غلبہ حرارت سے اس کی تمام رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے جسطرح اہل کشتی کا حال مہلک آندھی کے وقت دو طرح ہوتا ہے۔ بعض وعدہ میں عاقل براضی بقضائے الٰہی رہتی ہیں اور عار بقا کی رغبت اور بقائے الٰہی کا اشتیاق ظاہر کرتے ہیں۔ اور دار ناپائدار کی قید سے نکل کر نعیم میں مقیم ہو جاتی ہیں۔ اور بعض ناعاقبت اندیش غافل مستغرق لذات دنیا جزع و فزع میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ دنیا سے نکلکر دوزخ کی دردناک مصیبت میں پڑ جاتے ہیں اسی طرح جسم طبعی کے کشتی کا سوار بھی اپنے افعال کا نتیجہ حاصل کرتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ مقصود بالذات اس کا حصول معرفت اور منزل حقیقت کو طے کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ابتدائی پیدائش میں کمالات وجودی اور صفات جسمانی سے علاوہ نفوس پاک کے خالی ہوتا ہے اس لئے اس کو حصول کمال مطلوبہ کے لئے اوزار جسمانی سے کام لینا لازم ہے۔

نفوس پاک مثل انبیاء علیہما السلام و اولیائے کرام اپنی ابتدائی پیدائش میں کامل بالفعل ہوتے ہیں جیسے حضور سید الانبیاء نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ حالت شیر خوارگی میں اقرار توحید کیا پھر نفس ناطقہ یعنی روح کو اس جہان میں پیدا کرنے کی یہ حکمت ہے کہ نوع انسان کی وہ استعداد جو دوسرے حیوانات میں نہیں ہے کامل طور پر ظاہر ہوا۔ اور خواص ملکات کائنات منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوں تاکہ قدرت کاملہ و حکمت بالغہ اور جملہ معلومات اس کی وحدانیت پر دلیل کامل ہوں اور **انی اعلم ما لا تعلمون** کا راز فرشتوں پر منکشف ہو۔

دُعا اور دعا کا اثر

ہشام بن محمد فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لاکھ درہم یا روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا۔ نہیں معلوم کہ کس سبب سے امیر معاویہ نے ایک سال روپیہ دینے میں کچھ تامل کیا جس کے باعث امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تنگ ہو گیا۔ آپ نے امیر کو یاد دلانے کے لئے قلم دوات طلب کیا۔ اور طلب سالانہ کے لئے کاغذ لکھنے لگے مگر پھر خود ہی رک گئے رات ہوئی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آئے۔ اور پوچھا کہ کہئے کیا حال ہے حسن نے عرض کیا کہ بفضل ایزدی سے اور تو سب خیریت ہے۔ مگر اس سبب سے کچھ تنگی سی محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ امیر کو لکھوں مگر آج رک گیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اپنی ہی جیسی مخلوق سے کیوں مدد مانگنے کے لئے ارادہ کیا۔ اور کیوں قلم دوات منگایا۔ حسن نے عرض کیا۔ کہ پھر کیا کرتا ارشاد ہوا کہ خداوند تعالیٰ جو رزاق ہے۔ تمام خلقت اور اس کی حالت اس کو معلوم ہے۔ وہ سمیع و بصیر اور عالم الغیب ہے۔ سوائے خداوند تعالیٰ کے کسی کی طاقت کیا ہے جو کسی کو کچھ دے یا چھین لے۔ وہی رزاق ذوالمتین ہے جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگا کرو اور آیندہ یہ دعا پڑھا کرو۔ ترجمہ دعا۔ الٰہی میرے دل میں اپنی ہی طرف کی امید ڈال اور دوسروں کی طرف سے امید رکھنا میرے دل سے قطع کر دے یہاں تک کہ آئندہ سوائے تیرے کسی سے امید نہ رکھوں۔ الٰہی میری قوتوں کو ضعیف نہ کر۔ اور مجھ کو میرے عملوں کو کم نہ کر اور میری رغبت آیندہ کسی اور کی طرف نہ کر اور مجھ سے اب کسی دوسرے سے سوال نہ کرا۔ اور میری زبان پر وہ چیزیں نہ لا جو تو نے دوسروں کو عطا کی ہیں اور میرے دل میں وہی یقین ڈال دے جو اولین و آخرین کو عطا فرمائے ہیں۔ اور الٰہی مجھے اپنا خاص بندہ کرلے۔

صبح بیدار ہوتے ہی ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن نے تعمیل کرنی شروع کردی۔ ہشام بن محمد فرماتے ہیں کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ مجھے اس پر عمل کرنے کے بعد ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ امیر معاویہ نے پانچ لاکھ درہم میرے پاس بھیجدیئے۔ اس پر میں نے خداوند تعالیٰ کا شکر کیا۔ بیشک وہ اپنے یاد کرنے والے کو کبھی نہیں بھولتا۔ ؎

ذاکر حق میشوی حق ذاکر تو می شود ۔۔۔ آمدہ یاران خطاب فاذکرونی اذکرکم

حسن فرماتے ہیں کہ رات کو پھر حضرت پیغمبر نے خواب میں دیدار عنایت فرمایا اور دریافت فرمایا۔ کہ حسن اب کیا حال ہے۔ میں نے علاوہ اور احوال کے یہ بھی عرض کیا کہ اس

ہنگامۂ عالمگیر

مناستر پر دشمنوں کا قبضہ

لندن یکم دسمبر۔ ڈیلی کرانیکل کا نامہ نگار ایتھنز لکھتا ہے کہ غیر ضروری خونریزی سے احتراز کر کے سرویوں نے مناستر پر مدافعت نہیں کی بلکہ ۲۹۔ نومبر کو شہر بلغاریوں کے سپرد کر دیا۔

سالونیکا ۳۰۔ دسمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹروی و جرمن مناستر میں داخل ہو گئے۔ اور آسٹریا کا جھنڈا بلند کر دیا گیا۔ امید ہے کہ بلغاری بھی ایک روز بعد داخل ہو جائیں گے۔ بعد کا تار مظہر ہے کہ بلغاری دو بجے کی بجائے سہ پہر کو مناستر میں داخل ہو گئے۔

لندن ۳ دسمبر۔ ریوٹر اطلاع دیتا ہے کہ سرویوں نے جمعرات کی شام کو حکماً مناستر خالی کر دیا۔ بلغاریوں کے دباؤ سے خالی نہیں کیا۔

بلغاری یونان کی سرحد پر

سالونیکا ۳۔ دسمبر بلغاریوں کی فوج کے ابتدائی جیوش جو برابر بڑھ رہے ہیں مناستر کے جنوب و مشرق میں یونان کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں لیکن شمال سے سرویوں کی جو کمک آ رہی ہے وہ بھی شہر کے قریب پہنچ چکی ہے۔

سرویوں کی مردانگی

پیرس ۳۔ دسمبر۔ سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ ۲۵ و ۲۶ نومبر کو پرلیپ اور ڈلبینسی کی طرف بلغاری اور سروی ۴۸ گھنٹہ تک نہایت سختی کے ساتھ لڑے باوجودیکہ تعداد میں زیادہ تھے مگر بلغاریوں کو ہٹنا پڑا۔ لیکن دوسرے دن وہ پھر بڑھے۔ اور سرویوں کو کراسوم کی طرف ہٹا دیا۔ ۴ ہزار سرویوں نے ۲۵ ہزار بلغاریوں کو روکا۔ جرمنوں نے سرویا کی مشہور تانبہ کی کانوں کو بیکار پایا۔ کیونکہ مشینیں وغیرہ سب بارود سے اڑا دی گئیں تھیں اور کانوں میں پانی بھرا ہوا تھا۔ سروی تانبے کا تمام ذخیرہ اور وہ مشینیں جو جا سکتی تھیں ساتھ لے گئے۔

روسی جنگی جہاز گشت لگا رہے ہیں

زیورچ ۲۔ دسمبر۔ بخارسٹ کے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی جنگی جہاز بلغاریا کے ساحل کے قریب اور ڈینیوب کے سواحل پر گشت لگا رہے ہیں۔ ۲ ہزار آسٹروی و جرمن فوج رشک پر جمع ہوئی ہے۔ ایک سامان بیلون بھی آیا ہے۔

بلغاریہ میں جرمن فوج

لندن یکم دسمبر۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار بخارسٹ لکھتا ہے کہ رشک میں ۵۰ ہزار جرمن فوج کے ٹھہرنے کا انتظام ہو رہا ہے بلغاری افسروں کو اندیشہ ہے کہ روسیوں کو دیکھتے ہی بہت سے بلغاری سپاہی اپنی فوج چھوڑ کر چلے جائیں گے

کیا رومانیا اتحادیوں کیساتھ شریک ہوگا؟

لندن۔ یکم دسمبر۔ اخبار ٹریبیون کا نامہ نگار مقیم بخارسٹ راوی ہے۔ "بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیا آسٹریا کو اس وقت اعلان جنگ بھیجیگا جبکہ بلقان میں اتحادیوں کی فوجی جمعیت نصف ملین (۵ لاکھ) ہو جائیگی۔

حالت بلقان اور اتحادی و یونان

دہلی ۵۔ دسمبر۔ ذیل کا تار ہز ایکسیلنسی وایسرائے کو وصول ہوا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مناستر پر دشمن کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یونان اندر سرویاں مقدونیہ کی حالت جہاں اتحادیوں کی فوج ہے کچھ صاف معلوم نہیں ہوتی اتحادیوں اور یونان کے درمیان یونان میں اتحادی فوج کی ضروریات کے متعلق گفت و شنید جاری ہے۔

بلغاری و برطانوی فوج

سالونیکا ۴۔ دسمبر۔ بلغاریوں نے برطانوی فوج کے بائیں بازو پر گولے پھینکنے شروع کئے لیکن برطانوی توپخانہ نے ان کو جلد خاموش کر دیا۔ اتحادیوں کے محاذ پر صرف اسی قدر ہوا۔ مزید برطانوی فوج جہازوں سے اتری ہے مناستر کے فتح ہو جانے سے یونان میں بہت بے چینی ہے۔ خبریں آ رہی ہیں کہ روسی بلغاریہ میں داخل ہو گئے ہیں۔

برطانوی جہازوں کی مزید غرقابی

لندن ۳۔ دسمبر۔ برطانوی اسٹیمر ننگٹن ہال غرق کر دیا گیا۔ بعض اہل جہاز بچا لئے گئے۔ ۳۰۔ نومبر کی صبح کو اسی آبدوز نے جس نے ملانشی اور ڈانسی کو غرق کیا تھا۔ کالسو کو بھی غرق کر دیا جہاز چھوڑنے کے لئے دس منٹ دیئے گئے تھے۔ ۳ جہاز کے ملازمین جمعرات کو کشتیوں میں مالٹا پہنچے۔

جرمن و آسٹریا کا معاہدہ

کوپن ہیگن ۳۔ دسمبر۔ جرمنی نے ڈنمارک و اسکنڈینیویا سے مویشیوں کا آسٹریا جانا بند کر دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کارروائی آسٹریا و جرمنی کی باہمی معاہدہ کے بعد کی گئی ہے۔ یعنی آسٹریا نے آئندہ اپنے لئے تمام سامان رسد وغیرہ بلقان سے لینا منظور کیا ہے۔ اور جرمنی کو پورا حق دیا کہ بلقان کے علاوہ جہاں سے چاہے سامان حاصل کرے۔

قفقاز میں ترکوں اور روسیوں کی جدوجہد

پیٹروگراڈ ۴۔ دسمبر۔ ایک مراسلت میں سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ روسی توپخانہ نے دریائے ایسٹر کے بائیں کنارے پر سنگی میں دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

قفقاز کے محاذ پر ہم نے ترکوں کا تعاقب کیا جو داکرس کی طرف پسپا ہو رہے تھے۔ اور ہم بطلس کے نزدیک پہنچ گئے۔ پہاڑوں پر پہاڑی برف پڑی ہوئی ہے۔

جنرل ژوفرے کا نیا عہدہ

پیرس۔ دسمبر۔ جنرل ژوفرے فرانس کی قومی افواج کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں۔ ان افواج میں سوائے اس فوج کے جو وزیر نوآبادی کے ماتحت ہے بلقان اور فرانس کی تمام فوجیں شامل ہیں۔

دو اور جہازوں کی غرقابی

لندن ۴۔ دسمبر۔ برطانوی اسٹیمر کلین میکلیوڈ اور مڈلٹن غرق کر دئے چار آدمی مارے گئے۔ ننگٹن ہال کے بقیہ ملاح بھی سلامتی کے ساتھ مالٹا پہنچ گئے ہیں (کلین میکلیوڈ جہاز ۴۷۸۴ ٹن کا تھا کلکتہ سے ۳۰۔ اکتوبر کو لندن روانہ ہوا تھا۔ اس میں مسافر نہیں تھے)

امن پسندوں پر حملہ

لندن ۶۔ دسمبر سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ جب صوفیہ میں شاہی محل کے باہر رسالوں کے سواروں نے امن کا مظاہرہ کرنے والوں پر حملہ کیا تو کئی آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے۔

تھریس میں ترکی فوج

لندن ۲۔ دسمبر بلغاریہ میں اس بات پر تشویش ظاہر کی جا رہی ہے کہ تھریس میں ترکی فوجیں داخل ہو رہی ہیں۔

زار کا وعدہ سرویا سے

لندن ۴۔ دسمبر سالونیکا کی ایک رپورٹ جو جرمنی میں شائع ہوئی ہے مظہر ہے کہ زار روس نے موسیو پاشچ کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ سرویا کو یا اس کی آزادی کو صفحۂ ہستی سے نہیں مٹنے دیگا۔ روس پہلے ہی سرویا کو بچانے کے لئے تدبیریں کر رہا ہے۔

بلغاروی حملہ کی ناکامی

دہلی ۱۔ دسمبر فرانسیسی رپورٹ مظہر ہے کہ اسٹرمنزا از ۶ سترو جیہ کے جنوب کی جانب دس میل پر ایک سخت لڑائی میں بلغاروی پسپا کر دئے گئے۔ بلغاریوں نے دو مرتبہ سرزا کو عبور کرنے کی کوشش کی لیکن فرانسیسیوں نے روک دیا۔ چونکہ سرویا نے مناستر خالی کر دیا اس لئے آسٹریا اور بلغاریہ کے مشترکہ دستے مناستر میں داخل ہو گئے۔ بلغاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پرزرنڈ سے سقوطری اور دیرا کی جانب سرویوں کا تعاقب کیا۔ یاقووہ پر بھی قبضہ ہو گیا ہے۔ جو مانٹی نگرو سے جنوب مشرقی جانب پر

مناستر آسٹریا کو دیا جائیگا

لندن ۱۔ دسمبر ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار روم سالونیکا کی خبروں کا حوالہ دیتا ہے کہ مناستر کو آسٹریا کے لئے نامزد کرنے پر بلغاریوں اور جرمنوں میں چل گئی ہے کیونکہ بلغاریوں کو یہ خیال ہے کہ آسٹریا سالونیکا لینے کی فکر میں ہے۔ نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ صوفیہ کی پولیس شاہ فرڈی نینڈ کی حفاظت کے خاص انتظامات کر رہی ہے۔

شاہ بلغاریہ کے خلاف سازش

لندن ۱۔ دسمبر ڈیلی ایکسپریس کا نامہ نگار جنیوا اپنی رست کی ایک خبر کا حوالہ دیتا ہے کہ ۳ بلغاری طلبہ شاہ کے خلاف سازش کے الزام میں گولی سے اڑا دئے گئے۔ اور صوفیا میں جنگ کے خلاف اکثر بلوے ہوتے رہتے ہیں

مقدونیہ میں اتحادیوں پر حملہ کی تیاری

لندن ۱۔ دسمبر ایڈرڈم کا ایک تار ہے برلن کی خبر ہے کہ جنرل گیلوڈنڈ کی فوج جس کا چند ہفتوں سے کچھ ذکر نہیں آیا تھا۔ از سر نو ترتیب دی گئی ہے تاکہ مقدونیہ میں اتحادیوں پر حملہ کیا جائے۔

اتحادیوں اور یونان

ایتھنز ۔ دسمبر یونانی جنرل اسٹاف کا عہدہ دار کرنیل نلیس سالونیکا بھیجا گیا ہے تاکہ خاص طور پر اتحادیوں کی فوجی حکام سے گفتگو کرے اور تفصیل کے ساتھ اپنی گورنمنٹ کو بتائے کہ ان کا منشا و مقصد کیا ہے۔

بلجیم میں جرمن فوج کی کثرت

لندن ۷۔ دسمبر ہالینڈ میں اس پردہ داری کے متعلق جو آج کل جرمنی میں معلوم ہوتی ہے مختلف خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اخبارات اور مراسلات بہت دنوں سے نہیں آئے۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ فوج اور توپخانے دریا کی طرح بلجیم میں چڑھتے چلے آتے ہیں۔ اور عموماً شب کے وقت آتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ فوج اس نئی فوج کی جگہ بھیجی گئی ہے جس کو فرانسیسی محاذ سے ہٹا لیا گیا تھا۔

جرمنوں کی تحریک صلح

لندن ۶۔ دسمبر نیویارک کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر برائن نے ایک عام اشتہار کے ذریعہ سے مسٹر ولسن سے خواہش کی ہے کہ وہ اب مداخلت کریں اور صلح کرا دیں لیکن جرمنی کے شرائط صلح جو نیویارک میں شائع ہوئے ہیں کچھ اور ہی ہیں وہ چاہتا ہے کہ بلقان اس کے زیر اثر رہے تاکہ قسطنطنیہ اور ایشیائے کوچک کا راستہ کھلا رہے۔ وہ قسطنطنیہ میں بھی اپنا اثر رکھنا چاہتا ہے اور ٹرکی کو مہذب بنانے کا کام اپنے ذمہ لینا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ جرمنی اور روس کے درمیان کوئی غیر جانبدار سلطنت قایم کی جائے تاکہ دونوں کا تصادم ممکن نہ ہو پولینڈ میں ایک جدید حکومت قایم ہو رومانیا کو بس آربیا دے کر اور مغرب میں اس کی پرانی سرحد بفر قایم کرکے طاقتور بنایا جائے۔ بلجیم کو کامل آزادی دیدی جائے۔ اور السا س میں فرانس کو بھی کچھ ملجائے۔

جرمنی اور زیادہ بڑی توپیں بنوا رہا ہے

لندن ۶۔ دسمبر بقول ٹائمز کے نامہ نگار مقیم للاہین گذشتہ ستمبر میں جرمن انگریزی فرانسیسی جارحانہ کارروائی سے بالکل چونک پڑے۔ اور اس وقت تک خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کو یقین ہے کہ مغربی رزمگاہ میں سال کے اختتام تک ان کا پلہ بھاری رہیگا۔ اس وقت سے ان کی تعداد گھٹنے اور اتحادیوں کی بڑھنے لگے گی۔ اس لئے جرمنوں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ مغرب میں ایک فیصلہ کن جارحانہ حملہ کیا جائے جس کی ابتدا ان گرانڈیل توپوں کی گولہ باری سے کیجائے جو آج کل کارخانہ کروپ میں بنائی جا رہی ہیں۔ اور اگر اس حملہ میں ناکامی ہو اور اس ناکامی کا جرمنوں کو اندیشہ بھی ہے تو جرمنی پوپ اور پریسیڈنٹ ولسن سے استدعا کرے گا کہ آپ صلح کرا دینے کی کارروائی شروع کر دیں۔ پرنس بولو کے سوئیزرلینڈ جانے اور پوپ کے مقدس ایلچیوں کے ذکر کے یہی معنی ہیں۔ اس پیشبندی کی کچھ تائید اس بات سے بھی ہوئی ہے کہ جرمنوں نے جملہ فوجی نقل و حرکت کے متعلق جو جرمنی اور بلجیم میں ہو رہی ہے۔ یکایک بہت ہی سخت رازداری کے ساتھ کام لینا شروع کر دیا ہے (ڈنٹیس مین کا تار)

جہازوں کی غرقابی

لندن ۶۔ دسمبر بیان کیا جاتا ہے کہ باربرداری کا ایک یونانی جہاز بحیرہ روم میں تارپیڈو سے غرق ہو گیا ہے

بلغاری حملے پسپا کردئیے گئے

سالونیکا ۸۔ دسمبر۔ بلغاریوں نے دن بھر برطانوی محاذ پر گولہ باری کی اور اپنی پیدل فوج سے حملہ کیا۔ جو پسپا کیا گیا۔ برطانوی فوج کا کم نقصان ہوا۔ بلغاریوں نے اپنے توپ خانہ سے فرانسیسیوں پر بھی حملہ کیا۔ لیکن فرانسیسیوں نے اپنی بھاری توپ سے یہ حملہ روک دیا۔ ٹرکی اور بلغاریہ کی باہمی بدگمانی کی وجہ سے مشکلات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مناستر میں دشمن کی فوج

ایتھنز ۹۔ دسمبر یونان کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ایک جرمن اور ایک بلغاری رجمنٹ مناستر میں داخل ہوگئی ہے۔

اتحادی اور یونان

لندن ۸۔ دسمبر۔ فرانسیسی سفیر متعینہ ایتھنز نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی نہ تو یہ چاہتے ہیں کہ یونان اپنی غیر جانبداری چھوڑ دے اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ جنگ میں شریک ہوجائے۔ بلکہ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ فوجوں کی نقل و حرکت کی آزادی دیجائے۔ اور وہ آسانیاں جن کا تحریری وعدہ کیا گیا ہے بہم پہنچائی جائیں۔

دشمن کا بیان

لندن ۸۔ دسمبر۔ جرمن کمیونک مظہر ہے کہ جرمن لمبک پہنچ گئے ہیں۔ ایک آسٹروی کمیونک مظہر ہے۔ کہ بلغاریوں نے بیکو وا پر قبضہ کرلیا۔ اور آسٹریوں نے بیبولی کے جنوب میں اہل مانٹی نگرو کے حملے پسپا کئے۔ ایک بلغاری کمیونک مظہر ہے کہ مناستر کے مغرب میں بلغاریوں نے رسنا پر قبضہ کرلیا۔ ایک دوسری فوج اکرپدا پر بڑھ رہی ہے۔ اور ایک تیسری فوج نے ڈبرا پر قبضہ کرلیا ہے اور اب اسٹروگہ پر بڑھ رہی ہے۔

کریولک خالی ہوگیا

پیرس ۸۔ دسمبر۔ اطلاع دی گئی ہے کہ اتحادیوں نے کریولک کا علاقہ خالی کردیا۔ اور ترتیب کے ساتھ وادی ڈیمیرکاپو کے مورچوں پر واپس آرہے ہیں۔ جو پہلے سے تیار کرلئے گئے تھے۔ یہاں وہ پوری فراغت کرسکیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل کمنس کی نصف فوج بلغاریہ سے گذر چکی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ وہ روس کو روکنے کے لئے آئی ہے۔ یا آسٹروشنز انگریزوں اور فرانسیسیوں پر حملہ کریگی۔

پیرس میں جرمنوں کے چھوٹے چھوٹے حملے

پیرس ۸۔ دسمبر۔ ہماری کلدار توپوں نے مٹساس میں دشمن کو تباہ شدہ خندقوں پر دوبارہ قابض نہ ہونے دیا ہے۔ اور پیرس کے شمالی جانب ہمارے توپخانے نے جرمن کے حملے کو روک دیا۔ ہماری توپوں نے راست کے علاقہ میں دشمن کے مورچوں کو تباہ کردیا اور سیلٹ کے جنوب میں ہمارے بم پھینکنے والے ترقی کرتے رہے ہیں سوین ہل کے مشرقی جانب سخت لڑائی ہورہی ہے۔

شمپین میں لڑائی

لندن ۸۔ دسمبر۔ فرانسیسی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ توپخانہ کی لڑائی ہورہی ہے۔ اور شمپین میں خندقوں کی لڑائی بھی جاری ہے۔

حوادث و اخبار

ولایتی ڈاک کیوں دیر میں آتی ہے

معاصر اسٹیٹس مین کا نامہ نگار بمبئی سے رقمطراز ہے کہ آیندہ ہفتہ میں بھی ولایتی ڈاک پانچ روز دیر سے آئے گی۔ ڈاک کا اسٹیمر پیر کے روز نہر سویز سے گذرا ہے جمعہ تک بمبئی پہنچیگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پی اینڈ او کمپنی کے تیز رفتار جہاز گورنمنٹ نے لے لئے ہیں۔ اور اس لئے اب انہیں برٹش انڈین نیویگیشن کمپنی سے اسٹیمر کرایہ پر لینے پڑے۔ اسٹیمر مگارا بھی اسی کمپنی کی ملکیت ہے۔ اول تو اس جہاز کی رفتار سست ہے دوسرے ڈاک اسٹیمروں کو دوہ نیپالی کی ڈاک مالٹا میں چھوڑنی پڑتی ہے

لارڈ ہارڈنگ لائبریری

لارڈ ہارڈنگ لائبریری جو حضور وائسرائے کی دلی کے واقعہ بلا سے سلامتی فرمانے کی یادگار میں قائم کی گئی تھی عنقریب پایہ تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ امید ہے کہ جنوری ۱۹۱۶ء میں اس کی افتتاحی رسم ادا کیجائے گی۔ غالباً سر سنکرن نائر اس رسم کو ادا کریں گے۔ ابتک کل چندہ ۶۰ ہزار روپیہ ہوچکا ہے۔

چارسدہ پر ڈاکہ

صوبہ سرحد ضلع پشاور میں چارسدہ ایک مشہور قصبہ ہے تمول اور اہمیت موقع کے لحاظ سے ڈاکہ پڑنے کا وہاں ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ غیر علاقہ کے ڈاکوؤں کو ہر وقت یہاں واردات کرنے کا خیال ہا کرتا تھا۔ گذشتہ شب کو بعد نماز عشاء دو ڈھائی سو کے قریب مسلح مہمندان علاقہ غیر نے بازار چارسدہ پر ڈاکہ ڈالا۔ نائب تحصیلدار شہزادہ عبد الرحیم تو قندی نے فوراً کوٹھی کو گھیرنے اور ان کو واردات کا موقع نہ دینے کی بنا پر منادی کرائی اور مقابلہ کے واسطے خود مستعد ہوا۔ اس اثنا میں جناب مسٹر بلی جی گو اسسٹنٹ کمشنر بھی تشریف اور قرب و جوار اور خاص چارسدہ کے پٹھانوں نے سرکاری عطا شدہ بندوقوں سے مورچے پکڑے۔

اول اول شہزادہ صاحب نے نہایت شجاعت اور بسالت کا نمونہ دکھایا اور اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالکر ڈاکوؤں سے برسر پیکار ہوا۔ اور ایک ڈاکو کو نشانہ بندوق بنایا۔ ڈاکوؤں نے موقع واردات نہ پاکر بازار کو آگ لگادی اور تمام بازار خاکستر کردیا۔ آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہوگئے۔ اور لاکھوں روپیہ کا مال برباد ہوگیا۔ اسسٹنٹ کمشنر صاحب نے آگ بجھانے میں نہایت سرگرمی دکھلائی

ایک لارڈ کے بیٹے کلکتہ کے جج ہوکر آتے ہیں

لندن ۷ دسمبر۔ اخبار پائنیر کے نام تار مظہر ہے کہ ڈبلن کے بیرسٹر مسٹر سیسل اٹکنسن ولد لارڈ اٹکنسن کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مقرر ہوتے ہیں۔

کلکتہ نہیں گے بلکہ پٹنہ میں

دہلی ۸۔ دسمبر۔ کلکتہ ہائیکورٹ میں کوئی آسامی خالی نہیں ہے۔ البتہ پٹنہ ہائیکورٹ میں ساتویں جج کی جگہ خالی ہے اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ مسٹر سیسل اٹکنسن جن کے متعلق ابھی تک کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا ہے غالباً پٹنہ ہی جائیں گے۔

غزل

(از فکر جناب محمد صدیق خاں صاحب رعد)

تھامے آتے ہیں وہ ہاتھوں سے جگر کو دیکھو — مجھ کو دیکھو مرے نالوں کے اثر کو دیکھو
یہ بھی ناوک فگنی کا ہے طریقہ کوئی — دل کو دیکھو نہ مری جان جگر کو دیکھو
یہ سمجھ لو کہ گری خرمن جان پر بجلی — متبسم جو کسی برق منظر کو دیکھو
دیدنی ہے یہ تماشا کہ سر بزم ان کی — جس کو دیکھو وہی کہتا ہے ادھر کو دیکھو
میں سناؤں جو سنو تم مرے افسانے کو — پھر نہ کھاؤ ابھی مرے زخم جگر کو دیکھو
یاد ایام جوانی کو کرو پیری میں — جھلملاتے ہوئے جب شمع سحر کو دیکھو
میں نہ کہتا تھا تڑپ جاؤ گے نازک دل ہو — اور نہیں ہنس کے مرے زخم جگر کو دیکھو

دیکھنا ہو اگر اے رعد تمہیں راہ عدم
تو کسی فتنۂ محشر کی کمر کو دیکھو

اے پیاری دنیا بہت لوٹ سی بیار تیرے اُبھار ہیں

(از لسان منشی محمد سلیم کنز صاحب بنارسی حال مقام موضع واسندری ضلع تھانہ)

ہمارے دل میں برنگ دبیر یہ تیرے نقشے سمائے ہیں — بکھرے ہیں کنج میں عجب کرشمے کہ وہ دیوانہ بنا رہے ہیں
میں دام میں تیرے پھنس کے ہی ہم غلام تیرے کہلا رہے ہیں — اے پیاری دنیا بہت دنوں سے یہ تیرے دم بھرا رہے ہیں
طلب ہے ہم کو ہمیشہ ایسی کہ کار عقبیٰ نہ کوئی کرے — نشان حرص و ہوا کا ہر دم ہم اپنے دل میں جما رہے ہیں
خودی کی ہم میں خود ایسی شامل نہ کچھ شرع کا ہو خیال — ہر ساعت نے لہو سے واصل غلام رنداں کہا رہے ہیں
تلف کئے ہیں حقوق سارے میں ہم شریر ایسے کہ جو بچے — بغل میں شرم و حیا دبا کر ہم اپنی عزت گنوا رہے ہیں
گیا زمانہ کہاں وہ پہلا نہیں تھا ثانی کوئی سب کا — یہ انقلاب فلک ہوا کیا کہ اب فسانہ سنا رہے ہیں
نہ ہم میں ہمدردی رہ گئی ہے نہ ہم میں باقی کچھ حوصلہ باقی — نہ تو ہے مذہب سے واسطہ کچھ فقط فریب و دغا رہے ہیں
نہ ہم کو رغبت بہشت کی ہے نہ کچھ دوزخ کا ہم کو کھٹکا — ہوئے ہیں نفس لعین کے بندے تو شرک بدعت کما رہے ہیں

ہے بار عصیاں کا بوجھ سر پر کٹے گا کیونکر یہ روز محشر
ہو ساتھ ان کے طفیل سرور جو راہ حق پر فدا رہے ہیں

مقامی حالات

ڈاکخانہ شیرکوٹ میں غبن شیرکوٹ سے ہمارا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ یہاں کے ڈاکخانہ میں ۶۔ دسمبر کو ایک سو نو روپیہ کا غبن ثابت ہوا۔ ملازمان ڈاکخانہ کی تلاشیاں کی گئیں مزید تحقیقات جاری ہیں نتیجہ سے آئندہ اطلاع دیجائیگی۔

وعظ گذشتہ جمعہ کو بجنور محلہ چاہ شیریں کی جامع مسجد میں مولانا اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی کا وعظ ہوا جس کو سامعین نے خاص دلچسپی سے سنا۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن

سنہ ۱۹۱۶ء

سنہ ۱۹۱۶ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصول ڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور اپنا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری بوا پسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کر دیجائیگی۔

اگر

آپ لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں۔ کلیجہ کی کمزوری اور کھانسی کو دور کرنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلادیں پیدایش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک ایک سان فائدہ کرتی ہے پینے میں شیریں اور رنگ سرخ ہونے کی وجہ لڑکے خواہش سے پیتے ہیں آپ بھی اپنے بچہ کو استعمال کرا کے آزمایش کر لیجئے

قیمت ۲ اونس شیشی محصول ڈاک ۴

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

دہلی میں غدر

کے سچے واقعات جو ۱۸۵۷ء میں بادشاہ اور ان کے گھرانوں کی عورتوں اور بچوں وغیرہ کو پیش آئے ہیں خواجہ حسن نظامی صاحب نے خود ان ہی کی زبانی جنپر یہ حالتیں گذریں سنکر اپنی مشہور طرز تحریر میں لکھے ہیں ہر فسانہ اور ہر واقعہ عبرت و حسرت کی تصویر ہے پڑھنے والا دنیا کے حال پر بیتاب ہو جاتا ہے اور بغیر آنسو بہائے قصہ کو ختم نہیں کرسکتا۔ سلطنت کے ڈوبنے اور دولت کے انجام کار سوچنے کے لئے اس کتاب سے بڑھکر کوئی نسخہ نہیں مل سکتا۔ قیمت صرف چار آنے۔ (۴ر)

خون ناحق جنگ طرابلس کے تحیر خیز نتائج ملت اسلام کے لئے بڑے سبق توحش و تمدن کے [illegible] کرنے کی یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)

حق کی فتح آجکل کی ہی ہیبت ناک پریشانیوں کے زمانہ میں لوگ اللہ والوں کی کھینچے گئے ہیں۔ ایسے غم و الم کے زمانہ میں آپ ہم فریہ منگا کر پڑھئے۔ جو دلکو تسکین دینے کا اکسیر نسخہ ہے۔ ۴ر

انگلش معلم انگریزی سکھانے والی عجیب کتاب ہے استاد کی ضرورت نہیں۔ قیمت بارہ آنے۔ (۱۲ر)

علامات قیامت اسمیں عبرت خیز واقعہ قیامت لکھے گئے ہیں۔ قیامت کے متعلق تمام احادیث صحیحہ کا انتخاب ہے۔ قیمت صرف ساڑھے تین آنے

سرمایۂ آخرت دینیات کی بے مثل کتاب ہے ہر مسلمان کے پاس رکھنے کے قابل ہے قیمت گیارہ آنے۔

اعمال مجربہ اس میں محبت عداوت ترقی عز و جاہ کی عمدہ عملیات ہیں قیمت آٹھ آنے (۸ر)

دربار دہلی اس کتاب میں دربار دہلی ۱۹۱۱ء کے تمام حالات کو نہایت واضح طور پر لکھا ہے جو صاحب دربار میں شریک نہیں ہو سکے وہ گھر بیٹھے اس عظیم الشان دربار کی سیر اس کتاب کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ قیمت صرف چار آنے۔

مواعظ اشرفیہ عجیب و غریب وعظ جو بڑے اہتمام سے جمع کئے گئے ہیں جنکے سننے اور پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ۶ر

رہنمائے ریلوے ہر شخص کو جسے ریل کے سفر کی ضرورت پیش آتی ہے اس مفید کتاب کو ہمراہ رکھنا چاہئے کرایہ ہوٹل اور قواعد پیدل وغیرہ سب اسمیں درج ہیں قیمت ۲ر

کھیتی باڑی ہر قسم کے پیداوار کے بافراط ہونیکی بیشمار ترکیبیں زمیندار لوگوں کے لئے نہایت مفید ہے ۸ر

گھر کا درزی جو چیز چاہو کوٹ پاجامہ کرتہ و قمیص کچھ بھی ہو گھر بیٹھے سی لو یہ کتاب بڑا کام دیتی ہے قیمت صرف پانچ آنے (۵ر)

رنگریز جس رنگ کے کپڑے رنگنے ہوں اس کتاب کو سامنے رکھکر رنگ لیجئے قیمت صرف دو آنے۔

(یہ سب کتابیں اور ہر قسم کی کتابیں پتہ ذیل سے طلب فرمائیے)

ناظم المکتبۃ العالیہ دار السلطنت دہلی

657

رجسٹرڈ ایل ۱۰۴ — اسلامی تمدنی تاریخی اور سیاسی ہفتہ وار اخبار — نمبر ۶

تاریخ اشاعت
ہر ماہ انگریزی کی
یکم ۸
۱۵ ۲۲

شرح قیمت پیشگی
سالانہ: تین روپے (سے؍)
ششماہی: ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ؍)
طلباء سے: ڈھائی روپیہ سالانہ

مدینہ

کل خط وکتابت و ترسیل زر بنام محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ) ہونا چاہئے۔

جلد ۴ — بجنور۔ یوم چہار شنبہ ۲۲۔ دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۳۴ھ — نمبر ۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفتار جنگ

سرویا کا جو کچھ حشر ہوا وہ محتاج بیان نہیں اور اس نے جس بیجگری سے اپنے تین زبردست دشمنوں کا مقابلہ کیا وہ بھی قابل تعریف اور ایک تاریخی یادگار ہے۔ اتحادیوں نے بھی سرویا کو حتی الامکان امداد پہنچانے میں کچھ کوتاہی نہیں کی اور دشمن کو بہت کچھ نقصان پہنچایا۔ اور اس وقت تک برابر سالونیکا میں اتحادی فوجیں فراہم ہو رہی ہیں اور وہاں سے واپس نہ ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا گیا ہے۔ یونس سرویا کی سرزمین سے تو اب جنگ کا خاتمہ ہو چکا ہے البتہ سرحدات سالونیکا پر بلغاریوں سے اتحادی افواج شد و مد کے ساتھ مقابلہ کی تیاریاں کر رہی ہے۔ سامان حرب پہنچانے کے علاوہ مورچوں کی تعمیر کا کام سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ اور اتحادیوں کی یہ بھی خواہش ہے کہ سالونیکا کی فوجی حالت کو ایسا درست کیا جائے کہ جرمن و آسٹریا یونان پر قابض نہ ہو سکیں۔ چنانچہ یونان سے بھی اس بارہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے اور امید ہے نتیجہ قابل اطمینان ثابت ہوگا۔ اگر یونان اول ہی میں حسب معاہدہ اتحادیوں کے ساتھ ہو جاتا تو بلقان میں ہرگز یہ خرابی پیدا نہ ہوتی۔ اور دشمنوں کو سرویا کو پامال کرنے اور قسطنطنیہ تک اپنا راستہ ایک کر لینے کا موقع نہ ملتا۔ اس وقت چونکہ مصر، ایران، خلیج فارس میں بھی جنگ شروع ہے۔ اس لئے زیادہ مناسب ہے کہ اتحادی دشمنوں کی قوت کو بلقان میں پھنسائے رکھیں۔

۱۰۔ دسمبر کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ:

اب البانیا بھی میدان جنگ بننے والا ہے

کیونکہ آسٹریا و بلغاریہ کا مقصد البانیا کی تسخیر ہے اور آسٹروی مانٹی نگرو کو تاخت و تاراج کرتے ہوئے سان گیوانی کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ وہ البسان اور

ترنہ سے گذر کر بلغاریوں سے جا ملیں گے۔

البانیا میں عنقریب جنگ شروع ہونے والی ہے

اس جنگ میں اٹلی سب سے زیادہ حصہ لینے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ چنانچہ ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلد ۸۰ ہزار فوج البانیا میں اتارنے کے قابل ہو جائیگا۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ اٹلی البانیا میں سرویا کی فوج کو جس کا اندازہ ۲۵ لاکھ کیا جاتا ہے۔ آراستہ اور مضبوط کر رہا ہے سالونیکا میں کچھ عرصہ کے لئے سکون رہیگا۔ اس کے بعد فرانس انگلستان سرویا اٹلی اور روس کی متحدہ فوجیں ایک دم حملہ کر دیں گی۔ اور بقول معاصر حبل المتین انگلستان و فرانس کا منشا ہے کہ آسٹریا و بلغاریہ کو دیر تک سالونیکا میں مشغول رکھے بشرطیکہ یونان جرمنی کے ساتھ نہ ہو اور وہ انگلستان و فرانس کی فوجی حرکت میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے جس طرح ترکوں کو گیلی پولی اور دردانیال میں دیر تک مصروف رکھا۔ اگر یہ ترکوں کی قوت کو اس قدر عرصہ تک مشغول نہ رکھا جاتا تو روس، عراق عرب، قفقازیہ اور مصر میں جنگ کا رنگ دگرگوں ہو جاتا۔ اسی طرح اب بھی دشمن کی قوت کو سالونیکا، مانٹی نگرو اور البانیا میں مشغول رکھنا بہت کچھ مفید ہوگا۔

میدان روس کی سرگرمی

اس وقت برف باری کے سبب بالکل سرد پڑ گئی ہے۔ اور وہاں ہر طرف اس شدت کے ساتھ برف پڑ رہی ہے کہ کسی فریق میں لڑنے کی قدرت باقی نہیں رہتی کبھی کبھی کہیں معمولی جھڑپیں ہو جاتی ہیں۔ مبصرین انگلستان کا خیال ہے کہ یہ برف باری کی وجہ سے روسیوں کے لئے نہایت نافع ہے اول یہ کہ روسی اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں اور دشمن مصنوعی خندقوں میں پڑے سردی کے دن نہایت مصیبت سے کاٹ رہے ہیں۔

سوئم روس اس موسم سرما کی مہلت میں اپنی جنگی قوت کی بخوبی تکمیل کر سکیں گے جیسا کہ ایک تار مورخہ ۱۵- دسمبر سے ظاہر ہے کہ روس آئندہ موسم بہار میں چالیس لاکھ فوج کے ساتھ جارحانہ کارروائی شروع کریگا۔ لیکن ۱۷- دسمبر کی ایک تار خبر یہ بھی ہے کہ جرمن ڈونسک کے علاقہ میں بڑے معرکہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور بھاری توپیں اور تازہ فوج لا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۷-۱۸ دسمبر کے تازہ تار مظہر ہیں کہ:

میدان فرانس کے لئے بھی جرمن ایک حملہ عظیم کی تیاریاں

کر رہا ہے۔ اور سرحدوں سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ فلانڈرز میں گولہ بارود کی بڑی مقدار جرمنی سے آ رہی ہے۔ اور بہت سی تازہ فوج لورین میں آ گئی ہے۔ اور علاقہ گھنٹ میں نقل و حرکت ہو رہی ہے۔ پیرس کا اخبار ٹیمس کہتا ہے کہ گو اس خبر پر کہ جرمن مغرب میں کوئی بڑا حملہ کرنے والے ہیں۔ ذرا احتیاط کے ساتھ یقین کرنا چاہئے لیکن ایسا ہونا کچھ غیر یقینی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ تازہ فوجوں اور سامان جنگ کی مسلسل آمد سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی پھر ایک زبردست کوشش کرنا چاہتا ہے۔ اخبار مذکور کہتا ہے کہ یہ امر بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ مشرقی رزمگاہ میں اس نے فوجی کارروائی بند کر دی ہے۔ اگر جرمنوں نے واقعی رزمگاہ میں حملہ کیا تو تاریخ اس کو ایسی شکست دیں گے کہ وہ اب بالکل بدل جائیں گے۔ فرانسیسی بھی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ گذشتہ دو تین ہفتوں میں مغربی میدان سے جنگ کے متعلق کسی خاص معرکہ کی خبر موصول نہیں ہوئی تھی۔ لیکن حال کے تاروں سے جرمنوں کی تیاریاں معلوم ہوکر تعجب کے ساتھ یہ خیال ہوتا ہے کہ دشمن باوجود متواتر نقصان اٹھانے اور پسپا ہونے کے ہر میدان میں برابر مقابلہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس سے دو باتوں کا شبہ ہوتا ہے اول تو یہ کہ اس کے پاس قوت کافی ہے۔ یا وہ اپنی تمام قوت کو جلد جلد صرف کر کے اب بے دم ہوا چاہتا ہے۔ اور یقیناً اتحادیوں کے حق میں اس جنگ کے بہتر نتائج حاصل ہونے والے ہیں۔ اور یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔

عراق عرب کی لڑائی

کے متعلق اس ہفتہ کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۹ سے ۱۱- دسمبر تک مسلسل توپخانہ کی لڑائی ہوئی۔ ترکوں اور عربوں نے ۹-۱۰ دسمبر کو نہایت مسلسل اور ۱۱ کو دو زبردست حملے کئے۔ جو سب پسپا کر دئے گئے جس میں دشمن بہت کچھ نقصان اٹھا کر ۱۲- دسمبر سے خاموش ہو گیا ہے۔ عربوں کا طرز عمل قابل اطمینان ہے۔ اور کمک آگے بھیجی جا رہی ہے۔ کٹسیفان جو بغداد سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر کہ اس معرکہ کا نقصان ۱۵- دسمبر کے تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں ۶۴۳ برطانوی مارے گئے۔ اور ۳۳۰۰ زخمی ہوئے ۵۹۴ مفقود الخبر ہیں۔ مجروحین کی حالت قابل اطمینان ہے۔ اس نقصان پر غور کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ نہایت شدید تھی۔ اسی سبب سے دشمن کا نقصان بہت زیادہ ہوا ہوگا۔ نیز

قط العمارہ میں معرکہ آرائی

کے متعلق جو تار ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰- دسمبر کو ہمارے شمالی محاذ میں بندوقوں سے سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ اور دریائے دجلہ کے دائیں کنارے کے ایک گاؤں پر ترکوں نے زبردست حملہ کیا۔ جسے پسپا کر دیا گیا۔ ۱۲ کو بالکل خاموشی تھی۔ امدادی فوج برابر پہنچ رہی ہے۔

حملہ مصر کے متعلق

قاہرہ کے تار مورخہ ۱۶- دسمبر میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۳ تاریخ کو

مغربی سرحد پر ایک اور لڑائی ہوئی۔ مٹروح سے ۲۴ میل مغرب کی طرف کرنل گارڈن کو ۱۲ سو عرب مع توپوں اور مشین گن کے ملے۔ یہ عرب جعفر پاشا کی زیر کمان تھے۔ دشمن نے نہایت جوش کے ساتھ حملہ کیا۔ مگر سخت نقصانات کے ساتھ پسپا کر دیا گیا۔ چونکہ دن کی روشنی ختم ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم شمار نہ کر سکے۔ ہمارے نقصانات حسب ذیل ہوئے۔

چار انگریز اور چار ہندوستانی مارے گئے۔ پانچ برطانوی افسر ۱۰ اور پندرہ ہندوستانی زخمی ہوئے۔ قیدی جس میں شیخ طلیستان بھی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ دشمن کے ۰۰۔ آدمی مارے گئے۔ اور ۲۰۰ سے زیادہ زخمی ہوئے۔

اور نہر سویز کے بارہ میں

رائٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فی الحال نہر سویز کے راستہ سے نہ جائیں بلکہ کیپ آف گڈ ہوپ ہو کر سفر کریں۔ اب جہازوں کی ہفتہ وار روانگی کی بجائے ہر دس روز میں جہاز روانہ ہوا کریگا۔ کمپنی کے منیجر نے ایک ملاقات میں کہا کہ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ اس طرف کالی کو کہ منا یقینی نہ تھا مگر اس تبدیلی کی کوئی پولیٹکل وجہ نہیں ہے۔

ایک حسین مخبرہ

ایک بلند بہت خوبصورت عورت کی بجرم جاسوسی گرفتاری نے ایک شہر میں عجیب و غریب جوش و اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ جو فرانس کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ عورت بہر گسترین ہے جو لی اور جنگ کے شروع ہونے سے کچھ ہی قبل برلن میں سکونت پذیر تھی۔ اس نے حرب و معرکہ کے ابتدائی چند دن فرانس میں بسر کئے اور کئی ایک فرانسیسی افسروں سے یارانہ گانٹھ لیا۔ جب شک و شبہات اٹھے واقعی طور پر بھڑک اٹھی تو پولیس کی تلاش و جستجو کو بیکار کرنے کی غرض سے اس نے ایک فرانسیسی افسر سے شادی کر لی۔ اور بعد ازاں انگلستان، سوئٹزرلینڈ اور اسپین کے درمیان سے سفر کئے۔ یہاں تک کہ ایک ہسپانوی انقدرشنگی افسر نے اس کی گرفتاری کا حکم نافذ کیا ہے

شملہ میں نقب زنی کی بڑی واردات

چور لالہ دتا رام گورنمنٹ پنشنر کے مکان کی دیوار میں نقب لگا کر پندرہ ہزار روپیہ کا نقد جواہر لے گئے۔ مگر انسپکٹر پولیس نے چوروں کا پتہ لگا لیا ہے۔ اور ان میں سے دو آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ مال بھی برآمد ہو گیا۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

نیا سال شروع ہونیوالا ہے

معاونین مدینہ اس موقع پر اپنی کریمانہ و مخلصانہ توجہ کو کام فرما کر کم از کم ایک ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر ضرور شکریہ کا موقع دیں۔ اور اب

یکم جنوری سے مدینہ بڑی تقطیع پر ہو جائیگا

جس کے باعث اس کے مصارف بھی بڑھ جائیں گے۔ کیونکہ کاغذ نیز دیگر سامان طباعت (چھپائی) روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں محبان مدینہ کو ضرور ہی توجہ فرما کر کارکنان مدینہ کی ہمت افزائی فرمانی چاہئے۔ تاکہ وہ اپنی خدمت کو عمدگی سے انجام دیتا رہے۔

منیجر مدینہ

اقتباسات

خطاب یافتہ اصحاب پر ٹیکس کی تجویز

معاصر ترجمان لکھتا ہے: انگلستان میں تحریک ہو رہی ہے کہ تمام اُن لوگوں پر جو سرکاری خطابات رکھتے ہیں ایک خاص ٹیکس لگایا جائے۔ ہمارے خیال میں انگلستان سے زیادہ یہ تجویز ہندوستان کے لئے مناسب ہوگی۔ یہاں خطاب والوں کی خصوصیات انگلستان کی خطاب یافتہ جماعت سے بہت زیادہ ہیں۔ اس فرقہ کا ایک بڑا حصہ تقریباً تمام عمر جو توہمت رکھتا ہے۔ اور جہاں تک خطابوں کا تعلق ہے کبھی بس نہ کہنے کا بھی [illegible] نہیں ہے "خانصاحب" پشتم براہ این کہ وہ کب "خان بہادر" ہونگے "خان بہادر" ہمیشہ گوش برآواز ہیں کہ کس دن انہیں "سی، آئی، ای" نصیب ہوگا "سی آئی ای" اعلیٰ کی مصاحب کھینچ رہا ہے۔ اور منتظر ہے کہ اس کو "سر" کا تمغہ امتیاز کب مرحمت ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ پوچھئے کہ آپ نے کیا کیا ہے تو باستثنائے معدودے چند سوائے اس کے اور کچھ نہ کہہ سکیں گے کہ ہم نے چندے دئے ہیں شفاخانے بنوائے ہیں۔ گارڈن پارٹیاں دی ہیں۔ وغیرہ۔ بہت سے کام کئے ہیں جو کئے جاتے ہیں ممکن ہے کہ اس تجویز کے متعلق یہ عذر پیش کیا جائے کہ ہم تو روپیہ خرچ کر کے خطاب حاصل کرتے ہیں۔ اب انہیں خطابوں کی وجہ سے مزید ٹیکس کیوں دیں لیکن یہ لوگ ہندوستان کی دودھ دینے والی گائیں ہیں اُن کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اپنے دودھ کی مقدار مقرر کریں۔ ہر قوم و ملک کے لئے تقسیم کار نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا خفا ہونے کی بات نہیں جو جسکا کام ہے اُس کو کرنا چاہئے ہماری رائے ہے اگر کبھی ہندوستان میں کسی جدید ٹیکس کی ضرورت پڑے تو خطاب یافتہ حضرات سے پوری عملی ہمدردی کی اُمید رکھنی چاہئے۔

کانگریس اور مسلم لیگ

ہمعصر بنگالی لکھتا ہے کہ ڈاکٹر رائیس نے ملک کے کانگریس کے اجلاس میں حسب ذیل رزولیوشن کے پیش کرنے کی اطلاع دی ہے:-

(۱) یہ کہ انڈین نیشنل کانگریس کے اہم بنیادی اصول کے مطابق جس پر ۲۵ سال سے کانگریس عمل کر رہی ہے۔ اور جس کا منشا یہ ہے کہ اہل ہند میں یکجہتی پیدا کی جائے تاکہ مادر وطن کے لئے جو کام کیا جائے متحد ہو کر کیا جائے۔ اس جلسہ کی رائے ہے کہ ایک محبت اور تعظیم بھرا پیغام برادران اسلام کو بھیجا جائے جو اسی شہر میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ میں جمع ہیں۔

(۲) یہ کہ پریسیڈنٹ کانگریس چیئرمین استقبالیہ کمیٹی سابق پریسیڈنٹ کانگریس جنرل سکریٹریاں اور دوسرے ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس مسئلہ پر غور کرے کہ آیا مسلم لیگ اور کانگریس کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہو سکتا ہے یا نہیں جس میں اس قسم کی قطعی تجاویز پر بحث کی جائے۔ جن کو ہندوستان کے تمام لوگ متفقہ طور پر پسند کرتے ہوں۔ اور یہ کمیٹی لیگ کے قائم مقاموں کے مشورے سے ایک ایسی مشترکہ اجلاس کی جلد سے جلد انعقاد کا انتظام کرے۔

آغا خاں کے بھائی کا ایران میں قتل

حسب ذیل سرکاری مراسلت شائع ہوئی ہے:-

کرمان سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آغا فرخ شاہ جو ہز ہائی نس آغا خان کے بھائی تھے۔ جرمن ایجنٹوں کے اغوا سے ایک ایرانی قاتل کے ہاتھ سے مارے گئے۔ آغا فرخ شاہ ایران میں اپنے مریدوں سے ملنے کے لئے سفر کر رہے تھے

ایران میں جرمنوں کی ریشہ دوانیاں

آخر ایران میں جرمنوں کو اپنی سازشوں میں ناکامی ہوئی ہے جس کا جال وہ گذشتہ ۵ سال سے پھیلا رہے تھے۔ جنگ کے دوران میں اور بالخصوص ٹرکی کی شمولیت سے ان سازشوں کی اور بھی زیادہ گرم بازاری ہو گئی تھی جرمنوں نے مضبوطی کے ساتھ اپنے قدم جمائے تھے اور وہ ایسی کارروائی کرنے والے تھے کہ ایران کی گورنمنٹ اس کے باشندے اور کل ملک قطعی انگلستان اور روس کے خلاف ہو جاتا۔ جرمنوں نے یہ خیال کیا تھا کہ ایران پہلے انہیں انگلستان و روس کی سیاست کا چراغ بجھانے کا موقع دیگا۔ اور دوم انہیں افغانستان اور ہندوستان میں جارحانہ کارروائی کے لئے ایک نہایت کارآمد فوجی مرکز کا کام دیگا۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ روس اور انگلستان نے ایسی آواز بلند کی ہے جو تمام مشرق میں سنی جا سکے۔ شاہ اس آواز کے سامنے دب گیا۔ اور اُس نے روس اور انگلستان کی وفاداری کا اظہار کیا۔ دشمنوں کے سفیر طہران سے چلے ہی گئے تھے۔ اور ۲۰ میل کے فاصلہ پر اپنے مسلح کیمپ میں اُس کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ روس اور انگلستان نے صاف اور کھلے الفاظ میں یہ کہدیا کہ اگر ایران جرمن تجاویز پر کاربند ہوا تو اُس کا فوری نتیجہ یہ ہوگا کہ موجودہ شاہ کو تخت سے اُتار کر ایک دوسرے شخص کو شاہ بنایا جائیگا۔ اور ممکن ہے کہ ساتھ ہی سیاسی حیثیت سے دنیا کی تاریخ سے ایران کو بالکل مٹا دیا جائے۔

(اسٹیٹسمین)

شاہ یونان جرمن بھوت کے پنجہ میں

مسٹر جے۔ ایم۔ جعفریز نے جو اخبار ڈیلی میل کے خاص نامہ نگار کو چار کالم کا تار بھیجا ہے جس میں اُس نے یونان کی حالت بیان کی ہے۔ موسیو رلیس (یونان) نے مسٹر جعفریز سے ملاقات میں کہا۔

"اگر تم سالونیکا سے چلے جاؤ تو ہم ۲۴ گھنٹہ میں اپنے فوجی اجتماع کو منتشر کر دیں گے۔ برٹش گورنمنٹ اور برٹش پریس ہمارے ساتھ ایک شرمناک برتاؤ کر رہا ہے (گھونسہ دکھا کر) تم شریر ہو۔ ہم صرف امن چاہتے ہیں۔ اور تم ہمیں جنگ کے لئے مجبور کرتے ہو۔ تم ہمیں بھوکا مار رہے ہو۔ آج گیہوں کے دو لادو جہاز تم نے روک رکھے ہیں۔ تمہاری گورنمنٹ سے غلطی پر غلطی ہوئی۔ اور دیر پر دیر ہوئی ہے۔ اب ایسی حالت میں کہ تمہارے پاس صرف چند ہزار فوج ہے تم ہمیں مجبور کرتے ہو کہ ہم آگے بڑھیں اور مر جائیں۔ ہم دوسرا بلجیم یا دوسرا سرویا نہیں بننا چاہتے"

اگلے دن شاہ یونان نے کہا:- وہ (اتحادی) جرمنی کو نہیں پیٹ سکتے اور اُس کو کبھی نہیں پیٹ سکیں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں دو مشکلات میں ہوں اور بہتر یہی ہے کہ میں اتحادیوں کے ساتھ شریک ہو جاؤں جو مجھ پر فوری دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن کچھ ہی ہو فرانس اور انگلستان میرے ملک سے سختی نہ کریں گے۔ لیکن جرمنی سے مجھے کوئی توقع نہیں ہو سکتی۔ میرا فرض ہے کہ میں اپنے ملک کو بلجیم کے خوفناک مناظر سے بچاؤں"

شاہ یونان خیال کرتا ہے کہ ایک لٹیرے اور ڈاکو کے مقابلہ میں ایک شریف آدمی کا دشمن بن جانا زیادہ سلامتی ہے (اسٹیٹسمین)

تیرہ سو ملازم یک قلم موقوف

معاصر ترجمان کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے :-

آجکل پٹیالہ ماتمکدہ بنا ہوا ہے جسمیں لوگ انسان کو نہیں بلکہ رزق کو رو رہے ہیں - کیونکہ سمت ۱۹۷۲ کا بجٹ حال میں پاس ہوا ہے جسمیں نئے انتظام اور تجویز کے مطابق ایک ہزار تین سو کے قریب ملازم موقوف کئے گئے ہیں - جن میں زیادہ تر تعداد ایسے غریبوں کی شامل ہے جنہیں سات آٹھ دس روپیہ سے دس بیس روپیہ تک تنخواہ ملتی تھی اور جن غریبوں کے پاس کل تیج سے کھانے کیلئے سہارا نہیں - گھر گھر سے رونے کی صدا آتی ہے اور جہان دو پریشان شخص ملتے ہیں سب سے پہلے یہ سوال ہوتا ہے - اب کیا ہوگا ؟ مختلف تجویزیں ہو رہی ہیں کہ کسی کو پنشن اور کسی کو انعام دیا جائے - جو کچھ ہوگا ہو جائیگا - لیکن بحالت موجودہ عجب پریشانی ہے - کئی جوڈیشل محکمہ جات پورے کے پورے تخفیف ہوئے جن میں ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سے چپراسی اور ہرکارہ تک شامل ہیں - بعض محکمہ جات ہیں جو نصف بعض میں چند کس - غرض سوائے کوئی محکمہ اس [illegible] سے خالی نہیں رہا -

اگر واقعی نامہ نگار کا بیان صحیح ہے تو یہ ایک نہایت ہی قابل افسوس واقعہ ہے امید کہ ہز ہائینس خود اس طرف توجہ فرما کر ان تیرہ سو غریب ملازمون کو بیکاری کی مصیبت سے بچا لینگے -

کلکتہ میں ایک حیرت انگیز ڈکیتی

(دہا ماسٹہ نوہزار لے گئے)

گلی سیٹھ باگان میں ہاریسن روڈ کے بالکل قریب بابو کالا چند رکھنٹی [illegible] کا مکان ہے شام کو ۸ بجے کے قریب بابو صاحب دفتر سے مکان واپس آئے اور دروازہ کے اندر سے کنڈی لگا دی - [illegible] کے بعد کنڈی کھٹکھٹانے کی آواز آئی - ملازم نے کنڈی کھولی اور دریافت کیا کون ہے - دروازہ کھلتے ہی چھ بنگالی جن کے ہاتھ میں پستول تھے دلیرانہ طور پر اندر گھس آئے اور بابو کالا چندر اور ان کے ملازمین کو پستول دکھا کے اول الذکر سے کہا کہ آہنی صندوق بتاؤ کہاں ہے اور اوس کی کنجیاں اگر خیر چاہو تو حوالہ کر دو - پستولوں کو دیکھتے ہی بابو صاحب اور ان کے ملازمین کا دم خشک ہوگیا - اور انہوں نے آہنی صندوق بتا کے کہا اس کی چابیاں زنانخانہ میں ہیں - ڈاکوؤں نے تحکمانہ لہجہ میں بابو صاحب سے کہا چلو ہمیں چلکر کنجیاں دلواؤ - چنانچہ بابو صاحب اور ان کے نوکر آگے اور ڈاکو پیچھے پیچھے زنانہ میں پہونچے ایک ڈاکو نے اون کی بیوی سے کہا مائی ہم نقصان پہونچانے نہیں آئے ہیں صرف آہنی صندوق کی کنجیاں دیدو ورنہ مجبوراً ہمیں پستول سے کام لینا پڑیگا - یہ سنتے ہی غریب عورت نے کنجیوں کا گچھا ان نابکاروں کے سپرد کر دیا کنجیاں لیکر ڈاکو آہنی صندوق کے پاس آئے اور اوسے کھولنے کی کوشش کی مگر کھلنے میں دیر ہوئی صندوق دو ان سے نہیں کھل سکا وہ دوڑ اور بابو کالا چند سے کھلوایا - لیکن ایک ہزار کے پانچ نوٹ ستو اشرفیاں اور تین ہزار کے قریب نقد جواہرات اپنے قبضہ میں کرکے ایک ڈاکو نے بابو صاحب سے کہا کہ ان کی موٹر کار گلی کے نکڑ پر کھڑی ہے اور پھر دانٹ بتائی کہ اگر انہوں نے شب میں کسی وقت پولیس کو اطلاع دی تو انہیں جان سے مار دیا جائیگا پھر ان کے سرغنہ نے نہایت متین لہجہ میں بابو سے کہا تم یہ خیال نہ کرنا کہ ہم تمکو لوٹ کر لے چلے ہیں - نہیں تمہاری ایک ایک پائی واپس کر دی جائیگی - اسوقت ایک عظیم الشان مقصد کے لئے روپیہ جمع کر رہے ہیں - اسکے بعد یہ لوگ وہان سے چلے گئے لیکن مکان کے دروازہ میں باہر سے قفل ڈالتے گئے - بابو غریب کو اسقدر صدمہ ہوا کہ وہ بہت دیر تک صم بکم بیٹھا رہا - اور پڑوسیوں تک کو خبر نہ کی حالانکہ قریب ہی ایک دکان تھی جہاں ہر وقت ایک مسلح سپاہی کا پہرہ رہتا ہے - جب دو ایک گھنٹہ کے بعد بابو صاحب کو ہوش آیا تو انہوں نے اپنے مکان کی کھڑکی میں سے جھانکا - محلہ والوں میں سے ایک نے انہیں دیکھا اور ان کے چہرہ سے کچھ حالت دگرگون کا شبہ ہوا

چنانچہ ان سے [illegible] دریافت کیا - انہوں نے کچھ نہ بتایا - بہرکیف اس نے قفل کھول دیا - اور بابو صاحب نے کہیں صبح کے ۹ بجے پولیس کو اطلاع دی - کمشنر ڈپٹی کمشنر انگریز اور ہندوستانی افسر موقعہ واردات پر آئے اور تفتیش کی مگر اسوقت کیا پتہ چل سکتا تھا - (ترجمان)

اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو ۱۶ ہزار کے عطیہ کا وعدہ

ہمکو معاصر البشیر سے یہ معلوم ہوکر بے حد خوشی ہوئی کہ کانپور کے فیاض تاجر حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ جو نمایش دیکھنے کی غرض سے اٹاوہ تشریف لے گئے تھے - جہان ممدوح نے اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کے ہر شعبہ کے ملاحظہ کرنے میں صرف فرمائے اور یہ دیکھکر کہ مختلف مقامات پر کرایہ کے مکانات میں بورڈنگ ہوس ہونے سے کسقدر زیادہ دقتیں انتظام میں پیش آتی ہیں - حافظ صاحب اسقدر متاثر ہوئے کہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں سولہ ہزار روپیہ چندہ مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا - حافظ صاحب نے اسکول ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وصول چندہ کے لئے ڈیپوٹیشن بھیجنا اسقدر موثر نہیں ہو سکتا کہ بورڈنگ ہوسوں کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا سرمایہ جمع ہو جاوے - جبتک کہ اہل دول کو اٹاوہ بلا کر اون کو اسکول نہ دکھایا جاوے - اور یہ بھی فرمایا کہ باوجودیکہ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کی عمدہ نتیجہ کی شہرت میں عرصہ سے سنتا تھا ہون - اور میں اسلامیہ اسکول اٹاوہ کو اس صوبہ کے مسلمانون کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہون - اور مجھے ہمیشہ اسلامیہ اسکول اٹاوہ سے ہمدردی رہی ہے - لیکن میرے پاس اگر ڈیپوٹیشن آتا تو میں پانسو یا زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ چندہ دیتا کیونکہ جو اثر آج میرے دل پر اسلامیہ اسکول کو خود دیکھکر ہوا ہے وہ پہلے موجود نہ تھا -

آل انڈیا مسلم لیگ

امسال مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں منعقد ہونے کے متعلق جو اختلاف وہان کے مسلمانون میں ہوگیا تھا اوسکو دور کرنے کے لئے ہز اکسلنسی گورنر بمبئی سے مشورہ طلب کیا گیا چنانچہ اس مقصد سے دفتر سکریٹریٹ بمبئی میں ۹ دسمبر ۱۹۱۵ء کو زیر صدارت ہز اکسلنسی گورنر بمبئی ایک کانفرنس منعقد ہوئی - آنریبل سر علی امام بھی موجود تھے اور آپنے بھی اپنے مشورہ سے مدد دی - خلاف پارٹیون کی طرف سے آٹھ مسلمان لیڈر بھی موجود تھے - بالآخر اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا - کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس بمبئی میں منعقد کیا جائے اور گورنمنٹ کے ساتھ اظہار وفاداری کا رزولیوشن پاس ہو - نیز یہ بھی قرار پایا کہ اگر لیگ کی خواہش ہو تو وہ ایک کمیٹی مقرر کردے جسکو اختیار دیا جائے کہ وہ مسلمانون کی خواہشات کا خیال رکھتے ہوئے کسی اصلاحی سکیم کے وضع کرنے کے متعلق دیسی پولیٹکل یا دیگر انجمنون سے جنکو وہ مناسب سمجھے صلاح و مشورہ کرے - کمیٹی مذکور کی رپورٹ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ سالانہ اجلاس میں پیش کی جائے - علاوہ ازین لیگ ایک رزولیوشن حضور ملک معظم سے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کی توسیع میعاد خدمت کے متعلق عرض کرنے کا پاس کرے گی - اس فیصلہ کو تمام مسلمان تسلی بخش سمجھتے ہیں

سرحد پر ایک خوفناک ڈاکہ

اس عنوان سے ۱۴ دسمبر کا روزنامہ پیسہ رقمطراز ہے کہ تین چار روز کا عرصہ ہوا قریب ۵۰ مہمندون نے قصبہ چارسدہ اور موضع رستم پر حملہ کیا اور خبر ملی کہ دونوں مقامات کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا - ڈاکو ۵ لاکھ روپیہ کا مال واسباب اور چار پانچ آدمیون کو پکڑ کر لے گئے - ڈاکوون میں سے ایک شخص زخمی ہوا اور گرفتار کیا گیا - پولیس وقت پر نہ پہونچ سکی - کیونکہ کہا جاتا ہے کہ وہ خزانہ کی حفاظت کر رہی تھی - قصبہ چارسدہ میں تحصیل ہے اور ضلع پشاور میں واقع ہے اس ڈاکہ سے گرد و نواح میں بڑا خوف و خطر پھیل گیا ہے -

(اس نقصان کی تفصیل اسوقت تک کسی اور اخبار میں ہماری نظر سے نہیں گذری)

جرمنی اور بغداد ریلوے

اخبار انگلشمین میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے صاحب مراسلہ لکھتا ہے کہ

ایسوسی ایٹڈ پریس نے جنرل ... کے ایک لکچر کا حال شائع کیا ہے جس میں بغداد ریلوے کا ذکر کرتے ہوئے جنرل ... نے کہا تھا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ اگر کوئی شخص بغداد ریلوے پر اور اس ملک کی حالت پر جس میں سے وہ گذرتی ہے غور کرے۔ تو ... ممکن ہو سکتا ہے کہ جرمنی فوج اسی راستہ سے عراق عرب کی طرف بڑھ سکے ... وہ پہلے یورپ ... اور ... کا فیصلہ کر... میں نہیں جانتا کہ آیا ... کے الفاظ ٹھیک ٹھیک بیان کئے گئے ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر انہوں نے واقعی ایسا کہا ہے تو میں صدق دل سے امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو مصر اور ہندوستان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں کسی ایسے خیال پر کاربند نہ ہوں گے۔ بیشک جرمن اور ترکی فوجیں ... میں ... ہو گیا ہے۔ باوجودیکہ بغداد ریلوے مکمل نہیں ہے تاہم ... اس کو استعمال کریں گے۔ ... عراق عرب میں ترکوں کی فوج اور زیادہ طاقتور ... اور جرمن ... اور سامان اور دیگر ضروریات بھیجیں گے ... کارروائی ... فرانس اور روس کی کارروائیوں سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ نہایت مناسب ہوگا کہ اس بات کو پیش نظر رکھا جائے۔ اور اس کا پہلے سے انتظام کیا جائے۔ ہم کو بتایا جاتا ہے کہ قسطنطنیہ کا سیدھا راستہ حاصل کرنے کے جو اسباب و وجوہ تھے۔ ان میں ... کچھ کم نہ تھا۔

علاوہ ... اناطولی ریلوے اور ... سے آگے تک بغداد ریلوے پر قبضہ کرنے سے صرف عراق عرب کے متعلق جرمنوں کو آسانیاں حاصل نہ ہوں گی۔ بلکہ یہی وہ شاخ ریلوے ہے جس کے ذریعہ سے حجاز ریلوے تک پہونچنا ممکن ہے جو ... اور مصر کے قریب ہوکر گذرتی ہے یہ سچ ہے کہ ... کے قریب کوہ تارو ... کی ... جہاں تک ہمیں معلوم ہے ابھی تیار نہیں ہیں اور دشمن کو یہاں سے پہاڑی سڑکوں پر سفر کرکے دوسری جانب پھر ریلوے تک پہنچنا پڑے گا۔ لیکن ... کے قریب اور نیز مشرق کی سمت عراق عرب کی طرف حجاز ریلوے پر سفر کرنا بالکل آسان ہے۔

عراق عرب کی طرف ... جو بغداد سے تقریباً ... میل ہے۔ یہ ریلوے تیار ہے اور ... میل کا ایک ٹکڑا شمال کی طرف ... موصل کی جانب بھی کیا ... اس وقت صرف ... سو میل کا ٹکڑا تیار کرنا ہے اور اس فاصلہ کو دریا دجلہ کے راستہ سے بخوبی طے کیا جا سکتا ہے لیکن ہم جرمنوں کی سرگرمی اور ... سے واقف ہیں اس لئے یہ خیال فضول نہیں ہے کہ وادی دجلہ کی دو نامکمل سڑکیں اگر ان کو موقع مل گیا تو جلد ہی تیار ہو جائیں گی۔

میرے خیال میں ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایجنٹ نے جنرل مذکور کے بیان کو غلط سمجھا ہے اور درحقیقت ان باتوں کو جو بیان کی گئی ہیں جنرل ... نے نظرانداز نہ کیا ہوگا۔ اگر جرمن صرف فرانس۔ انگلستان اور روس سے تنہا لڑتا ہوتا تو جیسا کہ جنرل ... نے فرمایا ہے اس کا بغداد ریلوے پر فوجوں کو اتنی کافی تعداد میں لانا ممکن ہوتا کہ وہ کامیابی کا حوصلہ کرتا مگر ایک ایسی سلطنت سے متحد ہوکر جو ریلوے کے مشرقی حصہ پر قابض ہے۔ صورت حالات بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ وہاں تربیت یافتہ فوج موجود ہے۔

ان امکانات سے تجاہل و تغافل دانائی سے صریح بعید ہے بلکہ بہترین صورت یہ ہے کہ انہیں صاف صاف طور پر تسلیم کر لیا جائے اور وقت آپڑنے سے پہلے ان کا سدباب کر دیا جائے۔ اور یہی تدبیر صرف ایسی ہے کہ جو ان امکانات کے نمو کو روک سکتی ہے اگر انہیں موقع دیا گیا تو ان کی تیاریاں بہت جلد پایۂ تکمیل کو پہونچ جائیں گی۔ ایسے لوگوں کو جو ان دانیات نفس الامری کو نوٹس میں لائے ہیں ہر چیز کو بری نظر سے دیکھنے والوں کی فہرست میں داخل کرنا سخت نادانی ہے واقعات کو حقیقت حال کی روشنی میں دیکھنا خطرات کا استقلال و ہمت سے مقابلہ کرنا اور اس کا پہلے سے تدارک اور انسداد کرنا وہم اور فضول اندیشہ ہے

تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم گذشتہ کم اور خطرہ کے انسداد کا خیال زیادہ ہوتا تو اس جنگ میں ہمیں اتنی ٹھوکریں کھانی نہ پڑتیں۔ چھوٹی موٹی شکستوں کو چھوڑ دیجئے کم از کم دردانیال میں موجودہ صورت حالات نہ ہوتی۔

اب ہمیں اس قسم کی کوئی بات بجز مجبوری کے نہیں کرنی چاہئے۔ علی الخصوص مشرق میں ہرگز نہیں جہاں اقتداری کے قیام پر ساری ادار و مدار ہے (انگلشمین مترجمہ)

شیخ سنوسی اور مصر

جریدہ "جنرل ... ایتالیا" مصر کی خبر درج کرتا ہے کہ

روسائے سنوسی کا طرز عمل مصر میں تشویش کے ساتھ دیکھا جا رہا ہے۔ جمال پاشا مصر پر حملہ کرنے والے ہیں اور ... کی تکمیل کے منتظر ہیں۔ اور سنوسیوں کے درمیان میں خط و کتابت جاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس وقت جمال پاشا حرکت کرے گا تو سنوسی بھی حرکت کریں گے فی الحال وہ لوگ اٹلی کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں آخر ترین خبر یہ ہے جو روم کے اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ طرابلس سے اکثر اطالی سپاہی آگئے ہیں اور طرابلس و اطراف میں شورش ہو رہی ہے۔ (سراج الاخبار ...)

جرمنوں کی آبدوز بحر سفید میں کیونکر پہونچیں

جرمن اپنی آبدوز تمام سمندروں سے نکالکر بحر سفید میں لے آئے۔ اس خبر کا یقین آنا بہت مشکل ہے۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر ان آبدوزوں کو بہت سے سمندروں سے گذرنا پڑے گا۔ سب سے نزدیک اور سیدھا راستہ یہی ہو سکتا ہے کہ جرمن آبدوز بحر شمال و آبنائے کالا کو طے کرکے (جو انگلستان و فرانس کے درمیان واقع ہے) بحر فرانس و آبنائے جبل الطارق سے گذر کر بحر سفید پہونچے ہوں اور وہاں سے بحر یونان اور جزائر بحر یونان کو طے کرکے دردانیال تک آئے ہوں یہ تمام مسافت دو ہزار تین سو میل سے کم نہیں ہے۔ اور آبدوز کی رفتار پانی کے اندر ۸ - ۱۰ میل سے زیادہ نہیں ہوتی اسی طرح اگر وہ مسلسل چلے ہوں (جو ناممکن ہے اسلئے کہ ان کو ہوا اور ضروری سامان کے لئے سطح آب پر آنا اور خاص موقعوں پر رکنا پڑا ہوگا) تو بھی ان کو کم از کم ۸ ماہ تک سفر کرنا پڑا ہوگا۔ (لہذا یہ خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا)۔

معاملات بلقان پر ایک معصر کی رائے

صلح کی بے سود گفتگو علی الخصوص اس وقت اور بھی خلاف مصلحت ہے۔ جبکہ تازہ ترین اطلاعوں کے مطابق جرمنی قسطنطنیہ کے راستہ پر تصرف کا ادعا کر رہا ہے۔ جسکے کھلا رہنے کو شرائط صلح کا جزو لاینفک تصور کرتا ہے۔ اتحادیوں کو یہ ایک بیہودہ سی تجویز معلوم ہوتی ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اور ریاستیں اسے کس نظر سے دیکھتی ہیں۔ یونان اور رومانیا جرمنی کو بلقان میں برسر اقتدار دیکھتے ہوئے بہت گھبرا رہے ہیں آج سے تین ماہ پہلے کہا گیا تھا کہ جرمنی سرویا کے شمالی پہاڑوں میں سے ہرگز راستہ نہیں نکال سکتا اور اس لئے بلغاریا سے اس کا ملنا ناممکنات سے ہے لیکن اب وہ دیکھتے ہیں کہ جرمنی سرویا پر بالکل قابض ہے۔ ناممکن ممکن ہو گیا اور ہنگامۂ عالمگیر کی کوئی بھی زبردست طاقت اسے نہ روک سکی۔ اب قسطنطنیہ پر جرمنوں کی پیشقدمی کا روکنے والا سوائے ترکوں کے اور کوئی بھی نہیں ہے یہ بھی قرین قیاس نہیں ہے کہ جرمنی کچھ عرصہ تک ترکوں کو خفا کریگا۔ جرمنی کے دندان حرص و آز سے سرویا کا چھڑانا خواب ہے اور بلقانی نقطۂ نظر سے اسکی اہمیت کی کوئی حد نہیں۔ ان اقوام کو جو جرمنی کی پیشقدمی کو خوف و خطر کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی دوسری رزمگاہوں میں اس درجہ مصروف ہیں کہ جو کچھ مدد وہ پہونچا سکتے تھے پہونچا چکے۔ روس کی پیشقدمی براہ رومانیا ابھی ادھر میں لٹکی ہوئی ہے اور اطالوی جو صورت حال کا نقشہ کچھ بدل سکتے تھے سطح مرتفع میں کئی کئی مہینوں سے پٹے ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ فتح کے نمود تیغ حاصل کر رہے ہیں مگر ترقی کچھ بھی نہیں کی۔ (ذلزن ڈیلی ... مترجمہ)

اشاعت و تبلیغ اسلام

(۱۲)

(مولوی عبدالعلیم خاں صاحب بھونگامی)

۱۲ ربیع الاول ۱۳ نبوت یا ۱ سنہ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ستمبر ۶۲۲ء کو خدا کا نبی قبا پہونچ گیا۔ اہل یثرب نے جب سے سنا تھا کہ حضور تشریف لا رہے ہیں روز مرہ صبح سے آپ کے انتظار میں راستہ میں جاکر بیٹھ جاتے تھے۔ اور جب تک ٹھیک دوپہر نہ ہو جاتی برابر بیٹھے رہتے۔ یہ بزرگوار ابھی واپس ہی گئے تھے کہ حضور پہونچ گئے۔ اور ایک شخص کے پکارنے سب جمع ہوگئے۔ اور خیر مقدم میں اللہ اکبر کے متانہ وار نعرے لگاتے ہوئے آفتاب رسالت کے گرد اگرد نور خیز شعاعوں کی طرح جمع ہوگئے۔ اکثر مسلمان ایسے تھے جنہوں نے ہنوز دیدار پُر انوار سے چشم ظاہری کو روشن نہ کیا تھا۔ انکو نبی کریم صلعم اور حضرت ابوبکرؓ کی شناخت میں اکثر شتباہ ہو جاتا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اس ضرورت کو تاڑ گئے اور آنحضرتؐ کے سر مبارک پر سایہ کرکے کھڑے ہوگئے۔ اے ابوبکر اللہ تمکو اسکی بہتر جزا دے کیا اچھا حق رفاقت ادا کیا ہے۔ خدا جنت میں بھی تمکو پیغمبر برحق کا رفیق بنا دے۔ اس سہ روزہ قیام میں سب سے پہلا کام آپ کا یہ تھا کہ ایک مسجد کی بنیاد ڈالی۔

اسی جگہ سے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بھی مکہ سے پا پیادہ سفر کرتے ہوئے نبی صلعم کی خدمت میں پہونچ گئے۔ حضرت علیؓ چند روز تک مکہ میں حسب ارشاد نبوی اس لئے ٹھہر گئے تھے کہ لوگوں کی امانتیں مالکوں کو دیدی جاویں۔ جو حضرتؐ کے گھر رکھی ہوئی تھیں۔

۱۶ ربیع الاول کو جمعہ کا دن تھا کہ نبی صلعم قبا سے سوار ہوکر بنی سالم کے گھروں تک پہونچے کہ جمعہ کا وقت ہوگیا۔ یہاں سو آدمیوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔

نماز جمعہ سے فارغ ہوکر نبی صلعم یثرب کی جنوبی سمت سے شہر میں داخل ہوئے۔ اور آج ہی سے شہر کا نام مدینۃ النبی ہوگیا۔ جسے مختصراً مدینہ لکھا جاتا ہے۔ داخلہ نہایت شاندار تھا۔ گلی کوچہ تحمید و تقدیس کے پاک کلمات سے گونج رہے تھے مرد عورت بچے بوڑھے نور خدا کا جلوہ دیکھنے کے لئے سراپا چشم بن گئے تھے۔ اور حضورؐ کی توصیف میں انصار کی معصوم لڑکیاں نہایت پیارے لب ولہجہ میں اشعار پڑھ رہی تھیں۔ یہ اون انصار کی لڑکیاں تھیں جنہوں نے ۱۱-۱۲-۱۳ نبوت میں مکہ معظمہ ہوکر نبی صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یا وہ ہیں جو مصعب بن عمیر و ابن مکتوم رضی اللہ عنہم کی ہدایت سے مدینہ میں مسلمان ہوگئے تھے۔

بزرگ انصار کچھ بڑے مالدار صاحب ثروت اور جاگیر و املاک کے مالک نہ تھے لیکن دل کے ایسے غنی اسلام کے ایسے فدائی مسلمان بھائیوں پر ایسے قربان کہ جب کوئی مسلمان مہاجر ننگی تلواروں کھنچی ہوئی کمانوں سے جان بچاکر بھوکا پیاسا مدینہ میں پہنچتا تھا تو ہر ایک انصار یہی چاہتا تھا کہ وہ مہاجر اوسی کے پاس چلکر ٹھہرے آخر قرعہ اندازی ہوتی تھی اور جس کے نام پر قرعہ نکل آتا تھا وہ مہاجر کو اپنے گھر لے جاتا تھا۔ مکان اسباب۔ روپیہ۔ زمین مویشی غرض جو کچھ اوس کی ملک میں ہوتا اوس کا نصف اوسکو دیتا۔ یہاں تک کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوتیں اور مہاجر کے پاس نہوتی تو ایک بیوی کو طلاق دیکر مہاجر کے سپرد کرنے کو تیار ہو جاتا۔ غرض رات دن انصار اپنے مہاجر بھائی کی خدمت میں مستعد رہتا اور خدا کا شکر کرتا کہ خدا نے ایک دینی بھائی کو اوس کا حصہ دار بنایا۔

جملہ خریداران مدینہ خط لکھتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور رقم فرمایا کریں۔

ورنہ عدم تعمیل کی شکایات معاف

(منیجر)

ہنگامۂ عالمگیر

اتحادیوں کا نیا خط تصادم

فرانسیسی محاذ پر کارروائی دن بدن ترقی پذیر ہے۔ بلغاری ان کے خلاف جمع ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادی مرکز کے قریب نیا خط تصادم بنا رہے ہیں۔

فرانسیسی دیدہ و دانستہ پیچھے ہٹ آئے

پیرس ۱۱ دسمبر۔ مشرقی فوج کی مراسلت مظہر ہے کہ جب یہ بات ظاہر ہوگئی کہ سرویا کے میمنہ سے اتصال ناممکن ہے تو فیصلہ کیا گیا کہ فرانسیسی سرنا کے قریب اپنے بڑھے ہوئے مورچوں کو خالی کر دیں اور کرپولک کی سمت میں آجائیں پیچھے ہٹنے کی نقل و حرکت کامیابی و باقاعدگی سے بلا تکلیف عمل میں آئی باوجودیکہ بلغاری حملہ پہ حملہ کر رہے تھے۔ سہ شنبہ اور چہار شنبہ کی خونریز معرکہ آرائی کے بعد جسمیں بلغاریوں کو سخت نقصانات کے ساتھ ہزیمت دی گئی۔ فرانسیسیوں نے دریائے ؟ پر برطانوی سپاہ کے ساتھ نیا محاذ قائم کر لیا۔

یونان کیا کہتا ہے

ایتھنز ۱۰ دسمبر۔ وزارتی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اتحادی افواج نہایت باقاعدگی کے ساتھ فیصل شدہ تجویز کے مطابق ہٹ رہی ہیں۔ اور بلغاریو کو یونانی سرحد میں قدم نہیں رکھنے دیا جائے گا۔

غوگلی پر جرمن قبضہ

سالونیکا ۱۰ دسمبر۔ اتحادی محاذ پر پنجشنبہ و جمعہ کی صبح تک سکون مطلق تھا۔ فوج کی واپسی ترتیب و خوش اسلوبی سے عمل میں آرہی ہے۔ سیاسی حالت نے لوگوں کی توجہ کو منعطف کر رکھا ہے۔ سالونیکا میں بیان کیا گیا تھا کہ جنرل گالوٹز کے زیر کمان جرمنوں کے دو ڈویژنوں نے غوگلی پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر یہ رپورٹ بعد میں غلط ثابت ہوئی۔

مقدونیہ میں کشمکش

لندن ۱۱ دسمبر۔ مقدونیہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی پیچھے ہو گئے دشمن کے مقابلہ میں نہایت بہادری سے لڑ رہے ہیں۔ بلغاریوں نے چار ڈویژنوں کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک ڈویژن شمال سے دوسری مغرب سے اور دو ڈویژن برطانوی فوج کے خلاف مشرق سے بڑھیں۔ دوین کا چھوٹا سا شہر لڑائی کا مرکز بن گیا ہے۔ دشمن فرانسیسی محاذ میں گھس آئے تھے۔ مگر دوسرے خط تصادم پر فرانسیسی جم گئے اور انہوں نے جوابی حملے کرکے اپنی خندقیں واپس لے لیں۔ اور بلغاریوں کو واپسی پر مجبور کیا۔

بلغاریوں کا حملہ زیادہ سخت تھا

الہ آباد ۱۲ دسمبر۔ رویٹر کا مقدونی کارسپانڈنٹ ۸ دسمبر کو لکھتا ہے کہ گذشتہ دو تین دن میں بلغاری حملے بظاہر اس سے زیادہ سخت تھے جتنے کہ بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں پیشقدمی کرنے سے پہلے توپخانہ کو بڑھایا گیا تھا۔ بالخصوص ان سے برطانوی محاذ پر بلغاریوں کی خاص توجہ ہے۔ اور ہمارے ہراول زیادہ تعداد کا

مقابلہ میں پیچھے ہٹ رہے ہیں اکیا ٹا ہجر رجمنٹ نے سنگینیں استعمال کیں اور بلغاریوں کو اپنی خندق سے نکال دیا۔

اتحادیوں کی فوج بڑی شجاعت سے پیچھے ہٹی

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ محکمہ جنگ اطلاع دیتا ہے کہ غنیم کی ٹڈی دل فوج کے نہایت خونخوار حملوں کے باعث دسواں ڈویژن امدادی فوج کی کمک نہیں ڈورین سے وادی وار دار کی سمت اتحادیوں کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹنے میں کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ رپورٹ کی جاتی ہے کہ یہ ڈویژن غنیم کی بے شمار جمعیت سے بڑی بے جگری سے لڑا۔ سپاہ کی بہادری ہی تھی جسکے باعث پیچھے ہٹنے کی نقل و حرکت میں کامیابی نصیب ہوگئی۔ رائل منسٹر فیوزلیرز۔ رائل ڈبلن فیوزلیرز اور کناٹ اینجرس کی شجاعت قابل داد ہے۔ ملک کے کوہستانی نوعیت کی وجہ سے آٹھ میدانی تو پیں مدافعت کے لئے ایسی جگہ لگادی گئی تھیں کہ پیچھے ہٹتے ہوئے ان کا ساتھ لانا ناممکن تھا۔ ہمارا نقصان کل ڈیڑھ ہزار ہوا۔

جنرل سریل شاہ قسطنطین سے ملنے جاتے ہیں

میلان ۱۱۔ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل سریل شاہ قسطنطین اور ان کے اسٹاف سے سالونیکا میں سولٹیں تجدید کرنیکی بابت صلاح و مشورہ کرنے جا رہے ہیں۔ اتحادیوں نے تار برقی اور ٹیلیفون لگا دیا ہے مگر نقل و حرکت میں مزید آزادی کی ضرورت ہے۔

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ صورت حالات عام طریقہ سے بڑھتے جاتے ہیں۔ دول اتیلاف کے تمام مطالبات معدودے چند استثنیات کے ساتھ منظور کر لئے گئے ہیں۔

ایم وینیزیلاس اور یونانی پالیسی

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ اخبار ٹائمز کے نامہ نگار متعینہ ایتھنز کے پاس ایم وینیزیلاس کی ایک تحریر جس میں یونان کی پالیسی کے متعلق حال درج ہے پہنچی ہے۔ ایم وینیزیلاس کہتے ہیں کہ یونان اور سرویا کا عہدنامہ یونان پر مطلقاً عاید ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے ایفا کرنے کا انصافاً پابند ہے۔ مزید براں یونان نے سرویا کا ساتھ چھوڑ کر سخت سیاسی غلطی کی ہے۔ بلقانی توازن قوت کے لئے سرویا کا وجود اشد ضروری ہے۔ شاہ قسطنطین نے ایک طرف تو مداخلت کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور دوسری طرف اون وزرا کو جن پر رعایا کا اعتماد تھا استعفیٰ داخل کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ طرز عمل آئین سیاسی کے بالکل منافی ہے۔ ایم وینیزیلاس نہایت شد و مد سے کہتے ہیں کہ ان کی پارٹی کو انتخابات کے موقع پر پھر بھی پھٹکنے نہ دیا۔ کیونکہ ۲۰ ۰ وینیزیلاس کے طرفدار مبعوثین کو جب جنگ میں بھیجدیا گیا ہے تو ان کی پارٹی کی پارلیمنٹ میں جمعیت بالکل معدوم ہوگئی۔ وہ کہتے ہیں کہ یونانی اچھی طرح صورت حالات سمجھتے ہیں اور وہ صرف ممالک غیر کی معرکہ آرائی کے اختتام کے منتظر ہیں تاکہ اپنی آواز کو سننے کے قابل بنا دیں۔

مذکورہ بالا بیان شاہ قسطنطین کے پاس بھیجا گیا جنہوں نے کہا مجھے اس سے اختلاف ہے مگر اسے چھپنے دیا جائے۔

یونانی فوج سالونیکا سے واپس آ رہی ہے اتحادی فوج سالونیکا کی مدافعت کرینگے

ایتھنز ۱۱۔ دسمبر۔ دول اتیلاف کے سفرا نے ایم سکولودس وزیر اعظم یونان کو ایک تازہ نوٹ دیا ہے جس کے وصول ہوتے ہی فوراً یونانی وزارت کی مشورت ہوئی سیاسی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ یونان نے مہمی افواج کے متعلق اتحادیوں کے تمام مطالبات متعلق تریبا تو تسلیم کر لیا ہے یونانی فوج کا ایک حصہ سالونیکا سے بلا لیا گیا ہے تاکہ سالونیکا کی فرانسیسی اور برطانوی مدافعت کی تجاویز میں کوئی مزاحمت نہ ہو۔ دیگر معاملات عنقریب اتحادیوں کی مرضی کے مطابق طے ہونے والے ہیں۔

سالونیکا سے اتحادی فوج واپس نہیں آئیگی

لنڈن ۱۲۔ دسمبر۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ اتحادیوں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ وہ سالونیکا سے ہرگز واپس نہ آئیں گے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے کہ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صورت حالات کے متعلق پورا تصفیہ ہوگیا ہے۔

یونانی اور برطانوی اسٹیمروں کی غرقابی

ایتھنز ۱۱۔ دسمبر۔ یونانی اسٹیمر گولنڈاس جو انگلستان جا رہا تھا اسکندریہ سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر جرمن تار پیڈو سے تباہ کر دیا گیا۔ جہاز کا عملہ ایک برطانوی اسٹیمر پر پہونچا یا گیا۔ مگر جرمن آبدوز کشتی نے برطانوی اسٹیمر کا بھی فیصلہ کر دیا۔ گولنڈاس کا عملہ ایک دوسرے برطانوی اسٹیمر پر اسکندریہ پہونچا دیا گیا۔

لنڈن ۱۱۔ دسمبر۔ برطانوی اسٹیمر بولبرس غرق کر دیا گیا ہے۔ عملہ اسکندریہ پر اتار دیا گیا۔

ملک معظم کا پیام

دہلی ۱۲۔ دسمبر۔ حضور والیسرائے نے لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کو تار دیا ہے کہ پنشن یافتہ اور مجروح ہندوستانی افسران سپاہ سے وعدہ کے بموجب میں حضور ملک معظم کو افسران مذکورہ بالا کی وفا کیشی وعقیدتمندی کا تار دیا تھا۔ جس کا جواب میرے پاس حسب ذیل پہونچا ہے۔

مہربانی کر کے پنجاب اور ہندوستانی ریاستوں کے پنشن یافتہ اور مجروح افسران جو کل آپکی خدمت میں آئے تھے۔ کہدیجئے کہ اونہوں نے جو عدیم النظیر مثال نئی فوج کی بھرتی کرانے اور اپنے اثر سے صوبہ میں امن و سکون قایم رکھنے میں پیش کی ہے اوسے میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

ایران میں روسی پیشقدمی

پیٹروگراڈ ۱۱۔ دسمبر۔ ایک مراسلت مظہر ہے کہ ترک جرمن اور جنڈارمہ کے سپاہیوں کی تعداد جن کو ایران میں شکست دی گئی ہے کئی ہزار تھی۔ اور ان کے پاس توپخانہ اور کلدار توپیں تھیں۔ دشمن کی جمعیت کو طہران اور ہمدان کے درمیان کئی مقامات سے پسپا کیا گیا۔ اور اوس کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ درہ سلطان بلاق پر روسی قبضہ سے ہمدان میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ جرمن اور ترکی قونصل اور جرمنوں کے تنخواہ دار سپاہی بھاگ گئے۔ اصفہان میں بختیاریوں نے ایک جرمن شورش انگیز ڈاکٹر پیگن نامی کا مکان گھیر لیا۔ اور اوس سے وہ روپیہ واپس مانگا جو اوس نے جمع کیا تھا۔ طہران کے اخبارات ہمدان میں روسی فتح کی تفصیلی خبروں سے پُر نظر آتے ہیں۔

امریکہ اور آسٹریا کے سیاسی تعلقات

واشنگٹن ۱۳۔ دسمبر۔ سنا جاتا ہے کہ انکونا کی غرقابی کے متعلق امریکہ نے آسٹریا کو امریکن مطالبات کی تعمیل کے لئے ایک ہفتہ کی میعاد دی ہے ورنہ دونوں حکومتوں کے سیاسی تعلقات کا منقطع ہو جانا یقینی ہے۔

اتحادی سپاہ جرمنوں کو اچھی طرح روک سکتی ہے

پیرس۔ ۱۴۔ دسمبر۔ سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ صورت حالات روبہ ترقی ہیں جنرل ماہن جو ۱۱۔ دسمبر کو انگریزی فرانسیسی محاذ کے معائنہ سے واپس آئے ہیں کہتے ہیں کہ فرانسیسی اور انگریزی فوج جنکے پاس سامان حرب اور ضرب اور خورد و نوش کا وافی ہے جرمنی بلغاریوں کو آسانی سے روکے رکھیں گے۔ انگریزی فوج کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے عرصہ میں فرانسیسی فوج میں بھی اضافہ ہوجائیگا۔

مقدونیہ میں سردی

لندن ۱۴۔ دسمبر۔ رپوٹر کا خاص نامہ نگار متعینہ مقدونیہ رقمطراز ہے کہ سردی کی شدت بڑی تکلیف دہ ہے۔ گیلی پولی کے عمدہ موسم کا لطف اٹھائے ہوئے لوگوں کو بیان کیا گیا ہے وہ قدرتاً نہایت سخت مصیبت میں گرفتار ہوگئے ہیں برف اسقدر گر جاتی رہی ہے لیکن ہر روز ... برف پڑتی رہتی ہے۔

بلغاریوں کے سخت نقصانات

لندن ۱۴۔ دسمبر۔ سالونیکا کے تمام نامہ نگار اخبارات اس امر میں متفق ہیں کہ برطانوی محاذ پر بلغاریوں کے نقصانات نہایت مہیب تھے اسلئے کہ انہوں نے جرمنوں کی مانند نہایت گنجان صفوں میں حملے کئے تھے۔

بلغاری یونانی سرحد سے صرف پانچ میل رہ گئے

لندن ۱۴۔ دسمبر۔ سالونیکا کا ایک تار مرسلہ ۱۲ دسمبر مظہر ہے کہ ڈورین اور گوگلی کا انخلا آج ختم ہوگیا۔ بلغاریوں کی نسبت رپورٹ کی جاتی ہے کہ وہ یونانی سرحد سے کل ۵ میل کے فاصلہ پر ہیں اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتے چلے آرہے ہیں برطانوی اور فرانسیسی افواج کی واپسی باقاعدگی سے جاری ہے۔ کبھی کبھی عقبی دستوں سے جھڑپ ہوجاتی ہے کل ہی بلغاریوں اور فرانسیسیوں میں چھوٹے پیمانہ پر نہایت خونریز معرکہ آرائی ہوئی اور بلغاریوں کا سخت نقصان ہوا۔ جنرل سرل اطلاع دیتے ہیں کہ وہ جلد سالونیکا کے استحکامات اور بھی مضبوط کرنے شروع کردینگے۔

لندن کی حفاظت

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ دیوان عام میں مسٹر ٹینٹ نے کہا کہ ہوائی جہازوں پر حملہ کرنے والی جمعیت محکمہ جنگ کے ماتحت کردیگئی ہے۔ اور سر پرسی اسکاٹ اس جمعیت کے افسر اعلیٰ نہیں رہے۔

درۂ دانیال میں سرنگیں اڑ گئیں

لندن ۱۴۔ دسمبر۔ ہفتہ و اتوار کو درۂ دانیال میں تیز تیز گولہ باری ہوئی اتوار کو دو سرنگوں کے اڑ جانے سے ترکوں کے مورچوں کو سخت نقصان پہنچا ہماری بڑی توپوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر ترکوں کی محفوظ فوج کو جسے وہ منہدمہ مورچوں پر لے آئے تھے سخت سزا دی۔

امریکہ کی بحری طاقت

واشنگٹن ۱۲۔ دسمبر۔ صیغہ بحریہ کی سالانہ رپورٹ میں مسٹر ڈانیال کہتے ہیں کہ امریکہ کی بحری طاقت کے پنجسالہ پروگرام پر دس کروڑ پونڈ (پندرہ ارب روپیہ) صرف آئیگا۔ دو ڈریڈناٹ ایک کروزر دو اسکاوٹ جہاز دس تباہ کن جہاز اور اٹھارہ آبدوز کشتیاں سالانہ تیار ہونگی۔ اس طرح سے ۱۹۲۱ء تک امریکہ کے پاس ۲۷ جنگی جہاز۔ چھ جنگی کروزر۔ پچیس دوسرے لائن کے جہاز اور دس آہن پوش کروزر وغیرہ وغیرہ ہوجائیں گے۔

شاہی نوکر فوجی صفوں میں

لندن ۱۳۔ دسمبر۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے کل شاہ روئنڈ بہر کو جو پیغام ارسال فرمایا ہے اس میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ شاہی نوکروں کی ایک بڑی تعداد مدت سے بھرتی کے لئے درج رجسٹر ہوچکی ہے اور ہز مجسٹی کی خواہش کے مطابق تمام شاہی نوکر جو فوجی خدمت کے قابل تھے فوجی صفوں میں چلے گئے۔

ترک تھریس پر قبضہ کرتے نظر آتے ہیں

لندن ۱۰۔ دسمبر۔ سنٹرل نیوز کے نامہ نگار متعینہ روم کو سالونیکا سے معلوم ہوا ہے کہ ترک تھریس میں مالکانہ قبضہ کرتے جاتے ہیں۔ بہت سی ترکی آبادی جو بلغاریوں کے زیر نگیں رہنے سے مجتنب ہوکر چلی گئی تھی اب واپس آگئی ہے بلغاریوں میں بے چینی کی علامات نمایاں ہوتی جاتی ہیں۔

درۂ دانیال میں ترکوں کی سخت آتشباری

لندن ۱۲۔ دسمبر۔ منگل بدھ اور جمعرات کو ترکوں نے اپنی گولہ باری کو شدید کردیا اور ہمارے آگے کی لائن پر ہر قسم کی توپوں سے گولے برسائے۔ درۂ دانیال میں دونوں طرف سے سرنگیں بہت اڑائی گئیں۔ ایک ترکی اعلیٰ ہوائی جہاز نے بدھ کے دن سدالبحر کے پڑاؤ پر ناکام حملہ کیا۔

وزیر اعظم جرمنی کا اظہار نفرت

لندن ۱۰۔ دسمبر۔ ہر بیتھمن ہالوگ نے آج ریشٹاغ میں ایک تقریر کی جس میں انگلستان کے خلاف نہایت غیظ و غضب سے زہر اگلا گیا۔ جنگ کے جاری رہنے کے باعث وہ اپنی بے چینی کو باوجود کوشش کے نہیں چھپا سکے اور اس بات کو تسلیم کیا کہ برطانیہ کی بحری طاقت بہت زبردست ہے۔

ایران میں جنگ شروع ہوگئی

(غنیم میدان میں بہت سے مقتول و مجروح چھوڑ کر بھاگ گیا)

پیٹروگراڈ ۹ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسیوں نے باغی جنڈارمہ کے پانسو پیدل اور سواروں کو اور بارہ سو جرمن اور ترکی تنخواہ دار آدمیوں کو جن کے پاس دو توپیں بھی تھیں ہمدان کے قریب شکست دی غنیم مقتولین اور مجروحین کی بڑی تعداد میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ روسی جارحانہ کارروائی کررہے ہیں۔

پیٹروگراڈ۔ یکم دسمبر۔ روسی فوج نے درۂ سلطانہ بلاغ پر قبضہ کرلیا ہے جہاں باقی جنڈارمہ اور جرمن کی ساختہ و پرداختہ فوج جرمنی اور ترکی افسرون کے تحت میں پندرہ روز سے اپنے لئے استحکامات بنارہی تھی۔ ہمدان کا راستہ صاف ہوگیا ہے۔ غنیم کے آدمی نہایت پریشانی و سراسیمگی سے بھاگ گئے۔

شنگھائی میں بغاوت

شنگھائی ۱۱۔ دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغیوں نے ایک جنگی جہاز پر قبضہ کرلیا ہے جو دوسرے جنگی جہازوں اور اسلحہ خانہ پر گولہ باری کررہا ہے۔

یوآن شی کائی نے تخت منظور کرلیا

نیویارک ۱۲۔ دسمبر۔ اسوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مقیم پیکن نے اطلاع دی ہے کہ یوآن شی کائی پریزیڈنٹ نے چین کے تخت پر بیٹھنا منظور کرلیا ہے۔

اٹلی بھی مدد کرے گا

پیرس ۱۲- دسمبر۔ روم کا ایک تار مظہر ہے کہ اطالوی قومی حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ اٹلی بہت جلد ۶۰ ہزار فوج البانیا میں اتارنے کے قابل ہوجائیگا۔

نہایت مترتب واپسی

پیرس ۱۴- دسمبر۔ ہماری مشرقی فوج کی واپسی نہایت باقاعدگی کیساتھ جاری ہے۔ ہمارے عقبی گارڈ پر بلغاریوں نے جو حملہ کیا تھا وہ بھی آسانی سے پسپا کردیا گیا۔ ہماری تمام فوج اب یونان میں ہے۔ بلغاری سرحد کے پار نہیں آئے ہیں۔

سالونیکا ۱۴- دسمبر۔ برطانوی اور فرانسیسی فوج کی واپسی قابل اطمینان [illegible] جاری ہے۔ ابھی تک اتحادیوں کے نقصانات نسبتاً کم ہیں۔ بلغاریوں کے ساتھ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جرمن بھی کام کر رہے ہیں برابر پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ ۱۲- دسمبر کو وہ دوائین پر یلغار کر رہے تھے۔ برطانوی فوجوں کا جہازوں سے اترنا جاری ہے۔ اتحادی افواج کی تندرستی نہایت اچھی ہے۔

مناستر بلغاریوں کے حصہ میں آیا

لندن ۱۵- دسمبر۔ ٹائمز کو سالونیکا سے ایک تار ملا ہے جو مظہر ہے کہ مناستر کے انتظام سے بلغاریوں کی علیحدگی محض ایک دہوکہ تھا۔ تاکہ یونانیوں کے شبہات رفع کئے جائیں۔ یہ حقیقت بے نقاب ہوگئی اور جرمن سفیر متعینہ صوفیا نے سرکاری طور پر اعلان کردیا کہ مناستر بلغاریا کا حصہ ہے۔ اب وہاں خالص بلغاری حکومت قایم کی جارہی ہے۔

درۂ دانیال

پیرس ۱۵- دسمبر۔ درۂ دانیال میں توپخانے بہت سرگرمی دکھارہے ہیں مزید رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اتوار کے دن ہماری گولہ باری نے ترکوں کے استحکامات کو بہت نقصان پہونچایا۔

عراق عرب میں لڑائی

لندن ۱۴- دسمبر۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق جنرل ٹاونشینڈ کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۸- ۹- ۱۰- اور ۱۱- دسمبر کو توپخانہ کی لڑائی ہوئی۔ دشمن نے ۹- اور ۱۰ کو غیر مسلسل اور ۱۱- دسمبر کو دو اور سخت حملے کئے۔ جو سب پسپا کردیے گئے جس میں دشمن کا بھاری نقصان ہوا۔ ۱۱- دسمبر سے دشمن کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ عربوں کا طرز عمل قابل اطمینان ہے۔ کمک آگے بھیجی جارہی ہے

ایران میں قتل کی سازش

لندن ۱۴- دسمبر۔ ایران کے وزیر داخلیہ کے قتل کی سازش دریافت ہوئی ہے۔ کئی آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ اس سازش کے محرک قم کے پناہ گزین تھے۔ جو جرمنی کی طرف مائل ہیں۔

طہران ۱۴- دسمبر۔ ایواج پر روسیوں نے ایرانی باغیوں کو شکست دی اور اب وہ ہمدان کے قریب آرہے ہیں۔

چالیس لاکھ فوج

لندن ۱۴- دسمبر۔ ایک ضمنی تخمینہ شائع کیا گیا ہے جس کی رو سے انگریزی فوج کو ۴۰ لاکھ تک بڑھانے کا اختیار دیا گیا ہے۔

ٹسیفان کا معرکہ

لندن ۱۵- دسمبر۔ دیوان عام میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ ٹسیفان کی لڑائی میں ۶۴۳ برطانوی مارے گئے تین ہزار ۳۴۰ زخمی ہوئے۔ ۹ دن تک [illegible] ہیں۔ مسٹر موصوف نے خیال ظاہر کیا کہ واپسی کے دوران میں نقصان ۱۲۰۰ سے کم تھا۔ کچھ کمک پہلے ہی پہونچ گئی ہے۔ مسٹر چیمبرلین نے نعرۂ مسرت کے درمیان کہ ہندوستانی اور انگریزی سپاہیوں کی جنگی قابلیت کی تعریف کی۔ مجروحین کی حالت قابل اطمینان ہے

سلطنت متحدہ میں جرمن قیدی

لندن ۱۴- دسمبر۔ مسٹر ٹننٹ نے اس امر کا اعلان کیا کہ سلطنت متحدہ میں جرمن قیدیوں کی مقدار ۲۶۲۰۵ ہے۔

قسطنطنیہ کے لئے جرمن اور آسٹروی کمک

لندن ۲۸- نومبر۔ سنٹرل نیوز ایجنسی کا نامہ نگار مقیم ایتھنز اطلاع دیتا ہے کہ ایک لاکھ ۵ ہزار آسٹروی اور جرمن بہت سی بھاری توپوں کے ساتھ بلغاریہ کے راستہ سے قسطنطنیہ کی طرف جارہے ہیں۔

جرمن بیان

امسٹرڈم ۲۹- نومبر۔ ایک جرمن مراسلت مظہر ہے:- ہم نے سرویا میں مسٹروٹزا کے جنوبی مغربی جانب رڈنک پر قبضہ کرلیا اور دشمن کے ۲۲۰۰۰- آدمی گرفتار کئے۔ لڑائی کا بڑا حصہ ختم ہوگیا ہے اور سرویا کی باقیماندہ فوج البانیہ کے پہاڑوں کی طرف بھاگ گئی ہے۔ ہمارا پہلا مقصد کہ ٹرکی کے ساتھ ہوں اور بلغاریہ میں ہمارا راستہ کھل جائے پورا ہوگیا ہے ایک لاکھ سے زیادہ سروی گرفتار ہوگئے ہیں۔ حالانکہ جرمنوں کا نقصان واجبی ہے۔

گیلی پولی کیلئے جرمن توپیں

بخارسٹ ۲۳- نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی سے بلغاریہ میں ۱۶.۰۵ کے دہانہ کی دو توپیں اوتاری گئی ہیں جو گیلی پولی پہونچائی جائیں گی۔

جرمن شیخی

راٹرڈم ۲۶- نومبر۔ جنرل بجاڈف نے برلن برتیج بلاٹ کے نمائندے سے دوران ملاقات میں کہا ایک مہینہ کے اندر صرف آسٹروی اور جرمن فوج سرویا پر قابض ہوجائیگی۔ اس کے بعد بلغاری ۲ ہفتہ کے عرصہ میں جنوب کی جانب تیزی سے بڑھیں گے۔ ہم سرویا کی تین لاکھ فوج کی تعداد نصف سے بھی کم گھٹا دیں گے۔ اور بتا دیں گے کہ ہم کس طرح سالونیکا میں ایک لاکھ انگریزی اور فرانسیسی فوج کا جلدی خاتمہ کرسکتے ہیں۔

یونان کے خلاف بلغاریوں کا ارادہ

سالونیکا ۱۴- دسمبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاری یونانی سرحد کو عبور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یونانی فوج اون مقامات کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جہاں اون کے عبور کرنے کا اندیشہ ہے۔

یونانی اور اتحادی افسران کے درمیان مشورے ہورہے ہیں۔ بیان تو یہ ہی کیا گیا ہے کہ اگر بلغاریوں نے سرحد کو عبور کیا تو یونانی واپس ہوجائینگے (مقابلہ نہ کرینگے) لیکن اون مقامات سے جہاں بلغاری گھسنا چاہتے ہیں۔ جو خبریں آئی ہیں اون سے ظاہر ہوتا ہے!

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے!

سخت ناشکری ہوگی اگر ہم اپنے اُن معاونین کے الطاف و کرم کا اعتراف نہ کریں جنہوں نے بہ تحریک یا بلا تحریک گذشتہ ماہ سے اب تک جدید خریدار بہم پہنچا کر مدینہ کی امداد فرمائی۔ کاش جملہ ناظرین اپنے حلقۂ اثر میں مدینہ کی توسیع اشاعت کی کوشش فرماتے تو مدینہ جلد تر الصناعف ہو جاتا۔ تاہم ہمیں اُمید ہے کہ ہمارے کرمفرما اپنی عنایت کا جلد ثبوت دیں گے۔

جناب اکبر خاں صاحب جاورہ	ایک		
جناب خان محمد خاں صاحب (کشمیر)	دو		
جناب قاضی عبدالحق صاحب سب رجسٹرار جہلم	دو		
جناب عبدالسبحان صاحب عرف منڈو اسلام آباد	دو		
جناب خواجہ علی جو صاحب اسلام آباد	دو	جناب محمد عبدالکریم صاحب کلرک چیفکورٹ	۲
جناب فضل الدین صاحب	ایک	جناب سید محبوب علی صاحب بیدر	۱
جناب نادر علی خاں صاحب	،،	جناب ... محمد عبدالعلیم خاں صاحب	۱
جناب سید عبدالحق صاحب منشی فاضل	۲	جناب حکیم گل محمد صاحب	۲
جناب منشی فوجدار محمد خاں صاحب ہشیار پور	۱	جناب امیر محمد خاں صاحب ڈوسیل	۱
جناب شیخ مبارک حسین صاحب ...	۲	جناب زین العابدین صاحب ...	۱
جناب غلام رسول صاحب	۱	جناب امانت اللہ صاحب نمبردار	۱
جناب قاضی ریاض علی صاحب میرانپور	۱	جناب فضل الٰہی صاحب	۲
جناب منشی محمد ظفر احسن صاحب کلکتہ	۱	جناب مولوی مخدوم اللہ بخش صاحب	۳
جناب شیخ کرم شاہ صاحب قریشی	۲	جناب شیخ عبدالقادر صاحب سوداگر	۲
جناب سید میر غلام رسول شاہ صاحب	۲	جناب شمس الدین صاحب سوداگر	۱
جناب فیض محمد صاحب	۱	جناب سید امیر حسن صاحب قصبہ تال	۱
جناب خدا بخش صاحب ہیڈ ماسٹر	۱	جناب منشی شیخ محمد عبداللہ صاحب محرر پولیس	۲

اور ان معزز حضرات کے علاوہ ماہ گذشتہ میں جن ۲۳۶ حضرات نے مدینہ کا نمونہ پسند فرما کر وی پی طلب فرمائے ہیں اُن کی قدردانی اور اسلامی محبت و ہمدردی کے بھی ہم بیش از بیش مشکور ہیں۔ اللہم زد فزد

غزل

غم سے نہیں ایک دل بھی آزاد
فریاد ز دستِ عشق صد بار فریاد!

عاشق ہوئے اور مر مٹے ہم
اپنی تو یہ مختصر ہے روداد!

ہوگا کسے جان دینے میں عذر؟
ارشاد اور آپ کا پھر ارشاد!

جانبازیٔ عشق، حسنِ دلبر
یہ دونوں امور ہیں خداداد

اُس چشم نے دلبری کے شیوے
سب سیکھ لئے بغیر اُستاد

رہنے لگی اُن کی یاد ہر دم
اب ہم کو رہیگا اور کیا یاد؟

پردے میں ستم کے لطف حسرت
ہے اُس بتِ حیلہ جو کا ایجاد

ولہ

دل کشتۂ غم ہے جان برباد
مایوس فراق ہوں میں ناشاد

عاشق کا ہے کام جان دینا
اپنا بھی ہے اس خیال پر صاد

بازیٔ حسن و گرمیٔ خو
اُس ذات میں ہیں صفات اضداد

جھوٹے ہیں اور سب فسانے
اک قصۂ آرزو رہا یاد!

ہو حسن کہ عشق سب ہیں فانی
شیریں ہی رہی نہ فرہاد

"حسرت موہانی"

غزل

جو عاشقی میں محبت کا حق ادا نہ کرے
اُسے وصالِ صنم ہو کبھی خدا نہ کرے

میں جانتا ہوں کہ تیغ اُن کی خوبصورت ہے
گلے کا ہار بناؤں اگر دغا نہ کرے

وہ قتل کرکے مجھے آج سب سے کہتے ہیں
کیا وہ کام ادانے اگر قضا نہ کرے

لکھا ہے خط میں یہ اُس نے کہ جو گلہ ہو کر
جفا کی قدر کرے شکوۂ جفا نہ کرے

ہزار بار ستاؤ مجھے نہیں پروا
کروں میں شکوۂ جور و جفا خدا نہ کرے

نکال پردے سے ظالم نہ دستِ رنگیں کو
کسی کا خون ترے ہاتھ کی حنا نہ کرے

وصالِ یار کی اُمید گر نہو تے ہوش
تو ہجر میں کوئی مر مر کے پھر جیا نہ کرے

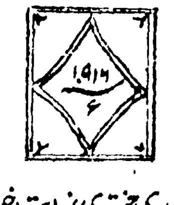
مقامی حالات

"دار المطالعہ بجنور" میں جو چند ماہ سے منشی محمد رفیق صاحب (متعلم انٹرنس کلاس) سکرٹری دار المطالعہ کی مساعی جمیلہ سے علمی مذاق رکھنے والے اصحاب کے لئے تفریح طبع اور حصول معلومات کا ایک اچھا ذریعہ ہو گیا تھا، اس ہفتہ کسی بوزنہ نژاد نابکار نے رات میں اندر داخل ہو کر اس کی تمام کتابیں چاک کر ڈالیں اور کچھ چورا کے لے گیا۔ ۱۹- دسمبر کو ایک جلسہ میں اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا گیا ... [illegible]

ہمیشہ تندرست رہنے کی ترکیب

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ انسان کی زندگی خون کر ہے۔ اس لئے خون صاف رکھنا ضروری ہے۔ اور اُس کی ترکیب بھی نہایت ہی آسان ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا آئی اوڈائڈ سالسہ خاصکر اس میں پوٹاس آئی اوڈائڈ وغیرہ کئی ایک آزمودہ ادویات ملا کر بنا ہے۔ اس لئے تمام سالسوں کر زیادہ مفید ہے۔
گرمی آتشک گٹھیا وغیرہ یا پارہ ملی ہوئی ادویہ کے استعمال سے اگر خون بگڑ گیا ہو تو اس کو استعمال کیجئے خون بگڑنے کی دو وجہ ہیں۔ آتشک گٹھیا ایسے عارضہ یا پارہ ملی ادویات استعمال کرنے سے خون بگڑ جاتا ہے پوری حالت کی فہرست منگا کر دیکھئے قیمت دو روپیہ محصول ڈاک چھ آنے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ



سنہ ۱۹۱۶ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپی ہے۔ اور بلا قیمت و محصولڈاک قدر دانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے۔ جنتری بو اپسی ڈاک آپ کی خدمت میں روانہ کردی جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

چالیس سال میں ایک ہی موقع

دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء میں اخبار نیر اعظم مراد آباد کی عمر کا چالیسواں سال ختم ہوتا ہے۔ اُس کی خوشی میں خدا کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ پبلک کو کوئی خاص رعایت دینا بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ نیر اعظم بک ایجنسی کی تمام نایاب و نادر کتب علاوہ خرچ روانگی کے ایک تہائی قیمت پر دیجائینگی۔ صرف اُن درخواستوں پر یہ رعایت دیجائیگی جو ۳۱- دسمبر تک ڈاک میں ڈالی گئی ہوں تازہ فہرست کتب جسمیں اصلی قیمت درج ہے فوراً معہ نمونہ اخبار طلب فرمایئے۔ اسی کے ساتھ نیر اعظم بھی نصف قیمت میں دیا جائیگا۔ ایکروپیہ سے کم فرمایش نہو

المشتہر

مینیجر نیر اعظم بک ایجنسی مراد آباد

اخبار مساوات الہ آباد

صوبجات متحدہ کے مرکز الہ آباد سے نہایت آب و تاب کے ساتھ ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ حریت و آزادی کا حامی۔ قوم کا سچا مونس و غمگسار ہے معلومات مفیدہ کا مخزن اصلاح معاشرت و ترقی تجارت کا سرگرم معاون ہے۔ ان خوبیوں کے ادبی اخلاقی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں اور ملک کے مشاہیر ادبا و شعرا کی نظمیں درج ہوتی ہیں۔ ان سب محاسن کے عام رعایتی قیمت سالانہ دستر ہے ایک ششماہی ہے۔ اُن کی خریداری قبول فرمائیے اور ملاحظہ کیجئے کہ آپ کے درد قومی کی دوا ہے۔ جو صاحب بذریعہ منی آرڈر قیمت سالانہ بھیج دیں گے اُنکی خدمت میں ایک کتاب ۱۹۱۶ء کا، نجام یا تہذیب الاسلام مفت نذر کیجائے گی۔

المشتہر   مینجر مساوات الہ آباد

مفید ہر طرح مفید ہے

یہ اخبار روزگار آج پندرہ سال سے بمبئی جیسے عظیم الشان شہر میں شائع ہوتا ہے مضامین ہر قسم کے ہوتے ہیں یہ اخبار ہر مزاق کے شخص کے لئے مفید ہے پورے ۸ صفحہ پر ہر اتوار کی صبح کو ادنے و اعلےٰ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ سوداگروں کو اسمیں اشتہار دینے کا اچھا موقع ہے۔ فی پرچہ ار سالانہ چندہ تین روپیہ مع محصول ڈاک ہے۔ نمونہ کا پرچہ بلا ٹکٹ روانہ نہیں ہو سکتا۔

المشتہر

منیجر اخبار مفید روزگار نمبر ۸ بمبئی سے طلب کریں

ایک سچا آریہ اشتہار ۲/۱۲

بری گولیاں ایک فقیرانہ حکیم جیسے مہاتما کا بتلایا ہوا نسخہ ہے اس لیے فقیری گولیاں نام ہے لکھے مطابق فائدہ نہ پہنچائیں تو قیمت واپس صرف دو شیشی کا استعمال جریان، پرمیہ، خواب ہونا، پیشاب کے ساتھ زیادتی پیشاب، کمزوری باہ، درد کمر، درد سر، گٹھیا، کمزوری دماغ، دردسر، کھانسی، دمہ، زکام، قبض دائمی وغیرہ وغیرہ کو عمر بھر کے لئے جڑ سے دور کرکے بھوک کو بڑھاتا ہے اور جسم کو ہر کام میں کامیاب ہونے کے قابل طاقتور بنا دیتا ہے قیمت فی شیشی جو بیس گولیاں ۵ ر دو شیشی نو آنے چار شیشی ایک روپیہ ۱۲ شیشی ۲؍ ۱۲ ار محصول چار شیشی ۴ ر

کام کلیان گھرت صرف دو ہفتہ کی مالش بچپن کی غلط کاریوں کے ذریعہ کے لئے اکسیر ہے تمام رگ و پٹھے اصلی طاقتور ہو جاتے ہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی قیمت فی شیشی دو ہفتہ ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

جواہرات کا ڈبہ

۴۸ صفحہ کی چھوٹی سی ہر شخص کے کارآمد کتاب ہے جس میں مرد عورتوں بچوں بوڑھوں کی بکثرت ہونیوالی بیماریوں کا مجرب علاج آجکل کے مایوس نوجوان کی پوشیدہ شکایتوں کے لئے شرطیہ تیر بہدف نسخے شوقین مزاج لوگوں کی حسب ضرورت حیرت انگیز لٹکے ہر شخص کو بس میں کرنے کا منتر طالبعلموں کے لئے امتحان میں کامیاب ہونیکا آزمودہ نسخہ بیروزگاروں اور غریبوں کے لئے ۵ روزانہ کمانیکا آسان طریقہ قیمت ار ۱۲ کتاب ۴ ر ۲۵ کتاب ۱ عہ محصول ڈاک صرف ایک کتاب ا ر کا ٹکٹ بھیجکر منگانا چاہیے

ملنے کا پتہ لالہ خیالی رام آریہ اگروال اچار مربہ علیگڈہ

رسالہ راعین میگزین لاہور کا میلاد نمبر

آنحضرت علیہ السلام کی میلاد مبارک کی تقریب پر ۵ ار جنوری ۱۹۱۶ء کا راعین میگزین لاہور میلاد نمبر شائع ہوگا جس میں مشاہیر اہل قلم کے مضامین درج ہوں گے اور رسول پاک کے میلاد سے اہل عالم کو جو برکات و احسانات نصیب ہوئے ہیں۔ ان کا مفصل ذکر ہوگا۔ اس رسالہ کا حجم ۶۰ صفحہ اور قیمت ۴ر ہوگی نامہ نگار حضرات سے التجا ہے کہ وہ اس موضوع پر اپنے مضامین ۲۵ دسمبر ۱۹۱۵ء تک بھیجکر شکریہ کا موقع دیں۔

المشتہر   مینجر راعین میگزین لاہور مقام امرتسر

روزانہ ترجمان کلکتہ

کو جو محض قومی خدمت کیلئے جاری کیا گیا ہے آپکے سامنے پیش کرنے کیلئے کسی تمہید کی ضرورت نہیں

ایک اخبار کی حیثیت کا ثبوت

اس کی

"عام مقبولیت"

ہوتی ہے ترجمان نے اپنی بہت ہی تھوڑی عمر میں جو رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ جسقدر تیزی سے ملک و قوم کی نگاہوں میں مقبول ہوتا جاتا ہے اس کی صرف وجوہ یہی ہیں یعنی۔

اس کی پالیسی اور اس کے مضامین

نمونہ منگا کر دیکھئے اور آزادی کے ساتھ اپنی رائے قائم کیجئے۔

قیمت سالانہ عـــہ ششماہی ۵ سہ ماہی ۲ ماہواری ۱۲

ہر مقام پر ایجنٹوں اور نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔

المشتہر   مینجر ترجمان ۱۴ لور چیت پور روڈ کلکتہ

شوقینوں کی شکایت دور   رمیش صابن



انعام بھی دیتی ہیں

۱۔ آٹھ روزہ جاپانی گھڑی گارنٹی ۲ سال
۲۔ کلائی پر باندھنے کی رسٹ واچ ۴ سال
۳۔ اسکوپ سسٹم جیبی گھڑی گارنٹی ۲ سال
۴۔ کیس بہار سپرائیل عجیب خوشبودار

انعام کس کو ملیگا ؟

بال اگر جائیں تو پیدا نہوں۔ بال آگانے کا خوشبودار صابن اسے کہتے ہیں خوشبودار رمیش صرف تین چار منٹ میں بغیر جلن یا تکلیف کے بالوں کو اُڑا کر جلد ریشم کے موافق ملائم اور چمکدار کر دیتا ہے۔

رمیش صابن میں وگیہ نمک ریت سے وہ چیزیں ملائی گئی ہیں جو آنا فانا میں پیدا ہونے سے پرانا داد خارش اور زہریلے جانوروں کے زہر کو دور کر دیتا ہے قیمت تین ٹکیوں کا خوبصورت بکس بارہ آنے ۱۲؍

چار بکس ایک ساتھ خریدنے سے ایک شیشی کیس ہیر آئیل مفت انعام ملے گی۔
۸ بکس " " " " اسکوپ جیبی گھڑی " انعام ملے گی
۱۲ بکس " " " " رسٹ واچ کلائی پر باندھنے کی انعام ملے گی
سولہ بکس " " " " آٹھ روزہ واچ " " انعام ملے گی

وی پی خرچہ بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ برانچ نمبر ۹ متھرا

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

مدینہ اپنے نام کی محبوبیت اور مضامین کی خصوصیت کے باعث اسلامی طبقہ میں بڑی دلچسپی سے دیکھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس کی اشاعت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور صوبہ میں اس کی تعداد اشاعت کسی اخبار سے کم نہیں ہے۔ اس لئے آپ مدینہ میں اشتہار شائع کرا کر دوسرے اخبارات کی نسبت ہرگز نقصان نہ رہیں گے کم از کم ایک ماہ تک بطور تجربہ اپنا اشتہار درج کرا دیجئے۔ امید ہے کہ آپ مدینہ کو مفید پائینگے۔

جاری نرخنامہ اشتہارات اخبار مدینہ بجنور

مقدار صفحہ	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	ماہوار	ایک بار
پورا صفحہ	۱۲۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف (ایک کالم)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ے
دو کالم (¼ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ے	[illegible]
ایک کالم (⅛ صفحہ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ۔ نرخنامہ میں باہمی سہولت کے لئے وہ قیمتیں تحریر کی گئی ہیں جن میں مزید رعایت کی گنجائش نہیں رہی ہے۔ اسلئے اس معاملہ میں خط و کتابت بے سود ہوگی۔

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (رجسٹرڈ)

شربت مفرح دافع الوباء

یہ شربت عمدہ قسم کے شیریں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے اس شربت سے طاعون زدہ کی گرمی کو فوراً دفع ہو جاتی ہے اور گرمی خشکی جو کو مریض پا کر ہوتی ہے اس سے فوراً تسکین ہو جاتا ہے اور دودھ گھی وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی حلق سے اترتے ہی آنکھ کھل جاتی ہے یہ شربت جس مریض کو ملگیا وہ قسم زدن میں اچھا ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہ شربت جملہ فساد خون بواسیر تبخیر مالیخولیا اختلاج قلب تحرقہ میں نہایت ثابت ہوا ہے مرض قلبی کو بمنزلہ اکسیر ہے صغیرسن بچے جو گرمی میں پھڑک جاتے ہیں انکے لئے ایسا مسکن ہے کہ پھر دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور بچوں کو راحت سے نیند آجاتی ہے۔ اور خارش تر و خشک میں فائدہ رساں ہے بکثرت تیار ہوتا ہے بایں ہمہ قیمت فی بوتل ۱۲ خورد شیشی ۱۰ اونس ۸ ایک اونس ۱؍

حکیم محمد حسن صاحب سیوہارہ ضلع بجنور

حسن مردمی

شوقین مزاج توجہ فرمائیں نطفت جوانی اٹھائیں یہ وہ شئے ہے جسکی تلاش میں شب جوان رات دن لگے رہتے ہیں اس کی ایک گولی جواہرات سے بڑھ کر ہے روز کے استعمال سے بدن کو فولاد بنا دیتی ہے آدمی کیسا ہی نحیف اور سست اور کمزور کیوں نہو ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھلانے اور ایک آدھ گھنٹے کے بعد وہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ ڈسہ جوان کو مات کر دیں ایک بکس ایک دفعہ کو ۲ مرتبہ اور ۳ آدمیوں کو ایکمرتبہ کافی ہے فائدہ نہو تو دام واپس دینگی شرط ہے اس خوبی پر فی بکس ایک ساتھ لینے پر للعہ

گورے اور خوبصورت ہونے کی دوا

یہ دوا ولایتی خوشبودار کیولون کی روح ہے اسکو ولایت کے ڈاکٹروں نے ابھی ابھی بنا کر بھیجا ہے سات دن چہرہ اور بدن پر ملکر نہانے سے سیاہ جلد بھی مثل گلاب کی پھول کے سرخ سفید مخمل کی مانند ملایم ہو جاتی ہے سیتلا کے داغ جھائیں چھیپ و مہاسے وغیرہ جو چہرہ پھوڑا اور بے رونق ہو جاتا ہے اون مٹا کر ایسی خوبصورت آجاتی ہے کہ چہرہ چاندکی مانند چمکنے لگتا ہے تعریف یہ کہ رنگ اور خوبصورتی جو اس سے پیدا ہوتی ہے ہمیشہ قایم رہتی ہے یہ وہ پوڈر نہیں ہے جسے بازاری عورتیں لگا کر تھوڑی دیر کیلئے چمڑی سفید کر لیتی ہیں قیمت فی بوتل عہ تین بوتل ایکساتھ خریدنے پر خرچہ پارسل معاف

رمیش چندر اینڈ کو سوامی گھاٹ متھرا

سرمایہ چودھری دیبی پرشاد بلگرامی

حکمی علاج جریان و قوت باہ جس سے اندر آٹھ روز کی صحت ہوتی ہے چار آنہ کا منی آرڈر روانہ کر کے صحت حاصل کیجئے۔

ملنے کا پتہ

احقر العباد چودھری دیبی پرشاد بلگرامی شہر لکھنؤ محلہ براناکوٹھی

سچے کا بول بالا ہے

تندرستی اور قوت بخشنے والی عجیب گولیان یوں تو اس زمانہ میں اشتہاروں کی آپ بھی ایسی لفاظی ملاحظہ فرمائینگے کہ جسمیں حد سے زیادہ مبالغہ ہوگا مگر ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ تندرستی کے قدردان ہیں یا آپ کے کسی دوست کو کمزوری اعضاء رئیسہ کی شکایت ہے یا جریان احتلام ضعف باہ وغیرہ وغیرہ سے تنگ ہو کر علاج کرتے تھک گئے ہوں تو ایک بار ہماری آتنک نگرہ گولیاں ضرور استعمال فرما کر دھیان فرمائیں پھر خود بخود سچ جھوٹ کا حال معلوم ہو جائیگا گولیاں اپنا اثر دکھلا کر خود مریضوں کو فریفتہ کرنے کو حاضر ہیں بڑے بڑے یونانی اور حکیموں اور وید و ان طبیبوں نے اسکا استعمال کرا کر اسکو بڑا اثر والا اکسیر نافع تسلیم کر لیا مصفی خون و مقوی باہ ہونے کے علاوہ بہت سے اصحاب کو اولاد بھی ان کی بدولت مالک نے بخشی ہے گئی ہوئی طاقت کے واپس لانے میں یہ گولیاں بے نظیر ہیں مرد و عورت ہر ایک کے لئے مفید ہیں ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہے انہیں رسائن بھا جڑی اور بوٹی ہے یہ گولیاں مرکب ہیں خلاف مذہب انمیں کوئی شے نہیں نہایت احتیاط سے ہماری نگرانی میں بنتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولی عہ کمیشن للعہ کی خریدار کو عہ کمیشن میں زاید ملے گی۔

پتہ ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

یہ ایک قسم کا تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکال کر سفید بالوں پر لگانے ہی بال نہایت کالے بھورا اور چمکدار ہو جاتے ہیں ہمارے کارخانہ کا خضاب تمام ملک میں مشہور ہے رنگ نہایت پختہ اور سیاہ نکلنے والا اچھا خاصہ جوان معلوم ہوتا ہے ایک بکس چھ ماہ چلتا ہے فی بکس ایک روپیہ عہ

پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی سید پیر نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماندوی بمبئی

مفید [illegible]

مدینہ پریس بجنور میں باہتمام محمد مجید حسن پروپرائٹر منیجر پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا